العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

بمنه و کرمه کتاب لاجواب و نسخهٔ نایاب در فن طب مشتمل بر کلیات و معالجات بعبارت سلیس و الفاظ نفیس با حل اصطلاحات طبیه در محاورهٔ هندیه المسمیٰ بالنفس النفیس الحسنی

اردو ترجمہ نفیسی

مترجمہ حکیم واثق طبیب حاذق عالم المعی فاضل لوذعی جناب حکیم مولوی سید عابد حسین صاحب مخاطب بعالم و فاضل لکھنوی دام ظلہ العالی ما دامت الایام و اللیالی

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ منطبع مقبول اہل جہاں شد

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب طب اُردو و فارسی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا مزید ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب طب بزبان اردو		علاج الغربا - مترجمہ حکیم اصغر علی -	۸ر
تشریح الاسباب - مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش -	۸ر	اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بہ عالم با عمل -	۱۲ر ب
رسالہ زبدۃ المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب -	۲ر ۶پا	اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم مترجمہ مولوی صاحب موصوف -	۱۲ر ب
زبدۃ الحکمت - تینون فصلون کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مولفہ حکیم مولوی محمد قمر علی -	ار ۶پا	اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم - یکجائی - مترجمہ مولوی صاحب موصوف -	عہ ب
رسالہ تعریف النبض - مولفہ حکیم مرزا بشیر احمد -	۲ر	ترجمہ طب اکبر - از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام -	عہ ب
شفاء الامراض - مولفہ حکیم محمد عبد الحکیم صاحب -	عہ ب	اکسیر القلوب - ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم -	عہ ر
[illegible] الاجسام - مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید مفضل علی صاحب طبیب و ڈاکٹر -	۳ر ۳پا	تحفۃ الاطباء - مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی -	ار ۶پا
طب احسانی - از حکیم احسان علی -	۳ر ۶پا	قرابادین شفائی - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -	۶ر
مجمع البحرین - مولفہ حکیم حیدر خان حادی طب یونانی و ڈاکٹری -	[illegible]	قرابادین ذکائی اُردو - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -	۱۲ر

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

بہ ترجمہ کتاب لاجواب و نسخۂ نایاب در فن طب مشتمل بر کلیات و معالجات بعبارت
سلیس و لغۃ نفیس با حل اصطلاحات طبیہ در محاورۂ ہندیہ المسمّی بالنفس النفیس اعنی

اردو نفیسی

مترجمہ حکیم واثق طبیب حاذق عالم المعی فاضل لوذعی جناب حکیم مولوی سید عابد حسین
صاحب مخاطب بعالم و فاضل لکھنوی دام ظلہ العالی مادامت الایام و اللیالی

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بطبع مقبول آراستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیری درگاہ اقدس کی حرمت ... ہوئے ہین ہم اے وہ کہ جسکی طرف رجوع کرتے ہین سارے
امور اور تیرے لطف کی خوشبو سے تعرض کیا ہو ہمینے اے وہ کہ جسکے پاس ہر دارو ہے زخمہاے
صدور بس سبحان اللہ کیا عمدہ نگہبان ہو کہ بچا لیا ہمین ان نعیمون سے جو ملے ہین تب
شقاوت کی بیماریون کو شقاوت کے مقام مین اور کیا خوب حکیم ہو کہ جسنے ہمپر نازل کیا ہو
اس چیز کو کہ وہ جو ایمان لائے ہین اُنکے لیے نور ہو اور شفا اپنی کتاب ہدایت انضمام مین
اور خدا کی رحمت کاملہ اور سلام اس قرشی نبی پر نازل ہو کہ جسنے اپنے کلام موجز سے سخت لون
... مواد کی تلیین کی ہو اور ملت موثقہ کے حفظان صحت کے لیے گناہون کی ساری
بیماریون ... والی علامتون کی تبئین کر دی ہو اور اُنکی اولاد اور اُنکے صحاب پر کہ
معائب کے ... ہین دوا کرنے والے ہین اور لذیذ کھانون اور مینون سے پرہیز
اور احتماء کرنے ... ہین اور بڑے بڑے فرقون کے اُن لوگون پر جنھون نے انکی پیروی
منہیات کی ردی خلطون سے ... نے مین کی لیکن حمد و نعت کے بعد تو بندہ ضعیف شادب
نفیس ابن عوض ابن جمال الدین ... طبیب ہے کہتا ہو کہ ... مین نے تحصیل
کی راہون کی طرف توجہ کرنے کی راہ پائی ... اس ... کہ مین نے راہ راست

پہونچادینے کی بہت بڑی راہ پر پہونچانے والے سے ایسے لگائی تھی تو مین کچھ تھوڑے
سے طلبیہ حقایق کی طرف ہدایت کیا گیا پس مین نے اپنی ہمت کے دوست کو انھین پر
اڑا ہوا اور قسم کھائے ہوے پایا اور مین نے اپنی توجہ کی باگون کو انھین کی طرف موڑا
اور پھیرا پایا اور اپنی جان کی قسم یہ علم کثرت فوائد سے اور عموم عوائد سے اور غموض مدرک سے
اور دقت مسالک سے اسکے قابل اور لایق ہی کہ اپنے افتخار کے دامن کو حکمتون اور معارف
کے سرون پر پھیلائے اور بزرگی کا پوست سارے نکتون اور لطیفون سے کھینچ لائے
پس مین نے اپنی کوشش کو اس علم کے مبہم معنون کے حل مین مصروف کیا اور اپنے
جان کو اس علم کے ... مقاصد اور مبانی کی تحقیق مین ڈالدیا اور پایا مین نے اوسکو
شیخ محقق اور دانا ہے مدقق کی طرف منسوب ہی جسنے اس علم کی ہر چھپی بات کھولی ہی
کا نام نامی علاء الدین ابن ابی حزم[۱] قرشی ہی نورانی کرے اللہ انکے مرقد کو اور
رضوان کی مشعلون سے روشن کرے انکے مشہد کو کہ اسپر قبول نسیمین چلی ہین اور بہت سے
ائمہ نے قبول کے ساتھ اسپر توجہین کی ہین اسلئے کہ اسکی ترکیب وثیق ہی ترتیب انیق ہے
جامع غرائب ہی جاوے رغائب ہی لیکن اسکی لفظون کی وجازت سے اور معنون کی کثرت
اس فن کے دقائق پر احتمال اور اسرار وحقائق پر اشتمال سے یہانتک کہ اسکا نام اسکے
مسمی کے مطابق ہوگیا ہی یعنی اسم مسمی کے موافق ہوگیا ہی اسکے اسرار کی پردہ پوش کنواریون
کے سرون سے چادرین نہین ردائین نہین سرکین اور کلام کے اسلوب مین معانی کی گانونے
ناز اور کرشمے کو راہین نہین دین پس مجھسے التماس کی اجلہ احباب نے اور اعزہ اصحاب نے
اُسوقت مین کہ جب مین مقیم عراق تھا اور رفیق شقاق تھا کہ مین ایک اسکی ایسی شرح لکھون
جو اسکے نقاب پوشون کی نقاب کو ہٹادے اور اسکے پردہ پوشون کے حجاب کو اٹھادے
مین نے انکے التماس کی تحصیل مین رغبت نہ کی اور مجھے انکی دلی آرزو کی تحقیق مین توجہ نہوئی

---

[۱] ابی حزم بے نقطہ کی حے سے اور نقطہ دار زے سے مشہور ہی اور شارح نے نفیسہ مین جیم سے کہا ہی اور
حزم ایک قبیلہ عرب کے قبیلون مین سے ہی اور بعضے فاضلون سے حزم نقطہ دار خے سے سنا گیا ہی اور قرش
قاف کی زیر سے مصر کے شہرون مین ایک قریہ ہی اور یہیں سے نسل قریش ہی اور یہی یہان مراد ہی مصنف کی وفات
کے سال مین اختلاف واقع ہوا ہی پس بحر الجواہر مین جو بیان کیا ہی کہ اسی کی پیروی فاضل شریف نے کی ہی وہ یہ ہی
کہ سات سو سات مین انتقال کیا ہی اور یافعی نے ... تبنہ مین ذکر کیا ہی کہ چھ سو ستاسی مین وفات پائی ہی
اور اسیطح پر سیوطی نے حسن المحاضرہ فی اخبار المصر والقاہرہ نامی کتاب مین بیان کیا ہی جیسان کہ تعوذن

اسواسطے کہ اسمین لائق تدبیر کا زمانہ مجھپر دشوار تھا کیونکہ ہجوم علائق تھا فتنون کی موجون کا تلاطم بیان خلائق تھا اور جب مجھے لے گیا لیجانے والا توفیق کا اور ہنکا لیگیا مجھے ہنکا لیجانے والا تحقیق کا اُس عالی موقف پر کہ جسکے پاس مطالب امیدین لیجاتے ہین اور امیدون کے حاصل کرنے کو سوار ہو کر جانے کے اونٹ جسکی طرف ہنکائے جاتے ہین اور وہی بادشاہ عادل ہی صحیح فاضل کامل ہی قواعد ریاست کا ممہد ہی ارکان سیاست کا مشید ہی علمون کی مشکلون کی تحقیق مین یکتا ہی - اور سردار اور رئیسون کی مشکلون کے لیے یکتا عقدہ کشا ہی یہ بادشاہ اُس امر کے سزاوار ہی کہ فاضل لوگ اس سے اُن [illegible]ون کا اقتباس کرین جنھین اُنکی فکرین نہین پاتی ہین اور اسکے لائق ہی کہ ادیب لوگ اسکے ذریعہ سے ایسے معنون کے شکارون کا شکار کرین جنھین اُنکی نظرین پکڑ کر نہین لاتی ہین فضل مین سارے بادشاہون سے ظاہر تر ہی عدل مین اُنسے بڑھکر ہی دامن پاکیزہ اُنسے اطہر ہی حصول مراد مین اُنسے بہت بڑھکر ہی فضائل مین اقدم ہی شمائل مین اکرم ہی خدا کی آیتون کا رات دن مین ہر وقت تلاوت کنان ہی [illegible] سلطان ابن سلطان [illegible] اور دنیا اور دین کا دادرسان الغ بیگ گورگان بن شاہرخ بہادر خان ابن تیمور گورگان ہی ہمیشہ منبرون کے سر اسکے بزرگ القاب سے تاجدار رہین اور محرابون کی بھنوین اسکی بزرگ دعاؤن سے کماندار رہین بس جبکہ ایسے وہ حضرت پایا کہ جسمین آئین اور احکام ظاہر ہوا کرتے ہین اور اُسکے نشان اور علم حرکت مین آیا کرتے ہین اور باطل ہو گئے جہل کے آثار اور مٹ گئے اسم اور ناپید ہو گئے اُسکے ٹیلے اور معالم تو مجھے اُنکا سوال یاد آگیا اور اُنکے مطلوب مین مین مشغول ہوا بس ایسی شرح مین نے شروع کی کہ وہ تحقیقون مین سے زیادہ بہترین تحقیقون پر مشتمل اور تدقیقون مین سے زیادہ روشن تدقیقون پر شامل ہو اور فوائد مین سے اعجب پر

الغ بیگ الغ ترکی لفظ ہی اسکے معنی عظیم کے ہین اور بیگ امیر کے معنون مین ہی بس الغ بیگ کے معنی [illegible] کے ہین اور گورگان دونون فارسی گاف سے یہ ترکی زبان مین دولہ کے معنون مین یعنی داماد کے معنون [illegible] لقب انکے جد امجد تیمور کا ہی کیونکہ تیمور امیر حسن بادشاہ کی بیٹی کے شوہر تھے بس تیمور تک ملک کے [illegible] بخنے کے پہلے [illegible] لقب سے تیمور مشہور ہو گئے تھے یون ہی عجائب المقدور فی اخبار تیمور مین ہی اور مولوی [illegible] کی شرح ملخص کے حواشی مین ہی [illegible] تاریخ مین کے بعضے لوگون سے سنا ہی کہ گورگان کے معنی ترکی زبان مین اُس شخص کے ہین کہ جسکی امارت اور سلطنت عورتون کی طرف سے ہوا [illegible] یعنی اُنکی امارت اور سلطنت بھی عورتون کی طرف سے تھی بہ مترجم کہتا ہی کہ [illegible] تعصب کی راہ سے اس مضمون کو بعضے ارباب تاریخ

متضمن ہو اور لطائف مین سے اعذب پر متضمن ہو اُس بادشاہ کی درگاہ عالی کا تحفہ قرار دینے کا مین نے ارادہ کیا اور اُسکی آستان عالی شان ہدیہ قرار دینے کا مین نے ارادہ کیا تاکہ انقراض اجل کے بعد اور انقطاع امل کے بعد نام کا زمین مین چھپا دینے والا نہون مین اور نشان مٹا دینے والا نہون مین اور بڑی بخشش کرنے والے زبردست کا سائل ہون نہین اس امر کا کہ کچھ مجھپر فیضان کرے الہام صواب روزی دے مجھے نیک ثواب روز حساب یعنی ای پروردگار ہمارے دلون کو بعد اسکے کہ تو ہدایت کر چکا ہی مائل نہ کر اور دے ہمین اپنی طرف سے رحمت کیونکہ تو ہی تو ہی وہاب شیخ امام حبر کامل عالم علاء الدین علی ابن ابی حزم قرشی بڑے طبیب کہتے ہین بیشک مین نے اس کتاب یعنی موجز کی چار فنون پر ترتیب دی ہی ہر ایک چیز کو اُسکے مرتبہ مین رکھنے کو ترتیب کہتے ہین اور اُس مصنف علیہ الرحمہ نے ان چارون فنون کو اسی طرح پر وضع کیا ہی کیونکہ پچھلا اپنے اگلے پر بعضے بیانون مین موقوف ہی اور پچھلے کا اگلے پر موقوف ہونے کا سبب یہ ہی کہ جسوقت مین طب سے مقصود صحت کی حفاظت اور مرض کا ازالہ اور مدافعت ہی اور اس غرض کا حاصل ہونا صحت اور مرض کے جان لینے پر منحصر ہی اور ان دونون کا جاننا آدمی کے بدن اور اُسکے جزون کے جاننے پر موقوف ہی اسلیے کہ یہی صحت اور مرض آدمی کے بدن کے عارضی امرون مین سے ہین اور عارضی چیز کا علم اُسکے معروض کے علم پر موقوف ہوتا ہی مصنف نے پہلے طبیعی چیزون کو جنسے آدمی کے بدن کا قوام ہی بیان کیا ہی پھر صحت اور مرض کو بیان کیا ہی پھر ان دونون کے سببون کو بیان کیا ہی اسلیے کہ ہر چیز کی حفاظت اُسکے سبب کی حفاظت پر موقوف ہی اور ہر چیز کا ازالہ اُسکے سبب کے ازالہ پر منحصر ہی پھر مصنف نے صحت اور مرض کی علامتون کو یعنی پہچانون کو بیان کیا ہی اسلیے کہ سارے اعضا مین صحت اور مرض کے ہونے کا علم تحقیق دلیلون ہی سے حاصل ہوتا ہی پھر اسکے بعد مصنف نے ایسے کلیہ قاعدون کو بیان کیا ہی جو صحت کی حفاظت کی کیفیت پر مشتمل ہین اور علاج کی کیفیت پر کلی

ـلـہ قولہ شیخ امام الخ شیخ مراح مین سرا اور خواجہ کے معنون مین ہی اور شیخ کا اطلاق اکثر علم نحو مین اور علم بیان مین عبد القاہر پر ہوتا ہی اور علم کلام مین شیخ ابو الحسن اشعری پر ہوتا ہی اور فلسفہ مین شیخ ابو علی بن عبد اللہ بن سینا پر ہوتا ہی مگر یہ مترجم کہتا ہی کہ شیخ کا اطلاق فلسفہ مین شیخ شہاب الدین مقتول پر بھی ہوتا ہی پھر محشی نے انھین کیون چھوڑ دیا ہی اور امامیہ مذہب کے شیخون کو بھی نہین تحریر کیا مگر یہ کہا جائے کہ اُنسے اُنھین کوئی مطلب نہین اور اسیطرح سے فلسفہ مین شیخ کا اطلاق شیخ ابو نصر فارابی پر بھی ہوا کرتا ہی ۱۲ ـٹـہ حبر کے معنی بڑے دانا کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حبر بحر کا مقلوب قلب بعض سے ہی اور فرق یہ ہی کہ بحر کا اطلاق اُس شخص پر ہوتا ہی جسے اتساع اور کشادگی ہر چیز مین ہو

طور سے مشتمل ہین کیونکہ صحت بدن کے لیے کمال ہی اور بدن صحت کے لیے موضوع ہی اور اس
کمال کا موجود ہونے کے وقت مین موضوع مین باقی رکھنے کا علم اور جاتے رہنے کے وقت مین
اس کمال کو پھیرلانے کا علم موضع کی ماہیت کے جاننے پر اور اس کمال کی ماہیت کے علم پر اور
اُسکے وجود کے سببون کے علم پر اور زوال کے سببون کے جاننے پر اور اس کمال کے وجود کی
علامتون کے جاننے پر اور اس کمال کے زوال کی علامتون کے علم پر منحصر ہی اور یہی وہ چیزین ہین
کہ جن پر پہلا فن مشتمل ہی اور اسی ہمارے بیان سے پہلے فن کے جزون کی ترتیب کی وجہین بھی
معلوم ہوجاتی ہین پھر جبکہ طبیب علاج کرنے مین پہلے فن کے کلیہ قاعدون[1] سے تیسرے اور
چوتھے فن مین کے بیان کیے ہوے جزئیہ قاعدون کے استنباط کا محتاج ہوا کرتا ہی پھر
ان قاعدون سے حقیقی جزئی کے نکالنے کا محتاج ہوتا ہی تاکہ تدبیر مین قوت حاصل ہوجائے
پھر اپنے استنباط[2] سے جو اُسے حاصل ہوتا ہی اُسکی آزمایش کے لیے طبیب کو احتیاج پڑتی ہی
یہانتک کہ جو اُسکے استنباط سے حاصل ہوا ہی اگر وہ فائدہ نہ کرے تو دوسری تدبیر مین کہ دوسرے
استنباط سے حاصل ہو مشغول ہو اور یہ امر انتہا کا دشوار ہی اسلیے کہ اُسوقت مین بہت سی
فکرون کی اور کتنے تجربون کی احتیاج پڑتی ہی اور اس امر کا حاصل ہونا ایک بڑی مدت مین
ممکن ہی اور مرض کی مدت خصوصاً گرم مرض مین اس بات کی مہلت نہین ملتی ہی اسلیے کہ ایسے
مرض مین جزئیہ تدبیرون کے استعمال کا زمانہ تنگ اور کم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ یہ مرض دم بدم تغیر
پکڑتا ہی بلکہ بدن گھڑی بہ گھڑی متغیر ہوتا ہی اور اکثر تدبیر مین دیر کرنے کا متحمل نہین ہوتا ہی اسلیے
سوا بعضے مرضون کے لیے خاص علاج ہوا کرتے ہین کہ وہ تجربہ ہی سے معلوم ہوتے ہین
تو مصنف نے مرضون مین کے کلیہ قاعدون سے مستنبط جزئیہ قاعدون کو اُنکے سببون کے اور
پہچانون کے معالجون کے ساتھ اُنکے واقع ہونے سے پہلے ذکر کردیا ہی جیسا کہ اگلے لوگون نے
علاج کرنے والے پر علاج کے کام کو سہل کرنے کے لیے کیا ہی اسلیے کہ حقیقی جزئیون کا

سلہ[1] قولہ قاعدہ وہ کلی امر ہی جو اپنے موضوع کے سارے جزئیون کے حکمون پر منطبق ہوتا ہی جیسے ہر فاعل
مرفوع ہوتا ہی اور ہر بدن جسم ہی اور قاعدہ کبھی کلی ہوتا ہی اور کلی وہ قاعدہ ہوتا ہی کہ جسکے نیچے کوئی اور بھی قاعدہ
ہو جیسے کہتے ہین کہ صحت کی محافظت مثل سے ہوتی ہی اسلیے کہ اسکے تحت مین ایک قاعدہ ہی اور وہ یہ ہی کہ صحت کی
محافظت کیفیت مین کے مشابہ غذا کے وارد ہونے سے ہوتی ہی اور اسی طرح سے پینے وغیرہ کی چیزین بھی ہین اور
مرض کا علاج مرض کے ضد سے ہوتا ہی پس اسکے بھی تحت مین ایک قاعدہ ہی اور وہ قاعدہ یہ ہی کہ تپ لرزہ کا علاج ٹھنڈک
ہ کرنے سے ہوتا ہی اور کبھی قاعدہ جزئیہ ہوتا ہی یعنی وہ خود کلیہ ہوتا ہی مگر اُسکے تحت مین کوئی قاعدہ نہین ہوتا ہی جیسے آو بخار کے کیطرح کا مزاق لطیف ہوتا ہی (۲) استنباط کے نکالنے کے معنی مین ۱۲

یعنی زید کے عارضی مرض کا اُسکے سبب اور علامت اور معالجہ کے ساتھ اخیر کے دونون فنون
مین کے جزئیہ قاعدون سے نکالنا پہلے فن کے کلیہ قاعدون سے نکالنے کی نسبت مین زیادہ
سہل ہو اور بیمارون پر بھی ایک طرح کی مہربانی کے لیے ہو تاکہ علاج کرنے والا جلدی سے
دانائی کے ساتھ اُنکی تدبیرون مین مصروف ہو جائے اور کلیہ قاعدے پہلے فن مین اسلیے
مذکور ہوتے ہین کہ بہت جزئیہ مرض اسطرح کے نئے پیدا ہو جاتے ہین کہ جنکا ذکر کتابون مین
نہین ہوتا ہو اُن مین طبیب خود اپنی ذات سے علاج کی تدبیرین کلیہ قاعدون سے نکالنے
کا محتاج ہوا کرتا ہو اور اسلیے کہ کلیہ قاعدون سے جو حفظ صحت کے لیے بیان ہوئے ہین جزئیہ
شخصون کی صحت کی حفاظت کے استنباط پر طبیب قادر ہو جائے اور مصنف نے مرض کی
تقسیم خاص مرضون پر اور عام مرضون پر کی ہو اور ان مین سے ہر ایک کو ایک ایک فن
مین بیان کیا ہو اور تیسرے فن مین کے خاص مرضون کو چوتھے فن مین کے عام مرضون
پر اسلیے مقدم کیا ہو کہ خاص مرض گنتی کی جہت سے اور بحث کی جہت سے زیادہ ہین اور
انکی کثرت کے سبب سے انکے معالجون کے جاننے کی احتیاج بہت ہوئی ہو اور مصنف
نے دوسرے فن کو تیسرے اور چوتھے فنون پر اسلیے مقدم کیا ہو کہ طبیب کو ہر علاج
کے وقت دواؤن مین اور غذاؤن مین جو ان دونون فنون مین مذکور ہین بصیرت حاصل
رہے - پہلا فن طب کے دونون جزون کے قاعدون مین ہو قاعدہ ایک کلی اصل ہو
جو اپنے جزئیون پر منطبق ہوتی ہو کہ اُس سے اُن جزئیون کے حکم پہچان لیے جاتے
ہین اور یہ بات اصل مین تھوڑا سا بڑھانے سے ہوا کرتی ہو اسلیے کہ اصل مین فرعین
فوری موجود نہین رہتے ہین اور طب کے دونون جزون کے کہنے سے معلوم ہو جاتا ہو
کہ طب کی تقسیم ان دونون جزون پر ایسی ہو جیسے کل کی تقسیم اپنے جزون پر ہوا کرتی ہو
جیسے علم فقہ کی تقسیم چار ٹکڑون پر ہو اور یہ تقسیم ایسی نہین ہو جیسے کلی کی تقسیم اپنے جزئیون
پر ہوتی ہو اور جزو وہ ہو جس سے اور اُسکے سوا سے کل مرکب ہوتا ہو اور کل انھین
سب جزون کے مجموعہ کا نام ہو اور جزئی اپنے کلی کی پورا پور حقیقت کچھ زیادہ قید
کے ساتھ ہوا کرتا ہو اور اسی لیے طب ان دونون جزون مین سے ہر ایک پر اسطرح
سے صادق نہین آتی ہو کہ جسطرح سے عام اپنے خاص پر صادق آتا ہو جیسے کہ سکنجبین
سرکہ اور شہد مین سے ہر ایک پر صادق نہین آتی ہو کیونکہ ان دونون جزون مین سے

ہر ایک پر نہ تو طب کی تعریف صادق آتی ہی اور نہ اُسکی غایت صادق آتی اور ان
دونون چیزون مین سے کوئی طب کی پوری حقیقت کسی قید کی زیادتی کے ساتھ نہین ہی مراد
لیتا ہون مین علمیہ کو اور علمیہ وہ جز ہی کہ جو بے عمل کے کرنے کی کیفیت سے متعلق ہو کر رائے کے
اعتقاد کا افادہ کرتا ہی پھر یہی اعتقاد ذات سے مقصود ٹھہریگا گو کبھی کبھی اس اعتقاد سے کسی اور
علم کی طرف بھی پہونچ جایا کرین اور عملیہ کو اور یہ علمیہ طب کا وہ جز ہی جو عمل کرنے کی کیفیت کے
بیان سے متعلق ہو کر رائے کے اعتقاد کا مفید ہوتا ہی پھر اسمین اعتقاد ذات سے مقصود
نہ ٹھہریگا یعنی اس جز کے حاصل ہونے سے عمل کرنے کی کیفیت کے بیان سے متعلق محض علم کا
حاصل ہونا مقصود نہ ٹھہریگا بلکہ اُس سے مقصود نفس عمل ٹھہرتا ہی کلی قول سے یعنی کلیہ
قاعدون سے پھر اس پہلے فن مین کے بیان کیے ہوے کلیہ قاعدے اور قاعدون پر
شامل ہونگے دوسرا فن مفرد اور مرکب دواؤن مین اور غذاؤن مین ہی لیکن مصنف نے
مرکب غذاؤن کو بیان نہین کیا ہی تیسرا فن ہر ہر عضو کے مخص مرضون مین ظاہری عضوون
مین سے اور باطنی عضوون مین سے اور انکے سببون مین اور علامتون مین اور معالجون مین ہی
چوتھا فن اُن مرضون مین ہی جو کسی عضو سے خصوصیت نہین رکھتے ہین بلکہ یہ مرض سب
عضوؤن پر عام ہین یعنی سب کو شامل ہوتے رہتے ہین جیسے بخار ہی یا اعضا مین سے ہر ایک
مین ان مرضون کا پیدا ہونا ممکن ہی جیسے ورم ہی اور تفرق اتصال ہی یعنی ملی چیز کا جدا
ہو جانا ہی اور ان مرضون کے سببون مین اور علامتون مین اور معالجون مین ہی اور دوا کہنے
علاج کے باب مین مین نے مشہور کی مراعات کا دواؤن مین سے اور غذاؤن مین سے خواہ
مفرد ہون یا مرکب ہون پس غیر مشہور کو اُن پر اعتماد کم ہونے کے سبب سے مصنف نے بیان
نہین کیا اسلیے کہ مشہور چیزین بیشک بہت سے مرتبہ آزمائی ہوئی ہوتی ہین اور تھوڑی سی دفعہ
آزمائی ہوئی چیز سے بہت سے مرتبہ آزمائی چیز کا وثوق بڑھکر قوی اور مضبوط ہوتا ہی پھر مشہور اسی
سبب سے افضل ہی اور استفراغ وغیرہ کے قاعدون مین سے التزام کر لیا ہی اور ان قاعدون سے مراد
جو معالجہ کی تدبیرون مین اور ہاتھ کے کامون مین مذکور ہین اور مین اللہ سے توفیق توفیق مطلوب
کے لیے سبب پڑنے مین اسباب کا موافق کر دینا ہی اور توفیق کا استعمال خیر ہی مین ہوتا ہی
اور اس کتاب کی تدبیر بھی امور خیر مین سے ہی اور عصمت مانگتا ہون یعنی اپنے بیان کرنے مین
خطا سے بچاوے کو مصنف چاہتے ہین اور دوستون سے التماس کرتا ہون التماس چیز کی طلب برابر کی

کے طور پر ہی کہ لغزشون کو معاف فرمائین یعنی سہو اور نسیان سے اس کتاب مین کی واقع خطاؤن کو معاف فرمائین اسلیے کہ آدمی کے لیے سہو مین کوئی عیب نہین ہوتا ہی کیونکہ انسان نسیان سے مشتق ہی اور یہ التماس کرتا ہون کہ رخنون کو بند کردین یعنے اس کتاب مین کی خرابی کو جو خطا سے واقع ہوئی ہو اُسکی اصلاح عفو کے ساتھ فرمادین تاکہ اُس غلطی مین اور لوگ واقع نہون +

پہلا فن دو جملون پر مشتمل ہی

پہلا جملہ طب کے نظری جز کے قاعدون مین ہی اور وہ چار جزون پر مشتمل ہی یعنی پہلا جملہ چار جزون پر مشتمل ہی۔

پہلے جملہ کے جزون مین سے پہلا جز

یعنی وہ پہلا جملہ جو طب کے نظری قاعدون مین ہی طبیعیہ امرون مین کلی قول سے ہی یہان تک کلام کتاب کی فہرست مین ہی جسمین سے کچھ کو بیان کیا ہی اور باقی کو چھوڑ دیا ہی پھر مصنف نے علم کی تقسیم مین شروع کی ہی اور کسی مین کتاب کی تقسیم مین اور علم کی تقسیم مین توافق ہو جانے سے تکرار لازم نہ آئیگی بس ہم کہتے ہین طب لغت مین سحر اور اصلاح اور عادت اور صنعون مین کے حذق کے معنون مین ہی اور اصطلاح مین ایک خاص علم ہی جس سے صحت اور مرض کے جہتون سے آدمی کے بدن کے احوال پہچانے جاتے ہین تاکہ حاصل صحت کی حفاظت کیجائے اور گئی ہوئی صحت پھر لائی جائے اور ان لغوی معنون مین سے ہر ایک مین اور اصطلاحی معنون مین ایک طرح کی مناسبت ہی لیکن پہلے معنون مین اس سبب سے مناسبت ہی کہ صحت کی حفاظت اور گئی صحت کا پھیر لانا ایسے عنصر مین جو ہمیشہ تحلیل ہوا کرتا ہی اور فساد یعنی خرابی کی قابلیت رکھتا ہی اور ضدون سے مرکب ہی عادت کے خلاف واقع ہونے مین سحر کے منزلہ مین ہی اور دوسرے معنون مین اس سبب سے مناسبت ہی کہ اس علم سے بدن کی اصلاح ہوا کرتی ہی اور چوتھے معنون کی مناسبت کی وجہ سے اسمین پورا پورا حذق اور حذاقت ضرور ہوا کرتی ہی منقسم ہوتی ہی نظری جز پر اپنے معلومون کے موافق علمی جزو پر اور عملی جزو پر منقسم ہوتی ہی کیونکہ معلوم کے منقسم ہونے سے علم کا منقسم ہو جانا ضروری ہوتا ہی اور علمی کی جگہ پر مصنف نے نظری کو اس تنبیہ کے لیے ذکر کیا ہی کہ جس نظری کا اطلاق طب کے جزو پر قوم کے کلام مین اس

تفسیر پر ہوتا ہی اُس سے علمی ہی مراد ہی نہ وہ علم جو بحث اور نظر سے حاصل کیا جاتا ہی جیسے نظری کا اطلاق
علم منطق مین ہوا کرتا ہی اور نہ وہ علم مراد ہی کہ جسکا وجود ہماری قدرت اور اختیار سے نہین ہی اور اُس سے
مقصود فقط اعتقاد کر لینا ہی جیسے وہ نظری جسکا اطلاق فلسفہ مین ہوتا ہی اور یہ جو کہا جاتا ہی کہ اسمین
تنبیہ اس بات پر ہی کہ طب کا یہ ٹکڑا بحث اور نظر سے حاصل ہوا کرتا ہی اسلیے کہ نظری کا اطلاق
ضروری کے مقابل پر ہوتا ہی یہ کہنا کچھ ہی نہین ہی اسلیے کہ طب کی دوسری قسم بھی اسیطرح کی ہی اور
عملی جز پر علمی اور عملی سے جو مراد ہی وہ ہم بیان کر چکے ہین اور یہ دونون علم اور نظر ہین یہ قول مصنف کا
اُس شخص کے توہم کے دفع مین ہی جو اسطرف گیا ہی کہ علمی جز سے مراد علم کا سیکھ لینا ہی اور عملی سے عمل
کا کرنا مراد ہی کیونکہ عمل کا کرنا طب نہین ہی بلکہ عمل کی مباشرت طب سے مستفاد ہوتی ہی اسلیے کہ
عمل کی مباشرت محسوس چیزون مین سے ہی اور طب ایک علم ہی اور یہ غیر محسوس کیفیتون مین سے ہی
اور پہلی قسم علمی سے اور دوسری قسم عملی سے فقط اس لیے مخصوص ہوئی ہی کہ پہلی قسم علم ہی اُسکے
حاصل کرنے کی غایت محض علم کا حاصل ہونا ہی اور دوسری قسم بھی علم ہی اور اُسکے حاصل کرنے کا فائدہ
عمل کی کیفیت کے علم کے حاصل ہونے کا ہی اور اسی کی طرف شیخ بو علی سینا نے اپنے اُس قول
سے کہ جسکا مفاد یہ ہی اشارہ کیا ہی کہ جب مخاطب نے اِن دونون قسمون کو جان لیا تو اُسے علمی جز
کا علم اور عملی جز کا علم حاصل ہو گیا گو اُسنے کچھ بھی عمل نہ کیا ہو پھر جبکہ یہ دوسری قسم حاصل
ہو جائیگی تو اُس سے غرض عمل کی مباشرت ٹھہریگی جیسے کہ ادنی غرض منطق کے سیکھنے سے منطق کا حاصل
ہو جانا ہی پھر اُسکے حاصل ہو جانے سے فکر مین کے اصابت مقصود ہوتی ہی پس اسی لیے دوسری
قسم کو عمل سے نسبت دی ہی اور اسلیے کہ اِس دوسری قسم کو عمل سے ایک طرح کا تعلق ہی اس سے عمل
کیطرف منسوب ہو گئی ہی اور پہلی قسم مطلق بحث علم کیطرف اسلیے منسوب ہوئی ہی کہ پہلی قسم سے محض نظر سے
حاصل علم مقصود ہی تاکہ ان دونون مین فرق حاصل ہو جائے اور اس سے یہ نہین لازم آتا ہی کہ علمی مین شی کو
اپنی ذات کیطرف منسوب ہو جائے اسلیے کہ منسوب وہی خاص علم ہی اور منسوب الیہ یعنی جسکی طرف یہ خاص
علم منسوب ہی عام علم ہی اور یہ جو کہا گیا ہی کہ پہلی قسم کی غایت دوسری قسم ہی اور دوسری قسم کی غایت
عمل ہی اور اِن دونون مین سے ہر ایک اپنی اپنی غایت کی طرف منسوب ہی پس پہلی قسم مین منسوب ایک
مخصوص علم ہی اور منسوب الیہ دوسرا مخصوص ہی تو یہ کہنا صحیح نہین ہی اسلیے کہ پہلی قسم وہی طبیعیہ چیزون کا
اور احوال کا اور اسباب کا اور دلائل کا یعنی علامتون کا علم ہی اور اس علم کی غایت فقط انھین
چیزون کا جان لینا ہی اور دوسری قسم صحت کی حفاظت اور اسکے پھر لانے کی کیفیت کا علم ہی اور اس

کی غایت موجود صحت کی حفاظت اور گئی صحت کا پھیر لانا جیسے کہ اسکی تصریح اگر نے کی ہی انتہا کی
اس باب مین یہ ہی کہ دوسری قسم کا علم پہلی قسم کے علم پر یون موقوف ہی جیسے فرعون کے علمون کو
علمون کے علمون پر توقف ہوا کرتا ہی اور جس چیز کا علم دوسری چیز کے علم پر موقوف ہوتا ہی اُسے
کی غایت ہونا ضرور نہین اور نظری کے چار جز ہین یہ حصر استقرائی ہی طبیعیہ امرون کا علم ہی اور آدمی
کے احوال کا علم ہی اور اسباب کا علم ہی اور دلائل یعنی علامتون کا علم ہی اور طبیعیہ چیزین سات ہین
حصر بھی استقرائی ہی اور ان ساتون امرون کا نام طبیعیہ امرون سے اسلیے رکھا ہی کہ یہ انسانیہ طبیعت
طرف منسوب ہین اور طبیعت جسمین کہ ہو ذات سے اُسکی حرکت اور سکون کے لیے پہلا مبدا ہوا کرتی
اسلیے کہ وہ جسمین کہ ہی اُسکے لیے یا تو مادہ ہی اور یہی ارکان اور اخلاط اور اعضا اور روحین ہین
اُسکے لیے صورت ہی اور یہی مزاج اور قوتین ہین اور انھین قوتون سے افعال کو بھی ملحق کر دیا ہی
کہ افعال مین اور قوتون مین بہت بڑا تعلق ہی یا اسلیے ملحق کیا ہی کہ افعال قوتون کے غایت
ذکر گئے ہین اور مین کہتا ہون بلکہ افعال کو قوتون سے اسلیے ملحق کیا ہی کہ قوتین خود ہی حرکتین ہوتی ہین
انھین کے پہلے جز ارکان ہین انکا نام اسلیے ارکان رکھا گیا ہی کہ جو چیز کہ موالید ثلثہ مین سے عالم کون وفساد
مین حاصل ہوتی ہی یہ اسکا جز ہوتے ہین اور رکن چیز کا جز ہوتا ہی اور ارکان کو مصنف نے وضع مین اسلیے
مقدم کیا ہی کہ انھین طبیعی تقدم ہی پھر اسکے بعد مصنف نے مزاج کو اسلیے بیان کیا ہی کہ مزاج ہی کے
سبب سے یہ ارکان جز ہو جاتے ہین پھر اُسکے بعد مصنف نے اخلاط کو اسلیے بیان کیا ہی کہ اخلاط بدن
کے ارکان سے زیادہ قریب ہین پھر مصنف نے اعضا کو اسلیے بیان کیا ہی کہ اعضا اخلاط سے قریب ہین
پھر روحون کو اسلیے بیان کیا ہی کہ وہ اعضا سے قریب ہین بلکہ اسلیے بیان کیا ہی کہ اعضا روحون سے
مستحکم ظاہر ہوتے ہین اور اسلیے کہ اعضا روحون کے محل ہوا کرتے ہین پھر مصنف نے قوتون کا ذکر اسلیے
کیا ہی کہ روحین قوتون کی اٹھانیوالی ہین اور حامل کی تقویم محمول پر واجب ہوتی ہی پھر اسکے بعد مصنف
نے افعال کو اسلیے بیان کیا ہی کہ افعال خارجی بوجود مین قوتون سے متاخر ہوتے ہین اور یہی ارکان
چار ہین حق مذہب پر اور یہ اُس چیز مین سے ہی جسے طبیب کو طبیعی سے مان لینا ضرور ہی مگر طبیبون
کی عادت یون جاری ہو گئی ہی کہ اسپر دلیلین بیان کیا کرتے ہین اور اُنھین دلیلون مین سے یہ دلیل
بھی ہی کہ مرکب اپنے وجود مین رطوبت کے محتاج ہوا کرتے ہین تاکہ صورت کا قبول کرنا محال نہو جائے
اور نہ انتہا کی تری کے بلکہ خشکی سے تعدیل کی ہوئی تری کے محتاج ہوتے ہین تاکہ اُنمین صورتون کا انطباع
محافظت سے رہے اسلیے کہ تر چیز ہر صورتون کو آسانی سے قبول کر لیتا ہی اسیطرح پر سہل مین چیزون کو

ارکان

چھوڑ بھی دیا کرتا ہے اور صورتوں کے انطباع میں پکانے والی گرمی کی احتیاج پڑتی ہے جسطرح سے
اس بات پر کاریگروں کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں لیکن نہ انتہا کے اور نہیں تو فساد کے
برابر جلانے پر مودی ہو جائیگی بلکہ سردی سے تعدیل کی ہوئی گرمی کی حاجت ہوتی ہے اور آگ کی
خشکی اور پانی کی تری کافی نہیں پڑتی ہے اسلیے کہ یہ دونوں مقصود بھر نہیں ہیں اور نہ ہوا کی گرمی
اور نہ مٹی کی سردی اسی سبب سے کافی پڑتی ہے پھر انہیں سے دو مزاج کے وقت حاجت بھر کو
کافی نہ پڑینگے پھر اسی سبب سے ان چاروں جسموں کی احتیاج پڑی اسلیے کہ ان چار میں کی کمی یا
دو ضدوں کی اجتماع کی ایک محل میں مودی ہوگی تاکہ تعادل کیفیتوں میں حاصل ہو جاوے
یا ایک ایسی مناسب چیز کے ہونے کیطرف مودی ہوگی کہ وہ ان دونوں ضدوں کو جمع کر دیتی ہو یا ایک
ایسے ضد کے وجود کیطرف مودی ہوگی کہ وہ اپنے ساتھی سے بڑھکر قوی ہوگی اور ان چار سے زیادتی
بے ضرورت کے زیادتی کیطرف مودی ہوگی آگ ہے اور وہی گرم خشک ہے آگ کے گرم ہونے کی دلیل
یہ ہے کہ ہمارے پاس کی آگ اپنے ضدوں سے ملنے پر بھی ہمیں گرمی محسوس کرواتی ہے پھر جو آگ کہ
آسمان کے قریب ہے وہ اپنے خالص ہونے کے سبب سے گرم ہونے میں اولی ہے اور آگ کی خشکی کی
دلیل یہ ہے کہ اگر آگ تر ٹھہرے تو ضرور گیلی لکڑی سوکھی لکڑی کی نسبت سے زیادہ جلد آگ کی طرف
مستحیل ہو جائیگی اسلیے کہ کیفیت میں کے موافق عنصر کیطرف استحالہ مخالف عنصر کیطرف کے استحالہ
سے بڑھکر سہل ہوا کرتا ہے اسپر اعتراض کیا گیا ہے کہ گیلی لکڑی کے استحالہ کی دشواری ہو سکتی ہے کہ
پانی کی ٹھنڈک کے سبب سے ہو اور تری کے سبب سے نہو اور ممکن ہے کہ اس اعتراض کا یوں جواب
دیا جائے کہ آگ تر ہوگی تو ضرور تر لکڑی ٹھنڈک میں اس تقدیر پر گرم کے مخالف ٹھہریگی اور سوکھی آگ
کے مخالف خشکی میں قرار پائیگی اور اسپر لازم آئیگا کہ گیلی اور سوکھی لکڑی دونوں کا استحالہ آگ کیطرف
برابر ہو اور اسطرح کا حال نہیں ہے اور ضرور ہے کہ سب شکلیں مثل مسدس اور مسبع وغیرہ
کے آگ قبول کر لیا کرے اور اسطرح کا بھی حال نہیں ہے اسلیے کہ آگ فقط صنوبری ہی شکل کو
قبول کرتی ہے اور اسمیں بھی کلام ہے اسلیے کہ خشکی دشواری سے قبول کرنے کو اور چھوڑنے کو
کہتے ہیں اور نہ قبول کرنے کو اور نہ چھوڑنے کو نہیں کہتے ہیں اسے بھی ہم مانے لیتے ہیں کہ
آگ بے صنوبری شکل کے اور شکل کو دشواری سے قبول کرتی ہے مگر آسانی سے اور شکل
کو چھوڑ دیا کرتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ کہا جائے کہ جسکی سب شکلوں کو سہل سے نہ قبول کرنے کو
اور سہل سے نہ چھوڑنے کو کہتے ہیں اور آگ گو غیر صنوبری شکل کو سہل میں چھوڑ دیتی ہے مگر

صنوبری

صنوبری شکل کو آسانی سے نہیں چھوڑتی ہی اور سوائے صنوبری شکل کے اور کسی شکل کو آسانی سے
قبول بھی نہیں کرتی ہی اور ہوا ہی اور وہی گرم تر ہی ہوا کے گرم ہونے کی دلیل یہ ہی اگر ہوا گرم نہو تو
کبھی سبک اور لطیف نہوا اسلیے کہ ٹھنڈک ثقل اور کثافت کی اپنے موافق پھر موجب ہوتی ہی اور ہوا کی
گرمی کے استدلال میں یہ جو کہا گیا ہی کہ اگر ہوا تر ہونے کی حالت میں ٹھنڈی ہو تو ضرور ہی کہ ماہیت
میں پانی کے برابر ہو جائے اور ضرور ہی کہ پانی کے حیز کی طلبگار ہو یہ کہنا صحیح نہیں ہی اسلیے
کہ بعضے لازم امروں میں شرکت اور اشتراک ملزوم میں کی شرکت اور اشتراک کے لیے موجب
نہیں اور سب لازموں میں بھی شرکت اور اشتراک کے لیے موجب نہیں پھر اگر کہا جائے کہ ہوا
اپنی طبیعت سے گرم کرنے والے قاسر مثل سورج کی شعاع کے جاتے رہنے پر ٹھنڈک دیتی ہی کہ وہ
زمین سے پلٹ کر اوسپر پڑا کرتی ہی اور اگر ہوا طبیعت سے ٹھنڈی نہوتی تو کبھی قاسر کے جاتے رہنے
پر ٹھنڈک نہ دیتی اور ہوا پانی کو ٹھنڈے ہونے کی حالت میں ٹھنڈا کرتی ہی خصوصاً جب اوسکے
اوبھا کرنے میں زیادتی کیجاتی ہی اور ٹھنڈی چیز کا ٹھنڈا کرنے والا ضرور ٹھنڈا ہوتا ہی اور اس
اعتراض کا یوں جواب دیا گیا ہی کہ یہ ہوا جو ہمارے متصل ہی یہ پانی اور مٹی کی مجاورت سے
ٹھنڈک دیتی ہی اور اپنی طبیعت پر باقی نہیں رہتی ہی اسلیے کہ ہوا ایک لطیف جسم ہی اور لطیف
اپنے اوپر کی وارد چیز کے اثر کو سہل سے قبول کر لیا کرتا ہی لیکن زمین سے سورج کے تابش کا
پلٹ کر جانا اوس چیز میں سے ہی جو ہوا کو گرم کر دیا کرتا ہی مگر یہ گرم کرنا پلٹ کے جانے کے مقام سے
بہت دور تک نہیں ہوتا ہی بلکہ تھوڑی مسافت میں رہا کرتا ہی اور یہی مسافت زمین سے سترہ فرسخ
بھر کی ہی جیسا کہ اپنے مقام میں بیان ہو چکا ہی اور یہ تسخین گرم ابخروں کے بلند ہونے کی موجب
ہوتی ہی مگر جبکہ پلٹ کر جانے کے مقام سے یہ ابخرے ایسے دور ہو جاتے ہیں کہ اون تک اوس
تسخین یعنی گرم کرنے کا اثر نہیں پہونچتا ہی تو طبیعت سے ٹھنڈے ہو کر پھر پڑتے ہیں بس ہوا کو
بھی ٹھنڈا کر دیتے ہیں اور اسی لیے خنکی زیادتی بلند ہونے میں ہوتی ہی یہانتک کہ ابخروں کا
بلند ہونا منقطع ہوتا ہی اوسیقدر ٹھنڈا کرنے میں زیادتی ہو جاتی ہی اسلیے کہ قاسرہ گرمی جاتی رہتی ہی
اور اسکے بعد ہوا طبیعت سے گرم ہوتی ہی اور یوں جواب دیا جاتا ہی کہ فضا میں اونچے لٹکے ہوے
پانی کے ٹھنڈے ہونے کا سبب یہ ہی کہ قاسر یعنی عرضی گرم کرنے والے کے کہ وہی زمین سے پلٹ کر
گئی ہوئی سورج کی تابشیں ہیں کمزور ہو جانے سے پانی اپنی طبیعت پر پلٹ آتا ہی اور سبب یہ ہی کہ پانی
کے ٹھنڈے ابخرے اسکے ٹھنڈا کرنے میں وہاں پر قوی ہوا کرتے ہیں اور ہوا کے تر ہونے کی دلیل یہ ہی کہ

کہ ہوا شکلون کو سہل مین قبول کر لیتی ہی اور سہل سے چھوڑ دیتی ہی اور اس دلیل پر یون اعتراض
کیا گیا ہی کہ اگر ہوا تر ہو تو اپنے مین کے پھیلے تر جسم کو خشک نکرے اور اسکا جواب یون ہوا ہی کہ تر
جسمون مین کی تری کو اس سبب سے سکھا دیتی ہی کہ ان جسمون مین کی تری کو اپنے مین کی گرمی سے
ابخرے بنا کر اوڑا دیتی ہی اسلیے کہ ہوا اگر بہت ٹھنڈی بھی ہو جائے تو بھی اُسکی ٹھنڈک اس پائے
پر نہ پہونچیگی کہ تحلیل نہ کریگی یعنے ہوا گو بہت ٹھنڈی بھی ہو جائے تو بھی اُسکی ٹھنڈک اتنے پایہ پر پہونچیگی
کہ تحلیل نہ کریگی بلکہ ہوا اپنی اصلیہ گرمی سے ہمیشہ تحلیل کرتی رہتی ہی اور اس جواب مین بحث ہی اسلیے کہ
لازم آتا ہی کہ ٹھنڈی ہوا ایک حال مین عرضی ٹھنڈک سے پانی کو ٹھنڈا کرے اور تر جسمون کو اپنی
ذاتی گرمی سے سکھائے اور ابو صادق کے بیٹے نے ایک مقام مین کہا ہی کہ ہوا کی تری انتہا کی ہی
اور پانی کی تری اُس سے کم ہی اور قوت والے کی شان سے یہ ہی کہ کمزور کو اپنی ذات کی طرف کھینچ لے
پھر پانی کی تری ہوا کی طرف کھنچ جاتی ہی اور تر جسم کو سوکھا دیتی ہی اور اس قول کو اسطرح پر رد کیا ہی
کہ اگر ایسا ہی حال ہوگا تو ضرور ہوا کی گرمی آگ کیطرف کھنچ جائیگی اور مٹی کی ٹھنڈک پانی کی طرف
جذب ہو جائیگی اور یہ دونون عنصر ان دونون کیفیتون سے خالی باقی رہجائینگے اور انھین ابو صادق کے
بیٹے نے دوسرے مقام مین کہا ہی کہ ہوا فقط اسلیے تر جسمون کو سکھا دیتی ہی کہ ذاتی کیفیت مین کی
ایک جنس کی دو چیزین جب اُنہین کیفیتین کمی اور زیادتی سے ہوا کرتی ہین تو ایک دوسری مین
اپنا اپنا فعل کیا کرتی ہین جیسے گرم پانی نیمگرم پانی مین جسوقت ملا دیا جاتا ہی یعنے ایک دوسرے
مین اثر کیا کرتا ہی اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ اگر اس کلام سے مراد یہ ہی کہ اقوی اضعف کو
اپنی ذات کی طرف کھینچ لیا کرتا ہی تو اس قول مین وہی اعتراض ہی جو پہلے قول مین بیان ہو چکا ہی
اور اگر اس کلام سے یہ مراد ہی کہ ضعیف اپنی کیفیت مین زیادہ ہوتا ہی اور اقوی اسمین کم ہوا کرتا ہی
تو اس سے ہوا کا تر جسمون کا سکھانا لازم نہین آتا ہی اور پانی ہی اور وہ ٹھنڈا اور تر ہی پانی کے
ٹھنڈا ہونے کی دلیل یہ ہی کہ جب اُسمین سے عرضی گرم کرنے والا جاتا رہتا ہی تو وہ اپنی ٹھنڈک
پر پلٹ آتا ہی اور اگر اپنی طبیعت سے ٹھنڈا نہو تو کبھی ٹھنڈک پر پھر کر نہ آئے اور پانی کے تر ہونے
کی دلیل یہ ہی کہ سہل مین شکلون کو قبول کر لیتا ہی اور سہل سے شکلون کو چھوڑ دیتا ہی پھر اگر کہا جائے
کہ پانی اپنی طبیعت سے جامد یعنے جما ہوا ہی بہتا ہوا نہین ہی پھر طبیعت سے تر نہ ٹھہریگا اور اسکا
جواب یون دیا گیا ہی کہ پانی کی طبیعت گو جمنے کی مقتضی ہی مگر اسکے ساتھ اُسکی طبیعت بہنے کی اور
ادنی سبب سے شل تھوڑی سی سورج کی گرمی سے شکلون کے قبول کرنے کی بھی مقتضی ہی سبق پانی

انھین معنون سے تر ہی یعنے ذاتی شکلون کے قبول کر لینے کی بہت صلاحیت رکھتا ہی اور مٹی ہی
اور وہ سرد خشک ہی لیکن مٹی کے ٹھنڈا ہونے کی دلیل تو یہ ہی کہ وہ عرضی گرم کرنے والے کے جاتے
رہنے کے وقت ٹھنڈک پر پھر آتی ہی لیکن مٹی کے خشک ہونے کی تو دلیل یہ ہی کہ مٹی شکلون کو سہل
سے نہ تو قبول کرتی ہی اور نہ سہل ہین چھوڑتی ہی بلکہ دشواری سے قبول کرتی ہی اور دشواری سے چھوڑتی

فصل مزاج

ہی دوسرا طبیعیہ امرون مین کا مزاج ہی مزاج مصدر ہی کہ ممتزج یعنی مفعول پر مجازی جہت سے بولا گیا ہی
اور یہی مزاج چارون کیفیتون مین کی ایک درمیانی کیفیت ایک طرح کی درمیانی حالت کی ہی کہ جب
عنصرون کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہین اور ایک دوسرے کو چھوتے ہین اور انھین فعل اور
انفعال یعنی اثر کرنا اور دوسرے اثر کو قبول کرنا حاصل ہوتا ہی تو یہ درمیانی کیفیت نئی پیدا ہو جاتی ہی یا تو یہ فعل
اور انفعال اس طرح سے ہوتا ہی کہ کیفیت کی ذات فاعل ہوتی ہی یعنے اثر کرتی ہی اور کیفیت کی شدت منفعل
ہوتی ہی یعنی اثر کو قبول کرتی ہی جیسا کہ طبیبون کا مذہب ہی اور اسپر مشہور اعتراض وارد نہین ہوتا ہی اور
وہی اعتراض یہ ہی کہ ان دونون مین سے ایک کا منکسر ہونا یا دوسرے کے منکسر ہونے کے پہلے
ہوگا یا نہوگا پھر اگر پہلی شق ہوگی یعنے ایک کا منکسر ہونا دوسرے کے منکسر ہونے سے پہلے ٹھہریگا
تو اسپر یہ لازم آتا ہی کہ مکسور پلٹ کر کاسر ہو جائے اور یہ بات محال ہی اسلیے کہ کاسر جس وقت مین قوی
ہوگا تو اسکے کسر پر مکسور قوت نہ پائیگا پھر جب اسکی قوت ٹوٹ جائیگی تو اسے یہ ممکن نہین کہ وہ مکسور
پر قوی ہو سکے اور اگر دوسری شق ہو یعنی ایک کا منکسر ہونا دوسرے کے منکسر ہونے کے پہلے نہین ہی
تو اسپر یہ لازم آتا ہی کہ غالب غالب ہونے کی حالت مین مغلوب بھی ہو جائے اور یہ بات بھی محال ہی
اسلیے وہ مشہور اعتراض وارد نہو سکیگا کہ اس تقریر پر فاعل منفعل کے مغائر ٹھہرتا ہی اور ہو سکتا ہی
کہ ٹوٹتی ہوئی کیفیت کی شدت اپنی ضد کی کیفیت کی شدت کو توڑ ڈالے جیسے نیم گرم پانی ہی کہ
وہ شدت کے گرم پانی کی شدت کو توڑ ڈالتا ہی پھر اگر کہا جاوے کہ تری اور خشکی دو انفعالی کیفیتین
ہین پھر انہین کی ہر ایک سے دوسری کی شدت کیونکر ٹوٹ سکیگی اور کسر یعنے توڑنا فعل ہی تو
اسکا یون جواب دیا جائیگا کہ تری اور خشکی کی انفعالی کیفیتین ہونے سے مراد یہ ہی کہ دونون
کیفیتون مین کی ہر ایک کیفیت اپنے غیر کے اثر کو قبول کر لیتی ہی اور گرمی اور سردی مین کچھ اثر
نہین کرتی ہی اور یہ مراد نہین ہی کہ تری اور خشکی دونون کیفیتون مین کی ہر ایک کیفیت اپنی
ضد مین فعل یعنے اثر نہین کرتی ہی برخلاف گرمی کے کہ وہ اپنی ضد مین کہ وہی سردی ہی اثر
کرتی ہی اور تری اور خشکی مین بھی اثر کرتی ہی اور اسی طرح پر سردی یعنی ٹھنڈک بھی ہی کہ اپنی

ضد مین کہ وہی گرمی ہو اور تری اور خشکی مین بھی اثر کرتی ہو یا یہ مراد ہو کہ فعل یعنی اثر کرنا گرمی
اور سردی کے واسطہ سے زیادہ ظاہر ہوتا ہو جسطرح سے کہ انفعال یعنی اثر کا قبول تری اور
خشکی کے واسطہ سے زیادہ ظاہر ہوتا ہو اور اسی لیے گرمی اور سردی کی تفسیر فقط اثر کرنے
کے لوازم سے کی گئی ہو کہ جنمین سے گرمی مین سبکی اور تخلخل اور جمع کرنا اور جدا کرنا ہو اور
سردی مین انکی ضدین ہین اور تری اور خشکی کی تفسیر انفعالی لوازم سے کی گئی ہو کہ جنمین سے
تری مین تخلخل اور تفرق اور اتصال کو سہل سے قبول کر لینا ہو اور خشکی مین انکے ضدون کا
قبول کر لینا دشواری سے ہو یا فعل اور انفعال عنصرون کے اجزا مین مزاج کے وقت
اس طرح سے حاصل ہوتا ہو کہ صورت عنصرون کی فاعل ہوا کرتی ہو اور مادہ منفعل
ہوتا ہو جیسا کہ حکمار کا مذہب ہو اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہو کہ صورت اپنے مادہ کے
مغائر مین فقط کیفیت کی وساطت سے اثر کریگی اور مادہ اپنے مین کی کیفیت ہی مین اثر
کو قبول کریگا پھر کیفیت فاعل اور منفعل دونون ٹھہریگی کہا گیا ہو کہ اس اعتراض سے کسی طرح
مفر نہین ہو مگر اس طرح سے کہ کہا جائے کہ کیفیت صورت کے اعتبار سے فاعل ہو اور
مادہ کے اعتبار سے منفعل ہو اور جسوقت مین فعل اور انفعال دو مختلف اعتبارون سے
قرار پائیگا تو یہ نقض وارد ہوگی اور تنخواہ ایٔ فاضل نے اسکے جواب مین کہا ہو کہ نفس کیفیت
کے توسط سے صورت بھی فاعل ہو اور کیفیت کی شدت مین مادہ ہی منفعل ہو اور نفس
کیفیت مین منفعل نہین ہو اور نفس کیفیت مین مادہ کے منفعل ہونے کی وجہ مین کہا گیا ہو کہ
نفس کیفیت مین انفعال جبھی متصور ہوتا ہو جب وہ کیفیت باطل ہوجاتی ہو اور کیفیت کا
باطل ہوجانا جبھی متصور ہوتا ہو جب عنصرون کی صورتین باطل ہوجاتی ہین اسلیے کہ عنصرون
کی صورتین ہی ذات سے مادہ مین کیفیتون کو پیدا کرتی ہین پھر جبتک صورتین باقی رہینگی
اسوقت تک کیفیتین بھی خواہ قوی ہوکر یا ضعیف ہوکر باقی رہینگی اور اسوقت مین قول ایسے
شخص کے مذہب کی طرف راجع ہوگا جو اس بات کا قائل ہو کہ مزاج مین عنصرون کی
صورتین جاتی رہتی ہین اور ایک اور صورت اور نئی کیفیت پیدا ہوجاتی ہو اور یہ امر مشاہدہ
کے خلاف ہو اسلیے کہ جب ہم قرع اور انبیق مین مرکب کی تقطیر کرتے ہین تو اس مین چارون
عنصرون کو اپنی صورتون پر باقی دیکھتے ہین اور اس دلیل مین بحث ہو اسلیے کہ شیخ نے
کتاب شفا مین اس بات کی تصریح کردی ہو کہ آگ پانی کے عنصر کے گرم کرنے کی

علت ہی اور تسخین پانی کے کیفیت کی فعلی قبول یا حفاظت کی استعداد اور صلاحیت کے باطل
کردینے کی علت ہی اور یہ کلام کھلی کھلی اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ گرم پانی کی نوعیہ صورت باقی
رہتی ہی اور کیفیت کے بطلان کا سبب یہ ہی کہ ٹھنڈک کی کیفیت کے قبول یا حفظ کی استعداد پانی کے
ہیولی مین سے جاتی رہتی ہی بلکہ دلیل مین حق یہی کہنا ہی کہ انفعال کیفیت کی ذات مین اُسکے پورا پورا
بطلان ہی سے متصور ہوا کرتا ہی اور ٹوٹی ہوئی کیفیت کا نہ تو یہ اپنے ضد کی کیفیت کی خدمت
کے لیے کاسر ہونا یعنی توڑنا ممکن ہو سکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ فاعل کیفیت ہی اور منفعل مادہ ہی
اور اسکا سبب یہ ہی کہ ہم دیکھتے ہین کہ شل گرم پانی کے گرم کردیتا ہی اور اسکے لیے کوئی گرم کرنیکا
فعل کرنے والی صورت نہین ہوتی ہی اور اس دلیل کی یون رد کی گئی ہی کہ فعل کرنے والی یہان پر
گرم پانی کی صورت عرضی کیفیت کی وساطت سے ہی اسلیے کہ ہر عنصر کی صورت ذات ہی اپنے مادہ
مین اور اپنے غیر مین کیفیت کے واسطہ سے فعل کیا کرتی ہی برابر ہی کہ یہ کیفیت ذاتی ہو یا عرضی ہو
اور اس تقریر پر یہ لازم آتا ہی کہ ذات سے گرم پانی کی صورت اپنے مادہ کے لیے ٹھنڈا کرنے والی
ہو اور اپنے غیر کے مادہ کے لیے عرضی کیفیت سے گرم کرنے والی ہو اور یہی مزاجیہ نو پید کیفیت کہ
سب عنصرون سے قائم ہی یا تو حس مین متشابہ ہی جیسا کہ اصحاب خلیط کہتے ہین گو ان عنصرون
مین سے ہر ایک کی کیفیت اپنے صرف ہونے پر باقی رہے اسلیے کہ اس مزاج والی کیفیت مین
حس کے نزدیک ترکیب نہین ظاہر ہوتی ہی گو حقیقت مین متضادہ کیفیتون سے مرکب ہو کیونکہ شلاً
عنصرون کے لیے ایک ایسی کیفیت حاصل ہو جاتی ہی کہ وہ آگ کے جزمین کی قائم گرمی کو اور
پانی کے جزمین کی قائم ٹھنڈک کو چھپا لیتی ہی اور یہی مزاجیہ کیفیت حقیقت مین نہ تو ہر ایک عنصر
کی کیفیت کے عین ہی اور نہ حقیقت مین غیر ہی شل سکنجبین کے کہ وہ گو کہ کھٹے سرکہ اور میٹھے شہد
سے مرکب ہو مگر اُسمین حس کے نزدیک ترکیب ظاہر نہین ہوتی ہی بلکہ اُسمین فقط ایسی ایک کیفیت
ظاہر ہوتی ہی کہ وہ سرکہ اور شہد کی کیفیتون کو اِن دونون کیفیتون کے متضاد ہونے پر بھی چھپائے
ہوتی ہی کیونکہ ان دونون کیفیتون مین کی ہر ایک کیفیت اپنے خلاف ہونے پر باقی رہتی ہی اور نہ
یا یہ مزاجیہ کیفیت حقیقت مین یون متشابہ ہی کہ یہ سب عنصر اپنے متضاد متعدد کیفیتون کو اُتار ڈالتے
ہین اور ایک طرح کی توسط کی ایک درمیانی حقیقت کی کیفیت کے لباس کو پہن لیتے ہین
اور یا یہ مزاجیہ کیفیت نوع مین متشابہ ہی اسلیے کہ یہ درمیانی کیفیت چارون کیفیتون مین کے
ایک قسم کے درمیان سے متضادہ کیفیتون کی ترکیب سے نئی پیدا ہوئی ہی اور آگ

کے جز سے قائم ہی اور ان چارون کی درمیانی کیفیت کے لیے کہ پانی کے جز سے قائم ہی نوع مین مشابہ
ہی اور یہ نوعی تشابہ اسطرح سے ہوگا کہ آگ کا جز اپنی پہلی گرمی کے نسبت مین مثلاً ٹھنڈا ہو جائیگا
اور پانی کا جز اپنی پہلی ٹھنڈک کے نسبت سے گرم ہوگا اور یہی حال ہوا اور مٹی کے جزون کا بھی
ہوگا کیونکہ گنتی کی ایک کیفیت کا قیام کئی محلون سے ممکن نہین پھر یہ مزاجیہ کیفیت کہ مرکب کے
جزون مین کے ایک جز سے قائم ہی دوسرے جز کے قائم کیفیتون کے مغائر ٹھہریگی پھر یہ کیفیتین گو
گنتی مین ایک دوسرے کے مغائر ہونگی مگر نوع مین متشابہ ہونگی اور ہمنے ایک قسم کی درمیانی
حالت کی قید درمیانی کیفیت مین فقط اسلیے دی ہی کہ اگر گرمی کے دس جز ہونگے اور سردی کے
پانچ جز ہونگے تو کیفیت گرمی کیطرف زیادہ میلان کریگی پھر مطلق طور پر درمیانی کیفیت نہ ٹھہریگی اور
ایک دوسرے مین فعل کرنے مین درمیان کی قید اسلیے دی کہ کون اور فساد لازم نہ آجائے اور
مزاج کی قسمین نو ہین - ایک معتدل ہی کہ وہ تعادل سے جو برابری کے معنون مین ہی مشتق نہین ہی
قوت مین کی یعنے نوعیہ صورت مین کی برابری سے مشتق نہین ہی اسلیے کہ جس معتدل کے ممتنع
یعنے وجود محال ہونے پر دلیل قائم ہوئی ہی وہ معتدل وہی ہی جبکے عنصرون کے میلان اپنے
جزون کی طرف برابر ہوتے ہین اور میلانون کی مساوات فقط نوعیہ صورتون ہی کی برابری سے
ہوتی ہی اسلیے کہ یہی تو ایسے اثرون کی مقتضی ہوا کرتی ہین کہ جنھین اثرون مین سے میلان بھی
ہین اور صورتین میلون کے اقتضا مین اپنے محلون کے جسمون کی مقدار کے حجمی اختلاف
سے نہ وزنی سے یعنے صغر اور کبر سے مختلف ہوا کرتی ہین اور انکے تناسب سے متناسب
یعنے موافق ہوا کرتی ہین کیونکہ یہ صورتین انھین محلون مین حال ہوا کرتی ہین اور انھین
کے تجزیہ سے یعنی تقسیم سے تقسیم ہوتی ہین پس جبکہ حجم کی جہت سے عنصرون کے جزون
کی مقدارین برابر ہونگی تو ان عنصرون کی طبیعتین جو اثرون کے مقتضی ہوا کرتی ہین وہ بھی
مساوی یعنے اپنے اقتضا مین برابر مساوی ہونگی اور جب مختلف ہونگی تو حجم مین کا
غالب جسم ضرور میلان مین بھی غالب ہوگا گو کیفیت مین غالب نہو اور کیفیتون کے اختلاف سے
میلان مین بھی مختلف ہوا کرتے ہین اسلیے کہ کیفیتین کبھی میلان مین صورتون کو مدد دیتی ہین اور
کبھی مانع ہوا کرتی ہین جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی اپنے مکان کی طرف میلان مین
کثافت اور ثقل کے سبب سے جو ٹھنڈک کے لیے لازم ہین جوش کیے ہوے پانی سے گرمی کی
لازم لطافت اور خفت کے سبب سے دونون پانیون کے حجم مین متحد ہونے پر زیادہ قوی ہوتا ہی

پھر حاصل یہی ٹھہرتا ہی کہ حقیقی معتدل وہی ہی کہ جسکے عنصرون کے میلان اُنکے مکانون کی طرف برابر ہون اور عنصرون کے میلان جبھی برابر ہوتے ہین جب عنصر مقدار مین حجم کی رو سے اور کیفیت مین شدت اور ضعف کے رو سے برابر ہوا کرتے ہین پھر یہ یعنی معتدل اسکے لیے وجود ہی نہین ہی خارج مین یعنی خارج مین وجود نہین ہی اسلیے کہ صورتون مین کے برابر عنصر اگر اُنکے لیے کوئی عرضی روکنے والا انکے مکانون کیطرف کے میلانون کا نہوگا تو ان سے کبھی کوئی ترکیب بھی حاصل نہوسکیگی اسلیے کہ یہ عنصر اپنی طبیعتون سے اپنے مکانون کی طرف میلان کرینگے اور اگر یہ عنصر اپنے مکانون کیطرف میل نکرینگے تو یہ بات لازم آئیگی کہ طبیعی مطلوب حیز طبیعی متروک ہوجائے اور یہ بات محال ہی اور اگر ان عنصرونکا کوئی عرضی روکنے والا ہوگا پھر وہ اس بات سے خالی نہوگا کہ وہ اپنے مرکب کو یا ایک عنصر کے مکان مین روک رکھیگا اور یہی ترجیح دینے والے کی ترجیح ہی یا عنصرون کے مکانون کے سوا اور کسی مکان مین پکڑ رکھیگا اور یہ بات اس مرکب کے پائے جانے کے پہلے خلاء کی موجب ہوگی پھر اگر کہا جاوے کہ کیون جائز نہین ہی کہ یہ عرضی روکنے والا اپنی طبیعت سے کسی ایک عنصر کے مکان کیطرف میلان رکھتا ہو پھر یہ اس مرکب کو اُسی مکان مین روک رکھے تو اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ ماہیت مین کے دو مختلف جسم طبیعتون سے ایک مکان کے مقتضی نہین ہوتے ہین بلکہ قسمت مین کے عدل سے مشتق ہی اور یہ عدل یون ہی کہ مرکب اسطرح پر ہو کہ اُسے اُسکے مزاج مین کا سزاوار حصہ عنصرون مین سے مقدارون اور کیفیتون کے جہتون سے دیا گیا ہو اور اس اعتدال کو اعتبارون مین سے آٹھ وجہین عارض ہوتی ہین کہ اُن وجہون مین سے ایک نوع کا اعتبار ہی کہ جسکا قیاس اس نوع سے خارج کے قیاس سے ہوتا ہی اسلیے کہ جو مزاج انسان کے شخصون مین سے ہر ہر شخص کے لیے ہی وہی آدمی ہونے کی رو سے لائق ہی اور اس نوع کے سوا اور نوعون کے مزاجون مین سے کوئی مزاج اُسکے لائق نہین ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ آدمی کے مطلوب اثرون کے مناسب اور موافق یہی مزاج ہی یہانتک کہ جب اس مزاج سے اپنے سوا اور نوعون مین کے مزاجون مین سے کسی مزاج کیطرف نکلکر چلا جائے تو مرجائیگا اور انھین آٹھ وجہون مین کی دوسری وجہ نوع مین داخل کے قیاس سے ہی اسلیے کہ شخص کا وہ مزاج جسمین آدمی کی نوع کا پورا پورا اعتدال ہی اُسی شخص کے لیے زیادہ اُن باقی مزاجون سے لائق ہی جو باقی

آدمیون کی ہر ہر فرد کے لیے ہین پھر نوعی اعتدال جو خارج کے قیاس سے ہی اُسکی طرف
نوع اپنے وجود مین محتاج ہوا کرتی ہی اور یہ مزاج ہر ہر فرد کے لیے مراتب کے موافق حاصل
ہوا کرتا ہی اور نوعی اعتدال نوع مین داخل کے قیاس سے نوع اپنے کمالون کے حاصل
ہونے مین محتاج ہوا کرتی ہی اور یہ مزاج فقط اُسی شخص کے لیے حاصل ہوتا ہی کہ جو نوعی نفیس
مزاج کے ٹھیک بیچون بیچ مین ہوتا ہی اور انھین آٹھون وجھون مین کی تیسری وجہ صنف
کے اعتبار سے ہی یعنے نوع مین کی ایسے گروہ کے اعتبار سے ہی جو اپنے سوا سے کسی عرضی
صفت کے سبب سے فرق رکھتے ہین اور یہ مزاج صنف سے خارج چیز کے قیاس سے
ہی اسلیے کہ جو مزاج جیسے ہند کے شخصون مین سے ہر ہر شخص کے لیے ہی وہ مزاج اُسکے
سوا اُسکی نوع مین کے داخل صنفون کے مزاجون سے اُسکے لیے زیادہ سزاوار ہی یہانتک
کہ جب وہ شخص اُس مزاج سے خارج ہو جائیگا تو اُس صنف سے نہ رہیگا اور انھین
آٹھون وجھون مین سے چوتھی وجہ صنف کی ایسے اعتبار سے ہی جسکا قیاس صنف مین کے
داخل کے اعتبار سے ہی اسلیے کہ اُس ہندی کا مزاج جسمین ہندی اعتدال پورا پورا ہی وہ
ہندیون کی باقی فردون کے اعتدال سے اُسکے لیے زیادہ لائق ہی اسلیے کہ اُسی مزاج کے
سبب سے اُس ہندی کا حال اُس امر مین کہ جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہی زیادہ جید ہوگا پھر ایسا
مزاج اُسی شخص کے لیے حاصل ہوگا جو صنفی مزاج کی دونون طرفون مین کے ٹھیک بیچون بیچ
مین ہوگا اور انھین آٹھون وجھون مین کی پانچوین وجہ شخص کے اعتبار سے ہے کہ
جس کا قیاس اُس شخص سے خارج اور اُسکی نوع مین اور صنف مین داخل کے قیاس سے
ہوتا ہی اسلیے کہ یہ مزاج اُسی شخص کے لیے ہونے کی جہت سے اُسکی صنف کے اور شخصون کے
مزاجون سے اُسکے لیے زیادہ لائق اور سزاوار ہی اور انھین آٹھون وجھون مین کی چھٹی وجہ
شخص کے اعتبار سے ہی کہ جسکا قیاس اُسکی ذات کے حالون سے ہوتا ہی اسلیے کہ شخص کا
مزاج اُسکے حالون مین سے بہتر حال کا مزاج اُسکے اور حالون مین کے مزاجون سے اُسکے
لیے زیادہ سزاوار اور لائق ہوتا ہی اور انھین آٹھون وجھون مین کی ساتوین وجہ عضو کے
اعتبار سے ہی جسکا قیاس سارے عضوون کے اعتبار سے ہوتا ہی اسلیے کہ اس خاص
عضو کا جو مزاج ہی وہ اس عضو کے لیے اور عضوون کے مزاجون سے بڑھکر لائق اور
سزاوار ہوا کرتا ہی اور انھین آٹھون وجھون مین کی آٹھوین وجہ عضو کے اعتبار سے ہی جسکا

بقیاس اُسی عضو کی ذات کے سارے حالون کے لحاظ سے ہوتا ہی اسلیے کہ ہر ایک عضو کا مزاج اُسکے سارے حالون مین سے بہتر حال کا مزاج اُس عضو کے لیے اُسکے اور حالون کے مزاجون سے بڑھکر سزاوار اور لائق ہوتا ہی اور مصنف نے خارجی قیاس والے نوعی اور صنفی مزاجون کیطرف جہان کہ نوعون مین کی معتدل نوع اور صنفون مین کی معتدل صنف کو تعیین سے بیان کیا ہی وہان اشارہ کردیا ہی اور داخلی قیاس والے نوعی اور صنفی مزاجون کا نہ تو ذکر کیا ہی اور نہ ان دونون کیطرف اشارہ کیا ہی اسلیے کہ نہ تو نوع کی فردون مین کی معتدل فرد کا ذکر کیا ہی اور نہ صنف کی فردون مین سے معتدل فرد کا بیان کیا ہی کیونکہ ان دونون کا وجود نادر ہی[1] اور ان دونون کے لیے تعین نہین ہی اور مصنف نے خارجی قیاس والے شخصی اعتدال کا بھی ذکر نہین کیا ہی اسلیے کہ یہ ظاہر ہی کیونکہ یہ ہر ایک شخص کے لیے حاصل ہی اور شخصون مین کے معتدل کو بھی بیان کیا اور وہی صنفون مین کی معتدل صنف کا شخصون مین سے معتدل شخص ہی اسلیے کہ اسکا تعین[2] ہی نہین ہی اور داخلی قیاس والے شخصی اعتدال کیطرف اور خارجی قیاس والے عضوی اعتدال کیطرف کو شخص کے حالون مین کا معتدل حال اور عضوون مین کا معتدل عضو کہکر تعیین سے اشارہ کردیا ہی اور داخلی قیاس والے عضوی اعتدال کا بھی ذکر نہین کیا اسلیے کہ اسکا حکم داخلی قیاس والے شخص کا حکم ہی اور غیر معتدل کہ قسمت مین کے عدل سے مشتق ہی اور قسمت مین کا عدل عضوون کی مقدارون مین سے اور کیفیتون مین سے سزاوار حصہ کا ہوتا ہی یا تو مفرد ہی اور یہی دونون فاعلہ کیفیتون مین سے ایک کی دوسرے کیطرف والی نسبت کا لائق قدر سے متغیر ہو جانا ہی یا دونون منفعلہ کیفیتون مین سے ایک کیفیت دوسری کی طرف والی نسبت کا سزاوار قدر سے متغیر پایا ہی اور مفرد چار[3] ہین اسلیے کہ نسبت کا تغیر دو فاعلہ کیفیتون مین یا تو سزاوار قدر سے گرمی کے بڑھ جانے سے ہی اور وہی گرم ہی یا سردی کے بڑھ جانے سے ہی اور وہی ٹھنڈا ہی اور یا دو منفعلون مین کی نسبت کا بدل جانا ہی یا تو تری کے بڑھ جانے سے ہی اور وہی تر ہی یا خشکی کے بڑھنے سے ہی اور وہی خشک ہی اور یا مرکب ہی اور ساری انھین دونون فاعلہ اور دونون منفعلہ کیفیتون مین تغیر کا پڑجانا ہی اور یہ مرکب چار ہین اسلیے کہ دونون فاعلہ کیفیتون مین سے اگر گرمی

مزاج

[1] ایسے مزاج کا وجود سب لوگون مین سے فقط ایک ہی شخص مین ہوتا ہی اور وہی حقیقی اعتدال سے زیادہ قریب ہوتا ہی اور اسمین کوئی شبہہ نہین کہ ایسے شخص کا وجود نادر اور عزیز ہوتا ہی ۱۲ [2] تعین نہونے سے ظاہری معنے مراد نہین ہین اسلیے کہ جو شخص کہ خارج مین پایا جاتا ہی اُسکے لیے تعین ہوتا ہی بلکہ اس کہنے سے مراد یہ ہی کہ اسکے تعین کا یون حکم کردینا کہ یہ وہی شخص ہی نہایت مشکل امر ہی ۱۲ [3] یعنی غیر معتدل مفرد مزاج چار ہین یہان پر یہ بھی جان لینا

بڑھکر ہو تو دونون منفعلہ کیفیتون سے یا تو خشکی زیادہ ہو اور یہی گرم خشک ہو اور یا تری زیادہ ہو اور یہی گرم تر ہو اور اگر سردی بڑھکر ہو تو زائد دونون منفعلہ کیفیتون مین سے یا تو زائد خشکی ہو اور یہی ٹھنڈا خشک ہو اور یا زائد تر ہو اور یہی ٹھنڈا تر ہو اور ملخص کتاب کی شرح مین کاتبی نے اسطرح پر اعتراض کیا ہو کہ طبی اعتدال سے خارج آٹھ مین منحصر نہین ہو اسلیے کہ سزاوار قدر سے خارج جائز ہو کہ دونون فاعلہ کیفیتون مین ساتھی ہو مثل اس مزاج کے کہ جسکے لیے سزاوار قدر گرمی مین سے دس جزو اور ٹھنڈک مین سے پانچ جزو مین جب پہلی کیفیت گیارہ جزو کی ہو جائیگی اور دوسری چھ جزو کی ہو جائیگی اور یہی حال بس دونون منفعلہ کیفیتون کا ہو اور اسطرح پر خارج اعتدال سے انتہی پر پہونچیگا اسلیے کہ ایک کیفیت کے نکلنے کی آٹھ قسمین ہین کیونکہ کیفیتین چار ہین اور انمین اعتدال سے خروج ایک کیفیت کی یا زیادتی سے یا کمی سے باقی کیفیتون کے اعتدال کے ساتھ ہوگا اور دو کیفیتون سے خروج کی چوبیس ۲۴ قسمین ہین اسلیے کہ خروج یا تو دونون فاعلہ کیفیتون مین ہوگا یا دونون منفعلہ کیفیتون مین ہوگا یا تری کے ساتھ گرمی مین ہوگا یا گرمی مین خشکی کے ساتھ ہوگا یا سردی مین تری کے ساتھ ہوگا یا سردی مین خشکی کے ساتھ ہوگا بس یہ چھ ۶ قسمین ہین اور انمین سے ہر ایک مین خروج یا دونون کیفیتون کی زیادتی سے ہوگا یا کمی سے ہوگا یا ایک کیفیت کی زیادتی سے اور دوسری کیفیت کی کمی سے خروج ہوگا بس یہی چوبیس ۲۴ قسمین ہین کہ چھ کو چار مین ضرب دینے سے حاصل ہوئی ہین اور تین کیفیتون مین خروج کی بتیس ۳۲ قسمین ہین اسلیے کہ خروج یا تو دونون فاعلہ کیفیتون مین تری کے ساتھ ہو یا دونون فاعلہ کیفیتون مین خشکی ساتھ ہو یا دونون منفعلہ کیفیتون مین گرمی کے ساتھ ہو یا دونون منفعلہ کیفیتون مین سردی کے ساتھ ہو بس یہ چار قسمین ہین اور انھین چارون تقدیرون پر یا سب مین زیادتی ہوگی یا کمی ہوگی اور یہی آٹھ قسمین ہین پھر یا انمین سے بعضون مین خروج زیادتی کی طرف ہین اور بعض مین کمی کی جانب مین ہوگا اور زائد اس قسم مین یا ایک کیفیت مین یا دو کیفیتون مین ہوگا اور پہلی شق کی تین قسمین ہین اور اسی طرح پر دوسری قسم کی بھی تین قسمین ہین اور چھ اور چار کا حاصل ضرب چوبیس ہو پھر جب ان چوبیس ۲۴ کو پہلے آٹھ کے ساتھ ترکیب دینگے تو بتیس ۳۲ ہونگی اور چار کیفیتون مین خروج کی قسمین سولہ ہین اسلیے کہ سب کیفیتون مین کے زائد کی ایک قسم ہو اور اسیطرح پر انمین کم کی بھی ایک قسم ہو اور ایک کیفیت مین زائد اور باقی مین کمی کے ساتھ چار قسمین ہین اور اسی طرح پر دو کیفیتون مین چھ قسمین ہین اور اسی طرح سے تین کیفیتون مین چار ہین پھر یہ سب قسمین جب اکٹھی کیجائینگی تو سو قسمین

توضیح سزاوار قدر سے تینون کیفیتون مین سے خارج ہو یا زیادہ ہو یا پہلی ایک مین زیادہ اور دوسری کیفیت مین کم ہو یا تیسری کیفیت مین کم ہو سب کیفیت مین کم ہے چار ایک کیفیت مین قسمین ہین زائد کی تین ہین اور اسی طرح پر دو کیفیتین اور نکے زائد ایک کی تین قسمین ہین یا پہلی اور دوسری ہین یا دوسری اور تیسری ہین یا تیسری اور پہلی مین بھی یہی تین قسمین ہین کی زائد کی تین قسمین ہین ۱۲ منہ

[illegible]

اور ننانوے مثل مین ہو اقتضائے تقسیم ہونے کا اور یہ تقسیم ہونے کا مقتضی ہو ۱۲ مع الجواہر

حاصل ہونگی اور علامہ قطب الدین شیرازی نے اسکا جواب اسطرح سے دیا ہی کہ اس اعتدال کے
یہ معنی ہین کہ دونون فاعلہ کیفیتون مین ایک کی دوسرے کی طرف سزاوار قدر پر نسبت کا
ہوتا ہی اور اسی طرح سے دونون منفعلہ کیفیتون مین سے ایک کی دوسری کی طرف سزاوار
قدر پر نسبت کا ہونا ہی اسی طرح سے کہ کسی خاص مزاج مین گرم کو ٹھنڈی سے دونا ہونا
چاہیے جیسے گرم دس سے بیس تک اور ٹھنڈا پانچ سے دس تک ہو پھر جبتک کہ یہ نسبت
اس غرض مین محفوظ رہیگی تو مزاج سزاوار قدر پر رہیگا پھر اگر اس نسبت مین اختلاف ہوگا تو
یا ٹھنڈک کی زیادتی سے ہوگا تو اعتدال سے مزاج ٹھنڈک کیطرف خارج ہوجائیگا یا یہ اختلاف
گرمی کی زیادتی سے ہوگا تو مزاج پہلے کے برعکس ہوگا اور یہان یہ کوئی تیسری قسم متصور نہوگی
اور یہی حال دونون منفعلہ کیفیتون مین ہی پھر اگر یہ کہا جائے کہ جب طبی معتدل مین یہ اعتبار
کیا گیا ہی کہ اسمین موجود عناصر کیفیتون اور مقدارون کی روسے سزاوار قدر بھر کے ہون
تو اس اعتدال سے خارج وہی ہوگا جسمین عناصر سزاوار قدر پر یا تو کیفیتون کی جہت سے
نہون اور یہی آٹھ قسمین ہین یا مقدارون کی روسے اسطرح پر ہون کہ انکی مقدارون مین سے
بعض کی نسبت بعض کی طرف سزاوار قدر بھر کی نہو یا ایک عنصر کی زیادتی ہو اور یہی چار قسمین
ہین یا دو عنصرون کی زیادتی سے ہو اور یہی چھ قسمین ہین یا تین عنصرون کی زیادتی سے
ہو اور یہی چار قسمین ہین اور یا کیفیتون کی اور مقدارون کی جہتون کے ساتھ سے ہو اور
یہ ایک سو بارہ قسمین ہوتی ہین پھر کیونکر اعتدال سے خارج کی آٹھ قسمین ہونے کا حکم کیا جا سکتا ہی
تو اسکے جواب مین یون کہینگے کہ جسوقت مین مزاج چارون کیفیتون کے فعل اور انفعال
سے ایک نئی کیفیت کے پیدا ہونے کو کہتے ہین تو معتدل ہونے مین اور معتدل نہونے
مین فقط کیفیت ہی کے اعتبار سے حکم کیا جائیگا پھر مقدار مین کا زائد اگر کیفیت مین کی
زیادتی کے ساتھ ہوگا تو کیفیت ہی کا اعتبار کیا جائیگا اور نہین تو فقط مقدار کی زیادتی کا

اعتبار نہوگا سب مزاجون سے بڑھکر معتدل یعنے حقیقی اعتدال سے زیادہ قریب آدمی کا مزاج
ہی اسلیے کہ ہر نوع کا مزاج اسی کے طرف کی نسبت سے معتدل ہوتا ہی مگر جب ساری نوعون
کے مزاجون کا اعتبار کیا جاتا ہی تو سب مزاجون سے بڑھکر حقیقی اعتدال سے قریب آدمی کا
مزاج ہی اسلیے کہ جو نفس ناطقہ کہ آدمی سے متعلق ہی وہ اشرف اور اکمل ہی اور مبدء فیاض کے
فیض پہونچانے مین کسی طرح کا بخل نہین ہی بلکہ افاضہ قابل کی استعداد کے موافق ہوا کرتا ہے

پھر یہی بات اس امر پر دال ہی کہ آدمی استعداد اپنے مزاج کی رو سے بہت بڑھکر ہی پھر اُسکا
مزاج حقیقی اعتدال سے بڑھکر قریب ٹھہریگا اسلیے کہ سب مزاجون سے اشرف وہی مزاج ہی
جسمین ضدین برابر ہون اور تباطل مساوات سے ہوا اور وہی حقیقی معتدل ہی مگر جسوقت مین
حقیقی معتدل موجود نہین تو اُسوقت مین وہی اشرف ہی جو حقیقی معتدل سے اقرب ہی
پس معدن کے مزاج پر حقیقی اعتدال سے دور ہونے کے سبب سے ایسی صورت کا افاضہ
ہی جو اُسکے عنصرون کو منفک ہونے سے بچاتی رہتی ہی اور نبات یعنی زمین کی اُگتی چیزون کا
مزاج پر حقیقی اعتدال سے ایک طرحکا قرب رکھنے پر ایسے نفس کا افاضہ ہی کہ وہی عنصرون کے
حفظ کا اور غذا لینے کا اور بڑھنے کا اور نسل کے پیدا کرنے کا مبدء ہی اور حیوان کے مزاج پر
نبات کے مزاج سے بڑھکر اعتدال کے قریب ہونے کے سبب سے ایسے نفس کا افاضہ ہوتا ہی
جو نبات مین کی چیزون کا اور ارادے حس اور حرکت کا مبدء ہی اور آدمی کے مزاج پر سب
مزاجون کی نسبت مین حقیقی اعتدال سے زیادہ قریب ہونے کے سبب سے ایسے نفس کا
فیضان ہوتا ہی جو حیوان مین کی چیزون کا اور ادراک کا مبدء ہی اور آدمی کے تابع بہت
سے کمال ہین اور آدمی کی ساری صنفون مین بڑھکر معتدل خط استوا کے رہنے والے
ہین یعنی خط استوا کے گرداگرد کے رہنے والے اور اسکا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ انکے رات دن
کے برابر ہونے سے ایک کی کیفیت دوسرے سے ٹوٹتی رہتی ہی اور یہ سبب ہی کہ انکے سرون
کی سمت پر سورج بہت نہین ٹھہرتا ہی بلکہ انتہا کی تیزی سے وہان سے حرکت کرجاتا ہی پھر
انکی گرمی شدید نہین ہوتی ہی اور انکے سرون کی سمت سے سورج بہت دور بھی نہین ہٹتا ہی
پھر انکے جاڑون مین سردی بھی عرضی زمین کے سبب نہونے سے سخت نہین ہوتی ہی اور
اسکا بیان اسطرح پر ہی کہ نوان آسمان تیز حرکت سے مشرق سے مغرب کی طرف حرکت
کرتا ہی اور رات کے ساتھ والے ایک دن کے قریب مین اُسکا پورا دورہ ہوجاتا ہی اور
اُسکے لیے ایک مرکز ہی کہ وہی مرکز عالم ہی اور یہی مرکز اُسکے بیچ مین کا ایک نقطہ ہی
کہ اُس سے اُس آسمان کی سطح کی طرف کے خارج خط برابر ہوتے ہین اور اس آسمان
کے لیے دو قطب ہین کہ وہی دونون عالم کے قطب ہین اور یہ دونون قطب آسمان
کی سطح پر کے دو ثابت نقطے ہین کہ جن پر آسمان گھوما کرتا ہی اور ایک منطقہ ہی اور یہ ایک
بڑا دائرہ ہی جسکی دُوری دونون نقطون سے برابر ہی اور معدل النہار سے نامزد ہی اسلیے کہ جب

۱۲ [illegible]
مزاج
پھر خط استوا پر آبادی کیونکر ہوگی اور مصنف کا کہنا کیونکر صحیح ہوگا اسلیے شارح نے یون تفسیر کی ہی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
×

سورج اپنی خاص حرکت سے اُسپر پہونچتا ہی تو سب آبادیون مین رات دن برابر ہو جاتے ہین
اور بڑا دائرہ معدل النہار کے محاذی زمین کی سطح پر ہی کہ زمین اُس سے دو برابر حصّے
ہو جاتی ہی اور اسی دائرہ کو اسمین رات دن کے ہمیشہ برابر ہونے کے سبب سے خط استوا
کہتے ہین اور جسطرح پر زمین اس بڑے دائرہ سے جنوبی اور شمالی دو برابر حصون پر تقسیم
ہوتی ہی اسی طرح پر زمین ایک اور دائرہ سے جو پہلے کے دونون قطبون پر اور آبادی کے
دونون طرفون پر ہو کر گذرتا ہی فوقانی اور تحتانی رہنے والون کی نسبت سے دو برابر حصون پر
تقسیم ہوتی ہی پس زمین چار ٹکڑے برابر ہو جاتی ہی شمالی دونون چوتھائیون مین کی ایک چوتھائی
ربع مسکون ہی اور اسکی تعیین مین مشکل ہی یعنے یہ کہنا کہ یہ شمالی چوتھائی ربع مسکون ہے
یہ بات مشکل ہی پھر بعضون نے اسی چوتھائی کو خط استوا سے چھیاسٹھ درجہ تک نوّے
درجون مین سے کہ یہی خط استوا اور قطب شمالی مین کا زمین کا فاصلہ ہی خط استوا کی متوازی
دف کی طرح کی آبادی کو سات لنبے ٹکڑون پر تقسیم کیا ہی اور انھین کو اقلیمون سے نامزد کیا ہی اور
بعضون نے اُسی چوتھائی کو خط استوا سے دس درجے چھوڑ کر کہ زمین نوّے درجون مین سے
پچاس سے کچھ بڑھکر پہونچتی ہی انھین سات ٹکڑون پر کہ اقلیمین کہلاتے ہین تقسیم کیا ہی پھر
آٹھوین فلک کے لیے بہی ایک مرکز ہی اور دو قطب ہین اور ایک منطقہ ہی کہ جو منطقة البروج
سے نامزد ہی اور اسکا مرکز یہی عالم کا مرکز ہی مگر اس آٹھوین آسمان کے دونون قطب عالم کے
دونون قطبون کے مغایر ہین اور اس آسمان کا منطقہ معدل النہار سے لیے قائمہ زاویون
کے دو متقابل نقطون پر تقاطع کرتا ہی اور یہی دونون نقطے دونون اعتدالون کے دو نقطون سے
رات دن کے اعتدال کے سبب سے نامزد ہین یعنی جب سورج ان دونون نقطون پر اپنی
خاص حرکت سے پہونچتا ہی تو رات دن برابر ہو جاتے ہین پھر جس نقطہ پر سورج پہونچ کر اس سے
بڑھتا ہی تو شمال مین ہو جاتا ہی وہ نقطہ زمانہ کی سرسبزی کی فصل سے ربیع یعنے بہار کی فصل پر
منتقل ہونے کے سبب سے ربیعی یعنے بہار والے اعتدال کے نقطہ سے نامزد ہوتا ہی اور
جس نقطہ پر سے سورج بڑھتا ہی تو جنوب مین ہو جاتا ہی وہ نقطہ زمانہ کے صیف یعنی گرمی کی
فصل سے خریف یعنی خزان کی فصل پر منتقل ہونے کے سبب سے خریفی یعنے خزان والے اعتدالی
نقطہ سے نامزد ہوتا ہی اور جبکہ ایک ایسے بڑے دائرہ کا توہم کیا جائے کہ وہ چارون قطبون پر
ہو کر گذرتا ہو تو وہ دائرہ ضرور منطقة البروج کے ایسے دو نقطون پر ہو کر گذریگا کہ جن دونون نقطون کے

پاس اُس دائرہ کو معدل النہار سے انتہا کا فاصلہ ہوگا اور یہی فاصلہ کلی میل سے نامزد ہوتا ہی
اور اسکی مقدار اُس دائرہ سے جو چارون قطبون پر ہوکر گزرتا ہی اور تین سو ساٹھ جز پر منقسم ہے
ساڑھے تیئیس ۲۳ جز کی ہوگی اور یہی نقطے منطقۃ البروج کے دونون انقلابون کے دونون نقطون
سے نامزد ہین اُن دونون مین کا ایک نقطہ کہ وہ شمال کی جہت مین ہی صیفی انقلاب کہلاتا ہی کیونکہ
زمانہ سورج کے اُس پر پہونچنے کے وقت اکثر آبادی مین ربیع سے صیف کیطرف منقلب ہوتا ہی
اور دوسرا نقطہ کہ وہ جنوب کی جہت مین ہی شتوی انقلاب سے نامزد ہوتا ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ جب سورج اس نقطہ پر پہونچتا ہی تو اکثر آبادی مین زمانہ خریف یعنی خزان سے شتا یعنی جاڑے
کیطرف منقلب ہوتا ہی اور میل کی ابتدا دونون اعتدالون سے ہوتی ہی اور زیادتی دونون انقلابون
پر ہوتی ہی پھر ان دونون کی کمی دونون اعتدالون تک ہوتی ہی پھر ان دونون کی کمی دونون اعتدالون
تک ہوتی ہی لیکن میل اعتدال سے انقلاب تک رہتا ہی اگرچہ زیادتی کیطرف ہوتا ہی لیکن اسکا
تفاضل تناقص کیطرف ہوا کرتا ہی اسلیئے کہ برج حمل کا میل قریب بارہ جز کے ہی اور برج ثور کا میل
بیس ۲۰ جز کا ہی بارہ حمل کے لیے ہین اور آٹھ ثور کے لیے ہین اور یہ بارہ سے گھٹکر ہین اور جوزا کا
میل ساڑھے تیئیس ۲۳ جز کا ہی بیس حمل کے اور ثور کے ہین اور ساڑھے تین جوزا کے ہین اور
یہ آٹھ سے گھٹکر ہین اور یہی حکم درجون مین بھی ہی کیونکہ برج حمل کے پہلے درجہ کا میل قریب
چوبیس دقیقہ کے ہی اور جوزا کے اخیر درجہ کا میل چودہ ثانیہ کا ہی اور یہ دقیقہ کے چوتھائی کے
قریب ہی اور ایک دقیقہ اور کسر بھر کا نہین ہی جیسا کہ علامہ قطب الدین شیرازی نے کہا ہی پس
اول درجہ کی مقدار بھر کو دونون اعتدالون سے سورج قطع کر کے معدل النہار سے چوبیس ۲۴ دقیقہ
دور ہو جائیگا اور آخر درجہ کی مقدار بھر کو دونون انقلابون کیطرف قطع کرنے سے قریب چوتھائی
دقیقہ کے معدل سے دور ہو جائیگا اور یہی اہل مناظرہ کے اس قول سے مراد ہی کہ سورج کی حرکت
میل مین دونون اعتدالون کے پاس زیادہ تیز ہوتی ہی اور دونون انقلابون کے پاس بطی ہوتی ہی
پھر جو لوگ کہ ان دونون انقلابون کے مدار کے نیچے رہتے ہین تو سورج اُنکے سرون کے سمت پر

ـه مخفی نرہے کہ ہر برج تیس درجہ کا ہی اور برج بارہ ہین حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور حمل کا سر ربیعی اعتدال کا نقطہ ہی اور سرطان کا سر صیفی انقلاب کا نقطہ ہی اور میزان کا سر خریفی اعتدال کا نقطہ ہی اور جدی کا سر جاڑون کے انقلاب کا نقطہ ہی اور معدل سے اور حمل کے آخر کا میل بارہ جز کے قریب ہی اور ثور کے آخر کا میل بیس ۲۰ جز کے قریب ہی اور جوزا کے آخر کا میل ساڑھے تیئیس ۲۳ جز کے قریب ہی اور میل کی بڑھوتی بارہ سے آٹھ کی ہی اور ساڑھے تیئیس ۲۳ کی زیادتی بیس سے ساڑھے تین کی اور یہ آٹھ سے کم ہی پس بڑھوتی

دو مہینے کے قریب مثل ٹھہرے ہوے کے ہوگا بس گرم کرنے کی مدت کے طول سے انکی گرمی
شدت پکڑیگی اور جو لوگ کہ دونون اعتدالون کے مدار کے نیچے ہین یعنی خط استوا پر ہین تو سورج
انکے سرون پر عرض کی جانب مین بہت میل کیے ہوئے جانے والے کیطرح سے ہوگا تو گرم کرنے
کی مدت کے کم ہونے سے اُنکی گرمی کم ہوگی اور قوی اثر کرنے والا اثر کرنے کی مدت کے کم
ہونے کے ساتھ ضعیف اثر کرنے والے سے اثر کی مدت کے طول کے ساتھ ضعیف ہوتا ہی پھر کیا
حال ہوگا جب اثر کرنے والا ایک ہی ہو اور اس امر پر کئی وجہین دلالت کرتی ہین اور اُن
وجہون مین کی ایک وجہ یہ ہی کہ برج اسد مین کے سورج کی تسخین شمالی شہرون مین سرطان
مین کے سورج کی تسخین سے زیادہ شدید ہوتی ہی اسلیے کہ اسد کے سورج کی تسخین کی مدت
دائمی ہوتی ہی گو سرطان مین کا سورج انکے سرون کے سمت مین ہوتا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ
ٹھنڈک سورج کے نکلنے کے وقت آدھی رات کی ٹھنڈک سے زیادہ شدید ہوتی ہی گو
آدھی رات کو سورج بہت دور ہوتا ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ دیر تک ہلکی آگ مین کے
گرم ہوئے لوہے کی گرمی لحظہ بھر قوی آگ مین گرم ہوئے کی گرمی سے زیادہ شدید ہوتی ہی
چوتھی وجہ یہ ہی کہ اسد مین ہونے کے وقت کی سورج کی گرمی ثور مین ہونے کے وقت سے
قوی ہوتی ہی گو فاصلہ دونون مین برابر ہی پانچوین وجہ یہ ہی کہ مسخن یعنی گرم کرنے والا پہلے وقت
مین ایک اثر کرتا ہی اور جب اثر کرنا باقی رہتا ہی تو دوسرے وقت مین دوسرا اثر کرتا ہی پھر
جسقدر زمانہ طولانی ہوگا اسیقدر اثر بہت ہونگے پھر اثر نہایت قوی ہو جائیگا اور یون ہین
جب سبب ہمیشہ رہیگا گو ضعیف بھی ہو تو استعداد شدید ہو جائیگی پھر قوی سبب کے اثر سے
جبکہ ہمیشہ ہو اثر بڑھکر قوی ہو جائیگا بس ظاہر ہوگیا کہ زمین کے سارے حصون مین
علوی چیزون کی وضعون کے اعتبار سے زمین کے عرضی اسباب کو چھوڑ کر خط استوا زیادہ
معتدل ہی اسلیے کہ سورج خط استوا کے رہنے والون کے سرون کے سمت پر بہت
نہین رہتا ہی کہ اُنکی گرمی کی فصل مین گرمی کی شدت ہو اور نہ اُنکے سرون کی سمت سے
بہت دور ہوتا ہی کہ اُنکی جاڑے کی فصل مین سردی کی شدت ہو پھر اُنکی جاڑے مین اور
گرمی مین بہت بڑا تفاوت نہوگا اور اسکے ساتھ اِن دونون فصلون مین سے ہر ایک کی
مدت کم ہوتی ہی کہ وہی ڈیڑھ مہینے کا زمانہ ہی اور علامہ فخر الدین رازی کا مذہب یہ ہی کہ خط استوا
علوی چیزون کی وضعون کے اعتبار سے نہایت مرتبہ کا گرم ہی اور اس مدعا پر یون استدلال

کی ہی کہ خط استوا سے سورج میل کلی سے بڑھکر دور نہین ہوتا ہی اور وہان کے رہنے والون
کے سرون کے سمت مین سال بھر مین دو مرتبہ پڑتا ہی پھر سورج ہمیشہ یا تو اُنکے سمت پر رہیگا
یا سمت سے قریب رہیگا اور جبکہ سمت کے قریب مین ہونا ہمارے یہان نہایت گرم
کرنے والا ہوتا ہی گو اُنکی نسبت مین تھوڑا سا زمانہ ہوتا ہی اور ہمارے سوا بھی قوی جاڑا
کھائے ہوئے ہوتے سے اور قوی جاڑے کے پہلے جانے سے گرمی کرنے کے بلے
استعداد نہین رکھتی ہی تو خط استوا اس سے بڑھکر اولی ہی اور یون استدلال کی ہی کہ
ہم ایک شہر فرض کرتے ہین کہ جسکا عرض کلی میل کا دونا ہی پھر جب سورج میل کلی پر پہونچیگا
تو سورج کو اُس مفروض شہر کے رہنے والون کے سرون کے سمت سے اتنی دوری ہوگی
جتنی خط استوا سے ہی اور یہ مفروض شہر اُسوقت مین گرم ہوتا ہی تو خط استوا اسمین اولی
ہی اور اُسکے ساتھ یہ بات ہی کہ سورج اس میل پر پہونچنے سے پہلے یا خط استوا کے سمت
مین تھا یا سمت کے قریب تھا اور اس مفروض شہر سے دور تھا اور پہلی دلیل کا یون جواب
دیا گیا ہی کہ خط استوا مین سورج کا سمت مین پڑنا جلد زائل ہوتا ہی اور ہمارے یہان
سورج سمت کے قریب مین طویل مدت تک رہتا ہی اور اس وقت مین رات سے دن
ظاہری طول سے طولانی ہوتا ہی پھر سورج کا گرمی دینا ضرور بہ شدید ٹھہریگا اور دوسری دلیل
کا یون جواب دیا گیا ہی کہ ہم نہین مانتے ہین کہ مفروض شہر کی گرمی خط استوا کے جاڑے
کی گرمی کے برابر ہوتی ہی بلکہ مفروض شہر کی گرمی بہت اور شدید ہوتی ہی کیونکہ انکا طولانی
دن قریب سولہ گھنٹون کے ہوتا ہی اور چھوٹی رات انکی قریب آٹھ گھنٹون کے ہوتی ہی برخلاف
خط استوا کے اور یہ بھی ہی کہ مالوف یعنے جس چیز کی عادت ہو جاتی ہی اثر نہین کرتی ہی پھر
خط استوا کے رہنے والون کو ہوا کی ٹھنڈک سورج کے منقلب مین ہونے کے وقت
معلوم نہ پڑیگی اسلیے کہ وہ گرمی کی عادت رکھتے ہین اور نہ ہوا کی گرمی معلوم پڑیگی اسلیے
کہ اُس گرمی کی عادت ہی برخلاف اس فرضی شہر کے کیونکہ اسکے رہنے والون کو گرمی کی
عادت نہین ہی پھر چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیے کہ وہ کسی وقت مین سرون کے
سمت مین سورج کے پڑنے سے اسکے دور ہونے کے بعد دوسری اقلیم کے اخیر کے اور تیسری
اقلیم کے اوائل کے رہنے والون کیطرح سے ہمیشہ نہین جلتے ہین اور نہ یہ لوگ انکے سرون سے
سورج کے ہمیشہ دور رہنے سے پانچوین اقلیم کے اخیر کے اور چھٹی اور ساتوین اقلیم کے

ف ہمارے یہان یعنی تیسری اقلیم اور چوتھی اقلیم مین ۱۲

ف اسلیے کہ جب سبب قوی ہو اور ہمیشہ رہتا ہو ضعیف سبب ... ۱۲

ف یعنی خط استوا کے رہنے والون ... معتدل ہین ۱۲

رہنے والون کی طرح پر کچی ہین اور جوان زیادہ معتدل ہوتے ہین آدمی کے لیے پیدا ہونے
کے وقت سے اخیر عمر تک اکثر آبادیون مین چار سن ہین اسلیے کہ بدن کی حیات کی مدت بھر
مین یا تو غریزیہ رطوبت یعنے اصلیہ رطوبت غریزیہ حرارت یعنے اصلیہ گرمی کے حفظ کے لیے فقط
پوری ہوگی تو یہی جوانی کا سن ہی اور یہی وقوف کا سن کہلاتا ہی اور یہ پینتیس یا چالیس
برس کے قریب تک رہتا ہی اور یا اصلیہ رطوبت اس حفاظت سے پڑھ کر ہی اور یہی حداثت
کا سن ہی اور سن نمو سے نامزد ہوتا ہی اور یہ تیس برس کے قریب ہی اور یہ سن پانچ قسمون پر
منقسم ہوتا ہی ایک طفولیت کا سن ہی اور یہ وہ ہی جسمین بچے کے اعضا حرکت کرنے کی اور اٹھنے
کی قابلیت نہین رکھتے ہین اور سن صبا ہی اور یہ حرکت کرنے کے بعد اور اعضا کے سخت اور
مضبوط ہونے کے پہلے ہوتا ہی اور یہ پورے دانتون کے ٹوٹ کر نکلنے کا وقت ہی اور سن ترعرع
ہی اور یہ سن اعضا کے سخت پڑنے کے اور دانتون کے اُوگنے کے بعد اور احتلام کے
پہلے ہی اور سن رہاق ہی اور یہ بالغ ہونے کے وقت سے ڈاڑھی مونچھ نکلنے تک ہی اور
سن فتی ہی اور یہ بالغ ہونے کے وقت سے نمو یعنے بڑھنے کے ٹھہر جانے تک ہی اور
یا اصلیہ رطوبت اصلی گرمی کی حفاظت کو پوری نہین پڑتی ہی تو اس سے خالی نہین کہ
یا غریب رطوبتین غالب ہونگی یا نہ غالب ہونگی اور پہلا شیخوخت یعنے ضعیفی کا سن ہی
اور یہ سن ساٹھ برس سے اخیر عمر تک رہتا ہی اور دوسرا کہولت کا سن ہی اور یہ قریب ساٹھ
برس کے سن کے ہی اور نمو کے سن مین اصلی رطوبت اور گرمی غالب ہوتی ہی اسلیے
کہ اس سن مین بدن نمو کرتا ہی یعنے بڑھتا ہی اور بڑھنا فقط اعضا کے دراز ہونے سے
ہوتا ہی اور درازی رطوبت ہی کے زیادہ ہونے سے ہوتی ہی اسلیے کہ رطوبت ہی کے سبب سے
بدن سہل سے دراز ہونے کی ہیئتون کے قابل ہوتا ہی اور درازی گرمی کی زیادتی سے
ہوتی ہی اسلیے کہ یہی گرمی جسم مین جہتون کی طرف حرکت دینے کا فعل کرتی ہی اور خشکی اعضا
کی سختی کی مستلزم ہوتی ہی پھر اعضا مین دراز ہونے کی صلاحیت نہین رہتی ہی اور ٹھنڈک
سکون اور جمود کی موجب ہوتی ہی اور اسلیے کہ مان کے پیٹ مین بچا منی اور خون سے اور روح
بنتا ہی اور یہ تینون گرم تر ہین لیکن گرمی رطوبت کو فنا کر دیتی ہی پھر گرمی آپ بھی رطوبت کے
فنا ہو جانے سے فنا ہو جاتی ہی اسلیے کہ گرمی کے لیے رطوبت مادہ کے منزلہ مین ہی جیسے چراغ
مین آگ کے لیے تیل ہوتا ہی پھر جتنی رطوبت گھٹتی ہی اُسکے موافق حرارت گھٹتی ہی یہانتک کہ رطوبت

ساری فنا ہو جاتی ہی پھر حرارت بھی رطوبت کے فنا ہو جانے سے فنا ہو جاتی ہی اور اس بیان
پر لڑکے اصلی رطوبت کے مطابق لوگون سے مزاج مین زیادہ تر ہین اور اصلی گرمی کی مقدار کے
موافق لوگون سے مزاج مین زیادہ گرم ہین اسلیے کہ گرمی کے محل کی مقدار کا بہت ہونا گرمی کی
مقدار کے بہت ہونے کا موجب ہی اور بڈھے لوگون سے بڑھکر خشک اور ٹھنڈے ہوتے ہین
اور کاہل لوگ بھی بڈھون کے قریب ہونے کے سبب سے مزاج مین خشک ٹھنڈے ہین مگر
بڈھون سے کم اور جوان لوگ معتدل ہین اسلیے کہ یہ دونون کیفیتون کی دونون طرفون مین
درمیانی ہین اسلیے کہ اصلی رطوبت کے گھٹنے کے موافق انکی اصلی حرارت مقدار کے رو سے
گھٹ گئی ہی مگر یہی حرارت کیفیت مین شدید ہو گئی ہی خشکی کے سبب سے تیز ہو گئی ہی اور جبھی
یعنے شروع بچپنے سے اخیر نمو تک ہی اسلیے کہ صبی جسطرح پر پہلے بیان کیے ہوے معنے یعنے
بچے پر اطلاق پاتا ہی اسی طرح پر اشتراک کی راہ سے اس معنی پر بھی بولا جاتا ہی جوانون
کی حرارت مین برابر ہین یعنے حرارت کے موجب مین اور یہی آگ والا گرم جزء جالینوس کے
مذہب پر ہی یا اصلی گرم آسمانی جزء ہی اور یہی ایک جوہر گرم ہوائی لذیذ ہی کہ نہ تو اُسکے لیے
تیزی ہی اور نہ لذع ہی اور نہ ناریت ہی اور نہ احراق ہی اور نہ تعفین ہی اور نہ خراب کرنا ہی
بدن پر نفس کے فیضان کے وقت اسکا بھی فیضان ہوتا ہی اور بدن سے نفس کے
جدا ہونے کے ساتھ یہ جدا ہو جاتا ہی اور یہی متاخرین کے محققون کا مذہب ہی اور نوعمرون
کا گرمی مین جوانون کے برابر ہونے کا سبب یہ ہی کہ لڑکا بہت حرارت رکھنے والی
منی اور خون سے جو اُسے بڑھاتا ہی پیدا ہوتا ہی اور ایسا کوئی سبب اسمین واقع نہین
ہوا ہی کہ جسکے سبب سے اصل خلقت کی حرارت گھٹ جاتی اسلیے کہ وہ بڑھنے مین
تدریجی حرکت کیے جاتا ہی اور ابھی تک بڑھنے مین ٹھہرا نہین ہی پھر کیونکر اُسمے رجوع
اور انحطاط ہو سکتا ہی اور جوان کو بھی کوئی ایسا سبب واقع نہین ہوا کہ اُسکی گرمی
کا جزء اُسکی رطوبت کی حفاظت مین پورا نہونے سے گھٹ گیا ہو یہ نہین کہتے ہین کہ
کہ گرمی کی مقدار مین سے کچھ نہین گھٹا ہی اسلیے کہ یہ سبب شروع عمر سے اخیر تک موجود
رہتا ہی اور یہی رطوبت کا تحلیل ہونا ہی اور رطوبت کی تحلیل رطوبت کے گھٹنے کی
مقتضی ہوتی ہی اور رطوبت کا گھٹنا مقدار مین حرارت کے گھٹنے کا مقتضی ہی اور گرم
جزء کے گھٹنے کا موجب سابب فقط سن وقوف کے بعد پایا جاتا ہی اسلیے کہ اس وقت مین

مزاج

رطوبت کی کمی ایسی حد پر پہونچتی ہی کہ گرمی کے حفظ پر قادر نہین رہتی ہی اور نہ جوانون کے
لیے کوئی ایسا سبب واقع ہوا ہی کہ جس سے ان مین ناری جز بڑھ جائے اسلیے کہ آگ والے
جز کی زیادتی باقی عنصرون کے ملنے سے بدن کے مخلوق ہونے کے بعد محال ہی یا اُس شخص کے
قول کے محال ہونے سے ہی جو کہتا ہی کہ اصلی گرم جز وہی آگ والا جز ہی اسلیے کہ اُسکے
نزدیک اصلی گرم جز اصل خلقت بدن مین ایسی منی سے حاصل ہوتا ہی جو عنصرون کے
بعض مین بعض کے ملنے سے حاصل ہوا ہی اور اسپر زیادتی فقط آگ والے جز کی زیادتی ہوگی تو
وہ باقی عنصرون سے ملجائیگا اور یہ امر بدن کے پیدا ہونے کے بعد محال ہی اسلیے کہ دوسرے
نفس کا بدن پر فیضان اُسکے بدن کے وجود کے بعد اُس شخص کے مذہب پر ہی جو کہتا ہی کہ
اصلی گرمی آسمانی گرم جز ہی کہ نفس کے ساتھ بدن پر فیضان پاتی ہی محال ہی لیکن وہی یعنی
لڑکے بڑھ کر تر ہین جوانون سے بڑھکر تر ہین کیونکہ معلوم ہوچکا ہی پس اسی سبب سے اُنکی
گرمی ملائم ہوتی ہی اور جوانون کی گرمی جوانون کے مزاجون کی خشکی کے سبب سے زیادہ
تیز ہی شیخ بوعلی سینا نے اسکی تمثیل یون بیان کی ہی کہ یہ ایک لطیف گرم جوہر ہی کہ مثل پانی
کے تر جوہر مین پیدا ہوا ہی اور مثل پتھر کے تھوڑے سے خشک جوہر مین پیدا ہوا ہی اسلیے کہ
پانی کے جوہر مین گرمی مقدار کی رو سے بہت ہوا کرتی ہی کیونکہ گرمی کا محل یعنے رطوبت بہت
ہوتی ہی اور رطوبت کے ہونے سے کیفیت کے رو سے ملائم ہوتی ہی اور پتھر کے جوہر مین
مقدار کے رو سے کم ہوتی ہی کیونکہ گرمی کا محل یعنے رطوبت اُسمین کم ہوا کرتی ہی اور کیفیت
کے خشک ہونے کے سبب سے بہت تیز ہوتی ہی اور گرم جز اِن دونون مین برابر ہوتا ہی اور
کچھ اُسمین سے نہ تو کم ہوا ہی اور نہ بڑھا ہی اور فقط اُسی وقت یہ گرم جز گھٹتا ہی جب رطوبت
اتنی گھٹ جاتی ہی کہ اس گرمی کی حفظ پر قادر نہین رہتی ہی اور بعضون نے اس بات کا
گمان کیا ہی کہ لڑکے زیادہ گرم ہوتے ہین اور کئی وجہون سے اسپر حجت لائے ہین اور انمین
کی پہلی وجہ نمو ہی یعنے بڑھنا ہی اسلیے کہ بڑھنا فقط رطوبت کے سبب سے درازی کے
قابل اعضاء کے وقت مین اور دراز کرنے پر حرارت کی قدرت رکھنے کے وقت مین ہوتا ہی اور
یہ بھی ہی کہ نمو یعنی بڑھنا جسطرح سے رطوبت کے بہت ہونے پر دلالت کرتا ہی اسی طرح سے حرارت
کے بہت ہونے پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ رطوبت کی کثرت حرارت کی کثرت کو مستلزم ہوتی ہی
کیونکہ رطوبت ہی تو حرارت کا مادہ ہوتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ لڑکون کی خواہش یعنے

بچے اور لڑکون کے مزاجون مین رطوبت کے زیادہ ہونے [illegible] ۱۲

بھوک اور اُنکا ہضم بہت اور ہمیشہ ہوتا ہی پھر اُنکی حرارت بھی ضرور بہت ہوگی اسلیے کہ یہی تو انکے
فعلون کے واسطے طبیعت کا اوزار ہوتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ اُنمین منی سے حاصل ہوئی حرارت
بہت ہوتی ہی کیونکہ بدن کی خلقت کے شروع سے اصلی رطوبت کے کم تحلیل ہونے سے کم تحلیل ہوتی
ہی اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ انکے سانس اور نبض جوانون سے بڑھکر پیاپے اور تیز چلنے مین
ہوتی ہی پھر انکی حرارت کہ ایسے امرون کی موجب ہی بہت ہوگی اور پہلی وجہ کا یون جواب دیا گیا
ہی کہ حرارت کے قوی ہونے کے سبب سے لڑکون کا بڑھنا ہم نہین مانتے ہین اسلیے کہ
ممکن ہی کہ یہ بڑھنا رطوبت کی کثرت سے ہوا اسلیے کہ تر بڑھنے کی ہیئت کو سہل سے قبول
کر لیتا ہی باہم یہ کہینگے کہ انکا بڑھنا کمال کے طلب کرنے کے سبب سے ہی حرارت کے قوی
ہونے کی سبب نہین ہی اور دوسری وجہ کا یون جواب دیا گیا ہی کہ انکی بھوک گرمی کے سبب
سے نہین ہوتی ہی بلکہ سردی کے سبب سے ہی اسلیے کہ سردی کی شان سے معدہ کے اجزا کا
جمع کر دینا اور کثیف کر دینا ہی اور یہی امر بھوک کے قوت دینے والے ہین اور اسطرح سے
جواب دیا گیا ہی کہ انکی بھوک جبھی قوی ٹھہریگی جبکہ انکا کھانا مقدار مین اور کیفیت مین
جوانون کے کھانے کے برابر ہوگا اور ایسا نہین ہی یعنے مقدار اور کیفیت مین برابر نہین
ہوتا ہی اور تیسری وجہ کا یون جواب دیا گیا ہی کہ لڑکون مین کی حرارت گو مقدار مین بہت
ہوتی ہی لیکن جوانون مین حرارت قوت سے فعل کیطرف پورے طور پر خارج ہو چکی ہی پھر
گرمی اُنمین کیفیت کے رو سے زیادہ قوی ہی اور چوتھی وجہ کا یون جواب دیا گیا ہی کہ ہو سکتا ہی کہ
لڑکون[۱۵] کی سانس اور نبض چلنے کی شدت اور تیزی اور تواتر یعنے پیاپے چلنا انکی قوت کے
ضعف سے ہو اور انکی حرارت کی کثرت کے سبب سے نہو اور پہلے جواب کی یون رد کی گئی
ہی کہ رطوبت بڑھنے کا مادہ ہی اور مادہ اپنی ذات سے کسی چیز کو پیدا نہین کر سکتا ہی بلکہ
مادہ کو فاعل کی ضرورت ضرور پڑتی ہی اور وہی فاعل یا تو نفس ہی یا طبیعت ہی اور
فاعل فعل اوزار ہی سے کرتا ہی اور یہی اوزار حرارت ہی اور دوسرے جواب کی یون رد کی گئی
ہی کہ جو بھوک کہ سردی سے ہوتی ہی اُسمین گوارا ہونا نہین ہوگا اور گوارا ہونا اور جزو بدن ہو جانا
انمین بہت اچھی طرح سے ہوا کرتا ہی اسلیے انکے اعضا پر ایسی چیز کو وارد کرتے ہین جو بہت
تحلیل ہوا کرتی ہی اور تیسرے جواب کی یون رد کی گئی ہی کہ خلاف اور اختلاف حرارت کی کثرت
مین واقع ہی کچھ حرارت کی تیزی مین واقع نہین ہی اور چوتھے جواب کی یون رد کی گئی ہی کہ قوت

کا ضعف تیز اور پیاپی چلنے کا فقط حاجت کی شدت ۱ کے وقت مین موجب ہوتا ہی اور یہی حاجت
فقط گرمی کے غلبہ کے سبب سے ہوتی ہی اسلیے کہ جب قوت ضعیف ہوتی ہی اور حاجت شدید
ہوتی ہی بس جو طبیعت سے عظیم کرنے مین چھوٹ جاتا ہی اُسکا تدارک تیز اور پیاپی چلنے سے کرتی ہی
اور پہلی رد کا یہ جواب ہی کہ مدعا یہی ہی کہ لڑکون مین کی گرمی جوانون مین کی گرمی کے برابر ہوتی ہی
لیکن لڑکون مین گرم جز کی گرمی کے ساتھ نمو رطوبت کی کثرت سے ہوتا ہی اور جوانون مین گو
گرم جز لڑکون کے گرم جز کے برابر ہوتا ہی لیکن جوان رطوبت کے کم ہونے کے سبب سے
بڑھتے نہین ہین اور دوسری رد کا یون جواب دیا جاتا ہی کہ کھانے کی نسبت سے لڑکون
مین ہضم کا قوی ہونا جوانون مین کے گرم جز سے انہین کے گرم جز کے زیادہ ہونے پر دلالت
نہین کرتا ہی اور تیسری رد کا اسطرحپر جواب دیا جاتا ہی کہ گرم جز کے بہت ہونے مین خلاف
ہی اور حرارت کی کثرت مین خلاف نہین ہی اسلیے کہ ہم مانتے ہین کہ لڑکون مین حرارت کی
مقدار بہت ہوتی ہی اسلیے کہ حرارت کے محل کی مقدار انمین بہت ہوتی ہی اور چوتھی رد کا
یون جواب دیا گیا ہی کہ ٹھنڈی ہوا کیطرف احتیاج کی شدت مین شک نہین کہ حرکت ہی کے
بہت ہونے سے ہوا کرتی ہی لیکن لڑکون مین قوت اپنے ضعف کے سبب سے عظیم نہین
کر سکتی ہی پھر جو کچھ عظیم ہونے سے چھوٹ جاتا ہی اُسکا تدارک طبیعت تیز اور پیاپی چلنے
سے کر لیا کرتی ہی اور احتیاج کی شدت جوانون مین اُنکی گرمی کی شدت سے بہت ہوتی
ہی لیکن قوت اپنے زیادہ ہونے کے سبب سے سانس اور نبض کے بڑھانے پر قوت
رکھتی ہی پھر تیز اور پیاپی چلنے کی حاجت نہین پڑتی ہی اور بعضون نے اس بات کا گمان
کیا ہی کہ جوان لوگ بڑھکر گرم ہوتے ہین اور اس مطلوب پر دو طریق کی حجت لائے
ہین ایک اُن دونون طریقون مین کا جوان کی حرارت کے بہت ہونے سے ثابت کرنے کا
طریق ہی اور دوسرا ان دونون طریقون مین کا لڑکون مین حرارت کے کم ہونے سے ثابت
کرنے کا طریق ہی اور پہلے طریق کی کئی وجہین ہین پہلی وجہ یہ ہی کہ جوانون کا خون بہت اور
گاڑھا ہوتا ہی اور خون کے بہت ہونے کی دلیل یہ ہی کہ انکی نکسیر بہت پھوٹا کرتی ہی اور گاڑھا
ہونا ظاہر ہی اور یہ حرکت کی قوت پر دلالت کرتا ہی کیونکہ خون کا مزاج گرم ہی پس جس بدن
مین گاڑھا اور بہت خون پیدا ہوگا وہ بھی گرم ٹھہریگا اور کہنے والے کے لیے یہ کہنا جائز
ہی کہ اسپر لازم آتا ہی کہ عورتون مین مردون سے بڑھکر گرمی ہو اسلیے کہ اُنمین خون بہت ہوتا ہی

اور اسی لیے انھین حیض آیا کرتا ہی اور اسکا جواب دینا یون ممکن ہی کہ ہم نہین مانتے ہین کہ
عورتون مین خون کا زیادہ پیدا ہونا گرمی کے بہت ہونے کے سبب سے ہی بلکہ عورتون کے
مزاج کی ٹھنڈک سے اور سکون رہنے کی کثرت سے تحلیل کم ہوا کرتی ہی اور اُن وجہون
مین کی دوسری وجہ یہ ہی کہ جوانون کا مزاج صفرے کی طرف مائل ہوتا ہی اسی لیے اُنکے
مرض صفراوی ہوا کرتے ہین جیسے باری کا بخار ہی اور مثل صفراوی قلیئون کے اور صفرا قوی
حرارت ہی سے پیدا ہوتا ہی اور اُن وجہون مین کی تیسری وجہ یہ ہی کہ جوان لوگ حرکت کرنے
مین زیادہ قوی ہوتے ہین اور حرکت حرارت سے ہوتی ہی اور اُن وجہون مین کی چوتھی وجہ
یہ ہی کہ جوان لوگ ہضم اور گوارا کرنے کی رو سے زیادہ قوی ہوتے ہین اور ہضم مین قوی ہونے
کی دلیل یہ ہی کہ جوان لوگ ایسی ایسی سخت چیزون کو ہضم کر ڈالتے ہین کہ جنھین لڑکے ہضم نہین
کر سکتے ہین اور گوارا کرنے کی دلیل یہ ہی کہ جوان لوگون کو قے اور تخمہ مین سے کوئی چیز عارض
نہین ہوتی ہی کہ جو لڑکون کو عارض ہوا کرتی ہی اور پہلی وجہ کا یون جواب دیا جاتا ہی کہ جوانون
مین نکسیر کا بہت پھوٹنا خون کے بہت ہونے کے سبب سے نہین ہی بلکہ انکے خون کے
نمو مین صرف نہونے کے سبب سے ہی بس یہ خون اُن کی رگون مین باقی رہجاتا ہی پھر
اُسے طبیعت نکسیر کے طریق سے دفع کر دیتی ہی برخلاف لڑکون کے یا جوانون کی رگون
کی خشکی کے سبب سے نکسیر کا پھوٹنا رگون مین ٹوٹ جانے کی صلاحیت خشکی ہونے کے
سبب سے ہی اسلیے کہ وہ ملائم درازی کے قابل ہوتی ہین اور دوسری وجہ کا یون جواب
دیا جاتا ہی کہ صفرے کی کثرت جوانون کے مزاجون کی خشکی سے اور گرمی کی تیزی سے ہی اور
گرمی کے بہت ہونے کے سبب سے نہین ہی اور تیسری وجہ کا یون جواب دیا جاتا ہی
کہ حرکت کی قوت اعضا کی خشکی کے سبب سے ہی اور تری والے استرخے کے نہونے
کے سبب سے ہی اور چوتھی وجہ کا یون جواب دیا جاتا ہی کہ جوانون کا سخت چیزون کو
ہضم کر ڈالنا اُنکے مزاج کے ہم جنس ہونے کے سبب سے ہی بس ان چیزون پر انکی
قوتین متوجہ ہوتی ہین اور انکو ہضم کر ڈالتے ہین اور استدلال کے دوسرے طریق کی بھی
کئی وجہین ہین ایک یہ ہی کہ لڑکون کی بھوک اُنسے بڑھکر ہوتی ہی اور اسی سبب سے قے
اور تخمہ ہوا کرتا ہی کیونکہ جتنے کے ہضم کرنے پر یہ قدرت رکھتے ہین اُس سے بھر کر کھاجایا
کرتے ہین اور اُنکی بھوک سردی سے ہوا کرتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ لڑکون کو بلغمی مرض بہت

قولہ شارح

ہوا کرتے ہین اور جوانون کو صفراوی مرض بہت ہوا کرتے ہین اور تیسری وجہ یہ ہی کہ جوان
لوگ گوارا کر لینے مین بڑھکر ہوتے ہین اور جو ایسا ہوتا ہی وہ مزاج مین گرم ہوتا ہی اور ان چہون
کے جواب ہمارے بیان سے معلوم ہوتے ہین اور درمیان کے سن کے اور بڈھے ٹھنڈے
ہوتے ہین انمین خشکی اصلی رطوبت کے فنا ہو جانے کے سبب سے اور ٹھنڈک گرم جزکے
فنا ہو جانے کے سبب سے ہی اور حرارت اصلی رطوبت کے فنا ہو جانے کے سبب سے فنا
ہو جاتی ہی اور گرم جز کے فنا ہونے کا سبب یہ ہی کہ اس سن مین رطوبت کے فنا ہو جانے
سے رطوبت اصلی گرم جز کی حفاظت پر قدرت نہین رکھتی ہی اور حرارت اس سبب سے جاتی رہتی
ہی کہ شروع عمر سے رطوبت کا گھٹنا حرارت کے گھٹنے کا موجب ہی اور بڈھا نم رکھنے والی غریب
رطوبت سے تر ہی اسلیے کہ جب اُسکی قوت ہاضمہ غذا کے مستحیل کرنے سے کمزور ہو جاتی ہی تو فضلیہ
رطوبتین اُسکے بدن مین بڑھ جاتی ہین پھر اُسے بھگونے کیطرح پر تر رکھتے ہین اور جو ہر مین
قرار پکڑنے کی راہ سے تر نہین رکھتی ہین جسطرح سے پانی مین سوکھی بھیگی لکڑی کو پانی بھگوئے
رکھتا ہی اور یہ رطوبت اصلی عضوون مین خشکی زیادہ کر دیتی ہی کیونکہ جب یہ رطوبت انھین
گھیر لیتی ہی تو انھین اعضا کے جوہرون کی صالح تر کرنے والی غذا کے لینے سے مانع آتی ہی اور یہ
رطوبت غریبہ خود غذا پڑنے کی صلاحیت نہین رکھتی ہی پھر یہ اعضا تر کرنے والی غذا کے نہونے
سے سوکھ جاتے ہین اور اعضا مین بڑھکر معتدل کلمہ کی انگلی مین سرے کی پور کی جلد ہوتی ہی
اسلیے کہ یہ انگلی برابر کے گرم اور ٹھنڈے ملے ہوے پانی سے منفعل نہین ہوتی ہی یعنے اثر کو
قبول نہین کرتی ہی کیونکہ یہ دونون کیفیت اور مقدار مین برابر ہوتی ہین اور نہ ایسے جسم سے
منفعل ہوتی ہی جسمین آمیزش اچھی طور سے زیادہ خشک جسم مین مٹی کی طرح کی اور نہ زیادہ بہتے
جسم مین پانی کیطرح کی ہوتی ہی اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ اس مرکب کا اعتدال فقط
لامس یعنے چھونے والے کے اعتدال سے جانا جاتا ہی پھر اگر لامس کا اعتدال بھی اسی
مرکب سے جانا جائیگا تو دور لازم آئیگا اور یہ استدلال یون رد کی گئی ہی کہ یہ استدلال
جبھی پوری ہوگی کہ اس جلد کے سوا مثل گوشت کے اس مرکب سے منفعل ہو جاے اور
پہلے اعتراض کا یون جواب دیا جاتا ہی کہ چھوٹے ہوئے مرکب کا اعتدال عقل سے معلوم ہوتا ہی
اور دوسری رد کا یون جواب دیا گیا ہی کہ باقی عضوون کا معتدل ہونا اور استدلال سے معلوم ہوتا ہی
مثل اُن دلیلون کے جو گوشت کے گرم ہونے پر دلالت کرتی ہین اور اسی استدلال سے

معلوم نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ اس اُنگلی کی جلد مین روح اور خون کی گرمی پٹھون کی ٹھنڈک
کا تعادل کرتی ہی اور خون کی رطوبت پٹھے کی خشکی کا تعادل کر دیتی ہی اور فقط جلد کو حقیقی
اعتدال سے اسلیے قریب کیا ہو کہ یہی جلد چھوٹی چیزون کی مقدارون مین طبیعت سے
حاکم قرار دی گئی ہی اور حاکم کا میلان سب طرفون مین برابر ہونا واجب ہی اور یہی معتدل
ہی اور محض طبیعت حاکم قرار پائی ہی اسلیے کہ حیوان متضاد عنصرون سے مرکب ہی اور اِن
عنصرون کے اعتدال باقی رہنے پر اُسکے باقی رہنے کا انحصار ہی پھر واجب ہی کہ اُسے اُس
چیز کا چیزون مین سے ادراک بھی ہو جو اُسے اپنی ملاقات سے اُسکے اعتدال سے خارج
کر دیا کرتی ہی تاکہ وہ موافق کو اختیار کیا کرے اور مخالف سے بچتا رہے اور واجب ہی کہ یہ
مدرکہ قوت ظاہر مین ہو اسلیے کہ ملاقات چھونے کی حس مین شرط ہی اور جلد ظاہر مین ہوتی
ہی پھر جلد کا حساس مین ہونا واجب ٹھہرا اور حاکم کا سب کی طرف میل مین برابر ہونا فقط
اسلیے واجب ہی کہ اُسکا میلان ایک طرف مین اُسکے ادراک کا مانع ہو گا اور جس جلد کی حکومت
کی چھوٹی چیزون کی مقدارون مین بہت احتیاج پڑتی ہی وہ کلمہ کی اُنگلی کے سرے کے پور کی
طرف کی جلد ہی تو اُسے سب سے بڑھکر معتدل ہونا واجب ہی پھر اگر کہا جائے کہ اگر جلد ہی
معتدل ہو گی تو معتدل چیزون کا ادراک نہ کر سکیگی اور اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ
معتدل چیزون کو جلد کا ادراک نہ کرنا اُنکے معتدل ہونے پر دلالت کرتا ہی پس اعتدال سے
خارج چیزین جلد کے منفعل ہو جانے سے معلوم کر لیجائینگی اور معتدل چیزین جلد کے
منفعل ہونے سے جان لیجایا کرینگی اور اسکے علاوہ یہ بات ہی کہ اعتدال سے خارج
چیز کے ادراک کرنے کا فائدہ یہ ہی کہ نفس اُسکے ضرر سے خبردار ہو جائے اور اُس سے
بچتا رہے اور معتدل ضرر نہین پہونچاتا ہی تو اُسکا ادراک نہ کرنا بھی ضرر نہ پہونچائیگا پھر اوپر
انگلیون کے اوپر کی پورون کی جلدین ہین پھر انگلیون کی جلدین ہین پھر ہتیلی کے بیچ کی
جلد ہی اور یہی ہتیلی کے اندر کے بیچون بیچ کی جلد ہی پھر ہتیلی کی جلد ہی پھر ہاتھ کی جلد ہی پھر
مطلق جلد ہی فقط یہ ترتیب حس کی شہادت سے معلوم کی گئی ہی علامہ فخر الدین رازی کہتے ہین
کہ شیخ بو علی سینا کا کلام اس امر پر مشعر ہی کہ جب مزاج معتدل ہو گا اور اُسپر کی فائض صورت
اکمل ہو گی اور کلمہ کی اُنگلی کے اوپر کی پور کی جلد زیادہ معتدل ہو گی تو ضرور ہی کہ نفس ناطقہ کا
تعلق اُسی سے ہو نہ روح سے کہ بدن مین کی ساری چیزون سے بڑھکر گرم ہی جسکی تصریح دل کے متعلق

دواؤن مین کی گئی ہی اور اسکا جواب یہ ہی کہ شیخ کی مراد اعتدال سے وہ نوعی اعتدال ہی کہ بدن کے
کامل ہونے کے وقت شخصون کے لیے حاصل ہوا کرتا ہی اور عضوی اعتدال مراد نہین ہی اسلیے
کہ نفس کا تعلق کتابون مین کی تصریح کے موافق سارے بدن سے ہی اور دل یا ور روح سے نہین ہی
اور اسلیے کہ نفس کا تو پیدا ہونا صورت بخشنے والے کیطرف سے فقط بدن ہی کے تو پیدا ہونے کیوقت
مین ہوتا ہی کیونکہ تدبیر اور تصرف کے سبب سے نفس کا تعلق ضروری ہوتا ہی اور یہی تدبیر اور
تصرف پورے طور پر ہوگا مگر مرکب عضوون سے پھر مزاج نفس کے فیضان کے لیے معد یعنی
سبب پڑتا ہی اور یہ مزاج عضوون مین سے کسی عضو کا مزاج نہین ہی بلکہ یہ مزاج سارے بدن
کا مزاج ہی اور یہی مزاج اور سب نوعون کے مزاجون سے بڑھکر حقیقی اعتدال کے قریب
ہوتا ہی اور ذکر مین روح کی تخصیص اس سبب سے ہی کہ نفس کا تعلق بدن سے اُس کے
استکمال کے لیے ہوتا ہی اور بدن سے استکمال روح اور قویٰ اور اعضا سے صادر فعلون کے
ساتھ ہوتا ہی اور روح نفس کے لیے اوزار ہونے مین زیادہ مشہور ہی اور اسی لیے روح کا
وجود اعضا کے وجود پر مقدم ہوا کرتا ہی اور سب اعضا سے بڑھکر گرم دل ہی اسلیے کہ یہی دل
روح کے پیدا ہونے کا مقام ہی پھر اسکا گرم ہونا واجب ہی تاکہ خون کے ایسے لطیف کرنے کی
قوت رکھے کہ جس تلطیف سے خون روح بن جائے پھر کلیجہ ہی اسلیے کہ کلیجہ کا فعل کیلوس کو
کیموس کر دیتا ہی اور یہی کیف مین کی اور انضج مین کی حرکت ہی اور حرکت گرمی ہی سے ہوتی ہی
اور کلیجہ گرمی مین دل سے اسلیے کم ہوتا ہی کہ دل روح کے پیدا ہونے کی جگہ ہی اور روح دل کے
سوا بدن کے سارے اعضا سے بڑھکر گرم ہوتی ہی پھر دل سب سے بڑھکر گرم ہی اسلیے کہ
علت معلول سے رتبہ مین بڑھکر ہوتی ہی اور اسلیے کہ دل روح کے پیدا ہونے کا مقام ہی
اور کلیجہ خون کے پیدا ہونے کا مقام ہی اور جسطرح پر روح دل سے بڑھکر گرم ہوتی ہی کیونکہ
روح پر دو خفیف عنصر غالب ہین اور خون پر دو ثقیل عنصر غالب ہین اسی طرح سے روح
کے پیدا ہونے کا مقام خون کے پیدا ہونے کے مقام سے بڑھکر گرم ہی پھر اگر کہا جائے
کہ معلول سے مرتبہ مین علت قوی ہونے سے ضرور ہوتا ہی کہ کلیجہ خون سے بڑھکر گرم ہو اور
حال اسطرح پر نہین ہی تو اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ خون کا گرم ہونا کلیجہ مین پیدا ہونے کے
سبب سے نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ خون دل سے گرمی کا استفادہ کرتا ہی پھر اگر
کہا جائے کہ جو خون کہ دل سے گرمی کا استفادہ کرتا ہی یہ وہی خون ہی جو کلیجہ سے دل کیطرف

نفوذ کرتا ہی پھر دل سے شرائین کیطرف جاتا ہی اور یہ خون تھوڑا سا ہوتا ہی پھر کلیجہ سے بڑھکر
خون کے گرم ہونے کا مطلق حکم کر دینا صادق نہین آتا ہی بعضے کہتے ہین کہ اوردہ[1] یعنی کلیجہ سے
نکلی رگون مین اور شرائین یعنی دل سے نکلی ہوئی رگون مین منفذ ہین پھر اوردہ کا خون بھی
شرائین مین کے خون کے واسطہ سے گرمی کو دل سے حاصل کرتا ہی اور ان منفذون کے
ہونے پر دلیل یہ ہی کہ جب کوئی شریان[2] کاٹ ڈالی جاتی ہی تو اوردہ مین کا سارا خون بھی
بہ جاتا ہی اور اسکے عکس سے یعنی جب کسی ورید کو کاٹ ڈالتے ہین تو شریان مین کا بھی سارا
خون بہ جاتا ہی اور صفرے[3] کی گرمی کی زیادتی کلیجہ کی گرمی کے سبب سے نہین ہی بلکہ اپنے مادہ
کی گرمی کے سبب سے ہی اور وہی مادہ لطیف اور گرم ہی اور لطیف گرم مادہ اپنی لطافت کے
سبب سے انفعال مین اور استحالہ مین کثیف سے بڑھکر ہوتا ہی اور اُس گرمی کے سبب سے اُسمین
گرمی کی تاثیر قوی ہوتی ہی اور میٹھا چکنا ہی اسلیے کہ اُس مادہ کی مٹھاس سے کلیجہ کا فعل اسمین
زیادہ اثر کرتا ہی اور چکنائی کے سبب سے بھڑک اُٹھتا ہی اور تیز و تند ہی اسلیے کہ وہی گرم
اور لطیف ہی پھر گوشت ہی اسلیے کہ گوشت خون سے پیدا ہوتا ہی اور گرمی مین کلیجہ سے کم ہونے
کا سبب یہ ہی کہ گوشت مین ٹھنڈے پٹھے کے ریشے سے ملے ہوتے ہین اور یہ سبب ہی کہ
گوشت ایسے خون سے پیدا ہوتا ہی جسمین سودے کا کوئی حصہ ملا ہوتا ہی اور یہ سبب ہی کہ کلیجہ
کیلوس کے پکانے کا اوزار ہی تو اسے گوشت سے زیادہ گرمی کی ضرورت ہی اور اعضا مین بڑی
ٹھنڈی ہڈی ہی اسلیے کہ ہڈی سخت ہوتی ہی اور سختی ٹھنڈی مٹی کے جزون کے زیادہ ہونے
کے سبب سے ہوا کرتی ہی اور اسلیے کہ ہڈی مین خون کم ہوتا ہی پھر کُری ہی اسلیے کہ کُری بھی سخت
ہوتی ہی اور خون کم ہوتا ہی اور کُری کا ٹھنڈک مین ہڈی سے کم ہونے کا سبب یہ ہی کہ کُری
ملائم ہوتی ہی اور اس پر علامہ فخر الدین رازی نے شک وارد کیا ہی اور اُس شک کی تقریر یہ ہی
کہ کُری کا نرم ہونا پانی کے اجزا کے بہت ہونے کے سبب سے ہی اور اسپر عرق کا کھینچنا دلالت
کرتا ہی اور پانی مٹی سے بڑھکر ٹھنڈا ہوتا ہی پھر کُری ہڈی سے بڑھکر ٹھنڈی ٹھہرتی ہی اسلیے کہ
کُری ملائم ہوتی ہی اور اسکا یون جواب دیا گیا ہی کہ کُری مین کی موجود مائیت نری پانی نہین
ہوتی ہی بلکہ پانی کے مشابہ خون سے ملی ہوئی مائیت ہوتی ہی اسلیے کہ کُری ہڈی سے
بڑھکر خون کی طبیعت کے قریب ہوتی ہی اسی سبب سے ہڈی کی طرح سے کُری کھوکھل ہونے کی
محتاج نہین ہوئی کہ اُس کھوکھل مین غذا ٹھہری رہے کہ اُس مدت مین اُسکے

فوائد

۱ اور وردہ ورید کی جمع ہی [illegible]

[illegible]

فہ اُسکے مادہ کے سبب سے ہی اور کلیجہ مین پیدا ہونے سے اور اُسکی گرمی کے سبب سے نہین ہی اور صفرے کا مادہ لطیف گرم میٹھی چکنی تند اور تیز غذائین ہین ۱۲

جوہر کے مشابہ مستحیل ہوکر ہو جائے پھر رودے ہین اسلیے کہ یہ ہڈی مین سے اوگے
ہین جیسا کہ تشریح والے کہتے ہین اور اسلیے کہ انمین سختی ہوتی ہو اور خون کم ہوتا ہو اور
گرمی سے انکے کم ہونے کا سبب یہ ہو کہ یہ اُس سے ملائم ہوتے ہین اور انمین خون
اُسکی نسبت مین زیادہ ہوتا ہو پھر پٹھے ہین اسلیے کہ یہ سخت ہین اور خون کم رکھتے ہین
اور رودون سے پٹھون کے کم ٹھنڈے ہونے کا سبب یہ ہو کہ یہ اُنسے ملائم ہوتے ہین
اور اسلیے کہ پٹھے حرام مغز سے اوگتے ہین اور حرام مغز دل اور کلیجہ سے قریب ہونے
کے سبب سے گرمی حاصل کرتا ہو یا دماغ سے اوگتے ہین اور دماغ دل سے روح کے بلند
ہونے کی وجہ سے بہت سی گرمی کو حاصل کرتا ہو پھر حرام مغز ہو اسلیے کہ اسمین رگون اور
شریانون کے کم ہونے سے خون کم ہوتا ہو اور اسلیے کہ حرام مغز دماغ سے اُگتا ہو اور دماغ
ٹھنڈا ہو اور اسلیے کہ اسے فقرے یعنی گدّیان گھیرے رہتے ہین اور یہ ٹھنڈی ہوتی ہین اور اسلیے
کہ اسے اُمّ دماغ گھیرے ہوتی ہو اور ام دماغ وہ جھلی ہو کہ پٹھے اور رباط یعنی رودون سے
ملکر بنی ہو اور یہ دونون چیز ٹھنڈے ہین اور پٹھے سے حرام مغز کے کم ٹھنڈے ہونے کا
سبب یہ ہو کہ حرام مغز دل اور کلیجہ کے قریب ہوتا ہو یعنے اس قربت سے ان دونون سے
گرمی کو حاصل کرلیتا ہو پھر دماغ ہو اسلیے کہ یہی دماغ حیوانی روح کی تعدیل کرتا ہو یہانتک
کہ روح نفسانی فعل کے صادر کرنے کی صالح ہوجاتی ہو اسلیے کہ اگر حیوانی روح کی تعدیل
نہ کرتا تو دماغی فعل پریشان ہوجاتے اور دماغ سے حیوانی روح کی تعدیل پوری جبھی ہوگی
جب دماغ تر ٹھنڈا ہوگا کیونکہ حیوانی روح نہایت گرم ہوتی ہو اور رطوبت کم رکھتی ہو اور
اسلیے کہ اگر دماغ ٹھنڈا نہو تو ضرور پٹھے اور روح کی فکر مین کی اور تخلیل کی اور ذکر مین کی
حرکتون کی گرمیون کے پہونچنے سے جل اُٹھے اور اسلیے ٹھنڈا ہو کہ ام دماغ تامے جھلی
سے کہ جو اُسکو گھیرے ہوئے ہو اور ہڈیون سے ٹھنڈک کو حاصل کرتا ہو بعضے کہتے ہین کہ
دماغ سے ٹھنڈک چھونے کے وقت محسوس ہوتی ہو اور یہان دماغ سے بھیجے کا گودا مراد
ہو اسلیے کہ کبھی دماغ کا اطلاق کیا جاتا ہو اور اُس سے کھوپری کے اندر کی چیزون کو مراد
لیا کرتے ہین اور دماغ سے بھیجے کا گودا مصنف کی مراد ہونے پہ یہ دلیل ہو کہ مصنف
آگے دماغ کو تر اعضا مین شمار کرتا ہو وہ دماغ سے گودا ہی مراد لیتا ہو اور گودے
کے سوا اور چیزین گو ٹھنڈی ہین مگر تر نہین ہین اور اسلیے کہ مصنف نے ان اعضا

مین سے ہر ایک کو جدا جدا بیان کیا ہی اور اسمین کلام ہی اسلیے کہ بھیجے کا گودا رطوبتون مین سے ہی اعضا مین سے نہین ہی اور مصنف نے قانون کی شرح مین دماغ کی تشریح مین صاف صاف کہدیا ہی کہ دماغ بھی اعضا مین سے ہی اور اگر مصنف اعضا کے عوض بدن مین کی چیزین کہتے کہ جسطرح سے شیخ نے کہا ہی تو مصنف پر کوئی اعتراض وارد ہوتا اور حرام مغز سے بھیجے کے گودے کے کم ٹھنڈا ہونے کا سبب یہ ہی کہ اس گودے کی طرف حیوانی روح بہت اور ہمیشہ پہونچا کرتی ہی اور سب اعضا مین رواز بڑھ کر تر ہی اسلیے کہ رواز خون کی تری کے جزون سے پیدا ہوتی ہی اور ہوائیت اس پر غالب ہوتی ہی اور اسلیے کہ اسکا جوہر یعنے جرم ملائم ہوتا ہی اور جرم جبھی ملائم ہوتا ہی جب رطوبت زیادہ ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہی رواز گوشت کے قریب رہتی ہی اُس سے تری کو حاصل کرتی رہتی ہی پھر چربی تر ہی اسلیے کہ یہ بھی خون مین کے تر جزون سے پیدا ہوتی ہی اور اس پر ہوائیت غالب ہوتی ہی اور اسلیے کہ اسکا جرم ملائم ہوتا ہی اور رواز سے چربی کے تھوڑے اتر ہونے کا سبب یہ ہی کہ چربی گوشت کے پاس نہین ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ رواز سے سخت ہوتی ہی پھر ڈھلڈھلا گوشت تر ہوتا ہی مثل دونون چھاتیون کے اور دونون خصیون کے اسلیے کہ ڈھلڈھلے گوشت پر بلغمی اجزا غالب ہوا کرتے ہین اور اس بات پر ڈھلڈھلے گوشت کا ملائم اور سفید ہونا دلالت کرتا ہی اور چربی سے ڈھلڈھلے گوشت کا تری مین کم ہونے کا سبب یہ ہی کہ یہ چربی سے زیادہ سخت ہوتا ہی اور اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی گرمی ہوتی ہی کہ وہ خون کی رطوبت کو تحلیل کرکے جما دیتی ہی اور اسلیے کہ ڈھلڈھلا گوشت آگ سے چربی کی طرح پر نہین پگھلتا ہی پھر دماغ تر ہی اسلیے کہ یہی دماغ نفسانی روح کو اپنی تری سے مدد دیتا ہی تاکہ روح حدت نہ پکڑ جائے پھر فکر کرنے کی صالح نہ رہے اور اسلیے کہ یہی دماغ پٹھون کو اپنی تری سے مدد دیتا ہی پھر پٹھے بہت حرکتون کے سبب سے سوکھنے نہین پاتے ہین اور تشنج نہین ہوتے ہین یعنے کھنچتے نہین ہین اور اسلیے کہ دماغ کا جرم ملائم ہوتا ہی اور اسلیے کہ دماغ بلغمی خون سے غذا لیتا ہی اور ڈھلڈھلے گوشت سے دماغ کا تری مین کم ہونے کا سبب یہ ہی کہ فکر یہ وغیرہ حرکتون کے بہت ہونے سے اور افراط سے حیوانی روح کے اُسکی طرف آنے سے رطوبتون کی

تحلیل دماغ کو بہت عارض ہوا کرتی ہی پھر حرام مغز تیرہوین اسلیے کہ اسکا جرم ملائم ہی اور دماغ سے
رطوبت مین کم ہونے کا سبب یہ ہی کہ حرام مغز دماغ سے زیادہ سخت ہوتا ہی اور شیخ بو علی سینا نے
ڈھلڈھلے گوشت کو رطوبت مین دماغ کے بعد اور حرام مغز کے بعد لیا ہی اور یہی حق ہی اسلیے کہ ڈھلڈلا
گوشت اِن دونون سے سخت ہوتا ہی اور سارے اعضا مین بال زیادہ خشک ہین اسلیے کہ یہی بال ایسے
دخانی بخار سے پیدا ہوتے ہین جنمین سے پانی کے اجزا تحلیل ہو کر اسقدر باقی رہجاتے ہین جس سے
مٹی کے جزز کے رہتے ہین اور باقی جم جاتے ہین اور مصنف نے صاحب کامل الصناعہ کی تقلید مین
بالون کو اعضا مین شمار کر لیا ہی کیونکہ صاحب کامل الصناعہ نے بالون کو بدن کے اجزا مین ملے ہوے
اعضا مین شمار کیا ہی اس اعتبار سے کہ بالون سے بدن کو کمال حاصل ہوا کرتا ہی پھر ہڈی خشک
اسلیے کہ ہڈی سارے عضوون سے بڑھکر سخت ہوتی ہی اور سختی خشکی کے لوازم مین سے ہی اور
بالون سے ہڈی کے کم خشک ہونے کی کئی وجہین ہین کہ جنھین شیخ بو علی سینا نے بیان کیا ہی اور
ان وجہون مین کی ایک وجہ یہ ہی کہ ہڈی کا مادہ کہ وہی خون ہی بالون کے مادہ سے کہ دخانی بخار
ہین بڑھکر تر ہوتا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ہڈی گوشت مین گڑی ہوتی ہی پھر اُس سے رطوبت کو
پیتی رہتی ہی اور اُس سے غذا لیتی ہی اور بال رطوبت سے جدا ہوتے ہین اور تیسری وجہ یہ ہی کہ ہڈی
کو بہت سے جانور کھاتے ہین اور غذا تر ہی جسم سے ہوتی ہی تاکہ کھانے والے کی شکل کا قبول
کر لینا اسے سہل ہو اور بالون کو کوئی جانور نہین کھاتا ہی مگر نادر طور سے اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ اگر
ہم ہڈیون اور بالون مین سے برابر کی دو مقدارین لین اور قرع و انبیق مین اُسکی تقطیر کرین تو ضرور
ہڈی مین سے پانی اور چکنائی بالون سے بڑھکر نکلے گی اور ہڈی کا ثفل بالون کے ثفل سے کم
رہیگا پھر کری خشک ہی اسلیے کہ کری سخت ہوتی ہی اور خون کم رکھتی ہی اور ہڈی سے کری کے کم
خشک ہونے کا سبب یہ ہی کہ کری ملائم ہوتی ہی پھر ودے خشک ہین اسلیے کہ انمین بھی سختی ہوتی ہی
اور کری سے رودون کے کم خشک ہونے کا سبب یہ ہی کہ یہ کری سے ملائم ہوتے ہین پھر پٹھے خشک
ہین اسلیے کہ پٹھے مین بھی خشکی ہوتی ہی اور رودے سے پٹھے کے کم خشک ہونے کا سبب یہ ہی کہ پٹھا
اس سے بڑھکر ملائم ہوتا ہی خصوصاً حس کے پٹھے کیونکہ یہ پٹھے تری اور خشکی مین اعتدال کے
قریب ہین اور سردی گرمی مین بھی اعتدال سے دور نہین ہین تاکہ اُسکا حکم ملموس کی مقدارون
مین صحیح رہے اور حرکت کے پٹھے حس کے پٹھون سے ٹھنڈے اور خشک ہوتے ہین تاکہ سخت ہون

اور اعضا کے حرکت دینے پر قدرت رکھین اور تیسرے طبیعیہ امر ون مین سے خلط ہین اور وہی

چار ہین اور خلطون کے چار ہونے پر کئی وجہین دلالت کرتی ہین اوران وجہون سے استقراء
ہی اور یہی بڑھکر صحیح ہی اسلیئے کہ ہم بدن مین سے نکلے ہوئے خون مین کچھ ملا ہوا مثل کف
کے پاتے ہین اور وہی صفرا ہی اور کچھ تل چھٹ کیطرح کا ملا ہوا پاتے ہین اور وہی سودا ہی
اور کچھ انڈے کی سفیدی کیطرح کا ملا ہوا پاتے ہین اور وہی بلغم ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ اعضا
قوام مین اور مزاج مین مختلف ہین پس بعضے اعضا مثل ہڈی کے ٹھنڈے خشک ہین اور
بعضے اعضا مثل دماغ کے ٹھنڈے اور تر ہین اور بعضے دل کیطرح گرم خشک ہین اور بعضے
مثل کلیجہ کے گرم تر ہین اور بعضے سخت ہین اور بعضے ملائم ہین اور تنہا خون ان سب کی
غذا پڑنے کی صلاحیت نہین رکھتا ہی اسلیے کہ غذا کو غذا لینے والے کے مشابہ ہونا ضرور
ہو پھر ہر ایک عضو کے مزاج اور قوام کے مناسب چیز کا خون مین ملا ہونا واجب ہی
پس کوئی خلط گرم تر ہوگا اور کوئی گرم خشک ہوگا اور کوئی ٹھنڈا تر اور کوئی ٹھنڈا خشک
ہوگا اور ابن ابو صادق کہتے ہین کہ خلط اسلیے چار ہوگئی ہین کہ غذائین چار اسطقس سے
مرکب ہین پس بعضی غذاون پر انھین اسطقس مین سے ایک ایک قوت کے غالب ہونے
کے موافق ایک ایک خلط پایا جاتا ہی اور اسلیے یہ اسطقس چار ہین پس خلطون کا بھی
چار ہونا واجب ہی اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ عنصرون کا غلبہ کبھی ایک کیفیت مین
ہوتا ہی اور کبھی دو کیفیتون مین ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہی پس لازم آتا ہی کہ خلط نو ہون
چار ایک کیفیت کے غلبہ کے موافق اور چار دو کیفیتون کے غلبہ کے موافق اور ایک
اعتدال کے موافق اور مستدل کے کلام مین قوت سے نوعیہ صورت مراد نہین ہی اسلیے کہ
نوعیہ صورت مین مرکب کا مکان غالب جز کا مکان ہوتا ہی اور کہا جا سکتا ہی کہ قوت سے نوعیہ
صورت ہی مراد ہی مگر غلبہ سے یہ مراد نہین ہی کہ غلبہ ایسی حد پر پہونچے کہ مرکب اُسکے مکان
کی طرف میل کرے بلکہ غلبہ غالب کی نسبت سے ہی اور سب خلطون مین افضل خون ہے
اسلیے کہ خون ہی بدن کی غذا مین عمدہ ہی یعنے یہی خون بدن سے جسقدر کم ہوگیا ہی اُسکا
بدلا پڑتا ہی یا نقصان کے موافق جیسا کہ وقوف کے سن مین ہوتا ہی یا نقصان سے زیادہ
جیسا کہ نمو کے سن مین ہوتا ہی یا نقصان سے کم جیسا کہ ذبول یعنے گھٹنے کے سن مین
ہوتا ہی اور اسلیے خون افضل ہی کہ خون ہی بدن کو گرم کرتا ہی اور بدن سے سردی کے صدمہ
کو دفع کرتا ہی اور پیٹ مین کی چیزون کو گرم کرتا ہی پھر یہ چیزین قوتون کو فعلون مین مدد

دیتی ہین اور اسلیے کہ خون ظاہر جلد کے لیے خوبصورتی کا اور رونق کا افادہ کرتا ہی اور
اسلیے کہ روح کئی لطیف چیزون سے اور بخارون سے پیدا ہوتی ہی اور اسلیے کہ خون حیات
کے مناسب ہی اور اسلیے کہ خون کا مزا کہ میٹھا ہی سب مزون سے بڑھکر لذیذ ہی اور اسلیے
کہ طبیعت مسہل کے عمل مین افراط کے وقت بخل کرتی ہی اور خون کو نکلنے سے بچاتی ہی مگر
خلطون کے بعد اسکی نوبت آنے دیتی ہی اور خون گرم تر ہی اور خون کے گرم تر ہونے پر گرم تر
غذاؤن سے خون کا پیدا ہونا دلالت کرتا ہی اور اسلیے کہ خون گرم تر زمانون مین مثل بہار کے
بہت پیدا ہوا کرتا ہی اور اسیطرح سے نمو کیطرح گرم تر سن مین بہت پیدا ہوتا ہی اور اسلیے کہ
خون گرم تر بیماریون کو پیدا کرتا ہی جیسے مطبقہ یعنی لازم بخار ہی اور یہی ٹھنڈی خشک چیزون
سے جاتا رہتا ہی اور خون کی تری اُسکی گرمی سے بڑھکر ہی اسلیے کہ خون سے بڑا مقصود غذا
پڑنا ہی اور غذا پڑنا رطوبت ہی سے ہوتا ہی اور گرمی سے نہین ہوتا ہی اور خون کا فائدہ بدن
کو غذا دینا ہی اس فائدہ کو مصنف نے ذکر سے اسلیے مخصوص کیا ہی اور روح کے پیدا کرنے
کے فائدہ کو عظیم ہونے پر بھی ذکر نہین کیا اسلیے کہ اسمین خلاف ہی اور طبیعی خون مین
اعدہی وہ خون ہی جو کلیجہ مین پیدا ہوتا ہی اور اسکے ہونے سے بدن کو انتفاع ہوتا ہی اور
اسی طرح خلطون مین سے ہر طبیعی خلط ہی سرخ ہی اسلیے کہ کلیجہ سرخ ہوتا ہی اور کلیجہ ہی
سے خون پیدا اسطرح ہوتا ہی کہ وہ اُسے اپنے مشابہ بنا لیتا ہی تاکہ اُس سے غذا نے پھر
جبکہ اسکا رنگ کیلوسی سفیدی کے بدلنے کے بعد سرخ ہو جاتا ہی تو یہ سرخی کلیجہ کی مشابہت
کیطرف مستحیل ہوکر آجانے پر دلالت کرتی ہی پھر جبکہ استحالہ سے اُسکے مشابہ ہو جاتا ہی تو اعضا
کے جوہرون کیطرف مستحیل ہو جانے کی صلاحیت مین قریب ہو جاتا ہی جیسا کہ جب معدہ
کے جرم سے مشابہت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی تو اس استحالہ کے سبب سے کلیجہ کے جرم
کی مشابہت کی طرف مستحیل ہونے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہی پھر اگر کہا جائے کہ اُس
تقریر پر سارے خلطون کے رنگ کا سرخ ہونا لازم آتا ہی اسلیے کہ سب خلط کلیجہ مین پیدا
ہوتے ہین اسلیے کہ سب خلطون کے مادے غذاؤن مین قوت سے موجود ہوتے ہین
خون کے مادہ سے ملے ہوتے ہین اور اسکا یون جواب دیا گیا ہی کہ یہ جبھی لازم آئیگا جب مادہ
کیطرف سے اس بات کا کوئی مانع نہوگا اور وہ مانع یہ ہی کہ صفرے مین اُسکی لازم
بہت گرمی کے سبب سے کہ اسکے مادہ کی لطافت سے اور گرمی سے ہی یہ مشابہت پورا نہین

ہوتی ہی پھر صفرے کا رنگ سُرخی سے زردی کیطرف میل کرآتا ہی اور سودے مین مٹی کے جز
بہت ہونے سے مٹی کی سیاہی پر میل کرتا ہی اور بلغم کلیجہ مین اپنے گاڑھے پن سے اور ٹھنڈک
اور رطوبت سے استحالہ کے کم ہونے سے اُسی رنگ پر رہ جاتا ہی جسے اسنے معدہ مین حاصل
کیا ہی اور یہی رنگ سفید ہی اسلئے کہ معدہ کے اندر وار کا رنگ سفید ہوتا ہی اُسکے لیے
بدبو نہین ہوتی ہی اسلیے کہ بدبو عفونت ہی سے ہوتی ہی اور عفونت ایک فاسدہ کیفیت
ہی جو تر جسم کو مقصود غایت کے مخالف مین اُسکی نوع کے باقی رہنے پر غریب گرمی کے
بدل دینے سے پیدا ہوتی ہی اور جسوقت کہ سڑی رطوبت بدن مین کی رطوبتون مین سے
ہوتی ہی تو اُسکے بعد نہ تو ہضم کو قبول کرتی ہی اور نہ نضج کو قبول کرتی ہی اور بدن اُس سے
منتفع نہین ہوتا ہی اور یہی عفونت یا تو خون کی ذات مین پیدا ہوتی ہی یا اُسمین کسی سڑی
چیز کے ملنے سے پیدا ہوتی ہی اور عفونت ہی کے حکم مین کھٹی بو بدبوؤن مین سے ہی اور ایسے
بدبو کا نہونا ٹھنڈک پر دلالت کرتا ہی اور فقط مثال کے طور پر مصنف نے بدبو کا ذکر کر دیا ہی
قوام معتدل ہوتا ہی پتلے اور گاڑھے ہونے مین قوام معتدل ہوتا ہی تاکہ گاڑھے اور بے
گاڑھے عضوون کی غذا پڑنے کا اور روحون کے پیدا کرنے کا صالح رہے میٹھا ہوتا ہی
حقیقت کی رو سے میٹھا ہوتا ہی کیونکہ کبھی میٹھے کا اطلاق مجاز کے طور پر بے مزہ پر
بھی ہوتا ہی جیسے سفید کا اطلاق شفاف پر ہوا کرتا ہی اور فقط اسلیے خون میٹھا قرار دیا گیا
ہی تاکہ اُسے اعضا جلد اور بہت جذب کر لیا کرین اسلیے کہ سب کے سب اعضا میٹھے ہین
مگر بعضے اعضا مثل حد سے زیادہ جوش دیے ہوئے شہد کے تلخی مارتے ہین اور بعضے
مثل کچی [illegible] کے بکٹھے ہوتے ہین اور بعض تربوز کی طرح پر بکٹھاہٹ مارتے ہین اور

غیر طبیعی خون وہ ہی جو رنگ مین اور بو مین اور قوام مین اور مزہ مین طبیعی خون کے
خلاف ہو یا انمین سے دو مین یا تین مین یا سب مین خلاف ہو اور جو خون کہ ان سب
صفتون مین سے بعضی صفتون مین طبیعی خون کے مخالف ہو اُسکی چودہ قسمین ہین وہ
غیر طبیعی خون اُسی صفت مین کہلاتا ہی اور جو خون کہ ان سب صفتون مین طبیعی خون
کے مخالف ہوتا ہی اُس خون کو مطلق غیر طبیعی خون کہتے ہین پھر خون کے

سلہ اسکا حاصل یہ ہی کہ اگر خون قوام صفرے کی طرح سے پتلا ہوتا تو گاڑھے عضوون کی مثل ہڈی کے غذا پڑنے کا
صالح نہ رہتا کیونکہ غذا، غذا کرنے والے کے مشابہ ہوا کرتی ہی اور اگر سودے کیطرح سے خون کا قوام گاڑھا ہوتا تو روحون

بعدہ فضیلت مین بلغم ہی اسلیے کہ بلغم بے پکا ہوا خون ہی اور یہ ٹھنڈا تر ہی بلغم کے ٹھنڈے تر ہونے
بہت سی دلیلین دلالت کرتی ہین کہ جیسے خون مین بیان ہو چکی ہین بلغم کا فائدہ یہ ہی کہ مستحیل ہو کر
خون ہو جاتا ہی کسی وقت مین اسلیے کہ بلغم خون ہی کہ کلیجہ مین پورے پکنے کی خواہش رکھتا ہی جبکہ
بدن غذا کو نہین پاتا ہی معدہ سے اور کلیجہ سے پہونچنے والی غذا جبکہ بدن نپائے اور طبیعت کو
غذا لینے کی احتیاج ہو پھر بلغم پر طبیعت اصلی گرمی سے متوجہ ہو جائیگی اور اُسکے نضج یعنی پختگی کو
پورا کر کے اُسے پورا پکا ہوا خون بنائیگی اور اعضا اُس سے غذا لینگے اور بلغم کے خون کی طرف
مستحیل ہو جانے کے سبب سے طبیعت نے بلغم کے لیے صفرے اور مرہ سودے کیطرح سے
پتے اور تلی کیطرح کا مفرغہ قرار نہین دیا بلکہ خون کے ساتھ اُسے رگون مین جاری کرتی ہی تاکہ
سب اعضا پر بٹا رہے یہانتک کہ جب کبھی اعضا کو غذا نہ ملے تو وہی بلغم اعضا کے پاس کی مہیا غذا
رہے اور عضوون کو تر رکھتا ہی پھر عضوون کو حرکت خشک نکر سکے اسلیے کہ حرکت گرمی کو پیدا کرتی ہی
اور گرمی رطوبت کو تحلیل کیا کرتی ہی اور فنا کر دیتی ہی اور پھر اعضا خشک ہو جاتے ہین اور بلغم اپنی
رطوبت سے اعضا کو بھگوتا ہی اور حرکت سے انتہا کی کمزور کرنے والی خشکی سے اعضا کی حفاظت
کرتا ہی اور یہ کہ جوڑون مین چکنی رطوبت کو پیدا کر دیتا ہی کہ وہ اُنھین تر رکھتی ہی اور اُنکی حرکتون کو
آسان کر دیتی ہی کیونکہ اگر وہ رطوبت نہوتی تو حرکت کی کثرت سے وہ تر جوڑ ضرور سوکھ جاتے اور
جوڑون مین کے رودے اور وتر سوکھ جاتے اور عضو حرکتون سے عاجز آجاتے اور دماغ کے
مثل کی غذا مین داخل ہوتا ہی اعضا مین سے بلغمی مزاجون کی غذا مین اسطرح سے داخل ہوتا ہی کہ
غذا پڑنے والے خون کے ساتھ ملا ہوتا ہی اسلیے کہ غذا کو غذا لینے والے کے مشابہ ہونا واجب ہی باوجود
اسکے کہ خون خود ہر عضو کے مزاج کیطرف سہل مین مستحیل ہو جاتا ہی اور ابو سہل مسیحی نے بلغم کے
لیے ایک فائدہ اور ذکر کیا ہی اور وہی فائدہ یہ ہی کہ یہی بلغم خون کے خلط کو لزوجت کا اور اعضا
سے ملے رہنے کا فائدہ دیتا ہی اور طبیعی بلغم وہ ہی جو خون کیطرف مستحیل ہو جانے کے قریب ہو اس
قول سے کھٹے اور بے مزہ بلغم سے احتراز ہوتا ہی اسلیے کہ ان دونون قسمون کے بلغمون کا استحالہ گو
خون کیطرف ممکن ہو سکتا ہی مگر یہ دونون استحالہ مین بعید ہین گو کہ یہی دونون اس بعد مین بھی
اختلاف رکھتے ہین کیونکہ بے مزہ بلغم کھٹے بلغم سے زیادہ استحالہ مین قریب ہی اور طبیعی بلغم فقط
اسیطرح کا اسلیے ہوتا ہی کہ بلغم کم پکا ہوا خون ہو جاتا ہی پھر جو بلغم مین سے اس کمی مین کم ہی وہی طبیعی بلغم
ہونے مین اولی ہی اور ان فائدون کے دینے کا صالح ہی اور اسیطرح کا حکم باقی خلطون مین بھی ہی کہ

پھر انمین سے جو خلط جب اپنی طبیعیہ صفتون سے متصف ہوگا وہی ان فائدون کے دینے کا صالح
ٹھہریگا اور غیر طبیعی بلغم اور یہ بلغم وہ ہی جو خون کیطرف مستحیل ہونے مین مجبہ رکھتا ہی یا اُسکا استحالہ خون
کیطرف ناممکن ہی خواہ ایسے بلغم کی پیدائش کلیجہ مین اُسکے اعتدال سے خارج ہو جانے کے سبب
سے ہوئی ہو یا کہین اور ہوئی ہو یا تو مزہ کی جہت سے ہی کیونکہ جب بلغم بے مزہ کیطرح پر مزانہ رکھتا ہوگا
یا مذکورہ مزون مین سے اُسکے لیے کوئی مزہ ہوگا تو خون کیطرف کے استحالہ سے دور ہو جائیگا اور
اسکی صلاحیت نہ رکھیگا مثل نمکین کے اور نمکین بلغم کے پیدا ہونے کا سبب دو چیزین ہین
اور ان دونون مین سے ایک یہ ہی کہ پتلے بلغم مین مزہ صفراء کہ جلکر کڑوا ہو گیا ہی معتدل طور کے
ملنے سے ملجائے پس یہی اُسے نمکین کر دیتا ہی جسطرح پر کہ وہ بے مزہ پانی نمکین ہو جاتا ہی جو
جلے ہوئے کڑوے مزہ کی زمین پر ہوکر بہتا ہی اسلیے کہ یہ پانی ایسی زمین پر گذرنے کے وقت اور
اعتدال کے طور سے اُس مٹی کے ملنے سے اُس سے نمکینی حاصل کر لیتا ہی اور اگر بہت آمیزش ہو جائیگی
تو اسمین بھی کڑواہٹ آجائیگی اور نمکینی کے سبب والی دونون چیزون مین کی دوسری چیز یہ ہی کہ
بے مزہ بلغم مین قوی آگ سی جلتی گرمی انتہا کا اثر کرے کیونکہ یہ گرمی اُسے پکانے کی نہین اسلیے
کہ آگ سے جلتی ہی بلکہ اسمین ایک طرحکی تیزی اور حدت اور جلا ہندا در برٹرا ہندہ پیدا کر دیگی پھر
یہ بلغم نمکین یعنے کھاری ہو جائیگا اسلیے کہ پورے پکنے سے چھوٹے ہوئے مادے آگ سی جلتی
حرارت کی تاثیر سے قوی کھاری ہو جاتے ہین اور اس امر پر تیسری ہضم یعنے رگون مین کے ہضم
کے بچے ہوئے فضلون کا حال مثل مثانہ کے اعضا مین پیشاب سے ملکر دلالت کرتا ہی اسلیے
کہ ان فضلون مین غذا پڑنے کی صلاحیت کے نہ پائے جانے سے نہ تو طبیعت تعرض کرتی ہی
اور نہ اصلی حرارت انمین تصرف کرتی ہی پس ان پر ناریت غالب ہو جاتی ہی اور انہین لذع اور
عفونت اور ایک طرحکا احتراق پیدا کر کے انھین کھاری کر دیتی ہی اور اسی طرحکا حال پسینون
کے بھی فضلون کا ہی مگر ان فضلون مین پہلے فضلون کی نسبت سے نضج بہت ہوتی ہی نمکین بلغم
گرمی اور خشکی کی طرف میلان رکھتا ہی اسلیے کہ اس بلغم کی پیدائش یا تو پتلے بلغم مین جلے صفرے
کے ملجانے سے ہی یا بے مزہ بلغم کے آگ کی طرح سے گرم ہو جانے سے اور ایک طرح کا لذع
اور عفونت عارض ہو جانے سے ہی اور جبکہ اسطرح کا حال ہی تو ایسے بلغم پر گرم خشک ہونے
کا حکم کر دینا لائق ہی اور اس حکم مین اور مطلق بلغم کے ٹھنڈے اور تر ہونے کے حکم مین کچھ
تناقض نہین ہی اسلیے کہ ٹھنڈے تر ہونے کا حکم بسبب بلغم پر فقط اُسکی طبیعت کی نظر سے ہی اور کسی

عارض کا عارض ہو جانا اسکے منافی ہنو گا جسطرح یہ کہ پانی کے ٹھنڈے ہونے کو گرم ہونے کا
عارض ہو جانا منافی نہین ہوتا ہی اور جواب مین یہ بھی کہا گیا ہی کہ بلغم پر ٹھنڈے اور تر ہونے کا
حکم فقط خون اور صفرے کی نسبت سے ہی اور بلغم کی قسمین مختلف ہین ہو سکتا ہی کہ بعضے قسمون پر
بعضے قسمون کی نسبت سے گرم ہونے کا حکم کر دیا ہو بس اس جواب پر لازم آتا ہی کہ بلغم کی ساری
قسمین ان دونون خلطون[لہ] کی نسبت مین سرد اور تر ہون اور مثل کھٹے بلغم کے اور اس بلغم کا سبب بھی
دو چیزین ہین ایک تو یہ ہی کہ کوئی غریب یعنے غیر طبیعی کھٹی چیز بلغم مین ملجائے اور وہی سوداء ہی
اور دوسری چیز یہ ہی کہ بلغم کی ذات مین کوئی نیا امر پیدا ہو جائے اور یہی وہ بلغم ہی جو اپنی
ذات مین کے ایسے امر کے سبب سے کھٹا ہوتا ہی کہ وہ اس سے خالی نہین ہی کہ یا میٹھا ہی
اور یا بے مزہ ہی اور میٹھا اسکا سبب یا غریب گرمی ہی کہ اصلی گرمی سے زیادہ قوی ہی کہ اسنے
جوش کو واجب کر دیا ہی کہ جس سے اصلی گرمی تحلیل ہو جاتی ہی پھر اسپر ٹھنڈک غالب ہو جاتی ہی
اور کھٹا ہو جاتا ہی جیسے نچوڑے عرق سخت گرمیون مین کھٹے ہو جاتے ہین اور ٹھنڈک
اصلی گرمی پر غالب آجاتی ہی پھر گرمی اس سے شکست کھا جاتی ہی اور بجھ جاتی ہی اور اسوقت
مین کھٹاس پیدا ہوتی ہی جسطرح کہ نچوڑے شیرون مین سخت جاڑون مین پیدا ہوتی ہی اور
بے مزہ کے کھٹے ہو جانے کا سبب یہ ہی کہ اسمین اصلی کمزور گرمی اثر کرتی ہی اور اسکے پکانے پر
غالب نہین آتی ہی اور متخلخل اسے کر دیتی ہی اور خارجی ٹھنڈک کے قبول کرنے کو اسے پیش
کرتی ہی بس وہ کھٹا ہو جاتا ہی مثل بے مزہ پھلون کے کہ جب انھین کمزور گرمی پکانے کی
کوتاہی سے پکاتی ہی اور خشکی اور ٹھنڈک کیطرف یہ میلان رکھتا ہی ٹھنڈک بلغم کی سب قسمون مین تو
ظاہر ہی لیکن پہلی قسم مین کی خشکی کا سبب بھی ظاہر ہی اور باقی قسمون مین ٹھنڈک کے سبب سے
تری کے جم جانے کے سبب سے ہی اور مٹی کی طرف مستحیل ہو جانے سے اصلی گرمی کے پکانے کے
اثر کو دشواری سے قبول کرنے سے ہی اور مثل مسیخ کے ہی اور یہ وہی بے مزہ بلغم ہی کہ جسکے لیے کوئی
مزا نہین ہی اور اسکا سبب ابتدا مین اگر تیلا بلغم ٹھنڈا ہو پھر نہ سڑے یہانتک کہ اسکا مزا نہ بدلے
اور اسمین مزے کی تغیر دینے والی کوئی چیز نہ ملے بلکہ بند باقی رہے یہانتک کہ دیر بند رہنے سے
اسکے لطیف اجزا تحلیل ہو جائینگے اور گاڑھے باقی رہجائینگے اور ٹھنڈک مین کثافت کے سبب سے
بڑھ جائیگا اور یہی نرا ٹھنڈا اور بہت کچا ہی اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ مسیخ یعنے بے مزہ
غیر طبیعی بلغم کی قسمون مین مزہ کی جہت سے شمار کیا گیا ہی اور حال یہ ہی کہ اسکے لیے کوئی مزہ ہی

فائدہ
لہ یعنی خون اور صفرے کے خلطون کی نسبت ۱۲ ع

نہین ہی اور اس اعتراض کا یون جواب دیا گیا ہی کہ طبیعی بلغم سے خارج یہ مزے کا نہونا بھی صادق
آتا ہی اسلئے ساتھ مزے کا اطلاق کبھی اُس چیز پر کہ جسکا حکم قوت ذائقہ سے ہوتا ہی خواہ یہ حکم کسی
ذوق والی کیفیت کے پائے جانے سے ہو جیسے آٹھون مزے ہین یا کسی کیفیت کے نہونے
سے ہو اور مثل پھیکے کے ہی اور اسکے سبب بہی دو امر ہین ایک ان دونون مین پھیکے سودے کا
کہ وہی کچا ہوتا ہی ملجاتا ہی اور دوسرا ان دونون مین سے ایسی سخت سردی کا اُسپر غالب آجانا ہی
جو اُسکی تری کو جما دیتی ہی پھر وہ اسی سبب سے مٹی کی طرف مستحیل ہوتا ہی اور یہ بلغم شروع کے
نکلے ہوئے پھلون کی طرح سے کہ جسمین کمزور گرمی نے اثر نہین کیا کہ کھٹے ہوتے اور نہ خوب
گرمی نے اثر کیا ہی کہ پک کر میٹھے ہوتے پھیکا ہوتا ہی اور ٹھنڈک کی طرف یہ میلان رکھتا ہی
اسکا سبب مذکور ہو چکا ہی اور خشکی کیطرف میل کرتا ہی اسلیے کہ اسکی تری جمی ہوتی ہی اور اسکا اثر
قبول کرنا مشکل ہوتا ہی اور خشکی اور ٹھنڈک کیطرف اسکا میل کھٹے سے بڑھکر ہوتا ہی اور قوام کی
جہت سے اسلیے کہ اعتدال سے جب انتہا کا دور ہو جائیگا تو طبیعی خون ہو جانے کا صالح نہ رہیگا
مثل نہایت پتلے کے اسلیے کہ اسپر تری کے اجزاء غالب آجاتے ہین کیونکہ اسمین گرمی اثر نہین کرتی
ہی تاکہ اسکے لیے معتدل قوام پیدا ہو جائے اور مائی سے نامزد ہی اسلیے کہ یہ اپنے قوام کے
پتلے ہونے مین ما یعنے پانی سے مشابہت رکھتا ہی اور مثل نہایت گاڑھے کے ہی اس بلغم
کے گاڑھے ہونے کی وجہ یہ ہی کہ یہ عرصہ تک جوڑون مین اور سوراخون مین ٹھہرے رہنے سے
اور عضوون کی حرکتون کی کثرت سے لطیف تحلیل ہو کر مٹی کے گاڑھے جز باقی رہجاتے ہین اور بلغم
مین کبھی گاڑھا پن ٹھنڈک کے اور جمنے کے اُسپر غالب آجانے سے ہوتا ہی اور جصی سے نامزد ہی
اسلیے کہ اس بلغم کو گاڑھے پن اور سفیدی سے پانی مین گھلے چونے سے مشابہت ہوتی ہی اور
قوام کا مختلف اور یہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک انمین سے وہ قسم ہی جسمین اختلاف کچے پن سے اور
اُسکے بعضے جزون مین گرمی کے اثر نہ کرنے سے محسوس نہ ہوتا ہو اور خام سے نامزد ہی اسلیے کہ یہ اپنے
کچے پن پر باقی رہتا ہی پھر اگر کہا جائے کہ جب محسوس نہین ہوتا ہی تو اسپر قوام کے مختلف ہونے کا
کیونکر حکم کیا جائیگا اسکے جواب مین یون کہا گیا ہی کہ اسپر قوام کے مختلف ہونے کا حکم اس سبب سے
کیا جاتا ہی کہ اسکے بعضے جز صلاحیت رکھنے والے جسم مین ڈوب جاتے ہین اور بعضے نہین
ڈوبتے ہین اور دوسری قسم وہ ہی جسکے قوام کا اختلاف محسوس ہوتا ہو اور مخاطی سے نامزد ہی
اسلیے کہ اسے ناک کی رینٹ سے مشابہت ہوتی ہی کیونکہ ناک کے رینٹ کا قوام اکثر حالت مین

مختلف محسوس ہوا کرتا ہی اور جبکہ بلغم کی قسمین رنگ مین کہ وہی سفید ہی مشترک ہین اور قوام مین اور مزہ مین مختلف ہین تو مصنف نے اختلافی امرون کے اعتبار سے اُسکی تقسیم کی ہی اور جس امر مین کہ اشتراک ہی اُسکے اعتبار سے تقسیم نہین کی اسلیے کہ اس اعتبار سے تقسیم محال ہی اور بلغم اپنی ساری قسمون سے اسلیے سفید ہوتا ہی کہ بلغم ٹھنڈا تر ہی اور ٹھنڈک تر کو سفید کر دیتی ہی پھر اگر کہا جائے کہ کبھی بلغم کے رنگ مین کسی چیز کے ملنے سے تغیر ہو جاتا ہی اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ رنگ مین کا متغیر بلغم ملی چیز کی قسمون مین شمار کیا جاتا ہی اور بلغم کی قسمون مین شمار نہین ہوتا ہی اور اسیطرح صفرا اور مرہ صفرا صفرے کی قسمون مین شمار ہوتا ہی گو ان دونون مین بلغم بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ چیز اُسی کیطرف منسوب ہوتی ہی جو اُسپر غالب محسوس ہوتی ہی اور اسیطرح پر جبکہ بلغم کی قسمین بو کے نہونے مین مشترک ہین مگر متعفن بلغم مین سے اسلیے کہ بو اپنے وجود مین اُس چیز کی محتاج ہوا کرتی ہی کہ جو فاعل کے قائمقام ہوتی ہی اور وہی منجرہ گرمی ہی اور اُس چیز کی محتاج ہوتی ہی جو منفعل یعنے اثر قبول کرنیوالے کے قائمقام ہوتی ہی اور وہی لطیف جوہر تبخیر کے قابل ہی اور ٹھنڈک تبخیر کے نہونے کی اور کثافت کی اور جمنے کی موجب ہوتی ہی تو مصنف نے بلغم کو بو کے اعتبار سے تقسیم نہین کیا اور عفونت ایک ہی قسم سے مختص نہین تاکہ یہ متعفن قسم عفونت کے سبب سے غیر طبیعی اور ساری قسمون سے جدا ہو جائے بلکہ یہی عفونت سب مین مشترک ہی گو عفونت کے سبب سے طبیعی سے متعفن قسم جدا ہو جاتی ہی لیکن ہم اس مقام پر طبیعی اور غیر طبیعی مین امتیاز کرنے کے درپے نہین ہین بلکہ غیر طبیعی کی قسمون مین امتیاز کرنے کے درپے ہین پھر بلغم کے بعد فضیلت مین صفرا ہی اسلیے کہ اسنے فقط خشکی مین خون کی مخالفت کی ہی اور وہی صفرا گرم خشک ہی اسپر یہی خون مین کی بیان کی ہوئی دلیلون کیطرح سے استدلال کیجاتی ہی صفرے کا فائدہ

خون کا لطیف کرنا ہی یعنے اپنی حرارت اور گرمی کی قوت سے خون کا پتلا کر دینا ہی اور خون کا نفوذ کروا دینا ہی تنگ راہون مین خون پر اس نفوذ کے سہل کر دینے سے اُسے اپنی حدت سے پتلا کر دیتا ہی اسلیے کہ خون اپنی ذات مین گاڑھا ہی تنگ راہون مین اُسے نفوذ کرنا دشوار ہی اور خون کا گاڑھا پن بلغم اور سودے کے ملنے سے اور زیادہ ہو جاتا ہی بس کچھ صفرون مین اُسنے ملنے کی اُس سے احتیاج پڑی تاکہ اُسکا قوام پتلا ہو جائے اور اسے لطیف کر دے بس تنگ راہون مین نفوذ کر جائے پھر صفرے مین سے کچھ لینے سے نکلجائے اور کچھ صفرے مین سے اُس تری کے ساتھ ہو لے جو خون کو بعضے عضوون مین نفوذ کروا کے گردون کیطرف پھر کر آتی ہی اور مثل پھیپھڑے کے عضوون کی غذا مین داخل ہوتا ہی اسلیے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر مین زیادہ گرم ہی اور اُسکی طبیعت کلیجہ سے مستفاد ہی اور کلیجہ سے زیادہ خشک ہی لیکن پھیپھڑے

کا حال یہ ہی کہ اسمین رطوبت کے فضلے اُٹھے انجرون سے اور نزلون کے گرنے سے بہت جمع رہتے ہین
بس یہ کلیجہ سے بڑھکر غیر طبیعی رطوبت سے بھیگا رہتا ہی اور یہ اپنے اصلی مزاج مین کلیجہ سے گرم اور خشک
ہی اور ماسکے لیے بہت سی نظیرین ہین جیسے بچہ دان ہی کہ وہ اصلی جوہر مین ٹھنڈا خشک ہی کیونکہ وہ پٹھے
سے بنا ہوا ہی اور وہ اور شرائین رگون کی کثرت سے گرم تر ہی اور یہی معدہ کا حال ہی بس اسی لیے
واجب ہی کہ اسکی غذا اُسکے مشابہ اُسکے اصلی مزاج مین ہو اور وہی غذا زیادہ گرم خون ہی کہ اسمین اکثر صفرے
سے ملا ہو اور غیر طبیعی رطوبت سے اسلیے تر رہتا ہی کہ اُسکا پھیلنا اور سمٹنا کہ جسکی سانس کے لینے
مین ضرورت ہوتی ہی سہل رہے اسلیے کہ یہ جبھی ہوگا جب اُسکا گوشت ڈھلڈھلا ہوگا اور یہ
ڈھلڈھلاپن جبھی ہوگا جب اسمین رطوبت بہت ہوگی بس اسی لیے پھیپھڑا اپنے جوہر مین مرے ہوے
بادل کیطرح کا پیدا کیا گیا ہی کہ اُسے رطوبت کا چوس لینا سہل رہے پھر نہ تو ہمیشہ کی حرکت سے اور
نہ دل کی گرمی سے اور نہ دل کیطرف کی نکلی ہوا سے اور نہ روح مین سے جلے ہوئے جزون کی گرمی سے
سوکھے اور صفرے مین سے کچھ آنتون پر گرتا ہی کہ انمین سے ثفل کو جدا نہین لگا ہوا ہی اور لزج بلغم کو دھو
ڈالے جو معدہ مین پیدا ہوا ہی اور آنتون مین اپنے گزرنے کے وقت لپٹ گیا ہی اور اسکا آنتون مین
ثفل کے ساتھ ٹھہر رہنا چپچپاہٹ کے سبب سے ہی اسلیے کہ انھین دونون کا رک رہنا اور جمع ہو جانا
قولنج کا موجب ہوتا ہی کیونکہ آنتون کو مسدود کر دیتا ہی بس ان دونون کے دور کرنے کی اور دفع کرنے کی
آنتون سے ضرورت لاحق ہوئی اور یہ امر ایسی چیز سے ممکن ہوتا ہی جو تیز خراش کرنے والی بہت جلاء
دینے والی ہو اور یہی صفرا ہی بس اسی لیے صفرے مین سے کوئی حصہ روز روز آنتون پر گرا کرتا اور
یہ بھی ہی کہ کلیجہ پتلے کیلوس کو معدے سے اور آنتون سے بوندھ بوندھ کرکے ماساریقا کیطرف کھینچتا ہی
اور ماساریقا نامے رگین نہایت باریک ہین پھر ضرور ہی کہ ثفل ان دونون راستون سے یعنی
بوندھ بوندھ ٹپکنے سے اور رگون کی باریکی سے آنتون مین رکتا رہے یہانتک کہ سارا پتلا کیلوس کلیجہ
کیطرف کھنچ جائے اور اسمین اسکی پختگی بھی پورے طور پر ہو جائے پھر اس سبب سے سوکھ جائے
اور آنتون سے لپٹ رہے اور یہ کیفیت مین بدتر اور بُرا ہی اسکا مس آنتون کے لیے مضر ہی پھر اسلیے
واجب ہوا کہ آنتون کی سطح پر ایسی چیز اُڑھائی جائے جو اُنھین اس ضرر سے اور فساد سے چھپائے رہے
اور یہی وہ رطوبت ہی جو اُنپر ملی ہوئی ہی اور اس رطوبت کا نام صہروج الامعا ہی اور یہی رطوبت آنتون کو
ایسے ثفل کی بدکیفیت کے حس کرنے سے مانع اور عائق ہوتی ہی اور اسی سبب سے اس ثقل کے دفع
کرنے سے غافل ہو جاتی ہی پھر ثقل دفع نہوگا اسلیے کہ دفع کا فعل طبیعیہ اور ارادیہ دو قوتون سے پورا ہوتا ہی

حاشیہ

۱ یعنی جو بلغم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور چپکا ہوا طبیعی بلغم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور جبکہ ثفل معدہ سے آنتون کیطرف جاتا ہی تو یہ بلغم بھی ثفل کے ساتھ آنتون مین جا کر ثفل سے لپٹ جاتا ہی

۲ یعنی بلغم بھی آنتون مین چپچپاہٹ کے سبب سے ثفل کو روکتا ہی پس ثفل اور یہی بلغم ساتھ ساتھ اکثر آنتون مین سدہ پیدا کرتا ہی اور قولنج حادث ہوتا ہی

پھر دا جب ہوا کہ صفرے تیز کے بہت تیز سے کوئی حصہ ان پر گرے کہ آنتون کو گھرچے اور پاخانہ کے
مقام کے عضلون کو گھرچے کہ ارادیہ قوت کو دفع کرنے کی حاجت سے آگاہی ہو جائے اور طبیعت بھی
اس کھرچنے سے اور حادث اذیت سے متنبہ ہو جائے اور طبیعی صفرے مین سے سرخ سرخی مین خالص
ہوتا ہے یعنے سرخی مین اسطرح سے ہوتا ہی کہ زردی مارتا ہی مثل شعر زعفران کے اور اسی سبب سے بعضون نے
صفرے کو زرد کہا ہی اسلیے کہ خالص سُرخ ہو بہو زعفرانی زرد ہی اور اسکا رنگ اسطرح کا اسکی لطافت
کی زیادتی سے ہی اور خون والی گہری سُرخی سے زعفرانی زردی کیطرف اسکا منتقل ہونا اسطرح پر ہی
جیسے خون یا سُرخ شراب مین تھوڑا سا پانی ملا دیا جائے کیونکہ جب کوئی لطیف اور رقیق ہوتا ہی تو اُسمین
آنکھ کی بینائی بہت نفوذ کرتی ہی اور شفاف ہونے کے قریب ہوائی جوہر سے اپنی قربت رکھنے کے سبب سے
ہی اور اسلیے کہ کیلوس کا کف یعنے پھین ہی اور ہر ایک چیز کا کف اُس چیز کے لطیف سبک ایسے جز
ہوتے ہین کہ جنمین ہوائیہ جز ملے ہوتے ہین بس صفرنے کے لیے اسی سبب سے شفافی اور سفیدی
حادث ہوتی ہی کیونکہ شعاع اُسمین نفوذ کیے ہوتی ہی اور یہی امر خالص زردی کا موجب ہی کیونکہ سرخ جز
شفاف جزون کے ساتھ ملے ہوتے ہین سبک کیونکہ ناری اجزا اُسپر غالب ہوتے ہین اور ناریہ جزون
کی شان سے سبکی ہی اور ہوائیہ جزون کے ملنے سے تیز ہی کیونکہ اُسپر گرمی غالب ہوتی ہی اور اسپر یہ
بات دلالت کرتی ہی کہ جو شخص صفراوی قی کرتا ہی وہ اپنے معدہ مین اور اُسکے فم مین سوزش اور لذع
پاتا ہی اور جسے صفراوی دست آتا ہی وہ یہی بات اپنے پاخانہ کے مقام مین پاتا ہی اور غیر طبیعی اور
یہ وہ ہی کہ جس سے یہ بیان کیے ہوئے فائدے نہوتے ہون یا تو گاڑھے بلغم کے ملنے سے ہی
اور یہی محی ہی یہ محی نے اسلیے نامزد ہوا ہی کہ یہ رنگ مین اور قوام مین مح سے کہ وہی انڈے کی
زردی ہی مشابہت رکھتا ہی یا پتلے کے ملنے سے ہی اور یہی مرہ صفرا ہی یہ نام گو صفرے کی اکثر قسمون
پر لغت کی رو سے صادق آتا ہی اسلیے کہ مرہ چارون خلطون مین سے وہ ہی کہ جسکا مقام مرارہ یعنے
پتا ہو اور اُسکا مزا کڑوا ہو لیکن یہ قسم اس سبب سے دو وجہون سے نامزد ہوتی ہی ایک اُن وجہون مین کی
یہ ہی کہ جبکہ ہر ایک قسم اپنے سبب کے نام سے مختص ہوتی ہی تو یہ قسم عام کے نام سے مختص ہو گئی اور دوسری
وجہ یہ ہی کہ غیر طبیعی قسمون مین سے اس قسم کا وجود اکثر ہوتا ہی کیونکہ بلغم تپلا اور صفرا بہت ہوا کرتا ہی
اور اسکا اتفاق کے ساتھ معدہ سے بہت ہوتا ہی پس گمان کر لیا گیا کہ صفرا فقط اسی قسم کا ہوتا ہی پھر
اُسی کے نام سے مختص ہو گیا اور ان دونون قسمون کا رنگ زرد ہی کیونکہ صفرے کا طبیعی رنگ سرخ
ہوتا ہی اور بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہی اور جب سفیدی سرخی سے ملتی ہی تو زردی پیدا ہو جاتی ہی لیکن یہ دونون

پہ بیان فائدہ کا فائدہ خون کا لطیف کر دینا اور اُسکا نفوذ کروا دینا اور بعض عضوون کی غذا بن دا خل ہو جانا وغیرہ ہین ۱۲
مرۃ کا بیان ہو طبیعی ہو اور اسکے بعد خصلی والی
صفرے اول کی زردی کے سفیدون میں کبھی ہین کہ سفید کے ملنے سے پیدا ہوا اور وہ زردی ہے جو اسا ہوا ۱۲
نفیسی

قسمین قوام مین مخالف ہین یا جلے ہوئے سودے کے ملنے سے یا تو صفرے کی ذات سے پیدا سودے کے یون ملنے سے ہی کہ صفرے مین سے کچھ جلجائے پھر یہ جلا ہوا یے جلے ہوئے باقی صفرے مین یون ملجائے کہ جلے ہوئے کے لطیف جزے جلے جزون سے جدا نہو سکین یا اجسیر خارج سے وارد ہو جائین اور یہی محترقہ صفرا ہی اس نام کا اطلاق پہلی قسم پر حقیقت کی جہت سے ہی اور دوسری قسم پر مجاز کے روسے ہی کیونکہ یہ جلے ہوئے صفرے سے اُسکی صفتون مین مثل خشکی کے اور حدت کے قریب ہی اور ضرور ہی کہ یہ جلا ملا ہوا تھوڑا سا ہو کیونکہ اگر بہت سا ہوگا تو سودے کی قسمون مین شمار کیا جائیگا یا خود صفرے کے جلجانے سے اسطرح پر کچھ صفرے مین سے جلجائے یہانتک کچھ کالا پڑ جائے اور باقی مین ملجائے اور وہی باقی زرد ہی بس سبزی پیدا ہو جائیگی اور یہی کراثی ہی کراثی نے اسیلئے نامزد ہوا ہی کہ کراث سے یعنی گندنے سے اس بات مین مشابہت رکھتا ہی کہ گندنے کی سبزی سیاہی مائل ہوتی ہی اور اسکا رنگ بھی سبز سیاہی مائل ہوتا ہی اور زنگاری ہی زنگاری سے اسیلئے نامزد ہوا ہی کہ یہ قسم رنگ کی سبزی کے سیاہی مائل ہونے مین اور تیزی مین اور کاٹ مین زنگار سے مشابہت رکھتی ہی اور زنگاری مین احتراق زیادہ قوی ہوتا ہی شیخ بوعلی سینا نے کتاب شفا مین کہا ہی کہ کراثی صفرے کی پیدائش اشبہ یہی ہی کہ جبھی ہوتی ہی کہ جب صفرے مین احتراق شدید ہو جاتا ہی یہانتک کہ اُسکی رطوبتین فنا ہو جاتی ہین اور سوکھ جانے سے سفیدی مارنا شروع کرتا ہی اسیلئے کہ گرمی پہلے تر جسم مین سیاہی کو پیدا کرتی ہی کیونکہ اُسکی تری کے شفاف اجزا جنمین نور برابر اچھا نفوذ کرتا ہی اُڑا دیتی ہی اور سفیدی کو پیدا کرتی ہی اور جب یہ اجزا اُڑ جاتے ہین تو کثیف مٹی کے جز رہجاتے ہین بس سیاہ ہو جاتے ہین پھر جب گرمی کی تاثیر صفرے مین زیادہ ہوتی ہی تو اُسکے اجزا متفرق ہو جاتے ہین اور ٹوٹ جاتے اور خولدار ہو جاتے ہین تو خلاء کی ضرورت سے اُن اجزا کے اندر ہوا سما جاتی ہی اور اُنمین نور نفوذ کرتا ہی اور اُنکی سطحون سے عکس دیتا ہی بس سفیدی پیدا ہو جاتی ہی بس اسی سبب سے یعنی اپنے احتراق کی شدت سے زہرون سے مشابہ ہو جاتا ہے لذع کی شدت مین اور حدت مین اور کیفیت کی بدمزگی مین اور ان دونون قسمون مین محترقہ صفرے کی قسم مین فرق یہ ہی کہ محترقہ صفرے مین تھوڑا سا احتراق شامل ہوتا ہی اور اسی لیے اس صفرے کا رنگ نہ تو سخت سیاہی کی طرف بدلتا ہی اور نہ خاک ہونے کی طرف بدلتا ہی اور دسمین کا لطیف احتراق کے بعد باقی رہجاتا ہی اور جبکہ صفرے کی قسمین قوام مین کہ وہی پتلا ہی اور مزے مین کہ وہی کڑواہٹ ہی مشترک ہین اسکی قسمون مین کوئی اختلاف شمار اور اعتبار کے قابل ظاہر نہین ہوتا ہے تو مصنف نے ان دونون کے اعتبار سے تقسیم

نہین کی ہی پھر صفرے کے بعد فضیلت مین سودا ہی اسلیے کہ یہی سودا دو کیفیتون مین خون کے
مخالف ہی لیکن سودا اپنے مین کے فائدون کے سبب سے فضیلت سے خالی نہین اور وہی سرد
خشک ہی سودے کے سرد خشک ہونے پر خون مین کے بیان کی ہوئی دلیلون کے مثل سے استدلال
کیجاتی ہی سودے کا فائدہ خون کو گاڑھا اور سنگین کرنے کا ہی پھر خون ایک جگہ اتنی مدت تک رکا
رہتا ہی کہ اسمین خون بعضے عضوون کی غذا کیطرف تحلیل ہوجاتا ہی اور سودے سے خون کے اجزا
گرفت کھاتے ہین اور خون جلد جم جاتا ہی اور سودے سے خون مین ٹکڑے گوشت کے چھال کے مثال
پیدا ہوجاتے ہین اور سودے کا خون کو سنگین کرنا صفرے کے خون کو لطیف کرنے کی منافی نہین ہی
اسلیے کہ کسیوقت مین خون کا لطیف کرنا مقصود ہوتا ہی اور وہی مجرون مین خون کے نفوذ کا وقت ہی اور
کسیوقت مین خون کا کثیف کرنا مطلوب ہوتا ہی اور یہی اعضا مین خون کے پہونچنے کا وقت ہی اور طبیعت
اپنے خالق کے حکم سے ان دونون مین سے ہر ایک کو اُسکے وقت مین برتتی رہتی ہی اور مثل ہڈیون کی غذا
مین داخل ہونے کا ہی سرد خشک ایسے عضوون مین سے جن پر کثافت اور مٹی ہونا غالب ہوتا ہی اور
سودے مین سے کسی جزء کا معدہ کے منھ پر ٹپکنا ہی پس بھوک پر خبردار کرے اور خواہش کی تحریک کرے
کیونکہ معدہ کا منھ جبکہ سارے عضوون کے لیے غذا کے طلب کرنے مین مثل متکفل کے ہی تو اسکا بھوک
کے لیے حس کرنے مین قوی ہونا واجب ہی اور اسی لیے عصبی مخلوق ہوا ہی اور محض حس کرنا کچھ اتنی
تکلیف نہ دیگا جس سے غذا کی جستجو مین کوشش کرنے کی ضرورت پڑے پس معدے کے منھ پر خالی
ہونے کیوقت مین ایسی چیز کے ٹپکنے کی احتیاج پڑی جو اُسپر دغدغہ کرے اور اسمین لذع کرے اور اُسکے ساتھ
معدہ کی مقوی بھی ہو اور وہی سودا ہی کیونکہ یہ اپنی ترشی سے دغدغہ کرتا ہی اور عفوصت سے اسکی
تقویت کرتا ہی کیونکہ کھٹا معدہ مین خراش کرتا ہی اور بھوک سے خبردار کرتا ہی اور اس بات پر یہ امر دلالت
کرتا ہی کہ جس شخص کی غذا کے لیے خواہش معدہ کیطرف سودے کے کم کرنے سے ضعیف ہو تو جب وہ کھٹی
چیز کھائیگا تو اسکی خواہش برانگیختہ ہوجائیگی اور کھٹی چیز سکڑتی ہی اور باہر وار اور اندر وار کو سخت
کرتی ہی اور بکٹھے کے جلد چھوٹے چھوٹے جسمے اسکی کثافت کے سبب سے نہین بہتے ہین تو پرا معدہ کی
ساری سطح پر کٹھا نہ پھیلیگا پھر جہان کہ بکٹھا ہوگا وہ جگہ سختی کے قبول کرنے مین بڑھکر ہوگی پس اسی سبب سے
معدہ مین بہت اختلاف ہی اور کھٹے کے بعضے جزء بعضون سے نہین ملتے ہین پھر جدا جدا معدہ مین بکٹھے
کے گرنے کے مقام ہونگے اور معدہ کے جزون مین بکٹھے کا سکڑنا مختلف ہوگا پس معدہ کو سخت کریگا
اور قوت دیگا اور کھرکھرا کردیگا اور اسمین سے استرخا اور چکنے پن کو دور کردیگا پھر اگر کہا جائے کہ بکٹھا بہت

کثیف مادہ مین ٹھنڈک کے اثر سے پیدا ہوتی ہی اور کھٹا پن لطیف مادہ مین ٹھنڈک کے اثر سے پیدا
ہوتا ہی اور سودا سرد خشک ہی پھر اُسکے مزہ کا بکٹھا ہونا واجب ہی اور کھٹا ہونا واجب نہین ہی اور اسکا
جواب یون دیا گیا ہی کہ سودا بکٹھا کلیجہ مین ہونے کے وقت مین ہوتا ہی کیونکہ اسوقت مین وہ پورے طور پر
نہین پکا ہی اور جبکہ سودا تلی مین جاتا ہی تو اُسکی نضج بڑھجاتی ہی اور نضج سے اُسے ایک طرح کی لطافت
حاصل ہو جاتی ہی پھر اپنی بکٹھاہٹ سے کھٹاس کیطرف میل کرتا ہی کیونکہ جب بکٹھا بہت پکتا ہی تو کھٹا ہو جاتا ہی
جیسے کچے انگور ہین اور سودے مین سے طبیعی سودا خون کا رسوب ہی اچھے خون کا رسوب ہی اسلیے کہ
سودے کی نسبت اور باقی خلطون کیطرف اسطرح ہی کہ جیسطرح یہ مٹی کی نسبت مادہ اور عنصرون سے ہی اور سودے
کا فرق اور خلطون سے اسطرح ہی جیسطرح مٹی کا فرق بہتے جسمون سے ہی یا تو تہ نشین ہونے سے اسطرح ہی
کہ یہ اجزا بہتے جسمون کو پھاڑ ڈالتے ہین اور انہین جا کر بیٹھ جاتے ہین یا احتراق یعنے جلنے سے اسطرح ہی
کہ تر اجزا اُڑ جاتے ہین اور مٹی والے جز باقی رہجاتے ہین کیونکہ یہ اُڑنے کو قبول نہین کرتے ہین
اسلیے کہ جلنا تو یہی ہی کہ گرم کرنے والی چیز تر جوہر کو خشک جوہر مین سے اُڑا کر اور اسے بنجا بٹھا کر تمیز
کر دیتی ہی اور تہ نشین ہونا فقط خون ہی کے لیے ہی پھر اگر وہ خون اچھا ہوتا ہی تو تہ نشین بھی طبیعی ہوتی ہی
اور تہ نشین ہونے کی خون سے تخصیص اسلیے کیگئی ہی کہ بلغم کی لزوجت کے سبب سے اُسکے بعضے جز بعضون
سے لپٹے رہتے ہین پھر ارضی جز اس امر کی قوت نہ پائینگے کہ باقی جزون کو پھاڑ کر تہ نشین ہو جائین اور
صفرے مین سے کچھ شمار کے قابل تہ نشین کئی وجہون سے نہین ہوتا ہی کہ ایک اُن وجہون مین سے یہ ہی
کہ صفرے کی لطافت اور ارضیہ جزون کی قلت ہی اور جبکہ ایسے جز اُسمین کم ہین تو اُسکے باقی جزون کے توڑنے
پر اور نیچے جا کر بیٹھنے پر یہ قدرت نہین پاتے ہین اور دوسری وجہ صفرے کی ہمیشہ کی حرکت ہی اسلیے کہ
حرکت کرتے ہوئے بہتے جسم سے خالص مٹی کے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی ہی جسطرح سے کہ ٹھہرے ہوئے جسم سے
تہ نشین ہوتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ صفرے کی مقدار بدن مین کم ہوتی ہی پھر اُسکی تلچھٹ بھی کم سے کم
ہوگی اور یہ کم یا تو اصلی گرمی کے تصرف کرنے سے دفع ہو جائیگی یا غریب یعنی غیر طبیعی گرمی کے تصرف سے
متعفن ہو جائیگی اور جب متعفن ہو جائیگی تو اُسکے لطیف اجزا تحلیل ہو جائینگے اور کثیف احتراقی سودا ہو کر
باقی رہینگے اور تہ نشین سودا نہوگا اور سودے سے تہ نشین سودے کا نہونا ظاہر ہی اور غیر طبیعی سودا ہر خلط
کے جلنے سے ہوتا ہی یہانتک کہ خود سودے کے جلنے سے سودا ہوتا ہی اسلیے کہ عرضی اجزا کا سب خلطون سے
جدا ہونا اگر تہ نشین ہونے کے طور پر نہین ہی تو جلنے کے طور سے یون ممکن ہی کہ لطیف اجزا تحلیل ہو جائین اور
کثیف ارضی اجزا باقی رہجائین اور یہ جلی ہوئی قسم مرہ سودا سے نامزد ہوتی ہی اور اسی مرض کے حوالے ردی ہونے مین

لیعنے صفرا ... مین رہتا ہی ... ۱۲

... صفرے مین ... ۱۲

کیونکہ ... اور ... ۱۲

اور ... صفرا بدن مین ... ۱۲

غلط

... اور کثیف باقی رہجائینگے ... ۱۲

... احتراقی غیر طبیعی سودا حاصل ہوگا ... حاصل نہین ہوگا ۱۲

مختلف ہوتے ہیں پس ردی ہونے میں کم دموی مرہ یعنے خون کا مرہ ہی اسلیے کہ خون سب خلطون مین افضل ہی اور حیات کے اور صحت کے زیادہ مناسب ہی اور ردی ہونے مین زیادہ شدید اور زیادہ جلد فاسد ہو جانے مین صفراوی مرہ ہی کیونکہ اسمین حدت اور لذع افراط سے ہی اور یہ نفوذ بہت جلد کرتا ہی لیکن اپنی لطافت کے سبب سے علاج کو زیادہ قبول کرتا ہی اور جو مرہ کہ پتلے سودے سے پیدا ہوتا ہی وہ گاڑھے سودے سے پیدا ہوئے مرہ سے زیادہ ردی ہوتا ہی اسلیے کہ یہ زیادہ غواص ہی اور نفوذ کرنے مین زیادہ شدید ہی لیکن جب اسکا تدارک کیا جاتا ہی تو علاج کو زیادہ قبول کر لیتا ہی کیونکہ اپنی رقت اور حدت کے سبب سے جلد تحلیل ہو جاتا ہی اور جو مرہ کہ گاڑھے سودے سے پیدا ہوتا ہی پس یہ علیان مین اور اعضا پر لپیٹ رہتے ہین اپنے گاڑھے پن کے سبب سے کم ہی اور اسی سبب سے تحلیل اور نضج اور علاج کے قبول کرنے مین زیادہ نافرمان ہی اور بلغمی مرہ خواہ پتلا بلغم ہو یا گاڑھا ہو ان تینون سے ردی ہونے مین اور ضرر کرنے مین زیادہ سست ہوتا ہی اسلیے کہ اسکے مادہ کی تری اسکے احتراق کی تیزی کو توڑ ڈالتی ہی لیکن یہ مرہ بلغم کے گاڑھے اور چپچپے ہونے کے سبب سے تحلیل ہونے مین زیادہ سست ہی اور تحلیل مین سست ہونا گاڑھے بلغم کے مرہ مین بہت ہی طبیعیہ ساتون امرون مین سے چوتھے اعضا ہین پھر انمین سے بعضے مفرد ہین مصنف نے کہا ہی کہ مفرد عضو وہ ہین کہ جسکے ہر محسوس جز کے لیے کہسکین کہ یہ مرکب کا جز ہی مفرد اعضا مین وہ شامل نہین ہی جسکے حقیقی جز کو اسمین سے لین تو وہ اسم مین اور حد مین کل کا شریک ہو پھر اس تعریف پر وتر کے ساتھ اور جھلی کے ساتھ کہ پٹھے اور رودون سے مرکب ہین اعتراض وارد ہوگا اسلیے کہ یہی دونون مرکب ہین اور نہ ورید سے اور نہ شریان سے نقض ہوسکیگی اسلیے کہ پٹھے اور رودون سے مرکب ہین اور اسلیے کہ یہ دونون اگر لنبان مین کاٹ لیے جائینگے تو ان دونون جزون پر کل کا اسم صادق نہ آئیگا اور علامہ قطب الدین نے اس اعتراض کے دفع مین کہا ہی کہ ہر ایک مفرد عضو کے لیے ایک نوعیہ صورت ہوا کرتی ہی جسکے سبب سے وہ نوع ہو جاتا ہی اور یہی نوعیہ طبیعت کل اور جز مین مشترک ہوتی ہی پھر اگر یہی طبیعت کسی اسم سے نامزد ہو اور کسی حد سے اس اعتبار سے محدود ہو تو اس اسم مین اور اس حد مین جز کل کا مشارک ہو جائیگا مثل گوشت کے اسلیے کہ یہ اسم گوشت کی فقط مشترک نوعیہ طبیعت کے لیے بنایا گیا ہی بس اسی سبب سے یہ اسم کل اور جز مین اشتراک رکھتا ہی اور اسیطرح پر اگر اس مشترک اسم کے سوا کسی تعریف سے اسکی تعریف کیگئی اور یہ ایسی صفت کے اعتبار سے کہا جائے کہ جو صفت کل مین پائی جاتی ہو اور جز مین بھی پائی جاتی ہو تو یہ تعریف کل اور جز دونون مین مشترک ہو جائیگی اور اگر یہ طبیعت کسی اسم سے کوئی ایسی خاص صفت سے متصف ہونے کی شرط سے کہ وہ جز مین نہین ہوتی ہی نامزد کیجائیگی اور اسی

اسم کے اعتبار سے اُسکی تعریف بھی کیجائیگی مثل شریان کے مثلاً کیونکہ اس رگ کے لیے شریان کا نام وضع ہوا ہی
ہونے مین تجویف کا اور طولانی شکل ہونے کا اور حرکت اور سکون کا اشتراط ہی اور اسطرحکا اُسکی تعریف مین اشتراط ہی
تو یہ اسم اور تعریف جزء پر صادق نہین آنے کی نہ اسلیے کہ جزء کل کا اس طبیعت مین اور اس طبیعت کے اس اسم مین اور
اُسکی حد مین فقط مشارک نہین ہی بلکہ اسلیے کہ کل کے ساتھ ایک ایسی صفت لیگئی ہی جو جزء مین نہین ہی اور اسکی
نظیر مین آسمان کا اسم ہی اسلیے کہ یہ آسمان کا اسم آسمانی طبیعت کے لیے گول ہونے کی شرط سے موضوع ہوا ہی
اور یہ شرط آسمان کے جزء مین نہین ہوتی ہی پھر آسمان کے جزء پر نہ تو یہ اسم صادق آئیگا اور نہ وہ تعریف جو اسی
اعتبار سے کیگئی ہی بس اسپر شریان اور ورید کے اسمون کا اور تعریفون کا انھین دونون اسمون کے اعتبار سے
شریان اور ورید کے ایسے جزؤن پر صادق نہ آنے سے کہ جنمین تجویف یعنی خول نہین ہی نقص اور اعتراض
نہو سکیگا اسلیے کہ یہ دونون اسم فقط ان دونون حقیقتون کے لیے نہین ہین اور یہی حال ان دونون کی تعریفون
کا ہی اور اسیطرح سے اور رباط یعنی رودون سے جو وتر سے منفصل ہوے ہین نقض نہوسکیگی اسلیے کہ جزء سے
وہ جزء مراد ہی جو کل کا نوعیہ طبیعت مین مشارک ہو اور پٹھا اور رودے وتر کے لیے اسکی نوعیہ طبیعت مین
مشارک نہین ہین نہ کہا جائیگا کہ تمھارے اس کہنے سے لازم آتا ہی کہ وتر مرکب ہو جاے اسلیے
کہ اُسکا محسوس جزء اس اسم مین اور حد مین کل کا مشارک نہین اسلیے کہ ہم کہینگے کہ مفرد وہ عضو ہی کہ جسکا
محسوس نوعیہ طبیعت مین کا مشارک جزء اسم اور حد مین کل کا مشارک ہو اور وتر کا ہر محسوس جزء طبیعت
مین وتر کا مشارک ہی اور اسم مین اور حد مین وتر کا مشارک ہی پھر وتر مفرد ہی ٹھہریگا اور طبیعت مین کے غیر
مشارک محسوس جزء کے اسم مین اور حد مین کل کے لیے مشارک نہونے سے کوئی ضرر نہوگا اور یہ کلام حقیقت
مین قرشی کے کلام کا بیان ہی اور نقض نہین ہی اور مصنف نے مفرد کو مرکب پر وضع مین اسلیے مقدم کیا ہی
کہ مفرد مرکب پر طبیعت کی رو سے تقدم رکھتا ہی مثل ہڈی کے اور یہی ہڈی ایک ایسا عضو ہی جسکی سختی
ایسی حد پر پہونچی ہی کہ اُسکا موڑنا ممکن نہین ہی اور ہڈی فقط اسلیے سخت کی گئی ہی کہ یہی بدن کی بنیاد ہی
اور اسی لیے اسے باقی مفرد عضوون پر مصنف نے مقدم کیا ہی اسلیے کہ بنیاد اُس چیز پر مقدم ہوتی ہی کہ جسکی
بنا اُسپر کیجاتی ہی اور اسلیے کہ ہڈی حرکتون کی ستون ہی کیونکہ یہی ہڈی متحرک عضوون کو قوی کردیتی ہی اور اسی لیے
کہ وہ جانور کہ جسمین کوئی ہڈی نہین ہوتی ہی اُنکی حرکتین کمزور نظر آتی ہین اور اسلیے کہ بعضی سپر کے منزلہ مین
ہی جیسے کھوپری کی ہڈی ہی اور بعضی ہڈی ہتیار کے منزلہ مین ہی کہ جس سے موذی کو دفع کیا جاتا ہی جیسے
پشت کی گڈیون کی نوکین ہین اور بعضی ہڈی علاقہ کے محتاج جسمون کو لٹکائے ہوتی ہی جیسے لامی ہڈی
نرخلے اور زبان کے عضلون کے لیے ہی کیونکہ عضلے اپنے تشنج کے وقت کسی سخت چیز سے ٹیک لگانے

لہ وضع ایک چیز کا ایک چیز سے اسطرح پر خاص کرنی ہی کہ جب پہلی چیز کا احساس یا اطلاق کیا جاے تو اس پہلی چیز سے دوسری چیز سمجھی جاے اور اس تخصیص کے کرنے والے کو واضع کہتے ہین ۱۲

لہ اسلیے کہ عصب اور رباط کی ترتیب مکمل اور الحق عصب کی ترتیب سے اور اوتار ... ۱۲

اعضاء

لہ یعنی علامہ قطب الدین کا یہ کلام مصنف کے قول کا بیان ہی اور مصنف پر اعتراض نہین ہی اور مصنف کے مخالف ہی گو بعض علامہ نے قانون کے کلیات کی شرح مین مصنف کے کلام پر نقض کے طور پر بیان کیا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر شارح کا یہ کلام علامہ پر اعتراض ہی ۱۲

کے محتاج ہوتے ہین اور مثل کری کے اور کری ہڈی سے نرم ہوتی ہے اور موڑی جا سکتی ہے اور سارے اعضا سے سخت ہوتی ہے اور کری سے فائدہ یہ ہے کہ یہ ہڈی کے اور نرم عضوون کے بیچ مین رہتی ہے پھر ملائم سخت سے ایذا نہین پاتے ہین مثل اُس کری کے جو شانہ کی ہڈی کے کنارے پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اُس ہڈی کے کنارے پر کری نہوتی تو جلد شانہ کے حرکت دینے کے وقت کہ جب شانہ کی ہڈی کی وضع کا تغیر لازم ہے ضرور اذیت پاتی اور کری کی منفعت یہ ہے کہ اس سے آپسمین رگڑ کھانے والے جوڑون کی قربت اچھی طرح سے بن پڑے اور اُنکی سختی سے کوفت نہو اسطرح سے کہ ہر دو ہڈیون کے کنارے پر ایک ایک کری وضع کر دیجائے کیونکہ کری کا چھلنا اسکی نرمی کے سبب سے رگڑ کھانے سے ہڈی کے چھلجانے سے بہت کم ہے اور باوجود اسکے کری کا اُن مغز سے غذا لینا جو اُسکے چھلے ہوئے کے بدلے مین جزو ہو جائے ہڈی کی نسبت سے زیادہ سہل ہے اسلیے کہ کری کی نرمی کے سبب سے ہڈی کی نسبت مین کری کیطرف غذا جلد مستحیل ہو جاتی ہے اور فائدہ یہ ہے کہ بعضے ایسے عضلون کے وترون کے لیے کہ جو ہڈی کی ٹیک نہین رکھتے ہین ستون ہو جائے جیسے پلکون کے عضلے ہین کیونکہ اگر اسمین ستون ہونے کے لیے اگر کوئی ہڈی پیدا کیجاتی اور وہ باریک نہوتی تو ضرور ذراسی چیز سے ٹوٹ جاتی اور اگر موٹی ہوتی تو اُسکی بوجھ سے پلک کا اُٹھانا دشوار ہو جاتا اور اگر اسمین کوئی ستون ہی پیدا نہ کیا جاتا تو مجموع کا اُٹھانا دشوار ہو جاتا اسلیے کہ حرکت دینے والا عضلہ اگر پلک کی سب طرف سے متصل ہوتا تو پلک بھاری اور موٹی پڑجاتی اور ضروری حرکت کرنے مین جلدی پر قدرت نہ رکھتی اور اگر پلک کی ایکطرف سے اُسکے عضلے متصل ہوتی تو اسطرف کے اُٹھانے سے باقی کا اُٹھانا لازم نہ آتا اسی لیے اُسکے کنارے پر سختی مین میانہ جسم پیدا کیا گیا تاکہ وہ جسم اپنی سختی کے سبب سے اُسکا ستون بنجائے اور اپنی نرمی کے سبب سے باریک ہونے پر بھی نہ ٹوٹے اور یہ فائدہ ہے کہ یہ کری جو سختی اور نرمی مین بیچ کا اوزار ایسے فعلون مین ہو کہ جب ایسے اوزار کے پورے نہین ہوتے ہین خلل ایسے اوزار کے کہ جسے ایسے طریق پر ہونا چاہیے کہ جسکے سننے سے آدمی کو لذت ملے اور یہ بات ممکن نہوگی مگر نکلتی ہوا کے کسی ایسے جسم پر قرع کرنے سے کہ جسمین نرمی نہین ہے اور نہین تو یقین سے آواز نہوگی اور نہ وہ جسم بہت سخت ہو نہین تو آواز نہایت بدتر ہو جائیگی اور یہی نرخلے کی کریان ہین اور مثل نرخلے کے بند ہونے کے گھٹنے کے اور مثل نرخلے کے اوپر نیچے کو کھینچنے کے کیونکہ اگر نرخلا ہڈیون سے مرکب ہوتا تو اُسمین یہ امر سہل نہوتے اور اگر نرم عضوون مین ہوتا تو ضرور ان حرکتون کی کثرت سے ضرر اُٹھاتا اور پھٹ جاتا پس ایسی قوی چیز کی احتیاج پڑے جو بہت سخت نہو اور یہی کری ہے اور مثل رباط کے اور یہ ایک سفید عضو ہے کہ ایک ہڈی سے دوسری ہڈی کیطرف یا دوسرے عضو کیطرف آتا ہے اور پہلی قسم ناحس نہین ہوتی ہے مگر رباط ہی سے اور دوسری قسم رباط سے نامزد ہونے پر کہ عقب یعنے بند کے نام سے مخصوص ہے کیونکہ دے

کمان کے عقب یعنی بند سے مشابہت ہے اسلیے کہ جسطرح کمان کے بند کمان پر مضبوطی کے لیے لپیٹے جاتے ہین اُسی طرح پر یہ رباط بھی عضو پر مضبوطی کے لیے لپٹے ہوتے ہین اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ شاخ در شاخ یہ رباط اور پٹھے ہوجائین اور ان ریشون کے بیچ مین جو سوراخ ہین وہ گوشت سے بھر جائین اور ان رباط اور پٹھون کے ریشون سے عضلے پیدا ہون اور این رباط کے ریشے ان پٹھون کے ریشون کے ساتھ بجائین اور انسے وتر پیدا ہون اور ایک کی دوسرے سے بندش مضبوط ہوجائے اور یہ کہ اس سے بعضی جھلیان بنین اور اس سے اور پٹھے سے بعضی جھلیان بنین اور مثل پٹھے کسا ور پٹھا ایک سفید عضو موڑنے مین نرم ہے توٹنے مین سخت ہے دماغ سے یا حرام مغز سے اُگتا ہے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ حس اور حرکت کی قوت کو عضوون تک پہونچادے اور یہ ہے کہ گوشت کو اپنے ملنے سے قوت دے اور فائدہ ہے کہ اس سے عضلے اور وتر اور بعضی جھلیان وغیرہ اس سے بنین اور مثل وتر کے اور یہی ایک عضو ہے جو پٹھے کے مشابہ ہے اور ایسے پٹھے سے جو عضلے مین نفوذ کرکے اسکی دوسری طرف نکلتا ہے اور رباط سے بنتا ہے اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ عضوون کے حرکت دینے مین پٹھے کا ستون بنجائے خصوصاً بوجھل عضوون کے حرکت دینے مین ستون ہوتا ہے اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہے کہ جبکہ وتر پٹھے اور رباط سے مرکب ہے پھر اسکا مفرد عضوون مین شمار کیونکر ممکن ہے اور اسکا جواب وہی بات ہے جسکی طرف مفرد عضوون کی تعریف مین اشارہ کیا گیا ہے کہ جزء سے حقیقی جزء مراد نہین ہے بلکہ وہ جزء مراد ہے کہ جسے کہ سکین کہ یہ اُسکا جزء ہے اور پٹھے اور رباط جو وتر سے ماخوذ ہونگے اُنھین وتر کا جزء نہ کہسکینگے بلکہ ان دونون مین سے ایک کو پٹھا اور دوسرے کو رباط کہینگے اور مثل جھلی کے اور یہ ایک عضو ہے جو پٹھے یا رباط کے ریشون سے یا دونون سے بنا ہوا ہے لخن اسکا باریک ہے عرض دار ہے اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ اُس عضو کی شکل کو جس پر یہ لپٹی ہوئی ہے اُسکی ہیئت پر محفوظ رکھے مثل دماغ کے اور یہ فائدہ ہے کہ جس عضو پر لپٹی ہے اُسے دوسرے عضو سے لٹکائے رہے جیسے گردے کو پیٹھ مین کی ہڈی سے لٹکائے ہوے ہے اسلیے کہ یہ لٹکنا گو پٹھے اور رباط کے ساتھ ہی ہے لیکن اسکا پورا اور کامل ہونا جھلی ہی سے ہوتا ہے کیونکہ اگر جھلی لٹکی ہوئی گھیرے نہوتی تو ضرور اپنے بوجھ سے پھٹ جاتا اور یہ فائدہ ہے کہ بے حس عضوون کے لیے حس دار سطح ہوجائے جیسے پھیپھڑا ہے اور یہ فائدہ ہے کہ سخت اور نرم کے درمیان مین رہے کہ نرم کو سخت سے ضرر نہ پہونچے مثل دونون ام دماغ کے یعنی مثل اُن دونون جھلیون کے ہے جو دماغ مین ہین اور یہ فائدہ ہے کہ جس عضو پر لپٹی ہو اُسے ضرر پہونچنے سے بچائے جیسے نرخرے اور معدہ پر کی جھلی ہے اور یہ فائدہ ہے کہ اسمین گیہن بنی ہین جنسے پیٹ کے بچے کی غذا پہونچتی ہے جیسے مشیمہ کی جھلی ہے اور یہ فائدہ ہے کہ بعضے عضوون کو جھلی غذا کے فضلون کی ملاقات سے مانع اور حاجب

رہے جیسے عنکبوتی[۵۱] ہی اور یہ فائدہ ہی کہ بعض شریف عضوون[۵۲] پر بکد راخرون کے آنے کی مانع ہو مثل حجاب[۵۳] حاجز
کی جھلی کے اور یہ فائدہ ہی کہ گرمی کی حفاظت رکھے اور تحلیل ہوجانے سے مانع رہے مثل صفاق[۵۴] کے
اور یہ فائدہ ہی کہ عضو کی تقسیم کر دے پھر اُس عضو پر کی لاحق آفت اُسپر عام طرح سے شامل نہو جیسے دماغ
اور حرام مغز کی نصف[۵۵] کر دینے والی جھلی ہی اور جھلی کی ایک قسم پر جو پٹھے اور رباط سے مرکب ہی ایک
اعتراض وارد ہوتا ہی اور وہ ترین بیان ہو چکا ہی اور مثل گوشت کے اور یہی گوشت بسیط عضوون مین
واقع رخنون کی بھرتی ہی اور اسکی منفعت یہ ہی کہ عضوون مین کے پڑے ہوئے رخنون کو بھر دے کہ حرکت
کے ممکن ہونے کے ساتھ عضوون کی وضع محفوظ رہے اور یہ فائدہ ہی کہ بدن کو ذات سے گرم رکھے اور گرمی
کو بند کیے رہے اور اُسے اندر وار جمع رکھے اور اُسے پریشان ہوجانے سے بچائے رکھے اور یہ
فائدہ ہی کہ بعضے عضوون کو خارج کے صدمون کے ضررون سے بچائے رکھے اور یہ فائدہ ہی کہ بعضے عضوون
کو بعضے سخت عضون کی بلاقات کے ضرر کے پہونچنے سے بچائے رکھے مثل اُس گوشت کے جو مٹھ
کی ہڈی کے اندر کی طرف ہی بس یہ گوشت اوپر چڑھنے والی اور نیچے اُترنے والی رگون کو مٹھ مین
کی ہڈی کی سختی کے ضرر پہونچنے سے بچائے رکھتا ہی اور یہ فائدہ ہی کہ بعضے عضوون کے لیے
بچھونا بنے جیسے ران کا گوشت ہی اور یہ فائدہ ہی کہ شکل کو حسن دے اور اسی سبب سے مدقوق
شخص کی شکل گوشت کے کم ہونے سے بُری معلوم ہوتی ہی اور یہ فائدہ ہی کہ اندر وار خارجی سردی
اور گرمی کے جانے کا مانع رہے اور مثل چربی کے اور یہی چربی ایک سفید جسم انتہا سے ملائم ہی یہ
چربی جھلیون اور پٹھے والے عضوون پر بہت پیدا ہوا کرتی ہی کیونکہ اسکا مزاج بھی سرد ہوتا ہی اور
چربی کا فائدہ یہ ہی کہ ہضم پر مدد دے اسلیے کہ یہ اپنی چکنائی کے سبب سے اپنے غیر سے گرمی کو
بہت قبول کرتی ہی اور اسی سبب سے آگ سے شعلہ پکڑ لیتی ہی اور غذا کی پکانے والی گرمی کی اپنی
لزوجت سے حفاظت کرے اور یہ فائدہ ہی کہ اُن عضوون کو کہ جن پر پیدا ہوتی ہی ملائم رکھے اور
اپنی چکنائی سے اعضا کو تر رکھے اسلیے کہ ان عضوون کا مزاج خشک ہوتا ہی اور تحلیل کرنے والی چیزون
کی افراط کے وقت حرکت وغیرہ سے خشکی ان پر جلد دوڑ جاتی ہی اور مثل سمین کے اور یہ بھی چربی ہی
کیطرح سے ہوتی ہی مگر اس سے چربی کم ملائم ہوتی ہی اور اپنے مزاج کی ٹھنڈک سے یہ نہین پائی جاتی ہی مگر
ایسی جھلیون پر جو عضوون پر لپٹی ہوتی ہین اور اس سمین کا فائدہ یہ ہی کہ عضوون کو خوش نما رکھے اور یہ
فائدہ ہی کہ خارجی سردی گرمی کی اذیت کو دفع کرتی رہے اور یہ فائدہ ہی کہ اپنی چکنی تری سے
عضوون کو تر رکھے اور ملائم رکھے کہ اُن پر جلدی خشکی نہ دوڑ سکے اور مثل اور دہ کے

اور یہی رگین پٹھون سے بنے ہوئے جسم مین طول مین بڑھے ہوئے ہین تو یقین کہتے ہین کلیجہ سے اُگے ہین سب بے حرکت ہین عضوون پر خون کے باٹنے کے لیے پیدا کی گئی ہین اور مثل شریانون کے اور یہ جسم مین اور دہ کے مشابہ ہین مگر یہ دل سے اوگی ہین اور انکے لیے پھیلنے اور سمٹنے کی حرکتین بھی ہین جان و دل کو راحت دینے کے لیے اور دخانی بخار کے دفع کرنے کے لیے اور روح کو عضوون پر بانٹنے کے لیے پیدا کی گئی ہین اور شریانون سے اور اوردہ سے بھی مفرد عضوون کی تعریف پر نقض وارد کی گئی ہی اسلیے کہ اگر انمین سے ایسا حصہ کاٹ لیا جائے کہ جسکے اندر تجویف نہو تو اوس حصہ پر نہ تو ان دونون کا اسم اور نہ حد صادق آئیگی اور جواب وہی ہی جو بیان ہو چکا ہی اور سب انمین کے یعنی سارے مفرد عضو منی سے پیدا ہوتے ہین نہ ان معنون سے کہ یہ عضو بالکل منی ہی سے پیدا ہوتے ہین بلکہ ان معنون سے منی سے پیدا ہوئے ہین کہ پیدا ہونے کا مبدا منی سے ہی لیکن یہ اعضا غذا لیتے ہین اور نمو کرتے ہین ایسے خون سے جو عورت سے حیضون مین جدا ہوا کرتا ہی اور طریقہ اسمین یہ ہی کہ منی کے جوہر کی مشابہت کیطرف یہ خون پہلے مستحیل ہو جاتا ہی اور ان عضوون کی نمو کروانے والی غذا بنجاتا ہی اسلیے کہ منی اپنے کم ہونے کے سبب سے اور ان عضوون کے بہت کم اور عظیم ہونے کے سبب سے ان عضوون کی تکمیل مین پوری نہین پڑتی ہی اور انکا منی سے پیدا ہونا کبھی بے واسطہ کے ہوا کرتا ہی مثل ہڈی اور نکری کے اور کبھی کسی واسطہ سے ہوتا ہی جیسے وتر اور جھلی ہی کہ یہ دونون رباط اور عصب سے پیدا ہوتے ہین اور رباط اور عصب بے کسی واسطہ کے منی سے پیدا ہوتے ہین اور منی سے مرد اور عورت دونون کی منی مراد ہی اسلیے کہ یہ اعضا مرد کی منی سے اسطرح سے بنتے ہین جسطرح سے پنیر پنیرمایہ سے بنتا ہی اور عورت کی منی سے یون بنتے ہین جسطرح سے پنیر دودھ سے بنتا ہی پس مرد اور عورت مین سے ہر ایک کی منی ان اعضا کا جز ہی جسطرح سے پنیرمایہ اور دودھ دونون پنیر کا جز ہین اور مرد اور عورت دونون کی منی سے بچہ کا بننا اس امر پر مبنی ہی کہ عورت کے لیے بھی منی ہوتی ہی اور اسمین خلاف ہی اور حق یہی ہی کہ عورت کے لیے بھی منی ہوتی ہی اسلیے کہ منی ایک رطوبت ہی جو لذت اور اُچھلنے کے ساتھ منی کی ظرفون سے نکلتی ہی اور بچہ کے وجود کا سبب ہوتی ہی اور منی کی بو ایسی ہوتی ہی جیسے خرمے کے درخت کے شگوفہ کی بو ہوتی ہی اور عورت کے لیے بھی انھین صفتون کی رطوبت ہوتی ہی پہلی صفت کی دلیل یہ ہی کہ جالینوس نے عورت کی منی کے ظرف کو سفید چمکتی رطوبت سے بھرے دیکھا ہی اور دوسری کی یہ ہی کہ عورت کو احتلام ہوتا ہی اور وہ منی کو نکالتی ہی اور لذت عظیم پاتی ہی اور تیسری کی دلیل یہ ہی کہ عورت کی منی بچہ دان کے اندر سے اُچھلتی نکلتی ہی جیسا کہ شیخ بو علی سینا نے اسکی تصریح کی ہی اور چوتھی پر دلیل یہ ہی کہ پیٹ کے بچے کے پیدا ہونے کا سبب انعقاد کی قوت سے ہی

اور پانچوین صفت پر دلیل یہ ہی کہ بہت سی عورتون نے اس بات کی گواہی دی ہی کہ ہم اپنی منی سے حرمے کے شگوفہ کی بو سونگھتے ہین اور جو عورت کی منی ہونے کا منکر ہی وہ بھی اسکا معترف ہی کہ عورت کے لیے ایک رطوبت منی کے مشابہ ہوتی ہی اور وہ حیض کی مغائر ہوتی ہی کہ اُسکے رحم کیطرف آنے سے اُسے لذت ملتی ہی اور اُس سے پیٹ کا بچہ نبتا ہی اور منی سے مفرد عضوون کے بنے پر دلیل یہ ہی کہ جب یہ عضا منعدم ہو جاتے ہین تو عود نہین کرتے ہین کیونکہ وہ مادہ یعنے منی کہ جس سے انکا نبنا ممکن ہو جاتا رہتا ہی اور ایسے یون اعتراض کیا گیا ہی کہ غذا سے منی والے عضو مین تحلیل ہوئے جز کا بدل پڑنا جائز ہی اور تحلیل ہوئے جز بھی عضو کا جز ہوتی ہین پھر کل کا عوض پڑنا کیون جائز نہین ہی اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ منی والے عضوون مین تحلیل ہوا جز اُس عضو کی اصل مین سے نہین ہی بلکہ اُس عضو مین زائد دموی جزون مین سے ہی لیکن دانت پس یعنی کی طبیعت کے مشابہ خون سے پیدا ہوتے ہین پھر اگر منی کا زمانہ قریب ہی تو پھر سے نکل آنا ممکن ہی جیسا کہ بچپن کے سن مین ہوتا ہی اسلیے کہ اس سن مین خون کا منی کی طبیعت کے مشابہ طبیعت پر بدل جانا آسان ہی جیسا کہ بچہ کے پیٹ مین ہونے کیوقت کے وقت مین ہی اسلیے کہ اس سن کی مشابہت منی کی طبیعت کے لیے ہوتی ہی کہ اسمین قوت نامیہ کامل ہوتی ہی پس جبکہ قوت نامیہ بچپن مین قابل مادہ باقی ہی تو عضو کو دوسری مرتبہ پیدا کر دیتی ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ ہو سکتا ہی کہ یہ نئے دانت نہون بلکہ پہلے دانتون مین سے کچھ باقی رہ گیا ہو پھر وہی اُگ آئے اور لنبے ہو گئے اور پہلے دانتون کے مشابہ ہو گئے کیونکہ دانت ہمیشہ اُگتے اور بڑھتے رہتے ہین لیکن جو دانت کہ بعضے بڈھون مین نکلے ہین پس انکی بابت یہ کہا گیا ہی کہ ضعیفی کے مزاج نے انھین عرضی طور سے اُگا دیا ہی کیونکہ مزاج کبھی اپنے ضد کو عرضی طور سے پیدا کر دیتا ہی جسطرح کہ بلغم ضعیفی مین پیدا ہوتا ہی اور وہ بلغم تر ہوتا ہی اسلیے کہ مزاج اس سن مین خشک ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضعیفی مین کہ خون والے زائد اجزا منی والے عضوون سے بہت تحلیل ہو جاتے ہین پھر تو منی والے جز جوانی کے زمانہ کے نسبت سے غالب آجاتے ہین اور مزاج پھر کر اُس مزاج پر آجاتا ہی جسکا زمانہ منی کے قریب ہوتا ہی اور لڑکون کیطرح دانت پھر سے نکل آتے ہین لیکن دانت پوری خلقت کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اسوقت مین قوت کمزور ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ دانت ہو سکتا ہی کہ حقیقی دانت نہون بلکہ پتھریون کی اور سخت ریشون کی جنس سے ہون جو آدمی مین پیدا ہو جایا کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ہو سکتا ہی کہ یہ دانت دانتون کے متصل کے پیچھے ہون کہ جب دانتون کے گرد کے گوشت کے خوردہ ہونے سے کھل گئے تو پیچھے سخت پڑ گئے اور دانتون کے قائمقام ہو گئے اور بعضے کہتے ہین کہ ہو سکتا ہی کہ دانتون کے سوراخون کے کھل جانے سے مسوڑھون کے گوشت کے خوردہ ہو جانے کیوقت

یہ امر ہو اور یہی قول زیادہ ظاہر ہی مگر گوشت کہ یہ سنگین خون سے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ گوشت مین سے
جو گھٹ جاتا ہی وہ سبب سنون مین پھر سے پیدا ہو جاتا ہی اسلیے کہ اُسکا مادہ تو وہی خون ہی جو ہمیشہ موجود رہتا ہی
اور یہی حال اسکے فاعل کا ہی اور اس خون کو گرمی اسکی اُس تری کے جزون کو تحلیل کر دیتی ہی کہ جس سے لکنا اور
ڈھلنا ڈھلانا پیدا ہوتا ہی پھر باقی جز گاڑھے اور منعقد ہو جاتے ہین علامہ فخر الدین رازی کہتے ہین کہ دل
گوشت کا ایک عضو ہی اور گوشت سے منسوب عضو وجود مین بعد ہوا کرتے ہین کیونکہ منی سے پیدا نہین ہوتے
ہین اور اجماع اور اتفاق اسی پر ہی کہ دل پیدا ہونے والے عضوون مین اول ہی اور ہو سکتا ہی کہ اسکا یون
جواب دیا جائے کہ پیدا الشی پہلا عضو وہی دل اپنی اُس ہیئت پر نہین ہی جسپر اب ہی بلکہ پہلے جو پیدا ہوتی ہی وہ دل
کی ایسی فضا ہی جو منی کے بیچ مین پیدا ہوتی ہی اور روح کا خزانہ ہوتی ہی پھر خون حیض کے اُسپر پہلے اثر کرنے سے
دل کا گوشت بنجاتا ہی اور مصنف نے اسکے جواب مین یہ جو کہا ہی کہ گوشت سے منسوب عضو مین اور گوشت مین فرق ہی
اور خون سے جو چیز بنتی ہی وہ گوشت ہی اور گوشت منسوب چیز نہین ہی اور دل گوشت سے منسوب عضو ہی کہ منی سے پیدا ہوتا ہی
پھر اُسکے اجزا خون سے بڑھا کرتے ہین پھر خون کا رنگ اُسپر غالب آ جاتا ہی پھر گوشت کیطرف رنگ کی جہت سے
منسوب ہو جاتا ہی اور گوشت سے نامزد نہین ہوتا ہی پس اس جواب مین کلام ہی اسلیے کہ شیخ بو علی سینا نے
دل کی تشریح مین تصریح کر دی ہی کہ دل قوی گوشت سے مخلوق ہوا ہی کہ آفتون سے دور رہے اور اسلیے لازم
آتا ہی کہ بسیط عضوون مین کوئی عضو گوشت کیطرف منسوب ہو اور گوشت نہو اور یہ بات وہ ہی کہ جسکا کوئی قائل
نہین ہی اور رہگر سمین اور چربی کہ یہ دونون خون کی تری سے اور چکنائی سے پیدا ہین اور سردی ان دونون کو
جما دیتی ہی جمنے سے اور سمٹنے سے اور ان دونون کو گرمی پگھلا دیتی ہی اور ان عضوون مین بعضے مرکب ہین اور
یہی مرکب اعضا وہ ہین جنمین کوئی سا جز لیا جائے کہ جیسے جز کہ یہ سکین ہی حقیقی جز کہ سکین تھا یہ جز کل کے لیے اسم اور
اور حد مین شارک نہو اور ایسا ہی یون نقض وارد کی گئی ہی کہ اگر ہاتھ مین سے کوئی نہایت چھوٹا جز شل انگل جو کسی
کاٹ لین تو ضرور باقی ہاتھ ہاتھ کا جز ٹھہریگا اور اگر نہ ٹھہریگا تو چھوٹے سے کاٹے ہوئے جز کا ہونا اور نہونا
ایک ہو جائیگا اور اسکے ساتھ بھی اُسکے لیے ہاتھ کہا جائیگا اور ہاتھ کی تعریف سے اُسکی تعریف کیجائیگی اور اسکا
جواب یہ ہی کہ جز سے مراد وہ جز ہی کہ جیسے جز کہ سکین ہو اور جس ہاتھ مین سے چھوٹا سا جز کاٹ لیا ہی اُسکے لیے یہ نہین
کہا جاتا ہی کہ یہ ہاتھ کا جز ہی بلکہ یہ کہا جاتا ہی کہ یہ ہاتھ ہی اور ان مرکب عضوون کی ترکیب یا تو پہلی ترکیب کی جہت سے
اسطرح سے کہ مفرد عضوون سے مرکب ہون مثل عضلہ کے کیونکہ یہی عضلہ گوشت اور پٹھے اور رباط یعنی رودے اور
جھلی سے مرکب ہی یا دوسری ترکیب کی جہت سے مثل آنکھ کے کیونکہ عضلہ اُسکا جز ہی اسلیے کہ آنکھ عضلون سے اور
تین طبقون سے اور سات طبقون سے مرکب ہی یا تیسری ترکیب کی جہت سے مثل چہرہ کے کیونکہ آنکھ چہرے کا جز ہی اسلیے

حاشیہ:
١٢ یہ اُسپر اعتراض ہی کہ [illegible] رہی اسلیے کہ یہ نفیس سے لیے گئے عضوون مین [illegible] اور ایسا نہین ہیکون [illegible] ارادی اور غیر ارادی ہے سارے فعل نہین ١٢
١٢ یعنے یہ ہین ١٢ یعنے اگر باقی ہاتھ کا جز [illegible] کا ہونا [illegible] اور [illegible] ہاتھ ہی [illegible]
١٣ یعنے باقی کو جو سے کاٹ کے پھر ہاتھ کا جز ہونے سے ساتھ اس باقی کو ہاتھ کہا جائیگا اور ہاتھ کی تعریف سے اس باقی کی تعریف کیجائیگی [illegible] عضو کی تعریف ہاتھ ہوسکے [illegible] صادق [illegible] پھر تعریف مرکب کی جامع نہوگی ١٢
١٤ یعنی مرکب کی تعریف [illegible] ١٢
فائدہ: [illegible]

کہ چہرہ آنکھ سے اور ناک سے اور منھ سے اور رخساروں سے مرکب ہی یا چوتھی ترکیب کی جہت سے
مثلاً کیونکہ چہرہ سر کا جز ہی، پہلے کہ سر چہرہ سے اور کانوں سے اور دماغ وغیرہ سے مرکب ہی اور مصنف نے
مثلاً اسلیے کہا ہی کہ اس امر کیطرف اشعار ہو جائے کہ یہ ترتیب جو بیان ہوئی ہی اعتباری ہی اور تحقیقی
اور مرکب عضووں میں سے بعضے رئیس عضو ہیں کہ وہی مبدء ہیں فاعلی مبدء ہیں یا قابلی مبدء ہیں اسیلیے
یہی عضو مصنف کے قول پر قوتوں کو اٹھانے رہنے والے روحوں کے لیے فاعل ہیں یا ان قوتوں کے
فیضان کرنے والے نفس کے قابل ہیں اور علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ انمیں سے بعضے روحوں
کے لیے فاعلی مبدء ہیں جیسے دل ہی اور بعضے قابلی مبدء ہیں اور اصل ہیں غرضکہ قوتوں کے لیے
اسلیے کہ رئیس عضو روح کے لیے اصل ہیں کیونکہ روح کے لیے یہی تو فاعلی مبدء ہیں اور قوت کے لیے
روح اصل ہی کیونکہ روحیں قوت کے لیے قابلی مبدء ہوتی ہیں اور اصل کی اصل اصل ہوتی ہی اور مصنف
کہتے ہیں کہ قوتوں کی نسبت سے یہ رئیس عضو مبدء ہیں کیونکہ مبدء وہی ہوتا ہی جس سے چیز نکالی جاتی
ہی گویا کہ یہ قوتیں ان رئیس عضووں میں حاصل ہیں اور روح کی نسبت سے اصل ہیں اور روح قوتوں کے
لیے مبدء ہی پھر یہ رئیس عضو قوتوں کے لیے مبدء اور اصل ٹھہرینگے اور ابن ابو صادق کہتے ہیں کہ مبدء
عضو روحوں اور قوتوں میں سے اس چیز کے لیے جو اُنسے پیدا ہوتی ہی اور انمیں پائی جاتی ہی اور اُس
چیز کے لیے اصل ہیں جو انسے اور اعضا میں سے نکلتی ہی یعنی وہ اعضا کہ جن سے قوتیں ظاہر ہوتی ہیں
جیسے شریانیں ہیں کہ دل سے نکلی ہیں اور اوردہ رگیں ہیں کہ کلیجہ سے نکلی ہیں اور جیسے پٹھے ہیں کہ دماغ
سے نکلے ہیں اور جیسے منی کیطرف ہیں کہ خصیوں سے نکلے ہیں اور ابن ابو صادق کے اس قول پر
قوتوں کے لیے رئیس عضو اصل نہ ٹھہرینگے یا تو شخص کے باقی رہنے کی جہت سے اور یہی تین ہیں اُنمیں
کی ایک حیوانیہ قوت ہی اور حیوانیہ قوت کی طرف اسلیے احتیاج پڑی ہی کہ بدن ایسے عنصروں سے
مرکب ہی جو جدا ہو جانے کے طلبگار ہیں پس ایسی قوت کی احتیاج پڑی جو انپر ملے رہنے کے لیے جبر کرتی
رہے اور اسی لیے جبتک یہ قوت بدن میں باقی رہتی ہی اسوقت تک بدن خراب نہیں ہوتا ہی اور یہی وہ
حیوانیہ قوت ہی کہ جس سے بدن کی حیات رہتی ہی اور اس قوت کا مبدء دل ہی کیونکہ دل ہی پہلا عضو ہی
جو پیدا ہوتا ہی اور حرکت کرتا ہی اور آخیر کا عضو ہی جو مرنے کے وقت ساکن اور بے حرکت ہوتا ہی اور یہ امر
اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ دل حیات کا اور حیات کی قوتوں کا معدن ہی اور اسلیے کہ جب کوئی شریان
باندھ دیجائیگی اور یہ ثابت ہو چکا ہی کہ شریانیں دل سے اُگی ہیں تو قوت حیوانیہ بندش کے نیچے سے
منقطع نظر آئیگی اور یہ عضو شل مردہ کے فاسد اور متعفن ہو جائیگا پس معلوم ہو گیا کہ اس قوت کا مبدء دل ہی

اور دل کی خادم شریانین ہین کیونکہ جب ثابت ہوچکا کہ دل حیوانیہ قوت کا مبدء ہی اور سب عضو اس قوت
کو اسی سے قبول کرتے ہین یہان ضرور ہی کہ کوئی عضو خادم ہو کہ اس قوت کو دل سے اعضا تک پہونچادے اور
یہی خادم شریانین ہین اور دوسری نفسانیہ قوت ہی اور نفسانیہ قوت کی اسلیے احتیاج پڑی کہ بدن کو کبھی
مضر چیز لاحق ہوتی ہی اور کبھی نافع چیز لاحق ہوتی ہی پھر بدن کے لیے مضر اور نافع کا شعور اور حرکت چاہیے
تاکہ نافع کی جستجو کرے اور مضر سے بھاگے اور وہ قوت کہ جس سے شعور اور حرکت پیدا ہوتی ہی وہی نفسانیہ قوت ہی
اور حواس مین سے وہ حاسہ کہ جسکی طرف حیوان کو بہت احتیاج پڑتی ہی وہی لمس ہی لمس گویا کہ حیات مین یہ
ضروری ہی اور اسکے سوا حواس مین سے نافع ہین اور حیات کے کامل کرنے والے ہین اور اسی سبب سے حیوان
مین سے کبھی وہ بھی پایا جاتا ہی کہ جو سننے یا دیکھنے کی یا چکھنے کی یا سونگھنے کی قوت نہین رکھتا ہی اور کوئی
جاندار ایسا نپایا جائیگا کہ جو لمس کی قوت نہ رکھتا ہوگا اسلیے کہ جلانے والی گرمی مین اور ہلاک کرنے والی
سردی مین فرق نکرنا اُس چیز سے ہی جو حیوان کو جلدی سے معرض فساد مین ڈال دیتی ہی مگر آدمی جبکہ
کھانے پینے کی چیزون کا صناع اور صنعتون کی فکرین کرنے والا ہی اور یہ جبھی ہوگا جب بہت فکرین
کرتا رہے اور بہت فکرین کرنے کی استعداد رکھتا ہو تاکہ اللہ تعالی کی معرفت تک پہونچے تو اسکے لیے اور
حواس بھی ضرور ہوئے اسلیے کہ اُنکے ساتھ آدمی کے لیے حیات کی تدبیر ہو اور انکا مبدء دماغ ہی کیونکہ جسوقت
بعضے پٹھے باندھے جائینگے یا کاٹ ڈالے جائینگے تو اُسکے نیچے کی حس اور حرکت جاتی رہیگی اور جبکہ حرام مغز
کی جڑ منقطع ہو جائیگی یا کاٹ ڈالی جائیگی تو اسکے نیچے سے حس اور حرکت جاتی رہیگی اور اگر کوئی آفت دماغ
پر واقع ہو تو سارے بدن کی حرکت اور حس باطل ہو جائیگی اور دماغ کے خادم پٹھے ہین اسطرح سے کہ
اِس قوت کو دماغ سے سارے عضوون کیطرف لیجاتے ہین اور تیسری طبیعیہ قوت ہی اور اُسکی اسلیے
احتیاج پڑی ہی کہ بدن ہمیشہ تحلیل ہوا کرتا ہی پھر اسمین ایک ایسی قوت کا ہونا ضرور ہی جو اُس تحلیل ہوئے
جزکا عوض اسطرح دار وکرے کہ اُس خون کو پیدا کرے کہ حیات کا مادہ ہی کیونکہ اُسی سے روح مین کی
تحلیل ہوئے جزکا بدلا پیدا ہوتا ہی اور بدن سے تحلیل ہوئی جزکے عوض کو اُسی قدر یا اُس سے کم
اُسکے قائممقام کرے اور نہین تو شخص کا خلقت کے پوری ہونے کی مدت تک بھی باقی رہنا ممکن نہوگا بعد کا
باقی رہنا تو بڑھکر ہی اور اسلیے کہ بدن اول پیدائش سے کمال کے مرتبہ مین نہین ہی اور نہین تو اول پیدائش ہی
یا پیدائش کے بعد سے کچھ نقصان یعنے گھٹنے مین شروع کر دیتا اور عمر نہایت چھوٹی ہوتی اور انسان اپنی حیات
کی مدت بھر یا اکثر حیات مین دبلے اور کمزور ہونے مین رہتا پھر اسمین ایک ایسی قوت کا ہونا ضرور ہی
جو اسے بڑھاتی رہے اور کمال کی حد تک پہونچادے اسی قوت کا مبدء کلیجہ ہی یہ جبھی ثابت ہوگا

[illegible]

جب یہ ثابت ہو جائے کہ اعضاء اول پیدائش مین کلیجہ سے غذا لینے کی قوت کو حاصل کرتے ہین اور
اعضاء مین غذا لینے کی قوت نے قرار پکڑا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ بات ثابت نہین ہوئی مگر شیخ بوعلی سینا
نے کہا ہی کہ غذا لینے کی قوت کا مبدا کلیجہ ہی لیکن جو شخص یہ کہتا ہی کہ تغذیہ کی قوت کا فیضان صورت
بخشنے والے کیطرف سے ہوتا ہی اور یہ قوت اعضاء کے لیے اور مبدون سے نہین حاصل ہوئی ہی اور جب
اعضاء کی غذا اعضاء کیطرف پہونچتی ہی تو یہی قوت اُسکے لیے کفایت کرتی ہی تو اُسکے نزدیک کلیجہ رئیس
عضوون مین سے نہ ٹھہریگا اور کلیجہ کے لیے اور وہ خادم ہین اس طرح پر خادم ہین کہ کلیجہ سے غذا کو اعضاء
کیطرف لیجاتے ہین اور اول پیدائش مین اُس شخص کے نزدیک جو اس کا قائل ہی کہ وریدین طبیعیہ
قوت کو کلیجہ سے اعضاء کیطرف مدد کے طریق پر نہین لیجاتی ہین جس طرح سے کہ پٹھے اور شریانین اعضاء
کیطرف لیجاتی ہین اسلیے کہ اسپر اتفاق ہو چکا ہی کہ اگر اور وہ مفسدہ ہو جائین اور غذا اعضاء کے
پاس مہیا ہو تو اعضاء کا فعل غذا لینے مین جاتا نہ رہیگا لیکن یہ جبھی تمام ہو گا جب تالی کی نفی ثابت
کر دیجائے اور اُسکے ثبوت کی طرف اُنھون نے تعرض ایسی چیز سے نہین کیا کہ جسپر اعتماد کرنا صحیح ہو
اور یا نوع کے باقی رہنے کی جہت سے اسلیے کہ جب شخص کا ہمیشہ باقی رہنا موت کے ضروری ہونے
سے ممکن نہین ہی تو نوع سے شخص کے باقی رہنے کی احتیاج پڑی اور یہ انھین قوتون سے ممکن
ہی کہ جنکی طرف شخص کے باقی رہنے کو احتیاج پڑتی ہی اور ایسے عضوون کی احتیاج پڑتی ہی جو
ان قوتون کے مبدے ہین اور وہ یہی تین ہین جو تین کہ مذکور ہو چکے ہین اسلیے کہ نوع کا باقی رہنا
بے شخص کے وجود کے محال ہی اور ایک اور قوت سے شخص کا بدل قائم مقام ہوتا ہی اور یہی مولدہ اور
مصورہ قوت ہی اور اُسکی نسبت نوع کے باقی رکھنے مین شخص کے رکھنے مین غاذیہ قوت کی نسبت ہی
اور اسکا مبدء دونون خصیے ہین اسلیے کہ منی کا نضج انھین دونون مین کامل ہوتا ہی اور انھین دونون
مین اعضاء کی صورتون کے قبول کرنے کے قابل ہوتی ہی اور اسی سبب سے انھین دونون کے
کاٹ ڈالنے سے نوع منقطع ہو جاتی ہی اور ان دونون کا خادم منی کے نکلنے کا مقام ہی اور وہی
مردون مین پیشاب کے عضو کا سوراخ ہی اور اُسکے اور دونون خصیون کے درمیان کی رگین ہین
اور عورتون مین وہ رگین ہین جنمین منی عورتون کی دونون خصیون سے مندفع ہوتی ہی منی کے قرار
پکڑنے کے مقام تک اور یہی بچہ دان اس طرح سے ہی کہ منی نکلنے کا مقام منی کو دونون خصیون سے لیجا کر
بچہ دان تک پہونچا دیتا ہی اور ان دونون خصیون کا خادم بچہ دان بھی اس طرح پر ہی کہ تحلیل ہو جانے سے
اور پریشان ہو جانے سے اور جم جانے سے منی کی حفاظت کرتا ہی اور اسپر اُسکی گرمی کی اور استعداد

[Margin notes:]
... کیونکہ نوع ... بھی انھین ... شخصون ... ضمن مین ... جبتک ... قول پر ... ۱۲ منہ
اعضاء
... علاوہ ... ۱۲

کی حفاظت کرتا ہی اور اپنی ذاتی ایاب دوسری گرمی کا افادہ کرتا ہی اور اسی لیے بدن کے اندر رواں مستحکم پیدا
کیا گیا ہی اور اسکے منھ پر ایک مہر ہی جو اُسے گھیرے ہوئے ہی بس منی کے اور بچے کے نکلنے سے حفاظت
کرتا ہی اور اُس میں کی گرمی کی حفاظت کرتا ہی اور انکی طرف خارجی سردی اور خارجی گرمی کے پہونچنے کا
مانع رہتا ہی اور یہ اعضاء رئیسون سے اسلیے نامزد ہوئے ہین کہ انمین شرف ہی اور شخص اور نوع کی معلمتوان
کا اہتمام کرتے رہتے ہین اور طبیعیہ ساتون امرون مین سے پانچوین روحین ہین اور ان روحون سے
ہم مراد نہین لیتے ہین کہ وہ چیز جسکا فلاسفہ نام رکھتے ہین نفس نفس ناطقہ جسطرح سے اُنسے خدا کی کتابون مین
مراد لیجاتی ہی جیسے قرآن شریف ہی اسلیے کہ روح حق تعالے کے قول ویسئلونک عن الروح مین یعنے تجھسے روح کو پوچھے
ہین تفسیر اُسی چیز سے ہی جسکا فلاسفہ نام نفس رکھتے ہین اور بعضون نے خدا کی کتابون کی فلسفہ اولی اسے
تفسیر کی ہی اور جسنے ان کتابون کی تفسیر آسمانی کتابون سے کی ہی اُسپر تشنیع کی ہی اور اسمین اُس چیز سے
طول دیا ہی کہ جسکی طرف توجہ کرنا سزاوار نہین ہی بلکہ ہم اُنسے بخاری لطیف جسم کہ خلطون کی لطافت سے
پیدا ہوتا ہی مراد لیتے ہین اسلیے کہ خون جب دل کے بائین بطن پر وارد ہوتا ہی اور اُسمین نضیج پاتا ہی اور لطیف
ہوتا ہی تو لطیف بخار کا ایک جوہر بنجاتا ہی اور وہی روح ہی اور اسی لیے غذا کے کھانے پر قوی ہوجاتی ہی
اور غذا کی کمی کے اور نہونے کے وقت کمزور ہوجاتی ہی اور اگر روح نتھنون سے کھنچی ہوا سے پیدا ہوا کرتی ہی جسطرح
کہ جالینوس نے تصریح کی ہی تو لازم آتا ہی کہ نتھنون سے ہوا کے کھنچتے رہنے پر غذا کے نہونے سے قوتین
کمزور نہون اسلیے کہ اسوقت مین روح کی مدد باقی رہتی ہی اور جب روح باقی رہیگی تو قوتین بھی باقی رہینگی کیونکہ روح
ہی قوتون کا محل ہوتی ہی اور جب محل قوی ہوگا تو صورت یا اُسمین کی حال کیفیت قوی ہوگی لیکن ہوا روح
کا نفوذ کرواتی ہی اور اُسکا بدرقہ ہوکر اُسے اعضاء مین لیجاتی ہی جسطرح سے کہ پانی اعضاء مین غذا کو نفوذ کروا دیتا ہی
اور حکماء کے نزدیک جو دلیل کہ اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ روح ناک سے کھنچی ہوئی ہوا سے پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہی
کہ جو شخص اپنی سانس کو کچھ دیر تک روکے رہتا ہی وہ ہلاک ہوجاتا ہی اور اس ہلاکت کے لیے کوئی اور سبب
نہین ہی مگر یہ روح اپنے مادہ کے نہونے سے کہ وہی ہوا ہی منعدم ہوجاتی ہی اسکا جواب یہ ہی کہ روح نہایت
گرم ہی بس جب اسپر ہوا بند کردیجاتی ہی کہ ہوا اُسکی نسبت مین سرد ہی تو روح کا مزاج حدت پکڑ جاتا ہی اور روح جلجاتی ہی
اور صاحب روح مرجاتا ہی اسلیے کہ روح اُسوقت مین حیوانیہ قوت کے قبول کرنے کے قابل نہین رہتی ہی پس یہ
ہلاکت روح کے مادہ کے نہ رہنے سے نہین ہی بلکہ مصلح کے نہونے کے سبب سے ہی اور روح کا خلطون
کی لطافت سے پیدا ہونا خلطون کی کثافت سے اعضا کے بننے کی طرح پر ہی بس جسطرح پر کہ خلطون کی لطافت
سے اور بخار سے ایک لطیف جوہر پیدا ہوتا ہی کہ وہی روح ہی بس اسیطرح پر خلطون کی کثافت سے کثیف جوہر

اور ا حین کی گرمی کی ... گرمی یعنے منی کی ... حفاظت کرتا رہتا ہے ... نفس ناطقہ ذات ہین ... مجرد و جو ہر ... متعلق ہے
فائدہ ... ہین ... ایک ... طرف اشارہ ... کرتا ہی اور ... بعضے کہتے ہین ... نفس ناطقہ ہی اور عالم ... کی طرف توجہ اور تعلق ... کی جہت سے روح ... علم الہی ... فلسفہ اولی

اور علم الٰہی بھی کہتے ہین اور یہ نظری حکمت ہین کے علمون مین سے اُن مجرد ... متعلق علم ہی ... جو اجسام خارجی وجود مین اور تعقل مین مادہ کی محتاج نہین ... مصلح ہوا ہی ۱۲

پیدا ہوتے ہین اور وہی اعضا ہین اور روحین قوتون کی اٹھائے رہنے والی ہین اسلیے کہ قوتین حکما کے نزدیک صورتین ہین اور اطبا کے نزدیک کیفیتین ہین اور شک نہین کہ مبدون سے مقصدون کیطرف روحون کے منتقل ہونے کی احتیاج پڑتی ہی اور قوتون کا انتقال ذات سے قوتون کی دونون تقدیرون پر محال ہی بس ایسے مادون کی احتیاج پڑی کہ وہ انھین اٹھائے رہین یہانتک کہ اُن مادون کے مقصدون پر جانے سے قوتین بھی منتقل ہو جائین اور وہی مادے روحین ہین گو ان اٹھائے رہنے والون کی حرکتین انھین قوتون ہی کے حرکت دینے سے ہین بس اسی لیے یعنے بس اٹھائے رہنے والون کیطرف قوتون کے محتاج ہونے کے سبب سے واجب ہوتا ہی کہ انکی قسمین یعنے روحون کی قسمین تین ہونے مین انکی قسمون کیطرح پر ہین یعنے قوتون کی قسمون کیطرح پر ہین تاکہ ہر قوت کے لیے ایک حامل یعنی اٹھانے والا ہو جائے اور ساتون طبیعیہ امرون مین سے چھٹی قوتین ہین قوت کا لفظ پہلے حیوان مین کے موجود معنون کے لیے وضع کیا گیا ہی کہ جن سے حرکتون مین نسے ایسے شاق فعل حیوان سے ان معنون کے سبب سے صادر ہونا ممکن ہون کہ وہ اپنی مقدار مین اور کیفیت مین حیوان سے وجود مین اکثری نہین ہین اور اسکی ضد ضعف سے نامزد ہوتی ہی اور اس قوت کے لیے ان معنون سے ایک مبدء ہی اور ایک لازم ہی لیکن مبدء بس وہی قدرت ہی یعنے حیوان کا اسطور پر ہونا کہ جب چاہے کرے اور جب نہ چاہے نہ کرے اور اسکی ضد عجز سے نامزد ہوتی ہی اور لازم وہی کسی سے سہل مین منفعل نہونا یعنی اثر نہ قبول کرنا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جس سے پہلے شاق تحریکین ہین وہ جب ان تحریکون سے منفعل ہو جائیگا تو وہ اُس فعل کے پورے کرنے سے رُک جائیگا بس ضرور ہوا کہ منفعل نہونا شدت پر دلیل ہو پھر اُنھون نے اس قوت کے اسم کو اس مبدء کیطرف نقل کر لیا اور وہی مبدء قدرت ہی اور اس لازم کی طرف نقل کیا اور وہی لازم منفعل نہونا ہی پھر قدرت کے لیے ایک ایسا وصف ہی کہ اُسکے لیے جنس کیطرح پر ہی اور وہ غیر مین کی اثر کرنے والی صفت ہی اور لازم ہی اور وہی امکان ہی جو حاصل ہونے والے کے معنون سے فعل کے مقابل ہی اسلیے کہ قادر سے جب فعل کا کرنا اور نہ کرنا درست ہی تو مقدور فعل کا امکان قدرت کے لیے لازم ٹھہرگیا پھر قوت کے اسم کو اس جنس کیطرف اُنھون نے نقل کر لیا اور یہی یہان پر مراد ہی اور اس لازم کی طرف نقل کیا اور سیفید کے لیے کہنے لگے کہ وہ قوت مین کالا ہی یعنے اُسکا کالا ہو جانا ممکن ہی اور حصول اور وجود کا نام فعل رکھا گو وہ حقیقت مین انفعال ہی اس بنا سے کہ جن معنون کے لیے پہلے قوت کا لفظ بنایا گیا ہی وہ فعل سے متعلق ہونگے پھر جبکہ یہان پر امکان کا قوت نام رکھا ہی تو جس امر سے وہ امکان متعلق ہوتا ہی اور وہی حصول ہی اُسکا نام فعل رکھا

اور بدن مین قوتون کے موجود ہونے پر دلیل یہ ہو کہ بدن جسم ہونے مین سارے جسمون کے ساتھ مشترک
ہو اور اسکے ساتھ بدن سے طرح طرح کے اثر ظاہر ہوتے ہین اور ان اثرون کا جسمیت کے لیے ہونا ممکن
نہین اور نہین تو انمین اشتراک لازم آجائیگا پس یہ ضرور کسی اور امر کے سبب سے ہین اور وہی
امر یا تو اس جسم مین ہوگا یا جسم سے جدا ہوگا اور جدا ہونا جائز نہین اسلیے کہ جدا امر کی نسبت اس
بدن سے سارے جسمون کے نسبت کی طرح برابر ہی پھر بدن مین کے حال امر کے سبب سے ہونا باقی رہ گیا
اور وہی قوت ہی اور وہ تین جنسون کی ہین اسلیے کہ ان قوتون کے فعل یا تو شعور کے ساتھ ہونگے
یا نہونگے اور پہلی وہی نفسانیہ قوتین ہین اور دوسری یا کسی حیوان سے مختص ہی یا نہین اور پہلی وہی
حیوانیہ قوت ہی اور دوسری طبیعیہ قوت ہی اور حال یہ ہی کہ بیشک اسی تقسیم سے قوتون مین سے
ہر ایک قوت کی تعریف[1] جان لیگئی اور قوتون پر جنس کا اطلاق اطباء کے مذہب پر ہی اسلیے کہ اطباء
ہر کلی مفہوم پر جنس کا اطلاق کرتے ہین ان قوتون مین کی ایک طبیعیہ قوت ہی بعضون نے طبیعیہ
قوتون کو حیوانیہ قوتون اور حیوانیہ قوتون کو نفسانیہ قوتون پر اعم کو عام پر تقدم کی رعایت کے سبب سے
مقدم کیا ہی اور بعضون نے اس ترتیب کو اشرف کو اشرف پر اور اخص کو اخص پر تقدیم ہونے کی رعایت سے
پلٹ[2] دیا ہی اور جس ترتیب کو کہ مصنف نے اختیار کیا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ حیوانیہ قوت مصنف کے
نزدیک ساری قوتون سے اشرف ہی اسلیے کہ حیوانیہ قوت کا فعل روح کے ہونے کے سبب سے
ہی اور روح اشرف ہی اور اسلیے کہ حیوانیہ قوت اعضاء کو نفسانیہ قوتون کے قبول کرنے کے لیے مہیا
کرتی ہی اور تغذیہ کی قوت کے قبول کرنے کے لیے مہیا کرتی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ حیوانیہ قوت حیات کے
فعلون کا مبدء ہی اور نفسانیہ قوت طبیعیہ قوت سے اشرف ہی پس ادنی سے اشرف کی طرف ترقی
کرنے کی مصنف نے رعایت کی ہی اور طبیعیہ قوت دو قسمون پر ہی پس طبیعیہ قوتون مین سے
بعضی غذا مین تصرف کرنے والی ہی یعنے اُس چیز مین جو غذا کی قوت مین ہی اور فعلی یعنے حاصل غذا
نہین ہی اسلیے کہ فعلی یعنے حاصل غذا وہی ہی جو اُس چیز کے جوہر کا کہ جسکی نسبت سے کہا جاتا ہی کہ یہ اسکی
غذا ہی جزء ہو گئی ہی اور اس معنے کے غذا مین غاذیہ قوت کے لیے کوئی تصرف نہین ہی اور اس غذا
مین تصرف شخص کے باقی رہنے کے لیے ہی یا شخص کے کمال کے لیے کرتی ہی اور اسکا مبدء گذرے
بیان پر کلیجہ ہی اسے مصنف نے نوع کے باقی رہنے کے لیے غذا مین تصرف کرنے والی قوت پر
اسلیے مقدم کیا ہی کہ نوع کا وجود شخص کے وجود کے بعد ہوتا ہی اور اسلیے کہ شخص کے باقی
رہنے کے لیے متصرفہ قوت کا فعل نوع کے باقی رہنے کے لیے متصرفہ قوت کے فعل پر مقدم

حاشیہ

[1] یعنے ان تینون قوتون مین سے ہر ایک کی تعریف نکلتی ہی کیونکہ اس تقسیم سے معلوم ہوتا ہی اور اسی بنا پر صاحب کامل نے اس طرح تعریف کا اقتباس کیا ہی کہ نفسانیہ وہ قوت ہی کہ جسکا فعل شعور کے ساتھ ہو اور حیوانیہ وہ قوت ہی کہ جسکا فعل حیوان سے مختص ہو اور اسکا فعل شعور کے لیے نہو اور طبیعیہ وہ قوت ہی کہ جسکا فعل شعور سے نہو اور حیوان ہی سے مختص نہو

[2] یعنے نفسانیہ قوتون کو کہ جو حیوانیہ قوتون سے کہ وہ سب سے اشرف و اخص ہین مقدم کیا ہی اور اسی سبب سے حیوانیہ کو طبیعیہ پر مقدم کیا ہی اور طبیعیہ کو آخر کہا ہی اسلیے کہ وہ سب سے عام اور ادنی ہی ۱۲

ہوتا ہی اور اسلیے کہ طبیعت کا مقصود جنسون کی طبیعتون کے وجود سے نوع کا وجود ہی اور نہین تو ضرور
طبیعت کا فعل جنس کے وجود کے وقت ٹھہر جائیگا اور نوع حاصل نہوگی اور نوع کے وجود سے طبیعت کا
مقصود شخص کا وجود ہی ہو بہو اسی دلیل سے ہی بس شخص کا وجود ذات سے مقصود ٹھہرا اور یہ یا تو شخص
کی غذا لینے کے لیے ہی اسطرح سے کہ تحلیل ہوئے جز کا بدل کوئی جوہر حاصل کر دے اور وہی خون ہی اور وہ
خلط ہی جو قریب فعل سے یعنے حاصل ہونے کی قریب قوت رکھتا ہی اور عضو کے مشابہ ہی اور پورے
فعل سے اُسے یون غذا بنا دے کہ اُسے اُس سے ملصق کر دے اور اُسکے جز ہو جانے کے نزدیک
قوام مین اور رنگ مین اور مزاج مین اُسے اُسکے مشابہ کر دے بس یہی تین امر ہین کہ اگر انمین سے
کسی مین اختلال ہو جاتا ہی تو تغذیہ بھی مختل ہوتا ہی اور پہلے پر دلیل یہ ہی کہ وہ بدل کے جوہر
کی تحصیل سے جب مختل ہو جائیگا تو بدن دبلا پڑ جائیگا اور بدن مین دبلا پا ظاہر ہو جائیگا اور
دوسرے پر یہ دلیل ہی کہ وہی غذا کا ملصق کر دینا ہی بس یہ امر مختل ہو جائیگا تو لحمی استسقا عارض ہو جائیگا
اسلیے کہ اسمین غذا عضو سے بیزار ہوتی ہی اور اسی سبب سے بدن ڈھلڈھلا ہوتا ہی اور تیسرے
امر پر دلیل یہ ہی کہ وہی مشابہ کرنا ہی اور جب یہ امر مختل ہو جائیگا تو کوڑھ عارض ہو جائیگی اسلیے کہ
اسمین مشابہ کرنا رنگ کے سفید ہونے سے نہین پایا جاتا ہی اور وہی غاذیہ ہی اور جبکہ اسکے فعل متعدد
ہین تو اس قوت مین بھی تعدد ہونا واجب ہی بس غاذیہ سے بدل کے جوہر کی محصلہ اور ملصقہ
اور مشبہہ ان تینون قوتون کا مجموعہ مراد ہی اور غاذیہ کو اُسکی طرف ہمیشہ محتاجی ہونے کے سبب سے
اور اسکے فعل کے منقطع نہونے کے سبب سے مصنف نے نامیہ قوت پر مقدم کیا ہی اور اسلیے مقدم
کیا ہی کہ غاذیہ کا فعل شخص کے باقی رکھنے کے لیے ہوتا ہی اور نامیہ کا فعل شخص کی تکمیل کے لیے ہوتا ہی
اور اہتمام پہلے مین زیادہ ہی یا شخص کے بعد انکی زیادتی کے لیے ہی اور وہی لنبائی چوڑائی گہرائی کی
ایسی نسبت پر کہ اُسکی نوع جس کی مقتضی ہوتی ہی یعنے اسی شخص کی نوع بس اس سے موٹاپا اور ورم
دونون نکلجائینگے موٹاپے کے نکلنے کا سبب یہ ہی کہ تینون بعدون مین نہ بڑھیگا کیونکہ موٹاپا نہین بڑھتا ہی
مگر عرض یعنی گہرائی مین اور لنبائی مین نہین بڑھتا ہی اور اسکی رد یون کیگئی ہی کہ موٹاپا کبھی سب عضوون کو
عام اور شامل ہوتا ہی یہانتک کہ پاؤن اور سر پر بھی موٹاپا چڑھ جاتا ہی پھر لنبائی مین بھی زیادتی ہو جائیگی
پھر موٹاپا نوع کی مقتضی ہونے والی نسبت کے قول ہی سے نکلیگا اور یہ بھی ہی کہ موٹاپا خون سے اور
اسکی تری سے جو عضو پیدا ہوئے ہین فقط انھین پر چڑھتا ہی اور جو اعضاء اصلی ہین اور منی سے پیدا
ہوئے ہین اُنپر نہین آتا ہی جیسے ہڈی ہی اور جو اسکی نظیر ہین اور ورم کے نکلنے کا سبب یہ ہی کہ یہ لنبائی

یعنے اگر شخص کا وجود مقصود نہین ہی تو ضرور ہی کہ طبیعت کا فعل نوع کے وجود کے وقت ٹھہر جائے [illegible]

چوڑائی گہرائی تینون بعدون مین نہین ہوتا ہی اور نہ ایسی نسبت پر ہوتا ہی کہ جس نسبت پر سوجے ہوئے شخص کی نوع مقتضی ہی اور اسلیے کہ ورم کو سب عضوون مین نہین ہوتا ہی اسلیے کہ دل اتفاق سے ورم نہین پیدا کرتا ہی اور یہی حال ہڈی کا اکثر کے نزدیک ہی اور وہی نامیہ ہی اور قیاس اور قاعدہ نامیہ کی جگہ منمیہ کہنا ہی مگر مصنف نے مزاوجت کی رعایت کی ہی اور فعل کے اسناد یعنے نسبت سبب کی طرف کہ وہی قوت ہی کر دی ہی پھر جب عضو خشک ہو جاتے ہین تو نامیہ کا فعل رک جاتا ہی اسلیے کہ نمو اعضا کا بڑھنا ہی پس جبکہ اعضا انتہا کے تر ہونگے اور یہی شروع شروع پیدائش مین ہوتا ہی تو سہل سے غذا اعضا کے جزون مین نفوذ کر جائیگی پھر تینون بعدون مین اعضا بڑھینگے اور جبکہ پوری خشکی سے خشک ہو جاوینگے تو اس بڑھنے کو قبول نہ کرینگے پھر اعضا کے جزون مین غذا کا نفوذ متصور نہو گا پس نامیہ ضرور اپنے کام سے رک جائیگی اور آیا بالکل نامیہ جاتی رہتی ہی یا اُسکی ذات باقی رہتی ہی اور اُسکا اثر اُس سے ظاہر نہین ہوتا ہی پس اسمین تردد ہی اور غاذیہ اور نامیہ مین فرق جیساکہ شیخ بو علی سینا نے کہا ہی وہ یہ ہی کہ غاذیہ کبھی غذا کو تحلیل ہوئے جز کے برابر جیساکہ درمیان کے سن مین ہوتا ہی وارد کرتی ہی اور کبھی کم وارد کرتی ہی جیساکہ گھٹتے یعنے ضعیفی کے سن مین ہوتا ہی اور کبھی زیادہ وارد کرتی ہی جیساکہ بڑھنے کے سن مین ہوتا ہی اور نمو یعنے بڑھنا جبھی ہوگا جب وارد متحلل سے بڑھکر ہو مگر ایسا بھی نہین ہی کہ وارد بڑھکر ہو تو نمو ہی ہو کیونکہ موٹاپا دبلاپے کے بعد اسی قبیل سے ہی اور نمو نہین ہی اسلیے کہ نمو وہ ہی جو تینون قطرون مین طبیعی تناسب سے ہو تاکہ جسم کے کمال کو پہونچ جائے پھر اسکے بعد یقین سے نمو نہین ہوتا ہی گو موٹاپا ہوتا ہی جیساکہ وقوف یعنے میانہ سنی کے پہلے ذبول یعنے گھٹتی نہین ہوتی ہی گو ہزال یعنے دبلاپا ہو جیساکہ دبلے لڑکے مین ہوتا ہی پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ ان دونون مین سے ہر ایک بے دوسرے کے پایا جاتا ہی پس کبھی موٹاپا پایا جائیگا جہان کہین نمو نہین ہی مثل اُس موٹاپے کے کہ اُس وقوف کے سن کے بعد ہوتا ہی جسمین گھٹنے کی توقع ہوتی ہی اور کبھی نمو ہوتا ہی جہان کہین موٹاپا نہین ہوتا ہی مثل اُس نمو کے جو دبلاپے کے ساتھ مین ہوتا ہی اور انھین قوتون مین سے جنکی غذا رہین کی یعنے خلطون مین کی بلکہ دوسری رطوبتون مین کی اور منی کی متصرفہ نوع کے باقی رہنے کے لیے ہی نوع کے شخصون مین ایک شخص کے پیدا کرنے سے اور یہ دو قوتین ہین ان دونون مین کی ایک بدن کے امشاج سے یعنے مختلط چیزون سے منی کے جوہر کو جدا کرتی ہی اس کلام کے دو معنے ہونے کا احتمال ہی ایک یہ کہ امشاج سے وہ ممتزج مراد لیے جائین جو بدن مین خلطون سے اور وہ دوسری رطوبتون سے ہین اور یہی مصنف کی رائے ہی کیونکہ مصنف نے تصریح کر دی ہی کہ امشاج وہی اخلاط ہین اور دوسرے معنے یہ ہین کہ اُس سے

لہ یعنے اگر گھٹتی ہو ولادت مین آتا ہی نمو اور ذبول دونون ایک جگہ ایک حال مین جمع ہو جاتے ہین اور یہ دونون متضاد ہین محال ہی ۱۲

سے ان دونون بڑھنے یعنے موٹاپے مین اور نمو مین ۱۲

سے بلکہ [illegible]

[illegible] ۱۲ لفظ امشاج کا [illegible] ۱۲

دو مختلط عضو مراد لیے جائیں کہ جس سے بدن کی ترکیب حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کا مبدء دونون خصیے ہین اور اِن دونون کو یہ قوت نہین چھوڑتی ہی اور یہ اِن معنون سے نہین ہی کہ اسکا اثر بدن کی خلطون تک نہین پہونچتا ہی بلکہ ان معنون سے ہی کہ انھین دونون کو یہ قوت بچہ دان تک نہین چھوڑتی ہی کیونکہ اسلیے کہ دونون خصیے طبیعت کی جہت سے منی کے مادہ کو خلطون سے اپنی غذا لینے کے لیے استحقاق سے زیادہ کھینچتے ہین لیس مادہ مین کا فضلہ ان دونون مین باقی رہتا ہی اور وہی منی ہی اور یہ چھاتی مین کے حال کیطرح پر ہی پھر یہ دونون خصیے اُس فضلہ مین تصرف کرتے ہین اور اُسے پکاتے ہین اور اُسے تغیر دیتے ہین جسطرح کہ چھاتی اپنی غذا کو دودھ کیطرف تغیر دیتی ہی یہانتک کہ صورتون کے بخشنے والے سے قوت کے قبول کرنے کے قابل ہوجاتی ہی اور جبکہ اُس سے ساری شرطین ملجاتی ہین تو یہ قوت اس امر کا مبدء ہو جاتی ہی کہ اس سے ایسا کوئی حیوان پیدا ہو کہ جو اُس شخص کے شکل مین ہو کہ جس سے یہ فضلہ جدا ہوا ہی اور دوسرے ان دونون قوتون مین کی اُسکے ہر ایک جزو کو یعنے منی کے جوہر سے مخصوص عضو کے لیے مہیا کر دیتی ہی اسطرح پر کہ اُسکے جزو کے لیے ایک خاص مزاج حاصل کر دیتی ہی کہ جس سے جیسے پٹھا ہونے کے قابل ہوجاتا ہی اور کسی اور جزو کے لیے ایک اور خاص مزاج حاصل کر دیتی ہی کہ جس سے ہڈی ہونے کے قابل ہوجاتا ہی اور اسی طرح پر اور اسکا سبب یہ ہی کہ اگر منی کے اجزا طبیعت مین متشابہ ہون جیسا کہ ارسطو کا مذہب ہی تو یہ قوت اُسکے ہر ایک جزو مین ایک ایسا خاص مزاج حاصل کر دیگی جس سے ایک خاص عضو کے لیے قابل ہوجائیگا اور اگر یہ قوت ہر جزو کو ایک مخصوص عضو کے لیے قابل نکردیتی تو معوزہ کا کسی مین پٹھے کی صورت کرنا اور کسی مین ہڈی کی صورت کرنا ضرور بے مرجح کے ترجیح پاجاتا اور کہنے والے کے لیے یہ کہنا جائز ہی کہ یہی مشکل اس قوت مین بھی اس مذہب پر وارد ہوتی ہی اور جواب یہ ہی کہ یہ اختصاص بچہ دان کے جرم سے قریب و دور ہونے مین منی کے جزون کے مزاجون مین اختلاف کے سبب سے ہی پھر ان جزون کو یہ قوت ایک ایک عضو کی آمیزش کے قابل متشابہ امتزاج سے مزج کرتی ہی جیسا کہ بقراط کا مذہب ہی تو یہ قوت منی کی مزاجیہ مختلف کیفیتون کی تفصیل کریگی اور انھین انکے مخلوں کے مزاج کے واسطے مزج کریگی اور ہر ایک جزو کے لیے ایک ایک عضو کے قابل مزاج حاصل کریگی اور یہی مغیرہ اولی سے نامزد ہی اور وہ قوت جو غذا کو متغذی کے مشابہ کر دیتی ہی اور اُن قوتون مین سے ہی جنکے مجموع کا نام غاذیہ ہی اُسے مغیرہ ثانیہ کہتے ہین کیونکہ پہلی کا فعل دوسری پر مولود کے بدن مین مقدم ہی اور ان دونون مین یون بھی فرق ہوتا ہی کہ پہلی کا مادہ منی ہی اور دوسری کا خون ہی اور جو اُسکے ساتھ خلطون

مین سے ہی اور یون بھی فرق ہوتا ہی کہ پہلی اعضاء کو پیدا کرتی ہی اور دوسری اعضاء مین فعل کرتی ہی اور یون بھی فرق ہوتا ہی کہ پہلی اپنے فعل مین مشابہ کرنے کا قصد نہین کرتی ہی اور دوسری اُسمین مشابہت کا قصد کرتی ہی اور یہی مغیرہ اولی نوع مین اُس قوت کی مغائر ہی جو منی کو بدن کے خلطون سے جدا کرتی ہی اور مغیرہ اولی کا فعل بچہ دان مین ہوتا ہی تاکہ اسکا فعل مصورہ کے فعل کا مصاحب ہو اسلیے کہ مغیرہ اولی اعضا کے مادون کو مہیا کرتی ہی اور مصورہ ہر ایک عضو کو اُسکے ساتھ کی خاص صورت پہنا دیتی ہی اور اسلیے کہ یہ فعل اگر دونون خصیون مین ہوگا تو ضرور ہی کہ جب دو منیان ملین اور اُن دونون کی کیفیتین بدلین تو دوسری مغیرہ کی احتیاج پڑیگی اور نہین ممکن ہی کہ کہا جائے کہ پہلی مغیرہ قوت کا مبدء باپ کے دونون خصیے مین اور منی کے ساتھ ہو جاتی ہی اور منی کے ساتھ بچہ دان مین قیام کرتی ہی اسلیے کہ جس عضو سے کہ نفس تعلق کرتا ہی وہ فضلون سے نفس کے تعلق کرنے مین بڑھکر ہوتا ہی جب وہ بدن سے جدا ہو جاتا ہی تو اُسکے جدا ہونے کے وقت نفس کا تعلق منقطع ہو جاتا ہی پھر وہ فاسد ہو جاتا ہی پھر کیونکر باپ کے نفس کا تعلق اُسکی جدا ہوئی منی سے اعضا کے بننے تک باقی رہ سکتا ہی اور یہ عام قوت جو ان دونون قوتون کے لیے یعنے منفعلہ اور مغیرہ اولی کے لیے جنس کے منزلہ مین ہی وہی مولدہ ہی اور ان دو قوتون مین کی دوسری منی کے ہر جز کو اس شکل پر شکل بناتی ہی مغیرہ کے فعل سے جو پیدا استعداد کے موافق کہ جس شکل کی اُس شخص کی نوع ہی جس سے منی جدا ہوئی ہی جسطرح آدمی سے پیدا آدمی مین ہوتا ہی یا اُسکے قریب کی شکل سے جسطرح سے دو نوعون سے پیدا حیوان مین ہوتا ہی جیسے خچر ہی اور تخطیط اور تجویف وغیرہ سے ٹھوس ہونے کی اور چکنا ہونے کی اور کھرکھرا ہونے کی اور گنتی کی اور مقدار کی اور وضع کیطرح اسطرح پر کہ جیسے کنارے مین ہو یا بیچ مین ہو اور یہی مصورہ ہی اور اسکا فعل بھی بچہ دان مین ہوتا ہی اسلیے کہ منی بچہ دان مین مغیرہ کے فعل کے سبب سے مصورہ کے فعل کی صالح ہوتی ہی مصنف نے کہا ہی کہ مغیرہ اولی اور مصورہ یہ دونون قوتون کا شخص پر حادث نفس کی طرف سے فیضان ہوتا ہی اور اسمین کچھ ہی یعنے اعتراض ہی اسلیے کہ اگر مصنف نے نفس سے نفس ناطقہ کا ارادہ کیا ہی تو خطا ہی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہی نفس ناطقہ کا تعلق بدن ہی سے ہوتا ہی اور حیوانیہ اور نفسانیہ اور طبیعیہ قوتون کا فیضان بدن پر نفس ناطقہ سے بدن کی خلقت کے اور کمال کے بعد ہوا کرتا ہی اور اِن دونون قوتون کا فعل بدن کے وجود پر مقدم ہی پھر کیونکر ان دونون قوتون کا فیضان شخص کے نفس کیطرف سے ہو سکتا ہی اور اگر مصنف نے نفس سے وہ نفس نباتی مراد لیا ہی جسکا پہلے منی پر بچہ دان مین فیضان ہوتا ہی پھر وہ منی کے مزاج کی حفاظت کرتا ہی اور اُس سے نباتی فعل

یعنے اعضا کی تخطیط اور اُس سے مقصود یعنے عضوون کا بعضون کی جدا کرنا ہی جسطرح سے یعنے خطوط بعضون سے اور صورتون کے اختلاف سے تمیز ہو سکے اور اور تجویف یعنے ایک فضا پیدا بیچ مین جیسے روح یا جوف وغیرہ پیدا کرتا ہی جیسے دل کی تجویف کے اور اور وردہ رگون کی تجویف کے اور معدہ کی تجویف کے ۱۲ جیسے انگلیون کی گنتی ۱۲ مقدار یعنے طول عرض عمق یعنی بعضون کی مقدار بڑی ہی اور بعضون کی چھوٹی ہی ۱۲

غذا کے جاذب کرنے سے اور منی کے مادہ کی طرف قسم کرنے سے صادر ہوتے ہین یا وہ حیوانیہ نفس مراد ہے جسکا فیضان اسکے بعد منی پر ہوتا ہے پھر اُس سے ان لگلے فعلون کے ساتھ حیوانی فعل صادر ہوتے ہین تو یہ بھی خطا ہے اسلیے کہ انھین دونون نفسون سے نہ تو مغیرہ قوت کا اور نہ مصورہ کا فیضان ہوتا ہے بلکہ حق یہی ہے کہ اِن دونون کا فیضان ماں کے نفس سے ہوتا ہے اور ان دونون کا معدن دونون خصیے ہین جیسا کہ شیخ نے اسے تصریح سے بیان کر دیا ہے اور یہان پر دونون خصیون سے ماں کے دونون خصیے مراد ہین اور قوت غاذیہ جبکہ غاذیہ کا فعل نہین ممکن ہے مگر غذا کے حاصل کرنے کے اور اُسکے ہضم کرنے کے بعد اور اُسکے فضلون کو دفع کرنے کے بعد تو اس بات کی احتیاج پڑی کہ اسکی خادم چار قوتین ہین ایک اُنھین سے مفید چیز کی جاذبہ ہے اور اس قوت کیطرف احتیاج کا سبب یہ ہے کہ جاذبہ متحلل جز کے بدل کو بدن کی طرف لاتی ہے اور یہی بدل غذا ہے اور غذا ہر ایک عضو سے نہ تو خود جاکر ملجاتی ہے اور نہ اسکی طرف خود سے آتی ہے پھر ایک ایسی قوت کی ضرورت ہے کہ وہ غذا کو ہر ایک عضو کیطرف کھینچ لائے تاکہ ہر ایک عضو مین غذا آجائے اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہے کہ معدہ مین کی جاذبہ قوت کبھی مضر چیزون کو بدن کیطرف کھینچ لیتی ہے اور مفیدہ چیزون کو نہین کھینچتی ہے جیسے فائدہ مند بدمزہ دوائین ہین اور اسکا جواب یون دیا گیا ہے کہ اسکا مضر چیزون کو جذب کرنا اُن چیزون کی مضرت کے سبب سے نہین ہے بلکہ اُنھین کے موجود نفع کے سبب سے اُنھین کھینچ لیتی ہے مثل مٹھاس وغیرہ کے اور مفیدہ چیزون کو نہ کھینچنا اُنکے نفع کی وجہ سے نہین ہے بلکہ یہ نہ کھینچنا اُنھین کے موجود ضرر کے سبب سے ہے جیسے کڑواہٹ وغیرہ ہے اور ان قوتون مین کی دوسری قوت اُسکی ماسکہ یعنے مفید کی ماسکہ یعنے روکے رہنے والی ہے ہاضمہ کے پکانے کے زمانہ تک اور ماسکہ قوت کیطرف احتیاج پڑنے کا سبب یہ ہے کہ جاذبہ جسے کھینچ لاتی ہے وہ چیز عضو کے جوہر سے مشابہ نہین ہوتی ہے پھر ضرور ہے کہ اُسمین تغیر ہو اور وہ عضو کے جوہر کیطرف مستحیل ہوجائے اور استحالہ این اور کیف مین کی حرکت ہے اور ہر ایک کے لیے ایک زمانہ ضرور ہوتا ہے پھر ایسی ایک قوت کی ضرورت پڑی کہ وہ ہاضمہ قوت کے پاس اُسے اُس زمانہ مین روکے رہے یہان تک کہ وہ غذا منجذبہ مستحیل ہوکر غذا لینے والے کے مشابہ ہوجائے اسلیے کہ یہ عضو اس غذا کے لیے طبیعی مکان نہین ہے کہ اُسمین ٹھہرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ماسکہ کی احتیاج اس سبب سے ہے کہ غذا تو وہی خون ہے اور خون تپلا بہتا ہوتا ہے تو اُسے ذات سے ٹھہرے رہنا ممکن نہین ہے یہ کچھ بھی نہین ہے کیونکہ غذا کی خصوصیت خون ہی سے نہین ہے بلکہ شیخ کی تصریح بہ رگون مین کی اور معدہ مین کی اور کلیجہ مین کی اور اعضا مین کی ہر ایک چیز کو شامل ہے اور جسم مین کی منی بھی عام ہے اور غاذیہ کا اس قوت سے خدمت لینا رگون مین کے اور اعضا مین کے خون ہی سے مخصوص نہین ہے

قوتین

جو چیز معدہ مین ہوتی ہے وہ کیلوس ہے اور جو کچھ [illegible] مین ہوتی ہے وہ کیموس ہے اور جو رگون مین ہوتی ہے وہ پتلا خون ہے اور جو عضوون مین ہوتی ہے صاف

دوسری [illegible] عضو [illegible]

بلکہ عام ہی اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ ماسکہ کبھی مضر چیز کو بھی روک لیتی ہی اور اسکا جواب اسطرح سے دیا گیا ہی کہ جسطرح سے جاذبہ مین دیا ہی اور اُن قوتون مین کی تیسری قوت ہاضمہ اسکی طرف احتیاج مستحیل کرنے کے لیے ہی یعنے اُس وارد چیز کی صورت بدلنے کے لیے ہی جو اعضا کے مشابہ نہین ہی ایسے قوام کیطرف جو قوت مغیرہ کے فعل کا قابل ہی اور ایسے مزاج کیطرف جو فعلی غذا بنجانے کا یعنے عضو کے لیے جزو ہو جانے کا صالح ہی اور ہضم چار قسم پر ہی اسلیے کہ غذا کے ہضم کو یا تو غذا کی صورت کا چھوڑنا لازم ہوگا اور یہ ہضم وہی ہی کہ جس سے غذا کیلوس ہو جاتی ہی اور یہی پہلا ہضم ہی جو معدہ مین ہوتا ہی یا غذا کی صورت کا چھوڑنا لازم ہو گا بس یہ ہضم یا تو اسطرح کا ہوگا کہ جسکے پورے ہونے سے عضو کی صورت کا حاصل ہو جانا لازم ہوگا اور یہ وہی چوتھا ہضم ہی جو عضوون مین سے ہر ایک عضو مین ہوا کرتا ہی یا اس صورت کا حاصل ہونا لازم نہوگا پھر یا تو اس ہضم کو غذا کا اعضا سے مزاج مین مشابہ کر دینا لازم ہوگا اور یہی وہ ہضم ہی جس سے غذا رطوبت ثانیہ یعنی دوسری رطوبت ہو جاتی ہی اور یہی تیسرا ہضم ہی جو رگون مین ہوتا ہی اور یا یہ لیمر لازم نہوگا اور یہی وہ ہضم ہی جسکے سبب سے غذا اخلاط ہو جاتی ہی اور یہی دوسرا ہضم ہی جو کلیجہ مین ہوا کرتا ہی اور ہاضمہ مین اور غاذیہ مین فرق یہ ہی کہ ہاضمہ غذا کو فعلی جزو ہو جانے کی صالح کرتی ہی اور غاذیہ اُسے فعلی جزو بنا دیتی ہی اور اسکا بیان اسطرح سے ہی کہ جب کسی عضو کی جاذبہ قوت جیسے خون مین سے کچھ کھینچ لیتی ہی تو اُس عضو مین کی ماسکہ قوت اُسے روکے رہتی ہی بس خون کے لیے ایک نوعیہ صورت ہی اور جب خون عضو ہو جاتا ہی تو اُسمین سے یہ صورت جاتی رہتی ہی اور خون مین اُس عضو کی نوعیہ صورت پیدا ہو جاتی ہی بس یہان پر کون ہی اور فساد ہی اور یہ دو کون اور فساد فقط خون کی صورت کے مادہ مین سے استعداد کے گھٹ جانے سے اور اس مادہ مین عضوی صورت کی استعداد مین شدت ہو جانے سے ہین یہانتک کہ پہلی صورت زائل ہو جاتی ہی اور دوسری صورت پیدا ہو جاتی ہی بس یہان یہ دو حالتین ہین ایک سابقہ یعنے پہلی حالت ہی کہ وہی عضو یہ صورت کے قبول کرنے کی صلاحیت کا بڑھ جانا ہی اور دوسری لاحقہ حالت ہی اور یہی عضویہ صورت کا حاصل ہو جانا ہی بس پہلی حالت قوت ہاضمہ کا فعل ہی اور دوسری حالت قوت غاذیہ کا فعل ہی اور یہی قوت ہاضمہ کا فعل اچھی تمذا مین ہوتا ہی اور فضلون مین اسکا فعل اگر ممکن ہی تو انھین مذکور قوام اور مزاج کیطرف مستحیل کر دینا ہی یا جس عضو مین یہ فضلے بند ہین اُس سے انکے دفع ہونے کے طریقہ کا سہل کر دینا ہی تو قوت دافعہ اگر یہ فضلے گاڑھے تھے تو اُنکے پتلے ہو جانے کے سبب سے انھین دفع کر دیگی اور اگر پتلے تھے تو گاڑھے کر دینے سے دفع کر دیگی اور اگر چپکتے تھے تو تقطیع سے دفع کر دیگی اور یہی فعل نضج سے نامزد ہی اور اُن قوتون مین کی چوتھی فضلہ کے لیے دافعہ ہی اور فضلہ چار قسمون پر ہی اسلیے کہ اُسکے مادہ کا استعمال یا تو غذا کرنے کے لیے ہوگا یا نہوگا اور دوسری قسم پیشاب ہی اسلیے کہ اُسکے مادہ کا

استعمال تغذیہ کے لیے نہین ہی بلکہ اور غرض کے لیے ہی اور پہلی قسم یا تو اپنی نوعیت سے تغذیہ کی صالح ہی یا نہین اور دوسری قسم وہی فضلے ہین جو غذا مین سے بچکر رہجاتے ہین اور غذا لینے کے صالح نہین ہوتے ہین اور پہلی قسم یا تو اس سے سب کے سب عضو مستغنی ہین جیسے دودھ ہی اور منی ہی یا اُس سے سب مستغنی نہین ہین بلکہ بعضے اُس سے مستغنی ہین اور بعضون کو اُسکی طرف احتیاج ہی مثل اُس چیز کے جو کسی عضو کی غذا سے فاضل ہوگی تو وہ اُسے دوسرے عضو کیطرف پھینکیگا اور یہ دوسرا عضو اُسے جذب کرلیگا اور دافعہ کیطرف احتیاج کا سبب یہ ہی کہ غذا بالکل غذا کرنے والے کے مشابہ نہین ہوجاتی ہی اسلیے کہ یہ اور نوع کی ہوتی ہی بلکہ غذا مین سے ہر ہضم کے وقت کچھ ایسا ایک فضلہ رہجاتا ہی کہ اگر یہ فضلہ بدن مین باقی رہجائے تو کئی وجہون سے بدن کو ضرر پہونچائے ایک اُن وجہون مین سے یہ ہی کہ بدن پر اور غذا کے وارد ہونے کے مکان کو تنگ کردینے سے مانع ہوگا دوسری یہ ہی کہ فضلہ منعفن ہوجائیگا اور گندیدگی کے مرض پیدا کریگا تیسری وجہ یہ ہی کہ سوء مزاج پیدا کریگا اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ امتلاء کے امراض پیدا کریگا پانچوین وجہ یہ ہی کہ اعضا کو بوجھل کردیگا چھٹی وجہ یہ ہی کہ غریزیہ حرارت یعنے اصلی کو ڈھانک لیگا پھر ایسی قوت کے ہونے کی ضرورت ہی کہ وہ اسے دفع کردے اور انھین قوتون کی چارون قوتون کی چارون کیفیتین خدمت کرتی ہین مراد لیتا ہون مین گرمی کو اور سردی کو اور تری کو اور خشکی کو گرمی سے غریزیہ یعنی اصلی گرمی ایسی نار یہ گرمی کے ساتھ مراد ہی کہ جو نہ تو حد سے زیادہ اور نہ کم ہو بس ان چارون کیفیتون کی خدمت ان چارون قوتون کے لیے مشترک ہی اسلیے کہ یہ کیفیتین سب قوتون کے لیے انکے فعلون کے اوزار ہین اسلیے کہ قوتون کے فعل حرکتین ہین اور حرکت گرمی سے ہوتی ہی اور جس قوت مین کہ حرکت بہت ہوا کرتی ہی جیسے ہاضمہ ہی تو اُسے احتیاج گرمی کیطرف بہت ہوتی ہی اور جاذبہ اور دافعہ سے دو مکانی حرکتین پیدا ہوتی ہین اور ماسکہ کا فعل پورا نہین ہوتا ہی مگر ریشون کی ایسی حرکت دینے سے کہ جس سے وہ عضو کو اسطرحکا گھیر لین کہ اُسمین کی چیز بہ جانے سے رُکی رہے اور یہ قوت تحریک کا استعمال جمع کرنے پر اور گھیر لینے پر کرتی ہی مگر جبکہ ماسکہ کی غذا کو ٹھہرائے رکھنے کی مدت ریشون کو تحریک کی مدت سے کم ہوتی ہی تو اس قوت کو احتیاج بھی گرمی کیطرف کم پڑتی ہی اور ابن ابی صادق کہتے ہین کہ ماسکہ کی تحریک مکان مین پائی اور ہمیشہ رہتی ہی اور اسکے لیے ایک مثال بھی دی ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر ہاتھ ہوا مین روکا جائیگا تو بیشک محرکہ قوت ہاتھ اُٹھائے رہنے کا فعل ہمیشہ کیے جائیگی اسلیے کہ ہاتھ اپنے طبیعی بوجھ کے سبب سے ہمیشہ نیچے کیطرف مائل ہوتا ہی پھر اگر یہ قوت اپنے فعل سے روک دیجائیگی تو ضرور ہاتھ زمین کیطرف گر پڑیگا اور ایسا ہی حال قوت ماسکہ کا ہی بس یہ قوت گرمی کی محتاج رہتی ہی اور سردی کی محتاج نہین ہی اور ابن ابی صادق

لے قوم پر تشنیع اس بات مین کی ہی کہ اُنھون نے اِس امر کا گمان کیا ہی کہ سردی اِمساک یعنی روکنے پر
معین ہوتی ہی اور اُن پر یہ امر پوشیدہ رہگیا ہی کہ ماسکہ کا فعل بیا پانی اور ہمیشہ کی تحریک ہی اور ابن
ابی صادق کے اس کہنے مین بحث ہی اسلیے کہ حرکت پہلی حیز مین ہونے کے بعد دوسری حیز مین آجانا ہی
پھر پہلی حیز مین دوسری بار کا ہونا ہمیشہ کا ہونا ہی پھر یہ عین سکون ہی کیونکہ سکون کے معنے ایک حیز مین
ہمیشہ ہونے کے سوا نہین ہین پس اِمساک یعنے روکنا حرکت سے منع کرتا ہی مگر یہ روکنا ریشون کے لپٹنے
تحریک کرنے کے ساتھ حاصل ہوتا ہی لیکن ہاضمہ کا فعل تو کیف اور مکان مین کی حرکت ہی لیکن کیف کا ہونا تو
ظاہر ہی لیکن مکان مین ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ جمع کرنے سے اور ملانے سے اور کثیف کے جدا کرنے
سے اور غلیظ کے لطیف کرنے سے اور پھیلی پتلی چیز کے گاڑھے کرنے سے ہاضمہ کا فعل خالی نہین ہی اور
یہ سب امر بے مکانی حرکت کے حاصل نہین ہوتے ہین اور ماسکہ اور دافعہ کے لیے سردی کا خادم ہونا
ذات سے نہین ہی عرضی طور سے ہی اسلیے کہ یہی سردی مار ڈالنے والی اور سست کرنے والی سب کا مون
سے روکنے والی ہی لیکن یہ ماسکہ کی خدمت اسطرح سے کرتی ہی کہ ریشون کو لپٹے رہنے کی ہیئت پر روکے
رہتی ہی اور انھین اُسکا ضائع رکھتی ہی کہ وہ قوت کی حفظ کرتی رہین اور دافعہ کے لیے سردی کا خدمت کرنا
اسطرح سے ہی کہ دفع مین مدد دینے والی ریح کو تحلیل ہو جانے سے روکے رہتی ہی اسلیے کہ ریح اپنے پھیلنے
کے سبب سے مجرے مین کھچاو کرنے سے دفع پر معین ہوتی ہی اور اسطرح سے ہی کہ ریح غلیظ کرتی ہی کیونکہ
جسقدر ریح مین غلاظت ہوتی ہی اُسی قدر دفع کرنے مین قوت زیادہ ہوتی ہی اور اسطرح سے ہی کہ پھیلے
ہوئے ریشون کو کہ فضلہ کو دبائے ہوئے ہین اکٹھا کرتی ہی اور کثیف کر دیتی ہی پھر اسی ہیئت پر باقی رکھتی ہی اور
انھین تینون مین سے ہر ایک دافعہ کے لیے عرضی معین ہی لیکن پہلا تو ریح کے جمع کرنے کے واسطہ سے ہی
لیکن دوسرا تو ریح کو غلیظ کرنے کے واسطہ سے ہی لیکن تیسرا تو ریشون کے جمع کرنے سے ہی لیکن خشکی کا
خادم ہونا تو جاذبہ اور دافعہ اور ماسکہ کے لیے مشترک ہی لیکن پہلی دونون قوتون کے لیے تو اس
سبب سے ہی کہ خشکی دونون قوتون کی حامل روح کو حرکت مین قوی اندفاع پر قادر کر دیتی ہی اور اسلیے ہی
کہ خشکی آلہ کو حرکت مین اسطرح کی قدرت دیتی ہی کہ جس قدرت کا دینا تری سے لٹک پڑنے کو مانع ہوتا ہی لیکن
ماسکہ کے لیے تو خادم ہونا اسلیے ہی کہ خشکی سمیٹتی ہی اور آلہ کی روکی ہوئی چیز پر چھائے ہونے کے سبب سے
ہیئت کی حفاظت کرتی ہی لیکن تری کا ہاضمہ کے لیے خادم ہونا تو اسلیے ہی کہ وہ غذا کو بہاتی ہی اور مجرون مین
نفوذ کرنے کی اور شکلون کے قبول کرنے کی اور جس سے ملتی ہی اُسمین اتصال اور التحام کی اور جدا کرنے
کی اور جمع کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہی اور سہل سے اثر قبول کر لینے پر اور جلدی سے صورت بدلنے پر

غذا کو مدد دیتی ہی اور مسیحی نے یون اعتراض کیا ہی کہ یہ قوتین آیا بدن کے ہر جز مین ہین یا کسی جز مین ہین اور کسی مین نہین ہین پھر اگر دوسری شق ہوگی تو اس جز کا غذا سے خالی ہونا لازم آئیگا اور یہ محال ہی اور اگر پہلی شق ہی تو ایک ہی محل مین دو ضدون کا اجتماع لازم آئیگا اسلیے کہ قوتون مین سے ہر ایک قوت اپنے فعل کے پورے ہونے مین ان کیفیتون سے مدد لینے کی احتیاج رکھتی ہی مین کہتا ہون کہ مختار مذہب یہی ہی کہ بدن کا کوئی جز ان قوتون سے خالی نہین ہوتا ہی اور معترض کا یہ کہنا کہ ایک ہی محل مین دو ضدون کا جمع ہو جانا لازم آئیگا مین کہتا ہون کہ اگر محل سے موضوع مراد لیا ہی جیسا کہ اصطلاح بھی یہی ہی تو ایک موضوع مین جمع ہونا لازم نہ آئیگا اسلیے کہ ہر ایک عضو چار عنصرون سے مرکب ہی اور ہر ایک کیفیت اسمین موجود ہی اور اپنے عنصر سے جو اسکا موضوع ہی قائم ہی اور اگر محل سے مکان مراد ہی جیسا کہ مشہور ہی تو اسمین دو ضدون کا جمع ہو جانا محال نہین ہی اور نہین تو لازم آتا ہی کہ عالم بھر مین موالید مین سے کچھ پایا نہ جاوے اور مصنف کہتے ہین ہمارے پاس کے بیٹھنے والون مین سے بعضے شخص نے ایک شک وارد کیا ہی اور وہ شک یہ ہی کہ اگر ان قوتون مین سے ہر ایک قوت انھین کیفیتون سے قوی ہوگی تو ضرور لازم آئیگا کہ جب یہ قوتین قوی ہون تو اس عضو مین تضاد بعض کا اجتماع ہو جاوے اور اسکا جواب یہ ہی کہ ان کیفیتون کا ان قوتون کے لیے مقوی ہونے سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ انکے سوا اور کوئی مقوی نہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ اعتدال ان قوتون کا مقوی ہو اور ان کیفیتون مین سے ہر ایک کو ان قوتون مین سے کسی ایک کی تقویت لازم ہی بس اس کیفیت کو دوسری قوت کا ضعیف کر دینا لازم ہی مین کہتا ہون کہ اس سوال اور جواب دونون مین بحث ہی لیکن سوال مین تو اس سبب سے کلام ہی کہ تضاد کا اجتماع عضو مین محال نہین ہی بلکہ عضو کا وجود اپنے مین تضاد کے اجتماع پر موقوف ہی اور جواب مین اسلیے بحث ہی کہ اعضا مین اعتدال موجود نہین ہی ہم مانے لیتے ہین کہ اعضا طبی اعتدال سے معتدل ہین لیکن قوتون کے لیے اعتدال کا تقویت کرنا ہماری اس غرض مین مفید نہین پڑتا ہی اسلیے کہ ہماری غرض ان قوتون کے لیے تفاوت سے اعضا مین چارون کیفیتون کی تقویت کا بیان ہی جو طبی اعتدال سے معتدل ہین اور اسلیے کہ ہم نہین مانتے ہین کہ قوت کے لیے کسی کیفیت کی تقویت کو دوسری قوت کا ضعیف کرنا بھی لازم ہی اسلیے کہ طبیعت یا خالق کے حکم سے ہر ایک کیفیت کا استعمال اُسکے خاص مقام مین کرتی ہی جسطرح سے کہ رادع یعنے مادہ کی پھیرنے والی مین سے اور تحلیل کرنے والی مین سے ہر ایک کو اسکی ترکیب کے وقت اُسکے مقام مین برتتی ہی

اور غاذیہ نامیہ کی خدمت کرتی ہی اسلیے کہ نامیہ تینون قطرون مین طبیعی تناسب پر بڑھاتی ہی اور یہ زیادتی جبھی حاصل ہوتی ہی جب جسمین زیادتی ہوتی ہی اُسکے مشابہ کوئی جسم نفوذ کرتا ہو یہانتک کہ نامیہ کو تینون

قطرون مین بڑھانا ممکن ہوجاتا ہی اور اگر یہ نہو تو ضرور ہی کہ جب نامیہ جسم کو پھیلائیگی اور دراز کریگی تو کمی کے
پھیلانا ایک قطر مین دو قطرون مین کی کمی کے ساتھ ہوگا یا دو قطرون مین ایک قطر مین کی کمی کے
ساتھ ہوگا پھر اس نافذ جسم کا پہلے حاصل ہونا ضرور ہی پھر عضوون کا دراز کرنا دو قطرون مین ہوگا؛ ور
دونون یعنے غاذیہ اور نامیہ مولدہ کی خدمت کرتی ہین لیکن غاذیہ کے خادم ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ
قوت اُن اعضا پر کہ جن مین منی پیدا ہوتی ہی منی کے مادہ کو کہ وہی غذا ہی وارد کرتی ہی اور اُسے ایسا تغیر
دیتی ہی کہ جس سے وہ منی کے پیدا ہونے کی صالح ہوجاتی ہی اور نامیہ قوت کے خادم ہونے کا سبب
یہ ہی کہ یہ قوت عضوون کو عظیم کرتی ہی اور مجرون کو وسیع کرتی ہی یہانتک کہ یہ منی کے پیدا کرنے کی
صالح ہوجاتے ہین اور اسی لیے منی جبھی پیدا ہوتی ہی جب اعضا عظیم ہو لیتے ہین دوسری جنس
قوتون مین سے وہی نفسانی قوتین ہین پس بعضی ان مین سے محرکہ ہی اس معنے سے کہ اسکے
لیے حرکت مین ایک طرح کا مدخل ہی یا تو حرکت دینے مین ذات سے یا اعانت سے اور انھین مین
بعضی مدرکہ ہی اس معنے سے کہ اس قوت سے ادراک کامل ہوتا ہی برابر ہی خواہ مدرکہ ہو یا ادراک
مین اعانت کرنے والی ہو اور ان سب کا نام مدرکہ فقط اسلیے ہوا ہی کہ باطنی ادراک انھین سب سے
تمام ہوتے ہین اور ادراک شی کے ایسی چیز کے سامنے ہونے سے ہوتا ہی کہ جس سے مدرک ادراک
کر لیتا ہی اس چیز کا جو مدرک کے سامنے حاضر ہوجاتی ہی اور مصنف نے محرکہ قوت کو اسلیے مقدم
کیا ہی کہ حیوان ادراک مین حرکت کی احتیاج رکھتا ہی یہانتک کہ مناسب کی طرف حرکت کرتا ہی اور
نامناسب سے نفرت کی حرکت کرتا ہی پس حرکت ذات سے مقصود ہوا کرتی ہی اور محرکہ مین سے بعضی
حرکت کی باعثہ ہی اور یہ وہ قوت ہی کہ جسکی شان سے یہ ہی کہ جب خیال مین کوئی مطلوب یا مہروب صورت
آتی ہی یا وہم مین کوئی ایسے معنے حاصل ہوتے ہین تو یہ محرکہ قوت کو حرکت دینے پر انگیختہ کرتی ہی اور شوقیہ
سے نامزد ہوتی ہی اور نزوعیہ سے بھی نامزد ہوتی ہی اور یہ قوت متخیلہ اور واہمہ کے مغائر ہی اسلیے کہ آدمی
کبھی لذیذ صورت کا خیال کرتا ہی اور کسی وقت مین اُسکا مشتاق ہوتا ہی اور دوسرے وقت مین
اُسکا مشتاق نہین ہوتا ہی اور یہی حال وہمی معنون مین بھی ہی اور اجماع کے بھی مغائر ہی اور اجماع وہ
سخت عزم ہی کہ ایسے فتور سے خالی ہی کہ جسمین فعل اور حرکت کے تردد کے بعد جزم ہوتا ہی اور یہی عزم ارادہ
اور کراہت سے موسوم ہی اور یہ اس سبب سے ہی کہ اجماع شوق کے بعد حاصل ہوتا ہی اور اسلیے کہ
اکثر اوقات کسی شخص کے لیے انتہا کا شوق بے عزم کے ہوتا ہی جسطرح سے کہ جب اُسے حیا و مانع ہو
یا کوئی اور مانع ہو اور اسکی خدمت کرتی ہی شہوانیہ جو لذیذ یا مفیدہ چیز خیال مین مرتسم ہوتی ہی یا وہم

مین حاصل ہوئی ہو اُسکی طرف کی تحریک پر یہی قوت باعث ہو کہ اُس سے اتحاد حاصل ہو جائے اور غضبیہ
اور یہی قوت خیال یا وہم مین کی مضر چیز کے دفع کرنے کے لیے تحریک پر باعث ہوتی ہو اُس سے
بھاگ کر یا اُسپر غالب آکر کہ اُس سے نجات ملجائے اور حق ہی کہ شوقیہ قوت دو قسمون پر منقسم ہوتی ہو
ایک شہوانیہ اور دوسری غضبیہ ہو جسطرح سے کہ شیخ وغیرہ نے اُسکی تصریح کی ہو اسلیے کہ شوق اگر نفع
کھینچنے کے لیے ہو تو شہوانیہ ہو اور اگر ضرر کے دفع کرنے کے لیے ہو تو وہی غضبیہ ہو پھر ارادیہ حرکت
چار ہی قوتون سے پوری ہوتی ہو ایک اُنمین کی قوت تخئیلیہ ہو یا توہمیہ ہو اور دوسری قوت شوقیہ ہو
اور تیسری قوت عازمہ ہو چوتھی قوت فاعلہ ہو پس آدمی جب کسی مفید چیز کا یا مضر چیز کا تصور کرتا ہو تو
اُسکی اطاعت شوقیہ قوت کرتی ہو پس شوق کو پیدا کر دیتی ہو پھر عازمہ قوت پھر عضلون کی محرکہ قوت
اطاعت کرتی ہو اور محرکہ مین سے عضلون کو سمیٹنے سے حرکت کی فاعلہ ہو یہ قوت عضلون کو اُنکے مبدء
کی طرف کھینچتی ہو پھر عضلے کھنچ جاتے ہین عضلون کے کھینچنے سے وتر بھی اپنے مبدء کی طرف کھنچ جاتا ہو
پس وہ چوڑائی مین بڑھجاتا ہو اور لنبائی مین گھٹ جاتا ہو پس عضو سمٹ جاتا ہو وہ عضو کہ جس سے یہ وتر
متصل ہو یا عضلون کو ڈھلکا دیتی ہو مبدء کی جہت کے خلاف مین پس دراز ہو جاتا ہو وتر بھی خلاف کیطرف
پھر طول مین بڑھ جاتا ہو اور عرض مین گھٹ جاتا ہو پھر عضو پھیل جاتا ہو پس برکت والا ہو اللہ اس حال
مین کہ سب خالقون سے بہتر ہو اور لیکن مدرکہ پس یا تو مدرکہ موجود ظاہر مین ہو یعنے دماغ کے خارج
مین کی ہو یا مدرکہ باطن مین ہو یعنے دماغ مین کے داخل کی مدرکہ ہو لیکن ظاہر مین کی مدرکہ تو باطن
مین کی مدرکہ پر مصنف نے اسکے ظاہر ہونے کے سبب سے اسے مقدم کیا ہو اور اسلیے کہ اسکے فعل
باطن مین کی مدرکہ کے فعلون پر مقدم ہین پس یہ پانچ ہین پانچ تو نہین ہین مثل ہرکارون کے جو خبر دیتے
ہین باطن مین کی مدرکہ کے لیے ہین یہی مشہور ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ آٹھ ہین اور لمسیہ قوت کو گرم اور
ٹھنڈی مین کی حاکمہ یعنے حکم کرنے والی اور تر اور خشک مین کی حاکمہ اور سخت اور ملائم مین کی حاکمہ اور
کھر کھرے اور چکنے مین کی حاکمہ کو آگے ایک ہی ہونے کے ساتھ چار قرار دیا ہو مثل زبان مین کے ذوق
اور لمس کے اور ان چار کے قائلون پر یون اعتراض کیا گیا ہو کہ چکنے کی چیزین متعدد ہین اور اسیطرح پر
مبصرات یعنی دیکھنے کی چیزین اور مشمومات یعنے سونگھنے کی چیزین اور مسموعات یعنی سننے کی چیزین ہین پھر
انکے مدرکون کو بھی متعدد ہونا سزاوار ہو اور اسکا یون جواب دیا گیا ہو کہ تضاد کی ہر نوع پر حاکم قوت کا
جدا ہونا واجب ہو کہ دونون متضادون کا شعور پورا ہو جائے اور شک نہین ہو کہ گرمی اور سردی مین
تضاد مین کی ایک نوع ہو کہ وہ اُس نوع کے لیے مغائر ہو جو تری اور خشکی مین ہو اور یہی حال باقی چھونے کی

چیزون مین ہی برخلاف چکھنے کی چیزون کے اسلیئے کہ انمین انکی کثرت کے ساتھ تضاد مین کی ایک نوع کے سوا نہین ہی تو ان سب کو ایک ہی قوت کفایت کرتی ہی اور بعضون نے اسکے جواب مین یہ کہا ہی کہ قوتین اور رنگ اور مزے دوسری بار کی کیفیتون مین ہین کہ پہلی کیفیتون کے فعل اور انفعال سے پیدا ہوتی ہین اور کیفیتین گو مرکبون مین غلبہ ٹوٹ کر پائی جاتی ہین بس کیفیتین دوسری بار کی کیفیتون کے نسبت مین بسیط کیفیتون سے زیادہ قریب ہین پھر ان کیفیتون مین کا تباین رنگون اور بوؤن اور مزون کے تباین سے زیادہ سخت ہی اور ان دونون جوابون مین ضعف ہی لیکن پہلے جواب مین ضعف ہونے کا سبب تو یہ ہی کہ سفیدی اور سیاہی مین کا تباین سرخی اور زردی مین کے تباین سے جدا ہی اور یہی حالت باقی رنگون مین اور مزون مین اور بوؤن مین اور آوازون مین ہی اور ضعف کا یہ سبب ہی کہ آنکھ رنگون کا اور شکلون کا اور روشنیون کا ادراک کرتی ہی اور رنگون مین کی متضاد نوع شکلون مین کی نوع سے جدا ہی اور یہی حال روشنیون مین بھی ہی اور ضعف کا یہ سبب ہی کہ تضاد کے حاکم کو ضرور ہی کہ دونون طرفون کا یعنے ضدون کا ساتھ ہی ادراک کرے پھر جبکہ ایک قوت کو دو ضدون کا ادراک کرنا جائز ٹھہرا تو ضرور اُس قوت سے دو صادر ہوئے ہو سکتا ہی کہ ایک قوت سے اس سے بھی زیادہ صادر ہون بلکہ ظاہری حس ادراک کیے ہوے وہی دونون متضاد ہین اور تضاد نہین ہی کیونکہ تضاد معنون مین سے ہی پھر یہ کہا جانا درست نہین ہی کہ قوت لامسہ یعنی چھونے کی چیزون کے ادراک کرنے والی قوت دو متضادون کے مین کے تضاد کی مدرک ہی لیکن دوسرے جواب مین ضعف کا سبب تو یہ ہی کہ سختی اور نرمی اور کھر کھراہٹ اور چکنائی پہلی کیفیتون مین سے نہین ہین اور ہو سکتا ہی کہ کہا جائے کہ پہلے قصد سے صادر کبھی ایک ہوتا ہی پھر دوسرے قصد سے اُسمین کثرت ہو جاتی ہی اسلیئے مشترک حس کی قوت سے صادر مادیہ صورتون کے ثبوت کی طلب ہی پھر رنگون اور آوازون وغیرہ کے لیے ثبوت کی طلب دوسرے قصد سے ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ صورتین انھین چیزون کی طرف منقسم ہوتی ہین اور اسی طرح کا کلام ظاہری حواس مین بھی ہی اسلیئے کہ بینائی کا فعل جیسے رنگون کا ادراک ہی اور یہ عام ہی پھر رنگون کی فردون کا ادراک کرتی ہی اسلیئے کہ رنگ اُن فردون پر مشتمل ہوتے ہین پہلی بینائی کی قوت ہی اور اسکے رہنے کا مقام دونون آنکھون کیطرف داہنے بائین سے دو ٹلنے والے پٹھون مین کی صلیبی تقاطع کی جگہ ہی اور یہ دونون خولدار دو پٹھے ہین ایک داہنے طرف سے آگے کو بائین طرف جاتا ہی اور دوسرا بائین طرف سے آگے کو داہنی طرف کو آتا ہی پھر یہ دونون صلیبی تقاطع پر ملتے ہین اور ان پٹھون مین سے ہر ایک کی اُس سطح مین جو دوسرے کے مقابلہ مین ہی انکے ملنے کے مقام کے پاس سوراخ پیدا ہوتا ہی

کہ وہ اُسکے خول مین جاتا ہی یہانتک کہ دونون کا خول یہان پر ایک ہوجاتا ہی پھر داہنی طرف کے اُگے ہوئے پٹھے کا نفوذ داہنی آنکھ کیطرف ہوا کرتا ہی اور بائین طرف کا اُگا ہوا بائین آنکھ کیطرف جاتا ہی اور جالینوس کے سوا کہتے ہین کہ یہ دونون صلیبی تقاطع پر بے موڑنے کے نفوذ کرتے ہین بس داہنی طرف کا اُگا ہوا بائین آنکھ مین اور بائین آنکھ کا اُگا ہوا داہنی آنکھ مین آتا ہی اور بینائی کی قوت مشترک مقام مین رکھی ہوئی ہی تاکہ آنکھون کے لیے ایک ایسا مقام رہے کہ جہان دونون آنکھون مین کی آئی ہوئی صورتین پہونچین اور وہ دونون صورتین وہان پر ایک ہوجائین اور دونون آنکھون کی بینائی ایک ہوجائے اور ایک چیز دو چیزین نہ دکھائی دین اور معترض کہتے ہین کہ اس قول پر لازم آتا ہی کہ ایک آواز دو بار سنی جائے اسلیے کہ دونون کانون مین سے ہر ایک مین سُننے کی قوت ہی اور خود معنف نے جواب بھی اسطرح پر دیا ہی کہ سماعت کا امر بینائی کے امر کیطرح پر نہین ہی اسلیے کہ سماعت کا ادراک لمس یعنے چھونے کے ادراک کی جنس سے ہی اور جسطرح سے کہ لمس کی قوتین گوشت اور جھلیون مین ہونے کے سبب سے بہت ہین اسطرح پر سماعت کی قوتین بھی ہین اور لمس کی قوت کی جنس سے اسلیے کہا ہی کہ اسکا ادراک ہوا کے موج مارنے سے حاسہ کے منفعل ہوجانے سے ہوتا ہی جیسے کہ لمس کا حاسہ ملموس چیزون سے منفعل ہوکر ادراک کرتا ہی اور یہ جواب کچھ فائدہ نہ دیگا اسلیے کہ ہم کلام کو لمس کے حاسہ کیطرف نقل کرینگے اور ہم کہینگے کہ اس قول پر لازم آتا ہی کہ لمس کے حاسہ سے ایک چیز کا ادراک محلون کے اعتبار سے لمس کی قوتون کے بہت ہونے سے بہت سی چیزون کا ادراک ہوجائے اور

بینائی کی شان سے رنگون کا اور روشنیون کا اور شکلون کا ادراک کرنا ہی اس ادراک کی کیفیت مین اختلاف واقع ہوا ہی بعضے کہتے ہین کہ شعاع کے نکلنے سے ہوتا ہی اور یہ یون ہی کہ آنکھ سے ایک شعاعی جسم مخروطی شکل پر نکلتا ہی کہ جس کا قاعدہ مبصر یعنے جو دیکھا گیا ہی اُس سے ملتا ہی اور زاویہ آنکھ سے ملا ہوتا ہی اور انہین کے بعضے کہتے ہین کہ یہ مخروط ٹھوس ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مخروط زاویہ کے پاس ٹھوس ہوتا ہی اور جب زاویہ سے دور ہوجاتا ہی تو ایسے خطون پر متفرق ہوجاتا ہی کہ جسمین کچھ شعاع نہین ہوتی ہی لیکن جو ہوا کہ انکے درمیان مین ہوتی ہی وہ انھین شعاعی خطون کی طبیعت کیطرف مستحیل ہوجاتی ہی پھر یہی ہوا اُن شعاعی خطون کے قائم مقام بینائی مین ہوجاتی ہی اور بعضے اس شعاع کو مخروطی ہیئت پر قرار نہین دیتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ آنکھ سے ایک شعاعی یا ریاح جسم سیدھا نکلکر دیکھی گئی چیز پر منتہی ہوتا ہی پھر اُسکی سطح پر لنبان چوڑان مین نہایت تیز حرکت کرتا ہی علامہ فخرالدین رازی کہتے ہین کہ حکما کی مراد شعاع کے نکلنے سے یہ ہی کہ مرئی یعنے جسے دیکھتے ہین جب وہ آنکھ کی شعاع کے مقابل

مین ہوتا ہی تو اُس مرئی مین یہ استعداد آجاتی ہی کہ دیکھنے والے کے سامنے والی اُسکی سطح پر سبب فیاض
سے ایک شعاع کا فیضان کہ وہ شعاع ایک وہمی مخروط کا قاعدہ ہی اور اُس مخروط کا سر دیکھنے والے کے
پاس ہو لیکن حکما نے اس شعاع کے پیدا ہونے کو مجاز کے طریق پر آنکھ سے شعاع کے نکلنے سے نامزد
کیا ہی اور بعضے استحالے کے قائل ہوئے ہین اور وہ یہ ہی کہ آنکھ سے کچھ شعاع کا نہ نکلنا ہی لیکن جو ہوا کہ
آنکھ اور دیکھی ہوئی کی چیز کے بیچ کی ہی وہ خود آنکھ مین کی شعاع کی کیفیت سے متکیف ہو جاتی ہی اور یہی
ہوا دیکھنے کا آلہ ہو جاتی ہی اور بعضے چھپ جانے کے قائل ہوئے ہین اور وہ مرئی صورت کا شفاف ہوا
کے واسطہ سے جلیدیہ نامے آنکھ کی رطوبت مین چھپ جانا ہی علامہ فخر الدین رازی کہتے ہین کہ آنکھ کے
سامنے مبصر چیز کا ہونا آنکھ مین کی جلیدیہ رطوبت مین مرئی کی صورت کی فیضان کی استعداد کا موجب ہو جاتا ہی
اور آدمی کے لیے مفصل طور سے اُسکی معرفت ممکن نہین ہی پھر جلیدیہ رطوبت مین صورت کا منطبع ہونا
آنکھ کے دونون پٹھون کی ملاقات کے مقام پر صورت کے فیضان کی استعداد پیدا کرتا ہی اور اسپر کا فیضان
حس مشترک پر کے فیضان کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہی اور اُس وقت مین حاسہ اِس صورت سے اثر کو قبول
کرتا ہی اور جب حاسہ اثر کو قبول کر چکتا ہی تو نفس خبردار ہو جاتا ہی اور خارج مین کی مرئی کا حس اُسکے
عظیم ہونے پر اور اُسکی جہت مین کے قریب اور بعد کے موافق کرتا ہی بس یہی صورت دکھائی دینے کا
آلہ اور اوزار ہی اور یہ خود مبصرہ یعنے دکھائی دی ہوئی چیز نہین ہی اور مصنف کہتے ہین کہ پہلے مرئی چیز کی
صورت ثقبے مین کی بھری ہوئی روح پر واقع ہوتی ہی اسلیے کہ روح کا جوہر پانی اور ہوا کے بیچ مین ہی بس
اس روح کی ہوا سے بڑھکر غلیظ ہونے کے سبب سے صورت اسپر منطبع ہو سکتی ہی اور اس روح کے پانی سے
لطیف ہونے کے سبب سے تقاطع کی جگہ کیطرف اُسکی حرکت تیز ہوتی ہی اور مصنف کا کلام اس مدعا کے
ثابت کرنے مین لنبا چوڑا ہی جیسا کہ اور لوگون کا کلام ہی اور دوسری سننے کی قوت ہی اور کان کے سوراخ پر کا
بچھا ہوا پٹھا اس قوت کے رہنے کی جگہ ہی اسلیے کہ کان کا سوراخ اپنے کج ہونے کے بعد اپنے اخیر کے ایسے
خول پر پہونچتا ہی کہ جسمین ٹھہری ہوا قرار پکڑے ہوتی ہی کہ جسکے ریشے یعنے باطنی سطح پر اُن پٹھون کے ریشے
بچھے ہوئے ہین جسمین سننے کی قوت ہی اسکی شان سے آوازون کا ادراک کر لینا ہی اس سبب سے کہ اُس
ٹھہری ہوا پر آواز کی پیدا کرنے والی ہوا حرکت کرکے پہونچتی ہی اور اس ہوا کی حرکت کی ہیئت پر اُس
ٹھہری ہوا مین حرکت ہوتی ہی پھر یہ پٹھے سے ملاقات کرتی ہی اور اُسمین اثر کرتی ہی اور اُسپر نقارہ کی کھال کیطرح
چوٹ لگاتی ہی پھر یہ قوت آواز کا ادراک کر لیتی ہی اور تیسری شم یعنے سونگھنے کی قوت ہی اور اسکی جگہ دو زائد پٹھے
ہین کہ چھاتیون کی بھٹنیون کے مشابہ ہین کہ دماغ کے اگلے بطن سے اُگے ہین ہوا سے اُٹھی ہوئی سونگھی

ہوئی بوؤن کا اس شان سے ادراک کرلیتا ہی کیونکہ ناک کا مجریٰ اوپر دار دو حصون پر منقسم ہوتا ہی ایک حصہ
غلیظ ہی جو نیچے وار ترچھا منھ کے اخیر تک وسعت رکھتا ہی اور اسمین سے نرخلے مین اور پھیپھڑے کی نلی مین ہوا
نفوذ کرتی ہی اور ایک حصہ باریک ہی کہ جسمین سے اوپر کو اٹھ کر مصفاۃ تک جاتی ہی اور وہان سے دماغ
کی جھلی مین کہ جسے جافیہ کہتے ہین اُن سوراخون مین کہ جو مصفاۃ کے سوراخون کے سامنے دار ہین نفوذ
کرتی ہی اور وہان سے بھٹنیون کے مشابہ دو نون زیادتیون تک جاتی ہی اور اس ادراک کی کیفیت مین
اختلاف واقع ہوا ہی پس بعضے کہتے ہین کہ بو دار چیز کے پاس کی ہوا اُسکی بو کی کیفیت سے متکیف ہو جاتی ہی
پس یہ قربت کی ہوا ہے اسمین اُس بو والی چیز کے جزون کی ملے ہوئے قوت کے مقام کے قریب پہونچتی ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ بو دار چیز مین سے لطیف بخاری جز جدا ہوتے ہین اور وہ اسکے اور قوت کے بیچ کی ہوا
مین ملجاتے ہین اور اس ہوا کے واسطے سے یہ جز قوت تک پہونچ جاتے ہین اور حق یہی ہی کہ ان دونون وجہون
مین سے ہر ایک وجہ پر ادراک حاصل ہوا کرتا ہی اور چوتھی چکھنے کی قوت ہی اور اسکا مقام وہ پٹھا ہی جو زبان کے
جرم مین ہوتا ہی اور مزون کا ادراک کرلینا اس قوت کی شان سے ہی اُس لعابیہ رطوبت کے واسطے سے جسکا
منبع وہ غدود والا گوشت ہی جو زبان کی جڑ مین ہی اور مولد لعاب سے نامزد ہی اور اس ادراک کا طریقہ یا تو یون ہی
کہ اس رطوبت مین مزہ دار چیز کے اجزا ملجاتے ہین پھر اجزا زبان کے اندر پڑ جاتے ہین پھر قوت ذائقہ انکے
مزے کا ادراک کرتی ہی پھر اس رطوبت کا فائدہ مزون کے حامل جزون کے لیے ذائقہ تک پہونچنے مین آسانی
کردینا ہی اور یا یہ طریقہ ہی کہ یہ رطوبت بے کسی چیز کے خلط کے مزون کی کیفیت سے متکیف ہو جاتی ہی پھر حقیقت مین
بے کسی واسطہ کے محسوس یہی رطوبت ٹھہریگی اور پانچوین چھونے کی قوت ہی اور اسکے رہنے کا مقام جلد ہی اسلیے
کہ بدن کا ہر ایک جز اعتدال سے خارج چیز کے چھونے سے ضرر پاتا ہی جیسے گرم اور ٹھنڈی ہوا ہی پس واجب ہی
کہ اسکے معتنے ادراک کرنے والی قوت کے لیے کوئی کھلا ہوا آ چھونے کی چیز ہی ملاقات کرنے والا عام سارے
بدن کے ظاہر مین ہو اور اکثر وہ گوشت ہی جو اوپر کی جلد کے نیچے ہی اسلیے کہ جلد جبکہ خارجی آفتون کے سامنے
اور داخلی آفتون کے بعرض مین بدن کے ایسے فضلون کے آنے سے رہا کرتی ہی جو شریف باطنی عضوون کے
خراب ہو جانے سے بچاؤ کے لیے دفع ہوتے ہین اور یہ امر اس قوت کے جلتے رہنے کے یا کم ہو جانے کے
موجبون مین سے ہی تو جلد کے نیچے کا گوشت حس رکھنے والا پیدا کیا گیا کہ جب کوئی آفت جلد پر آجائے تو یہ
گوشت حس مین جلد کے قائممقام ہو جائے اور چھوی ہوئی چیزون کا ادراک کرلینا گرمی مین اور سردی مین
اور تری مین اور خشکی مین اور کھرکھراہٹ مین اور چکناہٹ مین اور سختی مین اور نرمی مین اور ہلکے پن مین اور بھاری پن
مین اس قوت کی شان سے ہی اور ایک قوم نے ان چیزون مین سے ہر ایک متضاد کے ادراک کرنے کے لیے ایک

قوت قرار دی ہی بس اُن لوگون کے نزدیک چھونے کا ادراک چار قوتون سے ہوتا ہی اور یہ لازم نہین آتا ہی کہ ان
چارون قوتون مین سے ہر ایک قوت کے لیے ایک مخصوص آلہ اور اوزار ہو بلکہ ان سب قوتون کے لیے ایک ہی
آلہ ہونے کا احتمال مذکورہ قول پر ہی اور لیکن باطن مین کی مدرکہ قوتین بس انھین مین سے محسوس صورتون کی کہ
جزئیہ ہین ظاہری حواس کے ادراک سے مدرکہ قوت ہی اور صورتون سے یہان پر وہ صورتین مراد ہین کہ جن کا
ادراک ظاہری حواس سے ممکن ہو اور معانی سے وہ چیز مراد ہی کہ جسکا ادراک ظاہری حواس سے ممکن نہو سکی
تفصیل شرح اشارات مین محقق خواجہ نصیر الدین طوسی نے کر دی ہی اور وہی حس مشترک ہی مصنف نے اسے
باقی قوتون پر اسلیے مقدم کیا ہی کہ اسے ظاہری حس سے اور تعلیم کی ایسی ترتیب سے مناسبت ہی کہ وہ حس کے
نزدیک کی ظاہری چیز سے عقل کیطرف کے قریب چیز پر سیکھنے والے کو تدریج سے بلند کر دیتا ہی اور اسکا نام
حس مشترک اسلیے رکھا ہی کہ اسے پانچون ظاہری حواس مین اشتراک ہی کیونکہ ان ظاہری حواس مین کا ہر ایک جاسنے
ادراک کیے ہوئے کو اسکے پاس پہونچاتا ہی بس اسکے پاس ظاہری حواس کی محسوس چیزین اکٹھا ہوا کرتی ہین پھر
یہ اُنکا ادراک کرتا ہی اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ محسوس غرض ایک قوت کے پاس مجتمع ہون پھر وہ ان عضون کا ادراک
کرے کہ یہ سب ایک چیز کے اعراض ہین یا کئی چیزون کے اعراض ہین اور اس قوت کا ادراک مادہ کے سامنے موجود
ہونے سے مشروط نہین ہی اسلیے کہ اسکا ادراک کبھی مادہ کے حاضر ہونے سے ہوتا ہی اور اُسکا نام مشاہدہ کر دیا جاتا ہی
اور کبھی غیبت کے ساتھ ہوتا ہی اور یہ تخیل سے نامزد ہوتا ہی بر خلاف ظاہری حواس کے ادراک کے کہ یہ مادہ
کے سامنے حاضر ہونے سے مشروط ہی اور حس مشترک کے موجود ہونے پر یہ دلیل دلالت کرتی ہی کہ ہم اوپر سے
نیچے گرنے والی بوندہ کا ایک خط ادراک کرتے ہین اور حال یہ ہی کہ خارج مین کوئی خط نہین ہی پھر یہ خط فقط
حس مشترک ہی مین ہی اور بینائی مین بھی نہین ہی اسلیے کہ بینائی تو چیز کا ادراک اسی طرح پر کرتی ہی کہ جسطرح پر
وہ چیز ہوتی ہی پھر یہ ادراک کسی اور قوت مین مرتسم ہونے کے سبب سے ہی اور وہ قوت نفس بھی نہین ہی
اسلیے کہ نفس کا اتصاف مقدار والی چیز سے محال ہی بس یہی باطنی ایک جسمانی قوت ہی کہ اسمین محسوس چیزون
کی صورتین مرتسم ہوتی ہین اور یہ دلیل دلالت کرتی ہی کہ ہم مین ایک قوت ہی جو ساری محسوس چیزون کا ادراک
کرتی ہی اور نہین تو ہمین کبھی ممکن نہوتا کہ جیسے ہم یہ حکم کرتے کہ یہ چھوئی ہوئی چیز یہی رنگدار ہی اسلیے کہ قاضی کے
لیے ضرور ہی کہ اُسکے پاس دونون فریق حاضر ہون تاکہ اُسے اُن دونون مین کی نسبت کا ملاحظہ کرنا ممکن ہو اور
ان ظاہر قوتون مین کی کوئی قوت اسطرح کی نہین ہی اسلیے کہ انھین سے ہر ایک محسوس چیزون مین سے
ایک ایک نوع کی چیزون کا ادراک کرتی ہی بس سفید پر شیرین ہونے کے حکم کے وقت ایک ایسی باطنی قوت
کی ضرورت پڑتی ہی کہ جو شیرینی اور سفیدی دونون کا ساتھی ادراک کرے اور سب محسوس چیزون کی اُسکی طرف

ایک ہی نسبت ضرور ہوتی اور یہی دلیل خیال کے ثابت کرنے پر بھی دلالت کرتی ہی اسلیے کہ یہی سب کی
حافظہ قوت ہی سے ہو سکتا ہی اور نہین تو سفیدی اور شیرینی مین سے ہر ایک کی صورت دوسرے کے ادراک
اور اسکی طرف التفات کے وقت منعدم ہو جائیگی اور اس قوت کا مقام دماغ کے اگلے بطن کے آگے ہو
ہے تا کہ بہت سے ظاہری حواس کے قریب رہے کہ حواس سے صورتون کا اس تک پہونچنا آسان ہو جائے
اور اس قوت کا بھی مقام ہونا اس سبب سے معلوم ہوا ہی کہ اس مقام پر آفت آنے کے وقت اسکے فعل مین تغیر
ہو جاتا ہی اور اسکا خزانہ جسمین اپنے مین کی مرتسم صورتون کی حفاظت جو اس مین سے غائب ہونے پر کرتی ہی
خیال ہی اور مصورہ سے نامزد ہوتی ہی اور یہی حس مشترک کا حفاظت کے ساتھ مددگار ہی اور اگر یہی نہوتا تو ہمین اس
آدمی کا پہچاننا کہ جسے ہم اگلے زمانہ مین دیکھ چکے ہین اور وہ اپنے غائب ہونے کے بعد پھر سامنے آیا ہی محال
ہو جاتا اور معاش اور معاد کے امور مین اختلال پڑ جاتا اسلیے کہ انہین آدمی کو اس چیز کے حال کے پہچاننے
کی طرف احتیاج پڑتی ہی جس سے اسکے لیے دوسری مرتبہ اوسکے بعد پہلی مرتبہ کی طرح سے بہتر ہو پھر آدمی مضر کا
مفید سے اور دوست کا دشمن سے فرق نہ کر سکیگا اور خیال کی قوت کے وجود پر یہ دلیل دلالت کرتی ہی کہ قبول
حفظ سے جدا ہوتا ہی اور اسلیے نہین کی ایک قوت بے دوسری قوت کے پائی جاتی ہی جسطرح سے کہ پانی مین کہ
کیونکہ وہ قبول کر لیتا ہی اور حفظ نہین کرتا ہی بس صورتون کی قبول کرنے والی قوت یعنی حس مشترک کی قوت
کی قوت سے یعنے خیال سے جدا ہی کہا جاتا ہی کہ ادراک حس اور خیال کے سامنے چیز کا حاضر ہونا ہی اور
خیال کے سامنے محسوس چیز ہی حاضر ہوتی ہی پھر خیال مدرک ٹھہریگا اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ حس کے
سامنے فقط چیز کا حاضر ہونا ادراک نہین ہی بلکہ چیز کا حس کے سامنے اپنے حاضر ہونے سے مدرک کے
سامنے حاضر ہونا ہی نہ اسطرح پر کہ چیز کا حضور دوبارہ ہوا اور یہ واجب نہین ہی کہ جو چیز جس کے سامنے حاضر
ہو وہ ادراک بھی کرنے والی ہو جائے اور خیال کے رہنے کا مقام اگلے بطن مین کی آخر جگہ ہی دماغ کے اگلے
بطن مین سے اسلیے کہ ہر ایک قوت کا خزانہ اوسی قوت کے قریب ہونا چاہیے تا اوسے ادراک کی ہوئی چیز کا
اس تک پہونچا دینا اور اس سے پھیر لینا سہل ہونے ممکن ہے اور اسکے رہنے کا بھی مقام ہونا اس سبب سے
معلوم ہوا ہی کہ جب اس مقام پر کوئی آفت آجاتی ہی تو اسکے فعلون مین بھی اختلال واقع ہو جاتا ہی اور انہین جزئی
ان صورتون سے جزئیہ قائم معنون کی ادراک کرنے والی قوت ہی حس مشترک کی ادراک کی ہوئی جزئیہ صورتون
سے قائم جیسے وہ جزئیہ محبت ہی جو زید سے اوسکے بیٹے کی نسبت مین ادراک ہوتی ہی یا وہ جزئیہ عداوت ہی جو
خاص بھیڑیے سے خاص بکری کی نسبت مین ادراک کیجاتی ہی اور ان معنون کا ادراک ایسی ایک قوت کے
وجود پر دلالت کرتا ہی جو انکا ادراک کر لیتی ہی اور ان معنون کا ظاہری حواس کے واسطہ سے نہ پہونچنا

۵۱ مصورہ سے یہ قوت اسلیے نامزد ہوتی ہی کہ یہی صورتین رکھتی ہین اور یہی قوت صورتون کی حفاظت بھی کرتی ہی ۱۲

۵۲ جدا ہی یعنی حس مشترک خیال کی قوت یعنی حافظہ سے جدا ہی بعض شیخ بعض بیان کیے ہین کہ اسکے جدا ہونے کی تحقیق وغیرہ [illegible]

[illegible] ۱۲

اس امر پر یہ دلالت کرتا ہی کہ یہ قوت حس مشترک سے جدا ہی اور اس قوت کا خیال سے جدا ہونا تو ظاہر ہی اسلیے کہ خیال محسوس صورتون کی حفاظت کرتا ہی اور یہ قوت محسوس چیزون مین غیر محسوس معنون کا حکم کرتی ہی اور یہی وہم ہی اور کبھی اس قوت کو تخیل سے بھی نامزد کرتے ہین اور اس قوت کے رہنے کا مقام بیچ کا بطن ہی تاکہ خیال کے قریب رہے بس وہ جزئیہ صورت جس کے معنون کا وہم ادراک کرتا ہی انھین معنون کے سامنے رہے اور یہی مقام اس قوت ہونے کا اس سبب سے معلوم ہوا ہی کہ جب اس مقام پر کوئی آفت آجاتی ہی تو اس قوت کے فعلون مین اختلال ہو جاتا ہی اور اس قوت کا خزانہ حافظہ ہی اور یہی وہ قوت ہی کہ جن معنون کا وہم ادراک کرتا ہی انکی یہ حافظہ کی قوت حفاظت کیا کرتی ہی اور حافظہ کی نسبت وہم کیطرف ایسی ہی جیسے خیال کی نسبت حس مشترک کیطرف ہی اور اس قوت کے وجود پر بھی اُسی طرح کی دلیلون سے استدلال کیجاتی ہی کہ جطرح کی دلیلین خیال مین بیان ہوئی ہین اور یہی حافظہ کی قوت وہم کی حفظ کے واسطہ سے بدد کرتی ہی اور ایک قوم نے اس قوت کا نام ذاکرہ رکھا ہی کیونکہ ذکر یعنے یاد کرنا اسی سے پورا ہوتا ہی کیونکہ ذکر کسی محفوظ چیز کے بھول جانے کے بعد ملاحظہ ہوتا ہی بس ذکر دوسرے وقت مین چیز کے ادراک سے اور اُسکے حفظ سے مرکب ہی اور ادراک وہم کی شان سے ہی اور حفظ حافظہ کی شان سے ہی جسطرح سے کہ تخلیل غائب ہونے کے بعد خیال مین کی محفوظ صورت کا ملاحظہ ہوتا ہی بس یہی تخیل کسی ادراک کی ہوئی صورت کے دوسرے وقت کے ادراک سے اور اُسکی حفاظت سے مرکب ہی اور ادراک حس مشترک کی شان سے ہی اور حفظ خیال کی شان سے ہی بس ذاکرہ حقیقت مین مدرکہ سے اور حافظہ سے مرکب ہی اور یہ قوت حافظہ متذکرہ سے بھی نامزد ہوتی ہی اور مسترجعہ بھی کہلاتی ہی کیونکہ جزئیہ معنون کے اور ثابت کیے جانے کی استعداد اسمین تیزی رکھتی ہی اور اسی کے سبب سے اُن معنون کا تصور کیے جانے سے اُنکی غائب ہو جانے کے بعد انھین کی مستعیدہ کہلاتی ہی کیونکہ تذکر بھول جانے کے بعد محفوظ معنون کا ملاحظہ کرتا ہی اور اُنکے زائل ہونے کے بعد اُنکا پھیر لاتا ہی اور اسی تذکر مین تین عملون کی احتیاج پڑتی ہی ایک اُنمین سے خیالی مین کی صورتون مین تصرف کرتا ہی اور انھین وہم پر پیش کرتا ہی تاکہ وہم انکے معنون کا ادراک کرلے اور یہی شان متخیلہ کی ہی اور ان کامون مین کا دوسرا کام معنون کا ادراک ہی اور یہ وہم کی شان ہی اور ان مین کا تیسرا کام حفظ ہی اور یہ حافظہ کی شان ہی بس متذکرہ حقیقت مین متخیلہ سے اور واہمہ سے اور حافظہ سے مرکب ہی لیکن قوت حافظہ متذکرہ سے نامزد ہو گئی ہی اور اسکے رہنے کا مقام پچھلا بطن ہی تاکہ وہم سے قریب رہے اور اسکا یہ مقام ہونے پر اسیطرح کی بیان کی دلیل سے استدلال کیجاتی ہی اور انھین قوتون مین سے متصرفہ ہی محسوس صورتون میں اور جزئی معنون مین کہ انھین صورتون سے ترکیب کے ساتھ ایک دفعہ منتزع ہوتے ہین یعنے بعضی صورتون سے مرکب ہوتے

کے ساتھ جیسے آدمی کی ترکیب شانون پر پرون کے ساتھ ہی یا بعضے معنون کی ترکیب کے ساتھ جیسے
اس دوستی کی ترکیب اس عداوت کے ساتھ ہی یا بعضے معنون کی ترکیب بعضی صورتون کے ساتھ جیسے زید کی
جزئیہ دوستی کا تخیل ہی اور دوسری مرتبہ تفصیل کے ساتھ یعنے بعضی صورتون کی تفصیل یعنے جدا کرنے کے ساتھ
بعضی صورتون سے جیسے بے سر کے آدمی کا تخیل ہی یا بعضے معنون کو بعضے معنون سے جدا کرنے کے ساتھ
جیسے جزئیہ دوستی کا تخیل جزئیہ عداوت کو دور کرنے کے ساتھ ہی یا بعضے معنون کو بعضی صورتون سے جدا
کرنے کے ساتھ جیسے جزئیہ دوستی کا تخیل زید سے سلب کر لینے کے ساتھ ہی اور یہ امر کبھی خارج کے موافق
ہوتا ہی اور کبھی مخالف ہوتا ہی علامہ فخر الدین رازی کہتے ہین کہ اگر اس قوت کے لیے ادراک ہوگا تو
ایک ہی چیز مدرک اور متصرف دونون ٹھہریگی اور اگر اسکی تفصیل اور ترکیب سے متصرفہ ہونے کے ساتھ
ادراک نہوگا تو یہ قول باطل ہو جائیگا کہ دو چیزون کی قاضی کے سامنے اُن دونون فریقون کا حاضر ہونا
کہ جن پر حکم کیا جائیگا ضرور ہی اور اسکا جواب محقق خواجہ نصیر الدین طوسی نے یون دیا ہی کہ مدرک نہین ہی
پھر اسکا تصرف دو چیزون مین ان دونون کے حاضر ہونے کو مقتضی ہی نہ انکے ادراک کو کیونکہ یہ واجب
نہین ہی کہ جسمین تصرف ہو اور وہ حاضر ہو تو مدرک بھی ہو اسلیے کہ ادراک مدرک کے ساتھ اسکا حاضر ہونا ہی
اور یہ قوت صورتون کے لیے مدرک نہین ہی اور کہا گیا ہی کہ متصرف تو وہی وہم ہی اور وہ ذات سے
مدرک ہی اور یہ کہنا علامہ رازی کا کہ ایک ہی چیز کا متصرف اور مدرک ہونا لازم آئیگا کہا گیا ہی
کہ ممکن ہی کہ ایک چیز دو جہتون سے مدرک اور متصرف ہو جائے کہ ان دونون جہتون مین کی ایک
جہت ذات کی رو سے ہو اور دوسری آلہ ہونے کی رو سے ہو اور یہ بھی قوت نفس ناطقہ کے خدمت
لینے کے اعتبار سے کلیہ معنون مین مفکرہ سے نامزد ہوتی ہی کیونکہ یہ فکر یہ مادون مین تصرف کرتی ہی اور
اس سے وہم کی جزئیہ صورتون مین اور معنون مین خدمت لینے کے اعتبار پر متخیلہ سے نامزد ہوتی ہی کیونکہ
اسکا تصرف خیالی صورتون مین اور خیالی معنون مین رہتا ہی پھر اگر کہا جائے کہ وہم اسکا استعمال محسوس
صورتون مین اسکے مدرک ہونے پر کیونکر کریگا تو جواب مین کہا جائیگا کہ باطنی قوتین مثل مقابل کے آئینون
کے ہین بس ہر ایک مین دوسرے مین کی مرتسم چیز منعکس ہوتی ہی اور بعضے فاضل نے اسکا جواب اس طرح
سے دیا ہی کہ وہم ہی حسی قوتون پر حاکم ہی اور قوتین آلہ ہین بس وہی صورتون کا مدرک ہی اور بانٹنے والا
اور ترکیب کرنے والا ہی ان حسی قوتون کے واسطے سے لیکن جبکہ وہم کے سوا حسی قوتون مین سے کسی کو
معنون کے ادراک مین دخل نہین تو معنون کا ادراک فقط وہم ہی کیطرف منسوب ہو گیا ہی اور لیکن سکی
حسی ادراک اور اعمال بس وہم سے اور کبھی دوسری قوت سے ہوا کرتے ہین اور یہ قوتین وہم سے مرتبہ مین

[illegible]

پست ہین پھر اُنمین سے ہر ایک اُس قوت کیطرف منسوب کیا جاتا ہی جو ادراک مین یا تصرف مین وہم کی مشارک ہی اور اس متصرفہ قوت کے رہنے کا مقام سارا دماغ ہی کیونکہ اسکا تصرف عام ہی مگر اسکا قبضہ درمیان مین ہی تاکہ معنون سے اور صورتون سے قریب رہے تاکہ اُسے ان دونون مین کے ہر ایک مین سے لے لینا سہل سے ممکن ہو تاکہ اُس سے وہم کو خدمت لینا بھی آسان رہے قوتون مین کی تیسری وہی حیوانیہ قوت ہی اور حیوانیہ ایسی قوت ہی جو اعضاء کو نفسانیہ قوتون کے قبول کے لیے صالح کر دیتی ہی اور یہی ارادی حس اور حرکت کی قوت ہی اور غذا مین کی متصرفہ قوت کو حیوانی تصرف کے قبول کرنے کی بھی صالح کر دیتی ہی اور بعضون[لہ] نے نفسانیہ قوتون کا اُن قوتون پر حمل کیا ہی جو بدن سے تعلق رکھنے والے نفس ناطقہ سے صادر ہوتی ہین تاکہ یہ طبیعتہ[سلہ] قوتون کو بھی شامل ہو جائے اور درست[سلہ] نہین ہی کہ جس قوت کو اطباء حیوانیہ وغیرہ قوت کہتے[سلہ] ہین وہ اُسمین سے ہی جس سے مختلف فعل صادر ہوتے ہین اسلیے کہ نفس ناطقہ انکے نزدیک دوسری[ہہ] بار کے کمالون کا مبدء ہی کہ وہ غذا لینا اور نمو کرنا اور پیدا کرنا اور ادراک اور ارادی حرکت ہی اور اسی لیے اسکا نام نفسانیہ کہتے[لہ] ہین پھر اس قول پر حیوانیہ قوت اعضاء کو نفسانیہ قوتون کے قبول کرنے کا صالح نہ کریگی یعنے اُن قوتون کے قبول کرنے کے لیے صالح نہ کریگی جو قوتین کہ نفس سے صادر ہوئی ہین بلکہ حیوانیہ قوتین نفسانیہ قوتون کی عین ٹھہرینگی اور مفلوج عضو سے نقص وارد ہو گی اور نہ ہڈی سے نقص وارد ہوگی اور نہ ہڈی کی مشابہ چیز سے نقص وارد ہوگی اسلیے کہ حیوانیہ قوتین نفسانیہ قوتون کے سوا نہین موجود ہین اسلیے کہ استعداد کا پیدا کرنا وجود کا موجب نہین ہوتا ہی کیونکہ جائز ہی کہ یہ استعداد پوری نہو کیونکہ کوئی مانع موجود ہو یا کوئی شرط نہ پائی جاتی ہو اور اس قوت کے وجود پر یہ بات دلالت کرتی ہی کہ مفلوج یعنے فالج کا مارا عضو زندہ ہوتا ہی کیونکہ اگر یہ مردہ ہوتا تو ضرور متعفن اور فاسد ہو جاتا اور خلاصہ یہ ہی کہ اس عضو کو وہ امر عارض ہوا ہی جو مردہ کے بدنون کو عارض ہوا کرتا ہی اور کبھی طبیعتہ قوت بھی جاتی رہتی ہی یا تو اُسکی ذات جاتی رہتی ہی یا اُسکے فعل جاتے رہتے ہین اور حیوانیہ قوت باقی رہتی ہی اور لیکن نامیہ پس جسطرح پر کہ وقوف کے سن مین ہی کیونکہ اُسکی ذات جاتی رہتی ہی یا اُسکا اثر جاتا رہتا ہی اور لیکن مولدہ سن جسطرح سے کہ عورتون مین حیض کے منقطع ہو جانے کے وقت مین ہی اور لیکن غاذیہ تو مثل اُس چیز کی ہی کہ جب کسی عضو کو سوء مزاج حاصل ہوتا ہی تو تغذیہ کے قبول کرنے سے مانع آتا ہی اور حیات کے قبول کرنے سے مانع نہین آتا ہی پھر اگر کہا جائے کہ شیخ بو علی سینا نے کہا ہی کہ ہر ایک عضو کے لیے اُسکی ذات مین اُسکی غریزیہ یعنے اصلیہ قوت ہوتی ہی کہ جس سے اُسکی غذا لینے کا کام پورا ہوتا ہی اور جبکہ اسطرح کا حال ہی تو پھر حیات کے باقی رہنے پر اُس عضو سے تغذیہ کی قوت یا اُسکے فعل کا جاتے رہنا کیونکر

[لہ] بعضون سے اصطلاحی معنون پر نفسانی قوتون کا حمل نہین کیا ہی کہ جیسا کہ پہلے اصطلاحی معنون پر حمل کیا ہی یعنے اُن قوتون پر حمل کیا ہی جو نفس ناطقہ سے صادر ہوتی ہین ۱۲

[سلہ] تاکہ طبیعتہ قوتون کو بھی یعنے معنف کے قول طبیعتہ قوتون کو بھی شامل ہو جائے ۱۲

[سلہ] یعنے درست نہین ہی ۱۲ اور درست نہین ہی کہ

[سلہ] یعنے حیوانیہ وغیرہ

[سلہ] یعنے غیر حیوانیہ اور وہی طبیعتہ قوت اور ارادی حس اور حرکت کی قوت ہی ۱۲

[ہہ] دوسری بار کے کمال یعنے پہلا کمال وہ ہی جس سے پوری نوع پیدا ہوتی ہی اور دوسرے کمال وہ ہین جن سے صفت پیدا ہوتی ہی پس نفس ناطقہ پہلا کمال ہی اور جو کہ نفس ناطقہ سے فعل قوتون وغیرہ کے صادر ہوتی ہی تو دوسرے کمال ہی ۱۲

[لہ] یعنے کہتے ہین ۱۲

یعنے اسلیے نفسانیہ ۱۲

ہو سکتا ہی اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ تغذیہ کی قوت عضوون کے لیے اصلیہ قوت ہو گئی ہی یہ قوت جبتک رہتی ہی عضو اپنے مزاج مین تر رہتے ہین لیکن اعضا مین جب سوء مزاجی آجاتی ہی تو یہ قوت جاتی رہتی ہی اور حیات کی قوت جاتی رہتی ہی یا اسطرح پر جواب دیا گیا ہی کہ تغذیہ کی قوت عضو کی سوء مزاجی کے وقت جاتی نہین رہتی ہی بلکہ عضو کے اثر نہ قبول کرنے سے اُسکا اثر باطل ہوجاتا ہی۔ امور طبیعیہ سے ساتوین

امرون مین سے ساتوین افعال ہین ۔ علامہ فاضل کہتے ہین کہ افعال طبیعیہ امرون مین سے ہین اسلیے کہ طبیعیہ امرون سے مراد نہین لیے جاتے ہین مگر وہی امر جو بدن کی ماہیت مین اور بدن کے وجود مین بدن کی تقویم کرتے ہین لیکن افعال اور قوتین تو بدن کے لیے ذاتی مقوم ہین کیونکہ اِن دونون مین سے ایک کہ وہی افعال ہین بدن کے لیے غائی سبب ہین اور دوسری ان دونون مین کی قوتین ہین کہ وہ بدن کے لیے فاعلی سبب ہین کیونکہ قوتین ہی تو بدن کے لیے غذا کی تحصیل کیا کرتی ہین اور انھین سے بدن تینون قطرون مین بڑھا کرتے ہین اور یہی بدن کو نشو و نما کی انتہا پر پہونچا دیا کرتی ہین اور باقی طبیعیہ امر بدن کی ماہیت کے لیے مقوم ہوا کرتے ہین نہ ذہنی وجود کی رو سے بلکہ خارجی وجود کی جہت سے کیونکہ ذہنی وجود کے اعتبار سے بدن کی ماہیت کے لیے مقوم فقط جنس اور فصل ہوا کرتی ہین اسلیے کہ بدن کے لیے خارجی اعتبار سے مادہ ہوتا ہی اور صورت ہوتی ہی بس باقی طبیعیہ امرون مین کے بعضے مادی سبب ہوتے ہین اور بعضے صوری سبب ہوتے ہین اور مین کہتا ہون کہ تینون ضروریہ قوتون سے صادر فعل فاعلی سبب مین داخل ہین اسلیے کہ فاعل فقط اپنے فعل ہی کے سبب سے فاعل ہوا کرتا ہی مثل بڑھئی کے کیونکہ بڑھئی فقط نجاری کے فعل سے تخت کا فاعل ہوا کرتا ہی اور اگر بڑھئی کا فعل نہوتا تو مگر بڑھئی کے وجود سے تخت حاصل نہوتا بس حقیقت مین بڑھئی کا فعل ہی تخت کا فاعل ہی مگر جبکہ یہ ثابت ہی کہ فعل کا وجود بے فاعل کے وجود کے نہین ہوتا ہی کیونکہ فاعل ہی تو فعل کے صدور کا مبدء ہوا کرتا ہی سبب ہونے کی نسبت فاعل کیطرف دیدیگئی اور بڑھئی کا فعل تخت کی غایت نہین ہی اسطرح یہ تینون قوتین بدن کے موجود کے لیے فاعلی سبب ہین یا تو بدن کے وجود کے لیے فاعلی سبب ہین یا اُسکے باقی رہنے کے لیے فاعلی سبب ہین جیسا کہ معلوم ہوچکا ہی اور قوتین اُن فعلون کے صادر ہونے کے سبب سے جو احساس اور حرکت اور تغذیہ اور تولید کے فعل ہین فاعل ہوا کرتی ہین اور یہی فعل بدن کے وجود یا بقاء کے لیے مقوم ہین نہ اس سبب سے کہ فعل بدن کے لیے غایت ہین بس فعل قوتون کیطرح سے ضروری ہین ۔ پھر اِن فعلون مین سے بعضے فعل مفرد ہوتے ہین کہ ایک ہی قوت سے صادر ہوا کرتے ہین جیسے جذب اور دفع اور امساک اور ہضم کے فعل ہین ۔ اسلیے کہ ان فعلون مین

افعال

قوله باقی طبیعیہ امور یعنی وہی ارکان اور اخلاط اور اعضاء اور روحین اور مزاج ہین ۱۲

قوله جب باقی ہین سے یعنی وہی ارکان اور روحین ہین ۱۲

قوله اور بعضے یعنی وہی مزاج ہین ۱۲

ہر ایک فعل ایک ہی قوت سے پورا ہو جاتا ہی اور کبھی ہضم کے فعل مین قوت ماسکہ کیطرف احتیاج پڑنے کے سبب سے یہ شبہہ واقع ہوتا ہی کہ یہ فعل دو قوتون سے پورا ہوتا ہی اور اِس شبہہ کا حل اسطرح ہی کہ مفرد وہی فعل ہی جسکی حقیقت کا تحقق ایک ہی قوت سے ہوتا ہی اور ہضم کا فعل اِسطرح کا ہی اسلیے کہ ہضم کا ہر ایک فعل ہاضمہ کے فعل سے متحقق ہوتا ہی اور ماسکہ کا فعل ہضم کے فعل کی شرط ہی اور اُسکی حقیقت مین داخل نہین ہی اور اُنمین سے بعضے مرکب ہین کہ دو یا دو قوتون سے بڑھکر تمام ہوتے ہین جیسے نگلنے کا فعل ہی۔ اسلیے کہ یہ فعل دو قوتون سے پورا ہوتا ہی ایک معدے مین کی طبیعیہ جاذبہ قوت ہی دوسری نگلنے کے عضوون مین کی ارادیہ دافعہ قوت ہی اور جب ان دونون قوتون مین سے کوئی قوت باطل ہو جاتی ہی تو حلق سے نیچے اُتارنے کا فعل دشوار پڑجاتا ہی بلکہ جب اِن دونون قوتون مین سے کوئی قوت اپنے فعل پر نہوض نہین کرتی ہی جبھی نگلنے کا فعل دشوار پڑجاتا ہی اور اسی واسطے نگلنے کا فعل ایسا پیدا کیا گیا ہی کہ حلق سے نیچے اُتارنے والی چیز ہنوز نہ تو لطیف کی گئی ہی اور نہ رقیق کیگئی ہی کہ اُسکا جذب کرنا دشوار پڑے خصوصاً جبکہ جوہر کی غلیظ اور کثیف ہو اور نگلنے کے فعل کے مرکب ہونے پر دلیل یہ ہی کہ بدمزا دواؤن کا حلق سے نیچے اُتارنا دشوار پڑتا ہی کیونکہ طبیعیہ جاذبہ قوت اِن چیزون سے نفرت رکھنے کے سبب سے انھین جذب نہین کرتی ہی اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ ارادیہ قوت آیندہ نفع کے لیے انکے نگلنے پر میلان رکھتی ہی اور جو فعل کہ دو قوتون سے بڑھکر تمام ہوا کرتے ہین پس وہ مثل تغذیہ کے ہین کیونکہ تغذیہ کا فعل جوہر بدن کی محصلہ قوت سے اور ملصقہ اور مشبہہ قوت سے ہوتا ہی

دوسرا جزء نظری جزون مین سے آدمی کے بدن کے حالون مین۔ مصنف نے آدمی کے بدن کی تخصیص اسلیے بیان کی ہی کہ طبیب کی نظر محض آدمی ہی کے بدن پر منحصر رہتی ہی۔ ہمارے بدنون کے احوال۔ اسمین ادعا ہی۔ تین ہین۔ اُس جہت سے کہ جس جہت سے اُس علم طب مین بحث کیجاتی ہی اور یہ قول جالینوس کی رائے پر ہی کیونکہ جالینوس صحت اور مرض مین تضاد کا تقابل لیتے ہین پھر اِن دونون مین واسطہ ثابت ہوگا اور شیخ بوعلی سینا صحت اور مرض مین عدم ملکہ کا تقابل قرار دیتے ہین پھر واسطہ نہین رہتا ہی اسلیے کہ نفی اور اثبات سے خروج نہین ہوتا ہی اور علامہ فخر الدین رازی کہتے ہین کہ اِن دونون قولون مین کسیطرح کا مناقضہ نہین ہی کیونکہ مرض کے وقت مین دو امر پیدا ہوتے ہین ایک اِن دونون مین سے اُس امر کا عدم ہی جو سلیم فعلون کا مبدء ہوا کرتا ہی اور اِن دونون مین کا دوسرا امر آفت زدہ فعلون کے مبدء کا پائے جانا ہی پھر اگر پہلا امر مرض سے

نامزد ہوگا تو عدم و ملکہ کا تقابل ہو جائیگا اور اگر دوسرے امر کو مرض قرار دیا جائیگا تو تضاد والا تقابل ہو جائیگا اور حاصل یہ ہے کہ اگر فعلون کی سلامتی کا عدم مرض قرار دیا جائیگا یا فعلون کی سلامتی کے مبدء کا عدم قرار دیا جائیگا تو مرض صحت کا عدم ٹھہریگا کیونکہ اگلے لوگ صحت کو فعلون کی سلامتی سے تعبیر کرتے تھے لیکن شیخ رئیس صحت کی تعبیر فعلون کی سلامتی کے مبدے سے کرتے ہین اور اگر مرض فعلون کے خلل کے لیے وجودی آفت قرار دیا جائیگا تو مرض صحت کی ضد ہو جائیگا پہلی حالت صحت ہے - مصنف نے صحت کو اُسکے شرف کے سبب سے مقدم کیا ہے کیونکہ اسی صحت کے ساتھ دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ اسی حالت پر آدمی مخلوق ہوا ہے اور مرض طاری ہو جایا کرتا ہے پھر وضع مین مقدم کرنا طبعی تقدم کے سبب سے اولی ہے - اور یہ جالینوس کی راے پر ایک ہیئت - ہیئت اور عرض مفہوم مین دونون قریب قریب ہین مگر عرض عارض ہونے کے اعتبار سے بولا جاتا ہے اور ہیئت حاصل ہونے کے اعتبار سے اطلاق پاتی ہے اور کیفیت پر ہیئت کے اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ کیفیت ہیئت سے خاص ہے اسلیے کہ کیفیت ایک ایسی ٹھہرنے والی ہیئت ہے کہ قسمت اور نسبت کی مقتضی نہین ہوتی ہے کہ کیفیت اکثر کے نزدیک معنون مین واضح نہین ہے اور سبب یہ ہے کہ مرض کی بعضی قسمین کیفیت کے تحت مین داخل نہین ہوتی ہین اسلیے کہ مخل مقدار اور مخل عدد کمیت چیزون مین سے ہین اور مخل وضع وضع کے مقولہ مین سے ہے - بدنی کی ہے - یعنے بدن کے متعلق ہیئت ہے عام اس سے کہ نبات ہو یا حیوان ہو یا انسان ہو لیکن یہان پر خارجی قرینہ سے آدمی سے مختص ہے اور کہا گیا ہے کہ بدن کے کہنے سے نفسانیہ ہیئت سے بچاو ہو گیا ہے کیونکہ اطبا نے نفسانی ہیئت کو ثابت نہین رکھا ہے اور حال اسطرح کا نہین ہے اسلیے کہ نفسانی کیفیتون سے مراد فقط علم اور جہل سے نفس کی متعلق کیفیتین نہین ہین بلکہ نفس والے جسم کی متعلق کیفیتین مراد ہین اور اطبا ان کیفیتون کے منکر نہین ہین - کہ افعال - سب افعال کہ تیسری حالت کا ثبوت ہو جائے - جسکی یعنے جسکے واسطہ سے اسلیے کہ ہیئت فعلون کی سلامتی کی علت ہوتی ہے اور اسی واسطے مصنف نے ساتھ کے معنون والے لفظ کو نہین کہا ہے کیونکہ ایسے لفظ کو علت ہونے پر دلالت نہین ہوتی ہے ذات سے - نہ اور کسی چیز کے واسطہ سے مثل سبب کے کیونکہ سبب بھی فعلون کی سلامتی کا موجب ہوتا ہے نہ ذات سے بلکہ صحت کے لیے موجب پڑنے سے فعلون کی سلامتی کا موجب ہوتا ہے سلیم ہوتے ہین - اور فعلون کی سلامتی فعلون کا آفت سے خالص ہونا محسوس امر ہے اور یہ حد اصطلاحی صحت ہے اور یہ غیر محسوس ہے پس غیر محسوس کے لیے محسوس تعریف اصلی ہونے کے سبب سے ہے

اور یہ بھی ہی کہ سلامتی لغوی معنون کے مرادف ہی اور اصطلاحی معنون سے صحت کے مخالف ہی
بس اصطلاحی صحت کی تعریف لغوی سلامتی سے کرنا جائز ٹھہریگی- اور دوسری حالت مرض ہی
اور یہ ایک ایسی ہیئت ہی- بدن کی- کہ اسکے مضاد ہی- یعنے صحت کے مضاد ہی بس مرض کی
ہیئت کی ذات کے سبب سے افعال سارے آفت زدہ اور مختل ہوجاتے ہین اور یہ چیز کی تعریف
چیز کے مساوی امر سے نہین ہی کیونکہ صحت کی تعریف پہلے بیان ہوچکی ہی اور اس تقریر پر یہ لازم
آتا ہی جیسے بخار والا شخص مریض ہی نہ ٹھہرے اسلیے کہ اُسکے سارے فعل آفت زدہ نہین ہوتے ہین
اور اگر فعلون مین سارے کی قید نہ لگائی جائے تو تیسری حالت ثابت ہی نہوا اور جبکہ فعلون کی سلامتی
صحت مین محسوس ہی تو لازم آتا ہی کہ صحت کی ضد مین کی معتبر فعلون کی آفت بھی محسوس ہوتا کہ یون
اعتراض وارد نہوسکے کہ آفت کا محسوس ہونا معتبر نہونے کے وقت لازم آتا ہی کہ سارے لوگ اپنی
افضل ہیئت کے قیاس سے ہمیشہ مرض ہی مین رہین اور ہوسکتا ہی کہ اسکا جواب یون دیا جائے
کہ جو شخص اپنی افضل ہیئت پر ہوگا تو اُسکے فعلون مین یقین سے نہ تو کوئی آفت محسوس ہوگی اور نہ
غیر محسوس ہوگی اور لڑکے اور بڈھے اور نقیہ لوگ اپنی افضل حالت پر نہین ہوتے ہین اور اسی
سبب سے انکے بعضے فعلون مین ضرر محسوس ہوا کرتا ہی اور احساس سے عام حس کرنا مراد ہی خواہ
بیمار حس کرے خواہ بیمار کے سوا کوئی اور حس کرے تاکہ سکتہ اور قولنج کے مثل سے نقض وارد
نہوسکے اور تیسری- اور وہی تیسری حالت اور یہی- ایک ایسی حالت ہی کہ نہ تو صحت ہی اور نہ
مرض ہی- لغوی معنون سے- یا تو ان دونون کے انتہا و درجے مین نہونے سے جیسے بڈھے
کی حالت ہی- کیونکہ بڈھے کی قوتین گھٹنے مین شروع کرچکی ہین اور اسکی گرمی غیر اصلی رطوبت
مین چھپی ہوئی ہی پھر اسکے فعل اسکے ضعف کے سبب سے نہ تو انتہاو کی سلامتی پر ہوتے ہین
اور نہ مزاج کی سلامتی کے سبب سے انتہاو کے ضرر پر ہوتے ہین- اور جیسے لڑکے کی
حالت ہی- کیونکہ لڑکے کی قوتین ابھی کمزور ہین اور اسکی اصلی گرمی غیر اصلی رطوبت مین ڈوبی
اور چھپی ہوئی ہی- اور جیسے- نقیہ کی حالت ہی- کیونکہ اسکی قوتین بیماری کھینچنے سے کمزور
پڑگئی ہین- یا ان دونون کے مجتمع ہوجانے کے سبب سے یعنے صحت اور مرض دونون
کے مجتمع ہوجانے کے سبب سے- ایک وقت مین دو عضوون مین جیسے اندھے شخص کا حال
ہوتا ہی- کیونکہ مرض اندھے شخص کی محض دونون آنکھون مین ہے اور باقی سارے
عضوون مین صحت ہی- یا ایک عضو مین- اور یہ ایک جنس مین ہونا ممکن نہین بلکہ یا تو

قولہ افعال دو جگہیں سارے آفت زدہ ... تعریف ... افعال کی ... اختصار ... ایک تغیری ... دوسرے ... کی ... آفت ... اور تیسری ... جیسے ... بخار والا شخص ... قولہ ... اعتراض کی تقریر ... بخار والا ... شخص ... بیمار ہی اور مریض ...

کے سارے فعل مختل ہوجاتے ... لازم آتا ہے کہ ... بعض ... نہین ... آفت زدہ ... سارے فعل ... نہین ہوتے اور اگر ... یون جواب ... سارے فعل معتبر نہین بلکہ بعض ... تیسری حالت ... نکلیگی ۱۲

دو بعید جلسون مین - اسطرح پر کہ صحت مزاج مین ہو اور مرض ترکیب مین ہو جیسے مزاج کا صحیح اور
ترکیب کا مریض ہے یا دو جلسون مین قریب کی دو ہین اسطرح پر کہ یہ دو نون ترکیب کی جنس کے تحت
مین داخل ہون جیسے پیدائش کا صحیح اور مقدار کا بیمار ہی یا مزاج کی جنس مین داخل ہون جیسے
فاعلی یہ دو نون کیفیتون مین کا صحیح اور منفعل دو نون کیفیتون مین کا بیمار ہی یا ان دو نون کے جمع
ہو جانے کے سبب سے دو وقتون مین کہ وہ دو نون وقت معین ہین یا تو فصلون کے اعتبار سے
یا سنون کے اعتبار سے مثل اُس شخص کے جو جاڑے مین بیمار ہو جاتا ہی جیسے اپنے مزاج کی سردی کے
سبب سے یا بڑھاپے مین اپنے مزاج کی ٹھنڈک سے اور گرمی مین اور جوانی مین صحیح ہوتا ہی اسی
سبب سے معنف نے کہا ہی پھر اگر کہا جاوے کہ یہ اس امر کو مقتضی ہی کہ وجود مین کوئی نہ تو صحیح ہو اور
نہ مریض ہو اسلیے کہ کوئی شخص نہین ہی مگر یہ کہ ایک وقت مین بیمار ہوتا ہی اور ایک وقت مین اچھا ہوتا ہی
پھر وہ تیسری حالت کی قسمون مین داخل ہو جائیگا تو جواب مین ہم کہینگے کہ ایسا نہین ہی اسلیے کہ تیسری
حالت کی قسمون مین وہی داخل ہوگا جسکا مزاج اور ترکیب اس امر کی مقتضی ہوگی یعنے اُسکے لیے ایسی
استعداد ہوگی کہ اسکی صحت کے جاتے رہنے کو فصلون اور سنون مین سے کسی معین وقت پر مقتضی ہوگی
کیونکہ اسطرح کا شخص اگر ایسی مناسب تدبیر کرے یہانتک کہ اُسے ایسا اتفاق پڑجاوے کہ اُسے مرض عارض
نہو تو وہ شخص اس بات پر بھی تیسری حالت سے نہ نکل سکیگا مگر جبکہ اُس شخص مین سے استعداد
جاتی رہیگی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ جس شخص نے اس بات کا گمان کیا ہی کہ صحت اور مرض کے بیچ مین
ایک واسطہ ہی یعنے ایک درمیان کی حالت ہی کہ نہ تو وہ صحت ہی اور نہ وہ مرض ہی پس بیشک وہ شخص
درمیانی رکھنے والے کی اور نہ رکھنے والے کی اُن شرطون کو جنکی رعایت اسمین واجب ہی بھول گیا ہی اور
وہی شرطین یہ ہین کہ موضوع ہو بہو ایک ایک ہی زمانہ مین ہو اور جہت اور اعتبار بھی ایک ہی اور جسوقت
کہ ایک آدمی فرض کیا جائیگا اور اُسکے ایک ہی عضو کا اعتبار ایک ہی زمانہ مین کیا جائیگا تو پھر ضرور
ہی کہ یا تو وہ مزاج مین معتدل اور ترکیب مین جید ہو گا اس طرح پر کہ اُسکے فعل سلیم ہونگے یا ایسا
نہو گا پھر واسطہ کوئی نہ رہا اور ہر ایک مرض یا تو مفرد ہی یا مرکب ہی اسلیے ہر مرض یا تو اُسکا تحقق
دو مرضون کے اجتماع سے یا بہت سے مرضون کے اجتماع سے ہی کہ سب مرضون سے ایک مرض
پیدا ہو گیا ہی اور اُسکے لیے ایک معین اسم اور معین علاج ہی یا ایسا نہو گا اور پہلا وہی مرکب مرض ہی
اور دوسرا وہی مفرد مرض ہی اور معنف نے مفرد مرض سے اسلیے ابتدا کی ہی کہ مفرد مرکب پر طبعی
تقدم رکھتا ہی اور مفرد یا تو پہلے پہل مفرد اعضا کو عارض ہو گا کہ وہ اجزا مین متشابہ ہین اور

انھین عارض ہونے کے سبب سے آلیہ عضوون کو عارض ہوگا کیونکہ یہ مرض اُنکے بعضے جزون کو عارض
ہوا ہی اور کبھی آلیہ عضوون کو نہ عارض ہوگا مثل اسکے کہ جو قت پٹھے کو جیسے گرمی عارض ہوے اسلیے
کہ وہ گرمی اُس ہاتھ مین حاصل ہو کہ جسمین وہ پٹھا ہی اس سبب سے کہ ہاتھ کے باقی جزون کا مزاج پٹھے
کی گرمی کی تعدیل کرتا ہی یعنے اُسمین گرمی کے اثر کرنے کا مانع ہوتا ہی پھر ان سب کا مزاج معتدل ہوگا کیونکہ
پٹھے کی گرمی اُسمین اثر نہین کرتی ہی اور نہ اُسکے مزاج کو تغیر دیتی ہی اسکے ساتھ یہ ہی کہ یہ پٹھا اپنی ذات مین
گرم ہی لیکن یہ نہین ممکن ہی کہ سب ہاتھ کا مزاج گرم ہو اور حال یہ ہی کہ اُسکے جزون مین سے ہر ایک کا مزاج
معتدل ہی اور اسیطرح یون اعتراض کیا گیا ہی کہ ہاتھ کا فعل اُسکے سارے جزون سے پورا ہوتا ہی پھر جبکہ
پٹھے کے فعل مین آفت حاصل ہو گئی تو ضرور ہاتھ کے بعضے فعلون مین یہ آفت آ جائیگی اور اسکا یون جواب
دیا گیا ہی کہ مدعا تو یہ ہی کہ کل کو اعتدال سے خارج وہ مزاج نہین عارض ہوتا ہی جو جز کو عارض ہوتا ہی جیسا
اس بیان کی ہوئی مثال مین ہی اسلیے کہ آفت کل مین جز کے سبب سے نہین عارض ہوتی ہی جسطرح
سے کہ بعضے عضوون کے فعلون مین کسی اور عضو مین مرض کے ہونے کے سبب سے بے اُس کو
اُس مرض کے عارض ہوئے آفت عارض ہو جایا کرتی ہی اور یہی سوء مزاج کے مرض ہین اس سے
یہ اسلیے نامزد ہوئے ہین کہ ان عضوون کے مزاجون مین واقع ہوا کرتے ہین اور اسلیے کہ جس مزاج
پر یہ عضو ہوتے ہین یہ مرض انکی اُس حالت کو بدل دیا کرتے ہین اور انھین مرضون کو متشابہ الاجزا
کے مرض بھی ان محلون کے نام سے مشتق کر لینے کی جہت سے کہتے ہین اور انکی تقدیم انکے محلون
کے بسیط ہونے کی جہت سے ہی یا اسکا عروض پہلے پہل مرکب اعضا کو ہوگا کہ مفرد عضوون سے
مرکب ہین اور مرکب اعضا کو عارض ہونے کے سبب سے مفرد عضوون کو بھی اُنھین کے عارض
ہونے کے مثل مین عارض ہو جائے جیسے کہ جب کسی جوڑ کو کسی خارجی سبب سے تفرق اتصال
عارض ہو پھر تفرق رباط مین یا پٹھے مین یا ان دونون کے سوا اُسی جوڑ کے گھیرنے والے مفرد
عضوون مین سے کسی کو عارض ہو اور کبھی مفرد کو مثل اُس مرض کے جو مرکب کو عارض ہوا ہی عارض
نہین ہوتا ہی جیسے جبکہ ہاتھ مین شکل کا فساد عارض ہوتا ہی تو یہ فساد کبھی اُس ہاتھ کے مفرد عضوون
کو عارض نہین ہوتا ہی کیونکہ ممکن ہی کہ یہ شکل کا فساد بعضے جزون کی بعضے کی نسبت کی وضع مین کے
فساد کے سبب سے ہو بلکہ کبھی انھین مفردون کو اس وقت مین اور نوع کے مرض عارض
ہو جاتے ہین مثل ورم کے یا تفرق اتصال کے اور انکے سوا اور یہی ترکیب کے مرض ہین اس سے
اسلیے یہ نامزد ہوئے ہین کہ یہ ترکیب کی ہیئتون مین واقع ہوا کرتے ہین یا اُسکا عارض ہونا ان دونو

مین سے ہر ایک کے لیے ممکن ہو یعنے مفرد اور مرکب عضوون مین سے پہلے پہل یہ اسکے کہ
ایک انہین کا اس مرض کے عارض ہونے مین دوسرے کا تابع ہو اور متشابہ اعضا کے لیے یعنے
مفرد عضوون کے لیے آلیہ کے یعنے مرکب عضوون کے اس مرض کا عارض ہونا مسا ریقا مین
کے تفرق کیطرح پر ہی اور آلیہ کے لیے متشابہ کے مرض کا عارض ہونا مثل اوس جوڑ کے سرک جانے کے ہی
کہ جسکا رطوبت سے ڈھیلا پڑنا ہوا ہی اور یہی تفرق اتصال کے مرض ہین اور اس سے اسکا نام رکھا جاتا ہی
ہی اور بعضے اسطرف گئے ہین کہ تفرق اتصال ترکیب کے مرضون مین داخل ہی اسلیے کہ جب عضو کے
اتصال مین تفرق ہوتا ہی تو اسکی شکل مین فساد آجاتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ دو وجہون سے باطل ہی
اُن دونون مین کی ایک وجہ یہ ہو کہ ہم تفرق اتصال کو فساد شکل سے جدا پاتے ہین جیسے کہ جب ہم
جلد مین سوئی گڑو دیتے ہین اور انہین کی دوسری وجہ یہ ہی کہ ہم تفرق مین سے اس چیز کو پاتے
ہین کہ جو شکل کے فساد کیطرف موذی ہوتی ہی اسکے یہ فساد اس عضو کے فعل کو ضرر پہونچائے
جیسے آفت زدہ ناک ہی جبکہ تفرق سے چپٹی ہو جاتی ہی پس اسکی شکل کا فساد اسکے فعل کو کہ وہی
سونگھنا اور سانس کا لینا ہی مضر نہین ہی پھر یہ اسکے ساتھ مرض نہ ٹھہریگا گو تفرق اتصال کے سبب سے
غذا کے مستحیل کرنے وغیرہ کا فعل متغیر ہو گیا ہی اور جبکہ مرض کی حد تفرق کو تو شامل ہی اور اسکے فساد
کو شامل نہین ہی پس واجب ہی کہ ذات سے یہ کوئی اور مرض سوء مزاج اور سوء ترکیب کے سوا ہو
اور پہلی وجہ کا یون جواب دیا گیا ہی کہ شکل کا فساد سوئی کے گڑونے مین تفرق کے سبب سے ہی
پھر جسطرح پر اسمین تفرق نامحسوس ہی اوسی طرح سے شکل کا فساد بھی نامحسوس ہی اور دوسری وجہ کا یون
جواب دیا گیا ہی کہ اس بات کو نہین مانتے ہین کہ شکل کا فساد ناک مین عضو کے فعل کو مضر نہین ہی اور
اگر اسے مان لین تو ہم یہ نہ مانینگے کہ اسے تفرق مضر ہی اسپر کوئی دلیل لانا ضرور ہی پس جسطرح سے اسمین
کا فساد اسے مضر نہین اُسکے فعل کو اُسی طرح سے تفرق بھی مضر نہین ہی پھر انمین سے ایک کا
دوسرے سے جدا ہو جانا لازم نہین آنے کا پس جواب مین اعتماد التزام پر ہی اور وہی یہ ہی کہ تفرق
کے لیے فعل کا فساد لازم ہونے سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ تفرق ذات سے مرض نہ ہے اور نہین تو
لازم آتا ہی کہ ورم مرض نہو کیونکہ اسے شکل کا تو فساد لازم ہوتا ہی اور وضع اور مقدار اور عدد کا فساد اسے
لازم نہین کیونکہ یہ سب شکل کے فساد کو لازم ہین بلکہ جس مرض کو کوئی دوسرا مرض لازم ہو وہ مرض تو
رہیگا اور کہا گیا ہی کہ یہ جاننا واجب ہی کہ جس شخص کا یہ مذہب ہی کہ تفرق اتصال مرض ترکیب مین
داخل ہی تو وہ مرض ترکیب سے ایسے عضوون مین یعنے مرکب عضوون مین ترکیب کا فساد مراد نہین لیتا ہی

دوسرا ہوا آدمی کے چہرے کانون مین

بلکہ مرض ترکیب سے وہ ترکیب کے ایسے فساد کا ارادہ کرتا ہی جو فعل کو مضر ہوتا ہی خواہ آلی یعنے مرکب کی
ترکیب متشابہ یعنے مفرد عضوون سے ہو یا متشابہ یعنے مفرد عضوون کی ترکیب خلطون سے ہو یا
بدن کی ترکیب متشابہ اور آلی سے ہو اور نہین تو تفرق کا عارض ہونا تینون ترکیبون کے لیے درست
نہو گا اور مین کہتا ہون کہ جسنے اسے مرض ترکیب مین شمار کیا ہی تو اُسنے اسے فساد شکل کی قسمون
مین سے شمار کیا ہی اور فساد شکل مرکب عضوون کے مرضون مین سے ہی پھر کیونکر یہ ترکیب عام معنون پر
حمل کیجا سکتی ہی مگر بار خدایا یہ کہا جائے کہ اُسکی مراد فساد شکل سے ہیئت کا متغیر ہو جانا ہی اور
اصطلاحی معنون کا مرض شکل مراد نہین ہی اور مرضون کی تقسیم تینون قسمون کی طرف اُس جہت کے
اعتبار سے ہی کہ جسے یہ پہلے پہل عارض ہوتے ہین اور وہی اعضا ہین اور لیکن مرضون کی
ذات کے اعتبار سے تو یہ دو قسمون پر ہین اسلیے کہ صحت جبکہ اُسکا حصول مزاج کے اعتدال
سے اور ترکیب کے برابر ہونے سے ہی یعنے متشابہ عضوون کی ترکیب اخلاط سے اور ترکیب
مرکب عضوون کی متشابہ عضوون سے اور بدن کی ترکیب انھین دونون سے ہی تو صحت کے
مقابل مرض کا حاصل ہونا یا تو سوء مزاج سے ہی یا سوء ترکیب سے ہی اور تفرق اتصال سوء ترکیب
مین داخل ہی لیکن جبکہ اسکا عارض ہونا مفرد اور مرکب اعضا مین سے ہر ایک کے لیے پہلے
پہل ممکن ہی تو دوسری نوع قرار دیگئی اور ایک خاص نام سے خاص کی گئی ہی اور جو نوع پہلے پہل
فقط مرکب عضوون کو عارض ہوا کرتی ہی ان دونون کے عام نام سے مختص ہوئی اور وہی مرض
ترکیب ہی اور سوء مزاج کے وہی آٹھ مرض اعتدال سے خارج ہین کہ مزاج مین بیان ہو چکے
ہین انھین سے چار مفرد ہین اور چار مرکب ہین اور ساذج ہوتے ہین یعنے ایسے مادہ سے خالی ہین
کہ بدن اُسکی کیفیت سے متکیف ہو جائے یا مادی ہین اور مادی اُسکا مادہ مجاور ہوتا ہی عضو کے
اور اسکے ظاہری یا باطنی سطح سے ملصق ہوتا ہی پھر اُس سے عضو بھیگا رہتا ہی یا داخل ہوتا ہی عضو
مین نفوذ کرتا ہی اور یہ نافذ مورم ہوتا ہی اسطرح سے کہ عضو کے اتصال مین تفرق کر دیتا ہی اور عضو
مین وہ کشادگی پیدا کر لیتا ہی جو اُسمین نہ تھی اور اپنے لیے ایک جگہ لے لیتا ہی پھر عضو کا حجم اُسوقت
مین ضرور بڑھ جاتا ہی یا غیر مورم ہوتا ہی اسطرح سے کہ اُسکا نفوذ ایسے طور پر نہین ہوتا ہی اور
ترکیب کے مرض چار ہین خلقت کے مرض ہین اور وہ وہ مرض ہین جو عضوون کی ہیئتون مین اور
عضوون کی تخطیطی صورتون مین واقع ہوا کرتے ہین اور مقدار کے مرض ہین اور یہ وہ مرض ہین
جو عضوون کی صورتون مین اُنکے بڑے ہونے چھوٹے ہونے کی جہتون سے واقع ہوا کرتے ہین

اور عددون کے مرض ہین - اور یہ وہ مرض ہین جو عضوون کی صورتون مین ضروری عددون کی
جہت سے واقع ہوا کرتے ہین - اور وضع کے مرض ہین - اور یہ وہ مرض ہین جو عضوون کو مقام مین
ہونے کی جہت سے اور پاس کے عضوون کی مجاورت کی نسبت کی مطابقت سے ہوا کرتے ہین اور یہ
اس امر کے استقرا سے معلوم ہوا ہی کہ اعضا جب ان سب امرون مین اپنی شائستہ حالت پر ہوتے ہین
تو اپنی ترکیب مین تندرست ہوتے ہین اور جب اعضا انہین سے ایک مین بھی اپنی شائستہ حالت پر نہین
ہوتے ہین تو ترکیب مین تندرست نہین ہوتے ہین - اور خلقت کے مرض چار ہین - کیونکہ استقرا سے
یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ جو عضو اپنی شکل مین اور مجرون مین اور ظرفون مین اور اپنی سطح مین شائستہ
حالت پر ہوتا ہی وہ عضو اپنی خلقت مین تندرست ہوتا ہی - تشکل کے مرض - اور یہ شکل کا طبیعی مجرے سے
ایسی طرح پر متغیر ہو جاتا ہی کہ اُس تغیر کے حادث ہونے کے سبب سے اُس صاحب شکل کے فعل مین کوئی آفت
پیدا ہو جائے بس جس مرض کے لیے شکل کا فساد مقارن ہوا کرتا ہی مثل کشادگی اور تنگی اور ورم وغیرہ
کے وہ شکل کے مرضون مین سے نہین ہوتا ہی اور شکل وہ ہی جسے ایک حد مثل دائرے اور کرہ کے گھیرے ہو
یا کئی حدین مثل زاویون والی شکلون کے گھیرے ہون - مثل چپٹے سر کے - اور یہ وہ سر ہی جسکے آگے والا
یا پیچھے وار کی بلندی جاتی رہی ہو اور اُس جہت مین یا اُن دونون جہتون مین سر کے لیے دو زاویے
حاصل ہو گئے ہون اور جو کھنٹا پڑ گیا ہو اور اسطرحکی شکل کئی وجہون سے ردی ہوا کرتی ہی اور ان
وجہون مین سے ایک وجہ یہ ہی کہ گوشہ رکھنے کے سبب سے آفتون کے معرض مین رہتی ہی کیونکہ گوشہ
کے اُدھر وار کو کوئی ایسی چیز نہین ہوتی ہی جو صدمون کی برداشت پر اُسکی تقویت کرتی رہے اور اسی سبب سے
گوشہ دار جسم کے گوشون پر آفت پہلے عارض ہوا کرتی ہی اور گردی شکل کی ساری جانبین برابر ہوتی ہین
اسکی کوئی جہت آفت کے عارض ہونے مین دوسری جہت سے اولی نہین ہوتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ دماغی
بطنون کے اُگنے کے مقام تنگ ہوتے ہین کیونکہ دماغ کی لنبان مین ہر ایک جوڑ کا مرتبہ دوسرے جوڑ کے
پیچھے ہوتا ہی اور یہ پٹھے سات جوڑ ہین بس اُگنے کے مقامون کی لنبان کے محتاج ہوتے ہین تاکہ بعضے
بعضون کے مزاحم نہون اور تیسری وجہ یہ ہی کہ اس سر مین تو جوہر دماغ کی سمائی ہوتی ہی اور نہ سقدر
روح کی سمائی ہوتی ہی کہ جسقدر درکار پڑا کرتی ہی کیونکہ جن دو جسمون کے محیط آپسمین برابر ہوا کرتے ہین تو اُنمین
گول جسم ناپ مین اپنے غیر سے بڑھکر ہوتا ہی اور سر مین سمائی کے نہونے کے وقت نفسانی روح مین اختلال
پڑ جاتا ہی اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ اوپر کے جبڑے کی شکل اُس سر کی سطح ہونے پر مائل ہوتی ہی نیچے کے جبڑے پر
اچھی طرح نہین بیٹھتا ہی اور اسوقت مین چبانے کے فعل مین خلل پڑتا ہی اور پانچوین وجہ یہ ہی کہ تالو کی لنبان

اس سر مین چھوٹی ہوتی ہی پھر زبان شائستہ دورہ کرنے پر قادر نہین رہتی بس چبانے کا فعل اور بعضے حرفون کا
صاف نکالنا مختل ہو جاتا ہی - اور ریاح افرسہ کے اور یہ اُن ریاح کے سبب سے پیٹھ کی گدّیون مین سے کسی
گدّیا کا اپنی جگہ سے سرک جانا ہی جو ریاح اُنکے نیچے بند تھے اور ان گدّیون مین شدت سے کھنچاو کرتے تھے
اور فرسہ لغت مین وہ ریح ہی جس سے کبڑا پن پیدا ہو جاتا ہی اور طبیب لوگ اسے ریاح افرسہ کہتے ہین
اور یہ غلط ہی اور اسکی فعلی مضرت سب طرف کی حرکت کے نہونے سے ظاہر ہی - اور مجرون کے مرض اور
مجرا عضو کے اندر وار کا خول ہوتا ہی کہ وہ ایسی چیز کو گھیرے رہتا ہی جو ایک عضو سے دوسرے عضو تک نفوذ
کرنے والی ہوتی ہی اور یہی مجرون کے مرض تین قسمون کے ہوتے ہین کیونکہ مجرون کے مرضون کے حدوث
یا کشادہ پڑجانے سے ہوتے ہین - یعنے مجرون کے مثل انتشار کے - اور یہی عنبیہ ثقبہ کا کشادہ پڑجانا ہی
اور یہی ثقبہ دو مذہبون کے اختلاف پر روح کا یا صورت کا مجرا ہی مصنف نے کہا ہی کہ اسکی آفت یہ ہی کہ
اگر ثقبہ بہت کشادہ پڑجاتا ہی تو دکھائی دینا موقوف ہو جاتا ہی اور اگر اس سے کم کشادہ پڑتا ہی تو چیز
جس حالت پر ہوتی ہی اس سے چھوٹی نظر آتی ہی اور اسمین سبب یہ ہی کہ روح ثقبے کے پاس اُسے بھرنے کو
خلا کی ضرورت سے متخلخل ہوکر پھیل جاتی ہی پھر اگر اتساع بہت ہوتا ہی کہ روح کو قوام کی رقت مین ایسے پایہ پر
پہونچا دیتا ہی کہ صورت کے چھپنے کی صالح نہین رہتی ہی اور اسکو اندھا پن لازم ہوتا ہی اور اگر یہ اتساع کم ہوتا ہی
کہ تخلخل اور قوام کی رقت ایسی حد پر نہین پہونچتی ہی کہ روح صورت کے چھپنے کو قبول نکرے اور جب اسمین
صورت آئے اور موضع تقاطع تک جائے تو متخلخل ہونے کے قائم کے جاتے رہنے سے پھر اپنی طبیعی
مقدار پر پلٹ آئے تو یہ روح چھوٹی پڑجاتی ہی اور اسے مثالیہ صورت کا چھوٹے پڑنا لازم ہوتا ہی بس دکھائی دی
چیز اُس جسامت سے کہ جسپر ہوتی ہی چھوٹی نظر آتی ہی اور جب وہ اس مقدار سے کہ جسکو ثقبہ تنگ پڑجانے کی
حالت مین چاہتا ہی بڑھکر ہوتی ہی تو چیز جس مقدار پر کہ ہوتی ہی اُس سے بڑی نظر آتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی
کہ روح ثقبہ کے پاس کثیف پڑجاتی ہی تاکہ اُسکی سمائی اُس مکان مین ممکن ہو جائے پھر جب اسمین چیز کی
صورت آتی ہی اور اُس مقام سے موضع تقاطع پر جاتی ہی تو کثیف پڑنے کے عرضی قاسر کے جاتے رہنے
سے پھیل جاتی ہی اور بڑی پڑجاتی ہی اور اس تقریر کی بناء رویت مین کے مصنف کے مذہب پر ہی اور
یہی مذہب وہ ہی کہ مرئی کی پہلے صورت ثقبہ عنبیہ کی بھرنے والی روح پر پڑتی ہی اور اس قول مین تامل ہی
کیونکہ جب تخلخل یا تکاثف کے بعد اپنی طبیعی مقدار پر پلٹ آئیگی تو اُسپر کی واقع صورت کا بڑے یا چھوٹے
ہونا لازم نہین کیونکہ اکثر اطباء اور اہل ریاضی کے نزدیک کشادگی کی آفت روح کا متفرق اور پراگندہ ہو جانا ہی
جسطرح کہ دن اندھی والے کی تھوڑی سی روح دھوپ مین پراگندہ ہو جاتی ہی پھر اگر اتساع اور تفرق بہت ہوتا ہی تو دو کر

قوت جن چیزون کا ادراک روح کی وجہ سے کرتی ہی اُنکا ادراک روح کے متعدم ہوجانے سے نکریگی اور اگر اتساع کم ہوتا ہی تو بینائی مین ضعف آجاتا ہی اور چھپنے سے رویت ہونے کے قائل لوگون کے کلام سے اس باب مین مین واقف نہین - یا تنگ پڑجانے سے ہوتے ہین یعنے مجرون کے تنگ پڑجانے سے ہوتے ہین - جیسے سانس کے مجرون کا تنگ پڑجاتا ہی اور یہ مجرے قصبۂ ریہ اور اُسکی شاخین عروق خشنہ نامے اور وریدی شریان مین اور ان مجرون کی آفت یہ ہی کہ جو ہوا انمین آتی ہی اور جو دخانی بخار کے ساتھ باہر جاتی ہی دشواری اور سختی کے ساتھ اور کافی مقدار بھر نہین ہوتی ہی - یا بند ہوجانے سے ہوتے ہین مثل پتے کے مجرے کے بند ہوجانے کے - یا وہ مجرا جو پتے اور کلیجے کے درمیان مین ہی یا جو پتے اور آنتون کے درمیان مین ہی اور اسکی آفت یہ ہی کہ اس سے یرقان اور قولنج پیدا ہوجاتا ہی لیکن یرقان کے پیدا ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ جہان کلیجے سے پتے کیطرف مندفع نہین ہوتا ہی یا تو ان دونون مین کی راہ کے بند ہوجانے کے سبب سے یا پتے مین صفرے کے بھرے ہونے کے سبب سے کہ اُسمین اور صفرے کی سمائی نہین رہی ہی جبکہ اسکے اور آنتون کے درمیان مین سدہ پڑجاتا ہی تو صفرا خون کے ساتھ اعضاء کیطرف مندفع ہونے لگتا ہی لیکن قولنج کے پیدا ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ صفرا آنتون پر گرنے کے وقت آنتون کو ثقل سے اور لزج بلغم سے صاف کردیتا ہی اور پاخانے کے مقام کے عضلون پر دغدغہ کرتا ہی اور پاخانہ کے دفع پر تنبہ کرتا ہی اور جب آنتون کی صفرے کا گرنا بند ہوجاتا ہی تو اُنمین ثقل اور بلغم جم بیٹھتا ہی اور پاخانہ کے دفع کرنے پر تنبیہ نہین ہوتی ہی پھر سدہ پڑجاتا ہی اور اسمین بحث ہی اسلیئے کہ اطبا نے مجرون کے مرضون کو ترکیب کے مرضون مین سے قرار دیا ہی اور جو مجرا کہ کلیجے اور پتے مین ہی اور جو پتے اور آنتون مین ہی وہ مرکب عضوون مین سے نہین بلکہ متشابہ عضوون سے ہی اور ممکن ہی کہ کہا جائے کہ ورید پٹھے اور رباط اور محیط جھلی کے ریشون سے مرکب ہی - اور تجویفون کے مرض - اور تجویفون سے مراد اس مقام پر اندروار کی فضا ہی جو اپنے مین کی ساکن چیز پر حاوی ہوتی ہی اور یہ مرض چار قسمون کے ہین کیونکہ انمین یا تو انکے بڑے اور کشادہ ہوجانے سے ہوتے ہین جیسے دونون خصیون کے کا کشادہ پڑجاتا ہی - ریح یا پانی یا ترب یا آنت کے اتر آنے کے سبب سے - یا تنگ اور چھوٹے پڑجانے سے ہوتے ہین جیسے معدہ کا چھوٹے پڑجاتا ہی اور معدے کا چھوٹے پڑنا کبھی خلقی ہوتا ہی اور کبھی اسکے پاس کی عضو مین کی سوجن سے ہوتا ہی جو اسے دبائے ہوتی ہی اور مکان کو اسپر تنگ کردیتی ہی پھر سارے اعضاء کے تغذیہ بھر کے کافی کھانے کی گنجائش نہین رہتی ہی بس معدے کے لیے کھانے مین سے ضروری مقدار کے کھانے کیوقت وہ کھنچاو اور تناؤ عارض ہوتا ہی جو افراط سے کھاجانے والے شخص کے لیے عارض ہوا کرتا ہی - یا استفراغ کیے جانے سے - اُس سے جو کہ اُسمین ہوتا ہی - اور خالی ہوجانے سے ہوتے ہین

۵ قولہ یا وہ مجرا جو پتے اور کلیجے کے بیچ مین ہے ایک مجرا ہے جو کلیجے مین ہے اور اسکی راہ صفرا کلیجے سے پتے مین آتا ہے اور دوسرا مجرا پتے اور آنتون کے درمیان مین ہے اور اسی مجرا سے جو کہ پتے مین ہے صفرا آنتون مین جاتا ہے اور آنتون کے ثقل اور بلغم کو دھوتا ہے اور پاخانہ کے مقام کے عضلون پر دغدغہ کرتا ہے کہ پاخانہ کے دفع پر ۱۲ ع

قولہ تنبیہ ہو جاتی ہے ۱۲ ع قولہ یرقان یہ ایک مرض ہے کہ وہ سیاہی یا زردی ظاہر ہوتی ہے اور جلد کا تغیر پیدا کرتا ہے ۱۲ ع قولہ قولنج یہ ایک مرض ہے جو آنتون کو پیچیدگی اور تنگی سے عارض ہوتا ہے اور درد پیدا کرتا ہے اور جب کبھی قولنج ہوتا ہے تو ہلاک کر دیتا ہے اور اکثر قولون نامی آنت مین ہوتا ہے ۱۲ ×

یعنے مہلک خوشی کیوقت خون اور روح سے دل کا خالی ہوجاتا ہی - کیونکہ روح خوشی کیوقت لذت کی طلب میں باہر وار کو حرکت کرتی ہی اور اُسکے ساتھ اُسکی مدد کے لیے خون ہولیتا ہی پھر روح تحلیل نہین ہوتی ہی اور دل کے خالی ہونے کیوقت حیوانیہ قوت کے معدوم ہوجانے کے سبب سے حیات کے فعل باطل پڑجاتے ہین یا منسد ہوجانے سے اور بھرجانے سے ہوتے ہین مثل سکتہ کے کیونکہ دماغ کے شریف بطن کہ دو جھیلون کے اندر ہین رطوبت سے بھرجاتے ہین اور منسد ہوجاتے ہین پھر دماغ سے نفسانی روح اعضا کیطرف منبعث نہین ہوتی - اور عضوون کی سطحون کے مرض - اور یہ مرض دو قسمون کے ہوتے ہین اسلیے کہ ہر عضو کی سطح کے لیے طبیعی یا تو چکنا ہونا ہی اور یہ سطح مین بلندی اور پستی کا ہونا ہی یا کھر کھرا ہوتا ہی اور یہ سطح کا بلندی اور پستی مین مختلف ہونا ہی اور اسکا تغیر یا تو یون ہوتا ہی کہ جس سطح کو کھر کھری ہونا ضرور ہی وہ چکنی پڑجائے - مثل معدے کے چکنے ہوجانے کے - کیونکہ معدے کے اندروار کی سطح کو کھرکھرا ہونا ضرور ہی تاکہ اُسپر سے ہضم ہونے کے پہلے غذا پھسل نجائے پھر جبکہ چکنی پڑجائیگی تو اُسے ضرور مضرت ہو نجائیگی - اور رحم کے چکنے پڑجانے کے - کیونکہ رحم کے اندروار کی سطح کو بھی کھر کھرا ہونا ضرور ہی تاکہ کامل ہونے کے پہلے اُسپر سے بچہ پھسل نہ پڑے - اور یا سطح سے کہ جس سطح کو چکنا ہونا ضرور ہی وہ کھر کھری پڑجائے - مثل پھیپھڑے کے نرخرے کے کھر کھرے ہوجانے کے - کیونکہ اسکے اندروار کی سطح کو برابر چکنا ہونا ضرور ہی تاکہ آواز کے سلیس اور صاف ہونے پر معین ہو - لیکن مقدار کے مرض - پس یہ مرض دو قسمون پر ہین اسلیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے ایک طبیعی مقدار ہی کہ اُسپر اُسکا ہونا ضروری ہی جب اُس مقدار سے متغیر ہوتا ہوتا ہی - تو یا ہوتا ہی زیادتی سے - اُس مقدار پر کی یا کمی سے اُسی مقدار سے - اور ہر ایک - زیادتی اور کمی مین سے - یا عام ہوگی - سارے بدن مین - یا خاص کسی عضو سے - پس یہ چار قسمین دو صنفون کے تحت مین ہوتی ہین پس عام زیادتی تو ہی - مثل افراط کی فربہی کے کیونکہ یہ بدن کی قید ہوجاتی ہی حرکت کرنے سے مانع آتی ہی - اور - خاص زیادتی مثل زبان کے بڑے پڑجانے کے کیونکہ یہ اس سبب سے مضر ہی کہ چبانا اور بعضے حرف صاف نکالنا مختل ہوتا ہی - اور - عام کمی مثل افراط کے دبلاپے کے - کیونکہ یہ حرکت کرنے سے مانع آتا ہی اور مرضون کے پیدا ہونے کی قابلیت اور آفتون کے قبول کرلینے کی صلاحیت کردینے والا ہوتا ہی - اور - خاص نقصان - مثل آنکھون کے حلقہ کے دبلے پڑجانے کے کہ سل عین سے نامزد کیا گیا ہی پس رطوبتون مین کی صفائی اور آبداری کے جاتے رہنے سے یہ ابصار کو مضر پڑتا ہی اور اس سبب سے مضر ہوتا ہی کہ آنکھ کے طبقے بھیج جاتے ہین اور روح باصرہ مین کمی ہوجاتی ہی - لیکن عدد کے مرض - پس یہی عدد کے مرض بھی دو طرح کے ہوتے ہین کیونکہ اعضا کا اُس مقدار سے متغیر ہوجانا جو اُسے سزاوار ہی - پس یا - ہوتے ہین زیادتی سے یا کمی سے اور ہر ایک ان دونون مین سے یا تو طبیعی ہوتی ہی یا غیر طبیعی ہوتی ہی اور طبیعی زیادتی یا تو اُس جنس مین سے ہوتی ہی کہ وہی جنس بدن مین موجود ہوتی ہے جیسے زائد

سلہ قولہ رحم بقراط کہتے ہین کہ رحم کا لفظ ایسے عضو پر اطلاق کرتے ہین جس عضو مین بچہ بنتا ہی اور کبھی اس لفظ کا اطلاق اسی عضو کی گردن پر ہوتا ہی اور یہ گردن وہ جگہ ہی جس مین حیض کا خون آتا ہی اور اسی مین مرد کا آلہ داخل ہوتا ہی اور یہ اور اسکے عضو سے نسبت رکھتا ہی اور اس مقام پر پہلے معنے مراد ہین ۱۲

قولہ سل عین یعنی سل عین

سلہ ... دبلا پن کے معنون مین ہی اور سل عین آنکھ کے دھیلون کے دبلے پن کے معنون مین ہی ۱۲ زائد یعنی زائد سے وہ زائد مراد ہی جو اُس مقدار سے زائد ہی جو ہر ایک کے ہاتھ پاؤن مین ہوتی ہی اور وہی پانچ ہین ۱۲ ۱۲

انگلی ہی- اور یہ ہاتھ کو تنگ منھ کے برتنون کے اندر جانے سے اور تیز حرکتون سے اور بہتی چیز کے روکنے سے روکتی ہی اور زیادتی مین سے غیر طبیعی وہ ہی جو سطح کی نہو جیسے کیڑے ہین یہ خفقان کو لاتے ہین کیونکہ اسسے خبیث اجزے دل کیطرف جاتے ہین اور قوت کو اور اصلی گرمی کو گھٹا دیتے ہین کیونکہ اعضاء کی غذا انکی غذا مین صرف ہو جاتی ہی اور جیسے ناخنہ ہی اور یہ آنکھ کو جیسا کہ چاہیے ویسے حرکت کرنے اور پھرنے سے روکتا ہی اور جبکہ اسکا پھیلاؤ ثقبہ تک پہونچ جاتا ہی تو رویت سے روک دیتا ہی- اور طبیعی کمی مین سے خلقی ہوگی مثل پیدایشی انگلی کی کمی کے اور غیر طبیعی کمی مین سے مثل پیدایشی انگلی کے تازہ کم ہونے کے خوردہ ہونے کے سبب سے اور لیکن وضع کے مرض اور وہی یعنے وضع وہ چیز ہی جو موضع یعنے عضو کے موضع اور مشارکت کی مقتضی ہی یعنے بعضے عضوون کی بعضے عضوون سے نسبت ہی اور مراد یہان وضع سے وہ مفہوم ہی جو وضع اور مشارکت دونون کو شامل ہی کیونکہ وضع کا اطلاق چیز کے اُسکے مقام مین حاصل ہونے پر ہوتا ہی اور حیز کی چیز سے مخصوص جہت سے مجاورت پر اطلاق ہوتا ہی یہان وہ معنی مراد ہین جو دونون کو شامل ہین تاکہ مشترک کا استعمال دو معنون مین لازم نہ آئے اور وضع کے مرضون کی چھ قسمین ہین چار موضع کے لیے اور دو مشارکت کے لیے ہین لیکن پہلی قسم تو اسلیے کہ عضو اپنے مقام سے یا زائل ہو جائیگا یا نہ اور پہلی شق پر یا زوال پورا پورا ہوگا بس مثل عضو کے اپنی جگہ سے نکلجانے کے ہی اور یہ لونا ہی کہ ہڈی کی زیادتی اپنے جڑے رہنیکے گڈھے سے پورا پورا نکلجائے یا پورا پورا تو نہ نکلے مثل اسکے کہ عضو اپنی جگہ سے سرک جائے جیسے اکھڑ جانے کے اسطرح پر کہ ہڈی کی زیادتی ہلجائے اور اپنی جگہ سے پورا پورا نہ نکلے اور دوسری قسم یا عضو اپنی جگہ مین ضروری حال پر ہی اور یہ مرض نہین یا اپنے مقام مین غیر طبیعی طور پر متحرک ہی جیسے عضو کا اپنی جگہ مین متحرک ہونا جہان کہ سکون ضرور ہوتا ہی مثل رعشہ کے کیونکہ مرتعش اپنی جگہ مین جما نہین رہتا ہی کہ جسمین اُسے نفسانیہ قوت روکے ہوتی ہی اور وہان سے نکل بھی نہین جاتا ہی لیکن اُسکی وضع متغیر ہو جاتی ہی یا غیر طبیعی جمے رہنے سے عضو اپنی جگہ مین جما رہے جیسے ٹھہرنا عضو کا جہان کہ متحرک ہونا اُسے ضرور ہی مثل جوڑون کے متحجر ہو جانے کے کیونکہ اسمین بھی عضو اپنے مقام سے نکل نہین جاتا ہی لیکن وضع متغیر ہو جاتی ہی لیکن مشارکت کے مرض تو دو قسمون کے ہین کیونکہ عضو یا تو اپنے پاس والے عضو کیطرف ہرگز حرکت ہی نکریگا یا عضو کی حرکت پاس کے عضو کیطرف ممتنع ہونے کی طرح ہی یا اپنے سے دور کی طرف ہرگز حرکت نکرے مثل عضو کی حرکت ممتنع ہونے کے دور کیطرف اُس سے یا پاس یا دور کیطرف حرکت کرے لیکن دونون کی دشواری کے ساتھ یعنے پاس کے عضو کی طرف عضو کی حرکت دشوار ہونا مثل پلک جھپکانے کے لقوہ مین ہی اور قریب کے عضو سے دور ہونیکی حرکت کا دشوار ہونا

جیسے شریانون مین پلکون کا کھولنا ہی لیکن تفرق اتصال کے مرضون کے نام تو اصطلاح کے طریق پر اپنے محلون کے اختلاف کے موافق مختلف ہوا کرتے ہین کہ جن محلون مین تفرق ہوا ہی اور کبھی ہیئت کے اختلاف کے موافق اور پیدا ہونے کی مدت کے اعتبار اور اپنی کمی اور زیادتی کے اختلاف کے مطابق مختلف ہوتے ہین پس جلد مین کا تفرق اتصال خدش سے اگر بار یک ہی پھیلا نہین ہی اور سحج سے اگر پھیلا ہوا ہی اور گوشت مین کا زخم سے اگر تازہ پیدا ہوا ہی اور ابھی پیپا یا نہین پھر اگر پُرانا ہو چکا ہی اور پیپا یا ہی تو قرحہ سے نامزد ہوتا ہی اور گوشت مین کا زخم قرحہ سے اسلیے نامزد ہوتا ہی کہ اس عضو مین رطوبت بہت ہوتی ہی پھر غذائی رطوبتین بہت پہونچتی ہین برخلاف ہڈی اور رباط وغیرہ کے اور یہ رطوبتین اُسمین عضو کے تصرف مین کمزور پڑجانے سے گلھیوا اور پیپ بنجاتی ہین اور نامزد ہوتا ہی ہڈی اور کرّی والا تفرق یعنے جو عرض مین واقع ہی یا کاسر سے یا فاسخ سے اگر یہ تفرق دو یا بڑے کئی جزون تک پہونچا ہی یا مفتت سے اگر چھوٹے جزون مین ہی اور طولی یعنے لنبان مین کا واقع تفرق صادع سے اور عرضی پٹھے اور رگون مین کا تفرق بتر سے اور طولی صادع سے اور بعضے نسخون مین صادع کی جگہ پر شق کا لفظ ہی اور یہ دونون نسخے کلیات کی شرح مین جو مصنف نے بیان کیا ہی اُسکے مخالف ہین کیونکہ مصنف نے قانون کی شرح مین یہ بیان کیا ہی کہ پٹھے کی لنبان مین کا واقع تفرق اگر گنتی مین بہت نہین ہی تو شق سے نامزد ہوتا ہی اور اگر گنتی مین بہت ہوتا ہی تو خدش سے موسوم ہوتا ہی اور رگون کی لنبان مین کا واقع تفرق صدع سے نامزد ہوتا ہی اور یہان مصنف نے بعضے نسخے مین کی نقل پر پٹھے کو رگون کا شریک نام مین ٹھہرایا ہی یا بعضے نسخہ مین کی نقل پر رگون کو پٹھون کا مشارک قرار دیا ہی اور مُنھ کا کھولنے والا یعنے شریانون اور وریدون کے مُنھ کا کھولنے والا تفرق بانق سے موسوم ہوتا ہی اور دل زخم کی برداشت نہین رکھتا ہی اور نہ ورم کی اور دل کے زخم کے ساتھ موت ہوتی ہی شیخ رئیس کہتے ہین کہ اسی لیے کوئی جانور ایسا نہین ذبح کیا گیا ہی کہ آفتون مین سے جو آفت اُسکے سب عضوون مین پائی جاتی ہی وہ اُسکے دل مین پائی جاتی ہو اور یہ امر دل کے شرف اور مطلق ریاست کے سبب سے ہی اور حیات اور قوتون کے معدن ہونے کی وجہ سے ہی لیکن مرکب مرض تو وہی ہین جو کئی مرضون کے اجتماع سے پیدا ہوتے ہین کہ مجموع کو ایک اور ایسی حالت حاصل ہوتی ہی کہ وہی حالت مرض کہلاتی ہی بے اسکے کہ یہ مرض جاتے رہین ورنہ یہان پر کوئی مرض ہی نہ رہیگا اور بے اسکے کہ انمین کا کوئی ہو بہو دوسرا ہو جائے تو یہ محال ہی بلکہ یون ہی کہ یہ کل مرض موجود رہتے ہین اور انھین ایسی وحدانیہ ہیئت حاصل ہو جاتی ہی کہ جسے

ایکساہی مرض کہتے ہین اور اس ہیئت کے جاتے رہنے سے یہ مرض بھی جاتے رہتے ہین جیسے سل ا
اسلیے کہ یہی مصنف کے نزدیک مرکب مرض ہی کہ تپ دق اور پھیپھڑے مین کے قرحے کی ترکیب سے پیدا
ہوتی ہی اور اور لوگون کے نزدیک سل مفرد مرض ہی اور وہی پھیپھڑے مین کا قرحہ ہی گو اس قرحے
کے لیے دق کا بخار لازم ہوتا ہی پھر اگر بدن مین یا کسی عضو مین کئی مرض مجتمع ہوجائین اور سب کو
ایک ایسی حالت حاصل نہوئی ہو کہ وہ حالت جاتی رہے تو یہ سب مرض جاتے رہین تو ایسے مرضون
کے لیے مرکب مرض نہ کہا جائیگا بلکہ یہ کہا جائیگا کہ مرض مجتمع ہین اور مرضون کو تسمیہ لاحق ہوتا ہی اصطلاح
مین کئی وجہون سے کیونکہ لغت کے واضع نے انکے لیے کوئی لفظ نہین وضع کیا ہی اسلیے کہ ان معنون کے
لیے لفظون کو وضع کیا ہی کہ جن مین لوگ اکثر انھین استعمال کیا کرتے ہین اور جہان کہ انکے لیے کوئی
لفظ نہین ملا لغت کی رو سے تو اس صناعت والون نے انکے لیے خود نام قرار دے لیے ہین تاکہ انمین سے
ہر ایک اپنے غیر سے متمایز ہوجائے اور اصطلاحی معنون مین اور لغوی معنون مین مناسبت کی رعایت
رکھی ہی یا تو تشبیہ کی جہت سے جیسے داء الاسد ہی اور یہی جذام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سبب یہ ہی کہ جذام اپنے
رکھنے والے کو مثل شیر کے دبالیتا ہی پھر یہ مرض اسد یعنے شیر کے مشابہ ہی اور مشبہ مشبہ بہ کی طرف
مضاف ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سبب یہ ہی کہ جذام والے شخص کا منھ فربہ ہونے مین اور آنکھون کی
گولائی مین شیر کے منھ کے مشابہ ہوتا ہی اور غصہ مین دانتون سے کاٹنے مین مشابہت رکھتا ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ اس مرض کا نام داء الاسد اسلیے رکھا گیا ہی کہ یہ مرض شیر کو بہت ہوا کرتا ہی جیسے
داء الحیہ اور داء الثعلب مرضون کے نام سانپ اور لومڑی کو بہت عارض ہونے کے سبب سے رکھے
گئے ہین اور یہ توجیہ وجہ تشبیہ کے ہونے سے مصنف کے کلام کے موافق نہین پڑتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ اس وجہ مین بھی تشبیہ ہی کیونکہ اسکے معنے یہ ہین کہ یہ شیر کے اُس عارض مرض کے مشابہ ہی جو شیر کو
بہت ہونے مین مشہور ہی اور داء الفیل ہی اور یہ پانؤن اور پنڈلی مین کی اتنی زیادتی ہی کہ پانؤن ہاتھی کے
پانؤن کے مشابہ ہوجاتا ہی اور اسی واسطے یہ مرض اس نام سے نامزد ہوا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اس
مرض کا یہ نام مشابہت کے سبب سے نہین رکھا گیا ہی بلکہ اس سبب سے یہ نام رکھا گیا ہی کہ یہ مرض
ہاتھی کو بہت ہوا کرتا ہی اور اسمین وہی کلام کیا گیا ہی جو داء الاسد مین کیا گیا ہی یا مرضون کے
محلون کی جہت سے اس طرح سے کہ محل کیطرف مضاف کرکے مرض کا نام ٹھہرا لیا جائے کہ یہ امر
اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اس مرض کو اسی محل کیطرف نسبت ہی پھر اسی سے اسکے معنے واضح
ہوجایا کرتے ہین جیسے ذات الجنب اور ذات الریہ ہی یا مرضون کے سببون کی جہت سے

اس طرح سے کہ مرض سبب کی طرف نسبت دیا جائے جیسے مالیخولیا کو ہمارا یہ کہنا کہ یہ سوداوی مرض ہی
اور کبھی تسمیہ سبب کی جہت سے نہ نسبت کے طور پر ملحق ہوتا ہی جیسے مالیخولیا ہی کیونکہ اسکے معنے
یونانی زبان مین کالے خلط کے ہین یا مرضون کے عرض کی جہت سے مثل صرع کے کیونکہ صرع
کے معنے لغت مین گر پڑنے کے ہین اور یہ امر اس مرض کو لازم ہی اور ہر ایک مرض یا تو اصلی ہوتا ہی اور
یہ وہ مرض ہی کہ جسکا عضو مین حاصل ہونا کسی اور مرض کا تابع نہو خواہ یہ مرض کسی اور مرض کا موجب ہو یا
نہو لیکن اکثر اوقات مرض کے لیے اصلی نہین کہا جاتا ہی مگر شرکی ہی کی نسبت سے یا شرکی ہوتا ہی
اور یہ وہ مرض ہی کہ جسکا کسی عضو مین حاصل ہونا کسی اور مرض کا تابع ہو پھر جبکہ علاج اصالت اور
شرکت کے مطابق دو وجہون سے مختلف ہوا کرتا ہی کہ ایک ان دونون مین کی یہ ہی کہ اصلی کا علاج پہلے
اور ذات سے ہونا سزاوار ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ اصلی کے علاج کو زیادہ قوی ہونا سزاوار ہے تو
مصنف نے ان دونون کے فرق کیطرف اشارہ کرنے کا ارادہ کیا ہی پھر کہا پس شرکت کے مرض کا
حال اصلی کے حال کے اختلاف کے مطابق مختلف ہوا کرتا ہی یعنے اصلی مرض کے ہمیشہ رہنے سے
شرکی مرض ہمیشہ رہتا ہی اور اسکی شدت سے اسکی شدت ہوتی ہی اور اسکے گھٹنے سے یہ بھی گھٹتا ہی
اور یہ بات اسلیے ہوتی ہی کہ اصلی مرض شرکی مرض کا سبب ہوا کرتا ہی اور شرکی مرض اصلی مرض کے
جاتے رہتے سے جاتا رہتا ہی کیونکہ سبب کا نہونا مسبب کے نہونے کا سبب ہوا کرتا ہی اور اسمین
غلطی یون واقع ہو جاتی ہی کہ کبھی شرکی عضو اپنے مین اس مرض کے حاصل ہونے کی شدت سے حیثیت صلاحیت
رکھتا ہی پھر شرکی اقوی ہوتا ہی اور قرار پکڑنے مین شدید ہوتا ہی اور چھوٹنے مین سست ہوتا ہی جیسے
دماغ اور گردہ ہی اور اصلی مین ضرر مقدم ہوتا ہی زمانہ مین یہ ان دونون مین کا اور فرق ہی اور یہ اس
طرح پر ہی کہ اصلی جبکہ شرکی کا سبب پڑا کرتا ہی تو اصلی ضرور شرکی پر زمانہ مین مقدم ہوگا یہانتک کہ شرکی
عضو اپنے مین اس مرض کے حاصل ہونے کا صالح ہو جائے اور جبکہ اصلی شرکی پر مقدم ہوتا ہی تو اصلی
کے ضرر کا ظہور بھی مقدم پڑیگا اور کبھی یون بھی غلطی واقع ہوتی ہی کہ اصلی عضو حسمین ضعیف اور شرکی
عضو حسمین تیز ہوتا ہی اور اسطرح پر کہ اصلی عضو کے فعل کا ضرر جلد نہ ظاہر ہو برخلاف شرکی عضو کے فعل مین
کے ضرر کے اور اسطرح پر کہ اصلی کم ضعیف ہو کہ اُسکی دریافت نہو سکے مگر شرکی عضو کے مرض مین کے ضرر کے
بعد دریافت ہوا اور شرکت دو عضوون کی مرض مین کبھی دونون عضوون کے پاس ہونے سے ہوتی ہی
جیسے گردن اور دماغ ہی کیونکہ گردن مجاورت مین دماغ کی مشارک ہوتی ہی مگر گردن ضعیف نہین پیدا ہوتی ہی
جیسے دونون کانون کے پیچھے وارمین تاکہ بہت اذیت وورم گردن مین واقع نہوا کرین کیونکہ اسے عام بدن کا ضرر

لازم ہی اور یہی خناق ہی برخلاف دونون کانون کے پیچھے والے کے کیونکہ اس کا ضرر عام نہین ہوا کرتا ہی

یا اس سبب سے کہ ایک ان دونون مین سے دوسرے کی راہ مین پڑتا ہی جسطرح سے کہ حالب ورم کراتی ہی اور یہی حالب چڑھے مین کا مجرا ہی اور چڈھا ران کی جڑ ہی حالب مین ہو کر پیشاب گردے سے مثانہ مین آتا ہی یا نون مین زخم ہونے کے سبب سے یہ کیونکہ حالب یا نون کیطرف مواد کے نفوذ کے رستہ مین ہی اور اسی حالب کے گرداگرد غدودی ملائم متخلخل گوشت مین اور یہ اسلیے ہی کہ ران کے آگے والے سمٹنے کیوقت اور رکوع وغیرہ کے وقت ان گوشتون کے حجم کا چھوٹے بڑے جانا آسانی کے ساتھ ممکن رہے تاکہ یہ حرکتین سلیس ہوا کرین اور جبکہ یہ گوشت اسطرح کے ہین تو ان مین مواد کو نفوذ کرنا آسان پڑتا ہی پھر جبکہ پانون مین زخم پڑ جاتا ہی تو طبیعت اُسکی اصلاح کا قصد کرتی ہی پس طبیعت پانون کیطرف خون اور روح سمیت متوجہ ہو جاتی ہی اور پانون کے رستے مین حالب ہی پس پانون کیطرف کا متوجہ مادہ حالب اور اُسکے قریب مین ریزش کرتا ہی اور حالب مین رُکا رہتا ہی اور ورم کرلاتا ہی یا اس سبب سے کہ ایک ان دونون مین سے دوسرے کا خادم ہو بجانیوالی خدمت سے مثل پٹھے کے کیونکہ وہ خادم ہی دماغ کے لیے پھر جب دماغ مین ضرر آجاتا ہی تو ضرور پٹھا متضرر ہوتا ہی۔ یا اس سبب سے کہ ایک ان دونون مین کا اُسکے فعل کا مبدء ہی یعنی دوسرے کے فعل کا مبدء ہی جیسی سانس لینے مین پھیپھڑے کے لیے حجاب ہی اسلیے کہ حجاب ہی پھیپھڑے کو پھیلنے سمٹنے کی سبب سے حرکت دیتا ہی پس وہی سانس لینے مین پھیپھڑے کے فعل کا مبدء ہی پھر جب حجاب مین کوئی آفت آئیگی تو پھیپھڑا بھی اسی سبب سے اُسوقت مین اُسکا شریک ہو جائیگا لیکن پھیپھڑا بس اُسکے لیے ذات جالینوس کے مذہب پر حرکت نہین ہی۔ یا اس سبب سے کہ ایک ان دونون مین کا دوسرے کی سیدھ پر ہو جیسے دماغ اور معدہ ہی۔ پس دماغ کیطرف معدہ کے بخار اُٹھکر جاتے ہین طبیعت سے اور اس سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی۔ یا اس سبب سے کہ ایک ان دونون مین سے دوسرے کا مصب ہو یعنی اُسکے فضلون کی ریزش کا مقام ہو کہ اصل پیدایش مین ضعیف ہو کہ جسے قوی اُسکی طرف دفع کرے وہ اُسے قبول کرے۔ جیسے دل کے لیے بغل ہی اور چڈھا کلیجہ کے لیے ہی اور کانون کے پیچھے والے دماغ کے ہی کیونکہ یہی اعضا ڈھیلے ڈھالے اور بے حس رئیس عضوون کے دفع کے لیے فضلون کے قبول کرنیوالے مخلوق ہوے ہین تاکہ رئیسہ عضوون مین مواد رک نہ رہین بلکہ اُنسے ان ادنی عضوون کیطرف دفع ہوتا رہے پس آفت سارے بدن پر عام ہونے پائے اور انمین سے ہر ایک اپنے پاس کے رئیس عضو کا مصب قرار دیا گیا ہی۔ اور یہ ہر مرض متغیر ہی صحت سے اپنی طرف پھر اپنی طرف سے صحت کیطرف پس پیدائشی مرض نکل جائینگے مثل چیچک سر کے اور جو مرض کہ بیمار کو ہلاک کر ڈالتا ہی یا تو ابتدا مین یا زیادتی مین ہی یا انتہا

ہین ہی اور انحطاط مین مریض نہین مرتا ہی اسلیئے کہ یہ وقت مرض پر طبیعت کی غالب آنے کا ہی پھر
اسوقت مین مرض کا غلبہ طبیعت پر ممکن نہین مگر جبکہ کوئی اور مفسدہ اس مرض کے سوا عارض ہو جاے مصنف
کہتے ہین یہ وقت جبھی نکلینگے جب مرض تھوڑا تھوڑا کرکے پیدا ہو گا پھر وہ مرض نکل جائینگے جو ایک ہی دفعہ پیدا
ہو جاتے ہین جیسے تلوار کا کاٹنا ہی اسلیئے کہ اُسکے لیے یہ وقت نہین ہوتے اور ایسے یون اعتراض کیا گیا ہی
کہ تلوار کا کاٹنا اگر اسی وقت ہلاک نکردے پھر ضرور ہی کہ اُسکے زخم کے سبب سے ورم پیدا ہو اور وہ زخم
بڑھ جاے اور گھٹنا شروع کرے اگر اُسکا حال سلامت رہنے پر ٹھہرے گا پس اُسکے لیے چار وقت
ٹھہرینگے اور اگر ہلاک پر موذی ہو گا پس یہی حالت اطبا کے نزدیک مرض سے نامزد ہوگی اسلیئے کہ وہی
شخص کا معدوم کرنا ہی اور مرض موجود ہی اور حق یہ ہی کہ کاٹنے مین تفرق پیدا ہوتا ہی اُسکی ذات مرض ہی
خواہ شروع ہی مین ہلاک کردے جیسے دل کا زخم ہی یا نہ ہلاک کرے اور پھر صحت ہو جاے اور مرض کے
جانے کو تھوڑا تھوڑا کرکے جانے سے مقید کرنا کچھ نہین اسلیئے کہ جانا وہی انحطاط ہی خواہ ایک ہی دفعہ
ہو یا تدریج سے ہو۔ یا تو اُسکا شدت پکڑنا یا گھٹنا ظاہر ہو گا یا ان دونون مین سے ایک بھی ظاہر نہو گا
پس پہلا زیادہ ہونے کا وقت ہی اور دوسرا گھٹنے کا وقت ہی اور تیسرا اگر زیادتی پکڑنے کے وقت سے
پہلے ہو تو وہی ابتدا کا وقت ہی اور اگر زیادتی پکڑنے کے بعد ہو تو وہی انتہا کا وقت ہی۔ پس ابتدا یہان
فعل کے ضرر کے ظاہر ہونے کا وقت ہی اور کبھی ابتدا مرض کے پیدا ہونے کی شروع پر بھی بولی جاتی ہی اور
یہ وہ آن ہی کہ جسکے لیے کوئی جز نہین ہی اور کبھی ابتدا پہلے کے تین دنون پر بولی جاتی ہی اور بیشک یہی سبب
بقراط کے کلام مین آیا ہی اور کبھی یہ اوقات مرض کی جہت سے اسکے اول سے اخیر تک ہوتے ہین
اور کلیہ اوقات سے نامزد ہوتے ہین اور یہ کبھی مرض کے باریون مین سے باری کے باری موافق
ہوتے ہین اور جزئیہ وقتون سے نامزد ہوتے ہین اور غرض ان دو قتون کی پہچاننی سے تدبیر کا اندازہ کرنا ہی
یعنی ہر وقت مین سزاوار حالت پر غذاؤن کے اور دواؤن کے استعمال کا اور تصرف کا اندازہ کرنا ہی

تیسرا جز نظری جزون مین سے سببون مین ہی

سبب طبیبون کے نزدیک۔ وہی ہی جو۔ عام اس سے کہ بدنی ہو یا غیر بدنی ہو جوہر ہو مثل غذا
کے یا سردی کیطرح سے عرض ہو۔ پہلے ہو۔ یعنی ذات سی مقدم ہو عام اس سے کہ زمانہ مین مقدم ہو
یا نہ کیونکہ اطبا سبب کو سبب پر زمانہ مین مقدم تجویز کرتے ہین اسلیئے کہ سبب کا جز اُنکے نزدیک سبب
ہی پھر سبب تینون حالتون کے فاعل سبب کو اور حافظ کو شامل رہیگا اسلیئے کہ فاعلی سبب سے جالب
اور موجب سبب کو مراد لیا کرتے ہین اور یہ وہ ہی کہ جبکا سبب پڑنا کسی شرط کے نہونے سے یا کسی مانع کی پائے

جانے سے پورا ہوتا ہو پھر زمانہ مین مقدم ٹھہرے گا اور حافظ سبب سے علۃ تامّہ مراد لیتے ہین
اور یہ وہ ہو جسکا سبب ہونا شرطون کے حاصل ہونے سے اور موانع کی ارتفاع سے پورا ہوتا ہو پھر
یہ مقدم نہوگا مگر ذات سے اسلیے کہ جب پورا سبب پایا جائے گا تو سبب بھی اُسکے ساتھ ہوگا ورنہ تام
سے اُسپر مقدم نہوگا اور اسلیے ابن ابی صادق نے کہا ہو کہ صحت کا فاعل سبب صحت کی نہونے کی حالت مین
پایا جاتا ہو اور صحت کا حافظ سبب صحت کے ساتھ اور اُسے لازم ہوگا اور یہی حال مرض مین بھی ہو اور
تیسری حالت کہتے ہین کہ فقط فاعلی سبب موجد ہی کے سبب سے ہو اور اسپر یہ بھی ہو کہ حافظ بھی فاعلی
سبب ہوتا ہو کیونکہ جب وہ خاص نام سے مختص ہوا تو موجد کو عام نام سے مختص کرلیا۔ پس اُس سے
شرطون کے پائے جانے پر اور موانع کے نہونے پر واجب ہوگی یا اُس سے آئندہ زمانہ مین یا موجود زمانہ
مین۔ کوئی حالت آدمی کے بدن کی حالتون مین سے۔ تینون حالتون سے مثل فاعلی سبب کے۔
یا اُسکا ثبات۔ تینون حالتون مین سے کسی حالت کا ثبات مثل حافظ سبب کے پس مصنف کا قول واجب
ہوگا اس امر کا موجب نہین ہو کہ سبب ہونے مین کامل ہو بلکہ یہ عام ہو پس اسمین فاعل سبب اور سابق
سبب دونون داخل رہینگے اسلیے کہ فاعل جس طرح پر کہ ہوجیسا ذکر ہوچکا ہو کامل علت نہین ہو اور سابق
سبب معلول کا موجب فقط واصل سبب کے واسطہ سے ہوا کرتا ہو پھر یہ بھی کامل علت نہ ٹھہریگا اور
تعریف سے نفس احوال نکلجائینگے اسلیے کہ یہ فعلون کے سلیم ہونے کے موجب ہوتے ہین اور فعلون کے
ضرر کے موجب ہوتے ہین اور نفس احوال کے موجب نہین ہوتے اور یا کا کلمہ حکم مین شک اور تردد کے
لیے نہین ہو بلکہ حکم کی تردید کے لیے ہو اور بیان اسکا یون ہو کہ سبب مین سے بعض حالت کا موجد اور
بعض ثبت ہوتا ہو۔ اور ان تینون حالتون مین سے ہر ایک کے لیے تین سبب ہین اسلیے کہ سبب یا تو
غیر بدنی ہوگا۔ اور بدنی استقرا سے خلطی اور مزاجی اور ترکیبی مین منحصر ہو پس غیر بدنی وہ ہو جو اُسے خارج
ہو۔ جیسے سورج کی گرمی ہو۔ کہ دردسر کی موجب ہوتی ہو۔ اور ہوا کی ٹھنڈک ہو کہ پٹھے کے لٹک جانے
کی موجب ہوتی ہو پس یہ دونو بدن پر خارج سے وارد ہوا کرتے ہین۔ اور جیسے غصہ ہو اور ڈر ہو کہ
یہ دونون تپ کے موجب ہوتے ہین پس یہی دونون نفس کیطرف سے بدن پر وارد ہوا کرتے ہین اور
نفس بدن کے مغائر ہو۔ اور بادی سے نامزد ہوتے ہین۔ خواہ حالت کے لیے بہت کھانے کی مثل
سے ہو جب ہو اسلیے کہ بہت کھانا امتلا کا موجب ہوتا ہو اور امتلا مرض کا موجب ہوتا ہو یا بیواسطہ کے ہو
جیسے سورج کی گرمی ہو کہ یہ بے کسی واسطہ کی موجب دردسر کی ہوتی ہو مصنف نے کہا ہو کہ اسکا نام بادی
رکھا محتمل ہو کہ اس سبب سے ہو کہ بادی کے معنی ظاہر کے ہون اور یہ طبیعت وغیرہ پر ظاہر ہوجاتا ہو اور محتمل

ہی کہ اسکے خارج ہونے کے سبب سے ہو جیسے بادیہ کہ شہر کے باہر ہوتا ہی اور محتمل ہی کہ اس سبب سے ہو کہ
اس سے مرضون کی ابتداء ہوتی ہی اسلیے کہ بدنی اسباب مثل امتلاء کے خارجی سببون کیطرف منسوب ہوتے
ہین جیسے کھانون کی کثرت ہی۔ پس پہلے احتمال پر بادی ظہور کے معنی رکھنے والے بدو سے مشتق ہی اور
دوسرے احتمال پر بیداء جنگل کے معنی والی سے مشتق ہی اور تیسرے احتمال پر بدا ابتداء کے معنے والے سے
مشتق ہی۔ یا بدنی ہوگا پھر اگر واجب کرے۔ یہی بدنی۔ کسی حالت کو بیواسطہ کے جیسے تپ کے لیے عفونت کا
واجب کرنا ہی تو یہ واصل سے نامزد ہوگا۔ کیونکہ یہ حالت متصل ہی۔ اور اگر واسطہ سے واجب کرے
یعنی کسی حالت کو جیسے عفنیہ تپ کے لیے امتلا کا واجب کرنا ہی۔ اسلیے کہ امتلا عفنیہ تپ کا موجب عفونت
ہی کے سبب سے ہوا کرتا ہی اور تپ کو عفنیہ سے اسواسطے مقید کیا ہی کہ امتلا کبھی یومیہ تپ کا بے کسی
واسطے کے سبب سے ہوجاتا ہی۔ سابق سے نامزد ہوتا ہی۔ اسلیے کہ یہ حالت کے پہلے اور سبب کے ساتھ
ہوتا ہی اور یہ قسم اس عام اسم سے اسلیے مختص ہوئی ہی کہ جب دونون قسمون مین سے ہر ایک ایک
خاص اسم سے کسی علت کی سببیت سے مختص ہوچکا تو یہ قسم عام اسم سے مختص ہوگئی اور مصنف نے مرض
کے تینون سببون کی مثالین بیان کردی ہین اور لیکن صحت کے سبب ہونے پر انکی مثالین یون ہین
کہ بادی مثل خوش کرنے والی خبر کے ہی اور سابق مثل کامل نضج کے ہی اور واصل مثل مزاج اور ترکیب
کے اعتدال کے ہی اور لیکن تیسری حالت کے لیے انکے سببون کے سبب پڑنے کی مثالین بس یہی مثالین
مرض مین ہونے کی وقت کی ہین کیونکہ یہی تیسری حالت کے بھی موجب ہوا کرتے ہین کیونکہ ایسا کم ہوتا ہی
کہ مرض پہلے بے تیسری حالت کیطرف منتقل ہوئے صحت کی طرف منتقل ہوجائے۔ اور سبب کا فعل یا تو
ذات سے ہوتا ہی۔ اسطرح سے کہ اُسکی طبیعت جس حیثیت سے کہ ہی وہی اُسکی مقتضی ہوتی ہی۔ جیسے ٹھنڈے
پانی کا ٹھنڈا کرنا ہی جبکہ استعمال کیا جاتا ہی اسلیے کہ پانی کی طبیعت ٹھنڈی ہی پھر جب اُس سے ٹھنڈک
صادر ہوگی تو یہ ٹھنڈک اُسکی طبیعت ہی کے مقتضی سے ہوگی اور پانی کو ٹھنڈے سے اسلیے مقید کیا ہی
کہ گرم پانی اپنی عرضی گرمی سے گرم کردیتا ہی۔ یا عرض سے ہوتا ہی۔ اور یہ اسطرح ہی کہ سبب کی طبیعت
جس حیثیت سے کہ ہی اُس فعل کی مقتضی نہو۔ جیسے پانی کا یعنے ٹھنڈے پانی کا۔ پانی کا گرمی بند کرکے
گرم کردینا ہی یعنے اصلی گرمی کو اور گرم ابخرون کو بند کرکے اور تحلیل سے مانع آنے سے گرم کردیتا ہی
اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اپنی ٹھنڈک سے جلد کو کثیف کردیتا ہی اور جلد کو سمیٹتا ہی اور مسام کو تنگ کرتا ہی
پھر گرمی باطن مین بند ہوجاتی ہی اور جمع رہتی ہی پس اصلی گرمی اُسمین گرمی کا موجب ہوجاتی
کیونکہ ٹھنڈا پانی گرمی کو اندر کیطرف بھگا دیتا ہی پس اصلی گرمی بھرنے سے اور اجتماع کے

سبب سے قوی ہو جاتی ہی اور اندر وار کو گرم کر دیتی ہی پھر ظاہر جسم سے ہر طرف پہلی مرتبہ سے بہت بڑھکر
اپنے مجتمع ہونے کی تقویت سے مکرر ظاہر کو بھی گرم کر دیتی ہی بس گرم کرنا حقیقت میں اپنی گرمی سے
ہی مگر جبکہ اسکے اجتماع کا سبب ٹھنڈا پانی ہی تو کہا جاتا ہی کہ یہ گرم کرنے کا فعل پانی کے فعلون مین سے
عرضی فعل ہی - اور ہر سبب یا تو ضروری ہوتا ہی - اور یہ وہ ہی جس سے آدمی کو اپنی حیات کی مدت
بھر چھٹکارا ممکن نہین ہی - یا نہین ہوتا ہی ضروری اور یہ وہ ہی کہ جس سے اپنی حیات کی مدت مین
آدمی کو چھٹکارا اگر نا ممکن ہو - اور غیر ضروری کبھی طبیعت کے مضاد ہوتا ہی یعنی طبیعت کا مفسد ہوتا ہی اور
کبھی طبیعت کے مضاد نہین ہوتا ہی - اور ضروری سبب چھ ہین - چھ جنس کے اور حصر کی عمدہ دلیل
استقرا ہی اور اِنھے ذکر مین مصنف نے ابتداء انکے اہتمام کی خدمت کے سبب سے کی ہی - ایک
انہین سے بدنون کی گھیرے رہنے والی ہوا ہی - ان سببون مین سے ہوا سے ابتدا اس لیے کی ہی کہ اسکی
احتیاج بہت ہوتی ہی اور اسی سبب سے آدمی اس بات پر قدرت نہین رکھتا ہی کہ اپنے نفس کو ہوا
سے ایک ساعت بھی روک سکے کیونکہ یہ لطیف ہوتی ہی اور جلد تحلیل ہو جاتی ہی اور جلد متغیر
ہو جاتی ہی پھر جو اسمین سے کم ہو جاتا ہی اور جو متغیر ہو جاتا ہی طبیعت اُسکا عوض پھیر لینے کی محتاج
ہوا کرتی ہی اور نہین تو ضرور روح جلجاے اور فاسد ہو جائے - اور اُسکی طرف روح کی تعدیل کے لیے
ناچاری ہوتی ہی یعنے اُسکی گرمی کی تعدیل کے لیے اسلیے کہ ہوا نہایت گرم مخلوق ہوتی ہی تاکہ اعضا مین
جلد نفوذ کیا کرے کیونکہ ٹھنڈک ثقل کی اور کثافت اور غلظ کی موجب ہوتی ہی اور یہ سب امر جلدی سے
نفوذ کرنے کے مانع ہوا کرتے ہین اور اسکی گرمی انجرون کے رکنے سے بہت حرکت کرنے سے اور تیز حرکت
سے زیادہ ہو جاتی ہی اور گرمی کرنے والی چیزون کے استعمال سے بڑھ جاتی ہی اور بس اُسکے لائق فرضی
اعتدال کے حاصل کرنے کی احتیاج پڑی - استنشاق سے یعنی ہوا کے کھینچنے سے پھیپھڑے سے اور
جلد کے مسام سے کہ وہ شریانون کے منھون سے متصل ہین اسلیے کہ ہوا کو اپنی طبیعت مین گرم ہی لیکن
دخانیہ جزو سے خالی روح کے مزاج کے قیاس سے ٹھنڈی ہی پھر دخانیہ جزو یعنی پھر کیا اسکے دھوئین
ملی ہوئی روح کے مزاج سے اور حرکت وغیرہ گرم کرنے والی چیزون سے گرم ہوئی روح کے مزاج سے کیفیت
ہو گی پھر جب اسی ہوا کی ٹھنڈک پہونچنے کی تو اس سے بھڑک اٹھتے اور آگ کی طرف مستحیل ہو جانے سے کہ
اُسکے مزاج کے فساد پر مودی ہی اور حس و حرکت کو قبول کرنے سے اور حیات کے قبول کرنے سے مانع ہی یعنے زندگی
قبول کرنے سے مانع ہی اور اُسکے جوہر کے تحلیل ہونے پر مودی ہی اور اُس جوہر کی کمی کی موجب
احتراق پر پہونچانی ہی رو کتی ہی - اور روح کے فضلون کے نکالنے کے - اور یہی وہ دخانیہ انجرے ہین

کہ روح کے طبخ کے وقت پیدا ہوتے ہین اور جنکی نسبت روح سے ایسی ہی جیسے فضلی خلط کی نسبت

بدن کی طرف ہوتی ہی اور اندفاع ہوا کے ساتھ کے سبب سے ہوتا ہی- سانس کے پھیرنے سے اسلیے کہ ہوا اپنے وارد ہونے کے وقت سرد ہوتی ہی اور جب اندر اسکے ٹھہرنے کو طول ہوتا ہی تو روح کی مصاحبت سے گرم ہوجاتی ہی اور ہوا کا فائدہ باطل ہوجاتا ہی پھر نئی ہوا کی احتیاج پڑجاتی ہی جو اندر وارد جائے اور پہلی ہوا کے قائم مقام ہوجائے پس پہلی گرم ہوا کے نکالنے کی ضرورت پڑے تاکہ مکان دوسرے ہوا کے لیے خالی ہوجائے اسلیے کہ اگر وہ باقی رہیگی تو مکان تنگ ہوجائیگا اور روح کی اور اصلی حرارت کی مزاحم ہوجائے گی اور اسلیے کہ اسکے ساتھ مین ایسے دخانی ابخرے مندفع ہوجائینگے کہ اگر روح مین باقی رہین تو ضرور روح کو گرم کر ڈالین اور اسے جلادین اسلیے کہ وہ تیز گرم ہین روح کی اُنسے بلکہ گرمی بڑھجائیگی اور تعدیل کو تنقیہ پر اسلیے مقدم کیا ہی کیونکہ تعدیل ہوا کے کھینچنے سے حاصل ہوتی ہی اور تنقیہ ہوا کے نکالنے سے ہوتا ہی اور کھینچنا نکالنے پر مقدم ہی اور جب مصنف ہوا کی طرف ناچاری پڑنے کے بیان سے فراغت پا چکے تو اس بات کے بیان کرنے مین شروع کی- کہ ہوا کب صحت کے سببون مین ہوا کرتی ہی- اور جب تک ہوا معتدل ہی- گرمی سردی مین اسلیے کہ افراط سے گرم روح کی تعدیل نکریگی اور نہ افراط کی ٹھنڈی روح کی گرمی کو بجھائیگی اسلیے کہ وہ اپنی لطافت سے قبول ہین سریع ہی- صاف ہو اور اس سے مراد یہ ہی- کہ اُس سے نہ ملے ہون- غیر اصلی جوہر کہ روح کے مزاج کے منافی ہین جیسے بخار اجام کے آجام جمیع ہی اور اسمین بانس اُگتے رہتے ہین اسلیے کہ اس ویئدگی مین ابخرے دھوئین گھٹتے رہتے ہین اور انکی تحلیل ہونے سے مانع ہی پس ابخرے متعفن ہوجاتے ہین اور اسلیے کہ ہوا کو اسمین کے ابخرون کو جنبش دینا ممکن نہین پس اس ویئدگی مین گھٹے ہوئے اور متعفن ابخرون کی ملاقات ہوا کو دیر تک رہتی ہی پس انکے اثر کو بہت سا قبول کرلیتی ہی اور بگڑجاتی ہی اور ہوا ہوادین کو ایسی ہوا کی ہواؤن کا بری آمیزشون سے صاف کرنا ممکن نہین اور اسلیے کہ سورج کو بھی اسمین آمیزشون سے صاف کرنے کا اور لطیف کرنے کا اثر کرنا ممکن نہین پھر یہان کی ہوا مکدر رہتی ہی اور اُسکے مکدر سے روح بھی مکدر ہوجاتی ہی اور بخار ایک جسم ہی کہ وہ ہوا کے جزون سے مرکب ہوتا ہی اور اسے گرمی بلند کرتی ہی اور اٹھاتی ہی

یا بطائح کے بخار بطائح جمع بطیحہ کی ہی اور یہ وہ وسیع مقام ہوتا ہی جسمین پانی جمع ہوا کرتا ہی اور رکا رہتا ہی اور مقام مین اور اُسکے اطراف مین درخت ہوتے ہین اسلیے کہ اس گرم کرنے والے کی ہمیشگی تاثیر کے سبب سے اس نجاری گرمی سخت ہوجاتی ہی اور اس سے غلیظ ابخرون کے بہت اُٹھتے ہین اور وہان کے درخت ان ابخرون کی تحلیل کے مانع ہوتے ہین اور یہ درخت پانی پر ان ابخرون کو پھیرتے ہین پس یہ ابخرے غلاظت مین اور حرارت مین بڑھجاتے ہین

اور پانی مین بھی گرمی اور رطوبت بڑھا دیتے ہین اور یہی اُبسرہوا کے چلنے کے بھی مانع ہوتے ہین - یا دیر کے
بگڑے پانی کے ابخرے نہ ملے ہون - یعنی دنی ٹھہرے بگڑے ہوئے پانی کے ابخرے نہ ملے ہون پھراس سے
بڑے ابخرے اُٹھینگے اور ہوا مین ملینگے - یا مردار کی بدبو - کیونکہ اس سے ہوا ایسی سڑی بو حاصل کرتی ہی کہ دل اور
روح کے مزاج کو فاسد کر دیتی ہی - یا گھانس کے اُگنے کی جگہ کے ابخرے - اسلیے کہ ان مقامون سے ردی
ابخرے اُٹھتے ہین کہ ہوا سے ملتے ہین پھر اُسے فاسد کر دیتے ہین خاص جسوقت مین گھانس ردی ہو جیسے
کرنب ہی اور سالم ہی - یا شوحط اور انجیر کی طرح کے خبیث درختون کے ابخرے نہ ملے ہون - شوحط بے نقطہ
کے ہے اور طو سے پہاڑی درختون کی قسمون مین سے ہی اسلیے کہ ان درختون اور گھانسون کی خاصیت
سے ہوا بگڑ جاتی ہی یا پانی کے غبار سے کہ ہوا کو گدلا اور غلیظ کر دیتا ہی اور ان دونون مین فرق یہ ہی
کہ غلیظ کے اجزا ملے ہوتے ہین اسلیے اسمین چھوٹے چھوٹے پارے دکھائی نہین دیتے ہین اور گدلے کے
اجزا ملتے ہوئے نہین ہوتے ہین بس اسمین یہ چھوٹے چھوٹے تارے دکھائی دیتے ہین یا دھوئین سے ملا ہو
دھوان ایک جسم ہی کہ مٹی اور آگ کے جزون سے مرکب ہی اور ہوا مین ملا ہوا ہی بس یہ پھر ہوا کو گدلا اور غلیظ
کر دیتا ہی اسکی غلظت کے سبب سے اسکا نفوذ دل کیطرف کے وریدا ور شریان کے شعبون مین دشوار ہوتا ہی
اور اسے دل جذب نہین کرتا ہی بلکہ اپنے سے اسے دور کر دیتا ہی پھر روح کو راحت نہ ملے گی اور اسکے گدلے پن
سے روح فاسد ہو جائیگی اور یہ اُسے وحشت مین ڈالدیگا اور ہوسکتا ہی کہ دھوئین سے وہ کالا جسم مراد ہی
جو آگ سے کسی چیز کے جلنے سے اُٹھا کرتا ہی اسلیے کہ یہ اپنی غلاظت کے اور سیاہی کے سبب سے اور بدبو ہونے سے
روح مین فساد ڈالنے مین بہت سخت ہی - تو ہوا صحت کی حافظ ہوتی ہی - اگر صحت موجود ہی - اور صحت کو
پیدا کر دیتی ہی - اگر صحت جاتی رہی ہی اسلیے کہ ایسی ہوا روح کی تعدیل کرتی ہی اور اسکے مزاج کی اصلاح
کرتی ہی اور روح کی مضرت کو کیفیت سے ہوتی ہی اور نہ قوام سے ہوتی ہی اور نہ جوہر سے ہوتی ہی پھر اگر ہوا
متغیر ہو جائیگی یعنے اگر ہوا اعتدال مین اور صفائی مین ان چیزون کے ملنے سے متغیر ہو جائیگی - تو اسکا حکم
بھی متغیر ہو جائیگا - پھر یہ ہوا مرض کو پیدا کریگی اور مرض کی حافظ ہوگی اور ہوا کو کتنے تغیر عارض ہوا کرتے
ہین - اور ہوا کے تغیر یا تو طبیعی ہین یا غیر طبیعی ہین اور غیر طبیعی یا تو طبیعت کے مضاد ہین - آدمی کی طبیعت
کے مضاد ہین اور روح کے اور دل کے مزاجون کے مفسد ہین جیسے وبائی تغیر ہین - یا طبیعت کے مضاد نہین ہین
جیسے پہاڑ اور دریا ڈُن وغیرہ کے سبب سے ہوا کو تغیر عارض ہوا کرتے ہین - اور طبیعی تغیر وہی فصلی تغیر ہین
اسلیے کہ چار فصلون مین سے ہر فصل مین ہوا اُس فصل کی طبیعت کے تقاضے کے مناسب طبیعت پر بدل جایا
کرتی ہی اور یہ تغیر طبیعی اور انکے سوا عرضی اسلیے قرار دیے گئے ہین کہ ہمیشہ کے سبب ہوا کو عارض ہوا کرتے ہین

کہ ہوا ان تغیرون سے کبھی جدا نہین ہوتی ہی اور ہوا کا ان تغیرون سے خالی پائے جانا ممکن ہی نہین ہی پس ہوا کے لیے ان تغیرون کے لازم ہونے کی سبب سے طبیعی قرار دیے گئے ہین گویا ہوا کی طبیعت انکی مقتضی رہیگی جسطرح سے کہ وہ عارض بدن سے جدا نہین ہوتے ہین جیسے سن ہین طبیعی امور مین سے بعضون کے نزدیک ٹھہرا لیے گئے ہین لیکن وہ عارضی امر جو ہوا کو فصلون کے بعضے وقتون مین بعضون کو چھوڑ کر بعضے مقامون مین بعضون کو چھوڑ کر عارض ہوا کرتے ہین اور مطلق ہوا کے لازم نہین ہین وہ عرض قرار دیے گئے ہین اور یہ چارون فصلین ربیع صیف خریف شتا ہین اور یہ زمانے فصلون سے اسلیے نامزد ہوے ہین کہ انسے بعضے زمانے بعضون سے جدا ہوا کرتے ہین اور تمیز پاتے ہین جسطرح کہ فصلون سے بعضی چیزین بعضی چیزون سے فرق پایا کرتی ہین اور یہ فصلین اطبا کے نزدیک کی منجمون کے نزدیک کی فصلون سے جدا ہین پس ربیع کی فصل طبیبون کے نزدیک وہ زمانہ ہی کہ جس زمانہ مین معتدل شہرون مین سردی کے سبب سے اوڑھنے کی احتیاج نہوتی ہو اور زیادہ ہوا کی طرف گرمی کے سبب سے احتیاج پڑتی ہو اور اسمین درختون کے نشو و نما کی ابتدا ہو اور خریف اسکے مقابل کا زمانہ ہی یعنے وہ زمانہ ہی کہ جسمین پتون کے گرنے کی شروع ہو اور پتون کے رنگ کے بدلنے کی ابتدا ہو لیکن یہ فصل ربیع سے اس امر مین موافق ہی کہ اسمین بھی زیادہ اوڑھنے کی سردی سے اور ہوا کھانے کی گرمی سے احتیاج نہین پڑتی ہی اور صیف سارا گرمی کا زمانہ ہی اور شتا و سارا سردی کا زمانہ ہی اور ربیع اور خریف مین سے ہر ایک کا زمانہ طبیبون کے نزدیک صیف اور شتا و کے زمانے سے کم ہوا کرتا ہی اور منجمون کے نزدیک ربیع شمالی شہرون مین وہ زمانہ ہی جسمین سورج اپنی خاص حرکت سے برج حمل کے اول سے جوزا کے اخیر تک جاتا ہی اور صیف وہ زمانہ ہی جسمین سورج سرطان برج کے اول سے سنبلہ کے اخیر تک جاتا ہی اور خریف وہ زمانہ ہی جسمین سورج میزان کے اول سے برج قوس کے اخیر تک جاتا ہی اور شتا و وہ زمانہ ہی کہ جسمین سورج جدی کے اول سے حوت کے اخیر تک جاتا ہی اور طبیبون نے اسطرح اسلیے اصطلاح کر لی ہی کہ یہ لوگ فصلون مین فقط بدن مین اعتدال اور تبرید اور تسخین کے جہت سے ثبوت کرنے سے بحث کرتے ہین۔ اور ہر فصل اپنے مرضون کی موجب ہوتی ہی۔ کیفیت کے مناسب کی کیونکہ یہ فصل اپنی کیفیت کو پیدا کر دیتی ہی اور اسلیے کہ ہر فصل ان مرضون کی پیدا کرنے والی کیفیت کے مناسب مادے کو پیدا کر دیتی ہی مگر ربیع کی فصل کہ اسکا مرض پیدا کرنا مرضون کے مناسب کیفیت کے پیدا کرنے کے سبب سے نہین ہی اور مرضون کے مادے کے پیدا کرنے کے سبب سے ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ یہ مادے کو بہاتی ہی اور حرکت دیتی ہی

اور قوتون کی تقویت کرتی ہی اور موجود مادون کو اُنکے مکانون سے دفع کرنے کے لیے قوتون کو
اُٹھا کر کھڑا کر دیتی ہی جبکہ قوت اسکے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہی اور خود قوی ہوتی ہی لیکن پوری دفع
قدرت نہین رکھتی ہی تو اِن موجود مادون کو ضعیف کمزور عضوون کیطرف دفع کر دیتی ہی جیسے
کان کے نیچے کے مقام ہین اور بغلین ہین اور نہین تو یہ مواد بدن بھرے مین بہتے پھرینگے اور
اپنے مناسب مرض پیدا کرینگے پس یہی ربیع نہ ذات سے بلکہ غیر کے واسطے سے ان مرضون کی موجب
ٹھہریگی۔ اور مضاد کیفیت مین کے مضاد مرضون کو کھو دیگی۔ اسلیے کہ ضد سے شفا ہوتی ہی۔ کیونکہ
گرمی صفرے کو ہیجان مین لاتی ہی۔ اسلیے کہ گرمی کی طبیعت گرم خشک صفرے کی طبیعت کی مناسب
ہی بس صفرے کو گرمی کی فصل طبیعت سے پیدا کرتی ہی اور اسلیے کہ اس فصل مین کے مستعمل
غذائین لطیف ہوتی ہین اور صفرے کیطرف مستحیل ہو جانے کی صلاحیت رکھتی ہین پس گرمی کی
فصل مین مادہ فاعل کے ساتھ جمع ہو جاتا ہی اور اسلیے کہ یہ فصل اپنی گرمی اور جوش سے صفرے کی
محرک ہوتی ہی اور اُسمین جوش مارنے کی سی حالت پیدا کر دیتی ہی۔ اور صفرے کے مرضون کی موجب
ہوتی ہی۔ صفرے کے بہت پیدا ہونے کے سبب سے۔ جیسے ایک دن کی باری کا بخار ہی اور محرقہ
تپ ہی۔ کہ صفراوی ہی۔ اور پیاس ہی۔ صفرے کی ریزش سے معدہ کے گرم ہو جانے کے سبب سے
اور کرب ہی۔ معدے کا کرب ہی اسی سبب سے دل کا کرب ہوتا ہی کیونکہ دل صفرے مین ملے ہوے
خون سے غذا کرنے سے گرم ہو گیا ہی اور اسکے سوا کبھی پیاس اس فصل مین اس جہت سے بھی
ہو سکتی ہی کہ رطوبتین تحلیل ہو جاتی ہین اور طبیعت کو بدل دینے کی ضرورت پڑتی ہی اور گرم ہوا کے
دل پر وارد ہونے سے دل کے گرم ہونے کی جہت سے بھی ہو سکتی ہی اور دل کے کرب کا یہی حال ہی
اور جاڑون کی فصل زکام کی موجب ہوتی ہی اسلیے کہ سر اور بدن کے مسام کثیف ہو جاتے ہین اور
اسلیے ٹھنڈے مادون سے ٹھنڈے غلیظ ابخرے اٹھکر سر کیطرف جاتے ہین اور اُنکا استحالہ رطوبت
کیطرف ہو جاتا ہی اور اسلیے کہ یہ ابخرے ٹھنڈک کے سبب سے مندفع ہوتے ہین۔ اور نزلہ کے نیچے کو
رطوبتون کے پلٹ کر آنے سے جسطرح پر انبیق مین جو عرق قرع سے آتا ہی پھر اُسی مین پلٹ کر
چلا جاتا ہی اور ٹھنڈک اسمین دفع کرتی ہی اور کھانسی کی نزلہ کے وقت اِن رطوبتون کے سینہ کے عضوون
کیطرف پہونچنے کے سبب سے اسلیے کہ یہ عضو ہڈی کے اور پٹھے کے ٹھنڈے ہوتے ہین اور ٹھنڈک
انھین کمزور کرتی ہی اور انھین انپر سر سے گرنے والے مادون کے قابل کر دیتی ہی۔ اور اس فصل مین بلغم
بہت ہوتا ہی۔ اسلیے کہ اس فصل مین غلیظ غذائین مستعمل ہوا کرتی ہین اور اسلیے کہ خلط غلیظ ہوتے

ہین اور انمین غلط اس سبب سے ہوتا ہی کہ بدن پر ٹھنڈک غالب ہوتی ہی اور اسلیے کہ حرکت کم
ہوتی ہی اور اسمین سونا بہت ہوا کرتا ہی پس یہ دونون مواد کے رکنے کے اور غلاظت کے
موجب ہین پھر اگر کہا جاے کہ اصلی گرمی کا بند رہنا اور اُسکی قوت کا جاڑے مین اندر وارد
ہونا ہضم کی قوت کا موجب ہی پھر کیونکر ناقص نضج کا بلغم اس فصل مین پیدا ہو سکیگا تو جواب
مین کہا جائیگا کہ بدن پر ٹھنڈک کا غالب آنا اور حرکت کا کم ہونا اور ٹھنڈک کا اُسے جمانا اور کچا
رکھنا اور ملطف حرکتون کا کم ہونا اور خواب کا کثیر ہونا اور کھانے کی کثرت کا ہونا خاص اُن غلیظ
غذاؤن کی کثرت کا ہونا بلغم کے پیدا کرنے مین اس سبب پر غالب ہین اور کہا گیا ہی کہ بلغم کی پیدائش
گرمیون مین زیادہ ہوتی ہی مگر اس فصل مین ایک اور سبب عارض ہوا کرتا ہی اور وہی جوش ہی کہ بلغم کو
صفرے کی طبیعت کیطرف مستحیل کر دیتا ہی اور لیکن جاڑے کی فصل مین اپنے حال پر باقی رہتا ہی بس
بڑھجاتا ہی اور گوکہ اُسکی پیدائش اس فصل مین کم ہوا کرتی ہی۔ اور اسکے مرض یعنی بلغم کے مرض بلغم کے
بہت پیدا ہونے سے اور رُکے اس فصل مین رُکے رہنے سے بلغمی مرض بہت پیدا ہوتے ہین اور خریف
کی فصل مین مرض بہت ہوا کرتے ہین۔ کئی وجہون سے ایک وجہون مین کے یہ ہی۔ اسلیے کہ اس فصل مین
راتون کی اور صبحون کی ٹھنڈک سے ہوا دوپہر دن کے گرمی کیطرف تغیر پاتی ہی۔ بس ہوا کی ٹھنڈک فضلون
کی تحلیل سے مانع آتی ہی اسلیے کہ انھین ٹھنڈک سمیٹے رہتی ہی اور بند رکھتی ہی بس جبکہ طبیعت سے
مادے کو تحلیل کرنے کے لیے حرکت دیتی ہی اسے ٹھنڈک بند کر رکھتی ہی اور انھین تحلیل ہونے سے
مانع آتی ہی اور خریف کی گرمی اندر وارد مجتمع ہونے اور اندر رہنے ہونے سے ہضم کی قوت اور نفوذ کی اور
فضلون کی تحلیل کی موجب ہی روکتی رہتی ہی اسلیے کہ یہ اُسے باہر وار کھینچتی ہی اور پھر طبیعت متحیر
ہو جاتی ہی اور تحلیل کرنے سے اور پکانے سے رک رہتی ہی باوجود اسکے کہ ضدون کا بدن پر وارد ہونا بدن
کا مفسد ہوتا ہی خاص ایسے حال مین کہ گرمی کے پہلے گذر جانے سے ردون مین تحلیل اور بدن مین
تخلخل ہونے سے کہ ہضم کے مضر ہی بدن کمزور ہو چکا ہی اور رات کی ٹھنڈک مین اور دوپہر کی گرمی مین
سبب یہ ہی کہ اس فصل کی ہوا ربیع کی ہوا سے سورج کی تاثیر گرمی مین پائے جانے سے زیادہ لطیف اور متخلخل
ہوتی ہی اور لطیف ہوا بہت متخلخل ٹھنڈک اور گرمی کے قبول کرنے مین بڑھکر سریع ہوتی ہی یہ ہوا گرمیون کی
سورج کی گرمی کو اور اُسکی پلٹی ہوئی تابش کو سورج کے افق پر ہونے کیوقت جلد قبول کر لیتی ہی اور پانی سے
اور زمین سے سورج کے افق کے نیچے ہونے کے وقت جلد ٹھنڈک قبول کر لیتی ہی۔ اور دوسری وجہ اسلیے
کہ بدن کی متخلخل کرنے والی۔ اُسی بدن کو ڈھلا ڈھلا کر دینے سے اور مسام کے کھولدینے سے اور مواد

کے تحلیل کر دینے سے - قوتون کی تحلیل کرنے والی - سوادکی اور اور قوتون کی حامل روحون کو تحلیل
کرنے سے - صفرے کی ہیجان دینے والی - اُس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی - خلطون کی جلانے والی
پہلے ہو چکتی ہی - خلطون کے لطیف جزون کی تحلیل سے اور پانی پر گرمی کے غلبہ سے پس اُنھین
جلا دیتی ہی - اسلیے کہ اثر قبول کرنے والی جب تھوڑی سی رہجاتی ہی تو اسمین فاعل یعنے اثر کرنے والے
کی تاثیر قوی ہو جاتی ہی اور یہ سب امر بدن کے مرضون کے لیے صلاحیت دینے والون مین سے
ہین اور تیسری وجہ اسلیے کہ اس فصل مین میوے بہت ہوتے ہین - اور اُنکے سبب سے خلطون
مین فساد ہو جاتا ہی کیونکہ بہت تر ہین اصلی گرمی انکے تحلیل کرنے سے عاجز آجاتی ہی پھر اس
تری مین غیر طبیعی گرمی تصرف کرتی ہی پس اُسے جوش مین لاتی ہی اور ابخرے بنا کر اُٹھاتی ہی اور
کبھی اسمین کوئی طرح کا فساد پیدا کرتی ہی - اور کبھی اُس غیر طبیعی گرمی کا فعل اس حد پر نہین
پہونچتا ہی پھر اُسے متعفن کر دیتی ہی جیسے بدن کے باہر بازار مین نچوڑے پانیون کا حال رہتا ہی کیونکہ
کبھی یہ رطوبتین غیر طبیعی گرمی سے جوش کھا جاتی ہین اور اُنکی نوعیہ صورتین جاتی رہتی ہین جیسے
انگور کا نچوڑا ہی نی سرکہ بنجاتا ہی اور کبھی اس گرمی سے اپنے جوش کھانے سے کمزور ہونے کے وقت
متعفن ہو جاتے ہین - اور خریف کی فصل مین سودا بہت ہوتا ہی - اسلیے کہ یہ فصل سودے کی طبیعت
کے موافق ہوتی ہی اور اسلیے کہ لطیف مادے گرمیون کی گرمی سے متحلل ہو جاتے ہین اور باقی
راکھ ہوتے ہین اور خریف مین یہ باقی کثیف بند رہتے ہین اور ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور اپنی
طبیعت کے اقتضا کے موافق سودا بن جاتے ہین اور اسلیے کہ رات کی اور صبح کی ٹھنڈک ان دونون
کو گہراو کی طرف حرکت دیتی ہی اور دوپہر دن کی گرمی خارج کی طرف پھیرتی ہی اور ہر روز یہ مکرر ہوا
کرتا ہی اور کثافت مین اور حدت مین یہ مواد بڑھ جاتے ہین اور سودا بنجاتے ہین اور ہوا کی خشکی بھی
اسپر معین ہوتی ہی اور خون اس فصل مین اپنے مزاج سے مضاد ہونے کے سبب سے کم ہوتا ہی
اسلیے کہ یہ فصل سرد خشک ہی اور باوجود اسکے اضطراب ہوتا ہی اور خون کا مزاج گرم تر ہی اور اسلیے
کہ خون ہضم اور نضج کے جید ہونے کے وقت پیدا ہوتا ہی اور یہ امر خریف مین ہوا کے اختلاف
کے سبب سے نہین ہوتا ہی - پس گویا کہ یہ فصل گرمی کے لیے باقی مرضون مین کفیل اور ضامن
ہی - انکے ظاہر کر دینے اور پورا کر دینے مین اسلیے کہ یہ فصل اپنی ٹھنڈک کے سبب سے ایسے صفراوی
مواد کو روک رکھتی ہی جنھین گرمی نے پیدا کیا ہی اور جنھین گرمی نے جلا کر راکھ کر دیا ہی اور مرضون
کے پیدا ہونے کے لیے مہیا کر دیا ہی اور گرمی کے زمانہ نے اسکے لیے وفا نہین کی ہی جب

[illegible]

جبکہ بدن مین پڑے رہ گئے اور انکے پکانے سے دفع کرنے سے قوت کے ضعف کے ساتھ
انمین ردارت بڑھ گئی تو گرمیون کے باقی مرض ان مادون مین پیدا ہو جائینگے - اور ربیع مین
جاڑون مین بند خلط حرکت کرتے ہین - بدن مین کی ہوا کی ٹھنڈک کے سبب سے اور یہ نکلتے ہین اسلیے
کہ انجماد اور انعقاد انکے پگھلانے والی ہوا کی گرمی کے قوی ہونے سے جاتا رہتا ہے - کمزور عضوون
کیطرف - اصل پیدائش کے کمزور عضوون کیطرف جیسے بغلین اور کانون کے پیچھے وارین اور
جلد ہی یا کسی عارضی امر سے کمزورون کیطرف یہ نکلتے ہین اسلیے کہ یہ عضو اپنی کمزوری کے سبب سے
اور دفع پر قوت نرکھنے سے انھین قبول کر لیتے ہین - پس انھین یعنے ربیع مین جیسے دنبل حادث
ہوتے ہین - اسلیے کہ گرم مادے جلد پر ریزش کرتے ہین - اور گلے کے ورم پیدا ہوتے ہین - کیونکہ مادہ
غدود کی کمزور اسمین کے گوشت پر ریزش کرتا ہی - اور اس فصل مین ہر ایک مرض متحرک ہوتا ہی اور
اسکا مادہ جاڑے مین کا ٹھہرا ہوا ہوا اور یہ فصلی ردارت سے نہین ہوتا ہی بلکہ اُسکی لطیف گرمی کے
سبب سے ہوتا ہی جو سورج کے سمت راس کے نزدیک ہونے سے ہی پس جاڑے مین جمے
ہوے ٹھہرے ہوے خلط پگھلتے ہین اور حرکت کرتے ہین اور جسطرح پر گرمیون مین تحلیل ہو جاتے ہین
تحلیل نہین ہوتے ہین - اسلیے کہ یہ سب فصلون سے بڑھکر صحیح فصل ہی - کیونکہ دونون فاعلہ
کیفیتون مین اور دونون منفعلہ کیفیتون مین معتدل ہی - اور سب فصلون سے بڑھکر حیات کے
مناسب ہی - کیونکہ اعتدال کے ساتھ آسمانی لطیف گرمی کیطرف میلان رکھتی ہی جسطرح سے کہ حیات
آسمانی لطیف گرمی مین سے ہی اور وہی غریزیہ یعنے اصلی حرارت ہی اور طبیعی رطوبت کیطرف میلان
رکھتی ہی کہ جو ہوا کے لیے ہوا ہونے کی جہت سے ہی جاڑے والی فضیلہ رطوبت کے اُسکی لطیف گرمی کے
سبب جاتے رہنے سے اور طبیعیہ رطوبت کی گرمیون کی گرمی کے نہونے سے باقی رہنے کے سبب سے
حاصل ہی جسطرح پر کہ حیات طبیعیہ رطوبت مین سے ہی اور وہی غریزیہ یعنے اصلیہ رطوبت ہی پھر یہ دونون
گرمی کی جہت سے اور رطوبت سے مناسب ہین - اور سب فصلون سے بڑھکر صحت کے لیے مناسب
ہی - اسلیے کہ یہ معتدل ہی اور صحت اعتدال سے اصلی گرمی اور رطوبت کے ساتھ ہوتی ہی اور لیکن
وہ تغیر کہ غیر طبیعی ہین اور اُسکے مضاد نہین ہین - یعنے آدمی کی طبیعت کے مضاد نہین ہین
پس یا تو آسمانی سببون سے ہوتے ہین یا ارضی سببون سے لیکن اسباب آسمانی پس
جسطرح سے سورج کے ساتھ بہت سے ذرے ستارے جمع ہو جائین - یعنے بہت
روشنی رکھنے والے متحیر یا ثابت تارون مین سے جیسے یمانیہ شعرے ہی اور کلب الجبار

ہے اور شامیہ شعرے ہے کہ غمیصا کے نام سے اور قلب الاسد سے اور عین الثور سے معروف ہے
اسطرحپر کہ مرکز عالم سے نکلتا ہوا خط سورج کے مرکز پر گذرتا ہوا ان دری کے مرکز پر گذرے اور
اگر متحیر تارون مین سے ہو تو اُسکے مقام پر گذرے اور اگر ثابت تارون مین سے ہو تو بھی اُسکے مقام
پر ہوکر گزرے - پھر یہ اجتماع تسخین کا موجب ہوتا ہے - ہوا مین - یہانتک کہ جاڑے مین اور یہ روشنی اور
نور کی زیادتی کے سبب سے ہے کیونکہ دری تارون کی روشنی سورج کی روشنی کے ساتھ جمع ہوگئی ہے اور سبکی
سب روشنیان گرم ہوتی ہین پھر جبکہ یہ مجتمع ہوجاتی ہین تو ہوا کی تسخین کی موجب ہوتی ہین پھر
اگر زمانہ گرمی کا ہوگا تو گرمی شدت پکڑیگی اور اگر جاڑا ہوگا تو گرمی کم ہوگی اور اگر اجتماع ہمیشہ
رہیگا تو تسخین قوی ہوجاے گی اور نہین تو نہین - اور جسطرح سے کہ سورج گہن کیوقت یکایک
ٹھنڈک ہوجاتی ہے یہانتک کہ گرمی مین - اسوقت مین ضوء اور نور کی کمی کے سبب سے
لیکن جب سورج گہن کا زمانہ چاند کی حرکت کی تیزی سے ہمیشہ نہین رہتا ہے تو اس سے ہوا
مین قابل شمار کے ٹھنڈک حاصل نہین ہوتی ہے - اور لیکن - اسباب - ارضی لیس جیسے کہ مسکنون
کے اختلاف سے ہوتا ہے اور مسکنون کا اختلاف - ہوا کے اعتبار سے - یا تو اُسکے عرض کے سبب سے
یا پہاڑون کے قریب ہونے کے سبب سے اور دریاؤن کے قریب ہونے کے سبب سے ہے
یا اُنکی وضع یا اُنکی مٹی کے سبب سے ہے اور عرض وہ خط استوا سے جو نہایت معتدل ہے فاصلہ
کی مقدار ہے اسطرحپر کہ معلوم ہوچکا ہے اور وہی معدل النہار اور سمت راس مین کے آدھے دائرہ
کی قوس ہے پس وہ شہر کہ جسکا عرض میل کلی کے برابر ہے اور یہی میل کلی راس سرطان کا مدار ہے یا
اُس سے کم ہے پس جبکہ اسے کوئی ایسی چیز عارض نہین ہوتی ہے کہ جو اُسکی حرارت کو گھٹادے
تو وہ شہر گرمیون مین ہمیشہ کے سورج کی مسامتت سے اور اُسمین دن کے بڑے ہونے سے
زیادہ گرم رہیگا اور جو شہر کہ راس سرطان کے مدار سے دور ہوگا زیادہ ٹھنڈا ہوگا اور جتنا فاصلہ
بڑھکر ہوگا اُتنی ٹھنڈک زیادہ ہوگی کیونکہ اُسمین بسامتت کا فاصلہ زیادہ ہوگا پس سردی
شدت پکڑ جاے گی یہانتک کہ عرض چھیاسٹھ درجہ پر پہونچیگا پھر اسکے بعد ٹھنڈک بڑھجائیگی
یہانتک کہ اُسکی تاب نہین ہوسکتی ہے اور اُسمین رہنا دشوار ہوجاتا ہے - اور دوسری اقلیم
دوسری اقلیم مین سے اکثر افراط سے گرم ہے کیونکہ سورج ہمیشہ انکے سرون کے سمت مین یا اُسکے
قریب رہتا ہے اسلیے کہ اُسکے اکثر کا عرض کلی میل کے قریب رہتا ہے اسلیے کہ اُسکے درمیان کا عرض
ساڑھے چوبیس درجہ کا اور درجہ کے چھٹے حصہ کا ہے اور یہ میل کلی سے تھوڑا سا بڑھکر ہے اور

درمیان تک ہو پہنچنے سے پہلے میل کلی کے قریب یا اُسکے برابر ہو گا۔ اور تیسری اقلیم کا اکثر افراط سے گرم ہی۔ میل کلی سے قریب ہونے کے سبب سے لیکن اسکا آخر اعتدال مین چوتھے کے نزدیک ہی۔ لیکن پہلی اقلیم اور دوسری اقلیم کی شروع خط استوا کے قریب ہی۔ اور چھٹی اور ساتوین۔ اقلیم۔ افراط سے سرد ہی۔ کیونکہ سورج انکے سرون سے ہمیشہ دور رہتا ہی اور لیکن پانچوین۔ پس اسکے شروع چوتھی کے قریب ہی۔ پس اسی سبب سے یعنے سورج کی مسامتت کے نہونے سے اور مسامتت کے قریب ہمیشہ نہونے سے اور ہمیشہ سورج کے دور ہونے سے چوتھی اقلیم اعتدال کے قریب ہوگئی ہمیشہ کے مسامتت نہونے سے نہ تو اسکی گرمی جلانے والی ہی اور نہ ہمیشہ کی مسامتت کے دور ہونے سے اسکی ٹھنڈک کچار کھنے والی ہی۔ اور دریا کی قربت ہوا کو ترکرتی ہی اسلیے کہ دریا کے اُٹھے ہوے ابخرے ہوا مین نہبت ملے ہوتے ہین اور دریا کے پانی کی منفصل جزون مین بخار بڑھکر تر ہی کیونکہ دریا کے پانی کے زیادہ لطیف مین سے منفصل ہوکر اُٹھتا ہی لیکن وہ ارضی جلے ہوے جز جو پانی کو کھاری کرتے ہین یقین سے اُنمین تبخیر غلیظ ہونے سے اور ارضی ہونے سے نہین ہوتی ہی اور اسی لیے جبکہ یہ ابخرے پانی کی طرف مستحیل ہوجاتے ہین تو یہ پانی میٹھا اور نمکین ہونے سے خالی ہوا کرتا ہی۔ اور دریائی شہر کی اور یہ وہ شہر ہی جو دریا کے بیچ مین یا دریا کے کنارے پر ہوتا ہی۔ گرمی اور سردی معتدل ہوتی ہی پس گرمی اُسکے گرم زمانون مین ٹھنڈے زمانون کی ٹھنڈک کیطرحپر ہوتی ہی۔ کیونکہ اُسکی ہوا اپنی افراط کی غلاظت سے کہ تر ابخرون کی کثرت کے سبب سے ہی۔ موثر کے اثر کو نہین مانتی ہی اسلیے کہ اپنے نفوذ کرنے والے کو قبول نہین کرتی ہی پھر مبرد اور مسخن سے منفعل نہین ہوتی ہی پھر جاڑے مین شدت سے ٹھنڈی اور گرمیون مین شدت سے گرم نہو گی اور شمالی پہاڑ اور یہ وہ ہین جو شہر کے شمال طرف ہوتے ہین گرم کرتے ہین اُس شہر کی ہوا کو دو وجہون سے پہلی اُن دونون مین کی یہ ہی کہ شمالی ٹھنڈی خشک ہواؤن کے چلنے کو روکنے سے اُس شہر مین کیونکہ یہ پہاڑ اِن ہواؤن کے سامنے دار کھڑے رہتے ہین لیکن شمالی ہواؤن کی ٹھنڈک کا سبب یہ ہی کہ یہ ہوائین ٹھنڈے بہت برف والے پہاڑون پر اور شہرون پر ہوکر گذرتی ہین اور اس ناحیہ کی ٹھنڈک کے سبب سے ٹھنڈی ہوجاتی ہین اور ان شمالی ہواؤن کے خشک ہونے کا سبب یہ ہی کہ انکے ساتھ مائی ابخرے کم رہتے ہین کیونکہ مائی جزون کو لطیف کرنے والی اور بخار بنانے والی گرمی کم ہوتی ہی اور تبخیر کی مانع ٹھنڈک زیادہ ہوا کرتی ہی اور اسلیے کہ یہ ہوائین بہنے والے پانیون پر نہین گذرتی ہین لیکن جمے ہوے پانیون پر جو گذرتی ہین

تو اُنسے ابخرے بھی نہین اُٹھتے ہین جو اُنسے ملین - اور جنوبی گرم تر ہواؤن کے رک گئے ہے اسلیے کہ جب اُنسے جنوبی ہوائین ملاقات کرتی ہین تو اُنھین چلنے سے روکتی ہین اور شہر پر پھیر دیتی ہین لیکن ان ہواؤن کی گرمی کا سبب یہ ہی کہ یہ ہوائین ہمارے شہرون کی طرف نہین پہنچتی ہین یعنے ایسے شہرون کیطرف نہین گزرتی ہین جو شمال کی جہت مین کلی میل سے تجاوز کیے ہوئے ہین مگر جنوب اور شمال کیطرف میل کلی کی انتہا پر سے ہو کر گزرتی ہین اور یہ دونون مقام سورج کی ہمیشہ مسامتت سے یا مسامتت کے قریب ہونے سے افراط سے گرم ہین بس سخونت اور لطافت کے قبول کر لینے سے ضرور گرم ہونگی برابر ہی کہ ابتدا انکے چلنے کی ہمین سے ہو یا اُس مقام سے کہ جو قطب کے قریب ہی کیونکہ یہ ہوائین گو اصل مین ٹھنڈی ہین لیکن انتہا کے گرم مقامون پر چلنے سے یہ ہوائین گرم ہوتی ہین اور ان ہواؤن کی تری کا سبب یہ ہی کہ دریا اکثر جنوبی ہوتے ہین اور یہ دریا انمین سے ہین جو ہواؤن کو بہت تر ابخرون سے تر کر دیتے ہین جو انمین سے سورج کی گرمی کی قوت سے اُٹھا کرتے ہین اور دوسری وجہ اسکے پلٹا دینے کے سبب سے - یعنی شمالی پہاڑ سورج کی شعاع کو شہر پر پلٹا دیتے ہین کیونکہ سورج پہاڑ پر چمکتا ہی کیونکہ اُسکا مدار جنوبی ہی اور شعاع پہاڑ سے شہر پر پرتو ڈالتی ہی جسطرح پر کہ روشن جسم سے پیدا شعاع سامنے کے قابل پر پڑتی ہی اور وہی مستنیر جسم ہی گرم ہوتا ہی اسطرح پر کہ جو جز اُس روشن جسم کے اپنے مقابل جہت کیطرف مین منعکس ہوگا تو وہ مستنیر بھی گرم ہوگا بس شہر مین سورج کی شعاع پہاڑ سے منعکس ہوئی شعاع کے ساتھ جمع ہوگی اور ضرور سخت گرمی ہوگی - اور جنوبی - پہاڑ اور یہ وہ ہی جو شہر کے جنوب کیطرف مین واقع ہوتا ہی برعکس ہی شمالی کے برعکس ہی یعنے جنوبی ہواؤن کو اور شمالی ہواؤن کو اپنے روکنے سے اور شہر سے سورج کی شعاع کو چھپائے رکھنے سے شہر کی ہوا کو ٹھنڈا کرتے ہین اور جبکہ اس جنوبی پہاڑ پر شعاع واقع نہین ہوتی ہی تو شہر پر ضرور شعاع منعکس ہوکر نہ جائیگی اور مغربی یعنے مغربی پہاڑ وہ ہی جو شہر کے مغرب کی طرف ہو - مشرقی سے مشرقی پہاڑ سے اور یہ وہ پہاڑ ہی جو شہر کے شرق مین ہو تا ہی سورج کی تابش کو مدت تک شہر سے چھپائے رکھنے سے بہتر ہی - سورج کے طلوع کیوقت سے یہانتک کہ اس پہاڑ پر شعاع بہت بلند ہو جاتی ہی یا سورج کی شعاع کی تاثیر قوی ہو جاتی ہی پھر لوگ اس شہر کے رات کی ٹھنڈک سے اور صبح کی ٹھنڈک سے قوی دھوپ کیطرف ایکبارگی مرتبہ منتقل ہو جاتے ہین - تو ان لوگون پر ہر روز ضد کا وارد ہونا لازم ہوتا ہی لیکن مغربی پہاڑ مین سورج پہلے غروب ہو جاتا ہی تو شرارت کی گرمی سے شدت کی سردی کیطرف منتقل ہونے کا موجب نہین ہی اسلیے کہ اسمین ٹھنڈک سورج کی شروع چھپنے کیوقت سے قوی نہین ہوتی ہی - اور اسلیے کہ مشرقی ہواؤن کو روکے رہتا ہی - شہر سے - اور یہ مغربی ہوا سے - بہر ہے گو

[illegible]

یہ دونو اعتدال کے قریب ہین - شمالی جنوبی ہواؤن کے قیاس سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ ان دونون
کے چلنے کا مبدء جنوب اور شمال ہی کے درمیان کے مقام سے ہی پھر یہ دونون ہوائین نہ تو جنوبی ہواؤن کی
طبیعت مین ہین اور نہ شمالی کی طبیعت مین ہین بلکہ بین بین ہین اور مصنف کہتے ہین کہ اعتدال سے یہ مراد لیجانا
سزاوار ہی کہ دونون ہوائین اُس شہر کی طبیعت پر ہین کہ جن پر چلا کرتی ہین کیونکہ سورج کی تاثیر طول مین
مختلف نہین ہوا کرتی ہی پھر جس مقام سے کہ یہ دونون ہوائین چلتی ہین اور وہ شہر کہ جنپر چلا کرتی ہین
اُنھین کی طبیعت پر ہونگی مگر ان دونون ہواؤنکا واقع مین معتدل ہونا تو صحیح نہین ہی اسلیے کہ مشرق
اپنے عرض کے اختلاف سے مختلف ہوا کرتے ہین پھر مشرقی ہوائین ہر شہر مین اُسکے مشرق کے عرض
کی طبیعت پر ہوتی ہین اور وہی خاص عرض بلد ہو اور یہی حال مغربون مین بھی ہی اور مشرقی ہوائین
مغربی سے فقط اسلیے بہتر ہین کہ شرقی ہوائین شروع دن کو اکثر سورج کی حرکت کے ساتھ چلا کرتی ہین
اسلیے کہ شرقی ہواؤن کو سورج جب اپنی گرمی سے اُٹھاتا ہی اور وہ ہوائین شہر کیطرف چلتی ہین تو
سورج بھی شہر کیطرف متوجہ ہوتا ہی پھر یہ ہوا اپنے چلنے کی مدت بھر سورج کے ہمراہ رہتی ہی پھر سورج کی تاثیر
اس مشرقی ہوا مین تلطیف مین اور تعدیل مین اور فضلون کی تحلیل مین زیادہ قوی ہوگی - اور مغربی ہوا کا
اخیر دن مین چلنا ہوتا ہی اکثر اسکی حرکت کے مضاد ہوا کرتی ہی یعنے سورج کی حرکت کے اسلیے کہ مغربی ہوا کو
جسوقت کہ سورج کی گرمی اُٹھاتی ہی اور شہر کیطرف حرکت کرتی ہی تو اسوقت سورج اُس شہر مین ٹھہرا ہوا
ہوتا ہی تو سورج کی تاثیر مغربی ہوا مین ضعیف ہوتی ہی اور اسی سبب سے مغربی ہوائین ٹھنڈک اور تری
کیطرف زیادہ میلان رکھتی ہین اور مشرقی ہواؤن کے شروع دن مین اور مغربی ہواؤن کے اخیر دن مین
چلنے کا سبب یہ ہی کہ ابخرے اور دھوئونکا اُٹھنا کہ جنسے ہوائین پیدا ہوتی ہین بے قوی حرارت کے
ممکن نہین ہی اور یہ جبھی ہوگا جب سورج اُنکی جہت مین ہوگا مگر جبکہ مادہ بہت ہوتا ہی اور ابخرے نکلنے
اُٹھنے کی صلاحیت شدید رکھتا ہی تو ایسے وقت مین تھوڑی سی گرمی بھی کافی ہوجاتی ہی اور یہ حال بہت کم
ہوا کرتا ہی اور جسوقت مین کہ ایسا حال ہوتا ہی اسوقت یہی حکم اسکے خلاف ہوتا ہی اور بلند شہر اونچے
شہرون کی ہوائین - ٹھنڈی اور زیادہ صحت بخش ہوتی ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ ہوا کے لیے چار طبقے
ہین ایک طبقہ ہوا کا وہ ہی جو زمین اور پانی کو بھرے رکھتا ہی اور یہی طبقہ اعتدال سے قریب ہی اسلیے کہ
اسمین مٹی اور پانی کے اجزا ہوا کرتے ہین پھر ہوا کا ٹھنڈا طبقہ ابخرون کے سبب سے ہی اسلیے کہ سورج اور تارون
کی گرمیان زمین مین سے اور پانی مین سے ابخرون کو کہ جنمین ہوا ملی ہوتی ہی اُٹھاتی ہین پھر جب
یہ مصعدہ گرمی وہان سورج کی شعاع کی قوت کے کم ہوجانے سے اول ابخرون سے جدا ہوجاتی

اسلیے کہ جو نقطہ سمت مشرق مین فرض کیا جائیگا اور اسکے برابر دوسرا نقطہ مغرب کی جہت مین فرض کیا جائیگا اور دونون نقطون سے بیچ مین ان دونون کے ملانے والے خط پر فرض نہ ہوگا

طبیعت پر ٹھہریگی اور یہی حال مغربون مین بھی ہی ۱۲

اسی سبب سے سورج کے اثر کے ضعف کے سبب سے ۱۲

انکی جہت مین ۱۲

اسلیے کہ زمین کے اجزا کی ٹھنڈک ہوا کی گرمی کے غلبہ کو توڑ دیتی ہی ۱۲

ہی تو انکے اجزا ابھی ٹھنڈی طبیعت پر پھر آتے ہین اور ہوا کو ٹھنڈا کردیتے ہین پھر دھوؤن کے سبب
سے گرم ہوا کا طبقہ ہی اور دھواں بخار سے مٹی کے پانی سے بھاری ہونے پر فقط اسلیے اونچا
جاتا ہی کہ دھوئین مین کی مٹی کے اجزا اپنی خشکی کے سبب سے بخار مین کے پانی کے جزون سے تری
کے سبب سے صعودہ گرمی کے حفظ زیادہ کرتے ہین پھر آگ کے پاس والا تری ہوا کا طبقہ ہی بس
اس بنا پر اونچا شہر زیادہ ٹھنڈا ٹھہرا اسلیے کہ اسکے قریب کی ہوا ٹھنڈی ہی گو شعاعون سے
گرم ہوتی ہی لیکن یہ ہوا اور مقابل کے مقامون کی ٹھنڈی ہوا سے لپٹی ہوتی ہی اور قریب ہوتی ہی
اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی بس ٹھنڈا ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ وہان پر جھکڑ ہواؤن کے بہت
چلتے رہتے ہین بس ایسے شہر کی ہوا اُن کے جھکڑون سے ہمیشہ بدلتی رہتی ہی اور یہان پر ایک ہی
منفعل یعنے اثر قبول کرنے والے مین شعاعون کی تاثیر ہمیشہ نہین ہوتی ہی اور نہ بخارون اور
دھوؤن کی تاثیر دائمی ہوتی ہی اور جھکڑون کے سبب سے ایسے شہر کی طرف سامنے کی ٹھنڈی
ہوائین آتی رہتی ہین اور یہ بھی ہی کہ شعاعون کی تاثیر یہان پر کم ہوتی ہی اسلیے کہ شعاع مین
اور اُنسے منعکس روشنی جہان زیادہ جمع رہتی ہی اور مجتمع ہوتی ہی وہان گرمی شدید ہوتی ہی اور
یہ بات فقط نیچی زمینون مین ہوتی ہی اور زیادہ صحت بخش ہونے کی وجہ یہ ہی کہ ہوا کی ٹھنڈک کے
سبب سے اندرونی اصلیہ حرارت بہت رہتی ہی اور اس سے ہضم کا اور خون کا جید ہونا اور قوت کی
زیادتی اور عمر کی درازی لازم ہوتی ہی - اور وضع مین کی برابر زیادہ صحت بخش ہین - وضع مین کے
مختلف شہرون سے اسلیے کہ وضع مین کے مختلف شہرون کی ہوائین اونچے نیچے ہونے کے سبب
سے گرمی سردی مین مختلف ہوا کرتی ہین - اور گندک والی مٹی خشک اور گرم کرنے والی ہوتی ہی
ہوا کو اسلیے کہ گندک گرم خشک ہی اور اُس سے اسکی کیفیت کو ہوا حاصل کر لیتی ہی - اور پانی کے
جوش مارنے کی جگہ کی مٹی تر کرتی ہی ہوا کو اسلیے کہ اُس سے تر ابخرے اُٹھکر ہوا مین بہت ملتے رہتے ہین
اور گندہ کرتی ہی - ہوا کو بھی اسلیے کہ یہان جوش مارا ہوا پانی زمین کے مسام مین دیر تک رہنے سے گندہ
ہو جاتا ہی پس اسکے پاس کی ہوا بھی اُسکے گندے ابخرے اُٹھے ہوؤن سے ملکر گندی ہو جاتی ہی
اور اسلیے کہ ایسی زمین کی مٹی ملائم گندہ ہونے کے قابل اور ردی ہوتی ہی پس گندی ہو جاتی ہی
خصوصاً جو وقت مین گندے پانی سے تر ہو جاتی ہی اور اسکے پاس کی ہوا اسکے گندے ابخرے اُٹھے ہوؤن
کے ملنے سے گندی ہو جاتی ہی اور پہاڑی بدنون کو سخت کرتی ہی - اسلیے کہ ڈھیلا ڈھلا کرنے والی تری
اسکی ہوا مین کم ہوتی ہی کیونکہ اس مٹی سے سختی کے سبب سے تر ابخرے کم اُٹھتے ہین اور اسلیے کہ

والی خشک طبیعت اسپر غالب ہو جاتی ہی اور یہی سخت ہونے کا سبب ہی اور ڈھلڈ ھلے ہونے کا
باعث ہی۔ اور ٹھنڈی ہوا بدن کو مضبوط کرتی ہی اسلیے کہ ٹھنڈی ہوا بدن کو سمیٹتی ہی اور عضوون کے
جوہرون کو کثیف کرتی ہی اور ڈھلڈ ھلا کرنے والی اور لٹکانے والی رطوبتون کو جماتی ہی اور اصلی
حرارت کو اندر وار روکے رہتی ہی پس ہضم جید ہوتا ہی اور فضلیہ رطوبت ڈھلڈ ھلا کرنے والی
کم ہوتی ہی۔ اور بدن کو قوی کرتی ہی۔ اور انھین سببون سے جو بیان ہو چکے ہین اور اس سبب سے
کہ روح کو اور اصلی حرارت کو تحلیل ہونے سے مانع آتی ہی پھر سب فعلون کو قوت دیگی۔ اور ہضم کو
جید کرتی ہی اور رنگ کو نکالتی ہی۔ اسلیے کہ جب ہضم جید ہوگا تو خون بھی جید پیدا ہوگا اور
فضلون سے پاک صاف ہوگا اور روحین بہت اور لطیف ہونگی پھر رنگ چمکنے لگیگا اور اسکی
بیماریان زکام اور نزلہ ہین۔ اسکی وجہ وہی ہی جو بیان ہو چکی ہی۔ اور مرگی اور اسکا سبب یہ
ہی کہ بلغم بہت پیدا ہوتا ہی اور دماغ مین بند رہتا ہی اور تحلیل نہین ہوتا ہی کیونکہ مسامات ٹھنڈک
کے سبب سے بند ہوتے ہین اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ ٹھنڈک دماغ کو اور حرام مغز کو اور پٹھون کو
کمزور کر دیتی ہی اسلیے کہ خود یہ سب اپنی طبیعت سے ٹھنڈے ہین۔ اور ٹھنڈک انکی ٹھنڈک کو
بڑھا کر اعتدال سے خارج کر دیتی ہی پھر یہ اپنی طرف کے گرے ہوے فضلیہ بلغم کے دفع کرنے
سے عاجز آجاتے ہین۔ اور فالج اور رعشہ ہین اسی سبب سے اور۔ ہوا گرم ڈھلڈ ھلا کرنے والی
ہی زیادہ تحلیل کرنے سے قوتون کو ڈھلڈ ھلا کر دیتی ہی اسلیے کہ خلطون کو اور روحون کو پتلا کر دیتی ہی
پھر انکا نکلنا اجزے وغیرہ بنکر سہل ہو جاتا ہی اور بدن مین تخلخل کر دیتی ہی اور مسامون کو چوڑا
کر دیتی ہی اور عضوون کو ڈھلڈ ھلا کر دیتی ہی اسلیے کہ گرم ہوا رطوبتون کو پتلا کر دیتی ہی اور عضوون
کی طرف انھین بہالاتی ہی پھر انھین ڈھلڈ ھلا کر دیتی ہی اور کمزور کرنے والی قوتون کو اور
انکی حامل روحون کے تحلیل سے اور ہضم کے ضعیف کرنے سے کمزور کر دیتی ہی اور ہضم کے
ضعیف کرنے سے اور خون کم پیدا ہونے سے اور روحون مین کمی ہونے سے اور بدن کو کمزور
کر دینے سے خون کو تحلیل کر ڈالنے سے اور کم پیدا ہونے سے اور خون کو گرم رکھنے سے اور خون
کو تلخی کی طرف اور گندیدگی کیطرف مائل رکھنے سے پس ایسے خون کو اعضا قبول نہین کرتے ہین
اور خراب کرنے والی ہضم کی ہی اسلیے کہ روح کو بہت تحلیل کرتی ہی اور اصلیہ گرمی کو زیادہ تحلیل
کرتی ہی اور اصلیہ حرارت کو باہر وار بدن مین پھیلائے رکھتی ہی کیونکہ اپنی مناسبت کے سبب
سے ہوا اسے اپنی طرف کھینچتی رہتی ہی اور اسمین کوئی شک نہین ہی کہ جب یہ اصلیہ حرارت

اصلیہ

اندر وارد جمع ہو گی اور غذا بر کثرت سے پڑیگی تو اُسکی تاثیر زیادہ قوی ٹھہرے گی اور اسلیے
کہ معدے کو لٹکا دیتی ہی کیونکہ مادون کو اُسکی طرف بہالاتی ہی اور اُسپر مادے گرتے رہتے
ہین اور یہ بھی ہی کہ سمیٹے رکھنا اور کثیف کرنا فقط ٹھنڈک ہی سے ہوتا ہی - اور مکدر کرنے والی
حواس کی ہی - کیونکہ حاسہ کی قوتون کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور اُنکے اوزارون کو ڈھیلا ڈھلا کر دیتی
ہی اور دماغ کو رطوبتون کے بہانے کے سبب سے تر رکھتی ہی اور رطوبت سب چیزون سے بڑھکر
ذہن کو ضرر پہونچاتی ہی اور اسی سبب سے جس شخص کو دست آتے ہین اُسکا ذہن صحیح ہوتا ہی
اور اسلیے کہ کلیجہ مین انجرے بہت سے پیدا ہوتے ہین اور وہی روح سے ملجاتے ہین پھر حواس
مکدر ہو جاتے ہین - اور دماغ کی بوجھل رکھنے والی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اُسکی طرف
مادے انجرے ہو کر بہت جاتے ہین اور دماغ اپنے ضعف کے سبب سے اُنھین قبول کر لیا کرتا ہی
اور اسکی بیماریون مین سے خناق اسلیے کہ سر کے مادہ سے تر ہونے کے وقت حلق کیطرف
گرنے سے اور اور مادون کو گرمی کے بہا دینے سے حلق مین کے غدودی گوشت اپنی طرف
کے گرے مادہ کو قبول کر لیا کرتا ہی اور بخار - اسلیے کہ گرم ہوا مین صفرا بہت پیدا ہوتا ہی وہ
جوش کھایا کرتا ہی اور گندہ ہو جاتا ہی - اور آنکھون کا دُکھنا ہی اسلیے کہ آنکھ اپنی نرمی اور
چھدرے پنے سے اور اپنی بنیاد کے کمزوری سے اور گرمی سے خلخول ہونے سے اپنی طرف
سر سے گری چیز کو قبول کر لیتی ہی - اور لیکن وہ تغیر کہ جو طبیعت کے مجرے کے خلاف مین
پس وہ جیسے وبا ہی پس یہی وبا عفونت اور فساد کیطرف مین ہوا کے جوہر کا تغیر ہی پس ایسی
ہوا سانس لینے کی راہ سے دل پر پہونچتی ہی اور اپنی رداءت کے غلبہ کے حال مین ہوتی ہی اور
دل کے اور اُسمین کی روح کے مزاج کو پہلے فاسد کر دیتی ہی اور اسطرح سے اُسمین کے محصور خلط کو
فاسد کر دیتی ہی پھر موت حاصل ہو جاتی ہی - اور چھ ضروری سببون مین کا دوسرا کھانے پینے کی چیز
ہی اور اسکی طرف ناچاری پڑتی ہی اسلیے کہ بدن داخلی اور خارجی سببون سے ہمیشہ تحلیل مین
رہا کرتا ہی پھر اگر اس پر تحلیل ہونے والی چیز کا بدل اور قائم مقام ہونے والی غذا وارد نہو گی
تو بدن اپنے باقی رہنے کی مدت تک باقی نرہیگا پس اسی سبب سے کھانے کی چیزون کی ناچاری
ہوتی ہی اور پینے کی چیز کیطرف ناچاری کھانے کی چیز کے لیے اور اُسکے پتلا کرنے کے لیے
اور اُسکے نفوذ کروا دینے کے لیے ہی اور یہی پینے کی چیز غذا کے امر کو پورا کرنے والی ہی اور
دوسرے ضروری سبب کو مصنف نے باقی سببون پر اسلیے مقدم کیا ہی کہ اورون سے

[illegible]

بڑھکر اسکی طرف حاجت پڑا کرتی ہی اور اسے ہوا سے اسلیے موخر کیا ہی کہ یہ غلیظ ہی اور تحلیل
ہونے مین سُست ہوتا ہی اور بدن مین اسمین کی مستعمل قدر پوری مدت تک باقی رہتی ہی
پھر اسکے تناول کی بار بار اور گھڑی گھڑی ضرورت نہین پڑتی ہی برخلاف ہوا کے - اور یہی لینے
کھانے پینے کی چیز - بدن مین موثر ہوتی ہی - جبکہ بدن پر وارد ہوا کرتی ہی اور بدن کی گرمی کے
اثر کو قبول کر چکتی ہی اسلیے کہ جیسے کوئی دوا جب بدن کو گرم نہونے کے حال مین کسی وقت
گرم کر دیتی ہی تو وہ دوا قوت مین بدن کی گرم کرنے والی چیز ہی اور جو چیز کہ قوت مین ہوتی ہی
وہ جبھی فعل کی طرف خارج ہوتی ہی جب اُس حالت مین کہ جس مین قوت مین ہونیکے وقت
مین تھی تغیر آتا ہی کیونکہ اگر اُس حالت سے تغیر نہو تو دوسرے زمانہ مین اسکا بالفعل حاصل
ہونا پہلے زمانہ مین حاصل ہونے سے اولیٰ نہ ٹھہرے گا اور ہر ایک تغیر کے لیے کوئی مغیر
یعنے تغیر دینے والا ضرور پڑا کرتا ہی اور اُسکی جگہ پر بدنیہ حرارت کے سوا کوئی تغیر دینے والا
نہین ہی - یا فقط اپنی کیفیت سے بے مادہ کے اور بے ایسی نوعیہ صورت کے جو اس
کیفیت کے اثر کرنے مین مخالف ہی - موثر ہی اور کیفیت جسم مین کی ایک قارہ ہیئت ہی
کہ ذات سے قسمت اور نسبت کی مقتضی نہین ہوتی ہی جیسے گرمی اور سردی اور تری اور
خشکی ہی اور کیفیت سے مراد یہان پر وہ مزاجیہ کیفیت ہی جو چارون عنصرون سے
حاصل ہوتی ہی اور یہ وہی کیفیت ہی کہ جس سے مرکب اپنی خاص نوعیہ صورت کی استعداد
پیدا کرتا ہی اسلیے کہ مرکبون مین صورتون کا اختلاف مزاجون کے اختلاف سے ہوا کرتا ہی
اور بسیط کی کیفیت مین اور مرکب کی کیفیت مین فرق یہی ہی کہ پہلی کیفیت اُسکی صورت کی
تابع ہوا کرتی ہی اسی سبب سے یہ کیفیت صورت کے جاتی رہنے سے جاتی رہتی ہی اور اسکے
برعکس نہین ہی یعنے جب کیفیت جاتی رہے تو صورت بھی جاتی رہے اور دوسری کیفیت مرکب
کی صورت کی متبوع ہوتی ہی اور اسی سبب سے کیفیت کے متغیر ہونے سے صورت جاتی رہتی
ہی اور کیفیت کے باقی رہنے سے باقی رہتی ہی اور انھین عنصرون سے مرکب جسمون مین کے
بعضون پر ناریت اور بعضون پر مائیت اور بعضون پر انکے سوا عنصرون مین سے غالب
ہوتے ہین اور انہین غالب جز کی کیفیت ظاہر نہین ہوتی ہی اسلیے کہ انھین گھیرے ہوئے
ہوا اس کیفیت کو اپنی کیفیت کی طرف بدل لیتی ہی اسلیے کہ یہ اسپر غالب ہوتی ہی جیسے
ہمارے بدنون کو محیط ہوا اپنی طرف بدل لاتی ہی پس جبکہ یہ مرکب جسم بدن پر وارد

[illegible]

ہوتے ہین تو انمین اصلی حرارت اثر کرتی ہی اور انھین گرم کر دیتی ہی اور انمین سے قسر یہ کیفیت کو دور کر ڈالتی ہی اور انھین انکی طبیعت پر پھیر لاتی ہی پھر جو نوعیہ صورت کہ انھین مزاج کے سبب سے حاصل ہی اُس سے بدن مین یہ مرکب جسم مزاجیہ کیفیت کے واسطہ سے جو اُنکے عنصرون مین سے کسی عنصر کے غالب ہونے سے ہی اثر کرتی ہی پس نوعیہ صورت اثر کرنے مین کیفیت کی مددگار ہو جاتی ہی اور یہ نوعیہ صورت سے فاعل مزاجیہ کیفیت کے واسطہ سے اُسکی نوع کے اپنے حال پر باقی رہنے کے بعد ہی - اور وہی دوا ہی - اور یہ جو کہا گیا ہی کہ دوا اپنی نوعیہ صورت سے مزاجیہ غالبہ کیفیت کے واسطہ سے اور اُسسے اُسکی اسمین مدد دینے سے فقط اثر کرتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اگر دوا کی تاثیر محض کیفیت سے ہوگی تو لازم آئیگا کہ پانی کے ایک پیالے کی ٹھنڈک کرنا جو بھر کافور کی ٹھنڈک کرنے سے بہت زیادہ ہو اسلیے کہ جسم جسقدر بڑا ہوتا ہی اُسی قدر کیفیت مین بڑھکر ہوتا ہی اسکے ساتھ کافور مین ٹھنڈک دینے والی تری کے اجزا ایسے ملے ہوئے ہین کہ جنمین آگ اور ہوا کے بھی اجزا ہین اور پانی کا حال اسطرحکا نہین ہی اور یہی دوا اس سے خالی نہین ہی کہ یا تو اُسکی تاثیر بدن مین تکرار سے اور کثرت کرنے سے ہوگی یا نہوگی مگر اِن دونون مین سے ایک کے ساتھ مین پھر اگر دوسری صورت ہی تو یہی معتدل دوا ہی اور اگر پہلی صورت ہی تو یہی اُس سے خالی نہین ہی کہ پہلے بدن مین خود اثر کریگی اور اس تاثیر کے بعد آخرکار بدن سے خود اثر کو قبول کریگی یا اثر کو قبول نہ کریگی پھر اگر اثر کو قبول کریگی تو وہ ہی مطلق دوا ہی اور اگر اثر قبول نہین کرتی ہی تو وہ ہی سمی یعنے زہریلی دوا ہی - یا اثر کرتی ہی - فقط اپنے مادہ سے بے کیفیت کے اور نوعیہ صورت کے اور یہی غذا ہی اسطرح سے کہ غذائیہ صورت کو چھوڑ دے اور خلطیہ صورت کو پہلے اختیار کرے پھر عضویہ صورت کو قبول کرے اسلیے کہ سب جسم ایک ہی مادہ کے ہین اور فقط صورتون مین استعداد کے مطابق اختلاف رکھتے ہین اور حقیقت مین مادہ قابل یعنے اثر کا قبول کرنے والا ہی اور فاعل یعنے اثر کرنے والا نہین ہوتا ہی لیکن جسوقت یہ عضوی کی صورت کو قبول کر لیتا ہی اور جسم مین کے تحلیل ہوئے جزء کا بدلا ہو جاتا ہی یا اُسکی مقدار مین طبیعیہ نسبت سے زیادتی کر دیتا ہی تو فعل سے یعنے اثر کرنے سے نامزد ہوتا ہی گو کہ حقیقت مین یہ انفعال یعنے اثر کا قبول کر لینا ہی اور غذا گو کہ خون کی طرف اپنے مستحیل ہو جانے کے بعد بدن کو گرم کرتی ہی لیکن یہ گرم کرنا متغیر نہین ہی بلکہ معتبر وہی گرم کرنا ہی جو چیز کی کیفیت سے صادر ہو اس حال سے کہ اُسکی نوع باقی رہے اور ابھی تک اور نوع کی طرف مستحیل نہین ہوئی ہی

یا - اثر کرتی ہی - اپنی صورت سے کہ نوعیہ ہی اور اسکے لیے مزاج سے حاصل ہوئی ہی - فقط - بے مزاجیہ کیفیت کے واسطہ کے اور بے مادہ کے اور یہ موافق خاصیت کی رکھنے والی ہی آدمی کے بدن کے موافق خاصیت کی رکھنے والی ہی - جیسے فادزہر ہی - کہ یہ بدن کی تقویت کرتا ہی اور زہر کا مقابلہ کر لیتا ہی اور اُسکی بُرائی کو دور کر دیتا ہی پھر زہر بدن مین کچھ اثر نہین کر سکتا ہی اور فادزہر فارسی اسم کا معرب ہی اسکے معنے زہر کے مقابلہ کرنے والے کے ہین لیکن بعضے لوگ مفرد چیزون مین سے جنکی طبیعت مین زہر کا مقابلہ کرنا ہی اُنھین فادزہر کے نام سے مختص کرتے ہین اور بنائی ہوئی مرکب چیزون کو تریاق کے نام سے خاص کرتے ہین - یا مخالف خاصیت رکھنے والی ہی - بدن کے مخالف خاصیت کی رکھنے والی ہی - جیسے زہر ہی - اسلیے کہ زہر بدن کو اپنے نوعیہ صورت سے نہ کیفیت سے فاسد کر دیتا ہی اسکے ساتھ کبھی اسکی کیفیت اسکی خاصیت کی مددگار ہو جاتی ہی جیسے کہ ہلاہل مین کی گرمی ہی کیونکہ اسکی گرمی اسکی خاصیت کی معین روح کے تحلیل کر دینے سے ہو جاتی ہی اور جیسے شوکران نامی نبات مین کی ٹھنڈک ہی کہ روح کے بجھا دینے مین اُسکی خاصیت مدد کرتی ہی - یا اثر کرتی ہی اپنے مادہ اور کیفیت سے اور یہ دوائی غذا ہی - جیسے کاہو ہی اسلیے کہ وہ اپنی صورت کو چھوڑ دیتا ہی اور عضو کی صورت کو اختیار کر لیتا ہی اور بدن کی بھی تبرید کرتا ہی پس پہلے اعتبار سے غذا ہی اور دوسرے اعتبار سے دوا ہی اور مصنف کہتے ہین کہ یہ مشکل ہی اسلیے کہ کاہو وغیرہ کا انعقاد اور عضو کے مشابہ ہو جانا جب تمام ہوگا تو اُس عضو کے جوہر مین سے بن جائیگا اور یہ امر جبھی ہو سکتا ہی کہ جب اسکی صورت بالکل جاتی رہے اسلیے کہ محال ہی کہ کاہو کاہو ہونے کی حالتمین آدمی کے عضو کا جز ہو جائے اور محال ہی کہ بالکل صورت جاتی رہے اور یہ وہ کیفیت ہی کہ جو اس صورت کی موجب ہی باقی رہے کیونکہ معلول کا وجود اپنی علت کے نہونے کے ساتھ بداہت سے محال ہی اور یہ بھی ہی کہ جبتک یہ مزاجیہ کیفیتین باقی رہتی ہین اُسوقت تک مادہ پہلی صورت کا قابل رہتا ہی اور نو پیدا صورت کی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور یہ امر نئی صورت کے آنے کا مانع ہی اور فاضل علامہ نے اس اشکال کا جواب اسطرح پر دیا ہی کہ دوائی غذا کے سارے جز عضو کی صورت کو قبول نہین کر لیتے ہین بلکہ غذائی جز قبول کرتے ہین اور دوائی جز اپنی صورتون پر باقی رہتے ہین اور اپنی صورتون پر باقی رہنے کے سبب سے وہ کچھ صادر ہوتا ہی جو کچھ اس مادہ اور صورت کی مطابق کیفیتون سے صادر ہوا کرتا ہی اسلیے کہ بعضی کیفیتین مثل رطوبت اور یبوست کے ان جزون کے مادہ سے صادر ہوتی ہین اور وہ باقی ہین اور بعضی کیفیتین اُنکے صورتون سے مزاجیہ کیفیتون کے واسطہ سے جیسے گرمی سردی ہی صادر ہوتی ہین اور وہ بھی باقی ہین اور

دوائی غذا مین غذائی جزء دوائی جزءون مین ملے ہونے سے اور ایک کو دوسرے مین تمیز نہونے
سے مجاز کرتے ہین طبیب اور کہتے ہین کہ دوائی غذا بالکل اپنی صورت کو نہین چھوڑتی ہی اسلیے
کہ صورت کی مفارقت ایک ہی آن مین ایک ہی دفعہ ہوتی ہی تھوڑی تھوڑی کرکے جدا نہین
ہوتی ہی برخلاف حقیقی غذا کے اور حق یہی بات ہی کہ انعقاد کے پورے ہونے تک دوائی
جزءون کا اپنی صورتون پر باقی رہنا نہایت سے بعید ہی اسلیے کہ یہ بات اس امر کی موجب ہی کہ
یہ جزء عضوون کے قوام مین داخل ہو جائین اور غذائی جزءون مین اور دوائی جزءون مین کچھ
فرق نہ رہے اور فاضل علامہ کہتے ہین کہ دوائی جزءون کی طرح کا بدن کے قوام مین داخل
ہونا ہم جائز جانتے ہین لیکن اس طرح پر جس طرح سے حقیقی غذا قوام مین داخل ہوا کرتی ہی اسلیے کہ
اُن جزءون کا التصاق عضو سے اسطرح پر ہوتا ہی جیسے رخاوت مین ہوتا ہی کہ عضو کے الصاق مین
ضعیف ہونے کے سبب سے نہین ہی بلکہ مادہ کی ردائت سے ہی اور پورے الصاق کی صلاحیت
نہ رکھنے کے سبب سے ہی نہ کہا جائیگا کہ بسیط کی کیفیتین اُنکی نوعیہ صورتون کے تابع ہوا کرتی ہین
پھر جب یہ صورتین جاتی رہتی ہین تو ضرور انکی کیفیتین جاتی رہتی ہین لیکن مرکب جزءون مین
اُنکی نوعیہ صورتین مزاجون سے حاصل ہوا کرتی ہین اور مزاجی کیفیتون کے تابع رہا کرتی ہین
تو انہین جائز ہی کہ انکی صورتین جاتی رہین اور کیفیتین باقی رہین پھر بدن مین اثر کرین اسلیے
کہ ہم کہینگے کہ مرکبون کی تاثیر اگر فقط عنصریہ کیفیتون سے ہوگی تو لازم آتا ہی کہ پانی کا ٹھنڈک
دینا جیسا کہ بیان ہو چکا ہی افیون کی ٹھنڈک دینے سے بڑھ کر ہو۔ یا اثر کرتی ہی اپنی کیفیت
سے اور اپنی صورت سے اور یہ وہ دوا ہی جسمین خاصیت ہوتی ہی۔ لیکن وہ فعل جو صورت
سے ہوتا ہی وہ اُس فعل سے جو کیفیت سے ہوا کرتا ہی جدا ہوتا ہی جیسے محمودہ ہی اس لیے
کہ وہ اپنی صورت سے اسہال کرتا ہی اور اپنی کیفیت سے گرمی دیتا ہی۔ یا۔ اثر کرتی ہی
اپنے مادہ سے اور اپنی صورت سے اور یہ وہ غذا ہی کہ جسمین خاصیت ہوا کرتی ہی۔ جیسے
سیب ہی کہ وہ اپنے مادہ سے بدن کو غذا دیتا ہی اور اپنی صورت سے تفریح کرتا ہی
یا اثر کرتی ہی اپنے مادہ سے اور اپنی کیفیت سے اور اپنی صورت سے اور یہ وہ دوائی غذا
ہی جسکے لیے خاصیت ہوا کرتی ہی جیسے شراب ہی کیونکہ وہ اپنے مادہ سے بدن کو غذا دیتی
ہی اور اپنی کیفیت سے گرمی کرتی ہی اور اپنی صورت سے تفریح دیتی ہی بس یہی سات
قسمین ہین اور دلیل اسکی یہ ہی کہ جو چیز بدن پر وارد ہوا کرتی ہی اُسکے لیے ایک مادہ ہوا کرتا ہی

اور ایک صورت ہوتی ہی اور ایک کیفیت ہوتی ہی پس اُس چیز کا بدن مین اثر کرنا یا تو
ان تینون مین سے ایک سے ہوگا اور یہی تین قسمین ہین اور یا دو سے ہوگا اور یہ بھی تین
قسمین ہین یا سب سے ہوگا اور یہ ایک ہی قسم ہی اور غذا کبھی لطیف ہوتی ہی اور یہ وہ غذا ہی
جس سے پتلا خون پیدا ہوا کرتا ہی اور مغیرہ قوت کے سہل مین اثر قبول کر لینے سے عضوون
کے جوہر کی طرف آسانی سے مستحیل ہو جاتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اس پر ایک لطیف
عنصر غالب ہوا کرتا ہی یا دو لطیف عنصر غالب ہوا کرتے ہین - اور کبھی غلیظ ہوتی ہی اور
وہ غذا ہی کہ جس سے گاڑھا خون پیدا ہوا کرتا ہی اور مغیرہ قوت کا دشواری سے اثر قبول
کرنے کے سبب سے سہل مین عضوون کے جوہرون کے مشابہ نہین ہوتی ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ اسپر ایک کثیف عنصر غالب ہوا کرتا ہی یا دو کثیف عنصر غالب ہوتے ہین - اور کبھی
درمیانی - ان دونون مین ہوتی ہی - اور انمین سے ہر ایک - ان تینون قسمون مین سے
کبھی کیموس کے صالح ہوتی ہی - اور یہ وہ ہی جس سے ایسا طبیعی خون پیدا ہوتا ہی کہ جسمین اور
خلطون کا کچھ میل نہین ہوتا ہی مگر اتنا کہ جتنا ضرور ہی - اور کبھی کیموس کی فاسد ہوتی ہی -
اور یہ وہ ہی کہ جس سے غیر طبیعی خلط پیدا ہوتا ہی اور ان دونون قسمون مین کوئی واسطہ یعنی
درمیانی نہین ہی اور انمین سے ہر ایک - انھین چھوٹون قسمون مین سے ہر ایک کبھی بہت
غذا پڑنے والی ہوتی ہی اور یہ وہ ہی جسمین سے بہت جز خون کیطرف مستحیل ہوا کرتے ہین اور
کبھی کم غذا پڑنے والی ہوتی ہی اور یہ وہ ہی جسمین کے کم جز خون بنتے ہین اور کبھی ان دونون
کے درمیان مین ہوتی ہی پھر یہ اٹھارہ قسمین ہوتی ہین لطیف کیموس کی صالح بہت غذا پڑنیوالی
غذا کی مثال گرم کی ہوئی یا ادھ پکی انڈے کی زردی ہی اور لطیف کیموس کی صالح کم غذا
پڑنے والی کی مثال انار ہی اور کیموس کی صالح لطیف غذا پڑنیوالی درمیانی کی مثال صاف گیہون کی
کی روٹی ہی اور لطیف کیموس کی فاسد بہت غذا پڑنے والی کی مثال پھیپھڑا ہی - اور لطیف کیموس
کی فاسد کم غذا پڑنیوالی رائی اور پُرانا پنیر ہی اور لطیف کیموس کی فاسد غذا پڑنے والی درمیانی
برسی یکی روٹی ہی اور کثیف کیموس کی صالح کم غذا پڑنے والی کی مثال ہلکے جوش کی انڈے کی زردی
ہی اور کثیف کیموس کی صالح کم غذا پڑنے والی کی مثال تازہ پنیر ہی اور کثیف کیموس کی صالح
درمیانی غذا پڑنیوالی کی مثال گاے کے بچھڑے کا گوشت ہی اور کثیف کی کیموس کی ردی بہت غذا
پڑنیوالی کی مثال گاے یا بیل کا گوشت ہی اور کثیف کیموس کی ردی کم غذا پڑنیوالی کی مثال نمک

رنگا یا ہوا سوکھا گوشت ہے اور کثیف کیموس کی ردی غذا پڑنے مین درمیانی کی مثال کرم کلہ ہی اور
اور معتدل کیموس کی صالح بہت غذا پڑنے والی کی مثال سال بھر سے کم کے بچے کا گوشت ہی اور
معتدل کیموس کی صالح کم غذا پڑنے والی کی مثال شلغم ہی اور معتدل کیموس کی صالح غذا
پڑنے مین معتدل کی مثال بکریون کا گوشت ہی اور معتدل کیموس کی ردی کم غذا پڑنے والی
کی مثال اونٹ کی بچی کا گوشت ہی اور معتدل کیموس کی ردی بہت غذا پڑنے والی کی مثال گوبھی
ہی اور معتدل کیموس کی ردی غذا پڑنے مین معتدل نمک لگی مچھلی ہی اور پانی غذا نہین پڑتا ہی
بدن کی۔ اپنے بسیط ہونے کے سبب سے اور غذا لینے والا مرکب صاحب مزاج ہی اور غذا
پڑنے والے کو غذا لینے والے کے مشابہ ہونا واجب ہی مگر جبکہ پانی غذا کے ساتھ پک کر کیلوس
ہو جاتا ہی تو یہ مجموع غذا ہو جاتا ہی نہ فقط وہی چیز ہی کہ جسمین غذائی جز ہین اور جو اُس پکی ہوئی
سے تری پیدا ہوتی ہی اور بدن سے نکلتی ہی وہ غذا مین سزاوار قدر سے بڑھکر ہوتی ہی اور اس پر
جو امر کہ دلالت کرتا ہی وہ یہ ہی کہ گوشت کا شوربا بدن کی غذا پڑتا ہی پھر اگر غذا اسمین کے صرف
گوشت ہی کے اجزا ہون تو لازم ہی کہ تغذیہ اور تقویت جسقدر کہ شوربے سے حاصل ہوتی ہی
اُسی قدر گوشت کے جزون سے بے شوربے کے حاصل ہو اور حال اسطرح پر نہین ہے۔
فقط استعمال کیا جاتا ہی۔ پانی اور عضون کے لیے جنمین سے ایک غذا کے پتلا کرنے کو
کیونکہ غذا پر ارضی جوہر یون غالب ہوا کرتا ہی جیسا کہ اعضا پر غالب ہوتا ہی تا کہ غذا لینے والے
کے شبیہ ہو اور اِن ارضی جوہرون کا سارے عضوون کی طرف پہونچنا ممکن نہین ہی
مگر اُنکے پتلے ہونے کے بعد اور یہ پتلا ہونا فقط دو طرح سے ہوتا ہی ایک یہ کہ یہ جوہر گھلکر
پانی مین جائین جیسا کہ شکاری پرندون مین ہوتا ہی اور یہ امر فقط گرمی کی انتہا سے
قوی ہونے کے سبب سے ہوتا ہی اور یہ بات اس امر کی مقتضی ہی کہ آدمی کے لائق
اعتدال سے اُسکا مزاج خارج ہو جاے اور دوسری طرح یہ ہی کہ اسمین ایسی تری ملجاے
کہ وہ اُسپر غالب پڑجاے اور اُسے پتلا کر دے اور دوسری غرض غذا کا پکانا ہی اور
اُسے اس قابل کر دینا ہی کہ اُسمین ہاضمہ قوی تصرف کر سکے اور یہ فقط غذا کے پتلے
کرنے سے ہوتا ہی اس لیے کہ اسوقت مین اُسکا اثر کا قبول آسان ہو جاتا ہی۔ اور تیسری
غرض یہ ہی کہ غذا جلنے نہ پاے معدہ مین اُسکی طرف حرارت کے متوجہ ہونے کے وقت
جسطرح کہ دیگ مین سوکھی شے بے پانی کے جلجایا کرتی ہی۔ اور چوتھی غرض اُسکا بدرقہ ہوجانا

یعنے غذا کو اُسکے پتلا کرنے کے سبب سے پانی کا بدرقہ ہوتا ہی۔ تاکہ تنگ مجرون مین نفوذ کر جائے
پھر جبکہ اسمین سے اعضا کیطرف نفوذ کرتا ہی تو اُس پانی مین سے کچھ پسینے اور ابخرے بنکر
نکلجاتا ہی اور اسمین سے کچھ اُلٹا کلیجہ کیطرف پھر جایا کرتا ہی اور پیشاب کے راستے سے دفع ہوا کرتا
ہی اور پانی کے استعمال کرنے کی پانچوین غرض یہ ہی کہ فضلون مین ملجاے اور اُنھین پتلا
کردے کہ اُنکا نکلجانا پیشاب اور پسینے وغیرہ کے راستے سے سہل ہو جائے اور چھٹی غرض یہ ہی
کہ اسکی ٹھنڈک کے سبب سے حدت کو حرارت کی اور اُسکے شعلہ کو سکون ہو جائے اور ساتوین
غرض یہ ہی کہ عضوون کو تر رکھے۔ اور چھ ضروری سببون مین کا تیسرا سبب بدنی حرکت اور سکون
ہی اور حرکت قوت سے فعل کیطرف مادہ کا خارج ہونا ہی اور سکون مادہ کا قوت پر یا فعل
پر باقی رہنا ہی اور یہان پر حرکت سے مراد سارے بدن کا سارے مکان سے یا بدن کے
جزون کا مکان کے جزون سے حرکت کرنا ہی اور سکون سے مراد کل کا سکون کل مکان سے
یا جزون سے اُسکے مکان مین ہی اور حرکت کی طرف اضطرار اور ناچاری پڑنے کا سبب یہ ہی کہ
جب اصلیہ حرارت بدن مین کی سارے دار و جزون مین ہمیشہ اثر کرتی رہتی ہی تو اُسے ماندگی اور
عاجزی اُسکی فضلون کے تحلیل کرنے سے عارض ہوا کرتی ہی پھر اگر یہ فضلے کچھ دنون جمع
رہینگے تو حرارت کو چھپا لینگے اور بجھا دینگے پھر اسلیے ایسی حرارت کی احتیاج پڑی کہ فضلون کو
تحلیل کر ڈالے اور اصلی حرارت کو بھڑکا دے اور اس خارجی حرارت کا ضعف اور قوت
اور قلت اور کثرت اختیار مین رہے اور یہی حرارت حرکت سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ حرکت
کی شان سے گرم کر دینا ہی اور ابن ابی صادق کہتے ہین کہ لوگون کو بے نیازی حرکت سے
نہین ہی اسلیے کہ آدمی طبیعت سے متحرک پیدا کیا گیا ہی اور آدمی کو اُس چیز سے کہ جو
اُسکی خلقی ہی باز رہنا نہین ہو سکتا ہی اور آدمی کو حرکت کی تکلیف اُٹھانے سے سکون
کیطرف چار و ناچار احتیاج پڑتی ہی کیونکہ ہمیشہ حرکت ہی رہا کرے تو ضرور رطوبت تحلیل ہو جائے
اور حرارت فنا ہو جائے اور باری تعالے کی عجائب حکمتون مین سے یہ بات بھی ہی کہ ان
ضروریہ سببون مین سے ہر ایک کے لیے ایک محرک تقاضا کرنے والا پیدا کیا ہی جیسے بھوک ہی
کہ وہ کھانے کی مقتضی ہوتی ہی اور پیاس ہی کہ پینے کی مقتضی ہوتی ہی اور نیند ہی کہ سونے کی
مقتضی ہوتی ہی اور آدمی کا کھانے پینے اور رہنے کی چیزون کا بنانے والا ہونا حرکت کا مقتضی
ہی اور اگر اسطرح کے محرک مقتضی نہوتے اور اُنسے کسی وقت مین کوتاہی ہو جاتی تو ضرور انسے

غفلت ہوجاتی اور کسل ہوجاتا اور بدن کا حال خراب ہوجاتا اور ہلاک ہوجاتا جیسے کہ علاج میں سستی کرنا ہی بہیانک کہ مرض ہلاکت پر پہونچا دیتا ہی اور مختلف ہوتی ہی حرکت شدت سے یعنے قوت اور ضعف سے مختلف ہوا کرتی ہی پھر اسی کے مطابق اُس کے فعل مین اختلاف ہوا کرتا ہی کیونکہ قوت دار کا فعل کمزور کے برابر نہین ہوتا ہی اور کثرت سے اور قلت سے۔ پس اسکے مطابق بھی اُسکا فعل مختلف ہوتا ہی کیونکہ بہت کا فعل تھوڑے کے فعل کے برابر نہین ہوتا ہی۔ اور تیزی سے۔ اور یہ وہ ہی کہ جسمین سکون سے کم حصہ ملتا ہی۔ اور سستی سے مختلف ہوتی ہی اور سستی وہ ہی جسمین سکون بہت سا ملا ہوتا ہی پس اُسکا فعل اُسکے مطابق مختلف ہوتا ہی اسلیے کہ ضد سے ملے ہوے سبب کی تاثیر نرے سبب کے برابر نہین ہوتی ہی اور مصنف نے ان قسمون مین کے معتدل کو ظاہر ہونے کے سبب سے بیان نہین کیا پھر جب یہ قسمین ترکیب دیجائینگی تو ستائیس ہوجائینگی اور مصنف نے دو متضاد قسمون کے حکم کو بیان کر دیا ہی تاکہ اُسی پر باقی قسمین بھی قیاس کرلیجائیں

پس تیز قوت دار کم حرکت تحلیل کرنے سے بہت بڑھکر گرمی دیتی ہی بہت گرمی دینے کا سبب یہ ہی کہ تسخین رگڑ کی قوت کے تابع رہتی ہی اور مدت کی درازی کی محتاج نہین ہوتی ہی اور کم تحلیل کرنے کا سبب یہ ہی کہ تحلیل مادہ کے تیلا کرنے اور اجزے بنانے کے بعد ہوتی ہی اور یہ بات زمانہ کی درازی مین ممکن ہوتی ہی مصنف کہتے ہین کہ کہنے والے کو جائز ہی کہ کہے کہ تسخین سے جو گرمی حاصل ہوتی ہی اُسی کے سبب سے تحلیل ہوتی ہی پھر جبکہ سبب زیادہ قوی ہوتا ہی تو اُسکے اثر کو پورا اور بہت ہونا واجب ہوتا ہی اور اسکا جواب یہ ہی کہ شدید یعنے قوی حرکت گو قوی حرارت کو واجب کرتی ہی مگر یہ حرارت ایسی رطوبت کو مستعد نہین پاتی ہی کہ جسے اجزے بنادے پھر اُسکا فعل رطوبت مین کم ہوگا اور اس طرح پر ہوگا جسوقت کہ حرارت بہت ہوگی کیونکہ اسوقت مین رطوبت تھوڑی تھوڑی کرکے اجزے بننے کے قابل ہوجاتی ہی۔ اور سست بہت کمزور حرکت اسکے برعکس ہی۔ یعنے تسخین سے بڑھکر تحلیل کرتی ہی لیکن تحلیل کی کثرت اس سبب سے ہوتی ہی کہ اسمین تسخین کا زمانہ دراز ہوا کرتا ہی اور مادہ تبخیر کے قابل ہوتا ہی اور تسخین کی کمی کا سبب یہ ہی کہ رگڑ کم ہوتی ہی۔ اور حرکت اور سکون کا افراط سے ہونا ٹھنڈا کرنے والا ہی لیکن حرکت کی افراط کے مبرد ہونے کا سبب یہ ہی کہ وہ اصلی رطوبت کو تحلیل کرتی ہی پھر رطوبت کے تحلیل ہونے سے اصلی حرارت تحلیل ہوجاتی ہی اور سکون کی افراط کے مبرد ہونے کا سبب یہ ہی کہ سکون رطوبتون کے محتبس ہوجانے کا موجب ہی اور یہ اصلی حرارت کے چھپ جانے کا اور گھٹ جانے کا

موجب ہی پھر اس سبب سے ٹھنڈک غالب ہو جائیگی اور یہ سبب ہی کہ حرارت کے بھڑکنے کا سبب
نہین پایا جاتا ہی اور وہی حرکت ہی۔ اور سکون ہضم پر زیادہ معین ہوتا ہی یعنے سکون کے نزدیک
کی غذا کے ہضم پر اسلیے کہ ہاضمہ قوت جو کہ معدہ مین ہی وہ فقط معدہ کے جرم مین ہی لیس معدہ
مین سے وہ قوت پہلے غذا کے اُس جز مین اثر کرتی ہی جو اُس سے ملا ہوا ہوتا ہی پھر اُس سے بڑھکر
اُسکے قریب کے جزون مین اثر کرتی ہی یہانتک اُسکا اثر سب مین عام ہو جاتا ہی اور حرکت کے وقت
غذا کو معدہ مین حرکت رہتی ہی اور معین جز کو ہمیشہ لگاو معدہ کے جرم سے نہین رہتا ہی بلکہ لگاو میں
غذا کے جز بدلتے رہتے ہین پھر تاثیر کم ہوتی ہی لیکن غذا کے تناول سے پہلے کی حرکت ہضم کرنے والے
اعضا کو گرم کر دینے کے سبب سے اور اصلی حرارت کو بھڑکانے کے سبب سے اور فضلون کے تحلیل
کر دینے کے سبب سے ہضم پر قوت دیتی ہی اور سبب یہ ہی کہ قوتون کی اُٹھائے رہنے والی روحین
اپنے لطیف ہونے کے باعث سے بہت ہی حرکت سے تحلیل ہو جاتی ہین پھر قوتین کمزور پڑجاتی ہین
اور سکون کے حال مین روحین مجتمع رہتی ہین اور بہت ہوتی ہین پھر قوتین بھی قوی ہوتی
ہین۔ اور حرکت معین ہوتی ہی انحدار پر یعنے نیچے اُترجانے پر اسلیے کہ غذا مین اور فضلون مین
جنبش رہتی ہی پھر اوپر سے نیچے کو اُتر پڑتے ہین۔ اور چھ ضروری سببون مین کا چوتھا سبب نفسانی حرکت
ہی اور سکون ہی یعنے جنکا صدور نفسانی قوتون سے ہوتا ہی اسلیے کہ نفس کے لیے نہ تو حرکت ہی اور
نہ سکون ہی اور بدن کی ضروری چیزون کے حاصل کرنے کو معاشت کے امر مین نفسانی حرکت کی
طرف ناچاری پڑتی ہی کیونکہ نفسانی حرکت بھی انکی تحصیل کا باعث ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ جسوقت مین
بدنی حرکتین ضروری ہین تو جن پر ان حرکتون کا وجود موقوف ہی وہ نفسانی عوارض مین سے روح
کی حرکت کے خواہش اور غصہ کیطرح سے مستلزم ہین وہ بھی ضروری ٹھہرتی ہین اور نفسانی سکون
کیطرف بھی ناچاری پڑتی ہی اسلیے کہ روح لطیف ہی اور گرم ہی اور سہل مین تحلیل ہو جاتی ہی پھر اگر
اُسمین حرکت ہمیشہ رہے تو بالکل تحلیل ہو جائے پس سکون کی احتیاج پڑی کہ اُسمین روح کو
زیادتی ہو اور مجتمع رہے پھر حرکت سے تحلیل ہوا کرے اور روح کی حرکت کا سبب یہ ہی کہ نفس کو
اپنے مناسب چیز سے یا اپنی نفرت کی چیز سے یا جسمین نفرت اور مناسب دونون ہین اُس سے
انفعال عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ نفس کو مدرکہ قوت سے کسی خاص کمال کے حاصل ہونے کا ادراک
عارض ہوتا ہی یا منافی چیز کا ادراک منافی ہونے کی جہت سے عارض ہوتا ہی اور ادراک انفعال ہی
پھر اگر وہ چیز کہ جس سے نفس کو انفعال ہوا ہی اُسکے مناسب ہی جیسے تفریح دینے والی چیز ہی تو نفس

اُسکی خواہش کرتا ہی اور اُسکے کھینچ لینے کے لیے اُسکی طرف کو حرکت کرتا ہی اور اگر وہ چیز نفرت کرنے
کی ہی پھر اگر نفس کو اُسکے مقابلہ کی تاب لانا ممکن ہی جیسے غضب مین لانے والی چیز ہی تو اُس سے
مقابلہ کرنے کو نفس اُسکی طرف حرکت کرتا ہی اور اگر اُسکا مقابلہ نہین ممکن ہی جیسے ڈرانے والی چیز
ہی تو اُس سے اُسکے خلاف کی جہت مین بھاگتا ہی تا اُسے اُس سے چھٹکارا ہو جائے اور اگر وہ چیز
ایسی ہی کہ جسمین نفرت اور رغبت کی دونون باتین مجتمع ہین تو ایک مرتبہ اُسکی طرف دوڑیگا اور
دوسری دفعہ اُس سے بھاگیگا پھر نفسیہ حرکت کو روح کی حرکت لازم ہی اسلیے کہ قوتین روحون کی
صورتین ہین یا اُنکی کیفیتین ہین اور اُنکا حرکت کرنا روحون کی حرکت کے ساتھ ہی ممکن ہی اور
اسی طرح پر نفسی سکون ہی اور یہان روح سے قلبی روح مراد ہی اسلیے کہ قلبی روح وہ ہی کہ
نفسانی غرضون کے وقت متحرک ہوتی ہی اور اسی لیے اِن حرکتون کو حیوانی قوتون کیطرف نسبت
دیتے ہین گو اُنکا مبدء نفسانیہ قوت سے ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ نفس کو ان عوارض کی جہت
سے یا تو نفرت اُس مدرک چیز سے عارض ہوتی ہی یا اُسکی طرف رغبت عارض ہوتی ہی اور نفس
قلب کو تسلی دیتا ہی پس جبکہ اُسے نفرت عارض ہوتی ہی تو دل منقبض ہو جاتا ہی تاکہ اس نفرت کی چیز
سے دور ہو جائے اور جب اُسپر رغبت عارض ہوتی ہی تو اُسکی طرف پھیل جاتا ہی تاکہ اُس ملائم مناسب چیز
کے متصل ہو جائے اور حیوانی قوتون کا اور اصلی حرارت کا معدن دل ہی پھر جب دل منقبض ہوتا ہی
تو قوتین اور اصلی حرارت منقبض ہو جاتی ہین اور اسی انقباض مین قوت کی تابع روح بھی ہوتی ہی
کیونکہ وہی تو قوت کی حامل ہی اور روح خون کو ساتھ لے لیتی ہی کیونکہ روح لطیف ہوتی ہی اور
ذرا مین تحلیل ہو جاتی ہی کسی طرف حرکت نہین کرتی ہی مگر جبکہ اپنے مدد دینے والے کو ساتھ
لے لیتی ہی کہ حرکت سے جو اُسمین سے تحلیل ہو جائے اُسکا بدل وہ ہو جائے اور یہی لطیف خون
ہی کہ وہ بھی روح کے جوہر کے مشابہ ہی اور خون بھی اصلی حرارت کا حامل ہی اور یہ حرکت ہوتی ہی یا
تو خارج کیطرف دفعی اگر مناسب قوی ہوتا ہی یا نفرت کی چیز سے مقابلہ کی قوت قوی ہوتی ہی کیونکہ
مناسب کی قوت اس حرکت کے قوی اور دفعی ہونے کی موجب ہوتی ہی جیساکہ افراط کی خوشی کے
وقت مین ہوتا ہی اور یہی حال مقابلہ کی قوت ہونے کا ہی جیساکہ غصہ کے وقت مین ہوتا ہی یا تدریجی
کرکے اگر مناسب قوی نہین ہی جیساکہ خوشی کے وقت مین ہوتا ہی وہ جو افراط سے نہین ہی
یا اندر کی طرف دفعی ہوتی ہی اور قوت سے ہوتی ہی اگر نفرت کی چیز قوی ہوتی ہی تو اُس سے روح
مقابلہ سے یاس ہونے کے سبب سے بھاگ جاتی ہی جیساکہ ڈر کے وقت مین ہوتا ہی وہ ڈر جو شدید

ہوتا ہی یا اندر کیطرف تو یکجی ہوتی ہی اذیت دینے والی چیز کی مکروہ ہونے کے سبب سے اور دفع پر قدرت نہ رکھنے کے سبب سے جیساکہ غم کے وقت مین ہوتا ہی اسلیے کہ غم مین موذی تو واقع ہوتا ہی اور حال یہ ہوتا ہی کہ اسمین اسکے بعد کسی اور چیز کے حاصل ہونے کا ڈر نہین ہوتا ہی اور اُسکے مقابلہ کی توقع بھی نہین ہوتی ہی یا اندر اور باہر کیطرف ہوتی ہی دو موجبون کے اجتماع کے سبب سے جیساکہ خجالت کے وقت مین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ ڈر اور خوشی سے مرکب کیطرح سے ہی پس روح مخجل کرنے والے امر کے سبب سے اور کراہت سے اندروار ایک ہی دفعہ چلی جاتی ہی پھر عقل کے اس مخجل کرنے والے امر کو حقیر اور صغیر کرنے سے اور نفس کو جرأت دلوانے سے باہر کیطرف آتی ہی اور روح کی سرعت کے ساتھ باہر کیطرف آنے سے چہرے پر انقباض کے آثار بہت ظاہر نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انقباض کا زمانہ کم ہوا کرتا ہی لیکن تھوڑے ڈر مین عقل نفس کو جرأت نہین دلواتی ہی اسی لیے ہمیشہ روح اندروار کیطرف حرکت کرتی رہتی ہی اور لازم ہوتی ہی اسی نفسی حرکت کو اُس چیز کی گرمی کہ جسکی طرف حرکت کی ہی روح نے اسلیے کہ روح کے لطیف گرم جسم ہونے سے اور سہل مین تحلیل ہوجانے سے طبیعت کسی طرف اسکے حرکت دینے کی جرأت نہین کرتی ہی مگر جبکہ اُسکے ساتھ مین اُسکا کوئی مددگار ہوتا ہی کہ جو روح مین سے تحلیل ہوجاتا ہی اسکا تدارک وہ کرلیا کرتا ہی اور وہی خون ہی جیساکہ بیان ہوچکا ہی اور وہی خون خود بھی ذات سے گرم ہی اور اصلی حرارت کا بھی یہی حال ہی پس جبکہ خون روح کے ساتھ کسی مقام پر مجتمع ہوتا ہی تو وہ مقام ضرور گرم ہوجاتا ہی اور اُسسے لازم ہوتی ہی اُس چیز کی ٹھنڈک کہ جس سے روح چلی گئی ہی اسلیے کہ وہان خون اور اصلی حرارت کی اور روح کی کمی ہوتی ہی اور اُسکی افراط یعنی روح کی حرکت کی افراط برابر ہی کہ باہروار ہو یا اندروار ہو قاتل ہی باہروار کی حرکت اسلیے قاتل ہی کہ بہت سی روح جب باہر کی طرف حرکت کرتی ہی تو اندروار کو روح مین سے باقی نہین رہتی ہی مگر تھوڑی سی مقدار اور اپنی اس قلت کے ساتھ متخلخل ہوجاتی ہی تاکہ اندروار کے حاصل خلا کو بھرلے پس اسمین اُسکی قوت کمزور ہوجاتی ہی پھر اندروار کی تدبیر کو باقی نہ رہیگی پس اندروار ٹھنڈا ہوجائیگا اور جسقدر روح باہروار مزاج کی حدت پکڑنے کے لیے گئی ہی تحلیل ہوجائیگی اور اُسکی طرف مدد کے نہ پہونچنے سے ظاہر بھی ٹھنڈا ہوجائیگا اور غش اور موت حادث ہوجائیگی جسطرح سے افراط کی خوشی مین اور افراط کے غصہ مین ہوتا ہی لیکن خوشی کی افراط مین موت اکثر واقع ہوتی ہی کیونکہ غضب مین روح کی حرکت فقط دل کے خون کے جوش مارنے کے ساتھ اور بدلا کرنے کی قوت کے ساتھ ہوا کرتی ہی اسلیے کہ انتقام کے لیے مقابلہ

کرنا قوت کی کمزوری کے ساتھ نہین ہوتا ہی اور یہ اُس چیز سے ہی کہ اُسکے ساتھ اندروار ایسی ٹھنڈک ہو جائے کہ غشی کا باعث ہو جائے موت تو بڑھکر ہی اور ابن ابی صادق کہتے ہین کہ غضب مین گرمی باہروار کی طرف فوران اور قوت کے ساتھ ہیجان کرتی ہی پھر قریب نہین ہی کہ روح مین سے اور حرارت مین سے کوئی جز تحلیل ہو جائے کہ اُس سے اُسکا مثل یا امثال مل بنجائین اور خوشی حرارت کو اترخے اور تحلل کے ساتھ ہیجان مین لاتی ہی بس سطح بدن مین جسقدر کہ روح ہی اور ایک دوسرے کے بعد تحلیل ہو جاتی رہتی ہی پھر تحلیل دل مین کی روح مین پھیلتی ہی پھر متحلل سے گھراؤ مین کی نکلی چیز کا ملحق ہونا ہمیشہ قریب نہین ہی بس اسی لیے جب افراط سے خوشی ہوتی ہی تو اُسکے لیے تابع قوت کا انحلال ہی اور موت تابع ہی اور اندروار کی طرف کی حرکت کے قاتل ہونے کا سبب یہ ہی کہ جب روح خون کے ساتھ اندروار کیطرف حرکت کرتی ہی تو بند رہنے اور مجتمع رہنے کی شدت سے روح گھٹ جاتی ہی پھر روح بجھ جائیگی اور اندروار مین ٹھنڈک بڑھ جائیگی اور باہروار بھی ٹھنڈا ہو جائیگا کیونکہ روح اصلی حرارت کے ساتھ اندروار کیطرف متوجہ ہی اور ایسی سکون کی افراط ٹھنڈا کر دینے والی ہی کیونکہ حرکت ہی تو گرمی کی موجب ہوا کرتی ہی اور بلید کرنے والی ہی ذہن کی اسلیے کہ ذکاوت اور فہم کی جودت فقط روح کی لطافت اور حرارت ہی کے سبب سے ہوتی ہی کیونکہ جب روح غلیظ ہوا کرتی ہی تو حرکتون مین کامل اطاعت نہین کرتی ہی اور یہی حال ہوتا ہی جب روح ٹھنڈی ہوتی ہی اور لطافت اور حرارت مین سے ہر ایک کی پیدائش فقط حرکت ہی سے ہوتی ہی کیونکہ حرکت ہی تو اصلی حرارت کو روشن کرتی ہی اور بھڑکاتی ہی بس حرکت ہی اصلی حرارت کو روح کے لطیف کرنے پر اور گرم کرنے پر قوت دیتی ہی اور جسوقت روح لطیف اور گرم ہو جاتی ہی تو ان معنون اور صورتون کے پیش کرنے کی طلب اور اُنسے مقصد کا حاصل کرنا اور اُنکی ترکیب اور تفصیل آسان ہو جاتی ہی اور سکون اُنکی ضدون کا فعل ہوتا ہی اور اسی سبب سے گاڑھے خون والا شخص بلید ہونے مین سخت ہوتا ہی اور پتلے خون والا فہیم اور ذکی ہوتا ہی اور چھ ضروری سببون مین کا پانچوان سبب سونا جاگنا ہی اور جاگنے کی طرف ناچاری پڑنے کا سبب یہ ہی کہ حس کرنے کے اور ارادی حرکت کرنے کے جو فعل حیوان سے صادر ہوتے ہین فقط جاگنے ہی سے پورے ہوتے ہین اور سونے کیطرف ناچاری پڑنے کی وجہ یہ ہی کہ سارے فعل حرکتین ہین اور حرکت تحلیل کرنے والی ہوتی ہی اور اسکے ساتھ جو چیز اُس سے تحلیل ہو جاتی ہی اسکا بدل چھوڑنا ممکن نہین ہوتا ہی اور سبب یہ ہی کہ جاگنے مین نفس حیوانی فعلون مین مصروف رہتا ہی جو غذا کے کامل ہضم کرنے سے مانع ہوا کرتے ہین کیونکہ نفس جب کسی چیز مین

[illegible]

تصرف مین متوجہ ہوتا ہی تو اُسکا تصرف اور مین سے گھٹ جاتا ہی اور ہضم زندگی مین ضروری ہی
پھر ضرور ہی کہ نفس ایسے وقت مین ہضم کیطرف توجہ کرے کہ اسوقت مین حواس کے فعلون سے فراغت
رکھتا ہو پھر اگر نفس دو امرون کی طرف ساتھی توجہ کریگا تو اُن دونون کے ہر ایک مین اُسکا
تصرف پورا نہوگا پھر سونے کی طرف احتیاج آپڑی تاکہ اُسمین روح اور قوتین اندر وار جمع ہون اور
ہضم کامل ہوجائے غرض سونا سکون سے زیادہ مشابہت رکھتا ہی اس رو سے کہ روح اور بدن سونے
مین ساکن رہتے ہین اور سکون مین بدن ساکن ہوتا ہی اور اس رو سے کہ تحلیل ہونے کی کمی سے
سکون بدن کی ترطیب کرتا ہی اور یہی حال سونے کا بھی ہی کیونکہ بدن سونے مین غذا زیادہ اور جید
لیتا ہی اور اسلیے کہ سونے مین تحلیل کم ہوا کرتی ہی اور اس رو سے کہ سکون حرکت سے پیدا ہوئی
ماندگی کو دور کرتا ہی اور اسیطرح پر سونا بھی ہی جاگنے کی تھکن کو دور کرتا ہی اور اس رو سے کہ غذا کا ہضم
اور مادون کا پکنا سکون مین قوی ہوا کرتا ہی اور یہی حال سونے مین بھی ہوتا ہی اور اس رو سے کہ سکون
مین مادے قرار سے رہتے ہین اور یہی حال سونے کا بھی ہی اور جاگنا حرکت سے زیادہ مشابہ ہی
اس رو سے کہ حرکت گرم کر دیتی ہی اور یہی حال جاگنے کا ہی نہ حرکت کے پائے جانے سے بلکہ روح کے
اور اصلی حرارت کے اُٹھنے سے اور ان دونون کے باہر وار حرکت کرنے کے سبب سے ہی اور اس رو سے
کہ حرکت تحلیل سے سکھا دیتی ہی اور سونے کی نسبت سے جاگنے مین کم غذا لینے کے واسطہ سے
یہی حال جاگنے کا بھی ہی اور اس رو سے کہ جاگنا روح کے لیے اسطرح ہی جیسے حرکت بدن کے لیے
ہوتی ہی اور سونے جاگنے کی مشابہت حرکت اور سکون سے ہونے کے سبب سے ان دونون کو
مصنف نے حرکت اور سکون کے بعد بیان فرمایا ہی اور سونے مین روح اندر وار کو دھنس جاتی ہی اور
اسی سے ظاہری حواس بیکار اور معطل ہوجاتے ہین اور حرکت دینے والی قوتین اپنے کامون سے
معطل ہوجاتی ہین پھر ظاہر ٹھنڈا ہوجاتا ہی کیونکہ اصلی حرارت اور خون اندر وار دھنسنے مین روح
کے تابع رہا کرتے ہین اور اسی لیے احتیاج دلواتا ہی سونا بہت اوڑھنے کی طرف جاگنے سے زیادہ
اسی سونے والے کی نسبت سے کیونکہ روح کے اندر وار دھنس جانے سے بدن خارجی ٹھنڈک
کو زیادہ قبول کر لیتا ہی اور سونے کی افراط افراط سے ترطیب کرتی ہی کیونکہ تحلیل کم ہوتی ہی اور
جاگنے مین جو مادہ تحلیل ہوتا رہتا ہی وہ بند رہتا ہی اور اسلیے کہ ہضم کے جید ہونے کے سبب سے
اعضا سونے مین غذا بہت لیا کرتے ہین پھر ٹھنڈک ڈالدیتا ہی کیونکہ رطوبت کی افراط اصلی
حرارت پر چھا جاتی ہی اور اُسے بجھا دیتی ہی اور جب سونا خلاء کو پاتا ہی بدن مین خون ہوجانے

والے یا گرم صفراوی مادہ پہنچانے والے مادہ سے روح کے تحلیل کرنے سے ٹھنڈک پھیلا دیتا ہی کیونکہ
جب حرارت اندر وار کو پھر آتی ہی اور وہان مجتمع ہو جاتی ہی اور کسی ایسے مادہ کو نہین پاتی ہی کہ جسمین اثر
کرے تو روح مین اور اصلی رطوبت مین اثر کرتی ہی اور انھین تحلیل کرنے لگتی ہی اور انکی تحلیل سے اصلی
حرارت بھی تحلیل ہو جاتی ہی اور ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہی لیکن یہ بات جبھی ہوتی ہی جب سونے کے زمانہ
کو طول ہوتا ہی کیونکہ یہ ٹھنڈک جبھی ہوگی کہ جب تحلیل کی افراط ہوگی اور تحلیل کی افراط طولانی زمانہ
مین ہوتی ہی - اور اگر ہضم کی صلاحیت رکھنے والی غذا کو سونا پاتا ہی - اور یہی وہ غذا ہی جو کیلوس بن چکی
ہی اسلیے کہ اس سے پہلی غذا گو ہضم کے لائق ہوا کرتی ہی پس وہ ہضم کی صلاحیت نہین رکھتی ہی - تو اُسے
ہضم کر ڈالتا ہی - جلدی سے اور آسانی سے برخلاف جاگنے کے اسلیے کہ سونے مین اندر وار حرارت
کے اجتماع کے سبب سے ہضم قوی ہوتا ہی اور یہی حرارت سب قوتون کے لیے اُنکے تصرف مین اوزار ہی
خاص طبیعیہ قوتون کے لیے کیونکہ طبیعیہ قوتون کا تصرف غذا کے تغیر دینے مین اور اسکے پکانے مین اور
فضلون کے دفع کرنے مین ہوتا ہی اور یہ امور بے قوی حرارت کے پورے نہین ہوتے ہین اور اسلیے کہ
نفس سونے مین حسّی اور حرکت کے فعلون سے خالی ہوتا ہی پھر نفس کا فعل غذا کے پورے ہضم کرنے مین
زیادہ قوی ہوتا ہی جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اور اسلیے کہ موثر یعنے اثر کرنے والا اور متاثر یعنے اثر قبول
کرنے والا جبوقت دونون ساکن ہوتے ہین تو اثر زیادہ قوی ہوتا ہی اور سونے کے حال مین ایسا ہی
حال ہوتا ہی اسلیے کہ قوتین اور غذا اور خلط سونے مین بھرے ہوے ہوتے ہین - پھر گرم کر دیتا ہی
بدن کو کیونکہ جبوقت غذا کو ہضم کر ڈالتا ہی تو خون کر ڈالتا ہی اور خون گرم ہوتا ہی اور اُس سے روح بھی
بہت پیدا ہوتی ہی اور وہ بھی گرم ہوتی ہی اور اگر کسی عاصی خلط یا غذا کو پاتا ہی - ہضم کے عاصی کو یعنے ہضم کو
قبول نکرنے والے خلط یا غذا کو پاتا ہی اور خون کی طرف نہ مستحیل ہونے والے کو لیکن خلط پس وہ کچھ
بلغم کے مثل ہی اور غذا وہ ہی جو مقدار مین بہت ہو - تو اُسے سونا بدن بھر مین پھیلا دیتا ہی کیونکہ جبوقت کہ
حرارت اندر وار جمع ہوگی تو ایسی عاصی خلط یا غذا کو نہ پگھلا دیگی اور نہ پتلا کر دیگی پس وہ نہ نکلیگی اور
سارے بدن مین بے ہضم ہوے پھیل پڑیگی - پھر ٹھنڈا کر دیتا ہی - اُسکے کچے ہونے کے سبب سے لیکن
عصیان یعنے ہضم کو یا خون بننے کو قبول نکرنا اسطرح کا نہو جیسا کہ بیان ہو چکا ہی بلکہ اس سبب سے کہ
خلط ہضم سے گزر چکا ہی جیسے صفرے کی مراری خلطین یا ارضی ہین کہ پگھلنے و بہنے کی صلاحیت
نہین رکھتی ہین - جیسے سوداء اور جیسی بلغم ہی یا غذا مین غلاظت اور کثافت شدت سے ہی
تو اُس سے ٹھنڈا کر دینا لازم نہین آتا ہی - اور افراط کی بیخوابی دماغ کو کمزور کر ڈالتی ہی اور قوت کے

تحلیل کرنے سے ہضم کو بگاڑ دیتی ہی۔ کیونکہ ظاہری اور باطنی حواس کے حس کرنے کے فعلون کی کثرت ہوتی ہی اور ارادی حرکتین بہت رہتی ہین اور جبکہ قوتون کی حامل روحین تحلیل ہوجانے سے اور حاملون کے تحلیل ہونے کے وقت اُنکی محمول قوتین بھی گھٹ جاتی ہین اور کمزور پڑجاتی ہین پس دماغ کمزور پڑجاتا ہی کیونکہ وہی ان کامون کا مبدء ہی اور جبکہ دماغ کا مزاج ایک طرح کی خشکی سے رطوبتون کے تحلیل ہونے کے سبب سے خراب ہوجائیگا تو اسی دماغ کے ضعف کے سبب سے ہضم بھی کمزور ہوجائیگا کیونکہ طبیعی قوتون کی تقویت سونے مین اُسکے سواسے نہایت بڑھکر ہوتی ہی اور اسلیے کہ حرارت جاگتے مین پھیلی رہتی ہی اور اسلیے کہ جاگنے مین طبیعت حس اور حرکت کے فعلون مین مشغول رہا کرتی ہی اور کبھی اُن چیزون مین سے ہی جو ہضم کے پورے کرنے سے باز رکھتی ہی اور مادہ کی تحلیل کرڈالنے سے بھوک لگاتی ہی۔ وہ مادہ کہ جسکی شان سے بدن کے تغذیہ مین صرف ہوجاتا ہی اور یون بھوک لگاتی ہی کہ ہضم کو کمزور کرڈالتی ہی پھر اسوقت مین اُس سے جید خون نہ پیدا ہوگا اور اعضا اپنی حاجت بھر خون کو نہ لے سکینگے پھر بیخوابی بھوک لگادیتی ہی اور دن کا سونا بد ہی کیونکہ روح ایک نورانی جوہر ہی آسمانی جرمون سے مشابہت رکھتی ہی پس اسی سبب سے جب نور کو دیکھتی ہی تو خوش ہوتی ہی اور طبیعت سے اُسکی طرف میلان کرتی ہی اور جب آنکھ دن کو بند ہوگی تو روشنی کے سبب سے روح باہر وار کو میلان کریگی اور اندروار مجتمع نہ رہے گی پھر سونے سے اُسکے مرتب فائدے حاصل نہونگے اور جاگنے مین کا تحلیل ہونا بھی حاصل نہوگا پس یہ رنگ کو خراب کرڈالتا ہی تحلیل نہونے کے سبب سے فضلون کے بند رہنے سے اور خون کے ساتھ ملجانے سے اور سوتے مین اندروار خون اور روح کے ہونے سے اور باہر کی طرف بیاپی لطیف کرنے والی حرکت کے نہونے سے کہ جسکی تابع جاگتے مین کی روح کی حرکت رہتی ہی پھر رنگ اُس چمک کو جو خون کے پتلے ہونے کے وقت اور صاف ہونے کے ہوا کرتی ہی کھو بیٹھے گا۔ اور تلی کو ضرر کرتا ہی۔ خلطون کو گاڑھا کرڈالنے سے اور تلی کی شان سے یہ ہی کہ غلیظ خلطون کو اپنی طرف کھینچ لیا کرتی ہی پھر تلی مین ایسے خلط بہت ہوجاتے ہین۔ اور گندہ دہن کر دیتا ہی ہضم کی کمزوری کے سبب سے معدہ مین غذا کے خراب ہوجانے سے کیونکہ پوری قوتین اندروار نہین جمع ہوتی ہین اور تحلیل نہونے سے معدہ مین فضلے بہت سے مجتمع ہوجاتے ہین پس یہ فضلے متغیر ہوجاتے ہین اور اُنسے خراب ابخرے اُٹھکر منھ کیطرف آتے ہین اور نفسانی قوتون کو ڈھیلا کردیتا ہی سب کی سب کو کیونکہ فضلے بند رہتے ہین اور پٹھے اور دماغ بھیگے رہتے ہین اور ڈھیلے رہتے ہین

[illegible] ۱۲

دن کا سونا [illegible] ... کیونکہ دماغ کی [illegible] ... نفسانی روح [illegible] ... بوعلی سینا [illegible] ... دن کا سونا [illegible] ... کھانا کھایا ہو [illegible] ... قیلولہ [illegible] ... ہضم ہو [illegible] ۱۲۱۲

پھر ذہن کند کر دیتا ہی - روح کے تکدر کے سبب سے اور اُسکی غلیظ ہو جانے کے سبب سے رطوبتون کی کثرت سے اور ان غلیظ ابخرون کی کثرت سے جو جا گئے ہین تحلیل ہو جاتے ہین - اور جب عادت پڑ جائے - دن کے سونے کی - تو اُسکا چھوڑ دینا جائز نہین مگر رفتہ رفتہ - لیکن چھوڑ دینے کا سبب یہ ہی کہ اُسمین وہ وہ خرابیان ہین جو بیان ہو چکی ہین اور رفتہ رفتہ چھوڑنے کا سبب یہ ہی کہ جب طبیعت کو دن کے سونے کی عادت ہو جاتی ہی تو وہ دن کے سونے سے غذا کے ہضم کرنے پر اور مادون کے پکانے پر مدد لیا کرتی ہی پھر جبکہ یکبارگی چھوڑ دیا جائیگا تو غذا کچی رہ جائیگی اور یہی حال مادون کا بھی ہو جائیگا اور اس سے ہضم نہونے کی اور نضج نہونے کی لازم مضرتین عارض ہونگی اور تململ یعنے بدخوابی - اور یہ سونے مین قرار نہ پکڑنا ہی - اور بیخوابی بدتر ہی - اسلیے کہ یہی بیخوابی طبیعت کو حیرت مین ڈالتی ہی کیونکہ جسوقت سوتے ہین اندر وار کو طبیعت متوجہ ہوتی ہی اور ہضم مین اور مادون کے پکانے مین مصروف ہوتی ہی تو جاگنے سے چونک پڑتی ہی پھر باہر کیطرف متوجہ ہو جاتی ہی اور ہضم سے اور پکانے سے اعراض کر لیتی ہی اور فضلون کے دفع کرنے مین اور بہانے مین اور تحلیل کرنے مین مشغول ہو جاتی ہی پھر طبیعت پر نیند غالب ہو جاتی ہی اور فضلون کے دفع کرنے وغیرہ سے طبیعت کی مانع ہو جاتی ہی پھر طبیعت اسمین حیرت مین پڑ جاتی ہی اور طبیعت سے نہ تو سونے کے فائدے اور نہ جاگنے کے فائدے حاصل ہونگے - اور چھ ضروری سببون مین کا چھٹا سبب استفراغ اور احتباس ہی اور استفراغ کیطرف ناچاری پڑنے کا سبب یہ ہی کہ بے غذا کے بدن کا باقی رہنا محال ہی اور ایسی کوئی غذا نہین پائی جاتی ہی کہ پورا پورا عضوون کے جوہرون کے مشابہ ہونے کی طرف مستحیل ہو جائے بلکہ ضرور ہی کہ اسمین سے ہر ایک ہضم کے وقت کچھ فضلہ بچ رہے اور اگر یہ فضلے بدن مین باقی رہجائینگے اور استفراغ نہ پائینگے یعنے نہ نکلینگے تو بدن کو خراب کر ڈالینگے اور نئی غذا مین سے جو بدن کی طرف پہونچے گا اُسے بھی خراب کر ڈالینگے پھر ضرور ہی استفراغ کر ڈالے جائین اور بدن سے نکال ڈالے جائین اور احتباس کی طرف اسلیے ناچاری پڑتی ہی کہ بدن کو ہمیشہ تحلیل ہوتا لگا رہتا ہی پھر جو اسمین سے تحلیل ہو جاتا ہی اُسکے بدلے کی طرف احتیاج پڑتی ہی اور غذا کا ہمیشہ برابر استعمال رکھنا ممکن نہین پس اس زمانہ مین اسکی احتیاج پڑی کہ نئی غذا کے وارد ہونے تک اعضا کے پاس غذا محتبس رہے اور اگر غذا کا ہمیشہ استعمال کرنا ممکن ہو جائے تو بھی اس احتباس سے اور جمع رہنے سے بے نیازی نہین ہونے کی اسلیے کہ غذا عضوون کے مشابہ نہین ہوا کرتی ہی پھر اس انتہا کے طولانی زمانہ تک اس مشابہت کی طرف مستحیل ہوتی ہی

ف [illegible]

یعنی اسی طولانی زمانہ میں جبکی غذا کے عضو سے مشابہت پیدا کرنے کے سبب سے احتیاج پڑتی ہے ضرور ہے کہ عضو کے پاس اسکا مدد دینے والا موجود رہے کیونکہ بدن ہمیشہ تحلیل ہوتا رہتا ہے اور ہمیشہ اسی جز کے بدلے کیطرف جو عضو دن میں تحلیل ہو گئی ہے احتیاج

یعنی یہ ہے کہ سبب اسکی سبب ہے کہ [illegible] احتیاج پڑتی ہے [illegible] اور [illegible]

احتیاج پڑیگی تاکہ اسکا ہضم ہوجانا پورا ہوجائے اور عضوون کے جوہرون کی طرف مستحیل ہونے
کی صلاحیت پکڑ جائے پس اسی سبب سے احتباس یعنی رگے رہنے کی طرف احتیاج پڑگئی
اور اس زمانہ مین بھی ضرور ہی کہ عضوون کے پاس مدد دینے والی چیز موجود رہے پس اسی سبب
سے رگون کی محتاجی پڑی کہ اُنمین خلط جمع رہین اور اُنسے سب عضوون مین نفوذ کرین اور
ان دونون مین سے معتدل - اور وہ یہ ہی کہ استفراغ ہوجائے وہ چیز کہ جسکا استفراغ واجب
ہی اور یہ وہ فضلے ہین کہ جن سے بے نیازی ہوچکی ہی اور رگی رہے وہ چیز کہ جسکا رکے رہنا واجب ہی اور
یہ وہ چیز ہی کہ جسکی طرف بدن کو غذا لینے مین احتیاج پڑا کرتی ہی صحت کا نگہبان ہونا ہی کیونکہ جسکا
استفراغ واجب ہی اُسکے رُکے رہنے مین اور جسکا رُکا رہنا واجب ہی اُسکے نکل جانے مین بہت سی
مضرتین ہین جسطرح سے کہ قریب آنے کو ہین اور استفراغ کی افراط بدن کو سکھا دیتی ہی - اسلیے کہ
خلط ترجسم ہوتے ہین اور افراط سے رطوبتون کا نکالڈالنا ضرور عضوون کے جوہرون کو سکھا ڈالتا
ہی اور بدن کو ٹھنڈا کردیتا ہی کیونکہ جس مادہ سے کہ اصلی حرارت غذا لیتی ہی ایسے مادہ کے نکلجانے کے
وقت اصلی حرارت کو ضعف ہوجائیگا اور ٹھنڈک حاصل ہوجائیگی اور افراط کی شرط فقط اس لیے
کی گئی ہی کہ بلغم کے لیے افراط کے استفراغ کے وقت عضوون کے جوہرون کی ٹھنڈک نہین لازم
ہوتی ہی اور اسیطرح سے سودے کے بے افراط کے استفراغ کے وقت بھی اعضا کے جوہرون کی خشکی
نہین لازم آتی ہی مگر یہ کہ مستفرغ یعنے جسکا استفراغ کیا گیا ہی ٹھنڈا خشک ہو - جیسے سودا ہی اور استفراغ
مین افراط نہ کی گئی ہو - پھر گرم کردیگا - اُسکا استفراغ - اور عرضی ترطیب کریگا کیونکہ ایک ضد کے
معدوم ہوجانے کے وقت دوسری ضد غلبہ کرلیتی ہی - لیکن جسوقت مین استفراغ کی افراط کیجائیگی جس
کسی کا کہ استفراغ ہو وہ سکھا دیگا اور ٹھنڈا کردیگا اور احتباس کی افراط کو سُدے پڑنا لازم ہوتے ہین
اسلیے کہ جب فضلہ رکا رہتا ہی تو اُسمین سے مجرون مین کچھ اٹر رہتا ہی اور اُنمین اور کی نفوذ کا مانع ہوجاتا
ہی اور عفونت لازم ہوتی ہی - کیونکہ احتباس رطوبت کی کثرت کا موجب ہوتا ہی اور اُسکی کثرت اصلی
حرارت کو ڈھانپ لیتی ہی اور اُسے بند کرلیتی ہی تو اُسکا تصرف ضعیف پڑجاتا ہی اور ایسے وقت مین
خارجی گرمی رطوبت پر غلبہ کرتی ہی اور اسے سڑا ڈالتی ہی اور یہ بھی ہی کہ احتباس کے وقت مین مسام
بند ہوجاتے ہین اور دل مین کی روح کی طرف ٹھنڈی ہوا کی پہونچنے کی کمی ہوجاتی ہی پھر اصلی حرارت
گھٹجاتی ہی اور کمزور پڑجاتی ہی کیونکہ اس اصلی حرارت کا اپنے سزاوار تصرفون پر باقی رہنا فقط
اسکی طرف ٹھنڈی ہوا کے پہونچنے سے ہوتا ہی اُس بنا پر کہ جسپر استقرے کو دلالت ہی اور ایسے وقت مین

[margin notes:]
... مجرون سے پھیلو ... ہوجاتی ہین
۴ بے نیازی یعنے بدن کو ان فضلون سے بے نیازی حاصل ہوجاتی ہی ۱۲۱۲

خارجی گرمی غالب آجاتی ہی اور سُدّہ پیدا کردیتی ہی کیونکہ اصلی حرارت ہی اُسکے مقابلہ کے لیے سبب بڑھکر شدید ہوا کرتی ہی اور خواہش کا ساقط ہوجانا لازم ہی یعنی طبیعیہ خواہش اور یہی اعضا کا تقاضا کرتا ہی اور معدہ میں کی چیز کو کھینچ لیتا ہی کیونکہ فضلون کے احتباس کے وقت اور بدن کے بھرے ہونے کے وقت طبیعت کا بہت بڑا اہتمام فضلون کے دفع کرنے مین ہوتا ہی نہ کھینچنے مین پھر امتصاص معدے تک نہ پہونچیگا اور بدن کا بوجھل ہونا لازم ہی کیونکہ بدن مین بہت سے اادے موجود ہوتے ہین اور اسلیے کہ اصلی حرارت کو ڈھانپ لیتے ہین پھر قوتین بدن کے اُٹھائے رہنے سے کمزور پڑجاتی ہین اور اُسے بوجھل کرلیتی ہین اور لیکن غیر ضروری سبب کہ طبیعت کے مضاد نہین ہین پس مثل ریگ مین گرنے کے اور اسمین لوٹنے کے ہین پس خارجی رطوبت سوکھ جائیگی جلد کے اطراف سے بہت سی اسلیے کہ وہی فاعل یعنے اثر کرنے والے سے ملی ہوتی ہی لیکن دفن ہوجانا لوٹنے سے بڑھکر قوت رکھتا ہی کیونکہ دفن ہوجانے مین فاعل ایک مدت تک ساری جلد سے ملا رہتا ہی اور استسقے کے اور ڈھیلے ہوجانے کو نافع ہوتا ہی کیونکہ جلد مین سے خارجی رطوبت چُس جاتی ہی اور یہ سب حقیقت مین استفراغ مین داخل ہین لیکن جبکہ یہ عادت کے امرون مین سے نہین ہین تو یہ غیر ضروری سببون مین قرار دے لیے گئے ہین اور اسی طرح سے یعنی اور دفن ہونے کی طرح سے غیر ضروری سبب ہونے مین اور مضاد نہونے مین زیتون کے تیل کا اور تحلیل کرنے والے تیلون کا لگانا ہی جیسے کٹ کا تیل ہی اور بان کا تیل ہی کہ یہ بلغمی تشنج کو اور وجع مفاصل کو تحلیل اور تلیین سے مفید ہی اور اسی مین سے یعنے اور غیر مضاد غیر ضروری سببون مین سے ٹھنڈے پانی کا چہرے پر چھڑکنا ہی کیونکہ اصلی حرارت کو اُبھار دیتا ہی اسلیے کہ یہ چہرہ کو اذیت پہونچاتا ہی پس اصلی حرارت کو ہشیار کردیتا ہی اور باہر وار کیطرف اُسے حرکت دیتا ہی اور مسام کو بند کردیتا ہی اور اصلی حرارت کے تحلیل کے باعث کی گرمی کو تسکین دیتا ہی اور اُسکی تقویت کرتا ہی اسلیے کہ یہی ٹھنڈا پانی چھڑکنا اُسکی تعدیل کرتا ہی اور موذی کے دفع کرنے کے لیے بدن کے اطراف سے اسے جمع کرتا ہی اور حمام وغیرہ کے کرب سے پیدا ہوے غش کو فائدہ کرتا ہی جیسے حار بخارون سے غشی پیدا ہوتی ہی کیونکہ خارجی گرمی حمام سے پیدا ہوے کرب کیوقت اور حار بخار کیوقت ہیجان مین ہوتی ہی اور دل کو گرم کرتی ہی اور روح کو تحلیل کرتی ہی اور مسام کھلے ہوتے ہین پس جسوقت اُسپر ٹھنڈا پانی چھڑکا جاتا ہی تو اُسکے اُس بھڑکنے کو سکون ہوجاتا ہی جو روح اور قوتون کے تحلیل کا موجب ہی اور پانی کا چھڑکنا ہشیار کرنے مین زیادہ قوت رکھتا ہی کیونکہ بشرے پر اُسکی چوٹ قوت سے پڑتی ہی اور گھڑی گھڑی بدلتا رہتا ہی اور قدما کے نزدیک یہ بات ہی کہ چہرے پر پانی کا چھڑکنا غشی کو مفید

پڑتا ہی اسلیے کہ یہ امر استنشاق کی ہوا کے کھینچنے پر ہشیاری دیتا ہی بس جسوقت یکبارگی ہوا ناک کے راہ کھینچ لیجایگی
تو حیوانی روح کو مدد پہونچیگی پھر وہ بہت ہو جائیگی اور قوی پڑجائیگی کیونکہ انکے نزدیک روح کی پیدائش ہوا سے
ہوا کرتی ہی اور سینہ کے سوا فقط چہرہ پر چھڑکنے کی تخصیص کی ہی اور حال یہ ہی کہ سینہ دل سے زیادہ قریب
ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ حواس چہرے مین بہت سے ہوتے ہین پھر پانی کی اذیت کا حس اُسے بہت ہوگا
اور یہ سبب ہی کہ چہرہ دماغ سے قریب ہی اور سبب یہ ہی کہ چہرے ہی مین مُنھ اور ناک ہی اور انھین دونون سے
کھینچی ہوئی ہوا دل کیطرف جاتی ہی تو پانی سے ٹھنڈک سونگھی ہوئی ہوا حاصل کرتی ہی اور اسے دل تک
پہونچاتی ہی اور لیکن سبب کہ غیر ضروری ہین کہ طبیعت کی عادت کے مضاد ہین بس جیسے غرق ہی اور تلوار
کا کاٹنا ہی اور آگ کا جلانا ہی اور زہر دن کا کھانا ہی اسلیے کہ یہ طبیعت کے مضاد ہونے کے سبب سے
ہلاکت یا مرض کا باعث ہوتا ہی اور ہمین چاہیے کہ جزئی سببون کا شمار کرین کہ بدنی مزاجی اور ترکیبی اور تفرقی
عوارض کے مذکور سببون کی نسبت سے کیونکہ ان جزئیہ سببون کی تفصیل مین زیادہ فائدہ ہی اور سیکھنے والے
پر طریقہ کا سہل کر دیتا ہی کیونکہ یہی جزئیہ سبب انھین تینون قسمون مین جو کلیہ سببون کی ہین منحصر ہین
اور وہی ضروری سبب ہین اور وہ سبب ہین کہ نہ تو ضروری ہین اور نہ مضاد ہین اور وہ ہین جو
ضروری نہیین ہین اور مضاد ہین لیکن ان جزئیہ سببون کا کلیہ سببون سے نکالنا آسان
نہین ہی اور مزاجیہ عوارض کو مصنف نے اسلیے مقدم کیا ہی کہ انکے معروض مفرد ہوتے ہین اور مفرد
مرکب پر مقدم ہوتا ہی اور حرارت کو اسلیے مقدم کیا ہی کہ یہ صحت سے زیادہ مناسبت رکھتی ہی اور اسلیے
کہ یہی دونون فاعلون مین سے زیادہ قوت رکھتی ہی گرم کرنے والی چیزین وہی بے افراط کی حرکت ہی کمی
مین اور کمزوری مین اور کثرت مین اور قوت مین کیونکہ پہلی دونون مین افراط سے شمار کے قابل گرمی
حاصل نہیین ہوتی ہی اور اخیر کی دونون افراط سے تحلیل اور افراط سے ٹھنڈک کرتی ہین اور حرکت
مین سے معتدل گرم کرتی ہی اسلیے کہ یہ قوت مین کی چھپے موجود کو چھپے رہنے کے قائل لوگون کے
نزدیک فعل کیطرف نکال لایا کرتی ہی یا اسلیے کہ یہی حرکت مادہ کو لطیف اور پتلا کرتی ہی اور جسوقت مادہ پتلا
پڑجاتا ہی اور وہ بالفعل گرم ہی تو استحالہ کے قائل لوگون کے نزدیک حرارت حدت پکڑجاتی ہی اور اس مادہ
مین حرارت کا فعل قوی ہوتا ہی اور محققون کے نزدیک یہ ہی کہ حرارت گرم کرتی ہی کیونکہ اُسکی شان سے
گرم کر دینا ہی اور یہان پر حرکت سے مراد وہ بدنیہ حرکت ہی جو سارے بدن کے لیے ہوا کرتی ہی یا سارے
خاص عضو کے لیے ہی کیونکہ اسکے سوا حرکتون کی قسمون مین سے کہ جو سارے بدن کے لیے ہین یا سارے خاص
عضو کے لیے ہین اُنکے لیے خاص خاص نام ہین مثل اُس حرکت کے جو سارے عضو کے لیے نہیین ہوتی ہی کہ ملکی

اُسکے جزون کے لیے اسطرح سے ہے کہ اُسکے بعضے جز بعضے جزون کے قریب ہوجاتے ہین اور یہی تکاثف ہے
یا اسطرح پر ہے کہ بعضے جزون سے دور ہو جاتے ہین اور یہی تخلخل ہے اور مثل وحی حرکتون کے اور ہو سکتا ہے
کہ اس حرکت سے روحیہ اور بدنیہ حرکتون سے عام حرکت مراد لیجائے اور اسمین بحث ہے اسلیے کہ معمولی
حرکت گرم مرضون کے سببون مین سے نہین ہوتی ہے مگر اسطرح پر کہ بے افراط کی حرکت سے وہ حرکت مراد لیجائے
کہ جو کثرت اور قوت کیطرف تھوڑا تھوڑا میل رکھتی ہے اور گرم کرنے والی چیزون کا غذاؤن مین استعمال ہے اور گرم
کرنیوالی وہی دوائی غذا ہے بدن کو اس معنی سے گرم کرتی ہے کہ اسکی حرارت مین زیادتی ہوجاتی ہے کیونکہ اسمین
دوائیہ گرم جز ہوتے ہین اور دوائی غذا بدن کو اس معنی سے بھی گرم کرتی ہے کہ بدن کی حرارت کو اُسکی حالت پر
بچائے رہتی ہے کیونکہ اُسمین ایسے غذائی جزون مین سے ہین کہ جنسے پکا ہوا خون پیدا ہوتا ہے اور دواؤن
مین اندروار کا استعمال ہے کیونکہ گرم کرنے والی دوائین اپنی گرم کیفیت سے اور اپنی نوعیہ باقی صورت سے
گرم کرتی ہین اور باہروالونکا استعمال ہے کیونکہ گرم کرنے والی دوائین باہروار استعمال کیے ہوئے عضو کیطرف خون
کے کھینچ لینے کے سبب سے اور اپنی مین کی کمی اور زیادتی مین بے افراط کی گرم کرنے والی کیفیت سے گرم کرتی ہین
لیکن پہلا یعنے افراط سے زیادتی مین گرمائیون کا استعمال تحلیل کی افراط سے ٹھنڈا کر دیتا ہے اور لیکن دوسرا
یعنی کمی مین افراط سے گرمائیونکا استعمال بس اُس سے شمار کے قابل تاثیر حاصل نہوگی اور غذا مطلق اور یہ وہ
غذا ہے جو کیفیتون مین سے کسی ایک سے متصف نہو ورنہین تو دوائی غذا ہوجائیگی اور مطلق غذا نہ رہیگی
اور مطلق غذا مین کیفیتون کا اعتدال بھی اعتبار نہین کیا جاتا ہے معتدل ہے مقدار مین کی پورا ایکا خون مقدار
کا معتدل اس سے پیدا ہونے کے سبب سے اس معنون سے بدن کو گرم کرتی ہے کہ اُسکی گرمی کو اُسکی حالت پر بچائے رکھتی ہے
نہ اس معنون سے کہ بدن مین کی گرمی پر زیادہ گرمی پیدا کرتی ہے اسلیے کہ معتدل غذا سے یہ بات نہین
حاصل ہوتی ہے گو اسکا استعمال بھی مکرر کیا جائے اور اسمین بحث ہے کیونکہ ان معنون کی گرمائی کو گرم سوء مزاج
کے سببون مین سے ٹھہرالینا درست نہین ہے لیکن مقدار کی بہت حرارت کے بجھا دینے سے ٹھنڈا کر دیتی ہے اور تھوڑی
مقدار کی بھی خون کے کم پیدا کرنے کے سبب سے ٹھنڈا کرتی ہے اور عفونت ہے اسلیے کہ عفونت فقط ممتزج مین کی
رطوبت پر آگ والی رطوبت کے غالب ہوجانے کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور آگ والی حرارت کے رطوبت کو غریب حرکت
دینے سے پیدا ہوتی ہے پھر رطوبت کا مزاج ایسا فاسد ہوجاتا ہے کہ اُس رطوبت کی نوع باقی رہنے کے ساتھ بعد اسکے پھر اصلاح
کو قبول نہین کرتی ہے اور یہی رطوبت جب گرم ہوجاتی ہے اور سڑ جاتی ہے تو اُس سے ایسے تند اور گرم ابخرے اُٹھتے ہین
کہ جو نزدیک والے کو گرم کر دیتے ہین پھر بھڑک اور سوزش بڑھجاتی ہے پس جسطرح سے عفونت خارجی حرارت سے پیدا ہوتی ہے
اسیطرح سے خارجی حرارت عفونت سے پیدا ہوتی ہے اور تکاثف ہے ظاہر بدن مین کا بالفعل کے ٹھنڈے سے ٹھنڈی ہوا کیطرح سے

بیان جو اطبا کے پہلا نوع ہے جس سے مراد ہو یہی ہی جن

مقدار مین کی معتدل مطلق غذا گرم بیان مین شمار کرنے مین بحث ہے کیونکہ مقدار مین کی معتدل غذا اس معنی سے گرم کرنے والی ہے کہ بدن کی حرارت کو اُسکی اصلی حال پر بچائے رکھتی ہے اور اس معنی کی گرمائی کو گرم سوء مزاج کے سببون مین سے ٹھہرا لینا درست نہین ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ گرمائیون سے اور مصنف کی اسکے کلام مین گرم سے مراد عام سوء مزاج سے ہو لیکن جو کہ اُن گرمائیون مین سے اکثر مرضون کو پیدا کر دیتی ہین اور بعضے نے اخیر مین کہا ہے کہ یہی گرمائیان بعضے مزاجون کے مرضون کا سبب ہین ۱۲

یا پھٹکری وغیرہ کے پانیون کیطرح سے قابض ہی پس مسام کو تنگ اور بند کر دیتی ہی اور انجرون کو روک لیتی ہی اور
ان انجرون سے گرمی پیدا ہوتی ہی کیونکہ مطلق بخار خواہ گرم مزاجون یا ٹھنڈے مزاجون کا ہو گرم اور گرم کرنیوالا
ہی ٹھنڈک ڈالنے والی ہر ایک گرمائی ہی جبکہ افراط سے ہو مثل حرکت کے اور گرم کرنے والی غذا کے اُس سبب سے کہ بیان
ہو چکا ہی اور مثل گرم دوا کے جبکہ باہر وار سے استعمال کیجائے کیونکہ باہر سے استعمال کی ہوئی گرم دوا مسام مین
تحلیل کر دیتی ہی اور گرمی کی تفریق کر ڈالتی ہی اور اُسے ظاہر بدن کیطرف مناسبت سے کھینچ لیتی ہی پس آسانی سے تحلیل
ہو جاتی ہی مثل آتشدان کے جبکہ اُسکے گوشے کھولدیے جاتے ہین اور جیسے کمی اور زیادتی مین کی افراط کی غذا
ہی اور مثل تکاثف کے کیونکہ جب اسکی افراط ہوتی ہی تو بند انجرون کی حرارت کے گھٹنے کے واسطہ سے ٹھنڈا کر دیتا ہی
اور لیکن اندرونی گرم کرنے والی مستعمل دوائین اور عفونت جبکہ افراط سے ہوتی ہین تو ان دونون کی ٹھنڈک
ڈالنے کی کوئی وجہ نہین ہی اور کجاین ہی اور وہ یہ ہی کہ غذا ایسی حالت پر باقی رہے کہ غذا کرنے والے کی شکل
کیطرف بدل نہ سکے اور نہ اسطرح کی متغیر بھی ہو جائے کہ اسکی صلاحیت سے نکلجائے پس یہی کجاین ہی اور
کبھی غذا کے جوہر کے ٹھنڈک کے سبب سے ذات سے ٹھنڈک ڈالتا ہی اور غذا مین اور دوا مین اندروار اور باہر وار
سے ٹھنڈک کرنے والی چیزون کا استعمال ہی اسلیے کہ وہ ٹھنڈی دوا اور ٹھنڈی غذا کہ بدن پر اندروار سے
وارد ہوتی ہی جب اپنی قوت سے فعل کیطرف خارج ہوتی ہی تو وہ اثر کرتی ہی جو فعلی ٹھنڈک اثر کرتی ہی لیکن
ٹھنڈی دوا کا سبب تو ظاہر ہی لیکن ٹھنڈی دوائی غذا مین خلل کا ہو کے سبب یہ ہی کہ گو وہ خون کیطرف
مستحیل ہو جاتا ہی لیکن جو خون کہ اُس سے پیدا ہوتا ہی آدمی کے بدن کی کیفیت سے ٹھنڈک مین زیادہ
قوت رکھتا ہی کیونکہ اسمین دوائی جو ٹھنڈے اپنی نوعیہ صورتون پر باقی رہتے ہین جیساکہ ٹھہر چکا ہی اور یہی حال
بدن کے باہر سے ملی دوا کا مثل افیون کے ہوتا ہی ترطیب کرنے والی چیزین ترطیب کرنیوالی غذا اور دوا اور دوا
کا اندر باہر سے استعمال ہی اسلیے کہ یہ چیزین بدن مین رطوبت کو بڑھا دیتی ہین اور حمام ترطیب کرنے والا ہی
اسلیے کہ یہی حمام اعضا کو تری اور نمی دیتا ہی کیونکہ اس مین فعلی رطوبت ہی اور اسی سبب سے اعضا پہلے سے
زیادہ ملائم اور ڈھلڈھلے ہو جاتے ہین اور آرام طلبی ہی کیونکہ اس سے بدن مین وہ رطوبتین جمع رہتی ہین جو
حرکتون سے تحلیل ہو جایا کرتی ہین اور غذا کی کثرت ہی کیونکہ اس سے بدن مین تر انجرے پیدا ہوا کرتے ہین
اور اسلیے کہ یہ حرارت کو توڑ ڈالتی ہی اور اُسپر چھائی رہتی ہی پس بدن مین تر خون پیدا ہوتا ہی کہ جس سے بدن غذا
کرتا ہی اور اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ بدن مین قوی حرارت ہوتی ہی تو خون بہت پیدا ہوتا ہی اور تر ہوتا ہی پھر رطوبت
بہت ہو جاتی ہی اور اگر حرارت بدن مین ضعیف ہوتی ہی تو بہت سا بلغم پیدا ہوتا ہی اور وہ بھی تر ہی اور بعض کہتے
مین کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اصلی حرارت کو چھپا لیتی ہی پھر ٹھنڈا کر دیتی ہی اور ٹھنڈا اسی اوار قدرے بڑھکر تر کر دیا کرتا ہے

اور بچے رہنا ہے تحلیل چیزوں سے کیونکہ ترطیب کے مانع سبب کے جاتے رہنے سے ترطیب حاصل ہوتی ہے اور سکھانیوالی چیزوں کے استفراغ ہے کیونکہ ترطیب کے مانع سبب کا زوال ہے۔ سکھانیوالی چیزیں وہ ہر ایک چیز جس سے اندر وار تحلیل افراط سے ہو مثل گرم دواؤں کے اور باہر وار ہو۔ جیسے گرم ہوا ہے اور عضو سے غذا کا روکنا پھر اُس سے تحلیل ہوئی چیز کا بدلا معدوم ہو جاتا ہے اور ہمیشہ کے تحلیل کرنیوالے سببوں سے عضو سکھایا جاتا ہے اور یہ بات اسطرح سے حاصل ہوتی ہے کہ عضو کی جڑ پر کھینچکر باندھ دیا جاتا ہے تو اُسکی طرف غذا کے جانے کا راستہ بند ہو جاتا ہے یا افراط سے عضو ٹھنڈا کر ڈالا جاتا ہے تو اُسی طرف غذا کے کھینچنے سے اُس عضو کی جاذبہ قوت کمزور پڑجاتی ہے اور اُس عضو کی ہاضمہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ کی حرارت کے ضعف سے ہضم سے بھی کمزور پڑجاتی ہے اور قبض اور تکثیف کی پیدا کی ٹھنڈک سے اُسکی غذا کے مجرے منسد ہو جاتے ہیں اور سکھانے والی چیزوں کا استعمال ہے جیسے سکھانے والی خشک غذائیں ہیں کیونکہ اُنسے جو خشک خلط پیدا ہوتا ہے وہ خشکی کرتا ہے اور اس سبب سے کہ انہیں سکھانے والی دوائیہ قوت ہوا کرتی ہے اور اسلیے کہ انکی خشکی کے سبب سے اور انکے جوہر کی غلاظت کی وجہ سے انکا ہضم خوب سا نہیں ہوتا ہے پھر انکی غذا پڑنے میں کمی ہوتی ہے اور سکھانے والی اندر وار سے مثل کھانے کے ہیں اور باہر سے مثل لیپوں کے ہیں بس یہ بیان کیے ہوئے مفرد مزاجوں کے مرضوں سببوں میں سے ہیں اُن تین شرطوں کے حاصل ہونے کے بعد انمیں کی پہلی شرط یہ ہے کہ فاعلی سبب کی مقدار کا بہت ہونا ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ دیر تک بدن سے ملے رہنا ہے اور تیسری شرط یہ ہے کہ بدن کا مرض کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھنا ہے اور اُسکی ترکیب سے یعنے ان سببوں کی ترکیب سے جیسے انمیں کا گرم کے اور خشک کے ساتھ ہو اور اسطرح سے انمیں سے ٹھنڈا انھیں دونوں کے ساتھ ہو مرکب مزاجوں کے مرضوں کے سبب پہچانے جاتے ہیں شکل کے مرض یعنے بگاڑنے والے مصنف سوء مزاج کے سبب بیان کر چلے تو سوء ترکیب کی قسموں کے ذکر کو شروع کیا اور انکی قسموں کے بیان کے وقت شکل کے مرض سوء پر مقدم تھے تو اُنکے سببوں کو بھی اوروں کے سببوں پر مصنف نے مقدم کیا اور انکے سبب تین قسموں میں منحصر ہیں انمیں کا ایک وہ جو پیدائش کے پہلے ہوا کرتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیدا ہونے کے حال میں ہوتا ہے اور تیسرا وہ ہے جو پیدائش کے بعد ہوتا ہے کبھی اصل خلقت سے قوت مصورہ میں کے خلل سے ہوتے ہیں اسطرح پر کہ قوت مصورہ کو یہ امر ممکن نہیں ہے کہ اعضا کو ایسی صورتوں پر لائے کہ جن پر ہونے کے لائق وہ اعضا ہیں یا مادہ کے عصیان کے سبب سے ہوتے ہیں اپنے میں قوت کے تصرف کرنے کو قبول نکرنے سے اور یہ بات یا تو مادہ کی مقدار کی جہت سے اسطرح پر ہے کہ انتہا سے بہت ہو پھر قوت مادہ میں تصرف کرنے پر مادہ کے عصیان کے موافق والی شکل کے پورا کرنے پر قوت نہ پائے یا انتہا سے کم ہو پھر قوت کے لیے یہ

نہ بن پڑیگا کہ پوری درست شکل کو بنا سکے یا کیفیت کی جہت سے اسطرح پر ہی کہ مادہ انتہا سے گاڑھا ہو
پس مادہ قوت کی اطاعت پڑھنے مین اور مستقیم شکل کے قبول کرنے کے لیے چھپنے مین نکریگا یا
انتہا کا پتلا ہو تو درست شکل کو روک نہ سکے گا یا اس جہت سے ہی کہ یا مغیرہ قوت مین کمزوری کی
جہت سے جیسا کہ چاہیے ہی ویسا پورا عضو ہو جانے کی صلاحیت مادہ مین کا ہر ایک جز نہ رکھتا ہو
یا انفصال کے وقت یعنے بچے کے انفصال کے وقت رحم سے انفصال کی ہیئت کے ردی ہونے کے سبب سے
ہوتے ہین اسطرح سے کہ لڑکا اوندھا پیدا ہو یا پائل ہو کیونکہ جس طبعی ہیئت پر لڑکے کو پیدا ہونا چاہیے وہ یہ ہی
کہ پہلے بچے کا سر نکلے اور اُسکا منھ آسمان کی طرف ہو اور اُسکے دونون ہاتھ اُسکی دونون رانون پر پھیلے ہون
کیونکہ پیٹ مین گے بچے کی خلقت جب پوری ہو جاتی ہی تو جو کچھ اُسے خون اور ہوا مین سے آنول کے
راستے سے پہونچتا ہی وہ کافی نہین پڑتا ہی پھر نکلنے کے لیے حرکت کرنے لگتا ہی تو سر کے بل طبیعیہ ولادت
مین اُلٹ پڑتا ہی تاکہ انفصال کے واسطے آسانی ہو جائے اور اس انقلاب پر لڑکے مین اوپر کے دھڑ کا بوجھل
ہونا اور سر کا بڑے ہونا معین پڑتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ لڑکے کی ہیئت رحم مین اسطرحپر ہوتی ہی اکڑو بیٹھا
ہوتا ہی اور دونون آنکھین اسکی دونون ہتھیلیون کے اوپر ہوتی ہین اور یہی دونون ہتھیلیان اُسکے دونون
زانوون پر ہوتے ہین اور اُسکی ناک اُسکے دونون زانوؤن کے بیچ مین ہوتی ہی اور اُسکے دونون ہاتھ
اور دونون پانون اُسکی پسلیون سے اور پیٹ سے ملے ہوتے ہین اور اُسکا منھ اُسکی مان کی پیٹ کیطرف
ہوتا ہی پھر اگر اس طبیعیہ ہیئت کے سوا اور کسی ہیئت پر پیدا ہوتا ہی اُسکے بعضے عضوون کی شکل چوٹ کے بیچ
کھانے سے اور زانو کے مُڑ جانے سے اور شانے کے سرک جانے سے خراب ہو جاتی ہی اور اکثر اوقات رحم مین
پھنس جاتا ہی اور اُسمین گھُٹ جاتا ہی اور مر جاتا ہی - یا دائی کے جاننے کی بُرائی کے سبب سے ہوتے ہین
انفصال کیوقت اسطرحپر کہ جسطرحپر اُسے پکڑنا چاہیے اسطرحپر نہ پکڑے پھر اُس بچے کے بعضے عضوون کی شکل بگڑ
جاتی ہی کیونکہ بچے کے عضو نرم ملائم ذرا مین مڑ جاتے ہین اور ذرا سی واردات سے اُسکی شکل بدل جاتی ہی -
یا کپڑے سے باندھنے کیوقت ہوتے ہین اسطرح پر کہ ہوقت جیسا کہ کپڑے مین کھینچکر باندھنا چاہیے اُسطرح
نہ باندھے یا جسطرح سے بعضے عضوون کو پھیلانا چاہیے ہی اسطرحپر نہ پھیلائے تو بعضے عضو مڑک جائین اور بعضے اندر کو
دب جائین اور سیدھے ٹیڑھے اور ٹیڑھے سیدھے ہو جائین یا اور اسیطرحپر یا ولادت کے پہلے کی حرکت کی تیزی ہوتی ہے
اسطرح سے کہ بچا اعضا کی سختی کے مضبوط پڑنے سے پہلے حرکت کیطرف مبادرت کرے پھر کوئی کوئی عضو مڑک جائے اور اُسکی
شکل بگڑ جائے - یا خارجی سببون سے ہوتے ہین مثل مار کے اور گر پڑنے کے کہ ان دونون سے کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور پٹھا کھنچ جائے
یا جوڑ اکھڑ جائے - یا مرضی سببون سے ہوتے ہین جیسے جذام ہی - کہ اُسمین ناک بیٹھ جاتی ہی اور چہرہ فربہ

ہو جاتا ہی اور بدن مین زیادتیان نکل آتی ہین اور باقی ترکیبی مرضون کے سبب۔ اور یہی پیدائش کے باقی مرض ہین اور مقدار اور عدد اور وضع کے سب مرض ہین۔ جزئی مین کلام سے اولی ہین تو اِس فن مین بیان ہوئے کلی کلام کی نسبت مین جزئیہ مرضون کے ذکر کے وقت مین اور پھر اولی ہونے کیوجہ کھلی نہین کیونکہ شکل کے مرضون مین اور باقی ترکیب کے مرضون مین سببون کے بیان مین کوئی فرق نہین ہی

چوتھا جزء نظری جزء کے جزؤن مین سے علامتون مین ہی

علامت۔ یہ وہ ہی جس سے بدن کی حالت پر استدلال کیجاتی ہی یا تو کسی کے واسطہ سے مثل اس علامت کے جو حالت پر دلالت کرتی ہی جیسے لرزہ پر دلالت کرنے والی علامت کی دلالت اُس امر پر ہوتی ہی کہ بخار کا مادہ رگون سے باہر متعفن ہوگیا ہی اور جیسے سبب پر کی دلالت کرنے والی علامت کی دلالت حالت پر ہوتی ہی مثل خلطمونی ورم پر دلالت کرنے والی خون پر علامت کی دلالت ہوتی ہی یا بے کسی واسطہ کے ہوتی ہی جیسے نفس کی حالت پر علامت کی دلالت ہوا کرتی ہی اور علامت کبھی گذری ہوئی حالت پر ہوتی ہی دلالت کرنے والی ہوتی ہی جیسے بدن کی نمی اور نبض کا موجی ہونا اور اسکا کمزور ہونا ہی کیونکہ بدن کی تری اور نبض کا موجی ہونا کمزوری کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ پہلے پسینا آچکا ہی اور گذری ہوے حال پر دلالت کرنے والی علامت مذکر کہلاتی ہی گویا کہ یہ گذری ہوئی بات کو یاد دلواتی ہی پس اس سے فقط طبیب منتفع ہوتا ہی اسلیے کہ طبیب کے اس پہچان لینے کے سبب سے اُسکی فضیلت پر کبھی اس سے استدلال کیا جاتا ہی اور صناعت مین اسکے مقدم ہونے پر پس یہ اُس پر اعتماد کرنے پر اور اُس پر وثوق کرنے پر مذاکر یگی پس اِس سبب سے وہ علاج کرنے پر قادر ہو جائیگا اور اُسکے ساتھ نیک گمان رکھنے سے مریض کا دل علاج کرنے مین اُسکی تابعداری پر مائل رہیگا اور مریض کو اس علامت سے کوئی فائدہ نہ پہونچیگا اسلیے کہ جو تدبیر گذرے ہوئے امر سے متعلق ہوگی اُسکا وقت جاچکا پھر اس سے مریض کو کچھ نفع حاصل نہوگا پھر اگر کہا جاے کہ گذرے امرون مین سے وہ بھی امر تو ہین کہ جنکے مطابق مریض کی تدبیر اُسکی موجودہ حالت مین بدل جایا کرتی ہی اسلیے کہ جب ہم اس بات کو جان لیتے ہین کہ گذرا بحران کامل ہوچکا ہی تو ہم استفراغ کو چھوڑ دیتے ہین اور اگر ہمین یہ معلوم ہو جاتا ہی کہ پچھلا بحران ناقص ہوا ہی تو ہم اسوقت مین باقی مادہ کو نکالتے ہین پھر ایسی علامت سے مریض کو بھی فائدہ پہونچتا ہی اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ مریض گذرے امر کی تدبیر مین منتفع نہین ہوتا ہی لیکن مریض کا انتفاع موجود امر کی تدبیر مین ہوا کرتا ہی اور یہ نفع گذرے امر پر دلالت کرنے کے اعتبار سے نہین ہی بلکہ موجود امر پر دلالت کرنے کے اعتبار سے ہی اور یہی موجود امر جن مین مادہ کا باقی رہجانا ہی اور کبھی علامت کی دلالت ہوتی ہی۔ موجود امر پر جیسے بدن کی گرمی ہی کہ یہ بخار کے ہونے پر دلالت

کرتی ہی اور ایسے دلالت کرنے والے امر کو دال کہتے ہین کیونکہ جب ہر ایک ۔ گذرے اور آیندہ امر پر دلالت
کرنے والا ایک خاص نام سے مختص ہو چکا ہی تو موجود پر دلالت کرنے والا اس عام اسم سے مختص ہوگیا
پس فقط مریض منتفع ہوگا کیونکہ کبھی اس سے مرض کی حقیقت پر وقوف حاصل ہو جاتا ہی پھر جو کہ اس مرض کی
تدبیر مین کرنا چاہیے اسمین منتفع ہوا کرتا ہی اور جبکہ دلالت کرنے والا طبیب کے سوا اورون پر بھی خفا ہو تو
اسکا انتفاع فقط مریض ہی سے مختص ہی لیکن جب ایسا مخفی ہو کہ طبیب کے سوا اور کوئی اسے نہ جان سکے
اور نہ مریض اسے بتاتا ہو پھر جب اسے طبیب بتادے گا تو اس سے انتہا کا فائدہ اٹھائیگا کیونکہ طبیب
جس گذرے امر کو بتائیگا تو جبھی نفع پائیگا جب مریض کو بھی وہ یاد ہوگا پھر وہ اسکی تصدیق کریگا، اور
طبیب جس آنے والے امر کو بتائیگا تو اسکا نفع اسکے موجود ہونے کے وقت مین پائیگا لیکن جس کسی موجود
بات کو بتائیگا تو اسکا فائدہ اسی وقت اٹھائیگا لیکن جبکہ طبیب کا انتفاع کم تھا اور مریض کا فائدہ لائق
تدبیر کے کرنے مین بہت تھا تو مریض کے انتفاع کے سامنے طبیب کے انتفاع کا اعتبار نرہا جسطرح سے گذرے
امر پر دلالت کرنے والے سے کبھی مریض بھی منتفع ہو جاتا ہی لیکن طبیب کا انتفاع اس سے بہت ہوتا ہی تو کمی کے سبب سے
مریض کا انتفاع معتبر نہوا اور کبھی علامت دلالت کرتی ہی آنے والے امر پر مثل نیچے کے ہونٹ کے پھڑکنے
کے پس یہ قے کے حادث ہونے پر دلالت کرتا ہی اور اسے تقدمۃ المعرفۃ کہتے ہین اور سابق العلم سے نامزد کرتے
ہین گویا کہ اسکا علم مشاہدے کے طریق سے سابق ہی پس یہ علامت دونون کو یعنے طبیب اور مریض دونون
کو ساتھ ہی فائدہ دیتی ہی لیکن طبیب کو اس وجہ سے نفع دیتی ہی کہ اسکی صناعت مین اسکے مقدم ہونے پر جب
وہ اسکے واقع ہونے کو بتا دیتا ہی تو اس سے استدلال کیجاتی ہی اور مریض کو اس سبب سے فائدہ دیتی ہی کہ اسے
اسکی تدبیر ضروری پر اطلاع ہو جاتی ہی جسطرح سے کہ جب طبیب کو معلوم ہو جاتا ہی کہ طبیعت مادہ کو قے سے
دفع کریگی تو وہ ایسے وقت مین مادہ کو اور جہت مین دفع نکریگا اور علامتون سے وہ چیز ہی جو مزاجون
پر دلالت کرتی ہی انکے اعتدال کے ہونے مین اور اعتدال کے نہونے مین اور انھین علامتون مین سے
وہ ہی جو ترکیب پر دلالت کرتی ہی ترکیب کے برابر ہونے مین اور ترکیب کے برابر نہونے مین اور اسکا سبب
یہ ہی کہ صحت فقط مزاج کے اعتدال اور ترکیب کے برابر ہونے ہی مین کامل ہوتی ہی اور صحت کا مقابل مرض
فقط سوء مزاج سے اور ترکیب کے برے ہونے ہی سے حاصل ہوا کرتا ہی پس صحت کی حفاظت کے لیے اسکی
علامتون کو جان لینا چاہیے اور مرض کے دور کرنے کے لیے مرض کی علامتون کو پہچان لینا چاہیے
اور مزاجون کی علامتون کی دس جنسین ہین اور حصر استقرائی ہی اور ترکیب کی علامتون پر مزاجون پر
دال کی یعنے مزاجون کی علامتون کی تقدیم اسلیے ہی کہ مزاجون کی علامتین مفرد عضوون کے لیے ہین اور

مفرد مرکب پر مقدم ہوا کرتا ہی ایک اُنمین سے لمس ہی اور اسکی تقدیم اور دن پر ظاہر ہونے کے سبب سے
ہی پس معتدل مزاج کے لمس کے برابر لمس یعنے صحیح مزاج کے اسلیے کہ اُسکا مزاج اُسکی نسبت سے معتدل
ہی معتدل ہوتا ہی یعنے جس بدن کا لمس معتدل مزاج والے شخص کے لمس کے برابر پایا جاتا ہی پس وہی
اعتدال مین اُسکے مثل ہوتا ہی اور یہ دو طور پر ہوتا ہی ایک اُنمین سے یہ ہی کہ لامس چھونے والا معتدل
کے لمس کو پہچانتا ہو گو وہ اپنی ذات مین معتدل نہو پھر جس بدن کا لمس معتدل کے برابر پایا جائیگا
جان لیا جائیگا کہ یہ اعتدال مین اُسکے مثل ہی اور اُنمین سے دوسرا طور یہ ہی کہ لامس خود معتدل ہو پس
جو بدن اس لامس کے چھونے کے وقت منفعل نہوگا تو جان لیا جائیگا کہ یہ معتدل ہی کیونکہ شی اپنے
مشابہ سے منفعل نہین ہوتی ہی اور مخالف لمس اُسکے معتدل کے لمس مین مخالف ہی۔ اعتدال کے اور اُس سے
خارج ہی اُس جہت مین جسمین اُس سے منفعل ہوا ہی معتدل لامس سے یا اعتدال کے جاننے والے سے اور
سزاوار ہی کہ ملموس کے حال کو جس وقت مین کہ ہوا اور جس شہر مین ہو معتدل شہر مین اور معتدل ہوا مین ہونے
کے وقت کے حال کی نسبت سے اعتبار نہ کیا جائے کیونکہ یہ بات راست نہ پڑیگی کیونکہ قوی ہوا بدنون کو اپنی
طبیعت کیطرف بدل لیا کرتی ہی بلکہ ملموس کا حال معتدل شہر مین اور معتدل ہوا مین معتدل کے حال پر جس وقت
مین قیاس کرنا چاہیے کہ جب وہ بھی معتدل شہر مین اور معتدل ہوا مین ہو اور اس قیاس کرنے مین معتدل
شہر اور معتدل ہوا کی تخصیص فقط اسلیے کی گئی ہی کہ غیر معتدل کا ضبط کرنا دشوار پڑا کرتا ہی کیونکہ معتدل کے
ملمس کی کیفیت شہرون مین سے ہر ایک مین اور ہواؤن مین سے ہر ایک مین کہ اعتدال سے خارج ہین
نہایت مرتبہ کی دشوار بات ہی فاضل علامہ کہتے ہین کہ چونکہ رطوبت اور یبوست غیر محسوس انفعالی کیفیتون مین سے
ہین اسلیے کہ احساس انفعال ہی اور ان دونون کیفیتون کے لیے کوئی فعل نہین ہی تو معتدل لامس کے
ملموس کی یبوست سے اور رطوبت سے انفعال نہونے سے اُسمین انکے اعتدال پر دلالت نہوگی اسلیے کہ انفعال
نہین ہوتا ہی مگر فاعل ہی سے اور یہان کوئی فاعل نہین ہی پھر اسی سبب سے ان دونون پر انکے لازم چیز سے
استدلال کیجاتی ہی اور وہی سختی اور نرمی اس شرط سے ہین کہ یہ دونون گرمی یا ٹھنڈک سے نہون اسلیے
کہ گرمی رطوبت کے بہادینے سے ملائم کر دیتی ہی اور رطوبتون کے خشک کرنے سے اور فنا کر دینے سے
سخت کر دیتی ہی اور ٹھنڈک ہضم کو کمزور کرنے کے سبب سے نرم کر دیتی ہی اور خارجی رطوبتون کو بڑھا
دیتی ہی اور رطوبتون کو جما دینے سے اور کثیف کر دینے سے سخت کر دیتی ہی اور نرمی ایک ایسی کیفیت ہی
کہ اندر دار دینے کو قبول کر لیتی ہی اور شی کو ملائمت کے ساتھ نہونے سے جس سے قوام مین سیلان ہوا
کرتا ہی یہانتک کہ وہ اپنی وضع سے بدل جاتی ہی اور حلوے کی طرح سے بہت بڑھتی نہین ہے

اور گوندھے آٹے کی طرح آسانی سے جدا نہیں ہوتی ہی پھر اُسکا دھنسنے کو قبول کر لینا اس سبب سے ہی کہ اُسمین رطوبت غالب ہوا کرتی ہی اور سہل مین جدا نہونا اس سبب سے ہی کہ اسمین ایک طرح کی خشکی ہوتی ہی اور سختی ایک کیفیت ہی کہ جو نرمی کے مقابل ہوتی ہی اور یہان سوچنے کا مقام ہی اور یہ کہا جانا ممکن ہی کہ جمہور نے رطوبت اور خشکی کو ملموس کیفیتون مین سے قرار دیا ہی اور محسوس کیفیتون مین سے ٹھہرایا ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہ کہا جائے کہ جمہور نے فقط اس اعتبار سے اِن دونون کو محسوس کیفیتون سے ٹھہرایا ہی کہ رطوبت خشکی مین اور خشکی رطوبت مین فعل کرتی ہی پھر خشک جسم رطوبت سے منفعل ہوتا ہی اور رطب خشک سے منفعل ہوتا ہی پھر یہ دونون محسوس ٹھہر جائینگے لیکن رطوبت کے مفہوم مین سہل مین جدا ہونا اور رلنا معتبر ہی اور خشکی کے مفہوم مین دشواری سے جدا ہونا اور رلنا اعتبار کیا گیا ہی تو اس معنون سے بدن مین نہ پائی جائینگی اور یہی حال خشکی کا ہی تو ان دونون پر استدلال انکے لازمون سے کیجاتی ہی اور وہی نرمی اور سختی ہی اور حق یہی ہی کہ رطوبت یعنے تری اور یبوست یعنے خشکی محسوس ملموس کیفیتون مین سے نہین اور رطوبت سہل سے شکل کا پکڑنا ہی اور خشکی وہی دشواری سے شکل کا پکڑنا ہی بلکہ یہ دونون ان دونون کے لازم ہین کہ ایسے انکی تفسیر ایک طرح کے مجاز کے طریق پر کیجاتی ہی اور ان دسون جنسون مین کی دوسری جنس گوشت ہی اور رواز ہی اور چربی ہی پس انکی کثرت رطوبت کی علامت ہی لیکن گوشت کے ایسے ہونے کا سبب یہ ہی کہ اُسکا مادی سبب وہی گاڑھا خون ہی اور خون سب خلطون سے بڑھکر تر ہی اور رواز اور چربی مین سبب یہ ہی کہ انکا مادہ خون کی تری ہی اور تری گاڑھے خون سے بڑھکر تر ہوتی ہی اور انکا نہونا خشکی کی علامت ہی اور گوشت کی کثرت رطوبت اور حرارت کی علامت ہی لیکن رطوبت اس سبب سے ہی کہ بیان ہوچکا ہی اور لیکن حرارت اس سبب سے ہی کہ اسکا فاعلی سبب حرارت ہی کیونکہ حرارت ہی خون کو تحلیل کرتی ہی اور خون مین کی تری کو ابخرے بناکر اُوڑا دیتی ہی اور جما دیتی ہی اور اُسے سخت کر دیتی ہی اور اسی سبب سے گوشت گرم تر بدنون مین بہت ہوا کرتا ہی اور ٹھنڈے خشک بدنون مین کم ہوا کرتا ہی اور رواز اور چربی کی کثرت تری اور ٹھنڈک کی علامتین ہین لیکن تری اُس سبب سے ہی کہ بیان ہوچکا ہی اور ٹھنڈک کا سبب یہ ہی کہ اِن دونون کا فاعلی سبب ٹھنڈک ہی کیونکہ وہی خون کی تری کو جما دیتی ہی اور اسی سبب سے رواز اور چربی ٹھنڈے اور تر بدنون مین بہت سی ہوا کرتی ہین اور گرم خشک بدنون مین کم ہوتی ہین اور انھین دسون جنسون مین سے تیسری جنس بال ہین اور انکے پیدا ہونے کی کیفیت اسطرح پر ہی کہ دخانی بخار گرمی کی تاثیر سے خلطون سے اُٹھا ہوا جب تنگی اور کشادگی مین معتدل بدن کے مسام کو پاتا ہی تو اُنمین چپک جاتا ہی اور بسبب ہلنے اور

[Side notes in the right margin:]

یعنی نکار اور نظر کا مقام … ۱۲ … نے ان ملموس کو محسوس کیفیتون میں سے قرار دیا ہی کہ پھر ان پر استدلال انکے لازمون سے … اور علامہ کا اعتراض دفع ہوا … یعنے سہل سے شکل پکڑنا اور دشوار سے شکل پکڑنا تری اور خشکی کے لازم ہین اور رطوبت اور یبوست سے تفسیر ان دونون کی … ۱۲

بلکہ … مجاز … یہی سختی ہی اور یہ مجاز لازم کو ملزوم کے مقام پر قائم کرنا ہی اور یہ تفسیر حقیقی تفسیر نہین ہی … اور رلنا رطوبت اور یبوست کے مفہوم مین معتبر نہ ہونا … کا مقام ہی ۱۲ ۱۲ ۱۲

… دونون … محسوس ہونے … (vertical note)

اُسمین سے تری کے جز تحلیل ہوجاتے ہین کیونکہ دخانی بخار کی ترکیب تری اور مٹی کے جزون سے اور
ہوا اور آگ کے ایسے جزون سے ہوتی ہی جو انھیں اُٹھاتے ہین اور باقی نہین رہتی نہین تری مگر
اسقدر جس سے انکے جزون کا رُکاو ہی اور باقی اپنی گرمی سے اور بدن کی گرمی سے سام کی ہیئت کے
اور کشادگی مقدار پر منعقد ہوجاتے ہین اور ہمیشہ منعقد دخانی الجزون کے پیاپے پہونچنے سے اور
باہر وار کیطرف اندروار کے منعقد کے تداقع سے مدد لیا کرتا ہی بس اس سے بالون کی خلقت ہوتی ہی اور
بالون کی خلقت کامل اور پوری ہوتی ہی جبکہ خون بہت ہوتا ہی یا گاڑھا ہوتا ہی اور تری کم رکھتا ہو اور
مزاج گرم معتدل تری اور خشکی مین ہوتا ہی اور مسام کشادگی اور تنگی مین معتدل ہوتے ہین لیکن خون
کی کثرت بہت ضرور ہی کہ دخان بہت ہو اور اسی سبب سے خون کی کمی کیوقت بال کم اُگتے ہین اور
بالون کا مددگار ہونے سے اُگے ہوے بال گر پڑا کرتے ہین جیساکہ نقیہ لوگونمین ہوتا ہی اور خون کا
گاڑھا ہونا اسی لیے مطلوب ہی کہ جو اُس سے دخان اُٹھے گا اُسکے بعض کا ملنا بعض سے ممکن ہوگا
اور اگر خون تر ہوگا تو اس سے جو دخان اُٹھیگا اُسمین بھی تری کی کثرت ہوگی کہ اُسکے بعض بعض سے
نہ ملینگے اور اُسکی دخانیت کمی کے سبب سے اپنے مین کی بہت سی بخاریت کے ساتھ تحلیل ہوجائیگی اور
اسی سبب سے لڑکون مین بال کم ہوا کرتے ہین اور مزاج کی حرارت درکار ہونے کا سبب یہ ہی کہ دخان
ہونے کی فاعل گرمی ہی تو ہوتی ہی اور اسی سبب سے ٹھنڈے مزاج والے لوگون مین بال کم ہوا کرتے ہین
اور تری اور خشکی مین معتدل ہونے کی ضرورت کا سبب یہ ہی کہ تری سے مسام کا منطبق ہوجانا بخار کے
نکلجانے کے بعد ہوا کرتا ہی جیسے نشاستہ ہی کہ جب پانی مین پکایا جاتا ہی اور اُبالا جاتا ہی کیونکہ بخار جب کسی
مقام کو توڑکر نکل جاتا ہی تو بخار کے نکلجانے کے بعد اپنے پہلے اتصال پر نشاستہ عود کر آتا ہی بس پہلے
نکلے ہوے بخار سے مسام کے بند ہونے کے بعد کا نکلا نہیں ملنے کا اور خشک مین کھلے ہوے سوراخ باقی
رہتے ہین پھر بخار متفرق ہوجاتا ہی اور مجتمع نہین رہتا ہی اور مسام کے معتدل ہونے کی ضرورت اس سبب
سے ہی کہ اگر مسام کشادہ ہونگے تو دخانی بخار ضرور تحلیل ہوجائیگا اور اُسکے بعضے جز بعض جزو سے نہ چسپینگے
اور نہ لپٹینگے اور اگر تنگ ہونگے تو بالون کی پیدائش لکی صالح جز اُسمین نفوذ نکر سکے گی بس

بالون کی زیادتی اور غلاظت اور گھونگر اور سیاہی گرمی اور خشکی کی علامتیں ہین معتدل شہرون
مین لیکن کثرت اور غلظ بس فاعل کے وجود کی وجہ سے کہ وہی حرارت ہی دخانی مادہ کی کثرت کے
سبب سے ہی۔ اور اس سبب سے ہی کہ مادہ بہت ہی اور یبوست کے سبب سے اُسپر ارضیت غالب
ہی اور گھونگر کا سبب یہ ہی کہ دونون گرمی اور خشکی کی کیفیتین جب بخار پر غالب آجاتی ہین تو اُسے

ہلکا کر ڈالتی ہین اور اسے ارضیہ طبیعت کے قریب کر دیتی ہین مثل سمہ کھے درختون کے اور مثل
بلوط اور بہی کے درختون کے کہ یہ گھنے اور بہت گرہ دار ہوا کرتے ہین اور سیاہی کا سبب یہ ہی کہ بالون
کی پیدایش دخانی نجار سے ہوتی ہی اُسمین سے بخار تحلیل ہوجاتا ہی اور رہی دخانیت منعقد ہوجاتی
ہی اور دھوان کالا ہوتا ہی اور جب منعقد ہوجایگا اور انبوہ ہوگا تو اُسکی سیاہی ضرور بڑھجایگی
لیکن دخان کی پیدا کرنے والی گرمی جب زیادہ قوی ہوتی ہی تو دھوان شدت سے کالا ہوتا ہی اور
جب انتہا کی قوی نہین ہوتی ہی تو ضرور ہی کہ دخان مین کچھ رنگ اُس جسم کا باقی رہجائے جس سے کہ
وہ دخان اُٹھا ہی اور وہ باقی دخان کے رنگ مین تغیر پیدا کرے اور جبکہ دخان اُٹھنے والا جسم تری
مین کم ہوگا تو دخان شدت سے کالا ہوگا اور جب دخان شدت سے کالا ہوتا ہی تو اُس سے جو
بال پیدا ہوتے ہین وہ ویسے ہی ہوتے ہین اور انکے ضدین اور وہی قلت ہی اور تپلاپن ہی اور سیدھے
ہونا ہی اور سیاہی کا ہونا ہی اور وہی حمرت یعنے سرخی ہی اور شقرت یعنے سرخی زردی مائل ہی اور یہی
دونون رنگ سرخی سپیدی کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین لیکن احمر کو سیاہی کیطرف زیادہ میلان ہوتا ہی
اور اشقر کو سفیدی کیطرف ہوتا ہی اور سفیدی کبھی معتدل شہرون مین - برودت اور رطوبت کی علامتین
ہین لیکن کمی اور تپلاپن اس سبب سے ہی کہ دخان اُٹھانے والی حرارت اگر غالب ہوتی ہی اور اسکے جسم
ارضی خشک اجزا غالب ہوتے ہین تو بال گھنے اور موٹے ہوتے ہین اور لیکن سیدھے ہونا اس سبب سے ہی
کہ یہ تری کی کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور اسی سبب سے بہت تر زمینون مین کے اُگے درخت سیدھے ہوا کرتے
ہین اور لیکن سرخی اس سبب سے ہی کہ یہ دخان کرنے والی حرارت کی کمزوری سے پیدا ہوا کرتی ہی کیونکہ اگر
حرارت قوی ہوتی تو احتراق کی شدت سے دخان ضرور کالا ہوتا یا دخان بننے والے خون کے
بہت تر ہونے سے ہوتی ہی پھر اس سے اُٹھے ہوے دخان مین بخار بہت ہوگا اور دخان مین کے
سب کے سب بخار کے تحلیل کرنے سے حرارت قاصر ہوگی اور بخار جب کثیف ہوجاتا ہی اور جم جاتا ہی تو
اُسکا رنگ سفید ہوتا ہی مثل برف کے اور دخان کا رنگ کالا ہوتا ہی ان دونون سے حمرت یعنی سرخی
مرکب ہوتی ہی یا بلغم کے غالب ہونے سے پھر اُس سے پیدا ہوئے دخان مین اُسکا رنگ باقی رہتا ہی
پھر اس بقیہ رنگ سے اور بخار کے رنگ سے حمرت مرکب ہوتی ہی اور ساری تقدیرون پر حمرت ٹھنڈک
اور تری سے ہوتی ہی اور یہی حال شقرت کا بھی ہی اور لیکن سفید اس سبب سے ہی کہ وہ ٹھنڈک اور
تری کی افراط سے ہوتا ہی کیونکہ رطوبت اور ٹھنڈک افراط کے وقت مین تر ابخرے دخانیت پر غالب ہوتی ہین
اسلیے کہ حرارت اُنکے تحلیل کرنے سے کمزور ہوتی ہی اور یہ ابخرے ٹھنڈک سے ظاہر بدن کے پاس

جمجاتے ہین پھر سفید ہو جاتے ہین مثلاً اُس سفیدی کے جو سر کہ کو عارض ہوا کرتی ہی اور بعضی سوڈ

جنسون مین کی جو بھی جنس بدن کا رنگ ہی بس سفیدی علامت سردی کی ہی کیونکہ ٹھنڈک خون اور صفرے اور سودے کے کم پیدا ہونے کی موجب ہوتی ہی گو نہین سے کچھ بھی گاڑھا اندر کو غائر پیدا ہوتا ہی کہ حرارت کے نہونے سے ظاہر بدن کیطرف حرکت نہین کرتا ہی بس جلد کی اصلی سفیدی ظاہر ہو جاتی ہی کیونکہ جلد پٹھے سے بنی ہوئی ایک عضو سفید رنگ کی مثل و ر اصلی عضوون کے ہی اور بلغم کے غلبہ کی علامت ہی کیونکہ بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہی پھر جبکہ بلغم غالب ہوتا ہی تو اُسکا رنگ جلد سے پھوٹ نکلتا ہی اور سردی والی سفیدی اور بلغم والی سفیدی مین فرق یہ ہی کہ بلغم والی سفیدی کے ساتھ ڈھلڈھلاپن او ر جلد مین کی نرمی و ر تری ہوتی ہی اور ملمس مین ٹھنڈک کا ظہور شدت سی ہوا کرتا ہی و ر سرخی حرارت کی کیونکہ حرارت خون کو پتلا اور لطیف کرتی ہی گو تھوڑا ہو اور ظاہر کیطرف کو حرکت دیتی ہی اور ٹھنڈک اسے عمق مین بٹھائے رکھتی ہی اور خون کے غلبہ کی علامت ہی کیونکہ جلد سفید ہوتی ہی اسمین سرخی کا ظہور فقط سرخ رنگ دینے والی ہی سے ہوتا ہی اور بدن مین کوئی جز خون کے سوا اس طرح کا نہین ہی اور اگر خون کم ہوتا ہی تو اُس سے سرخی ظاہر مین نہین پیدا ہوتی ہی مگر اُسوقت مین کہ جب اعتدال سے زائد حرارت کے ساتھ ہوتا ہی اور ان دونون کی ترکیب یعنے سفیدی اور سرخی کی ترکیب اسطرح کی کہ سفیدی سے ملی ہو اعتدال کی علامت ہی کیونکہ یہ ترکیب اُس خون کی ایسے اعتدال پر دلالت کرتی ہی جو فقط پکنے کے اعتدال سے حاصل ہوتا ہی اور خون کے رنگ کے ساتھ جلد کے طبیعی رنگ کے جمع ہو جانے پر دلالت کرتی ہی اور گیہوان رنگ اور زردی حرارت کی کیونکہ حرارت مواد کو اُٹھاتی ہی اور صفرے کی طبیعت پر بدل دیتی ہی اور صفرے کے غلبہ کی کیونکہ جب صفرا غالب ہوتا ہی تو اُسکا رنگ جلد مین پھوٹ نکلتا ہی اور خون کی کمی کی علامت ہی جسطرح پر کہ نقیہ لوگون مین ہوتا ہی کیونکہ جب رنگ دینے والا کم ہوتا ہی تو اُس سے زردی پیدا ہوتی ہی اور اسی سبب سے جب سُرخ شراب مین پانی ملا دیا جاتا ہی تو وہ شراب زرد ہو جاتی ہی اور خون کی کمی والی زردی مین اور صفرے کے غلبہ والی زردی مین فرق یہ ہی کہ صفرے کے غلبہ والی زردی مین چمک حرارت کی علامتون کے ساتھ ہوا کرتی ہی اور خون کی کمی والی مین ایسا حال نہین ہوتا ہی اور سونلاہٹ اور یہ وہ ہی کہ جس مین بے چمک کی تھوڑی سی سیاہی ہوتی ہی ٹھنڈک کی افراط کی بس اسی سبب سے خون کم ہوتا ہی کیونکہ خون فقط حرارت سے بہت ہوا کرتا ہی اور یہ تھوڑا سا خون جما ہوتا ہی اور جب جم جاتا ہی تو اُس سے وہ کمی اور بھی بڑھ جاتی ہی اور سودے کیطرف جمود اور کثافت کے سبب سے جو چمک اور صفائی کے نہونے کے ستلزم ہین تحلیل ہو جاتا ہی پھر سونلاہٹ پیدا ہو جاتی ہی اور رنگ سیاہی کیطرف متغیر ہو جاتا ہی اور سودے کی افراط

کی علامت ہی ہے جلے سودے کے اسلئے کہ جلے ہوئے کے ساتھ چمک ہوتی ہی اور دسوں جنسوں مین کی پانچوین جنس عضو کی پیدائش کی کیفیت ہی پس سینہ کی اور رگون کی کشادگی اور انکا کھلے ہونا اور نبض اور اطراف کا عظیم ہونا اور جوڑونکا نہ ظاہر ہونا حرارت کی علامت ہی لیکن سینہ کی کشادگی کا تو سبب یہ ہی کہ حرارت طبیعت کے لئے اُسکے سارے فعلون مین اوزار ہی پھر جبکہ حرارت قوی ہوگی تو طبیعت کے فعل عضوون کے بڑے کرنے اور خولون کے کشادہ کرنے سے خاص سینہ کے کیونکہ وہ دل سے زیادہ قریب ہی اور مجرون کے کشادہ کرنے سے اور اسکے سوا سے جیسے کہ چاہیے اسیطرح پر ہونگے اور اس سبب سے کہ حرارت اپنی جذب کے قوی ہونے سے عضوون کی طرف بہت سے مقدار غذا مین سے کھینچ لیتی ہی پھر اعضا مین زیادہ عظم اور کشادگی پیدا ہو جاوے گی اور اس سبب سے کہ مزاج کی حرارت کے وقت مین روحین بہت ہوا کرتی ہین اور یہ کشادہ مکان کی محتاج ہوتی ہین تاکہ گھٹ نہ جائین پس اسی لئے طبیعت سینہ کو کشادہ کر دیتی ہی اور روحین اپنی کثرت کے ساتھ گرم ہوا کرتی ہین پس بہت سی ہوا کی ترویح کے لئے احتیاج رہتی ہین اور ہوا کی کثرت مکان کے بہت کشادہ ہونے کی محتاج ہوتی ہی اور لیکن رگون کی کشادگی اور ظہور کے تو سبب وہی ہین جو سینہ کی کشادگی مین بیان ہو چکے ہین اور نبض کے عظیم ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ شریان کی تجویف کی کشادگی کے سبب سے اور حرارت کے غلبہ سے ٹھنڈی ہوا کی کشش کی احتیاج کی شدت کے سبب سے اور حرارت کے قوی ہونے سے قوت کے قوی ہونے کے سبب سے ہی اور طبیعت کے فعل جید ہونے کے سبب سے ہی اور اطراف کا عظم کا تو سبب یہ ہی کہ حرارت مواد کو متفرق کرتی ہی اور پھیلاتی ہی پس اطراف کے قریب مین بہت جایا کرتا ہی اور جوڑون کے ظاہر ہونیکا سبب وہی ہی کہ یہی تو اُس حرکت کے مقام مین جو مادے کی کشش ہین معین ہوتی ہی اور انکی ضدین اور یہی نبض اور سینہ کی اور رگون کی ضیق یعنے تنگی ہی اور رگون کا چھپے ہونا ہی اور صغر یعنے چھوٹا پا نبض کا اور اطراف کا ہی اور چھپے رہنا جوڑونکا ہی ٹھنڈک کی علامتین ہین کیونکہ ٹھنڈک مار ڈالنے والی اور سست کرنے والی اور روکنی والی طبیعت کی اور اُسکی قوتون کے فعلون کے پورے کرنے سے ہی اور دسوں جنسوں مین کی چھٹی جنس انفعال یعنے اثر قبول کرنے کی کیفیت ہی چارون کیفیتون سے تیزی اور سستی مین پس انفعال کی سرعت جس کیفیت سے کہ ہو اُسی کیفیت کے غلبہ کی دلیل ہی کیونکہ ہر ایک جسم پر ایک طرح کی کیفیت غالب ہوا کرتی ہی پھر وہی جسم اپنی مین اُسی کیفیت کے شدید ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی جو مادہ کہ اُسپر کوئی کیفیت غالب ہوتی ہی پس وہی کیفیت اُسی مادہ کو ایسی صورت کے قبول کرنیکا صالح بنا دیتی ہی کہ جس صورت کی خود اُس

[illegible]

مادہ مین آنیکی موجب ہوا کرتی ہی پس جیسے کہ حرارت ہی کہ وہ پانی کے عنصر کو ایسی صورت کے قبول کرنے کی قابل بنا دیتی ہی کہ جسکی موجب حرارت ہوا کرتی ہی اور اُس سے فعلی استعداد اُس صورت کے قبول کرنے کی جسکی موجب برودت کی کیفیت ہی دور کر دیتی ہی اور جبکہ حال اسطرح پر ہی پھر وہ بدن کہ جسپر کوئی کیفیت غالب ہی اُسکی صلاحیت اس کیفیت کی مقتضی صورت بدل جانیکی پورا پورا ہوگی تو اُس کیفیت کا اُس بدن مین آجانا سرعت سے ہوگا برخلاف اُسکی مضاد کیفیت کی مقتضی صورت کے کہ اُسکا اُسمین آنا دشواری سے ہوگا یا ہم کہین گے کہ جو کیفیت جب کسی عنصر پر غالب ہو جاتی ہی تو اُس عنصر مین اس غالب کیفیت کی ضد کیفیت کے قبول وحفظ کی فعلی استعداد جاتی رہتی ہی اور اُسی استعداد کا جاتے رہنا ایسی حالت مین پہلی کیفیت کے قبول کرنے کی یا اُس کے حفظ کی پوری استعداد پیدا کر دینے کی علت ہی پس خارجی گرم کی گرمی داخلی اصلی گرم کی گرمی کو قوت دیتی ہی نہ خارجی گرم داخلی گرم کی تقویت کرتا ہی کیونکہ یہ دونو متضاد ہین اور انسے استدلال کا طریق یہ ہی کہ ایک ہی بدن پر ایک مرتبہ گرمی کو اور دوسری مرتبہ پر سردی کو وارد کرینگے اور یہ دونون اعتدال سے خارج ہونے مین برابر ہون پھر ان دونون مین جس سے انفعال بہت یا سرعت سے ہو تو وہی غالب ٹھہرے گی یا ایک ہی تخلخل اور تکاثف مین کے برابر دونون پر وارد کرین گے پھر ان دونون مین کا جو بدن اس کیفیت سے سرعت کی منفعل ہو جائیگا اُس مین یہ کیفیت دوسرے بدن کی نسبت مین غالب ٹھہرے گی اور شیخ بوعلی سینا نے اس مقام پر ایک اشکال وارد کی ہی اور وہ یہ ہی کہ انفعال کا اولے ہونا اپنے مثل سے واجب ہو جائیگا اور ایسا امر نہین ہی اس لئے کہ ہم خوب جانتے ہین کہ شئ اپنی ضد سے منفعل ہوتی ہی اور اپنے شبیہ سے منفعل نہین ہوتی ہی اور اسکا جواب بھی خود یون دیا ہی کہ شبیہ سے شبیہ منفعل نہین ہوتی ہی جب دونون اعتدال سے خارج ہونے مین اور معتدل ہونے مین برابر ہوتے ہین پھر جبکہ دونون مختلف ہون پھر گرم بہت گرم کی نسبت مین ٹھنڈا ٹھہرے گا پھر بہت گرم سے گرم ٹھنڈا ہونے کی جہت سے منفعل ہو جائیگا نہ گرم ہونے کی جہت سے اور دسوان جنسون مین کی ساتوین جنس طبیعیہ فعل ہین یعنے جو طبیعت سے صادر ہوا کرتے ہین خواہ طبیعیہ ہون خواہ نفسانیہ یا حیوانیہ ہون پس کامل فعل۔ درست صحیح صحت کے کامل ہونے کے سبب سے کیونکہ مرض کے لئے فعل کا ضرر لازم ہی اور صحت کا کمال اعتدال کی علامت ہی مزاج مین کے اعتدال کی اور ترکیب کے برابر ہونے کی ہی اور مصنف نے یہان پر مزاج کے اعتدال کا ذکر کیا ہی اور ترکیب کے استوا کو بیان نہین کیا اسکا سبب یہ ہی کہ مقصود مزاج مین کا کلام ہی۔ اور فعل ناقص اور باطل ٹھنڈک کی علامت ہی کیونکہ برودت سارے فعلون کے مانع آتی ہی پھر اگر برودت کی

کرتی ہی تو فعل مین کے ضعف کی موجب پڑتی ہی اور اگر بہت ہوتی ہی تو فعلون کے بطلان کی موجب ہوتی
ہی اور یہ امر اکثری ہی کیونکہ بطلان نقصان تھوڑی سی حرارت مین بھی ہوجاتا ہی جب وہ قوت کو کمزور کرنے
کی حد پر پہونچجاتی ہی کیونکہ ہر ایک سوء مزاج قوت کا مضعف ہوتا ہی اور قوت کے ضعیف ہوجانے
کے وقت افعال تباہ ہوجاتے ہین اور حرارت والے نقصان اور بطلان مین اور برودت والے
نقصان اور بطلان مین فرق یہی ہی کہ اگر نقصان حرارت کے سبب ہوتا ہی تو اُسپر قوت کا ضعف مقدم
ہوتا ہی بے اس کے کہ کسی فعل مین نقصان ہو اور بدن مین کے طبیعی طریق مین تغیر ہو اسلئے کہ حرارت
جب افراط سے ہوتی ہی تو وہ فعل کے پورے کرنے سے مانع آتی ہی یا قوتون کو شدت سی کمزور کردیتی
ہی اور جو برودت سے ہوتا ہی اُس سے یہ بات لازم نہین ہوتی ہی کیونکہ وہ کم ہوتی ہی یا زیادہ ہوتی ہی
فعل کے تمام ہونے سے مانع ہوا کرتی ہی اور فعل پریشان حرارت کی علامت ہین کیونکہ تشویش ایک غیر منتظم
حرکت ہی اور حرکت حرارت سے ہوتی ہی اور انکی سستی یعنے فعلون کی سستی خواہ فعل طبیعیہ ہون یا حیوانیہ ہون یا نفسانیہ
ہون ٹھنڈک کی علامت ہی کیونکہ سستی سکون کے مقدمہ مین سے ہی اور جو سکون کے باب مین سے ہی
وہ برودت کو لازم ہی۔ اور حرکت کی سُرعت حرارت کی علامت ہی۔ اس لئے کہ جو کچھ حرکت کے باب مین
ہی وہ حرارت کو لازم ہوتا ہی اور دسوین جنسون مین کی آٹھوین جنس دفع ہونے فضلے کے ہین پس تیز بو
کے رنگ کے قوی حرارت کی علامت ہین لیکن بو کی تیزی کا تو سبب یہ ہی کہ طبیعت فضلون سے اعراض
کرتی ہی اس لئے کہ اُسکے لئے اُنہین کوئی لالچ کا امر نہین ہوتا ہی پھر اُنہین اصلی حرارت کوئی تصرف نہین
کرتی ہی اُسوقت مین اُنپر خارجی حرارت غالب ہوجایا کرتی ہی اور اُنہین سڑادیا کرتی ہی اور جبکہ
خارجی حرارت قوی ہوتی ہی اور اُسکا غلبہ اُنپر شدید ہوتا ہی تو سڑاہند اور تیز سڑی بو کا ظہور اُنسے
بہت ہوتا ہی کیونکہ حرارت اُنہین کے لطیف جزون کو انجرے بناکر اُڑاتی ہی پس وہ محسوس ہوتی مین
اور اسی سبب سے اکثر جسم نظر آتے ہین کہ اُنسے کوئی بو ظاہر نہین ہوتی ہی مگر جب آگ پر ڈالے جاتے ہین یا ملے
جاتے ہین یہان تک کہ گرم ہوجاتے ہین اور رنگ کی قوت سے مراد سرخی اور زردی ہی کیونکہ کبھی
اسے بولتے ہین اور یہی مراد لیا کرتے ہین اسلئے کہ یہی رنگ خون اور صفرے کے غلبہ پر اور عفونت
پر دلالت کرتا ہی اور انکی ضد اور یہی بو کا نہونا یا اُسکا کم ہونا اور رنگ کا نہونا یا اُسکا کم ہونا برودت
کی علامت ہی کیونکہ برودت اُسے جمادیتی ہی اور کثیف کردیتی ہی اور انجرے اُٹھنے سے مانع آتی ہی اور
ٹھنڈک کے ساتھ خون اور صفرا کم ہوا کرتا ہی اور عفونت نہین پیدا ہوتی اور دسوین جنسون مین کی نوین
جنس سونا جاگنا ہی پس سونے کی کثرت برودت اور رطوبت کی علامت ہے کیونکہ اُس سے پیٹھے

چوتھا جز نظری اجزا ان مین سے علامتون مین

لٹک پڑتے ہین اور اُنکے بعضے جز بعضون پر منطبق ہوجاتے ہین پھر ظاہر کیطرف کے روح کے مسلک بند ہوجاتے ہین پھر اُسی ظاہر کیطرف نکلنا ممکن نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ اس سے روح کا قوام بھی غلیظ ہوجاتا ہی پھر ظاہر کیطرف کے تھنون کے سوراخون مین نفوذ نہین کر سکتی ہی اور اسلیے کہ روح بلید ہوجاتی ہی اور اُس سے حرکت ظاہر کی طرف دشوار ہوجاتی ہی - اور کثرت جاگنے کی حرارت اور خشکی کی علامت ہی کیونکہ جاگنے کی کثرت روح کے جل اُٹھنے کی موجب ہوتی ہی اور اُسکے آگ ہوجانے کی اور ہلکے پڑجانے کی موجب ہوتی ہی پھر روح کی حرکت ظاہر کی طرف شدید ہوجاتی ہی اور معتدل سونا جاگنا اعتدال کی علامت ہی انھین کیفیتون مین اور دسون جنسون مین کی دسوین جنس نفسانی انفعال ہین بس انکی قوت اور سرعت اور کثرت حرارت کی علامتین ہین یعنی سارے بدن کی حرارت کی علامت ہین یا اُس عضو کی حرارت کی علامت ہین جو ان انفعالون سے خاص ہی اور وہی دل ہی لیکن دل کے مزاج کی سرایت سارے بدن مین ہوتی ہی اور یہ حکم فقط بعضے انفعالون مین درست پڑیگا جیسے غصہ ہی اسلیے کہ غصہ کا مہیا کرنے والی قوام کے معتدل مزاج کے گرم خون کی کثرت ہی کیونکہ وہی اشتعال مین اور خارج کیطرف کی حرکت مین سریع ہوتا ہی اور جہان کہ حرارت قوی ہوتی ہی وہان غصہ بھی قوی ہوتا ہی اور ہیجان مین سرعت رکھتا ہی اور بہت واقع ہوتا ہی برخلاف خوف کے کیونکہ اُسکی قوت اور سرعت اور کثرت برودت کے غلبہ سے ہوتی ہی کیونکہ اس خوف کا مہیا کرنے والا ایسا خون مزاج کا ٹھنڈا ہوتا ہی کیونکہ یہ خون خارج کی طرف حرکت مین سست ہوتا ہی اور بھڑکنے مین کم ہوتا ہی اور نفسانی انفعالون کا کم ہونا برودت کی علامت ہی اسلیے کہ یہی کم ہونا سکون کے قبیل سے ہی اور سکون برودت سے ہی اور نفسانی انفعالون کا ثابت رہنا مطلق خشکی کی علامت ہی اسلیے کہ خشکی خشک مزاج مین چھپی چیز کی حافظ رہتی ہی اور سرعت سے انکا زائل ہوجانا رطوبت کی علامت ہی کیونکہ رطوبت جیسے سرعت سے قبول کرلیتی ہی اُسے سرعت سے چھوڑ دیا کرتی ہی اور جبن کہ وہی شجاعت کی ضد ہی یعنی بزدلی ہی ٹھنڈک کی اور دل کے ضعف کی دلیل ہی - کیونکہ حرارت اور دل کی قوت چھٹکارے کی نیک امید کی اور مکروہون مین پڑنے سے دور ہونے کی اور نڈر ہونے کے نیک امید کو مستلزم ہوتی ہی اور بیحیائی اور وہی وہ عادت ہی کہ آدمی اُسکے ساتھ خوبی کے جاتے رہنے سے حقیر گنا جاتا ہی اور ظلم کے مرتکب ہوتے اور بدکارون کی صحبت سے خوار اور حقیر ہوتا ہی اور طیش اور یہ وہ حالت ہی کہ جس سے آدمی حرکت کیطرف کی مبادرت مین سرعت کرتا ہی اور جرائت اور وہی شجاعت ہی اور یہ وہ حالت ہی جس سے آدمی چھٹکارے کی امید مضبوط رکھتا ہی اور برائی مین پڑنے کو دور کرتا ہی بس گویا کہ برائی بہادر کے موجود ہی نہین ہی

فصل مرکب مزاجون کی علامتون مین

اور اُسمین پڑتا بعید ہی اور حدت اور وہی غضب کی قوت ہی اور کلام کی کثرت اور سرعت اور اُسکا
پیاپے ہونا حرارت کی علامت ہی لیکن بے حیائی اس سبب سے ہی کہ حیاء کے ایسے اثر کا قبول نکرنا ہی
جو دل کی اُس قوت کی تابع ہی جو حرارت کے لیے لازم ہی اور طیش کا سبب یہ ہی کہ وہی طیش حرکتون
کی سرعت کے قبیل مین سے ہی اور وہی حرارت کا غلبہ اور روح کی حدت سے ہی اور لیکن جرأت
پس وہ دل کی قوت اور اُسکی حرارت کی تابع ہی اور یہی حال حدت کا ہی اور لیکن کلام کی کثرت اور
اُسکی سرعت اور پیاپے ہونا پس یہ سب حرارت پر دال ہین کیونکہ کلام طیش کیطرح فعلون مین سے ہی اور
اسلیے کہ حرارت فضلون کو آلات مین سے تحلیل کرنے کے سبب سے اُن اوزارون کی خفت کا موجب
ہی لیکن یہی کلام کی کثرت اور سرعت اور اتصال کو بہلے دماغ کی حرارت پر دلالت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ نفسانیہ
انفعال نہین ہین مگر یہ کہ انھین واسطہ سے دل کی حرارت پر دلالت ہی کیونکہ دل کی حرارت سارے
بدن کی حرارت کی مستلزم ہوتی ہی اور حیاء کی کثرت اور حیاء بے شرمی کی ضد ہی اور وقار کی کثرت اور
یہ طیش کی ضد ہی ٹھنڈک کی علامت ہی اُن سببون سے کہ بیان ہو چکے ہین اور لیکن مرکب مزاجون
کی علامتین پس یہی پہچانی جاتی ہین مفرد مزاجون کی علامتون کی ترکیب سے پس یہی بیان کی
ہوئی خلقی مزاجون کی علامتین ہین یعنی پیدائشی لیکن عارض مزاج کہ بعد ہونے کے لاحق ہوتے
ہین اور یہی غریب غیر پیدائشی مزاج ہین پس انھین علامتون کا عارض ہونا ہی اور یہ مزاج مضر ہوتے
ہین فعلون کو پھر اگر مزاج عارض مزاج مادی ہوتا ہی تو صفراوی پر دلالت کرتا ہی وخز اور وخز وہ
حالت ہی جسمین سوئیون کا چبھنا محسوس ہوتا ہی اور نخس اور یہ وہ حالت ہی جسمین کانٹون کا اور
بھالون کا چبھنا محسوس ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ صفراوی تیز اجزے جلد پر کاٹتے ہین
کیونکہ وہ اپنی حرارت کے اور لطیف ہونے کے سبب سے ظاہر کی طرف متحرک ہوتے ہین اور
کم ثقل لیکن ثقل کم پس اُسکا سبب یہ ہی کہ مواد ثقل سے خالی نہین اور اس سبب سے کہ
وہ قوتون پر مفید ہونے کے سبب سے گران ہوتا ہی اور قوتین اُسے بوجھ جانتی ہین لیکن اسکی
کمی کا سبب یہ ہی کہ صفرا لطیف ہوتا ہی۔ اور خفیف ہوتا ہی اور دلالت کرتا ہی دموی پر بوجھ زائد
بوجھ کیونکہ خون زیادہ غلیظ ہوتا ہی اور بدن مین اُسکی مقدار تو بہت ہوتی ہی اور اسلیے کہ
خون قوتون کو چھپا لیتا ہی اور اصلی حرارت کو ڈھانپ لیتا ہی پھر قوت بدن کے اُٹھانے سے
ضعیف پڑجاتی ہی اور اسلیے کہ خون روحون کو تر اور پٹھون کو تر کر دیتا ہی پھر اُنپر بدن کا اُٹھانا
اور اُسے حرکت دینا دشوار پڑتا ہی اور سرخی اُس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور مدد اسلیے کہ

یہی خون کی مقدار کے زیادہ ہونے سے اور غلیانی تخلخل سے ہوتا ہی کہ جسکی گنجائش رگون مین
نہین ہوتی ہے پھر خون رگون کو کھینچتا ہے اور رگون کے کھینچنے سے جلد اور سارے عضو
کھینچنے لگتے ہین اور بدن کا پھولنا حرارت کے سبب سے خارج کی طرف خون کے میلان سے
پس جلد پھول اُٹھتی ہی اور بڑھ جاتی ہی اور دلالت کرتی ہی - بلغمی پر سفیدی زائد اصلی
اعضاء کی سفیدی پر کیونکہ اسی کی سفیدی اُن کی سفیدی سے ملجاتی ہی - اور پیاس کی
کمی برودت اور رطوبت کی غلبہ کے سبب سے اور تھوک کی کثرت بدن سے منھ کی طرف اُٹھی
ہوئی رطوبت کی کثرت سے اور دماغ کی طرف سے کھنچی ہوئی رطوبت کی کثرت سے اور اس
سبب سے کہ جو کچھ لعاب ہین سے منھ مین پیدا ہوتا ہی اسے معدہ نہین کھینچتا ہی کیونکہ اسے
اس سے بے نیازی ہوتی ہی اور اونگھنے کی کثرت اُس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور زائد
بوجھ دموی پر زائد کیونکہ قوت پر امتلاء کا بوجھ ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ پٹھے لٹک
پڑتے ہین پھر اُنپر اعضا کا اُٹھانا اور حرکت دینا دشوار ہوتا ہی اور دلالت کرتی ہی سوداوی
پر خشکی بدن کی خشکی سودے کے مشاکِ ہونے کے سبب سے اور اُسکے ٹھنڈک کے کثیف
کر دینے سے اور اُسمین کی ارضیت کی کثرت سے اور لیکن صفراء وہ تو اگرچہ خشک ہوتا ہی
لیکن اُسمین ارضیت کم ہوتی ہی اور اُسکے ساتھ ایک ایسی حرارت ہوتی ہی جو رطوبت کو
بہا دیتی ہی اور بیداری دماغ کے خشک کر دینے سے اور معلوم ہو چکا ہی کہ سونا فقط دماغ کی
رطوبت کے سبب سے ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ سودے سے دماغ کی طرف سوداوی وحشت
دلوانے والے انجرے چڑھتے ہین پھر روح اندروار سے باہر کی طرف بھاگ آتی ہی اور کم بوجھ
بلغمی سے اور دموی سے کیونکہ سودے کی مقدار کم ہوتی ہی اور ارضیت کے بہت ہونے سے
سودا خشک ہوتا ہی اور مٹی گو کہ زیادہ بوجھل ہوتی ہی لیکن خون اور بلغم اپنی رطوبت کے سبب
سے عضو مین لٹکاؤ کرتا ہی پھر اُسمین بھاری مادہ کے بند ہونے کے سبب سے اُسکا اُٹھانا
کمزور پڑ جاتا ہی پس اسی سبب سے سودے کا بوجھ کم ہوتا ہی اور خواب خواب وہ ہی جسے
سوتا شخص دیکھا کرتا ہی مادہ کی قسم پر بھی دلالت کرتا ہی جب اسکے ساتھ اور علامتین اُسکی تائید
کرنے والی ہوتی ہین اسلیے کہ خواب کبھی نفس کے اپنے مبادی سے متصل ہونے کے
سبب سے دکھائی دیتے ہین پھر نفس مین اُسکی سزاوار چیزین اُن کلیہ امرون مین سے جو مبادی
مین حاصل ہین آتی ہین اور نفس سے متخیلہ قوت قبول کر لیتی ہی اور اُنکے مناسب جزئیہ صورت پہنا دیتی ہی

پھر یہ صورت حس مشترک مین چھپتی پھر دکھائی دینے لگتی ہی اور یہی حس مشترک اُسی خیال پر ڈالتا ہی تو وہ
اُسکی حفاظت کرتا ہی اور جاگنے کیوقت اُسکی یاد دلوا تا ہی پھر یہی صورت جسے متخیلہ نے نفس مین کے امرون کو
پہنا دیا ہی کبھی کلیہ امرون سے شہادت کی مناسبت رکھتی ہی پھر تعبیر کی محتاج نہین ہوتی ہی اور کبھی مناسبت
مین ضعیف ہوتی ہی تو تعبیر کی احتیاج پڑتی ہی اور یہی سچے خواب ہوتے ہین اور کبھی جاگنے مین کسی چیز
کے خیال مین مرتکز ہونے کے سبب سے خواب دکھائی دیتے ہین تو وہ خیال اس سے حس مشترک مین
مرتسم ہوجاتے ہین یا حافظہ مین کسی معنون کے مرتسم ہونے کے سبب سے کسی ڈروتے یا اچھے محبوب وغیرہ امر کے
خیال رکھنے سے دکھائی دیتے ہین کہ اُسنے متخیلہ قوت صورت پہنا کر حس مشترک مین ڈالدیتی ہی اور یہی جھوٹے
خواب ہوا کرتے ہین اور کبھی روح کے مزاج کے تغیر کے سبب سے دکھائی دیتے ہین پھر روح کے مزاج کے متغیر
ہونے کے سبب سے قوتون کے فعل متغیر ہوجاتے ہین اور یہ تغیر کبھی سادہ مزاج سے ہوتا ہی اور کبھی مادی
سوء مزاج سے ہوتا ہی لیکن سادہ اگر گرم ہوتا ہی تو روح مشتعل ہوجاتی ہی پس متخیلہ اور وہ گرم چیزون کی
صورتین جنھین جاگتے مین دیکھ چکی ہی سوتے مین اس حرارت کو پہنا دیتی ہی پھر آگ اور شعلے اور سورج اور
صاعقے دکھائی دینے لگتے ہین اور اگر وہ سادہ سوء مزاج اگر ٹھنڈا ہوتا ہی تو روح مین ٹھنڈک اور جمود
حاصل ہوتا ہی پھر متخیلہ سوتے مین اس ٹھنڈک کو جاگتے مین کی ٹھنڈی چیزین دیکھی ہوئی کی صورتین پہنا
دیتی ہی پھر برف اور مینھ اور جمی چیزین اور ٹھنڈی ہوائین دکھائی دینے لگتی ہین اور اسی قیاس پر
اور باتین ہین پس زرد خیالون کا اور آگ کا اور شعلون کا دیکھنا صفرے پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ صفرے
کی حرارت سے روح مشتعل ہوجاتی ہی اور اسلیے کہ صفرا کے رنگدار ابخرے اُٹھتے ہین اور روح سے ملجاتے
ہین پھر سوتے مین اُسی کی مناسب چیزین دکھائی دیتی ہین اور سرخ چیزون کا دیکھنا خون پر دلالت
کرتا ہی اسلیے کہ روح خون کے رنگ سے خون کے غلبہ کے وقت متکیف ہوجاتی ہی اور پانی اور بادل
کی گرج کیونکہ گرج اکثر مینھ کے ساتھ ہوا کرتی ہی ۔ اور اوبون کا دکھائی دینا بلغم پر دلالت کرتا ہی
اور کالی چیزین اور دھوئین اور دوڑتی چیزون کا دکھائی دینا سودے پر دلالت کرتا ہی اسلیے
کہ روح سودے کی سیاہی سے متکیف ہوتی ہی اور سوداوی کالے ابخرون سے موحش ہوتی ہی
اور کبھی اسپر یعنی مادہ کی قسم پر۔ سن اور شہر اور فصل اور اگلے کی تدبیر دلالت کرتی ہی کھانے پینے مین
کی تدبیر اور باقی ضروری سببون مین سے وہ سبب جنھین خلطون کے پیدا کرنے مین تاثیر ہوا کرتی ہی
اور لیکن ترکیب کے مرضون کی علامتین پس کوئی اُنمین سے جوہریہ ہی یہ وہ ہی کہ عضوون کے
جوہرون کے نفس سے ماخوذ ہوتی ہی اور مفرد عضوون کے حال پر دلالت کرتی ہی مثل استدلال ۸

کے پیدائش سے اور مقدار سے اور عدد سے اور وضع سے جبکہ اپنی سزاوار حالت پر نہون تو ایسے مرض پر استدلال کیجاتی ہی۔ اور کوئی انمین عرضیہ ہے اور یہ وہ ہی کہ جو مفرد عضوون کے لوازم سے ماخوذ ہوتی ہی مثل استدلال کے جمال سے اور جمال کا اطلاق دو معنون پر ہوتا ہی ایک انمین کا وہ جمال ہی کہ جسے سب جانتے ہین جیسے رنگ کی صفائی ہی اور جلد کا ملائم ہونا ہی اور اُسکے سوا اُس چیز مین سے ہی جسکا حاصل کرلینا ممکن ہی اور یہ انمین سے نہین ہی جس سے بہت استدلال عضوون کی ترکیب کے حال پر کیجائے بلکہ یہ جمال ظاہر نہین ہوتا ہی مگر انھین عضوون مین جنھین حس شامل ہوتا ہی لیکن ان محسوس عضوون کے سوا اور کو اس جمال کا ادراک نہین ہوتا ہی اور جمال کے دوسرے معنی حقیقی جمال ہین اور وہ یہ ہین کہ عضوون مین سے ہر ایک عضو سزاوار ہیئت اور مزاج مین سے افضل ہیئت اور افضل مزاج پر ہو اور وہ حقیقی جمال کا پایا جانا ممکن نہین ہی مگر یہ کہ اسکے ساتھ وہی جمال جسے سب بے فکر کے جانتے ہین پایا جائے اور یہ حقیقی جمال مزاج کے اعتدال پر اور ترکیب کے مستقیم ہونے پر دلالت کرتا ہی اور اسی کی کمی وہی حقیقی قبح ہی اور وہ سوء مزاج پر اور ترکیب کے بُرے ہونے پر اس معنون سے دلالت کرتا ہی کہ آدمی اپنے احوال پر نہین ہی اور وہ معیار جس سے یہ جمال پہچانا جاتا ہی وہی فعل ہین پھر اگر عضو سے صادر فعل ایسے افضل طور پر ہو کہ جسپر ہونا ممکن ہی پھر وہی عضو طبیعی جمال والا ہی اگر وہ فعل اپنی فضیلت مین ناقص ہو اور اس عضو کے مزاج مین اسطرحکا انحراف نہو کہ فضیلت مین کے اس نقصان کا موجب ہو پھر عضو ترکیب مین کے حقیقی قبح والا ہی پس عضو کا جمال اسکی صحت کے سوا ہی اور اسکے فعل کا جمال وہی اُسکی سلامتی کے سوا ہی اور اسی سبب سے جمال عضو کے لازمون سے شمار کیا گیا ہی پس یہ جمال عضو مین سے کبھی جاتا رہتا ہی اور عضو طب کے قانون کے مطابق اپنے حال پر رہتا ہی کہ اسمین کوئی ضرر نہین ہوتا ہی

پس اس جمال سے ماخوذ دلالت عرضی دلالت ہوا کرتی ہی اور کوئی انمین سے تمامیہ ہی اور یہی فعلون کی تمامی کی

اور اسکا تمامیہ اس سبب سے نام کیا گیا ہی کہ یہی طرز عضوون کی غایت ہی مثل استدلال کے فعلون سے اور اگر افعال سلیم ہین تو صحت تام ہی اور اگر ناقص ہین مثل بینائی کے جب چیز کو انتہا پر نہ دیکھے یا نزدیک سے دیکھے یا باطل ہین مثل بینائی کے کہ کچھ نہ دیکھے تو یعنی یہ ناقص یا باطل فعل اُس سبب سے ٹھنڈک پر یا ترکیب ردی ہونے پر دلالت کرتے ہین کہ بیان ہوچکا ہی کہ افعال جبھی صحیح ہوتے ہین جب کامل صحت ہوتی ہی اور صحت جبھی کامل ہوتی ہی جب ترکیب اور مزاج جیسا کہ چاہیئے ویسا ہوتا ہی اور ٹھنڈک جب مزاج پر غالب ہوتی ہی تو

جو امر کہ سکون کے باب سے ہوا کرتا ہی اُسکی موجب ہوتی ہی اور اگر افعال مشوش ہین تو حرارت کی علامت ہین یا ترکیب کے بُرے ہونے کی علامت ہین جیسے بینائی ہی جب چیز کو جس حال پر وہ ہی اُسکے سوا حال پر دیکھے جیسے

حول یعنی ڈھیرے پن کے وقت ہوتا ہے اور افعال جسطرح سے ترکیب مین مستوی ہونے پر اور ردی ہونے پر دلالت کرتے ہین اور اسی طرح سے افعال مزاج کے اعتدال پر اور انحراف پر دلالت کرتے ہین پس اسی سبب سے مصنف نے مزاج پر کی انکی دلالت کا بھی ذکر کیا ہے گو ترکیب کے مرضون کی علامتون کے ذکر کا در پے تھا اور علامت یا تو نفس حالت پر دلالت کرتی ہے جیسے ورم کی علامتین ہین مثل بوجھ کے اور کھینچنے کے اور عضو کے حجم کی زیادتی کے اگر جسکو اُسکی طرف راہ ہوتی ہے پس یہ وہ علامتین ہین کہ اِس ورم پر دلالت کرتی ہین کہ وہی نفس مرض ہے یا حالت کے سببون پر دلالت کرتی ہے مثل اُن علامتون کے جو ورم کے دموی ہونے پر دلالت کرتی ہین جیسے درد کی شدت ہے اسلیے کہ خون مقدار سے اور کیفیت سے ساتھ ہی تکلیف دیتا ہے اور اندر کی طرف درد کا میلان خون کے گاڑھے ہونے کے سبب سے ہوتا ہے اور نیچے کیطرف خون کا میلان کرنا اور ورم کے مقام مین باقی رہنا خون کی رطوبت اور غلاظت کے سبب سے ہوتا ہے اور مٹا دینے کے بعد اسی جگہ پر پھر آنا آسان نہین ہوتا ہے اور سوزش کی کمی اور گہری سرخی ہے پس یہ سب اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ ورم کا سبب خون ہے یا حالت کے مقام پر دلالت کرتی ہے جیسے نبض کا منشاری ہونا ذات الجنب مین اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ورم حجاب مین ہے یعنی حجاب حاجز مین یا اضلاع کے حجاب مستبطن مین ہے اور ورم عضلی ہے اور اس پر یون اعتراض کیا گیا ہے کہ جب نرم عضو مین مثل دماغ اور پھیپھڑے کے نہین ہوتا ہے پس ہر ایک ورم کے لیے منشاری نبض لازم ہوتی ہے پھر اُسوقت مین ہو سکتا ہے کہ ورم سینہ کے عضلون مین ہو اور اسکا جواب یون دیا گیا ہے کہ نبض کا افراط سے منشاری ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سخت عضو مین ورم ہے اور وہ یہان جھلی یا حجاب ہے یا حالت کے وقت پر دلالت کرتی ہے مثل اُن علامتون کے جو منتہی پر دلالت کرتے ہین مثل نضیج کامل کے خون تھوکنے کے ذات الجنب مین پس یہی خون تھوکنا منتہی پر دلالت کرتا ہے یا اُسکے لازم حالون پر دلالت کرتی ہین یعنی حالت کے لازمون پر مثل اُن علامتون کے جو بحران پر دلالت کرتی ہین مثل بحران کے دن کے قلق کے اور جاگنے کے اور خفقان کے اور درد سر کے یا حالون کی تخصیص پر دلالت کرتی ہین ایسے حالون کی تخصیص پر جو حالت کے لیے لازم ہین مثل اُن علامتون کے جو بحران اسہالی ہونے پر دلالت کرتی ہین مثل بحران کے دن کے قراقر کے اور ریاح کے اور پیٹ مین کے مڑوڑے کے اور پسلیون کے کھینچنے کے اور اسلیے کہ نبض اور پیشاب اور پاخانہ ایسی کلیہ علامتون مین سے ہین جو بدن کے حالون پر دلالت کرتی ہین صحت سے اور مرض سے اور تیسری حالت سے لیکن نبض کی دلالت دل کے حالون پر زیادہ قوی ہوا کرتی ہے اسلیے کہ نبض دل کی ہوا کی طرف

احتیاج کی شدت کی اور حاجت مین کی کمی کی اور دل کی قوت کے قوی ہونے کی اور ضعیف ہونے کی
اور اسکے سوا کی تابع ہی اور پیشاب کلیجہ کے حال پر دلالت کرتا ہی کیونکہ کلیجہ کا فعل وہی غذا کا کیموس
بنا دینا ہی اور اس تغیر کا اچھا ہونا اور برا ہونا اُس چیز کے حال سے ظاہر ہوتا ہی جو کلیجہ مین سے فضلے
ظاہر ہوا کرتے ہین اور یہی فضلے پیشاب کے ساتھ مین نکلا کرتے ہین اور پاخانہ معدے اور آنتون کے
حال پر پیشاب مین کے بیان کیے ہوے قیاس پر دلالت کرتا ہی بس چاہیے کہ ہم انھین مین کلام کرین یعنی
انھین تینون مین کلام نبض مین ہی اور یہی شریانون کی وضعیہ حرکت ہی اور حرکت پہلا کمال اُس
چیز کا ہی جو قوت مین قوت کی رو سے ہی اور کمال وہ حاصل امر ہی کہ جسمین ہونے پر حاصل ہوا ہی اُسکے
لائق ہوتا ہی لیکن اُسکے یہان پر لائق ہونا معتبر نہین اسلیے کہ واجب نہین کہ حرکت حرکت کرنے والے کے
لائق ہو اور یہ حاصل امر کا نام کمال اس سے ہوا ہی کہ قوت مین نقصان ہوتا ہی اور قوت کی نسبت
مین فعل کامل ہوتا ہی اور یہی حرکت دوسرے کمال پر پہونچا دیتی ہی اور یہی ایسے منتہی مین حاصل ہو جاتا ہی
کہ جسکا قصد ہی اور یہ دوسرا ممکن امر جب بالفعل حاصل ہو جاتا ہی تو یہ دوسرا کمال ہوتا ہی اور اسکی طرف کی
پہونچا دینے والی حرکت اس حرکت کے اعتبار سے پہلا کمال ہی اور اگر یہ اعتبار نکیا جائے تو یہی حرکت
نوعیہ اور جسمیہ صورت کی نسبت سے دوسرا کمال ہی اور متحرک جبتک کہ بالفعل متحرک رہتا ہی بس کچھ حرکت
مین سے جو پہلا کمال ہی ابھی بالقوہ ہی بس متحرک قوت والی چیز کے لیے دو وجہون سے ہی ایک ان
دونون مین کی حرکت کے حال مین کا امید کیا ہوا دوسرا کمال ہی دوسری ان دونون مین کی اس پہلے
کمال کا نفس ہی بس حرکت دو قوتون سے یا حرکت مین کی باقی سے اور کمال کیطرف حرکت پہونچانے والی
سے متعلق ہوتی ہی اور ان دونون حرکتون مین سے ہر ایک پر قوت کا حمل ہو سکتا ہی بس پہلی پر یعنی قوت
کا حمل کرنے پر باقی حرکت مین کی قوت پر اسکے معنے یہ ہونگے کہ حرکت پہلا کمال ہی کہ کسی جسم کے لیے حاصل
ہوتا ہی بس وہی جسم دوسری چیز مین اس کمال مین سے بالقوہ ہی اس جہت سے کہ یہ جسم دوسری چیز
مین اس کمال مین سے بالقوہ ہی اور دوسری شق پر یعنی جب قوت کا حمل دوسرے کمال مین کی
قوت پر کیا جائے تو حرکت اس جسم کا پہلا کمال ہی جو دوسرے کمال مین کہ جسکی طرف یہ پہلا کمال پہونچاتا
ہی بالقوہ ہی بس اولیت کی قید سے دوسرے کمال نکلجائینگے اور پہلے کمال کی متعلق حیثیت سے
مطلق پہلے نکلجائینگے اور یہی جسمون کی نوعیہ صورتین ہین جیسے انسانیت ہی اور جسمیہ صورت مطلق جسم کے لیے
ہی کیونکہ دوسرے کمال مین کی قوت مین کی چیز کے لیے یہ پہلے کمال ہین جیسے انسانیہ صورت کی نسبت سے
ہنسی اور کتابت اور تعجب وغیرہ ہین لیکن اس جہت سے بلکہ اطلاق کی جہت سے برخلاف حرکت کی اسلیے کہ یہ اس جہت

سے فقط پہلا کمال ہی اور حرکت چار مقولون مین اِن معنون سے واقع ہوتی ہی کہ موضوع ایک مقولہ کی نوع سے اُس مقولہ کی دوسری نوع کیطرف حرکت کرتا ہی یا ایک صنف سے دوسرے صنف کی طرف یا ایک فرد سے دوسری فرد کی طرف حرکت کرتا ہی پس پہلا مقولہ کم کا ہی اور اسمین حرکت یا تو بڑھنے یا گھٹنے کے طریق سے ہی پس پہلی یا تو کسی چیز کے ملنے سے ہوگی اور وہی نمو ہی یا کسی چیز کے نہ ملنے سے ہوگی اور وہی تخلخل ہی اور دوسری یا کسی چیز کے جدا ہونے سے ہوتی ہی اور یہی ذبول ہی یا کسی چیز کے جدا ہونے سے نہوگی اور وہی تکاثف ہی اور دوسرا طریق کیفیت کا مقولہ ہی اور اسمین کی حرکت استحالہ سے نامزد ہوتی ہی جیسے پانی گرم ہو جاتا ہی اور انگور کالا پڑ جاتا ہی اور تیسرا مقولہ وضع کا ہی اور اسمین حرکت یا تو اسطرح سے ہوتی ہی کہ متحرک کے بعضے جزون کی نسبت متحرک کے خارج امرون کی نسبت سے بدلتی ہی حاوی ہونے کی جہت سے یا محوی ہونے کی جہت سے اور اس حرکت سے متحرک ایک مکان سے نکل کر دوسرے مکان کی طرف نہین جاتا ہی اور چوتھا مقولہ این کا ہی کہ اسمین کی حرکت کو نقلہ کہتے ہین اور یہ مکانیہ حرکت ہوتی ہی اور نبض کی حرکت مین اختلاف پڑا ہوا ہی کہ اسکی حرکت کس مقولہ مین واقع ہوتی ہی پس مصنف کا مذہب یہ ہی کہ نبض کی حرکت وضعیہ ہی اور کلیات قانون کی شرح مین مصنف نے کہا ہی کہ ظاہر ہی کہ نبض کیف مین کی حرکت نہین ہی اور نہ کم مین کی ہی اور نبض کی حرکت کا مکانیہ ہونا بھی جائز نہین ہی جیسا کہ مشہور ہی اسلیے کہ جو متحرک مکانی حرکت کرتا ہی اُسے ضرور ہی کہ حرکت کرتے وقت کسی مکان سے نکلے اور شریان جب پھیلتی ہی یا سمٹتی ہی وہ اپنے مکان سے باہر نہین جاتی ہی بلکہ شریان کا مکان پھیلنے کے وقت پھیل جاتا ہی اور سمٹنے کے وقت سمٹ جاتا ہی اسلیے کہ مکان وہی جسم کے اندر دار کی سطح ہی جو محوی جسم کے اوپر دار کی سطح سے ملی ہوتی ہی پس اسوقت مین نبض کی حرکت مکانیہ نہ ٹھہری پھر یہ باقی رہا کہ نبض کی حرکت وضعیہ ٹھہرے اور یہ بھی ہی کہ شریان جب سمٹنے کے بعد پھیلتی ہی یا پھیلنے کے بعد سمٹتی ہی تو اسمین تغیر نہین ہوتا ہی مگر یہ کہ اُسکے بعضے جزون کے بعضی جزون سے نزدیک ہوتے مین اور دور رہوتے مین نسبت بدل جاتی ہی اور وضع سے یہان یہی مراد ہی اور مصنف کی پہلی دلیل یہ کہ وہ یہ ہی کہ مکانی حرکت کی مین ہر ایک متحرک کے لیے اپنے مکان سے نکل جانا ضرور ہی فاضل علامہ نے یون اعتراض کیا ہی کہ مکانی حرکت وہی اینیہ حرکت ہی کہ اُس سے متحرک کے این یعنے اُسکی حاصل ہیئتین اُسکے حقیقی مکان کی نسبت مین بدلتی ہین اور وہی وہ چیز ہی جو اُس سے خاص ہوتا ہی اور اُس سے بھرا ہوتا ہی یا متحرک کا مجازی مکان ہی مثل گھر کے اور شہر کے اس معنی سے کہ متحرک ہر ایک آن مین دوسرے

این مین ہوتا ہی یعنی دوسری ہیئت مین جو اُسے اُسکے مکان کی نسبت سے حاصل ہوتی ہی ہوتا ہی
اسطرح پر کہ متحرک ہر ایک آن مین کسی دوسرے مکان مین ہوتا ہی اور اس کا سبب یہ ہی کہ جب
حکیم یہ کہتا ہی کہ حرکت فلان مقولہ مین ہی تو وہ اس سے فقط یہی مراد لیتا ہی کہ جسم اس مقولہ کے کسی
صنف سے کسی دوسرے صنف پر اُسی مقولہ مین سے تدریج سے متغیر ہوتا ہی پس اینیہ حرکت مین
اینون کا بدلنا ضرور ہی اور لیکن مکانون کا بدلنا غیر لازم ہی کیونکہ مکان کا تغیر کبھی این کے تغیر کے ساتھ
نہین ہوتا ہی جیسے آبخورہ کی حرکت سے پانی متحرک ہوتا ہی اور کبھی مکان کا تغیر این کے تغیر کے ساتھ ہوا
کرتا ہی جیسے چلنے والے کی حرکت ہی اور دوسری دلیل پر یون اعتراض کیا ہی کہ یہ جبھی صحیح ٹھہریگا جب
وضع مین کی حرکت جسطرح سے کہ ذکر کیا گیا ہی اُسی طرح سے تفسیر کیجائے اور وضع مین کی حرکت کا ایسا
حال نہین ہی اور جمہور کا مذہب یہ ہی کہ نبض کی حرکت مکانیہ ہی اسلیے کہ اُنھون نے نبض کی تعریف جہان
کی ہی کہا ہی کہ نبض مکانیہ حرکت ہی اور اسپر یون استدلال لائے ہین کہ اینیہ حرکت وہ ہی جس سے
متحرک کے این یون بدلتے ہین کہ ہر ایک آن مین متحرک دوسرے این مین ہوا کرتا ہی اور نبض کی حرکت
اسی طرح کی ہوتی ہی کیونکہ رگ کے پھیلنے اور سمٹنے کے وقت این بدلتے ہین اور ظاہر یہ امر ہی کہ یہ متبدل
فقط رگ ہی کے جزون مین ہوا کرتا ہی نہ سب مین سب کی رو سے اور اسپر یہ لازم آتا ہی کہ وضعیہ
حرکت کے لیے وجود ہی نہو مگر آسمان کی حرکت وضعیہ ہے اسلیے کہ وہ مکان مین نہین ہی پھر اُسکی
حرکت مکانیہ نہ ٹھہریگی اور لیکن جو متحرک مکان مین ہوتا ہی اور حرکت سے دوسرے مکان کیطرف
بالکل مکان سے نہین نکلتا ہی بلکہ اُس حرکت سے اُسکی این بدلتے ہین مثل چکی کی حرکت کے
تو لازم آتا ہی کہ یہ اُسکی حرکت اینیہ ہی اور یہان پر سوچنے کا مقام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نبض
کی حرکت کم مین ہوتی ہی کیونکہ شریان مین پھیلنے کے وقت تخلخل ہوجاتا ہی اور سمٹنے کے وقت
تکاثف ہوجاتا ہی اور اس حرکت کو اینون کا اختلاف لازم ہوتا ہی پھر جیسا کہ فاضل علامہ نے کہا ہی
دو حرکتین ٹھہرینگی ایک این مین کی حرکت یعنی مکان مین کی حرکت اور دوسرے کم مین کی حرکت
طبیب این مین کی حرکت سے اعتبار کرتا ہی نہ مکان مین کی حرکت سے اور شیخ بو علی سینا نے
کہا ہی کہ نبض کی تعریف مین مکانیہ حرکت فقط اسلیے مذکور نہین ہوئی کہ مکانیہ حرکت سے مکانون
کا بدلنا ہی پہلے ذہن مین آتا ہی اور پھیلنے اور سمٹنے کا ذکر اسلیے ہوتا ہی کہ ان دونون سے
پہلے ذہن مین رگ کے اینون کا بدلنا آتا ہی اور شریانون کی حرکت کا کہنا سینہ اور پھیپھڑے
اور دماغ کی حرکت سے احتراز کے لیے ہی کیونکہ یہ سب شریانین پھیلنے اور سمٹنے کی حرکت سے

حرکت کرتی ہین لیکن انکی حرکتون کو نبض نہین کہتے ہین بلکہ جو سینہ اور پھیپھڑے کے لیے ہوتی ہی
وہ تنفس ہی اور جو دماغ کے لیے ہوتی ہی اُسے استنشاق یعنی سونگھنا کہتے ہین اور دل کی بھی حرکت
سے احتراز ہی گو دل کی حرکت جمہور کے نزدیک نبض ہوتی ہی اسلیے کہ وہ نبض جس سے طبیب اُسکی
مقدار مین اور قوام مین اور خالی ہوتے ہین اُبھرے ہوتے ہین اور ملمس مین اور انقباض مین
استدلال کرتا ہی وہ شریان ہی کی حرکت ہی اسی سبب سے نبض کی لفظ سے مفہوم ہمارے زمانہ مین
طبیبون کے عرف مین فقط شریان ہی کی حرکت ہی نہ دل کی حرکت سمٹنے کی جہت سے یہ سیدھی حرکت
استوانہ کی محیط سے یعنے شریان سے اُسکی محور کیطرف کی ہی اور پھیلنے کی جہت سے اور یہی سیدھی
حرکت اسطوانہ کی محور سے اُسکے محیط کی طرف کی ہی اور اسمین اختلاف پڑا ہی کہ شریان کی حرکت
پہلے دل کی حرکت کے تابع ہوتی ہی پس جالینوس اور اُسکے پیرو لوگون کا مذہب یہ ہے کہ
شریان کی حرکت دل کی حرکت کے تابع نہین ہوتی ہی بلکہ یہ حرکت شریان مین کی قوت سے
ہوتی ہی پھر اس قوت مین اختلاف ہوا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہی حیوانیہ قوت ہی اور اُنمین کے
بعضے متاخرین کہتے ہین کہ یہ وہ طبیعیہ قوت ہی جو شریان کے لیے ہوتی ہی اور بعضون کا مذہب
یہ ہی کہ شریان کی حرکت دل کی حرکت کے تابع ہوتی ہی پھر اسمین سے اختلاف واقع ہوا ہی پس
بعضے اگلون مین کے کہتے ہین کہ انبساط یعنے شریان کا پھیلنا دل کے انبساط کے وقت ہوتا ہی
اور انقباض یعنے سمٹنا دل کے انقباض کے وقت ہوتا ہی اسی کو بعضے متاخرین نے اختیار
کیا ہی اور بہت سے قدماء کہتے ہین کہ شریان کا انقباض دل کی انبساط کے وقت ہوتا ہی اور
شریان کا انبساط دل کے انقباض کے وقت ہوتا ہی اور اسی کو مصنف نے اختیار کیا ہی اور اسلیے
مصنف نے قبض یعنے سمٹنے کو بسط یعنے پھیلنے پر مقدم کیا ہی اور کہا کہ سمٹنے کی جہت سے اور پھیلنے کی
جہت سے کیونکہ شریان کا انقباض مصنف کی راے یہ انبساط سے پہلے ہوتا ہی اسلیے کہ دل کا
انبساط ایسی ٹھنڈی ہوا کے جذب کے لیے جو روح کی تعدیل کرتی ہی گرم ہوئی ہوا کے نکالنے
والے انقباض پر مقدم ہی اسلیے کہ گرم ہوئی ہوا کا نکالنا ضرور اُسکے داخل کرنے کے بعد ہوا
کرتا ہی اور دل کا انبساط شریان کے انقباض کا مستلزم ہوتا ہی اور دل کا انقباض شریان
کے انبساط کا مستلزم ہوتا ہی پس شریان کا انقباض دل کے انبساط کو لازم ٹھہریگا۔ روح
تعدیل کے لیے تاکہ روح جتنی حرارت پر ہی اُس سے اُسکی حرارت اور نہ بڑھ جائے کہ جلجائے
اور تحلیل ہو جائے یہ فقط نسیم سے ہوتی ہی یعنے ٹھنڈی ہوا کے دل کی طرف جانے سے

کلام نبض مین

اور شریان کا انبساط جو دل کے انقباض کو لازم ہی گرم ہوئی ہوا کے نکالنے اور فضلون کے نکالنے
کو ہوتا ہی یعنے روح کے فضلون کے نکالنے کو ہوتا ہی اور یہی و خالی جلے ہوے اجزا ہین کہ
گرم ہوا کے ساتھ ہوتے ہین اور نبض کی دلیلون کی جنسین جنسے بدن کے حال پہچانے جاتے
ہین دس ہین حصر پر کوئی دلیل استقرے کے سوا نہیں ہی اور یہ جنسین نبض کی دلیلون کے لیے
عالی جنسین ہین جطرح کہ تصریح ہوئی ہی اور نفس نبض کے لیے نہین ہین جیسا کہ بعضون نے توہم
کیا ہی کیونکہ ایک ہی چیز کے لیے ایک ہی مرتبہ مین ایک ہی جنس سے بڑھکر ہونا محالی ہی اور اس
تقریر پر یون نقض وارد نہوگی کہ نبض حرکت ہی اور ان جنسون مین سے بعضی نبض کی تعریف مین داخل
ہین اور بعضی اسکی تعریف سے خارج ہین اور یہ شریان کے چھونے سے اور اسکے گھیرنے والی چیز
سے اور اسکی گھیری ہوئی چیز سے اور اسکے قوام سے اور سکون کے زمانے سے اور قوت کی
مقدار سے اور وزن سے ماخوذ ہین اسلیے کہ یہ نفس نبض کے لیے جنسین نہین ہین بلکہ انکی
دلیلون کے لیے جنسین ہین اور دلیل بدلون کے مغائر ہوتی ہی اور انھین عالی جنسین فقط
اسلیے کہا ہی کہ اگر یہ عالی نہوتین تو انکا تو ہونا ضرور تھا کیونکہ نظام ہونے سے اور نہونے
سے ماخوذ جنس ایک نوع ہی جو ایسے مختلف کے تحت مین ہی کہ وہ بھی ایک نوع اختلاف و استوا
کی جنس سے ماخوذ ہوتی ہی اُن دسون جنسون مین سے ایک مقدار ہی یعنے اُس چیز کی مقدار کہ
جو شریان مین سے حرکت کرتی ہی اور اسکی قسمین نو ہین اسلیے کہ اسکے قطر یعنے بعد تین ہین
طول اور عرض اور عمق اور شریان مین منبسط طول جسکے ہاتھ سے چھونے کی عادت جاری
ہی وہ کلائی نبض کے طول مین شریان مین سے محسوس ہی اور اسکا عرض وہی کلائی کے
عرض مین شریان مین سے محسوس ہی اور اسکا عمق شریان مین سے انبساط کی مسافت مین
محسوس ہی اور یہی انگلیون کی پورون کی طرف شریان کے بلند ہوتے مین اور پورون سے
نیچے جانے کے وقت مین ہی اور ان تینون مین سے ہر ایک کے لیے درمیانی اور دو طرفین
افراط کی اور تفریط کی ہین پھر قسمین نو ٹھہرین طویل قصیر معتدل انھین دونون مین عریض
ضیق معتدل ان دونون مین مشرف منخفض معتدل ان دونون مین اور یہی اضافیہ یعنی نسبتی
امور ہین کہ نہین پہچانے جاتے ہین مگر اضافت ہی سے پس اسی لیے طبیبون نے انکی پہچان
کے لیے دو طریقے نکالے ہین ایک دونون مین کا وہ طریق ہی جسے جالینوس نے بیان کیا ہی
اور شیخ بو علی سینا نے اُسے پسند کیا ہی اور یہی اضافت یعنے نسبت دینا اُس نبض

کیطرف کہ جسکے لیے حقیقی معتدل مقتضی ہی اسطرح سے کہ یہ مزاج موجود فرض کیا جاے پھر اُسکے سزاوار نبض فرض کیجائے اور ہر شخص کی نبض کا قیاس اُسکی نسبت سے کیا جاے تاکہ اُسکی بعد کے مقدار اس اعتدال سے پہچان لیجائے یا نوعی معتدل کی نبض فرض کیجائے اور یہ وہ مزاج ہی جو آدمی کے لیے ہونے والے مزاجون سے افضل ہی اسطور سے کہ اُس معتدل کے سزاوار نبض کی تعریف کیجائے اور اُسکی نسبت سے قیاس کیا جائے یا صنفی معتدل کی نبض فرض کیجائے اور یہ وہ مزاج ہی کہ صنف کے ہونے والے مزاجون سے افضل ہی جس صنف مین یہ شخص داخل ہی کہ جسکی نبض کی معرفت مقصود اور مراد ہی اسطرح پر کہ اُس نبض کی تعریف کیجائے جسکا یہ معتدل سزاوار ہی اور اُسی کی نسبت سے قیاس کیا جائے یا شخصی معتدل کی نبض فرض کیجائے اور یہ وہ افضل مزاج ہی اُس شخص کے لیے جسکی نبض کی معرفت مراد ہی اور اس قسم کی معرفت اس شخص کے مزاجی اعتدال کے حال کی نبض کی معرفت پر موقوف ہی اور اس قیاس کرنے کا توقف اکثر مرض کے حال مین [illegible] اعتدال سے خروج کی مقدار پر ہوتا ہی یہ جب ہی کہ جب اُس شخص کے افضل حال تحقیق سے معلوم ہو جائین نہین تو اُسکی صحت کی عمدہ حالت فرض کر لیجائیگی اور اوسی حالت سے قیاس کر لیا جائیگا اور اُن دونون طریقون مین کا دوسرا طریق جسے قدما مین سے بعضون نے بیان کیا ہی اور صاحب کامل الصناعہ نے اور ابن ابی صادق نے اُسے اختیار کیا ہی اور وہی چھونے والے کی انگلیون کی مقدارون کیطرف نسبت دینا ہی پس طویل وہ نبض ہی جو چار انگلیون کی حد سے بڑھجائے اور قصیر وہ ہی جو چار انگلیون سے گھٹ کر ادے معتدل وہ ہی جو چار انگلیون بھر کی ہو اور عریض وہ ہی جو چھونے والے کی انگلیون کی پورون مین سے تھوڑا سا اخذ کرے اور دقیق وہ ہی جو کچھ اخذ کرے اور معتدل وہ ہی جو درمیانی مقدار کو اخذ کرے اور مشرف وہ ہی جو بہت سی بلند ہو گویا وہ انگلیون کی پورون کے اندر ڈوبی جاتی ہی اور منخفض وہ ہی جو رگ کے قریب تھوڑی سی اونچی ہو اور معتدل وہ ہی جسکی بلندی اسکے درمیان مین ہو اور یہ طریقہ دو وجہون سے ناجائز ہوا ہی ایک اِن دونون وجہون مین کی یہ ہی کہ چھونے والی انگلیان بڑی چھوٹی ہونے مین مختلف ہوا کرتی ہین اور اسی طرح ملموس کی رگ ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ گو نبض کی مقدار کی معرفت انگلیون کی مقدارون سے ممکن ہی لیکن سب قسمون کی معرفت اس طریق سے ممکن نہین پھر جب یہ ترکیب دیجائینگی یہ نوئون تو ستائیس قسمین ہو جائینگی اور اسکا سبب یہ ہی کہ طویل نبض یا تو عریض ہوگی یا ضیق ہوگی یا اِن دونون مین متوسط ہوگی اور

سب تقدیرون پر یا مشرف ہوگی یا منخفض ہوگی یا ان دونون مین متوسط ہوگی پھر طویل کی قسمین
نو ٹھہرینگی اور اسیطرح پر قصیر کی قسمین ہین اور ان دونون ہین کی معتدل کی قسمین ہین اور اسکا
طریق دو قطرون کا محفوظ رہنا ہی اور تیسرے کا بدلنا ہی اور ان نوون کی ترکیب عقل کے موافق
ثنائی اور ثلاثی اور رباعی ہونا اور اُس سے زیادہ ممکن ہی لیکن رباعی محال ہی اسلیے کہ چار انہین
نوون مین سے نہین مجتمع ہوتے ہین مگر دو قسمین ایک قطر سے اور دو قسمون کا اجتماع ایک قطر
سے محال ہی اور جبکہ رباعی ترکیب محال ہی اُس سے زیادہ کی ترکیب اولیٰ طریق سے محال ہی
اور یہی حال ثنائی کا ہی کیونکہ شریان کے لیے تین قطر یعنے بعد ہوتے ہین اور محال ہی کہ کوئی قطر
ان تینون قطرون مین سے ان تینون حالون سے خالی ہو بس ثلاثی ترکیب کا واقع ہونا ٹھہر
گیا لیکن تینون قطرون مین زائد اس طرح پر کہ طویل عریض مشرف ہوتی ہی وہی عظیم ہی یعنے
وہی عظیم سے نامزد ہی اور انمین کی ناقص یعنے تینون قطرون مین کی ناقص اسطرح پر قصیر
ضیق منخفض ہوتی ہی وہی صغیر ہی یعنے وہی صغیر سے نامزد ہی اور عرض مین کی اور شہوق یعنے
بلند ہونے مین کی زائد برابر ہی کہ چھوٹی ہو یا چھوٹا یے بڑا یے مین معتدل ہو غلیظ سے نامزد ہی
اور ان دونون مین ناقص خواہ طویل ہو یا معتدل ہو دقیق سے نامزد ہی اور دسون جنسون مین
کی دوسری جنس حرکت کی قرع کی کیفیت ہی یعنے شریان کی حرکت اُنگلیون پر اور یہ یا قوے ہی یا ضعیف
ہی یا متوسط ہی اور قوی وہ صدمہ دینا رگ کا اُنگلیون کو قوت سے ہی گو اُسپر اُنگلی گڑو ئی جائے
تو اُسکی حرکت باطل نہو بلکہ اُنگلیون کے گوشت مین دھنس کر اُسے اپنے اوپر سے قوت
سے ہٹادے اور اسکا ادراک فقط انبساط ہی کے وقت ہوتا ہی پھر اگر فرض کیا جائے کہ
انقباض کی حرکت ادراک کیجاتی ہی تو اس حرکت کی قوت اور ضعف کا ادراک نہوگا کیونکہ اسکا
ادراک اس حرکت کے چھونے کے ساتھ معارضہ کرنے سے ہوتا ہی اور یہ انقباض کے وقت غیر ممکن
ہی اور ضعیف وہ ہی کہ اُنگلیون کو صدمہ نہ دے اور اگر اُس پر اُنگلیان گڑو ئی جائین تو
اُنگلیون کے گوشت مین نہ دھنسے اور اُنھین اپنے اوپر سے نہ ہٹائے گو عظیم بھی ہو اسلیے کہ آلہ
اکثر اوقات شدت سے نرم ہوتا ہی اور ذرا سی محرک سے پورا انبساط کرتا ہی اور خاص جسوقت
مین اُسے ضغط کرنے والے جسم نہ گھیرے ہون پھر جسوقت کہ چھوئی جائے اور دبائی جائے تو
اُسکا قرع قوی شدید نہو کیونکہ بڑا یا یہان قوت کی شدت سے نہین ہی بلکہ آلہ کی نرمی کے
سبب سے ہی بس بیشک عظم یعنے بڑا یا بے قوت کے پایا جاتا ہی اور کبھی قوت توی ہوتی ہی

اور آلہ انبساط کا اپنی سختی سے فرمان بردار نہین رہتا ہی پھر نبض بے عظیم ہونے کے قوی ہوگی
پس اس کلام سے ظاہر ہوگیا کہ قوی اور عظیم مین سے ہر ایک بے دوسرے کی پائی جائیگی اور
یہ دونون نبضین متلازم نہین ہین اور متوسط یعنی معتدل وہ ہی جسکا صدمہ انکے درمیان کا
ہو اور معتدل ہر جنس مین وہی طبیعی ہی مگر اس جنس مین یعنی حرکت کے صدمہ کی کیفیت سے
ماخوذ جنس مین پس اس جنس کے متوسط معتدل کا اطلاق ضعف اور قوت مین کی تیسری حالت
کی نظر سے ہی اور مجموعہ ہونے سے اور نہونے سے قطع نظر ہی اسلیے کہ نبض طبیعی وہی ہی کہ وہ قوت
مین زائد ہو کیونکہ جب قوت زیادہ ہوتی ہی تو نبض زیادہ جید ہوتی ہی اور دسون جنسون مین کی
تیسری جنس حرکت کا زمانہ ہی اور وہ یا سریع ہی یا بطی ہی یا متوسط ہی کیونکہ ہر ایک حرکت کے لیے
ایک زمانہ ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ متحرک کا کسی مسافت مین سے کچھ کا قطع کرنا اُس ساری
مسافت کے قطع کرنے سے پہلے ہوتا ہی اور جبکہ ایسا حال ہی تو ہم ایک مسافت فرض کرینگے
پھر اُس مسافت کو طے کرنے کا زمانہ معتدل کے اُسی مسافت کو طے کرنے کے زمانہ سے یا تو کم
ہوگا یا زیادہ ہوگا یا اُسکے برابر ہوگا اور پہلا سریع اور دوسرا بطی اور تیسرا متوسط ہی اور یہ واجب
نہین ہی کہ انبساط کا زمانہ انقباض کے زمانہ کے موافق سرعت مین اور بطوء مین اور توسط
مین ہو اسلیے کہ انبساط مین کی سریع کبھی انقباض مین کی سریع ہوتی ہی اور کبھی بطی ہوتی ہی
اور کبھی متوسط ہوتی ہی اور یہی حال بطی کا اور اُسمین کی متوسط کا ہی اور اس بنا پر لازم آتا ہی
کہ ترکیب کے موافق اس جنس کی قسمین نو ہون اور دسون جنسون مین کی چوتھی جنس آلہ کا قوام ہی
اور وہ یا تو سخت ہی یا نرم ہی یا متوسط ہی اسلیے کہ آلہ اور وہی شریان ہی یا تو گڑونے مین گڑونے
والی کا عاصی ہوگا یا سہولت سے اُسکا مطاوع ہوگا یا اسمین متوسط ہوگا اور کبھی سخت قوی
کے ساتھ حرکت کی جہت سے اور دونون کے اُنگلیون مین نفوذ کرنے سے اور پورون کے اُن
دونون سے بہت دھنس جانے سے مشتبہ ہو جاتا ہی گویا کہ اِن دونون سے پورین چور ہوئی
جاتی ہین اور اِن دونون نبضون مین فرق یہ ہی کہ قوت سے قوی ہونے کے وقت جب رگ پر
اُنگلی گڑوئی جاتی ہی تو رگ اس گڑونے کو قبول کرلیتی ہی پھر قوت سے پورون کو ہٹا دیتی ہی
اور صلابت اسکے برخلاف ہی کیونکہ صلابت مین گڑونے کے وقت رگ گڑونے کو قبول ہی
نہین کرتی ہی اور نہ پورون کو قوت سے ہٹاتی ہی پس گڑنے والے سے مقابلہ کرنے سے
قوت اعتبار کی جاتی ہی اور گڑنے والے کے اثر قبول نکرنے سے صلابت کا اعتبار ہوتا ہی اور دسون

علم نبض از

جنسون مین کی پانچوین جنس سکون کا زمانہ ہی حقیقی سکون کا زمانہ اور یہ وہ سکون ہی جو محیطین
یا مرکز مین ہوتا ہی یا وہ سکون ہی جو حس مین ہوتا ہی اور یہ وہ زمانہ ہی جو دو انبساطون کے درمیان
مین ہوتا ہی اور یہ چار امرون پر مشتمل ہی ایک محیطی سکون ہی اور دوسرا انقباضی سکون ہی اور تیسرا
مرکزی سکون ہی اور چوتھا انبساط کا شروع ہی اور سکون کے زمانہ کی یہ تحقیق اس بات پر مبنی
ہی کہ انقباض کا ادراک آیا ہوتا ہی یا نہین ہوتا ہی پھر اگر مدرک ہوتا ہی تو محیطی سکون وہ ہی جو
انقباض اور انبساط کے درمیان مین ہوتا ہی اور مرکزی سکون تین اور امرون پر مشتمل ہوتا ہی
انقباض اور انبساط کا شروع اور وہ سکون جو ان دونون مین ہوتا ہی اور اگرچہ مدرک نہین ہوتا ہی
پس سکون انھین چار امرون کو کہتے ہین اور وہی سکون کا زمانہ یا متواتر ہی یا متفاوت ہی
یا متوسط ہی اسلیے کہ جس زمانہ مین رگ کی حرکت نہین محسوس ہوتی ہی یا معتدل مین کے زمانہ سے
کم ہوگا اور یہی متواتر ہی یا طولانی ہوگا اور یہی متفاوت ہی یا برابر ہوگا اور یہی معتدل ہی اور دسون
جنسون مین کی چھٹی جنس آلہ کا ملمس ہی اور وہ یا تو گرم ہی یا سرد ہی یا متوسط ہی اور یہی استدلال
گو سارے بدن کے لیے عام ہی لیکن شریان کا ملمس کبھی بدن کے ملمس کے مخالف ہوتا ہی
کیونکہ یہی شریان روح کے لیے اور اُسی خون کے لیے جو وریدکے خون سے زیادہ گرم ہوتا ہی
ظرف ہی اور اسلیے کہ شریان دل کے متصل ہی اور دل اصلی حرارت کا اور روح کا مبدء ہی عجب
اس سبب سے شریان کا ملمس سارے عضوون کے ملمس سے بڑھکر گرم ہوگا لیکن شریان
کے ملمس کا سارے عضوون کے ملمس سے سرد ہونے مین بعد ہی اور شریان مین تری اور
خشکی معتبر نہین ہوئی ہی اسلیے کہ رطوبت اور یبوست دو انفعالی کیفیتین ہین اور ان دونون
کے لازمون کا بھی اعتبار نہین کیا گیا ہی جیسے یہان نرمی اور سختی ہی جسطرح یہ کہ سارے
عضوون مین معتبر ہی کیونکہ نرمی اور سختی یہان آلہ کے قوام مین داخل ہی اور شریان کے
ملمس کی شناخت کی کیفیت بس یون ہی کہ ہاتھ کو کلائی کے کسی مقام پر شریان کے
مقام کے سوا رکھین اور اُسکی نسبت معتدل سے معلوم کی جائے پھر اس فعل سے کیفیتون
مین سے شریان کی سزاوار کیفیت معلوم ہو جائے گی پھر ہاتھ شریان کے مقام پر رکھین کر
اور اُسکی کیفیت کو اُس کیفیت سے کہ جسکی وہ مستحق ٹھہر چکی ہی نسبت دین تو اُسپر ٹھنڈے
ہونے کا یا گرم ہونے کا یا معتدل ہونے کا حکم کیا جائے گا اور دسون جنسون مین کی
ساتوین جنس شریان مین کی رطوبت کی مقدار ہی اور وہ یا ممتلی ہی اور یہی وہ ہی کہ جسکے

اندر رطوبت طبیعی مقدار کی معتاد سے زیادہ بھری ہو یا خالی ہو اور یہ وہ ہو کہ جسکے اندر طبیعی معتاد مقدار سے رطوبت کم ہو یا متوسط ہو اور یہ وہ ہو جسکے اندر طبیعی معتاد مقدار بھر رطوبت ہو اور رگ کے رطوبت سے بھرے ہونے سے نبض کا نرم ہونا لازم نہین آتا ہو نرمی فقط جبھی پیدا ہوتی ہو کہ جب رطوبت شریان کے جرم مین داخل ہو جاتی ہو اور یہ بات استلاء کے وقت لازم ہوتی ہو کیونکہ رطوبت بھرنے والی کبھی قوام مین ایسی ہوتی ہو جسکا نفوذ شریان کے جرم مین دشوار ہوتا ہو اور دسون جنسون مین کی آٹھوین جنس استواء ہو اور یہی وہ ہو کہ جسکے صدمے دنیا اُنگلیون کی پورون پر متشابہ یعنی آپس مین ملتے ہوے ہون اپنے حالون مین اور اپنے اختلاف مین اور اختلاف وہ ہو کہ جسکے صدمے آپس مین ملتے ہوے اپنے حالون مین نہون اور یہ حال پانچ امر ہین مقدار کے حال سے ماخوذ جنس اور قوت کے حال سے ماخوذ جنس اور حرکت کے زمانہ کے حال سے ماخوذ جنس اور سکون کے زمانہ کے حال سے ماخوذ جنس اور قوام کے حال سے ماخوذ جنس کیونکہ جس سے استواء اور اختلاف واقع ہوا کرتا ہو اُنھین کے زیادہ ظاہر یہی امر ہین لیکن وزن کی جنس اُس مین سے ہو کہ جسکا ادراک دشوار ہو پھر اُسمین کا اختلاف اور استواء تو کہین بڑھکر ہو اور لیکن جیسے رگ گھیرے ہوے ہو اُسکے حال سے ماخوذ جنس مین ظاہر یہی ہو کہ اسکا وقوع تدریج سے نہایت طولانی زمانہ مین ہوا کرتا ہو پھر اس کا ادراک ممکن نہین ہو کیونکہ یہ نہایت بعید ہو کہ خون اور روح کمی اور زیادتی مین دو یا تین نبضون کی مدت مین ایسی مختلف ہون کہ حس کو ظاہر ہو جائین لیکن ایک نبض کا کثرت اور قلت مین مختلف ہونا تو محال سے ہو اور ملمس کے حال سے ماخوذ جنس مین حس پر ظاہر ہو جانے والے اختلاف کا واقع ہونا بھی بعید ہو اور نظام اور غیر نظام کی جنس مین کی مختلف وہی غیر منتظم کی قسم ہو اور نظام اور غیر نظام کی جنس مین کی مستوی وہی منتظم کی قسم ہو پھر ان دونون مین کا یعنی نظام اور غیر نظام مین کا استواء اور اختلاف نظام مین اور اُسکے مقابل مین داخل ہو اور نبض یا تو مستوی ہو یا مختلف ہو پس اگر ان سب امرون مین استوا ہو گا تو وہ مطلق مستوی کہلائیگی اور یہی اختلاف کا بھی حال ہو اگر جب بعضے امرون مین ہو اور بعضون مین نہو تو جس مین استواء ہو اُس مین کی مستوی اور جس مین مختلف ہو اُس مین کی مختلف کہلائے گی پھر استواء اور اختلاف یا تو کئی نبضون مین ہو گا یا ایک نبض مین ہو گا یا ایک نبض کی جزون مین ہو گا

اسطرحپر کہ سب مواقع انگلیون کے برابر ہونگے یا مختلف ہونگے اور یا ایک نبض کے ایک جز
مین یعنی ایک انگلی کے موقع مین اسطرح پر کہ اول مین انبساط اور انبساط کے اخیر مین اور ان
دونون کے درمیان مین موقع کے مطابق بیان کیے ہوے امرون مین متشابہ یعنی ملتی ہوئی
ہوگی یا مختلف ہوگی اور دسون جنسون مین کی نوین جنس اختلاف مین کا انتظام اور عدم
انتظام ہی اور وہ یا تو مختلف منتظم ہی اور یہ وہ نبض ہی جسکے اختلاف کے لیے محفوظ نظام ہوتا ہی
اور یہ دو طرح پر ہی ایک ان دونون مین یہ ہی کہ نبض مین کے متکرر کے لیے ایک ہی خلاف
ہو مثل اسکے کہ سرعت ہر نبض مین اپنی پاس والی مین کی سرعت کے مثل ہو اور سرعت اور اسکی
تہائی کے مثل ہو اور اسی اختلاف پر استمرار رہے یعنے تین نبضین سریع ہون اور ایک بطی ہو
اور ہمیشہ اسی طرحپر رہے اور دوسری طرح یون ہی کہ نبض کے متکرر کے لیے دونون اختلافون
کے لیے دو دور ہون اور بڑھکر ہون مثل اسکے کہ ہر نبض مین کی سرعت اسکے پاس والے مین کی
سرعت کی اور اسکی تہائی کے مثل ہو اور معین گنتی تک یونہین برابر رہے پھر ہر نبض مین
کی سرعت اپنے پاس ولے کی سرعت کے اور آدھی سرعت کے مثل ہو اور اسیطرحپر خلاف برابر
معین گنتی تک رہے پھر پہلے دور پر معین گنتی کے پوری کرنے کی طرف پھر پڑے پھر دوسرے
دور پر آئے اور اسیطرح آگے ہوتا رہے یا مختلف غیر منتظم ہی اور یہ وہ ہی جو نبض غیر مرتب مختلف
حرکتین کرے اور یہ جنس مختلف کے تحت مین داخل ہی کیونکہ منتظم اور غیر منتظم اُس مختلف کی
دو قسمین ہین جو آٹھوین جنس کی قسم ہی پس اسی سبب سے واجب ہی کہ جنسیں یعنے نبض کی دلیلون
کی عالی جنسین نو ہون ابن ابی صادق کہتے ہین مگر جالینوس نے اسے علٰحدہ جنس ہمارے
گمان مین اسیلیے قرار دینا مناسب دیکھا ہی کہ اسکی شاخین بہت سی ہین اور دسون جنسون مین
کی دسوین جنس وزن ہی ایک چیز کا دوسری چیز سے قیاس کرنا وزن ہی تاکہ ان دونون مین کی
نسبت نکل آئے اور طبیبون کے نزدیک وزن دو حرکتون مین سے حرکت کے زمانہ کا دوسری
حرکت کے زمانہ سے قیاس کرنے کو کہتے ہین یا دو سکونون مین سے ایک کے زمانہ کا دوسرے
سکون کے زمانہ سے قیاس کرنے کو یا دو حرکتون مین سے ایک حرکت کے زمانے کا دو سکونون
مین سے ایک سکون کے زمانہ سے قیاس کرنے کو کہتے ہین اسیلیے کہ حرکت اور سکون مین سے
ہر ایک کے لیے ایک زمانہ ہوتا ہی اور ان دونون زمانون مین سے ہر ایک کے لیے ایک مقدار
ہوتی ہی اور اس مقدار کے لیے اپنے پاس والی کے ساتھ نسبت ہوتی ہی اور یہ سبب مقایسہ

دش طرح سے ہی پہلا انبساط کے زمانے کا انبساط کے زمانے سے مقائسہ ہی دوسرا انبساط کے زمانے کا
انقباض کے زمانے سے مقائسہ ہی تیسرا انبساط کے زمانہ کا خارج کے سکون کے زمانہ سے مقائسہ ہی
چوتھا انبساط کے زمانے کا داخلی سکون کے زمانے سے مقائسہ ہی پانچوان انقباض کے زمانہ کا
انقباض کے زمانے سے مقائسہ ہی چھٹا انقباض کے زمانہ کا خارجی سکون کے زمانے سے مقائسہ ہی
ساتوان انقباض کے زمانے کا داخلی سکون کے زمانے سے مقائسہ ہی آٹھوان خارجی سکون کے
زمانہ کا خارجی سکون کے زمانے سے مقائسہ ہی نوان خارجی سکون کے زمانہ کا داخلی سکون کے زمانے
سے مقائسہ ہی دسوان داخلی سکون کے زمانہ کا داخلی سکون کے زمانے سے مقائسہ ہی لیکن شیخ کے
نزدیک یہان مراد وہی ہی جو حرکت کے زمانے مین اور سکون کے زمانے مین ہو یعنے انبساط کی حرکت
اور سکون محیطی یا مرکزی ہی اور انقباض کی حرکت اور محیطی یا مرکزی سکون ہی جسوقت مین کہ یہ چارون
امر ادراک ہوتے ہون یا وہ مقائسہ جو انبساط کے زمانہ مین ہو یا اُس زمانہ مین جو دو انبساطون
کے درمیان مین ہی یعنے وہ زمانہ جسمین حرکت محسوس نہوتی ہو اور لیکن حرکت کے زمانہ کا حرکت
کے زمانے سے مقائسہ اور سکون کے زمانہ کا سکون کے زمانے سے مقائسہ یہ تو استوا اور
اختلاف کے باب مین داخل ہی اور یہ یعنے وزن یا تو وزن کی جید اور خوب وزن کی ہی
اور یہ وہ ہی کہ جو نسبتین چارون زمانون مین ہین کہ وہی انبساط کا زمانہ اور انقباض کا زمانہ
ہی اور محیطی سکون اور مرکزی سکون کا زمانہ ہی سنون کے اور شہرون کے اور فصلون کے
اور شہرون کی نوعون کے مطابق طبیعی خارجی عادت پر ہون اسلیے کہ لڑکے کی نبض مین
انبساط کی حرکت انقباض کی حرکت سے زیادہ سریع ہوتی ہی اسلیے کہ اسے ٹھنڈی ہوا کی کشش
کی احتیاج دخانی بخارون کے دفع کرنے کے احتیاج سے بہت ہوتی ہی اور خارجی سکون
کا زمانہ لنبا ہوتا ہی کیونکہ جو حرکت کے زمانہ سے کم ہوتا ہی وہ سکون کے زمانے مین بڑھ جاتا ہی
اور جو حرکت کے زمانے مین بڑھ جاتا ہی وہ سکون کے زمانے مین گھٹ جاتا ہے کیونکہ
مسافت ایک ہی ہی پس دو حرکتون مین سے ہر ایک کے زمانہ کے لیے دونون سکونون
مین سے ہر ایک سکون کے زمانے کے ساتھ نسبت ہی پھر یہ نسبتین یا تو محفوظ ہونگی یا نہونگی
اور پہلی وزن کی جید ہی یا دوسری وزن کی جید کے سوا ہی اور وزن کی بد ہی اور اسکی
قسمین یعنے وزن کی قسمین تین ہین وزن کی بڑھ جانے والی یعنے وزن مین تجاوز
کرنے والی ہی اور یہ وہ ہی جس کا وزن اُس نبض والے کے ایسے سن کے وزن پر

کلام نبض مین

ہو جو اُسکے سن کے متصل آنے کو ہو جیسے لڑکے کے لیے جوانون کی نبض کا وزن ہو یا وزن کی بیاین ہو اور یہ وہ نبض ہو کہ جسکا وزن اُس نبض والے کی سن کے متصل قریب آنے والے سن کا وزن ہو جیسے لڑکا ہو کہ اُسکی نبض کے لیے بڈھون کی نبض کا وزن ہو اور وزن سے خارج ہو اور یہ وہ ہو کہ اُسکا وزن کسی سن کی نبض سے یقین سے نہ ملتا ہو سنون مین سے مثل اسکے کہ مرتعش ہو نہ یہ کہ اُسکے لیے کوئی وزن نہو کیونکہ جالینوس نے نبض کبیر مین تصریح کردی ہو کہ بیشک ہر نبض کے لیے ایک وزن ہوتا ہو اور وزن کی خارج سے فقط اسلیے نامزد ہو گئی ہو کہ آدمی کے سارے طبیعی زمانون سے باہر ہو اور اسی سبب سے مطلق وزن کی خارج سے نامزد نہین ہوئی ہو اور وہی یعنی بدوزن بری ہوتی ہو کیونکہ یہ اتنے بڑے تغیر پر دلالت کرتی ہو جس نے اس نبض کی طبیعت کے مقتضا سے باہر ہو جانے کو واجب کر دیا ہو اور جبکہ یہ خروج بہت ہوگا تو ردائت یعنی برائی بھی شدید ہوگی اور چاہیے کہ ہم کلام کرین یعنے نبض کی دلیلون کی جنسون کے ذکر کے بعد نبض کے سببون مین یعنی اُس حرکت کے سببون مین جسکے ساتھ آلہ سخت یا نرم یا گرم یا ٹھنڈا یا بھرا یا خالی ہوتا ہو یا اُس حرکت کے ساتھ قوت قوی یا ضعیف ہوتی ہو یا اسکے ساتھ کے سکون کا زمانہ کوتاہ یا دراز ہوتا ہو اور اسی قیاس پر ہو نبض کی طرف کی حاجت اصلی گرم کی ترویح ہو پھر اگر احتیاج اُسکی طرف گرمی مین کی زیادتی سے زیادہ ہو اسلیے کہ گرمی کی زیادتی بجھانے کی زیادتی کی محتاج کرتی ہو اور یہ فقط ٹھنڈی ہوا کے بہت جذب کرنے ہی سے حاصل ہوتا ہو اور آلہ احتیاج کی زیادتی کے ساتھ اپنی نرمی سے مطلوع ہو ۔ یعنی قوت کے فعل کا قبول کرنے والا ہو اور اُسکا عاصی یعنے نافرمان نہو تو نبض عظیم ہوگی کیونکہ عظیم نبض انھین تینون کے جمع ہو جانے سے ہوتی ہو اور اگر حاجت ترویح کی طرف اُس سے زیادہ ہو یعنے اسقدر سے کہ جتنی نبض عظیم کی جذب کی ہوئی ہوا سے حاصل ہوتی ہو تو سریع ہوگی سریع ہوگی نبض عظیم ہونے کے ساتھ تاکہ عظم اور سرعت سے پورا پورا ضروری ترویح ضرورت کے مطابق حاصل ہو جائے اور اگر احتیاج کی فراط ہو احتیاج کی افراط ہو اس طرح سے کہ وہ احتیاج سریع اور عظیم کی کھینچی ہوئی ہوا کے دفع کرنے سے رفع نہوتی ہو تو متواتر ہوگی نبض عظیم اور سرعت کے ساتھ متواتر ہوگی تو ان سب کے ساتھ ضروری ترویح پورا پورا وصول ہو جاوے اور جہان تک قوت کو مقصود کا حاصل کر لینا عظم کے ساتھ ممکن ہوتا ہو وہان تک سرعت کی طرف میل نہین کرتی ہو اور جہان مقصود کا حاصل کر لینا عظم اور سرعت سے ممکن ہوتا ہو تو تواتر کی طرف میل نہین کرتی ہو اور قوت کی

مثال اسمین اُس شخص کی مثال ہی کہ جو سخت کام مین جاتا ہی تو وہ پہلے اپنے قدم کو بڑھاتا ہی
تاکہ راہ کی مسافت سے ہر ایک قدم مین بہت سے جز طی ہو جائین پھر اگر اہتمام زیادہ ہوگا تو
قدمون کو سرعت سے رکھیگا اور اگر اس سے بھی زیادہ اہتمام ہوگا اور وہ اپنے دونون
قدمون مین سرعت کریگا اور جبطرح کہ اعتدال سے خروج کے وقت پہلے عظم حاصل ہوتا ہی
پھر سرعت پھر تواتر یونہین[1] اعتدال کیطرف رجوع کرنے کے وقت اور حاجت کی زیادتی کے
جاتے رہنے کے وقت سے پہلے تواتر زائل ہوتا ہی پھر سرعت جاتی ہی پھر عظم زوال پاتا ہی اور
اگر آلہ عاصی ہو قوت کے اثر کو پورے انبساط کی طرف یا معتدل کیطرف تحریک مین قبول کرتا
ہو اپنی سختی سے تو صغر کے ساتھ سریع ہوگی یا جو کچھ ترویح عظم سے چھُٹ گئی ہی اُسکا تدارک
سرعت سے ہو جائیگا بس دو مرتبے کی سریع حرکتین ایک بار کی عظیم کی حرکت کی قائم مقام
ہو جائینگی پھر اگر حاجت سرعت سے رفع نہوئی ہو پھر نبض متواتر ہوگی سرعت کے ساتھ
اور اگر قوت ضعیف ہوگی عظم کی فعل کے کرنے سے تو بے متواتر کے سریع ہوگی اگر سرعت
سے احتیاج رفع ہو جاتی ہوگی اور احتیاج زیادہ ہوگی تو تواتر کی سرعت نہوگی اور اگر اسطرح
کی ضعیف ہو کہ سرعت کے فعل پر بھی قوت نہ رکھتی ہو تو متواتر ہو جائیگی تاکہ جو کچھ ترویح عظم
اور سرعت کی فوت ہو گئی ہی اُسکا تدارک تواتر سے ہو جائے بس حرکت کے مرتبے بہت سے
ہونگے اور عظیم کی ایک مرتبہ کی حرکت کے سریع کی دو حرکتین قائم مقام ہونگی صغر کے ساتھ
انبساط کے کامل کرنے مین قوت کی ضعف کے سبب سے کہ سختی کے صغر سے زائد ہی کیونکہ حقیقت
مین عظم کے فاعل قوت کی قوت ہی لیکن آلہ کی نرمی کا تو آلہ کا عظم مانع کے نہونے کے سبب سے
موجب پڑتا ہی اور شئی کے مقتضی کا موجب ہونا اسکے مانع کے نہونے کے ایجاب سے زیادہ قوی
ہوتا ہی اور اسوقت مین صغر کے لیے ضعف کا موجب پڑنا صغر کے لیے صلابت کی موجب پڑنے
سے زیادہ قوی ہوگا اور اگر قوت زیادہ ضعیف ہوگی تو ترویح کی احتیاج باقی رہجاتی گی کیونکہ
بالکل حاجت کا جاتے رہنا حیات کے ساتھ محال ہی اور حاجت کا باقی رہجانا ہلاکت کا موجب ہوگا
مگر جبکہ حاجت اسطرح کی نہایت کم ہو کہ نبض کے صغر اور لطیہ اور تفاوت کے ساتھ رفع ہو جاتی ہی
اور یہ جمہور کی رائے پر ہی لیکن مصنف کی رائے کے موافق یہ ہی کہ شریان کا انبساط دل کے
انقباض کے وقت ہوتا ہی اور شریان کا انقباض دل کے انبساط کے وقت ہوتا ہی اور شریان
کے انبساط کی حرکت طبیعیہ ہوتی ہے اور انقباض کی قسر یہ ہے اور قاسر شریان

کے لیے اسپر وہی روح کا دل کی تجویف کی طرف بھر کر آتا ہی تاکہ خلاء لازم نہ آئے اور شریان کا
انبساط شریان کے طبیعی مقدار پر رجوع کرنے سے ہوتا ہی اور دل کے انقباض کیوقت جو روح
کہ شریان کیطرف پہونچتی ہی وہ ایسی مقدار سے کم ہوا کرتی ہی جو اُسکی تجویف کو بھر دے جبکہ وہ
تجویف اپنی طبیعی مقدار پر ہوتی ہی پھر ہوا مین سے اتنی کھنچے گی کہ اُسکی تجویف کے بھرنے کو
پورا کر دیگی تاکہ خلاء لازم نہ آجائے پس عظم کا سبب قسری امر ہی کہ شریان کا انبساط طبیعی قدر سے
بڑھ جائے اور وہی قسری امر روح کی حرارت کی شدت ہی پس مزاج کی حرارت کی شدت کو
روح اور خون کے جوہر کا تخلخل لازم ہی اور اسے حجم کی نہایت زیادتی اسطرح کی لازم ہی کہ ایسی
حد پر پہونچتی ہی کہ جسکا تحمل شریان کی تجویف نہین کر سکتی ہی جسوقت کہ اپنی طبیعی مقدار پر ہوتی ہی
پھر انبساط کی زیادتی کیطرف روح اور خون کی جرم کے دراز کرنے سے ناچاری پڑتی ہی طبیعیہ
قوت سے اور اس قوت مین نبض طبیعی مقدار سے بڑھکر عظیم ہوجاتی ہی خاص اُسوقت مین
کہ جب آلہ نرم ہوا کرتا ہی پس وہ دراز کرنے کو زیادہ قبول کر لیتا ہی اور خاص اُس وقت مین جب
شریان کی قوت زیادہ ضعیف ہوا کرتی ہی کیونکہ قسری تمدید سے اُسکی مخالفت ایسے وقت مین
کم ہوا کرتی ہی اور اس رائے کے صحیح کرنے مین مصنف کا کلام طول طویل ہی کہ اس کتاب کے
لائق نہین ہی اور کبھی نبض غذائی مادہ کی نیچے دبی ہوتی ہی اسلیے کہ بہت مقدار کی غذا معدہ پر
وارد ہونے کے وقت قوت بوجھل پڑ جایا کرتی ہی اور اصلی گرمی کو دبا دیتی ہی پھر قوت انبساط کے
کامل کرنے سے ضعیف ہو جاتی ہی اور گرمی کے بجھ جانے کی سبب سے اس قوت مین ترویج
کیطرف بھی احتیاج کم ہو جاتی ہی یا خلطیہ مادہ کے نیچے دبے ہونے سے جیسا کہ شروع کی باریون
مین ہوتا ہی کیونکہ خلطیہ مادہ سڑا ہوا شروع کی باریون مین سڑنے کے مقام مین مجتمع رہتا ہی
جب اُسمین عفونت روشن ہو جاتی ہی تو اُسمین تیلا پن اور لطافت بڑھ جاتی ہی اور اُسمین سے
بہت تبخیر سے تحلیل ہو جاتا ہی پس اسوقت مین طبیعت اُٹھ کھڑی ہوتی ہی اور قوت مین
قوی ہو جاتی ہی کیونکہ اُس پر سے مادہ کا بوجھ جاتا رہتا ہی پھر نبض عظم کی طرف میل کرتی ہی گو
قوت اصل مین قوی ہو اسلیے کہ قوت پر غذا اور خلط کا بوجھ ہونے کسے قوت ضعیف ہو جاتی
ہی اور یہ بھی ہی کہ اصلی حرارت اور قوت اِن دونون حالتون مین اندر وار کی طرف حرکت
کرتی ہی اور ہضم اور نضج سے مشتعل ہو جاتی ہی پس اسی سبب سے نبض صغیر اور ضعیف
کی طرف میل کرنے لگتی ہی اور نبض کی نرمی رطوبت کی علامت ہی کیونکہ رطوبت سہل مین کردینے

کو قبول کرنے کی موجب ہوتی ہی اور درازی کے لیے مستعد کر دیتی ہی کیونکہ دھنسنا تمدید کی زیادتی کا محتاج ہوتا ہی تاکہ انخفاض کے پائے جانے سے لنبا ہو جائے کیونکہ دو طرفون مین ملنے والے امتداد دون مین چھوٹے سے چھوٹا امتداد وہی مستقیم ہوتا ہی اور یہی رطوبت یا تو اسکا پیدا ہونا کسی طبیعی مرطب کے سبب سے ہوتا ہی جیسے مرطب غذا ہی یا مرضی مرطب کے سبب سے ہوتا ہی جیسے لحمی استسقا ہی یا نہ تو طبیعی مرطب کے سبب سے نہ مرضی مرطب کے سبب سے ہوتا ہی جیسے میٹھے پانی سے حمام کرنا ہی اور نبض کی سختی خشکی کی علامت ہی کیونکہ خشکی نرم کرنے والے سبب کو کہ وہی رطوبت ہی دور کر دیتی ہی اور دشواری سے دبنے کے اور کھینچنے کے قبول کرنے کی موجب ہوتی ہی اور کبھی سخت ہوتی ہی نبض بحرانون مین تمدد کے سبب سے۔ وہ تمدد کہ جو اعضا مین بحران کے دن پیدا ہوتا ہی مادہ کے دفع ہونے کے سبب سے کیونکہ طبیعت اُسے دفع کرتی ہی کسی جہت مین جہتون مین سے مثل سر کے اور معدہ کے اور آنتون کے اور مثانہ وغیرہ کے پس اسی سبب سے رگ کا کھینچنا ہوتا ہی اور اسکا اختلاف قوت کے ثابت رہنے کے ساتھ یعنی نبض کا اختلاف مادہ کے ثقل کی علامت ہی غذائیہ یا خلطیہ مادہ کی ثقل کی علامت ہی کیونکہ طبیعت ثقل کی وقت ہضم اور نضج کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور نبض کے فعل سے جیساکہ چاہیے پھر جاتی ہی پھر ترویح کی بہت احتیاج پڑتی ہی پھر نبض کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور اُسکے فعل مین کوشش کرتی ہی پھر ہضم اور نضج کیطرف دوسرے بار متوجہ ہو جاتی ہی اور یونہین انمین سے ہر ایک کی طرف سے دوسرے کیطرف منتقل ہوتی رہتی ہی پس یہانتک کہ اختلاف پیدا ہو جاتا ہی کہ طبیعت غذائیہ اور خلطیہ مادہ پر غالب آجاتی ہی اور اُسے دفع کر ڈالتی ہی اور اس سبب سے کہ غذائیہ اور خلطیہ مادہ اعضا پر بار ہوتا ہی اور گران ہوتا ہی اور متحرک کا بوجھ مستوی حرکت دینے سے قوت محرکہ کو مانع آتا ہی اور اگر محرکہ قوت اپنی ذات مین قوی ہوتی ہی تو طبیعت ترویج کے لیے تحریک مین کوشش کرتی ہی یہانتک کہ آلہ کی مطاوع ہونے کے سبب سے بوجھ اور تھکن اُسپر غالب آجاتی ہی تو حاجت کی کثرت تک راحت پانے کے لیے حرکت دینے سے رُک جاتی ہی پھر حاجت کی کثرت کیوقت تحریک کی طرف پھر پڑتی ہی پھر اختلاف پیدا ہو جاتا ہی یا ضعف کی شدت کی علامت ہی قوت مین کے پس اسی سبب سے طبیعت مستوی حرکت دینے سے عاجز آجاتی ہی کیونکہ ترویح کے لیے تحریک مین کوشش کرتی ہی پھر عاجز آنے کی سبب سے تحریک سے رُک جاتی ہی پھر رجوع تحریک کی طرف کرتی ہی اور اسکے افراط یعنی مادہ کی ثقل کی اور قوت کے

ضعف کی افراط نظام کو اور وزن کے حس کو باطل کر دیتی ہی کیونکہ ان دونون مین ایک قسم کا
استوا ہوا کرتا ہی اور جب اختلاف کا سبب شدت پکڑ جاتا ہی تو اختلاف بھی شدت پکڑ جاتا ہی
یہانتک کہ نظام مین اور وزن مین بھی اختلاف واقع ہو جاتا ہی اور یہان نبض کی قسمین
ہین مرکب نبض کی نام والی مین کہ جسکی طرف اشارہ کرنا ضرور ہی اور ہم ذکر کر چکے ہین انکی
سب مین سے عظیم کو اور صغیر کو منشاری نبض سریع متواتر صلب مختلف اجزا کے اونچے نیچے ہونے مین
اسطرح پر کہ بعضے جز اُبھرتے ہین او رانبساط کی جہت مین کثرت رکھتے ہین سوا بعضون کے اور آگے
پیچھے ہونے مین اسطرح پر کہ بعضے جز اپنی حرکت کے وقت کے پہلے یا اپنی حرکت کے وقت کے
بعد متحرک ہون اور یہ فقط یونہین ہوتا ہی کہ آگے کی حرکت کرنے والی کے سکون کا زمانہ پیچھے
کی حرکت کرنے والی کے سکون کے زمانہ سے کم ہوتا ہی پھر اُسکا سکون اسکی نسبت مین یعنی پیچھے
کی حرکت کرنے والی کی نسبت مین متواتر ٹھہرے گا اور سختی مین اور نرمی مین مختلف ہوتی ہی
نرمی سے حقیقی نرمی مراد نہین ہی بلکہ شدت کی نسبت کی نرمی مقصود ہی اسلیے کہ یہ نبض اپنے
سارے جزون مین سخت ہی اور منشاری یعنے آرے والی نبض سے اسلیے نامزد ہوئی ہی کہ
اپنے بعضے جزون کے بلند ہونے مین اور بعضے جزون کے نیچے ہونے مین آرے کے دانتون
سے اپنے مشابہت ہی اور شیخ بو علی سینا کے بیان کے موافق انتشاری نبض کی سبب
تین ہین ایک ان تینون سببون مین سے یہ ہی کہ رگ کی طرف کے گرے ہوے مادہ کا عفونت
مین اور نضج مین مختلف ہوتا ہی بس جو اسمین سے سڑا ہوتا ہی وہ نرمی کا موجب ہوا کرتا ہی اور
جو سڑا نہین ہوتا ہی وہ سختی کا موجب ہوتا ہی اور جو اسمین سے پکا ہوا ہوتا ہی وہ نرمی کا موجب
ہوتا ہی اور جو اس مین سے کچا ہوتا ہی وہ سختی کا موجب ہوتا ہی اور تینون سببون مین کا
دوسرا سبب سختی اور نرمی مین محسوس قدر پر رگ کے جزون کا مختلف ہوتا ہی پھر جو جز سخت ہوتا ہی
اُسکا انبساط زیادہ بطی ہوتا ہی اور چھوٹا ہی اور جو جز نرم ہوتا ہی تو اُسکا انبساط زیادہ سریع
اور عظیم ہوتا ہی مصنف کہتے ہین کہ کہنے والے کو یہ کہنا جائز ہی کہ جب اسی طرح پر ہی تو منشاری
نبض کا قریب سبب یہی ٹھہریگا اور پہلا سبب بعید سبب ٹھہریگا کیونکہ وہ پہلا سبب
قریب سبب کا سبب ہی اور تیسرا سبب پٹھے والے عضوون مین کا ورم ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ شریان کو وہ جھلیان پٹھون کی اور رباط کی ریشون سے بنی ہوئی گھیرے ہین پھر
جب ورم پٹھے بنے عضو مین ہوتا ہی تو اُس عضو مین کے پٹھے کھنچتے ہین اور بڑھتے ہین

نبض منشاری

یعنی رگ مین سے گرے ہوے خلط کا اختلاف ... مین نبض کے منشاری ہونے کا بعید سبب ... اختلاف قریب سبب کا سبب ہی ... [illegible]

بس ورم سے اُسکا حجم بڑھ جاتا ہی اور اسے اُسکے پاس کے پٹھون کا کھنچ جانا لازم ہوا ہی
پھر شریان مین کی پٹھون کے ریشے کھنچ جاتے ہین پس شریان کے جرم مین سے کھنچنے کی
نیچے والی جگہ تنگ ہو جاتی ہی پھر اُسکا پھیلنا دشوار ہو جاتا ہی کیونکہ کھنچے ہوے ریشے
ہوے انبساط یعنے پھیلنے سے مانع آتے ہین اور اسے یہ لازم آتا ہی کہ اُسکے بعضے جزء
بلند اور سریع ہون اور بعضے پست اور بطی ہون اور یہ وہ جزء ہین کہ شریان پر کی منڈھی جھلی
کے پٹھون کے کھنچنے سے اُسکے قریب نہونے کے سبب سے نہین کھنچتے ہین یعنے جھلی کے
پٹھون کے اُن جزءون سے قریب نہونے سے اور بعضے جزء نسبت اور حرکت مین بطی ہوتے
ہین اور یہ وہ جزء ہین کہ پٹھون کے کھنچنے سے اُنکے متصل ہونے کی سبب سے کھنچ گئے ہین

نبض موجی

کیونکہ تمدد کے پائے جانے سے یہ زیادہ سخت ہو گئے ہین اور موجی نبض منشاری نبض
کے مشابہ ہوتی ہی۔ اُبھرے ہونے مین اور ڈوبنے مین اور آگے ہونے مین اور پیچھے
رہنے مین جزءون کے مختلف ہونے سے مشابہ ہی اسطرح سے کہ چھنگلیا کے پاس کی
اُنگلی سے ملی رگ کو حرکت مین نہایت تقدم ہوتا ہی اور بہت ابھار ہوتا ہی اور اُسکے پاس
کے جزء کو اُس سے اسمین کمی ہوتی ہی اور یہی حال اسکے پاس کے جزء کا ہوتا ہی مگر وہ لینت
زیادہ رکھتی ہی اور اسی لیے اسکے جزءون کی حرکت مین جلد انفعال کے قبول کر لینے سے
اتصال نہین ہوتا ہی برخلاف یابس جسم کی کہ اسکا اول کا جزء اخیر جزء کی حرکت سے متحرک
ہوا کرتا ہی اور موجی سے نامزد ہوتی ہی کیونکہ اسکی حرکت دریا کے جب دریا مین کوئی سخت چیز
ڈالیجاتی ہی تو اُسکے موج مارنے سے مشابہت رکھتی ہی اسلیے کہ اُسمین دیکھنے والے کو
دائری دکھائی دیتے ہین کہ اندر وار والے باہر وار والون سے چھوٹے اور حرکت مین
سست ہوتے ہین اور موجی نبض کا سبب یا تو قوت کا ضعف ہوتا ہی کہ وہ آلہ کو نہین
پھیلا سکتی ہی مگر تھوڑا سا بعد تھوڑے سے کے یا آلہ کی لینت ہوتی ہی کہ اُسکا پہلا جزء آخر
کے جزء کی حرکت سے متحرک نہین ہوتا ہی کیونکہ آلہ انفعال کی اور نسبت کے اختلاف کی قبولیت
شدت سے رکھتا ہی گو قوت مین شدت کا ضعف بھی نہو اور دودی نبض موجی کے مشابہ
ہوتی ہی یعنی اندر وار دھنسنے مین اور اوپر وار بلند ہونے اور تقدم تاخر مین اجزا کے اختلاف
سے موجی نبض کے مشابہ ہی مگر یہ صغیر ہوتی ہی اس نبض کا نام دودی اس سبب سے ہوا
ہی کہ اسکی حرکت کو بہت سے پاؤن والے کیڑے کی حرکت سے مشابہت ہوتی ہی اور اسی دودی

نبض کا سبب ضعف کی شدت ہی اسلیے کہ اسمین آہٹ تر نہین ہوتا ہی کہ قوت ساری تشابہ اُسکے حرکت دینے سے عاجز ہو بلکہ اسمین اختلاف فقط ضعف کی افراط سے ہوتا ہی اور اسی ضعف کی شدت کے سبب سے بطی ہوتی ہی اسلیے کہ سرعت کسی قوت ہی کے ساتھ ہوا کرتی ہی اور اسی سبب سے متواتر ہوتی ہی کیونکہ جب قوت ضعیف ہوتی ہی اور حاجت بہت ہوتی ہی تو نبض کو متواتر ہو جانا ضرور ہو جاتا ہی اور جسقدر یہ تواتر ضعف کی زیادتی کے ساتھ بڑھتا جاتا ہی اور نملی دودی کے مشابہ ہوتی ہی ان بیان کیے ہوئے اختلافون مین مگر یہ اُس سے چھوٹی اور تواتر اور ضعف مین شدید ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسمین قوت نہایت درجہ ضعیف ہوتی ہی اور یہ نبض نملی سے اسلیے نامزد ہوئی ہی کہ اسکی چال چیونٹی کی چال کے مشابہ ہوا کرتی ہی اور اس نملی نبض کا سبب دودی مین کے ضعف پر ضعف کا بڑھ جانا ہی۔ ذنب الفار وہ نبض ہی کہ ایک مقدار سے بڑی مقدار یا چھوٹی کو اخذ کرتی ہی تھوڑا تھوڑا کرکے تدریج کے ساتھ یہانتک کہ نہایت درجے پر بڑاپے یا چھٹاپے مین پہونچتی ہی پھر اپنی پہلی مقدار پر پھرتی ہی چھوٹاپے یا بڑاپے مین تھوڑی تھوڑی تدریج کے ساتھ اور یہ قسم ذنب الفار سے نامزد ہوتی ہی یا یکبارگی کے پہلی مقدار پر پھر پڑتی ہی اور اس قسم کا خاص نام نہین ہی لیکن یہی قسم اور اسکے پہلی والی قسم ذنب الفار دونون فارسی کے تحت مین لیس فارسی ذنب الفار سے اور اسکے مقابل والی قسم سے عام ہی پھر اگر یہ تراجع صغر سے عظم کی طرف ہی اور پہلی مقدار عظم تھی تو ذنب متراجع تام الرجوع سے نامزد ہوتی ہی اور یہ نبض اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ پہلی حرکت کی محرکہ قوت کے برابر قوت ہی اور اگر پہلی مقدار عظم سے کم کی طرف تراجع ہوا ہی تو متراجع ناقص الرجوع کہلاتی ہی اور یہ نبض اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ پہلی حرکت کی محرکہ قوت سے قوت ضعیف ہی اور اگر پہلی عظم کی مقدار سے زیادہ کی طرف تراجع ہوا ہی تو متراجع زائد الرجوع سے نامزد ہوتی ہی اور یہ نبض اسی امر پر دلالت کرتی ہی کہ پہلی حرکت کی محرکہ قوت سے قوت بڑھ گئی ہی اور کبھی اختلاف کی حالت سے اپنی پہلی متشابہ حالت پر کہ جسپر تھی آنے پہر والی نبض کو ذنب الراجع سے نامزد کرتے ہین اور کبھی منقطع ہو جاتی ہی تراجع کے بعد اُس سے کم مین۔ یعنے پہلی مقدار سے کم مین اور یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ پہلی مقدار تک نہ پہونچ سکے اور اگر تراجع عظم سے صغر کی طرف ہو اور صغر مین کی کسی حد پر نہ ٹھہرے بلکہ ہمیشہ اسی چال

چلی پڑجائے یہان تک کہ حرکت کرنے سے عاجز آجائے اور محسوس ہونے سے چھپ جائے تو یہ ذنب منقضی سے نامزد ہوتی ہی اور یہ نبض ردی ہوا کرتی ہی کیونکہ یہ نبض قوت کے ضعف پر اور حرکت سے عاجز آجانے پر دلالت کرتی ہی یہان تک کہ ساعت بھر آرام لیتی ہی پھر استراحت کے بعد حرکت کرنا شروع کرتی ہی کیونکہ نبض کے نہ چلنے کی حالت کا ہمیشہ باقی رہنا فقط ہلاک ہی کے وقت ہوا کرتا ہی اور اگر تراجع عظم سے صغر کی طرف ہو اور اُسوقت مین صغر مین سے کسی ایک حالت پر ٹھہری رہے تو فاری ثابت سے نامزد ہوتی ہی اور ذنب ثابت سے نامزد نہین ہوتی ہی اور ذنب ثابت وہ نبض ہی جو اپنی اُس حالت پر کہ جبپر ذنب فار تھی باقی رہے اور نبض ذنب الفار مین اختلاف جسطرح کہ عظم اور صغر مین ہوا کرتا ہی اسی طرح سے ضعف اور قوت مین اور سرعت اور بطوء مین اور صلابت اور لینت مین ہوا کرتا ہی لیکن وہ مخصوص اعتبار جسکے سبب سے ذنب الفار کا اعتبار کیا جاتا ہی وہ عظم اور صغر ہی مین ہوتا ہی کیونکہ عظم اور صغر مین کا اختلاف مشابہت کی سبب سے اس نام سے زیادہ موافق ہی کیونکہ ذنب الفار یعنے چوہے کی دُم جڑ کی طرف اور نوک کی طرف موٹی پتلی ہوتی ہین مختلف ہوا کرتی ہی اور موٹا پتلا ہونا عظم اور صغر کے مشابہ ہوا کرتا ہی اور اسی لیے مصنف نے اسے خاص کر کے بیان کر دیا اور یہی اختلاف یا تو کئی نبضون کے اعتبار سے ہوتا ہی اسطرح پر کہ پہلی نبض کی زیادتی دوسری نبض پر یا کمی اُسکی اُس سے دوسری نبض کی تیسری نبض پر زیادتی یا اُسکی کمی اُسکی کیطرح اور اسیطرح پر تیسری کی چوتھی وغیرہ پر ہی یا ایک ہی نبض کے اعتبار سے بہت سے جزون مین ہی اس طرح سے کہ پہلی اُنگلی کے نیچے کے جز زیادتی کی ایک ایسی حد پر ہین کہ دوسری اُنگلی کے نیچے کے جز اُس پہلی کی نیچے والون سے گھٹے ہوے ہین اور جو تیسری اُنگلی کے تلے ہین وہ دوسری اُنگلی کے تلے والون سے گھٹے ہوے ہین اور جو چوتھی اُنگلی کے تلے ہین وہ تیسری اُنگلی نیچے والون سے گھٹے ہوئے ہین یا اسکے برعکس ہون اور یہی حال کمی مین ہی یا ایک جز مین ایک نبض کے اعتبار سے ہی اسطرح پر کہ انبساط کا مبدء بڑھکر ہو پھر بتدریج گھٹتا جائے یا اسکے برعکس ہو مطرقی وہ نبض ہی کہ اُنگلی پر قرع کرے اور یہ قرع اُسے کفایت نکرے پھر دوسرے سے پورا کرے یعنے دوسرے قرع سے اور مطرقی اس نبض کا نام اُس سبب سے رکھا گیا ہی کہ

نبض متین

کہ اس نبض کی حرکت لوہارون کی گھن سے جبکہ نہائی پر اُسکی چوٹ ہاتھ ڈھیلا کر کے لگاتے ہین کیونکہ گھن گھن سے چوٹ لگانے والے کے بے ارادے کی اس صورت مین نہائی پر پڑکر دوسری چوٹ لگاتا ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے اسی نبض کو دو مرتبہ عود کرتے ہوے پایا ہی اور اسکا ہر قرع پہلے قرعے سے کمزور ہوتا ہی اور ذو القرعتین سے بھی نامزد ہوتی ہی اور تسمیہ کی وجہ ظاہر ہی اور مصنف نے ذو القرعتین کا اطلاق ایک ایسے عام معنون پر کیا ہی کہ جنمین دو حرکتون کی ایک دوسرے کے برابر ہو یا پہلے اعظم ہو یا برعکس ہو اور سب تقدیرون پر پہلی اسرع ہو گی یا ابطاء یا مساوی ہو گی اور مطرقی نبض کی پیدائش تین سببون سے ہوا کرتی ہی ان تینون سببون مین سے ایک سبب یہ ہی کہ قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو اور آلہ سخت ہو پھر پورے پھیلنے مین آلہ مطاوعت نہ کریگا بلکہ مقصود پر پہونچنے سے کم مین حرکت منقطع ہو جائیگی پس شدت حاجت قوت سے انبساط کی تکمیل کی ایسے حال مین داعی ہو گی کہ ٹھہرنے کی حاجت شدید ہو گی اور اسی سے معلوم ہو گیا کہ ان دونون حرکتون کی بیچ مین کا حاصل سکون مرکزی سکون نہین ہی پھر جو شخص کہ دو نبضون مین مرکزی سکون کے ہونے کا اعتبار کرتا ہی تو اُسکے نزدیک یہ نبض دو نبضین نہین ہوتی ہین اور دوسرا اُن تین سببون مین کا یہ ہی کہ شریان کے یکبارگی پھیلانے سے قوت ضعیف ہو پھر اُسے استراحت کے لیے وقفہ لاحق ہو اور اسکے ساتھ نبض کمزور اور سست ہو اور تیسرا ان تینون سببون مین کا یہ ہی کہ قوت کے لیے پورے پھیلنے مین کوئی مانع مثل انتہا کے ڈر کے ہو پھر وہ ضرور اپنے دور ہونے تک پورے پھیلنے سے روکے گا۔ ذو الفترۃ وہ نبض ہی جس مین حرکت کی امید بندھنے کی جگہ پر سکون ہوتا ہی اور یہ یا تو پھیلنے کے شروع اور اخیر مین ہوتا ہی یا سمٹنے کے شروع اور اخیر مین ہوتا ہی یا مرکزی سکون کے پہلے اور بعد ہوتا ہی پھر اُس سے دوسرا سکون متصل ہوتا ہی یا محیطی سکون کے پہلے یا بعد ہوتا ہی پھر اُس سے دوسرا سکون متصل ہوتا ہی اور یہ فترت یعنے سستی فقط تین یا چار یا ان سے زیادہ نبضون ہی کی میعہی ظاہر ہوتی ہی اور اسکا سبب یا تو قوت کا تھک جانا ہی کہ قوت حرکت کے وقت سکون سے استراحت کی خواستگار ہوتی ہے یا ناگہانی عارض ہی کہ یکایک طبیعت اُسکی طرف پھر پڑتی ہی پھر نبض کے کام کو چھوڑ بیٹھتی ہی جیسا کہ انتہا کے ڈر مین ہوتا ہی۔ درمیان کے واقع

نبض ہے جس مین سکون کی امید کی جگہ حرکت واقع ہوتی ہو اور یہ بات یا تو سمٹنے کے شروع مین یا اخیر مین ہوتی ہو یا سمٹنے کی اخیر مین اور پھیلنے کے شروع مین ہوتی ہو اور اسی سبب سے اس نام سے نامزد ہوئی ہو کیونکہ سکون کے زمانہ مین حرکت دو مختلف حرکتون کے بیچ مین واقع ہوتی ہو اور اسکا سبب قوی حرارت ہو کہ طبیعت کو حرکت کرنے پر حرکت کے نہین ہونے کے وقت آمادہ کرتی ہے اور اس مین اور مطرقی نبض مین فرق یہ ہو کہ دوسرا قرع مطرقی نبض مین پہلے کے تمام ہونے کے پہلے لاحق ہوتا ہو اور درمیان مین کی واقع نبض کی لاحق حرکت پہلی حرکت کے گذرلے کے بعد سکون کے زمانہ مین ہوتی ہو کلام قارورہ مین اور یہ کلیجے اور رگون کے ہضم کے فضلون مین کا ایک فضلہ ہو کہ آگے کے عضو مین کے سوراخ سے نکلتا ہو اور اس کے دو جز ہوا کرتے ہین ایک پتلا پانی دوسرا گاڑھی تلچھٹ جو اُس سے جدا ہوتا ہو اور ہر ایک ان دونون مین سے ہضم کا فضلہ ہے لیکن تری بس وہ تو کلیجے مین کے ہضم کا فضلہ ہو اسلیے کہ جب غذا معدہ مین ہضم ہو جاتی ہو تو اُسے معدہ اور آنتون سے پتلی ہو کے ٹپک جانے کے سوا چارہ نہین اور ماساریقا اور کلیجہ کی بابت والی شاخون مین نفوذ کرتی ہو کہ وہ مثل بال کے کلیجہ کی مقعر مین ہین پھر اُس سے اصول اجوف مین جاتی ہو کہ یہ باریک رگین کلیجہ کی محدب مین گئی ہین مگر جبکہ غذا بہت تری والی ہوتی ہو تو ایسے وقت مین جب خون ایسی رگون سے کہ وہی اصول اجوف ہین اور اجوف مین نفوذ کرنے لگتا ہے تو ایسی بہت سی تری سے استغنا ہوتا ہے کیونکہ خون ان ایسی باریک رگون سے اجوف کی طرف چلا جاتا ہے اور یہ تری بھی اُس سزاوار مقدار سے بڑھ کر ہوتی ہے جو اعضا کے غذا دینے والے خون کو ضرور ہے پھر اس تری سے تصفیہ کی طرف احتیاج پڑی اور یہ تصفیہ فقط گردہ کی طرف اس تری کے دفع ہونے ہی سے ہو سکتا ہو کیونکہ گردہ اسکی کشش کیا کرتا ہے اور گردہ اس تری کی اس لیے کشش کرتا ہے کہ یہ تری ایسے خون سے ملی ہوتی ہے کہ وہ اُسی کی غذا ہوتا ہے بس گردہ اُس خون کو اپنی غذا ہونے کی وجہ سے کھینچتا ہے اور اس خون کے کھینچنے کے ساتھ وہ تری کھینچ جاتی ہے اور یہ تری گردہ اس خون کے ساتھ اس سبب سے جذب کر لیتا ہے کہ اعضا

کلام در قارورہ مین

کلام در قارورہ

اپنی غذا ہونے سے خون کو جذب کر لیتے ہین اور تری کو جذب نہین کرتے ہین پھر گردہ کیطرف
بہت سا خون کھینچکر نجا سکیگا کیونکہ اعضا اُسے جذب کر لیتے ہین اور گردہ کی طرف بہت سی
تری کھینچے گی کیونکہ اُسے اعضا جذب نہین کرتے ہین بس اسی سبب سے گردہ کی طرف
کا منجذب خون بہت تری رکھنے والا ہوتا ہی اور اس سبب سے اعضا کا غذا دینے والا
خون اُس تری سے چھوٹ جاتا ہی مگر کچھ اُس مین باقی رہجاتی ہے کہ بدن کی رگون مین
نفوذ کرنے والے خون کو اعضا کی طرف پہونچنے تک تر رکھتی ہی پھر وہ تری ان اعضا
سے اُن تک خون کے کھنچ جانے کے وقت پھر اُلٹے اُسی راستے سے گردہ کی طرف
پھر جایا کرتی ہے اور اسی وجہ سے منہدی لگانے سے پیشاب رنگین ہوا کرتا ہی
اور بہت پسینا آنے کے وقت پیشاب کم ہوا کرتا ہے اور لیکن تلچھٹ بس یہ خون
کی رطوبت کی طرف مستحیل ہونے کے وقت کا رگون مین کے ہضم کا فضلہ ہے اور
اسی سبب سے سفید رنگ کی تلچھٹ مین سے ایسی ہوگئی ہے کہ پورے ہضم پر
دلالت کیا کرتی ہو کیونکہ یہ اصلی اعضا کے رنگ کی طرف مستحیل ہو جانے کے قریب
ہوتی ہی اور یہ تلچھٹ خون کے ساتھ والی تری کے ساتھ گردہ کی طرف مندفع ہوتی ہی
اور پیشاب کے انھین دونون جزون پر مشتمل ہونے کے سبب سے طبیب لوگ بدن
کے احوال پر قارورہ سے استدلال کیا کرتے ہین اور قارورہ کے دلیلون کی جنسین
سات ہین اور حصر کی دلیل استقراء ہے پہلی جنس رنگ ہی اسے اسیلیے مقدم
کیا ہے کہ یہ ساتون دلیلون مین زیادہ ظاہر ہے اور رنگ کی اصلین پانچ ہین اور
مسیحی کہتے ہین کہ خلطون کی تعداد کے موافق چار ہین۔ زرد سرخ سفید کالا اور سبز
رنگ بس وہ تو حقیقت مین مرکب ہے۔ ایک ان پانچون مین کا زرد ہی اسے
دو وجہون سے اور ون پر مقدم کیا ہے ایک اُن دونون مین سے یہ ہی کہ اسی زرد
مین کا صحت کا رنگ ہوتا ہی کہ وہی اترجی رنگ ہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر
حالتون مین قارورہ زرد ہی ہوتا ہے اور پہلی وجہ کی دلیل عنقریب آنے کو ہے
اور دوسری وجہ کی دلیل یہ ہے کہ صفرا خون مین اسیلیے ملا ہوا رہتا ہے کہ خون کو
تیلا رکھے اور اُسکا نفوذ تنگ باریک منفذون مین کرادے اور تری بھی اسیلیے
خون مین ملی ہوا کرتی ہی اور جب تری خون سے جدا ہو جاتی ہی اور اُلٹی پھر آتی ہی تو

صفراء اُسی کے ساتھ پھر آیا کرتا ہے اور اسی وجہ سے تری اور صفراء آپس مین ایک دوسرے کو لازم ہوا کرتے ہین اور دلیل یہ ہے کہ ضرور ہے کہ پیشاب مین کچھ صفراء ملا ہوا ہو کہ وہ اپنی تیزی سے دافعہ قوت کی اُسکے دفع کرنے پر مثل پائخانہ کے تحریک کیا کرے اور انھین مین سے تبنی ہے کہ گھاس بھوس کے رنگ کے مشابہ ہوتا ہی اور اسی سبب سے تبنی سے نامزد ہوا ہی اور تبنی یہ وہ رنگ ہی جو تھوڑی سی زردی اور شفاف سفیدی سے مرکب ہوتا ہی اور ٹھنڈک کی علامت ہوتا ہے کیونکہ یا تو یہ رنگ صفرے کی ذاتی کمی سے ہوتا ہی یا تری کی نسبت سے صفرے کی قلت کے سبب سے ہوتا ہی اور جو صفرے کی ذاتی کمی کے سبب سے ہوتا ہی تو وہ ٹھنڈک کی علامت ہی یعنے مزاج کے ٹھنڈے ہونے کی علامت ہوتی ہی بس مزاج صفرے کو نہین پیدا کرتا ہی اسلیے کہ صفرے کا فاعلی سبب وہی معتدلہ حرارت ہوتی ہی اور جو کہ تری کی طرف کی نسبتی کمی سے ہوتا ہی پس وہ یا تو بہت پانی پینے کے سبب سے ہوتا ہی اور اسکا حکم خارجی رنگنے والے کا حکم ہی کہ جسکے لیے کوئی شمار نہین اور یا اس سبب سے ہوتا ہی کہ پیشاب کے راستون کی طرف بہت سا پتلا بلغم گرا ہے اور یہ بھی ٹھنڈک کی علامت ہوا کرتی ہی اور یا اس سبب سے ہی کہ صفرا کسی اور طرف متوجہ ہوا ہی پھر پیشاب مین کم ہو گا اور اسے ٹھنڈک پر دلالت نہین ہوتی ہی اسلیے کہ یہ رنگ کبھی ایسے وقت پر گرم بیماریون مین ہوا کرتا ہی جب صفراء پیشاب کے راستون سے پھر کر دماغ کی طرف یا اور کسی طرف متوجہ ہو جاتا ہی اور اترجی ہی کہ وہ ترنج کے چھلکے کے رنگ کے مشابہ ہوتا ہی اور یہ اترجی وہ رنگ ہی کہ تری کے ساتھ تبنی مین کی زیادہ زردی سے مرکب ہوا کرتا ہے اعتدال کی علامت ہی کیونکہ اگر یہان افراط سے گرمی ہوتی تو ضرور صفراء غالب ہوتا اور اگر ٹھنڈک افراط کی ہوتی تو ضرور صفراء معدوم ہوتا یا نہایت کم ہوتا اور اشقر ہے اور یہ وہ زردی ہے جو کچھ سرخی کی طرف مائل ہوا کرتی ہی اور نارنجی ہے اور یہ وہ زردی ہے کہ اشقر مین کی زردی کے سے بڑھ کر سرخی کی طرف مائل ہوتی ہی اور ناری ہے اور یہ وہ زردی ہی کہ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہوتی ہی اور اسے نارنجی سے بڑھکر سرخی کی طرف میلان ہوتا ہے اور اس مین ایک چمک آگ کی چمک کی طرح سے ہوتی ہے اور اسی سبب سے ناری

کلام در نارنجی و زردی مین

۲۰

سے نامزد ہی اور احمر ناصع ہی - یعنے سرخی مین خالص اور یہ وہ زردی ہی کہ زعفران کے
تار کے مشابہ ہوتی ہی اور اسمین ناری سے بڑھکر سرخی کی طرف میلان ہوا کرتا ہی اور یہ
سب یعنی یہ سب قسمین اترجی کے بو. گرمی کی علامت اپنے درجون کے موافق ہوتی ہین
جو درجے کہ بیان ہوئے اور جسکی زردی زیادہ ہوتی ہی اُسکی حرارت بہت ہوا کرتی ہی اور
لیکن حرارت پر اشقر کی دلالت بس اسلیے ہوتی ہی کہ یہان تک زردی کی شدت
ہونے کے سبب سے ہی کہ سرخی کی طرف مائل ہو جائے اور یہ یا تو اس سبب سے ہی
کہ پیشاب مین کے مندفع صفرے مین زردی اس شدت کی ہی کہ نار یعنی آگ کے درجے
پر پہونچ گئی ہی پھر اُسمین تھوڑے سے پتلے بلغم کے ملجانے کا اتفاق پڑ گیا ہی کہ اُسنے
اُسکی ناریت کو توڑ ڈالا ہی اور اُسے شقرت کی طرف منتقل کر دیا ہی یا اس سبب سے ہی
کہ مندفع صفرا و اترجی کی موجب مقدار سے بڑھکر ہی اور ان سب کی دلالت گرمی پر ظاہر ہی
اور نارنجی کی قسمین بھی اشقر کی قسمون کیطرح ہین اور اسکا رنگ اُسکے رنگ سے
بڑھکر سرخی کیطرف میلان رکھتا ہی پھر اُسکی حرارت زیادہ قوی ہوتی ہی اور اسی طرح
ناری ہی اور لیکن زعفرانی بس ممکن نہین کہ وہ صفرے کی کثرت سے یا بے صفرے
کے رنگ مین احراق یا تکاثف کے سبب سے شدت پکڑنے کے پیدا ہو سکے اسلیے کہ جب
تک صفرا اپنے طبیعی رنگ سے متغیر نہو گا تو ضرور خالص سرخ رہیگا اور جب اُسمین
مائیت ملجاتی ہی تو اُسکا رنگ اپنے مین کی خالص سرخی سے زیادہ کم سرخی کی طرف تغیر
پا جاتا ہے اور ان رنگون کا وجود خون کی رگون سے دوری رکھتا ہی کیونکہ ان رنگون کا
رنگ ایک ایسی چمک کے ساتھ ہوا کرتا ہی کہ جو اُس خون مین نہین ہوتی ہی جسکی سرخی
مائیت کے جزون سے ٹوٹ چکی ہے اور رنگ کے اصول مین کا دوسرا سرخ رنگ ہی
بس اسی مین سے اصہب ہی اور یہ وہ ہی کہ جسمین شقرت سرخی کی طرف میلان رکھتی
ہی اور وردی ہی اور یہ وہ رنگ ہی جو سرخی مین اصہب سے بڑھکر قوی ہوتا ہی اور
گلاب کے پھول کے مشابہ ہوتا ہی اور احمر قانی ہی اور یہ وہ رنگ ہی جو سرخی مین نہایت
شدید ہوتا ہے اور اقتم ہے اور یہ وہ رنگ ہی جس مین سرخی تیرگی کے ساتھ
سیاہی مارا کیا کرتی ہے مثل ایسی سیاہی کے جو باز کی بیٹھ پر ہوا کرتی ہے اور
یہ سب رنگ گرمی کے غلبہ کی علامت ہوتے ہین اکثر اوقات مین - بس اصہب مین

علامت حرارت قارورہ مین

سرخی قارورہ مین

خون کا غلبہ سُرخی کے کم ہونے کے سبب سے کم ہوتا ہی اور اس پر سرخی کے زیادہ ہونے سے وردی مین اس سے بڑھکر ہوتا ہے اور اقتم مین سرخی کے غلبہ کے سبب سے وردی سے بڑھکر ہوتا ہی اور اکثر اوقات مین ہونے کی قید اسلیے رکھی ہی کہ پیشاب کی سرخی کا سبب یا تو خارج سے ہوا کرتا ہی جیسے مہندی کا ملنا ہی اور یہ ہماری بحث سے خارج ہی یا داخل سے ہوتا ہی اور یہ یا تو خون کے غلبہ سے ہوتا ہی اور یہی اکثر ہی کیونکہ خون کا وجود بدن مین بہت ہوتا ہی یا بلغم کے سڑ جانے سے ہوتا ہی اسلیے کہ جب بلغم متعفن ہو جاتا ہی تو اسمین عفونت سے جو حرارت پیدا ہوتی ہی وہ حرارت اور وہ حرارت جسنے بلغم کو سڑایا ہی یہ دونون قارورہ مین کچھ زردی پیدا کر دیتی ہین اور یہ زردی جب گُھٹے ہوئے متکاثف جزون مین ہوتی ہی تو وہ جزو سُرخ نظر آتے ہین لیکن بلغم کی عفونت سے تو سُرخی کا سبب جب بلغم سڑتا ہے اسلیے کہ سُرخ رنگ بلغم کی طبیعت سے کہ وہ طبیعت مین سفید رنگ ہوتا ہے دور ہو جایا کرتا ہی اور یا سُرخی کا سبب صفرے کا مجتمع ہو جانا اور جلجانا ہی یا جلے خون کا سوداء ہی اور اسی لیے مصنف نے بیان اُنکے درجون کے موافق ہونے پر نہین کیا ہی اس لیے کہ اِن قسمون کے لیے گرمی پر دلالت کرنے مین اور خون کے غلبہ پر دلالت کرنے مین کوئی ترتیب نہین ہی کیونکہ اصہب صفرے کے ہو جانے سے ہوتا ہی جبکہ اُس سے کچھ ایسا مجتمع ہو جاتا ہی کہ وہ قارورہ کو سُرخ کر دیتا ہی اور پتلے حاد خون سے ہوتا ہی بس اسی سبب سے اُسکی دلالت گرمی پر قوی ہوا کرتی ہی اور اقتم سودے سے ہوا کرتا ہی یا سڑے بلغم سے ہوتا ہی اور صفرے سے اسکا حصول نادر ہوتا ہی اور خون سے ہوتا ہی مگر گاڑھے خون سے بس اسی سبب سے اسکی دلالت گرمی پر ضعیف ہوتی ہی اور کبھی قارورہ ٹھنڈک کے ساتھ سُرخ ہوتا ہی یعنے ٹھنڈے مرض کے ساتھ جیسے کہ فالج مین ہوتا ہی بس بیشک یہی فالج ٹھنڈا مرض ہی اور جیسے سوء القنیہ مین ہوتا ہی وہ سوء القنیہ جسکے ساتھ تپ نہو کیونکہ خون مائیت سے اچھی طرح سے جدا نہین ہوتا ہے وہ مائیت جو پیشاب سے مندفع ہوتی ہے لیکن فالج مین یہ اس سبب سے ہی کہ جب فالج داہنی جانب مین ہوتا ہے تو کلیجہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہی اور اُسکی قوتون کو مائیت سے خون کے جدا کرنے مین اور تری مائیت

کو پیشاب سے دفع کرنے مین ضعیف کردیتا ہی اور لیکن جب فالج کا مرض بائین جانب
مین ہوتا ہے تو اس مین سبب یہ ہی کہ اس جانب کی رگون کو اُس جانب کے
غذا والے خون کو ٹھنڈک کے غالب آجانے سے جذب کرنے سے ضعیف کردیتا ہی
پھر مائیت سے جدا نہوگا اور اُس کے ساتھ مخلوط باقی رہیگا اور لیکن سوء القنیہ مین
اس سبب سے ہی کہ سوء القنیہ نہین ہوتا ہی مگر کلیجہ کے ضعف کے ساتھ پھر خون مائیت
کے ساتھ مخلوط رہیگا اور مائیت سے علیحدہ نہوگا یا نزدیک درد کے پائے جانے
سے ہوتا ہی یعنے پیشاب کے عضوون کے نزدیک جیسے کہ قولنج مین ہوتا ہی ٹھنڈے
قولنج مین کہ غلیظ آنتون مین بلغمی بادون کے جاکر بیٹھنے سے ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت
ارواح اور اصلی حرارت کے ساتھ درد کے مقام کی طرف اُسکے مقابلہ کے لیے متوجہ
ہوتی ہی پس اُس مقام مین ایک طرح کی گرمی پیدا ہوتی ہے جس سے اخلاط گھل
جاتے ہین اور پگھل جاتے ہین اور اسکی قابلیت اخلاط مین سے وہ خلط رکھتے
ہین جو زیادہ لطیف ہوتے ہین پھر اور خلطون مین جو زیادہ ہوتے ہین اور وہی صفرا ہی
اور لطیف خون ہی پس جب یہ مائیت مین ملجاتا ہی اور اپنی کثرت سے مجتمع ہوجاتا ہی
تو رنگ کو سُرخ کردیتا ہی اور یہ بھی ہی کہ رُکے ہوئے بلغم مین درد کی گرمی کے پائے
جانے سے ایک طرح کی عفونت پیدا ہوجاتی ہے اور عفونت مین زردی پیدا ہوتی ہی
اور یہی زردی جرم کے تکاثف کے ساتھ سرخی دکھائی دیتی ہی جیسے کہ شدت کی زردی
جرم کے تکاثف کے وقت سیاہی نظر پڑتی ہی اور ناری گرمی پر احمر سے بڑھکر دلالت
کرتا ہی احمر اقتم سے بڑھکر اسلیے کہ صفراء گرمی مین خون سے بڑھکر ہوتا ہی اور ناری کی
پیدائش صفرے سے اور اقتم کی خون سے ہی اور اسی طرح پر احمر ناصع احمر اقتم
سے بڑھکر گرمی پر اولی طریق سے دلالت کرتا ہی اسلیے کہ احمر ناصع صفرے سے
نہین پیدا ہوتا ہی مگر جب اُسی صفرے کو احتراق یا تکاثف عارض ہولیتا ہی کیونکہ
صفرے کا طبیعی رنگ فقط ناصعہ حمرت ہی ہی اور اُسی حمرت ناصعہ مین جب مائیت
ملجاتی ہی تو اُسکا رنگ اس سرخی سے بدل جاتا ہی پھر ضرور ہی کہ احمر سے احتراق
یا تکاثف لاحق ہو کہ اُسکا رنگ اسکے سبب سے اُس ناصعہ حمرت سے بڑھجائے
یہان تک کہ جب صفرے کا رنگ مائیت کے ملجانے سے منکسر ہوجائے تو پھر اپنی ناصعہ

ورم قاردرد مین

حمرت پر پھر آئے پس اسی سبب سے اسکی گرمی صفرے کی ساری قسمون سے بڑھکر
قوی ہوا کرتی ہی اور ابن ابی صادق کا مذہب یہ ہی کہ وہ ناری سے گرمی مین گھٹکر ہی
مگر اسکے مرض کا زمانہ طولانی ہوا کرتا ہی اور یہ اسلم ہے کیونکہ یہ بدن مین خون کے
بہت ہونے پر دلالت کرتا ہو پس اسکا مادہ اپنے گاڑھے پن سے حدت اور حرافت
مین کم ہوا کرتا ہی پھر اس کی گرمی اسی سبب سے ناری سے گھٹ کر ہوتی ہی - اور
رنگ کے اصول مین کا تیسرا اخضر ہی شل فستقی یعنے پستی کے ہی اور یہی زردی ہی
جس مین تھوڑی سی سیاہی ملی ہوتی ہی - اور نیلنجی ہے اور یہی ایسا رنگ ہی جو پانی
مین کھلے ہوے نیل کے رنگ کے مشابہ ہوتا ہی اور یہ کالی سیاہی تھوڑی سی
سفیدی کے ساتھ ہی اور قوی زرقت ہی اور یہ دونون رنگ جما دینے والی ٹھنڈک
کی علامت ہین کیونکہ ٹھنڈک کثافت کی اور جمع ہونے اور جسم مین کے شفاف جزون
کے کہ سفیدی کی موجب ہین نکلجانے کی موجب ہوتی ہی - مصنف نے شرح کلیات مین
بیان کیا ہے کہ فستقی یعنے پستئی میرے نزدیک صفرے کے احتراق پر دلالت
کرتا ہی اسلیے کہ جو سیاہی ٹھنڈک سے ہوتی ہی وہ کمودت کے ساتھ ہوا کرتی ہی -
اور غالب زردی کے ساتھ نہین ہوتی ہی لیکن نیلنجی پس اُسمین زردی نہین
ملی ہوتی ہی بلکہ اُسمین پانی کی سفیدی ہوتی ہی پس اسی سبب سے اسی احتراق پر
دلالت نہین ہی بلکہ ایک طرح کے جمود پر دلالت کرتا ہی کہ جس مین اخلاط سے مائیت
ملی ہوتی ہی یا مائیت مین سودے کے مخلوط ہو جانے پر دلالت کرتا ہی اور یہی دونون
قسمین بچون مین فالج اور تشنج کا انداز کیا کرتی ہین کیونکہ بچون کے پٹھے کمزور ہوا
کرتے ہین پس یہ فضلون کے انصباب کے قابل ہوا کرتے ہین اور بلغمیہ رطوبتین
انکے بدنون مین بہت ہوا کرتی ہین پھر اگر ان رطوبتون کو بہت جمود عارض ہو جاتا
ہی اور شدت سے گاڑھی ہو جاتی ہین اور پٹھون پر گر پڑتی ہین تو تشنج عارض
ہو جاتا ہے اور اگر جمود کم ہوتا ہی اور رطوبتین شدت سے گاڑھی نہین پڑتی ہین
بلکہ ان مین ایک طرح کی رقت ہوتی ہی کہ پٹھے اسی بیان کئے امر کے سبب سے
اُنھین پی جاتے ہین تو فالج عارض ہو جاتا ہے اور شل رنجاری کے اور کراثی کے
اور یہ دونون محرقہ گرمی کے افراط کی علامتین ہین اور اخلاط کے مبحث مین اسکا

کلام در قارورہ مین

ذکر ہو چکا ہے اور رنگ کے اصول مین کا جو تھا اسود ہی اور کبھی یہ رنگ
افراط سے احتراق ہونے کی علامت ہوتا ہی اگر اُسکے ساتھ کچھ زردی ہوتی ہے
کیونکہ گرمی تخلخل کی موجب ہوتی ہی اور اجزا مین تفرق کر دیتی ہی پھر اسی سبب
سے سطحین بہت سی ہو جاتی ہین اور زردی پیدا ہو جاتی ہی یا اُسکی اگلی علامت
بو کی قوت ہوتی ہی کیونکہ گرمی پہلے عفونت کی پھر احتراق کی موجب ہوتی ہی
اور جب عفونت آجاتی ہے تو متعفن مین سے سڑے اجزے جدا ہو کر قوت شامہ
مین پہونچتے ہین اور جب احتراق پورا ہو جاتا ہی اور رطوبتین فنا ہو جاتی ہین تو بُو
منقطع ہو جاتی ہی۔ یا جمود کی علامت ہوتا ہی اگر کمودت کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ
ٹھنڈک قبض اور تکثیف کے سبب سے شفافی کو زائل کر دیتی ہی اور بو نہونے کی
ساتھ ہوتا ہی کیونکہ گرمی وہی ہی جو بو کی موجب ہوا کرتی ہی اور اُسے اُٹھایا کرتی ہی
یا سوداوی مادہ کے حرکت کی علامت ہوتا ہی اور پیشاب کی راہ سے اُسکے نکلنے
کی جیساکہ بحران مین ہوتا ہی یعنے سوداوی مرضون کی بحران مین مثل سوداوی
بخارون کے اور تلی کے مرضون کے اگر ماجوری دنون مین ہی اور اسکا مقدمہ
مادہ کے نضج کی علامتین ہوتی ہین اور اسکے بعد خفت اور راحت حاصل ہوتی ہی
اور پیشاب کے ساتھ ان مرضون کے موجب مادہ کے دفع ہونے کے سبب سے
پیشاب مقدار مین بہت ہوا کرتا ہی یا رنگنے والی چیز کے استعمال کے لیے ہی جیسے
کالی شراب ہی جبکہ اُسمین طبیعت اپنی ذاتی ضعف سے یا اُسکی کثرت کے سبب
کی نسبتی کمزوری سے تصرف نہین کرتی ہی تو اسکے پینے کے وقت اُس رنگ سے
کہ جیسر تھا اُسکے قریب قریب خارج ہو جاتا ہی اور رنگ کے اصول مین کا پانچوان
ابیض یعنے سفید ہی اور بعض انمین کا حقیقی ہی اور یہی وہ ہی جسکے لیے وہ رنگ
ہی جو بینائی کو متفرق کر دیتا ہی جیسے دودھ کا رنگ ہوتا ہی اور یہ بلغم کے
غلبہ پر دلالت کرتا ہی کہ پیشاب مین ملکر اُس مین یہ رنگ پیدا کر دیتا ہی اور یہ بات
قوام کے گاڑھے ہونے ہی پر ہوتی ہی اسلیے کہ جسطرح سے اس طور کا رنگ
کر دیتا ہی اُسی طرح پر قوام کو بھی گاڑھا کر دیتا ہی اور دلالت کرتا ہی غلبہ برودت پر
اسلیے کہ یہ بلغم ٹھنڈا ہی ہوتا ہی اور ممکن نہین کہ یہ حقیقی بیاض ایسی غریب قوی

گرمی کے ساتھ ہو جو بلغم پر غالب آجائے اور اُسے پگھلا دے کیونکہ اس حرارت
کو بلغم کے پگھلا دینے کے وقت ضرور ہو کہ قارورہ کے رنگ کو حقیقی بیاض سے متغیر
کردے یا دلالت کرتا ہو جربی اور رواز کے پگھلنے پر ایسی قوی حرارت کے سبب سے
جو ان دونون کو پگھلا دیتی ہو اور اسمین اور بلغمی مین فرق یہ ہوتا ہو کہ یہ قارورہ
مین جم جاتا ہو اور اسکے ساتھ حرارت کے غلبہ کی علامتین ہوتی ہین برخلاف بلغمی کے
اور جربی اور رواز ولے مین فرق یہ ہو کہ جربی والا رواز ولے سے جمجانے مین
زیادہ سرعت رکھتا ہو کیونکہ جربی روانہ سے سخت اور مائیت مین کم ہوتی ہو یا دلالت
کرتا ہو اصلی اعضا کے ذوبان پر کیونکہ اصلی اعضا سب کی سب بیاض مین شدید
ہوتے ہین جسطرح پر اخیر دق مین ہوا کرتا ہو جما دینے کے سبب سے یا اس کے زمانہ
کی رطوبتون کے فنا کر دینے کے بعد اور اُن رطوبتون کی فنا کرنے کو شروع کرنے
مین جنسے اعضا کی گرفت ہوتی ہو اور غریب حرارت سے بدن مین کے دبلاپے
اور یبوسے کے ساتھ یہ ہوا کرتا ہو اور ابیض کی قسمون مین سے مشف ہو اور یہ
وہ ہو جسمین آنکھ کی روشنی نفوذ کر جاتی ہو اور اُسکے اُدھر وار نظر آنے سے چھپا
نہین رہتا ہو اور اسمین شل پانی کے ایک طرح کا رنگ ہوتا ہو اور اسے مجاز کی راہ
سے ابیض کہا کرتے ہین کیونکہ اسکے لیے رنگ نہیں ہوتا ہو مگر تھوڑا سا کہ دکھائی نہین
دیتا ہو لیکن مشف بے رنگ شل ہوا کے ہو بس اُسکا نظر آنا ممکن نہین اور دلالت
کرتا ہو یہ ابیض تصرف نہونے پر یعنی طبیعت کے تصرف نہونے پر پانی مین بیقین
سے کیونکہ اگر طبیعت کا تصرف پانی مین ہو جاتا تو ضرور یہان ہضم حاصل ہو جاتا اور
اُسکے فضلے پانی کے ساتھ دفع ہوتے اور اُسکے لیے رنگ اور قوام پیدا ہو جاتا
اور اُس شفافی پر کہ جیسر ہے نہ رہتا اور اسی سبب سے یہ رنگ ردی ہوتا ہو اور
نضج سے مایوس کرنے والا ہو اور ٹھنڈک پر دلالت کرنے والا ہو یا دلالت کرتا ہے
سدون پر مجرون مین کہ وہ پورا پور نہین ہین بس رقت کے سبب سے محض مائیت
کے نفوذ سے مجرون مین وہ ناقص سدے مانع نہین ہوتے ہین - اور مائیت کی
رنگ دینے والی چیز کے نفوذ کو مانع ہوتے ہین کیونکہ رنگ دینے والی چیز کا قوام
مائیت کے قوام سے گاڑھا ہوا کرتا ہو پھر وہ ان مجرون مین نفوذ نہ کر سکے گی

فصل در قارورہ دوائین

کو پیشاب سے دفع کرنے مین ضعیف کر دیتا ہی اور لیکن جب فالج کا مرض بائین جانب
مین ہوتا ہے تو اس مین سبب یہ ہی کہ اس جانب کی رگون کو اُس جانب کے
غذا والے خون کو ٹھنڈک کے غالب آجانے سے جذب کرنے سے ضعیف کر دیتا ہی
پھر مائیت سے جدا نہو گا اور اُس کے ساتھ مختلط باقی رہیگا اور لیکن سوء القنیہ مین
اس سبب سے ہی کہ سوء القنیہ نہین ہوتا ہی مگر کلیجہ کے ضعف کے ساتھ پھر خون مائیت
کے ساتھ مختلط رہیگا اور مائیت سے علیحدہ نہو گا یا نزدیک درد کے پائے جانے
سے ہوتا ہی یعنے پیشاب کے عضوون کے نزدیک جیسے کہ قولنج مین ہوتا ہی ٹھنڈے
قولنج مین کہ غلیظ آنتون مین بلغمی یا دون کے چیک بیٹھنے سے ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت
ارواح اور اصلی حرارت کے ساتھ درد کے مقام کی طرف اُسکے مقابلہ کے لیے متوجہ
ہوتی ہی پس اُس مقام مین ایک طرح کی گرمی پیدا ہوتی ہے جس سے اخلاط گھل
جاتے ہین اور پگھل جاتے ہین اور اسکی قابلیت اخلاط مین سے وہ خلط رکھتے
ہین جو زیادہ لطیف ہوتے ہین پھر اور خلطون مین جو زیادہ ہوتے ہین اور وہی صفرا ہی
اور لطیف خون ہی پس جب یہ مائیت مین ملجاتا ہی اور اپنی کثرت سے مجتمع ہو جاتا ہی
تو رنگ کو سُرخ کر دیتا ہی اور یہ بھی ہی کہ رُکے ہوئے بلغم مین زرد کی گرمی کے پائے
جانے سے ایک طرح کی عفونت پیدا ہو جاتی ہے اور عفونت مین زردی پیدا ہوتی ہی
اور یہی زردی جرم کے تکاثف کے ساتھ سرخی دکھائی دیتی ہی جیسے کہ شدت کی زردی
جرم کے تکاثف کے وقت سیاہی نظر پڑتی ہی اور ناری گرمی پر احمر سے بڑھکر دلالت
کرتا ہی احمر اقتم سے بڑھکر اسلیے کہ صفرا گرمی مین خون سے بڑھکر ہوتا ہی اور ناری کی
پیدائش صفرے سے اور اقتم کی خون سے ہی اور اسی طرح پر احمر ناصع احمر اقتم
سے بڑھکر گرمی پر اولی طریق سے دلالت کرتا ہی اسلیے کہ احمر ناصع صفرے سے
نہین پیدا ہوتا ہی مگر جب اُسی صفرے کو احتراق یا تکاثف عارض ہو لیتا ہی کیونکہ
صفرے کا طبیعی رنگ فقط ناصعہ حمرت ہی ہی اور اُسی حمرت ناصعہ مین جب مائیت
ملجاتی ہی تو اُسکا رنگ اس سرخی سے بدل جاتا ہی پھر ضرور ہی کہ احمر سے احتراق
یا تکاثف لاحق ہو کہ اُسکا رنگ اسکے سبب سے اُس ناصعہ حمرت سے بڑھجائے
یہان تک کہ جب صفرے کا رنگ مائیت کے ملجانے سے منکسر ہو جائے تو پھر اپنی ناصعہ

حرارت پر پھر آئے پس اسی سبب سے اسکی گرمی صفرے کی ساری قسمون سے بڑھکر
قوی ہوا کرتی ہی اور ابن ابی صادق کا مذہب یہ ہی کہ وہ ناری سے گرمی مین گھٹکر ہی
مگر اسکے مرض کا زمانہ طولانی ہوا کرتا ہی اور یہ اسلم ہے کیونکہ یہ بدن مین خون کے
بہت ہونے پر دلالت کرتا ہی پس اسکا مادہ اپنے گاڑھے پن سے حدت اور حرافت
مین کم ہوا کرتا ہی پھر اس کی گرمی اسی سبب سے ناری سے گھٹ کر ہوتی ہی۔ اور
رنگ کے اصول مین کا تیسرا اخضر ہی مثل فستقی یعنے پستی کے ہی اور یہی زردی ہی
جس مین تھوڑی سی سیاہی ملی ہوتی ہی۔ اور نیلنجی ہے اور یہی ایسا رنگ ہی جو پانی
مین کھلے ہوے نیل کے رنگ کے مشابہ ہوتا ہی اور یہ کامل سیاہی تھوڑی سی
سفیدی کے ساتھ ہی اور قوی زرقت ہی اور یہ دونون رنگ جما دینے والی ٹھنڈک
کی علامت ہین کیونکہ ٹھنڈک کثافت کی اور جمع ہونے اور جسم مین کے شفاف جزون
کے کہ سفیدی کی موجب ہین نکلجانے کی موجب ہوتی ہی۔ مصنف نے شرح کلیات مین
بیان کیا ہے کہ فستقی یعنے پستئی میرے نزدیک صفرے کے احتراق پر دلالت
کرتا ہی اسلیے کہ جو سیاہی ٹھنڈک سے ہوتی ہی وہ کمودت کے ساتھ ہوا کرتی ہی
اور غالب زردی کے ساتھ نہین ہوتی ہی لیکن نیلنجی پس اُسمین زردی نہین
ملی ہوتی ہی بلکہ اُسمین پانی کی سفیدی ہوتی ہی پس اسی سبب سے اسی احتراق پر
دلالت نہین ہی بلکہ ایک طرح کے جمود پر دلالت کرتا ہی کہ جس مین اخلاط سے مائیت
ملی ہوتی ہی یا مائیت مین سودے کے مخلوط ہو جانے پر دلالت کرتا ہی اور یہی دونون
قسمین بچون مین فالج اور تشنج کا اندازہ کیا کرتی ہین کیونکہ بچون کے پٹھے کمزور ہوا
کرتے ہین پس یہ فضلون کے انصباب کے قابل ہوا کرتے ہین اور بلغمیہ رطوبتین
انکے بدنون مین بہت ہوا کرتی ہین پھر اگر اِن رطوبتون کو بہت جمود عارض ہو جاتا
ہی اور شدت سے گاڑھی ہو جاتی ہین اور پٹھون پر گر پڑتی ہین تو تشنج عارض
ہو جاتا ہے اور اگر جمود کم ہوتا ہی اور رطوبتین شدت سے گاڑھی نہین پڑتی ہین
بلکہ اُن مین ایک طرح کی رقت ہوتی ہی کہ پٹھے اسی بیان کیئے امر کے سبب سے
اُنھین پی جاتے ہین تو فالج عارض ہو جاتا ہے اور مثل رنجاری کے اور کراثی کے
اور یہ دونون محرقہ گرمی کے افراط کی علامتین ہین اور اخلاط کے مبحث مین اسکا

ذکر ہو چکا ہے اور رنگ کے اصول مین کا جو تھا اسود ہی اور کبھی یہ رنگ
افراط سے احتراق ہونے کی علامت ہوتا ہی اگر اسکے ساتھ کچھ زردی ہوتی ہے
کیونکہ گرمی تخلخل کی موجب ہوتی ہی اور اجزا مین تفرق کر دیتی ہی پھر اسی سبب
سے سطحین بہت سی ہو جاتی ہین اور زردی پیدا ہو جاتی ہی یا اُسکی اگلی علامت
بو کی قوت ہوتی ہی کیونکہ گرمی پہلے عفونت کی پھر احتراق کی موجب ہوتی ہی
اور جب عفونت آجاتی ہے تو متعفن مین سے سڑے اجزے جدا ہو کر قوت شامہ
مین پہونچتے ہین اور جب احتراق پورا ہو جاتا ہی اور رطوبتین فنا ہو جاتی ہین تو بو
منقطع ہو جاتی ہی - یا جمود کی علامت ہوتا ہی اگر کمودت کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ
ٹھنڈک قبض اور تکثیف کے سبب سے شفافی کو زائل کر دیتی ہی اور بو نہونے کی
ساتھ ہوتا ہی کیونکہ گرمی وہی ہی جو بو کی موجب ہوا کرتی ہی اور اُسے اُٹھایا کرتی ہی
یا سوداوی مادہ کے حرکت کی علامت ہوتا ہی اور پیشاب کی راہ سے اُسکے نکلنے
کی جیسا کہ بحران مین ہوتا ہی یعنے سوداوی مرضون کی بحران مین مثل سوداوی
بخارون کے اور تلی کے مرضون کے اگر ماجوری دونون مین ہی اور اسکا مقدمہ
مادہ کے نضج کی علامتین ہوتی ہین اور اسکے بعد خفت اور راحت حاصل ہوتی ہی
اور پیشاب کے ساتھ اِن مرضون کے موجب مادہ کے دفع ہونے کے سبب سے
پیشاب مقدار مین بہت ہوا کرتا ہی یا رنگنے والی چیز کے استعمال کے لیے ہی جیسے
کالی شراب ہی جبکہ اُسمین طبیعت اپنی ذاتی ضعف سے یا اُسکی کثرت کے سبب
کی نسبتی کمزوری سے تصرف نہین کرتی ہی تو اسکے پینے کے وقت اُس رنگ سے
کہ جیسر تھا اُسکے قریب قریب خارج ہو جاتا ہی اور رنگ کے اصول مین کا پانچوان
ابیض یعنے سفید ہی اور بعض انہین کا حقیقی ہی اور یہی وہ ہی جسکے لیے وہ رنگ
ہی جو بینائی کو متفرق کر دیتا ہی جیسے دودہ کا رنگ ہوتا ہی اور یہ بلغم کے
غلبہ پر دلالت کرتا ہی کہ پیشاب مین ملکر اُس مین یہ رنگ پیدا کر دیتا ہی اور یہ بات
قوام کے گاڑھے ہونے ہی پر ہوتی ہی اسلیے کہ جسطرح سے اس طور کا رنگ
کر دیتا ہی اُسی طرح پر قوام کو بھی گاڑھا کر دیتا ہی اور دلالت کرتا ہی غلبہ برودت پر
اسلیے کہ یہ بلغم ٹھنڈا ہی ہوتا ہی اور ممکن نہین کہ یہ حقیقی بیاض ایسی غریب قوی

گرمی کے ساتھ ہو جو بلغم پر غالب آجائے اور اُسے پگھلا دے کیونکہ اس حرارت
کو بلغم کے پگھلا دینے کے وقت ضرور ہو کہ قارورہ کے رنگ کو حقیقی بیاض سے متغیر
کر دے یا دلالت کرتا ہو چربی اور روانہ کے پگھلنے پر ایسی قوی حرارت کے سبب سے
جو ان دونون کو پگھلا دیتی ہو اور اسمین اور بلغمی مین فرق یہ ہوتا ہو کہ یہ قارورہ
مین جم جاتا ہو اور اسکے ساتھ حرارت کے غلبہ کی علامتین ہوتی ہین برخلاف بلغمی کے
اور چربی اور روانہ والے مین فرق یہ ہو کہ چربی والا روانہ والے سے جمجانے مین
زیادہ سرعت رکھتا ہو کیونکہ چربی روانہ سے سخت اور مائیت مین کم ہوتی ہو یا دلالت
کرتا ہو اصلی اعضا کے ذوبان پر کیونکہ اصلی اعضا سب کی سب بیاض مین شدید
ہوتے ہین جسطرح پر اخیر دق مین ہوا کرتا ہو جما دینے کے سبب سے یا اس کے زمانہ
کی رطوبتون کے فنا کر دینے کے بعد اور اُن رطوبتون کی فنا کرنے کو شروع کرنے
مین جیسے اعضا کی گرفت ہوتی ہو اور غریب حرارت سے بدن مین کے دبلا پے
اور بدبو کے ساتھ یہ ہوا کرتا ہو اور ابیض کی قسمون مین سے مشف ہو اور یہ
وہ ہو جسمین آنکھ کی روشنی نفوذ کر جاتی ہو اور اُسکے اُدھر وار نظر آنے سے چھپا
نہین رہتا ہو اور اسمین مثل پانی کے ایک طرح کا رنگ ہوتا ہو اور اسے مجاز کی راہ
سے ابیض کہا کرتے ہین کیونکہ اسکے لیے رنگ نہیں ہوتا ہو مگر تھوڑا سا کہ دکھائی نہین
دیتا ہو لیکن مشف بے رنگ مثل ہوا کے ہو بس اُسکا نظر آنا ممکن نہین اور دلالت
کرتا ہو یہ ابیض تصرف نہونے پر یعنی طبیعت کے تصرف نہونے پر پانی مین بالیقین
سے کیونکہ اگر طبیعت کا تصرف پانی مین ہو جاتا تو ضرور یہان ہضم حاصل ہو جاتا اور
اُسکے فضلے پانی کے ساتھ دفع ہوتے اور اُسکے لیے رنگ اور قوام پیدا ہو جاتا
اور اُس شفافی پر کہ جیسے رہے نہ رہتا اور اسی سبب سے یہ رنگ ردی ہوتا ہو اور
نضج سے مایوس کرنے والا ہو اور ٹھنڈک پر دلالت کرنے والا ہو یا دلالت کرتا ہے
سدون پر مجرون مین کہ وہ پورا پور نہین ہین بس رقت کے سبب سے محض مائیت
کے نفوذ سے مجرون مین وہ ناقص سدے مانع نہین ہوتے ہین - اور مائیت کی
رنگ دینے والی چیز کے نفوذ کو مانع ہوتے ہین کیونکہ رنگ دینے والی چیز کا قوام
مائیت کے قوام سے گاڑھا ہوا کرتا ہو پھر وہ ان مجرون مین نفوذ نہ کر سکے گی

کلام منی قارورہ مین

بول بدبودار

اور کدر اُسے ممکن نہین کہ صافی ہو کیونکہ ان دونون مین تضاد ہی اور دلیلون کی
چوتھی جنس بو ہی - بو کے ہوتے نہ ہونے کے اعتبار سے پس انتہا کا منتن یعنے
بودار اور یہ سڑاہند مین کی عادت کی حد سے تجاوز کر جانے والا ہو سڑاہند کی افراط
کی علامت ہی بدن مین کی رطوبتون پر ناریہ حرارت کے غالب آجانے کے سبب سے
اسلیے کہ جب ناریہ حرارت رطوبتون مین اثر کرتی ہی اور اُنھین جوش شدید پیدا
کرلی ہے اور اُنھین غریب حرکت سے حرکت دیتی ہی اور ایسے فساد سے اُنھین
فاسد کردیتی ہے کہ جسکے بعد اصلاح پذیر نہین ہوتی ہین تو عفونت پیدا ہوجاتی ہی
اور اسے تپ کا پیدا ہونا لازم ہوا کرتا ہے اور اس وقت مین ان سڑی ہوئی بودار
رطوبتون مین سے کچھ پیشاب مین ملجاتی ہے پس اُسے سڑا دیتی ہے اور اُس سے
اس وقت مین سڑے اجزے جدا ہوتے ہین کہ وہ استنشاق کی ہوئی ہوا مین
ملجاتے ہین پھر اُسے بھی سڑا دیتے ہین پھر جسقدر کہ پیشاب مین عفونت زیادہ ہوتی
ہے اُسیقدر عفونت بدن مین قوی ہوتی ہے یا پیشاب کے مجرون مین سڑے
قرحے ہونے کی علامت ہی کہ ان سے بودار پیپ پیشاب کے ساتھ ملجاتی ہے اگر
اُس کے ساتھ یعنے پیشاب کے ساتھ نضج ہو کیونکہ نضج اصلی حرارت سے ہوا کرتی
ہی اور اصلی حرارت فساد اور عفونت کی موجب نہین ہوتی پھر اگر پیشاب افراط
سے عفونت کے ساتھ نضج ہوگا تو اُس امر پر دلالت کریگا کہ غریب گرمی نے بدن
کی رطوبتون مین تصرف نہین کیا ورنہ پیشاب نضج ہوتا پھر ضرور ہی کہ یہ عفونت
بعضے عضوون مین کے سڑے قرحون کے سبب ہو اور ممکن نہین کہ یہ قرحے پیشاب
کے عضوون کے سوا مین ہون ورنہ پیشاب مین نضج ہوتا کیونکہ نضج محض کلیجہ اور اُسکے
اگلے عضوون کے مزاجون کی صحت ہی سے ہوتا ہے پھر پیشاب ہی کے عضوون مین
ان قرحون کا ہونا باقی رہیگا اور خاص مثانہ مین کیونکہ اُس مین عرصہ تک
پیشاب رُکا رہتا ہے پھر پیشاب کے ساتھ بہت سی پیپ ملجاتی ہے اور وہ اُسکی
بو کو بگاڑ دیتی ہے اور عفونت مین اور قرحہ مین یون فرق کیا جاتا ہے کہ قرحہ
کے ہونے مین اُس عضو مین کہ جسمین وہ قرحہ پڑا ہے درد رہتا ہے اور قرحہ کے
ہونے مین پیپ اور چھلکے پوست وغیرہ کے نکلا کرتے ہین اور قرحہ کے ہونے مین

بو مین اختلاف واقع نہین ہوتا برخلاف عفونت کے کہ ضرور اُس مین بو کم زیادہ
مرض کے ضعف اور قوت کے مطابق ہوا کرتی ہے اور بو کا نہونا یقین سے
جمود اور کچے پن کی علامت ہے خلطون مین افراط سے کیونکہ اگر وہان پر
کوئی حرارت ہوتی تو وہ ضرور پیشاب مین اثر کرتی اور اُس مین کوئی طرح کی
عفونت پیدا کردیتی اور اُس سے ابخرے اُٹھاتی کہ ہوا کے ساتھ قوت شامہ تک
پہونچتے اور اکثر اوقات مین بو کا نہونا قوت کے ساقط ہو جانے پر دلالت کرتا ہی
اور مرض کے مقابلہ سے طبیعت کے اعراض پر اور سڑے مادہ کے دفع کرنے
سے عاجز آجانے پر دلالت کرتا ہے اور بو کا نہونا مطلق قوت کے ساقط ہو جانے
پر دلالت نہین کرتا ہے بلکہ اُس مین یہ شرط ہی کہ پہلے نہایت بدبو والے
پیشاب آچکے ہون پھر اس کے بعد یکایک بو کا نہونا لاحق ہو گیا ہو اور شرط
ہی کہ اس کے بعد راحت ملی ہو کیونکہ ایسی صورتون مین بو کا نہونا اس امر پر
دلالت کرتا ہے کہ سڑا مادہ بدن مین باقی ہے اور طبیعت پیشاب کے ساتھ اُسکے
دفع کرنے سے عاجز آگئی ہے اور اسی لیے مصنف نے اکثر اوقات کا لفظ کہا ہی
اور بو کا اعتدال پر ہونا اور یہ وہ ہے جو صحت کی عادت کی حد پر ہوتی ہی نضج کی
علامت ہی کیونکہ نضج جسطرح پر کہ بیان ہو چکا ہے اصلی حرارت سے ہوا کرتی ہی اور
اصلی حرارت عفونت یعنے سڑنے سے روکے رہتی ہے اسیلیے کہ سڑ جانا اور بگڑ جانا
غریب حرارت کی فعل سے ہوا کرتا ہے پھر اگر یہ کہا جائے کہ اس بات پر سزاوار ہی
کہ نضج کے ساتھ پیشاب مین اصلا بدبو ہی نہو تو اس کا یون جواب دیا جائیگا کہ جب
طبیعت کو پیشاب مین کوئی طرح کی خواہش نہین رہی تو اُس کی طرف سے اصلی حرارت
کے ساتھ کہ وہ اُسکا ہتھیار ہے اعراض کر گئی پھر اُسمین غریب حرارت نے اثر
کیا اور عفونت کو پیدا کر دیا جیسا کہ پائخانہ کا حال ہے اور دلیلون مین کی پانچوین جنس
پھین ہے اور مطلق اس کے پیدا ہونے کا سبب ایک ایسے لطیف جسم کا ملجاتا ہی
کہ جس شان سے یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے جزون پر بٹ کر ایسی وجہ پر بلند ہوتا ہی
کہ کوئی جز اُن جزون مین سے ایک دوسرے سے جدا ہونے پر قوت نہین
رکھتا ہے اور یہ بات جبھی ہوتی ہے کہ اس سارے لطیف جسم کو رطوبت چھالے

طول مرض گردہ مین

یہان تک کہ رطوبت اُسے اس طرح کا گھیرلے کواسے اُسکا پھاڑنا اور اُس سے
جڑھنے کے حال مین جدا ہونا اور نہ رطوبت کو اُس جسم کا پھاڑنا اور نہ اُس سے
جدا ہونا تہ نشین ہونے کے حال مین ممکن ہو اور پیشاب مین پھین کے پیدا ہونے
کا سبب یہ ہے کہ رطوبت شیشے مین کی بند ہواسے اور بدن مین کی پیدا ہوئی ریح
سے جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے ملجاتی ہے اسلیے کہ پیشاب کے مجرے کا کچھ حصہ
کچھ پر منطبق ہوتا ہے ریح یعنے ہوا پیشاب کے ساتھ مجرے کے کھولنے اور
کشادہ کرنے کے لیے اور پیشاب کے دفع کرنے کے واسطے اپنی جگہ کی حرکت کرتی
ہو کہ پیشاب آسانی سے دفع ہو جائے پس پھین کی کثرت اور بڑا ہونا یعنی بڑے
بڑے بُلبلے ہونا اور دیر مین پھٹنا مادہ کے غلیظ لزج ہونے پر دلالت کرتا ہو کہ ہوا کو
غلیظ مادہ نے چھالیا ہے پس ہوا پر اُسکا پھاڑنا اور اُسکے باہر نکل آنا دشوار ہی پس
اسی سبب سے یعنی وہ پھین جو ان صفتون سے متصف ہے گردہ کی بیماریون مین
ردی ہوتا ہے طول مرض سے خوف دلواتا ہو کیونکہ گردہ کا جرم غلیظ ہوتا ہے اسمین سے
فضلون کا تحلیل ہو جانا دشوار پڑتا ہے خاص ایسے وقت مین کہ جب مادہ غلیظ اور لزج
ہوا کرتا ہے اور اس لیے کہ دوا کا گردہ تک پہونچنا اُسکی قوت کی ضعیف ہو جانے کے
بعد ہوتا ہے کیونکہ گردہ دوا کے مدخل سے دور واقع ہوا ہے اور بعضون نے کہا ہی
کہ گردہ کا مزاج خشکی کی طرف میلان رکھتا ہے پھر اُس مین لزج گاڑھی رطوبت کا
پیدا ہو جانا اُس کے طبیعی مزاج سے دور پڑجانے کے سبب سے ہوتا ہی اور
یہ امر اُسمین بہت بڑے ضعف کے آجانے سے خوف دلواتا ہے اور یہ ضعف
طول مرض کی موجبات مین سے ہے اور یون بھی کہا جاسکتا ہے کہ بیٹک گاڑھا
لسدار مادہ جب گردہ مین حاصل ہو جاتا ہے اور گردہ پتھریون کی پیدا ہونے کی جگہ ہی
تو اُس مادہ کا گاڑھا پن اور لزوجت دن بہ دن گردہ کے مزاج کی حرارت سے بڑھتا
جائیگا پھر اُسکا تحلیل ہونا دشوار ہو جائیگا اور دلیلون مین کی چھٹی جنس تلچھٹ ہی
یہ تری سے بڑھکر قوام مین گاڑھی ہوتی ہے اور دیکھنے مین رطوبت سے یا تو
شیشی کے نیچے دار بیٹھ جانے سے یا اُسکے بیچ مین لٹکے رہنے سے یا اوپر والے
پر چڑھ جانے سے متمیز ہوتی ہے اور پہلی قسم جھٹ کر نیچے بیٹھنے سے تلچھٹ سے

رسوب محمود

نامزد ہوتی ہے اور دوسری تیسری قسمین تلچھٹ سے اسلیے نامزد ہوئی ہین کہ ان دونون کی شان سے تہ نشین ہو جاتا ہے مگر انھین اسی بات سے روکے رہنے والا ایک امر عارض ہو جاتا ہے تلچھٹ مین سے پوری نضج پر دلالت کرنے والی وہی برابر چکنی سطح کی ہو کیونکہ کھرکھراہٹ فقط بعضے جزون کی نضج کو نہ قبول کرنے ہی سے ہوتی ہو اور یہی غریب جز پیشاب مین ملے ہوے ہوتے ہین پھر ان مین طبیعت کا فعل مختلف ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ قبول مین مختلف ہوا کرتے ہین بس اسی سبب سے ثقل کا ہر ہر جز نضج کے پورے ہو جانے کے وقت اور اُسکے جوہر سے غریب جزون کی جدا ہونے کے وقت اور بساطت سے اپنے قریب ہو جانے کے وقت گوشے یعنے کونون سے خالی ہوا کرتا ہے سفید کیونکہ سفیدی کا ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اُس مغیرہ طبیعت کی طرف سے جو اصلی اعضاء کے مشابہ رنگ پر تغیر دیا کرتی ہے پورا پورا نضج ہو گیا ہو یکسان قوام مین بس بعضے جز پتلے اور بعضے گاڑھے نہونگے کیونکہ گاڑھا پتلا ہونا اجزاو کا طبیعت کے اثر قبول کرنے مین بہت بڑے اختلاف پر دلالت کرتا ہو مجتمع تلچھٹ ہو شیشے کے نیچے وار کیونکہ تلچھٹ کی شان سے یہ ہی کہ نضج کے پورے ہو جانے کے وقت نیچے وار مجتمع ہو جائے اسلیے کہ نضج تو جبھی پورا ہوتا ہے کہ جب وہ اصلی عضوون کے جوہرون کی مشابہ ہوتی ہے اور اصلی عضوون کی جوہرون پر ارضیت کے غلبہ سے اُنکی شان سے یہ ہی کہ تری مین نیچے بیٹھ جاتا ہے اور مجتمع ہونا ہوا کے جوہر سے کہ جو اُسے متفرق رکھتا ہے جدا ہونے ہی سے ہوتا ہے اور یہ بات جبھی ہوتی ہی جب طبیعت کا پورا فعل اور پورا پورا نضج ہو لیتا ہے اور ہوا تحلیل ہو جاتی ہی اور اُسکا مجتمع ہونا ضرور ہے کہ مخروطی یعنے گاجر کی ہیئت پر ہو کہ اسکا قاعدہ شیشے نیچے وار کی اندر کی تہ ہو اور سر اُسکا اُسکے اوپر وار ہو اور اسکا سبب یہ ہی کہ جو اجزا تلچھٹ مین سے پہلے نیچے وار جاتے ہین وہ وہان باقی جزون کے اپنے اوپر بوجھ ڈالنے سے فرش ہو جاتے ہین اور جو اوپر وار اُٹھے ہوتے ہین اُنھین انفراش اوپر کے اجزا کا کم بوجھ پڑنے سے ہوتا ہے پھر اُسکا سر کچھ کچھ باریک ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ ایک جز پر انتہا ہوتی ہے اور جس تلچھٹ مین یہ سب صفتین مجتمع ہوتی ہین وہ یہی تلچھٹ مطلق طبعی محمود ہوتی ہے اور یہ تلچھٹ تلچھٹون مین سے تہ نشین محمود ہے

قارورہ

نہ مطلق کہ غیر کامل نضج پر دلالت کرتی ہی اور یہ وہ تلچھٹ ہی کہ جس سے ان صفتون مین سے کوئی صفت اپنی طبیعی ہونے پر چھوٹ جاتی ہی نیک ہی اسلیے کہ غالب اصلی اعضا پر جیسا کہ بیان ہوچکا ہی ارضیت ہی پھر ان اعضا کی مندفع فضلے نضج کے پورے ہونے کے وقت کے بس اُن تنسے مشابہت رکھنے والے ارضیت مین غالب ٹھہرینگے پھر تری کے جزون کو پھاڑ کر طبیعت سے تہ نشین ہوجائینگے بس جسقدر نضج بڑھکر پورا ہوگا اُسیقدر تہ نشین ہونے مین شدت ہوگی اور اسلیے کہ نضج کے وقت مین انجرے اور ریاح کا پیدا ہونا ضروری ہی کیونکہ ممکن نہین کہ حرارت جسم مین اثر کرے اور اُسمین انجرے اور ریاح پیدا ہون مگر حرارت جب نضج کے کامل کرنے پر قوی ہوتی ہی تو ریاح کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور اُنھین فنا کر ڈالتی ہی اور اگر حرارت نضج کے پورے کرنے پر قوی نہین ہوتی ہی تو یہ ریاح غلیظ کثرت سے بے تحلیل ہوئے رہجاتے ہین اور حرارت کے ضعف کے درجون کے مطابق ریاح کثرت اور غلاظت مین مختلف ہوا کرتے ہین پھر جبکہ ثقفیہ جزون کے بلند کرنے والے ریاح قارورہ مین نہین پائے جاتے ہین تو سب کے سب ثقالیہ جز اپنی طبیعت کے مقتضے کے مطابق تہ نشین ہوجاتے ہین اور جب ریاح مقدار مین بہت اور قوام مین گاڑھے ہوتے ہین تو ثقلیہ جزون کو اوپر دار چڑھا لیجاتے ہین اور جب ریاح مقدار مین کم اور قوام مین پتلے ہوتے ہین تو ان ثقلیہ جزون کو قارورے کے درمیان مین لٹکائے ہوئے بلند رکھتے ہین اور اسی بیان سے مصنف کے اگلے قول کی دلیل معلوم ہوجاتی ہی پھر متعلق وہ ہی جو قارورے کے بیچ مین نظر آئی دے پھر غمام ہی اور یہ وہ ہی جو قارورے کے اوپر دار نظر آتی ہی لیکن ردی تلچھٹ مثل شقر کے ہی اور اسکی رداءت کا سبب یہ ہی کہ اسمین نضج نہین ہوتا ہی لیکن یہان تلچھٹون سے زیادہ جید ہوتی ہی جو اس تلچھٹ کے برخلاف ہین اسلیے کہ رسوب اشقر کو خون کے غلبہ پر دلالت ہوتی ہی اور خون سب خلطون سے بڑھکر سالم اور نضج کے قابل ہی اور اسود ہے اسلیے کہ یہ تلچھٹ یا تو سودے کے پیشاب کی طرف بہت سے مندفع ہونے پر دلالت کرتی ہی یہانتک کہ طبیعت اُسے بیاض کی طرف مستحیل کردینے سے عاجز آگئی ہی یا سودے کی ادرار کرنے والی چیز کے سبب سے سوداوی مرض کے بحران کے سبب سے ہی یا سودے کے احتراق پر دلالت کرتی ہی کہ اُسنے مادون کو کالا کردیا ہی یا ایسے جم جانے پر دلالت کرتی ہی کہ جسنے اُسے کالا کردیا ہی اور تیرہ ہی کیونکہ بھورے کے رنگ کی تلچھٹ ٹھنڈک جو

دلالت کرتی ہی اور اصلی حرارت کے بجھ جانے پر دلالت کرتی ہی بس اسی سبب سے
خلطون مین صفائی اور چمک کم ہو جاتی ہی اور نخالی ہی اور یہ وہ تلچھٹ ہی کہ جسکی مقدار
جوڑان مین بہت نہین ہوتی ہی یا اسکا قوام ثخین ہوتا ہی مگر اسکا ثخن اسکی جوڑان کے
قریب نہین ہوا کرتا ہی اور اسکا رنگ سرخ نہین ہوتا ہی نخالہ یعنی بھوسی سے مشابہ ہونے
کے سبب سے نخالی سے نامزد ہوئی ہی اور اسکی ردارت اس سبب سے ہی کہ اسے مثانہ مین کی
یا رگون مین کی جرب یعنی پھنسیون پر یا اعضا کے ذوبان پر دلالت ہوتی ہی بس اعضا مین سے
وہ تری کے اجزا ذنا ہو جاتے ہین کہ جو منعقد ہو جانے کی قریب ہوتے ہین اور وہ اجزا جو انعقاد
سے دور ہین اپنی خشکی اور سختی سے پراگندہ باقی رہجاتے ہین اور پیشاب کے ساتھ نکلا کرتے
ہین اور قشوری ہی اور یہ وہ تلچھٹ ہی جسکی جوڑان بہت ہوتی ہی اور اسکے ساتھ اسکا ثخن
بہت نہین ہوتا اور اسکی ردارت اس سبب سے ہی کہ اسے مثانہ مین کے زخمون اور
پھنسیون پر دلالت ہوتی ہی اور خراطی ہی اور یہ خراط کی طرف منسوب ہی اور خراط ایک غریب
جسم کا نام ہی کہ پیشاب کے ساتھ نکلتا ہی اور اصلی عضوون مین سے ہوتا ہی اور اسکے سوا
والا بدن کے مواد اور اسکی رطوبتون سے ہوا کرتا ہی اور یہی جسم غریب یا تو بہت جوڑان
رکھتا ہوگا یا نہ رکھتا ہوگا اور پھیلا یا بہت ثخن رکھتا ہی اور یہی صفائحی ہی یا بہت ثخن نہین
رکھتا ہی اور یہی قشوری ہی کہ اندر کی جھلی سے مشابہ ہی اور دوسرا یا تو بہت ثخن رکھتا ہی
اور وہی سویقی اور دشیشی ہی یا بہت ثخن نہین رکھتا ہی پھر وہ یا تو سرخ ہوگا اور وہی
کرسنی ہی یا سرخی نہین رکھتا ہی اور وہی نخالی ہی لیکن مصنف نے خاص کرکے نخالی اور
قشوری اور صفائحی کو خراطی کی قسمون مین سے بیان کر دیا ہی کیونکہ انھین زیادہ شہرت
ہی اور خراطی اپنی ساری قسمون سے ردی ہی کیونکہ یہ مثانہ یا گردہ یا اصلی عضوون مین
خراش ہو جانے پر دلالت کرتا ہی اور صفائحی ہی اور یہ وہ تلچھٹ ہی کہ جسکی جوڑان بہت
ہوتی ہی اور اسکے ساتھ ثخن بھی بہت رکھتی ہی اور اسکے ردی ہونے کا سبب یہ ہی کہ
پیشاب کے جدا ہونے سے عضوون کی پاس کے اعضا سے کہ وہی مثانہ اور گردے
ہین پھنسیون یا زخمون سے بعض عضو کے بعضے کو کھا جانے سے بڑے بڑے چھلکے جدا
ہونے پر دلالت کرتی ہی پھر انھین بڑھکر ردی یعنی ان قسمون مین سے بڑھکر ردی تہ نشین
ہی قارورے کی نیچے کی تہ مین اسلیے کہ اسکی پیدائش یا تو ایسی محرقہ حرارت سے ہی کہ وہ

[illegible]

ثقل کو ایسی متی کر دیتی ہی کہ اوپر بلند ہونے کی موجب خفت اور لطافت سے خالی ہوا کرتی ہی
یا جما دینے والی ٹھنڈک سے ہوتی ہی کہ وہ لطیف جزون کو کثیف کر دینے والی ہی پھر متعلق ہی
کیونکہ اسکی پیدائش تہ نشین ہونے کے موجب سبب مین کچھ ضعف ہونے سے ہوتی ہی پھر
غمام ہی کیونکہ اسکی پیدائشی سبب مین شدت سے ضعف ہونے ہی کے سبب سے ہوتی
ہی مگر یہ کہ اس کا تعلق یعنے لٹکے رہنا یا بلند ہو کر اوپر آجانا ریح کے سبب سے ہو سبب
مین کے ضعف سے نہو تو اسوقت مین اوپر چڑھ آنا ردی نہ ٹھیریگا پھر متعلق ردی اس
سبب سے ہی کہ اسے دلالت اس بات پر ہوتی ہی کہ سبب کی قوت کے ساتھ ریاح بہت سے
ہین کہ کثیف جزون کو بلند کیے ہوے ہین اور انھین انکی طبیعت کے مقتضے سے زور سے
مانع ہین یا قوی حرارت ہی کہ اس کثافت کے ساتھ ان اجزا کو بلند کیے ہوے ہی جسطرح سے
لکڑی کو دھوان کر کے بلند کر دیتی ہی اور تلچھٹ نہونا یا تو نضج نہونے کی علامت ہی کیونکہ
تلچھٹ رگون مین کے ہضم کا فضلہ ہوا کرتی ہی کیونکہ ہر ہضم کے وقت بدن مین فضلہ حاصل
ہوا کرتا ہی پھر جب رگون مین کا یہ ہضم پورا پورا ہو جاتا ہی تو خون سے دوسری رطوبت جدا ہو جانے
کے وقت یہ فضلے خون سے جدا ہوتے ہین اور انھین دونون گردے تری کے ساتھ مین جذب
کر لیتے ہین پھر ان فضلون کا پیشاب مین نہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے رگون
مین کے مادون مین تصرف نہین کیا اور مادون کو رگون سے جدا نہین کیا ہی یا سدون کی
علامت ہی پیشاب کے مجرون مین کہ ثقلیہ جزون کے تری کے ساتھ نفوذ کرنے کو مانع ہین
یا مادہ کے کم ہونے کی علامت ہی پھر اُس سے شمار کے قابل کوئی چیز نہ بڑھیگی علاوہ
اسکے یہ امر ہی کہ تلچھٹین تندرست دبلے شخصون مین خاص ریاضت کرنے والون مین کم
ہوتی ہین ریاضت کرنے والے تندرست دبلے شخصون مین اور بیمارون مین اور موٹے
آرام سے رہنے والون مین بہت ہوتی ہین ریاضت نکرنے والون مین کیونکہ تندرست کبھی ایسے
مادہ سے خالی ہوتا ہی جو نضج سے پیشاب کے ساتھ نکلا کرتا ہی اسلیے کہ جو قوت کہ اُنکے عضوون مین
ہوتی ہی وہ اس بات پر قوی ہوتی ہی کہ غذا کی فضلون کو لطیف کر دے اور اُنھین بدن کے
مسام کی راہ پسینے اور ابخرے سے دفع کر دے اور اس تلطیف پر اُن لوگون کا بہت حرکت
کرنا اور حرارت کا بہت سا ہونا دلالت کرتا ہی پھر اُنکے بدنون مین کوئی ایسا عضر مادہ باقی
نہین رہتا ہی کہ جو نضج سے مندفع ہو بلکہ اُنکے بدنون مین غذائی مادہ باقی رہتا ہی کہ ہضم سے

کلام قارورہ میں

بھی بہت حرکتوں سے اور حرارتوں کی سبب سے مندفع ہو جاتا ہی لیکن وہ دُبلے شخص کہ جنکا دُبلا پا خون کی حدت اور ردی ہونے کے سبب سے ہوا کرتا ہی تو اُسے غذا لینے مین طبیعت استعمال نہین کریگی پھر بیشاب ان مین تلچھٹین فضلون کے بہت ہونے سے زیادہ ہونگی اور ہو سکتا ہی کہ کلی قاعدہ قرار دے لیا جائے کہ مطلق ان مین اُنکے مزاجون کی خشکی کے سبب سے ہضم کم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ ہضم فقط حرارت اور رطوبت سے پورا ہوتا ہی اور جب ہضم کم ہوتا ہی تو ثفل کم ہوتا ہی خاص دونون فریق مین سے ریاضت کرنے والے شخصون مین کیونکہ انکے بدنون مین کے ثفل تو پسینے کی راہ سے اور انجرون سے ریاضت کے وقت تحلیل ہو جایا کرتے ہین لیکن تلچھٹ کی کثرت موٹے آرام طلب بیمار لوگون مین تو سبب یہ ہوتا ہی کہ اُنکے اعضا مین موٹاپے سے بڑھنے کی صلاحیت ہی نہین ہوتی ہی یعنے اُنکے اعضا موٹاپے سے اس بات کی صلاحیت نہین رکھتے ہین کہ غذا اُنکے اعضا کے جزون مین جا سکے یا غذا کا جانا موٹاپے کے جزون مین کم ہوتا ہی تو فضلے اُنکی رگون مین اور عضوون مین بہت ہوتے ہین پھر انکے پیشابون مین بھی بہت ہوتے ہین لیکن بیماری کے وقت تو ردی مادون کا انکے بدنون مین رک رہنا بہت ہوتا ہی اور آرام اور ترک ریاضت کے وقت تحلیل نہونے سے زیادہ ہوا کرتے ہین اور پیپ والی تلچھٹ پیپ دہی ورمون مین کا پیپ بننے کی ایسی حد پر مستحیل مادہ ہی جسنے خلطیہ صورت کو اُتار ڈالا ہی کچے بلغم کے خلاف ہوتی ہی ان دونون کی غلاظت اور سفیدی مین شراکت ہونے کے بعد بدبو سے ورم کے مادہ مین غریب حرارت کی اثر کرنے کے سبب سے اور اُسکے ایسا سڑا دینے کی وجہ سے کیونکہ پیپ کا فاعلی سبب غریب حرارت کی مدد سے اصلی حرارت ہوا کرتی ہی اور کچے مین حرارت کے اثر نہ کرنے سے اصلا بو نہین ہوتی ہی اور ورم کے پہلے ہونے سے کیونکہ پیپ جبھی پڑتی ہی جب ورم کا مادہ اندر وار کے پھیلاؤ مین جمع ہو لیتا ہی اور وہ پیپ کی طرف مستحیل ہو لیتا ہی اور سہل مین مجتمع ہونے سے اور جدا ہو جانے سے کیونکہ جب قارورہ ہلا دیا جاتا ہی تو پیپ والی سہل سے متفرق ہو جاتی ہی اور نضج کے غالب ہونے سے سہل سے مجتمع بھی ہو جاتی ہی اور لیکن کچا بلغم نضج نہونے سے اُسکے جزون مین کے بعض بعض کیطرف کی استواری سے متفرق یقین سے نہین ہوتے ہین اور محمود تلچھٹ اور پیپ والی تلچھٹ مین فرق یہ ہی کہ مدہ یعنے پیپ قوام مین گاڑھی اور سڑاہندی اور وزن مین بھاری ہوتی ہی اور ساتوین جنس پیشاب

فائدہ

کی مقدار رہی پھر پیشاب کی کثرت طبیعی معتادکی نسبت سے بہت پانی پینے کی علامت ہی یا بہت تری رکھنے والی چیزون کے کھانے کی یا اعضاکے ذوبان کی علامت ہی جیسا کہ محرقہ تپوئین ہوا کرتا ہی تو مثانہ کیطرف اُتری ہوئی رطوبتین بہت ہوجاتی ہین اور پیشاب کے ساتھ نکلتی ہین یا فضلون کے استفراغ کی علامت ہی فضلون کو طبیعت کے دفع کرنے سے جیسا کہ بحران مین ہوتا ہی مادی مرضون کے ادراری بحران مین یا ادرار لانے والی چیزون کے استعمال کی اور جو کثرت پیشاب کی ذوبان سے ہوتی ہی اسمین اور فضلون کے استفراغ والی مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ اگر کثرت قوت کے ساتھ ہو اور اُسکے بعد راحت ہوجاتی ہو تو یہ فضلون کے استفراغ سے ہی کیونکہ بہت فضلون کا نکلنا تنگ نالیون کی راہ سے طبیعت کی طرف سے قوت کے ساتھ دفع کرنے ہی سے ہوتا ہی اور اسلیے کہ ان فضلون کے بدن مین ہونے کو کسل اور ثقل اور تمدد اور بھوک کی کمی وغیرہ پیدا ہونا امتلاء کے موجبون مین سے ضرور ہی پھر یہ جب نکلجاتے ہین تو انکے دور ہوجانے سے خفت ہوجاتی ہی برخلاف ذوبانی کے کیونکہ اسمین قوت ضعیف ہوجاتی ہی اور نکلنے کے اور راحت نہین ہوتی ہی اور ردی پیشاب رنگ کی جہت سے مثل اسود یعنی کالے کے ہے یا قوام کی جہت سے مثل زیادہ گاڑھے کے ہی پھر اُسکا زیادہ سالم بہت آنے والا ہی اور یہ یکبارگی بہت سا نکلتا ہے نہ تھوڑا تھوڑا کرکے لیکن یکبارگی بہت سا آنے کے سالم ہونے کی دلیل یہ ہی کہ یکبارگی بہت سا جبھی دفع ہوگا جب مادہ بہت ہوگا اور قوت دفع کرنے پر قوی ہوگی پھر یہ قوت کے قوی ہونے کے سبب سے اور بدن کی اُسکی بدی سے چھٹکارا پاجانے سے بدی مین کم ٹھہرتا ہے اور دوسری قسم اور وہ یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا کرکے نکلے پس یہ اپنے ردی ہونے کے ساتھ دفع کرنے سے قوت کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہی پس اسمین بدی کے دو سبب مجتمع ہوجاتے ہین اور پیشاب کا تھوڑا آنا یعنے پیشاب کی کمی طبیعی معتاد کی نسبت سے افراط کی تحلیل پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ افراط کی تھکن کے وقت یا مزاجیہ گرمی کی افراط کیوقت ہوتا ہی اور ان دونون مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ پہلی قسم کو تھکن مقدم ہوا کرتی ہی اور اسکے ساتھ پیشاب تند جلتا ہوا ہوتا ہی اور اکثر اوقات پتلا ہوا کرتا ہی اور دوسری قسم مین پیشاب تاری بوجھ مین کم ہوتا ہی اور بدن نحیف ہوتا ہی یا رطوبت کے فنا ہوجانے پر دلالت کرتا ہی جیسا پانی کم پینے کے وقت ہوا کرتا ہی اور سبب کے مقدم ہونے سے پہچان لیا جاتا ہی اور پیشاب کے شدت کے رنگدار ہونے سے پہچان لیا جاتا ہی کیونکہ رنگ پکڑنے والی چیز جب کم ہوا کرتی ہی

کلام در قارورہ من

تو اُسمین رنگ دینے والی چیز کی تاثیر بہت ہوا کرتی ہی یا سدہ ان کی علامت ہی کہ وہ پتلے کے سوا گاڑھے کے نکلنے کے مانع ہوتے ہین پھر پیشاب کم ہوگا اور سدہ کے مقام مین بوجھ سے اور بمادہ سے اور پیشاب کے پتلے ہونے سے اور رنگ کی کمی سے پہچان لیا جاتا ہی یا دستون کی علامت ہی پھر تری پیشاب کی جہت سے اور طرف متوجہ ہو جاتی ہی بس پیشاب کم ہوتا ہی اور یہی حکم پسینے کا ہی یعنی جب پسینا بہت آتا ہی تو پیشاب مین کمی ہو جاتی ہی اور مادہ کے اُس جہت مین متوجہ ہونے سے اور پیشاب کے پتلے ہونے سے اور کم رنگ رکھنے سے اور کم بوجھ ہونے سے شناخت ہوتی ہی اور پیشاب کی کمی تحلیل ہونے کی کمی کے ساتھ استسقے کا خوف دلاتی ہی کیونکہ یہ امر پیشاب کی نالیون مین کے تفرق اتصال پر دلالت کرتا ہی پھر تری گرد اگرد آنتون کے گر پڑیگی اور زقی استسقا یکبارگی پیدا ہو جائیگا اور کلیجہ مین کی دافعہ قوت کے فضلے دفع کرنے مین ضعیف ہو جانے کی علامت ہی پھر تری نکلنے سے رُک رہیگی اور لحمی استسقا پیدا ہو جائیگا۔

کلام در براز

کلام براز یعنے پاخانہ مین۔ پاخانہ کو عربی مین براز کہتے ہین اور براز بے کے زبر سے اصل مین جنگل کے معنون مین ہی اور عرب نے اس سے اُس چیز پر کنایہ رکھا ہی جو مستقیم آنت سے جسے مقعد کہتے ہین نکلتی ہی پاخانہ کے رنگ سے استدلال کیجاتی ہی بس پاخانہ مین سے طبیعی پاخانہ نارنگیت مین ہلکا ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی معدے مین کے ہضم کے ثقل کو ضرور ہی کہ ایک مدت تک آنتون مین ٹھہرا رہے یہانتک ماساریقا نامے رگین اُسمین سے صاف خالص کیلوس جوس لین بس اُسکا آنتون مین دیر تک ٹھہرے رہنا فساد اور عفونت کی صلاحیت کا موجب ہو جاتا ہی اور اسکو ضرور ہی کہ آنتون کے اندر دار لسدار چکنی رطوبتون سے چپڑا ہوا ہو کہ انھین ان فضلون سے چھپائے رہے اور یہی رطوبت ثفلون کے فساد کے پہونچنے اور ضرر رسانی سے بچاتی ہی بس آنتین ان ثفلون کو دفع نکر سکینگی اسی سبب سے احتیاج پڑی کہ ان آنتون کی طرف کوئی بہت ساحصہ صفرے کا گرے کہ ان آنتون مین خلش کرے اور اس دغدغہ سے ثقل کے دفع کرنے پر آنتون کی تنبیہ کرے اور اسلیے لپٹے ہوے بلغمون کو انمین سے دھوکر چھوڑا دے اور اس صفرے کا رنگ خالص سرخ ہوتا ہی پھر جب ان کیلوسی ثفلون سے کہ انکا رنگ سفید ہی ملجاتا ہی تو وہ اُسکی سرخی کے ساتھ کی زردی کا رنگ منکسر ہو جاتا ہی اور اسکا رنگ ہلکا نارنگی ہو جاتا ہی اور طبیعی پیشاب کا رنگ اسطرح کا فقط اس سبب سے نہین ہوتا ہی باوجود اسکے کہ یہی پیشاب شفاف بے رنگ ہوتا ہی اور صفرے سے سفید پاخانہ کی نسبت مین رنگ بہت پکڑ لیتا ہی

کیونکہ آنتون کیطرف گرے ہوے صفرے کی مقدار بہت بڑھکر اُس مقدار سے ہوتی ہی جو صفرے
مین سے پیشاب عضوون کیطرف گراکرتی ہی پھر اگر بڑھجائے یعنی پاخانہ کی نارِیت اسطرح پر کہ خالص
سُرخ ہوجائے تو حرارت کی علامت ہی کہ وہ حرارت صفرے کو جلادیتی ہی پس اُسکی زردی بڑھجاتی
ہی پھر اُسکی طبیعی مقدار بہت بڑے رنگ سے رنگ جاتی ہی اور مرار یعنے جلے صفرے کی علامت
ہی تو اور زیادہ رنگ مقدار کی کثرت سے رنگدے گا اور اگر گھٹ جائے اُسکی نارِیت تو یہ جگر کی
اور ٹھنڈک کی علامت ہی پس صفرے کا پیدا ہونا اسوقت مین کم ہوگا اور رنگ کم ہوگا اور
پاخانہ کی سفیدی بلغم کے غلبہ کی علامت ہی کہ بلغم کی سفیدی صفرے کی زردی پر غالب آجاتی
ہی یا پتے کی نالے مین سدہ پڑنے کی علامت ہی اور آنتون مین یعنی پتے اور آنتون کی یا پتے اور
کلیجے مین کی نالے مین پھر صفرا پتے سے آنتون کیطرف پتے اور آنتون مین سدہ پڑنے سے مندفع نہوگا
پھر ثفل اپنی کیلوسی سفیدی پر باقی رہیگا اور کلیجہ سے پتے کی طرف کلیجہ اور پتے مین سدہ ہونے
سے صفرا مندفع نہوگا کہ اُس سے آنتون کیطرف مندفع ہوجائے اور اِن دونون مین یون فرق کیا
جاتا ہی کہ سفیدی پہلے قسم کے سدہ مین دفعی ہوتی ہی اور دوسری قسم کے سدہ مین تدریجی ہوتی ہی
پس خوف دلواتی ہی یہ سفیدی قولنج اور یرقان سے لیکن قولنج کی وجہ یہ ہی کہ ثفل آنتون مین
رُک رہتا ہی کیونکہ اسکے دفع پر دفع کرنے والی قوت کا متنبہ کرنے والا پایا نہین جاتا ہی پھر
ثفل کی رطوبتین الجزے بن کے اُڑ جائینگی اور ثفل سوکھ جائیگا اور اُسکے آنتون کے
رستے رُک جائینگے اور یرقان کا سبب یہ ہی کہ صفرا جس حال مین پاخانہ کے ساتھ دفع نہین
ہوتا ہی تو خون کے ساتھ اعضا کی طرف مندفع ہوجاتا ہی پھر یرقان پیدا ہوجاتا ہی اور پاخانہ
مدی اور ریمی اور اِن دونون مین فرق بیان ہوچکا ہی اور وہ یہ ہی کہ خلط کی صورت ریم مین
باقی رہتی ہی اور مدہ مین باقی نہین رہتی پھوڑے کے پھوٹنے کی علامت ہی آنتون کیطرف
اور اکثر اوقات آرام طلب نہ ریاضت کرنے والے لوگون کو کچھ ایسا پاخانہ آتا ہی جو پیپ کی
سفیدی کے مشابہ ہوتا ہی سفیدی مین اور غلاظت مین پس یہ پاخانہ آنا انھین نفع دیتا ہی
اور اُنکی سستی جو بہت آرام طلبی سے پیدا ہوتی ہی جاتی رہتی ہی کیونکہ آرام لینے سے فضلے
جمع ہوجاتے ہین اور یہ فضلے جب مجتمع ہوجاتے ہین تو بدن کے ڈھیلے پن کے موجب
ہوجاتے ہین پس جب پاخانہ کے ساتھ نکل جاتے ہین تو یہ ڈھیلا پن جاتا رہتا ہی اور یہ
سفید اچھا استفراغ یعنے تنقیہ ہوتا ہی اور کالا پاخانہ مثل کالے پیشاب کے ہوتا ہی یعنے

اسی بات پر دلالت کرتا ہی جیسے کالا پیشاب دلالت کیا کرتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہی کالا
پاخانہ احتراق کی افراط پر یا فرط جمود پر یا سوداوی مادہ کے بحران وغیرہ کے طریق سے
دفع ہونے پر یا رنگ دینے والی چیز مثل سماق کے کھانے پر دلالت کرتا ہی کیونکہ سماق کا
کھانا پاخانہ کو کالا کر دیتا ہی لیکن جمود والا کالا پاخانہ کا وجود کم ہوا کرتا ہی کیونکہ خلط جب
رگون مین جم جایا کرتے ہین اور گاڑھے پڑ جاتے ہین تو آنتون کی طرف والی کلیجہ کی نالیون مین
اُنکے نہایت درجہ تنگ ہونے سے نفوذ کرنا بعید ہوتا ہی اور پاخانہ سبز اگر احتراق سے نہیں ہی
تو مثل زنگاری اور کراثی کے کیونکہ یہ دونون رنگ کے پاخانے نہین ہوتے ہین مگر احتراق
ہی سے بلکہ آسمانی اور نیلے رنگ کی جنس سے ہوگا جمود کے افراط کی علامت ہی اور
سیاہی تک اصلی حرارت کے بجھ جانے سے نہین پہونچا ہی اور دلالت کرتا ہی پاخانہ اپنی مقدار
سے اسطرح پر کہ جس کھانے سے جتنا پاخانہ آنا چاہیے اُس سے کم یا زیادہ یا برابر آئے
پھر پاخانہ کا کم آنا غذائی فضلون کی کمی کی علامت ہی اُس امر کے مطابق جسکی مستعمل غذا کی
طبیعت مقتضی ہوا کرتی ہی جیسا بہت غذا پڑنے والی غذاؤن مین ہوا کرتا ہی یا فضلون کے رُک
رہنے کی علامت ہی آنتون مین جسطرح پر کہ آنتون کی طرف صفرے کے کم گرنے کے وقت ہوتا ہی
خواہ فضلہ مین سے تھوڑا سا رُکا ہو یا بہت سا کیونکہ اگر فضلون مین سے کچھ بھی رُک رہیگا
گو تھوڑا سا بھی ہو تو پاخانہ سزاوار قدر سے کم آئیگا تو قولنج سے خوف دلوائیگا اس لیئے کہ
فضلون کا رُک رہنا آنتون مین سدہ پڑنے کا باعث ہی اور یہی قولنج کا سبب ہی اور کبھی
ہوتی ہی پاخانہ کی کمی قوت دافعہ کی کمزوری سے فضلہ کے دفع کرنے مین پھر آنتون مین عرصہ تک
ٹھہریگا اور بدن کی گرمی سے اُسمین کے تر اجزا انجرے بنکر اُڑ جائینگے پھر اُسکی مقدار کم ہو جائیگی
اور یون کہا جا سکتا ہی کہ کبھی پاخانہ کا احتباس دافعہ کی کمزوری سے ہوا کرتا ہی اور اُسکی کثرت
پاخانہ کی کثرت ان باتون کی ضدون سے ہوتی ہی اور یہی غذائی فضلون کی کثرت ہی جیسے کہ کم غذا
پڑنے والی غذاؤن مین ہوا کرتا ہی یا غذائی فضلون کا نہ رُکنا ہی اور احتباس کے نہونے مین بحث ہی کیونکہ غذائی
فضلون کا احتباس اس امر کے مطابق ہوا کرتا ہی جسکی مقتضی وہ مستعمل غذا ہوا کرتی ہی جو پاخانہ کے بہت ہونے
کی موجب نہین بلکہ اُسکے اعتدال کی مقتضی ہی یا دافعہ کی قوت ہی کیونکہ اگر دافعہ قوی ہوگی تو معدہ اور آنتون
مین کا سب کا سب کیلوس اور کلیجہ کے خالص کیلوس کو چوس لینے کے پہلے رفع کر دیگی پھر پاخانہ بہت آئیگا
اور دلالت کرتا ہی پاخانہ اپنے قوام سے بس قوام کی رقت اور وہی قوام کا طبیعی قوام سے

پتلا ہوتا ہی اور وہ یہ ہی کہ نہ تو سوکھ کر پتھر ہو جائے اور نہ پتلا بہتا ہوا ہو بلکہ اُسکا گاڑھا پن مثل معتدل قوام والے
شہد کے گاڑھے پن کے ہو یا تو ہضم کے ضعف کی علامت ہی کیونکہ بے ہضم ہوئی غذا غذا بننے کی صلاحیت
نہین رکھتی ہی پھر اُسمین سے اعضا کیطرف غذا پڑنے کی صلاحیت منجذب نہین ہوتی ہی اور یہی تپلی
رطوبت ہی کہ جسکا نفوذ کلیجہ کے مجرون مین ہو سکتا ہی اور جبکہ اعضا مین نفوذ نہین کرتی ہی اور پاخانہ مین
ملی رہتی ہی تو اُسے تر کر دیتی ہی اور پتلا کر دیتی ہی یا ماساریقا مین کے سدون کی علامت ہی کہ رقیق
کیلوس کو کلیجہ کیطرف جانے سے مانع ہوتے ہین پھر پاخانہ کے ساتھ مندفع ہو جاتے ہین یا
ماساریقا کے ضعف کی علامت ہی پھر تپلے کیلوس کو نہ چوس سکینگی یا نزلہ کی علامت ہی کہ سر سے معدے
کیطرف گرتا ہی پھر معدے کو اذیت دیتا ہی اور اسے اس بات پر مجبور کرتا ہی کہ اپنے مین کی غذا کو ہضم ہونے
سے پہلے دفع کر دے پھر پتلا کیلوس اور سر سے گری ہوئی رطوبتین پاخانہ کے ساتھ نکلجاتی ہین
یا کیلوس کو خراب کر دیتا ہی پھر وہ اُسوقت مین غذا بننے کا صالح نہین رہتا ہی پھر کلیجہ تپلی کیلوس کو
جذب نہین کرتا ہی پھر سب کا سب پاخانہ کے ساتھ نکلجاتا ہی یا پھسلا دینے والی غذا کھانے کی
علامت ہی یا ماساریقا مین سے تپلے کیلوس کو بے پورے جذب کے اور معدہ مین کے اور آنتون مین کے
کیلوس کو پھسلا دیتی ہی اور لسدار پاخانہ لسدار غذا کھانے کی علامت ہی بہت لسدار کہ اس سے پاخانہ
تر ہو جاتا ہی یہ رطوبت کہ اس غذا سے پیدا ہوتی ہی بدن مین کی افراط حرارت سے منعقد ہو جاتی ہی اور
گرمی کی افراط کے سبب سے ہضم نہین ہوتی ہی بس یہ لسدار ہو جاتی ہی یا لسدار خلط کی علامت ہی کہ
پاخانہ کے ساتھ مل جاتا ہی یا ذوبان کی علامت ہی اصلی عضوون کی ذوبان کی اور پگھلی چیز کے پاخانہ
مین ملجانے کی علامت ہی کیونکہ اصلی عضوون مین پگھلا ہوا اپنے قوام کے گاڑھے ہونے سے اور
چکناہٹ سے لس کو پیدا کرتا ہی لیکن گوشت اور چربی اور روازمین سے جو کچھ پگھلتا ہی تو اسکے لیے
ایسا قوام نہین ہوتا ہی کہ لس پیدا کرے اگر اُسکے ساتھ بدبو ہو گی کیونکہ ذوبان اصلی عضوون مین فقط
غریب حرارت ہی سے ہوتا ہی اور یہ حرارت ضرور پگھلے ہوے کو سڑا دیتی ہی اور قوت کا سقوط ہو گا
کیونکہ غریب حرارت اصلی عضوون کے پگھلانے پر جبھی قوت رکھتی ہی کہ جسوقت قوی اور غالب ہوتی ہی
اور یہ بات جب ہوتی ہی کہ جسوقت مین اصلی حرارت نہایت کمزور ہوا کرتی ہی اور اسے قوت کا ساقط
ہو جانا لازم ہوا کرتا ہی اور پھین دار پاخانہ ریاح کی علامت ہی کہ حرکت کرتے ہین اور اُن رطوبتون مین
کہ پاخانہ مین ہین ملجاتی ہین اور اُنکے ساتھ ملی رہتی ہین یا جوش کی علامت ہی کیونکہ گرمی ریاح اور
رطوبتون کو ساتھ ہی حرکت دیتی ہی اور ان دونون کو آپس مین ملجانے پر برانگیختہ کرتی ہی اور سوکھا

پاخانہ ریاضت سے بہت بڑی تحلیل ہو جانے کی علامت ہی کیونکہ ریاضت پسینا لانے سے اور بخرے
اُٹھانے سے اعضا مین سے رطوبتون کو تحلیل کر ڈالتی ہی پھر اعضا خلاء کے محال ہونے سے پاخانہ مین
کی رطوبتون کو جذب کر لیتے ہین یا افراط سے گرمی کی علامت ہی کہ رطوبتون کو فنا کر دیتی ہی اور خاص گردے
مین اور کلیجہ مین اسلیے کہ یہ دونون عضو جب گرم ہوا کرتے ہین تو آنتون کے قریب ہونے سے ثفل کی
رطوبتون کو تبخیر سے فنا کر ڈالتے ہین اور اسکے ساتھ جبکہ یہی دونون عضو گرم ہوا کرتے ہین تو پتلے
کیلوس کو اپنی طرف نہایت درجہ جذب کر لیتے ہین یا کم پانی پینے کی علامت ہی پھر پاخانہ کے پتلا
کرنے والی رطوبتین کم ہونگی یا غذاؤن کے خشک ہونے کی علامت ہی اسلیے کہ خشک غذائین
اپنے رطوبت سے خالی ہونے سے معدے اور آنتون مین کی رطوبتون کو چوس لیا کرتی ہین یا بہت
پیشاب آنے کی علامت ہی کیونکہ رطوبتین پاخانہ کے راستے سے اودھر پھر جاتی ہین یعنی پیشاب
کیطرف چلی آتی ہین اور پاخانون مین کا افضل وہ پاخانہ ہی جو سہل سے نکلجائے کیونکہ سہل مین
دفع ہو جانا قوت دافعہ کی قوی ہونے پر دلالت رکھتا ہی متشابہ ہو یعنی قوام مین مختلف نہو کیونکہ
قوام مین مختلف نہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اسکے ہر ہر جزء مین نضج پورا پورا واقع ہو چکی ہے
ہلکا ناری اُس لیے کہ مذکور ہو چکا ہی یعنے پاخانہ کے شروع مبحث مین بیان ہو چکا ہی قوام کا معتدل
درمیان خشک مینگیون کے اور درمیان پتلے بہتے ہوے کے اور معتدل مقدار کا اسطرح پر کہ
پاخانہ کا حجم کھائی ہوئی چیز کے حجم سے قریب ہو کیونکہ جسقدر غذا پڑنے کی وجہ سے کھائی ہوئی
چیز کے حجم مین سے گھٹ جاتا ہی اُسکا تدارک پکنے سے اجزا مین تخلخل ہو جانے سے اور جو پانی کو
پیا ہی اسکے اُسمین بھیگنے سے ہو جاتا ہی اور معتدل وقت کا یعنی کھانے کی زمانہ کی نسبت سے
معتاد وقت سے آگے پیچھے نہ آئے کیونکہ غذا کو معدہ مین اتنا ٹھہرنا ضرور ہی کہ اُس عرصہ مین ہضم
پورا پورا ہو جائے اور یہ ضرور ہی کہ آنتون مین اتنی دیر ٹھہری رہے کہ جتنی دیر آنتون مین کا ہضم کامل
ہو جائے اور خالص اُسمین سے ماساریقا کی طرف پورا پورا مندفع ہو جائے اسلیے کہ اس مدت
کے پہلے یا پیچھے پاخانہ کا آنا غیر طبیعی ہوتا ہی اور معتدل بو کا پھر شدید بدبو کا نہو اور نہ ایسا ہو کہ
بو نہو بے بقبقے کا بقبقہ گوز کی آواز کی حکایت ہی بے قراقر کا یعنے بے پیٹ کی آواز کے کیونکہ یہ
دونون آوازین پاخانہ کی مائیہ رطوبت کے ساتھ گاڑھے بہت سے ریاح ملجانے پر اور غلیظ ریاح
اور رطوبت کے پاخانہ سے نکلنے پر دلالت کرتی ہین اور اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ آنتین اس
سبب سے کثیف ہو گئی ہین کہ اُنپر ٹھنڈک غالب آگئی ہی بس ریاح اُنسے تحلیل نہین ہو سکتے ہین اور

بے چین کا اُس لیے کہ بیان ہوچکا ہی یعنے یہ ردی ہی اور بے ناگوار بو کا اسطرح سے کہ نہایت درجہ کی بدبو ہونے سے کریہ ہو اور بے برے رنگ کا اسطرح سے کہ کالا خاکی ہو کہ یہ دونون باتین موت پر دلالت کرتی ہین لیکن بو کے سڑے ہونے کو موت پر دلالت اسلیے ہوا کرتی ہی کہ یہ اصلی حرارت کے فنا ہو جانے پر اور غریب سڑا دینے والی گرمی کے غالب آجانے پر دلالت کرتی ہی اور رنگ کا برا ہونا موت پر دلالت اس سبب سے کرتا ہی کہ ایسے رنگ کو نہایت مرتبہ کی غیر طبیعیہ حالت پر دلالت ہوتی ہی بس ضرور ہی کہ اس حالت کا سبب بھی اسی مرتبہ کا غیر طبیعی ہو اور یہ امر جبھی ہوتا ہی کہ جب قوت ساقط ہو جاتی ہی اور اصلی حرارت مین ضعف آجاتا ہی اور ردی مادہ کی افراط سے پائے جانے پر دلالت ہوتی ہی اور یہ امر ظاہر ہی کہ افراط سے ردی مادہ کا ہونا قوت کے ضعیف ہونے پر اُن چیزون مین سے ہی کہ جو ہلاکت کے درجہ پر پہونچا دیا کرتی ہین۔ طب کا نظری جُز تمام ہوا

جملہ دوسرا طب کے عملی جز کے قاعدون مین

اور یہی عملی جز وہ جز ہی کہ جسمین عمل کے کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہی کلی قول سے یعنی کلیہ قاعدون سے اور عملی حفظ صحت کے علم پر اور علاج کے علم پر تقسیم پاتا ہی کیونکہ یہ یا تو تندرست بدنون کی تدبیرون کا علم ہی اور یہی صحت کی حفاظت کا علم ہی یا بیمار بدنون کی تدبیرون کا علم ہی اور یہی علاج کا علم ہی اور حفظ صحت کے علم کی تین جزون پر تقسیم ہوتی ہی کیونکہ ہر صحت اس سے خالی نہین کہ یا انتہا درجہ کی ہوگی یا نہوگی اور پہلی یا تو اپنے انتہا کے درجہ سے کسی طرف میلان شروع کرتی ہوگی یا نہوگی پھر وہ قسم جسمین پہلی کی قسمون مین سے دوسری قسم کا سیکھنا ہوتا ہی وہ ضعیف بدنون کی تدبیر کے علم سے نامزد ہی اور جسمین اخیر کی دو قسمون مین سے پہلی قسم کا سیکھنا ہوتا ہی وہ تقدم بالحفظ کے علم سے نامزد ہی اور جسمین دونون قسمون کی دوسری قسمون کا تعلم ہوتا ہی وہ حفظ صحت کے نام سے مخصوص ہی اور لیکن تیسری حالت پر اگر صحت اور مرض دونون کے مجتمع ہونے سے حاصل ہوئی ہی تو اُسکی صحت کی تدبیر کا علم حفظ صحت کے علم مین داخل رہیگا اور اُسکی مرض کی تدبیر کا علم علاج کے علم مین داخل ہوگا اور اگر ان دونون کے نہایت درجہ منتفی ہونے سے ہی تو یہ ضعیف بدنون کی تدبیر کا علم ہی مثل بڈھون کی تدبیر کے اگرچہ مصنف نے اُسے ذکر نہین کیا ہی اور اسی لیے مخاطب دیکھتا ہی کہ طبیب لوگ عملی جز کی دو قسمون پر تقسیم کرتے ہین نہ تین قسمون پر اور چاہیے کہ ہم حفظ صحت سے شروع کرین کئی وجہون کے سبب سے پہلی وجہ ان وجہون مین سے یہ ہی کہ شک نہین کہ ذاتی مقصود اس علم کا حفظ صحت ہی اور اسکے سوا جو کچھ ہی وہ سب اسی کے پائے جانے کے لیے ہی تو یہ عرض یعنی واسطہ سے مقصود ٹھہریگا اور ذاتی مقصود کا

حفظ صحت

مقدم کرنا اولی ہوا کرتا ہی اور دوسری وجہ ان وجہون مین کی یہ ہی کہ شک نہین ذاتی مقصود صحت
تندرستون مین موجود ہوا کرتی ہی بیمارون مین مفقود ہوتی ہی اور موجود کی تدبیر کی تقدیم مفقود پر
اولی ہی اور اُن وجہون مین سے تیسری وجہ یہ ہی کہ صحت کا پائے جانا اکثری ہی کیونکہ آدمی کی خلقت
اسی پر ہی اور چوتھی وجہ ان وجہون مین سے یہ ہی کہ موجود صحت کی حفاظت مفقودہ صحت کے پھیر کر لانے
سے زیادہ آسان ہی اور آسان بات کی تدبیر کی تقدیم اولی ہی اور صحت کی حفاظت اُن سببون
مین سے نہین ہی کہ جو مرنے سے امان دیتے ہون اور نہ اُنھین سے جو شخص کو طولانی مدت تک
پہونچاتے ہون اور نہ اُنھین سے ہین جو جوانی کی اور قوت کی حفاظت کرتے ہون بلکہ حفظ صحت
وہ ہی جو اصلی رطوبت کی بہت تحلیل ہونے سے حمایت کرتی ہی اور اُسپر غریب حرارت کی غلبہ مین
آجانے کی حفاظت کرتی ہی اور اسی امر کی طرف مصنف نے اپنے اگلے قول سے اشارہ کیا ہی
طبیب پر جوانی اور قوت کا باقی رکھنا لازم نہین کیونکہ ان دونون چیزون کا باقی رہنا کامل
اصلی حرارت کے باقی رہنے سے ہو سکتا ہی اور یہ بات ناممکن ہی اور نہ یہ لازم ہی کہ ہر شخص کو مدت
دراز تک پہونچا دے زندگی سے کہ وہ ایکسو بیس برس کی مدت ہی کیونکہ استقرے کی تحقیق کے
مطابق معلوم ہوا ہی کہ آبادی مین کے درمیان کے رہنے والون کی نہایت درجہ کی عمر ایکسو بیس برس
کی ہوتی ہی پھر موت سے مانع آنا تو کہین بڑھکر ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ بدن کا بننا نہین ممکن
ہی مگر رطوبت سے اور یہی مرد کی منی اور عورت کی منی ہی اور حیض کا خون ہی کہ وہ رطوبت ایک حرارت
کے نزدیک ہوتی ہی کہ وہ اسے پکاتی ہی اور غذا دیتی ہی اور اسمین کے فضلون کو دفع کرتی ہی
پھر وہی یعنی حرارت ضرور رطوبت مین اثر کرتی ہی اور اُسے رفتہ رفتہ تحلیل کرتی ہی اور جب
ایک ہی اثر کرنے والا ایک اثر قبول کرنے والے مین ہمیشہ اثر کیے جاتا ہی تو اُس کی تاثیر بقوت
شدید ہوتی جاتی ہی اسلیے کہ پہلے زمانہ مین موثر متاثر مین ایک اثر کرتا ہی پھر متاثر اس اثر کے
سبب سے دوسری بار کی تاثیر کے قبول کر لینے کی صلاحیت پیدا کرتا ہی اور جب زمانہ طولانی
ہوتا ہی تو اثر بہت سے ہو جاتے ہین اور اثر قبول کرنے کی صلاحیت بہت قوی ہو جاتی ہی
اور اثر قبول کرنے والا کم ہوتا ہے اور جبکہ متاثر کم ہو جاتا ہی تو اُس مین موثر کی تاثیر بہت
قوی ہو جاتی ہے اور جب تحلیل ہو جاتا بہت ہوتا ہے رطوبت مین سے تو حرارت مادہ کے
فنا ہو جانے سے ضعیف ہو جاتی ہی اُس مقدار سے جو پہلے مرتبہ مین تھی جسطرح سے چراغ کی
گرمی تیل کے گھٹنے سے گھٹ جاتی ہی اور ہضم ضعیف ہو جاتا ہی کیونکہ ہضم تو فقط حرارت ہی

۴

سے ہوا کرتا ہی اور ہضم کے ضعیف ہو جانے کے وقت تحلیل ہوئے جزکے بدلہ پڑجانے کی صلاحیت
رکھنے والی چیز کی پیدائش کم ہوتی ہی اور کم ہو جاتا ہی اس سبب سے بدن پرواردہونا ایسے بدل کا
کہ اگر وہ نہو تو بدن اپنے بنا کی مدت تک باقی نرہے کیونکہ بدن کی بقا اسکی پیدائش کے
باقی رہنے کی مدت تک ہوتی ہی نہ اس سبب سے کہ پہلی اصلی رطوبت اصلی حرارت کے تحلیل کا
اور آگ والی اور تارون والی اور ہوا والے اور بدنی اور نفسانی حرکتون والی حرارتون سے
مقابلہ کرتی ہی بلکہ اس سبب سے یہ رطوبت اصلیہ رطوبت کے مددگار رطوبت کی کہ وہ خون میں کی
تری ہی تحلیل ہوے جزون کا بدلا ہو جاتی ہی کیونکہ اگر اس رطوبت پر خارج سے کوئی بدل نہ وارد ہوا
کرے تو بیشک یہ ایک ہفتہ بھر بھی مقاومت تحلیل کی نکر سکے بدن کو کمال پر ہونچانا تو بڑھکر ہی
اور بدن کی نوع کی تقاضے کی نسبت طول عرض عمق مین زیادہ کرنا بڑھکر ہی پھر اگر کہا جائے کہ یہ
اصلی رطوبت اپنے جزون مین کی تحلیل کا بدلا جو وقت غذا سے لیا کرتی ہی تو جبتک غذا بدن پر وارد
ہوئے جائیگی جبتک یہ رطوبت اصلی فنا نہوگی پھر اصلی حرارت بھی اسکے فنا ہونے سے فنا نہونے پائیگی
تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ اصلی رطوبت اصل مین تھوڑی سی ہوا کرتی ہی اور فقط خون کی
رطوبت سے مدد لیا کرتی ہی اور جو چیز کہ تحلیل ہوئی رہتی ہی وہ فقط خون مین کی رطوبت ہوتی ہی
جسمین تھوڑی سی یہ رطوبت بھی ملی ہوتی ہی پھر اسکا اسکے تحلیل کا بدل پڑنا ممکن نہین کیونکہ وہ
رطوبت ہی جسنے خمیر پایا ہی اور پکی ہی پہلے غذا کے ظرفون مین اور نضج پایا ہی اسی رطوبت نے پھر منی کے
ظرفون مین پھر رحم مین پھر بچے کی بدن مین نضج پایا ہی اور غذا کی رطوبت خمیر نہین ہوئی ہی نہ بچے کی
غذا کی ظرفون مین نہ اور کہین پھر یہ اسکی قائم مقام نہین ہو سکتی اور یہ اسیطرح پر ہمیشہ رہتا ہی یعنی
حرارت کا رطوبت کو تحلیل کرتے رہنا یہانتک کہ رطوبت فنا ہو جاتی ہی ساری کی ساری اور حرارت
بجھ جاتی ہی خاص کرکے اور غریب رطوبت کہ جو ضعف ہضم سے پیدا ہوتی ہی وہ اسکے بجھانے
پر دو جہتون سے مدد دیتی ہی ایک انمین سے گھونٹنا اور چھا لینا اور دبوچنا ہی جسطرح پر چراغ
تیل کے زیادہ ہو جانے سے بجھ جایا کرتا ہی اور دوسری ان دونون جہتون مین کی کیفیت مین
مضاد ہوتا ہی اسلیے کہ یہی غریب رطوبت فضلیہ ٹھنڈی بلغمی رطوبت ہوا کرتی ہی اور یہ یعنی اصلی
حرارت کا اسطرح پر جاتے رہنا وہی موت ہی کہ ہر شخص کے لیے اسکے مزاج اور قوت کے
مطابق طبیعی مقدار اسکی مدت ہوتی ہی کیونکہ بعضون کو طبیعی فنا سو برس سے کم مین فنا کر دیتی
ہی اور بعضون کو یہ طبیعی فنا ایسے مدت سے بڑھے فنا نہین کرتی ہی [illegible]

تو فنا کرتی ہی اور یہ بات قوت کے مطابق ہوا کرتی ہی کیونکہ قوت جتنی زیادہ قوی ہوتی ہی اُتنا ہی
اُسکا ضعف کی طرف پہونچنا دیر مین ہوتا ہی اور جتنا ضعیف ہوتی ہی اُتنا ہی جھوٹی ہوگی اور
قوت اور ضعف مزاج کے اختلاف کے موافق کہ حرارت اور رطوبت کے موجب پڑتے ہین
مختلف ہوا کرتے ہین لبس طبیعت کے فعل کا اصلی مقصود ہر شخص کو اُسکے انتہائی اجل یعنے
مدت تک پہونچا دینا ہی یعنے اُس مدت تک کہ جسکی اُسکا مزاج اور اُسکی اصلی حرارت اور اصلی
رطوبت مقتضی ہین اگر اُسے کسی خارجی خراب کر دینے ولے کا اتفاق نہ پڑے اور خارجی
خراب کرنے والے جو استقرے سے دریافت ہوے ہین پانچ قسم کے ہین ایک اُنمین سے
وہ ہی جو اصلی حرارت کی فنا کا موجب ہوا کرتا ہی یا تو روح کے نکالڈالنے سے کہ وہی روح اصلی حرارت کا
مادہ ہی جیساکہ اُس خوشی مین ہوتا ہی جو ہلاک کر دیتی ہی کہ جسے شادی مرگ کہتے ہین یا خون کے
بہت نکالڈالنے سے کہ وہ روح کا مادہ ہی جیسے شریان یا ورید رگون کا کٹجانا ہی اور دوسری خارجی
خراب کرنے والی وہ ہی کہ جو گھٹنے سے اصلی حرارت کے بجھا دینے کی موجب ہو جیساکہ افراط کے ڈر مین
ہوتا ہی اور تیسری قسم وہ ہی جو ہوا جانے کی راہون کو بند کر دے جیساکہ گلا گھوٹنے اور پانی مین
ڈوبنے سے ہوتا ہی کہ ایسے وقت مین دخانیہ فضلے دل مین گھُمنڈ جاتے ہین اور اصلی حرارت
بجھُ جاتی ہی اور چوتھی قسم وہ ہی جو روح کے جوہر کو خراب کر دیتی ہی یا تو ایسے ردی بو کے سونگھنے
سے جو بدبو اجزون کے پاس ہی یا زہریلے جانورون کے کاٹنے سے یا زہر کے کھا لینے سے پس
یہ ہوا بدن مین سرایت کرتی ہی اور روح کے جوہر کو خراب کر ڈالتی ہی پانچوین قسم خارجی خراب
کرنے ولے کی وہ ہے جو روح کی کیفیت کو بدل ڈالتا ہی یا تو اسطرح پر کہ اُسے انتہا کا گرم کر دیتا
ہی جیسے کہ جو شخص حمام مین دیر تک رہتا ہی اُسے عارض ہوتا ہی یا اسطرح پر کہ اُسے انتہا کا ٹھنڈا کر دیتا ہی
جیسے اُس شخص کو کہ جسے شدت سے ٹھنڈا مرض ہوتا ہی اور پانچون قسمین تین امرون کی طرف راجع
ہوتی ہین کہ استفراغ اور گھٹنا اور فساد جوہر کے موافق والا ہی اور ہر ایک سن کے صحت کی
حفاظت اُس سن کے سزاوار طریق پر کرنا ہی کیونکہ سنون مین بلکہ شخصون مین مختلف ہوتی ہی
اور یہ حفظ رطوبت کو اصلی رطوبت کو عفونت سے بچانے سے ہوتی ہی کیونکہ عفونت بناو والی
کیفیت کی ضد ہی پھر جب وہی رطوبت کا عوض پڑی گی تو ضرور وہ اسے اسطرحکا بگاڑیگی
کہ وہ پھر اصلاح کو قبول نکریگی پھر اُس سے وہ امر جو مقصود تھا وہ حاصل نہو سکیگا بیشک
اور یہ حمایت اندر یا باہر اُس غریب حرارت کے غالب آنے سے محافظت کرتی ہی اور طبیعی جاری عادت

سے زیادہ تحلیل ہوجانے سے نگہبانی کرتا ہی اور اسکی حفاظت جلد خشک کردینے کے سببون سے کہ
غالب آنے سے محافظت کرتا ہی جیسے گرم ہوا اور سخت حرکتین ہین اور دار کا یعنی جس سے
امر قائم ہوتا ہی اسمین یعنے رطوبت کی عفونت سے اور زیادہ تحلیل ہوجانے سے حفاظت ہین
و ہما ضروری سببون کو اعتدال پر رکھنا ہی کیونکہ جب یہ ضروری سبب اپنے اعتدال پر مستعمل ہونگے
تو صحت کے اسباب پڑینگے اور جبکہ یہی ضروری سبب غیر اعتدال کی راہ پر مستعمل ہونگے تو مرض
کے موجب ہو جائینگے اور یہ ہم بیان کر چکے ہین یعنے ضروری سببون کو اور بیان کر چکے ہین ا سکے
جو ہوا اون مین سے افضل ہی پھر اُسکی تدبیر کے بیان کرنے کی ضرورت نہ رہی بلکہ فقط پانچون
باقی ضروری سببون کے بیان کرنے کی احتیاج رہگئی ہے اور ضروری سببون کے ذکر مین اور انکی
تدبیرین فرق یہ ہی کہ پہلا یعنے سببون کا ذکر اُنکے خواص مین بحث کرتا ہی اور یہ ایک علم ہی جسے عمل
کی کیفیت سے تعلق نہین ہوتا اور دوسرا یعنے ان سببون کی تدبیر کا ذکر انکے اختیار کرنے مین
اور اعتدال پر لانے مین نظر کرتا ہی اور یہ ایک علم ہی کہ جسے عمل کی کیفیت سے تعلق ہوا کرتا ہی

کھانے کی چیزون کی تدبیر

چارون باقیون پر اسے اس سبب سے مقدم کیا ہی کہ جو بیان ہو چکا ہی ہر صحت کہ جسے ہم اُسکے
حال پر حفاظت کرنے کا ارادہ رکھتے ہین اور یہی وہ پوری صحت ہی کہ جسمین سے کوئی چیز مزاج
کی اعتدال پر ہونے سے اور ہیئت ترکیبیہ کے کمال پر ہونے سے مذموم نہین ہوتی ہی اُسپر ہم
وارد کرتے ہین غذا جو کیفیت مین کی مشابہ کیونکہ یہ اپنی مشابہ ہونے سے اُسکی مناسب ہوا کرتی
ہی اُسکے نہ تو منافی پڑتی ہی اور نہ اسکی مزاحمت کرتی ہی بلکہ اُسکی محافظت کرتی ہی اور جبکہ
صحت مزاج کے اعتدال کی اور ترکیب کے استوار کی تابع ہی اور حقیقی اعتدال ممکن نہین پھر وہ
طبی اعتدال کے تابع ٹھہری اور وہ طبی اعتدال حقیقی اعتدال سے یا تو ایک کیفیت کیطرف خارج
ہی یا دو کیفیتون کیطرف خارج ہی پس ہر تندرست مین ضرور ہی کہ اُسکا مزاج حقیقی وسط سے میلان
کر گیا ہوگا پھر جبکہ اُسکے لائق صحت کی حفاظت کا ارادہ کیا جائیگا تو اُسپر غذا وارد کیجائیگی یعنی اُسے
ایسی غذا دیجائیگی جو اُس سے مشابہت رکھتی ہوگی اُس کیفیت مین کہ جس کیفیت سے حقیقی
اعتدال سے خارج ہوگیا ہی اور مصنف نے شرح کلیات مین بیان کیا ہی کہ یہ قضیہ اپنے اتنے
مشہور ہونے پر جھوٹا ہی اسلیے کہ حقیقی اعتدال کا وجود محال ہی پھر ہر مزاج تندرستی کا ہو یا بیماری
کا ہو اسے ضرور ہی کہ اس اعتدال سے خارج ہو پھر اُسمین کوئی کیفیت غالب نکلیگی پھر جب

فصل

فصل صحت کی حفاظت کے انتظام مین

[illegible]

اُسپر اُسکے مثل کی چیز وارد ہوگی تو ضرور ہو کہ اُس کیفیت کی تقویت کریگی کہ ہم حکمت مین ثابت کر چکے ہین کہ ہر ایک جسم کے لیے ایک طرح کی کیفیت ہوتی ہو پھر جب اُسکی مقدار بڑھجاتی ہو تو یہ کیفیت قوی ہوجاتی ہو اور جب یہ کیفیت زیادہ ہوجاتی ہو تو مزاج اپنی پہلی حالت پر باقی نہین رہتا ہو بلکہ ایک ایسی حالت کیطرف نکل جاتا ہو کہ جو حالت اعتدال سے بہت بڑھکر خارج ہوا کرتی ہو اور یہ بھی ہو کہ اگر یہ قضیہ سچا ہو تو ضرور ہو کہ جوان اور گرم مزاج کی صحت کی حفاظت گرم چیزون سے کیجائے اور بڈھے اور ٹھنڈے مزاج والی کی صحت کی محافظت ٹھنڈی چیزون سے کیجائے اور اسی طور پر اور یہ بات باطل ہو اور جواب یہ ہو کہ اگر مصنف نے اپنے اس قول سے کہ ہر ایک جسم کے لیے ایک کیفیت ہوتی ہو کہ جب اُس کیفیت کی مقدار بڑھجاتی ہو تو اُسکی کیفیت قوی ہوجاتی ہو یہ ارادہ کیا ہو کہ اُسکی کیفیت کا غلبہ قوی ہوجاتا ہو اور وہ کیفیت شدت پکڑجاتی ہو تو اسے ہم نہین مانتے ہین اسلیے کہ تھوڑے سے نیم گرم پانی مین اُسی درجہ نیم گرم پانی اُسکے کئی گنا ہم ملادیتے ہین تو اُسکے غلبہ کو شدت نہین ہوتی ہو اور نہ گرمی کو قوت ہوتی ہو اور اس بات سے انکار کرنا مکابرہ ہو یعنے سماعت کے قابل نہین ہان اس مین نیم گرمی کی کیفیت مقدار کے مطابق بڑھجاتی ہو کیونکہ اُسکی محل کی مقدار زیادہ ہوتی ہو جیسے بڑے کالے جسم مین کی سیاہی ہی کہ وہ چھوٹے جسم مین کی سیاہی سے بہت بڑھکر مقدار کے مطابق ہوا کرتی ہو نہ سیاہی کی کیفیت کی شدت کے مطابق لیکن گرم مزاج اور اُسکی مثال اس شخص مین کہ جسکا افضل حالت کی طرف نقل کرادینا مقصود ہو لیکن بڈھے اور لڑکے پس ان دونون کی تدبیر اُن ضعیف بدنون کی تدبیرون مین داخل ہو کہ جنکی تندرستی انتہا کے درجے کی نہین ہو لیکن وہ جوان کہ جو اپنی کمال تندرستی پر ہو بس اُسکی تدبیر یہ ہو کہ اُسکے تندرست اُسکے لائق مزاج کے موافق غذا اور اُسی کیفیت کے موافق درجہ کی اُسے دیجائے اسلیے کہ اگر ہم اسے وہ غذا دینگے کہ جو اُسپر ان امرون مین مخالف ہوگی تو ضرور وہ غذا اُسے اُسکے سزاوار اعتدال سے افراط یا تفریط کی طرف نکال دیگی اور اگر ہم اُسکا اُس سے افضل کیطرف نقل کرادینے کا ارادہ کرین اور یہی وہ صحت ہو کہ جسنے اپنے کمال سے میلان کرنا شروع کیا ہو اسطرح پر کہ مزاج نے طبعی اعتدال سے عرضی مزاج پر میلان کرنا شروع کیا ہو پھر اگر ہم یہ ارادہ کرین کہ اُس صحت کو دوسری لائق کامل صحت کی طرف نقل کرادین تو ہم وارد کرینگے اُسپر ضد کو یعنے ایسی دوائی غذا کو جو کیفیت مین اس عرضی کیفیت کی ضد ہو کہ جسکی طرف طبعی مزاج سے نے

حفظ صحت مین [illegible]

میلان کرنا شروع کیا ہی اور اسے وارد کرنے کا سبب یہ ہی کہ ایک ضد دوسری ضد کی مزاحمت کرتی رہتی ہی اور اُسے اُسکے محل سے دور کردیتی ہی تاکہ وہ خود اُسمین اُسکے بدلے آرہے اور اسپر یون اعتراض کیا جاتا ہی کہ گرم مزاج مین اگر ٹھنڈک ڈالنے والی تدبیر کیجائیگی اور ٹھنڈے مین گرم کرنے والی کا استعمال ہوگا تو اُن دونون مین سے کوئی بھی اپنے اعتدال پر باقی نہ رہیگا اور جواب اس اعتراض کا یہ ہی کہ گرم مزاج کا اطلاق تو اُسی پر ہوتا ہی کہ جسکا مزاج کہ اپنی تندرستی کے لائق اعتدال سے ایک جنس کی حرارت کی طرف انحراف کرجاتا ہی اور ٹھنڈے کا اطلاق اسپر کیا جاتا ہی جو اپنے لائق کے اعتدال سے ایک جنس کی ٹھنڈک کیطرف انحراف کرجاتا ہی لیکن وہ شخص کہ جسکے تندرستی کے مزاج کو لائق یہ ہی کہ اُسمین حرارت اور برودت مثلاً غالب ہو تو وہ معتدل ہی جیسے شیر ہی کہ اسکے تندرستی کے مزاج کو لائق یہی ہی کہ حرارت اس مین غالب رہے اور جیسے خرگوش ہی کہ اُسکے تندرستی کے مزاج کو لائق یہی ہی کہ اس مین ٹھنڈک غالب ہو اور نہ کہا جائے گا کہ وہ گرم ہی یا ٹھنڈا ہی فقط اُسکی صحت کی حفاظت ایسی غذا سے ہوگی جو اُسکی مشابہ کیفیت مین بلکہ کیفیت کے درجہ مین ہو اور لیکن وہ گرم کہ جو اپنے اعتدال لائق سے حرارت کی طرف مائل ہوگیا ہی اُسکی صحت کی حفاظت دو تدبیرون سے مرکب ہوا کرتی ہی کہ ایک دونون مین کی اُسکے صحت کی حفاظت ہی اور دوسری تقدم بالحفظ ہی پھر وہ غذا جو دوائی ہی اُسپر وارد کیجاتی ہی متضاد ہونے والے جز سے باب تقدم بالحفظ سے اُسکی تعدیل کریگی اور بدن کی تاثیر سے اپنی صورت نوعیہ چھوڑ دینے والی چیز سے کہ جس مین بدن کی صورت حاصل ہوتی ہی یہان تک کہ بدن کا جز ہو جاتی ہی حفظ صحت کے باب سے ٹھہریگی اس لیے کہ یہی حفظ صحت فقط مشاکلت سے ہوتی ہی اور کسی چیز سے نہین ہوتی ہی پھر اگر کہا جائے کہ غذا و دوائی جب خون ہو جاتی ہی تو اپنی پہلی صورت ساری کی ساری اتار ڈالتی ہی کیونکہ محال ہی کہ کاہو کاہو ہونے کے حال مین یا لہسن لہسن ہونے کے حال مین خون بنجائے اور یہ بھی محال ہی کہ صورت تو ساری کی ساری جاتی رہے اور اس صورت کی موجب کیفیت باقی رہے کیونکہ معلول کے وجود کا محال ہونا علت کے نہونے پر بدیہی امرون مین سے ہی پھر کس طرح سے یہ غذا گرم یا ٹھنڈے کی صحت کو افضل حالت پر بدلوا سکتی ہی تو اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ سب کے سب غذائی جز جو اُسمین ہین اپنی صورت کو اُتار کر خون کی صورت کو پہن لیا کرتے ہین لیکن دوائی جز جو اُسمین ہوتے ہین وہ اپنی

حفظ صحت مین کھانے کی چیزون کا بیان

صورتون پر باقی رہتے ہین اور انسے اپنی صورتون پر باقی رہنے کے سبب سے وہ اثر صادر
ہوا کرتے ہین جو انکی کیفیتون سے صادر ہوتے تھے بس جو خون کہ کاہو سے جیسے پیدا ہوتا ہو
اُسمین کاہو کے جز ہوا کرتے ہین کہ جنھون نے اپنی صورتون کو نہین بدلا ہو اور ابھی اُنمین اُنکی
کیفیت باقی ہو پھر بدن مین اثر کرنے والی کیفیت وہی ان دوائی جزون کی کیفیت ہو نہ غذائی
جزون کی کیفیت جنھون نے اپنی صورتون کو اُتار ڈالا ہو بلکہ کہا گیا ہو کہ یہ دوائی جز اپنی صورتون میں
اعضاء کی قوام مین داخل ہونے کے وقت تک باقی رہتے ہین اور انکا اعضاء کے قوام مین داخل ہونا
اُنکے قوام مین حقیقی غذا کی جزون کی داخل ہونے کیطرح پر نہین ہوتا کیونکہ انکا ملنا اعضاء سے
اُسطرح پر ہوتا ہو کہ جسطرح پر کہ استرخے مین ہوتا ہو اسواسطے کہ اطباء کے بیان کے موافق انھین حقیقی
غذا سے ملنے کی پوری پوری صلاحیت نہین ہوا کرتی ہو اور چاہیے کہ غذا مین سے روٹی پر اقتصار کیا جائے
یعنے گیہون کی روٹی پر کیونکہ اعتدال کے ساتھ گرم ہو اور جلد ہضم ہوتی ہو اور بہت غذا پڑتی ہو
اور اسکے استعمال کی کثرت سے اسمین اور آدمی کی طبیعت مین ایک طرح کی مناسبت اور مشاکلت
ہو گئی ہو گو کہ گیہون روئیدگی مین سے کہ صاف ہو ردی ملی ہوئی چیزون سے جیسے شلم کیطرح
سے کہ جو سیاہ چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہین حکم کو حاتم کہتے ہین کہ یہ کالے گول دانے گیہون
مین ہوا کرتے ہین کہ گیہون کو خراب کر دیتے ہین اور نشہ لاتے ہین اور گوشت پر کیونکہ حیوان
کا گوشت انسان کی کیفیت سے روئیدگی سے بڑھکر قریب ہوا کرتا ہو خاص گوشت پر سال بھر
کے بڈھے سے کیونکہ اس مین کا کم سن رطوبت بہت رکھتا ہو اور بلغم زیادہ پیدا کرتا ہو اور بڑے سن
کا کم غذا پڑتا ہو اور بہت فضلے رکھتا ہو اور سال بھر کا اعتدال سے قریب ہوا کرتا ہو کیونکہ وہ نوع کی
جہت سے تر ہوتا ہو اور سن کی جہت سے خشکی کیطرف میلان رکھتا ہو اور بچھڑے سے اور وہی گائے
کا بچہ ہو اسلیے کہ یہ نوع کی رو سے خشک ہو اور سن کی جہت سے تر ہو بس اسی سبب سے اسکا
گوشت معتدل گوشتون مین سے ہو اور بکری کے بچون سے اسلیے کہ یہ بھی نوع کی جہت سے
خشک اور سن کی جہت سے تر ہین اور مرغی سے اسلیے کہ اسکا گوشت غذا مین جید ہو معتدل
بدن کے مناسب ہو اور تری پیدا کرنے والا ہو اور موٹا کرنے والا ہو اور چکور اور تیتر سے
اسلیے کہ ان دونون کا گوشت معتدل غذا مین جید جلد ہضم ہونے والا لطیف ہوتا ہو کیونکہ ان
دونون کی حرکتین بہت ہوا کرتی ہین اور ہر وقت ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف منتقل ہوتے ہین
اور مناسب مٹھاس پر اسلیے کہ مطلق مٹھاس گو کہ آدمی کے بدن کے مناسب ہوا کرتی ہو لیکن بعضی

[illegible]

مٹھاس بعضے آدمیون کے کبھی ناموافق پڑتی ہی جیسے شہد ہی اسلیے کہ وہ ہی شہد بعضون مین قولنج
پیدا کر دیتا ہی مصنف کہتے ہین کہ ہم اُن لوگون کو پہچانتے ہین کہ جنہین قولنج شہد کے استعمال
سے پیدا ہوا کرتا ہی گو استعمال شہد کا کسی اور چیز کے بھی ساتھ ہوا ہو اور بے شک ہم نے بہت
لوگون کو دیکھا ہی کہ ان مین قی اور افراط سے اُبکائیان شہد کے کھانے کے سبب سے پیدا
ہوتی ہین اور مٹھاس کا آدمی کے بدن کے مناسب ہونے کا یہی سبب ہی کہ آدمی کے سب کے
سب اعضا میٹھے ہوتے ہین اور اسی مٹھاس سے مناسبت کے سبب سے میٹھی چیزون کو
دوست رکھتے ہین اور اسی سبب سے جب آدمی مختلف رنگون کے کھانے کھاتا ہی اور بعد
اسکے مٹھاس کو کھا لیا کرتا ہی پھر اسے قی آجاتی ہی تو مٹھاس سب کھانون کے اخیر مین نکلتی ہی
اور میوؤن مین سے انجیر پر اقتصار کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ بہت غذا پڑتا ہی بدن کو فربہ کرتا ہی
اور میوؤن مین سے کوئی میوہ اس سے بڑھکر غذا نہین پڑتا ہی اور اس سے جو چیز کہ بدن مین
پیدا ہوتی ہی وہ مضبوط نہین ہوتی ہی اور نہ نرم ہوتی ہی بلکہ بین بین انمین ہوتی ہی اور انگور پر اسلیے
کہ یہی انگور بہت غذا کے پڑنے مین اور کم ردی ہونے مین انجیر سے مشابہ ہوتا ہی لیکن انجیر سے
غذا مین یہ کم پڑتا ہی اور بدن کو جلد فربہ کر دیتا ہی اور کھجور پر اور وہی تازہ تر ہی کھجور کے پھلون
مین سے اور وہ بہت غذا جید پڑتی ہی اور بدن کو فربہ کرتی ہی ان شہرون مین کہ جنمین اسکے کھانے
کی عادت ہی اسلیے کہ طبیعت کو اسکی اصلاح کا اور ضرر کے دفع کرنے کا مکرر سابقہ پڑ چکا ہی اور قوت
ہاضمہ اسکے ہضم پر اور اسکو جزو بدن کر لینے پر عادت پکڑ چکی ہی اور اس فعل پر قوی ہو گئی ہی پھر
اسکا احتمال طبیعت پر بہت سہل پڑیگا اور اسی سبب سے یہ مضرت نہ پڑیگی اور اسی سبب سے کہا جاتا
ہی کہ وہ مانوس غذا کہ جسمین کوئی طرح کی مضرت نہو اس عمدہ غذا سے کہ جو غیر مانوس ہی زیادہ موافق
پڑا کرتی ہی مگر وہ شخص کہ جو کھجور کھانے کی عادت نہ رکھتا ہو اسکے بدن مین اس سے وہ بڑا خون
پیدا ہوگا کہ جو عفونت کی صلاحیت رکھتا ہوگا مصنف کہتے ہین کہ تر کھجور فقط انھین شہرون مین
کھائی جاتی ہی جنمین کھجور کے درخت ہوا کرتے ہین لیکن چھوارے بس ہر شہر مین کھائے جاتے ہین
یعنے انکے کھانے کی عادت ہر شہر مین ہوا کرتی ہی لیکن یہی چھوارے نہایت مرتبہ کے حار خون
کے جلا دینے والے کم غذا پڑنے والے ہوتے ہین برخلاف تر کھجور کے عادت والے لوگون کے
لیے اور حاصل اسکا یہ ہی کہ چھوارے کو صحت کی حفاظت کرنے والے کے لیے مصنف کے نزدیک
مطلق کھانا جائز نہین ہی اور اُسی کو جائز ہی تر کھجور جو عادت اسکے کھانے کی رکھتا ہو تو کھائے

حفظ صحت مین غذا کی طرف دوائی جزون کی تدبیر

اور اسمین کلام ہی اسلیے کہ چھوارا بھی بہت غذا پیدا کرتا ہی اور تر کھجور کی طرح سے اُن شہرون مین کہ جنمین اسکے کھانے کی عادت ہی چھوارا بھی غذا بہت پیدا کرتا ہی اور خون بھی پیدا کرتا ہی اور ہر شہر مین کھائے جانے مین ایک شہر کے کھائے جانے کی عادت کا ہونا خوگر کے لیے لائق نہین ہوتا لیکن دوائی غذا مین سب کی سب بس انکی طرف التفات نہین کیا جاتا اسلیے کہ صحت کا حفاظت کرنے والا فقط اُسی چیز کی طرف محتاج ہوتا ہی جو اسکے بدن پر تحلیل ہوے جزو کا بدلا دیتی ہی یا اسپر زیادتی کرتی ہی اور دوائی جزو جو کہ دوائی غذا مین ہوتے ہین اس بات کی صلاحیت نہین رکھتے ہین اسکے ساتھ وہی جز بدن مین ایک زائد کیفیت کہ جو اسمین کتھی پیدا کر دیتے ہین اسلیے کہ یہی دوائی جز اگر گرم ہوتے ہین تو خون کو جلا دیتے ہین اور مواد کو پیدا کرتے ہین اور اگر ٹھنڈے ہوتے ہین تو خون کو گاڑھا کرتے ہین اور بلغم کو پیدا کرتے ہین اور بدن کو بوجھل کر دیتے ہین اسلیے کہ گاڑھے کے خون کا استعمال اعضا نہین کرتے پھر ایسا خون اینر بار ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہی کہ غذائی اجزا کہ جو دوائی غذاؤن مین ہوا کرتے ہین دوائی جزون مین ملے ہونے کے سبب سے اور ایک دوسرے سے متمایز ہونے سے اور بعضی صورتون کا سو بعضی صورتون کے چھوڑنا دشوار ہونے سے طبیعت پر انکی صورتون کے بدلنے مین اور بدن کے جوہر سے زیادہ مشابہ کر دینے مین مشقت ڈالتے ہین بس اسی سبب سے انکا غذا پڑنا کم ہوا کرتا ہی اور یہی سبب ہی کہ ان کی طرف التفات کرنا سزاوار نہین ہی مگر مزاج کے معتدل کرنے کے لیے اسطرح پر کہ صحت مین اعتدال نے انحراف کرنا شروع کیا ہو تو اس وقت مین وہ دوائی غذا کہ جسپر انحراف کرنے والے مزاج کی کیفیت کے مخالف کیفیت غالب ہو تا کہ یہ تدارک اسکا کرے جیسے رمانیہ گرم مزاج والے کے لیے ہی اور شوربا زعفران پڑا ہوا ٹھنڈے مزاج والے کے لیے ہی یا کھانے کی تعدیل کے لیے جیسے شوربے وغیرہ حقیقی غذاؤن مین تقطیع یا تلطیف وغیرہ کے لیے جس طرح سے کہ مرغابی اور بطخ کا گوشت سرکے کے ساتھ پکایا جاتا ہی تا کہ اس سے اسکی غلاظت اور بو اور جلدی سے سڑ جانا دور ہو جاوے اور نہ کھائی جاوے غذا بے بھوک بے سچی بھوک کے اسلیے کہ یہ صاف بھوک نہین پائی جاتی ہی مگر جبکہ معدہ خالی ہوتا ہی پھر صاف بھوک نہونے کے وقت معدہ مین امتلا ہو گا اور جب غذا ایسے وقت مین استعمال کیجائے گی تو ایک کھانے کا دوسرے کھانے پر تداخل ہو گا اور نہ روکی جاویگی شدت کی بھوک صاف سچے کھانے کی خواہش اسلیے کہ یہ خواہش جیسا کہ

[illegible]

بیان ہو چکا ہی محض معدہ کے خالی ہونے کے وقت اور کشش کے متصل ہونے کے وقت اُن اعضا سے معدہ کیطرف امتصاص کے پیدا ہونے کے وقت ہوا کرتی ہی اور اسوقت مین اگر غذا نہ استعمال کیجائیگی تو معدہ بدن کی رطوبتون کو جذب کریگا اور جو چیز کہ معدہ کیطرف اسوقت مین زیادہ کھینچ کر جائیگی وہی صفرا ہی اسلیے کہ یہ پتلا اور لطیف ہوتا ہی اور سہل سے جذب ہو جانے کو قبول کر لیتا ہی اور جب بھوک کی حرارت کے ہیجان کے وقت یہ معدہ کیطرف کھینچ جائیگا تو اس مین بیب سازرہ یابی بنجائیگا اور بہت سے مفاسد کا موجب پڑیگا اور چاہیے کہ کھائی جائے

گرمیون مین غذا ٹھنڈی فعلی اسلیے کہ موسم گرمی کا گرم ہوتا ہی اور حرارت اصلی حرارت کو تحلیل کرتی ہی اور اسی سبب سے ہضم مین ضعف آجاتا ہی پھر جسوقت کہ اس موسم مین کی مستعمل غذا فعلی گرم ہوگی تو غذا کی حرارت ہوا کی حرارت کے ساتھ مجتمع ہو جائیگی اور اصلی حرارت کے خشک کرنے مین شدت ہو جائیگی اور جوش اور کرب اور پیاس بڑھجائیگی اور جبکہ فعلی ٹھنڈی ہوگی تو تحلیل مین خارجی گرمی سے مقابلہ کریگی اور اور اُن مضرتون کو کہ جو خارجی گرمی سے پیدا ہوتی ہین دفع کریگی اور معدہ مین اصلی حرارت کو روک رکھیگی اور معدہ کے جرم کو جمع کریگی اور اس کے استرخے کو دور کریگی پھر معدہ اسوقت مین غذا پر پورا پورا چھاپ لیگا اور کوئی مقام اسمین خالی نرہیگا اور کھانے کی بھوک کہ جو ہوا کی گرمی سے ضعیف پڑگئی ہی قوی ہو جائیگی اور جاڑے مین

غذا گرم فعلی اسلیے کہ جاڑے کا موسم ٹھنڈا ہوتا ہی ٹھنڈک پیدا کرتا ہی اور کثیف کرتا ہی اور بلغمی فضلون کی تولید کرتا ہی پھر جبکہ جاڑے کے موسم کی ٹھنڈک غذا کی ٹھنڈک کے ساتھ جمع ہو جائیگی تو اصلی حرارت بجھ جائیگی اور کثافت مین اور بلغم کی تولید مین زیادتی ہو جائیگی اور جبکہ غذا فعلی گرم ہوگی تو خون کے جماؤ کو دور کردیگی اور اسے پتلا کر ڈالے گی اور اسے باہر کی طرف حرکت دیگی پھر خون ہوا کی ٹھنڈک کا مقابلہ کریگا اور اس ٹھنڈک سے جو مضرتین پیدا ہوئی ہین انھین دور کردیگا اور ایک کھانا دوسرے کھانے پر جبتک کہ پہلا ہضم نہوے کھانا ردی یعنی برا ہے اسلیے کہ اگر طبیعت دوسرے کیطرف مشغول ہوگی اور پہلے کو چھوڑ بیٹھے گی تو پہلا کھانا خود فاسد ہو جائیگا اور دوسرے کو بھی فاسد کردیگا اور اگر پہلے کھانے کی طرف مشغول ہوگی اور دوسرے کو چھوڑ دیگی تو دوسرا کھانا فاسد ہو جائیگا اور پہلے کو بھی فاسد کردیگا اور اگر طبیعت کا اثر ان دونون کے دونون پر منقسم ہوگا تو ان دونون مین سے ہر ایک مین اسکا اثر ضعیف پڑیگا پھر یہ دونون کے دونون فاسد ہو جائینگے اور سب تقدیرون پر بدن مین فضلے بہت پیدا

ہونگے اور یہ بھی ہو کہ اگر کوئی ان دونون مین سے دوسرے سے پہلے ہضم ہو جائیگا او رمعدہ
سے نیچے اُترے گا تو غیر منہضم بھی اسکے پیچھے پیچھے ہو لیگا اور اس غیر منہضم کو وہ رگون تک
پہونچا دیگا اور اس سے بہت سے مفسدے لاحق ہونگے اور اگر نیچے نہ اُتریگا تو خود بھی خراب
ہو جائیگا اور خراب بھی کر دیگا لیکن اگر دو غذائین ساتھ ہی استعمال کیجائینگی تو دونونکا استحالہ
ایک ہی استحالہ ٹھہریگا اور اس سے کم لینے کھانے پر کھانے سے زداہت مین کم کھانے
کے زمانہ کو طول دینا ہی اسلیے کہ ہضم مختلف ہو جائینگے اور پہلے نوالہ کے ہضم شروع کرنے
کے بعد دوسرے پچھلے نوالہ کے جز ہضم ہونے مین اُس پہلے نوالہ کے جزون کے ہضم ہونے
مین مشابہ نہین ہوتے ہین پھر اُترے گی منہضم غذا رگون مین اور غیر منہضم اسکے پیچھے ہو لیگی
مگر یہ امر رداوت مین کھانے پر کھانا کھانے سے کم ہی اسلیے کہ یہان مضمون کا اختلاف ان
نوالون مین ہی کہ جن مین سے ہر ایک کی مقدار کم ہوتی ہی برخلاف کھانے پر کھانا کھانے کے
اسلیے کہ اسمین ہضم کا اختلاف بہت غذا مین ہوا کرتا ہی اور بہت سے رنگ مختلف کھانون کے
ایک وقت مین طبیعت کو حیرت مین ڈالنے والے ہین ہضم کے ساتھ انمین سے کسی پر توجہ
کرنے مین اور جبکہ انمین سے کسی پر جیسا کہ چاہیے طبیعت توجہ نکریگی تو فاسد ہو جائینگے اسکے
ساتھ ان غذاؤن کے ہضم مین مختلف ہونے کے سبب سے مضرت پیدا ہوگی اس لیے کہ
قبول مین تفاوت اور منہضم کا غیر منہضم سے ملجانا پایا جائیگا اور اس سبب سے کہ جو چیز ایک قسم
کی انمین سے زیادہ کھالی جائیگی تو اسکی مقدار بڑھ جائیگی پھر اسکا ہضم جید نہوگا اور اس سے
فضلے بہت سے پیدا ہونگے اور لذیذ غذا اچھی ہی کہ یہ غذا سے گو کہ یہ غذا لذیذ سے افضل ہو اسلیے
کہ طبیعت اس سے قبول کر لینے کے ساتھ ملاقات کریگی اور معدہ اسپر خوب لپٹ پڑیگا پھر اسے
اچھی طرح سے ہضم کریگا اور اکثر اسکی رداءت کی اصلاح کریگا اور اس غذا مین سے اعضا اپنا حصہ زیادہ
لینگے بس اس سے قوت پکڑینگے اور قوتین بھی فضلون کے جدا کرنے اور دفع کرنے پر قوی
ہو جائینگی پھر اگر یہ لذیذ غذا اپنی لذت کے ساتھ جوہر مین جید طبیعی امر کے موجب حالت پر اعضاے
رئیسہ کے موافق ہو تو نہایت خوب ہی اگر اسکی کثرت نہو لذت حاصل ہونے کے سبب سے پھر
قوت ہاضمہ اسوقت مین اسکی کثرت کے سبب سے ہضم کرنے سے عاجز ہو جائیگی پھر وہ غذا
خراب ہو جائیگی اور ہمیشہ بے مزہ کھانا کھانا بھوک کو کھو دیتا ہی اور کسل کو پیدا کرتا ہی اسلیے
کہ اس سے ارخاء کرنے والی رطوبت بہت پیدا ہوتی ہی پھر اس سبب سے فم معدہ لٹک پڑتا ہی

حفظ صحت مین کھانے کی چیزون کی تدبیر

حفظ صحت میں اطعمہ کی تدبیر کا بیان

اور اس سے وہ تکاثف کہ جس سے بھوک پیدا ہوتی ہی جاتا رہتا ہی اور پٹھے بھی تر پڑ جاتے ہین پھر کسل پیدا ہو جاتا ہی اور اور ہمیشہ کھاتے رہنا کھٹا کھانا بڑھاپا جلد لاتا ہی کیونکہ اسوقت مین خون کم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ کھٹے کا مادہ وہی لطیف جوہر ہی اور اسکا فاعل ٹھنڈک ہی تو مادے اور فاعل کے موافق یہ خون سے ضد رکھتا ہی اور یہ بھی ہی کہ کھٹا کھانا خشکی رکھتا ہی اور خون تر ہوتا ہی بس آدمی کا مزاج اصلی حرارت کی غذا کم ہونے سے ضعیف پڑ جاتا ہی اور قوتین سست پڑ جاتی ہین اور خشک کرتا ہی اپنے مزاج کے یبوست سے اعضا کو اور اسلیے کہ اس سے خون نہین پیدا ہوتا ہی کہ وہی خون اعضا کو تر رکھتا ہی اور پٹھون کو مضر پڑتا ہی اپنے خراش سے اور ٹھنڈک پیدا کرنے سے اور ہمیشہ کھانا مٹھاس کا معدہ کو لٹکا دیتا ہی اسلیے کہ مٹھاس اپنی معتدل حرارت سے رطوبت کو بہا دیتی ہی اور تحلیل نہین کرتی ہی اور رجماو کو کھو دیتی ہی اور بعضے نسخون مین ہی کہ بھوک کو ڈھیلا کر دیتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مٹھاس سودے کی کھٹاس کے کہ جو بھوک پر تنبیہ کرتی ہی ضد ہی اور یہ سبب ہی کہ مٹھاس قبض کو فم معدہ سے کھو دیتی ہی اور بدن کو گرم رکھتی ہی اسلیے کہ مٹھاس سے خون اور صفرا کی بہت پیدائش ہوا کرتی ہی اور ہمیشہ کھانا نمکین کا بدن کو خشک کرتا ہی اسلیے کہ نمکین جلا دیتا ہی اور رطوبتون کی تقطیع کرتا ہی اور انھین خشک کرتا ہی اور بدن کو دبلا کرتا ہی اسی خشک کرنے کے سبب سے اور اس سبب سے کہ اس سے خون نہین پیدا ہوتا کہ بدن کو فربہ کرے پھر چاہیے کہ کھٹے کی مضرت میٹھے سے دفع کیجائے اور مضرت میٹھے کی کھٹے سے اسلیے کہ یہی دونون کھٹے میٹھے آپس مین ایک دوسرے کی ضد ہین اور ان دونون کے اثر متضاد ہین اور کھٹے کی اکثر مضرتین ٹھنڈک پھیلانا اور تقطیع اور خراش کرنا اور خون کم پیدا کرنا ہین اور مٹھاس کے فعل انکی ضد ہوتے ہین اسلیے کہ مٹھاس گرمی دیتی ہی ایسی گرمی کہ لذت رکھتی ہی جیسے معتدل گرم پانی کی لذت ہوتی ہی جبکہ سردی مارے ہوے پر ڈالا جاتا ہی اور مٹھاس تلیین کرتی ہی اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہی اور مٹھاس کی اکثر مضرتین مرار کیطرف مستحیل ہونا اور بھوک کا کھو دینا اور گرم رکھنا ہین اور مٹھاس کے فعل اسکی ضد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ صفرے کو یعنی "تلخی" کاٹ دیتی ہی اور بھوک کو قوت دیتی ہی اور ٹھنڈک پھیلاتی ہی اور چاہیے کہ دفع کیجائے مضرت بے مزہ کی اور وہی لٹکا دینا اور رطوبت کا پھیلانا ہی نمکین سے اور چرپرے سے اسلیے کہ یہ دونون لٹکانے والی رطوبت کے سکھلانے مین مشترک ہین اور ان دونون کی یعنی اور چاہیے کہ دفع کیجائے ان دونون کی مضرت کہ وہی خشکی پھیلانا اور تقطیع کرنا ہی اسی سے

حفظ صحت مین کھانے کی تدبیر

یعنے بے مزہ سے اُس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی اور چاہیے کہ چھوڑ دے کھانے کو اور رُک جاے
اُس سے اس حال سے کہ نفس مین اس سے یعنی اسکی خواہش سے باقی ہو اور اسکا سبب
یہ ہی کہ جبتک معدہ غذا سے بھر نہین لیتا ہی غذا کا متقاضی رہتا ہی پھر جب معدہ پورا پور بھرے
ہونے پر غذا مین تصرف کریگا تو پکنے سے غذا مین تخلخل پیدا ہوگا اُس سے اسکا حجم بڑھ جائیگا
اور اسوقت مین معدہ اُس سے بھر جائیگا اور وہ بقیہ خواہش جو بھوک کی تھی جاتی رہیگی اور اگر
غذا یہانتک استعمال کیجائیگی کہ معدہ اُس سے اسطرح پر بھر جائیگا کہ کوئی مقام معدہ کا غذا سے
خالی نہ رہیگا پھر جب غذا مین تخلخل پڑیگا اور غذا کا حجم پکنے سے بڑھیگا تو معدہ کھنچنے لگیگا اور
غذا اس بڑھاؤ سے معدہ کو دکھائیگی اور یہ امر ضعف ہضم کو لازم کریگا اسلیے کہ جب درد کسی دور کے
عضو مین ہوتا ہی تو وہ موجب ضعف ہضم کا ہوجاتا ہی پھر کیا حال ہوگا کہ جسوقت خاص معدہ ہی مین
درد ہوگا اور اسکو یہ بھی لازم ہی کہ معدہ کو بڑھانے سے اور اُسے دکھانے سے غذا ہضم ہونے
سے پہلے مندفع ہوجائے اور اسوقت مین اعضا بھوکے رہجائین اور ہمیشہ پرہیز کرنا اسطرح پر کہ غذا
کی تلطیف مین بہت بڑا مبالغہ کرنا مثل اسکے کہ جوان مرغیان کھانا اور یخنی پینا یا انتہا کی تلطیف
اسطرح سے کرنا کہ غذا کلے پائے سے مرغی کے کرنا اور یخنی مرغیون کی پینا بدن کو ضعیف کرتا ہی
اور دُبلا کرتا ہی اسلیے کہ تندرستون کی قوت غذا کی تدبیر پر بہت ہوا کرتی ہی اور اسے غذا کے
چھوڑنے پر صبر کرنے کا مقدور نہین ہوتا جیسے کہ مریض کو مقدور ہوا کرتا ہی اور نہ تلطیف مین
مبالغہ کرنے کی متحمل ہوتی ہی جسطرح سے کہ مریض متحمل ہوا کرتے ہین پھر جتنا اُنکے بدنون مین سے
تحلیل ہوجائیگا وہ پرہیز کرنے کے وقت مین اُنپر جو بدلہ پہونچیگا اس سے کہین بڑھکر ہوگا
پس اسی سبب سے بدن دُبلا پڑجائیگا بلکہ پرہیز صحت مین خطر ہے مثل پرہیز نہ کرنے کے
مرض مین ہی اسلیے کہ پرہیز نہ کرنا مرض مین بدن مین مواد کی کثرت کا موجب ہوتا ہی باوجود
اسکے طبیعت کا تصرف بیماری سے ضعیف ہوجانے کے سبب سے اس مواد مین ضعیف
ہوا کرتا ہی پس اکثر یہ مادے مرض کے مادہ کی طرف مستحیل ہوجائینگے اور طبیعت پر انکا بار
ہونے کے سبب سے قوتون مین ضعف پڑجائیگا اور رات دن مین کھانے کی نوبتون مین
عادت کی رعایت کرنا یعنے رات دن کے کھانے کی دفعون مین اور اس کے سوا مین یعنے
نوبتون کے سوا مین مثل غذا کے کم ہونے کے اور زیادہ ہونے کے اور غلیظ اور لطیف ہونے
وغیرہ کے واجب ہی اس لیے کہ عادت کے امور طبیعت کو مانوس ہوا کرتے ہین پس وہی طبیعت جب

عادت کے امر کو پاتی ہی اسپر متوجہ ہو جاتی ہی اور اسکے احالہ پر قوی ہوتی ہی اور پورا پورا اسمین تصرف کر لیتی ہی اور نہین تو اعراض کرتی ہی اور اسکی طرف توجہ نہین کرتی پھر اس سے مفاسد پیدا ہو جاتے ہین باوجود اسکے کہ عادت کا تغیر یا تو اسطرح پر ہوتا ہی کہ غذا کی مقدار کہ جتنی ہوا کرتی تھی اس سے کم ہو یا زیادہ ہو اور ان دونون تقدیرون پر فساد ہضم لازم آتا ہی اسلیئے مثلاً کوئی شخص ایک دن مین دو مرتبہ کھانے کی عادت رکھتا ہی پھر وہ کھانے کو ایک مرتبہ قرار دے پھر یہ بات اس سے خالی نہین ہی کہ یا تو وہ ایک مرتبہ مین اتنی غذا کھائے گا کہ جتنی دو مرتبہ مین کھایا کرتا تھا یا اتنی نہ کھائیگا پھر اگر پہلی شق ہی تو مستعمل غذا ضرور نہایت مرتبہ بہت ہوگی اور یہی امر ہضم کے فساد کا موجب ہی اور اگر دوسری قسم ہی یعنے کم ہی تو لازم ہوگا یہ کہ غذا معدہ مین جلجائے اور فاسد ہو جائے اور ضروری قدر سے غذا کے کم ہونے کی وجہ سے بھی مضر پڑیگی اور جو شخص کہ ردی غذا کے ہضم کر لینے کی عادت رکھتا ہی وہ ردی غذائین جنکی رداءت پر قیاس اور تجربہ دلالت کرتا ہی پس اس سے کوئی دھوکا نہ کھا جائے ممکن ہی کہ یہ ردی غذا ہضم کر لینا اسکا ایسی کسی حالت کے سبب سے ہو کہ جو ہمپر پوشیدہ ہی اور یہ حالت ایسی ہے ہو کہ جس سے اسکی رداءت کا دور ہو جانا ممکن ہو پس احتمال ہی کہ ان غذاؤن کا ایسے وقت مین استعمال ہو جائے کہ یہ حالت اسوقت مین جاتی رہی ہو تو مضر پڑے اور کبھی انکا ضرر بے کئی بار کے استعمال کیے جانے تک ظاہر نہین ہوتا ہی پھر زمانے کے طول پر امراض پیدا کردینگی ایسے مرض کہ ردی ہین اُس چیز کے سبب سے کہ ہر ہضمون مین سے ہضم کے وقت ردی بقیے باقی رہجاتے ہین پھر جب یہ جمع ہو جاتے ہین اور بہت ہو جاتے ہین تو ایسے ردی مرض پیدا کردیتے ہین پس ترک کرنا چاہیے یہ غذائین اور قیاس اور غیر کا تجربہ اپنے تجربہ پر ترجیح پائے گا اور چاہیے کہ ترک کیا جائے یہ تدریج سے لیکن ترک کا سبب بیان ہو چکا اور تدریج سے چھوڑنے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت ان ردی غذاؤن کی خوگر ہو گئی ہی اور صفراوی اور یہ وہ ہی کہ جس پر صفرا غالب ہی اور اپنی صحت کی عمدہ حالت پر باقی نہین ہی اسکی غذا ضروری یہ کہ دوائی ایسی غذا ہو جو اپنی کیفیت سے صفرے کی کیفیت کی ضد ہو اور وہی ٹھنڈک دینے والی اور ترطیب کرنے والی ہی تاکہ اس سے ایسا خلط پیدا ہو کہ جو اپنی کیفیت مین صفرے کی کیفیت کی ضد رکھتا ہو اور دموی اسکی غذا ٹھنڈک ڈالنے والی اور قبض پیدا کرنے والی ہی مثل کھٹے او گرون کے اور بلغمی اسکی غذا گرمی دینے والی تلطیف کرنے والی ہی اور سوداوی

اسکی غذا ترطیب کرنے والی گرمی دینے والی ہی یہ جب ہوگی کہ غالب سودا طبیعی ہوگا لیکن جب کسی
خلط کے جلنے سے ہوگا تو بیشک اسکا صاحب صحت سے خارج ہوگا اور اسکی تدبیر فقط بہت سی
تبریدسے ہوگی اور یہ بات دوائی غذاؤن سے نہین حاصل ہوسکتی ہی بلکہ محض دواسے حاصل ہوگی

اور تجربہ کرنے والے لوگون نے کچھ غذاؤن کے جمع کرنے کو منع کیا ہی معدہ مین کہ جسکا ثابت کرنا
ہمپر دشوار ہی سبب کا اُنمین سے بہت مین قیاس سے بس قیاس پر تجربہ کو ترجیح دینا چاہیے
اور غذاؤن کے جمع کرنے کو ترک کرنا چاہیے کہ گئے ہین کہ مچھلی تازی کو اور دودھ کو جمع نکرنا
چاہیے کہ یہ دونون جذام اور فالج کی طرح کے مزمن مرض پیدا کرتے ہین اسلیے کہ یہ دونون
چیزین غلیظ ہین اور فساد کی طرف جلد مستحیل ہوجاتی ہین بس ان دونون سے وہ مادے
پیدا ہونگے کہ جو ردی ہین اور مزمن مرضون کے موجب ہین پھر اگر یہی دونون دخانیت اور سودے
کیطرف مستحیل ہوجائینگے تو جذام پیدا کر دینگے اور اگر بلغم کیطرف مستحیل ہونگے تو فالج پیدا کرینگے
اور نہ دودھ کو کھٹاس کے ساتھ اسلیے کہ ترشی دودھ کو معدہ مین جما دیتی ہی اور جب دودھ
معدہ مین جم جاتا ہی تو زہر ہوجاتا ہی اور اکثر اوقات قولنج پیدا کر دیتا ہی یہانتک کہ منع کیا ہی مضیرے
مین کیونکہ اسمین کچھ دودھ مین سے ہوتا ہی اور اجاصیہ مین جمع کرنے کو اسلیے کہ اسمین آلو بخارے
کے ہونے کے سبب سے کچھ ترشی ہوا کرتی ہی اور نہ ستو کو دودھ چانول پر اسلیے کہ یہی دونون یعنے
ستو اور دودھ چانول قولنج پیدا کرتے ہین اسلیے کہ یہی دونون نفخ لاتے ہین اور بعضے کہتے
ہین کہ اس سبب سے قولنج پیدا کرتے ہین کہ چانلون کی خشکی ستو کے ساتھ دودھ کی ٹھنڈک
اور جلنیت سے مدد لینے کے سبب سے قولنج کے پیدا کر دینے پر قوی ہوجاتی ہی نہ انگور کو سری پر
اسلیے کہ انگور مین معدہ کے تر کرنے والی رطوبت ہوتی ہی اور سرے مین بلغمیت اور لزوجت
ہوتی ہی اور یہ بلغمیت انگور کی رطوبت کے سبب سے بڑھجاتی ہی اور نہ انار کو ہریسہ پر اسلیے
کہ انار قابض اور نفاخ ہوتا ہی اور ہریسہ غلیظ اور لزج ہوتا ہی باوجود اسکے کہ ہر ایک انگور اور
انار مین سے لطیف ہوا کرتا ہی اور سری اور ہریسہ مین غلظ ہوتا ہی پھر ان دونون مین جمع لطیف
اور غلیظ کی جمع ٹھہریگی اور یہ بات ردی ہی اور مخفی نہین ہی کہ یہ دلیلین مدعا پر منطبق نہین
ہوتی ہین بلکہ یہ دلیلین مدعا سے عام ہین پھر اولی یہی ہی کہ دلیل ترک کردیجائے اور تجربہ پر حصر کیا جائے

پینے کی چیزون کی تدبیر کی گئی ہین

یعنی تجربہ کرنے والے لوگ کنوئین کے پانی کو نہر کے پانی کے ساتھ جمع نکرنا چاہیے جب تک ان دونون

حفظ صحت مین کھانے کی چیزون کی تدبیر

حفظ صحت مین پینے کی چیزون کی تدبیر

حفظ صحت [illegible]

مین کا ایک معدہ سے نیچے نہ اُترے اسلیے کہ یہ امر ردی ہی کیونکہ کوئین کا پانی غلیظ ہوتا ہی اور
نہر کا پانی لطیف ہوتا ہی پھر جب کہ یہ دونون مجتمع ہو جائینگے تب نہر کے پانی کو کنوئین کا پانی لطیف
ہونے سے پہلے نکال دیگا پھر ان دونون سے بدرقہ مختلف ہو جائیگا اور یہ بات ردی ہوتی
ہی مصنف کہتے ہین کہ ہم اسے بہت سی بار آزما چکے ہین پھر ہم نے اس جمع کو اسطرح پر پایا ہی
کہ نفخ اور قراقر پیدا کر دیتی ہی سب پانیون مین افضل نہرون کے پانی ہین اسلیے کہ یہ اپنی حرکت
اور بہنے کے سبب سے لطیف اور ہلکے پڑ جاتے ہین پس لئیے وہ چیز کہ زمین کی عفونت وغیرہ
سے ملی ہی جدا ہو جاتی ہی خاص وہ پانی کہ جو بہتے ہین مٹی پاک صاف پر شہرون کے میلون
اور کوڑون سے کہ جو عفونت کے موجب ہین کیونکہ جب ایسے کوڑے والی میلی مٹی پر پانی بہتا
ہی تو اسکے اجزا اُس پانی مین ملجایا کرتے ہین اور پاک صاف ہی وہ مٹی جسپر کہ پانی بہتا ہے
معدنی کیفیتون سے جو پانی کی خرابی کی موجب ہین پھر خالص ہو جاتا ہی پانی ایسی پاک صاف
مٹی پر بہنے کے وقت ردی آمیزشون سے اسلیے کہ پانی جب مٹی سے ملتا ہی پھر اُس سے
صاف ہوتا ہی تو آمیزش والی چیزون کے مٹی کے ساتھ نیچے بیٹھ جانے سے خالص ہو جاتا ہی
اسکے ساتھ یہ بات اور ہی کہ پاک صاف مٹی عفونت ہی کو قبول نہین کرتی ہی یا بہتا پتھر
پر کا پس یہ عفونت کے قبول کرنے سے زیادہ دور ہوگا پتھر کی سختی اور خشکی کے سبب سے
مگر مٹی والا پانی پتھر والے پانی سے بہتر ہوتا ہی اسلیے کہ مٹی عفونت کو قبول نہ کرنے کے ساتھ
چھنا ہوا رکھتی ہی پانی کو اور پتھر والے پانی مین پتھر کی صلابت کے سبب سے یہ چھنا پن
حاصل نہین ہوتا ہی اسلیے کہ چھنا جب ہی ہوتا ہی کہ پانی کی ملی ہوئی چیزین مٹی کے ساتھ نیچے
بیٹھ جایا کرتی ہین اور پتھر مین سے کچھ پانی کے ساتھ ملا نہین ہوتا ہی تاکہ اسکے ساتھ پانی مین
کی غریب چیز مین ملی ہوئی تہ نشین ہو جایا کرین اور خاص بہتا ہوا اُتر کی طرف کا اسلیے کہ
اُتر کی ہوائین کہ وہ ٹھنڈی خشک ہوتی ہین اسوقت مین پانی پر چلینگی کہ اُنکی حرکت پانی کی حرکت
کے مخالف ہوگی پھر وہ اسے ٹھنڈا کر دینگی اور عفونت کے قبول کرنے سے دور رکھینگی یا بہتا
پورب کا پورب کی طرف کا اسلیے کہ پوربی ہوائین پچھم کی ہواؤن سے افضل ہوتی ہین گرمی
اور ٹھنڈک مین معتدل ہوا کرتی ہین اور خشکی کیطرف میلان رکھتی ہین پس یہ ہوائین بہتے
پانیون کی اصلاح کرتی رہتی ہین اور خاص نیچے کیطرف کا گرتا ہوا اسلیے کہ اسوقت مین نیچے
کے گرتے ہوئے پانیون کی حرکتین سریع اور قوی ہوتی ہین پھر اس سبب سے انکی لطافت

بڑھ جاتی ہی اور خاص وہ پانی کہ جب اسکے نکلنے کی جگہ دور ہو اسلیے کہ اسوقت مین وہ زیادہ لطیف
ہو گا کیونکہ طول مسافت کے سبب سے اسکی حرکت بہت ہوئی ہی پھر اگر ہو وہی پانی اسکے ساتھ وزن
مین ہلکا ارضیت کے کم ملے ہونے کے سبب سے اور اسکے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ ایک ٹکڑا
روئی کا تولا جائے پھر پانی مین بھگو کر تولا جائے پھر سکھا کر دوسری بار تولا جائے پھر اگر اُس روئی
کا وزن بھگونے اور خشک کرنے کے بعد پہلے روئی کے وزن سے بڑھکر ہو تو یہ پانی ثقیل ہی اسلیے
کہ اس روئی کے ٹکڑے کے وزن کی زیادتی فقط اسی سبب ہی کہ اسمین پانی مین کے ارضی جز چھوٹ کر
رہ گئے ہین اور اگر یہ بات نہوتی تو وزن نہ بڑھتا اور وزن مین کی زیادتی کے مطابق ثقل
کے مرتبے پہچان لیے جاتے ہین اپنے پینے والے کو اس بات کا خیال دلاتا ہی کہ یہ مٹھاس ہی مصنف
کہتے ہین کہ اس خیال دلانے کا سبب یہ ہی کہ اپنی لطافت کے سبب سے منہ کی رطوبت کو پتلا کر دیتا
ہی اور اسکو زبان مین نفوذ کروا دیتا ہی پس زبان مین اس اثر کرنے سے مٹھاس کے فعل سے مشابہ
ہوتا ہی اسلیے کہ مٹھاس اپنی معتدل حرارت سے زبان کی رطوبتون کو بہا دیتی ہی اور نرم کر دیتی ہی
پھر ان رطوبتون کا اندر وار نفوذ کروا دیتی ہی اور جبکہ عمدہ پانی کا فعل زبان مین مٹھاس کے فعل
کیطرح ہوتا ہی تو قوت ذائقہ کو اسکی مٹھاس کا خیال پڑ جاتا ہی اور اسمین کلام ہی اسلیے کہ اس سے
لازم آتا ہی یہ کہ شہد کے چکھنے کیوقت مٹھاس ادراک کیے ہوے شہد کا مزہ نہو بلکہ منھ کی رطوبت کا
مزہ ہو کہ جسکو شہد نے پتلا کر دیا ہی اور زبان کے جرم مین نفوذ کروا دیا ہی اور حال اسطرح کا نہین ہی اسلیے
کہ اسے لازم آتا ہی یہ کہ ساری میٹھی چیزون سے ادراک کی ہوئی مٹھاس ایک ہی قسم کی ہو
اور اولی یہی ہی کہ تشبیہ چھوڑ دیجائے اور کہا جائے کہ یہ پانی اپنی رقت اور لطافت کے سبب سے
منھ کی رطوبت کو پتلا کر دیتا ہی اور اسے بہا دیتا ہی اور زبان کے جرم مین اسکا نفوذ کروا دیتا ہی اور
حال یہ ہی کہ وہ پانی خود مزون سے خالی ہوتا ہی اور ان رطوبتون کا مزہ ہلکی مٹھاس کی طرف طبیعی
بلغم کی طرح سے مائل ہوتا ہی اور ہلکی مٹھاس مٹھاس کے درجون مین سے پہلا درجہ ہی پس خیال
کیا جاتا ہی کہ وہ پانی خود میٹھا ہی اور شراب نہین اُٹھاتی ہی یعنے جب اس پانی کے ساتھ کچھ شراب
مین سے ملا دیا جائے مگر تھوڑا سا یعنے پانی کی اس مقدار سے جو شراب کو خالص ہونے سے
نکال دیتی ہے کم اُس مقدار سے گاڑھے پانی مین سے جو شراب کو خالص ہونے سے
نکال دیتی ہے اس لئے کہ یہ پانی اپنی لطافت کے سبب سے شراب کے سارے جزون
مین نفوذ کر جاتا ہی اور اسکے ساتھ قوی آمیزش سے ملجاتا ہی پھر اس مین کا تھوڑا اسکی بہت

منفعت چشمے کے پانی کی

سی قوت کو غلیظ پانی کے بہت سی کے توڑنے سے زیادہ توڑ دیتا ہی اور مصنف کہتے ہین کہ اس صفت کے پانی کا نفوذ زبان مین لطافت کے سبب سے زیادہ شراب سے ہوا کرتا ہی پھر حاسہ کو اسکا ادراک بہت ہوتا ہی اور ایسا حال غلیظ پانی کا نہین ہوتا اسلیے کہ شراب اُس سے پہلے پہونچ جاتی ہی پھر خالص شراب خیال کیجاتی ہی جب تک پانی اسپر نہایت درجہ غالب نہین ہو لیتا ہی اور اسی طرح یہ بھی ہی کہ جب پانی غلیظ ہوتا ہی تو اسمین سے شراب کے ساتھ اعضا کیطرف نہین پہونچتا ہی مگر تھوڑا سا پھر جو کچھ کہ اعضا کیطرف شراب مین سے پہونچیگا وہ خالص شراب ٹھہریگا جب تک کہ آمیزش مین افراط نہوگی اور ایسا حال اسوقت نہین ہوتا ہی جب پانی لطیف ہوتا ہی اور مسیحی مصنف کے اس کلام کی تفسیر مین کہتے ہین کہ شراب نہین اُٹھاتی ہی مگر تھوڑا سا اسلیے کہ جب اس پانی کا جوہر لطیف ہوگا اور بساطت سے قریب ہوگا تو اسمین تھوڑی سی بھی شراب ملا دیجائیگی تو اثر کر جائیگی اور اسکا صاف مزا ظاہر ہو جائیگا بخلاف غلیظ پانی کے پس یہ وہ پانی کہ جسمین یہ صفتین جمع ہین وہی پہونچا ہوا ہی عمدگی مین ہی خاص جسوقت کہ ہوان صفتون کے ساتھ عمر یعنی بہت اسلیے کہ یہ پانی اپنی کثرت کے سبب سے اپنی مین کی ملی ہوئی چیز کو اپنی طبیعت کی طرف پھیر لاتا ہی اور مفسد چیزون مین سے کوئی چیز اسمین اثر نہین کرتی ہی شدید بہنے والا اس لیے کہ حرکت کی قوت لطافت کو بڑھاتی ہی اور دریاے نیل کے پانی مین ان خوبیون مین سے بہت سی خوبیان جمع ہین اور یہ خوبیان نکلنے کی جگہ کا دور ہونا اور پانی کا بہت ہونا اور گذرگاہ کا پاکیزہ ہونا اور دکھن سے اوتر کی طرف بہنا اور وزن کا ہلکے ہونا ہی اور چشمے کا پانی غلاظت سے خالی نہین ہوتا اور سینکنے سے جب تک کہ نکلنے کی جگہ سے بعید نہو اسلیے کہ اسکی پیدائش غلیظ تر بہت سے ابخرون سے ہوتی ہی کہ وہ زمین کو توڑ دیتے ہین اور لطافت فقط حرکت سے اور سورج کی گرمی وغیرہ سے آتی ہی اور سب پانیون مین بڑھکر روے زمین مین کے بند پانی ہوتے ہین اسلیے کہ وہ ابخرے کہ جن سے یہ پانی پیدا ہوتے ہین کم اور حرکت مین ضعیف ہوتے ہین اور اسی سبب سے زمین کے توڑنے پر قوت نہین رکھتے ہین مگر اس طرح پر کہ اُنپر سے کچھ مٹی کا بوجھ کم کر دیا جائے پس یہ پانی زمین کے نیچے مٹی سے ملے ہوئے طول مدت تک بند رہتے ہین اور یہ بات پانی کے فساد اور تعفن اور غلظ اور دیر ہضم ہونے کے موجبون مین سے ہی اور یہی پانی اسکے ساتھ زمین کے نیچے بند ہوتے ہین نہ تو انپر سورج پڑتا ہی اور نہ لطافت پیدا کرنے والی ہوائین چلتی ہین پھر کنوئین کا پانی ہی اسلیے کہ یہ پانی باوجود اسکے ٹھہرا ہوا ہی بہتا ہوا نہین ہی پھر یہ ہمیشہ

حفظ صحت مین پینے کی چیزون کی تدبیر

مٹی سے ملا رہیگا مگر جب کہ کنوئین سے بہت کھنچتا رہتا ہو اسلیے کہ اسکا پانی حرکت سے لطیف ہو جائیگا اور کھنچ جانے سے اپنی نوع مین نیا ہوگا اور مٹی سے بے کھنچے ہوئے پانی کی طرح سے ہمیشہ ملا نہ رہیگا پھر اسکی نسبت سے اچھا ٹھہر گیا اور جو یون کا پانی زیادہ ردی ہوا کرتا ہے سب قسم کے پانیون سے اسلیے کہ یہ پانی اپنی کثرت کے ساتھ قوت مین ضعیف ہوتا ہی اور اسی سبب سے زمین کے منافس مین دوڑتا پھرتا ہی اور چشمہ بنکر نہین بہتا ہی اور اسلیے کہ اسکی آمیزش مٹی سے نکلنے کی جگہ مین دیر تک ٹھہرے رہنے سے اور حرکت کے نہونے سے اور باہر نہ کھینچنے سے طویل ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ پانی سورج اور ہوا کی گرمی سے متغیر اور متعفن ہو جاتا ہی کیونکہ یہ اپنے ٹھہرے رہنے کے ساتھ کھلا ہوا ہوتا ہی اور اسلیے کہ جس زمین سے یہ پانی نکلتا ہی وہ نرم متخلخل بہت سے منفذ رکھنے والی ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ زمین سخت ہوتی تو انجرون کو بند رکھتی اور خشک ہو جانے سے روکے رہتی پھر چشمہ ہو کر بہنے لگتی اور جو زمین کہ ایسی صفت کی ہوتی ہی وہ عفونت کو قبول کر لیتی ہی اور فاسد ہو جاتی ہی اور پانی کو متعفن کر دیتی ہی اور پانی کا استعمال کرنا ہضم مین غذا کے شروع کرنے کے بعد چاہیے اسلیے کہ یہ پانی اُس وقت مین غذا کو پتلا کر دیگا اور طبخ کے ساتھ قوت ہاضمہ کے اثر کرنے کے قابل اُسے کر دیگا اسلیے کہ اکثر غذائین ارضی جز ہوتی ہین اگر غذا کے ساتھ معدہ مین ہضم کے ساتھ پانی نہوگا تو جسطرح ارضی خشک جسم دیگچی مین بے پانی کے جلجاتے ہین اُسی طرح غذا بھی جلجائیگی اور لیکن پانی کا استعمال اسکے پیچھے یعنی غذا کے ہضم مین شروع کرنے سے پہلے غذا کو کچا کر دیتا ہی اور اُسکے بیچ مین یعنی غذا کے بیچ مین نہایت ردی ہی اسلیے کہ وہ ہضم کو ضعیف یا باطل کر دیتا ہی کیونکہ پانی معدہ کو ٹھنڈا کرتا ہی اور غذا کو اسمین حرکت دیتا ہی اور یہ اُن لوگون سے مختص ہی کہ جنکے معدہ ٹھنڈے اور بہت بلغمی ہوتے ہین لیکن طبخ اور غذا کے گرم ہونے اور جوش کھانے کیوقت اسکو پانی ٹھنڈا نہین کرتا ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ آدمیون مین سے بعضے وہ لوگ ہین کہ جو اس سے منتفع ہو کرتے ہین یعنی غذا کے پیچھے اور بیچ مین پانی کے استعمال سے اور یہ وہ لوگ ہین کہ جنکے معدہ گرم ہوتے ہین اسلیے کہ اگر یہان دو وقتون مین پانی کو بہت نہ پیین گو غذا تر بھی ہو تو ضرور انکے معدون مین جلجائیگی اور فاسد ہو جائیگی پھر اولی ان دو وقتون مین پانی کا بہت پینا ہی اور آدمیون مین سے بعضے وہ لوگ ہین کہ جنھین غذا کی خواہش ضعیف ہوتی ہی انکے معدہ کی حرارت کے سبب سے لیکن جسوقت یہ پانی پی لیتے ہین تو قوی ہو جاتی ہی غذا کی خواہش اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ پانی انکے معدہ کی حرارت کی تعدیل کر دیتا ہی

اور جمع کرتا ہی اور معدہ کے جرم کو مضبوط کرتا ہی اور نہار منھ پینا اور حرکت کے خاص مباشرت کے بعد
اور قوی جلاب کے بعد اور نہانے کے بعد اور تر میوون پر خصوصاً خربزہ پر نہایت ردی ہی پینے کی چیز
پانی ہو یا شراب ہو لیکن نہار منھ پانی پینا ردی ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ اعضاء رئیسہ کیطرف اپنی ٹھنڈک
پہ باقی رہنے کے حال مین نفوذ کرجاتا ہی اسلیے کہ نفوذ سے روکنے والی غذا ہمراہ نہین ہوتی ہی کیونکہ پانی
جب غذا پر پیا جاتا ہی تو اس سے ملجاتا ہی تو یہ غذا اسے نفوذ سے مانع ہوتی ہی اور نرے پانی کے نفوذ
کرجانے کیوقت اس بات کا خوف ہوتا ہی کہ پانی اصلی حرارت کو بجھادے پھر یکایک دل کیطرف پہونچنے
سے مار ڈالے اور کلیجہ کیطرف پہونچنے سے استسقے کو پیدا کردے اور تر خرے اور آنتون اور پٹھون کو مضر
پڑے اور جبکہ زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہی تو زیادہ ردی ہوتا ہی اور حرکت کے بعد پانی کے مضر ہونے کا تو سبب
یہ ہی کہ اعضا مین اسوقت ایک شورش ہوتی ہی تو انکی طرف جلدی سے پانی اس حال مین کہ اپنی ٹھنڈک پر
باقی ہی کھنچ جاتا ہی پس اصلی حرارت بجھ جاتی ہی اور مباشرت کے بعد پانی کے مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہی
مباشرت اعضا کے گرم کرنے کے ساتھ منی کو نکالتی ہی پھر اعضا کا رطوبتون کو کھینچنا بہت اور زیادہ قوی
ہوگا اور یہ امر بھی تحلیل کرنے سے حرارت کو ضعیف کرتا ہی پھر اصلی حرارت پانی کی ٹھنڈک سے بہت جلد
بجھ جائیگی اور جلاب کے بعد پانی کے مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اعضا رطوبتون کے نکلجانے سے
اور اصلی حرارت کے تحلیل ہوجانے سے ضعیف پڑجانے کے ساتھ رطوبتون کے کھینچنے کے مشتاق ہوتے
ہین تو وہ نرے پانی کو اپنی طرف کھینچ لینگے اور حمام کے بعد پانی کے مضر ہونے کا وہی سبب ہی کہ جو حرکت
مین بیان ہوچکا ہی اور تر میوون پر پانی کے مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ رطوبت میوون کی پانی کی رطوبت
کے ساتھ مجتمع ہو کر معدہ مین فاسد پڑجاتی ہی اور خربزہ مین رطوبت بہت ہوا کرتی ہی اور فساد بھی اسکی طرف
جلد دوڑتا ہی لیکن شراب نہار منھ مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ جب شراب معدہ پر وارد ہوتی ہی اور معدہ
خالی ہوا کرتا ہی تو اس سے ردی گرم انجرے دماغ کیطرف اٹھ کر جاتے ہین اور دماغ انھین قبول
کرلیتا ہی کیونکہ دماغ نرم ہوتا ہی اور انجرے اٹھنے کی جہت مین واقع ہی تو اسکی حرارت سے اور
خراش سے اثر قبول کریگا پھر اس سے منقبض ہوجائیگا اور اسکے پاس کے پٹھے اسمین تشنج ہونے
سے متشنج ہونگے اور اسلیے مضر ہی کہ شراب اعضا کی طرف نفوذ کرجاتی ہی اور انمین نکایت کرتی ہی
یہانتک کہ پٹھون کو ضرر پہونچا کر تشنج کی موجب ہوتی ہی اور دماغ کو ضرر پہونچا کر اختلاط ذہن کی
موجب ہوتی ہی اور کلیجے کو ضرر دیکر ذوسنطاریا کی موجب ہوتی ہی اور شراب کا ایسا حال نہین ہوتا ہی کہ
جب بعد غذا کے پی جاتی ہی اسلیے کہ غذا شراب کی حدت کو توڑ دیتی ہی اور اس سے آپ ملکر تبخیر

فصل [illegible] پینے کی چیزون [illegible]

کی کثرت کی اور جلدی نفوذ کرنے کی مانع ہوتی ہی اور حرکت کے بعد شراب کے مضر ہونے کا تو سبب
یہ ہی کہ معدہ مین اسوقت حرارت افراط سے ہوتی ہی پھر شراب کے گرمی دینے سے وہ حرارت
شدت پکڑ جاتی ہی اور یہی حال دماغ کا ہی لیکن پٹھے بس انکی گرمی سارے عضوون سے بڑھکر
ہوتی ہی اسلیے حرکت فقط انھین کے ساتھ ہوتی ہی اور جسوقت کہ دماغ اور پٹھے مشتعل ہونگے تو ان
دونون کا ضرر شراب کے شدید گرم انجرون سے بہت ہو جائیگا اور اعضا بھی سوزش پکڑے ہوتے
ہین تو انکا مضرت پانا شراب سے بہت ہوگا لیکن مباشرت کے بعد شراب کے مضر ہونے کا
تو سبب یہ ہی کہ گرمی دماغ کی اور پٹھون کی اور ضعف ان دونون کا مباشرت سے بہت ہوتا ہی اور
یہی حال سارے اعضا کی گرمی کا ہی اور جلاب کے بعد شراب کے مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اعضا
اسوقت مین ایسے زور سے کھینچینگے اور شراب خود جلد نفوذ کرنے والی چیز ہی پھر اعضا کی طرف اپنی قوت
کے ٹوٹنے سے پہلے کھنچ جائیگی بس اعضا کو شدت سے گرم کردے گی اور حمام کے بعد شراب کے
مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ بدن مین کثرت سے تحلیل ہوتی ہی پھر شراب قوت سے کھنچ جائیگی
تاکہ تحلیل ہوئے جزون کے بدلے قائم ہو اس حال مین کہ وہی بدن سوزان اور مشتعل ہوگا پھر
شراب سے اسمین گرمی اور ضرر بڑھ جائیگا اور ترمیوون پر شراب کے مضر ہونے کا تو سبب یہ ہی
کہ ترمیوے ردی غذا اور بہت رطوبت دار ہوتے ہین اور فساد کی طرف جلد دوڑتے ہین اور
شراب انھین اعضا مین نفوذ کروا دیتی ہی بس بے ہضم ہوئی فاسد رطوبتین بدن مین حرارت کے ساتھ
بڑھ جائینگی اور یہ بات موجب عفونت ہوگی خاص خربزہ کہ یہ فساد کیطرف بہت دوڑتا ہی پھر اگر جاڑہ
منو پانی پینے سے پیاس کی شدت کی وجہ سے تو تھوڑا سا اسلیے کہ ہر چیز بہت طبیعت کی دشمن ہوتی
ہی تنگ سر کے کوزے سے چوس کر تاکہ تھوڑے ہونے کے سبب سے منھ اور نرخرے اور معدہ
پر گذرنے کے زمانے کے طویل ہونے سے بدن کی حرارت سے گرم ہو جائے گا پھر اسکا ضرر
اعضا کی طرف نہ پہونچے گا برخلاف اسکے کہ جب بے چوس کر پیا جائیگا تو بیشک اسکی ٹھنڈک
افراط سے ہوگی تو جلد اسکے گرم کرنے پر بدن کی حرارت قوت نہ رکھیگی لیکن دوائی پینے کی چیزین
جن سے مزاج کا معتدل کرنا یا سدون کا کھولنا یا طبیعت کا ملائم کرنا یا مثل انکے مقصود ہوتا ہی
انکا استعمال کرنا پہلے کھانے سے واجب ہی تاکہ اعضا کی طرف جلدی سے پہونچ جائین اور
کھانے سے ملکر انکی قوت ٹوٹنے نہ پائے اور جن پینے کی دوائی چیزون سے فم معدہ کی تقویت یا
معدہ سے سر کی طرف بخار اُٹھ کر جانے سے روکنا مقصود ہوتا ہی تو کھانے کے بعد ان کا استعمال

کرنا واجب ہی تاکہ جلدی فم معدہ سے نیچے کو نہ اُتر جاوے اور اکثر پیاس لزج بلغم سے ہوتی ہی کہ معدہ
مین چپکا اور اسکے پردہ مین جمع ہوتا ہی اور یہ بلغم معدہ کی بعض حرارت سے نہ تو گھلتا ہی نہ جدا ہوتا ہی
بلکہ اس حرارت سے اسکے رقیق جزون کے تحلیل ہوجانے سے اسکی غلاظت اور رطوبت بڑھجاتی ہی
پھر طبیعت کو پانی کا اشتیاق ہوتا ہی تاکہ اسمین یہ بلغم بھیگ کر چھوٹ جائے اور جبکہ اسپر ایک یا
دو بار پانی پیا جاتا ہی تو یہ بلغم اسمین نہین گھل کر آتا ہی اسلیے کہ پانی اپنے مین بلغم کے چھوٹ کر
آجانے سے پہلے اپنی رقت کے سبب سے جلد نفوذ کر جاتا ہی کیونکہ پانی مین بلغم کے گھل کے
آنے کو اتنی پوری مدت ضرور ہی کہ جس مدت مین وہ بلغم پانی مین بھیگ جائے پھر طبیعت پانی
کو اور مرتبہ مانگیگی اسیطرح یہانتک مانگے جائیگی کہ اسکے اول سے اور آخر تک وہ بلغم پانی
مین گھل کر آجائیگا یا بلغم شور سے کہ معدہ مین ہوتا ہی اور اسمین خراش کرتا ہی اور گرمی کرتا ہی پھر
طبیعت پانی کی مشتاق ہوتی ہی کہ وہ اس بلغم کو دھو ڈالے اور معدہ کی سطح پر پانی کے بہنے اور جاری
ہونے سے اس بلغم کو اُسکے مکان سے دور کردے اور یہی بلغم ایک دو بار کے پانی پینے سے نہ تو
دھو جاتا ہی اور نہ چھوٹتا ہی کیونکہ یہ اپنی حدت اور لطافت کے سبب سے معدہ کے جرم مین بھرجاتا ہی
پھر ہمیشہ پیاس رہیگی یہانتک کہ یہ بلغم اول سے آخر تک دور ہوجائے اور جسقدر رعایت کیجائیگی
اس پیاس کی پینے سے اتنی بڑھتی جائیگی اسلیے کہ پانی اس بلغم کی غلاظت کو بڑھا دیگا پھر
یہ پانی لزج ہونے یا شور ہونے سے پیاس لگانے کے ساتھ غلاظت سے بھی پیاس لگائیگا
پھر اگر اسپر صبر کریگا اور پانی نہ پیے گا کہ معدہ کی حرارت کو ضعیف کرتا ہی اور اُسے ٹھنڈا کرتا ہی اور
اُسے نضج سے مانع آتا ہی تو طبیعت بکاڑالیگی معدہ کی حرارت کی گرمی سے کہ جس نے پیاس سے
شدت پکڑی ہی پیاس لگانے والے مادے کو اور اُسے پگھلا دیگی پھر تسکین پاجائیگی پیاس اپنی
ذات سے اور اسی سے اسی سبب سے اکثر اوقات ٹھہر جاتی ہی مثل اس پیاس کے گرم چیزون سے
مثل شہد کے اسلیے کہ یہ گرم چیزین اس پیاس لگانے والے مادہ کو پگھلا دیتی ہین اور اسکی تقطیع
اور تلطیف کرتی ہین اور اُسے دور کر ڈالتی ہین اور شرابون مین بہتر وہ شراب ہی کہ جسکا مزہ اچھا
ہو یعنی جس سے ذائقے کو لذت حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ اسوقت مین طبیعت اسپر متوجہ ہوگی اور
اسمین پورا پور تصرف کریگی اور خوشبو ہو بو اسکی اسلیے کہ نفس کے مناسب اور روح کی بہت
غذا پڑنے کے موافق ہوگی اور صاف ہو رنگ اسکا اسلیے کہ یہ صفائی سدون کی پیدا کرنے والے
کدورت رکھنے والے ارضی جزون سے خالی ہونے پر دلالت کرتی ہو اسلیے کہ کدورت ارضیت

کے مائیت کے ساتھ ایسے ملنے سے پیدا ہوتی ہو کہ جس کے ساتھ تشابہ قوام نہین ہوا کرتا ہو اور
قوام کا تشابہ نہونا نضج کے قصور پر دلالت کرتا ہو کیونکہ نضج کو قوام کا تشابہ لازم ہو اور معتدل ہو قوام
اسکا اسلیے کہ پتلی مائی کی طبیعت پر برودت اور رطوبت غالب ہوتی ہو اور ایسی شراب موافق نہین پڑتی
مگر گرم مزاج والے کو اور اُسکا غذا پڑنا نہایت کم ہوتا ہو اور گاڑھی شراب سے سدہ پڑجانے کا
ڈر ہوتا ہو اور قوام کا اعتدال نضج کے پورے ہونے پر دلالت کرتا ہو اور میل سے خالی جید شراب
کی جید پہچان یہ ہو کہ جب اسمین سے تھوڑی سی مدت طویل تک بہنے دیجائے تو خراب نہ جائے اگر
اسمین کچھ میل سے اور خارجی بے بکی مائیت سے ہوگا تو ہوائی اور تاروں والی گرمی سے خراب جائیگی
اور بسٹر اُٹھیگی اور تھوڑی سی مقدار کی شرط فقط اسلیے کی ہو کہ بیشک اثر قبول کرنے والا جسقدر کم ہوتا ہو
اسیقدر اسمین اثر کرنے والے کی تاثیر بڑھکر قوی ہوتی ہو اور مدت کی طول کی قدر سے مقدار کی قلت
کے ساتھ اُس شراب کی جودت پہچانی جاتی ہو اور شراب پتلی زیادہ لطیف ہوتی ہو کیونکہ ارضی جز
اسمین کم ہوتے ہین اور جلد نشہ لاتی ہو اسلیے کہ نشہ فقط اسی سبب سے حاصل ہوتا ہو کہ جب شراب معدہ
مین گرم ہوتی ہو تو اس سے ابخرے نہایت گرم اور لطیف دماغ کیطرف اُٹھکر جاتے رہین کیونکہ
اسکا قوام رقیق ہوتا ہو اور اسمین ہوائیت کا غلبہ ہوتا ہو اور دماغ مین کی روح کے مزاحم ہوا کرتی ہین
کیونکہ ان ابخرون کو مکان کی احتیاج پڑتی ہو پھر روح دوسرے مکان کیطرف حرکت کرتی ہو پھر بعد
اسکے یہ بخار اپنی لطافت کے سبب جلدی سے تحلیل ہو جاتے ہین پھر روح خلا کے محال ہونے سے
اور دوسرے اُٹھے ہوے بخار کی مزاحمت سے اپنے مکان کیطرف حرکت کرکے چلی آتی ہو اور ہمیشہ یہی
کا حال رہا کرتا ہو پس روح کو مضطرب حرکتین عارض ہوتی ہین اور اس سے اسکے کامون مین تشویش
لازم آتی ہو اور اس قسم کی تشویش نشہ ہوتی ہو پس جب کہ شراب زیادہ رقیق ہوگی تو اسمین مائی اور ہوائی
اجزا تبخیر کے قابلیت رکھنے والی بہت ہونگی پھر اسکا نشہ لانا بہت جلد ہوگا اور اسکا نشہ بہت سریع
ہوگا تحلیل ہو جانے مین اسلیے کہ ابخرے اپنی لطافت کی کثرت کے سبب سے جلد تحلیل ہو جاتے
ہین اور شراب گاڑھی ہوتی ہو نشہ لانے مین سست اس لیے کہ اسپر ارضیت کے غالب ہونے کے
سبب سے اس سے جلدی ابخرے نہ اُٹھینگے اور یہ ابخرے ضرور غلیظ ہونگے پھر ہون گے
سست تحلیل ہونے مین اور ہوگی ہمیشہ خمار لانی والی اسلیے کہ خمار شراب کے نہ ہضم ہونے کو اور
بدن مین ہضم نہونے سے فضلہ باقی رہنے کو کہتے ہین اور شراب جب ہضم نہین ہوتی ہو تو اسکی
غلاظت زیادہ ہو جاتی ہو اور ہضم نہ ہونے کے وقت جو ابخرے جدا ہوتے ہین وہ زیادہ غلیظ ہوتے ہین
ہین

ان بے ہضم ہوئے فضلون کا تحلیل ہونا دشوار پڑیگا اور اسیطرح سے اس سے جدا ہوے اجزون
کا تحلیل ہونا دشوار ہوگا لیکن گاڑھی شراب فربہی لاتی ہی اسلیے کہ اس سے مائیت کے کم ہونے
کی وجہ سے گاڑھا بہت سا خون پیدا ہوتا ہی خاص میٹھی کیونکہ اس سے خون کثرت سے پیدا
ہوتا ہی اور اسلیے کہ طبیعت اسپر متوجہ ہوتی ہی اور اعضا کا اسے کھینچنا زیادہ قوی اور شدید ہوتا ہی اور
اسکے سدے ڈالنے سے خاص کلیجے کی رگون مین بچتے رہنا چاہیے کیونکہ اعضا اس سے محبت
رکھنے کے سبب سے اسکے ہضم ہونے کے پہلے اسے اپنی طرف کھینچ لیتے ہین اور یہ گاڑھی بہت
ارضیت رکھنے والی ہوتی ہی اور خود بھی اعضا کی طرف جلد نفوذ کر جاتی ہی اسلیے کہ یہ شراب ہی اور
کلیجے کی رگین نہایت تنگ ہوتی ہین بس اُنمین سدے ڈالدیتی ہی اور مختار جوانون کے لیے انکے
مزاج کی حرارت کے سبب سے اور گرم مزاج والون کے لیے شراب سفید ملی ہوئی پینے سے پہلے مدت
کی اور شیخ نے اس مدت کی تعیین دو ساعتون سے کی ہی اور مصنف نے چھ ساعتون سے کی ہی
اس آمیزش کا سبب یہ ہی کہ پانی کی ٹھنڈک شراب کی تعدیل کردیوے اور شراب اور پانی ملکر ایک
ہوجائے پھر شراب بدن کے گہراؤ مین اور اطراف مین پانی کے نفوذ کروا دینے پر قوی ہوجاتی ہی
بہت پانی کی سفید ہونے کا سبب یہ ہی کہ شراب کی ساری قسمون سے اسمین حرارت کم ہوتی ہی اور
پانی ملے ہوے کا سبب یہ ہی کہ اسکی حرارت کم ہوجاتی ہی اور اپنی رقت سے ہمیشہ اعضا سے ملاقی
نہین رہتی ہی پھر اسکی تسخین زیادہ ضعیف ہوگی اور پانی کے بہت ہونے کا سبب یہ ہی کہ شراب
ٹھنڈک اور رطوبت کی طرف مائل ہوجائے کیونکہ پانی کی طبیعت اس پر غالب آجائیگی پھر اسمین سے
گرمی دینے کی اور خشکی پھیلانے کی قوت جاتی رہیگی اور اعضا کیطرف پانی کے پہونچانے کے سبب
یہ شراب ٹھنڈک دینے والی اور رطوبت پیدا کرنے والی ہوجائیگی بس یہ شراب اس آمیزش سے
اُنکے مزاجون کی تعدیل کریگی اور بڈھون کے لیے انکے مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے زرد رنگ
اسلیے کہ وہ شراب کی ساری قسمون مین زیادہ گرم ہوتی ہی قوی قوت مین اور حرارت مین کم پانی
ملی زرد رنگ قوی کا سبب یہ ہی کہ ان لوگون مین کثرت سے غلیظ بلغمی فضلے ہوا کرتے ہین بس
یہ اُنھین پکا ڈالے اور انمین کی اصلی ضعیف حرارت کو قوت دے اور ملی ہونے کا سبب یہ ہی
کہ انکے بدنون کی اور اصلی عضوون کی ترطیب کرے کیونکہ خشکی انپر غالب آچکی ہی اور پانی کی کمی کا سبب
یہ ہی کہ غریب رطوبت انمین بہت ہوتی ہی پھر اگر ارادہ کرین شراب سے بہت غذا پڑنے کا اور فربہی
لانے کا تو سرخ ضرور ہی اسلیے کہ وہ زیادہ گاڑھی ہوتی ہی اور اس لیے کہ اسمین خشکی کم ہوتی ہی

حفظ صحت مین شیخ کی عمر والون کا تدبیر

پھر اُس سے خون بہت اور گاڑھا پیدا ہوتا ہی اور چھوڑ دے بڈھے کو اور اسقدر کو جسقدر کا اُسکا
مزاج متحمل ہی شراب سے اس لیے کہ بڈھے کو حاجت شراب کی طرف اپنے فضلون کے پکانے کے
لیے اور اصلی حرارت کی تقویت کے لیے اور سدون کے کھولنے کے لیے اور غریب رطوبتون کے ادرار
کے لیے اور اصلی اعضا کی ترطیب کے واسطے بہت رہتی ہی لیکن بڈھے کا دماغ اور اُسکے پٹھے
ضعیف ہوا کرتے ہین کثرت شراب کے متحمل نہین ہوتے پس اسی لیے مصنف نے کہا ہی اسقدر
کو کہ جسقدر کا اُسکا مزاج متحمل ہی کنارے رکھ اُس سے لڑکے اور یہ وہ ہین جو بڑھنے کے سن مین
ہوتے ہین یا بچپن سے آخر سن تمیز تک مین ہوتے ہین اسلیے کہ انکی حرارتین بہت ہوتی ہین
اور بدن انکے ضعیف ہوتے ہین کہ اپنی حرارت کے ساتھ شراب کی حرارت کے مجتمع ہونے
کے متحمل نہین ہوتے ہین اور یہی حال انکی رطوبت کا ہی کہ شراب کی رطوبت سے بڑھجاتی ہے
اسلیے کہ دماغ اور پٹھے انکی رطوبتون کی کثرت سے کمزور ہوا کرتے ہین اور شراب انکے ضعف کو
بڑھا دیتی ہی اور دماغ کے افعال کو مشوش کردیتی ہی اور اسلیے کہ انکے مفاصل اور اعضا تر ہوتے
ہین اور شراب کی ترطیب سے بے پروائی رکھتے ہین اور انکے بدنون مین صفرا بہت نہین ہوتا ہی
تاکہ شراب سے ادرار کرنا پڑے پس مضرت شراب کی انمین بہت ہوتی ہی اور منفعت مطلوب حاصل
نہین ہوتی ہی تعدیل کرے مخاطب شراب کی جوانون مین اسلیے کہ یہ دماغون کی اور پٹھون کی
قوت کے سبب سے شراب کی کثرت کے متحمل ہوتے ہین مگر شراب کی احتیاج انھین بہت نہین ہوتی ہی
اسلیے کہ انکی خشکی افراط سے نہین ہی اور اسلیے کہ ان مین بلغمی غلیظ رطوبتین بہت موجود نہین ہوتین
اور اصلی حرارت انکی بہت اور قوی ہوتی ہی اور شراب کا استعمال معدہ سے نیچے غذا کے
اُترنے کے وقت ہی کیا جائیگا یعنے معدہ سے اُترنا شروع کرنے کے وقت اور یہی ہضم کے پورے
ہوجانے کے بعد کا زمانہ ہی اسلیے کہ اسوقت مین شراب غذا کو اعضا کی طرف نفوذ کروادیگی اور اسکا
بدرقہ ہوجائیگی اور باقی ہضمون کو سہل کردیگی اور کھانے کے درمیان مین اور بعد کھانے کے
مضر ہی کیونکہ شراب کچی غذا کو نفوذ کروادیگی پس سدہ پڑجائیگا اسلیے کہ شراب اپنے پتلے ہونے
اور بدرقہ ہونے کے ساتھ ایک بڑی نفوذ کروانے والی قوت رکھتی ہی اور اعضا بھی اس سے
محبت رکھنے کے سبب سے زور سے اپنی طرف کھینچ لیتے ہین پھر اس سے ملی ہوئی غذا ہضم سے پہلے
اسکے ساتھ ہوکر نفوذ کرجائیگی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ شراب کا خوگر کبھی اس قدر کے استعمال سے
جو ہضم پر معین ہی منتفع ہوجاتا ہی شراب کی حرارت اور رطوبت سے اور ہضم پر اعانت کرنے والی مقدار

تھوڑی ہوا کرتی ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ خوگر شراب کا بے شراب کے اکثر اپنے معدہ مین غذا کو ہضم
کرتا ہو نہ اس مقدار مین کہ نفوذ کروانے پر قوت رکھے غذا کے لیے ہضم سے پہلے اور یہی بہت مقدار مین ہی
اور جب تک سرور بڑھتا جائے اور رنگ نکلتا آئے سرخی اور چمک کی زیادتی سے اور بشرہ نرم پڑتا
جائے اور جلد ابھرتی جائے اور حرکتین خوشی کی ہوتی رہین اور ذہن سلیم رہے تو افراط سے ڈر
نہین ہی شراب کی افراط سے لیکن سرور کے بڑھتے جانے کا سبب یہ ہی کہ سرور باہر کیطرف روح کے تھوڑا
تھوڑا حرکت کرنے سے پورا ہوتا ہی اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ جب روح کثرت سے ہو اور پتلی ہو اور صاف
ہو اور مزاج اُسکا معتدل ہو اسیلیے کہ جب روح تھوڑی ہوتی ہی تو باہر کیطرف پھیلنے کو وفا نہین کرتی
ہی باوجود اسکے کہ دلمین ایک سزاوار مقدار پر ضرور رہتی ہی پس طبیعت تھوڑے ہونے پر اُس سے
بخل کرتی ہی اور اُسے اسکے مبدے مین روکے رہتی ہی اور اُسے پھیلنے کے لیے چھوڑ نہین دیتی ہی اور
اگر غلیظ ہوتی ہی تو باہر وار کیطرف اسکی حرکت سہل نہین ہوتی ہی اسیلیے کہ اسکی غلاظت کے سبب سے
مسام اُسکی گنجائش نہین رکھتے اور خود بھی بوجھل حرکت مین سست ہوتی ہی اور اگر پتلی لیکن صاف
نہین ہوتی ہی تو اپنے مین کے غلیظ ارضی اجزا کے سبب سے بھی اسکی حرکت آسان نہین ہوتی اور یہ
ارضی اجزا تاریکی پھیلانے والے نفس کے وحشت دلوانے والے ہوتے ہین جسطرح سے کہ سوداوی مزاج
والون مین ہوتا ہی پس روح اندروار کی طرف حرکت کرتی ہی اور اگر روح ٹھنڈے مزاج کی ہوتی ہی تو
اسکی حرکت باہر کیطرف سہل نہین ہوتی ہی اسیلیے کہ ٹھنڈک جما دینے والی اور حرکت سے روکنے والی
ہوتی ہی اور اگر روح مین افراط سے حرارت ہوتی ہی تو اسکی حرکت باہر کی طرف تھوڑی تھوڑی نہین
ہوتی ہی بلکہ یکبارگی ہوتی ہی اور اسکا صاحب روح کی مشتعل ہونے کی کثرت سے اور اسکی حرکت
کی تیزی سے غیظ و غضب پر مستعد رہتا ہی اور شراب جسوقت کہ اعتدال کے ساتھ پی جاتی ہی تو روح
کو اُنھین صفتون سے جو بیان ہوئین ہین متصف کر دیتی ہی اسیلیے کہ شراب روح کی طرف بہت
مستحیل ہوتی ہی تو روح کی مقدار کو بڑھا دیگی اور اپنی حرارت سے اسکو لطیف کر دیگی اور اپنے صاف
کرنے سے اُسکے میل کو دور کر دیگی اور اپنی بے افراط والی حرارت سے گرم کریگی گر روح ٹھنڈی ہی اور
اگر روح مین حرارت افراط سے ہی تو اپنے ساتھ والی مائیت سے اُسکی حرارت کو توڑ دیگی اور اسی سبب سے
شراب پی خوشی کے ادنی سببون مین خوشی کی استعداد شدت سے رکھنے کے سبب سے خوش ہو جایا کرتا ہی اور شراب
افراط سے پی جاتی ہی تو روح مین ترتیب خدمت بگڑ جاتی ہی اور باہر کی طرف حرکت کرنے سے روح بوجھل
پڑ جاتی ہی اور اعضا مین اسکے بھرنے کی کثرت سے مسام بند ہو جاتے ہین تو مسام مین روح سے

[illegible]

نفوذ کرنے کی گنجایش نہین رہتی ہی پس اسوقت مین خوشی دور ہو جاتی ہی باوجود اسکے کہ ایسا شخص
خوشی اور رنج کے سببون مین سے کسی کو کچھ نہین سمجھتا ہی پھر اسے خوشی کے سبب سے خوشی نہوگی
اسواسطے کہ نہین ممکن ہی یہ کہ بے موثر کے کوئی اثر پیدا ہوا ور رنگ کے نکلنے اور اچھے ہونے کا سبب
یہ ہی کہ یہ خون کی کثرت اور رقیق ہونے سے اور اسکی صفائی سے اور اسکے حرارت مین معتدل ہونے
سے ہوتا ہی کہ ایسے خون سے اس صفت کی روح بہت پیدا ہوئی ہی پھر یہ خون اور روح ظاہر جلد کیطرف
حرکت کرتے ہین اور رنگ مین چمک اور سرخی اور تازگی پیدا ہوتی ہی اور جب شراب اعتدال کے ساتھ
پی جاتی ہی تو اُس سے ان صفتون کا خون اور روح پیدا ہوتی ہی اور جب شراب کے پینے مین افراط
کیجاتی ہی تو رطوبت بہت بڑھجاتی ہی اور یہ رطوبت اصلی حرارت پر چھا جاتی ہی تو خون اور روح مین اس سبب سے
ظاہر کی طرف نکلنے سے سستی آجاتی ہی اور خوشی کی حرکتون کا تو سبب یہ ہی کہ یہ فقط اصلی حرارت کے
اُٹھنے سے اور معتدل حرارت کے ساتھ اعصاب کے قوت پانے سے ہوا کرتی ہین اور افراط کیوقت
مین اصلی حرارت دب جاتی ہی اور بجھ جاتی ہی اور پٹھے لٹک پڑتے ہین اور ذہن کے سلیم ہونے کا
تو سبب یہ ہی کہ ذہن کی سلامتی جبھی ہوتی ہی کہ جب روح کی حرکت مین تشویش اور اضطراب بخرون کی
کثرت سے نہین ہوتا ہی اور دماغ اور وہ روح کہ دماغ مین ہی تر ابخرون سے تر نہین ہوتے ہین پھر جبکہ
اونگھ غلبہ شروع کرے اور متلی قوت پکڑے اور بدن اور دماغ بوجھل پڑجائے اور ذہن مشوش ہوجائے
اور حرکت ڈھلاڈھلی ہوجائے تو ترک واجب ہی اسلیے کہ شراب افراط کی حد تک پہونچ چکی ہی لیکن اونگھ
کے غلبہ کا تو سبب یہ ہی کہ جو رطوبت تر ابخرون کی کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور دماغ اُس سے بھر جاتا ہی
تو اونگھ غلبہ کرتی ہی اور متلی کا تو سبب یہ ہی کہ یہ جبھی ہوتی ہی کہ جب معدہ شراب سے بھر لیتا ہی اور وہ اوپر
منھ کی طرف چڑھنے لگتی ہی اور بدن اور دماغ کے بوجھل ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ جبھی ہوتا ہی کہ جب
رطوبتون کی کثرت سے امتلا حاصل ہو لیتا ہی اور ذہن کی تشویش یعنے پراگندہ ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ ام
ابخرون سے دماغ کے بھر جانے کے وقت ہی ہوتا ہی اور حرکت کے ڈھلہ ڈھلے ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ بات
رطوبت کی کثرت سے پٹھون کے بھیگ جانے ہی کے وقت ہوتی ہی اور اسوقت مین قی کرنا واجب ہی
اسلیے کہ یہ افراط شراب کی معدہ کے مزاج کو فاسد کردے گی اور اپنی طبیعت کے گرم ہونے کے حال مین
کلیجے پر بہت آنے جانے سے گرمی پھیلا دیگی اور غیر منہضم ابخرون کی کثرت سے نفوذ کرنے کے سبب
سے دماغ کے مزاج کو بگاڑ دے گی اور بیان کیے ہوے سببون سے پٹھون کے مرضون کی موجب
ہوگی اور سکتہ پیدا کر دیگی کیونکہ دماغ ان ابخرون سے اس طرح پر بھر جاتا ہی کہ اُن سے دماغ کے

بطن اور روح کے مجرے بند ہو جاتے ہین اور ناگہانی موت کی مورث ہوتی ہی کیونکہ دل کے بطن شراب کے نفوذ کی کثرت سے بھر جاتے ہین اور اسکی خوشبو اور مناسبت اسکی دل کے لیے ہوسکنے اسکا نفوذ دل کیطرف بہت ہوتا ہی بس اسوقت مین سب تدبیرون مین افضل قی کرنا ہی اور تھوڑی سی شراب پیکر قی کرنا ردی ہی اسیلیے کہ یہ قی بدن سے اُسکی نفع دینے والی چیز کو چھین لے گی اور بدن اس سے بخل کریگا اور شراب چھوٹے پیالون سے پینا بہتر ہی بڑون مین پینے سے بڑے پیالون مین اسیلیے کہ معدہ کا اثر تھوڑے مین بہت قوی ہوتا ہی پھر شراب فاسد ہوگی یورا یورا ہضم ہو جائیگی اور دوری کرنا قدحون مین تاکہ دوسری کے پینے سے پہلے پہلا قدح ہضم ہوئے افضل ہی کہ پے درپے پینے سے تاکہ تداخل ہو جائے اور فساد نہ پیدا ہو اسیلیے کہ ہر ایک کا ان مین سے وارد ہونا اگلے کے ہضم ہو جانے کے بعد ہوگا اور شراب کی مجلس کو لذت دینے والے منظر پھولون اور معشوقون وغیرہ سے اور لذیذ خوشبو دار خوشبوؤن سے گرم یا ٹھنڈے مزاج کے موافق پھولون اور خوشبوؤن سے اور گویون کے راگ رنگ سننے سے آراستہ کرنا چاہیے اس حال سے کہ اس محفل سے جو چیز کہ غم کی موجب ہی اور نفس کے انقباض کا باعث ہی اس مجلس سے وہ دور کردیگئی ہو مثل میلے مکان مین سے اور بدن مین سے اور مثل لیکھون کے اور میلے کپڑون کے اور تیرہ رنگون کے اور بعد ہاتھ اور ہاتھ یا نون دھونے کے اور چمکتے کپڑے پہننے کے اور داڑھی اور سر مین کنگھی کرنے کے اور ناخن کٹوانے کے ہو اور چاہیے کہ محفل شراب کی مشرف ہو یعنے بلند ہو اس حال مین کہ کشادہ ہو بہت ہوا ہو اور کے قریب ظریف دوستون کے ساتھ ہو اور اسکا سبب یہ ہی کہ شراب نفس کی قوتون کو حرکت مین لاتی ہی اور ہر خواہش کو ہیجان دیتی ہی یعنے نفس کی ہر خواہش کو پھر جسوقت جو نہین پاتی ہی خواہشون کی قوتون مین سے اپنے مطلوب کو تو متاذی ہوتی ہی پھر نفس اپنے انقباض کے سبب سے اور اپنے مطلوب کے نہ ملنے سے شراب پر توجہ نہین کرتا اچھی طرح سے اور پوری طرح سے اور ضروری پورا تصرف اسمین نہین کرتا پھر شراب کا نفع کم ہو جاتا ہی اور اکثر اوقات فاسد ہو جاتی ہی کیونکہ اسمین نفس تصرف نہین کرتا ہی اور صالح اخلاط کو فاسد کر دیتی ہی پھر شراب اپنے نفع سے بڑھکر ضرر کریگی اور شراب کی منفعتین بعضی انمین سے نفس سے تعلق رکھتی ہین اور بعضی بدن سے جو منفعتین کہ نفس سے تعلق رکھتے ہین مُنجملہ ان منفعتون مین شراب کے سوا کوئی اور اسکے برابر نہین ہی طبیبون مین کے فاضل لوگ اس بات کے قائل ہو چکے ہین کہ نفسی منفعتون مین شراب کے قائم مقام کسی چیز کے بتانے پر ہم قادر نہین ہین اور یہ مثل سرور کے ہی اور سرور کے موجب ہونے کا سبب بیان

ہو چکا اور شل بسط نفس کے ہی اور یہ بسط نفس ایک ایسی حالت ہی کہ جسکا صاحب بے خوفناک امرون پر
اقدام کیے ہوے بہت خوش ہوتا ہی اور سبب اسکا دل کی حرارت اور شراب کی گرمی دینا اور روح کی
پیدا کرنے والی مادہ کی کثرت سے کہ وہی شراب ہی روح کی مقدار کا بہت ہو جاتا ہی اور روح کے مادہ کے
لطیف ہونے سے اور اسکے قوام کے اعتدال سے روح کی نورانیت کا چمک جانا ہی اور شل نفس کی
تقویت کے اسطرح پر کہ اس کا صاحب خوفناک امرون پر بہت پیش قدمی کرنے والا ہو اور سبب اسکا
دل کی قوت اور روح اور اصلی حرارت کا اشتعال ہی اور شل فراخ ہونے نفس کی امیدون کے اور اسکے
بہادر بنانے کے اور بخل اور غم دور کرنے کے کیونکہ ان امرون کی ضدین فقط دل کے کمزور ہو جانے
اور ٹھنڈے پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہین اور شراب دل کی تقویت کرتی ہی اور اسے گرم رکھتی ہی پھر
امید کی کشادگی کی موجب پڑیگی اسلیے کہ کشادگی امید کے حاصل چیز کے جاتے رہنے کا ڈر نہونے کی تابع
رہتی ہی اور بہادری کی موجب اسلیے ہوتی ہی کہ بہادری ناگوار چیز کے ڈر نہونے کی تابع ہوتی ہی اور
شراب سخاوت کی موجب ہوتی ہی اسلیے کہ فقیری کا ڈر نہونے کی تابع سخاوت ہی اور غم کی ضد کہ وہی
خوشی ہی اسکی موجب پڑتی ہی اسوجہ سے کہ بیان ہو چکی ہی اور شل دور کرنے فکر فاسد کے اسلیے کہ یہی
فکر فاسد سودے سے پیدا ہوتی ہی اور یہ یعنے شراب مالیخولیا کے لیے سب سے بڑھکر نافع ہوتی ہی
اسلیے کہ اسکی تفریح سودے کے وحشت دلوانے کی ضد ہوا کرتی ہی کیونکہ شراب روح کو صاف کرتی ہی
اور اسمین نورانیت اور اشراق پیدا کرتی ہی اور سودا روح کو میلا کرتا ہی اور اسمین تاریکی اور سیاہی پیدا
کرتا ہی اور گمان کو اور خلق کو اچھا کرتی ہی اسلیے کہ بدگمانی اور بدخلقی فقط سودے سے ہوا کرتی ہی
اور شراب سودے کی ضد ہی اور قوت وار دماغ کی تقویت کرتی ہی اسلیے کہ دماغ ایسے شخص کا شراب
کے انجرون سے اثر نہین قبول کرتا ہی جو اسکی طرف چڑھتے ہین بلکہ ان انجرون کے دور کر دینے پر
اور اپنے مین نفوذ کرنے سے روکنے پر اور اگر نفوذ کر جائین تو انکے تحلیل کر ڈالنے پر قوت رکھتا
ہی پھر ایسے دماغ مین وہ چیز مجتمع نہ ہوگی جو روح کو پراگندہ کر دے تاکہ یہ انجرے اسپر قوت
پا جائین اور بہت ہو جائین پھر دماغ کی قوت انکے مقابلہ سے عاجز آ جائے بلکہ فقط قوی
دماغ منفعل ہوتا ہے شراب کے لطیف مناسب حرارت سے بھرے ہین اسکا صاف کر دیگی ایسی
صفائی سے کہ اسکے سوا اور کسی سے ایسی صفائی نہو سکے گی اس لیے کہ شراب روح کو اور خون
کو گرم کرتی ہی اور یہ دونون دماغ کی طرف نفوذ کرتے ہین اور اسے ایک ایسی مناسب گرمی سے
گرم کرتے ہین کہ جس سے دماغ اور روح کا مزاج خراب نہین جاتا بلکہ اسمین لطافت اور حرکت کی

[illegible]

سرعت اور معانی اور صورتون سے جلد انفعال کو قبول کر لینا بڑھ جاتا ہی کیونکہ یہی شراب روح کی غلیظ کرنیوالی رطوبتون کو کہ جو حرکت کی تیزی کی اور جلدی سے صورتون اور معنون کے قبول کی مانع ہین تحلیل کر ڈالتی ہی اور یہ بات ذہن کے صفائی کی موجب ہی اسلیے کہ ذہن کی صفائی کا اطلاق نفس کی استعداد پر ہوتا ہی کہ جس سے بے تشویش اور اضطراب کے کہ وہ اسکی طرف مقدمون کی بہونچنے کی مانع ہین مطلوب کا استخراج ہوتا ہی پس اسی سبب سے قوت دار دماغ والا جلدی سے نشہ مین نہین آتا اور جلدی اور دیر سے نشہ مین آنے سے دماغ کی قوت اور ضعف کا علم حاصل ہوتا ہی اسلیے کہ ضعیف دماغ شراب کے انجرون کو بہت قبول کرتا ہی پس ان انجرون کی حرارت سے اور مکانی مزاحمت سے روح مضطرب ہوتی ہی اور اسکی حرکتین پراگندہ ہوجاتی ہین اور دماغ مین روح کی غلاظت اور کدورت سے ان انجرون سے ملجانے پر اُس حیز سے بڑھکر پیدا ہوتی ہی جو صفائی اور حرارت کے سبب سے لطافت سے پیدا ہوا کرتی ہی باوجود اسکے کہ ضعیف دماغ اپنی غذا کے ہضم کرنے سے عاجز رہتا ہی پھر اسمین اسی سبب سے فضلیہ رطوبتین بہت سی ہوتی ہین اور شراب کی حرارت ان فضلیہ رطوبتون کو حرکت مین لاتی ہی اور انجرے بناکر اڑاتی ہی پھر روح کے غلیظ کرنے اور اسکی مزاحمت کرنے مین یہ انجرے شراب کی انجرے کے مددگار ہوجاتے ہین پھر روح کا اضطراب اور تشویش حرکتون مین بہت ہوتی ہی لیکن منفعتین بدنی گو ممکن ہین کہ شراب کے سوا معجونون سے اور مرکب دواؤن سے حاصل ہوجائین پس یہ امر دشوار ہوجاتا ہی کیونکہ بعضی مفرد دوائین نابود ہوتی ہین اور یہ منفعتین مثل رنگ نکالنے کے اور اسکو سرخ کرنے کے اور صاف کرنے کے اور چمکانے کے اسلیے کہ شراب سے لطیف خون اور لطیف روح پیدا ہوتی ہی اور مثل اصلی حرارت کی تقویت کے اور اسکے اٹھانے کے اپنی لطیف گرمی سے اور مثل رطوبتون کے پکانے کے اپنی تسخین سے اور تلطیف سے اور مثل رطوبتون کے پھیلا دینے کے اپنی ترقیق سے اور ترطیب سے اور مثل مجرون کو کھولنے کے اپنی رقت اور نفاذ کے سبب سے اور مجرون کے سدے دور کرنے کے اور مسام کھولنے کے اور ہضم کی تقویت کرنے کے اپنی حرارت سے اور روح کی تکثیر کے کیونکہ اسکی لطافت کے سبب سے اس سے لطیف روحی انجرے کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور روح کی تلطیف کے غلیظ کدر انجرون سے اپنی لطیف حرارت کے سبب سے اور روح اور خون کے نورانی کرنے کے اور صاف کرنے خون کے اسمین کے فضلون کو تحلیل کرنے سے اور بلغم کے پکانے کے اور اسکی تلطیف کے اور صفرے کی ادرار کے اسلیے کہ شراب اپنی حرارت سے اور مائیت کی کثرت سے ادرار کرنے مین قوت رکھتی ہی مگر جبکہ وہ صفرا نہو کہ وہ اسمین اسکی مطاوعت نہین کرتا ہی کیونکہ وہ خود لطیف ہی اور اسکی ترطیب کے اپنی مائیت کی کثرت سے اور سودے کے مزاج کی تعدیل کے اپنی حرارت اور رطوبت سے اور اسکے شر کو دور

اگرنے کے کیونکہ شراب اثرون مین اسکی ضد ہوتی ہی اور اسکے اخراج کے اسلیے کہ یہ اُسے پتلا اور تر کردیتی ہی
بس نکلجانے اور پھیلجانے پر مستعد کردیتی ہی اور شراب کا نفع نفسانیہ قوتون سے بڑھکر طبیعیہ اور حیوانیہ
قوتون سے تعلق رکھتا ہی لیکن طبیعیہ قوتون سے متعلق ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ شراب ہضم کو اور معدہ کو
اپنی لطیف حرارت سے قوی کرتی ہی اور غذا کو اعضا مین نفوذ کروادیتی ہی اور صفرے کا ادرار کرتی ہی اور بلغم کی
تقطیع اور نضج کرتی ہی اور سودے کو پھیلا دیتی ہی اور اُس سے ضرر رکھتی ہی اور بدن کو فربہ کرتی ہی اور رنگ کو
نکالتی ہی اور مجرون کو کھولتی ہی لیکن حیوانیہ قوتون سے تعلق رکھنے کا تو سبب یہ ہی کہ قلب کی تقویت کرتی ہی
اور اصلی حرارت کو اُٹھاتی ہی اور روح کی کثرت اور اسے لطیف اور روشن کرتی ہی لیکن نفسانیہ قوتون سے تعلق
شراب کا یہ رنگ ہی کہ گو وہ ذہن کو صاف کرتی ہی اور روح کو لطیف کرتی ہی لیکن دماغ کیطرف انجرے بہت
جاتے ہین اور دماغ اصل مین ایک عضو ہلکا اور ملائم جوہر کا ہی اور اسکے ساتھ جھلیون سے اور ہڈیون سے
مضبوط کیا ہوا ہی پھر یہ انجرے اسمین سے آسانی سے تحلیل نہو سکینگے بس اسی سبب سے جبکہ انجرے بہت
ہوتے ہین تو دماغ کی قوتون کو ضعیف کرڈالتے ہین اور اسکے افعال کے ازالہ کا موجب ہوتے ہین اور
اسکی حرارت کے سبب سے جو تلطیف ہوتی ہی اس سے بڑھکر قوام مین روح کی کدورت اور غلاظت کی
اور روح کے قلق کی اور اسکے مکانی مزاحمت کی سبب پڑتی ہی اور شراب کا ہمیشہ پینا ذہن کو بلید کرتا ہی
اسلیے کہ شرابی انجرے دماغ کیطرف کثرت سے نفوذ کرتے ہین اور یہ انجرے اپنی تری اور تسخین کی افراط
سے دماغ کو ڈھیلا کردیتے ہین اور اسکے روحون کو غلیظ اور مکدر کردیتے ہین اور پٹھون کو ڈھیلا کردیتی ہی کیونکہ
دماغ کے تر ہونے سے یہ بھی اس سے تر ہوجاتے ہین اور یہ موجب لٹک پڑنے کا ہوتا ہی اور اسلیے کہ
پٹھون کی ٹھنڈک کے سبب سے شراب نضج کے کامل کرنے سے عاجز آتی ہی پھر شراب انمین فاسد
ہوجاتی ہی اور فضلیہ رطوبت کی طرف مستحیل ہوجاتی ہی اور مورث ہوتی ہی رعشہ کی پٹھون کی کمزوری اور
لٹک پڑنے سے اور مورث ہوتی ہی تشنج کی اسلیے کہ جو چیز پٹھون کیطرف شراب سے نفوذ کرتی ہی اگر وہ تیز
لگتی ہوئی ہوتی ہی تو لذعی تشنج پیدا کردیتی ہی اور اگر مائی ٹھنڈی ہوتی ہی تو استرخا پیدا کرتی ہی اور اگر غلیظ
ہوتی ہی تو امتلائی تشنج پیدا کرتی ہی اور اکثر اوقات نشہ والا سکتے سے مرجاتا ہی اسلیے کہ دماغ مین انجرے
کثرت سے اتنے جمع ہوجاتے ہین کہ دماغ کے بطنون کو بھردیتے ہین اور اگلے بیان کے موافق روحون کے
مجرے کو بند کردیتے ہین اور ہوسکتا ہی اس سکتے سے قلبی سکتہ مراد لیا جائے کیونکہ شراب قلبی دواؤن مین سے
ہی اور اسکا نفوذ قلب کی طرف ایسا بہت ہوتا ہی کہ دل اسکے دفع کرنے پر قوت نہین رکھتا بس روح گھٹجاتی ہی
اور آدمی یکایک مرجاتا ہی اور شراب تری بے پانی کی تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک

حفظ صحت مین پینے کی چیزون کی تدبیر

ہوتی ہی خون کی جلا دینے والی ہی اسلیے کہ اس سے دماغ کی طرف اُٹھکر جانے والے ابخرے بہت اور گرمی دینے مین شدید ہوتے ہین پھر یہ دماغ کو گرم کر دیتے ہین اور سخت ایذا دینے والا دردِ سر اس سے پیدا ہوتا ہی اور کبھی کبھی اس سے سرسام ہو جاتا ہی اور کلیجے کے مزاج کو بگاڑ دیتی ہی کیونکہ کثرت سے اسپر آتی جاتی ہی پھر اُسکے گرم کرنے مین افراط ہوتی ہی اور رستار یعنی کھٹی شراب اور یہ وہ شراب ہی کہ جسپر چھ مہینے نہین گذرتے ہین اور یہ نئی شراب ہوتی ہی ایسا ہی مصنف نے قانون کی شرح مین بیان کیا ہی اور یہی مسطار عربی بنا لیا گیا ہی بعضے کہتے ہین کہ فارسی مین اسکی اصل مستکار تھی اور بعضے کہتے ہین کہ خشت افشار تھی اس سے ذوسنطاریا کا ڈر ہوتا ہی یعنے کبھی اسہال کا اسکے نفخ اور اسہال کے سبب سے لیکن نفخ کا تو سبب یہ ہی کہ اس شراب مین فضلیہ رطوبت کثرت سے ہوتی ہی کیونکہ جتنا لمبا زمانہ اسپر کھنچتا ہی اتنی ہی اسکی رطوبتین تحلیل ہو جاتی ہین پھر جب اسپر کوئی طولانی مدت نہین گذرتی ہی تو اسکی رطوبتین ویسی کی ویسی ہی باقی رہتی ہین اور یہ رطوبتین حرارت پر چھائی ہوتی ہین پھر اسکی حرارت ضعیف پڑ جاتی ہی اور جب کمزور حرارت بہت سی رطوبتون مین اثر کرتی ہی تو نفخ پیدا کر دیتی ہی اور لیکن اسہال اور مراد اس سے طبیعت کی تلیین ہی نہ رگون مین کی چیز کا نکالنا تو اسکا سبب یہ ہی کہ یہ شراب اپنی غلاظت سے ماساریقا رگون مین نفوذ نہین کر سکتی پھر اسمین سے بہت سی آنتون مین باقی رہجاتی ہی اور اُنکے جرم کو تر کرتی ہی اور اُنھین لٹکا دیتی ہی اور پاخانہ کو پتلا کرتی ہی اور پھیلاتی ہی اور نفخ آنتون مین درازی پیدا کرنے سے اور اسمین کی چیز کو دفع کرنے سے اسہال پر مدد دیتا ہی اور اس شراب سے ذوسنطاریا کی پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ کلیجے مین غذا کے کم نفوذ کرنے سے اور آنتون کے راستے نکلجانے سے کلیجے کو ضعیف کر دیتی ہی اور کلیجے مین ریاح پیدا کر کے اسمین تمدد پیدا واقع کرتی ہی اور اسی سبب سے کلیجے مین کبھی کبھی تفرق اتصال پیدا ہو جاتا ہی اور جب کلیجہ ضعیف ہو جاتا ہی تو خود بھی غذا کو جذب نہین کر سکتا ہی اور یہ سب امور ذوسنطاریا کے موجبون مین سے ہین اور ریدی کا نشہ دماغ کی قوتون کو سست کر ڈالتا ہی اسلیے کہ نشہ دماغ کی طرف کثرت سے خرابی ابخرون کے چڑھنے ہی سے ہوتا ہی اور اسمین کوئی شک نہین ہی کہ یہ ابخرے اپنی کثرت کے وقت دماغ کو لٹکا دیتے ہین اور ارواح کو منکدر کر دیتے ہین اور پٹھون کو سست کر دیتا ہی کیونکہ دماغ کے تر کرنے سے پٹھون کو تر کر دیتا ہی اور لٹکا دیتا ہی اور نشہ کا استعمال دماغی قوتون کے راحت دینے کے لیے مہینے مین دو مرتبہ مضائقہ نہین رکھتا ہی کیونکہ یہ قوتین نشہ کی مدت بھر اپنے کامون کو چھوڑ بیٹھتی ہین اس حال مین کہ فضل اور شہر دونون ٹھنڈے اور شراب کی

کثرت اور قوت کے متحمل ہون اسلیے کہ شراب خون کی کثرت کرتی ہی اور اُسے پتلا اور گرم کرتی ہی اور
اُسے پھیلاتی ہی اور روح کو کثرت سے پیدا کرتی ہی اور اُسے گرم کرتی ہی اور اُسے خون کے ساتھ
باہر و اور کیطرف حرکت دیتی ہی اور اعضا کو گرم رکھتی ہی پھر شراب خارجی ٹھنڈک کا مقابلہ کرتی ہی اور خارجی
ٹھنڈک بھی اسکا مقابلہ گرم کرنے کی افراط مین کرتی ہی برخلاف خارجی گرمی کے کہ وہ اپنی گرمی مین جسطرح سے
کہ آگ پر آگ کی لکڑی مین زیادتی ہوتی ہی زیادہ ہوجاتی ہی جہان تک تنقل کا ترک کرنا ممکن ہو تو
اولی ہی اسلیے کہ تنقل جس کسی چیز سے کہ ہو شراب سے بڑھکر غلیظ ہوتا ہی پھر شراب ہضم سے پہلے
اُسے نفوذ کروادیگی لیکن گرم مزاج والا کبھی منتفع ہوتا ہی اپنے مزاج کی سخونت کے سبب سے بہی
اور کھٹ مٹھے انار اور سیب اور امرود اور زعرور اور لیمو اور اترج کے قرصون اور شربتون کے
تنقل سے بلکہ کبھی احتیاج پڑتی ہی حرارت کی افراط کے وقت قرص کافور کے تنقل کیطرف جیساکہ دق
والے لوگون سے کیا جاتا ہی کیونکہ یہ شراب اور مزاج کی حرارت کی تعدیل کرتے ہین اور یہ وائی غذا اور ان
کی تعدیل انکی ضد رکھنے والی کیفیت والی غذاؤن کے ساتھ کی تعدیل کی طرح پر ہی باوجود اسکے
کہ یہ چیزین دماغ کی طرف ابخرون کے چڑھنے سے مانع ہوا کرتی ہین اور نفس کافور سے قرص کا
کافور اولی ہوتے ہین اس لیے کہ ان مین ٹھنڈک ڈالنے والی اور دوائین مثل صندل اور
طباشیر کے پڑا کرتی ہین اور اسلیے کہ قرص معدہ مین دیر تک رہتا ہی پھر اسکی تاثیر کافور کی تاثیر
سے بڑھکر ہوگی کیونکہ کافور جلدی سے نفوذ کر جاتا ہی اور ٹھنڈے مزاج والا کبھی منتفع ہوتا ہی
تنقل سے سیب کی جوارش اور بہی کی جوارش اور گلقند کے ساتھ اسلیے کہ یہ چیزین معدہ کی تقویت
کرتی ہین اور اعتدال کے ساتھ اسکو گرم رکھتی ہین اسلیے کہ شراب کبھی معدہ مین تیز سرکہ کی طرف
مستحیل ہوجاتی ہی پھر معدہ کو اذیت دیتی ہی اور اکثر اوقات تشنج اور فواق پیدا کر دیتی ہی اور چھوارے
اور پستے کے ساتھ اور تر مزاج والا داڑھون سے چبانے والی چیز کے ساتھ یہ کل وہ چیز ہے کہ
دانتون سے توڑکر جس سے تنقل کیا جاتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اس سے مراد بیان پر بھنے ہوئے
چنے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ شہد انج مصر کی زبان مین ہی اور پانی مین کے زیتون کے ساتھ
اور یہ کچا زیتون نمک اور پانی مین بھیگا ہوا ہوتا ہی اور نمکین پستے اور بادام کے ساتھ اور جو
چیزین کہ دیر مین نشہ ہونے دیتی ہین بادام کے ساتھ تنقل کرنا اس لیے کہ یہی بادام شراب
کے ابخرون کو دماغ کی طرف چڑھنے سے روکتے ہین کیونکہ یہ اپنی دہنیت سے اور لزوجت
سے انھیں گاڑھا کر دیتے ہین اس حال سے کہ یہ دیر تک معدہ مین ٹھہرے رہتے مین

حفظ صحت مین شراب کی حالت پر جو ... کا تدبیر

اور اسلیے کہ یہی بادام پیشاب کا ادرار کرتے ہین پھر جو شراب کہ پہلے پی جاتی ہو اُسے پہلے اور
پھر اُس سے پہلی کو پہلے پیشاب کے رستہ نکال دیتے ہین پھر شراب بدن مین اتنی دیر ٹھہرنے
نہین پاتی ہو کہ اسکے اجزے دماغ تک پہونچ سکین خاص تلخ بادام کہ چھلے ہوے ہون کہ وہ ادرار مین
زیادہ قوی ہوتے ہین پچاس دانے پہلے شراب کے استعمال کیے جائین تو اسکے نشہ لانے کو مانع
آئین بعضے کہتے ہین کہ جو شخص پچاس دانے کڑوے بادام کے کھالے تو البتہ قریب ہو کہ اسے نشہ
نہو اور اسی طرح ہو نقل نمکین کرنب کلہ کے بیجون کے ساتھ اسلیے کہ یہ انجرون کو خشک کر ڈالتے ہین اور
کرنب کلے اور ردی کرنب کلے والی چیز کا کھانا شراب کے پہلے ہو اور اسیطرح نشہ کی مانع ہو مد یہ چیزون کا
استعمال کیونکہ یہ چیزین شراب کو پیشاب کے راستے اس سے پہلے کہ اسکا بخار دماغ تک پہونچے نکال دیتی
ہین اور شوربے مین بھیگی چیزی روٹیون کے ٹکڑے کو نشہ کو دیر مین آنے دیتے ہین کیونکہ بخار کو اپنی
دہنیت سے غلیظ کر دیتے ہین لیکن یہ پینے کی کثرت کے مانع ہوتے ہین اسلیے کہ بہت کھانا بہت پینے
کا مانع ہوتا ہو اسلیے کہ معدہ اور آنتین اسوقت مین دفع کی مشتاق ہوتی ہین جذب کی باوجود اسکے کہ
یہ ٹکڑے نفوذ کرنے مین سست ہوتے ہین اور معدہ مین اپنی چکنائی کے سبب سے دیر تک باقی رہتے ہین اور
بہت متلی بھی لاتے ہین کیونکہ اپنی چکنائی کے سبب سے فم معدہ کیطرف چڑھ آتے ہین پھر نکلجانے کے مشتاق
ہوتے ہین اور جلد نشہ لانے والی چیزین مثل جوز کے نقل کے ہو اور یہی جوز جوزبوا ہو کہ جسے ہندی مین
جاے پھل کہتے ہین اور اسکا شراب مین بھگونا ہو اور یہی حال اگر اور کالے دانے اور بھنگ کی پتی کا اور یہ
ایک گھانس ہو آدمی کے قد بھر طول مین یا زیادہ اور اسپر چھلکے ہوتے ہین کہ جس سے رسیان عمدہ اور کام کی
شہر سمرقند مین بنایا جاتا ہو اور اسکے بیج وہی شہدانج ہین اور اسکی پتی شدید نشہ جلدی سے لاتی ہو خصوصاً
ہندی بھنگ کہ یہ اسکی ایک قسم ہو کہ باغون مین بوئی جاتی ہو اور ایک درہم یا دو درہم اسکی عظیم نشہ پیدا کرتی
ہو اور کتنی طرحون سے استعمال کیجاتی ہو بعضے لوگ اسکی پتی کو نہایت درجہ پکاتے ہین اور ہاتھون سے
اتنا ملتے ہین کہ گھل جاتی ہو اور اسکی ٹکیان بنا لیتے ہین اور بعضے لوگ اسکو کھاتے ہین اور بھونتے ہین اور
مہین کوٹ پیسکر اسکی پھنکی بناتے ہین اور دیر تک اسے چباتے رہتے ہین اور ہمیشہ اسکا استعمال کرنا جنون
کا مورث ہوتا ہو اور زعفران کا ہو اور یہ سب چیزین تنہا نشہ لاتی ہین پھر شراب کے ساتھ انکا کیا حال ہوگا
لیکن بھنگ اور یہ تین قسم پر ہو ایک انہین سے وہ جسکے بیج کالے ہوتے ہین اور دوسری وہ ہو کہ جسکے
بیج سرخ ہوتے ہین اور یہ دونون ردی ہین طب کے عملون مین ان دونون سے کوئی منفعت نہین ہو اور
تیسری قسم انہین وہ ہو کہ جسکے بیج سفید ہوتے ہین اور وہی مستعمل ہو اور وہ روح کو غلیظ کرنے کے سبب سے نیند

لاتی ہی اور خشکی اور ٹھنڈک مین روح کے مزاج کے منافی ہونے سے اسکے مزاج کو فاسد کرکے خدر کرتی ہی اور
لفاح اور یہی بیروج کا پھل ہی اور شوکران اور یہ ایک قسم کی گھانس ہی کہ جسکی شاخین رازیانے کی شاخون کے
مشابہ اور پتی کھیرے کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی اور پھول اسکے سفید ہوتے ہین اور بیج اسکے انیسون کے
مشابہ ہوتے ہین اور عمدہ اسمین سے وہ ہی جو نفت نام قریے مین کہ وہ یزد کے گاؤن مین سے ہی پیدا
ہوتی ہی اور افیون مصنف کہتے ہین کہ یہ کالی خشخاش کا شیرہ جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہین نہین ہی بلکہ
خشخاش کی ایک قسم کا یہ گوند ہی اور اسکے نکالنے کا طریقہ یہ ہی کہ خشخاش کے پاس اسکی شاخون کو کوٹ
دیتے ہین پھر اُس سے یہ گوند نکل آتا ہی تو افراط کرنے والی ہی نشہ لانے مین فقط اُس شخص کے لیے
اسکا استعمال کیا جاتا ہی کہ جو اس بات کا ارادہ رکھتا ہی کہ علاج اُسکا اُس چیز سے ہو کہ جو نشہ سے ہوشیار
نکرے تکلیف کی شدت سے مثل کاٹنے اور پھاڑنے اور داغ لگانے وغیرہ کے اور اُن چیزون مین سے
جو شراب کی بو کو کھوتی ہین سوکھا دھنیا اور راسن ہی اور یہی راسن ایک گھانس ہی کہ بہت سے موضعون
مین جناح سے نامزد ہی کیونکہ اسکے پتی پرندہ کے پرون کی مشابہ ہوتی ہی جب کہ وہ اُڑنے کے لیے پر
کھولتے ہین اور دارچینی چین کی اور یہ ایک قسم کی دارچینی ہی کہ جسکا جسم زیادہ گندہ ہوتا ہی اور تج کی
قسم سے زیادہ اسمین تخلخل ہوتا ہی یہ چیزین چبائی جاتی ہین انکا پانی نگل لیا جاتا ہی پھر انکی بو شراب
کی بو پر غالب آجاتی ہی اور جو چیز کہ شراب مین ملائی جاتی ہی اُن سب سے افضل پانی ہی اسلیے کہ یہ
اپنی رقت اور لطافت اور نفوذ کی سرعت کے سبب سے شراب کی گرمی اور خشکی کو توڑ ڈالتا ہی اور
کبھی گاوزبان کے پانی مین ملائی جاتی ہی پھر اسکی تفریح بڑھ جاتی ہی اور یہ شراب اسکے ساتھ
یعنی اس ملنے کے ساتھ بہت بڑا سرور لاتی ہی اسلیے کہ گاوزبان کا پانی دل کے قوی مفرحات مین
سے ہی اور کبھی گلاب مین ملائی جاتی ہی پھر تقویت کرتی ہی معدہ کی اس لیے کہ گلاب مین قوت قابضہ
ہوتی ہی اور تقویت کرتی ہی دل کی بہت کیونکہ اس مین قبض کے ساتھ عطریت ہوتی ہی اور کبھی مرغی
یا گوشت کے شوربون مین ملائی جاتی ہی اُس شخص کے لیے کہ جسے غش آتا ہی یا ضعیف ہوتا ہے
روحون کے تحلیل ہو جانے سے اور ڈر ہوتا ہی اس بات کا کہ مدت مقررہ تک پہونچ نسکے یعنی مدت حیات تک
تاکہ شوربا تنہا پہونچ جائے اسکے اعضا کی طرف اور انمین سے جو کچھ تحلیل ہو گیا ہی اسکا بدلا پڑجائے
اسلیے کہ شوربا گو کہ لطیف اور قوام کا رقیق ہوتا ہی مگر اسمین نفاذہ قوت نہین ہوتی ہی کہ جس سے
اعضا تک جلد پہونچ جائے پھر اُسمین شراب ملانا ضرور پڑا اسلیے کہ شراب کے لیے ایک نفاذہ قوت
ہوتی ہی اور اعضا بھی اُس سے محبت رکھنے سے اپنی طرف اُسے زور سے کھینچ لیتے ہین پھر اسکے ساتھ

حفظ صحت مین شراب کی ضرورت کا بیان

شور با بھی اعضا تک جلد پہونچ جائیگا اور تحلیل ہوئی چیز کا بدلا پڑ جائیگا اور شراب کے لیے بھی ایک طرح کی عطریت ہوتی ہی کہ جس سے وہ روحون اور قوتون کی تقویت کرتی ہی

بدنی حرکت اور سکون کی تدبیر

بدن کا باقی رہنا بے غذا کے محال ہی اس سبب سے کہ پہلے بیان ہو چکا اور ایسی کوئی غذا نہین ہی کہ سب کی سب عضو کا جزو بنجائے اس لیے کہ اُسے متغذی کے مشابہت سے بعد ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ دوسری نوع ہے گو کسی عضو سے مشابہت مین قریب ہوتی ہی اور باقی اعضا سے بعید ہوتی ہے بلکہ ضرور ہے کہ ہضم کے وقت اسمین سے کچھ اُن فضلون کے جنھین طبیعت پیشاب اور پاخانے وغیرہ کی راہ سے دفع کیا کرتی ہے اخراور تھوڑی سی مقدار باقی رہجائے کہ وہ مشابہت عضو سے نہ رکھنے کے سبب سے عضو کا جزو بن جانے کی صلاحیت نہین رکھتی ہے اور یہ بدن مین فقط اس سبب سے باقی رہجاتی ہی کہ جب غذا ہضم ہو جاتی ہے تو ایک بہتے ہوتی رطوبت کی طرف مستحیل ہو جاتی ہی تاکہ رگون مین اور تنگ مجرون مین نفوذ کرنے کے قابل ہو جائے اور اعضا پر بٹ جائے اور جب کہ نفوذ اعضا کی طرف کرے اور اُنسے ملے تو وہ اُسے پی لین اور اُس سے بھیگ جائین اور یہ پی جانیوالی چیز اُن چیزون مین سے نہین ہوتی ہے جو خود سب کی سب بدن کا جزو بنجانے کے قابل ہو پھر اسمین سے کچھ بدن مین باقی رہجاتی ہی یا تو اس سبب سے کہ طبیعت نے اُسکی کمی سے اسکے نکالنے مین اہتمام کم کیا ہی یا اس سبب سے کہ اسکا ضرر بہت کم تھا یا اس سبب سے کہ طبیعت اسکے سوا اور کسی اہم امر مین مشغول تھی یا اس سبب سے کہ اسکی رقت یا غلاظت کے سبب سے اسمین مندفع ہونے کی صلاحیت نہین ہی پھر طبیعت اُس سے اعراض کرتی ہی اور اسکے پکجانے اور نکلنے کی صلاحیت ہو جانے تک اسے چھوڑے رکھتی ہی یا اس سبب سے کہ مجتمع ہونا اسکا تدریجی طرح سے ہوتا ہی کہ طبیعت اُس سے مانوس ہو جاتی ہی اور اسکا اثر قبول نہین کرتی ہی پھر اسکے دفع پر مصروف نہین ہوتی یا اسلیے کہ طبیعت اسکی اصلاح کی طمع رکھتی ہی بس اسے روکے رہتی ہی اور جب کچھ اجزا غذا کے چھوٹے رہتے ہین بدن مین اور زمانے کے طول ہونے سے بڑھتے جاتے ہین اسلیے کہ دن پر دن بدن کے غذا کی طرف محتاج ہونے سے بدن پر غذا وارد ہوتی رہتی ہی اور ہر روز اسمین سے کچھ باقی رہتا جاتا ہی تو مجتمع ہو جاتی ہی غذا کے جزون سے اتنی مقدار کہ اپنی کیفیت سے مضرت کرتی ہی اس طرح پر کہ ذات سے بدن کو گرم کر دیتی ہے

اگر خود گرم ہوتی ہی یا عفونت سے اسلیے کہ فضلے جب بہت ہو جاتے ہین تو اصلی حرارت کا تصرف
اسمین ضعیف ہو جاتا ہی تو ناری حرارت ان فضلون پر غالب آجاتی ہی اور ان فضلون کو سڑا دیتی ہی
اور اصلی حرارت کے تصرف کے ضعیف پڑجانے کا سبب یہ ہی کہ یہ فضلے اسپر چھا جاتے ہین اور اسے گھوٹ
لیتے ہین اور اس سے اسکا بجھ جانا لازم آتا ہی اور جب یہ فضلے سڑ اٹھتے ہین تو انسے غریبہ حرارت پیدا
ہو جاتی ہی یا ذات سے بدن کو ٹھنڈا کر دیتی ہی اگر اُن اجزا کی مقدار خود ٹھنڈی ہوتی ہی یا تو اصلی
حرارت کے بجھا دینے سے یا اپنی مقدار سے ضرر پہونچانے سے اس طرح پر کہ سدے ڈالدے
مجرون مین بھر جانے کے سبب سے اور بدن کو بوجھل کر دیتی ہی اپنی کثرت کے سبب سے اور اسلیے
کہ قوت کو چھا لیتی ہی اور اسکو ضعیف کر دیتی ہی پھر قوت بدن کے اٹھانے سے عاجز آجاتی ہی اجتماع
کے مرضون کی موجب پڑتی ہی مزاجی اور ترکیبی اور تفرقی مین سے لیکن مزاجی کی موجب ہونے کا تو
سبب مثل اُس چیز کے ہی کہ ٹھنڈے اور گرم سو مزاج مین بیان ہو چکا ہی اور ترکیبی مثل سدے اور امتلائی
اور امتلائی تشنج کے ہی اور تفرقی مثل ورمون کے اور پھٹنیون کے ہی باوجود اسکے کہ یہ اٹھے ہوے
بخار تغلیظ اور تسخین سے یا تبرید سے روح کو فاسد کر دیتے ہین اگر وہ اجزا کی مقدار نکال ڈالیجاتے ان
مفسدون کے ڈر کے سبب سے دستون کی راہ تو بدن کو اذیت پہونچیگی دواؤن سے جو انکے نکالنے مین
استعمال کیجاتی ہین کیونکہ وہ اکثر زہریلی ہوتی ہین اور زہریلی دوائین موذی ہوتی ہین اس جہت سے کہ
آدمی کی طبیعت کی ضد ہونے کے سبب سے بدنی قوتون کو ضعیف کر دیتی ہین اور اس جہت سے کہ یہی
زہریلی دوائین مغلوب کر دیتی ہین قوتون کو تاکہ انھین نکالنا ممکن ہو جائے اور زہریلی دواؤن کے سوا
مسہل دواؤن مین سے بھی آدمی کی طبیعت کے مخالف ہین باوجود اسکے کہ انہین نکالنے کی قوت ضعیف
ہونے سے مقصود حاصل نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ یہی دوائین صلاحیت رکھنے والے نفع دینے والے
خلط کے نکالنے سے خالی نہین ہین ان باقی جزون کے ساتھ کیونکہ صلاحیت رکھنے والے خلط اُنسے
ملے ہوتے ہین گو یہ نکالنے والی دوائین صلاحیت رکھنے والے خلطون کو نہ کھینچتی ہون اور اچھے خلط کا
نکالنا اسمین کی قائم بہت سی روح کے نکالنے کو مستلزم ہی اور یہ بات اسمین سے ہی جو ساری اعضا کی قوت کو
ضعیف کر دیتی ہی اور اصلی حرارت کو کمزور کر ڈالتی ہی اور غذا کے نکال ڈالنے سے بدن کے ضعف کو بھی مستلزم ہی
پھر یہ فضلے یعنی غذا کی بقیہ مفر ہین چھوڑ دیجائین بدن مین اپنے حال پر یا نکالے جائین دواؤن سے اور
ان فضلون کے پیدائش کے روکنے مین سب باتون سے بڑھکر قوی سبب حرکت ہی یعنی انکے تھوڑا تھوڑا
کر کے جمع ہونے کو اسلیے کہ حرکت اعضا کو گرم کرتی ہے اور انکے فضلون کو بہادیتی ہے اس لیئے

حفظ صحت مین بدنی حرکت اور سکون کی تقدیر

حفظ صحت مین بدنی حرکات و سکونات کا بیان

کہ انھین پگھلاتی ہی اور پتلا کر دیتی ہی اور پسینے اور بخار کے راستے تحلیل کر ڈالتی ہی باوجود اسکے کہ حرکت انکی نیچے اترنے پر اور دفع ہونے کے مقامون کی طرف پھیلا دینے پر اعانت کرتی ہی پھر انمین سے کچھ طولانی زمانے پر مجتمع نہ رہیگا وہ چیز کہ جسکے لیے کوئی مقدار ہی وزن مین اور یہی یعنے حرکت باوجود اسکے کہ نکال دینے کے ساتھ ان فضلون کو مجتمع ہونے سے روکتی رہتی ہی بدن کو سبکی اور خوشی کی عادت ڈالتی ہی حرکت مین بسبب تحلیل اس چیز کے کہ ثقل اور کلال کی موجب ہی اور بسبب تحلیل اُس چیز کے کہ مضر ہوتی ہی حرکت مکرر کو ہر دن مین عادت کی رو سے اور بدن کو غذا کے قابل کر دیتی ہے اس سبب سے کہ یہی حرکت فضلون کو دفع کرتی ہی پس قوت جاذبہ غذا جذب کرنے کے لیے حرکت کرتی ہی اسلیے کہ طبیعت فضلون کے نکالنے سے فارغ ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ فضلے جب ٹھہرے ہوے تھے اعضا کو تو انھین غذا کرنے کی مانع تھے اور بسبب اس کے کہ اعضا مین حرکت سے جو حرارت پیدا ہوتی ہی اس سے جاذب کی قوت بڑھجاتی ہی اور اسلیے کہ حرکت اصلی حرارت کو برانگیختہ کرتی ہی پس طبیعت کا تصرف غذا مین بڑھ جاتا ہی اور جوڑون کو سخت کرتی ہی اور اوتار اور رباط اور اعصاب کی تقویت کرتی ہی پٹھون کی لٹکانے والی فضلیہ رطوبتون کے تحلیل کرنے سے اور مادی سبب ضعف سے اور اکثر مزاجی مرضون سے محنت کرتی ہی اور یہ وہ مرض ہین جو اجزا بقیہ غذا کے مجتمع ہونے سے پیدا ہوتے ہین جب کہ معتدل حرکت اپنے وقت مین استعمال کیجاتی ہی جیسا کہ قریب آنے کو ہی اور باقی تدبیر ضروری سببون مین سے حرکت کے ساتھ استعمال کرنا صواب ہی کیونکہ اگر یہ بات صواب نہو تو جو کچھ حرکت سے تحلیل ہوگیا ہی یا تو مثل اُسکے دوسری چیز بدل سے حاصل ہوتی ہی یا بدتدبیری کے سبب سے اس سے بڑی حاصل ہوتی ہی اور بیشک طبیبون نے دعوی اس بات کا کیا ہی کہ حرکت غذا کے بقیہ رہجانے کے روکنے کے لیے ضروری ہی اور کوئی چیز اسکی قائمقام نہین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اس امر مین شراب حرکت کی قائمقام ہوتی ہی اسلیے کہ شراب اپنی لطیفہ حرارت سے فضلون کو پگھلا دیتی ہی اور اپنی رطوبت اور سیلان سے انھین بہا دیتی ہی اور طبیعت کو اسکے نکال ڈالنے پر قوی کر دیتی ہی اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ جو منفعتین کہ حرکت سے حاصل ہوتی ہین انکا حصول شراب سے محال ہی اور اسلیے کہ جب سکون کا زمانہ طویل ہوتا ہی طبیعت اس سے انس پکڑ جاتی ہی پھر اسوقت مین حرکت دشوار پڑتی ہی اور اسکو جوڑون کا لٹکاپ پڑنا لازم ہی کیونکہ سکون کی عادت ہوجاتی ہی اور سکون سے جو فضلے پیدا ہوتے ہین انکی کثرت ہوتی ہی اور اصلی حرارت کمزور پڑجاتی ہی باوجود اسکے کہ شراب اپنی رطوبت سے اعضا کو لٹکا دیتی ہی اور حاجت کے وقت اعضا سے حرکت کا

حفظ صحت مین بدنی حرکت اور سکون کا تتمہ

صادر ہونا دشوار ہو جاتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حمام قائم مقام حرکت کا ہی اور اسکا جواب یون دیا جاتا ہی
کہ حمام اندرواری کو ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور باہر وار گرم کرتا ہی اور حرکت دونون کو گرم رکھتی ہی اور سکون کی عادت
پڑنے کو دور کرتی ہی ریاضت کا وقت غذا کے نیچے اترنے کے بعد ہی معدے سے اور ہضم کے کامل ہو جانے
کے بعد اسلیے کہ ریاضت اعضا کو گرم کرتی ہی بس انکا غذا کو کھینچنا شدت پکڑ جاتا ہی اور جس وقت غذا کچی
بے ہضم ہوئی ہوتی ہی اور اسے اعضا اپنی طرف کھینچ لیجاتے ہین تو مجرون مین سدے پڑ جاتے ہین اور
اور اسلیے کہ ریاضت کی شان سے تحلیل کرنا ہی پھر جب فضلون کو تحلیل کر چکتی ہی تو اعضا کے جوہرون
کے تحلیل کرنے پر جب تک متوجہ رہتی ہی کہ غذا سے بدل وارد ہو تاکہ تحلیل جزون کا قائم مقام ہو جائے
پھر غذا معدہ سے رگون کیطرف کھنچ جاتی ہی اور جب کچی ہوتی ہی تو انمین سدہ ڈالدیتی ہی اور یہ بھی ہی
کہ ریاضت کیوقت غذا معدہ سے نیچے اُترتی ہی اور جب غیر منہضم ہوتی ہی تو آنتون مین اور ماساریقا رگون
مین سدے کا موجب پڑتی ہی اور معتدل ریاضت وہ ہی کہ جسمین ظاہر کی جلد سرخ پڑجاتی ہی کیونکہ خون
لطیف اور گرم ہو جاتا ہی اور باہر کیطرف میلان کرتا ہی اور جب کہ تسخین اور تحلیل مین افراط پکڑتا ہی تو
بشرہ زرد پڑجاتا ہی اور جلد پھول اُٹھتی ہی کیونکہ ظاہر کی طرف خون اور روح کی کثرت سے توجہ ہوتی ہی
اور جب تحلیل افراط پکڑتی ہی تو بدن مین دبلا پا ظاہر ہوتا ہی اور پسینا نکلتا ہی اسلیے کہ حرکت کی حرارت سے
اندرواری جو رطوبتین ہوتی ہین وہ بہ نکلتی ہین اور تبخیر پکڑتی ہین پھر یہ ابخرے مسام سے نکلنے کے وقت
پسینا بنجاتے ہین کیونکہ ظاہر کی ٹھنڈک کے سبب سے مسام مین تکاثف ہوتا ہی لیکن وہ ریاضت کہ جسمین
پسینا کثرت سے بہے ان باطنی رطوبتون کے بہ نکلنے سے تو وہ افراط سے ہی اس ریاضت کا ترک
واجب ہی تاکہ بدن کی رطوبتون کو فنا نہ کردے اور بدن کو سکھا نہ ڈالے لیکن وہ عرق کہ ریاضت کے
شروع مین حرکت کی حرارت سے جلد کے قریب کی رطوبتون کے بہنے سے نکلتا ہی وہ افراط پر دلالت
نہین کرتا ہی اسلیے کہ اسکا بہنا فضلون کے تحلیل ہونے سے پہلے ہوتا ہی کیونکہ یہ مادہ جلد کے قریب
ہوتا ہی اور آسانی سے ٹپک جانے کو قبول کر لیتا ہی اور جس عضو کی ریاضت بہت ہوئی ہی وہ عضو قوی
ہو جاتا ہی مادون کی تلطیف سے اور اپنے فضلون کے تحلیل ہو جانے سے اور مسام کے کھلجانے سے
اور مجرون کے کشادہ ہونے سے اور حرارت کے برانگیختہ کرنے سے اور روح اور اصلی حرارت کے
اُسکی طرف کھینچنے سے پھر تمام فعلون پر اسی سبب سے اُسکی قوت قوی ہو جاتی ہی خاص اسی نوع کی
ریاضت پر جس ریاضت کی کہ اُسنے عادت ڈالی ہی اسلیے کہ اعصاب اور رباط اُسکے اُس نوع
(۱) کی حرکت کرنے پر عادت پکڑ گئے ہین بلکہ ہر قوت کا یہی حال ہی یعنے ریاضت کی کثرت سے

قوت پکڑتی ہی اسلیے کہ جو شخص کثرت سے یاد کرتا ہی تو اُسکا حافظہ قوی بڑھجاتا ہی اور یہی حال اُس شخص کا
ہی کہ جو کثرت سے فکر کرتا ہی یعنے اُسکی مفکرہ قوت بڑھجاتی ہی اور یہی حال اُس شخص کا ہی کہ جو کثرت سے
تخیل کرتا ہی اسکی قوت متخیلہ قوی بڑھجاتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ باطنی قوتون کو بار بار کے اثر قبول
کرنے اور اثر کے وقت ایک ملکۂ قوی حاصل ہو جاتا ہی اسلیے کہ شئی کا لازم انفعال جب اُس شئی کے
لیے حادث ہوتا ہی تو اس شئی کی مناسب ہوتا ہی اور شئی کا مناسب اسکی ضد کے معاند ہوتا ہی اور
معاند ضد کا جب کئی بار ہوتا ہی تو اُس شے مین سے مقابل کی استعداد گھٹ جاتی ہی اور اُسکے
ضد کی کہ جو اسکی مناسب ہی صلاحیت اسمین زیادہ ہو جاتی ہی اور منفعل کی استعداد کا شدت پکڑنا
انفعال کی شدت پکڑنے کا موجب ہوتا ہی اور اسی طرح کا کلام فعل مین یعنے اثر کرنے مین ہی اور یہ بھی
ہی کہ طبیعت کو اس قوت کی تقویت مین شدت کا اہتمام حاصل ہو جاتا ہی پھر طبیعت اس قوت کے
رہنے کی جگہ کی طرف روح اور اصلی حرارت کے ساتھ کہ ہر عضو کی حیات کا آلہ ہی متوجہ ہوتی ہی پس
اسی سبب سے اسکی قوت قوی بڑجاتی ہی جس طرح سے دودھ کی پیدا کرنے والی قوت دودھ
پلانے والی مین بڑھ جاتی ہی اور منی کی پیدا کرنے والی قوت بہت جماع کرنے والے مین بڑھجاتی ہی
اور پہلی قوت دودھ پلانا چھوڑنے والی مین ضعیف ہو جاتی ہی اور دوسری مباشرت کے تارک مین
گھٹ جاتی ہی اور ہر ایک عضو کے لیے ایک خاص ریاضت ہوا کرتی ہی پس سینہ کی خاص
ریاضت پڑھنا ہی اسلیے کہ سینے کی عضلے قرارت کے وقت حرکت کرتے ہین اور سانس رکتی ہی اسی
سبب سے فضلون کے تحلیل اور پگھلانے کی موجب گرمی پیدا ہو جاتی ہی اور پڑھنے مین شروع
آہستہ سے چلّا کر پڑھنے کی طرف کرنا چاہیے کہ سانس کے آلے قوی فعل سے یکبارگی متاذی نہون
اور یہ انتقال تدریج سے ضد سے طرف ضد کے ہو نہ یکایک اور کانکی ریاضت لذیذ گانے سننے
سے کیجاتی ہی اسلیے کہ ہر قوت اپنی مناسب ہی سے تقویت پاتی ہی اور لذیذ نغمے سامعہ قوت کے مناسب
ہوتے ہین باوجود اسکے کہ کان کے سوراخ پر کے بچھے ہوے پٹھون پر یہ نغمے قرع کرتے ہین اور
اس سے اسکے فضلے تحلیل ہوتے ہین اور روح لطیف پڑتی ہی اور بینائی کی ریاضت کیجاتی ہی باریک
خط کے پڑھنے سے اسلیے کہ باریک چیزون کے دیکھنے کیوقت جلیدیہ کی حرکت شدت پکڑتی ہی اور اُس
اسمین کی رہنے والی غلیظ روح رقیق پڑتی ہی اور لطیف ہو جاتی ہی لیکن سزاوار ہی کہ یہ ہو کبھی کبھی
اسلیے کہ ہمیشہ اسکا کرنا کہ جو روح کہ رقیق ہی اسکو تحلیل کرتا ہی خصوصاً اگر وہ روح اپنی مقدار مین کم ہو اور
اچھی چیزون کے دیکھنے سے اسلیے کہ یہ بینائی کی قوت کے مناسب ہین اور معتدل کھوڑے کا سوار ہونا

لسان جمنستان مین اور سارے بدن کی ریاضت ہو تحلیل کرتا ہو حرکت کی کثرت سے گرم کرنے والی چیزسے بڑھکر اسلیے کہ تسخین فقط قوی حرکت سے ہوتی ہو اور یہ حرکت بے نرمی کی افراط کے بدن کو نرم رکھتی ہو اور نقیہ لوگون کو انکے باقی مرضون کے تحلیل کرنے سے مفید پڑتا ہو اور انکی قوت کے برانگیختہ کرنے سے اور حرارت کے اُٹھانے سے بے اسکے کہ انہین ضعف پیدا کرے اسلیے کہ یہ لوگ اپنی قوت کے ضعف سے اس بات پر قادر نہین ہین کہ اپنے بدنون کو حرکت دینے سے ریاضت دین اور یہی حال آہستہ کے جھولے کا ہو کہ ضعیف ریاضت ہو نقیہ لوگون کو مفید پڑتی ہو اور جھولا یہ ایک سی ہی دوا لڑی کہ لٹکائی جاتی ہو اور اسپر بیٹھتے ہین اور حرکت دیجاتی ہو مگر یہی جھولا گھوڑے پر چڑھنے سے نرم ہو لیکن گھوڑے کا دوڑانا یعنے سرپٹ ہانکنا بہت تحلیل کرتا ہو اور گرم کرتا ہو اسلیے کہ قوی تیز ریاضتون مین سے ہو اور چوگان سے کھیلنا بدن کی ایک ریاضت ہو سب تیز قوی ریاضتون مین سے اور نفس کی بھی اسلیے کہ اسکو غلبہ سے اپنے مقابل پر خوشی اور مغلوب ہونے سے اسے غصہ لازم ہوتا ہو بلمقابل سے کبھی پھر نفس روح کی حرکت سے اور تلطیف سے قوی پڑ جاتا ہو اور فہم و ذکا اسکا بڑھجاتا ہو اور یہی حال گھوڑ دوڑ کا ہو کہ بدن کی اور نفس کی بھی ریاضت ہو اور کشتیون پر سوار ہونا اخلاط کو ہیجان دیتا ہو پس یہ سوار ہونا اسی سبب سے مثل جذام اور استسقے کے مزمن مرضون کا قالع ہو اسلیے کہ انکے مادے غلیظ اعضا مین چپکے ہوے ہوتے ہین نہ حرکت کرتے ہین اور نہ اکھڑتے ہین مگر اسی طرح کی اُکھیڑنے والے سے برابر ہو کہ یہ سوار ہونا خواہ دریا کے کنارے کے قریب ہو یا منجھ دھار مین ہو لیکن ہیجان مین لانے کا سبب یہ ہو کہ ناو کے سوار ہونے کو سوار کی نسبت کا سارے عالم کی طرف سے مختلف ہو جانا لازم آتا ہو پس وہ اپنے ٹھہرے رہنے سے توہم کرتا ہو اس بات کا کہ سارا عالم چلتا ہی پھر نفس اس سے ڈرتا ہو اور اُسے ہول اور دہشت عارض ہوتی ہو پس اسی سبب سے خلطون مین حرکت اور ہیجان پیدا ہوتا ہو اور دوسرے یعنے مزمن مرضون کے کھونے کا سبب ہونے کی وجہ یہ ہو کہ نفس پر خوشی اور ڈر سے اختلاف واقع ہوتا ہو اور اس امر کی تکرار ہوتی ہو تو کبھی مواد باہر کیطرف آتا ہی اور کبھی اندر کیطرف جاتا ہو پس مندفع ہونے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہو دریا کے کنارہ کے نزدیک مادے اُکھڑتے نہین ہین کیونکہ دو حرکتین مختلف ہوتی ہین اسلیے کہ خوشی ہیجان ڈر بر ظاہر ہوتی ہو اور لیکن عالم کی طرف سے سوار کی نسبت کا بدل جانا دریا کے کنارہ کے نزدیک ہی سے مختص ہو اسطرح پر کہ کنارہ کا نظر آنا ممکن ہو اور قوی کرتا ہو ناو کا سوار ہونا معدہ کو اور ہضم کو اسلیے کہ معدہ کو گرم کرتا ہی اور اسکے ریاح کو تحلیل کرتا ہو اور اسکے فضلون کو دفع کرتا ہو اور جب اس سے متلی اور قے ہیجان پکڑے

[illegible]

اس سبب سے کہ جب اخلاط حرکت کرتے ہین تو حرکت سے لطیف پڑجاتے ہین اور بلند ہونے لگتے ہین پھر
بلندیون کیطرف میلان کرتے ہین خاص اسوقت مین کہ جب صفرا غالب ہوتا ہی اور معدہ پر گر پڑتا ہی اور
بسبب اسکے کہ اخلاط اُس طرف حرکت کرتے ہین کہ جدھر سے نفس کو ڈرانے والی چیز کا ادراک ہوا ہی اور یہ
ادراک آنکھ ہی سے ہوتا ہی پھر انکی حرکت بلندیون کیطرف ہوگی اور قی اور متلی کو ہیجان ہوگا پس ناؤ پر سوار
ہونے کے وقت یہ ہیجان حرکت کی ذات کے سبب سے نہین ہی نہین تو سب حرکتون سے حاصل ہوا کرتا تو
فضلون کے نکالدینے سے سفید پڑیگی وہ فضلے کہ جو اعضا سے سوار ہونے کے سبب سے اکھڑتے ہین پس
اسکے روکنے کیطرف مبادرت نکیجائیگی کیونکہ اس سے ردی فضلے دفع ہوتے ہین خاص ایسے حال مین کہ انکی بڑی
حرکت اور ہیجان سے بڑھگئی ہو اور سب ریاضتون مین سے مالش کرنا ہی اسلیے کہ یہ بھی فضلون کو تحلیل کرتا ہی
اور رطوبتون کو تیلا کرتا ہی اور لطیف حرارت کو ہیجان مین لاتا ہی اور وترون اور عضلون کو سخت کرتا ہی اور اس سے
مخصوص بہت سی منفعتین ہین کہ انہین سے یہ ہی کہ خاص عضو مین کے مادے کو جبکہ گاڑھا یا لزج اسمین جما ہوا
ہو تو اُسے اچھی طرح کوئی نہ نکال سکیگا مگر مالش اور انھین منفعتون مین سے یہ ہی کہ جب کوئی عضو اپنی طبیعی مقدار
سے چھوٹا پڑگیا ہو اور اسکا بڑھانا مقصود ہو تو اسکی مالش ضرور ہی اسلیے کہ بڑھانا اسمین غذا کے نفوذ کروا دینے ہی سے
حاصل ہوتا ہی اور یہ غذا کا نفوذ کروا دینا فقط اسکی حرارت کے ہیجان دلوانے سے ہی ہوتا ہی اسلیے کہ تغذیے کے
افعال فقط حرارت سے اور مجرون کے کشادہ کرنے سے پورے پڑتے ہین اور یہ بات مالش سے حاصل
ہوا کرتی ہی لیکن حرکت بس اگر یہ عام ہی تو اس سے عضو کی مقصود غرض صادر نہوگی اور اگر خاص ہی تو وہ
غرض کے حاصل کردینے پر قوی نہین ہوتی ہی اور یہ بھی ضرور ہی کہ اُس عضو کے ساتھ کہ جسکا بڑھانا منظور رہے
اسکے پاس کے عضو کو اعضا مین سے کہ جسکا بڑھانا مقصود نہین ہے حرکت دیجائے اور منفعتون مین سے یہ منفعت ہی
کہ کبھی بعضے عضو پر جما دینے والی ٹھنڈک یا ریحی مادہ غالب آجاتا ہی اور اسے کوئی اور چیز مثل مالش کے دور
نہین کر سکتی اور انھین منفعتون مین سے یہ ہی کہ کبھی کسی مقام سے مثل بلندی کے نیچے کیطرف مادہ کے جذب
کرنے کی احتیاج لاحق ہوتی ہی اور یہ بات حاصل نہین ہوتی ہی مگر مالش سے بعضی مالش کھرکھری ہوتی ہی یعنے
ذاتی کھرکھرے ہاتھون سے یا کھرکھرے کپڑے لپٹے ہوے سے پھر رنگ سرخ پڑجاتا ہی اسلیے کہ یہ مالش اپنی
کھرکھراہٹ سے خون کو ظاہر کیطرف جلد کھینچ لاتی ہی اور جبتک کہ افراط سے تحلیل مین قوت رکھنے والی
مالش واقع نہین ہوتی ہی اُسوقت تک خون کے کھینچنے کے سبب سے عضو موٹا پڑتا ہی افراط کی مالش سے
عضو کی طرف کا کھنچا خون تحلیل ہوجاتا ہی پھر اُس سے فربہی نہین پیدا ہوتی ہی اور لیکن جب تحلیل
کھینچے ہوے سے بڑھکر ہوگا تو ضرور اس سے دبلا پا پیدا ہوگا اور بعضی مالش سخت ہوتی ہی اور یہ قید

کے دبلنے سے ہوتی ہی پھر یہ مالش ضعیف عضوون کو قوی اور مضبوط کردیتی ہی ارخا کی موجب رطوبتون کو

افراط سے تحلیل کرڈالنے کے سبب سے پھر باقی شدید سخت رہجاتا ہی اور بعضی مالش ملائم ہوتی ہی پس

وہ ارخا کرتی ہی عضو کی طرف رطوبتون کے کھینچنے سے اور اسمین روک رکھنے سے اسلیے کہ یہ اوپر کی

سطح کو متخلخل کردیتی ہی کیونکہ تخلخل کی سبب سے اسکی مقدار مین زیادتی کے پائے جانے سے اور

بے تحلیل ہوئی رطوبتون کی لطیف گرمی کے ساتھ بہ نکلنے سے عضو کے مسام تنگ پڑجاتے ہین اور

بعضی مالش بہت ہوتی ہی اور وہ یون ہوتی ہی کہ مالش کا زمانہ طولانی ہو پس وہ دُبلا کردیتی ہی تحلیل کی

کثرت کے سبب سے کہ مالش کے طولانی ہونے سے پیدا ہوئی ہی اور بعضی مالش معتدل ہوتی ہی زمانہ مین

پس فربہی لاتی ہی خون کو نہ تحلیل کرنے کے ساتھ کھینچنے کے سبب سے اور ریاضت پر مالش کو مقدم کرنا

اسکی استعداد رکھنے کے سبب سے سزاوار ہی اسلیے کہ مالش اعضا کو حرکت کے لیے جوڑون کو اور رباطون

کو ملائم کر کے قابل کردیتی ہی کیونکہ اسمین تبلا کرنے والی رطوبت پائی جاتی ہی اور حالت سکون سے

قوی حرکت کی طرف تدریج سے اعضا کو حرکت کے قابل کرتی ہی اور اس سبب سے کہ یہی مالش فضلون کو

تبلا کرنے اور بہانے سے اس بات کی قابل کردیتی ہی کہ ریاضت سے خشک ہوجائین اور استعمال

کیجاتی ہی مالش ریاضت کے بعد قوت کے پھیرلانے کے لیے اسلیے کہ یہ راحت دیتی ہی اور رطوبتون کو

تحلیل ہوجانے سے روکتی ہی اور خون اور روح کو اعضا کی طرف کھینچتی ہے اور جسے کہ جلد کے قریب کے

اور عضلون مین تحلیل کرنے سے ریاضت نے چھوڑدیا ہی اسکی تحلیل کرنے کے لیے فضلون مین سے

پھر ان مقامون مین فضلون کے رک رہنے کے وقت ممدیہ سے تھکن پیدا نہین ہوتی پس مقصود

اس مالش سے دو باتین ہین ایک تو کُن ان رطوبتون کا جنکی تحلیل کا ریاضت سے خوف ہی دوسرے وہ

فضلے کہ ریاضت کے بعد عضلون مین باقی رہ گئے ہین انکا تحلیل ہوجاتا ہی پھر اگر پہلی غرض ہی تو وہ ہم

ہی پس سزاوار ہی کہ یہ مالش تری پھیلانے والے اور اپنی لزوجت سے مسام کی بند کرنے والے تیلون سے ہو

برخلاف دوسری بات کے اور دونون قسمون کی مالشون مین سزاوار ہی یہ کہ اعتدال سے اور نرمی سے

ہو اسلیے کہ ریاضت سے بدن کے ضعیف پڑجانے اور کثرت سے تحلیل واقع ہونے کے بعد ہوتی ہی

اور چاہیے کہ ہو یہی آخیر کی مالش بہت سے ہاتھون سے اس سے مراد یہ ہی کہ ہاتھ کا پھرنا بدن پر

مختلف وضعون سے اور مختلف جہتون سے ہو نہ ہاتھون کی گنتی مین کثرت مقصود ہی تاکہ پٹھون پر

موقع ہاتھون کے مختلف ہون پس مالش کا اثر سب اجزا کی طرف پہونچ جائے

فصل

سونے جاگنے کی تدبیر

حفظ صحت مین بعد از حرکت و سکون کا بیان

حفظ صحت مین سونے اور جاگنے کا بیان

حفظ صحت مین سونے اور جاگنے کا بیان

افضل سونے کا غافل ہوکر سونا ہی اسطرح پر کہ آسانی سے ہوشیار نہو سکے اور اسکا سبب یہ ہی کہ سونے مین استغراق نہونا باطن مین سبب کے سب روح کے مجتمع نہونے ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور یہ ایسی بات کا موجب ہی کہ سونے سے مقصود منفعتین شائستہ طور پر پیدا نہون کہ متصل ہوا یسلیے کہ اگر نیند جاگنے کے ساتھ اور بے آرامی کے ساتھ ہوگی تو جب طبیعت سوتے مین اندر وار روح کے مجتمع ہونے کے سبب سے ہضم کے کام مین مصروف ہوگی تو اسکے مانع بیداری ہوگی کہ وہ روح کو باہر کی طرف حرکت دیگی پس اس سبب سے طبیعت متحیر ہو جائیگی اور ہضم فاسد ہو جائیگا مقدار مین معتدل ہو ایسلیے کہ تھوڑے سونے کے ساتھ روح اور اصلی حرارت کی تحلیل بہت ہوتی ہی اور اسمین ہضم ضعیف ہوتا ہی پھر خون اور روح کی پیدائش کم ہو جاتی ہی اور بہت سونا اُن رطوبتون کے اجتماع کی کثرت سے کہ جنکی شان سے جاگنے کے حال مین نکلجاتا ہی ٹھنڈک پھیلا دیتا ہی کہ غذا کی ہضم کے بعد اور نیچے اترنا شروع کرنے کے بعد حادث ہو معدے کے اوپر سے نیچے کی طرف اُترنے کے بعد اور ایسے سکون کے بعد کہ جبکا وہ تابع ہی یعنے ہضم نفخ اور قراقر سے ایسلیے کہ جو ایسا نہین ہوتا ہی تو وہ ردی ہوتا ہی لیکن جوکہ معدے کے خالی ہونے ہوتا ہی تو وہ سونا روح کو اور اصلی حرارت کو تحلیل کر ڈالنے سے قوت کو ساقط کر دیتا ہی اور بھرے پیٹ معدہ کے منھ سے غذا کے اُترنے کے قبل ہوتا ہی تو وہ غذا ئین تخلخل کے وقت اور طبخ سے اُسکے حجم کے بڑھنے کے وقت فم معدہ مین تمدد پیدا کرتا ہی اور وہ اپنے حس کی ذکاوت سے متاذی ہوتا ہی پھر یہ سونا غفلت سے نہوگا بلکہ بے قراری اور کروٹون کے بدلنے کے ساتھ ہوگا پھر اسوقت مین سونے سے غرض حاصل نہوگی اور سونے والے کو ایسے سونے سے چین و آرام نملیگا اور جو سونا کہ نفخ پر ہوتا ہی وہ معدہ کو غذا پر مشتمل ہونے سے روکتا ہی پس ہضم ضعیف پڑجاتا ہی اور کثرت سے ابخرے دماغ کو چڑھتے ہین اور نیند کو مانع آتے ہین ایسلیے کہ وہ بڑے بڑے خیالات دلواتے ہین اور معدہ کو تمدید سے اذیت دیتے ہین اور اذیت لمسیہ قوت سے خیالیہ قوت کی طرف پہونچتی ہی پس ڈرانے والے نیند سے اُٹھا دینے والے خیالات تخیل ہوتے ہین اور جو شخص کہ سونے سے ہضم پر استعانت کرے یعنے معدہ کے نیچے والے غذا کے اُترنے سے پہلے کھائی غذا کے ہضم پر پس سزاوار ہی پہلے داہنی کروٹ پر تھوڑے سولے سے شروع کرنا تاکہ غذا قعر معدہ کی طرف داہنی طرف کے میلان کے سبب سے اُترجائے اور فقط داہنی طرف کا میلان قرار دیا گیا کلیجے کی طرف اسلیے آسانی سے پہنچ جانے کے لیے یعنی غذا کے ایسلیے کہ اسوقت مین وہ اس سے قریب ہوگی پس یہین پر یعنے قعر کے نزدیک ہضم زیادہ قوی ہوتا ہی ایسلیے کہ معدہ دو طبقے رکھتا ہی ایک ان دونون سے اندر کی طرف

عصبی ہو اس لیے کہ یہ طبقہ کثیف جسمون سے ملا ہوا ہو پس اسے سخت ہونا سزاوار ہی اور باہر کا طبقہ پس قعر اسکا بہت ساتھی ہو تاکہ گرم رہے کہ وہ زیادہ ہضم کرے اسلیے کہ ہضم حرارت سے ہوتا ہو اور قعر معدہ کا اسلیے زیادہ ہاضم قرار دیا گیا ہو کہ غذا طبیعت سے نیچے کی طرف میلان رکھتی ہو پھر اگر ہضم اور بخار زیادہ قوی ہو تو بیکار پڑے اور اس کروٹ پر تھوڑا سونا سزاوار ہی اسلیے کہ غیر منہضم غذا کلیجے کی طرف طبیعی میل کے سبب سے اُتر نجائے اور ہضم کی مدت طولانی نہو جائے اسلیے کہ ہضم اس کروٹ کے برخلاف سریع ہوتا ہی پھر یعنے قعر معدہ کیطرف غذا اُترنے کے بعد سویا جائیگا بائین کروٹ پر دیر تک تاکہ کلیجہ معدہ پر مشتمل ہو جائے اور اسپر مانند اوڑھنے کے ہو جائے پھر اُسے گرم کرے اپنے مین کی قوی حرارت سے اور معدہ کی حرارت کو بند کرنے اور روک رکھنے سے پھر جب ہضم پورا ہو جائے تو داہنی کروٹ پر پھرے تاکہ کلیجے کیطرف غذا کے اُترنے پر مدد کرے کیونکہ اُسے طبیعی میلان نیچے کیطرف ہوتا ہو اور جاگنے سے زیادہ بڑھکر سونے کا پسینا لانا مادے پر طبیعت کے غالب آنے کی راہ سے ہو اسلیے کہ غلبہ طبیعت کا مادے پر پکانے سے اور نکالنے وغیرہ سے سونے کے حال مین بہت ہوتا ہی کیونکہ قوتین اور اصلی حرارت سوتے مین اندر دار مجتمع ہوتی ہین اور بیداری کا بہت پسینا لانا بہا دینے کی راہ سے ہو اسلیے کہ جاگتے مین روح کی حرکت اور برانگیختہ ہونا باہر کیطرف ہوتا ہو اور اسکے ساتھ رقیق مادے ہو لیا کرتے ہین جب یہ مادے ظاہر جلد کی طرف پہونچتے ہین اور یہ جلد اپنی طرف روح کے میلان سے گرم ہوتی ہو تو یہ مادے اجزے بنجاتے ہین اور پسینا بنکر بہنے لگتے ہین اور اسلیے کہ بیداری حرکت سے خالی نہین ہوتی اور حرکت مادہ کی پتلا کرنے اور بہانے اور باہر کیطرف نکالنے کی روح کی ہمراہی سے موجب ہوتی ہو لیکن پسینا پہلی وجہ سے آنا بہت ہوتا ہو اسلیے کہ وہ طبیعت کے فعل سے اسکی قوتون کے قوی ہونے کے حال مین ہوتا ہو اور جس شخص کو سوتے مین پسینا بہت آئے اور اسکا سبب ظاہر نہو مثل ہوا کی گرمی کے اور بہت سے اوڑھنے کے پس اسکا بدن غذا سے قریب زمانہ کی یا کسی خلط سے بھرا ہوا ہو اسلیے کہ پسینے کے لیے کسی سبب کا ہونا ضرور ہی اور جب سبب ظاہر نہین ہو تو مادی ہو اور وہی رطوبت ہو کہ قریب زمانے کے سبب سے غذا سے پیدا ہوئی ہو یا وہ رطوبت ہو جو بعید زمانے کی سبب سے غذا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ بات سونے ہی سے اسلیے مخصوص ہوئی ہو کہ بیان ہو چکا ہو کہ طبیعت فضلون پر سوتے مین بہت غالب آتی ہے

استفراغ اور احتباس کی تدبیر

حافظ صحت کو طبیعت کی اعتبار رکھنا واجب ہو یعنے پاخانے کے ساتھ اگر احتباس ہو تو تلیین کرے تاکہ قولنج نہ پیدا ہو جائے شوربے کے مثل سے اس لیے کہ شوربا ثُفل کو نرم اور پتلا کرتا ہو اور آنتو نکالتا

حفظ صحت میں سونے اور جاگنے کی تدبیر

حفظ صحت میں استفراغ اور احتباس کی تدبیر

حفظ صحت مشائخ بلغمی اعضا اور ...

ہی خاص جسوقت مین کہ ہو چکتا پھر اُسکا لٹکانا اور پھیلانا بہت ہو گا شوربا بہت چقندر والا اسلیے کہ چقندر
مین رطوبت کھلونی تیز ہوتی ہی کہ جلا کرتی ہی اور پیٹ کو چلنے پر ہیجان دیتی ہی اور جب کہ چقندر پکالیے
جاتے ہین تو انمین سے یہ رطوبت پانی مین نکل آتی ہی اور بہت پالک والا اسلیے کہ اسمین جلا دینے والی
غسالہ قوت بہت ہوتی ہی اور پیٹ کو ملائم کرتی ہی اور لیمونیہ سے اسلیے کہ لیمون کا پانی جلا کرتا ہی اور لزج
غلیظ بلغم کی تقطیع کرتا ہی اور اسکی تلطیف کرتا ہی اور دستون کے راستے نکلجانے پر مدد دیتا ہی کرم کلے
بیجون کے ساتھ اسلیے کہ یہ پیٹ کو ملائم کرتے ہین اور غلیظ کیموسون کو دستون کی راہ نکالتے ہین لیکن انجیر
مرکب کرطھ کے بیجون کے ساتھ اسطرح سے کہ کرطم کے بیجون کا ثلث دس حصے انجیرون کے ساتھ لیاجائے
اسی پھر بس یہ بہت اچھا ملین ہی اسلیے کہ انجیر جلا کرتا ہی اور غلیظ خلطون کی تقطیع کرتا ہی اور معدے
اور آنتون مین کے گاڑھے بلغمون کا تنقیہ کرتا ہی اور پیٹ کو ملائم رکھتا ہی اور اسکے ساتھ یہی انجیر عمدہ غذا
ہی کہ جس سے بدن غذا لیتا ہی اور خاص بڈھے شخصون کے لیے اسلیے کہ یہ لوگ بلغمی غلیظ فضلون کی تقطیع
کے اور معدے اور آنتون سے اُنکے نکالنے کے بہت محتاج رہا کرتے ہین کیونکہ انکی قوتین ضعیف ہوتی
ہین پس انکے فضلے ایسے بہت ہوتے ہین کہ قوتین غذا کے ہضم سے اور فضلون کے تحلیل کرنے
سے عاجز آجاتی ہین اور مسہلہ شیافون اور لینہ حقنون کے مثل سے اگر غرض شوربے وغیرہ سے کہ
مذکور ہوچکے ہین حاصل نہو اور تیل سے حقنہ کرنا خاص شیرین روغن زیتون سے نفع دیتا ہی بڈھون کو
تلئین سے کہ آنتون سے غریب فضلون کے نکالنے کا موجب ہی اور آنتون کی ترطیب اور تسخین سے اسلیے
کہ بڈھون کے اعضا سب کے سب ترطیب اور تسخین کے محتاج ہوتے ہین کیونکہ پیدائش کے زمانہ سے
دور ہوجانے کے سبب سے انپر خشکی اور ٹھنڈک غالب آجاتی ہی اور طبیعت کو روکنا چاہیے جب افراط
سے نرم ہو تاکہ تغذیہ مین کی ضروری چیز کے نکل جانے سے بدن ضعیف نہ پڑجائے سماقیہ اور حصرمیہ اور
زرشکیہ اور رماضیہ اور تفاحیہ کے مثل سے اسلیے کہ یہ سب کے سب قابض ہین اور چاہیے کہ چکنائی اور چقندر کا
استعمال کم ہو احتباس کی افراط سے ان قابضون کی تعدیل کے موافق تقلیل کرنا چاہیے مگر جب کہ
تلئین افراط کی ہو تو اسوقت مین مرک واجب ہی اور صحت کے حال مین عادت سے استفراغ کرنیوالے
مین سے حمام اور جماع ہی بس چاہیے ہمین کہ ان دونون مین کلام کرین۔

حفظ صحت مین حمام کا ...

کلام حمام مین

سب حمامون مین افضل وہ ہی جو پرانا بنا ہوا ہو تاکہ اس سے ردی انجرے کہ یہ بو کے چونے اور گچ سے
کہ جو اسمین لگے ہوئے ہین جدا ہون کیونکہ زمانے کے طول سے ان دونون کا غلبہ ٹوٹ جاتا ہی

حمام کے درجون کا بیان

کیونکہ یہ امر دل اور روح کے مضر پڑتا ہی اور حمام کی ہوا کو حدت اور خشکی کی زیادتی کا افادہ کرتا ہی بس
ہوا بدن کو مضر پڑتی ہی اور پانی بھی اسکی قربت سے ردی کیفیت حاصل کر لیتا ہی کہ بدن کو اذیت پہونچاتا ہی
پانی میٹھا رکھتا ہو اسلیے کہ میٹھا پانی بدن کی ترطیب کرتا ہی اور ہوا کی تحلیل سے جو خشکی کہ پیدا ہوئی ہی اسکی
تعدیل کرتا ہی اور میٹھے پانی کے سوا اور پانی غریب جسمون کی ایسی قوتون سے خالی نہین ہوتے ہین جو
بدن کو اذیت پہونچاتی ہین مثل گندک دار اور نمکین پانی کے لیا جوڑا تاکہ اسمین کی ہوا بہت ہو
بس وہ سانسین کہ جن مین دل کے فضلے ملے ہوئے ہین انکے پھر آنے سے اور پسلیون کے اجزون سے
متغیر نہو تاکہ دوسری بار اسکی استنشاق سے دل فاسد نہ پڑ جائے اور سانس کے پھرنے سے نکلی ہوئی
اول مین نفوذ کرنے سے ممنوع نہو جیسے کہ جب ہوا مکان کے چھوٹے ہونے سے تھوڑی ہوتی ہی
اسلیے کہ تھوڑی ہوا تکاثف کے افراط کی محتاج ہوتی ہی کہ سانس کے پھرنے سے نکلی ہوا کے لیے کوئی
مکان خالی ہوا اور بہت ہو بس اسکا تکاثف نہین ہوتا ہی کیونکہ سانس لینے سے پھری ہوا مین تحلیل
بہت ہوتا ہی پھر اسمین سانس لینا دشوار نہین ہوتا بخلاف تھوڑی سی ہوا کے کہ اسکا تکاثف بہت ہوتا ہی
اور تکاثف غلاظت کا موجب ہوتا ہی اور یہ اسمین سانس لینے کے دشوار پڑنے کا باعث ہی اور حمام
مین لمبے چوڑے کا اختیار کرنا اولی ہونے کا سبب یہ ہی لیکن پہلی وجہ پر اسلیے ہی کہ حمام کی ہوا اپنی
حرارت سے دل کی تعدیل کم کرتی ہی پھر کیا حال ہوگا جس وقت کہ سانسون سے اور پسلیون کے اجزون سے
باوجود اسکے ملی ہوگی اور دوسری وجہ پر اسلیے ہی کہ حمام کی ہوا حرارت سے حادث تخلخل کے سبب تکاثف
کو قبول نہین کرتی ہی گرمی کا معتدل اسلیے کہ شدت سے حرارت رکھنے والا کرب کا موجب ہوتا ہی اور افراط
کی تحلیل سے خشک کر دیتا ہی اور شدت سے ٹھنڈا ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور مسام کو کثیف کرتا ہی اور ان
دونون حالون مین حمام کی مقصود غرض کہ وہی تسخین اور ترطیب ہی حاصل نہوگی اور پہلا درجہ اوس کا جو
سے جو حمام کے اندر وار ہین لیس اسمین جامہ خانہ داخل نہین ہوگا کیونکہ وہ حمام کے باہر ہی ٹھنڈک
دینے والا اور تر کرنے والا ہی اسلیے کہ یہ درجہ آگ کے جلنے کے مقام سے دور ہوتا ہی اسکی طرف اسکا
اثر نہین پہونچتا ہی ٹھنڈی خارجی ہوا سے قریب ہوتا ہی پھر تاثیر اسکی فقط ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے
پانی کے ساتھ ہوتی ہی اور درجہ دوسرا گرم کرنے والا ہی اپنی ہوا سے اسلیے کہ وہ آگ کے سلگنے کے
مقام سے نزدیک ہوتا ہی پھر اسکی ہوا گرم ہوتی ہی مگر نہ افراط سے ترطیب کرنے والا ہی اپنے پانی سے
اور درجہ تیسرا گرم کرنے والا ہی اسلیے کہ اسی مین آگ کے جلانے کا چولھا ہوتا ہی خشک کرنے والا
ہی اپنی ہوا کی تحلیل کی افراط کے سبب سے اس طرح پر کہ اسکا تدارک پانی کی ترطیب تدارک

خاصیتین حمام

نہین کر سکتی ہی اور گرم درجہ مین نہ جاینگے مگر تدریج سے تاکہ انتہا کی ٹھنڈی ہوا سے کہ وہی خارجی ہوا ہی غایت درجہ کی گرم ہوا کی طرف نقل کرنا یکبارگی نہو پس نکایت نسبت منفعت کے بڑھجانے پس کیا حال ہوگا نکلنے کا اُس سے اسلیے کہ نکلنا تدریج کرنے کی رعایت مین اولی ہی اسلیے کہ اسوقت مین مسام کھلے ہوے کشادہ ہوتے ہین پس باہر کی ٹھنڈک اندر دار جلدی سے نفوذ کر جائیگی اور دیر تک اُسمین ٹھہرے رہنا یعنے گرم درجہ مین غش اور کرب اور خفقان کا موجب ہی اسلیے کہ استنشاق کی ہوئی ہوا سے دل گرم ہوجاتا ہی اور روحین سوزش پکڑتی ہین اور اسلیے کہ اخلاط ہیجان مین آتے ہین اور حرکت کرتے ہین اور معدہ کی طرف گرتے ہین اور متلی اور خفقان اور غش آنے کے موجب ہوتے ہین کیونکہ معدہ دل سے مشارکت رکھتا ہی اور اسلیے کہ روحین اور قوتین تحلیل کی افراط سے تحلیل ہوجاتی ہین اور اسلیے کہ روحین اور اصلی حرارت ظاہر کیطرف کھنچ آتی ہین اور اسی سبب سے پہلے خفقان پیدا ہوتا ہی پھر غشی پیدا ہوتی ہی اور خشک مزاج ہولے سے بڑھکر پانی کا استعمال کرے تاکہ پانی سے ترطیب بڑھجاے اور اسکے بدن مین ہوا کی گرمی سے تحلیل کی افراط کے سبب سے خشکی زیادہ نہونے پائے اور کبھی ناچاری ہوتی ہی ترطیب کے بڑھانے کے لیے اور تسخین کے گھٹانے کیواسطے درجہ پر پانی چھڑکنے کی طرف اور حمام کی زمین پر پانی چھڑکنے کی طرف تاکہ ابخرے بہت اٹھین پس وہ حمام کی ہوا کو تر کردین اور ٹھنڈک پھیلادین پھر اُسکی تحلیل اور بدن کی رطوبت کا چوسنا کم ہوجائے اور بدن اُس سے ترطیب پائے جیسا کہ دق والے لوگون مین کیا جاتا ہی اور تر مزاج والا پانی سے بڑھکر ہوا کا استعمال کرے تاکہ وہ خشکی پھیلائے اسلیے کہ جو رطوبتین ہوا سے تحلیل ہوجاتی ہین وہ اُن رطوبتون سے بڑھکر ہوتی ہین جو پانی سے حاصل ہوتی ہین اور کبھی ناچاری ہوتی ہی زیادہ خشکی پیدا کرنے کے واسطے اور پانی کے استعمال کرنے سے پہلے پسینا لانے کیطرف جیسا کہ استسقے والے لوگون سے کیا جاتا ہی تاکہ انکی رطوبتون کی تحلیل بڑھجائے اور جب تک کہ جلد بڑھے جائیگی مائی رطوبتون کے چوسنے سے اسوقت تک افراط نہوگی ترطیب کرنے والے حمام مین ٹھہرنے سے پھر جب بدن دُبلا ہونا شروع کرے بڑھ چکنے کے بعد تحلیل کی کثرت کے سبب سے اور شروع کرے کرب کے بڑھنے مین گرم ہوا کے استنشاق کی کثرت سے دل کے گرم ہوجانے کی وجہ سے تو بیشک افراط ہوگئی ٹھہرنے مین نکل آنا حمام سے واجب ہی تاکہ تحلیل کی افراط سے ضعف نہوجائے اور مادون کی تحریک سے اور اُنکے گرم ہوجانے سے اور اُنکے تمام بدن کے بیچ پھیلنے پڑجانے سے عفونت نہ پیدا ہوجائے اور حمام کے بعد اوڑھنے مین زیادتی کرنا چاہیے خاص جاڑے کی فصل مین اسلیے کہ بدن حمام کی ہوا سے کہ گرم ہی اُس سے ٹھنڈی ہوا کی طرف منتقل

حفظ صحت مین حمام کا استعمال

ہوتا ہی اور مسامات کشادہ ہوتے ہین پھر اگر بدن اوڑھنے سے نہ لپیٹا جائے تو جلدی سے ٹھنڈی ہوا اندرونی ارکو نفوذ کر جائے اور اسلیے کہ جسقدر کہ بدن حمام کے پانی سے پی جاتا ہی تو اسکی عرضیہ حرارت جاتی رہیگی خاص ہوا کے سرد ہونے کیوقت پھر وہ پانی پیا ہوا ٹھنڈا پڑ جائیگا اور بدن کو ٹھنڈا کر دیگا اسی واسطے بدن کو اوڑھنون سے لپیٹنا واجب ہی تاکہ اُسپر پانی اور ٹھنڈی ہوا کی تبریدین مجتمع نہو جائین اور جسکے ورم ہو وہ حمام مین نہ جائے کسی عضو مین کہ ہوا اسلیے کہ حمام مادون کو رقیق کرتا ہی اور بڑھا دیتا ہی تو جس عضو مین کہ ورم ہی اُسکے دفع کرنے مین ضعف پڑ جانے کے سبب سے مادہ اُسی عضو کیطرف مندفع ہو جائیگا اور اگر ورم ظاہر مین ہوگا تو یہان ایک سبب اور ہی اور وہی کھینچنا اُسکا مادون کو ظاہر کیطرف ہی یا تفرق اتصال ہی کیونکہ اسکی طرف مادہ مندفع ہو جائیگا یا مادی تپ ہی کہ جسکا مادہ پکا نہین کیونکہ غریب حرارت عفونت کی موجب شدت پکڑ جائے گی پھر تپ مین شدت ہو جائیگی اور لیکن جب تپ کا مادہ پکا ہوا ہوگا تو تمام اسے ترقیق اور تبخیر اور تعریق سے تحلیل کر ڈالیگا لیکن غیر مادی بخار مثل دق کے اور تپ یوم کے اسمین حمام مین جانے کی اجازت دیگئی ہی اور کبھی حمام کا استعمال غذا کے بعد کیا جاتا ہی پس وہ فربہی لاتا ہی اسلیے کہ وہی حمام اپنی حرارت سے اعضا کیطرف غذا کو کھینچ لیتا ہی اور اسلیے کہ اپنی تعریق سے بھی خلا کے محال ہونے سے پسینے سے تحلیل ہوے مادہ کے بدلے کو اعضا کیطرف کھینچ لیتا ہی یہانتک کہ جذب معدے تک پہونچ جاتا ہی پھر اسمین کی غذا اعضا کیطرف کچی اور تر کھینچ جاتی ہی پس اُسکی تری اعضا کو تر اور فربہ کرتی ہی لیکن جبکہ حمام کھانا کھانے کے زمانہ کے قریب ہو اس سے سدے پڑنے کا ڈر ہوتا ہی کیونکہ اسوقت مین معدہ سے غذا بے پوری ہضم ہوے کھینچ جاتی ہی پھر اپنی کثرت کے ساتھ قوام مین غلیظ ہوتی ہی اور اسکی شان سے سدون کا ڈالدینا ہی پس اس سے احتراز کرنا چاہیے یعنے معدون سے سکنجبین ساذج یا بزوری کے ساتھ موافق مزاجون کے اور کبھی غذا کھاتی ہی حمام کے بعد بدن کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے اور حمام کی ہوا سے حاصل گرمی کے دور ہو جانے سے پہلے تو اعتدال کی فربہی لاتا ہی اسلیے کہ جذب کی سرعت سے حادث حرارت کے ضعیف ہونے سے اسوقت مین ہضم سے پہلے غذا اعضا کیطرف نہین کھینچتی ہی پھر اسکی ترطیب کرنا اور فربہ کرنا کم پڑیگا سدون سے امن کے ساتھ اسلیے کہ اسوقت مین کشش غذا کی ہضم کے بعد اور قوام کی رقیق ہو جانے کے بعد ہوگی اور بعد ہضم کے حمام کے استعمال کا یہی حال ہی پہلے ہضم کے بعد سدون کے امن کے ساتھ اعتدال کی فربہی لاتا ہی لیکن فربہی لانے کا سبب یہ ہی کہ کثرت سے غذا اعضا کیطرف کھینچ جاتی ہی اور فربہی مین اعتدال ہونے کا سبب یہ ہی کہ ہضم کے کمال اور نضج کے کمال کو رطوبت کی کمی لازم ہی اور سدون سے امن ہونے کا سبب یہ ہی کہ جو غذا کہ اسوقت مین کھینچتی ہی وہ زیادہ رقیق اور لطیف ہوتی ہی اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ فربہی لانا نزا وارہی اسوقت مین کہ جب حمام

مین ہضم کے بعد جائے تو ہضم سے پہلے جانے سے بڑھکر لائق ہو اسلیے کہ غذا مین ہضم کے پہلے فضلے کثرت
سے ضرور ہوتے ہین اور کثرت فضلون کی پورا پور تغذیہ سے مانع ہوتی ہی فربہی لانا تو دور رہا برخلاف ہضم کے
بعد کی غذا کے اسلیے کہ پاینخانے والے فضلے اسمین سے علیحدہ ہو جاتے ہین اور اور فضلون کا جدا ہو جانا کلیہ
مین اُسوقت سہل ہو جاتا ہی اور اس اعتراض کا جواب مصنف نے یون دیا ہی کہ غذا کے پکنے کی مدت مین بدن
سے بہت کچھ تحلیل ہو جاتا ہی پھر حاصل بدن مین غذا سے پکی غذا کے نفوذ کرنے کے بعد بے پکی غذا کے نفوذ
حاصل کی نسبت مین کم ٹھہرتا ہی اسلیے کہ تحلیل نفوذ کے زمانے کے کم ہونے سے کم ہوتی ہی اور فضلے جسوقت کہ
تیز نہین ہوتے ہین اور نفخ سے انتہا کا قصور نہین رکھتے ہین تو یہ فربہی کے مانع نہین ہوتے ہین اور
توجیہ اسکی اسطرح پر ہی کہ ایک شخص نے کچھ کھانا کھایا اور اسکے ہضم ہونے تک صبر کیا اور چاہیے کہ یہ ہضم
ایک ساعت مین ہو اور دوسرے شخص نے گھڑی بھر بعد کھانا کھایا اور دونون شخص ساتھی حمام مین داخل
ہوے اور ضرورت قاصرہ کہ اعضا کیطرف غذا کے نفوذ کی موجب ہی اور وہی حمام کی حرارت اور خلا کی ناچاری کہ
دونون شخصون مین مشترک ہی پھر غذا ان دونون شخصون کے اعضا کیطرف کھنچے گی اور چاہیے کہ یہ مثلاً دو گھڑی مین
ہو بس پہلے شخص مین اعضا کیطرف غذا کا پہونچنا اور غذا کے داخل ہونے کا امر تین گھڑیون مین ہوگا اور
دوسرے مین دو مین اور کوئی شک نہین کہ پہلے مین کی تحلیل ہوئی چیز اعضا مین سے بڑھکر ہوگی اور وارد رطوبت
اور فضلون سے کم ہوگا اور دوسرے مین تحلیل کم ہوگی اور وارد مین رطوبت اور فضلے بہت ہونگے تو اسوقت مین
ضرور فربہی دوسرے کی بڑھکر ٹھہریگی اور کبھی حمام کا استعمال خلا پر کیا جاتا ہی یعنی معدہ کے خالی ہونے پر پھر
وہ دبلا کرتا ہی اور خشکی پیدا کرتا ہی بے متحلل کے بدلے کے چھوڑے ہوے اصلی رطوبتون کی تحلیل کر ڈالنے کے
سبب سے اور کم ریاضت کرنے والے شخص کو پسینا لانے والے حمام کی کثرت کرنا سزاوار ہی اسطرح سے کہ ہو
کا بہت استعمال کرے اور گرم درجہ مین دیر تک بیٹھے اسلیے کہ اسکا بدن فضلون سے پاک نہین ہوتا ہی فضلیہ
رطوبتون کے تحلیل کرنے کے لیے پسینا لانے والے حمام کی احتیاج رکھتا ہی لیکن بہت ریاضت کرنے والے شخص کو
اس قسم کا حمام مضر پڑتا ہی کیونکہ اسکا بدن فضلون سے پاک ہوتا ہی پھر جب اس پر تحلیل واقع ہوتی تو وہ اصلیہ
رطوبتون مین ہو جاتی ہی اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا بدن کی تقویت کرتا ہی اسلیے کہ مسام کو کثیف کرتا ہی اور
بدن کے ظاہر اجزا کو سمیٹتا ہی پھر وہ اندر وار گھیرنے سے اور مجتمع کرنے سے اور تحلیل نہونے دینے سے
اصلی حرارت کی تقویت کرتا ہی اور بدن کے ظاہر اجزا کو سخت کرتا ہی اور اپنی تبرید سے اعضا کو مضبوط کرتا ہی اور ایسا
اصلی حرارت کے اثر کے قبول کرنے سے مانع ہوتا ہی بس اسکی تاثیر کثرت سے فقط اندر وار ہوتی ہی اور اس سے
یہ لازم آتا ہی کہ اسکا فعل اندر وار بڑھکر قوی اور بہت ہو اور اسوقت مین اسکا خون اور روح کا پیدا کرنا او

بدن کی تقویت کرنا زیادہ ہوگا اور بدن کو نشاط دیتا ہی یعنے حرکت کرنے کا دوست بنا دیتا ہی اسلیے کہ یہ اعضا کو سخت کرتا ہی اور اصلی حرارت کو قوت دیتا ہی اور قوتون کو مجتمع کرتا ہی اور انھین قوت دیتا ہی اور دوپہر کے وقت اسکا استعمال کیا جائے گا یعنے نصف روز مین گرمی کی شدت کے وقت تاکہ پانی کی ٹھنڈک ہوا کی گرمی کے سبب سے کم ہو جائے اور بدن کی حرارت ہیجان مین ہو اور اخلاط نے جوش شروع کیا ہو اور ہوا کی حرارت بہت ہو گرمی کی فصل مین تاکہ یہ چیزین اسمین زیادہ قوی ہون اور پانی کی ٹھنڈک کا مقابلہ کرین اُس شخص کے لیے کہ جسکا مزاج گرم ہو تاکہ اُس کے مزاج کی حرارت پانی کی ٹھنڈک کا مقابلہ کرلے بس قوی ٹھنڈک اُسکے بدن کی اندر نہ جانے پائے کہ وہ اسکی اصلی حرارت کو اور ساری قوتون کو ضعیف کر ڈالے گوشت مین معتدل اسلیے کہ دُبلے کے بدن کے اندر پانی کی ٹھنڈک اسکے اعضا کے متخلخل ہونے سے اور مقام کے کشادہ ہونے سے نفوذ کر جاتی ہی اور اتنہا کے موٹے کا مزاج ٹھنڈا ہوتا ہی اور خون کم ہوتا ہی پانی کی ٹھنڈک کے مقابلہ پر قوت نہین رکھتا ہی جوان ہو اسلیے کہ ٹھنڈک کے مقابلہ پر اُسکی حرارت قوی ہوتی ہی پھر ٹھنڈک اسکے بدن کے اندر وار نفوذ کرنے پر قوت نہین رکھتی لیکن لڑکا بس اُسکی حرارت رطوبت کی کثرت سے چھپی ہوئی ہوتی ہی اور سیانہ سن اور بڈھے کی حرارتین اصلی رطوبتون کے جاتے رہنے سے بجھی ہوتی ہین او اسی لیے سزاوار ہی ٹھنڈے پانی کے نہانے سے لڑکے اور بڈھے کا روکے جانا اسلیے کہ ان دونون کی حرارتین ٹھنڈک کے مقابلہ مین کمزور پڑتی ہین اور اسکا جسے دستون کا مرض ہی اسلیے کہ ٹھنڈا پانی ظاہر اعضا کو کثیف کرتا ہی اور اندر وار مادون کا نچوڑ کرتا ہی پھر یہ دستون کے زیادہ آنے کا سبب ہو جاتا ہی اور اسلیے کہ اسہال والے شخص کی حرارت ضعیف ہوتی ہی اور استفراغ کی کثرت سے یہی حال اُسکی قوتون کا ہوتا ہی پھر ٹھنڈک کے مقابلہ پر قوت نہین ہوتی اسلیے کہ ٹھنڈک قوتون کو ضعیف کرتی ہی پھر قوتین اسہال کے دفع کرنے پر قوت نہین رکھتے ہین یا تخمہ ہی اسلیے فاسد غذا اندر وار پانی کی ٹھنڈک سے اور ظاہر کی تکثیف سے رک رہتی ہی اور اسلیے کہ مسام کی تکثیف کے سبب سے فاسد غذا کے اُٹھے ہوے ابخرے رُکے ہوتے ہین اور درد سر وغیرہ پیدا ہو جاتا ہی یا نزلہ ہی اسلیے کہ ٹھنڈک مسام کو بند کرتی ہی اور جلد کو کثیف کرتی ہی اور مادون کو تحلیل ہونے سے روکتی ہی بس نزلہ مین زیادتی ہو جاتی ہی اور حمات کے پانیون سے نہانا حمات جمع حمہ کی بروزن سم کے تشدید والے حمہ کی جمع ہی اور یہ وہ گرم چشمے ہین کہ انسے بیماریون کا علاج کیا جاتا ہی اور یہ چشمے معدنی جسمون کی قوتون سے مثل گندک اور نمک وغیرہ کے خالی نہین اور گندک والا چشمہ انھین جسمون مین سے فضلون کو تحلیل کرتا ہی اپنی حرارت کی افراط کے سبب سے اور فالج اور رعشہ اور

چشمون سے علاج کا بیان

آتشک کو مفید پڑتا ہی کیونکہ تسخین اور تلئین اور تحلیل کرتا ہی اور خارش اور پھنسیون کو دور کرتا ہی اور انکے سوا اور مرضون کو جو ظاہری جلد مین ہوتے ہین اس لیے کہ یہ پانی جلا کرتے ہین اور تحلیل کرتے ہین اور عرق النسا اور وجع ورک کو مفید پڑتا ہی اس لیے کہ ایسے چشمون کے پانی اپنی لطافت کے سبب سے بدن کے اندر وار بہر جاتے ہین اور تلئین اور تحلیل کرتے ہین

کلام جماع مین

افضل جماع مین وہ ہی جو واقع ہو ہضم کے بعد یعنی پہلے ہضم کے بعد قبل اسکے کھانا سب کا سب معدہ سے دفع ہو پھر معدہ خالی ہوجائے کیونکہ اسوقت مین معدہ اپنی طرف فضلون کے گرنے کی صلاحیت پیدا کر لیگا اور اس سے وہ بات عارض ہوگی کہ جو معدہ کے خالی ہونے کے وقت عارض ہوا کرتی ہی اور اسکا بیان عنقریب آنے کو ہی لیکن ہضم سے پہلے ہو رمعدہ کے بھرے ہونے کیوقت تو اس سے وہ امر عارض ہوتا ہی کہ جسکا بیان آنے کو ہی اور ٹھنڈک اور گرمی مین بدن کے معتدل ہونے کے وقت اسلیے کہ جماع بدنی اور نفسانی حرکتون کے ہونے سے پہلے غریب حرارت کو ہیجان مین لاتا ہی اور جب بدن گرم ہوتا ہی تو حرارت شدت پکڑتی ہی اور تحلیل قوی ہوجاتی ہی پھر روح اور اصلی حرارت کے تحلیل ہوجانے سے ٹھنڈک پورا پورا اسکے پیچھے پھیلتی ہی اور جب بدن ٹھنڈا ہوتا ہی تو ٹھنڈک زیادہ ہوجاتی ہی اور ساری حرارت بجھ جاتی ہی اور خشکی اور تری مین معتدل ہونے کے وقت اسلیے کہ جماع حرکت کی کثرت سے اور رطوبتون کے استفراغ سے خشکی پھیلاتا ہی اور خشکی زیادہ ہوجاتی ہی اور جماع رطوبتون کو رقیق کرتا ہی اور انھین بہا دیتا ہی اور پٹھون کو ضعیف کرتا ہی پھر جسوقت بدن مین رطوبت ہوتی ہی تو اسمین سے کچھ پٹھون کیطرف گرتی ہی اور یہ بھی ہی کہ حرکت کی گرمی پھیلانے سے اور رطوبت کی کثرت کے ہونے سے بدن مین سے ابخرے دماغ کو بہت سے چڑھتے ہین اور اکثر اوقات رطوبت کی حدت پکڑنے سے حاد بخار عارض ہوجاتے ہین اور خالی اور بھرے پیٹ مین کے اعتدال کے وقت اسلیے کہ جماع خالی پیٹ پر خشکی شدید پھیلاتا ہی اور قوت کو ساقط کرتا ہی اور اصلی حرارت مین ضعف ڈالتا ہی اور دق اور ذوبان کی بیماریون کی کشش کرتا ہی اور پیٹ کے بھرے ہونے پر جماع سے وہ بات عارض ہوتی ہی جو پیٹ بھرے پر حرکت کرنے سے عارض ہوتی ہی اعضا کی طرف کچے مادون کے نفوذ کروا دینے سے اور سدے ڈال دینے سے علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ ضرر یہان بہت بڑھکر ہوتا ہی اسلیے کہ بدنی اور نفسانی حرکتین جمع ہوتی ہین اور بھرے پیٹ پر جماع کرنا ہضم کو ضعیف کر دیتا ہی اسلیے کہ جماع کی لذت سے جب روح باہر کیطرف حرکت کرتی ہی تو اندر وار کم رہجاتی ہی پس ہضم ضعیف پڑ جاتا ہی اور اسلیے کہ نفس

مضر وقتون مین جماع کا

جماع کے حال مین اور اسکی لذت سے ہضم سے غافل ہوجاتا ہے پھر اگر خطا سے واقع ہوجائے یعنی جماع
کا استعمال ان وقتون مین سے کسی وقت مین ہوجائے تو مضر پڑتا جماع کا بدن کے بھرے ہونے اور
اسکی حرارت اور رطوبت کے وقت بہت آسان ہوتا ہے جماع کے مضر ہونے سے بدن کے خالی ہونے اور
ٹھنڈک اور خشکی کے وقت مین اسلیے کہ جماع بدن کے خالی ہونے اور خشکی کیوقت قوت کے ساقط ہوجانے کا
موجب ہوتا ہے اور ٹھنڈک کیوقت اصلی حرارت کے بجھ جلنے کا موجب ہوتا ہے اور اسمین کوئی شک نہین کہ
قوت کا ساقط ہوجانا اور اصلی حرارت کا بجھ جانا بہت بڑی مضرتون مین سے ہے اور سزاوار یہی ہے کہ اسوقت
جماع کیا جائے کہ جسوقت شہوت قوی ہو اور انتشار پورا یعنے بے تکلف اور بے کسی حسین کے خیال کیے اور
بے دیکھے ایستادگی حاصل ہو اسلیے کہ انتشار یعنی ستادگی جسطرح سے اُس خون ریح کے بہت ہونے سے کہ جس سے
منی پیدا ہوتی ہے اور جس سے تناسل کے اعضا غذا لیتے ہین حاصل ہوتی ہے اسی طرح سے وہمی امرون
سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ وہمی تصور بدنی وغیرہ کے حادثون کے پیدا ہونے کے کبھی سبب پڑتے ہین
بلکہ فقط اُسے منی کی کثرت اور شہوت کی شدت نے ہیجان دیا ہو اسلیے کہ منی جب جماع کے اعضا مین بہت
ہوجاتی ہے تو انسے جدا ہوجانے کی خواہش کرتی ہے اور انہین کے مادون کو حرکت دیتی ہے اور لذع کرتی ہے
اور درازکرتی ہے اور یہی سچی شہوت کا سبب ہے اور اسوقت مین جماع کرنا اور منی کا نکال ڈالنا ضرور ہے اسلیے
کہ اگر اسوقت مین جماع ترک کیا جائیگا اور منی اپنی اوعیہ مین بہت ہوجائیگی تو وہ اصلی حرارت کو گھونٹے گی
اور اُسے بجھا دیگی اور اس سے اسکا ٹھنڈا ہوجانا لازم آئیگا اور اسکا ٹھنڈا ہونا بدن کو ٹھنڈا کردیگا اور
کبھی زہریلی طبیعت پر مستحیل ہوجائیگی اور اس سے بُرے زہریلے انجرے دل اور دماغ کیطرف جائینگے کہ وہ
غشی اور مرگی وغیرہ کے موجب ہونگے اور یہ کہ بعد جماع کے حاصل ہو خفت منی کے بوجھ کے زائل ہوجانے
سے اور اس چیز کے جاتے رہنے سے کہ جو اصلی حرارت اور قوتون کے دبنے کی موجب ہے اسلیے کہ اسے بدن
کے اُٹھانے سے اور ہلکا جاننے سے قوتون کا ضعیف پڑجانا لازم ہے پھر بدن ان قوتون پر بوجھل ہوجاتا ہے
اور نیند کیونکہ طبیعت کو بوجھ اور اذیت کے جاتے رہنے سے آرام ملتا ہے پھر اگر جماع بے اس شرط کے حاصل ہو
تو اس سے مضرتین بہت سی عارض ہونگی ایک انمین سے منی کا اور منی کے مادے کا نکلجانا ہے کہ یہ وہی
خون ہے کہ جس نے تیسرا ہضم پورا کرلیا ہے اور چوتھے ہضم نے اسمین عمل کیا ہے بس اسی سبب سے یہ استفراغ
ایسا ضعف پیدا کریگا کہ مثل ایسے ضعف کے کسی دوسرے استفراغ سے نہوگا اسلیے کہ غرض خون وغیرہ خلطون کی
یہ ہے کہ اعضا کے پاس جمع رہین اور اسمین سے ہر پہلا بعد والے سے پہلے کھینچتا رہے اور اصلی ایسی چیز کے لیے
بہت ہوتا ہے لیکن جس خون کا کہ نضج پورا ہوچکا ہے اور جو ہر اعضا کی طرف بدل جانا قریب ہوا ہے تو اس سے

منفعت و مضرت جماع کا بیان

غرض جمع کرنا نہین ہوتا بلکہ اعضا کی مشابہت کی طرف مستحیل ہوجانا مقصود ہوتا ہی اور اسکی مقدار اعضا مین سے جو کچھ تحلیل ہوجاتا ہی اسکی مقدار کے قریب قریب ہوتی ہی اسلیے کہ اس سے بہت ہوتا کبھی استحالہ کا مانع ہوتا ہی اور اس بات کے ثابت ہوجانے پر جب اس پورے پکے ہوے مین سے اوقیہ بھر جماع سے نکلیگا تو اسکی نسبت باقی مقدار کی طرف بہت بڑی ہوگی اسلیے کہ کبھی یہ اعضا کے پاس کی مابقی مقدار سے زیادہ یا برابر یا تھوڑا سا کم ہوتا ہی لیکن بے پکے خون کی مقدار مثلاً فصد وغیرہ سے نکلتی ہی پھر اگر بہت ہوتی ہی اسلیے کہ اعضا کے پاس اس خون سے کئی حصہ بڑھکر ہی تو اسکے نکلنے سے جو ضعف عارض ہوتا ہی وہ منی کے نکلنے سے جو ضعف عارض ہوتا ہی اسکے مثل نہین ہوتا مگر اُسوقت مین کہ یہ نکلا ہوا خون اعضا کے پاس کے باقی خون سے بڑھکر ہو اور یہ بھی ہی کہ جو رطوبت بدن مین موجود ہوتی ہی تو اسمین کسیقدر سے روح متعلق ہوتی ہی پھر اگر یہ رطوبت صالح ہوتی ہی تو اس سے زیادہ متعلق ہوتی ہی اسلیے کہ طبیعت کو اسکی طرف توجہ ہوتی ہی اور اسمین تصرف کرتی رہتی ہی اور جبکہ یہ رطوبت افضل اور تغذیہ مین بڑھکر ہوتی ہی تو اسمین طبیعت کا فعل بہت بڑھکر ہوتا ہی خاص جسوقت کہ تمامی کے قریب ہو تو اس سے روح بہت متعلق ہوتی ہی بس اسی سبب سے خون کا استفراغ باقی خلطون کے استفراغ سے بڑھکر ضعیف کرتا ہی اور منی کا استفراغ خون کے استفراغ سے بہت سے درجے بڑھکر ضعف پھیلاتا ہی دوسری مضرتون مین سے یہ ہی کہ منی کے استفراغ کو بدن کی حرکتین لازم ہین اور تیسری یہ ہی کہ لذت کے پائے جانے سے منی کے استفراغ کو روح کے استفراغ کی کثرت لازم ہوتی ہی اسلیے کہ لذت کو خارج کیطرف روح کا حرکت کرنا لازم ہی اور اسے یہ لازم ہی کہ روح مین سے بہت کچھ متحلل ہوجائے خاص جسوقت مین کہ لذت شدید ہو مثل انتشار کے ساتھ والے جماع کی لذت کے کہ یہ انتشار نہین پورا ہوتا ہی مگر عضو تناسل کے پٹھون کیطرف بہت سی روحون کی حرکت سے اور ان روحون کو ضرور ہی کہ جماع کے وقت بہت کچھ تحلیل ہوجائے اور جماع ایک بدنیہ حرکت ہی کہ جسے لذت سے نفسیہ حرکت لازم ہی اور منی مین نکلنے سے اس حرکت کو رطوبتون کا استفراغ اور رطوبتون کی تحلیل اور استادہ کرنے والی ریح کا استفراغ اور روح کا استفراغ لازم ہوتا ہی پس اسی سبب سے اسکی منفعتین اور مضرتین بعضی بدنیہ حرکت کی تابع ہوتی ہین اور بعضی نفسیہ حرکت کی تابع ہوتی ہین اور بعضی رطوبتون کے استفراغ کی تابع ہوتی ہین اور بعضی روح کی استفراغ کی اور بعضی ریح کے استفراغ کی تابع ہوتی ہین پھر جماع معتدل اسی جماع سے اصلی حرارت کو اٹھاتا ہی ایسے فضلون کے استفراغ سے کہ جو اصلی حرارت پر گران ہین اور روح کے فضلون کے تحلیل کرنے سے اور بدن کو واسطے غذا لینے کے مستعد کرتا ہی اسلیے کہ جماع جبکہ معتدل ہوتا ہی تو جو منی کہ اس سے نکلتی ہی وہ فضلہ ہوتی ہی اور اعضا مین فضلے کا رہنا غذا لینے سے روکتا ہی جب فضلون

منفعت جماع میں کلام جماع میں

کا استفراغ ہو جاتا ہی تو طبیعت تحلل کے عوض کی طلب مین قوی حرکت کرتی ہی اور صالح غذا کو کھینچ لیتی ہے اس حال مین کہ قوتین اور اصلی حرارت منی کے استفراغ سے انتعاش پا چکتی ہین پھر غذا مین پورا تصرف کرتی ہین اور تفریح دیتا ہی روح کے فضلون کی تحلیل سے اور روح کے اُٹھانے سے اور روشن کرنے سے اور روح کے قوام کی تعدیل سے اور غصے کو توڑتا ہی اس دخانیت کے جاتے رہنے سے نزدیک استفراغ کے کہ جس سے ریح بنتی ہی اور اُن فضلون کے استفراغ سے کہ جو روح کے گرم کرنے والے مکدر کرنے والے دخانی اجزے بنجاتے ہین اور اس سبب سے کہ ایسے جماع کو شدت کی لذت لازم ہوتی ہی اور لذت غصہ کے ساتھ جمع نہین ہوتی ہی بلکہ اُسے توڑ ڈالتی ہی اور بری فکر دلن کو اور سوداوی وسوسون کو دُور کرتا ہی اسیلیے کہ جماع لذت کے سبب سے روح مین بسط دیتا ہی اور بار بار اسکیطرف اسکی تحریک کرتا ہی اور فکر روح کی انقباض کے وقت اور اندر وار بند ہونے کے وقت ہی ہوتی ہی اور دخانی فاسد اجزے جو منی سے پیدا ہوتے ہین انھین دل اور دماغ کے اطراف سے دور کرکے سوداوی وسوسے کھو دیتا ہی اور فائدہ کرتا ہی بہت سے امراض سوداوی کو اور یہ وہ مرض ہین کہ دخانی جلے ہوے اجزون سے پیدا ہوتے ہین اور یہ دخانی منوی اجزون کو دل اور دماغ سے دور کرنے کے سبب سے اور نشاط پھیلانے کے سبب سے ہوتا ہی اور فائدہ کرتا ہی امراض بلغمیہ کو سب کے سب کو اسیلیے کہ یہی جماع اصلی حرارت کو اور طبیعیہ قوتون کو فضلون کے استفراغ کے سبب سے برانگیختہ کرتا ہی پھر بلغم کو پکا دیتا ہی اور اسکو نکال دیتا ہی اور اکثر اوقات جماع کا تارک بیماریون مین مبتلا ہوتا ہی مثل دوار کے اور ظلمت بصر کے اور سبب اسکا یہ ہی کہ منی فاسد ہو جاتی ہی اور ردی اجزے اُس سے دماغ کیطرف چڑھتے ہین اور ثقل بدن کے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور ورم خصیہ یا حالب کے اسیلیے کہ منی سے ادعیہ کے بھر جانے کیوقت اسمین سے کچھ خصیہ مین رُک رہتی ہی یا حالب کیطرف مندفع ہوتی ہی اور ورم اور تمدد یا ادعیہ منی مین پیدا کرتی ہی پھر جب تارک جماع جماع کیطرف عود کرتا ہی تو جلد اچھا ہو جاتا ہی موجب اور باعث کے جاتے رہنے کے سبب سے اور جماع مین افراط کرنا قوت کو ساقط کر دیتا ہی غذا کے اخیر جوہر کے استفراغ سے اور پٹھون کو مضر پڑتا ہی کیونکہ جماع پٹھون کو تعب مین ڈالتا ہی اور دماغ کو ضعیف کرتا ہی اور نفسانی روح کا استفراغ کثرت سے کرتا ہی پھر پٹھون کے ضعیف ہو جانے کے سبب سے رعشہ مین اور فالج مین اور تشنج مین مبتلا کر دیتا ہی اور بینائی کو نہایت ضعیف کر دیتا ہی اسیلیے کہ مادہ منی کا دماغ سے بہت نکلتا ہی اسمین ضعف بہت ہو جاتا ہی اور دونون آنکھون مین ضعف بہت ہو جاتا ہی اسیلیے کہ یہی دونون آنکھیں تر اور سخیف ہوتی ہین پھر اسمین سے جسقدر رطوبت نکلتی ہی وہ بہت ہوتی ہی اور اسیلیے کہ ظہور دماغ کے قریب کے عضوون سے روح بہت تحلیل ہو جاتی ہی ور لنڈون سے جماع منی کے استفراغ مین کم ہوتا ہی اسیلیے کہ انثیین کی دافعہ قوت کیواسطے بچہ دان کی مدد مفقود

فصل صحبت کے بیان مین جماع کی

ہوتی ہی پھر اسکا ضعیف کرنا اور مضرت ہوجانا لونڈون سے جماع کی افراط کرنے والے کے لیے کم
ہوتا ہی مگر یہ جماع تعب دینے والی حرکتون کی طرف احتیاج دلواتا ہی تاکہ انزال منی کا ہو اسلیے کہ یہ
غیر طبیعی جماع ہی اور متعبہ حرکت کی کثرت تحلیل کے کثرت کی موجب ہوتی ہی پھر اسکا ضعیف کرنا اس
بہت سے بہت ٹھہریگا اور بچنا چاہیے بڑھیا عورت کے جماع سے کیونکہ اسکے جماع سے لذت کم ملتی ہی
اور اسکے مقام مین کشادگی اور ٹھنڈک کے ساتھ تر فضلے بہت ہوتے ہین اور نہایت کم سن عورت کے جماع سے
جو عورتون کے بلوغ کو نہین پہونچی ہی اسلیے کہ نفس اسکے جماع کے وقت اسکے اضطراب کرنے کے ساتھ
اسکے جماع کی طرف رغبت نہین رکھتا ہی اور حیض والی عورت کے جماع سے کیونکہ اسکے مقام کے گندے پن
کے سبب سے نفس اُسکے جماع سے نفرت کرتا ہی اور اس عورت کے جماع سے کہ جس سے بہت عرصہ سے جماع
نہین کیا گیا ہی کیونکہ اسکے مقام مین فاسد متعفن فضلے کثرت سے ہوتے ہین اور بیمار عورت کے جماع سے اسلیے
کہ نفس کو اس سے نفرت ہوتی ہی خاص اُسوقت مین کہ جب اسکے ساتھ بدبو اور گندہ پن ہو اور بدشکل عورت
کے جماع سے اسی سبب سے یعنی نفس کے نفرت رکھنے کے سبب سے اور باکرہ عورت کے جماع سے اسلیے کہ اسکی
جماع کو خون کا بہنا لازم ہی اور یہ نفس کے نفرت کرنے کا موجب ہی باوجود اسکے کہ وہ خود بھی مضطرب ہوتی ہی بس
ان مین سے ہر ایک ضعیف کرتا ہی شہوت کو اسلیے کہ انکا جماع لذیذ نہین ہوتا ہی بس طبیعت منی پیدا کرنے کا
اہتمام نہین کرتی ہی پھر جو کچھ کہ منی مین سے پیدا ہوتا ہی وہ کم اور بے پکا ہوتا ہی اور اسی سبب سے شہوت ضعیف
ہوجاتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ سب شہوت کو اور اعضاے جماع کی قوت کو خاصیت سے ضعیف کردیتی ہین
اور محبوب کا جماع سرور دیتا ہی اور ضعف کم لاتا ہی اسلیے کہ اسے قوتون کی تقویت اور اصلی حرارت کا برانگیختہ کرنا اور
کے پائے جانے کے سبب سے لازم ہوتا ہی باوجود اسکے کہ منی کثرت سے نکلتی ہی لذت کی کثرت کے پائے جانے
سے لیکن طبیعت اسی سبب سے منی کثرت سے پیدا کرتی ہی اور جماع کی بدتر ہیئتون مین سے یہ ہی کہ عورت مرد پر
چڑھے اس حال مین کہ مرد چت لیٹا ہوا اپنی پیٹھ کے بھل پر خاص اسوقت مین کہ وہی مرد حرکت کرتا ہو اسلیے
کہ حرکت نہایت تعب دیتی ہی اور بدتر ہونا اسکا دشواری سے منی نکلنے کے سبب سے ہی اسلیے کہ اسوقت مین
منی کو اوپر سے نیچے کیطرف حرکت کرنا پڑیگا اور اکثر اوقات باقی رہجاتی ہی نکلنے کی دشواری سے بدن مین کچھ منی مین سے
پھر متعفن ہوجاتی ہی اور احلیل کے قرحون کی موجب ہوتی ہی خاص جسوقت مین کہ منی شدت سے حاد اور لذاع
ہوتی ہی بلکہ اکثر اوقات عورت کے مقام سے رطوبتین بہکر مرد کے بدن مین چلی جاتی ہین مرد کے بدن کے
مجرے کے اسوقت مین کشادہ ہونے اور سیدھے مین ہونے کے سبب سے اور یہ اُس چیز سے ہی کہ نکلنے کی دشواری
اور عفونت کی زیادتی کی موجب ہوتی ہی اور جماع کی ہیئتون مین افضل ہیئت یہ ہی کہ مرد عورت پر چڑھے اسطرح کہ عورت

حفظ صحت میں علامات جماع میں

کے پیٹ پر لیٹے اور بیٹھے کے درمیان مین ہو اسلیے کہ منی اس ہیئت پر سہل سے نکلتی ہی اسلیے کہ مرد کا بدن سیدھا اور اُسکے ساتھ نیچے وار کو مائل ہوتا ہی اس حال سے کہ دونون رانین اسکی اُٹھائے ہو تاکہ قعر رحم کا نیچے کو اُتر آئے اور گردن اسکی بلند ہو اسلیے کہ یہ ہیئت رحم سے منی کے نکلجانے کو زیادہ مانع ہوتی ہی پیر کی ملاعبت یعنی مساس کے بعد تاکہ منی عورت کی متحرک ہو اور پگھلے اسلیے کہ عورت کی منی ٹھنڈی اور حرکت مین سُست ہوتی ہی بس جبکہ جماع سے پہلے مساس کے سبب سے پگھل رہتی ہی اور متحرک ہو رہتی ہی تو اسکا انزال جلد ہوتا ہی پھر عورت کا انزال مرد کے انزال کے موافق پڑتا ہی اسلیے کہ مرد کی منی اپنی حرارت کے سببسے جلد انزال پاتی ہی اور چھاتیان ملنے کے بعد تاکہ اُسکی شہوت مین ہیجان ہو اور اُسکی منی کو حرکت ہو اسلیے کہ چھاتیون کو رحم کے ساتھ شدت سے مشارکت ہوتی ہی اور سہلانے حالب کے یعنی ران کے جڑ کے اور پیڑو کے اسی لیے پھر رگڑنا فرج کا ذکر سے اسکے اوپر کی جانب سے اسلیے کہ اس مقام مین پٹھے بہت ہوتے ہین پس اسکا حس بڑھکر قوی ہوتا ہی اور سہلانے کی لذت یہان زیادہ قوی ہوتی ہی پھر جبکہ عورت کی آنکھون کی ہیئت بدلے قوت لذت کے سبب سے سُرخ ہونے کی طرف پس اسوقت مین رحم کی حرکت ظاہر کیطرف ہوتی ہی اور اسکے ہمراہ خون ہوتا ہی اور آنکھ کے رنگ کے صاف ہونے سے اسکا اثر آنکھ مین ظاہر ہوتا ہی اور کبھی آنکھ کی شکل متغیر ہوتی ہی اور آنکھ کی سیاہی اوپر وار کو منقلب ہو جاتی ہی اسلیے کہ تغیر نفس مین واقع ہوتا ہی اور اسلیے کہ آنکھ کو تناسل کے عضوون سے خاص رحم سے شدت کی مشارکت ہوتی ہی اسی لیے بقراط کے نزدیک آنکھ کے اختلاف کا احوال رحم کے احوال کے اختلاف پر دلالت رکھتا ہی اور سانس اسکی عظیم یعنے پھول جائے کیونکہ دل اور سانس لینے کے آلے روح کی حرکت کے سبب سے اور حرارت کے مشتعل ہو جانے کی وجہ سے گرم ہو جاتے ہین یہانتک کہ ٹھنڈی ہوا کی خواہش شدت پکڑ جاتی ہی اور مرد سے لپٹنے کی خواہش کرے اسلیے کہ اسوقت مین رحم کو مرد کی مقاربت کی طرف شدت کی تحریک ہوتی ہی تاکہ منی کو جذب کرلے اسلیے کہ اکثر عورتین اپنے پاؤن مرد کے دونون چوتڑون کے درمیان ڈالکر اپنی طرف کھینچتی ہین تاکہ وہ رحم سے نزدیک ہو جائے تو داخل کرے آلہ تناسل کو اور ٹپکائے منی کو تاکہ دونون میان انزال مین موافق پڑین اسطرح پر کہ مرد کا انزال عورت کے انزال کے ساتھ یا اس سے قریب ہو اسلیے کہ منی مرد کی گرم مزاج تیز ادنی شہوت سے یہ نکلتی ہی اور جلد خارج ہوتی ہی اور عورت کی منی اسکے برخلاف ہوتی ہی اسلیے کہ اسمین مائیت بہت ہوتی ہی اور حرارت نہایت کم ہوتی ہی پھر اگر قبل جماع کے بیان کی باتون سے متحرک نہوگی تو عورت کا انزال مرد کے انزال سے قریب نہوگا بلکہ اس سے پیچھے رہجائیگا اور یہی جماع حاملہ کر دینے والا ہے اور

حفظ صحت مین جماع کا بیان

اس چیز سے جو اجماع پر معین ہوتی ہی دیکھنا مجامعت کا اور جانورون کی جفتی کا دیکھنا ہی اور باہ مین کی مصنفہ کتابون کا پڑھنا ہی یعنے جماع کے حالون مین اور شکلون مین اور جماع کرنے والے قوی لوگون کی نقلون کا اور عورتون کی پتلی آوازون کا سننا ہی اس سب کا سبب یہ ہی کہ وہمیہ امرون کے لیے طبیعت کے فعلون مین بہت بڑی تاثیر ہوتی ہی خاص جماع کے باب مین اسلیے کہ اسکا مبنی محبت اور نفس کی میل پر ہوتا ہی اور یہ بات وہمیہ امرون مین سے ہی اور پیڑو کے بالون کا مونڈنا شہوت کو برانگیختہ کرتا ہی اسلیے کہ وہ نفس کو یاد دلوا تا ہی اور اسلیے کہ حرارت کو برانگیختہ کرتا ہی اور خون کو اور روح کو آلۂ تناسل کیطرف کھینچتا ہی اور طولانی مدت تک باہ کا چھوڑ رکھنا نفس کو بھلا دینے والا ہی پھر اسوقت مین منی کے پیدا کرنے کا اہتمام طبیعت کو باقی نہین رہتا ہی جسطرح سے کہ دودھ چھڑانے والی عورت کی طبیعت کو دودھ کے پیدا کرنے کا اہتمام باقی نہین رہتا ہی اور ہاتھ کے سٹرکون سے منی کو نکالنا غم کا موجب ہوتا ہی کیونکہ لذت کم ملتی ہی پس اسی سبب سے نفس کو انقباض ہو جاتا ہی اور رنجیدہ ہوتا ہی اور ضعیف کرتا ہی استادگی کو اسلیے کہ نیز استادگی کی قوت کے طبیعت کو منی کے دفع کرنے کی عادت پڑجاتی ہی اسلیے کہ ہاتھ سے منی نکالنے مین عضو تناسل کو عورت کے مقام مین داخل کرنا نہین پڑتا ہی تا کہ استادگی کی قوت کیطرف احتیاج پڑے پھر اس سبب سے استادگی چھوٹ جاتی ہی اور ضعیف پڑجاتی ہی اور ضعیف کرتا ہی شہوت کو لذت کے کم پانے کے سبب سے پھر طبیعت منی کے تولید مین اہتمام نہین کرتی ہی اور یہ بھی ہی کہ رحم کی طرف جذب کے نہونے سے ہاتھ سے منی نکالنے مین منی کم نکلتی ہی پھر اُسکی پیدائش کم پڑجاتی ہی پھر شہوت ضعیف ہوجاتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ جب منی کے نکلنے کے لیے ہاتھ سے منی نکالنے مین کوئی فائدہ نہین تو طبیعت کو منی کے پیدا کرنے مین کوئی اہتمام باقی نرہا اور ہاتھ ہی سے منی نکالنے کے حکم مین عورت کے آگے کے مقام کے سوا مین مباشرت کرنا ہی

فضلون کی تدبیر

حفظ صحت مین فضلون کی تدبیر

اور چاہیے کہ حافظ صحت تنقی کرے ربیع سے یعنی اور چاہیے کہ مبادرت کرے شروع ربیع مین ساتھ فصد کے اور سبب اسکا یہ ہی کہ ربیع جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اپنی گرمی کے سبب سے لطیف ہوتی ہی جن مادون کو جاڑے نے اپنی ٹھنڈک کی قوت سے جما رکھا ہی انھین حرکت دیتی ہی اور جب مادے گرم ہو جاتے ہین اور بہنے لگتے ہین تو انکا حجم بڑھ جاتا ہی پھر کثرت سے انکے آثار ظاہر ہوتے ہین اور ان سے اُنکے مناسب مرض پیدا ہوتے ہین پس فصد سے انکے اخراج کیطرف اگر خون غالب ہی تو مبادرت کرنا واجب ہی اور ساتھ قی والے استفراغ کے یعنے قی بہت استعمال کیجائیگی اسلیے کہ بلغم جاڑے کی فصل مین معدہ اور معدہ کے اطراف مین غلیظ غذاؤن کے استعمال سے اور بدن پر ٹھنڈک کے غالب آنے کے ساتھ مواد کے جم جانے سے اور سر سے معدہ کی طرف ٹھنڈے مادون کے گرنے کی کثرت سے بہت ہوا کرتا ہی پھر اگر معدہ سے وہ قی کے ساتھ نہ نکالا جائیگا تو ربیع کی حرارت سے حرکت

فصل صیف مین تندرستون کی تدبیر

مین آئیگا اور معدہ وغیرہ کو مضرت پہونچائیگا اور فقط قے اسلیے اختیار کی گئی ہی کہ تنقیہ معدہ کا قے سے بہت آسان
ہوتا ہی اور اسلیے کہ اسکا مکرر کرنا ممکن ہی اور مادے کی سطفی اور مسکن چیزون کے استعمال کے ساتھ حرکت سے
اور جوش مارنے سے تاکہ فصل کی طبیعت کا مقابلہ کرے اور کل گرمائیون سے پرہیز کیا جائے تاکہ یہ مواد
کی تحریک سے فصل کی طبیعت کی مدد نہ کرین اور مواد کو گرم نہ کردین مثل افراط کی حرکت کے اسلیے کہ یہی افراط کی
حرکت اپنی تسخین سے مواد کو بہا دیتی ہی اور حرکت مین لاتی ہی لیکن معتدل حرکت بس وہ بے افراط کی گرمی کرنے کے
مادون کی تحلیل سے نافع پڑتی ہی اور حمام کے اور قوی شراب کے اور کم کیجائے غذا اسلیے کہ اخلاط اس فصل مین
اپنے تخلخل کے سبب سے مقدار مین بہت ہو جاتے ہین مراد اسکی یہ کہ وارد تھوڑا ہو تاکہ رگون مین اور اوعیہ مین
تمدید نہ کرے اور انہین شکست نہ پیدا ہو اور خناق کے مقامون پر مواد نہ گرے اور بہت کیجائے شراب ملی
ہوئی اسلیے کہ یہ شراب اپنی رقت سے ہمیشہ اعضا سے ملی نہین رہتی ہی پھر اسکی تسخین ضعیف پڑیگی اور اسلیے
کہ یہ شراب پانی کو اعضا کیطرف پہونچاتی ہی اور پانی ٹھنڈا تر ہوتا ہی بس ہوا کی گرمی کی تعدیل کرتا ہی باوجود اسکے
کہ اسپر طبیعت پانی کی غالب آجاتی ہی اور اسکی خشکی اور گرمی کو زائل کر دیتی ہی اور اسلیے کہ یہ شراب صفرے کا ادرار
کرتی ہی اور پہنے جائین شروع ربیع مین کپڑے سنجاب کے اسلیے کہ اسکا گرمی دینا کم ہوتا ہی کیونکہ اس حیوان
کے مزاج پر غالب رطوبت اور قلت حرارت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ جانور ترمیوے کھایا کرتا ہی اور ہلکی رزائیان اور
یہ وہ کپڑے ہین کہ جو دھنکی ہوئی روئی سے بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ ہلکی انمین کی کم گرمی دیتی ہی اور لازم
کیا جائے گرمی مین سکون اور آرام تاکہ گرمی اور تحلیل حرکت اور تعب کی حرارت سے بڑھ نہ جائے اور لازم کیا جائے
سایہ تاکہ دھوپ کی گرمی فصل کی مددگار نہو جائے اور ٹھنڈی غذائین تاکہ اخلاط کے جوش کو بٹھا دین صفرے
کی دور کرنے والی اسلیے کہ اس فصل مین صفرا غالب ہوتا ہی لطیف اسلیے کہ اس فصل مین ہضم ضعیف اور غلیظ غذائین
دیر کر ہضم ہوتی ہین مثل رمانیہ کے یعنی جنمین انار پڑا ہو اور ترک کیجائین کل وہ چیزین جو گرمی کرتی ہین اور خشکی
پھیلاتی ہین اور گھٹا دی جائین غذا مین ضعف ہضم کے سبب سے اور اسلیے کہ حاجت تغذیہ کی کم ہوتی
ہی گو تحلیل اس فصل مین بہت ہوا کرتی ہی کیونکہ اخلاط کا حجم جوش کھانے کے سبب سے زیادہ ہو جاتا ہی اور
ترمیوون کی کثرت کیجائے مثل آلو بخارے کے اور خربزہ زنی کے اور کھیرے کے تاکہ حرارت کو تسکین ہو اور پہنی جائے
اس فصل مین پرانی کتان اسلیے کہ کتان اپنی اصل کے مطابق کہ جس سے بنتی ہی سب پہناوون مین ٹھنڈی
ہوتی ہی اور اسلیے کہ وہ بدن سے نہین ملی رہتی اور پرانی بڑھکر ٹھنڈی ہوتی ہی اسلیے کہ وہ زیادہ باریک
پڑ جاتی ہی اور ترک کیجائے تیجھڑ کی فصل مین کل وہ چیز جو خشکی پھیلاتی ہی تاکہ یبوست کے موجب ہونے پر فصل کی
طبیعت کی مدد نہ کرے پھر اگر کہا جائے کہ گرمیون مین خشکی پھیلانی والی چیزون کا چھوڑ دینا اولی ہی اسلیے کہ

حفظ صحت مین فصلون کی تدبیر

وہ فصل زیادہ خشک ہی تو اسکا جواب یون دیا جائیگا فصل گرما کی حرارت کی قوت بدن کی رطوبتون کو بہا دیتی
ہی پھر اسکی خشکی اسکا تدارک کرتی ہی اور جماع کی کثرت کیونکہ جماع کو منی کا استفراغ اور قوتون کی تحلیل اور
بدن کا ضعیف کرنا لازم ہوتا ہی اور ٹھنڈے پانی سے نہانا اسلیے کہ یہ نزلے کا موجب ہوتا ہی اور اس تجھٹ
کی فصل مین ہوا کے اختلاف سے زیادہ ردی ہوتا ہی اور ٹھنڈا پانی پینا اسلیے کہ سینہ کے عضو ہوا کے اختلاف
سے ضرر رسیدہ ہوتے ہین اور ٹھنڈا پانی اُنکے مضرتون مین زیادتی کر دیتا ہی اور سر کو کھلا رکھنا شب کو صبح کو تاکہ
ہوا کی ٹھنڈک سے نزلہ نہ پیدا ہو جائے اور تر میوون کا کثرت سے کھانا اسلیے کہ یہ امر مائیت کی کثرت سے
اور ہوا کے اختلاف سے اور ہضم کے فساد سے بخار پیدا کرتا ہی لیکن قی اس فصل مین تپ کی آتش کرتی ہی اسلیے
کہ یہ رگون مین کے مادون کو ہیجان مین لاتی ہی اور اسکی غلاظت اور سوداویت سے اُسمین سے کچھ نہین نکلتا ہی
پھر جب یہ مادے متحرک ہوتے ہین اور وہ حاد ہوتے ہین تو حدت اور فساد انکا زیادہ ہو جاتا ہی اور اپنی ملنے
سے جید خلطون کو بھی فاسد کر دیتے ہین باوجود اسکے کہ قوتین اس فصل مین ضعیف ہوتی ہین پس تپ پیدا
ہو جاتی ہی اور احتراز کیا جائے صبح کی سردیون سے اوڑھنے کی چیزون سے اور دوپہرون کی گرمیون سے اوڑھنے کے
اُتارنے سے تاکہ دو ضدین ایک بدن پر متواردہون اور استقبال کیا جائے جاڑے کا اوڑھنے سے اور قاقم
اور سنجاب کے پہننے سے اور سیفق لومڑی کی کھال ہی اور لیکن حواصل کہ وہ ایک قسم کا پرندہ ہی کہ مصر مین بہت ہوتا ہی
اور اسکے دو صنفین ہین ایک سفید دوسری کالی کالی مین بدبو ہوتی ہی اسکا استعمال کرنا قریب نہین ہی اور سفید
نہایت جید اور خوشبودار ہوتا ہی فلانسی کہتے ہین کہ اسکا پہننا جوانون کے لیے اور جسمین صفرا غالب ہو صلاحیت
رکھتا ہی اور وشق فلانسی کہتے ہین کہ یہ سمور سے حرارت مین ضعیف ہوتا ہی اور بوجھ مین سنگین ہوتا ہی اور معتدل
گرمی دیتا ہی اسلیے کہ یہ جانور اپنی طبیعت مین حار رطب ہی پس یہ دونون افراط رکھنے والے ہین گرمی دینے
مین ان دونون کی تحمل نہین ہوتے ہین مگر ٹھنڈے اور تر مزاج والے اور یہ حکم مصنف کا ان دونون مین
شاید مصری اور شامی شہرون کی نسبت سے ہی اور لازم کیجائین قوی اور گاڑھی غذائین مثل ہریسہ کے
اسلیے کہ جاڑے مین ہضم زیادہ قوی ہوتا ہی اور ہوا کی ٹھنڈک خلطون کے جمود اور تکاثف کی موجب ہوتی ہی
پس ہضم خلطون کا گھٹ جاتا ہی اور رگون کے بھرنے کو وفا نہین کرتا ہی اور یہ امر بہت غذا کی طرف احتیاج
لاتا ہی تاکہ تکاثف سے جو گھٹ گیا ہی اُسکا عوض ہو اور لطیف غذا کا خون انفعال کو بہت قبول کرتا ہی اور ٹھنڈک
سے جم جانے مین سریع ہوتا ہی گاڑھی غذا کی خون کی نسبت سے اور کثرت کرنا گوشتون کی تاکہ خون بہت ہو اور تکاثف
اور جمود سے جو گھٹ گیا ہی اُسکا بدلہ چھوڑے اور لطیف چیزون کا استعمال مثل رائی اور گرم مصالحہ کے اسلیے
کہ غلیظ مستعمل غذاؤن سے جو خون پیدا ہوتا ہی وہ گاڑھا ہوتا ہی اور ٹھنڈک اسکی غلاظت اور کثافت کو زیادہ

حفظ صحت مین فصلون کی تدبیر

کر دیتی ہی پھر انکے ساتھ ملطف مفتح چیزون کا استعمال ضرور ہی تاکہ سدے نہ پڑجائین اور قوی شراب کے اسلیے
کہ یہ اصلی حرارت کو برانگیختہ کرتی ہی اور خلطون کی تقطیع کرتی ہی اور بدن کو گرم رکھنے سے ہوا کی ٹھنڈک کا مقابلہ
کرتی ہی اور خون کو بہت پیدا کرتی ہی اور قی جاڑے کی فصل مین ضعف لاتی ہی اسلیے کہ اخلاط جاڑے مین
گاڑھے جمے ہوے تہ نشین ہونے کی طرف میلان رکھتے ہین اور قی انکو اس طرف سے نکالتی ہی کہ جدھر وہ
مائل نہین ہوتے ہین پھر مادے کے مطاوع نہونے سے اسلیے قوی تعب مین ڈالنے والی حرکتون کی احتیاج
پڑتی ہی اور قوی سخت حرکتین اس فصل مین مفید پڑتی ہین اسلیے کہ ایسی حرکتین بدن کو گرم رکھتی ہین اور اخلاط
کو لطیف کرتی ہین اور بہاتی ہین پس ٹھنڈک کرنے کا تدارک ان سے کیا جاتا ہے

دوسرا جزو طب کے دونون جزون مین سے کلی قول کے ساتھ مریضون کے معالجہ مین

علاج مین جزون سے تمام ہوتا ہی یعنے ان تینون مین کے ہر ایک سے تدبیر سے اور دواؤن سے اور مراد
دوا سے یہان وہ جسم ہی کہ بدن مین اپنی صورت کے باقی رہنے کے ساتھ ایک کیفیت کا اثر دیتا ہی خواہ اسکا
اس کیفیت کا موجب ہونا اپنی صورت کے سبب سے ہو یا اپنی مین کی فعلی یا قوتی حاصل کیفیت کے
سبب سے ہو خواہ اسکی تاثیر بدن کے اندر وار سے یا باہر وار سے مثل لیپون کے ہو اور اسپر یون اعتراض
کیا گیا ہی کہ غذا سے جب بدن کو اپنے پیدا کیے ہوے خون سے گرم کرتی ہی نہ دوا ہونے سے تو دوا سے تا جزو
نہین ہوتی ہی باوجود اسکے کہ یہی غذا بدن مین ایک کیفیت پیدا کرتی ہی اور یون اعتراض کیا گیا ہی کہ پانی اور
ہوا مین سے ہر ایک بدن مین ایک کیفیت کا اثر دیتا ہی اور انھین کوئی دوا نہین کہتا اور پہلے اعتراض کا
یون جواب دیا گیا ہی کہ اپنے سے پیدا ہوے خون سے غذا کا بدن کو گرم کرنا غذا کے صورت کے باقی رہنے
کے ساتھ نہین ہوتا اور دوسرے اعتراض کا یون جواب دیا گیا ہی کہ جسم سے مراد یہان مرکب جسم ہی پھر پانی اور ہوا
سے نقص وارد نہوگی اور ہاتھ کے کامون سے مثل فصد اور حجامت وغیرہ کے اور یہ چھ ہین ٹوٹی ہڈی کا جوڑنا
اور اکھڑی ہوئی ہڈی کا بٹھانا اور چیرنا اور کاٹنا اور داغنا اور سینا اور تدبیر طبیبون کے نزدیک وہی چھ
ضروری سببون مین کا تصرف ہی چھ ضروری سببون مین کے تصرف کو تدبیر سے اسلیے خاص کرتے ہین کہ اکثر
تصرف طبیب کے تصرفون مین کا اہم ہی اور لیکن علاج قی سے اور اسہال سے اور ادرار سے اور نکسیر سے اور
پسینے سے اور مثل اسکے سے پس یہ انھین تینون چیزون سے باہر نہین ہین اسلیے کہ استفراغ اگر محض استفراغ
اعتبار کیا جائے تو اس سے علاج کرنا تدبیر مین داخل ہوگا اور اگر دواؤن سے صادر ہونے کی جہت سے اعتبار
کیا جائے تو دوا سے علاج کرنا ٹھہریگا اور اس کا حکم یعنی تدبیر کا حکم کیفیت کی جہت سے دواؤن کا حکم ہی
اسلیے کہ بدن مین ان سببون کی تاثیر گرم کرنے سے یا ٹھنڈا کرنے یا اسکے سوا سے دواؤن کی تاثیر کے

مثل مین ہی پھر جو چیز کہ ان دونون مین مقدار سے اور وقت استعمال سے ضروری ہوگی ایک ہی لیکن غذا
کے لیے اسکے سارے حکمون سے کچھ ایسے حکم ہین کہ اسی سے خاص ہین مقدار کے باب مین اسطرح پر کہ بند
کردیجائے غذا یا کم کردیجائے یا معتدل کردیجائے یعنے کمی اور زیادتی مین یا زیادہ کردیجائے
اسلیے کہ کبھی غذا روکدیجاتی ہی جیسا کہ بحران مین اور منتہا کے وقت مین ہوتا ہی تاکہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے
مین مشغول ہوکر مرض کے دفع کرنے سے غافل نہو جائے اسطرح کہ اسے چھوڑ بیٹھے یا اپنا عمل اسمین کم
کرے اسلیے کہ ایک عمل کرنے والے کا عمل دو چیزون مین ایک چیز مین کے عمل کیطرح پر نہین ہوتا ہی کہ
جسطرح ایک چیز مین ہوتا ہی اور اسی طرح پر باریون کے وقت یعنے غذا روکدیجائیگی تاکہ طبیعت معدہ مین
کی غذا کے ہضم کرنے مین مشغول ہوکر مرض کے دفع کرنے سے غافل نپڑ جائے اور باری طولانی ہوجائے
تاکہ ہضم کی حرارت سے کرب زیادہ نہو جائے بخار کی حرارت کے ساتھ اور کبھی گھٹائی جاتی ہی غذا یا تو کیفیت
مین یعنے اسکے تغذیہ مین اگرچہ اسکی مقدار بہت ہو جیسا کہ اس شخص کے لیے کیا جاتا ہی کہ جسکی بھوک اور ہضم
دونون قوی ہوتے ہین اور اسکے بدن مین خلط بہت ہوتے ہین اگرچہ وہ صالح ہون تو ادعیہ کے
مطابق وہ ممتلی ٹھہریگا یا اخلاط ردی ہون اگرچہ تھوڑے ہون پھر یہ قوت کے موافق ممتلی ہوگا یا بہت
سے ردی ہون تو یہ ادعیہ اور قوت دونون کے مطابق ممتلی ٹھہریگا اور بہت سی غذا اپنی مقدار کی کثرت سے
معدہ کو بھر لیتی ہی اور بھوک کو روکتی ہی اور اسکی تسکین کرتی ہی اور معدہ کو مشغول رکھتی ہی اپنے ہضم مین اور
اسکے کم غذا پڑنے سے اخلاط مین زیادتی نہین ہوتی ہی خلطون کی مقدار مین لیکن ادعیہ کے مطابق والے
امتلاء مین تو ظاہر ہی لیکن قوت کے موافق والے امتلا مین تو اسلیے ہی کہ بدن مین کے موجود ردی خلط
اس غذا سے جو چیز پیدا ہوتی ہی اُسے بھی رداءت کی طرف تبدیل کرلیتے ہین اور اگر اسکی مقدار گھٹجائے
تو صفرا معدے پر خالی ہونے کے وقت مین بھوک کے غلبہ سے ضرور گر پڑے اور ہاضمہ قوت کے غلبہ
سے ضرور جل جائے اور فاسد پڑجائے اور یہ غذا وہی مثل ترکاریون اور ترمیوون کے ہی اور کبھی اسکے
برعکس کردیا جاتا ہی کہ غذا کی مقدار گھٹا دی جاتی ہی نہ تغذیہ جیسا کہ اُس شخص سے کیا جاتا ہی کہ جسکی بھوک
اور ہضم دونون ضعیف ہوتے ہین اور بدن اس شخص کا تغذیہ کی احتیاج رکھتا ہی مقدار کے کم ہونے سے
اُسکا ہضم کرلینا اور گوارا کرلینا ممکن ہوجائیگا اسلیے کہ قوت ہاضمہ اُس کم مقدار کی غذا کے ہضم کرڈالنے
پر قوت رکھتی ہی اور اس کم مقدار والی غذا کے تغذیہ کی کثرت سے تقویت اور تغذیہ کیا جائیگا بدن کا
اور یہ کم مقدار بدن کو جتنی احتیاج ہی اسے پوری پڑے گی اور یہ مثل نیمبرشت انڈون کی زردی اور
گوشتون کے شوربے کے ہی اور کبھی غذا مقدار اور کیفیت دونون مین گھٹا دیجاتی ہی جیسا کہ جبوقت

[illegible] دونون مین

بھوک اور ہضم کے ضعف کے ساتھ بدنی امتلا مجتمع ہوجاتا ہو پس غذا کی مقدار اسلیے گھٹادی جاتی ہے کہ
قوت ہاضمہ اسکے ہضم کرنے مین وفا کرے اور تغذیہ اسلیے گھٹا دیا جاتا ہو تاکہ امتلا نہ بڑھجائے اور کبھی
غذا مقدار اور کیفیت دونون مین بڑھادیجاتی ہو جیساکہ اُس شخص سے کیاجاتا ہو کہ جسمین قوی ریاضت
کی استعداد کا پیدا کرنا مقصود ہوتا ہو تاکہ یہ ریاضت کے سبب سے جلد تحلیل نہو جائے کیونکہ اپنی کثرت کے
سبب سے دیر ہضم ہوتی ہو اور تحلیل ہونے کے ساتھ بدن مین تغذیہ کی کثرت سے دیر تک باقی رہتی ہو اور
اولی یون کہنا تھا کہ کبھی غذا مقدار اور کیفیت مین زیادہ کیجاتی ہو جیساکہ مزمن بیماریون کے شروع
مین کرتے ہین جبکہ بھوک اور ہضم دونون قوی ہوتے ہین اسلیے کہ غذا اپنی مقدار کی کثرت سے بھوک
کو روکتی ہو اور معدہ کو مشغول رکھتی ہو اور غذا اپنی تغذیہ کی کثرت سے قوت کو تقویت دیتی ہو اور قوت کو
طولانی زمانے تک بیماری کے مجاہدہ پر صبر کرنا ممکن ہوجاتا ہو اور قوت بحران کے وقت تک ثابت رہتی ہو
اور یہ بھی ہو کہ کبھی اختیار کی جاتی ہو غذا لطیف اور یہ وہ غذا ہو کہ اس سے جو خلط پیدا ہوتا ہو وہ رقیق
ہوتا ہو کہ جلد نفوذ کرنے والی جبوقت کہ قوت اور مدت دیر نفوذ کے ہضم کو وفا نکرتی ہو لیکن قوت بس
جیساکہ جبوقت کہ نہایت ضعیف ہو کہ جو غذا کہ اس صفت کی نہین ہو اسکے ہضم کرنے کی حالت کو وفا
نکرتی ہو اور اسکے اعضا تک نفوذ کروانے پر وافی نہ پڑتی ہو بلکہ اس سے پہلے ضعیف اور ساقط
ہوجائے لیکن مدت بس جیسے کہ وقت باری کا نہایت قریب ہو پھر اگر دیر نفوذ غذا استعمال کیجائیگی
تو باری کے آجانے تک معدہ مین باقی رہے گی تو غذا کے پکنے کی حرارت بخار کی حرارت کے ساتھ مجتمع
ہوجائیگی اور جلد نفوذ کرنے والی غذا سے بچایا جائیگا مریض گاڑھی غذا کھانے کے بعد تاکہ ہضم نہوجائے
جلد نفوذ کرنے والی غذا اپنی لطافت کے سبب سے پھر وہ راستہ نپائے دیر نفوذ غذا کے راستے مین
ٹھہرے رہنے کے سبب سے پھر خود فاسد ہوجائے اور اُسے فاسد کردے اسلیے کہ جلد نفوذ کرنیوالی
غذا دیر نفوذ مین ملجاتی ہو تو واجب ہو یہ کہ دیر نفوذ کے بعضے جزو اپنے وقت سے پہلے جلد نفوذ
کرنے والی غذا کے ساتھ جلد نفوذ کرجائین اور یہ بات سدون کی طرف مودی ہوتی ہو اور کبھی گاڑھی
غذا اختیار کی جاتی ہو جیساکہ اس شخص سے کیاجاتا ہو کہ جس کے کسی عضو کی حس کی تبلید مقصود
ہوتی ہو مثلاً شل پیر کے کہ اُسے دُکھ دیتا ہو اپنے حس کی ذکاوت کے سبب سے ذرا سا سبب
اسلیے کہ غلیظ غذا اس سے خون غلیظ اور غلیظ روح پیدا ہوتی ہو کہ قوت نفسانیہ کو قبول نہین کرتی ہو
اور اسکی غلاظت سے اعضا مین اُسکا نفوذ جیساکہ چاہیے نہین ہوا کرتا ہو پھر حس بلند ہوجاتا ہو اور
یہ بھی ہو کہ غلیظ خون سے روح کم پیدا ہوتی ہو اسلیے روح کا مادہ فقط لطیف خون ہوتا ہو اور

بچایا جاتا ہی اُس سے یعنی غلیظ غذا سے سردون کے ڈر کے وقت اور غذا اگرچہ قوت کی دوست ہی اسلیے
کہ قوت مین قوت فقط غذا سے حاصل ہوتی ہی پس یہی قوت کی دشمن ہی کیونکہ اسلیے دشمن مرض سے دوستی
رکھتی ہی اسلیے کہ مرض کی تقویت کرتی ہی اور مرض کی تقویت کرنا قوت کے ضعف کرنے کا موجب ہی اور مرض
کی تقویت کرنے کی کئی وجہین ہین پہلی وجہ یہ ہی کہ طبیعت جب ہضم مین مصروف ہوتی ہی تو مرض کے مقابلہ
کو چھوڑ دیتی ہی پس اسوقت مین مرض اپنے مقابلہ کرنے والے کے نہونے سے غالب آجاتا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی
کہ طبیعت کا تصرف غذا مین مرض کی حالت مین اپنے ضعف کے سبب سے جو مرض سے ہوا ہی اور مرض کی طرف
مشغول ہونے کے سبب سے ضعیف ہوتا ہی پس غذا کا ہضم جیدہ نہین ہوتا اور غذا مستعد فساد کی ہوتی ہی اور مرض
کا مادہ اپنی طبیعت کیطرف غذا کو پھیر لانے پر غالب ہوتا ہی پس اس سے مرض کا مادہ بڑھجاتا ہی تیسری وجہ یہ ہی کہ غذا ان
مین مواد کی زیادہ ہونے کی موجب ہوتی ہی پس طبیعت کا تصرف اسمین اس سے ضعیف ہوتا ہی کہ جب مواد کم ہوتا ہی
باوجود اسکے کہ وہی طبیعت مرض سے ضعیف پڑ چکتی ہی پھر ان مادون مین کے بعضے مادے مرض کے مادے کیطرف
مستحیل ہو جاتے ہین اور مرض بڑھ جاتا ہی پھر غذا مین سے نہ استعمال کیجائیگی مگر اتنی کہ جتنی تقویت مین ضرور ہی اور
وہ مقدار ہی کہ جو قوت کو ایسے حال پر کر دیتی ہی کہ اُسے بحران کیوقت مین مرض کی مدافعت ممکن ہوتی ہی اور جب مرض کی
منتہا طولانی ہوتی ہی تو قوت احتیاج کہ مرض کی بہت سی سختیون کا تحمل کر سکے اور مقابلہ کیوقت قوی ہو بہت ہوتی ہی
پس اسی سبب سے ہم لوگون کی توجہ مزمن بیماریون مین قوت کیطرف بہت رہتی ہی اور اسلیے کہ مزمن مرض دشواری
سے نضج کو اور اندفاع کو قبول کرتے ہین پس اس سبب سے بھی ایسی قوی قوت کیطرف کہ جو اُسکو وفا کرے احتیاج پڑتی ہی
اور جب منتہا نزدیک ہو جاتی ہی اور وہی وقت مدافعت اور جہاد کا ہی جیسا کہ تزاید کے اواخر مین ہوا کرتا ہی تو ہم غذا
کو گھٹا دیتے ہین گذرے ہوئے امر پر بھروسا کرنے کی جہت سے غذاؤن کے کھلانے سے اور اُنسے قوت حاصل
ہونے سے اور جہاد کے وقت قوت پر تخفیف کی جہت سے پھر طبیعت مرض کے مقابلہ کے ساتھ غذا کے پکانے مین
مشغول نہوگی اور غذا کی رطوبتون کے فضلون سے دبی بھی نہوگی جلد ایسے وقت مین کہ جسوقت مین تیز اور منتعش ہونا
چاہیے نہوگی اور جن مرضون کی منتہا چودھے دن مین اور اس سے کم مین ہوتی ہی ظاہر اس لطیف مدت مین قوت کا
باقی رہنا ہی تدبیر کی تلطیف کے ساتھ بحران کیوقت تک پھر اُسمین تغذیہ کیطرف کوئی احتیاج نہین ہی اسلیے کہ بیان
ہو چکا ہی کہ غذا مرض کی دوست ہی اور طبیعت کا فعل غذا کے ہضم مین اور مرض کی دفع مین تقسیم نہین ہوتا ہی باوجود اسکے
طبیعت اپنی قوت کی کثرت سے غذا کیطرف احتیاج نہین رکھتی ہی اسلیے کہ غذا کیطرف احتیاج فقط قوت کے باقی رہنے
کے واسطے پڑتی ہی پس جسوقت کہ یہ معلوم ہو گیا کہ قوت مرض کی منتہا تک بے غذا کے باقی رہیگی تو غذا چھوڑ دیجائیگی
یہ اسوقت ہی کہ جسوقت قوت اسکی متحمل ہو تدبیر کی تلطیف اسطرح ہوگی کہ قوت مرض کی دفع مین وفا کرے اور تلطیف

کے ساتھ منتہا تک پہونچنے سے پہلے ساقط نہو جائے نہین تو پھر اگر ضعیف ہو جائے اور تلطیف کے ساتھ منتہا
مرض کیوقت تک دفع مین وفا نکر سکے اگرچہ بحران مین ہو بحران کیوقت مین تو غذا واجب ہی اور لیکن علاج دوا کے ساتھ

پس اسکے تین قانون ہین پہلا قانون کیفیت کا اختیار کرنا ہی کیفیت سے مراد یہان وہ چیز ہی جو شامل ہووے تو
کو اور پہلی کیفیتون کو مثل حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کے اور دوسری کیفیتون کو جو مزاج سے پیدا
ہوتی ہین مثل تقطیع اور تفتیح اور تلطیف اور انکے مثلون کے اور تیسری کیفیتون کو کہ ان دوسری کیفیتون سے
پیدا ہوتی ہین مثل سنگریزون کے توڑنے کے اسلیے کہ یہی تفتیت غلیظ خلطون کی تقطیع سے پیدا ہوتی ہی
اور کیفیت سے اس طرح کی عام کیفیت کے مراد لینے کا سبب یہ ہی کہ علاج کبھی اس چیز سے کیا جاتا ہی
کہ جو خاصیت سے اثر کرتی ہی اور کبھی اس چیز سے کیا جاتا ہی کہ جو انھین کیفیتون سے اثر کرتی ہے
بے اسکے کہ پہلی کیفیتون کی طرف لحاظ ہو اور یہ یعنے دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا اور اسکی طرف راہ پانا
مرض کی قسم کے پہچان لینے کے بعد ہی پس جسوقت کہ مرض کی نوع اور اسکی کیفیت پہچان لیجائیگی تو
دواؤن سے وہ دوا اختیار کیجائیگی جو اسکی ضد ہوگی اور نوع سے مراد یہان پر حقیقی نوع نہین
ہی مثل دردسر کے اس لیے کہ یہی دردسر مرض کی نوع مین سے ایک نوع ہی پس اسکی معرفت دوا
کی کیفیت کی معرفت کو مفید نہین اسلیے کہ کبھی دردسر گرم ہوتا ہے اور ٹھنڈا ہوتا ہی اور تر ہوتا ہی اور
خشک ہوتا ہی بلکہ نوع سے مراد ہر خاص ہے کہ کسی عام کی تحت مین داخل ہو جیسے گرم اور ٹھنڈا وغیرہ
دردسر ہی کہ یہ اُن نوعون مین سے ہی کہ جو مطلق دردسر کے تحت مین داخل ہین اور دواؤن سے
وہی دوا اختیار کیجائیگی جسکی کیفیت مرض کی کیفیت کی ضد ہوگی تاکہ علاج کیا جائے مرض ضد سے
اسلیے کہ علاج ضد ہی سے ہوتا ہی اور ضد سے علاج ہونے پر تجربہ اور قیاس دلالت کرتا ہی لیکن
تجربہ پس ہم دیکھتے ہین گرمی کو کہ ٹھنڈک سے جاتی رہتی ہی اور ٹھنڈک کو دیکھتے ہین کہ حرارت سے
صحت پاتی ہی اور اسی طرح اور کیفیتون کو لیکن قیاس پس اُسکا بیان یہ ہے کہ ضد اس بات کا
قصد رکھتی ہے کہ دوسری ضد کے محل مین آجائے اور محل کی صورت کو اپنی صورت کی طرف
بدل لے پھر جب کہ ایک ان دونون مین سے دوسرے پر غالب آجاتا ہی اور محل قابل اسکے ہوتا ہی کہ
اسلیے کہ دو ضدون مین سے ایک کے لیے قابل دوسری کے قابل ہوا کرتا ہی تو وہ اُس سے اُس
دوسری کو دور کردیتا ہی اور آپ اُسکے قائم مقام ہوجاتا ہی اور اسپر بہت سے شک وارد کیے گئے ہین
پہلا شک یہ ہی کہ استحالہ ضد کی طرف جس طرح سے ضد کے باقی رہنے کو مانع ہی اسی طرح سے ضد
کا باقی رہنا دوسری ضد کی طرف مستحیل ہونے کا مانع ہی اور دوسرا شک یہ ہی کہ اگر ضد کی طرف

دوسرا قانون

مستحیل ہونا ضد کے باقی رہنے کا مانع ہوگا تو ضرور وسائط کی طرف مستحیل ہونا اُسکے باقی رہنے کا بھی مانع ہوگا اسلیے کہ ضد کا باقی رہنا واسطون کے باقی رہنے کے ساتھ محال ہی اور علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ جائز ہوگا کہ علاج مرض کا وسائط سے ہو نہ ضد سے اور تیسرا شک یہ ہی کہ قولنج حالانکہ یہ مرض ٹھنڈا ہی اسکا علاج مخدر چیزون سے کیا جاتا ہی اور وہ ٹھنڈک مین نہایت قوی ہوتی ہین چوتھا شک یہ ہی کہ صفراوی تپ کا علاج سقمونیا سے ہوا کرتا ہی اور وہ گرم ہوتا ہی پانچوان شک یہ ہی کہ استفراغ استفراغ سے اچھا ہوتا ہی اور قی قی سے اور پہلے شک کا جواب یہ ہی کہ ضد کا وجود ضد کی طرف مستحیل ہونے سے مانع ہوتا ہی جبکہ وہ غالب ہوتی ہی لیکن جبکہ اسپر دوسری ضد غالب آجاتی ہی تو وہ اسکی طرف مستحیل ہونے سے منع کرنے پر قدرت نہین رکھتی اور دوسرے شک کا یہ جواب ہی کہ وسائط یعنے واسطے بالکلیہ ضد کے دور کرنے پر قوت نہین رکھتے ہین بلکہ اُسکے گھٹا دینے پر قوت رکھتے ہین اور یہ گھٹا دینا بھی ان مین اس سبب سے ہی کہ انمین ایک طرح کی ضد ہوتی ہی یہ گھٹانا متوسط ہونے کی رو سے ہی اور تیسرے شک کا جواب یہ ہی کہ قولنج کا علاج مخدر چیزون سے اسکے سدے کا علاج نہین ہی بلکہ درد کا علاج ہی اور یہی علاج ضد سے ہی اور چوتھے شک کا جواب یہ ہی کہ سقمونیا صفراوی تپ کو اپنے گرم ہونے کے سبب سے دور نہین کرتا ہی بلکہ اسوجہ سے دور کرتا ہی کہ یہ سڑے صفرے کا استفراغ کر دیتا ہی اور یہ استفراغ صفرے کا اس مرض کی ضد ہی کہ وہی متعفن صفرے سے امتلا کا مرض ہی اور پانچوین شک کا جواب یہ ہی کہ علاج استفراغ کا استفراغ سے فقط علاج امتلا کا ہی کہ وہ استفراغ کا موجب ہی اور یہی علاج ضد سے ہی اور اسیطرح کا کلام قی وغیرہ مین ہی اور دوسرا قانون اختیار کرنا دوا کے وزن کا اور اختیار کرنا دوا کی کیفیت کے درجہ کا ہی یعنے اسکی گرمی اور سردی کے درجہ وغیرہ کا اور یہ یعنے وزن کا اختیار کرنا اور کیفیت کے درجہ کا اختیار کرنا حاصل ہوتا ہی جاننے سے عضو کی طبیعت کو اور مرض کی مقدار کو اور مریض کی جنس کو یعنے مرد اور عورت ہونے سے اور سن کو اور عادت کو اور فصل کو اور شہر کو اور ہیئت کو اور قوت کو لیکن عضو کی طبیعت تو چار امرون کو شامل ہی اسکے مزاج کو اور اسکی خلقت کو اور خلقت مشتمل ہی شکل پر اور مجرون پر اور اوعیہ پر اور چکناہٹ اور کھرکھراہٹ مین سے اعضا کی سطحون پر مگر اعضا کی تقسیم یہان پر خلقت کے موافق دو طرح پر ہی تجویف کی جہت سے اور تخلخل اور تکاثف کی جہت سے اور عضو کی وضع کو اور اسکی قوت کو پھر جب ہم دریافت کرلینگے تندرست عضو کے مزاج کو اور بیمار عضو کو یعنے اسکے مزاج کو تو جان جائینگے ہم مقدار خروج کی یعنے مقدار عضو کے خروج کی تندرستی کے مزاج سے پھر اختیار کرینگے ہم دوا ہین سے

اُسے جو اُسکے مقابل ہو وزن اور کیفیت کے درجہ کے موافق پس اگر مزاج تندرست عضو کا مثلاً
ٹھنڈا ہو اور بیمار کا گرم ہو تو بعد بہت ہوگا پھر احتیاج بہت سی تبرید کی پڑیگی پس زیادتی کیجائیگی
ٹھنڈی دوا کے وزن مین اور اسکی ٹھنڈک کے درجہ مین اور اگر دونون مزاج اُسکے گرم ہونگے
تو تھوڑی سی تبرید کافی پڑجائیگی اسلیے کہ ان دونون مزاجون مین بُعد تھوڑا سا ہو پس اسی کے
موافق ٹھنڈی دوا کے وزن مین اور درجہ مین قلت کیجائیگی اور لیکن خلقت پس بعضے اعضا مین سے
وہ ہین جو لطیف دوا پر قناعت کرتے ہین یعنے ضعیف پر موافق وزن اور درجہ کے یا تو اپنی تخلخل کے
سبب سے یعنے مسام کے کشادہ ہونے کے سبب سے جیسے کہ پھیپھڑا ہو اسلیے کہ اسکے منافذ کے کشادہ
ہونے کے سبب سے اسمین فضلون کا نفوذ باطن سے خارج کیطرف سہل پڑتا ہو اور اندر وار دوا کا نفوذ
اسمین اثر کرنے کے لیے بھی آسان ہوتا ہو اور خلاف متکاثف عضو کے کہ اسکے مسام کے تنگ ہونے سے
فضلون کا نفوذ باطن سے خارج کیطرف دشوار پڑتا ہو اور یہی حال اندر وار دوا کے نفوذ کا بھی ہو یعنی وہ بھی دشوار
ہوتا ہو یا اسلیے کہ اسکے واسطے دونون جانبون سے تجویف ہوتی ہو جیسے پھیپھڑا کہ اسکے لیے باہر سے ایک تجویف
ہو اور وہی کشادگی سینہ کی ہو اور اندر وار سے کئی تجویفین ہین اور وہی نرخرہ کے حصے ہین یا ایک جانب
سے اور یہ تجویف یا تو فقط اندر کیطرف سے ہو جیسے کلیجے اور دل کی رگین کہ جو ہاتھ پانون مین آئی ہین اور یا فقط
باہر سے ہو مثل اُن پٹھون کے جو سینہ اور پیٹ کی تجویف مین ہین پس جسکے لیے کہ دونون جانبون سے یا فقط خارج
کی جانب سے ہو تو اُس عضو کے فضلون کا دور ہوجانا آسان پڑتا ہو اسلیے کہ وہ تجویف جو اسکے لیے باہر سے
ہو فضلون کے قبول کرنے سے نہین روکی جاتی ہو تو اس عضو کی قوت دافعہ اُن عضوون کے مقابلہ سے کہ
جو دفع کی جہت مین ہین سالم رہتی ہو پھر یہ عضو قوی قوت کا محتاج نہین ہوتا ہو پس اس تجویف کے ہونے
کے سبب سے اس عضو مین ادنی قوت دوا کی کفایت کرجاتی ہو مگر وہ عضو کہ جسکے لیے فقط خارج سے تجویف ہوتی
ہو تو اسکی طرف دوا کے سہل نفوذ کرنے مین اس تجویف کو کوئی مدخل نہین ہوتا بلکہ یہ اسمین دوا کے نفوذ سے مانع
آتی ہو کیونکہ اس تجویف مین اور اسکی محیط چیز مین اتصال مفقود ہوتا ہو اگر اس عضو کی طرف نفوذ کی راہ ادھر سے
ہو مگر اس سے فضلون کا دفع ہونا مانع کے نہونے سے سہل پڑتا ہو اور جس عضو کے لیے اندر سے تجویف ہوتی ہو
تو اُسمین نفوذ دوا کا اندر وار اور اندر کی سطح سے ملاقات دوا کی آسان پڑتی ہو اور بعضے انمین سے یعنی اعضا مین سے
وہ ہین کہ جو ایسے نہین ہین یعنی لطیف دوا پر قناعت نہین کرتے اسطرح پر کہ وہ متخلخل نہین ہوتے یا اُنکے لیے
دونون جانبون سے تجویف نہین ہوتی مثل اُن پٹھون کے جو دونون ہاتھ اور پانون مین ہوتے ہین اسلیے
کہ وہ باہر سے گوشت کے ساتھ ملے ہوتے ہین اور اندر سے کوئی تجویف اُنکے لیے ظاہر نہین ہوتی ہو پس وہ قوی

دوا کے محتاج ہوتے ہین وزن اور درجہ کے موافق لیکن ٹھوس عضو پس اُس سبب سے کہ بیان ہوچکا لیکن
باہر سے بے تجویف کا عضو پس اُسکا سبب یہ ہو کہ جس عضو کی طرف اس بے تجویف والے عضو کے فضلے دفع ہونگے
اُس عضو کی قوت اسکی قوت دافعہ کو ان فضلون کے قبول کرنے سے ممالفت کریگی پھر یہ عضو قوت قویہ کا محتاج ہوگا
تاکہ جس عضو کی طرف کہ اسکے فضلے دفع ہوتے ہین اسکی دافعہ قوت کے غلبہ پر قوت پالے اور یہ بات فقط نہایت
قوی دوا سے ہوگی اور لیکن وضع پس نزدیک کا عضو دوا کے مدخل سے مثل معدہ کے کافی پڑیگی اچھے
دوا ئین سے وہ دوا کہ جسکی قوت اُسکی علت کے مقابلہ کرنے کی مقدار مین ہو اسلیے کہ دوا اس کی طرف
ایسے حال سے پہونچتی ہو کہ اسکی قوت اپنی حالت پر باقی رہتی ہو اور اسمین سے ذرا بھی نہین ٹوٹتی ہو اور
دور دوا کے مدخل سے مثل گردے کے بہت قوی دوا کی احتیاج رکھتا ہو اپنے مرض سے اُس مقدار مین کہ جو
دریافت ہوجائے اُسکے راستے ہین کے اعضا کے تصرف سے دوائین اُسکی قوت مین سے منکسر ہوجائیگی اسلیے
کہ دواؤن کی شان سے یہ بات ہو کہ جن اعضا سے ملاقات کرتی ہین اور جنپر ہوکر گذرتی ہین اُنکی طبیعت کیطرف
مستحیل ہوتی ہین اور اس سے منکسر ہوتی ہین لیکن قوت اسلیے کہ ہر عضو کے لیے ایک قوت ہوتی ہو کہ خالی
نہین ہوتی ہو اس بات سے کہ یا تو وہ قوت سارے اعضا کے مشترک فعل کی مصدر ہوتی ہو یا نہین ہوتی ہو اور
اول یا تو اُسکی ضرورت بدن مین ہوتی ہو یا نہین ہوتی ہو اور پہلا وہی عضو رئیس ہو اور دوسرا وہی عضو شریف ہو
اور دوسرا اور یہ وہ عضو ہو کہ جسکی قوت مشترک فعل کی مصدر نہین ہوتی اس سے خالی نہین کہ یا تو اُسکی قوت
قوی ذکی ہوتی ہو یا نہین ہوتی ہو پس حس کا ذکی عضو مثل آنکھ کے یا شریف عضو مثل پھیپھڑے کے یا رئیس مثل دل کے
انپر قوی دوا سے جسارت نہ کیجائیگی لیکن اول یعنے ذکی الحس پر جسارت نکرنے کا یہ سبب ہو کہ اُسکے حس کی قوت
جبھی ہوتی ہو کہ جب اسمین لطیف روحون کی کثرت ہوتی ہو اور جب وہ اسطرح کا ہوگا تو وہ اپنے سے بہت لطافت
رکھنے والے کے درود کا متحمل نہوگا اور یہی مخالف وزن اور درجہ مین کی قوی دوائین ہین اور اسکا سبب یہ ہو
کہ دوائین سب کی سب طبیعت کی مخالف ہوتی ہین اور جسقدر یہ قوی ہوتی ہین اُسی قدر مخالفت شدید ہوتی
ہو پھر اُسکا درود اُسپر بہت مضر پڑیگا لیکن دوسرا اور تیسرا یعنے شریف اور رئیس پس اس سبب سے ہو کہ مخالفت
دواؤن کی طبیعت کے لیے بیان ہوچکی ہو اور مذکور ہوچکا ہو کہ جتنی دوا قوی ہوتی ہو اتنی اُسکی مضرت شدید
ہوتی ہو اور یہ اعضا اپنی شرافت کے سبب سے اسکے متحمل نہین ہوتے باوجود اسکے کہ یہ اعضا دوا سے جب ضرر
اُٹھاتے ہین تو یہ ضرر سب کے سب اعضا کے لیے عام ہوجاتا ہو اور نہ افراط والی تدبیر سے اسلیے کہ اس افراط کی
تدبیر کو اصلی حرارت کا اور ارواح کا بجھا دینا لازم ہوتا ہو اور یہی بجھا دینا سب اعضا کو اپنی تدبیر کے افراط کیوقت
لازم ہو لیکن ضرر اس بجھا دینے کا رئیس عضو مین بہت ہوتا ہو اسلیے کہ یہی ارواح کے مبدے ہوتے ہین پھر جبکہ انہین

کی روحین فاسد ہوجاتی ہین تو یہ فساد سارے بدن مین اور دل مین بڑھکر سرایت کرتا ہی اسلیے کہ دل اصلی
حرارت کا معدن ہی اور روحون کے بننے کی جڑ ہی اور ذکی الحس یا شریف یا رئیس عضو کے مادے بے قابض کے
تحلیل نہ کیے جاینگے محلل کے ساتھ قابض ملا دیا جائیگا برابر ہی کہ تحلیل باہر سے ہو یا اندر سے ہو تاکہ وہ قابض اسکے
قوت کی حفاظت کرے تحلیل ہوجانے سے اسلیے کہ مواد کی دفعتاً تحلیل اور استفراغ کے وقت دفعتاً روحین
تحلیل اور استفراغ ہوجاتی ہین اور انکا استفراغ مضر پڑتا ہی اور یہ بات سب اعضا مین عام ہی لیکن ضرر
اسکا رئیس عضو مین بڑھکر ہوتا ہی اسلیے کہ انکی روحون کا استفراغ دفعتاً سارے بدن سے روحون کے
استفراغ کا موجب ہوتا ہی اور یہ امر مار ڈالنے والا ہی اور ان عضوون پر نہین وارد کیجاتی ہی وہ دوا کہ جسکے
لیے کیفیت مخالف ہوتی ہی انسانیہ طبیعت کی مثل زنگار کے اسلیے کہ سب دوائین اگرچہ طبیعت کی مخالف
ہین لیکن بعضی دواؤن کی مخالفت بڑھکر ہوتی ہی مثل زہریلی دواؤن کے پس انکا استعمال ان عضو
پر ضرر مین بڑھکر ہوتا ہی اُس سبب سے کہ بیان ہوچکا اور ان عضوون کے مواد دفعتاً نہ نکالے جاینگے
اسلیے کہ ارواح کا استفراغ مواد کے استفراغ کے ساتھ دفعتاً تحلیل کے ساتھ ارواح کے استفراغ
سے بڑھکر ہوتا ہی اور روحون کا استفراغ بھی دفعتاً بے بدلے حاصل ہوے ہوگا کیونکہ بدل دفعتاً
حاصل نہین ہوتا لیکن مقدار مرض کی پس ضعیف مرض والے کو اور یہ وہ ہی کہ جسکا خروج اعتدال سے
اور صحت سے تھوڑا ہو مثل اسکے کہ اُسکی عرضی حرارت یا عرضی برودت شدید نہو تو ضرور اسکو ضعیف
دوا کافی پڑے گی اسلیے کہ دوا کا خروج اعتدال سے واجب ہی کہ مرض کے خروج کی قدر پھر ہو اور قوی
مرض والا اور یہ وہ ہی کہ جسکا خروج اعتدال سے بہت ہو محتاج ہوتا ہی طرف زیادہ قوی کے زیادہ قوی
دوا کے اور باقی دس مین کی ظاہر ہین بیان کی ہوئی چیزون کے قیاس سے اور تیسرا یعنی تیسرا قانون
قانونون مین کا کہ جو دوا سے علاج کے لیے ہین دوا کے وقت کا قانون ہی یعنی دوا کے استعمال
کے وقت کا اور وہ یہ ہی کہ پہچان لیا جاوے کہ مرض کسوقت مین ہی وقتون سے یعنی چارون وقتون سے
مثلاً ورم گرم اگر ابتدا مین ہی تو دابیر فقط رادع استعمال کیے جاینگے اور رادع وہ دوا ہی جو عضو کو
ٹھنڈا اور کثیف کرتی ہی اور اسکے مجرون کو تنگ کرتی ہی اور اسپر جو مادہ گرتا ہی اُسے غلیظ کرتی ہی پس
ان سببون سے اس عضو پر مادہ نہین گرتا ہی اور اگر ورم انتہا مین ہی تو فقط محلل چیزون کا استعمال
کیا جائیگا اور محلل وہ دوا ہی جو مادے کو رقیق کرتی ہی اور اُسے تبخیر کے قابل کردیتی ہی پھر مادے مین سے
ایک جزو بعد دوسرے جزو کے اڑتے اڑتے سب کا سب فنا ہوجاتا ہے اور سزاوار ہی کہ یہ محلل مرخی ہو
تاکہ جلد کو ملائم کرے اور مسام کو کشادہ کرے پس مندفع ہونے والی چیز کا مندفع ہوجانا اس سے سہل پڑے اور لطیف تحلیل

دوسرا جزو قانون

اور باقی غلیظ تحجر ہوکر رہجائے اور اسکے درمیان مین یعنی ابتدا اور انتہا کے درمیان مین اور وہی تزایدکا
وقت ہی ان دونون مین خلط کیا جائیگا یعنے رادع مین اور محلل مین تاکہ رادع گرنے والے مادے کو مانع ہو
اور محلل گرے ہوے مادے کو فنا کردے اور یہ جو کہا گیا ہی کہ ان دونون مین سے ہر ایک کا فعل دوسرے کی
ضد ہی اور اسکے فعل کا مانع ہی تو یہ مسلم نہین اسلیے کہ طبیعت اپنے خالق کے حکم سے ان دونون مین سے ہر ایک کو
اسکے مستحق کے مقابلہ مین استعمال کرتی ہی اور انحطاط پر نرے محللات پر حصر کیا جائیگا کہ خالی ہین مرخیات سے
کیونکہ اسوقت مین نضج کے پورے ہوجانے سے مادے کے تحجر ہوجانے سے امن حاصل ہوچکا ہی اور اکثر
مرضون کے مشترک اور جید معالجون مین سے خوشی اور باقی رہنا اس شخص کا ہی کہ جو مریض کو خوش کرتا ہی
اور ملازمت اس شخص کی ہی کہ جس سے مریض حیا کرتا ہی اور اسکی حضوری سے مانوس ہی یہانتک کہ ہم اکثر دیکھا
دبلا سوکھا عاشقون مین سے اور سوکھا عاشق وہ ہی کہ عشق کے سبب سے جسکی موت قریب پہونچ گئی ہی
چھپ رہنے کے بعد اسکے معشوق کے دیکھنے آنے سے دفعتاً اچھا ہوگیا ہی مصنف نے نقل کی ہی کہ ایک
شخص کو مین نے دیکھا کہ اسے نہایت قوی مرض حاد مرضون مین سے تھا اور اسکا ضعف اس درجہ پر پہنچا
تھا کہ اٹھنے بیٹھنے سے عاجز آگیا تھا پس جسوقت کہ اسکا معشوق آیا ہی اسی وقت اسکا مرض اس سے جدا ہوگیا
اور قوی ہوگیا اور اسی وقت اپنی ضرورتون کے اجرا کرنے کے لیے باہر نکل کھڑا ہوا اس حال سے کہ اوسے
کوئی مرض نہ تھا اور سبب اسکا یہ ہی کہ ہر ایک بدن اور نفس مین سے ان حالون سے کہ جو دوسرے کو عارض ہوتے
ہین منفعل ہوتا ہی لیکن نفس کا انفعال بدن سے مثل اسکے ہی کہ جب سودا بدن پر غالب ہوتا ہی تو نفس مین
خوف اور توحش اور فکر فاسد پیدا ہوتی ہی اور جب خون غالب ہوتا ہی تو نفس کے لیے سرور اور فرحت پیدا
ہوتی ہی لیکن بدن کا انفعال نفس سے پس مثل اسکے ہی کہ جسوقت افراط سے خوف عارض ہوتا ہی تو دفعتاً مزاج
سوداوی ہوجاتا ہی اور مثل اسکے ہی کہ جسوقت افراط کا عشق عارض ہوتا ہی تو اس سے افراط کی خشکی پیدا ہوتی ہی
پس وصال کے بعد مزاج دفعتاً صلاحیت پر آجاتا ہی اور بدن سے نفس کے منفعل ہونے کے لیے بہت سی
مثالین ہین اور اسی سے حکماء خوارق عادات اور انبیاء کے معجزون کا ممکن ہونا ثابت کرتے ہین اسلیے کہ
نفس جسطرح سے کہ نفسانیہ ہیئتون کے وقت بدن مین اثر کرتا ہی اسی طرح پر جب قوی ہوتا ہی تو سارے عالم مین اثر
کرتا ہی پھر دریا کے پانی کو خون بنا دیتا ہی یہانتک کہ ویسا ہی ہوجاتا ہی اور ہوا کو پانی کر دیتا ہی یہان تک کہ
طوفان عارض ہوتا ہی اور جبکہ حال ایسا ہی تو کچھ محال نہین کہ ان ہیئتون مین سے کوئی ہیئت بعضے مرضون کو شفا
دے لیکن ملازمت اس شخص کی کہ جس سے مریض حیا کرتا ہی پس یہ سرسام والے شخصون کو اور سوداوی مرض
والون کو مفید پڑتی ہی اسلیے کہ یہ ملازمت انکو تخلیطیہ حرکتون سے کہ اپنی تسخین اور ہیجان ہونے سے

مفرحاتی مین باز رکھتی ہی اور یہی حال ہی مشترک جید معالجون مین سے لذیذ خوشبوون کا اور پاکیزہ سماعون کا
اور ان دونون سے نفسانیہ اور حیوانیہ قوتون کی تقویت کی جاتی ہی پھر ان دونون کی تقویت سے طبیعیہ قوتون کی
تقویت کیجاتی ہی اور اکثر اوقات انتقال کرنا مفید پڑتا ہی ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف اسلیے کہ حفظ صحت
مین اور مرض کے ازالہ مین ہوا ضروری سببون مین سے ہی اور اسکی تاثیر ہمیشہ اندر اور باہر سے رہتی ہی اور
ایک مسکن سے دوسرے مسکن کیطرف اور ایک فصل سے دوسری فصل کیطرف اسلیے کہ مسکنون اور فصلون کی
اختلاف کو ہوا کا اختلاف لازم ہوتا ہی اور کبھی ہیئتون کا بدلنا نافع ہوتا ہی جیسا کہ سیدھے کھڑے ہونا کمر کے درد کو
فائدہ کرتا ہی اور جیسا کہ فائدہ کرتا ہی دو بین کو غصے کی نظر سے چمکتی چیز کی طرف نظر کرنا لڑکپن مین اسلیے کہ اس
کے سوا مین اعضا سخت ہو جاتے ہین کم ہی کہ ہیئتون کا تغیر انکی اصلاح پر اور ردیہ ہیئتون کی ازالہ پر قوی ہو سکے
اور معالجہ ترکیب و تفرق اتصال کے مرضون کے انکی تاخیر جزئی کلام تک اولی ہی اسلیے کہ انکے قاعدون کا کلی
قول سے بیان نہایت متعذر ہی بس چاہیے کہ ہم سوء مزاج کی امراض کے علاج مین کلام کرین اسلیے کہ ان
قاعدون کا بیان کلی قول سے ممکن ہی اور سوء مزاج یا تو مستحکم ہی اور یہ وہ ہی کہ جسکا پورا پورا حصول ہو چکا ہی اور
اسکی تدبیر ضد سے علاج کرنا ہی اور سوء مزاج ٹھنڈا ابھی شروع مین سہل سے زائل ہوتا ہی اور انتہا مین دشواری
سے زائل ہوتا ہی اسلیے کہ ابتدا مین یہ قوتون کو اور اصلی حرارتون کو بہت ضعیف نہین کرتا ہی پھر گرم دوا جو ایسی جگہ
کی وارد ہو دونون فاعلون مین زیادہ قوی ہونے کے ساتھ مرض سے ضد رکھتی ہی اور معین قوت کی مددگار ہونے
کے ساتھ ضعیف نہین ہوتی ہی پھر مرض کا دفع کرنا آسان ہو جاتا ہی لیکن جب مرض مستحکم ہو جاتا ہی تو قوت اور اصلی
حرارت کو نہایت درجہ ضعیف کر دیتا ہی پھر گرم دوا کے لیے کہ بدن پر وارد ہوتی ہی کوئی معین نہین ہوتا ہی تو مرض
کا دفع کرنا دشوار ہو جاتا ہی اور سوء مزاج گرم اسکی ضد ہی یعنی شروع مین اسکا زائل ہونا دشوار ہوتا ہی اسلیے
کہ جو اسکے مقابل ہو وہ ٹھنڈک ہی کہ دوا سے حاصل ہوئی ہی اور وہ اسوقت مین ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ اصلی حرارت
اور قوت ابھی ضعیف نہین پڑی ہی پس یہ یعنی اصلی حرارت اور قوت اور غریب حرارت سوء مزاج کی موجب تبرید کے
دفع کرنے پر ایک دوسرے کی مدد کریگی انتہا مین جاتے رہنا سہل ہی اسلیے کہ اسکا مقابل گو کہ ضعیف ہی لیکن
قوت اور اصلی حرارت اسوقت مین ساقط ہو چکی ہی پھر انکے بین ٹھنڈی دوا کے مقابلے مین غریب حرارت کی مدد کرنا
ممکن نہوگا اور خشکی پھیلانا زیادہ آسان اور ترطیب سے مدت مین کم ہی اسلیے کہ تجفیف پر سارے داخلی اور خارجی
محلل اسباب مدد کرتے ہین اور لیکن ترطیب پس یہ سب اسباب اسکے منافی ہین اور لیکن ہونے کی راہ مین اور
وہ یہ ہی کہ بدن کی استعداد مرض کے لیے کامل ہو گئی ہو اور اسکے حصول کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہو لیکن ابھی ابھی ہین
کچھ حاصل نہوا ہو پس اسکی تدبیر اسکے سببیہ کے ازالہ سے تقدم بالحفظ ہی اسلیے کہ استعداد اسکے نہ حاصل ہونے

کو کفایت کرتا ہی لیکن ہونے کی شروع مین اسطرح پر کہ مرض مین سے کچھ حاصل ہوا ہو اور ابھی پورا حصول نہو جسکا ہو
پس اسکی تدبیران دونون سے ساتھ ہی ہی یعنے ضد کے ساتھ علاج کرنے سے اور تقدم بالحفظ سے اسلیے کہ جسکا
حصول پورا ہو چکا ہی اسکو ضد کے ساتھ علاج کرنے کی احتیاج ہی جسطرح پر کہ مستحکم مین ہوا کرتا ہی اور جو کہ ابھی
حاصل نہین ہوا ہی لیکن حاصل ہونے کی راہ مین ہی وہ اپنے سبب کے ازالہ کا محتاج ہی تاکہ حاصل نہو جائے اسلیے
کہ مکن کا حاصل ہونا سبب کے نہونے کے ساتھ محال ہی پھر علاج تینون قسمون مین ضد کے ساتھ ہی مستحکم
مین علاج حاصل چیز کے ضد کے وارد کرنے کے ساتھ ہی اور ہونے کے راستے والے مین اس چیز کی ضد کے
وارد کرنے کے ساتھ ہی کہ جسکا حاصل ہونا متوقع ہوتا ہی اور مرض کے ہونے کی شروع مین دونون کی ضدون کے
وارد کرنے کے ساتھ ہوتا ہی اور یہ علاج سوء مزاج ہی سے مخصوص نہین ہی بلکہ سب مرضون مین عام ہی اگر سوء مزاج
سادہ ہی تو اسمین تبدیل کفایت کرتی ہی اس چیز کے ساتھ جو کیفیت مین اسکی ضد ہو اور اگر مادی ہی تو اسکا
مادہ نکالا جائیگا جو اسکا موجب ہی پس اکثر اوقات اپنے موجب کے جاتے رہنے سے جاتا رہتا ہی جیسے آگ
بجھ جاتی سوء مزاج اپنے بعد یعنے مادے کی استفراغ کے بعد اسطرح پر کہ بعد مادے کے استفراغ کے سادہ حرارت
یا اسکی سوا اور کیفیتون مین سے باقی رہجائے تو تبدیل کیا جائیگا یہ مزاج استفراغ کے بعد اس چیز سے کہ جو اسکی
ضد ہی اور جبکہ سوء مزاج مادی کا علاج استفراغ پر ہی تو مصنف نے استفراغ کی شرطین اپنے قول سے بیان
کی ہین اور جن امرون کی رعایت استفراغ مین ضرور ہین وہ دس ہین انمین سے ایک کے فوت ہونے کے وقت
استفراغ ممنوع ہوگا پہلا امر امتلا ہی اوعیہ کے موافق یا قوت کے موافق یا دونون کے مطابق لیکن اوعیہ کے
موافق تو ظاہر ہی اور قوت کی مطابقت اسلیے ضرور ہی کہ یہ جبھی ہوتا ہی کہ جب خلط فاسد ہوتا ہی اور اسوقت
مین استفراغ واجب ہو جاتا ہی اسلیے کہ جب پورا استفراغ حاصل ہو جاتا ہی تو مقصود ملجاتا ہی اور جب ناقص
ہوتا ہی تو طبیعت باقی کی اصلاح پر قوی ہو جاتی ہی پس خلا ضرور مانع ہی استفراغ سے اسلیے کہ موذی مادے
سے مقدار یا کیفیت کے موافق خالی ہونے کیوقت صالح مواد کہ جسکا بدن محتاج ہی نکل جاتے ہین اور
دوسرا امر قوت ہی پس ضعف مانع ہوتا ہی اسلیے کہ استفراغ مادون کا اس چیز کے ساتھ کہ جسکے ساتھ ارواح
اور قوتین نکلتی ہین ضعف مین زیادتی کر دیتا ہی مگر اکثر اوقات حرکت کی قوت کا ضعف استفراغ کے ترک سے
زیادہ آسان ہوتا ہی اسلیے کہ امتلا کا ضرر سارے بدن مین عام ہوتا ہی اور کبھی امتلا کے ساتھ حیات جاتی رہتی ہی اسلیے
کہ تجویف دماغ و دل کے مثل کے خالی موضعون مین مواد گر پڑتے ہین اور یہ بات موجب موت کی ہوتی ہی اور حرکت کی قوت
کا ضعف قوت محرکہ مین ہوتا ہی اور موت کے درجہ تک نہین پہونچاتا ہی پھر استعمال کیا جاتا ہی استفراغ اور حرکت کی
قوت کے ضعف کو استفراغ کے ترک کی مضرت پر اختیار کر لیا جاتا ہی پھر اسکے بعد قوتون کی تقویت کیجاتی ہی

استفراغ کے بعد مقویات سے ضعف کی خصوصیت حرکت کی تقویت سے اسلیے کیگئی ہی کہ حس کی قوت استفراغ سے
ضعیف نہین ہوتی ہی بلکہ اُس سے صاف ہوتی ہی مگر جبکہ استفراغ خشکی کی افراط سے ہلاکت کی حد پر پہونچا یگا
تو اسوقت مین قوت حسیہ کو بھی ضعیف کر دیگا اور ایسے وقت مین تدارک اُسکا دشوار پڑیگا اور تیسرا مزاج ہی پس حرارت
اور خشکی کی افراط یا ٹھنڈک کی افراط اور خون کی کمی مانع ہوتی ہی لیکن گرم اور خشک اسکا سبب یہ ہی کہ غاذیہ رطوبتین
اور روحین اسکے ساتھ کم ہوتی ہین اور یہی حال ٹھنڈے کم خون والے کا ہی اور استفراغ زیادہ کمی کا اور اصلیہ حرارت
کی تحلیل کا موجب ہوتا ہی لیکن گرم تر پس اُسمین استفراغ کی رخصت دیگئی ہی اسلیے کہ وہ خون کی تولید بہت کرتا ہی
پھر جو کچھ خون مین سے استفراغ کے ساتھ گھٹ جایگا اسکا اعتدال کیطرف پھر آنا جلدی سے ممکن ہوگا اور
چوتھا امر بشرہ ہی پس دُبلاپے اور تخلخل کی افراط اور فربہی کی افراط مانع ہوتی ہی دُبلاپے اور تخلخل کی افراط کے
مانع ہونے کا سبب یہ ہی کہ غذائیہ رطوبتین اور روحین یہان کم ہوتی ہین اور استفراغ قلت کی افراط کا موجب ہی
لیکن فربہی کے مانع ہونے کی کئی وجہین ہین ایک اُنمین سے یہ ہی کہ فربہی کی افراط اکثر ٹھنڈک کی افراط سے
ہوتی ہی اور یہ اُس چیز سے ہی کہ جو افراط سے زیادتی پکڑتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جب رگون مین کی رطوبتین
استفراغ سے کم ہو جاتی ہین تو گوشت اور چربی رطوبتون کی کمی سے کہ وہ ان دونون کی مدافعت کرتی تھین رگون کے
دبانے پر قوی ہو جاتی ہین اور یہ رگون کی انسداد کا موجب ہی پھر روح اور حرارت گھٹ جائیگی اور تیسری وجہ یہ ہی
کہ جب استفراغ رگون مین کسی طرح کا تخلیہ کرتا ہی تو اُنمین گوشت اور چربی کے دباو سے ضغطہ پیدا ہوتا ہی تو بعض حصے
کی طرف بعض فضلون کے گرنے کا ڈر ہوتا ہی اور پانچوین اعراض لازم ہین پس پیٹ چلنے کی اور آنتون کی
قرحہ کی استعداد مانع ہوتی ہی لیکن پیٹ چلنے کی استعداد کے مانع ہونے کا سبب یہ ہی کہ اُسمین استفراغ کے منقطع
ہو جانے سے امن نہین ہوتی کیونکہ شدت استعداد کی دستون کے لیے ہوتی ہی اور دوا آنتون کیطرف آجاتی
ہی اور قوت سے فعل کی طرف اسکے اثر کے آنے کے پہلے نکل جاتی ہی اور اسوقت مین بے استفراغ کے اُن
خلطون کی تحریک عارض ہوتی ہی لیکن آنتون کی قرحون کے مانع ہونے کا سبب یہ ہی کہ اُسمین آنتون پر
استفراغ کے وقت فضلون کے آنے جانے سے سحج یعنے خراش پڑ جانے سے امن نہین ہوتا اور چھٹا سن
ہی پس بڑھاپا اور بچپنا مانع ہوتا ہی لیکن بڑھاپے کے مانع ہونے کا سبب یہ ہی کہ بڑھاپے کی قوت کے
ضعف ہونے سے اور اُسکی حرارت کے بجھانے سے اس بات کا امن نہین ہی کہ بالکل حرارت دستون سے بجھ
نہ جائے لیکن لڑکپن کے مانع ہونے کا سبب یہ ہی کہ استفراغ لڑکے کی قوت کو ضعیف کر دیتا ہی باوجود اسکے کہ
قوت خود اُسمین ضعیف ہوتی ہی اور استفراغ لڑکے کی رطوبتون کو گھٹا دیتا ہی اور قوت کی فوت کو کم کر دیتا ہی اور رطوبت
کا زیادہ ہونا نشو کے کمال کے لیے لڑکے مین مغلوب رہتا ہی اور ساتوان امر وقت ہی پس گرمی کا وقت یعنی شدت

دوسرا جزو فن اول کلیات

کی گرمی کا وقت اور نہایت ٹھنڈا وقت مانع ہوتا ہی لیکن شدت سے گرم وقت کے مانع ہونے کا سبب ہی کہ بدن اسوقت مین گرم ہوا کرتے ہین اور اکثر مسہل گرم ہوتے ہین تو مسہلون کے استعمال سے بدنون کی گرمی شدت پکڑ جاتی ہی اور یہ سبب ہی کہ قوت تحلیل کی کثرت سے ضعیف ہوتی ہی اور مسہل اُسکے ضعف کو زیادہ کردیتا ہی اور یہ سبب ہی کہ ہوا کی گرمی مواد کو باہر کی طرف کھینچتی ہی اور مسہل اندر کیطرف کھینچتا ہی پس ان دونون مین مقابلہ واقع ہوجائیگا اور یہ سبب ہی کہ اخلاط تحلیل کی افراط سے کم ہوتے ہین یعنے انکا نکالنا ضرور نہین اور لیکن شدت کی سردی کے مانع ہونے کا سبب یہ ہی کہ اخلاط ایسی سردی مین جمے ہوئے ہوتے ہین پھر دوا کی پیروی نکلنے مین نہ کرینگے اور طبیعت مین اور دوا مین شدید مقابلہ پڑجائیگا اور یہ بھی ہی کہ جمنے اور تکاثف سے اخلاط تھوڑے ہوجاتے ہین اور یہ امر اس بات کی احتیاج دلواتا ہی کہ اخلاط مین زیادتی ہو نہ یہ کہ استفراغ سے نقصان ہو مگر جبکہ ردی ہون اور آٹھوان شہر ہی پس افراط کا گرم اور ٹھنڈا شہر مانع ہوتا ہی اس سبب سے کہ وقت مین بیان ہوچکا ہی اور نوان پیشہ ہی پس شدت سے تحلیل کرنے والا پیشہ مثل مہتمم حمام کے استفراغ کا مانع ہوتا ہی اسلیے کہ ایسا پیشہ کرنے والے مین مواد کم ہوتے ہین اور قوتین ضعیف ہوتی ہین اور دسوان عادت ہی پھر جو شخص کہ استفراغ کی عادت نہین رکھتا ہی تو اسکے استفراغ پر قوی دوا سے ہجوم نہ کیا جائیگا اسلیے کہ اسکی طبیعت اپنے فضلون کے تحلیل کرنے مین اور وجہون سے کوشش کریگی پس اسمین فضلون مین سے اتنا باقی نہین رہنے کا کہ جو استفراغ کی احتیاج کا باعث ہو اور اسلیے کہ قوی دوا زہریلے پن سے خالی نہین ہوتی ہی پھر جب وہ عمل نہ کریگی تو اسکا ضرر زہریلے ہونے سے اور تحریک کی قوت سے عظیم ہوگا اور اسمین کوئی شک نہین ہی کہ عادت نہ رکھنے والے شخص مین دوا کے اثر کے تخلف کی امید عادت رکھنے والے شخص مین اثر کرنے کی امید سے بڑھکر ہوتی ہی اور سزاوار ہی کہ ہر استفراغ مین پانچ امرون کا قصد رہے پہلے نکالنا اُس چیز کا جو بدن کو اذیت دیتی ہی اپنی مقدار سے اسلیے کہ کبھی بدن مین مقدار کے مطابق اخلاط زیادہ ہوتے ہین یہانتک کہ انسے اوعیہ بھر جاتے ہین اور یہ زائد اخلاط اوعیون کی تمدید کی جہت سے اور قوت بڑھجانے کی راہ سے بدن کو اذیت دیتے ہین اور زائد اخلاط کا صاحب رگون کے ٹوٹ جانے اور خون کے بہہ نکلنے کے خطر مین رہتا ہی یا اپنی کیفیت سے اسطرح کہ اخلاط اپنی کیفیت مین ردی ہون اور یہ اخلاط سوء مزاج کے سبب سے یا قوت کے غلبہ کرنے کے سبب سے بدن کو اذیت دیتے ہون اور انکا صاحب عفونت کے امراض کے خطر مین رہتا ہی اور انمین سے ہر ایک کا علاج استفراغ ہی تاکہ بدن کا اُن خلطون سے تنقیہ ہوجائے دوسرے یہ اخراج کثرت سے برداشت والی قدر پر ہو یعنی اسقدر ہو کہ اسکی برداشت بدن پر آسان ہو اور اسکے پیچھے ضعف اور غشی نہ لاحق ہو لیکن کم پس اسلیے نہ چاہیے کہ اُس سے بے نیازی نہین حاصل ہوتی اور نہ نکلی ہوئی چیز کی کثرت پیچھے خوف مین ڈالے استفراغ کے ساتھ اخلاط مین سے اسلیے کہ اختلاط

افراط سے ہوتا ہی کہ نکلنے کی کثرت سے تنقیہ کامل ہونا حاصل نہین ہوتا بلکہ استفراغ وہانتک کیا جائیگا جہانتک سزاوار ہی اور مریض کو اسکی برداشت ہی یعنے استفراغ کی آسانی اور سبکی سے برداشت ہی اسلیے کہ طبیعت استفراغ سے نفع نہ پانے کے سبب سے اُس سے ایسی لپٹی نہین ہوتی ہی کہ نکلی ہوئی چیز کا مقابلہ کرتی ہو پس اسی سبب سے کرب اور قلق واقع ہوتا ہی نہ ڈر تو افراط سے اسلیے کہ ابھی کوئی افراط نہین ہوئی اسلیے کہ افراط جبھی ہوتی ہی کہ جب نافع چیز نکل جاتی ہی اور نافع چیز کا نکلنا طبیعت پر شاق ہوتا ہی اور اسے کرب اور ضعف اور اضطراب سے ضرر ضرور لازم ہوتا ہی اور جب تو پلائے کوئی مسہل صفرے کا پھر انتہا کرے اسہال بلغم پر پس صفرے سے بدن کے تنقیہ مین بے شک مبالغہ ہو گیا اسلیے کہ اسوقت مین صفرے کا نکلنا منقطع ہو جانا دوا کی قوت کے جاتے رہنے سے نہین ہی نہین تو بلغم نہ نکلتا اور نہ دوا کی قوت کے ضعف سے ہی اور نہ بلغم کی نسبت صفرے کی دشواری سے نکلنے کے سبب سے ہی اسلیے خاص خلط کا دوا سے نکالنا اسکے غیر کے نکالنے سے بہت بڑھکر آسان ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اگر بلغم کا نکالنا دوا پر قوت کے ضعیف ہو جانے کیوقت زیادہ آسان ہوتا تو ضرور اسپر اپنی قوت کے قریب ہونے کیوقت اولی طرح بلغم کا نکالنا آسان ہوتا پھر صفرے کے مسہل کا بلغم کو نکالنا فقط دوا کی قوت کے باقی رہنے سے اور صفرے کے نہ رہنے سے ہوتا ہی اور ہر دوا مسہل کی جب اپنے سے مخصوص خلط کو نہین پاتی ہی تو رقت اور کثرت مین جو خلط اس مخصوص خلط کے متصل ہوتا ہی اُسے کھینچ لیتی ہی پھر تدریج سے اُس خلط کو جو اُس سے متصل ہے پھر کیا حال ہوگا جب انتہا کریگا اسہال سودے پر اسلیے کہ سودا صفرے سے نہایت دور اور اسہال مین دشوار تر ہی پس نکلنا سودے کا افراط پر زیادہ دلالت کریگا لیکن خون جب صفرے کے مسہل کے بعد نکلتا ہی تو اسکا امر بڑا خطرناک ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت خون سے بخل رکھتی ہی اور اُسکی حفاظت کرتی ہی پس خون کا نکلنا فقط دوا کے طبیعت پر غالب آجانے کے اور اُس سے خون کو چھین لینے کے ساتھ باقی خلطون کے نہونے کے سبب سے ہوتا ہی اسلیے کہ اگر کچھ بھی خلطون مین سے باقی رہتا تو طبیعت اُسے خون کے بدلے دیدیتی اور یہی خطر ہی اسلیے کہ بدن اور روح اور قوتون کی اور حیات کی بقا خون ہی سے رہتی ہی اور پیاس اور اونگھ اسہال کے بعد باقی کے بعد پاک ہو جانے پر دلالت کرتی ہی یعنے نکالیجانے کی سزاوار چیزون سے بدن کے پاک ہو جانے پر لیکن پیاس کی دلالت کرنے کا سبب یہ ہی کہ پیاس فقط پانی کے ساتھ ترطیب کی طرف طبیعت کے اشتیاق سے ہوتی ہی تاکہ بدن کی رطوبتین حد اعتدال پر محفوظ رکھے اسلیے کہ معتدل استفراغ کو بدن کی رطوبتون کا معتدل ہو جانا لازم ہی اور ہمیشہ کی تحلیل انھین گھٹا دیتی ہی پس خشکی کے غالب آنے سے پہلے طبیعت پانی کی طالب ہوتی ہی تاکہ رطوبتین اپنے اعتدال پر باقی رہین اور غذا کیطرف غذا مین جوہری ترطیب ہونے کے ساتھ طبیعت کے نہ مشتاق ہونے کا یہی سبب ہی کہ غذا کی ترطیب اگرچہ جوہری ہوتی ہی مگر یہ حاصل نہین ہوتی ہی لیکن اتنی مدت مین کہ خشکی بدن پر اُسکے شامل مین غالب آجائے اور پانی کی ترطیب کا ایسا حال نہین ہوتا اسلیے

دو مسہل جمع کرنا ...

کہ یہ ترطیب پہلی ہی ملاقات سے حاصل ہو جاتی ہی لیکن نیند کے ہونے کا سبب یہ ہی کہ اس حالت مین فقط روح مین کی تحلیل ہوئی چیز کے عوض کو جانشین کرنے کے لیے ہوتی ہی اسطرح پر کہ باطن مین جب مجتمع ہوا اور اُسکا تغذیہ بڑھجائے اور نیند کے تنقیہ پر دلالت کرنے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت دوا کے عمل سے فارغ ہو جانے کے بعد اسکی موجبہ ہوتی ہی اسلیے کہ اس سے پہلے فضلون کے دفع مین مشغول ہوئی ہی اور دوا عمل سے اپنے جبھی فارغ ہوتی ہی کہ جب بدن پاک صاف ہو جاتا ہی اور اسمین کوئی چیز ایسی باقی نہین رہتی کہ دوا کی شان سے اُسکا کھینچنا ہی اسلیے کہ دوا کی قوت کی مقدار اکثر اسکی مقدار پھر ہوتی ہی کہ جسکے نکالنے کی احتیاج پڑتی ہی تیسرے استفراغ کا مادے کے میلان کی جہت سے ہوتا ہی پس متلی مین تنقیہ ہوگا مادے کا قے سے اسلیے کہ مادہ اس جہت کیطرف میلان رکھتا ہی اور مروڑے مین تنقیہ کیا جائیگا اسہال سے اسی سبب سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ استفراغ اس جہت سے زیادہ آسان ہوتا ہی اور طبیعت پر کلفت سے دوسری طرف کے استفراغ کے جبر کرنے سے کم ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت سے مواد اسوقت مین ایسی جہت کی طرف متوجہ ہین کہ جسکی طرف دوا توجہ دلواتی ہی چوتھے مادے کے نکلنے کی راہ کا طبیعی مخرج ہوتا ہی جیسے پیشاب کے اعضا کلیجے کی محدب کے لیے ہین اور آنتین اسکے مقعر کے لیے ہین پھر اگر حدبہ کا مادہ آنتون سے نکالا جائیگا تو طبیعی امر کے منافی ہوگا تو دفع کے ساتھ طبیعت دوا کا مقابلہ کریگی اور سخت معارضہ طبیعت اور دوا مین واقع ہوگا اور عضو کہ جسکی طرف مادہ نقل کیا جاتا ہی اُسکا ارذل ہوتا ہی جیسے نزلہ کا مادہ ناک کیطرف مائل کیا جاتا ہی اور اُسی سے اُسکا استفراغ کیا جاتا ہی اور پھیپھڑے کیطرف میل کرنے سے منھ سے تھوک کے راستے نکالنے سے پھیپھڑے کے ڈر سے روکا جاتا ہی اور جسکی طرف مادے کو نقل کرتے ہین اس عضو کا آفت رسیدہ عضو کے مشارک ہونا ہی نہین تو اُس سے مادے کا نکلنا آسان ہوگا پس آنتون کا مادہ مثانے سے نہ نکالا جائیگا گو دونون مکان مین نزدیک ہون اور قرب کا مشارک ہوتا ہی مثل داہنے ہاتھ کی باسلیق کے کلیجے مرضون کے لیے پس مادہ کلیجے کا اس رگ سے نہ نکالا جائیگا اگرچہ وہ اُس سے متصل ہی اسلیے کہ باسلیق کی شرکت اُس سے زیادہ قریب ہی پھر کیا حال اُس عضو کا ہوگا جسمین اصلا مشارکت نہوگی اور عضو کا اپنی واردات پر صابر ہونا پس نزلے کا مادہ پھیپھڑے کیطرف گرنے سے روکا جائیگا اور تھوک کے راستے نکالا نجائیگا خاص جسوقت مین کہ حاد ہو اسلیے کہ پھیپھڑا نرم کمزور بنیاد کا عضو ہی کہ جسپر مادے کے گرنے سے قرحہ پڑجانے کا ڈر رہتا ہی پانچوین اُسکا استفراغ کا نضج دینے کے بعد ہوتا ہی اور نضج مادے کے قوام اعتدال کو کہتے ہین تاکہ مادہ دفع کے قابل ہو جاے پس طبیعت پر اُسکا دفع کر ڈالنا سہل پڑے اسلیے کہ غلاظت اور رقت اور لزوجت مین سے ہر ایک سہل سے دفع ہونے کی مانع ہی لیکن غلاظت کے مانع آنے کا سبب یہ ہی کہ غلاظت رگون سے اور تنگ مجرے سے مادے کے نکلنے کو مانع آتی ہی اور رقت کے مانع ہونے کا یہ سبب ہی کہ دقیق کی شان سے یہ ہی کہ اعضا کے جوڑون مین اور سوراخون مین گھس جاے

دوسرا قانون جذب کے بیان میں

پھر اُسکا نکالنا دشوار پڑتا ہی اور لزوجت کے مانع آنے کا سبب یہ ہی کہ لزج چیز اُن اعضا سے کہ جنمین یہ چپک جاتی ہی بھر اُنسے آسانی سے نہین اُکھڑتی اور استفراغ کے لیے نضج کی منتظر رہتی ہی مزمن مرضون مین وجوب کی رو سے اسلیے کہ ان مرضون کا مادہ نضج کے پہلے استفراغ کے اثر کو نہین قبول کرتا ہی اور ان مرضون مین نضج کے انتظار کرنے سے کوئی ڈر نہین ہوتا ہی اور حاد مرضون مین استحباب کی راہ سے اسلیے کہ تاخیر مین کوئی ضرر نہین ہوتا ہی اور نضج کے بعد استفراغ کے وقت نضج حاصل ہونے کا تعین ہوتا ہی اور اس مضرت کے نہونے سے طبیعت استفراغ کو حاد مرضون مین نضج کے بعد پر رکھتی ہی پس نفث یعنے تھوک کے راستے مادے کے نکالنے کو ذات الجنب مین اخیر پر رکھتی ہی اور اسیطرح ثفل کو پیشاب مین نضج کے بعد پر رکھتی ہی باوجود اسکے کہ طبیعت کو پہلے ہی دفع کر دینا ممکن ہی پس اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ استفراغ حاد مرضون مین نضج کے بعد افضل ہی اور حاد مرضون مین نضج کے انتظار کے واجب نہونے کا یہی سبب ہی کہ ان مرضونکا مادہ غلیظ استفراغ کا نافرمان مثل مزمن مرضون کے نہین ہوتا ہی اگرچہ انتہا کا رقیق ہوتا ہی کچھ انہین کا نکالڈالا جاتا ہی گو پورا نابود نہین ہوتا ہی پس طبیعت منفعل کی قلت سے باقی پر قوی ہو جاتی ہی مگر یہ کہ مادہ بڑا ہیجان کرنے والا ہو اور یہ وہ مادہ ہی کہ جو حرکت مین ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف شدید ہو پس اسکے چھوڑ رکھنے کی مضرت بدن مین کچے کے استفراغ کی مضرت سے بڑھکر ہو گی اسلیے کہ بعض مین اسکے چھوڑ رکھنے کی مضرت اس حال سے کہ وہ بڑا ہیجان کرنے والا ہی یہ ہی کہ بعضے عضو رئیس یا شریف کیطرف حرکت کریگا پھر اُسے فاسد کر ڈالیگا اور بے پکے کے نکالنے کی مضرت یہ ہی کہ لطیف نکلجائیگا اور غلیظ باقی رہجائیگا یا صالح خلط اُسکے ساتھ ہو لینگے اسلیے کہ طبیعت نضج نہونے کے وقت صالح کو فاسد سے جدا کرنے مین اور فاسد کے نکالنے مین عاجز ہوتی ہی پہلا ضرر اکثر ہی اور بہت عظیم ہی اور کبھی مادہ شریف عضو سے جذب کیا جاتا ہی اسلیے کہ مادہ جبھی عضو کی طرف گرتا ہی کہ جب وہ عضو اسکے مقابلہ سے اور اسکے دفع کرنے سے ضعیف ہوتا ہی پھر اگر اُسکا مادہ جذب نہ کر لیا جائے تو اُس عضو مین اسکے ضعف کے ساتھ بہت مواد جمع ہو جائے اور وہ عضو اُنمین تصرف کرنے سے عاجز آ ئے اور اسمین بہت سے مفسدے ہین پس واجب ہی کہ اُسکے مادہ کنارے کیا جائے کسی رذیل عضو کیطرف اسلیے کہ اگر یہ عضو شرف مین اس عضو کے برابر ہو گا تو وہی قباحت عود کریگی اور اگر یہ عضو اُس سے بڑھکر شریف ہو گا تو اُس کم کی مصلحت کے لیے اُس سے بڑھکر شریف کو ضرر دینا پڑیگا کہ اسکی جہت کے خلاف مین ہی اور جہت سے مراد اوپر اور نیچے اور داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے کی جہت ہی اسلیے کہ جاذب اگر اسی کی جہت مین ہو گا تو اسکی طرف مادے کی حرکت کا ضرور معاون پڑیگا اور اگرچہ نہ نکالا جائیگا یعنے جسکی طرف جذب کیا ہی اُس سے اسلیے کہ ذات جذب کی جس عضو سے کہ جذب کیا ہی اُسکی طرف مادے کے توجہ کرنے سے مانع ہوتی ہی پھر اُس سے غرض حاصل ہو جاتی ہی جیساکہ سنگیون سے کیا جاتا ہی بے پچھنے کی

اور جذب کبھی قریب کے خلاف کیطرف ہوتا ہی اور یہ جب ہوتا ہی کہ جب مادہ کسی عضو کیطرف گرتا ہی اور اُسکے زمانے
مین طول نہین ہوتا تو اُس عضو سے قریب کے عضو کیطرف دور کرلیتے ہین تاکہ اسمین اسکے ضعف کے ساتھ مختبس
نرہے اور بعید کیطرف اسلیے نہین کھینچا جاتا ہی کہ مادہ جب عضو مین قائم ہوجاتا ہی تو اُسے دور کے موضع کی
طرف نقل کروانے مین بہت سے عضوؤن کو ضرر دینا ہوتا ہی اسلیے کہ جس عضو پر یہ مادہ ہوکر گزریگا اُسکو
ضرر دیگا کیونکہ یہ طبیعی امر سے بہت خارج ہوتا ہی باوجود اسکے کہ دور کے عضو کیطرف کھینچنا قوی ہی جذب سے
ممکن ہوتا ہی اور کبھی بعید کے خلاف کیطرف ہوتا ہی جسوقت مین کہ انصباب پورا ہونہین چکتا ہی لیکن جذب اسلیے
ہی کہ بیان ہوچکا ہی اور بعید کیطرف جذب کرنے کا سبب یہ ہی کہ قریب کیطرف جذب کرنا اُس عضو کیطرف کے جذب
پر کہ جسکی طرف مادہ مائل ہی مدد کرتا ہی اسلیے کہ یہ جذب اُسکی حرکت کے موافق ہی باوجود اسکے کہ جذب مین بعید
ولی ہی جہانتک کہ ممکن ہو اور اسمین شرط کیجاتی ہی نہ بعید ہونا اُس عضو کا کہ جسکی طرف مادہ کھینچتے ہین اُس
عضو سے کہ جس سے کھینچتے ہین دو قطرون مین لینے دو جہتون مین اسلیے کہ ان دونون جہتون مین سے کسی
جہت مین محاذات نرہے گی اور جذب مین محاذات معتبر ہی اسلیے کہ اشتراک نے محاذات کے نہایت کم ہوتا ہی
اور جذب فقط مشارک ہی کیطرف ہوتا ہی بلکہ ان دونون مین کے اطول مین ہوتا ہی کہ زیادہ دور موضع کیطرف
جذب ہو پھر جبکہ داہنا ہاتھ سوج جائے تو جذب نکیا جائیگا اسکا مادہ بائین پانون کی طرف اسلیے کہ ان
دونون کا بعد دو قطرون مین ہی بلکہ یا تو داہنے پانون کیطرف کو اور یہی افضل ہی اسلیے کہ یہ زیادہ بعید ہی
اور اسلیے کہ بائین ہاتھ کی طرف کھینچنے مین دل اور اطراف دل پر مادے کے عبور کرنے کا خطرہ ہی اور اسکا
ضرر شدید ہی خاص جسوقت مین کہ مادہ فساد مین شدید ہو یا بائین ہاتھ کی طرف اور سر اور یہی کہ نہ جذب
کیا جائے مادہ بے استفراغ والے عضو کیطرف امتلا کے ساتھ بدن مین کے اور نہ دوسرے مادے کی اُسکی طرف
توجہ ہونے پر اگرچہ بدن ممتلی نہو پھر جذب اسکی طرف مادے کے انصباب پر معین ہوجائیگا پھر منفع ہوگا مو
عضو کی طرف کہ جسکی طرف جذب کیا گیا ہی امتلا کے وقت اور اسکی طرف مادے کے متوجہ ہونے کے وقت
وہ کچھ کہ جسکا دفع کرنا اُس سے جذب کرنے سے دشوار پڑیگا اُس سے اور اسکی غیر کی طرف بھی اسلیے کہ کثرت
مادے کی دونون صورتون مین ہی لیکن امتلا کے وقت تو ظاہر ہی اور مادے کے توجہ کیوقت لیں اُسکی طرف
انصباب پر جذب کا معین ہوتا ہی اور اُس نے اُسکا تحلیل ہوجانا بھی دشوار پڑتا ہی اور پہلے تسکین کیجائے
درد کی اُس عضو مین کے درد کی کہ جس سے مادے کو جذب کیا ہی اسلیے کہ درد جاذب ہوتا ہی اس سبب سے
کہ اُسکے لیے تسخین لازم ہوتی ہی کیونکہ طبیعت درد پیدا کرنے والے سبب کے واسطے اُس عضو کی طرف متوجہ
ہوتی ہی اور طبیعت کے ساتھ خون اور روح بھی ہوتی ہی بس یہ دونون سخونت پھیلاتے ہین اور سخونت

دوسرا جذب درد کا جو امعا میں

بڑی جذب کرنے والی ہوتی ہی پھر تیرا جذب اور درد کا جذب دونوں متعارض ہوجاینگے اور یہ بات اُس جز مین سے
ہی جو جذب کی کمی کی موجب ہوتی ہی اور اکثر اوقات اُسے بے نکالنے کے مادے مین تحریک پیدا ہوجاتی ہی پھر مادے
کے ہیجان کرنے سے مضر پڑیگا اور جبکہ فصد اور اسہال دونوں واجب ہون کل اخلاط کے ساتھ بدن کے بھر جانے
کے سبب سے اور اخلاط مقدار مین طبعیہ نسبت پر ہون جو نسبت کہ اُنکے لیے ہی اور طبعیہ نسبت خون کی باقی خلطون
سے اُن لوگون کے نزدیک جو خون سے تغذیہ کے قائل ہین یہ ہی کہ خون بڑھکر ہو اسلیے کہ خون سے غذا کرنے
والے اعضا سودے کے غذا کرنے والے اعضا سے بڑھکر ہوتے ہین اور سودے سے غذا کرنے والے بلغم سے غذا
کرنے والے اعضا سے بڑھکر ہوتے ہین اور بلغم سے غذا کرنے والے اعضا صفرے کے غذا کرنے والے اعضا سے
بڑھکر ہوتے ہین مگر اُن لوگون نے ہر ایک کی نسبت کو دوسرے کیطرف ثلث یا ربع یا اسکے سوا کی بیان نہین کی ہی
اور علامہ قطب الدین شیرازی کہتے ہین کہ باقی خلطون کے ساتھ خون سے تغذیہ کے قائل لوگون کے مذہب پر
نسبت یون ہی کہ خون مثلاً سب خلطون کا آدھا ہو اور سودا تہائی ہو اور بلغم چوتھائی ہو اور صفرا آٹھوان حصہ ہو
اس بات پر بنا کرنے کے سبب سے کہ خون سے غذا کرنے والے اعضا بہت ہین پھر اسکے بعد سودے سے غذا کرنے والے
اعضا ہین پھر اسکے بعد بلغم سے غذا کرنے والے اعضا ہین پھر اسکے بعد صفرے سے غذا کرنے والے اعضا ہین اور اسی نسبت کے
قول پر علامہ نے کوئی دلیل نہین بیان کی ہی اور اس قول مین بحث ہی اسلیے کہ تہائی اور چوتھائی اور آٹھوان حصہ نصف سے
بڑھکر ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ بلغم سے غذا کرنے والے اعضا اگرچہ تھوڑے ہوتے ہین مگر بلغم بدن مین جمع کیا جاتا ہی تاکہ بدن
کے لیے غذا کے نہونے کیوقت بلغم مہیا غذا ہوجائے پس اسپر سزاوار ہی یہ کہ بلغم کی مقدار سودے سے کہین بڑھکر ہو اور صفرے
سے غذا کرنے والے عضو اگرچہ پھیپھڑے مین منحصر ہین مگر صفرے کا صرف بہت سی منفعتون مین بڑھکر اُسنے ہوتا ہی کہ جنمین
سودے کا صرف ہوتا ہی پس اس سبب سے سزاوار ہی یہ کہ صفرے کی مقدار بھی سودے سے بڑھکر ہو اور شیخ نے انھین
کی نسبتون یعنی خون کے غذا دینے والے ہونے کی تقدیر پر تپون کی راحتون کے زمانے سے استدلال کی ہی اسلیے کہ
راحت کا زمانہ وہ زمانہ ہی کہ جسمین مادہ عفونت کے بھڑکنے کی جگہ مین مجتمع ہوتا ہی اور اسکی کثرت اور قلت مین اختلاف مادے
کے مطابق ہوتا ہی اور تپون کی باریون کے زمانے سے استدلال اسلیے کی ہی کہ بلغمی تپ کی راحت چھ گھڑی رہتی ہی اور
باری اٹھارہ ١٨ ساعت اور دورہ اُسکا چوبیس ٢٤ ساعت کا ہوتا ہی پس زمانہ اُسکی راحت کا اسکی باری کی تہائی ہی اور
دورہ کی چوتھائی ہی اور صفراوی تپ کی راحت کا زمانہ چھتیس ٣٦ ساعت ہی اور باری کا زمانہ بارہ ساعت ہی اور دورہ کا زمانہ
اڑتالیس ٤٨ ساعت ہی تو زمانہ راحت کا نوبت کے زمانے کا تگنا ہی اور دورہ کے زمانے کی تین چوتھائی ہی اور سوداوی تپ کی
راحت کا زمانہ اڑتالیس ٤٨ ساعت ہی اور باری کا زمانہ چوبیس ٢٤ ساعت ہی اور دورہ کا زمانہ بہتر ٧٢ ساعت ہی پس سوداوی تپ کی راحت
کا زمانہ باری کے زمانے سے دونا ہوتا ہی اور دورہ کے زمانے کی دو تہائی ہوتا ہی اور دموی تپ تو وہ مطبقہ ہوتی ہی

فصل دوسرا جزو کلی استفراغ مین

اسکے لیے راحت نہین ہوتی ہی پس اگلے عفن کی انتہا اب کے عفن کی ابتدا کے نزدیک ہوتی ہی کیونکہ انکے درمیان
مین زمانہ نہین ہوتا ہی اور نہین تو فترہ یعنے راحت کا زمانہ لازم آئیگا تو اگلے عفن کی انتہا گویا کہ ہوگی پہلی ساعت مین
مقدار فترہ پر اور اسکی عفن کی ابتدا آخر ساعت مین پس اگلے اور ابکے درمیان مین یہ مقدار ساعت ہوگی پس خون چھ
حصے بلغم کا ٹھہریگا اور اسکی طرف بلغم کی نسبت چھٹے حصہ کی ہوگی اسلیے کہ ایک ساعت کی نسبت چھ ساعتون کیطرف
چھٹے حصے کی نسبت ہی اور نسبت صفرے کی بلغم کیطرف چھٹے حصے کی نسبت ہوگی اور نسبت سودے کی صفرے کیطرف
آدھے اور چوتھائی کی ہوگی اور اسپر لازم یہ آتا ہی کہ سودا کم ہو برخلاف اُس چیز کے کہ پہلے کہا گیا ہی اور بعضون نے
اخلاط مین کی نسبت پر تپون کے شروع ہونے کے زمانہ سے استدلال کی ہی تو بلغم خون کی تین چوتھائی ٹھہریگا اور سودا
خون کی تہائی ٹھہریگا اور صفرا خون کی چوتھائی ٹھہریگا اور یہ بات صحیح نہین ہی اسلیے کہ مادہ جسوقت قوام مین
رقیق ہوگا تو اسکا تعفن سہل ہوگا پھر اسکا تحلیل ہوجانا سہل پڑیگا اگرچہ بہت ہو اور جب غلیظ ہوگا تو اسکا
تعفن دیر مین ہوگا پھر دیر مین تحلیل بھی ہوگا اور حق یہ بات ہی کہ یہ سب جو کچھ کہ ان لوگون نے نسبت کے
بارہ مین کہا ہی کوئی یقین نہین دلوا تا ہی خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت اخلاط کی مقدار بڑھتی ہی تو اپنی اُس نسبت کی حفاظت
کے ساتھ کہ جو انکے بعض کی مقدار کو بعض کی مقدار کے ساتھ ہی اور وہی یہ ہی کہ خون بڑھکر ہو پھر بلغم پھر صفرا پھر
سودا تو شروع فصد کے ساتھ کیجائیگی اسلیے کہ اخلاط سب کے سب رگون مین بہتے ہوتے ہین پھر جب فصد
کیجائیگی تو سب کے سب نکلینگے اور اگر پہلے مسہل دیا جائیگا تو خون کا دستون سے نکلنا ممکن نہین پھر
بعد مسہل کے فصد کی حاجت پڑے گی اور فصد سب خلطون کو نکالتی ہی پھر جو خون کے سوا فصد اور استفراغ
سے نکلیگا وہ واجب مقدار سے بڑھ جائیگا پھر اخلاط اپنی طبیعیہ نسبت پر باقی نہ رہینگے جیسا کہ بقراط نے
کہا ہی کہ استفراغ کیا جائے بدن کا اُس نوع سے کہ جس نوع سے اُسکا استفراغ کیا جانا سزاوار ہی تو یہ استفراغ
نفع دیگا اور اسکی برداشت آسان پڑیگی اور اگر اسطرح پر نہ کیا جائیگا تو امر ضد پر جا پڑیگا پھر اگر کوئی
خلط غالب ہوجائے فصد کے بعد اسطرح پر کہ بدن مین بلغم افراط سے غلیظ ہو اور لزج ہو پس اعضا سے
چپک بیٹھے اور خون کے ساتھ اپنے انفصال کی دشواری سے نہ نکلے یا بدن مین سودا غلظت اور رسوبیت
مین کثرت رکھنے والا ہو پس تہ نشین ہوجائے اور خون کے ساتھ نہ نکلے یا بدن مین صفرا حاد ہو پھر جب
خون اُسکے حدت کا توڑنے والا نکل جائے تو وہ حرکت کرے اور خون مین پھیل جائے اور قابل اخلاط کو اپنی
طبیعت کی طرف بدل لے پس بڑھ جائے اور اسی سبب سے بعضے آدمیون کو فصد کے بعد پھنسیان اور صفراوی
تپین عارض ہوا کرتی ہین تو نکال ڈالا جائیگا یہ غالب خلط اپنی موافق چیز سے اور اگر حال ایسا نہو یعنی اخلاط
اپنی طبیعیہ نسبت پر نہون تو پھر اس سے خالی نہین ہی کہ پہلے یا تو خون غالب ہوگا پس اگر خون غالب ہوگا تو

بھی پہلے فصد واجب ہوگی اور اگر خون غالب نہو تو پہلے غالب نکالا جائیگا اتنا کہ جس سے امتلا طبیعیہ نسبت
پر ہو جائے پھر فصد کیجائیگی تاکہ فصد اخلاط کی مقدار مین اعتدال کی موجب ہو کیونکہ اخلاط اسوقت مین
طبیعیہ نسبت پر ہونگے اور ان دونون تنقیون مین مہلت ہونا چاہیے تھوڑے سے دنون کی تاکہ راحت کے
وقت مین قوت برانگیختہ ہو جائے اور ایک استفراغ کے دوسرے استفراغ کے بعد واقع ہونے سے ضعف
نہ پیدا ہو اور اکثر اوقات دوا دیدہ کا پینا اُس آدمی کو کہ جسکی فصد کرنا واجب ہو بخار مین اور اضطراب مین مبتلا کر دیتا ہے
اسلیے کہ فصد جبھی واجب ہوتی ہو کہ جب خون انتہا کا غالب ہوتا ہو اور اسکے لیے ایک ردی کیفیت ہوتی ہو اور
پی ہوئی دوا اُسکی حرکت اور ہیجان اور سخونت کی موجب ہوتی ہو اور اس امر کو بدن کا گرم ہونا اور بخار اور اضطراب
لازم ہوتا ہو اور یہ بھی ہو کہ طبیعت خون کو شدت سے پکڑے رہتی ہو پھر دوا کو اسکا نکالنا ممکن نہین ہوتا اور بدن
مین قوی غلبہ سے طبیعت پر اثر کرتی ہو پھر اضطراب شدید اور ثوران اور ہیجان اور شدت کی سخونت عارض ہوتی ہو
کہ اکثر اُس سے بخار ہو آتا ہو اور یہ بھی ہو کہ جس شخص مین فصد واجب ہوتی ہو تو اُسکے باقی خلط صالح ہوتے ہین
پس طبیعت اُنسے لپٹی رہتی ہو پس انکے نکلنے کے وقت مسہل کے جذب سے اضطراب عارض ہوتا ہو جیسا کہ
بقراط نے کہا ہو کہ اگر بدن کا استفراغ کیا جائے اُس قسم سے کہ جس سے استفراغ کرنا سزاوار ہو تو وہ فائدہ کریگا
اور اُسکی برداشت کرنا سہل ہوگی اور اگر اسطرح پر نہوگا تو ہر ضد پر جا پڑیگا اور کبھی استفراغ کا حکم کیا جائیگا
فصد ہو یا اسہال ہو نہ اخلاط کی مقدار کے زیادہ ہونے کے سبب سے بلکہ اخلاط کی کیفیت کے ردی
ہونے کے سبب سے پس جسطرح سے اخلاط کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہو تو اسکے صاحب پر رگون کے ٹوٹ جانیکا
اور خناق کے مقام کیطرف خون کے بہ نکلنے کا اور خناق اور سکتے کے پیدا ہو جانے کا ڈر ہوتا ہو اسی طرح سے
جب خلطون کی کیفیت ردی ہو جاتی ہو تو انکے صاحب پر عفونت کی بیماریون کے پیدا ہو جانیکا ڈر ہوتا ہو
اسلیے کہ جب اخلاط کی کیفیت ردی ہو جاتی ہو تو طبیعت انھین چھوڑ بیٹھتی ہو اور انمین غریب حرارت تصرف
کرتی ہو اور انھین سڑا دیتی ہو پھر ان دونون قسمون مین اخراج کیطرف مبادرت کرنا واجب ہو یا قوی پشت
کرنے کے لیے اسطرح سے کہ بدن کسی مرض کی قابلیت رکھتا ہو پھر جب امتلا کے عارض ہونے کیوقت
وہ مرض پیدا ہو جائیگا اور اسکے ساتھ اس امتلا کے حاصل ہونے کی قابلیت رکھتا ہو جب امتلا کے حاصل
ہونے کے پہلے اور مرض کے پیدا ہونے کے پہلے استفراغ کر دیا جائیگا تو اس مرض سے امن ہو جائیگا
یا تقدم بالحفظ کے لیے اسطرح پر کہ بدن مین ایسا مادہ ہو کہ جسکی شان سے کسی عضو کی طرف گر پڑنا ہو پھر
جب انصباب کے پہلے استفراغ کر دیا جائیگا تو انصباب سے امن حاصل ہو جائیگا اور قوی پشت کرنے
مین اور تقدم بالحفظ مین فرق یہ ہو کہ قوی پشت کرنے مین استفراغ اعتدال کی حد سے خارج ہوتا ہو اور

تقدم بالحفظ مین اعتدال کی حد سے خارج نہین ہوتا ہی بلکہ ایسی حد تک رہتا ہی کہ فقط سبب کو قطع کردیتا ہی
بے اسکے کہ بدن ایک ایسی ہیئت کی طرف منتقل ہو کہ وہ ضد ہو اُس ہیئت کی کہ جس سے قابلیت اس مرض
کی تھی پس قوی پشت کرنا تقدم بالحفظ سے قوی ہی اور یہ دونون ہوتے ہین اُس شخص کے لیے کہ جسکو عادت
مرض کی ہو مرض کے پیدا ہونے کے پہلے خاص فصل ربیع مین اسلیے کہ اخلاط اسمین متحرک ہوتے ہین اور
متخلخل ہوتے ہین اور بہت ہوتے ہین پھر جب اُس معلوم وقت سے پہلے کہ جسمین مرض پیدا ہوا کرتا ہی
استفراغ کر ڈالا جائیگا تو اس مرض سے امن حاصل ہو جائیگی اور کبھی استفراغ مکروہ کردیا جائیگا اور اس سے بدل
دیا جائیگا روزہ اس سبب سے کہ اسمین کھانے پینے سے کم داری ہوتا ہی اور سونا اسلیے کہ اسمین اخلاط نضیج پاتے ہین
اگر نضیج کے قابل ہوتے ہین اور متفرق اور منتشر اور مندفع ہوتے ہین اگر اسکے قابل نہین ہوتے ہین اور
اس سبب سے کہ اسمین اندرونی قوتون کے جمع ہونے سے تخلخل بہت ہوتا ہی خاص روزہ کے ساتھ مین اور جب
تحلل بہت ہو جاتے ہین اور وارد چیز مین کم ہوتی ہین تو امتلا جاتا رہتا ہی مگر روزہ سے اور سونے سے تعدیل
طولانی زمانے کی احتیاج رکھتی ہی اور اسمین کوئی شک نہین کہ بدن اس مدت مین اپنے سوء مزاج سے اور امتلا
کے سبب سے مرضون کے قابل ہو جاتا ہی پس سزاوار ہی کہ تدارک کیا جائے اس سوء مزاج کا کہ جسکا موجب امتلا
ہی روزے اور سونے کی مدت مین پھر اس سے اخلاط مین مقدار کی تعدیل اور مزاج کی کیفیت کی تعدیل
حاصل ہو جائیگی اور یہ استفراغ سے بے نیاز کردیگا اور مضر طاہر حرکتون سے امتلا کم نہین کیا جاتا ہی اسلیے کہ یہ
حرکتین اخلاط کو گرم کرتی ہین اور انمین تخلخل پیدا کرتی ہین اور بدن مین انکھین متفرق کرتی ہین پس
امتلا بڑھ جاتا ہی اور اسلیے کہ یہ حرکتین ارواح کو بھی تحلیل کرتی ہین اور کبھی استفراغ کیا جاتا ہی بدن کا خشکی
پھیلانے والی چیزون سے انکے استعمال کے وقت باہر سے مثل سینے کے ریت پر سینکنے والے کے لیے اسلیے
کہ یہ اپنے جذب کے سبب سے اپنی ذات کی طرف جلد کے قریب کی رطوبتون کو کھینچکر نکالدیتی ہی پھر جلد کی
طرف جو رطوبتین کہ ان رطوبتون سے بڑھکر اندرونی ہین خلا کے محال ہونے سے جذب ہوتی ہین یہانتک
کہ جذب بدن کے گہراؤ تک پہونچ جاتا ہی اور کبھی استفراغ مین ایسی دواؤن کی احتیاج پڑتی ہی کہ مستفرغ خلط
کی کیفیت مین مناسب ہوتی ہین جبکہ ایسی دوا نہین ملتی ہی کہ جو اُسے نکالے اور اسکی کیفیت مین اسکی ضد
ہو مثل محمودے کے صفرے کی نسبت سے پس اُنکی تعدیل کریگا مخاطب اُنکی ترکیب سے ساتھ اُس چیز کے
کہ وہ موافق ہی اسکے استعمال مین پس وہ مدد دیتی ہین اُس چیز مین کہ جو اُسنے مقصود ہی اور تعدیل کریگا مخاطب
انکی کیفیتون کی اُس چیز سے کہ وہ مخالف ہی اُنکی کیفیت مین تاکہ کیفیت دوا کی خلط کی کیفیت کے ساتھ
نہ ملجائے پھر یہ کیفیت بدن مین زیادہ ہو جاوے مثل زرد ہڑ کے اسلیے کہ وہ ٹھنڈی مسہل صفرے کی ہی

«[illegible]»

محمودہ کی تعدیل کے لیے اور وہی محمودہ گرم ہی مخاطب کے صفرے کو نکالنے کیوقت اور کبھی منقلب ہوجاتی ہی
مسہل کی دوا قی لانے والی دوا کیطرف یا تو معدہ کے ضعف کے سبب سے اسلیے کہ مسہل فضلون کو آنتون کیطرف
کھینچتا ہی اور طبیعت انھیں بدن سے دفع کرتی ہی پھر جب معدہ ضعیف ہوتا ہی تو طبیعت کی ممانعت ان فضلون کے
قبول کرنے مین آنتون کی ممانعت سے کم ہوجاتی ہی پھر طبیعت کو ان فضلون کا معدہ کیطرف دفع کردینا آسان پڑتا ہی
یا اس سبب سے کہ جسکا استفراغ کیاجاتا ہی وہ تخمے والا شخص ہی اسلیے کہ اسکا معدہ ضعیف ہوا کرتا ہی فضلون کے
قبول کرنے سے مانع نہین ہوتا اور اسکے ساتھ اسکا معدہ صاف بھی نہین ہوتا بس اس سبب سے اُسمین فضلون کا اجتماع
بہت ہوتا ہی یا فضلون کی خشکی کے سبب سے اسلیے کہ فضلون کا نیچے کیطرف دفع کرنا طبیعت پر زیادہ دشوار ہوتا ہی یا
دوا کی کراہت کے سبب سے اسلیے کہ معدہ اسوقت مین دوا کو قی سے دفع کرتا ہی اور اسے نہین روکتا ہی اور اسکے ساتھ
اسکے سبب سے معدے اور آنتون کیطرف جو چیزین منجذب ہوئی ہین مندفع ہوتی ہین اور کبھی قی لانے والی دوا مسہل
کیطرف منقلب ہوجاتی ہی یا تو بھوک کی شدت سے اسلیے کہ معدہ اسوقت مین دوا پر شدت سے لپٹے گا خاص جسوقت مین کہ دوا
غذائی ہوگی پھر مجری مواد کی معدہ کی تجویف تک بند ہوجائینگے اور طبیعت مضطر ہوگی اسپر کہ جن مادون کو معدہ کیطرف
قی لانیوالی دوا کے سبب سے پھینکتی تھی اُنھیں آنتون کیطرف دفع کردے اور انھیں دستون سے نکالے اور یہ بھی ہی کہ قی
لانیوالی چیز بھوک کیوقت معدہ کے نیچے کیطرف اور آنتون کے قریب کشش کرتی ہی پھر جب دوا کو جذب کرلیتی ہی تو اسکا
انجذاب آنتون کیطرف کو قریب ہونے کے سبب سے ہوگا اور یہ امر اُس چیز سے ہی کہ جو دستون کا موجب ہوتا ہی یا قی
کرنیوالے شخص کے اسہال کے مریض ہونے کے سبب سے نرم طبیعت اسلیے کہ اُسکے اخلاط طبیعت سے اسفل
کیطرف مندفع ہوا کرتے ہین اور اسکی طرف عادت سے مائل رہتے ہین پھر قی لانے والی دوا طبیعی امر کے خلاف کیطرف
حرکت دینے پر قوت نہ رکھیگی مگر اُسوقت مین کہ جب انتہا کی قوی ہو یا قی کرنے والے شخص کے قی کے خوگر نہونے کے سبب سے
اسلیے کہ طبیعت کو جب معدہ کی راہ سے فضلون کے دفع کرنے کی عادت نہوگی تو قی لانے والی دوا کے جذب کیوقت بھی
فضلون کو معدہ کیطرف دفع نکریگی جیسا کہ دفع نہین کرتی ہی انھیں ان باقی عضوون کیطرف جو فضلون کے دفع کرنے
کے قابل نہین ہین بلکہ اُس عضو کیطرف دفع کریگی جو جذب کرنے والے سے قریب ہی اور اسکی طرف دفع کرنے کی خوگر ہوگی
اور یہی آنتین ہین بس اسہال پیدا ہوجائیگا اور جوان قی کی مطیع صفراوی قی کے ساتھ زیادہ خوگر ہوتا ہی اسلیے کہ صفرا
اپنی خفت اور لطافت اور حرارت کے سبب سے طبیعت کے ساتھ اوپر کیطرف میل رکھنے سے قی کو زیادہ آسانی سے قبول
کرلیتا ہی برخلاف سودے کے اسلیے کہ سودے کو اپنی غلاظت اور راضیت کے سبب سے طبیعت کے ساتھ نیچے کی طرف
میلان ہوتا ہی پھر اسکا استفراغ اوپر سے دشوار ہوتا ہی اسلیے کہ مواد کا استفراغ اُس جہت سے کہ جدھر اُسے میلان ہوتا ہی بہت
آسان پڑتا ہی لیکن بلغم بس وہ بین بین ہی اسلیے کہ بلغم نہ تو صفرے کی لطافت اور خفت مین ہی اور نہ سودے کی غلاظت اور راضیت مین

اور دوا جاذبہ قوت سے کہ جسکے جذب سے مختص ہو اسہال لاتی ہو یعنے مختص ہو اُس قوت سے جیسے سقمونیا ہو کہ اسمین
جاذبہ قوت اُس چیز کی ہو کہ جو اس سے مختص ہو اور مثل تربد کے کہ اسمین ایک جاذبہ قوت اُس چیز کے لیے ہو کہ جو اُس سے
مختص ہو اور وہ ہی بلغم ہو اور مثل افتیمون کے کہ اسمین ایک جاذبہ قوت اُس چیز کے لیے ہو کہ جو اُس سے مختص ہو اور وہی
سودا ہو پس ہر دوا کے لیے ایک قوت ہوتی ہو کہ جس سے وہ دوا جذب کرتی ہو اُس چیز کو کہ جو اُس قوت سے مختص ہوا
کرتی ہو اسی طرح سے مقناطیس ہو کہ اسمین ایک قوت ہو کہ جس سے لوہے کو اسکے بوجھل ہونے پر کھینچ لیتا ہو اور
روئی کو نہین کھینچتا ہو نہ اس سبب سے کہ وہ دوا پتلی کو جذب کرتی ہو مواد مین سے پہلے جیسا کہ بعضا گلے لوگون نے
گمان کیا ہو کہ اسہال وہی دوا کا جذب کرنا ہو مگر دوا پہلے پتلے کو جذب کرتی ہو پس یہ اُنکا گمان فاسد ہو اسلیے کہ اگر
ایسا ہو تو لازم آتا ہو یہ کہ غلیظ مادون کا دوا سے جاذب ہونا رقیق مادون کے استفراغ کے بعد ہی ہو اور حال ایسا نہین
ہو اسلیے کہ سودے کے مسہل کی دوا پہلے سودے کو جذب کرتی ہو اور اسکے سوا کو جذب نہین کرتی ہو اگرچہ وہ رقیق
بھی ہو اور یہی حال بلغم کے مسہل کا ہو اور نہ ہم شکل ہونے کے سبب سے جیسا کہ جالینوس نے خیال کیا ہو اسلیے
وہ قائل ہوئے ہین جاذب دوا اور مجذوب خلط مین جوہر کی مشاکلت ہوتی ہو جس سے وہ دوا اُس خلط کو جذب کرتی ہو
نہین تو سونا سونے کو غلبہ کی کثرت کے حال مین ضرور جذب کر لیگا اسلیے کہ جاذب اور مجذوب ہین یہان یہ دونو
کی ایک نوع کی فردین ہونے سے جوہریہ مشاکلت دوا اور خلط مین کی مشاکلت سے بڑھکر قوی ہوتی ہو اور غلبہ کی قید
مصنف نے اسلیے لگائی ہو کہ ظاہر یہی ہو کہ غالب مقدارین کا جب مجاذبت مشاکلت سے ہوگی تو مغلوب کو کھینچ لیگا اسلیے
کہ موضوعون کے زیادہ ہونے سے جسمانیہ قوتین زیادہ ہوتی ہین اور اس اعتراض کو جالینوس نے اپنی ذات پر آپ وارد
کیا ہو اور اسکا جواب یون دیا ہو کہ ساری وجہون سے جذب کی علت مشاکلت نہین ہو اسلیے کہ یہ بات تمانع کی
موجب ہوتی ہو اور چیز اپنے مثل سے منفصل نہین ہوتی ہو پس جذب نہین حاصل ہوتا ہو مگر ساتھ اسطرح کے
کہ جاذب اور مجذوب مین کسی وجہ سے مشاکلت ہو اور کسی وجہ سے مخالفت ہو پس جس وجہ سے کہ مشاکلت ہو
اسوجہ کے سبب سے جذب کریگی اور جس وجہ سے کہ مخالفت ہو اسکی وجہ سے ایک ان دونون مین کا منفصل
ہوگا دوسرے سے اور جالینوس اسکے قائل ہین اور گمان کرتے ہین اس بات کا کہ بے زہریلی دوا جب اسہال
نہین کرتی ہو اور منہضم ہو جاتی ہو تو اُس خلط کو پیدا کرتی ہو کہ جسے اُسکی شان سے مشاکلت کے سبب سے
جذب کرنا ہو کہتے ہین اُس حال مین کہ استدلال کرنے والے ہین اس بات پر کہ دوا اس خلط کو پیدا
کرتی ہو اور اسی سبب سے زیادہ ہو جاتا ہو یہ خلط بدن مین دوا سے اسہال نہونے کے وقت اور بے زہریلی
دوا کی تخصیص اسلیے کی ہو کہ زہریلی دوا یقین سے کسی خلط کو نہین پیدا کرتی بڑھکر اس سے کہ اُسی خلط
کو پیدا کرے کہ جسکی شان سے اُسکا جذب کرنا ہو اور حق یہ بات ہو کہ حال ایسا نہین ہو اسلیے کہ اگر

حال ایسا ہوگا تو ضرور زیادتی خلط کی اُسی قدر ہوگی کہ جسقدر اس دوا مین سے اُس خلط کی طرف مستحیل ہوگیا ہو اور حال ایسا نہین ہو یعنے اُس سے زیادہ نہین ہوتا ہو اور شک نہین کہ بہت ہونا بدن مین اُس خلط کے تحرک سے جسکے استفراغ کا ارادہ دوا سے کیا گیا ہو اور انتشار سے اور بہنے سے اور اُسکی طرف اُسکے غیر کا مستحیل ہونے سے ان خلطون مین سے جو اُسکے راستے مین ہین اُسکے غالب آنے کے سبب سے ہو اُس غیر یعنے خلط پر فاسدہ کیفیت سے خاص اُسوقت کہ جسوقت مین حرکت سے فاد بڑھجاتا ہو پھر غیر کے اپنی طرف مستحیل ہوجانے سے اور حرارت کے سبب سے اپنے مین تحلحل پڑجانے سے بہت ہوجاتا ہو اور حمام پہلے مسہل دوا کے اسہال پر اعانت کرتا ہو یہی حال مقی کے پہلے ہوتا ہو اسلیے کہ وہی حمام لطیف کرتا ہو مواد کو اور کھینچتا ہو اور پھیلاتا ہو اور نکالتا ہو اور بہاتا ہو اور بسط دیتا ہو اور مسہل اور مقی کے جذب سے نکلنے کے قابل کرتا ہو اور اعضا کو نرم کرتا ہو اور مجرون کو کہ جن مین مواد مندفع ہوتے ہین مختبس مواد کے بہا دینے سے کھولتا ہو اس شرط سے کہ دوا کے پینے مین اور حمام مین تھوڑا سا زمانہ ہوا ور بعضے فضلا نے آدھی ساعت معین کردی ہو بہانتک کہ بدن مین جو آثار حاصل ہوے ہین باقی ہون اور بعد مسہل کے ایک دن کے فاصلے سے یعنی دوا کے پینے کے دوسرے دن مین باقی چیز کا تحلل ہوتا ہو کہ بدن مین مواد سے باقی ہو لیکن دوا کے کچھ عمل کرنے کے بعد تو حمام ضعف کا موجب ہوتا ہو کیونکہ ایک استفراغ دوسرے استفراغ پر واقع ہوتا ہو اور اسلیے ساتھ یعنے دوا کے ساتھ اسکے عمل کے تمام ہونے کے پہلے اُسکے فعل کا قاطع ہو اسلیے کہ حمام اپنی پسینا لانے والی حرارت کے سبب سے مواد کو ظاہر بدن کیطرف جذب کرتا ہو اور یہ امر اسہال کا مانع ہو کہ وہ مادہ کو اندر کیطرف کھینچ کر ہوتا ہو اور کھانا اکثر دواؤن کے عمل کو قطع کرتا ہو نہ سب دواؤن کے عمل کو اسلیے کہ جذب مین کی قوی دواؤن کا عمل کھا لینے سے منقطع نہین ہوتا ہو اسلیے کہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے مین مشغول ہوکر دفع کرنے سے غافل ہوجاتی ہو یعنے مواد کے دفع کرنے سے اسلیے کہ استفراغ فقط دوا کے جذب ہی سے تمام نہین ہوتا ہو بلکہ اسکے ساتھ طبیعت کا مجذوب مادہ کو دفع کرنا ضرور ہو اسلیے کہ اگر طبیعت کیطرف سے مواد کی دفع نہوگی تو جاذب دوا مواد کے ساتھ اسی مقام مین پڑی رہجائیگی جہان جذب ہوکر آگئے ہین اور باہر کیطرف نہ نکلینگے اسلیے کہ مجذوب جب اپنے جاذب کیطرف پہونچ جاتا ہو اس حالت مین کہ اُس سے مس ہوجاتا ہو تو اُسکے پاس ٹھہرا رہتا ہو جیسے لوہا مقناطیس کے پاس پھر کوئی دفع کرنے والا ضرور ہو کہ اُسے باہر کیطرف دفع کردے اور اسلیے کہ اُس سے دوا ملجاتی ہو یعنے غذا سے پھر دوا کی قوت منکسر ہوجاتی ہو جذب سے اور اسلیے کہ غذا معدے اور آنتون کیطرف کھینچے ہوے موادون سے جو نفوذ کرتا ہو اُسکے نفوذ کی مانع ہوتی ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ غذا اسا ریقا کے منھ پہ ٹھہری رہتی ہو اور جو شخص کہ نہار منھ مسہل کی

مثلاً اسکی اسطرح پر کہ گرم مزاج ترکیب اور معدہ کا ضعف ہو اسلیے کہ گرم مزاج ترکیب کا ضعیف تحلیل اُسکے بدن
مین بہت ہوتی ہی اور معدہ کا ضعیف معدہ کی طرف بہت فضلون کے انصباب کے قابل ہوتا ہی کہ وہ کرب اور
متلی کے موجب ہوتے ہین دوا پینے کے پہلے کچھ تھوڑا سا کھالے لطیف غذاؤن مین سے مثل آش جو یا آب انار
کے تاکہ بدن مین تحلیل اور ضعف غذا کے نہونے سے زیادہ نہو جائے اور تاکہ دوا کے عمل کی مدت بھر معدے کے دیر تک
خالی رہنے سے صفرا معدہ پر نہ گرے اور غذا اپنی قلت اور نفاست سے اعضا کیطرف دوا کی قوت کے نفوذ کو اور نہ
آنتون کی طرف مواد کے نفوذ کو مانع ہو اسلیے کہ غذا جبکہ معدے مین نیچے وارد ہوتی ہی تو منافذ کے انسداد کے سبب سے دوا کی
قوت کے نفوذ کو مانع آتی ہی اسلیے کہ معدہ غذا پر لپٹا ہوتا ہی اور جب غذا ماساریقا مین اور کلیجے کی رگون مین ہوتی ہی تو جب تک
دوا بہت اور جذب مین قوی نہین ہوتی ہی اُسوقت تک آنتون کی طرف مواد کے نفوذ کرنے کی مانع رہتی ہی اور دوا
کے استعمال کرنے کے بعد مثل آب انار کے کھالیگا اُس چیز سے کہ جس مین تغذیہ کے ساتھ قبض ہی اور معدہ کی
تقویت ہی کہ اُسکی طرف فضلون کے انصباب سے مانع ہی تو اکثر اوقات وہ دوا کی اپنے نچوڑنے سے اعانت کرتا
ہی اور اُسکے نفوذ کا مانع نہین ہوتا ہی کیونکہ دوا کو اُسپر تقدم ہی اور دوا کی اعانت کرنے کا سبب یہ ہی کہ یہ فم معدہ کو
اور اُسکے متصل کو نچوڑتا ہی پس دوا اور وہ اخلاط کہ معدے کے اوپر وارد مین نیچے کو اُتر آئینگے پھر اسہال زیادہ سہل
پڑیگا اور سبب یہ ہی کہ یہ متلی کو کہ جو اسہال سے مانع ہی دور کرتا ہی کیونکہ مواد متلی کے ساتھ اوپر کو جاتا ہی اور سبب یہ ہی کہ
یہی مثل انار اوپر کی حرکت سے کہ نیچے کی طرف کو ہی دوا کو نیچے کی طرف اُتارتا ہی جیسا کہ جسوقت کہ دوا اگر یہ کرا وی مکھی
اور سبب یہ ہی کہ یہ طبیعت کی تقویت کرتا ہی خاص جسوقت مین کہ خوشبودار ہو اور مواد کے دفع کرنے سے اسکی قوت دوا
کی معین پڑتی ہی اور ضعیف دوا پر سو رہنا اُسے قطع کر دیتا ہی یا ضعیف کر دیتا ہی اسلیے کہ طبیعت قوتون اور روحون
اور اصلی حرارت کے ساتھ اندر وار کیطرف سونے کے وقت متوجہ ہوتی ہی پس طبیعت دوا مین تصرف کریگی اور اُسے
ہضم کر ڈالیگی یا اُسکی قوت کو باطل کر دیگی یا اُسے ضعیف کر دیگی اور قوی دوا پر اسکے فعل کی تقویت کرتا ہے
اسلیے کہ اسپر طبیعت مشتمل ہوتی ہی اور اسپر عمل کرتی ہی پس اُسکی قوت قوت سے فعل کیطرف پورا پور نکل آتی ہی
کیونکہ طبیعت سے اُسکا استحالہ پورا پورا ہو جاتا ہی اور یہ قوی ہی اسکی قوت کا ٹوٹنا اسمین طبیعت کے تصرف
کرنے کے سبب سے ممکن نہین اور سونا ان دونون کے عمل کے بعد یعنے ضعیف دوا اور قوی دوا کے عمل
کے قاطع ہی عمل کا لیکن ضعیف پر قاطع ہونے کا سبب ظاہر ہی اور قوی مین اسلیے ہی کہ عمل کے بعد دوا ضعیف
پڑجاتی ہی اسلیے کہ جو کچھ مواد مین سے نکلتا ہی اُسکے ساتھ کچھ دوا مین سے نکلتا ہی اور جب دوا عمل کرنے سے ضعیف
پڑجائیگی تو سونا اُسکا قاطع ہو جائیگا پھر اگر کہا جائے کہ سوتے مین روح اندر وار گھس جاتی ہی اور اسکو خون
اور اخلاط کا اندر چلے جانا لازم ہی اور رہا اسمین سے ہی جو دوا کے جذب پر معین پڑتا ہی اور جاگنے کو روح کی

ور اخلاط کی حرکت بار بار کو لازم ہی اور یہ بات دوا کے جذب کے لیے دشواری کی موجب ہی تو اسکا جواب یون دیا
جائیگا کہ بیداری خلطون کو حرکت دیتی ہی اور اخلاط مین ہمیشہ روح کی حرکت رہنے کے سبب سے اخلاط کو بہاتی ہی پھر
اسکے اندر کیطرف مواد کی تحریک سے دوا کے لیے مدد شدید ہوگی پھر اسکے پیچھے دائمی سکون سے لیکن وہ دوا گولیان جو
سر کے مواد کے لیے استعمال کیجاتی ہین پس اُنپر سویا جائیگا تاکہ معدے مین دیر تک باقی رہین اور بیداری اور حرکت اُنھین
نیچے نہ اُتار دے پس انکی قوتون کا نفوذ تبخیر سے دماغ کیطرف بہت ہوگا اور اسی سبب سے یہ مقدار مین بڑی بنائی
جاتی ہین تاکہ انکی معدہ مین باقی رہنے کی مدت طولانی ہو اور جو دوا نہ چبانا ہو یعنی اُس سے کراہت رکھتا ہو اُسے ترخان
چبانا چاہیے اسلیے کہ یہ ترخان منھ کے حس کا حذر کرتا ہی کیونکہ شدید حرارت والے اور شدید برودت والے جز سے مرکب
ہی اور ٹھنڈا جز اپنے اثر کی قوت سے زبان کا حذر کرتا ہی اور گرم جز نفوذ کروانے سے اسپر معین پڑتا ہی پس دوا کا پینا اُسوقت
مین آسان ہوجاتا ہی اور اس سے متلی پیدا نہین ہوتی اور نہایت درجہ بڑھکر اس سے حذر کرنے مین عناب کی پتی اگر
اسلیے کہ عناب کی پتی کا چبانے والا لحظہ بھر اسطرح کا ہوتا ہی کہ شکر اور ریت کی مزے مین کچھ فرق نہین کرتا ہی اور کبھی قوت
ذائقہ کی تخدیر برف سے کیجاتی ہی اسلیے کہ برف روح کو غلیظ کرتی ہی اور وہ عضا مین شائستہ طور پر نفوذ نہین کرتی ہی اور
اعضا کو کثیف کرتی ہی پھر انمین روح نہین نفوذ کرتی ہی اور تبرید کی افراط سے اعضا کو قوت حس کے قابل نہین رکھتی اور جو
شخص دوا کی بو سے نفرت رکھتا ہو اور نفرت کے سبب سے متلی اور قے کے حادث ہوجانے کا اسپر خطرہ ہو تو اسکے دونون
نتھنے بند کیے جائینگے تاکہ دوا کی بو کو نہ سونگھے اور جسے قے آجانے کا ڈر ہو اسکے ہاتھ پانون کسکے باندھے جائینگے تاکہ معدے
کیطرف کا متوجہ مواد اذیت سے اطراف کیطرف جذب ہوجائے کیونکہ قے اکثر معدہ کیطرف لطیف مواد کے متوجہ ہونے سے
ہوتی ہی اور بعد اسکے یعنے بعد مسہل کے قابض معدہ کی مقوی چیز کھلائی جائیگی مثل انار اور ریباس اور سیب اور
یودینہ کے تاکہ معدہ اُس مواد کو کہ جو اسکی طرف متوجہ ہی قبول کرلے اور گرم پانی اسے اسقدر پلایا جائیگا کہ اس سے
گولیان اور اسکے مثل کی چیزین کھلجا مین مثل لعوقون کے پس یہ اُسمین گھلجائین اور انکی قوتین بدن مین پھیل
جائین اور طبیعت انکی قوتون کو فعل کیطرف آسانی سے لانے مین قادر ہوجائے اور اتنا پلایا جائیگا کہ مسہل دوا
کو نکالدے اگرچہ دوا بہتی ہوئی مثل جوشاندون جیسا ندون کے ہو اور مسہل پر گرم پانی کا پینا جائز نہین ہی اسلیے کہ گرم
پانی اُسے دھو ڈالتا ہی اور معدے سے اُسے جلدی سے نکالدیتا ہی اور معدے مین اتنا نہین رہنے دیتا ہی کہ اسکا فعل
پورا ہوجائے اسلیے کہ مسہل مین گرم پانی رقت اور سیلان کو زیادہ کردیتا ہی لیکن دوا کی قطع کے نزدیک یعنی دوا کے عمل
قطع کے نزدیک پس اسقدر ہو کہ اُسے نکالدے بالکلیہ معدہ سے پھر اُسکا عمل منقطع ہوجائے اور یہی کثرت سے ہوتا ہی
خاص ایک مرتبہ مین اور جو مروڑے کو پائے یا تو اس سبب سے کہ مادہ اسہال سے نکلتا ہی اور اپنی حدت سے اور
پوست کے اُتارنے سے آنتون پر خراش کرتا ہی یا دوا کی کیفیت کے سبب سے اور اسکی حدت سے خصوصًا جسوقت

کہ دست نہ آئین بس چاہیے کہ گھونٹ گھونٹ گرم پانی پیے اسلیے کہ گرم پانی معدہ اور آنتون کا ارخا کرتا ہی اور
انقباض دور ہوتا ہی اور انمین کی چیز کو رقیق کرتا ہی اور جلدی سے نکالدیتا ہی اور دوا کی مضرت کو توڑتا ہی اور یہی گرم پانی
اپنی ذات سے دست لاتا ہی اسلیے کہ آنتون کو ارخا سے کشادہ کردیتا ہی اور انمین کی چیز کو تر کردیتا ہی پھر اسلیے
پھسلادیتا ہی اگرچہ اسمین مسہل قوت نہین ہوتی ہی یا چاہیے کہ چند قدم ٹہلے اسلیے کہ تھوڑی سی حرکت اسہال پیدا
اور خراش کرنے والے مادے کے اخراج پر اور نیچے اُتارنے پر اعانت کرتی ہی اسلیے کہ یہی حرکت اخلاط کو حرکت
دیتی ہی پھر انکا خروج آسان ہوجاتا ہی اور اسلیے کہ بدن کو تھوڑی سی گرمی سے گرم کرتی ہی پھر اُس سے اخلاط
دوا سے منفعل ہونے کے بعد باہر نکلتے ہین پھر دوا بھی حرکت دیتی ہی اور اسپر اسکے مقام بدلواتی رہتی ہی پھر معدے
اور آنتون مین سے کسی ایک مقام مین ٹھہر نہین سکتی یہانتک کہ اپنی حدت سے اسمین خراش کرے اور لیکن
دوا کے قطع ہونے کیوقت گرم مزاج کو اسبغول پلایا جائیگا دوا کی حدت کی تسکین کے لیے اور اخلاط اور ارواح
کی حرکت سے جو حرارت پیدا ہوئی ہی اسکی تسکین کے لیے اور آنتون مین لیس پھیلانے کے لیے اور پھسلادینے
سے آنتون مین کی چیز کے نکالدینے کے لیے سیب کے شربت کے ساتھ دل اور معدہ کی تقویت کے لیے اور ضعف
سے جو عارض ہوا ہی اسکے تدارک کے لیے یا ٹھنڈے پانی کے ساتھ ارواح اخلاط اور حرکت کی گرمی کرنے سے مزاج کی
تعدیل کے لیے پھر اس سے قوتین قوی پڑجائینگی اور شکر کے ساتھ تقویت اور جلا کے لیے اور مزاج کا معتدل
استعمال تخم ریحان کے ساتھ کریگا اسلیے کہ ریحان دل کی تقویت کرتی ہی اور آنتون مین لیس پھیلاتی ہی اور آنتون مین کے
مادے کو پھسلانے سے نیچے اُتارتی ہی اور اپنے من کی حرارت سے اسبغول کی ٹھنڈک کی تعدیل کرتی ہی اور سرد مزاج
والا فقط اسی پر حصر کریگا یعنے تخم ریحان پر بے اسبغول کے اور چاہیے کہ اسہال اور قے کے بعد غذا لذیذ چیز تاکہ طبیعت
اُسے قبول کرے اور اعضا اُس سے بہت سے حصے لین پھر اُس سے قوتین اور اعضا اور روحین تقویت پائین اور
استفراغ سے جو ضعف حادث ہوا ہی اسکا تدارک ہوجائے جوہر کی جید ہو کیموس کی صالح تاکہ اسکے فضلے کم ہون اور بہت
اُسمین سے جزو بدن پڑے مثل نوجوان مرغون کے اور کم کھائی جائے عادت کی مقدار سے اسلیے کہ اعضا اپنے خالی
ہونے کے سبب سے رطوبتون سے جذب کرینگے غذا کو قوت سے پھر اگر انکی اعانت بوجھل معدہ غذا کے دفع کرنے مین
کریگا اسلیے کہ معدہ جب غذا سے بوجھل ہوتا ہی اور کھینچتا ہی تو اپنے مین کی چیز کو اُسکی مزاحمت کے سبب سے
دفع کرڈالتا ہی خاص اسوقت مین کہ جب قوتین ہضم کرنے سے ضعیف ہوجاتی ہین تو سدے پڑجائینگے اسلیے کہ اعضا
ہضم کے پہلے غذا کو جذب کرینگے اور معدہ بھی قبل ہضم کے اُسے دفع کریگا اور امر مشکل ہوجائیگا اُن مرضون کے
پیدا ہونے سے کہ جنکے موجب سدے ہوتے ہین اور جو شخص دوا پیے اور دست نہ لائے خلقت مین مجرون کے تنگ
ہونے کے سبب سے یا ہوا مین افراط کی گرمی یا سردی ہونے کے سبب سے اور تسکین ممکن ہو یعنے ان اعراض کی

تسکین جو دوا کی تحریک سے اور دستون کے نہ آنے سے پیدا ہوئے ہین مثل مروڑے کے اور آنکھون مین اندھیرا آنے کے اور درد سر کے تو کیجائے اسلیے کہ طبیعت دوا کی مسہلہ قوت کو بے مشقت کے کھو دیتی ہی اور نہین تو لینے او اگر تسکین نہین ممکن ہی تو تحریک کیجائے اور اسہال پر اعانت کیجائے قرابض کے کھانے سے مثل بہی کے اور سیب کے اور بیان ہو چکا ہی دوا کے لیے قوابض کے عمل کروا دینے کا سبب یا تلئین کرنے والے حقنون سے یا دست لانے والے شیافون سے اسلیے کہ یہ سب کے سب دوا کے عمل پر مدد کرتے ہین اور معدے سے اور آنتون سے بے کسی آمیزش کے دوا کو نکالدیتے ہین اور لیکن مسہل کی تحریک کرنا اور اعانت کرنا دوسرے مسہل سے اسطرح پر کہ جمع کرین دو مسہلون مین ایک دن تو خطرہ ہی اسلیے کہ دوسرا مسہل اگر پہلے مسہل کی تحریک کریگا اور اسکا عمل کروا دیگا اور خود بھی اسکے ساتھ عمل کریگا تو عمل مین افراط واقع ہو جائیگی کہ نہایت ضعف کی یا ہلاکت کی موجب ہوگی اور اگر پہلے کی تحریک نکریگا اور خود بھی اسی مانع کے سبب سے کہ جسنے پہلے کو عمل سے روک رکھا ہی اثر نکریگا تو ان دونون سے بہت سے مادے تحریک مین آئینگے کہ انکی گنجائش مجرون مین نہ رہیگی اور قوتین انکے دفع پر قادر نہونگی اور صعب مرض پیدا ہو جائینگے اور اکثر اوقات مادے خناق کے بعضے موضعون پر گرینگے اور اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی دوا کے دست نلانے کیوقت فصد کی اگر برے اعراض پائے جاتے ہین مثل بدن مین کے تمدد کے اور آنکھون کے دھنس جانے کے اور مواد عضو رئیس کی طرف مائل ہو اسلیے کہ یہ اعراض انتہا کے بہت مادے ہی سے ہوتے ہین اور بدن مین کوئی چیز کثرت سے خون کے سوا نہین ہوتی ہی پس اسی لیے اسوقت مین فصد ضرور پڑتی ہی اور جس شخص پر دوا افراط کرے دستون سے پس چاہیے کہ اسکے اطراف باندھے جائین اذیت دینے والی بندش سے تاکہ مواد آنتون سے ہاتھ پانون کیطرف اذیت کے سبب سے متوجہ ہو جائے اور قوابض پلائے جائین تاکہ رگون کے منھ تنگ کردین اور انھین سمیٹ دین پھر انسے مواد نہ نکل سکے اسلیے کہ جب رگون کے منھ کشادہ ہوتے ہین تو قوت ماسکہ انکی بند کرنے پر قوت نہین رکھتی کہ انسے کچھ نہ نکلے اور قابض چیزون کا لیپ لگایا جائیگا پیٹ پر تاکہ مواد خلاء کے محال ہونے سے قوابض کے ساتھ ظاہر کیطرف توجہ کرے اور اسکے رہنے کا مکان ٹھنڈی خوشبوؤن سے خوشبودار کیا جائے تاکہ ارواح کی تقویت کرین اور حرکت کی لازم حرارت سے جو ارواح کے مزاج مین عارض ہوا ہی اسکی تعدیل کرین پھر قوتین رگون کے روکنے پر اور انہین کی چیز کے روکنے پر قوی پڑ جائین واضح ہو کہ قے معدے کو پاک کرتی ہی ان فضلون سے کہ جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین اور اسپر گرتے ہین پہلے تنقیہ کے طور پر اور معدہ کی تقویت کرتی ہی اسلیے کہ قے پاک کرنے سے معدہ کی حرارت کو برانگیختہ کرتی ہی اور بینائی کو تیز کرتی ہی لیکن جسوقت مین کہ کدورت معدے کے فضلون مین کے ابخرون کے چڑھنے کے سبب سے ہوتی ہی تو اسلیے کہ قے ان فضلون کو نکالڈالتی ہی لیکن بہت کدورت سر مین کے فضلون کے سبب سے ہوتی ہی تو اس سبب سے قے بینائی کو تیز کرتی ہی کہ یہ سر کا تنقیہ دوسرے تنقیہ کے طور پر ان فضلون سے کرتی ہی کہ جنھین جذب کیا ہی اور سر کے بوجھ کو

دو مسہلون کا ایک دن مین

دوسرا جز قی کے احکام مین

دور کرتی ہی برابر ہی کہ یہ بوجھ معدہ مین کے فضلون سے ابخرے دماغ کیطرف چڑھنے سے ہو یا اسمین کے موجود فضلون کے سبب سے ہو اور گردون کے اور مثانے کے قرحون کو مفید پڑتی ہی اسلیے کہ ان قرحون کے ڈالنے والے مادون کو اور انھین بھرنے سے روکنے والی رطوبتون کو مخالف جہت مین قی جذب کرتی ہی اور نفع کرتی ہے مزمن مرضون کو مثل جذام کے اور استسقے کے اور فالج کے اور رعشہ کے اسلیے کہ ان بیماریون کے مادے ٹھنڈے اور غلیظ ہوتے ہین اور قی مواد کو شدت سے حرکت دینے کے سبب سے اور اپنی حرکت کرنے کی شدت سے بدن کو گرم کرتی ہی اور ان مرضون کے مواد کو گرم کرتی ہی اور اسی سبب سے اُنھین پتلا کر دیتی ہی اور بہا دیتی ہی پھر انکا اکھڑ جانا آسان ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اپنی جذب کی قوت سے ان مادون کو اُکھاڑتی ہی اور فنا کر دیتی ہی بر خلاف حاد مرضون کے اور یہ امر دو وجہون سے ہی ایک انہین کا یہ ہی کہ اکثر قی لانے والی دوائین گرم ہوتی ہین اور اکثر ان مرضون کا مادہ بھی گرم ہوتا ہی پھر یہ دوائین اپنی حرارت کو ان مرضون کی حرارت مین زیادہ کر دیتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ اپنی تحریک کی شدت سے بدن کو گرم کرتی ہی پس ان مرضون کی حرارت مین زیادتی کر دیتی ہی اور یرقان کو فائدہ کرتی ہی کیونکہ پتی کے مجرے کے بند کرنے والے مواد کو اُکھیڑ دیتی ہی اور سزاوار ہی کہ تندرست مہینے بھر مین دو بار پیاپی بے دورہ باندھے قی کا استعمال کرے اور مطلق اسکے استعمال کرنے کی وجہ یہ ہی کہ بہت سے مرض فقط غذا کے فساد سے پیدا ہوا کرتے ہین اسلیے کہ آدمی اسکے ساتھ لذت پانے کے سبب سے اسکی افراط کر دیتا ہی اور اکثر یہ فساد معدہ مین ہوا کرتا ہی اسلیے کہ کلیجہ وغیرہ اعضا کا جذب غذا کے لیے طبیعی ہوتا ہی پھر یہ جذب اکثر صالح غذا مین ضرورت ہی بھر ہوگا بر خلاف معدے کے کہ اسمین فضلے بہت سے مجتمع ہو جاتے ہین خصوصاً معدے کے اوپر وار مین اسلیے کہ حرارت معدے کے اسفل مین زیادہ قوی ہوتی ہی پھر اسفل معدہ کا فضلون کی تحلیل پر زیادہ قادر ہوتا ہی اور اسلیے کہ اکثر آدمیون مین کوئی حصہ صفرے مین سے معدہ کی اسفل کیطرف گرتا رہتا ہی پس یہ فضلے اسمین سے صفرے کے دھو ڈالنے سے مندفع ہو جاتے ہین اور انکے استعمال کی افضل چیز وہی قی ہی اسلیے کہ قی کے لیے اسکے ساتھ اور بھی منفعتین ہین لیکن مسہل دوائین پس وہ خالی سمیت سے نہین ہوتی ہین اور اسکے ساتھ ان فضلون کے سوا صالح مواد کو بھی سارے بدن سے نکال دیتی ہین لیکن مہینے مین قی کے استعمال کا سبب یہ ہی کہ اکثر یہ بات ہی کہ جن فضلون کے نکالنے کی احتیاج قی سے ہوا کرتی ہی وہ معدہ وغیرہ مین مہینے ہی بھر کے قریب مین مجتمع ہوتے ہین لیکن دو مرتبہ کے قی کرنے کے لیے دو وجہین ہین ایک اُن دونون مین سے یہ ہی تاکہ تدارک کرے قی دوسری قی اُس چیز کا کہ چھوڑ گئی ہی جسے قی پہلی اسلیے کہ کبھی معدہ مین اخلاط غلیظ لزج ہوتے ہین کہ پہلی مرتبہ مین تو اُکھڑتے ہین نہ نکلتے ہین لیکن اُنہین ایک طرح کا تحرک اور انکے اجزا مین تفرق حاصل ہو جاتا ہی اور اپنے موضع سے کہ جسمین لپٹے ہوتے ہین پہلی قی کی تحریک سے

ایک طرح کی حرکت حاصل ہوجاتی ہی پس دوسری مرتبہ مین نکلنے کی استعداد کی شدت سے نکل جاتے ہین اور
دوسری وجہ یہ ہی تاکہ پاک کردے ان فضلون سے جو قی کے سبب سے گرتے ہین یعنے پہلی قی کے سبب سے
معدہ پر اور عضوؤن سے اسلیے کہ قی کی تحریک اور جذب سے اور فضلون کے اُکھڑنے کی شدت سے عضا کا
مواد ذرا ذرا کر کے معدہ کی طرف منجذب ہوجاتا ہی پھر دوسری قی سے نکل جاتا ہی لیکن دورہ نہ باندھنے کا سبب
یہ ہی کہ طبیعت کو معدہ کی طرف فضلے گرانے کی عادت نہ پڑجائے اور اسدن قی ہی سے اُنکے نکال ڈالنے پر بھروسا کرے
پھر اگر اُسدن قی کا استعمال چھوٹ جائے تو بہت مضر پڑے اور اسلیے کہ کبھی قی کی احتیاج اس دن کے سوا مین
پڑتی ہی تو دشوار ہوجائے اور جبکہ مصنف منافع قی کے بیان کر چکے تو اس بات کا توہم ہوا کہ کسی کو یہ گمان نہو کہ
بہت قی کا کرنا زیادہ خوب ہوگا پس مصنف نے اس وہم کے زائل کرنے کے لیے کہا اور قی کا بہت کرنا معدہ کو
مضر پڑتا ہی اسلیے کہ قی کی کثرت معدے کی بناوٹ کو ہلا دیتی ہی کیونکہ اسکے اجزاء کو قوی حرکت سخت غیر طبیعی حرکت
کے سبب سے اوپنچے کی طرف تمدید دیتی ہی پس اس سبب سے معدہ کا ہضم ضعیف پڑجاتا ہی اور مواد کے
قبول کرنے کے قابل ہوجاتا ہی اور اسلیے کہ وہ قی کا خوگر ہوجاتا ہی یہانتک کہ قی کی کثرت کرنے والا شخص بسبب
آپ کھائی غذا کو قی کر دیتا ہی اور اسلیے کہ قی کی کثرت معدے کو فضلون کے قابل کر دیتی ہی کیونکہ کثرت سے فضلون
کو معدے کیطرف کھینچتی رہتی ہی اسلیے کہ طبیعت قی کی کثرت کرنے کیوقت اس بات کی خوگر ہوجاتی ہی کہ فضلون کو کسی
اور راستے دفع نہ کرے پھر ہمیشہ فضلون کو معدہ پر گراتی رہتی ہی اور دانتون کو مضر ہوتی ہی انہین کی محتبس چیز
کی کثرت سے اور انکے لپٹے ہوئے فضلون سے پھر قی انھین فاسد کر دیتی ہی خاص کھٹی چیز اسلیے کہ اپنی لطافت
کے سبب سے دانتون کے جرم مین نفوذ کر جاتی ہی اور دانتون پر کی اس رطوبت کو کہ جو انکو چکنا اور آفتون سے
چھپائے رکھتی ہی اُسے قطع کر ڈالتی ہی اور دانتون مین کھرکھراہٹ پیدا ہوجاتی ہی اور اسمین فضلے ٹھہر رہتے ہین پھر
فاسد ہوجاتے ہین اور اسی طرح سے بینائی کو مضر پڑتی ہی اسلیے کہ حدقہ ہلا ڈالتی ہی اور اُسکو اُسکے مقام سے حرکت
دیکر باہر وارلاتی ہی پس اسی سبب سے بینائی ضعیف ہوجاتی ہی اور اسلیے کہ قی عنبیہ ثقبے کو سانس کی بندکرنے والی
چیز کے لازم ہونے کے سبب سے کشادہ کر دیتی ہی اور یہی مرض کے انتشار کا موجب ہوتا ہی اور اسلیے کہ قی سر کیطرف
کثرت سے ابخرے اور فضلون کے متوجہ ہونے کے سبب سے روح باصرہ کو مکدر کر دیتی ہی اور مضر پڑتی ہی سماعت کو
کیونکہ سر کی طرف کثرت سے فضلے متوجہ ہوجاتے ہین اور اکثر اوقات رگ کو توڑ ڈالتی ہی کیونکہ اسے سانس کا
بندکرنا لازم ہوتا ہی اور سانس کے بند ہونے کیوقت جو ہوا کہ سانس سے نکلتی ہی رگون مین اس حال سے
بھر آتی ہی کہ اسکے ساتھ ابخرے اور مواد ہوا کرتے ہین پھر رگین اس سے بھر جاتی ہین اور کھینچنے لگتی ہین پھر
رگون مین سے جو رگ کمزور ہوتی ہی وہ ٹوٹ جاتی ہی مثل پھیپھڑے کی رگون کے اور قی سے پرہیز کرنا اس شخص کو

دوسرا بحث قے کی مضرتین

واجب ہو کہ جسکے حلق مین ورم ہو اسلیے کہ قی مواد کو بدن کے اوپر دار کی طرف جذب کرتی ہو تو وہان عضو نہین سے
جس عضو مین ضعف ہو گا وہ اس مواد کو قبول کریگا اور سوجا ہوا عضو ضرور ضعیف ہوتا ہو پس وہ مادے کو قبول
کریگا اور اسکا ورم بڑھ جائیگا یا جسکے سینہ مین ضعف ہو تو وہ اپنے ضعف کے سبب سے اوپر کے متوجہ مادے کو
قبول کرلیگا اور اسکی کوئی رگ سانس کے رکنے کے وقت اور اسکے اعضا مین اس سے تمدید ہونے کے وقت
ٹوٹ جائیگی یا وہ کہ جسکی گردن پتلی ہو اسلیے کہ نرخرہ اور کھانا جانے کی رگ اور حلق اور وہ رگین کہ جنمین مواد مجتمع
اور مزاحم ہوتا ہو اُس شخص مین ضعیف ہوتی ہین اور قی کے نکلنے اور سانس کے بند ہونے کے وقت مزاحمت
اور تمدید زیادہ ہو جاتی ہو اور یہ اُس چیز سے ہو کہ جو ٹوٹنے کی موجب ہوتی ہو یا وہ شخص کہ خون تھوکنے کی قابلیت
رکھتا ہو اپنے سینہ کی رگون کے دبنے اور تنگ ہونے کے سبب سے پس وہ اُسوقت مین ٹوٹنے کے قابل ہو جائیگی
یا جسے پاخانہ دشواری سے آتا ہو یعنے اُسکا معدہ غذا سے بخل کرتا ہو پھر سہل سے اُسے دفع نہین کرتا ہو کیونکہ نیچے
کیطرف مواد اسکا مائل ہو لیکن اوپر کیطرف اسکے کھینچنے مین دشواری ہو یا قی کی عادت نہین رکھتا ہو پھر قی اُسپر دشوار
پڑتی ہو اور ان حالتون سے قی نہین ممکن ہوتی ہو مگر ایسی سخت حرکت سے کہ جس سے سینہ اور پھیپھڑے کی بعضی رگون کے
ٹوٹ جانے کا ڈر ہوتا ہو اور آدمیون مین سے بعضا وہ شخص ہو کہ دوست رکھتا ہو اس بات کو کہ خوب پیٹ بھر کر
کھائے اپنے حرص کے سبب سے کھانے مین حرص کرنے کے سبب سے پھر اپنے معدہ کی تمدید کا اور تکلیف کا متحمل نہین
ہوتا اور قی کر ڈالتا ہو تاکہ ثقل اور تمدید معدے سے جاتی رہے اور یہ بات اُسے جلد بڈھا کر دیتی ہو اسلیے کہ اسکے اعضا
کیطرف غذا کم پہونچتی ہو اور اسمین خون اور روح کی پیدائش کم ہوتی ہو اور ردی مرضون مین اُسے مبتلا کرتی ہے مثل
ضعف معدہ اور دبلاپے اور سقوط قوت کے اُن مرضون مین سے کہ قی کی افراط سے پیدا ہوا کرتے ہین اور اسے قی کی
عادت ڈالدیتی ہو اور ایسا ہو جاتا ہو کہ جب کسی غذا کا استعمال کرتا ہو اگرچہ وہ تھوڑی بھی ہوتی ہو تو وہ اسکے معدہ مین
ساعت بھر نہین ٹھہرتی ہو بلکہ وہ اسی وقت قی کر دیتا ہو اور اسہال اور قی پاک صاف ہونے کے ساتھ یعنے فضلون
سے بدن کے پاک ہونے کے ساتھ یا ثقل کی خشکی کے ساتھ یا احشا کے ضعف کے ساتھ یا مراق جھلی کے پتلی
ہونے کے ساتھ سخت خطرے کا امر ہو لیکن صاف ہونے کے ساتھ خطرے کا سبب یہ ہو کہ اخلاط اسوقت مین صالح
ہوتے ہین اور طبیعت اُنسے بخل رکھتی ہو شدت سے اُنھین پکڑے ہوتی ہو پھر انکا اخراج نہین ممکن ہو مگر قوی طبیعت کے
قوی غلبہ سے اور سخت جاذب سے اور اخلاط کے گرم ہونے کی شدت سے اور فوران سے اور انکے اجزا کے ہیجان
سے کرب اور طبیعت کو اضطراب پیدا ہوتا ہو اور کبھی اس سبب سے تپ پیدا ہو جاتی ہو ارواح کی کثرت سے نکلجانے
سے غش حادث ہوتا ہو اسلیے کہ اخلاط صالح ہوتے ہین اور اسلیے کہ طبیعت مغلوب ہو جاتی ہے اور یہ بات فقط قوتون
کے ضعیف ہو جانے اور ساقط ہو جانے کیوقت ہوتی ہے اور یہی غش آنے کا موجب ہو لیکن ثقل کی خشکی کے ساتھ خطرہ

کا سبب یہ ہو کہ آنتین اسوقت مین خشک ثقل سے بند ہوتی ہین کہ اُنہین مستفرغ مادہ کا جانا اور اُنسے نکلنا
ممکن نہین ہوتا پھر جب انکی طرف مواد مسہل اور معتی کے سبب سے سوکھے ثقل کے بند ہونے پر منجذب
ہوتا ہو تو قولنج پیدا ہو جاتا ہو لیکن احشا کے ضعیف ہو جانے کے ساتھ خطرے کی وجہ یہ ہو بس لیکن اسہال
ضعف احشا کے ساتھ اسلیے مضر ہوتا ہو کہ خون ضعف احشا مین کم ہوا کرتا ہو اور یہی حال روح کا ہو اور اسہال خون
کی قلت کے ساتھ غش کا موجب ہوتا ہو اور اسلیے کہ اسہال سے نکلے ہوئے خلط احشا پر گذرتے ہین اور
جب احشا ضعیف ہوتے ہین تو انھین قبول کر لیتے ہین اور انہین ورم پیدا ہو جاتا ہو لیکن قی کے مضر ہونے کا سبب یہ ہو
کہ احشا کی حرکت کی افراط ضعف کے ساتھ احشا کے پھٹ جانے کی موجب ہوتی ہو اور اسلیے کہ اخلاط ضعیف الاحشا
کے غلیظ ارضی ہوتے ہین اور انھین قی کے سے چڑھانے مین سخت خطرہ ہوتا ہو اور اسلیے کہ معدہ ضعیف الاحشا
کا ضعیف ہوتا ہو اور قی اُسکے ضعف کی زیادتی کی موجب پڑتی ہو اور یہی خطرہ ہو لیکن مراق جھلی کے پتلے
ہونے کے ساتھ اسلیے مضر ہو کہ مراق جھلی جبھی پتلی ہوتی ہو جب خون کم ہوا کرتا ہو اور اسکے ساتھ استفراغ
خطر رکھتا ہو اور اس لیے کہ احشا کبھی مراق جھلی کے پتلے ہونے کے ساتھ ضعیف ہوتے ہین کیونکہ خارجی
ٹھنڈک کا وصول احشا کیطرف ڈھانپنے والی چیز کی کثرت سے اور اس چربی کی کمی سے جو اُنپر لپٹی ہوتی
ہو کثرت سے ہوتا ہو کیونکہ چربی شدت سے حرارت کو قبول کرتی ہو اور اسلیے کہ قی کی حرکت کی سختی سے یہ خوف
کیا جاتا ہو کہ اگر مراق پتلی نہین ہو تو تفرق اتصال ہو جائے پھر مراق کے پتلے ہونے کے ساتھ کیا حال ہوگا
اور اسلیے کہ اسہال ردی مادے کے مراق کیطرف گذرنے کا موجب ہوتا ہو اور ردی مادے کا عضو کے
ضعف کے ساتھ گذرنا ضرور خطرہ کی بات ہوتی ہو اور قی کا وقت وہی گرمی یا ربیع ہو اسلیے کہ مواد اسوقت مین
گھلا ہوا بہتا ہوا قی سے نکلنے کو قبول کرتا ہوا ہوتا ہو اور اسلیے کہ احشا اور آلات صدر حرکت اور تمدد کے
اپنی نرمی اور رخاوت سے بجالانے والے ہوتے ہین لیکن گرمی کی فصل کے وقت بھلے کا سبب یہ ہو کہ
اس فصل مین صفرے کی پیدایش بہت ہوتی ہو اور صفرا طبیعت سے اوپر کیطرف میل رکھتا ہو پھر اسکا
قی سے نکال ڈالنا زیادہ سہل پڑتا ہو سو جاڑے اور خزان کی فصلون کے لیے اسلیے کہ مواد ان دونون فصلون
مین ٹھنڈے غلیظ نیچے کو مائل ہوتے ہین اور احشا اور آلات صدر متکاثف ہوتے ہین تمدد کے متحمل نہین
ہوتے پھر ان پر قی کی حرکت سے ٹوٹ جانا سہل پڑیگا اور اسلیے کہ مجرے سینہ اور احشا کے تکاثف کے سبب سے
تنگ ہوتے ہین اور اس تکاثف کے پائے جانے سے اپنے مین کے مادے سے پورا پور بھرتی ہوتے ہین تو
قی کی حرکت سے خاص جبوقت مین کہ سخت ہو ٹوٹ جانے کے لیے شدت سے قابل ہونگے اور گرمی کی فصل
مین اسہال تپ کی کشش کرتا ہو اسلیے کہ اس فصل مین ہوا گرم ہوتی ہو اور اخلاط مراری ہوتے ہین او

دوسرا جزو اسہال کا بحرانون مین

اکثر مسہل گرم ہوتے ہیں پس بدن اور روح کا مزاج اس سبب سے حدت پکڑ جاتا ہے اور اخلاط او ارواح کی حرکت بھی اُس چیز سے ہے کہ جو گرمی کی موجب ہوا کرتی ہے اور رطوبتوں کا نکلجانا حرارت کی حدت پکڑنے کا موجب ہوتا ہے اور اکثر یہ تپ یومیہ ہوتی ہے اسلیئے کہ دقیقہ تپ کا وقوع نادر ہوتا ہے اور مادوں کا نکلجانا خلطیہ تپ کے نکلجانے کا مانع ہے پھر اگر کہا جائے کہ گرمی میں قے سے تپ کا پیدا ہونا اولی ہے اسلیئے کہ بدن کا تحرک ہونا اور اخلاط اور ارواح کی حرکت اور سخونت اس فصل میں قے کے ساتھ بہت اور قوی زیادہ ہوتی ہے تو اسکا جواب یوں دیا جائیگا کہ اخلاط اس فصل میں اوپر وار چڑھے رہتے ہیں اور اوپر کی طرف متحرک رہتے ہیں تو انکا نکالنا قے سے زیادہ سہل پڑیگا اور بدن کو تحرک کم ہوگا اور یہ بھی ہے کہ اسہال اس فصل میں دوا کے مادے کو جذب کرنے میں اندر کیطرف اور گرمی کے جذب کرنے میں باہر کیطرف تعارض ہونے سے دشوار ہوتا ہے اور اسہال جاڑے میں خلطوں کے جمع ہونے سے بڑھکر دشوار ہوتا ہے باہر نہ آنے سے اور تکاثف سے رگیں اور مجروں کے تنگ ہوجانے سے اور ربیع کہ اسکیلیئے گرمی تحلیل کرنے والی ہوتی ہے اخلاط اور ارواح کی پھر اسمیں استعمال نہ کیجائیگی مگر وہ چیز کہ لطیف ہے مسہلوں میں سے اور یہ وہ ہے کہ جسمیں تھوڑا سا اسہال ہوتا ہے لیکن قوی العمل کا استعمال نکرنا واجب ہے تاکہ ضعف میں ضعف مسہل کے عمل کی افراط کے وقت زیادہ ہو جائے مگر جسوقت کہ امتلا اوعیہ کے مطابق ہو تو استفراغ کیلیئے ربیع اولی ہے اسلیئے کہ اخلاط اس فصل میں بہت ہوتے ہیں لیکن خزاں کی فصل پس وہی وقت ہے اسہال کا خصوصاً جبکہ امتلاء قوت کے مطابق ہو کیونکہ موانع کا ارتفاع ہوتا ہے اور اسلیئے کہ اس فصل میں کثرت سے فاسد مواد مختلف پیدا ہوتے ہیں اور قے کیوقت دونوں آنکھوں پر پٹی کا باندھ لینا واجب ہے تاکہ اوپر کیطرف مواد کی حرکت سے اور سانس کے رُکنے سے آنکھوں کو اپنے مقام سے ہٹ جانا عارض نہو جائے اسلیئے کہ دونوں آنکھیں نرم باہر کو نکل آنے کے قابل ہوتی ہیں اور انکے اعصاب اور رباطیں بھی دماغ سے قریب ہونے کے سبب سے نہایت درجہ کی نرمی میں ہوتے ہیں اور پیٹ کا کپڑے سے باندھنا ضرور ہے اسلیئے کہ احشا قے کے وقت سخت حرکت سے حرکت کرتے ہیں پس اس سبب سے اور سانس کے رُکنے سے انمیں ایسا شدید تمدد پیدا ہو جاتا ہے کہ جس سے پھٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے پھر جب کپڑا باندھ لیا جائیگا تو تمدید شدید نرہیگی اور اسلیئے کہ کپڑے کی بندش سخت حرکت کے ساتھ آنتوں کو اپنے مقام سے سرکنے سے حفاظت کرتی ہے پس جب قے سے فراغت پائے منہ دھو ڈالنا چاہیئے ٹھنڈے پانی سے اسلیئے کہ ٹھنڈا پانی اپنی تکثیف اور سمیٹنے کے سبب سے سر اور منہ کیطرف کے متوجہ ابخرے اور مواد کو پھیر دیتا ہے اور تھوڑے سرکہ سے تاکہ یہ پانی کی ٹھنڈک کو سر اور منہ کے گہراؤ تک پہونچا لے تاکہ ثقل کا مانع ہو جو سر میں پیدا ہوتا ہے قے کے وقت سر کی طرف ابخرے اور مواد کے متوجہ ہونے سے اور چاہیئے کہ مثل تربت سیب کے تھوڑی سی مصطگی اور

منافع فصد عروق مذکورہ

گلاب کے ساتھ پیا جائے تاکہ معدہ کو قوت دے اور اُس ضعف کو جو معدہ پر فضلون کے گرنے سے اور
فضلون کے اُکھیڑنے والی حرکت سے معدہ مین حاصل ہوا ہو دور کرے اور قے کہ نیچے سے جذب کرتی ہو اسلیے
کہ مواد کو نیچے سے مخالف جہت کیطرف حرکت دیتی ہو بس ہمین سے جذب حاصل ہوجاتا ہو اور اسی سبب سے
قوتون وغیرہ مین کا محتبس مواد اوپر کو جذب کرتی ہو اور اسہال جذب کرتا ہو اوپر سے کیونکہ مخالف جہت
کیطرف اپنے جذب کرنے سے بھی اور نیچے سے اکھیڑنے سے بھی اور باسلیق کی فصد اور یہ ایک ورید ہو کہ
کہنی کے جوڑ کے موڑ کی جگہ حاصل ہوتی ہو اور نیچے وار کو داہنے ہاتھ کے درمیان مین مائل ہوتی ہو تنو
بدن کا تنقیہ کرتی ہو اور اُس چیز کا کہ جو سینہ سے احشا پر لپٹا ہوا ہو کیونکہ اسکی وضع نیچے کو مائل ہوتی
ہو اور فصد سرارو کی اور یہ وہ ورید ہو کہ بائین جانب پر کہنی کے جوڑ کے موڑ پر ظاہر ہوتی ہو اور حبل الذراع
کی اور یہ وہ ورید ہو کہ جو بائین شانے سے اوپر وار تک پھر داہنے شانے پر لمبی ظاہر ہوتی ہو گردن اور
اسکے اوپر وار کو مفید ہو اسلیے کہ سرارو اجوف ساعد نامے رگ کا شعبہ ہو اور حبل الذراع سرارو کا شعبہ ہو اسلیے
یہ دونون گردن اور اسکے اوپر وار کا خون نکالتی ہین اور فصد اکحل کی اور یہ وہ ورید ہو کہ جو سرارو سے
اُتر کر شانے کے اوپر وار کیطرف داہنے طرف کے درمیان سے ظاہر ہوتی ہو مشترک ہو نفع دینے مین سر اور
تنو ربدن کے اسلیے کہ یہ سرارو اور باسلیق سے مرکب ہو اور فصد اسلیم کی اور یہ وہ ورید ہو کہ جو چھنگلیا اور
اسکے پاس کی اُنگلی کے درمیان مین ہوتی ہو داہنی طرف سے کلیجے کے دردون کو نافع ہو کیونکہ کلیجے سے
بعید محاذی کیطرف خون منجذب ہوتا ہو اور فصد اسلیم کی بائین طرف سے تلی کے دردون کو مفید ہوتی ہو اسی
سبب سے جو داہنی جانب کی فصد مین بیان ہوچکا ہو اور فصد عرق النسا کی اور یہ وہ ورید ہو جو ران پر بائین
جانب سے گٹے کے جوڑ تک ممتد ہو اور کھولی جاتی ہو یا نیچے سے گٹے کے جوڑ کے یا اُسکے اوپر سے اسلیے کہ
یہان یہ رگ گوشت کے کم ہونے سے زیادہ ظاہر ہوتی ہو عرق النسا کے دردون کے لیے بڑی نافع ہو اسلیے کہ
یہ مادہ درد کا عضو کے نفس سے نکالدیتی ہو اور دوالی اور نقرس کے لیے مفید ہو اسلیے کہ یہ فصد مادہ کو نزدیک
مکان سے نکالدیتی ہو اور فصد صافن کی اور یہ ایک ورید ہو داہنی جانب کی پنڈلی پر گٹے تک ممتد ہو حیض
کے ادرار کے لیے نافع ہو اسلیے کہ خون کو اوپر سے نیچے کیطرف مائل کرتی ہو اور عرق النسا کے منفعتین رکھتی ہو
اسلیے کہ یہ دونون نزدیک نزدیک ہین اور وضع مین ایک دوسرے کے مقابل ہین اور حجامت دونون پنڈلیون
پر کی فصد کے قریب ہوتی ہو خون کے کثرت سے نکلنے کے سبب سے کیونکہ عضو نیچے وار ہو اور مواد طبیعت سے
نیچے کو مائل ہوتا ہو اور جاذب بھی اسی جہت مین ہوتا ہو اور خون حیض کا ادرار کرتی ہو اوپر سے اور رحم سے کہ موری
فضلون کا طبیعی مدفع ہو خون کو جذب کرنے سے پھر جب کہ اوپر سے چیز کے فضلے نیچے کو مائل ہوجاتے ہین تو

طبیعت اُنھیں وہان سے دفع کر دیتی ہی اور خون کا تنقیہ کرتی ہی غلیظ فضلون سے اسلیے کہ جو چیز بہت نیچے اُ
کو جذب ہوتی ہی وہی ارضی غلیظ اجزا ہوتے ہین اور حجامت کا مقام گٹے سے اوپر بالشت بھر اور زانو سے نیچے چار
انگل پر ہی اور بہتر او مہ ہی یہ کہ گڑھوئے جائین پچھنے اور بھری جائین سنگیان قریب تیس مرتبہ کے اور حجامت گدی پر
یعنے سر کی گدی پر کھوپری کی منقطع والی گدیا کے نزدیک آنکھون کے دکھنے کے لیے اور منھ کی بدبو کے لیے جسکا سبب
منھ مین ہوتا ہی اور منھ آنے کے لیے اور درد سر کے لیے نافع ہی خاص وہ کہ درد سر مین سے سر کی اگلی جانب مین ہو
یہ سبب مادے کو قریب مخالف کی طرف جذب کرنے سے ہی اور جذب قریب مخالف کیطرف زیادہ سہل اور جلد ہوتا ہی
مکروہ ہی یعنے حجامت گدی پر کی نسیان کی مورث ہوتی ہی اسلیے کہ نفس عضو سے اور اسکے قریب کے عضو سے حجامت
اکثر استفراغ کرتی ہی اور جو چیز کہ اکثر حجامت سے نکلتی ہی وہی لطیف تیلا خون ہوتا ہی اسلیے کہ حجامت کی تاثیر
ظاہر بدن مین ہوتی ہی اور ظاہر بدن کے متصل رگون مین سے وہ ہین کہ جنکے اطراف باریک ہوتے ہین اور انمین
جو خون ہوتا ہی اور جو ان سے نکلتا ہی وہ زیادہ پتلا اور لطیف اُس خون سے ہوتا ہی کہ جو بدن کے اندر والی بڑی
رگون مین ہی اسلیے کہ یہ خون پچھے ہضم سے زیادہ قریب ہوتا ہی اور جو رطوبت کہ جسمین فعل طبیعت کا بہت ہوا کرتا ہی
اُس سے روح متعلق اکثر رہتی ہی پھر اُس رطوبت کے استفراغ سے جو ضعف حاصل ہوتا ہی وہ بہت بڑھکر ہوتا ہی
اسلیے کہ روح سواری قوت کی ہوا کرتی ہی پس قوت حافظہ جو موخر دماغ مین ہی اسی سبب سے ضعیف پڑجاتی ہے
اور یہی حال بیچون بیچ کھوپری پر کی حجامت کا ہی کہ بدفکری کی مورث ہوتی ہی اور فصد سے یہ بات پیدا نہین ہوتی
اسلیے کہ اسکا نکالنا کسی عضو سے خاص نہین ہوتا اور اسکا نکالنا پتلے اور لطیف خون سے مختص نہین ہوتا اور
یہ بھی ہی کہ اذیت کی شدت جو کہ حجامت مین تفرقات کی کثرت سے حاصل ہوتی ہی اس عضو کیطرف طبیعت کی توجہ
کی موجب ہوتی ہی اور طبیعت کے پیچھے روح لگی ہوتی ہی پھر روح بہت سی تفرقات سے کہ جو حجامت مین حاصل
ہوتے ہین تحلیل ہوتی ہی اور اکثر لوگ اگلے سر مین کی حجامت کو مکروہ جانتے ہین اسلیے کہ یہ حس کو ضعیف کرتی ہی اور
کہا جاتا ہی کہ یہ بات فقط تجربے سے معلوم ہوئی ہی اور ہو سکتا ہی کہ یہ کہا جائے کہ حواس اور حرارت مقدم سر مین بہت سے
بڑھکر ہوتی ہی پھر جب اُس سے لطیف خون کہ جو بہت روح اور اصلی حرارت کا متعلق ہی نکالا جائیگا تو اُس مقام کے
قریب کی قوتین ضعیف پڑجائینگی اور حجامت کے لیے پچھنون سے ہین کئی فائدے ایک انہین کا نفس عضو کا
تنقیہ ہی اور یہ ظاہر ہی اور دوسرے جوہر روح کے لیے کم استفراغ ہی بے حجامت کیے ہوے عضو سے لیکن استفراغ
جوہر روح کا اُس عضو سے کہ جسپر حجامت کی گئی ہی پس اسمین کوئی شک نہین کہ جب فصد اور حجامت دونون مین نکلے
خون کی مقدار برابر ہو تو حجامت مین فصد سے بہت بڑھکر جوہر روح نکلیگا تیسرے اعضاء رئیسہ سے حجامت کا
کم تعرض کرنا ہی استفراغ کے ساتھ اسلیے کہ اثر حجامت کا اعضاء رئیسہ تک نہین پہونچتا ہی کیونکہ یہ حجامت خون کو

چھوٹی چھوٹی رگون سے کہ جو جلد کے اطراف مین ہین جذب کر لیتی ہی برخلاف فصد کے اور حقنہ بہت عمدہ معالجہ ہی
فضلون کے توڑ دینے مین آنتون سے کیونکہ اس حقنے کا اثر آنتون کی طرف ہے اُسکی قوت ٹوٹنے کے پہونچتا ہی بس جو کچھ
آنتون مین بند ہوتا ہی اُسکو پگھلا دیتا ہی اور نکال دیتا ہی اور شریف قوی حس عضوون سے ملاقات نہین کرتا ہی اور بسبب
دواؤن کی معدہ اور دل اور کلیجے تک بہت نہین پہونچتی ہی اور جذب کرنے مین یعنے فضلون کے جذب کرنے مین اور
کے بدن سے اسلیے کہ یہی حقنہ آنتون مین کے ثقل اور فضلے کو پہلے منحل کر دیتا ہی اور اُنسے نکال دیتا ہی اور جب حقنے
سے اوپر وار سے کچھ منجذب ہو کر نکلجاتا ہی تو اسکے عوض مین خلا کے محال ہونے سے پھر آجاتا ہی پھر اُسکو آنتین باہر کیطرف
یا تو خود نکالدیتی ہین یا حقنے کی قوت جو اُنمین باقی رہتی ہی اُسکے سبب سے نکالدیتی ہین اور قولنج مین اُس
سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ حقنہ آنتون مین کے ثقل اور غلیظ بلغم کو پگھلا ڈالتا ہی اور قوت سے نکالدیتا ہی
اور اسلیے کہ حقنہ انمین کے بند غلیظ ریاح کو بھی تحلیل کر ڈالتا ہی اور حقنے مین ثقل کی خشکی کیوقت وہ خطرہ نہین ہوتا ہی
جو مسہل کے پینے مین ہوتا ہی اور حقنے کے دونون ٹھنڈے وقت مین یعنی صبح کا وقت اور شام کا وقت کیونکہ
حقنے سے ایک کرب اور غش اور اضطراب پیدا ہوتا ہی یا تو دل اور معدہ کیطرف بخار کے چڑھنے سے یا بعض دونون
کیطرف آنتون مین کی گرم ہوا کے چڑھنے سے کیونکہ حقنے کے لیے مکان کا خالی ہونا چاہیے اور باہر کی گرم ہوا تسخین مین
مدد کرتی ہی اور ٹھنڈی ہوا ان دونون کی گرمی کو تسکین دیتی ہی اور دل اور معدہ کو ٹھنڈا کرتی ہی پھر اس حرارت سے ان دونون کا
انفعال کم ہوتا ہی اور چاہیے کہ ہم اس فن کو معالجات کے بارہ کی وصیت پر ختم کرین علاج کرنے والے کو ضرور ہی کہ طبیعت
کو سل کی عادت نہ ڈالے اسطرح پر کہ صحت سے ہر منحرف چیز کا علاج کرے بس اسکی عادت ڈالدیگا اور ہر انحراف کے دفع
کرنے مین مشغول ہو مگر علاج کی مدد سے اور یہ بہت بری بات ہی اسلیے کہ اکثر اوقات علاج میسر نہین ہوتا اور طبیعت اپنے
ذات سے دفع پر توجہ نہین کی تو مرض غالب ہو جائیگا اور کام دشوار پڑ جائیگا اور نہ پینے کو مسہل اور مقئی کے مسہل
اور مقئی دوا کے عادت قرار دے بس طبیعت فضلون کی دفع مین دوا کے اعانت کی محتاج رہیگی باوجود اسکے کہ مسہل
اور مقئی کا عادت سے پینا بدن کی قوت کو سست کرتا ہی اور بدن کو ضعیف کرتا ہی اگرچہ بدن کا تنقیہ کرتا ہی کیونکہ
صالح اخلاط اور ارواح نکلجاتے ہین اور جہان تدبیر زیادہ سہل وجہ سے ممکن ہو تو دشوار وجہ کی طرف رجوع
نکرے اسلیے کہ قوی دوائین ضعیف دواؤن سے بڑھکر طبیعت کے منافی ہوتی ہین بس اقوی دوائین استعمال
کیجائینگی مگر اسوقت کہ ضعیف سے کام نہ نکلے اور جب کہ ضعیف دواؤن سے کام نہ نکلے تو اقوی دواؤن کی طرف
تدریج سے جانا چاہیے یہانتک کہ اُس حد تک پہونچے کہ جو غرض پر کافی اور وافی پڑتی ہی مگر قوت کے فوت ہوجانیکا
خطرہ ہو مرض کی قوت کے ساتھ ضعف کی افراط سے ضعیف دواؤن سے قوی تک پہونچنے مین بس اسوقت مین
اقوی دواؤن سے شروع کرنا واجب ہی جبکہ قوت انتہا سے ضعیف نہو اسلیے کہ قوت افراط کے ضعف کے ساتھ

فصل جمع امراض میں

طبیعت پر دوا افراط کے مخالف جو وارد ہونگے برداشت نکریگی اور وہی دونون مخالف مرض اور قوی دوائین اور معالجہ مین
ایک دوا پر حصر کرلینا نہ چاہیے پس طبیعت اُس سے مانوس ہوجائیگی اور طبیعت کا انفعال اُس سے کم ہوگا یا یہ دوا کا بدلتے رہنا
ضرور ہی اور کبھی بعض بدنون کے لیے بلکہ شخص کے بعض اعضا کے لیے ایک خاصیت اس بات مین ہوتی ہی کہ معین دوا سے انفعال
نہین ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ کبھی ایک ہی دوا مثلاً ایک مزاج مین مزاجون کے مختلف ہونے کے سبب سے گرمی پیدا کرتی ہی کم اُس سے
کہ قیمتی دوسرے مزاج مین پیدا کرتی ہی پھر بدن مین اُس دوا کی تاثیر احتیاج بھر سے کم ہوگی پھر اُس دوا سے غرض حاصل ہوگی اور
اسوقت مین اُس دوا سے اُسکی کیفیت کے موافق والی دوسری دوا کی طرف انتقال واجب ہوتا ہی اور یہ کہ غلطی پر ہمیشہ نرہے اور
صواب سے نہ بھاگے ان دونون کے دیر مین اثر ظاہر ہونے سے یعنی کہ جبکہ قیاس تدبیر کے ضرر پر دلالت کرے اور اُسکا استعمال ہوچکا
اور اسکا کوئی ضرر ظاہر نہوا ہو سزاوار ہی یہ کہ قیاس کے مخالف نکرے اور اس بات کا اعتقاد نکرے کہ نہ مضر ہوگی اور ہمیشہ اسی
تدبیر پر چلے اسلیے کہ ضرر کا نہ پہونچنا کبھی بدن کے سبب سے ہوتا ہی کہ وہ انفعال کے قابل نہین ہوتا ہی یا قیاس دلالت کرے کسی
تدبیر پر کہ وہ صواب ہی اور اسکا استعمال ہوچکا ہی اور نفع کا کوئی اثر ظاہر نہین ہو پس چاہیے کہ اس بات کا گمان نکرے کہ
یہ صواب نہین ہی کیونکہ جائز ہی اثر کی دیر اسی سبب سے ہو کہ جسکا ذکر ہوچکا ہی اور لیکن کوئی عاقل اس بات کو جانے کہ تدبیر اُسکی
صواب ہی یا غلط ہی اور صواب سے ہٹجائے اور غلط پر ہمیشہ علم کے ساتھ رہے پس یہ بات یقین سے غیر ممکن ہی اور قوی دوا ذیر جبار
نکرے مثل قوی مسہلون کے قوی فصلون مین افراط کی کیفیت رکھنے والیون مین اسلیے کہ یہ بات اعتدال سے خارج امور کے پیدا ہونے پر
مجتمع ہوجانے کے سبب سے قوتون کی مضعف ہوتی ہی اور یہی امور مرض اور قوی دوا اور قوی فصل مین اور جہانتک تدبیر غذاؤن سے
ممکن ہو دوائی غذاؤن سے وہان تک عادل اور دوائی غذاؤن سے دواؤن کیطرف نکرے اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی کہ دوائین
قوی ہون یا ضعیف ہون طبیعت کی منافی ہوتی ہین اور غذا اس حیثیت سے کہ غذا ہی طبیعت کی مناسب قوتون کی مقوی
ہوتی ہی اور جبکہ مشکل ہوجائے معالج پر مرض آیا گرم ہی یا ٹھنڈا ہی اور ارادہ اسکے تجربہ کا ہو تاکہ طریقہ تعلیم کا اُسے معلوم ہوجائے
پھر ہرگز جرأت افراط رکھنے والے پر نکرنا کیفیت مین کہ وہ ضرر عظیم دیگی گو موافق ہو سکے بلکہ اسمین وہ چیز استعمال کیجائے گی جو
ضعیف ہوگی اگرچہ نفع اسکا مشترک ہو پس وہی افضل ہی اور عرضی تاثیر کے مغالطہ دینے سے ڈرتا رہے اسلیے کہ ٹھنڈا
پانی عرض سے گرم کرتا ہی اسلیے کہ وہ ظاہر کی تکثیف کرتا ہی اور حرارت کو بند کرتا ہی پھر وہ اندر وار جمع ہوجاتی ہی اور گرمی
پھیلاتی ہی اور سقمونیا عرض سے ٹھنڈک پھیلانے والا ہی کیونکہ گرم کرنے والے خلط کو نکالتا ہی اور وہی صفرا ہی پس سزاوار ہی
یہ کہ دیکھے معالج اُس چیز کی تاثیر کو کہ جسکا وہ تجربہ کرتا ہی کہ اُسکی تاثیر ذاتی ہی یا عرضی تاکہ غلطی مین عرضی تاثیر کے سبب سے نفع اور ضرر کی
دونون صورتون مین نہ پڑجائے پس ذات سے نفع کرنے والی چیز کو معالج چھوڑدے اور ذات سے ضرر دینے والی پر مداومت کرے
جبکہ کئی مرض مجتمع ہوجائین تو شروع کرے معالجہ مین اُس مرض سے کہ جسے ان تین خاصیتون مین سے کسی ایک سے خصوصیت
ہو انمین سے ایک یہ ہی کہ ایک مرض کا اچھا ہونا دوسرے مرض کے اچھے ہونے پر موقوف ہو مثل ورم کے اور قرحہ کے پس جو

علاج مرضون مرکبہ

کرے ورم سے اسلیے کہ قرحہ جبھی بھریگا کہ جب مزاج معتدل ہوجائیگا اور طبیعت اعتدال کے ساتھ غذا مین تصرف کریگی اور غذا کو عضو کا جز بنانے پر قوی ہوجائیگی اور یہ ہی سوء مزاج ورم کے ساتھ ہی اس سے مانع ہی اور اسلیے کہ سوء مزاج عضو کا اپنی طرف کے آنے والے خون کو فاسد کردیتا ہی پس وہ خون اس بات کے قابل نہین رہتا کہ عضو کا جز بنجائے دوسری یہ ہی کہ دو مرضون مین سے ایک دوسرے کا سبب ہو مثل سدہ کے اور عفونت والی تپ کے اسلیے کہ سدہ عضو سے تنفس اور ترویح کو روک دیتا ہی کہ عضو مین کا محتبس مادہ سدہ کے سبب سے سڑ اٹھتا ہی اور تپ کا موجب ہوجاتا ہی اور بے اس سدہ کے دور کرنے کے کہ جو اس تپ کا سبب ہی تپ کا دور کرنا ممکن نہوگا پس سبب کے دور کرنے سے شروع کرے مثلاً وہی سبب سدہ ہی اور اسکا ازالہ مفتح چیزون ہی سے ہوگا اور اکثر مفتح چیزین کی گرم تپ کو مضر ہوتی ہین لیکن یہ کہ تپ کو مفید پڑتی ہین اس وجہ سے کہ اسکے سبب کو دور کرتی ہین لیکن ٹھنڈی چیزین اگرچہ تپ کو مفید ہوتی ہین لیکن یہ سدہ مین زیادتی کردیتی ہین پھر عفونت اور تپ مین زیادتی ہوجائیگی پھر اگر بے نیازی نہو تفتیح مین مثل سکنجبین کے اُس چیز سے کہ تبرید کرتی ہی اور تفتیح کرتی ہی پھر گرمی دینے والی تفتیح کرنے والی چیزون کے استعمال مین محاطب کے لیے کوئی مضائقہ نہین پس ان چیزون کی تفتیح تبرید مین کہ غرض ان سے حاصل ہوتی ہی انکے تسخین کے ضرر سے بڑھکر نفع دیگی اسلیے کہ تپ کا جلتے رہنا سبب کے باقی رہنے کے ساتھ محال ہی تیسری خاصیت یہ ہی کہ ایک دو مرضون مین کا دوسرے سے اہم ہو خطر مین اُسکے زیادہ شدید ہونے کے سبب سے مثل حاد اور مزمن مرضون کے مثل تپ محرقہ اور فالج کے پس حاد سے مخاطب شروع کرے اسلیے کہ حاد کی نکایت اور اذیت طبیعت سے زیادہ شدید ہوتی ہی اور اسکے ساتھ دوسرے سے غافل نرہے اور جبکہ مرض اور عرض مجتمع ہون تو مرض سے تو شروع کرے اسلیے کہ مرض عرض کے لیے بمنزلہ سبب کے ہی پھر جب سبب جاتا رہیگا تو سبب بھی جاتا رہیگا مگر یہ کہ عرض زیادہ قوی ہو کہ جس سے ڈر قوت کے تحلیل کردینے کا ہو مثل قولنج کے کہ شدت کا درد رکھتا ہو اور پہلے مخاطب درد کی تسکین کرے مخدر چیزون سے اگرچہ آنتون کو کثیف کرنے اور مواد اور ریاح قولنج کی موجب کو غلیظ کرنے سے اور ارواح اور قوتون کو اور اصلی حرارت کو ضعیف کرنے سے نفس قولنج کو مضر ہین اسلیے کہ درد اپنے تحلیل سے قوت کو ضعیف کردیتا ہی پھر قوت مرض کے دفع کرنے مین وفا نہین کرتی ہی بلکہ درد غشی اور موت کا موجب ہوجاتا ہی اور اسلیے کہ درد جس عضو مین کہ ہوتا ہی اسکو ضعیف کردیتا ہی پھر اُسکی استعداد مرض کے لیے اور مرض کا قبول کرلینا شدت پکڑجاتا ہی اور اسلیے کہ طبیعت درد مین مشغول ہونے سے مرض کی تدبیر سے غافل پڑجاتی ہی اسلیے کہ درد اپنے مقام کی طرف اپنی تسخین سے مواد کے لیے بڑا جذب کرنے والا ہوتا ہی اور اس بات کو مرض کے لیے اس عضو مین مرض کی زیادتی اور اُس عضو کے قریب کے اعضا مین مرض کا ہوجانا لازم ہوتا ہی

پھر اسکے بعد علاج کرے سدے کا کہ آنتون مین پڑا ہوتا ہے

شکر اللہ کا کہ اُردو ترجمہ نفیسی مین سے پہلا فن کلیات کا بار دوم بمطبع منشی نولکشور سنہ ۱۹۰۶ء مین چھپکر شائع اور مفید عام ہوا

فہرست اُردو ترجمۂ فن اول کلیات

فرہنگ فن اوّل اُردو ترجمۂ نفیسی

باب الالف

لفظ	معنی
استقرائی حصر	حصر اگر نفی اثبات یعنے نہین ہان مین وارد ہوتا ہو تو عقلی ہوتا ہی اور نہین تو استقرائی ہوتا ہی اور استقراء کی دو قسمین ہین تام اور
استقراء	ناقص تلاش اور جستجو کرنا - غ
اترجی	منسوب طرف اترج کے اور اترج اول اور تیسرے کو پیش اور جیم ترنج - غ
احمر ناصع	احمر زبر سے سرخ اور ناصع زیر صاد مہملہ کو اور عین مہملہ خالص - غ
اصہب	زبر سے ہر شئی سرخ رنگ کہ سپیدی مارے - غ
احمر قانی	قاف و نون کے ساتھ سرخ سیاہی مائل مانند خون کی رنگت کے - غ
اخضر	زبر اور ضاد معجمہ مفتوح سے سبز کہ رنگ معروف ہی
اسود	زبر اول کو اور جزم سین اور زبر واؤ کو بمعنی سیاہ - غ -
احالہ	غذا کا ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا
اجاصیہ	وہ کھٹا کھانا ہی کہ جسمین آلو بخارے پڑتے ہین -
احلیل	سوراخ عضو تناسل کا

باب الباء

لفظ	معنی
بحران	پیش کے ساتھ تغیر عظیم کہ یکبارگی مرض مین واقع ہو طبیعت اور مرض کے مقابلہ سے صحت کیطرف کھنچے یا ہلاکت کی طرف اور تشبیہ دی ہی
	طبیعت کو بادشاہ سے اور مرض کو دشمن سے اور بدن کو ملک سے اور بحران کے دن کو قتال کے دن سے پس اگر اس دن مین بادشاہ یعنے طبیعت دشمن یعنے مرض کو ملک یعنے بدن سے نکال دے [illegible] تو بحران تام جیسے کہتے ہین اور اگر دشمن یعنے مرض غالب ہو نعوذ باللہ اور بادشاہ یعنے طبیعت کو قتل کرے اور ملک کو چھین لے اسکو بحران تام ردی کہتے ہین

باب الجیم

لفظ	معنی
جمود	دونون کو پیش منجمد اور بستہ ہونا پانی وغیرہ کا اور ٹھہرنا اور زبر اول کو اور پیش میم کا بستہ شدہ - غ -
جلیدیہ	ایک رطوبت ہی کہ پردہ عنکبوتیہ کے بعد آنکھ مین واقع ہی اور یہ رطوبت سنگی اور صفائی اور غلظ قوام مین مثل برف کے ہی ترجمۂ قانونچہ

باب الحاء

لفظ	معنی
حالب	بحر الجواہر مین ہی کہ حالب مجری کو کہتے ہین اور یہی ران کی جڑ ہی کہ جسمین ہو کر گردے سے پیشاب مثانے کیطرف جاتا ہی اور یہ دو حالب ہین اور دو حالب وہ رگین ناف کی بھی ہین -
حصرمیہ	وہ کھانا ہی کہ جسمین انگور کچے پڑے ہوئے ہین

باب الخاء

لفظ	معنی
خلط	ایک جسم تر اور سیال ہی یعنے بہت جلد بہنے والا جو تمام اعضا مین پہونچ جاتا ہی اور جو غذا کھائی جاتی ہی وہ پہلے

لفظ	معنی
	جو چیز ہمارے بدن مین غذا کی تبدل صورت سے مبنی ہو اُسے ہم خلط کہتے ہین - ترجمہ قانونچہ
دودی	منسوب دود کی طرف کہ دود عربی مین کیڑے کو کہتے ہین کہ جسکی جمع دیدان ہو اور طب مین نبض مشابہ موجی کے ہوتی ہو مگر اسقدر فرق ہو کہ صغیر ہوتی ہو بخلاف موجی کے اور سبب اُسکا ضعف زائد موجی پر ہو - میزان طب
	باب الذال
ذوب	گلنا - صراح -
	باب الزاء
زنجار	زبر سے معرب زنگار - غ
زرشکیه	اُس کھانے کا نام ہو جسمین زرشک پڑتی ہو -
زعرور	ایک قسم کی گھانس ہے -
	باب السین
سکون	دونون کو پیش - آرام - غ -
	باب الصاد
صفائحی	منسوب صفائح کی طرف تختے اور پتھر چوڑے اور ٹکڑے ہر شی کے مثل کاغذ کے چوڑے ہون اور یہ جمع صفحہ کی ہو - غ
	باب الطاء
طبعی تقدم	طبعی تقدم وہ ہو کہ متاخر کا بے متقدم کے پائے جانا ممکن نہو اور کبھی متقدم متاخر مین پائے جانا ممکن ہوتا ہے -
	باب الغین

لفظ	معنی
غمام	زبر سے یعنی ابر و سحاب - غ اور اصطلاح طب مین غمام وہ رسوب ہو جو پیشاب کے اوپر ہو جیسے کوئی چیز تیرتی ہو اور سبب اسکا کمی نضج ہی اور ہوائی اجزا رسوب کو اوپر چڑھا دیا ہی - ترجمۂ قانونچہ -
	باب القاف
قرع	اول اور دوم کو زبر اور عین مہملہ ساکن وہ کدو کہ تر اور سبز ہو اور معنے کھٹکنا اور مارنا - غ
قشوری	منسوب طرف قشور کے جمع قشر کی اور قشر زیر سے پوست دانہ اور پوست درخت اور میوہ اور پوست حیوان غرض کہ ہر پوست کو قشر کہتے ہین - غ
	باب الکاف
کاسر	توڑنے والا کسر سے اسم فاعل ہی -
کسر	توڑنا مصدر ہی -
کاہل	میانہ سن والا - اور سست -
کراثی	منسوب طرف کراث کے اور کراث پیش اور تشدید رے کو اور ثاء کے مثلثہ یعنی گندنا - غ
کدر	زبر اول کو اور زیر دال مہملہ کو تیرہ اور کدر اور دونون کو زبر معنے تیرگی اور تیرہ ہونا - غ
کمد	ہلکا سیاہ یعنے بھورا رنگ -
	باب اللام
لینت	زبر سے یاے معروف کے ساتھ اور زیر نون کو اور بعد اسکے تاے فوقانی معنے ملائم اور نرمی - غ -

لفظ	معنی
	باب المیم
منکسر	ٹوٹنے والا انکسار کا اسم فاعل ہی-
مخاطی	منسوب مخاط کی طرف ہی اور مخاط ناک کے رینٹ کو کہتے ہین-
موجی	موج کی طرف منسوب ہی بمعنے لہر کے اور طب مین اُس نبض کو کہتے ہین کہ سریع اور متواتر اور لین اور مختلف الاجزا شہوق اور غور اور تقدم اور تاخر مین ہو اور سبب اُسکا شدت ضعف ہی اُس درجہ کہ استطاعت نہین رکھتا ہی کہ بسط دے عرق نابض کو یکبارگی بلکہ بسط دیتا ہی دفعہ دفعہ اور اکثر سبب اسکا نرمی رگ ہی- میزان الطب-
مطرقی	مطرقہ کی طرف منسوب ہی زیر اور راے مہملے مفتوح اور قاف تیک اور جکیش آہنگران کو ہندی مین ہتوڑے اور گھن کو کہتے ہین -غ اور اس نبض کی حرکت ہتوڑے کے مشابہ ہوتی ہی اس لیے اسکا نام مطرقی ہی-
متعلق	جو بیچ مین لٹکا ہوا رسوب ہو سبب اسکا دو نون مین کی کمی لینے نہ اسقدر نضج مین کمی ہو اور نہ زیادتی ہو اور بیچ نے تقعید کی ہے- ترجمہ قانونچہ-
مستحیل	پیش اور حاے مہملہ زیر کے ساتھ محال اور ناممکن اور ایک حال سے دوسرے حال پر تغیر ہونے والا اور حیلہ گذار -غ

لفظ	معنی
مرہ	جمع مرہ زیر ہے آملی کہتے ہین کہ مرہ کے معنے لغت مین قوت اور شدت کے ہین اور صفرے پر اُسکا اطلاق اسلیے کیا گیا ہی کہ یہ سب خلطون مین شدید ہوتا ہی کیونکہ استمساک اور صلابت کا مقتضی رہتا ہی- ترجمہ بحر الجواہر-
مغیرہ	وہ کھٹا کھانا ہی کہ جسکے پکانے مین کھٹا دہی ڈالتے ہین-
	باب النون
نملی	زبر نون کو اور جزم میم کو چیونٹی اور نام ایک مرض کا بھی ہی کہ دانے بدن پر ظاہر ہوتے ہین غ اور یہان نمل چیونٹی والے معنون کی طرف منسوب ہی اور طب مین نملی وہ نبض ہی کہ مشابہ ہی دودی کے لیکن اصغر ہوتی ہی از روے تواتر اور ضعف کے اور سبب اسکا زیادتی ہی اُس چیز پر کہ دودی مین ہی- میزان الطب-
ناری	منسوب طرف نار کے اور نار کے معنے انار ہین جو کہ مشہور میوہ ہے اور عربی مین آگ کو کہتے ہین -غ-
نضج	پیش نون کو اور ضاد اور جیم معجمہ ساکن پکنا میوہ کا اور پکنا ہر چیز کا اور پکنا زخم کا اور پکنا مادہ اور خلط کا اور طبیبون کی اصطلاح مین خلط غلیظ کا رقیق ہونے سے اور رقیق کا غلیظ ہونے سے خارج ہونے کے لائق ہونا -غ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا فن

دو جملون پر مشتمل ہی پہلا جملہ مفرد دواؤن اور غذاؤن کے جملون مین ہی اور یہ جملہ دو بابون پر مشتمل ہی پہلا باب مفرد دواؤن کے کلی کلام مین ہی۔ لیکن غذاؤن مین کا کلی کلام کھانے کی چیزون کی اور اُسکی تدبیر کی بحث مین گزر چکا۔ جو چیز کہ اثر کرتی ہو جس کے شربت یعنے پینے کی مقدار بے تکرار تے اور زیادہ نہین ہوتی بدن مین معتدل آدمی کے بدن مین اس لیے کہ اعتدال سے گرمی کیطرف کے خارج بدن مین جب دوسرے درجہ کی گرم دوا کا استعمال کیا جائیگا تو اُس دوا کی تاثیر اُس بدن مین ٹھنڈے مزاج والے بدن مین کی تاثیر سے زیادہ جلد اور قوی ہوگی۔ اپنی کیفیت سے۔ یہ اُس چیز سے احتراز ہی جو بدن مین اپنے مادہ سے اور نوعیہ صورت سے اثر کرتی ہی اسلیے کہ یہ دونون دوا مین سے نہین ہین۔ پس بیشک جب یہ چیز بدن پر وارد کیجائیگی اور بدن کی اصلی حرارت سے منفعل ہوگی یعنی بدنی قوتون سے اصلی حرارت کے واسطے اسلیے کہ یہی حرارت ساری قوتون کے فعلون کے بیچ آلہ ہی پس فعل کی نسبت حرارت کی طرف مجاز کے طریق سے کی گئی ہی اور اصلی حرارت سے انفعال یعنے اثر قبول کرنے کی شرط فقط اسلیے کی گئی ہی کہ یہ کیفیت سے اثر کرنے والی چیز جیسے مثلاً گرم ہی بالفعل یعنی اسوقت گرم نہین ہی بلکہ قوت مین گرم ہی اور قوت سے فعل کی طرف نکل کر آنا فقط ایک حالت سے دوسری حالت پر تغیر پانے ہی سے ہوتا ہی اور نہین تو لازم آتا ہی کہ اسکا حصول بالفعل دوسرے زمانہ مین بے مرجح والی ترجیح ہو اور تغیر تغیر دینے والے ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور تغیر دینے والی

وہی بدنی قوتین ہین اور نہین ہو مگر آیا تو یہ جز آدمی مین کی کیفیت سے بڑھکر اثر نہ کریگی۔ بلکہ اُسی کی کیفیت کے مناسب اثر کرے گی۔ اور یہی معتدل دوا ہی یا بڑھکر اثر کریگی باعتدال سے اور یہی دوا اعتدال سے خارج اپنی کیفیت کی طرف ہی اور یہ تاثیر اگر محسوس ہوتی ہو۔ مگر تکرار سے اور مقدار کی زیادتی سے۔ تو یہ دوا پہلے درجہ مین ہی اور اسی سے اس مین اور معتدل دوا مین فرق نکل آتا ہی اسلیے کہ معتدل دوا کا اثر نہ تو تکرار سے ظاہر ہوتا ہی اور نہ مقدار کی زیادتی سے ظاہر ہوتا ہی اور تکرار اور مقدار کی زیادتی معتدل دوا کو اُسکے درجہ سے نکال نہین دیتی ہی گو اُسکی تاثیر ان دونون باتون سے بڑھ جائے لیکن تکرار مین تاثیر کی مدت طولانی سبب سے بڑے گی اور زیادتی مین مادہ کی کثرت باعث بڑیگی اسلیے کہ گرم ٹھنڈے جز دو درم بھر کی دوا مین ایک درم کے وزن والی دوائین کے جزون سے بڑھکر ہوتے ہین اور اعتدال سے اسے محض اسلیے نہ نکالے گی کہ تکرار اور مقدار کی کثرت سے اُسمین کی گرم ٹھنڈے جزون کی نسبتین بدل جاتی ہین اور درجون مین کا اختلاف جزون کی نسبتون کے مطابق ہی ہوتا ہی اور تاثیر کے مطابق نہین ہوتا ہی بس گرم اور ٹھنڈے مین معتدل جیسے وہ دوا ہی جسمین ایک جز گرم اور ایک ٹھنڈا ہو اور پہلے درجہ کی گرم وہ دوا ہی جسمین دو جز گرم ہون اور ایک جز ٹھنڈا ہو اور اسی قیاس پر اور باقی بھی ہین اور اگر محسوس ہوتی ہو یہ تاثیر بے تکرار کی اور بے زیادتی کے اور ضرر نہ کرے۔ مگر تکرار کرنے سے یا زیادتی کرنے سے تو یہ دوا دوسرے درجہ مین ہی اور اگر ضرر کرے نے تکرار کرنے کے اور زیادتی کرنے کے۔ اور مار ڈالنے کے پایہ کو نہ پہونچے۔ مگر تکرار کرنے سے اور زیادتی کرنے سے تو یہ دوا تیسرے درجہ مین ہی اور اگر اُس پایہ پر پہونچ جائے یعنے مار ڈالنے کے پایہ پر۔ تو یہ دوا چوتھے درجہ مین ہی اور زہریلی دوا سے نامزد ہوتی ہی۔ اسلیے کہ یہ دوا زہرون کی طرح سے مار ڈالتی ہی لیکن جسوقت مین اسکا مار ڈالنا کیفیت سے ہوا کرتا ہی تو اسکا شمار درجون مین کر لیا گیا اور زہریلی دوا کہلانے لگی اور یہ مطلق زہر سے احتراز ہی اسلیے کہ مطلق زہر اپنی نوعیہ صورت سے ہلاک کرتا ہی اور ان درجون مین سے ہر درجہ کے لیے ایک عرض ہی کہ جسکی دو حدین انتہا کی کمی اور زیادتی ہین اور ان دونون کے بیچ مین واسطہ یعنے اعتدال ہی اور دواؤن مین سے وہ دوا ہی جسکی قوت مرکب ہوتی ہی کئی قوتون سے۔ اور یہ وہ دوا ہی جو ملی ہوئی چیزون سے مرکب ہوتی ہی۔ عنصرون سے ملی ہوئی چیزون سے مرکب ہوتی ہی کہ ان چیزون مین سے ہر چیز کے لیے اُسکے عنصرون کے ملنے کے مطابق ایک قوت ہوا کرتی ہی جو دوسری قوت کے مخالف ہوتی ہی۔ بس اُن چیزون سے اُسکے لیے دوسرا مزاج حاصل ہو جاتا ہی۔ یعنے اُن چیزون سے مرکب دوا کے لیے دوسرا مزاج حاصل ہو جاتا ہی اسلیے کہ ان چیزون مین جو اس مرکب کے عنصر ہین فعل و انفعال ہوتا ہی اور جس طرح پر کہ پہلے مزاج کے عنصر ممتزج مین اپنی اپنی صورتون پر باقی رہا کرتے ہین اسی طرح سے دوسرے مزاج

کے کبھی عنصر ابھی اپنی صورتون پر باقی رہتے ہین اور اُسکی دلیل یہ ہو کہ جب ہم دودھ کے اجزا کو جدا کرتے ہین تو
اُسمین سے چکنائی اور تری اور پنیر نکلتا ہو اور جب کہ اِن صورتون مین سے ہر ایک صورت باقی رہا کرتی
ہو تو ضرور ہو کہ اُنسے اُنکے اقتضا کے موافق اثر بھی پیدا ہون بس اسی سبب سے ایسے مرکب کے
لیے کہتے ہین کہ اسکی قوت کئی قوتون سے مرکب ہو۔ اور یہ یعنے ترکیب جو مرکب چیزون سے پیدا ہوتی
ہو۔ یا تو طبیعی دودھ کی طرح ہو کہ تری اور چکنائی اور پنیر سے مرکب ہو۔ اور انمین سے ہر ایک چیز خاص
مزاج رکھنے والے عنصر سے مرکب ہو۔ اور یا صناعی ترکیب سے تریاق کی طرح ہو۔ کیونکہ یہی تریاق
کئی دواؤن سے مرکب ہو کہ جنمین سے ہر ایک دوا کے لیے اُسکی ترکیب مین کے عنصرون کے مطابق
ایک خاص مزاج ہو پھر جب یہ سب ترکیب پا جاتے ہین تو مجموع کے لیے ایک دوسرا مزاج حاصل
ہو جاتا ہو بس اِن ملی ہوئی چیزون سے ہر ایک چیز۔ یعنے جو اِن دوسرے کے مرکب کے عنصر مین اپنا
اثر کرتی ہو۔ اپنی نوعیہ صورت کے باقی رہنے کے سبب سے پھر کبھی اُنسے ایک دوسرے کے
متضاد اثر صادر ہوا کرتے ہین۔ جبکہ اِن کے جزون کی قوتین متضاد ہوتی ہین مثل گرمی اور سردی
کے جیسے کہ گلاب کے پھول مین ہو کیونکہ اِس گلاب کے پھول مین ایک جوہر ہو کہ پہلے درجہ مین اُسکا
مزاج گرم ہو اور ایک جوہر ہو کہ جسکا مزاج دوسرے درجہ مین ٹھنڈا ہو اور ایک جوہر ہو جو تلیین
کرتا ہو اور ترطیب کرتا ہو اور ایک جوہر تکثیف کرنے والا خشک ہو۔ پھر کبھی دوسرا مزاج مستحکم ہوتا ہو اس طرح
کہ اسکے جز سخت ملے ہوتے ہین اور انمین وصل سخت ہوتا ہو بس اُسمین سب ایک دوسرے سے الگ
نہین ہوتا ہو اِس طرح سے کہ آگ اُسے جدا نہین کر سکتی۔ یعنے آگ مین اُس مرکب کا بڑھکر
پکنے سے۔ پانی مین اسلیے کہ اِس وقت مین آگ دیگچی کے واسطے سے اُسمین اثر کریگی۔ جس طرح پر کہ
سونے مین ہو۔ کیونکہ یہی سونا پاک صاف پارہ سے اور اچھی صاف سُرخ گندھک سے مرکب ہو
اور اُس سونے مین یہی دوسرا مزاج مستحکم اور مضبوط ہو کہ اُسکے جدا کرنے پر آگ قادر نہین ہو اور اِسی طرح
پہلا مزاج ہو جو ارکان سے پیدا ہوا ہو مضبوط ہو کہ اُسکے جدا کرنے سے آگ عاجز ہو پھر جب اُسمین کی تری
کے اجزا بخار سے آگ اُڑا دیتی ہو تو اُس سے لپٹ کر نیچے والے ارضی جز بیٹھ جاتے ہین اور اِن اجزا کا تہ نشین
ہونا تری کے جزون سے کہ نیچے والے کو ممکن نہین اسلیے کہ جو چیز کہ اُڑا کرتی ہو وہ اُنکو اِس بات سے مانع
آتی ہو کیونکہ وہ اُڑتے ہین اور نیچے سے اوپر کو اُٹھتے ہین اور اسی سبب سے آگ کی تاثیر سے
پگھلنے کے وقت دور یہ حرکت سے بعضے جزون کے بعض سے جدا ہونے کے حاصل ہوتی ہو جس طرح
لکڑی کی طرح کی چیزون مین آگ کی تاثیر سے تفریق حاصل ہوا کرتی ہو۔ اور کبھی ہوتا ہو۔ دوسرا

بیان بابونہ ... دواؤن مین

مزاج ضعیف مضبوطی مین اور اجزا کے چپکے رہنے مین پھر ڈھلڈھلا ہوتا ہے اور یہ ڈھلڈھلاہٹ تین قسمون پر
ہے ایک یہ کہ اسمین ڈھلڈھلاہٹ اس طرح پر کہ نے پکنے کے آگ آپسے جدا کردیتی ہے اور اس
ڈھلڈھلاہٹ کو مطلق ڈھلڈھلاہٹ کہتے ہین مثل بابونہ کے پس بیشک اسمین ایک
قابضہ قوت ہے اور ایک محللہ قوت ہے کہ دونون پکنے سے جدا نہین ہوتی ہین کیونکہ بابونہ جب پکایا جاتا
ہے تو اُسکے سارے جزون مین سے پانی کے ملے ہوئے اجزا جدا ہوتے ہین اور اگر اُسکے
پکانے کے زمانہ کو طول دیا جائے تو پانی اُسکے کسی جز کی قوت کو زائل نکرسکے گا یہان تک کہ اُسکا جز
فقط اخیر کے جز کی قوت پر باقی رہجائیگا پس اسی لیے بابونہ ہین کے جوش کیے ہوئے پانی مین یہ
دونون قوتین ہوا کرتی ہین جس طرح پر کہ بابونہ کے پکے ہوئے جرم مین ہوتی ہین اور جتنی پکانے مین
زیادتی کیجاتی ہے اُسیقدر پانی مین یہ دونون قوتین زیادہ حاصل ہوجاتی ہین اور بابونہ کے جرم
مین سے گھٹ جاتی ہین اور جب بابونہ مین آگ پڑجاتی ہے تو آگ اُسکے جزون کو جدا جدا
کردیتی ہے اور وہی فعل اُسمین کرتی ہے جو لکڑی مین کرتی ہے اور دوسری قسم ڈھلڈھلاہٹ کی یہ ہے
کبھی ڈھلڈھلاہٹ اُسمین زیادہ ضعیف ہوتی ہے اُس سے پھر اُسے پکنا جدا کردیتا ہے اور دھونا
جدا نہین کرسکتا اور یہ ڈھلڈھلاہٹ انتہا کی ڈھلڈھلاہٹ سے نامزد ہوتی جیسے مسور ہے کیونکہ
اسمین ایک محللہ قوت ہے کہ پانی مین پکانے سے نکل جایا کرتی ہے کیونکہ اُسکے لطیف جز جو اُس قوت
کو اُٹھائے ہوئے ہین پانی مین جدا ہوجاتے ہین اور باقی رہتی ہے قوت کہ قابضہ ہے اور کثیف
ہے غلیظ ارضیہ کہ اُٹھائے ہے قوت کو اُسکے جرم مین پھر جب کہ یہ قصد کیا جائے کہ پانی مین
مسور کی قوت مین سے ضعیف تلطیف کرنے والی قوت آجائے تو اُسے پانی مین تھوڑا سا
پکایا جائے اور جب یہ قصد کیا جائے کہ یہ قوت پانی مین زیادہ قوی آجائے تو اُسے زیادہ پانی مین
پکائین اور جب یہ قصد کیا جائے کہ اس تلطیف کرنے والی قوت کے ساتھ قابضہ قوت بھی ہو تو
پکانے مین زیادتی کیجائیگی اسلیے کہ پکنے کی زیادتی کے وقت ارضی جزون مین سے کچھ پانی مین چھوٹکر
آجاتا ہے گو تھوڑی ہی سی قوت قابضہ ہو پس اسمین سے قابضہ قوت چھوٹ کر پانی مین آجائیگی
اور تیسری قسم یہ ہے کہ کبھی یعنے ڈھلڈھلاہٹ اسمین ایسی زیادہ ضعیف ہوتی ہے کہ دھونے سے
چھوٹ جاتی ہے اور یہ ڈھلڈھلاہٹ مفرط سے نامزد ہے جیسے کاسنی ہے کیونکہ اسمین بدرقہ پڑنے
والی ایک مفتحہ قوت گرم ہے اور نشین ہونے والی ایک تری کی ٹھنڈی قوت ہے اور ایک ارضیہ
قابضہ قوت ہے کیونکہ اسکا مفتح ملطف کرنے والا جزء ہونے سے چھوٹ جاتا ہے اسلیے کہ اسکا

لطافت

کھاری لطیف جز کہ اس قوت کا حامل ہوتا ہی پانی مین چھوٹ کر آجاتا ہی اسواسطے کہ یہ جز اسکی سطح پر اس
حال سے کہ اُسپر اثر کر آیا ہی اور فرش ہوگیا ہی پھیلا ہوا ہی۔ اور تری کا ٹھنڈا جز باقی رہجاتا ہی اور ارضی
قابض جز اُسکے جرم مین ہوتا ہی بحیثیت مقصود رہو کہ اُسمین کی مفتحہ قوت کم ہوجائے تو وہ خفیف سی
دھو ڈالی جائے اگر اس قوت کا بالفعل کھو دینا منظور ہو تو اُسکے دھونے مین مبالغہ کیا جائے اور اگر قصد ہو
کہ فقط مفتحہ قوت کا استعمال ہو تو اُس پانی کا کہ جسمین اُسے دھویا ہی استعمال کیا جائے اور دوا کی تاثیر یا فقط
خارج سے ہوگی یعنے باہر سے جیسے قرح ڈالنے والی پیاز ہی۔ بدن مین۔ لگانے سے کیونکہ اسمین ایک جلدی
کاٹنے والی قوت جلانے والی ہوا کرتی ہی۔ اِس سے سلامتی کے ساتھ کھانے کے طریق مین ہی اور یہ یا تو پیاز
کے اپنے غیر سے ملنے کے سبب سے ہی یعنے جب پیاز کو کھاتے ہین تو یہ سلامتی یا تو اس سبب سے ہی کہ
پیاز اپنے غیر سے ملی ہی بس اُسمین کی یہ جلانے والی زخم ڈالنے والی قوت غیر کے ساتھ ملنے سے ٹوٹ جاتی ہی اور
اُسکا یہ شر ضعیف ہوجاتا ہی اور ملنے کے سبب سے اُسکے اس قوت کے حامل جز چھوٹے پڑجاتے ہین اور
غیر کے جز دان مین چھوٹ کر پھیل جاتے ہین پھر اس سبب سے قوت اثر کرنے سے کمزور پڑجاتی ہی کھانے
کی چیزون مین سے یا بدن کی رطوبت مین ملنے کے سبب سے ہی بدن کے اندروار کا رطوبت سے خالی
ہونا محال ہی اور جب باہروار پیاز لگائی جاتی ہی تو اسمین اُسکے سوا اور کوئی جز نہین ملتی ہی یا اس سبب سے
ہی کہ اندروار اصلی حرارت۔ بدن کے اندروار کی۔ اُسے ہضم کر ڈالتی ہی۔ اور جلدی سے اُسے
اُسکی طبیعت سے بدل ڈالتی ہی اور اس تغیر کو اُسکے زخم ڈالنے والی کیفیت کا مستحیل کر دینا لازم ہوتا ہی اسلیے
کہ ہضم یا تو کیفیت مین بدل جاتا ہی یا نوعیہ صورت مین بدل جاتا ہی اور یہی پیاز اپنے جوہر کے
لطیف ہونے کے سبب سے جلدی سے ہضم ہو جانے کو بدن مین اثر کرنے کے پہلے قبول کر لیا
کرتی ہی اور اُسے پریشان اور متفرق کر دیتی ہی۔ بدن مین اُسکی قوت کو توڑ کر اور کیفیت کو بدل کر پھر
باقی نہین رہتا ہی۔ کوئی جز پیاز مین سے۔ ایک جگہ مگر تھوڑی دیر زمانے مین سے بلکہ ایک جگہ سے
دوسری جگہ بہت جلد چلا جاتا ہی اور کمزور اثر کرنیوالے سے تھوڑی دیر مین شمار کے قابل اثر حاصل نہین ہوتا ہی
اور اسطرح کا حال نہین ہوتا ہی جب وہ لگائی جاتی ہی کیونکہ سب کی سب پیاز ایک مدت دراز تک
ایک مقام مین رہتی ہی اور اُسمین اصلی حرارت بھی وہ تصرف جو بیان ہوا ہی نہین کرتی ہی کیونکہ اصلی
حرارت کی تاثیر باہروار مین اندروار کی طرح نہین ہوتی ہی۔ یا اس سبب سے ہی کہ اصلی حرارت کے پیاز
مین اثر کرنے کے وقت۔ اُسمین سے وہ چیز تحلیل ہو جاتی ہی جو یہ اثر کیا کرتی ہی یعنے زخم ڈالنے کا اور وہی گرم
لطیف اجزا ہین اور ایسا حال نہین ہوتا ہی جب پیاز لگائی جاتی ہی اور اس وجہ مین اور پہلی وجہ مین

فرق یہ ہی کہ پہلی وجہ مین زخم ڈالنے والی قوت بدل جاتی ہی اور دوسری وجہ مین زخم ڈالنے والا جز بے زخم
ڈالنے والے جز سے الگ ہو جاتا ہی بس قوت واقعہ پہلے جز کو بدن سے نکال ڈالتی ہی اور مغیرہ یعنی تغیر
دینے والی قوت دوسرے جز کو تغیر دیکر خون بنا ڈالتی ہی۔ اور یا دوا کی تاثیر فقط اندروار بھی ہوگی سیسے یعنے
بدن کے اندروار جیسے سفیدہ ہی کیونکہ یہ لگانے سے قتل نہین کرتا ہی اور پینے سے قتل کر ڈالتا ہی اور
اسکا سبب یا تو اسکی غلاظت ہی کہ اُسمین نفوذ نہین کرتا ہی۔ جلد کے مسام مین اُنکی تنگی کے سبب سے
اندروار کی طرف۔ وہ جز جو اثر کرتا ہی۔ اور اگر نفوذ بھی کرجائے تو بھی نہ تو روح کے منافس تک پہونچتا ہی
اور نہ اعضاے رئیسہ تک جاتا ہی اور جبکہ پیا جاتا ہی تو رئیس عضوون تک اور تنفس وغیرہ کے عضوؤن تک
پہونچ جاتا ہی کیونکہ اندروار کے مجاری چوڑے ہوتے ہین تو اُنپر اپنے گران باری سے اور اپنے گھوٹنے
سے اِس طرح کا متحمل ہونے کے ساتھ قتل کر ڈالتا ہی کہ جس طرح باہروار کے اعضا متحمل ہوتے ہین اور
اِس سبب سے قتل کر ڈالتا ہی کہ سفیدہ اپنی طبیعت سے روح کے مزاج کے مضر ہی۔ یا اِس سبب سے
کہ ہماری حرارت اُسمین سے جذب نہین کرتی ہی۔ یعنے اُسکے زہریلے ہونیکے سبب سے باہروار
سے اندروار جذب نہین کرتی ہی اُس جز کو جو نفوذ کرکے اثر کرتی ہی اور یا دوا کی تاثیر اندروار اور باہروار
دونون مین ہوگی۔ اور ان دونون مین یہ تاثیر ملتی ہوئی ہوگی جیسے پانی کا ٹھنڈک دینا ہی اور کبھی باہروار
کی تاثیر اندروار کی تاثیر کے مضاد ہوتی ہی جیسے دھنیا ہی اسلیے کہ وہ ورمون کو تحلیل کرتا ہی جب کہ
استعمال کیا جاتا ہی۔ باہروار سے کنٹھ مالے تک اور جبکہ اندروار سے استعمال کیا جاتا ہی تو مادون کو غلیظ
کردیتا ہی۔ اور کثیف کردیتا ہی اور ٹھنڈا کردیتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ دھنیا دو متضاد جزون سے مرکب ہی
ایک اِن دونون مین سے گرم ہی اور لطیف ہی اور محلل ہی اور دوسرا جز ٹھنڈا ارضی ہی مغلظ ہی اور مکثف
کرتا ہی پھر جبکہ باہروار سے استعمال کیا جاتا ہی تو اُسکا گرم لطیف جز مسام مین نفوذ کرجاتا ہی اور تحلیل
کرتا ہی اور ٹھنڈے اجزا اپنی غلاظت کے سبب سے نفوذ نہین کرتا ہی اور اگر گرم جز کچھ ٹھنڈے مین سے
لیجاتا ہی تو وہ مادہ کے موڑ دینے مین فائدہ کرتا ہی اور جب اندروار سے اسکا استعمال کیا جاتا ہی
تو اصلی حرارت اندروار مین اپنی قوی ہونے کے سبب سے اِس جز کو اُسکے لطیف ہونے کے سبب سے اور مقدار
مین تھوڑا ہونے سے اثر کرنے کے پہلے تحلیل کر ڈالتی ہی اور قوت ٹھنڈے گاڑھے جز کو قوت سے فعل کی طرف
خالص کرکے نکال لاتی ہی پھر اُسے گاڑھا اور کثیف کردیتی ہی اور دواؤن کی قوتین دو طرح کی پہچانی جاتی ہین ایک
اِن دونون مین سے تجربہ ہی اور یہ تجربہ امتحان اُس جز کا ہی جو بدن پر وارد کرنے سے اثر کرتی ہی یا
تو قیاس کی دلالت کے پائے جانے سے جیسا کہ جس وقت قیاس کسی دوا کے گرم ہونے پر دلالت

نافس اور منافذ مین ... عامہ ... منافس کا اطلاق ... ۱۲ ... دھنیا کے ... ٹھنڈک ... اور لطیف اور ...
گرم ہی اور اُسکا گرم جز زیادہ اور غالب ہی بس ٹھنڈا باہروار نفوذ کرتا ہی اور ٹھنڈک ڈالتا ہی لیکن جب ... ہوتا ہی ۱۱

کرے اسکے صدق کے لیئے اُسکا امتحان کیا جائے یا نہ قیاس کے دلالت پائی جاتی ہو جس طرح سے کہ کسی چیز کا امتحان بے اسکے کیا جائے کہ اُس امتحان کی طرف کوئی چیز مودی بھی ہوتی ہو اور دوسرا طریقہ قیاس ہو اور یہ قیاس دواء کے ظاہر امر سے اُسکے اندر کے چھپے حال پر استدلال لاتا ہو اور تجربہ مین کے کلام کو کئی وجہون سے مقدم کیا ہو ایک انمین سے یہ ہو کہ تجربہ دواء کی قوت پر یقین کا افادہ کرتا ہو اور یہ قیاس سے نہین ہوتا ہو کیونکہ قیاس مین اکثر غلطی پڑ جایا کرتی ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ تجربہ کا طریقہ طبیب اور غیر طبیب کے لیے عام ہو برخلاف قیاس والے طریقہ کے کہ یہ طبیبون کے افضلون سے مختص ہو اور تیسری وجہ یہ ہو کہ تجربہ کے طریق سے پہچان لیا جاتا ہو وہ فعل جو دوا اپنی کیفیت سے کرتی ہو اور اپنی نوعیہ صورت سے کرتی ہو اور قیاس والے طریق سے فقط وہی فعل پہچانا جاتا ہو جو دوا اپنی کیفیت سے کیا کرتی ہو اور

تجربہ کی صداقت کا اعتقاد ہوتا ہو کئی شرطون کی رعایت سے کہ انمین سے ایک یہ ہو کہ جب تجربہ آدمی کے بدن پر ہو دو وجہون سے ایک یہ ہو کہ آدمی کا مزاج اپنے غیر کے مخالف ہوا کرتا ہو پھر ممکن ہو کہ کوئی دوا آدمی کے مزاج کی نسبت سے گرم ہو اور اُسکے غیر کے مزاج کی نسبت سے سرد ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ ہو سکتا ہو کہ حیوان کے بدن کے لیے کوئی خاص خاصیت دواء کے اثر کے قبول کرنے مین اور نہ قبول کرنے مین ہو اور آدمی کے بدن کے لیے یہ خاص خاصیت نہو جیسے زرزور ہو کیونکہ یہی پرندہ اپنے مین کی خاص خاصیت سے شوکران نامے ایک گھانس کی جڑ کو کھا لیتا ہو اور نہین مرتا ہو اور سبب یہ ہو کہ اسکی وہ رگین جن سے غذا اسکے دل کی طرف پہونچتی ہو تنگ ہوتی ہین تو شوکران اُسکے دل کی طرف نہین پہونچتی ہو مگر ایک اتنی بڑی مدت کے بعد کہ جب تک اُس پرندہ کی اصلی حرارت اسمین کے زہریلی قوت کو تحلیل کر ڈالتی ہو اور یہ خاصیت آدمی کے لیے نہین ہو اسلیے کہ آدمی مین حرارت بہت ہو بس م ۱۵ ایسی دواؤن کو چھوٹی چھوٹی بنا ڈالتی ہو اور جلدی سے انھین دل کی طرف پہونچا دیتی ہو اور اس فعل پر رگونکی کشادگی اُسکی معین ہو جاتی ہو پھر یہ دل تک اس حال مین پہونچ جاتی ہو کہ اسکی قوت باقی ہوتی ہو بس آدمی ہلاک ہو جاتا ہو پھر اگر یہ کہا جائے کہ ہو سکتا ہو کہ آدمی کی فردون مین بھی انھین دونون طرح کی مخالفتین ہون تو اسکا جواب یون دیا جاتا ہو کہ جس وقت مین آدمی کی فردین نوع مین متحد ہین تو ضرور ہو کہ انکے احوال بھی اکثر ملتے ہوئے ہون گو انمین کچھ مخالفت بھی ہو نہ اتنی بہت جیسے آدمی کی فردون مین اور دوسری نوع کی فردون مین ہوا کرتی ہو اور دوسری شرط یہ ہو اور جبکہ دوا ہر ایک عرضی کیفیت سے خالی ہو اور عرضیہ وہ کیفیت ہو کہ جسکی حادث کرنے والی دوا کی طبیعت نہین ہوتی ہو بلکہ یا تو کوئی خارجی امر مثل آگ اور برف کے ہوا کرتا ہو یا داخلی امر مثل

عفونت سے ہوا کرتا ہی اور وہ امر جو لبوب مین تغیر کردیتا ہی کیونکہ افیون آگ مین گرم کی ہوئی گرمی دیتی ہی اور فربیون
نامے گوندہ برف مین ٹھنڈا کیا ہوا ٹھنڈک دیتا ہی اور جیسے وہ عفونت ہی جو دوا کی طبیعت کو تغیر دیدیتی ہی اور
ایک ایسی دوسری طبیعت کا افادہ کرتی ہی کہ اسمین اصلی حرارت کے فعل کرنے سے وہ جدا نہین ہوتی
ہی اور تیسری شرط یہ ہی کہ جب استعمال کیجائے متضاد مرضون مین جبکہ تجربہ مرض کے حال مین ہوا اور
بعض مین اسکا فائدہ اور بعض مین اُسکا ضرر معلوم ہو جائے کہ اسکی کیفیت اُس مرض کے مناسب ہی
کہ جسمین اسنے ضرر کیا ہی اور اس مرض کے مبائن ہی جس مین اسنے فائدہ دیا ہی پھر اگر کہا جائے کہ
بعضے متضادہ مرضون مین دوا کا فائدہ کرنا اور بعضون مین مضر پڑنا ہو سکتا ہی کہ ذات سے ہو اور
ہو سکتا ہی عرضی ہو پھر اس سے اُسکی کیفیت پر وثوق حاصل نہو سکے گا تو اس کا جواب یون دیا جاتا
ہی کہ یہ بات گو کہ جائز ہی لیکن اسکا واقع ہونا بعید ہی اسلیے کہ نقصان اور فائدہ اکثر ذات سے ہوا کرتا ہی اور
لیکن جس وقت مین کہ تجربہ صحت کے حال مین ہو اور دوا کی کیفیت کا فائدہ کرنا کسی مزاج مین معلوم
ہو جائیگا اور ضرر کرنا اسی مزاج کی ضد مین معلوم پڑجائے گا گو متضاد مرضون مین تجربہ نہین واقع ہوا ہی اور چوتھی
شرط یہ ہی کہ جب استعمال کیجائے اُن مرضون مین کہ بسیط ہین یہ بھی چاہیے ہی کہ جب تجربہ مرض کی حالت مین ہوا اور اسکا
سبب یہ ہی کہ جب مرکب ہوتا ہی تو متضاد کیفیتون سے نفع پاتا ہی اور جب اُسمین دوا استعمال کیجاتی
ہی اور فائدہ کرے یا نقصان کرے تو اس سے اُسکی کیفیت معلوم نہین ہوتی ہی اور پانچوین شرط
یہ ہی کہ ہو یعنے دوا کا استعمال اس چیز کے ساتھ یعنے درجہ مین کی اور وزن مین کی ایسی
مقدار کے ساتھ کہ دوا کی قوت مرض کی قوت کے برابر رہے اعتدال سے خارج ہونے مین اور
اسکا سبب یہ ہی کہ دوا کبھی اپنی قوت کی افراط کے سبب سے بھی مضر پڑتی ہی گو اُسکی کیفیت مرض
کی کیفیت کے متضاد ہوتی ہی اسلیے کہ افراط صحت اور حیات کے منافی ہوتی ہی اور کبھی اپنی قوت کی کمی
سے اثر نہین کرتی ہی پھر اُسکی کیفیت معلوم نہ پڑتی پھر اگر یہ کہا جائے کہ دوا کی کیفیت کا مرض کی کیفیت کے
اعتدال سے خارج ہونے مین برابر ہونے یا نہ برابر ہونیکا معلوم ہونا جبھی حاصل ہوتا ہی جب پہلے دوا کی
کیفیت کی معرفت معلوم ہوے پھر اگر یہ شرط اُسکی معرفت کی ٹھہرے گی تو دور لازم آجائیگا تو اسکا جواب یون
دیا گیا ہی کہ کبھی قیاس دوا کی کیفیت پر دلالت کرتا ہی اور کبھی تجربہ اسکے یقین کا فائدہ دیتا ہی اور چھٹی شرط
یہ ہی کہ دوا کی تاثیر اوّلی ہو اسلیے کہ غالب یہی امر ہی کہ دواؤن مین کی طبیعی قوتون کے اثر اصلی حرارت
سے بدلنے کے پہلے پہل مین ظاہر ہو جاتے ہین پھر اگر پہلے وہلہ مین اُس سے اثر نہ ظاہر ہون یا پہلے مرتبہ
کے ظاہر ہوئے اثر کے مخالف اثر ظاہر ہو تو غالب یہی بات ہی کہ دوسرا اثر عرضی ہی خاص اُسوقت مین

جب اُسکا حصول بدن کے جدا ہونیکے بعد ہوا ہو اسلیے کہ یہ بات بعید ہی کہ بدن مین دوا اثر نہ کرے
اور اُس سے ملی ہوئی ہو اور اُس سے جدا ہونیکے بعد اُسمین ذات سے اثر کرے اور یہی بات اکثر ہوتی
رہتی ہی اسلیے کہ بعضے جسم کبھی اپنے ذاتی فعل کا اثر اپنے عرضی فعل کے بعد کیا کرتے ہین اور یہ جب ہوتا ہی
کہ جب وہ کسی غریب قوت کو حاصل کر لیتے ہین کہ وہ اُنکی ذاتی قوت پر غالب ہو جاتی ہی جیسے گرم پانی ہی
کیونکہ وہ پہلے گرم کر دیتا ہی پھر اُس سے عرضی تاثیر کے جاتے رہنے کے بعد ٹھنڈک دیتا ہی اور ساتوین شرط یہ ہی کہ وہ
تاثیر دائمی ہو یا اکثری ہو سکیونکہ جسکی تاثیر ایسی نہوگی وہ اتفاقی ٹھہرےگی اور طبیعی نہ ٹھہرےگی اسلیے کہ جو
تاثیرین طبیعی ہوا کرتی ہین وہ اُس سے چھوٹتی نہین ہین کیونکہ سبب سبب سے جدا نہین ہوتا ہی اور
لیکن قیاس پس وہ کئی وجہون سے دلالت کرتا ہی۔ دواؤن کی قوتون پر اور انمین سے زیادہ ضعیف
رنگ کی وجہ ہی۔ کیونکہ رنگون کی ہر ایک جنس مین فعلون کے متضاد دوائین پائی جاتی ہین جیسے نورہ
ہی اور سفید گول مرچ ہی اور سفید کٹ ہی اسلیے کہ یہ سب اپنے رنگون کے سفید ہونے پر گرم ہین اور
جیسے کافور اور سفید صندل ہی اور سفیدہ ہی کیونکہ یہ سب کے سب اپنے رنگون کی سفید ہونے پر سرد
ہین اور دونون صندل سرد ہین اور ایک ان دونون مین کا سفید اور دوسرا سرخ ہی اور دونون گول
مرچین گرم ہین اور ایک ان دونون مین کی کالی ہی کیونکہ حس رنگون مین نہین پہونچتا ہی مگر ظاہری غالب
رنگ پر اور مغلوب چھپے رنگ پر نہین پہونچتا ہی۔ اور رنگ سے استدلال کی وجہ یہ ہی کہ ٹھنڈک
تر کو سفید کر دیتی ہی۔ تر جسم کو اجزا کے کثیف کرنے سے اور جمع کرنے سے اور اُنکے سمٹنے سے پس
ان جزون کے درمیان مین فرجے پیدا کرتی ہی پھر ہوا اُن فرجون کو بھر لیتی ہی کیونکہ بعضے جزون کا تکاثف
بسبب تکاثف ہوا ہی اُنمین تفرق کا موجب ہوا کرتا ہی اور اُن جزون مین سطحون کو زیادہ کر دیتا ہی پس روشنی انکے
بعضے جزون سے بعضے جزون کی طرف منعکس ہوا کرتی ہی جس طرح برف اور شبنم مین ہوتا ہی اور خشک کو
سیاہ کر دیتی ہی۔ اپنی تکثیف سے اور قبض سے اور اُسکے اندر دار کی قوت سے ہوا اور روشنی کے نکال
ڈالنے سے جس طرح کہ درختون اور کھیتون کے پتون مین ہوا کرتا ہی۔ اور گرمی اسکے برعکس ہی یعنی تر کو کالا
کر دیتی ہی اور خشک کو سفید کر دیتی ہی اس سبب سے کہ جسکا ذکر اخلاط مین کے زنگاری صفرے کے
بحث مین ہو چکا ہی۔ پھر رنگ کے بعد قوت کی جہت مین نہ ضعف کی جہت مین۔ بو ہی۔ اور بو رنگ سے
فقط اسلیے زیادہ قوی ہی کہ بودار چیز کے اجزا مین سے لطیف بخار اُسکے جزون سے شامہ یعنی سونگھنے کی قوت
تک پہونچتا ہی اور کثیف جزون سے بخار نہین اُٹھتا ہی پھر بخار نہین پائی جاتی ہی پس اس رو سے کہ جرم
دوا مین سے کچھ حس تک پہونچتا ہی تو یہ رنگ سے زیادہ قوی ہی اور اس رو سے کہ اُسکے جرم

کے سارے جزون مین سے نہین پہونچتا ہی تو مزہ سے ضعیف ہی۔ پس زیادہ قوی تیز یعنے تیز قوت دار بو۔ نہایت گرمی کی علامت ہی۔ اور اُسمین کی تری جی اور جان کی تسکین کا سبب ہی۔ اور بو نرکھنا ٹھنڈک کی علامت ہی اور اِسکا سبب یہ ہی کہ بو کا ادراک تو فقط لطیف ہی جوہر سے ہوا کرتا ہی کہ وہ بودار چیز سے شامہ قوت کی طرف جاتا ہی پس اِسی سبب سے بودار جسم اِس بات سے خالی اکثر نہین ہوا کرتا ہی کہ یا اُسمین تبخیر کرنے والی گرمی ہوتی ہی یا دھوان کرنے والی گرمی ہوا کرتی ہی اسلیئے کبھی ملنا اور تبخیر کرنا اور دھوان کرنا بو کے ادراک کی قوت پر معین ہوا کرتا ہی اور اس بنا پر بو کی سونگھنے والی اور اُڑ کنے والی فقط گرمی اکثر ہوا کرتی ہی اور جب بودار چیز گرم ہوتی ہی تو اُسکی حرارت اُسمین کے گرم جزون کے اُڑنے کی موجب ہوا کرتی ہی پس یہ بو تیز ہوتی ہی اور ہیجان دلواتی ہی اور کاٹتی ہی اور تکلیف دیتی ہی لیکن یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ یہ بو کسی گرم جسم کی ہی اور اسکے ساتھ اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ وہ جسم سب کا سب گرم ہو اسلیئے کہ ہو سکتا ہی کہ اُس جسم کے اور جز بہت ٹھنڈے ہون اور بو نرکھتے ہون لیکن یہ بات نادر ہی کیونکہ اگر اُسمین نہایت ٹھنڈے جز ہوتے تو وہ ضرور گرم جزون کی بو کو جما دیتے اور اُنھین اُس تیزی پر چھوڑ نرکھتے اور جبکہ بودار چیز ٹھنڈی ہوتی ہی تو جو جز کہ اُس سے اُڑتا ہی تر جی کا مسکن ہوتا ہی پس تر ملو اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ یہ ٹھنڈے جسم کی بو ہی اور اسپر بھی ہو سکتا ہی کہ یہ جسم سب کا سب ٹھنڈا نہو لیکن یہ امر انتہا کا نادر ہی اسلیئے کہ گرمی کے اثر اکثر ٹھنڈک کے اثرون پر غالب آجایا کرتے ہین پھر اگر اُسمین کوئی جز گرم ہوتا تو ضرور بو اُسکی تابع ہوتی اور لیکن مرکب جسمون مین سے بو کا نہونا پس ٹھنڈک کے نہونے کی اور گرمی نرکھنے کی علامت ہی پھر ابخرے بنکر کچھ اُسمین سے نہ اُٹھے گا اور کچھ تھوڑا تھوڑا ابخرے بنکر اُڑیگا کہ وہ سونگھی ہوا کے بدل ڈالنے پر ایسی کیفیت کا کہ جس سے شامہ قوت کسی بو کا ادراک کرتی ہی ٹھنڈک کے لازم تکاثف کی شدت کے سبب سے قوت نہین رکھے گا پھر بو کے بعد قوت کی جہت مین۔ مزا ہی۔ اور مزے کا بو سے زیادہ قوی ہونیکا سبب فقط یہ ہی کہ مزے دار چیز کے سارے جزون مین سے قوت ذائقہ تک اثر پہونچتا ہی پس قوت ذائقہ کا ادراک مزہ دار چیز کے ایسے سارے جزون کے سبب سے بہت ہوگا اور مختلف ہوتا ہی مادہ کے اختلاف سے کہ حامل ہی اور اُسکے فاعل کے اختلاف سے۔ کہ وہی اس مادہ کا مزاج ہی۔ پھر مادہ یا تو کثیف ہی یا لطیف ہی یا متوسط ہی۔ ان دونون مین اور فاعل یا تو گرمی ہی یا ٹھنڈک ہی یا ان دونون مین کا اعتدال ہی پس گرم کثیف کڑوا ہوتا ہی اور ٹھنڈا کثیف کسیلا ہوتا ہی اور کثیف معتدل۔ گرمی اور ٹھنڈک مین میٹھا ہوتا ہی اور گرم لطیف چرپرا ہوتا ہی۔ اور لطیف سرد کھٹا ہوتا ہی اور لطیف معتدل گرمی اور سردی مین چربیلا ہوتا ہی اور متوسط گرم کثیف اور لطیف مین کھاری

بیان درجون مزون کا

ہوتا ہی اور متوسط ان دونون مین ٹھنڈا قابض ہوتا ہی اور ان دونون مین متوسط۔ معتدل۔ گرمی سردی مین بے مزہ ہوتا ہی۔ اور بے مزہ کے مزون مین سے ہونے مین اختلاف واقع ہوا ہی کہ مزون مین سے ہی یا نہین ہی پس جس شخص نے مزے سے وہ چیز مراد لی ہی کہ جسپر حس ذوق کوئی حکم کرے تو اُسنے بے مزہ کو بھی مزون مین سے شمار کرلیا ہی اور جس شخص نے مزہ سے اُس چیز کا قصد کیا ہی کہ جو حس ذوق مین ایسا اثر کرے کہ جس سے اُسے ظاہری انفعال ہو جائے تو اُسنے بے مزہ کو مزون مین شمار نہین کیا ہی کیونکہ بے مزہ کو حس ذوق مین کوئی تاثیر نہین ہوتی ہی کیونکہ وہ مزون کا عدم ہی اور عدم کسی وجودی امر کو حادث نہین کرتا ہی پھر اُسکے نزدیک مزے آٹھ ہی ٹھہرے ہین اور ان مزون مین سے ہر ایک کے درجہ کا بیان یون ہی کہ حرارت مین سب گرم مزون مین زیادہ قوی چرپرا ہی پھر کڑوا ہی پھر کھاری ہی اور دلیل اِس امر پر کہ چرپرا کڑوے سے زیادہ گرم ہی یہ ہی کہ چرپرا کڑوے سے زیادہ تحلیل کرنے پر اور تقطیع پر اور جلا پر قوت رکھتا ہی لیکن تحلیل چرپرے مین اس سبب سے ہی کہ یہ گرمی کے فعلون مین سے ہی پھر اُسکی قوت گرمی کی قوت کے سبب سے ٹھہرے گی اور لیکن تقطیع اور جلا اس سبب سے ہی کہ یہ دونون کبھی سردی سے بھی ہوتے ہین جیسے کہ کھٹے مین ہوتے ہین لیکن جبکہ یہ دونون گرمی کے سبب سے ہوا کرتے تو اُنکی قوت زیادہ قوی ہوا کرتی ہی اور اس بات کی دلیل کہ کڑوا کھاری سے زیادہ گرم ہوتا ہی یہ ہی کہ کھاری کی گرمی تری سے ٹوٹی ہوئی ہی اور اسی سبب سے جلے ہوئے ارضی جزکے جدا ہونے پر نمکین مزہ مین تری حادث ہو جاتی ہی اور یہ ہی کہ کھاری مین سے جب گرمی کی قوت توڑنے والی تری نکل جاتی ہی تو کڑوا ہو جاتا ہی اور یہ ہی کہ جسقدر کھاری تلخی کی طرف قریب ہوتا ہی اُسیقدر زیادہ گرم ہوتا ہی اور اسی سبب سے کڑوا نمک کھانے کے نمک سے زیادہ گرم ہوا کرتا ہی اور سارے ٹھنڈے مزون مین ٹھنڈک مین بڑھکر قوی کسیلا ہوتا ہی پھر کچا ہوتا ہی پھر کھٹا ہوتا ہی اور اسکی دلیل یہ ہی کہ بعضے میوے پہلے کسیلے ہوتے ہین اور یہ بات اسوقت مین ہوتی ہی جس وقت مین اُنکی ٹھنڈک قوی ہوا کرتی ہی پھر جب سورج کی گرمی سے حارث ہوئی ہوا کے ساتھ انکی ٹھنڈک کی تعدیل ہو جاتی ہی تو کھٹے پڑجاتے ہین اور اس درمیان مین پھیکے ہوتے ہین لیکن سردی گرمی مین کے معتدل مزے بس گرمی کی طرف کا زیادہ مائل میٹھا ہوتا ہی پھر چربیلا ہوتا ہی اور ان سب مین اعتدال کی طرف زیادہ قریب بے مزہ ہوتا ہی اور اسکی دلیل یہ ہی کہ میٹھا زبان پر جمی رطوبتون کو چربیلے سے زیادہ جاری کرتا ہی اور اسی سبب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہی مثل سموئے پانی کے جب ٹھنڈے بدن پر ڈالا جاتا ہی اور یہ کہ چربیلا پن مزائیت کی کثرت سے پیدا ہوتا ہی لیکن خشک مزے بس انمین کا خشکی مین زیادہ قوی کڑوا ہوتا ہی پھر چرپرا ہوتا ہی پھر کسیلا ہوتا ہی

اور اُسکی دلیل یہ ہو کہ کڑوے کا جوہر ارضی ہوتا ہو اور چرپرا ناری ہوتا ہو اور مٹی کی خشکی آگ سے بڑھکر
ہوتی ہو اور یہ دلیل ہو کہ اگر کڑوا رطوبت دار ہوتا تو ضرور ہو کہ سڑنے کے قابل ہوتا اور اُسمین کیڑون کا پڑنا
ممکن ہوتا اور ضرور دوسرے جانورون کی غذا بننے کی صلاحیت رکھتا اور کسیلا بھی ہوئی رطوبت سے
خالی نہین ہوا کرتا ہو اور یہی رطوبت ارضیت کی خشکی کو توڑ ڈالتی ہو اور ترمزون مین سب سے بڑھکر
ترمزہ بےمزہ ہو اسلیے کہ اسکا جوہر مائی ہو پھر اسکے بعد میٹھا ہو پھر اسکے بعد چربیلا ہو اور دلیل اس بات کی
کہ میٹھا چربیلے سے زیادہ تر ہوتا ہو یہ ہو کہ چربیلے مین بہت سی ہوائیت اور ارضیت ملی ہوتی ہو اور خشکی اور تری
مین کے معتدل مزون مین خشکی مین زیادہ کم کھٹا ہو کیونکہ اُسکا جوہر مائی ہو پھر اسکے بعد بکٹھا ارضیت کی کثرت
سے ہو اور خشکی مین سب سے بڑھکر کھاری ہو کیونکہ اُسکی ارضیت خشک کرنے مین قوی ہو اور اسی سبب
اُسکی تری ارضیت ہوجایا کرتی ہو اور کبھی دوسرے مزاج سے ممتزج مین غلاظت بو اور رنگ اور مزے کے
سبب سے واقع ہوجاتی ہو۔ لیکن پہلے مزاج کے ممتزج مین مزے اور رنگ اور بو کے سبب سے غلاظت
واقع نہین ہوتی ہو کیونکہ یہ ممتزج مزاج کے سبب سے ان کیفیتون مین سے جسکا سزاوار ہوتا ہو وہ اُسے بے
کسی روک کے حاصل ہوجاتی ہو پھر نہین ہو سکتا ہو کہ بکٹھا ہو اور اُسکا مزاج گرم ہو اور نہ یہ ہو سکتا ہو کہ
چرپرا ہو اور اُسکا مزاج ٹھنڈا ہو اور اُسکے برخلاف دوسرے مزاج کا ممتزج ہو اسلیے کہ اُسمین ان کیفیتون
سے استدلال کرنے مین غلاظت واقع ہوجاتی ہو اور یہ یون ہوتا ہو کہ اُسکے مفردون مین سے کسی کے لیے ایک
مزا ہو یا رنگ ہو یا بو ہو اور یہ اُسمین قوی اور غالب ہو اور یہ مزاج اس مفرد کی ان کیفیتون مین سے پہلے
مزاج کے مطابق سزاوار چیز کے کھو دینے پر قوی نہو اور اُسکی گرمی یا سردی ضعیف اور مغلوب ہو۔ ان غالب
کیفیتون کے مطابق اُس سے کوئی کیفیت غالب کیفیت کے منافی ظاہر نہوگی۔ پھر اس ممتزج پر اسکا مزہ یا رنگ
یا بو غالب ہوجائے اور اُسکی وہ کیفیت کہ جو گرمی یا سردی ہو دوسرے کے مفرد کے تابع ہوگی اور
اسکی مثال یون ہو کہ اگر رطل بھر دودھ مین دو مثقال فرفیون ملا دیا جاوے تو ضرور ہو کہ مجموع اپنی
سفیدی کے ساتھ کہ دودھ کی تابع ہو نہایت گرم ہوجائے۔ فرفیون کی گرمی کی قوت کے سبب سے اور اُسکے
ساتھ سفیدی مفرد کے لیے ہوگی دو بسیطون مین سے ایک مین موجود ہو کہ وہ بسیط مقدار مین غالب اور قوت
مین مغلوب ہو اور وہی دودھ ہو۔ نہ مجموع کے لیے۔ اور یہی حال طبیعی گرمی مین کے قوی سفید مین ہو جیسے
سفید گول مرچ ہو بس اس سے یہ بات کھل گئی کہ مزون سے اور رنگون سے اور بوؤن سے دواؤن کے
مزاجون پر استدلال کرنا اکثری ہو دائمی نہین ہو۔ اور بعضی ان چیزون مین سے جو دوائی کیفیت پر دلالت کرتی
ہین جلدی سے اثر کا قبول کر لینا اور دیر مین اثر کا قبول کر لینا ہو۔ قوی گرمی سے اور یہ وہ گرمی

ہی جس سے دوا کا جرم مشتعل ہوتا ہی یا ضعیف گرمی سے اور یہ وہ ہی جس سے دوا کا جرم گرم ہو جاتا ہی اور اس
سے دوا کا جرم جلنے نہین لگتا ہی اور قوی ٹھنڈک سے اور یہ وہ ہی جس سے دوا کا جرم جم جاتا ہی یا ضعیف سے
اور یہ وہ ہی جس سے دوا کا جرم ٹھنڈا ہو جاتا ہی اور جمتا نہین ہی۔ اور اسکی وجہ اس استدلال کی وجہ یہ ہی
کہ جب دونون جرم لطافت مین یعنے قوام کے پتلے ہونے مین اور کثافت مین یعنے مسام اور سوراخون
اور خولون کے تنگ ہونے مین یعنے مسامون اور سوراخون کی وسعتون مین برابر ہوتے ہین پھر جوان
دونون مین جلدی سے اشتعال کو قبول کر لیتا ہی تو یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اسمین ناری جز
زیادہ ہی پس یہ ناری جز جلانے کے فاعل کو مدد دیتا ہی پس اسی سبب سے اسکا اس اشتعال کو قبول کر لینا
جلد ہوتا ہی اور جو ان دونون مین کا گرمی فقط گرم کرنے والے کی یا ٹھنڈک فقط جمانے والے کی جلد قبول
کر لیتا ہی پس یہ کیفیت اسمین دوسرے سے زیادہ قوی ہوتی ہی اسلیے کہ یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ گرم
یا ٹھنڈا جز اسمین دوسرے سے زیادہ قوی ہی پھر وہ فاعل کو مدد دیتا ہی اور جب کہ دوا جیسے جمنے یعنے ورمی
اور اشتعال کی طرف خارجی گرمی کی نسبت مین سریع ہو تو اسکا حکم اصل حرارت کی نسبت سے بھی یہی ہوگا پھر
اس دوا پر یہ حکم کرنا کہ گرم ہی یا ٹھنڈی ہی صحیح پڑیگا اور یہ بھی اکثری ہی اور دائمی نہین ہی اسلیے کہ اصلی حرارت حقیقت
مین ساری حرارتون کے مخالف ہوا کرتی ہی پھر لازم نہین کہ دوا کا ساری حرارتون سے اثر کا قبول
کرنا اصلی حرارت سے اثر قبول کر لینے کے موافق ہو اور اس سے استدلال صحیح ہوتی ہی اس شرط سے
کہ اثر کرنے والا اور اس سے قربت دونون برابر ہون۔ یعنے ان دونون دواؤن مین سے ایک
مین اثر کرنے والا دوسرے مین کے اثر کرنے والے کے برابر ہو اور اسی طرح ان دونون مین سے ہر ایک
کا قرب اثر کرنے والے سے دوسرے کے قرب کے برابر ہو تو اگر فاعل ایک ہی ہو اور اس سے قربت
برابر ہو تو بھی صحیح ہی لیکن اگر فاعل مختلف ہون یا اسکے قرب مین اختلاف ہو تو جلدی سے فاعل کے اثر
کو قبول کر لینا یا اس سے قریب ہونا اثر کے قبول کرنے کی استعداد کے زیادہ ہونے پر دلالت نکریگا اور لیکن
فاعل پس وہی تو تین ہین اور شک نہین کہ انکا اثر سریع ہوا کرتا ہی لیکن قربت کا شرط ہونا اسلیے ہی کہ فاعل
پہلے اپنے سے ملی چیز مین اثر کرتا ہی پھر اس چیز کی ملی چیز مین اثر کرتا ہی اور جتنے واسطے کم ہونگے اسیقدر
فاعل کا فعل منفعل مین زیادہ قوی اور بہت ہوگا اور یہ استدلال ایک دوا پر دوسری دوا کے قیاس
کے اعتبار سے ہی لیکن دوا کے نفسی حال کے اعتبار والی استدلال یون ہوتی ہی کہ جو دوا گرمی سے
جلد مشتعل ہو جاتی ہو اور گرم ہو جاتی ہو اور سردی سے دیر مین جمتی اور ٹھنڈی ہوتی ہو تو وہی دوا گرم
ہی کیونکہ بیان ہو چکا ہی کہ جسم غالب کیفیت کی طرف مستحیل ہو جانے کی صلاحیت رکھتا ہی

اور جو دوا کہ اسکے برعکس ہو تو وہ اس شرط سے ٹھنڈی ہو کہ گرمی کی قوت سردی کی قوت سے کے مثل مین ہو اور کبھی

دوسرے باب مین کہ مفرد دواؤن کے اور غذاؤن کے حکمون مین ہو غیر مشہور لفظون کا استعمال کیا جاتا ہو

بس انکی شرح کرنے کا قصد کرتے ہین تاکہ شروع کرنے والے کو بصیرت حاصل ہو جائے

انھین لفظون مین سے لطیف دوا ہو جسکی شان سے چھوٹے چھوٹے ہوتا ہو یعنے نہایت چھوٹے چھوٹے جزون کی طرف منقسم ہوتا ہو ہماری گرمی کے اثر کرنے کے وقت اصلی گرمی کے اثر کرنے کے وقت اور یہ قید سب مین معتبر نہین ہو اور جیسے کچھ بھی عقل ہو اُسپر یہ بات چھپی نہین ہو جیسے ارضیی ہو اور یہ وہی دوا ہو جسکا بالقوۃ قوام پتلا ہو کیونکہ اسمین اصلی گرمی کے فعل کرنے کے وقت ارضیت کے کم ہونے کے سبب سے کہ جو جسم کی چیزون کو روکے رہتی ہو چھوٹی چھوٹی جزون پر منقسم ہو جاتی ہو اور اسپر کبھی چپ چپی چکنا ہونے کی طرح نہین ہوتی ہو اسلیے کہ قوام کے غلیظ کے ارضیت کی کثرت سے اجزا اُسکے رہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور چپچپے کے جز آپس مین چپکے ہوتے ہین اور سہل سے اُسکے بعضے جز بعضون سے جدا نہین ہوتے ہین لیکن جسکا قوام بالفعل پتلا ہوتا ہو تو وہ قوت مین بھی ایسی ہی ہوتی ہو کیونکہ یہ بات چھپی ہوتی ہو کہ جب اُسمین ارضیت کم ہوتی ہو اور چپچپاہٹ اور جماؤ نہین ہوتا ہو اور یہ ظاہر بات ہو کہ اصلی حرارت کچھ اسمین یہ صفتین پیدا نہین کردیتی ہو اور لطیف دوا چھوٹے جزون پر اپنے منقسم ہو جانیکے

سبب سے جلد نفوذ کرتی ہو اور جلد اثر کرتی ہو اور جلد تحلیل ہو جاتی ہو اور اجزے بنجاتی ہو۔ اور کثیف وہ

ہو جو اسکے مقابلہ مین ہو۔ یعنے لطیف کے مقابل مین ہو اور یہ وہ ہو کہ جسکی شان سے یہ بات نہین ہو کہ جب اسمین ہماری اصلی حرارت اثر کرے تو وہ چھوٹے جزون پر منقسم ہو جائے اور یہی وہ ہو جو ارضیت بہت سی رکھتی ہو اور اُسمین ایسی سخت رطوبت ملی ہوتی ہو جو سہل مین ٹوٹنے اور جدا ہونے سے مانع آتی

ہو اور اگر اسکے ساتھ چپچپی ہوتی ہو تو چھوٹے جز ہونے سے مانع آنا بہت ہوتا ہو سو چپچپا وہ ہو جو بڑھنے کے وقت ٹوٹتا نہین ہو۔ جس وقت اُسکی دونون طرفین دوسری کی طرف حرکت کرتی ہین تو اُسکے درمیان کے جز جدا نہین ہوتے ہین اور اسکے ساتھ سہل مین شکل کو قبول کر لیتا ہو اور اپنی مماس چیز سے ملنے مین شدید ہوتا ہو اور یہی کم خشک مین بہت سے تر کے ملنے سے پیدا ہوتا ہو پس خشکی رطوبت کے تلازم کی موجب ہوتی ہو اور جدا ہونے کی دشواری کی موجب ہوتی ہو اور رطوبت خشکی کی نرمی کی موجب ہوتی ہو جیسے شہد ہو۔ کیونکہ شہد قوت مین بھی اسی طرح ہو اور کبھی یہ امر بالقوۃ ہوتا ہو اور یہ قوت کبھی فعل کی طرف بدن سے باہر خارج ہوتی ہو جیسے پنیر ہو اسلیے کہ جب اُسے پانی مین خمیر کرتے ہین تو اُسکی چپچپاہٹ بڑھ جاتی ہو اور کبھی فعل کیطرف اسمین ہماری حرارت کے اثر کرنے کے وقت بدن کے اندر خارج ہوتی ہو

دوسرے باب مین کی اصطلاحی لفظون کی شرح

جیسے گندک ہے اور کلم ہے اور ہش وہ چیز ہے جو ٹوٹ جاتی ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے جز ہو جاتی ہے۔ ذرا چھوتے
سے۔ اور یہ بات ارضیت کے سبب ہونے سے اور پانی سے سخت میل نرکھنے سے جو تلازم کا موجب ہے
پیدا ہوتی ہے۔ جیسے ایاوا ہے کہ عمدہ ہو اور جامد وہ ہے جسکی شان سے نہ بہنا ہے اور حال مین مجتمع ہو
نہو اور یہ بات فقط جبھی ہوتی ہے کہ جب جوہر پانی ہوتا ہے اور اُسے کثیف کر دینے والی اور جمانے والی ٹھنڈک
عارض ہوتی ہے پس جب اُسمین حرارت اثر کرتی ہے تو وہ پتلا پڑ جاتا ہے اور بہنے لگتا ہے جیسے موم ہے اور سائل
وہ ہے جسکی شان سے اُسکے جزونکا پھیلنا ہے نیچے کی طرف اور دوا جبھی ایسی ہوتی ہے جب اُسپر مائیت تقدار
کے مطابق غالب ہوا کرتی ہے تر بہتی ہوئی چیزین ہین اور لعابی وہ ہے جو تخم کے بھگونے سے پانی مین
اجزا چھوڑین۔ کہ اُس پانی مین ملجائین اور مجموع چپچپا ہو جائے جیسے خطمی ہے اور یہ بات جبھی ہوتی ہے
جب دوائین بالفعل یا بالقوہ چکیلے جز ہون لیکن جسمین چپچپاہٹ بالفعل ہوتی ہے تو اُسمین ارضی جز مائی
جزون پر غالب ہوا کرتے ہین پس پکڑے ہوئے جیسے رہا کرتے ہین پھر جب اُنکی طرف پانی پہونچتا ہے تو
اُنکی رطوبت بڑھ جاتی ہے پھر بہ نکلتی ہے اور جب بالقوہ ہوتی ہے پس اُسمین ارضیت کا غلبہ مائیت سے
زیادہ ہوتا ہے پھر جب پانی اُسکی طرف پہونچ جاتا ہے تو معتدل ہو جاتی ہے اور بالفعل چپچپی ہو جاتی ہے اور کبھی
چپچپاہٹ بالقوہ مائی جزون کے ارضی جزون پر غالب ہونے کے سبب سے ہوتی ہے پھر جب اُنھین مائیت کی کمی
عارض ہوتی ہے جیسے جسم بھون ڈالا جائے یا ارضیت کی زیادتی عارض ہوتی ہے جیسے کہ اسکے طرف ارضی جسم اضافت
پا جائے تو بالفعل چپچپا ہو جاتا ہے اور دُھنی وہ ہے جسکے جوہر مین چکنائی ہو جیسے لب ہین۔ اسپر یون اعتراض کیا گیا
ہے کہ ہستی کی تعریف اُسکے نفس سے ہے اور اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے سے یعنے دُہنی سے اصطلاحی معنی مراد
ہین اور دوسرے سے یعنے دہن کی لفظ سے لغوی معنی مراد ہین اور منشف وہ ہے کہ جب مائیت اُس سے ملتی
ہے تو اُسکے مسام مین بھر جاتی ہے جو چھپے ہوئے ہین پس اُنھین ظاہر ہوتا ہے اُنمین مائیت کا اثر جیسے نے بجھایا چونہ ہے اور
دوا جبھی ایسی ہوتی ہے جب اُسمین مسام بہت سے ہوا سے اور دھوئین سے بھرے ہوئے ہوتے ہین پھر
جب اُس سے پانی ملتا ہے تو طبیعت سے اُن مسامون مین نفوذ کر جاتا ہے اور اُنسے دھوان اور ہوا نکلجاتی
ہے کیونکہ ان دونون کا باقی رہنا خلا کی ضرورت کے سبب سے ہے اور اُسکے مسام جبھی ایسے ہوتے
ہین جب وہ جسم بالفعل خشک ہوتا ہے کیونکہ اگر بالفعل تر ہو تو ضرور ہے کہ اُسکے مسام رطوبت سے
بھرے رہین پھر پانی کو اُنمین نفوذ کرنا ممکن نہو کیونکہ جسمون مین تداخل محال ہے اور ملطف وہ ہے
جو مادہ کو اُس مادہ کے قوام کو جو بدن مین موجود ہے پتلا کر دے معتدل ہے یا اُس قوام سے کہ جسپر
ہے جیسے زوفا ہے اسکا سبب فقط معتدل گرمی ہے کیونکہ افراط کی گرمی لطیف کے تحلیل کرنے سے غلیظ

کرتی ہی اور ضعیف گرمی تپلے کرنے پر قوت نہین رکھتی ہی اور ٹھنڈک تکثیف کرتی ہی اور غلیظ کرتی ہی اور محلل وہ ہی جو
مادہ کو صالح کرتا ہی خواہ مادہ غلیظ ہو یا مائی ہو یا اسکے سوا رطوبتون مین سے ہو۔ تبخیر کے لیے پھر ابخرہ
بنا دیتا ہی۔ ایک جز کو بعد ایک جز کے یہان تک کہ بالکل فنا کر ڈالتا ہی جبکہ اُسمین محلل کا فعل ہمیشہ
رہتا ہی مثل جند بید ستر کے لیکن مادہ کے دھوان بنا کر فنا کرنے کو احراق یعنے جلانا کہتے ہین اور
تحلیل نہین کہتے ہین اور جالی وہ ہی جو چپچپی رطوبت کو عضو کے مسامون سے انکے منھون
سے نکال دیتا ہی اور یہ فعل مادہ مین اور عضو مین کی اُس سطح مین جس سے مادہ ملا ہوا ہی بیر کرتا ہی اور
عضو سے مادہ کو دور کر ڈالتا ہی خواہ جالی گرم ہو جیسے شہد ہی یا ٹھنڈا ہو جیسے ترشی ہی اور مخشن وہ ہی جو
عضو کی سطح کو وضع مین مختلف نیچے اونچے ہونے کے برابر چکنی طبیعت مین ہونے کے بعد کرے جیسے
پھیپھڑے کا نرخلا کھر کھرا ہو جائے پھر یہ کھر کھراہٹ اُسکے لیے مرض ٹھہرے گی۔ یا عارضی ہمواری
اور چکناہٹ کے بعد جیسا کہ معدہ مین اور بچہ دان مین ہوتا ہی چپچپے مادہ سے کہ اُسکے کھر کھری سطح
پھیلا ہوتا ہی اور اُسے برابر اور چکنا کر دیتا ہی پس جب سطح مین سے یہ عارضی چپچپی رطوبت برابر چکنا کرنے والی
جاتی رہیگی تو پھر اُسی کھر کھراہٹ پر آجائیگا جو اُسمین پہلے تھی پھر یہ کھر کھراہٹ اسکے لیے شفا ٹھہرے گی
اور یہ فعل مخشن جبھی کرتا ہی جب اُسمین تکثیف کے سبب سے قبض بہت ہوتا ہی پس عضو کی سطح
اُس سے منقبض ہونے سے متفرق ہو جاتی ہی اور اس قابض کا جوہر جبکہ کثیف ہوتا ہی تو اسکا ایسے چھوٹے
جزوان پر جو عضو کی سطح سے برابر ملے رہین منقسم ہونا سہل نہین بلکہ عضو کی سطح پر اُسکے موقع
مختلف ہوا کرتے ہین پھر اُنمین سے بڑے جز کا قبض کرنا چھوٹے جز کے قبض کرنے سے بہت
ٹھہریگا اور جس مقام مین دوا مین سے کچھ لگا ہی اُسمین کچھ بھی کھر کھراہٹ پیدا نہو گی پس اسی سبب سے
مخشن کا فعل اس سطح مین مختلف ہوتا ہی اور اسکے جزون کے وضعون مین اختلاف جب ہوتا ہی جب
اسمین تقطیع بہت ہوا کرتی ہی پس اِسکا فعل تقطیع کرنے والے جسم کے جزون کے اختلاف کے
مطابق قبول مین مختلف ہوتا ہی پھر جو جز اُنمین سے سہل مین تقطیع کو قبول کر لیتے ہین اُنکا نیچا ہونا
مقدار مین بہت ہوگا اور جو جز قبول دشواری سے کرتے ہون گے اُنکا نیچے ہونا تھوڑا سا ہوگا اُنمین سے
کچھ بھی منقطع نہوگا اور اونچی باقی رہینگے اور کھر کھراہٹ پیدا ہو جائیگی اور مفتح وہ ہی جو سادہ مادہ کو
نکالے یعنے اس مادہ کو جو مجرے یعنے نالی مین بند ہی اور اُسکے نفوذ کا مانع ہی جبکی شان سے اُسمین نفوذ
کرجانا ہی مجرے یعنے نالی سے باہر دار۔ یہ فعل جبھی کریگا جب یہ مفتح لطیف اور محلل ہوگا جیسے کرفس ہی
کیونکہ محلل سادہ مادے کو ابخرے بنا کر فنا کر دیتا ہی یا لطیف ہو اور مقطع و کیونکہ مقطع مادہ کو چھوٹے

چھوٹے جزون پر منقسم کرکے نکلنے پر مستعد کر دیتا ہی یا لطیف اور غسال ہو کیونکہ غسال اپنی جلا سے اور
اپنی بہتی رطوبت سے مادہ کو زائل کر دیتا ہی یا لطیف ہو اور جالی ہو کیونکہ جالی مادہ کے نکالنے مین غسال
سے زیادہ قوت رکھتا ہی یا ملطف ہو اسلیے کہ ملطف مادہ کے قوام کو پتلا کر دیتا ہی پھر نکلجانے کا مادہ
صالح ہو جاتا ہی پس طبیعت اُسے دفع کر ڈالتی ہی اور ہر ایک کو لطیف ہونا چاہیے کہ مادہ کے
جزون مین نفوذ کر سکے اور اُسکا فعل پورا ہو اور مادون کو نکالے اور یہ ظاہر ہی اور مرخی وہ ہی جو اپنی معتدل
گرمی سے عضو کے جرم کو ملائم رکھی اور اسلیے کہ کثافت یا تو ٹھنڈے کیموس سے پیدا ہوتی ہی یا کثیف
کرنے والی ٹھنڈک سے پیدا ہوتی ہی پس اس سے معتدل گرمی کی ضرورت پڑتی ہی جو کیموس کو گھلا دے
اور ایسی حالت پر نہ پہونچنے پائے کہ لطیف فنا ہو جائے اور غلیظ رہجائے پھر پتھر ہو جائے یا کثیف کرنے
والی ٹھنڈک کو اپنی ملائم کرنے والی رطوبت کی وجہ سے۔ جیسے گرم پانی ہی اور سویا ہی جبکہ پکایا جاے
اور اُن مسامون کا کشادہ کر دینا لازم ہی جنھین کاثف نے کھول رکھا ہی اور ایسے عضو مین کے فضلون کا
سہل مین مندفع ہونا لازم ہی۔ اور منضج وہ ہی جو مادہ کے قوام کو برابر کرتی ہی اور نکلنے پر آمادہ کرتی ہی اور
یہ امر گاڑھے کے پتلا کرنے سے اور پتلے کے گاڑھا کرنے سے اور چپچپے کی تقطیع وغیرہ سے ہوتا ہی اور
منضج کا گرم ہونا ضرور نہین بلکہ جب کبھی وہ خلط جس کا نضج مقصود ہی ٹھنڈا ہوتا ہی تو منضج گرم
ہوتی ہی خاص اُسوقت مین جب وہ خلط گاڑھا ہوتا ہی اور کبھی ٹھنڈی ہوتی ہی جبکہ وہ خلط
جسکا نضج مقصود ہی گرم ہوتا ہی یا افراط سے پتلا ہوتا ہی اور جب گرم ہو تو ضرور ہی کہ گرمی مین ضعیف
نہو نہین تو کچھ بھی اثر نکریگی اور نہ گرمی مین قوی ہو نہین تو لطیف کو تحلیل کرکے باقی کو پتھر کر دیگی اور یہی حال ہی
جب ٹھنڈی ہو تو ضرور ہی کہ ٹھنڈک مین ضعیف نہو نہین تو کچھ اثر نکرے گی اور نہ ٹھنڈک مین قوی ہو
نہین تو اُس اصلی گرمی کو حقیقت مین وہی منضج ہی بجھا دے گی اور دوا تو فقط نضج پر اس اصلی گرمی
کی مدد فضلون کے مزاج کی تعدیل سے کرتی ہی اور ہاضم وہ ہی جو غذا کے جلد نضج کرنے کا افادہ
کرتی ہی اور غذا کے نضج اور ہضم وہ غذا کرنے والے کی اصلی گرمی کے غذا کو ایسی حالت پر
بدل دینے کو کہتے ہین کہ وہ غذا مغتذی کی جز بنجانے کی صالح ہو جائے پس حقیقت مین ہاضم وہی اصلی
گرمی ہی اور ہاضم کا اطلاق دوا پر ان معنون سے ہوتا ہی کہ وہ ہضم پر اصلی گرمی کی مدد کرتی ہی اور اسی
سبب سے ہاضم دوا کا ٹھنڈا ہونا اس طرح پر ممتنع نہین ہی کہ وہ عضو کے گرم مزاج کی تعدیل
کرے پھر اُسکی اصلی گرمی کی تقویت کرے اور مطلق نضج اصطلاح مین ضرر کرنے والی
مادہ مین اصلی حرارت کی تعدیل سے اثر کرنے کو کہتے ہین اور مصنف کے نزدیک

غریب حرارت کے مدد سے اثر کرنے کو کہتے ہین اور ہضم اُسی اصلی گرمی کی اُس غذا مین جسے انفعال کرتے ہین اثر کرنے کو کہتے ہین اور منفید یہی ہی۔ اور محلل رِیحون کا وہ ہی جو ریح کے قوام کو پتلا کرے۔ تاکہ ہوا کے مشابہ ہوجائے۔ تاکہ مندفع ہوجائے اُسمین طبیعت کے فعل کرنے کے سبب سے اور یہ اثر دوا اچھی کرتی ہی جبکہ گرم اور مخفف ہوتی ہی جیسے سداب ہو کہتے تیلی ہی کیونکہ یہ اپنی گرمی سے ریح کے تکاثف کو دور کردیتی ہی اور اپنی تخفیف سے اُن رطوبتون کو جو ریحون مین ملی ہوئی ہین اور وہ اُسے غلیظ رکھتی ہین دور کردیتی ہی اور مقطع وہ ہی جو مادہ کو چھوٹے چھوٹے جزون پر تقسیم کرے اور مادہ کے اتصال مین تفریق کرے گو مادہ اپنے گاڑھے پن پر باقی رہے۔ کیونکہ اُسکا اثر فقط مادہ کے اتصال مین ہوتا ہی اور مادہ کے قوام مین نہین ہوتا ہی اور عضو مین کے لپٹے ہوئے مادہ کے اتصال کی بھی تفریق کرتا ہی اور اسکا لطیف ہونا ضرور ہی تاکہ اُس خلط کے جزون مین اور مادہ مین اور عضو مین نفوذ کرنے کا حکم کیا جائے اور اُسکے ساتھ اسمین پیر جانے کی شدت ہونا چاہیے جیسے تیز تند دوائین ہوتی ہین اور نہایت کھٹی دوائین ہوتی ہین اور جاذب وہ ہی جو مادہ کو اپنی موضع کی طرف کھینچ لائے جس موضع سے کہ وہ ملی ہو یا تو اپنی کیفیت سے یا اپنی نوعیہ صورت سے پھر اگر جذب کیفیت سے ہوتا ہی تو اُس دوا کو گرم ہونا لازم پڑتا ہی کیونکہ گرمی خلا کی ضرورت کے سبب سے جذب کرتی ہی اور اگر نوعیہ صورت سے ہوتا ہی تو اُسے گرم ہونا لازم نہین اور لاذع وہ ہی جو اپنی نفاذہ قوت کے سبب سے عضو کے اتصال سے کُرا کردے مقامون مین بہت سے جو وضع مین قریب محسوس نہین ہوتا ہی یعنے بہت سے مقامون مین جنہین سے تنہا ایک اپنے چھوٹے ہونے سے محسوس نہین ہوتا ہی کیونکہ انتہا کا چھوٹا کبھی نظر سے چھپا رہتا ہی جیسے چھوٹے چھوٹے ذرے نظر نہین پڑتے ہین اور نہایت رسان کی آواز کان کو سُن نہین پڑتی ہی اور جیسے اسکے سوا اور چیزین ہین۔ بلکہ ان سب کے سب کا حس ہوتا ہی مثل ایک وضع کے اُسکے اور پاس والون کے لیے پھر یہ سب کے سب مثل ایک عظیم چیز کے ٹھہرین گے پھر محسوس بھی ہونگے اور ایسی دوا اچھی ہوتی ہی کہ جب اُسمین نفوذ کی کیفیت شدید ہوتی ہی نہین تو اتصال کو جدا نکر سکے گی اور اسکے ساتھ لطیف بھی ہونا اُسکی تقسیم نہایت چھوٹے چھوٹے جزون پر آسان ہو پھر اس تعرف سے جو چیز حاصل ہوگی وہ مقدار مین اتنے نہایت چھوٹا ہوگا کہ دکھائی ندیگی اور یہ دوا کبھی گرمی مین اور حدت مین شدید ہوتی ہی۔ جیسے رائی ہی اور کبھی ٹھنڈی کھٹی ہوتی ہی خاص اس وقت مین کہ جب اُسمین کوئی چیز گرم جز ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے اسکا نفوذ جلد ہوتا ہی جیسے سرکہ ہی اور محمر وہ ہو جو خون کو قوت سے جلد کی طرف کھینچ لائے۔ اور اسکا جذب کبھی ہوتا ہی اُسکی گرمی کرنے کی شدت

اصلی حرارت کے اثر کرنے کو کہتے ہین ۱۲

کے سبب سے کیونکہ گرمی جاذب نہین ہوا کرتی ہی اور اکثر خون تسخین ہی کی شدت کے سبب سے
منجذب ہوتا ہی پھر رنگ سرخ ہوتا ہی اور کبھی اسکا جذب اسکی نوعیہ صورت کے سبب سے ہوتا ہی جیسے
جالیل ہی اور محکک وہ ہی جو جذب کرے مسام کی طرف اپنی حدت اور تسخین سے لذاع حاد خلط کو اور زخم ڈالنے
کے پایہ پر نہ پہونچے کیونکہ اگر اس حد پر پہونچے گی تو محکک نہ رہے گی مقرح ہو جائیگی اور مقرح وہ ہی جو اصلی
رطوبت کو فناء کردے اُس اصلی رطوبت کو جو جلد کے جزون کو ملائے ہی اور ردی مادہ کو جذب کرے
اس مقام کی طرف۔ اور زخم ڈالدے وہ امقرح فقط دو سببون سے ہوتی ہی اور ان دونون مین سے
ایک سبب یہ ہی کہ اپنی تحلیل کے سبب سے جلد کے جزون مین کی حاصل رطوبت کو فنا کردے اور اسے
اُسمین کا تفرق اتصال لازم ہوتا ہی اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ردی مادہ کو جلد کی طرف کھینچ لائے پھر
اُس مادے کے دفع کرنے سے اُس ضعف سے جو تفرق سے حاصل ہوا ہی جلد عاجز ہو پھر اُس سبب سے
تفرق کے مقامون مین پیپ پڑجاتی ہی اور زخم ہو جاتا ہی۔ اور محرق وہ ہی جو اپنی گرمی سے خلطون کے
لطیف جزون کو فنا کردے بالکل رطوبت کو فنا کردے اور اُسکے رماد یہ اجزا باقی رکھے جیسے فرفیون
ہی کیونکہ وہ اپنی گرمی کی قوت سے رطوبتون کی تحلیل پر قوت رکھتا ہی اور اُنکے فنا کردینے پر قوی ہی پھر
راکھ جلی باقی رہجاتی ہی اور اکال وہ ہی جسکا قرحہ ڈالنا اور تحلیل کرنا یہان تک پہونچے کہ گوشت پر کے جوہر
کو گھٹا دے جیسے زنگار ہی کیونکہ کبھی قرحون وغیرہ پر السیا زائد گوشت نکل آتا ہی کہ جسکا نکالنا اوزارسے دشوار
ہوتا ہی پھر اکال دوا کی احتیاج پڑتی ہی اور گوشت کی نرمی کے سبب سے یہ فقط اُسی سے مختص ہی اور
چربی کو وہ گوشت سے بڑھکر ملائم ہی لیکن یہ ایسے مقام مین نہین پڑا کرتی ہی کہ جسکے کاٹنے کی احتیاج
لاحق ہو اور مفتت وہ ہی جو منجمد خلط کے جزون کو چھوٹا کردے جیسے پتھری ہی کیونکہ اس پیدائش منجمد خلط
سے ہوا کرتی ہی پس اسکا نکالنا مجرے سے اسکے چھوٹے ہو جانے سے آسان ہو جاتا ہی جیسے حجر یہود
ہی اور معفن وہ ہی جو روح کے مزاج کو اور اصلی رطوبت کو فاسد کردے کہ اصلی عضوون کے جوہرون
مین رہتی ہی یہان تک کہ صالح نہین رہتی ہی رطوبت اس بات کی کہ جسکے لیے مہیا کی گئی ہی پھر اصلی حرارت
عضوون کے رطوبتون مین کے تصرف کو پوری نہ ٹھہرے گی پس اُسمین غریب گرمی تصرف کرے گی
اور اسے سڑادیگی اور اصلی رطوبت اسکی صالح نرہے گی کہ عضو کی جز پڑجائے اور اپنے مین اصلی
حرارت کے تصرف کو قبول نکرے گی پھر اُسمین غریب حرارت اثر کرے گی اور اُسے سڑادیگی
اور اسکو کا خراب ہو جانا لازم پڑیگا جیسے ہڑتال ہی اور کاوی وہ ہی جو جلد کو جلادے اور اُسے
سکھادے اور سخت کردے رطوبتون کے فنا کردینے سے اور ستل کو دے سکے اسے

کردے جیسے پھٹکری ہے۔ اور یہی زرد پھٹکری ہے اور قاشر وہ ہے جو اپنی جلا کرنے کی شدت سے جلد کے
نکالڈالنے پر پہونچے فاسد جلد کے اور جلا مین جوہر جلد کے سوا پھنسی نہو جیسے کٹ ہے اور مقوی وہ ہے
جو عضو کے مزاج و قوام کی تعدیل کرے اس طرح پر کہ زیادہ گرم کو ٹھنڈا کر دے اور زیادہ ٹھنڈے کو
گرم کر دے یہان تک کہ فضلون کو قبول نکرے اپنی قوت کے کمال سے کیونکہ قوت کا کمال اور
صحت اعتدال کے تابع مین جیسے روغن گل ہے اور کبھی تقویت تعدیل سے حاصل نہین ہوتی ہے
جیسے طین مختوم ہے اور رادع جاذب کی ضد ہے اور یہی وہ دوا ہے جو عضو کو سرد کرتی ہے اور اُسکی
تکثیف کرتی ہے اور اُسکے مسام کو بند کرتی ہے بس نفوذ کرنے والی چیز کے نفوذ سے مانع ہیئت اُسمین
پیدا ہو جاتی ہے اور فضلون کو جما دیتی ہے اور اُنکین عضو کی طرف کے سیلان سے روکتی اور عضو مین کے
جاذب پر مدد کرنے والی گرمی کو کھو دیتی ہے اور جب کم ٹھنڈک کے ساتھ اجزا کی سمیٹنے والی خشکی
ہوتی ہے تو ردع یعنے مادہ کا پھیر دینا زیادہ قوی اور شدید ہوتا ہے اسلیے کہ رطوبت ارخا کرتی ہے اور
مادہ کے قبول کی صلاحیت دیتی ہے اور مغلظ ملطف کی ضد ہے اور یہی مغلظ وہ ہے جو رطوبت کے قوام کو
معتدل سے زیادہ گاڑھا کر دے یا اُسکی اس حالت سے کہ جسپر بھی بڑھکر گاڑھا کر دے گو وہ
حد اعتدال پر نہ پہونچی ہو اور یہ بات ٹھنڈک کے بعضے جزون کو جما دینے سے یا گرمی کے جما دینے
سے یا خشکی کے جما دینے سے ہوتی ہے اور فجج ہاضم کی ضد ہے اور یہ وہ دوا ہے جو غذا مین کی فضلہ والے خلط
مین کی اصلی یا غریب گرمی کے فعل کو اپنی ٹھنڈک سے کھو دے یہان تک کہ غذا بے ہضم ہوئے
اور خلط بے نضج پائے رہجائے اور مخدر وہ ہے جو حس کرنے والی اور حرکت دینے والی روح کو یا عضو کو
اپنی ٹھنڈک کی قوت سے نفسانی تاثیر کے قابل یعنے اس تاثیر کے جو نفسانیہ قوت سے صادر ہوتی
ہے یا پٹھے کو یا عضو کو نفسانیہ قوتون کی تاثیر کے قابل نرکھے پورا پورا نرکھے لیکن جب قبول بالکل
کھو دیتی ہے تو خدر نہین پیدا کرتی ہے بلکہ فالج پیدا کر دیتی ہے۔ جیسے افیون ہے اور بعضے وقت یہ فعل دوا
اپنی ٹھنڈک کے افراط کے سبب سے نہین کرتی ہے بلکہ اپنے زہریلے پن سے کرتی ہے یا اپنی اور خاصیت
سے کرتی ہے جیسے طرخون کی پتی اور عناب کی پتی دق کے حاسے کی تخدیر مین ہے اور منفخ وہ ہے جسمین ایسی
فضلیہ رطوبت ہوتی ہے بہت گاڑھی فضلیہ رطوبت ہوتی ہے کہ گرمی اُسکی تحلیل کرنے پر قوت نہین رکھتی
ہے اُسکی کثرت سے اور غلاظت کے سبب سے بلکہ وہ ریح بن جاتی ہے اور اُسکے باقی جز غذا یا دوا
ہوجانے ہین جیسے لوبیا ہے بس یہ رطوبت فضلیہ غریب ہے غذا یا دوا کے جزون کی نسبت مین اور اُسکی
حقیقت مین داخل نہین ہے بلکہ اُس سے خارج ہے گو اُسکے جسم کی حقیقت مین داخل ہے اور یہ منفخ

چیز پانچ قسمون پر منقسم ہوتی ہی پہلی قسم وہ ہی جس سے فقط معدے مین نفخ ہوتا ہو اور اسکی تحلیل معدے
مین اور آنتون مین ہوجاتی ہو اور یہ جب ہوتا ہی کہ جب وہ رطوبت جس سے نفخ بنتی گرم ہو اور لطیف ہوتی ہی پھر جلدی سے
وہ نفخ کے کھونے والے اور تحلیل کرنے والے کے اثر کو قبول کرلیتی ہی اور وہ دوسری قسم وہ ہی جس سے
نفخ کی پیدایش فقط معدہ مین ہوتی ہی اور اسکی تحلیل بالکل معدہ مین اور آنتون مین نہین ہوتی بلکہ
اُسمین سے کچھ یہان تک باقی رہتا ہی کہ وہ رگون مین نفوذ کرجاتا ہی اور یہ بات جبھی ہوتی ہی جبکہ اُسمین
گرم غلیظ رطوبت ہوا کرتی ہی پس اپنی گرمی کے سبب سے جلدی اُس سے ریح بنجاتی ہی اور اپنی غلاظت
سے بالکل معدہ مین اور آنتون مین تحلیل نہین ہوتی ہی اور تیسری قسم وہ ہی کہ جس سے فقط رگون مین
نفخ کی تولید ہوتی ہی اور یہ جب ہوتی ہی جب کہ اُسمین رطوبت افراط سے گاڑھی ہوتی ہی اور ٹھنڈی
ہوتی ہی اس سبب سے اپنے حال پر یہان تک باقی رہتی ہی کہ رگون مین پہونچ جاتی ہی چوتھی قسم وہ
ہی جس سے نفخ کی پیدایش معدہ مین اور رگون مین ساتھ ہوا کرتی ہی اور جو نفخ کہ معدہ مین پیدا ہوتا
ہی اُسکی تحلیل معدہ مین اور آنتون مین ہوجاتی ہی اور یہ جب ہوتا ہی کہ جب اُسمین کچھ رطوبت گرم
لطیف اور کچھ ٹھنڈی اور افراط سے گاڑھی ہوا کرتی ہی پانچوین قسم وہ ہی جس سے نفخ کی تولید
معدہ مین اور سب رگون مین ہو اور جو معدہ مین پیدا ہو وہ سب کا سب ہی تحلیل نہو بلکہ اُسمین
سے کچھ باقی رہکر رگون مین جائے اور یہ جب ہوتا ہی کہ کچھ رطوبت گرم گاڑھی ہوتی ہی اور کچھ گاڑھی
غلیظ ہوتی ہی اور کبھی دوا ایسی ہوتی ہی کہ معدہ مین کی اور آنتون مین کی موجود ریح کو اپنی حرارت
کی قوت سے تحلیل کرتی ہی اور اپنے جوہر کے کثیف ہونے سے اور فضلیہ رطوبت کے گاڑھے ہونے
سے رگون مین نفخ کی تولید کرتی ہی جیسے ہینگ صمغ درخت ہی اور سونٹھ ہی اور رگون مین کے پیدا ہوئے
نفخ کو یا اُس مین کے باقی نفخ کو شرم کے عضو کی استادگی لازم ہوتی ہی کیونکہ یہ نفخ رگون کے جرم کو لنبان
چوڑان مین دراز کرتا ہی اور غسال وہ ہی جو مادہ کو کہ عارضی میل کی طرح سے جسم مین لپٹا ہوتا ہی اپنی رطوبت سے کہ اتی
لطیف ہی اور اپنے سیلان سے اسیر نہ اپنی جلا سے دور کردیتی ہی مثل پانی کے اور مرخی فرحوان کے سیے وہ
ہی جو اپنی رطوبت سے اُنھین لٹکادیتی ہی گاڑھی چپچپی ایسی رطوبت سے جو بہتی نہین ہی پھر وہ قرحہ
مین باقی رہجاتی ہی اور اُسمین چپکی رہتی ہی اور اُنمین کی رطوبت خشکی اور بھرنے کے قبول کرنے کی
دشواری کو مدد دیتی ہی اور مزلق وہ ہی جو مجرے مین کے بند فضلہ کی سطح کو تر کرے [illegible] مزلق اپنی
تپلی لطیف رطوبت سے جو فضلہ مین اور مجرے کے جرم مین نفوذ کرتی ہی تر کردیتی ہی اور اُسے اُس سے
جدا کردیتی ہی اور خود فضلہ مین بھی نفوذ کرجاتی ہی پھر اُسے تر کردیتی ہی اور اپنے ملنے سے اُسمین بہنے کی

[illegible]

صلاحیت پیدا کر دیتی ہی - پھر پھیل جاتی ہی مجرے سے اور نکل جاتی ہی اپنے طبیعی بوجھ سے یا دافعہ قوت کے
دفع کرنے سے جیسے آلو بخارا ہی اور مملس وہ ہی جو کھر کھرے عضو کے سطح پر پھیل جائے کیونکہ اگر یہ کھر کھری
نہو گی تو اُسکا چکنا برابر ہونا ذاتسے ٹھہرے گا دوا سے نہ ٹھہرے گا - پس اُسکے کھر کھراہٹ کو چھپاسے
اس سبب سے کہ اسمین چیکٹی رطوبت ہوتی ہی پس اُسکی رطوبت کھرے کھرے مقامون پر بہتی ہی اور
اُنکے گڈھون کو بھر لیتی ہی اور اپنی چپچپاہٹ سے اُنمین چپک جاتی ہی اور اُنپر ٹھہری رہتی ہی اور
کبھی برابری اور چکناہٹ کھر کھراہٹ کے دور کرنے سے پیدا ہوتی ہی اور حقیقی ہمواری اور
چکناہٹ یہی ہی اور یہ بات یا تو غسال دوا سے پیدا ہوتی ہی جب عضو کی سطح پر اُگے ہوئے جسم سہل سے
زائل ہوجانے والے ہوا کرتے ہین یا یہ بات جالی دوا سے ہوتی ہی جبکہ عضو پر کے یہ اُگے ہوئے جسم سہل مین زائل
نہوتے ہون یا قاشر دوا سے ہوتی ہی جب یہ جسم عضو کے جوہر مین سے ہوتے ہین لیکن جبکہ اُنمین سے ہر ایک
خاص اسم سے مختص ہی تو مملس اُس چیز کا نام خاص ہوتا ہی کہ وہ کھر کھرے مین ہمواری اور چکناہٹ پیدا کرے
اور مجفف وہ ہی جو بدن مین سے - اپنی تلطیف اور تحلیل سے رطوبت کو فنا کر دے نہ اسلئے کہ اپنی طرف
جذب کرے برخلاف نشف کے اور اسمین فقط تحلیل کی قوت کفایت نہین کرتی ہی بلکہ تحلیل کے ساتھ
لطافت کا ہونا بھی ضروری ہی تاکہ عضو کے جرم مین پیر کر اُسکی تہ کی رطوبت کو تحلیل کر دے اور قابض وہ ہی
جو عضو کے اجزا کو سمیٹے پھر وہ اپنی وضع مین کثیف ہوجائینگے اور اُنکے مجرے بند ہو جائینگے اور اسی سبب
سے قابض دوائین پیٹ کو روکتی ہین کیونکہ یہ آنتون کو تنگ کر دیتی ہین پھر اُنسے ثفل سہل
مین جدا نہین ہوتا ہی - اور عاصر وہ ہی جس کا قبض عضو کے خولون مین کی چیز کے نکالنے پر
پہونچے - پتلی عضوون کے خولون مین کی بہنے والی رطوبتون مین سے اور عاصر وہی قبض کی قوی دوا
ہی کیونکہ اگر قابض کمزور ہوتی ہی تو مجرون کے تنگ ہونے سے رطوبتون کے نکلنے سے منع
کرتی ہی اور اگر قبض مین قوی ہوتی ہی تو رطوبتون کو اپنے ضغطہ کرنے سے نکال دیتی ہی پس اسی
سبب سے یہ عاصر دوا مسہل ہوتی ہی جیسے ہڑ ہی - اور مسدد وہ ہی جو مجرے مین اپنی کثافت اور خشکی
سے بند رہے پس جب بدن پر اسکی رطوبت سے غلط وارد ہوتا ہی یا اپنی چپچپاہٹ سے بند رہے پس
جب کہ بدن پر وارد ہو تو چپچپی ہو جائے پھر سدہ بنجائے کیونکہ سدہ مجرے
مین جبھی پیدا ہوتا ہی جب اسمین کوئی بہت سی چیز یا گاڑھی یا چپچپی نفوذ کر جایا کرتی ہی
اور مقدار کی کثرت کسی ہمین دوا سے مختص نہین ہی پھر مسدد یا تو گاڑھی ہوگی یا چکنی ہوگی اور
مغری خشک دوا لیئے ارضیت بہت رکھنے والی کچھ چپچپی رطوبت دار ہوتی ہی لیکن ارضیت بس

ضرور ہو کہ لزج ارضیت بہت سی ہو اور لزج کی ارضیت اُسکی مائیت کے برابر ہوتی ہو بلکہ اُس سے کسیقدر بڑھی ہوتی ہو پس معری کو خشک ہونا ضرور ہی اور لیکن رطوبت ہلوئی اسلیے ضرور ہی تاکہ اُس رطوبت سے رگون کے منھ پر چپکے اور رطوبت کے تھوڑے ہونے کا سبب یہ ہو کہ ارضیت غالب رہے اور زرد ہونے کا سبب یہ ہی تاکہ اُسکی ارضیت کے چپکے رہنا شدید ہو پھر بعض جزون کا بعضون سے جدا ہونا دشوار ہو اور اس چپکتی رطوبت کے سبب سے رگون کے منھ سے لپٹ جائے پھر انھین بند کردے جیسے مچھلی کا سریش باہر کے سوراخون کو بند کر دیتا ہی اور اسے لازم ہی انھین کے بند جزون کا رگجانا اور مدمل اپنے تحلیل کرنے سے مجفف ہوتی ہو اور زخم کی دونون شقون مین کی رطوبت کو چھپا کر دیتی ہی اپنی خشکی سے اور اپنی ارضیتہ کے غلبہ سے پھر ایک شق دوسرے شق سے ملجاتی ہی جیسے ہیرادوکھی ہی اور منبت گوشت کی وہ ہی جو زخم کی طرف کے وارد خون کو جما کر گوشت کر دے تجفیف سے کیونکہ تجفیف جمانے پر مدد دیتی ہی اور طبیعت اس اعانت کی فقط اسی لیے محتاج ہوتی ہی کیونکہ وہ مجروح عضو مین کمزور پڑجاتی ہی اور خاتم وہ ہی جو زخم کو خشک لیشہ کر دیتی ہی اپنی تجفیف سے آفتون سے اُسے بچاتی ہی یہانتک کہ اُسپر طبیعی جلد اُگ آتی ہی پس وہ اُسپر نئی جلد کے منزلہ مین ہوتی ہی اور تریاق یہ نام یونانی زبان مین کاٹنے والے اور زہریلے حیوانون کے نام سے مشتق ہوا ہی اور یہ اُنکی زبان مین تریوق ہی اور مار ڈالنے والی اور زہریلی دواؤن کے نام سے نکالا گیا ہی اور وہی اُنکی زبان مین قالان ہی پھر اب یہ دوا سب زہرون کو نفع کرتی ہی پھر تریاق سے نامزد ہوگئی ہی پھر عرب نے اسکی اصلاح کی اور تریاق سے نامزد کیا اور فادزہر اسکے معنے عجم کی زبان مین وہ ہین جو زہر کا مقابلہ کرے ہر ایک وہ ہی جو روح کی صحت کی اور اسکی قوت کی حفاظت کرے تا زہرون کے ضرر کے دفع پر قادر ہو اپنے مین کی خاصیت سے اور بعض لوگ تریاق کو مصنوعی مرکبون سے خاص کرتے ہین اور فادزہر کو مطبوعہ مفردون سے خاص کرتے ہین اور بعضون کی رائے اسپر ہو کہ نبات مین سے مفرد تریاق کے نام سے زیادہ سزاوار ہین اور معدنی اور وہ چیزین جو جانورون کے جزون سے نکالی جاتی ہین وہ فادزہر سے زیادہ سزاوار ہین

دوسرا باب

دوسرے فن کے پہلے جملہ مین سے مفرد دواؤن اور غذاؤن کے حکمون مین ہی اور ابجد کے حرفون کی ترتیب پر جسمین انھین بیان کیا ہی

ہمزہ کا حرف

ابریشم گرم خشک ہی یعنی ریشم پہلے درجہ مین ہی اپنے مین کی خاصیت سے تفریح کرتا ہی اور اسمین مد

اُسکی تلطیف دیتی ہو بس روح کو پھیلاتا ہی اور اپنی گرمی اور خشکی اُسکی رطوبت کو چوستا ہی بس روح کو متین
کر دیتا ہی اور اسکو روح کا شفاف کرنا اور روشن کرنا لازم ہی۔ خاص خام یعنی کچا کیونکہ اُسمین سے بہت
سی تفریح کرنے والی قوت ملنے کے وقت پانی مین چھوٹ آتی ہی اور اسی سبب سے حل کی ہوئی دوائین
اس پانی کو جلتی دھوپ مین پلائی جایا کرتی ہین تا کہ وہ اس پانی کو پی لین پھر اس پانی سے وہ مفرحہ قوت
حاصل کر لیتی ہین پس یہ دوائین شگفتہ ڈالی جاتی ہین اور استعمال کی جاتی ہین اور اُسکا لباس پہننا اُن جونون کے پیدا
جنکا پیدا ہونا توالد کے طریق سے ہی مانع ہوتا ہی کیونکہ یہ ان انڈون کو یعنے لیکھون کو جو اسمین حادث ہوتی ہین
خراب کر دیتا ہی پھر اُنسے جوئین پیدا نہین ہوتی ہین کیونکہ بدن کے گرم رہنے سے پسینا نہین پایا جاتا ہی اسیلیے
کہ اسکا لباس بدن کو روئی کی طرح سے گرم نہین کرتا ہی بلکہ یہ معتدل ہی اجاص یعنے آلو بخارا ٹھنڈا تر دوسرے درجہ
مین ہی اور اسمین سے کھٹ مٹھا دل کی سوزش کا مسکن ہوتا ہی اسلیے کہ یہی کھٹ مٹھا میٹھے کی نسبت
مین ٹھنڈک کی طرف زیادہ میلان رکھتا ہی اور صفرے کو کھو دیتا ہی اُسی سبب سے اور اپنے مین
کی کھٹاس سے اور دست لانے مین کم ہوتا ہی کیونکہ آلو بخارا مائیت کی کثرت سے اور لزوجت سے طبیعت کو
نرم کرتا ہی اور اسمین ترشی فقط جوش مارنے سے پیدا ہوتی ہی اور اسوقت مین اسکی مائیت گھٹ جاتی
ہی اور خشکی اور قبض کی طرف مائل ہو جاتا ہی اور جتنا چھوٹا ہوتا ہی اُتنی دست لانے کی قوت کم رکھتا ہی مائیت
کے کم ہونے کے سبب سے اور میٹھا آلو معدہ کو لٹکا دیتا ہی اُس سبب سے کہ میٹھے مین کچھ تھوڑی سی گرمی
ہوتی ہی اور گرمی جی کے گھلا دینے سے بے سکھانے کی تحلیل سے کم گرمی کے ہونے سے لٹکاتی ہی اور ملائم
کرتی ہی اور اُسپر اسکی تری مدد دیتی ہی اور کھانے کے پہلے ہی کھاتے ہین کیونکہ اگر اسے کھانے کے بعد
کھائینگے تو یہ ضرور کھانے کو اپنی لزوجت سے پھیلا دیگا اور یہ غذا کم تر ہی کیونکہ اسکی رطوبت مائی ہوتی ہی
اور اسمین کا سوکھا غذا بہت تر ہی اور چاہیے کہ مرطوب مزاج اسکے کھانے کے بعد شہد پی لے تا کہ شہد معدہ اور بدن
مین کی اس سے پیدا رطوبت کو میٹھا کر دے اور اُسکا گوند لطیف ہی اور قطاع ہی کیونکہ مائی جز اس درخت کا پھل کی طرف
منصرف ہوتا ہی اور درخت کے فضلون کی تیز ارضیت رہجاتی ہی اور اسی سبب سے سرکہ کے ساتھ داد کو دفع کرتا ہی اسکے نفوذ
کروا دینے سے اور اپنی تقطیع سے اور بینائی کو قوت دیتا ہی اپنے جلا کے سبب سے جبکہ آنکھون مین لگایا
جاتا ہی اور پتھریون کو چور کر دیتا ہی اپنی تقطیع کے سبب سے اور زخمون کو بھر دیتا ہی اپنی چیچپاہٹ
سے اور کلی اسکی پتی کے پانی سے کوے کی طرف اور حلق کے دو غدود کی طرف نزلہ کے آنے
سے مانع ہوتی ہی کیونکہ اسکی پتی قابض ہوتی ہی اور یہی حال اُسکی لکڑی کا ہی بہت سی ارضیت کے
سبب سے کیونکہ اسکی مائیت بھی پھلون مین صرف ہو جاتی ہی اقحوان یعنے بابونہ اور مرہٹی

[illegible]

اجاص
یعنے آلو بخارا

اقحوان یعنے
مرہٹی

[illegible]

اسکی پتی دھنیے کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی اور اُسکا پھول صورت مین سورج مکھی کے پھول کے مشابہ ہوتا
ہی مگر یہ زرد و سفید ہی مائل ہوتا ہی اور جو کچھ کہ اِسکے درمیان مین ہوتا ہی اُسمین زردی شدت سے ہوتی
ہی اور اُسکی بو مین ثقل ہوتا ہی اور اُسکے مزے مین تلخی ہوتی ہی دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی مقطع
ہی اور ملطف ہی غلیظ خلطون کا مفتح ہی سددون کے لیے اور رگون کے منھ کے لیے اور پسینے اور پیشاب کا
ادرار کرتا ہی اپنی تلطیف کرنے کے سبب سے اور رطوبتون کے بہانے کے سبب سے اور رگون کے
منھ کو کھولنے کے سبب سے اور رُکے حیض کو بہاتا ہی اسی سبب سے پینے سے اور حمول لینے سے
اور معدہ اور مثانہ مین کے جمے خون کو گھلا دیتا ہی اپنی تقطیع کے سبب سے اور اسکا سونگھنا جبکہ تر و تازہ
ہو نیند لاتا ہی کیونکہ یہ بے زیادہ تجفیف کے دماغ کی رطوبتون کو بہا دیتا ہی اور اسکے جوشاندہ مین جبکہ بیٹھین
تو بچہ دالون کی سختیون کو نرم کر دیتا ہی اپنی تلطیف کے سبب سے اور غلیظ خلطون کو بہا دینے سے اور
ضیق کو مفید ہی کیونکہ تقطیع اور تلطیف کرتا ہی اور دست لاتا ہی اور سودے کو مفید ہی اور فم معدہ کے لیے
مضر ہی اسمین لگاو کرنے سے اور اسکا تیل جب کہ روغن زیت سے حاصل کرین اور بلسان کی لکڑی سے
اور جرانکس سے اور چرایتہ سے اکٹھا کرلین اور بابونہ سے اور کٹ سے اور ناردین سے اور تج سے اور حماما
سے اور بلسان کے بیجون سے خوشبو کرین بواسیر کے منھ کو کھولتا ہی اور کانون کے دردون کو فائدہ کرتا ہی
یعنے اسکا تیل اپنی تلطیف اور تلیین کے سبب سے اور اسکے تیل کا حمول العینا رحم کی سختی کو گھلاتا ہی اور
ادرار کرتا ہی حیض کا قوت سے اور یرقان اور استسقے کو مفید ہی تفتیح اور ادرار کے سبب سے اسفاناخ
یعنے پالک پہلے درجہ مین ٹھنڈی اور تر ہی غذا مین جید ہی اسمین بہت سے ساگ پات کی طرح کا نضج اور
خون مین بہت سے بلغم کی تولید نہین ہی گرم سینہ کو اور گرم پھیپھڑے کو مفید ہی ٹھنڈک ڈالنے کے سبب سے
اور خشونت کو دور کرنے سے اور خون دالے پتھم کے دردون کو فائدہ مند ہی اور پیٹ کو نرم کرتا ہی ترطیب
سے اور اپنے مین کی جالیہ غسالہ قوت سے افسنتین یعنے ستاور تیح نامے گھانس کی قسمون مین
سے ہی اور اسکے تنہ سے بہت سی شاخین نکلکر پھیلتی ہین اور اُنپر پتیان بہت سی ہوا کرتی
ہین اور اسکا پھول سفید چھوٹا زردی مارتا ہوتا ہی اور بابونہ کی طرح سے اسکے بیچون بیچ مین ایک طرح کی
زردی ہوا کرتی ہی اور اسکے پیچھے چھوٹی چھوٹی گولیان ہوتی ہین انمین مہین مہین بیج ہوتے ہین
اور اسکی قسمین بہت سی ہین پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہی مفتح ہی
اپنے مین کی تلخی اور چرپراہٹ سے قابض ہی کیونکہ اسکے مزہ مین قبض ہی اور قبض ارضیت
سے ہوتا ہی اور ارضیت خشک ہوتی ہی اور کڑواہٹ بھی ہی فقط تلخی ارضیت ہی سے ہوا کرتی ہی اور یہی

اسفاناخ
یعنے پالک

افسنتین یعنے
ستاور

شدت کی ارضیت ہی اور چرپراہٹ ناریت سے ہی پھر خشک ٹھہرےگا پس یہی فسنتین گرم کڑوی مسہل
چرپرے جوہر سے مرکب ہی اور ارضی قابض جوہر سے مرکب ہی پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہی اپنے
مین کی تلطیف سے اور تفتیح سے اور صفرے کو دستون سے نکال لیتا ہی اپنے مین کی جلا کے سبب
سے کہ کڑواہٹ کے سبب سے پائی جاتی ہی اور قابضہ قوت سے جو کہ اسمین سے ہی کہ دست لانے
مین عضو کے سمیٹنے سے اور ایک طرح کے مضبوط کرنے سے اور دافعہ قوت کی تقویت اس سے ہوتی ہی

اور اسکا نچوڑا پانی معدہ کے لیے بُرا ہی کیونکہ اس سے نکالا ہوا پانی گرمی مین زیادہ قوی اور اسکے
جرم سے بڑھکر تیز ہی کیونکہ یہ ارضی بارد جزء سے خالی ہی پس یہ اپنی تیزی اور گرمی سے معدہ کے مُنھ پر
لگتا ہی اور اسمین وہ عرضی قابض جزء نہین ہی جو معدہ کی اور اُسکے منھ کی تقویت کرے کیونکہ وہ
جرم مین باقی رہجاتا ہی اور اسکے نچوڑے پانی مین چھوٹ کر نہین آتا ہی یرقان کو مفید ہی اسلیے کہ اسکے

جرم سے بڑھکر اسکے پانی مین مفتح اور محللہ قوت ہوا کرتی ہی اور اسکا جرم اور اسکا شربت معدے اور
کلیجے کی تقویت کرتا ہی لیکن اسکے جرم مین کی تقویت کا سبب یہ ہی کہ اسکے جرم مین قابضہ قوت
بہت ہوتی ہی پس اُن دونون کی تقویت یہ اسی سے کرتا ہی لیکن شربت اسلیے مقوی ہی کہ یہ کئی طرح سے
بنتا ہی کوئی اسکا شربت یون بناتا ہی کہ ستادر کو انگور کے شیرہ مین ڈالدیتا ہی اور پکاتا ہی یہان تک ایک
تہائی باقی رہجاتی ہی اور کوئی یون بناتا ہی کہ اسے انگور کے شیرہ مین بھگو کر تین مہینے تک رہنے دیتا ہی
اور کوئی یون بناتا ہی کہ اسے کچھ خوشبودار دواؤن کے ساتھ انگور کے شیرہ مین ڈالکر دو مہینے تک رہنے دیتا

ہی اور یہ معدہ اور کلیجہ کی تقویت کرتا ہی اپنے مین کے قبض اور عطریت سے بے لذع کے اور بواسیر کو مفید نہ
ہی کیونکہ بواسیر دوا کے مدخل سے دور ہی پھر اُسپر ستادر کی قوت نہین پہونچتی ہی مگر اُسکے نہایت ضعیف
ہونے کے بعد پھر اُسکی تسخین اسکے لیے ملین محلل تسخین ہوگی اور مجفف نہوگی کہ سختی کو زیادہ
کردے اور تیون کو کم کرتا ہی عفونت والے بخارون کو تلطیف سے اور تحلیل سے اور ادرار سے اور
اسکے پکے ہوئے کا بھپارا کان کے درد کو مفید ہی جبکہ اس سے بھپارا لیا جائے کیونکہ یہ ریاح کی تحلیل کرتا ہی
اور بلغم کی تلیین کرتا ہی اور اُسے تحلیل کرتا ہی اور صفراوی خلط کو نکالڈالتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو

ہلاک کرتا ہی اپنی تلخی سے اشق یعنے چیڑ یہ گوند ہی تیسرے درجے مین گرم اور پہلے مین
خشک ہی محلل ہی مفتح ہی اسلیے کہ یہ اپنی گرمی سے مادون کو پتلا کر دیتا ہی اور بہا دیتا ہی پس تحلیل
بننے کے قابل ہوجاتا ہی اور اپنی تفتیح سے مسام کو کھول دیتا ہی پھر مادہ نکلنے کے قابل ہوجاتا ہی
پس تحلیل ہوجاتا ہی مجفف ہی کیونکہ اپنی خشکی کے ساتھ تحلیل کرتا ہی پس رطوبت کو فنا کر ڈالتا ہی

بدگوشت کو گلا لیتا ہی اپنی تجفیف سے اور جید گوشت کو اُگا دیتا ہی کیونکہ اپنی گرمی کے سبب سے غذائی
مادہ کو اپنے مادہ کی طرف جذب کر لیتا ہی اور زخم کو پیپ وغیرہ سے اپنی جلا اور نشف کے سبب سے پاک
کرتا ہی پھر اُسمین گوشت اُگ آتا ہی اور جب یہ شہد کے ساتھ چاٹا جاتا ہی تو دمے کو اور عسر نفس کو اور بلغمی خناق کو
کو اور تلی کی سختی کو اور وجع مفاصل کو اور وجع نسا کو مفید پڑتا ہی یہ سب فائدے سختیون اور غلیظ فضلون
کو ملائم کرنے سے اور تحلیل کرنے سے اور غلیظ لزج بلغم کو دستون کی راہ نکالنے سے ہین اسکے ساتھ
شہد اپنی جلا سے اور طبیعت کی تلیین سے اسکی مدد کرتا ہی اور پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہی اپنی تلیین اور
تلطیف سے اور آنتون اور پیٹ کے کیڑون کو ہلاک کرتا ہی اپنے مین کی تفتیح کی قوت سے اپنی تلخی سے
تیز لیپ سے اور پیٹ مین کے بچے کو نکالتا ہی بچہ کے زندہ ہونے کے حال مین اور مردہ ہونے کے حال مین اور
گنٹھیا والے کو اور جوڑون کے جمکر سخت ہو جانے کو ضماد کرنے سے مفید ہی تلیین اور تحلیل کے سبب سے
اور اسکا لیپ اپنے مین کی تفتیح کی قوت سے بواسیر کے منھ کو کھولدیتا ہی اسارون یعنے تگر اسکی
پتی لبلاب یعنی عشق پیچہ کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی سوا اسکے کہ یہ چھوٹی اور پست اور نہایت گول ہوتی
ہی اور اسکا پھول نیلے رنگ کا پتون کے بیچ مین اسکی جڑ کے پاس ہوتا ہی اور اسکے بیج بہت اور قرطم
کی طرح کے ہوتے ہین اور اسکی جڑین بہت باریک گرہ دار خوشبودار ہوتی ہین تیسرے درجہ مین گرم اور
دوسرے درجہ مین خشک ہی اور بعض تیسرے درجہ مین خشک کہتے ہین کلیجہ مین کے سدہ کو کھولتا ہی اپنے
مین کی قوت سے اور تلی مین کی سختی کو تحلیل کرتا ہی اپنی گرمی سے اس سختی کے مادہ کو گھلا دینے
کے سبب سے اور مفید پڑتا ہی اسی سبب سے پرانے وجع ورک کو یعنے کولے کے درد کو اور پٹھون مین
کی ٹھنڈی بیماریون کو مفید ہی اور پیشاب اور حیض کو کھولتا ہی کیونکہ اسمین گھلا دینا ہی اور تفتیح ہی
اذخر یعنے جرانکس اسکی جڑ گرہی اور شاخین باریک ہوتی ہین اور بو تیز ہوتی ہی اور یہ اصل درخت
کی طرح کا ہوتا ہی اور اسکے پھول قرمزی یا ارغوانی رنگ کے ہوتے ہین اور اسکی خوشبو مین کچھ گلاب کی خوشبو
سے مشابہت ہی اور اسمین عمدہ وہ ہی جو حجاز مین پیدا ہوتا ہی اور یہی حرمی ہی اور اسکا فائدہ پھولون مین
اور جڑ کی لکڑی مین ہوتا ہی دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے درجہ مین خشک ہی لطیف ہی سدون کو
اور رگون کے منھ کو کھولتا ہی تفتیح کرنے والی گرمی کے رکھنے سے اور پیشاب اور حیض کا ادرار
کرتا ہی کیونکہ اسکی گرمی بے عفونت شدید تحلیل کے رطوبت کو گھلا کر بہا دیتی ہی اور تفتیح کرتی ہی اور
پتھریون کو ٹکڑے کرتا ہی اور معدہ اور دونون گردے اور کلیجے مین کے سخت ورمون کو ملنے اور لگانے
سے تحلیل کر دیتا ہی اسی سبب سے باوجود اسکے کہ اپنے قبض سے عضو کے جزون کو مجتمع کرتا ہی

اسارون
تگر

اذخر
جرانکس

اور اُسکی طرف مادون کی ریزش کو مانع آتا ہی اور اسکا تیل کھُجلی کو مفید پڑتا ہی اور جھکن کو کھو دیتا ہی لیکن کھُجلی کو نفع
کرنے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ تیل مسام کو کھولتا ہی اور نرم کرتا ہی اور کھُجلی پیدا کرنے والے مادہ کو تحلیل کرتا ہی اور
اپنے مین کے قبض سے عضوون کی تقویت کرتا ہی اور اُنکی طرف مادون کے آنے کا مانع آتا ہی کیونکہ یہ گرم
تحلیل کرنے والے جزو سے مرکب ہی اور ارضی ٹھنڈے خشک قابض جزو سے مرکب ہی اور لیکن تھکن کو فائدہ
دینے کا تو سبب یہ ہی کہ اسمین تحلیل اور تلیین بھی ہی اور عضوون کی تقویت ہی اور اُنکی طرف مادون کے
آنے سے روک ہی اور اسکے تیل کی ترکیب یہ ہی کہ اسکے پھول لیے جائین اور اتنے زیت الانفاق کے تیل مین
ڈالے جائین کہ وہ تیل اُن پھولون کے اوپر آجائے دو بار اور شیشہ مین کر کے گرمیون کی دھوپ مین تیس دن تک
رکھین پھر یہ پھول نچوڑ ڈالین اور دھوپ مین اسی طرح تین مرتبہ گرمی کے دنون مین کرین پھر اسکا استعمال کیا جائے

اور اسکی جڑ دانتون کے مسوڑھون کی تقویت کرتی ہی کیونکہ اسکی جڑ اسکے باقی جزون سے قبض مین نہایت
شدید ہی باوجود اسکے کہ قبض اسکے سب جزون مین موجود ہی مگر اسکی جڑ مین سب سے بہت
ہی پس یہ جڑ اسی سبب سے مسوڑھون کی تقویت کرتی ہی اور اُنھین مضبوط کرتی ہی اور اُنکی نمی اور تری کو
اور اسکی گرمی کرنے والی قوت اس فعل پر تحلیل سے معین ہو جاتی ہی اور معدہ کی اسی سبب سے بھی اور اپنی
عطریت سے اور بلغمی متلی کو تسکین دیتی ہی بلغم کے تحلیل سے اور معدہ کی تقویت سے اور پیٹ کو بند کرتی
ہی پیشاب کے ادرار کرنے سے اور آنتون کے سکوڑنے سے

اترج یعنے کھٹا

اُترج اسکی ترش گود یعنے گٹے کی کھٹاس
جو بیجون سے لپٹی ہوئی ہی تیسرے درجہ مین ٹھنڈا خشک ہی صفرے کو تسکین دیتا ہی اور آنکھ کو جلا دیتا
ہی اور داد کو مفید پڑتا ہی کیونکہ یہ تقطیع کرتا ہی اور تلطیف کرتا ہی اور کپڑون پر کی پڑی سیاہی مین اسکے
اثر کرنے سے اسکے فعل پر استدلال کیجاتی ہی کیونکہ اسے جب اُس روشنائی کے گرے کپڑے پر لگا دیتے
ہین تو یہ اُسے اُڑا دیتا ہی اور اُسکی کالک کو کھو دیتا ہی اور صفراوی قے کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ یہ معدہ کی تقویت
کرتا ہی اور اُسکے فضلون کے گرنے کو روکتا ہی اور مرہ صفرا کو کھوتا ہی اور گرم خفقان کو تسکین دیتا ہی
کیونکہ یہ دل کی تقویت کرتا ہی اور اس فعل پر اسکی عطریت مفید پڑتی ہی اور اسکا رُب یعنے
اسکی ترشی کا رب اور یہی اسکا وہ پانی ہی جو اسے نچوڑ کر نکالا جاتا ہی جبکہ جوش دیا جاتا ہی یہان تک کہ
تہائی باقی رہجائے اور اسکا شربت کہ اسکی ترشی کے نچوڑنے سے اور شکر سے بنتا ہی معدہ کی دباغت کرتا
ہی بلغم کی تقطیع سے اور اُن رطوبتون کی تقطیع سے جو معدہ مین ہوا کرتی ہین اور اپنے مین کی تجفیف
سے اور معدہ مین کے جزون کے جمع کرنے سے اُس جز سے کہ اسمین عرضی جزون سے
ہی کیونکہ ان کھٹاسون مین فقط جوش کھانے سے ارضیت پیدا ہو جاتی ہی اور جوش

کھانے سے بہت سی مایئت انھین کی قاصرہ گرمی سے تحلیل ہوجاتی ہی اور ارضیت باقی رہجاتی ہی اور کھانے
کی خواہش دلواتا ہی صفرے کے دفع کرنے سے اور معدہ کے جمع کرنے سے اور اپنی ترشی سے معدہ
کی لذع سے اور سینہ کو ان بخون کو مفر پڑتا ہی اپنی تبرید کی شدت سے اور اپنے نفوذ کر جانے سے اور لطیف
کی قوت اور نفوذ کروانے والے جوہر کے پائے جانے سے اور اسکا چھلکا پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے
درجہ مین خشک ہی سورج کی دھوپ کی ملاقات کے رہنے سے اور اسکا تیل استرخے کو اور مفالج کو فائدہ
کرتا ہی کیونکہ اسمین تیزی اور چرپراہٹ اور مرخیہ رطوبتون کی تقطیع کے ساتھ تحلیل اور تسخین اور قوی
تجفیف ہی اور اسکا تیل مختلف طریقون سے نکلتا ہی سب مین زیادہ آسان یہ طریق ہی کہ اترج تر و تازہ
لیا جائے اور چھری سے چھیلا جائے اور پتھر کی ہنڈیا مین پوٹلی مین باندھکر ڈالا جائے اور اُس پر سوسن
آزاد کا تیل ڈالا جائے اور نرم آنچ مین پکایا جائے یہانتک کہ اُسکی قوت اور خوشبو تیل مین نکل
آئے پھر آگ پر سے اُتار لیا جائے اور چھان لیا جائے اور کبھی یون بنایا جاتا ہی کہ تلون کے ساتھ
چھوٹا اترج کئی بار پرورش ہوجاتا ہی یہانتک کہ تل اترج کی قوت کو لے لیتے ہین پھر اُن تلون مین کا
تیل نکال لیا جاتا ہی اور اُسکی خوشبو وبا اور ہوا کے فساد کی اصلاح کرتی ہی کیونکہ تریاقیہ مفرحون مین
سے ہی اور اسکی گرمی اپنی خاصیت سے تفریح مین مدد کرتی ہی اور اسکا مربے شہد مین نہایت جید ہی
کیونکہ اسکا گودہ کہ چھلکے اور اُسکی ترشی کے بیچ مین ہی نفخ پیدا کرنے والا دیر ہضم ہی اور جب شہد مین مربے
کیا جائیگا تو ہضم کو زیادہ قبول کرنے لگیگا اور شہد مین اسکے مربے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ اترج
کا چھلکا چھیل کر پور پور بھر کے ٹکڑے کرین اور پانی اور کچھ شہد کے ساتھ پتھر کی ہنڈیا مین پکا
لیے جائین یہانتک کہ نرم ہوجائین یعنے گھل جائین پھر اسکے بعد انھین ہنڈیا مین سے نکال لین پھر
انھین تھوڑے سے شہد مین جوش کرین اور جہانتک پانی اُنمین سے نکلتا آئے وہانتک اُس پر کے شہد
بدلتے جائین اور جوش کیے جائین یہانتک کہ قوام بندھ جائے اور پانی کو نچوڑین پھر اسکے بعد اس پر پوٹلی مین کچھ
سونٹھ اور دار چینی اور لونگ اور دار فلفل اور جو نرکٹ ہوا باندھکر چھوڑ دین اور اسکا چھلکا جلا ہوا
کوڑھ کے لیے جید طلا ہی کیونکہ اسمین جالی چرپرے مادہ کے ساتھ محللہ مجففہ قوت ہی اور اسکے
بیج کا تیل شراب کے ساتھ بچھو کے زہر کا مقابلہ پینے اور لگانے سے کرتا ہی کیونکہ اسمین تریاقیت ہی
اور یہی حال اسکی ترشی کا ہی اور اسکے چھلکے کا نچوڑا پانی سانپ کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہی اور بچھو کے
کاٹے کو اور اسکی ترشی دستون کو بند کرتی ہی اور صفراوی دستون کو مفید پڑتی ہی کیونکہ بیان ہوچکا
ہی کہ اسمین ارضیت بہت سی ہی اور مایئت تھوڑی سی ہی اور اسکا مغز پہلے درجہ مین ٹھنڈا تر ہی کیونکہ

دوسرا باب مفرد دواؤن کے بیان مین

اسکی بائیت حبی ہوتی ہو غلیان سے گرم نہین ہوتی ہو اور غلیانیہ گرمی سے اسکی تری بہت تحلیل نہین ہوتی ہو کیونکہ اترج کے مغز مین جب پکانے والی گرمی کم کم اثر کرتی ہو یہان تک کہ اُسکی تری کو بہا دیتی ہو اور اسمین جوش پیدا کردیتی ہو تو اس غلیان سے اسمین کھٹاس پیدا ہوجاتی ہو پھر اسکے بعد جب اسکی ترشی کا غلیان پورا پور ہوجاتا ہو اور اسکی تری تحلیل ہوجاتی ہو تو گرم ہوجاتا ہو اور اسکی اثر خیت بڑھ جاتی ہو اور بیج کے لب کی غذا ہونے کا صالح ہوجاتا ہو اور اسکے مشابہ ہوجاتا ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ جو بیج پر لپٹا ہوا ہوتا ہو وہ پھل مین سے ہوتا ہو اور جو چیز کہ بیج کے لب کی غذا ہوتی ہو بس وہ پہلے اسکی ترشی ہو پھر اسکی شیرینی ہو اور یہ فقط اسلیے ہوتا ہو تاکہ گرمی کی طرف مستحیل ہوجانیکا طریق ہوجائے یہان تک کہ بیج کے لب کی غذا ہونیکا صالح ہوجائے اور اسکے مشابہ ہوجائے کیونکہ یہ لب گرم خشک ہو اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے درجہ مین گرم ہو اور پہلا قول حق ہو اس دلیل سے کہ بیان ہوچکی ہو نفخ پیدا کرنے والا ہو کیونکہ اسمین رطوبت بہت ہوتی ہو اور اسکی پتی نفخ کی تحلیل کرنیوالی ہو کیونکہ گرمی پیدا کرنے والی ہو اور تلطیف کرتی ہو اور سدون کو کھولتی ہو اور اسکی فقاح یعنی کلی اسکے مغز سے اقوی ہو اور لطیف ہو انبر باریس یعنے زرشک ایک کٹیلے درخت کا کھرے پتی والے سبز سیاہی مارتے کا پھل ہو اور اس درخت مین چھوٹی چھوٹی گولیان بنفشجی رنگ کی لگتی ہین دوسرے درجہ کے اخیر مین گرم خشک ہو صفرے کو بہت قطع کرتی ہو اور گرم معدہ کو اور گرم کلیجہ کو فائدہ مند ہو کیونکہ یہی زرشک ان دونون کی تقویت اُس چیز سے کرتی ہو جو اسمین قابضہ قوت مین سے ہو اور اس فعل پر اسکی ٹھنڈک اور خشکی معین پڑتی ہو اور پیاس کو نہایت مارتی ہو اسلیے کہ یہ معدہ اور کلیجہ کی گرمی کو تسکین دیتی ہو اور پیٹ کو بند کرتی ہو قابضہ قوت سے اور پیچش کو مفید پڑتی ہو اپنی خشکی پھیلانے سے اور نیچے سے خون آنے کو اپنے قبض کرنے سے اور سمیٹنے سے رگون کے منھ کو اسطوخودوس اور سخارودس یا سخناوس کا نسخون کے اختلاف پر معرب ہو اور یہی یونان کے جزیرون مین سے ایک جزیرہ کا نام ہو یہ گھاس اُسی کے نام سے نامزد ہوگئی ہو کیونکہ یہ اُسی مین اُگتی ہو اور یہ ایک گھاس ہو کہ جسکے کانٹے پہاڑی پودینہ کے کانٹون کی طرح کے ہوتے ہین لیکن اسکی پتی اس پودینہ کی پتی سے لنبی ہوتی ہو اور اُسکی شاخین خاکی رنگ کی ہوتی ہین افتیمون کی طرح سے بے پھل ہوتی ہین پہلے درجہ مین گرم ہو دوسرے درجہ مین خشک ہو تحلیل کرتا ہو اور تلطیف کرتا ہو اور تفتیح کرتا ہو اور جلا کرتا ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ اسمین ناری جزو ہو اور اسمین تھوڑا سا قبض ہو کہ وہ بدن اور انتون کی تقویت کرتا ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ اسمین ارضی جز ہو اور یہ دونون جوہر خشک ہین بس یہی اپنی خشکی کے سبب سے عفونت کا مانع ہوتا ہو اور ٹھنڈے پھون ٦

انبر باریس یعنے زرشک

اسطوخودوس یعنے دھارو

کے موافق پڑتا ہی اور اُنکی تقویت کرتا ہی اپنی تسخین کرنے سے اور اپنے قبض سے کہ ارخاء کے مضاد ہی اور
خاصیت سے اسکا جو شاندہ پٹھون کے دردون کو اور جوڑون کے دردون کو تسکین دیتا ہی اور مرگی کو اور
مالیخولیا کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ یہ دماغ کا پورا تنقیہ کرتا ہی اور بلغم اور سودے کا اسہال کرتا ہی لیکن صفراوی
مزاجون کو کرب مین ڈالتا ہی اور پیاس لگاتا ہی افتیمون یعنے اہل بید پیچ ہین اور پھول ہین اور چھوٹی چھوٹی
ڈنٹھے والی شاخین ہین بالون کے مشابہ ہین تیسرے درجہ مین گرم ہی اور پہلے درجہ مین خشک ہی قبض کی
تسکین کرتا ہی اپنی گرمی سے اور خشکی سے اور ادھیڑ آدمیون کے اور بڈھون کے موافق ہی کیونکہ انکے
مزاجون کی تعدیل کرتا ہی اور اُنکے بدنون مین جو بلغم اور سودا پیدا ہوتا ہی نکال لیتا ہی اور مرگی اور مالیخولیا کو
مفید پڑتا ہی اسی سبب سے اور جوانون کو اور گرم مزاج والون کو پیاس لگاتا ہی اور انکے منھ مین خشکی
اپنی گرمی اور خشکی کی شدت سے پیدا کرتا ہی اسی سبب سے چاہیے ہی کہ اسمین کچھ ایسی چیزین ملا دی جائین کہ
جنمین کچھ ترطیب ہو جیسے ملیٹھی ہی اور بنفشہ ہی اور میٹھے بادام کا روغن ہی املج یعنے آنولہ کالا پھل ہی گائے کی
آنکھون کے مشابہ ہی اسکی گٹھلی گول دونون طرفون سے تیز ہوتی ہی اور جب اسپر سے اسکا چھلکا اُتار ڈالا
جاتا ہی تو اسکی گٹھلی شق ہو کر تین ٹکڑے ہو جاتی ہی دوسرے درجہ مین خشک ہی تھوڑی سی ٹھنڈک رکھتا ہی
خون کی گرمی کو بجھاتا ہی پس جو خون کہ دل مین ہوتا ہی اسکی اصلاح کرتا ہی اور دل کی تقویت کرتا ہی اپنی گرمی
کی تعدیل سے اور قبض سے اور اُسے پاک کرتا ہی اپنی اصلاح سے اور تعدیل سے اور فہم کو بڑھاتا ہی
کیونکہ یہ دماغ سے اُن رطوبتون کو جو فہم کو پلید کرتی ہین چھین لیتا ہی اور اس سبب سے کہ جب یہ دل کے
خون کی اصلاح کرتا ہی تو اس سے جو حیوانی روح پیدا ہوگی وہ بھی صالح ٹھہرے گی اور اس سے
اُسے نفسانی روح کی صلاح لازم ہوگی اور اسے فہم کی زیادتی لازم ہی کیونکہ یہ اپنی قبض کے سبب سے
انجرون کو دماغ کی طرف اُٹھکے جانے سے مانع آتا ہی اور بالون کی تقویت کرتا ہی اُنکے اُکھڑنے کے مقامون سے
لٹکانے والی رطوبتون کے دور کرنے سے پھر اُنھین اپنی خشکی پھیلانے سے اور قبض سے مضبوط کرتا ہی اور انکی
کی تقویت کرتا ہی کیونکہ نفسانی روح اور پٹھون کے عضوون کی تقویت کرتا ہی اور پٹھون کو نہایت مفید
پڑتا ہی کیونکہ یہ اُسکے لٹکانے والی تری کو دور کرتا ہی اور کھانے کی خواہش دلواتا ہی اور معدہ کی دباغت
کرتا ہی اسی سبب سے اور معدہ کے اجزا کو سمٹنے کے سبب سے اپنی کھٹاہٹ سے اور باہ پیدا
کرتا ہی کیونکہ تری کو دور کرتا ہی اور پائخانہ کے مقام کی تقویت کرتا ہی اسی سبب سے اور بواسیر کو
مفید پڑتا ہی کہ یہ پائخانہ کے مقام کی تقویت کرنے سے اسپر مادہ کی ریزش کو مانع آتا ہی اقاقیہ یعنے کیکر
یہی کیکر کا رب ہی اور یہ کیٹیلے مصر کے درخت کا پھل ہی جو سیط کے نام سے مشہور ہی اور اسکے بنانے

افتیمون یعنے اہل بید

املج یعنے آنولہ

اقاقیہ یعنے کیکر

کی ترکیب یہ ہی کہ اسکے پھل پتی کے ساتھ کوٹے جاتے ہین اور نچوڑ کر عرق نکالا جاتا ہی پھر اُسے لیتے ہین
اور چھان ڈالتے ہین اور ملائم آنچ مین پکاتے ہین یہانتک کہ جم جاتا ہی اسکا مغسول یعنے دھویا ہوا دوسرے
درجہ مین مختلف ٹھنڈا ہی اور بے دھوئے کے ٹھنڈک پہلے درجہ مین ہی کیونکہ اسمین گرم تیز جوہر ہوتا ہی اور
اُسکی خشکی تیسرے درجہ مین ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اس نچوڑے عرق کی ترکیب گرم تیز کاٹنے والے جزسے
اور ٹھنڈے ارضی جز سے اور مائی جز سے ہی اور یہ ترکیب اسمین نہایت ضعیف ہی کہ اسکے بعضے گرم جزو
دھونے کے وقت اپنی لطافت کے سبب سے اس سے چھوٹ جاتے ہین اور اسی سبب سے
اسکا مغسول غیر مغسول سے ٹھنڈک مین بہت شدید ہوتا ہی اور غیر مغسول مغسول سے بڑھکر لگتا ہی اور اسکے
غسل ہونے کی ترکیب یہ ہی کہ اسے پانی کے ساتھ رگڑینگے اور جو اُسکے اوپر آتا جائیگا اسے ٹپکا لینگے
اور ہمیشہ یونہین کیے جائینگے یہانتک کہ پاک صاف پانی رہجائے پھر اسکی ٹکیان بنا لینگے اور کیکر بابون کو
کالا کرتا ہی کیونکہ اُنسے رطوبت کو دور کر ڈالتا ہی اور سردی سے ہاتھ وغیرہ پھٹے ہوؤن کو فائدہ کیا کرتا ہی
کیونکہ عضو کے متفرق جزون کو جمع کرتا ہی اور سمیٹتا ہی اپنے قبض کے سبب سے اور عضو کو مضبوط
کرتا ہی اور اسے پھٹنے سے مانع آتا ہی اور ناخن کی جڑ مین کے گرم ورم کو مفید پڑتا ہی اپنی ٹھنڈک
کرنے سے اور مادہ کو پھیر دینے سے اور ورمون کو مفید پڑتا ہی اسی سبب سے اور منھ کے آنے کو
کھوتا ہی کیونکہ زخمون کے بھرنے کی مانع رطوبتون کو خشک کرتا ہی اور جوڑون کے ڈھیلے ہونے کو مانع آتا
ہی اپنی خشکی پھیلانے سے اور بینائی کی تقویت کرتا ہی اور اُسکی تلطیف کرتا ہی اور بینائی کو تیز کرتا ہی گاڑھی رطوبتون
کے چھن لینے سے اور آنکھون کے دُکھنے کو تسکین دیتا ہی آنکھ کی طرف فضلون کی ریزش کو مانع آنے سے اور
ناخنہ کی دواؤن مین پڑتا ہی کیونکہ یہ بینائی کی تقویت کرتا ہی اور اُسکے معالجہ کی مین تیز اکال گرم دواؤن کی
اذیت سے اُسکی حفاظت کرتا ہی اور پیٹ کو بستہ کرتا ہی پینے سے اور حمل لینے سے اور لیپ لگانے سے اور
ہیضہ کو اور خون کے دستون کو روکتا ہی اور خون کے بہنے کو قطع کرتا ہی اور پائخانہ کے مقام کے پھول
آنے کو اصلی حال پر پھیر لاتا ہی اور اُسکے استرخے کو مفید پڑتا ہی اور یہ سب اسی سبب سے ہی کہ اس مین قبض
ہی اور خشکی ہوتی ہی آس گرم شہرون مین ہوتا ہی اور ہمیشہ ہرا رہتا ہی بلند ہوا کرتا ہی یہانتک کہ بہت بڑا درخت
ہو جاتا ہی اور اسکے پھول سفید خوشبودار ہوتے ہین اور اسکے پھل پکنے پر میٹھے ہوتے ہین پہلے درجہ مین ٹھنڈا ہی اور دوسرے درجہ
مین خشک ہی کیونکہ یہ گرم لطیف جز سے مرکب ہی اور بہت ٹھنڈے خشک سے کہ وہ گرم جز ہی بڑھکر ہی
اور اسکا گرم جز خشک جز کے خشکی پھیلانے سے پر رطوبتون کی تحلیل کے طریق سے مدد کرتا ہی اور اسکا قبض
اُسکی خشکی سے بڑھکر ہی کیونکہ اسکا گرم جز ٹھنڈے جز کی تعدیل کرتا ہی اور تحلیل سے خشکی کی تقویت کرتا ہی اور

آس یعنے ادھیرہ

دشنون کو اور پسینے کو اور ہر ایک بہاؤ کو روکتا ہی کیونکہ یہ اپنے قبض کی قوت کے ساتھ پیشاب کا ادرار
اِس جزسے کرتا ہی جو اس مین گرم لطیف منفتح ہی اور اسکی گرم ٹھنڈے جز مین ترکیب غیر مضبوط ہی بس اسمین
ہماری گرمی کے اثر کے وقت اسمین کا ایک جز دوسرے جز سے جدا ہو جاتا ہی اور گرم جز اثر کرنے
مین ٹھنڈے جز پر تقدیم کرتا ہی اسلیے کہ گرمی دونون فاعلہ کیفیتون مین سے زیادہ قوی ہی پھر ادار
قبض پر مقدم ہوگا اور اگر قبض مقدم ہوتا یا دونون اثر ساتھ ہی ہوتے تو گرم جز ادرار پر قادر
نرہتا اسلیے کہ قبض ادرار کا مانع ہوا کرتا ہی اور جب اس سے حمام مین مالش کیجائے گی تو بدن کی
تقویت کریگا اور غریب رطوبتین کہ بیماریون کی ہین بدن سے چن لیگا اُس جز سے جو اسمین خشکی پھیلانے کا
اور تحلیل کا ہی اور اسکا سوکھا پتا بغل کی بدبو کو مانع آتا ہی کیونکہ یہ تر چیز کو سکھاتا ہی اسلیے کہ تر چیز مین
تری ملی ہوتی ہی بس یہ مسام کا قبض ارضی خشک جز سے کرتا ہی بھی اور سڑی رطوبتون کو نکلنے
سے روکتا ہی اور اسکے ساتھ ان رطوبتون کو خشک کرتا ہی اور تحلیل کر دیتا ہی خاص جلا ہوا
پتا کیونکہ یہ قبض مین اور خشک کرنے مین بڑھکر ہی اور بالون کی تقویت کرتا ہی اسلیے کہ پہلے اپنی
مین کے گرم جز سے بال کے مادہ کی کشش کرتا ہی اور مسام کو کشادہ کرتا ہی اور اپنے مین کے قبض والے
جز سے عضو کو اس حال مین مضبوط کرتا ہی کہ اسکی طرف بالون کے مادہ کی کشش ہو چکی ہی پھر اسے
جما کر بال کر دیتا ہی اور بالون پر مسامون کا قبض کرتا ہی اور بالون کے پکڑے رہنے کو مسامون کے
لیے موجب ہوتا ہی اور گرم جز کا اثر جیسا کہ بیان ہو چکا ہی مقدم ہی اور بالون کو سیاہ کرتا ہی خشکی کے
پھیلانے سے اور پیچش کو روکتا ہی اپنے قبض سے اور تجفیف سے اور ورمون کو گرم ورمون کو اور
آتشک اور ریتی کو اور آگ سے جلنے کو تسکین دیتا ہی اور آگ سے جلے مین چھالا پڑنے سے مانع
آتا ہی کیونکہ اُسکی گرمی کو تسکین دیتا ہی اور اُسکے مادہ کو پھیر دیتا ہی اور جب اسکے پتے کو شراب مین
جوش کرین اور اُسے لگائین تو شدید دردِ سر کو فائدہ دیتا ہی کیونکہ شراب اسکا نفوذ سر کے جوڑون کی
تہ مین کروا دیتی ہی پھر یہ قبض کرتا ہی اور ٹھنڈک ڈالتا ہی اور اسکی طرف مواد کی ریزش کو مانع آتا
ہی اور شراب سے تلیین اور تلطیف اور تحلیل مادون کی حاصل ہوتی ہی اور کھانسی کو اور خفقان کو فائدہ
کرتا ہی اور اسکا شربت دل کی تقویت کرتا ہی لیکن کھانسی کو فائدہ کرنے کا سبب یہ ہی کہ اس پھل
مین طبیعی مٹھاس ہی اور مٹھاس ارخا کیا کرتی ہی اور ملین ہوتی ہی اور اسپر شکر کی مٹھاس مدد دیتی
ہی اور خفقان کو فائدہ اور دل کی تقویت اپنی خوشبوداری سے جو روح کے جوہر کے موافق ہی کرتا
ہی اور اسمین کا تلطیف کے ساتھ دوا قبض کا تب روح کو متین کرتا ہی اور اسکے جوہر کو پاک صاف

اکلیل الملک یعنے پرتنگ اور اسپرک اور ناخونہ

کرتا ہی اور اُسے پھیلاتا ہی اور مسوڑھون کو مضبوط کرتا ہی قبض سے اور لٹکانے والی رطوبتون کے سُکھاڈالنے
سے اور یہ جب پیا جاتا ہی اسکا شربت شراب کے پہلے اُسکے خمار کو روکتا ہی اور یہی حال اسکے نچوڑا
ہی اور اسکے نچوڑے ہوئے پانی کا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ معدہ کی تقویت کرتا ہی اور شراب کے ہضم کرنے
پر اُسے مدد دیتا ہی اور سر کی طرف ابخرون کے جانے کو روکتا ہی اسلیے کہ اسمین قبض ہی اور ادرار ہی جو شراب
ادرار کرنے والی قوت سے نکال دیتا ہی اور اسکے پھل کا نچوڑا ہوا پانی ادرار کرتا ہی جیسا کہ بیان ہو چکا ہی
اور پیشاب کی جلن کو روکتا ہی اپنے مین کے ٹھنڈے جوہر سے **اکلیل الملک** فقط اسلیے اس نام
سے نامزد کیا گیا ہی کہ اس سے تاج بنائے جاتے تھے اور بادشاہ انکے اپنے سرون پر پہنا کرتے تھے اور مجھے
یہ گمان ہی کہ اس سے نامزد ہونے کا سبب یہ ہی کہ اس گھاس مین سر کے دردون کے لیے فائدہ ہی اور اسکی
بہت سی قسمین ہین اور سب مین اچھی وہ قسم ہی کہ جسکی پتی رم کی طرح کی ہوتی ہی اور سبز ہوتی ہی اور نہایت
باریک شاخین ہوتی ہین اور اسکے پھول زرد رنگ کے ہوتے ہین کہ اسکے پیچھے غلاف دار پھل آتے ہین کہ جو چھوٹے
توشہ دانون کی طرح کے بچہ گول لڑکیون کے کنگنون کے مشابہ ہوتے ہین انمین چھوٹے چھوٹے بیج گول
رائی کے دانہ سے چھوٹے ہوتے ہین اور اسمین سے مستعمل گول غلاف ہوتے ہین یعنے جو گائے کے سینگ کی
طرح کے گول پھل ہین یہی مستعمل ہوتے ہین پہلے درجہ مین گرم خشک ہی اور بعضے کہتے ہین کہ گرمی سردی مین
معتدل ہی اور اسمین تھوڑا سا قبض ہی اور نضج دیتا ہی اور درد کو تسکین دیتا ہی ملطف ہی اعضا کا مقوی
ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ دو جزون سے مرکب ہی ایک ٹھنڈا ہی اور ایک گرم ہی اور یہ دونون ایک دوسرے
کی تعدیل کر لینے مین قریب ہین اور یہ دونون جز خشک ہین پس گرم جز سے تحلیل کرتا ہی اور نضج دیتا ہی اور
تلطیف کرتا ہی اور ٹھنڈے جز سے قبض کرتا ہی اور اعضا کی تقویت کرتا ہی اور گرم جز قوی نہین ہی کیونکہ اگر
قوی ہوتا تو ضرور مواد کی کشش کرتا اور اسکا حال نہین ہی لیکن وہ ٹھنڈے جز سے قوی ہی اور اسی سبب
سے نضج کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور ٹھنڈا جز بھی قوی نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ قوی ہوتا تو ضرور اسکا قبض
قوی ہوتا اور ایسا حال نہین ہی اور اسکی خشکی پر دلیل یہ ہی کہ قبض کا رطوبت کے ساتھ
ہونا تو ممکن نہین کیونکہ فقط جزون کے سمٹنے سے قبض ہوتا ہی اور رطوبت لٹکاتی ہی اور یہ اسکے منافی
ہی اور اسلیے کہ تحلیل کو رطوبت کا فنا کر دینا لازم ہی اور اسلیے کہ یہ تحلیل کرتا ہی اور مواد کو پتلا کر دیتا ہی کیونکہ
تحلیل فقط اسی سے کامل ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ قابض ہی اعضا کی تقویت کرتا ہی اور دردون کو
اُنکے مادون کی تحلیل کرنے سے تسکین دیتا ہی اور دردون کے دفع کرنے پر اعضا کی تقویت کرتا ہی
اور آنکھون کے ورمون کو اور کانون کے ورمون کو اور ان دونون کے دردون کو نضج کے ساتھ

تسکین دیتا ہی میفختج انگور کا شیرہ ہی جبکہ جوش کھا جائے یہان تک کہ اسکی چوتھائی باقی رہجائے اور تین
چوتھائیان جوش ہونے سے خشک ہوجائین لیکن دردون کو مفید تو اس سبب سے ہی کہ بیان ہوچکا ہی لیکن
درمون کو مفید ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ ورمون کا علاج موجود مادہ کی تحلیل کرنے سے اور عضو کی طرف مادہ
کی زیادتی سے توجہ کرنے کو مانع ہونے سے ہی اور یہ امر فقط قبض سے ہوتا ہی لیکن میفختج کے ساتھ اسکے استعمال
کرنے کا تو سبب یہ ہی کہ اسمین قبض ہوتا ہی پھر جب میفختج کے ساتھ استعمال ہوتا ہی اس سے قوی تلیین حاصل
ہوجاتی ہی کہ وہ تحلیل اور تلطیف کو برابر کردیتی ہی اور پاپخانہ کے مقام کے ورمون کو اور دونون خصیون کے
ورمون کو فائدہ کرتا ہی اسی سبب سے اور تر قرحون اور مُنھ اور سر کی پھنسیون کو بعضی قابض چیزون کے
ساتھ لگانے سے مفید پڑتا ہی کیونکہ انکا علاج تجفیف سے اور تقویت سے اور تر فضلون کی تحلیل کرنے سے پورا
ہوتا ہی جیسے مسور اور گیرو ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ ایسی چیزون کا قبض کم ہوتا ہی اور اس سے دردسر کی تسکین کے
لیے نطول بناتے ہین

انیسون یعنی رومی سونف

انیسون اور یہی رومی سونف کے بیج ہین اور چرپرے کڑوے بیج ہین اور عمدہ اسمین وہ
ہی جسکے دانہ بڑے بڑے ہون اور بھوسی کی طرح اسپر سے پوست نہ اُترے اور اسکی بو قوی ہوتی ہی اسکی
خشکی تیسرے درجہ مین ہی اور اسکی گرمی دوسرے درجہ مین ہی یا تیسرے مین ہی جالینوس کے دونون
قولون کے اختلاف پر گردے اور مثانے اور بچہ دان اور کلیجے اور تلی کے سدون کو کھولتا ہی کیونکہ یہ قریب
ہی اور اُسکے افعال مین سے تفتیح ہی اور ریح کو نکالتا ہی اپنی تلطیف سے اور تحلیل سے در تسخین قوت سے خاص
بھنا ہوا کیونکہ بھننا رطوبت کو گھٹا دیتا ہی بس تیزی بڑھ جاتی ہی اور منھ اور ہاتھ پانؤن کے تشنج کو مفید ہی
اپنے ادرار کے سبب سے اور اسلیے کہ کلیجہ کی تقویت اس چیز سے کرتا ہی جو اسمین تفتیح اور تھوڑے سے قبض کی
ہی اور پرانے آنکھون کے رگون کے سرخ ہوکر پھولنے کو فائدہ کرتا ہی جب اسے آنکھ کے اندر لگاتے ہین اسلیے
کہ یہ اُسکے مادہ کو تحلیل کرتا ہی اور گھومنے کو اور دردسر کو دھونی لینے اور اس لینے سے تسکین کردیتا ہی کیونکہ یہ ان
دونون کے مادون کو تحلیل کرڈالتا ہی اور یہ گلاب مین حل کیا ہوا کانون مین تقطیر کیا جاتا ہی تو جو انھین پھٹنے سے
مار لگنے یا گر پڑنے سے یا صدمہ سے عارض ہوتا ہی اُسے اچھا کردیتا ہی اپنے تھوڑے سے قبض کے پائے جانے
سے اور ان مین کے دردون کو مفید پڑتا ہی تحلیل کے سبب سے اور پیشاب اور حیض اور رطوبتون کا
ادرار کرتا ہی جو رطوبتین کہ بچہ دان مین ہین اپنی تفتیح سے اور گرمی کی کثرت سے اور بلغمی پیاس کو تسکین دیتا
ہی کیونکہ یہ بلغم کو پگھلا دیتا ہی اور تحلیل کرڈالتا ہی اور دودھ کو اور منی کو زیادہ کرتا ہی غذا اُسکے مجرون کو خصیون
کی طرف اور چھاتیون کی طرف اپنے کھول دینے سے زہرون کی مضرتون کو دفع کرتا ہی کیونکہ یہ رگون
کو زہر سے پیشاب اور حیض کے ادرار سے پاک صاف کردیتا ہی اور اکثر وقتون

ہین پیٹ کو لبستہ کرتا ہی اپنی خشکی پھیلانے سے اور ادرار کرنے سے اور اعضا کی طرف غذا کو نفوذ کروا دینے سے

اُشنہ یعنی چھڑیلہ اُشنہ اور یہ وہ ہی جو شیبۃ العجوز سے نامزد ہی اور یہ باریک چھلی ہی کہ بلوط اور جوز اور صنوبر کے درخت پر لپٹی ہوتی ہی پہلے درجہ مین گرم ہی اور اُس درخت کی طبیعت کو اختیار کرتا ہی جسپر لپٹا ہوتا ہی اس سبب سے اُسکی طبیعت مین اختلاف واقع ہوا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ ٹھنڈا ہی اور خشکی بہت رکھتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پہلے درجہ مین ٹھنڈا ہی اور اسکی خشکی معتدل ہی اور بعضون نے وہی کہا ہی جیسے مصنف نے بیان کیا ہی اور معدہ کی تقویت کرتا ہی قبض سے اور خوشبوداری سے اور رطوبت کے چوس لینے سے اور نفخ کے دور کرنے سے اور کلیجہ کے دردون کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ اسمین تلیین اور تحلیل قبض کے ساتھ ہی

انزروت یعنی لائی انزروت ایک کٹیلے درخت کا گوندہ ہی کہ کرمان اور فارس مین ہوا کرتا ہی قتاد نامے درخت کے مشابہ ہوتا ہی اور اسکا رنگ سرخ اور سفید زردی مارتا ہوتا ہی اور اسکے مزہ مین تلخی ہوتی ہی گرم خشک ہی اور اسمین رطوبت یبوست کے ساتھ مضبوطی سے ملی ہوئی ہی لیکن خشکی غالب ہی پس اسی وجہ سے بے خراش کے سکھانے والا ہی اور بے حدت کے اور اسی سبب سے یعنے بے خراش کے سکھانے کے سبب سے قرحون کو بھرلاتا ہی بھرنے کے مانع آنے والی پیپ کے اور سفید تیلی گاڑھے ین مین معتدل رطوبتون کے فنا کرنے سے اور زخمون کو ملا دیتا ہی اپنی چیک اور چپچپاہٹ سے اور آنکھون کے دُکھنے کو فائدہ کرتا ہی اسکے اخیر مین کیونکہ اسکی تحلیل لگنے سے اور اذیت دینے سے جاتی ہی اور آنکھ کی طرف بہکر آنے والی رطوبتون کو مانع آتا ہی اور جوڑون سے غلیظ خلطون کو دستون کی راہ نکالتا ہی کیونکہ اسمین ایک کڑوا جز ہی کہ گرمی دیتا ہی اور نضج دیتا ہی اور تفتیح کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ امر اسمین خاصیت کے سبب سے ہی

اثمد یعنی انجن اثمد یعنے سرمہ کا پتھر اصفہان سے اور پچھان سے آتا ہی اور یہی کالا پتھر سخت براق ہی پہلے درجہ مین ٹھنڈا ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہی گندک والے جوہر سے اور پارہ والے جز سے مرکب ہی اور گندک والا جوہر غالب جز ہی اور اسی سبب سے قبض کرتا ہی اور سنے لذع کے سکھاتا ہی اور قرحون کو بھرتا ہی اور اسکے زائد گوشت کو اُڑا دیتا ہی تخفیف کی شدت سے اور آنکھ کی تقویت کرتا ہی اپنے قبض سے اور خشکی پھیلانے سے اور آنکھ کی طرف فضول کے آنے کو روکنے سے اور نکسیر پھوٹنے کو قطع کر دیتا ہی جو نکسیر کہ دماغ کے پردون سے پھوٹا کرتی ہی اور قطع کرتا ہی خون آنے کو رحم سے حمول لینے سے

ابل یعنی بارہ سنگھا ایل یعنے بارہ سنگھا اسکا سینگ جلا ہوا غسل کیا ہوا اسے اسلیے جلاتے ہین کہ اسکا کثیف جوہر لطیف ہو جائے اور اُسے اسلیے دھوتے ہین کہ اسکی حدت اور ناریت جو اسمین جلانے سے حاصل ہوتی ہی وہ دور ہو جائے نفث دم یعنے خون تھوکنے کو اور آنتون کے قرحون کو اور بچہ دان کی طرف رطوبت کے بہکر آنے کو فائدہ مند ہی جبکہ پیا جائے اپنے قبض اور تخفیف سے اور اسکے جلانے کی ترکیب یہ ہی

کہ مٹی کی ہنڈیا مین لیا جائے اور اسکا منھ مٹی سے بند کیا جائے اور بھاڑے مین رکھکر جلایا جائے یہان تک
کہ سفید ہو جائے اور اسکے غسل کی ترکیب یہ ہی کہ پانی کے ساتھ یہان تک حل کیا جائے کہ پانی کے
اوپر اسکا میل بھین کی طرح نہ آئے پھر اُسے ہاتھ سے سمیٹ کر اُٹھا لیا جائے اور اسکی دھونی دینا بواسیر کو
خشک کر دیتی ہی اور گرا دیتی ہی اور زہریلے کیڑون کو دور کرتی ہی انفحہ یہ ایک چیز مثل جمے دودھ کی طرح

انفحہ یعنی پنیر

کی چوپاؤن کے چھوٹے بچون کے پیٹون مین دودھ کے پینے کے وقت مین نہ اور وقت مین پیدا ہوتا ہی
اور یہ پیٹ کے بچے کی غذا کا فضلہ ہوتا ہی اور اس بچہ کی غذا خون ہی جو مان کے بدن مین سے بچہ دان کی
طرف آتا ہی بس یہی انفحہ ضرور ہی کہ اسمین صفرا اور فضلے ہون کہ وہ مان اور بچہ کی غذا اڑنے کے صالح ہون
کیونکہ پیٹ کا بچہ حیض کے خون مین سے اُس خون سے غذا لیتا ہی جو تر ہوتا ہی اور اسکے مزاج کے
مناسب ہوتا ہی پھر اسمین سے وہ باقی رہجائیگا جو صرف حاد فضلہ ہوگا بس اسی سبب سے سارے انفحے
گرم - گرم شدید خشک ارضی حاد محلل اس چیز سے جو ان مین قوی گرمی مین سے ہی ملطف مقطع کیونکہ یہ غلیظ
لزج جسمون کو چھوٹے چھوٹے جزون پر تفریق کر ڈالتے ہین اسلیے انھین جزون مین نفوذ کر جانے کی قوت
ہوا کرتی ہی اور یہ ارضی جمے جزون کو پگھلا ڈالتے ہین مجفف ہوتے ہین کیونکہ انمین تحلیل کرنے والی گرمی
شدید اور ارضیت قوی خشکی کے ساتھ ہوا کرتی ہی جمے ہوئے خون اور دودھ کو معدہ مین حل کر دیتا ہی یعنی
پگھلا دیتا ہی کیونکہ اسمین ایسی گرمی ہی جو ارضی چیزون کو کہ جس سے جماؤ ہوتا ہی بہا دیتی ہی اور بہ پگھلے ہوئے
کو جما دیتا ہی انکی ذاتی ارضیت کے بدل دینے سے کیونکہ ظاہر گرمی اور خشکی اور ارضیت قوی انمین ہوتی
ہی اور حیض سے پاک ہونے کے بعد اسکا حمول لینا پیٹ رہنے پر معین ہوتا ہی کیونکہ یہ بچہ دان سے منی
کے بہ جانے سے مانع آتا ہی اور اسکا پینا حیض سے پاک ہونے کے بعد پیٹ رہنے کا مانع ہوتا ہی کیونکہ یہ بچہ دان
کی طرف رطوبتون کے بہ کر آنے سے مانع آتا ہی اور یہی پیٹ کو بستہ کرتا ہی کیونکہ یہ اپنے جما دینے سے
اور یہی رطوبتون کو منعقد کرنے سے بہنے سے روکتا ہی - ارز پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین

ارز یعنی چانول

خشک ہی کہا گیا ہی کہ اسکی گرمی پر اسکے مزے کی مٹھاس دلیل ہی اور یہ دلیل ہی کہ اچھی غذا نہین
پڑتا ہی اور سوزش مین ڈالتا ہی اور سیل کو چھڑا دیتا ہی جب اس سے نہاتے ہین اور معدہ کو مضبوط
کرتا ہی اسکی مرخی رطوبتون کے خشک کر ڈالنے سے اور پیٹ کو باندھتا ہی اپنے مین خشکی کی شدت سے
اور قبض کی قوت سے الیہ پہلے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین تر ہی معدہ کو مضر ہی مرخی ہونے

الیہ یعنی دنبہ کی چکتی

کے سبب سے اور سختیون کو نرم کرتی ہی اور حس کے پٹھون کو ملائم کرتی ہی لگانے سے اُسی سبب سے اور
چکتی گو خون کی تری سے پیدا ہوتی ہی اور سردی سے جمتی ہی بس یہ جب بدن پر وارد ہوتی ہی تو اُسے

گرم کردیتی ہی کیونکہ اسمین چکنائی ہوتی ہی اور یہ چکنائی بدن کی گرمی کو سب سے زیادہ قبول کرلیتی ہی پھر اسی
سبب سے گرم ہوجاتی ہی اور بدن کو گرم کردیتی اور لوگون کا ایک مرتبہ یہ کہنا کہ چکنی ٹھنڈی ہوتی ہی فقط
اسکے مزاج کے ذاتی اعتبار سے ہی اور دوسری بار یہ کہنا کہ گرم ہی یہ اسکے آدمی کے بدن مین اثر کرنے
کے اعتبار سے ہی اور اسی طرح کا کلام چربی مین ہی اور یہ طبیعت سے ٹھنڈی بچھون کی طرح سے ہی
بس یہ جب آگ پر ڈالی جاتی ہی اور آگ اس سے جلائی جاتی ہی تو آگ کی حرارت بڑھ جاتی ہی

حرف بے کا

بابونہ یعنی مرہٹی

بابونہ یہ ایک گھانس ہی کہ جسکی پتی مسور کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی اور اسکے پھول زرد اور نیلے اور
سفید ہوتے ہین اور مقدار مین تلی کے پھولون کے برابر ہوتے ہین اور کھرکھرے مقامون مین اُگتی ہی اور
یہ جو کہا گیا ہی کہ سفید پھول والا اقحوان ہی اور یہ بابونہ کے مغائر ہی تو صحیح نہین کیونکہ اقحوان بابونہ سے
نہایت بڑا ہوتا ہی اور اسمین بابونہ کی خوشبو نہین ہوتی ہی پہلے درجے مین گرم خشک مفتح ہی اس چیز سے کہ
اُسمین ہلکی گرمی اعتدال کے قریب ہوتی ہی ملطف ہی کیونکہ ایسی گرمی سے منعقد اور جمی ہوئی رطوبتون کو پگھلا کر بہتی
کردیتا ہی پھر ضرور ہی کہ انکا محلل بھی ہو اور اگر اسکی گرمی قوی ہوتی تو فقط رطوبتون کے بہانے پر منحصر نہ رہتی بلکہ انمین سے
لطیف جزون کو تحلیل کر ڈالتی اور باقی کو سکھا دیتی ملین ہی اور مرخی ہی کیونکہ اسمین رطوبتوں کا بہا دینا اور ارخا پایا جاتا
ہی محلل ہی کیونکہ مسام کو کھولدیتا ہی اور ڈھلڈھلا کرنے سے کشادہ کردیتا ہی اور مادون کو پتلا کردیتا ہی پھر وہ آمادہ نکلنے
پر ہوجاتے ہین اور اسکی گرمی اسے اس فعل پر مدد دیتی ہی گو یہ گرمی ہلکی ہی بے جذب کے کیونکہ جذب فقط قوی گرمی سے
ہوا کرتا ہی اور اسکی گرمی خفیف ہی بس جذب سے کوتاہی کرتی ہی اور یہ اسکی خاصیت ہی اسلیے کہ ڈھیلا کرنا اور
لٹکاؤ کرنا ہر دوا کا عضو کو مادون کے قبول کرنے کے لیے مستعد کردیتا ہی اور گرمی مادون کو بہا دیا
کرتی ہی اور اسسے مادون کا عضو مین حاصل ہونا لازم ہی لیکن اتفاق سے بابونہ مین یہ بات ہی کہ
باوجود اپنے ارخا اور تسخین کے عضو کا مقوی ہی یا تو اپنی حرارت سے کہ وہ لطیف ہی اور اعتدال
سے قریب ہی اور اصلی گرمی کے مناسب ہی یا اپنے مین کی قابضہ قوت سے اور یہ جو کہا گیا ہی کہ اگر بابونہ
قابض ہوگا تو مرخی اور مسام کا مفتح نہ رہے گا سزاوار نہین ہی کیونکہ قبض اور ارخا ایک ہی وقت مین
ساتھ ہی نہین ہوتے ہین بلکہ ارخا گرمی کے فعلون مین سے ہونے کے سبب سے قبض پر جو سردی کے
فعلون مین سے ہی مقدم ہوتا ہی اور شیخ بوعلی سینا نے اپنے کاسنی والے رسالہ مین کہا ہی کہ ٹھنڈی قوت
کی توجہ مسالک اور منافذ کی طرف ہوتی ہی اور انمین آنے سے مادہ کو مانع آتی ہی اور عضو کی طرف
متوجہ مادہ کی طرف جو ابھی تک اسمین آیا نہین توجہ کرتی ہی بس اُسے گاڑھا کردیتی اور

دوسرا فن دواؤن کے عمل مین

اُسے پہنچنے سے کہ جو اُسمین پہلے بخار وکتی ہی اور عضو کے جوہر کی طرف توجہ کرتی ہی پھر اُسے سخت کر دیتی ہی پھر وہ عضو اپنی طرف کے متوجہ مادہ کے اثر کو قبول نہین کرتی ہی لیکن گرم قوت لیس اُسکی توجہ اُس مادہ کی طرف ہوتی ہی جو عضو مین قرار پائے ہوئے ہی پھر وہ اُسے تحلیل کرتی ہی اور ٹکڑے کرتی ہی اور طبیعت اپنے خالق کے فرمان سے وہ اثر کرتی ہی جو اس سے زیادہ باریک ہی دماغ کا اور عصبی اعضا کا متقوی ہی کیونکہ یہی بابونہ اپنی تقویت کرنے سے اور مرخی رطوبتون کے تحلیل کرنے سے ملائمت سے گرم کرتا ہی اور لطیف گرمی دماغ کے اور پٹھون کے موافق پڑتی ہی درد سر کے لے اور رسے مادون کے نکالنے کیلئے مفید پڑتا ہی جذب ہونے کے ساتھ اپنے مین کی تلطیف اور تلیین اور تفتیح کے سبب سے اور خون بھوکنے کو فائدہ کرتا ہی اور لگانے سے آنکھ کے پپوٹون مین کے بہتے ناصور کو اچھا کرتا ہی اپنی تحلیل سے اور تلطیف سے اور تقویت سے اور یرقان کو کھو دیتا ہی اپنی تفتیح سے اور ادرار سے اور پینے سے اُسکے جوشانہ مین بیٹھنے سے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہی مواد کے بہا دینے سے اور نالیون کے کھول دینے سے پیٹ کے نیچے کو اور آنول کو نکالدیتا ہی اسی سبب سے اور ایلاوس کو یعنے منھ سے پایخانہ آنے کو فائدہ کرتا ہی اپنی تلیین اور ارخا سے اور دردون کو تسکین دینے سے اور مسام اور نالیون کے کھولنے سے اور اپنی تحلیل کرنے سے

بنفسج یعنے بنفشا اور ہنوسا

بنفسج ایک پتی ہی جسکے پھول چھوٹے چھوٹے نہایت خوشبودار ہوتے ہین اور اُنکا رنگ نیلا ہوتا ہی اور سایہ کے مقامون مین اُگا کرتی ہی پہلے درجہ مین ٹھنڈی تر ہی اور اسکی ٹھنڈک پر یون استدلال لائی جاتی ہی کہ اسکا سونگھنا گرم دردسر کو تسکین دیتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ گرم ہی اور اسکے گرم ہونے پر یون استدلال کیجاتی ہی کہ مکرب ہی اور ملین ہی اور تلیین فقط رطوبتون کو بہلنے سے اور پتلا کرنے سے ہوتی ہی اور یہ امر گرمی ہی سے ہوتا ہی اور اسکے گرم ہونے پر یون بھی استدلال کیجاتی ہی کہ یہ معتدل خون کو پیدا کرتی ہی اور اسکی ٹھنڈک پر یون استدلال کیجاتی ہی سونگھنے اور لگانے سے دموی دردسر کو فائدہ کرتی ہی اور گرمی سے آنکھون کے دکھنے کو اور گرم کھانسی کو مفید پڑتی ہی اور سینہ کو نرم کرتی ہی اور معدہ کی جلن کو فائدہ کرتی ہی اور اسکا شربت ذات الجنب کو اور ذات الریہ کو اور درد گردہ کو فائدہ مند ہی اور ادرار کرتا ہی اور سوکھی بنفشہ صفرے کو دستون سے نکالتی ہی جو صفرا کہ معدہ مین اور آنتون مین بند ہوتا ہی لئین سے اور ازلاق سے اور یہ کانج کے نکلنے کو فائدہ مند ہی بچہ کے آنٹے کے ساتھ ٹھنڈک ڈالنے اور تحلیل اور ارخا کے سبب سے

بورق یعنے بایریون

بورق اُسکی قسمین مختلف ہین اور اسکے معدن بہت سے ہین اور نطرون بھی اسی کی قسم ہی اور یہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک قسم

دوسرا باب دواؤن کے مفردون مین

انمین سے حجری نمک سرخی مارتا ہوتا ہی اور اسکا مزا کچھ کڑواہٹ کے ساتھ کھاری ہوتا ہی اور انکی ایک قسم سفیدی مارتی ہی اسکا مزا نمکینی اور کھٹاس کے درمیان مین ہوتا ہی اور غرب کا باڑیہ وہی وہ باڑیہ ہی جو غرب نامے درخت مین پیدا ہوتا ہی اسکی ایک قسم گرم خشک دوسرے درجے کے اخیر مین ہی اور یہ مرکب ہی نہایت تیز شدت کی خشک ارضیت سے اور تری سے اور اسکی تری نمک کی تری سے کم ہوتی ہی اور اسکی ارضیت نمک کی ارضیت سے حدت مین بڑھکر ہوتی ہی قوی جلا کرتا ہی ارضیت کی حدت کے سبب سے اور دھوتا ہی نمک سے گھٹکر اپنے مین تری کے کم ہونے کے سبب سے اور پاک کرتا ہی جلا اور غسل کے سبب سے اور غلیظ خلطون کی تقطیع کرتا ہی اپنی حدت کے سبب سے اور بالون پر چھڑکنے سے بالون کو باریک کرتا ہی اسلیے کہ یہ تخفیف کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی انکی اس رطوبت کو جسے غذا کرتے ہین اور رنگ کو سرخ کرتا ہی اور یہ اسلیے ہی کہ یہ خون کی کشش کرتا ہی بدن کے باہر کی طرف ارضیہ گرمی کی شدت سے لگانے سے ظاہر بدن پر اور حمول کرنے سے طبیعت کی تلیین کرتا ہی اپنی جلا اور غسل کے ساتھ غلیظ خلطون کی تقطیع کرنے کے سبب سے بصل تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہی ٹھنڈی ارضیت سے اور تیز لطیف سہل مین تحلیل ہو جانے والی تری سے مرکب ہی اور اسمین ایک طرح کی میٹھی رطوبت ہوتی ہی تاکہ وہ اس سے آگی چیز کے لیے غذا ہو تحلیل ملطف مقطع جالی مفتح ہی اور دشتی پیاز اسمین زیادہ قوت رکھتی ہی اور رنگ کو سرخ کرتی ہی جب باہر دار بدن پر لگائی جاتی ہی کیونکہ یہ خون کو باہر وار کی طرف کھینچ لیتی ہی اور اسکے بیج سرکہ کے ساتھ لگانے سے بہق کو کھو دیتے ہین اور نمک کے ساتھ بواسیر کے مسون کو گرا دیتے ہین تقطیع سے اور زخم کے ڈالنے سے اور درد سر پیدا کرتی ہی کیونکہ اسکی رطوبت سے دھوئین کے ابخرے نکلتے ہین پھر جب یہ اٹھکر دماغ کی طرف جاتے ہین تو اُنسے درد سر پیدا ہوتا ہی اور اسکی زیادتی کھانے مین پکاکر نیند کو بڑھاتی اور عقل کے لیے مضر ہوتی ہی کیونکہ یہ جب پکائی جاتی ہی تو پکانے مین نہایت اسکی گرمی حادہ تری کے تحلیل ہو جانے سے کم ہو جاتی ہی اور ٹھنڈی ارضیت باقی رہجاتی ہی پس اس سے کچا گاڑھا بلغم پیدا ہوتا ہی کہ وہ اُن ابخرون کے ساتھ جو اس سے دھوئین کے پیدا ہوتے ہین دماغ کو چڑھ جاتا ہی اور معدہ کی تقویت کرتی ہی اپنی گرمی سے اور تقطیع سے اور تحلیل سے اور فضلون کے جلا دینے سے یہ سبب جو اسمین ہین اور کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہی اپنے خراش سے اور حدت سے اور معدہ کی تقویت کرنے سے اور پکی ہوئی غذا بہت بڑتی ہی کیونکہ اسکی تری اپنی حدت سے غذا پڑنے کی صلاحیت نہین رکھتی ہی اور جب یہی پیاز کچی ہوتی ہی تو اسکی ارضیت تری سے ملی ہوئی ہوتی ہی پس ارضیت غذا پڑنے کی صلاحیت

بصل یعنی پیاز

نہین رکھتی ہی اور جبکہ پکائی جاتی ہی خاص دوبار تو اسکی حدت رکھنے والی تری پکانے سے تحلیل ہوجاتی ہی
اور غذا پڑنے کی صلاحیت رکھنے والی ارضیت باقی رہجاتی ہی پیاس کو پیدا کرتی ہی کیونکہ گرمی کرتی ہی اور سوزش
پیدا کرتی ہی اور معدہ پر لذع کرتی ہی اور یرقان کو فائدہ کرتی ہی تفتیح سے اور ادرار سے اور بواسیر کے منھ
کو کھولتی ہی جبکہ پائخانہ کے مقام مین اندر وار لیجاتی ہی اپنے زخم کے ڈالنے کے سبب سے اور باہ کو پیدا کرتی
ہی کیونکہ اسمین فضلہ والی تری ہی کہ وہ رگون مین نفخ اور ریاح پیدا کرتی ہی اور اسلیے کہ یہ رطوبت اسمین
منی کے منزلہ مین ہی اسلیے کہ یہ رطوبت اسمین اسلیے پیدا کی گئی ہی تاکہ اس سے جو چیز پیدا ہوتی ہی
اسکی غذا پڑے پس یہ اسی سبب سے منی کو پیدا کرتی ہی اور ادرار کرتی ہی پیشاب کا اور طبیعت
کی تلیین کرتی ہی مواد کے پتلا کرنے سے اور جلا کرنے کے ساتھ مادون کے بہانے کے سبب سے
اور بون کی مضرتون کو فائدہ کرتی ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ بات اسلیے ہی کہ یہ معدہ مین بہت بڑا
تر غلط پیدا کرتی ہی اور یہ زہرون کی بلا کو توڑ ڈالتی ہی اور بعضے اگلے لوگ کہتے ہین کہ اسمین ایک
خاصیت ہی کہ وہ زہرون کی مضرتون کو کھو دیتی ہی اور ابو ماہر نے بیان کیا ہی کہ اسکے پیاس
لگانے کے سبب سے اسپر پانی بہت سا پیا جاتا ہی اور بہت پانی اپنی رطوبت کے ساتھ
زہرون کی اذیت کو مانع آتا ہی اور جنگلی پیاز کا سرکہ اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ جنگلی
پیاز لی جاے اور لکڑی کی چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کی جائے اور یہ ٹکڑے الگ الگ تاگون
مین باندھے جائین اس طرح پر کہ ایک دوسرے سے لگنے نہ پائین اور اسکے ہر جز کے لیے سرکہ
دس جز ہو اور سایہ مین چالیس دن سکھائے جائین پھر اسکے بعد پرانے سرکہ مین ڈالے جائین اور
ساٹھ دن تک گرمیون کی دھوپ مین رکھے جائین پھر پیاز کو نکال کر نچوڑ لین اور اسکے ثفل کو
پھینکدین بدن کی تقویت کرتا ہی کیونکہ یہ گاڑھے کیموسون کی تقطیع کر ڈالتا ہی اور اسی لیے معدہ
اور ہضم کی تقویت کرتا ہی اور اسی سبب سے رنگ کو نکالتا ہی اور اسلیے کہ خون کی تلطیف
کرتا ہی اور اُسے پتلا کرتا ہی اور اس وقت مین خون کی حرکت باہر وار کی طرف بہت ہوتی
ہی اور جلد کے خولون مین اسکا نفوذ بہت شدید ہوتا ہی اور مسوڑھون کی تقویت کرتا ہی انکی تحلیل
اور تخفیف کرنے کے سبب سے اور منھ کی بدبو کو زائل کرتا ہی خواہ مسوڑھون مین کی یا معدہ مین کی
سڑی خراب رطوبتون کے سبب سے ہو کیونکہ یہ سب اس سے دور ہوجاتی ہین اور دانتون کو ثابت
کرتا ہی ہلتے ہوؤن کو اسلیے کہ یہ انکی جڑون کی اور پٹھون کی ڈھلڈھلا کرنے والی رطوبتون کو
جو پٹھے مین ہین دور کرتا ہی اور سالم پٹھون کو کچھ مضر پڑتا ہی اسلیے کہ سرکہ سب چیزون سے

بڑھکر بچھون کو مضر پڑتا ہی مگر جبکہ یہ جنگلی پیاز سے گرم کرنے والی قوت حاصل کر چکا ہی تو اسکا مضرت پہونچانا بھی بچھون کو کم ہوگیا ہی اسکے نفع کرنے کے ساتھ یعنے جنگلی پیاز کے وجع مفاصل کو یعنے جوڑون کے دردون کو اور عرق النسار کو اور فالج کو اور یہ سرکہ صرع کو اور مالیخولیا کو فائدہ کرتا ہی اور ضیق کو اور پرانی کھانسی کو اور آواز کی خشونت کو مفید ہی اور معدہ کے لیے مقوی ہی اور ہاضم ہی اور کھانے کے کف کے اوپر چڑھنے کو فائدہ مند ہی اور استسقے کو اور یرقان کو اور اختناق اور رگ رگ کے پیشاب آنے کو اور پیشاب کا ادرار کرتا ہی اور اسکا سرکہ اور جوشاندہ تلی کے لیے پیا جاتا ہی یعنے تلی مرض کے لیے یہ سب فائدہ کرنے کا سبب یہ ہی کہ اسمین تقطیع اور تنفید اور تنقیح اور پگھلانا ہی اور چوہے کو مار ڈالتی ہی یعنے جنگلی پیاز جب چوہا کھالیتا ہی اور جس وقت یہ چوہا مرجاتا ہی نے اسکے کہ بدبو دے اور اسمین سے اسکی رطوبت بہے سوکھکر پرانی کھال کی طرح ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے یہ پیاز بصل الفار سے نامزد ہی بہمن دو قسم کا ہوتا ہی ایک لال دوسرا سفید اور یہ رگین چھوٹی گاجرون کی مقدار مین ہوتا ہی اور بٹا ہوا گرہ دار ہوتا ہی دوسرے درجہ مین گرم ہی اور سرخ گرمی مین بڑھکر ہی دل کی نہایت تقویت کرتا ہی اپنے مین کی تلطیف اور تفتیح اور عطریت کے ساتھ والے قبض کے سبب سے اور اسکے ساتھ اسمین دل کی تقویت کی خاصیت ہی اور منی مین کھلی کھلی زیادتی بڑھاتا ہی اسلیے کہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوا کرتی ہی اور موٹا کرتا ہی اسلیے کہ خون کا نفوذ عضوون کی طرف کروا دیتا ہی پھر اُسے اُن مین پکڑ رکھتا ہی اور قبض کرتا ہی اور روک رکھتا ہی غذا کو ہضم کرنے والے عضوون مین اتنی مدت تک بند رکھتا ہی کہ اسمین پورا ہضم ہو جاتا ہی اور اسکی گرمی بھی ہضم پر معین بڑی ہی باقلا اعتدال سے قریب ہی اور ٹھنڈک اور خشکی کی طرف مائل ہی اور تر و تازہ اسمین کا زیادہ رطوبت رکھتا ہی کیونکہ اسمین فضلیہ رطوبت بہت ہوا کرتی ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اور نفخ بہت ہی اسی سبب سے اور جب پکایا جاتا ہی تو کم ہو جاتا ہی اس کا نفخ کیونکہ پکنے کی گرمی سے اس سے پیدا الجزے جو ریاح بنجاتے ہین کم ہو جاتے ہین یا بھونا جاتا ہی کیونکہ اسمین سے وہ رطوبت جو نفخ کا مادہ ہی کم ہو جاتی ہی اور ڈھلڈھلے گوشت کو پیدا کرتا ہی رطوبت کی کثرت سے اور گاڑھے خلط غذا مین سے جبہ دیر ہضم کو پیدا کرتا ہی اپنے ارضی جوہر کی غلاظت کے سبب سے اور جب شق کر ڈالا جاتا ہی آدھون آدھ اور خون کے بہنے کے مقام پر رکھا جاتا ہی تو اُسے قطع کر دیتا ہی یعنے اسکے دونون آدھے ٹکڑے اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب باہر وار سے استعمال کیا

بہمن یعنے گاجر کے مشابہ

باقلا یعنے باکلا

جاتا ہی تو نئے اذیت کے ساتھ کی خشکی کے اُسے نہایت سکھا دیتا ہی اور اسکی خاصیت یہ ہی کہ مرغی کے انڈے دینے کو قطع کر دیتا ہی پھر وہ انڈے نہ دیگی یا اُسکے انڈے دینا کم ہو جائیگا جب وہ اسے کھلائی جائیگی یعنی جب اُسے اس سے غذا دی جائیگی اور جب بالون پر لگایا جاتا ہی اُسکا چھلکا تو انھین باریک کر دیتا ہی کیونکہ اسمین ایک طرح کی مرارت ہی پس اُسکے سبب سے تحلیل کرتا ہی اور اسمین قبض ہی اور تجفیف ہی کہ جس سے بالون کی طرف غذا کے نفوذ کرنے کو مانع آتا ہی اور اُنکی غاذ بہ رطوبت کو دور کر ڈالتا ہی اور جب لڑکے کے پیڑو پر یہ لگایا جاتا ہی تو اسپر بالون کے نکلنے کو مانع آتا ہی اُسی سبب سے اور رنگ کو نکالتا ہی اپنے مین کی جلا کے سبب سے کیونکہ اسمین تھوڑی سی گرمی ہی اور شراب کے ساتھ یہ خصیون اور چھاتیون کے ورم پر لگایا جاتا ہی تو اس سے صحت ہو جاتی ہی کیونکہ باقلا سکھاتا ہی اور جلا دیتا ہی اور شراب پتلا کرتی ہی اور تفتیح کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی سینہ کے لیے جید دوا ہی اور کھانسی کو مفید ہی اپنی جلا کے سبب سے سینہ اور پھیپھڑے مین کے فضلون کو مُنھ کی راہ تھکوا ڈالنے پر مدد کرنے سے اور درد سر پیدا کرتا ہی اور پریشان خواب دکھلاتا ہی کیونکہ دخانی ابخرے بہت پیدا ہوتے ہین اور دماغ کو چڑھتے ہین بلح اور بسر پہلے جو کھجور کے درخت مین لگتا ہی اُسے طلع کہتے ہین پھر اسکے بعد بلح پھر بسر کہلاتا ہی پھر اسکے بعد رطب کہلاتا ہی یعنے کھجور دوسرے درجہ مین ٹھنڈے خشک ہین اور پیٹ کو قبض کرتے ہین اور باندھتے ہین اپنی کھٹاہٹ کی شدت کے سبب سے اور دانتون مین کے گوشت اور مسوڑھون کے لیے یہ دونون جید ہین ان دونون کے ڈھلڈھلا کرنے والی رطوبت کے قبض کرنے سے اور سکھا ڈالنے سے سینہ اور پھیپھڑے کے لیے بُرے ہین کیونکہ اپنی عفوصت سے ان دونون مین خشونت پیدا کرتے ہین اور دیر ہضم ہین کیونکہ ان مین ایسی فضلیہ رطوبت کے ہونے سے کہ جسکی پختگی کامل طور پر نہین ہوئی ہی کچا پن ہی اور معدہ کی اصلاح کرتے ہین کیونکہ ان دونون مین ارضیت اور غلاظت کی کثرت سے عفوصت ہونے کے سبب سے ۔ اور احشا مین سدے پیدا کرتے ہین یعنے ماساریقا مین اور کلیجہ مین اپنے قبض کے ساتھ والی غلاظت کے سبب سے اور انکی تخصیص احشا مین سدے ڈالنے سے اس وجہ سے ہوئی ہی کہ یہ اپنی غلاظت کے سبب سے دور کے عضوؤن تک ان دونون کے سوا نفوذ نہین کرتے ہین مگر بڑے عرصہ کے بعد اور اتنے عرصہ مین انمین لطافت پیدا ہو جاتی ہی پھر انکا سدے ڈالنا اُسوقت مین کم ہو جاتا ہی بطیخ دوسرے درجہ کے شروع مین ٹھنڈا ہی اور اسکے اخیر مین تر ہی کیونکہ یہ تر پھلون مین سے ہی پس اسی سبب سے اس کی طبیعت پانی کی طبیعت کے قریب ہوتی ہی اور جبکہ اسکی تری بہت ہوتی ہی اور یہ یون ہوتی ہی

[illegible]

بلح اور بسر یعنی کچی کھجور

بطیخ یعنے خربزہ

کرنے مزہ ہونے کے قریب ہوتا ہی تو یہ ٹھنڈا اور تر ہوتا ہی اور ظاہر یہ امر ہی کہ زرد رنگ اور یہی شام کے ملکون مین چینی سے مشہور ہی ایسا نہین ہی کیونکہ اسکی طبیعت مٹھاس کے سبب سے گرمی اور رطوبت کی طرف مائل ہی اسلیے کہ مٹھاس کی پیدایش فقط ارضی گاڑھے مادہ سے ہوتی ہی اور لیکن انتہا سے میٹھا خربزہ جس طرح کا کہ ماوراء النہر کے شہرون مین ہوتا ہی بس اسکی گرمی مین تو کوئی شک بھی نہین ہی اور اسکے سوکھے بیج یعنے سکھائے ہوئے اور اسکی جڑ پہلے مین دونون خشکی پھیلاتے ہین اور پک کر لطیف ہو جاتے ہین تپلے مائی خلط کو پیدا کرتے ہین اور کچا خربزہ کثیف ہوتا ہی اور ککڑی کی طبیعت مین ہی غلیظ کثیف کچے خلط کو پیدا کرتا ہی اور یہی خربزہ جیسا کہ منضج ہی جالی ہی مدر ہی اپنی تری کی کثرت سے بس یہ اپنی جلاء اور غسل کے سبب سے مفتح ہی اور تری کے بہت ہونے کے سبب سے اسکے ساتھ ادرار کرتا ہی کیونکہ تری کی شان سے پیشاب کی نالیون کی طرف حرکت کرنا ہی اور اسی سبب سے گردہ اور مثانہ کی پتھریون کو فائدہ کرتا ہی اور چھوٹی پتھریون کو ٹکڑے کر دیتا ہی اور یہ گردہ کی پتھریون سے زیادہ خاص ہی کیونکہ مثانہ تک اسکی قوت ضعیف پڑ جاتی ہی اور صاف کرتا ہی جلد کو میل سے اور جھائی کو اور تلون کو اور چھیپ کو اور بہق کو فائدہ کرتا ہی اس بہق کو جو جلد مین بیری ہوئی نہین ہوتی ہی اور خزاز کو یعنے سر کی بھوسی کو مفید ہی یہ سب اسی سے ہین کہ اسمین جلاء ہی اور سزاوار یہی ہی کہ کھانے کے بعد کھایا جائے خربزہ اور نہین تو متلی پیدا کرتا ہی اور قی لاتا ہی کیونکہ اسوقت مین معدہ سے ملا رہیگا پھر اُسے تر رکھیگا اور اپنی جلاء کے سبب سے متلی پیدا کریگا اور اپنے غسل کے سبب سے جو رطوبتین کہ معدہ مین اور معدہ کے منھ پر ہین اپنے جرم کے ملنے سے دفع کریگا بس قی لائیگا لیکن جب کھانے کے بعد کھایا جائیگا تو وہ کھانا اسے نیچے کی طرف گرا دیگا اور اسکی جلاء اور غسل کم ہو جائیگا اور یہ جو کہا گیا ہی کہ دو کھانون کے بیچ مین اسکا کھانا سزاوار ہی بس اس کہنے سے مراد یہی ہی کہ کھانے کے بعد اسکا کھایا جانا سزاوار ہی اسی وجہ سے جو بیان ہو چکی ہی اور چاہیے ہی کہ اسے شدت کی بھوک پر نہ کھائے اسلیے کہ یہ اسوقت مین معدہ کی گرمی کی قوت سے اور فساد کو اپنے شدید قبول کر لینے سے فاسد ہو جائیگا بلکہ اسے کھانے کے پہلے ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہیے اور اس کہنے سے یہ مراد نہین ہی کہ خربزہ کے کھانے سے پہلے کھانا چاہیے اور خربزہ کے بعد پھر کھانا کھانا چاہیے اور یہ بات باطل ہی کیونکہ اسکے پہلے کا کھانا خربزہ کے نیچے جانیکا مانع ہوگا پھر وہ کھانا خود ہضم نہو گا بس فاسد ہو جائیگا اور اسے فاسد کر دیگا اور دو ورم اسکی جڑ سے

دوسرا فن مفرد دواؤن کے بیان مین

کسی زحمت کے ڈالتی ہی معدہ کے موافق ہر ایک خلط کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی یعنے خربزہ کیونکہ اسمین تری کے بہت ہونے سے یہ بہت جلد منفعل ہو جاتا ہی پھر معدہ مین کی چیز اپنی طرف اسلیے بدل لینے پر قوت پاتی ہی اور یہی خربزہ بلغم کی طرف زیادہ میلان رکھتا ہی اور جلد مستحیل ہو جاتا ہی اور بلغم سے بڑھکر صفرے پر مائل ہی کیونکہ اسکی طبیعت بلغم سے زیادہ قریب ہی اور بلغم سے بڑھکر صفرے سے قریب ہی پھر سودے کی طرف کیونکر میلان کر سکتی ہی اسلیے کہ اسکی طبیعت سودے سے دور ہی مگر جب اُسے سوداوی مزاج کھالیتا ہی تو اُسمین سودے کی عادتین ظاہر ہوتی ہین کیونکہ سودے کی خشکی کے سبب اُسکا اوپر چڑھنا دشوار ہوتا ہی پھر جب ہو جاتا ہی تو اُسکا صعود لسان ہو جاتا ہی پھر دماغ اور دل کی طرف پہونچ جاتا ہی اور اُسکے آثار ظاہر ہونے لگتے ہین اور ظاہر یہی امر ہی کہ خربزہ کا استحالہ صفرے کی طرف بہت ہوا کرتا ہی اسکی مٹھاس کے سبب سے اور منعقد ہو جانے کی شدت سے اور جبکہ خربزہ کا فساد معدے مین محسوس ہو تو قی کر ڈالنا واجب ہی کیونکہ یہی خربزہ کبھی زہر کی طرف مستحیل ہو جایا کرتا ہی فساد کے وقت اور گرم مزاج والے کو خربزہ کھانے کے بعد سکنجبین چاٹ لینا چاہیے کیونکہ یہی خربزہ گرم مزاج والون کے بدن مین صفرے کی طرف مستحیل ہو جایا کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ اپنی ذات سے رگون مین اپنی جلا اور تفتیح کے سبب نفوذ کی قابلیت رکھتا ہی بس اس سے صفراوی تپین پیدا ہونگی پھر گرم مزاج والے پر واجب ہی کہ اسکے فاسد ہونیکے پہلے اسکے کھانے کے بعد کھٹی سکنجبین چاٹ لیا کرے تاکہ یہ اسکے صفرے کی طرف مستحیل ہو جانے سے مانع آئے اور یہ واجب ہی کہ اسکے کھانے کے بعد چہل قدمی آہستہ آہستہ دیر تک کرے اور رگون مین اسکے نفوذ کرنے کے پہلے اسکے کھانے پر سونا چاہیے کہ طبیعت اُسے نیچے گرائے اور خربزہ منحدر ہو جائے اور کلیجہ کی طرف نفوذ نہ کرے اور چاہیے کہ اسکے بعد کھائے تر مزاج کنندرا اور ادرک مرنے کو تاکہ اسکے بلغم کی طرف مستحیل ہو جانے کو مانع ہو بیض اسمین افضل نیمبرشت یہ وہ ہی جو پانی مین جوش کھائے یہانتک کہ گرم ہو جائے اور جاڑنے کی حد سے بڑھ نجائے کیونکہ پتلا اپنی تری کی کثرت سے غذا کم پڑتا ہی مرغی کے انڈے کی زردی ہی کیونکہ انڈا جانورون مین منی اور حیض کے منزلہ مین ہی اور جب کوئی جانور اپنے اصلی مزاج مین آدمی کے مزاج کے مشابہ ہوا کرتا ہی تو اُس جانور کی منی اور اُسکا خون سب جانورون سے بڑھکر آدمی کے خون اور منی سے مشابہ ہوتا ہی اور سب جانورون سے بڑھکر آدمی کے مزاج کے مشابہ وہ جانور ہوتے ہین جنھین آدمی پالا کرتے ہین جیسے مرغیان ہین کیونکہ اگر یہ جانور اپنے مزاج مین آدمی کے مزاج سے مشابہ نہوتے تو ہرگز آدمیون سے بہت نہ ملتے اور یہ بھی ہی کہ مرغی کے انڈے آدمی کے لیے مالوف غذا ہین اور آدمی کے سوا اور کسی کے لیے یہ مالوف غذا

بیض یعنے انڈا

نہین ہین اور انڈون مین کا سخت ہونا ہوا دخانیت کی طرف مستحیل ہوجاتا ہی تری کی کمی سے اور ارضیت
کے غلبہ سے اور یہی انڈا اعتدال کی طرف مائل ہی مگر انڈے کی زردی گرمی کی طرف مائل ہی یعنے
اسکی زردی گرمی کی طرف زیادہ میل رکھتی ہی اور مزے مین زیادہ لذیذ ہوتی ہی اور یہ اسی سبب
سے افضل ہی اور اس سے خون بہت اور معتدل پیدا ہوتا ہی اور انڈے کی سپیدی ٹھنڈک
کی طرف زیادہ میل رکھتی ہی اور اسی سبب سے اس سے لزج بلغم پیدا ہوا کرتا ہی اور
زردی اور سپیدی دونون تر ہین اور زردی پھینٹی ہوئی شہد کے ساتھ چھائیون کے لیے
طلا ہی اسلیے کہ زردی تلئین کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور شہد جلا کرتا ہی اور انڈے کی
سپیدی منھ پر لگانے سے دھوپ کی تاثیر کو اور آگ جلانے کو مانع ہوتی ہی کیونکہ یہی
سپیدی اپنی لزوجت کے سبب سے اور چیکنے کی وجہ سے جلد پر بہت رہتی ہی اور چپکی رہتی ہی پھر
اُسکی طرف گرمی نہین پہونچنے پاتی ہی اسکے ساتھ اعتدال کی ٹھنڈک ڈالتی ہی اور آگ کے جلنے کو
بھی فائدہ کرتی ہی کیونکہ یہی سپیدی ٹھنڈک ڈالتی ہی اور بے لگے یعنے جلد پر کاٹ کیے خشک
کرتی ہی اور آنکھ کے دردون کو تسکین دیتی ہی قطور سے معتدل ٹھنڈک ڈالتی ہی اور بے کاٹے کے
خشک کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی مگر سزاوار یہی ہی کہ آنکھ کے اندر وار کے طبقون مین کے تند حاد
لگنے والے مادون سے جو مرض پیدا ہون اُنہین اسکے استعمال سے بچے رہین اسلیے کہ یہ سپیدی
اپنی خنکی سے آنکھ کے مسام کو بند کر دیتی ہی اور انجرون کو گھوٹ رکھتی ہی اور انکی تحلیل سے
مانع ہوتی ہی اور جب انجرے اور مواد بند ہو جاتے ہین تو مادہ کا غلبہ ہو جاتا ہی اور اسکا حجم
بڑھ جاتا ہی اور کشادہ مقام کا طالب ہوتا ہی بس قرنیے پردہ کو پھاڑ ڈالتا ہی اور یہی کھانسی کو مفید
ہی اور حلق کی خشونت کو مفید ہی اور آواز پڑنے کو مفید ہی اور پسلیون پر کے پردہ کے اندر وار
کے ورم کو اور ضیق نفس اور خون تھوکنے کو فائدہ مند ہی کیونکہ یہی ان علیل موضعون مین ضماد کی
طرح سے لپٹ رہتا ہی اور اسمین بے لگنے کی چیک ہی اور تلیین ہی بس ان عضوون سے خشونت کو
کھو دیتا ہی اور انہین کی اذیتون کو تسکین دیتا ہی خاص اسوقت مین جب اسکی زردی چھلکا چھیل کر
جائی جاتے کیونکہ اسکی سموئی ہوئی گرمی ڈھلڈھلا کرنے سے اذیت کے لیے مسکن ہی اور
یہی جلد نفوذ کرنے والا کیموس کا جید بہت غذا پڑنے والا لطیف ہی اور اسمین قبض ہی اسلیے کہ اسمین
ارضیت ہوتی ہی پھر اسی سبب سے اس سے خون دل کی غذا پڑنے والے خون کی جنس کا
پیدا ہوتا ہی اور اُسکی طرف جلد مندفع ہوتا ہی اور اُسکی غذا پڑ جاتا ہی اور اُسکی تقویت

کرتا ہی اور روح کے تحلیل کرنے والے مرضون کی آفتون کو اور اُنکے مادون کو دفع کرتا ہی اور آنتون کے
زخمون کی پچکاریون وغیرہ کی دواؤن مین اور پچش کی دواؤن مین پڑتا ہی کیونکہ اسمین ایک طرح کے

بلیلج یعنی بہیڑا

قبض کے ساتھ ایک طرح کی چپچپاہٹ بے لذع کی ہی **بلیلج** یہ زرد ہڑ کے مشابہ ہی اسکا چھلکا چکنا
ہوتا ہی اور اسمین ایک طرح کی ڈھلنڈ ھلاہٹ ہی اور اسکے مزے مین مزے دار کھٹا پن اور
کڑواہٹ ہوتی ہی پہلے درجہ مین ٹھنڈا اور دوسرے درجہ مین خشک ہی معدے کو دباغت کرنے
سے اور جمع کرنے سے قوت دیتا ہی اور اسکے ارخا کو اور رطوبت کو مفید ہی کیونکہ اسمین قبض کے
ساتھ اور گاڑھی رطوبتون کی لطیف کرنے والی قوت کے ساتھ اور کچھ کڑواہٹ کے ساتھ

بادرنجبویہ یعنی

کھٹا پن اور قبض ہی **بادرنجبویہ** اسکے معنے اترج کی بو رکھنے والے کے ہین اسلیے رائحہ کو فارسی
مین بوے کہتے ہین اور اترج بادرنج ہی اور بادرنجبویہ کا نام بادرنجبویہ اس سبب سے ہی کہ اس سے
اترج کی خوشبو آتی ہی اور یہ گھاس ہی کہ اور اسکی پتی ریحان کے پتون سے ملتی ہی اور اسکی شاخ
چوپہل اور اسکی بو گرم خوشبو ہی دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی سب بلغمی مرضون کو اور سوداوی
بیماریون کو خاص سوکھی کھجلی کو فائدہ مند ہی کیونکہ اسمین ایک طرح کی تلطیف ہی اور تفتیح ہی اور اسمین
خوشبو کرتا ہی اور گندہ دہنی کو دور کرتا ہی اپنی عطریت سے اور اسلیے کہ گندہ دہنی کے مادہ کو اپنی تلطیف سے

بادنجان یعنی بینگن

دور کر ڈالتا ہی اور دماغ کے سدون کو فائدہ کرتا ہی اپنی تفتیح کے سبب سے **بادنجان** بعض اطبا کہتے ہین کہ گرم تر ہی
اور بعض کہتے ہین کہ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور یہی شیخ اور شیخ کے تابعین کے نزدیک صحیح ہی اور بینگن مرکب ہی ایک
ارضی جوہر سے کہ ٹھنڈا ہی اور اسی جوہر کے باعث سے بینگن قابض ہی اور ایک ارضی جوہر سے کہ گرم ہی کہ اسکے
باعث سے اسمین تلخی ہوتی ہی اور ایک آبی جوہر سے کہ جسکے باعث سے اسمین کھٹا پن ہوتا ہی اور ایک
ناری جوہر سے کہ شدت سے حرارت رکھتا ہی جسکے سبب سے اسمین تیزی آتی ہی اور بادنجان کی طبیعت
ان مزون کے غلبہ کے موافق مختلف ہوتی ہی پس بعضے ایسے ہوتے ہین کہ جنمین تیزی زیادہ ہوتی ہی
اور تلخی جیسے کہ گرم شہرون مین ہی پس بادنجان زیادہ گرم ہونگے اور بعض مین پھیکا پن شدید
ہوتا ہی پس وہ بادنجان ٹھنڈک کی طرف مائل ہونگے جیسے اُن شہرون مین کہ جنمین پانی بہت ہی
اور بعض مین قبض زیادہ ہوتا ہی پس انمین بہت سی خشکی کے ساتھ حرارت کم ہوگی جیسے ٹھنڈے
ملکون مین کہ جنمین پانی کم ہوتا ہی اور اسی وجہ سے بادنجان کے مزاج مین اطبانے اختلاف
کیا ہی اور بادنجان سودا پیدا کرتا ہی اس لیے اُسمین ارضیت بہت ہوتی ہی اور سُدے
پیدا کرتا ہی کیونکہ اس سے جو پیدا ہوتا ہی اُسمین غلظ ہوتا ہی باوجود اسکے کہ اُسمین قبض

دوسرا فن مفرد دواؤن کے عملون مین

مین سے ہو اور گھومنی اور آنکھون مین تاریکی پیدا کرتا ہو اس سبب سے کہ اس سے سوداوی بخرے دماغ کی طرف بلند
ہوتے ہین اور سوداوی کھجلی اور سرطان اور بواسیر اور سخت ورم اور جذام کو پیدا کرتا ہو یہ سب اس وجہ سے
ہو کہ بیگین سودا کثرت سے پیدا کرتا ہو اور رنگ کو خراب کرتا ہو اور سیاہ اور اُسے زرد کرتا ہو لیکن
سیاہ کرنے کا سبب تو سُدّے کی کثرت ہو اور زرد کرنا خون کم پیدا کرنے سے اور خون کے
غلیظ کرنے سے ہو اور اس سبب سے کہ رگون مین سدّے پیدا کرتا ہو تو رگون مین ظاہر جلد کی
طرف خون کا نفوذ نہین کرتا ہو اور اسکے استعمال سے منھ آجاتا ہو بسبب اسکی حدت اور تیزی
کے بوزیدان سخت اور سفید جڑین ہین کہ ٹھوس ہوتی ہین اور بہمن سفید کے مشابہ ہوتی ہین

بوزیدان یعنے ایکطرح کی لکڑی

پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے مین خشک ہو نقرس کو اور جوڑون کے دردون کو فائدہ
کرتا ہو کیونکہ یہ غلیظ خلطون کی تلطیف کرتا ہو اور اسہال کے باعث سے پٹھون کا تنقیہ کرتا ہو
اور باہ مین زیادتی کرتا ہو کیونکہ اُسمین رطوبت فضلیہ ہو بقلہ یمانیہ دو قسم کی ہوتی ہو ایک

بقلۂ یمانیہ یعنے چولائی

قسم اُسکی ایسی ہوتی ہو کہ جسکی شاخین اور پتے اور تنہ اور خوشے سب کے سب سرخ
ہوتے ہین اور اُسے سرخ مرو فارسی مین کہتے ہین اور دوسری قسم اُسکی سبز ہوتی ہو اور اُسے
فارسی مین سبز مرو کہتے ہین اور دونون قسمون کے پتے خوبانی کے پتون سے مشابہ
ہوتے ہین اور دونون قسمون کے خوشے لمبے ہوتے ہین کہ اُسمین کالے کالے چھوٹے چھوٹے
چمکتے ہوئے بیج ہوتے ہین دوسرے درجہ مین ٹھنڈی تر ہوتی ہو گرم دردون کو اور پیاس
کو تسکین دیتی ہو اور کھانسی کو اور اُس دردسر کو جو حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہو مفید
پڑتی ہو اور یہ سب اُسکی ٹھنڈک اور تری کے پیدا کرنے کے سبب سے ہو کیونکہ اُسمین ایک
میٹھی مائیت ہو کہ جو حرارت سے خالی ہو بزرقطونا اور وہی فارسی مین اسفیوش ہو وہ دو قسم کا

بزرقطونا یعنے اسپغول

ہوتا ہو کالا اور سفید سرخی مائل ہو اور اسکے پتے بارتنگ کے پتون سے مشابہ ہوتے ہین
پہلے درجہ مین ٹھنڈا ہو اور دوسرے مین تر ہو اور سفید مین زیادہ ٹھنڈک ہو اور روغن گل مین
بھنا ہوا اور پکا ہوا قابض ہو اور پیچش کے لیے نافع ہو کیونکہ اسکی لزوجت بھنے پر زائل
ہو جاتی ہو کہ وہ رگون کے مُنھ کو بند کر لیتی ہو اور گُسنے مادون کے نکلنے کو مانع آتی ہو اور سرکے
کے ساتھ نافع لیپ ہو آتشک اور تیز ورمون کے لیے اور دردون کو تسکین دیتا ہو جلد جلا
اور نرم اور ٹھنڈا کرنے سے اور گرم دردسر کو سر پر لیپ لگانے سے فائدہ کرتا ہو اور
لعاب اسکا پیاس کو اور بخارون کی سوزش کو تسکین دیتا ہو اور نرے بھنا طبیعت کی تلیین

کرتا ہی جب کہ پانی مین تر کیا جاتا ہی یہان تک کہ لعاب نکل آتا ہی اور یہ اس وجہ سے ہی کہ اسکے لعاب مین فرو بت
بقلۃ الحمقاء یعنے خرفہ
ہوتی ہی بقلۃ الحمقاء سلیمان بن حسان نے کہا ہی اطبا نے اس بات کا گمان کیا ہی کہ اسکا احمقاء نام اسلیے
رکھا گیا ہی کہ یہ آدمیون کے رستہون مین اگتا ہی اور انکی لترونددن مین آتا ہی اور پانی کے جاری ہونے کی جگہ پر
اگتا ہی وہان اُسے پانی کی بہیا اکھیڑ ڈالتی ہی تیسرے درجہ مین سرد ہی اور دوسرے مین تر ہی اور
مسون کو خاصیت سے گرا دیتا ہی اسی طرح شیخ بوعلی سینا نے کہا ہی اور مصنف نے کہا ہی
کہ خرفہ مین ایک تیز دودھ ہی جب مسے اسکی شاخون سے رگڑے جاتے ہین تو گر جاتے
ہین کیونکہ اسکی شاخون مین ایک تیز دودھ ہوتا ہی اور اس وجہ سے بھی ہی کہ اسمین اور کوئی
خاصیت مسون کے گرانے کی ہی اور گرم دردسر کو تسکین دیتا ہی پینے سے اور لیپ
لگانے سے معدہ کی سوزش کو تسکین دیتا ہی اور آنکھ کے ورم کو اور خون تھوکنے کو نفع کرتا ہی
اپنی قابضہ قوت کے سبب سے اور اُس چیز سے کہ اسمین لزوجت مین سے ہی اور پتلے خون کو
اپنے گاڑھے کر ڈالنے سے ہی اور ضرس کو کھو دیتا ہی کیونکہ وہ چکنا کرتا ہی اور اُس کھر کھرے
پن کو جو دانتون کو کھر کھری چیزون کی ملاقات سے عارض ہوتا ہی بھر دیتا ہی بسبب اُسکے کہ اسمین رطوبت
بندق یعنے رٹھا
لزجہ دہنیہ ہی بندق گرمی اور خشکی کی طرف مائل ہی دیر مین ہضم ہوتا ہی اپنے جسم کی کثافت کے
شدید ہونے سے کیونکہ اسمین غلیظ ارضیت ہی خصوصاً جبکہ اُسکے اندر کا چھلکا لیا جائے اسلیے
کہ اس چھلکے مین کثافت اور شدید قبض ہی اس سے صفرا پیدا ہوتا ہی کیونکہ یہ اپنی ارضیت کی
متانت سے نفوذ دیر مین کرتا ہی اور یہ چکنا ہوتا ہی اُسمین فعل اندرونی حرارت کا ہمیشہ ہوتا ہی
بس صفرے کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور قی کو ہیجان مین لاتا ہی کیونکہ بندق صفرے کی طرف مستحیل ہو جاتا
ہی اور دردسر پیدا کرتا ہی کیونکہ بسبب دیر مین نفوذ کرنے کے معدہ سے بہت سے گرم اجزے سر کی طرف
چڑھتے ہین اور درد پیدا کرتے ہین اور ریاح اور نفخ پیدا کرتا ہی کیونکہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی تاکہ وہ
دوسرے شخص کے وجود کا مادہ ہو جائے اور دماغ مین زیادتی کرتا ہی دماغ سے اپنے جوہر کی مناسبت سے
اور کھانسی کو نفع کرتا ہی اور فضلہ کے تھوکنے کا معین ہوتا ہی کیونکہ اسمین تقطیع ہی خاص جبکہ شہد کے ساتھ
بسفایج یعنے کھنکھالی
پیا جائے بسفایج معنے اسکے بہت پاؤن والے کے ہین وجہ تسمیہ یہ ہی کہ یہ مشابہ ہی اُس حیوان سے جسکے
پاؤن بہت ہون ایسا حیوان کہ جو اربعہ اور اربعین سے موسوم ہی اور وہ ایک گھاس ہی کہ
بلوط کہنہ کے درخت کے گرد پیدا ہوتی ہی اور اسکی جڑون مین بالشت بھر کے قریب لنبان ہوتی
ہی اور جڑ اسکی موٹی ہوتی ہی اور اسپر رونگٹین ہوتے ہین اور اسکی شاخین بہت ہوتی ہین اور اسمین

پھل پھول نہین لگتے ہین اور اُسکا مزا کبھا گرمی کی طرف مائل ہوتا ہی اور اسکے اندر کا رنگ سبز ہوتا ہی اور
دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے مین خشک ہی نفخ کو تحلیل کرتی ہی کیونکہ اپنی گرمی سے اُسکی ترقیق اور تلطیف
کرتی ہی اپنے قوام مین ہوا کے مشابہ ہوجاتا ہی بس ٹوٹنے اور دفع ہونے کے قابل طبیعت کے فعل سے ہوجاتا
ہی اور سودے اور بلغم کو اور تری کو اپنی خاصیت سے دستون کی راہ نکالتی ہی اور اسکے پینے کی مقدار
سنے کے پتے اور سے بھگوئے دو درم تک ہی اور کی ہوئی کی مقدار چار درم تک ہی بلوط پہلے درجہ مین

بلوط
ایک درخت کا پھل

ٹھنڈا اور دوسرے مین خشک ہی غذا کا ردی ہی اپنے ثقل اور غلظ سے نفث دم کو اور معدہ مین کی
رطوبت کو مفید ہی اور پیٹ کو باندھتا ہی اور آنتون مین کے قرحون کو اور خراش کو فائدہ مند
ہی یہ سبب اسکے قبض اور خشکی پھیلانے کے سبب سے ہی بقر اسکا جلا دھویا ہوا سینگ پانی
مین پیا جاتا ہی تو خون تھوکنے کو اور نکسیر کو روکتا ہی اور اسکے جلانے کی اور دھونے کی ترکیب

بقر
یعنے گائے

بارہ سنگھے کے سینگ کے جلانے اور دھونے کی طرح پر ہی اور جب اسکے گوبر کی دھونی دیجاتی
ہی تو اوپر نکلے بچہ دان کو اندر پھیر دیتی ہی اسلیے کہ بچہ دان اپنی حس کی ذکاوت سے بدبوؤن سے
بھاگتا ہی اور اچھی خوشبوؤن کی طرف میل کرتا ہی اور مچھرون کو بھگا دیتی ہی اور گوبر ملا جاتا ہی استسقے
والے کے پیٹ پر اور ہوتا ہی دھوپ مین تو فائدہ کرتا ہی کیونکہ یہ سکھاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور
قوت سے مادہ کو باہر کھینچتا ہی باد آورد اسکی پتی کنگر کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی اور یہ گھاس

باد آورد یعنے ایک
کٹیلی گھاس

خار دار ہوتی ہی اور اسکے تنہ کا طول دو ہاتھ سے بڑھکر اور کٹاپے مین انگوٹھے کے برابر
ہوتا ہی یا اس سے بڑھکر سفیدی مائل اور جو پھل ہوتا ہی اور اُسکے لگتا ہے پر سر کسم کے سر کی طرح کا گول ہوتا
ہی مگر اس سے نہایت بڑا اور گول ہوتا ہی اور اسکے پھول نیلے رنگ کے ہوتے ہین اور اسمین بیج گرہ کے بیجون کی
طرح کے ہوتے ہین مگر یہ اس سے بڑھکر گول ہوتے ہین پہلے درجہ مین گرم و خشک
ہی اور اسمین محللہ مفتحہ قوت ہی اور اسی لیے بعضے کہتے ہین کہ یہ گرم تیز ہی معدی
اسہال کو مفید ہی اور نفث دم کو کیونکہ یہ قبض کرتی ہی اور خشکی کرتی ہی اور نرم ورمون کو لیپ
سے فائدہ کرتی ہی اور ہلکا اور دُبلا کر دیتی ہی اپنے مین کی معتدل قبض والی تحلیل اور تخفیف
اور تفتیح سے اور اسکا جوشاندہ دانتون کے درد کو مفید ہی جبکہ اس سے کلی کرتے ہین اور پینے
کے وقت مین پرانے بخارون کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ اسمین تحلیل اور ادرار ہی اور اسکے بیج ملطف اور
محلل ہین تشنج کو فائدہ مند ہین اسی سبب سے اور تفتیح کرتے ہین سدون کی اور بچھو کے کاٹنے کو
فائدہ کرتے ہین لگانے سے کیونکہ زہر کو کھینچ لیتے ہین

جیم کا حرف

حرف جیم کے مضمون مین [illegible]

جوز یعنے اخروٹ

جوز دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے مین خشک ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہی جیسی کہ سارے لبوب مین ہوا کرتی ہی اور یہی رطوبت خشکی کے غلبہ کو توڑ ڈالتی ہی پھر اسی سبب سے اسکی خشکی اسکی گرمی سے کم ہوتی ہی اور یہ رطوبت پانی سے حاصل کی ہوئی ہی اور طبیعیہ نہین ہی اور نہ اسکی آمیزش کو استحکام ہی اسی سبب سے اسکی نسبت خشکی کی طرف دیجاتی ہی منھ کو پھلا دیتا ہی کیونکہ اسمین سوزش اور حدت ہی اور اپنی ارضیت کے سبب سے اکثر صفرے کی طرف مستحیل ہوجانے سے اور دیر مین نفوذ کرنے سے پس اسمین حرارت کی تاثیر ہمیشہ رہتی ہی اور زبان کو بھاری کر دیتا ہی اور دردِ سر پیدا کرتا ہی اپنے ہضم ہونے کی دشواری سے اور دیر مین نفوذ کرنے سے اور فضلیہ رطوبت کی کثرت سے پس غلیظ ابخرے اس سے دماغ کو چڑھتے ہین پس دردِ سر پیدا کرتا ہی اور زبان کو بھاری کر دیتا ہی معدہ کے لیے مضر ہی اپنی چکناہٹ کے سبب سے اور دیر مین ہضم ہونے کے باعث سے اور شہد کے ساتھ ٹھنڈے معدے کو فائدہ مند ہی اسلیے کہ شہد اس مین کی غلیظ رطوبت کی تقطیع کر دیتا ہی اور معدے کی رطوبت کو چوس لیتا ہی اور اسکے چھلکے کا رب اور اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ اسکے اوپر کے تر و تازہ چھلکے کو نچوڑ لیتے ہین اور یہان تک پکاتے ہین کہ گاڑھا ہوجاتا ہی حلق اور گلے کے ورم کو فائدہ کرتا ہی یعنی ورم کو کیونکہ اسمین قبض کی شدت کے ساتھ لطافت ہی اور اسکے سبب سے تہ مین نفوذ کر جاتا ہی پس اسی سبب سے عضو کی طرف مادہ کی ریزش کو مانع آتا ہی اور اُسپر چھلنے مین اسکا انگلیون کو رنگ دینا اسطرح پر کہ اُسکا رنگ کسی طرح سے نہ چھوٹے دلالت کرتا ہی کیونکہ رنگ جلد کی طرف نفوذ کر جاتا ہی

جوز بوا یعنے جائپھل

جوز بوا یہ مازو کے برابر مقدار مین ٹوٹے مین پھسپھسا چھلکے کا پتلا خوشبودار تیز ہوتا ہی ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی گرم خشک دوسرے درجہ مین ہی آنکھ کو قوت دیتا ہی اپنی خشکی سے روح کی غلیظ کرنے والی رطوبتون کو دور کرنے سے اور جالے کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ رگون مین کے غلیظ فضلون کو دور کرتا ہی اور بو کو اچھا کر دیتا ہی سڑی رطوبتون کے دور کرنے سے اور چھیپ کو صاف کر دیتا ہی اور چھائین کو اسی سبب سے اور اسمین ایسا قبض ہوتا ہی کہ وہ تقویت کرتا ہی اسی سے اور اپنی گرمی کرنے سے اور خراب لٹکا دینے والی رطوبتون کو خشک کر ڈالنے سے معدہ کی اور کلیجہ کی اور تلی کی اور ادرار کرتا ہی

جلنار یعنے انار کا پھول

جلنار یہ بے ثمر انار کی کلی ہی اور اسمین سے عمدہ موٹی بڑی کلی ہوتی ہی لیکن پھلنے والے انار کی کلیون کو اقماع الرمان کہتے ہین پہلے درجے مین سرد اور دوسرے درجے مین خشک ہی مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہی اور دانتون کو تقویت دیتی ہی اور نفث دم یعنے خون تھوکنے کو اور سحج لینے

جبن یعنے پنیر

انتون کے خراش کو مفید ہی اور زخمون کو اور پُرانے قرحون کو بھر لاتی ہی یہ سب فائدے اسکے قبض
سے اور خشکی کرنے سے اور چپچپاہٹ کے سبب سے ہین جبن تر و تازہ سرد تر ہی کیونکہ
اسکی طبیعت تازے دوہے دودھ کی طبیعت کے قریب ہی مگر اسمین نیر مایہ کے پڑنے سے کسیقدر
گرمی پیدا ہوگئی ہی اور بہت سی دودھ کی مائیت اسمین سے جاتی رہی ہی لیکن تکاثف کے سبب سے
اسمین دشواری ہضم کی عارض ہوگئی ہی پھر اس سے بلغم بہت پیدا ہوتا ہی اسی سبب سے دودھ
سے بڑھکر ٹھنڈا ہوتا ہی یعنے دودھ سے زیادہ ٹھنڈک دیتا ہی اور پُرانا نمکین گرم خشک ہوتا ہی
کیونکہ چرپرا تیز ہو جاتا ہی اسلیے کہ تری فنا ہو جاتی ہی اور جلد مستحیل ہو جاتا ہی اور اس سبب سے
کہ نمکین ہی ہوا کرتا ہی کیونکہ عرصہ تک اسکا رہنا بے نمک کے مشکل ہی اور بہت ایسا ہوا کرتا
ہی کہ عرصہ تک رکھ چھوڑنے سے اسمین کیڑے پڑجایا کرتے ہین اور سڑ جاتا ہی پھر یہ نمک کے
ملنے سے گرم خشک ہو جاتا ہی کیونکہ نمک اُسے اپنی طبیعت پر مستحیل کر لیتا ہی اور پنیر مین کا افضل
پنیر نمک لگا ہوا درمیانی ہی جو ابھی پُرانا نہین ہوا کیونکہ وہ اپنی ذات سے ٹھنڈا تر ہوتا ہی
اور اسپے مین کے نمک سے کچھ گرمی اور خشکی پیدا کر لیتا ہی کیونکہ نمک کے اختلاط کو ابھی
تھوڑا زمانہ گذرا ہی بس یہ چارون کیفیتیں اسمین درمیانی ہی اور تازہ پنیر بہت غذا دیتا ہی
اور موٹا تازہ کرتا ہی کیونکہ دشوار ہضم نہین ہوتا ہی اور نہ دیر نفوذ ہوتا ہی اور نہ خلط کا ردی
ہوتا ہی اور اسکے ساتھ غلیظ اور تر ہوتا ہی اور نمکین پرانا دُبلا کرتا ہی اپنی حدت سے اور تیزی سے
کیونکہ یہ خون مین حدت پھیلا دیتا ہی اور اسے عضوون کا لفرت زدہ کر دیتا ہی پھر غذا دینے مین
اسکا استعمال کم ٹھہریگا اور یہی پنیر معدہ کے واسطے بُرا ہی کیونکہ حاد ہی اور غلیظ ہی دیر ہضم اور دیر
نزول ہی مگر یہی پنیر بھوک کو زیادہ کرتا ہی معدہ پر خراش کرنے سے اور ملطف چیزون مین اسکی تیزی
سے سدے پیدا کرتا ہی ملطف چیزون کے لفوذ کروا دینے سے اور اسکا رقیق ہو جانے سے اسکے
غلیظ اور اسکے چپچپے ہونے پر اعضا کی طرف اور گردہ مین اور مثانہ مین پتھریون کو پیدا کرتا ہی
اپنے گاڑھے پن سے اور چپچپے ہونے سے خاص جس وقت مین نفوذ کروا دینے والے گرم

جزر یعنے گاجر

مصالحون کے ساتھ کھایا جاتا ہی جزر پہلے درجہ مین گرم ہی نفخ پیدا کرتی ہی اور باہ لاتی ہی کیونکہ
اسمین فضلہ رطوبت ہی اور اسکے بیج خاص اسکے جنگلی قسم کے بیج یہ ایک نبات ہی کہ اسکی
پتی شاہترہ کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی مگر اس سے بڑھکر چوڑی ہوتی ہی اور اسکا مزا تلخی لیے ہوتا
ہی اور اسکا تنہ کھرکھرا ہوتا ہی اور اسکی چوٹی سوئے کی چوٹی کے مشابہ ہوتی

ہے اسمین سفید پھول ہوتے ہین اور انگل بھر کے تھالے مین اسکی جڑ ہوتی ہے اور لبنان اسکی بالشت بھر کے مثل مین ہوتی ہے خوشبودار لطیف ہوتے ہین پیشاب اور حیض کا ادرار کرتے ہین اپنی تقطیع سے اور تلطیف سے اور سدون کے کھولنے سے

دال کا حرف

دارچینی بہت سے اسمے اضافت دیتے ہین تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے انتہا کی لطیف ہے کیونکہ اسکے جز آدمی کے بدن مین نہایت چھوٹے چھوٹے ہوجاتے ہین جاذب ہے اور مفتح ہے کیونکہ اپنی لطافت کے ساتھ گرم ہوتی ہے ہر ایک عفونت کے لیے مصلح ہے کیونکہ رطوبتون کو تحلیل کرنے سے اور سکھا دینے سے فنا کرتی ہے جالینوس کہتے ہین کہ گرمی کرنے والی دواؤن مین سے کوئی دوا دارچینی کی طرح کے سکھانے کی طرح پر خشک نہین کرتی ہے کیونکہ اسکا جوہر لطیف ہوتا ہے اور ہر ایک تری کی بجبجاہٹ کے لیے کہ زخمون مین پڑجاتی ہے اسی سبب سے اور اسکا تیل جلا دیتا ہے اور گھلا دیتا ہے اور رعشہ کے لیے عجیب تحلیل کرنے والا ہے اسلیے کہ اپنی لطافت کے سبب سے عضوؤن کی تہ مین نفوذ کرجاتا ہے اور اپنی گرمی کے سبب سے اُنکے مزاجون کی تعدیل کرتا ہے اور فضلون کو تحلیل کرتا ہے اور اسکی خشکی سکھانے پر مدد کرتی ہے اور اسکے تیل کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون مین عود بلسان اور چرائتہ اور خرانکس سر بند کرکے رکھا جائے اور دارچینی اور حب بلسان سے اور مُر سے خوشبو کیا جائے اور خوشبودار دواؤن کے خمیر مین شہد کا استعمال کیا جاتا ہے اور یہی تیل چھائی کو اور چھیپ کو فائدہ کرتا ہے اپنی جلا کرنے کے سبب سے اور سر کا تنقیہ کردیتا ہے رطوبتون کے جذب کرلینے سے اور اسکا سبب یہ ہے کہ یہ جلد سر مین نفوذ کرجایا کرتا ہے اسلیے کہ اسمین لطافت اور قوی حرارت ہوتی ہے اور سینہ پر کی چیز کا تنقیہ کردیتا ہے اسکی طرف کی گری رطوبتون سے اور تفریح کرتا ہے اپنی خاصیت سے اور اصل مر پر اسکی خوشبوداری اسکی مدد کرتی ہے اور کلیجہ کے سدون کی تفتیح کرتا ہے اپنی لطافت کے سبب سے بس اسکا نفوذ کلیجہ کی رگون مین بہت شدید ہوتا ہے اور اسیر یہ ہے کہ کلیجہ خود بھی اسکے خوشبودار ہونے کے سبب سے اسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے اپنے مین کے قبض اور خوشبوداری کے ساتھ رطوبتون کو سکھا ڈالنے کے سبب سے اور گردے کے اور بچہ دان کے دردون کو فائدہ کرتا ہے اپنی تفتیح اور تحلیل کے سبب سے اور آنکھ کے جالے کو اور تاریکی کو فائدہ مند ہے کھائے پینے اور آنکھ کے اندر لگانے سے کیونکہ یہ آنکھ کے اندر کی گاڑھی رطوبتون کو پگھلا دیتا ہے دیک اور دجاج

دوسرا [illegible] دواؤن [illegible]

دال کا حرف

دارچینی دال کا یعنی ایک درخت کی چھال

دیک اور دجاج یعنی مرغا مرغی

مرغیون مین سب سے بہتر وہی ہی جو انڈا دینے کے قریب ہو کیونکہ انڈا دینے کے وقت مین اُنکی اصلی رطوبت
کم ہوجاتی ہی اور اُسکا پکنا بہت دشوار ہوجاتا ہی اور مرغون مین افضل وہی ہی جو بانگ دینے لگا ہو
یہ بھی اُسی سبب سے ہی اور مرغیون کے چوزون کی چربی مرغیون کی چربی سے بڑھکر گرم ہوتی ہی اور
مرغ کے خصیے غذا مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ مطلق خصیون کی خلقت فقط منی ہی کے نضج کے لیے
ہوئی ہی پھر ضرور ہی کہ انمین معتدل گرمی نضج دینے والی اور ایسی رطوبت ہو کہ وہ نضج مین مدد دے
اور اسلیے کہ جب یہ منی کو پیدا کرتے ہین اور منی گرم تر ہی تو اِنکا مزاج بھی ضرور منی ہی کے مزاج کے
قریب ٹھہریگا تاکہ منی کو اپنی طبیعت کے قریب کرلینے پر قادر ہون اور جبکہ ایسا حال ہی تو ضرور
عضوؤن کے جوہرون سے نہایت مناسب ہونگے اور انکی طرف انکا استحالہ جلد ہوجائیگا ملائم گوشت ہونے
کے سبب سے جلد ہضم ہوجانے والے ہین اور مرغے کے خصیے مزاج کی خشکی کے معتدل ہونے کے
سبب سے نہایت جید ہین خاص وہ مرغا جو فربہ ہو کیونکہ یہ مرغا نازک اور زیادہ مزہ دار اور ہضم مین
سریع ہوا کرتا ہی اور ہوسکتا ہی کہ مرغے سے مراد خصی مرغا ہو اسلیے کہ ہر خصی جانور کا گوشت تر سے تر ہوا
کرتا ہی اور مرغے مین خشکی زیادہ ہوا کرتی ہی تو خصی مرغا معتدل ٹھہریگا مگر عبارت مین مصنف
کا خبر کو مونث لانا ان معنون کے لینے کو مانع ہی اور مرغے کا شوربہ رعشہ کے مرض اور وجع مفاصل
اور معدہ کو اور دمہ کو اور قولنج کو موافق پڑا کرتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مرغ کے جرم مین ایک لطیف
جوہر ہی بہت جلا دینے والا ہوتا ہی کہ وہ اس سے پکانے مین چھوٹ جایا کرتا ہی اور شوربے مین باقی رہجاتا
ہی بس اسی سبب سے شوربا بہت جلا کرتا ہی اور گوشت جلا نہین کرتا ہی اور مرغیون کا گوشت
عقل کو بڑھاتا ہی اسلیے کہ انسے لطیف خون اور روح بہت پیدا ہوا کرتی ہی اور مرغیون کا مزاج
خشک ہوا کرتا ہی پھر جو خون کہ انکے گوشت سے پیدا ہوتا ہی اسکی تعدیل آدمی کے دماغ کی رطوبت
کرلیتی ہی کہ وہی رطوبت بلید ہونے کا باعث ہوتی ہی اور آواز کو صاف کرتا ہی کیونکہ یہ گوشت ان
رطوبتون کو جو پھیپھڑے مین اور اُسکے نرخرہ مین ہی اُسکی تعدیل کردیتا ہی اور اپنی چکناہٹ سے اُسکی
خشکی کو دور کردیتا ہی اور مرغ کا بھیجا ناک سے نکسیر کے خون آنے کو مانع ہوتا ہی جو نکسیر کہ دماغ کے
پردون سے پھوٹا کرتی ہی کیونکہ بھیجا اپنی طبیعت سے سرد تر ہوا کرتا ہی اور جبکہ کسی خشک
مزاج والے جانور کا بھیجا ہوتا ہی تو وہ معتدل ہوجاتا ہی اور نہایت خوب ہوتا ہی اور اسی
بھیجے مین اسکے ساتھ ایک طرح کی چپچپاہٹ اور چیک ہوتی ہی اور بھیجے کو بھیجے سے زیادہ خصوصیت
ہی کیونکہ اس سے مشابہت ہی اسی سبب سے بھیجا بھیجے کی غذا بہت پڑا کرتا ہی اور اُسکے جوہر کو

بڑھاتا ہی پس جو خون کہ دماغ مین ہو اُسے گاڑھا ٹھنڈا اچھا کر دیتا ہی کہ بہنے کے قابل نہین رہتا ہی اور
جوڑون کی یخنی معدہ کی جلن کو تسکین دیتی ہی کیونکہ پکاتے ہین جو جز اُن کے گوشت سے یخنی مین
چھوٹ آتے ہین اُنمین رطوبت بہت ہوا کرتی ہی اور گرمی نرم ہوتی ہی پس وہ جلن کو فائدہ
کرتے ہین اور تسکین دیتے ہین کیونکہ اُنمین رطوبت ہوتی ہی دماغ ٹھنڈا تر ہوتا ہی اسی سبب
سے اور اپنے گاڑھے پن سے اور دیر مین منحدر ہونے سے اور دشواری سے ہضم ہونے
سے اور بلغم اور غلیظ خلطون کو پیدا کرتا ہی اور متلی لاتا ہی اور بھوک کو کھو دیتا ہی کیونکہ یہ معدہ کے منھ کو
تر رکھتا ہی اور نرم رکھتا ہی اور طبیعت کو ملائم کرتا ہی نرم ڈھلڈ ھلا کر دینے سے اور اسکا گرم مصالحون کے
ساتھ کھائے جانا لائق ہی جو تقطیع کرتے ہین اور گرم کر دیتے ہین تاکہ وہ گرم مصالح اسکی اصلاح
کرین دم الاخوین مصنف کہتے ہین کہ یہ سرخ رنگ کا عصارہ ہی خشکی کرنے والا ہی اور اور لوگ کہتے
ہین کہ یہ ایک درخت کا گوندھ ہی کہ سقوطرا نامی جزیرہ مین ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خراسان مین اور ارمن مین اور
ہند مین بھی ہوتا ہی دوسرے درجہ مین خشک ہی تازہ زخمون کو ملا دیتا ہی اپنی چپچپاہٹ
سے اور چپک سے اور پیپ کو بند کرتا ہی اور خون آنے کو مانع آتا ہی اسی سبب
سے اور اپنی قبض کی شدت سے اور معدہ کی تقویت کرتا ہی اپنے خشکی پھیلانے
سے اور گوشت کو اُگاتا ہی اور آنتون کے خراش کو اور مقعد کے شقاق کو فائدہ کرتا
ہی لگانے سے اسی سبب سے کہ معلوم ہو چکا ہی۔

دماغ یعنی بھیجا

دم الاخوین یعنی ہیرا دوکھی

سے کا حرف

ہندبا یعنی کاسنی

ہندبا یہ دو قسمون کی ہوتی ہی ایک جنگلی دوسرے بستانی اور جنگلی کی پتی بستانی سے زیادہ
چوڑی ہوتی ہی اور بستانی کی بھی دو قسمین ہین ایک انمین کی چوڑی پتی کی کاہو کے قریب بہت مشابہ
مین ہی پھول اسکے سفید رنگ کے ہوتے ہین اور اسکا مزا بے مزہ ہوتا ہی اور اسکی دوسری
قسم لنبی پتی کی ہوتی ہی اسکا آسمانی رنگ کا پھول ہوتا ہی کڑوے مزے کی ہوتی ہی پہلے
درجہ مین سرد ہی اور اسکی خشک پہلے درجہ مین خشک ہوتی ہی کیونکہ تر کہنے والی تری
اسکے سوکھنے سے فنا ہو جاتی ہی اور تر کاسنی پہلے مین ہوتی ہی اپنی تری کی کثرت کے سبب
سے اور بستانی زیادہ تر ہوتی ہی کیونکہ یہ تری مین جنگلی سے بڑھکر ہوتی ہی اور گرمی کی فصل مین حرارت
کی طرف زیادہ میلان رکھتی ہی کیونکہ اسکی تلخی بڑھ جاتی ہی اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی
تلخی اور بے مزگی ہوتی ہی اور کھاری پن ہوتا ہی اور کچھ قبض رکھتی ہی اور کڑواہٹ

اور بکھاری پنے کو اسمین کی حادہ اور مفتحہ قوت لازم ہی اور بےمزہ ہونے کو اسمین کی تری کی قوت
لازم ہی اور قبض اسمین کی ارضیہ قوت کو لازم ہی اور پیٹ مین کے اور رگون کے سددن کو کھولتی
ہی اپنے مین کی نمکینی سے اور اسمین معدہ کی تقویت کرنے کا صالح قبض ہی اسی سبب سے
اور تقویت کرتی ہی کلیجے کی لیکن کلیجہ بس اسکے لیے تو نہایت موافق ہی کیونکہ برودت سے اسکی
تعدیل کر لیتی ہی لیکن ٹھنڈے کلیجہ کی تو اپنے مین خاصیت سے اور ستوؤن کے ساتھ
اسکا لیپ خفقان کے لیے لگایا جاتا ہی اور دل کی تقویت کرتی ہی کیونکہ اسمین ایک نمکین جز ہی
بدرقہ ہو جانے والا ہی کہ وہ ٹھنڈے ارضی جز کو دل تک پہونچا دیتا ہی اور یہ جز دل کے مزاج کو
قبول کر لیتا ہی اور گرم جز اپنی لطافت کے سبب سے جلد تحلیل ہو جاتا ہی اور جاتا رہتا ہی اور املتاس
کے ساتھ گلے کے ورمون کو فائدہ مند ہی کیونکہ اسمین ایک بڑی نفوذ کر جانے والی قوت ہی تہ نشین
ہی اور مضبوط ہی دل پر دیر تک لپٹی رہتی ہی پھر مفتحہ جز قبض اور تبرید کے ساتھ بدل جاتا ہی اور املتاس
مین محللہ قوت ہوتی اور فائدہ مند ہی آنکھون کے دکھنے کو قبض کے ساتھ والی تبرید کے سبب سے
اور اسکا شیرہ آنکھون کے جالے کے جلا کے لیے مفید ہی کیونکہ اسمین ایک طرح کی حدت ہوتی ہی

ہلیلج اسکی چار قسمین ہوتی ہین زرد اور کالی اور ہندی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہی اور یہ وہ زرد ہڑ نہین ہی ہلیلج یعنے ہڑ
جو اپنے درخت مین لگی رہکر کالی ہو جاتی ہی کیونکہ زرد نہایت درجہ پکنے سے اپنے درخت پر کالی
پڑ جاتی ہی اور کالی ہڑ کابلی بڑی بڑی ہوتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ کالی پتلی ہڑ ہوتی ہی کہ اسکی سیاہی
زردی مارتی ہی اور اسکی صورت زیتون کے مشابہ ہوتی ہی پہلے درجہ مین ٹھنڈی ہوتی ہی اسکا گل
صفرے کو بجھاتا ہی اور ٹھنڈا کرتا ہی اور خفقان کو فائدہ کرتا ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور دل کی حرارت
کی تعدیل کرنے سے اور اسکے ساتھ سودے سے خون کو پاک کرتا ہی اور متین کرتا ہی اور تقویت
کرتا ہی اور جذام کو فائدہ مند ہی دست لانے سے اور توحش کو اور تلی کو مفید ہی اسی سبب سے
اور معدہ کے پردے کو فائدہ مند ہی اپنی عفوصت کے سبب سے اور رطوبتون کے چوس لینے سے
اور کالی ہڑ رنگ کو صاف کرتی ہی کلیجہ مین سے خون کے پاک و صاف کر دینے سے اور یہ ہڑ
اس بارہ مین بڑھکر ہی اسلیے کہ دستون سے اسکا سودے کا نکالنا بہت ہی اور کابلی ہڑ حواس کو
اور حفظ عقل کو مفید ہی کیونکہ دماغ کی رطوبتون کو نشف کر لیتی ہی اور اس سبب سے کہ آملہ
مین بیان ہو چکا ہی کہ جب دل کی روح کی اصلاح اُسکے خون کی اصلاح کر دینے سے کر دیتا ہی تو
نفسانی روح کی اصلاح ہو جاتی ہی اور استسقے کو فائدہ مند ہی دست لانے

دوسرا باب مفرد دواؤن [illegible] مین

سے اور خشکی پھیلانے سے اور سودے اور بلغم کو دستون سے نکالنا ہی بعضے کہتے ہین کہ اسکا سبب اسمین کی صمغیت ہی جو اسمین ہوتی ہی اور اسی سبب سے جب تک یہ صمغیت اسکے توڑنے کے وقت ظاہر نہین ہوتی ہی اسوقت تک اسکا اثر ضعیف ہوا کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا دست لانا عصر یعنے نچوڑنے کے ساتھ ہوا کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ دست لانا اسکی خاصیت سے ہوتا ہی کہ اسکی مدد عصر کرتا ہی اور زرد ٹپر دستون سے صفرے کو نکالتی ہی اور کچھ بلغم کو اور کالی ٹپر سودے کو دستون سے نکالتی ہی اور بواسیر کو مفید ہی اسی سبب سے

هلیون یعنے ناگرون ایک گھاس ہی

هلیون یہ دو قسم پر ہی ایک بستانی جو گیہون مین بوئی جاتی ہی اور اسکی پتی سوئے کی پتی کی طرح کی ہوتی ہی اور اسمین کوئی کانٹا نہین ہوتا ہی اور اسکے ہرے ہرے گول بیج ہوتے ہین پھر اسکے بعد کالے پڑ جاتے ہین اور لال ہو جاتے ہین اور اسکے اندر تین گٹھلیان ہوتی ہین بیل کی گٹھلیون کی طرح کی اور دوسری قسم جنگلی ہوتی ہی اور اسمین کانٹے بہت ہوتے ہین گرمی کی طرف مائل ہی اور رطوبت کی طرف اور اسمین جلا ہوتی ہی پیٹ مین کے سدون کو کھولتی ہی خاص کلیجے اور گردے کے اور اسمین تحلیل ہی اور یرقان کو فائدہ مند ہی اپنے مین کی تفتیح اور ادرار کے سبب سے اور اسمین ایک طرح کی متلی پیدا کرتا ہی کیونکہ اسمین دودھ والی گھاس کی طرح کا دودھ ہوتا ہی کہ وہ معدے پر لگتا ہی اور اُسے اذیت دیتا ہی اگر اسکے کھانے کی کثرت کی جاتی ہی اور پٹھ کے درد کو فائدہ مند ہی جو بلغم اور ریح کے سبب سے عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ اسمین یہ دوا اپنی تحلیل کر دیتا ہی اور پیشاب کا اور حیض کا ادرار کرتی ہی اور اسی سبب سے جنے کو آسان کر دیتی ہی اور منی کو بڑھاتی ہی کیونکہ یہ غذا بہت پڑتی ہی

هزار جشان یعنے ایک گھاس ہی

هزار جشان یہ فارسی لفظ ہی معنے اسکے ہزار ہاتھ کے ہین اور اس سے اسکے طول کی افراط کے ہونے سے مبالغہ ہی اور یہ ایک گھاس کہ پتی مین اور شاخون مین تاگون سے اور انگورون سے مشابہ ہی اور جسکے پاس ہوتی ہی اپنے تاگون سے اسکے لپٹ جاتی ہی اور پھل اسکے لال خوشون کے مشابہ ہوتے ہین دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی اسمین ایک طرح کی گرمی ہی اور چرپراہٹ اور حدت ہی اور اسی سبب سے یہ دوا جلا کرتی ہی اور تلطیف کرتی ہی اور خشکی پھیلاتی ہی اور اسی سبب سے پیشاب کا ادرار کرتی ہی اور تلی کی سختی کو گھلاتی ہی اور غلیظ خلطون کی تلطیف کرتی ہی اور سوکھی جرب کو فائدہ مند ہی اور جلد کو یہ بھوسی بھوسی کر دیتی ہی اپنے مین کی تلطیف اور جلا اور تحلیل کے سبب سے اور مرگی کو فائدہ مند ہی اپنے مین کی تلطیف اور تحلیل کے سبب سے اور دست لانے کے باعث سے اور زہریلے

دوسرا باب مفرد دواؤن کے طریق مین

کیڑون کے کاٹنے کو فائدہ مند ہی اپنی خاصیت سے اور اسکے جوشاندہ سے حقنہ لینے سے بچہ دان
مین کے فضلون کو نکالدیتی ہی اپنی ادرار کی قوت کے سبب سے

واو کا حرف

وج یعنی بچ

وج ایک گھاس کی جڑ گوندل کی طرح کی ہوتی ہی تالابون مین اور پانیون مین اُگتی ہی اور اسمین گرہین بانس کی طرح کی ہوتی ہین اور یہ گھیری مشک یعنے چھدیلی ایک جز سے دوسرے جزمین ہوتی ہی دوسرے درجہ مین گرم خشک ہی اسمین حدت ہی اور چرپراہٹ ہی اور کچھ کڑواہٹ ہی غلیظ خلطون کی تلطیف کرنے والی ہی جلا کرنے والی اور تفتیح کرنے والی اور تحلیل کرنے والی ہی اور اسی سبب سے پیشاب کا ادرار کرتی ہی اور حیض کا ادرار کرتی ہی اور تلی کی سختی کو گھلاتی ہی اور آنکھون کے عنبیہ اور قرنیہ طبقون مین کے حادث امر کی جلا کرتی ہی سفیدی مین سے اور پہلو اور سینہ کے دردون کو اور مڑورے کو فائدہ مند ہی جبکہ سردی سے ہو اور بچہ دان کے دردون کے لیے اسکے جوشاندہ مین بیٹھتے ہین اسکی تلطیف کے سبب سے اور تحلیل کے سبب سے اور حیض کے ادرار کرنے کے سبب سے

ورد یعنی گلاب کا پھول

ورد اس سے مراد سرخ رنگ کا گلاب ہی جو مشہور ہی اور اسمین اچھا تر و تازہ خوشبودار نیلی پتی کا نہایت سرخ رنگ کا ہی پہلے درجہ مین ٹھنڈا اور دوسرے مین خشک ہی اور اسکے بیج اور دی اسکی سخت گٹھلی جو اسکے پھل کے اندر ہوتی ہی کیونکہ گلاب کی جب پتیان جھڑ جاتی ہین تو پھل سرخ رنگ کا کچھ مٹھاس رکھتا ہوا نکلتا ہی اور ولیک سے اور حرم الدلیک سے اہل شام مین نام زد ہی قبض مین گلاب مین کی سب چیزون سے قوت مین بڑھکر قوی ہوتا ہی اور سوکھا بڑھکر قابض ہوتا ہی تر سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسمین ایک طرح کی تلخی ہوا کرتی ہی بس جس وقت یہ سوکھ جاتا ہی تو یہ دونون باتین اس سے جدا ہوجاتی ہین اور ناری جز کی تحلیل ہوجانے سے قبض باقی رہجاتا ہی کہ جو ان دونون کو مستلزم ہی اور پانی کا ٹھنڈا جز جو لیلین کا اور بے مزہ ہونے کا موجب ہی فنا ہوجاتا ہی اور ارضی غلیظ ٹھنڈا قابض جز باقی رہجاتا ہی اور یہی مفتح ہی اپنے مین کے ناری کڑوے جز سے صفرے کے لیے مسکن ہی اپنے ٹھنڈے پانی کے جز سے اور باطنی عضوؤن کے لیے مقوی ہی اپنے ارضی قابض جز سے اور اسکا عرق بیہوشی کے لیے مفید ہی جوہر روح کے موافق اپنی خوشبوداری کے سبب سے اور سردی گرمی کی تعدیل سے اور قبض سے سستین

کر دینے کے باعث سے گرم درد سر کے لیے مسکن ہی اپنی ٹھنڈک کے سبب سے اور دماغ
کی تقویت کرنے کے باعث سے لیکن گلاب کے پھول کا سونگھنا گرم مزاج والون کو چھینکین لاتا ہی
اور یہ چھینکیے لانا اس سبب سے ہی کہ گلاب کے پھول مین گرمی کے ساتھ قبض ہی بس حرارت
کے سبب سے دماغ کی رطوبتین یہ نکلتی ہین اور انکے تحلیل کرنے پر گرمی کے ضعف
کے سبب سے قوت نہین رکھتا ہی اور قبض کے سبب سے فضلون کے ناک کی
طرف کے مجرون کو قبض کر رکھتا ہی کیونکہ یہ مجرے اصل خلقت مین تنگ ہین بس رک
رہتی ہین وہ رطوبتین جنھین گرمی بہاتی ہی اور اسی سبب سے نتھون مین خراش پیدا ہوتا ہی
پھر چھینکین آنے لگتی ہین اور فضلون کے بند رہنے سے زکام بھی پیدا ہو جاتا ہی پھر جس
شخص کا دماغ گرم ہوتا ہی اور ناک کی طرف کے فضلون کا مجرا تنگ ہوتا ہی تو اس شخص مین
گلاب کا پھول زکام اور چھینکین پیدا کر دیتا ہی اسلیے کہ دماغ کی گرمی بہنے پر مدد دیتی ہی اور مجرے
کی تنگی بند رہنے پر اعانت کرتی ہی اور بدن کی بو کو پاکیزہ کرتا ہی اپنی خوشبودار ہونے کے باعث سے
اور بدبو پسینے کو مسام کے بند کرنے سے روکنے سے اور آنتون کی خراش کو مفید ہی کیونکہ اسمین قبض
ہی اور قبض پر زائد خشکی کا پھیلانا ہی اور اسکا مربے شہد اور شکر مین گرم ہی کیونکہ اس ترکیب
مین گلاب کے پھول مین سے جو چیز تحلیل ہو جاتی ہی وہ فقط پانی کا ٹھنڈا تر جز ہی اور معدے کی
اور کلیجے کی تقویت کرتا ہی اپنی خوشبوداری سے اور قبض سے اور خشکی پھیلانے سے اور ہضم پر مدد
دیتا ہی اسی سبب سے اور اسکا بچھونا اور اسپر سونا باہ کو کم کرتا ہی منی کے سکھا ڈالنے سے اور
گردے کو اور اعضاے تناسل کو ٹھنڈا کر دینے سے اور پائخانہ کے مقام کے درد کو تسکین دیتا ہی جبکہ اسیر
اُسے پر سے لگاتے ہین اور دس درم اسکے تازے پھول دس دست لاتے ہین کیونکہ اسمین کڑوے حریرے
مفتح جلا کرنے والے جز ہوتے ہین اور سوکھے گلاب کے پھول دست نہین لاتے ہین کیونکہ یہ اجزا
اسمین سے نری جو تحلیل ہو گئی ہی اُسکے ساتھ جدا ہو جاتے ہین اور تنہا قبض ہی باقی رہجاتا ہی

زے کا حرف

زے کا حرف

زعفران یعنے کیسر

زعفران ایک نبات ہی کہ جسکی شاخین لنبی ورحرین زمین مین ہوتی ہین مثل نرگس کے پیاز کے اور اسکے
پھول شکل مین اور رنگ مین سوسنجان کے پھولون کی طرح کے ہوتے ہین اور اسکے درمیان مین زرد بال ہوتے ہین
اور زعفران مین سے مستعمل یہی زرد بال ہوتے ہین دوسرے درجے مین گرم اور پہلے مین خشک ہی مفتح اور محلل اور رقابض
اور منضج ہی لیکن تفتیح اور تحلیل کا سبب یہ ہی کہ اسمین تلخی ہوتی ہی کیونکہ تلخی نہین ہوتی ہی مگر گرم جزون سے

اور لیکن قبض اس سبب سے ہی کہ اسمین وہ قابض جز ہوتے ہین جو اُسکے چکھنے مین مزے سے ظاہر ہوجاتے
ہین اور اُسمین نضج دینا اس سبب سے ہی کہ اس کی گرمی ٹھنڈے جزون سے منکسر ہوتی ہی پھر تو نرم
کرنے والی نضج دینے والی ہوتی ہی نہ خشک کرنے والی جلانے والی اور رنگ کو نکالتی ہی کیونکہ
اعتدال کے ساتھ روح کو اور خون کو گرم کرتی ہی اور ان دونون کی تلطیف کرتی ہی اور ان دونون کو
باہر وار حرکت کرنے پر مستعد کردیتی ہی اور سرور پیدا کرتی ہی کیونکہ اسکے لیے ایک طرح کی خاصیت ہی
جوہر روح کی تقویت مین اسلیے کہ نورانیت اور چمک اور انبساط متانت کے ساتھ پیدا کرتی ہی
کیونکہ یہ جلدی سے اوپر چڑھنے لگتی ہی اور ہنوز اسمین اسکی سنہری زردی باقی ہوتی ہی پھر روح سے
مخلوط ہوجاتی ہی اور نورانی چمکتی ہوئی کردیتی ہی اور اسپر اسکی خوشبوداری مدد کرتی ہی اور
اسکا گرم کرنا لطیف ہی خاص جس وقت مین شراب کے ساتھ استعمال کی جاتی ہی اور اسپر اسکی
خوشبوداری اور لطیف گرمی دینا اور جوہر روح کی تقویت مین زیادتی کرنا معین پڑتا ہی انتہا سے
سرور دیتی ہی یہان تک کہ حمق کرنے لگتا ہی یعنے حمق پیدا کردیتی ہی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ
جب زعفران شراب مین ملائی جاتی ہی تو یہان تک نشہ کرتی ہی کہ حمق کرنے لگتا ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ کثرت سے اجزے دماغ کو چڑھتے ہین کیونکہ اسکی ارضیت اپنی لطافت کے سبب سے
ارتفاع کو بہت قبول کرتی ہی اور رازی کہتے ہین کہ یہ سخت نشہ کرتی ہی جبکہ یہ شراب مین
ملا دیجاتی ہی اور فرحت دیتی ہی کہ خوشی کے مارنے پہنچنے والا سودائی بنجاتا ہی اور درد سر پیدا کرتی ہی
اسلیے کہ یہی زعفران دماغ کو لبالب کردیتی ہی اور سر کو بوجھل کردیتی ہی اور دماغ کی طرف چڑھے
ہوئے اجزون کی کثرت سے سر کو کھلا کھلا ضرر پہونچاتا ہی اور نیند لاتی ہی کیونکہ زعفران دماغ
کو مملو کردینے سے اور اسکی رطوبتون کو پتلا کردینے سے اور رطوبتون کو پگھلا دینے سے اور
اُسمین ابخار کردینے سے ذہن مین حدت پیدا کردیتی ہی اور بینائی کو روشن کرتی ہی آنکھون مین لگانے
سے کیونکہ یہ آنکھون مین کی روح کی تقویت کرتی ہی اور آنکھون کے جرم کی بھی تقویت کرتی ہی اور اسمین
کے فضلون کو تحلیل کرتی ہی جب اندر بدن کے جاتی ہی اور اپنی تبخیر کی کثرت سے حواس کو مکدر
کردیتی ہی اور جننے کو آسان کردیتی ہی اپنے مین کی خاصیت سے یہان تک کہ زعفران باریک پیسی
جاتی ہی اور گوندھی جاتی ہی اور جوز کے برابر اُس سے تعویذ بنایا جاتا ہی اور عورت کے گلے مین وہ
تعویذ ڈالدیا جاتا ہی تو اُسپر جننے مین آسانی کردیتی ہی اور سانس لینے کو آسان کرتی ہی اپنی
تلیین سے اور نضج دینے سے اور تحلیل کرنے سے اور باطنی عضوون کے تقویت

دوسرا باب خوشبودار دواؤن ... زعفران مین

[illegible]

کرنے سے اسلیے کہ اپنی خوشبوداری سے اُنھین مرغوب اور محبوب ہو اور دل کی تقویت کرتی ہی
اس چیز کے سبب سے جو بیان ہو چکی ہو اور ادرار کرتی ہو اپنی تلطیف سے اور تفتیح سے
اور خواہش کو ساقط کرتی ہو یعنے کھانے کی خواہش کو جنین کہتے ہین کہ اسکا سبب یہ ہو کہ یہ
معدے مین کی ترشی کو کہ جس سے بھوک پیدا ہوتی ہو کھو دیا کرتی ہو اور مسیحی کہتے ہین کہ بھوک
کے ساقط کرنے کی دو وجہین ہین پہلی وجہ یہ ہو کہ یہ سونے پر مدد دیتی ہو اور سونے کے ساتھ
غذا کے ہونے کا حس کرنا کم ہو جاتا ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ یہ ذہن مین خدر پیدا کرتی ہو
اور آنکھون مین حیرت ڈالتی ہو اور اسکا سبب یہی ہو کہ اپنے رنگ مین دماغی قوتون کو بھلا لیتی ہو

زعرور یعنے ایک پھل ہو — زعرور یہ تین طرح کا ہوتا ہو ایک لال چھوٹا پھل حب الآس کے برابر ہوتا ہو دوسرا لال
پھل عناب کے برابر ہوتا ہو اور یہ کم ہوا کرتا ہو اور اسمین تین بیج ہوتے ہین بر خلاف
چھوٹے لال پھل کے کیونکہ اسمین ایک ہی گٹھلی ہوتی ہو اور یہ وہی ہو جسے تین گٹھلی والا
طریفلن کہتے ہین اسلیے کہ اس نوع کے ہر پھل مین تین گٹھلیان ہوتی ہین بس اسکے لیے
اسمین کی موجود گٹھلیون سے نام نکالا گیا اور یہی وہ قسم ہو جسمین مصنف کلام کر رہے ہین
اور یہی چھوٹے سیب کے مشابہ شکل وصورت مین ہو اور اسی سبب سے اسے
جنگلی سیب کہتے ہین اور اس قسم کا سمرقند مین زرد رنگ کا مین نے دیکھا ہو اور یہ سرخ سے
بڑھکر قابض ہو اور صفرے کا قاطع ہو اپنی کھٹاس سے اور قبض سے اور سیلان کا مانع ہو اپنے
قبض کی شدت اور معدے کی تقویت کرنے سے اپنی خوشبوداری سے بھی زبد دودھ سے

زبد یعنے مسکہ — ایک طرح کے دہی مین سے نکالا جاتا ہو پہلے درجہ مین گرم تر ہو نضج دینے والا اور تحلیل کرنے والا
اور ادرار کرنے والا ہو کیونکہ یہ خون کی چکنائی سے اس حرارت کے فعل سے پیدا ہوتا ہو جو جھاگ
مین ہوتی ہو پھر اعتدال کے ساتھ گرم ٹھہریگا اسلیے کہ پکنے سے حرارت حاصل کر چکا ہو اور
تر ہوگا اسلیے کہ چکنائی فقط اس تری سے حاصل ہوتی ہو جو ہوائی جزون سے کچھ تھوڑی
سی ارضیت کے ساتھ ملی ہوتی ہو اسے بدن پر لگاتے ہین تو غذا پڑتا ہو اور
فربہ کرتا ہو اسلیے کہ یہ جلد کو ملائم کرتا ہو اور مسام کے راستے سے بدن کے اندر کی
کی طرف جاتا ہو اور یہ لبن یعنے دودھ کا ایک جزر ہوتا ہو بس اس سے بدن غذا
لیتا ہو اور کھانسی کو اور سینہ کو مفید ہو اور خون کے تھوکنے کو سہل کر دیتا ہو اپنے مین کے
انضاج سے اور تلیین سے اور بچھون کے زخمون کو فائدہ مند ہو انکے تنقیہ کرنے سے اور

انکھین کو ملائم کرنے سے پھر اس سے زخمون کے دونون لب آسانی سے مل جایا کرتے ہین اور طبیعت کو ملائم کرتا ہی اپنی چکناہٹ سے اور اسکا بہت کھانا دست لاتا ہی ڈھلڈھلا کر دینے کی افراط سے

زنجبیل یعنے سونٹھ

زنجبیل یہ چھوٹی جڑین ہین کہ زمین کے اندر سرایت کیے ہوتی ہین اور سونٹھ ارض عمان مین ہوا کرتی ہی اور اسکا رنگ سفیدی مارتا ہی اور اسکا مزہ مرچ کے مزے کے مشابہ ہوتا ہی تیسرے درجہ مین گرم ہی اور دوسرے درجہ مین خشک ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی جیسی کہ ساری جڑون مین ہوتی ہی اور اسی سبب سے اسکی رطوبت تھوڑی ہوتی ہی اور اسی سبب سے گھن بھی جاتی ہی اور ٹکڑے جلدی سے ہوجاتی ہی اور اسکی گرمی مدتون تر لکڑی کی طرح رہتی ہی کیونکہ جب تر لکڑی آگ مین سلگتی ہی تو اسمین طویل مدت تک رہتی ہی برخلاف سوکھی لکڑی کے کیونکہ یہ جلدی سے شعلہ پکڑ لیتی ہی اور جلدی سے بجھ جاتی ہی باہ کو ہیجان مین لاتی ہی ریاح کے پیدا ہونے سے اور ہضم کرنے سے اور سرد معدہ اور کلیجہ کے موافق پڑتی ہی اپنی گرمی دینے کے سبب سے اور معدہ کی تری کو کھو دیتی ہی جو میوون کے کھانے سے پیدا ہوتی ہی اپنے خشک کرنے سے اور رطوبت کے چوس لینے سے اور حافظہ کو بڑھاتی ہی دماغ کی فضلیہ رطوبت کے تحلیل کر ڈالنے سے اور طبیعت کو ملائم کرتی ہی جب گرم پانی اور شکر کے ساتھ استعمال کی جاتی ہی کیونکہ یہ اسوقت مین چھپے لعابی فضلون کو دستون کے راستے نکالدیتی ہی انکی تقطیع کر دینے سے اور جلا کرنے سے

زیت الانفاق یعنے زیتون کا [illegible] تیل

زیت الانفاق نکالا ہوا کچے زیتون سے ابوریحان نے اپنی صیدنہ نامی کتاب مین ماسرجویہ سے نقل کیا ہی کہ جو پھل ترو تازہ ہوتا ہی اُسے اہل روم الفاقین کہتے ہین اور انفاق مشتق منہ ہی اور یہ جو کہا گیا ہی کہ یہ زیت فقط اسلیے زیت الانفاق سے نامزد کیا گیا ہی کہ اسے نفقہ یعنے خرچ کے لیے نکالتے ہین تو یہ کہنا بیہودگی کے قبیل سے ہی پہلے درجہ مین سرد خشک ہی اور اسکی ٹھنڈک اسکی عفونت اور قبض کے سبب سے ہی اور زیت جو پورا پور پلے ہوئے زیتون سے نکالا جاتا ہی اعتدال کے ساتھ گرم ہی اپنے مادہ کے گرم ہونے سے اُس چیز سے جو اسے پکنے سے حاصل ہوئی ہی اور رطوبت کی طرف مائل ہی ارضی جزون پر اسکے مائی جزون کے غالب آنے سے اسپر اسکے قبض کا اور عفونت کا ہونا دلالت کرتا ہی اور پرانا زیت حرارت مین زیادہ قوی ہوتا ہی اسلیے کہ اُسمین سے تری سے کے ٹھنڈے جز تحلیل ہو جاتے ہین اور زیت بالون کو قوت دیتا ہی کیونکہ اپنی گرمی سے بالون کے مادہ کو کھینچتا ہی اور اپنے مین کے قبض سے اُسکی حفاظت کرتا ہی اور ڈھلڈھلا کرنے والی رطوبتون کو بالون کے اُگنے کی جگہ سے تحلیل کر ڈالتا ہی اور بڑھاپے کو دیر مین آنے دیتا ہی کیونکہ سفیدی پیدا کرنے والی رطوبتون کو تحلیل کر ڈالتا ہی اور زیت انفاق تندرستون کے لیے نہایت موافق ہی کیونکہ یہ گرمی سے اور خراش

کرنے والی تیزی سے خالی ہوتا ہی یعنے اسمین یہ باتین نہین ہوتی ہین اور معدہ کی تقویت کرتا ہی اپنے

قبض سے اور نمکین زیت کا پانی منھ کے آنے کو فائدہ مند ہی اور آگ کے جلنے مین چھالے پڑنے کا مانع

ہوتا ہی اور مسوڑھون کو مضبوط کرتا ہی اپنے قبض اور تخفیف کے سبب سے اور زیتون کی پتی اپنے مین

کے قبض سے اور ٹھنڈک سے آتشک کو اور پھنسیون کو اور موسی اُڑنے کو اور دانون کو فائدہ مند ہی

اور عرق مدنی کو اور پانون کے ناخنون کے پاس کے ورمون کے لیے جید دوا ہی

حے کا حرف

حضض ایک کنٹیلے درخت کا گوندھ ہی اور اسکے درخت کی شاخین لنبی لنبی ہوتی ہین اور چھال زرد

رنگ کی ہوتی ہی اور اسکے پھل کالی مرچ کے سے ہوتے ہین اور اس سے رسوت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہی

کہ اس درخت کی پتی کو کوٹ کر نچوڑتے ہین اور اس نچوڑے ہوے عرق کو اتنا پکاتے ہین کہ منعقد ہوجاتا

ہی اور درخت فیلزہرج یعنے ہاتھی کے پتے سے نامزد ہی کیونکہ جب اسکے نچوڑے پانی کو اکٹھا کرکے

شکنبہ مین رکھتے ہین تو وہ اسکے رنگ کا ہوجاتا ہی اور بڑے ہونے مین کسی بڑے جانور کی پتے

کی شبیہ پر آجاتا ہی بس ہاتھی کے پتے سے مجاز کے طور پر نامزد ہوگیا اور اسمین بہت خوب وہ رسوت

ہی کہ آگ مین جلائی جائے تو اسکے باہر والا سیاہی اور اندر والا سرخی ہو یا فوت کی سی دوسرے

درجہ مین خشک ہی گرمی سردی مین معتدل ہی اور اسکی تحلیل اسکے قبض سے بڑھکر قوی ہی کیونکہ

یہ ناری اور ارضی جز سے مرکب ہی پھر اپنی ارضیت سے قبض کرتی ہی اور ناریت سے تحلیل کرتی ہی اور

تخفیف اور عمدہ طرح کی جلا کرتی ہی اور انھین دونون جوہرون سے مرکب ہونے کے سبب سے

سردی گرمی مین اعتدال سے قریب ہی اور اسلیے کہ یہ دونون جوہر خشک ہین بس اسپر خشکی غالب

ہی اور اس سبب سے کہ اسکا ارضی جز کڑوا ہی تو اسکا قبض ضعیف ہوگیا ہی اور اپنے قبض کے

سبب سے بالون کی تقویت کرتی ہی اور اپنی خشکی کے سبب سے اور کلف کو یعنے سیاہی کو

برطرف کرتی ہی اپنی جلا کے سبب سے اور پانون کے ناخنون کے پاس کے ورمون کو فائدہ مند

ہی عضو مین کے موجودہ مادہ کو تحلیل کر ڈالنے سے اور جرم عضو مین قبض کرنے سے پھر وہ عضو کسی

اور مادہ کو قبول نہین کرتا ہی اور مادہ کا نفوذ اس عضو مین مشکل ہوجاتا ہی اور جوڑون کو مضبوط

کرتی ہی اور ہر طرح کے خون کے بہنے کو روکتی ہی اپنے مین کی قبض کرنے والی قوت

سے اور آنکھون کے دکھنے کو فائدہ مند ہی اپنی ضعیف قبض کے ساتھ والی تحلیل کے سبب

سے اسلیے کہ ضعیف آنکھون کے دُکھنے کو جس چیز مین قبض قوی ہوتا ہی وہ چیز مضر

پڑتی ہی اور آنکھہ کے قرنیہ طبقہ کو جلادیتی ہی اور یرقان کو اپنی تفتیح سے ادرار سے اور تلی کو اپنی تلطیف
اور تحلیل کے سبب سے اور ڈھلد ڈھلے ورمون کو اپنی تحلیل سے اور نملہ کو اور قروح خبیثہ کو اور
قروح لثہ کو اور اسہال معدی کو فائدہ کرتی ہی یہ سب اس سبب سے ہی کہ اسمین قبض اور تخفیف ہوتی

حنا یعنے مہندی

ہی حنا ایک درخت ہی کہ پتی اسکی زیتون کے پتی کے مشابہ ہوتی ہی اور اسکی کلیان خوشہ کے
مثل نکلتی ہین اور اس سے چھوٹے چھوٹے پھول خوشبودار کھلتے ہین اور اسکے چھوٹے چھوٹے
بیج تیرہ رنگ کے ہوتے ہین دوسرے درجہ مین ٹھنڈی اور خشک ہوتی ہی اور بعضے گرم
کہتے ہین یہ ٹھنڈے جوہر سے اور گرم جوہر سے کہ وہی اسپر غالب ہی مرکب ہی اور ٹھنڈے
جوہر مین کی قوت جلد ظاہر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ لطیف مائی ہی اور نفوذ کرنے پر اسکی مددگار حرارت
ہوتی ہی اسی سبب سے جب اسکا استعمال باہر سے کیا جاتا ہی تو اس سے ٹھنڈک محسوس
ہوتی ہی لیکن جب اسکا استعمال اندرو ار سے ہوتا ہی تو یہ ٹھنڈا اجزا اسمین سے تحلیل ہو جاتا ہی اور
گرم جز باقی رہجاتا ہی پھر بلغمی ورمون کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور پٹھے کے ٹھنڈے مرضون کو مفید
پڑتی ہی اور ان دونون جزون کے مختلف ہونے سے اسکی طبیعت مین اختلاف واقع ہوا
ہی اور اسمین تحلیل گرم جزء کے سبب سے اور قبض ارضی جزء کے سبب سے اور تخفیف ہی
بہت تحلیل ہونے سے رگون کے منھ کو کھولتی اسلیے کہ نفوذ کرنے والے گرم لطیف جزء کے سبب
سے قوی ہوتی ہی اور اسی سبب سے جب باہروار سے استعمال کیجاتی ہی تو پیشاب کو رنگین کردیتی
ہی گرم ورم اور بلغمی ورمون کو مفید ہوتی ہی اور اسکی کلی وجع مفاصل اور پٹھے کے دردون
کو اور فالج کو اور تمدد کو نافع ہی اور اسکا تیل تھکن کو تحلیل کرتا ہی اور پٹھون کو ملائم کرتا ہی اسلیے
کہ اسمین محللہ مسخنہ قوت ہی اور جب تیل سے ترکیب پاتی ہی تو یہ نرم کرنا اور زیادہ گرمی کرنا اور
تحلیل کرنا حاصل کرتی ہی حنظل ایک گھاس کا پھل ہی کہ وہ گھاس زمین پر پھیلی ہوتی ہی اور پتی اسکی

حنظل یعنے اندراین

ترلوز کی پتی کی طرح ہوتی ہی اور پھول اسکے زرد ہوتے ہین اور اُس سے کڑوے پھل پیدا ہوتے
ہین چھوٹے تربوز کی طرح پر اور عمدہ اسمین سے وہ ہی کہ جو ملائم اور پکا ہو اور یہ وہ ہی کہ
جسکا رنگ زردی مائل ہوتا ہی اور گودا اسکا سپید ملائم زردی مارتا ہوتا ہی تیسرے درجہ
مین گرم اور دوسرے مین خشک ہی اسکی گٹھلی اور چھلکے سے اجتناب کیا جاتا ہی اسلیے کہ یہ دونون
آنتون مین چپک رہتے ہین اور شدید مروڑا پیدا کرتے ہین پس ہلاک کرڈالتے ہین اور اکیلا
پھل درخت بھر پر بہت بڑا مہلک ہوتا ہی اسلیے کہ درخت بھر کی قوت کی

وہی سمیت ہی کہ سب کی سب اس اکیلے مین مجتمع ہو جاتی ہی اور اسی سبب سے یہ اکیلا پھل قوت
کے قوی ہونے کے سبب سے نہایت درجہ عظیم ہوتا ہی اور اسکا کو داحلل منقطع ہوتا ہی اور
دور سے جذب کرتا ہی اور اسکی تازی بتی جب کہ ناستہ کے ساتھ لگائی جائے خون کے بہنے
کو قطع کرتی ہی اور ورمون کو تحلیل کرتی ہی اور پکادیتی ہی اور یہی یعنے اسکی بتی جب پلائی جاتی ہی
تو پیچے اور مفاصل اور عرق النسا کے دردون کو مفید پڑتی ہی اور جذام اور داء الفیل کو
بھی جاتی ہی تو نفع کرتی ہی اور دانتون کے درد کے لیے اس سے کلی کی جاتی ہی سرکے
کے ساتھ پکانے کے بعد اور دانتون کے اکھاڑ کر نکالنے کو سہل کر دیتی ہی جب کہ اس سے
کلی کی جاتی ہی اور اس سے اسہال کرنا لفس انتصاب کو مفید پڑتا ہی اور پٹھون اور مفاصل سے
اور انتہا بدن سے بلغم اور سودے کو دستون سے نکالتی ہی اور اسکے پینے کی مقدار قوی لوگون کے
لیے آدھا درم ہی اور کبھی بارہ قیراط ہی اور قیراط چار جو بھر ہوتا ہی اور گردے اور مثانے کو نفع دیتی ہی اور اصلاح اسکی
کتیرے سے ہی اسلیے کہ یہی کتیرا اپنی لزوجت اور چپچپاہٹ سے اس چیز کو مانع ہوتا ہی کہ جسکی
مورث اندراین مڑوڑے سے اور تقطیع اور خراش وغیرہ مین سے ہوتی ہی اور اسہال پر
اسے مدد دیتا ہی برخلاف گوندکے کہ وہ اپنے قبض سے اسے روکتا ہی اور روغن بادام سے
ہوتی ہی اسلیے کہ یہی روغن بادام اسے پھسلا دیتا ہی اور آنتون مین چپکنے سے روکتا ہی —

خمص یعنے چنا پہلے درجہ مین گرم وخشک ہی اور کالا زیادہ قوی ہوتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ سیاہی
فقط حرارت کے غلبہ سے ہوتی ہی اور حرارت خشکی کی مورث ہوتی ہی نفخ پیدا کرنے والا ہی کیونکہ اسمین
فضلیہ رطوبت ہوتی ہی جیسا کہ سب دانون مین ہوتی ہی تقطیع کرنے والا ہی اسلیے کہ اسمین ایک
جز نمکین اور دوسرا کڑوا ہی اور یہ دونون مقطع ہوتے ہین باقلے سے بڑھکر غذا پڑتا ہی اسلیے کہ اسکا
پیدا کیا ہوا خون گاڑھا اور زیادہ چپکنے والا ہوتا ہی اور درد کمر کو اپنی نمکینیت کی تلئین سے
اور تلخی کی تفتیح سے اور مسوڑھون کے سخت ورمون اور کانون کے پیچھے کے ورمون کو
فائدہ کرتا ہی اپنی تقطیع سے اور تلئین سے اور جلا سے کیونکہ اسمین لطیف حرارت ہوتی
ہی اور آواز کو صاف کرتا ہی اور پھیپھڑے کو اپنے غیر سے بڑھکر غذا دیتا ہی اسلیے کہ اپنے
مین کی لطیف حرارت اور تنقیح سے پھیپھڑے کے موافق پڑتا ہی پھیپھڑا اسے اپنی طرف
بہت جذب کرتا ہی پس یہ اسے بہت غذا دیتا ہی اور اسمین کی غلیظ لزج رطوبت کی تقطیع کرتا ہی اور
جلا کرتا ہی بس آواز کو صاف کر دیتا ہی اور اسکا جوشاندہ استسقے اور یرقان کو نفع دیتا ہی

اور گردے اور مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہی اور پیٹ کے بچہ کو نکالتا ہی اور پیشاب کا ادرار کرتا ہی یہ سب
اس سبب سے ہی کہ اسمین بورقی نمکین جز پیٹ کو ملائم کرنے والا ہی اور کڑوا جز تفتیح کرنے والا اور
تقطیع کرنے والا اور یہ دونون جز پکنے کے ساتھ اسمین سے چھوٹ آتے ہین اسلیے کہ انکا امتزاج باقی
جزون سے ضعیف ہوتا ہی اور باہ مین نہایت درجہ کی زیادتی پیدا کرتا ہی اسلیے کہ فضلیہ رطوبت جو اسمین
ہی نہایت درجہ غلیظ ہوتی ہی کہ معدہ اور کلیجے مین حل نہین ہوتی بلکہ رگون مین نفوذ کرنے تک
باقی رہتی ہی پھر انمین غلیظ نفخ اور منی پیدا کرتی ہی اور اسمین ایک ادرار کرنے والی قوت
ہوتی ہی کہ جو اس رطوبت کو اعضاء تناسل تک پہونچا دیتی ہی اور اسکی چھلکے مین عفوصت اور
قبض سارے دانون کے چھلکون مین کے طور پر ہوتا ہی اسی لیے آب نخود اور حمصیہ بنانے کے وقت
بلکہ اس سے تلیین اور ادرار کرنے کے وقت اسکے چھلکون کے چھیل ڈالنے کا حکم کیا گیا ہی حنطہ

حنطہ یعنے گیہون

گرم ہی معتدل ہی رطوبت اور یبوست مین اور بھنا ہوا دیر ہضم ہی کیونکہ اسکی رطوبت گھٹ جاتی ہی
اور اذیت بڑھجاتی ہی نفاخ ہوتا ہی دیر ہضم ہونے سے اور دیر مین نیچے اترنے سے کینچوے ڈالتا ہی اسلیے
کہ اس سے غلیظ فضلے پیدا ہوتے ہین کہ وہ کینچوے اور کیڑون کا مادہ بنجاتے ہین اور گیہون بڑا اور
سرخ زیادہ غذا ایڑتا ہی لیکن بڑے گیہون کی غذا ایڑنے کا سبب یہ ہی کہ اسمین کثرت سے زیادہ
غذائیہ رطوبت ہوتی ہی اور سرخ رنگ کے زیادہ غذا ایڑنے کا سبب یہ ہی کہ سپید رنگ سے اُسکی
نرمی سے گاڑھا خون نہین پیدا ہوتا ہی اور کالے رنگ کا لب کم ہوتا ہی کیونکہ اسمین ارضیت اور
احتراق کثرت سے ہوتا ہی حب النیل اسکی گھاس چاندنی کے بیل کے مشابہ ہوتی ہی درخت وغیرہ

حب النیل یعنے نیل کا بیج

پر چڑھتی ہی اور اسکی پتی ہری ہوتی ہی اور ہر پتی کی جڑ مین ایک کلی آسمانی رنگ کی کھجور کے غلافون کے
مشابہ ہوتی ہی اور جب کہ گر پڑتی ہی تو اسکا تین تہ کا غلاف مثل کالے دانے کے غلاف کے نکل آتا
ہی کہ اسمین تین بیج مثلث ہوتے ہین مستعمل ہین دوسرے درجہ مین گرم و خشک ہین بہق کو سفید
بہق کو اور کوڑھ کو مفید پڑتے اور کرب لاتے ہین جب کہ پیے جاتے ہین کیونکہ آنتون مین دیر تک ٹھہرے
رہتے ہین اور پینے کے وقت سے چوبیس ساعت تک دست نہین لاتے اور متلی پیدا کرتے ہین اور غلیظ خلط
اور سودے اور بلغم کا اسہال قوت سے کرتے ہین اپنی سمیت سے اور اپنے مین کی آفت سے اور اسی
سبب سے کیچوون اور کیڑون کو مار ڈالتے ہین اور نکالدیتے ہین حب الصنوبر اسکی دو قسمین ہین کبار بڑا اور

حب الصنوبر یعنے چلغوزہ یا ناجو

یہ وہ ہی جسے فارسی مین چلغوزہ کہتے ہین دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے مین تر ہی اور صغار یعنے چھوٹا اور
یہی قسم قریش ہی دوسرے درجہ مین گرم و خشک ہی اسمین انضاج اور تلیین اور تحلیل ہوتی ہی

کیونکہ اسمین دہنیت رطوبت کے ساتھ ہوتی ہو اور چکنائی ارضیت سے اور مائیت سے اور تھوڑی سی ہوائیت سے پیدا ہوتی اور اسمین لذع ہوتا ہو اسمین کی حدت اور تھوڑی سی حرافت اور تلخی کے سبب سے اور اسی سبب سے یہ جلا کرتا ہو اور اسکا کاشا اسکے گرم پانی مین بہت بھگونے سے جاتا رہتا ہو کیونکہ اسکا کاٹنے والا اجزا پانی مین تحلیل ہوجاتا ہو بہت غذا پڑنے والا ہو قوی ہو دیر ہضم ہو ارضیت کی کثرت سے کھانسی کے لیے اور پھیپھڑے کی رطوبتون اور اسکی میل کے تنقیہ کے لیے جید ہو اسلیے کہ اسمین جلا اور تفتیح اور انضاج اور تلیین ہوتی ہو خاص جس وقت مین کہ میٹھی شراب کے ساتھ پکایا جاتا ہو کیونکہ اسکا نضج اور تفتیح اور تلیین زیادہ ہوجاتی ہو اور منی مین بہت زیادتی کرتا ہو اسلیے کہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہو اور اس رطوبت کی غلاظت کے سبب سے رگون مین نفخ پیدا ہوتا ہو پس پھیلنے پر یعنی استادگی پر معین ہوتی ہو اور مروڑ سا لاتا ہو اپنے مین کی خراش کے سبب سے اور تریاق اسکی کھٹ مٹھا انار ہو کہ بعد اسکے چبایا جاتا ہو بس یہ انار اسکی حدت کو تسکین دیتا ہو

حب الزلم یعنے تخم کنگرا

حب الزلم یہ بیج چکنا چوڑا کچھ چنے سے بڑا باہر دار زرد اندر دار سفید مزے مین لذیذ شہر زور کے اطراف مین پیدا ہوتا ہو دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے مین تر ہوتا ہو فربہی لاتا ہو اسلیے کہ چکنا مزہ مین پاکیزہ ہوتا ہو اس سے ملنے اعضا اسے قبول کرلیتے ہین منی مین نہایت زیادتی کرتا ہو کیونکہ اسمین فضلیہ رطوبت بہت ہوتی ہو

حب الخضرا یعنے حب بطم

حب الخضرا اک بطم نامی درخت کا پھل ہو گرم خشک ہو کہ اسکی خشکی دوسرے درجہ مین ہو تسخین کرتا ہو اور تلیین کرتا ہو اور نضج اور ترطیب کرتا ہو اپنے مین کے ہوائی گرم جوہر سے اور مائی تر جوہر سے کہ اسپر اسکی چکنائی دلالت کرتی ہو اور اپنے کی جلا اور تفتیح سے تنقیہ کرتا ہو اور اسمین قبض ہوتا ہو محللہ حرارت کے ساتھ اسمین کی ارضیت سے اور اسمین قوی جلا اور جید تفتیح ہو بدن کے گہروں سے جذب کرتا ہو اپنے مین کی حرارت کی قوت سے اور باہ کو ہیجان مین لاتا ہو اپنے مین کی فضلیہ رطوبت سے اور دونون گردون کے گرم کرنے والی حرارت سے اور اسکا گوند درمون کو پکا دیتا ہو اپنے مین کی تسخین سے اور تلیین سے کہ رطوبتون کے بہانے کی تابع ہو اور مرہمون مین پڑتا ہو زخمون کو جلا کے ساتھ پاک کرنے سے اور پیپ کی رطوبت کو قبض اور تجفیف کے ساتھ چوس لینے سے اور پیٹ کو ملائم کرتا ہو اور منہ کے پھٹنے کو فائدہ کرتا ہو اپنی چپچپاہٹ سے اور یہی جرب کو صاف کرتا ہو اور اسکا تیل کہ بادام کے تیل کے نکالنے کی طرح سے نکالا جاتا ہو کھلن کو فائدہ کرتا ہو قبض کے ساتھ والی تحلیل اور تلیین سے کہ جسے اعضا کی تقویت لازم ہوتی ہو اور فالج اور لقوے کو مفید پڑتا ہو اسی سبب سے

حمام النواهض یعنے ... حب البان

حمام النواهض یہ وہ بچے ہین کہ جن کے پورے پر نکل آئے ہون

اور باز دیر کے پر مجتمع ہوگئے ہون اور اُنھین اُڑنے کے لیے پھیلاتے ہون بچون سے بڑھکر سبک اور غذا
پڑنے والے اور خلط مین زیادہ جید ہوتے ہین فضلیہ رطوبت کے کم ہونے سے اور سزاوار ہے
گرم مزاج کو انکا کھانا انگور اور ہرے دھینے کے لب کے ساتھ **حب السمنہ** ایک درخت کے بیج ہین
کہ وہ جنگلون مین ہاتھ بھر کی مقدار پر اُگتا ہی تپی اُسکی شدت سے سفید ہوتی ہی مرچ کی مقدار پر پھل لاتا
ہی اسکے چھلکے سیاہ ہوتے ہین اور اسکا لب سفید چکنا ہوتا ہی اور اسمین سے دودھ نکلتا ہی اور
اسکی تپی سے نکالا جاتا ہی کہ رنگ اسکا لاجوردی ہوتا ہی کہ اس سے چمڑے رنگے جاتے ہین پہلے درجہ
مین گرم تر ہی اسمین چکناہٹ بہت ہوتی ہی اور منی مین زیادتی کرتی ہی اپنے مین کی فضلیہ رطوبت کی
کثرت سے اور فربہی لاتی ہی اسلیے کہ غذا بہت پڑتی ہی **حجر لازورد اور حجر ارمنی** ان دونون مین یہ فرق ہی
کہ سنگ لازورد زیادہ سخت ہوتا ہی اور رنگ مین خوب بھرا ہوتا ہی اور سنگ ارمنی نہ اُسکے رنگ مین
ہوتا ہی اور نہ اسکی سختی مین بلکہ اسمین ریتلا پن ہوتا ہی اور چھونے مین ملائم معلوم ہوتا ہی اور یہ دونون پتھر
سودے کا قوت کے ساتھ اسہال کرتے ہین اور ارمنی بڑھکر قوی ہی اسہال مین اور غیر مغسول ان دونون
مین متلی پیدا کرتا ہی اسلیے کہ ان دونون مین ایک دریہ قوت ہوتی ہی کہ جس سے متلی کو پیدا کرتے ہین اور یہ قوت
باقی جزون سے ضعیف ملاوٹ رکھتی ہی پس اسی سبب سے دھونے سے چھوٹ جاتی ہی **حی العالم** یہ دوا
اسلیے اس سے نامزد ہوئی ہی کہ اسکی تپی وقتون سے کسی وقت مین نہین گرتی صغیر یعنے چھوٹی اسمین
سے خون تھوکنے کے مرض کو مفید پڑتی ہی اپنے مین کی قوت قابضہ کے سبب سے اور سینہ
اور پھیپھڑے کو پاک کرتی ہی اپنے مین کی تھوڑی سی تجفیف کے سبب سے اور قبق کی دواؤن مین
مین پڑتی ہی اور جس وقت کہ شراب کے ساتھ پکائی جاتی ہی تو آنتون کے قرحون کو مفید پڑتی ہی اور کبیر یعنے
بڑی چھوٹی قسم سے زیادہ ضعیف ہی **حلبہ** دوسرے درجہ مین گرم پہلے مین خشک ہوتی ہی کم حرارت
والے ورمون کو تحلیل کرتی ہی اور بہت حرارت والے ورمون کو ہیجان دیتی ہی اسکے مادے کو گرم
کر دینے سے اور اسکا جوشاندہ شہد کے ساتھ سینہ مین کی غلیظ خلطون کو نکال دیتا ہی اپنے
مین کی تلیین اور جلا اور لزوجت کے سبب سے اور باہ کو ہیجان دیتی ہی اپنے مین کی فضلیہ رطوبت کے سبب
سے اور طرفے کو مفید پڑتی ہی اپنی تلیین اور تحلیل اور جلا کے سبب سے اور خزاز اور نخالہ کو صاف کر دیتی
ہی اور رحم کے دردون کو اور صلابت کو اور ملجانے کو مفید پڑتی ہی خشکی کے باعث سے اسلیے
کہ یہ اپنی لزوجت سے اور حرارت سے ارخا کرتی ہی اور تلیین کرتی ہی اور یہی جلا رہے رحم
مین کی جبز کو نکال دیتی ہی **حجر الیہودیہ** ایک پتھر شکل مین بلوط کے مشابہ ہی سفید ککڑی شکل کا نہایت

حب السمنہ یعنے چرونجی

حجر لازورد اور حجر ارمنی

حی العالم یعنے سدا بہار

حلبہ یعنے میتھی

ہوتا ہی اسمین خط غیر تساوی ہوتے ہین پانی مین حل ہو جایا کرتا ہی اسکے لیے کوئی مزہ نہین ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ پتھر اس نام سے فقط اسلیے نامزد کیا گیا ہی کہ یہود کے شہرون مین یہ بہت پایا جاتا ہی اور یہ وہ شہر ہین کہ جو انسے مخصوص اگلے زمانہ مین تھے اور وہی ملک شام کے بیچون بیچ کے شہر ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام اس دوا کا حجر یہوذا نقطہ دار ذال سے ہی کیونکہ پتھر کا پایا جاتا اس ملک سے ہی کہ جسے یہان یہوذا کہتے ہین اور پیشاب کی دشواری کو اور گردہ اور مثانہ کی پتھری کے توڑنے کو مفید پڑتا ہی اور مثانہ کی پتھری مین یہ منفعت بہت نہین کرتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مثانے کی نسبت مین اسکی قوت ضعیف ہوتی ہی حجر الیشب اسکی کئی قسمین ہین سب مین عمدہ سبز رنگ کا ہوتا ہی معدے کی تقویت کرتا ہی اگرچہ معدے پر لٹکا دیا جائے اور نرخرے کے سارے مرضون کو مفید پڑتا ہی اپنے مین کی خاصیت کے سبب سے

حجر الیشب یعنی یشب پتھر

ط کا حرف

طباشیر یہ جلے بانسون کی جڑ بعضے کہتے ہین یہ ایک چیز ہی کہ بانس کے اندر ہوا کرتی ہی جبکہ جل جاتی ہی تو طباشیر ہو جاتی ہی اور یہ چیز بانسون کے لیے مثل اس سپید چیز کے ہوتی ہی جو گرہ کے نزدیک ہمارے استعمال کے بانسون ہوا کرتی ہی دوسرے درجہ مین ٹھنڈی اور تیسرے مین خشک ہوتی ہی اور یہ ارضی خشک جوہر سے مرکب ہی کہ جس سے قبض کرتی ہی اور مری جوہر سے مرکب ہی کہ اس سے تحلیل کرتی ہی اور یہ دونون جوہر خشکی پھیلانے والے ہین اور اسکے ساتھ جلے ہوئے ہوتے ہین بس اسکا خشکی پھیلانا اسی سبب سے چونے کی طرح سے زیادہ ہوتا ہی اور ٹھنڈک اسکی قوی ہوتی ہی اسلیے کہ اسکا جوہر بہت ارضیت نہین رکھتا ہی یہان تک کہ احتراق سے توی حدت حاصل کرلے بلکہ احتراق سے فقط تحلیل کی قوت حاصل کرتا ہی اور اسی سبب سے ٹھنڈک دیتا ہی اور دل کی تقویت کرتی ہی اور گرم خفقان کو اور توحش کو اور غم کو اور ایسی غشی کو کہ معدہ پر صفرے کے گرنے سے ہوتی ہی فائدہ کرتی ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور اس نفع پر اسمین کا قبض اسکی معاونت کو مدد دیتا ہی اور گرم مزاجون مین اسکی تبرید مدد کرتی ہی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ اشبہ یہ ہی کہ اسکی تفریح اور تقویت روح مین سفانت کے ساتھ نورانیت کے پیدا کرنے سے ہوتی ہی اور پیاس کو اور معدہ کی سوزش کو اور کرب کو تسکین دیتی ہی اپنی ٹھنڈک ڈالنے سے معدہ مین اور اپنے قبض سے معدہ پر صفرے گرنے کو روکتی ہی اور صفراوی ضعف معدہ کے دستون کو بند کرتی ہی اسی سبب سے اور حاد بخارون کو فائدہ کرتی ہی ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینے مین اپنی تبرید کی قوت سے

طین ارمنی یعنے گیرو

طین ارمنی یہ ایک مٹی ہی کہ اسکا رنگ سرخ سیاہی مائل خوشبو زبان سے چپکتی ہوتی ہی ارمینیہ کے شہرون سے لائی جاتی ہی پہلے درجہ مین سرد دوسرے درجہ مین خشک ہوتی ہی خون کو بند کرتی ہی اسلیے کہ اسمین نہایت درجہ کی تجفیف ہوتی ہی اور پھنسیون کو اور وبائی پھوڑون کو پینے سے اور نکالنے سے فائدہ کرتی ہی اسلیے کہ اپنی ٹھنڈک اور خشکی کرنے سے عفونت اور فساد کی مانع ہوتی ہی اور اعضا کی عفونت کے دوڑنے کو مانع ہوتی ہی اور منہ کے آنے کو اور سل کو فائدہ کرتی اسلیے کہ پھیپھڑے کے زخم کو خشک کردیتی ہی یہان تک کہ صاحب سل کو کھانسی نہین آتی اور نزلے کو روکتی ہی اپنی تجفیف کے سبب سے سر سے سینہ کی طرف کے اترنے کو

طرفا یعنے جھاؤ

طرفا اسکی چار قسمین ہوتی ہین ایک قسم انمین کی اُجان مین آدمی کے قد کے قریب ہوتی ہی اور اسکی پتی سرو کی پتی کی طرح کی ہوتی ہی اور اسکا پھل گول ہوتا ہی جسے کزمازج یعنے مائین کہتے ہین اور دوسری قسم پہلی سے زیادہ لطیف ہوتی ہی اور سفید پھول سرخی مارتے خوشون مین لاتی ہی اور تیسری قسم نہ پھولتی ہی نہ پھلتی ہی اور اسکی شاخون پر بیج مثل شہدانج کے سرخ سبزی مارتے منعقد ہوتے ہین کہ جس سے کپڑ رنگتے ہین اور چوتھی قسم بہت بڑی ہوتی ہی اور وہی جھاؤ ہی اسمین تقطیع اور جلابہت ہوتی ہی اور پہلی قسم کا قبض بے شدت کی خشکی کے ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکا جوشاندہ اور اسکے برتن مین رکھا ہوا پانی تلی کو فائدہ کرتا ہی یعنے تلی کے مرض کو کیونکہ اسکے جوہر سے مقطع جلا دینے والے جوہر جوشاندہ اور اسکے برتن کے پانی مین چھوٹ آتے ہین اور یہ جوہر اپنے مین کی حرارت جو قوی نہین ہوتی ہی تھوڑی سی تحلیل کرتا ہی اور اسی سبب سے خشکی پھیلاتا ہی کیونکہ تحلیل رطوبتون کے فنا کرنے کے سبب سے ہوتا ہی خشکی پر اعانت کرتی ہی اور تفتیح بھی کرتا ہی اور اسمین کچھ ٹھنڈے قابض جوہر مین سے بھی کچھ چھوٹ آتا ہی اور اسکا جوشاندہ کلی کرنے سے دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہی اپنے مین کے قبض کے ساتھ والی ٹھنڈک اور جلا کے سبب سے اور رحم مین کی پرانی رطوبت کے بہنے کو اسکے جوشاندہ مین بیٹھنے سے فائدہ ہوتا ہی اسکے قبض کے سبب سے کہ خالی ہی مفتحہ حرارت کی قوت سے اور عذبہ یعنے مائین اور یہی جھاؤ کا پھل ہی منہ کی دواؤن مین اور خون تھوکنے اور اسہال کی دواؤن مین پڑتی ہی اپنے قبض کی شدت کے سبب سے اور اسکا پوست یعنے اسکا چھلکا فائدہ کرتا ہی انھین بیماریون مین اسلیے کہ اسکے چھلکے کا فعل اسکے پھل کے اثر کے مثل مین ہوتا ہی

طراثیث یعنے ایک گھاس ہی

طراثیث جمع طرثوث کی یہ گھانس مثل چقندر بھین کے ہوتی ہی اور اکثر اوقات چھوٹی ہوتی ہی

کوئی پتی اسمین نہین ہوتی ہی اور یہ دو قسم کی ہی میٹھی اور وہی سُرخ ہوتی ہی اور کڑوی اور وہی سفید ہوتی ہی پیٹ کو روکتی ہی اور دونون نتھنون سے اور رحم سے اور مقعد سے اور سارے بدن سے خون آنے کو روکتی ہی اور ہر سیلان کو اسلیے کہ اسکے مزے مین قبض اور عفوصت تلخی کے ساتھ ہوتی ہی اور یہ سب مزے خشک ارضیت کے سبب سے ہوتے ہین پس اسی سبب سے اسمین قبض شدت سے ہوتا ہی اور اپنے قبض سے اعضا کی تقویت کرتی ہی

یے کا حرف

یاسمین یعنے چنبیلی

یاسمین ایک گھاس ہی کہ اسکی لمبی لمبی پتلی پتلی شاخین ہوتی ہین اپنی ذات سے قائم نہین رہتی بلکہ اپنے قریب کی چیز پر اعتماد کرتی ہی اور اسکی پتی پتلی باریک لمبی شدت سے سبز اور اسکا پھول سپید ہوتا ہی کہ جسکی چار پنکھڑیان ہوتی ہین نہایت درجہ پاکیزہ بو کا پھول ہوتا ہی اور اسکی قسم زرد پھول کی ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قسم اسکی نیلے رنگ کے پھول کی بھی ہوتی ہی تیسرے درجہ مین گرم خشک ہوتی ہی ملطف رطوبتون کی ہوتی ہی بلغمیہ رطوبتون کی اور اسی سبب سے بڈھون کو فائدہ کرتی ہی اور اسکا کثرت سے سونگھنا رنگ کو زرد کرتا ہی اسلیے کہ خون کو گرم کرتا ہی اور صفرے کی طرف مستحیل کرتا ہی اور اسکا تیل اور یون بنایا جاتا ہی کہ تلی کو سفید چنبیلی کے پھول مین بساتے ہین پھر اس سے تیل پلوایا جاتا ہی پٹھے مین کے ٹھنڈے مرضون کو نفع کرتا ہی

کاف کا حرف

کافور یعنے کپور

کافور یہ ہند اور چین کے شہرون مین سے ایک قسم کے درخت کا گوند ہی کہ یہ درخت بہت بڑا ہوتا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ سو سوارون پر سایہ کرتا ہی اور چیتے اس سے محبت رکھتے ہین اور اس تک نہین پہونچتا ہی مگر سال سے ایک معلوم مدت مین اور اس سے کافور یون نکالا جاتا ہی کہ اس کے بہت سے مقامون مین کوچ دیتے ہین پھر ہر سوراخ کے مقام سے پانی سا نکلتا ہی کہ جسے آب کافور کہتے ہین پھر ان سوراخون سے نیچے اتر اتر کر سوراخ کرتے ہین پھر کافور نکل آتا ہی بعد اسکے یہ درخت اس سال مین سوکھ جاتا ہی اور کبھی درخت کو شق کر ڈالتے ہین تو اسکے لمبے لمبے سوراخون مین کافور پایا جاتا ہی تیسرے درجہ مین ٹھنڈا خشک ہوتا ہی نکسیر کو قطع کرتا ہی کہ خون کے جوش سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ یہی کافور ٹھنڈک اور خشکی سے جوش کی تسکین کرتا ہی اور حاد ورمون کو اور گرم درد سر کو فائدہ کرتا ہی اور منھ آنے کو نہایت

مفید پڑتا ہی تبرید اور تخفیف سے اور بیداری لاتا ہی یہان تک کہ سونگھنا اسکا دماغ مین خشکی پھیلانے
کے سبب سے گرم مزاجون کے حواس کی تقویت کرتا ہی دماغ کی تعدیل کرنے سے اور
بڈھاپا جلد لاتا ہی لیکن جب کہ اندروار سے استعمال کیا جاتا ہی تو اسلیے کہ یہ مزاج کو ٹھنڈا
کر دیتا ہی پس اسکے ساتھ بلغمیہ رطوبتین بہت ہو جاتی ہین اور لیکن جب باہروار سے بالون پر
استعمال کیا جاتا ہی تو اسکا سبب یہ ہی کہ انمین کی حرارت کو چھپا دیتا ہی اور انمین کی رطوبتون
کو تحلیل ہو جانے سے روکتا ہی یا اسلیے کہ بالون کو کثیف کر دیتا ہی اور انکے اجزا کو ٹھنڈک
کی افراط سے جمع کرتا ہی پھر غذا کے راستے اسمین بند ہو جاتے ہین پس سفید ہو جاتے ہین بال جس
طرح سے کہ کھیت افراط سے سردی پہونچنے سے سفید ہو جاتے ہین اور باہ کو قطع کر دیتا ہی منی کے
جما دینے سے اور گردے اور خصیون کے ٹھنڈا کر دینے سے اور جو کافور کہ اپنی درخت کی لکڑی
کے خولون مین سے پایا جاتا ہی وہ سب قسمون سے بڑھکر قوی ہوتا ہی اسلیے کہ اسکے واسطے
سفید لکڑی ملائم ہلکی ہوتی ہی کہ جسکے خولون مین کافور ہوتا ہی اور یہی بیدالیثی کافور ہی اور ریاحی
کافور سے نامزد ہوتا ہی منسوب ہی ریاح کی طرف اور یہی ریاح پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے اسے
پہچانا ہی اور یہ ایک بادشاہ ہی ہند کے بادشاہون مین سے اور قیصوری سے بھی نامزد ہوتا ہی منسوب
ہی طرف اس موضع کے کہ جسمین پایا جاتا ہی اور وہی قیصور ہی کہربا ایک گوند شفاف زرد رنگ کا
ہی کہ تنکے اور سوکھی گھانس کو کھینچتا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک رطوبت ہی کہ دوم نامے درخت
سے شہد کی طرح ٹپکتی ہی اور یہ مقل گوگل کا درخت ہی پھر جم جاتی ہی اور اسکے اندروار مین جب اسے
توڑتے ہین تو ایک چیز مکھی اور پتھر اور تنکے وغیرہ سے اس چیز مین سے کہ جسکا اس رطوبت کے بہنے
کے مقام مین اتفاق پڑتا ہی پائی جاتی ہی اور اس شخص نے غلطی کی ہی جو اس بات کا قائل
ہوا ہی کہ یہ جوز نامے رومی درخت کا گوند ہی اسلیے کہ جالینوس نے بیان کیا ہی کہ پھول اس درخت کا
تیسرے درجہ مین گرم ہوتا ہی اور اسکا گوند پھول سے زیادہ گرم ہوتا ہی اور کہربا مین کچھ اس گرمی مین
سے نہین ہی اور دیسقوریدوس کہتے ہین کہ جب توڑا جائیگا گوند جوز کا تو اس سے خوشبو نکلے گی
اور کہربا مین کوئی خوشبو نہین ہوتی ہی گرم دوسرے درجہ مین خشک ہی صحیح یہی بات
ہی کہ یہ ٹھنڈا اور خشک ہی کہ ابن عمران نے اور صاحب کامل نے کہا ہی نفث دم یعنے خون
تھوکنے کو اور اسکے بہنے کو مانع ہوتا ہی اپنے مین کے قبض کے سبب سے اور
دل کی تقویت کرتا ہی اپنے مین کی خاصیت کے سبب سے کہ قوی ہی اسمین اور اس خاصیت

دوسرا باب مفرد دواؤن کے علمون مین

کہربا یعنے ایک گوند ہی کہ گھاس کی کشش کرتا ہی

کثیرا یعنے کتیرا

کی معین اسکی تنویر ہوتی ہی اور جوہر روح کو متین کرنے کے سبب سے اور گرم خفقان کو فائدہ کرتا ہی مزاج کی تعدیل کرنے سے اور دل کو تقویت دینے سے اور ضعف معدہ کے دستون کو اور پیچش کو نفع کرتا ہی قبض سے کثیرا فنا درخت کا گوند ہی اور یہ ایک بہت کٹیلا درخت ہی کہ اسکے کانٹے بڑے اور سفید اور سخت ہوتے ہین ٹھنڈا اور خشک ہی سرمون مین پڑتا ہی اسلیے کہ اپنے مین کی چپچپاہٹ اور رطوبت اور برودت سے آنکھون کے قرحون کو اور دانون کو اور آنکھین دکھنے کو مفید پڑتا ہی مسہل دوائون کی اصلاح مین اسلیے کہ یہ انکی حدت کو توڑتا ہی اور طبیعت پر شدت کے بوجھ ڈالنے سے روکتا ہی چپچپاہٹ سے اور لب لباہٹ سے

کمون یعنے زیرہ

کمون اور مستعمل اسمین سے اسکے بیج ہین اور اسکی قسمین بہت سی ہین اور سب مین بڑھکر کرمانی ہی اور یہ قسم کالے رنگ کی خوشبودار ہوتی ہی دوسرے درجے مین گرم اور تیسرے مین خشک ہوتا ہی ریاح کو دور کرتا ہی اور تحلیل کر ڈالتا ہی اپنی حرارت کی قوت سے اور تلطیف سے اور اسمین تقطیع اور تلطیف اور قبض ہوتا ہی پیشاب کی دشواری کو نفع کرتا ہی اپنے مین کی تفتیح اور ادرار سے اور نفس انتصاب کو مفید پڑتا ہی اپنے مین کی تقطیع سے اور زخمون کو ملا دیتا ہی اپنے مین کے قبض اور تجفیف سے اور پتھری توڑتا ہی اپنے مین کی تقطیع سے اور ریاح اور نفخ کو دور کرتا ہی اس سبب سے کہ مذکور ہو چکا

کردیا یعنے ایک گھانس کا بیج ہی

کردیا معروف بیج ہی گرم و خشک ہی دوسرے درجہ مین ریاح کو دور کرتا ہی اپنے مین کی حراقت اور حدت سے اور خشکی پھیلاتا ہی اور زیرہ کی لطافت مین نہین ہی اور خفقان کو مفید پڑتا ہی کہ معدہ مین کی لزج خلطون سے پیدا ہوتا ہی اپنی تلطیف اور تقطیع سے اور پیٹ مین کے کیڑون کو مار ڈالتا ہی اپنی حدت اور حراقت سے اور اپنے مین کی تھوڑی سی تلخی سے

کماۃ یعنے کھمبی

کماۃ ایک گول جڑ ہی کہ جسکے لیے پتی اور ٹہنی نہین ہوتی ہی رنگ اسکا سرخی مارتا ہی بہار کی فصل مین پائی جاتی ہی اسکا ارضی جوہر بہت ہوتا ہی اور پانی کم اور اسمین ہوائیت ہوتی ہی اور جب خشک کی جاتی ہی تو اسکی غلاظت خالص ارضیت کے باقی رہنے سے بڑھجاتی ہی دوسرے درجہ مین ٹھنڈی اور تر ہی انتہا کی غلیظ ہوتی ہی اسلیے کہ اسمین ارضیت غالب ہوتی ہی سوداوی غلیظ غذا اترتی ہی اور بلغمی اور اسمین اسکے قریب کوئی چیز نہین ہی اور اسی سبب سے اس سے ڈر ہوتا ہی سوداوی اور بلغمی مرضون کے پیدا ہونے کا خاص عصبی اور دماغی مرضون کا کیونکہ یہ عضوون کو ٹھنڈک دیتی ہی اور اپنے مین کی ٹھنڈک سے انھین مضرت پہونچاتی ہی مثل سکتے کا اور فالج کا اور ڈر ہوتا ہی اس سے قولنج کا اور پیشاب کی دشواری کا کیونکہ اس سے بلغم غلیظ لزج پیدا ہوتا ہی اسکا پانی اپنے مین کی ہوائی جزر سے کہ گرم ہی تلطیف کرتا ہی آنکھ کو جلا دیتا ہی روح کی تقویت کرتا ہی روح باصرہ کی اور آنکھ پر پانی کے گرنے کا مانع ہوتا ہی اور اسکی تریاق نری شراب اور گرم مصالح مین مثل کالی مرچ اور دارچینی کے اسلیے کہ یہ اس سے غلیظ بلغم کے پیدا ہونے کی مانع ہوتے ہین

کبر یعنے ایک کٹیلے درخت کا پھل ہی

کبر یہ ایک پھل ہی کہ زیتون سے شکل مین مشابہ ہوتا ہی جب یہ کھل جاتا ہی تو اس سے ایک سپید کلی پیدا ہوتی ہی اور جب یہ کلی گر پڑتی ہی تو انمین ایک

پھل دو سر انکلتا ہی بلبوط کی طرح سے لمبا اور جب وہ پھل پھٹ جاتا ہی تو اسکے جوف سے انار کے بیجون کی طرح سے چھوٹے
چھوٹے سرخ سبز ظاہر ہوتے ہین اور اسکی پتی گول ہوتی ہی اور جڑین اسکی لکڑی کی مقدار مین بڑی ہوتی ہین

دوسرا ہے نوع دوائون کا فلوسے کے ادرون مین

دوسرے درجے مین گرم اور خشک ہوتا ہی تحلیل کرنے والا تلطیف کرنے والا بہت جلا دینے والا ہی سبب اسکا یہ ہی
کہ اسمین تلخی اور حرافت اور قبض ہوتا ہی پس اپنے کڑوے جز سے جلا دیتا ہی اور صاف کرتا ہی اور تفتیح کرتا ہی اور تقطیع کرتا ہی
اور حریف جزو سے تسخین کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور قابض جزو سے جمع کرتا ہی اور مضبوط کرتا ہی اور اسکے پھل سے غذا کم بنتی ہی
ارضیت کی کثرت سے اور اسکا نر سوکھے سے بڑھکر غذا اثر رکھتا ہی اور فالج اور خدر کو فائدہ کرتا ہی اس سببسے کہ بیان ہو چکا
اور یہ تلی کے مرضون کو ہر چیز سے بڑھکر نفع دیتا ہی اپنے مین کی تفتیح اور تحلیل اور جلا کے سببسے اور سانس پھولنے کو
اسی سببسے اور غلیظ کچے خلط کو نکال دیتا ہی اسلیے کہ یہ معدے اور آنتون مین کے بلغم کو جلا دیتا ہی اور اسکی تقطیع
کرتا ہی اور پاخانے کے راستے نکال دیتا ہی اور کلیجے اور تلی کے سددون کو کھولتا ہی اور ان دونون کا تنقیہ کرتا ہی
اور کدو دانے اور کیڑے اور کیچوون کو مار ڈالتا ہی اپنی تلخی سے اور شراب اور سرکہ مین اسکو جوش دیکر کلی کیجاتی ہی

کرفس یعنے اجمود

پس فائدہ کرتا ہی وہ غلیظ مواد سے دانتون کے دکھنے کو کرفس اسکی قسمین بہت سی ہین پہلے درجے مین گرم دوسرے
مین خشک ہوتی ہی اور چرپری کڑوی ہوتی ہی پس اسی سببسے گرم مقطع شدت کی تفتیح کرنے والی ہوتی ہی اور اسی
سببسے نفخ کو تحلیل کرتی ہی اور سددون کو کھولتی ہی اور پسینا لاتی ہی تقطیع اور تفتیح کے سببسے اور درد کی تسکین کرتی ہی یعنی
اور رحم کی اور منھ کی بو بہت پاکیزہ کرتی ہی تالو اور کوے اور معدہ اور لثہ مین کی فاسد سڑی رطوبتون کے تحلیل کرنے
سے اور تقطیع کرنے سے صرع کے لیے ردی ہی اور مرگی والے کے مادہ کو ہیجان مین لاتی ہی اسلیے کہ معدے کو گرم کرتی
ہی اور اسمین تبخیر پیدا کرنے والی حرارت پیدا کرتی ہی کہ جس سے حاد بخار دخانی اُٹھتا ہی کہ جب دماغ مین جاتا ہی اور
کثیف ہو جاتا ہی تو ریح بنجاتا ہی اس سے صرع پیدا ہوتی ہی باوجود اسکے کہ یہ فضلون کو بھی سر کی طرف چڑھاتی ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ فضلون کے راستے کو کشادہ کرنے سے معدہ اور سر اور رحمون کی طرف حاد فضلیہ رطوبتون کو جذب
کرتی ہی پھر اسی سببسے صرع کی مضرت پہونچاتی ہی اور کھانسی کو اور کلیجے کو اور گردہ کو اور مثانے کو فائدہ کرتی ہی
اور استسقے کو اور پیشاب کی دشواری کو مفید پڑتی ہی اور پتھری کو توڑتی ہی اور ان سب کا سبب یہ ہی کہ اسمین
تفتیح اور تقطیع اور ادرار ہوتا ہی اور حاملہ عورتون کو اپنے ادرار کے سببسے مضر پڑتی ہی خون حیض کے بہانے
سے پس رحم کو اسی سببسے حاد مواد اور تیز رطوبتون سے بھر دیتی ہی اور جب یہ رطوبتین پیٹ کے بچے کی غذا مین
ملجاتی ہین تو اسکے بدن مین ردی پھنسیان اور برے قرحے پیدا کر دیتی ہین اگرچہ رحم سے نکلنے کے بعد یعنی پیدا
ہونے کے بعد نکلین اور باہ کو ہیجان مین لاتی ہی اسلیے کہ یہ ایسے گرم مادون کی تحریک کرتی ہی

[illegible] گردہ

کہ وہ شہوت باہ کو آلات منی کی طرف ہیجان دیتے ہین کیونکہ اسمین تفتیح پائی جاتی ہی کا یہ بعد ل

دوسرا باب مفرد دواؤن کے بیان مین

خشکی کی طرف مائل ہو اپنی ارضیت کی کثرت سے اور اس بات پر اسکے جوہر کی سختی دلالت کرتی ہو خلط اسکا ردی ہوتا ہو اسلیے کہ اسکی غذاؤن کے ایسے فضلے ہین کہ پیشاب کے ساتھ مندفع ہوتے ہین پس اسکا جوہر بے شک ردی ٹھہرے گا اور اسی طرح پر اس کا غذا ہونا دیر ہضم ہو اسلیے کہ اسمین صلابت ہوتی ہو اور سب سے خوب گردے بکری کے ہوتے ہین اسلیے کہ یہ حرارت کی طرف میلان رکھتے ہین پس جو کہ ٹھنڈے مزاج والے جانور کا ہوگا وہ زیادہ معتدل ہوگا اور جو کہ چھوٹے جانور کا ہوگا تو وہ زیادہ نرم و نازک ہوگا اسلیے کہ ایسے جانور کے اعضا رطوبت کی کثرت سے زیادہ ملائم ہوتے ہین پس گردہ ہضم مین سریع اور غذا پڑنے مین نسبت سے جید ہوگا

کرش یعنے اوجھڑی

کرش کم غذا پڑتی ہو اسلیے کہ یہ عصبی عضو ہو کیموس کی ردی ہو اسلیے کہ اپنی صلابت کے ساتھ بدن کی مطبخ ہو پس یہ عضو بہت فضلے والا غذا کا ردی ہوتا ہو

کبد یعنے کلیجہ

کبد گرم ہوتا ہو اسلیے کہ بنے ہوے خون سے پیدا ہوتا ہو اور سب مین بڑھکر جید مرغی اور موٹی بطخ کا کلیجہ ہوتا ہو اسلیے کہ یہ کلیجہ اسکے جوہر کے کثیف ہونے سے غذا اسکی کثیف ہوتی ہو پھر جب یہ کسی پرندہ کا ہوتا ہو تو زیادہ جید ہوتا ہو اسلیے کہ پرندہ مین رطوبت کی کمی سے اسکے فضلے کم ہوتے ہین اور جب کہ رطوبت کی طرف میلان رکھنے والا پرندہ ہوتا ہو تو اسکا کلیجہ نازک اور جید غذا مین ہوتا ہو اور گرگٹ کا کلیجہ کہ وہ چھپکلی کی ہمشکلون مین سے ہو خوردہ دانتون کے درد کو تسکین دیتا ہو جب دانتون کی خوردگی کے مغاکون مین کچھ اسمین سے رکھتے ہین اور پہاڑی بکری کے کلیجہ کو جب مرگی والا شخص کھا لیتا ہو تو مرگی کا دورہ ہو جاتا ہو اور دیوانے کتے کا کلیجہ دیوانے کتے کے کاٹے کو شفا دیتا ہو اور بیان کیا گیا ہو کہ یہی کلیجہ پانی سے ڈرنے کو مانع آتا ہو

کزبرہ یعنے ہرا دھنیا

کزبرہ پہلے درجے مین ٹھنڈا اور دوسرے مین خشک ہوتا ہو قبض رکھنے والا ہو اسلیے کہ اسمین عفوصت ہوتی ہو کہ وہ تابع ٹھنڈی ارضی جزر کی ہو اور تخدیر رکھنے والا ہو اور درد کو تسکین دیتا ہو اسلیے کہ اسمین مائی جزو شدت کا سرد ہوتا ہو اور اسی لیے جب اسکے نچوڑے پانی کی کثرت کیجائیگی تو اپنی ٹھنڈک کی قوت سے مار ڈالیگا اور گرم ورمون کو فائدہ کرتا ہو تبرید سے اور قبض سے اور خنازیر یعنے چھوٹے ورمون کو لیپ سے تحلیل کر دیتا ہو اسلیے کہ اسمین کڑوا گرم جزو ہوتا ہو کہ جو باہر کے بدن کی حرارت سے تحلیل نہین ہوتا ہو پھر اسکا فعل بدن کے باہر مین ظاہر ہوتا ہو کیونکہ یہ گرم جوہر لطیف بدن کے اندر پہنچ جاتا ہو یہان تک کہ غلیظ مادے کو کہ جو خنازیر کا سبب ہوتا ہو نکال لاتا ہو اور ٹھنڈا جوہر باہر واقع ہوتا ہو اور گرم جوہر محلل اسکا مزاحم نہین ہوتا اور جب ملایا جاتا ہو ستو کے ساتھ جو کے ستو کے ساتھ تو یہ اسکی اعانت تحلیل پر کرتا ہو اسلیے کہ یہ جلا اور تفتیح کرتا ہو اور یہ اس جزو مین

ہی جو گرم جوہر کے نفوذ پر معین پڑتی ہی اور گرم معدے کی تقویت کرتا ہی اپنے مین کے قبض اور تبرید سے اور دوار اور سدر کو فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ سر کی طرف ابخرون کے جانے سے لینے مین کے قبض سے اور ٹھنڈک سے کہ بخار کی مغلظ اٹھی ہوئی حرارت کی مسکن ہی منع کرتا ہی اور سوکھا دھنیا باہ کی قوت کو توڑتا ہی اسلیے کہ اسمین ٹھنڈک ہوتی ہی اور اپنی خشکی سے منی کو سکھا ڈالتا ہی اور اپنی ٹھنڈک کی قوت سے اُسے گاڑھا کر ڈالتا اور دھنیے کی کثرت کرنا بینائی کی تاریکی کو پیدا کرتا ہی اسلیے کہ اسمین کی تخدیر جانی نفسانی روح کے مزاج کو فاسد کر دیتی ہی پھر اسکی قوتون کو ضعیف کر دیتی ہی لیکن اسکا ظہور بینائی کی قوت مین بہت ہوتا ہی اسلیے کہ وہ زیادہ لطیف ہوتی ہی

کمثری یعنے ناشپاتی

کمثری اسکی قسمین بہت سی ہین پہلے درجے مین ٹھنڈی دوسرے مین خشک ہوتی ہی قابض ہوتی ہی مواد کو بند کرتی ہی اسلیے کہ اسمین قبض اور عفوصت ہی صفرے اور پیاس کی تسکین کرتی ہی اسلیے کہ اسمین برودت اور حموضت ہوتی ہی اور معدے کی تقویت کرتی ہی اور قبض اور عفوصت اور حموضت اور عطریت سے معدہ کی دباغت کرتی ہی

کراع یعنے پاوے

کراع کم فضلون والا لزج لطیف محمود خلط پیدا کرتے ہین کیونکہ اسمین فضلے حرکت کی کثرت سے کم ہوتے ہین کھانسی کو فائدہ کرتے ہین اسلیے کہ اپنی لزوجت کے سبب سے نرخرے اور سینے کی خشونت کو زائل کر دیتے ہین ہضم کے صالح ہوتے ہین اسپر اسکا پکنے سے گھلجانا دلالت کرتا ہی

لام کا حرف

لسان الثور یعنے گاوزبان

لسان الثور یہ چوڑی پتی کی گھاس ہی اسکا لمس کھر کھرا ہوتا ہی اسکے لیے دو شاخین ٹڈے کے پاؤن کی طرح کی کھر کھری ہوتی ہین رنگ اسکا سبزی اور زردی کے بین بین ہوتا ہی لسان الثور سے اسلیے نامزد ہوتی ہی کہ اسکی پتی گاے کی زبان کے مشابہ ہوتی ہی معتدل تھوڑی سی حرارت کی طرف مائل ہوتی ہی پہلے درجے مین تر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دوسرے کے اخیر مین ٹھنڈ تری ہی شیخ بو علی سینا نے کہا ہی اور یہ بعید ہی لڑکون کے منھ آنے کو اور منھ کی سوزش کو فائدہ کرتی ہی حرارت کو تسکین دیتی ہی خاص جلی ہوئی کیونکہ اسکے لیے جلنے سے قوی خشکی حاصل ہو جاتی ہی اور دل کی تقویت کرتی ہی اور خفقان کو اور توحش کو اور سوداوی مرضون کو فائدہ کرتی ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور اس خاصیت کی معین اسمین کی وہ چیز پڑتی ہی کہ جو اسمین سودے کے اسہال کرنے کی ہی پھر اسکے ساتھ دل اور روح کے خون کو پاک صاف کر دیتی اور کھانسی کو نفع دیتی اپنی رطوبت سے خاص شکر کے ساتھ اسلیے کہ شکر اس بات مین اسکی تلئین سے مدد کرتی ہی

لسان الحمل یعنے بارتنگ

لسان الحمل اسکی دو قسمین ہین بڑی اور چھوٹی بس بڑی کے لیے غلاف سرخی مائل ہی اور اسکے لیے خوشے لمبے لمبے اور اسپر بیج باریک ہوتے ہین اور پتی اسکی چوڑی مثل

[illegible]

بکری کے بچے کی زبان کے ہوتی ہی اسی لیے اس نام سے نامزد کی گئی ہی اور اسکے لیے جڑ بن ہوتی ہین ملائم
اور اسپر سفید بال کی طرح کے ریشے ہوتے ہین موٹاپا اُسکا انگل بھر کا ہوتا ہی اور چھوٹی قسم کے لیے پتی
باریک اور کبر کی پتی سے چھوٹی ہوتی ہی اور ملاست مین بڑھکر ہوتی ہی اور اسکی شاخ پراگندہ ہوتی ہی اور
پھول اُسکے زرد ہوتے ہین ٹھنڈی خشک قابض ہوتی ہی اسلیے کہ اُسمین ارضی جوہر خشک خشکی پھیلانیوالا
ہی خون کے سیلان کو قطع کرتی ہی اور آگ کے جلنے کو اور پتی کو اور چھوٹی قسم کی آتشک کو فائدہ دیتی ہی
اور قروح خبیثہ اور بڑی آتشک کے لیے جید ہی یہ سب منفعتین اُسمین کے ٹھنڈے ارضی جزر اور
ہی ٹھنڈک ڈالنے والے اسکے جزر کے سبب سے ہین اور یہ بھی ہی کہ اسمین ایک گرم جزو ہی کہ خشکی پھیلانے
پر مدد دیتا ہی اور جلا کرتا ہی اور تفتیح کرتا ہی اور تنقیہ کرتا ہی اسی سبب سے قروح خبیثہ کو بھی فائدہ کرتی ہی اور
داء الفیل پر لگائی جاتی ہی تو اُسکے بڑھنے کو روکتی ہی اپنے قبض اور تخفیف کے سبب سے اور اپنے قبض
کے ساتھ کی تبرید سے آنکھون کے دُکھنے کو فائدہ کرتی ہی اور خون کے تھوکنے کو اپنے قبض کے ساتھ
کی تخفیف سے اور اسکے بیج اور پتی نافع ہین کلیجے کے سدون کے لیے اسلیے کہ اسمین گرم جوہر مفتح ہوتا ہی

لوبیا

لوبیا مشہور کھانے کے دانون مین سے ہی پہلے درجے مین گرم دوسرے مین خشک ہی اور اُسمین فضلیہ رطوبت
ہوتی ہی اور خلط اسکا بلغمی تر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ غلیظ جوہر دشوار ہضم ہوتا ہی پس اسی سبب سے اس سے بلغم بہت پیدا ہوتا ہی
اور یہ نفاخ ہی کیونکہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی ردی خواب دکھاتا ہی کیونکہ اس رطوبت سے جو بخار پیدا ہوتے
ہین دماغ کی طرف چڑھتے ہین پس فکرون کو مشوش کردیتے ہین سینے اور پھیپھڑے کے لیے جید ہی اسلیے کہ اسمین
جلا اور تلئین اُس لطیف حرارت کے سبب سے ہی جو اسمین ہی پس یہ اسی سبب سے پھیپھڑے اور سینے کے مناسب
ہی اور خون حیض کا ادرار کرتا ہی اسی حرارت کے پائے جانے سے اور اسکی اصلاح کالی مرچ اور نمک اور سرکہ اور
رائی سے ہوتی ہی یہ دونون جزر اس مین خوشبو پیدا کرتے ہین اور اُسے طبیعت کی خواہش کے قابل کردیتے ہین اور
پیٹ سے نکال دیتے مین جلدی کرتے ہین اور سرکہ سر کی طرف اُسکی تبخیر کا مانع ہوتا ہی اور اُسے پراگندہ کردیتا ہی اور اس سے جو

لوز یعنے بادام

رطوبت پیدا ہوتی ہی اُسکی تقطیع کردیتا ہی لوز معتدل رطوبت کی طرف مائل ہوتا ہی اور کڑوا بادام حیض کا ادرار کرتا ہی
دوسرے درجہ مین گرم خشک ہوتا ہی اور غذا کم تر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ دوائیت سے زیادہ قریب ہی پھر بدن مین دوا کا اثر کرتا ہی
نہ غذا کا اثر اور اسلیے کہ تلخی تغذیہ کی منافی ہوتی ہی اور اسمین یعنے کڑوے بادام مین تفتیح اور جلا اور تنقیہ ہی اپنے مین کی
لطیف حرارت کے سبب سے اور میٹھا بادام ان سب منفعتون مین ضعیف ہوتا ہی اسلیے کہ اُسکی حرارت کم ہوتی ہی اور
اسی لیے جب میٹھے بادام کو کڑوا بنانا منظور ہوتا ہی تو اسکے درخت کو روغن زیتون سے تر کردیتے ہین پس وہ اُسے کڑوا
کردیتا ہی کیونکہ اس سے اسکی حرارت شدت پکڑ جاتی ہی اور کڑوا بادام لومڑی کو قتل کرڈالتا ہی اپنے مین کی خاصیت

دوسرا باب مفرد دواؤن کے بیان مین

سے اور چھائین اور جھپک کو اپنی جلا سے اور جلد کی تلیین کرنے سے فائدہ کرتا ہی شراب کے ساتھ جید ہی کیونکہ
اسکی تقطیع اور جلا اور تنقیہ زیادہ ہوجاتا ہی اور جس وقت شراب پینے کے پہلے پچاس دانے کڑوے بادام کے استعمال کیے
جائین تو یہ استعمال نشہ ہونے کو روکتا ہی اس سبب سے کہ منہ کو رہو چکا اور میٹھا بادام فربہی لاتا ہی اسلیے کہ اس سے لزج
میٹھا چکنا خون پیدا ہوتا ہی کہ اسکی طرف طبیعت میل کرتی ہی اور کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اپنی تلیین اور جلا کے سبب
سے اور کلیجے اور تلی کے سدون کی تفتیح کرتا ہی خاص کڑوا بادام اسلیے کہ تفتیح اسکی بہت قوی ہوتی ہی اور دشواری سے
ہضم ہوتا ہی اپنی لزوجت کے سبب سے خلط کا جید ہی اور کڑوا بادام گردہ اور مثانے کا تنقیہ کرتا ہی اپنی درارکے
سبب سے اور پتھری کو توڑتا ہی اپنی تقطیع سے لبن سب دودھون مین افضل عورتون کا دودھ ہوتا ہی اسلیے کہ انکا دودھ
اُن خلطون سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ انسانی بدن کے جوہر کے مناسب ہوتے ہین پھر اس خاص بدن کے بھی مناسب
ہوگا چھاتی سے پیئے جانے مین اسلیے کہ دودھ ردائت اور فساد کی طرف مستحیل جلد ہوجاتا ہی کیونکہ اسمین کمال نضج
کے سبب سے اسکے قبول کرنے کی شدت ہوتی ہی اور جو دودھ کہ دیر کا دوہا ہوتا ہی بسبب ہ زیادہ ردی ہوتا ہی
اسلیے کہ استحالہ اُسکا فساد کی طرف بہت ہوتا ہی کیونکہ دیر کا دوہا ہوا ہوتا ہی اور یہ فساد کی طرف مستحیل ہوجانا فقط
خارج ہی سے مختص نہین ہی بلکہ یہی حال اندر وار بھی ہوتا ہی لیکن یہ استحالہ خارج مین بہت جلد ہوجایا کرتا ہی اور جس
جانور کی حمل کی مدت آدمی کے حمل کی مدت سے طولانی ہوتی ہی اوسکا دودھ ردی ہوتا ہی اسلیے کہ حمل کی مدت نفقتا
خون کے تخلق کو قبول کرنے کی دشواری سے ہوتی ہی اور جب حمل کی مدت طول کرتی ہی تو حیض کے فضلے کہ بدن مین
دودھ بننے کا مادے ہوتے ہین طولانی مدت تک بدن مین رہتے ہین اور چھاتیون مین بھی دودھ کے باقی رہنے کی
مدت طولانی ہوتی ہی اور یہ اُس چیز سے ہی کہ جو استعداد فساد کی شدت کی موجب ہوتی ہی اور اسی سبب سے دودھ ایسے
جانور کا کہ وہی مناسب ہی حمل کی مدت مین آدمی کے عمدہ ہوتا ہی مثل گاے کے دودھ کے اسلیے کہ اس حیوان کے
اخلاط حمل سے تخلق قبول کرنے مین آدمی کے اخلاط کے مناسب ہوتے ہین اور ہتھنی کا دودھ نہایت ردی ہوتا ہی
اسلیے کہ اُسکے حمل کی مدت چار برس تک طول کرتی ہی اور دودھ کی مائیت گرم ہوتی ہی اسلیے کہ اسمین اجزا مرہ کے
طبیعت کے اپنی حدت سے اطلاق کرنے والے ہین غسال بڑی جلا دینے والی ہی اپنی رطوبت کی کثرت سے اسمین کسی
طرح کی لذع نہین ہوتی جیسے صفرے کا اسہال کرتی ہی اور افتیمون کے ساتھ جیسے سودے کا اسہال کرتی ہی اپنی قوت
کی جلا سے اور قولنج کی رقت والے غسل سے اور کھٹا دودھ یعنی دہی ٹھنڈا خشک ہوتا ہی اور تازہ دوہا ہوا دودھ ٹھنڈا
تر ہوتا ہی جنین کہتے ہین کہ یہ دودھ مشابہ ہوتا ہی اُسکے جسنے اسے ہضم کیا ہی اور وہی چھاتی ہی اور وہی ٹھنڈی ہوتی ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ گرم تر ہی اسلیے کہ اسکا ہضم خون کے ہضم سے بڑھکر ہوچکا ہی اور اسمین مٹھاس ہوتی ہی اور بعضے
کہتے ہین کہ گرمی سردی مین معتدل ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت اسکی کچھ خون سے گھٹ گئی ہی بس یہ دودھ خون اور

لبن یعنی دودھ

بلغم کے بین بین ہی اور مرد دودھ کیموسون کی تعدیل کرتا ہی اسلیے کہ اُسکی حدت اور لذع کو اپنی رطوبت اور
چکنائی سے توڑ ڈالتا ہی اور بدن کی تقویت کرتا ہی لپسے کثرت سے غذا پڑنے سے کیونکہ دودھ خون سے نہایت
ہضم ہو جانے سے پیدا ہوتا ہی اور پھر دوسرے بار ہضم ہوتا ہی اور ایسے دودھ کو اگرچہ ایکطرح کی برد ٹھنڈک
کی طرف میلان رکھنے والے عضو سے کہ وہی چھاتی ہی عارض ہوئی ہی مگر دودھ اس سبب سے خون ہونے سے دور
نہین ہوگیا ہی یہان تک کہ بہت ہضم کی طرف احتیاج پڑے بلکہ اسپر عمدہ حرارت غالب آگئی ہی کہ وہ اُسے
معتدل خون کی طبیعت پر پھیر لائی ہی اور باطنی قرخون کو پاک کرتا ہی شہد کے ساتھ اور جلا دینے والی
چیز کے ساتھ اور دماغ مین اور منی مین زیادتی کرتا ہی اسلیے کہ ان دونون کے جوہرون کے مناسب ہوتا
ہی اور کل دودھ باہ کو ہیجان مین لاتے ہین یہان تک کہ کھٹا دودھ باوجود اپنی ٹھنڈک کی شدت کے
اسلیے کہ یہ نفخ کرتا ہی اور اس سے انتشار یعنی استادگی پر منی کے پیدا کرنے کے ساتھ معین پڑتا ہی اور یہی
دودھ ہضم سے قریب ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور گرم خشک مزاجون کو اگر اُنکے معدہ مین صفرا
نہو فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ اپنے جلد مستحیل ہو جانے سے صفرے والے معدہ مین مرار کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور
بلغمی مزاج والون کو مضر پڑتا ہی اسلیے کہ انکی حرارت اسکے ہضم سے اور خون بنا لینے سے قاصر ہوتی ہی بلکہ یہ
بلغم کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور بڈھے لوگون کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ انکے اصلی اعضا کی جو اصلی رطوبت کے
تحلیل ہو جانے سے خشک ہو گئے ہین ترطیب کرتا ہی بس چاہیے کہ اسکے ہضم پر مدد لین اپنی حرارت کے
اسکے ہضم مین قصور رکھنے کے سبب سے شہد سے اور اکثر اوقات دودھ طبیعت کی اطلاق سے اور انتون
کے اطراف کے فضلون کے نکالنے سے ابتدا کرتا ہی پھر تغذیہ مین شروع کرتا ہی اور غذا کو اُٹھاتا ہی اور بدن مین پھیلتا ہی
اور طبیعت کا حبس کرتا ہی اور نفاخ ہی دخانی الجزون کی کثرت سے اُٹھنے کے سبب سے کیونکہ اسمین کثرت سے
رطوبت ہوتی ہی مگر یہ کہ جوش کر ڈالا جائے تو اجزے بننے کے قابل کی رطوبت اس سے کم ہو جاتی ہی اور
لباء یہ وہ پہلا دودھ ہی جو بعد جننے کے دوہا جاتا ہی ہضم مین بطی غلظ مین ردی ہوتی ہی فساد کی طرف
مستحیل ہو جانے کے سبب سے اور چھاتی مین دیر تک رہنے کے سبب سے اور شہد اسکا مصلح ہوتا ہی اپنی
جلا کرنے سے اور معدہ کو گرم کرنے سے اور ہر دودھ احشا کے لیے ردی ہوتا ہی ہضم ہونے مین دشواری کے
سبب سے اور نفخ کی کثرت سے سدے ڈالتا ہی خاص کلیجے مین مگر اونٹنیون کا دودھ اسلیے باوجود اسکی
غلاظت کے کلیجہ اس سے محبت رکھنے کے سبب سے جلد اُسے کھینچ لیتا ہی کیونکہ کلیجے کو اس سے بہت
غذا پڑنے کی امید ہوتی ہی بس اُسے اپنی طرف معدے کے پورے ہضم ہونے کے پہلے کھینچ لیتا ہی اور یہ امر اس
چیز سے ہی جو سدون کا موجب ہوتا ہی اور یہ بات اونٹنی کے دودھ مین اس سبب سے نہین ہوتی ہی کہ اونٹنیون

یعنی غذا بہت کھلواتا ہے

لبا یعنی
ہوسی

کے دودھ مین جبنیت کم ہوتی ہی اور مائیت کی کثرت ہوتی ہی اور اسکی مائیت تفتیح مین اور جلا مین اور قوام کے
پتلے ہونے مین بڑھکر ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسمین حرارت کثرت سے ہوتی ہی اور دودھ خشک نسیان
کی اور سوداوی وسواس کی دوا ہی اپنی تفتیح کے سبب سے اور دانتون کو مضر پڑتا ہی اور انھین اور مسوڑھون کو
میلا کر دیتا ہی اسلیے کہ یہ اپنی چکنی ہوئی جبنیت سے دانتون اور مسوڑھون سے لپٹ رہتا ہی اور جلدی سے
فساد کی طرف لپٹنے تحلیل ہو جانے سے انھین فاسد کر دیتا ہی اور اسی سبب سے اسکا مدت طویل تک
کسی عضو پر رہنے دینا جائز نہین ہی بلکہ جلدی سے اسکا دھو ڈالنا واجب ہی کیونکہ متعفن ہو جاتا ہی اور فاسد
ہو جاتا ہی پھر عضو کو ضرر پہونچاتا ہی اور پٹھون کو اپنی ترطیب سے اور دردسر اور دوار اور طنین والے لوگون کو مضر
پڑتا ہی کیونکہ اس سے سر کی طرف کثرت سے ابخرے چڑھتے ہین اور بینائی کی ظلمت کا اور تاریکی کا مورث ہوتا
ہوتا ہی کیونکہ روح باصرہ کے جوہر کو اپنے ابخرون کی کثرت سے غلیظ کر دیتا ہی اور سوکھی کھانسی کو اپنی ترطیب اور
خشونت کے دور کرنے سے اور نفث دم یعنے خون تھوکنے کو اپنی چپچپاہٹ سے اور رگون کے منھ پر جم بیٹھنے سے
سے اور سل کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ اسمین بڑی جلا اور تنقیہ چکنے کے ساتھ ہوتا ہی اور گھنیون کا دودھ استسقے کو اور
تلی کی سختی کو نافع ہوتا ہی اسلیے کہ یہ جلا کرتا ہی اور اپنی مائیت کی کثرت سے پیٹ کا اطلاق کرتا ہی اور سددون کو
کھولتا ہی اور دودھ کی کثرت کرنا جونؤن کو پیدا کرتا ہی اسلیے کہ خون کے جوہر کے ساتھ مناسبت رکھنے سے اور
ہضم ہونے کے پہلے جلد اعضا کی طرف نفوذ کر جاتا ہی اور جب ظاہر بدن مین اس حالت پر نفوذ کرتا ہی تو مسام
مین ٹھہرتا ہی اور فساد کی شدت استعداد سے عفونت اسکو عارض ہو جاتی ہی پھر حیوانیہ صورتے قبول کرنے
کے قابل ہو جاتا ہی اور ہر مسام مین تھوڑا ہونے سے اور مکان کی تنگی سے جون جالی صورتے قابل ہو جاتا ہی اور
شکر کے ساتھ رنگ کو نکالتا ہی اور بدن کو فربہ کرتا ہی اسلیے کہ شکر اسکے ہضم ہونے پر مدد کرتی ہی پھر اس سے عمدہ
خون بہت غذا رکھنے والا ظاہر بدن کی طرف جلد نفوذ کرنے والا پیدا ہوتا ہی اور دودھ مائیت اور جبنیت اور چکنائی
سے مرکب ہی گائے کے دودھ مین بہت ہوتی ہی اور ایسا ہونے کا سبب یہ ہی کہ دودھ خون سے پیدا ہوتا ہی اور خون
مین مائیت اپنی ترقیق اور رگون مین تنفید کے لیے بہت ہوتی ہی اور یہ مائیت جب خون کے ساتھ اعضا مین نفوذ کر چکی
ہی تو بعضی انمین کی الٹی پھر آتی ہی اور پیشاب کے ساتھ مندفع ہو جاتی ہی اور بعضی انمین سے پسینا اور بخار بنکر مسام کے راستے
نکل جاتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اس مائیت سے استغنا ہوتا ہی لیکن جب یہ مائیت چھاتی مین آتی ہی اس حالت سے کہ بہت
ہوتی ہی اور مجتمع ہوتی ہی تو خون سے جدا نہین ہوتی اور نہ مندفع ہوتی ہی کیونکہ اس سے استغنا نہین ہوتا اسلیے کہ مقصود دودھ
سے یہ نہین ہی کہ یہ چھاتی کی غذا پڑے بلکہ اس سے مقصود بچے کی غذا پڑتا ہی پھر ضرور ہی کہ یہ مائیت اسمین باقی رہے تاکہ
بچے کے اعضا مین نفوذ کرے لیکن جبنیت اُس خون سے پیدا ہوتی ہی کہ جس مین ارضی جز ملے ہوتے ہین اور یہی سوداوی

دودھ کا عضو پر دیر تک رہنا مضر ہے

خلط مین کہ ارضی اور مائی اجزا ہر کے ساتھ دودھ بنجاتے ہین اسلیے کہ دہنیت فقط انھین اجزا کے امتزاج سے پیدا
ہوتی ہی اونٹنیون اور بکریون کے دودھ مائیت کی کثرت سے پتلے ہوتے ہین اسلیے کہ اونٹنیون اور بکریون کا گوشت خشک
ہوتا ہی پھر خون مین کے ارضی اجزا اُنکے تغذیہ مین صرف ہوجاتے ہین اور بہت سی مائیت دودھ مین باقی رہجاتی ہی لحم

لحم یعنے گوشت

دوسرا فن مفرد دواؤن مین

افضل گوشتون مین جوان مینڈھے کا گوشت ہی اسلیے کہ اُسکا مزاج اپنی نوع کے موافق گرم و تر ہوتا ہی پھر کم سنی مین افراط
کی رطوبت اور ملائم حرارت دار ہوتا ہی پس اسی سے بہت فضلے رکھتا ہی اور جوان اس سے رطوبت کم مین کم اور حرارت مین
اعتدال اور فضلون مین کم ہوتا ہی اور جب کہ اسمین سے تجاوز کرجاتا ہی تو اسکا گوشت خوب نہین رہتا اسلیے کہ اسکا گوشت سن کے
بڑے ہونے سے غلاظت دار دشوار ہضم ہوجاتا ہی اور چھوٹی گائے اور بکری کے بچون مین سے کم فضلے رکھتے ہین اسلیے
کہ گائے اور بکری کا مزاج نوع کے موافق سرد و خشک ہوتا ہی اور چھوٹا بچہ ان دونون مین سے اعتدال سے قریب
ہوتا ہی اسلیے کہ سن کے موافق گرم و تر ہوتا ہی پس سن کا مقتضا نوع کی مقتضے کی تعدیل کردیتا ہی اور گوشت کالے
رنگ کا ہر جانور مین سے زیادہ جید اور مزے کا ہوتا ہی اسلیے کہ کالے جانور مین حرارت کے ہونے سے زیادہ نضج پائے
ہوتا ہی اور یہی حال نر کے گوشت کا ہی کہ افضل ہوتا ہی اسلیے کہ زیادہ نضج پائے ہوتا ہی اور فضلے کم رکھتا ہی اور اپنی حرارت
کی قوت سے زیادہ پاکیزہ اور یہی حال موٹے جانور کے گوشت کا ہی دُبلے جانور کے گوشت سے افضل ہوتا ہی اسلیے کہ
اُسکا گوشت نازک اور اعتدال کے قریب قریب ہوتا ہی اسلیے فربہی فقط خون کی مائیت سے پیدا ہوتی ہی اور دُبلے
اور بُڈھے جانورون کا گوشت ردی ہوتا ہی اسلیے کہ ان دونون مین افراط کی خشکی ہونے سے انکا ہضم ہونا دشوار پڑتا ہی اور
اسلیے کہ ان دونون کا گوشت مثل پٹھے اور رباط کے سخت اور ہضم کی کمی سے غلیظ ہوتا ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ بڈھے کا
گوشت باوجود اُسکے فضلے بہت رکھتا ہی کیونکہ بڈھے مین فضلیہ رطوبتین بہت ہوتی ہین اور سرخ رنگ پیشانی پر بال
نر کھنے والے موٹے جانور کا گوشت زیادہ جید ہوتا ہی اسلیے کہ موٹا جانور خود بہت رطوبت اور ٹھنڈک رکھتا ہی کیونکہ
اسکی پیدائش خون کی مائیت سے ہوتی ہی پھر پیشانی پر بال نر کھنے والے سرخ جانور کا گوشت اعتدال سے بڑھکر قریب ہے گا
اور زیادہ سبک ہوتا ہی اسلیے کہ نازک ہوتا ہی اور سختی کم رکھتا ہی اور دو رنگ جانور کا گوشت اور یہ وہ ہی کہ جسمین سپیدی فربہی
کی اور سیاہی گوشت کی سپیدی مین اور سیاہی مین جزع یمانی سے تشبیہ دیگئی ہی معدہ مین اوپر اور رہتا اپنی
چکنائی سے اسلیے کہ چکنائی کی شان سے یہ ہی کہ اوپر ار رہے کیونکہ ہوائیت اسپر غالب ہوتی ہی گائے کا گوشت بکری
کے گوشت سے بڑھکر خشک ہوتا ہی اور بکری کا گوشت مینڈھے کے گوشت سے بڑھکر خشک و سرد دشوار ہضم مین ہوتا ہی
اسلیے کہ خشکی سختی کی مستلزم ہوتی ہی اور اونٹ کے بچون کا گوشت غذا مین غلیظ دشوار ہضم گرمی دینے مین شدید ہوتا ہی اور خرگوش
کا گوشت گرم و خشک ہوتا ہی اور دنبے کی چکتی گرم و تر ہوتی ہی اور گوشت بدن کی تقویت دینے والی غذا ہی اسلیے کہ گوشت
بدن کے مشابہ ہوتا ہی اور بدن کا بہت جز پڑتا ہی اور خون کی طرف مستحیل ہونے کے قریب ہوتا ہی

اسلیے کہ اُسی سے پیدا ہوتا ہی اور بھونے گوشت کی غذا زیادہ خشک ہوتی ہی اور جوش کیا گوشت زیادہ تر ہوتا ہی اسلیے
کہ جبکہ پانی مین پکایا جاتا ہی اُسکی رطوبت کو حاصل کرلیتا ہی روا ز اور چربی دونون وہی ہین اسلیے کہ دونون کی پیدایش
متین اور جید خون سے نہین ہوتی ہی اور یہ دونون معدہ کے منھ پر چھائی رہتی ہین اور رواز پیٹ کو ملائم کرتی
ہی اُبھار سے اور غذا کم پڑتی ہی اسلیے کہ اُسمین مائیت اور ہوائیت کثرت سے ہوتی ہی دخانیت اور اُسکی طرف تحلیل
ہوتی ہی کیونکہ اشتعال کو شدت سے قبول کرلیتی ہی جلد ہضم ہوتی ہی اپنے جوہر کے نرم ہونے سے گاے کا گوشت جب
خربوزہ کے چھلکے کے ساتھ پکایا جاوے تو جلدی گل جاتا ہی سزاوار ہی کہ اسکو فقط بہار کی فصل مین اور شروع گرمیون مین
کھائے اسلیے کہ ان دونون وقتون مین گھانس لمبی تر و تازہ بہت ہوتی ہی کہ گاے اسے کھاتی ہی اور موٹی اور چربیلی
اور گوشت مین نازک ہوتی ہی پھر اسکے گوشت سے جو خون پیدا ہوتا ہی وہ زیادہ جید اور غذا کرنیوالے کے
بدن سے زیادہ موافق ہوتا ہی لیکن ان دو وقتون کے سوا مین گرم مزاج والے کو بھی نہ کھانا چاہیے اور بطخ کا گوشت
بہت غذا پڑتا ہی اور مرغیون کے گوشت کی جودت مین نہین ہوتا ہی اسلیے کہ مرغیون کا گوشت انکی حرکت کی کثرت سے
زیادہ سبک ہوتا ہی اور گاے کا گوشت اپنی غلاظت سے اور شدت کی خشکی پھیلانے سے خارش اور داد اور
جذام اور داء الفیل اور تلی کو پیدا کرتا ہی یعنے تلی کے مرضون کو اور یہی حال سب غلیظ گوشتون کا ہی اسلیے کہ وہ
سوداے کو پیدا کرتے ہین اور ایل کا گوشت جنگلی گاے کا گوشت اپنی غلاظت کے ساتھ معدہ سے جلد اترتا
ہی حرارت کی کثرت سے اور حرارت کی قوت سے بس نفیخ مین زیادہ جید ہوتا ہی اور سور کا گوشت جلد ہضم ہوتا
ہی اور بہت غذا پڑتا ہی اور چیپا ہوتا ہی لاذن دوسرے درجہ مین گرم پہلے مین خشک لطیف تحلیل کرنیوالی نفیخ
دینیوالی ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یہ ایک اُوس ہی کہ اکثر قسوس نامے گھانس پر پڑتی ہی اور بکری کے بالون سے
کہ جس وقت وہ اُسے چرتی ہی تو لپٹ جاتی ہی اور اُسپر سوکھ کر رہجاتی ہی پھر اُسے لوگ جمع کرتے ہین اور اسکی ٹکیان
بنا لیتے ہین اور اُوس بخار بنکر اُٹھی ہوئی رطوبتون مین سے ہی کہ جب اسپر رات کی ٹھنڈک پڑتی ہی تو اُسے کثیف
کردیتی ہی اور بوجھل کردیتی ہی پھر نیچے گر پڑتی ہی اور یہ ابخرے نری مائیت سے نہین اُٹھتے ہین اسلیے کہ جو پانی
ابخرے بنکر اُٹھتا ہی وہ زمین سے ضرور ملا ہوا ہوتا ہی تو اس بخار مین اُٹھتے وقت حرارت کے فعل سے ارضی
اجزا ضرور ملینگے بس اسپر لاذن مین ارضی اجزا ہونے سے قبض ہوگا اور حرارت کے ہونے سے
انضاج اور تحلیل اور تفتیح اور جذب ہوگا اور اپنے جوہر مین لطیف ہوگی اسلیے کہ اسکی پیدایش اُٹھے ہوئے اجزا
سے ہوتی ہی اور وہ بیشک لطیف ہوتے ہین اسلیے کہ غلیظ بلند نہین ہوتے اور رحمون کے مرضون کو مفید پڑتی
ہی اور اُنکے دردون کو اپنی تحلیل اور تلئین سے کہ لذع سے خالی ہی تسکین دیتی ہی اور اُنکے ورمون کو اپنے مین کی
انضاج اور تلئین اور تحلیل سے تحلیل کرتی ہی اور بالون کے گرجانے کو روکتی ہی کیونکہ اسمین قبض ہی اور جلد کے

لاذن یعنی چپکتی ہوئی گاڑھی رطوبت

اجزا کو بالون پر جمع رکھتی ہی پھر انکی حفاظت کرتی ہی اور اس سبب سے کہ اسمین بالون کے اُگنے کے مقامون کے فاسد کرنے والے مادون کی اور مرضیہ طوبتون کی تحلیل ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ اسمین حرارت ہوتی ہی کہ وہ بالون کی غذا کو جذب کرلاتی ہی اور دشواری سے بھرنے والے قرحون کو بھر دیتی ہی کیونکہ یہ بھرنے سے روکنے والی رطوبتون کو خشک کر ڈالتی ہی اور غذا کو زخمون کی طرف جذب کیا دیتی ہی

میم کا حرف

مصطگی دوسرے درجے مین گرم و خشک اور گرمی خشکی مین کندر سے کم ہوتی ہی محلل ہی قابض ہی اور اسمین ایک طرح کی تلئین ہی کہ وہ نہایت درجہ لطیف ہوتی ہی کہ رقیق بلغم کو گھلا دیتی ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ مائیت اور ارضیت سے ایسی مضبوط ترکیب کے ساتھ مرکب ہی کہ جس سے گوند بنگئی ہی اور اسمین ارضیت کم ہوتی ہی اور اسی سے اسکا قبض شدید نہین ہوتا اسلیے کہ قبض ارضیت ہی کی شان سے ہوتا ہی اور اسمین ایک حرارت ہی اور اسی سبب سے محلل طین ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ اسمین حرارت ارضیت کے ساتھ ہوتی ہی خشکی پھیلاتی ہی کیونکہ حرارت خشکی پھیلانے پر تحلیل سے ارضیت کو مدد دیتی ہی اور مصنف نے یہ جو کہا ہی کہ رقیق بلغم کو گھلا دیتی ہی تو اس قول مین کچھ ہی اور نرے دغدغہ اور بے خطا وہ بات ہی جیسے بوعلی سینا نے کہا ہی کہ مصطگی کی رقیق حرارت بلغم کو گھلا دیتی ہی اور اسکا چبانا منہ سے بلغم کو کھینچ لیتا ہی اور اپنے جذب اور تلئین سے سر کا تنقیہ کرتی ہی اور سوکھی کھانسی کو اپنی تلئین سے اور نفث دم کو فائدہ کرتی ہی اپنے قبض کے سبب سے اور معدے کی تقویت کرتی ہی اپنے قبض کے سبب سے اور معدے کی رطوبتون کو اور ریاح کو تحلیل کر ڈالنے سے اور معدہ کو پاکیزہ کرتی ہی مثر سے بلغمون کے گھلانے سے اور تحلیل کرنے سے اور کلیجے کی تقویت کرتی ہی اور کندر بھوک کو افاقہ دیتا ہی قبض اور تحلیل کے سبب سے اور ڈکار کی تحریک کرتا ہی ریاح کے تحلیل کرنے کے سبب سے اور بلغم کو گھلاتا ہی مغاث کہا گیا ہی کہ یہ جنگلی انار کی شاخین ہین اور سب مین عمدہ بغدادی ہی تیسرے درجے مین گرم اور دوسرے مین تر ہی اعضا کا مقوی ہی اسلیے کہ یہ اعضا کو گرم کرتا ہی اور اونمین کے محتبس فضلون کی تلئین کرتا ہی پھر وہ فضلے تحلیل کے قابل ہو جاتے ہین اعضا کی تقویت کرنے سے اور انکی طرف غذا کو حرارت کے ساتھ جذب کر لانے سے فربہی لاتا ہی حلق اور پھیپھڑے کی سختی کو نرم کرتا ہی اور باہ کی تحریک کرتا ہی اپنی فضلیہ طوبت سے ملح اسکی قسمین بہت سی ہین دوسرے درجے مین گرم خشک ہوتا ہی بڑا جلا دینے والا تحلیل کرنے والا خشکی پھیلانے والا ہی سبب اسکا یہ ہی کہ یہ مائی جزو سے اور ارضی جلے ہوے جزو کم مقدار سے مرکب ہی اور اسی سبب سے گھلنے کے بعد نہین جمتا ہی اور یہ باوجود اپنی مین کے احتراق کے سبب سے شدت کی خشکی اور خشکی پھیلانے پر قوی قوت رکھتا ہی اور اسی سبب سے تھوڑا سا نمک بہت سے پانی کے نمکین کر دینے پر اور اسکے نمکین بنا دینے پر قوت رکھتا ہی نمک مین خشکی کی قوت کے سبب سے قبض شدید ہوتا ہی ریاح کا کسر کرتا ہی اپنی تحلیل کے سبب سے اور کچے خلطون کو

مغاث یعنی ایک درخت کی جڑ

ملح یعنی نمک

دوسرا باب مفردہ دواؤن کے بیان مین

پگھلا دیتا ہی اپنی حرارت کی قوت سے اور جلا ہوا نمک دانتون کے میل کو صاف کرتا ہی اسلیے کہ احراق کے سبب سے
لطافت اور تحلیل مین بڑھجاتا ہی اور اعتدال سے نمک کا استعمال کرنا رنگ کو نکالتا ہی اسلیے کہ خون کو پگھلاتا ہی اور رقیق
کرتا ہی اور ظاہر جلد مین پھیلاتا ہی اور نمک کی زیادتی خون کو جلاتی اور تحلیل اور تخفیف کی افراط سے رنگ کو زرد کر ڈالتی
ہی اور نمک آسانی سے فضلون کو نکال دیتا ہی اور کھانے کو نیچے اُتار دیتا ہی اور سودے کے نکالنے پر مسہل دواؤن کو مدد
دیتا ہی گھلانے اور جلا دینے کی قوت سے اور ذرانی نقطہ دار ذال سے اور بے نقطہ کی رے کے سکون سے اور زبر سے
اور وہی نمک سفید صاف شفاف مثل بلور کے ہوتا ہی ہمزہ دار ذرائہ سے مشتق ہی اور اسکے معنی قوی سفیدی کے ہین خام بلغم کا
قوت سے اسہال کرتا ہی اور گروا اسی نمک مین سے اور وہی گرمی کرنے مین بڑھکر شدید ہی سودے کا قوت سے
اسہال کرتا ہی اور کالا خواہ نفطی ہو اور یہ وہ ہی کہ جسکی سیاہی نفطیت کے ہونے کے سبب سے ہو پھر جب اُڑجاتا ہی تو اسکی
نفطیت جاتی رہتی ہی اور ذرانی کی طرح کا ہوجاتا ہی یا غیر نفطی ہو بلغم اور سودے کا اسہال کرتا ہی ملوخیا اور بیج تانی خبازی کی
ہی پہلے درجے مین ٹھنڈی دوسرے درجہ مین تر ہی اپنی مین کے غسل سے کہ جو کثرت مائیت سے پایا جاتا ہی کلیجے کے سدون کو کھولتی
ہی مشمش دوسرے درجہ مین ٹھنڈی اور تر ہی اسکی گٹھلیون کا تیل دوسرے درجے مین گرم خشک ہوتا ہی بواسیر کو فائدہ کرتا ہی
اپنے مین کی تلیین اور تحلیل کے سبب سے اور مشمش کا خلط عفونت کو جلد قبول کرلیتا ہی اسلیے کہ اسمین مائیت بہت ہوتی ہی
خون مین مائیت کو بڑھا دیتا ہی اور اسوقت مین اصلی حرارت اسپر رطوبت کی کثرت سے قوت نہین پاتی بس اسمین غریب
حرارت تصرف کرتی ہی اور اسے سڑا دیتی ہی اور اسکا خیساندہ پیاس کو تسکین دیتا ہی کیونکہ اسمین تبرید ہوتی ہی اور معدے
کی ترطیب کرتی ہی اور صفرے کو قطع کرتی ہی اور شفتالو سے بڑھکر یہ معدے کے موافق ہوتی ہی اسلیے کہ شفتالو سے جوکر
جوہر مین نازک ہوتی ہی اور ہضم ہوجانے مین سریع ہوتی ہی اور تپون کو جلدی سے پیدا کرتی ہی جلد سڑ جانے سے
موز اسکے درخت کا تنہ کھجور کے درخت کی شکل پر ہوتا ہی اور اسکے پتے تنہ سے باہر نکلتے ہین چکنے لمبے چوڑے
تین ہاتھ کی لمبان مین اور دو ہاتھ کی چوڑان مین ہوتے ہین اور اسکے لیے ایک خوشہ ہوتا ہی کہ جس سے کیلے مثل کھیرے کے نکلتے
ہین اور یہ کیلا شروع مین سبز ہوتا ہی پھر زرد پڑتا ہی پھر کالا ہوجاتا ہی جب پکجاتا ہی غذا تھوڑی پڑتا ہی اور تلیین کرتا ہی اور
طبیعت کو ملائم کرتا ہی اور اسکا کثرت سے استعمال کرنا سددون کا مورث ہوتا ہی غلاظت کے سبب سے اور معدے مین ثقل
پیدا کرتا ہی اسلیے کہ تبرید کے ساتھ معدے مین زیادہ رطوبت کو پھیلا دیتا ہی اور صفرے کو یا بلغم کو مزاج کے اقتضا کے
موافق پیدا کرتا ہی یعنے کھانے والے کے مزاج کے موافق سینے اور حلق کی سوزش کو مفید ہی اور منی مین زیادتی کرتا ہی اسلیے
کہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اور گردے اور مثانے کے موافق ہوتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ پیشاب کا ادرار کرتا ہی ماش
چھلکے دار خشکی کی طرف مائل ہوتے ہین اسلیے کہ اسکے چھلکے مین عفوصت ہوتی ہی اور عفوصت ارضیت ہی سے ہوتی ہی
اور ارضیت خشک ہوتی ہی اور یہی حال ہر تخم کے چھلکے کا ہی کہ بسبب ارضیت رکھا کرتا ہی اسلیے کہ حفاظت سے کے

ملوخیا یعنی خبازی

مشمش یعنی خوبانی

موز یعنی کیلا

ماش یعنی مونگ

۴

لیے پیدا کیا گیا ہی پس یہ قبض مین شدید ٹھہرے گا اور چھلکے اُتارے ہوے کے خشکی اور تری مین معتدل ہونے مین
اور مونگ سے جو خلط پیدا ہوتا ہی خاص جب بے چھلکے کے مونگ ہون اور اسمین باقلے والا معدہ سے دیر مین
اُترتا نہین ہی اسلیے کہ اسمین باقلے کی جوہر کی غلاظت نہین ہوتی ہی اور نہ اسکا نفخ ہی اسلیے کہ اسمین فضلیہ
رطوبت کم ہوتی ہی اور نہ اسکی جلا ہی اسلیے کہ اسمین نمکینی نہین ہی اگرچہ اسکا جوہر اُسکے جوہر کے قریب
ہی اور اسمین تھوڑا اسا نفخ ہوتا ہی اور اسکی اصلاح کا طریقہ یہ ہی کہ اسکے ساتھ تھوڑے سے گڑھ کے بیج
ڈال دیے جائین تا کہ اسکی رطوبت جاتی رہے اور لیپ سے اعضا کے دردون کو انگور کے رب کے ساتھ فائدہ
کرتا ہی اور کوفت کو اور ٹوٹنے کو مفید پڑتا ہی اسلیے کہ اسمین قبض عفوصت کے ساتھ ہوتا ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ باہ کو مضر پڑتا ہی

نون کا حرف

نرجس یعنی نرگس

نرجس ایک گھانس ہی کہ اسکی پتی گندمنے کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی مگر اسکی پتی زیادہ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہی اور اسکا
تنہ سبز اور خولدار ہوتا ہی اور اسپر پتی نہین ہوتی ہی اور لمبان اسکی بالشت بھر سے زیادہ ہوتی ہی اور اسپر سفید پھول
کھلتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک چیز زرد رنگ کی ہوتی ہی اور ایک قسم اسکی وہ ہوتی ہی کہ جسکے پھول کا رنگ بنفشئی
ہوتا ہی اور اسکی جڑ کہ وہی چھوٹی سی پیاز ہوتی ہی کہ جنگلی پیاز کے مشابہ ہوتی ہی قعر معدہ سے جذب کرتی ہی اُور
جلا دیتی ہی اور خشکی پھیلاتی ہی اور دھوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسمین فضلیہ طوبت ہوتی ہی اور اسکا
جوہر کم مائیت کا ارضی ہوتا ہی اور اسپر اسکی درازی دلالت کرتی ہی اور یہ گرم ہوتی ہی اور اسپر اسکی بو
کی تیزی دلالت کرتی ہی اور حرارت جس وقت کہ جوہر ارضی سے تشبث کرتی ہی تو حدت پکڑ جاتی ہی پس اسی لیے
اسکی حرارت شدید جذب اور جلا مین قوی ہوتی ہی اور لیکن اسکے دھونے کا سبب یہ ہی کہ اسمین فضلیہ
رطوبت ہوتی ہی اور اسکا تیل کہ اسکے پھولون سے بنایا جاتا ہی چنبیلی کے تیل کی طرح پر ہی مگر اس سے
ضعیف ہی اسلیے کہ اسکا پھول حرارت مین اور قوت مین اور خوشبو مین چنبیلی کے پھول سے ضعیف ہوتا ہی اور
یہی تیل کلف اور نمش کو جلا دیتا ہی اور اسکی جڑ داء الثعلب کو مفید پڑتی ہی اسلیے کہ یہ اپنی رطوبت جلا کی قوت سے
بالون کی مفسد رطوبتون کو دور کر دیتی ہی اور بالون کی غذا کو انکی طرف جذب کر لاتی ہی اور نرگس کا پھول دماغ
کے سدون کو کھولتا ہی اور صرع کو مفید پڑتا ہی اور گرم مزاج کے سر مین درد سر پیدا کرتا ہی جب سونگھا جاتا
ہی اور اسکی جڑ قے کو ہیجان مین لاتی ہی

نیل مشہور ہے

نیل اسکا اطلاق تین چیزون پر ہوتا ہی ایک اُنمین سے وہ گھانس ہی کہ جسکی
پتی وسمہ ہوتی ہی اور وسمہ وہ چیز ہی کہ جسکا استعمال بالون کے خضاب مین ہوتا ہی اور دوسرے اُس
گھانس پر اطلاق ہوتا ہی جسے عظلم نے نقطہ کے عین زیر دار سے اور نقطہ دار ظ سے کہتے ہین اور

یہ وہ گھانس ہی کہ جسکی پتی بارتنگ کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی مگر یہ اُس سے زیادہ لزج اور سیاہی مین زیادہ شدید ہوتی ہی اور اسکا تنہ ہاتھ بھر سے بڑھکر ہوتا ہی اور یہ وہ ہی کہ جس سے اندلس کے شہرون کے رنگریز کپڑے رنگتے ہین اور تیسرا اس نچوڑے ہوے جمے ہوئے پانی پر اطلاق ہوتا ہی جیسا اکثر شہرون مین رنگریز استعمال کرتے ہین اور یہ عصارہ اُس گھانس سے کہ جسکا تنہ سخت اور شاخین باریک اور پتیان چھوٹی ہوتی ہین یون حاصل کیا جاتا ہی کہ ان پتیون کو گرم پانی سے دھوتے ہین پس یہ پانی صاف کر دیتا ہی اسپر کی نیلاہٹ کو اور وہ مشابہ غبار کے پتی کے اوپر دار ہوتی ہی اور پتی ہری رہجاتی ہی اور یہ پانی رکھدیا جاتا ہی پس نیچے اسکے تیل مثل مٹی کے جمجاتا ہی پھر اُسکا پانی ٹپکا ڈالا جاتا ہی اور تلچھٹ کو خشک کر کے اُٹھا رکھا جاتا ہی اور یہان پر مراد پہلے معنے مین یعنے وہ گھانس مراد ہی کہ جسکی پتی وسمہ ہوتی ہی پہلے درجے مین گرم دوسرے مین خشک ہوتا ہی قابض ہی اور خون کے بہنے کو فائدہ کرتا ہی اسی سبب سے اور اپنے مین کی محللہ حرارت سے کلف اور بہق کی جلا کرتا ہی اور تازہ زخمون کو مفید پڑتا ہی اپنے قبض کے سبب سے اور پتی اسکی اچھا خضاب ہی

نسرین یعنے سیوتی

نسرین سفید پھول ہی کہ اسکا درخت گلاب کے درخت کے مشابہ ہوتا ہی اور یہ پھول بھی سفید گلاب کے پھول سے مشابہت رکھتا ہی مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہی دوسرے درجہ مین گرم و خشک ہی اور اپنے افعال مین چنبیلی کی طرح پر ہی مگر اُس سے ضعیف ہی اسلیے کہ اسکی حرارت اس سے کم ہوتی ہی اور اس بات پر چنبیلی کی خوشبو سے اسکی خوشبو مین تیزی کا کم ہونا دلالت کرتا ہی اور اسکا تیل اُسی کے تیل کے مثل مین ہی اور سیوتی پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتی ہی اپنی تلخی سے اور دومی اور طنین کو فائدہ کرتی ہی اسلیے کہ یہ سر مین کے پوشیدہ ریاح کو تحلیل کر دیتی ہی اور اُنھین چھینکون کے ساتھ نکال دیتی ہی اور دانتون کے درد کو اور حلق اور لوزتین کے ورمون کو فائدہ کرتی ہی تحلیل سے اور دونون نتھنون کے سدون کو کھولتی ہی اسلیے کہ اسمین ایک حار لطیف مفتح جز ہوتا ہی

نمام یعنے ایک گھانس

نمام وہی سیسنبر ہی دو قسم کی ہوتی ہی ایک بستانی کی جس کی خوشبو مین کچھ مرزنجوش یعنے دونے مروے کی خوشبو آتی ہی اور اسکی پتی اور شاخین ہزار پا کی پتی اور شاخون کے مشابہ ہوتی ہین اور نمام سے اسلیے نامزد ہوئی ہی کہ اپنی خوشبو کے ظاہر ہونے سے اپنی ذات پر اور اُس شخص پر کہ جسکے کپڑون مین ہوتی ہی دلالت کرتی ہی اور یونانی زبان مین ایسے نام سے نامزد ہی کہ جو مشتق دبیب سے ہی اسلیے کہ اسکی شان سے یہ ہی کہ جب زمین سے ملتی ہی تو اسکے نیچے نیچے چلی جاتی ہی اور وہان اُس سے بہت سی جڑین پیدا ہوتی ہین دوسری غیر بستانی اور اسکے لیے پتلی پتلی شاخین پتیون سے بھری ہوئی سداب کی پتی سے ملتی ہوئی بلکہ اُس سے بڑھکر لمبی اور سخت ہوتی ہین اور اُس کے لیے پھول جو سر سے سرخ ہوتے ہین اور خوشبو اسکی پاکیزہ ہوتی ہی اور پتھریلی زمین مین

اُگتی ہی اور بستانی سفوت مین اور گرمی مین بڑھکر ہوتی ہی تیسرے درجے مین گرم اور پہلے مین خشک ہوتی ہی جونون کو قتل کرتی ہی اپنی حدت سے ٹھنڈے ورمون کو فائدہ کرتی ہی اور لیتر غس کو نفع دیتی ہی اپنی حرارت کی قوت سے اور اسپر اسکا مزہ اور بو کی تیزی دلالت کرتی ہی اور فواق کو اپنی تحلیل سے اور تقویت سے اور عطریت سے شراب کے ساتھ فائدہ کرتی ہی اسلیے کہ یہ اُس فعل پر اپنی تسخین اور عطریت سے اعانت کرتی ہی اور کلیجے کے ٹھنڈے ورمون کو مفید پڑتی ہی اسی سبب سے

نیلوفر
یعنے کوکابیلی

نیلوفر بعضے کہتے ہین کہ یہ فارسی ہی معنے اسکے نیلے پرونکا یا نیلی کلیون کا اور یہ ایک گھانس ہی کہ پانی پر اُگتی ہی اسکے پتے سفید پھول سوسن سے ملتے ہوئے ہوتے ہین کہ درمیان اسکا زعفرانی رنگ کا ہوتا ہی اور یہ پھیلتا ہی پانی پر جب سورج نکلتا ہی اور جب سورج غروب ہوتا ہی تو سمٹجاتا ہی اور سورج کے نکلنے کے وقت پانی پر ظاہر ہوتا ہی اور غروب ہونے کے وقت پانی کے اندر اُتر جاتا ہی اور جب کلی اسکی ڈال دیجاتی ہی تو گول شکل مین سیب کے مشابہ ہوتی ہی اور اسکے بیج کالے چوڑے ہوتے ہین اور اسکا تنہ ہموار دھانی ہوتا ہی اور موٹا ٹھوس نہین ہوتا ہی دوسرے درجے مین ٹھنڈا تر ہی نیند لانے والا گرم صفراوی دردسر کو تسکین دینے والا اپنے جوہر مین مائیت کی کثرت سے اور تر ہی اسلیے کہ یہ پانی مین پیدا ہوتا ہی بس اسی سبب سے ٹھنڈا تر جوہر مین ہی گرمی کے بجھانے مین شدید ہوتا ہی لیکن یہ دماغ کو ضعیف کردیتا ہی اسلیے کہ یہ اپنی رطوبت کی قوت سے اور ٹھنڈک کی کثرت سے جو اسکے قریب ہی دماغی روح کے جوہر مین ثقل و فتور پیدا کردیتا ہی اور احتلام کو کم کردیتا ہی اور باہ کی شہوت کو توڑ ڈالتا ہی اور منی کو اپنی خاصیت سے جما دیتا ہی اس خاصیت سے کہ جو اسمین ہی اور اس خاصیت پر اسکی ٹھنڈک کی قوت معین پڑتی ہی اور جالینوس کہتے ہین کہ اس گھانس کی جڑ مین اور بیجون مین ایک قوت ہی کہ نفع کی خشکی پھیلاتی ہی دبس اسی سبب سے پیٹ کو بند کرتا ہی اور منی کے سیلان کو اور ادرار کو قطع کرتا ہی اور اسکا شربت گرمی کے بجھانے مین شدید ہوتا ہی اور اسی سبب سے صفرے کی طرف مستحیل نہین ہوتا ہی باوجود اپنی حلاوت کے ملطیف کرنے والا ہی اسیے مین کی کم حرارت سے اسلیے کہ اسکی ترکیب مین ایک جزو گرم ہوتا ہی کہ لطیف جزون کو بخار بناکر اوڑا دیتا ہی پھر اسکی خوشبو ظاہر ہوجاتی ہی گھانسی اور شوصہ کو فائدہ کرتا ہی ترطیب اور تلئین کی شدت سے

نعناع
یعنے نہری پودینہ

نعناع گھانسون مین سے ایک بزرگ مشہور گھانس ہی دوسرے درجے مین گرم و خشک ہی اسمین ایک فضلیہ رطوبت ہوتی ہی خاص بستانی مین اسلیے کہ وہ پانی سے بہت سینچی جاتی ہی اور وہ سب گھانسون سے جوہر مین زیادہ لطیف ہوتا ہی معدے کی تقویت اور تسخین کرتا ہی اور فواق یعنے ہچکی کو تسکین دیتا ہی اور ہاضم ہوتا ہی اور بلغم اور خون کی قے کو روکتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اسکے مزے مین حدت عفوصت کے ساتھ ہوتی ہی بس حرارت کے سبب سے معدہ کو گرم کرتا ہی اور کھانے کو ہضم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہی اور عفوصت کے سبب سے قبض کرتا ہی اور اسی سبب سے معدے کی تقویت کرتا ہی اور ہچکی کو روکتا

ہی اور باہ پر معین ہوتا ہی اسلیے کہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی باوجود اسکے کہ حرارت اسکی اوعیہ منی کو گرم کرتی ہی اور اسکا
قبض انکی تقویت کرتا ہی اور اسکی گاڑھی جو دودھ مین ڈالدی جاتی ہی تو جمنے سے مانع آتی ہی اور اسی سبب سے چھاتی مین
دودھ کے جمنے کو مانع آتا ہی **نخالہ** پہلے درجہ مین گرم و خشک ہوتی ہی اسمین قوی جلا اور تلئین اور تنقیہ بہت ہوتا ہی
جلا اور تلئین کے پائے جانے کے سبب سے اور اسکا حریرہ بادام اور شکر کے ساتھ حلق اور کھانسی کے لیے فائدہ کرتا
ہی اسلیے کہ خشونت کو زائل کرتا ہی نفث کو آسان کرتا ہی سینہ کو فضلون سے جلا دیتا ہی اور شراب کے ساتھ
لیپ سے چھاتی کے ورمون کو فائدہ کرتی ہی تحلیل اور تلئین کے سبب سے **نشا** پہلے درجہ مین ٹھنڈا اور خشک ہوتا ہی
لیکن اسکے ٹھنڈے ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسمین ایک ہئیت ہوتی ہی کہ جس سے نشاستے کی ترکیب گیہون سے دیگئی ہی
اور اسکے خشک ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسمین ارضی جز خشکی مین قوی جو گیہون سے ملے مین ہوتے ہین اور ان ارضی اجزا
کے زور ان کی قوت کے غالب آنے سے پانی کی رطوبت ظاہر نہین ہوتی ہی اسمین تلئین اور چیچپاہٹ پیدا کرنا ہوتا ہی
اور زعفران کے ساتھ مین کلف کو کھو دیتا ہی کیونکہ زعفران کے ساتھ مین اسکی جلا زیادہ ہوجاتی ہی اور اسکا حریرہ سینہ
کی طرف نزلون کے نازل ہونے کو مانع آتا ہی اپنی تغلیظ سے اور تلئین سے خشونت کے دور کرنے کے ساتھ اور آنکھ کی طرف
مواد کے جاری ہونے کو روکتا ہی جب کہ انڈے کی تیلی سفیدی مین حل کیا جاتا ہی اور آنکھ مین اسکی تقطیر ہوتی ہی اور آنکھ کے
قرحون کو بھر لاتا ہی کیونکہ اسمین لزوجت اور چیچپاہٹ ہوتی ہی **نبق** یہ بیری کا پھل ہی ٹھنڈے خشک ہونے مین زعرور
کے مشابہ ہی پہلے درجہ کے درمیان مین طبیعت کو بستہ کرتا ہی معدی اسہال کو مفید پڑتا ہی اور خون کے بہنے کو حاص
اسکے ستور وکتے ہین اور تازے بیر کا بہی ورسیب اور امرود کا حکم معتدل ہونے مین ہی پیٹ کو بند کرتا ہی اور کثرت سے
کھانا ہیضہ کا موجب ہوتا ہی کیونکہ ہضم نہین ہوتے بس طبیعت اسے دفع کردیتی ہی

سین کا حرف

سدر یہ ایک درخت ہی جسمین بیر لگتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین ایک عبری ہی اور یہ وہ ہی کہ جسکے لیے کانٹے نہین
ہوتے مگر وہ کہ جو مفرت ندین اور نہرون مین اگتا ہی اور دوسرے ضال ہی اور یہ گٹیلا تیز کانٹون کا درخت ہی اور
جنگل مین اگتا ہی اور بیر اسکے چھوٹے ہوتے ہین اسکی پتی سے دھونا خراز کے مرض کو کھو دیتا ہی کیونکہ اسمین ترطیب اور
تحلیل ہوتی ہی اور اسکی دھونی شدت سے قبض کرتی ہی اسلیے کہ اس درخت کے سب جزون مین خشکی پھیلاتا ہی
اور جب ان ارضی اجزا کی تحصین کی جاتی ہی تو خشکی بڑھجاتی ہی **سورنجان** اسکے پھول آسمانی رنگ کے
سفیدی کے ساتھ مثل زعفران کے آخر جاڑے مین ظاہر ہوتے ہین پھر اسکی پتیان جنگلی پیاز کے مشابہ
نکلتی ہین اور اسکی جڑ پر چھلکا رنگ مین سرخ ہوتا ہی جب وہ چھیل ڈالا جاتا ہی تو اسکے اندر سے سفید مثل چھلے
ہوئے بادام کے نکل آتا ہی دوسرے درجہ مین گرم و خشک ہی اسلیے کہ یہ گرم جز ہوسے کہ محلل اور مفتح

نخالہ یعنی گیہون کی بھوسی

نشا یعنی نشاستہ

نبق یعنے بیر

سین کا حرف

سدر یعنے بیری

سورنجان یعنے ہرمری

سقمونیا یعنے محمودہ

اور مسہل ہی اور ارضی جزو سے کہ قابض ہی مرکب ہوتی ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اسی سبب سے باہ مین مدد
کرتی ہی اور یہ مفاصل کے لیے تریاق ہی کہ جسکا سبب قریب ہم بیان کرینگے اور نقرس کے درد کو تسکین اسی وقت
لیپ سے دیتی ہی اسلیے کہ مفاصل مین کے بند مادے کو تحلیل کرتی ہی پھر انھین مضبوط کرتی ہی اور دوسرے مادے کے
انکی طرف آنے سے روکتی ہی اور مفاصل کی طرف گرے ہوئے مادہ کا گرم جزو سے اسہال کرتی ہی اور اسمین
قبض ہوتا ہی ارضی جزو سے کہ اُن عضوون کے طرف کہ جنسے مادہ نکل چکا ہی فضلون کے گرنے سے روکتی ہی دوسری
بار کے گرنے سے اور گرم لطیف جزو کا عمل قابض ارضی جزو کے عمل پر مقدم ہوتا ہی سقمونیا اور یہی محمودہ
کہلاتا ہی اسمین سب سے زیادہ جیدوہ ہی جو صاف ہلکا متخلخل گائے کی کھال کے بنائے ہوئے سریش سے
رنگ مین مشابہ ہوتا ہی اور اسمین بخولفین باریک مثل کف دریا کے ہوتی ہین اور یہ لبلابیہ درخت کا دودھ
ہی اسکے لیے شاخین بہت ہوتی ہین کہ مخرج انکا ایک جڑ ہی کہ جسکا طول تین ہاتھ کا یا زیادہ ہوتا ہی اور اسپر ایک ایسا لعاب
ہوتی ہی کہ ہاتھ سے چپکتی ہی اور ریشے مثل بال کے ہوتے ہین اور اسکے لیے پتی عشق پیچے کی پتی سے مشابہ
مگر اُس سے ملائم نین گوشہ کی ہوتی ہی اور اسکے لیے پھول سفید گول خولدار بو مین گران ہوتے ہین اور جڑ اسکی
غلیظ رطوبت سے بھری ہوتی ہی اور کبھی یہ رطوبت اس طرح جمع کیجاتی ہی کہ جڑ کاٹ دیجاتی ہی پس اسمین سے یہ رطوبت
بہنے لگتی ہی اور سیپی وغیرہ مین اسے جمع کرکے رکھ چھوڑتے ہین یہان تک کہ خشک ہوجاتی ہی تیسرے درجے مین گرم
و خشک ہی معدے اور کلیجے کا دشمن ہی دل و آنتون کو ضرر کرتا ہی اپنی خاصیت سے اور کرب پیدا کرتا ہی اور متلی لاتا ہی
اور بھوک کو ساقط کرتا ہی اور پیاس لگاتا ہی یہ سب باتین اس سبب سے ہین کہ معدے اور کلیجے اور دل کو گرم کرتا ہی
اور مضر پڑتا ہی اور قوت سے صفرے کا اسہال کرتا ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور اسکے شربت کی مقدار زیادہ سے
زیادہ گیارہ قیراط ہی اور قیراط چار جو ہین اور یہ آدھے درم کے قریب ہی اور شیخ بو علی سینا نے بعضے طبیبون سے نقل
کیا ہی کہ جب سقمونیا یعنے محمودہ مین سے افراط کی مقدار کہ وہی آدھی درم ہی پی جاتی ہی تو پہلے امساک کرتا ہی پھر کرب
لاتا ہی اور متلی پیدا کرتا ہی اور پسینے ٹھنڈے لاتا ہی پھر اکثر اوقات افراط سے اسکا اسہال ہوتا ہی اور یہ اپنے اسہال
کی زیادتی سے قاتل ہوجاتا ہی اور پہلے اسہال مقدار کے کثیر ہونے کے وقت باطل اس سبب سے ہوتا ہی کہ معدے
اور کلیجے اور دل کو افراط سے ضرر پہونچانے سے اصلی حرارت کو ضعیف قوت کو ساقط کردیتا ہی اور یہا مردوا سے اسہال
ہونے کا مانع ہی اسلیے کہ دوا کا اسہال طبیعت کی دفع سے مسہل دوا کے جذب کے ساتھ ہوتا ہی اور افراط سے ضعف
ہونے کے وقت طبیعت سے دفع نہین ہوتی اور اسوقت مین کرب اور متلی اور ٹھنڈے پسینے کی شدت ہوجاتی ہی
پس جب طبیعت مین افراط سے ضعف ہوجاتا ہی تو طبیعت رطوبتون کے روکنے کو چھوڑ بیٹھتی ہی پھر میلان
اسکا اسہال سے بہت ہوتا ہی اور مختار مذہب پر اسکے شربت کی مقدار چھ جو سے بیس جو تک ہی اور اسکی

دوسرا طریقہ محمودہ کے بھوننے کا

اصلاح کا طریقہ یون ہی کہ بہی یا سیب مین بھون لیا جائے اسلیے کہ یہ دونون اُن اعضا کے موافق ہین کہ جنکو محمودہ ضرر پہونچاتا ہی اور اسکے بھون لینے کی ترکیب یہ ہی کہ تراش ڈالا جائے سر بہی یا سیب کا اور اُسے اسمین کے بیجون سے پاک کیا جائے اور اسمین محمودہ رکھدیا جائے پھر اسپر اُسکا سر رکھا جائے اور مضبوط کیے جائین اُسکے رخنے لکڑیون سے اور آٹا خمیر کیا ہوا اسپر لپیٹا جائے پھر اُسپر کپڑا لپیٹ کر ایسے تنور مین رکھا جائے کہ جسکی آگ ٹھنڈی ہو چکی ہو اور چھوڑ دیا جائے یہان تک کہ پکجائے پھر تنور مین سے نکال لیا جائے اور اسمین سے محمودہ نکال کر سایہ مین سکھا لیا جائے اور ملایا جائے ربسوس سے اسلیے کہ یہ حرارت اور برودت اور یبوست مین اپنے اعتدال کے سبب سے باوجود میٹھاس کے آدمی کے بدن کے مناسب ہی اور کتیرے سے اسلیے کہ بیان ہو چکا اور بہی سے اور سیب سے کہ بھنا ہوا انمین کا محمودہ اسہال کرتا ہی اسلیے کہ یہ محمودہ مسہلہ کیفیت کو محمودہ سے حاصل کرتا ہی اور محمودہ کی مضرت کا ضرر نہین دیتا ہی اسلیے کہ یہ محمودہ ان اعضا کو قوت دیتا ہی اس حال سے کہ محمودہ کے جرم سے خالی ہوتا ہی

سماق یعنے تترک

سماق یہ ایک درخت کا پھل ہی کہ جو لمبا اور اسکے اطراف بلند ہوتے ہین اور پھل اسکے انگور کے خوشون کے مشابہ حبۃ الخضرا کے مثل ہوتے ہین اور اسکے پھل کے چھلکون مین منفعت ہی دوسرے درجے مین ٹھنڈا تیسرے مین خشک ہوتا ہی قابض ہی اسلیے کہ اسکا مزا کھٹا قبض کے ساتھ ہوتا ہی اور اسی لیے یہ مقوی ہی غیر بارد اعضا کے لیے مثل اعصاب کے روکنے والا ہوتا ہی پیٹ کو بستہ کرتا ہی خون کے بہنے کو روکتا ہی صفرے کو احشا کی طرف کھینچتا ہی داحس کو فائدہ کرتا ہی ورمون کے بڑھنے سے مانع آتا ہی اسلیے کہ اسمین ٹھنڈک اور خشکی و قبض کے ساتھ ردع یعنے مادہ کا پھیر دینا ہوتا ہی اور جلبیت قرحون کے دوڑنے کو منع کرتا ہی اسی سبب سے بھی اور دانتون کے درد کو اور انکی خوردگی سے تسکین دیتا ہی اپنی لقوت سے اور مواد کی دانتون کی طرف کی کشش کو روکنے سے اور تسکین دیتا ہی پیاس کو اپنی تبرید کے سبب سے اور معدے کی دباغت اپنے قبض اور عفوصت سے کرتا ہی اور اپنی کھٹاس سے کھانے کی بھوک لگاتا ہی اور تسکین دیتا ہی متلی کو صفراوی متلی کو معدہ کی تقویت کرنے سے اور صفرے کو تسکین دینے سے اور خون حیض کو بند کرتا ہی اپنے قبض سے اور بالون کو سیاہ کرتا ہی اسلیے کہ ترشی قابض اجزا کو بالون کے عمق تک نفوذ کر دیتی ہی پھر انھین دباتی ہی اور انمین کی شفاف ہوا کو نکالتی ہی اور آمین کے رشنیون کو اور شعاعون کو نفوذ کرنے نہین دیتی بس بال کالے پڑجاتے ہین

سلق یعنے چقندر

سلق اسکی تین قسمین ہین ایک قسم بڑی ہوتی ہی شدت کی سبزی سیاہی مائل رکھتی اور اسکی پتی بڑی چوڑی نرم خوشنما ہوتی ہی اور اسود یعنے سیاہ سے نامزد ہی اور دوسری قسم چھوٹی پتی کی ہوتی ہی گھنی بدنما ہوتی ہی سبزی کم رکھتی ہی تیسری قسم لمبے تنہ کی اور اسپر بہت سی پتیان پتلی کھڑکی ہوتی ہین کم سبزی زردی مائل ہوتی ہی پہلے درجہ مین خشک ہوتا ہی اور اسمین کھاری رطوبت لطافت ہوتی ہی اپنی حرارت سے اور اسمین تفتیح اور تحلیل ہوتی ہی اسکی نمکینیت سے اور یہ معدے کے لیے ردی ہی کم غذا ہی متلی لانے والا ہی کیونکہ

اسمین غلیظ ارضی اجزا اور نمکین لذع والے ہوتے ہین اور اسکا نچوڑا ہوا پانی جونؤن کو مار ڈالتا ہی اپنی تیز کاٹنے والی نمکینیت سے اور اس سے سر دھویا جاتا ہی تو نخالہ کو کھو دیتا ہی نمکینیت کے ساتھ کی جلا سے

سفستان یعنے لسلسہ — سفستان اصل اسکی سگ لپستان معنے اسکے فارسی مین کتیا کی چھاتیون کے ہین اور یہ درخت کا پھل ہی کہ مثل قد کے اونچا ہوتا ہی اور اسکے چھلکے کا رنگ سپیدی مائل رہتا ہی اور اسکی گٹھلیون کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہی اور اسکے پتے گول بڑے بڑے ہوتے ہین اور اسکے پھل خوشوں مین ہوتے ہین اسکا میٹھا ہوتا ہی سمیٹ کر کھا جاتا ہی اور رکھا جاتا ہی یہان تک کہ مویز منقے بنجاتا ہی

شکر یعنے شکر — حرارت برودت مین معتدل ہوتا ہی حلق اور سینہ اور پیٹ کو نرم کرتا ہی اپنی چکنی رطوبت سے شکر پہلے درجہ مین گرم تر ہی اور پرانی خشکی مائل ہوتی ہی مائیت کے جاتے رہنے سے اور گنا شکر کی طبیعت مین ہوتا ہی اور اس سے یہ ہی کہ سفید قند شکر کی طبیعت مین ہوتا ہی اور ملینی مین بڑھکر ہوتا ہی شکر سے اسلیے کہ مائیت مین بڑھا ہوا ہوتا ہی اور جب صاف کی جاتی ہی تو حرارت اسکی گھٹ جاتی ہی اسلیے کہ جو اجزا کہ میل مین نکلتے ہین وہ گرم ہوتے ہین اور جتنے میل سے زیادہ صاف ہوتی ہی اُتنی ہی حرارت مین کم ہوتی ہی اور حلق اور سینہ کو نرم کرتی ہی اور خشونت کو زائل کرتی ہی اسلیے کہ اسمین ارخا کرنے والی رطوبت ہوتی ہی اور سدون کو کھولتی ہی اور پیاس لگاتی ہی اسلیے کہ اپنی جلا سے معدے مین کی طوبتون کو نکال ڈالتی ہی اور اسی سبب سے معدے کے موافق پڑتی ہی مگر صفراوی معدہ کے موافق نہین نہین ہوتی اسلیے کہ اسمین خود صفرا بنجاتی ہی اور بلغم کی جلا کرتی ہی اور پیٹ کو ملائم کرتی ہی جلا سے اور سرخ شکر ملینی مین بڑھکر ہوتی ہی پیٹ کی ملینی کے لیے اسلیے کہ سرخ شکر جلا مین بڑھکر قوی ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ حرارت مین بڑھکر ہوتی ہی اور گویا سرخ شکر مثل شہد کے حرارت مین ہوتی ہی

سمن یعنے گھی — سمن اور یہی مکھن ہی جبکہ اسمین نمک جوش کیا جاتا ہی پہلے درجہ مین گرم تر ہی اور حلق اور سینہ کے لیے منضج محلل ملین ہوتا ہی اسلیے کہ اپنی اعتدال کی قریب حرارت سے رطوبتون کو بہا دیتا ہی اور تحلیل نہین کرتا ہی اور اسکے فضلون کو نضج دیتا ہی یعنی سینہ کے فضلون کو اور خاص شہد اور بادام کے ساتھ یعنے کڑوے بادام کے ساتھ اسلیے کہ یہ دونون اسپر اسکی مدد کرتے ہین اور گھی پیے ہوے زہرون کا تریاق ہی

سفرجل یعنے بہی — سفرجل پہلے درجے کے اخیر مین ٹھنڈی اور دوسرے درجہ مین خشک ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اسکا جوہر ارضی ہوتا ہی اور خشکی اسکی سبکی ٹھنڈک سے مٹی کی طرح بڑھکر ہوتی ہی پس اسی سبب سے بہی اور بہی کے پھول قابض ہوتے ہین اور بہی مین ایک جز گرم ہوتا ہی کہ خوشبو کو ظاہر کرتا ہی پس اسی سبب سے کلیجے وغیرہ کے سدون کی تفتیح کرتی ہی اور اس سبب سے کہ بہی مفتح ہوتی ہی بہی اور ار لاتی ہی پیشاب کا اور اس فعل پر اسکا معین اسکا پیٹ روکنا ہی بھوک کو قوت دیتی ہی قبض اور عطریت سے معدے کی تقویت کرنے کے سبب سے اور پیاس کی تسکین کرتی ہی اپنی ٹھرنگ پھیلانے کے سبب سے اور اس سے نقل کرنا شراب خمار کا مانع ہوتا ہی معدے کی تقویت کرنے کے سبب سے اور اس سبب سے کہ اسمین قبض خمار کے

سمک یعنے مچھلی

ساتھ ہوتا ہی وہ بخار کو دماغ کی طرف چڑھنے سے روکتا ہی اور بلغمی قی کو روکتی ہی اور اسکا لعاب یعنے بہدانہ کا لعاب
بے قبض کے تلئین کرتا ہی اور کھانسی کو مفید پڑتا ہی اور پھیپھڑے کے نرخرے کو نرم کرتا ہی اپنے بہن کی لزوجت کے
سبب سے اور اسکا کثرت سے کھانا قولنج کا مورث ہوتا ہی اسکے قبض کے سبب سے سمک سب مین بڑھکر جید
چھوٹی مچھلی ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ مچھلی کی پیدایش ان غریب جزون سے ہوتی ہی جو پانی سے ملے ہوئے
ہوتے ہین اور مچھلی انھین اجزا کو پانی مین کھایا کرتی ہی بس اسی سبب سے ٹھنڈی تر دشواری سے ہضم ہونے سے
اور جرم کی غلاظت سے بلغم کی مولد ہوتی ہی بس جو اسمین جثہ مین بڑی اور گوشت مین سخت ہوتی ہی وہ زیادہ
ردی ہوتی ہی اسلیے کہ یہ غلظ مین بڑھکر ہوتی ہی اور اسکا ہضم ہونا زیادہ دشوار ہوتا ہی مزے مین لذیذ اسلیے کہ لذت
غذا کی جودت پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ لذیذ چیز پر معدہ بہت لپٹتا ہی بس لذیذ چیز کا ہضم بڑھکر کامل ہوگا
جب تب سے پھر چھوڑی جاتی ہی تو جلدی سے بو نہین دیتی ہی پانی سے جدا ہونے کے بعد اسلیے کہ جلدی سے بو دیدینا
فاسد جوہر کی رطوبت کے بدن مین بہت ہونے پر دلالت کرتا ہی اور پکڑی ہوئی میٹھے پانی سے اسلیے کہ جس پانی
مین کہ مچھلی پیدا ہوتی ہی اس پانی کی کیفیت سے متکیف ہوجاتی ہی پھر جو مچھلیان کہ نیستان کے پانیون اور کا
ردی پانیون مین اور اُن پانیون مین کہ جن مین کالی کیچڑ اور تلچھٹ ہوتی ہی پیدا ہوتی ہین وہ مچھلیان انتہا کی
ردائت مین ہوتی ہین اور یہ میٹھا پانی شدت سے بہتے ہوئے اور بہت موج مارتے ہوئے ہو اسلیے کہ حرکت مچھلی کو
اور ریاضت بہت ہوگی اور اُسکے فضلے کم ہونگے اور ہو مقر اُسکا کنکر اور ریت اور سنگریزے اسلیے کہ ان
جسمون پر بہتا ہوا پانی عفونت کے قبول کرنے سے زیادہ دور ہوتا ہی اور جو مچھلی دریاؤن سے میٹھی نہرون کی طرف
اسکے بہنے کی حرکت کے مقابل مین منتقل ہوتی ہی وہ اور سے افضل ہوتی ہی اسلیے کہ مشقت اسکی حرکت
مین بہت ہوتی ہی بس اسکے فضلے کم ہونگے اور یہ اپنی طبیعت کے موافق ٹھنڈی اور تر ہوئی اُس سبب سے
کہ بیان ہوچکا لیکن بعضی اسمین بعضی سے گوشت اور ہڈی کی سختی کے موافق اور سن کے مطابق اور اُس پانی
کے موافق کہ جن مین پیدا ہوتی ہی کم ہوا کرتی ہی اور نمک لگائی ہوئی افضل ہوتی ہی جب تک کہ پرانی
نہو اور یہی نمک لگائی ہوئی مچھلی اپنے اوپر نمک کی قوت کے غلبہ سے گرم خشک ہوتی ہی
اور تازی مچھلی بلغم مائی پیدا کرتی ہی اسلیے کہ یہ مچھلی اپنی برودت اور رطوبت کی کثرت سے
معدے اور کلیجے کو زرے خون کی طرف اپنے مستحیل کرلینے سے عاجز کردیتی ہی اور اسکا
خون رقت کی طرف مائل ہوتا ہی اسلیے کہ مچھلی پر مائی جوہر غالب ہوتا ہی بچھون کو مضر ہوتی ہی اسلیے
کہ اس سے کچی رطوبتین پیدا ہوتی ہین معدے سکے موافق نہین پڑتی اسلیے کہ معدہ عصبی عضو ہوتا
ہی مگر نہایت گرم معدے کے اور مچھلی جلد فساد کی طرف مستحیل ہوجاتی ہی مائیت کی کثرت کے سبب سے

یعنی

عین کا حرف

عنبر

عنبر بعضے کہتے ہین کہ عنبر ایک دریائی چوپائے کی لید ہے اور بعضے کہتے ہین ایک گھانس ہے کہ قعر دریا مین اُگتی ہے بعضے دریائی چوپائے اسے کہاتے ہین اور اس سے نہایت استلا ہوجاتا ہے تو اُسے اُگل دیتے ہین اور شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ عنبر ہمارے گمان مین دریامین کے چشمے کا جوش ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ عنبر دریا کا کف ہے یا چوپائے کی لید ہے یہ بعید ہے اور بعضے کہتے ہین بلکہ حق یہ بات ہے کہ عنبر ہند کے شہرون مین مکھی کے شہد سے حاصل ہوتا ہے اسلیے کہ مکھیان وہان خوشبودار پھولون کو اور پتیون کو چاٹتی ہین اور وہان کے پہاڑون مین شہد بناتی ہین پس یہ شہد نہایت خوشبودار ہوتا ہے پھر مینھ کی کثرت سے جو وہان ہی بہیا آتی ہے اور شہد کو دھوکر دریامین لیجاتی ہے پھر شہد کے اجزا دریامین چھوٹ جاتے ہین اور موم کے اجزا خوشبودار ہونے کی حالت مین باقی رہجاتے ہین پھر وہ موم سورج کی گرمی سے پانی مین گلتا ہے پس صاف ہوجاتا ہے اور موج اُسے لیجاکر دریا کے کنارے ڈالدیتی ہے پس یہی عنبر ہوجاتا ہے اور جسقدر کہ اسکا گھلنا اور تصفیہ زیادہ ہوتا ہے اُسی قدر اسکی سپیدی بڑھکر ہوتی ہے اور اکثر اوقات گائے کے مشابہ دریائی چوپایہ اسے مٹھاس کے باقی رہنے سے نگلجاتا ہے پھر یہ اسکے پیٹ سے نیچے نہین اُترتا ہے پس وہ چوپایہ مرجاتا ہے اور اُسکے پیٹ سے عنبر نکلتا ہے اور کبھی عنبر کا رنگ سیاہی مارتا ہے اور بو اسکی بدبو کی طرف مائل ہوتی ہے اور یہی عنبر اسود ہوتا ہے کہ عنبر زنجی کے ساتھ مشہور ہے اور اسی سبب سے بعضے لوگون نے گمان کیا ہے کہ عنبر دریائی گائے کی لید ہے اور بڑھکر جید اشہب ہے یعنی جسکی سفیدی سیاہی پر غالب ہو وزن مین ہلکا چکنائی مین کم جسکی بو مشک کی بو پر غالب نہو اور بعد اسکے ازرق ہے کہ لستیٔی سے معروف ہے اور بعد اسکے اسود ہے اور آزمایش یون کیجاتی ہے کہ چنگاری پر شیشہ مین رکھا جاتا ہے پھر اگر پورا پورا گھل جائے اور شیشہ پر مثل تیل کے بہ نکلے تو وہ خالص ہے اور نہین تو نہین دوسرے درجہ مین گرم اور پہلے مین خشک ہوتا ہے دل کی تقویت کرتا ہے حواس اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ عنبر کے واسطے دل کی تقویت مین اور تفریح مین ایک خاصیت شدید ہے اور اس خاصیت کی ان باتون مین قوی عطریت عنبر کی آمیزش کی تلطیف اور متانت اور لزوجت کے ساتھ معین پڑتی ہے پس عنبر مین ان خصلتون کے جمع ہونے سے عنبر سب ارواح کے جوہر کی تقویت کرتا ہے اور اُسے زیادہ کرتا ہے

عود یعنی اگر

عود اسکی قسمین بہت سی ہین سب مین بڑھکر جید وہ ہے جو سخت استوار جلتا آگ پر سفیدی سے صاف نیلا باقی رہتا ہو دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے لطیف ہے معدے اور کلیجے اور دل اور حواس کی تقویت کرتا ہے اپنی عطریت سے اور اصلی حرارت کی تقویت کرنے سے اور دماغ کو نہایت مفید پڑتا ہے اسی سبب سے اور دماغ کے مزاج کی تعدیل سے اور سددون کو کھولتا ہے اپنے مین کی حرارت کے ساتھ والی لطافت سے اور اسکا چبانا منھ کی بو کو خوشبو کرتا ہے اسلیے کہ یہ اصلی حرارت کی تقویت کرتا ہے اور غلیظ حرارت کو جو تعفن پیدا کرتی ہے ضعیف

دوسرا باب مفرد دواؤن [illegible]

عناب یعنے ولایتی بیر

کر دیتا ہی اور عفونت کے مادے کی رطوبت کو سکھا دیتا ہی اور کسر ریاح کرتا ہی اپنی لطافت سے اور حرارت سے عناب
پہلے درجہ مین ٹھنڈا اور رطوبت مین اور خشکی مین معتدل ہی اور یہی عناب مائل ہو کر رطوبت کی طرف دشوار ہضم
کم غذا ہوتا ہی کیونکہ اس سے بلغمی غلیظ خون پیدا ہوتا ہی معدے کے لیے ردی ہی دشوار ہضم ہونے سے گردے اور
سینے اور پھیپھڑے کے درد کے لیے مفید ہوتا ہی جب کہ درد گرم ہوتا ہی خون کا ملطف ہی اسمین کلام ہی اسلیے
کہ تلطیف فقط حرارت سے ہوتی ہی اور یہ مصنف کے نزدیک ٹھنڈا ہی اور شیخ کا یہ کہنا کہ عناب گرم خون کی حدت
کو فائدہ کرتا ہی مین گمان کرتا ہون کہ یہ بات عناب کے خون کو غلیظ کر دینے سے یا خاص اسمین لزوجت پیدا
کرنے سے ہو بعض گمان سے نہین ہی یعنے وہ گمان نہین ہی کہ جسمین قباحت لازم آتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ عناب پہلے درجہ مین گرم تر ہی اور شبہ یہ ہی کہ یہ لوگ اسکی حرارت کے قائل اسمین مٹھاس کے پائے جانے کے
سبب سے ہوئے ہین اور رازی کہتے ہین کہ تجربہ اس بات پر گواہی دیتا ہی کہ عناب باوجود میٹھے ہونے کے ٹھنڈک
پھیلاتا ہی اور خون کے جوش کو بجھاتا ہی اور اسکی ناریت کی تسکین کرتا ہی عدس حرارت اور خشکی کی طرف میل رکھتی ہی

عدس یعنے مسور

نفاخ ہوتی ہی اپنے جوہر کی غلاظت سے اور دشوار ہضم ہونے سے قوت قابضہ سے اسلیے کہ اسمین ارضی جوہر
خشک ہوتا ہی اور وہ اسکے اجزا پر زیادہ غالب ہوتا ہی اور یہ بات اسکے چھلکے مین زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ ہر دانے کا
چھلکا مائیت مین کم ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے بے چھلکے کی مسور رنگی ہوئی چھلکے دار کی سے قبض مین کم ہوا کرتی
ہی اور قوت جالیہ سے مرکب ہی اسلیے کہ اسمین ناری جوہر گرم لطیف ہوتا ہی کہ زائل ہو جاتی ہی یہی قوت
جالیہ پکانے سے اور صاف کرنے سے اور ارضی باقی رہجاتی ہی اسلیے کہ ان دونون کا امتزاج ضعیف
ہی پکانے سے چھوٹ جاتا ہی اور سودے کو اور اسکے مرضون کو پیدا کرتی ہی اسلیے کہ اسکا جرم ارضی ہی پھر جو چیز
کہ اس سے پیدا ہوگی نہایت غلیظ اور تہ نشین ہوگی اور اسکی اصلاح کا طریق یہ ہی کہ پکائی جاے ساتھ آتش جو کے
اسلیے کہ بے جو کا پانی اسکی ضد ہوتا ہی اپنی ترطیب سے مسور کے قبض اور خشکی کا تدارک کرلیتا ہی اور مسور پیشاب کو اور حیض
کو کم کر دیتی ہی اسلیے کہ غلیظ تہ نشین خون کو پیدا کرتی ہی اور بدن مین کے خون کو غلیظ کر دیتی ہی پھر خون
رگون مین جاری نہین ہوتا اسلیے کہ غلیظ چیز کا نکلنا ضرور دشوار ہوتا ہی پھر اس سبب سے پیشاب اور خون حیض کا
آنا کم ہو جاتا ہی اور بینائی کو مضرت کرتی ہی اسلیے کہ بینائی مین ظلمت اور تاریکی پیدا کر دیتی ہی اسلیے کہ مسور
سودا پیدا کرتی ہی اور خون کو غلیظ کرتی ہی اور تہ نشین کرتی ہی پھر اس سے غلیظ تیرہ روح پیدا ہوتی ہی کہ وہ ظلمت
کو پیدا کرتی ہی اور قرحون کو لیپ سے فائدہ کر دیتی ہی اپنے قبض اور تجفیف کے سبب سے عسل دوسرے درجے

عسل یعنے شہد

مین گرم خشک ہی بڑا جلا دینے والا تفتیح کرنے والا جذب کرنے والا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ شہد ایک اوس ہی
کہ پھولون وغیرہ پر پڑتی ہی بس مکھی اسے چُن لیتی ہی تاکہ اسے کھائے اور بھوک کے وقت کے لیے جمع کر رکھے اور

اس اوس کی حادث ہونے کا سبب یہ اجزے ہین کہ رطوبتون سے سورج کی گرمی کے ساتھ بلند ہوتے ہین
اور اُس رطوبت کے ساتھ ارضیت ہوتی ہی کہ اسکے ساتھ بلند ہوتی ہی کیونکہ تری رطوبت کا بلند ہونا نہایت نادر
ہوتا ہی اور جب یہ رطوبت بلند ہوچکتی ہی تو فضا مین سورج کی گرمی سے نفیج پاتی ہی اور امتزاج اسکا پورا
ہوجاتا ہی اور جب رات آتی ہی اور ہوا ٹھنڈی ہوجاتی ہی اور خاص غرضی گرم رکھنے والا کہ وہی سورج کی گرمی ہی دور
ہوجاتا ہی تو یہ اجزے ٹھنڈے ہین اور غلیظ اور متکاثف ہوجاتے ہین پھر اپنے بوجھ کے سبب سے ظاہر زمین پر اور
گھانس وغیرہ پر گر پڑتے ہین اور جب اسپر گرمی غالب آتی ہی تو گھل جاتے ہین اور پراگندہ ہوجاتے ہین اور جب کہ اُن ملے
ہوے اجزون کے مادے انکے ساتھ کی ملی ہوئی ارضیت کے ملنے سے مختلف ہوتے ہین تو انسے مختلف قسمین شکی
مثل شہد کے اور شیرخشت اور ترنجبین وغیرہ کے پیدا ہوتی ہین اور شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ بے شک شہد مکھی
کے تصرف کے لیے تاثیر ہوتی ہی اور شہد کے شدت سے میٹھے ہونے اور حدت اور حرافت کی طرف مائل ہونے کے
سبب سے شہد کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہی اور گرم اور رطوب کے ہونے سے شہد پکانے والا تحلیل کرنے والا تفتیح
کرنے والا جذب کرنے والا ٹھہرتا ہی اور تیزی کے ساتھ اپنی مٹھاس کی قوت کے سبب سے جالی ٹھہرتا ہی اور اپنی
خشکی کے پائے جانے سے اور فضلیہ رطوبتون کے تحلیل کرنے سے روکتا ہی عفونت کو اور اسی سبب سے مردہ اسمین
رکھا جاتا ہی کہ بگڑنے فساد سے روکتا رہے اور اسکی حفاظت کرتا رہے اور روکتا ہی جوئون کی پیدائش کو اور لیس سے
انکو مار ڈالتا ہی اسلیے کہ بگڑے مادہ کو دور کرتا ہی اور اپنی لطافت سے خاص مادے کو عفونت سے روکتا ہی اور اپنی
جلا اور تحفیف سے گندہ قرحون کو پاک کرتا ہی اور بینائی کی ظلمت کو جلا دیتا ہی اسلیے کہ روح کی تاریک کرنے والی
رطوبتون کو تحلیل کرتا ہی اور معدے کی تقویت کرتا ہی اور بھوک لگاتا ہی اسلیے کہ معدے کی ضعیف کرنے والی
رطوبتون کو معدے سے دور کر دیتا ہی اور اپنی جلا اور تلئین سے پیٹ کا اسہال کرتا ہی عنب چھلکا اسکا
سرد خشک ہی اور گودا اسکا گرم تر ہی اور گٹھلی اسکی ٹھنڈی خشک ہی انگور غذا مین جید کیونکہ اس سے ایسا
خون پیدا ہوتا ہی کہ جو صالح ہی اور اپنی مٹھاس سے طبیعت کو مرغوب ہی اور یہ خون اس صفت کے ساتھ
اپنی رطوبت کے سبب سے جلد نفوذ کرتا ہی مقوی ہوتا ہی بدن کے لیے اسی سبب سے اور پکا انگور نہایت
جید ہوتا ہی اسلیے کہ وہ بڑھکر میٹھا ہوتا ہی اور اسمین کچی رطوبت کم ہوتی ہی اور لٹکتا ہوا انگور بہت خوب تر ہوتا ہی اسلیے
کہ اسکی فضلیہ رطوبتون کی تحلیل کرنے والی ہوا اسپر سب طرف سے غالب رہتی ہی برخلاف اسکے جو کسی مکان مین رکھے
ہون جب بہت اور تلے اوپر رکھے ہوئے ہون اور دیر کا توڑا ہوا افضل ہوتا ہی اسلیے کہ اُس پانی کا نفوذ کہ جو انگور کی غذا
ہی اسکی طرف جلدی سے پہونچتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ اسکے درخت کا پانی کو جذب کرنا اپنی حرارت کی قوت سے قوی
ہوتا ہی باوجود اسکے کہ درخت پورا سیدھا نہین ہوتا کہ اُسپر پانی کا جذب کر لینا سہل پڑے یہ درخت باوجود اسکے

عنب یعنی انگور

شدت سے تحلیل رکھتا ہی پس مجری غذا کے اسمین چوڑے ہوتے ہین اور جب کہ وصول غذا کا اور نفوذ انگور کی طرف جلد ہوتا ہی تو غذا بے ہضم ہوئی اپنے کچے پن پر باقی رہیگی پھر ریاح اور نفخ پیدا ہوگا اور جب کہ دیر تک توڑنے کے بعد رکھا رہیگا تو اسمین کی فضلیہ رطوبتون مین سے بہت سی تحلیل ہوجائیگی اور انگور مثانے کو مضر پڑتا ہی اس سبب سے کہ اسمین رخاوت اور حدت اور لذع کو پیدا کردیتا ہی لیکن رخاوت پیدا کرنے کا سبب یہ ہی کہ مثانہ کثرت سے بھیگ جاتا ہی انگور کی اس رطوبت کی کثرت سے جسنے اسمین نفوذ کیا ہی کیونکہ انگور کی رطوبت بہت ہوتی ہی اور جلد نفوذ کرتی ہی پیشاب کا ادرار کرتی ہی اور حدت کے پیدا کرنے کا یہ سبب ہی کہ انگور کثرت سے میٹھا ہوتا ہی —

ف کا حرف

فضہ اسکے ورق اور اسکا برادہ کھرل پر حل کیا ہوا خفقان اور خارش کو مفید ہی اور دل کے لیے مقوی ہی لنے مین کی خاصیت سے فجل تیسرے درجہ مین گرم دوسرے مین خشک ہوتی ہی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ پہلے درجہ مین گرم تر ہوتی ہی اور اسکی دو قسمین ہین بستانی اور بری اور بری کی جڑ باریک لمبی کچھ تیزی کی طرف مائل ہوتی ہی اور حرارت اور یبوست مین بستانی سے زیادہ قوی ہوتی ہی اور ایک قسم مولی کی ہموار چکنی ہوتی ہی جس کو فجل شامی کہتے ہین اور اُسکی پتی شلجم کی پتی کی طرح اور اُسکی جڑ اسکی جڑ سی ہوتی ہی سفید صاف سفیدی کی تیز ہوتی ہی کچی اور پکی کھائی جاتی ہی اور مولی غذا اسکی کم بلغمی ہوتی ہی اور اسمین ملطیف ہوتی ہی قوی اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ ارضی غلیظ دشوار ہضم جوہر سے اور لطیف گرم ملطف جلا دینے والے مفتح مدر جوہر سے مرکب ہی پس یہ دوسرے جزو سے کھانے کو ہضم کرتی ہی اور غلیظ ارضی جزو سے خود نہین ہضم ہوتی اور اسکے بیج ملطیف اور تحلیل مین بڑھکر ہوتے ہین اسلیے کہ ارضیت کم رکھتے ہین اور انمین دہنیت ہوتی ہی اور دہنیت جبھی پوری ہوتی ہی کہ جب ارضیت مین تھوڑی سی مائیت اور ہوائیت حرارت کے ساتھ مل جائے پس اسی سبب سے اسکے بیج حرارت مین بڑھکر قوی اور جوہر مین شدت سے یعنی بڑھکر لطیف ہوتے ہین اور اسکے بیج نمش اور کلف کو اور چوٹ کے نشان کو اور بہق کو فائدہ کرتے ہین اور مولی جوئین بہت ڈالتی ہی اسلیے کہ بلغم غلیظ پیدا کرتی ہی اور اپنی حرارت کے سبب سے جلد اطراف جلد مین اُسے نفوذ کروا دیتی ہی پھر یہ بلغم اپنی غلاظت سے مسام مین بند رہتا ہی اور اپنی حرارت سے سڑ جاتا ہی اور یہ بات اُسی جز سے ہی کہ جو جان پڑنے کے قابل کردیتی ہی اور کلیجے کے سدون کو کھولتی ہی اور یرقان کو فائدہ کرتی ہی اسی سبب سے اور متلی لاتی ہی اسلیے کہ مولی اپنی حرارت کے سبب سے کھانے کو معدہ کے منھ پر چھائے رکھتی ہی پس اس وقت مین متلی اور ڈکار پیدا ہوتی ہی اور اسکے بیج نفخ کی تحلیل کرتے ہین اپنی تلطیف اور حرارت کی قوت کے سبب سے اور قی لاتے ہین اسلیے کہ جب کھانے کو معدہ کے منھ کے قریب اوپر کو چڑھا دیتے ہین اور کھانے کا اوپر سے نکل جانا سہل ہوجاتا ہی پس طبیعت اُس طرف سے قی کے ساتھ

دوسرا باب مفرد دواؤن کے افعال مین

ف کا حرف

فضہ یعنی چاندی

فجل یعنی مولی

بلغم

کھانے کو دفع کردیتی ہی اور وہی یعنے مولی ہضم پر معین ہوتی ہی اور خود اسکا ہضم دشوار ہوتا ہی اسی سبب سے
کہ بیان ہو چکا فقاع یہ مرکب دواؤن مین سے ہی لیکن مصنف نے اسے مفرد دواؤن مین بیان کیا اور

فقاع یعنے ڈڑبڑا

ڈڑبڑا اپنے مادہ کے اختلاف سے کہ جس سے بنتا ہی مختلف ہوا کرتا ہی اور ہر قسم ڈڑبڑے کی معدے اور پٹھے
اور دماغ کے لیے ردی ہی اور سب عصبانی اعضا کے لیے کیونکہ اسمین جوش کے پیدا ہو جانے سے عفونت کے
طریق سے اعصاب مین نفوذ کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہی کیونکہ اسمین حراقت یعنے تیزی اور کھٹاس اور
لطافت پیدا ہوتی ہی پھر اس سے پٹھے بھر جاتے ہین اور ضرر پاتے ہین اور اسلیے کہ ڈڑبڑا دماغ کو غلیظ
گرم دیر مین تحلیل ہونے والے ابخرون سے بھر دیتا ہی نفاخ ہی کیونکہ اس سے جوش کے سبب سے دخانی ابخرے
اُٹھتے ہین اور یہ ابخرے جب کثیف ہو جاتے ہین تو ریاح بنتے سے نفخ پیدا ہو جاتا ہی ردی اخلاط پیدا کرتا ہی
غلیان اور ضعف معدہ کے پائے جانے سے فستق گرم ہی دوسرے درجے مین اور اسمین فضلیہ

فستق یعنے پستہ

رطوبت ہوتی ہی جیسے سب گٹھلیون مین ہوتی ہی دل کی تقویت کرتا ہی اسلیے کہ اسمین عطریت اور
قبض لزوجت کے ساتھ ہوتا ہی اور کلیجے کے سددون کو کھولتا ہی کیونکہ اسکے مزے مین حلاوت اور
عطریت اور تھوڑی سی تلخی ہوتی ہی بس ہی پستہ اسی سبب سے تحلیل کرتا ہی اور جلا کرتا ہی اور تفتیح کرتا ہی اور
کہا جاتا ہی کہ پستہ ذہن کو تیز کرتا ہی اسلیے کہ دل کی تقویت کو سب روحون کی تقویت لازم ہوتی ہی فلفل

فلفل یعنے گول مرچ

چوتھے درجے مین گرم و خشک ہوتی ہی اور اسکی سفید قسم حرارت و حدت مین بڑھکر ہوتی ہی جالینوس کی رائے برای
کہ وہ کہتے ہین کہ کالی مرچ مین اُسکے احتراق اور یبس کی افراط سے حرارت گھٹ گئی ہی لیکن سفید مرچ جب کہ اس احتراق
کی شدت اور خشکی کو نہین پہونچی ہی تو اسمین حرارت و حدت باقی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ کالی مرچ بڑھکر ہی حرارت
مین اور حدت مین اور تیزی مین اسلیے کہ سفید مرچ نے پکی ہوتی ہی اور دار فلفل پوست مین ان دونون سے
گھٹ کر ہوتی ہی اور جالینوس اسکی رطوبت پر اس طرح استدلال کرتے ہین کہ جب یہ طولانی مدت تک رکھی رہتی ہی تو یہ
خوردہ اور فاسد ہو جاتی ہی اور سڑ گل جاتی ہی اور اس بات سے استدلال کرتے ہین کہ اسکے شروع چکھنے مین اسکی لذع اور
تیزی محسوس نہین ہوتی بلکہ اسمین یہ بات تھوڑے عرصہ کے بعد ظاہر ہوتی ہی پھر یہ اس حالت پر کچھ مدت تک باقی
رہتی ہی اور جالینوس نے اس بات کا زعم کیا ہی کہ پہلے جو اسکا پھل نکلتا ہی وہ دار فلفل ہوتا ہی اور اسی سے بھی زیادہ
رطوبت دار ہوتی ہی اور جب اسکی خلقت پوری ہو جاتی ہی تو فلفل یعنی مرچ ہو جاتی ہی اور جب تک کچی رہتی ہی تو گول سفید مرچ رہتی ہی اور جب
پوری پک جاتی ہی تو گول کالی مرچ ہو جاتی ہی اور اسی سبب سے احتراق اور ارضیت کی کثرت کہ ٹھنڈک کی شےلازم
ہی کالی گول مرچ مین بہت ہوتی ہی اور مصنف کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک تاجرون کی جماعت کے خبر دینے سے
کہ جنکا جھوٹ پر اتفاق کرنا ممکن نہین ہی یہ ثابت ہوا ہی کہ ان تینون کے درخت مختلف ہوا کرتے ہین اور تینون بعد کے

دوسرا باب مفردہ دواؤن کے احکام مین

فوتنج یعنے پودینہ

اور انتون مین کے غلیظ ریاح کی تحلیل کرتی ہین اور لزج خلطون کی تقطیع کرتی ہین اور پھر ان عضلون کو گرمی دیتی ہین فوتنج اسمین نہری و بری اور جبلی ہوتا ہی اور سب مین بڑھکر جبدہ ہی جو جبدہ کے لطیف پانیون کے نزدیک اُگے دوسرے درجے مین گرم و خشک ہوتا ہی محلل و ملطف ہی جاذب ہی محمر یعنے سرخی لانے والا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ یہ حاد لطیف تیز تلخی کی طرف مائل ہوتا ہی اور ارضیت سے غلیظ اخلاط مین کے قوام کو پتلا کر دیتا ہی اور اسمین تحلیل کے ساتھ ایک طرح کا قبض ہوتا ہی کیونکہ اسمین کچھ ارضیت ہوتی ہی اور اسی سبب سے معدے کی تقویت کرتا ہی اور اسکا نچوڑا ہوا پانی پیٹ مین کے کیڑون کو پینے سے اور حقنے سے قتل کر ڈالتا ہی کیونکہ اسمین حدت اور تلخی ہوتی ہی پس اسکی تلخی اگرچہ تھوڑی سی ہوتی ہی لیکن تلخی وہ فعل کرتی ہی کہ جو بہت سی تلخی کیا کرتی ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ یہ تلخی بہت سی حرارت اور لطیف جوہر کے ساتھ ہوتی ہی اور پیٹ کے بچون کو حمول سے گرا دیتا ہی اسی سبب سے اور اسلیے کہ قوت سے حیض کے خون کا ادرار کرتا ہی کیونکہ اسمین یہ بات پائی جاتی ہی کہ یہ خون کو پتلا کرتا ہی اور گرم کرتا ہی اور خون کے نفوذ کو مجرون مین رحم تک آسان کرتا ہی اور فائدہ کرتا ہی سانس پھولنے کو اسلیے کہ یہ غلیظ مادون کو جو سینہ مین ہین لطیف کر دیتا ہی پھر انکا نفوذ پھیپھڑے کے مجرون مین اور اُنسے مندفع ہو جانا تھوک کے ساتھ سہل ہو جاتا ہی اور روکتا ہی یرقان کو اپنی تفتیح سے اور تلطیف سے اور جلا سے اور پسینے کے ادرار کرنے سے اور قرحہ ڈالتا ہی لیپ لگانے سے اسلیے کہ یہ اپنی حدت سے خون کو بدن کے عمق سے جذب کرتا ہی اور ظاہر کو گرم کرتا ہی اور اُسے سرخ کرتا ہی اور جب طولانی مدت تک ایک مقام پر باقی رہتا ہی تو اسمین قرحہ ڈال دیتا ہی اسلیے کہ جس جذب کے ساتھ حدت اور تسخین ہوتی ہی اُسکو قرحہ ڈالنا لازم ہوتا ہی اور کاٹنے والے جانورون کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہی لیپ سے اسلیے کہ یہ زہر کو باہر وار کی طرف قوت سے کھینچ لاتا ہی اور وہ فعل کرتا ہی جو داغ کا لگانا کرتا ہی اور پسینے کا ادرار کرتا ہی اسلیے کہ غلیظ مواد کے قوام کو پتلا کر دیتا ہی اور لطیف کرتا ہی اور اسکے نفوذ کو مسام مین آسان کر دیتا ہی اور جذام کو فائدہ کرتا ہی اپنی تفتیح سے اور تلطیف سے اور سودے کے اسہال کرنے سے اور باہ کا قاطع ہوتا ہی اسلیے کہ منی کو خود سکھا ڈالتا ہی کیونکہ اسکے جواہر مین ارضی تا بعض جوہر سکھانے والی حرارت کے ساتھ کہ وہ تجفیف کی قوت کو تناسل کے عضوون تک پہونچاتی ہی پایا جاتا ہی اور اسلیے کہ پودینہ ریاح کو تحلیل کرتا ہی اپنی تسخین اور تلطیف کی قوت سے اور بلغم کو پگھلاتا ہی اور اسکے قوام کو رقیق کرتا ہی پس اسی سبب سے غلیظ مواد کے لیے شدت کی نفع رکھتا ہی

صاد کا حرف

صاد کا حرف

صندل یعنے چندن

صندل دوسرے درجے مین ٹھنڈا خشک ہی مواد کی کشش کا مانع ہوتا ہی اسلیے کہ اسمین قوت قابضہ ٹھنڈک کے ساتھ ہوتی ہی اور گرم ورمون کو اور گرم دردسر اور خفقان کو لگانے سے اور پینے سے فائدہ کرتا ہی اور ضعف معدہ کے موافق پڑتا ہی حرارت سے اور اطبا کے متاخرین اس بات پر ہین کہ سرخ صندل مین ایک جزو

حار ہوتا ہی کہ اسکے سبب سے ٹھنڈے بخر نفوذ کر جاتے مین لیں اسی سبب سے سرخ صندل جب باہر سے استعمال
کیا جاتا ہی تو اسکی تبرید سفید سے قوی ہو جاتی ہی اور سفید صندل جب اندر سے استعمال کیا جاتا ہی تو اسکی تبرید گرم جزم
سے خالی ہونے کے سبب سے بڑھکر قوی ہوتی ہی اور یہی حق مصنف کے نزدیک ہی صعتر اسکی قسمین بہت سی
ہین بعضی بری ہین بعضی بستانی اور بعضی لمبی پتی کی اور بعضی گول پتی کی اور بعضی پتلی پتی کی اور بعضی چوڑی پتی کی ہی اور انمین سے
اکثر مشہور ہین دوسرے درجے مین گرم خشک ہی تلطیف کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی ریاح اور نفخ کو دور کرتا ہی اپنی تحلیل
اور تلطیف کی قوت کے سبب سے اور غلیظ کھانے کو جلد ہضم کرتا ہی اپنی حرارت کے سبب سے بس یہ حرارت معدے
کے ہضم پر معین ہوتی ہی اور رطوبتون کے تحلیل کرنے سے معدے مین خشکی پھیلاتا ہی وہ رطوبتین کہ جو معدے مین
ہوتی ہین اور مواد کی تلطیف اور ترقیق سے پیشاب کا اور حیض کا ادرار کرتا ہی اور ضعیف بینائی کو تیز کرتا ہی روح کے تیرہ کرنے
والے فضلون کے تحلیل کرنے سے اور وجع ورک کو پینے اور لگانے سے فائدہ کرتا ہی اپنے تحلیل کرنے سے
اور تقویت دینے سے اپنی اس حرارت سے کہ جو ان اعضا کی تعدیل کرتی ہی کہ جو اس جوڑ مین ہین اور وہی پٹھے یا ان
اور رباط اور اعصاب اور جھلیان ہین صمغ جب اطبا بے قید کے صمغ کا اطلاق کرتے ہین تو اس سے صمغ عربی
کہ وہ ببول کے درخت کا گوند ہی مراد لیتے ہین اور گوند درخت کی غذا کے فضلون مین سے ہی اور وہ مرکب ہی
ارضیت اور مائیت سے اس حالت سے کہ امتزاج ان دونون کا شدت پکڑ گیا ہی اور ان دونون جزون کی تعدیل سورج کی
حرارت سے کی گئی ہی اور اسی سبب سے اسکا جوہر لجلجا ہوتا ہی اور جب اسمین رطوبت ملجاتی ہی تو چکنے لگتا ہی اور گوند چکنے
مین اور خشکی کرنے مین قوی ہوتا ہی اسلیے کہ گوند اپنے درخت کی لکڑی کے جوہر کے قریب ہوتا ہی اور عربی گوند سب
گوندون مین افضل ہوتا ہی اسلیے کہ عرب کے شہرون کی ہوا زیادہ گرم اور خشک ہوا کرتی ہی پھر ارضیت کا امتزاج
مائیت کے ساتھ زیادہ شدید اور خشکی کرنا اسکا زیادہ قوی ہوگا اور شدت امتزاج کے وقت اسکی لجلجاہٹ کہ چکنے اور
چیچپاہٹ کو مستلزم ہی بہت ہوگی پھر یہ افضل ٹھہریگا اسلیے کہ یہ نرم کرتا ہی اپنے چکنے کے سبب سے سینے کی کھرکھراہٹ
کو اور پیٹ کو بستہ کرتا ہی اور انتون کی تقویت کرتا ہی اپنے قبض کے سبب سے اور خشکی کرنے کے سبب سے

قاف کا حرف

قثا اور یہ کچا خربوزہ ہی اور اسکی ایک قسم ہی کہ گول ہوتی ہی اور پکنے کے وقت خربوزہ نہین ہوتی ہی بلکہ اسوقت مین
ٹکڑی اندر وار سرخ ہو جاتی ہی دوسرے درجہ مین ٹھنڈی تر ہوتی ہی اسلیے کہ بہت سی مائیت سے تھوڑی سی ارضیت
سے مرکب ہوتی ہی اور اسمین کی افضل پکی ہوتی ہی اسلیے کہ زیادہ لطیف اور پتلی اور مائیت مین بڑھکر ہوتی
ہی گرمی اور صفرے کی تسکین کرتی ہی اپنی کیفیت سے خاص پکی ہوئی ککڑی لیکن باوجود حرارت کے مسکن ہونے کے
اسکا خلط عفونت کے قابل ہوتا ہی بخارون کو پیدا کرتا ہی اسلیے کہ خون مین مائیت کو بڑھا دیتی ہی بعضے خون

صعتر یعنی سائر

صمغ یعنی گوند

قثا یعنی ککڑی

[illegible]

عفونت کے قابل ہوجاتا ہی اور یہی ککڑی فساد مین سریع ہوتی ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا کہ یہ مائیت مین بڑھکر
اور الطف ہوتی ہی پھر جلدی سے انفعال کو قبول کریگی برخلاف کچی کے کہ اسکی مائیت جمی ہوتی ہی ابھی تک اسکے
اجزا مین بہنا نہین پھر اسکا انفعال اس سبب سے کم ٹھہریگا اور گرم غشی کو سونگھنے سے فائدہ کرتی ہی
تبرید کے ساتھ کی عطریت سے اور پیاس کی تسکین کرتی ہی اور مثانے کے موافق پڑتی ہی اسلیے کہ اسے غلیظ
فضلون سے اور ریت سے پاک کرتی ہی اور اسمین ادرار ہوتا ہی کیونکہ اسمین جلا اور غسل ہی اور اسلیے کہ اسمین مائیت
بہت ہی اور مائیت اپنی طبیعت سے پیشاب کے راستے کی طرف حرکت کرتی ہی اور نرم کرتا ہی اسلیے کہ یہ کثرت مائیت
سے تر کرتی ہی اور معدے مین کی چیز کو پھیلا دیتی ہی اور اپنی جلا دینے سے اور دھونے سے رطوبتون کو معدے
کے جرم مین چکنے سے دور کرتی ہی فرع دوسرے درجے مین ٹھنڈی تر ہوتی ہی معدے سے نیچے اترنے مین سرعت
رکھتی ہی اسلیے کہ لوکی اپنی مائیت کے غلبے سے جلد مستحیل ہوجاتی ہی اور جلد ہضم ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے
جلد غذا بنتی ہی اور خلط اسکا صالح ہوتا ہی جلد ہضم ہوجانے کے سبب سے اور پھیکے ہونے کے سبب سے اور ردی
کیفیتون سے خالی ہونے کے سبب سے مگر یہ کہ فاسد ہوجائے معدے مین ہضم کے پہلے یا بعد ہضم کے
اسلیے کہ جب اسکے نفوذ کو معدے مین دیر ہوجاتی ہی تو فاسد ہوجاتی ہی اس سبب سے کہ اسکا انفعال معدے کی حرارت
سے شدت پکڑ جاتا ہی اس سے زیادہ کہ جو جلدی سے مستحیل ہونے کو سزاوار تھا اور یہ کہ اسپر کوئی اسمین کی
ملی ہوئی چیز غالب آجائے اسلیے کہ رائی سے اسکی آمیزش اسکے خلط کو تیز کر دیتی ہی کیونکہ رائی کی طبیعت کی طرف
مستحیل ہوجاتی ہی اور انگور کے ساتھ یا میٹھے انار کے ساتھ یا سماق کے ساتھ صفراویون کو نافع ہوتی ہی کیونکہ
اس سے خلط ان ترش چیزون کی جنس کا پیدا ہوتا ہی لیکن اسکا ضرر قولنج مین دوچند ہوجاتا ہی اسلیے
کہ یہ تنہا قولنج کی موجب ہوتی ہی کیونکہ یہ لزج ہوتی ہی اور جب اسکی مائیت کلیجے کی طرف منسلک ہوتی ہی
تو اسکا چیپا پن بسبب لزوجت رکھتا ہوا ثفل باقی رہجاتا ہی اور جب اسمین بدنی حرارت اثر کرتی ہی تو یہ ثفل سریش کی
طرح کا شدت سے چیپا ہوجاتا ہی پھر آنتون سے لپٹ کر اسمین رکا رہتا ہی اور یہ بھی ہی کہ لوکی سے بہت سی
ریحین غلیظ پیدا ہوتی ہین کہ مجرے کے بند کرنے مین ثفل کے معین ہوجاتی ہین اور جب اسمین یہ قابض چیزین
شامل کر دی جائینگی اور لوکی ان چیزون کی طبیعت کی طرف مستحیل ہوجائے گی تو ضرور اسکا اسہال دقوی ہوجائیگا
اور ملانا لوکی کا نمک کے ساتھ لوکی کے خلط کو نمکین کر دیتا ہی اور لوکی پیاس کو تسکین دیتی ہی مائیت کے غلبے
سے لیکن کچی لوکی معدے کے لیے ردی ہی ارضیت کے غلبے سے اور مائیت کے جمے ہونے سے
قوانص جمع قانصہ کی اور یہ پرندون سے مختص عضو ہی کہ چوپایون کے لیے نہین ہوتا اور اسے فارسی مین
سنگدان کہتے ہین جو پرندون کے لیے ہوتے ہین بہت غذا بنتے ہین اور جو مرغیون کے لیے ہوتے ہین

فرع یعنے لوکی

قوانص یعنے سنگدانے

قسط یعنی کٹ

دیرہضم ہوتے ہین اپنے جوہرون کی سختی کے سبب سے اور مرغ او رمرغی کی پتھری کے اندر کا پردہ اور وہی ایک جھلی کا جوہر گندہ ہوتا ہی معدے کے منھ کو اور اسکے درد کو موافق پڑتا ہی اسلیے کہ اسمین ایک ایسی قوت ہوتی ہی کہ جس سے پتھر اور سخت چیزین ہضم ہو جاتی ہین قسط اسکی تین قسمین ہین ایک انمین کی ہندی ہی اور اُسے قرنفلی کہتے ہین اور یہ کالے رنگ کی غلیظ سبک میٹھی ہوتی ہی اور دوسری شامی ہی اور اسکا رنگ شمشاد کی لکڑی کے رنگ کا ہوتا ہی اور اُسکی خوشبو ظاہر ہوتی ہی اور کہتے ہین کہ یہی راسن ہی اور تیسری قسم قسط بحری یعنے دریائی کٹ ہی اور یہ ہلکی خوشبودار کڑوی مزے مین رنگ مین سفید ہوتی ہی اور مراد یہان کٹ سے یہی کڑوی قسم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ کالی ہندی قسم کڑوی ہوتی ہی اور سفید میٹھی ہوتی ہی اور صحیح یہ بات ہی کہ سفید میٹھی وہ ایک قسم کی سوسن کی جڑ ہوتی ہی اور یہ سوسن ملک مصر مین ہوتی ہی اور بنفشہ کے ساتھ مرتے کیجاتی ہی اور عراق مین بنفشہ کی جڑ سے مشہور ہی اور کٹ تیسرے درجے مین گرم خشک ہوتی ہی اور اسمین تلخی کے پائے جانے سے ایک گرم ارضی جوہر ہوتا ہی اور حدت اور تیزی کے پائے جانے سے ایک ناری جوہر ہوتا ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ جڑون مین سے ہی بس کٹ اسی سبب سے ملطف جلد کی سرخ ہوتی ہی بری جلا دینے والی خشکی پھیلانے والی تحلیل کرنے والی تقطیع کرنے والی ہوتی ہی لرزہ کو اور فالج کو ملنے سے نفع دیتی ہی اپنی حرارت سے اور غلیظ خلطون کی تقطیع کرنے سے اور فائدہ کرتی ہی ہر مرض کو کہ جس مین عمق سے جذب کی احتیاج پڑتی ہی مثل عرق النسا کے اپنے مین کی حدت اور جذب سے اور پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہی اپنی تفتیح اور ادرار کی قوت کے سبب سے اور کدو دانون کو قتل کرتی ہی اپنی کڑواہٹ کے سبب سے اور باہ کی تحریک کرتی ہی کیونکہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اور فائدہ کرتی ہی عضلے کے سرک جانے کو اپنی تحلیل کرنے اور خشکی پھیلانے کے سبب سے اور فائدہ کرتی ہی عضلے کے شق ہو جانے کو اپنی خشکی پھیلانے کے سبب سے اور اسکا تیل پٹھے کے استرخے کے لیے اور اسکے اور ٹھنڈے پڑ جانے کے لیے مفید ہی اسکی حرارت کے سبب سے قنطوریون یہ قنطوریہ کا معرب ہی کہ قنطوریس حکیم کی طرف منسوب ہی اور یہ وہ شخص ہی کہ جسنے پہلے پہل اُسے پہچانا اور اسکی دو قسمین ہین بڑی اور چھوٹی بڑی کی پتی جوز کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی اور سبزی اسکی گرم کلے کی پتی کی سبزی کے مشابہ ہوتی ہی اور اُسکے پتون کی طرفین دندانہ دار مثل آرہ کے ہوتی ہین اور اُسکا تنہ پالک کے تنہ کے مشابہ طول مین دو یا تین ہاتھ کا ہوتا ہی اور اسکی شاخین ایک جڑ سے بہت سی ہوتی ہین اور انکے سرے خشخاش کے سرون کے مشابہ ہوتے ہین گول لمبان کی طرف مائل اور اُسکے گلے کا رنگ سرمہ کے مثل ہوتا ہی اور اسکے بیج کرڑ کے بیج کے مشابہ کلی کے بیچ مین ہوتے ہین اور کلی صوف کے مشابہ ہوتی ہی اور اسکی جڑ غلیظ موٹی سخت طول مین دو ہاتھ کی رطوبت سے بھری ہوئی ہوتی ہی رنگ اس کا خون کی سرخی کی طرف مائل ہوتا ہی اور اسکا عصارہ خون کے رنگ کی طرح کا ہوتا ہی اور اسکا مزا تیز تھوڑے قبض اور سرخی مٹھاس کے ساتھ ہوتا ہی اور چھوٹی قسم اسکی پہاڑی پودینہ کے مشابہ ہوتی ہی اور اسکا تنہ

قنطوریون یعنی لونا گھانس

گندہ کہ جسکا طول بالشت بھر سے بڑھکر ہوتا ہی اور کلی سرخ اور بنفشئی پتی چھوٹی لمبان کی طرف مائل پتلی کی پتی سے
ملتی ہوئی ہی اور پھل گیہون کے مشابہ ہوتا ہی اور مزہ گھانس کا نہایت درجہ کڑوا ہوتا ہی اور مصنف نے ان
دونون قسمون کی منفعتون کو ملاکر بیان کیا ہی تیسرے درجہ مین گرم و خشک ہوتی ہی اور بڑی قسم کے مزے
مین حدت اور تیزی اور قبض تھوڑی سی مٹھاس کے ساتھ ہونے پر ہی اسمین جلا اور قبض اور تخفیف بے لذع کی
ہوتی ہی اور کہا جاتا ہی کہ جب یہ پکائی جاتی ہی نہین پسی قیمے گوشت کے ساتھ تو اُسے گھٹا کر دیتی ہی اور پیشاب اور
حیض کا ادرار کرتی ہی اور پیٹ کے بچون کو فاسد کر دیتی ہی اور مردہ کو نکال دیتی ہی پیٹ کے بچون مین سے اور اسکا
سبب یہ ہی کہ اسمین حدت اور حراقت اور حرارت کی قوت ہوتی ہی اور زخمون کو بھر لاتی ہی اور خون تھوکنے کو فائدہ
کرتی ہی اسلیے کہ اسمین قبض ہوتا ہی اور فائدہ کرتی ہی پھٹ جانے اور ہٹ جانے کو کہ یہ دونون عضلی مین
واقع ہون اور ضیق النفس کو اور پرانی کھانسی کو اسلیے کہ یہ مرض ان اعضا سے انکی تقویت کے ساتھ فضلون کے
نکالنے کی محتاج ہوتے ہین اور استفراغ حدت اور تیزی کے ساتھ حاصل ہوتا ہی اور اسلیے کہ اسمین کچھ مٹھاس
ملی ہوئی ہی تو استفراغ سختی اور شدت نہین ہوتا ہی اور تقویت قبض سے حاصل ہو جاتی ہی اور چھوٹی قسم مین شدت
کی تلخی اور تھوڑا سا قبض ہوتا ہی بس وہ اس سبب سے جلا کرتی ہی اور بے لذع کی خشکی پھیلاتی ہی اور مرے اور
غلیظ بلغم کا اسہال کرتی ہی اور اسی سبب سے اسکے جوشاندے سے عرق النسا مین حقنہ کیا جاتا ہی بس یہ غلیظ
خلط کو نکالتی ہی اور کلیجے کے سدون کو کھولتی ہی اور تلی کی سختی کو پینے اور لگانے سے فائدہ کرتی ہی اور آنکھ کی
تاریکی کو کھوتی ہی اور بینائی کو تیز کرتی ہی اپنی جلا سے **قرنفل** یہ پھل اور شاخین ہین کہ دونون ساتھ ہی استعمال
کیجاتی ہین اور ہند سے لاتے ہین اور شہر دمشق مین طبی ہوئی جاتی ہی اور اسکی پتی چھوٹی ریحان کی پتی کی طرح کی اور
شاخین اُسکی شاخون سے لمبی ہوتی ہین اور اسکا پھول سفید خوشبودار ہوتا ہی تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور اسمین
عطریت اور تیزی کچھ تلخی کے ساتھ ہوتی ہی معدے اور کلیجے اور دماغ کو مفید پڑتی ہی اپنی تسخین کے سبب سے
اور انمین سے رطوبتون کے دور کرنے سے اور ان کے مزاج کی تعدیل کرنے سے اور اپنی عطریت سے
انکی تقویت کرنے سے **قراصیا** ایک درخت مشہور ہی کہ شاخین اُسکی پھیلی ہوئی سرخی مائل ہوتی ہین اور اُسکی پتی خوبانی
کی پتی کی طرح کی ہوتی ہی اور اسکا پھل چھوٹے انگور کے مشابہ گول تاگون سے باریکی مین ملتی ہوئی مولی لکڑی
چیز سے لٹکتا ہوتا ہی اور اُس پھل کا رنگ شروع مین سبز ہوتا ہی پھر سرخ ہو جاتا ہی پھر کمال کے وقت مشکی ہو جاتا
ہی اور اسکی ایک قسم سیاہ ہوتی ہی اور میٹھی ہوتی ہی اور کھٹ مٹھی ہوتی ہی اور کھٹی ہوتی ہی اور پھیکی ہوتی ہی اور
قراصیا کے لفظ کا استعمال اسی پھل پر غالب ہو گیا ہی اور میٹھا دوسرے درجے مین گرم و خشک ہی معدہ سے
جلد اُتر جاتا ہی اپنی جلا اور مائیت کی کثرت کے سبب سے اور تخمے کو ہیجان مین لاتا ہی اور مائیت کی کثرت سے

قرنفل یعنے لونگ

قراصیا یعنے آلو بالو

[illegible]

معدہ کو

معدے کو لٹکا دیتا ہی اور اسی سبب سے غالب خلط کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی کیونکہ یہ ادنی سبب سے منفعل ہو جانے کی شدت رکھتا ہی اور کھٹ مٹھا اعتدال کے قریب ہی اور کھٹا اپنی ارضیت کے غلبہ سے ٹھنڈا خشک ہی بلغمی معدے کو فائدہ کرتا ہی اپنے مین کی قبض کے ساتھ والی تخفیف کے سبب سے کہ بلغمی فضلون کی اپنی کھٹاس سے تقطیع کرتا ہی اور میٹھا کثیف ہوتا ہی اور معدے سے دیر مین اترتا ہی ارضیت کے غلبہ کے سبب سے اور اسکا گوند نرخرے کی کھرکھراہٹ کو نرم کرتا ہی کیونکہ اسمین لزوجت اور چپکانے لذع کے ہوتی ہی اور جب شراب کے ساتھ پیا جاتا ہی تو سنگ مثانہ کو فائدہ کرتا ہی جالینوس کہتے ہین کہ اس گوند کے لیے ایسی ایک صفت ہی کہ اسمین یہ یکتا ہی اگر وہ صفت جو لوگون نے بیان کی ہی سچ ہو اور وہ صفت یہ ہی کہ جب یہ گوند شراب کے ساتھ پیا جائے تو پتھری کو فائدہ کرے پھر اگر وہ گوند یہ فعل کرتا ہی تو یہ فعل اسمین اسکی لطیف قوت کے سبب سے ہوگا

[illegible]

رے کا حرف

ریحان

ریحان ریشاہ سپرغم نامے ایک گھانس ہی کہ وہی کرمانی پودینہ ہی اور اسکے پھول بنفشئی رنگ کے خوشبو دار جنگلی تلسی کے پھولون کی طرح کے ہوتے ہین اور اسکی پتی سرخ ہوتی ہی اور یہی رنگ اسکے تنہ اور شاخون کا ہوتا ہی پہلے درجہ مین گرم خشک ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ اپنے قبض کے سبب سے ٹھنڈی ہوتی ہی اور اسی سبب سے کسی شخص کو سرسام والون مین سے اسکی خوشبو سے ایذا پاتے نہین دیکھا قلب کی تقویت کرتی ہی اپنی عطریت کے سبب سے اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہی اور بھگو کر پانی مین اسکا سونگھنا نیند لاتا ہی اس سبب سے کہ پانی سے ٹھنڈک اور رطوبت کو حاصل کر لیتی ہی

راوند چینی
ریوند چینی

راوند نے نشاسته راوند کا اطلاق چار معنون پر کیا جاتا ہی تین ان مین سے ماہیت مین متشابہ ہوتے ہین اور ایک انمین سے دوسری قسمون کی حقیقت مین سے نہین ہوتا بلکہ فقط نام مین انسے مشارکت رکھتا ہی اور رائحت مین اور افعال مین مخالف ہوتا ہی اور وہ تین قسمین کہ جو متشابہ ہین انمین کی پہلی قسم راوند چینی سے پہچانی جاتی ہی اور دوسری راوند زنجی سے اور تیسری راوند ترکی سے پہچانی جاتی ہی اور سب چین سے لائی جاتی ہین لیکن انمین سے ترکی چین کے شمالی شہرون مین اگتی ہی اور ترک کے شہرون سے لادی جاتی ہی اسی سبب سے ترکی نامزد ہوئی ہی جیسا کہ مشک عراقی کہتے ہین اُس مشک کو جو عراق سے لادی جاتی ہی اور زنجی زنگی سے اسلیئے نامزد کی گئی ہی کہ اسمین سیاہی پائی جاتی ہی نہ اس سبب سے کہ اسکا معدن زنج ہی اور چوتھی قسم راوند شامی ہی اور راوند خیل بھی کہلاتی ہی شام کی زمین سے لادی جاتی ہی اور ریشمی جڑین گول لمبی انگوٹھے کے مثل ہوتی ہین سختی کی طرف مائل ہوتی ہین اور پروار اسکا رنگ مین غبار سا تیرہ اور ٹوٹن اسکی ہموار صاف زردی تھوڑی سی نیلاہٹ سے ملی ہوئی ظاہر کرتی ہی اور یہی ریباس نامے گھانس کی جڑین ہین لوگ بعضے کہتے ہین کہ گرم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ٹھنڈی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسکی قوت مرکب ہی اور

اُسپر یہ بات دلالت کرتی ہی کہ اسمین قبض پایا جاتا ہی اور یہ بات چھپی نہین ہی کہ قبض ٹھنڈی ارضی مقدار کے
صالح جوہر ہر دلالت کرتا ہی اور اسمین حدت اور تیزی پائی جاتی ہی اور یہ دونون امر جوہر کے ایسے ناری ہونے پر
دلالت کرتے ہین کہ جو بہت ناری نہین ہی اور اسمین تھوڑی سی حرارت چھپی ہوئی ہی کہ وہ اس بات پر
دلالت کرتی ہی کہ اسکے ارضی افعال ناری ہونے کے سبب سے ہین اور اسمین سبکی اور نرمی اور چھچھاہٹ
ہوتا ہی اور یہ سب باتین ہوائی لطیف جوہر پر دلالت کرتی ہین اور اسی سبب سے اسمین کے گرم جوہر کے
افعال مثل تحلیل اور تلطیف مواد اور غلیظہ ریاح کے اور سدون کے تفتیح کے اور جلا کے اور پیشاب
کے ادرار کے ظاہر ہوتے ہین اور ٹھنڈے جوہر کے افعال مثل ردع کے اور روکنے کے کھینچے ہوئے مواد کو
اور اعصاب مترخیہ کی تقویت اور مضبوطی کرنے کے اور تر قرحے خشک کرنے کے اور اسہال اور
نفث کو قطع کرنے کی ظاہر ہوتے ہین اور ٹھنڈے جوہر کے فعل فقط اسلیے قوی ہوتے ہین اگرچہ وہ ٹھنڈا
اپنی ضد سے ملا ہوا ہی کہ یہ دونون جوہر اپنے فعلون مین ایکدوسرے کی مانع نہین ہوتے بلکہ گرم جوہر ٹھنڈے
جوہر کا بدرقہ ہو جاتا ہی اور اسے عمق تک پہونچا دیتا ہی پس اس سے افعال ٹھنڈے کے قوی ہو جاتے ہین
کلف اور نمش اور جلد پر کے باقی نشانون کو سرکہ کے ساتھ لگانے سے اور انپے ہین کے تنقیہ سے فائدہ کرتی
ہی اسلیے کہ اسمین تلطیف اور تفتیح اور جلا اور تحلیل ہوتی ہی اور گرنے کی چوٹ کو انتہا سے اور عضلے کے پھٹنے
کو اور مار کی چوٹ کو اور فتوق کو اور نفث دم کو مفید پڑتی ہی اسلیے کہ اسمین قبض اور تخفیف اور تقویت ہوتی ہی
اور سانس پھولنے کو مفید پڑتی ہی کیونکہ اسمین غلیظ مواد کی تلطیف اور تحلیل اور تنقیہ ہی اور نافع ہوتی ہی معدے
اور کلیجے کو اور انکے دردون کو اور ہچکی کو اسلیے کہ باطن کے اعضا کو تقویت دیتی ہی اور انکے سدون کو کھولتی
ہی اور انکی رطوبتون کو سکھاتی اور کچے چپچپے بلغم کو اسہال سے نکالتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور کلیجے مین اسکے
افعال زیادہ قوی اور ظاہر ہوتے ہین کیونکہ اسکو کلیجے سے ایک طرح کی خصوصیت ہی اور گردے اور مثانے
کی دردون کو انپے تنقیہ سے اور ادرار سے اور کہنہ تپون کو اپنی تقطیع سے اور تلطیف سے اور غلیظ فضلون
کو اسہال و ادرار کے ساتھ نکالنے سے اور اگلے لوگ اسمین کے قبض کے سبب سے اسکا استعمال اسہال معدی
مین اور ذوسنطاریا مین کرتے تھے اور متاخرین غلطی سے مسہل دیتے ہین پس بعضے طبیبون نے اس بات کا
گمان کر لیا کہ اس وقت کی موجود راوند وہ اگلی راوند نہین ہی اسلیے کہ اگلی راوند دستون کو روکتی تھی اور یہ
دست لاتی ہی اور بعضے طبیبون نے اس بات کا گمان کیا ہی کہ راوند ایک ہی ہی لیکن حقائق کبھی فلکی وضعون کے
مطابق بدل جاتے ہین اور بعضون نے اسکے سوا گمان کیا ہی اور حق یہ بات ہی کہ راوند اپنے قبض کے سبب سے
حبس کرتی ہی اور اپنی تفتیح سے دست لاتی ہی پھر اگر راوند تنہا استعمال کیجائے گی تو دست لائے گی اور اگر قابض

چیزون کے ساتھ استعمال کیجائیگی تو دستون کو روکے گی اور اگر بعضی مسہل چیزون کے ساتھ استعمال کیجائیگی تو انھی
مسہلہ قوت سے ان مسہلون کی تقویت کے ساتھ اسہال زیادہ کردیگی اور اسکا سبب یہ ہے کہ تفتیح اسکی اسکے قبض سے
بڑھکر ہوتی ہے رازیانج بری یہ ایک قسم ہے رازیانہ کی اسکی حرارت اور خشکی تیسرے درجے مین ہے اور بستانی

رازیانج

رازیانہ کی گرمی دوسرے درجے مین خشکی پہلے مین سددون کو کھولتا ہے کیونکہ اسمین تلطیف اور جلا ہوتی ہے بینائی
کو تیز کرتا ہے اسلیے کہ روحون کے مکدر کرنے والے غلیظ فضلون کو تحلیل کرڈالتا ہے اور دودھ کو زیادہ کرتا ہے کیونکہ
مواد کو رقیق کرتا ہے اور اسکو نفوذ کروادیتا ہے اور مجرون کو کھولتا ہے پس اسکی کم خشکی کے ساتھ غذا کے
دونون چھاتیون تک کھلجاتے ہین اور پیشاب اور خروج حیض کا ادرار کرتا ہے اسی سبب سے اور متلی کو فائدہ کرتا ہے اسلیے
کہ معدہ کی رطوبتون کی جلا کرتا ہے اور انھین پیشاب مین اتارتا ہے اور فائدہ کرتا ہے معدہ کی سوزش کو اور اسکی حرقت کو
کہ جو کھٹے بلغم سے پیدا ہوتی ہے ٹھنڈے پانی کے ساتھ اسلیے کہ ٹھنڈا پانی سوزش اور حرقت کو جلد تسکین موجب ہونے کے
دفع ہونے تک کردیتا ہے اور اسکا خلط ردی ہوتا ہے حرارت کے غلبہ کے سبب سے ریباس یہ ایک گھانس ہے

ریباس

شاخدار کہ اسکے لیے کھرکھراتنہ ہوتا ہے اور اسکی پتی بڑی چوڑی گول ہوتی ہے اور مزا اسکے تنہ کا اور شاخون کا کھٹا
اور عفوصت مارتا ہوتا ہے دوسرے درجے مین ٹھنڈی خشک ہوتی ہے اسلیے کہ اسکا مزا حموضت اور قبض سے
مثل ترنج اور انگور کے گودے کے مرکب ہوتا ہے اور یہ اسی سبب سے خون کے جوش کو بجھاتی ہے اور صفرے کو قطع
کرتی ہے اور حرارت کی تسکین کرتی ہے اور بینائی کو تیز کرتی ہے کیونکہ اسمین ترطیب اور تقویت کے ساتھ خشک کرنے
اور بخار کے روکنے سے روح کی تلطیف کے ساتھ جلا ہوتی ہے اور وبائی بخارون کو فائدہ کرتی ہے اسلیے کہ گرم
مادون کو قطع کرتی ہے اور اعضا کی طرف فضلون کے جذب ہوجانے کو منع کرتی ہے اور اپنے قبض اور تبرید سے اور
بخار کے روکنے سے اپنی مین کی خاصیت کے ساتھ روح کے جوہر کو متین کرنے سے دل کی تقویت کرتی ہے اور
صفراوی اسہال کو فائدہ کرتی ہے کیونکہ اسمین قبض ہوتا ہے اور یہ معدے اور آنتون کی تقویت کرتی ہے اور صفرے

رمان یعنی انار

ریبہ یعنی کھیکھڑا

کو قطع کرتی ہے ریبہ اسکا ہضم ہوجانا سہل اور سریع ہوتا ہے اور غذا کم پڑتا ہے رمان میٹھا انار پہلے درجے
مین ٹھنڈا تر ہوتا ہے لیکن ٹھنڈک کا یہ سبب ہے کہ مائیت بہت رکھتا ہے اور رطوبت کا سبب یہ ہے کہ اسمین جوش
نہین ہوتا کہ رطوبت کے گھٹنے کا موجب ہو اور نہین تو کھٹا ہوجاتا اور کھٹا انار دوسرے درجہ مین ٹھنڈا خشک ہوتا ہے
لیکن ٹھنڈک کا یہ سبب ہے کہ اصلی حرارت جوش سے تحلیل ہوجاتی ہے لیکن خشکی کا یہ سبب ہے کہ اسکی مائیت کم ہوتی ہے
کھٹا انار صفرے کو قطع کرتا ہے اپنی ٹھنڈک اور کھٹاس سے اور احشا کی طرف فضلون کے آنے کو روکتا ہے اپنے قبض
اور پوست کے سبب سے اور خاص شربت اسکا مائیت کے کم ہوجانے سے اور اسکی ساری قسمون مین یہان تک کہ
کھٹے مین جلا ہوتی ہے لیکن کھٹے مین جلا ہونی کا سبب یہ ہے کہ اس مین علیان ہوتا ہے اور حموضت ہوتی ہے

دوسرا باب مفردہ دواؤن کے حروف مین

اور میٹھے مین جلا ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسمین قبض کے ساتھ لطیف حرارت مٹھاس کی لازم ہوتی ہی اور قبض
ہونے کا سبب یہ ہی کہ سب انار اپنی طبیعت مین قبض رکھتے ہین جیسا کہ جالینوس نے اسکی تصریح کردی ہی اور
انار کی گٹھلی جب کہ پکائی جائے اور ملائی جائے شہد کے ساتھ کان کے درد اور داخس یعنے بسہری اور منھ کے آنے
کے لیے اور معدے کے خون کے لیے اور خبیث قرحون کے لیے مفید طلا ہی اسلیے کہ اسمین قبض اور جلا ہی اور جب شہد
کے ساتھ ملائی جاتی ہی تو جلا مین بڑھ جاتی ہی اور قبض مین زیادہ قوی ہو جاتی ہی اسلیے کہ شہد اپنی حرارت کے
سبب سے اسکے قبض کی قوت کو عمقون تک نفوذ کرا دیتا ہی اور اسکی کلیان اور یہی غنچے انار کے پھول کے
شروع نکلنے کے وقت ہوتے ہین اور یہ وہ ہین کہ درخت سے ہوا چلنے کے وقت گر پڑا کرتے ہین اور اسے
جلنار یعنے گلنار کہتے ہین زخمون کے لیے مفید ہوتی ہین اسلیے کہ یہی شدت سے قبض اور تجفیف رکھتے
ہین خاص جلی ہوتی اسلیے کہ اسوقت مین خشکی زیادتی پکڑ جاتی اور کھٹا انار ادرار مین بہت بڑھکر ہوتا ہی میٹھے
سے اور یہ دونون مدر ہوتے ہین اسلیے کہ ان دونون مین جلا ہوتی ہی اور کھٹے کی زیادہ قوی ہونے کا سبب
ہی کہ طبیعت کا اس سے لبستہ ہونا اور ادرار مین ہوتا ہی اور کھٹے مین اس فائدہ کے ساتھ لذع ہوتی ہی لیکن میٹھے
انار کے کم مدر ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسمین رطوبت لطیف حرارت کے ساتھ ہوتی ہی کہ وہ خالی نہین سے اور ریٹ
کے اطلاق کرنے سے خالی نہین ہوتی اور کھٹا میٹھا انار معدے کی سوزش کو فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ یہ معدے مین
ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور صفرے کی آگ کو بجھاتا ہی اور کھٹے کی طرح لذع اور حدت کے نرکھنے سے عصبی اعضا کو
مضرت نہین کرتا ہی اور معدے مین اسکے لیے جوش نہین آتا اور صفرے کی طرف مثل میٹھے کے مستحیل نہین ہوتا
اور کھٹا انار سینہ اور حلق مین خشونت پیدا کرتا ہی عفوصت کے ساتھ والی قوت کے سبب سے اور میٹھا انار
ان دونون کو نرم کرتا ہی لطیف حرارت کے ساتھ والی رطوبت کے سبب سے اور سینہ کی تقویت کرتا ہی
اسی سبب سے باوجود اسکے کہ اسمین قبض ہی اور کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اپنی جلا اور تلئین کے سبب سے اور اسکا
افضل الملیسی یعنے بے دانہ ہی اور یہ وہ ہی کہ جسکی گٹھلی ملائم ہوتی ہی اور الملیس وہ جنگل ہی کہ جسمین روئیدگی
مین سے کچھ نہو صاحب صحاح کہتے ہین کہ عرب مین رمان الملیسی کہتے ہین گویا کہ منسوب ہی اسکی طرف اور
سب انار خفقان کو فائدہ کرتے ہین اسلیے کہ کل انار دل اور روح کی مزاج کی تعدیل کرتے ہین اور
اسلیے کہ دل کی جلا کرتے ہین

شین کا حرف

شعیر یعنے جو

شعیر پہلے درجہ مین ٹھنڈے خشک ہوتے اور جو گیہون سے ٹھنڈا اور اس جو جو کے ستو سے بڑھکر غذا پڑتے ہین
اگرچہ دونون مقدار مین برابر ہون اسلیے کہ جو جب بھون ڈالا جاتا ہی تو اسکی بعضی رطوبتین جاتی رہتی ہین اور

بعض

[illegible]

خاص اسوقت مین کہ پرانا ہوتا ہی پس اسمین سے اصلی رطوبتین بہت سی جاتی رہتی ہین پس غذا پڑا منعدم ہو جاتا ہی رخلا
آش جو کے اور خالی نہین ہوتے آش جو نفخ سے اگرچہ طبخ اسمین سے نفخ لانے والے اجزا مین کے سبب سے
تحلیل کر ڈالتا ہی لیکن اسکے جوہر کی غلاظت کے سبب سے نفخ لانے والے جز و سب کے سب منعدم نہین ہوتے
اور ستو کا نفخ بڑھکر ہوتا ہی اسلیے کہ وہ فضلیہ رطوبتین کہ جن سے نفخ پیدا ہوتا ہی بھوننے سے جو کو نہین چھوڑتی
ہین جس طرح سے کہ طبخ سے وہ چھوڑتی ہین خاص جس وقت مین کہ طبخ اسکا جید ہو اور آش جو سینہ کو اور
کھانسی کو فائدہ کرتے ہین اسلیے کہ یہ جالی اور طب ملین ہوتے ہین اور جرب کو اور کلف کو جو اسنے آتے
کے لیپ سے اور طلا سے مفید پڑتے ہین جلا اور تحلیل کے سبب سے جو سعد سے کے سیلے ردی ہین اسلیے
کہ انمین نفخ اور لزوجت اور جوہر کی غلاظت ہوتی ہی شبت ایک گھانس ہی کہ اسکی پتی سونف کی پتی
کے مشابہ خوشبودار ہوتی ہی اور اسکا تنہ لمبا اور اسکے سر پر ایک تاج ہوتا ہی اور پھول اسکا
زرد اور بیج اسکے اجمود ہ کے بیج کے مشابہ ہوتے ہین دوسرے درجے مین گرم و خشک ہی منضج
ہی ملین ہی ریاح کو دور کرتا ہی اور یہ بات اسکی حرارت کے سبب سے ہی اور اسکا ہمیشہ کھانا
بینائی کو ضعیف کرتا ہی اپنے مین کی خاصیت سے شونیز یہ کالے بیج تیز خوشبودار ہوتے ہین اور
اسکی گھانس چھوٹی پتلی لکڑیون کی طول مین قریب بالشت بھر کے یا زیادہ ہوتی ہی اور اسکی پتی چھوٹی ہوتی
ہی اور اسکے ہرے کنارہ پر پوست کے سر کے مشابہ شکل مین لمبی چیز بیجون کو گھیرے ہوتی ہی دوسرے درجے
مین گرم و خشک ہی حدت کرنے والی جلا دینے والا ریاح کو تحلیل کرنے والی ہی اسکے مسون کی اور بہق کی
اور برص کی تقطیع کرتی ہی جلا کی قوت کے سبب سے کیونکہ اسمین ایک لطیف جوہر ہوتا ہی کہ جسکو حرارت
نے پورے نضج سے پکایا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو اور کیچوؤن کو مارتی ہی اگرچہ پیٹ پر باہر وار سے
رکھدی جائے کیونکہ اسمین تلخی لطیف مفتح قوت کے ساتھ ہوتی ہی اسکے تیلے کو دریا مین ڈالدین تو اسکی
مچھلیان اوپر وار چڑھ آوین اور نیلے رنگ کے کتان کے کپڑے مین پوٹلی باندھکر بھونی ہوئی زکام
کو فائدہ کرتی ہی تنقیح کی قوت کے سبب سے شہدانج یہ بھنگ کے درخت کے بیج ہین
تیسرے درجے مین گرم خشک ہین ریاح کو تحلیل کرتے ہین اپنی حرارت کی قوت سے اور
منی کو سکھاتے ہین اپنی مجفف حرارت کی سبب سے اور درد سر لاتے ہین دماغ کو اس گرم
بخار سے کہ جو انسے پیدا ہو کر سر کو چڑھتا ہی گرم کرنے سے اور اسکی پتی نشہ لاتی ہی خاص
وہ قسم کہ جسکو قنب ہندی یعنی بھنگ کہتے ہین پس یہ جلد شدید نشہ لاتی ہی جب آدمی
اسمین سے دو درم یا ایک درم کا استعمال کرتا ہی اور اسکے استعمال کی کثرت اختلال عقل

شبت یعنی سویا

شونیز یعنی کلونجی

شہدانج یعنی بھنگ کے بیج

شلجم مشہور ہی

اور جنون پر پہونچا دیتی ہی شلجم گرم و تر ہی لطیف حرارت کے ساتھ اپنے مین کی فضلیہ رطوبت کی کثرت سے خلط اسکا غلیظ ہوتا ہی ارضیت کی کثرت سے اور ہمیشہ اسکا کھانا بینائی کی تقویت کرتا ہی اسمین کی خاصیت سے اور اسکے جوشاندہ سے نقرس کو اور ٹھنڈک والے انشقاق کو دھارتے ہین اور غالبًا یا ورم کے سبدون کو روکتا ہی اسیئے کہ اسکے جوش کرنے مین جو ہر گرم لطیف گرمی دینے والا اس سے پانی مین چھوٹ آتا ہی اور اسکے بیج اس سے بڑھکر جلا مین قوی ہوتے ہین اسلیئے کہ وہ زیادہ لطیف ہوتے ہین

شاہترج یعنے پت پاپڑا

شاہترج یہ ایک گھانس ہی کہ دھنیے سے نہایت مشابہت رکھتی ہی مگر اسکی پتی اس سے بڑھکر سپیدی مین ہوتی ہی اور اسکے پھول بنفشئی رنگ کے ہوتے ہین اور اسکا مزا کڑوا اور چرپرا ہوتا ہی اور اسمین قبض ہوتا ہی پہلے درجہ مین ٹھنڈا دوسرے مین خشک ہوتا ہی اور یہ مرکب ہی ارضی جوہر ٹھنڈے سے کہ جسکے سبب سے قابض ہوتا ہی اور ارضی گرم جزو سے کہ جسکے سبب سے کڑوا ہوتا ہی اور بہت سی مائیت سے کہ جو اسکے عصارہ مین نکلتی ہی سدون کو کھولتا ہی اپنے مین کے گرم کڑوے جوہر کے سبب سے اور معدے کی تقویت کرتا ہی اسلیئے کہ معدے کی رطوبتون کی اپنے گرم جوہر سے جلا کرتا ہی اور معدے کو مائیت سے دھوتا ہی اور اسکی تقویت اپنے ٹھنڈے جزو سے کرتا ہی اور خون کو پاک کرتا ہی جلے ہوئے خلطون سے کہ جو اسمین ملے ہوئے ہوتے ہین جالیہ اور غسالہ قوت سے نکالنے کے ساتھ اور کھجلی کو اور جرب کو فائدہ کرتا ہی جلے ہوئے خلطون کے نکالنے سے اور طبیعت کو ملائم کرتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا

شکاعی یعنے ایک گھانس ہی

شکاعی ایک گھانس ہی کہ جسکی پتی حالم کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی مگر یہ اس سے بڑھکر لمبی ہوتی ہی اور اسمین عظیم حرارت ہوتی ہی اور اسکی شاخین سپیدی رکھتی ہین اور اسکے کانٹے ایسے قوی ہوتے ہین کہ جسکا چھونا ممکن نہین اور اسکا پھول کٹیلا ہوتا ہی معدے کو فائدہ کرتی ہی لیکن کہ اسمین ایک باعث کرنے والی قوت ہوتی ہی اس سبب سے کہ یہ خشکی پھیلاتی ہی اور قبض کرتی ہی اور فائدہ کرتی ہی کوے کے ورم کو اپنے مین کی تحلیل اور قوی قبض کے سبب سے اور کہنہ تپون کو کیونکہ اسمین تفتیح اور تحلیل ادرار ہی اور کایج کو قبض کے ساتھ والی تفتیح کے سبب سے اور اسکے جوشاندہ مین میٹھا خون کے بہنے کو فائدہ کرتا ہی کیونکہ اسمین قوی قبض اور تجفیف ہوتی ہی

تے کا حرف

تمر ہندی یعنے املی

تمر ہندی سلیمان ابن حسان کہتے ہین کہ یمن مین اور ہند کے شہرون مین اور سودان کے شہرون مین اگتی ہی اور بصرہ مین بھی اگتی ہی اور پتی اسکی سیب کی پتی کی طرح کی ہوتی ہی اور پھل اسکا تیلے غلافون کا کالا ہوتا ہی کہ اسمین مٹھاس ہوتی ہی اور اسکے اندر وار غلاف مین سخت بیج سرخ رنگ کا ہوتا ہی دوسرے درجے مین ٹھنڈی خشک ہی اسلیئے کہ یہ تھوڑی قبض کے ساتھ قوی کھٹاس رکھتی ہی صفرے کو دستون سے

نکالتی ہی اپنی لزوجت کے سبب سے اور اپنی کھٹاس سے لزج رطوبتون کی تقطیع کے سبب سے اور معدے کی
تقویت کرتی ہی اپنے قبض اور تنقیہ کے سبب سے کیونکہ اسمین اسہالیہ طبیعت ہی اور تسکین دیتی ہی پیاس کو اپنی
ٹھنڈک سے اور تسکین دیتی ہی قی کو اپنے قبض سے بھی جب کہ اسکا شربت بنایا جاتا ہی یا زلال لے لیا جاتا ہی
لیکن سزاوار یہ ہی کہ جب بھگوئی جاوے تو بے ملے چھان لی جائے اور اس سے شربت بنالیا جائے یا شکر
کے ساتھ پی جائے کیونکہ املی جب مل جاتی ہی تو اسکا فراکریہ قی پر معین ہوجاتا ہی تفاح مزے کے موافق اسکی
قسمین بہت سی ہوتی ہین اور اسمین فضلیہ رطوبت ٹھنڈی ہوتی ہی کہ جس سے یہ نفخ پیدا کرتا ہی اور کھٹا سیب
زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہی یعنے عفص سے اور قابض سے بڑھکر تبرید مین ہوتا ہی اسلیے کہ حموضت غلیان سے پیدا
ہوتی ہی اور غلیان لطافت کا موجب ہوتا ہی اور لطافت نفوذ کی زیادتی کی موجب ہوتی ہی پس اسکی تبرید اس
سبب سے بہت ٹھہریگی اور رطوبت مین کھٹکر ہوتا ہی غلیان کے سبب سے میٹھا سیب ٹھنڈک مین گھٹکر ہوتا ہی اسلیے
کہ حرارت فقط معتدل حرارت سے پیدا ہوتی ہی اور پھیکا سیب رطوبت مین بڑھکر ہوتا ہی اسلیے کہ بدمزگی
فقط مائیت کی کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور سیب تقویت کرتا ہی دل کی اپنی عطریت سے اور اپنے مین کی
غذائیت اور مٹھاس سے پس سیب قلب اور روح کی تقویت دینے والے جزء سے بھی کرتا ہی اور معدے
کی قبض سے اور عطریت سے اور خاص فتحی سیب وہ سیب بڑے جرم کا خوش مزا خوشبودار شہر دمشق مین تفاح
فتحی کے ساتھ مشہور ہی کہ منسوب ہی ایک بادشاہ کی طرف کہ جسکو فتح الملک کہتے ہین اسلیے کہ اُسنے اسکے درخت کو اصفہان
سے دمشق مین منگایا ہی اور وہان بوایا ہی اور سیب کا خلط خاص کھٹے کا کچا ہوتا ہی دشوار ہضم ہونے کے سبب سے
کیونکہ ٹھنڈے ارضی اجزا اسپر غالب ہوتے ہین بخارون کے اور عفونت کے قابل ہوتا ہی اسلیے کہ سب قسمین
اسکی بہت مائیت رکھتی ہین اور اسی سبب سے اسکا عصارہ بہت جلدی خراب ہوجاتا ہی تربد جڑ ہین ایک
گھانس کی ہین کہ جسکی پتی چاندنی کی پتی کی طرح کی ہوتی ہی مگر اسکے اطراف تیز ہوتے ہین دوسرے درجے
مین گرم خشک ہی بدن مین خشکی پھیلاتا ہی رطوبتون کے نکال ڈالنے سے اور رقیق بلغم کا اسہال کرتا ہی
مگر یہ کہ سونٹھ سے تقویت کی جائے یا اُس چیز سے کہ جسمین قوی حدت ہی کہ جس سے وہ غلیظ بلغم کو پتلا کردیتا
ہی تو اسہال کریگا اسوقت مین غلیظ کا بھی اور پٹھے کے درد ون کو فائدہ کرتا ہی اسمین کا بلغم نکال ڈالنے سے اور
اسکی اصلاح بادام کے روغن سے ہوتی ہی اسلیے کہ بادام کا روغن بدن کی ترطیب کرتا ہی اور اسکے اسہال
سے جو خشکی عارض ہوتی ہی اُسے دور کردیتا ہی تین اس کا تر و تازہ کم گرم ہوتا ہی اپنی مٹھاس کے سبب سے
بہت تر ہوتا ہی مائیت کی کثرت سے اور بہت غذا اٹرتا ہی اسلیے کہ اعضا کے جواہر کے مناسب ہوتا
ہی اور اسلیے کہ اسکے مائیت کی کثرت مع کے ساتھ ارضیت بہت ہوتی ہی اور اسی سبب سے کہ جب تھوڑا

تفاح یعنے سیب

تربد یعنے نسوت

تین یعنے انجیر

جاتا ہی تو اس سے بہت مائیت نہین نکلتی ہی پس اسی سبب سے اسکے جوہر مین ایک طرح کا غلظ ہوتا ہی معدے سے
جلد اُترتا ہی جلا دینے والی تیز شیر داری کی لبنیت سے اور کچا انجیر بہت جلا دیتا ہی اسلیے کہ یہ لبنیت اسمین بہت
بہت ہوتی ہی ٹھنڈک کی طرف مائل ہوتا ہی ارضیت کی کثرت سے اور جو اسمین سوکھا ہوتا ہی وہ پہلے درجے
کے آخر مین گرم ہوتا ہی ٹھنڈک پھیلانے والی مائیت کی قلت کے سبب سے لطیف ہوتا ہی اس سے
پتلا خون پیدا ہوتا ہی کہ باہر کی طرف حرکت کرتا ہی اور انجیر سارے میوون سے بڑھکر غذا پڑتا ہی اسلیے کہ بیان
ہو چکا ہی کہ انجیر مائیت کے ساتھ ارضیت بہت رکھتا ہی اور نہایت پکا ہوا انجیر مضرت نکرنے سے
قریب ہوتا ہی کیونکہ اس سے وہ لبنیت تیز جو اسکے درخت مین ہوتی ہی جاتی رہتی ہی اور جو ارضی اجزا اسمین ہوتے
ہین معتدل ہو جاتے ہین اور پر مغز انجیر نضج دینے مین بڑھکر ہوتا ہی کیونکہ انجیر حار رطب ہوتا ہی پھر وہ منضج ہوگا
خاص اسکا گودا اسلیے کہ حرارت اور رطوبت اسمین بہت ہوتی ہی پس جس انجیر مین کہ گودا بہت ہوگا پس
وہ نضج مین بھی بڑھکر ہوگا اور اسمین تلئین انتہا درجے کی ہوتی ہی اسلیے کہ حرارت انجیر کی رطوبتون کے بہا دینے
قوی ہوتی ہی اور رطوبتون کے خشک کرنے پر قوی نہین ہوتی باوجود اسکے کہ حرارت انجیر کی تر ہوتی ہی
خشکی نہین پھیلاتی ہی اور انجیر مین جلا ہوتی ہی اور شیر داری ہوتی ہی کہ وہ پیٹ کا اطلاق کرتی ہی اور پسینا لایا ہوتا
ہی اسلیے کہ انجیر فضلون کو جلد کی اطراف کی طرف دفع کرتا ہی پس اسی سبب سے انجیر حرارت کو تسکین دیتا ہی کرب
پیدا کرنے والی حرارت کو اسلیے کہ یہ گرم ردی فضلون کو جلد کی طرف دفع کرتا ہی اور جو تہین ڈالتا ہی کیونکہ
گندے فضلون کو جلد کی طرف دفع کرتا ہی اور انجیر کا دودھ خون اور دودھ مین کے پگھلے ہوے کو جما دیتا
مائیت کے تحلیل کر ڈالنے سے اور سکھا دینے سے اور ان دونون مین کے جمے ہوئے کو گھلا دیتا ہی اسلیے کہ اپنی
حدت سے اور حرارت کی قوت سے ان دونون مین کے جمے اجزا کو گھلا ڈالتا ہی اور یہی یعنے انجیر رنگ کی اصلاح
کرتا ہی مرضون کے سبب سے فاسد رنگ کی اسلیے کہ انجیر خون لطیف پیدا کرتا ہی اور خون کی باہر کی طرف تحریک
کرتا ہی اور دملون کو لیسنے سے پکا دیتا ہی اپنی حرارت اور رطوبت اور لطافت سے اور گرم مزاجون کو پیاس لگاتا ہی اپنی
حدت اور حلاوت کے ساتھ معدے کو گرم کرنے کے سبب سے اور نمکین بلغم سے لگی ہوئی پیاس کو تسکین دیتا ہی کیونکہ
اسے گھلاتا ہی اور رقیق کرتا ہی اور اسکی تقطیع کرتا ہی اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ یہ کھانسی فقط بلغم
سے ہوتی ہی اور انجیر بلغم کو گھلاتا ہی اور پکاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور اسکے تنقیہ پر معین ہوتا ہی اور پیشاب کا
ادرار کرتا ہی اپنی تفتیح اور جلا کے سبب سے اور گلیجے اور تلی کے سددون کو کھولتا ہی اور پیشاب کے ضبق کو
مدد کرتا ہی کیونکہ حاد فضلون کو جلد کے اطراف مین پھینک دیتا ہی پھر پیشاب ان فضلون سے خالی ہو جاتا ہی
اور مثانے مین پیشاب کی لذع کم ہو جاتی ہی پس ایک مدت تک مثانے کو بے اذیت پیشاب کا روک سکنا

ممکن ہوجاتا ہی اور گردے اور مثانے کے موافق ہوتا ہی اپنی جلا کے سبب سے اور ان دونون عضوون مین سے فضلون کے ادرار کے ساتھ نکالدینے سے اور اسلیے کہ انجیر فضلون کا امالہ ان دونون عضوون سے جلد کی طرف مین کر دیتا ہی اور نہار منھ اُسکے کھانے والے کے لیے معدے مین کی غذا سے مختلط ہونے کے سبب سے غذا کے مجرون کے کھولنے مین عجیب منفعت ہوتی ہی اور خاص جوز اور بادام کے ساتھ اسلیے کہ ان دونون کی چکنائی انجیر مین کی لذع کو کہ جو تیز شیر داری سے پیدا ہوتی ہی توڑ دیتی ہی اور جوز کے ساتھ اسکا نفع بہ بڑھجاتا ہی لیکن یہی یعنے انجیر غلیظ غذاؤن کے ساتھ نہایت ردی ہوتا ہی اسلیے کہ انجیر ان غذاؤن کی ظاہر کی طرف تحریک کریگا پس ان سے سدے اور بادی مرض ظاہر جلد مین ہونگے اور جمیز اور یہ ایک قسم ہی انجیر کی گلابی رنگ مشابہ جنگلی انجیر سے کہ مصر اور شام مین پائی جاتی ہی کہ نہین پکتی ہی بغیر اسکے کہ گودی جائے لوہے کے کوچنے سے لیکن اسکی ایک قسم شام مین چھوٹے ریشے بھر نیلے چھلکے کی ہوتی ہی اور ذات سے پکی ہی اور حلاوت شدید رکھتی ہی اور مصنف نے کہا ہی کہ یہی جنگلی انجیر ہی معدے کے لیے ردی ہی اپنی غلاظت سے اور ڈکار لانے سے اور دیر ہضم ہونے سے اور دیر مین نیچے اترنے سے اور نفخ کی کثرت سے اسلیے کہ یہ کچا ہوتا ہی نہین پکتا ہی اور نہ خوش مزہ ہوتا ہی ذات سے اور اسکے لیے حاد قوت بہت شیر داری سے کہ پورے نضج نہونے سے باقی ہی ہوتی ہی کم غذا ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا توت لیکن فرصاد اور یہی سفید میٹھا شہتوت ہی پس انجیر سے قریب ہی لیکن غذا مین گھٹ کر ہی انجیر سے اسلیے کہ مائیت اس شہتوت مین انجیر سے بہت بڑھکر ہوتی ہی اور ارضیت گھٹکر ہوتی ہی اور غذا مین بڑھکر ردی ہوتا ہی اسلیے کہ خون مین اس سے مائیت بہت ہوجاتی ہی پس اسی سبب سے خون غلیان اور فساد کے قابل ہوتا ہی اور معدے کے لیے بہت ردی ہی اسلیے کہ مائیت کی کثرت سے معدے کو لٹکا دیتا ہی اور شامی اور وہی سرخ کھٹا توت ہی پس یہ ٹھنڈا تر ہی اسمین قبض ہوتا ہی کہ اس سے اعضا کی طرف مواد کے سیلان کو روکتا ہی اور خاص کچا اسی بیدانہ توت مین سے اسلیے کہ قبض اُسکا ارضیت کی کثرت سے شدید ہوتا ہی اور کچا مثل سماق کے افعال مین ہی اور یہ گلے کے ورمون کو انتہا کا نافع ہوتا ہی کیونکہ اسمین قبض کے سبب سے تقویت ہوتی ہی اور اسلیے کہ اسمین ٹھنڈک ہوتی ہی بادے کو نرمی سے پھیر دیتا ہی برابر ہی کہ استعمال اسکا ہو غرغرہ سے یا پینے سے یا کھانے سے اسی بیدانہ توت سے اور بھوک لگاتا ہی کیونکہ معدے کے منھ کو مضبوط کرتا ہی اور اسکا قبض کرتا ہی اور اسمین کھٹاس سے دغدغہ کرتا ہی اور کھانے کو پھسلا دیتا ہی اور جلد معدے سے اتار دیتا ہی کیونکہ اسمین تر کرنے والی اور خام پیدا کرنے والی رطوبت کثرت سے ہوتی ہی اور آنتون مین دیر تک ٹھہرتا ہی اسلیے کہ جب آنتون تک پہونچتا ہی تو اسکی مائیہ رطوبت کم ہوجاتی ہی اور باطن کی حرارت سے تحلیل ہوجاتی ہی اور چپچپی چسکتی ہوجاتی ہی پس اسی سبب سے

[illegible]

جمیز یعنی گولر

توت یعنی شہتوت

توت شامی یعنی بیدانہ توت

آنتون مین لپٹ رہتا ہی اور دیر تک معدے مین باقی رہتا ہی اور اسمین یعنی قوت مین ادرار ہوتا ہی لیکن میٹھے مین پس اس سبب سے کہ اسمین مائیت غسالہ کی کثرت کے ساتھ حرارت ہوتی ہی لیکن کھٹے مین تو اس سبب سے ہی کہ اسمین مائیت کی کثرت ہوتی ہی اور اسپر اسکا پیٹ کو روکنا معین پڑتا ہی ترمس یہی مصری باقلا ہی اسکی دو قسمین ہین بستانی اور بری اور سب سے بڑھکر جید سفید بڑے دانے کا ہوتا ہی اور غذا کے لیے زیادہ جید بستانی ہی اور دوا کے لیے بری ہی اور یہی جالر اپنے سارے اجزا سے دوائیت کی طرف غذائیت سے بڑھکر مائل ہی پہلے درجے مین گرم دوسرے مین خشک ہی اسکا جوشاندہ کلف اور نمش اور برص اور سعفہ اور جرب کا جالی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسکے مزے مین شدت سے تلخی ہوتی ہی اور تلخ کے فعلون مین سے جلا کرنا اور تحلیل کرنا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو جالر مارتی ہی اپنی تلخی کے سبب سے لیپ سے اور پینے سے سرکہ کے ساتھ اور بالون کو بڑھاتی ہی بالون کی غاذیہ رطوبت کی تحلیل سے اور کلیجے اور تلی کے سدون کو کھولتی ہی اور پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہی اور حمول سے پیٹ کے بچہ کو نکالتی ہی اسلیے کہ کڑوے کے فعلون مین سے تقطیع اور ادرار ہی ترنجبین ایک اوس ہی کہ حاج کے درخت پر پڑتی ہی اور یہی ترنجبین کا کانٹا ہی کہ نسف کی زمینون مین ماورا النہر کے قریون مین سے اور بعض خراسان کے مواضع مین ہوتا ہی اور ترنجبین سفید جمی گولیان بندھی معتدل حرارت کی طرف مائل ہوتی ہی اسپر اسکے مزے کی شیرینی دلالت کرتی ہی اور اسمین تلئین ہوتی ہی اسلیے کہ سنے خشکی کی لطیف حرارتون سے رطوبتون کو بہا دیتی ہی اور جلا ہوتی ہی کہ کھانسی اور سینے کو فائدہ کرتی ہی تلئین سے اور ترطیب سے اور جلا سے اور پیاس کو تسکین دیتی ہی ترطیب سے حرارت اور سوزش کو تسکین کرنے کے سبب سے اور ملائمت سے صفرے کا اسہال کرتی ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور اسپر معین اسکی تلئین اور جلا ہوتی ہی

ثے کا حرف

ثوم تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی نفخ کا انتہا سے محلل ہی اپنی حرارت کی قوت سے اور لطیف سے جلد کے لیے مقرح ہی حدت کی قوت سے جب کہ باہر دار لگایا جاتا ہی اور پیاز کی طرح سے جب مدبر وار دہ ہوتا ہی تو ایسا اثر نہین کرتا ہی اور فائدہ کرتا ہی پانیون کے تغیر کو اور انکے فساد کو دور کرتا ہی پانیون کے لطیف کرنے سے اور انمین کے فضلون کو دور کرنے سے اور فائدہ کرتا ہی ٹھنڈک سے دانتون کے دردون کو اور پرانی کھانسیون کو اور سینے کے دردون کو ٹھنڈک کی قید سب مین ہی اور سبب اس فائدہ کرنے کا یہ ہی کہ اسمین حاد نہایت گرم اور لطیف جزر ہوتا ہی اور ٹھنڈک کو دور کر دیتا ہی اور تلئین کرتا ہی اور جونک کو نکالتا ہی اسلیے کہ یہ شدت کی تسخین اور تبخیر رکھتا ہی پس اس سبب سے جونک گرم ہو جاتی ہی اور مضطر ہوتی ہی اس

دوسرا باب مفرد دواؤن کے حرفون مین

ترمس یعنی جالر

ترنجبین یعنی ایک قسم اوس کا ہی

ثے کا حرف

ثوم یعنی لہسن

دوسرا فن [illegible] دواؤن [illegible] مین

امر کی طرف کہ حلق سے نکل کر ٹھنڈے مکان کی طرف چلی جائے اور وہی لُنبھ ہی اور نکالتا ہی پیٹ کے کیڑون کو
اور اپنی حدت سے مار ڈالتا ہی اور حیض کا ادرار کرتا ہی اسلیے کہ خون کو پتلا کرتا ہی اور گرم کرتا ہی اور خون کی تحریک
کرتا ہی اور پیٹ کے بچے سے ملی ہوئی جھلی کو نکالتا ہی حیض کے ادرار کرنے کی قوت سے اور حلق کو صاف
کرتا ہی بلغمی مادے سے تلیین اور رطوبتون کی تقطیع کے سبب سے اور شہد کے ساتھ بہق پر اور جمے خون پر لگایا
جاتا ہی یعنے جلد کے نیچے خون کے جمنے کی سیاہی پر اسلیے کہ اسمین تقطیع ہوتی ہی اور شہد مین جلاء ہوتی ہی
اور جوئون کو اور لیکھون کو مار ڈالتا ہی جب کہ پیا جاتا ہی اسلیے کہ اپنے نفوذ کی سرعت سے اپنی مادہ کیفیت کے
اعضا کی مشابہت کی طرف مستحیل ہونے سے پہلے ظاہر جلد کی طرف نفوذ کر جاتا ہی اور درد سر لاتا ہی اور
بینائی کو ضرر کرتا ہی اسلیے کہ حدت اور حرارت اور تخفیف شدت سے رکھتا ہی اور اسکے ساتھ اسمین فضلیہ
رطوبت ہوتی ہی پس وہ اس سبب سے بہت تبخیر کرتا ہی اور تبخیر کی کثرت درد سر اور بینائی کی تاریکی کی موجب

ثلج یعنے برف

ہوتی ہی ثلج طبیعت سے سرد اور عرض سے خشک ہی کبھی پیاس لاتی ہی حرارت کے جمع کرنے کے سبب سے
یہ وہ ہی جسے شیخ بوعلی سینا نے کہا ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ برف کی ٹھنڈک کے سبب سے اصلی حرارت
دل کی طرف بھاگ جاتی ہی پس دل مین مجتمع ہوتی ہی اور دل کی گرمی بڑھجاتی ہی اور پیاس پیدا ہوتی ہی یا
اسلیے کہ برف معدے کو اذیت دیتی ہی پس طبیعت خون اور روح اور اصلی حرارت کے ساتھ معدے
کی طرف متوجہ ہوتی ہی پس معدے کی سخونت شدت پکڑتی ہی اور پیاس پیدا ہوتی ہی یا اسلیے کہ برف
معدے کے اندر وار کو کثیف کر دیتی ہی پس اسمین حرارت مجتمع ہوتی ہی اور بند ہو جاتی ہی اور پیاس
لگاتی ہی اور دخانیت سے یعنے اور دخانیت کے سبب سے کہ محتبس ہوتی ہی برف مین یہ مصنف کے
مذہب پر ہی اسلیے کہ وہ قائل ہین کہ برف کا مادہ تر بخار ہین کہ فضا کی طرف بلند ہوتے ہین پھر جب ابر
ٹھنڈک قوی آجاتی ہی تو انھین جما دیتی ہی اور بستہ کر کے برف بنا دیتی ہی اور یہ بخار نادر ہی کہ دخانیت سے خالی
ہون اسواسطے کہ بعید ہی کہ نری مائیت کو حرارت بے ارضیت کے اوپر کو اٹھائے اسلیے کہ مجاورت پانی
مین اور زمین مین شدید ہوتی ہی پس برف ایک جما ہوا ابر ہی کہ جس سے دخانی اجزا اوپر اوپر صاعد انھین
ہوئے ہین اور اسپر دلالت کرتی ہی یہ بات کہ ہم دیکھتے ہین کہ جب برف پانی مین گھولی جاتی ہی تو دھوان برف سے
اٹھتا ہی اور دھوان سخن ہوتا ہی پھر جب انکی ارضی تبرید جاتی رہتی ہی تو اپنے مین کی محتبس دخانیت سے
سخونت پر عود کر آتے ہین اور انسے پیاس پیدا ہوتی ہی اور برف کا حکم اس بارہ مین گرم دوا کا حکم ہی کہ
جب ٹھنڈی کی جاتی ہی تو شدت کی ٹھنڈک سے فعلی ٹھنڈی ہو جاتی ہی پھر جب یہ عرضی ٹھنڈک دو
ہو جاتی ہی تو اپنی گرمی پر عود کر آتی ہی اور بدن کو گرم کرنے لگتی ہی اور معدے اور پٹھے کو ضرر کرتی ہی

اسلیے کہ اپنی ٹھنڈک کی شدت سے پٹھون مین سردی کی زیادتی کر دیتی ہی پھر پٹھے اس سے ضرر پاتے
ہین اور انکے افعال متغیر ہو جاتے ہین اور اسلیے کہ معدے اور پٹھون کو کثیف کر دیتی ہی اور جو فضلے اور بخار
کہ معدے سے تحلیل ہوتے ہین اُنکے تحلیل ہونے کو روکتی ہی اور افراط کے گرم دانتون کے درد کو تسکین
دیتی ہی ثعلب اسمین تحلیل ہوتی ہی اسکی حرارت کی افراط کے سبب سے اور لومڑی کی کھال کا پوستین
سب پوستینون سے بڑھکر گرم ہوتا ہی حرارت اور خشکی کی افراط کے سبب سے ٹھنڈے مزاج والون اور
تر مزاج والون کے لیے مناسب ہوتا ہی اور مین کہتا ہون کہ دق اور جو اصل اس سے بہت گرم ہوتے
ہین اور ان دونون مین کلام گذر چکا ہی اور جب لومڑی زندہ جوش کی جائے اور اسکے پانی سے دُکھتے ہوئے
مفصلون پر نطول کرین تو اسکو تسکین دیتی ہی اور زیت مین پکانا زیادہ قوی ہوتا ہی تسکین مین پانی مین پکانے
سے اسلیے کہ زیت خود محلل اور مرخی اور درد کی مسکن ہوتی ہی اور یہی حال اسکی چربی کا ہی کہ وجع مفاصل کی تسکین کرتی
ہی جب کہ لگائی جاتی ہی اور دو درم بھر اسکے سوکھے پھیپھڑے کا کھانا سانس پھولنے کو نہایت فائدہ کرتا ہی

ثعلب یعنی لومڑی

خ کا حرف

خشخاش

خشخاش اسکی قسمین شیخ بو علی سینا کے قول پر چار ہین بستانی اور بری اور بحری اور زبدی لیکن بستانی بس
یہ وہ ہی کہ جسکے بیج سفید چھوٹے گول اور پوست اسکے لمبان کی طرف مائل ہوتے ہین اور یہ سب سے بڑھکر
اعتدال سے قریب ہوتی ہی لیکن بری بس بیج اسکے کالے ہوتے اور پوست اسکے گولائی سے بہت قریب
ہوتے ہین اور یہ ٹھنڈک مین نہایت قوی ہوتی ہی اور یہ یونانی زبان مین رواس سے نامزد ہی اور اسکے
معنے بہنے والے کے ہین اسلیے کہ اس سے رطوبت بہتی ہی اور اُس سے افیون بنتی ہی لیکن بحری بس یہ ایک
گھانس ہی کہ جسکی پتی سفید غبار دار دندانہ دار آرہ کی طرح پر مثل بری خشخاش کی پتی کے ہوتی ہی اور پھل چھوٹا
غلاف دار مثل مینتھی کے غلاف کے گائے کی سینگون کے مشابہ ہوتا ہی اسی سبب سے خشخاش مقرن
بحری سے بھی نامزد ہوتی ہی اور اسمین بیج چھوٹے کالے ہوتے ہین اور دریا کے کنارے اُگا کرتی ہی اور
اسی سے خشخاش بحری سے نامزد ہی لیکن زبدی بس یہ ایک گھانس ہی کہ اسکا سب تنہ اور پتی اور پھل
سپید سپیدی مین زبد یعنے مسکہ کے مشابہ ہوتا ہی اور اسی سبب سے زبدی سے نامزد ہوئی ہی اور سفید خشخاش
ٹھنڈی خشک دوسرے درجے مین ہوتی ہی اور کالی ٹھنڈی خشک تیسرے درجہ مین ہوتی ہی اور کالی مخدر
اسلیے کہ ارواح کو ٹھنڈک کی قوت کے سبب سے جما کر غلیظ کر دیتی ہی اور تبرید کی افراط سے اعضا کے مزاج
کو ٹھنڈا کر دیتی ہی بس خراج روح نفسانی کی تاثیر کو قبول نہین کرتا منوم یعنے نیند لانے والی ہی اسی سبب سے
پینے سے اور لگانے سے اور کھانے سے مغلظ ہی اخلاط کی نزلے کی مانع ہی اسی سبب سے اسلیے کہ جب

خطمی یعنی پت

اخلاط غلیظ ہو جاتے ہین تو اُنکے منافذ کشادہ نہین رہتے پس اخلاط بند ہو جاتے ہین خطمی و یکقسم خبازی کی ہو دیسقوریدوس کہتے ہین کہ خطمی بری ملوخیا کی ایک قسم ہو اور بری ملوخیا سے انکی مراد خبازی ہو اسلیے کہ خبازی کی قسمون مین سے ایک قسم ہو کہ جسکی پتی گول اور پھول گلاب کے پھول کے مشابہ اور تنہ طول مین ہاتھ بھر کے قریب اور جڑ چپچپی جسکے اندر سپیدی ہوتی ہو اور یہ قسم اکثر شہرون مین ہوتی ہو اور ایک قسم بڑی ہوتی ہو یہان تک کہ درخت ہو جاتی ہو جاڑے مین اسکی پتی گرتی ہو اور شاخین نہین سوکھتی ہین اور بہت یہ قسم شہر سمرقند مین ہوتی ہو گرم ہو اعتدال سے یہی بات حق ہو اور بعضون نے اسے خبازی کی باقی قسمون کی طرح پر ٹھنڈا قرار دیا ہو اور اُسکی حرارت پر یہ بات دلالت کرتی ہو کہ اسمین نضج اور تلیین اور ارخا اور تحلیل ہو کیونکہ یہ حرارت کے افعال ہین مفاصل اور نسا کے دردون کو تسکین دیتی ہو اور ارتعاش کو فائدہ کرتی ہو اس سبب سے کہ اسمین تلیین اور ارخا اور تحلیل ہو اور اسکے بیج گرم کھانسی کو فائدہ کرتے ہین جب کہ اسکا لعاب گرم پانی سے نکالا جاتا ہو اور اسکی پتی چھاتی کے ورمون کو فائدہ کرتی ہو اور اسکا لیپ ذات الجنب اور ذات الریہ مین لگایا جاتا ہو نضج دینے اور تحلیل کرنے کے سبب سے اور اسکی جڑ کا جوشاندہ پیشاب اور آنتون کی جلن کو فائدہ کرتا ہو اس سبب سے کہ اسمین چکنا اور مرخی لعاب ہوتا ہو اور پیچش کو اسلیے کہ خطمی ارخا کرتی ہو اور اپنی لزوجت کے سبب بند نفلون کو پھسلا دیتی ہو اور مقعد کے ورمون کو اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور زردی دستون کو چپک رکھنے کے سبب سے اور انتڑیون کی قابضہ قوت کے سبب سے

خس یعنی کاہو

خس اور یہ دو قسمون پر ہو بری اور بستانی اور بری کا لی خشخاش کی قوت مین ہوتا ہو اور بستانی دوسرے درجہ مین ٹھنڈا تر ہو ساری گھانسون سے بڑھکر غذا اٹھتا ہو اور جید ہو اور اسی سبب سے سزاوار ہو کہ اسکی ٹھنڈک بہت شدید نہو اور سب مین بڑھکر اسکا پکا ہوا غذا اٹھاتا ہو اس سبب سے کہ اسمین غلیظ رطوبت ہوتی ہو طبخ کے سبب سے لطیف ہو جاتی ہو اور اسکا دھونا اسکے نفخ کو بڑھا دیتا ہو اسلیے کہ دھونا اسمین کے گرم لطیف جزون کو کہ اسکی سطح پر پھیلے ہوئے ہوتے ہین دور کر دیتا ہو اور اسکو تر کرنے والی رطوبت کا جو نفخ لانے والے ریاح کی طرف مستحیل ہو جاتی ہو افادہ کرتا ہو اور جب اسکا استعمال شراب کے درمیان مین کیا جاتا ہو تو نشہ ہونے کا مانع آتا ہو اسلیے کہ یہ انجرون کے بلند ہونے کو روکتا ہو کیونکہ اپنی ٹھنڈک کی قوت سے انھین غلیظ کر دیتا ہو اور کاہو پانیون کے اختلاف کو مفید ہو مصنف کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ بات اس سبب سے ہو کہ یہ کاہو پانیون کو نفوذ کرنے سے دیر لگاتا ہو پس انھین معدے مین اور معدے کے اطراف مین یہان تک روکے رکھتا ہو کہ انکا نضج اور اصلاح پورا پورا ہو جاتی ہو اور خدر کرتا ہو اور نیند لاتا ہو روح کو غلیظ کرنے کے سبب سے اور ہذیان کو فائدہ کرتا ہو دماغ مین ٹھنڈک ڈالنے سے اور انجرون کے چڑھنے کو مانع آنے سے اور سورج کے احتراق کو سر کے لیے اپنی تبرید کے سبب سے اور درد دھ کو

زیادہ کرتا ہی خون کے پیدا کرنے کی کثرت سے اور جید خون پیدا کرنے سے اور اسکے بیج منی کو خشک کرتے ہین یعنے
یا اپنی ٹھنڈک کی قوت سے اُسے غلیظ کر دیتے ہین اور باہ کی خواہش کو تسکین دیتے ہین اپنے خدر کرنے کے
سبب سے اور احتلام کو کم کر دیتے ہین اسی سبب سے اور پیاس کو اور سوزش کو فائدہ کرتے ہین اور اسے ہمیشہ کھانے
رہنا بینائی کو ضعیف کر دیتا ہی روح کے غلیظ کر دینے کے سبب سے خرنوب اس سے مراد شامی خرنوب
ہی اور اسکی تین قسمین ہین اور سب مین افضل صیدلانی ہی اور یہ اخیر کی دونون قسمون سے زیادہ ملائم اور مٹھاس
مین زیادہ قوی ہوتی ہی اور خشبیت مین یہ سب قسمون سے کم ہوتی ہی اور یہی قسم شام مین کھائی جاتی ہی اور
دوسری قسم کہ شنا بوئی سے نامزد ہی اور مزے مین صیدلانی کے قریب ہی سوا اسکے کہ اسکے جسم سے زیادہ
کھر کھری اور قوی لکڑی ہوتی ہی اور اسکو دیہاتی اور کسان کھایا کرتے ہین اور تیسری قسم سب سے بڑھکر جرم
مین گسندہ ہوتی ہی اور لکڑی ہونے مین اقوی ہوتی ہی اور اسمین غلاظت اور خشبیت کے ساتھ مٹھاس ظاہر ہوتی
ہی قابض ہی پیٹ کی بستہ کرنے والی ہی خشکی پھیلانے والی ارضیت کی کثرت سے روکتی ہی اسی سبب سے خون
کے سیلان کو اور خرنوب معدے کے لیے ردی ہی اور ہضم نہین ہوتی ہی کیونکہ اسمین خشبیت ہوتی ہی اور اسکا
خلط اسی سبب سے ردی ثقیل ہوتا ہی اور خرنوب نبطی وہ ہی خرنوب شو کی ہی لیکن اسمین غذائیت نہین ہوتی
اور یہ دو قسمون کی ہوتی ہی شوک یعنے کانٹا دو ہاتھ کا ہوتا ہی اور شاخون دار ہوتی ہی اور اسکے لیے پھل ہوتے
ہین کہ گویا کہ وہ سرخ سیب لگے ہین اور ان پھلون مین سرخ بیج ہوتے ہین اور دوسری قسم کا درخت بڑا سیب
کے بڑے درخت کے مثل مین ہوتا ہی اور اسکی پتی سیب کی پتی سے چھوٹی ہوتی ہی اور اسکا پھل شعود
کے پھل سے چھوٹا شدت سے کالا ہوتا ہی اور اسکے لیے گٹھلیان ہوتی ہین کہ اُنسے تولنے کے بانٹ
بنائے جاتے ہین اور یہ دونون قسمین پیٹ کی بستہ کرنے والی اور حیض کی روکنے والی ہین خبازی اسکی قسم
بستانی ہی اور وہ ملوخیا کے نام سے مخصوص ہی اور ایک قسم بری عظیم ہی کہ وہ خطمی کے نام سے مخصوص ہی اور
ایک قسم بری ہی کہ عظیم نہین ہی اور یہ خبازی کے نام سے مخصوص ہی اور اسکی ایک قسم کبھی بعضے شہرون مین بہت
بڑی ہوتی ہی یہان تک بڑا درخت ہو جاتی ہی پہلے درجے مین ٹھنڈی تر ہی حلق اور سینہ اور پیٹ کی اپنی
لزوجیت سے تلیین کرتی ہی اسلیے کہ اپنی لزوجت سے پھسلا دیتی ہی اور فائدہ کرتی ہی سوکھی گرم کھانسی کو
خشونت اور خشکی دور کرنے کے سبب سے اور فائدہ کرتی ہی گردے کو اور مثانے کو جو متقرح ہین اپنی لزوجت
اور چکنے کے سبب سے خوخ اسکی قسمین بہت سی ہین زرد اور سرخی مارتا اور سپید بے گٹھلی کا اور گٹھلی سے
ملا ہوا یعنی گٹھلی کا اور کڑوی گٹھلی کا دوسرے درجے مین ٹھنڈا اور پہلے مین تر ہی جلد عفونت لاتا ہی مائیت کی کثرت
سے خون کو غلیان اور عفونت کے قابل کر دیتا ہی حلق کو نرم کرتا ہی اور اسمین ایک طرح کا قبض ہوتا ہی

[illegible]

خرنوب قسم درخت سے ہی

خبازی خطمی کی قسم سے ہی

خوخ یعنے شفتالو

اسلیے کہ اسمین مائیت بہت بے مزہ ارضی قبض کی طرف مائل ہوتی ہی اور یہ بات اسکے مزے سے ظاہر ہوتی
ہی اور اسمین مٹھاس ہوتی ہی اور یہ فقط ارضیت کی حرارت مین معتدل ہونے کے سبب سے ہوتی ہی اور سبب سے
بڑھکر قابض کچا ہوتا ہی اسلیے کہ اسمین ارضیت بڑھکر ہوتی ہی لیکن اسکی بہی کان اور پیٹ کے کیڑون کو
لگانے اور پینے سے مار ڈالتی ہی اور اسکی تقدیم کھانے پر واجب ہی اسلیے کہ یہ اپنے جوہر کی رخاوت اور مائیت
کی کثرت کے سبب سے جلد ہضم ہوتا ہی اور جلدی نیچے کو اُترتا ہی اور جب راہ نیچے اُترنے کی دوسرے کھانے کے
مقدم ہونے سے نہین پاتا ہی تو فاسد ہوجاتا ہی اور فاسد کردیتا ہی اور شفتالو بہت غذا تھوڑا دیتا ہی اور جید نہین ہوتا ہی اسلیے
کہ مائیت کی کثرت سے مائی بلغم پیدا کرتا ہی اور کبھی غلیظ بلغم پیدا کرتا ہی اسلیے کہ اسکی مائیت کی آمیزش ارضیت
سے بہت مضبوط نہین ہوتی پھر اسکی رطوبت جلد تحلیل ہوجاتی ہی اور ارضیت باقی رہجاتی ہی خل مرکب ہی جزو
گرم سے کہ ناری ہی اور جزو ٹھنڈے سے کہ ارضی قابض ہی اور بارد مائی جزو سے پس یہی سرکہ ناریت سے تیز
ہی اور ارضیت سے قابض ہی اور یہی یعنے ٹھنڈا اجزا زیادہ غالب ہی اسلیے کہ ناری تیز جزو اسمین تھوڑا سا ہی
اور باقی اجزا ٹھنڈے ہین اور یہ دونون جزو لطیف ہین اور اسی سبب سے سرکہ غلاظت نہونے سے اور نفوذ کے
مانع کے نہونے سے نفوذ کرتا ہی اور عمق مین پیرجاتا ہی اور اسی سبب سے سرکہ کی تبرید سب ٹھنڈی چیزون پر بڑھ گئی ہی
اسواسطے کہ اورون کے لیے نفاذہ قوت نہین ہوتی اور طبخ سرکہ کی ٹھنڈک کو توڑ دیتا ہی کیونکہ اسکی مائیت کو گھٹا
دیتا ہی اور دہی یعنے سرکہ مقطع ملطف ہی ناری حاد تیز جزو سے صفرے کو فائدہ کرتا ہی ٹھنڈے کھٹے جزو سے
اور ورم کو روکتا ہی جہان کہ پیدا ہوا چاہتا ہی ٹھنڈے قابض جزو سے اور ہضم پر اعانت کرتا ہی اسلیے کہ معدے
کو رطوبتون سے پاک کرتا ہی اور اُس سے لزوجت کو قطع کرتا ہی اور غلیظ رطوبتون کی تلطیف کرتا ہی اور معدے
کی تقویت کرتا ہی اپنے قبض کے سبب سے پھر بعد اُسکے معدے کا فعل جید ہوجاتا ہی اور بلغم سے ضرر رکھتا ہی
اُس سبب سے کہ بیان ہوچکا اور سوداوی مزاج والون کے مضر پڑتا ہی اور جمرے کو اور نملے کو اور جرب کو اور قوبا
کو اور آگ کے جلنے کو فائدہ کرتا ہی اور دوڑنے والے قرحون کو دوڑنے سے روکتا ہی اور روغن گل کے ساتھ اُسکے
کلی کیجاوے تو گرم دردسر کو نفع کرتا ہی اور دانتون کے درد کے لیے اور اُنکے خون نکلنے کے لیے مفید ہوتا ہی خبز
افضل اسمین وہ ہی کہ جو ردی آمیزشون سے پاک ہی مثل اُن دانون کے کہ جو غلے مین ملے ہوتے ہین اور
معتدل ہی نمک مین اسلیے کہ اگر نمک بہت ہوگا تو روٹی کو جلد اعضا کی طرف صافی کے کھینچنے کے پہلے نکال دیگا
اور یہ بات نمک کی جلا کی قوت سے ہوتی ہی اور اگر کم ہوگا تو معدے مین روٹی طولانی مدت تک رہے گی
اور معتدل ہی خمیر مین اُس سبب سے کہ نمک مین ذکر کیا گیا ہی اسلیے کہ خمیر کے لیے بھی جلا دینے والی قوت ہوتی
ہی اور معتدل ہی نضج مین یعنے [illegible] معتدل آگ سے ہوا ہو اسلیے کہ قوی آگ روٹی کے

خل یعنے سرکہ

خبز یعنے روٹی

باہر وار کو جلاوے گی اور اندر وار کو کچا رکھے گی اور یہ بات ردی ہی کیونکہ ظاہر اسکا اُسوقت مین جلا ہوا ہوگا اور باطن
کچا ہوگا اور ضعیف آگ روٹی کو کچا رکھے گی تنوری اسلیے کہ آگ روٹی سے ملے گی اور اسکے اندر وار اور
باہر وار مین تصرف کریگی اور دونون طرف سے پکاوے گی ٹھنڈے ہونے تک چھوڑ رکھی ہوئی اسلیے کہ گرم
روٹی مین ارضیہ حرارت ہوتی ہی کہ اُس سے پیاس پیدا ہوتی ہی اور بخاریہ رطوبت کے فضلے ہوتے ہین
کہ جس سے اوپر وار چڑھ آتی ہی اسی سے جلدی سے سیر کر دیتی ہی کیونکہ اُس سے معدہ بھر جاتا ہی اور اسی
لیے کہا گیا ہی کہ افضل وقت کھانے کا آخر دن ہی کہ جسمین روٹی پکتی ہی یا بعد اُسدن کے ہی قبل اسکے کہ
سوکھ جاوے اور سخت پڑ جاوے اسلیے کہ اسوقت مین اسکی ارضیہ حرارت جاتی رہتی ہی اور بخاریہ رطوبت
تحلیل ہو جاتی ہی اور اسکے بعد ہی یعنے تنوری کے توے کی روٹی اسلیے کہ یہ نہین پکتی ہی مگر ایک ہی طرف
سے اور اس سے آگ نہین ملتی ہی پس اُسکے باطن کو ظاہر کی طرح نہین پکاتی ہی اسی سبب سے یہ تنوری
سے رطوبت مین اور غذا اترنے مین بڑھکر ہوتی ہی اور اسکے سوا ردی ہی اور میدے کی اور یہ گیہون کے
میدے سے بنائی جاتی ہی غذا اترنے مین بڑھکر اور بہت جید ہوتی ہی بھوسی کم ہونے کے سبب سے مگر یہ نیچے
اترنے مین اور نفوذ مین سستی ہوتی ہی لزوجت کے سبب سے اسلیے کہ نشاستے کی طبیعت مین ہی اور
بھوسی دار آٹے کی روٹی اور یہ وہ روٹی ہی کہ جسمین بھوسی بہت ہو اور اسکا آٹا چھلنے مین چھنا ہوا نہ
اچھی طرح سے اور بھوسی نہ نکالا گیا ہو طبیعت کی تلیین کرتی ہی اور نیچے جلد اُترتی ہی اور جلد نفوذ کرتی ہی لیکن
تغذیہ مین کم ہی اور زیادہ ردی ہی غذائیہ جزون کے اسمین کم ہونے اور یبوست کی کثرت سے اور بڑے
پتلے گیہون کی روٹی بھوسی دار آٹے کی روٹی کے حکم مین ہی بہر کے کم ہونے سے اور بھوسی کے بہت
ہونے سے اور دودھ پڑے آٹے کی روٹی غلیظ خلط کو پیدا کرتی ہی نہ پکنے سے اور لزوجت کی کثرت سے
اور خمیر سے خالی ہونے کے سبب سے اور پلید اور بیہودہ روٹی ہی جو تنور مین خشک کی گئی ہی پھر بھگوئی گئی ہی پھر پانی
مین خشک کی گئی ہی اور کوٹی گئی ہی مثل التے کیے ہوئے ستوؤن کے نفاخ ہی غریب رطوبت کے سبب سے کہ جو پانی
سے حاصل کی ہی دیر ہضم ہی خشکی کی شدت سے اور اسکے جوہر پر ارضیہ رطوبت کے غالب ہونے سے اور اسلیے
رطوبت کے فنا ہو جانے سے اور دودھ ملا کر پکائی ہوئی روٹی دودھ کے جمجانے سے اور لزوجت کے سبب سے
ڈالنی ہی بہت غذا اترتی ہی دودھ کے منہضم ہونے کے سبب سے دیر مین نیچے اترتی ہی لزوجت کے سبب سے اور معدے کے
پردے مین چپک رہنے کے سبب سے اور گیہون کی روٹی جلد فربہی لاتی ہی اسلیے کہ غذا بہت بڑی ہی اور
اعتدال کی حرارت سے گرم ہوتی ہی حرارت مین انسان کے بدن کے مشابہ ہوتی ہی اور اسمین اور آدمی کی
طبیعت مین مشاکلت اور مناسبت ہوتی ہی خردل اسمین جو دو ہی کہ جسکا دانہ بڑا ہو اور تیل ڈالنے سے نہون ....

خردل یعنے رائی

شدت سے سرخ نہو اور جب کوئی جائے تو اسکے اندر دار زرد ہو چوتھے درجے مین گرم و خشک ہی بلغم کی تقطیع کرتی
ہی اسلیے کہ اسکا جوہر ناری حرارت مین شدید ہوتا ہی اور اس بات پر اسکا مزا کہ نہایت حار اور تیز ہی دلالت
کرتا ہی پس یہ رائی اسی سبب سے لطیف ہی تحلیل مین شدید جاذب مجفف مقطع ہوتی ہی اور اسکا تیل مولی
کے تیل سے زیادہ گرم ہوتا ہی اور تیل سکے نکالنے کی ترکیب یہ ہی کہ اسے کوٹ ڈالین اور گرم پانی مین تر کرکے
اور تل کی طرح سے نچوڑ لین اور اسکی دھونی سانپ بچھو وغیرہ کو بھگاتی ہی اپنی حدت کی کثرت سے اور اسمین
جلا اور تحلیل ہی اور کلف کو زائل کرتی ہی اور مردہ خون کے نشان کو دور کرتی ہی جلا کی قوت سے اور تقطیع
سے اور بلغم سے بوجھل زبان کو خشک کرتی ہی تقطیع سے اور تحلیل سے اور داء الثعلب کو فائدہ کرتی ہی اور ورمون
کو تحلیل کرتی ہی اور جرب اور قوبا اور وجع مفاصل کو فائدہ کرتی ہی اسلیے کہ مادے کو ظاہر جلد کی طرف جذب کرتی
ہی اور تحلیل کرتی ہی اور سر کی رطوبتون کا تنقیہ کرتی ہی اور متواتر نزلون کو فائدہ کرتی ہی جب مقدم سر پر لگائی جاتی
ہی اور اسلیے پانی اور تیل کا قطور کانون کے درد کے لیے کیا جاتا ہی کیونکہ اسمین تحلیل ہوتی ہی اور باہ کی تقویت کرتی
ہی اسلیے کہ تناسل کے عضو کو گرم کرتی ہی اور اسلیے کہ اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی جیسے کہ جب دانون مین
ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ یہ کھانے والے کے دل کو تیز کرتی ہی اور باہ پہلے سے برانگیختہ کرتی ہی اور
پیاس لگاتی ہی اپنی حرافت سے اور جلا سے اور رطوبتون کی تقطیع سے اور مصفاۃ انت کے سدون کو کھولتی ہی اور
کرتی ہی ہم کو اگر نہار منہ پی جاتی ہی اور پھیپھڑے کے نرخرے کی خشونت کو دور کرتی ہی شہد کے ساتھ اسلیے کہ
چکنا کرنے والی رطوبتون کو بہا دیتی ہی خیار شنبر حرارت اور برودت مین معتدل ہی اسپر مزا دلالت کرتا ہی کہ اسمین کوئی
مزا نہین پایا جاتا ہی کہ اسکی قوی کیفیت کی طرف منسوب کیا جائے تر ہی احشا مین کے گرم ورمون کو فائدہ کرتا
ہی اسلیے کہ ملین ہی محلل ہی مرقق ہی اور اس سے ہری مکو کے پانی کے ساتھ گلے کے ورمون کے لیے غرغرہ کیا جاتا
ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور طلا کیا جاتا ہی اسی سبب سے بھی مفاصل پر اور نقرس پر اور یرقان اور کلیجے
کے درد کو فائدہ کرتا ہی اور طبیعت کو ملائم رکھتا ہی اور صفرے اور بلغم جلے ہوؤن کا اسہال کرتا ہی نہ اذیت کے
یہان تک کہ اسکا مسہل دیا جاتا ہی پیٹ والی عورتون کو اسلیے کہ اسمین کوئی ایسی ردی کیفیت نہین ہی کہ احشا کو
مضر پڑے مثل لذع کے اور حدت کے اور قبض کے اور عفوصت کے

خیار شنبر یعنی المتاس

ذال کا حرف

ذال کا حرف

ذہب یعنی سونا

ذہب معتدل ہی اور لطیف ہی اسکا حل کیا ہوا جو طرح پر حل کرنے سے حاصل ہوتا ہی بلکہ ورق اسکا سودے
کی دواؤن مین پڑتا ہی کیونکہ یہ خاصیت کے ساتھ سودے سے ضد رکھتا ہی اور اسی خاصیت سے خفقان کو
فائدہ کرتا ہی اور دل کی تقویت کرتا ہی اور سونے کا منہ مین رکھنا منہ کی بو کو کھوتا ہی اور آنکھون مین لگانا

سے آنکھون کی تقویت کرتا ہی

عین کا حرف

عبیرا یعنی ایک پھل ہی

عبیرا اسکے درخت عراق اور شام مین بہت ہوتے ہین اور یہ اسکا پھل متوسط زیتون کے دانے کی مقدار پر ہوتا
ہی اور گٹھلی اسکی چھوٹی ہوتی ہی اور لسبان کی طرف مائل ہوتی ہی اور جہان پتلا ہوتا ہی اسکی دونون طرفین تیز ہوتی
ہین اور رنگ اسکا خالص سرخ ہوتا ہی لیکن یہان لفظ عبیرا سے مراد اسکا پھل ہی اور یہی پھل پہلے درجہ مین ٹھنڈا
اور دوسرے مین خشک ہوتا ہی کیونکہ یہ میٹھا حموضت اور قبض کے ساتھ ہوتا ہی حموضت اس بات پر دلالت کرتی
ہی کہ اسمین ایک مائی جزو ہی کہ اُسے غلیان عارض ہوا ہی اور قبض اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اسمین ٹھنڈا ارضی جزو
ہی اور احکام مین زعرور کے مشابہ ہی اور وہ احکام پیٹ اور قی کا بند کرنا اور پیشاب کی کثرت کو مانع آنا اور احشا
کی طرف صفرے کے گرنے کو روکتا ہین اور یہ سب اس سبب سے ہین کہ اسمین قبض ہی غاریقون یہ ایک جڑ

غاریقون ایک جڑ ہی

ہی کہ ہینگ کے درخت کی جڑ کے مشابہ ہوتی ہی مگر یہ متخلخل اور وزن مین ہلکی ہوتی ہی بعضے کہتے ہین کہ سڑے
گلے درخت سے پیدا ہوتی ہی اور غاریقیا کے شہرون سے لائی جاتی ہی اور یہی افریقیہ روم ہی اور اسی سبب سے اس
نام سے نامزد ہوئی ہی اور اسکی دو قسمین ہین ایک نر ہی اور وہ سیدھی ہوتی ہی کہ اسکے اندر طبقے نہین ہوتے
بلکہ وہ ایک ہی جز ہوتی ہی اور دوسری مادہ ہی اور یہ وہ ہی کہ جسکے اندر وار سیدھے طبقے ہوتے ہین اور وہی
بہت جید ہوتی ہی پہلے درجہ مین گرم دوسرے مین خشک ہوتا ہی اسکا مزا شروع چکھنے مین بے مزہ مٹھاس کے
ساتھ ہوتا ہی پھر اسمین کڑواہٹ ظاہر ہوتی ہے پھر تیزی اور کچھ قبض اور بے مزگی فقط مائیت کے سبب سے ہوتی
ہی اور کڑواہٹ جلی ہوئی ارضیت کے سبب سے ہوتی ہی اور حرافت ناری جوہر کے سبب سے ہوتی ہی اور قبض
بھی ارضی جوہر کے سبب سے ہوتا ہی اور اسکے مسہل ہونے کے لیے ضرور ہی کہ اسمین ہوائیت ہو بس اس سبب
سے اسکی حرارت تھوڑی ہوگی اور یبوست حرارت سے بڑھکر ہوگی بس غاریقون اپنی حرارت کے سبب سے
غلیظ خلطون کا محلل ہی اور مقطع ہی اور خلطون کا مسہل ہی تقطیع اور جلا کے ساتھ بلغم اور صفرے اور سودے کا
اور کڑواہٹ اور تقطیع کے ساتھ والی لطافت کے سبب سے سدون کے لیے مفتح ہی اپنی تیزی کے سبب سے
ملطف ہی اور اسمین قبض ہوتا ہی ارضیت کے پائے جانے کے سبب سے پٹھون کے فضلون کا تنقیہ کرتا ہی اپنے
مین کی خاصیت سے اور اس خاصیت کی معین اس فعل پر اسمین کی تقطیع اور تفتیح اور جلا اور تحلیل ہوتی
ہی اور مفاصل کے سبب دردون کو اور عرق النسا کو اور صرع کو اور ربو کو اور سدی یرقان کو فائدہ کرتا ہی یہ سبب
اسمین کی تلطیف اور تحلیل اور تفتیح کے سبب سے ہی اور سکنجبین کے ساتھ تلی کے ورم کو نفع دیتا ہی تاکہ
سکنجبین سے اسکی تقطیع اور تفتیح بڑھجاوے اور اسکے شربت کی پوری مقدار دو درم ہی پیشاب اور حیض کا

غالیہ یعنی مرکب خوشبو

اور ادرار کرتا ہی تفتیح اور تلطیف کے سبب سے غالیہ جو خوشبو مشک سے اور سک سے اور عنبر سے اور کافور اور ریحان کے تیل سے بنتی ہی سخت ورمون کے لیے نفع ہی اسمین عنبر اور ریحان کے تیل کے ہونے سبب سے اسکا سونگھنا مصروع کو فائدہ کرتا ہی اور اسکی اصلی حرارت کو برانگیخت کرتا ہی دماغ مین خشکی اور گرمی پھیلانے کے سبب سے اور ٹھنڈے درد سر کے لیے مسکن ہی اور شراب کے ساتھ جلد نشہ لاتا ہی دماغ کی تسخین کے سبب سے اور دل کی تقویت کرتا ہی اور فائدہ کرتا ہی خفقان کو اپنی عطریت سے اور اپنی خاصیت سے اور نفع کرتا ہی رحم کے اور دونون کو نہ ٹھنڈے ہون حمول سے اور پیشاب اور خون حیض کا ادرار کرتا ہی اور اس سے بچے کو اتارا جاتا ہی اختناق والا رحم اور سیدھا کیا جاتا ہی جھکا ہوا رحم کیونکہ رحم کا میلان اور حرکت اسکی طرف اسکی عطریت کے سبب سے ہوتی ہی اور رحم کا تنقیہ کرتا ہی حیض کے ادرار کرنے کے سبب سے اور رحم کو حمل کے قابل کر دیتا ہی حمل کے مانع فضلون سے تنقیہ کرنے کے سبب سے اور عطریت سے رحم کی تقویت کرنے کے سبب سے

دوسرا جملہ مرکب دواؤن مین اور یہ جملہ دو بابون پر مشتمل ہی

پہلا باب دواؤن کی ترکیب کے قوانین مین اگر مفرد دوا کو ہم مقصود مین کافی پائین گے تو مرکب دوا کو نہ اختیار کرین گے اسلیے کہ دواؤن کا جوہر آدمی کے اعضا اور ارواح اور طبیعت کے مخالف ہوا کرتا ہی اور اگر ایسا نہوتا تو ضرور تھا کہ اعضا اور ارواح کے جواہر کی طرف دوائین مستحیل ہو جاتین اور اسی سبب سے اعضا اور ارواح مین دوائین اثر کرتی ہین اور انپر غالب آتی ہین اور یہ بات ظاہر ہی کہ مخالف جسقدر کم ہو افضل ہی پس اس بنا پر مفرد دوا مقصود مین کافی ہونے پر مرکب سے اولی ہی برخلاف غذاؤن کے اسلیے کہ وہ اعضا کی طرف مستحیل ہو جاتی ہین اور قوام مین اور مزاج اعضا کے مشابہ ہو جاتی ہین اور انپر غلبہ نہین کرتی ہین اور انمین تغیر نہین ڈالتی ہین اور آدمی کا مزاج اپنے سوا اور کی نسبت مین حقیقی اعتدال سے بڑھکر قریب ہوتا ہی اور جس وقت مین مرکب دواؤن کے مزاج اس انسانی اعتدال سے بعید ہین لیکن ترکیب سے انکا قریب کرنا ممکن ہی تو بعضی دواؤن کو انکے مزاج کی ضد والی دواؤن کے ساتھ اس اعتدال کے قریب کرنے کے لیے ترکیب دینے کی احتیاج پڑی پس اس سبب سے جو دوائین کہ مرکب ہین کہ ترکیب سے انھین انسانی اعتدال سے قرب حاصل ہوا ہی مفرد دواؤن سے افضل ٹھہرین گی اور اسلیے کہ مرکب دواؤن کے لیے ترکیب کے سبب سے کبھی ایسی نوعیہ صورت حاصل ہوتی ہی کہ قیاس سے چھپے رہنے کے سبب سے بدن کی مضر ہوتی ہی پس اسی سبب سے ترکیب کے بعد تجربہ کی احتیاج پڑی اور تجربہ مین خطرہ ہے مگر یہ کہ مرکب مجرب ہو برخلاف مفرد کے کہ اسکا تجربہ اگلے زمانے مین ہو چکا ہی اور اسکی منفعتون اور مضرتون مین کتابین مدون ہو چکی ہین لیکن کبھی مجبوری ترکیب کی طرف پڑتی ہی دواؤن مین یا مفرد دوا کی کیفیت کی اصلاح

کے لیے اسکے مزے کی تری کے سبب سے جیسے ایلوا ہی یا بو کے سبب سے جیسے املتاس ہی پس معدہ بہت
کراہت کرتا ہی اس سے اسکے بدمزہ ہونے کے سبب سے پھر قی کر دیتا ہی اُسے پس پہلی قسم مین وہ چیزین
اضافہ کیجاتی ہین کہ جنکا مزا اچھا جیسے شہد ہی اور دوسری قسم مین وہ چیزین اضافہ کیجاتی ہین کہ جنکی بو اچھی
ہو جیسے گلاب ہی تاکہ معدہ قبول کرلے یا تقویت قوت کی کرنے کے لیے اس طرح پر کہ مرض قوی ہو اور کوئی ایک
دوا ایسی نہ پائی جاتی ہو کہ اُسکے مقابل ہو پس ترکیب اختیار کیجائیگی تاکہ مرکب کے بعضے جزو بعضے جزوون
کے مرض کے مقابلہ مین معین ہو جائین جیسے کہ جسوقت احتیاج ایسی دوا کی طرف پڑے کہ کسی معین عضو کی
تسخین تین جزو کے ساتھ کرے اور نہ پائی جائے مگر ایک دوا کہ جو دو جزوون سے تسخین کرتی ہی اور
دوسری دوا کہ جو چار جزوون سے تسخین کرتی ہی پس ان دونون دواؤن کو اکٹھا کر دین گے تاکہ مرکب تین جزوون
کے ساتھ تسخین کرنے والا ہو جائے پھر اگر کہا جائے کہ ممکن ہی کہ اُس دوا کی مقدار مین زیادتی کر دی جائے کہ
جو دو جزوون سے تسخین کرتی ہی یا اُس دوا کی مقدار جو چار جزوون سے تسخین کرتی ہی گھٹا دی جائے یہانتک
کہ غرض بے ترکیب کے حاصل ہو جائے تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ دوا کی مقدار مین زیادتی کرنا اسکے درجے
مین زیادتی نہین پیدا کرتی ہی اور نہ مقدار کی کمی درجے کو کم کر دیتی ہی اُس تحقیق پر کہ جسے ہم بیان کرینگے یا اسکے
ضعیف کر دینے کے لیے اس طرح پر کہ مفرد دوا سخونت مین شدید ہو مثلاً اور حاجت کم سخونت کی لاحق
ہی پھر ٹھنڈک دینے والی دوا کے ساتھ ترکیب دیجائیگی تاکہ اسکی سخونت کم ہو جائے یا اسلیے کہ وہ
نفوذ کرتی ہی پس اُسکے ساتھ ایسی چیز ملا دیجائے کہ جو اسکو دیر مین نفوذ کرنے دے یا تو عرض سے یعنی
واسطے سے جیسے کلیجے کے حجرون کی تفتیح کے لیے مستعمل تفتیح کی قوی دواؤن مین متلی لانے والی دوائین ملا دی
جائین اسلیے کہ تفتیح کی قوی دوائین ادرار کرنے والی ہوتی ہین اور مدر دواؤن کی شان سے پیشاب کے
اعضا کی طرف جلد مین مبادرت کرنا ہی پس انکا فعل کلیجے مین اسمین کم رہنے کے سبب سے ضعیف ہوگا
پس جبکہ متلی لانے والی دواؤن کے ساتھ مثل مولی کے بیجون کے مرکب کر دی جائینگی تو متلی لانے والی
دوائین تو معدے کی طرف انکی تحریک کرینگی اور آلات بول کی طرف جلد نفوذ کرنے سے مانع آئینگی
پھر کلیجے مین انکا رہنا دیر تک ہو جائیگا اور اس سے مقصود حاصل ہو جائیگا اور یا ذات سے یعنی بے
واسطے جیسے پتھری کی دواؤن مین گوند ملا دیا جائے اسلیے کہ گوند اپنی لزوجت اور چیک سے عضو
سے چپکتا ہی اور جب دوسری چیز کے ساتھ ملا دیا جائیگا تو اُسے بھی ایسا ہی کر دیگا پس مرکب عضو
مین یہانتک باقی رہا کریگا کہ اسکا اثر اسمین پورا ہو جائیگا یا اسلیے کہ دیر نفوذ ہی پس دیر تک
اعضا مین ٹھہرے رہنے سے اُسکی قوت مقصود عضو تک پہونچنے سے پہلے جس عضو مین کہ نہی

اسکی طبیعت کے تشرف کے سبب سے ٹوٹ جاتی ہی پس ملائی جائیگی اسمین وہ چیز کہ جو اسکا نفوذ جلد کروادے یا
تو مطلق کو جیسے سرکہ روغن گل مین ملا دیا جائے اسلیے کہ تیل اپنی لزوجت سے مسلکون مین اور
مجرون مین لپٹ رہتا ہی اور مقصود عضو تک جلد نہین پہونچتا ہی پھر جب اسے سرکہ کے ساتھ مرکب کردیا
جائیگا تو اسے وہ اپنی حدت کے ساتھ جلد عضو مقصود تک پہونچا دیگا یا کسی عضو کے مخصوص کو جیسے کہ قرص
کافور مین زعفران ملادی جائے اسلیے کہ ٹھنڈے جز قرص کافور مین کے دل کی طرف حرکت کرنے
مین بطی ہوتے ہین اور زعفران اپنی حرارت سے اور دل کے ساتھ خصوصیت رکھنے سے اسکا دل
کی طرف نفوذ کروادے گی پس جبکہ زعفران دل تک پہونچے گی تو قوت طبیعیہ اسنے خالق کے اذن سے
جدا کرے گی اور زعفران کو اسمین سے نکال لے گی اور اسکی مسخنہ قوت کو باطل کرڈالے گی اور ٹھنڈی
چیزون کا دل مین اعلام کرے گی یا ملائی جائیگی وہ چیز کہ جو خاص ہو کسی خاص عضو سے جیسے ذراریح مدر
مفتح دواؤن مین ملادی جائین اسلیے کہ انکا تصرف رگون کی طرف سے مثانے کی طرف ہوتا ہی اسلیے
کہ ان دواؤن کا فعل جب تمام بدن مین بٹتا ہی تو ضعیف ہوجاتا ہی اسی سبب سے انکا نفوذ دیر
مین ہوتا ہی اور طبیعت کی شان سے یہ ہی کہ ذراریح کو اس تدبیر کے ساتھ کہ جو انمین ملی ہی مثانے
کی طرف دفع کرے اور رگون کی طرف سے تصرف کرے اور بالکل مثانے کی طرف متوجہ ہو پھر
اسکا نفوذ جلد مثانے کی طرف ہوگا پھر اگر کہا جائے کہ ذراریح کی شان سے مثانے مین قرحہ ڈالتا ہی
پھر جب طبیعت انھین اسکی طرف دفع کریگی تو اسکے ضرر دینے پر معین پڑیگی تو اسکا جواب یون دیا
جائیگا کہ ذراریح کی شان سے اُن اعضا مین قرحہ ڈالتا ہی کہ جنمین ٹھہرے رہین اور طبیعت ذراریح کو مثانے
کی طرف دفع کردیتی ہی تاکہ ذراریح کے ضرر سے بزرگ اعضا سالم رہین اور اگر جو طبیعت کے لیے یہ ممکن
ہوتا کہ ذراریح کو بے مثانے مین لیجائے نکال سکے تو ایسا ہی کرتی مگر یہ امر اسکے لیے ممکن نہین یا اسلیے
کہ مرض مرکب ہی مرکب مرض سے یہان وہ مراد نہین ہی کہ جو چند مرضون کی اجتماع سے پیدا ہو کہ مجموع
کے لیے ایک ایسی ہیئت حاصل ہوئی ہو کہ جسے اس ہیئت سے ایک مرض کہتے ہون بلکہ مراد وہ مرض ہی کہ
جسکے علاج مین دو یا کئی مختلف امرون کی احتیاج پڑے جیسے کہ کلیجے کے ورمون کے علاج مین انضاج
کی اور تفتیح کی اور تحلیل کی اور قبض کی احتیاج پڑتی ہی اور مفرد کوئی دوا ہم ایسی نہ پائین کہ جو مرکب مرض
کے دو مفردون کا مقابلہ کرے یا سب مفردون کو ترکیب کی طرف ناچاری لاحق ہوگی جیسے کہ گندہ
قرحے مین اسلیے کہ ہمین اسکے علاج مین گندگی کے دور کرنے کی اور گوشت کے اگانے کی
احتیاج پڑتی ہی پس زنگار کی ترکیب موم اور تیل کے ساتھ دیجائے گی اسلیے کہ اگر زنگار تنہا استعمال

کیجائے گی تو اُسمین لذع کریگی اور اسے کھا جائے گی اور اگر موم کو گھلا کر تیل مین ملا کر استعمال کرین گے تو موم قرحہ کو گندہ کر دیگا اور گوشت اُگنے کو روکے گا اور ترکیب کے وقت موم اور تیل زنگار کے لذع کو مانع ہونگے اور زنگار موم اور تیل سے گندیدگی کے پیدا ہونے کو مانع ہوگی یا پائین باوجود اس بات کے کہ دونون مفرد مرض کے برابر ہین لیکن دوا کی دو قوتون مین سے ایک ضعیف ہی یا قوی ہی اپنی ذات مین نہ بعض کسی واسطے جیسے بابونہ ہی کہ اسکی تحلیل قوی ہی اور اسکی ردع ضعیف ہی پس اسکے ساتھ وہ چیز ملائی جائے گی جو اسکی تعدیل کردے یا تو تحلیل مین کمی کردینے سے یا ردع مین زیادتی کردینے سے باہم مفرد دوا کو پائین اور دونون قوتین اسکے برابر ہون قوت مین اور ضعف مین لیکن مرکب مرض کا ایک مفرد قوی ہی تو قوی کیجائیگی دوا کی وہ قوت جو اسکے مقابلہ مین ہی مرض کے دونون مفردون مین سے ایک کے جیسے آش جو سل کی نسبت مین ہی اسلیے کہ آش جو کی تبرید اور جلاء کی دونون قوتین برابر ہین لیکن سل مین حرارت قرحے سے بڑھکر ہی تو آش جو کی تبرید کی تقویت کافور سے کیجائے گی اور جب مخاطب دواؤن کو ترکیب دے اور اسے ہر دوا سے ایک غرض ہو پس وہ ہر ایک دوا کی ان دواؤن مین سے شربت کی مقدار کی نسبت دوسری دوا کے شربت کی مقدار کی نسبت سے اسکی غرض کی نسبت کے موافق دوسری کی غرض کی نسبت سے قرار دے پھر اگر غرضین برابر ہون خواہ مقدارین شربت کی وزن مین برابر ہون یا مختلف ہون تو لے ہر ایک مین سے ایک جزء شربت کی مقدار کے اجزا مین سے کہ اسکا عدد ہوگا سمی دواؤن کے عدد کے لیے پھر اگر مقدارین شربتون کی برابر ہون تو ہر جزء مرکب کا دوسرے کے برابر وزن مین ہوگا اور نہین تو نہین مثال اسکی یہ ہی کہ اگر شحم حنظل اور سقمونیا اور صبر اور تربد مین اخلاط کے نکالنے کے لیے ترکیب کی احتیاج پڑے تو یہ دوائین اسہال کرینگی اور ہر ایک کا اسہال دوسرے کے اسہال کے برابر ہوگا پس ہر ایک کو مخاطب انہین سے مشابہ دوسرے کا قوت مسہل کے ٹھہرائے اور یہ مشابہت وزن کی مساوات سے نہ حاصل ہوگی بلکہ شربت مین کی مقدار کی برابری سے حاصل ہوگی اس طرح پر کہ انہین سے ہر ایک کا جزء اپنے پورے شربت کی مقدار مین سے دوسری کی پوری شربت کی مقدار مین کے جزء کے مثل مین ہو جیسے پورا شربت شحم حنظل کا نصف درہم ہی اور سقمونیا کا دانق بھر ہی اور صبر کا چار دانق ہی اور تربد کا درہم بھر ہی اور دواؤن کا عدد چار ہی پس لا محالہ انہین کے ہر ایک مین سے چوتھائی شربت کی ہوگی پس لا محالہ شحم حنظل مین سے آٹھوان حصہ درہم کا ہوگا اور سقمونیا مین سے چوتھائی دانق کی ہوگی اور صبر مین سے ایک دانق اور تربد مین سے درہم کی چوتھائی ہوگی بعضے کہتے ہین کہ یہ بات صحیح نہین ہی اسلیے کہ یہ لازم نہین ہی کہ جسم کی چوتھائی اس

دو مفرد دواؤن مین جبکہ دونون برابر ہون

جسم کے پورے فعل کی چوتھائی کا اثر کرے بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ قطعاً کچھ اثر نہین کرتی مثلاً چار آدمی جب ایک
پتھر کو فرسنگ بھر لیجاتے ہین تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ان چارون مین کا ایک آدمی فرسنگ کی چوتھائی بھر لیجائے
اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ یہ بات جب واجب ہوگی کہ ماخوذ ہر ایک کے شربت مین سے اسقدر
ہو کہ یہ جب ہم جانتے ہون کہ اسقدر اثر پورا کرتی ہی جب اسکے ساتھ باقی مقدارین بھی ملادی
جائین گی اور اسی لیے جب ماخوذ جز ہر سمی دواؤن مین سے بہت تھوڑا ہوگا تو اسکی مقدار مین زیادتی
کرنا باقی رہے گا اسلیے کہ تھوڑی سی مقدار کی قوت مین ضعف شدت پکڑ جاتا ہی پھر وہ مقدار فعل مقصود
تک نگی اور مصنف کا دواؤن کے عدد کے لیے سمی کہنا اس سے یہ مراد نہین ہی کہ ساری دوائین کہ جو
اس ترکیب مین ہین انکا سمی ہو بلکہ ان دواؤن کا سمی مراد ہی کہ جو اس مرکب مین اس فعل کے لیے ڈالی
گئین ہین کہ جس فعل کے لیے یہ مرکب ترکیب دیا گیا ہی جیسے کہ ہماری اس مثال مین یہ چارون دوائین ہین
لیکن وہ دوائین جو اصلاح اور تنفیذ وغیرہ کے لیے مرکب مین داخل کی گئی ہین پس انکا اعتبار اُس عدد
مین نہین ہی کہ جسکا سمی جز لیا جاتا ہی اور اگر متخالف ہون غرضین تو مدرس صناعی کو عمل مین لائے اور
دواؤن مین ہر ایک کے فعل سے مقدار حاجت کا اندازہ کرے ہر ایک مقدار شربت کی نسبت حاجت کی مقدار
کی نسبت پر قرار دے پس مقصود غرض کے موافق بعضی مین زیادتی کرے اور بعضی مین کمی کرے اور اکثر اوقات
بعضے مفرد وہی اصل ہوتے ہین مرکب مین جیسے ایلوا ایارج فیقرا مین ہی اسلیے کہ مقصود اس ایارج سے فقط سر
اور معدے کا اسہال سے تنقیہ کرنا ہی اور یہ کام فقط ایلوے کے فعل سے پورا ہو جاتا ہی پھر جب اصل
باطل کردالی جائے مرکب مین سے اور ساقط کردی جائے یا دوسری دوا سے بدل دیجائے کہ وہ قائم مقام
اسکے اس فعل مین ہو تو اس ترکیب کا فائدہ باطل ہو جائیگا پہلی صورت مین اسلیے کہ مرکب کا فعل
جبکہ فقط اسی اصلی دوا سے پورا ہوتا ہی پھر جب یہ دوا ساقط کردیجائے گی تو ضرور اسکے فعل کا باطل ہو جانا
لازم آئیگا یا دوسری صورت مین فائدہ گھٹ جائیگا اسلیے کہ یہ بدل اگرچہ اصل دوا کا مقصود
فعلون مین مشارک ہی لیکن یہ اور سب مصلحون اور مسہلون وغیرہ کی طرف محتاج ہوتا ہی پھر یہ ترکیب
پہلی ترکیب کے مخالف ہو جائے گی اور جو فعل بھی اس ترکیب سے پیدا ہوگا وہ مخالف ہوگا
اُس فعل کے جو پہلی مقصود ترکیب سے پیدا ہوتا تھا اور جب مخاطب کو مرکب دواؤن کا درجہ گرمی مین یا
ٹھنڈک مین مثلاً پہچاننا مقصود ہو تو مفردون کے ٹھنڈے اور گرم جزون کو اکٹھا کرے ان مفردون کے
جزون کو جو اس مرکب مین داخل ہین پھر اگر گرم جز اور ٹھنڈے جز برابر ہون تو اس مرکب کے ہونے کا حکم کرے
اور گرم کو بسبب گرانے اگر مختلف ہون اور جو باقی رہے کہ کم کے ساقط ہونے کے بعد موجود ہی دواؤن کے

دوسرے طور سے مرکب دواؤن کے درجون کی تحقیق

عددکے لیے سمی جزوان اجزاء سے کہ جنکا عدد سمی ہوگا بس یہی مرکب کا درجہ ہو اسلیے کہ یہ مرکب کے جزون مین سرایت کرتا ہو اور دواؤن کے عدد پر منقسم ہوتا ہو بس نصیب ہر جزو کا دوسرے کے نصیب کے برابر ہوتا ہو اور ان گرم یا ٹھنڈے یا ان دونون کے سوا اجزا کا اعتبار تخمینی امر ہو یعنے لازم کرلیا گیا ہو تحقیقی نہین ہو اسلیے کہ جب اطبا نے دیکھا کہ جو دوا کہ پہلے درجے مین ہو وہ اعتدال سے کچھ باہر ہوتی ہو اور جو دوا کہ چوتھے درجے مین ہو اسمین اعتدال بالکل باطل ہوتا ہو اور جو دوا کہ دوسرے درجے مین ہو وہ پہلے درجے والی کی نسبت سے اعتدال سے باہر ہوتی ہو لیکن وہی اعتدال سے زیادہ قریب ہوتی ہو بہ نسبت چوتھے درجے والی کے اور جو دوا کہ تیسرے درجے مین ہو وہ اعتدال سے بہت بڑھکر خارج ہوتی ہو اور چوتھے درجے والی کی نسبت مین اعتدال سے قریب ہوتی ہو متعلمین کے سمجھانے کے لیے تمثیلاً ان نسبتون کے بیان کا ارادہ کیا بس کہا کہ بعضی گرم پہلے درجے مین معتدل سے ایک جزء بھر خارج ہوتی ہو اور دوسرے درجہ کی پہلے درجہ سے ایک جزء بھر اور اسی طرح تیسرے دوسرے سے اور چوتھے تیسرے سے اور مصنف نے اسکو اچھا جانا ہو اور بعضون نے اور طریق سے بیان کیا ہو مثال اسکی یہ ہو کہ ایک دوا دوسرے درجہ کی گرم دوا سے اور پہلے درجہ کی گرم دوا سے مرکب ہو بس پہلے درجے کی گرم دوا مین گرم جزون مین سے دو جزء ہین اسلیے کہ اسمین ایک جزء گرم ہو کہ جسکی تعدیل کرتا ہو جزء ٹھنڈا جو اسمین ہو اور ایک جزء دوسرا گرم ہو کہ جس سے یہ پہلے درجہ مین گرم ہوگئی ہو اور اسمین جزو ہو ایک ٹھنڈا کہ جسکی تعدیل ان گرم دو جزون مین سے ایک کرتا ہو اور اس گرم دوا مین کہ جو دوسرے درجہ مین گرم ہو تین جزء گرم ہین اور ایک جزء ٹھنڈا ہو کہ جسکی تعدیل تین گرم جزون مین کا ایک جزء کرتا ہو پھر ٹھنڈے جزء مرکب مین ہو دو جزء اور گرم جزون مین سے مرکب مین پانچ مجتمع ہین پھر جب انمین سے یعنے ان پانچون گرم جزون مین سے دو جزء گرا دیے جائینگے کہ دو ٹھنڈے جزون کے مقابلہ مین ہین تو تین جزء گرم باقی رہینگے کہ آدھا انکا کہ ہی دواؤن کے عدد کا سمی جزء ہو ڈیڑھ جزء ہوتا ہو بس مرکب گرمی سے ڈیڑھ درجے مین ٹھہرے گا اور اگر ہم پہلے درجے کی گرم دوا کا ایک جزء اور وہی وہ جزء ہو کہ جسکے سبب سے یہ دوا پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ کی گرم دوا سے دو گرم جزء اور یہی دونون جزء وہ ہین کہ جنکے سبب سے دوسرے درجہ مین گرم ہوئی ہو لین اور مرکب کے تین جزون پر تقسیم کرین اور ان گرم اور ٹھنڈے جزون کا کہ جنمین سے ہر ایک دوسرے کا تعادل کرتا ہو اعتبار نہ کرین تو بھی مقصود حساب مین تخفیف کے ساتھ حاصل ہو جائیگا اور اگر مرکب مین کوئی معتدل ہوگا تو لینے مین اسکی طرف التفات نکیا جائیگا اور تقسیم مین اسکا اعتبار ہوگا اسواسطے کہ ہوئی ہوئی کیفیت جزو ہو کہ اسمین بھی اسکے غیر کی طرح سے ساری ہو اور اگر ترکیب دے مخاطب دوسرے درجہ کی خیری گرم کو پہلے درجہ کی ٹھنڈی کے ساتھ تو ٹھنڈی مین دو جزو ٹھنڈے ہین اور ایک جزء گرم کہ جسکی تعدیل دو ٹھنڈے جزون مین کا ایک کرتا ہو

اور تیسرے درجہ کی گرم مین تین جز گرم ہین اور ایک جز ٹھنڈا ہے کہ اسکی تعدیل تین جزون مین کا ایک جز کرتا ہے
بس ٹھنڈے مین سے تین جز اور گرم مین کے چار جز مجتمع ہوئے بس جب گرائے جائین گے تین چار مین سے تو
ایک باقی رہے گا پھر جب تقسیم کیا جائے گا دواؤن کے عدد پر تو ہر ایک کے لیے نصف رہے گا اور وہی جز ان دواؤن
کے عدد کا سہمی ہے اور مرکب پہلے درجے کے نصف مین باقی رہے گا اور اگر مخاطب ترکیب دے چوتھے درجے کی گرم سے اور
دوسرے درجے کے ٹھنڈے سے اور معتدل سے تو گرم مین پانچ جز گرم ٹھہرین گے اور ایک جز ٹھنڈا ٹھہرے گا اور
ٹھنڈے مین تین جز ٹھنڈے ٹھہرین گے اور ایک جز گرم ٹھہرے گا اور معتدل مین ایک جز گرم اور ایک جز ٹھنڈا
ٹھہرے گا بس گرم جزون مین سے سات جز مجتمع ہوئے اور ٹھنڈے مین سے پانچ جز مجتمع ہوئے پھر جب
ہم کم کو کہ وہی پانچ ہین بہت سے اور وہی سات ہین گرا دینگے تو باقی دو گرم جز رہجا ئینگے اور جب ہم لین گے باقی کو
گرانے کے بعد کہ وہ دو ہین اور تقسیم کرینگے ہم اُن دونون کو تین پر تو ہر ایک کے لیے باقی کی تہائی ٹھہرے گی
اور وہی دو کی دو تہائیان ہین اور وہی دواؤن کے عدد کا جز سہمی ہے تو مرکب پہلے درجے کی دو تہائی مین ہوگا
گرمی مین سے اور اسی قیاس پر رطوبت اور یبوست مین بھی قیاس چاہیے یہ اسوقت ہے کہ جس وقت دواؤن کی مقدارین
برابر ہون پھر اگر دواؤن کی مقدارین مختلف ہون اس طرح پر کہ دو دواؤن مین ایک دوا تین درم ہو اور دوسری درم
بھر ہو تو بڑی مین سے لیا جائیگا اور بڑی کہ وہی تین درم ہے چھوٹی کے برابر اور وہی چھوٹی ایک درم ہے اور ان دونون
مین سے درجہ مرکب کا مذکور طریق پر نکالا جائیگا پھر جب مخاطب درجے کو جان لیگا تو اسکی طرف باقی کی اضافت
کریگا اگر باقی برابر ہے اور مرکب محسوب مثل دو درم باقی کے کہ ہماری اس مثال مین ہے اور دیکھا جائے گا کہ کیا
سب کا درجہ ہے اور اگر باقی کم ہے اس طرح پر کہ ایک اجزا مین کا پانچ درم ہے اور دوسرا تین درم ہے تو پانچ
مین سے تین کے برابر کہ وہی تین ہین لیے جائین گے اور مرکب کا درجہ ان دونون سے نکالا جائیگا۔
اور باقی پانچ مین سے دو درم ہین اور وہ دونون مرکب محسوب سے کہ وہ چھ ہین کم ہین تو مرکب سے
اسکے برابر لیا جائیگا یعنے باقی کے کہ وہی دو درم ہین اور حساب کیا جائیگا بیان کیے ہوئے ضابطے
پر پھر اضافت کیجائیگی طرف اسکے یعنے دوسرے مرکب کے کہ وہ چار درم ہین باقی کم مرکب مین سے اگر یہ
اسکے برابر ہو اور وہ بھی چار درم ہے اور یونہین عمل کیے جائینگے اگر باقی مساوی نہوگی مثل اسکے کہ ایک دوا
ایک درم ہو اور دوسری دو درم ہو کہ بہت سے تھوڑی کے برابر لیے جائینگے یہان تک کہ سب مقدار
سے ایک کیفیت مین قریب ہو جائین اسلیے کہ جتنا عمل بڑھے گا اتنا ہی قرب بڑھے گا اور اس طریق
سے یقین حاصل نہوگا جب تک کہ مساوات حاصل نہوگی اور مصنف نے یہ گمان کرکے کہ اطبا نے مرکب
دوا کے درجے کی پہچان کے استخراج کے طریق کو چھوڑ دیا ہے جب کہ مفرد دواؤن کے وزنون کی

مقدارین مختلف ہوتی ہین اپنی طرف سے اس طریق کی ایجاد کی اور حال ایسا نہین ہی اسلیے کہ اُنھون نے وزن کا محمل محدود پر کیا ہی اور اسکا حکم مثال سکے حکم کے بعینہ قرار دیا ہی کیونکہ اسمین ترکیب دو پہلے درجے کی گرم دواؤن سے ہو کہ وزن ہر ایک کا انمین مثقال بھر ہو دوسرے درجے کی گرم دوا کے ساتھ ملاکر مثقال بھر ہی اور اسمین کہ ترکیب پہلے درجے کی ایک گرم دوا سے کہ وزن اسکا دو مثقال ہی دوسرے درجے کی مثقال بھر گرم دوا کے ساتھ ہو کوئی طرح کا فرق نہین ہی اور اس طریق سے یقین سب قسمون مین بغیر مشقت کے حاصل ہوجاتا ہی

دوسرا باب مرکب دواؤن مین

لیکن وہ غریب مرکب دوائین کہ جنکا استعمال نہین ہوتا ہی مگر نادر طور پر پس انکے ذکر کرنے کی احتیاج نہین اسلیے کہ مشہور مستعمل مرکبات نے کہ جنکا استعمال مکرر ہوچکا ہی اور بار بار کے تجربے سے انکی منفعتون کا یقین ہوگیا ہی ان غریب مرکبات سے مستغنی کردیا ہی اسلیے کہ تجربے کبھی اُس چیز کے کہ جسکا موجب دواؤن کی ترکیب مین قیاس ہوتا ہی مطابق پڑتا ہی اور کبھی اسکے مخالف پڑتا ہی کیونکہ غلطی کا پڑجانا قیاس مین بہت ہوا کرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ کبھی مرکب مین افعال کی مقتضی نوعیہ صورت قیاس سے چھپے رہنے کے سبب سے پیدا ہوجاتی ہی پس اسی سبب مرکب دوا کے فعل کا یقین نہین حاصل ہوتا مگر امتحان اور تجربے کے بعد پس اس بنا پر جہان مرکب دوا مشہور پائی جائے گی اس حال سے کہ اسکا استعمال بہت ہوچکا اور اسکی منفعت تجربے سے معلوم ہوچکی ہی تو ایسی دوا کے ہونے کے ساتھ ترکیب دینا اور غیر مشہور دوا کا اس منفعت کے لیے استعمال کرنا جائز نہوگا اور نہ یہ بات جائز ہوگی کہ اسکے ساتھ دوسری دوا کا اس فائدہ کے لیے ترکیب دی جائے اسلیے کہ وثوق مرکب دوا کے فعل کا امتحان اور تجربے کے بعد ہی ہوتا ہی اور اسی سبب سے مرکب دوائین اگلے لوگون سے نقل کی ہوئی تھوڑی سی گنتی کی ہین اور اگر وہ قدیم اطبا مجربون کے استعمال پر حصر نہ کرتے اور نئی ترکیبون پر اقدام کرتے تو انکی ترکیبین انتہائی بہت ہوجاتین اور حال ایسا نہین ہی اور اس سے معلوم ہوگئی یہ بات کہ جو کہا جاتا ہی کہ دواؤن کی قوتون کے اور ترکیب کے قاعدون کے زیادہ جاننے والے کے لیے جائز ہی ترکیب دینا جب چاہے اور جہان چاہے زیادہ جید دوائین اور مراد مین ابلغ دوائین اُن دواؤن سے جنھین قدما نے ترکیب دیا ہی شایستہ قول پر نہین اور لیکن مستعمل مشہور دوائین پس جو کہ ہمارے زمانون مین مشہور قرابادینون مین مذکور ہین پس اُن سے ان کتابون کے سبب سے استغنا ہوگیا ہی اور یہان فقط وہ ذکر کی جائینگی مرکب دوائین کہ مشہور نہین مستعمل ہین کہ اُنسے مشہور کتابین خالی ہین

جوشاندہ میٹھا یعنے جوشاندہ کو فقط آمیزش کے کم ہونے سے اختیار کیا ہی اسلیے کہ آگ دواؤن کے
جرم مین سے انکی کیفیتون کو اور قوتون کو لے لیتی ہی پھر پانی سے متعلق ہوجاتی ہین اور پانی لطیف
جوہر ہی کہ انھین عروق اور اوعیہ کی طرف اُٹھا کر لیجاتا ہی پس اعضا مین اور اخلاط مین تصرف کرتا ہی
اور تھوڑے زمانے مین اعضا وغیرہ مین سے پھرآتا ہی اور ان کیفیتون اور قوتون مین سے بدن
مین عمل کے بعد کچھ باقی نہین رہتا ہی کہ کرب اور غشی اور پیاس اور متلی اور بھوک کے سقوط وغیرہ کے
مثل ردی اعراض کا موجب ہو ان اعراض مین سے کہ جو دواؤن کو لازم ہین خاص مسہل دواؤن
کے لیے جیسے گولیان اور ایارجات وغیرہ ان چیزون مین سے ہین کہ جنمین دواؤن کی جرمون کا استعمال
کیا جاتا ہی اور یہ بھی ہی کہ پانی تناول کرنے مین دواؤن کے جرمون سے زیادہ سہل ہوتا ہی اور جلد اسہال
لاتا ہی اور نضج دینے مین زیادہ قوی ہوتا ہی اور تلیین مین اور غسل مین اور جلا مین مائیت کے سبب سے
بڑھکر ہوتا ہی اور انجام کار مین زیادہ اسلم ہوتا ہی اسلیے کہ معدے کے پردہ مین اور آنتون مین لپٹتا نہین ہی
لیکن میٹھا اس لیے سپر تو طبیعت کی توجہ بہت ہوتی ہی اور اسمین طبیعت کا تصرف زیادہ قوی ہوا کرتا
ہی پس اسکا نفع بہت ہوگا اور فائدہ اس جوشاندہ کا یہ ہی کہ طبیعت کو ملین کرتا ہی اور گرم مواد کا پھسلانے
اور لٹکانے کے ساتھ اسہال کرتا ہی اور حرارت کو اور پتون کی سوزش کو تسکین دیتا ہی اور سدون کو
کھولتا ہی عناب سپستان ہر ایک پندرہ دانے تخم خطمی اور تخم خبازی اور گل بنفشہ
ایک تین درم ملٹھی ایک مثقال گل نیلوفر ۳ پھول پرسیاوشان یعنی گھاسی کی مٹھی بھر درمیان کی
اور میٹھی چار مثقال کی ہی تخم رازیانہ درم بھر ملائم آنچ پر جوش کیا جائے اسلیے کہ قوی آگ پانی ہی مین دواؤن
کی قوت کے جدا کرنے پر اور ان کے جرمون سے اسکے نکال نے پر حصر نہین کرتی ہی بلکہ اسکی پانی سے ہوا
کی تحریک کرتی ہی پھر پانی اس مطلوب قوت سے خالی باقی رہجائیگا اور اس جوشاندہ مین اسقدر پانی
ڈالا جائے کہ جب تین چوتھائیان جل جاوین تو باقی چوتھائی حاجت بھر ہو اور نہ اس مقدار سے بڑھکر
ہو کہ جسقدر پانی کا احتمال معدہ صحت کی حالت مین پیاس کے وقت کرتا تھا تاکہ معدے مین ثقل نہ پیدا
ہو پھر اُسے قے کردے اور چاہیے کہ نکال ڈالے جائین دواؤن کے ثفل پکنے سے فراغت کے قریب اور جوشاندہ
جوش دیا جاتا ہو اسلیے کہ پانی دواؤن کی قوت جوش کے وقت لے لے پس جب کہ جوش ٹھہر جائیگا اور دوائین
ٹھنڈی پڑجائین گی تو ثفل پانی سے بعضی قوتون کو کہ جنھین دواؤن سے پانی نے حاصل کر لیا ہی جذب
کر لینگے پھر جوشاندہ اثر مین ضعیف ہوجائیگا جوشاندہ منضج کہ غلیظ خلطون کو نضج دیتا ہی اور سُدون
کو کھولتا ہی اور مجرون کا تنقیہ کرتا ہی اور طبیعت کو ملائم کرتا ہی اور ریاح کو تحلیل کرتا ہی اجمود

کے بیج اور سونف انیسون یعنے رندنی اور ملیٹھی ہر ایک دو درم بھر اور سویز یعنے منقے بے بیج کے اور انجیر ہر ایک دس
درم اور بنفشہ کے پھول اور خطمی کے بیج اور خبازی کے بیج ہر ایک تین درم پر سیاوشان یعنی کھانسی کی
بنی درمیان کی ملیٹھی بھر اور اکثر اوقات اسمین اسطوخودوس یعنے دھاروا اور عود صلیب ملا دیتے اور
پٹھون کی بیماریون مین بڑھا دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دوائین دماغ کا تنقیہ کرتی ہین اور پٹھون
کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہین میٹھا خیسانده فقط اسلیے اختیار کیا جاتا ہی کہ خیسانده جوشانده سے
بڑھکر طبیعتون پر سبک ہوتا ہی اسلیے کہ بھگونے کے وقت دواؤن کے مزے اور بوئین اور قوتین
اس طرح پر پانی مین نہین نکل آتی ہین جس طرح پر کہ جوش دینے کے وقت پانی مین نکل آیا کرتی ہین اور اسلیے
کہ خیسانده زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہی اس سبب سے کہ آگ کی حرارت کو نہین حاصل کرتا ہی جو کہ جوشانده حاصل
کرتا ہی اور اسلیے کہ بہت سی دواؤن کی قوتین پکانے سے تحلیل ہو جاتی ہین جیسے افتیمون یعنے امل بیل بھر
میٹھی سوکھی خوبانی عناب یعنے ولایتی بیر ملکہ پندرہ دانے نیلوفر یعنے کوکابیلی تین پھول بنفشہ کے پھول
چار درم دلی مسور سوکھا دھنیا تین درم کاسنی کے بیج کوٹے ہوئے ایک مثقال اور اکثر اوقات اس خیسانده
مین جب صفرے کے غلبہ کا ڈر ہوتا ہی تو بڑے آلو بخارا کے پانچ دانے بڑھا دیتے ہین اسلیے کہ آلو بخارا اپنی کھٹاس
سے صفرے کی تسکین کرتا ہی اور یہ خیسانده حرارت کو تسکین دیتا ہی اور پتون کو اور کھانسی کو فائدہ کرتا ہی اور طبیعت
کو ملین کرتا ہی کھٹا خیسانده حرارت کو تسکین دیتا ہی اور صفرے کو قطع کرتا ہی اور طبیعت کو ملین کرتا ہی
خوبانی اور عناب یعنے ولایتی بیر ہر ایک پندرہ دانے بڑے آلو بخارے سات دانے املی دس درم
نیلوفر یعنے کوکابیلی کے پھول تین پھول بنفشہ کے پھول تین درم اور اکثر اوقات املی کے بدلے انار کے دانے
ڈالے جاتے ہین جب طبیعت افراط سے مجیب یعنے دست آور ہوتی ہی خیسانده مسہل صفرے کے
لیے کھٹے خیساندے مین سنا اور زرد ہڑ گٹھلی نکالی ہوئی پانچ درم کاسنی کے بیج کوٹے ہوئے
مثقال بھر بڑھاتے ہین اور بنفشہ کے پھول زیادہ کر دیتے ہین اسلیے کہ سنا پھسلانے سے اسہال
کرتی ہی اور ہڑ نچوڑ کر اسہال کرتی ہی پھر جب یہ دونون چیزین برابر ہونگی تو دونون کی قوتین باطل
ہو جائینگی پھر ضرور ہی یہ پھسلانے والا جز نچوڑنے والے جز سے بڑھکر قوی اور مقدار مین بہت ہوتا کہ
اسکا فعل پہلے ہو پھر اسکے پیچھے نچوڑنے والے کا فعل ہو بس وہ نکال دے اُس جز کو جسکی اسنے تلئین کی
ہی اور جسے اسنے نکلنے کے قابل کر دیا ہی اور اگر نچوڑنے والا جز زیادہ قوی ہوگا تو مجرون کو سمیٹ دیگا اور
تنگ کر دیگا اور جسے کہ پھسلانے والا جز نکالتا ہی اُسے روک رکھے گا اور یہ خیسانده صاف کیا جائیگا پندرہ
درم المتاس کے لب پر اور بیس درم شکر پر اور تیس درم بنفشہ کے شربت پر آدھی درم راوند یعنے

سلوان

ریوند چینی ہر اور آدہی درم تخمی بادام کے تیل پر یعنے اس خیسانده مین اتنی اتنی یہ دوائین بھی ملائی جائین گی اسلیے کہ املتاس کالب اپنی لزوجت سے آنتون مین چپک بیٹھتا ہی اور اسی سبب سے بعضے لوگون کو مروڑا ہوجاتا ہی اور وہی آنتون کے کمزور لوگ ہین بس اسمین بادام کا تیل ملادیا جاتا ہی تاکہ وہ اُسے پھسلا دے یا صاف کیا جائیگا یہ خیسانده بیس درم ترنجبین ہر اور بیس درم شیر خشت ہر اور اسوقت مین روغن بادام کی حاجت نہین املتاس کے نہونے سے جوشانده میوون کا کہ صفرے اور سودے کا اسہال کرتا ہی اور ہیون کی سوزش کو تسکین دیتا ہی خیسانده مین سے کھٹے خیسانده مین سے کہ قوت دیا گیا ہی اسہال لانے والی چیزون سے خوبانی گرا دی جائیگی یعنے نکال ڈالی جائیگی اسلیے کہ ڈکارین لاتی ہی اور معدے مین کی چیز کو معدے کے منھ پر لاتی ہی بس تی کا ڈر کیا جاتا ہی اور بڑھائے جائین گے سپستان یعنے لسلسے کے بیس دانے کابلی ہڑ گٹھلی نکالی ہوئی پانچ درم کالی ہڑ اور زرشک اور خطمی کے بیج ہر ایک چار درم اور بسفائج یعنے کھنکالی چھ درم افتیمون یعنے امل بید کا جوشانده سودے کے اسہال کے لیے میوون کے جوشاندے پر چار درم افتیمون بڑھا دیا جائے گا اور اکثر اوقات اسمین بڑھایا جاتا ہی اسطوخودوس یعنے دھاروتین درم خاص ماغی بیماریون مین کہ سوداوی یا بلغمی ہین اور تقویت کے لیے بڑھاتے ہین سودے کے اسہال مین قوت دینے کے لیے حجر ارمنی یعنے ارمنی پتھر اور حجر لاز ورد یعنے لاجورد کا پتھر کہ دونون دھوئے ہوئے ہون ہر ایک آدہی درم مقل ازرق یعنے گوگل بلغم اور سودے کے اسہال کے لیے اور مخرج اور آنتون سے دواؤن کے ضرر کو دفع کرنے کے لیے اسلیے کہ گوگل جب کہ مفید تھا بواسیر کے لیے تو اطبا نے اسکا استعمال مسہلون اور حقنون مین اس توقع پر کیا کہ یہ مخرج کی تقویت کریگا اور محمودہ صفرے کی اسہال کے لیے اور مسہلون کی تی کے لیے اسلیے کہ یہ دواؤن کا عمل کروا دیتا ہی جیسا کہ شیخ بوعلی سینا نے اسکی تصریح کی ہی ہر ایک پاو درم اور کبھی محمودے اور گوگل کا استعمال میوے کے جوشانده مین ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا اور کبھی اسمین گلاب کے تازہ پھول پانچ عدد بڑھائے جاتے ہین صفرے کے اسہال کے لیے اور دل اور معدے کی تقویت کے لیے اور کبھی شکاعی اور بادآورد کہ دونون گھانس کی قسم مین سے ہین ہر ایک چار درم بڑھائی جاتی ہی بلغم کے اسہال کے لیے اور اکثر اوقات اسمین ہڑ آنولہ ہر ایک تین درم بڑھایا جاتا ہی معدے کی تقویت کے لیے فتیلہ مسہلہ یعنے اسہال لانے والی بتی گرم مزاجون کے لیے بتی کی نسبت عمل سے ایسی ہی جیسے گولیون کی نسبت جوشانده سے ہوتی ہی اسلیے کہ بتی مستقیم نامے آنت مین دیر تک رہتی ہی اور اسکا اثر قولون نامے آنت وغیرہ تک پورا ہوپہنچتا ہی نسخہ شکر آگ پر حل کی جائے گی اور اسکے ساتھ ملایا جائیگا تھوڑا سا نمک یا

[illegible]

تھوڑا سا بورق یعنے پاپڑی لون اور چھ انگل لمبی بتی ان دواؤن مین ترکیبجائےگی فتیلہ یعنے اور
بتی اس سے قوی بنفشہ کے پھول اور سنا ہر ایک درم بھر پاپڑی لون اور محمودہ
ہر ایک پاو درم اور لال شکر یا شہد دواؤن کے گوندھنے بھر کی مقدار حقنہ یعنے عمل
تلئین کرنے والا کہ صفرے کا اسہال کرتا ہی سپستان یعنے تیس دانے سنا بنفشہ کے
پھول خطمی کے بیج خبازی کے بیج جو چھلکے چھلے ہوئے ہر ایک ہتیلی بھر ملٹھی مثقال بھر
چقندر مٹھی بھر پکائی جائین یہ چیزین اور صاف کی جائین اور چھانی جائین پندرہ درم املتاس
کے لب پر اور سات درم لال شکر پر اور اسی کے مثل صاف کی ہوئی تلی کا تیل اور ایک
درم بورق یعنے پاپڑی لون اور اکثر اوقات اسمین پاؤ درم محمودہ زیادہ کیا جاتا ہی حسب وقت
کہ تب قوی نہین ہوتی حقنہ اور یعنے عمل تلئین کرنے والا چھلے ہوئے چقندرون کا پانی بیس درم
اور پہلے عمل کی تقویت کے ساتھ قوی کیا جائےگا حقنہ اور یعنے عمل زیادہ تیز چقندر کا پانی
سو درم اور اسمین بسفایج یعنے کھنکالی اور سنا یعنے مہار اور قنطوریون ہر ایک چھ درم
چھانا جائےگا پچیس درم املتاس کے شیرہ اور سات درم زیت کے تیل اور دس درم شہد
اور مثقال بھر پاپڑی لون اور پاؤ درم محمودہ پر یہ عمل بلغم کو نکالتا ہی اور بلغمی کمر کے درد کو فائدہ کرتا ہی
حقنہ اور یعنے عمل چقندر کا پانی اور آشجو ہر ایک ساٹھ درم اور اکثر اوقات تلئین کرنے والا
عمل جو بیان ہوا ہی اسکی تقویت کے ساتھ قوی کیا جاتا ہی اور اکثر اوقات بدلے اسکے گرم
پانی سے عمل دیا جاتا ہی اسلیے کہ یہ بھی ثفلون کو اور فضلون کو دفع کرتا ہی اور آنتون کو لٹکاتا
ہی اور اکثر اوقات املتاس کو بنفشہ کی معجون سے بدل دیا جاتا ہی مروڑے کے خوف کے
وقت حقنہ یعنے عمل قولنج کے لیے اور خاص ریحی کے واسطے نرم پہلے حقنہ مین بابونہ ناخونہ
سویا ہر ایک مٹھی بھر اجمود اور سونف تین درم بڑھاتے ہین

شکر خدا کا کہ ترجمۂ نفیسی کا دوسرا فن ماہ
جنوری ۱۹۰۸ء مین چھپکر تمام ہوا اگر خدا چاہتا
ہی تو تیسرا فن بھی خاص مرضون کا چھپکر
اس سے عنقریب ملحق ہوئے جاتا ہی

فہرس مضامین فن دوم اُردو ترجمۂ نفیسی

فرہنگ فن دوم اُردو ترجمۂ نفیسی

لفظ	معنی
	باب الالف
اختناق	بالکسر گلا گھٹنا اور گلا گھونٹنا اور اختناق رحم اصطلاح اطبا میں رحم کا سکڑ کر اوپر کی طرف چڑھنا یا استرخے کے ساتھ ایک جانب مین دو جانبون مین سے میل کرنا اور یہ مرض صرع کے مشابہ دورے سے اور گر پڑنے سے اور تشنج سے ہوتا ہی اور غشی کے مشابہ آواز وغیرہ کے سنائی دینے مین ہوتا ہی حدود الامراض وبحر الجواہر
	باب الباء
بادآورد	ایک کٹیلی گھاس ہی
بہق	دو زبر اور قاف سے جلد کے رنگ کا سپیدی سے بدلنا تو وہ بہق ابیض ہی یا سیاہی سے بدلے تو وہ اسود ہی حدود الامراض
	باب التاء
تربد	نسوت
توتیا	نیلا تھوتھا
	باب الجیم
جمرہ	وہ دانے ہین کہ متفرق یا مجتمع شدت سے سرخ بدن پر نکلتے ہین اور نارسی اسکی آتشک ہی یا یہ سرخ بادے کی ایک قسم ہی حدود الامراض
جرب	چھوٹے چھوٹے دانے ہین کہ پہلے سرخ شدت کی کھجلی کے ساتھ نکلتے ہین پھر پھیلا جاتے ہین اور اکثر ہاتھون مین نکلتے ہین یعنے کھجلی حدود الامراض
	باب الحاء
حمول	وہ دوا ہی کہ جسکو آدمی کپڑے وغیرہ مین لپیٹ کر پیشاب یا پاخانے کے مقام مین رکھتے ہین بحر الجواہر ومیزان الطب
حقنہ	وہ دوا بہتی ہوئی ہی کہ جسکو پھکنے مین رکھکر پیچھے کے مقام مین رو دے مین یا آگے سے رحم وغیرہ مین پہونچاتے ہین میزان الطب
	باب الخاء
خزاز	سر مین بھوسی خشکی سے ہو جاتا ہی جسے سبوسہ اور ابریہ کہتے ہین میزان الطب
	باب الدال
داء الفیل	وہ مرض ہی کہ جسمین بیمار کا پانون ہاتھی کے پانون کی طرح کا ہو جاتا ہی میزان الطب
داء الثعلب	وہ مرض ہی کہ جس مین آدمی کے سر کے بال مع سر کی کھال کے گرتے ہین میزان الطب
دوی	وہ نرم بڑی آواز ہی جو کان مین خارج سے آتی ہی میزان الطب و بحر الجواہر
	باب الذال
ذات الریہ	اور یہ ایک ورم ہی کہ پھیپھڑے مین خون کے امتلا سے پیدا ہوتا ہی ترجمۂ قانونچہ۔

لفظ	معنے
ذات الجنب	سینے کے حجاب کا اور حجاب کے عضلے کا ورم ہی ترجمۂ قانونچہ
	باب الشین
شوصہ	وہ ورم ہی جو پیچھے کی پسلیون کے حجاب کے اندر وار ہو میزان الطب
	باب الطاء
طلا	وہ چیز پتلی تر ہی جسے بدن پر لگاتے ہین میزان الطب
	باب الغین
غرغرہ	پتلی بہتی چیز کا گلے مین ہلانا ہی۔
	باب الفاء
فتیلہ	لغت مین بتی کے معنون مین ہی اور اطبا کی اصطلاح مین اس بتی کو کہتے ہین جسمین دوائین لگا کر آگے یا پیچھے کی شرمگاہ مین رکھتے ہین بحر الجواہر
	باب القاف
قوبا	جسے فارسی مین گزون اور ہندی مین داد کہتے ہین اور یہ ایک گول کھرکھراہٹ ہی کہ کھجلا کر نکلتی ہی میزان الطب۔
	باب الکاف
کلف	اور یہ وہ مرض ہی کہ جس سے جلد کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہی اور آثار نیلے یا سرخ بدن پر ظاہر ہوتے ہین کہ جسے ہندی مین چھائین کہتے ہین میزان الطب وبحر

لفظ	معنے
	باب اللام
لیثرغس	یونانی مین نسیان کے معنون مین ہی اور یہ ایک متعفن بلغم کا ورم ہی جو دماغی روح کے مجرون مین اور کبھی حجابون مین یا جرم مین ہوتا ہی اور اسے نسیان لازم ہی بحر الجواہر
	باب النون
نمش	سیاہ داغ جو اکثر منھ مین پڑ جاتے ہین بحر الجواہر۔
نقرس	زیر سے وہ درد ہی کہ جو پانون کے انگوٹھے مین پیدا ہوتا ہی بحر۔
نملہ	وہ دانے ہین جنکا مادہ تیز صفرا ہوتا ہی بحر الجواہر۔
	باب الہاء
ہذیان	اور ہذار بیہودہ بکنا۔
ہلہل	دونون ہے کے فتح سے بمعنی زہر کے معرب ہی ہلاہل کا۔ منتخب
ہزال	پیش سے ہے کے لاغر ہونا۔ منتخب۔
ہاضوم	وہ جوارش ہی کہ کھانے کو ہضم کرے۔ منتخب
ہلیون	زیر کے ساتھ ایک گھاس ہی کہ فارسی مین اُسے مارچوبہ کہتے ہین۔ منتخب
ہزارخشان	بمعنی ایک گھاس کے ہی۔ منتخب

تاریخ طبع

تلاش سال مین یون قیس کے قلم نے لکھا | نفیس ترجمہ اردو چھپا نفیسی کا

سنہ ۱۳۱۱ الہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا فن

عضو عضو کے مختص مرضون مین اور انکے سببون مین اور علامتون مین اور معالجون مین

اور ہم نے مناسب جانا ہی عضو کی بیماریون مین شروع کرنا سوء مزاج پر دلالت کرنے والی علامتونکے
بیان سے تاکہ انکی طرف رجوع کیجاے یعنی ان علامتون کی طرف ہر مرض مین کہ بیان کیے جاینگے
عضو عضو کی بیماریونمین سے اور تکرار کی احتیاج نہ پڑے بعضی علامتون کی ہر مرض مین عضو کی بیماریون
مین سے اور چاہیے کہ شروع کرین ہم دماغ کی بیماریون سے اس حال سے کہ نیچے اُترنے والے ہون دماغ
سے قدم کی طرف اعضا کی وضع کی ترتیب سے اور قدم سے دماغ کی طرف اوپر چڑھنے کے حال مین شروع
فقط اس لیے نہین کی گئی کہ دماغ سب اعضا مین زیادہ شریف ہی اور اسکے مرضون کے دفع مین اہتمام نہایت
شدید ہی اور امراض اسکے بہت ہین اور دماغ سے مراد یہان وہ چیز ہی کہ جو کھوپری کے ہڈی کے نیچے ہی
بس دماغ مین حجاب اور شبکے اور گودا وغیرہ جو چیز کہ کھوپری کے اندر ہی داخل ہی لیکن مجلل
نامے جھلی بس وہ بھی اندر والی جھلی کے حکم مین ہی کیونکہ اس سے ملی ہوئی ہوتی ہی دماغ

ف مزاج گرم کی علامتین

کے مزاج کی علامتین گرم مزاج کی سوزش سر مین اسواسطے کہ حرارت کی شان سے ہی ہوتا ہی اور
بیداری اس لیے کہ روح مشتغل ہوتی ہی اور اس لیے کہ روح کی حرکت اس سبب سے ظاہر کی طرف
شدت سے ہوتی ہی اور بے قراری اس لیے کہ گرم سوء مزاج جہان کہین کہ عرضی مختلف ہوتا ہی تو

اُسے منتقل کرنے سے ایذا دیتا ہی بس مریض ایک ہیئت کو دوسری ہیئت سے اس توہم پر بدلتا ہی کہ یہ انتقال
اسکی سوزش کو تسکین دیگا اور اسکی اذیت کو دفع کریگا پھر جب منتقل ہوجاتا ہی اور اس سے کوئی فایدہ
نہین پاتا ہی اور ہیئت کی طرف منتقل ہوتا ہی اور دماغی فعلون مین تشویش اس لیے کہ حرارت روح
مین حدت کردیتی ہی پھر اسکی حرکتین بڑھ جاتی ہین اور طرح طرح کی ہوجاتی ہین اور یہ حرکتین پریشان غیر منتظم
ہوتی ہین اس لیے کہ ایسے امر سے صادر ہوتی ہین کہ جو طبعی نہین ہی اور طیش اس لیے کہ حرکتین فقط حرارت
کی شدت سے ہوتی ہین اور جلد غصہ آنا اس لیے کہ حرارت خون مین اور روح مین سخونت کو زیادہ کرتی
ہی پھر ان دونون کا اشتعال بڑھ جاتا ہی اور باہر کی طرف کی ان دونون کی حرکت سریع ہوجاتی
ہی پھر اُدنے سبب سے اسکا صاحب غصہ آنے کے لیے مستعد رہتا ہی اور بہت کلام کرنا اور جلدی
کلام کرنا اور مسلسل کلام کرنا اس لیے کہ یہ حرکتون کی کثرت کے قبیل سے اور انکی سرعت کے
قبیل سے ہین اور یہ سب امر فقط حرارت کے غلبہ سے ہوتے ہین اور آنکھین سُرخ رہنا اس لیے کہ
حرارت خون کو گرم کرتی ہی اور جلا کرتی ہی اور لطیف کرتی ہی اور جلد کے اطراف کو حرکت دیتی ہی اور
فقط خون کا رنگ آنکھون مین ظاہر ہوتا ہی کیونکہ آنکھون کا رنگ صاف ہوتا ہی اور آنکھون کی
سفیدی چمکدار ہوتی ہی اور شدت سے دماغ کے قریب ہوتی ہی بس خون کا نفوذ آنکھون کی
طرف بہت ہوتا ہی اور ٹھنڈی چیزون سے آرام پانا اسلیے کہ مزاج کی تعدیل ضد رکھنے والی چیزون
سے ہوتی ہی اور گرم چیزون سے مضرت پاتا ہین علامتین مین اسلیے کہ ٹھنڈی چیزین گرم مزاج کی
تقویت کرتی ہین ٹھنڈے مزاج کی علامتین ٹھنڈک محسوس ہونا سرمین افراط سے عارضی ٹھنڈک
کے ہونے کے سبب سے اور کسل اسلیے کہ ٹھنڈک قوتون کو مار ڈالتی ہی بس حرکت کرنا
گران ہوجاتا ہی اور فتور دماغیہ فعلون مین اس لیے کہ ٹھنڈک سب فعلون کے منافی ہوتی
ہی اور بلادت اور یہ فکریہ قوت مین کی کمی ہی اور تخیلات مین کا نقصان یعنے جزئیہ صورتون
اور معنون کی ترکیب مین یا خیال مین کی محفوظ صورتون مین کے ملاحظہ مین ظاہر حواس سے
غائب ہونے وقت اس لیے کہ یہ سب افاعیل ہین اور یہ فقط حرارت سے ہوتے ہین اور منھ اور
آنکھون کے رنگ کا سپید ہونا خون کی کمی سے اور باہر دار کی طرف اسکے کم حرکت کرنے سے بس
وہ رنگ ظاہر ہوگا جو جلد کا اصلی رنگ ہی اور وہی سپیدی ہی اس لیے کہ جلد عصبی عضو ہی یعنی
پٹھے سے بنا ہوا ہی اور گرم چیزون سے آرام پانا اور ٹھنڈی چیزون سے ضرر پانا اس سبب سے
کہ بیان ہوچکا تر مزاج کی علامتین کسل اسلیے کہ رطوبت پٹھون مین ارخاء کردیتی ہی پھر پٹھون کے

بعضے اجزا بعضون پر گر پڑتے ہین اور انمین روح طبیعی عادت پر نفوذ نہین کرتی ہی پس پٹھون پر حرکت کرنا
اور اعضاء کا اٹھانا اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجانا بوجھل ہوجاتا ہی اور نسیان یعنی بھول
اس لیے کہ یاد رکھنا اور روک رکھنا فقط خشکی سے ہوتا ہی اور جب رطوبت دماغ پر غالب ہوجاتی
ہی تو اسکا حال پگھلے ہوے موم کا سا ہوجاتا ہی کہ اسمین کوئی چھپی چیز محفوظ نہین رہتی اور نیند
کا غلبہ اس لیے کہ رطوبت روح کو غلیظ کردیتی ہی پس اسے باہر وار کی طرف نکلنے نہین
دیتی اور اس لیے کہ رطوبت اعضا سب مین ارخاء کرتی ہی پھر مجرے ان مین کے بند ہوجاتے
ہین اور انمین روح ظاہر کی طرف نفوذ نہین کرتی خشک مزاج کی علامتین نتھنون کا خشک رہنا
یعنی اُن کے جرمون کا خشک رہنا اور انمین رطوبت کا بہ کر نہ آنا اس لیے کہ تری نتھنون کی ان
رطوبتون سے ہوتی ہی جو دماغ سے جذب ہوکر انمین آتی ہی اور افراط کی بیداری اسلیے
کہ خشکی روح کو خشک کردیتی ہی اور لطیف کردیتی ہی پس روح خشک ہوجاتی ہی اور اشتعال
اور حدت مین شدت بڑھ جاتی ہی پھر اسکی حرکتین ظاہر کی طرف اس سبب سے شدید ہوجاتی
ہین باوجود اس بات کے کہ پٹھون کے مجری مرخیہ رطوبت کے نہونے سے کھلے رہتے ہین اس
سبب سے یہ بیداری اُس بیداری سے کہ جو گرمی سے پیدا ہوتی ہی بڑھکر قوی ہوتی ہی اور
ترطیب کرنے والے تیلون سے آرام پانا اسلیے کہ یہ تیل خشکی کو ضد ہونے کے سبب سے
دور کردیتے ہین اور جلدی سے انھین جذب کرلینا کیونکہ عضو اُس چیز کی طرف شوق
رکھتا ہی کہ جو اُس سے خشکی کو دور کردے اور اسلیے کہ عضو کے مسام رطوبتون سے خالی
ہوتے ہین اور ہوائی جسمون سے بھرے ہوتے ہین پھر جب انپر دہنیہ رطوبتین وارد ہوتی
ہین تو جلدی سے انھین جذب کرلیتے ہین تاکہ یہ ہوائی اجسام اُنسے جدا ہوجائین اس لیے
کہ یہ مسام ان ہوائی جسمون کے لیے غریب مکان ہین جیسے جلتا توا جسوقت پانی مین ڈالدیا
جاتا ہی اور محلل چیزون سے ضرر پانا اسلیے کہ محلل چیزین خشکی مین زیادتی کردیتی ہین مرکب مزاجون
کی علامتین دو مزاجونکی علامتونکی آمیزشین ہین اور یہ جو بیان ہوچکی ہین یہ سادے مزاجون
کی علامتین تھین لیکن مادی یعنے بادی مزاجون کی علامتین پس صفرے کی علامت تھوڑا سا
ثقل لیکن ثقل ہونے کا سبب یہ ہی کہ خلط بوجھ سے خالی نہین ہوتا اور کم ہونے کا
سبب یہ ہی کہ صفرے مین شدت کی حرارت اور خشکی اور لطافت اور سبکی اور مقدار کی قلت
ہوتی ہی اور لذع اور سوزش شدت کی جلن کے ساتھ اور اسکا سبب صفرے کی حدت اور اسکی

علامتین مادی مزاجونکی

حرارت کا غلبہ ہی اور افراط کی بیداری اسلیے کہ صفرا اپنی کیفیت سے دماغ مین خشکی پھیلاتا ہی اور
روح کے مشتعل ہونے کا موجب ہوتا ہی اور منھ اور آنکھون کے رنگ کا زرد ہونا اس لیے کہ
صفرا اپنی لطافت اور حرارت کے سبب سے ظاہر جلد کی طرف نفوذ کرجاتا ہی پھر منھ کا رنگ اسکے
جلد کے پتلے ہونے سے اور گوشت کے متخلخل ہونے سے اور دماغ کے قریب ہونے سے
زرد ہوجاتا ہی اور یہی حال آنکھون کے رنگ کا ہی اور رطوبت کا زرد ہونا وہ رطوبت
کہ تالوا ور دونون نتھنون سے نکلتی ہی اور اسکی تلخی اور لذع اور حرارت یہ سب اس
سبب سے ہی کہ اس رطوبت مین صفرا اپنے غلبہ کے وقت ملگیا ہی اور خون کی علامت زیادہ
ثقل صفرے کے ثقل سے اسلیے کہ خون اپنی رطوبت سے قوت کو اور اصلی حرارت کو دبالیتا ہی
پس قوت سر کے اٹھانے سے ضعیف ہوجاتی ہی اور اس لیے کہ خون کی مقدار بدن مین بہت
ہوتی ہی اور ضربان یعنی رگون کا اچھلنا یعنے شدت سے شرائین رگون کا اچھلنا اسلیے ہی کہ
شرائین خون اور خون کے حاد ابخرون سے بھرے ہونے کے وقت اور تمدد کے وقت
روح کے تعدیل کے لیے اور ان ابخرون کے توڑنے کے لیے اور خون اور ابخرون کی
تمدد کے ساتھ مزاحمت کرنے کو دفع کرنے کے لیے مستکرہ حرکتین کرتی ہین اور طرد ضربان سے
ضربانی درد نہین ہی اس لیے کہ یہ درد جبھی ہوتا ہی کہ جب خون ورم پیدا کرنے والا ہوتا ہی اور
منھ کا پھولے ہونا اور سرخ ہونا اور آنکھون کا پھولے ہونا اور سرخ ہونا لیکن انتفاخ کا سبب
یہ ہی کہ خون کے حجم کی زیادتی ہوتی ہی اور خون جلد کو بڑھاتا ہی اور سرخی کا سبب یہ ہی کہ جلد خون
کے غالب رنگ سے رنگ جاتی ہی اور رگون کا پھول آنا اس لیے کہ رگین خون کا ظرف ہوتی
ہین پھر جب انمین خون بہت ہوجاتا ہی تو یہ پھول جاتی ہین اور کھلی کھلی ظاہر ہوجاتی ہین اور
نیند اسلیے کہ خون روح کو غلیظ کردیتا ہی اور ظاہر کی طرف حرکت کرنے سے مانع آتا ہی اور
اس لیے کہ خون اپنی مقدار کے کثرت سے اصلی حرارت پر چھا جاتا ہی پھر اصلی حرارت ظاہر
ہونے سے عاجز آجاتی ہی لیکن بلغم کی علامت بس زیادہ ثقل ہونا خون کے ثقل سے اسلیے
کہ حرارت خون کے سبکی کی موجب ہوتی ہی اور بلغم اپنی کیفیت سے ثقل کا موجب ہوتا
ہی لیکن رطوبت سے اس لیے موجب پڑتا ہی کہ رطوبت اعصاب مین ارخا کردیتی ہی
پس اعصاب مین حرکت کرنا گران ہوجاتا ہی اور اعضا بوجھل ہوجاتے ہین اور انکا اٹھانا
گران ہوجاتا ہی لیکن ٹھنڈک نے سے ثقل کے موجب ہونے کا سبب یہ ہی کہ ٹھنڈک مخدر

[illegible]

ہوتی ہی اور سکون کی موجب ہوتی ہی اور حرکت کی مانع ہوتی ہی اور یہ سبب ہی کہ باوجود اسکے ٹھنڈک لزج ہوتی ہی پس روح کے راستون کو اپنی لزوجت سے بند کردیتی ہی اور اعصاب مین نفوذ کرنے سے مانع آتی ہی اور افراط سے سونا اس لیے کہ بلغم اپنی کیفیت سے روح کو باہر وار نکلنے سے مانع ہوتا ہی برخلاف خون کے کہ وہ اپنی حرارت کے سبب سے روح کو باہر وار کی طرف برانگیختہ ہونے کا موجب ہوتا ہی اور ڈھڈھلا پڑنا یعنے ڈھڈھلا پڑنا گوشت کا ضعف ہضم کے سبب سے کیونکہ اصلی حرارت چھپ جاتی ہی پس خون مین رطوبت اور مائیت بڑھ جاتی ہی اور حرارت اسکے تحلیل کرنے سے عاجز آتی ہی اور اسلیے کہ خون کو سنگین کردیتا ہی پس گوشت مستسقی کے گوشت کی طرح کا ہوجاتا ہی طول کرنا یعنے مرض کا طولانی ہونا اور دیر رہنا اس لیے کہ بلغم اپنے مزاج کی ٹھنڈک اور غلاظت اور لزوجت سے سہل مین نضج نہین پاتا ہی اور نہ سہل سے نکلتا ہی اور نہ جلد تحلیل ہوتا ہی اور لیکن سودے کی علامت تو کم بوجہ ہونا تھوڑے مادے کے پائے جاتے سے اس لیے کہ مقدار سودے کی بدن مین نہایت کم ہوتی ہی اس لیے کہ سودا اپنی برودت سے اور یبوست سے ایسے خون کی ضد ہوتا ہی جس سے مقصود تغذیہ ہی اور خون ہی تغذیہ مین عمدہ ہوتا ہی پس سودے کی پیدائش کم ٹھہریگی اور اس لیے کہ خلطون کی کلیجے مین پیدائش اس طرح پر ہوتی ہی کہ کلیجہ غذا کو اعضا کے مشابہت پر مستحیل کرلیتا ہی اور کلیجہ گرم تر ہی اور ٹھنڈے خشک کی گرم تر عضو مین پیدائش بے شک نہایت ہوگی اور اس لیے کہ تر یادہ اعصلب ابخاء کردیتا ہی پس تر مادے سے ثقل زیادہ محسوس ہوگا اور فاسد فکر اور وسواس ہونا اس لیے کہ سودا اپنی سیاہی سے نفسانی روح کو وحشت مین ڈالتا ہی اور ڈراتا ہی پھر اسپر فاسد وحشت دلانے والی فکرین غالب آجاتی ہین اور مزاج کی خشکی سے یہ بات اسمین جگہ پکڑ لیتی ہی اور منہ کے رنگ کا تیرہ ہونا اور آنکھون کے رنگ تیرہ ہونا اس لیے کہ سودے کا رنگ منہ پر غالب آجاتا ہی اس لیے کہ سودا اپنی ٹھنڈک اور خشکی کے سبب سے خون اور روح کو کثیف کردیتا ہی پھر ان دونون کا نفوذ باہر کی طرف نہین ہوتا اور جلد کو کثیف کردیتا ہی اور سمیٹتا ہی اور یہ امر تیرگی کا موجب ہوتا ہی پس یہی عارضی مزاجون کی علامتین ہین ہونے کے بعد اور لیکن پیدائشی مزاج کہ اصلی پیدائش مین واقع ہین تو انھین مخاطب پہلے فن مین پہچان چکا ہی اور سر کا منڈوانا گردن کو فربہ کرتا ہی اس لیے کہ بالون کی غذا منڈوانے کے بعد سر کے اور گردن کے اعضا مین صرف ہوگی اس لیے کہ سر کا منڈوانا اور گردن

کی طرف غذا کے جاذب حرارت کا موجب ہوتا ہی اور مادے کی کثرت مقارن جب قوت
کی قوت ہوتی ہی تو عضو کے بڑے ہو جانے کی موجب ہوئی ہی اور یہان مصنف نے اس
کلام کو فقط اس لیے وارد کیا ہی کہ معلوم ہو جائے کہ گردن فربہی جو سر کے منڈوانے
سے پیدا ہوتی ہی اصلی مزاج پر دلالت نہین کرتی ہی اور فرق اصلی اور عارضی مین یہ ہی
کہ اصلی مزاج سب عضوون کے لیے ہوتا ہی اور مناسب سبکے ہوتا ہی **صداع** یعنی دردسر
سر کے عضوون مین کا الم ہی کل عضوون مین کا یا بعض عضوون مین کا اور سر کبھی بولا جاتا ہی
اور مراد اس سے گردن کے اوپر والا لیا جاتا ہی اور کبھی سر بولا جاتا ہی اور اس سے کھوپری
اور چارون ہڈیان دیوارون کی اور قاعدہ اور جو چیز کہ اسمین داخل ہی گودی سے
اور حجاب سے اور شبکی جرم سے اور رگون سے اور شریانون سے اور جو چیز کہ
کھوپری پر اور اسکی چار دیواری پر باریک پوست سے اور گوشت سے اور جلد
مجلل سے ہی مراد لیجاتی ہی اور یہی مراد یہان پر ہی لیکن یہان گودا اور ہڈی الم کے قرینے
نکلجاتا ہی اس لیے کہ ام منافی کا منافی ہونے جہت سے ادراک ہی اور ان دونون کے
لیے ادراک نہین ہوتا اور دردسر کے تعریف الم سے کہ وہ عرض عام ہی اس لیے
مصنف نے کی ہی کہ اکثر اطباء امراض کا اطلاق اعراض پر اکثر کرتے ہین اور دردسر کو
الم مراد لیتے ہین پس مصنف نے دردسر کی تعریف اس چیز سے کی کہ جو اطبا مین مشہور
ہی اور مثل اسکے اکثر کے نزدیک کے مشہور پر بنا کر نام مرضون کی تعریف مین بہت شائع ہی
اور ہر الم کا سبب یا سوء مزاج مختلف سادہ ہوتا ہی یا مادی ہوتا ہی اور قسمین اسکی
سولہ مذکور ہین یا تفرق اتصال ہوتا ہی یا دونون ساتھ ہی ہوتے ہین یعنے سوء مزاج
اور تفرق اتصال جیساکہ ورمون مین ہوتا ہی اس لیے کہ ورم نہین پیدا ہوتے
ہین مگر مادے سے اور نہین تو عضو کے حجم مین اور مقدار مین زیادتی نہوتی اور مادے
کے لیے فاعلیہ ذاتیہ کیفیت ضرور ہی جو عفونت کے احتقان سے پیدا ہوتی ہی اس لیے کہ
جب ورم دو متضاد مادون سے جیسے بلغم اور صفرا ہی ایسی وجہ پر مرکب ہوتا ہی کہ وہ
دونون مادے آپس مین ایک دوسرے کا تعادل کرتے رہتے ہین تو یہ ورم تفرق اتصال
ہی کے ساتھ ہوگا کیونکہ مادہ جب عضو پر گرتا ہی تو اسکے بعضے اجزا کو بعضون سے
جدا کرادیتا ہی تاکہ اپنی ذات کے لیے مکان حاصل کرے کیونکہ تداخل اجسام کا

محال ہی اور سوء مزاج تر اپنے مادے کے ساتھ اجزے اُٹھنے سے اذیت دیتا ہی اس سبب سے کہ
رطوبت بخار کا مادہ ہی اور جسطرح جوہر کا وجود اپنے فاعل کی طرف مستند ہوتا ہی اسی طرح سے مادے
کی طرف مستند ہوتا ہی اور تمدد سے اذیت دیتا ہی بسبب مادے کے ایسا مادہ کہ تفرق کرنے والا
ہی اور بسبب اجزے کے ایسے اجزے اُٹھتے ہین اسی رطوبت سے پس تفرق اتصال کر دیتا ہی
لیکن تر سادہ سوء مزاج پس وہ مولم نہین ہوتا ہی کیونکہ الم احساس یعنے حس کرنا ہی اور احساس
انفعال ہی یعنے اثر کا قبول کرنا ہی اور انفعال نہین ہوتا ہی مگر فاعل سے اور تر کسی فعل کا موجب
نہین ہوتا اس لیے کہ یہ انفعالیہ کیفیت ہی یا اس لیے کہ یہ ایک عدمی امر ہی جیسا کہ مذہب
بعضون کا اس گمان سے ہی کہ وہ گمان کرتے ہین کہ رطوبت بہنے کے مانع ہونے والی چیز کے
نہونے کو کہتے ہین اور عدمی امر محسوس نہین ہوتا ہی یا اس لیے کہ تر غیر محسوس ہی با وجود اسکے
کہ وہ وجودیہ کیفیت ہی جیسا کہ مذہب بعضون کا ہی اور وہ لوگ اسپر استدلال یون لائے
ہین کہ ٹھنڈک اور گرمی اور بو اور موج مارنے سے خالی ہوا کے وجود مین شک ہی اور خلا کے
منتفی ہونے مین شک ہی اور اگر رطب محسوس ہوتا تو ہرگز ایسی ہوا کے وجود مین شک نہوتا
اور سوء مزاج خشک ایسی سبب سے مولم ہوتا ہی یعنی اتصال کے تفرق کرنے والے مادے سے
اور اسکے سمٹنے سے یعنے عضو کے سمٹنے سے مولم ہوتا ہی اگر مادی نہین ہوتا ہی کیونکہ اعضا کے خولون
کی بھرنے والی رطوبت نہین ہوتی اس لیے کہ خلا محال اور اسکو یعنے سمٹنے کو اس عضو کے
تفرق اتصال جسمین تکالف واقع ہوا ہی لازم ہوتا ہی جسطرح سے کہ مٹی جب سوکھ جاتی ہی تو
پھٹ جاتی ہی اور اسکے اتصال مین تفرق واقع ہوتا ہی نہ خشکی کی ذات سے اس لیے کہ خشکی
بھی ایک انفعالیہ کیفیت ہی یا عدمیہ ہی یا غیر محسوس ہی جیسا کہ تری مین بیان ہو چکا اور گرم اور
ٹھنڈے یہ دونون اسی سے مولم ہوتے ہین یعنی مادے سے اور اپنی ذات سے اسلیے الم ادراک ہی اور
ہر ادراک محسوس سے انفعال یعنی اثر قبول کر لیتا ہی اور ہر انفعال فقط فاعل ہی سے ہوتا ہی اور یہ دونون
فاعلیہ کیفیتین ہین اور جالینوس کے نزدیک یہ بات ہی کہ یہ دونون کیفیتین تفرق اتصال سے مولم ہوتی ہین
لیکن گرم کیفیت اسلیے مولم ہوتی ہی کہ تحلیل کرتی ہی اور اجزا مین تفرق کرتی ہی اور ٹھنڈی کیفیت اسلیے مولم
ہوتی ہی کہ سمیٹتی ہی اور قبض کرتی ہی اور اسکو اعضا کا منجذب ہو جانا جدھر قبض ہوا ہی لازم ہی اور ٹھنڈے کا
اسکے خدر کرنے کے سبب سے الم کم ہوتا ہی اسطرح سے کہ عضو کو ٹھنڈا کر دیتا ہی اور کثیف کر دیتا ہی
پھر وہ عضو نفسانیہ کیفیت کی پورا پورا تاثیر قبول نہین کرتا اور اسطرح سے کہ عضو کے طرف کی

اسکی قوت کی حامل روح کے مسالک کو کثیف کردیتا ہی اور اس سبب سے اسمین روح کے نفوذ کرنے کا مانع ہوتا ہی اور اس طرح سے کہ روح کے جوہر کو غلیظ کردیتا ہی اور اسکی حرکت کو بلند کردیتا ہی پھر اسے عضو مین نفوذ کرنا مشکل پڑتا ہی پھر اس عضو کو نفسانیہ قوت بھی استعمال مین نہین لاتی ہی پس اس سبب سے قوت عضو کی ضعیف پڑجاتی ہی درد سر کا سبب اگر بادی یعنے خارجی ہی مثل مار کے چوٹ کے اور گر پڑنے کے تو یہ دونون تفرق کے موجب ہوتے ہین باہر یا اندر کی جھلیون مین یا گوشت مین یا سمائم مین جمیع سموم کی اور یہی گرم ہوائین ہین تسخین کی موجب ہوتی ہین دماغ مین یا ہوا کی ٹھنڈک ہی تو یہ اسمین ٹھنڈک کے موجب ہوتی ہی یا خمار ہی اور خمار شراب کا نہ ہضم ہونا ہی اور شراب کے فضلے کا باقی رہ جاتا ہی پھر جب اس فضلے مین رطوبت یا صفرا ملجاتا ہی اور اس سے ابخرے دماغ کو چڑھتے ہین تو درد سر کو پیدا کرتے ہین یا مباشرت کی کثرت ہی کہ مباشرت کی افراط یبس اور جفاف کی موجب ہوتی ہی اس لیے کہ جو درد سر کہ مباشرت مین افراط کرنے سے پیدا ہوتا ہی وہ فقط استفراغ کی افراط سے کہ جو اسکو لازم ہی ہوتی ہی اور اسکو خشکی بدن کی اور سر کے لازم ہی لیکن جو درد سر کہ سر کو ابخرے چڑھنے سے پیدا ہوتا ہی تو یہ جبھی پیدا ہوتا ہی جب بدن ممتلی ہوتا ہی اور سر ضعیف ہوتا ہی تو بدن ردی ابخرے جماعیہ حرکت کی ذات سے کہ یہ حرکت بدنیہ اور نفسیہ حرکتون سے مرکب ہی سر کو چڑھتے ہین نہ مباشرت کی افراط کے سبب سے یا ردی ابخرے ہین کہ وارد ہوے ہین دماغ پر باہر سے مثل متغیر پانی کے یا مردار چیزون کے اس لیے کہ یہ ابخرے اپنی غلاظت اور ثقالت سے دماغ کی مزاحمت کرتے ہین اور اُسے بوجھل کرتے ہین اور اسکو شدت کی اذیت دیتے ہین اور اپنی حدت اور کیفیت کی رداءت سے بھی اذیت دیتے ہین اس لیے کہ یہ ابخرے دفعتًا بے کسی آمیزش کے دماغ کو پہونچ جاتے ہین تو اسپر یعنے اس خارجی سبب پر اسی سبب کا پایا جانا دلالت کرتا ہی اور اگر بدنی ہی یعنے درد سر کا سبب اگر بدنی ہی تو مزاجی اپنی علامتون سے پہچانا جائیگا سادہ ہو یا مادی اس طریق پر کہ گزرچکا ہی اور وہ درد سر جو پیدا تفرق اتصال سے ہوتا ہی تو سیر چھینا جھلیون کی تمدید کے سبب سے اگر درد سر کا سبب صفرا ہی اور تمدد خلط کی تمدید کے سبب سے اور اطراف کی طرف سر کے اعضا کے جذب ہونے کے سبب سے اور گڑتا ہوا درد اور یہ وہ درد ہی کہ جسکے ساتھ کوئی چیز دوران کے ساتھ عضو کے جرم مین نفوذ کرتی ہی گویا کہ وہ درد کوئی چبھنے والی چیز کو چبھوتا ہی اور سبب اسکا غلیظ مادہ ہی یا ریح ہی کہ جھلیون مین

بیان علامات درد سر

پیچ

بند ہوگئی ہی اور درد چبھنے والا اور یہ وہ درد ہی کہ جس سے عضو مین کانٹا سا چبھتے محسوس ہوتا
ہی اور عضو پر پھیلتا ہی اور سبب اسکا مادہ ہی کہ جھلی کو جوڑ ان مین بڑھاتا ہی اور درد اکال
یعنی کھجلی پیدا کرنے والا اور یہ وہ ہی کہ جسکے ساتھ عضو مین کھجلی ہوتی ہی اور سبب اسکا تیز لذع
کرنے والا حاد نمکین مادہ کہ دماغ پر غالب آگیا ہی اور خون بہنا اگر تفرق اتصال زخم یا شق
ہوجانے اور پھٹ جانے کے ساتھ ہی اور خارجی سبب کا پہلے ہونا مثل مارکے اور
گر پڑنے کے اگر سبب تفرق کا خارجی ہی اور وہ دردسر جو سدون سے ہوتا ہی
دماغ کی وریدون مین کے یا دماغ کی تہ بالون مین کے سدون سے بند مواد کی تمدید سے درد
ہوتا ہی اسلیے کہ منافذ جب بند ہوجاتے ہین تو جن مادون کا کہ اسمین نفوذ طبیعت کرواتی ہی
انھین روکتے ہین اور جب یہ روکتے ہین تو طبیعت غذا کے نفوذ کروانے مین مقابلہ کرتی ہی
اور مقابلہ تمدید کا موجب ہوتا ہی اور تمدید تفرق اتصال کی موجب ہوتی ہی اور تفرق اتصال
الم کا موجب ہوتا ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر مواد کے پائے جانے کی علامت اس طریق پر کہ انکی
علامتون کے ساتھ انکے نفلون کے بند ہوجانیکی علامتین بیان ہوچکی ہین مزاج کے احتباس
کے ساتھ یعنے جو چیز مواد مین سے دفع ہوتی ہی انکے احتباس کے ساتھ اور تمدد کا محسوس
ہونا اور وہ دردسر جو پیدا دماغ کے حس کی قوت سے ہوتا ہی اور اسکی تیزی سے نہ اس
سبب سے کہ قوت حس اسکا فاعلی سبب ہوتی ہی بلکہ اس سبب سے کہ قوت حس قابل کردیتی
ہی اسکے یعنے دردسر کے وہ مشارک ہوتا ہی اس دردسر کے جو پیدا دماغ کے ضعف
سے ہوتا ہی ادنے سبب سے دردسر لانے مین کہ وہ ادنے سبب منافی اسکے ہی۔
اگرچہ اسکے غیر مین دردسر کے پیدا کرنے پر وہ ادنے سبب قوی نہین ہوتا ہی لیکن پہلے کا سبب
یہ ہی کہ قوت حس ادنے منافی چیز کو اپنے حس کی ذکاوت کے سبب سے ادراک کرلیتی
ہی اور اس سے متاذی ہوتی ہی اور دوسرے کا سبب یہ ہی کہ ضعیف ان منافی سببون کے
قبول کرنے کے قابل ہوتا ہی جو اسکی طرف پہونچتے ہین اگرچہ وہ کم اور ضعیف ہون اور اسی
سبب سے اسکی دافعہ ضرور ملائم پڑجاتی ہی پس وہ ضعیف ہوتی ہی کہ پھر دماغ کی طرف
کی پہونچی ہوئی منافی چیز کے دفع کرنے پر قادر نہین ہوتی نہ اس سبب سے کہ ضعف بھی فاعلی
سبب ہی بلکہ اس سبب سے کہ ضعف موذی کے قبول کرنے کو شدت کی صلاحیت پیدا کردیتا
ہی پس قوت دماغ کی اور ضعف دماغ کا دردسر کے پیدا کرنے مین کافی نہین بلکہ

ان دونون کے ساتھ اور سبب کا ہونا ضرور ہی مثل غذاؤنکے بخار کے ہضم کیوقت کے جو عادت مین اس سے
جدا نہین ہوتا ہی بدن سے جدا نہین ہوتا کہ اور مخالف ہوتا ہی اسکے یعنی اُس دردسر کے مخالف ہوتا ہی جو
جسکی قوت سے کہ جو ضعف دماغ کے سبب سے ہی اسطرحسے کہ حواس اسمین صاف ہوتے ہین اور دماغ
فعل قوی ہوتے ہین اسلیے کہ قوت جبھی ہوتی ہی کہ جب پوری صحت ہوتی ہی اور سلامتی افعال کی اسکے
تابع ہوتی ہی اور اسطرحسے کہ جسکی قوت کے ساتھ مجرے فضلون سے پاک ہوے ہین اسلیے کہ عضو اپنی
قوت کے وقت غذا مین جیسا کہ چاہیے تصرف کرتا ہی اور اُسکے تمام فضلون کو تحلیل کر ڈالتا ہی اور ضعف
کے ساتھ ایسا حال نہین ہوتا اسلیے کہ ضعیف عضو کی دافعہ قوت ضعیف ہوتی ہی پس غذا کے
فضلے اُس عضو مین باقی رہجاتے ہین اور باوجود اسکے اپنی غذا مین عضو کے تصرف سے جیسا کہ
چاہیے عاجز آنے کے سبب سے فضلے غذا کے بہت ہوتے ہین اور غذا فضلون کی طرف
مستحیل ہوجاتی ہی اور اس لیے کہ اس عضو کی طرف جو فضلے کہ اعضا سے متوجہ ہوتے ہین
انکے دفع کرنے پر یہ عضو قوت نہین رکھتا ہی اور اس طرح سے کہ جو دردسر کہ حس کی قوت
سے ہوتا ہی کم ہوجاتا ہی یا جاتا رہتا ہی جب کچھ عرصہ گذرجاتا ہی اس لیے کہ حس ہمیشہ الم کے
رہنے سے ضعیف پڑجاتا ہی اور اسمین کے پیدا مادے کی کثرت اور مادہ کی زیادتی ضعف
کے موجب ہوتی ہی اور ضعف کے ساتھ دردسر ضعف کی زیادتی سکے سبب سے
بڑھتا ہی کہ وہ الم کے سبب سے اور اسکی کثرت کے سبب سے اور فضلون کے
کثرت سے پیدا ہونے کے سبب سے ہی اور وہ دردسر جو بدنی ریاح اور ابخرے سے یعنی
بدن مین کے پیدا سے احتراز ہی اُن ریاح اور ابخرون سے جو دماغ مین باہر سے استنشاق
کے سبب سے یا مسام کے جہت سے نفوذ کے سبب سے بند ہین کہ بہت سے ہین اور
تمدید کرنے والے ہین اس لیے کہ یہ اپنے اوپر ہوائی اجزا کے غلبہ کے سبب سے مانع
سے جدا ہونے کا قصد کرتے ہین پس یہ اطراف مین حرکت کرتے ہین اور تمدد عارض ہوتا
ہی تفریق کرنے والے ہین اتصال کے اسی سبب سے اور اگر انکی کثرت اس حد پر نہوتی تو
موجب دردسر کے نہوتے اور کبھی اسکے ساتھ یہ ابخرے اور ریاح کیفیت کے ردی اور حاد
ہوتے ہین پہچانا جاتا ہی رگون کے ابھرے رہنے سے اس لیے کہ ریاح اور ابخرے جب کثرت
سے ہوتے ہین اور رگون کی فضا مین بند ہوجاتے ہین تو رگون کے اطراف مین قوی
تمدید کرتے ہین پس رگین صاف دکھائی دینے لگتی ہین اور تھرگون کے پھولے ہونے سے

اور مصنف نے خاص شہرگون کا ذکر اس لیے کیا ہی کہ اکثر سر مین کے حاصل ابخرے بدن سے
شہرگون کے راستے سے سر کی طرف چڑھتے ہین کیونکہ شہرگین سر کی طرف جانے والی رگون
مین سب سے زیادہ بڑی ہوتی ہین اور درد کے ہٹتے رہنے سے اس لیے کہ ریاح اور
ابخرون کی شان سے حرکت کرنا ہی کیونکہ انبر ہوائی اجزا غالب ہوتے ہین اور سبکی سے کیونکہ
دردسر کا مادہ ارضی اجزار سے خالی ہوتا ہی اور دوی اور طنین سے کان کے سوراخ مین
اور دماغ کی تجویفون مین ان ریاح ابخرون کے حرکتون سے جو آواز کہ پیدا ہوتی ہی اسکے دریافت
کرنے سے بھر اگر کثرت سے ہوتا ہی وجود ان کا تو دوار ہی کیونکہ دماغ کے بطنون
مین اور رگون مین حرکت کرتے ہین اور انکے مقابلہ مین روح حرکت کرتی ہی اور سدر ہی
یعنے آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہی اسلیے کہ روح کے بعضے منفذان ابخرون اور ریاح کی کثرت
سے بند ہو جاتے ہین پس روح اپنے طبیعی طریق کے چلنے سے دماغ مین باز رہتی ہی اور وہ
دردسر جو دماغ مین کیڑے پیدا ہونے سے ہوتا ہی کہ یہ کیڑے اپنی حرکت سے ایذا دیتے
ہین اور دماغ مین لذع کرتے ہین بدبو کے ساتھ ناک کی بو مین اس لیے کہ کیڑے ایسی رطوبت
سے پیدا ہوتے ہین جو غریب حرارت کے سبب سے سڑ گئی ہی پس اس کیڑون کی طرف
مستحیل ہونے سے پہلے اور اس رطوبت سے کہ جو ابھی کیڑون کی طرف مستحیل نہین ہوئی
بدبو دار ابخرے جدا ہوتے ہین اور اکال کے ساتھ یہ بینش سے کھجلی ہی کیڑون کے کاٹنے
کے سبب سے اور حرکت کے وقت اور بھوک کیوقت درد کی شدت بگڑنے کے ساتھ اسلیے کہ
ان دونون یعنی حرکت اور بھوک کے وقت حرارت مشتعل ہوتی ہی اور ہیجان مین آتی ہی اور گرم
ابخرے دماغ کی طرف بہت چڑھتے ہین پس کیڑے ناگوار حرکتین کرتے ہین اور یہ ہی کہ حرکت
کے وقت کیڑے حرکت مین آتے ہین اور سر کی حرکت کے ساتھ حرکت کرتے ہین اور اسنسے
سمٹ اور خرق پیدا ہوتا ہی کیونکہ اسوقت مین یہ عضو سے پلٹتے ہین اور وہ دردسر جو حادث
معدہ کی شرکت سے ہوتا ہی وہ پہچانا جاتا ہی اسکی مضرت کے پہلے ہونے سے یعنے معدہ کے مضرت
کے پہلے ہونے سے مثل متلی کے اور بھوک کی کمی کے اور فساد ہضم کے یا ضعف ہضم کے
یا بطلان ہضم کے اس لیے کہ اصلی شرکی کے لیے بمنزلہ سبب کے ہی اور سبب مسبب سے
پہلے ہوتا ہی اور ابتدا درد کی تالو سے ہوتی ہی کیونکہ یہ معدہ کے سامنے وار ہی اور جو چیز
کہ معدہ سے سر کی طرف بلند ہو کر جائیگی وہ اپنی سیدھ کے مقام مین پہلے اور بہت جائیگی

اور اکثر اوخات مائل ہوتا ہی درد تالو سے درمیان کی طرف جسوقت سبب ہمیشہ رہتا ہی اور بہت
ہوتا ہی پس اسوقت مین تالو سے تجاوز کرتا ہی اور یہان تک پھیلتا ہی پھر اُس سے کثرت کی
زیادتی کے وقت گدی پر اتر آتا ہی اور درمیان دونو ںتالون کے اس لیے کہ
کثرت کے وقت اور ضعف دماغ سے تحلیل نہونے کے وقت ابخرے سر کے رستون
مین دوڑا کرتے ہین یہانتک کہ ان مقامون پر نازل ہوتے ہین اور مراد نزول سے یہ
نہین ہی کہ اس مقاہم پر بوجھل ہو جاتے ہین اور تالو سے جدا ہو جاتے ہین بلکہ ابخرے
یہانتک پھیلکر آتے ہین اور اسکا حال مختلف ہوا کرتا ہی یعنے دردسر کا حال شدت مین اور
ضعف مین مختلف ہوا کرتا ہی کھانا کھانے پر اور بھوکے ہونے پر اور صفراوی دردسر بھوکے
ہونے پر شدت پکڑتا ہی اس لیے کہ معدے کے خالی ہونے کے وقت اور معدے سے دماغ کی طرف
ابخرون کے چڑھنے کے وقت صفرا حدت پکڑجاتا ہی اور اس لیے کہ معدہ اسوقت مین جذب
مین قوی ہو جاتا ہی پھر اسکی طرف مواد لطافت کے سبب سے کھنچ جاتے ہین اور اسلیے کہ
یہ صفرا معدے مین کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور پیٹ بھرے ہونے کے وقت آفت اور قوت
صفرے کی شکستہ رہتی ہی اور دور ہوتی ہی وہ چیز کہ جو اسکے سببون مین ہی اور ہوتا ہی پیاس
کے ساتھ شدت کی پیاس کے ساتھ اسلیے کہ معدے کی حرارت شدت پکڑتی ہی اور طبیعت
اپنی سوزش کو تسکین دینے والے کی مشتاق ہوتی ہی اور منھ کی کڑواہٹ کے ساتھ
کیونکہ صفرے کا مزہ مُنھ تک پہونچتا ہی اسلیے کہ مُنھ کی سطح معدہ کی سطح سے ملی ہوئی ہوتی ہی
اور بلغمی دردسر کھانا کھانے پر اور بعد کھانا کھانے کے تھوڑی سی دیر پر شدت پکڑتا ہی کیونکہ
بلغم غذا سے ملجاتا ہی اور غذا کی منفدار اور غذا کی رطوبت بڑھ جاتی ہی اور اس لیے کہ بلغم
فم معدہ پر چڑھ آتا ہی اور اپنی لزوجیت کے سبب سے اُسمین چپک رہتا ہی اور خالی ہوتے
وقت حرارت اسکی طرف پھرتی ہی اور اسکو طبخ دیتی ہی اور اُسے دفع کرتی ہے تھوک کی کثرت کے
ساتھ کیونکہ رطوبتین معدہ سے مُنھ کی طرف کثرت کے وقت بہہ آتی ہین یا اس سبب سے
کہ معدہ ان رطوبتون کو جذب نہین کرتا کیونکہ وہ مستغنی ہوتا ہی ان سے پس مُنھ تھوک سے
بھرا رہتا ہی اور پیاس کی کمی کے ساتھ اور اکثر اوقات کھانا کھانا معدی دردسر کو تسکین دیتا
ہی اگر وہ دردسر بلغم سے ہوتا ہی کیونکہ کھانا ابخرون کو پھیر دیتا ہی اور ابخرون کو چھپا لیتا ہی اس حال
مین کہ دماغ سے خاص ان ابخرون کو روکے ہوتا ہی اور بخار اور دماغ کے درمیان مین

مانع ہوتا ہی کیونکہ بلغم کے اوپر ٹھہرا رہتا ہی اور اس سے بخار اُٹھنے نہین دیتا اور درد سر جو کلیجے
کی شرکت سے ہوتا ہی مائل ہوتا ہی داہنی طرف داہنی جانب کی طرف سر سے اور جو تلی کی شرکت
سے ہوتا ہی وہ بائین طرف مائل ہوتا ہی یعنی بائین جانب کی طرف اور جو گردے کی شرکت
سے ہوتا ہی وہ پیچھے کی جانب مائل ہوتا ہی اور جو براق کی شرکت سے ہوتا ہی وہ آگے دار کو ہوتا ہی اور جو رحم
کی شرکت سے ہوتا ہی وہ بچون بیچ تالو کے ہوتا ہی یہ سب سیدھ اور مقابلہ مین پڑنے کے سبب سے
ہی اور ہوتا ہی بعد ولادت کے اس لیے کہ افراط کی تمدید سے شدت کی اذیت عارض ہوتی ہی
اور کبھی اسی سبب سے تشنج اور ورم لاحق ہو جاتا ہی یا بعد اسقاط کے یعنے پیٹ کے بچے کے
گرجانیکے بعد اس لیے کہ اسقاط سے وہ امر عارض ہوتا ہی جو کہ جننے سے عارض ہوتا ہی باوجود
اس بات کے کہ اسقاط اکثر نہین ہوتا ہی مگر رحم مین کی کسی آفت سے یا بعد حیض کے احتباس
کے یعنی بند ہو جانے کے کہ اس سے رحم بھر جاتا ہی اور اس سے ردی ابخرے دماغ کو چڑھتے
ہین اور خلاصہ یہ ہی کہ اصلی عضو مین مضرت کا پہلے ہونا ضرور ہی لیکن اکثر اوقات مضرت
اصلی عضو مین چھپی ہوتی ہی اور ظاہر نہین ہوتی پس گمان کیا جاتا ہی کہ یہ عضو تندرست ہی اور وہ
درد سر جو تپون سے پیدا ہوتا ہی یعنے ردی کیفیت کل بدن سے سر کی طرف پہونچنے
کے سبب سے اور بدن سے ابخرے دماغ کیطرف پہونچنے کے سبب سے وہ تپون کی زیادتی
کے سبب سے زیادہ ہونے سے اور تپون کے سکون سے اپنے ٹھہر جانے سے پہچانا جاتا ہی اسلیے
کہ تپین اس درد سر کے لیے بمنزلہ سبب کے ہین اور جو حادث بحران سے ہوتا ہی دماغ کی طرف گرم
ابخرون کے چڑھنے کے سبب سے کیونکہ مواد کو طبعیت جدھر سے دفع کیا چاہتی ہی اُدھر کو مواد
کی تحریک کرتی ہی پس جبکہ حرکت نیچے کی طرف ہوتی ہی تو درد سر کم ہوتا ہی اور اگر اوپر کی
طرف ہوتی ہی تو ابخرون کا چڑھنا سر کی طرف اُسوقت مین بہت ہوتا ہی پس درد سر نہایت
شدید ہوتا ہی خاص جسوقت مین کہ حرکت سر کیطرف ہوتی ہی پہچانا جاتا ہی بحران کے موجب
اخلاط کے ہیجان سے اور انکے تہیج سے اور طبعیت کے اضطراب سے اور جاتا رہتا ہی درد سر
اسکے جاتے رہنے سے یعنے بحران جاتے رہنے سے کیونکہ طبعیت کو اور اخلاط کے ثوران اور
ہیجان اور اضطرب کو سکون ہو جاتا ہی اور ہوتا ہی درد سر اسکے وقت مین یعنے بحران کے
وقت مین مرض کے ساتھ طبعیت مجاہدہ کرنے کے وقت

علاج

ہم ہر مرض کے دواؤن کو
بیان کرینگے اُن مرضون مین سے جو بیان کیے جائینگے پس چاہیے کہ اختیار کی جائین انہین سے

میٹھی دوائین کھانسی کے لاحق ہونے کے وقت مرض کے ساتھ اس لیے کہ مٹھاس طبعیت کی
تلئین کرتی ہی اور خشونت کو ٹھنڈک کی جمائی ہوئی چیز کو بہانے سے بے تحلیل کے دور کرتی ہی
اور بے تقطیع اور تفریق کے غلیظ چیز کو جلاء دیتی ہی اور ارخاء کرتی ہی اور نضج دیتی ہی اور
طبعیت کی تلئین کرنے والی دوائین طبعیت کے بستہ ہونے کے وقت اور یہ وہ دوائین
ہین کہ پھسلانے سے اسہال کرتی ہین جیسے آلو بخارا یا تلئین سے جیسے خیر خشت وغیرہ ہی یا ان
دونون کے سوا اور جہان کہین کہ ہم استفراغ کو واجب کرتے ہین بس اس سے ہم وہ استفراغ
قصد کرتے ہین جو نضج کے بعد ہو اور مواد کو دفع کے قابل کرنے کے بعد ہو اور مواد نکلنے کے
قابل ہونیکے بعد ہو تاکہ بدن مسہل اور عارضی مواد کے تجاذب سے تعب مین نہ پڑے اور مجرون
کے کھولنے کے بعد ہو تاکہ اسہال لانے والی دواؤن کی قوتون کا مواد تک پہونچنا زیادہ آسان
ہو جاے اور جس مواد کو کہ دوائین نکالتے ہین انمین اسکا نفوذ بھی ممکن ہو جاے اور تجاذب مسہل
مین اور مجریکی تنگی چیز مین حاصل نہو کہ بدن زحمت مین پڑجاے اور طبعیت کی تلئین کے بعد تاکہ صلاحیت
استفراغ کی قبل دوا کے حاصل ہو جائے اسلیے کہ جب مواد آنتون کیطرف کھنچ کے جائیگا اور طبعیت
بستہ ہوگی تو ضرور کسیطرف راہ بنانے سے آنتونمین بند رہیگا اور اسمین خطر عظیم ہی مختصر یہ ہی کہ طریق آسان کیا جاے
یعنی استفراغ کا طریق ترطیب سے اور ازلاق سے مادے کو آسانی کے ساتھ قابل کرنے سے آسان
کیا جاے جسطرح پر کہ بیان ہو چکا ہی پہلے فن مین کے مذکور قانون پر اور جب دردسر کے ساتھ
کسی عضو مین کی اذیت ہو بس اسکے علاج سے ابتدا کرنا چاہیے یعنے اس عضو کے علاج سے
اس لیے کہ عضو کا درد دردسر مین زیادتی کردیگا اس لیے درد دماغ کو ضعیف کردیتا ہی پھر موذی
کو دماغ بہت قبول کریگا اور اس لیے کہ درد مواد کو برانگیختہ کرتا ہی اور اسکی تحریک کرتا
ہی پس مواد دماغ کو چڑھیگا اور دماغ اُسکو قبول کرلے گا خاص جس وقت مین کہ ضعیف
اذیت پائے ہوے ہوگا اور اگر درد سر کے ساتھ نزلہ ہو تو ارخاء پیدا کرنے والی چیز
مین ترک کردی جائین مثل ارخاء کرنے والے لعابون کے باوجود اسکے کہ یہ چیزین اذیت
کو تسکین دیتی ہین اور تسکین اذیت کی دردسر کی تدبیر مین واجب ہی اور انکے ترک کرنے کا
یہ سبب ہی کہ دماغ کے جرم کو اور جھلیون وغیرہ کو سر کے عضوون مین سے ڈھیلا کردیتی ہین
پھر ان اعضا مین موذیونکا قبول کرلینا شدت پکڑ لیتا ہی اور نزلہ بہت ہوتا ہی اور اس لیے
کہ یہ چیزین مواد کو تر کرتی ہین اور مجرون کو ڈھیلا کردیتی ہین پھر نزلہ بہت ہو جائے گا اور ترک

کیے جائین تیل اسلیے کہ یہ مسام کو بند کر دیتے ہین اور اعضا کو ڈھیلا کر دیتے ہین اور انکی ترطیب کرتے ہین اور انمین کے مواد کی ترطیب کرتے ہین پس اس سبب سے نزلہ بڑھ جاتا ہی اور حصر کر لیا جائے اسہال پر اگر بدن مین فضلے بہت ہون یا طبیعت کی تائید پر تاکہ فضلے اور انجرے دماغ سے نیچے وار کو مائل ہون اور مزاج کی تبدیل پر بے افراط کی تبرید کے اس لیے کہ تبرید سر کو اور عصبی اعضا کو مضر ہوتی ہی پس دماغ ضعیف ہو جائیگا اور اسمین فضلے بہت ہو جائینگے اور مسام بھی بند ہو جائینگے اور یہ سب اذیت کی زیادتی کے موجب ہین اور ترطیب کے کیونکہ افراط کی ترطیب دماغ کی رطوبت مین زیادہ کرنے سے مضر ہوتی ہی اور سر کی تقویت برتنا کہ سر مین فضلون کی پیدائش کم ہو جائے تاکہ انجرون کو قبول نکرے اور فضلون مین سے جو کچھ دماغ مین پیدا ہو اُسے دفع کردے اور انجرے اور مواد جو دماغ کی طرف متوجہ ہون اُسے دور کردے اور درد کے تحلیل کرنے سے اور ضعیف کرنے سے سر محفوظ رہے اور درد سر کو مفید ہوتا ہی سکون اور آرام اور حرکتون کا ترک کر دینا کل حرکتون کا مثل مباشرت اور فکر وغیرہ کے اس لیے کہ یہ سب حرکتین اخلاط کو ہیجان مین لاتی ہین اور انکی تحریک کرتی ہین پس اسوقت مین انجرے دماغ کو چڑھتے ہین اور دماغ کو الم کے سبب سے ضعف عارض ہو چکا ہی اس سبب وہ انھین قبول کریگا اور اسلیے کہ حرکت اذیت پائے ہوے دماغ کے ضعف مین زیادتی کرتی ہی اس لیے کہ دماغ مبدء حرکتون کا ہی اور سکون کے وقت اکثر دماغیہ قوتین راحت پاتی ہین اور فائدہ کرتا ہی بات کم کرنا اس لیے کہ بات کرنے کے وقت دماغ کے قریب کے اعضا متحرک ہوتے ہین پس اس سبب سے دماغ گرم ہو جاتا ہی اور مواد اس کی طرف کھنچ جاتا ہی اور طبیعت کا ملائم ہونا اور ہاتھ پاؤن کی مالش کرنا اور ہاتھ پاؤن کو شدت کے گرم پانی مین رکھنا نہایت نافع ہی لیکن تلئین کے فائدہ کرنے کا سبب یہ ہی کہ تلئین مواد کو نیچے وار مائل کرتی ہی اور اسے دفع کرتی ہی اور آنتون مین کے ثفل کو دفع کرتی ہی پھر انمین مواد بند نہین رہتا کہ اس سے ردی انجرے دماغ کو درد سے ضعیف ہونے پر اور انکے دفع سے عاجز ہونے پر چڑھین اور لیکن مالش کے فائدہ مند ہونے کا سبب یہ ہی کہ مالش اپنی تسخین سے مواد کو اوپر سے نیچے وار جذب کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور گرم پانی مین پاؤن رکھنا مفید ہونیکا سبب یہ ہی کہ پانی اپنی حرارت سے مواد کو جذب کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور اپنی رطوبت سے عضو کو ڈھیلا کرتا ہی اور اسکی طرف کے کھنچے ہوے مواد کے قبول کرنے

کے لیے قابل کرتا ہی اور وہ ٹوپی رعدہ نامے مچھلی کی جلد کی ہو تسکین دیتی ہی اور پوستین اسکی
دردسر کو اور اسکے پہننے والے کے لیے دردسر عارض نہین ہوتا اور رعدہ مصر کے دریا مین ایک
مچھلی ہی کہ جب اسے مچھلی پکڑنے والا اپنے ہاتھ مین لیتا ہی اور اُسکے ہاتھ کانپنے لگتے ہین
اور اسی وجہ سے اُسکا نام رعدہ ہوا ہی اور جالینوس نے گیارھوین باب مین بیان کیا ہی
کہ ایک قوم نے ذکر کیا ہی کہ یہ مچھلی اُس شخص کے سر کے نزدیک لائی جاتی ہی کہ جسے دردسر کی
شکایت ہوتی ہی تو اسکا دردسر ٹھہر جاتا ہی اور جبکہ اُس شخص کے پائخانے کے مقام کے پاس
لائی جاتی ہی کہ جسکے پائخانے کا مقام منقلب ہوتا ہی تو اسکی اصلاح کر دیتی ہی لیکن مین نے توان
دونون کی آزمائش کی پس مین نے اسے ان دونون باتون کو کرتے نپایا اور نہ ایک کو کرتے پایا پس
سوچا مین نے یہ کہ دردسر والے کے سر کے پاس اسحال مین لیجاؤن کہ وہ جانور جیتا ہو لیس جبتک
کہ زندہ رہے اسے نفع کرتے ہوے پایا مین نے علاج گرم دردسر کا شربہ یعنے پینے کی چیزین
آلوبخارے کا شربت اور املی کا شربت یا لیمو کا شربت جو امیین کا ہو نیلوفر کے شربت کے ساتھ
یا بنفشہ کے شربت کے ساتھ اس لیے کہ اکثر سر کے اعضا عصبی ہوتے ہین اور ترشی
اپنے لذع سے اور تقطیع سے اور تبرید سے انھین مضر پڑتی ہی اور دماغ کو بھی ضرر کرتی ہی
بس اسکے ضرر کا تدارک اُس چیز سے کیا جاتا ہی کہ جسمین گرم دردسر کے لیے تسکین ہوتی ہی یا کھٹا
خیساندہ یا سرکہ کے ساتھ کا میٹھا خیساندہ یا شربت نیلوفر اور بنفشہ یعنے شربت بنفشہ
یا لعاب اسبغول کا آلوبخارے کے شربت کے ساتھ ہی قبض کے وقت یا جو کیلیے شربت کے
ساتھ ہی تلئین کے وقت غذائین مزورہ یعنے اور گرا انار کے دانون کا اگر دردسر کے ساتھ تلئین
کی زیادتی ہو اسلیے کہ اس شوربے سے باوجود اسکے قبض کے ٹھنڈا خون خشکی کی طرف مائل
ارضیت کے غالب ہونے سے انجرے اٹھنے مین دشوار پیدا ہوتا ہی یا اور گرا آلوبخارے
کا طبیعت کی تلئین کے لیے اور مادے کے پھسلانے کے لیے یا پالک کے ساگ کا
یا اور گرا بقلہ کا یعنی خرفہ کے ساگ کا مراد بقلہ سے بقلۃ الحمقاء یعنی خرفہ کا ساگ ہی اسلیے کہ
مطلق بقلہ کا اطلاق اسی پر ہوتا ہی یا اور گرا اجبازی کا یا بقلہ یمانیہ کا یا سادہ اگر کھانسی ہو یا
ترش کیا ہوا لیمو کے عرق کا یا انگور کے عرق کا اگر کھانسی نہو اسلیے کہ یہ دونون عرق دردسر
کی ٹھنڈک سے تسکین کرتے ہین اور سر کی طرف کے انجرون کی حرکت کو تسکین دیتے ہین
اسلیے کہ یہ دونون باوجود ٹھنڈک پھیلانے کے خشکی کیطرف مائل خون کو پیدا کرتے ہین اور قبض سے

علاج گرم دردسر کا

فم معدہ کی تقویت کرتے ہین اور اسی سے مجرون کو تنگ کرتے ہین اور کبھی استعمال کیے جاتے ہین
یہ شوربے نوجوان مرغیون کے ساتھ یا بکری یا مینڈھے کے گوشت کے ساتھ بخار نہونے کے
وقت یا بخار ہونے کے ساتھ ضعف ہو جانے کے ڈر کے وقت لگانے کی دوائین برود یعنے
لگانے کی ٹھنڈی دوائین گلاب اور صندل اور شاہ چینی اور شاہ چینی تیلی تیلی کالی پٹریان
ہین کہ چین مین ایک ٹھنڈک ڈالنے والی گھانس کے نچوڑے پانی سے بنائی جاتی ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ یہ پیسی ہوئی گندھی ہوئی مینھدی ہی سرکے کے ساتھ سرکہ نفوذ کروانے کے
لیے اور زیادہ ٹھنڈک پھیلانیکے لیے ہی یا بے سرکہ کے اگر درد کے ساتھ بیداری اس لیے
کہ سرکہ دماغ مین خشکی پھیلائے گا اور بیداری مین زیادتی کردے گا کتان کے کپڑے مین
استعمال کیجائینگی لیکن کپڑے کے ہونے کا یہ سبب ہی کہ برود کو بہ جانے سے روکے رہے اور
نہ ہوا اسکی قوت کو اور تری کو نشف کرسکے پھر دماغ اسے دیر تک لگے رہنے سے پورا پورا
چوس لے اور کتان کا سبب یہ ہی کہ یہ ٹھنڈک پھیلانے پر معین ہوتی ہی کیونکہ یہ سب
کپڑون سے بڑھکر ٹھنڈی ہوتی ہی لیپ جو اور بنفشہ کے پھول کوٹے ہوے اسبغول کے
لعاب مین گندھے ہوے وہ لعاب کہ جو اسبغول سے نکالا گیا ہی گلاب کے ساتھ اور اکثر
اوقات اسمین خذر کرنے کے لیے پوست خشخاش بڑھا دیا جاتا ہی جب کہ درد شدید ہوتا ہی اور
اکثر اوقات قوی کیا جاتا ہی ضماد بھنگ کے بیجون سے بلکہ کچھ تھوڑی سی افیون سے اگر درد
زیادہ قوی ہوتا ہی اس لیے کہ اذیت درد سر مین زیادتی کردیتی ہی کیونکہ اذیت قوتون کو
ضعیف کر ڈالتی ہی اور مواد کی سر کی طرف کشش کرتی ہی پس اس لیے اذیت کی تسکین
کرنا واجب ہی اگرچہ مخدر چیزون سے ہو اس لیے کہ مخدر چیزین کئی وجہ سے درد کی تسکین
کرتی ہین انمین سے یہ ہی کہ روحون کے راستون کو اپنی ٹھنڈک سے بند کر دیتی ہین اور پٹھون کو
کثیف کرتی ہین پھر ان مین قوت حساسہ نفوذ نہین کرتی پھر منافی کا شعور کرنا کم ہو جاتا ہی یا
باطل ہو جاتا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مخدر چیزین اپنی ٹھنڈک سے روح کے جوہر کو غلیظ
کر دیتی ہین اور مسالک مین کے نفوذ کو مانع آتی ہین پس منافی کا شعور کرنا کم ہو جاتا ہی یا باطل
ہو جاتا ہی اور ان مین کی تیسری وجہ یہ ہی کہ حس فقط اعتدال کے سبب سے پورا ہوتا ہی اور
مخدر چیز افراط سے ٹھنڈی ہوتی ہی پس اس سبب سے قوت حس کو ضعیف کر ڈالتی ہی اور استعمال
کیجاتی ہی افیون اسکے مصلح کے ساتھ اور وہ ہی مصلح تھوڑی زعفران ہی اس لیے کہ

افیون اپنی تخدیر اور تبرید کی شدت سے اکثر اوقات ردی بلاؤن کی مثل آنکھون کی تاریکی کے اور سکتہ کے اور بعد مین ہلاکت کی مورث ہوتی ہی پس جب زعفران کے ساتھ ملا دیجاتی ہی تو اسکی مضرت کم ہوجاتی ہی کیونکہ زعفران مین جوہر روح کی تقویت اور اسکا بسط اور باہر کی طرف اس کی تحریک اور ضعیف اعضا کی تقویت اپنی مین کی خاصیتہ قوت سے ہوتی ہی باوجود اسکے وہ نیند لاتی ہی پس اسکے ساتھ درد کا محسوس ہونا کم ہوجاتا ہی اور پیشانی پر قرص مثلث کا لگانا اور یہ قرص نفاح یعنے لکھمتی کے پھل اور بھنگ کے بیج اور افیون سے بنائے جاتے ہین گلاب مین حل کرکے درد کا تسکین دینے والا نیند کا لانے والا ہی کیونکہ اسمین قوی تخدیر ہوتی ہی نطول یعنے تنڑیڑا کہ ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور نیند لاتا ہی اور درد کی تسکین کرتا ہی اور جلد مین ارخاء کرتا ہی پس اس سے اخلاط اور ابخرون کا تحلیل ہوجانا آسان ہوجاتا ہی کوکا بیلی کے پھول بنفشہ کے پھول خبازی کے پھول پوست خشخاش جو چھلے ہوے پکائے جائین اور اسکے پانی سے تنڑیڑا دیا جائے تاکہ یہ پانی کہ جسنے دواؤن کی قوت حاصل کی ہی مسام کے راستے سر کے اندر نفوذ کرجائے اور کپڑے مین لپیٹکر اسکی دھونی پر جھکایا جاے تاکہ اس پانی سے اُٹھے ہوے ابخرے سر کے عمق تک پہونچین پس دواؤن سے حاصل کی ہوئی ٹھنڈک سے سر مین ٹھنڈک پھیلاوے اور اسکے ثفل کا لیپ کردیا جاے تاکہ دیر تک سر پر باقی رہے پس پوری تاثیر سے اثر کرے مشمومات یعنی سونگھنے کی چیزین عرق گلاب عرق بید عرق نیلوفر سرکے کے ساتھ پس یہ چیزین سر مین ٹھنڈک پھیلائینگی کیونکہ انکی خوشبوؤن سے کیفیت حاصل کی ہوئی ہوا جلد سر کے اندر وارخالص پہونچے گی پھر اگر یہان پر بیداری ہو تو یہی عرق بنفشہ کے تیل یا نیلوفر کے تیل کے ساتھ اس لیے کہ یہ دونون دماغ کو تر کرتے ہین اور اعصاب کو لٹکاتے ہین اور روح کو ترطیب اور تبرید سے غلیظ کرتے ہین یا کاہو کے تیل کے ساتھ استعمال کیے جائین اسلیے کہ کاہو کا تیل نیند لاتا ہی اور اپنے مین کی تخدیر سے درد کی تسکین کرتا ہی اور دو طرح سے اسکا تیل نکالا جاتا ہی ایک یہ کہ اسکے بیج کوٹ ڈالے جائین پھر اسپر گرم پانی کا چھینٹا دیا جائے اور پیسی ہوئی تلی کی طرح سے نچوڑ لیے جائین اور دوسری طرح یہ ہی کہ کاہو کی پتی کوٹ ڈالی جائے اور اس کا پانی نچوڑ لیا جاے اور اس مین تلی کا تازہ تیل اضافہ کیا جاے اور تیز آنچ پر لگایا جاے یہانتک کہ پانی جلجانے اور تیل رہ جائے اور اکثر اوقات تھوڑی افیون سے افراط کی بیداری کے وقت اسکے مصلح کے ساتھ اور وہی زعفران ہی اس لیے کہ بیداری درد سر

مین زیادتی کر دیتی ہی اس سبب سے کہ دماغ کو ضعیف کر دیتی ہی پس دماغ کا موذی کو قبول کرنا اور اس سے منفعل ہونا بہت ہو جاتا ہی اور اس سبب سے کہ بیداری ہضم کو ضعیف کر دیتی ہی پس اسکے ساتھ غلیظ ابخرون کا دماغ کی طرف چڑھنا بہت ہو جاتا ہی اور اس سبب سے کہ بیداری کو قوی نفسانیہ حرکتین لازم ہین اور یہ موجب تسخین کا اور فضلون کے جذب کا اور قوتون کے ضعف کا ہی اور کو کا بیلی کے پھولون سے اور بنفشہ کے پھولون سے اور خبازی سے اور اس کے پانی سے اور بید کی پتی سے اور اسکے پھولون سے تقویت کیجاتی ہی اور گھر مین چھڑکاؤ کیا جائے تا کہ ہوا چھڑکے ہوئے پانی سے ایسی ٹھنڈک حاصل کرے کہ اس سے استنشاق کے ساتھ دماغ مین ٹھنڈک پھیلائے اسلیئے کہ ہوا ہمیشہ خالص دماغ مین نہین پہونچتی ہی اور اس مین یعنے گھر مین فوارون کی زیادتی کیجائے اور یہ وہ چیزین ہین کہ جنسے پانی آواز کے ساتھ نکلتا ہی اس لیے کہ پانی اپنی ذات سے ہوا کو ٹھنڈا کرتا ہی اور اپنی آواز سے نیند لاتا ہی اور نیند درد سر کی بلکہ ساری دردون کی تسکین کرتی ہی اس لیے کہ قوتین سبکی سب اس مین راحت پاتی ہین خاص دماغی قوتین اس لیے کہ دماغ نفسانی فعلون کی صدور کا مبدء ہی اور اس لیے کہ طبیعت مرض پر کی قوی چیزون سے بڑھکر قوی ہو جاتی ہی اور یہ قوت سونے مین ہوتی ہی کیونکہ قوتین اور اصلی حرارت اندر وار مجتمع ہوتی ہین اور مرض کے سبب پر غلبہ کرتی ہین اور فوارون کے نیند لانے کا سبب یہ ہی کہ سبکی سب ہلکی حرکتین کہ جنکی تاثیر دماغ کی طرف پہونچتی ہی اس طرح سے کہ اسکی رطوبتون کے بہانے پر قوت رکھتی ہین اور تحلیل پر قوی نہین ہوتی ہین نیند لانیوالی ہین خاص جسوقت کہ یہ حرکتین جسم کی ہوتی ہین اور پانیون کے قریب بٹھالا جائے اس لیے کہ ہوا وہان کی زیادہ ٹھنڈی اور تر ہوتی ہی اور دموی درد سر کے لیے کافور کا سونگھنا مفید ہوتا ہی دماغ کی حرارت کو قطع کرنے کے سبب سے اور عطریت سے تقویت کرنے کے سبب سے

علاج ٹھنڈے درد سر کا شربے یعنے پینے کی چیزین شربت اسطوخودوس یعنے دماغ کا شربت تنہا گرمی پھیلاتا ہی اور افراط کی ٹھنڈک کو زائل کرتا ہی یا لیمو کے شربت کے ساتھ اگر پیاس کا ڈر ہو اسطوخودوس کی حرارت سے اس لیے کہ لیمو معدے کی سوزش کو تسکین دیتا ہی اور پیاس کو قطع کرتا ہی استعمال کیا جائیگا گرم پانی کے ساتھ اس لیے کہ گرم پانی ٹھنڈے مزاج کو اپنی حرارت سے بدل دیتا ہی اور اس لیے کہ گرم پانی طبیعت کا اطلاق کرتا ہی کیونکہ ثفل کو تر کرتا ہی اور غلیظ مادے کے قوام کو رقیق کرتا ہی اور معدے اور آنتون کے جرمون مین ارخاء

علاج ٹھنڈے درد سر کا

کرتا ہی پھر یہ جرم کشادہ ہوجاتے ہین اور ان جرمون مین سے فضلون کو بہسلا دیتا ہی اور اسلیے
گرم پانی ارخاء کے سبب سے اور مواد کو تحلیل کرنے کے سبب سے دردون کی تسکین
کرتا ہی اور مغلی حلو یعنے جوشاندہ میٹھا یا جوشاندہ نضج دینے والا یا گلقند شکر کا یا شہد کا
اس لیے کہ طبیعت کی تلئین کرتا ہی اور تسخین کرتا ہی یا خمیرۂ بنفشہ کا اگر دوسرے کے ساتھ کھانسی ہو
گرم پانی کے ساتھ یا میٹھے جوشاندے کے ساتھ یا اسطوخودوس اور ملٹھی اور کھانسی کی بتی کے جوشاندے
کے ساتھ یا ملٹھی کے عرق کے ساتھ یعنے ملٹھی کے نچوڑے پانی کے ساتھ شکر ملا کر یا گلقند ملا کر
غذا ئین نیمبرشت انڈے کی زردی یا ملیون یعنے ناگرون کہ کڑھ کے تیل مین بھنی ہوئی یا تہمد
گیہون کی روٹی کے ساتھ یا مرغیان اُبلی ہوئین یا بھنی ہوئین یا بریان کی ہوئین چکنائی کے
ساتھ یا پانی مین پکانے کے بعد دھینے کا مصالحہ دی ہوئین سوکھے دھینے کا اس لیے کہ
کہ سوکھا دھنیا تھوڑی سی تسخین کی طرف مائل ہی بخار کے چڑھنے کو مانع آتا ہی اور مصنف
کہتے ہین جو حرارت کہ کھانے کو کھانے کے قابل کردیتی ہی یا تو وہ کھانے سے ملی ہوتی ہی یا
نہین ملی ہوتی ہی پھر اگر ملی ہوتی ہی تو یا ہوائی ہوتی ہی تو یہ مخصوص ہی بھوننے سے یا ارضی
ہوتی ہی مثل چنگاری کے تو یہ تکبیب یعنے کباب کرنے کے نام سے مخصوص ہی اور اگر ملی
نہو بلکہ اسکے درمیان مین واسطہ مثل دیگچی کے ہو پھر اگر حرارت اُس درمیانی مین اثر
کرتی ہی اور درمیانی کھانے مین بے اسکے کہ کوئی دوسری چیز اُس کے ساتھ ہو اثر کرتی
ہی تو یہ قلی یعنے بریان کرنے کے نام سے مخصوص ہی یا اُسکے ساتھ کوئی چیز اور ہی پھر اگر وہ
چکنائی ہو تو تطحین یعنے تلنے کے نام سے مخصوص ہی اور اگر پانی ہو تو طبخ یعنے پکانے کے
نام سے مخصوص ہی دوائین لگانے کی سوسن آزاد کا تیل اور یہ سفید سوسن ہوتی ہی یا
تیل چنبیلی کا یا زیتون کا جسمین عنبر اور لادن پڑی ہو اور لونگ سر پر چھڑکی جائے پیسکر اسلیے کہ
یہ ٹھنڈے دماغ کی تقویت کرتی ہی اور ریت کرکے لگانے سے تسخین کرتی ہی چنبیلی کے تیل مین ملا دیعنی
سینگ بھوسی گرم کی ہوئی اسلیے کہ یہ اپنی خشکی سے قوت اور حرارت کی حفاظت کرتی
ہی اور عضو پر ثابت رہنے سے اسکی تاثیر قوی ہوتی ہی اور کبھی اس بھوسی مین تھوڑا سا
نمک زیادہ کردیا جاتا ہی جسوقت مین کہ زیادہ تسخین مقصود ہوتی ہی اس لیے کہ نمک
حرارت مین قوی ہوتا ہی اسکی مزاجی گرمی کی فعلی گرمی معین ہوتی ہی اور کپڑے گرم کیے ہوے
نافع ہوتے ہین جب کہ ٹھنڈک قوی نہین ہوتی ہی ضماد یعنے لیپ خطمی پس اس مین گرمی ٦

کے ساتھ بس اور چیپ ہوتا ہی کہ مسام کو بند کر دیتا ہی اور حرارت کو محتبس کرتا ہی اور مادہ پر لپیٹ جاتا ہی
السی کے بیج بس اسمین بھی حرارت کے ساتھ چپچپاہٹ ہوتی ہی تھوڑی سی زعفران کے ساتھ اسلیے
کہ زعفران گرمی دیتی ہی نیند لاتی ہی اور زعفران مین کمی کرنے کا سبب یہ ہی کہ یہ سر کے
لیے مضر ہوتی ہی اور تھوڑے تمر یعنے بول کے ساتھ اسلیے کہ یہ شدت کی گرمی رکھتا ہی لیکن
اسکی قلت کا سبب یہ ہی کہ یہ بو سے دردسر پیدا کرتا ہی اور اکثر اوقات اسمین شمہ بھر افربیون کہ ایک
گھانس کا دودھ ہی زیادہ کیا جاتا ہی اسکی حرارت اور حرافت کی شدت کے سبب سے اور اکثر اوقات
تخدیر کرنے والی چیز کی مثل پوست خشخاش کے احتیاج پڑتی ہی اور کبھی احتیاج پوست خشخاش سے
درد کی شدت کے سبب سے افیون کی طرف تجاوز کرتی ہی نطول یعنی تریڑا جو شاندہ بابونے
کا اور خطمی کا اور ناخونے کا اور دودے مروے کا اور غار کی پتی کا اور اسطوخودوس یعنے دھارو کا
اور خشخاش کے پوست کا تخدیر کے لیے اسکے پانی سے تریڑا دیا جاے اور اس کے بخار کی
دھونی اسپر جھک کر لیجاے اور اسکے تفل کا لیپ لگایا جاے مشمومات یعنی سونگھنے کی چیزین
مشک اور عنبر اور اگر اور غالیہ یعنی مرکب خوشبو استعمال کیا جائیگا تنہا کا اور سب کا اور پتی ترنج کی اور
پتی ریحان کی اور پتی لونگ کی اسلیے کہ بہت لونگ دمشق کے باغون مین بوئی جاتی ہی اور اسکی
پتی چھوٹی ریحان کی پتی کیطرح پر ہوتی ہی اور اسی لیے مصنف نے اسے بیان کیا ہی تفاح یعنی سیب
بنایا ہوا کہ اسکے سونگھنے کی کثرت کیجاتی ہی افیون اور فربیون اور مشک اور زعفران اور افیون
سے غرض تخدیر ہی اور باقی دواؤن کی حرارت کی تعدیل انکی محللہ قوتون کے اپنے حال پر باقی
رہنے کے ساتھ ہی اسلیے کہ ان دواؤن کی حرارت اگرچہ ٹھنڈی دوا سے گھٹ گئی ہی مگر ان کی
علاج خشکی دردسر
تحلیل افیون کے سبب سے نہین گھٹی علاج خشک دردسر کا اشربہ یعنے پینے کی چیزین
جلاب شکر سے بنا ہوا گلاب کے ساتھ یا نیلوفر کا شربت تنہا یا شربت بنفشہ کا اور لعاب اسبغول کے
ساتھ یا آشجو شکر کے ساتھ یا اسبغول ملا ہوا ٹھنڈے پانی اور شکر سے غذائین دودھ پیتے
بکری کے بچے کا گوشت جید ملین ہوتا ہی اسلیے کہ اگرچہ یہ اپنی نوع کے مطابق خشک ہوتا ہی
لیکن سن اور غذا کے موافق بہت رطوبت رکھتا ہی یا بھیڑ کے بچے کا گوشت اس لیے کہ یہ
بدنون کے لیے نوع کے اور سن کے موافق نہایت ترطیب کرنے والا ہی بہت سی بلغمی رطوبتین
پیدا کرتا ہی یا موٹی مرغیون کا گوشت اس لیے کہ فربہ ہر نوع مین سے بدن کی ترطیب کرتا ہی
یا موٹی مرغی کے چوزے اس لیے کہ یہ سن اور فربہی کے موافق زیادہ تر ہوتے ہین پانی مین جوش

دیے ہوے یہ مفید سبکی ہی تاکہ تر ہو جائین یا انار کے دانون کے ساتھ تاکہ ان تر کرنے والی اور چکنی
رطوبتون سے جو متلی کہ پیدا ہوتی ہی اسکی تسکین کرین اور پتھریلے دریا کی مچھلی اس لیے کہ یہ سمندر
کی مچھلی سے کہ جسکا نمکین پانی ہوتا ہی زیادہ تر ہوتی ہی اور زردی انڈے کی نیمبرشت یا بالنگا یا خبازی
یا سویان میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ دوائین لگانے کی بنفشہ کا تیل اور بنفشہ کا تیل کئی ترکیب
سے نکالا جاتا ہی ایک ترکیب یہ ہی کہ بنفشہ مین سے تنکے وغیرہ چن ڈالے جائین اور تھیلی مین ڈالدیجاے
اور اسمین تلی کا تازہ تیل چھوڑا جاے اور ملائم آنچ سے جوش دیا جاے یہان تک کہ قوت اُس کی
تفل مین آجائے پھر نچوڑ لیا جاے اور تفل پھینک دیا جاے دوسری ترکیب یہ ہی کہ بنفشہ تلی
کے تازے تیل مین ڈالدیجاے اور بہت دنون دھوپ مین رکھی جاے یہان تک کہ اسکی قوت
نکل آئے اور تیسری ترکیب یہ ہی کہ بنفشہ چھلے ہوے بادام یا تلی کے ساتھ نئی ٹاٹ کی تھیلی مین
تین دن یا چار دن رکھی جاے پھر نکالی جاے اور کاٹ کے تھیلی پر پھیلادی جاے یہانتک
کہ خشک ہو جاے پھر اسی تھیلی مین رکھدی جاے پھر بھی بنفشہ کے ساتھ کیا جاے تین بار یا زیادہ
پھر بادام یا تلی پیس لی جاے اور اسمین سے تیل نچوڑ کر نکال لیا جاے یا کوکا بیلی کا تیل اور یہ تیل
بھی کئی طرح سے نکالا جاتا ہی یا لوکی کا تیل اور یہ یون نکالا جاتا ہی کہ تازی لوکی کوٹ ڈالی جاتی
ہی اور اسکا پانی نچوڑ لیا جاتا ہی اور اسکے ہر چار جز کے لیے ایک جز تلی کے تیل کا لیا جاتا ہی اور نرم آنچ
پر پکایا جاتا ہی یہان تک کہ پانی جلجاتا ہی اور تیل رہ جاتا ہی اور کبھی اسکے بیجون کا بھی تیل نکالا جاتا
ہی اور اسکا طریق یہ ہی کہ بیج چھیل ڈالے جاتے اور کوٹ ڈالے جاتے ہین اور اسپر گرم پانی
کا چھینٹا دیا جاتا ہی اور تلی کی طرح سے اُس سے تیل نچوڑ کر نکال لیا جاتا ہی تنہا یا سب ملا کر اور
گلاب اور کھیرے کا پانی اور بید کی پتی کا پانی اور کبھی سر پر غلاف کیے جاتے ہین لوکی کے بیج یا کھیرے کے
بیج اگر خشکی حرارت کے ساتھ ہوتی ہی اور نیم گرم دودھ کا ٹپکانا مفید ہوتا ہی اس لیے کہ دودھ ترطیب
کرتا ہی خاص غیر گرم اس لیے کہ یہ اپنی ارخا سے ترطیب پر معین ہوتا ہی سر منڈوانے کے بعد اسلیے
کہ سر منڈوانا دوا کے قوت کے سر مین نفوذ کرنے پر زیادہ معین ہوتا ہی کہ بال دوا مین اور سر کے
مسام مین حائل نہین ہوتے اور چاہیے کہ دھو ڈالا جاے دودھ سر مین سے جلد پھر بھی کیا جائے تاکہ
اسکی دہنیت اور جبنیت سے مسام بند نہو جائین پس مرطب چیزون کے نفوذ کا سر مین سے دوسری
بار مانع ہو اور تاکہ مسام مین بند رہنے کے وقت اپنے جوہر کے فساد قبول کرنے مین سرعت رکھنے
سے سڑ نجاے نطول یعنے تریڑا جوشاندہ خبازی اور بنفشہ کا اور جو کا اسکے نصف بنفشہ کے تیل ٨

کے ساتھ تیڑ پڑا کیا جائے سر پر نیمگرم بلند مقام سے تاکہ اسکا نفوذ سر مین بہت اور زیادہ قوی ہو پر منڈوانے
سکے بعد اور کبھی قطور کیا جاتا ہی بنفشہ کے تیل کا یا بادام کے تیل کا کان مین اور سعوط کیا جاتا ہی
یعنی ٹپکایا جاتا ہی ناک مین اور سڑکے جائین یہ تیل اس لیے کہ ان دواؤن کی تاثیر لگانے والی
دواؤن سے بڑھکر ہوتی ہی کیونکہ ان کی جرم سر کے عمق تک پہونچتے ہین اور حمام تر کرنے والا سب
چیزون سے بڑھکر فائدہ مند ہوتا ہی کیونکہ دماغ کی ترطیب کرتا ہی اور مراد اس سے مبالغہ خشکی کے لیے
فائدہ کرنے مین اسلیے کہ اطبا اکثر جس چیز مین کہ بولتے ہین کہ وہ انفع ہی یا اضر ہی تو اس سے مراد حقیقت
اسکی نہین لیتے ہین بلکہ مبالغہ خشکی کے لیے نفع کرنے مین یا ضرر کرنے مین ارادہ کرتے ہین اور
اسکے بڑھکر نفع کرنے کا سبب یہ ہی کہ نفوذ پانی کا مسامات مین پانی کے قوام کے رقیق ہونے کے
سبب سے بہت شدت سے ہوتا ہی اور ترطیب اسکی اسکے جوہر کے بسیط ہونے کے سبب سے بہت
زیادہ ہوتی ہی خاص جسوقت مین کہ جلد نیمگرم پانی کی حرارت سے لٹکی ہو اور مسام کھلے ہوئے ہون
اور مسام مین مرطب کے نفوذ کرنے کی منع کرنے والی میل کی چچپاہٹ سے پاک ہون ضماد یعنی لیپ
جو کا آٹا اسبغول کے لعاب کے ساتھ بید کی پتی کے پانی مین دوسرا لیپ حلوا لوکی کا یعنی تر لوکی کا
اس لیے کہ اس کے جرم سے جب لیپ لگایا جاتا ہی تو ٹھنڈک ڈالتا ہی اور ترطیب کرتا ہی اور شکر کا
اسلیے کہ شکر تلئین کرتی ہی اور جلاء کرتی ہی اور مجرون کو پاک صاف کرتی ہی بس اس سبب سے
دوا کی تاثیر عمق تک پہونچ جاتی ہی اور نشاستے کا اس لیے کہ نشاستہ تلیین کرتا ہی اور خشکی سے پیدا
خشونت کو دور کرتا ہی اور میٹھے بادام کے تیل کا اس لیے کہ یہ تلئین کرتا ہی اور ترطیب کرتا ہی اور سر
منڈوانے کے بعد اس سے سر کا غلاف کیا جائے مشمومات یعنے سونگھنے کی چیزین بیان کیے ہوئے
تیل کہ یہی بنفشہ کا تیل ہی اور کو کا بیلی کا تیل ہی اور لوکی کا تیل ہی اور نزدیک کرنا فوارون کا اسلیے
کہ ہوا کی سطحین پانی کی حرکت سے بدلی رہتی ہین پس ترطیب کریگی ہوا اور پانیون کی کثرت کے
قریب رہنا کیونکہ ہوا پانی کے مجاورت کے سبب سے اور ان تر ابخرون کی مخالطت سے کہ جو
پانی سے اٹھتے ہین تر ہو جاتے ہین علاج تر دردسر کا رطوبت نکال ڈالی جائے کیونکہ ثابت ہو چکا
ہی کہ تر دردسر نہین ہوتا ہی مگر تر مادے سے اور دماغ کی تقویت کیجائے لطیف خوشبودار غذاؤن سے
کہ جنکی خوشبودار چینی اور لونگ اور مشک اور گلاب سے کی گئی ہو اور ابخرون کا راستہ بند کیا
جائے اس لیے کہ ابخرے جب دماغ کو چڑھتے ہین تو اسمین رطوبت زائد ہوتی ہی اور یہ حرارت کو
ڈھانپ لیتی ہی اور ٹھنڈک کی موجب ہوتی ہی اور اسی لیے یہ ابخرے دماغ مین ٹھنڈے پڑ جاتے ہین

اور ان سے ناری جز علیحدہ ہو جاتے ہین اور یہ رطوبت ہو جاتے ہین اور غالب کیفیتین زیادتی کی
صلاحیت پیدا کر دیتی ہین بس دماغ مین رطوبتین بہت ہو جاتی ہین اور دماغ کے مزاج کے
ٹھنڈے ہونے سے تحلیل نہین ہوتی ہین اور پوشیدہ کرنا سر کا باریک جھلیون سے اور سخت
ہڈیون سے اور کم کر دی جاوے غذا اس لیے کہ غذا کی کثرت کے وقت ابخرے بہت پیدا ہوتے
ہین اور دماغ کو چڑھتے ہین بس دماغ کی رطوبت مین زیادتی کر دیتے ہین اور حرارت کو چھپا لیتے
ہین اور ہضم کرنے سے ضعیف کر دیتے ہین بس بدن مین خون بہت رطوبت دار پیدا ہوتا ہی
اور سر گرم کیے ہوے نمک سے سر سینکا جاوے اسلیے کہ یہ رطوبتون کو چوس لیتا ہی اور تحلیل
کر دیتا ہی اور اسطوخودوس یعنے دھارو کا شربت مفید ہوتا ہی اس لیے کہ یہ اپنے مین کی خاصیت
سے دماغ کا تنقیہ کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور خشکی پھیلاتا ہی علاج مادی دردسر کا لیکن
دموی کا علاج بس فصد کے ساتھ یعنے سر اردو کی فصد کے ساتھ اور مزاج کی تعدیل کے ساتھ ہی
فصد کے بعد ان چیزون سے کہ ہم بیان کر چکے ہین گرم سادہ دردسر کے علاج مین اور غیر دموی
دردسر کا علاج کیا جاتا ہی اپنے مادے کے پکانے سے یہانتک کہ دفع اور استفراغ کے قابل ہو جاوے
اور صفراوی کا علاج اُن پینے کی چیزون کے ساتھ ہی جو دردسر کے لیے بیان ہو چکے ہین گرم سادے
دردسر کے لیے مثل آلو کے شربت کے اور املی کے شربت کے اور کوکابیلی کے شربت کے اور بنفشہ
کے شربت کے بس یہ شربت صفرے کی حرارت اور حدت اور غلیان کی تسکین کرتے ہین پھر
صفرا غلیظ پڑ جاتا ہی اور اسکا قوام معتدل پڑ جاتا ہی یا اَشجو شکر کے ساتھ ہی اس لیے کہ آش جو
اپنی ٹھنڈک اور رطوبت سے صفراوی خلطون کی نضج کرتا ہی اور جواز وجبت کہ اسمین ہوتی ہی وہ
شکر کی جلا سے جاتی رہتی ہی اور غذا وہی غذائین ہین جو گرم سادے دردسر مین بیان ہو چکی
ہین پھر نضج کے بعد نکالا جائیگا صفرا میوون کے جوشاندے سے یا مقوی خیساندے سے یا املتاس
کے لعوق سے یا کھٹے میٹھے انارون کے پانی سے کہ گودے کے ساتھ نچوڑے گئے ہین اسلیے کہ یہ گودا
اپنے مین کی جلا اور نچوڑ سے مرہ صفرا کا اسہال کرتا ہی کہ اسمین زرد ہڑ اور کابلی ہڑ کٹی ہوئی
بھیگ چکی ہون اس لیے کہ ہڑ اپنے مین کے موجود گوند سے اسہال کرتی ہین بس جب بھگوئی جاتی
ہی تو اسکا گوند پانی مین گھل جاتا ہی اور اسکا اسہال قوی ہو جاتا ہی اور اسکا معین اس اسہال پر
ہو اسکا نچوڑنا اور کثیف کرنا ہی باوجود اسکے کہ اسمین اسہال کی خاصیت ہی یا یہ دونون ہڑین جوش
کی ہوئی ہون اسی ذونون انارون کے پانی مین لیکن اسہال خیساندہ کرنے مین بہت

علاج مادی دردسر کا

جو

ہی اسلیے کہ آگ اسکی قوت لیجاتی ہی لیکن اسکا جرم بیکر پیا جاتا ہی تو اس کے بعد یہ طبیعت مین
تلئین پیدا کرتی ہی ہر ایک پانچ درم اور نصف درم راوند اس لیے کہ جب بھگوئی جاتی ہی تو اس سے
گرم جوہر کہ جس سے اسہال ہوتا ہی نکل آتا ہی یا ہر ایک اُنمین سے تین درم اس حال مین کہ باریک
کٹی ہون تا کہ ان دونون کا نفوذ دماغ کی طرف آسان ہو جاے کیونکہ ان دونون کا جوہر کثیف
ارضی گران حرکت ہی اور لیکن بلغمی دردسر پس اسکے مادے کا نضج پینے کی ان چیزون سے اور ان
غذاؤن سے جو ٹھنڈے دردسر مین بیان ہو چکی ہین کیا جائیگا پھر بعد نضج کے مادے کا استفراغ حب
ایارج سے اور حب قوقایا سے یا تنہا ایارج فیقرا سے یا ایارج لوغاذیا سے یا تنہا اطریفل صغیر سے یا ایارج سے
اور اسطوخودوس سے کہ ہر ایک آدھا درم ہو تقویت دیکر ہوگا لیکن سوداوی دردسر مین تو اسکا
مادہ خشک دردسر کی بیان کی ہوئی چیزون سے نضج دیا جائیگا پھر مادہ افیتمون کے جوشاندے سے
کہ بنایا جاتا ہی افیتمون یعنے آملہ بیدسے اور بسفائج یعنے کھنکالی سے اور اسطوخودوس یعنے
دھاروسی اور لسان الثور یعنے گاؤزبان سے اور بادرنجبویہ یعنے بلی لوٹن سے اور شاہترہ سے
پتپاپڑہ سے اور کالی ہڑ سے اور زبیب منقے یعنے منقے سے ترنجبین کے ساتھ اور املتاس کے
لب یعنے ہیر کے ساتھ اور بادام کے تیل کے ساتھ یا افیتمون کی گولیون سے یا افیتمون چھ درم سے
کہ پڑا ہی کٹورے بھر بھیڑ کے دودھ مین شکر سے میٹھے کیے سے استفراغ کیا جائیگا اسلیے کہ شکر تلئین اور جلاء
کرتی ہی اور طبیعت کی توجہ دوا پر اسکے سبب سے بہت ہوا کرتی ہی اور جو دردسر کہ مار کی چوٹ سے
یا گر پڑنے سے ہوتا ہی تو اسمین طبیعت کی تلئین کیجاتی ہی تا کہ مواد کا استفراغ کیا جائے اور مخالف
جہت مین مواد میلان کر جاے پس سر کی طرف متوجہ نرہے اور اس سے ورم پیدا نہو اور پھیر دیے
جائین انجرے سوکھے دھنیے اور بہی کے رب کے مثل وغیرہ سے جو چیزین کہ ٹھنڈی قابض ہین
اور سبب اسکا یہ ہی کہ بخار دماغ کی طرف فضلون پر تحلیل ہو جاتا ہی خاص جسوقت مین کہ دماغ
ضعیف ہوتا ہی اور دفع سے عاجز ہوتا ہی باوجود اسکے کہ کبھی دردسر انخرون کی کیفیت سے پیدا ہوتا ہی
خاص دماغ کی اُس ضعف کے وقت مین کہ جو مار سے یا گر پڑنے سے ہو جاتا ہی اور فصد کیجائیگی
ہفت اندام کی جب کہ مادہ ورم لانیوالا سر کے اعضا کی طرف گر رہا ہو اور پورا ابھی گر نچکا ہو
اگر متحمل ہو مریض استفراغ کا اور جانب مخالف مین مواد کے جذب کرنے کا پھر مادہ ورم نلائے
اور ہاتھ پاؤن کھینچکر باندھے جائینگے تا کہ مواد انکی طرف اذیت کے سبب سے متوجہ ہو
اور انمین کی رگین مواد سے بھر جائین پھر سر کی طرف توجہ نکرین اور تر رکھا جاے سر روغن گل سے

اسلیے کہ روغن گل ارخا سے اذیت کی تسکین کرتا ہی اور اپنے مین کے قبض اور ٹھنڈک سے سر کی تقویت
کرتا ہی اور اسی سے مواد کو پھیر دیتا ہی اور دماغی قوتون کی اپنے عطریت سے تقویت کرتا ہی اس حال
مین کہ نیم گرم ہو تاکہ اسکا نفوذ بہت جلد ہو جاے اور ارخا کی زیادتی سے اذیت کو تسکین جلد دے
اور وہ درد سر جو لون یا ٹھنڈک سے ہوتا ہی اسکا علاج معتدل ہوا کی طرف انتقال کرنا ہی تاکہ سبب
پہلے زائل ہو پھر سبب اسکے زوال سے جاتا رہے اور اسلیے کہ اُس سے باقی حرارت یا برودت سبب
کے جانے کے بعد دور ہو جاے اور دماغ کی تعدیل اُن چیزون سے کہ جو بیان کی ہین کیجائے
کہ گرم اور ٹھنڈے درد سر مین بیان ہوئی ہین اور خمار کے درد سر مین سر کے پہلے تقویت کیجائے
تاکہ فاسد ابخرون کو جو بے ہضم ہوئی شراب سے اُٹھتے ہین قبول نکرے گلاب کے تیل سے اور
طبیعت کی تلئین کیجائیگی فاسد شراب سے معدے کے تنقیہ کے لیے پس سبب قطع ہو جائیگا
اور پھیر دیے جائینگے ابخرے کہ معدہ سے دماغ کو چڑھتے ہین چوکے کے شربت یا لیمو یا انار کے
شربت سے اس لیے کہ یہ شربت فم معدہ کی تقویت کرتے ہین اور معدہ کو مضبوط کرتے ہین
اور اپنی ٹھنڈک سے معدے سے ابخرے اُٹھنے کو مانع آتے ہین اور غذا انار کا ادگرا یا پالک کا اوگرا
کہ کھٹا کیا گیا ہو لیمون سے یا سماق سے یا خام انگور سے فم معدہ کی تقویت کے لیے پھر معدے کے
تنقیہ کے بعد اور سر کی طرف ابخرے چڑھنے کو روکنے کے بعد حمام مین جاے تاکہ جلد مین استرخا ہو اور
مسام کھلجائین اور فضلے رقیق پڑین اور تحلیل ہون اور ٹھنڈے درد سر کے تڑیڑے سے
[illegible] دیا جاے تاکہ سر مین کے بند ابخرے تحلیل ہو جائین اور بابونے کے تیل سے تدہین کیجاے
اس لیے کہ اسکی تدہین جلد مین ارخا کرتی ہی اور فضلون کو تحلیل کرتی ہی اور سویا جاے تاکہ
طبیعیہ قوتین ساری اندر وارد مجتمع ہون پھر فضلونکے احالہ پر اور طبخ پر اور دفع پر طبیعت قوی ہو اور
وہ درد سر جو مباشرت کی کثرت سے پیدا ہوتا ہی خشک درد سر کے علاج سے علاج کیا جاتا ہی کیونکہ
بیان ہو چکا ہی کہ مباشرت کی افراط سے جو درد سر پیدا ہوتا ہی وہ یابس ہوتا ہی سر کی تقویت کی
زیادتی کے ساتھ اسلیے کہ بہت سے طبیب اس بات پر ہین کہ منی سر سے اترتی ہی پس اسی
سبب سے قوتین سر کی ضعیف پڑجاتی ہین اور اسلیے کہ پٹھے ضعیف پڑجاتے ہین اور مباشرت کی
حرکت سے اور مشقت سے اذیت پاتے ہین پس دماغ اور سر مشارکت سے ضعیف ہو جاتا ہی
پس سزاوار ہے کہ تقویت کیجائے روغن گل اور روغن آس یعنی آدھیرے کے تیل کے استعمال سے
اور جو کہ خارجی ردی ابخرے سے ہوتا ہی کہ وہ ابخرے سر پر خارج سے وارد ہوتے ہین وہ ابخرے

مقابل کیے جائینگے اپنی ضد کی دواؤن سے ٹھنڈی اور گرم کہ مذکور ہو چکی ہین نشتر تو نمین سے اور
ضمادون مین سے اور ترٹیڑون مین سے اور سونگھنے کی چیزون وغیرہ مین سے اور وہ دردسر
جو تفرق اتصال سے ہوتا ہی اسکی تدبیر زخم کی تدبیر ہی یہانتک کہ زخم بھر آئے اور دردسر سددون
والا اسمین مواد گھٹایا جائیگا حب ایارج کے مثل سے اور مفتح چیزون کا استعمال کیا جائیگا مثل
سکنجبین بزوری کے یا سادہ کے اس لیے کہ سددون کا ازالہ بدون اسکے ممکن نہین اور نرگس کا
پھول سونگھا جائیگا اس لیے کہ نرگس سر کے سددون کو کھولتی ہی یا سونگھی جائیگی بھونی ہوئی کلونجی
اس لیے کہ سر کے سددون کے لیے یہ انتہا کی مفتح دواؤن مین سے ہی اس لیے کہ اسمین تلئین اور
تلطیف اور تقطیع اور جلا ہوتی ہی اور وہ دردسر جو حس کے قوی ہونے سے ہوتا ہی یعنی دماغ کی
حس کے اسمین غلط ہونے کی تدبیر کیجائیگی یہانتک کہ بدن مین غلیظ خون پیدا ہو کہ اس سے غلیظ
روح پیدا ہو کر نفسیہ قوت کے قبول کرنے کے قابل نرہے اور اسی سبب سے اعضا مین جیسا کہ
چاہیے نفوذ کرنے سے بھی باز رہے بس حس بلید ہو جائے ہریسے اور کلون کے مثل سے اور کلے
افضل ہین اس لیے کہ عضو کی اصلاح ماکول جانور کے اس عضو سے کہ جو اسکے نظیر ہی نہایت موافق
پڑتی ہی اور اکثر اوقات مخدر چیزون کا استعمال کیا جاتا ہی مدرکہ قوت کے باطل کردینے کے لیے مثل
کاہو اور خشخاش کے طبیعت کے مانوس مخدر چیزون مین سے اور جو دردسر کہ دماغ کے ضعف سے
ہوتا ہی اسمین قوی کیا جاتا ہی دماغ ان چیزون سے جو اسکے مزاج کی تعدیل کرتی ہین اور انمین قبض کے
ساتھ عطریت ہوتی ہی اس لیے کہ ضعف اکثر سوء مزاج کے سبب سے ہوتا ہی اور انفعال کا کمال
اور سلامتی فقط مزاج کے اعتدال سے ہوتی ہی اور لونگ سر پر چھڑکی جائیگی بس وہ دماغ کی تقویت
کریگی ٹھنڈ سکی اور وہ دردسر جو بدنی ابخرون سے ہوتا ہی اسمین بخار کے مادے کا استفراغ کیا جائیگا
مناسب چیزون سے اور مزاج کی تعدیل کیجائیگی تا کہ مزاج سے وہ حدت کہ جو ابخرون سے عارض ہوئی ہی
جاتی رہے اور تقویت کیجائیگی دماغ کی تا کہ اپنی طرف چڑھی ہوئی چیز کو قبول نکرے اور طبیعت کی
تلئین کیجائیگی اگرچہ استفراغ کے بعد ہو تا کہ ابخرے نیچے وار کو جذب ہو جائین اور نیچے وار کو میلان
کرین اور باندھے جائینگے ہاتھ پانون تا کہ مواد انکی طرف کھینچ آئے اور انمین ابخرے بند ہو جائین
پھر انکی بندش کھولدی جائیگی اور گرم پانی مین رکھی جائینگی تا کہ جو ابخرے کہ باندھنے کے وقت
انمین بند ہو گئے ہین تحلیل ہو جائین اور کھولنے کے بعد دماغ کو نچوسین اور روکے جائینگے ابخرے
دماغ سے سوکھے دھنیے کے مثل کے ساتھ اس چیز سے کہ خاصیت کے ساتھ سر کی طرف بخار کے

اُبھارے کو مانع ہی اور شکر کے ساتھ تلیین کے لیے اور اسپر طبیعت کے متوجہ ہونے کے لیے اور مثل بہی اور سیب اور ناشپاتی اور زعرور اور سماق کے ساتھ اس لیے کہ یہ چیزین اپنے قبض سے اور مُہرون کو تنگ کرنے سے اور اپنی تبرید سے اور اُٹھلنے والی حرارت کی تسکین سے ابخرون کو روکتی ہین اسبغول کے اس لیے کہ اسبغول اپنی ٹھنڈک سے اور بس سے اور چپچپاہٹ سے بخار کو روکتا ہی شکر کے ساتھ استعمال کیجائیگی کھانے کے بعد ان مین کی جز ہو تاکہ ہضم کے وقت ابخرون کو سر کی طرف چڑھنے سے مانع آئے اور کھانے مین بہت دھنیا ڈالا جائیگا اور وہ درد سر جو پیدا دماغ کے کیڑون سے ہوتا ہی اسمین دماغ کا تنقیہ بلغم سے کیا جائیگا اسلیے کہ کیڑون کی پیدائش بلغم ہی سے ہوتی ہی کیونکہ صفرا اپنی تلخی سے اور حدت سے پیدا ہوے کیڑون کو مار ڈالتا ہی پھر اُس سے کیونکر کیڑے پیدا ہوسکتے ہین اور سوداسیے حیات کے مزاج کے ضد ہونے کے سبب سے کیڑون کا پیدا ہونا ممکن نہین اور خون کی طرف شدت کی احتیاج ہونے کے سبب سے طبیعت اُس سے بخل کرتی ہی اور نہین چھوڑتی اسے کہ اُس سے کیڑے پیدا ہون بس اس سبب سے کیڑون کی پیدائش کا مادہ بلغم قرار پا گیا پس اسی کا نکالنا واجب پہلے ہوگا حب ایارج کے ساتھ اور ایارج لوغاذیا کے ساتھ تاکہ بعد اسکے کیڑے نہ پیدا ہون پھر مادے کے استفراغ کے بعد ناس دیجائیگی شفتالو کی پتی کے پانی کی یا جوشاندہ باقلاے مصری کی یا ایلوے کے ساتھ سکنجبین کی کیونکہ ایلوا بلغم کا اور دماغ کا تنقیہ کرتا ہی اور تقطیع کرتا ہی اور کیڑون کو مار ڈالتا ہی اور مختصر یہ ہی علاج کیا جائیگا ان دواؤن کے ساتھ جنھین پیٹ کے کیڑون کے لیے بیان کرینگے ہم ناس سے اور وہ درد سر جو معدے کی شرکت سے ہوتا ہی اسمین معدے اور دماغ کا تنقیہ اطریفل صغیر کے مثل سے کیا جائیگا اسلیے کہ اطریفل صغیر معدے کا تنقیہ کرنیکے ساتھ معدے کی تقویت کرتا ہی اور تقویت کیجائیگی دماغ کی اور روکی جائیگی وہ چیز کہ دماغ کو جاتی ہی توی کرنیکی حالت مین ایارج فیقرا کے ساتھ تاکہ صفائی پوری ہو جاے اسلیے کہ سر کی درد سر اپنے علاج مین کئی امرون کا محتاج ہوتا ہی اور ان مین کا ایک دماغ کی تقویت ہی تاکہ موذی کو قبول نکرے اور دوسرا امر مشارک عضو سے سر کی جہت کے خلاف مین فضلون کا استفراغ کرنا ہی تیسرا امر یہ ہی کہ سر کے عضو سے سر کی طرف پہونچنے والی چیز کو روکے اسطرح پر کہ تدبیر ہو ابخرون کی روکنے والی غذا کو چیزون کے استعمال کے ساتھ جسکا بیان اُس درد سر مین ہوا ہی جو بدلی ابخرون سے ہوتا ہی اور صفراوی کو اسمین سے اس درد سر مین سے جو معدے کی شرکت سے ہوتا ہی کھٹا خیساندہ فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ یہ خیساندہ صفرے کا اسہال کرتا ہی اور اسے قطع کرتا ہی اور معدہ مین ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور املی کا شربت یا شربت آلو کا یا لعاب اسبغول کا اگر ترشی کا استعمال لذع سے معدے کو

اذیت نہ دیتا ہو یا درد سر مین اپنی اذیت دینے سے ہیجان نکرتا ہو اور قے کرنا سکنجبین کے ساتھ کبھی اسکو
فائدہ کرتا ہی اس درد سر کو اس لیے کہ یہ معدے کو فضلون سے پاک کرتا ہی اور جو چیز معدے کے پردونمین
لپٹی ہوتی ہی اُسے آسانی اور جلدی سے قطع کرتا ہی خاص اُس حال مین اگر متلی پائی جاتی ہو اس لیے کہ
متلی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ طبیعت موذی کے دفع کرنے کا قے سے ارادہ رکھتی ہی پھر طبیعت کی
اعانت قے بہت زیادہ مفید پڑیگی اور جو درد سر کہ جس عضو کی شرکت سے پیدا ہو پس اسکا علاج اُس عضو کی
اصلاح ہی تا کہ اُس عضو سے درد سر کا موجب جاتا رہے اور دماغ کی تقویت ہی لیکن درد سر کے
پائے جانے کے پہلے اصلاح اور تقویت کرنیکا سبب یہ ہی کہ دماغ موذی کو شریک سے قبول نکرے اور درد سر
موجود ہونے کے حال مین اس لیے ہی کہ زیادتی کو قبول نکرے بس موذی غالب آجاے اور
مضبوط پڑ جاے اور وہ درد سر جو تپون سے پیدا ہوتا ہی اسکے لیے گرم درد سر کی تدبیر استعمال کیجائیگی
شربتون اور غذاؤن اور طلاؤن وغیرہ سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ اس درد سر کی پیدائش فقط بخارون
سے ہوتی ہی اور بخارے گرم ہوتے ہین یا تولدات سے یا اُس حرارت کے سبب سے کہ جو انھین بلند کرتی
ہی اور درد سر بحرانی اسکے علاج کی حاجت نہین اس لیے کہ اسکی پیدائش فقط طبیعت کے
اضطراب اور اخلاط کے ہیجان سے ہوتی ہی پھر جب انکو سکون ہو جاتا ہی تو درد سر ضرور بے تدبیر کی
احتیاج کے ٹھہر جاتا ہی مگر یہ کہ اذیت شدید ہو کہ سر کی طرف بہت سے فضلون کے جذب ہو جانیکا اسکے
سبب سے ڈر ہو تو اسوقت مین گلاب کا اور بید کی پتی کے پانی کا اور بنفشہ کے تیل کا اور نیلوفر کے تیل کا
اور اُس یعنی ادھیرے کی پتی کے پانی کا اور کھیرے کے پانی کا استعمال کیا جائیگا اُن چیزون مین سے کہ تبرید کرتی
ہین اور بخار کو بجھاتی ہین اور سر کی تقویت کرتی ہین تنہا اور سب کو ملا کر بیضہ اور خوذہ یعنے سارے سر کا
درد سر مزمن درد سر ہوتا ہی مادے کی ٹھنڈک اور غلاظت کے سبب سے اور اس مادے کی

بیضہ و خوذہ

محیط جھلی کی مضبوطی سے پس آسانی سے تحلیل نہین ہوتا ہر ساعت ہیجان کرتا ہی ایسے ادنے سبب سے
کہ وہ اخلاط کو حرکت دیتا ہی اور بخارون کو اُٹھاتا ہی روشنی اور کلام کے ناگوار ہونے کے ساتھ روشنی کی
ناگواری کا سبب یہ ہی کہ اسے دماغ کی روحون کی حرکت اور تسخین اور بینائی کے اتصال کی تفریق لازم ہی
اور کلام کہ وہی متوسط آواز ہی اسکے ناگوار ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسے بھی دماغ ارواح کی تحریک اور
کان کے سوراخ پر بچھے ہوئے پٹھے کی آواز کی حائل ہوا ہی کوفت اور اذیت کی سرایت آنکھ سے اور
کان سے اندر کے دو جھلیون مین کہ انھین دونون مین سے کھوپری کے مجلل یعنے ڈھانپنے والی جھلی ہی
لازم ہوتی ہی اور اسکا سبب خلط ہی کہ ردی ہی یا ورم ہی کہ گرم ہی یا ٹھنڈا ہی اور اسوقت مین ورم کی

علامتون کے ساتھ ہوگا دماغ کے ضعف کے ساتھ شروع مین یا اذیت کھینچنے کے بعد اور اسی سبب سے
یہ دردسر عارض نہین ہوتا ہی اکثر وقت مین مگر سر کے ضعیف کرنے والی بیماریون کھینچنے کے بعد یا
دماغ کے حس کے قوی ہونے کے ساتھ اسواسطے کہ ان دونون تقدیرون پر ذراسے سبب سے
اثر قبول کریگا لیکن جسکا ہونا فقط شروع مین ہوتا ہی اور ایک مدت تک اذیت کھینچنے کے بعد اسکا
قوی باقی رہنا ممکن نہین پھر اگر سبب کھوپری کے اندر وارد ہی دونون حجابون مین کہ دماغ کو گھیرے
ہوے ہین تو درد دونون آنکھون کی جڑون تک پھیلتے محسوس ہوگا اس لیے کہ یہ دونون حجاب
نوری عصب پر پھیلے ہوے ہین اور اس لیے کہ طبقۂ صلبیہ اور مشیمیہ کہ انھین دونون سے نکلتے ہین
اور اگر سبب کھوپری کے باہر وارد ہی تو درد دماغ کے باہر وارد محسوس ہوگا غشاء مجلل کے پاس
اور سر کی جلد کے چھونے سے درد ہونے لگےگا اور اکثر بیضہ طولانی مرض کے سبب کی ٹھنڈک سے
ہوتا ہی اس لیے کہ مزمن بادی مرض کا مادہ اکثر ٹھنڈا اثر قبول کرنے مین دشوار ہوتا ہی کہ طبیعت
اس سبب سے اُسکے نضج پر اور جلدی سے دفع کرنے پر قدرت نہین رکھتی ہی اگرچہ طبیعت قوی ہو بلکہ
دیر سے اور تدریج سے مدت دراز مین نضج اور دفع پر قدرت باقی ہی اس لیے کہ ٹھنڈک قوتون کو اور
اصلی حرارت کو انکو ضعیف کر دیتی ہی پس طبیعت اپنی دفع کے آلہ کے ضعیف پڑجانے سے ضعیف
ہو جاتی ہی اور جتنا زمانہ بڑھتا جاتا ہی اتنی ٹھنڈک اور ضعف مین زیادتی ہوتی جاتی ہی یہانتک کہ گرم
اسمین سے بیضہ مین سے ٹھنڈک کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی مادہ اسکا اس لیے کہ درد روح اور اصلی
حرارت کو تحلیل کر دیتا ہی خاص جسوقت حواس کے مبدء مین ہوتا ہی پس عضو کو اور مادے کو خواص
عضو مین ہوتا ہی اسی سبب سے ٹھنڈا کر دیتا ہی اور اسکا علاج بلغمی یا ٹھنڈے سادہ دردسر کا
علاج تخدیر مین کی زیادتی کے ساتھ ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ اذیت کی شدت خاص
مزمن کی قوتون مین زیادہ ضعف کی موجب ہوتی ہی اور اسکی طرف فضلون کی کشش کرتی ہی
اور جب کہ سر منڈوا ڈالا جاے تاکہ اُسکی طرف سہل سے دوا کا اثر پہونچے اور مصری پتھر سے سہلایا جاے
اور یہ پتھر جلد ٹوٹتا ہی بہت دار ہوتا ہی عضو کو گرم کرتا ہی اور سرخ کر دیتا ہی جب اس سے رگڑا جاتا ہی
کیونکہ اسمین کھرکھراہٹ ہوتی ہی اور یا پڑی لون سے کیونکہ اسمین جلاء اور تفتیح اور تقطیع اور چپچپے
گاڑھے خلطون کی تلطیف ہی پھر سر آلودہ کیا جاے مہندی سے اسلیے کہ مہندی مین تحلیل اور تخفیف
اور تفتیح ہوتی ہی اور نمک سے اسلیے کہ اسمین جلاء اور خشکی پھیلاتا اور فضلون کو گھلاتا اور انکا تنقیہ
کرتا ہی تو نہایت نفع دیگا شقیقہ یعنے آدھا سیسی یہ مثل بیضہ کے ہی مزمن ہونے مین اور

دورے کرنے مین اور کھوپری کے اندر باہر ہونے مین مگر یہ سر کی ایک شق سے مختص ہوتا ہی داہنے ہو
یا بائین اور اسی سبب سے شقیقہ سے نامزد ہوا ہی اور شقیقہ کی تدبیر بیضہ کی تدبیر ہی اسلیے کہ اسکا اور اسکا
سبب ایک ہوتا ہی اور اذیت کا دو شقون مین سے ایک سے مختص ہونیکا سبب یہ ہی کہ دونون
شقون مین سے ایک شق ضعیف ہوتی ہی وہ ضعیف ہونے کے سبب سے موذی کے اثر کو
قبول کرلیتی ہی اور دوسری شق قوی ہوتی ہی موذی کے اثر کو قبول نہین کرتی سرسام یعنی دماغی
ورم اور یہی قرانیطس ہی یونانی زبان مین اور یہ ایک گرم ورم گرم جوہر والے مادے سے یا صفرے سے
یا صفراوی خون سے یعنے وہ خون کہ صفرے سے مختلط ہی دماغ کے اندر وارکے دو حجابون مین سے ایک مین
ہوتا ہی اور یہی باریک حجاب گودے کے قریب کا ہی اور موٹا حجاب کھوپری کے پاس کا ہی اسلیے
کہ ان دونون حجابون مین انکے بھیردینے اور پھسلادینے کے سبب سے نہین نفوذ کرتا ہی مگر حاد
رقیق مادہ یا خون کہ پتلا ہوگیا ہی اور صفرے کے ملنے سے حدت پکڑ گیا ہی اور سر کی طرف چڑھنے کے
طبیعی مقدار سے بڑھکر ہوگیا ہی اور ملائم حجابون کی جرم مین نفوذ کرنے کے قابل ہوگیا ہی پس
اس خون کے نفوذ سے مادے کا نفوذ ٹھہریگا اور اکثر یہ یعنے اکثر یہ ورم قریب مقدم کے اوسط تک
ہوتا ہی اسلیے کہ مقدم حجابون کا زیادہ نرم ہوتا ہی پس اسمین ورم لانے والے مادہ کا نفوذ کرنا بہت
آسان ہوتا ہی اور اسے اسکا قبول کرلینا بہت ہوا کرتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ دماغ کا جز مقدم زیادہ تر
ہوتا ہی پس جو حجاب کہ اسے گھیرے ہوتا ہی وہ زیادہ نرم ہوگا اور کہا جاتا ہی سرسام نفس دماغ کے
ورم کو نفس جرم دماغ کے ورم کو اور کبھی عام ہوتا ہی ورم سارے دماغ پر مقدم مین اور موخر مین پھر سبب
نفسانی فعلون کے لیے آفت عام ہوجاتی ہی حس مشترک اور خیال اور وہم اور تخیل اور حفظ کے لیے
سرسام کی علامت تپ کا لازم ہونا اسلیے کہ حجاب یا دماغ مین کے متعفن مادے سے غریب حرارت
شریانون کے ذریعے سے دل تک پہونچتی ہی پھر دل سے سارے بدن تک جاتی ہی اور تپ کے لازم ہونیکا
سبب یہ ہی کہ یہ حرارت شریانون کی کثرت کے سبب سے ایک کے پیچھے دوسری ہوکر اور ہمیشہ پہونچتی رہتی
ہی اور درد سر سوء مزاج اور تفرق اتصال کے سبب سے کہ یہ دونون ورم کو لازم ہین پھر اگر ورم
نفس حجاب مین ہوتا ہی تو درد سر جسکے قوی ہونے سے زیادہ شدید ہوتا ہی اور اگر ورم دماغ مین
ہوتا ہی تو درد سر سوء مزاج مین دماغ کے لیے حجابون کی مشارکت کے سبب سے ہوتا ہی اور کبھی
حجابون کے لیے اس ورم سے تمدد بھی عارض ہوتا ہی اور سر کا بوجھل ہونا ورم لانیوالے مادے کے
نیچے قوت کے دب جانے سے پس قوت ضعیف پڑجاتی ہی سر کے اٹھانے سے اور اسوقت مین ۔ کا بوجھ

ظاہر ہوتا ہی اور نیند کا مضطرب ہونا لیکن نیند کے ذات کے مضطرب ہونے کا سبب دموی سرسام مین خون کی رطوبت اور کثرت اُس چیز کی ہی کہ روح مین سے تحلیل ہوتی ہی پس روح مین سے اتنا باقی نہین رہتا ہی جو ظاہر بدن کی طرف انبساط کو وفا کرے پھر روح مین مجتمع ہوتی ہی جس طرح سے کہ مشقت کرنے والے مین مجتمع ہوتی ہی اور صفراوی سرسام مین دوسری وجہ سے نیند مضطرب ہوتی ہی لیکن اضطراب کی وجہ یہ ہی کہ فاسد خیالون کی کثرت ہو جاتی ہی اور ہولناک اور خوفناک توہم کثرت سے ہوتے ہین پریشان خواب دیکھنا اس سبب سے کہ بیان ہو چکا تخیلات سے ڈرنے کی کثرت سے اور فساد ذہن کا اور عقل مختلط ہونا یعنے گھبراہٹ ہونا اسکے کئی سبب ہین ایک سبب انمین سے نفسانی روح کی سخونت ہی اس لیے کہ جب روح گرم ہوتی ہی تو مضطرب حرکتون سے حرکت دیتی ہی پس دماغ کے بعضے معنے اور صورتین بعضون مین ملجاتی ہین اور بعضے بعضون سے جدا ہو جاتے ہین پس متخیل ہوتی ہی ایک مرکب صورت مختلف صورتون سے یا ایک متمیز صورت ایک صورت سے اور اسی طرح کا ان صورتون کے ساتھ قائم معنون کا حال ہی اور منتقل ہوتا ہی ذہن اس متخیلہ صورت سے یا متوہم معنے سے اُس چیز کی طرف کہ جو اسکے مناسب ہی اور اسکی ضد ہی پس علیل اسکے مناسب کلام کرتا ہی اور روح کی سخونت کے سبب کئی امر ہین پہلا امر تو دماغ کی سخونت ہی کہ حاد مادے کے سبب سے اسمین ہوتی ہی اور ورم کی لازم عفونت سے پیدا سخونت کے سبب سے ہوتی ہی پھر دماغ سے تعدیل قلبی روح کی نہین ہو سکتی تاکہ روح سے انعال نفسیہ جیسا کہ چاہیے صادر ہون بلکہ سخونت روح کی مجاورت سے زیادہ ہو جاتی ہی اور دوسرا امر دل اور روح کی سخونت ہی جو دل سے دماغ کی طرف چڑھتی ہی پھر دماغ سے تپ کے سبب سے اور نفس کے اضطراب کے سبب سے اس تعدیل کو روح قبول نکریگی کہ جس سے افعال نفسیہ جیسا کہ چاہیے صادر ہون تیسرا امر اس سخونت کا بخار کے سبب سے دماغ کی طرف سڑے گرم ابخرون کا کثرت سے چڑھنا ہی اور ان ابخرون کا نفسانی روح سے ملجانا ہی اور دوسرا سبب انمین سے یہ ہی کہ ورم نفسانی روح پر مکان کو تنگ کر دیتا ہی باوجود اسکے کہ روح کا حجم تخلخل سے کہ جو اسمین سخونت سے اور بہت سے ابخرون کی آمیزش سے پیدا ہوا ہی بڑھا ہوا ہوتا ہی پس اس سبب سے روح آلہ کی طرف قبل تعدیل کے اور اسکے لیے دماغ کی طرف سے اصلاح ہونے سے پہلے آلہ کی طرف گر پڑنے پر مضطر ہوتی پھر افعال جو اس سے صادر ہوتے ہین وہ طبیعی عادت پر نہین ہوتے اور تیسرا سبب انمین سے یہ ہی کہ نفسانی آلونمین حرارت سے سوء مزاج ہو جاتا ہی پھر انمین کی نافذ روح فاسد پڑ جاتی ہی اور اس روح کے

سا اور فعل پریشان ہوتے ہین اور جو تھا سبب انہین سے یہ ہی کہ نفس ورم سے اور سارے بدن سے اُٹھے
ہوے ابخرونکی حرکت بخار کے پائے جانے سے دماغی روح کی تحریک مضطرب اور پریشان غیر منتظم حرکتون سے
کرتی ہی اور سانس کا مضطرب ہونا قوت کے ضعیف پڑجانے سے اور مرض مین مشغول ہونے سے سانس
لینے کے اعضا کی تحریک سے شدت کی حاجت لاحق ہونے تک غافل پڑجانے سے پھر طبیعت اس شدت کی
حاجت کے سبب سے عظیم حرکتون کی تحریک پر کوشش کرتی ہی پس سانس عظیم ہوجاتی ہی پھر اس سے
عاجز آجانے سے اور اس سے غافل ہوجانے سے سست پڑجاتی ہی پس سانس یہان تک چھوٹی رہتی ہی
کہ دوسرے بار حاجت شدت پکڑتی ہی اور پیشاب کا پتلا ہونا کیونکہ پیشاب کے قوام کا غلیظ کرنے والا
دماغ کی طرف منصرف ہوتا ہی اسلیے کہ صفرے کی شان سے اوپر کو چڑھتا ہی اور دماغ کے شان سے اسکا
قبول کرلینا ہی اسلیے کہ دماغ کی بنیاد ضعیف اور اسکے جوہر مین تخلخل ہوتا ہی اور مرض کے سبب سے ضعف
مین زیادتی ہوجاتی ہی پھر اگر ہو پیشاب اپنے رقیق ہونیکے ساتھ پانی یعنے سفید ہو اسلیے کہ شفاف پانی کو
مجازاً سفید کہتے ہین تو ہلاکت پر دلالت کریگا اسلیے کہ ایسے گرم مرضون کی شان سے یہ ہی کہ پیشاب انمین
رنگ کا قوی ہو اور جبکہ ایسا نہو اور اسکے ساتھ مرض سر مین ہو تو یہ بات رنگنے والے مادے کے سر کی
جہت مین پھرجانے پر دلالت کریگی اور سرسام سے ڈرائیگی پھر اگر سرسام کے موجود ہونے کے ساتھ یہ بات
ہوگی تو ہلاکت پر دلالت کریگی اسلیے کہ سرسام رئیس عضو مین کا ورم ہی اور یہ عضو باوجود اسکے اپنی
طبیعت مین ضعیف ہی اور اس سے قلب کو مضرت پہونچنا لازم ہی کیونکہ ان دونون مین مشارکت قوی
ہوتی ہی اور سانس کا مضرت پانا اور دل کی طرف ہوا کا کم پہونچنا ہی خود ذات سے قاتل ہی اگرچہ مواد دل کیطرف
متوجہ نہو پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ مواد گرم سر کی طرف اسطرح سے متوجہ ہوگا کہ انمین سے کچھ پیشاب کے
ساتھ نہین ملتا ہی اسواسطیکہ اسوقت مین ورم بڑھ جائیگا اس چیز سے کہ جو سر کی طرف جاتی ہی اس لیے
کہ مادے کی کثرت ہی اور عضو مادے کا قبول کرنیوالا اور دفع کرنے سے ضعیف ہی اور نبض کا منشاری اور موجی کے
درمیان مین ہوتا ہی لیکن منشاری ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ ورم جسوقت حجابون مین ہوگا تو انمین کے اعصاب کو
ورم کے ساتھ عضو کے حجم کے بڑھ جانیکے سبب سے بڑھائیگا اور اسی پٹھون کو ریشون کا کہ جو شریانون سے
متصل ہین اور اُن سے شریانون کی جھلیان بنی ہوئی ہین کھنچنا لازم ہوگا اور جب یہ اعصاب کھنچینگے
تو شریانین کھنچینگی اور ان منجذب ریشونکی ممانعت کے سبب سے شریانون کو پورا اور پھیلنے سے دشواری
ہوگی پس اس نبض کے بعضے اجزا ان ریشون کے کھنچنے کے سبب سے چھوٹے اور حرکت مین بطی ہونگے
اور بعضے اجزا بڑے اور حرکت مین سریع ہونگے اور یہ وہ اجزا ہین کہ جنپر کے منڈھے ہوے اعصاب نہین

منجذب ہوئے ہین کیونکہ انکا اتصال اُنسے نہین ہی اور اگر ورم جوہر دماغ مین ہوگا تو حجاب دماغ کے بڑھنے سے
اور اسکے حجم کے زیادہ ہونے سے بڑھینگے لیکن نبض کے موجی ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ ورم اگر دماغ مین ہوگا تو نبض کا
آلہ تر ہو جائیگا پھر اسمین کے کسی جز مین نا نفذ تحریک کا قبول نہوگا اور اگر ورم حجابون مین ہوگا تو اسکا سبب
یہ ہی کہ ورم کا موجب خلط اپنے بیچ مین کی رطوبت سے آلہ کی تلئین کا موجب ہوتا ہی اور موجی ہونا دماغی
ورم مین بہت ہوتا ہی اور منشاری ہونا حجابی ورم مین بہت ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور
سیاہ ہونا زبان کا بعد زردی کے اگر مادہ صفراوی ہی یا بعد سرخی کے اگر مادہ دموی ہی رنگنے والے مادے کے
تراکم کے سبب سے اور انکا ثقل کے سبب سے اور تپ کی شدت پکڑنے کے وقت جل جانیکے سبب سے
اور ناری گرمی کے غلبہ کے سبب سے ہوتا ہی اور بے ارادہ بوند بوند پیشاب کا آنا اس لیے کہ پیشاب کا
نکلنا دو قوتون کے ساتھ تمام ہوتا ہی ایک طبیعیہ دافعہ کے ساتھ اور دوسری ارادیہ دافعہ کے ساتھ اور
ارادیہ قوت یہان گھبرا گئی ہی کہ مثانے کے عضلے کے لٹکنے سے خبردار نہین ہوتی ہی یہان تک کہ پیشاب اس سے
بہنے کے حال مین دھار باندھکر نکلے اور نہ اسکے رکنے سے خبردار ہوتی ہی یہانتک کہ بالکلیہ بند ہو جاے
بس پیشاب بوند بوند اسکے ذہول اور غفلت پر نکلتا ہی اور نہ شعور ہونا ام رسیدہ اعضا کے چھونے کا قوت مدرکہ کے
مختل ہو جانیکے سبب سے اور جب طبیعت حادتپ مین پیشاب کی رقت اور سر کے بوجھل ہونے کے
ساتھ اور درد سر کے افراط کے ساتھ بستہ ہو اور نکسیر نہ پھوٹے تو زیادہ سرسام سے ڈرانیوالا ہی اسلیے کہ حادہ تپ
مین صفرا بہت ہوتا ہی پس جسوقت مین کہ پیشاب کے مقام سے منصرف ہوگا اور پیشاب پتلا ہوگا اور
طبیعت اسکے ساتھ بستہ ہوگی تو اس بات پر دلالت کریگا کہ صفرے کا میلان پیشاب کے مقام سے آنتون کی
طرف نہین ہی اور نہین تو اسکے ساتھ اسہال ضرور ہوتا پھر جب اسکے ساتھ سر مین بوجھ ہوگا تو اس بات پر
دلالت کریگا کہ صفرے کا میلان سر کی طرف ہوا ہی اور جبکہ سر کے بوجھل ہونیکے ساتھ مادے کی کثرت سے
اور حرارت کی شدت سے افراط کا درد سر ہو تو دلالت اس بات پر تاکید کریگی کہ میلان مادے کا سر کیطرف ہی
پھر اگر نکسیر نہ پھوٹے تو یہ اس بات پر دلالت کریگی کہ دماغ ضعیف ہی اور دفع کرنے سے عاجز ہو گیا ہی
بس سرسام سے زیادہ ڈرانیوالا ہی اسلیے کہ اسوقت مین صفرا سر مین محتبس ہوگا پھر یا تو حجابون کی طرف
یا جوہر دماغ کی طرف گریگا اور ورم پیدا کردیگا اور دموی بھی اسی سے یعنے سرسام سے ہوتا ہی اختلاط
ذہن یعنے گھبراہٹ کے ساتھ اور ہنسی کے ساتھ کیونکہ اس شخص کے لیے خون کی چمک اور
سرخی سے ایک لذیذ صورت خوش کرنے والی تخیل ہوتی ہی پس اس سبب سے روح
باہر والے کی طرف حرکت کرتی ہی پس منافذ کھل جاتے ہین اور فضائین کشادہ ہو جاتی ہین اور ہنسی کی

شکل پیدا ہوتی ہی اور زبان اور آنکھ اور مُنھ کے رنگ کے سرخ ہونے کے ساتھ اس لیے کہ خون اپنی حرارت کے افراط سے پتلا پڑجاتا ہی اور جوش مارتا ہی اور دماغ کے قریب کے باہر وار کی طرف کو حرکت کرتا ہی لیکن سرخی کا ظہور دونون آنکھون مین اُنکی رنگ کی صفائی کے سبب سے اور دماغ سے قریب ہونے کے سبب سے بہت ہوتا ہی بہ زبان مین ہوتا ہی کیونکہ رگین اسمین کثرت سے ہوتی ہین اور اسکا جوہر نخیف یعنی چھیدرا ہوتا ہی اور رگون کے ظاہر ہونے کے ساتھ جو رگین کہ مُنھ مین اور آنکھون مین ہین خون کی کثرت سے اور غلیان سے اور تخلخل سے اور حجم کی زیادتی سے پس خون سے دماغ کے قریب کی رگین کھل جاتی ہین اور نکسیر کے قطرون کے ساتھ کیونکہ دماغ کے حجابون کی رگونمین سے کسی رگ کا مُنھ خون کی حجم کی زیادتی کے سبب سے اور اسکی کیفیت کی حدت کے سبب سے کھل جاتا ہی اور خون ناک کی راہ سے بہتا ہی اسلیے کہ ناک کو حجابون سے قربت ہی اور رگون اور شریانون کے واسطے سے اسمین اور حجابون مین پوری مشارکت ہی اور آنسوون کے قطرون کے ساتھ کیونکہ دماغ کی رطوبتین پتلی پڑجاتی ہین اور سخونت کی افراط کے سبب سے حدت پکڑجاتی ہین پھر آنکھون کی طرف بہ آتی ہین اور انمین سوزش پیدا کرتی ہین اور دفعۓ مندفع ہوتی ہین اور صفراوی مین اسی سے یعنے سرسام سے ہوتی ہی بیداری اور جنون اور شدت کا اُچھل پڑنا لیکن بیداری کے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ صفرے کی ذاتی سخونت سے یا تپ اور عفونت سے صفرے مین کی حادث سخونت کے سبب سے اور رطوبتون کے تحلیل ہوجانے سے دماغ پر خشکی کے غالب آجانے کے سبب سے روح کو اشتعال اور میل ظاہر کی طرف ہوتا ہی اور جنون کا تو سبب یہ ہی کہ ارواح مین افراط سے حدت ہوجاتی ہی اور کثرت سے اشتعال ہوجاتا ہی اور اُچھل پڑنیکا تو سبب یہ ہی کہ افراط کی حرارت حرکتون کے مضطرب ہوجانے کی مستلزم ہوتی ہی اور فعل پر خشکی اُسکی اعانت کرتی ہی باوجود اسکے کہ فاسد خیال کبھی اُچھل پڑنے اور مضطرب حرکتین کرنے کے موجب ہوتے ہین اور گویا کہ وہ شخص ایک لڑنے والے کے ہیئت مین تیزی کے ساتھ حرکتون مین اور کلام مین اور جرأت کے ساتھ ہوتا ہی اور اخلاق مین درندہ ہونا غضب کی شدت سے اور عقل کے فساد سے کہ روح کی افراط کی حدت سے ہی اور مُنھ اور آنکھ اور زبان کے رنگ کا زرد ہونا اسلیے کہ یہ اعضاد ماغ کے قریب ہین اور صفرا اپنی لطافت سے اور حرارت کی شدت سے ظاہر کی طرف میل کرتا ہی اور ثقل اور تمدد کم ہوتا ہی ثقل کے کم ہونے کا سبب یہ ہی کہ صفرا خفیف ہوتا ہی اور لطیف ہوتا ہی اور مقدار مین کم ہوتا ہی اور تمدد کے کم ہونے کا سبب یہ ہی کہ تمدد فقط مادے کی کثرت سے اور اسکے حجم کے زیادہ ہونے سے پیدا ہوتا ہی پس اس سے تمدید اور ضغطہ اعضا مین لازم آتا ہی اور سر مین کانٹے سے چُبھنا اور سوزش بہت ہوتی ہی

صفرے کی حدت کے سبب سے اور لذع کے سبب سے علاج اس سرسام کا علاج صفراوی تپ کا علاج
علاج ہی تبرید سے اور صفرے کے استفراغ سے اسلیے کہ اسکا مادہ یا تو محض صفرا ہی یا خون سے ملا ہوا صفرا
ہی اور گرم درد سر کا علاج ہی تلیین سے اور نیچے وار مادہ کے جذب کرنے سے اور طلاا اور ضمادون اور
شمومونکے استعمال سے قواروان مین زیادتی اور پانیون کی کثرت کے ساتھ اس لیے کہ ارواح کی حرارت
اور دماغ کی رطوبتون کی خشکی یہان تپ کی گرمی کی سبب سے اور مادے کی ذاتی حرارت اور عفونت کی
عارضی حرارت کے سبب سے اسمین زیادہ ہوتی ہی اور زیادتی کے ساتھ مادے کے جذب مین دماغ سے
نیچے وار کی طرف تاکہ دماغ کی طرف موضع کی حرارت کی توجہ سے اور جذاب اذیت کی توجہ سے ورم نہ بڑھجائے
باوجود اسکے کہ عضو طبیعت سے جرم مین ضعیف ہی حقنون سے کہ بنائے گئے ہون آلو بخارا سے اور
سپستان سے اور عناب سے اور شہترہ سے اور زبیب یعنی منقون سے اور ریشہ خطمی سے ترنجبین
اور آشنجو کے ساتھ اور املتاس کے لب یعنی شیر کے ساتھ اور فنیلون یعنے بتیون سے کہ بنائی گئی
ہون بنفشہ سے اور محمودے سے اور خطمی اور ترنجبین سے اور لال شکر سے اور ہاتھ پانون کو ملنے اور
باندھنے سے انکی جڑون کی نزدیک سے تاکہ مواد اُن کی طرف منجذب ہو اور انکی رگین مواد سے بھر جائین
پھر وہ رگین جو اوپر دار مین ہین خالی ہو جائین لیثرغس یونانی کلمہ ہی اور اسکا ترجمہ نسیان ہی اور اسے
نسیان اس سبب سے کہتے ہین کہ نسیان اسے لازم ہوتا ہی یعنی اسلیے کہ نسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہی پس ملزوم کا
تسمیہ لازم کے نام سے کیا گیا ہی اور اسے نسیان لازم ہونیکا سبب یہ ہی کہ ورم یہان جب کہ دماغ کے
مقدم جزو مین ہوتا ہی تو اسکے ساتھ خیال مختل ہو جاتا ہی پس محسوس صورتین بھول جاتا ہی اور اسکے ساتھ
متخیلہ بھی مختل ہو جاتی ہی پس اُس سے محفوظ معنون اور صورتون مین تصرف نہین حاصل ہوتا ہی پس
اسکا حکم اُس شخص کا حکم ہو جاتا ہی جو صورتون اور معنون کو بھول جاتا ہی لیکن جب اطبا نسیان کا اطلاق
عربی لفظ سے کرتے ہین تو اس سے حافظہ کا بطلان یا نقصان مراد لیتے ہین اور جب لیثرغس سے اطلاق
کرتے ہین تو اُس سے اس مرض کو مراد لیتے ہین اگرچہ یہ دونون لفظ مترادف یعنی ہم معنے ہین اور وہی لیثرغس
متعفن بلغم سے ایک ورم ہی کہ جسپر تپ کا ہونا دلالت کرتا ہی اسلیے کہ باطنی ورمون کو تپ لازم ہوتی ہی
کیونکہ انکا مادہ متعفن ہوتا ہی اور اسکے ابخرے دل کی طرف پہونچتے ہین اور یہ ورم فقط دماغ کی روح کے
مجرون مین ہوتا ہی یعنے اُن مجرون مین کہ جسمین دماغی روح کا جریان ہوتا ہی اور یہی جوہر دماغ مین کی گہین
اور غشاءین ہین پس یہ دماغ کے جوہر سے زیادہ سخت اور حجابون سے نرم ہوتی ہین پس ان مین بلغم کا
نفوذ کر جانا اور ورم کا ہو جانا ممکن ہی اور اسپر یہ بات دلالت کرتی ہی کہ مطلق جھلے اور پردون سے اور

علاج

لیثرغس

شریانون سے بڑھکر خشک ہوتی ہی اور خشکی صلابت کی مستلزم ہوتی ہی جیسے کہ رطوبت نرمی کی مستلزم
ہوتی ہی باوجود اسکے کہ یہ وریدین اور شریانین رطوبت کو اور رخاوت کو جوہر دماغ کی رطوبت سے
اور چکناہٹ سے حاصل کرتی ہین اسطرح سے کہ اپنے اندوارے کے خون سے رطوبت کو حاصل کرتی ہین
اور مجرون سے مراد وہ تجویفین نہین ہین کہ جن مین روح ہوتی ہی اسلیے کہ وہ بطنون سے نامزد ہین
نہ مجرون سے اور انھین اصلا ورم کا عارض ہونا ممکن نہین اور یہی حال ہی گدی کی گدیون اور ان سوراخونکا
کہ جو دماغ کے جوہر مین ہین اس لیے کہ یہ بھی نہین سوجتے ہین بلکہ جوہر دماغ جب سوج جاتا ہی
تو یہ سوراخ بھی بھر جاتے ہین پس ورم انمین نہین ہوتا ہی بلکہ جوہر دماغ مین ہوتا ہی اور کم عارض ہوتا ہی یہ
ورم دماغ کے حجابون کو اور دماغ کے جرم کو بلغم کی چپچپاہٹ کے سبب سے پس چھوٹے چھوٹے اجزا بہ متفرق
نہین ہوتا ہی تاکہ اسکا نفوذ عضو مین آسان ہوجائے پس حجابون مین نفوذ نہین کرتا ہی اسی سبب سے جو بیان
ہوا اور انکی صلابت کے سبب سے یعنی حجابون کی صلابت اور پھسلاہٹ کے سبب سے اور انکے جوہر
کی مضبوطی کے سبب سے اور نہ نفوذ کرتا ہی دماغ مین بھی اسکی چپچپاہٹ سے یعنے دماغ کی چپچپاہٹ سے
اسلیے کہ چپچپی چیز کے اتصال مین سہل سے تفرق نہین ہوتا ہی تاکہ اسمین کوئی چیز نفوذ کرے خاص جسوقت
کہ یہ نفوذ کرنیوالی چیز بھی چپچپی ہو نیز غش کی علامت ملائم تپ کا ہونا لیکن تپ کے ہونے کا تو سبب یہ ہی
کہ گرم سڑے ابخرے دل کی طرف پہونچتے ہین اور تپ کے ملائم ہونے کا سبب یہ ہی کہ بلغم اپنے مزاج
کی ٹھنڈک اور تری کے سبب سے غریب گرمی کے سخونت کو قبول نہین کرتا ہی جسطرح سے کہ اسے گرم
خشک اجسام قبول کر لیتے ہین پس بلغم کی عفونت سے پیدا حرارت ضعیف ٹھہرے گی اور خفیف دردسر
ہونا لیکن دردسر ہونے کا سبب یہ ہی کہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتا ہی اور ورم سے
تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی یعنے یہ دونون سبب دردسر کے ہوتے ہین اور دردسر کے خفیف ہونیکا
سبب یہ ہی کہ بلغم اپنی ٹھنڈک سے حس کی تخدیر کر دیتا ہی پس ادراک اسکا منافی کے لیے ضعیف پڑجاتا ہی
اور سبب یہ ہی کہ بلغم کی رطوبت حس کرنیوالے اعضا کو جو دماغ مین ہین لٹکا دیتی ہی پس انکا ادراک
ضعیف ہوجاتا ہی اور سانس کا سست چلنا یعنے سانس کی حرکت کا زمانہ طویل ہوتا ہی اور اسکا
سبب یہ ہی کہ ٹھنڈی ہوا کی حاجت کم ہوتی ہی کیونکہ حرارت دل مین مسخن کے ضعیف ہونے سے
اور دل اسکے بعید ہونے سے کم ہوتی ہی اور یہ سبب ہی کہ حرکت کی قوت دماغ کے سوءمزاج کے
پائے جانے سے ضعیف ہوتی ہی اسلیے کہ سانس لینا ارادیہ اور طبیعیہ قوتون ہی سے پورا ہوتا ہی اور
تھوک کی کثرت ہونا کیونکہ دماغ کے بھرے ہونیکے وقت رطوبتون کی کشش تالو اور منھ کی طرف

ہوتی ہی اور نسیان ہونا دماغ پر رطوبت کے غالب آجانیکے سبب سے کہ پھر گھلیے موم کیطرحسے جو چیز کہ اُسمین چھپتی ہی
اُن نقشونکی حفاظت نہین کرسکتا ہی اورچھوڑ دیتا ہی اُس چیز کو کہ جو منتقش ہوچکی ہی اور سبات یعنے
طولانی سونا اسلیے کہ بلغم اپنی رطوبت سے اور اپنی ارضیہ حرارت سے اعصاب کو تر کرتا ہی اور لٹکا دیتا ہی
بس انکے بعضے اجزا العضون پر منطبق ہوجاتے ہین اور انمین روح ظاہر کی طرف نفوذ نہین کرتی اور
اسلیے کہ بلغم اپنی چپچپاہٹ سے نفسانی روح کے مسلکون کو بند کردیتا ہی اور اسکو نکلنے سے روکتا ہی اور
کسل ہونا حرکت کرنے سے اسلیے کہ بلغم قوت پر بوجھل ہوتا ہی بھر اعضا کے نقل کرنے سے اور انکی تحریک سے
قوت ضعیف پڑجاتی ہی اور اسلیے کہ بلغم اپنی رطوبت سے اور عفنیہ حرارت کے بہانے سے اعصاب کو لٹکا دیتا ہی
بھر حرکت مین تبعیت نہین کرتے اور اُنپر حرکت گران ہوجاتی ہی یہانتک کہ پلک کھولنے سے اور جبڑے کے
ملانے سے کہ ان دونون مین مشقت کی احتیاج نہین پڑتی ہی اور زبان کا سفید ہونا کیونکہ دماغ سے
زبان کی طرف بلغمیہ رطوبتین کھینچ آتی ہین اور وہ زبان پر جمی رہتی ہین اور نبض کا عظیم ہونا کیونکہ
مرخیہ رطوبت کی کثرت سے شریان مین لینیت ہوجاتی ہی اور جب آلہ ملائم ہوتا ہی تو نبض کے عظیم ہونے مین
ادنے قوت کفایت کرتی ہی اگرچہ حاجت شدید نہوا ور موجی ہونا رطوبت کی کثرت سے اور آلہ کے تر رہنے سے
بس ساری شریان حرکت نہین کرتی ہی بلکہ اسکا ایک جزو دوسرے جزو کے بعد حرکت کرتا ہی اور ڈراتا ہی
اُس سے یعنے لثیر غش سے سر کا بھڑکنا بوجھ کے ساتھ سرمین کے اور کسل کے ساتھ حرکتون سے اسلیے کہ
اختلاج سر کا فقط بلغم کی کثرت سے ہوتا ہی کہ اس بلغم مین غریب ضعیف حرارت نے اثر کیا ہی بس اُس سے
بہت سے غلیظ ریاح پیدا ہوتے ہین اسواسطیکہ اگر بلغم رقیق ہوتا تو ضرور اُس سے لطیف ابخرے اُٹھتے کہ
جلدی سے تحلیل ہوجاتے اور ثقل اور کسل بھی بلغم کی کثرت سے ہوتے ہین اور بلغم کی کثرت دماغ مین فقط
اُسوقت ہوتی ہی کہ جب دماغ اُسکے دفع سے عاجز ہوتا ہی اور ایسے وقت مین بلغم کا وجود دماغ مین
زیادہ ہوجاتا ہی کیونکہ دماغ کا ہضم ضعیف ہوجاتا ہی اور فضلون کا تحلیل ہونا کم ہوجاتا ہی باوجود اسکے
کہ دماغ رد کردینے والی جھلیون سے ڈھنکا ہوتا ہی اس حال سے کہ اُن جھلیون پر سوراخون کی تنگ والی
ہڈیان احاطہ کیے ہوے ہین بس اس سبب سے رطوبتون مین سے تحلیل ہونے والی چیز کا تحلیل ہونا
دشوار ہوجاتا ہی بس دماغ مین یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت مین رطوبت جس چیز مین
کہ اُسے نفوذ کرنا ممکن ہی اُسمین نفوذ کریگی اور ورم حادث پیدا ہوگا یا بدن مین کے بہت بلغم سے کہ اس سے
ریاح دماغ کو چڑھتے ہین جبکہ اُس سے ضعیف حرارت کے تصرف کے وقت ابخرے اُٹھتے ہین اور وہ حرارت
ان ابخرون کے تحلیل کرنے سے عاجز ہوتی ہی بس یہ ابخرے ناری جزون کے جدا ہونے کے وقت ریاح

پہنچاتے ہین اور جب دماغ کو چڑھتے ہین تو اپنے مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے غلیظ رطوبتون پر مستحیل ہو جاتے
ہین کہ انسے باوجود احتیاج کے ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہی اور ورم کی موجب ہو جاتی ہین اور یہ بات
جب ہی ہوتی ہی کہ جب دماغ مین ان ریاح کے دفع کرنے سے اور تحلیل کرنے سے ضعف ہوتا ہی علاج
پھر حقنے کہ بنائے گئے ہون ملٹھی سے اور زوفے یعنی منقون سے اور انجیر سے اور سونف کی جڑ سے اور کرٹھ
کے بیجون کے لب سے اور لال شکر سے اسلیے کہ یہ حقنے آنتون مین کے فضلے اور ان کے ٹھہرے
ہوئے مواد کو بے ہیجان دیے اور بے بہت سے اجزا سر کی طرف کو بلند کیے نکالتے ہین اور اس
وقت مین آنتون کی طرف اوپر سے مواد نکلے ہوے مواد کے عوض خلاو کی ضرورت سے کھینچکر لائینگے
اور حقنون کی قوت کے باقی رہنے کے سبب سے آنتون سے باہر دار کی طرف مندفع ہو جائینگے پھر حقنے
متوسط لینا اور جادہ کے درمیان مین کہ بنائے گئے ہون ملیٹھی سے اور انجیر سے اور سونف کی جڑ
سے اور کھنکالی سے اور راذخر یعنے گندھس سے اور لال شکر سے اور اندرائن کے گودے سے اور
سینڈھالون سے اور بابڑیہ لون سے اور تربد سے اور محمودے سے اور غاریقون سے اور بلغم کا استفراغ
ہو کر پورے نضج کے بعد ایارج فیقرا کے ساتھ اضطرار کے وقت اور جس وقت مادہ حقنون کے استفراغ کی
تبعیت ذاتی غلاظت کی کثرت سے یا غلاظت اور لزوجت مین طول مرض سے زیادتی ہو جانے سے
نکرے تو اسوقت مین دماغ سے قوت کے ساتھ دیر ٹھہرنے کے سبب سے مادے کے جذب کرنیکے لیے
اسہال لانیوالی گولیون کا استعمال اور جرم دوا کا استعمال ضرور ہی لیکن اسکے سوا مین نہوگا اس لیے کہ اس
مرض مین کا مستعمل مسہل فائدہ نہین کرتا ہی مگر جب کہ قوی ہوتا ہی اُس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ
کہ مادہ ٹھنڈا اور غلیظ ہوتا ہی اور اسکا مکان دور ہوتا ہی اور ٹھنڈے عضو مین محتبس ہوتا ہی اور قوی
مسہل مواد کو ہیجان دیتا ہی اور حرکت دیتا ہی اعلے اعضا کی طرف اور شریف اعضا کی طرف اور ہیجان
مین لاتا ہی تپ کو خاص ابتدا مین اور ضعیف کرتا ہی اُن اعضا کو کہ جن پر اسہال کے وقت اخلاط ہو کر
گذرتے ہین مثل معدے کے اور کلیجے کے اور رئیس عضوون کو اور انکی قوتون کو اپنے سمیت سے
اذیت پہونچاتا ہی کیونکہ انسے قریب ہوتا ہی برخلاف حقنون کے کہ یہ مواد کو اوپر سے نیچے وار باوجود ان
سفر تون سے خالی ہونے کے جذب کرتے ہین اور بلغمی دردسر کی تدبیر ہی بینے اور کھانے کی چیزون سے اور
لگانے کی دواؤن سے اور سونگھنے کی چیزون سے کہ بیان ہو چکی ہین سب تسخین کے بے توی تسخین کے
تپ کے ہونے کے سبب سے اس لیے کہ تسخین کی زیادتی تپ کے زیادتی کی موجب ہوتی ہی اور ہاتھ
پاؤن کا باندھنا اور مضبوط باندھنا اور انکی مالش کرنا اُس سبب سے کہ بیان ہو چکا سبات سہری

علاج

سبات سہری

سبات سے مراد یہان وہ خواب گران ہی کہ جس سے جاگنا دشوار ہوتا ہی اور سہر سے وہ افراط کی بیداری
مراد ہی کہ جسکے ساتھ سونا دشوار ہوتا ہی اور یہ ایک دماغی ورم کا نام ہی دماغ کے حجابون مین یا جوہر مین یا
دماغی روح کے مجرون مین پیدا ہوتا ہی بلغم سے اور صفرے سے کہ دونون ایسی ترکیب سے مرکب نہین ہین
کہ ایک ہو گئے ہون یہانتک کہ ایک خلط ہو جائین اور ہرایک ان دونون مین کا دوسرے کے غلبہ کو توڑے
اسواسطے کہ اگر ایسا حال ہوتا تو ان دونون سے متضاد عارضے نہ عارض ہوتے اور انہین سے ہرایک کو
دوسرے پر اپنی طبیعت کے مقتضے کے موافق حملہ ہوتا اسی سبب سے اسکی علامت بھی دوسرسامونکی
علامتون سے مرکب ہوتی ہی یعنے قرانیطس اور لیثرغس کی علامتون سے اور لیثرغس پر سرسام کی لفظ کا
اطلاق مجازی ہی اسلیے کہ سرسام جسطرح سے حقیقت کے ساتھ قرانیطس پر اطلاق پاتا ہی اُسی طرح
مجاز سے اختلاط ذہن پر اطلاق پاتا ہی اسلیے کہ اختلاط ذہن حقیقتے سرسام کو لازم ہی پھر ہرمرض پر کہ جسکو یہ عرض
لازم ہو مجاز کی راہ سے بولا جاتا ہی اور یہ یعنے دونون علامتون کی ترکیب دونون خلطون کے اپنی
طبیعت پر باقی رہنے کے سبب سے بے ایک دوسرے سے ملنے کے ہوتی ہی اس لیے کہ ملجانے
کے وقت مریض کا حال اپنے سونے اور جاگنے مین یا تو معتدل ہوگا یا ایک ان دونون مین سے
ہمیشہ کچھ غالب رہیگا اور یہان حال ایسا نہین بلکہ مریض کبھی سبوت یعنے سوتا ہوتا ہی اور کبھی سہران یعنے
جاگتا رہتا ہی اور کبھی بلغم غالب ہوتا ہی صفرے پر پس اُسکی علامت مثل سبات یعنے نیند کے غالب ہوتی ہی
اور سبات سہری سے نامزد ہوتا ہی غالب عرض کی تقدیم کے ساتھ اور کبھی صفرا بلغم پر غالب ہوتا ہی تو
صفرے کی علامت مثل سہر یعنے بیداری کے غالب ہوتی ہی اور سہر سباتی سے نامزد ہوتا ہی عرض غالب
کی تقدیم سے اور کبھی دونون برابر ہوتے ہین پس کسیکے لیے بھی دوسرے پر نہ عوارض مین ترجیح ہی اور علاج
نہ تقدیم مین بلکہ اسمین بولنے والے کے لیے اختیار ہوتا ہی علاج قرانیطس اور لیثرغس کے علاجون سے
مرکب ہی اسطرح سے کہ اسمین کی مستعمل دوائین قرانیطس کی مستعمل ٹھنڈی دواؤن سے اور لیثرغس مین کی
مستعمل گرم دواؤن سے مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ طبیعت اپنے خالق کے اذن سے ان دونون کو تمیز کریگی
اور ہرایک کا ہرایک کے مقام مین استعمال کریگی لیکن دونون کیفیتون مین کی مستعمل دواؤن کا فعل
قوی نہین ہوتا ہی رعونت اور حمق یعنے بیوقوفی یہ دونون لغت کی رو سے اور اصطلاح کی بھی رعونت اور حمق
رو سے مترادف یعنے ہم معنے ہین اور یہ دونون فکر بین کے نقصان ہین اُن عملی چیزون مین کہ جو گھر اور
شہر کی حسن تدبیر سے اور معاش کی جودت سے اور لوگون کی صحبت سے اور انکے معاملہ سے متعلق
ہین نہ نظریہ علمون مین اور نہ عملیہ علمون مین مثل طب اور ہندسے کے عمل کے اسلیے کہ ان دونون مین کی

فکر کا ضعف بلاوت سے نامزد نہین ہوتا ہی یا بطلان ہین فکر مین کے اور اسمین کلام ہی اس لیے کہ فکر کا
بطلان حمق سے نامزد نہین ہوتا ہی اسواسطیکہ فکر کے بطلان کے وقت اصلا تدبیر نہین ہوتی بُری ہو
یا بھلی اور حمق فقط عملی چیزون مین کی بری تدبیر ہی پر بولا جاتا ہی سادہ ٹھنڈک سے کہ غالب ہوتی ہی
دماغ کے اس بطن اوسط پر کہ جو فکر کا محل ہی بس افعال فکر یہ ضعیف پڑجاتے ہین اس لیے کہ فکر یہ افعال
حرکتون کے قبیل سے ہین اور یہ حاصل نہین ہوتے ہین مگر حرارت سے یا مادی ٹھنڈک سے کہ دماغ پر
غالب ہوجاتی ہی اور یہی اکثر ہی اسلیے کہ مادی مزاج کی تاثیر کبھی اُس مقام سے کہ جسمین وہ ہوتا ہی تجاوز
نہین کرتی ہی اور یہ جب ہوتا ہی کہ جب مادہ ضعیف ہوتا ہی بس یہ اپنے مقام کے مزاج کو بدل دیتا ہی
نہ اسکے مزاج کو کہ جو اُس سے دور ہی لیکن سادہ مزاج بس وہ کسی بطن سے دماغ کے مختص نہین ہی
بلکہ سارے اجزا کو عام ہی اس لیے کہ مادہ روح کے قوام کو بھی غلیظ کر دیتا ہی بھر حرکات مین کامل
مطاوعت نہین کرتی ہی یا خشکی سے کہ دماغ پر اور اسمین کے موجود خون پر غالب آجاتی ہی بس وہ رطوبت
کہ جو روح کا مادہ ہی کم ہوجاتی ہی بھر روح کا جوہر اُس مقدار سے کہ جسکی طرف عقل کے طریقہ کی
حفاظت مین احتیاج پڑتی ہی گھٹ جاتا ہی اور اسوقت مین ادنے حرکت سے بھی تحلیل ہوجاتی
ہی باوجود اسکے کہ روح اپنی ذات مین ایک لطیف ہوائی جوہر جلد تحلیل ہوجانے والا ہی بھر اگر اسکی
مدد دماغ اپنی اصلی رطوبت سے نہ کرے تو تھوڑی سی مدت مین بالکل فنا اور تحلیل ہوجاے
اور جب کہ رطوبت دماغ سے روح حاصل کرتی ہی تو تحلیل کے افراط کے موجب سخونت گھٹ جاتی
ہی اور دماغ کی خشکی کے وقت امداد کم ہوتی ہی بس روح کا جوہر بھی گھٹ جاتا ہی بھر اُس سے خیال
اور حافظہ مین کی چیز کی تفتیش جیسا کہ چاہیے نہین بن پڑتی ہی کہ قیاس کے مادے پر یا قول شارح پر
لغزش کرتی ہی اور اُس سے ترتیب ان مادون کی کہ اگر اطلاع ایک کسی ایسے وجہ پر ہو کہ جو مودے
مطلوب کے طرف ہوتی ہی حاصل نہین ہوتی ہی اور نفسی روح خشکی کے غالب آنے کے وقت مفکرہ
قوت کی فکر یہ حرکت کا یقین عقل کے استعمال کے وقت نہین کرتی ہی اس لیے کہ مطاوعت فقط ایسی
رطوبت کے اعتدال سے جو افعال کے آسانی پر معین ہوتی ہی حاصل ہوتی ہی بس اس رطوبت کے نقصان کے
وقت فکر گھٹ جاتی ہی جیسا کہ بڈھون مین ہوتا ہی اسلیے کہ اُنکی عقلون کا نقصان اس رطوبت کی کمی کے
سبب سے ہوتا ہی اور افراط کی خشکی کے وقت دماغ کا جوہر بھی گھٹ جاتا ہی لیں اس سبب سے دماغ کی
قوتین فعلون سے ضعیف پڑجاتی ہین لیکن مفرط خشکی بے افراط کی ذہن کو مضر نہین پڑتی ہی اس لیے
کہ روح اُس خشکی کے ساتھ صفائی مین بڑھکر اور قوام مین زیادہ پتلی ہوتی ہی اور حرکات مین منفکر

قوت کی بڑھکر تبعیت کرتی ہی یا ان دونون سے ٹھنڈک اور خشکی سے ساتھ ہی بس قوت مفکرہ تو تونون کی
مار ڈالنے والی ٹھنڈک کے سبب سے اور جوہر روح کے تحلیل کرنیوالی خشکی کے سبب سے ضعیف پڑجاتی
ہی علاج سر کے مزاج کے تعدیل کرنا اگر سوء مزاج سادہ ہو اور سر کا تنقیہ کرنا اگر سوء مزاج مادی ہو اور علاج
غذا کی کمی کرنا اس لیے کہ غذا کی زیادتی قوت کو تھکا دیتی ہی اور روح کو غلیظ اور تیرہ کر دیتی ہی بس وہ
حرکتون مین پوری تبعیت نہین کرتی اور اسی سبب سے روح خشکی کے ساتھ بڑھکر صاف اور قوام
مین زیادہ پتلی ہوتی ہی بس حرکت مین زیادہ سریع ہوتی ہی اور غذا کی تلطیف کرنا تاکہ اس سے غلیظ
تیرہ روح اور غلیظ ابخرے کہ روح سے ملین اور تیرہ کرڈالین نہ پیدا ہون اور گرم غذا کرنا ہی تاکہ اس سے
بلغمیہ رطوبتین نہ پیدا ہون کہ ان رطوبتون سے کثیف ٹھنڈے مزاج کی سست حرکت کی روح پیدا ہو
اور مفید ہی اسے اطریفل اور شہد کا مربا اسلیے کہ یہ دونون چیزین معدے کی تقویت کرتی ہین اور ہضم کو
جید کرتی ہین اور معدے مین سے فضلیہ رطوبت کو چن لیتی ہین بس اسوقت مین لطیف صاف خون
بے بلغمیہ رطوبتون کا پیدا ہوتا ہی اور معجون فلاسفہ اسلیے کہ یہ ہضم کو جید کرتی ہی اور دماغ کی تسخین کرتی ہی
اور ذہن کو تیز کرتی ہی اور اس سے بڑھکر قوی معجون بلادر یعنے بھلانوے کی معجون ہی اسلیے کہ یہ دماغ کی
تقویت اور ذہن کی جودت اور حفظ کی جودت نہایت درجہ کرتی ہی لیکن یہ افراط کی حرارت رکھتی ہی
خون کو جلا دیتی ہی اور وسواس اور جذام کو پیدا کرتی ہی اور اکثر اوقات یکایک مار ڈالتی ہی اور جید
دواؤن مین سے ذہن کی جودت کے لیے کندر ہی اسلیے کہ وہ ذہن کو پاک کرتا ہی اور شکر ہی اور سونٹھ ہی
اسلیے کہ سونٹھ ذہن مین اور حفظ مین زیادتی کرتی ہی اور فکر کی کثرت خاص عقلیہ علمون مین جنکے سمجھنے پر اور
انکی علتون کے سمجھنے پر آسانی سے نفس قادر نہین ہوتا اور کثرت محاکمون اور منازعتون کی اور فکر
اس چیز مین کہ جو جانب مقابل پر غلبہ کی موجب ہو ان چیزون مین سے جو ذہن کو قوی اور تیز کرتی ہین
اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ کثرت سے فکر کرنے والے کی مفکرہ قوت قوی ہو جاتی ہی اور اس سبب سے
کہ روح کا مزاج حرکت کی کثرت سے حدت پکڑ جاتا ہی اور دماغ گرم ہو جاتا ہی مگر جسوقت کہ فساد خشکی کے
سبب سے ہو تو تخفیف اور تسخین کہ رطوبتون کی محلل ہوتی ہین ضرور مضر ہونگی نسیان یہ یاد کی
قوت کا کم ہو جانا یا جاتے رہنا ہی یعنے صورتون کی یاد کی قوت اور معنون کی یاد کی قوت اور — نسیان یعنی بھولنا
سبب اسکا یا تو سادہ ٹھنڈک ہی اسلیے کہ ٹھنڈک قبض اور جمود سے صلابت کی موجب ہوتی ہی بس
اس قوت کی حامل روح مین مثل سے کچھ مصنف کے مذہب پر منطبع نہوگا یا جوہر دماغ مین اکثر اطبا کے
بقیہ — مذہب پر مصنف کہتے ہین کہ اس قول پر دو وجھون سے اشکال وارد ہوتی ہی ایک ان دونون مین سے

یہ ہی کہ انطباع مثل کا فقط مدرک روح مین ہوتا ہی نہ حافظ مین اور اگر حافظ روح مین مثل منطبع ہوگا تو ضرور
وہ اُسکی مدرک ہوگی پس گویا کہ وہ مدرک اور حافظ ساتھ ہی ٹھہریگی اور اگر یہ بات ممکن ہوگی تو ضرور قوت مدرکہ
کی طرف اور قوت حافظہ کی طرف انکے جدا جدا ہونیکی حالت مین احتیاج نہ رہیگی اور دوسرے اشکال کی
وجہ یہ ہی کہ اگر مان لیوین ہم کہ مثل کا منطبع ہونا حفظ مین شرط ہی تو نہ شرط ٹھہریگا مگر صورتون کی حفظ مین
اسواسطےکہ معنے کے لیے مثل ہی نہین ہوتا ہی مین کہتا ہون کہ جواب پہلے اشکال کا یہ ہی کہ اور کہ کسی صورتکا
حاصل ہونا کسی چیز مین مطلق یعنے بے قید کے نہین ہی بلکہ حصول اسکا مدرک مین ہی کیونکہ حصول اسکا
آلہ مین ہوتا ہی اور دوسرے اشکال کا جواب یہ ہی کہ ہر چیز کے لیے دو وجود ہوتے ہین ایک اعیانی
وجود اور وہی اصلی وجود ہی کہ جس سے آثار حاصل ہوتے ہین اور اُن پر احکام جاری ہوتے ہین
لیکن آثار پس مثل گرمی کے اور جلانے کے اُس آگ سے ہین کہ خارج مین موجود ہی لیکن احکام پس مثل
ہنسنے کے اور تعجب کے اُس آدمی کے لیے ہین کہ جو خارج مین موجود ہی اور وجود کی رو سے اُسکے لیے
کوئی اصل نہین ہی بلکہ وہ امر خارجی کا سایہ ہی اور یہی ہی کہ جسکی تعبیر صورت اور مثال سے ہوتی ہی پس چیزین
خارج مین عین ہوتی ہین اور ذہن مین صورت اور مثل ہوتی ہین پس مراد یہان پر مثل سے محسوس
چیزون کی مثل اور ان کی صورتین جو کہ حس مشترک اور خیال مین چھپتی ہین نہین ہین بلکہ نفس کے
سامنے کے ذہنی موجودات مراد ہین یا ٹھنڈک مادی ہی پھر اگر بلغم سے ہی تو اُسکی رطوبت کے سبب سے
چیزونکا حفظ نکریگا بلکہ اُنھین جلدی سے چھوڑ دیگا اور اگر سودے سے ہی تو سودے کی خشکی کے سبب سے
اور اسپر قبض اور تکثیف سے ٹھنڈک کے اعانت کرنیکے سبب سے چیزون کو قبول نکرے گا اور
پہچانا جاتا ہی ہر ایک سادے سے اور مادی سے اپنی علامتون سے یا خشکی ہی پس نہ حفظ کریگا اسکی جو چیز
کہ اسمین چھپتی ہی بسبب نہونے اُس ملین کرنے والی رطوبت کے کہ جسکے سبب سے انطباع اسمین کی
منتقش چیز کا سہل ہوجاتا ہی مگر پرانے کا جو اسمین یبس کے غالب آنے کے پہلے منتقش ہوچکا ہی
اسلیے کہ یبس کی شان سے اپنے مین کے منتقش چیز کا ترک کرنا دشوار ہی یا رطوبت ہی پس نہ حفظ کریگا
صورتون اور معنون مین سے مگر وقتی کا اسلیے کہ رطوبت کی شان سے یہ ہی کہ جسم کے قبول کو سہل
کر دیتی ہی اس چیز کے لیے کہ جو اسمین اشکال مین سے منتقش ہوتی ہی اور اسیطرح سے اسکے ترک کو سہل
کر دیتی ہی پس حفظ کریگا وقتی کہ سہل سے اور چھوڑ دیگا وقتی کو سہل سے مثل پگھلے ہوے موم کے اور
گذری ہوئی چیزون کو بھی چھوڑ دیگا اسی واسطے مصنف نے قانون کی شرح مین کہا ہی کہ تحقیق اسکی یہ ہی
کہ یہ خشکی جب دماغ پر عارض ہوتی ہی پس اگر خشکی افراط سے ہوتی ہی اُس سے دماغ کا جوہر اور ارواح گا

جوہر نہایت کم پڑجاتا ہی اور اسکے ساتھ ماضی چیزون کا اور حال کی چیزون کا حفظ کرنا قوت کے زور سے
ممکن نہین ہوتا اور اگر افراط سے نہین ہوتی ہی تو روح اُس خشکی کے ساتھ شدت کی صاف اور رقیق
ہوجاتی ہی اور اُسمین کی محفوظ چیزین اپنے حال پر باقی رہتی ہین بلکہ یاد کرتے ہین اسی سبب سے
اور اُنکے ڈھانکنے والی اور چھپانے والی مکدرہ رطوبتون کے منتقی ہونے سے زیادہ آسان ہوجاتی ہین
لیکن اسوقت کی چیزین بس انکا حفظ فقط قوت کے عمل سے ہوتا ہی اور یہ ضرور کوئی حرکت ہوگی بس محل
ہوگی اُس روح کے لیے جسکے قوام مین رقت کی افراط ہوئی ہی پھر انکی حفاظت نہ کرے گا اور رطوبت
جسوقت کہ عارض ہوتی ہی روح کے جوہر کو گاڑھا کردیتی ہی اور مکدر کردیتی ہی اور روح کے ساتھ نفس قوت
مین ارخا کردیتی ہی اور جو دماغ کو گاڑھا کردیتی ہی بس روح کی اصلاح سے دماغ ضعیف پڑجاتا ہی پھر اگر رطوبت
افراط سے ہوتی ہی تو ان چیزون کا قبول کرلینا قوت کے ضعف کے سبب سے نہایت افراط سے ہوتا
ہی اور رطوبت کا مانع آنا گذری چیزون کی اور وقتیہ چیزون کی حفاظت کے لیے نہایت شدید ہوتا ہی
اور اگر افراط سے نہین ہوتی ہی تو وقتی چیزون کے حفظ سے مانع آتی ہی اسلیے کہ وقتیات کے حفظ کو
روح مین کی رطوبت کو تسخین سے تحلیل کرنے والی چیز مفید پڑتی ہی یہان تک کہ اگر اسوقت مین محفوظ
چیزین بہت ہوجاتی ہین تو ضرور اکثر اوقات روح اور دماغ کا مزاج تحلیل سے معتدل ہوجاتا ہی
بس اس سبب سے قوت قوی ہوجاتی ہی اور علاج نسیان کا حمق کا علاج ہی تنقیہ کرنے سے اور مزاج حمق
کی تعدیل کرنے سے مانیا یہ درندگی کا جنون ہی یونانی زبان کے موافق اور یہ داء الکلب سے
عام ہی لیکن اطبا نے داء الکلب کو اس درندگی کے جنون سے خاص کیا ہی کہ جو کھیل اور مہربانی
اور ہنسنے کے ساتھ ہوتا ہی اور اسکے سوا کو عام نام سے کہ وہی مانیا ہی خاص کیا ہی بس مانیا لغت کے مانیا یعنی جنون درندگی
موافق داء الکلب وغیرہ درندگی کے جنون سے عام ہی اور اصطلاح کے موافق داء الکلب کے مبائن
نوع کا نام ہی اور پیدا ہوتا ہی ایسے سودے کہ جلا ہوا ہی اسلیے کہ اسکو لازم ہوتی ہی درندگی اور اضطراب
کی شدت اور اچھل پڑنا اور حدت اور اسکا حادث ہونا فقط شدت کے حاد مادے سے
ممکن ہی اور اسطرح پر جب ہی ہوگا جب سودا جلا ہوا ہوگا خون سے بس اسکے ساتھ خون کے اعراض کھیل
اور ہنسی سے ہونگے اور یہی قسم ہی کہ داء الکلب سے نامزد ہی نہ مانیا سے یا صفرے سے یا سودے سے
اور مطلق مانیا اضطراب اور اچھلنے کے ساتھ ہوتا ہی مادے کے غلیان اور حدت کی شدت سے اور
سکون اور ڈر اور خشکی صفراوی سودے مین کم ہوتی ہی اس لیے کہ اسمین حدت اور نار یت بہت
ہوتی ہی اور خشکی اور اذیت کی افراط کم ہوتی ہی اور مریض کا چپ کردینا ممکن ہوتا ہی اس لیے کہ صفرا

زیادہ لطیف اور رقیق ہوتا ہی پس روح صفرے کے ساتھ نفسانی عوارض سے پیدا ہیئتون کے قبول
کرنے مین زیادہ بڑھکر ہوتی ہی اور سوداوی مین سوداویہ کے سودے مین بہت ہوتا ہی اور تغافل کرتا ہی
جواب سے جب کہ کلام کرتا ہی اور ہیجان مین آتا ہی تحریک کرنے والے ہیجان دینے والے سبب کی تکرار سے
توجہ کرنا اسکا ممکن نہوتا ہی اور نہ چھٹکارا اُس سے ممکن ہوتا ہی اس لیے کہ یہ سودا اپنی کثافت کے سبب
سے اور اپنے او پر ارضی اجزا کے غالب آنے کے سبب سے روح کو کثیف اور منفعل ہونے مین اور
ہیئتون کے قبول کرنے مین دشوار کر دیتا ہی پس نہ سہل سے متحرک ہوتا ہی اور نہ سہل سے تبدل کرتا ہی
پھر جب منفعل ہوتا ہی اور حرکت دیا جاتا ہی تو اس ہیئت کا اُس سے جاتے رہنا اور متغیر ہونا بھی دشوار تر ہوتا ہی

داء الکلب یعنی جنون

داء الکلب یہ مانیا کی ایک قسم ہی مگر اسمین مباشرت اور موافقت اور تھوڑی سی ہنسی ہوتی ہی اور یہ دمویت
سے زیادہ قریب ہوتا ہی اور اسی سبب سے غلبہ خون کے اعراض کے ساتھ ہوتا ہی اور اسمین کینہ اور بدخلقی نہین
ہوتی ہی جیسے کہ مانیا مین ہوتی ہی اسلیے کہ کینہ جیسا کہ شیخ بوعلی سینا نے بیان کیا ہی وہم مین موذی کی صورت
کے تقرر سے اور انتقام کی طرف شوق کی حرکت کے خیال کے تقرر سے ہوتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ غضب
کے لیے کچھ ثبات ہوتا ہی اور لیکن انتقام کی حرکت نہایت شدید نہین ہوتی ہی اور اسکا سبب روح کی غلاظت اور
کدورت اور کثافت اور حرارت اور کثرت ارضیت اور زیادتی یبوست ہوتی ہی پس نہایت غضب کے قابل ہوجاتی
ہی لیکن غضب کا سبب یہ ہی کہ اپنی حرارت سے جلد مشتعل ہوجاتی ہی اور ثبات کا سبب کثافت ہوتی ہی اور کثیف
جب کوئی ہیئت قبول کرلیتا ہی تو اسے جلدی نہین چھوڑتا ہی اور یہان پر خون کی رطوبت کے سبب سے
غصہ کا زوال جلد ہوتا ہی اور اسکی صورت کا تقرر خیال مین شدید نہین ہوتا پس کینہ ضعیف ہوگا اور
نہ بدخلقی کہ غلیان کی شدت سے اور حدت سے ہوتی ہی اور یہ بات خون کی رطوبت کے سبب سے
یہان کم ہوتی ہی اسلیے کہ خشک جسم مین حرارت کی تاثیر تر مین کی تاثیر سے بڑھکر شدید اور قوی ہوتی ہی
اور ان دونون سے کابوس انذار کرتا ہی یعنے خوف دلواتا ہی اسلیے کہ کابوس جیسا کہ قریب آویگا بہت
غلیظ ابخرون سے اور روخانون سے کہ دماغ کو چڑھتے ہین اور ریح کے منفذون کو ہلکے بند کرنے سے
بند کردیتے ہین پیدا ہوتا ہی اور یہ جب ضرور ہوتا ہی جب دماغ ضعیف ہوتا ہی کہ اپنی طرف کے چڑھے
ہوے ابخرون کو قبول کرلیتا ہی اور انکے دفع کرنے سے اور اُس مواد کے دفع کرنے سے کہ جو اُسکی طرف
چڑھا ہی اور اُس چیز کے دفع کرنے سے جو اُسمین پیدا ہوئی ہی عاجز ہوتا ہی اور جب یہ ہوتا ہی دماغ کی
حرارت کے ساتھ کہ دماغ کی طرف چڑھی چیز جلجاتی ہی اور دھوان ہوجاتی ہی اور موافق مادے کے
مانیا اور داء الکلب پیدا ہوجاتا ہی لیکن جب دماغ کی ٹھنڈک کے ساتھ ہوتا ہی تو اسمین یہ

ابخرے اُسکی ٹھنڈک سے ٹھنڈے پڑجاتے ہین اور ناری اجزا اُن سے جدا ہوجاتے ہین اور رطوبتون کی طرف
مستحیل ہوجاتے ہین اور اسوقت مین صرع سے اور سکتہ سے ڈراتا ہی اور ڈراتا ہی ان دونون سے کابوس
دونون قدمون کے خون سے بھرے ہونے کے ساتھ اور ران دونون کی سرخی کے ساتھ داء الکلب اور
مانیا سے ڈراتا ہی اسلیے کہ یہ امر جب ہی ہوتا ہی کہ جب خون کی مقدار بدن مین بہت ہوتی ہی اور خون کا
قوام غلیظ نیچے بیٹھنے والا ہوتا ہی اور خون کے لیے غلیان اور فاسدہ حرکتین عارض ہوتی ہین تو خون
اس سے اُس مقام مین کہ جو اُسکے سزاوار نہین ہی آجاتا ہی پھر اُس سے لطیف چیز دماغ کی طرف
چڑھتی ہی اور دماغ کی حرارت سے جلجاتی ہی اور داء الکلب پیدا ہوجاتا ہی اور کبھی اسمین بہت سا
صفرا ملجاتا ہی اور یہ اکثر ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت غلیان کی موجب کے لیے ضرور ہی یہ کہ صفرا دھوان دھار
بہت پیدا کرے اور اسوقت مین مانیا پیدا ہوجاے اور خون سے نیچے اُترے وہ چیز کہ غلیظ ارضی ہی اور
یہ امر دونون قدمون کے فساد سے اور انثیین کے خون کے فساد سے ڈراتا ہی کیونکہ اصلی حرارت انثیین کی
دل سے دور ہونے کے سبب سے ضعیف پڑگئی ہی پس جسوقت انثیین تر مواد بڑھ جاتے ہین تو ان
دونون کی اصلی حرارت ان تر مواد مین اثر کرنے سے عاجز ہوجاتی ہی پھر ان تر مادون پر غریب گرمی غالب
آتی ہی اور انھین سڑا دیتی ہی اور فاسد کردیتی ہی اور انکے عفونت اور احتراق کے سبب سے فاسد ابخرے
اور مواد دماغ کو چڑھتے ہین تو مانیا یا داء الکلب پیدا ہوجاتا ہی خاص جسوقت مین کہ دماغ کا مزاج گرم
اور اپنی طرف کی پہونچنے والی چیز کا جلا دینے والا ہو اور ڈراتا ہی ان دونون سے کابوس عورت کی
چھاتیون مین خون کے جم جانے کے ساتھ کابوس ان دونون سے اسلیے ڈراتا ہی کہ خون کا جم جانا شدت
کے جوش سے چھاتی کی طرف خون کے چڑھنے پر اور ریزش کرنے پر دلالت کرتا ہی اور اسطرح کے غلیان کے
ہونے پر دلالت کرتا ہی کہ وہ خون دودھ بننے کے قابل نہین ہی اسلیے کہ دودھ خون سے زیادہ ٹھنڈا
ہوتا ہی پس غلیان کی شدت سے اُسکا لطیف تحلیل ہوجاتا ہی اور کثیف اُسکا اُس مین جم جاتا ہی
مثل اُس خون کے حال کے ہی کہ جو خارج سے گرم ہوجاتا ہی اور اگر شدت کا غلیان نرکھتا تو ٹھنڈے
عضو مین کچھ خون جم نہ جاتا اور اُس سے اسوقت مین حادث ہوے دموی ابخرے دھوان دھار رگون اور
شریانون کے راستے سے یا احتراق سے پیدا صفرے کے ساتھ دماغ کو چڑھتے اور ان دونون مرضون مین سے
ایک کے موجب ہوتے خاص جسوقت مین دماغ کا مزاج باوجود اسکے حاد ہونا اور جالینوس نے کہا ہی کہ
ممکن ہی غلیان کرنا گرم خون کا اوپر کے بدن مین پس جو اُسمین سے سر کی طرف جائیگا جنون کا مورث
ہوگا اور جو چھاتی کی طرف آئیگا اُسمین جم جائیگا اسلیے کہ اُسکی حرارت کی شدت سے اور اُسکے

لذع کرنے سے چھاتی مین اُسکا خون نجاتا ممکن نہین ہوتا ہی اور یہ جو کہا گیا ہی کہ خون چھاتی مین فاسد ہوجاتا
ہی جس طرح سے کہ دونون قدمون مین اصلی حرارت کے ضعیف ہونے سے فاسد ہوجاتا ہی اسمین
تامل ہی اسلیے کہ چھاتی قریب دل کے ہوتی ہی اور اسی سبب سے خون کو دودھ کی طرف مستحیل کرلیتی
ہی اور فساد سے اور عفونت سے خون کی حفاظت باوجود کثرت کے کرتی ہی علاج بعینہ مالنخولیا کا علاج علاج
اُسی طریق پر کہ آوے گا تبریدمین کی زیادتی کے ساتھ ہی اس لیے کہ غلیانی احتراق یہان بہت شدید ہی
اسی سبب سے درندگی کے ساتھ اور اضطراب اور حدت کی شدت کے ساتھ ہوتا ہی اور تبرید مین کی
زیادتی کل استعمال کرنے سے اور نطول اور سعوط کرنے سے اور سلانے سے اور بندش وغیرہ سے مرض کی قوت
کے سبب سے اور مادے کی شدت کی خباثت کے سبب سے ہی اور اکثر اوقات مارنے کی اور قید کرنے کی
احتیاج پڑتی ہی تاکہ کفایت کرے بیمار کو اُسکی شوریدگی سے اذیت اور ضرر کے ڈرسے اور اُچھلنے سے
اور دوڑنے سے اور اضطراب سے عاجز آنے سے اسلیے کہ شوریدگی خشکی کے زیادتی سے اور اسکے لیے
عادت ہوجانے سے اُسکی بیماری مین زیادتی کرتی ہی اور عادت اچھے ہونے سے مانع ہوتی ہی اور اسی
سبب سے جب شوریدگی کی مدت کو طول نہین ہوتا ہی تو اسکے منافی کی اُسے عادت ہوتی ہی تو اس مرض
سے صحت پانا آسان ہوتا ہی اور جبکہ عادت ہوجاتی ہی تو اچھا ہونا دشوار ہوجاتا ہی اکثر وقتون مین
اس مریض کے سر پر مارتے ہین تاکہ اُسکی طرف عقل پھر آئے اسلیے کہ حساسہ قوتمین اذیت کے سبب
سے خبردار ہوجاتی ہین اور قوی جید علاج مین سے آدھہ درم افیون گھبراہٹ کے قوی ہونے کے
وقت آشجو مین پلاتا ہی اور حرارت کے غلبہ کے وقت بس اکثر اوقات اسے اچھا کردیتا ہی یہ علاج ایکدن
مین اسلیے کہ یہ علاج دماغی کی تبرید کرتا ہی اور محرقہ حرارت کو دور کرتا ہی اور اضطراب کو اور اُچھل پڑنے کو
اور حدت کو تسکین دیتا ہی اور دماغ کو جلے سودے کے مزاج کی ضد مزاج حاصل کردیتا ہی یہانتک کہ سودے کے غور اور
حدت کی دفع پر قوی کردیتا ہی اور نیند بھی لاتا ہی بس دماغ اسوقت مین شوریدگی سے باز رہتا ہی اور اکثر اوقات
حرارت کی قوت اور مرض کے غلبہ کرنیکے وقت کئی بار اس علاج کے تکرار کی احتیاج پڑتی ہی تاکہ اُسکی تاثیر مدت کے
مالیخولیا بغیر سودا طول سے قوی پڑجائے مالنخولیا وہی خوف اور فساد سے گمان اور فکر کا پراگندہ ہوتا ہی اسلیے کہ سودا جب دماغ پر
غالب آجاتا ہی تو حواس سے ابخرے اور دھوئین اُٹھتے ہین وہ روح مین ملجاتے ہین پھر روح کی چمک اور نورانیت
جاتی رہتی ہی اور سودا اور سیاہی اور تیرگی اسپر غالب آجاتی ہی اور جسطرح سے کہ نور سے کو اُنس ہوتا ہی اور روح کے
سرور اور بسط کو نور پیدا کرتا ہی اسلیے کہ روح ایک نورانی جوہر ہی اسیطرح سے سیاہی روح کو ڈراتی ہی اور اسکے رنج اور
منقبض ہونے کو پیدا کرتی ہی خاص جسوقت مین کہ سیاہی بدن کے اندر جوار ہمیشہ رہتی ہی ایسی ہی سبب سے

ہمیشہ رنج مین اور ڈر مین اور قبض مین اور وحشت مین روح رہتی ہی اور جب کوئی صورت اس روح مین مرتسم ہوتی ہی یا اسکے لیے کوئی معنے حاصل ہوتے ہین تو اس سبب سے سیاہی کے موحش صورت مین نفس اُسکا ادراک کرتا ہی اب جب متخیلہ ان صورتون اور معنون کو ترکیب دیتی ہی یا تفصیل کرتی ہی تو یہ اُسکا تصرف ایک وحشت دلانے والے رنج دینے والے امر مین ہوتا ہی بس اسی سبب سے گمان اور فکر اسمین فسلو اور خوف سے متغیر ہوتی ہی باوجود اسکے کہ سودا اپنی ٹھنڈک اور خشکی کے سبب سے اور اپنی ارضیت کے غلبہ کے سبب سے روح کی ضد ہی اور اُسکو ضعیف کرتا ہی اسلیے کہ روح ایک ہوائی گرم تر جوہر ہوتی ہی اور اسیر معین دماغ کے مزاج کی خشکی اور وہ روح کہ جو روح اور دماغ کے مزاجون کے سودے کے مزاج کی طرف مستحیل ہونے سے پیدا ہوئی ہی اور ان دونون پر ارضیت کا غلبہ ہی کیونکہ ان دونون سے یہ گمان فاسد وحشت دلانے والے آسانی سے زائل نہین ہوتے ہین، اور مالنخولیا جلد غصہ آنے سے کیونکہ روح غصہ کی گرمی سے جلدی مشتعل ہوجاتی ہی اور تنہائی کو دوست رکھنے سے اسلیے کہ سب لوگون سے یہان تک کہ سچے دوستون سے بدگمانی ہوتی ہی اور جس چیز سے عادت کی رو سے نہین ڈرتے ہین اُسکے ڈر سے شروع کرتا ہی مثل دنیا کے چھوڑنے کے پھر جب مضبوط پڑ جاتا ہی مرض تو یہ اعراض قوی ہوجاتے ہین اور اسکے لیے مستعد یعنے کامل کرنیوالا اپنی قوت کو مالنخولیا کے لیے ہوجانیکے وہ شخص ہی کہ جسکا دل گرم ہو نہایت بس اُسکے دل مین جلنے سے اور بدن مین بھی دل کے مزاج کی سرایت کرنے سے سودے کے بہت پیدائش ہوگی یسینے پر بال بہت رکھتا ہو اسلیے کہ یہان بالون کی کثرت جب ہی ہوتی ہی کہ جب دلمین حرارت بہت ہوتی ہی اور قریب کے اعضا مین مواد کا احتراق افراط سے ہوتا ہی اور دخانی ابخرے کہ جو بالون کا مادہ ہین کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور بدن پر بہت بال رکھتا ہو جب کہ جلانے والے سودے کے پیدا کرنے والی حرارت کی افراط سارے بدن مین عام ہوگی اور دماغ اُسکا تر ہو اس لیے کہ تر دماغ فضلون کی کثرت سے ضعیف ہوجاتا ہی پس جو سودا کہ دل کی حرارت سے دماغ مین اور سارے بدن مین پیدا ہوتا ہی اُسکی تاثیر کو قبول کرلیتا ہی اس لیے کہ ضعیف عضو مین جو مرض پیدا ہوتے ہین وہ انھین شدت سے قبول کرلیتا ہی اگرچہ اُن مرضون کے سبب ضعیف ہوا ہو اور دونون ہونٹھ اُسکے موٹے ہون اس لیے کہ دونون ہونٹھ دماغ کی رطوبت سے موٹے ہوجاتے ہین کیونکہ یہ رطوبت منھ کے سارے اعضا کی فربہی کی موجب ہوتی ہی لیکن فربہی کا ظہور دونون ہونٹھون مین لحمی ہونے کے سبب سے بہت ہوا کرتا ہی اور رطوبت ضعف کی مستلزم ہوتی ہی تو تتلا ہو اس لیے کہ لثغت زبان مین وہ ہی کہ جو رے کو لام اور سین کو تے کردیتی ہی اور کبھی اس طرح ہوتی ہی کہ کاف کو جیم کردیتی ہی اور یہ بات

زبان کے بوجھل ہوجانے سے اور زبان کی حرکت دینے والے پٹھون کے لٹک پڑنے سے ہوتی ہی اور یہ امر
جب ہی ہوتا ہی کہ جب دماغ مین افراط سے رطوبت ہوتی ہی اور اُس سے پٹھون کی طرف مندفع ہوتی ہی
اور زبان کے پٹھون مین خلل کے ظاہر ہونیکا سبب یہ ہی کہ حروف کی فصاحت فقط پوری تیز حرکت سے
ہوتی ہی پھر جب کچھ ضعف بھی ان پٹھون مین ہوجاتا ہی تو حروف مین خلل ظاہر ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے
لڑکے توتلے ہوا کرتے ہین اور جب انکی حرارت قوی ہوجاتی ہی اور فضلیہ رطوبت تحلیل ہوجاتی ہی تو پھر صاف حروف
ادا کرنے لگتے ہین اور مالیخولیا مردون کو بہت عارض ہوتا ہی اس لیے کہ انکے مزاج کی حرارت سے انہین
جلے سودے کی پیدائش بہت ہوتی ہی اور اس لیے کہ انکی فکرین معیشتون کے پیدا کرنے مین اور
علمون اور صنعتون کے حاصل کرنے مین اور عزیزون کے جھگڑون مین اور اہل کی اور گھر کی تدبیرون مین
بہت ہوا کرتی ہین اور عورتون کے لیے مالیخولیا کا عارض ہونا نہایت بد ہوتا ہی اس لیے کہ عورتون کے
حال کے زیبا حیا اور سکون اور سکوت اور پردہ مین رہنا اور اُسکے مناسب کی عادتین ہین پھر جب یہ عادتین
اخلاط کے جلجانے کے وقت اپنی ضد بیشرمی اور غصہ اور کلام کی کثرت اور بیہ جھجکنے اور بازارون اور میلون
مین پھرنے سے بدل جائینگی تو مالیخولیا نہایت بد ٹھہرے گا اس لیے کہ اُنکی عقلین ناقص ہین پس مالیخولیا
کے عارض ہونے کے وقت انکی فکرین اور گمان فساد کی طرف نہایت متغیر اور بد ہونگے برخلاف
مردون کے خاص عاقل مردون کے اسلیے کہ اُنکی عقلین کبھی اُنھین خبط کے سبب کی بدگمانیون سے
اور بری فکرون سے روک لیتی ہین اور مالیخولیا کی قسمین تین ہین ایک اُنمین سے وہ ہی کہ جسکا سبب
مالیخولیا کا پیدا کرنے والا سبب اور وہی سودا ہی دماغ کی ذات مین ہو اسمین جاگنا اور زمین کی طرف کا
دیکھنا لیکن بیداری کے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ مالیخولیا کا سبب دماغ کی ذات مین ہی پس یہ دماغ کو
خشک کر دیگا اور موجب سہر کا یعنے بیداری کا ہوگا اور زمین کی طرف بہت دیکھنے کا سبب یہ ہی کہ فکر کی
فاعل قوت کے مقام مین سبب کی قوت کے پائے جانے سے فکر افراط سے ہوتی ہی اور جو شخص کہ سخت
امر مین فکر کرتا ہی تو وہ زمین کی طرف دیکھتا ہی اور اسمین مستغرق ہوتا ہی اور اسی حال پر رہتا ہی
تاکہ اُسکے حواس مجتمع ہوجائین اور تغیر کو بھول جاے سارے بدن مین سودے کی علامتون کے
نہونے کے ساتھ مثل بدن کی سیاہی اور دبلاپے کے اور بدن پر کثرت سے سیاہ بال ہونے کے اور منھ
اور آنکھون کے رنگ کی تیرگی کے ساتھ بہت ہوتا ہی کیونکہ یہ دونون عضو دماغ سے قریب ہین اور
ان دونون مین کے خلط سودے کے رنگ سے سیاہ ہوجاتے ہین اور یہ مالیخولیا کی قسم سب قسمون مین
بدتر ہوتی ہی اس لیے کہ مرض کا مادہ رئیس عضو مین ہوتا ہی اسلیے کہ سیاہی پھیلانے والا مادہ جب

اقسام مالیخولیا

دماغ خاص مین ہوتا ہی تو اُس مادے سے بڑھکر بد ہوتا ہی کہ جس سے ابخرے اُٹھکر دماغ کو چڑھتے ہین کیونکہ ابخرے
زیادہ لطیف ہوتے ہین اور جلد تحلیل ہوتے ہین اور اس لیے کہ ہمیشہ دماغ مین موجود نہین رہتے بلکہ
کبھی بلند ہوتے ہین اور کبھی نیچے گرتے ہین اور اس لیے کہ اس مادے سے جو دماغ مین موجود ہوتا ہی نضج
کو اور استفراغ کو شدت کی غلاظت سے اور ارضیت کی کثرت سے قبول نکرنے کے سبب سے صفائی
حاصل نہین ہوتی ہی مگر ایسے قوی مسہلون کی تکرار سے اور یہ وہ ہین جو دماغ کا اس مادے سے تنقیہ کرتے ہین
اور قوت کو ضعیف کرتے ہین اور دل کو اور کلیجے وغیرہ کو سالم عضوؤن سے اس مادے کے ساتھ سارے
بدن سے اچھے خلطون کے نکالنے سے ضرر کرتے ہین اور انکے مزاجون کو اعتدال سے خارج کر دیتے ہین
اسلیے کہ یہ مزاج اعتدال سے خارج نہین ہوے ہین تاکہ یہ مستعمل دوائین انکی تعدیل کرین بلکہ ان
دواؤن کے سبب سے اعتدال سے خارج ہو جاتے ہین اور انکے افعال فاسد پڑ جاتے ہین اور دوسری
قسم مالیخولیا کی یہ ہی کہ سبب اسکا سارے بدن کا امتلا ہو سودے سے اور تاریکی پھیلانے والے بخارون کے
دماغ کو چڑھنے سے بس سودے کی علامتین جیسے زبان کا کالا اور بھورا ہونا اور دبلا پا اور جلد کا کھرکھرا ہونا
اور بدن پر شدت کے کالے بال بہت ہونا ظاہر ہونگی سارے بدن مین عام ہونگی بدن مین اور یہ زیادہ
سالم ہی سب قسمون سے پہلی قسم سے سالم ہونے کی وجہ وہ ہی جو بیان ہو چکی اور تیسری قسم سے
زیادہ سالم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ اس تیسری کا مادہ بھی خاص خاص عضوون مین ہوا کرتا ہی
اور امر علاج کی دشواری کا موجب ہی اسلیے کہ جو چیز کہ ان خاص عضوون کو فائدہ کرتی ہی وہ دوسرے
عضوون کو مضر پڑتی ہی اور اسلیے کہ غذا کے اعضا اسمین ماؤف ہوتے ہین اور غذا کو فاسد کرتے ہین
اور سودے پیدا کرتے ہین طبیعی خون کے پیدا کرنے سے عاجز ہوتے ہین اور یہ امر ان چیزون مین سے ہی
کہ جو اس مرض کو اسوجہ سے اور دماغ کی طرف اس مرض کی زیادتی کے موجب بد ابخرون کے چڑھنے کی
کثرت کے سبب سے نہایت مضر پڑتی ہین اور تیسری قسم مالیخولیا کی یہ ہی کہ سبب مراق کی شرکت سے ہو
اور مراق پیٹ پر کی جھلی کا نام ہی اور یہ مراقی مالیخولیا سے نامزد ہی اور اسکا سبب مصنف کے نزدیک
کلیجے کی گرمی کی شدت ہی کہ خون کو جلا دیتی ہی کلیجے مین کے غذا سے پیدا خون کو اور اُسے بہا دیتی ہی سودا اور
مندفع ہوتا ہی اس حصّے کلیجے سے تلی کی طرف اس لیے کہ تلی سودے کی پرورش کا مقام ہی بس اسے سودے کو
تلی اسکی کثرت اور حرارت کے متحمل نہونیکے سبب سے فم معدہ کی طرف دفع کرتی ہی اور فم معدہ سے
دماغ کو سیاہی پھیلانے والے ابخرے چڑھتے ہین کیونکہ پیدائش ان ابخرون کی جلے ہوے مادے سے
ہوتی ہی اور اسی سبب سے یعنے فم معدہ کی طرف سودے کے بہت مندفع ہونے کے سبب سے اسکو

فم معدہ کا درد اور اسمین کی لذع اور سوزش سودے کی کثرت سے اور اُسکی لذع سے اور اُسکی ایذا دینے
سے اور بھوک کی شدت فم معدہ پر سودے کے لذع اور دغدغہ کرنے سے اور یہ سبب ہی ہوتا ہی کہ جب سودا
مقدار مین اور حرارت مین افراط نہین رکھتا ہی پس اسوقت معدہ جذب سے بڑھکر دفع کرنے کا
اشتیاق رکھتا ہی اور کھٹی سودا وی قے اسلیے کہ معدہ سودے کی لذع سے اور سوزش سے ضرر پاتا ہی
پھر اُسے قے سے دفع کرتا ہی اور ضعف ہضم معدے کو سودے کے ضرر رسانی سے اور ٹھنڈک ڈالنے سے
اور ریاح اور نفخ اور بلغم کی اور تھوک کی کثرت اسی سبب سے یعنی معدے کو سودے کی ضرر رسانی سے
اور قوت ہاضمہ کو ضعیف کر دینے سے پس ان اعراض کی کثرت ہوگی لیکن ریاح اور نفخ کی کثرت کا سبب تو
یہ ہی کہ ہضم ضعیف پڑجاتا ہی اور غذا معدے مین دیر تک رکی رہتی ہی پھر اُس سے ارضی غلیظ جلے ہوے
خلطون سے ابخرے غلیظ بہت اُٹھتے ہین کہ نفخ لانے والے سخونت کے جاتے رہنے کے وقت کم حرکت کر کے ہوا ہے
ریاح بنجاتے ہین اور بلغم کے بہت ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ معدہ ٹھنڈا ہوتا ہی اور ہضم اُسکا گھٹ جاتا ہی
اور تھوک کی کثرت کا سبب تو یہ ہی کہ معدہ بلغم سے اور بے ہضم ہوے فضلون سے بھرا ہوتا ہی اور ان دونونکی
سطحون کے متصل ہونے سے کچھ معدے سے مُنھ کو چڑھتا ہی یا اسلیے کہ مُنھ مین کی رطوبت کو لوزتین کے
لعاب سے پیدا ہوتی ہی اُسے معدہ بلغمی فضلون کے بھرے ہونے کے سبب سے جذب نہین کرتا ہی پھر
وہ مُنھ مین باقی رہتی ہی اور نفخ کی کثرت سے شدت مباشرت کی اور نفخ سے قوی استادگی پیدا ہونیکے
سبب سے پس نفس کو اس سبب سے شہوت یاد آجاتی ہی اور مباشرت کا طالب ہوتا ہی اور آنکھونمین
کی خشونت ابخرونکی کثرت ارتفاع سے سوداوی ابخرے معدے سے سر کی طرف چڑھنے سے پس سر کے اعضا
مین خشکی حادث ہوتی ہی اور مصنف نے آنکھون کا خاص اسلیے ذکر کیا کہ اسمین اسکے جوہر کی لطافت کے
سبب سے اور رطوبت کی کثرت کے سبب سے ظہور ہوتا ہی اور پلکون کا بوجھل ہونا اسی سبب سے
اور اسمین بوجھ کا حس اس سبب سے ہوتا ہی کہ اسکو ہمیشہ حرکت رہتی ہی اور پیٹ بر کی جھلی مین کی
اذیت کیونکہ فساد ہضم کے سبب سے جو ریاح کثرت سے پیدا ہوتے ہین وہ تمدید کرتے ہین اور اسکا نفخ
کیونکہ غلیظ ریاح معدے اور احشا مین بند ہوتے ہین اور پہلی دونون قسمون کا سبب یعنے وہ قسم
کہ جسکا سبب سودا دماغ مین کا ہی اور وہ کہ جسکا سبب سودا سارے بدن مین کا ہی یا تو سوء مزاج سوداوی
ٹھنڈا خشک ہی بے مادے کا سوء مزاج کہ بدنکی طرف پہونچی غذا کو سودے کی طبیعت پر بدل دیتا ہی
اسلیے کہ ٹھنڈک خون کو کثیف کرتی ہی اور غلیظ کرتی ہی اور خشکی خون کو ارضی جوہر کی شکل پر بدل
دیتی ہی روح کو وحشت دلواتا ہی اسلیے کہ روح کا مزاج تیرگی اور کثافت کی طرف کہ صفائی اور

چمک کے منافی ہی مستحیل ہوجاتا ہی باوجود اسکے کہ ٹھنڈک اور خشکی روح کے منافی ہوتی ہی اور روح کو ضعیف کرتی ہی اسلیے کہ طبیعی مزاج روح کا حرارت اور رطوبت ہی اسلیے کہ روح ہوائی جوہر ہی یا سوداوی خلط طبیعی ہی مقدار مین کا بہت بس اس سے وہ بات پیدا ہوگی جو ٹھنڈے خشک مزاج سے پیدا ہوتی ہی باوجود اسکے کہ اس سے دماغ کو کثیف غلیظ روح کے سیاہ کرنے والے مکدر کرنے والے چمک کے کھونے والے اجزے دماغ کو چڑھینگے یا سوداوی خلط جلے ہوے صفرے سے ہی تو جنون اور بیحیائی اور حرارت بڑھکر ہوگی اس لیے کہ یہ حدت مین شدید ہوتا ہی بس اس سے دل کی روح مین افراط سے تسخین پیدا ہوتی ہی یا جلے ہوے سودے سے ہی تو کینہ اور سکون اور غم اور بدگمانی بڑھکر ہوگی لیکن کینہ کے ہونیکا تو سبب روح کی غلاظت اور اسکی ارضیت کی کثرت اور اسکا مشتعل ہوتا ہی بس ثابت غصہ پر مستعد رہیگی اور انتقام کے شوق کی صورت وہم مین مستقر اور ثابت ہوگی اور سکون کا تو سبب یہ ہی کہ سودا ارضیت اور کثافت کے غلبے کے سبب سے جلد حرکت نہین کرتا ہی اور غم کا تو سبب یہ ہی کہ روح اپنی کثافت اور قوام کی غلاظت اور اپنی سیاہی اور اپنی مقدار کی کمی کے سبب سے انبساط نہین کرتی ہی بس اسکا صاحب غم پر مستعد رہتا ہی اور بدگمانی کا تو سبب یہ ہی کہ سودا سیاہ تیرہ رنگ ہوتا ہی پھر جب یہ جل جاتا ہی تو اسکی سیاہی اور تاریکی شدت پکڑ جاتی ہی بس روح مین وحشت اور ڈر سوداوی صفرے سے بڑھکر واقع ہوتا ہی کیونکہ سوداوی صفرے کی سیاہی اسکی نسبت مین کم ہوتی ہی اور یہی سیاہی ادراک کی ہوئی چیزون سے بدظنی کی موجب ہوتی ہی یا جلے ہوے خون سے ہی پھر مالیخولیا تھوڑی سی ہنسی اور خوشی کے ساتھ ہوگا اسلیے کہ خون اپنی حرارت اور رطوبت اور رنگ کی سرخی اور چمک کے سبب سے خوشی کا قوی سبب ہی لیکن جب خون جلجاتا ہی تو اسکی کیفیتین متغیر ہوجاتی ہین اور اثر اسکے بدل جاتے ہین مگر نہ سبکے سب بلکہ تھوڑے سے خون کی طبیعت کے مقتضی باقی رہجاتے ہین اور بہت کم ہوتا ہی کہ مالیخولیا بے دل کی شرکت کے ہو اسلیے کہ خالی نہین ہی یا تو مالیخولیا اسطرح پر ہوگا کہ مبدء اسکا دل ہوگا کیونکہ دل کا ضرر پانا ہر سبب سے اور اثر قبول کرتا ہر سبب سے اسکی ریاست کے سبب سے شدید ہوتا ہی اور جب دل کا مزاج متغیر اور فاسد ہوجاتا ہی تو اسکے فساد کے ساتھ حیوانی روح کا بھی مزاج فاسد ہوجاتا ہی اور اسمین اسکا شریک دماغ ہوتا ہی اسلیے کہ روح نفسانی حیوانی روح کے متصل ہوتی ہی بلکہ بعینہ وہی ہوتی ہی پس اسکے فساد سے یہ فاسد ہوگی اور اسکے فاسد ہونے سے دماغ کا مزاج بھی اسکے جوہر مین اسکی مداخلت کے سبب سے فاسد ہوجایگا یا اسطرح پر کہ مبدء مالیخولیا کا دماغ ہو اور اسکا شریک فساد مین دل ہوجاے اسواسطے کہ دماغ کے مزاج کا فساد نفسانی روح کے مزاج کو فاسد کردیتا ہی اور اسکے فساد سے قلبی روح متصل ہونیکے سبب سے

فاسد ہوجاتی ہی پھر اسکے فساد سے دل کا مزاج فاسد ہوجاتا ہی علاج لیکن اُس قسم کا کہ جسمین سودا عام ہی
علاج
سارے بدن مین پس فصد ہی اسلیئے کہ سودا نکلنے مین فصد سے خون کا تابع ہی خاص جسوقت مین کہ فصد بڑی
رگون کی ہو اسلیئے کہ سودا چپچپاہٹ کے نہ رکھنے سے جسمین کہ ہوتا ہی اُس سے چپکا نہین رہتا ہی اگر خون مین
کثرت پائی جاتی ہو کیونکہ کثرت اور خلط کا دبانا اس سے زائل ہوجاتا ہی لیکن ذات سے مفید سودے
ہی کا استفراغ ہی اور نہین تو یعنے خون مین زیادتی نہین ہی تو فصد کا ترک کرنا واجب ہی اس لیے کہ
خون سودے کا بہت دشمن ہوتا ہی اور اس لیے کہ خون کے استفراغ کے وقت ٹھنڈک اور خشکی مزاج
پر غالب آجاتی ہی پھر سب قسمون مین تینون مین اشربہ یعنے پینے کی چیزین مصالح بڑے آشنجو مثل لسلسے
کے اور بالنگ کے اور ہرے دھنیے کے اور خطمی کی پتی کے کیونکہ یہ آشنجو ٹھنڈک اور تری پھیلاتے ہین
اور تلئین کرتے ہین اور سودے کو نضج دیتے ہین شکر کے ساتھ اسلیئے کہ اسپر طبیعت کی توجہ بہت ہوتی ہی
اور اسلیئے کہ معدے مین آشنجو کھٹے نہ پڑجائین یا آشنجو سادے ان مصالحون سے شکر کے ساتھ موافق مزاج
کے اور موافق سودے کی قسمون کے اختلاف کے یا جلاب گلاب کے ساتھ یا گاؤزبان شکر اور تخم
ریحان کے ساتھ دل اور دماغ کی تقویت کے لیے یا سیب کا شربت گاؤزبان کے ساتھ اسی لیے اغذیہ
یعنی کھانے کی چیزین گوشت فربہ یخنی سے تاکہ اس یخنی سے خون تر عمدہ پیدا ہو یا اجاصیہ یعنے وہ کھانا
جسمین آلو بخارے پڑے ہون حرارت کے غلبے کے وقت یا حنطیہ جس کھانے مین گیہون پڑے
ہون یا سوئیان حرارت اور خشکی کے غلبے کے وقت اسلیئے کہ بلغم کی پیدا کرنے والی چیزین اسوقت مین
سودے کا مقابلہ تبرید اور ترطیب سے کرینگی اور اُنسے سودا نہ پیدا ہوگا اور تبخیر بھی نہوگی اور لطیف
چیزین اکثر اوقات مضر پڑتی ہین کیونکہ جلد جلجاتی ہین اگر ہضم گیہون اور سویون کی برداشت رکھتا ہو
اسواسطے کہ ضعف ہضم کے وقت یہ غذائین معدے مین فاسد ہوجاتی ہین اور فساد غذا کا سب چیزون
سے بڑھکر اس مرض مین مضر پڑتا ہی اور رمانیہ جسمین انار پڑے ہون اور تفاحیہ جسمین سیب پڑے ہون
او حصرمیہ جسمین کچے انگور پڑے ہون اگر سودا صفراوی ہو اسلیئے کہ یہ غذائین اپنی ٹھنڈک کے ساتھ والی ترشی
سے صفرے کی باقی طبیعت کو قطع کردینگی حلوا مثل حلوا اسمین شکر اور نشاستے کا روغن بادام اسلیئے
کہ یہ حلوا بدن کو فربہ اور تر کرتا ہی اور روغن خشخاش اس لیے کہ یہ نیند لاتا ہی اور نیند ایسے مریضون
کے لیے دماغ کی ترطیب کرنے سے اور اضطراب اور خبط اور ہذیان کو تسکین دینے سے بڑے مفید
علاجون مین سے ہی اور خرفے کے بیجون کے ساتھ مسلم چھڑک کر یا شیرہ نکالکر اس لیے کہ یہ تبرید اور ترطیب
کرتے ہین اور انمین چکنائی ہوتی ہی سوے کھیرے اور ککڑی اور انار اور خربزہ اور آلو بخارا اور

خوبانی اور میٹھے سیب اور ناشپاتی اسلیے کہ یہ میوے تبرید اور ترطیب کرتے ہین مالش بنفشہ کا تیل یا بادام کا
تیل یا لوکی کا تیل سر پر دماغ کی ترطیب کے لیے خاص پہلی قسم مین جسکا سبب نفس دماغ مین ہوتا ہی اور معدے
پر تدبیر ہین کیجائیگی خاص معدے کے مُنھ پر خاص مراقی مین نیم گرم روغن گل اور روغن سنبل اور روغن
مصطکی سے اسلیے کہ یہ تیل معدے کی تقویت کرتے ہین اور اُسے گرم کرتے ہین اور ہضم کو قوی کرتے ہین
اور ریاح کو تحلیل کرتے ہین اور سینکا جائیگا معدہ گرم بھوسی سے معدے کے گرم کرنے کے لیے اور ریاح کے
گرم کرنے کے لیے اور ترتیزا دینا بابونے اور ناخونے اور ترنج کی پتی کے جوشاندے سے ریاح کے تحلیل کرنیکے لیے
اور کلیجے کے ٹھنڈا کرنے کے لیے تاکہ اسمین کا کیموس جل نہ جائے اور سودا پیدا نہو گلاب اور صندل اور کافور
رباجی کے ساتھ اور لیپ لگایا جائے گا جو کے آٹے اور صندل کا گلاب کے ساتھ اور ملین کیجائیگی
طبیعت فتیلون سے یعنے بتیون سے کہ بنائی گئی ہونگی بنفشہ سے اور تربد سے اور سنا سے اور لال شکر سے
اور املتاس کے لب سے اور نرم حقنون سے کہ بنے ہونگے چقندر کے پتون کے پانی سے اور بنفشہ سے
اور خطمی سے اور کٹے ہوے جو سے اور لسلسون سے بادام کے تیل اور املتاس کے ساتھ املتاس کے
مغز کے شیرے کا چاٹنا بادام کے روغن کے ساتھ اور چکنے شوربون کی کثرت کے ساتھ جسمین بالک
اور خطمی اور چقندر کے پتے اور کرٹھ کے بیج اور جو کا شیرہ پڑا ہو تاکہ تحلیل ہوے اجزے ثفلون سے اٹھکر
دماغ کو نہ چڑھین اور حمام سب چیزون سے بڑھکر فائدہ مند ہوتا ہی مالیخولیا کے لیے اس لیے کہ حمام نیند
لاتا ہی اور بدن کو لطیف حرارت دیتا ہی اور اصلی اعضا کی بہت ترطیب کرتا ہی اور غلیظ فضلون کو نضج دیتا
ہی خاص مراقی کے لیے اسلیے کہ حمام باوجود بیان کیے ہوے فائدون کے ریاح کو تحلیل کرتا ہی اور مسام کو
کھولتا ہی پس اُنسے اجزے اور ریاح کہ حرارت سے تحلیل کے قابل ہوگئے ہین نکل جاتے ہین اور ہر تھوڑے
زمانے کے بعد مکرر کیا جائیگا استفراغ اسلیے کہ سودا اپنی غلاظت سے اور ارضیت کی کثرت سے عاصی
ہوتا ہی اور اسہال کا تابع نہین ہوتا پس اُسکا نکالنا ایک مرتبہ مین غیر ممکن ہی اور اگر اسکے اسہال
مین قوی دواؤن کا استعمال کیا جاے تو باوجود اس بات کے کہ ان دواؤن کے استعمال مین
خطر عظیم ہوتا ہی اذیت شدید ہوگی میوون کے جوشاندون سے یا افتیمون یعنے امل بید کے جوشاندے
سے یا اسکی گولیون سے یا تازہ دودھ اور شکر کے ساتھ آٹھ درم امل بید سے یا سودے کی بھنکی سے کہ
بنائی جاتی ہی افتیمون یعنی امل بید سے اور اسطوخودوس یعنی دھاروسے اور غاریقون سے اور لاژورد کے
پتھر سے اور ارمنی کے پتھر سے اور کالی ہڑ سے اور مجموعے سے ماء الجبن کے ساتھ یا صغیر اطریفل کے ساتھ کہ تقویت
کی گئی ہو افتیمون سے اسطرح پر کہ اطریفل کے ہر تین درم کے ساتھ ایک درم افتیمون ہو خاص پہلی

قسم مین جسکا سبب نفس دماغ مین ہوتا ہی کیونکہ ہڑین دماغ کی تقویت کرتی ہین اور ان بیمارونکو علاج
سے راحت دینا یعنے منضج اور مسہل کے جوشاندون کے استعمال سے بعد ہر زمانے کے واجب ہی
تاکہ قوی ہوجائین انکی قوتین اور نہ ساقط ہوجائین استفراغ کی تکرار سے اور مسہل کی اذیت سے راحت
پالین اور واجب ہی کہ استعمال کیجائین مفرح یا قوتیان وغیرہ یعنی یاقوتیون کے سوا استفراغ کے بعد
راحت کے دنون مین دل اور دماغ کی تقویت اور خون اور روح کے صاف کرنے کے لیے اور قوتونکی
تقویت اور خوف اور وحشت کے ازالہ کے لیے اور واجب ہی لازم کروانا عقل کا اس شخص کے ہر وقت کے
پاس رہنے سے کہ جس سے یہ بیمار حیا کرتے ہین تاکہ خبط اور فاسد عقیدے انمین قرار نہ پکڑجائین اور یہ انمین
ہمیشہ عادت سے مضرت نہ پہونچائین تاکہ صحت عادت کے مانع آنے سے دشوار پڑجاے اور واجب ہی کہ
انکے ساتھ انکے بعضے خاسد گمانون مین میلان کیا جاے تاکہ انکی حدت اور غضب دشمنی اور لڑائی کے
سبب سے شدت نہ پکڑجاے اور اکثر اوقات انکے طریق پر لگ جانے سے انکے مرض کو تسکین دیجاتی
ہی حکایت کی گئی ہی کہ ایک شخص مالیخولیا والے لوگون مین سے اسبات کا زعم کرتا تھا کہ وہ رات کو ایک مقام پر
چلا جاتا تھا اور اس مقام مین ایک جماعت تھی کہ وہ اسے اپنے پاس بلاتی تھی پس یہ انکے پاس نہ گیا
اور بھاگ گیا پھر وہ لوگ اسکے نہ جانے سے اسکے قتل کا ارادہ رکھتے ہین اور اس سبب سے اسکا خوف
بڑھ گیا اور فساد شدت پکڑ گیا پس کچھ لوگون نے اسکے حال کو ایک طبیب سے بیان کیا اور اسے اسکے پاس
لیگئے پس جب کہ طبیب نے اسے دیکھا تو اس سے کہا کہ مین تیری دوا نکرونگا پس اسنے اس سے عاجزی
کی اور کہا کہ میرا علاج آپ کیون نہین کرتے پس طبیب نے کہا کہ مین فلانی رات مین فلانے مقام مین تھا
اور میرے گھوڑے پر سے میری گٹھری گر پڑی تھی پس مین نے تجھے پکارا کہ تو میری مدد گھوڑے
پر بار لادنے مین کرے پھر تو نے مجھے جواب نہ دیا اور میرے پاس نہ آیا پس بیمار بولا کہ اگر آپ
ہی تھے تو میرے لیے کوئی ڈر نہین ہی اور اسکا وہ خوف اور فساد اس تدبیر سے جاتا رہا اور اکثر
مالیخولیے کا عارض ہونا لوگون مین سے عاقلونکے لیے ہوتا ہی اس لیئے کہ یہ لوگ کامون کے انجامون مین
اور چیزون کی باریکیون مین فکرین بہت کرتے رہتے ہین اور فکر اس چیز سے ہی کہ دماغ کو گرم کرتی ہی
اور سوداکو جلاتی ہی اور ہیجان مین آتا ہی مالیخولیا بہار کی فصل مین اپنے صاحبون کے لیے ٹھہرے ہوے
سودے کی حرکت سے جاڑون مین کے اور اسکے سیلان سے لطیف پتلی کرنے والی حرارت سے
اور اسوقت مین سودے کا مزاج حدت پکڑجاتا ہی اور اسکی سخونت شدید ہوجاتی ہی پھر اسکی اذیتین
بہت ہوتی ہین اور ہیجان کرتا ہی خزان کی فصل مین بھی اپنی سرداہٹ سے اور اپنی کثرت کے سبب سے

یعنی سودے کی کثرت سے اسلیے کہ سودے کی کثرت اس فصل مین اسوجہ سے ہوتی ہی کہ اسکے پہلے کی گرمی
خلطون کو جلاتی ہی اور بڑھاتی ہی اور خزان اپنی ٹھنڈک اور خشکی سے سودے کو پیدا کرتی ہی اور جلا
سوادگرمی مین محتبس رہتا ہی اور ایک قسم مالیخولیے کی ہوا کرتی ہی کہ جسکے لیے قطرب کہا جاتا ہی اور اسکا
بیمار دوستون سے بہت بھاگتا رہتا ہی کیونکہ ڈر اور بدظنی اسپر غالب ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسمین خشکی کے
افراط کے سبب سے روح کم ہوتی ہی اسیطرح سے خون بھی کم ہوتا ہی اور یہ بات ڈر کے سبب کی باعث ہوتی ہی اور
تنہائی کو اور قبرستانون کو دوست رکھتا ہی اسلیے کہ جنسے بھاگتا ہی اور جنسے بدگمانی رکھتا ہی اُنسے فارغ ہوجاتا ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی وجہ یہ ہی کہ اس مرض کا سبب سودا ہوتا ہی کہ وہ شدت کے جلنے سے
جل چکا ہی اور خاک ہوگیا ہی یہانتک کہ اسمین حرارت اور حدت باقی نہین رہی اور اسپر ارضیت غالب
آگئی ہی بس اس سودے کا مزاج اسی سبب سے حیات کی ضد ہوگیا ہی اسلیے کہ حیات فقط حرارت اور رطوبت
ہی سے ہوتی ہی بس اسی سبب سے یہ شخص دوستون سے نفرت کرتا ہی اور مُردون سے اور قبرستانون سے
مانوس ہوجاتا ہی اس حال سے کہ آنکھ خشک یبوست اور خشکی کے دماغ پر غالب آنے کے سبب سے اور دونون
پنڈلیون پر قرحے ہوتے ہین کہ اخلاط کی ردائت سے بھرنے نہین آتے اور اخلاط کی خباثت کی شدت سے
اور فساد سے اور اخلاط پر ارضی اجزا کے غالب آنے سے بس انکا میلان نیچے وار اور دونون پنڈلیون کیطرف
ارضیت کی کثرت سے اور تہ نشین ہونیکے سبب سے اور انکی حرکت کی کثرت سے بہت ہوتا ہی کیونکہ ہر چیز سے اور
ہر حال مین بہت ڈرنے سے انپر ہمیشہ ردڑ رہتی ہی اور اسلیے کہ کانٹون کا لگنا اور کھرکھری چیزون کا چبھنا ان
دونون مین کثرت سے ہوتا ہی اور صدمون کے عارض ہونے کی کثرت سے اس لیے کہ یہ بیمار رات کو باہر
نکلتا ہی اور سونے کے حالت مین پھرا کرتا ہی بس کثرت سے ٹھوکرین کھاتا ہی اور یہ سب امراض چیزون
مین سے ہین جو پنڈلیون کیطرف مواد کے گرنے کے موجب ہوتے ہین اور یہ مواد اپنی خباثت اور
ردائت کے سبب سے دونون پنڈلیون مین قرحے کے موجب ہوتے ہین یا گتے کے کاٹنے سے اس لیے
کہ یہ بیمار جس چیز کو کہ دیکھتا ہی اُس سے بھاگتا ہی پھر جب دوسری چیز کو دیکھتا ہی تو اُس سے پھرتا ہوا بھاگتا
ہی بس ہمیشہ ڈرتا ہوا لوگون سے دوڑتا پھرتا ہی اور کتے کی عادت سے یہ بات ہی کہ جو اُس سے بھاگتا
ہی اُسے کاٹ کھاتا ہی باوجود اسبات کے کہ یہ دوڑنا بھی صدمون کی کثرت کا موجب ہی اور یہ قرحے
یا تو اس سبب سے نہین بھرتے ہین کہ ہمیشہ اسکا سبب رہتا ہی یا اس سبب سے کہ مادہ خباثت اور فساد کی
شدت سے بھرنے کا مانع ہوتا ہی اور قطرب کا سبب جلا ہوا سودا ہوتا ہی سودے سے زیادہ افراط کے
احتراق سے یہانتک کہ اُس سے گرم لطیف اجزا جدا ہوتے ہین اور تحلیل ہوجاتے ہین اور ارضیت ٹھنڈی

خشک باقی رہجاتی ہی پھر اسمین حرارت افراط کی نرہیگی اور خشکی افراط سے ہوجائیگی اور اسی سبب سے
اس سوودے سے مانیا مرض نہین پیدا ہوتا ہی اور اسکا علاج مانیا کی طرح کا ہی اور ایک قسم اسکی ہی یعنی
مالیخولیے کی جسے عشق کہتے ہین اور مصنف نے اسے مالیخولیے کی قسم سے اسلیے شمار کیا ہی کہ اسے جاگنا
اور رونا لازم ہوتا ہی اور اسلیے کہ فکر کو طبعی عادت سے ایک معین شخص کے حسین جاننے مین اور اسکے
وصال کی خواہش کی افراط مین اور سب ضروری امرون سے پھر جاتے ہین فکر کو متغیر کرتا ہی اور یہ عشق
مجرد لوگون کو عارض ہوتا ہی کیونکہ انمین منی رکی رہتی ہی اور متغیر ہو جاتی ہی اور اس سے ابخرے ردی تبخیر
ہوکر جو سمیت کے حد کو نہین پہونچے ہین دماغ کو جاتے ہین اور دماغ کو اذیت دیتے ہین اور
اسی سبب سے اسکے افعال متغیر ہو جاتے ہین اور اسی سبب سے عشق انسے جاتا رہتا ہی جب کثرت
سے یہ لوگ مباشرت کرتے ہین اور مسلط ہوتی ہی انکی فکر ایک معین شخص پر اور اسکے سوا اورونسے اعراض
ہوتا ہی اسلیے کہ غلبہ قوت شہوانی کا اسباب کی طرف مستدعی ہوتا ہی اگرچہ خواہش مباشرت کی ندرت
سے نہبھی ہوا اور بیکار لوگون کو پیشون سے اور کامون سے اسلیے کہ فکر کاریگر لوگونمین اور مصروف رہنا پڑے
امرون مین اور کوشش کرنا ان امرون کا نفس کو معین شخص کی خوبیون کے تخیل سے اور اسکی صورت کے
حضوری کی خواہش کے استغراق سے باز رکھتا ہی بلکہ یہ سب باتین ان چیزون مین سے ہین کہ جو عشق
کو اگر پیدا ہو چکا ہو تو دور کردیتی ہین اور نوجوانون کو اور بعضے کہتے ہین سفلون کو لیکن نوجوانون
کو عشق ہونے کا سبب یہ ہی کہ انمین منی کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور وہ انمین کثرت سے حرکت کرتی
ہی خاص جسوقت مین کہ انکو اتفاق مباشرت کا نہین ہوتا ہی اور سفلون کو عشق ہونے کا سبب
یہ ہی کہ انمین کم ہمتیان ہوتی ہین جس سے یہ فضائل اور کمالات کی تحصیل مین مصروف نہین
ہوتے اور کلیہ امرون مین کے محاکمون اور منازعتون سے اور ریاست کی خواہش سے خالی ہوتے
ہین تو انکے نفس ان رذیل باتون کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین اور یہ عشق انپر غالب آجاتا ہی
باوجود اسکے کہ یہ اپنی ذاتون کی دناءت سے ایسی باتون کی شہرت سے بے پروا ہوتے ہین اور عشق کا
سبب بعضی صورتون اور خصلتون کے خوب جاننے مین فکر کی افراط ہوتی ہی یہان تک کہ عشق انکے
نفس مین قرار پکڑ جاتا ہی اور مضبوط پڑ جاتا ہی اور یہ انمین مضبوط عادت ہو جاتا ہی پھر آسانی سے
جاتا نہین اور اکثر اوقات یکایک بے عشق کے قصد کے ہوتا ہی اور اکثر اوقات عشق کے ساتھ
مجامعت کی خواہش نہین ہوتی ہی صحت کے وقت کے خیال مین مرتسم جادونون کے ہونیکے سبب سے
اور عشق کی علامت دونون آنکھون کا دھنس جاتا ہی کیونکہ آنکھون کو بھری رکھنے والی رطوبت

جاگنے کی کثرت سے اور کم کھانے سے اور معشوق کے خیال مین غم و فکر ہمیشہ کرنے سے جاتی رہتی ہی اور یہ سب باتین دماغیہ رطوبتون کو کم کر دیتی ہین اور اثر عشق کا اکثر آنکھو نمین انکی بنیاد کی کمزوری سے اور انکی رطوبت کی کثرت سے ظاہر ہوتا ہی اور خشکی دونون آنکھون کی رطوبت سے اور آنسو سے مگر رونے کے وقت اور پپوٹون کا مٹاپا یعنے تھیچ نہ حقیقی فربہی جاگنے کے سبب سے کہ ضعف ہضم کو مستلزم ہی اور اسکی طرف کثرت سے چڑھنے سے یعنے رونے کے وقت غلیظ ابخرون کے چڑھنے سے باوجود اسکے کہ آنکھ کی حرکت خوشی کی ہوتی ہی کہ بشارت پاتی ہی معشوق کے شکل و شمائل کے خیال مین استغراق کرنے کے سبب سے اور یہ خیال آنکھون کے سامنے رہنے کے سبب سے گویا کہ لذیذ شئی کی طرف دیکھ رہا ہی اور وہی معشوق کی شکل ہی اور اُس سے باتین کر رہا ہی پھر اس سے لذت پاتا ہی اور اسکا اثر دونون آنکھون مین ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ آنکھ سفیر ہی نفس کی اور اسمین وہ آثار ظاہر ہوتے ہین کہ جن پر نفس لذت اور اذیت اور غصہ سے اور خوشی وغیرہ مین سے ہوتا ہی اور جاگنا کیونکہ خشکی دماغ پر غالب ہوتی ہی اور دبلا پا غذا کی قلت اور جاگنے کی کثرت اور ہمیشہ کے غم کرنے کے سبب سے اس لیے کہ غم قوتون کو ضعیف کر دیتا ہی بس بدن پر تحلیل ہو جانا غالب آجاتا ہی اور اس لیے کہ غم غذا مین کے تصرف سے طبیعت کو اپنی طرف مصروف کرنے سے غافل کر دیتا ہی پھر بدن کا غذا لینا غذا سے کم ہو جاتا ہی اور لمبی سانسین لینا اس لیے کہ معشوق کی تخیل اور تفکر مین مستغرق رہنے کے سبب سے سانس لینے سے غافل ہو جاتا ہی یہانتک کہ اُسکی حاجت شدت پکڑ جاتی ہی پھر بڑی لمبی سانس ہوا کی طرف احتیاج کے شدید ہونے سے لیتا ہی اور پھر اسے دراز طولانی پھیلاتا ہی کیونکہ دخانی ابخرے دل کی حرارت سے اور اسکے اجتماع کی کثرت سے پیدا ہوتے ہین کیونکہ نفس تنفس کو بھول جاتا ہی اور ان ابخرون کے نکالنے کی طرف احتیاج شدت سے ہوتی ہی اور عاشق کی خصلتون کے لیے انتظام کا نہونا کیونکہ اسکا احوال متغیر ہوتا رہتا ہی اور اسکے نفسانی حوادث بدلتے رہتے ہین بس کبھی اسپر یاس اور ناامیدی غالب آتی ہی پھر اسپر آثار غم کے اور رنج کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی اسپر مراد پر فائز ہو جانے اور مطلوب کے حاصل ہونے کی امید غالب ہو جاتی ہی تو فرحت اور خوشی کے اسپر آثار ظاہر ہوتے ہین اور پہچانا جائیگا اسکا معشوق اگر وہ آپ سے کسی سبب سے ظاہر نکرتا ہو اُسکے نبض پر ہاتھ رکھنے سے اور شہر کے محلون کے بیان کرنے سے بس جس محلے کا ذکر اسکے وضع کو اور نبض کو متغیر کر دے اور سانس کو متغیر کر دے اور رنگ کو بدل دے تو جان لیا جائیگا کہ اسکا معشوق اسی محلے مین ہی پھر اُس سے محلے کے گھر بیان کیے جائینگے پھر نام اور صفتین بیان کی جائینگی اُس گھر کے رہنے والون کی کہ جس گھر کے نام سے اسکی نبض کو

علاج

تغیر ہوا تھا بس جسکے بیان کے وقت اسکے نبض مختلف ہو جاے اور اسکے مُنھ کا رنگ متغیر ہو جاے تو
جان لیا جائیگا وہ شخص یعنے وہ شخص کہ جسکے ذکر کے وقت اسکے نبض متغیر ہو جاے وہی ہی یعنی معشوق ہی کہا گیا
ہی کہ اسی طریقے سے جالینوس نے ایک عورت کے حال کو دریافت کر لیا تھا علاج کوئی چیز علاج
مین سے وصال کے مثل مین نہین ہی یعنے معشوق کے وصال کے برابر نہین ہی اور اسی لیے
معشوق کے پہچاننے مین کوشش کیجاتی ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ ایک جماعت کو ہمنے
دیکھا کہ اُنکی صحت اور سلامتی بہت تھوڑی مدت مین معشوق کے وصال کے ہونے سے پھر ائی
اور ہمین اس سے تعجب ہوا اور حال اُنکا یہ تھا کہ خشک ہو جانے کے درجے پر پہونچ گئے تھے اور قوت
کے ضعف کے سبب سے اور عشق کی شدت کے سبب سے بیماریان کھینچ چکے تھے اور اسکا سبب پہلے
فن مین مذکور ہو چکا ہی پھر اگر اتفاق نہ پڑے وصال کا شرعی وجہ پر تو بڈھیان متسلط کیجائینگی کیونکہ انکا مکر عظیم
ہوتا ہی تاکہ وہ قبیح حکایتون کے بیان کرنے سے اسکے معشوق کی طرف سے اسمین بغض ڈلوادین معشوق
کے افعال اور اعضا مین کی برائیون کی حالون سے بغض ڈلوانے والے ہین اور بڑے تشبیہون
سے اور اسکی اہانت کرنے سے یعنے معشوق کی اور وہ بڈھیان ان حکایتون کو اور تشبیہون کو
اُس سے بالمشافہ نہ کہین اسلیے کہ وہ اپنی بدگمانی سے اکثر اوقات انکی تصدیق نہ کرے گا بلکہ یہ امور
اُسکے غیر کے لیے ایسی طرح پر ظاہر کیے جائین کہ وہ انھین سمجھ جاے اور گمان اس بات کا کرے کہ یہ
بڈھیان اُس سے پوشیدہ کرتی ہین پس یہ باتین اُس چیز سے ہین کہ جو بہت تسلی دیتی ہین مالیخولیا
کے تدبیر کے ساتھ مفرح اور مرطب چیزون کے استعمال سے کھانون مین اور پینون مین اور
لگانون مین اور تریڑون مین اور بدن پر ملنے کی تر چیزون وغیرہ مین اُس طریق پر کہ بیان ہو چکا
ہی پھر اگر عاشق عاقلون مین سے ہوگا اور اسمین عشق مستحکم نہین ہوا ہی اور عشق نے اُسکو
طبیعی طریقہ سے تغیر فاحش نہین دیا ہی تو مفید پڑیگا اسے وعظ اور اہانت اور استہزا اسکے ساتھ اور
اُس چیز کے ساتھ کہ جسکی صفت وہ عشق مین کرتا ہی اور اسکے نزدیک صورت کھینچ دینا اس بات کی
کہ جو نازل ہوئی ہی اُسپر قسم ہی جنون کی اور وسواس کی اور وہ جنون نہین ہی مگر اس لیے کہ عشق
اسوقت مین اُسکی عادت کے مخالف ہوگا بس عادت منافیہ اُسکے لیے ٹھہرے گا بس اسکا دفع کرنا
ان تدبیرون سے آسان پڑیگا کیونکہ وہ اپنی عادت پر پھر آوے گا اور اکثر اوقات یعنے علاج کرنا
وعظ سے اور استہانت وغیرہ سے اور لوگون مین تحریص کرتا ہی اور وہی غیر عاقل لوگ ہین
اس لیے کہ انکے ساتھ لڑائی اور سرکشی بہت ہوتی ہی اور تسلی دینے والی چیز زمین سے شکار کھیلنا

اور عقلیہ علمون مین اور محاکمون مین اور مناظرون مین انمین کے مشغول ہوتا ہی اپنے امثال کے ساتھ اسلیے کہ نفس ان چیزون مین مشغول ہونیکے وقت اکثر اوقات معشوق کے خیال سے اور اسکی خوبیون سے غافل ہوجاتا ہی پھر آہستے تدریج سے بھول جاتا ہی اور چھوڑ بیٹھتا ہی اور جماع کی کثرت کرنا اس لیے کہ یہی کثرت اسکے سبب کو دور کرتی ہی اور وہی سبب منی کے مادے سے کہ جو اپنے اوعیہ مین بندہی موذی الجزون کا کثرت سے دماغ کو چڑھتا ہی کیونکہ نفس معشوق سے غافل ہوجاتا ہی کیونکہ جماع سے لذت پاتا ہی اور اسی مین مشغول رہتا ہی اور کھیل اور وہ سننے کی چیزین کہ جنسے مقصود کھیل ہوتا ہی مثل ان چیزون کے کہ جو خیال سے ہوتی ہین بعضے کہتے ہین یعنے عاشق کے خیال سے اور وہی وصل ہی اور مقصد کو پہونچ جاتا ہی اور بعضے کہتے ہین مثل ان شعرون کے کہ جنمین خیالی تشبیہین ہوتی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ چیزین کہ جو نقل کے لائق نہون مختصر یہ ہی کہ میرے لیے مصنف کے اس کلام کے معنے ظاہر نہین ہوے کہ کیا چیز مصنف کے خیال مین ہی اور لیکن وہ سننے کی چیزین کہ جنمین جدائی اور فراق کا بیان ہوتا ہی پس اکثر اوقات شیفتگی مین زیادتی کردیتی ہین اور مار ڈالتی ہین عشق سے اور رنج سے اسلیے کہ نفسانی وہمون کے لیے بدنی حالون مین تاثیرین بہت ہوتی ہین کہ جنمین شک ممکن نہین اور ان چیزون مین وہ چیز کہ جو اسپر دلالت کرتی ہی عاشق کے حال کی اصلاح اور اسکے مزاج کا اعتدال پوشیدگی کے بعد معشوق کے دیکھ لینے سے دفعتہ ہوجاتا ہی سبات طولانی نیند مدت مین غافل گران ہی کیفیت مین یعنے اس نیند سے علیل آسانی سے نہین جاگتا ہی اگرچہ جگایا جاے اور اسکا سبب یا تو روح کا تعب کے سبب سے افراط سے تحلیل ہوجاتا ہی تعب کا اطلاق کبھی مرض پر ہوتا ہی اور کبھی قوی بہت سی ریاضت پر ہوتا ہی پھر اگر تعب سے پہلے معنے مراد لیے جائین تو اسکا روح کو تحلیل کرنا غذا مین کی تلطیف کے سبب سے اور اس سبب سے ہی کہ طبیعت بدن کی تدبیر سے اور غذا کی اصلاح سے جن جن چیزون کے مقابلے مین ہی غافل ہوتی ہی اور یہ قائم مقام استفراغ کے ہی اور اگر تعب سے دوسرے معنے مراد لیے جائین تو اسکی تحلیل روح کے لیے ظاہر ہی یا اذیت ہی اسلیے کہ اذیت روح کو طبیعت کی حرکت کی قوت سے اور منافی سبب کے ساتھ لڑائی کی شدت سے اور روح کے مقوی غذا کے اعضا پر کم وارد ہونیکے سبب سے تحلیل کرتی ہی کیونکہ طبیعت روح کے پیدا کرنے سے غافل ہوجاتی ہی پس اندر واجمع ہوجاتی ہی تحلیل کے بعد کی باقی روح تاکہ راحت پائے اور تحلیل نہوجاے اور جتنی تحلیل ہوگئی ہی اسکا بدلا حاصل کرے اسلیے کہ یہ ہمیشہ مدد طلب کرتی ہی پس اسکا جو ہر مجتمع کرنیکے وقت بڑھ جاتا ہی جسطرح پر کہ طبیعی سونے مین مجتمع ہوتی ہی اور یہ وہ سونا ہی کہ جس مین روح اندروار کو

سبات یعنی بڑی نیند غافل ہونا

جلی جاتی ہی تا جاگنے کے تعب سے راحت لے لے اور جسقدر اور جو چیز کہ اسمین سے بیداری مین تحلیل ہو گئی ہی اسکا عوض حاصل کرے اور ہضم کو پورا کرے اسلیے کہ ہضم جاگنے مین جو اسکے افعال کیطرف نفس کی قوتون کے متوجہ ہونے سے کم ہوتا ہی بس سونے کی احتیاج پڑی تا کہ اسمین ان فعلون سے غافل ہو کر غذا مین کے تصرف کی طرف مشغولیت ہو کیونکہ اگر دونون امرون کی طرف ساتھ ہی طبیعت متوجہ ہو گی تو ان دونون امرون مین سے کسی مین طبیعت کا تصرف پورا پورا نہو گا اور ہضم کے پورے ہونیکے وقت غذا ایسے قوام اور مزاج کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی کہ جسمے صلاحیت روح کی غذا بننے کی او رجو روح مین سے تحلیل ہو گیا ہی اسکے قائم مقام ہو جانیکی ہوتی ہی اور اس سونے مین اور طبیعی سونے مین فرق یہ ہی کہ پہلا سونا غیر ضروری امر کے تدارک کے لیے ہوتا ہی اور دوسرا سونا ضروری امر کے تدارک کے لیے ہوتا ہی اور یا اس سبب سے ہی کہ جس سے روح کی راہین باہر کی طرف کے نفوذ سے بند ہو جاتی ہین مثل مار کے اور گر پڑنے کے کنپٹیونکے مچھلیون پر اسلیے کہ صدغین پر دو عضلے نہایت نرم ہوتے ہین کہ انکے پٹھے دماغ سے نہایت قریب ہوتے ہین بس ان دونون کی نازکی اُس اذیت سے کہ جو موذی چیز ولنے ان دونون عضلون پر وارد ہوتی ہی شدید ہوتی ہی اور دماغ ان دونون کے درد سے ایسی شدید مضرت اٹھاتا ہی کہ جس سے روح کے راہین بند ہو جاتی ہین پھر روح باہر وار نفوذ نہین کرتی اور یا ٹھنڈک ہی افراط کی باہر سے کہ آلات سے روح کے پھر آنے کے موجب ہوتی ہی یا تو اسطرح پر کہ آلے اپنے مین کی ضد والی ٹھنڈک سے روح کے نفوذ کے منافی مزاج حاصل کر لیتے ہین یا روح کے جوہر کو ٹھنڈا اور کثیف اور انبساط سے یا باہر وار روح کے نفوذ کرنے سے ضد سے بھاگنے کے واسطے بلید کر دیتے ہین یا خارج کی رطوبت ہی کہ جس سے روح دھنس جاتی ہی کیونکہ اسکا جوہر غلیظ پڑ جاتا ہی پھر باہر وار نفوذ نہین کرتی اور اسلیے کہ اعصاب لٹک پڑتے ہین پھر انکے بعضے اجزا بعضون پر منطبق ہو جاتے ہین اور اس سے روح کے مجرے بند ہو جاتے ہین یا مخدر چیز کا کھانا ہی مثل افیون کے اسلیے کہ افیون روح کو غلیظ کرتی ہی اور اسے اصلی حرارت کے بجھا دینے سے ٹھنڈا کر دیتی ہی اور آلات مین بھی روح کے نفوذ کے منافی مزاج حاصل کر دیتی ہی اور اسے روح کا اندر وار دھنسے رہنا لازم ہوتا ہی اور جانا جاتا ہی یہ سب سبب کے پہلے ہونے سے تعب اور اذیت اور مار اور گر پڑنے اور خارجی ٹھنڈک اور رطوبت اور مخدر چیز کے پینے مین سے اور اُس چیز سے کہ جسکے لیے موجب افیون اور بنگ اور بیروج کا پھل اور دھتورا ہی اگر ان چیزون کا پہلے پینا نہ معلوم ہو نبض کے ساقط ہو جانے سے کیونکہ اصلی حرارت مندفع ہو جاتی ہی اور قوتین نیچے بیٹھ جاتی ہین اور نبض ساقط ہو جاتی ہی اور ٹھنڈے پسینے سے کیونکہ اصلی حرارت کے بجھ جانیکے وقت رطوبتین ٹھنڈی پڑ جاتی ہین اور قوتین

اپنے ساقط ہو جانیکے سبب سے انکے روکنے کو چھوڑ بیٹھتی ہین پس ان مین سے جو پتلی اور لطیف رطوبتین ہوتی ہین وہ خود مسام کے راستے پہ نکلتی ہین اور ہاتھ پانون کا ٹھنڈے ہونا حرارت کے بجھ جانیکے سبب سے اور ہاتھ پانون مین اثر کے ظاہر ہونے کا سبب یہ ہی کہ یہ منبع حرارت سے دور ہوتے ہین یا تو ٹھنڈک یا رطوبت کی جہت سے خواہ مزاجیہ سادہ رطوبت ٹھنڈک ہی تو ان دونون سے وہ بات ظاہر ہوگی جو خارجیہ ٹھنڈک اور رطوبت سے ظاہر ہوتی ہی یا ٹھنڈک یا رطوبت میٹھی مادیہ ہی کہ روح کے جوہر کو غلیظ کرتی ہی پس اسکا نفوذ آلات کی طرف سہل نہوگا کہ بیداری کا موجب ہو اور مادے کے میٹھے ہونیکی شرط اسلیے کی گئی ہی کہ اگر مادہ میٹھا نہوگا تو ضرور مثل نمکین اور کھاری وغیرہ کے موجب بیداری کا ہوگا اور ان پر مزاج کی علامتین دلالت کرینگی اُس طریقے پر کہ پہلے بیان ہو چکا ہی یعنے دوسرے مین سادہ سوء مزاج کی اور مادی سوء مزاج کی علامتین بیان ہو چکی ہین وہی یہان بھی دلالت کرینگی اور فرق سبات اور سکتے مین یہ ہی کہ سبات والے شخص کا سمجھنا اور بیدار ہونا ممکن ہی اس لیے کہ سدہ سبات مین فقط دماغ کے بطن مقدم مین ہوتا ہی اور وہ سدہ باوجود اسکے کہ ایک ہی بطن مین ہوتا ہی نہ تو پورے بطن بھر کا ہوتا ہی نہ کثیف ہوتا ہی پس اسی سبب سے روح مین سے کچھ حس اور حرکت کے آلون کی طرف جاتا ہی پس کچھ جگانے کے وقت یہ ہشیار ہوتا ہی اور سلیم سانس سونے والے کیطرح سے لیتا ہی اور اسمین ویسا خطر نہین ہوتا ہی جیسا کہ سکتے مین ہوتا ہی اور سبات والے شخص کے ظاہر جلد کی ہیئت سونے کی ظاہر جلد کی ہیئت ہوتی ہی اسلیے کہ سبات ایک خواب گران ہی کہ جسمین نفسانی روح باہر سے بالکل ضعف کے سبب سے منقطع نہین ہوتی ہی اور نہ قلبی روح تنفس کے سلامتی سے گھٹتی ہی پس باہر وار کی طرف تندرست لوگون مین کی طرح سے نکلتی ہی اور نہ اسکے ظاہر جلد کی ہیئت سونے والے کی ظاہر جلد کی ہیئت سے متغیر ہوتی ہی اور ایسا حال سکتے والے شخص کا نہین ہوتا اسلیے کہ اُسکا جگانا اور سمجھانا ممکن نہین کیونکہ سدہ سکتے کا سارے بطنون مین پورا کثیف ہوتا ہی پھر نفسانی روح مین سے کچھ آلات کی طرف نہین جاتا ہی مگر اُس آلے کی طرف کہ جسکی حرکت حیات کے لیے ضروری ہوتی ہی اور نہ حیوانی روح مین سے کچھ جاتا ہی کیونکہ وہ دل مین گھٹی ہوئی ہوتی ہی یا تو سانس کے مضطرب ہو جانے سے یا منعدم ہو جانے سے اور سکتے والے کی ظاہر جلد کی ہیئت اُسمین خون کے جم جانے سے سبزی اور سیاہی مارتی ہی کیونکہ تکاثف کے سبب سے باہر وار مین اصلی حرارت کم ہو جاتی ہی اور نہ ایسا حال ہوتا ہی غشی والے کا اسلیے کہ اُسکا بھی جگانا اور سمجھانا دل کی طرف روح کے غشی مین پھر جانے سے اور اعضا سے روح کے جدا ہو جانے سے اور

دماغ کی طرف روح کے کم پہونچنے سے ممکن نہین اور دل کی طرف خون کے حیوانی روح کے ساتھ پھرجانے سے عشق والے کی ظاہر جلد کی ہیئت زردی مارتی ہی اور نہ ایسا حال ہوتا ہی رحم کے اختناق والے کا اسلیے کہ اُسکا ہشیار کرنا ممکن ہی لیکن شدت کی دشواری کے ساتھ کیونکہ اختناق کے رحم مین دماغ یعنی دماغ کی طرف اُٹھے ہوے انجرون کی سمیت کے سبب سے دماغ کا ضرر پا بہت شدید ہوتا ہی اور ایسی عورت کے ظاہر جلد کی ہیئت زردی مارتی ہو کیونکہ دل زہریلے بخارون سے مضرت اُٹھاتا ہی پس حیوانی روح غش والے مین کی طرح سے دل کی طرف پھرجاتی ہی

علاج

علاج دماغ کی تعدیل کی جانا سوء مزاج کی قسمون مین اور تنقیہ کیا جانا سوء مزاجون مین کے مادی ہین اور تقویت کی جانا سب قسمون مین اور مخدر چیزون کا علاج کیے جانا اُن تریاقون سے جو ہر ایک سے خاص ہین جیسا کہ ہم اُنکے علاجون کو بیان کرینگے اور ہشیار کرنے مین تکلف کیا جاے اگرچہ بال اُکھیڑنے سے اور ہاتھ پانون کے کھینچنے سے ہو اسلیے کہ سونا روح کے مسلکون کو تر کر دیتا ہی اور رطوبتون کے تحلیل ہونے سے اُنھین اٹکا دیتا ہی اور انجرون کے تحلیل ہونے سے روح کے جوہر کو تیرہ اور غلیظ کر دیتا ہی اور اسلیے کہ سونے مین روح اور اصلی حرارت اندر وار کو چلی جاتی ہی پس ظاہر بدن مین کے نچلے ہوے پٹھون پر ٹھنڈک غالب آجاتی ہی پس یہ پٹھے منقبض اور کثیف ہوجاتے ہین اور انکا مزاج نفوذ کے منافی اور اُنمین کی نفسانی قوتون کے منافی ہوجاتا ہی اور یہ سب سبات کی زیادتی کے موجب ہین اور سرکہ اور اس یعنے ادھیرے کے پانی کی ناس دینا اسلیے کہ ان دونون مین سے ہر ایک متضاد قوتون سے مرکب ہی تو ان دونون کے مرکب مین ایسی تسخین اور تخفیف اور قبض اور تقویت اور تلطیف روح کے مناسب عطریت سے متین کرنے والی طبخ دینے والی روح کو قبض سے اور تلطیف سے لذع کرنیوالی رطوبتون کی تقطیع کرنے والی تحلیل کرنے والی ہوگی پس یہ مرکب اسی سبب سے جید مقوی ہی افاقہ دینے والا ہی

افراط سہر

سہر افراط کا جاگنا مقدار مین اسطرح سے کہ کیفیت مین کی عادت سے بڑھکر طولانی ہو اسطرح پر کہ عادت کے وقت مین بیمار سونے پر قادر نہو گرمی اور خشکی سے کہ یہ دونون روح مین حدت کر دیتی ہین حرارت کی حدت کر دینے کا سبب تو ظاہر ہی اور خشکی کے حدت کرنے کا سبب یہ ہی کہ خشکی ہر جسم مین حرارت کی شدت پکڑنے کی مقتضی ہوتی ہی جیسے کہ رطوبت حرارت کے ضعف کے مقتضی ہوتی ہی اور اسی سبب سے جسوقت حرارت کی تفتیش خشک جسم مین مثل پتھر کے اور تر جسم مین مثل پانی کے کیجاتی ہی تو پتھر پانی سے بڑھکر حرارت مین ہوتا ہی اور حرکت کے موجب ہوتی ہین یعنی روح کی حرکت کی باہر وار کو لیکن گرمی کے موجب پڑنیکا سبب یہ ہی کہ گرمی کی شان سے ایسی حرکت ہی

کہ وہ روح کے چھپنے کی مانع ہوتی ہی اور خشکی روح مین حدت کر دیتی ہی اور اسمین ناریت پیدا کر دیتی ہی
پس اس سبب سے سہر یعنے بیداری کا مرض پیدا ہوجاتا ہی اسلیے کہ سہر فقط افراط کی بیداری ہوتی
ہی اور بیداری جاندار کی وہ حالت ہی جو حس وحرکت کے آلونکی طرف نفسانی روح کی ریزش کے وقت
ہوتی ہی اور یہ اپنی علامتونسے شناخت کیا جاتا ہی کہ بیان ہوچکی ہین یا خلط کے کھاری ہوجانے سے
کہ دماغ مین ہوتا ہی یا اُسکا بخار اسکی طرف جاتا ہی اور کھاری نمکین ہونے کی ایک قسم مین سے ہی
اور یہ وہ قسم ہی کہ جسکے ساتھ جلا اور غسل شدت سے ہوتا ہی اور یہ سہر کا اسلیے موجب ہوتا ہی کہ یہ
روح مین حدت کر دیتا ہی اور اسمین ایسے ناریت حاصل کرتا ہی کہ جو روح کے اُس چھپنے سے مانع ہی
کہ جو سونے مین شرط ہی اور اسلیے کہ یہ اپنی نمکینی سے اور حدت سے لذع کرتا ہی اور سونیکا مانع آتا ہی
اور اسلیے کہ اسمین ایک عرضی خشکی ہوتی ہی اور خشکی اُن چیزون مین سے ہی جو موجب سہر کے ہوتی ہین اُس سبب
سے کہ بیان ہوچکا اور پہچانا جاتا ہی دونون نتھنونمین تری کے پائے جانے سے اسلیے کہ خلط اپنی حرارت سے
رقیق بہتا ہوتا ہی اور اسمین سے کچھ دونون نتھنونکی طرف مندفع ہوتا ہی یا عام فکر سے اسلیے کہ فکر روح کے مزاج کو
گرم کر دیتی ہی اور اسمین حدت پیدا کر دیتی ہی خاص جسوقت کہ غم کی تابع ہوتی ہی اور اسلیے کہ فکر کسی چیز کی فقط شعور
کے ساتھ ہوتی ہی اور شعور بیداری مین ہوتا ہی یا شدت کی روشنی سے اسلیے کہ روح ایک نورانی جوہر ہی کہ طبیعت سے
باہر وار کیطرف روشنی کے وقت ہمشکل ہونیکے سبب سے حرکت کرتی ہی اگرچہ آدمی اپنی آنکھونکو بند کرلے پھر روشنی بیداری
کی موجب ہوتی ہی لیکن سہر کے لیے اسکا موجب ہونا قوی نہین ہی پس اسی سبب سے حادث کرتی ہی اُسکے قابل کے
لیے یعنی سہر کے قابل کے لیے اور یہ وہ شخص ہی کہ جسکے دماغ کا جوہر خشکی کیطرف مائل ہوتا ہی یا فساد ہضم سے پس
معدہ اُس سے اذیت پاتا ہی اور طبیعت حیلہ کرتی ہی بیداری مین تاکہ فاسد غذا کو قے سے دفع کر دے یا
اُسمین تغیر کر دے اور اسلیے کہ فاسد غذا سے بہت ابخرے ردی اُٹھتے ہین کہ دماغی روح کے مکان
مین روح کے مزاحم ہوتے ہین پس روح باہر وار کی طرف حرکت کرتی ہی یا نفخ سے کہ دراز کرتا ہی اور
اذیت دیتا ہی تو طبیعت بیداری مین حیلہ کرتی ہی تاکہ اُسے ڈکار وغیرہ سے دفع کر دے یا باقلے کی
طرح کی نیند کو پریشان کرنے والی غذا سے اسلیے کہ باقلا بیداری کا موجب ہوتا ہی کیونکہ مشوش خواب
اپنی خاصیت سے دکھلاتا ہی پس اٹھ بیٹھتا ہی اُسکا کھانے والا نیند سے اور یہ اپنے وجود سے
پہچانا جاتا ہی یا سوداوی خلط سے اسلیے کہ یہ اپنی خشکی اور سیاہی پھیلانے سے سہر کا موجب ہوتا ہی
پس یہ سہر مالیخولیا کے ساتھ ہوتی ہی مالیخولیا کی علامتون کے ساتھ علاج کوئی چیز حمام کے مثل نہین
اسلیے کہ حمام دماغ کو تر کرتا ہی اور رطوبتون کو بہاتا ہی پھر اگر نہ سوئے بیمار اسکے استعمال سے پس

علاج

خشک سوء مزاج یا اخلاط کا توی فساد ہو کہ اصلاح پر حمام قادر نہین بلکہ گرم اوقات حمام ردی خلطون کو
ہیجان مین لے آتا ہی اور استعمال کرنا سادہ بے آشجو کا اسلیے کہ یہ ترطیب کرتے ہین اور فاسد خلطون کی
کیفیت کو دور کرتے ہین اور انکا نضج کرتے ہین اور انکا استفراغ کردیتے ہین یا مصالح پڑے ہوے کا نکے
ساتھ بس توجہ طبیعت کی اُسپر بڑھکر ہوگی یا خشخاش کے شربت کے ساتھ ہی اسلیے کہ خشخاش کا شربت
باوجود اپنی مٹھاس کے نیند لاتا ہی اور حذر کرتا ہی اور کبھی احتیاج افراط کی بیداری اور روح کے
تحلیل ہوجانے کے ڈر کے وقت افیون کے مثل کی طرف پڑتی ہی تیرا طبھ افیون کے استعمال کیطرف
اور بنفشہ کا تیل تھوڑی افیون اور زعفران کے ساتھ ناک پر ملنا نہایت مفید ہی اسلیے کہ زعفران با وجود
اسکے کہ افیون کی اصلاح کرتے ہین اور اسکے اثر کو دماغ تک اپنے مین کی حرارت سے پہونچاتی ہی اور
اپنے مین کی عطریت سے نیند لاتی ہی اور ہم گرم خشک دردسر کے علاج مین لیپ اور تر یڑہ کے
نیند لانے والے بیان کرچکے ہین بس یہان استعمال کرنا چاہیے سدر اور دوار سدر ایک تاریکی ہی
کہ آنکھون کو کھڑے ہونے کے وقت عارض ہوتی ہی کیونکہ یہ حرکت ٹھہرے ہوے بخارونکو ہیجان مین
لاتی ہی اور جب بخار مقدم دماغ کو چڑھ جاتے ہین اور روح باصرہ سے ملجاتے ہین اور یہ تاریک سیاہی
پھیلانے والے ہوتے ہین تو روح پر پردہ ڈالدیتے ہین اور چیزون کے دیکھنے سے اُسکے اوٹ جاتے ہین
بس بیمار کا حال اُس شخص کے حال کی طرح ہوجاتا ہی کہ جو آنکھ پر پردہ ڈال لیتا ہی پس مثل سیاہی کے دیکھتا
ہی اور بیٹھنے اور لیٹنے کے وقت یہ ابخرے ٹھہر جاتے ہین اور تاریکی جاتی رہتی ہی اور یہ بھی ہی کہ کھڑے
ہونے کے وقت مجرے بخار کے کھل جاتے ہین بس انکا بلند ہونا سہل پڑجاتا ہی لیکن بیٹھنے کے وقت
مجرون کے بعضے اجزا بعضے اجزا پر واقع ہوتے ہین اور بند ہوجاتے ہین مجرے یا تنگ ہوجاتے ہین
اور دوار تخیل ہوتا اسکے صاحب کے لیے اس بات کا ہی کہ سب چیزین پھرتی ہین اور سدر دوار کا مقدمہ
ہوتا ہی اسلیے کہ یہ ابخرے جب بہت ہوجاتے ہین اور ہمیشہ جب دماغ پر چڑھا کرتے ہین تو دوار پیدا
کردیتے ہین اور بڑھاپے مین ان دونون کا ہمیشہ رہنا صرع اور سکتے کا منذر ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ
ان دونون کا ہمیشہ رہنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ان دونون کی پیدائش ایسے بہت سے ابخرون
سے ہی کہ جنکا سبب فاعلی اور مادی ہمیشہ رہتا ہی اور ہمیشہ رہنا ان دونون کا بڈھون مین اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ یہ ابخرے دماغ کے ضعیف ہونے کی اور دفع سے عاجز ہونے کی حالت مین غلیظ
بلغمی مادے سے دماغ کو چڑھتے ہین اور اس مین کوئی شک نہین کہ ضعیف دماغ کی
طرف جب ہمیشہ ابخرے غلیظ چڑھتے رہتے ہین تو اسمین غلیظ فضلون کی طرف جو موجب

سدر و دوار یعنی آنکھون تلے اندھیرا آنا

صرع اور سکتے کے ہوتے ہین تحلیل ہو جاتے ہین اور کبھی جاتا رہتا ہی دوار درد سر سے اس لیے کہ درد کے پائے جانے کو گرمی تحلیل کرنے والی لازم ہوتی ہی اور عکس سے یعنے درد سر دوار سے جاتا رہتا ہی اسطرح پر کہ مادہ درد سر کا ایسے بخار اور ریاح کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی کہ جو دوار کے موجب ہوتے ہین پھر یہ ابخرے اور ریاح یا تو ذات سے یا دواؤن سے تحلیل ہو جاتے ہین اور فاضلون مین سے بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم کلی نہین ہی اسلیے مصنف نے قد کے لفظ کے ساتھ کہ کبھی کے معنون مین ہی بیان کیا ہی بلکہ یہ حکم دوار کے بعضی قسمون مین اور درد سر کے بعضی قسمون مین درست پڑتا ہی لیکن وہ دوار کہ جو درد سر سے جاتا رہتا ہی بس یہ وہ دوار ہی جو ابخرون سے یا رقیق یا غلیظ مواد سے ہوتا ہی لیکن ابخرے والے دوار کا سبب یہ ہی کہ جب ابخرے دماغ کی فضا سے یا اُن رگون سے جو گرد دماغ کے ہین جھلیون کے نیچے جاتے ہین اور وہان پر مستقل ہو جاتے ہین اور اُن جھلیون مین تمدید کرتے ہین بس درد سر پیدا ہو جاتا ہی اور دوار جاتا رہتا ہی اور یہی رقیق مواد کا حال ہی کہ جسوقت دماغ کے بطنون سے یا رگونسے جھلیونکی طرف منتقل ہوتا ہی لیکن غلیظ مواد بس جسوقت پک جاتا ہی اور لطیف ہو جاتا ہی اور ابخرے بن جاتا ہی یا پتلا پڑ جاتا ہی اور جھلیون کے نیچے جا کر ٹھہرتا ہی بس درد سر پیدا کرتا ہی اور لیکن وہ درد سر کہ جو دوار سے جاتا رہتا ہی بس یہ وہ ہی کہ ریاح یا ابخرے یا رقیق یا غلیظ مواد سے کہ جھلیون کے نیچے ٹھہرا ہوا ہی ہوتا ہی اسلیے کہ ریاح اور ابخرے اور رقیق مواد جب اپنے مستقر سے یعنے ٹھہرنے کی جگہ سے حرکت کرتے ہین اور دماغ کی فضا کی طرف منتقل ہوتے ہین تو دوار عارض ہوتا ہی اور درد سر جاتا رہتا ہی اور لیکن غلیظ مواد جبکہ پک جاتا ہی اور پتلا پڑ جاتا ہی اور دماغ کی فضا کی طرف نفوذ کرتا ہی تو دوار پیدا ہوتا ہی اور درد سر جاتا رہتا ہی اور ان دونون کا سبب یعنی سدر اور دوار کا بہت سے ابخرے ہوتے ہین کہ آنکھون مین تاریکی پھیلاتے ہین جبکہ تیرہ ہوتے ہین اور مقدم دماغ مین آتے ہین اور روح باصرہ سے بہت ملجاتے ہین یہانتک کہ اسمین صورت کے واقع ہونے سے مانع ہوتے ہین اور جکر کرتے ہین یہ ابخرے دماغ کے بطنون مین یا رگون مین کیونکہ انکی غلاظت کے سبب سے اور دماغ کے ام رقیق اور ام غلیظ کی اور رگون کی پھیلانے والی چکناہٹ کے سبب سے انکا تحلیل ہونا ممکن نہین بس ابخرے ارواح کے ساتھ گھومتے پھرتے ہین بعد اسکے کہ انکے مقابل روحین طبعیہ حرکت کے ساتھ کہ وہ انکی حرکت کی ضد ہی ہوتی ہین بس ان دونون حرکتون مین تدافع ہوتا ہی اور ان دونون مین دوری حرکت واقع ہوتی ہی جیسا کہ بگولہ مین ہوتا ہی کیونکہ یہ دونون اسوقت مین اپنے اوپر بلند ہونے ہوے پلٹتے ہین بس اس حرکت کے ساتھ جو نسبتین کہ روح باصرہ مین اور دیکھی ہوئی چیز کے درمیان مین

[illegible]

ہوتی ہین بدلجاتی ہین بس دیکھی ہوئی چیز گھومتی نظر آتی ہی اسلیے کہ جب روح حرکت کرتی ہی تو اُسکی حرکت کے ساتھ اسمین کی مرتسم صورتونکی ہیئتون سے حرکت کرتی ہی بس اس سے وہ بات عارض ہوتی ہی جو دیکھی ہوئی چیز کی حرکت سے عارض ہوا کرتی ہی اور جبکہ یہ حرکت گولائی کی ہیئت پر ہوتی ہی تو اس حرکت کی ہیئت پر بعضی صورتون کی ہیئتین بعضے کے ساتھ قریب ہوجاتی ہین بس قوت باصرہ کل دیکھی ہوئی ٹھہری چیزون کو گول حرکت سے متحرک سمجھ لیتی ہی اور اس حرکت کی تیزی اور سستی اس روح کی حرکت کی تیزی اور سستی کے مطابق ہوتی ہی اور یہ بخار یا تو بنتے ہین بلغمیہ رطوبت کے سبب سے دماغ ہی کے ذات سے دماغ مین کی بند اور تبخیر کرنے والی حرارت کے سبب سے یا پیدا ہوتا ہی معدے سے یا اور اعضا سے مثل رحم کے اور مثانے کے اور دونون گردون کے اور پیٹ پر کی جھلی کے اور دونون پائون کے یا مختلف سوء مزاج سے کہ یکایک عارض ہوتا ہی کہ اُس سے روحین بھاگتی ہین اور اُنکے لیے مضطرب حرکتین عارض ہوتی ہین اور جب دماغ مین حرکت کرتی ہین تو ضرور ہوتی ہین چکر کرتی ہوئی دماغ مین اور یہ سب اپنی علامتون سے پہچانے جاتے ہین کہ بیان ہو چکی ہین یعنی سوء مزاج سادہ اور مادی کی علامتین یا آدمی کے اپنے اوپر گھومنے کے سبب سے قوی متصل دوران سے تو اسمین کی روحین گھومنے لگتی ہین یعنی دماغ مین کی پھر سکون کے بعد روحین باقی رہتی ہین یعنے آدمی کے گھومنے سے ٹھہر جانیکے بعد بھی روحین اسمین گھومتی عرضی زبردست چکر دینے والے کی قوت کے باقی رہجانے سے جیسا کہ پھینکے ہوئے پتھر مین پھینکنے والے سے جدا ہو جانے کے بعد رہتی ہی یا پانی کے بھرے ہوئے کٹورے کی طرح جبکہ پھرایا جاتا ہی اور پھر ٹھہرایا جاتا ہی اسلیے کہ کٹورے کے ٹھہر جانے کے بعد پانی چکر کرتا رہتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ کٹورہ پانی کی حرکت کے وقت پانی کو ٹکر دیتا رہتا ہی پس اس پانی مین ایک قوی قوت حرکت دینے والی آجاتی ہی اور روح پانی سے زیادہ لطیف ہوتی ہی بس حرکت کے وقت کی کھوپری کے جرم کے ٹکر دینے کے سبب سے چکر کرتی بعد بھی باقی رہتی ہی یا مار کے سبب سے یا گر پڑنے کے سبب سے کہ صدمہ سر کو پہونچتا ہی اور گھما دیتا ہی روحونکو ضغطہ کرنے سے مثل پانی پڑنے کے چوٹ کے زور کے ساتھ اسلیے کہ یہ چوٹ پانی کو گھما دیتی ہی موج مارنے کی حالت مین اور روح اپنی ہوائیت کے سبب سے اس بات مین پانی سے اولی ہی اور پہچانے جاتے ہین یہ سب جو کہ دوران سے یا مار سے یا گرنے سے ہین اپنے پہلے ہونے سے

علاج

علاج دماغ کی تقویت کیجائیگی سب مین اور مار اور گر پڑنے کا علاج کیا جائیگا اُن چیزون سے جو کتاب کے آخر مین بیان کیجائینگی اور علاج کیا جاے گا عارضی سوء مزاج کا کہ مختلف ہی اُسکی ضد سے اور دماغ کا استفراغ ایارج سے اور رطوبت سے کیا جاے گا

کہ دماغ مین مشکن ہین ایارجون اور شبیارون اور غرغرون وغیرہ سے اور معدے کی اور دماغ کے شریک
عضوون کی تقویت کیجائیگی کہ جن سے ابخرے دماغ کو چڑھتے ہین یہانتک کہ انمین بخار نہ پیدا ہونے پائے
اور انکے نیچے کا راستہ بند کیا جائیگا اگر ممکن ہو مثل اسکے کہ ابخرون کا صعود ان شریانون سے ہو کہ دونون
کنپٹیون پر ہین یا دونون کانون کے پیچھے ہین پس اسوقت مین وہ دبائی جائینگی یا کاٹ ڈالی جائینگی
اور ہاتھ پانون کی مالش کیجائیگی ان سب قسمون مین کہ جنکی پیدائش بخار سے ہوتی ہو اور کھر کھرے
کپڑے سے رگڑے جائینگے اور گرم پانی مین رکھے جائینگے اور تسخین کیجائیگی تاکہ ابخرے دماغ سے
انکی طرف منجذب ہو آئین اور رلایا جائیگا اگر صفرا غالب ہو مثل جو کے شربت کے یا لیموں کے شربت
کے تاکہ اپنے سمیٹنے اور نچوڑنے سے دماغ کی طرف کے بخار کے راستے کو اپنے مین بے غالبہ قوت
سے بند کردین یا شربت املی کا یا شربت آلو کا اسبغول کے لعاب کے ساتھ اور بنفشہ کے شربت
کے ساتھ طبیعت کی نرمین کے لیے اور بخار کو نیچے اتارنے کے لیے اور ملین کیجائیگی اسی سبب سے
طبیعت مسہل فتیلون سے اور نرم حقنون سے یا کھٹا خیساندہ بنفشہ کے شربت کے ساتھ
اور ان بیمارون کے خیساندون مین اور غذاؤن مین سوکھا دھنیا ڈالا جائیگا بخار کے روکنے
کے لیے غذا انار کے دانون کا یا لیموں کا اور اگر معدے کی تقویت کے لیے اور بخار کے روکنے کے
واسطے یا نمک کے ساتھ تاکہ طبیعت بستہ نہو جائے یا سماق کے ساتھ اس سبب سے کہ بیان ہو چکا یا لوکی
یا آلو بخارا کے ساتھ اگر طبیعت بستہ ہو اور اگر بلغم غالب ہو تو اسطوخودوس کا شربت لیموں کے ساتھ
لیموں کے شربت کے ساتھ اسلیے کہ باوجود بلغم کے تقطیع اور تلطیف کرنے کے ابخرون کو مانع آتا ہی اور
معدے کی تقویت کرتا ہی اور اکثر اوقات تنہا اطریفل کی احتیاج پڑتی ہی اسلیے کہ اطریفل دماغ اور
معدے کی تقویت کرتا ہی اور نچوڑنے کے ساتھ بلغم کا اسہال کرتا ہی اور رطوبت کو چن لیتا ہی اور ابخرونکو
روکتا ہی یا ایارج فیقرا کی اگر بلغم بہت ہو یا طبیعت بستہ ہو اور کبھی محتاجی ہوتی ہی قرص بنفشہ کی
جب بلغم صفرے کے ساتھ مرکب ہوتا ہی یا حب ایارج کی کہ ایارج اور غاریقون اور تربد اور تخم حنظل
اور سقمونیا سے بنتی ہی کابوس یہ تخیل کرنا آدمی کا سونے مین ایک ایسے خیال کو کہ وہ اسپر
پڑتا ہی اور اسے دباتا ہی اس لیے کہ دماغ جب بخارون سے بھر جاتا ہی تو آلے مین نفسانی روح کا
نفوذ ممتنع ہو جاتا ہی پس روح پر سانس لینے کے آلون کا پھیلانا اور سمیٹنا دشوار ہو جاتا ہی پس
ایک بوجھل دبانے والی چیز کا تخیل کرتا ہی کہ اسپر گر پڑی ہی جیسا کہ یہ دشواری سینہ پر بوجھ ہونے
کے وقت عارض ہوتی ہی اور تنگ کرتا ہی یہ خیال یعنے بخار سانس کو کیونکہ روح دماغ مین

[illegible]

بخارون کے بھر جانے کے وقت سانس لینے کے آلون مین نفوذ نہین کرتی ہی پس اسوقت مین اسکی حرکتون
کی تکمیل دشوار ہو جاتی ہی پھر سانس تنگی کرتی ہی اور دل کی طرف ٹھنڈی نسیم کے کم پہونچنے سے اور
گرم ہوا اور دخانی ابخرے جلے ہوئے دل مین کے اور پھیپھڑے مین کے کم نکلنے سے آدمی کا
گھٹ جانا قریب ہی اور حرکت کو مانع آتا ہی کیونکہ بیان ہو چکا ہی کہ آلات مین نفوذ کرنے سے
روح ممتنع ہو جاتی ہی اور آدمی اسی حال پر یہانتک رہتا ہی کہ ٹھنڈی ہوا کی احتیاج انتہا کی شدت
پکڑ جاتی ہی اور روح گرم ہو جاتی ہی پس یہ نفسانی روح کو قوی حرکت کی باہر وار نکلنے کے لیے محتاج
کرتی ہی یہانتک کہ سانس کی حرکت کے تکمیل پر قوی ہو جاتی ہی اور اسکو سوتے سے جاگ پڑنا لازم
ہوتا ہی اور یہ گھوٹنے والے ابخرے نفسانی روح کے دفع کرنے سے اور دماغی قوتون کے زور سے
تحلیل ہو جاتے ہین اور اسیر دماغ مین بند ہونے سے دماغ کی طرف بھاگی روح کو دل کا دفع کرنا معین
ہوتا ہی اور کابوس صرع کے منذرون مین سے ہی جب کہ غالب بدن پر غلیظ بلغم ہی ہوتا ہی تو اُس سے
بہت سے غلیظ ابخرے دماغ کو چڑھتے ہین کہ باوجود اندوار سوتے مین حرارت کے مجتمع ہونے پر
اپنی غلاظت کی شدت سے تحلیل نہین ہوتے اور باوجود اسکے دماغ کا ضعیف ہونا ضرور ہی اور نہین تو
ان ابخرون کو پورا قبول نکرے گا یہانتک کہ اُنسے بھر جاے گا اور یہ مرض عارض ہو جاے گا اور
اسوقت مین اُنسے صرع یا سکتہ پیدا ہوتا ہی جبکہ یہ ابخرے ٹھنڈے پڑ جاتے ہین اور کثیف ہو جاتے ہین
اور رطوبتین بنجاتے ہین اور اُنسے دماغ بھر جاتا ہی اور جبکہ غالب سوداہی ہوتا ہی تو مانیا سے
انذار کرتا ہی خاص جسوقت کہ دماغ مین شدت کی حرارت ہوتی ہی اور جب کہ غالب خون ہوتا ہی تو
سرسام سے انذار کرتا ہی اور یہی حال ہوتا ہی کہ جب غالب صفراء محیہ ہوتا ہی اور اسکا سبب
خون یا بلغم یا سودے کا بخار ہوتا ہی اور صفرے سے کم ہوتا ہی کیونکہ وہ لطیف ہوتا ہی اُس سے
ایسے غلیظ ابخرون کا اُٹھنا جو روح کو آلون کی طرف کے نفوذ سے مانع آئین ممکن نہین علاوہ اسکے
یہ بات ہی کہ یہ کم مرہ محیہ سے ہوا کرتا ہی اسلیے کہ مرہ محیہ سے غلیظ بلغم کے ملجانے کے سبب سے
غلیظ ابخرون کا اُٹھنا ممکن ہوتا ہی کہ دماغ کو حرکت کے سکون اور تحلیل کرنے والی بیداری کے
نہونے کے وقت چڑھتا ہی بخار کے تحلیل کرنے والی باوجود اسکے کہ حرارت اندوار بیداری کے وقت
ضعیف ہوتی ہی پھر بہت تبخیر پر قوت نہین رکھتی اور یہ بات ہی کہ رطوبتین چڑھی ہوئی بیداری مین
پراگندہ ہوتی ہین پھر انمین اندوار اتنی جمع نہین ہوتین کہ بہت سے بخار اُٹھین اور اکثر اوقات
کابوس شدید ٹھنڈک سے ہوتا ہی کہ سر پر یکایک پہونچتی ہی پس نچوڑتی ہی اور دماغ مین

یکایک قبض کرتی ہی پھر اس سبب سے آلات مین روح کا نفوذ ممتنع ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے اس خیال کا
تخیل ہوتا ہی اور یہ قسم بھی دماغ کے ضعف سے خالی نہین ہوتی ہی اسواسطیکہ اگر دماغ اپنی ذات سے
ٹھنڈک دفع کرنے پر قوت رکھتا تو اُس سے منفعل نہوتا علاج استفراغ ہی یعنے بدن مین کے اُس
خلط کا استفراغ ہی کہ جس سے ابخرے اُٹھتے ہین اور دماغ کا تنقیہ ہی فضلون سے کہ غلیظ ابخرونکی
کثرت سے دماغ مین پیدا ہوے ہین اور اُسکی تقویت ہی تاکہ بخار کو اور ٹھنڈک کو قبول نکرے اور دماغ
کی طرف چڑھنے والے ابخرون کا روکنا ہی اُن چیزون سے کہ کئی بار بیان ہو چکین صرع ایک
دماغی سدہ یعنے دماغ مین کا عارض یعنے دماغ کے تینون بطنون مین عارض ناتمام ہی یعنے پورا
نہ بھرنے والا ہی نہ یہ کہ سب بطنون کو شامل نہین ہی اسطرح پر کہ ایک مین ہو دوسرے مین
نہو کیونکہ سارے دماغی فعلون مین ضرر ظاہر ہوتا ہی لیکن یہ سدہ بطن مقدم مین بہت ہوتا ہی اور اسی
سبب سے حرکت مین کے ضرر سے حسمین کا ضرر بہت ہوتا ہی کہ اُس سے یعنے سدہ کے سبب سے
سب پٹھون مین تشنج ہوتا ہی کیونکہ انکا سبب سمٹتا ہی اور وہی دماغ ہی موذی کے دفع کرنے کے لیے
اسواسطیکہ دفع کا فعل عضو کے انقباض ہی سے حاصل ہوتا ہی اور جب دماغ منقبض ہوتا ہی اور
نچوڑتا ہی اور اپنی ذات مین جمع ہوتا ہی تو سمٹ جاتا ہی اور اسکے سمٹنے سے سب پٹھے سمٹنے لگتے ہین
کیونکہ یہ پٹھے اُس سے متصل ہوتے ہین پس انقباض دماغ مین ذات سے اور پہلے قصد سے
ہوتا ہی اور انبساط استراحت اور استعداد کے لیے ہوتا ہی اور انقباض دفع کا قوی دوسری بار
ہوتا ہی پس وہ عرضی یعنے واسطے سے ہوتا ہی اور اسی سبب سے صرع قائم مقام تشنج کے ہوتی ہی
نہ استرخا کے اور حس وحرکت کو مانع ہوتا ہی یعنے ان سبکے سب کو اور سیدھے ہونے کو پورا مانع آتا ہی
مثل حس کے مطلق اور سیدھے ہونیکے یا ناتمام مثل دماغ کے قریب والے چھوٹے عضوون کی
حرکت کے مثل زبان کے پس مرگی والے کی زبان کبھی حرکت کرتی ہی اور بے سمجھے بات کرتا ہی اور اسکے
مانع آنے کا سبب یہ ہی کہ حس اور حرکت کی قوت پٹھون مین سدے کے سبب سے طبیعی مجرے پر نفوذ
نہین کرتی لیکن سدے کے ناتمام ہونیکے سبب سے کچھ اس قوت مین سے پٹھون مین نفوذ کرجاتا ہی
اور اسی سبب سے مصروع کا حال مسکوت کے حال کی طرح کا نہین ہوتا ہی اور پورے منع کے ساتھ
سیدھا ہونا اسلیے مختص کیا گیا ہی کہ پٹھون کی بہت سی حرکتون سے سیدھے ہونے کا فعل پورا ہوتا
ہی اور یہ بات جب ہی ہوتی ہی کہ جب حرکت دینے والی قوتین قوی ہوتی ہین اور اسی سبب سے
جب آدمی ضعیف ہوجاتا ہی تو سیدھے ہونے سے عاجز آجاتا ہی اگرچہ بعض عضوون کو حرکت دینے سے

علاج

صرع دماغی

عاجز نہین آتا ہی اور لیکن حس کو پورا مانع آنا تو ظاہر یہ ہی کہ جسمین سے تھوڑا سا باقی رہ جاتا ہی مگر صرع کے وقت جبکے شعور سے نہین شعور کرتا ہی اور نہ افاقہ کے وقت اور صرع فقط سدے ہی سے عارض ہوتی ہی کیونکہ صرع اعضا کو حس اور حرکت سے روکتی ہی اور روکنا یا تو اعضا کی ذات مین کے کسی امر کے سبب سے ہوتا ہی یا حساسہ اور محرکہ قوتون مین کے کسی امر کے سبب سے ہوتا ہی یا آلون مین کے کسی امر کے سبب سے ہوتا ہی لیکن پہلی قسم بس ناممکن ہی اسلیے کہ مرض یکبارگی پیدا ہوتا ہی اور یکبارگی جاتا رہتا ہی اور یہی حال دوسری قسم کا ہی اسلیے کہ یہ یا اندوار کی طرف قوت کے بھاگنے سے ہوگا جیسا کہ افراط کے ڈر مین ہوتا ہی تو اُسکے ساتھ تشنجی حرکتین نہونگی یا قوت کے فساد کے سبب سے یا قوت کے حامل روح کے فساد کے سبب سے ہوتا ہی اور یہ وہ ہی کہ جسکے ساتھ تشنجی حرکتین بھی نہونگی اور نہ یکبارگی مرض کا پیدا ہونا اور جاتے رہنا ہوگا باقی رہا یہ کہ آلون کے نفس مین ہو اسطرح پر کہ آلے اپنے مین روح کے نفوذ کرنیکے قابل اسی سدے کے سبب سے نرہین کہ دفعۃً پیدا ہوتا ہی اور دفعۃً جاتا رہتا ہی اسواسطے کہ جو سدے کے سوا سے ہوتا ہی وہ دفعی نہین ہوتا ہی اور اسکا سبب یعنے سدے کا سبب یا تو دماغ کا سمٹنا اور اسکے اجزا کا مجتمع ہونا موذی کے لیے یعنے موذی شی کے دفع کرنے کے لیے اور یہ سمٹنا روح کے مسلکون کے بند ہونے کا موجب ہوتا ہی کہ پیدا ہوتا ہی ردی بخار سے مثل ایسے بخار کے کہ خون حیض کے رکنے کے وقت رحم سے اُٹھتا ہی یا زہریلی خارجیہ کیفیت سے جیسا کہ بچھو کے کاٹنے کے وقت ہوتا ہی جب بچھو کا کاٹنا ہتھیلیون پر واقع ہوتا ہی بس یہ کیفیت پٹھون کے واسطے سے دماغ تک پہونچتی ہی یا بدنیہ سے کہ شریف عضو سے دماغ کو ابخرے چڑھتے ہین جیسا کہ منی کے فساد سے ہوتا ہی اور اوعیہ مین اور رحم مین اسلیے کہ جب منی ان دونون مین جمع ہوتی ہی اور تلے اوپر مجتمع ہوتی ہی اور زہریلی کیفیت پر مستحیل ہو جاتی ہی تو یہ کیفیت دماغ کو پہونچتی ہی پھر اگر کہا جاے کہ کیفیت عرضون مین سے ہی اور عرض کا ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف جانا محال ہی تو اُسکا جواب یون دیا جاے گا کہ جس بیمار عضو کے لیے یہ کیفیت ہی وہ اپنے قریب کے عضو کو اس کیفیت پر بدل لیتا ہی اور اسی طرح سے ہر عضو اپنے پاس کے عضو کو اس کیفیت پر بدلتا جاتا ہی یہانتک کہ سر تک مثلاً پہونچ جاتا ہی یا جوہر کی ردی رطوبت سے کہ بدبودار ہی دماغ مین پوشیدہ ہی اپنی کیفیت سے دماغ کو اذیت دیتی ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ کبھی اپنی مقدار سے روح کے مجرون کو بھی بند کر دیتی ہی یا روح کے منافذ مین کی غلیظ ریح سے کہ اپنی غلاظت سے بند ہو جاتی ہی اور اپنی غلاظت سے منفذون کو بند کر دیتی ہی ارسطاطالیس کی راے پر اور اُس سے دماغ بھی متاذی اور منقبض ہوتا ہی

یا رطوبتون کے غلیان سے افراط حرارت کے سبب سے نا یہ حرارت کی افراط سے پس رطوبتون کا حجم زیادہ ہو جائیگا اور اُس سے بطن دماغ کے بعض طرح کے بھرنے سے بھر جائینگے باوجود اسکے کہ یہ رطوبتین اپنے مین غلیان سے حدت پیدا ہونے سے دماغ کو اذیت دیتی ہین یا سدہ ڈالنے والے اخلاط سے دماغ کے کچھ بطنون کے لیے غلیظ بلغم مین سے یا رقیق بلغم مین سے اور یہی اکثری امر ہی کیونکہ اسکا وجود دماغ مین کثرت سے ہوتا ہی اور کثرت اور غلظت و لزوجت کے اپنے مین مجتمع ہونے سے سدہ کا موجب ہوتا ہی لیکن غلیظ مین سدے کے موجب ہونے کا سبب تو ظاہر ہی اور رقیق بلغم اسلیے سدہ کا موجب ہوتا ہی کہ یہ مثل ریاح اور بخار کی نسبت سے کہ دماغ کے بطنون مین سدون کے موجب ہین نہایت غلیظ ہوتا ہی اگرچہ اپنی ذات مین رقیق ہوتا ہی یا خون سے اور یہ کم ہی کیونکہ خون دماغ مین کم حاصل ہوتا ہی یا صفرے سے اور یہ نادر ہی اس لیے کہ صفرا سدے کا جب ہی موجب ہوتا ہی کہ جب اسکی مقدار کثرت سے ہوتی ہی اور صفرے کا وجود بدن مین کم ہوتا ہی اور دماغ مین نہایت کم ہوتا ہی کیونکہ صفرا دماغ مین پیدا نہین ہوتا ہی اور نہ دماغ کی غذا مین داخل ہی اور صفرا اپنی کمی کے ساتھ رقیق لطیف حاد ہوتا ہی پس اُس سے سدہ نہین پیدا ہوتا ہی خاص دماغ مین کہ جو اپنی فضا کی کشادگی کے ساتھ ارادیہ حرکتون کا مبدء ہوتا ہی یا سودے سے پس مرہ سودا کی علامتون کے ساتھ ہوگی صرع اور مالیخولیا کے علامتون کے ساتھ ہوگی اور اُنسے ملی ہوئی ہوگی یعنے صرع مالیخولیے کی علامتون سے اور سدہ ڈالنے والی خلط کے علامتون سے ملی ہوئی ہوگی باوجود اسکے کہ سدہ ڈالنے والا خلط روح کے مسلکون کے بند کرنے سے صرع کا موجب ہوتا ہی دماغ کے منقبض کرنے سے بھی اذیت کے دفع کرنیکے واسطے صرع کا موجب ہوتا ہی اور جب سبب دماغ مین ہوتا ہی تو اسپر دلالت کرتا ہی ہمیشہ کا بوجھ رہنا سر مین کیونکہ صرع پیدا کرنے والا مادہ دماغ مین ہمیشہ حاصل رہتا ہی اور زبان مین کیونکہ یہ مادہ پٹھون کو ضعیف کر دیتا ہی اور زبان مین اُسکے ظاہر ہونے کا سبب یہی ہی کہ باوجود کثرت رطوبت کے یہ دماغ سے قریب ہی اور حروف کا ادا کرنا فقط اُسکی قوت کے کمال سے پورا ہوتا ہی یہانتک کہ اُسکو تیز پوری حرکتین کہ جنسے حرفون کی تقطیع ہوتی ہی اور ہر حرف اپنے مخرج سے ادا ہوتا ہی اُسکا حرکت دینا ممکن ہوتا ہی اور آنکھون مین کی سیاہی اور حواس کی کدورت ہونا کیونکہ روح غلیظ ہوتی ہی اسلیے کہ جس مادے سے کہ پیدا ہوتی ہی وہ غلیظ ہوتا ہی اور غلیظ تیرہ کرنے والی بخرون سے ملی ہوتی ہی اور باقی اعضا کا سالم ہونا کہ دماغ کے شریک ہین مثل معدے کے اور رحم کے اور اوعیہ منی کے لیکن جو سبب کہ دماغ کے جوہر مین ہوتا ہی پس وہ جھلیون مین کے سبب سے بڑھکر ردی ہوتا ہی کیونکہ دماغ شریف ہی اور اُسکا جوہر نرم ہی اور بنیاد اُسکی ضعیف ہی اور لیکن جھلی مین کے

سبب کی برودت کا سبب یہ ہی کہ جھلیان دماغ کی شریک ہوتی ہین اور ریحی اور بخاری بردوی یعنے
کان مین کی ہزیم بڑی آواز فضاے دماغ مین ان دونون کی حرکتین محسوس ہونے کے سبب سے
اور تمدد اسلیے کہ ریح اور بخار پر ہوائی اجزا کے غالب ہونے سے یہ دونون جسمین محتبس ہوتے ہین
اُس سے جدا ہونے کے لیے حرکت کرتے ہین اور ثقل کم ہونا اور تشنج کم ہونا دلالت کرتا ہی
مصنف نے کلیات کی شرح مین بیان کیا ہی کہ شدید تشنج کہ صرع سے پیدا ہوتا ہی جب ہی ہوتا ہی جب
ریح سے صرع ہوتی ہی اسلیے کہ ریح اپنی حرکت کے قوت کے سبب سے اور اپنے منتقل ہونیکے سبب سے
اعضا مین مختلف تشنج پیدا کرتی ہی اور یہی حال بخار کا ہی اور ممکن ہی کہ تشنج ثقل پر معطوف ہو پس شیخ بو علی
سینا کے قول کے موافق ہو جاے کہ ریحی تشنج شدید نہین ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ ریح اپنی
نسبتی لطافت کے سبب سے مجرون مین نفوذ کرتی ہی اور روح کے مسلکون کو بہت بند کر دیتی ہی
پس روح کا نفوذ پٹھون مین کم ہوتا ہی اور اسکے ساتھ تشنج اور اضطراب کم ہوتا ہی یا یہ سبب ہی کہ ریح
اپنی لطافت کے سبب سے حرکت مین تیز اور تحلیل اور مندفع ہو جانے مین آسان ہوتی ہی خاص
یہ چوڑی فضا مین مثل دماغ کے پس اسکے دفع کرنے مین دماغ قوی انقباض کا محتاج نہین ہوتا ہی کہ اعضا
مین کے تشنج کی کثرت کا موجب ہو اور یہی حال بخار کا ہی اور ہر خلط اپنی علامتون سے پہچانا جاتا ہی کہ
مذکور ہو چکی ہین یعنے اخلاط کی علامتون کے بیان مین اور بلغمی مین تھوک کف دار ہوتا ہی اس لیے کہ
چپچپا بلغم دماغ سے تالو کی طرف کشش پا کر آتا ہی اور سونگھی ہوئی ہوا سے کہ جو اسکے راستے مین پڑتی ہی ملجاتا
ہی اور اوس سے مشبک ہو جاتا ہی اور بلبلے بنجاتا ہی کہ جلدی پھٹتا نہین اور پیشاب مین ایک چیز مثل گھلے
ہوے سیسے کے ہوتی ہی غلاظت مین اور لزوجت مین کیونکہ کچھ اس بلغم مین سے دماغ مین سے پیشاب
کے ساتھ دفع ہوتا ہی اور جب یہ بلغم سارے بدن مین عام ہوتا ہی تو پیشاب مین بہت نکلا کرتا ہی
جمے ہونے کے ساتھ کیونکہ ٹھنڈک اور رطوبت دل پر غالب ہوتی ہی پس وہ خون جو کہ دل مین ہوتا
ہی وہ ٹھنڈا مائی ہو جاتا ہی یا روح کہ جو اُس سے پیدا ہوتی ہی مقدار مین کم ہوتی ہی یا باہر کی طرف
حرکت مین بوجھل ہوتی ہی اپنی ٹھنڈک کے سبب سے کم اشتعال رکھتی ہی اور اپنی رقت کے سبب
سے آسانی سے تحلیل ہو جاتی ہی اور اگر دل کی حرارت قوی ہوتی تو ضرور اُس سے دماغ کی طرف
اُٹھے ہوئی روح حرارت مین قوی ہوتی دماغ کو گرم کرتی اور خشک کر دیتی اور دماغ مین اس قسم کے
حاصل ہونے سے مانع آتی اور کسل اور نسیان کے ساتھ صورتون اور معنون کے واسطے اس سبب سے
کہ بیان ہو چکا اور جب صرع معدے کی شرکت سے ہوگی تو اُسکا عروض پیٹ بھر سے پر یعنے

غذا سے معدے کے بھرے ہونے پر ہوگا اسلیے کہ اسوقت مین دماغ کو معدے سے ابخرے بہت چڑھینگے مثلی
کے ساتھ اسلیے کہ صرع معدے کی مشارکت سے جب ہی پیدا ہوگی کہ جب معدے مین فاسد اخلاط
ہونگے اور اسوقت مین معدہ ضرور انکے دفع کرنے کے لیے حرکت کریگا اور کرب اور خفقان کے ساتھ
معدے والونکے ساتھ یعنی معدے مین کے اختلاجیہ حرکت کے ساتھ صرع کے باری کے پہلے کیونکہ وہ ردی
مادہ جو کہ معدے مین ہی ہیجان کرتا ہی بس معدہ اسوقت مین اُسکے دفع کرنے کے لیے مضطرب انبساطی
انقباضی حرکتین کرتا ہی اور عارض ہوتا ہی باری کی شروع مین جسکے باقی رہنے کے نزدیک کہ ابھی بالکل
باطل نہین ہوا ہی چلانا اسلیے کہ معدے سے اُٹھے ابخرون کا تراکم اور اجتماع سانس کے مجرون مین کثرت
سے ہوتا ہی بس مصروع کے لیے مثل اختناق اور ضیق نفس کے حالت عارض ہوتی ہی بس مضطر
ہوکر چیخین مارنے لگتا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ چلانا اس سبب سے ہوتا ہی کہ فم معدہ صرع پیدا کرنیوالے
مادے سے شدید اذیت پاتا ہی اس لیے کہ حس ابھی باطل نہین ہوا ہی اور اکثر اوقات اُسمین اُس
صرع مین جو پیدا اوعیہ منی کی شرکت سے ہوتی ہی انزال عارض ہوتا ہی اس لیے کہ اوعیہ مین تشنج ہوتا
ہی اور نچوڑ واقع ہوتا ہی جیسا کہ سارے ۔ فضاء دماغ کے تشنج سے متشنج ہوتے ہین اور اوعیہ خود خاص
فاسد منی کی اذیت سے تشنج کرتے ہین بس اوعیہ کے بھرے ہونیکے ساتھ نچوڑ ہونے کے سبب سے
منی نکل آتی ہی اور کبھی صرع کیچوون کے سبب سے ہوتی ہی اسلیے کہ کیچوون سے ردی خبیث ابخرے
دماغ کو چڑھتے ہین بس دماغ انکی اذیت کے دفع کرنے کے لیے متشنج اور منقبض ہوتا ہی اور کبھی مادہ
صرع کا موجب دور کے عضو مین ہوتا ہی دماغ سے دور کے عضو مین جیسے کہ پاؤن کے انگوٹھے مین
ہوتا ہی مادہ بس بیمار باری کے پہلے چیونٹیان سی چڑھتے پاتا ہی اس عضو سے اسلیے کہ سبب اسکا منفذ
مین غلیظ مادے کا رک رہنا ہی اس حال سے کہ منفذ مین سدہ عارض ہوگیا ہی بس اس سے اصلی
حرارت اور حیوانی روح اور ٹھنڈی ہوا منقطع ہوگئی ہی اور متعفن ہوگیا ہی اور زہریلی ردی کیفیت کیطرف
غریب حرارت کے غالب آنے سے مستحیل ہوگیا ہی پھر فعلیہ برودت سے آخر کو غریب حرارت کے بجھ جانے سے
ٹھنڈا ہوگیا ہی اسلیے کہ بدن مین اسکی حفاظت پر عرضی زبردستی کرنے والے فقط اصلی حرارت ہوتی ہی اور
یہ زہریلی کیفیت اور فعلی ٹھنڈک غلیظ ابخرون کے ساتھ کہ اس مادے سے اُٹھتے ہین دماغ کو
پہونچتی ہی اور ان ابخرون کی غلاظت اور ٹھنڈک سے اور مجرون کے باریکی سے اور اس عضو اور
اسکے قریب کے گوشت کی مضبوطی سے علیل انکے اُٹھنے کے نزدیک ایک ٹھنڈی چیز کو اس مقام سے
مادہ کے بدن پر پہونچنے تک چلتے ہوے حس کرتا ہی اور صرع پیدا ہوجاتی ہی علاج مادے کا استفراغ

کیا جائیگا لیکن خون پس فصد کے ساتھ اور کم کرنا غذا کا تاکہ خون کم ہوا اور عوض تحلیل ہوئی چیز بھر نہو اور اسکا حکم
استفراغ کا حکم ہوتا ہی لیکن بلغم پس حب ایارج اور حب قوقایا اور ایارج لوغاذیا سے اور اُس دوا سے کہ بنائی گئی ہی
تخم حنظل اور محمودے اور کابلی ہڑ اور کالی ہڑ اور ایارج فیقرا سے اور ہندی نمک سے اور گوگل سے کہ
ہر ایک پاؤ درہم ہی اسطوخودوس مثقال بھر اور غاریقون درہم بھر سے یا معجون زبیب سے اور اُسکے
بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ کابلی ہڑ اور زرد ہڑ اور بہیڑا اور آملہ اور اسطوخودوس ہر ایک دس درہم
عود صلیب پانچ درہم عاقرقرحا تین درہم کوٹی جائیں اور مویز منقے سے خمیر کی جائیں یا اطریفل صغیر سے کہ
تقویت دیا گیا ہو ایارج فیقرا سے یا اسطوخودوس اور غاریقون سے کہ ہر ایک درہم بھر ہو گوگل اور کتیرا کہ ہر ایک
پاؤ درہم ہو لیکن سودا پس افتیمون کے جوشاندے یا گولیون سے یا اطریفل سے کہ تقویت کیا گیا ہو ایارج فیقرا سے
اور حجر ارمنی مغسول سے کہ ہر ایک درہم بھر ہو یا اُس سے کہ بنتی ہی بسفائج اور اسطوخودوس سے اور افتیمون سے کہ
ہر ایک درہم ہی اور حجر ارمنی مغسول اور حجر لاجورد مغسول اور ایارج فیقرا سے کہ ہر ایک نصف درہم ہی محمودے سے
اور کتیرے یا رب سوس اور گوگل اور تخم حنظل سے کہ ہر ایک پاؤ درہم ہی کہ پیسنے کے بعد چکنی کیجائیں بادام تیل سے اور
گوندھی جائیں اور بڑی بڑی گولیان بنائی جائیں تاکہ دیر تک ٹھہری رہین معدے مین لیکن صفرا پس بنفشہ کے قرص سے
یا میوون کے جوشاندے سے یا دونون اناروں کے پانی سے شکر کے ساتھ کہ اُسمین سے گٹھلی نکال لی ہو اور سکنجبین ہی خلط
کی درد سر کے بعد مین مخاطب جان چکا ہی اور صرع معدے مین کبھی قی فائدہ کرتی ہی اسلیے کہ قی سے صرع کا
سبب جاتا رہتا ہی یا کم ہو جاتا ہی اور اطریفل اور ایارج سے معدے کا تنقیہ کرنا مفید ہوتا ہی اور وہ صرع
جو ہوتی ہی کیچوون سے اُسمین علاج کیچوون کا کیا جائیگا اُن چیزون سے کہ جو آئینگی دماغ کی تقویت کے ساتھ
اُن چیزون سے کہ جنمین قبض عطریت کے ساتھ ہوتا ہی تاکہ کیڑون سے اُٹھے ہوے ابخرون کو قبول نکرے
اور اُنکو اپنی ذات سے دور کردے اور وہ صرع جو ہوتی ہی منی کے سمیت سے اور جو ہوتی ہی رحم کے
اختناق سے پس استفراغ منی اور خون حیض کا کیا جائیگا اور عضو کی اصلاح کیجائیگی اُن چیزون سے کہ
آئینگی اور دماغ کی تقویت کیجائیگی اُس چیز سے کہ بیان کی گئی اور جو کہ بعض اطراف کی شرکت
سے ہوتی ہی مثل پاؤن کی اُنگلی کے تو وہ عضو باندھا جائیگا اس مقام کے اوپر سے کہ جس سے
بخار چڑھتا ہی تاکہ اُسکی شریان کا دماغ کی طرف کا راستہ بند ہو جائیگا اور اکثر اوقات کاٹ ڈالا
جاتا ہی وہ عضو تاکہ بالکل صرع پیدا کرنے والا مندفع ہو جاے اور اکثر اوقات کو جاتا ہی وہی عضو
نشترون سے تاکہ خون کے ساتھ مادے مین سے کچھ نکل جاے اور اُس عضو پر زخم ڈالنے والی دوائین
رکھی جاتی ہین تاکہ فاسد مادہ نکل جاے اس سے بعد قرحے پڑنیکے جیسے میل اور سیپ مین سے دماغ کی

تقویت کے ساتھ اور شربت سکنجبین عنصلی اور وہی سکنجبین ہی کہ شہد سے اور جنگلی پیاز کے سرکہ سے بنائی جاتی ہی
مفید ہوتا ہی کہ نہایت درجہ بلغم کی تقطیع کرتا ہی اور گرمی پھیلاتا ہی اور غلیظ خلطون کا اسہال کرتا ہی ذکر کیا گیا
ہی کہ یہ مصروع کو چالیس دن مین اچھا کر دیتا ہی اور اسطوخودوس کا شربت دماغ کو پاک کرنے والا ہی
غلیظ فضلون سے اور اُسکی تقویت کرنے والا ہی اور اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی صرع مین استفراغ کے بعد
یعنی بدن کی استفراغ کے بعد نفس دماغ کے استفراغ کی سعوطون اور عطوسون اور نشوقون کے مثل سے
سعوط خفیف رتہ اور یہی بندق ہندی یعنی ریٹھا ہی پاؤ درم چقندر کے پتی کے عصارہ مین استعمال کیا جائیگا
بس ناک سے انتہا سے بلغم نکلے گا دوسرا سعوط ایلوا کریلے کے پانی ہر ایک پاؤ درم آب شہد کے ساتھ
استعمال کیا جائیگا اور سعوطون کے بعد روغن گل نیمگرم استعمال کرنا واجب ہی تاکہ نتھنون مین کی اور
دماغ کے قریب مین کی سعوط سے پیدا سوزش اور لذع کو تسکین دے اور اکثر اوقات استفراغ کے
بعد مزاج کے تبدیل کرنے کی اس ردی مزاج کی کہ بعد اُسکے قائم مقام ہو تریاق کبیر یا معجون فلاسفہ یا
مثرودیطوس سے اور مثل تتلی اور مشک اور عنبر وغیرہ کے سونگھنے کی حاجت پڑتی ہی اور کہا گیا ہی
اسکے کہنے والے جالینوس ہین کہ لٹکانا عود صلیب کا گردن مین صرع کو اچھا کر دیتا ہی اور جب تک بیمار کے
گلے مین لٹکا رہتا ہی صرع نہین ہوتی اور کہا گیا ہی اور اُسکے کہنے والے شیخ بو علی سینا ہین کہ اشبہ یہی ہی کہ
یہ عود صلیب رومی تر و تازہ سے مختص ہی اور جو کہ ہمارے یہان ہند سے آتا ہی اس باب مین اُسکے لیے اثر بہت
نہین ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ جب تک یہ تر رہتا ہی تو اس سے ابخرے چھوٹ کر دماغ کو چڑھتے ہین کہ صرع کو
اپنی ایسی خاصہ کے رو سے فائدہ کرنے سے دور کرتے ہین کہ بلغم اور سودے کے قبول کا منفعل ہوتا
ہی باوجود اسکے کہ انمین تخفیف اور قبض اور تلطیف ہوتی ہی اور عود صلیب کی دو قسمین ہین
نر اور مادہ لیکن نر کی پتی جوز کی پتی کے مشابہ ہوتی ہی لیکن مادہ بس اسلیے کہ اُسکی پتی بلند ہوتی ہی مشابہ
جنگلی اجمود کی پتی کے ہوتی ہی اور یہی بڑی پتی کا اجمود ہوتا ہی اور نر کی جڑین اُنگلی کے برابر موٹی ہوتی ہین
اور بالشت بھر کے قریب لمبی ہوتی ہین اور مادین کی جڑین شاخ دار ہوتی ہین اور شاخین اُسکی مشابہ
بلوط کے ہوتی ہین اور وہ کاہو کے جڑ کی طرح سے سات یا آٹھ ہوتی ہین اور یہی مادین صرع کو خاصہ سے
فائدہ کرتی ہی اور اکثر طبیبون کو غلطی واقع ہوئی ہی کہ انھون نے گمان کر لیا ہی اس بات کا کہ خاو اینا
عود صلیب ہی ہی اور اس غلطی کا سبب یہ ہی کہ خاو اینا عود صلیب کے ساتھ جڑون مین اور پتیون مین
مشابہت رکھتا ہی اور جب صرع ہو جلے اور اُسکا سن پچیس ۲۵ برس کا ہو اور خاص دماغی سبب سے ہو یعنی مخصوص
ہو دماغ سے بے کسی اور عضو کی مشارکت کے اسواسطے کہ عضو شریف کا کبھی حال صلاحیت بگڑ جاتا ہی تو

صرع بعد اس سن کے جاتی رہتی ہی تو وہ صرع کے اچھے ہونے سے زیادہ مایوس ہی اور یہی حال ہی جب
کہ ہمیشہ رہے صرع اس سن تک اسلیے کہ مزاج اس سن مین قوی حرارت کی طرف منتقل ہوتا ہی اور اس
سن والے لوگون کے دلون سے دماغ کی طرف چڑھی ہوئی روحین زیادہ گرم اور خشک ہوتی ہین پس
یہ روحین دماغ مین گرمی اور خشکی پھیلاتی ہین اور اس بات کی مانع ہوتی ہین کہ دماغ مین کوئی غلیظ
خلط یا ریح رہے اور اس بات کی مانع ہوتی ہین کہ دماغ کے مجرون مین اور تجویفون مین کوئی چپچپا
فضلہ لپیٹ رہے پس اچھے ہو جاتے ہین لیکن اس سن کے بعد پس ممکن نہین کہ اصلی حرارت قوت مین
بڑھے بلکہ ضعف مین زیادتی کرتی جائیگی پھر نہ اچھا ہوگا اور صرع کو جو چیز کہ تہیج کرتی ہی اور سر کو فضلونسے
بھرتی ہی مثل کثرت سے شرب پینے کے مضر پڑتی ہی اسلیے کہ شراب فضلے اور ابخرے دماغ مین کثرت سے
پیدا کرنے سے اور دماغ کو منقبض کرنے سے اور نچوڑنے سے ان ابخرون کے لذع اور اذیت سے
متاذی ہونے کی وجہ سے مجرون کے بند کر ڈالنے کے سبب سے صرع پیدا کرتی ہی اور پیاز اور گندنے کی
کثرت کرنا اسلیے کہ ان دونون سے ابخرے بہت غلیظ چڑھتے ہین کہ جن سے مجرے بند ہو جاتے ہین اور
اسلیے کہ ان ابخرون کی حدت اور حرافت سے دماغ اذیت پاتا ہی پس منقبض ہو جاتا ہی اور اجمود کی
زیادتی کرنا اسمین کے خاصہ کے سبب سے اسمین کی خاصیت سے اسلیے کہ اسمین ایک خاصیت ہی
کہ جس سے فضلون کے رستے کھلنے کے ساتھ فضلے بدن سے اوپر وار کو چڑھتے ہین اور اسی سبب سے
اجمود جسے صرع ہوا کرتی ہی اُسے مضر پڑتی ہی اور اُس سے صرع کو ہیجان ہو جاتا ہی اور طبیب لوگ
پیٹ والی عورت کو اجمود کے کھانے سے منع کرتے ہین تا کہ لڑکا احمق عقل کا ضعیف ہو جاے
اس سبب سے کہ اس سے فضلے اوپر وار چڑھتے ہین اور رحم کی طرف اُترتے ہین اور جب فضلے
رحم کی طرف اُترتے ہین اور پیٹ کے بچہ کی غذا مین ملجاتے ہین تو اسکے بدن مین گرم سڑی رطوبتین
پیدا کرتے ہین کہ رحم سے نکلنے کے بعد اُن رطوبتون سے ردی پھنسیان اور بڑے قرحے حادث ہوتے
ہین اور جو اُن رطوبتون مین سے بچے کے دماغ کی طرف چڑھتی ہین وہ صرع پیدا کرتی ہین اور مصنف
نے قانون کے شرح مین بیان کیا ہی کہ اشبہ ایسا ہی ہوتا ہی اسلیے کہ اجمود مین ایک فضلیہ رطوبت ہوتی
ہی پس وہ اگرچہ اپنی مین کے ہوائیت اور ناریت سے ریاح اور نفخ کو تحلیل کرتی ہی لیکن جب
اسمین سے یہ تحلیل ہو جاتا ہی تو خالص رطوبت باقی رہجاتی ہی کہ اُس سے ریاح پیدا ہوتے ہین پس
اسوقت مین اُسکا صرع کو پیدا کرنا اسی وجہ سے اور اسی سبب سے باہ کی تقویت کرتی ہی اور اسکا
سبب یہ ہی کہ باہ لانے کا فعل رگون مین ریاح کے پیدا کرنے سے پورا ہوتا ہی اور گویا کہ یہ ریاح بعید

عضوون مین مثل دماغ اور دونون اُم دماغ کے پیدا ہوتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ رطوبت یہان پہونچنے
کے بعد ہی ہوائیت اور ناریت سے خالص ہوتی ہی اور مصنف کے اس کلام مین بحث ہی اسلیے کہ یہ
کلام اس بات کا موجب ہوتا ہی کہ جن سب چیزون مین کہ فضلیہ رطوبت حرارت کے ساتھ ہو
جیسے سونٹھ ہی اور دارچینی ہی اور ہینگ ہی اور انکے مثل مین ہی وہ صرع کو اسی وجہ سے پیدا
کرین اور رائی اور باقلے اور گرم گلے کی کثرت کرنا اسلیے کہ یہ بھی تبخیر پیدا کرتے ہین اور سر کو فضلون سے
بھر دیتے ہین اور مضر ہوتی ہین صرع کو کل وہ چیزین جو غلیظ یا فاسد خلط کو پیدا کرتی ہین جیسے دودھ اور
پچھلے اور تر غلیظ میوے ہین مثل شفتالو اور سیب کے اور مضر پڑتی ہی صرع کو نئی شراب اسلیے کہ
ریاح کی تولید کرتی ہی اور دماغ مین اسلیے کہ شراب جلد دماغ کو چڑھتی ہی پس ریاح سے جدا ہونے
اور ریاح کے تحلیل ہونے کے پہلے دماغ مین نفوذ کر جاتی ہی اور مضر ہی صرع کو کھانے کے بعد کا
حمام کرنا اسلیے کہ حمام اصلی حرارت کو تحلیل کرتا ہی اور ترطیب اور ارخا سے دماغ اور پٹھون کو
مضر پڑتا ہی اور فضلون کو رقیق کرتا ہی اور ضعیف اعضا کی طرف انکا میلان کرواتا ہی اور جب کہ
کھانے کے بعد ہوتا ہی تو کھانے کو کچا اور کم ہضم ہوا اعضا کی طرف جذب کرتا ہی تو ہضم کے
پورے کرنے مین حرارت غریزہ کی کمزوری کے سبب سے کھانے سے بلغم پیدا ہوتا ہی اور دماغ اپنے
ضعف اور زیادتی سے غیر منہضم غلیظ فضلون سے بھر جاتا ہی اور اُسے لازم ہی یعنے صاحب صرع
کو ہلکے گوشتون کی غذائین مثل بکری کے بچے کے اور چڑیون کے اور مرغی کے چوزون کے تاکہ
اُسنے لطیف خون کم فضلون کا جوہر کی لطافت سے جلد ہضم ہونے والا اور معدے سے جلد
اُترنے والا پیدا ہو اور اسی سبب سے اُسنے وہ دخانی اجزے نہ پیدا ہون کہ صرع لانے والے ریاح پر
دماغ مین ٹھنڈے ہونے اور کثیف ہو جانے کے وقت مستحیل ہو جائین مصالح پڑے ہوے سوکھے
دھنیے کے ساتھ اور بچتا رہے سخت آوازون سے اور ڈرانے والی آوازون سے اسلیے کہ یہ صرع کی تحریک
کرتی ہین کیونکہ اُنسے نفس ڈرتا ہی اور قوتین اور روحین مضطرب ہوتی ہین اور دماغ کی رطوبتین
حرکت مین آتی ہین اور مختلف حرکتین کرتی ہین پس اُنسے مجرے روح کے بند ہو جاتے ہین مثل
دروازے کی آواز کے اور تیر کے ڈکارنے کے سکتہ پورا سدہ سارے دماغ کے بطنون مین کا
تینون بطنون مین کا اور یہی بطن کھوپرے کے اندر کی فضائین ہین کہ جنمین نفسانی روحین جاری
رہتی ہین اسلیے کہ بطنون کا اطلاق کبھی اُن فضاؤن پر ہوتا ہی کہ جو کھوپری کے اندر واہا در
دماغ پر کی جھلی کے باہر وار ہوتی ہین لیکن انمین اگر سدہ واقع ہوتا ہی تو یہ سدہ بنہ تو صرع کا

موجب ہوتا ہی اور نہ سکتے کا کیونکہ یہ فضائین روح کے مجرے نہین ہین اور روح کے مجرون مین کا ہی انکنسے بطن مراد لیے جانا ممکن ہی تو عطف تفسیری مبین ٹھہرے گا اُس قول کے لیے کہ جو ہمنے کہا ہی کہ مراد بطنون سے وہی فضائین ہین کہ جن مین روح جاری ہوتی ہی اور ممکن ہی کہ انسے وہ مجرے مراد لیے جائین کہ جو دماغ کے پہلے ہین اور یہ وہ شریانین ہین کہ جن مین روح دل سے دماغ کیطرف نفوذ کرتی ہی اسلیے کہ جب ان شریانون مین سدہ پڑجائیگا تو ایک نوع کا سخت سکتہ عارض ہوگا کہ اصلی حرارت کے اور روح کے دل مین گھٹنے سے لحظہ بھر سے بڑھکر مہلت نہ دیگا اور ممکن ہی کہ انسے وہ مجرے مراد لیے جائین کہ جو دماغ کے بعد مین ہین اور وہی بیٹھے ہین اور سدہ سارے بطنون اور مجرون کا حس اور حرکت سے سارے اعضا کو بیکار کر دیتا ہی ارادیہ حرکت سے اسلیے کہ سدہ اعضا مین روح کے نفوذ کا مانع ہوتا ہی اور اگر کچھ بطنون مین کا سدے سے خالی رہیگا تو ضرور اُس سے ان اعضا کی طرف کہ جنکی طرف یہان سے بیٹھے جاتے ہین روح نفوذ کریگی مگر استنشاق کی ضرورت سے سانس لینے کو یعنے حیات کے مدت بھر ہوا کی استنشاق کی ضرورت سے اسلیے کہ ممکن نہین کہ یہ حرکت بیکار ہو جاے اور آدمی زندہ رہے کیونکہ ایسے وقت مین دل کی روح جل جاتی ہی اور اصلی حرارت گھٹ جاتی ہی بلکہ یہ حرکت یا سلیم ہوگی یا متغیر ہوگی یا باطل ہوجانیکے قریب ہوگی اور فقط اس حرکت کے بیکار نہونے کا سبب یہ ہی کہ یہ حرکت ارادی نہین ہوتی ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ حرکت یا تو عرضی ہوتی ہی اگر اپنے موصوف مین حقیقتاً حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ اُسکے پاس کی چیز مین حاصل ہوتی ہی یا غیر عرضی ہوتی ہی اگر اُسمین حقیقتہً حاصل ہوتی ہی اور یہی غیر عرضی حرکت یا تو متحرک کی خارج قوت سے ہوتی ہی یا غیر خارج قوت سے ہوتی ہی اور پہلی قسریہ اور دوسری ذاتیہ ہی اور یہی یا بسیط ہوتی ہی یعنے ایک طریقہ پر ہوتی ہی یا مرکب ہوتی ہی یعنے ایک نہج پر نہین ہوتی ہی اور بسیط یا تو ارادے کے تابع ہوتی ہی اور وہی فلکیہ یعنے آسمان کی حرکت ہی اور یا بے ارادے کے ہوتی ہی اور یہی طبیعیہ ہی اور یہی عنصریہ ہی اور مرکب حرکت یا تو حیوانیہ ہی یا غیر حیوانیہ ہی اور غیر حیوانیہ وہی نباتیہ حرکت ہی یعنی گھاس وغیرہ کی حرکت ہی اور حیوانیہ یا تو اُسکے ساتھ شعور ہوتا ہی اور یہی ارادیہ حرکت ہی اور بلا شعور نہین ہوتا ہی اور یہی تسخیریہ حرکت ہی مثل سانس اور نبض اور دل کی حرکت کے اور اگر سانس کی حرکت ارادی ہوتی تو ضرور سونے اور غفلت وغیرہ کے حالتون مین جاتی رہتی پھر اس بنا پر استثناء منقطع ٹھہرتا ہی لیکن مصنف اسی مذہب پر ہین کہ سانس لینے کی حرکت ارادی ہوتی ہی اور سکتے کا سبب یا تو دماغ کا منقبض ہونا ٹھنڈک کے موذی کی وجہ سے تو ہی ٹھنڈک کہ خارج سے عارض ہوتی ہی کیونکہ اُس سے ام دماغ کو اذیت پہونچتی ہی پس دماغ

انقباضیہ حرکت کرتا ہی اور اپنی ذات مین موذی سے بھاگنے کے واسطے یا اُسکے دفع کرنے کے واسطے مجتمع ہوتا ہی
باوجود اسکے کہ ٹھنڈک کی شان سے یہ ہی کہ قبض کرے اور جمع کرے اور تکثیف کرے اور یہ بات
جب ہی ہوتی ہی کہ جب دماغ پر اس ٹھنڈک کا ورود ہوتا ہی یکبارگی اسواسطے کہ اگر یہ ٹھنڈک تدریجی
ہوتی تو دماغ اس سے مانوس ہوجاتا اور اُسکی عادت پکڑ لیتا اور اُسکے ایسے اثر کو قبول نکرتا کہ وہ
ایسے انقباض پر پہونچا دیتا ہی کہ وہ بالکل روح کے مجرون کے بند ہو جانے کا موجب ہو جاتا ہی اور لیکن
گرمی پس اگرچہ وہ دماغ کو اذیت دیتی ہی لیکن تفرق کی اور تخلخل کی موجب ہوتی ہی نہ قبض کی اور
نہ جمع کی اور تری اور خشکی پس یہ دونون انفعالی کیفیتین ہین یعنے کوئی اثر نہین کرتین یا فاسد بخار سے
جو منی اور خون حیض کے رکنے سے اور سمیت پر مستحیل ہو جانے سے اُٹھتے ہین یا مارسے اور گر پڑنے سے
کہ دماغ ان دونون سے اذیت پاتا ہی اور منقبض ہوتا ہی اور رہا دماغ کا سدے ڈالنے والے خلط سے
بھر جاتا ہی دماغ کے بطنون اور روح کے مجرون کے لیے بالکل سدہ ڈالنے والا ہی اور یہی بلغم ہوتا ہی
یا خون ہوتا ہی یا سودا ہوتا ہی اور لیکن صفرا پس وہ نہ تو اپنی مقدار کی کثرت سے ایسی حد پر پہونچتا ہی کہ
دماغ کے سارے بطنون کو بند کردے اور نہ اپنی کیفیت کی حدت سے ایسی حد پر پہونچتا ہی کہ جو دماغ
کے منقبض ہونے کا موجب ہو مگر نادر طور سے کیونکہ جب یہ دماغ کو چڑھتا ہی تو ان بلغمیہ رطوبتون سے
جو دماغ مین ہین ملجاتا ہی پس اپنے خالص ہونے پر اور اپنی پوری حدت پر باقی نہین رہتا ہی اور
علامتین کہ انمین سے ہر ایک پر دلالت کرنے والی ہین وہ صرع کے باب مین مذکور ہو چکی ہین
اور ردی انمین سے وہ ہی کہ جسمین سانس لینا ظاہر نہو یہان تک کہ صاحب اُسکا مردے سے
مشابہ ہو جاے سانس کے چھپے ہونے سے اور یہ بات جب ہی عارض ہوتی ہی کہ جب مسام کشادہ ہوتے
ہین یہانتک کہ جو ہوا آتی ہی اور وہ دخانی بخار جو نکلتے ہین انکے آنے جانے کو کافی ہوتے ہین اور ہوا
حرارت شدید نہ رکھتی ہو نہین تو کم اُس سے ترویح کو دفع نکریگی اور بدن غریب گرمی سے خالی ہو
نہین تو سانس لینے کی حاجت شدید ہوگی اور جس سکتہ مین کہ غطیط یعنے خراٹے بہت ہون وہ صحت
نہین پاتا لیکن پہلی قسم یعنے جسمین سانس لینا ظاہر نہین ہوتا اُسکا سبب یہ ہی کہ یہ بات انتہا سے قوت
کے ساقط ہو جانے اور سانس لینے کے آلون کی تحریک سے کہ وہ حیات کے باقی رکھنے مین ضروری
ہی قوت کے عاجز آنے کے وقت ہوتی ہی اور اسکو دل کا افراط سے مضرت پانا اور اصلی حرارت کا
بجھ جانا لازم ہوتا ہی یا یہ بات اصلی حرارت کے مزاج کی ٹھنڈک سے گھٹ جانے کے وقت ہوتی ہی
یہانتک کہ ترویح کی طرف اور دخانی بخار کے اُس سے دور کرنے کے لیے احتیاج سانس کی طرف

پہونچتی

نہین پڑتی کہ ظاہر ہین محسوس ہوا ور اسوقت مین دل اور روح مضرت پاتے ہین اور دونون کے حال خراب ہوجاتے ہین اور دماغ بھی اپنی شرافت کے سبب سے اس آفت کا تحمل نہین کرتا ہی لیکن دوسری قسم یعنی جسمین خراٹے بہت ہوتے ہین اُسکا سبب یہ ہی کہ یہ بات سانس لینے کے آلون کے اٹک پڑنیکے وقت اُنمین کے بعض بعض پر منطبق ہوجانیکے وقت اور حرکت دینے والی قوت کے ضعیف پڑجانے کے وقت ہوتی ہی یا سانس کے مجرون مین غلیظ رطوبت کے رک جانے اور اُنکے دفع کرنے سے قوت کے عاجز آجانیکے وقت ہوتی ہی بس ہوا کے لیے اسوقت مین اندر جانے اور باہر نکلنے مین مثل لغزش کے عارض ہوتی ہی اور سانس مستکرہ ہوجاتی ہی اور اسوقت مین دل اور روح بھی مضرت پاتے ہین نہ پہلی قسم مین کیطرح جسے اور سہل اُنمین سے اور یہ وہ سکتہ ہی کہ جسمین سانس سلیم یعنے طبیعیہ حالت سے قریب ہوتی ہی مثل سوتے شخص کے سانس لینے کے ظاہر ہوتی ہی یعنے محسوس ہونے سے چھپی نہین ہوتی اُسکی صحت دشوار ہوتی ہی کئی وجہون سے ایک اُنمین سے یہ ہی کہ دماغ ایک ٹھنڈا عضو ہی بس اسکا تحلیل کرنا تحلیل ہونیوالے فضلون مین سے کم ہوتا ہی اور باوجود اسکے خود ملائم اور قوام کا سست ہوتا ہی پھر فضلون کے قبول مین شدید اور انکے دفع مین ضعیف ہوتا ہی اور اسکے ساتھ اسے جھلیان اور گندہ ہڈیان گھیرے ہوتی ہین کہ تحلیل ہونے والی چیز کا تحلیل ہونا دشوار ہوجاتا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ایسے شریف اور اس قوام کے عضو مین آفت عظیم آپڑی ہی بس وہ متحمل اُس آفت کا نہین ہوتا ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ استفراغ کرنے والی دواؤن کو سکتے کے مواد کا استفراغ کرنا دماغ کی طرف کے مجرون کے تنگ ہونے سے ممکن نہین اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ اس مرض کے مادے کا نضج آسانی سے میسر نہین ہوتا ہی بلکہ مطلق سبب کا زوال ممکن نہین ہوتا ہی اور شدت مرض کی بہت مہلت نہین دیتی اور اسلیے کہ بیمار اگر ٹھنڈے مزاج کا ہوتا ہی تو اُسکا سر رطوبت کے سبب سے باوجود اپنے ضعف کے سرین کے مواد کی تحلیل پر ٹھنڈک کی وجہ سے قوی نہین ہوتا اور اگر گرم خشک مزاج ہوتا ہی تو اُسکو ایسے مرضون کی صلاحیت کم ہوتی ہی بس اُسکا سبب نہایت قوی ہوگا اور قوی سبب کا دفع کرنا دشوار ہوتا ہی اور سکوت مین کہ جس مسکوت کی سانس ظاہر نہوتی ہو اور مردے مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ دھنکی ہوئی روئی اُسکی ناک پر رکھتے ہین اسلیے کہ روئی اپنے تخلخل کے سبب سے ادنے ہوا کے پھونکنے سے حرکت کرتی ہی اور رکھا جائیگا پانی پیٹ پر اسلیے کہ پانی کے قوام کے رقت کے سبب سے اُسکی حرکت سب بہتی ہوئی چیزون سے زیادہ سلیس ہوتی ہی پھر اگر یہ دونون چیزین حرکت کرین تو مسکوت مردہ نہین ہی اسلیے کہ یہ تحرک سانس کے موجود ہونے پر دلالت کرتا ہی اور کہا گیا ہی کہ اسکے

بائے خانے کے مقام مین آنگلی داخل کیجائیگی پس وہان پر لیفنے اسکے اندر وار مین ایک شریان ہوتی ہی کہ بیٹ
سے ملی رہتی ہی ہمیشہ مدت حیات بھر حرکت کرتی رہتی ہی پس اسکی حرکت سے سکتہ پہچان لیا جاتا ہی موت
سے مصنف کہتے ہین کہ مین اسے بعید جانتا ہون اور اسی لیے قیل کا لفظ کہ جسکے معنی کہا گیا ہی لایا گیا
اس بات پر تنبیہ کے لیے کہ اس امر شنیع کے مصنف نہ تو مرتکب ہوے اور نہ اسے اچھا جانتا ہی اور
جید علامت خالی غلطی اور شناعت سے یہ ہی کہ اسکی دونون آنکھون مین نظر کیجاے پس اگر انمین
خیال دکھائی دے یعنی دیکھنے والے کی مثال جو تیلی سے نامزد ہی تو مردہ نہین ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جلیدیہ
رطوبت گول ہوتی ہی اور اسکی ظاہر سطح جو دیکھنے کی چیزون کے مقابل مین ہوتی ہی جیسٹی مسقور کیطرح کی
بہت جلا دار ہوتی ہی پس جب روشنی آنکھ کے دیکھنے والے کی آنکھ سے قرنیہ مین نفوذ کرتی ہی پھر نقبہ عنبیہ مین
پھر بیضیہ رطوبت مین پھر عنکبوتیہ طبقے مین نفوذ کرتی ہی اور اس صیقلی سطح تک پہونچتی ہی تو اس سے وہ
شعاع پلٹ کر سر کیطرف آتی ہی پس دیکھنے والا اپنی صورت کو پلٹی ہوئی شعاع مین دیکھتا ہی جیسا کہ اپنی
صورت کو آئینہ مین دیکھتا ہی اور موت کے حال مین یہ رطوبتین جم جاتی ہین اور کثیف پڑ جاتی ہین اور
انکی چمک جاتی رہتی ہی اور اسلیے شعاع پلٹتی نہین ہی اور عنکبوتیہ کثیف پڑ جاتی ہی اسکی رقت جاتی رہتی
ہی پس اسمین شعاع نفوذ نہین کرتی اور بیضیہ کثیف ہو جاتی ہی اور جم جاتی ہی اور اسکی صفائی
جاتی رہتی ہی پس اسمین شعاع نفوذ نہین کرتی اور عنبیہ دھنس جاتی ہی اور خشک ہو جاتی ہی اور
کثیف ہو جاتی ہی اور نقبیہ کے وضع جلیدیہ کے مقابلہ سے بدل جاتی ہی پھر نہ اسمین شعاع پہونچتی ہی اور
نہ جلیدیہ کیطرف جاتی ہی اور قرنیہ بھی کثیف ہو جاتی ہی اور اسکی شفافی اور صفائی جاتی رہتی ہی پھر اسمین نور نفوذ
نہین کرتا علاج اگر سکتہ مین خون غالب او رسرخی رنگ کی پائی جاے منہ مین اور آنکھ مین تو جان لیا   (علاج)
جائیگا کہ سدہ ڈالنے والا مادہ وہی خون ہی تو فصد دونون سرارو کی یا دونون شہرگون کی اور یہ دونون
دو رگین ہین کہ موضوع ہین خلق پر کہ آتی ہین جوف صاعد سے کہ ایک اُنمین کی داہنی طرف جاتی ہی
اور دوسری بائین طرف اور یہ دونون رگین جوڑی ہوتی ہین اسلیے غلیظ بہت سا خون پوری وجہ پر ان
دونون کی فصد کے وقت نکلتا ہی اور دونون پنڈلیون کی حجامت ہوگی تا کہ بہت سے خون سر سے
استفراغ جلد کروا دیا جاے اسلیے کہ مدت مرض کی مہلت نہین دیتی ہی اور درمیانی حقنون سے طبیعت
کی تلئین کیجائیگی تا کہ لطیف مواد دماغ سے نیچے اُترے تا کہ خون کشادہ مقام پر آجائے اور چاہیے کہ لطیف
مواد کا بدن سے اور رگون سے استفراغ کیا جاے پس مواد اپنے مکان کی طرف پھر جاے پھر اگر غرض
متوسط حقنون سے نہ نکلے تو حاد حقنون سے تلئین کیجاے تا کہ بہت مواد قوت سے اور زور سے استفراغ

ہو جائے لیکن بلغمی سکتہ مین حاد حقنون سے ابتدا کی جانا واجب ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ چپچپا دور رہی
اور مرض مادے کی طرف تدریج کرنے کی مہلت نہین دیتا ہی شحم حنظل اور قنطوریون کبیر کے ساتھ اسلیے کہ
کہ یہ دونون دور کے مکان سے جذب کرتے ہین اور مکرر کئی بار کیا جاے اسلیے کہ غلیظ چپچپے بے پکے مادے
کا ایک مرتبہ مین استفراغ کروانا ممکن نہین خاص ایسے دور کے عضو سے کہ اسمین دوا جانے کے اور
فضلون کے استفراغ کے مجرے تنگ ہوتے ہین اور کھولا جاے منھ اور اسمین پر تیل اور تھوڑی ایارج
فیقرا سے تر کیا ہوا داخل کیا جاے تاکہ قی کی تحریک کرے اسلیے کہ معدے کی مشارکت والے سکتے مین
قی کی منفعت ظاہر ہی لیکن اس سکتے مین کہ جو دماغ سے ہوتا ہی تو قی جس طرح سے پہلی بار معدے کا تنقیہ
کرتی ہی دوسری بار مین دماغ کا بھی تنقیہ کرتی ہی اور دماغ سے مواد کو جذب کرتی ہی اور دماغ کو گرم بھی
کرتی ہی کیونکہ خون اور روح اور دخانی ابخرون کی توجہ گرم محتبس سانس رکنے کے وقت ہوا کے ساتھ
کہ قی اور ابکائی کو لازم ہی دماغ کی طرف ہوتی ہی خصوصا ایسی حالت مین کہ دل اور خون کی سخونت
اُسوقت مین ٹھنڈی ہوا کے نہ جانے سے بڑھی ہوئی ہو اور گرم کیا جاے توا لوہے کا اور دماغ کے قریب
رکھا جاے یہانتک کہ بال جل جائین تاکہ اُس سے دماغ گرم ہو اور بلغم لطیف پڑے اور پتلا ہو اور
بہ نکلے اور نکچھکنی اور لونگ اور مشک اور جندبیدستر اور فرفیون سنگھایا جاے اسلیے کہ انکی خوشبوئین دماغ
کو گرم اور بلغم کو لطیف اور پتلا کرتی ہین اور زور سے ہاتھ پانون رگڑے جائین تاکہ مواد نیچے وار کو جذب
ہو آئے اور سر منڈوا ڈالا جاے تاکہ بال سر کے جلد مین اور دوا مین حائل نرہین اور لیپ لگایا جاے
اسکے بعد قرحہ ڈالنے والی دواؤن کا جیسے بھلانوان ہی اور فرفیون اور جندبیدستر ہی اسلیے کہ یہ دوائین باوجود
قرحہ ڈالنے کے سر کو گرم کرتی ہین اور مواد کو ظاہر جلد کیطرف جذب کرتی ہین بس ظاہر جلد سے مواد پانی
اور پیپ کے ساتھ مندفع ہو جاتا ہی اور جب حلق سے نیچے اُترنا ممکن ہو تو اب شہد اور تھوڑے سے
تریاق کبیر یا تریاق اربع پلائی جاے پھر جب افاقہ پاے مسکوت تو صرع تدبیر سے تدبیر کیجائیگی اُسکے
افاقہ پانے کے بعد مسہلون اور سعوطون اور نشوقون کے استعمال سے اور مزاج کی تبدیل سے اطریفل کے
پلانے کے ساتھ اس حال مین کہ تقویت دیا گیا ہو اسطوخودوس اور ایارج سے اور مارے یا گر پڑنے سے ہونے والے
سکتہ کا علاج زخم کا علاج کیا جائیگا اگر زخم پڑ گیا ہو اور دماغ کی تقویت کیجائیگی تاکہ اذیت کے
سبب سے جو اُسکی طرف مواد متوجہ ہوتا ہی اُسے قبول نہ کرے اور طبیعت ملین کیجائیگی تاکہ دوا دماغ سے
نیچے وار کیطرف متوجہ ہو جاے اور ٹھنڈک سے ہونے والے مین یعنے خارجی ٹھنڈک سے لوہے کے گرم
توے سے سر سینکا جائیگا تاکہ اُس سے خارجی ٹھنڈک جاتی رہے فالج طبیبون کے اصطلاح مین استرخا ہی

کسی عضو کا بس فالج اور استرخا انکے نزدیک دو مترادف لفظ ہین نہ اہل لغت کے نزدیک در طبی عرف مین یعنی خاص متاخرین کے عرف مین بدن کی ایک شق کا طول مین استرخا یعنے رہ جانا ہی اور یہ لغت کے مفہوم کے بھی موافق ہی اسلیے کہ فالج لغت مین منصف کے معنی مین ہی یعنی شئی کو دو برابر حصہ کردینے والے کے معنی مین ہی بس فالج سے یہ مرض اسلیے نامزد ہوا ہی کہ یہ مرض بدن کو تندرست اور بیمار دو برابر حصون پر تقسیم کردیتا ہی اور فالج کا سبب یا نور روح حساس اور محرک کا نہ نفوذ کرنا ہی عضو مین یا اُسکا نفوذ تو ہی عضو مین لیکن عضو قبول نہین کرتا ہی اُسکے اثر کو اور اُسکی قوت کو سوء مزاج کے افراط کے سبب سے کہ عارض ہوا ہی اُس عضو کو اسلیے کہ اگر اُسکا فساد نہوتا تو روح کی قوت سے باوجود اپنے صالح ہونے کے اور اُسمین روح کے نفوذ کرنے کے لیے تاثر نہوتا اس لیے کہ حس اور حرکت کے قوت کے لیے اعضا کا قبول کرنا مزاج کے اعتدال سے مشروط ہی بس جسوقت کہ اعتدال سے خارج ہونے سے کسی کیفیت کی طرف جو کہ ہو مزاج فاسد ہوجاتا ہی تو اُسے قبول نہین کرتا باوجود اسکے کہ ٹھنڈک عضو کو کثیف کرتی ہی اور اسے جمع کرتی ہی بس مسلک روح کے اُس سے بند ہوجاتے ہین اور اُسمین خدر پیدا ہوجاتا ہی اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ ٹھنڈک روح کے مزاج کی ضد بلید کرنے والی اُسے غلیظ کرنے والی حیات اور حیات کے لازم اثرون کے منافی ہوتی ہی اور رطوبت عضو کو ڈھکا دیتی ہی اور دھندھلا کردیتی ہی بس عضو کے بعضے اجزا البعض پر منطبق ہوجاتے ہین اور اصلی حرارت کو ڈھانک لیتی ہی اور اُسے بجھا دیتی ہی بس عضو ٹھنڈا ہوجاتا ہی اور روح کے مزاج کو بھی نرم کردیتی ہی اور اُسے غلیظ اور بلید کردیتی ہی لیکن حرارت اور خشکی بس یہ دونون عضو مین قوت کے اثر کرنے کو نہین روکتی ہین جبتک کہ ایسی نہایت پر نہین پہونچتی ہین کہ جیسا کہ دق کے اخیر مین ہوتا ہی لیکن انتہا کے نزدیک بس حرارت باوجود سوء مزاج کے پیدا کرنے کے عضو کو خشک کر ڈالتی ہی اور اسکی رطوبت کو بریان کرنے کے طور پر چوس لیتی ہی بس اس سے عضو منقبض ہوتا ہی اور روح کے مسلک بند ہوجاتے ہین اور خشکی باوجود اسکے عضو کو جمع کرتی ہی اور اُسے خلاء کی ضرورت سے اس رطوبت کے جاتے رہنے سے کہ وہ اُسے بھرے ہوتی ہی سمیٹتی ہی اور اکثر یہ ٹھنڈک سے اسلیے کہ ٹھنڈک جیسا کہ بیان ہوا حیات کے منافی ہی روح کی ضد ہی مخدر ہی اور رطوبت سے ہوتا ہی اسلیے کہ رطوبت عضو مین بلید ہونیکی صلاحیت پیدا کردیتی ہی اور اسلیے کہ پٹھا ٹھنڈا ہوتا ہی بس باوجود ٹھنڈک کو جلدی قبول کرنے کے ہضم مین ضعیف ہوتا ہی بس اسمین ٹھنڈے تر بلغم کے پیدائش بہت ہوتی ہی اور فقط یہ ہوتا ہی فاسد مزاج مختص عضو مین عضو کے مختص فالج مین مثل مثانے کے اور اکثر بدن کو یا ایک شق کو بدن سے دوسرے کے سوا عام نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر بدن مین سوء مزاج کی پیدائش یا آ دمے مین اس حیثیت سے کہ حس و حرکت

لیکن

بالکل باطل ہوجاے اور باقی صحیح سالم رہے اُسکے افعال مین کمی ہو نہایت بعید بات ہی اسلیے کہ پاس پاس کے جسمونمین جسوقت انکے بعض پر کوئی کیفیت غالب آجاتی ہی تو اُس سے وہ کیفیت اپنے پاس والے کی طرف ضرور سرایت کرتی ہی اور نہین واقع ہوتا ہی اس قسم کا فالج یکایک اسلیے کہ سوء مزاج کو اس مرتبہ تک پہونچنا یکایک ممکن نہین بلکہ اسکا حدوث تدریج کے ساتھ ایک مدت دراز مین ہوتا ہی اور باقی اسباب کہ باقی قسمونمین بیان ہوے ہین اس قسم کے ساتھ معدوم ہوتے ہین اور ٹھنڈک اور رطوبت کی علامتین ہوتی ہین ملمس کی ٹھنڈک سے اور نرمی سے اور ٹھنڈی تر چیزون سے ضرر پانے سے اور گرمی خشکی پھیلانیوالی چیزون سے فائدہ پانے سے ظاہر اور نہ نفوذ کرنا یعنے اعضا مین روح کا نفوذ نکرنا یا تو بند ہوجانے سے اعضا کے مجرون کے یا قطع سے اُنمین کی اعضا مین کی قطع سے اور بند ہوجانا یا تو ایسے خلط سے ہی کہ اپنی کثرت سے سدہ ڈالتا ہی مثل خون کے اور بلغم کے اور سودے کے یا اپنی غلاظت سے مثل بلغم کے اور سودے کے یا اپنی چپچپاہٹ سے مثل بلغم کے اور یہی اکثر ہی اسلیے کہ اعصاب مین انکے مزاج کے ٹھنڈک سے اور اُنکے ہضم کے ضعیف ہونے سے اُنمین بلغم بہت ہوتا ہی لیکن صفرا پس وہ لذع کرتا ہی جب کسی پٹھے مین بند ہوجاتا ہی تو وہ پٹھا اُس سے اذیت پاتا ہی اور منقبض ہوتا ہی اس حال مین کہ اُسکے دفع کے لیے مجتمع ہوتا ہی تو اس سے تشنج پیدا ہوتا ہی نہ استرخا یا منقبض ہونے سے عضو کی تکثیف کرنے والی ٹھنڈک سے کہ اُسکو عارض ہوتی ہی پس اُسمین روح نفوذ نہین کرتی ہی یا بندش سے کہ قوی ہی خارج کی کہ اعصاب کو پوری طرح سے بند کردیتی ہی پھر اس بندش کے نیچے وار کے عضو کے حس و حرکت کی قوت باطل ہوجاتی ہی لیکن غیر قوی بندش پس وہ خدر کے موجب ہوتی ہی نہ استرخے کی پس جاتا رہتا ہی روح کا نفوذ نہ کرنا اُسکے جاتے رہنے سے یعنی بندش کے دور ہوجانے سے کیونکہ اسوقت مین مجرے کھل جائینگے یا چوٹ سے کہ اُس سے سخت دباؤ پٹھے مین کوفت کے سبب سے یا پٹھے کی طرف ہڈی کے کمان ہوجانے سے عارض ہوتا ہی لیکن فقط مار پس وہ اگرچہ امکان بھر بڑھکر کوفت دیتی ہی مگر بعد اسکے جاتے رہنے کے پٹھے کے اجزا طبیعت سے حرکت کرتے ہین اور قاسر کے دور ہوجاتے پر اپنی طبیعیہ حالت پر آجاتے ہین اور روح بھی ان اجزا کی تمدید کرتی ہی اور ان اجزا سے کوفت پٹھے مین روح کے نفوذ کرنے کے وقت دور ہوجاتی ہی کیونکہ روح اپنی ذات کے لیے ایک مکان کا تخلیہ کرتی ہی یا دباؤ ڈالنےوالے کی قربت سے جیسے ورم ہی وہ ورم جو پٹھے کے پاس کے عضو مین عارض ہوتا ہی پس اُسکی مزاحمت کرتا ہی اور اُسکے اجزا کے مجتمع ہونے کی احتیاج دلواتا ہی یا گریون مین سے کسی گریا کے ایک جانب مین میلان کرجانے سے داہنے اور بائین سے پھر باہر وار کا پٹھا اُس گریا سے اس جہت مین دب جاتا ہی لیکن گریا کے آگے پیچھے میلان کرنے سے

اکثر تمدید عارض ہوتی ہے نہ ضغطہ اسلیے کہ گویا اُنکا ملان آگے اور پیچھے کے جانبو نمین پٹھونکے مخرجون پر نہین ہوتا ہے کیونکہ پٹھونکے مخرج داہنے اور بائین سے ہوتے ہین اور یہ بات فقط اُسی پٹھے مین لازم ہوتی ہے کہ جسکا روح ایسے سوراخ سے ہوتا ہے کہ جو دو گروہونمین مشترک ہے اور کبھی مسام عضو کے جوہر کے غلاظت کی افراط کے سبب سے منقبض ہوتے ہین پس اُسمین روح نفوذ نہین کرتی ہے جسطرحسے کہ باشندہ کے جلد مین نفوذ نہین کرتی ہے یا بند ہوجانے سے وہ ڈالنے والے خلط سے اور منقبض ہوجانیسے ساتھ ہی مثل ورم کے کیونکہ ورم انسداد اور انقباض کے سبب سے روح کے نفوذ کا مانع ہوتا ہے لیکن نہ ایک وقت مین اسلیے کہ یہ ورم یا تو پٹھے کی ذات مین ہوگا پس نفوذ کا انسداد کے سبب سے اور ساری نجویفونکے بھرجانیکے سبب سے مانع ہوگا یا پٹھے کے پاس کے عضو مین ہوگا تو منقبض ہونے سے اور پٹھے کے جرم کو دبانے سے اور بعضے اجزا کو بعضے سے ملے رہنے پر زبردستی کرنے سے مانع ہوگا اور ورم اس حال سے کہ ہوتا ہے پٹھونکے لگنے کے مقامونمین جیسا کہ گر پڑنیکے وقت ہوا کرتا ہے ان لگنے کے مقامون پر جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص گھوڑے سے گر پڑا اور اُسکی پیٹھ زمین پر لگی اور دونون پائون اُسکے رہ گئے یعنی اُسکی پیٹھ کو زمین کی کوفت پہونچی اور دونون پائون اُسکے رہ گئے یا مثل ورم کے اس حال سے کہ کسی شاخ مین ہوتا ہے پٹھے کی شاخونمین سے اور قطع فالج جب ہی کر دیتی ہے جب عرضی ہوتی ہے کیونکہ اُس عضو سے روح کے رستے کو بند کر دیتی ہے کہ جسکی طرف سے روح اس پٹھے مین پہونچتی ہے لیکن جسوقت کہ قطع طول مین ہوگی تو فالج کو نہ پیدا کریگی اسلیے کہ اسوقت مین راستہ کٹ نہین جاتا ہے اور مخالف ہوتا ہے فالج جو قطع سے ہوتا ہے اُس فالج کے جو ورم سے ہوتا ہے کہ مار اور گر پڑنیکے بعد پیدا ہوتا ہے اپنے یکایک عارض ہونے سے اور ورمی کے تھوڑا تھوڑا ہونے سے اسلیے کہ ورم کی پیدائش فقط یون ہی ہوتی ہے کہ پہلے اُن بڑی رگونپر کہ جو عضو مین ہوتی ہین مادہ گرتا ہے پھر اُنسے چھوٹی رگونکیطرف جاتا ہے اسیطرح اُنسے بڑھکر چھوٹی پھر اُنسے بڑھکر چھوٹی تک یہانتک کہ ریشہ والی رگین بھر جاتی ہین اور اُنکے منھ کھل جاتے ہین اور اُنسے مادہ بہکر ان سوراخونکی طرف آتا ہے جو اُس عضو مین ہوتے ہین اور اس بات کا یکایک ہونا ممکن نہین بلکہ رفتہ رفتہ ہونا ممکن ہے اور یہ پہچانا جاتا ہے گرم ورم تمدد سے اسلیے کہ مادہ جب اُن سوراخون پر گرتا ہے جو عضو مین ہوتے ہین تو انہین جوڑا کر لیتا ہے اور اُنمین تمدید کرتا ہے اور اسکی مقدار کے موافق تمدد بڑھتا ہے اور بخار سے اسلیے کہ مادہ جب عضو مین بند ہوتا ہے تو وہان سڑ جاتا ہے اور اُنسے گرم ابخرے اُٹھکر دل کی طرف جاتے ہین اور بخار پیدا ہوجاتا ہے اور درد سے اسلیے کہ ورم تفرق اتصال کا پٹھے مین مستلزم ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے ورم سخت درد کے پہلے ہونے سے اسلیے کہ ورم سخت پٹھے مین انتقالی ہوتا ہے یا گرم ورم سے کہ اُسکے مادے مین کا پتلا اور لطیف تحلیل ہوجاتا ہے اور کثیف سخت باقی رہجاتا ہے اور یہ دونون درد کے موجب ہوتے ہین اور سخت ورم پہلے پہل نہین ہوتا اسلیے کہ سودا اپنی غلاظت اور کثافت کے سبب سے پٹھونکے خونمین نہین جاتا ہے اور پٹھے بھی اُسے نہین پیتے ہین اور پٹھے کی گرہ پڑنے کے محسوس ہونے سے یعنی پٹھے مین ورم کے نزدیک گرہ پڑنے سے اور بال کے پیچھے ہونے سے پٹھے پر کی اس حادث اذیت کے

سبب سے مادہ اُسپر گرتا ہی اور اذیت کی حرارت سے اُسمین کا لطیف تحلیل ہوکر تپھر بنجاتا ہی اور ورم باطنی ورم کے
بخار سے خالی نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بلغمی مادہ سڑجاتا ہی اور خدر سے اسلیے کہ بلغم اپنی ٹھنڈک سے حس کرنیوالی روح کو
ضعیف کرتا ہی اور اسمین خدر پیدا کردیتا ہی اور اپنی رطوبت سے اُسے غلیظ کرتا ہی اور اسمین بلید ہونیکی صلاحیت پیدا
کردیتا ہی اور تھوڑے سے درد سے تفرق اتصال کے سبب سے اور مادے کے ٹھنڈا ہونے سے اور خدر کرنے سے کہ بڑھا ہوگا
اور درد حرکت کے وقت یعنی عضو کی حرکت کے وقت اسلیے کہ پٹھے مین ورم کے وقت تمدید ہوتی ہی اُس سے آسانی کے
ساتھ انقباض اور انبساط حاصل نہین ہوسکتا ہی اور حرکت کے وقت منقبض اور منبسط ہونا ضرور ہی اور یہ
غیر تابع ہی بس اُسکا درد ورم سے جو درد حاصل ہوا ہی اُسپر بڑھ جائیگا اور جب سبب کسی شاخ مین ہوتا ہی
پٹھے کی شاخون مین سے تو اعضا مین سے اُس عضو مین فالج ہوگا کہ جس سے حس و حرکت حاصل ہوتی ہی اور جبکہ
سبب گردن کے حرام مغز کی دو شقون مین سے ایک شق مین ہوتا ہی اسلیے کہ حرام مغز مثل دماغ کے دو قسمون پر منقسم ہی اگرچہ
حس ان دونون قسمون مین فرق نہین کرتا ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین بس کیونکہ اسطرح پر نہوگا اور حال یہ ہی کہ وہی حرام مغز
دماغ کے دونون قسمون سے اُگتا ہی بس اپنے اُگنے کے مقام کیطرح سے دو قسمون پر منقسم ہوگا اور طبیعت کو اپنے
خالق کے حکم سے دو شقون مین سے ایک کی حفاظت کرنا اور دوسری شق کیطرف کہ جو ضعیف ہی اور مادے کے قبول
کرنے مین بڑھی ہوئی ہی رجوع ممکن ہی تو اسوقت مین آدھا بدن مفلوج ہوگا وہ آدھا بدن کہ جسکے پٹھے حرام مغز کے اس شق سے
آتے ہین مگر مُنھ اسلیے کہ اکثر پٹھے مُنھ کے دماغ کے جوہر سے اُگتے ہین بس اُنکو آفت نہ پہونچے گی اور اگر دماغ کے
بطن موخر کی دو شقون مین سے ایک شق مین ہوگا تو اسکے ساتھ یعنی آدھے بدن کے ساتھ آدھا مُنھ مفلوج
ہوجائیگا اسمین کلام ہی اسلیے کہ مُنھ کے بہت سے پٹھے بطن مقدم سے اور اوسط سے اُگتے ہین بس
بے خطا یون کہتا ہی جیسا کہ شیخ نے کہا ہی کہ اگر آفت کسی شق مین دماغ کے بطنون مین سے ہوگی تو کل بدن کے
شق کو اور مُنھ کے شق کو اسکے ساتھ عام ہوگی اور محسوس ہوگا گردن کے حرام مغز کے دو شقون مین سے ایک
شق مین سبب کے ہونیکے وقت خدر آدھے سر کی جلد مین اسلیے کہ سر کی جلد مین حس کرنیوالے پٹھے گردن سے آتے ہین
بھلا اگر عام ہو سبب سارے بطن موخر مین تو کل بدن مفلوج ہوجائیگا مگر سر اور مراد سر سے یہان وہ ہی جو گردن کے
اوپر وار ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اکثر پٹھے سر کے دونون مقدم بطنون سے ہین اور یہ کلام مصنف کے اگلے
کلام کے مناقض ہی اور وہ یہ ہی کہ سبب جب بطن موخر کے دو شقون مین سے ایک شق مین ہوگا تو آدھا بدن اور آدھا
مُنھ مفلوج ہوجائیگا اسلیے کہ اگر عام ہوجانے سے یعنی اگر فالج یا سبب عام ہوجاے سر کو تو ضرور سکتہ ہوجائیگا بس
واجب ہی کہ فالج کا علاج کرنیوالا پٹھون کے مبدون سے واقف ہو بس دوا کو ہر عضو کے استرخے کے وقت اُس پٹھے
کے مبدے پر رکھے جو حس و حرکت کا افادہ کرتا ہی برابر ہی کہ مقصود اُس سے ورم کا روکنا ہو یا نرم کرنا ہو یا تنقیح کرنا ہو

یا مزاج کی تبدیل ہو علاج لیکن جو فالج قطع سے ہوگا بس اُسکے لیے امید نہین ہی اسلیے کہ کٹے ہوے پٹھے کا
جوڑ جانا ممکن نہین اور لیکن مزاجی ٹھنڈا سادہ بس اُسکی دوا عضو کے مزاج کی تعدیل کرنا ہی تیلون سے
مثل سوسن یا زجبس یا زنبق کے تیل کے اور ریپون سے مثل بابونہ کے اور ناخونہ کے اور مرزنجوش کے اور
پودینہ کے رب سوس کے ساتھ اور تریاق کبیر اور متر ودیطوس کے استعمال سے اور تر رمی مین ورم کا علاج
کیا جائیگا اُسکے قسمون اور وقتون کے مطابق اور پٹھون کی تقویت کیجائیگی اور امتلائی مین مادیکا استفراغ
کیا جائیگا لیکن خون پس فصد کے ساتھ اور فصد پر جسارت نہ کیجائیگی مگر خون کے نہایت غلبہ کے تحقیق کے بعد
مثل افراط سے رنگ سرخ ہونیکے اور نبض گون کے پھولے ہونیکے اور اسکے سوا خون کے غلبہ پر دلالت کرنیوالی علامتون
مین سے اسلیے کہ جو مواد کہ فصد سے نکلتے ہین اُمین سب سے بڑھکر خون نکلتا ہی اور خون کا یہ حال ہی کہ وہ قوت کا
حامل ہوا کرتا ہی پھر جب قوت گھٹ جائیگی تو مادے کے نضج دینے پر اور دفع کرنے پر ضعیف پڑجائیگی اور خون اصلی
حرارت کا بھی حامل ہی اور اصلی حرارت سب قوتون کے لیے انکے فعلون مین آلہ ہوتی ہی اور جب آلہ کمزور ہوجاتا ہی تو
کام کرنیوالا یعنی پکانے کی قوت ضعیف ہو جاتی ہی اور جبکہ فالج کا سبب بلغم ہوگا اور بیمار کی فصد کیجائیگی تو ٹھنڈک
غالب آجائیگی اور بلغم غالب آجائیگا اور ٹھنڈک کے غلبے سے اور کثافت کے سبب سے بلغم کی غلاظت
اور چپچپاہٹ بڑھجائیگی اور مرض کو طول ہوجائیگا اور روبرنگ رہنا اُسکا زیادہ ہوجائیگا اور اکثر اوقات اُسکے صحت
سے یاس ہوجائیگی اور لیکن پہلے متوسط حقنے استعمال کیے جائینگے تاکہ آنتون مین کے ثفل اور مواد جو اُنمین موجود ہین
منتفع ہو جائین اور اوپر والے سے اُنکی طرف اُنکے بدلے منجذب ہو آئین پس رگونمین کشادگی ہو مواد کے دفع کرنیکے لیے ایسی
دواؤن کے مثل سے کہ اُنکی قوت اُنکے ضعف کے سبب سے مرض کے مقام تک نہین پہونچتی حاصل ہو جاے اسلیے کہ
ٹھنڈے مرض مثل فالج کے اُنکی شان سے مسلکون کا بند کردینا ہی پس اُنمین دوائین مرض کے مقام تک نہین پہونچتی ہین
مگر جبکہ قوی ہوتی ہین باوجود اسکے کہ انکے مادے اپنی غلاظت اور لزوجت اور حرکت کی دشواری کے ساتھ مستحکم اعضا مین
محصور ہین پس انکی کثافت ٹھنڈک سے بڑھگئی ہی پس انکا استفراغ کو قبول کرنا دشوار ہوگا کہ نہ نکلینگے مگر قوی دواؤن
سے پورے نضج کے بعد پس متوسط دواؤن کے استعمال سے اُنمین اتنا خوف نہ کیا جائیگا جتنا قوی دواؤن کے استعمال
سے خوف کیا جائیگا پھر استعمال کیے جائینگے حاد تاکہ بدن کے گہراؤ سے جہانتک ممکن ہو مواد جذب ہو آئے پس طبیعت
پر باقی کا نضج آسان ہو جاے اسلیے کہ منفعل جتنا کم ہوتا ہی اتنی فاعل کی تاثیر اُسمین زیادہ قوی ہوتی ہی اور
بڑھایا جائیگا ان حقنون مین اسی سبب سے شحم حنظل اور قنطوریون اسلیے کہ یہ دونون بلغم کو دور سے جذب کرلیتے
ہین اور اسلیے حاد حقنے شروع مین استعمال نہین کیے جاتے کہ انسے اس بات کا ڈر ہوتا ہی کہ پورے مادے کو نکالنے پر
۰۰۲ شروع مرض مین مادیکے پکے نہونیکے سبب سے قادر نہون اور انکو مدد کی رطوبتونکا حرکت دینا لازم ہوتا ہی پس اُنمین اعصاب

اپنے دفع مین ضعیف ہونیکے سبب سے قبول کرینگے تو مرض بڑھ جائیگا اور یہ لازم ہی کہ فالج پیدا کرنے والی رطوبتونمین سے رقیق اور لطیف کو دفع کر دین اور اسکو باقی کی غلاظت کی زیادتی اور نضج اور تحلیل کو نہ قبول کرنا لازم ہی اور لیکن متوسط حقنے پس انکی قوت مرض کے مقام تک نہین پہونچتی ہی بلکہ اسکے قریب کے مقامونتک پہونچتی ہی پھر اگر مواد کو حرکت دینگے تو حرکت مواد کی انھین مقامونمین کی حرکت سے ہوگی اور اسمین خطر نہین ہوتا ہی اور استعمال کیجائینگی منضجین اسکے ساتھ مثل آب شہد کے اور شربت سکنجبین عنصلی کے منضج کے جوشاندے کے ساتھ اور اکثر اوقات اسمین گلقند بڑھایا جاتا ہی پھر مفتح چیزین استعمال کیجائینگی مجرون کی مفتح چیزین تاکہ نکالے ہوے مواد کا نفوذ انمین اور منہ دفع ہونا انسے ممکن ہو جاے مثل جڑون کے شربت کے یا اسطوخودوس اور تخم کرفس اور انیسون اور سونف اور ملٹھی کا جوشاندہ کہ صاف کیا گیا ہو سکنجبین عنصلی پر یا گلقند عسلی پر پھر نضج اور تفتیح کے بعد بلغم کا استفراغ کیا جائیگا حب ایارج سے یا حب لوغاذیا سے پھر منضجون اور مفتحون کی طرف عود کیا جائیگا اسواسطے کہ جو مادہ پہلے مسہل کے بعد باقی رہ گیا ہی وہ غلیظ اور دفع کو نہ قبول کرنے والا ہوتا ہی پس دوسری بار اسکا نضج دینا ضرور رہی تاکہ دفع ہونیکے قابل ہو جاے پھر استفراغ کا عود کیا جائیگا اسلیے کہ بلغم کا نکلنا اسکی غلاظت اور چپچپاہٹ اور مجھونکے مدافع کی تنگی سے کہ انسے بوند بوند ہو کر ٹپکتا ہی ایک مرتبے مین ممکن نہین پس اسکے استفراغ کے لیے کئی بار مسہل دینا ضرور ہی اور ایارج اور اسطوخودوس سے تقویت دیا گیا اطریفل استعمال کیا جائیگا اور جب تین ہفتے گذر جائینگے اور مادیکا ہیجان اور ثوران سکون پائیگا اور پوری نضج سے نضج پالیگا اور استفراغ کی استعداد پیدا کریگا تو قوی دواؤنکا استعمال کیا جائیگا اسہال کے لیے اسلیے کہ اس مادیکا استفراغ بے قوی دوا کے ممکن نہین کیونکہ یہ مادہ ٹھنڈا ہی اور دشواری سے نکلتا ہی اور اسلیے کہ ٹھنڈک بدن کو کثیف کر دیتی ہی پس اسمین استفراغ کروایا ہوا مواد استفراغ کے وقت آسانی سے نفوذ نہین کرتا پس قوی دوا کی احتیاج پڑتی ہی کہ اسکی قوت بیماری کے مقام تک پہونچ سکے خاص وہ مادہ کہ مستحکم عضوونمین محصور ہوتا ہی مثل حب منتن کے یا حب شحم حنظل کے یا محمودہ اور ہندی نمک اور گوگل اور کتیرا اور رب السوس کہ ہر ایک پاو درم ہو اور ایارج فیقرا اور غاریقون کہ ہر ایک درم بھر ہو فرفیون درم کا آٹھوان حصہ ہو اسطوخودوس مثقال بھر ہو بادام کے تیل مین چکنی کیجائینگی اور املتاس کے مغز سے گوندھی جائینگی اور گولیان بنائی جائینگی اور استعمال کیجائینگی لیکن اس مدت سے پہلے پس مثل ان قوی دواؤنکے استعمال نہ کیجائینگی اسلیے کہ یہ دوائین مادہ کی تحریک کرینگی اور وہ مادہ کچا ہوگا اور استفراغ کا تابع نہوگا پس عضو رئیس پر فضلون کے گرنیکا خوف کیا جائیگا اور اسلیے کہ فضلون کا استخراج ٹھہرن سے بوند بوند ٹپکنے پر جب ہی ہوتا ہی کہ جب نہایت لطیف ہوتے ہین اور یہ بات پوری نضج کے بعد ہی ہوتی ہی اور غذا کا لطیف کیے جانا اور پہلے تین دنون مین مرض کے بڑھنے کے وقت شہد کے ساتھ چنے کے پانی پر یا تنہا آب شہد پر یا شہد کے ساتھ آشجو پر حصر ہونا واجب ہی اگر یہان حرارت ہو اسلیے

کہ اکثر اوقات تندرست شق مشتعل ہوتی ہو گویا کہ وہ آگ مین پڑی ہوئی ہو اسلیے کہ روح دوسرے شق سے
منقطع ہونیکے وقت تندرست شق پر کثرت سے مجتمع ہوتی ہو خاص جسوقت مین کہ بیمار دل کی حرارت کی قوت کے
سبب سے گرم مزاج ہوتا ہی پھر استعمال کیجائیگی سویا اور دارچینی اور لونگ اور پودینہ اور رائی یا اُسکا کف
بڑھی ہوئی جوڑون کی کچھنی اگر حرارت نہوگی اور فقط اسلیے اس مرض کی غذا ابتدا مین لطیف کی جاتی ہی باوجود
اسکے کہ یہ مرض دیر رہنے والے مرضون مین سے ہی کہ اسکا گذر جانا شروع کے دنون مین امید کیا جاتا ہی اسواسطیکہ
اکثر اوقات یہ مرض انھین دنون مین زائل ہوجاتا ہی اسلیے کہ اسکا مادہ رقیق اور تھوڑا ہوتا ہی لیکن وقت
ہونیکا سبب یہ ہی کہ یہ مادہ پٹھونکے منفذ مین نفوذ کرتا ہی اور یہ منفذ شدت سے تنگ ہوا کرتے ہین پس جسکے لیے
کہ شمار کے قابل غلاظت ہوتی ہی اُسکی یہ گنجائش نہین رکھتے ہین اور اگر مادہ غلیظ ہوتا ہی تو پٹھے کے جرم کی جوڑان
مین تمدید کرتا اور اس سے تشنج عارض ہوتا نہ فالج لیکن اس مادے کی قلت کا سبب یہ ہی کہ اگر مادہ بہت
ہوتا ہی تو جوڑان مین پٹھونکی تمدید سے غلیظ مادہ کا فعل کرتا ہی اور جب مادہ رقیق اور تھوڑا ہوتا ہی تو پس وہ ضرور تحلیل
ہوجانیکے قابل ہوتا ہی پس لطیف کیجائیگی غذا تاکہ طبیعت کو مادے کا نضج دینا اور دفع کرنا تھوڑی سی مدت مین
ممکن ہوجاے اور بہت غلاظت رکھنے والی غذا استعمال نہ کیجائیگی اور اسلیے کہ یہ مادہ رطوبت سے پیدا ہوتا ہی پس اسکے
علاج مین خشکی پھیلانا واجب ہی اور یہ بات غذا کے کم کرنے سے حاصل ہوتی ہی لیکن ہمیشہ کی تقلیل کے وقت قوت ضعیف
پڑجاتی ہی پس تقویت کے پائے جانے کے لیے اگلی بھوک سے رطوبت کے گھٹ جانیکے بعد بہت سی غذا کی احتیاج
پڑتی ہی پس پہلی بار تقلیل خشکی پھیلانے کے لیے ہوتی ہی اور دوسری بار غذا کا بہت کرنا اور غلیظ کرنا تقویت کے لیے
ہوتا ہی اور اسلیے کہ جبکہ مادہ اسکا بلغمی ہی تو غذا کی تقلیل کے وقت امید کیجاتی ہی کہ اصلی حرارت اسپر پھیر پڑی اور اُسے
بگاڑ ڈالے یہانتک کہ بدن کی غذا ہوجاے اور قوت ضعیف نہ پڑے پھر جب پہلے دن گذر جاتے ہین اور مرض نہین
چھوڑتا ہی اور اُسکا دیر رہنا اور اُسکے مادے کا دشوار سے تحلیل ہونا ثابت ہوجاتا ہی یا تو پٹھے کے مسام سے دشواری سے
نکلنے کے سبب سے یا پٹھے کے ضعف اور ٹھنڈک کے سبب سے تو اسکی اصلاح پر توی نہوگی یا سوا اسکے استعمال کیا جائیگا
ہرن کا گوشت رائی کے کف کے ساتھ تاکہ اُسکی سخونت زیادہ ہوجاے اور گوشت شکاروں کے ان مریضونکے لیے بریان کیے ہوے
اور تویے پر بھونے ہوے تاکہ رطوبت انکی گھٹ جاے پالو جانورکے گوشتونسے زیادہ موافق ہوتے ہین اسلیے کہ جانور رن
مین زیادہ گرم اور زیادہ خشک وحشی جانور ہی کہ حرکت بہت کرتا ہی اور اکثر دھوپ مین رہتا ہی اور کم کھاتا پیتا ہی اور
اکثر غذا اسکی سوکھی گھانس ہوتی ہی یا استعمال کیا جائیگا خرگوش کا گوشت اور اُسکا دماغ مذکورہ مصالحے کے ساتھ
اور کلونجی کے ساتھ پھر اگر کہا جاے کہ خرگوش کا مزاج ٹھنڈا مشہور ہی پھر کیونکر مفلوج کو اس سے غذا
دیجائیگی تو کہا جائیگا کہ سارے ارنب کا مزاج ٹھنڈا ہی لیکن اُسکا گوشت ہرن کے گوشت سے زیادہ گرم ہوتا ہی اور

یہ بھی ہے کہ مزاج اسکا حقیقت مین ٹھنڈا نہین بلکہ دل اسکا اسکے بدن کے نسبت مین بہت بڑا ہوتا ہے پس اسمین اصلی حرارت متفرق ہو جاتی ہے اور ضعیف پڑ جاتی ہے اگرچہ اصل مین قوی ہوتی ہے یا گوشت چرب یونکا بھی مصالح پڑا ہوا ہے یعنی جو مصالح کہ بیان کیے گئے ہین یا کبوتر کے بچونکا انھین مصالحون کے ساتھ اسلیے کہ یہ مصالح بلغم کی تقطیع کرتے ہین اور تلطیف کرتے ہین اور تبلا کرتے ہین اور خشک کرتے ہین اور مصطگی اور سونٹھ اور کندر اور لونگ کے چبانیکی کثرت کیجائیگی اسلیے کہ یہ چیزین دماغ کا تنقیہ کرتی ہین اور مواد کی دماغ سے کشش کرتی ہین اور مرض پیدا کرنیوالے مواد کو حرام مغز کی طرف سے پھیر لیتی ہین پھر استفراغ اور مواد کے تنقیہ کے بعد تریاق یا مثرودیطوس ان دونون مین سے جو ہو ہر روز آدھے درم کا استعمال مقرر کیا جائیگا اسلیے کہ قوی تبدیل کرنیوالے اپنی حرارت کے قوت سے بدن کے مواد کو بہا دیتے ہین پھر اگر بدن پاک نہین ہوتا ہے تو یہ چیزین بہانے سے مادہ کے حرکت کو خفیف کر دیتی ہین اور اسوقت مواد کو ضعیف اعضا قبول کر لیتے ہین اور وہ ضعیف اعضا یہان پر بیٹھے ہین پس مرض کا بڑھ جانا لازم آئیگا اور یہ بھی ہے کہ صاف نہونے پر ان گرمائیو نسے لطیف مادہ تحلیل ہو جائیگا اور باقی غلاظت مین زیادہ ہو جائیگا پس وہ نضج اور تحلل کو کم قبول کریگا اور لیجائیگی بیخ غار کی اور تخم کشت کی اور مرزنجوش یعنے دونا مروا اور کالا دونا اور بابونہ اور خطمی اور ناخونہ اور ترنج کی پتی اور تتلی کی پتی اور رطبہ اور پودینہ اور قیصوم اجزا برابر جندبیدستر آدھا جز سب سے پانی مین پکائی جائینگی یہانتک کہ آدھا باقی رہے اور اسکے آدھے کے برابر زیت کا تیل اضافہ کیا جائیگا اور مریض اسکے گرم ہونیکے حال مین بٹھایا جائیگا اسلیے کہ یہ چیزین جلد کے قریب کی رطوبت کو تحلیل کر دینگی اور بعضے دوائین کی تا لطف قوت سے اعضا کی تقویت کرینگی اور اسکا بھی استفراغ کے بعد ہونا سزاوار ہے تاکہ مواد کو بدن کے گہراو سے ظاہر کی طرف جذب نکرے پھر فالج مین زیادتی ہو جاے یا پکایا جاے بجو یا خرگوش یا جنگلی بکرا پانی مین اس حال مین کہ اسنے شدید جوش کھایا ہو یہانتک کہ تہائی باقی رہگیا ہو یا ڈالا جائیگا بعد اسکے زیت کا تیل اور چھوڑے جائینگے اسمین یہ جانور زندہ یہانتک کہ مر جائین اسمین ڈوب کر تاکہ انکا خون نہ جلے تو انکی حرارت کم ہو جاے اور جوش دیے جائینگے یہانتک کہ گھل جائین اور بٹھایا جائیگا اس پانی مین بیمار یا بٹھایا جائیگا گرم زیت کے تیل مین کہ جسمین جندبیدستر اور تھوڑا سا فرفیون پڑا ہوا ہو اور لیا جائیگا تھوڑا موم بھی سے تاکہ حفاظت کرے تحلیل سے اور ہوائیت کے دور کر ڈالنے سے عمل کے پورے ہونیکے پہلے اور سزاوار ہے کہ موم تھوڑا ہو تاکہ تیل کو گاڑھا نکر دے اور مسام مین نفوذ کرنے سے مانع نہ آئے اور کرٹ کا تیل یا تیل غار کا اور تھوڑا سا فرفیون گرم کیا جاے اور اسے ملایا جاے اسلیے کہ یہ پٹھون کو گرم کرتا ہے اور بلغم کو لطیف کرتا ہے اور تحلیل کرتا ہے اور مالش کیجاے اور نکچھکنی اور مشک اور جندبیدستر اور فرفیون اور عنبر کے سونگھنے کی کثرت کیجاے اسلیے کہ یہ چیزین دماغ کا تنقیہ کرتی ہین اور مواد کو حرام مغز سے ناک کیطرف سے سیلان دیتی ہین اور تھوڑے نیچے ہونیکی قے کر ڈالی جائیگی

تنقیہ کے بعد اسلیے کہ تو پٹھے کی لٹکانے والی رطوبتون کا استفراغ کرتی ہی لیکن تنقیہ کے پہلے مضر پڑتی ہی اسلیے کہ مواد کے بہت ہونے پر اُسے حرکت مین لاتی ہی اور اُسکے پورے دفع کرنے پر قادر نہین ہوتی پھر اُسے ضعیف عضو کیطرف مائل کردیتی ہی اور قلب صنوبر یعنے اُسکا وہ بیج جو اُسکے قلب مین ہوتا ہی یعنے چلغوزہ پٹھون کو گرم کرتا ہی قوی گرم کرنے سے اور اُنکی تقویت کرتا ہی جب اس سے نقل کیا جاتا ہی اور جب یہ بیمار صحت کے قریب ہو پہنچے اور اعضا حرکت پر توجہ کرنے لگین پس اُنسے ریاضت لینا اور بستر ہی اعضا کو حرکت دلوانا واجب ہی تاکہ پٹھون مین کی باقی فضلیہ رطوبتین جو ارخا پیدا کرتی ہین تحلیل ہوجائین پس پٹھے فعلون پر قوی ہوجائین اور اس سبب سے اُنکا جوہر قوی ہوجاے اور مضبوط ہوجاے اور سخت پڑجاے اور ان لوگون کی ریاضت کو واجب ہی ہونا قوی ریاضت تاکہ پتلا کرنا اور گرم کرنا اور تلطیف کرنا فضلون کے لیے بہت شدید ہو اور ہونا بہت اسلیے کہ مراد ریاضت سے تحلیل ہی اور تحلیل اسمین اتنے زمانے کی محتاج ہوتی ہی کہ جسمین قوام مادہ کا تبلا ہوجاے اور اُس سے ابخرے اُٹھین اور یہ بات بے طولانی مدت کے حاصل نہین ہوتی اور ہونا تیز اسلیے کہ اس سے جو سکون اسوقت مین ملیگا وہ کم ہوگا اور اسمین شک نہین ہی کہ نرے سبب کے تاثیر ضد سے ملی ہو تاثیر کی طرح نہین ہوتی ہی اور رہونا گرم دھوپ مین تاکہ مواد کی ترقیق اور تبخیر سورج کی گرمی کے سبب سے بہت ہو اور گندک اور نمک کے پانیون مین نہلائے جانا واجب ہی خواہ یہ پانی طبعی ہون یا صناعی یعنی بنلائے ہوے ہون اسلیے کہ یہ رطوبتونکے ترقیق کرتا ہی اور تلطیف کرتا ہی اور تبخیر کے قابل کرتا ہی لیکن تنقیہ کے بعد اسکا ہونا سزاوار ہی تاکہ بدن کے گہراو سے ظاہر کیطرف مواد کو جذب نہ کرے پھر فالج مین زیادتی ہوجاے اور وہ بہتے پانی جسمین بیمار نہلائے جاتے ہین مفید ہوتا ہی اسلیے کہ یہ پانی مثل نمک کے اور پہاڑی لون کے اور گندک کے معدنی جسمونکی قوتون سے خالی نہین ہوتے ہین تشنج اور یہی سمٹتا ہی کہ پٹھون کو عارض ہوتا ہی کہ وہ اعضا کو روکتا ہی اپنے پاس کے اعضا کو پھیلنے سے اسلیے کہ اعضا کا پھیلنا پٹھون ہی کے پھیلنے سے ہوتا ہی اور جب پٹھا سمٹ جاتا ہی تو عضو پھیل نہین سکتا اور یہ سمٹنا یا تو ایسے موذی کے سبب سے ہی کہ جس سے پٹھا اپنے مبدیکی طرف بھاگتا ہی اور اسی حال پر باقی رہتا ہی لذع کرنیوالے خلط سے مثل صفرے کے اسلیے کہ صفرا پٹھے کو اپنی لذع اور حدت کے سبب سے سخت اذیت پہونچاتا ہی پس پٹھا اُس سے منقبض ہونیکے طریق سے موذیکے دفع کرنیکے لیے سمٹتا ہی پس ہوتا ہی تشنج درد کے ساتھ شدید درد کے ساتھ کہ اُسکی پیدائش متشنج عضو مین اس موذی کے دریافت کرنیکے سبب سے تشنج کے پیدا ہونیکے پہلے ہوتی ہی یا کثیف کرنیوالی ٹھنڈک سے کہ اُسکو اذیت دیتی ہی اور اُسکے اجزا کو بھی تینون مقدارون سے جمع کرتی ہی پس پٹھا سمٹ جاتا ہی برابر ہی کہ ٹھنڈک خارجی ہو جیسا کہ شدت کے ٹھنڈی ہوا کے سامنے ہونے کے وقت عارض ہوتی ہی یا داخلی ہو جیسا کہ افیون پینے کے وقت عارض ہوتی ہی پھر اگر کہا جاے کہ پٹھے کے اجزا کا

اجتماع جبکہ تینون مقدارون مین ہوتا ہی پھر کیا سبب ہی کہ طول ہی مین ظاہر ہوتا ہی تو کہا جائیگا کہ پٹھون
کے جرم کا گھٹنا فقط بعدون کے نسبت پر ہوتا ہی بس طول مین سے کم کی نسبت عرض مین سے کم
سے عرض کی طرف کے طول کی نسبت کی طرح پر ہوتی ہی اور زیادتی طول کے عرض پر اور ثخن پر نہایت
زیادہ ہوتی ہی بس نسبت کی کمی طول مین بھی عرض اور ثخن کی کمی سے بہت ہوگی اور جب طول بہت گھٹے گا
تو عضو ضرور سمٹے گا بس ٹھنڈک باوجود سکے کہ سمٹنے کی قبض سے اور تکثیف سے موجب ہوتی ہی ضد سے
اور ملاقات سے بھی ایذا دینے کے موجب ہوتی ہی یا سمیہ کیفیت سے کہ بدنکے باہر سے وارد ہی جیسا کہ ہوتا
ہی بچھو اور سانپ اور مکڑیکے کاٹنے کے وقت پٹھے پر پٹھے کی انتہا پر یا درمیان مین بس پٹھا اس سے میدے کی طرف
بھاگتا ہی اور موذی کے دفع کرنیکے لیے منقبض ہوتا ہی یا امتلا کے سبب سے پٹھے مین سے کہ عرض مین بڑھتا ہی
اور طول سے گھٹتا ہی اور اکثر غلیظ بلغم سے ہوتا ہی کہ پٹھے کے ریشونکے سوراخو نمین نفوذ کرتا ہی اور انکو عرض مین بڑھاتا ہی
لیکن پتلا بلغم بس وہ ریشونکے جوہر مین جلا جاتا ہی اور اسمین سرایت کرجاتا ہی اور اُسسے پٹھے بے جاتے ہین اور اسمین
پٹھے بھیگ جاتے اور اس سے استرخا پیدا ہوجاتا ہی اور اسکے بلغم سے بہت ہونیکا سبب یہ ہی کہ پٹھون مین
انکی ٹھنڈک کے سبب سے بلغم کی پیدائش بہت ہوتی ہی اور کبھی ہوتا ہی امتلا اور خلط سے بلغم کے سوا مثل سودا کے
اسلیے کہ یہی سودا تشنج کو پیدا کرتا ہی جسطرح کہ بلغم تشنج کو پیدا کرتا ہی یا تو خشکی کے سبب سے پٹھے مین کم کردیتا ہی طول
اور عرض کو سب کو اسواسطے کہ رطوبت کے گھٹنے کے وقت پٹھا ساری مقدارونمین خلاء کی ضرورت سمیٹے گا
اور ہوتی ہی یہ خشکی فقط محرق بخارون کے ساتھ کہ اُنسے بہت سی رطوبتین پٹھون کی تحلیل ہوجاتی ہین اور
باقی بھُن جاتی ہین بس دبلا پڑجاتا ہی پٹھا اور اپنی ذات مین خلا کی ضرورت سے مثل آگ کے نزدیک سے گیے
ہوے چمڑیکے مجتمع ہوجاتا ہی اور ساتھ خشکی پھیلانے والی بیماریونکے کہ پٹھے کو ہوتی ہین مثل افراط کے اسہال اور قے کے
کیونکہ ان دونون مین رطوبتین مستفرغ ہوجاتی ہین بس پٹھا اپنی ذات مین مجتمع ہوجاتا ہی اور اسکے ساتھ ہوتا
ہی یعنی پٹھے کی خشکی کے ساتھ دبلاپا اور کھرکھراپن بدن مین کا اسلیے کہ خشکی پھیلانے والا سبب سارے بدن
کے اعضا مین عام ہی یا ریاح کے سبب سے کہ غلیظ ہین پٹھے کے مسام مین نفوذ کرتے ہین اور جوڑ ان مین اُسکی
تمدید کرتے ہین کیونکہ ریح کی شان سے ہر طرف حرکت کرنا اور نفوذ کرتا ہی بس اسوقت مین خون پٹھے کا گھٹ جائیگا
اور پٹھا سمٹے گا اور ریحی تشنج عقال سے نامزد ہوتا ہی اور یہ عقل سے مشتق ہی اور یہی اونٹ کے پانؤن مین کی
بندش ہی بس یکایک ہوتا ہی اور جلدی سے چھوڑ دیتا ہی کیونکہ ریح سبک ہوتی ہی اور اُسکی حرکت تیز ہوتی ہی
اور آسانی سے تحلیل ہوجاتی ہی یا کسی خاص عضو مین کی اذیت کے سبب سے جیسے معدے مین کسی حادہ خلط کے اکٹھا وارد
ہونیکے وقت ہی مثل جلے ہوے صفرے کے یا زدیک کشتی کے پینے کے قبل اُسکے اسہال کے کیونکہ اُسمین سمیت ہوتی ہی لیکن

اس سے جو تشنج کہ اسہال کے بعد پیدا ہوتا ہی پس وہ خشکی کے سبب سے ہوتا ہی اور کبھی اس سے تشنج اعصاب کیطرف
رطوبتونکو حرکت دینے کے سبب سے پیدا ہوتا ہی یا مثل رحم کے منی اور خون حیض کے رکنے اور ان دونونکی سمیہ
کیفیت پر مستحیل ہونیکے وقت پھر ان دونون سے اذیت پٹھے کی شارکت کے سبب سے پٹھے تک پہونچتی ہی اور پٹھا
سمٹتا ہی اور یہ ہر ایک اپنی علامتونسے پہچانا جاتا ہی لیکن جو لذع کرنیوالے خلط سے ہوتا ہی پھر وہ خلط کے مقام مین درد
لذع کرنیوالے کے موجود ہونے سے پہچانا جاتا ہی اور جو کہ ٹھنڈک سے ہوتا ہی وہ ٹھنڈک کے تقدم سے
معلوم ہوتا ہی کہ اور یہی حال اسکا ہی جو سمیہ کیفیت سے ہوتا ہی اور ممتلائی کی یکایک حرکتونسے ثقل اور کسل کے ساتھ
تشنج اور تمدد کے پیدا ہونے سے غلبۂ بلغم وغیرہ اخلاط کی علامتون کے ساتھ شناخت ہوتی ہی اور یبفانی یعنی خشکی
والے تشنج اور ریاحی کی شناخت اُس چیز سے ہوتی ہی کہ بیان ہو چکا اور ریشر کی کے معدے اور رحم مین آفت کے موجود ہونے
سے ہوتی ہی تمدد عالی مرض ہی یعنی آلیہ کہ مرکب اعضا ہین اُنھین واقع ہوتا ہی کہ اعضا کے سمٹنے کو مانع ہوتا ہی اعضا
کے اُس جرم مین آفت کے ہونے سے کہ وہی حرکت کا آلہ ہی اور وہ پٹھا ہوتا ہی اور تمدد کے اسباب بعینہٖ تشنج کے اسباب
ہوتے ہین لیکن مادہ یہان ریشونکے رخنون مین واقع ہوتا ہی یعنی پٹھے کے ریشونکے رخنون مین اس نسبت پر کہ جس
نسبت سے ریشے اُسپر ہین اسلیے کہ مادہ اپنے نفوذ کے وقت پتلا ہوتا ہی تو بس ریشونمین مشابہ نفوذ کرتا ہی سوراخون
کو اُس نسبت پر کہ جو عضو کے پھیلنے کے وقت بھی عرض مین کی زیادتی کے اور طول مین کی کمی کے بھر دیتا ہی پھر جاتا ہی
رحم اُس ہیئت پر سوراخونمین جسطرح سے کہ پگھلا ہوا موم تتی کے ٹین کے سوراخون مین بعد نفوذ کرنیکے جم جاتا ہی
اور اگر مادہ انمین جم نہ جائیگا تو ضرور پٹھا انھین پی لیگا تو استرخا عارض ہوگا اور اگر پتلا نہوگا تو ضرور ریشونکے سوراخونمین
متناسب نسبت پر نفوذ نکریگا اور اُس سے تشنج عارض ہوگا پھر یہ مادہ بعد جمنے کے سختی پر باقی رہتا ہی پھر عضو
کو سمٹنے کیطرف رجوع کرنا دشوار پڑتا ہی کیونکہ عضو کے انقباض کے وقت جس مڑنے کی احتیاج ہوتی ہی
اسپر پٹھا قادر نہین ہوتا ہے لمبان کے گھٹنے کے اسلیے کہ یہ مادہ طول کی حفاظت کرتا ہی سوراخونکو بھرتا ہی یا
ایسے موذی سے کہ ردے اور مچھلی کے اُگنے کے مقام مین واقع ہوتا ہی پس پٹھا اُس سے بھاگتا ہی یعنی اُس
موذی سے لمبان مین یعنی منتہا کے جہت مین اور اسی حال پر باقی رہتا ہی یا ایسی خشکی کے سبب سے
کہ اُسنے پٹھے کو سکھا دالا ہی پھر اسے موڑنا دشوار ہوتا ہی اور دوہرا ہونا سختی کے سبب سے اور اسکی چوڑان
گھٹ جاتی ہی نہ لمبان اور اگر لمبان بھی گھٹ جائے تو تشنج عارض ہو جائے یہان فقط چوڑان ہی گھٹتی ہی نہ
طول اسلیے کہ خشکی اگر کمزور ہوتی ہی تو فقط چوڑان ہی کے گھٹانے پر قادر ہوتی ہی اور اگر زوردار ہوتی ہی تو
طول اور عرض دونون کے ساتھ ہی گھٹا دینے پر قادر ہوتی ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ وہ سوراخ جو روح کے
راستے ہین وہ فقط چوڑان ہی مین ہوتے ہین اور تھوڑی سی خشکی کے وقت ریشونمین کے بعضے بعضو سوراخونکے پائے جانے

سے آسانی کے ساتھ اکٹھا ہو جانے مین پھر چوڑان گھٹتی ہی نہ لمبان لقوہ ایک مرض ہی کہ جس سے ایک شق منھ کے
غیر طبیعی جہت پر منجذب ہو جاتی ہی پس طبیعہ ہیئت ضرور بدلجائیگی پس پھونک اور تھوک جب کہ اخراج
پھونک کا اور اگر نہ تھوک کا مقصود ہوتا ہی ایک جانب سے نکلے گا منھ کی ایک جانب کسے اور یہ وہ جانب
ہی کہ جسمین دونون ہونٹھون کا ملنا اور اوپر والے ہونٹھ کو نیچے والے ہونٹھ پر منطبق ہونا مقدور نہین ہوتا
یا پھونک اور تھوک بے قصد کے ایک جانب سے منھ کے نکلے گا اسلیے کہ اوپر کا ہونٹھ نیچے کے ہونٹھ پر اس طرف
سے پورا بیٹھتا نہین ہی پس ان دونون کے بیچ مین خلا یعنی خالی رہتا ہی کہ اُس سے پھونک اور تھوک نکل آتا ہی اور
اچھی طرح دونون ہونٹھونکا ملان نہین ہو سکتا ہی اسلیے کہ نیچے کے ہونٹھ کی شق نیچے وار کو لٹک پڑتی ہی پس اُسپر اُسکے
مقابل کی شق اوپر کے ہونٹھ مین سے پورے نہین بیٹھتے اور دونون آنکھونمین سے ایک آنکھ منطبق یعنی پوری بند نہین
ہوتی کیونکہ نیچے کی پلک نیچے کو لٹکی ہوتی ہی اور اسپر اوپر کی پلک آنکھ بند کرنیکے وقت نہین پہونچتی ہی پس شتر ا یعنی نیچے
کی پلک سمٹی ہوگی اور لقوہ کا سبب یا تو استرخا ہی منھ کے شق کی مچھلی مین رقیق رطوبت سے کہ دماغ سے اُسکے
پٹھون کے ریشون پر گرتی ہی پس وہ شق لٹک پڑتی ہی اور اُسکے بعضے اجزا ایسے بعض پر بیٹھ جاتے ہین کہ جنمین
نفسانی روح نفوذ کرتی ہی اور یہ شق نیچے وار بائین جانب سے مائل ہو جاتی ہی پھر دوسری جانب اُسکے ساتھ
منجذب ہو جاتی ہی نہین تو منھ کے دو آدھے حصونمین سے ایک آدھے حصہ کا دوسرے سے جدا ہو جانا لازم آئیگا اسلیے کہ
منھ کی جلد ایک ہوتی ہی اور ممکن ہی کہ یہ شق نیچے وار داہنی جانب سے مائل ہو پس اپنے تھوک کو ایک جانب سے
دوسری جانب پر گرائے یا تشنج ہی منھ مین غلیظ رطوبت سے کہ اُسکے پٹھونپر گرتی ہی پس اُنکی تمدید کرتی ہی اور اُنکے طول کو گھٹا
دیتی ہی پس یہ شق زور سے منجذب ہو جاتی ہی اور اُسکے ساتھ دوسری شق بھی منجذب ہو جاتی ہی لیکن اسمین انجذاب
کھنچاؤ کم ہوتا ہی کیونکہ جس جانب مین کہ تشنج ہوا ہی اسکی متابعت سے ہمین کھنچاؤ پایا جاتا ہی اور یہ ہو سکتا ہی کہ اُس
شق مین تشنج تھوڑا سا ہو پس دوسری شق اُسکی طرف منجذب نہو اور بے شبہ مین نے آنکھون سے استرخائی اور تشنجی لقوہ کو
دیکھا ہی کہ ان دونومین سے ہر ایک مین میلان ماؤف جانب مین تھا نہ تندرست جانب مین اور ان دونومین فرق یون
کیا جاتا ہی کہ استرخائی لقوہ حواس کی کدورت کے ساتھ اسلیے کہ استرخا نہین ہوتا ہی مگر تیلی رطوبت سے کہ دماغ سے
گرتی ہی اور یہ رطوبت آلات مین ارخا کر دیتی ہی اور روح کو غلیظ کرتی ہی پس روح ظاہر وار کیطرف نفوذ نہین کرتی اور جو
حواس کہ ہمین مکدر ہوتے ہین وہ سونگھنے اور چکھنے کے ہوتے ہین اور اکثر اوقات بینائی کا حاسہ بھی مکدر ہو جاتا ہی لیکن
سُننے کا حاسہ پس وہ اس رطوبت سے دور ہونیکے سبب سے کدورت کا عارض ہونا لازم نہین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ رطوبت
رخسار کی چوڑی مچھلی مین اور اُسکے رووونمین اور پٹھونمین ہوتی ہی اور پٹھا کان کا اس سے دور ہوتا ہی اور جلد مین کی نرمی کے ساتھ
ہوتا ہی اسلیے کہ جلد لٹک پڑتی ہی اور اس لٹکا دینے والی رطوبت سے تر ہو جاتی اور کھنچاؤ محسوس نہین ہوتا ہی اور

سختی جیسا کہ تشنج والے لقوہ مین ہی کیونکہ پٹھے اور جھلیان اس رطوبت سے لٹک پڑتی ہین اور نیچے کی پلک کا استرخا
شدت سے ہوتا ہی اور نیچے کو لٹک پڑتا ہی بس اوپر کی پلک نیچے کی پلک پر لٹکی ہوئی جلد کے نیچے وار ہونے سے
نہین ہٹتی ہی اور ٹھنڈی پر کی جھلی کہ اس آنکھ کے مقابل مین ہی یعنی استرخا رکھنے والی آنکھ کے ڈھلڈھلی لٹکی
ہوئی دکھائی دیتی ہی اسلیے کہ ٹھڈی پر کی جلد سر اور منھ پر کی جلد سے ملی ہوتی ہی پس اسکی طرف بھی کچھ رطوبت مین سے
گرتی ہی یا اس سبب سے کہ اسکی طرف یہ رطوبت شان نامی مجرے کے طریق سے کہ طول مین داہنے بائین ٹھڈی کے
بے ستقاطع ہی کہ مقابل مین کھوپڑی کے درمیانی شان کے ہی آ گرتی ہی اور تشنجی یعنی تشنج والے لقوہ مین تھوک کم ہوتا ہی
استرخائی والے لقوہ لیسے اسلیے کہ مادہ اسکا غلیظ کثیف ہوتا ہی اسمین سے کچھ منھ کی طرف کھنچکر نہین آتا ہی جیسا کہ
استرخے والے لقوہ مین کھنچکر آتا ہی کیونکہ استرخائی لقوہ کا مادہ رقیق ہوتا ہی کھنچاؤ کے ساتھ جلد مین کے
بیکار ہو جانے مین اسکے ساتھ ماتھے کے بل یعنی پیشانی کے جلد کی چنتین اور اسکے خطوط کیونکہ تشنج کا جذب
قوی ہوتا ہی اور جلد تشنج کے جانب کی گردن کی جانب بہت مائل ہوتی ہی استرخائی لقوے مین کے
میلان سے بڑھکر اور اسکا سبب یہ ہی کہ تشنج اُسے اس جہت مین کھینچتا ہی کیونکہ چوڑی جھلی یہان سے
قریب ہوتی ہی لیکن استرخائی لقوے مین جلد کا میلان گردن کی جانب منھ کے میلان کے مطابق اپنے طبیعی
بوجہ سے اُسکی طرف لٹک پڑنیکے نزدیک اور جبڑے کا پھیر دینا ہاتھ سے طبیعی شکل پر بہت دشوار ہوتا ہی کیونکہ تشنج کے
جذب کی قوت سیدھی کی طرف ہوتی ہی اور پٹھے سخت کرارے ہو جاتے ہین پس پچھلی حالت پر آسانی سے پھر انکو قبول
نہین کرتے ہین لیکن استرخائی لقوہ پس وہ پٹھونکو ملائم کرتا ہی اور پٹھے اپنی نرمی کے سبب سے اصلی حالت پر پھر انکو اور
برابر ہو جانیکو آسانی سے قبول کر لیتے ہین جامع کبیر مین رازی کہتے ہین اگر ان دونون مین فرق نہین کیا جاتا ہی تو کچھ مضائقہ
نہین اسلیے کہ علاج ایک ہی کیونکہ یہ تشنج فقط تر تشنج ہوتا ہی اسلیے کہ لقوہ ایک ہی قسم پر پیدا ہوتا ہی اور پہلے اسکے
اختلاج ہوتا ہی اور تدبیر مرطب ہوتی ہی اور ماؤف شق اسطرح پہچانی جاتی ہی کہ جب اُسکی اصلاح کیجاتی ہی ہاتھ سے اور
اُسکی شکل پر پھیر دیا جاتا ہی طبیعی شکل پر تو دوسری شق کا پھرنا آسان ہو جاتا ہی یعنی غیر ماؤف شق کا اپنی طبیعی شکل پر
اگر میلان کیے ہوتی ہی لیکن تشنج والے لقوہ مین اسکے ہونیکا سبب یہ ہی کہ تشنج حقیقت مین اسوقت مین دونون
جانبون مین ہوتا ہی مگر ان دونون جانبون مین سے ایک جانب کا تشنج دوسری جانب کے تشنج کے لیے سبب ہوتا ہی
پس جب اصلی تشنج والی جانب کی اصلاح کیجاتی ہی تو دوسری جانب طبیعت سے اپنی طبیعیہ حالت پر پھر آتی ہی کیونکہ
زبردستی کرنیوالا اُس سے دور ہو جاتا ہی لیکن اکثر اوقات اسمین ماؤف کا برابر کرنا نہین ممکن ہوتا ہی کیونکہ ٹھان دونون مین تشنج
کے زور سے برابر کرنے سے نافرمانی کرتا ہی لیکن استرخائی لقوہ جسمین استرخا رکھنے والی جانب اپنے ثقل سے تندرست
جانب کیطرف میل کرتی ہی پس جب مسترخی جانب کی اصلاح کردیجاتی ہی یہانتک کہ اُسکا ثقل دوسری جانب سے جاتا رہتا ہی تو

ضرور یہ جانب اپنی طبیعیہ حالت پر آسانی سے پھر آتی ہی اور علامت جیدا ان دونون کے فرق مین یہ ہی کہ مادث
شق کہ جسمین آفت ہوتی ہی اگرچہ تھوڑی سی ہو اور یہ حال تندرست شق کا نہین ہوتا اور یہ مادہ یا ٹھنڈک کے
سبب سے ہوتا ہی اور بادئ شق مین پھڑکن بھی اس مادہ سے ریاح کے پیدا ہونے سے بہت ہوتی ہی اور اس شق
مین درد سر لقوہ کے شروع مین ہوتا ہی کیونکہ منھ کے اس جانب کے ڈھانکنے والی جھلی سے سر کی جھلی کو مشارکت رکھنے سے
مضرت پہونچتی ہی رعشہ ایک مرض ہی آلی یعنی مرکب اعضا کا مرض ہی کہ محرکہ قوت کے ارادے سے جھلی کی تحریک پر دیر یا اسکے
ثبات سے پڑ دیر مین عاجز ہونے سے پیدا ہوتا ہی پس مخلط ہوتی ہین اسی سبب سے ارادی حرکتین یا ارادی ثبات
عضو کے بوجھ کی حرکت کے ساتھ اور طبیعی میل کے ساتھ نیچے وار کو کیونکہ کبھی عضو کی حرکت غالب آتی ہی تو عضو نیچے وار
کو آتا ہی اور کبھی محرکہ قوت ارادے کے ساتھ یا تو عضو کے دفع کرنیکے لیے یا اُسکی اصلی ہیئت کے برابر کرنیکے لیے غالب
آتی ہی پس طبیعیہ حرکت ارادیہ حرکتون مین یا ارادیہ سکونون مین خلل انداز ہو جاتی ہی اور یہ عاجز آنا مقابلے سے
یا تو قوت کے ضعف کے سبب سے ہی اعضا کی حرکت دینے والی قوت کے پڑ دیر یعنی جھلی کی حرکت دینے پر اور اُسکے
ثابت رکھنے پر ضعیف ہو جانے سے ہی جیسا کہ خوشی سے یا غصہ سے یا غم سے کہ روح کی حرکتون کے انتظام کے پراگندہ
کرنیوالے ہین پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ ان عوارض کے وقت روح مین سے کچھ یا تو باہر وار کیطرف یا اندر وار کیطرف
جھلی تک پہونچنے کے پہلے حرکت کرتا ہی پس جو کچھ کہ روح مین سے جھلی کیطرف جاتا ہی وہ عضو کی طبیعیہ حرکت کے
مقابلے مین وفا نہین کرتا ہی پس عضو کی حرکات و سکنات مین اختلاف پیدا ہو جاتا ہی اور ان عوارض سے رعشہ
جب ہی پیدا ہوتا ہی جب قوت ضعیف ہوتی ہی پس جسوقت کچھ قوت مین سے خارج یا داخل کیطرف جاتا ہی تو جھلی کیطرف
نہین جاتا مگر اتنا تھوڑا سا کہ عضو کے بوجھ کے مقابلے کو کافی وافی نہین ہی اور کبھی بجز ان عوارض سے روح کی تحلیل
ہو جانیکے سبب سے اُس جزء مین کہ جسمین روح باہر وار کو حرکت کرتی ہی اور بسبب بجھ جانے روح کے اس جزء مین کہ جسمین
روح اندر وار حرکت کرتی ہی پیدا ہوتا ہی یا تو آلے کی حالت ردی ہونیکے سبب سے یعنی آلہ قوت سے اثر قبول نہین کرتا اور قوت
عضو کی تحریک پر اُس آلے سے یا عضو کے ثبات پر اگرچہ قوی ہو قدرت نہین رکھتی ہی اور رداوت ہوتی ہی استرخے کے سبب
جبکہ مضبوط نہین پڑے ہین یہ اسباب اور استرخا ایسی حد پر نہین پہونچا ہی کہ اکیلے ہونیکی حالت مین حرکت کو ساقط
کر دے یا ان دونون سے یعنی قوت کے ضعف سے اور آلے کی رداوت سے ساتھ ہی جیسا کہ بچھو کے کاٹنے کے وقت
عارض ہوتا ہی کہ ان دونون مین سے ہر ایک کو مضر ہوتا ہی یعنی قوت اور آلے دونونکو مضر ہوتا ہی اسلیے کہ زہر اذیت دینے کے سبب
سے اور اعضا کی طبیعت کے ضد کیفیت رکھنے کے سبب سے آلے کو ضعیف کر دیتا ہی اور اُسکے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی پس
محرکہ قوت کے قبول کرنیکا سزاوار طور پر قابل نہین رہتا ہی اور زہر اپنی نوعیہ صورت سے کہ حیات اور روح کے منافی ہی قوت کو
بھی ضعیف کر دیتا ہی اور زیادہ صعب وہ رعشہ ہی کہ جسکی ابتدا بائین طرف سے ہوتی ہی مصنف کہتے ہین کہ عمدہ اسمین اور اسکے

امثال مین بنا اسی تقریر پر ہی اور یہ جائز نہین ہی کہ کہا جائے کہ دل بائین طرف کو مائل ہوتا ہی اور اُسکی بائین تجویف
کہ وہی روح کا مبدا اور منشا ہی بائین طرف ہوتی ہی پھر جب مرض بائین طرف سے شروع کریگا تو اصلی حرارت کے ضعف پر
اور حیوانی روح کی کمی پر دلالت کریگا اور اس کہنے کے ناجائز ہونیکی دلیل یہ ہی کہ اصلی حرارت داہنی جانب بہت بڑھکر
اور بہت شدید ہوتی ہی اور اسی سبب سے قوتین اور افعال داہنی جانب کے زیادہ قوی ہوتے ہین خاص اس
حال مین کہ کلیجہ داہنی جانب مین ہوتا ہی اور پکانیوالی اور ہضم کرنیوالی قوتونکا معدن ہی اور روح کا بائین جانب مین ہونا
اصلی حرارت کے وہان زیادہ قوی ہونیکا موجب نہین ہوتا ہی اسلیے کہ روح کی حرارت مزاجیہ حرارت ہی اور یہ وہ حرارت
ہی کہ جو ناریت اور ہوائیت کے غلبے سے حاصل ہوتی ہی اور اصلی حرارت اسکے مغائر ہوتی ہی اور اسی سبب سے اصلی حرارت
معدے مین کی بہت مرتبہ بڑھکر گوشت سے قوی ہوتی ہی باوجود اسکے کہ گوشت معدے سے مزاج کے موافق بڑھکر گرم ہوتا ہی
خدر ایک مرض ہی کہ جو لمسی حس مین نقصان کو پیدا کرتا ہی برابر ہی کہ اسکے ساتھ حرکت ضعیف ہوا اور یہ جب ہوتا ہی
کہ عضو تک حس اور حرکت کی قوتونکا پہونچانیوالا اپٹھا ایک ہی ہوتا ہی یا سالم ہوا اور یہ جب ہوتا ہی کہ حس اور حرکت
کے پٹھے مختلف ہون اور آفت عارضہ حس کے پٹھے مین ہو حرکت کے پٹھے مین عارض نہوا اور کبھی اطلاق خدر کا
لمسی حس کے جاتے رہنے پر ہوتا ہی جبکہ اُسکے ساتھ بطلان حرکت کا ہوتا ہی اور یہ خدر ایسی ٹھنڈک کے
سبب سے کہ روح مین غلاظت کو پیدا کرتی ہی قبض سے اور تکثیف سے بس روح پٹھونکے سوراخونمین نفوذ کرنے سے
بلید پڑجاتی ہی یا زہریلی کیفیت کے سبب سے کہ روح اور پٹھونکے مزاج کو فاسد کردیتی ہی یا تو شدید گرمی کے ساتھ مثل
اُس شخص کے کہ جسے سانپ نے کاٹا ہی یا شدید ٹھنڈک کے ساتھ مثل اُس شخص کے کہ جسے بچھونے کاٹا ہی یا پٹھے کے جوہر
کے غلیظ ہوجانیکے سبب سے پھر اُسمین روح خوب نفوذ نہین کرتی ہی کیونکہ اُسکے مجرے منقبض ہوجاتے ہین اور اسی
سبب سے خدر اکثر بڑی کی جلد مین پایا جاتا ہی باقی اعضا کے قیاس سے یا سدے کے سبب سے پٹھے کے ناتمام سدے کے
سبب سے جس خلط سے کہ ہو اُسمین روح کے نفوذ کو ناتمام منع سے روکتا ہی یا دبنے کے سبب سے کہ پٹھے کو عارض
ہوتا ہی ورم سے یا اس کے عضو مین یا بندش سے جیسا کہ خدر بائین پانون پر بیٹھنے کے وقت پیدا ہوتا ہی بس اس سے
روح کے مجرے تنگ پڑجاتے ہین اختلاج سبب اُسکا ریح ہی اسلیے کہ خلط اس حرکت سے حرکت نہین
کرتا ہی اور اسلیے خلط کا نہ تو ایک عضو پر گرنا ممکن ہی اور نہ اسمین سے جلد ایسے تحلیل ہونا ممکن ہی اور اسلیے کہ
بخار کی حرکت سیدھی اوپر کیطرف ہوتی ہی اور اسلیے کہ اگر لطیف ہوتا ہی بخار تو چھپے ہوے تحلیل ہونے سے تحلیل
ہوجاتا ہی اور اگر غلیظ ہوتا ہی تو اُس سے پھولن عارض ہوتی پھر یہ اختلاج ریح سے ہوتا ہی نہ اور سے اور اسپر
یہ بات بھی دلالت کرتی ہی کہ اسکی حرکت مختلف جہتونمین ہوا کرتی ہی اور نہایت ریشہ والے عضو دمین مثل دماغکے عارض
نہین ہوتا اسلیے کہ ان اعضا مین احتیاج دینے والا اور اس حرکت سے انھین حرکت دینے والا بند ہوتا نہین ہوتا ہی اور

خدر یعنی سُن ہوجانا

اختلاج یعنی عضو کا پھڑکنا

نہین تو ریح کی حرکت سے ضرور پھٹ جاتے اور یہی حال مثل ہڈیونکے نہایت سخت اعضا کا ہی اسلیے انمین بھی اختلاج
وغیرہ الیکا بند ہونا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ ایسی حرکت کو قبول نہین کرتے ہین اور انمین حاصل ہوتی ہی اسلیے کہ اکثر انمین
ریح بند ہوتی ہی یہانتک کہ وہ ریح کو توڑ ڈالتے ہین اور ہوتی ہی یہ ریح غلیظ اس لیے کہ اختلاج نہین ہوتا ہی
مگر ٹھنڈے وقتونمین اور ٹھنڈے ستونمین اور ٹھنڈے بدنون مین اس سبب سے کہ ریح اسوقت مین
غلیظ ہوتی ہی اور اسلیے کہ ریح نہین جاتی ہی مگر گرم کرنیوالی اور لطیف کرنیوالی چیز دینے مثل مالش کے اور گرم
تکمید یعنی گرم چیز سے سینکنے کے اور اسلیے کہ نہین زائل ہوئی ہی مگر مکرر حرکت سے اور اگر لطیف ہوتی تو ضرور اپنی
حرکت سے اور رکنے کے وقت تحلیل ہو جاتی کہ اس سے مچھلیان وہ مچھلیان کہ جنمین ریح بند ہوجایا کرتی
ہی اور انسے ملی ہوئی جلد تحلیل ہونیکے لیے حرکت کرتی ہی اسلیے کہ ریح اپنے اور ہوائی اجزا کے غالب آنے سے اپنے
بند ہونیکے مکان مین نکلنے کی خواہش مین حرکت کرتی ہی اور موجین مارتی ہی اور اُسکی حرکت کے ساتھ مچھلیان
اور جلد حرکت کرتی ہی اور قوت دافعہ بھی اُسکے دفع کی مزاولت کرتی ہی پس ریح اور عضو دونوکو حرکت دیتی
ہی اور ان مرضونکی علامتین وہ مرض کہ بعد فالج کے بیان ہوے ہین اور انکے علاج فالج مین مذکور ہین مگر اختلاج کہ یہ
پٹھونکی بیماریونمین سے نہین ہی بلکہ مچھلیون کے مرضونمین سے ہی بس اسی سبب سے مصنف نے اسکے علاج کو یہانپر بیان
کردیا ہی پس جبکہ اختلاج ہمیشہ رہے اور طبیعت کے دفع کرنے سے اور عضو کی حرکت سے اس سبب سے
کہ ریح حرکت سے پیدا ہوئی حرارت کے ساتھ لطیف پڑجاتی ہی اور تحلیل ہوجاتی ہی نہ دفع ہو تو متخلخل کیا جائیگا
عضو اسلیے کہ جب عضو کے سوراخ تخلخل سے کشادہ پڑجاتے ہین اور عضو کے مسامات کھلجاتے ہین تو ریح کا اُنسے باہر
نکل جانا آسان ہوجاتا ہی خاص ایسی حالت مین کہ ریح لطیف ہوگئی ہو اور پتلی پڑگئی ہو تو مرہمونسے کہ بنائے گئے ہون
بابونے سے اور ناخونے سے اور دونے مروے سے اسلیے کہ گرم پانی عضو کو لٹکا دیتا ہی اور مسامات کو کھولدیتا ہی اور قبض اور
تکاثف کو دور کرتا ہی خاص جسوقت مین کہ گرم پانی کے ساتھ قوی دوائین لٹکانیوالی کھولنے والی تحلیل کرنے والی
تلطیف کرنے والی ہوتی ہین اور سینکا جائیگا عضو گرم بھوسی سے اسلیے کہ کماد یعنی سینک جمود اور تکاثف کو
دور کرتا ہی اور عضو پر ثابت رہتا ہی یہانتک کہ اُس سے گرمی اُسکے اندر پہونچتی ہی پھر اس سے عضو مین تخلخل اور
مادے مین تلطیف پیدا ہوتی ہی اور ان مرضونمین سے جو مرض یعنی تشنج اور تمدد اور لقوہ اور رعشہ اور خدر مین
سے خشکی سے ہوتا ہی پس وہ امید سے یعنی صحت کی امید سے دور ہوتا ہی اسلیے کہ اصلی رطوبتین جب فنا ہوجاتی ہین
تو انکا قائم مقام کرنا ممکن نہین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ وہ رطوبت ہی کہ پہلے غذا کے ظرفونمین پکی ہی پھر منی کے ظرفونمین
پکی ہی پھر رحم مین یہانتک کہ پیٹ کے بچے کے بدنکا جزو بن گئی ہی اور غذا سے پیدا ہوئی رطوبتین نہین پکتی ہین
مگر غذا کی ظرفونمین پھر یہ اُسکا بدل نہین پڑسکتی ہین باوجود اسکے کہ بدن ہمیشہ تحلیل ہوا کرتا ہی اور اسکی خشکی

دن بہ دن بڑھتی جاتی ہی اور تحلیل کرنیوالے اسباب کہ جنسے بدن جدا نہین ہوسکتا ہی ترطیب کے منافی ہین اور اسلیے کہ شدت کی ایسی ترطیب رکھنے والی دوائین نہین پائی جاتی ہین کہ اسکی خشکی کے مقابل ہوسکین اور اسلیے کہ جانشین ہونا اُس رطوبت کا کہ جو اصلی رطوبت کے مددگار ہوتی ہی فقط غذاؤن سے ہوگا اور یہ غذائین فقط ہاضمہ قوت کے فعل سے ان رطوبتون مین مستحیل ہوتی ہین اور ہاضمہ قوت خشکی کے غلبے کے وقت نہایت ضعیف ہوجاتی ہی پھر اگر اسکے لیے چھٹکارا ہی تو بنفشہ کے تیل مین بیٹھنے سے ہی اسلیے کہ بنفشہ کا تیل اپنے تیل ہونیکے سبب سے اور بنفشہ سے حاصل کی ہوئی قوت کے سبب سے قوی ترطیب کرتا ہی اس حال مین کہ وہ تیل نیم گرم ہو تاکہ اُسکی ترطیب جلد اور نہایت درجہ ہو اسلیے کہ عرضیہ حرارت مسام کو کھولتی ہی اور جلد کو لٹکاتی ہی اور تیل کے جوہر کو لطیف کرتی ہی پس تیل جلد نفوذ کرجاتا ہی یا لوکی اور خربوزا اور کھیرے اور ککڑی جوش دیے جائین اور اسمین بنفشہ کا تیل اضافہ کیا جائے اور اسمین بٹھایا جائے تاکہ جلد لٹکے اور مسام کھلین اور بدن اسمین سے بہت سی رطوبت پیے اور اس سے ہر وقت تدہین کیجائے بعد پکانیکے یہانتک کہ تیل رہ جائے اور آشجو جو مصالح پڑے ہوے شکر کے ساتھ پلائے جائین اسلیے کہ آش جو بہت ترطیب کرتے ہین اور طبیعت مٹھاس کی طرف میلان رکھنے سے زور سے انھین جذب کرلیتی ہی پس انسے ترطیب بہت حاصل ہوجاتی ہی اور بنفشہ کے تیل کی ناس دیجائیگی اسلیے کہ دماغ جب تر ہوجاتا ہی تو جو چیزین کہ اُس سے نکلتی ہین وہ بھی تر ہوجاتی ہین اور گوشت اور چوزون کے شوربے کی غذا دیجائیگی اس لیے کہ چوزے اپنی مائیت اور چکنائی کی کثرت سے ترطیب کرتے ہین باوجود اسکے کہ یہ طبیعت کے مناسب ہین پس انکو طبیعت زور سے جذب کرلیتی ہی اور بدن کی غذا بنالیتی ہی اور چاہیے کہ شوربا کم نمک ہو اسلیے کہ یہ گرمی پھیلانے والا اور خشکی پھیلانے والا ہی اور لازم کرلے سکون کو اور آرام کو اس لیے کہ یہ بالعرض یعنی واسطے سے ترکرنیوالے ہین اور جب دنبے کی چکتی کاٹ لیجائے اور پیٹ پر باندھ دیجائے اور اسپر چھوڑ دیجائے یہانتک کہ بدبو دینے لگے تو فائدہ کرے گی ترطیب کی مدت کے طولانی ہونے سے

امراض آنکھ کے

امراض آنکھ کے

آنکھ کے احوال پر استدلال کیجاتی ہی اُسکی صحت سے اور اس سے صحت کے زائل ہونے سے کئی امرونسے ایک اُنمین سے لمس یعنی چھونا سے ہی یعنی آنکھ کا لمس ہی پس اُسکی گرمی اور ٹھنڈک اور سختی اور نرمی انمین سے ہر ایک چارون مزاجون مین سے کسی ایک پر دلالت کرتی ہی لیکن گرمی اور ٹھنڈک پس یہ دونون جب کسی عضو پر غالب آتی ہین تو اثر کرنے والی کیفیتون کے ہونیکے سبب سے معتدل چھونے والے کو انکا حس ہوتا ہی لیکن تری اور خشکی اثر قبول کرنیوالی کیفیتین ہونیکے سبب سے انکو معتدل چھونے والا اعضا مین دریافت

کیجاتی

نہین کرسکتا ہے بلکہ اُس چیز کا کہ جو رطوبت کو لازم ہوتی ہے اور وہی نرمی ہے اور اوس چیز کا کہ جو خشکی کو لازم ہوتی ہے اور وہی سختی ہے ادراک کرتا ہے اور دوسرا اُن مین سے حرکت ہے یعنے آنکھ کی حرکت سے ہے پس حرکت کی خفت گرمی کی علامت ہے اس لیے کہ گرمی ساری حرکتون کیلیے آلہ ہوتی ہے پس جسقدر کہ گرمی بڑھکر ہوتی ہے اوسیقدر حرکت خفیف ہوتی ہے اس لیے کہ گرمی رطوبتونکو پٹھونسے اور پچھلیونسے اور باقی اجزا سے چوس لیتی ہے اور تحلیل کر ڈالتی ہے پس محرکہ قوت پر انکی تحریک ہلکی پڑجاتی ہے یا خشکی کی علامت ہے یعنے خفت حرکت کی خشکی کی علامت ہے اس لیے کہ خشکی لٹکانے والی بوجھل کرنیوالی پٹھون اور مچھلیونکی اور روح کے قوام کی غلیظ کرنیوالی اور روح کے مجرے مین سدہ ڈالنے والی رطوبت کو دور کرنیکے ساتھ پٹھونکی اور مچھلیونکی تقویت کرتی ہے اور ان دونو مین فرق کیا جاتا ہے یعنی گرمی مین اور خشکی مین جسوقت کہ ان دونون مین سے ہر ایک تنہا ہوتی ہے پس یعنے چھونے سے گرمی سے اور سختی سے اور اُسکی ٹھنڈک کے سبب سے اسکے بوجھل ہونے سے یعنے آنکھ کے ٹھنڈک کے سبب سے آنکھ کے بوجھل ہونے سے یا اُسکی رطوبت سے ہمارے کہے ہوے کی ضد سے اور تیسرا اُن مین سے آنکھونکی رگون مین ہے پس اُنکا خالی ہونا خشکی کی علامت ہے اور بھرنے والی رطوبت کا نہونا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انکا بھرے ہونا فقط ہوتا ہے مادے کی کثرت کے سبب سے ہے اور ہر مادہ فعلی تر ہوتا ہے اور انکا ظاہر ہونا یعنے رگون کا ظاہر ہونا گرمی کی علامت ہے اور یہ امر کئی وجہون سے ہے ایک وجہ یہ ہے کہ گرمی خلطون کے جوش کھانے کی اور تخلخل کی موجب ہوتی ہے پس خلطون کا حجم بڑھ جاتا ہے اور انکے ظروف کشادہ ہوجاتے ہین اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حرارت عضو کیطرف بہت سی غذا کو جذب کرلیتی ہے پس رگین عظیم اور کشادہ ہوجاتی ہین اور تیسری وجہ یہ ہے کہ گرمی سب فعلونکیلیے آلہ ہے پس جسوقت گرمی سوا ہوتی ہے تو طبیعت عضو کی عظیم کرنیکے لیے ممکن بھر نہایت مرتبہ اثر کرتی ہے اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ گرمی ارواح کی کثرت سے پیدائش کی موجب ہوتی ہے پس ارواح کا مکان کشادہ ہوجاتا ہے تا کہ گھٹ نجائے ارواح پس چاہیے کہ اُس مکان مین بہت ہوا ترویح کیلیے جاے اور چوتھا امر آنکھ کا رنگ ہے یعنے طبقے کے رنگ ہے یعنے ملتحمہ کے اسلیے کہ ملتحمہ سفید رنگ کا عضو ہے اور اپنے رنگ سے فقط غالب خلط کے سبب سے بدل جاتا ہے پس سرخی خونکی علامت ہے اور زردی صفرےکی اور سفیدی رصاصی یعنے سبزی مارتی ہوئی اور یہ وہ سفیدی ہے کہ قوی نہین ہوتی تھوڑی سی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے بلغم کی علامت ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بلغم کی ٹھنڈک خون کو جما دیتی ہے پھر اُسکا رنگ سیاہی مارنے لگتا ہے اور خون کے قوام کو غلیظ کرتی ہے اور خونکی شفافی اور چمک کو دور کردیتی ہے اور جلد کو کثیف کرتی ہے پس اسمین ہوا اور شعاع نفوذ نہین کرتی اور یہ سب سیاہی کے موجب ہین اور خونکی کمی سے زردی پیدا ہوتی ہے اور زردی جبکہ سیاہی مین ملجاتی ہے تو اوس سے سبزی پیدا ہوتی ہے اور بلغم ذات سے سفیدی کا موجب ہوتا ہے اور رگو ورت یعنے تیرگی اور یہی تھوڑی سی بے چمک کی سیاہی ہے سودے کی علامت ہے لیکن سوداوی وہ تو ظاہر ہے اور نہ چمک کا ہونا ٹھنڈک کے سبب سے ہوتا ہے کہ وہ چمک کے موجب مادہ کو

جماد یتی ہی عضو کو کثیف کر دیتی ہی اور روح کے قوام کو غلیظ کر دیتی ہی پانچوان اینین کا فعل ہی اسلیے کہ افعال کا مل
اور ناقص اور باطل اور شوش ہوتے ہین پس بینائی کا قوی ہونا اسطرحپر کہ انتہا کی دور حالت پر پہونچکر دیکھے اعتدال
کی علامت ہی اسواسطے کہ اگر مزاج مین کوئی فساد ہوتا تو ضرور افعال مین مضرت عارض ہوتی اور قوت باصرہ اگر کوتاہی
کرے بعید سے یعنے بعید کے دریافت کرنے سے اسطرحپر کہ اوسکے انتہا کو پہونچکر نہ دریافت کرسکے سوا قریب کے کہ
اوسکی حالت کو انتہا پر پہونچکر دریافت کرلے تو بینائی کی روح کہ اس قوت کی حامل ہی تھوڑی ایسی کہ دور تک نہین پہونچتی
بلکہ طول مسافت مین پراگندہ اور فنا ہو جاتی ہی رقیق کہ روشنی سے بعید تک پہونچنے سے پہلے پراگندہ ہو جاتی ہی اور
اگر کچھ بعید تک پہونچ جاتا ہی تو وہ نہایت تھوڑا ساحصہ شدت سے رقت رکھنے والا ہوتا ہی پس اوسکا ادراک ضعیف
ہوتا ہی اور اصحاب انطباع یعنے چیزون کی صورت کے چھپنے کے قائل لوگونکے نزدیک سبب اسکا یہ ہی کہ بعید کی
رویت شدتکی تیز نظر کے ساتھ دیکھنے سے ہوتی ہی کہ رقیق روح اس سے تحلیل ہو جاتی ہی پس مقدار اوسکی نہایت گھٹ جاتی
ہی اور ادراک اوسکا ضعیف پڑ جاتا ہی خاص جسوقت مین کہ تھوڑی ہوتی ہی صاف ہوتی ہی اور اسی سبب سے قریب کی چیز کا انتہا
پر پہونچکر ادراک کرتی ہی اور اسکے برعکس اسطرحپر کہ نزدیک کے ادراک سے قاصر ہو اور بعید کے ادراک سے قادر ہو
اسکی غلاظت کی پس جب بعید ہوتی ہی تو حرکت سے اور روشنی سے لطیف پڑ جاتی ہی پس بعید کا ادراک کرتی ہی اور قریب کو
لطافت کے نہونیکے سبب سے نہین دریافت کرتی ہی اور کثرت کی پس اسی سبب سے بعید تک پہونچتی ہی اور طول مسافت مین فنا
نہین ہوتی اور کدورت کی علامت ہی پس بعید تک پہونچنے کے وقت حرکت اور روشنی کے سبب سے صاف پڑ جاتی ہی لیکن
انطباع کے قائل لوگونکے نزدیک سبب اسکا یہ ہی کہ جلید یہ کی حرکت دور کی چیز کے دیکھنے کے وقت شدت پکڑتی ہی اور یہ
بات اوسمین سے ہی جو غلیظ روح آنکھونمین کی رہنے والی کو رقیق کر دیتی ہی اور چھٹا انفین کا آنکھ سے بہتی چیز کا حال ہو اگر تاہی
فضلون مین سے پس کچھ کا نہونا اور پایا جانا خشکی آنکھ مین اسطرح سے کہ وہلی خالی تراوٹ سے ہو خشکی کی علامت
ہی اس لیے کہ رطوبتین جب معدوم ہوتی ہین تو ضرور وہ کچھ کہ فضلونکے دفع ہونیسے ہوتا ہی معدوم ہو جاتا ہی اور کچھ
کی افراط رطوبت کی علامت ہی کیونکہ فضلے اس وقت مین بہت ہوتے ہین اور کچھ معتدل مقدار مین اعتدال
کی علامت ہی رطوبت اور خشکی مین اور ساتوان ان مین کا انفعال کا حال ہوتا ہی یعنے آنکھ کے اپنے اوپر کے
وارد کیفیتون کے اثر کو قبول کرلینے سے پس جو آنکھ ٹھنڈک سے فائدہ پائے اور گرمی سے ضرر اوٹھائے
تو گرم مزاج ہی اور اسی قیاس پر اور بھی ہی اسلیے ہر جسم پر جو کیفیت کہ اوسکے مزاج مین غالب ہوتی ہی پس وہ
جسم اوس کیفیت مین شدت پکڑنے اور اوسکے غلبے کے قابل ہوتا ہی جبکہ اوسپر وہ وارد ہوتی ہی اور جب اوسپر
اوسکی ضد کیفیت وارد ہوتی ہی تو ایسا نہین ہوتا اور آنکھ کی بیماریان کبھی اصلی ہوتی ہین کہ شروع شروع
بے کسی اور عضو کے تابع ہونے کے آنکھ مین پیدا ہوتی ہین اور کبھی شرکت سے ہوتی ہین کہ آنکھ مین

کسی اور عضو کی تبعیت یعنے واسطے سے پیدا ہوتی ہین اور سب مشارکونمین بڑھکر زیادہ قریب آنکھ کے لیے دماغ
ہوتا ہی اس لیے کہ وہ نوری پٹھا جو آنکھ کی طرف آتا ہی اور اوسکے طبقون مین ہوجاتا ہی وہ دماغ ہی سے ہی اور
کیونکہ رطوبتین آنکھ کی دماغکی رطوبتونمین سے ہوتی ہین اور اسی طرح سے آنکھ کی غذا دماغ کی غذا مین سے ہوتی ہی
اور وہی دماغ آنکھ کی بینائی کے نور کا معدن ہی اور آنکھ باوجود ان باتون کے دماغ سے نہایت قریب ہوتی ہی اور
حجاب ہوتے ہین یعنے باہر کا حجاب ہی کہ کھوپری کو گھیرے ہی اور سمحاق سے نامزد ہی اور حجاب غلیظ اور حجاب رقیق
کہ کھوپریکے اندر وار ہین اور دماغکے گو وکو گھیرے ہوئے ہین لیکن آنکھ کی شارکت باہر کے حجاب کے ساتھ تو اس
لیے ہی کہ اوسکے اجزا سے اور اوسکے گوشت سے ملتحمہ طبقہ پیدا ہوتا ہی لیکن آنکھ کی مشارکت اندروار کی دونون
حجابونسے پس اس سبب سے ہی کہ ان دونون حجابونکے انبساط کے وقت آنکھ کے سوراخین نوری پٹھے کے ساتھ
ان دونونکے محیط ہونیکے سبب سے اکثر طبقے آنکھ کے پیدا ہوتے ہین لیکن حجاب غلیظ تو اوس سے طبقے صلبیہ رطوبتونکے پیچھے وار
اور قرنیہ رطوبتونکے آگے وار پیدا ہوتا ہی اور لیکن حجاب رقیق تو اوس سے مشیمہ پیچھے وار اور عنبیہ آگے وار پیدا ہوتا ہی
اور دماغکے بعد اور حجابونکے بعد معدہ ہوتا ہی اس لیے کہ معدیکو دماغکے ساتھ راجع پٹھے کے سبب سے اور بیدھ مین پڑنے کے
سبب سے پوری شارکت ہوتی ہی پس اوسکی شارکت واسطے کے ساتھ اور بیدھ مین بھی پڑنیکے سبب سے آنکھ سے ہوتی ہے
اور معدے پر یعنے اس مرض پر کہ جو آنکھ مین معدیکی شارکت سے پیدا ہوتا ہی اختلاف حال کا اس مرض کی قلت
مین اور کثرت مین خالی ہونے اور بھرے ہونیکے ساتھ معدیکے خالی ہونے اور بھرے ہونیکے ساتھ دلالت
کرتا ہی اور حجابی پر دلالت کرتا ہی لیکن خارج پر یعنے حجاب خارج پر تو پیشانی پر کا کھنچاؤ اس لیے کہ مادہ حجاب
خارج سے آنکھ کی طرف متوجہ ہونے کے وقت اپنے راستے مین پہلے پیشانی پر پہونچتا ہی پس اوسمین کھنچاؤ کرتا ہی
اور خارش اور پلکون مین کی مضرت کی کثرت اس لیے کہ پلک بھی مادے کے راستے مین پڑتی ہی لیکن اندر
وار پر یعنے اندروار کے حجاب پر تو یہ ہی کہ درد کی شروع آنکھ کے گہراو سے ہوتی ہی اس لیے کہ اندروار
کے حجاب آنکھون کے طبقون سے ملے ہوئے ہوتے ہین اور ان سب طبقونمین بڑھکر حجابون سے وہ
وہ طبقہ ہی جو آنکھ کے گہراؤ مین ہوتا ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ قریب کے شارک تک آفت کا پہونچنا بعید کے پہلے
ہوتا ہی علامتین خون کی سرخی رنگنے والے کی کثرت سے اور پھولن اور رگون کا ظہور اور کیچڑ اس لیے کہ خون کی
کثرت کے وقت فضلے کثرت سے پیدا ہوتے ہین اور چپٹے ہونا ایک پلک کا دوسری ایک سے حرارت کے
ساتھ خونکی رطوبت کے جم جانے سے وہ لبس اور ہوجاتی ہی اور کنپٹیون کا لپکنا یعنے شدید متکرہ حرکت کنپٹیونکے
شریانونمین ہوتی ہی کیونکہ خون اپنے عام امتلاء کے وقت شریانونکے اچھلنے کے مقام سے مزاحمت کرتا ہی یا اس سبب سے کہ آنکھ
مین خونکے نفوذ کرنے کے وقت شریانون مین امتلا افراط سے ہوجاتا ہی پس اوس وقت مین نسیم کے جذب کرنیکی اور

دخانی ابخرون کے دفع کرنے کی احتیاج شدت پکڑجاتی ہی پس شریانونکی حرکتین ایسی شدید ہو جاتی ہین کہ ایذا دینے کی
حد پر پہونچ جاتی ہین اور بوجھل ہونا علامتین صفریکے سرخی زردی مارتی مثل زعفران کے تار کی سرخی کے اس لیے
کہ صفریکا رنگ اسیطرحکا ہوتا ہی اور یہی صفرا جس وقت کثرت کے سبب سے تلے اوپر مجتمع ہو جاتا ہی تو اسکا رنگ غالب سرخی مارنے
لگتا ہی پھر جب اسمین آنکھ کی سفیدی ملجاتی ہی تو خالص سرخی پر پھر آتا ہی اور سوزش صفریکے حرارت کی شدت سے اور چبھنا
اس لیے کہ صفرا اپنی رقت اور حدت کے سبب سے آنکھونکے جھلیونمین نفوذ کر جاتا ہی اور جھلیونمین تفرق کردیتا ہی اور
جسمین جھلیونکے اجزا کے اختلاف کے سبب سے اسمین کا درد مختلف ہوتا ہی پس بعضے اجزا تفرق کی اذیت کا حس بازہ قوی اور
زیادہ شدید بعضونسے کرتے ہین اور اس چبھنے والے درد کا حس کرتے ہین اور آنسو پتلے ہونا مادیکی لطافت کے سبب سے
حدت کے ساتھ صفرے کی حدت کے سبب سے اور کم چمٹنا کیچڑ کے پتلے ہونے سے کیونکہ صفرا کی خشکی سے اور پتلے ہونے سے
مادے مین چپچپاہٹ نہین ہوتی علامتین بلغم کی ثقل کی شدت مادے کی مقدار کی کثرت سے اور اوسکے نیچے قوت
کے چھپجانے سے اور پٹھونکے لٹک پڑنے سے اور مادے کی ٹھنڈک اور رطوبت کے سبب سے عضو کے ہلکا جانے
سے اور اُسکے اُٹھانے مین حرارت کے ضعیف پڑجانے سے اور اسکا حرکت دینا اور سیر گران جو نینے اور تھبیج پلکون مین
بلغم سے پیدا غلیظ بخارونکی کثرت سے اور مائیت کی کثرت سے پس پلکون مین داخل ہو جاتا ہی اور انکے جو ہرنے کمزور
ہونے سے اور حرارت کے ضعیف ہونے سے ایکین بند ہو جاتا ہی اور چمٹنا کیچڑ کی کثرت سے اور چپچپاہٹ سے دموی سے
گھٹ کر اور کم ہونیکا سبب یہ ہی کہ جمانیوالی حرارت اور رطوبت کی کثرت نہین ہوتی پس اس سبب سے کیچڑ ملائم اور
جماتے مین گھٹ کر ہوتا ہی اور درد کی کمی تخدیر کرنیوالی ٹھنڈک کے سبب سے علامتین سوداکی ثقل کم دموی سے
اور بلغمی سے کیونکہ اسکی مقدار کم ہوتی ہی اور پٹھونکے لٹکانیوالی اور اعضا کے اُٹھانے سے ضعیف کردینے والی رطوبت
نہین ہوتی ہی اور تیرگی رنگ مین سودے کی ٹھنڈک کے سبب سے اور سیاہی کی طرف سودے کے رنگ کے مائل ہونے
سے اور درد کی کمی اور بعضے نسخونمین ہی اور کمی آنسو ونکی برخلاف بلغمی کے اسلیے کہ ٹھنڈے آنسو بلغمی مین رطوبت
کی کثرت سے بہت ہوتے ہین علامتین سادہ مزاجونکی یہی علامتین کہ مذکور ہوئین ثقل کے نہونیکے ساتھ ہین اس لیے
کہ ثقل خلط کے لازمون مین سے ہی تکدر گرم اور تر ہوتا ہی یعنے گرم تر سو مزاج ہی کہ آنکھ کو عارض ہوتا ہی اور
مادی ہوتا ہی اور بدن یا سر تنہا اس مین شدت سے امتلا نہین رکھتا ہی اس لیے کہ اگر ایسا ہوگا تو اس سے رمد پیدا
ہو جائیگا پس تکدر رمد کے مشابہ ہوتا ہی رنگ کے سرخ ہونے مین اور رگون کے بھرے ہونے مین اور جو اوسکے
مشابہ ہی آنکھ کی مائی رطوبت کو عارض تغیر کے ساتھ متغیر ہونے سے تشبیہ دیا جاتا ہی جبکہ اوسمین مکدر کرنیوالی
چیز ملجاتی ہی اور اسی سبب سے وہ مکدر یعنے کدورت پیدا کرنیوالی سے نامزد ہوتی ہی اور تکدر بادسی یعنے خارجی
سببون سے مثل آنکھ پر کی واقع ماب اور گرنے سے ہوتا ہی کہ اذیت کے سبب سے آنکھ کی طرف دموی مادہ

تو جہ کرتا ہی اور ورم کی حد پر نہین پہونچتا ہی یا تیز گرم کرنیوالی گرم کرنیوالی دھوپ سے آنکھ کے لیے اور اسکے مواد کے لیے
پس آنکھ مین اس سبب سے ہیجان اور ثوران پیدا ہوتا ہی یا تکثیف کرنے والی ٹھنڈک سے کہ مسام کی مضبوطی کے
موجب ہوتی ہی پھر اُنمین رطوبتونکی تحلیل کم ہو جاتی ہی اور گرم پڑ جاتی ہین اور کچھ آنکھ کی طرف ریزش کرتی ہین
یا آنکھ کے مسام کی طرف ریزش کرتی ہین پس انکی تحلیل کم ہوتی ہی اور آنکھ کے مسامونمین مجتمع رہتی ہین پھر اگر سبب
جاتا رہے تو مدد سبب کے قطع ہونیکے بعد اور پرہیز سے اُس چیز سے کہ جو بادی سبب کی معین پڑتی ہی تو بہتر ہی اور خود
ہی یعنی بہتر ہی اور نہ اچھا ہی یہ پرہیز اور یہی اکثر ہوتا ہی اسلیے کہ مرض ضعیف اور اسکا سبب خفیف ہوتا ہی اور اسکا
جانشین اُسکے جاتے رہنے کے بعد کوئی نہین ہوتا نہین تو یعنے اگر اس سے نجائے تو رمد کے خفیف علاج کی احتیاج
پڑیگی اس طرحسے کہ گرد آنکھ کے رسوت اور مامیثا اور سہرے دھنیے کا پانی طلا کیا جایگا اور کرمانی طوطیا غسل دیے ہوئے
سرمہ لگایا جایگا رمد ملتحمہ مین کا گرم ورم ہی اسلیے کہ ملتحمہ وہ ہی جو آنکھ کی اجزا مین سے زیادہ ورم کو قبول کرتا ہی اسلیے
کہ رطوبتین اسکی نرمی سے اوس مین نفوذ کر جاتی ہین اور باقی طبقے آبداری سے ورمونکو کم قبول کرتے ہین اور اسمین ورم کی
پیدائش مادے سے خون سے یا صفرے سے یا مرکب ان دونوں سے پیدا آنکھ مین کے سوء مزاج کے سبب سے پس جو غذا آنکھ کی
پاس آتی ہی وہ تحیل فساد پر ہو جاتی ہی اور اسوقت مین آنکھ کی غذا انہین پڑتی ہی پس بند رہتی ہی اور ورم پیدا کر دیتی ہی یا سر
کیطرف سے اترے ہونے سے آنکھ کیطرف اترے ہوئے مادیسے پس اسکی شناخت کیجاتی ہی اسکے بوجھل ہونے سے یعنے
سر کے بوجھل ہونے سے کیونکہ سر مین ثقل پیدا کرنیوالا مادہ موجود ہوتا ہی اور درد سر کے پہلے ہونے سے کیونکہ رمد کے مادے کے
بہت ہونے سے دماغکی جھلیونمین کھنچاؤ ہوتا ہی اسلیے کہ سر کی مرض مین ضرر کا اصلی مین پہلے ہونا ضرور ہی اور کبھی بعد آثار کے
حجاب سے آثار مادیکا ہوتا ہی اور کبھی باہر وار کی حجاب سے ہوتا ہی سر کے باہر وار کی جھلی سے کہ جسے قشاء مجلل کہتے ہین پس
پھولن پلکونپر پہلے ہو جاتی ہی آنکھ کے پھولنے سے پہلے اوس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور رمد یعنے ملتحمہ طبقے کی سوجن کا مادہ
بیان کی ہوئی علامتوں سے پہچانا جاتا ہی اور ریحی کی شناخت ہوتی ہی سبک ہونے سے کیونکہ بوجہ کے موجب ارضی اجزا ہے
اسکا مادہ خالی ہوتا ہی اور افراط کے کھنچاؤ سے اسلیے کہ ریح پر ہوائی اجزا کے غالب ہونے سے ریح جلد ہو جانیکا اور نکل
جانیکا قصد کرتی ہی پھر یہ ریح سب طرف حرکت کرتی ہی اور کھنچاؤ بشدت پکڑ جاتا ہی اور ریح تحلیل نہین ہوتی اسلیے کہ ریح کا احتباس
ملتحمہ مین جبھی ہوتا ہی کہ جب آنکھ کا ظاہر مستحکم اور کثیف ہوتا ہی اور ریح غلیظ ہوتی ہی تھوڑی سی سرخی کے ساتھ کیونکہ زیادہ
سرخ کرنیوالا مادہ نہین ہوتا اور سرخی فقط اوسی اذیت کے سبب سے پیدا ہوتی ہی جو کھنچاؤ کی موجب ہوا کرتی ہی اسلیے کہ اذیت
حرارت کو منتشر کرتی ہی اور حرارت مواد کی کشش کرتی ہی اور پہلے جو مواد اُسکی طرف کھینچ کر جاتا ہی وہ لطیف اور حاد
ہوتا ہی اور اس سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ طبیعت اصلاح کے لیے خون اور روح کے ساتھ اذیت کے مقام کی
طرف متوجہ ہوتی ہی اور اس سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ حرارت عضو مین کے خونکو پگھلا دیتی ہی اور پتلا کر دیتی ہی

اور جوش دیتی ہی اور ظاہر مین پھیلاتی ہی پس سرخی پیدا ہو جاتی ہی اور اسپر لوین اعتراض کیا گیا ہی کہ مصنف نے کہا ہی کہ رمد ایک گرم سوجن ہی پھر وہ ریحی نرہیگی اور جواب اسکا یہ ہی کہ یہان گرم سے مراد عام ہی کہ مادہ اسکا جوہر سے گرم ہو مثل خون یا صفرا کے یا عرض یعنے واسطے سے گرم ہو مثل سڑے بلغم کے اور ریح کہ ملتحمہ کی سوجن کی موجب ہوتی ہی دوسری قسم مین سے یعنے گرم کی دوسری قسم مین سے ہی کیونکہ ملتحمہ ایک طبقہ ہی کہ سمحاق کے اجزا سے اور یہ ایک جھلی براق سخت ہوتی ہی اور سخت گوشت سے پیدا ہوتا ہی پس ٹھنڈی ریح اپنے مین کی غلاظت کے سبب سے اسمین نفوذ نکریگی پس ضرور ہی کہ اسمین نفوذ کرنیوالی ریح گرم بخاری ہو تاکہ اوسکا نفوذ ملتحمہ کے جرم مین اور ورم کا پیدا کردینا اوسمین ممکن ہو جائے اور مصنف نے کہا ہی کہ اکثر طبیب رمد کا اطلاق بے کسی قید کے ملتحمہ مین کے گرم ورم پر کرتے ہین لیکن جبکہ ملتحمہ مین ورم ٹھنڈا ہوتا ہی تو اوسپر رمد کا اطلاق نہین کرتے بلکہ اوسکو رمد بارد یعنے ملتحمہ مین کا ٹھنڈا ورم کہتے ہین جیسا کہ پتھر کی بنائی ہوئی ناو بے قید قول سے نہین کہلاتی ہی بلکہ پتھر کی ناؤ کہلاتی ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جائے کہ مصنف نے اس مذہب کو یہان اختیار کرلیا ہی اسلیے کہ کہا ہی کہ رمد گرم ورم ہی پھر بارد کو ریحی اور بلغمی اور سوداوی کی قید ڈالی ہی تاکہ قرینہ مجاز کا ہو جائے **علاج** رمد والے کو آنکھ کی مضر ہر چیز سے بچنا چاہیے مثل دھوئین کے اسلیے کہ آنکھ کے اکثر اجزا اٹھے کے ہوتے ہین اور پلکین اسپر منطبق ہوتی ہین اور اسے مس کرتی ہین اور ہمیشہ اوسپر حرکت کرتی رہتی ہین پس اسی سبب سے جب ان دونون کے بیچ مین کوئی جسم مثل دھوئین کے آجاتا ہی تو پلکونکا آنکھ کو تکلیف دینا شدت پکڑ جاتا ہی اور اسلیے کہ دھوئین مین حدت بہت ہوتی ہی کیونکہ اسمین ناری اجزا ہوا کرتے ہین پس اسی سبب سے دھوان آنکھ مین لگتا ہی اور آنکھونکو گرم کرتا ہی اور فضلونکی آنکھونکیطرف کشش کرتا ہی اور رمد کے مادے کی روانی مین اور حدت مین زیادتی کردیتا ہی اور آنکھ مین خشونت پیدا کرتا ہی پھر درد بڑھ جاتا ہی پھر ورم زیادہ ہو جاتا ہی اور دھوان باوجود اسکے روح مین کدورت پیدا کرتا ہی اور آنکھ کی رطوبتونکو غلیظ کرتا ہی اور انکی شفافی اور براقی کو کھو دیتا ہی اور مثل غبار کے اسلیے کہ غبار سے پلکونکے اور ڈھیلے کے اندر وار مٹی کے اجزا خشونت کے پیدا کرنے والے چلے جاتے ہین کہ یہ اپنی مزاحمت سے اور خشکی سے ایذا دیتے ہین اور آنکھ مین تہیج پیدا کرتے ہین پس آنکھ ضعیف پڑ جاتی ہی اور اسمین ورم پیدا ہو جاتا ہی اور مثل اعتدال سے خارج ہواؤنکے اسلیے کہ ہواؤن کی تاثیر آنکھومین اندر وار آسانی سے پہونچ جانے سے قوی ہوتی ہی پس یہ ہوائین آنکھ کی مزاج کو اعتدال سے خارج کردیتی ہین لیکن گرم ہوائین پس وہ گرم کرتی ہین آنکھ کو اور لسکا دیتی ہین انھین پس اسی سبب سے آنکھ کشش اور قبول کرلینے کے قابل ہو جاتی ہی باوجود اسکے کہ گرم ہوا بدن کے فضلونکو رقیق کرتی ہی اور انھین سر کی طرف بلند کرتی ہی پھر انمین سے کچھ آنکھ کیطرف بہ آتے ہین اسلیے کہ دماغ اپنی طبیعت سے رقیق فضلونکو مثل آنسوونکے آنکھ پر دفع کیا کرتا ہی اور ٹھنڈی ہوا کا سبب یہ ہی کہ رطوبتونکو بند کرتی ہی اور طبقون کو کثیف کرتی ہی اور مسام مین سدہ ڈالتی ہی پس فضلے تحلیل نہین ہوتے اور یہ بھی ہی کہ سر مین کی رطوبت کو آنکھ کی طرف اوسکے درد سے ضعیف پڑ جانیکے سبب سے نچوڑ لاتی ہی اور تر ہوا اور یہی وہ ہوا ہی کہ جسمین مائی ابخرے بہت سے ۴۰

ملے ہوتے ہین بطریکا سبب یہ ہی کہ یہی تر ہوا آنکھ کو نرم کرتی ہی اور اسمین ارخا پیدا کرتی ہی اور مواد کے قبول کرنیکے قابل کرتی ہی اور مواد کو بھی تر کرتی ہی اور مندفع ہونیکے قابل کرتی ہی لیکن خشک ہوا اور یہی وہ ہوا ہی کہ جسمین مٹی اکثر ملے ہوتے ہین یا ارضی دھوئین ملے ہوتے ہین پس اسکا سبب یہ ہی کہ یہ آنکھ کو خشک کرتی ہی اور کثیف کرتی ہی اور مواد کو خشک کرتی ہی اور رطوبتونکو چوس لیتی ہی پس مواد اندر رہکر بند ہو جاتے ہین اور مثل روشنی کی کثرت کے اسلیے کہ روشنی روح کو گرم کرتی ہی اور متفرق کرتی ہی اور برف اور افراط سے سفیدی کی طرف دیکھنے کے اسلیے کہ سفیدی بینائی کے حاسہ کو روح تفریق سے اور پراگندہ کرنے سے اذیت دیتی ہی اور مثل تحدیق کے یعنے شدت سے نظر کرنیکے ایک چیز کیطرف کہ نظر اوس سے تجاوز نکرے کیونکہ رطوبتین اور روحین شدت سے نظر کرنیکے لازم روح کی بہت حرکتون سے تحلیل ہو جاتی ہین اور اسلیے کہ شدت کی نظر آنکھ کو اس سبب سے ضعیف کرتی ہی کہ اوسکے تھکنے کے وقت اور روح کے متفرق ہونیکے وقت آنکھ کے بند کرنے پر کہ روح کی تقویت اور استراحت کا اور اُسکی جمع کا موجب ہی مجبور نہین ہونے دیتی اور اسلیے کہ ہوا آنکھ سے ہمیشہ لپٹی ملے رہنے سے شدت کی نظر مین آنکھ کو گرم کرتی ہی اور خشک کرتی ہی اور کثرت سے جماع کرنا ایسے سب چیزون سے بڑھکر مضر ہوتا ہی یعنے آنکھ کو مضر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ غذا کے اس اخیر جوہر کا استفراغ کرتا ہی کہ جسنے تیسرے ہضم کو پورا کر لیا ہی اور اسکی طرف چوتھے ہضم نے سبقت کی ہی اور قریب ہی انہین منعقد ہو جانیوالی رطوبتونمین سے ہوگیا ہی اور اسی کو اصلی اعضا بہت سے تغیرون کی طرف بے محتاج ہوئے غذا کرتے ہین اور لذت کے سبب سے روح کے جوہرمین سے بھی بہت کچھ استفراغ کر دیتا ہی پس اس سبب سے اصلی حرارت تحلیل ہو جاتی ہی اور قوت کو بیمار کر دیتا ہی اور نہایت درجہ ضعیف کر دیتا ہو کہ اتنی اسکے سوا اور کسی استفراغ کی چیزون سے ضعیف نہین ہوتی اور یہ مضرت دماغ بہت لاحق ہوتا ہی اسی سبب سے بہت مادہ منی کا بقراط کی رائے پر یا اسکا خمیر شیخ کی رائے پر دماغ سے ہوا کرتا ہی اور دماغی روح بھی بہت تحلیل ہوتی ہی اسلیے کہ لذت کا ادراک اوسی سے ہوتا ہی اور بینائی مین تحلیل زیادہ ظاہر ہوتی ہی اس لیے کہ بینائی کا حاسہ زیادہ لطیف اور اسکی رطوبت بہت ہوتی ہی پس اسمین تحلیل بہت ہوتی ہی اور یہی حال نشہ کی کثرت کا ہی اسلیے کہ نشہ دماغ کو فضلون سے بھر دیتا ہی اور جب دماغ فضلونسے بھر جاتا ہی تو اوسکے پاس کے سارے اعضا مضرت پاتے ہین خاص آنکھ کہ اوسکی بنیاد ضعیف ہی اور اسکو دماغ سے انتہا کا قرب ہی اور اسلیے کہ دماغ سے آنکھ کی طرف کا آنیوالا ایٹھا مجوف ہوتا ہی اسمین فضلونکا نفوذ کرنا آسان ہو جاتا ہی خاص جسوقت کہ آنکھ دکھتی اور اپنی طرف کے مندفع فضلونکے قبول کرنیکے قابل ہوتی ہی باوجود اسکے کہ آنکھ بھی بدنمین اوپر وار ہوتی ہی کہ اوسکی طرف فضلون اور بخارون کا چڑھنا بہت ہوا کرتا ہی اور یہی حال ہی کھانے سے امتلا کا اسلیے کہ کھانے کا امتلا کھانیکی کثرت سے اور معدہ کو ثقل اور کھنچاو کے سبب سے ایذا دینے سے ہضم کو ضعیف کر دیتا ہی اور اذیت جب معدہ جیسے کسی دور کے عضو مین ہوتی ہی تو ہضم کو ضعیف کر دیتی ہی پھر کیا حال ہوگا جب اذیت معدہ کی ذات مین ہوگی

پس اس وقت مین غلیظ ابخرے دماغ کو بہت چڑھینگے اور خاص جبکہ امتلا ہو شام کے کھانیکا کیونکہ لوگون کے عادت
یون جاری ہو گئی ہی کہ شام کے کھانیکے بعد حرکت نہین کرتے پھر معدہکے اوپر سے نیچے دوار کھانا نہین اوترتا ہی
اور سبب اسکا یہ ہی کہ جب کھانا معدے پر وارد ہوتا ہی تو اوس مین مخروطی یعنے گاجر کیطرح کی ہیئت پر ہوتا ہی کہ جسکا قاعدہ
معدہکے نیچے دوار کو مس کرتا ہی اور سر اوسکا معدہکے اوپروالے سے ملا ہوتا ہی اور سکون کے وقت اسی حال پر رہتا
ہی پھر جید طور سے ہضم نہو گا اس لیے معدہ اوسپر لپٹا نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ ہضم معدہکے نیچے دوار ہوتا ہی پھر اوس
سے غلیظ ابخرے دماغکو چڑھینگے اور خاص جبکہ اوس امتلا پر سو رہے اسلیے کہ سوتے وقت اندر دار حرارت
مجتمع ہوتی ہی پس اوسکا تعرف کھانے مین باوجود اسکے کہ کھانا معدہکے قعر مین جاکر نہین ٹھہرا ہی اور معدہ اوسپر
لپٹا نہین ہی شدید ہوگا پس ابخرے بہت اوٹھینگے اور تحلیل کم ہوگی کیونکہ تحلیل کرنیوالی بیداری نہین ہی اور
دماغ بوجھل پڑ جائیگا اور یہی حال ہی کھانے پینے کی ساری غلیظ چیزونکا اسلیے کہ اسمین ہضم کوتاہی کرتا ہی پس ان
چیزونکا حکم متوسط کھانے سے امتلا کا حکم ہی اور یہی حال ہی کل ان چیزونکا کہ جن مین تیزی ہوتی ہی مثل گندنیکے
اور لہسن کے اور پیاز کے اسلیے کہ تیز چیز لذع اور حدت کو پیدا کرتی ہی اور اسکے ساتھ اعضا کے گھاؤ مین پڑ جاتی
ہی پس آنکھ کے درد مین زیادتی کر دیتی ہی اور یہی حال ہی مبخر اور مکدر کا روح کے لیے اسلیے کہ یہ دماغ
کو بھر دیتا ہی اور روح کو تاریک کر دیتا ہی جیسے کرم کلا اور مسور ہی اس لیے کہ یہ دونون اپنے جوہر کی غلاظت
کے سبب سے جلد ہضم نہین ہوتے ہین پس اونسے غلیظ سوداوی ابخرے دماغ کو بہت چڑھتے ہین مگر یہ دونون معدے
پر اپنے شروع وارد ہونے مین اپنے جوہر کے غلیظ ہونیکے سبب سے کہ وہ ابخرونکے اوٹھنے کے مانع ہی بخار کو
روکتے ہین اور یہی حال ہی ہر نمکین چیز کا کیونکہ یہ خون کو تہ نشین کرتی ہی اور اسکا بخار آنکھ مین لگا کرتا ہی اور
یہی حال ہی افراط سے ہر کھٹی چیز کا مثل سرکے کے اسلیے کہ کھٹی چیز شدت سے لذع کرتی ہی اور تقطیع کرتی ہی پس
آنکھون کے درد مین زیادتی کر دیتی ہی اور اسلیے کہ آنکھ عصبی عضوون مین سے ہی اور کھٹی چیز اوس مین لذع کرتی ہی
اور اپنی ٹھنڈک کے سبب سے آنکھ کو سب چیزون سے بڑھکر مضرت دیتی ہی اور سر مین تیل لگانا درد والیکو نہایت مضر ہوتا ہی اسلیے کہ
تیل ارخا پیدا کرتا ہی پس سر کو مواد کے قبول کرنیکے قابل کر دیتا ہی اور سمحاق مین ارخا پیدا کرتا ہی اور جب سمحاق مین استرخا
ہو جاتا ہی تو آنکھ کے ظاہر مین وہ ارخا پیدا کر دیتی ہی کیونکہ اسے اوس سے اتصال ہی پس جو چیز کہ اوسپر گرا کرتی ہی اوسکے
قبول کرنے کے قابل ہو جاتی ہی اور اسلیے کہ تیل مسام مین سدہ ڈالتا ہی پس مواد مین سے کچھ تحلیل نہین ہوتا پس آنکھ
کی طرف اتر آتا ہی اور درد مین زیادتی ہو جاتی ہی اور اسیطرح درد والیکو مضر ہوتا ہی طبیعت کا بستہ ہونا کیونکہ ردی
ابخرے کثرت سے دماغکو چڑھتے ہین اور اسیطرح درد والیکو مضر ہوتا ہی افراط سے سونا کیونکہ اسمین دماغکی طرف ابخرے کثرت سے
چڑھتے ہین پس جو بیداری کے حالت مین تحلیل ہو جاتے ہین انکے کم تحلیل ہونے سے فضلے بہت ہو جاتے ہین اور یہ دماغکو بہت

عارض ہوتے ہین اسلیے کہ دماغ اُن فعلونکا مبدء ہی کہ جو بیداری مین ہوتے ہین اور اسیطرح رمدوالیکو مضر ہوتا ہی افراط سے
جاگنا کیونکہ روح افراط سے تحلیل ہوتی ہی اور حرکت کی کثرت سے بہت مشتعل ہوتی ہی اور اسلیے کہ ہضم کا فساد اسمین
تبخیر کا موجب ہوتا ہی اور یہ سب کہ بیان ہوئے ہین مضر ہین آنکھ کو صحت کی حالت مین بھی ان سببونسے کہ بیان ہو چکے ہین اور
طبیعت کی تلئین کیجائیگی رمد کی سب قسمونمین نہایت نافع ہی کیونکہ مادہ سر سے نیچے وار کو میلان کرتا ہی اور استفراغ کرنا چاہیے
اور یہی حال انجرونکا ہی کہ نیچے وار میلان کرتے ہین اگرچہ حقنون یا فتیلونسے ہو اگر پینے کی چیزون سے جو ابھی مذکور ہونگی
تلئین نہو سکے اشربہ یعنے پینے کی چیزین ہر روز شربت بنفشہ اور لعاب اسبغول یا شربت نیلوفر یا دونون ساتھ
ہی اسلیے کہ یہ چیزین طبیعت کی تلئین انزلاق کے ساتھ کرتی ہین یا ایک ان دونون مین کا آلو بخارا کے
شربت کے ساتھ اگر صفرا غالب ہی اسلیے کہ آلو بخارا کا شربت ان دونون سے صفرا کے قطع کرنے مین اپنی ترشی سے بڑھکر
قوی ہی یا شربت ورد مکرر اسلیے کہ وہ اپنے مین کی تفتیح کرنیوالی جلا کرنیوالی قوت سے اور نچوڑنے سے صفرا کا
اسہال کرتا ہی اور اسی سے اسکا استعمال ٹھنڈے پانی کے ساتھ ہوتا ہی کیونکہ ٹھنڈک نچوڑنے پر مدد دیتی ہی اور شربت
نیلوفر کا اسلیے کہ شربت نیلوفر کا گلاب مین کی لطیف گرم تیز قوت کی اصلاح کرتا ہی اغذیہ یعنے غذائین اگر الو کی کا یا
ملوخیہ کا یا خبازی کا یا خرفہ کا اسلیے کہ ان سے تھوڑا خون ٹھنڈک کی طرف مائل پیدا ہوتا ہی بس نہ تو رمد کے مادیکے
مقدار مین زیادتی ہوتی ہی نہ کیفیتین یا انڈیکی زردی نیمبرشت کیونکہ انسے پتلا خون کہ جو سکا بہتر پیدا ہوتا ہی بس اس سے
تقویت قوت کی ہوتی ہی اور نہ تو مادے کی حرارت نہ غلظتین زیادتی ہوتی ہی اور اُسے مضر ہوتے ہین یعنے
رمد والے کو کل گوشت اسلیے کہ یہ غذا بہت پڑتے ہین اور ان سے کثیف خون بہت سا پیدا ہوتا ہی کہ رمد کے
مادہ مین زیادتی کر دیتا ہی پھر اگر ضعف ہو جانیکا ڈر ہو قوت مین درد کی افراط کے سبب سے اسلیے کہ درد قوت کو
ضعیف کر دیتا ہی طبیعت کے مرض سے مقابلہ اور مجاہدہ کرنے سے اور طبیعت کے اضطراب سے اور اس سبب سے
کہ مزاج مین تغیر ہوتا ہی اور حرارت ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ طبیعت خون اور روح کے پیدا کرنے سے غافل ہوتی
ہے اور درد کے دفع کرنے مین مشغول ہوتی ہی خاص اُسوقت مین کہ جب درد کسی تیز حس کے عضو مین ہوتا ہی اور وہ عضو
دماغ کے قریب اور جوہر مین لطیف ہوتا ہی یا درد کے سوا کے سبب سے استفراغ سے اور بہت بیماری کھینچنے سے تو چنے
چوزونکے کیونکہ اس سے لطیف خون پیدا ہوتا ہی کہ قوت کی تقویت کرتا ہی اور رمد کے مادہ مین زیادتی نہین کرتا ہے
اور اُسے مضر ہوتی ہی یعنے رمد کو شراب اسلیے کہ شراب سر کو فضلون اور انجرون سے بھر دیتی ہی اور دماغ کو اور پٹھونکو ڈھیلا کر دیتی
ہی اور دماغ کی قوتونکو سست کر دیتی ہی اور دماغ کے بھر جانیکے وقت بہت سے فضلے آنکھ کیطرف بہ آتے ہین خصوصاً جسوقتمین
کہ آنکھ دُکھتی دفع کرنے سے ضعیف ہوتی ہی مگر یہ کہ مادہ نہایت غلیظ ہو تو کبھی نفع کرتی ہی شراب خالص کہ پیاسے کہ
ایسی حد کو نہ پہونچے کہ موجب نشہ کی ہو جائے اور اُس کی بہت سے فضلے سر مین پیدا ہو جائین اور نہ بدن مین اسلیے کہ شراب

اسوقت مین فضلونکو نضج دیتی ہے اور پگھلاتی ہو اور لطیف کرتی ہو اور انھین حرکت مین لاتی ہو اور تحلیل کرتی ہو کیونکہ
گرم لطیف بخارونکو سر کیطرف چڑھاتی ہو اور رگون سے انھین نکالدیتی ہو کہ جنمین وہ جمع ہو جاتے ہین اسلیے کہ شراب کے
شان سے باہر وار کی طرف ادرار اور پسینا لانے اور تبخیر کرنے کے ساتھ موادکو زور سے حرکت دیتی ہو اور شراب روح
مین زیادتی کرتی ہو بسبب جس سے تدارک اوس چیز کا ہو جاتا ہو کہ جو تکلیف اور بیداری کے کھینچنے سے تحلیل اور ضعف عارض ہوگیا ہو
اور شراب کے لیے ایک خاصیت اور ہی اور وہ یہ ہی کہ اسکا بخار لطیف ہوا کرتا ہو کہ اسمین یہ ڈر نہین ہوتا ہو کہ دماغمین
رُک رہیگا اور کھنچاؤ سے ضرر کریگا اور پانی ملی ہوئی شراب دماغکو مائیت کے سبب سے تر کرتی ہو اور اُسے ابخرون کی کثرت
سے بھر دیتی ہو اور جلد نشہ لاتی ہو کیونکہ شراب سے ابخرے بہت اُٹھتے ہین اسلیے پانی تبخیر کو شدت سے قبول کرتا ہو اور
اسکے ساتھ شراب تبخیر مین ہو لیتی ہو پس شراب کا فضلونکو پگھلانا اور حرکت دینا اپنی گرمی کے کمی سے کم ہو جاتا ہو ادویہ
مسہلہ یعنے اسہال لانیوالی دوائین جوشاندہ میوے کا یا قرص بنفشہ تنہا صفراوی رمدمین یا تقویت کیا گیا ایارج سے
ایارج فیقرا سے یا حب ایارج سے اگر مادہ غلیظ ہو اسطرحسے کہ صفرا بلغم مین ملا ہوا ہو اور یہی اکثر ہوتا ہی اسلیے کہ آنکھ
کی مادی بیماریان بہت دماغ ہی کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہین اور بعید ہی کہ دماغ مین سادہ صفرا ہو بلکہ ضرور ہی
کہ اوسمین کچھ بلغم مین سے ملا ہوا ہو پس جو چیز کہ اس سے آنکھ کی طرف مندفع ہوگی وہ بھی ایسی ہی ہوگی اور رمد سوداوی
اسکا مادے کا استفراغ کیا جاویگا افتیمونکے جوشاندیسے یا اسکی گولیونسے علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ یہ یعنے سوداوی رمد
کم اور نادر ہوتی ہو اسلیے کہ سودا اپنی غلاظت اور ارضیت کی کثرت کے سبب سے طبیعت کے ساتھ تہ نشین ہوتا ہی
ورا اوپر وار کو سیلان نہین کرتا ہی اور غریب حرارت نتو دماغمین اور نہ آنکھ مین ایسی حد پر پہونچتی ہی کہ اوسمین کے
خلطونکو جلادے اور سودا بنادے مگر نادر طور پر اور نہ آنکھ کی غذا مین بھی سودا پڑتا ہو اور اسلیے کہ وہ رگین کہ جنمین
غذا آنکھ کیطرف جاتی ہو نہایت تنگ ہوتی ہین اسات کی گنجائش نہین رکھتی ہین کہ انمین سوداوی مواد نفوذ کرسکین اور
سوداوی کے مادیکا استفراغ کیا جائیگا سر رگ کے فصد سے علیل طرف سے اگر ممکن ہو یا پنڈلی پر حجامت کیجائیگی اس لیے
کہ یہ خون کے استفراغ مین قائم مقام فصد کے ہوتی ہی باوجود اسکے کہ یہ مادیکو دور کے خلاف جانب مین جذب
کرتی ہو دوائین لگائینگی لیکن ابتدا مین تیلی انڈے کی سفیدی اسلیے کہ انڈیکی سفیدی ٹھنڈا کرتی ہو اور مواد گرم
لذاع کو جلا دیتی ہو اور دھوتی ہو اور اسکی حدت کو تسکین دیتی ہو اور کھرکھراہٹ کو کہ اوس سے پیدا ہوتی ہی چکنا کرتی
ہے اور نہ تو مسام مین چپکتی ہو اور نہ انمین سدہ ڈالتی ہو اور اسی سبب سے اگر گھڑیون لگی رہنے دیجاتی ہی تو ضرر نہین
کرتی ہو اور اسکے معتدل چپچپاہٹ اپنی دیر تک باقی رہنے پر معین پڑتی ہو اور اسی سبب سے پانی ملاکر اختیار کی گئی ہو بلکہ
جما اور محسوس ہوتا ہی اس سے تسکین دیجاتی ہو اسلیے کہ ترکیب کرتی ہو اور ارخا کرتی ہو اور اشتعال کو تسکین دیتی ہی
اور غسل اور جلا کے ساتھ مادیکو دور کرتی ہو اور یہ سب لعاب انمین سے ہین جو درد کو تسکین دیتے ہین یا لڑکی والی عورت کا

دودھ اسلیے کہ یہ بھی ٹھنڈک ڈالتا ہی کیونکہ بے لذع کی اپنی مائیت سے ہوتا ہی اور اپنی چکنائی سے رفا کرتا ہی اور کھرکھراہٹ کو چکنا کرتا ہی اگر مسام مین سدہ ڈالتا ہی اور اپنی اپنی جنبیت سے لپٹ رہتا ہی نہ مواد کے مسام مین رک رہنے سے اور تحلیل نہونے سے آنکھ کے طبقون مین ایسے وقت مین کھنچاو کرتا ہی اور اس سے شدید درد پیدا ہوتا ہی اور اکثر اوقات کھنچاو کی شدت سے انشقاق آنکھ مین پیدا ہوتا ہی پس اسی سبب سے شیر گرم پانی کے ساتھ اسکا جلد دھو ڈالنا واجب ہی تاکہ گرم پانی مسام سے دودھ کو دور کر دے اور شیر گرم پانی ہونیکی وجہ یہ ہی تاکہ اوسکی ٹھنڈک سے مسام مین قبض و تکثیف اور مادیکا کچا کر دینا نہ پیدا ہو جاے اور یہ بھی ہی کہ عضو ذکی الحس ہی اور جلدی اذیت کا ادراک کرتا ہی پس اسوجہ سے نہ تو نہایت گرم پانیکا اور نہ نہایت ٹھنڈے پانی کا استعمال کرنا سزاوار ہی اور بیٹی والی عورت کا دودھ فقط اسلیے اختیار کیا گیا ہی کہ اسمین قوت بڑھکر اور مائیت بہت ہوتی ہی اور شیاف ابیض اسلیے کہ یہ ٹھنڈک ڈالتا ہی اور مادیکو بے شدت کے قبض کے اور بے لذع کے پھیر دیتا ہی یا شیاف ابیضا اسلیے کہ یہ ٹھنڈک پہنچاتا ہی اور مادیکو پھیرتا ہی اور گرم ورمون کو فائدہ کرتا ہی اور آنکھ کی تقویت کرتا ہی اور سزاوار ہی کہ ان دونو مین سے ہر ایک کا استعمال کیا جائے گلاب مین حل کر کے اسلیے کہ گلاب درد کو تسکین دیتا ہی اس حال مین کہ جوش دیگئی ہو اوسمین یعنے گلاب مین میتھی اس لیے کہ میتھی کا لعاب نضج دیتا ہی اور تلیین کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور یہی لعاب اس مین کی چپچپاہٹ کے ساتھ اذیت دینے سے بے اندیشہ ہی اور اسمین ایک جلا دینے والی قوت ہی کہ وہ مادیکو تحلیل کرتی ہی یا اسمین ناخونہ جوش کیا گیا ہو اسلیے کہ ناخونہ آنکھ کے عارض گرم ورمون کو نضج دیتا ہی اور تلیین کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی یا سونف کے پانی مین حل کر کے یعنے اوسکی پتی کے نچوڑے ہوئے پانی مین حل کر کے یا اوسکے بھیونکے جوشاندہ مین اسلیے کہ یہ دونون آنکھ کی تقویت مین اور آنکھ کے مواد کے تحلیل کرنے مین قریب قریب ہین لیکن شیاف کا استعمال ہوگا میتھی یا ناخونہ کے جوشاندہ کے ساتھ یا سونف کے پانی کے ساتھ انحطاط کے قریب ہونیکے وقت اور مادیکے پکجانے کے وقت اسلیے کہ محلل چیزونکا استعمال اس سے پہلے نہایت مضر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ چیزین مادیکو گرم کرتی ہین اور ہیجان مین لاتی ہین اور اسمین تخلخل پیدا کرتی ہین اور مادیکے پکا نہونے سے اور مندفع ہونیکی صلاحیت نرکھنے سے اسکا تحلیل کر ڈالنا انھین ممکن نہین ہوتا پس مادیکا شر بڑھجاتا ہی اور جب رمد کو انحطاط ہوجاتا ہی تو سینکی جاتی ہی آنکھ میتھی کے پانی سے جب کہ حرارت قوی نہین ہوتی یا تنہا گرم پانی سے حرارت کے قوی ہونیکے وقت اسلیے کہ گرم پانی لٹکاتا ہی اور اپنی اصلی رطوبت سے اور عرضی حرارت سے تلیین کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور مسام کی تفتیح کرتا ہی اور چاہیے ہی کہ یہ سینک ہوے روئی کے ساتھ اس حال مین کہ بھگوئی گئی ہو اس پانی مین کہ رکھے اسے آنکھ پر ایکبار یا دو بار اور اکثر اوقات بہت سے مرتبے کی احتیاج پڑتی ہی مرض کی قوت اور ضعف کے مطابق اور حمام سب چیزون سے بڑھکر تحلیل کو مفید ہوتا ہی یعنے رمد کے مادیکے تحلیل اور آنکھ کی جرم کی تلیین کے لیے مفید ہوتا ہی اسلیے کہ حمام کی تاثیر پانی اور ہوا کے ساتھ بدنکے اندر وار اور باہر وار ہوتی ہی پس اسیوقت درد کو تسکین دیتا ہی اسلیے کہ اگر

مادہ تحلیل ہوجاتا ہی اور جو اسمین سے باقی رہجاتا ہی وہ حمام کی رطوبت سے معتدل ہوجاتا ہی اور تحلیل کی صلاحیت پیدا کرلیتا ہی اور یہ یعنے حمام صاف ہونیکی شرط کے ساتھ ہی یعنے بدنکا مواد سے پاک ہونا شرط ہی اسلیے کہ بدنکا مادیسے بھرے ہونیکے ساتھ حمام کرنا رمد مین نہایت زیادتی کردیتا ہی کیونکہ حمام مادیکو گرم اور پتلا کرتا ہی اور بہاتا ہی اور حرکت دیتا ہی اور آنکھ مین گرمی پھیلاتا ہی اور اوسکی تلئین کرتا ہی اور آنکھ کے جرم کو نرم کرتا ہی اور مواد کے قبول کرنیکی صلاحیت پیدا کرتا ہی باوجود اسکے کہ آنکھ ضعف عارض ہوچکتا ہی پس وہ مادیکو قبول کرلیتی ہی اگرچہ حمام درد کو آنکھ مین کے مادے کے تحلیل کرنے سے اور اوسکے جرم کو ملائم کرنے سے فوراً تسکین دیتا ہی اور اسکی آزمائش کرلی جاتی ہی یعنے بیمار کے حمام سے فائدہ پانے اور نہ فائدہ پانیکی آزمائش کرلیجاتی ہی گرم پانی کے ساتھ سینکنے سے اسلیے کہ گرم پانی کی مضرت حمام کی مضرت سے بہت ضعیف ہوتی ہی پھر اگر اسکے بعد جیسے گھڑی بھر کے بعد اذیت ہو اس اذیت سے بڑھکر زور کی جیسے سینکنے کے وقت آنکھ مین کے مادیکی تحلیل سے اور اسکے جرم کی تلئین سے گرم پانی نے تسکین دی تھی تو مادہ ابھی اپنی کثرت کے ساتھ پکا نہین پس آنکھ پر سینک کی گرمی کے جذب کے سبب سے تحلیل ہوئے مادیسے بہت بڑھکر گر پڑتا ہی اور اسلیے کہ سینک نے اپنی تسخین اور تلئین سے آنکھ مین اپنے اوپر کے وارد مادے کے قبول کرنیکی صلاحیت پیدا کردی ہی اور اسوقت مین یقین سے حمام جائز نہوگا اس سبب سے کہ اسکی مضرتین بیان ہوچکی ہین اور اگر یہ بات دریافت ہوجاے کہ مادہ غلیظ ہی اور سر اور بدنمین سے ہر ایک صاف ہی تو تری شراب کے کئی قدحے پلائے جائینگے اوس سبب سے کہ ہم کہہ چکے ہین کہ سر اور بدنکے پاک ہونیکی شرط فقط اسلیے کی گئی ہی کہ ان دونونکے مادیسے بھرے ہونیکے وقت شراب کی تسخین سے اور ترقیق سے اور حرکت دینے سے اخلاط آنکھ کی طرف حرکت کرینگے پس رمد مین زیادتی ہوگی اور شراب سے نہایت مضرت پڑیگی پھر بھیجا جائیگا بعد اسکے حمام تاکہ حمام سے وہ مواد کہ جو شراب کے ساتھ گھلا ہی اور لطیف ہوا ہی اور نہین نکلا ہی تحلیل ہوجائے اور جو کہ شراب سے لطیف نہین ہوا ہی وہ پتلا پڑجائے اور اکثر اوقات دموی رمدمین گدی پر احتیاج پڑتی ہے حجامت کے گہرے پچھنے لگانے سے تاکہ خون آنکھ سے مخالف جانب کی طرف جذب کرلے اور شریانون سے کبھی استفراغ کردے پس اکثر رمد کا سبب شریانون سے ہوتا ہی نہ وریدون سے اور اسوقت مین سرارو کی فصد مفید نہین پڑتی ہی اور پیشانی پر کیڑیان لگائینگے دیکھتے ہوی آنکھ کی جہت مین تاکہ اوس خونکا جو نفس ضوء مین ہی قوت سے استفراغ کردے یا کنپٹی پر کی شریان کی فصد کیطرف اگر خون آنکھ مین کنپٹی سے آتا ہی تاکہ نکل جاوے وہ اور آنکھ کی طرف اوسکا آنا منقطع ہوجاے اور یہ بات شریانکی عظیم ہونیکی زیادتی سے اور سخونت سے اور اوسکے اچھلنے کی شدت سے معلوم ہوجاتی ہی یا اوسکے کاٹنے کی طرف تاکہ بالکل آنکھ کیطرف کی راہ بند ہوجائے اور یہ کاٹنے کا فعل جب کیا جاتا ہی کہ جب خون شریانو مین بہت پیدا ہوتا ہی اور محض فصد سے اوسکی مدد آنکھ کیطرف کی منقطع نہین ہوتی ہی اور چاہیے کہ شریانکی قطع ریشم کے ڈورے سے باندھنے کے بعد ہو اسلیے کہ یہ بڑی بڑی شاخین شریانکی جب کٹ جاتی ہین تو اونکا خون نہین بند ہوتا ہی پس اس کاٹنے سے پہلے

شریانکی دونون طرفونکا ریشم کے ڈورسے باندھ دینا واجب ہوتا ہی اور اسلیے کہ ریشم کا ڈورا بہت مضبوط ہوتا ہی شریانکے
گوشت بھرلانے سے پہلے ڈورے کے ٹوٹنے کا ڈر نہین ہوتا ہی اور اگر رمد سمحاق کے نزلے کی جہت سے ہو تو پیشانی پر ضماد
کیا جائیگا اسلیے کہ یہی پیشانی سمحاق سے آنکھ کی طرف مواد کی ریزش کی راہ ہی مسور کے آٹے سے اسلیے کہ یہی آٹا مادیکو غلیظ کرتا ہی اور
بہنے سے روکتا ہی اور عضو مین قبض پیدا کرتا ہی اور اوسے مضبوط کرتا ہی بس مادیکے بہکر آنیکے مجرے بند ہوجاتے ہین یا جو کے
ستو سے اسلیے کہ جو کے ستو تریکو خشک کردیتے ہین اور مواد کو روکتے ہین یا گلاب کے زیرے سے اسلیے کہ گلاب کا زیرہ عضو
مین قبض کرتا ہی اور مضبوط کرتا ہی اور مواد کے بہ آنے کو روکتا ہی اور ہر ایک ان دونون مین سے انگور کے پانیکے ساتھ اسلیے کہ انگور
کا پانی شدت سے قبض کرتا ہی اور مواد کے سیلان کو روکتا ہی اور آنکھ کی تقویت کرتا ہی اور بینائی کو تیز کرتا ہی یا گلاب کے ساتھ
اوس سبب سے کہ گلاب مین بیان ہوچکا ہی یا اوسیرکے پانی کے ساتھ اسلیے کہ یہ قوی خشکی پہیلاتا ہی اور عضو کو مضبوط کرتا ہی اور اوسمین
قبض پیدا کرتا ہی اور پلک پر شیاف لگایا جائیگا اسلیے کہ پلک بھی مادیکی ریزش کے رستے مین ہی شیاف ورد سے سرخ ورد اسلیے کہ سرخ
گلاب حدت مین سفید سے گھٹ کر ہوتا ہی اور شیاف ورد احمر کے بنانیکی ترکیب جیسے رازی نے حاوی کبیر مین بیان کیا ہی
وہ یہ ہی کہ تازے گلاب کے پھول چار مثقال زعفران دو مثقال گوند ایک مثقال سفیدہ کاشغری دو مثقال شیاف
بنالے جائین مصنف کہتے ہین کہ یہ سب ورد یہ شیافون مین بڑھکر جید اور سبک ہین اور لیکن بلغمی بس اوسکی پھیر دینے والی
دوائین ٹھنڈک ڈالنے مین کم ہون تاکہ مادہ غلاظت اور کثافت مین بڑھ نجائے اور منضج اوسکی تسخین مین زیادہ
قوی ہو اسلیے کہ نضیج پکاتا ہی اور وہ حرارت کا محتاج ہی اور جسقدر مادہ ٹھنڈا ہوگا اسی قدر واجب ہی کہ اوسکی منضج زیادہ
گرم ہو اور میٹھی اور السی کے لعاب کی تقطیع بلغمی رمد کو نافع ہوتی ہی پھر شیاف احمر لین ہی انحطاط کیوقت اسلیے کہ یہ شیاف
باقی رمد کو تحلیل کر ڈالتا ہی اور جبکہ ہمیشہ رہے رمد درست تدبیر کے ساتھ تو یقین ہو جائیگا کہ آنکھ کے طبقون مین
یا رگونمین کوئی آفت ہی سادہ سوء مزاج سے یا مادیسے کہ وارد غذا کو فاسد کردیتی ہی آنکھ پرکی اگرچہ غذا اپنی ذات
مین جید ہو پس اسوقت مین ڈالا جائیگا مغسول توتیا اسلیے کہ وہ آنکھ کی تقویت کرتا ہی اور اسکی صحت کی حفاظت کرتا ہی
اور اسمین کے بند فضلونکو تھوڑا تھوڑا کرکے خشک کرتا ہی یہانتک کہ اونکو فنا کردیتا ہی اور اسکے دھونیکی ترکیب یہ ہی
کہ توتیا کھرل مین بہت باریک حل کیا جائے پھر اوسمین پانی ڈالا جائے اور یہ پانی اوس چیز کے ساتھ کہ جو اوسمین
باریک ذرے ہین دوسرے برتن مین گرادیا جائے پھر جو تہ نشین ہوگیا ہی اسکو دوسری بار اور تیسری بار حل کرین اور
یہی عمل کرین یہانتک کہ کچھ نہ باقی رہے اور برتن کا منھ ڈھانک دیا جائے تاکہ اوسمین کوئی چیز غبار وغیرہ سے نہ پڑے
اور اوسے یونہین چھوڑ دیا جائے یہانتک کہ پانی صاف ہوجائے اور توتیا مغسول تہ نشین ہوجائے پھر اوسمین سے پانی گرادیا جائے
اور وہ تہ نشین خشک کرلیا جائے اور دوسری بار حل کیا جائے اور بہتر اور یہی ہی کہ ایسا دھویا جائے کہ مثل غبار کے باریکی مین
ملائمت کے اپنے ساتھ کے سبب سخت جسم کو بہا دینے سے ہوجائے اسلیے کہ جب آنکھ ورم کر جاتی ہی تو اونکا اور پلک کے درمیان کی

حاصل چیز سے نہایت شدید مضرت پاتی ہی اور ملایا جائیگا کا شغری سفیدے کے ساتھ اسلیے کہ یہ آنکھ کی تقویت کرتا ہی اور خشکی
پھیلاتا ہی اور سونے کے میل کے ساتھ کہ دھویا گیا ہی اسلیے کہ یہ بے لذع کے خشکی پھیلاتا ہی اور آنکھ کو تقویت دیتا ہی اور اوسکے دھونیکی
ترکیب اور اوسکا فائدہ مثل اوس چیز کے ہی کہ توتیے مین بیان ہو چکی اور نشاستے اور تھوڑے سے گوند کے ساتھ اسلیے کہ یہ دونون
چیزین اپنی لس سے یا تلیین سے اوس چیز کی اصلاح کرتی ہین کہ جو معدنی چیزونکی کھرکھراہٹ سے آنکھ مین عارض ہوتی ہین باوجود
اسکے کہ ان دونو مین بے لذع کے خشکی ہوتی ہی اور اکثر اوقات آنکھ کے اندر تنہا ایلوے کا لگانا کفایت کر جاتا ہی اسلیے کہ یہ آنکھ
کیطرف کشش ہو کر آنیوالے مادیکو روکتا ہی اور اسمین کے موجود مادیکی تحلیل کرتا ہی اور آنکھ کی رگونکا اور طبقونکا
اور نوری پٹھے کا فضلونسے تنقیہ کرتا ہی بس اسکے ساتھ آنکھ کی تقویت کرتا ہی اور اسی ایلوے مین باوجود اسکے بے لذع کی
تخفیف اور خشکی اور جلا ہوتی ہی لیکن سدریجی کا لوسیکنا ہی اوس چیز سے کہ ہم بیان کر چکے ہین شیر گرم پانی سے یا
نا خونے اور میتھی کے جوشاندے سے اور اکثر اوقات کافی ہو جاتی ہی اوسکے عمل مین اسلیے کہ اوسکا مادہ لطیف جلد تحلیل
ہونیوالا ہوتا ہی اور سینک جیسا کہ بیان ہو چکا ہی مادیکو گرم کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور لطیف کرتی ہی اور جلد کو نرم کرتی
اور ڈھلکاتی ہی اور مسام کو کھولتی ہی اسی سبب سے اسکی تحلیل آسان ہوتی ہی اور کسی دوسری تدبیر کے احتیاج نہین پڑتی
واضح ہو کہ اسبغول کا لعاب درد کا مسکن ہوتا ہی اسلیے کہ یہی لعاب رخا کرتا ہی اور تلیین کرتا ہی اور سوزش اور لذع کو
تسکین دیتا ہی اور قوی ٹھنڈک ڈالتا ہی اور چپک بیٹھتا ہی بس اندر وار حرارت کے بند کرنے سے اس سے نفیج
حاصل ہو جاتا ہی اور بہدانے کا لعاب نفیج دینے مین بہت بڑھکر ہوتا ہی اسلیے کہ یہ ٹھنڈک مین کم ہوتا ہی اور چکنے مین
بہت ہوتا ہی اور تنقیہ سے پہلے سینکنا اور حمام کرنا یعنے بدن اور سر کے مواد کے پاک ہونے سے پہلے ردی ہی اوس
سبب سے کہ بیان ہو چکا اور اُس سبب سے کہ آنکھ کیطرف تحلیل ہوئے مادے سے بڑھکر کھینچتا ہی آنکھ کے تحلیل ہوئے مادے سے
بس ورم کے عظیم ہو جانیکا اور درد کی شدت پکڑ جانیکا سبب ہو جاتا ہی اور درد کی شدت بھی جذب کی زیادتی اور ورم کے
عظیم ہونیکے سبب سے ہوتی ہی یہانتک کہ ورم اکثر اوقات ایسی حد پر پہونچ جاتا ہی کہ جس سے طبقے شق ہو جاتے ہین وردینج
یہ رمد ہی یعنے ورم ہی عظیم کہ جس مین سفیدی ملتحمہ مین کی سوج جاتی ہی عظیم حد سے گذر جانیوالا ہوتا ہی کہ آنکھ کی سفیدی ملتحمہ
تک پھول جاتی ہی حدقہ پر یعنے قرنیہ پر یہانتک کہ اسے ڈھانک کر آنکھ بند کرنیکے مانع ہوتی ہی یعنے زیادہ عظیم ہونے سے
پلکونکے منطبق ہونیکی مانع ہوتی ہی اور اسکی پیدائش چارون خلطون سے ہوتی ہی اور یہ وردینج ترکونکو انکے مزاجون کی
رطوبت کے سبب سے بہت عارض ہوا کرتا ہی اور انکے دماغونکی رطوبت سے کیونکہ بہت کھاتے ہین اور کھانے مین بدتدبیری
کرتے ہین اور ہضم کم ہوتا ہی اور آنکھ آنکھونکے ضعف سے بلکہ جمیع اعضا کے اپنی طرف کے متوجہ مواد کے دفع کرنے مین
ضعیف ہونے سے اور بادی یعنے خارجی سببو مین کہ آنکھ کے ضعف کے موجب مثل غبار اور دھوپ کے ہین انکے کثرت
سے پیش آنے کے سبب سے علاج یہ بعینہ رمد کا علاج ہی اگر گرمی سے ہی اسلیے کہ یہ بعینہ رمد ہی مگر زیادہ قوی رمد کے

علاج سے اور مبالغہ کیا جائیگا یہان خونکے نکالنے مین اسلیے کہ اسکا مادہ بہت ہوتا ہی فصد سے سر رو کی اور حجامت سے گدہی پر کی اور کیڑیان لگانے سے پیشانی پر اور کنپٹی کے شریانکی فصد و رقطع سے اور لیپ لگانیسے آنکھ پر پرسے دھنیے کی پتی کا اسلیے کہ وہ ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور انڈیکی زردیکا اسلیے کہ انڈیکی زردی تلیین کرتی ہی اور نضج دیتی ہی اور قوی تحلیل کرتی ہی تھوڑی سی زعفران کے ساتھ کہ اسمین قوی قبض ہوتا ہی کہ آنکھ کیطرف رطوبتونکے بہ آنے سے مانع ہوتی ہی جبکہ آنکھ پر لگی ہوتی ہی اور اس زعفران مین باوجود اسکے قوی تحلیل اور تلیین اور نضج دیتا اور خشکی پھیلاتا ہی لیکن تحلیل کا سبب یہ ہی کہ اسکا گرمی دینا قوی ہوجاتا ہی انفاخات یعنے پھٹنیان اطبا انفاخات کا اطلاق ایسی پھنسیونپر کرتے ہین کہ ظاہر عضو کے نیچے مین کی بند غلیظ ریح سے پیدا ہوتی ہین پس سطح ظاہر اوپر کو اُٹھ آتی ہی اور نفاطات کا ایسی پھنسیونپر اطلاق کرتے ہین کہ جو بند مائیت سے کسی عضو پر پیدا ہوتی ہین اور اکثر اوقات مائی پھنسیونکو بھی نفاخات کہتے ہین کیونکہ انمین انسے اسبات مین مشابہت ہوتی ہی کہ رنگ جلد کا ان دونومین نہین بدلتا ہی اسیطرح سے خلطیہ پھنسیون مین بھی نہین بدلتا ہی اور یہی یہان مراد ہی اور کبھی عارض ہوتی ہین آنکھ مین یعنے آنکھ کی سیاہی مین نفاخات یعنے چھوٹی پھنسیان مائیت کے اُسکی طرف دفع ہونے سے اور آنکھ کی سیاہی سے کہ وہی قرنیہ طبقہ ہی اسلیے مختص ہوتی ہی کہ آنکھ کی رطوبتونمین انکی نرمی کے سبب سے مائیت بند نہین رہ سکتی اور نہ عنکبوتیہ مین اسکی رقت کی افراط سے اور نہ عنبیہ مین اوسکے جرم کی براقی سے اور نہ ملتحمہ مین اوسکی سختی سے اور اسلیے کہ یہ ملتحمہ لحمیہ ہی آنسو کے ساتھ اُسکی مائیت نفوذ کرجاتی ہی پس اسوقت مین نہین ممکن ہی ان پھنسیونکی پیدائش مگر ایسی مائیت سے کہ نفوذ کرے کہ بند ہوجاتی ہی مائیت قرنیہ طبقونکے ایک طبقے مین کہ وہ چار ہین اور اُسکے پاس والے ہین پس یہ مائیت بند ہوگی چوتھے مین اور تیسرے مین یا تیسرے مین اور دوسرے مین یا دوسرے مین اور پہلے مین اور چوتھے اور عنبیہ کے جرم مین نہوگی اسلیے کہ نفوذ مائیت کا فقط عنبیہ کے ثقبہ سے ہوتا ہی اور جب وہ اس سے نکل جاتی ہی تو اُسکا نفوذ قرنیہ کے جرم مین ہوتا ہی اور اُس مائیت کا بند ہونا درمیان طبقونکے عنبیہ اور قرنیہ مین نفوذ کرنے سے بہ نسبت سہل ہوتا ہی اسلیے کہ قرنیہ کا جرم براقی مین شدید نہین ہی تاکہ اسکی شفافی کم ہوجائے اور یہ باوجود اسکے عنبیہ کے ساتھ التیام اور شدید الالتصاق رکھتا ہی تاکہ اسکے نکلنے سے مانع ہو پس وہ جو کہ ان نفاخات مین سے قریب ہی باہر کے اسطرحسے کہ نیچے پہلی جھلی کے ہو عنبیہ کے رنگ کو نہ چھپائیگی پس کالی دکھائی دیگی اسلیے کہ خارجی شعاع اس مائیت کو شفاف کرتی ہی اور وہ خود بھی صاف ہوتی ہی پس اسمین دیکھنے والے کی آنکھ کی شعاع نفوذ کرتی ہے اور عنبیہ تک پہونچ جاتی ہی پس اوسکا ادراک اسکے اصلی رنگ پر کرلیتی ہی اور جو کہ دور ہوتی ہی اسطرحپر کہ تیسری جھلی پر ہوتی ہی تو اُس پھنسی کا رنگ دکھائی دیتا ہی نہ اُسکے نیچے کے عنبیہ کا رنگ اسلیے کہ وہ باہر کی شفاف خارجی شعاع سے دور ہوتا ہی پس اوسمین دیکھنے والے کی آنکھ کی شعاع نفوذ نہین کرتی ہی اور نہ اُسکے نیچے کے عنبیہ کا ادراک کرتی ہی اسلیے کہ وہ پھنسی درمیان بینائی کے اور عنبیہ کے حائل ہوتی ہی مثل صاف پانی کے کہ جب کسی ایسے مقام مین ہوتا ہی کہ اوسپر سورج کی شعاع نہین

پڑتی ہی پس اوسوقت مین وہ پانی اپنے گہراؤ مین کی چیز کے ادراک سے مانع آتا ہی بلکہ اُس پانیکا رنگ اسپر آنکھہ کی شعاع کے واقع ہونے سے اور اُسکے نیچے والی چیز تک نفوذ نکرنے سے دکھلائی دیتا ہی اور اکثر ہوتی ہی جو کہ دور سے ہو سفید صاف شفاف پانیکی صفائی کے سبب سے سفید دکھائی دیتی ہی اور جو چیز کہ دوسری جھلی کے نیچے ہوتی ہی وہ سفیدی اور سیاہی کے درمیان دکھائی دیتی ہی اور کبھی یہ مائیت میٹھی ہوتی ہی اور کبھی نمکین ہوتی ہی یا تیز خورندہ ہوتی ہی پس یہ اذیت دینے مین بہت بڑھکر ہوتی ہے

علاج لیکن چھوٹی پھنسیان پس انمین خشکی پھیلانیوالی دوا اُنکا لگانا کفایت کرتا ہی جو اُس مائیت کو چن لین مثل توتیے کے اور سرمے کے اور سونے کے میل کے لیکن بڑے دانے پس آہنی دستکاری کے محتاج ہوتے ہین اسطرح کہ نشتر سے سیاہی کے اوپر سے چیر دیا جائے اور اُس سے پانی نکال ڈالا جائے جیسا کہ قرنیہ کے پیچھے کے چھپی ہوئی پیپ کے ساتھ کیا جاتا ہی

قروح آنکھہ کے پیدا ہوتے ہین یا تو پھپے رہ کے کہ اوسکا مادہ تحلیل نہین ہوا ہی بلکہ مجتمع ہی اور پیپ بنگیا ہی اور اُسنے اپنی حدت سے جھلیونکو پھاڑ ڈالا ہی یا پھپے پھنسیونکے اسی صفت پر یا چھپے مار کے کہ انسے اتصال کا تفرق کردیا ہی جبکہ یہ انا ہو جائے تفرق اور پھیلا جاے اور قرحونکی قسمین آنکھہ کو عارض ہوتے ہین جنکے لیے نام ہوتے ہین سات ہین چار پیدا ہوتے ہین قرنیہ سطح مین اور نامزد ہین جالینوس نے انکو نامزد کیا ہی قرحونسے اسلیے کہ یہ تینون گہرے ہوتے ہین جبکہ ہر ایک انمین سے ایک خاص نام سے مختص ہوچکا تو یہ چارون عام نام سے مختص ہوگئے ہین اگرچہ ہر ایک ان چارونمین سے بھی متاخرین کے نزدیک خاص نام سے مختص ہی اور بعضے انھین نامزد کرتے ہین خشونت سے اسلیے کہ انکو قرنیہ کے سطح کے بعض اجزا کا اتصال تفرق کے سبب سے پست کردینا لازم ہوتا ہی اول انمین کا وہ قرحہ ہی جو آنکھہ کی سیاہی کے ظاہر پر ہوتا ہی نہایت ظاہر پر گویا اوسکے پہلے قرنیہ کے جرم مین نفوذ ہی نہین ہوا ہی دھوئین سے مشابہ ہوتا ہی اسلیے کہ اوسکی شفافی کو فاسد نہین کرتا ہی پس عنبیہ اوسکے نیچے سے دکھائی دیتا ہی اور قرحہ کا مقام تھوڑسی پیپ کے پیدا ہوجانیکے سبب سے سیاہی مین بڑھکر تھوڑسی سیاہی سے دکھائی دیتا ہی پس یہ مقام گویا کہ دھوان آنکھہ کے ظاہر پر پھیلا ہوا ہی نظر آتا ہی اور قتام یعنے غبار سے نامزد ہوتا ہی کیونکہ غبار سے مشابہ ہوتا ہی اور دوسرا انمین کا چھوٹا اور گہراؤ مین بڑھکر ہوتا ہی پہلے سے تھوڑا اسا اور بڑھکر ہوتا ہی اوس سے سفیدی مین اور نامزد سحاب یعنے بادل سے ہوتا ہی کالے بادل سے کیونکہ اسکی سیاہی کچھ سپیدی سے ملی ہوتی ہی لیکن اسکی سیاہی کا سبب تو پہلی قسم مین معلوم ہوچکا ہی اور اسکی سفیدی کا سبب قرنیہ کے پہلے طبقے کے جرم کا فساد اور تھوڑسے مقامون مین سے اوسکی شفافی کا زوال ہی اور جسم شفاف جبکہ اُسکی شفافی جاتی ہی تو جیسے پانیکے طرح سے سفید ہوجاتا ہی اور سفید پیپ سے بھرے ہوسے ہوتا ہی اور تیسرا انمین کا وہ قرحہ ہی جو سیاہی کے اوپر ہوتا ہی یعنے آنکھہ کی سیاہی کے طوق پر کہ گھیرے ہی اوسے پس یہ قرحہ قرنیہ اور ملتحمہ مین مشترک ٹھہریگا تو حدقہ کے اوپر وار سفید دکھائی دیگا اسلیے کہ یہ شدت سے پیدا ہوا ہوتا ہی پس قرنیہ کے پہلے طبقے کے جرم کو فاسد کردیتا ہی پس اوسمین کی شفافی جاتی رہتی ہی پس یہ مقام سفید نظر آتا ہی اور ملتحمہ کے اوپر وار سرخ دکھائی دیتا ہی جبکہ اسمین کی رطوبت پیپ پر پوری مستحیل نہین ہوتی اور

اسکا سبب یہ ہی کہ جو اسکی طرف خون اُسکی غذا کے لیے آتا ہی وہ اسکے تفرق کے سبب اُسکے ضعف سے اسکی مشابہت پر
مستحیل نہین ہوتا ہی بس سرخ دکھائی دیتا ہی اور اکیلے سے نادر ہوتا ہی اور انمین کا چوتھا جو آنکھ کی ظاہر غبیہ ہوتا ہی اور
دوسرے اور تیسرے سے گہراؤ مین کم ہوتا ہی اور اجزا مین شدت سے قریب ہوتا ہی گویا کہ یہی حدقہ کے ظاہر پر ہوتی
ہین اپنی سفیدی مین اور اپنے اجزا کے قریب ہونے مین اور سبب اسکا یہ ہی کہ قرنیہ کے ظاہر پر ہونیکی وجہ سے عنبیہ کے رنگ
کو یہ چھپاتا نہین ہی بس اسی سبب سے عنبیہ کے جرم کو بہت فاسد نہین کرتا ہی اور بالکل اُسکی شفافی کو زائل نہین کرتا ہی اور
اسی سے اسکی سفیدی تھوڑی سی ہوتی ہی اور جب اُسمین رنگ ملجاتے ہین اور اُنمین سے ہر ایک چھوٹا ہوتا ہی تو ادراک کرنے
والے کے لیے درمیان انکا ایسا رنگ ہوتا ہی کہ حاسہ ہر ایک مین فرق کرنے سے عاجز آجاتا ہی بس شل رنگ مین کے دکھائی دیتا ہی اور
اسی سبب سے صوفی سے نادر ہی اور تین قرحے گہرے ہوتے ہین یعنے قرنیہ کے گہراؤ مین ایک انمین کا عمیق تنگ قرحہ پاک صاف ہی
میل سے اور خشک ریشہ سے اور دوسرا انمین کا چوڑان لیتا ہوا گہراؤ مین کم ہوتا ہی اور تیسرا انمین خشک ریشہ والا میلا ہوتا ہی یہ سب
قسمو نمین بڑھکر ردی ہین اور ان تینون قسمو نمین سپیدی بہت دکھائی دیتی ہی کیونکہ قرنیہ کے شفافی کو یہ کھو دیتے ہین اور
یہ قرحے شدتکے درد نکے ساتھ ہوتے ہین سب قسمین قرحونکی کیونکہ خون تُرش یا نونمین سوء مزاج سے پیدا درد کی شدتکے سبب سے
اور تفرق اتصال سے حدت پکڑ جاتا ہی خاص اُس عضو مین کہ جسکا حس قوی ہی اور مادہ حاد خورندہ ہوتا ہی اور جسوقت کہ پیپ باہر نکلی
ہوئی آنکھ سے پتی پر سفیدی ہوتی ہی تو درد عظیم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ جب مادہ نہایت غلیظ ہوتا ہی یا قرحے مین
شدت سے گہراؤ ہوتا ہی یا آنکھ کا جرم نہایت مستحکم ہوتا ہی کہ اُس سے کوئی چیز پورے نضج ہو جانیکے اور سفید پیپ پر مستحیل ہو جانیکے پہلے
مندفع نہین ہوتی ہی اور یہی بات درد کے عظیم ہونیکی موجب ہوتی ہی اور نضج کے وقت حجم اسکا اور طنین سے اسکی حدت بڑھجاتی
ہی اور اگر پیپ پتلی ہوتی ہی یا زرد ہوتی ہی یا مبوری ہوتی ہی تو درد ہلکا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ جب مادہ
لطیف ہوتا ہی یا قرحہ گہرا نہین ہوتا یا آنکھ کا جرم مستحکم نہین ہوتا کہ پورے نضج کے پہلے اُس سے ٹپکتا رہتا ہی اور اُسکو کم
درد دینا ہوتا ہی اور اس سے بڑھکر ہلکا درد مین ہوتا ہی اگر پیپ سرخ ہوتی ہی اسلیے کہ یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ جب نضج کے
پہلے اور پیپ پر خون کے مستحیل ہو جانے سے پہلے اور گہرے ہونیکی کمی اور آنکھ کے جرم مین متخلخل ہونیکے ساتھ لطیف
خون سہل سے ٹپکتا رہتا ہی کیونکہ ان باتونکو نضج کے اور پیپ بن جانیکے قبل خونکے مادیکو سہل سے مندفع ہو جانیکو
مستلزم ہی اور اسباب سے خونکے مادہ مین سب وونسے زیادہ صلاحیت ہونیکے ساتھ آسانی زیادہ ہو جاتی ہی علاج اگر علاج
قرحہ داہنی طرف ہوگا دونون آنکھونمین سے تو بائین پر سوئیگا یا بائین جانب پر اور اُسکے برعکس یعنے اگر قرحہ بائین طرف ہوگا
تو داہنے جانب سوئیگا تاکہ مواد مادف آنکھ پر مخالف جانب سے نیچے پڑنے سے نگرے لیکن چت سونا البتہ اُسکو قرحے کے
منھ کا اوپر ہونا لازم ہوتا ہی بس قرحے مین سے جس چیز کا کہ نہ جانا لازم ہی نہین بہتا ہی اور قرحے مین پیپ رُک رہتی ہی اور
آنکھ کے طبقونکو گلا دیتی ہی اور یہ بھی ہی کہ بطرح کے سونے سے سر مین فضلے بسبب پیدا ہوتے ہین اور چت لیٹنا

آنکھ کی طرف مواد کے آنیکی تحریک کرتا ہی پس ضرر شدت پکڑجاتا ہی اور تدبیر مین تلطیف کیجائیگی پہلے تاکہ فضلونکی پیدائش کم ہو
اور جب قرحہ پھوٹ جائیگا تو تقویت کے لیے تدبیر تھوڑ یسی تغلیظ کیجائیگی اور چوزونکی طرف نقل کیجائیگی تدبیر کی تاکہ کیفیت مین
صلاحیت رکھنے والا خون چوزون سے پیدا ہوا اور اطراف کی طرف یعنے پانوٗنکی طرف اسلیے کہ پانوٗ پٹھونکے بنے ہوئے تھوڑا سا
گوشت رکھتے ہین انسے مزاج کا معتدل جیسا چاہیے خون پیدا ہوتا ہی اور اسلیے تاکہ قوت ضعیف نہو جائے پھر قرحہ نہ بھرے اِس لیے
کہ ہمیشہ تلطیف کرنا مضعف ہوتا ہی اور ضعف سے یہان کئی طرح کے ڈر ہوتے ہین ایک تو یہ ہی کہ فضلونکی پیدائش بڑھجائیگی
اور فضلے بند رہنگے کیونکہ قوت ہضم کرنے سے اور دفع کرنے سے ضعیف پڑگئی ہی اور دوسرے یہ کہ قرحہ نہ بھریگا کیونکہ بھراوٗ
فقط مزاج کی اصلاح سے اور فضلونسے قرحے کے پاک ہونے سے اور دواوٗنکے اثر قوت سے فعل کی طرف نکالنے سے ہوتا ہی
اور یہ بات فقط قوت کی تقویت سے ہوتی ہی اور اعتماد اس علاج مین استفراغ پر اور مادیکے نقل پر آنکھ سے پیچھے وا
کو ہوتا ہی اسلیے کہ مدار امر کا زخمونکی دوا کرنے پر خشکی پھیلانے ہی پر ہی کیونکہ رطوبت بھراوٗ کرنے پر مانع ہوتی ہی اور
ضروری غذا کی اصلاح کی مانع ہوتی ہی اور جب طوبت نکال ڈالی جاتی ہی تو طبیعت قوی پڑجاتی ہی اسلیے کہ جب اثر
قبول کرنیوالا تھوڑا ہوتا ہی تو اُسمین تاثیر فاعل کی قوی ہوتی ہی اور یہ استفراغ ہوتا ہی مثل فصد سے سرارد کی فصد
سے اور دونون پنڈلیونکی حجامت سے اور صافن کی فصد سے اور استفراغ ہر تھوڑے دنونمین چاہیے شیخ
بوعلی سینا کے نزدیک چار دنمین مسہل کیے جوشاندیکے مثل سے ان چیزونسے جو گرم رقیق فضلونکا اسہال ملائمت سے
کرتی ہین اگر قرحہ میل آلودہ ہو اسطرحسے کہ اُسمین گاڑھی پیپ ہو تو پاک کیا جائیگا آب شہد سے اسلیے کہ آب شہد
غلیظ پیپ کو کہ بھرنکی مانع ہی جلا دیتا ہی اور اُسکا تنقیہ کرتا ہی اور بیٹی والی عورت کے دودھ سے اسلیے کہ یہ دودھ ارخا
کرنے اور اپنی چکنائی سے درد کو تسکین دینے کے ساتھ تائیت سے میل کی جلا کرتا ہی اگر یہانپر درد ہو رمد سے کہ قرحے
کے ساتھ ہو تو نشاستہ کا شیاف لگانا چاہیے اسلیے کہ نشاستہ تلیین کرتا ہی پس درد ٹھہر جاتا ہی ور رطوبتونکو اور چکنے
میل کو سکھاتا ہی پس اِس سے قرحہ بھر آتا ہی یا دودھ کی تقطیر کرنا چاہیے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ دودھ درد کی
تسکین کرتا ہی اور چکنے میل کی جلا کرتا ہی اور ہیلے درد کی تسکین اسلیے کرنا چاہیے کہ درد قوت کو ضعیف کر دیتا ہی پس
اُسمین فضلے بڑھجاتے ہین اور بدن سے بھی اُسکی طرف کھنچ کر آتے ہین پس قرحہ بھرنے نہین پاتا ہی اور جب قرحہ صاف
ہو جائے میل سے تو خشکی پھیلانیوالی چیزین استعمال کی جائینگی تاکہ بھراوٗ کی مانع رطوبتونکو دور کر دے لیکن صاف
ہونے سے پہلے خشکی پھیلانیوالی چیزون کا استعمال کرنا بُرا اس جہت سے معلوم پڑتا ہی کہ یہ چیزین رقیق اور لطیف اجزا
کو جنکر پیپ کو گاڑھا کر دیتی ہین مثل شیاف کندر کے کہ بنایا جاتا ہی انزروت اور نشاستہ
اور گوند اور کندر اور کاشغری سفیدے سے اس حال سے کہ انڈیکی سفیدی مین یہ دوائین خمیر کیجاتی ہین
اور مثل نفس کندر کے اسلیے کہ کندر خشکی پھیلاتا ہی اور قرحے کو پاک کرتا ہی اور گوشت کو اُگاتا ہی پھر نشاستہ کے شیاف

[illegible]

کا استعمال کرنا چاہیے اور کبھی شیاف کا استعمال لڑکی والی عورت کے دودھ کے ساتھ ہوتا ہی اگر قرحہ مین پیپ
پڑ جاتی ہو تاکہ اوسکی جلا کردے طرفہ یہ ایک نقطہ بڑا یا چھوٹا سرخ رنگ کا ملتحمہ مین خون سے تازے خون سے
اس لیے کہ خون بہا ہنوز اتنا ترک نہین رہتا ہی کہ بھورا یا کالا پڑجاے لبس اسی سبب سے اکثر اُسکا رنگ سرخ ہوتا
ہی پڑتا ہی آنکھ مین بعض پتلی رگون کے پھٹ جانے سے مارنے کہ آنکھ پر واقع ہوتی ہی یا جوش سے خون کے
جوش سے کہ رگون کو پھاڑ دیتا ہی جن رگون مین کہ یہ خون ہوتا ہی تخلخل کے ساتھ اپنے حجم کی زیادتی سے یا افراط
کی حرارت کے ساتھ اپنی کیفیت کی حدت سے لبس اسوقت مین خون ملتحمہ کی طرف بہ نکلتا ہی اور اُسکے اوپر کی
سطح کی جھلیونکے نیچے ٹھہر رہتا ہی لبس اُسکی شکل اور اُسکا رنگ اُسمین ظاہر ہونے لگتا ہی یا کسی رگ
کے منہ کے کھل جانے سے آنکھونکی رگون مین سے قی کی طرح کی سخت حرکت کے سبب سے اس لیے کہ
قی مواد کو جنبش مین لاتی ہی اور سر کی اور آنکھونکی طرف حرکت دیتی ہی لبس مادے سے آنکھونکی رگین بھر جاتی
ہین اور آنکھ کی رگون مین سے کسی رگ کا مُنہ کھلجاتا ہی اور اسلیے کہ قی کو سانس کا رکنا لازم ہوتا ہی کہ
اُسمین ہوا جو خون اور روح کے ساتھ ہی اوعیہ اور عروق کی طرف پھر پڑتی ہی اور اسی سبب سے قی مین رنگ
سرخ ہو جاتا ہی اور رگین تن جاتی ہین اور آنکھین نکل آتی ہین لبس اسی سبب سے کوئی رگ کھل جاتی ہی علاج

ناخنہ

تقطیر کیجائیگی آنکھ مین کبوترون اور فاختاؤنکے کلیون کے نیچے کے خون کی اسطرح پر کہ کوئی ایسی کلی انکی
اُکھیڑی جائیگی کہ ابھی سخت ہو کر پر نہین ہوگئی ہی اور اسکی جڑ مین کا خون آنکھ مین نچوڑ دیا جائیگا یا بازو پر نشتر لگا دیا
جائیگا اور جو خون کہ اُس مین سے نکلیگا اوسکی آنکھ مین تقطیر کیجائیگی یا خود انکے خون کی اس طرح پر کہ ذبح
کیے جائین گے اور اُنکے خون کی آنکھ مین تقطیر کیجائیگی اور اگر شروع شروع ہی تو اُسکے ساتھ یعنے اس خون
کے ساتھ بعضے رادع یعنے مادہ کے پھیر دینے والی دوائین ملائی جائینگی تاکہ ملتحمہ کی طرف خون کے گرنے کو
روکین شل گل ارمنی یعنے گیرو کے اس لیے کہ یہ اپنی خشکی پھیلانے کے زور سے عضو کو مضبوط کرتا ہی اور
مادے کو اُسکی طرف سے پھیر دیتا ہی اور اپنے لس سے رگون کے منہ پر چپک بیٹھتا ہی پھر خون کے
بہنے کو روکدیتا ہی اور طین قیمولیا یعنے کھریا مٹی اور یہ کئی قسم کی ہوتی ہی اور مستعمل اسمین سے وہ ہی
کہ جو شدت سے سفید سخت ہو جلد ایسے نہ ٹوٹ سکے اور پانی مین نہ گھل سکے مگر دیر کے بعد اور یہ بھی خشکی

[illegible]

اور لس پھیلاتی ہی سبل ایک جھلی ہی کہ رگون کی بناوٹ سے عارض ہوتی ہی آنکھ کو خواہ یہ جھلی اصلی ہو یا
زائد ہو ملتحمہ اور قرنیہ کے سطح مین دو قولون کے اختلافکے موافق کہ خون سے بھری ہوتی ہی آنکھ کے ضعیف
ہونے اور سر کے بھرے ہونے کے وقت اُسکی طرف خون کے گرنیکے سبب سے اوپچی ہوتی ہی اسوقت مین اوبڑی
ہوتی ہی اور موٹی ہوتی ہی اور سرخ ہوتی ہی اور آنکھ مین پٹھے کے مشابہ کوئی چیز بنی ہوتی ہی کہ پیچھے سے اور

ان رگون سے جھلی کی بناوٹ کامل ہوتی ہی اور اکثر سبل کا مرض کھجلی کے ساتھ ہوتا ہی آنکھ مین کھجلی کے ساتھ کیونکہ
جو خون کہ ان رگون مین ہوتا ہی فاسد پڑجاتا ہی اور حدت پکڑجاتا ہی اسلیے کہ اس بنی ہوئی جھلی کے نیچے گرم ابخرے
اور رطوبتین بند ہوجاتی ہین اور روشنی سے یعنے سورج کی روشنی سے اور چراغ سے اذیت پاتی ہی آنکھ اس لیے
کہ قوی روشنی آنکھ کو گرم کرتی ہی اور اُن رطوبتونکو کہ جو آنکھ مین ہوتی ہین ہیجان دیتی ہی اور روح کو رقیق کرتی ہی
اور اُسکی اشتعال بڑھادیتی ہی اور آنکھ چھوٹی پڑجاتی ہی آنکھ کا جرم چھوٹا پڑجاتا ہی اسلیے کہ آنکھ اپنے
سوء مزاج کے سبب سے اور اُن رگون مین کے مادے مین غذا کے ملکر فاسد ہوجانے سے غذا کے استعمال کرنے سے
ضعیف ہوجاتی ہی اور اس سبب سے کہ کچھ آنکھ کی غذا اس جھلی مین صرف ہوجاتی ہی اور ہوسکتا ہی کہ اس چھوٹے
پڑنے سے تنگ پڑنا مراد لیا جائے اسلیے کہ آنکھ جب روشنی سے اذیت پاتی ہی تو تنگ ہوجاتی ہی تاکہ اُسپر روشنی کم پڑے
اور قوی اسمین سے یعنے سبل مین سے اور یہی وہ مستحکم ہی کہ جسکی رگین نہایت غلیظ پڑگئی ہین اسکا علاج تو یہ ہی اسطرح [illegible]
کہ یہ رگین صنابیر یعنے کھالی کے اوزار سے لٹکائی جائینگی پھر اُٹھالی جائینگی اور یکبارگی قینچی سے کاٹ ڈالی
جائینگی اور نمک ور زیرہ کا پانی کہ چبائے ہوئے ہون بوند بوند آنکھ مین ڈالا جائے تاکہ مل نجاوین اور خفیف
اسمین سے اور یہ وہ ہی کہ جسکی رگین غلیظ نہین پڑی ہین تجربہ کیا گیا ہی اسکے لیے وہ پیشاب کہ جسمین قبرس نامی جزیرہ مین
کے تانبے کا برادہ ایک دن بھیگا رہا ہو یہانتک کہ زنگار بن گیا ہو اور شیاف احمر لین اور احمر حاد اس لیے کہ یہ
شیاف اپنی حدت سے رگون مین کے مادیکو تحلیل کرڈالتے ہین اور بنی ہوئی جھلی کو فنا کردیتے ہین پھر اگر کھجلی
کے ساتھ کھجلی ہو اس سبب سے کہ گرم لذع کرنیوالے مادے مین سے کہ جس سے سبل پیدا ہوئی ہی کچھ پلکونکے طرف
گرے اور اُسمین کھرکھراہٹ اور کھجلی پیدا کردے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہی کہ کھجلی اور سبل اکثر آپسمین ایک دوسرے
کو لازم ہین تو اسوقت مین کوئی چیز شیاف سماق کے مثل مین نہین ہی اور تنہا سماق سے بنایا جاتا ہی اسطرح کہ سماق
باریک پیسا جاتا ہی اور گلاب مین خمیر کیا جاتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ یہ کھرکھراہٹ کو صاف کردیتا ہی اور عضو
کو مضبوط کرتا ہی اور خون کے بہنے کو روکتا ہی اور کھجلی کو قطع کرتا ہی اور خونکو منع کرتا ہی اور یہ آنکھ سے مواد
کے پھیرنے مین بہت بڑی منفعت رکھتا ہی اور اکثر اوقات اسمین شہد ملادیا جاتا ہی گوند اس لیے گوند کھرکھراہٹ
کو دفع کرتا ہی اور مواد کی لذع اور حدت کو تسکین دیتا ہی اور سارزعت یعنے لاکی کیونکہ اس گوند مین سدہ
ڈالنے والی چپکنے والی قوت ہوتی ہی کہ اوس قوت سے آنکھ کی طرف بہکر آنیوالی رطوبتونکو روکتا ہی اور جلا کرتا ہی اور
ادکا تنقیہ کرتا ہی اور بے لذع کی خشکی پھیلاتا ہی اور یہی گوند باوجود ان باتونکے اپنے مین کی خاصیت سے آنکھ کو فائدہ کرتا
دلیس یہ یعنے یہ شیاف سبل کو قطع کرتے ہین اور کھجلی کو دور کرتے ہین اُس سبب سے کہ بیان ہوچکا ظفرہ ایک زیادتی [illegible]
جھلی والی ہی کہ یہ بات ناخنہ کے کٹنے کیوقت معلوم ہوتی ہی پھر اگر ناخنہ ملتحمہ کے جرم مین سے ہی یا آنکھ کے مجلل جھلی کے جرم مین سے [illegible]

ہوتا ہی تو صنابیر سے لٹکا نیکے وقت کچھ اس سے جدا نہین ہوتا ملتحمہ مین یا آنکھ کی مجلل غشا دمین باہر سے آنکھ کے گھیر نیوالی
جھلی مین کہ ابتدا کرتی ہی بہ زیادتی اکثر داہنے کو ون سے اور کبھی بائین کو ون سے اور زرد یا سرخ یا بھوری ہوتی ہی
جن مادون سے کہ پیدا ہوتی ہی انکے اختلاف کے مطابق اور کبھی دراز ہوتی ہی اور بڑھتی ہی تھوڑا تھوڑا کر کے یہانتک
کہ بہت سی آنکھ کو ڈھانک لیتی ہی ملتحمہ سے اور قرنیہ سے اور دیکھنے کو مانع آتی ہی جبکہ ثقبہ عظیم ہو جاتا ہی اور کوئی
چیز ناخنہ کے علاج مین لوہے سے کاٹ ڈالنے کے مثل مین نہین ہی اس لئے کہ یہ کاٹ ڈالنا بے
طولانی دکھ دینے کے اور بے روح باصرہ وغیرہ آنکھ کے جزون سے تعرض کرنے کے ناخنے کو
جلد تھوڑے سے زمانے مین بالکل کھو دیتا ہی لیکن حادہ دوائین بس یہ جو چیز کہ سخت اور غلیظ پڑ جاتی ہی
اوسمین اثر نہین کرتی ہین باوجود اسکے کہ انکا استعمال نونکی حدت سے آنکھ مین زخم ڈالدیتا ہی اور ایذا دیتا ہی او
آنکھ مین اذیت دیتا ہی کیونکہ ان دواؤنکو حاد خورندہ معفنہ ہونا ضرور ہی اور انکی تاثیر پتلے ضعیف ناخنہ مین نہین
ہوتی ہی مگر ایک مدت درازمین اور اسمین عظیم خطرہ ہی کیونکہ آنکھ طولانی مدت تک شدید درد کے کھینچنے سے ضعیف
پڑ جاتی ہی پھر کاٹ ڈالنے کے بعد آنکھ مین نمک کے ساتھ چبائے ہوئے زیرے کی تقطیر کیجائیگی اور آنکھ کی سیاہی کے پھیر
انیکا حکم کیا جائیگا ہر وقت تاکہ پلکونکے ساتھ ملتحمہ چپک نہ بیٹھے اور دوسری بار لوہے سے دستکاری کرنے کے احتیاج
پڑے اسلئے کہ ملتحمہ جب کہ تازہ تازہ خون سے تر ہوگا اور پلک پر مل بیٹھے گا اور ہمیشہ اسی ملی ہوئی ہیئت پر رہیگا
تو ملتحمہ پلک پر تازہ خونکی چپچپاہٹ سے جم بیٹھیگا اور پھر آئیگا اور جبکہ متحرک رہیگی آنکھ کی سیاہی تو ایسی مدت
تک ملے رہنے کی حالت پر نرہیگا یہانتک کہ ملجائے اور بیان کی ہین بعضے اطبا نے اسکے لئے یعنے ناخنہ کے لئے
دوائین مثل روشنائی کے اور باسلیقونکے حادہ مرہمونمین سے اور مین ان سبکو مکروہ جانتا ہون کیونکہ یہ آنکھ ناخنہ
کو فائدہ کرنے سے بڑھکر مضرت پہونچاتی ہین قمقام اور قمل یعنے جوئین قمقام جوئون مین سے ایک
قسم ہی کہ بالونکی جڑ دمین شدت سے لپٹی ہوتی ہی جب گرم ہوتی ہی تو اوسکی کچھ جون کی حرکت ظاہر ہوتی ہی
پلکون مین کی بالونکے اُگنے کے مقامونکے نزدیک اکثر غذا دمین تعفن کرنیوالونکے لئے یعنے ان لوگونکے لئے
جو غذا مین ہر وقت بہت تعفن کیا کرتے ہین کیونکہ انکے بدنون مین فضلے بہت پیدا ہوتے ہین سوا اسکے کہ ہضم
انکا طبیعت کے حیران ہو جانے سے جید نہین ہوتا ہی اور اسیطرح پر انکے بدنونمین میل بہت ہوا کرتا ہی اور کم
ریاضت والونکے لئے عارض ہوتی ہین کیونکہ یہ فضلے انمین تحلیل نہین ہوتے پھر انکے بدنمین باقی رہجاتے ہین
اور ٹھہر اٹھتے ہین اور میل مین ملجاتے ہین اور جب یہ مادہ آنکھ کے اطراف مین آجاتا ہی اور پلکونمین مندفع ہوتا ہی
تو وہان جوئین پیدا ہو جاتی ہین اور ان جوئونکے پڑنیکا سبب وہ سڑا ہوا مادہ ہی کہ طبیعت اسے دفع کرتی ہی اس لئے کہ اس
مادہ کی عفونت کے سبب سے طبیعت کو اسکے اصلاح مین کوئی حرص نہین رہتی ہی پلکون کی طرف اور بالون کے

قمقام و قمل پلکون مین

گنے کے بقاموں کی طرف میل کے ساتھ اسلئے کہ یہی مقام پہلے فضلونکے دفع کرنیکے ہین اسواسطے کہ انھین فضلون سے
بالونکی غذا ہوتی ہی پس قبول کر لیتے ہین یہ فضلے اپنے مزاج کے سبب سے جو انھین غریب حرارت سے عارض ہوا ہی حیات
کو اوس حیات کو کہ جسکے یہ لائق ہین اس لئے کہ رطوبت خواہ اصلی ہو یا فضلی ہو جب اوس مین کوئی حرارت اثر
کرتی ہی اصلی ہو یا غریب ہو جبکہ جلا دینے کی حد پر نہین پہونچتی ہی تو یہ رطوبت حیات کے قبول کر لینے کے
قابل ہوجاتی ہی پھر انھین انکی استعداد کے مطابق جوئون والی صورت حاصل ہوجاتی ہی کیونکہ مبدء فیاض مین
کوئی بخل نہین ہوتا ہی پس جون حرکت کرنے لگتی ہی اور مسام کے باہر نکلتی ہی علاج سر اور بدن کا تنقیہ پہلے نضج علاج
کے بعد بطرز سے ہوئے فضلونسے ایارج جون وغیرہ کے ساتھ ہی اور سمندر اور نمک کے پانی سے دھونا پلکون کا ہی اس
لئے کہ یہ اپنی نمکینی سے جوئونکو مار ڈالتا ہی اور میل کو دور کرتا ہی اور اپنی جلاء سے پلک کو صاف کر دیتا ہی
سلاق یعنے باہنی پپوٹون مین کی غلاظت غلیظ اردی خورندہ مادے سے ہوا ہی سے یہ مادہ آسانی کے ساتھ تحلیل سلاق یعنی ...
نہین ہوتا ہی اور اسی سبب سے یہ مادہ پپوٹون مین قرحہ ڈالدیتا ہی اور پلکون کو گرا دیتا ہی اور اسکے سبب سے
پپوٹے سرخ ہوجاتے ہین کیونکہ اس خورندہ مادے کے لذع سے خون انکی طرف کھنچکر آتا ہی اور پلکین گر پڑتی ہین
انکی غذا کے فاسد ہوجانے سے اور اگنے کے بقاموںمین خرابی کے آجانے سے اور اکثر اوقات پپوٹونمین زخم ڈالنے
سودی ہوتا ہی کیونکہ خبیث مادہ گوشت کو اور جلد کو کھا جاتا ہی اور ان دونونکو فاسد کر دیتا ہی اور اکثر اوقات
سودی ہوتا ہی آنکھ کے فساد پر پپوٹون سے ڈھیلون کی طرف مادی کی سرایت کرنے کے وقت کوئی
انمین سے نیا ہوتا ہی کہ شروع ہی ابھی اوسکا مادہ لطیف کے تحلیل ہونے سے غلاظت مین مستحکم نہین پڑا ہی
اور طولانی احتباس کے ساتھ بہت فساد سے فاسد نہین ہوا ہی اور کوئی انمین سے پرانا ہوتا ہی مدت
تک کہ اوسکا مادہ نہایت غلیظ ہوگیا ہی اور فساد مین زیادتی پکڑ گیا ہی اور بہت سلاق مدت کے پیچھے
پیدا ہوتا ہی جب کہ بد تدبیری کیجاتی ہی پس اوسکا مادہ تحلیل نہین ہوتا اور اوس کو فساد عارض ہوجاتا ہی اور
اوسکے ساتھ پپوٹے مشارکت کے سبب سے ضعیف پڑ جاتے ہین پھر اس فاسد مادے کو قبول کر لیتے ہین یا
اوس مادہ کو جو سر سے انحدار کرتا ہی قبول کر لیتے ہین پس انکے ضعف کے سبب سے یہ مادہ فاسد پڑ جاتا ہی علاج بدن علاج
اور سر کا تنقیہ کرتا ہی اور نئے سلاق پر انکو لیپ کا لگانا ہی کہ انمین دوا دیر تک اوپر لگی رہنے سے پورا اثر کریگی گلاب مین
پکائی ہوئی مسور کا اس لئے کہ لیپ مادی کی حدت کو اور لذع کو تسکین دیتا ہی خون اور حادہ مواد کو غلیظ کرتا ہی پھر
یہ رگون مین ہوکر پپوٹونکی طرف بہکر نہین آتے ہین اور قرحونکو زیادتی کرنے سے مانع آتا ہی یا لیپ خرفہ کے
ساگ اسلئے کہ یہ ساگ ٹھنڈک ڈالتا ہی اور قبض کرتا ہی اور مواد کو کھینچ آنے سے مانع آتا ہی اور پتلے خونکو گاڑھا
کرتا ہی اور کاسنی کاسنی کی پتی اسلئے کہ کاسنی ٹھنڈک پھیلاتی ہی اور حادہ مادونکے ہیجان کو تسکین دیتی ہی اور اس مین

سنبل

معتدل فیض ہوتا ہی اور انڈیکی سپیدی کا اس لیے کہ انڈیکی سپیدی ٹھنڈک پھیلاتی ہی اور لذع اور سوزش کو
تسکین دیتی ہی روغن گل کے ساتھ اسلئے اور صبح کو حمام مین بھیجا جاسے گا اس لئے کہ حمام مادے کو تحلیل کرتا ہی
اور اسکی حدت کو توڑتا ہی اور اپنی رطوبت سے ارخا کرتا ہی اور مسام کی تفتیح کرتا ہی اور پپوٹون مین
تخلخل پیدا کرتا ہی پس انمین مادہ بند رہنے نہین پاتا ہی اور انمین دوا کے نفوذ کرنیکی بھی قابلیت ہوجاتی
ہی لیکن پرانے سلاق مین پس پنڈلی پر حجامت کیجائیگی دو مقام کی طرف مادیکے کھینچ لیجانے کے لئے اور پیشانی پر
کی رگ کی فصد کھولی جائیگی حجامت کے بعد تاکہ خود عضو سے مادیکا استفراغ ہوجاسے اور حمام مین بہت
بھیجا جائیگا مادیکی ترطیب اور نضج اور تحلیل کے قابل کرنے کے لئے اور جلد لٹکانے وغیرہ کے لئے جو کہ
بیان ہوچکا ہی اور لیا جاسے گا جلا ہوا تانبا نصف درم اور پھٹکری تین درم زعفران کالی مرچ ایک ایک درم
پکھٹی شراب مین حل کرینگے یہانتک کہ مثل پتلے شہد کے ہوجاسے اور پپوٹو نکے باہر وار سے استعمال کرین گے
اسلئے کہ یہ لیپ خشکی پھیلاتا ہی اور قبض کرتا ہی اور تلطیف کرتا ہی اور جلا دیتا ہی اور تخفیف کے ساتھ قرحے
کو پھیلنے سے منع کرتا ہی اور پپوٹونکی رطوبتونکیطرف بہکر آنیکو روکتا ہی برد ہ ایک رطوبت ہی کہ گاڑھی ہوجاتی
ہی اور پپوٹون کے اندر وار پتھر بنکر رہجاتی ہی جلد کی سستی اور پتلے پن کے سبب سے اور حرکت کی کثرت سے
اس رطوبت مین سے لطیف جز تحلیل ہوکر کثیف گاڑھے منجمد ہوجاتی ہی کہ اولے سی مشابہت رکھتی ہی اپنی
اپنی شکل مین اور سختی مین اور سپیدی مین علاج انزروت پیسے لائی اسلیئے کہ یہ نضج دیتا ہی اور تحلیل کرتا ہی
اور بن کی درخت کا گوند اس لئے کہ یہ تلئین کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی تھوڑے سے سرکہ کے ساتھ لگایا
جائیگا اسلئے کہ سرکہ غلیظ مادیکے تقطیع کرتا ہی اور دوا کے اثر کو اوس تک پہونچاتا ہی شعیرہ ایک
لمبا ورم ہی کہ پپوٹے کے کنارہ پر پلکو نکے اُگنے کے مقام کے نزدیک مثل جو کے ظاہر ہوتا ہی اپنی شکل
مین اور مقدار مین اور اکثر ہوتا ہی اسکا پیدا ہونا خون سے اس حال مین کہ غلیظ ہوجاتا ہی اور پتھر
بن جاتا ہی پس یہ ورم سخت ہوتا ہی اور اپنی صفائی پر باقی رہنے والے خون سے ہوتا ہی تو نرم ہوتا ہی علاج
فصد ہی اور یا ارجون کے ساتھ استفراغ ہی اور پگھلائی ہوی چربی کا جو کے آٹے کے ساتھ لیپ لگایا
جائیگا اس لئے کہ چربی تلئین کرتی ہی اور روغن زیت سے بڑھکر بجاتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور جو کا آٹا سخت ورمونکو
نضج دیتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور کبوتر کا خون یا جنگلی کبوتر کا خون اور بگلے کا خون لگایا جائیگا اسلیے کہ اس کا خون
تلئین کرتا ہی اور نضج دیتا ہی اور سب خونون سے بڑھکر تحلیل کرتا ہی شرناق اوپر کے پپوٹے مین چربی کی زیادتی
ہی اس لیے کہ اوپر کا پپوٹا جلد سے اور عصبی جھلی سے اور شحمی جھلی سے اور جھلی سے مرکب اور کبھی چربی
اس جھلی مین پپوٹے سے بڑھجاتی ہی اور پپوٹے کو یہ زیادتی بوجھل اور مثل جھولا مارے ہوے کے کردیتی ہی

شعیرہ

علاج

بس پوری طرح پر بلند نہین ہو سکتا ہی اور بسبب اسکا یہ ہی کہ پپوٹے کی طرف کثرت سے وہ رطوبتین آتری ہین جو چربی بن جانیکے قابل ہوتی ہین اسلیئے کہ طبیعت ان رطوبتونکو پپوٹے کی طرف اس واسطے بھیجا کرتی ہی کہ پپوٹا حرکت کی کثرت سے خشک نہو جاے بس پپوٹے مین یہ رطوبت ہمیشہ کی جمانے والی حرکت سے کہ اوسے رطوبتون کے تحلیل کرنیکے ساتھہ خشکی کے غلبہ کی موجب حرارت لازم رہنے سے جمکر چربی بن جاتی ہی اسلیئے کہ چربی جسطرح سے کہ ٹھنڈک سے جمجاتی ہی اسیطرح خشکی سے بھی جم جاتی ہی کیونکہ خشکی ان رطوبتونکو ارعفیت پر متغیر کردیتی ہی جو چربی بن جانیکے قابل ہوتی ہین پھر یہ جم کر چربی ہو جاتی ہین اور اسی سبب سے شرناق کا مرض بہت ہوتا ہی لڑکونکو اور تر مزاج والونکو کیونکہ انکے بدنون مین رطوبت بہت ہوا کرتی ہی اور انکی حرارت گھلانے سے ضعیف ہوتی ہی اور اوس شخص کو کہ جسکو رمد کا عارضہ بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ اوسکی آنکھہ کی طرف فضلیہ رطوبتین بہت گرا کرتی ہین اور اسواسطے کہ اوسکی آنکھہ اور پپوٹے اپنی طرف گری ہوی رطوبتونکے دفع کرنے سے کمزور ہوتے ہین اور اسکی شناخت یہ ہی کہ جب مخاطب اس چربی کو اپنی دو انگلیون سے اوٹھائیگا پھر چھوڑدیگا تو بلند ہو آئیگی دونون انگلیون کے درمیان چربی اس لئے کہ یہ چربی اپنی غلاظت سے اور چپچپاہٹ سے ہر ایک چیز کی شکل پکڑ لیتی ہی اور ایک زمانے تک اسی شکل پر باقی رہتی ہی یہان تک کہ پھر اپنے پہلی حالت پر پھر آتی ہی علاج کوئی چیز لوہے کے مثل نہین ہی قوی سخت مرضِ شرناق کے علاج مین کیونکہ اسکی صلابت اور غلاظت سے اسکی تحلیل دوائونکے ساتھہ دشوار ہوتی ہی پھر اگر باقی رہجایگا شرناق مین سے کچھہ لوہے سے دستکاری کرنیکے بعد تو اسپر نمک چھڑکا جائیگا تاکہ یہ اوسے کھاے اسلیئے کہ نمک گھلاتا ہی اور فنا کر دیتا ہی اپنے سے ملنے والے جسم مین سے اوس چیز کو جو نرم ہوتی ہی یہان تک کہ اوس مین سے یقین سے کچھہ نہین چھوڑتا ہی اسواسطے کہ اگر یہ بقیہ چھوڑدیا جائیگا تو ضرور آنکھہ کو شرناق سے بڑھکر مضرت پہونچائیگا کیونکہ اس بقیہ سے شدت کا درد اور گرم ورم اور آنکھہ کھولنے سے مانع سختی پیدا ہو جاتی ہی پھر اسپر سرکہ کا تر کپڑا رکھا جائیگا اس لیئے کہ سرکا زخمون سے نکلنے والے خون کی تقطیع کرتا ہی اور جو رطوبتین کہ زخمونمین ہوتی ہین اُنکو خشک کر ڈالتا ہی اور رسنے چلنے میل کو اور پیپ کو اور فاسد گوشت کو فنا کر دیتا ہی پھر جب مخاطب مدتے سے بچنت ہو جاسے درد کے ٹھہر جانے اور آنکھہ کی طرف مواد کے نگرنیکے وقت تو ملانے والی دوائون سے علاج کیا جائیگا زخمون کی ملانے والی اور چاہیئے کہ ہوآن دوائون مین رسوت اسلیئے کہ رسوت ٹھنڈک ڈالتی ہی اور خشکی پھیلاتی ہی اور آنکھہ کی طرف رطوبتونکے بہکر آنیکو قطع کرتی ہی اور آنکھہ کے دردونکو اور ورمونکو فائدہ کرتی ہی اور شیاف ماثیثا سے اسلیئے کہ یہ ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور آنکھہ کی طرف مواد کے گرنیکو روکتا ہی اور زعفران سے اسلیئے کہ زعفران بس پھیلاتی اور گوشت پیدا کرتی ہی اور آنکھہ کیطرف رطوبتونکے بہکر آنیکو روکتی ہی اور کمزور عضوونکی تقویت کرتی ہی منتشر منقلب

یعنے پربال یہ ایک بال ہے کہ پلکونکے مقام کے نزدیک اُگتا ہی لیکن اُسکا سرا اُلٹا آنکھونکے اندر عار اُگنے کے مقام کے
جھکے ہونیسے ہوتا ہی بس وہ پلکونکی حرکت کے وقت چبھتا ہی اور اذیت دیتا ہی اور اسی سببسے اوسکی طرف بہت سے مواد بکر
آتے ہین کہ اُس سے سبل اور خارش اور سرخی اور ڈھلکا اور سفیدی پیدا ہوتی ہی علاج اسکا چپکا دیتا ہی یعنے
پربال کا طبیعی سیدھے بالونکے ساتھ مصطگی وغیرہ چپکانے والی چیزون سے چپکا دینا ہی یا داغ لگانا ہی یعنے پربال کے
اُگنے کے مقام کو بعد اُسکے اُکھیڑ ڈالنے کے سونیکی سوئی سے بعد اسکے کہ پپوٹا الٹ دیا جاے اور بلکہ پر ٹھنڈا خمیر رکھدیا
جاے تاکہ حرارت داغنے والے اوزار کی آنکھ تک نہ پہونچے اسلیے کہ جب بنبت داغا جائے گا اور پھر آئیگا تو مسام
معدوم ہو جائیگا پھر یقین سے بال نہ اُگیگا یا پرونا ہی یعنے پربال کا پرونا ہی سوئی مین اسطرح جسے کہ پپوٹے مین جہ پربال
کے اُگنے کے مقام کے قریب سوئی چبھوئی جاے اور اُسکے جرم مین عورتکے سرکا بال پرو دیا جائے اسلیے کہ عورت کے
سرکا بال مردونکے بالون سے باریک اور ملائم ہوتا ہی اور سوئی اسکے سوراخ مین کے بال کے ساتھ پپوٹے سے باہر
نکالی جاے یہانتک کہ بال مین سے مثل گوشہ کے باقی رہجائے پھر بال اُس گوشہ مین پرو دیا جائے اور سب پپوٹے کے
باہر کھینچ لیا جاے پھر بال پپوٹے مین رہا ہوا رہجائیگا اور سوراخ پپوٹے کا بھر آئیگا اور یہ بال اُسمین محفوظ رہیگا یا کاٹنے سے
ہوتا ہی کام کرونا ہی اسطرح پر کہ سوتا ہو علیل اور اُسکے پپوٹے کو تین صنانیر سے لٹکایا جائے پھر وہ صنانیر کھینچ لیے جاوین یہانتک
کہ پپوٹا اونچا ہو جائے پھر بیمار کو آنکھ بند کرنے اور کھولنے کا حکم دیا جائے پھر آنکھ کے اندر وار سے بال کے دور یکا
اندازہ کیا جاے پھر کاٹ ڈالا جائے پھر تین مقام مین اسطرح پر سیا جاے کہ ہر مقام مین دو سیون ہوں یا زیادہ
ہوں اور اُسپر غرور اصفر چھڑکا جائے یہانتک کہ پھر آئے بس پربال اُس وقت مین پیدا ہو جائیگا اور اندر وار کیطرف نہ اُلٹیگا پپوٹے
مین سے جس مقدار کا کہ کاٹنا مقصود ہو اُسپر دو لکڑیاں درست کی ہوئی رکھی جاوین اور مضبوط مانند شش سے باندھا جائے
پھر اُسکی طرف غذا کی مدد نہ پہونچیگی اور پربال دس دن کے قریب مین گر پڑیگا اور اثر زخم کا بھی نظاہر ہوگا یا اُسپر علاج
دوائین مثل بے بجھائے چونیکے اور سجی کے اور نوشادر کے اور ہڑتال لونکے صابونکے پانی مین گاڑھی کر رکھی جاوین پھر
مرہم ڈالی جاوین اور گاڑھی پھر راحت دیجائے پھر دوسری بار رکھی جاوین یہانتک کہ زخم پڑ جائے اور خشک لیثہ ہو جائے
پھر مرہم لگایا جائے یہانتک کہ خشک ریشہ گر پڑے یا اکھاڑ ڈالنا ایسا کہ مانع ہو پربال کے اُگنے سے اسطرح پر کہ پربال کے
اُکھاڑ ڈالنے کے بعد پپوٹے پر مثل سیاہی کے بیٹ کر اور نوسادر کے اور جلے گدھے کے سم کے اور ہدہد کے پیٹ کے لگایا جا اور اُسکی
ترکیبین ان پانچوں عملونکی ترکیبین جو بیان ہوئین لحال لوگ جانتے ہین اور مخاطب بھی جان چکا ہی ضعف قوت بینائی کا
یہ چیزونکی اصلی حالت پر ہونیکر ضعف سے دیکھنے والے شخص کا نہ دیکھنا ہی برابر ہی کہ دور سے یا نزدیک سے ہو یا دونو
سے ہو اور ضعف بینائی کا سبب یا تو بدنی سوء مزاج ہی یعنے سارے بدن مین عام ہی یا دماغی ہی یعنے وہ سوء مزاج
کہ دماغ سے مختص ہی یا آنکھ مین کا ہی یا خاص آنکھ مین کا ہی سوء مزاج خاص آنکھ کے اعضاین کا ہی مثل عصبہ مجوفہ اور طبقون

ناشرہ

ضعف قوت بینائی

اور رطوبتونکے ہی یا روح یا مرہ مین کا سوء مزاج ہو اور اکثر اسکا یعنے بینائی کا ضعف ہوتا ہی خشکی سے خشکی سے مراد
رطوبت کا جاتے رہنا ہی کیونکہ خشکی کے ساتھ روح کم ہوتی ہی اور پتلی پڑتی ہی اسلیے کہ روح غلطی رطوبتونسے پیدا
ہوتی ہی پھر جب یہ رطوبتین کم ہوجاتی ہین تو روح کم ہوجاتی ہی اور پتلی پڑجاتی ہی لیکن کمی کا سبب تو ظاہر ہی اور پتلی
پڑنیکا سبب یہ ہی کہ اُس وقت مین روح مین تحلل ہوجاتا ہی اور تخلخل کے وقت قوت ضعیف ہوجاتی ہی اور
خشکی پیدا ہوتی ہی استفراغ کی افراط کے سبب سے جماع سے بہت جماع سے اس لیے کہ جماع منی کے استفراغ سے
تحلیل سے بدنکی رطوبتونکے استفراغ سے خشکی پھیلاتا ہی اور اُسمین روح کبھی تحلیل ہوتی ہی اور کم ہوتی ہی یا اسہال
یعنے دستونسے غالب اسہال سے یا تعب سے یعنے قوی ریاضت سے کہ اُسکے ساتھ رطوبتین اور روح بین استفراغ
پاتی ہین یا روح کی رقت کی افراط سے جیسا کہ اُس شخص کیلیے جو ہمیشہ سورج کے گرد دیکھو دیکھا کرتا ہی عارض ہوتا ہی
اسلیے کہ سورجکی روشنی حرارت کے سبب سے روح کے جوہر کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور اُسمین تخلخل پیدا کرتی ہی پھر روح
کم ہوجاتی ہی اور رقیق پڑجاتی ہی اور اُس کی شناخت کی جاتی ہی روح کی رقت کی افراط کی اسطرح پر کہ اگر روح
کم رقیق ہوتی ہی تو چمکدار چیزون کے دیکھنے پر قوی نہین ہوتی کیونکہ روح اُسوقت مین متفرق ہوجاتی
ہی اور پراگندہ ہوجاتی ہی اور تحلیل ہوجاتی ہی اور اگر رقت بہت ہوتی ہی تو دور کی چیزین نہین نظر آتی
ہین انتہا پر پہونچکر جیسا کہ قریب کی نظر آتی ہین اسلیے کہ رقیق روح طولانی مسافت مین روشنی اور حرکت
سے پھیلنے پر کمزوری اور کوتاہی کرتی ہی پس دیکھی ہوئی چیز پر انین پہونچتی ہی مگر اس حال سے کہ رقت شدت
پکڑجاتی ہی اور ضعف ہوجاتا ہی اور جسقدر کہ روح ہین سے یہان بھی پہونچتا ہی وہ نہایت تھوڑا ہوتا ہی پس اُسکا
ادراک ضعیف ہوتا ہی یا روح کی غلاظت کی افراط سے تو اُسکا حال یعنے غلظ کا حال برعکس ہوتا ہی رقت
کے حال سے یعنے اگر غلاظت بہت ہوتی ہی تو قریب کی چیز غلاظت کے سبب سے انتہا پر پہونچکر نظر نہین آتی ہی
اور دور کی چیز انتہا پر پہونچکر نظر آتی ہی اسلیے کہ روح طولانی مسافت مین رقیق اور لطیف ہوجاتی ہی پھر جب لطیف اور
رقیق ہوجائیگی تو انتہا پر پہونچکر دیکھیگی اور کبھی غلاظت کی افراط روح کے اجتماع سے حاصل ہوتی ہی نہایت
افراط کے اجتماع سے اس حال سے کہ وہ روح کی حدت پر مودی ہوتا ہی اسلیے کہ روح بدنکی چیزون مین بڑھکر گرم
ہوتی ہی پھر جب یہ بند ہوجاتی ہی تو اسکی حرارت بڑھجاتی ہی اور حدت پکڑجاتی ہی اور یہ روح کی رقت کی افراط پر مودی
ہوتی ہی کیونکہ روح مین سے بہت سا تحلیل ہوجاتا ہی پس روح کم ہوجاتی ہی اور باقی اُسکا تحلیل ہوجاتا ہی اور چمکتی
ہوائی روشنی کے پاس پتلی پڑجاتی ہی اور محو ہوجاتی ہی اور پراگندہ ہوجاتی ہی جیسا کہ عارض ہوتا ہی یہ مرض یعنے غلاظ
کا اندھیرے مین کے مدت دراز کے قیدیون کو پس اُنکی روحین اندھیرے مین پہلے مجتمع ہوجاتی ہین اور غلیظ پڑجاتی ہین
اور کثیف ہوجاتی ہین پھر دوسری مرتبہ مین تحلیل ہوجاتی ہین اور رقیق پڑجاتی ہین

لے

اور کبھی ہوتا ہی یہ ضعف رطوبتونکے سبب سے یعنے آنکھ کی رطوبتونکے سبب سے جبکہ صاف نہین ہوتین لیکن جلیدیہ پس اسلیے
کہ وہ جب مکدر ہو جاتی ہی تو شعاع بصر کو صلیبی تقاطع پر نزاور طور سے پہونچنے سے مانع ہوتی ہی جیسا کہ گدلے پانی مین
نفوذ کرتی ہی دیکھ اشیا کو انتہا پر پہونچکر نہین دیکھ سکتی یا اُسپر صورتین نہین چھپتی ہین جسطرح کہ زنگ لگے ہوئے آئینہ مین
منطبع نہین ہوتی ہین یا اسلیے کہ یہ شعاع بصر کو موضع تقاطع تک نفوذ کرنے سے مانع ہوتی ہی اور زجاجیہ کا سبب
یہ ہو کہ اپنے مکدر ہونیکے وقت یہ جلیدیہ کو مکدر کر دیتی ہی کیونکہ اُسپر میلی غذا وارد کرتی ہی یا اسلیے کہ اسی زجاجیہ کا تکدر دیکھنے
کو سفر پڑتا ہی نہ اس حیثیت سے کہ جلیدیہ مین انطباع کی مانع ہوتی ہی یا جلیدیہ سے شعاع کے نکلنے کی مانع ہوتی ہی بلکہ زجاجیہ
کا تکدر جلیدیہ مین کی منطبع صورت کے فیضان کو موضع تقاطع پر مانع آتا ہی لیکن بیضیہ کا سبب یہ ہے کہ
اگر یہ پوری مکدر ہو جاتی ہی تو پورے دیکھنے سے مانع آتی ہی کیونکہ شعاع کے نکلنے کو یا صورت کے داخل ہونیکو روکتی
ہی اور اگر تھوڑی سی بیضیہ مین تکدر ہو جاتا ہی تو ابصار کو دیکھی ہوئی چیز سے اس تکدر کے موقع کے مطابق مانع
آتی ہی لیکن مراد بیان کدورتسے سب رطوبتوں مین اتنی تھوڑی سی کدورت ہی کہ جو منع کے حد پر نہین پہونچتی ہی اسلیے کہ کلام
ضعف بصر مین ہی اور کبھی ہوتا ہی یہی ضعف بصر طبقوں مین کے سبب سے ان مرضون سے کہ طبقونکو عارض ہوتے ہین
اور اسکی شناخت دشوار پڑتی ہی یعنے ضعف بصر کی شناخت کہ کس سبب سے عارض ہوا ہی کیونکہ آنکھونکے اجزا
چھوٹے ہوتے ہین اور پاس پاس ہوتے ہین اور بعضے محسوس نہین ہوتے ہین پس اسکا دریافت کرنا قوی
جس سے ممکن نہین علاج واجب ہی مزاج کی تعدیل کی جانا اُن چیزون سے کہ سوء مزاج کی ضد ہین اور دماغ
کی تقویت کیجانا کھانے اور پینے اور لگانے وغیرہ کی چیزونسے اور تقویت کیجانا آنکھ کی سرمون اور طلاؤن
وغیرہ سے اور اطریفل صغیر کا استعمال مفید ہوتا ہی اُس ضعف بصر مین کہ جو رطوبت سے یا معدیکی شارکت سے
ہوتا ہی کیونکہ یہ بخار کو مانع آتا ہی یعنے دماغ کی طرف اور آنکھ کی طرف جانے سے اپنی ٹھنڈک اور قبض کے سبب
سے اور تنقیہ کرنا دماغ کا ان چیزونسے کہ جسمین مسہلہ قوت اور رطوبتونکی چننے والی قوت ہوتی ہی اور معدیکی تقویت
کرنا اُن چیزونسے کہ جنمین قبض اور عفوصت اور تریکا پن لینا ہوتا ہی اور اگر روح غلیظ ہوتی ہی تو استعمال
کیا جاتا ہی توتیا اسلیے کہ توتیا تقویت کرتا ہی اور قوام کی غلیظ کرنے والی رطوبتونکو خشک کرتا ہی سونف کے
پانی کے ساتھ اسلیے کہ یہ فضلونکو لطیف کرتا ہی اور رقیق کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور انھین خشک کرتا ہی
اور اسی سبب سے بینائی کو تیز کرتا ہی یا دونے مروکے پانیکے ساتھ اسلیے کہ یہ آنکھ کی رطوبتونکی تلطیف کرتا ہی اور تحلیل
کرتا ہی اور خشک کرتا ہی پس بینائی کو تیز کر دیتا ہی یا نبگالی لسی کے پانی کیساتھ اسلیے کہ یہ آنکھ کیطرف بہکر آنیوالی رطوبتونکو
خشک کرتا ہی اور بینائی کو جلا دیتا ہی اور ہمیشہ رسوت کو آنکھ کے اندر لگاتے رہنا نہایت آنکھ کو فائدہ کرتا ہی اس لیے
کہ رسوت آنکھ کی ظلمت کو جلا دیتی ہی اور آنکھ کی سیاہی پر کی اس چیز کا کہ جو آنکھ مین تیرگی پھیلاتی ہی اسکا تنقیہ

کرتی ہے اور آنکھ کے اجزا کو جمع کرتی ہے اور آنکھ کی طرف رطوبتوں کے بہ آنیکو قطع کرتی ہے اور مدت دراز تک آنکھوں کی قوتکی
حفاظت کرتی ہے اپنے مین کے خالبف اور محللہ قوت سے اور ضعف بصر کے مفید معتدل دوا اُن مین سے یہ ہے کہ دو اوقیہ
جلائے جائین چھلکون سمیت اور جلائی جائین تیس گٹھلیان زرد ہڑ کی اور پیسی جائین اور اُسپر مثقال بھر کالی مرچ ڈالی جاے
بے جلی ہوئی اور دوسرا نسخہ ضعف بصر کی مفید دواؤن مین سے کھٹے انار کا عصارہ ہے کہ پکایا جائیگا یہانتک کہ آگیا ہو نصف
تک اور آگ سے اُوتار لیا جائیگا اور اُسکا آدھا شہد اُسمین ملایا جاے گا کسی برتن مین اور سرا اُسکا مضبوط باندھ
دیا جائیگا اور گرمیون مین دھوپ دیجائیگی یعنے شدت کی گرمی مین دو مہینے یعنے خردادان نامے مہینے کے شروع سے
تموز نامی مہینے کے آخر تک یا تموز کے شروع سے آب نامی مہینے کے آخر تک پھر چھان لیا جائیگا اور ثقل پھینکدیا
جائیگا اور تھوڑا سا ایلوا اور کالی مرچ اُسپر ڈالی جائیگی اور یہ ہر رطل بھر پر ایک درم کی مقدار ہے اور جسقدر پرانا ہوتا
ہے اُسی قدر زیادہ جید ہوتا ہے اور پیاز کا عرق جلا اور تلطیف اور تقطیع کے لیے شہد کے ساتھ مفید ہوتا ہے اور شلجمون کا
معجون کراو رکچے اور پکا کر ہمیشہ کھاتے رہنا آنکھ کی تقویت کرتا ہے اور بینائی کو نہایت تیز کرتا ہے اپنے مین کی خاصیت
سے اور افعی کا گوشت اُس طریقے پر پکا ہوا کہ جس طریق سے تریاق کے لیے پکاتے ہین آنکھ کی صحت کی حفاظت
کرتا ہے اور بینائی کو نہایت قوت دیتا ہے اور ہر روز کئی بار سر مین کنگھی کرنا بینائی کو مفید پڑتا ہے اسلیے کہ یہ فعل
مادونکو اور ابخرونکو سر کی جلد کے اطراف مین کھینچتا ہے اسلیے کہ کنگھی کرنیکے وقت بالون مین کشش اور انکے اُگنے
کے مقامون مین اذیت عارض ہوتی ہے خاص بخارونکے لیے اسلیے کہ اُنمین خوب رطوبت سے ضعف بصر ہوا کرتا ہے
پس وہ رطوبت اس فعل سے لطیف پڑجاتی ہے اور مخالف جہت مین کھنچ آتی ہے اور تحلیل ہو جاتی ہے اور صاف پانی
مین تیرنا اسلیے کہ گدلا پانی ارضیت کے ملجانے سے بینائی کو گدلا کر دیتا ہے اور اُسمین آنکھ کا کھولنا بینائی کو فایدہ
کرتا ہے اسلیے کہ یہ فعل روح کو اور اصلی حرارت کو جمع کرتا ہے اور تحلیل ہونیسے روکتا ہے خاص جوانونکے لیے اسلیے
کہ اُنمین ضعف بصر حرارت اور یبوست کے سبب سے روح کے پتلے ہوجانے سے ہوتا ہے اور ٹھنڈا پانی ٹھنڈک پھیلاتا ہے اور
ترطیب کرتا ہے اور بینائی کو مضر پڑتا ہے پیٹ بھرے ہونا کھانے سے کیونکہ کثرت سے غلیظ ابخرے سر کو چڑھتے ہین
اور کجاما بینہ ملنے سے روح کو ضعیف کر دیتا ہے اور اسلیے کہ بخار روح کے مکان کو روک لیتا ہے پھر اُسمین روح کی گنجایش
نہین رہتی ہے اور نشہ اسلیے کہ نشہ شراب کے ابخرونکی کثرت سے چڑھنے کے فضلونسے دماغ کو بھر دیتا ہے اور خاص الخاص بر
سوار ہونیمین پیٹ بھرے اور نشہ پر اسواسطے کہ اسوقت مین ابخرونکا چڑھنا زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حرارت اندرونی مجتمع
ہوتی ہے اور بیداری نکی تحلیل نہین ہوتی اور رونا باعث اسلیے کہ رونا مواد کی آنکھونکی طرف تحریک کرتا ہے اور کل وہ چیز
جو خونکو تلچھٹ بنا دیتی ہین جیسے مسور کے اسلیے کہ اس سے روح کی پیدائش کم ہوتی ہے کیونکہ روح طبعی خون سے پیدا
ہوتی ہے اور جو روح کہ اُس سے پیدا ہوتی ہے وہ گدلی ہوتی ہے اور ہمیشہ جماع کرنا اسلیے کہ جماع

جماع

خشکی پھیلاتا ہی اور اُسکے روح کے جوہر کا نقصان لازم آتا ہی اور ہمیشہ بھوکے رہنا اس لیے کہ بھوک کے وقت
روح کے مادے کے نہونے سے روح کم پیدا ہوتی ہی اور اسلیے کہ روح بھوک سے پیدا حرارت کے سبب سے تحلیل ہو جاتی ہی
اور ہمیشہ کرنا فصد کا کیونکہ فصد سے روح کا مادہ جاتا رہتا ہی پھر اُسکا جوہر کم ہو گا اور اسلیے کہ خون کے ساتھ
روح کے جوہر کا بھی استفراغ ہوتا ہی اور ہمیشہ کرنا حجامت کا اس لیے کہ حجامت روح کا اور سیلے خون کا
رگون اور شریانون کے اطراف سے استفراغ کرتی ہی اور اُسے روح کا کم پیدا ہونا لازم ہوتا ہی اور ہمیشہ کرنا استفراغ
کا اسلیے کہ استفراغ روح کو خلطونکے ساتھ نکالتا ہی اور اسکے جوہر کو بھی اُسکے مادے کی کمی سے گھٹا دیتا ہی اور کل وہ
چیزین جو فم معدہ کو اذیت دیتی ہین کہ اُسکے دماغ اور آنکھ کے پیچھے اذیت مین شریک ہوتے ہین اور کل وہ
چیزین کہ جو طبیعت کو لبستہ کرتی ہین یعنے پاخانہ کو کیونکہ پاخانے کے رکنے کے وقت اُس سے ردی بخار دماغ کو چڑھتے
ہین اور جنگلی تلسی کا کھانا اسلیے کہ اس سے غلیظ سوداوی خون پیدا ہوتا ہی کہ اُس سے روح کی پیدائش کم ہوتی ہی اور
یہ بھی ہی کہ اُسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی کہ اُس سے رگونمین نفخ پیدا ہوتا ہی اور روح سے ملکر اُسکو مکدر کرتی ہی پس
جنگلی تلسی ان وجوہ سے آنکھونمین سیاہی پیدا کرتی ہی اور زیتون کا کھانا اسلیے کہ یہ جلد فساد کو قبول کرلیتا ہی اسحاق
ابن عمران کہتے ہین کہ جب یہ ہضم ہو جاتا ہی تو مرہ صفرا پر منقلب ہوتا ہی پھر سڑ جاتا ہی اور سودا بن جاتا ہی اور اسی سبب
سے آنکھ مین سیاہی پیدا کرتا ہی اور سوئے کا کھانا اسلیے کہ سویا خاصیت سے بینائی کو ضعیف کرتا ہی اور وہ سب
چیزین کہ سدے کے شروع علاج مین بیان ہوئی ہین اُس سبب سے کہ وہان بیان ہو چکا ہی خیالات مکلین برنگ
دار ہین کہ دکھائی دیتی ہین گویا کہ یہ پھیلی ہوئین آسمان اور زمین کے درمیان مین اور سبب انکا یا تو بینائی کا
نہایت قوی ہوتا ہی پس حس کرلیتی ہی اُس چیز کا کہ جسکا عادت مین اصلا حس نہین ہوتا ہی مثل ذرہ کا کہ فضا مین
موجود ہوتا ہی اور یہ ذرہ وہ پھیلی چیز ہی جو شدت کی روشنی مین دکھائی دیتی ہی اور اُسے ضعیف روشنی ڈھانپے
ہوتی ہی جسطرح سے کہ سورج کی شعاع جب گھر کے روشندان مین نفوذ کرتی ہی پس بیشک سوتمین ان ہیتونکو وہ شخص دیکھتا
ہی کہ جسکی بینائی کی قوت درمیانی ہوتی ہی لیکن وہ شخص کہ جسکی تیزی بینائی کی نہایت شدت کی ہوتی ہی پس وہ اُس
ذرہ کو ہمیشہ دیکھا کرتا ہی اور مثل غذائی الحزون کا کہ جس سے بدن خالی نہین ہوتے ہین یقین سے اور یہ خیالات مثل نہایت
چھوٹے ذرونکے رنگ دار دیکھنے کے مقام مین پھیلے ہوتے ہین پس یہ نوع حواس کی سلامتی اور بینائی کے قوی
ہونے کے ساتھ ہوتی ہی پس چیزونکا ادراک انتہا پر پہونچکر ہوتا ہی خواہ وہ چیزین قریب ہون یا بعید ہون یا رطوبتون
مین کے سبب سے یا الطبقونمین کے سبب سے لیکن طبقونمین اسطرح پر ہی کہ قرنیہ پر آثار پیدا ہوتے ہین اس حال
سے کہ قرحے کے بھرنے سے باقی رہگئے ہین چیچک سے یا مدت سے یا انکے سوا سے اسلیے کہ جب یہ زخم بھرنے کے
بعد پھر آسمے مین تو اثر ایک سخت کثیف جھلی آگے آتی ہی کہ جسمین نہ تو روح نفوذ کرتی ہی نہ صورت پھر

دیکھنے کی چیز و مین سے جو اُسکے مقابل پڑتی ہی اُسکے ادراک سے مانع آتی ہی یا قرنیہ پر آثار پیدا ہو جاتے ہین کثیف کرنے
والی ٹھنڈک سے کہ وہ قرنیہ کے بعضے جزونکو بعضے پر جمع کر دیتی ہی پس اس تکاثف مقام سے شفافی اور صفائی جاتی
رہتی ہی اور اُسمین نہ تو روح نفوذ کرتی ہی اور نہ صورت اور حس پر یہ آثار اپنے چھپانے سے ظاہر نہین ہوتے
یعنے اُس شخص کے حس کے لیے جو باہر سے انکی طرف نظر کرتا ہی نہ یہ بات ہی کہ یہ آثار اپنی آنکھ کے صاحب کے لیے
ظاہر نہین ہوتے اسلیے کہ یہی آثار دیکھنے کی چیز و مین سے اُس چیز پر کہ جو انکے مقابل ہوتی ہی پردہ ہو جاتے
ہین اور دیکھنے سے مانع ہوتے ہین کیونکہ یہ آثار شفافی کو کھو دیتے ہین قرنیہ مین کی اُس مقام سے پس اپنی شکلونکی ہیئت
پر اور صورت سے واقع ہونے کے نسبت پر اسطرح پر کہ اُسکے اوپر وار یا نیچے وار یا داہنی طرف یا بائین طرف یا اُسکے
سوا ہوتے ہین سیاہی دکھائی دیتی ہی بے شفاف شئے کے جلیدیہ مین اور دیکھی ہوئی چیز و مین حاصل ہونیکے
سبب سے کہ متغیر نہین ہوتے شکلون مین اور صورت سے موقع مین کیونکہ بھرنے کا اثر متغیر نہین ہوتا ہی برخلاف
اُن خیالون کے کہ جو بینائی کی قوت سے ہوا کرتے ہین کیونکہ یہ خیال فضا مین کے پھیلے جسمون کی شکلون کے
مطابق اور انکے رنگ اور موقعون کے موافق مختلف ہوا کرتے ہین اور بینائی کو ضعیف نہین کرتے ہین
برخلاف اُن خیالون کے کہ جو بانی اتر آنیکے سبب سے ہوتے ہین اس لیے کہ یہ خیال ہمیشہ بینائی کے ضعف
مین اور کدورت مین زیادتی کیا کرتے ہین یہانتک کہ بینائی جاتی رہتی ہی اور غذاؤن کے موافق نہ تو
گھٹتے ہین اور نہ بڑھتے ہین برخلاف اُن خیالون کے جو غذا کے بخارات سے ہوا کرتے ہین اس لیے کہ یہ خیال
تبخیر پیدا کرنے والی غذاؤنکے کھانے کے ہضم کے وقت مین اور پیٹ بھرے ہونیکے وقت مین زیادہ ہوا کرتے ہین
پھر اگر کہا جاے کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو چیز اپنے چھپانے سے محسوس نہین ہوتی ہی وہ دیکھنے کی چیز و مین سے
کسی کو ڈھانپ لے تو اُسکے جواب مین یہ کہا جائیگا کہ جو آثار کہ صورتکو دیکھنے والے سے چھپاتے ہین انکے لیے صورت
کے موقع کی طرف ایک ظاہر نسبت ہوا کرتی ہی اور جسقدر کہ چھپانیوالے آثار دیکھنے والے سے قریب ہوتے ہین اُسیقدر انکا
چھپانا دیکھی گئی چیز کا اسی نسبت پر زیادہ عظیم ہوتا ہی پس دیکھی گئی چیز سے اُس قدر کو جو اسی نسبت پر ہی چھپا دیتے ہین اور
یہ ضرور ہوتا ہی کہ انکے لیے کوئی محسوس مقدار ہوتی ہی کہ اُسکا ادراک دیکھنے والا کرتا ہی اور لیکن رطوبتون کے لیس دار
تو خود رطوبتون کے کسی سبب سے ہوتے ہین مثل اُس سودا کے کہ جو امزجہ کو عارض ہوتا ہی رطوبتون سے معین اجزا
کو ٹھنڈا اثر کہ رطوبتونکے شفاف جزونکو متغیر کر دینے والا ہی گاڑھے کر دینے اور کثیف کر دینے پھر یہ اجزا شفاف نہین رہتے
اور صورتکے موقع کے نسبت پر سیاہ دکھائی دیتے ہین یا مثل گرمی کے سبب کہ جوش کی موجب ہوتی ہی رطوبتون
کہ اُس سے پیدا ہوتے ہین یعنے جوش سے جسم ہوائی تبخیر کے سبب سے کہ اُسمین رطوبت ملی ہوتی ہی اس لیے کہ جوش
ہوا اور رطوبت کو ساتھ حرکت مین لاتا ہی پھر یہ دونون مل جاتے ہین اور مجمجری دار بنجاتے ہین لیس ہو جاتا ہی
۱۰

جو اُس رطوبت مین سے جسمین ہوا مل گئی ہی صاف نہونے مین مثل بھین کے یا مثل شدت کی ٹھنڈک اور خشکی کے
کہ مجتمع کرنیوالی ہوتی ہی رطوبتونکی کثیف کرنیوالی ہوتی ہی اُنھین رطوبتونکو شفافی دور کرنیوالی ہوتی ہی اُنکا ثقل
جرونسے یا وارد سبب سے رطوبتون پر کے وارد سبب سے پس اسمین سے یعنے اس وارد سبب مین سے
وہ ہی کہ جو ممکن نہین ہی ان رطوبتون مین کہ اپنی لطافت سے جلد ہی تحلیل ہوجاتا ہی مثل اسکے کہ حاصل
ہوتا ہی ان بخارون سے کہ جو معدے سے اُٹھتے ہین غذاؤن سے اُنکے ہضم کے وقت اور دماغی روح سے
ملجاتے ہین پس اُسکی شکلین دکھائی دیتی ہین اور دیکھی ہوئی چیزین سے صورت کے موقع کی نسبت کی مقدار کو
ڈھانپ لیتے ہین اور اُن اجزونکی ہیئتونپر دکھائی دیتی ہین یا بدن سے بحران کے سبب سے اسواسطے کہ بحران کے وقت
مواد کے ہیجان پکڑنے اور تحریک کرنے سے سر کی طرف اجزے چڑھتے ہین کہ دماغی روح مین ملجاتے ہین یا غصے کے
سبب سے اسواسطے کہ غصے کے وقت خون جوش کھاتا ہی اور اُس سے بخار دماغ کو چڑھتے ہین اور اسکا حال مختلف ہوتا
ہی یعنے وارد و بے جگہ بگڑے ہوے سبب کا حال اُسکے موافق جو اُسکا موجب ہی کمی مین اور زیادتی مین بلکہ پائے جاتے ہین
اور نپائے جاتے ہین اور اسمین سے یعنے وارد سبب مین سے جو کہ وہ جگہ بگڑے ہوے ہی کہ نہ تو زائل ہوتا ہی اور نہ گھٹتا
ہی مثل اُس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی اُس مائیت سے کہ جو ان بخارون سے پیدا ہوتی ہی کہ جنکے ثانسے پانی پہنچانا ہی اور
ڈراتا ہی پیانکھ مین پانی اُترنے سے اسلیے کہ مائیت اکثر اپنی غلاظت کے سبب سے تحلیل نہین ہوتی ہی بلکہ بڑھتی
جاتی ہی اور کثیف ہوتی جاتی ہی یہانتک کہ ثقبے پر پہونچ جاتی ہی اور مجرے کو بند کردیتی ہی اور وہ جگہ بگڑے ہوے
سبب جو پانیکے اُترنے سے خوف دلواتا ہی یہ وہ ہی جو رفتہ رفتہ بینائی مین کدورت پھیلاتا ہی اور اُسے ضعیف کرتا ہی
یہانتک کہ پانی اُتر آتا ہی اور کم ہوتا ہی کہ تجاوز کرے جگہ بگڑے ہوے سبب چھ مہینے سے اور پانی نہ آتے پس جب
ہمیشہ یہ خیالات چھ مہینے تک رہین آنکھ اُسکی صحیح و سالم ہو پس وہ پانی کے آنے سے محفوظ ہوگیا ہی اسلیے کہ غالب
یہی بات ہی کہ خیالات قرنیہ مین کے سبب سے ہوتے ہین لیکن غریب رطوبت جب کہ غلیظ ہوتی ہی اور تحلیل نہین ہوتی
ہی اور اُسکی دن بدن چپچپاہٹ بڑھتی جاتی ہی تو ضرور ہی یہ کہ وہ آنکھ مین تیرگی پھیلادے یا تو پہلے چھ مہینے سے اگر بہت
ہی یا چھ مہینے پر اسلیے کہ یہ مدت شمسیہ بحرانون مین سے کہ جو اس قسم کے مادونکے بحران مین بڑھکر قوی ہی پس اسوقت
مین ثقبہ کی طرف حرکت کریگی اور باہر نکلجانے اور تحلیل ہوجانے پر اپنی غلاظت سے اور چپچپاہٹ سے اور
تحلیل کو قبول نکرنے سے حرکت نہین کرتی ہی باوجود اسکے کہ آنکھ کی جھلیونمین براقی ہوتی ہی اور اکثر یہی ہی
کہ آنکھ مین کے ضعف سے خالی نہین ہوتی ہی علاج جو کہ ہوتا ہی خیالونمین سے اسکے قوی ہونے سے اُسمین تدبیر غلیظ علاج
کرنیکی کیجاتی ہی یعنے اُسکی غذا وہ چیز کیجاتی ہی کہ جس سے غلیظ خون پیدا ہوتا ہی تاکہ اُس سے گدلی روح پیدا ہو مثل
ہریسونکے اور سرونکے اور جسکی تخدیر کیجاتی ہی یعنے وہ چیزین استعمال کیجاتی ہین کہ اُسکی تجربہ بدنین مین پایا ہی

پہونچتی ہی کہ جس کی قوت کے حامل روح کے جوہر کو ٹھنڈا غلیظ کر ڈالتی ہی لیکن اسکا استعمال قوت نہین کرتی اور وہ
بھی اپنا اعتدال سے نکل جانے سے قوت کو قبول نہین کرتی ہی اور اس پایہ پر پہونچتی ہی کہ عضو کے مزاجکو بھی بدل ڈالتی ہی
پس عضو قوتونکی تاثیر کو قبول نہین کرتا مثل بھنگ کے اور افیون کے اور جو کہ معدیکے بخارات سے ہوتے ہین تو پاک
کیا جاتا ہی معدہ اپنے بین کے مادے سے جب ایارج یا خود ایارج یا اطریفل کے مثل سے اس حال سے کہ اطریفل اکی
تقویت ایارج سے کی گئی ہو اسلیے کہ ایارج باوجود پاک کرنیکے اور اسہال لانیکے اور اپنے پیچھے قبض کے چھوڑ جانے کے
معدیکی تقویت کرتی ہی اور ابخرونکو دماغ کی طرف چڑھنے سے روکتی ہی اور خیالات مین سے وہ خیال کہ جسکے علاج
کا اہتمام کرنا محال کا اولے ہی یہ وہ خیال ہی جو پانی کے اترنے سے خوف دلواتا ہی اس لیے کہ اسکا مآل کا اندھے
ہو جانے پر ہوتا ہی اور نہین استعمال کیے جاتے ہین اسکے علاج مین مگر جلا کرنے والے سرمے مگر سر اور معدیکے
تنقیہ کے بعد اسلیے کہ یہ سرمے تنقیہ سے پہلے اپنی حدت اور سوزش اور حرارت کے سبب سے بہت سے فضلے آنکھ کی
طرف جذب کرلاتے ہین اور جلدی سے پانی کے اترنے کے موجب ہوتے ہین لیکن عطوسات یعنے چھینکین لانے والی
چیزین اگرچہ فائدہ کرتی ہین اس مرض مین اسلیے کہ یہ سر کے فضلون کو جنبش مین لاتی ہین اور حرکت دیتی ہین
اور دور کر دیتی ہین پھر بھی اپنی سخت تحریک کے سبب سے خطرے سے خالی نہین ہین اور اکثر اوقات پانی کو آنکھ کی طرف
حرکت دیتی ہین اسی سبب سے بلکہ ثقبہ کی طرف خاص اگر پانی ثقبہ کے قریب واقع ہوتا ہی اور ایارج فیقرا اسی
سبب سے ممدوح ہی اسلیے کہ ایارج فیقرا سر اور آنکھ کا تنقیہ کرتی ہی اور اپنے بین کے ایلوے کے جز سے سر کی
رگونین کے اور اسکے پٹھونین کے میلونکو پاک کرتی ہی خاص نور کے پٹھے مین سے حنین کہتے ہین کہ سقوطری
ایلوا جب پیا جاتا ہی تو اس سے ایک لطیف جز بلند ہوتا ہی پس وہ دماغ کو ان فضلون سے کہ جو اسمین مجتمع ہوتے
ہین پاک کرتا ہی پس اسی سبب سے وہ بینائی کی تقویت کرتا ہی اور اسکے لیے ایک قوت پیدا کرتا ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ جب اس سے سر کی طرف کوئی لطیف جز چڑھتا ہی اور عصب اجوف مین نفوذ کرتا ہی تو اسمین کے فضلون
کو میل کے ساتھ دور کر دیتا ہی پھر جب عصب پاک ہو جاتا ہی تو بینائی کی روشنی بڑھجاتی ہی اسلیے کہ بینائی کا حامل وہ ہی
ہوتا ہی اور یہی حال حب ذہب کا ہی کہ یہ بھی ایارج مین کے بیان کیے ہوے سبب سے ممدوح ہی بڑی بڑی گولیان
بنا کر استعمال کیجاتی ہین تا کہ معدہ مین جلد نہ گھل جائین اور دیر تک اسمین ٹھہری رہین اور اپنا پورا
فعل کرین اور کہا گیا ہی کہ نیل کے بیجونکا سرمہ لگانا پانی کے اترنے سے حفاظت کرتا ہی اس پانی سے جو ابھی نہین
اترا ہی اور اس سے صحت دیتا ہی یعنے پانیکے اترنیکے بعد اسلیے کہ کتم یعنے نیل کے بیجونکا سرمہ لگانا پانی کو تحلیل
کرتا ہی اور کتم کی ماہیت مین اختلاف کیا گیا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ نیل ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک چیز ہی کہ مہندی
کے ساتھ بوئی جاتی ہی اور اسکی پتی مہندیکے ساتھ مشابہ ہوتی ہی اور مہندیکے درخت سے اسکا درخت بڑا ہوتا ہی

اعتراض بر جالینوس

یہانتک کہ بینھدی اُسکے سائے مین رہتی ہو اور اسی لیے اُسکے ساتھ بویا جاتا ہو اور خلاصہ یہ ہو نہر اوار ہو یہ کہ توجہ کیجاے
خشکی پھیلانے پر سرمے سے مثل تہونکے شیاف کے اور غذا دینے سے اور حصر کرنے سے غذاؤن مین سے کھونے ہوے
گوشت کے مثل ہو اور وہ یہ ہو کہ گوشت ٹکڑے ٹکڑے کرکے چکنائی مین بھون لیا جائے بعد اُسکے اُسمین تھوڑا اسا
پانی ڈالا جاے اور جوش دیا جاے یہانتک کہ پانی تھوڑا سا رہجاے اور گوشت تر گلا ہوا رہجاے اور توے پر کی
کھونے ہوے پر اور کباب پر اور شوربون سے اور پانی کی بھیگی روٹی سے اور میوون سے پرہیز کرنے کے ساتھ
تر میوونسے اور یہ تدبیر شروع شروع پانی اوترنے مین صحت دیتی ہو اسلیے کہ یہ پانی کو سکھا ڈالتی ہو پانیکا اُترنا
پانی ایک غریب رطوبت ہو یہ احتراز ہو اُس بات سے کہ جیسے جالینوس نے کہا ہو اور اسمین بہت سے فاضل مثل حنین
اور صاحب کامل الصناعۃ اور ابن ابی صادق بہی اُسکے پیرو ہوے ہین کہ بیضیہ رطوبت جب غلیظ پڑ جاتی ہو تو
یہی وہ حالت ہو جو پانی اُترنے سے نامزد ہوتی ہو رازی کہتے ہین کہ جالینوس کے اس قول پر کئی وجہونسے اعتراض
کیا گیا ہو پہلی وجہ یہ ہو کہ اگر یہ پانی وہی بیضیہ رطوبت کا گاڑھا ہو جانا ہو تو اُسوقت مین قدح کیلئے کوئی وجہ نہین تھی
ہو عنبیہ کے ساری تجویفین اُس سے بھری ہوتی ہین پس قدح کیے ہوے پانی کے لیے کوئی محل ایسا نہ رہیگا کہ جسکی طرف
دفع کر دیا جائے دوسری وجہ یہ ہو کہ پانی کبھی جلدی اتر آتا ہو جیسا کہ بکریونمین سینگونسے لڑنیکے وقت ہوتا ہو اور اگر پانی
بیضیہ رطوبت کا گاڑھا ہو جانا ہوتا تو حال ایسا نہ ہوتا تیسری وجہ یہ ہو کہ ہم پانیکو عنبیہ کے ثقبے مین انڈیکی سفیدی سے
زیادہ صاف دیکھتے ہین اور وہ بینائی کا مانع ہوتا ہو پس نہر اوار ہو یہ کہ بیضیہ عنبیہ کے ثقبے سے ہمیشہ دکھائی دے اور
جلیدیہ ایسی چیزونکو چھپائے اسلیے کہ بیضیہ انڈیکی سپیدیکیطرح ہوتی ہو اور اسی سبب سے بیضیہ سے نامزد ہوئی ہو اور اعتراض
کے پہلی وجہ کا یون جواب دینا ممکن ہو کہ جب بیضیہ ساری غلیظ ہو جاتی ہو تو اُسے کالے پانی سے نامزد کرتے ہین یعنے اُسمین
قدح مفید نہین پڑتا ہو اور جب بیضیہ رطوبت مین سے آنکھ کی سیاہی کے سامنے وار غلیظ پڑ جاتی ہو تو قدح سے پانی اُسکے
سامنے سے دوسری جانب کی طرف ہٹا دیا جاتا ہو اور دوسری وجہ کا یون جواب دینا ممکن ہو کہ ہو سکتا ہو کہ بیضیہ رطوبت
مین سے کچھ غلیظ ہو جاے لیکن ثقبے کے سامنے وار نہو اور بکریونکے سینگونسے لڑنیکے وقت جنبش مین آتی ہو اور اپنے مقام
سے حرکت کرکے ثقبے کے سامنے وار آجاتی ہو اعتراض کی تیسری وجہ کا جواب دینا یون ممکن ہو کہ بیضیہ کو انڈیکی سپیدی سے
تشبیہ دینا اس بات کا مستلزم نہین ہو کہ قوام مین انڈیکی سپیدیکے برابر ہو اور یہی غلیظ رطوبت کہ انہی ثقبون مین قرنیہ
صلابیہ کے اور رطوبت بیضیہ کے درمیان بند ہو جاتی ہے احتراز ہو اس سے کہ جیسے بعضون نے کہا ہو کہ اسکا مقام عنبیہ طبقے
اور جلیدیہ رطوبت کے درمیان مین ہو اور اُس قول سے کہ جیسے اورون نے کہا ہو کہ اسکا مقام قرنیہ اور عنبیہ کے
درمیان مین ہو اور دونون فرقون کی دلیلین اور اُنکے جواب شرح اسباب و علامات مین مذکور ہین اور جب یہ
رطوبت ثقبے مین بند ہو جاتی ہو تو جلیدیہ مین صورتونکے نفوذ کو یا دیکھنے کی چیزونکی طرف شعاع کے جانے کو مانع

آتی ہی اور اس سے خوف دلواتے مین یعنے پانی کے اُترنے سے خیالات بیان کئے ہوے طور پر اگلی فصل مین لکھا اور بتایا انتہا کا صاف شروع کرنے والا پانی سے یہ وہ ہی کہ جسکے لطیف اجزا تحلیل نہین ہوے اور باقی غلیظ نہین ہوا اکثر اوقات خشکی پھیلانے والی دواون سے اور خیالات مین کے بیان کی ہوئی تدبیرون سے جاتا رہتا ہی وہ خیالات کہ پانی کے اُترنے سے خوف دلواتے ہین استفراغ سے اور خشکی پھیلانے والی غذاون پر حصر کرنے سے اور تری پھیلانے والی غذاون سے پرہیز کرنے پر اس لئے کہ اس پانی کا اس کی رقت اور قوام کی لطافت کے سبب سے پورا پورا خشکی پھیلانے والی چیزونسے چھن جانا ممکن ہوتا ہی اور پانی مین سے مستحکم یعنے پیلا صاف جو دیر کے رہنے سے قوام مین معتدل ہونے کے قریب ہوگیا ہی اکثر اوقات قدح کا محتاج ہوتا ہی کیونکہ اکثر اس کے پورا پورا کا چھن جانا مشکل ہوتا ہی لیکن پانی غلیظ نہایت گندلا یا نیلا کبے صاف اور کبھی یعنے چونے کی طرح کا جو پانی مین گھلے چونے کے قوام سے مشابہ ہوتا ہی پس اسکے لئے صحت نہین ہی اسلئے کہ نہ تو اسکا چھن جانا خشکی پھیلانے والی چیزونسے اور نہ قدح سے ممکن ہی اسلئے کہ یہ پانی اپنی غلاظت کے سبب سے قدح کے اور ازسے دور کرنیکے وقت اپنے مکانسے نہ تو حرکت کرتا ہی اور نہ جنبش کرتا ہی اور نہ عنبیہ کے اندر رواں کو مندفع ہوتا ہی اور جھلی سے لپٹتا ہی اور اکثر اوقات ہوتا ہی پانی واقع سارے ثقبے مین اپنی کثرت کے وقت پس نابینائی کا موجب ہوتا ہی اسلئے کہ ثقبے مین نہ تو صورت کے لئے اور نہ شعاع کے لئے کوئی منفذ باقی رہتا ہی اور اکثر اوقات ثقبے کے کسی جانب مین واقع ہوتا ہی جب کہ تھوڑا ہوتا ہی اور وہ چھپاہٹ اور چپک بیٹھنا رکھتا ہی پس ثقبے مین سے یا ثقبے کے کنارونمین سے جس مقام مین کہ چھو جاتا ہی اوس مین چپک بیٹھتا ہی اور وہان سے جنبش نہین کرتا ہی اوپر وار یا نیچے وار یا داہنے یا بائین یا واقع ہوتا ہی درمیان کے بیچون بیچ مین پس اوس جانب سے یا درمیان سے دیکھنے کا مانع ہوتا ہی پس صورت کے موقع کی نسبت پر مقدار کو دیکھنے کی چیزونمین سے چھپا دیتا ہی پھر اگر پانیکا واقع ہونا کسی ایک جہت مین ہوتا ہی تو دیکھنے کی چیزون مین سے اوس بند جہت کے سامنے وار کی چیز کا ادراک نہین ہوتا یا تو اوسکے نصف یا کم کا یا زیادہ کا مگر آنکھ کی سیاہی کے ہٹا دینے سے اور اکثر اوقات چھوٹی چیز پورا پورا دکھائی دیجاتی ہی اور جبکہ کھلی جانب مین ہوتی ہی اور اکثر اوقات پوری چیز نہین دکھائی دیتی ہی جب کہ بند جانب مین ہوتی ہی اور جبکہ پانی کا وقوع درمیانکے بیچون بیچ مین ہوتا ہی اور گرداگرد اوسکے کھلا ہوتا ہی تو ہر چیز کے درمیان مین کالا گڈھا نظر آتا ہی اس لئے کہ جس چیز کو اوس کے درمیان مین سے نہین دیکھتا ہی اوس پر گہری ظلمت کا گمان کیا جاتا ہی

امراض ناک کے

نقصان شم یعنے گھٹنا یعنے سونگھنے کی قوت کا نقصان اور اسکا بطلان اسکا سبب یا ٹھنڈا سادہ سوء مزاج

امراض ناک کے

نقصان شم یعنے سونگھنے کی قوت کا نقصان

ہی یا مقدم دماغ مین کے یا خود زائدیتن مین کے بلغم کے ساتھ ہی وہ زائدیتن یعنے دو زائد گوشت کہ جو چھاتی کے دونون
بھٹنیونکے مشابہ ہین اسلئے کہ سادی ٹھنڈک جب افراط سے ہوتی ہی تو سونگھنے کی قوت کے فعل کو باطل کر
دیتی مصنف کہتے ہین کہ اسکا سبب یہ ہی کہ سونگھنے کی قوت کا فعل حرکت ہی اور حرکت حرارت کی محتاج
ہوتی ہی اور اس دلیل مین کلام ہی اسلئے کہ جو امر قوت شم سے صادر ہوتا ہی وہ سونگھی ہوئی چیز دن کا ادراک
ہوتا ہی اور ادراک انفعال ہی نہ فعل اور اگر اسپر فعل کا اطلاق کیا جائیگا تو مجاز ہوگا بلکہ اسکی دلیل یہ ہی کہ ٹھنڈک
قوتونکی مارنے والی ہی اور جو اسکی تخدیر کرنے والی ہوتی ہی کیونکہ ٹھنڈک روح کے قوام کو کثیف اور غلیظ کر دیتی
ہی اور روح کے مزاج کو متغیر کر دیتی ہی پھر روح مین نفسانیہ قوتون کی صلاحیت نہین رہتی ہی اور یہ دلیل ہی کہ ٹھنڈک
عضو کے مزاجکو متغیر کر دیتی ہی اور عضو کو کثیف کر دیتی ہی اور منفذونکو اور مجرون کو تنگ کر دیتی ہی پس عضو قوتونکی
تاثیر کو قبول نہین کرتا ہی اور اوسمین روح نفوذ نہین کرتی ہی اور جب کہ افراط کی ٹھنڈک بلغم کے ساتھ ہوگی تو
اس بات مین بلغم کی رطوبت کے سبب سے زیادہ بڑھکر ہوگی جبکہ یہ ٹھنڈک ناقص ہوتی ہی تو نقصان کی موجب
ہوتی ہی یا سدہ ہی کہ عارض ہوتا ہی مصفاۃ مین یعنے ناک مین کے زائدیتن پر کی ہڈی مین یا ناک کے مجرے مین
اور یہ سدہ قوت شم کے بطلان کا موجب ہوتا ہی اور نقصان کا موجب ہوتا ہی جب خود ناقص ہوتا ہی اور
یہ پہچانا جاتا ہی سدہ نکلتی چیز کے دماغ کے فضلون مین سے باز رہنے سے نکلنے سے ثقل کے ساتھ ناک کی
انتہا کے مقام مین اور مقدم دماغ مین دماغیہ فضلون کے رک رہنے کے سبب سے اور غنغناہٹ کے
ساتھ بات کرنے مین جب کہ سدہ ناک کی مجرے مین ہوتا ہی اس لئے کہ ہر ایک ناک کے دونون سوراخون مین سے
اپنے اوپر وار کے پاس دو حصون پر منقسم ہوتا ہی کہ ایک ان مین کا ترچھا منھ کی انتہا پر جاتا ہی اور دوسرا
مصفاۃ پر چڑھتا ہی اور اس مجرے سے سونگھنا ہوتا ہی اور پہلے مجرے سے سانس لینا پورا ہوتا ہی اور آواز
کا تصفیہ اور تحسین ہوتی ہی کیونکہ اس سے کچھ ہوا نکل جاتی ہی اس واسطے کہ اگر کچھ ہوا اس سے نہ نکل جائے
تو ضرور اوس مقام کے نزدیک کہ جہان پر متکلم حرفون کی تقطیع کا قصد کرتا ہی معین ہوا کے مقدار کا ازدحام
ہو جائے پس آسانی سے نہین نکلتی ہی آواز مین ثقل اور غنغناہٹ پیدا ہو جاتی ہی اور نکیر اسکے وہ سوراخ ہی جو بانسے کے
پیچھے ہوتا ہی کیونکہ اوسکا تعرض بند کرنیسے آواز کی خوبی کے لئے نہین کرتے ہین علاج مزاج کی تعدیل پہلے سادے
مین اور تنقیہ کے بعد مادے مین تدبیر ونسے اور طلاو نسے اور سونگھنے کی چیز ونسے کہ سر کے امراض مین مذکور ہین اور
مادے مین دماغ کا استفراغ تنقیح کے بعد حب ایارج یا خود ایارج کے مثل سے کہ گولیان باندھی گئی
ہون شمار کے پانی مین اور شمار مصر اور شام والون کے نزدیک سولف ہی اور استعمال کی جائین گی اس
لئے کہ اس کا پانی غلیظ خلطون کو تحلیل کرتا ہی یا مثل اطریفل سے کہ تقویت کیا گیا ہو ایارج سے اور

اسطوخودوس سے اور شربت اسطوخودوس سے تنہا یا لیمون کے ساتھہ شربت لیمون کے ساتھہ اگر پیاس اور حرارت
مزاج مین ہو جوشاندے مین سونف اور اسطوخودوس اور بسفائج اور ملیٹھی اور منقے اور انجیر اور ریشہ دوانی
کے جوشاندے مین مفید ہوتا ہی اس لئے کہ بلغم کو نضج دیتا ہی اور اوسکا استفراغ کرتا ہی اور دماغ کے
مزاج کو گرم کرتا ہی لیکن وہ کبھی ہوتا ہی حدوث اوسکا سدے سے پس اوسکا علاج زکام مین بیان کیا جائیگا

ناک مین بدبو ہونا

بدبو کا ہونا ناک مین یہ ہے کہ باہر وار کوئی بدبودار چیز ہوا اور بدبو سے لذت پانا اور اسی کے
ادراک پر حصر کرنا اسطرح پر کہ اسی کا ہمیشہ ادراک کرے یا خارجی چیز کے سونگھنے کے وقت بدبو کا
ادراک کرے اور اسکے سوا کا خوشبو مین سے ادراک نکرے اور اسکا سبب مقدم دماغ مین کا یا ناک
کے ہڈی مین کا کہ وہ انتہا ہی ناک کی یا زائد ہین مین کا کہ وہ دو بھٹنیون کی طرح کے ہین سڑا خلط ہی مقدم
دماغ مین یا ناک کی ہڈی مین سڑے خلط کا پائے جانا ہی پس علیل سڑے خلط کی بو کا ہمیشہ حس کرتا
ہی اگر یہ سڑا خلط مقدار مین بہت اور کیفیت مین قوی ہوتا ہی یا خارجی چیز کے سونگھنے کے وقت
ادراک کرتا ہی اگر یہ سڑا خلط مقدار مین کم کیفیت مین ضعیف ہوتا ہی اسواسطے کہ اسوقت مین قوت شامہ بس
خارجی سونگھنے کی چیز کے ادراک پر توجہ کرتی ہی پس اس سڑے خلط کے بو کا حس کرتی ہی سوا خارجی چیز
کی بو کے اگرچہ وہ خوشبودار ہو کیونکہ سڑا خلط اوس سے قریب ہوتا ہی اور اسکی بو اپنے سوا کی بو پر غالب ہوتی ہی اور اسکے
سوا کی بو اسکی بو کی کیفیت پکڑ جاتی ہی لیکن جب یہ خلط دماغ پر غالب آجاتا ہی اور قوت شامہ اوس کی بو سے
مانوس ہو جاتی ہی تو بیمار اس بدبو کا حس نہین کرتا ہی بلکہ خارجی خوشبوؤنکا ادراک کرتا ہی کیونکہ اُنسے قوت شامہ
مانوس اور مالوف نہین ہوتی ہی پس منافی ہونیکے سبب سے اُنکا ادراک کرتی ہی اور اکثر اسکا یعنے اکثر سڑے خلط کا بلغم سے
ہوتا ہی اسلئے کہ خون جب رگون سے نکلکر اُن مقامونپر آتا ہی تو جم جاتا ہی اور سڑتا نہین ہی لیکن صفرا اور سودا پس انکا
وجود ان مقامونمین نادر ہوا کرتا ہی اسلیے کہ یہ دونون نہ تو ان مقامونمین پیدا ہوتے ہین اور نہ طبیعت ان دونونکو
مقامون کیطرف دفع کرتی ہی اسلئے کہ یہ دونون ان مقامونکے غذا کی صلاحیت نہین رکھتے ہین لیکن بلغم پس وہ
تو دماغ مین پیدا ہوتا ہی اور دماغ کی طرف مندفع بھی ہوتا ہی کیونکہ اوسکی غذا ہوا کرتا ہی لیکن بلغم کی پیدائش کا
دماغ مین سبب یہ ہی کہ دماغ ٹھنڈا تر عضو ہی اور ٹھنڈک ضعف ہضم کی اور فضلونکے کم تحلیل ہونیکی موجب
ہوتی ہی اور رطوبت برودت کی مددگار اور زیادتی کے باعث ہوتی ہی پس اسی سبب سے اسمین بلغمیہ رطوبتین بہت
ہوتی ہین باوجود اسکے کہ اسے براق جھلیان اور مضبوط ہڈیان کہ بلغمی فضلونکی آسانی سے تحلیل ہونے کے
مانع ہین گھیرے ہوتی ہین لیکن بلغم کا دماغ کیطرف مندفع ہونیکا سبب یہ ہی کہ اسکی غذا مین بڑا حصہ بلغم کا
ہوتا ہی تاکہ وہ دماغ کے مشابہ ہو جائے اور یہی دماغ جیسا کہ بیان ہو چکا ہی ایک ایسا عضو ہی کہ جسکا ہضم ضعیف

ہوتا ہی اور تحلیل کرنے مین کمزور ہوتا ہی پس اسمین بلغمیہ فضلے بہت ہوجاتے ہین اور یہ بھی ہی کہ اسکی طرف معدے وغیرہ سے
غلیظ بخار چڑھکر اسمین ٹھنڈے ہوجاتے ہین اور بلغمی فضلے بنجاتے ہین اور طبعی رطوبت کے سبب سے عفونت کا مادہ ہوا کرتا ہی
پس جب اُسمین غریب حرارت اثر کرتی ہی تو اسے سڑادیتی ہی اور عفونت سے جو حرارت پیدا ہوتی ہی وہ سڑانے پر اس حرارت کی
مدد کرتی ہی اور عفونت بڑھجاتی ہی یا اسکا سبب ناک مین سڑے قرحے ہین کہ قوت شامہ اُنکی بو کا ادراک کرتی ہی یا مقدم دماغ
سڑے بخار ہین کہ چڑھتے ہین یا تو سڑے خلط کے سبب سے پس قرار پکڑتے ہین اور اپنی کثرت اور غلظت سے مقدم
دماغ مین اور ناک کی ہڈی مین تلے اوپر جمع ہوتے ہین یا پھیپھڑے سے چڑھتے ہین یا تو سڑے خلط کے سبب سے
یا اسمین کے قرحے کے سبب سے پس حس کرتا ہی بیمار اسکی بو کا یعنے سڑی چیز کی بو کا یا تو ہمیشہ یا کسی چیز کے سونگھنے کے
وقت اور جو بو کہ نفوذ کرتی ہی ان مقامون کی طرف تو اسکی کیفیت بگڑ لیتی ہی یعنے اس بدبو کی کیفیت بگڑ لیتی ہی
پس نہین حس کیا جاتا ہی مگر اسی کا اسی بدبو کا اور یہ بات اسوقت ہوتی ہی کہ جب یہ بدبو اپنے اوپر کی خارج
سے وارد بوؤن پر شدت سے غلبہ رکھتی ہی اور نہین تو اس بدبو سے خارجی بوئین مشکین نہونگی پھر بیمار اس
بدبو سے اور خارجی بوؤن سے مرکب بوؤن کا حس کرتا ہی اور اکثر اوقات پلید بوؤن کو مثل پاخانہ کے لذیذ
جانتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ غریب حرارت مقدم دماغ مین کی اور ناک کی ہڈی مین کی مثل خون کے میٹھے مادے
پر غالب آجاتی ہی پس اُسے تھوڑا سا بے خاک کیے جلادیتی ہی اور اُس تھوڑے سے جلے مادے سے اسوقت مین قوت شامہ
کے مناسب بخرے جدا ہوتے ہین جیسا کہ ساری میٹھی چیزون سے جلنے کے وقت جدا ہوا کرتے ہین اور جب مادہ مقدم دماغ
پر غالب آجاتا ہی تو قوت شامہ اُس سے الفت پکڑجاتی ہی پھر اس مادے سے اثر قبول نہین کرتی ہی اور نہ اسکا ادراک
کرتی ہی بلکہ اس سے ضد رکھنے والی چیز کا ادراک کرتی ہی اور وہی بدبو ہی اور قوت اُسے لذیذ جانتی ہی اسلیے کہ قوت شامہ طبیعت
کے مخالف ردی خلط کو زائل کرتی ہی جس طرح کہ نمک اور کوئلے اور چونے کو پیٹ والی عورت کی خواہش لذیذ جانتی ہی اور ہوسکتا
ہی کہ سڑا خلط اُسکا موجب ہو کہ قوت شامہ پر غالب آجائے اور اُسے مطیع کرلے نہ اس حد پر کہ اُس سے قوت شامہ منفعل نہو بلکہ
اس حد پر کہ الفت پکڑجانے کے اور مانوس ہوجانے کی شدت سے اُسنے لذیذ جانے اور اُسکے سوا کا نہ تو ادراک کرے اور
نہ لذیذ جانے علاج دماغ کا اُن چیزون سے کہ ہمنے بیان کی ہین تنقیہ کرنا مسہل چیزون سے اور مشک کا سونگھنا اسلیے علاج
کہ مشک کی بو دماغ کو گرم کرتی ہی اور غلیظ مواد کو لطیف کرتی ہی اور دماغ کی تقویت کرتی ہی اور اُسے فضلون سے
پاک کرتی ہی یہان تک کہ سڑا خلط دور ہوجائے اور ادراک کرے بیمار خوشبو کا یا میٹھا جلا ہوا خلط مندفع ہوجائے
اور مزاج اصلاح پکڑجائے اور بیمار خوشبو کا ادراک کرے اور اُسے لذیذ جانے اسلیے کہ تندرست مزاج کا
طبیعت سے خوشبو کو لذیذ جانتا ہی اور سونگھنے کی چیزون مین سے اسکے لیے نہایت مفید گدھے کا پیشاب
ہی اسلیے کہ یہ پیشاب تیز جلادینے والا ہی کہ فضلون اور سڑے مواد اور پیپ اور زرد پانی سے

سڑے ہوے قرحون کو پاک صاف کرتا ہی اور فتیلہ کٹ اور ایلوے اور بالچھڑ اور گلاب کے پھول اور لونگ سے ترکیب دیا ہوا پودینے
کے پانی مین یا ادھیرے کے پانی مین خمیر کیا ہوا اسلیے کہ یہ فتیلہ باوجود اسکے کہ اُسمین خوشبو ہوتی ہی دماغ کے
فضلون کو لطیف اور تحلیل اور پاک صاف کرتا ہی اور سر مین کے سددون کو کھولتا ہی اور سزاوار ہی کہ دھونی جاے
پہلے ناک فتیلہ کے استعمال کے پہلے شراب سے اسلیے کہ شراب خلطون کی ترطیب اور ترقیق کرتی ہی اور اُنھین نکال لیتی
ہی اور مجرون کو کھولتی ہی اور اپنے مین کے غسل اور جلا سے اعضا کو فضلون سے اور میل سے پاک کرتی ہی اور
عفونت کو دور کرتی ہی اور شراب مین باوجود ان باتون کے عطریت ہوتی ہی پس شراب باوجود فضلون کے دفع
کرنے کی دواؤن کے اثر کے قبول کرنے کی بھی استعداد پیدا کرتی ہی ہمیشہ خوشبو کا سونگھتے رہنا اور خوشبو ہی کے سونگھنے پر
حصر کرنا اسکا سبب پہلے بیان سے معلوم ہو چکا ہی اور کبھی بخارون مین جادی بخارون مین ترمٹی کی بو یا مشک کی محسوس ہوتی ہی
یا چربی کے جلنے کے وقت کی بو یا خود چربی کی بو اور بیان پر لینے علیل کے پاس کوئی خیر بو سے موجود نہین ہوتی ہی بھر بیات
موت کے قریب ہونے پر دلالت کرتا ہی لیکن ترمٹی کی بو پس اسکا سبب اسکا اُن اصلی رطوبتون کا جل جانا ہی جو دماغ
مین ہوا کرتی ہین نہ خاک ہو جانے کے پایہ پر اور اُنسے دخانی اجزون کا جدا ہونا ہی اور مائی اجزون سے کہ دماغ کی
رطوبتون سے اُٹھکر قوت شامہ کی طرف جاتے ہین پس اس تک پہونچنے سے پہلے انکے لیے اسوقت مین نمی اس قوت
کے مناسب مثل ترمٹی کے حاصل ہو جاتی ہی اسلیے کہ مٹی خصوصًا دھوئین اُٹھتی ہوئی جب پانی سے ترکیجاتی ہی تو پانی
مٹی کے سوراخون مین اور روزنون مین اپنی رقت اور لطافت سے نفوذ کر جاتا ہی اور اُسمین کے دخانی قائم اجزے جدا
ہونے کی طرف حرکت کرتے ہین کیونکہ پانی انکے مقامون مین حلول کر جاتا ہی اور جسمون کا تداخل محال ہوتا ہی اور حال یہ
ہی کہ مٹی نے پانی سے تری حاصل کر لی ہی پس جب یہ اجزے قوت شامہ تک پہونچتے ہین تو قوت شامہ انسے لذت پاتی ہی اور
مشک کی بو کا سبب اُس خون کا احتراق ہی کہ جو دماغ مین ہوتا ہی اور یہ احتراق خاک ہو جانے کی حد پر نہین پہونچتا ہی پس
اسوقت مین اس جلے خون سے لطیف اجزے جدا ہوتے ہین کہ اُسکو قوت شامہ مشک سے جدا ہوئے اجزون کی طرح پر
لذیذ جانتی ہی اسلیے کہ مشک بھی فقط خون ہی کہ جسمین ہرن کے بدن مین کی جلا دینے والی حرارت نے اثر کیا ہی اور اسی سبب سے
مشک مین آمیزش کیجاتی ہی کبوتر کے جلے ہوئے خون کی بعد اسکے کہ اس کبوتر کی غذا حب محلب یعنی کھیونی کی گٹھلیاں
شراب مین بھیگی ہوئی چند دن کی گئی ہو تاکہ اُسکا خون لطیف ہو جاے اور انسے عطریت حاصل کرے پس جب یہ خون
جلایا جاتا ہی تو اُسکی بو مشک کی بو کی طرح کی ہوتی ہی اسلیے کہ خون مزے کی رو سے طبیعت کے مناسب ہوا کرتا ہی اور جب کہ
جل جاتا ہی تو اس سے دخانی اجزے بھی طبیعت کے مناسب بو کی جہت سے جدا ہوا کرتے ہین اور یہی حال ساری میٹھی چیزون کا ہی کہ
آگ جب یہ کڑائی جاتی ہین اور جلتی ہین تو اُنسے خوشبودار اجزے طبیعت کے مناسب مشک کی بو کی طرح کے لذیذ جدا ہوا کرتے
ہین لیکن جلی چربی کی بو کا سبب ان چکنی رطوبتون کا جل جانا ہی کہ جو ہر دماغ کے جز بنجانے کے قریب پہونچ گئی ہین

اور خود چربی کے بو کا سبب جو ہر دماغ کا اور اُن چکنی رطوبتون کا کہ جو دماغ مین ہین پگھلنا اور اُنکا قوت شامہ کے
سامنے وار بھکر آتا ہی اور پگھلانے والی حرارت کے سبب سے قوت شامہ تک ان دونون سے ابخرون کا جدا ہوکر آنا ہی شک اور
نہین ہی کہ اس بایہ پر غریب حرارت کا دماغ پر غالب آنا فقط اصلی حرارت کے بجھ جانے کے وقت ہوتا ہی اور یہ بات فقط موت کے
قریب ہونے ہی کے وقت ہوتی ہی علاج جبکہ یہ ادراک ہو مگر خوشبو ہی کا کہ وہ خارج مین موجود نہین ہی تو دماغ کا تنقیہ

متن علاج

کیا جائیگا ان چیزون سے کہ جو جلے ہوئے خلطون کا اسہال کرتی ہین پھر جندبیدستر سونگھایا جائیگا یہانتک کے اُسکا
ادراک کرے اسلیے کہ جندبیدستر کی بو اُن غلیظ خلطون کی تلطیف کرتی ہی جو دماغ مین ہوا کرتے ہین اور انکی تحلیل کرتی ہی
خشکی ناک کی سبب اسکا یا تو افراط کی حرارت ہی کہ رطوبتون کو فنا کر کے اور تحلیل کر کے خشکی پھیلانے والی ہوتی

خشکی ناک

ہی جیسا کہ محرقہ بخارون مین ہوتی ہی عارض ہوتی ہی یا افراط کی خشکی ہی کہ جس سے رطوبتین معدوم ہو جاتی ہین جیسا یہ
کہ دق والے لوگون کو عارض ہوتی ہی کیونکہ اُنپر خشکی غالب ہوتی ہی یا چھپا خلط ہی کہ اُسمین تھوڑی سی حرارت نے
اثر کیا ہی پس اُسمین نفوذ کر گئی ہی اور اُسمین سے تری اور سیلان کو بالکل دور کر دیا ہی پس ناک مین خشکی ہو جاتی
ہی اور پہچانی جاتی ہی یہ خشکی جو چپچپے خلط سے ہوتی ہی اُس چیز سے کہ جو ناک مین اُسمین سے جمع ہوتی ہی اور
اُس سے چپک جاتی ہی علاج جو کہ خشکی حرارت سے افراط کی حرارت سے یا خشکی سے افراط کی خشکی سے

متن علاج

ہوتی ہی تو بنفشہ کا تیل یا لو کی کا تیل یا نیلوفر کا ہی تیل ہی اسلیے کہ یہ تبرید کرتے ہین اور ترطیب کرتے ہین اور
کبھی اُنکے ساتھ یعنے ان تیلون کے ساتھ اِس قسم مین کہ جو گرمی سے ہوتی ہی تھوڑا سا کافور شریک کیا جاتا ہی زیادہ
ٹھنڈک پھیلانے کے لیے اور جو خشکی کہ چپچپے خلط سے ہوتی ہی پس چاہیے کہ وہ خلط نکالا جائے اور
دماغ پاک کیا جائے اُس خلط سے اُن چیزون کے ساتھ کہ جنھین مکرر مخاطب معلوم کر چکا ہی اُن
خلط کے نضج اور تلیین کے بعد تاکہ اُسمین سے رقیق کا استفراغ ہو جائے اور باقی غلاظت مین اور چپچپاہٹ
مین اور دفع ہونے کو قبول نکرنے مین نہ بڑھ جائے قروح ناک سے کچھ شک نہین کہ معلوم ہو چکا ہی کہ قرحہ وہی

قروح ناک

زخم اس حال سے ہی کہ پیپ پیدا ہو گیا ہی اور یہان اُسکی پیدائش کا مبدء یا تو خود ناک مین ہی جیسا کہ حسب وقت ناک کے لیے
کوئی تفرق اتصال عارض ہوتا ہی اور وہ پیپ پیدا جاتا ہی یا ناک کے سوا مین ہوتا ہی جیسا کہ حاد بخارون سے یا کسی چیز
کے ردی بخارون سے ہوتا ہی کہ وہ ناک کی طرف بدن سے چڑھتے ہین پھر وہ پہلے اُسکی جلد کو فاسد کرتے ہین پھر اُسکے

متن علاج

گوشت کو اور اُسمین زخم کو پیدا کرتے ہین پھر قرحے کو علاج لیکن تر قرحے بہتے کہ اُنسے پیپ اور زرد آب
آب بہتا ہی پس مرہم کاشغری سفیدے کا ہی کہ بنایا گیا ہی مردار سنگ اور کاشغری سفیدے سے اور خبث الرصاص
اور خبث الفضہ اور روغن گل اور موم سے یا اٹھ گھسی ہوئی روغن گل مین کہ وہ روغن گل بنایا گیا ہی کھانے
کی زیت کے تیل سے کیونکہ اُسمین قبض اور عفوصت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ چیزین اپنی مین کی قوی خشکی

پھیلانے سے میلی رطوبت کو کہ بھرنے کی مانع ہوتی ہی چُن لیتی ہی اور اسمین ان قوی خشکی پھیلانے والی چیزون کی طرف
فقط اس سبب سے احتیاج پڑتی ہی کہ اسکی طرف ہمیشہ دماغ سے بھرنے کی مانع رطوبتین بکثرت آتی رہتی ہین لیکن جو
خشک جس سے رطوبت نہین بہتی ہی اور خشک ریشہ ہوتا ہی پس تیل بنفشہ کا سفید موم کے ساتھ اسلیے کہ خشک قرحہ
محرقہ خلطون سے ہوتا ہی اور ترطیب اور تلیین اُسکو فائدہ کرتی ہی یا کتیرے کے ساتھ یا لعاب اسپغول
کے ساتھ اسلیے کہ ہر ایک موم سے یا کتیرے سے یا لعاب سے باوجود تلیین کرنے کے تیل کو اپنی لزوجت سے
عضو پر قائم رکھتا ہی اور تیل کے اثر کے پہونچنے کے پہلے اُسکی تحلیل ہو جانے سے اور ہوا کے چن لینے سے حفاظت
کرتا ہی یہ علاج ضرور ہی کہ ہو غذا کی اصلاح کے ساتھ تاکہ اُس سے ایسے فضلے نہ پیدا ہون کہ گوشت کے بھر آنے کے
مانع ہون اور گوشت چھوڑ دینا کیونکہ اُس سے خون بہت پیدا ہوتا ہی تو قرحے والے عضو کا حصہ بڑھ جائیگا اور وہ
عضو اپنے ضعف کے سبب سے اسمین تصرف کرنے سے عاجز آئیگا پھر وہ فضلے بنجائیگا کہ وہ گوشت کے بھرنے سے
مانع ہونگے اور طبیعت کے قائم کرنے کے ساتھ تاکہ مواد اور ابخرے سر سے نیچے وار میلان کرین اور گرم بخارون
کی تسکین کرنا اور انھین چڑھنے سے روکنا ہی یا سیب یا ناشپاتی کے تیل سے اسلیے کہ یہ چیزین گرم ابخرون کو ٹھنڈا
کرتی ہین اور تسکین دیتی ہین اور مجتمع کرتی ہین اور اعضا اور مجرون کو جمع اور تنگ کرتی ہین اور اسی سبب سے ابخرون
کے اٹھنے کو مانع آتی ہین یا اسپغول سے شکر کے ساتھ اسلیے کہ اسکا لعاب اپنی ٹھنڈک سے اور چیپاہٹ سے ابخرون کے چڑھنے
کو روکتا ہی یا سوکھے دھنیے سے شکر کے ساتھ استعمال کی جائیگی یہ چیزین بعد کھانے کے تاکہ ہضم کے وقت بھی کھانے
سے اُٹھے ہوئے ابخرون کے چڑھنے کو مانع آئین اور کبھی احتیاج پڑتی ہی سر اروے کے فصد کی سر کے تنقیہ کے لیے
اور سر سے حاد مادے کے ناک پر گرنے سے روکنے کے لیے اور گُدی پر کی حجامت کی اسلیے کہ مادہ مخالف جہت
مین میلان کرے اور اسمین سے مادے کا استفراغ ہو جائے اور استفراغ کے موافق مسہلون سے اگر بدن بھرا ہو
کہ اُس سے مواد اور ابخرے سر کو چڑھتے ہون اور مادہ کثرت سے ناک کی طرف ریزش کرتا ہو تاکہ مدد دینے والی
چیز کا انقطاع ہو جائے پس اُسوقت مین گرے ہوئے مادے کا تدارک آسان ہو جائیگا نکسیر اسمین سے
کوئی نکسیر بحرانی ہوتی ہی کہ بحران کے وقت مرض کے مادے کو طبیعت کے دفع کرنے سے پیدا ہوتی ہی اور سبب اسکا
یہ ہی کہ بعضی رگین دماغ کی آسانی سے ٹوٹ جانے والی پیدا کی گئی ہین تاکہ جب دماغ کی رگون کے لیے کوئی موذی
امتلا عارض ہو تو انکا آسانی سے ٹوٹ جانا ممکن ہو جائے اور مقدم دماغ کی جہت سے خلق کی گئی ہین اسلیے کہ مقدم
دماغ کی رگین ملائم ہوتی ہین لیکن اونکا ٹوٹ جانا بھی زیادہ آسان ہوتا ہی اور ناک کے پاس خلق کی گئی ہین
اسلیے کہ ناک کے سوا سے خون کا نکلنا ضرر کا موجب ہوتا ہی اور جن اعضا کی رگون کا اتصال سر کی رگون سے بہت ہوتا
ہی تو انکے مواد کا مندفع ہونا بحران مین نکسیر سے اور ون سے بڑھکر ہوا کرتا ہی اور سزاوار ہی نہ قطع کیجائے یعنے نہ بند کیجائے

اسواسطے کہ نکسیر کے ساتھ مرض کا مادہ مندفع ہوتا ہی اور نکسیر کے روکنے کے وقت وہی وہ مرض کے مقام کی طرف
پھر جائیگا اس حال مین کہ حرکت کے سبب سے حدت اور بھی بڑھ گئی ہوگی پھر اسکا ضرر پہلے سے بڑھکر ہوگا اور
کبھی ایسا ہوتا ہی کہ یہ مادہ اپنے اُس مقام پر پھر کر نہین جاتا ہی بلکہ کسی رئیس عضو پر گر پڑتا ہی اور یکایک مار ڈالتا ہی
پس اُسی سبب سے اسکا روکنا جائز نہین ہوتا ہی مگر افراط کے وقت افراط سے خون کے نکلنے کے وقت اور
قوت جاتی رہنے کے ڈر کے وقت خون کے ساتھ روح کے نکل جانے سے پس اسوقت مین روک دینا واجب ہوگا
اور اُسی مین سے یعنے اور نکسیر مین سے وہ ہی جو پیدا رگون کے پھاڑ ڈالنے والے شدت کے امتلا سے ہوتی ہی
کہ کثرت کے کھنچاؤ سے رگون کو شگافتہ کر دیتا ہی اور سزاوار ہی نہ قطع کیجائے یہ نکسیر بھی مگر جب کہ ظاہر جلد اپنے
پھولنے مین معتدل ہو وہ پھولنا کہ اخلاط کے حجم کی زیادتی کو لازم ہی اور رنگ سرخی کے افراط مین معتدل
ہو رنگنے والے مادے کے گھٹ جانے سے اور جاتا رہے وہ ثقل کہ جسکا حس کرتا تھا بیمار نکسیر کے پہلے اُس
مادے کے نکل جانے سے کہ جو اپنے مقدار کی کثرت سے ثقل پیدا کرتا تھا اور قوتون پر بار تھا اور بیشک سزاوار ہی
ہی کہ ان علامتون کے پیدا ہونے سے پہلے قطع نہ کیجائے اسلیے کہ اسوقت مین خوف ہوتا ہی خون کی کثرت کے سبب
سے دل کی تجویف پر گر پڑنے کا اور اُس سے غش اور قلبی خناق کے پیدا ہوجانے کا یا دماغ کی تجویف پر گر پڑنے کا
اور اُس سے صرع یا سکتے کے پیدا ہوجانے کا ڈر ہوتا ہی اور اُسی مین سے یعنے نکسیر مین سے وہ ہی کہ پیدا شبکیہ کی رگون کے
پھٹ جانے سے یعنے اُسکی وریدون کے یا شریانون کے ہوتی ہی یعنے اُسی کے شریانون کے اور شبکیہ ان وریدون سے
اور شریانون سے عبارت ہی کہ دماغ کے بطن اوسط اور بطن موخر کے نیچے انمین کی بعضی بعض مین اس طرح پر
بُنی ہوتی ہین کہ انمین سے کسی رگ کا تنہا پکڑنا ممکن نہین ہی مگر دوسرے سے ملی ہوئی اور بندھی ہوئی اُس سے اور
اس حال سے ہوتی ہین کہ اُنکے سوراخ غددی جسمون سے بھرے ہوئے ہوتے ہین کہ وہ اُنکی وضعون کی حفاظت
کرتے ہین اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ انمین خون اور روح چلتی پھرتی رہے پس دماغ کے مزاج کی مشابہ ہوجائے اور
اُسکی غذا بننے کی صلاحیت پیدا کرے اور اسکا اس نکسیر کا علاج دشوار پڑتا ہی کہ اسکے اندر باہر تصرف کے لیے گوشت
بھر لانے والی دوا کے اثر کا پہونچنا دور ہوا کرتا ہی لیکن شریانی پس وہ علاج مین اس سے بڑھکر دشوار ہی اسلیے کہ شریان کا
گوشت بھر آنا کئی وجہون سے دشوار ہوتا ہی ایک وجہ یہ ہی کہ شریان کا خون پتلا ہوتا ہی اور شدت سے گرم ہوتا ہی پس
اُسکا جمنا دشوار پڑتا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ شریان کا جرم سخت ہوتا ہی اور سخت جسم گوشت کو نہین بھر لاتا ہی
اور تیسری وجہ یہ ہی کہ شریان کی حرکت انبساطیہ اور انقباضیہ ہمیشہ ہوا کرتی ہی اور گوشت کا بھر آنا منتظر دونون طرفون
کے ملنے کا اور اُسی ہیئت پر ٹھہرے رہنے کا محتاج ہوتا ہی یہان تک کہ بعض بعض سے مل جائے اور گوشت بھر آئے
رازی کہتے ہین کہ علاج فقط وریدی مین اُسوقت مفید پڑتا ہی جبکہ خون بہت نکلتا ہی اور غش علیل پر طاری ہوتا ہی

مین کہتا ہون سبب سکا یہ ہے کہ اسوقت مین بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور خون ٹھنڈ پڑ جاتا ہے اور گاڑھا ہو جاتا ہے اور
جم جاتا ہے پس ناک کی رگون مین نفوذ نہین کرتا ہے اور خون اور روح بھی اندروار کو غشی کے سبب سے پھر جاتی ہے اور اکثر اسکا
یعنے اکثر اس نکسیر کا کہ شکیہ رگون کے پھٹنے سے پیدا ہوتی ہے مار سے یا گر پڑنے سے ہوتی ہے سر پر اسلیے کہ یہ دونون تفرق
اتصال کو پیدا کرتے ہین یا افراط کے جوش کھانے سے ہوتی ہے خون کے کہ اس سے حجم خون کا بڑھ جاتا ہے کیونکہ اسمین
تخلخل پڑ جاتا ہے پس اس سے افراط کے کھنچاؤ کے سبب سے کوئی رگ ٹوٹ جاتی ہے پس اسکے پہلے یعنے جوش سے
پیدا نکسیر کے پہلے شدید درد سر ہوتا ہے افراط کے گرم سوء مزاج کے سبب سے اور شدید کھنچاؤ کے سبب سے کہ
تفرق اتصال کا موجب ہے اور شعلے اٹھنا اور جلن ہوتی ہے سر مین حرارت کی افراط کے سبب سے اور عروقی اور
شریانی مین نکسیر مین یون فرق کیا جاتا ہے کہ وہ یعنے نکسیر شریانی مین اچھلتی ہوئی ہے یعنے شریان کے حرکت کے
دفع کرنے کے سبب سے پس شریان کے سمٹنے کے وقت اچھلکر خون اس سے باہر کو آتا ہے اور شریان کے پھیلنے کے
وقت اندروار پھر کر جاتا ہے پس خون کے نکلنے وقت پر در پے اچھلنا ناک سے خون کے نکلنے وقت ظاہر نہین ہوتا
ہے اسلیے کہ خون سر کے فضا مین شریان سے ٹپکنے کے بعد ہی نکسیر کے ساتھ نکلتا ہے اور اسوقت مین اسکے لیے
اچھلنے کے فعل ہوتے ہین لیکن ناک سے نکلنے وقت تو یقین سے ظاہر نہین ہوتا ہے اور پتلا سرخ زردی مائل ہوتا ہے
اسلیے کہ شریان کا خون دل کے خون مین لیکن ہوتا ہے اور یہ خون جبکہ قلبی ہضم کو قبول کر چکتا ہے اوسمین اسکے نضج
پوری ہو جاتی ہے تو قوام مین پتلا اور گرم اور رنگ مین خالص ہوتا ہے تاکہ بخار پر تحلیل ہونے کے قابل ہو جائے
اور خون کی حد سے نکلکر روح کی طبیعت پر پہونچ جائے اور نکسیر والی دوائین یعنے نکسیر کے روکنے والی دوائین بعضی
انمین سے قابض ہوتی ہین یعنے عضو کے اجزا کی جمع کرنے والی ہوتی ہین یہان تک کہ ان سے بھرے اور رگون کے منہ بند ہوجاتے
ہین اور اسوقت ضرور رگ مین سے بہتی ہوئی چیز رک جاتی ہے مثل اقاقیا یعنے کیکر کے اور انار کے کلیون کے اور مسور اور
مازو کے اور بعضی انمین سے ٹھنڈک ڈالنے والی جما دینے والی ہوتی ہین کہ خون کو جما دیتی ہین اور افراط سے غلیظ کر دیتی
ہین پس تو خون بہتا ہے اور نہ ناک کی رگون مین نفوذ کرتا ہے اور رگون کے جرم کو بھی کثیف کر دیتی ہین پس اسکے اجزا
ملجاتے ہین اور خون رک جاتا ہے مثل افیون کے اور بھنگ کے اور کافور کے اور آب کاہو کے اور آب بارتنگ کے اور بعضی
انمین سے لسدار ہوتی ہین کہ اپنی چپکتی ہوئی رطوبت سے رگون کے منہ پر بیٹھتی ہین پس انمین سدہ ڈالتی ہین پس اسمین کی
بہتی چیز رک جاتی ہے مثل چکے کے غبار کے اور کندر کے آٹے کے اور یہ وہ ہے کہ جب کندر چھلنی مین چھانا جاتا ہے تو پیسنے
کے پہلے نکلتا ہے اسلیے کہ جب کندر کو بورون مین بھرا جاتا ہے تو بعضا اسمین کا بعض سے رگڑ کھا کر اسکے چھلکون مین سے
چھوٹے ٹکڑے ٹوٹ جاتے ہین اور کندر کے برادے کے ساتھ ملجاتے ہین پس یہ خود کندر سے بڑھکر قبض مین ہوتے ہین اسلیے
کہ کندر کے چھلکے قبض مین کندر سے بڑھکر ہوتے ہین اور چھلکون کے جز اس آٹے مین بہت ہوتے ہین اور بعضی

اُنمین کے داغ لگانے والی ہوتی ہین کہ عضو کو جلا دیتی ہین یہان تک کہ سخت مثل کوئلے کے کر دیتی ہین پس یہ جلا ہوا بہتے
خلط کے مجرے پر دیوار بنجاتا ہی اور رگون کے منھ بھی اپنے اجتماع سے مند ہو جاتے ہین پھر اُنسے خون نہین نکلتا ہی
مثل پھٹکری کے اور بعضی اُنمین سے اثر کرنے والی کہ نکسیر کو روکتی ہین خاصیت سے ہوتی ہین مثل گدھے کے
لید کے عصارے کے اور مکڑی کے گھر کے یعنے اسکے جالے کے اور جنگلی تلسی کے پانی کے اور پودینہ کے پانی کے مرکب
دوائین نکسیر کی روکنے والی فتیلہ یعنے بتی مکڑی کے جالے کی روشنائی مین ڈبوئی ہوئی اور وہی لکھنے کی سیاہی
ہی اسلیے کہ یہ اپنے مین کی پھٹکری اور مازو اور دھوئین سے خون کو روکتی ہی اور اسیر جلی کا غبار چھڑکا جائیگا
اور ناک مین رکھی جائیگی فتیلہ دوسرا یعنے بتی دوسری افیون واثق بھر چکے گا غبار اناسکی گلی مازو ہر ایک نصف
درم گدھے کی لید کے عصارے مین خمیر کیا جائیگا اور مکڑی کا جالا ملایا جائیگا اور ناک مین رکھ لینگے
اور پیشانی گلاب اور صندل اور کافور سے تر کی جائیگی اور سینگیان کلیجے پر لگائی جائین گی اگر نکسیر
داہنی جانب سے پھوٹتی ہوگی اور کلیجے کی تبرید گلاب سے اور صندل سے اور کافور سے کیجائیگی تاکہ
خون تبرید سے غلیظ پڑ جائے پس سر کی طرف رگون مین بہکر نہ آئے اور تلّے کے مقام پر سینگیان لگائی جائینگی
اگر نکسیر بائین جانب سے پھوٹتی ہوگی اور ان دونون پر اگر دونون طرفون سے پھوٹتی ہوگی اور رازی کہتے ہین
کہ پھر اگر کوئی کہنے والا کہے کہ کیون سینگیان کلیجے پر لگائی جاتی ہین جب نکسیر داہنی طرف سے پھوٹتی ہی اور کیون
تلی پر لگائی جاتی ہین اگر نکسیر بائین جانب سے پھوٹتی ہی اور یہان پر کوئی ایسا ظرف نہین ہوتا ہی کہ اُنمین سے بعض بعض کا
مشارک ہو تو اسکے جواب مین ہم کہین گے کہ سینگیان فقط اُس مقام پر لگائی جاتی ہین کہ جو اُس مقام کے سامنے واقع ہوتا ہی
کہ جس سے خون جاری ہوتا ہی اسلیے کہ مقام متخلخل ہو چکا ہی اس طرف سے خون کے جاری ہو جانے سے متخلخل مقام کی طرف
جذب کر لینا زیادہ آسان ہوتا ہی اُس مقام کی طرف سے کہ جسمین تخلخل نہین ہوا ہی اور گدی پر سینگیون کا لگانا اور یہ وہ
گڈھا ہی کہ جو گردن کے آخر مین ہوتا ہی فائدہ مند ہی نکسیر کو کیونکہ یہ خون کو مخالف جانب کھینچتا ہی اور دونون خصیون کے
بڑھانے کا اور زور سے کھینچنے کا یہی حال ہی یہان تک کہ درد دینے کی حد پر پہونچ جائے تاکہ خون درد کے سبب سے
نیچے وار کو میلان کرے پس وہ رگین جو یہان پر ہین خون سے بھر جائین اور وہ وریدین جو بدن کے اوپر وار مین ہین
خالی پڑ جائین اور اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی نکسیر کے روکنے مین جبکہ خون غالب ہوا کرتا ہی اور ان تدبیرون سے نہین
ہوتا ہی باریک فصد کی سراروں مین سے کہ اُس نتھنے کے مقابل ہی کہ جس سے خون بہتا ہی تاکہ خون دور مخالف طرف مین
کھنچ جائے اسلیے کہ جس وقت خون مخالف طرف مین میلان کریگا تو بہنے کے مقام کی طرف اُسکا بہکر آنا کم ہو جائیگا
پھر تفرق کا گوشت بھر لانا آسان ہو جائیگا اور فصد باریک تنگ اسلیے قرار دی گئی ہی تاکہ اُسکا جذب ہلکے استفراغ سے
بہت بڑھکر ہو پس خون مین سے کچھ تھوڑا سا قوت کے باقی رہنے کے ساتھ نکالے اسلیے کہ مقصود یہان پر امالہ لینے

خون کا مخالف جانب مین میلان کروادینا ہی نہ استفراغ اسلیے کہ استفراغ نکسیر سے حاصل ہو جاتا ہی اور مصنف کہتے
ہین کہ خون کا استفراغ کیا جائے یہان تک کہ غش آجائے بہت خون اور روح کے نکلنے سے بس خون ٹھنڈا پڑ جائیگا باقی
خون اور جم جائیگا اور غلیظ پڑ جائیگا اور سر کی رگون مین نفوذ نکریگا اور نکسیر منقطع ہو جائیگی اسوقت مین اور خون بھی غش
کے وقت دل کی طرف متوجہ ہو جائیگا طبیعت کی پیروی مین دل کی حفاظت کے لیے بس نکسیر قطع ہو جائیگی اور
اسی بنا پر فصد کا کشادہ ہونا سزاوار ہی اسلیے کہ شیخ بوعلی سینا نے کہا ہی چوڑی فصد بس وہ بہت جلد غشی لاتی ہی اور
سبب اسکا یہ ہی کہ اسکے ساتھ کثرت سے خون جلد زمانے مین نکلتا ہی اور خون کے ساتھ بہت سی روح اور اصلی
حرارت نکل جاتی ہی بس جلد غشی پیدا کردیتی ہی زکام اور یہی مادے کا سر سے ناک کی طرف بہکر آتا ہی جس وقت کہ اسکے
ساتھ ناک کے او پر وار مین سدہ ہوتا ہی اور نزلہ اور یہی سر سے مادے کا حلق کی طرف آتا ہی اور ان دونون
مین سے گرم کی علامتین اس چیز کی حدت ہی جو اترتی ہی ناک کی اور حلق کی طرف اسلیے کہ حرارت کی شان سے
سوزش اور حدت کا پیدا کردینا ہوتا ہی اور منھ کا اور آنکھون کا سرخ ہونا ہی اسلیے کہ خون حدت پکڑ جاتا ہی
اور ظاہر کی طرف بہکر آتا ہی اگر سبب خون ہوتا ہی اور یہی حال صفرے کا ہی لیکن اگر سبب سڑا ہوا بلغم ہوتا
ہی تو اسکا سبب یہ ہی کہ عفونت سے پیدا حرارت خون کو حرارت کے مقام کی طرف جذب کرتی ہی اور اسے
پتلا کرتی ہی اور گرم کرتی ہی اور باہر وار کی طرف اسکو حرکت دیتی ہی اور لذع کرنا بہکر آنے والی چیز کا ناک
کی طرف اور حلق کی طرف اور اسکی رقت اور حرارت فعلیہ اسلیے گرم مادے کا یہی حال ہوتا ہی کیونکہ حرارت
کی شان سے قوام کا پتلا کرنا اور لذع کا پیدا کرنا ہوتا ہی اور سیلان کے وقت اسکی حرارت سخنہ حرکت کے
سبب سے اور منضجہ حرارت کے سبب سے بڑھ جاتی ہی اور چبھنا اور شعلے اٹھنا سر مین اور منھ مین اور تھوک کا
نزلہ مین زردی مائل ہونا اگر مادہ صفراوی ہوتا ہی اور سرخ ہوتا ہی اگر مادہ دموی ہوتا ہی اور ٹھنڈی کی علامتین
ان دونون مین سے ٹھنڈا ہونا بہکر آنے والے کا ناک کی طرف اور حلق کی طرف اور اسکا غلیظ ہونا اسلیے
کہ ٹھنڈک کو کثیف کردینا اور غلیظ کردینا لازم ہوتا ہی اور دغدغہ ناک کا ناک کے بانسے کے بھری ہوتی
اور اسکے کھنچاؤ سے کیونکہ مادہ غلیظ ہوتا ہی اور پیشانی کا کھنچنا اور مقدم دماغ کا اسلیے کہ مادے کا
اسکی غلاظت اور چپچپاہٹ کے سبب سے نزول آسان نہین ہوتا ہی بس اس مین سے کچھ مقدم دماغ مین
اور ناک کی ہڈی کی منتہا مین پہنچتا ہی اور وہ کھنچاؤ کرتا ہی اور کھنکھار کا سفید ہونا اسلیے کہ اترا ہوا مادہ
بلغمی ہوتا ہی اسواسطے کہ سوداوی مادے کی غلاظت کے سبب سے اس سے نزلہ نہین پیدا ہوتا ہی اور سبب
کھنکھار کا یہ ہی کہ بلغمی مادہ تالو مین اور حلق مین اپنی چپچپاہٹ سے اور غلاظت سے چپک بیٹھتا ہی اور
بے کھنکھارنے کے نہین نکلتا ہی اور بخار آنے سے آرام پانا اسلیے کہ بخار کی حرارت غلیظ فضلون کو پگھلاتی ہی اور

علاج

لطیف کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی پس بخار اس سے طبیعت کی مدد کرتا ہی **علاج** نزلہ کے علاج مین مقصود غرض
چہار امر ہین جنمین کا پہلا امر فصد سے مادے کا کم کرنا ہی سرارو کی فصد سے گرم نزلہ مین اور ملغم کی طرح کے نزلہ کے
موجب خلط کا استفراغ کرنا ہی ایلوے سے اور تربد یعنے نسوت سے اور ملٹھی سے ٹھنڈے نزلہ مین اور طبیعت کی
تائید کرنا ہی دونون قسمون مین اور اسکا سبب یہ ہی کہ نزلہ فقط سر سے مادے کے نیچے اُترنے سے متحقق ہوتا ہی اور مادہ
کبھی کبھی ردی ہوتا ہی پھر اُن عضوون مین ضرر پیدا ہوتا ہی کہ جنمین ہوا کرتا ہی اور اُن عضوون مین پیدا ہوتا ہی جنکی طرف اُترتا ہی
مثل ناک کے قرحون کے اور آنتون کے سحج یعنے چھلنے وغیرہ کے پس اسکے علاج مین واجب ہی کہ پہلی سبب کا قطع کرنا مقصود
ہو اس طرح پر کہ نزلہ کا پیدا کرنے والے مادے کا استفراغ کیا جاے اور دوسرا امر مزاج کی تعدیل کرنا ہی جیسے گرم نزلہ مین
تبرید ہی کیونکہ فضلون کو رقیق کرتا ہی اور بہاتا ہی اور اُنھین سارے بدن سے سر کی طرف جذب کرتا ہی پس سر ان فضلون سے بھر جاتا
ہی اور نزلہ زیادہ ہو جاتا ہی اور تبرید باوجود اسکے کہ مادے کی حدت کو تسکین دیتی ہی اور اسے غلیظ کرتی ہی پھر نیچے اُترنے کی
صلاحیت نہین رکھتا ہی لیکن سر کے اندروار کی تبرید باہروار کے گرم کرنے کے ساتھ ہونا سزاوار ہی اور یہ بات فقط
نیم گرم حمام سے ہوتی ہی کیونکہ نیم گرم پانی قوت سے ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور نہ تو جلد کو کثیف کرتا ہی اور نہ مسام کو بند کرتا
ہی اور نہ ٹھنڈے پانی کی طرح فضلون کو غلیظ کرتا ہی اور ہوا کی گرمی مواد کو باہروار کی طرف جذب کر لیتی ہی پھر نزلہ
منقطع ہو جاتا ہی اور ٹھنڈی تر غذاؤن سے مثل لوکی کے اور خبازی کے اور پالک کے اور خرفہ کے ساگ کے انمین سے جو
ہو بادام کے تیل کے ساتھ اور ناف پر اور پاخانہ کے مقام پر اور ہاتھ پاؤن پر بنفشہ کے تیل کا لگانا تاکہ ٹھنڈک پہونچے کنارون
سے دماغ کو پہونچے اور یہ خود سر پر تیل لگانے سے اولے ہی کیونکہ تیل مسام کو اپنی چپچپاہٹ سے بند کر دیتا ہی اور ابخار پیدا کرتا ہی پھر
نزلہ مین زیادتی ہو جاتی ہی اور ٹھنڈے مین گرم کپڑے سے اور گرم بھوسی سے اور باجرے سے سینکنا ہی گرم باجرے سے اور اکثر
اوقات نمک کی احتیاج پڑتی ہی گرم کر کے ٹھنڈک اور رطوبت کی شدت سے تاکہ گرمی دماغ تک پہونچے اسلیے کہ کماد دینے سینک
کی گرمی فضلون کو گرم کرتی ہی اور پگھلاتی ہی اور لطیف کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور مسام کو کھولتی ہی اور جلد کی ٹھنڈک کو
زائل کرتی ہی کیونکہ ٹھنڈک مادے کو نہ پکنے سے اور دماغ مین تحلیل نہونے سے غلیظ کرتی ہی اور گرم لطیف غذاؤن سے
مثل شہد اور ہلیون یعنے ناگردون کے توے پر بھنے ہوئے اور مثل سونگھنے مشک کے اور عنبر کے اور کتان کی پٹلی پوٹلی
مین بندھی بھنی کلونجی کے کیونکہ کلونجی مین ایک لطیف قوت ہوتی ہی جو حرارت کا نفوذ کروا دیتی ہی اور جس وقت کلونجی
بھون ڈالی جاتی ہی تو اسکی لطافت بڑھ جاتی ہی پھر اسکی خوشبو ظاہر ہو جاتی ہی اور کتان کپڑے مین مثل ٹاٹ
کے روئین نہین ہوتے ہین کہ اُسکے مسام کو بند کر دے بلکہ اُسکے مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہین پس اُسکی بو کو
اسمین کی کوئی چیز چھپاتے نہین ہی لیکن اُسکے نیلے ہونے کا سبب یہ ہی کہ نیل کی بو کلونجی کے گرم
کر دینے پر معین ہوتی ہی اور تیسرا امر بہنے کا روکنا ہی یعنے سر سے مادے کے بہکر آنے کو روکتا ہی

اور یہ بات یا تو اُسکے کھو دینے سے یا اُسکو ناک کی طرف نقل کروا دینے سے ہوتی ہی یا اُسکو سر مین روک رکھنے سے
ہوتی ہی یہان تک کہ کسی اور عضو پر مثل حلق کے اور پھیپھڑے کے اور سینہ کے اور نزلے کے اور معدے وغیرہ کے گرکر اُس سے
خناق اور ذات الریہ اور ذات الصدر اور ذات الجنب اور سل اور معدے کے درد اور دستون کی بیماریان اور سحج
اور قولنج وغیرہ پیدا ہوجاتے ہین اور یہان پر وہ حبس مراد ہی کہ مادے کے غلیظ کرنے سے ہوا کرتا ہی اور اسکی اور دونون
قسمون کو مستقل طور سے بیان کیا ہی خشخاش کے شربت سے کیونکہ خشخاش کا شربت جما دینے سے غلیظ کردیا ہی
آنسو کے ساتھ کیونکہ آنسو اپنی چپچپاہٹ سے غلیظ کرتے ہین گرم نزلہ مین اور میٹھے جوشاندے سے ٹھنڈے
مین ٹھنڈے نزلہ مین کیونکہ میٹھا جوشاندہ اپنے مین کے لعاب سے اور چپچپاہٹ سے گاڑھا کرتا ہی اور اپنے مین کے
گرم جزون سے نضج دیتا ہی اور گرمی کرتا ہی اور یہی حال مضمضہ یعنے کلی اور غرغرے کا ہی خشخاش اور عناب اور مسور کے
جوشاندے سے ٹھنڈا کرکے ہی گرم مین گرم نزلہ مین اور گرم سے ٹھنڈے نزلہ مین ہی تاکہ ٹھنڈک کی تعدیل اپنے فعلی
گرمی سے کردے اور چوتھا امر مادے کے قوام کو معتدل کرتا ہی کہ طبیعت پر اُسکا دفع کردینا آسان ہوجائے اور
اس سے اعضا مین کہ جنمین یہ ہوتا ہی کوئی ضرر پیدا نہوجائے لیکن گرم پتلے نزلہ کی تعدیل تو غلیظ کرنے سے خشخاش کے
شربت کے ساتھ ہوتی ہی تاکہ اُس سے ناک مین اور پھیپھڑے مین قرحے اور حلق مین خشونت پیدا نہوجائے لیکن ٹھنڈے
غلیظ مین تو تعدیل لطیف کرنے سے زوفے کے شربت اور جلاب اور میٹھی اور عنصلی سکنجبین اور لیمون کے شربت کم ترش
کے ساتھ ہوتی ہی یعنے ہر ایک کو سکنجبین اور لیمون کے شربت مین سے کم ترش ہونا چاہیے کیونکہ ترشی کی کمی غلیظ خلطون
کی تقطیع کرتی ہی اور زیادتی لذع کرتی ہی اور خراش کرتی ہی اور خشونت پیدا کرتی ہی اور غلیظ لطیف کرنا اسلیے روا
ہی کہ ضیق النفس اور آواز بگڑ جانے کے مثل مرض عارض نہوجائین اور پانچوان امر مادے کا مخالف جہت مین امالہ یعنے دوسری
جانب میلان کروا دیتا ہی یعنے میلان کی جہت مین جیسے نزلہ کا امالہ حلق کی جہت سے ناک کی طرف کروا دیا جاتا ہی
اشرف سے ادنے کی طرف امالہ کے طور سے معطس یعنے چھینکین لانے والی چیزون سے کیونکہ چھینک سر کے مادے کو حرکت
مین لاتی اور اُسے ناک کی طرف دفع کردیتی ہی پھیپھڑے پر اور اسکے قصبے پر خطر رکھنے کی وجہ سے ورم سے اور
قرحے وغیرہ سے اور چھٹا امر تقدم بالحفظ ہی اور تدبیر اس چیز کی ہی کہ جسمین اس بات کا ڈر ہی کہ نزلہ سینہ کے اعضا پر
اسکا پیر ہوکر چلا جائیگا اور حلق وغیرہ پر ان عضوون مین سے جن پر نزلہ کا مادہ اُتر آیا کرتا ہی آب باقلا اور آنسو اور
معجون بنفشہ اور روغن بادام اور حب سعال سے کیونکہ یہ چیزین سینہ کے اعضا کو اور حلق کو ملائم کرتی ہین اور چپچپاہٹ
اور لیس سے انپر لپٹی رہتی ہین ان اعضا کو اپنے اوپر مادے کے گزرنے سے اذیت نہین ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ یہ چیزین نزلہ
مین ملجاتی ہین اور اُسے بھی گاڑھا چپچپا السدار کردیتی ہین پھر وہ نزلہ اعضا کے جرمون مین نفوذ نہین کرسکتا ہی اور تھوک کے
رستے اُسکا دفع ہوجانا آسان ہوجاتا ہی اور ان السدار چیزون سے اُسکی حدت بھی منکسر ہوجاتی ہی اور لذع بھی جاتی رہتی ہی دوسرے مو

کہ ٹھنڈے نزلہ کی شروع مین حمام مضر پڑتا ہی کیونکہ مادہ اسوقت مین بے پکا ہوتا ہی پھر حمام کی حرارت اُسکی تحلیل کرنے پر قوت نہین پاتی ہی بس اُسمین سے جو رقیق ہوتا ہی اسے تحلیل کر ڈالتی ہی اور باقی کو گاڑھا اور تحلیل ہونے مین دشوار اور غلیظ چھوڑ دیتی ہی اور اسلیے کہ حمام کی حرارت بے پکے مادے کو بہا دیتی ہی اور اُسے رقیق کرتی ہی اور اسے تحلیل نہین کرتی پھر نزلہ بڑھ جاتا ہی اور اسلیے کہ حمام کی گرمی رطوبت کو اور ٹھنڈک کو زیادہ کر دیتی ہی اور رطوبت کے زیادہ کر دینے کا سبب ہی کہ بدن پانی کو پی جاتا ہی اور ٹھنڈک کا سبب ہی کہ حمام ٹھنڈک پھیلاتا ہی اگرچہ فعلے گرم ہوتا ہی اور سبب یہ ہی کہ رطوبت جب افراط سے ہوتی ہی تو اصلی حرارت کو گھونٹ ڈالتی ہی بس وہ ٹھنڈی پڑ جاتی ہی اور مادے کی تری کی زیادتی کے وقت مادے کا نکلنا بہت ہو جاتا ہی اور ٹھنڈے نزلہ کے اخیر مین مادے کے پک جانے کے وقت مفید پڑتا ہی کیونکہ اپنی گرمی سے تحلیل کرتا ہی اور حمام گرم نزلہ مین مطلق مفید ہوتا ہی یعنے شروع اور اخیر مین لیکن شروع مین مفید ہونے کا سبب یہ ہی کہ سر مین ٹھنڈک پھیلاتا ہی کیونکہ قوت سے ٹھنڈک پھیلانے والا ہی اور سبب یہ ہی کہ گرم نزلہ لطیف تحلیل کے قابل ہوا کرتا ہی اگرچہ شروع مین ہو پھر جب کہ مسام حمام سے کھل جاتے ہین تو جلد پسینے وغیرہ سے ضرور ملائم پڑ جاتی ہی اور مادہ تحلیل ہو جاتا ہی لیکن اخیر مین اور نضج کے بعد مفید پڑنا تو ظاہر ہی اور ناس لینا شروع نزلہ مین نضج کے مانع ہونے سے مضر پڑتا ہی اسلیے کہ نضج فقط مادے کے سکون سے ہوتی ہی اور ناس سر کو حرکت مین لاتی ہی اور اُس مواد کی جو اسمین ہوتے ہین سخت تحریک کرتی ہی اور اسلیے کہ ناس فضلون کو سر کی طرف جذب کرتی ہی اور نضج کے بعد مفید ہوتی ہی کیونکہ پکے ہوکے دفع ہو جانے کے قابل مادے کو زور سے اکھاڑتی ہی اور دفع کر دیتی ہی اور آشِ جو بنفشہ کی معجون کے ساتھ کیا خوب تھوک کے راستے نکالنے کے لیے فائدے کے جامع مین اور لذع اور سیلان کے روکنے کے لیے اور قوام کی تعدیل کے واسطے اور کم کرنا غذا کا اور کم کرنا شراب کا اور کم کرنا سونے کا خاص دن کے سونے کا اور امتلاء سے کھانے کے پرہیز کرنا اور تخمون سے پرہیز کرنا اور پرہیز کرنا کھانے پر سو رہنے سے نزلہ مین واجب ہی لیکن کھانے اور شراب کی کمی کے واجب ہونے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت اُسکے ہضم مین مشغول نہو جائے پھر قوتون کی کثرت دماغی فضلون کے پکانے پر اور تحلیل کرنے پر رہے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہی کہ جو شخص کھانا اور شراب ایک دن چھوڑ دیگا تو بیشک اس سبب سے اُسکا زکام جاتا رہیگا اور سبب یہ ہی کہ کھانے اور شراب کی کثرت کے وقت دماغ کی طرف انجرون کے چڑھنے کی کثرت ہوتی ہی اور انھین دماغ تحلیل نہین کر سکتا ہی کیونکہ اُسکے مسام بند ہوتے ہین پھر یہ دماغ کو بھرے رکھنے والی رطوبتین بنجانے مین لیکن سونے سے کمی کے واجب ہونے کا سبب یہ ہی کہ افراط کے سونے کو دماغ مین رطوبت کا بہت ہو جانا لازم ہوتا ہی کیونکہ وہ فضلے جو دماغ مین جاگنے کے وقت تحلیل ہوا کرتے ہین بھرے رہتے ہین لیکن بیداری کے وجوب کا سبب یہ ہی کہ اسے نفسانی قوتون کی مشقت اور ضعف دماغ اور کثرت سے دماغ کی طرف انجرون کا چڑھنا اور دماغ کا انھین قبول کر لینا لازم ہوتا ہی اور یہ سبب امر نزلہ کو مضر ہوتے ہین اور دن کا سونا مضر ہونے کا سبب ہی کہ دماغ

اُن رطوبتون کے تحلیل نہونے سے کہ جنکے جاگنے مین تحلیل ہو جانے کی عادت ہوتی ہی رطوبت سے بھر جانے کے سبب سے دن کا
سونا نزلون کا مورث ہوتا ہی اور ان رطوبتون سے دماغ کے بھرے ہونے کے وقت دماغ کی تاثیر انمین ضعیف ہوتی ہی پھر فساد
اور غلاظت مین زیادتی ہو جاتی ہی اور امتلا سے اجتناب کرنے کا سبب یہ ہی کہ دماغ کی طرف فاسد ابخرون اور فضلون
کے چڑھنے کی کثرت نہو جائے اور یہ اُسپر بار ہو جائین خاص نزلہ کے وقت مین پھر قوتین ضعیف پڑ جائین اور مسام
بند ہو جائین لیکن تخمہ سے اجتناب کا سبب یہ ہی کہ تخمہ معدے مین کھانے کا فاسد پڑ جانا ہی بے ہضم ہوئے فضلون کے
اور فاسد ابخرون کے دماغ کی طرف چڑھنے سے مضر ہوتا ہی اور کھانے پر سو رہنے سے اجتناب کرنے کا سبب یہ ہی
کہ سونے کے وقت حرارت اندر وار مجتمع ہوتی ہی پھر اسوقت مین دماغ کی طرف ابخرون کے چڑھنے کی کثرت ہو جائیگی
اور سرکے کا بخار چکنی سے پتھر پر کہ گرم کیا ہو گرم زکام کے سدون کو کھولتا ہی اسلیے کہ چکنی کا پتھر متخلخل بہت سوراخدار
ہوتا ہی پس ان سوراخون مین ابخرے ٹھہر رہتے ہین اور انمین بند ہو جاتے ہین اور جب گرم کیا جاتا ہی تو یہ ابخرے حرارت
مین زیادتی پکڑ جاتے ہین اور جب اسپر سرکہ ڈالا جاتا ہی تو اپنے نفوذ کی قوت کے سبب سے زور سے ان سوراخون مین پیر جاتا ہی
اور اُسمین کے ٹھہرے ابخرون کی باہر نکل جانے کی تحریک کرتا ہی اس حال مین کہ سرکہ سے نفوذ کرنے والی تفتیح کرنے والی
ٹھنڈی قوت اور پتھر کی گرمی سے فعلیہ گرمی حاصل کر چکے ہین پھر جب ناک تک پہونچ جاتے ہین اُسکے اوپر وار کے سدے کو
کھول دیتے ہین اور بھنی ہوئی کلونجی کی تیز سرکہ مین بھگی ہوئی پر انے تیز سرکہ مین رات دن کی تاکہ سرکہ سے پیر جانے والی
ٹھنڈی قوت حاصل کرے بھوڑے سے پرانے زیت کے ساتھ کیونکہ زیت کا تیل ہر کسے کے لذع کو تسکین دیتا ہی اور
تلیئن کرتا ہی ناس لینا سدے کو کھول دیتا ہی جو ناک کی اوپر کی ہڈی مین ہوتا ہی اُسیوقت اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی

امراض مسوڑھون کے اور دانتون کے اور ہونٹھون کے

جو شخص اپنی دانتون کے صحت کو درست رکھتا ہو تو اُسپر کئی امر واجب ہین ایک اُنمین سے معدے کے کھانے پینے کے
فساد سے احتراز ہی کیونکہ انسے فاسد ابخرے اُٹھتے ہین اور دانتون کو فاسد کر دیتے ہین اور فساد یا تو کھانے پینے کے
جوہر کے فساد سے یا ان دونون کی جلد متغیر ہو جانے سے ہوتا ہی مثل مچھلی کے جوہر کے سبب سے فاسد کھانے کی مثال ہی اور
جوہر سے فاسد پینے کی مثال نزی اور بو کا بگڑا ہوا پانی ہی اور جلد مستحیل ہو جانے والی پینے کی چیز کی مثال دودھ کے اور
جلد مستحیل ہو جانے والے کھانے کے مثال مصری صحنا کے صاد کے زیر سے اور فتحہ کے ساتھ ایک طرح کا سالن ہی کہ جسے مصر
کے لوگ مچھلی سے بناتے ہین اور اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ فربہ مچھلی لی جاتی ہی اور ٹکڑے ٹکڑے کی جاتی ہی اور
نمک کے تین دن تک رکھ چھوڑی جاتی ہی پھر نمک کے ساتھ کسی برتن مین کر کے گرمی کے دھوپ مین رکھی جاتی ہی
اور ہر روز لکڑی کی ڈوئی سے چلائی جاتی ہی تاکہ گھل جائے اور گرم ہو جائے پھر چھان لی جاتی ہی کہ اُسکے کانٹے نکل جائین
پھر کسی برتن مین اُٹھا رکھی جاتی ہی یا ان دونون کے استعمال کے فساد کے سبب سے جیسے جلد ہضم ہونے والی چیز کو

امراض مسوڑھون و دانتون و ہونٹون

دیر ہضم چیز کے اوپر کھا لیتا ہی یا غذا کے استعمال مین اتنی دیر کرنا کہ بھوک شدت پکڑ جائے اور معدے پر ایسی رطوبتین گر پڑین کہ غذا
کو فاسد کر دین یا کھانے پر سخت حرکت کرے یا اُسپر بہت سا پانی پی لے کہ وہ غذا اور معدے کے جرم کے بیچ مین حائل ہو جائے
اور دوسرا امر قے کی کثرت سے احتراز کرنا ہی کیونکہ جو چیز کہ قے سے نکلتی ہی دانتون پر ہو کر آتی ہی اور دانتون کی جڑون مین لپٹ رہتی
ہی کہ اُنھین خراب کر دیتی ہی خاص کھٹی چیز اُسمین کی اسلیے کہ اُسکا فاسد کر دینا اکثر اس سبب سے ہوتا ہی کہ وہ کھٹی چیز دانتون
کے جرم مین پیر جاتی ہی اور اُنمین سے اُس رطوبت کو جو دانتون کو واردات سے چھپائی رہتی ہی دور کر دیتی ہی اور
اور دانتون کی آبداری کو کھو دیتی ہی پھر اُنمین مفسد چیزون کے قبول کر لینیکی صلاحیت پیدا کر دیتی ہی اور تیسرا
امر چپکتی چیزون کے چبانے سے احتراز ہی اور یہ وہ چیزین ہین کہ جنمین چپچپاہٹ کے ساتھ سختی ہوا کرتی ہی کیونکہ یہ چیزین نہ جلدی
سے کٹتی ہین اور نہ جلدی سے باریک ہوتی ہین اور نہ دانتون کو قلق مین ڈالتی ہین اور خاص میٹھی چیز اُنھین مین سے
کیونکہ خاص اس دانتون کو لنگا دیتی ہی اور اُنمین تخلخل پیدا کر دیتی ہی اور اُنمین ٹوٹ جانے کی قابلیت پیدا
کر دیتی ہی اور یہ مثل قراضیہ کے اور یہ ایک قسم کا حلوا ہی کہ سخت چپکتا ہوا شکر پنہ کی طرح سے لبوب اور لبو کے
ساتھ بنایا جاتا ہی اور قینچی سے ریٹھون کے برابر اور زیادہ کتر لیا جاتا ہی اور سوکھے انجیر کے ہی اور چوتھا امر دانتون کے
کُند کرنے والی چیزون سے احتراز ہی کیونکہ یہ چیز کھر کھراہٹ پیدا کرتی ہین اور واردات کی مضرتون سے دانتون کے
چھپانے والی رطوبتون کو کھو دیتی ہین اور ہر شدت کے ٹھنڈی چیز سے خاص گرم چیز کے بعد اور ہر شدت کی گرم چیز سے خاص
ٹھنڈی چیز کے بعد اسکا سبب یہ ہی کہ دانت اگرچہ ہڈی کے ہوتے ہین لیکن سختی مین ہڈی کی طرح کے نہین ہوتے ہین
اور دانتون مین گوشے اور سوراخ ہوا کرتے ہین جیسا کہ بڑے بڑے جانورون کے دانتون مین نظر آتے ہین پھر جس وقت
دانتون پر کوئی افراط کی ٹھنڈی چیز یا افراط کی گرم چیز وارد ہوتی ہی اور یہ چیز اُن مین نفوذ کرتی ہی تو اس سے دانتون کو
اذیت پہونچتی ہی خاص اُس وقت مین کہ جب یہ چیز ضد کے وارد ہونے کے بعد وارد ہوتی ہی کیونکہ اس وقت مین
انفعال بہت بڑھکر ہوتا ہی پھر اگر کہا جائے کہ جب ضد اپنی ضد کے بعد عضو پر وارد ہوتی ہی تو اسکے مزاج کی
اصلاح کر دیتی ہی اور پہلی ضد کی نکایت کو اسمین سے دور کر دیتی ہی تو اُسکے جواب مین کہا جائے گا کہ یہ بات
جبھی ہوتی کہ جب دونون ضدین کیفیت کے درجے مین برابر ہوا کرتی ہین اور دوسرے ضد کا ورود
رفتہ رفتہ ہوتا ہی نہ ایک مرتبہ اور احتراز ہر ایک ایسی چیز سے کہ جو خاصیت سے دانتون کو مضر ہوتی ہی جیسے
گندنا ہی اور پانچوان امر احتراز ہی دانتون سے سخت چیزون کے توڑنے سے مثل بادام اور جوز کے کیونکہ یہ چیزین دانتون کو
زخمی کر دیتی ہین اور اُنمین لپٹ رہتی ہین اور اُنھین اذیت دیتی ہین اور دانتون کے خراب کرنے والے
فاسد بادون کے قبول کر لینے کے قابل کر دیتی ہین اور اکثر اوقات اُن چیزون سے دانت ٹوٹ جایا
کرتے ہین اور چھٹا ہمیشہ دانتون کو پاک صاف کرتے رہنا خلال کے ساتھ کھانے کے اُن ریزون سے

جو دانتون کے روزنون مین پھنس رہتے ہین کیونکہ ریزے اگر دانتون مین رہ گئے تو سڑ جاوینگے اور انکی حرارت
سے دانت بھی فاسد ہو جاوینگے اور دانتون کا پاک کرنا ضرور ہونے کے سبب مبالغہ سے گوشت کے مغرز سے
وہ گوشت کہ دانتون کے درمیان مین ہے اور اُسے نکلے اور دانتون مین حرکت دے اور ساتوان امر دانتون مین
اعتدال کے ساتھ مسواک کا کرنا ہے کیونکہ مسواک کرنے مین اسکی بیان کی بھی منفعتین ہین کہ بہونچے مسواک کرنے
کے افراط مین دانتون کے ظلم کے جاتے رہنے پر نقطہ دار ظو کے زیر سے اور لام کے سکون سے دانتون کی
آب اور اُنکے براقی ہے پھر نزلون کے قابل ہو جائین یعنے دانت نزلون کے قبول کرلینے کے لیے قابل ہو جائین
اور قبول کرنے کے لیے چڑھے ہوئے ابخرون کے معدے سے کیونکہ دانتون کی آبداری اور چمک اسی سبب
سے ہوتی ہے کہ دانتون کی سطح کو آبدار اور ہموار بنا کے رکھین پھر انمین مواد نفوذ نہین کرتا ہے بلکہ اُنپر سے پھسل
جایا کرتا ہے پھر جب انکی براقی جاتی ہے اور انکی سطح کھر کھری پڑ جاتی ہے تو اُنپر وارد چیز ٹھہری رہتی ہے اور اُنمین نفوذ
کرجاتی ہے اور اسنیے کھل جانے کے وقت بھی ساری افراط کی کیفیتون سے مضرت پاتے ہین اور اذیت
اُٹھاتے ہین اور ایسی چیزون کے وارد ہونے سے اذیت اُٹھاتے اُٹھاتے ضعیف پڑ جاتے
ہین اور اسنیے پر کے وارد مواد کے قبول کرنے کے لیے قابل ہو جاتے ہین اور یہ بھی ہے کہ اسوقت
ہین اُنپر کے میل اور چکنی رطوبتین آسانی سے نہین اُکھڑتی ہین اور آگے ہلجانے پر موذی ہوتی ہین اور سب
لکڑیون مین افضل مسواک کرنے کے لیے وہ لکڑی ہے جسمین کڑواہٹ سے قبض ہوتا ہے کیونکہ یہ لکڑی اپنی تلخی کے
سبب سے جلا کرتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور اپنے مین کے قبض سے تقویت کرتی ہے اور مضبوطی دیتی ہے جیسے پیلو
ہے اور زیتون ہے اور مسواک کا کرنا دانتون کو جلا دیتا ہے اس لکڑی کی کھرکھراہٹ سے کہ جس سے مسواک
کی جاتی ہے اور دانتون کی تقویت کرتا ہے فضلون کو تحلیل کردینے سے کیونکہ مسواک کرنا دانتون کے حق مین
ریاضت کی طرح پر ہے اور دانتون پر پیڑی پڑنے کو مانع آتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ مسواک کرنا دانتون پر کے میل کو
صاف کردیتا ہے اور ان رطوبتون سے دانتون کو پاک کردیتا ہے کہ جس سے پیڑیان بنا کرتی ہین اور اسی سبب سے
منھ کی بو کو پاکیزہ کردیتا ہے اور آٹھوان امر دانتون پر سوتے وقت تیل لگانے کا معمول کرلینا ہے تاکہ دانتون پر
ایسی رطوبتین اور ابخرے کہ دانتون کو خراب کردیتے ہین اور دانتون پر پیڑیان کے پڑنے کے موجب
ہوتے ہین لپٹ نہ رہین اور تیل کے اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ تیل مین چپچپاہٹ ہوتی ہے کہ اُسکا
دانتون پر ٹھہرے رہنا دیر تک ممکن ہوتا ہے اور دانتون کے درمیان مین اور ان پر کے چمٹنے والی
چیز کے درمیان مین حائل ہو جاتا ہے اور اس تیل کا قابض تیلون مین سے ہونا ضرور ہے تاکہ مسوڑھے
اور دانتون کے درمیان کے گوشت لٹک نہ پڑین اور فساد کے قبول کرلینے کے قابل ہو جائین بس

اسی سبب سے تد مین کیجاتی ہی روغن گل کے مثل سے اگر ٹھنڈک اسکے لانے کی احتیاج ہوتی ہی اور روعن بالچھڑ کے تیل کے
مثل سے اگر گرمی پھیلانے کی احتیاج پڑتی ہی اور ان دونون کے مرکب سے اگر اعتدال کی احتیاج پڑتی ہی اور
معمول کیجاتی ہی مالش شہد کی تیل کے استعمال کے پہلے اگر یہان پر ٹھنڈک ہوگی اور شکر کی اگر یہان پر کچھ گرمی
ہوگی اور یہ مالش دانتون پر کے میل سے جلا دینے کو اور پاک کرنے کو ہوتی ہی پھر دانتون مین قوت کا نفوذ
بہت ہوا کرتا ہی اور اسلیے کہ ان دو چیزون مین ایک طرح کا لس ہوتا ہی کیونکہ ان دونون مین چپچپاہٹ
ہوتی ہی بس دانتون پر مفید چیزون مین سے کوئی چیز جمنے نہین پاتی ہی اور شکر اوسلے ہی شہد سے حرارت
کم رکھنے کے سبب سے اور شہد جلا کرنے مین اور پاک کرنے مین بڑھکر ہی شکر سے اور
محافظ چیزون مین سے دانتون کی محافظ چیزون مین سے مہینے بھر مین دو مرتبہ کلی کا کرنا ہی
ایسی شراب سے کہ کچھ اسمین شیر دار درخت کی جڑ جوش کی گئی ہو پھر اسکے صاحب کو دانتون کا
درد سختی نہ ہوگا اور جڑ کے اختیار کرنے کا سبب یہ ہی کہ جڑ حدت مین پیجون سے اور پتون سے بہت
ضعیف ہوتی ہی لیکن وہ جب منھ مین کے قریب ہوتا ہی تو اسے جلا دیتا ہی اور اسمین تہرے ڈالتا ہی
اور یہی حال نمک کا ہی خمیر کیا ہوا شہد کے ساتھ جلا ہوا اور سے جلا ہوا کیونکہ نمک قبض کرتا
اور جلا دیتا ہی اور پاک اور تحلیل کرتا ہی اور سکھاتا ہی اور جلا ہوا نمک ان باتون مین بڑھکر قوی
ہوتا ہی ضعف دانتون کا کبھی دانتون کے ضعف سے انکے جڑ اوکی کمزوری مراد لیجاتی ہی یون
کہ ہلتے ہون اور کبھی ٹھنڈی اور گرم چیزون کا تحمل نہ رکھنا اور سخت چیزون کا نہ چبانا مراد لیا جاتا ہی اور یہ
دانتون کی آب کے جاتے رہنے سے نامزد ہوتا ہی اور کبھی آفتون سے مضرت اٹھانے کے قابل ہونا
مقصود ہوتا ہی اور یہی معنے یہان پر مقصود ہین اور اسی سبب سے اسے قابض چیزین فائدہ کرتی ہین انہین
سے کرنے والی چیزین کیونکہ اکثر اس ضعف کی پیدائش سردی اور تری سے ہوا کرتی ہی لیکن ٹھنڈک سے
پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ دانتون کا مزاج ٹھنڈا ہوا کرتا ہی پھر انکا ٹھنڈی چیزون سے مضرت
پانا بہت ٹھہریگا اور تری سے ضعف ہوجانے کا سبب یہ ہی کہ دانتون کی طرف رطوبتین بہت آتی رہتی ہین
اور قابض گرم چیزین دانتون کو مضبوط کرتی ہین اور انکی تقویت کرتی ہین اور انہین خشکی پھیلاتی ہین اور انھین
گرم کرتی ہین مثل مازو کے جلے ہوئے کے کہ سرکہ سے بجھایا ہوا ہو اور نمک سفید بھنے ہوئے سرکہ مین بجھے
ہوئے کا اور سرکہ کا فائدہ باوجود دانتون کو مضر ہونے کے یہ ہی کہ سرکہ دوا کا نفوذ دانتون مین کروا دیتا ہی اور
قطع کرنے سے تحلیل پر معین ہوتا ہی لیکن اسکے مضرت اسکے ملی چیزون سے جاتی رہتی ہی اور کا سبب
زیرہ کے اور دارچینی کے اور کندر کے اور ... کے جن اسکے منافع محمد بن زکریا رازی نے کتاب فاخر مین این

سرافیون سے نقل کی ہو وہ یہ ہو کہ انار کے چھلکے تین درم انار کی کلی مازو پھٹکری عاقرقرحا ہر ایک دس درم سماق سندر ہ درم نمک ہندی پانچ درم یہ کوٹی جائین اور حب الاس کے عرق مین گوندھی جائین اور ٹکیان بنالیجائین اور انکو ضرورت کے وقت پیس لیجائین اور استعمال کیجائین اور گلاب اور حب الاس کے پانی پینے سے فائدہ ہوتا ہو

کیڑا لگنا دانتون مین

کبھی دانتون مین کیڑا ایسی رطوبت سے پیدا ہوتا ہو کہ دانتون مین مجتمع ہو جاتی ہو اور سڑ جاتی ہو اور کیڑے والی حیات کے قبول کرلینے کے قابل ہو جاتی ہو پھر اسکا نقصان ہوجاتا ہو اور انھین بھنگ کے بیجون کی اور گندنے کے بیجون کی اور پیاز کے بیجون کی دھونی کرا دیتی ہو جبکہ یہ بکری کی چربی کے ساتھ مین پیس ڈالے جائین یہانتک کہ خمیر ہو جاتی ہین پھر گولیان بنائی جاتی ہین اور انکی دھونی ایسی قیف سے لیجاتی ہو جسکی چونچی بیمار کے کیڑے لگے دانتون پر رکھ لیتا ہو تاکہ اسمین سے بخار دانتون کے اندر داخل ہوجائے

گندہ ہونا دانتون کا

دانتون کا گندہ ہونے کا سبب یا تو گھراہٹ پیدا کرنے والی چیز ہو جو دانتون کی سطح کے اجزا بلندی اور پستی مین مختلف کر دیتی ہو اپنے بعض سے اسلئے کہ بعض جز عضو کے اجزا کو مجتمع کر دیتی ہو پھر مجتمع ہونے کی جہت سے اتصال مین تفرق آجاتا ہو یا ترشی ہوتی ہو کیونکہ ترشی تقطیع کرتی ہو یعنی اعضا کی سطح مین نفوذ کر جاتی ہو پھر جدا جدا سطحین بنا دیتی ہو اور ٹھنڈک بھی پھیلاتی ہو اور ٹھنڈک قبض کی اور کثیف کی موجب ہوتی ہو پھر گندی ہو جاتی ہو یا عفوصت ہو کیونکہ یہ چیز قبض کرتی ہو اور اندر اور باہر دونون طرف خشونت پھیلاتی ہو اور ... سکی معین یہ بات ہو کہ اپنی کثافت کے سبب سے جلدی سے چھوٹے چھوٹے جزون پر تقسیم نہین ہوتی ہو اور ... سے اسمین کا بعض بعض سے ملتا نہین ہو لیکن عضو کے اجزا مین اسکا قبض مختلف ہوا کرتا ہو پھر انکے جزون کی وضع مختلف ہوجاتی ہو اور یہ چیزین گندی کی موجب ہوتی ہین جبکہ انکا جوہر کثیف ہوتا ہو اور دیر تک دانتون مین لگی رہتی ہین اور اسی سبب سے گندی سرکہ سے دانتون مین پیدا نہین ہوتی ہو کیونکہ سرکہ اپنے لطافت کے سبب سے دانتون مین جلد نفوذ کرجاتا ہو اور جلدی سے چھوٹ جاتا ہو اور جب دانتون کی سطح کھرکھری پڑجاتی ہو تو اسمین لطیف رطوبت نفوذ کرجاتی ہو اور دانتون کے ... اور بیچون کو تر کر دیتی ہو اور انکے ... مین بھر جاتی ہو پھر انمین ایسی ٹھنڈک پیدا کر دیتی ہو کہ ... طور پر جسکی قوت کے قبول کرنے سے انھین مانع آتی ہو اور یہ خشونت پیدا کرنے والی چیز یا تو باہر وار سے وارد ہوتی ہو مثل ایسے کھانون کے جو اس کیفیت سے متکیف ہوتے ہین یا چڑھنے والی ہوتی ہو دانتون کی طرف معدے سے ایسے خلط کے معدے مین ہونے کے سبب سے کہ وہ ان کیفیتون سے متکیف ہو کہ وہ خلط معدے سے دانتون کی طرف جاتا ہو اور اکثر اوقات ہوتی ہو گندی قے کے بعد کھٹی قے کے بعد

علاج

خرفہ کے ساگ کا چبانا یا تین کی درخت کے گوند کا چبانا موم کے ساتھ یا جوز اور بادام اور نارئیل کا چبانا کیونکہ یہ سب چیزین تلیین

کرتی ہین اور ہمواری اور چکناہٹ پیدا کرتی ہین اور کندی کی پیدا کرنے والی خشونت کو دور کرتی ہین اور نمک جب
نمک چبایا جاتا ہی یا نمک دبایا جاتا ہی تو ہوتا ہی فائدہ کرنے مین شدید اسلیے کہ نمک اپنی حرارت سے کندی
پیدا کرنے والی ٹھنڈک کو دور کردیتا ہی اور اسلیے کہ نمک رطوبت کو دانتون کی طرف بہلاتا ہی اور اسلیے کہ نمک
اپنے مزاج سے اور مزے سے اور افعال سے کھٹاس کی ضد ہوتا ہی اور تازے دوہے ہوئے دودھ سے کلی کرنا
مفید ہوتا ہی کیونکہ یہ ارخا سے اور تلیین سے خشونت کو دور کردیتا ہی خون بہتے مسوڑھون کو مفید ہی جلی ہوئی سرکہ
مین بجھائی ہوئی پھٹکری اسطرح پر کہ جب وہ پوری جل چکے تو اسپر سرکہ ٹپکا دیا جائے اسکے دو نے نمک کے
ساتھ کھانے کے ساتھ اور سب کے برابر گلاب کا زیرہ اور یہ وہ گلاب ہی جو ابھی پورا کھلا نہین ہی کیونکہ
یہ بائیت کے پورا پورا نہ پہنچنے سے قبض مین اور خشکی پھیلانے مین زیادہ قوی ہوتا ہی گرنے کی گھنڈی سے
مشابہت رکھنے سے زرد ورد سے نامزد ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ زرورد سے مراد وہ گلاب کا پھل
ہی کہ جو پھول کے پتون کے گرجانے کے بعد رہجاتا ہی اور اسمین بھی شدت سے قبض ہوتا ہی اور پہلے معنے اولے
ہین اسلیے کہ قوم نے اسکے علاج مین سوکھے گلاب کی تصریح کردی ہی اور اسے بھی خشکی کرنے والی چیزین مفید
ہوا کرتی ہین کیونکہ یہ مرض جبھی پیدا ہوتا ہی جب رطوبت کی کثرت سے مسوڑھا ڈھلڈھلا لٹکا ہوا ہوتا ہی پھر اس سے
رطوبتین اور خون بہنے لگتا ہی پھر جب مسوڑھے ان دواؤن سے خشکی پکڑ لیتے ہین تو انکا گوشت سخت پڑ جاتا ہی
اور مسام بند ہو جاتے ہین پھر خون انسے بہنا رک جاتا ہی مسوڑھون کے گوشت کا گھٹ جانا سبب مسوڑھون کی طرف
غذا کے واسطے بھیجے خون کی خراب کردینے والی رطوبت کے سبب سے مسوڑھون کا لٹک پڑنا اور ڈھلڈھلے ہوجاتا ہی
جمنے والی چیز کم ہو جاتی ہی لیا جائیگا کندر اور زراوند گول اور دم الاخوین یعنے ہیرا دکھی اور مرّ اور سوسن کی جڑ آسمانی
سوسن کی جڑ برابر وزن سے اور خمیر کی جائیگی پینے کے بعد سکنجبین مین عنصلی سکنجبین مین اور استعمال کیا جائیگا
ملنے سے کیونکہ یہ خشکی پھیلانے والی چیزین خون کے جمنے پر معین ہوتی اور رطوبت کے چن لینے سے خون کو
متین کردیتی ہین مسوڑھون کا لٹک پڑنا اسکے تھوڑے سے کو دانتون کے ضعف مین کی بیان کی چیزین کفایت کرتی ہین
قابض خشکی پھیلانے والی چیزون مین سے اسلیے کہ یہ چیزین مسوڑھون کے لٹکانے والی رطوبتون کو مسوڑھون مین سے
چن لیتی ہین اور انھین فنا کردیتی ہین اور مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہین اور انکی تقویت کرتی ہین پھر مسوڑھے اپنی
طرف کی گری چیز کو دوسری بار قبول نہین کرتے ہین اور بہت سے قوی کو اسی مین سے جونکین لگانے کی اور
بہت انکے خون نکالنے کی احتیاج پڑتی ہی یہانتک کہ یہ مرض خود سے جاتا رہے پھر یہ تدبیر ہی بعد کہ مقدم
ہو چکی ہی کیونکہ لٹکاؤ کی کثرت جبھی ہوتی ہی کہ جب لٹکانے والی رطوبت نہایت درجہ بہت ہو جایا کرتی ہی اور
خشکی پھیلانے والی دوائین اسکے فنا کرنے مین کافی نہین پڑتی ہین تو پہلے اسکا استفراغ کروانا ضرور ہوتا ہے

پھر خشکی کی پھیلانے والی چیزون کا اسپر استعمال کرنا خوب ہوتا ہی درد دانتون کا شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ دانت اگرچہ
ہڈیون مین سے ہین لیکن انکے لیے ایک طرح کا حس ہوتا ہی کہ مدد پاتے ہین یہ دانت اُس حس کے ساتھ ایسی قوت سے کہ جو دماغ سے
انکی طرف آتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دانت مرکب اُن عضوون مین سے ہین کہ جنکی ترکیب پٹھون سے اور ہڈیون سے اور رگ وریشہ سے
ہوئی ہی اور اُسپر استدلال اُن ٹکڑون سے لاتے ہین کہ جو بڑے بڑے جانورون کے دانتون کے ٹکڑون مین دیکھتے رہتے
ہین پس انکے نزدیک عصبی ٹکڑون سے دانتون کا ہوتا ہی اگر اسکے ساتھ مسوڑھون مین ورم پایا جائے اور چھونے سے
انھین اذیت ہوتی ہو یعنے مسوڑھون کو اور خاص اگر اسکے سبب ضعیف ہون کہ اپنے اوپر مواد کے گرنے کے قابلیت رکھتی
ہون تو اسوقت مین اُکھیڑنا مفید نہ پڑیگا اسلیے کہ یہ علامتین اسپر دلالت کرتی ہین کہ جو مسوڑھون مین درد ہی لیکن بیمار بیرا مین
فرق کرنا دشوار ہوتا ہی پھر وہ اس بات کا توہم کرتا ہی کہ درد خود دانتون مین ہوتا ہی بلکہ مضر پڑتا ہی اُکھیڑنا کیونکہ اُکھیڑنے کی اذیت
سے انکی طرف مواد جذب ہوتا ہی کہ وہ ورم اور درد کی زیادتی کا موجب ہوتا ہی اسلیے کہ اذیت عضو کی کمزوری کو بڑھا دیتی
ہی پھر مواد کے قبول کر لینے مین زیادتی ہو جاتی ہی اور اگر مسوڑھا صحیح اور سالم ہو ورم سے اور درد دانتون کے طول مین
بڑھتے ہوئے محسوس ہو تو درد خود دانتون ہی مین ہی پس اسوقت مین اُکھیڑ ڈالنا مفید پڑتا ہی خاص اگر دانت سوراخ دار
ہون پس یہ سوراخ دار ہونا اسپر دلالت کرنے مین تاکید کرتا ہی کہ درد خود دانت مین ہی اسلیے کہ جس عضو پر کوئی آفت
آجاتی ہی تو وہ اس آفت کے سبب سے اور آفتون کے قبول کر لینے کے قابل ہو جاتا ہی پھر درد پیدا کرنے والے سبب کا دانت
کے سوراخ دار ہونے کے وقت مثلاً حاصل ہونا اسکے سوا مین حاصل ہونے سے بڑھکر ہوتا ہی اور اگر درد دانتون کے بیچ کے
گوشت مین ہوتا ہی تو وہ پچھے مین ہوا کرتا ہی کہ وہ پچھا دانتون کی جڑونکی طرف حس پیدا کرنے کے واسطے آتا ہی کیونکہ پچھا دانتون
کے بیچ کے گوشت مین اُگتا ہی اور دانت کا اُکھیڑ ڈالنا درد کے کھونے مین کبھی مفید پڑتا ہی کیونکہ مادہ اذیت دینے والا دانتون
کی جڑون مین کا بند تحلیل کی طرف راہ پاجاتا ہی کشادہ راہ پھر اُس سے مندفع ہو جاتا ہی اسلیے کہ پچھے مین سے
تکلیف دینے والا مواد پچھے مین کی سختی اور تہ مین ہونے کے سبب سے تحلیل نہین ہوتا مگر دانت کے اُکھیڑنے سے کوئی چوڑا منفذ
نکالا جاسے برخلاف مسوڑھے کے کہ اسکا جوہر نرم اور کھلا ہوتا ہی کہ انمین سے بے کسی منفذ کے پیدا کیے
اسکے مادے کا تحلیل ہو جانا ممکن ہوتا ہی اور اسلیے کہ مستعمل دوائین پچھے کے محل کی طرف منفذ پاجاتی ہین تو اُس تک
پہونچ جاتی ہین اور اُسے مس کرتی ہین اور اسلیے کہ مکان کے کشادہ ہو جانے سے کھنچا و پچھے مین سے جاتا رہتا ہی اور
کبھی فائدہ نہین کرتا ہی درد کے دور کرنے مین دانتون کا اُکھیڑ ڈالنا جبکہ سبب درد کا ایسا غلیظ مادہ ہوتا ہی کہ مواد کی کشادگی
سے تحلیل نہین ہوتا ہی یا سبب سادہ سوء مزاج ہوتا ہی یا جس وقت پچھے کی طرف یا گرد اسکے اُکھیڑنے کی اذیت سے
بہت سا مادہ گر پڑتا ہی تو اذیت مین زیادتی کر دیتا ہی یا اس سبب سے کہ اُس اُکھیڑنے سے ضعیف ہوجاتا ہی اور
مواد کو قبول کر لیتا ہی اور درد کا پیدا کرنے والا سوء مزاج اپنے موافق اور مخالف چیزون سے پہچانا جاتا ہی جیسے گرم

یا ٹھنڈی چیزون سے بس گرم ٹھنڈے سے منفعت پاتا ہی اور اُسکے برعکس یعنے گرم سے مضرت پاتا ہی یا ٹھنڈا گرم سے
نفع پاتا ہی اور اسی طریقہ پر قیاس کر لینا چاہیے اور دانت کا رنگ اپنے اوپر کی غالب چیز پر دلالت کرتا ہی یعنی اپنے مین کی نفوذ کیے
ہو کے مادے پر جیسے دانتون کے رنگ کی زردی صفرے پر اور سرخی خون پر اور سیاہی سودے پر دلالت کرتی ہی مصنف نے بلغم کا ذکر
نہین کیا اسلیے کہ طبیعی رنگ دانتون کا سفید ہوتا ہی پھر اُس سے بلغم پر استدلال کرنا درست نہوگا اور پہچانا جاتا ہی سوء مزاج
خشک باوجود اُسکے کہ بیان ہو چکا دانتون کے ہلنے اور پتلے پڑجانے سے اسکے جما ہوا دانتون کا جبھی ہوتا ہی کہ جب دانت
جس گڑھے مین کہ جمے ہین اُسے بڑے ہوتے ہین پھر جب دانت ٹھہرے رکھنے والی رطوبت کے جاتے رہنے سے سوکھ جاتے ہین
تو سوراخ چوڑا پڑجاتا ہی پھر اسمین دانت ضرور حرکت کرنے لگتے ہین اور مصنف نے تر سوء مزاج کی علامتون مین سے
کچھ نہین بیان کیا کیونکہ یہ اذیت نہین دیتا اور پہچانے جاتے ہین ورم خود دانتون مین نہین مسوڑھون مین ہون اپنے
رنگون سے اور چھونے سے علاج لیکن مسوڑھون کا ورم بس اکثر وہ گرم ہوتا ہی اسلیے کہ مسوڑھون کا جوہر اگرچہ ڈھلڈھلا
اور ملائم ہوتا ہی لیکن اُنکا ظاہر مضبوط جھلی سے بندھا ہوا ہوتا ہی بس یہ جھلی بعینہ معدے کے اندر واریکی لپٹی ہوئی
جھلی ہوتی ہی پھر اُسمین ٹھنڈا غلیظ مواد نہین نفوذ کرتا ہی مگر تھوڑا سا اور اسمین فصد واجب ہوتی ہی اگر دموی ہوتا ہی
اور صفرے کا استفراغ اگر صفراوی ہوتا ہی تقویت کیے گئے خیسانیدہ کے مثل نسخے کے ساتھ کہ بیان ہو چکا ہی یا انارین
کرپے تخم کے ساتھ نچوڑ لیے گئے ہون شہد کے ساتھ یا میوون کے جوشاندے کے ساتھ کہ بیان ہو چکا ہی پھر کھلجائیگا
گلا کلی زیرہ مسوڑھون اور سب معلوم قابض چیزین مثل انار کے کلیون کے اور مازو کے اور ادھیر کے پانی سے کلی کی جائیگی یہ سب
شروع مین ہی اسلیے کہ یہ قابض چیزین مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہین اور اُنپر مواد کے گرنے سے مانع آتی ہین اور ان چیزونکا
استعمال تیز گرم ہونا چاہیے تاکہ انکے کچا کر دینے سے اور غلیظ کر دینے سے اور قابض قوی چیزون کے استعمال کے وقت فعلے
ٹھنڈک سے مسام بند ہو جانے کی افراط کے سبب سے مادے کا تحلیل کرنا اُنپر دشوار نہو جائے اور جس وقت مین کہ قوت مین
بھی یہ چیزین ٹھنڈی ہون اسلیے کہ نیم گرم کی گرمی ارخا پیدا کرتی ہی اور تلئین کرتی اور بہاتی ہی اور مسام کے بند ہونے
سے مانع آتی ہی باوجود اسکے کہ درد کو بھی تسکین دیتی ہین اور درد مواد کی کشش کے کرنے کے سبب سے ورم مین زیادتی کرتا ہی
اور عضو کی ضعف کو بڑھا دیتا ہی اور یہ بھی ہی کہ طبیعت کے ٹھنڈے اعضا بر فعل ٹھنڈی چیزون کے وارد ہونے سے مضرت
پاتے مین اور گرم پانی سے کلی کرنا درد کو تسکین دیتا ہی ارخا اور تلئین کے سبب سے پھر انتہا کے وقت استعمال کیجائے جنکی منفعتین مثل
روغن گل کے مصطگی اور بالچھڑ کے ساتھ اور کوئی چیز نہین ہوتی ہی گرم ورمون کے بجانے مین مثل املتاس کے اسلیے
کہ املتاس باوجود نضیج دینے کے اخلاط کی حدت کی تسکین کرتا ہی اور لیکن دانتون کا درد جو کہ دانتون کے جوہر مین ہوتا ہی
بس ٹھنڈے کو فائدہ کرتا ہی انڈے کی زردی کا گرم دبانا اسلیے کہ انڈے کی زردی پورے دانت سے ملتی ہی اور اسکی
گرمی ٹھنڈک اور ٹھنڈک کے لازم قبض اور کثافت کو کھوتی ہی اور اسمین کے مادے کو تحلیل کرتی ہی اور اسی طرح

پرہیز دبانا گرم روئی کا اسی سببسے علاوہ اسکے یہ دبانا گرم کو بھی مفید ہو درد کی تسکین دینے سے اور اگر مادہ ہوتا ہو تو
اُسکو تحلیل کرنے سے اور کلی کرنا خرفے کے بیجون کے اسلیے کہ درد کو تسکین کرنے سے او قبض کے دور کرنے سے تسکین دیتی ہو اور
کرانی زیرہ اور جرانکس کے جوشاندے سے تھوڑے سے عاقرقرحے کے ساتھ فائدہ کرتا ہو اسلیے کہ یہ چیزین تسخین اور تلطیف
اور تحلیل اور تخدیر کرتی ہین اور اکثر اوقات نرے گرم شراب کی کلی کرنا مفید پڑتی ہو پھر اگر درد قوی ہو اس طرح پر کہ مریض
تاب نلا سکے تو فلونیا استعمال کیا جاتا ہو دانتون پر لگانے سے اور ملنے سے اسلیے کہ فلونیا اپنی مین افیون اور بنگ کے
بیجون کے ہونے سے خدر کرتا ہو اور تریاق کبیر نئی اسلیے کہ تریاق کبیر اپنے تازے ہونے کے وقت خمیر کے پورے ہونے
سے اور مزاج کے مستحکم ہونے سے او مصلح چیزون سے افیون کی قوت کے ٹوٹنے سے پہلے خدری مین زیادہ قوی ہوتی
ہو او تریاق برشعشا اسلیے کہ یہ تریاق برشعشا تخدیر مین فلونیا سے زیادہ قوی ہوتی ہو کیونکہ اسمین افیون اور بنگ کے بیج
اور باقی اجزا کی نسبت سے مقدار مین زیادہ ہوتے ہین اور اگر ٹھنڈک زیادہ قوی ہوگی کہ اُسکے دور کرنے مین دوائین فائدہ نہ
ہونگی تو سونے سے داغ لگایا جائیگا اسلیے کہ آگ کی گرمی سے بڑھکر کوئی گرمی نہین ہوتی ہو اور کبھی بار داغ لگایا جائیگا
کہ اُس سونے کو چھوچھی مین کرکے اندر لیجاوین گے اس حال مین کہ گرد اُسکے خمیر لگادیا ہوگا تاکہ سوا باقی سے نہ لگنے پائے
باقی جزون سے اور آگ کی گرمی چھوچھی مین سے مونھ تک او زبان تک نہ پہونچے اور ریحی درد کی سینک بھوسی وغیرہ
اور گرم باجرے سے کیجائیگی تاکہ ریاح کی تلطیف کرے اور تحلیل کرے اور چاہیے کہ مواد کو جذب کرے اذیت دینے والے مواد کو
گرمی کے ساتھ دانتون سے گلے کی طرف اور یہی مردون ڈاڑھی کے اُگنے کی جگہ ہوتی ہو کیونکہ سینک بر تکمہ حرارت کو محفوظ
رکھنے سے اور اُنپے سے ملے ہوئے باہر دار کے عضوون کو گرم کرنے سے ریح کے پیدا کرنے والے مادے کو دانتون کی
طرف جذب کرتی ہو پس اُنمین مادے کے منتقل ہو آنے سے ورم پیدا ہو جاتا ہو اور جب سوج جاتا ہو تو درد ٹھہر جاتا ہو کیونکہ مادہ
جڑے کی طرف منتقل ہو آتا ہو لیکن دانتون کے درد گرم مین پس ہمیگرم روغن گل و سرکہ کی کلی ہو کیونکہ بیان ہوچکا ہو کہ ہمیگرم
کی فعلیہ گرمی درد کو تسکین دیتی ہو اور طبیعت کے ٹھنڈے اعضا فعلے ٹھنڈی چیز سے مضرت پاتے ہین اور اس کلی
مین اکثر اوقات سماق اور گلاب کا زیرہ بڑھا دیا جاتا ہو زیادہ ٹھنڈک پھیلانے کے لیے اور مواد کے گرنے کو روکنے
کے واسطے اور اکثر اوقات اُسمین کافور زیادہ کردیا جاتا ہو گرمی کی شدت کے وقت اور اکثر اوقات درد کی شدت کے سبب سے
تھوڑی سی افیون کی احتیاج پڑتی ہو اور اکثر اوقات برف کا چھلا پانی فائدہ کرتا ہو کہ مُنھ مین کی ٹھنڈک کرنے مین مبالغہ رکھتا ہو
اسلیے کہ دانتون سے ہمیشہ ملے رہنے سے تبرید کی افراط کے سبب سے خدر پیدا کردیتا ہو کیونکہ ٹھنڈک عضو کو کثیف کردیتی ہو اور
اُس اعتدال سے کہ جسکے سبب سے حاس روح کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو خارج کردیتی ہو اور روح کے قوام کو بھی غلیظ کرتی
ہو پس عضو مین روح شایستہ طور پر نفوذ نہین کرتی لیکن دانتون کے درد خشک مین پس روغن اور بنفشہ کا تیل ہو
اور چھپکلی کا کلیجہ جب کپڑا سے لگے ہوئے ڈکھتے دانتون پر رکھا جاتا ہو تو اُنکے درد کو ٹھہرا دیتا ہو خاصیت سے

لیکن درد تشنجی مین تو ان چیزون کی کمی ہے کہ جنکا ذکر ہم کرچکے ہین ٹھنڈی اور گرم چیزون مین سے سب سے بہتر کی افراط
کے اسلیے کہ پٹھا خون نہین رکھتا ٹھنڈا ہوتا ہے ٹھنڈی چیزون سے جلد ضرر پاتا ہے اور جلد اسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہے خاص
اگر یہ چیزین لطیف گہرائی مین پہونچنے والی ہوتی ہین اسلیے کہ افراط کی تبرید مادے کو غلیظ کر دیتی ہے پھر اسکی تحلیل دشوار ہوجاتی
ہے منھ سے بدبو آنا کبھی بدبودار چیز کے سبب سے ہوتی ہے کہ بدن کے باہر کی ہوا اور سانس کے پھرنے کے اور اُس تک پہنچنے
کے وقت اسکی کیفیت سے متکیف ہو جانے سے یا اُس سڑی چیز کے اجزاون کے اس ہوا مین ملجانے سے لہسن کھانے کے
آسے تک آنے کو بو کا ادراک ہوتا ہے اور یہ سڑی چیز یا تو مسوڑھے مین ہوتی ہے کیونکہ سڑی رطوبتین اُسپر گرا کرتی ہین اور مسوڑھون کے
ڈھلے ہو جانے سے اسکی شناخت ہوتی ہے کیونکہ مسوڑھے ان رطوبتون کو پی لیتے ہین یا دانت مین ہوتی ہے اُس ردی
مادے کے سبب سے کہ اُسمین نفوذ کر جاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور دانت کے جوہر کو فاسد کر دیتا ہے پس سوراخ پڑ جاتے ہین اور دانت خوردہ
ہو جاتا ہے اور اس سڑے مادے کی بدبو ظاہر ہوتی ہے اور اُس چیز سے بھی جو کھانے مین سے ان سوراخون مین لگ رہتی
ہے اور سڑ جاتی ہے اور اسکی بو ظاہر ہوتی ہے اور شناخت ہوتی ہے دانتون کے خوردہ ہو جانے سے اور سوراخ دار ہو جانے
سے اور دانتون کے رنگ کے بدل جانے سے زلاہٹ پر یا بجینی ہو جانے پر یا زرد ہو جانے پر یا کالے ہو جانے پر اُسمین سے نفوذ کیے
ہوئے مواد کے اختلاف کے مطابق یا منھ کی سطح مین ہوتی ہے ایسی غریب حرارت کے سبب سے کہ منھ مین کی رطوبتون کو
سڑا دیتی ہے یا معدے مین ہوتی ہے اسمین کے سڑے خلط کے سبب سے اور صفراوی کی شناخت ہے معدی گندہ دہنی کی
منھ کی کڑواہٹ سے اور پیاس کی کثرت سے صفرے کی حرارت کے سبب سے اور سڑانے والی حرارت کے سبب سے اور عفونت
کی پیدا کی ہوئی حرارت کے سبب سے اور بھوک کی کمی سے اسلیے کہ بھوک فقط ٹھنڈک سے ہوتی ہے اسلیے کہ ٹھنڈک معدے
کے منھ کو جمع کرتی ہے اور قبض کرتی ہے اور اُسے مضبوط کرتی ہے پھر ٹھنڈک سے معدے کے منھ پر وہ بات عارض ہوتی ہے جو
سودے کے گرنے سے ہوا کرتی ہے اور اسلیے کہ معدہ اُسوقت مین جذب سے بڑھکر دفع کا مشتاق ہوا کرتا ہے اور بلغمی کی شناخت
اسمین سے تھوک کی کثرت سے کیونکہ معدے مین رطوبت کثرت سے ہوتی ہے پھر معدہ منھ کے پیدا رطوبت جذب نہین کرتا ہے باوجود اسکے
پیدائش رطوبت کی اُسوقت مین عادت کی مقدار سے بلغم کی رطوبت کے سبب سے اور سڑا دینے والی اور بہا دینے والی حرارت کے
سبب سے بڑھکر ہوا کرتی ہے اور منھ کے بیمزہ ہونے سے کہ جابعض تھوڑی سی غیر محسوس مٹھاس کیطرف میلان ہوتا ہے اور یہی ہے کہ جو
بلغم پر دلالت کرتا ہے نہ حقیقی بیمزہ ہونے پر اسلیے کہ یہ طبعی ہے اور پیاس کی کمی سے ہوتی ہے کیونکہ برودت اور رطوبت
معدے پر غالب ہوتی ہے اور کبھی منھ سے بدبو کا آنا پھیپھڑے اور اُسکے اطراف کی وجہ سے ہوتا ہے جس وقت کہ پھیپھڑے مین
قرح ہوتا ہے کہ جسکی پیپ کی عفونت سے سونگھی ہوئی ہوا متکیف ہو جاتی ہے جیسا کہ سل کی بیماری مین ہوا کرتا ہے اور کبھی جگر
سے بدبو کا آنا سارے بدن کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ وبائی بخارون مین ہوا کرتا ہے اسلیے کہ اسمین اخلاط سونگھی ہوئی ہوا کی عفونت
سے اور بدن کی محیط قریب کی ہوا کے متعفن ہو جانے سے عفونت پکڑ جاتے ہین پھر سونگھی ہوئی ہوا ان خلطون کی عفونت سے متکیف

ہو جاتی ہے علاج جو گندہ دہنی پیدا مسوڑھون سے ہوتی ہے مسوڑھون کی عفونت سے تو اسکی دوا عنصلی سرکہ کی کلی ہے کیونکہ یہ سرکہ رطوبتون
تقطیع کرتا ہے اور انھین سکھاتا ہے اور انکا تنقیہ کرتا ہے اور عضو مین قبض پیدا کرتا اور اُسے مضبوط کرتا ہے پھر اسپر کچھ مواد نہین گرتا ہے
اور خبیث قرحون کو پھیلنے سے روکتا ہے پھر جب دانت صاف ہو جانے اُن بُری رطوبتون سے جو مسوڑھون سے
ابھر آکر جم گئی ہین تو مالش کی جائیگی مسوڑھے عنصلی سرکہ مین جو تکلے مین جنگلی پیاز جو تکلے مین رکھکر جوش ہوئی ہے خمیر کی ہوئی
بھی سے اس طرح پر کہ جو تکلے مین پیاز رکھی جائے اور گرد اُسکے خمیر لگا دیا جائے اور جلتے تنور مین رکھدی جائے یہان تک
خوب پیاز پک جائے پھر سرکہ مین ڈالدی جائے اور دھوپ مین چالیس دن تک رکھی جائے یہانتک کہ قوت پیاز کی ٹوٹ جائے اور یہ عنصر
کیونکہ پیاز کے لیے ایک قوت مادہ قرح ڈالنے والی ہوتی ہے کہ پکنے سے ٹوٹ جاتی ہے اسلیے کہ یہ مالش عفونت کو کھودیتی ہے اور فاسد گوشت
کو گرادیتی ہے اور جدید گوشت کو اگاتی ہے اور گلاب وہ چیز کہ جسے ہمنے مسوڑھون کے اٹک پڑنے مین بیان کیا ہے ننخیون سے اور جڑون کے
نکالنے سے سبب سے بدبو آنے کو مفید ہے لیکن وہ گندہ دہنی جو دانتون سے ہوتی ہے اور سڑا دینے والی رطوبتون سے کہ انکے خوردہ
جڑون مین ہے یا خود رطوبتون کے فاسد پڑ جانے سے اور سڑ جانے سے پھر مثل اکھاڑنے کے کوئی چیز نہین ہے اسکے علاج مین اسلیے
کہ خوردہ دانتون کی اصلاح دشوار ہوتی ہے پھر اگر اکھاڑنا کسی منع کے سبب سے ممکن نہو تو دانتون کے مزاج کی اصلاح ہے اسلیے کہ خوردگی
اور فساد اسمین بڑھ نجائے اور انکا تنقیہ ہے بُری ہوئی چیزون سے جلا دینے والے منجنون کے ساتھ یا انکا چھیل ڈالنا ہے لوہے سے یا گرم
ڈالنا ہے روغن سے تاکہ اسمین کے فاسد جز اور دور ہو جائین اور ایسے فساد انکے قریب کے جزون مین سرایت نکرین اور انکی تقویت کرنا ہے تنقیہ کے
بعد اگر سبب انکے فاسد ہونے کا انکا ضعف ہو منفعت رسے کے دور کرنے سے یا غذا مین تصرف کرنے سے پس انھین غذا فاسد ہو جاتی ہے اور انکو
فاسد کر دیتی ہے پھر جبکہ قوی ہو جائینگے تو انکے باقی جزون مین بعد اُسکے فساد نہ پیدا ہوگا لیکن گندہ دہنی معدی وہ وہ جو معدہ کی سطح کی
وجہ سے ہے صفراوی کو جو معدی ہین اور منہ کی جلد مین صفرے کے متعفن ہو جانے سے ہوتی ہے تازی خوبانی کا کھانا مفید ہے اسلیے کہ خوبانی
معدے مین نہایت ٹھنڈک ڈالتی ہے اور صفرے کا قمع کرتی ہے اور طبیعت کو ملائم رکھتی ہے پھر اگر نہ موجود ہو تازی تو اسکا خیساندہ کہ بنایا
ہے خشک سے یا ترش خیساندہ ہے صفرے کے استفراغ کے لیے یا ستو ہین برف کے پانی کے ساتھ اسلیے کہ یہ معدے مین ٹھنڈک
ڈالتے ہین اور اسکی تری کو چن لیتے ہین اور اسکی تقویت کرنے مین اجزون کو تسکین دیتے ہین اور سیب استعمال کیے جائینگے شکر کے ساتھ
اور اسکو فائدہ مند ہے خربوزہ اور شفتالو خاص وہ قسم کہ جسکی گٹھلی آسانی سے نکلتی ہے اور پھر معدے کی تبرید اور پیٹ کے ملائم ہونے کے
سبب سے پھر اگر گندہ دہنی بیان کی ہوئی چیزون سے نجائے تو شربت کے ساتھ آب انارین سے استفراغ کیا جائیگا اسلیے کہ شربت
صفرے کا اسہال کرنے کے معدے کی تقویت کرتی ہے اور اُسے مضبوط کرتی اور اسمین ٹھنڈک ڈالتی ہے اور بخار کے اٹھنے کو تسکین دیتی ہے
یا تقویت کیے ہو کے خیساندے یا میوون کے جوشاندے سے کہ صفرا بہت ہو لیکن بلغمی مین گندہ دہنی جو معدے مین اور منہ کے
جلد مین بلغم کے متعفن ہو جانے سے ہوتی ہے تو لیموکا شربت اور یہی اور انار کی سکنجبین ہے اسلیے کہ یہ چیزین معدے کی تقویت
کرتی ہین اور بخار کے اٹھنے کو اور عفونت پیدا کرنے والی حرارت کو تسکین دیتی ہین اور بلغم کی تقطیع کرتی ہین پھر

بلغم کا استفراغ ہو ایارج فیقرا سے یا اطریفل سے تقویت دیا ہو ایارج سے اور اطریفل کا معمول کچھ دن کر لیا جائیگا
اسلیے کہ اطریفل معدے کی تقویت کرتا اور اسکی رطوبت کو دور کرتا اور بخار کے [illegible] کو روکتا ہو اور متعفن کرنے والی حرارت
کو تسکین دیتا ہو میوون کے چھوڑ دینے کے ساتھ میوون کے چھوڑ دینے کے ساتھ اسلیے کہ یہ بلغم کو زیادہ کر دیتے ہیں اور رانی بت
کی کثرت سے آسانی سے سڑ جاتے ہیں اور معدے میں سڑ کے بلغم کی طرف تحلیل ہو جاتے ہیں اور حصر کر لینا غذا مین
بھونے ہوئے گوشت پر اور کباب پر اسلیے کہ کباب معدے کی تری کو سکھاتے ہیں اور رطوبت کو چوس لیتی ہیں
اور شوربے کا چھوڑ دینا تاکہ رطوبت نہ بڑھجائے اور اس [illegible] کا سوبر [illegible] سموزن کے ساتھ استعمال کرنا
ہر روز [illegible] کے [illegible] رطوبت کے چوس لینے سے نفاع لیکن سفید بلغمی مین جو ایسے نمکین بلغم سے پیدا ہوتا ہو
[illegible] سے [illegible] نمکین [illegible] مفید ہوتا ہو اسلیے کہ شوربا رطوبت اور زرد پانی کو
[illegible] سبب پھیلنے سے روکتا ہو اور اپنی نمکینی سے
[illegible] اور [illegible] کلیان گلاب [illegible] کے ساتھ مفید ہوتی ہین کیونکہ انھین تقویت اور
قبض [illegible] قوی [illegible] بلغم کی افراط سے جسکی احتیاج ہوتی ہو
[illegible] لازم ہوتی ہو معدے کے منھ کی طرف اجزون کے چڑھنے کے سبب
اور [illegible] کے سبب لیکن [illegible] دموی مین تو یہی قابض چیزین زرہ برا در
سماق [illegible] کو اسلیے [illegible] اپنی حرارت کے سبب تبرید کی احتیاج رکھتا ہو اور
اپنی رطوبت کے سبب قبض کی احتیاج ہوتا ہو نیکن [illegible] سوز [illegible] والے مین انار کی کلیان اور سماق
ہی [illegible] کے لیے عجیب خاصیت ہو [illegible] باوجود [illegible] افراط سے ٹھنڈا اور خشکی ہوتی ہو [illegible] لیے
خاصیت [illegible] سودا و سے [illegible] سودے سے [illegible] کا فور احتراق سے پیدا ہوئی حدت کو تسکین
دیتا ہو اور [illegible] مفید ہوتا ہو صفراوی مین اسلیے کہ [illegible] صفرے کو قطع کرتا ہو اور فضلون کے سیلان
کو روکتا ہو اور اکثر اوقات منھ کے آنے مین استفراغ کی احتیاج [illegible] سارے بدن [illegible] غالب خلط کے استفراغ کی اور
[illegible] فصد کی لیکن استفراغ کی احتیاج پڑے [illegible] کہ اگر منھ آنا خون کے سبب ہو تو ظاہر ہو
اور اگر خون کے غیر سے ہو تو اسکا [illegible] ہو کہ فصد [illegible] استفراغ سے ٹھنڈک [illegible] کیونکہ منھ آنے کے مادے کو گرم ہونا
ضرور ہو یا تو ذات سے یا عفونت سے باوجود اسکے کہ خلط [illegible] فصد سے استفراغ ہوتا ہو [illegible] استفراغ اور فصد سے بدن کا تنقیہ کرنے
کے بعد گدی پر کی یا ٹھوڑی کے نیچے کی حجامت یا جبڑا رگ کی فصد [illegible] منھ کے آنے کا موجب مادہ خود عضو سے استفراغ
پا جاتا ہو اور اکثر اوقات منھ کے دانے خبیث گھر کرنے پر جانے والے ہوتے ہین [illegible] سبب کہ [illegible] مادہ حار [illegible] غلیظ لذع کرنے والا ہوتا
ہو کہ عضو کو کھا لیتا ہو اور اپنی کیفیت کے ردی ہونے کے سبب [illegible] فاسد کر دیتا ہو اور گھر کر مین اپنی غلاظت کے سبب

بہہ جاتا ہے اور اسوقت مین پھٹکری اور مازو اور خیار کی طرح حل کیے ہوئے مفید ہوتے ہین لیکن پھٹکری کے مفید ہونے کا سبب
ہے کہ وہ جلاتی اور خشکی پھیلاتی ہے اور قابض ہوتی ہے لیکن مازو کے مفید پڑنے کا سبب ہے کہ مازو ٹھنڈک پھیلاتا ہے اور نہایت
قبض کرتا ہے اور خشکی کرتا ہے اور اعضا کو مضبوط کرتا ہے اور انکی طرف مواد کے کھنچکر آنے کو روکتا ہے لیکن دونون خیار کیطرح حل کرنے
کا سبب ہے کہ ان دونون کا جوہر لطیف اور حرکت مین تیز ہوتا ہے جب انکے پینے مین مبالغہ کیا جاتا ہے تو یہ گہرا اُسین اور نہایت بعید
مقام مین نفوذ کرجاتے ہین اور اس سے بڑھکر قوی یعنے اس مرکب سے فلدفیون ہے کہ بنایا جاتا ہے اقاقیا کو نستا اسیلیے
کہ اسکی ترکیب مختلف طریقون سے ہوتی ہے اور سب سے بڑھکر جید بیان وہ قسم ہے جسمین اقاقیا گوند پڑتا ہے اسیلیے کہ وہ اسکو
ٹھنڈا کرتا ہے اور باقی جزون کی حرارت کی اصلاح کرتا ہے اور یہ گوند باوجود قابض ہونے کے اور خشکی پھیلانے کے لیکے ہوئے
اعضا کو مضبوط کرتا ہے اور انکی طرف مواد کے کھنچکر آنے کو روکتا ہے اور لیکن فلدفیون بس وہ فاسد گوشت کو کھا لیتا ہے اور اصل
اور زرد آب کی قرحہ مین سے جلا کرتا ہے اور اُسے پاک کردیتا ہے اور علاج سوداوی کا سوداوی منھ کے آنے کا کہ جلے ہوئے
سودے سے پیدا ہوا ہے صفراوی کے علاج کی طرح ہے اسیلیے کہ ان دونون کا مادہ حاد گرم لذع کرنے والا ہوتا ہے اور واجب
ہے کہ مزاج کی تعدیل کیجاے دونون قسمون مین ٹھنڈی خیساندون اور شربتون سے مثل لیمون کے شربت کے اور انگور کے شربت اور
انار کے شربت کے اور ٹھنڈی غذاؤن سے مثل مونگ کے اور کدو کے اور آشنجو کے گوشت چھوڑنے کے ساتھ کیونکہ اسمین خون کی
پیدائش بہت ہوتی ہے یعنی حد زیادہ ہوجاتا ہے کیونکہ اعضا اپنے اوپر کی وارد چیز کے دفع کرنے سے اور اسمین تصرف کرنے سے اور غذا
کرنے سے عاجز ہوتے ہین دانتون کا اُکھڑنا اور ٹوٹنا اور بنزد روے کے مثل اُکھڑنے کے ہوتا ہے تیز شیردار درخت دودھ سے
آٹا گوندھا جائیگا اور دانت پر چند ساعت رکھا جائیگا بس ٹوٹ جائیگا اسمین کی خاصیت سے اور درخت کے مینڈک کی چربی
اور یہی وہ ہر مینڈک ہے کہ درخت اور گھانس مین رہتا ہے اور ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف کود جاتا ہے توڑنے
والی اُکھیڑنے والی ہوتی ہے بعضے کہتے ہین جب اسے چوپایے چرنے مین کھا جاتی ہین تو انکے دانت گر پڑتے ہین لعاب کا
بہنا حرارت اور رطوبت سے ہوتا ہے خاص فم معدہ کی بس حرارت رطوبت کو گھلا دیتی ہے اور منھ کیطرف چڑھا دیتی ہے اور کبھی ٹھنڈک
کے سبب سے اور بلغم کے سبب سے ہوتا ہے خاص سر مین کے بلغم سے بس ٹھنڈک تحلیل ہونے کی مانع ہوتی ہے بس سر سے منھ کی طرف
اُترنے والی چیز کی کثرت ہوجاتی ہے اور کبھی معدے مین کے بلغم سے ہوتا ہے بس ہضم ضعیف ہوجاتا ہے اور معدے مین بلغمی فضلون کی
پیدائش کثرت سے ہوتی ہے بس اس سے فضلے منھ پر بہکر آتے ہین اور یہ بھی ہے کہ معدہ منھ مین کے لعاب کو جذب نہین کرتا ہے
بس اسمین کثرت ہوجاتی ہے اور پیٹ مین کے کیڑون سے ہوتا ہے اور مخالف ہوتی ہے یہ قسم دونون پہلیون کی دونون پہلی
قسمون سے اسطرح پر کہ مختص ہوتا ہے اس قسم مین بہنا لعاب کا رات سے سوتے وقت اور بیداری مین بیمار کے دونون ہونٹھ
زبان کے ساتھ تر ہوتے ہین کیونکہ ان دنون مین بیداری سے خشکی ہوتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ کیڑے ہین ہین کے باہر انکی طرف
پھیلتی ہین بس کیڑون کے پاس غذا اترنے والی چیز کم ہوجاتی ہے بس وہ اُن رطوبتون کو غذا کرتے ہین اور چوستے ہین اور انکے

چوسنے کی انتہا معدے تک ہوتی ہی بس منھ اور ہونٹھون مین رطوبت کی کمی ہو جاتی ہی لیکن سوتے وقت بس ہونٹھون مین رطوبتون کے تحلیل نہونے سے اور باہروار کیطرف جذب کرنیوالی حرارت کے نہونے سے حرکت کے نہ شفی ہونے کے سبب سے اور ہوا کی گرمی کے جاتے رہنے کے سبب سے اور اندروار حرارت کے بند ہونے کے سبب سے اندر وار رطوبت مجتمع ہوتی ہی بس حرارت اوسکو پگھلا دیتی ہی اور پتلا کر دیتی ہی اور یہ رطوبت اپنی کثرت کے وقت کیڑون پر چھا جاتی ہی بس کیڑے اس سے بیزار ہو جاتے ہین اور اسکے دفع کرنے کے لیے ناگوار حرکتین کرتے ہین بس طبیعت ان رطوبتون کے دفع کرنے کی طرف کیڑون کے دور کرنے کے حال مین ناچار ہوتی ہی تاکہ کیڑون کی حرکت کو قرار ہو جاے بس اس رطوبت کو منھ کیطرف چڑھاتی ہی باوجود اسکے کہ اندر وار رطوبت کا مجتمع ہونا چڑھانے پر معین ہوتا ہی **علاج** مزاج کی تعدیل پہلی دو قسمون مین اور بلغم سے معدے کا تنقیہ قے اور اسہال دماغ سے تنقیہ کے ساتھ اور اطریفل بلغمی کے لیے نہایت درجہ مفید ہی اسلیے کہ معدہ اور دماغ کی تقویت اور تنقیہ کرتا ہی اور رطوبتون کو خشک کرتا ہی اور مشترک دواون مین سے دونون قسمون مین سے کاسنی کا ورم بھر کے بھنے نمک کی استعمال کرتا ہی اور پھانک لیا جائیگا ہر صبح اسلیے کہ نمک خشکی پھیلاتا ہی اور رطوبتون کی تقطیع کرتا ہی اور انھین پگھلاتا ہی اور بہا دیتا ہی اور کوٹنے کی شرط اسمین اسلیے کی گئی ہی کہ نمک لطیف دواون مین سے ہی اور لطیف دواون کے پیسنے مین مبالغہ نکرنا چاہیے تاکہ اونکی قوت پیسنے کی حرارت سے جاتی نرہے اسلیے کہ اکثر فاضلون مین سے جانتے ہین کہ چھوٹا چھوٹا کرنا صورت اور قوت کو باطل کر دیتا ہی اور یہ بھی ہی کہ کوٹی ہوئی چیز جلدی سے نہین گھلتی ہی پھر معدے مین اس کا ٹھہراؤ دیر تک ہوتا ہی اور پورا عمل کرتی ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ اسکا نفوذ کروانا دور کے مقام تک نہین مقصود ہوتا ہی اور لیکن کاسنی کو شیخ بوعلی سینا وغیرہ محققین نے تازی سے مقید کیا ہی اور یہی حق ہی اسلیے کہ کاسنی متضاد قوتون سے مرکب ہی مثل نمکین کڑوی گرم قوت کے کہ جس سے چپکے ہوے گرم اور ٹھنڈے فضلون کو دفع کرتی ہی اور مثل قابض ٹھنڈی قوت کے کہ جس سے اعضا کی تقویت کرتی ہی اور انمین ٹھنڈک پھیلاتی ہی **ہونٹھون کا پھٹنا** کبھی ہونٹھون کو پھٹنا بہت عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ نرم ہوتے ہین اور انکی جلد پتلی ہوتی ہی اور باہر کی ہوا کے لیے کھلے ہوے ہوتے ہین اسکو ساری خالص خشکی کرنیوالی چیزین مفید ہوتی ہین لیکن قابض چیزون کے مفید ہونے کا سبب یہ ہی کہ یہ شق کی دونون طرفون کو جمع کر دیتی ہین اور اونکو اسی ہیئت پر پکڑے رہتی ہین یہان تک کہ ایک طرف دوسری طرف سے جوڑ جاتی ہی لیکن خشکی پھیلانے والی چیزون کا تو سبب یہ ہی کہ یہ پھٹے ہوئے موضع تک پہونچے ہوے خون کو جما دیتی ہین اور اوپر لسدار چیز کی طرح چپک بیٹھتی ہین اور اسی سبب سے خشکی کرنیوالی چیزونکا قوی ہونا نچاہیے تاکہ خون افراط کے تحلیل سے فنا نکردین اور یہی چیزین مثل مردار سنگ اور کاشغری سفیدے کے ہین اور لسے فائدہ کرتا ہی منھ مین کتیرا کا رکھنا اور زبان سے اسکو الٹنا پلٹنا اسلیے کہ یہ چیزین چپک جاتی ہین اور لپٹ بیٹھتی ہین اور یہی حال ہی یہ اس کف کا کہ لکڑی اور کتیرے سے نکلتا ہی کہ اسے فائدہ کرتا ہی جبکہ مالش کیا جاتا ہی اسمین کا بعض بعض سے اسلیے کہ یہ اس خشکی کو کہ جو اجزا کو جمع کیے ہی دور کرتا ہی

پھر جس جہت مین کہ اجتماع تفرق حاصل ہوجاتا ہی اور اجزا کے جمع کرنیوالی تکاثف کو دور کردیتا ہی بس دونون شقیقین آسانی سے
پھر آنے کے موجب اجتماع کے قابل ہوجاتی ہین اور اسے فائدہ کرتا ہی اسبغول کا لعاب کہ یہ نرم کرتا ہی اور چپکاتا ہی اور
ناف پر اور پاخانہ کے مقام پر بنفشہ کے تیل کا لگانا کیونکہ رگون کے کنارون سے اور پٹھون کے ریشون سے تری ہونٹھون
تک پہونچتی ہی ہونٹھون کے ورم مین غالب خلط کا استفراغ کیا جائیگا ورم کے پیدا کرنے والے غالب خلط کا مسوڑھون کے
ورمون کے علاج سے علاج کیا جائیگا لیکن یہان لگانے کی دواؤنکو زیادہ قوی کردینا چاہیے کیونکہ ہونٹھونکا جرم مسوڑھون سے
بڑھکر غلیظ ہوتا ہی اور اثر کو دشواری سے قبول کرتا ہی امراض منھ کے ماشرا عرف مین خاص طبی عرف مین جس پر بہت
متاخرین ہین خون اور صفرے کے گرم ورم پر بولا جاتا ہی کہ وہ عام ہوتا ہی منھ کو منھ کے سارے جزون کو گالون اور ناک
اور ماتھے سے اور اکثر اوقات ورم دونون آنکھون کو ڈھانپ لیتا ہی اپنے عظیم ہونے سے کہ آنکھونکا کھولنا ممکن نہین ہوتا ہی
اور اسکا سبب اس خون کی حدت اور رقت ہوتی ہی بس وہ اوپر دار کیطرف میلان کرتا ہی اور فقط منھ کیطرف موخر سر کو چھوڑکر
میل کرنے کی وجہ یہ ہی منھ مین تخلخل ہوا کرتا ہی اور اسکے منفذ کشادہ ہوتے ہین اور اس ورم کو بخار لازم ہوتا ہی کیونکہ ورم سے
عفونت دل کیطرف سرایت کرجاتی ہی اور مصنف نے عرف کی قید اسلیے لگائی ہی کہ اکثر ماشرا یونانی زبا مین خون سے اور
صفرے دونون سے پیدا گرم ورم کا نام ہی جس مقام مین کہ ہو اور کبھی محض خون سے پیدا سر اور منھ کے ورم پر کہ جسے فلغمونی
کہتے ہین ماشرا کا اطلاق ہوتا ہی اور دماغ مین کے اور شریانوں مین کے اور منھ اور سر مین کے پیدا فلغمونی ورم پر اطلاق ہوتا ہی
جسکی کہ صاحب کامل الصناعہ نے تصریح کی ہی اور کبھی جوہر دماغ مین کے فلغمونی ورم پر اطلاق ہوتا ہی اور شیخ بوعلی سینا نے ماشرا کا
اطلاق محض صفراوی کلیجہ مین کے ورم پر کیا ہی لیکن ماشرا عرف مین بیشک منھ پر کے دموی اور صفراوی مرکب ورم سے مخصوص ہی
اور اسکا سبب یہ ہی کہ اس ورم کا عارض ہونا اسطرح پر کہ نظر محسوس ہوسکے بہین پر ہوتا ہی علاج فصد ہی سرا دوکی اور صفرے کا علاج
استفراغ ہی تقویت دیتے ہوئے خیسا ندے سے یا میوے کے جوشاندے سے یا آب انارین سے شکر کے ساتھ یا املتاس کے لعوق سے
املتاس کے لعوق بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ املتاس کا مغز لیا جاے اور بادام کے تیل اور شکر طبرزد کے ساتھ اتنا پکایا جاے کہ
قوام ہوجاے اور صفراوی بخار کی تدبیر ہی اسطرح پر کہ قریب آنے کو ہی بادشنام یہ ایک بڑی افراط کی بدسرخی ہی جو منھ پر
عارض ہوا کرتی ہی اس شخص کے حال کے مشابہ ہوتی ہی جسے جذام شروع ہوتا ہی اور حار خون سے پیدا ہوتا ہی کہ جلنے سے
حاد ہوجاتا ہی کہ اوپر کو اور باہر کو حرکت کرتا ہی بدن سے باہر کو اپنی حدت اور حرارت کے غلبے کے سبب سے جبکہ اپنی
سوداویت کے غلاظت کے سبب سے اور مسام کے بند ہوجانے سے اور جلد کی کثیف پڑجانے سے منھ پر کی جلد کے نیچے
رک رہتا ہی اور اسی سبب سے جب ٹھنڈی ہوا ہوتی ہی تو یہ ورم بہت پیدا ہوا کرتا ہی اور اس ورم کے فقط منھ ہی مین ہونیکی
وجہ یہ ہی کہ منھ ہمیشہ ٹھنڈی ہوا کے سامنے کھلا اور اس سے ملا رہتا ہی اور اکثر اوقات اس ورم کے ساتھ قرحے ہوتے ہین جبکہ
مادہ مین انتہا کی حدت اور فساد ہوا کرتا ہی تو جلد کو فاسد کرتا ہی علاج فصد ہو باسلیق کی کیونکہ یہ رگ فصد لیجانے والی

رگین بڑھکر وسیع ہین بس اس سے جلے ہوے گاڑھے خون کا استفراغ کیا جاتا ہی اور جلے ہوے خلط سے خون کا تنقیہ ہی انتمو نکے
جو شاندے سے اور اسکی تبرید ہی یعنے خون کی تبرید ہی اور اسکی ترطیب ہی اور خیاشنبر کا پانی سکنجبین کے ساتھ مفید ہوتا ہی کیون کہ
جلے ہوے سودے کا خون اور صفرا سے اسہال کرتا ہی اور خون کی حدت کو تسکین دیتا ہی اور قطع کرتا ہی اور مسہل کی پھکی سودے کے
مسہل کی پھکی کہ مالیخولیا مین بیان ہو چکی ہی ماء الجبن یعنے دودھ کے پھٹے ہوے پانی کے ساتھ جید ہی کیونکہ ماء الجبن باوجود
جلے سودے کے اسہال کرنے کے حرارت کی تسکین کرتا ہی اور ترطیب کرتا ہی امراض زبانکے زبان کا پھٹنا شق ہونا زبانکو بہت
عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ زبان اپنی طبیعت سے متخلل اور مستعد رہتی ہی تاکہ اوسکے اندر روا رکھانے کی چیزون کی رطوبتین
آسانی سے نفوذ کر جائین بس وہ انکا احساس کر لے پھر جب زبان کو خشکی یا تکاثف عارض ہو جاتا ہی تو اسمین انشقاق کی
زیادتی ہو جاتی ہی بس اسے تیز اور کھٹی لذع کرنیوالی اور نمکین چیزون کے کھانے کے وقت شدت کی اذیت اور حرقت
عارض ہوتی ہی علاج اسکا اسبغول کا اور بہدانے کا اور کتیرے کا منھ مین رکھنا ہی کیونکہ یہ چیزین ترطیب کرتی ہین
اور تلئین کرتی ہین اور چپکاتی ہین اور پائے غذا ر کرنا کیونکہ ان سے چپچپا خون پیدا ہوتا ہی حنطیہ بنا کر رطوبت اور
چپچپاہٹ کی زیادتی کے لیے کیونکہ زبان اپنی طبیعت مین متخلل اور شق دار ہوتی ہی پھر ذرا سی خشکی عارض ہونے
کے وقت اسکے شق ہو جانے مین زیادتی ہو جاتی ہی اور تیز اور کھٹی اور نمکین لذع کرنے والی چیزون کے کھانے
کے وقت اذیت پاتی ہی جفاف یعنے خشکی زبان کی جو کہ خشکی اور حرارت سے ہوتا ہی جیسے کہ محرقہ بخارون
مین ہوتا ہی نیلوفر کے پانی کے ساتھ لعاب بہدانہ تازہ نیلوفر کے پانی مین یا اوسکے خیساندہ سے کیون کہ
یہ تبرید کرتا ہی اور یہ ترطیب کرتا ہی اور شکر سے زبان کا مسح کیا جاے گا کیون کہ شکر ازخار کرتی ہی او تلئین کرتی ہی
اور اکثر اوقات اس مین لوکی کے بیجون کا مغز یا خرفہ زیادہ کیا جاتا ہی کیون کہ یہ دولون چیزین باوجود
تبرید اور ترطیب کرنے کے اپنی چکناہٹ سے ازخار پیدا کرتی ہین اور اپنی چپچپاہٹ سے عضو پر دوا کی حفاظت
کرتی ہین اور خرفہ کے بیجون کے شیرے کی یا تربز کے بیجون کے شیرے کی کلی مفید ہوتی ہی اور اسیطرح
کھیرے اور ککڑی کے پانی کی کلی ہی اور جو خشکی کہ چپچپے گاڑھے خلط سے ہوتی ہی کہ زبان جسے پی نہین جاتی
ہی اور نہ اس سے ورنہ منھ کی رطوبت سے اس چپچپے خلط سے رطوبت اور زبان کے جرم کے
درمیان مین حائل ہونے سے تر ہوتی ہی اور شناخت ہوتی ہی اسکی تھوک کے لسدار ہونے سے اور اسکی
غلاظت اور کمی سے بس زبان کی مالش بید کی شاخ سے کی جاے گی تاکہ یہ خلط زبان کے سطح سے چھوٹ
جاے اور زبان کے نرم ہونے سے اور ہموار چکنے ہونے سے اوس مین سوراخ نہ ڈالدے اس حال سے
کہ ڈبوئی گئی ہو وہ شاخ سکنجبین مین کیونکہ سکنجبین اس خلط کی تقطیع کرتی ہی اور اسے پاک کرتی ہی یا ڈبوئی گئی ہو
تربز کے پانی مین میٹھے تربز کے پانی مین اور شکر مین اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی یہان تک کہ وہ خلط

امراض زبان زبان کا پھٹنا

علاج

جفاف زبان کی خشکی

زبان کا لٹک پڑنا

زبان کے سطح پر سے دور ہو جاے پھر زبان منھ کے رطوبت سے تر ہو جاے زبان کا لٹک پڑنا کبھی یہ
دموی رطوبت سے ہوتا ہی کہ اسے زبان پی لیتی ہی پھر لٹک پڑتی ہی اور بوجھل ہو جاتی ہی کیونکہ اس مین رطوبت
کے نفوذ کرنے کے سبب سے اسکا حجم زیادہ ہو جاتا ہی اور اسلیے کہ جب ٹھلا لٹک پڑتا ہی تو عضو کی تحریک سے
عاجز آجاتا ہی باوجود خود بوجھل ہو جانے کے اسپر بوجھل ہو جاتا ہی اور جب استرخا زیادہ ہو جاتا ہی تو بات کا
کرنا توتلانے اور تو تلانے پر متغیر ہو جاتا ہی اسلیے کہ صاف حرفون کا نکالنا فقط زبان کی حرکت اور پھرنے
کی سرعت سے ہوتا ہی اور زبان کی سرخی اور گرمی سے شناخت کی جاتی ہی اور کبھی یہ بلغمی تیلی رطوبت سے
ہوا کرتا ہی کہ پٹھے کو لٹکا دیتی ہی کیونکہ پٹھا اس رطوبت کو پی جاتا ہی اور تھوک کے بہت آنے سے شناخت
ہوتی ہی کیونکہ کثرت سے یہ رطوبت زبان کے جرم سے منھ پر ریزش کیا کرتی ہی اسلیے کہ زبان کا جرم متخلخل
ہوتا ہی اور یہ رطوبت رقیق ہوا کرتی ہی اور محلل چیزون سے بڑھکر قبض رکھنے والی چیزون سے
فائدہ پانے سے کیونکہ قابض چیزین رطوبت کے اجزا کو جمع کرتی ہین اور کثیف کرتی ہین پھر ان اجزا کا
حجم اور ارخا کم ہو جایا کرتا ہی اور اسلیے کہ قابض چیزین عضو مین تکثیف پیدا کرتی ہین اور مادے جمع کرتی ہین
پھر عضو مین ارخا پیدا کرنے والی تیلی رطوبت نفوذ نہین کرتی ہی اور جمع کرنے سے نفوذ کی ہوئی مین سے
کچھ کو نکالدیتی ہین اور محلل چیزون مین سے مواد کے رقیق کرنے والی دوائین مراد ہین اور یہ وہ دوائین
ہین جو حل کر کہ عقد یعنے جمنے کا ضد ہی پیدا کرتی ہین کیونکہ یہ دوائین مادے کے رقیق کرنے مین اور نفوذ کروانیمین
زیادتی کردیتی ہین لیکن وہ محلل چیزین جو مادے کو تبخیر سے فنا کردیتی ہین کبھی تو اونسے بہانیر سبب کے دور کردینے
کے سبب سے بہت فائدہ ہوا کرتا ہی اور ممکن ہی کہ یہ کہا جاے کہ محلل چیزین اگرچہ مادے فنا کردیتی ہین لیکن اپنی حرارت
سے عضو کی طرف اور رطوبتون کو جذب کرلاتی ہین اور کبھی ہوتا ہی یہ مرض دماغ کی شرکت سے جیساکہ اکثر غش مین
دماغ سے زبان پر رقیق بلغم کی ریزش سے ہوا کرتا ہی یا فالج سے زبان کی طرف آنے والے شعبہ پر فالج
پیدا کرنیوالی رطوبت کے گرنے سے علاج بدن اور سر کا تنقیہ کیا جاتا ہی بلغمی مین جب ایارج سے یا ایارج ۔ علاج
لوغاذیا سے اور دوائین لگانے کی جنگلی پیاد کا سرکہ جس مین نج پکی ہو اسلیے کہ یہ بلغم کی تقطیع اور تحلیل
کرتا ہی اور پٹھون کو گرم کرتا ہی کہ کلی سے استعمال کیا جاے گا اور کبر کا کبر کی جڑ کا جوشاندہ ہی جاے کا جوشاندہ
یا پودینہ کا جوشاندہ ہی اور تھوڑا سا عاقرقرحا کہ کلی سے مستعمل ہو گا کیون کہ یہ تسخین کرتا ہی اور تحلیل
کرتا ہی اور خشکی پھیلاتا ہی اور کبھی زبان کی مالش مٹھے سے یہ وہ کھٹا دودھ ہی جسکا گھی نکال لیا ہی یا کھٹے
دہی سے مفید ہوتی ہی این تلمیذ کہتے ہین کہ دودیہ وہ ہی کہ جس کا مکھن نکال لیا گیا ہو جب کہ
جوش دیا جاے یہان تک کہ گاڑھا ہو جاے اور اسمین نمک ڈالدیا جاے پھر دھوپ دیا جاے پھر خشک کر ڈالا جاتا ہی

اور اسکی گھٹاس شدت پکڑ جاتی ہی تو دہی گھٹادی ہی کیونکہ یہی دونون قسمون کا دہی رطوبت کی تقطیع کرتا ہی اور تھوک کو
بہاتا ہی خاص جسوقت کہ ہو ان دونون مین تھوڑا سا نوشادر کیونکہ تلطیف کرتا ہی اور رطوبتون کو گھلاتا ہی اور انکین
فنا کردیتا ہی اور جلا کرتا ہی اور اپنی نمکینی سے زبان کو صاف کردیتا ہی اور دموی استرخار مین فصد واجب ہی
سرار و کی اور زبان کی رگون کی اور رکلی کھٹی تقطیع والی چیزون کی رطوبتون کے لیے لعاب کے تحلیل کرنے کے
ساتھ اور بہانے کے ساتھ اسلیے کہ یہ چیزین باوجود اسکے خون کا قمع کرتی مین اور اسے کم کرتی ہین اور اسکی
کیفیت کو توڑتی ہین مثل کچے انگورون کے اور قابض میوون کے پانیون کے مثل کھٹے انار کے اور ترنج کے
اور کھٹے سیب کے کیونکہ یہ چیزین زبان مین قبض پیدا کرتی ہین اور اسے جمع کرتی ہین پھر اسکے سوراخون مین کی
رطوبتین نکل جاتی ہین اور کوی اور چیز ادسمین نفوذ نہین کرتی ہی اور حب المکس کی کلیان اور طباشیر مفید ہوتی ہی
کیونکہ اوسمین قبض ہوتا ہی اور تحلیل ہوتی ہی اور بچا جب بات کرنے مین دیر کرے زبان کی حرکت سے بھاری
کرنے والی رطوبتون کی کثرت سے تو اسکی زبان کی شہد اور نمک سے مالش کیجاے ان رطوبتون کے تقطیع
کے لیے اور گھلانے کے لیے اگر یہ رطوبتین گاڑھی ہون اور ان رطوبتون کے تحلیل کرنے کے لیے اور فنا کرنے
کے لیے اگر یہ رطوبتین رقیق ہون اور بات کرنے پر جبر کیا جاے گا زبان کی رطوبتون کو حرکت کی کثرت کے سبب سے
تحلیل ہو جانے کے لیے خاص فصیح کلام کرنے پر فصیح وہ ہی جس سے لفظ صاف نکلین تا کہ حرفون کے مخرجون
مین بڑا بعد نہو جاے اور نہ بہت قرب ہو جاے پھر بات سلیس زبان پر نہو اور ان چیزون مین سے جو
گویا کرتی ہین زبان کو بلاغت کا بہت استعمال مین لانا ہی یعنے بلیغ کلام کا اور اسمین کے تصنیف کی ہوئی
کتابون کا حفظ کرنا ہی اور قرآن شریف کا حفظ کرنا ہی کیون کہ قرآن شریف باوجود بلاغت مین اعلے شان
رکھنے کے اکثر تو تلون کی زبان کو کھولدینے کا مشاہدہ ہم کرچکے ہین اور ان کے تو تلا نا قرآن کے
پڑھنے اور شروع کرنے کے وقت جاتا رہتا ہی اور اسمین کوی تعجب کی بات نہین ہی امراض کان
کے طرش یعنے سماعت کی کمی مراد طرش سے یہان سماعت کی آفت ہی کوی اس مین سے پیدائشی
ہوتی ہی یا تو مجرے پر پیدائشی جھلی سے ہوتی ہی اس مجرے پر جسمین سے آواز کا حامل ہوا سماعت کیطرف
نفوذ کرتی ہی یا زائد گوشت سے ہی یا مسے سے ہی کہ او سپر ہی اور کوئی اسمین سے عارضی ہوئی ہی کہ ہونیکے
بعد ہو جاتی ہی یا مجرے مین سدے کے سبب سے ہی بیان ہوے مجرے مین لگے میل سے اسلیے کہ میل
غذا کے فضلون سے ہوتا ہی جسے طبیعت کان کی طرف پھینکتی رہتی ہی تا کہ یہی میل کان کے اندر جانے والے
کیڑون کو اپنے تلخی سے مار ڈالے اور اسلیے کہ مجرے کا جرم سخت ہوتا ہی پھر اسکا معزت پانا اپنی طرف کی
مندفع چیز سے کم ہو جاے پھر یہ میل جب بہت ہو جاتا ہی اور جم جاتا ہی اور ہوا کی گرمی سے سوکھ جاتا ہی

امراض کان میں سے طرش کا بیان

تو مجرے کو بند کر دیتا ہی اور ہوا کو عصبہ کیطرف کے پہونچنے سے مانع آتا ہی یا ہوتی ہی کیڑے سے کہ اسمین سڑکر مادے سے
پیدا ہو گیا ہی یا ہوتی ہی غلیظ خلط سے کہ مجرے مین جما ہوا ہی یا ورم سے کہ اسنے مجرے کو اپنے حجم کی زیادتی سے
بند کر دیا ہی پھر اگر پٹھے مین ہو گا اور یہ نہو گا مگر گرم مواد سے کیونکہ یہ پٹھا نہایت سخت ہوا کرتا ہی تاکہ اسمین
ہوا کی کوفت سے ضعف نہ آجاے پس اسمین ٹھنڈے غلیظ مواد نفوذ نہین کرتے ہین اور جب اسمین گرم
ورم پیدا ہوتا ہی تو اس سے ہو جاتے ہین حاد بخار کیونکہ اس سے عفونت ان بہت سی شریانون کے واسطے سے
جو دماغ مین ہین دل کی طرف سرایت کر جاتی ہی اور ذہن کا مختلط ہو جانا دماغ کے مضرت پانے سے ہی پٹھے سے
مشارکت رکھنے کی وجہ سے اور اگر نہین ہوتا ہی ورم پٹھے مین بلکہ باہر کے عضو مین ہوتا ہی یا سوراخون کے
اول مین ہوتا ہی تو بخار نہین پیدا ہوتا ہی دماغی شریان سے دور ہونے کے سبب سے مگر یہ کہ ایک ذکا بخار ہو درد کے
سبب سے یا ہوتا ہی سدہ مجرے مین باہر کے سببون سے مثل ریت کے اور گٹھلی کے مجرے مین باہر سے پڑ جاتی ہی یا مثل
خون کے جم جانے سے کہ بہ آیا تھا زخم سے پھر کان مین چلا گیا تھا اور اس مین جم گیا تھا یا پٹھے مین کے سوء
مزاج سے ہوتی ہی حساس پٹھے مین کے کیونکہ افعال کی سلامتی اور کمال مزاج کے اعتدال سے مشروط ہی
اور اسلیے کہ گرم سوء مزاج پٹھے کو خشک کر دیتا ہی اور اس مین روح کے نفوذ کرنے کو مانع آتا ہی اور ٹھنڈا
سوء مزاج پٹھے مین قبض کرتا ہی اور کثیف کرتا ہی اور نفوذ کا مانع آتا ہی اور تر سوء مزاج ارخا پیدا کر دیتا ہی
اور ڈھیلا ڈھالا کر دیتا ہی پھر پٹھے مین کے کچھ اجزا کچھ اجزا پر لٹک پڑتے ہین اور اس مین کی روح کے مسلک بند
ہو جاتے ہین اور خشک سوء مزاج خشکی پھیلاتا ہی اور اجزا کو مجتمع کر دیتا ہی اور اسکا اکثر یعنی پٹھے کے سوء
مزاج کا اکثر ٹھنڈک سے ہوتا ہی اوسکے مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے پھر یہ ٹھنڈک ذراسی اوس پر
ٹھنڈک کے آجانے سے بڑھ جاتی ہی یا دماغ کی شرکت سے ہوتی ہی کیونکہ اوسکے پٹھے کا اور قوت کا
مبدا ہی اور اسپر نفسانیہ فعلون مین آفت کا پہلے آجانا دلالت کرتا ہی جس مین سے اور ارادی حرکت مین
سے مبدء کے حال کے فساد کے سبب سے اور مزاجی پر باوجود ہلکے ہونے کے اوسکی ضد سے فائدہ پانا اگر سادہ ہی
اور دلالت کرتا ہی کیڑے کے ہونے پر خارش کا ہونا اور دغدغہ اور دلالت کرتا ہی سدون پر سب قسمون
کے سدون پر ثقل اگر سدہ ڈالنے والی چیز مقدار مین بہت ہوتی ہی کیونکہ ثقل یہان پر سدہ ڈالنے
والی چیز کی ذات سے ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ مجرے ان مجرون مین سے نہین ہی کہ جسمین رہتے ہین مادے پھرتے
یہانتک کہ جب نفوذ کرنے سے سدے کے سبب سے رک جاتے ہین تو مجتمع اور بہت ہو جاتے ہین اور ثقل پیدا
کر دیتے ہین اور آواز کا نفوذ کرنا یہ جبھی پوری ہوگی جب قوت سامعہ اور اسکے سارے اوزار صحیح وسالم ہون
اور اسکے سببونکا پہلے ہونا میلونکے جمع ہونے سے اور کیڑون کے پیدا ہونے سے اور ورم کے ہونے سے اور

ریت کے اور گٹھلی کے پڑ جانے سے اور خون کے بہ آنے سے اور کبھی ہوتی ہو سماعت کی کمی بحران سے بحرانکی جہہ کہ وہ بحران موجود ہوتا ہی کیونکہ بحران کے وقت قلق اور اضطراب اور خلطون کا ہیجان اور ابخرون کا چڑھنا پیدا ہوتا ہی اور افعال مین اختلال ہو جاتا ہو اور حواس مین ثقل آجاتا ہو اسلیے کہ طبیعت مرض کے دفع کرنے مین مشغول ہوتی ہو اور قوتون کے اور حواس کے استعمال سے منھ پھیرے ہوتی ہو لبس سماعت کی کمی پیدا ہو جاتی ہو یا ہوتی ہو بحرانی دفع سے کان کے اطراف مین مرض کے مادے کے منتقل ہو آنے کے سبب سے جیسا کہ دماغی بیماریون مین ہوا کرتا ہی اور اکثر اوقات صفراوی اسہال منقطع ہو جاتا ہی صفر کیے اوپر دار اور کان کے اطراف مین چڑھ جانے کے سبب سے تو سماعت کی کمی پیدا ہو جاتی ہی صفرے کے سماعت کے آلون پر غالب آجانے کے وقت اور انمین قرار پکڑ لینے کے وقت اور اس سے اسہال کا بند ہو جانا لازم آتا ہی اسلیے کہ اسہال فقط مادے کے نیچے وار کی حرکت سے ہوا کرتا ہی پھر اگر کہا جاے کہ صفرے کے چڑھنے کے وقت صفرے کا آنکھون کی طرف بہ کر آنا کانون کی طرف سے دو وجھون سے اولی ہی ایک ان دونون کی یہ ہی کہ آنکھون کی بنیاد سوراخدار ہوتی ہی اور انکا جوہر ملایم ہوتا ہی اور کان سخت ہوتے ہین اور دوسری دو وجھون مین کہ یہ ہی کہ آنکھین بدن کی محاذی ہوتی ہین اور دونون کان بدن کے اطراف مین ہوتے ہین تو اسکا یون جواب دیا جائیگا کہ صفرا اپنی طبیعت سے سر سے دونون کانون کی طرف دو وجھون سے مندفع ہوتا ہی ایک ان دونون وجھون مین سے یہ ہی کہ کان اپنی سختی کے سبب سے صفرے سے مضرت نہین پاتے ہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ کا نمین کڑوا میل ہو جاے کہ جو انمین کیڑا آجاے اوسے ہلاک کر ڈالے اور کبھی ہوتی ہی سماعت کی کمی تپ کے بعد کیونکہ مادہ اوپر وار متوجہ ہوتا ہی اور اسوقت مین کچھ مادہ کانون کی طرف ریزش کر آتا ہی اور ان مین رک رہتا ہی اور اس پٹھے کے مضرت پانے سے جو سماعت کا آلہ ہی سماعت کی کمی کا موجب ہو جاتا ہی اور کبھی بخارون کے بعد ہو جاتی ہی مادے کے سر کی طرف منتقل ہو جانے کے وقت باوجود اسکے کہ دماغ اسکے دفع کرنے سے عاجز ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکے ساتھ حواس مکدر رہا کرتے ہین پھر نکس سے خوف دلواتی ہی کیونکہ جب مادہ سر کے عضوون مین باقی رہجائیگا اور طبیعت اوسکے دفع کرنے سے عاجز آجائیگی تو وہ مادہ جو چیز کہ اس پر وارد ہوگی اوسے اپنی طبیعت کی طرف پھیر لے گا پھر مادہ بہت ہو جائیگا اور متعفن ہو جائیگا اور بخار پھر چڑھے گا مگر جبکہ کسی وجہ سے استفراغ پا جاے

علاج

علاج لیکن پیدائشی جو کہ تجویف کے نہ پاے جانے سے یا قوت سامعہ کے نہونے سے یا آلہ سماعت کے نہونے سے ہوتی ہی بس اوسکے لیے صحت نہین ہی لیکن عارضی پھر اگر اوسے زمانہ دراز گذر چکا ہی اور قوی ہو گئی ہو اور جگہ پکڑ چکی ہو بس کم جاتی ہی لیکن جو کہ سوء مزاج سے یا تفرق اتصال سے یا سخت ورم سے ہوتی ہی تو اسکے کم جانیکی وجہ تو ظاہر ہی لیکن جو کہ

اور اور سبھون سے ہوتی ہی بس اوسکے کم جلنے کا سبب یہ ہی کہ جب مستحکم ہو جاتی ہی اور مدت دراز کی
ہو جاتی ہی تو وہ مزاج یا ترکیب کے فساد پر ہو پہنچا دیتی ہی اور تھوڑے دنونکی اگر ٹھنڈک یا بلغم سے ہوتی ہی
تو اسے گرم تیل فائدہ کرتے ہین خاص مولی کا تیل کیونکہ مولی کا تیل ظاہر گرمی پھیلاتا ہی اور قوی تحلیل کرتا ہی
اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مولی کا پانی تین حصہ اور دھوی تلی کا تیل ایک حصہ دوہری ہانڈی مین
نرم آنچ سے پکایا جاے یہان تک کہ پانی جلجاے یا بلسان کا تیل یا کٹ کا تیل کٹ کے تیل کے بنانے کی
ترکیب یہ ہی کہ ہندی کٹ نمیں درم لیجاے اور باریک کوٹ ڈالی جاے اور ایک دن رات شراب مین بھگوئی جاے
پھر اس مین زیت کا تیل چار رطل ڈالدیا جاے پھر نرم آنچ پر پکایا جاے یہان تک کہ شراب کی رطوبت جل جاے
بس بیشک یہ تیل ٹھنڈے مرضون کو مفید پڑتا ہی یا غار کا تیل کہ غار نامے بڑے درخت کے بیجون سے بنایا جاتا ہی
اور خاص کڑوے بادامون کے تیل کے لیے بہت بڑا فائدہ ہوتا ہی کانونکی ٹھنڈی بیماریون مین کلیا کا تیل ہی کہ
اسمین اندرائن کے پھل یا اسکی جڑ پکائی گئی ہو کیونکہ یہ تیل ٹھنڈی مرضونکو کھو دیتا ہی یا تلی کی پتی کا پانی
شہد کے ساتھ جبکہ اسے کان مین ڈالتے ہین تو یہ گرمی پھیلاتا ہی اور بلغم کی تقطیع کرتا ہی اور اسے تحلیل
کرتا ہی یا جندبیدستر سوسنکے تیل مین ہی اور اس تیل کے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ سوسے کے تازے پھول
یا بیج لیے جائین یا سایے مین سکھاے ہوے بیج لیے جائین اور دھوئی تلی کے تیل مین بھگودئے جائین اور
بیس دن تک دھوپ دئے جائین بس بیشک یہ گرمی کرینگے اور تحلیل کرینگے اور ٹھنڈی بیماریون کو کھو دینگے
خاص جسوقت مین کہ یہان پر غلیظ ریاح ہوین اسلیے کہ تلی اور سوسے کے بیج یا پھول اور جندبیدستر یہ سبکے سب
ریاح کا کسر کرتے ہین اور انھین تحلیل کرتے ہین اشربہ یعنے پینے کی چیزین اسطوخودوس کا شربت گرم پانی کے ساتھ
یا میٹھے جوشاندے کے ساتھ یا اسطوخودوس اور ناخونہ اور بابونہ اور خطمی کا جوشاندہ کیونکہ خطمی ارخا کرتی ہی اور
تسکین کرتی اور نفیج دیتی ہی اور فضلون کو تحلیل کرتی ہی باوجود اسکے اعتدال کی گرم ہوتی ہی کہ چھانا جائیگا گلقند پر
یا بنفشہ کے خمیرے پر چھانا جائیگا اگر طبیعت بستہ ہوگی نطول یعنے تڑیڑا ناخونہ اور بابونہ اور گیہونکی بھوسی اور
خطمی اور غار کی پتی پکائی جائیگی اور اسسے تڑیڑا دیا جائیگا اور اسکی دھونی لیجائیگی اور اسکے تفل کا لیپ
لگایا جاے گا سر پر اور چینا کان مین اور ڈھول کا بجانا اسے فائدہ کرتا ہی کیونکہ قوی آوازین سماعت کے حاسہ
کو اور کان پر کی جمی ہوی جھلی کو کان کے سوراخ سے ملنے کے وقت ہوائیہ حرکت کی سختی سے ایذا دیتی ہین
اور اذیت حرارت کو ہیجان مین لاتی ہی کیونکہ اوسکی طرف طبیعت خون اور روح اور اصلی حرارت کے ساتھ
توجہ کرتی ہی بس یہان کی موجود ٹھنڈک محض گرمی کے غالب ہونے سے جاتی رہتی ہی اگر سادی ہوتی ہی
اور تحلیل کرنے کے سبب سے جاتی رہتی ہی اگر مادی ہوتی ہو اور بلغم کا استفراغ کیا جاے گا ہماری

بیان کی ہوئی چیزون کے ساتھ علاجون مین سے اور حقنون مین سے اور غرغرون وغیرہ مین سے در سماعت کی کمی خون کی
یا صفرے کی گرمی سے ہوگی تو فصد کیجائیگی ان رگون کی جنکا کھولنا سر کے اعضا کی دموی بیماریون مین مفید ہوتا ہی
اور صفرے کا استفراغ کیا جاے گا میوون کے جوشاندے سے اور اسکے مثل سے اشربہ یعنے پینے کی چیزین مثل
شربت آلو بخارا کے اور شربت نیلوفر کے اور شربت بنفشہ کے کیونکہ بنفشہ کا شربت حرارت کی تسکین کرتا ہی
اور طبیعت کے تلیین کرتا ہی اور لعاب اسبغول کے اور گوشت چھوڑ دینا ہی تاکہ گرم مادہ بڑھ نجاے
اور حصر کر لینا غذا مین مثل پالک پر اور خرفے پر یا ملوخیہ پر یا خبازی پر یا پکی ہوئی لوکی پر بادام کے تیل مین
میٹھے بادام کے تیل مین کیونکہ یہ معتدل ٹھنڈک کی طرف مائل ہی اور کان مین لوکی کا تیل یا میٹھے بادام کا تیل یا روغن گل
کہ اسمین تھوڑا سا سرکہ ڈال کے جوش دیا گیا ہو یہان تک کہ وہ جاتا رہا ہو سرکہ جاتا رہا ہو اور تیل مین اسکی قوت
ٹھنڈک کی کرنے والی اور لفوذ کروانے والی اور خون اور صفرے کی قمع کرنے والی رہجاے کیون کہ یہ عضو
عصبی ہی اور سرکہ سب چیزون مین سے بڑھ کر پٹھے کو مضر ہوتا ہی اور اکثر اوقات حرارت کے غلبے کے وقت
کاہو کے پتی کے پانی کے یا شیاف مامیثا کے بنفشہ کے تیل کے ساتھ یا بیٹی والی عورت کے دودھ کے ساتھ
احتیاج ہوتی ہی اور کان مین ڈالنے کی ساری چیزون کا واجب ہی گرم ہو یا ٹھنڈا نیم گرم ہونا کیون کہ
ہر چیز شدت کی گرمی اور ٹھنڈک رکھنے والی ضرر کرتی ہی لیکن شدت کی گرمی رکھنے والی چیز کا مضر
ہونا تو ظاہر ہی لیکن شدت کے ٹھنڈک رکھنے والی کے مضر ہونے کا سبب یہ ہی کہ پٹھا طبیعت سے
ٹھنڈا ہوتا ہی اور جو سماعت کی کمی کیڑے کے ہو جانے سے ہوتی ہی بس اوسمین کیڑون کی ہلکی دواؤن کا
ان دواؤن مین سے جو ہمنے بیان کی ہین درد سر مین مثل تنقا لوکی پتی کے پانی اور مری بالقلے کے
جوشاندے کے نیمگرم قطورے سے استعمال کیا جاے گا مصنف نے ہلکی دواؤن کو کیڑون مین کی دواؤن
مین اسلیے اختیار کیا ہی جیساکہ درد سر مین اختیار کیا ہی کہ عضو اپنی حس کے ذکاوت سے اور دماغ کے
پاس ہونے کے سبب سے ان دواؤن مین سے قوے کی واشت نہین رکھتا ہی اور جو سدے سے
جھلی کے یا گوشت کے ہوتی ہی تو اوسکی دوا اسکا کاٹ ڈالنا ہی اس کام کے معمولی اوزان سے اور اسکا
نکال ڈالنا ہی اور یہی کماندار نشتر ہی اور جو کہ میل کے سدے سے ہوتی ہی تو اسے کڑوے پہاڑی باداموں کے
تیل کا گرم رات کو کان مین ڈالنا فایدہ کرتا ہی کیونکہ اسکے لیے باوجود میل کو ملائم کرنے اور دور کرنے کے
اور مجرے کو نرم کرنے کے کان کی بیماریون مین خصوصیت ہی اور صبح کو حمام مین بھیجا جاے گا اور گرم زمین پر
سلایا جاے گا اور گرم توے پر کان کو رکھے گا تاکہ کان کے اندر وار گرم بخار جائین بس وہ میل کہ
تیل سے رقیق ہو گیا ہی بہ نکلے طنین اور دوی یعنے کان مین بے باہر کی تیز باریک اور نرم اور بڑی آواز کا آنا

اور اسکا سبب اس ہوا کا حرکت کرنا جو تجویف مین ہی یعنے کان کی سوراخ کی تجویف مین ہی کیون کہ آواز اسی
سبب سے ہوتی ہی کہ کان کے سوراخ بر کے پیچھے پٹھے پر کان کے منتہاے سوراخ مین کے ٹھیری ہوئی ہوا کے تموج
سے پہونچتی ہی خواہ اس تموج کا سبب اندر وار سے ہو یا باہر وار سے ہو اور جبکہ یہ تحریک باہر وار سے نہین ہوتا ہی
تو وہ اندر وار سے ہوتا ہی اور یہی تجویفون مین کا گرا ہوا انجار ہی اور اسکا آواز کو پیدا کرتا ہی یا تو کھوپریکے جرم پر کوفت
کرنے کے سبب سے یا ان ہڈیون پر کوفت کرنے کے سبب سے ہی جو سر کی دیوارین ہین یا اس ہڈی پر کوفت کرنے کے
سبب سے ہی جو کان کے سوراخ کے انتہا پر ہی پس اسکا حس کان کا سوراخ کرتا ہی یعنے وہ پٹھا جو کان کے سوراخ پر
بچھا ہوا ہی جسطرح جبر کہ باہر والے کا حس کرتا ہی پھر جو طنین اور دوی مین سے حس کے قوی ہونے کے سبب سے
ہوتی ہی یہان تک کہ اس خفی کا ادراک کر لیتا ہی تموج مین سے جس سے خالی نہین ہوتا ہی آدمی عادت سے مثل غذاون کے
بخارون کی حرکت کرنے کے معدے مین غذا کے پکنے کے معدے سے سر کی طرف بخار کے چڑھنے کے وقت
تو او سپر دماغ کی سلامتی دلالت کرتی ہی آفتون سے اور حواس کی صفائی سب حاسونکی اور جو کہ دماغ کے ضعف سے
اور حاسون کے ضعف کے سبب سے ہوتی ہی حاسہ قوتون کے ضعف کے سبب سے یہان تک کہ ہوا مین ذراسی تحریک
اور تموج کے پیدا ہونے سے منفعل ہو جاتا ہی جسطرح جبر ضعیف ذراسی گرمی اور سردی سے اثر قبول کر لیتا ہی
کہ جس سے قوے کو اثر نہین ہوتا ہی تو اسکے ساتھ حواس سب کے سب مکدر ہوتے ہین مبدے کے ضعیف ہونیکے
سبب سے مصنف کہتے ہین کہ یہ قول راستی پر نہین ہی کیونکہ ادراک کی انفعال ذراسے سبب سے جبھی ہوتا ہی
جب ادراک کی قوت قوی ہوا کرتی ہی لیکن جب یہ قوت ضعیف ہوتی ہی تو اسکا ادراک ضرور ضعیف ہوتا ہی
اور یہ بات نہین ہوتی ہی مگر اس سبب سے کہ قوت آسانی سے منفعل نہین ہوتی ہی مراد لیتا ہون اس انفعال کو کہ جس سے
ادراک ہوا کرتا ہی لیکن جس انفعال سے کہ ٹھنڈک ہوتی ہی یا گرمی ہوتی ہی یا اذیت ہوتی ہی اور وجہ سے تو یہ بات
اگرچہ ضعف ہونے ہی کے وقت آسان سببون سے طاری ہوا کرتی ہی لیکن یہ انفعال اس انفعال سے جدا ہی کہ
جس سے ادراک اور حس ہوا کرتا ہی اور جو کہ ریاح اور بہت سے ابخرون سے ہوتی ہی خفی سے بڑھے ہوؤن سے
یہان تک کہ اس سے قوی اور ضعیف منفعل ہو جاتا ہی کہ وہ دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور سر کے اطراف مین تو حس
کرتا ہی بیمار حرکتون کا ان ریاح اور ابخرون کی حرکتون کا گویا کہ وہ دورہ کرنے مین کر رہتے ہین یا ایک طرف سے دوسری
طرف منتقل ہوتے ہین اسلیے کہ انپر ہوای جزونکے غالب آجانے سے جسمین کہ بند ہین اس سے انفعال اور خروج ہمیشہ رہا کرتا ہی
اور جہان کہ نکلنے کا راستہ نہین ملتا ہی تو اسی بند ہونے کی جگہ مین تموج اور دوار حرکت کیا کرتے ہین باوجود اسکے
انکے ہیجان دینے والے غالب مادے کی علامت ہوا کرتی ہی اور جو کہ چڑھے ہوے ابخرے اور ریاح سے ہوتی ہی سر کیطرف
چڑھے ہوے معدے کے طرف سے کہ غذاؤن سے یا فضلون سے بھرا ہوا ہوتا ہی مختلف ہوا کرتی ہی خالی ہونے کے

غذاؤن سے یا فضلون سے اور بھرے ہونے کے مطابق انھین دونون سے بس خالی ہونے کے وقت ٹھہر جائیگی
کیونکہ انکا پیدا کرنے والا مادہ نہین ہوتا ہی اور بھرے ہونے کے وقت ہیجان کریگی سر کے ہلکے ہونے کے ساتھ
کیونکہ بوجھل کرنے والا مادہ یہان سر مین نہین ہوتا ہی اور جو کہ شدت کے خالی ہونے سے اسطرح ہوتی ہی کہ رطوبتین
مضطرب ہوتی ہین وہ رطوبتین کہ اعضا مین اوس کی طرح جیسے پھیلی ہوی ہین انپر طبیعت کے توجہ کرنے کے وقت
اور انہین تحلیل سے اور تحریک سے تصرف کرنے کے وقت جبکہ غذا نہین ملتی ہی اسواسطے کہ غذا رکے ہوتے کے وقت
ان رطوبتون کے نشان سے غذا نجاتا ہی بس ان مضطرب حرکتون سے آواز پیدا ہوجاتی ہی اور تجویفون مین کی
ٹھیری ہوئی ہوا ان رطوبتون کی حرکت سے اور ان سے جو ابخرے بنتے ہین انکی حرکت کے سبب سے حرکت مین آتی ہی
اسپر افراط سے بھوک کا پہلے ہونا دلالت کرتا ہی یا بہت سے استفراغ کا ہونا دلالت کرتا ہی علاج بدن کا تنقیہ
کیاجائے گا پہلے تاکہ فضلے سر کو نہ چڑھ جائین اگر پہلے پہل سر کا تنقیہ کیا جاے اور سر کا تنقیہ کیا جائیگا
اسکے بعد اگر ریاح کا پیدا کرنے والا مادہ سر مین ہوگا اور معدے کا تنقیہ کیا جاے گا اگر معدے مین ہوگا ان
چیزون سے جنھین ہم کئی بار بیان کر چکے ہین ان دونون مین سے ہر ایک کے تنقیہ مین اور حس کو غلیظ
کردیا جاے گا اگر حس کی تیزی سے ہوگی اور دماغ کی تقویت کیجائیگی اگر دماغ کے ضعف کے سبب سے
ہوگی اور طبیعت کی تلئین کیجاے گی تاکہ مواد نیچے وار کی طرف جذب ہوجاے اور آنتون مین کے
مجتمع ثقل سے ابخرے سر کو نہ چڑھین اور چڑھے ہوے ابخرے ان چیزون سے کہ ہم بیان کر چکے ہین روک
دیے جائینگے اور دماغی کے لیے اسطوخودوس کا شربت لیمون کے شربت کے ساتھ مفید ہوتا ہی کیونکہ اسطوخودوس
کا شربت ریاح اور ابخرون کے پیدا کرنے والے مادے سے دماغ کو پاک کردیتا ہی اور لیمون کا شربت مادے کی تقطیع
کرتا ہی اور بخار کا قمع کرتا ہی اور صغیر اطریفل خاص جسوقت مین کہ معدے کی شرکت سے ہوتی ہی مفید پڑتا ہی
کیونکہ اطریفل صغیر دماغ اور معدے مین کی رطوبت کو خشک کردیتا ہی اور ابخرون کے اوٹھنے کو روکتا ہی اور
دماغ کی تقویت کیجائیگی تاکہ اثر کو قبول نکرے اور ابخرون کو قبول نکرے اور خود اسمین ابخرے پیدا ہون
آس یعنے ادھیرے کے تیل کے مثل سے کیونکہ خشکی لاتا ہی اور قبض کرتا ہی اور سختی پیدا کرتا ہی اور غالب خلط کا
استفراغ کیا جائیگا کہ ابخرون کا پیدا کرنیوالا اور دماغ اور معدے کو ضعیف کرنیوالا ہی اور ہاتھ پانون کی مالش
کیجائیگی تاکہ مادہ نیچے وار جذب ہوجاے اور حرکت دینے والی چیزون سے پرہیز کیا جائیگا کیونکہ اس سے
ابخرون مین اور ریاح مین ہیجان ہوتا ہی مثل قی کے کیونکہ قی مواد کی اوپر وار کو تحریک کرتی ہی جبکہ مواد مین
مین حرکت ہوتی ہی اور گرمی حرکت سے آجاتی ہی تو اس سے ابخرے اور ریاح ہیجان کرتے ہین اور اسلیے
کہ قی سانس کے روکنے کی موجب ہوتی ہی بس باہر وار کی ہوا سانس کے ساتھ رگون مین خون اور روح اور

ابخرونکو ہمراہ لیکر پھر جاتی ہی بس اس سببسے اعضا اور رطوبتین گرم ہو جاتی ہین اور چھینکنے سے کیونکہ چھینکنا سانس کے بند ہونے سے تحریک کرتا ہی اور گرمی پھیلاتا ہی اور جلتی دھوپ سے کیونکہ دھوپ اپنی گرمی سے رطوبتونکی تسخین کرتا ہی اور انکی تبخیر کرتی ہی اور حمام کرنے سے کیونکہ حمام اپنی گرم ہوا کے سببسے گرمی پھیلاتا ہی اور تبخیر کرتا ہی اور پرہیز کیا جائیگا پیٹ کے بھرے ہونے سے کیونکہ اُس سے فضلون کی اور ابخرون کی پیدائش بہت ہوتی ہی اور سب تبخیر کرنے والی چیزون سے مثل لہسن اور پیاز کے اور یہ کبھی بحران سے پیدا ہوتی ہی اس اضطراب سے کہ وہ بدن کی رطوبتونمین واقع ہوتا ہی اور کثرت سے ابخرونکے چڑھنے سے اور بحران کے ہو چکنے سے جاتی رہتی ہی اور کبھی دستون کے منقطع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ جو مادہ دستون سے مندفع ہوتا تھا وہ دماغ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہی اور جب مادہ کہ دماغ کی طرف حرکت کرتا ہی تو حرکت سے گرم ہو جاتا ہی اور اس سے ابخرے پیدا ہوتے ہین پھر اسہال پھیر لیا جائیگا تاکہ مادہ نیچے وار کو میلان کرے بس حلتین اور دوئی دور ہو جائیگی اور اسی سببسے اسکی ہر قسم مین طبیعت کا ملائم ہونا ضرور ہوتا ہی اس طریق پر کہ بیان ہو چکا ہی کان کا درد اسکا سبب یا تو سادہ سوء مزاج ہوائی یا پانچون قسمونسے یا مادی ہی یا تفرق اتصال ہی یا دونون سوء مزاج اور تفرق اتصال دونون ساتھ ہی ہین جیسا کہ ورمون مین ہوتا ہی اور ورم یا تو گرم بڑا ہوا ہوتا ہی کان کے گراو مین کہ کانکے پیچھے کے قریب ہی اور یہ قاتل ہوتا ہی کئی وجہونسے ایک انمین سے عضو کے حس کا قوی ہونا ہی بس درد کی شدت سے قوی غشی اور تشنج ہلاکت پر پہونچا دینے والے عارض ہوتے ہین اور دوسری وجہ جو ہر دماغ سے قریب ہوتا ہی بس اسے ضرر مجاورت کے سببسے پہونچتا ہی اور اسی سببسے اکثر اوقات سرسام پر مودی ہوتا ہی کیونکہ دماغ درد کی شدت سے ضعیف پڑ جاتا ہی اور درد کے سببسے جو مادے کہ اسکی طرف آتے ہین انھین بھی مجاورت کے سببسے قبول کر لیتا ہی اور اسی سببسے جو مادہ کہ کان کیطرف متوجہ ہوتا ہی اسے بھی قبول کر لیتا ہی اور تیسری تسخین کی شدت ہی کہ دماغ کو ورم پیدا کرنے والی مادے کی اور درد کی گرمی سے گرم کرتا ہی اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ جو غذا کہ دماغ کی غذا کرنے سے بچتی ہی وہ اسوقت مین دماغ کے ضعف کے سبب سے بہت فاضل ہو جاتی ہی اور بخار کی گرمی سے اور درد کی گرمی سے اور ورم پیدا کرنے والے مادے کی گرمی سے گرم ہو جاتی ہی اور صفرے کی طرف مستحیل ہو جاتی ہی اور دماغی فضلون کے ساتھ کان کی طرف مندفع ہوتی ہی کیونکہ ان فضلون کی شان سے اسیطرف مندفع ہونا ہوتا ہی خاص جسوقت مین یہ مقام دکھتا ہو پھر ورم اور درد مین زیادتی ہو جاتی ہی اور اکثر اوقات ساتوین دن مار ڈالتا ہی کیونکہ دماغ اس سے بڑھکر اذیت کی صعوبت کا تحمل نہین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ نہایت گرم مرضون مین سے ہی پھر اسکا بحران ساتوین دن اور ورم مین ہوتا ہی خاص جوانون کی بلیے کئی وجہون سے ایک انمین سے یہ ہی کہ ان مین اس ورم کا مادہ ان کے مزاج کی گرمی کے سببسے بہت حاد ہوتا ہی باوجود اسکے صفرا ادھر بہت مندفع ہوتا رہتا ہی پھر اسکا درد پیدا کرنا بہت شدید ہوتا ہی اور دوسری وجہ

درد گوش

یہ ہی کہ جوانون کے حواس بہت قوی اور تیز ہوا کرتے ہین پھر انکا درد سے اذیت پانا بہت شدید ہوا کرتا ہی اور
تیسری وجہ یہ ہی کہ درد کی شدت سے اور انکے دماغ پر گرمی کے غالب آجانے سے انکی بیداری اسوقت مین
نہایت شدید ہوا کرتی ہی اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ اس ورم کے پیپانے یا تحلیل ہو جانے کے پہلے انھین امرون کے
سبب سے انکے قوت ساقط ہو جاتی ہی لیکن بڈھون مین مرض کی حدت کمی ورم کے پیپانے تک مہلت دیتی ہی اگرچہ
انمین ورم کا پیپانا نسبت ہوتا ہی اور جب پیپاتا ہی تو اعراض ہلکے پڑجاتے ہین اور درد ٹھہر جاتا ہی یا باہر وار
ہوتا ہی سوراخ سے اور یہ زیادہ سالم ہوتا ہی دماغ سے دور ہونے سے پھر اسمین غش اور تشنج اور سرسام کا ڈر
نہین ہوتا ہی اور نہ پیپ کے پڑنے کے وقت اور نہ پھوٹنے کے وقت پٹھے کے پھٹنے سے اسبات کا ڈر ہوتا ہی جسکا
پیٹے مین ڈر ہوتا ہی یا ٹھنڈا ورم ہوتا ہی اور ثقل سے اور نرم نجار سے پہچانا جاتا ہی کیونکہ ٹھنڈا مادہ گرم مادے کی
طرح نہ تو گرم ہوتا ہی اور سڑتا ہی کسی اعضا مین کی عفونت سے پیدا غریب گرمی ضرور کمرو زملائم ہوتی ہی اور تفرق اتصال ہی
کان مین کر کبھی مارسے یا چوٹ سے کھنچاؤ پیدا کرنے والی ریح سے ہوتا ہی کہ کھنچاؤ کرنے سے تفرق اتصال پیدا کرتی ہی
اور ریحی خفت اور منتقل ہونے کے ساتھ ہوتا ہی یعنے ایک مقام سے دوسرے مقام پر سرکتا رہتا ہی کیونکہ ریح بند
ہونے کے مقام سے جدا ہو جانے کی اور نکل جانیکی خواہش رکھتی ہی علاج مزاج کی تعدیل کرتا ہی جسمین سوء مزاج سے درد ۹۳
ہوتا ہی لیکن گرم درد مین بس ٹھنڈے تیلون سے مثل بنفشہ کے تیل کے اور شیاف مامیثا کے کیونکہ یہ اپنی ٹھنڈک سے
موجب سبب کے دور کر دینے سے اور ارخار کرنے سے اذیت کی تسکین کرتا ہی یا کافور سے اگر گرمی شدت کی ہو
یا لوکی اور کھیرے کے پانی سے یا نیلوفر کے تیل سے اور گرم پانی کا تریڑا کیا جاتا ہی اور کبھی گرم پانی کے مقابل مین
کان کو کر دیتے ہین تا کہ اسکا گرم تر نجار کان کے اندر وار چلا جائے پھر کان کا درد ٹھہر جاتا ہی کیونکہ یہ ذات سے
ٹھنڈک دیتا ہی اور نیمگرم گرمی کے لازم لگاؤ کرنے سے درد کو تسکین دیتا ہی لیکن ٹھنڈے درد مین بس
بابونہ کے تیل سے یا سوسن کے تیل سے یا بکائن کے تیل سے یا بلسان کے تیل سے یا غار کے تیل سے اور لیکن
ریحی درد بس سینکا جائے گا گیہون کی بھوسی اور گرم باجرے سے ٹھنڈے ریحی کا تریڑا نا خونہ اور بابونہ اور
قیصوم اور غار کی پتی اور ترنج کی پتی اور پوست خشخاش کیونکہ پوست خشخاش اپنی ٹھنڈک اور غلاظت سے
باوجود تخدیر سے درد کو تسکین دینے کے گرم لطیف دواؤن کی قوتون کی اڑ جانے سے حفاظت کرتا ہی اور
پودینہ اور تمام نازے گھانس یہ سب جوش کیجائین گی اگر طین کے یا کچھ انمین سے اور اسکے انجرون کی جھک کر
دھونی لیجائیگی اور اسکے ثفل کا لیپ لگایا جائیگا اور روغن زیتون مین بس پکا ہوا جبکہ چھان لیا جائے اور
کان مین ٹپکایا جائے ٹھنڈے ریحی کو مفید ہوتا ہی کیونکہ یہ سب تحلیل کرنے والی چیزون سے بڑھکر تحلیل کرتا ہی اور
تسخین کرتا ہی لیکن گرم گہراؤ مین پیپرے ہوئے ورم کو تازہ دوہا ہوا دودھ فائدہ کرتا ہی یا شیرہ دع مین روغن گل

مین سرکہ بکایا ہوا کیونکہ دودھ لٹکاؤ پیدا کرنے سے درد کو اور حرارت کو تسکین دیتا ہے اور یہی حال روغن گل کا ہی باوجود اسکے کہ اسمین تھوڑا سا قبض ہوتا ہی کہ وہ مواد کی ریزش کو مانع آتا ہی اور سرکہ ٹھنڈک ڈالتا ہی اور قبض کرتا ہی اور دوا کا گہراؤ تک نفوذ کروا دیتا ہی لیکن رداوع بننے مادے کی موڑ دینے والی چیزین تری نہایت مضر ہوتی ہین کیونکہ یہ عضو مین قبض کرتی ہین اور تکثیف کرتی ہین بس درد بڑھجاتا ہی اور غش اور تشنج پر رجوع ہوتی ہی پھر ابتدا کے بعد روغن گل میتھی کے لعاب یا السی کے لعاب کے ساتھ ہی کیونکہ میتھی آہستگی سے لٹکاؤ اور تحلیل اور نضج کرتی ہی پھر اگر درد شدت پکڑ جاے تو پرانی چربی درد کی تسکین دینے والی ہوتی ہی کیونکہ لٹکاؤ کے پیدا کرنے مین اور نضج دینے مین بہت قوی ہوتی ہی لیکن ورم ٹھنڈا بس وہی علاج ہی کہ جسے ہم بیان کر چکے ہین سوء مزاج ٹھنڈے مین افراط کے ٹھنڈے مین شروع مین کم گرمی دینے کے ساتھ کیونکہ افراط کی سخونت مادے کو جذب کر لاتی ہی پھر ورم زیادہ ہوجاتا ہی یہ تدبیر استعمال کیجاے گی فصد اور استفراغ کی تقدیم کرنے کے ساتھ ہی اگر ورم گرم ہو تو گرم مادے کی تنقیہ کرنے والی چیزون سے اور اگر ورم ٹھنڈا ہی تو ٹھنڈے خلطون کے تنقیہ کرنے والی چیزون سے اور طبیعت کے ملائم کرنے کے ساتھ سب مین تاکہ مادہ نیچے دار کو میلان کر جاے اور ہر روز تعدیل کرنے والی مزاج کی چیز پلائی جائیگی مثل آلو بخارا کے شربت کے اور نیلوفر کے شربت کے اسبغول کے لعاب کے ساتھ بنفشہ کے شربت کے ہمراہ یا مثل میٹھے خیساندے کے یا گھٹے کے شکر کے ساتھ یا بنفشہ کے شربت کے ساتھ گرم مین گرم ورموں مین یا اسطوخودوس کے شربت کے ساتھ ٹھنڈے مین یا مثل میٹھے جوشاندے کے لیمونکے شربت کے ساتھ یا مثل بنفشہ کی معجون کے گرم مین اور ان چیزون مین سے جو شفا دیتی ہین درد کی کو ٹھنڈے کو سادہ ہو یا مادی ہو پینا ہی شراب پرانی تری کا نیمگرم کیونکہ نیمگرم شراب قوی گرمی کرتی ہی اور غلیظ خلطونکے تقطیع کرتی ہی اور انکی تحلیل کرتی ہی اور ریح کا کسر کرتی ہی اور عرضی گرمی اس پر اسکے معین ہوتی ہی اور اپنے نشہ پیدا کرنے سے اور نیند کے لانے سے درد کو تسکین دیتی ہی اسلیے کہ سونا دو وجہون سے درد کو تسکین دیا کرتا ہی ایک ان دونون وجھونکی یہ ہی کہ سونا ان طبیعی قوتونکے تقویت کرتا ہی جو عضو مین درد کا مقابلہ کرتی ہین اور اس اصلی حرارت کی تقویت کرتا ہی کہ جو طبیعت کا اوزار ہوتی ہی اور ان دونون وجھون مین کی دوسری وجہ یہ ہی کہ سونا عضو مین کے لمسی شعور اور ارادی حرکتون کی تقویت کرتا ہی بس درد ٹھہر جاتا ہی اور کان مین ٹپکائی جانیوالی چیز کا نیمگرم ہونا چاہیے خواہ وہ گرمی دینے والی ہو یا ٹھنڈک کرنے والی ہو کیونکہ بیان ہو چکا ہی کہ ٹھنڈا طبیعت سے ٹھنڈا ہوا کرتا ہی اور گوشت چھوڑ دینے چاہیے تاکہ طبیعت انکے ہضم کے کرنے مین درد کے دفع کرنے سے رک نجاے اور تاکہ فضلون اور ابخرون کی پیدائش کثرت سے نہو اور حصر کر لیا جاے او گردن پر اور ساگون پر کیونکہ یہ جلد ہضم ہوجاتے ہین اور غذا رکم پیدا کرتی ہین مثل پالک کے اور کاسنی کے گرم مین اور ہلیون یعنے ناگردون پر اور نیمبرشت انڈے کی زردی پر سب ہی مین

اسلیے کہ نیمبرشت انڈے کی زردی اگرچہ حرارت کی طرف میلان رکھتی ہی گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہی شیخ بوعلی سینانے اسکی تصریح کردی ہی اور حال یہ ہی کہ جلد ہضم ہوتی ہی اور اس سے فضلے کم پیدا ہوتے ہین **کانو مین کے قرحے** لیکن شروع شروع کےلیے انھین قرحون مین سے وہ ہین کہ جن مین عضو کا مزاج بہت ضعیف نہین ہوا ہی اور انمین اور گوشت کے سوا اور چیزونمین سے فاسد نہین ہوا ہی بس نشاف مامیثا ہی کیونکہ نشاف مامیثا بھرنے کی روکنے والی رطوبتونکو قوی خشک کرنے سے کردیتا ہی سرکے کے ساتھ کیونکہ سرکہ بھی خشکی پھیلاتا ہی اور قرحونکے دوڑنے کو روکتا ہی یا کچے انگور کا شیرہ ہی کیونکہ انگور کا شیرہ خشکی کرتا ہی اور ڈھلڈھلے پن کو دور کرتا ہی اور گوشت کو اوگاتا ہی شہد کے ساتھ کیونکہ شہد مین جلا ہوتی ہی یا کاشغری سفیدہ کا مرہم ہی یا مرہم باسلیقون ہی لیکن پرانے دیرینہ انھین قرحونمین سے نکلنے والی چیز کی بدبو سے بشناخت کیے جاتے ہین کیونکہ قرحہ جب پرانا ہوجاتا ہی تو اس قرحے کی رطوبتونمین تصرف کرنے سے عضو کم زور پڑجاتا ہی اور اصلی حرارت مین نقصان آجاتا ہی پھر اس طوبت پر غریب حرارت غالب آجاتی ہی اور اسے سڑا دیتی ہی اور بہت نکلنے سے کیونکہ قوت اس عضو کی غذا کے ہضم کرنے سے عاجز آجاتی ہی بس وہ غذا فضلے بنجاتی ہی اور غذا کے فضلونکو دفع کرنے سے اور اس عضو کی طرف اور اور عضوون سے آئے ہوے فضلونکے دفع کرنے سے عاجز ہوتی ہی بس انمین قطران کے تیل کی احتیاج پڑتی ہی کیونکہ یہ تیل قرحونکو رطوبتے زور کے ساتھ پاک کردیتا ہی **کانکے اندر جانور** گھس جانا مثل مکھی کے اور جونکے اور چیونٹی کے اور کیڑے کے کانمین اور کیڑ یکا کانمین پیدا ہونا **علاج** قطرانکے تیل کا کانمین قطور کرنا ہی بس اسیوقت جانور کی حرکت کو ٹھہرا دیتا ہی پھر اوسے مار ڈالتا ہی تھوڑی سی دیر مین کیونکہ یہ مار ڈالنے والی دواؤنمین سے ہی یا کانمین قطور کیا جاے روغن زیتون کا کیونکہ روغن زیتون کیڑون کو قتل کرڈالتا ہی گرم تاکہ اثر کرنے مین قوی ہو اور سلایا جاے کانپینے ٹھہرایا جاے گا دھوپ مین تاکہ اسکی گرمی باقی رہے اور جلدی سے ٹھنڈا نہ پڑجاے بس وہ مرجاے گا جانور اور قطور کیا جاے گا شفتالو کی پتی کا پانی یا آلو بخارا کی پتی کا پانی اور کل وہ دوائین جنھین ہم کیڑون مین بیان کرینگے **پانی کا کان کے اندر وار چلے جانا** کہ اس سے شدت کا درد عارض ہوتا ہی کیونکہ عضو حس کا قوی اور تجویف مین تنگ ہی جب اسپر کسی غریب چیز کی ریزش ہوتی ہی تو اس کے کھنچاؤ کرنے سے اور اس مین حرکت کرنے سے اذیت پاتا ہی خاص جسوقت مین اس غریب چیز کےلیے ردی کیفیت ہوتی ہی مثل کھاری پن کے اور حدت کے اور لذع کے اور اکثر اوقات ورم کرجاتا ہی کیونکہ اسکی طرف درد کے سبب سے مادہ جذب ہوتا ہی اور اسوقت مین درد زیادہ ہوجاتا ہی پھر اگر ہلانا اور حرکت دینا اور ایک پیر پر کھڑے ہوکر کودنا فائدہ نکرے اور ایک پیر پر کودنا اسطرح ہی کہ بیمار ایک ٹانگ سے کھڑا ہوکر اس کان پر ہتیلی رکھکر سر کو اس طرف جھکانیکے بعد پانو پر اوچھلے تو داخل کیا جاے گا کانمین سرا گوندی لکڑی کا یا سونیکی یا سونف کی لکڑی کا اسمین سے کہ جسکے اندر سوراخ کھول ہوا اور اسے ہموار کرلیا ہو یہانتک کہ اسمین پانی چلا جاے

اس شکل سے کہ لپیٹ دی گئی ہو روئی سر سے پر ردئی کہ روغن زیتون مین ڈبوئی ہوئی ہو پھر جلا دی جاسے یا سطرف سے
یہان تک کہ آگ کی گرمی کان کے اندر وار تک پہونچے پھر جب اگ کانسے قریب ہو جائیگی تو یکبارگی جذب کریگی پس پانی
نکل آئیگا اسکے ساتھ کان سے خلا کی ناچاری سے لکڑی کے مکانکے لکڑی سے خالی ہونیکے سبب سے پس پانی اسکے مکانکی طرف
جذب ہو جائیگا اسواسطے کہ یہانپر کوئی دوسری چیز نہین ہے اسلیے کہ وہ ہوا جو اسمین ٹھیری ہوئی ہے آگ کی گرمی سے ضرور تحلیل
ہو چکی گی اور یہ بھی ہے کہ اگ جسطرحپر تیل کو چراغ مین سے جذب کرلیتی ہے اوسی طرحپر گہراوسے پانی کو اپنی جہت مین
جذب کرتی ہے اسے مخاطب دیکھتا ہے کہ سینگیان آگ سے عضو کے جذب مین اتنا مبالغہ کرتی ہین کہ اسے بے سختی کے
اکھاڑے ہوے نہین چھوڑتی ہین بس اگ سے وہ بات حاصل ہو جاتی ہے جو چوسنے سے حاصل ہوتی ہے اور اس سے
زیادہ قوی اس سب سے پانی کے جذب کرنے مین صوف ارغوان ہے دریائی اور یہ ایک قسم کی سیپ ہے جو شرقی سمندر
مین اور روم کے شہرونمین اور قیروانکے شہرونمین بڑی سیپ مین ہوتی ہے کہ اس سیپ کا رنگ موتی کی سیپ کا سا ہوتا ہے
اس سیپ کی اوپر کیطرف چوڑی ہوتی ہے اور نیچے کیطرف پتلی اسکی لنبان ایک طرح کی لنبان پر مائل ہوتی ہے اور اسکی
باریک طرف مین یہی مشہور صوف ہوتا ہے اور رطوبت کو قوی چوسنے سے چوس لیتا ہے اس سے کان بھر لیا جاتا ہے پھر
نکال لیا جاتا ہے اور پھر نچوڑ ڈالا جاتا ہے اور کئی بار کیا جاتا ہے یہان تک کہ پورا پورا سارا چوس لاتا ہے امراض حلق کے اور
یہی حلق وہ کشادگی ہے جسمین سانس اور غذا کا مجرا ہوتا ہے اور اسی مین کوا اور لوزتین اور غلصمہ ہوتا ہے اور یہی لوزتین دو عصبی
گوشت کے ٹکڑے ہین کہ حلقوم کے دونون جانبون سے زبان کے جڑ تک اور پروار کو لٹکے ہوئے ہین اور غلصمہ ایک براق
گوشت کوے سے تالو سے ملا ہوا کوے کے نیچے نرخری کے سرپر منطبق ہوتا ہے خناق یہ سانس کا اور نگلنے کا رک جانا ہے جبکہ سدہ
قوی ہوتا ہے اور سانس کے رکنے سے یہ مراد نہین ہے کہ یہان اصلا سانس ہی نہین ہوتی ہے کیونکہ یہ ایسی بات ہے کہ جسکے
ساتھ زندگی نہین ہوتی بلکہ یہ وہ ہے کہ جسکے ساتھ سانس پوری نہین چلتی ہے یعنے اندر وار کی ہوا ناشائستہ طریق بہت کم ہوا
کرتی ہے یا دونون کا دشوار ہو جاتا ہے جبکہ سدہ ضعیف ہوتا ہے یا تو مزاحمت کے سبب سے کسی چیز کی سانس یا غذا کے مجرے
کے لیے جیسا کہ کسی گڑیا کے سرک جانے سے عارض ہوتا ہے گردن مین سے گردن کی گڑیون مین سے آگے وار کو
پھر غذا کے مجرے مین نچوڑ واقع ہوتا ہے اگر سرک جانا تھوڑا سا ہوتا ہے اور سانس کا مجرا بھی نچوڑتا ہے اگر بہت ہوتا ہے
بس اسکا مقام دھنس جاتا ہے یعنے جھکی ہوئی گڑیا کا مقام اندروار کو اور اسکا چھونا درد دیتا ہے یعنے اسکے مقام کا چھونا
اُس جھلی کے جو پیچھے پر ہے اذیت کے سبب سے کیونکہ چھونے سے ہٹی ہوئی گڑیا آگے وار ہٹتی ہے اور ہٹی ہوئی گڑیا
پر کے جلد کے اذیت پانے سے اور چت سونے کے وقت گلے سے نیچے اترنے کو مانع آتا ہے کیونکہ نرخرا
چت لیٹنے کے وقت منجذب لنبا ہوتا ہے تاکہ اسکی لنبان اتنی زیادہ ہو جاے کہ جیسے سر کا میلان پیچھے وار گڑیا
گر کے سرک جانیکے ساتھ مقتضی ہوتا ہے بس اسکا مجرا تنگ ہو جاتا ہے اور ترچھا ہو جاتا ہے اور اُسوقت مین

امراض حلق

خناق یعنی سانس رکجانیکا عارضہ

کنھچاؤ کرتی ہی وہ چیز جو گلے سے اوتاری جاتی ہی جو ان مین نرخرے کے غضروف کا اور اسکے مجرے کو کشادگی سے کھچاؤ کرتی ہی یہانتک کہ اسمین نفوذ کرنا نہایت دشوار ہوتا ہی اور یہ بات گلے سے نیچے اوتارنے سے خصوصیت نہین رکھتی ہی بلکہ سانس کا بھی یہی حال ہوتا ہی لیکن گلے سے نیچے اوترنے کا رکجانا اکثر سانس کے رکنے سے ہوا کرتا ہی کیونکہ اندر وارہ کو جھکا ہوئی گریا کی مزاحمت فقط نرخرے ہی سے ہوتی ہی اور نرخرے کے واسطہ سے سانس کے مجرے کے مزاحم ہوا کرتی ہی یا تو آلونکی حرکت دینے والی قوت کے عاجز آنے سے یعنے سانس لینے کے اور نگلنے کے آلونکی حرکت دینے سے ہوتا ہی جیسا کہ ان آلونکی شدت کے خشکی کے وقت ہوتا ہی پھر مطیع نہین ہوتے ہین قوت کے پھیلنے مین اور سمٹنے مین مثل اس سوکھے چمڑے کے جو دوہرے ہونیکو اور موڑنے کو قبول نہین کرتا ہی اور نہ انمین قوت کے حامل روح نفوذ کرتی ہی اسلیے کہ یہ آلے خشکی کے وقت سمٹتے ہین اور انکے اجزا مین بعضے اجزا بعضون پر مجتمع ہو جاتے ہین پھر وہ سوراخ جنمین روح نفوذ کرتی ہی بند ہو جاتے ہین بس منہ خشک ہو جاتا ہی کیونکہ وہ غدودی گوشت جسمین منہ کی رطوبت پیدا ہوتی ہی ان آلونکی مجاورت سے اور خشکی پھیلانے والے سببکے اثر قبول کر لینے سے سوکھ جاتا ہی اور نگلنا اور سانس لینا گرم پانی کے ساتھ آسان ہوا کرتا ہی کیونکہ اس سے آلے تر ہو جاتے ہین اور ڈھیلے پڑتے ہین اور اس قسم کی علامتونکے ہونیکے ساتھ اور خشکی پھیلانے والے سببونکے تقدم کے ساتھ پائے جاتے ہین جیسا کہ ہوتا ہی تحریک کرنیوالی قوت کا عجز گلا گھوٹنے والی دوا اونکے کھانیکے وقت کیونکہ یہ دوائین اپنی نوعیہ صورتون سے روح کے مزاج کو فاسد کر دیتی ہین اور سانس لینے کے اور نگلنے کے آلون کی تحریک کرنیوالی قوت کو ضعیف کر دیتی ہین اور انھین سببون سے پٹھونمین اور جھلیونمین تشنج پیدا کر دیتی ہین یا جیسا کہ عجز ہوتا ہی معدے مین دودھ کے جمجانے سے کیونکہ دودھ اپنی ذات مین فساد کو جلد قبول کر لیتا ہی پھر جب دودھ معدے مین جم جاتا ہی تو اس سے نیچے نہین اترتا ہی اور معدے مین ردی زہریلی کیفیت پر مستحیل ہو جاتا ہی پھر اس سے وہ بات پیدا ہوتی ہی جو گلا گھونٹنے والے زہرونسے پیدا ہوتی ہی یا ان جھلیونمین کے ورم کے سببسے ہوتا ہی جو نرخرے مین ہوتی ہین اور نرخرے کے سرے پر ہوتی ہین اور یہی نرخرا گریون کا عضو ہی کہ آواز کے آلہ کے لیے پیدا کیا گیا ہی اور اسکی جھلیان سوا ہوتی ہین یا جھلیون مین کے ورم کے سببسے باہر والیون سے ہوتا ہی نرخرے کی باہر والیون سے کہ آگے وار کو مائل ہوتی ہین بس جسکے لیے ظاہر ہوتا ہی جیسے بینائی کے حس کے لیے اور چھونے کے حس کے لیے گردن کے آگے وار مین اور یہ زیادہ سالم ہوتا ہی کیونکہ یہ ورم سانس مین تنگی نہین کرتا ہی اور ایسی روک سے روک نہین کرتا ہی کہ جسکا شمار کیا جاے کیونکہ یہ ورم سانس کے مجرے سے دور ہوتا ہی پھر اسے نہین بند کرتا ہی مگر اتنا کہ اسے نچوڑے ہوے ہی اور جہان کہ دور ہوتا ہی تو اسکا نچوڑ شدید نہین ہوتا ہی اور خناق کا ورم جسقدر کہ سانس کو ضرر کرنےمین کم ہوا کرتا ہی اسیقدر خطرے مین کم ہوتا ہی جسقدر کہ زیادہ سانس کو مضر ہوتا ہی اسیقدر

رو دارت مین بڑھکر اور خطر مین عظیم ہوتا ہی لیکن اندر روار کا ورم اندر دار کی پچھلیونمین کاکہ نرخرہ مین ہوتی ہین بس
تنگی کرتی ہین اس سے سانس نہایت اور بہ زدی ہوتا ہی کیونکہ دل کو ضرر پہونچتا ہی اسلیے کہ دل کی طرف ہوا کم
پہونچتی ہی اسواسطے کہ اس ورم نے اپنے حجم کی مقدار بھر سانس کے مجرے کو بند کردیا ہی اور اسلیے کہ اکثر تسے پھیپھڑمین اور
دل مین اس ورم سے بہکر مواد جایا کرتے ہین اور ایسے امرون کی چھوٹے سے چھوٹے بجز انتک برداشت نہین
ہوتی ہی اور ان دونون مین یعنے گلے کے باہر کی مچھیون کے اور گلے کی اندر کی مچھیون کے ورم مین کہ
جن سے سانس کا لینا نگلنے سے بڑھکر دشوار ہوتا ہی کیونکہ یہ مچھلیان سانس کی حرکت سے مختص ہین انھین
نگلنے کے فعل مین کوئی دخل نہین ہوتا ہی پھر جب انمین ورم ہوجاتا ہی تو یہ مچھلیان اپنے فعل کے کرنے سے ضعیف
پڑجاتی ہین بس سانس کا لینا دشوار ہوجاتا ہی باوجود اسکے کہ جب ورم اندر کی مچھلیونمین ہوتا ہی تو اسکے ساتھ
مجرے کو بھی بند کردیتا ہی اور اسمین گلے سے اُترنا دشوار ہونیکا فقط یہی سبب ہی کہ یہ نرخرہ نمین نچوڑ کرتا ہی اور مجاورت سے
اسمین تنگی کرتا ہی اور ورم کا اس عضو مین تنگی کرنا کہ جسمین خود ہوتا ہی اسکے پاس کے عضو مین تنگی کرنے سے
ضرور بہت ہوتا ہی لیکن جو ورم کہ باہر سے نرخرے کے آگے دار ہوتا ہی وہ گلے سے نیچے اُترنے کی دشواری سے
کم پیدا کرتا ہی کیونکہ نرخرے سے دور ہوا کرتا ہی اور جو ورم کہ نرخرے کے اندر روار ہوتا ہی اور خاص جوگدی کی
جہت مین ہی تو یہ گلے سے نیچے اترنیکی دشواری بہت پیدا کرتا ہی لیکن ورم نرخرے کے اوپر باہر دار کی
مچھلیونمین کاکہ نرخرے سے باہر ہین یا اندوار کی مچھلیونمین کاکہ نرخرے کے اندر دار ہین اور ان دونونمین
نگلنا بڑھکر دشوار ہوتا ہی سانس کے لینے سے کیونکہ نرخرا ورم کے نچوڑنے کے سبب سے تنگ ہوجاتا ہی اور اسلیے
کہ زبان کی حرکت اور وہی کھانے پینے کو نگلنے کے وقت اٹھاکر نرخرے تک پہونچاتی ہی جب ورم کے نچوڑنے کی
شدت سے ضعیف ہوجاتی ہی تو اس سے یہ فعل پورا نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ وہ قوت جاذبہ جو نرخرے کیلیے ہوتی ہی
جذب سے ضعیف پڑجاتی ہی اور نرخرے کے اوپر وار کی مچھلیونمین ورم ہونیکے وقت سانس لینے کے دشوار ہونے کا
سبب یہ ہی کہ یہ ورم نرخرے کی مزاحمت کرتا ہی اور مجاورت سے اسمین تنگی پیدا کرتا ہی پھر اسمین ہوا کا جانا دشوار ہوجاتا ہی
لیکن جو ورم کہ نرخرے کے نیچے وار کی مچھلیونمین ہوتا ہی بس وہ اگرچہ سانس لینے کی دشواری کا موجب ہوتا ہی
لیکن شدت کی دشواری نہین پیدا کرتا ہی اور دموی ورم مین زبان سرخ ہوتی ہی کیونکہ یاسکے ورم مین سے
خون کو پی لیا کرتا ہی اور شہر گونمین تفخ اور کھنچاؤ ہوتا ہی اور درد زیادہ قوی ہوتا ہی کیونکہ دموی عضو مین
تفرق اتصال کو بہت پیدا کرتا ہی اسلیے کہ خونمین کھنچاؤ کرنے کے زیادتی ہوتی ہی اور صفرا اپنی تیکی اور حدت کی
سبب سے ظاہر کی طرف اور اوپر وار کی طرف میل کرتا ہی پھر اسکا عضو کی جڑان مین کھنچاؤ کرنا شدت نہین پکڑتا ہی اور
صفراوی مین اسی سے جلن اور سوئیان سی چبھنی اور زبانکی زردی و منھکی کڑواہٹ ہوتی ہی اور کبھی ان لونکی ترکیب

ورم ہوا کرتا ہی پھر علامتو نمین یہی ترکیب ہوجاتی ہی اور بلغمی مین اسی سے نمکینی ہوتی ہی اگر بلغم شور ہوتا ہی اور پھیکا پن مٹھاس کی طرف مائل منہ مین یعنے پھیکا پن کچھ مٹھاس کی طرف اگر بلغم طبیعی بلغم کے قریب ہوتا ہی اور پیاس کی کمی اور درد کی شدت کا نہین ہوتا ہی کیونکہ رطوبت عضو کو لٹکا دیتی ہی اور لٹکاو اس چیز سے ہی جو درد کو تسکین دیتی ہی اور ٹھنڈک ضد پیدا کرتی ہی اور ضد بھی تسکین دینے والی چیز نہین سے ہوتا ہی اور سوداوی مین اسی سے ہوتی ہی سختی مادے کی خشکی اور ارضیت کی کثرت کے سبب سے اور ترشی اور کھٹاہٹ منہ مین اور نہین ہوتا ہی مگر نادر کیونکہ سودا یہان کم ہوا کرتا ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ سودے کی ریزش ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف یکبارگی کم ہوا کرتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ سودا غلیظ ہوتا ہی اور کم ہوتا ہی اور سودے کی حرکت سست ہوا کرتی ہی اور خناق یکبارگی عارض ہوتے ہین پھر کہتے ہین لیکن سودے سے خناق کا ہونا ندرت کے ساتھ بعید نہین ہی کہ یکبارگی یا تھوڑا تھوڑا کر کے عارض ہو پھر خناق ہوجاے اور اسکا اکثر یعنے سوداویکا اکثر انتقالی ہوتا ہی گرم ورم سے جبکہ اسمین سے لطیف اجزا تحلیل ہوجاتے ہین اور کثیف سخت ہوکر باقی رہجاتا ہی اور کلبی خناق مین سے وہ ہی جسمین منہ ہمیشہ کھلا رہتا ہی کیونکہ سانس لینے کی احتیاج اور مجرے کی تنگی شدت سے ہوتی ہی پس منہ کھل جاتا ہی تاکہ مجرے مین کشادگی ہوجاے اور تاکہ سونگھی ہوی ہوا مین سخونت نہ آجاے جیسا کہ منہ کے بند ہونیکی سخونت ہوجاتی ہی اور ہمیشہ ہوتا ہی اسمین زبان کا باہر رہنا کیونکہ منہ سے باہر نکلنے کے وقت زبان کی لنبان زیادہ ہوجاتی ہی پھر اسکی چوڑان اور غلاظت گھٹ جاتی ہی اور پتلی پڑجاتی ہی پس اس سے کچھ مجرا کشادہ ہوجاتا ہی اور خناق کی یہ قسم اس نام سے اسلیے نامزد ہوی ہی کہ اس عارضے والے کا حال بعضے کتون کے حال سے مشابہ ہوا کرتا ہی اور یہ ردی ہوتا ہی کیونکہ یہ حالت جبھی ہوتی ہی جب ضیق شدت سے ہوا کرتی ہی اور اسکے قریب دل اور روح کا مزاج فاسد ہوتا ہی اور اصلی حرارت گھٹتی ہی اور اسکی پیدائش نہین ہوتی ہی مگر کسی گریبا کے سرک جانے سے یا نرخرے کے اندر دار کے سوج جانے سے خواہ اسکے ساتھ باہر دار کی جھلیو نمین ورم ہویا نہو لیکن خناق کے باقی سبب ایسے حد نہین پہونچتے ہین کہ اس سے یہ قسم خناق کی پیدا ہو لیکن جب خناق والے کا منہ نیلا ہوجاے کیونکہ اصلی حرارت کے گھٹ جانے کے سبب سے اس پر ٹھنڈک غالب آجاتی ہی اور اسوقت مین اسکے اعضا کثیف ہوجاتے ہین اور انکے سوراخون مین کے ہوائی شفاف اور روحی اجزا باہر نکلجاتے ہین اور انمین شعاعین اور نور بھی نفوذ نہین کرتے ہین اور انمین کا خون بھی جم جاتا ہی اور اسی سبب سے رنگ سیاہ پڑجاتا ہی اور یہ سودا اس زردی سے ملجاتا ہی جو اچھے سرخ رنگ دینے والی خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہی پس نلاہٹ پیدا ہوجاتی ہی اور آنکھونکے حلقے کالے پڑجائین کیونکہ یہ قوام کے سست اور گوشت کے کم ہوتے ہین پھر انمین سیاہی فقط اس سبب سے ظاہر ہوتی ہی کہ انمین جو خون کہ جم جاتا ہی۔

[illegible]

وہ بہت ہوتا ہی اور اسکی سیاہی ظہور مین شدید ہوتی ہی لیکن منھ کے باقی اعضا مین گوشت ہونیکے سببسے کچھ خون
مین سے بے حملا باقی رہجاتا ہی کہ وہ زردی کا موجب ہوتا ہی پس وہ مردہ ہی موت کے وقوع کے ثابت ہونے سے
اوسے مردہ قرار دیا ہی اور اسیطرح پر وہ مردہ ہی جبکہ اسکی نبض ساقط ہو جاے اور اسکے ہاتھ اور پاؤن
ٹھنڈے پڑ جائین اصلی حرارت کے بجھ جانے کے سبب سے اور زبان موٹی اور کالی ہو جاے کیونکہ اسوقت مین
رطوبتین بہت ہو جاتی ہین اسلیے کہ سانس کے گھٹنے سے جب گھونٹ ہوتی ہی تو سر سے ریزش ہوتی ہی اور سانس
کے بند ہونے سے اور تنگی سے جو سر کو چڑھجاتا ہی وہ اُترتا ہی اور خاص اسوقت مجرے کی تنگی سے سر سے وہ چیز
نہین اترتی ہی جو نیچے کو اترا کرتی ہی اور یہی زبان نرم قوام کا سست عضو ہی پس اسمین رطوبتین نفوذ کر جاتی ہین
اور بند ہو جاتی ہین اور اسکا جرم عظیم ہو جاتا ہی اور اسکے نزدیک زبان کے منفذ بند ہو جاتی ہین اور اسکی تر یا تو نہین نچوڑ
ہوتا ہی اور اسمین کی اصلی حرارت کی اور حیوانی روحکی ترویح منقطع ہو جاتی ہی پھر بجھ جاتی ہی اور اسی سبب سے یہ عضو کالا
پڑ جاتا ہی یا سبب یہ ہی کہ زبان کی رطوبتین اس ہوا کی گرمی سے جو گرم ہو کر اور دل مین گھٹ کر باہر نکلتی ہی جلجاتی ہی
اور ان دخانی ابخرون کی گرمی کہ جو جل کر بہت سے اس ہوا کے ساتھ باہر آگئے ہین اور جب خناق والے کے منھ سے
کف جاری ہوگا پھر اسکی امید نہوگی کف رطوبت کی ریح کے ساتھ ایسی آمیزش سے پیدا ہوتا ہی کہ جس سے آمیزش
کے ساتھ ریح کو مائیت سے جدا ہونے کی قدرت نہین ہوتی ہی کہ اوپر چڑھجاے اور نہ مائیت کو ریح سے جدا ہونے کی
طاقت ہوتی ہی کہ تہ نشین ہو جاے اور جب خناق والے کا غش کی حد پر پہونچنے کے بعد کف جاری ہوتا ہی پس یہ
اکثر پھیپھڑے کے جرم کے یا دماغ کے ذوبان یعنے پگھل جانے سے ہوتا ہی کیونکہ دل سے تنفس کے ترویح کے نہونے
سے بہت اُمنگتی ہین اور اس سے پھیپھڑے یا دماغ کا جوہر پگھل جاتا ہی اور اس مین دل مین کے پگھلے ہوے
جزو دخانی ابخرون سے ملجاتے ہین اور بند ہونے سے اور شعلہ پکڑ جانے سے دھوان دھار روح سے ملجاتے ہین
اور یہی کف کا آنا موت پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ دل کا شعلہ پکڑ لینا اس حد پر جبھی پہونچتا ہی کہ جب روح کا جوہر
ایسا فاسد ہو جاتا ہی کہ پھر حیات کی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور جب کف غش نہونے کی حد پر پہونچنے کے پہلے
جاری ہوتا ہی تو یہ بات اکثر خلطی رطوبتون سے ہوتی ہی کہ نرخرے کی طرف سر سے بہکر آجاتی ہی یا یہ رطوبتین
پھیپھڑے سے اسکی سانس لینے کی قوت کے سو نگھنی ہوا کے لیے مکان کشادہ کرنے کے لیے انھین حرکت
دینے سے چڑھ آتی ہین اور سانس کے پھرنے کے وقت یہ رطوبتین چڑھنے والی ہوا سے مل گئی ہین پس انسے یہ کف پیدا
ہوگیا ہی اور یہ کف اگرچہ ردی ہوتا ہی کیونکہ یہ دماغ کے اتنا شعلہ پکڑ لینے پر دلالت کرتا ہی کہ اسکی رطوبتین بہ نکلی ہین
یا اسباب پر دلالت کرتا ہی کہ ہوا کے استنشاق مین پھیپھڑے سے باہر کو دخانی بخرون کے ساتھ ان رطوبتون کی
حرکت دینے مین شدت کی ناچاری ہی لیکن مر جانے پر دلالت نہین کرتا ہی خاص جسوقت مین کہ یہان قوت اور دکھانیکی

علاج

خواہش ہوتی ہی **علاج** اس مین ابتدا کیجائیگی فصد سے سر اروکی فصد سے اگر مادہ نرا خون ہو یا ایسے سوا اور کسی خلط سے ملا ہوا اور تھوڑا تھوڑا کر کے خون کئی دفعہ مین نکالا جائے گا اس لیے کہ بیمار پر گلے سے نیچے اوتارنا دشوار ہی پھر جب ایک ہی دفعہ اسکا بہت سا خون نکلے جائے گا تو اسکی قوت ضعیف پڑ جائے گی اور اسے غش آجائیگا اور اسکا تدارک نہو سکے گا لیکن خون کا تھوڑا تھوڑا کر کے نکالنا مادے کو بے کسی برائی کے دور کر دیتا ہی اور موجب خلط کا استفراغ ہو اسہال سے اگر مادہ خون کے سوا ہی اور یہ مادے کے کم کرنے کے لیے ہوتا ہی بہا تک کہ طبیعت باقی پر قوی غلبے سے غالب آجائے اور بدن کے تنقیہ کے بعد اگر گلے کے نیچے اوتارنا اور سانس کا لینا دشوار ہو زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کیجائیگی تاکہ مادے کا قریب کی جہت سے خود عضو سے استفراغ ہو جائے اور فائدہ جلد ظاہر ہو جائے اور طبیعت کی تلیین کیجائیگی مخالف جہت مین مادہ کے میلان کروا دینے کیلیے حقنون سے کہ سنا اور بنفشہ اور لال شکر سے بنائے گئے ہون اور نرم حقنون سے کہ عناب اور لسوڑے اور بنفشہ اور خطمی اور چقندر کی پتی اور کوٹے ہوئے جو سے ترنجبین اور املتاس کے اور بادام کے تیل کے ساتھ سے ہون اور یہ گلے سے نیچے اوترنے کے رک جانیکے سبب سے ہو اور دونون پنڈلیون کی حجامت اور باندھنا اذیت دینے والی بندش سے تاکہ ان دونون کی طرف مادہ حرارت سے اور غلار کی ضرورت سے اذیت دینیکے ساتھ جذب ہو آئے اور گرم کرنا ہاتھ پاؤن کا کیونکہ یہ بات مادے کو ہاتھ پاؤن کی طرف اپنی گھرگھراہٹ سے جلدی سے جذب کر لیتا ہی اور انکا گرم کرنا تاکہ انکی طرف مادہ جذب ہو آئے اور نلکین وغیرہ کا فائدہ بیان کی ہوئی چیزون کے بعد ہو تاکہ مواد مین سے کوئی دوسری چیز دوسری مرتبہ حلق کیطرف حرکت کر کے چلی نجائے اشربہ یعنے پینے کی چیزین بنفشہ کا شربت آلو بخارے کے شربت کے ساتھ یا توت کا شربت لال توت کا شربت یا بنفشہ کا شربت اور نیلوفر کا شربت اسبغول کے لعاب کے ساتھ یا بہدانہ کے ساتھ بہدانہ کے لعاب کے ساتھ یا دونون کھٹے میٹھے اناروں کا پانی بنفشہ کے شربت کے ساتھ یا آنجو بنفشہ کے شربت اور میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ خاص خشکی والے خناق مین جو کہ نگلنے اور سانس لینے کے آلون کی خشکی سے ہوتا ہی اور سوداوی مین سوداوی ورم مین کیونکہ تیل ارخا کرتا ہی اور نرمی پیدا کرتا ہی اور سودے کو پکنے کے اور تحلیل ہونے کے قابل کرتا ہی لیمون کا شربت اور بنفشہ کا شربت خاص بلغمی مین اور جس مین کہ بلغم غالب ہوتا ہی کیون کہ لیمون کا شربت بلغم کے تقطیع اور تلطیف کرتا ہی اور بنفشہ کا شربت لیمون کے شربت مین کے قبض کی اصلاح کرتا ہی اور لینکاؤ پیدا کرتا ہی اور اذیت کو تسکین دیتا ہی اور بلغم کی ایسی کرتا ہی کہ جو اس کا لطیف تحلیل ہوتا ہی اور نہ باقی سخت ہو جاتا ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ کل وہ کہ جس کا عرق استعمال کیا جاتا ہی ٹھنڈک کرنے والی چیزون مین سے تاکہ بہت سانس لینے کی احتیاج کم ہو جائے باوجود علق کی رعایت کرنے کے ان قابض چیزون کے استعمال مین لانے سے کہ جن مین لطیف جوہر ہوتا ہی

کہ شروع مین پیر جاتی ہین تاکہ مسام تنگ ہوجائین پھر مادہ کشادہ راہ نفوذ کرنیکے لیے نپائے اور ان چیزون کے استعمال
مین لانے سے جن مین تلیین اور جلا اور اذیت کے لیے تسکین ہوا کرتی ہی کیونکہ نری قابض چیزین عضو کو کثیف
اور مادے کو غلیظ کردیتی ہین اور تحلیل سے روکتی ہین اور اذیت مین زیادتی کردیتی ہین اور اسمین
پورا نفوذ نہین کرتی ہین اور گاوزبان کا پانی ان پینے کی بیان کی ہوئی بعضی چیزون کے ساتھ
یا شکر کے ساتھ جید ہوتا ہی کیونکہ یہ صفرے کا اور سودے کا اسہال کرتا ہی اور دل کی تقویت کرتا ہی اور
سانس لینے کی دشواری کے وقت خفقان اور ضعف کہ عارض ہوتا ہی اسے دور کرتا ہی اور تلیین
اور ایسی تھوڑی سی جلا کرتا ہی کہ اس سے عضو کے اوپر وار کی رطوبتین جاتی رہتی ہین پھر اس عضو مین کا
مادہ تحلیل ہونے کے راہ کو پایا جاتا ہی بس تحلیل ہوجاتا ہی پھر جب مادے کے پھیر دینے والی چیزون سے
فراغت ہوجاے تو تری تلیین کرنیوالی کیطرف نقل کیجاے گی کیونکہ یہ چیزین پکنے پر اور تحلیل ہونے پر
اعانت کرتی ہین اور درد کو تسکین دیتی ہین اور طبیعت کے تلیین کرتی ہین مثل جلاب کے ملٹھی کے
ساتھ یا بنفشہ کے شربت کے ملٹھی کے پانی کے ساتھ یا میٹھا جوشاندہ بنفشہ کے شربت کے
ساتھ اگر بخار مانع نہو اس سبب سے کہ ملٹھی مین اور پرسیاوشان مین اور سوسن مین کہ اس جوشاندہ مین ہین
گرمی ہوتی ہی اغذیہ کھانیکی چیزین دو دن یا تین دن غذا ترک کی جاے قوت کے مطابق تاکہ اسکا بدن
خون کے غذا کرنے مین استعمال کرے اور ورم کی جہت سے پھیر لاے اور خون کو اوسکی طرف محتاج ہونیسے
روکے رہے اور تاکہ مادے مین غذا کے سبب سے ریزش کے وقت کثرت نہوجاے پھر آشجو شکر کے ساتھ
یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ استعمال کیے جاینگے تاکہ نیلوفر کا شربت آشجو کی جلا کرنے پر اعانت کرے
اور طبیعت کی توجہ اسپر شدت سے ہوجاے پھر جب گلے سے اترنا آسان ہوجاے اور سچی بھوک لگے تو پالک کا
ساگ یا ملوخیہ یا لوکی یا خبازی میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ ہی کیونکہ یہ چیزین بھوک بند کرتی ہین اور مواد کو
نہین بڑھاتی ہین اور تلیین اور ادخار کرتی ہین اور وہ سب چیزین جو چبانیکا محتاج نہین کرتی ہین اولی ہین تاکہ
پھلیان چلتے اور نگلنے کی حرکت سے متاذی نہون کہ انکی طرف مادہ منجذب ہوآے اور اسی سبب سے
خناق والے شخص کو بات کرنے سے روک کی گئی ہی دوائین لگائیگی لیکن شروع مین بس مادے کے پھیر دینے والی
چیزین ہین جیسے توت کا رب ہی لال توت کا اور اسکے بنانیکی ترکیب یہ ہی کہ تر و تازہ توت نچوڑے جائین اور
اسکا پانی اتنا پکایا جاے کہ شہد کے قوام مین آجاے گلاب کے ساتھ یا دھنیے کا پانی ہرے دھنیے کا پانی توت کے
رب کے ساتھ یا اخروٹ کے رب کے ساتھ اور اسکی بنانیکی ترکیب یہ ہی کہ جب اخروٹ تر و تازہ ہو تو اسکے
اوپر کا ہرا چھلکا نچوڑا جاے گا اور اسکے عصارہ پکایا جائیگا یہانتک کہ گاڑھا ہوجاے اور یہ سب ان چیزون سے

بڑھکر قوی ہو جن سے حلق اور اسکے اطراف کے ورم علاج کیے جاتے ہین اور اس سبب سے کہ اسکے لیے قبض کی قوت کے ساتھ اندر پیر جانیکی قوت ہوا کرتی ہو اور اسکے چھلکا اُتارنیکے وقت اونگلیونکے رنگ جانے سے اسکی شناخت ہوتی ہو کیونکہ ان پر سے رنگ نہایت قوی جلا دینے والی چیزون سے نہین چھوٹتا ہو اس لیے کہ یہ جلد کے گہراؤ مین پیرجاتا ہی یا جوشاندے سے مسور اور سوکھے دھنیے اور گلاب کے زیرے اور سماق کے یا کھٹے میٹھے انارون کے پانی سے کہ کانٹے سے مقوم کیا گیا ہو بنفشہ کے شربت کے ساتھ یا سماق کے بیج اور گلاب کے زیرہ اور انار کی کلیان اور کتیرے سے غرغرہ کیا جائیگا اور اکثر اوقات اسمین کافور بڑھا دیا جاتا ہی اور خاص صفراوی مین زبان کے نیچے کیا جایگا اور دو دن یا تین دنکے بعد پکانے والی چیزون کا استعمال کیا جائیگا تاکہ مادہ کے قوام کی تعدیل کردین پس مادہ تحلیل ہونیکے اور دفع ہوجانیکے قابل ہوجاے یا تو پیرنے والی چیزونکے ساتھ اگر مادہ ابھی ریزش کر رہا ہو یا بعد اسکے اگر مادہ ریزش سے ٹھر چکا ہو مثل تازے دوہے ہوے دودھ کے یا انجیر اور کالی چھانپ کے اور یہی دشتی اور اسکے اطراف کی پرسیاوشان ہو اور گیہون کی بھوسی کا اور ملٹھی کا جوشاندہ شکر کے ساتھ یا توت کا رب یا میٹھا جوشاندہ توت کے رب کے ساتھ یا املتاس کالب تازے دوہے ہوے دودھ اور میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ یا توت کا رب تھوڑے سے مر اور زعفران کے ساتھ کیونکہ مر قوت سے پیر جاتا ہو اور اسمین قبض اور تلیین اور تفتیح ہوتی ہو اور زعفران اپنے مین کے منفتحہ حرارت سے پیر جاتی ہو اور نضج دیتی ہو اور اسکا قبض گہراؤ تک پہونچ جاتا ہو اور گلے مین ڈالنا اس شخص کا گلے مین ڈالنا جسے خناق کا ورم ہو اس دوڑے کو جس سے اژدہے کو پھانسی دی ہو ہر وقت مین نہایت فائدہ مند ہو یعنے ہر وقت مین چارون وقتون مین سے اور کہا جاتا ہو کہ جتنے اس سے بہت سے اژدہے پھانسی دیئے گئے ہونگے اسی قدر اسکی تاثیر زیادہ قوی ہوگی اور کبھی یہ گمان کیا جاتا ہو کہ یہ دوڑا اژدہونکی پھانسی ہونے سے انکے زہر کا اثر حاصل کرلیتا ہو اور روحون اور خون کے شان سے زہر دنسے بھاگ جاتا ہو پھر جب یہ گلے مین ڈالدیا جاتا ہو تو اس مقام سے خون اپنی ذات سے بھاگ جاتا ہو اور اوسکے پیچھے روحین لگ جاتی ہین پھر یہانپر خون کم ہوجاتا ہو اور صحت حاصل ہوجاتی ہو اور اس کلام مین کئی وجہون سے تامل ہو بلکہ حق یہی بات ہو کہ یہ خاصیت ہوتی ہو کہ اژدہے کو پھانسی لگنے سے اسمین آجاتی ہو اور شیخ بو علی سینا کہتے ہین اور خاص جسوقت مین دوڑا اور یائی ارغوان سے رنگا ہوا ہوتا ہو اور ابن خلخل کتاب دیسقوریدس کے دوسرے مقالہ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ فرو انامے مشہور سیپ کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہو جس سے قرقیری یعنے ارغوانی رنگ رنگا جاتا ہو اور مین گمان کرتا ہون کہ دریائی ارغوانسے یہی مراد ہو اور مصنف کہتے ہین کہ جسکی عادت ہمارے زمانہ مین جاری ہو وہ یہ ہو کر خود ہی ارغوانکا دوڑا لیا جائیگا اور یہ صوف وہی ہو جس سے کانکے اندر رنگا گیا ہو یا انی جنوالیا جاتا ہو اور

صاحب معالجات بقراطیہ بعضے طبیبونسے نقل کرکے کہتے ہین کہ جس وقت سے کہ اژدھے کو پھانسی دی جاتی ہی جب وہ نیل کے رنگ صوف کا ہوتا ہی تو وہ ورم خناق کے تحلیل کرنمین نہایت مفید پڑتا ہی اور اسیطرح پھر بھیڑیکی سفید لید کا چاٹنا نہایت مفید ہی اور لید ہ مین سے سفید اسلیے اختیار کی جاتی ہی تاکہ عفونت سے خالی ہو پھر اسکے استعمال مین چاٹنے سے اور لگانیسے بہت کراہت نہ آے اور یہ لید ہ فعلی خشک غذاؤن سے مثل ہڈیکے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ جسم مین جب ناریہ حرارت اثر کرتی ہی تو وہ سڑ جاتا ہی اور سیاہ پڑجاتا ہی اور اسیطرح ہڈیکے کھانے سے کتے کے گوہ کا بھی چاٹنا اس سببسے کہ بیان ہو چکا ہی جالینوس کہتے ہین جبکہ طبیب غور نکرلے تو اسکے استعمال مین خطر ہوتا ہی کیونکہ یہ گوہ اگر کتے سے لیا جائیگا کہ جسنے چوپایے یا درندہ کا گوشت کھایا ہوگا تو یہ گوہ بیمار کو ہلاک کرڈالے گا پس اسی لیے سزاوار ہی کہ کتا ایک دن باندھ رکھا جاے اور روٹی کھلایا جاے اور پیاسا رکھا جاے پھر نمک کا پانی پلایا جاے یہانتک کہ اسکے پیٹ کو پاک کردے پھر اسے تین دن پاؤنکی ہڈیان کھلائی جائین یہانتک کہ اسکا گوہ سفید ہو جاے اور لید ہ کا استعمال کیا جاے گا بیانکی ہوی چیزون مین سے بعضی کے ساتھ اور اسیطرح پھر اسکی گردن پر اسی لید ہ کا باہر وار سے انتہا سے لگانا مفید ہی اور لڑکے کا گوہ سوکھا ہوا اسیطرح پھر انتہا کا مفید ہی اور چاہیے کہ کھلایا جاے لڑکا مصری باقلا کیونکہ باقلے کا نقل روٹی کے ساتھ کم بدبو کا نکلتا ہی ہضم کی مقدار پھر تاکہ بدبو کم ہو جاے پھر کراہت نہو کیونکہ اگر لڑکا ہضم ہونیکے مقدار سے زیادہ کھلادیا جائیگا تو غذا معدے مین فاسد پڑجاے گی اور گوہ کی بدبو وہ بڑھ جاے گی اور صفراوی مین تبرید کا زیادہ قوی ہونا اور بلغمی مین زیادہ ضعیف ہونا ضرور ہی کیونکہ بلغم ذات سے ٹھنڈا ہوتا ہی اور حرارت فقط عفونت سے عارض ہوا کرتی ہی اور ترطیب اور تلئین سوداوی مین بہت ہوا کرتی ہی کیونکہ سودا اپنی خشکی اور ٹھنڈک کے غلبے سے پٹھون کو اور جھلیون کو کثیف کردیتا ہی اور سخت کردیتا ہی پھر یہ پھیلنے مین قوتکے اثر کو قبول نہین کرتی ہی مین اور اسلیے کہ سودا تو اپنی غلاظت کے سببسے اور ارضیت کے غلبے سے نضج کو دشواریسے قبول کرتا ہی پس اسی سبب سے اسکی ترطیب مین مبالغہ کرنا واجب ہوتا ہی اور ان سب چیزون کا استعمال پینے سے یا غرغرے سے ہونیمگرم ہونا واجب ہوتا ہی لیکن افراط سے گرم کا استعمال نکرنیکا سبب تو ظاہر ہی لیکن افراط سے ٹھنڈے کے استعمال نکرنے کی وجہ یہ ہی کہ افراط کی ٹھنڈی چیز مادیکو کچا کردیتی ہی اور اسمین کثافت پیدا کردیتی ہی پھر اسکا تحلیل ہونا دشوار ہو جاتا ہی اور عضو کو کثیف کردیتی ہی اور عضو کو جمع کرتی ہی اور اس کے مسام کو بند کرتی ہی پھر اس سے اذیت بڑھجاتی ہی اور قوت کے قبول کرنیکے لیے اونکا مطیع نہونا زیادہ ہو جاتا ہی اور مادیکی تحلیل ہونیکی دشواری سوا ہو جاتی ہی لیکن نیمگرم چیز ارخا کرتی ہی تلئین اور تحلیل کرتی ہی اور دونون قدمون اور شانونکی مالش کرنا اور انکے درمیان مین کی اور گردن کے موخر مین سینگیونکا لگانا ہی خاص

قدمون

گردنکے مہرون مین سے دوسرے مہرے پر اس چیز مین سے ہی جو سانس لینے کو اور نگلنے کو فائدہ کرانی ہی لیکن دونون قدمونکے مالش کے فائدہ کرنیکا سبب یہ ہی کہ یہ مالش ابخرون کی اور مواد کی نیچے وارکشش کرتی ہی پھر اس سبب سے حلق مین کا نچوڑ اور کھنچاؤ کم ہوجاتا ہی اور مہرے مین کشادگی ہوجاتی ہی اور دونون شانون کی مالش کے مفید ہونیکا سبب یہ ہی کہ یہ مالش مواد کے قریب کی خلاف جہت مین نفس عضو سے کشش کرتی ہی لیکن حجامت کے مفید ہونیکا سبب یہ ہی کہ حجامت کچھ جلد مین اور اسکے قریب مین سے پہلے سینگی مین خلاء کی ضرورت سے جذب کرتی ہی پھر اسکے قریب کا جذب کرتی ہی یہانتک کہ جذب موضع ورم تک پہونچ جاتا ہی پھر باہر وار کی طرف منجذب ہوجاتا ہی اور منفذ ہمیشہ کشادہ رہتا ہی جبتک اسپر سینگی لگی رہتی ہی کوے کا لٹک پڑنا سے فائدہ کرتے ہین حلق کے ورمونکے بیان کئے ہوئے سارے غرغرے مثل مسور اور ورد صفیئے اور سماق اور گلاب کے زیرے کے جوشاندے کیونکہ کوے کا لٹک پڑنا فقط رطوبت سے ہوتا ہی کہ اسے لٹکادیتی ہی پھر نیچے وار کو دراز ہوجاتا ہی اور اپنے مقام پر پھر نہین آتا ہی اور یہ غرغرے رطوبت کو چین لیتے ہین اور اسے خشک کرتے ہین اور عضو مین قبض پیدا کرتے ہین ضیق النفس یعنے سانس کی تنگی اور یہی سونگھنے سے اندر جانیکے وقت اور سانس کے پھیپھڑے سے باہر نکلنے کیوقت ہوا کو تنگ منفذ کے سوا نہ ملتا ہی خناق کے سارے سببون سے ہوتی ہی کیونکہ ہوا نرخرے سے پھیپھڑے ہی مین نفوذ کرتی ہی پھر جب اسمین تنگی ہوتی ہی تو سانس تنگی کرنے لگتی ہی یا پھیپھڑے مین تکاثف سے ہوا کی ٹھنڈک سے ہوتا ہی کہ اسے پہونچتی ہی پھر جب پھیپھڑے مین تکاثف ہوجاتا ہی تو اس سے وہ نرمی جاتی رہتی ہی جس سے سانس کھنچاؤ کرنیکو قبول کرتا ہی جس سے انقباض اور انبساط کا فعل پورا ہوتا ہی یا خشکی سے کہ اسے پہونچتی ہی جیسا کہ اخیر دق مین ہوتا ہی اور اسکے ساتھ یعنے تکاثف کے ساتھ منھ کی خشکی ہوتی ہی لیکن ٹھنڈک مین منھ خشک ہونیکا سبب یہ ہی کہ رطوبتین جمجاتی ہین اور غلیظ پڑجاتی ہین لیکن خشکی مین منھ کے خشک ہونیکا سبب یہ ہی کہ رطوبتین کم ہوجاتی ہین اور پھیپھڑا انھین چن لیتا ہی کیونکہ پھیپھڑا ایک اسفنجی عضو ہی طبیعت سے رطوبتون کو چوس لیتا ہی خاص جس وقت مین اسے افراط کی خشکی عارض ہوا کرتی ہی اور خفت ضیق مین گرم پانیکے استعمال سے کیونکہ اسکی رطوبت سے اور عرضی حرارت سے تکاثف اور خشکی جاتی رہتی ہی اور تیلون سے تیلونکے استعمال سے مثل بنفشا اور بادام کے تیل کے اسلیئے کہ یہ تیل ارخاء اور تلیین اور ترطیب کرتے ہین یا تکاثف کے سبب سے دخانی ابخرون سے کہ سر کو چڑھتے ہین اور یہ ابخرے اپنی گذرگاہ مین پھیپھڑے کی مزاحمت کرتے ہین اسلیئے کہ یہ ابخرے اپنی حرارت سے اور ارضیت کی کثرت سے رطوبتونکو زائل کرتے ہین اور پھیپھڑے مین خشکی اور کثافت کے موجب ہوتے ہین پھر اسکے منفذ تنگ ہوجاتے ہین پھر ہوتی ہی ضیق مزاج کی حرارت اور سوداویت کے ساتھ کیونکہ دخانی ابخرے فقط سوداوی جلے ہوئے ابخرون سے اوٹھتے ہین اور ہوتی ہی دخانیت کے احساس کے ساتھ سانس کے آلونمین یا ہوتی ہی ضیق نفس پیدائشی سینہ کی تنگی سے یا عارضی سے لیکن

ضیق النفس یعنے سانس کی تنگی

پیدائشی مین تو سبب یہ ہو کہ پھیپھڑے کی کشادگی اور تنگی مین اکثر سینہ کی مقدار بھر ہوتی ہے اور عارضی مین تو سبب یہ ہی
کہ پھیپھڑا اسوقت مین سینہ کی تجویف کی تنگی ہونیکے بعد کے اقتضا سے بہت بڑا ہوتا ہی جیسا کہ حدبہ یعنے پیٹھ کا کُبڑا پن
کے اپنے مقام سے سرک جانے مین ہوا کرتا ہی پھر اسمین ہوا کیلئے کشادگی نہین ہوتی ہے یا ہوتی ہی ضیق پھیپھڑے مین کسی آفت
کے آجانے سے اس پھیپھڑے مین جو حرکت کو سینہ کی پھیلیون تک لیجاتا ہی مثل استرخے کے یا حجاب مین حاجز نامے
حجاب مین کسی آفت کے آجانے سے مثل ورم کے پھر پھیلاؤ پورا نہین ہوتا ہی اور یہ دونون عسر النفس کے باب سے
ہو نہین اور لے مین کیونکہ پھیپھڑے اور حجاب کے اختلال کے وقت مجرا تنگ نہین ہوجاتا ہی بلکہ قوت محرکہ آلہ کے
اثر نہ قبول کرنے سے پھیلانے سے عاجز آجاتی ہی پھر پھیلاؤ دشوار ہوجاتا ہی علاج جو کہ ہوتی ہی ضیق النفس
خناق کے سببونسے تو اسکی تدبیر ہم خناق مین بیان کرچکے ہین اور جو ٹھنڈک کے سبب سے ہوتی ہی کہ وہ ٹھنڈک
کثیف کردینے والی ہی تو میٹھا جوشاندہ شکر کے ساتھ یا جلاب ملیٹھی کے عرق کے ساتھ ہے اور سینہ کی تدہین کیجائیگی سوسن
کے تیل سے یا بکائن کے تیل سے تھوڑے لیسے سفات کیونکہ یہ پھیپھڑے کی سختی کو نرم کرتا ہی اور کتیرے کے ساتھ کیونکہ
با وجود تلیین کرنے تیل کے ہوا کے چوس لینے سے حفاظت کرتا ہی گرم ہونیکے حال مین تاکہ فعلی گرمی ٹھنڈک
اور تکالف کے دور کرنے پر معین پڑے اور جو کہ خشکی سے ہوتی ہی اسکے لئے تر لعاب اور تیل گرمی اور سردی کے
معتدل مین اسلئے کہ افراط کی گرمی افراط کی تحلیل سے خشکی مین زیادتی کرتی ہی اور افراط کی ٹھنڈک قبض اور تکثیف سے
اسکی معین ہوجاتی ہی اور جو دخانی ابخرونسے ہوتی ہی تو کچھ دن انجو شکر کے ساتھ پلائے جائینگے اور پرہیز لازم
کرلینا ہی سودیکی پیدا کرنیوالی چیزونسے اور تبخیر کرنیوالی چیزونسے اور استفراغ کرنا ہی سودیکا افتیمون
کے جوشاندے یا اسکی گولیونسے یا افتیمونسے تازے دوہے دودھ کے اور شکر کے ساتھ پھر دل کی تعدیل
کیجائیگی تاکہ دل مین سے وہ بات جاتی رہے جو دخانی ابخرون سے اور اسکی طرف ٹھنڈی ہوا کے کم پہونچنے سے
عارض ہوتی ہی مفرح یا قوتیون سے کل افراط کے کھٹی چیزونسے اور کل تیز اور شدتکی نمکین چیزونسے پرہیز کرنیکے ساتھ
اسلئے یہ چیزین خونکو تہ نشین کردیتی ہین اور خونکو سوداوی بنادیتی ہین لیکن کھٹی چیزین تو سبب یہ ہی کہ سودیکے
مزاجکے موافق ہوا کرتی ہین اور نمکین چیزونکی وجہ تو انکی ارضیت ہی اور تیز چیزونکی وجہ انکا احراق ہی اور پرہیز کرنیکے ساتھ
کل سودیکی پیدا کرنیوالی چیزونسے مثل مسور کے اور نمک لگے سوکھے گوشت کے اور گاؤزبان کا پانی شکر کے ساتھ
مفید ہی کیونکہ گاؤزبان کے لئے دل کی تفریح اور تقویت مین بہت بڑی خاصیت ہی اور اسپر انہین سودے کا
اسہال کرنیوالی قوت اسکے معین ہوجاتی ہی پس اس سے یہ روح کو اور دل کے خونکو پاک کرتی ہی اور املسی انار
کا شربت گاؤزبانکے پانیکے ساتھ انتہا سے مفید ہی دلکی تقویت کرنے مین اور ابخرونکے روکنے مین اور راسے
فائدہ کرتا ہی یعنے ضیق النفس کو تر میوون مین سے میٹھا انار کچا اور پکا کرا اور گنا اور کیلا شکر کے ساتھ

(۱) پھولی سانس یعنی ضیق ۱۲

نہایت درجہ بفید ہی کیونکہ یہ پھیپھڑے اور سینہ کی تلیین کرتا ہی ربو یعنے سانس پھولنا یہ سانس کی دشواری ہی
کہ مشابہ ہوتی ہی سانس کے پھولنے والا شخص کی سانس راحت کے حالت مین مشقت کرنیوالیکی سانس سے یعنے
تندرست کی سانس سے مشقت کے حالت مین سرعت مین اور تواتر مین کیونکہ یہ جبکہ بہت سی ٹھنڈی ہوا کا
محتاج ہوتا ہی اور قوت بڑی سانس کے لینے سے عاجز ہوتی ہی تو جو سانس کے بڑے ہونمین سے چھٹ گیا ہی اسکا تدارک
سرعت اور تواتر سے کرتی ہی اور نری سرعت تدارک مین ضیق نفس کے کی شدت کو کافی نہین پڑتی ہی اور اسکا سبب یا تو غلیظ
خلط چپکا ہوا ہی یا تو پھیپھڑے کے نرخلے مین تو تنگی شروع سانس لینے مین ہوتی ہی کیونکہ سدہ مدخل کے سرے مین ہوتا ہی لیکن
پھیپھڑے سے دل کیطرف ہوا کے نفوذ کرنیکے وقت اور دل سے پھیپھڑے مین نفوذ کرنیکے وقت ضیق یعنے تنگی خرخر کے ساتھ
محسوس نہین ہوتی خرخراہٹ کیونکہ مادہ منھ کے قریب ہوتا ہی پھر اسکے نکلجانے مین خرخراہٹ کافی ہو جاتی ہی جبکہ اسکے
دفع کرنیکا طبیعت ارادہ کرتی ہی اور ناک کی آواز کے ساتھ کیونکہ مادہ اندر جانے مین اور باہر آنیمین ہوا کی
مزاحمت کرتا ہی اور مادہ ہوا سے ملجاتا ہی پھر مادے مین سے اوکھڑنیوالے کے اوکھڑنے سے ایک آواز پیدا ہوتی ہی
کہ وہی نخیر یعنے ناک کی آواز ہوتی ہی اور وہان پر ٹھیرے ہوئے مادیکے محسوس ہونیکے ساتھ یعنے نرخرے مین اس
لئے کہ مادہ نکلنے مین اور اندر جانے مین اپنے تک پہونچنے کیوقت ہوا کی مزاحمت کرتا ہی بس عضو کے حساس
ہونے سے اس مزاحمت کے سبب سے مادہ محسوس ہوتا ہی مصنف کہتے ہین کہ جو ضیق نفس نرخرے مین مادے کے
آجانے سے پیدا ہوتی ہی اسے ربو سے نامزد نکرنا اولے ہی بلکہ اولے یہ ہی کہ اسکا نام نفس انتصاب کہا جائے
کیونکہ پھیپھڑے مین ہوا کا جانا اور اس سے نکلنا دشوار ہوتا ہی بس گردن کے سیدھے کرنے کا محتاج ہوتا ہی
برخلاف ربو کی باقی قسمونکے کیونکہ ان مین پھیپھڑے مین سے ہوا کا دلمین جانا اور اس سے نکلنا دشوار ہوتا ہی
اور انمین انتصاب یعنے سیدھے ہونا مفید نہین پڑتا ہی مگر شیخ بو علی سینا نے اسے ربو کے قسمونمین سے قرار دیا ہی
کیونکہ اسپر ربو کی تعریف درست پڑتی ہی یا چپکا ہوتا ہی پھیپھڑے کے جزونکے خولونمین اور اسکے سوراخونمین
اور اس کے خالی مقامون مین بس سینہ مین ثقل ہوتا ہی پھیپھڑے کے مقام مین یا رگون مین ان شریانی
رگون مین جو پھیپھڑے مین ہوتی ہین اور انکے شعبے یعنے شاخون مین اور اکثر اوقات پہونچا دیتی ہی
یہ قسم خناق پر ہوا کے نفوذ نکرنے سے دل کی طرف اور دل سے پھیپھڑے کی طرف بس پہلے
شدت کا خفقان پیدا ہوتا ہی پھر قلبی خناق کیونکہ ترویح کے بند ہوجانے سے اصلی حرارت
اور حیوانی روح گھٹ جاتی ہی پھر اگر کہا جائے گا کہ غلیظ خلط ان رگون مین اور انکی شاخون مین
اور چھوٹی چھوٹی باریک رگون مین کیون کر نفوذ کر جاتا ہی تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ انمین نفوذ کرنے
والے مادیکو لطیف ہونا ضرور ہی لیکن یہ مادہ ان منفذونکی نسبت سے غلیظ ہوتا ہی اور کبھی مادہ اس مرض کا

سوجب وہین پیدا ہوجاتا ہی پھیپھڑے کی ٹھنڈک کے سبب سے کیونکہ جس عضو کا مزاج ٹھنڈا ہوتا ہی اس مین فضلون کی
کثرت ہوا کرتی ہی اور یہ بات اسکے ہضم کے ضعیف ہونیکے سبب سے اور کم تحلیل ہونے کے سبب سے ہوتی ہی پھر اس
مین تھوڑے تھوڑے کر کے فضلے مجتمع ہوجاتے ہین اور کبھی مادہ سر سے گرا ہوا ہوتا ہی پھیپھڑے کی طرف تو ربو یعنے
سانس کا پھولنا نزلے کی اور دماغ مین آفت ہونے کی علامتون کے ساتھ مثل ثقل کے اور تمدد کے اور درد
سر کے پھر یکبارگی پیدا ہوجاتا ہی ربو برخلاف اس ربو یعنے سانس کے پھولنے کے جو خود پھیپھڑے مین مادہ کے
پیدا ہونے سے ہوتا ہی یا ریاح اور ابخرون سے محتبس یعنے بند ہین سانس کے عضو مین کہ فراہم ہوئے ہین سانس
کے کیونکہ یہ پھیپھڑے کو اور سینہ کو بھر دیتے ہین پھر ہوا کے مجرے تنگ پڑجاتے ہین پھر ہوا سینہ مین سے پھیپھڑے مین
حاجت کے مقدار بھر نہین جاتی ہی پھر ہوتا ہی ربو خفت کے ساتھ سینہ کے اطراف مین اور سکون کے ساتھ علت
یعنے مرض مین نفخ پیدا کرنے والی چیزون کے کم استعمال کرنے سے مثل چھون کے جیسے لوبیا ہی اور باقلا ہی
اور تبخیر کرنے والی چیزون کے کم استعمال کرنے سے یا دخانی بخار کی کثرت کے سبب سے ہوتا ہی
کہ سوداوی بخار ہوتے ہین جسطرح سے کہ دل پر محرقہ حرارت کے غالب آجانے سے ہوتا ہی جبکہ بخار پھیپھڑے
کی طرف جاتے ہین اور اسمین گھٹ جاتی ہین اور سانس کے مدخل تنگ ہوجاتے ہین پس اسکے تابع ہوتا ہی خفقان
کیونکہ افراط کی حرارت سے اور دخانی ابخرون سے دل متاذی ہوتا ہی اور دل کا ضعف اور یہ ایک حالت ہی
دل کو بدنی موذی کے قیاس سے قوت کے فتور کی وجہ سے کم احتمال رکھنے سے عارض ہوا کرتی ہی اور اسکا
سبب یہ ہی کہ ہر عضو کی قوت اسکے لائق مزاج کے اعتدال کے موافق ہوا کرتی ہی اور اسکے تابع ہوتی ہین سودیلی
علامتین اس طریق پر کہ گذر چکا ہی یا تو معدے کے مزاحم ہونے سے حجاب کے غذا سے بھرے ہونیکے سبب سے
جبکہ نہایت افراط سے غذا کی ہو اور حجاب کے پھیپھڑے سے مزاحمت کرنے سے پس وہ طبیعی مجرے پر ہوا کے
سو نگھنے کیوقت نہین پھیلتا ہی پس جاتا رہتا ہی ربو یعنے سانس کا پھولنا غذا کے نیچے اتر جانے سے معدے سے
کیونکہ اسوقت مین مزاحمت جاتی رہتی ہی اور معدیکا بوجھل ہونا کھانے سے ظاہر ہوتا ہی علاج مادے کا { علاج
استفراغ ہی غلیظ مادیکا جب ایارج یا ایارج لوغاذیا یا فقط ایارج فیقرا سے بے اس کے کہ ایارج فیقرا
مین کوئی اور دوا ملائی جاے اور ہی یہ بلغمی ہین بلغمی سانس کے پھولنے مین یا مادیکا استفراغ ہی داء تجمیون
کی گولیون سے سوداوی مین سوداوی سانس کے پھولنے مین اشربہ یعنے پینیکی چیزین ہر روز تنقیح
دینے کے لئے جلاب ملٹھی کے ساتھ ہی جوش کئے ہوئی ملٹھی کے ساتھ ہی یا گاؤزبان کے پانی کے ساتھ یا
جوشاندہ ہی ملٹھی اور کالی جھانپ اور انجیر اور بسوڑھا اور گاؤزبان کا اور اکثر اوقات اس جوشاندے مین
گیہون کی بھوسی بڑھا دیجاتی ہی ملتین اور جلاء کی زیادہ کرنیکے لئے میٹھا کیا ہوا شکر سے یا آب ستعمد مبتدا ہونیسے کیونکہ

شہد طبیعت کی تلیین کرتا ہی اور منھ سے فضلونکے نکالنے کو آسان کر دیتا ہی غذائین پہلے دنونمین باقلے کا پانی کیونکہ
باقلا اچھی جلا کرتا ہی اور اس سے اچھا کیموس پیدا ہوتا ہی اور سینہ کو اور پھیپھڑے کو پاک کرتا ہی اور ان دونون
کی تلیین کرتا ہی یا چنے کا پانی شکر کے ساتھ کیونکہ چنے کا پانی سب چیزون سے بڑھ کر پھیپھڑے کی غذا پڑتا
ہی اور اس مین تحلیل اور تقطیع ہوتی ہی اور اسکا استعمال فقط شروع مین ہوتا ہی اسلئے کہ اسوقت مین قوت
قوی ہوتی ہی اور مادہ غلیظ ہی بس اس مین غذا لطیف دیجاتی ہی پھر آش جو اس لئے کہ یہ باقلے کے اور
چنے کے پانی سے بہت بڑھ کر غذا پڑتے ہین کیون کہ یہ جلاء اور تلیین کرتے ہین اور تنقیہ کرتے ہین
اور استعمال کیے جائینگے شہد کے ساتھ اگر مادہ انتہا کا غلیظ ہوگا اس لئے کہ یہ جلای ہین اور تقطیع
مین نہایت قوی ہی یا شکر کے ساتھ ہی اگر مادے کی غلاظت اس سے کم ہوتی ہی یا شہد اور تھوڑی سی روٹی
کیون کہ یہ بھی غذا مین ان سے بہت بڑھ کر ہی پھر مرغی کے چوزون کے شوربے کیون کہ یہ بہت غذا پڑتے
ہین اور ان سے فضلے نہین پیدا ہوتے ہین یا مرغ کا شوربا کیون کہ یہ شوربا اپنی غذا پڑنے سے
باوجود قوت کی تقویت کرنے کے غلیظ چپچپے خلطون کا اسہال کرتا ہی اس لئے کہ مرغ کے بدن مین
پھسلا دینے والی رطوبت بہت ہوتی ہی اور پیپ کو جاری کرتا ہی اور اس امر پر اس کی چکنائی اعانت
کرتی ہی خاص بڈھے مرغ کا کیون کہ ہڈی کے رطوبت بڑھاپے کے وقت حاد اور کھاری ہوجاتی ہی
اسلئے کہ اس وقت مین اصلی حرارت ضعیف پڑجاتی ہی اور ناری حرارت غالب آجاتی ہی بس یہ کھاری پن
اس کے شوربے کے اسہال لانے پر اعانت کرتا ہی پھر اسکے بعد مرغیان گوشت مرغیونکا توے پر بھنا ہوا اور
گرم مصالح پڑا ہوا یا کلیان پھوٹے ہوئے کبوتر کے بچے کیونکہ حرارت اور رطوبت مین معتدل ہوا کرتے ہین
بس اسی سبب سے یہ خلط کے رو سے زیادہ جید ہوا کرتے اور استفراغ کے بعد یعنی چپچپے خلطوں کے استفراغ
کے بعد قی فائدہ کرتی ہی کیون کہ یہ مادے کو نکال دیتی ہی اس مادے کو جو مسہل سے چھٹ گیا ہی اور یہ
مادے کو پھیپھڑے سے اکھاڑ ڈالتی ہی اس لئے کہ قی مادے کو حرکت مین لاتی ہی اور جن مقامون
مین کہ چپکا ہوتا ہی ان مین سے نکال دیتی ہی اور سینہ کے عضوون کی تسخین کرتی ہی کیونکہ یہ اعضا
قوی حرکت سے حرکت کرتے ہین اور اسلئے کہ قی کو سانس کا رکجانا لازم ہوتا ہی اور یہ مجرون کا کشادہ
ہوجانا اور بند مادیکا ہوا کے ساتھ باہر وار حرکت کرتا ہی اور قی دل اور پھیپھڑے کی تسخین کرتی ہی اور
سانس لینے کے آلونکو جمع کرتی ہی اور سخونت مادیکے تلطیف کرتی ہی اور ترقیق کرتی ہی اور اسے نضج دیتی ہی اور
اسے تحلیل کرتی ہی پھر بلند آواز سے پڑھنے کا استعمال کیا جائیگا کیونکہ اسے سانس لینے کے آلونسے زور سے
حرکت اور سانس کا رکنا لازم ہوتا ہی اور لعوق اور گولیان اسمین زیادہ فائدہ مند ہین اس مرض مین شربات یعنے

پینے کی چیزون سے اپنے دیر مین گذر کرنے سے یعنے لعوقون کی اور گولیون کی دیر مین گذر کرنے سے نرخرے مین
پھر اس سے کچھ ٹپک کر پھیپھڑیکے قصبہ تک ہمیشہ پہونچتا ہی اس جھلی کے مسام سے جو نرخرے مین اور پھیپھڑیکے
قصبہ کے درمیان مین ہوتی ہی اور یہ اپنی قوت پر یعنے قوت کے کامل ہونے پر اور یہ چیز جو کہ ٹپکنے سے قصبہ تک
پہونچتی ہی بہت بڑھکر اور قوی اس چیز سے ہوتی ہی جو قصبہ تک کلیجے کی جہت سے پہونچتی ہی لیکن بہت ہونیکا
سبب یہ ہی کہ اس کا گذر دیر تک رہتا ہی اور قوی ہونے کا سبب یہ ہی کہ جو کلیجے کی راہ سے اس تک پہونچتا ہی وہ سب
عضو وںپر بٹ جانیکے سبب سے نہایت کم ہوا کرتا ہی اور باوجود اس کمی کے کہ اسکا نفوذ نہین ہوتا ہی مگر معدے پر
اور کلیجے اور دل وغیرہ پر گذرنیکے بعد اور اس مسافت مین اسکی قوتین ٹوٹ جاتی ہین کیونکہ یہ اعضا اسے تغیر
دیدیا کرتے ہین برخلاف اسکے جو قصبہ کیطرف ٹپکنے سے پہونچتی ہی اور یہ بھی ہی کہ دوا تھوڑی تھوڑی کرکے قصبہ
کیطرف اترتی ہی جیسے دیوار پر سے پانی بہتا ہی بے کھانسی پیدا کرنیکے اور لعوق مین سے اور دواؤن مین سے
فقط وہی چیز استعمال کیجاتی ہی جسمین ہوتا ہی جلاء کرنا اور نضج دینا مادے کو تاکہ اسکا پھیپھڑے سے نکل جانا آسان
ہو جاسے اور کھولنا مجرد نکا اسیواسطے اور تلیین کرنا یعنے مادے کا بہا دینا یہان تک کہ قوام مین پتلا پانی
سا ہو جاے تاکہ اسکا پھیپھڑے سے دفع ہو جانا زیادہ آسان ہو جاے اور پاک کرنا منھ سے نکالنے وغیرہ
سے اور لطیف کر دینا کیونکہ پھیپھڑے مین سے مادیکا دفع کرنا پتلے کرنے کا محتاج ہوا کرتا ہی بے قوی
خشکی کرنیکے تاکہ مادہ غلیظ نہو جائے پھر نکالنے کے اثر کو نمانے باوجود اسکے کہ پھیپھڑے کا مادہ ہوا کے
اندر آنے اور باہر جانیکی کثرت سے اس نافرمانی کے قابل ہوا کرتا ہی اور عنصلی سکنجبین کا شربت بہت اچھا لہ المسمی بحب الانار یعنی دانہ ۱۲
تلطیف کرنیوالا ہی اور عنصلی یعنے جنگلی پیاز کا لعوق کہ بنایا جاتا ہی بعلبھلائی جنگلی پیاز اور آسمانی سوسن کی جڑ
اور پہاڑی گندنی اور زوفے اور رب السوس اور شہد سے بڑے فائدہ کا دینے والا ہی کیونکہ اس مین جلاء
اور تلطیف اور تنقیہ اور تقطیع ہوتی ہی اور لعوقون سے جید شہد اور السی کا آٹا اور میٹھی بادام کا تیل ہی کیونکہ
اس مین بیان کی ہوئی قوتین ہوتی ہین لعوق دوسرا مغز بادام چھلا ہوا اور پستے اور انجیر اور قلب صنوبر
یعنے وہ بیج جو اس کے بیچ مین ہوتے ہین اور تھوڑا سا زوفاء خشک اس جلاب مین خمیر کرین گے جس
مین سوسن کی جڑ اور کالی جھانپ پکائی گئی ہو اور سوداوی کے لئے املسی انار کا لعوق اور راسی
کا شربت گاؤزبان کے پانی کے ساتھ یا آبجوشکر کے ساتھ اور گاؤزبان کا پانی شکر کے ساتھ ہمیشہ پیتے
رہنا نہایت درجے کا فائدہ مند ہی سوداوی مین اور کبھی سانس تنگی کرتی ہی پیٹھ پر کی دراز بڑے رگ
کے بھرے ہونیکے سبب سے اور یہی وہ بڑی شریان ہی جو بدنکے نیچے دار کو اترتی آتی ہی کیونکہ شہرگین دو قسمون پر
منقسم ہوتی ہین ان دونومین کی چھوٹی بدنکے اوپر دار کو چڑھتی ہین اور ان دونون مین کی بڑی پیٹھ کی

گرہونمین سے پانچوین گرہا کیطرف جاتی ہی کیونکہ یہ اسکے محاذی ہوتی ہی اور پیٹھ کی ہڈیونپر ڈنڈی کے گرہون تک
پھیلی ہوتی ہی پھر یہ جب بھر جاتی ہی خون کے بھر جانے سے تو پھیپھڑے کی مزاحمت کرتی ہی اور اسے پورے پھیلنے
کے روکتی ہی اور کبھی سانس تنگی کرتی ہی اجوف صاعد کے منھ کے بھر نیکے سبب سے اور یہ وہ ہی جو سینہ کی گردنمین کی
پانچوین گرہا پر تکیہ کئے ہوئے ہی پس اسکی دوا فصد ہی اور کبھی سانس پھولنا فضلیہ حرارت کی افراط کے سبب سے ہوتا ہی
یعنی دل مین کی غریب حرارت سے پس ٹھنڈی ہوا کے سونگھنے کی حاجت حرارت کی ترویح کیلئے سانس کے عظیم
ہونیکے ساتھ تدارک کرنے سے ہوا کرتی ہی پس سانس سریع اور متواتر ہو جاتی ہی پھر اس کی دوا شربتون کی
شربتون کے ساتھ مثل انار کے شربت کے اور نیلوفر کے شربت کے اور خیساندون کے ساتھ کہ بنائے گئے ہون
نیلوفر کے پھول اور دھنئے اور کاسنی کے بیج اور میٹھی انار کے دانے اور املی سے اور ٹھنڈک کرنیوالے اوگرون
کے ساتھ کہ بنائے گئے ہون املی اور انار کے دانے اور ریباس نامے پتی سے اور اکثر اوقات احتیاج دلواتی ہی
ف ضیق النفس الانتصابی یعنی سیدھے کھڑے ہوئے سانس نکلنا
حرارتکی زیادتی کافور کی استعمال کی ضیق النفس الانتصاب یعنی بے سیدھے کھڑے ہوئی سانس نکلنا اور یہ وہ ہی کہ حاصل نہین ہوتا ہی
اوسکے لئے یعنی بیمار کے لئے سانس لینا مگر گردنکے سیدھے کرنیسے اور اوپر کو گردنکے بڑھانیسے مستقیم ہونے پر
کیونکہ قصبہ کا مجرا اسوقت مین بہت چھوٹا ہو جاتا ہی کیونکہ مستقیم خط یعنی سیدھی لکیر ساری ان بعدونمین بڑھکر چھوٹی
ہوتی ہی جو ہر ایک دو نقطون کے درمیانمین نکلتی ہی اور جب کہ طول بہت چھوٹا ہوتا ہی تو مجرا زیادہ کشادہ ہوتا
ہی کیونکہ طول مین مجریکا بڑھنا اس چیز سے ہی کہ اسکے اجزا کو چوڑائی مین جمع کرتا ہی اور اسے تجویف کی تنگی لازم ہوتی ہی
اور اسلئے کہ جب بعد سیدھے ہوتا ہی تو موڑنیکے وقت بعضے جزونکا بعضے جزونسے چوڑان مین قریب ہو جانا ضرور پڑتا ہی
اور اسے سانس کی تنگی لازم ہوا کرتی ہی پھر اسی سبب سے بیمار کو سانس لینا حاصل نہین ہوتا ہی مگر یہ کہ سیدھے کھڑے
ہوکر گردن کو اوپر وار کیطرف بڑھائے پھر مجرا کھل جاتا ہی اور اس کا سبب غلیظ مادہ ہوتا ہی کہ پھیپھڑے کے
مجرونکو بھر دیتا ہی اور انھین بند کر دیتا ہی یا ورم ہوتا ہی خود پھیپھڑے مین پس مجرون کو بند کر دیتا ہی اور انھین
جو اس سے قریب ہوتے ہین مثل حجاب کے اور سینہ کی جھلی کے پس مجرونکو نچوڑتا ہی یا انھین بند کر دیتا ہی
ف علاج
اور اسکا علاج مثل سانس پھولنے کے علاج کے ہی اور رتیلو نکو سینہ کے قریب نہ لیجانا واجب ہی اس لئے
کہ یہ لٹکا و پیدا کرتے ہین جھلیونمین اور ترطیب کرتے ہین جھلیون کی پس سینہ پیٹھ کیطرف اوتر آتا ہی اور
پھیپھڑے کی مزاحمت کرتا ہی اور اسے پورے پھیلنے سے روکتا ہی پھر سانس لینے کی شدت سے احتیاج باقی
ف بحة الصوت یعنی آواز کا بیٹھ جانا
رہجاتی ہی اور سانس لینے مین زیادہ کھڑے ہونیکی احتیاج پڑتی ہی پھر بہت سی ہوا کا لینا ممکن ہو جاتا ہی بحۃ
الصوت یعنی آواز کا پڑ جانا جو ہوتا ہی ٹھنڈک سے ٹھنڈک نرخریکے جزونکو جمع کر دیتی ہی پھر اسکے سطح بلندی
اور پستی مین مختلف ہو جاتی ہی اور اسکے لئے ہوائے کوفت ہموار چکنی سطح کے کوفت کے مثل مین نہین ہوتی ہی

بس آواز کا پڑنا پیدا ہو جاتا ہی کیونکہ سطح کے ہموار چکنے ہونے سے آواز شائستہ طور پر ہوتی ہی اور جو ہوتا ہی بلغم سے ایسے تھوڑے سے بلغم سے کہ فقط نرخرہ کو تر کرتا ہی تو اس سے نکلی ہوئی آواز بھیگی بانسری سے نکلی ہوئی آواز کے مثل مین ہوتی ہی اور اگر بلغم بہت بے افراط کے ہوتا ہی تو آواز تھرتھرانے لگتی ہی اسلئے کہ نرخرا اثر کو قبول کرلیتا ہی پھر مچھلیان اسکے بپائی حرکت دینے پر قوت نہین رکھتی ہین اور اگر بلغم نہایت بہت ہوتا ہے تو آواز نرخرہ کی نرمی کی افراط سے باطل ہو جاتی ہی پس اسکا علاج وہ ہی جو ہمنے سانس پھولنے مین بیان کیا ہی ٹھنڈے مزاجکی تعدیل کرنیوالی گرمی کرنیوالی چیزونمین سے اور بلغم کے استفراغ کرنیوالی چیزونمین سے اور جو ہوتا ہی حرارت سے کہ ان رطوبتونکو تحلیل کر ڈالتی ہی جو نرخرہ کی سطح کو ہموار اور چکنا رکھتی ہین پھر سطح بلندی اور پستی مین مختلف ہو جاتی ہی اور بہت چلانے سے کیونکہ بہت چیخنا باوجود اس کے کہ آواز کے آلونمین تھکن اور کندیکو پیدا کرتا ہی قوی حرکت کے سبب سے ان آلون مین حرارت کو پیدا کرتا ہی کہ وہ حرارت نرخرے میں کی رطوبتون کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور نرخرے مین خشونت آجاتی ہی پس وہ علاج ہی جو ہم بیان کرینگے سوکھی کھانسی مین سوکھی کھانسی کے علاج مین اور اسے فائدہ کرتا ہی مکھن کیونکہ مکھن ترطیب کرتا ہی اور لٹکاؤ کرتا ہی اور ہموار اور چکنا کرتا ہی شکر کے ساتھ اور اسے فائدہ کرتا ہی غرغرہ بنفشہ کے تیل کا کیونکہ تیل ذات مین ترطیب اور تلیین اور ارخاء کرنے والا ہوتا ہی اور آواز کی نگہبانی کیلئے مفید چیزونمین سے آواز پڑنے وغیرہ سے بہت چلانے سے پرہیز کرنا ہی کیونکہ بہت چیخنا آواز پڑنے کا کئی وجہون سے موجب ہوا کرتا ہی ایک ان وجہون مین کی یہ ہی کہ بہت چلانے کو حرارت لازم ہوتی ہی کہ اس حرارت سے رطوبتین بہ نکلتی ہین اور یہی حرارت انھین رطوبتونکو نرخرے اور پھیپھڑے کے قصبہ کیطرف کھینچ لیتی ہی پھر وہ رطوبت ان دونون مین لٹکاؤ کر دیتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ بہت چلانا ان دونون مین کی رطوبتونکو تحلیل کر ڈالتا ہی اور ان مین خشونت کو پیدا کرتا ہی جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ بہت چلانا آواز کے آلونمین اور مچھلیونمین تھکن اور کندی پیدا کرتا ہی مگر یہ کہ ہو بہت چلانا ریاضت کی راہ سے اسطرح پر کہ شروع ملائم آواز سے ہو پھر رفتہ رفتہ آواز بلند کیجاے اور زمانہ معتدل ہو اس لئے کہ اس وقت مین حرارت سینہ مین اور تنفس کے عضوون مین حرکت کرتی ہی اور انکے مواد کو تحلیل کرتی ہی اور ان کے فضلون کو گھلاتی ہی اور بے افراط کے انھین تحلیل کرتی ہی اور انکے مجرون کو کشادہ کرتی ہی اور مسام کو کھولتی ہی پھر ان سے فضلون کا نکل جانا اور تحلیل ہو جانا آسان ہو جاتا ہی اور پرہیز کرتا ہی غبار سے اور دھوئین سے کیونکہ یہ دونون نرخرے کی رطوبتون کو چوس لیتے ہین پھر اس مین خشونت پیدا ہو جاتی ہی اور اس لئے کہ ان مین کے ارضی جزملے ہوے نرخرے پر چپک بیٹھتے مین پس اس سبب سے بھی خشونت پیدا ہو جاتی ہی اور پرہیز کرتا ہی نمکین چیزسے کیونکہ نمکین چیز خراش کرتی ہی اور خشکی لاتی ہی اور اسی سبب سے خشونت کی موجب ہوتی ہی اور تیز چیز سے اسلیے کہ تیز چیز تقطیع اور

تحلیل کرتی ہی اور اسیطرح پر قوی کھانسی ہی کیونکہ کھانسی تقطیع کرتی ہی مگر جبکہ بلغم افراط سے ہو اور اس سے
آواز کا بیٹھنا پیدا ہو جاے اس طریق پر کہ بیان ہو چکا ہی پس کبھی فائدہ کرتا ہی کھٹائیون مین سے شل لیمونکے
شربت کے اور سکنجبین کے اوس مین سے جو بلغم کے تقطیع کرتی ہی خاص سکنجبین عنصلی کیونکہ تقطیع مین نہایت
شدید ہی اور چاہیے کہ کثرت کرے باقلے کے کھانے کی کیونکہ یہ اعتدال کی جلاء کرتا ہی اور نزلون کو
روکتا ہی اور انجیر کی کیونکہ انجیر جلاء کرتا ہی اور تحلیل اور تلیین کرتا ہی اور حب صنوبر کی کیونکہ حب
صنوبر لس پیدا کرتی ہی اور ہموار اور چکنا کرتی ہی اور پھیپھڑے مین سے بلغم کو قمع کرتی ہی اور مویز یعنے منقے کی
کیونکہ منقے جلا اور نضج اور تحلیل کرتے ہین اور چھوارے کی کیونکہ چھوارا جلاء کرتا ہی اور گوندکی
عربی گوند کی کیونکہ یہ گوند لس پیدا کرتا ہی اور ہینگ کی کیونکہ ہینگ جلاء اور تحلیل کرتی ہی
اور السی کی اس لئے کہ السی جلا کرتی ہی اور نضج دیتی ہی اور لسوڑے معون کی کیونکہ لسوڑھے تلیین کرتے
ہین اور اپنی رطوبت سے قطع کرنے والی رطوبتون کو نکالتے ہین اور ملیٹھی کی کیونکہ یہی ملیٹھی
جلاء کرتی ہی اور ہموار اور چکنا کرتی ہی اور رگنے کی کیونکہ گنا جلاء کرتا ہی اور خشونت کو
فائدہ کرتا ہی اور علک بطم کی یعنے بطم نامے درخت کے گوند کی کیونکہ گوند جلا کرتا
ہی اور تحلیل کرتا ہی اور رطوبتونکو پگھلاتا ہی اور راتینج کی اور یہی صنوبر درخت کا گوند ہی کیونکہ
یہ گوند جلاء اور تحلیل کرتا ہی اور عنصلی سرکے یعنے جنگلی پیاز کے سرکے کی کیونکہ سرکہ تقطیع کرتا ہی اور
نشاستے کی کیونکہ نشاستہ تلیین کرتا ہی اور نزلون کو مانع آتا ہی اور لکڑی کے بیجون کی کیونکہ یہ تلیین
کرتے ہین اور کھیرے کی کیونکہ یہ جلاء کرتے ہین اور پھیپھڑے کی حرارت کو تسکین دیتے ہین
اور کھیرے کے بیجون کی کہ وہ لکڑی کے بیجون کی طرح کے ہوتے ہین اور لوکی کے بیجون کی کیونکہ یہ
کھرکھراہٹ کو ہموار اور چکنا کردیتے ہین اور سارے لعابون کی کیونکہ لعاب تلیین کرتے ہین اور ہمواری
اور چکناہٹ پیدا کرتے ہین اور لس پیدا کرتے ہین اور نیمبرشت انڈے کی زردی اور یہ وہ ہی کہ پانی مین پکائی

سعال بلغمی کی اسباب اور علاج

جاتی ہی یہانتک کہ گرم ہو جاتی ہی اور ایسی حد پر پہونچ جاتی ہی کہ پی لی جاتی ہی اور نزلہ کو فائدہ کرتی ہی سعال
یعنے کھانسی جو ہوتی ہی غلیظ بلغم سے کہ قصبہ کی فضا پر کے ٹپکا ہی یا پھیپھڑے مین قرار پکڑ چکا ہی پس طبیعت اذیت کے
سبب سے کھانسی کے ساتھ اسکے دفع کرنیکا ارادہ کرتی ہی یا ٹھنڈک سے کہ سینہ کو پہونچ جاتی ہی سونگھی ہوئی
ٹھنڈی ہوا سے یا پیے ہوئے وغیرہ ٹھنڈے پانی سے پس اس سے پھیپھڑا اور سینے کی مچھلیان اذیت پاتی ہین پس وہ
چیز کہ جسے ہمنے بیان کیا ہی سانس پھولنے مین بلغم کے استفراغ سے اور مزاجکی تبدیل سے وہی اسکا علاج ہی اور اکثر اوقات ٹھنڈک
کی افراط کے وقت تریاق کی احتیاج پڑتی ہی تریاق کبیر کی اور جنگلی پیاز کا لعوق نہایت درجہ مفید ہوتا ہی

بلغم کی تقطیع مین اور مزاج کی تسخین مین ان دواؤن کی قوتون کے سبب سے کہ جو اسمین ہوتی ہین اور قصبے اور پھیپھڑے تک نوتون کے بے ٹوٹے ہوئے پہونچنے کے سبب سے اور جو ہوتی ہو کھانسی حرارت سے سینے کے عضوون مین یا خشکی سے ان مین اس مین آبنجو بنفشہ کے شربت کے ساتھ فائدہ کرتا ہی اور بنفشہ کا تیل اور میٹھے بادامون کا تیل کیونکہ یہ تیل تر ہیدا اور ترطیب کرتا ہی اور بنفشہ کی معجون اس کے شربت سے بڑھ کر فائدہ مند ہی کیونکہ مستعمل دوا کا جرم اسکی قوت سے بڑھ کر قوی ہوتا ہی اور اسسے فائدہ کرتا ہی میٹھے انار کا لعوق اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ لیے جائین میٹھے انار اور نچوڑے جائین اور عصارہ چھان ڈالا جائے اور پتھر کی ہنڈیا مین ملائم آنچ سے پکایا جائے یہان تک کہ آدھا باقی رہجائے اور اس کے برابر اس مین شہد ڈالا جاے اور اسکے آدھے وزن سے شکر طبرزد ملائی جائے اور اسسے فائدہ کرتا ہی اسیکا شربت اور گولیان بنی ہوئی لگڑی کے بیجون کے مغز اور کھیرے کے بیجون کے مغز اور لوکی کے بیجون کے مغز اور خشخاش سے کہ ہر ایک ایک درم ہو اور کتیرے اور نشاستے اور رب السوس سے کہ ہر ایک پاؤ درم ہو باریک پیسنے کے بعد میٹھے انار کے شربت مین خمیر کیجائین گی اور اکثر اوقات اس مین خرفے کے بیج زیادہ کیئے جاتے ہین اگر کھانسی کے ساتھ قوی حرارت ہوگی غذا مین اوگرا لوکی کا یا خبازی کا یا ملوخیہ کا یا چولائی کا یا خرفے کے ساگ کا یا نیمبرشت انڈے کی زردی اور جبکہ انڈے کی زردی گرم کی ہوئی پی لی جاتی ہی تو اسیوقت فائدہ کرتی ہی اور انگور کا رب اور یہ وہ ہی کہ لیا جاے انگور کا شیرہ اور چھان ڈالا جاے اور پکایا جاے یہانتک کہ اسکے تین حصے جل جائین نہایت درجہ مفید ہوتا ہی کیونکہ یہ غذا مین جید اور بدن کا مقوی ہوتا ہی جلدی سے گرمی پھیلاتا ہی اور سینے اور پھیپھڑے کو فائدہ کرتا ہی اور اگر گوشتون کی احتیاج پڑے ضعف کے زیادہ ہوجانیکے سبب سے تو پائے پکے ہوئے گیہون کے ساتھ کیونکہ اس سے صالح خون فضلے کم رکھنے والا چپچپا پیدا ہوتا ہی کہ کھانسی کو اور اسکی خشونت کو اسی سبب سے فائدہ کرتا ہی اور جبکہ پائے گیہونکے ساتھ پکائے جاتے ہین تو انکی چپچپاہٹ اور لس پیدا کرنا اور غذا ہونا نسبت زیادہ ہوجاتا ہی باوجود اسکے کہ گیہون کا جوشاندہ کھانسی کو اور سینے کی خشونت کو مفید ہوتا ہی اور سویان بیان کیئے ہوئے ساگونمین سے بعض کے ساتھ کیونکہ یہ اپنی چپچپاہٹ سے اور لس پیدا کرنے سے کھانسی کو فائدہ کرتی ہین اور حلواء نشاستے اور شکر اور لوکی کا جید ہی اور چاہئے کہ اسکی چکنائی بادام کے تیل کی ہو اور جو کھانسی نزلہ سے ہوتی ہی اس کے مادے کا میلان کروادیا جاتا ہی پھیپھڑے کی طرف سے چھینکین لانیوالی چیزون سے ناک کیطرف اور پھیپھڑے کے قصبہ کیطرف اوترنے سے روکا جائیگا خشخاش کے شربت سے کہ بنایا جاتا ہی پوست سے یعنے پوست خشخاش سے کیونکہ

پوست خشخاش کے دانون سے بڑھکر غلیظ کرنےمین قوی ہوتا ہے مدبرانہ جو کے ساتھ یعنے عناب و رلسوڑھے
اور خطمی کے بیج کے ساتھ پکے ہوے اور غلیظ کرنیوالی چیزون کے غرغرے کے ساتھ مادیکے غلیظ کرنیوالی
تاکہ لاویگا پھیپھڑیکی طرف اور تر آنے اور یہ آنیکا قبول کرنا کم ہوجاے اور اسی مین سے مسور اور عناب اور
لسوڑھے اور خطمی اور خبازی اور خشخاش جوش کیجائینگی اور انکے پانی کلی کیجاے گی اور اکثر اوقات برف
کے پانی کی کلی غلیظ کرنیکے سبب سے نزلہ والی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے کیونکہ اپنی ٹھنڈک کے سبب
سے سر سے اوترتی ہوئی رطوبتون کو کثیف کرتی ہے اور بعد انکے قوام کو غلیظ کرتی ہے پھر رطوبت پھیپھڑے
کی طرف نہین اوتر سکتی ہے اور فقط انھین رطوبتون مین غلاظت اور تکاثف نہین حاصل ہوتا ہے بلکہ ان
رطوبتون مین غلاظت ہو جاتی ہے جو منہ مین ہوا کرتی ہین اور حس اسکے گواہی دیتا ہے اور جو ہوتی ہے کھانسی
ذات الجنب سے کیونکہ پھیپھڑا ورم کے نچوڑ کرنے سے اور اسکی طرف ورم کے مادے کی ریزش
ہونے سے اذیت پاتا ہے پس اذیت دینے والے کو کھانسی کے ساتھ دفع کرنیکے لیئے حرکت کرتا ہے
یا کلیجے کے ورم سے کیونکہ یہ ورم کھانسی کو حجاب کی مزاحمت سے اور اسکے نچوڑ سے مجاورت
سے اور سانس کے اعضا سے مزاحمت کرنے سے پیدا کردیتا ہے کیونکہ ورم کے وقت یہ اعضا نیچے اُتر
آتے ہین اور یہ اعضا اسی سبب سے نیچے دار کو جذب ہو جاتے ہین اور اکثر حجاب مین کے مجاور سوء
مزاج کے اثر کرنے سے اور اس مادیکے نفوذ کرجانیسے جو اسکی طرف ورم کے مادیسے آتا ہے یا ہوتی ہے اسکے
سوائے مشارک عضوون سے مثل سینہ کے اور فم معدہ کے پس اسکا علاج اصلی عضو کا علاج ہے اور
جب کھانسی کے ساتھ اسہال ہوتا ہے تو علاج دشوار ہو جاتا ہے کیونکہ قابض چیزین کھانسی مین
زیادتی کرتی ہین اور تلیین کرنیوالی اسہال کو بڑھا دیتی ہین تو آس یعنے ادھیر یکا شربت نہایت
مفید ہوتا ہے کیونکہ ادھیرہ سخت کرتا ہے اور تقویت کرتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے اور اپنے مین کی
ارضی ٹھنڈے کثیف جوہر سے فضلون کے بہ آنیکو روکتا ہے اور کھانسی کو روکتا ہے کیونکہ آس مین طبیعیہ
مٹھاس لٹکاؤ کرکے دالی ہوا کرتا ہے یا بیدانہ انار کا شربت کیونکہ میٹھا انار ٹھنڈا تر ہوتا ہے کہ اپنے
مین کی ٹھنڈی قابض قوت سے پیٹ مین کے اعضاء کی طرف فضلونکے بہ آنیکو روکتا ہے اور اپنے
مین کی رطوبت اور مٹھاس سے حلق اور سینے کی تلیین کرتا ہے یا صندل کا شربت کیونکہ صندل مین قبض
ہوتا ہے کہ بے عفوصت اور قوی تخفیف کے اعضا کیطرف مواد کے کھنچکر آنیکو مانع ہوتا ہے اور شکر مین
تلیین اور اصلاح کرتا ہے جو صندل مین مضرت آواز کے لئے ہوتی ہے یا میٹھے انار کا شربت اس سبب سے کہ بیان
ہوچکا ہے اور اسہال مین استعمال کئے جاتے ہین گوند اور نشاستے جو گولیو نمین ہوتے ہین کہ بنائی جاتی ہین

نفث الدم یعنی خون تھوکنا

کھانسی کے لئے بریان تاکہ انکا قبض بریان کرنے سے رطوبت کے جاتے رہنے سے زیادہ ہوجاے نفث الدم یعنے خون تھوکنا جو ہوتا ہی اس خون تھوکنے سے تھوک یعنے تھوک کے ساتھ نکلتا ہی بس وہ منھ سے ہی منھ کے جزون سے مثل سوڑھون کے اور دانتونکے بیچ مین کے گوشت کے اور جو ہوتا ہی اس خون تھوکنے سے اخ کرنیکے ساتھ یعنے اخ کرنیکے ساتھ لفظ دار حرف خ کے مخرج سے نکلتا ہی بس وہ بہت سے ہی کہ حلق کیطرف سے اترآتا ہی اور جو ہوتا ہی اس خونکے تھوکنے سے کھنکھار کر کھنکھارنے سے نکلتا ہی بے نقطے کے حرف ح کے مخرج سے اور یہی مخرج نیچے دار ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکے نکالنے سے زیادہ قوی حرکت کی احتیاج پڑتی ہی بس وہ قصبہ سے ہی پھیپھڑیکے قصبہ کے اوپر وار سے ہی اور جو ہوتا ہی اسی خون تھوکنے سے قی کرنے سے یعنے قی کے ساتھ نکلتا ہی بس وہ نرخرے سے یا معدے سے یا کلیجے سے ہوتا ہی اسطرح پر کہ خون کلیجے سے معدے پر تراوش کرتا ہی اور قی کے ساتھ نکلتا ہی اور فرق کیا جاتا ہی انکین یعنے ان قسمونمین عضو مین آفت کے پائے جانے سے اس عضو مین کہ جس سے نکلتا ہی اور جو ہوتا ہی اسی خون تھوکنے سے کھانس کر یعنے کھانسی کے ساتھ نکلتا ہی بس وہ قصبہ سے یا پھیپھڑے سے یا سینہ سے ہی اور جسقدر کہ کھانسی زیادہ قوی ہوتی ہی بس وہ خون بہت دور مکان سے ہوتا ہی کیونکہ جہان کہین زیادہ دور مکان سے ہوتا ہی تو اسکے اوکھیڑنے مین اور نکالنے مین زیادہ قوی حرکت کی احتیاج ہوتی ہی اور ہوتا ہی خون قوی کھانسی کے ساتھ نکلا ہوا زیادہ دور مکان سے اور وہی سینہ کے اطراف مین زیادہ مائل سیاہی اور جمنے پر کیونکہ رگ دائی طبیعت اور یہی وہ ہی جو خون کے اسکے حال پر رہنے کی حفاظت کرتی ہی بس جسقدر کہ اسکے نکلنے کا زمانہ طولانی ہوتا ہی اسیقدر اسکا خون ردائی ہو تسے تغیر شدید ہوتا ہی کیونکہ اسمین اصلی حرارت کا تصرف نہین پایا جاتا ہی بس جبکہ وہ دور مکان سے نکلتا ہی تو طولانی مسافت مین ٹھنڈا ہوجاتا ہی اور جمجاتا ہی اور اس سے روحی لطیف اور ہوائی شفاف اجزا جدا ہوجاتے ہین بس سیاہ پڑجاتا ہی تھوڑے لیسے کف کے ساتھ کیونکہ پھیپھڑیکے نیچے دار مکان کے دور ہونے سے نفوذ کرتا ہی اور نیچے سے اس اوپر وار کی طرف کہ جس سے کھانسی کے ساتھ نکلتا ہی اسکے گذرنیکا زمانہ طول کرتا ہی اور اس سے ہوائیت مل جاتی ہی اور ہوائیت کے ساتھ منشک ہوجاتا ہی کیونکہ ہوائیت پھیپھڑے مین بہت ہوا کرتی ہی اور فقط اپنی غلاظت سے کم کفدار ہوتا ہی بس اسمین ہوا کا نفوذ اور اس سے اسکا منشک ہوجانا آسان نہین پڑتا ہی اور خون جو ہوتا ہی اسکا نکلنا پھیپھڑے سے خود پھیپھڑے سے کفدار ہوتا ہی کیونکہ جیسا کہ اپنے مکان سے نکلتا ہی ہوا سے ملجاتا ہی اور ہوا کے ساتھ بے جمے منشک ہوتا ہی کیونکہ اس سے ملی ہوا کا قوام سخیف ہوجاتا ہی اور جو خون کہ نکلتا ہی کسی رگ کے ٹوٹ جانیسے سینہ یا پھیپھڑیکے اطراف مین وہ بہت ہوتا ہی مقدار مین کیونکہ ٹوٹ جانا اور دہی رگ کا لنبان مین پھٹ جانا ہی کہ کشادہ ہوتا ہی خاص جسوقت کسی بڑی رگ مین واقع ہوتا ہی

اور ہوتا ہی یکبارگی کیونکہ جیسے رگ مین تفرق واقع ہوتا ہی ویسے ہی خون نکلنے لگتا ہی اور جو رگ کے
کھل جانے سے ہوتا ہی رگ کے منھ کے کھل جانے سے امتلاء کے سبب سے تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی اسکا نکلنا منفذ کی
تنگی کے سبب سے کیونکہ منھ شعری یعنے بالسی باریک رگون کے اطراف مین ہوا کرتے ہین اور وہ بیانہ نہایت مرتبہ
باریک ہوا کرتے ہین باوجود اسکے نکلنے کے ساتھ راحت پائی جاتی ہی اسلیئے کہ امتلاء خواہ ظرفون کے مطابق ہو
یا قوت کے موافق ہو اعضا مین ثقل اور حرکتو نمین کسل کا اور تمدد کا اور انکسار کا اور تھکن کا موجب ہوتا ہی
اور خونکے نکلنے کے وقت امتلاء اور اسکے اعراض گھٹ جاتے ہین اور ٹپکا ہوا خون ورم سے دموی ورم
سے پھیپھڑے مین اور اسکے قریب کے عضوون مین ورم کے علامتونکے ساتھ ہوتا ہی بخار سے اور ضیق نفس سے
اور درد سے اور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی کیونکہ یہ خون مسام سے نکلتا ہی اور مسام سے بہت سا خون یکبارگی نہین
نکل سکتا ہی اور پتلا بھی ہوتا ہی اسلیئے کہ گاڑھا خون ٹپک کر نہین نکل سکتا ہی اور جو خون خورندگی سے ہوتا ہی
رگونمین کی یا رگونکے سوا مین کی پیپ کیطرحکا ہوتا ہی یعنے پیپ سے ملا ہوتا ہی اور پیپ ایک گاڑھی چیز ہی کہ زخم سے
بہتی ہی اور ریم لہو کی طرحکا ہوتا ہی یعنے خون پانی کا ملا ہوا اور یہ ایک پتلی چیز ہی کہ زخم سے بہتی ہی جسطرح سے کہ گوشت کا
پانی ہوتا ہی اسلیئے کہ خورندگی کے مقام سے خونکی مائیت ٹپکتی ہی جھلکون کے ساتھ جبکہ خورندگی جھلی کے جرمون کو
فاسد کر دیتی ہی اور حاد نزلونکے پہلے ہونیکے ساتھ کہ اپنی حدت سے قرحہ ڈالدیتے ہین یا چرپری چیزون کے
پہلے کھانیکے ساتھ کیونکہ یہ خراش کرتی ہین اور اتصال مین تفرق کر دیتے ہین اور اپنی جوہر کے لطافت سے
گہرائو مین پہیر جاتی ہین اور جو خون نکلتا ہی کیڑے سے حلق مین چپکے ہوی سے ہوتا ہی غم اور کرب اور کیڑیون
علاج | والے پانی کے پینے کے ساتھ یعنے جس پانی مین کیڑیان ہوتی ہین اور اسکا بیان آنے کو ہی علاج مصنف نے
پہلے خون تھوکنے کے سببون کو پھر اسکے دور کرنیوالے سببونکے حاصل کرنیکو بیان کیا ہی واجب ہی کہ پرہیز کرے خون
تھوکنے کی بیماریکا بیمار بہت بات کرنے سے کیونکہ بات کرنیکا فعل اس مجھلی کے حرکت سے جو نرخرے کے پاس ہوتی ہی
اور ان مچھلیونکے حرکتونسے جو سینہ مین اور حجاب مین اور پھیپھڑے مین ہوتی ہین پورا ہی اور کلام کی کثرت کیوقت
ان مچھلیونکی تحریک اور کوفت کرنے والی ہوا کے دفع کرنیکے لئے پھیپھڑے کی تحریک بہت ہوا کرتی ہی اور نرخرے کو اور
قصبہ کو ہوا کی کوفت بہت ہوتی ہی اور یہ سب امور انمین سے ہین جو ان اعضا کو اذیت پہونچاتے ہین اور انکے
ضعف مین زیادتی کر دیتے ہین اور انکے اتصال مین تفریق ڈالدیتے ہین اور پرہیز کرے چلانے سے کیونکہ چلانیکو
سانس کا رکنا لازم ہوتا ہی کہ یہ سینہ کی اور حلق کی مچھلیونمین کشید کرتا ہی اور انکا کھنچاؤ اور ظرفونکی اور مجرونکی
کشادگی اور انکا امتلاء اس ہوا کے ساتھ والے خون سے جو رگونمین سانس کے ساتھ نہ نکلنے کیوقت اور رک
رہنے کیوقت پھر آتا ہی سانس لینے کے آلونکی تحریک اور انکی تسخین ہوتی ہی اور یہ سب ان امور مین سے ہین جو خون تھوکنے اور نہ نکلنے کے

موجب ہوتے ہین اور پرہیز کرے ضجر سے اور ضجر غم سے قلق اور اضطراب ہو کیونکہ یہ خونکے حجم مین زیادتی کی غلیان
سبب سے پیدا کرتا ہی پھر اس سے کوئی رگ ٹوٹ جاتی ہی یا رگ کا منہ کھل جاتا ہی اور پرہیز کرے مباشرت سے کیونکہ
مباشرت حرکت اور لذت کے سبب سے خونکی تحریک کرتی ہی اور پرہیز کرے کودنے سے کیونکہ کودنا رگ کے ٹوٹ
جانیکا موجب ہوتا ہی اور بڑی سانس سے کیونکہ سینے مین کے ظرفونکو اور پھیپھڑیکو دراز کرتی ہی اور اسکے ساتھ سانس
کے اعضا سارے جھتونمین بہت پھیلاؤ کرتی ہین پھر اس سے رگین ٹوٹ جاتی ہین اور قرحے کشادہ ہو جاتے ہین اور
پرہیز کرے سرخ براق چیزونکی طرف دیکھنے سے کیونکہ ذہن مین سرخ چیز کی صورت دیکھنے کیوقت مضبوطی سے
بیٹھ جاتی ہی اور خون کے بہ نکلنے اور بار بار گو حرکت کرنیکی سبب ہو جاتی ہی اور یہ بات حکمت کے ایک قاعدے
پر بنی ہی اور وہ قاعدہ یہ ہی کہ وہمی لقصور کبھی بدنی حوادث کے پیدا ہونیکے سبب ہو جاتے ہین بس حرارتکو حرارت
کے اور ٹھنڈک کو بے ٹھنڈک کے پیدا کر دیتے ہین اور اسیطرح ہی اور پرہیز کرے شراب سے کیونکہ شراب خونکو
بڑھاتی ہی اور اسے گرم کرتی ہی اور حرکت دیتی ہی اور پرہیز کرے گرمی کرنیوالی چیزونسے کیونکہ یہ چیزین خونکو جوش دیتی ہین
اور اسکے حجم مین زیادتی کر دیتی ہین اور اسمین حدت ورقت پیدا کر دیتی ہین اور پرہیز کرے تقطیع کرنیوالی چیزون
سے دواؤن مین سے مثل کرفس یعنے اجمود کے اور پرہیز کرے ہر تیز اور ہر نمکین چیز سے کہ خونکی کیفیت
کو حدت اور تیزی کی طرف متغیر کر دیتی ہین پھر اس سبب سے خونکی رگون کے منہ سے نکلنے لگتا ہی اور
پرہیز کرے خاص پرانے پنیر سے کیونکہ یہ نہایت حدت اور جلاء کرنیوالا ہوتا ہی اس سے مراری خلط
پیدا ہوتا ہی خاص جسوقت مین نمک ملا ہوتا ہی لیکن پنیر نیا بے نمک ملا بس مفید ہوتا ہی کیونکہ یہ زخمونکو
ملا دیتا ہی اور جنبت کے لازم چپچپاہٹ اور لس سے رگون کے منھ کو بند کرتا ہی اور اسلئے کہ پنیر مین سے
دودھ کی مائیت جاتی رہتی ہی اور یہی حدت کرنیوالی جلاء دینے والی غسل دینے والی ان ساری کیفیتونسے
خون تھوکنے کو مضر ہوتی ہی اور استعمال کریگا بیمار خون تھوکنے کا تھوکنے کے ساتھ خون نکلنے کی عادت رکھنے
سے فصد کا خون تھوکنے کے مرض پیدا ہونیکے پہلے استظہار یعنے تقویت حاصل کرنیکے لئے تاکہ خون کم ہو جاے
پھر اس سے کوئی رگ نہ ٹوٹے اور نہ کسی رگ کا منھ کھلے اور سینہ کے عضو دمین سے ہر ایک عضو خونکے شدت سے
محتاج ہونے سے اپنے پاسکے خونکو مضبوط پکڑے رہے اور یہ امر خونکے نکلنے کا مانع ہوتا ہی خاص اس شخص کیلئے جسکا
سینہ تنگ ہوتا ہی اسلئے کہ جس شخص کا سینہ تنگ ہوتا ہی تو اسکے سینے کے مجرے تنگ ہوتے ہین اور اسمین اسکی رگین تنگی
سے ہوتی ہین اور جب حال اسطرحکا ہوتا ہی تو رگین خون سے پورا پور بھری ہوتی ہین اس وقت مین ذرا سے
سبب سے ٹوٹ جانے اور پھٹ جانیکے قابل ہوا کرتی ہین اور یہ بھی ہی کہ سینے کی تنگی ٹھنڈک کے لازمونمین سے
ہوتی ہی کیونکہ اسوقت غذا مین پورا التصرف نہین کرتا ہی اور اسے عضو کا جز نہین کرتا ہی یہانتک عظیم ہو جائے اور نہ غذا کے فضلونکے

پورا دفع نہین کرتا ہی اس سبب سے سینے کی رگین باوجود اپنی تنگی کے بھری ہوتی ہین اور ٹوٹ جانیکی قابلیت رکھتی
ہین اور خاص بہار مین کیونکہ بہار اپنی لطیف گرمی سے جاڑے مین کے جمے ہوے خونکو بہا دیتی ہی اور اسے حرکت
دیتی ہی پھر خون کا حجم زیادہ ہو جاتا ہی اور رگین اسکی گنجائش نہین رکھتی ہین بس انہین سے وہ رگ گھٹ جاتی ہی
جسکا ٹوٹ جانا آسان ہوتا ہی اور طبیعت اس سے خونکے نکالنے کی عادت رکھتی ہی پھر جب خون تھوکنا پیدا
ہو تو چاہئے کہ نیچے وار سے مثل صافن اور نساء کے فصد کیجاے تاکہ خون نیچے وار میلان کر جاے باریک فصد سے
تاکہ قوت کشادہ فصد کرنے سے ضعف نہ پڑ جائے باوجود اسکے تھوکنے سے بھی نکلتا ہی اور اس لئے کہ اس فصد
سے خونکا نکالنا مقصود نہین ہی بلکہ قوت کے باقی رہنے کے ساتھ خونکا میلان کر دادینا مقصود ہوتا ہی اور یہ بات
باریک فصد کرنیسے حاصل ہوتی ہی اور سینہ پر نزلون کے گرنیکی روک کیجائے جبکہ خون تھوکنے کی پیدائش نزلہ
سے ہوتی ہی تو پہلے سبب کی روک غلیظ کرنیسے کیجائیگی تاکہ اس سے کھانسی کا دغدغہ پیدا نہو کیونکہ کھانسی خون
تھوکنے مین زیادتی کر دیتی ہی شربت خشخاس سے دم الاخوین یعنے ہیرادوکھی اور گوند کے ساتھ کیونکہ یہ دونون دوائین
نزلون کو بند کرتی ہین اور اپنی لس سے زخمون پر لپٹ بیٹھتی ہین اور اترے ہوے مادیکی حدتکو اور تیزیکو بھی لس سے
توڑ ڈالتی ہین اور سب قسمونمین مشترک مفید دوا انجبار کا شربت بارتنگ کے پانی اور کہربا اور گوند ہر ایک نصف
درم کے ساتھ ہی اور اکثر اوقات اسمین جو پھر کافور بڑھا دیا جاتا ہی اگر جوش اور خونکی افراط کی حرارتکے ساتھ
ہوتا ہی خون تھوکنا اور اکثر اوقات محتاج کرتا ہی افراط کا خون تھوکنا قیراط بھر افیون کا اگر امر عظیم ہوتا ہی
کیونکہ افیون خون کو غلیظ کرتی ہی اور اسے شدت کے ٹھنڈا کرنے سے ٹھنڈا کرتی ہی کہ جمانے کی حد پر پہونچی
ہوتی ہی بس خون کو اسکے مقام ہی پر روک رکھتی ہی کیونکہ خونکی غلاظت کی افراط سے اور حرکت کے
ٹھہر جانے سے خون اس مقام مین نفوذ نہین کرتا ہی کہ جسکے اتصال مین تفرق ہوتا ہی اور ایک لعوق ہی کہ
بنایا جاتا ہی انجبار اور دم الاخوین یعنے ہیرادوکھی اور کہربا اور بسد یعنے مونگی کی جڑ اور طراثیث سے کہ ہر
ایک مثقال بھر ہو اور کتیرے اور نشاستے اور گوند بھونے ہوے سے کہ ہر ایک درم بھر ہو افیون درم بھر چاریک
پیسی جائینگی اور بیدانہ انار کے شربت مین خمیر کیجائینگی اور چاٹ کر استعمال کیجائینگی اور پانیکے بدلی بارتنگ کا
پانی پیا جائیگا کیونکہ یہ لعوق باوجود پیاسکی تسکین کرنیکے خونکو بند کر دیتا ہی اور غذا انڈیکی نیمبرشت زردی ہی
کیونکہ انڈیکی نیمبرشت زردی غذا بہت پرتی ہی اور اپنے لس سے متقرح مقامونمین یا ٹوٹے مقامونمین چپک
پڑتی ہی اور لیپ کیطرح ان مقامونمین ٹھیری رہتی ہی اس حال سے کہ اسپر دم الاخوین یعنے ہیرادوکھی اور کہربا اور ر
سوکھا دھنیا چھڑکا ہوا ہو یا سال بھر تک کے بکریکا گوشت کیونکہ اسمین باوجود خشکی ہونیکے یہ ہضم ہونے مین افضل
ہی کہ پکایا گیا ہو انجبار کے ساتھ اور بارتنگ کی پتی اور سوکھے دھنئے اور گلاب کے زیرکے ساتھ

تاکہ اسکی خشکی اور تجفیف بڑھجائے علاوہ اسکے گوشتونکا چھوڑ دینا واجب ہی کیونکہ گوشت خون کی
مقدار مین زیادتی کردیتے ہین مگر جبکہ افراط واقع ہوجائے خون تھوکنے مین پھر ضعف کا ڈر ہو بس ضعف
کا تدارک گوشتون کے ساتھ کیا جائیگا اکثر اوقات شروع مین احتیاج پڑتی ہی اگر خون تھوکنا بسبب امتلاء
کے کسی رگ کے پھٹ جانے سے ہوتا ہی غذا چھوڑ دینے کی اور بھوک پر صبر کرنیکی تین دن تک یا زیادہ تک
اگلے کھانے پینے پر اعتماد کرکے جبکہ قوت کا ساقط ہوجانا ظاہر ہوتا ہو تاکہ خون غذا سے زیادہ ہوجائے اور خرفے
کا ساگ پکا اور کچا جید غذا ہی کیونکہ اس سے تھوڑا خون ٹھنڈک کی طرف مائل پیدا ہوتا ہی اور باوجود اسکے
اس ساگ مین قبض اور چپچپاہٹ اور سوزش کی تبرید اور تسکین ہوتی ہی اور اسکے نچوڑے ہوئے پانی کا
شکر کے ساتھ پینا مفید ہوتا ہی اور اسیطرح پر اسکا چبانا اور اسکا نگلنا ہی اور بارتنگ دھنیے کے ساتھ
اور اسطرح کہ اسمین پکے ہون غلاظت اور برودت زیادہ کرنیکے لئے عناب اور سور اور بارتنگ
اور اسپر دم الاخوین یعنے ہیرا دوکھی چھڑکا گیا ہو العلق الی شب یعنے حلق مین لپٹی کیڑی ان پانیون سے
پرہیز کرنا واجب ہی جن مین اسبات کا گمان کیا جاتا ہو کہ امین کیڑیان ہین احتیاط کے لئے اسلئے کہ اکثر اوقات
نہایت چھوٹی ہوتی ہین کہ جو غور سے دیکھنے والے کو نظر نہین آتی ہین بس نہ پیا جائے گا یہ پانی مگر چھلنی کے پیچھے
سے اور یہ چھلنی وہ ہی جو آفتابہ کے ٹونٹی پر لگی ہوتی ہی تاکہ اس سے آفتابہ مین کی چیز چھن جائے کیونکہ
یہ چھلنی کیڑی کے حلق مین جانے سے مانع ہوتی ہی پھر اگر اسکی رعایت نکیے اور بچانے اور اس سے احتراز
نکرے چھوٹے ہونیکے سبب سے اور پوشیدہ رہنے کے سبب سے اور پی جائے پانی کے ساتھ اور حلق مین
لپٹ رہے تو بڑی ہوجائیگی جتنا مین کچھ دنون مین خون پینے سے پھر اس سے خون تھوکنا عارض ہوگا کیونکہ کیڑی
جلد کے اطراف سے اور اسکے پاس کی رگون سے کہ جنکی سرے باریک ہوتی ہین اور امین کا موجود خون پتلا ہوتا ہی
پیتی ہین اسلئے کہ یہ خون چوتھے ہضم کے قریب ہونے کے سبب سے شدت سے پکا ہوتا ہی اور جب کیڑی
اس خون کو پیتی ہی تو کچھ کو غذا کر لیتی ہی اور باقی چھوڑ دیتی ہی پھر وہ تھوکنے کے ساتھ نکلتا ہی اور
عارض ہوتا ہی غم اور کرب دل کی طرف سونگھی ہوا کے ساتھ اسکی عفونت اور سمیت کے پہونچنے سے
لیکن جب کیڑی نرخرے کے نیچے وار لپٹی ہوتی ہی تو معدہ مین کرب بہت ہوتا ہی اور غم بھی ہوتا ہی کیونکہ دل
سے قریب ہوتی ہی اور خون قے سے نکلا کرتا ہی نہ تھوکنے سے علاج منھ سورج کے سامنے کھولا جائیگا تاکہ سورج کی شعاع
حلق کے اندر جائے پھر اگر آنکھ سے دکھلائی دے تو چٹکی سے نکال لیجائے اگر قریب ہو یا پکڑ لی جائے کلبتان نامی اوزار
سے اگر اس تک چٹکی نہ پہونچتی ہو اور کلبتان یعنے سنسی ایک اوزار ہی کہ تیر کے سوفار کے مشابہ ہوتا ہی اس
اوزار کی گردن لمبی ہوتی ہی اس کے دونون سرون پر دو پیسے کی طرح کے اندر کی طرف سے خالی

العلق الی شب یعنے حلق میں لپٹی جونک

علاج

ہوتی ہی

ہوتے ہین اور اوزار کے دونون سرے تیز دندانے آرے کے دانتون کی طرح کے ہوتے ہین پھر جب کیڑی اس آلہ سے
پکڑ لیجائے تو نرمی سے کھینچ لیجائے کٹ جانے سے بچاؤ رکھنے کے ساتھ اور اسکے سر کے مقام مین رہجانیکے ساتھ پھر وہ اذیت
دے اور ورم اور غشی اور ردی قرحے پیدا کرے کیونکہ مجھے اور اضطراب سے اسکی سمیت حدت اور گرمی پکڑ جائیگی
یا کٹ جانیکے بعد سدے پر اثر آئے گی اور کرب اور آنتون کی خراش اور خون کے او گلنے کا موجب ہو جائیگی
اور اگر دکھائی ندے کیڑی آنکھ کو تو غرغرہ کیا جائے گا سرکے اور رائی کا تھوڑے پسے نمک کے ساتھ کیون کہ یہ
اسپر لگے گا بس وہ مقام چھوڑ دے گی اور باہر وار کی طرف اندر وار کے گرم ہو جانے سے حرکت کریگی
یا غرغرہ کیا جائے گا پیاز کے پانی کا کیون کہ یہ پانی لذع کرنے والا قرحہ ڈالنے والا ہی یا باریک کیجائیگی
کلونجی اور رائی اور پھونکی جائیگی منھ مین یہانتک کہ کیڑی تک دونون پہونچ جائین اور منھ کے جلد پر
دونون جم جائین بس اسمین لذع اور سوزش پیدا ہو جائیگی پھر اگر نکرے اس تدبیر سے بھیجا جائیگا بیمار
حمام مین اور بہت سا اوڑھ کر حمام مین قیام کیا جائیگا تاکہ کرب شدت پکڑ جائے گرمی کے
شدت سے پھر منھ کے قریب برف کا ٹکڑا کیا جائے گا تا اسکی طرف کیڑی حرکت کر آئے اسکی ٹھنڈک کے
سبب سے اور اُس مقام کو کہ جس سے لپٹی تھی چھوڑ دے ان شدت کے گرم اجزون سے بھاگ کر جو اندر ہے
کیڑیکی طرف اُٹھکر آتے ہین اور اکثر اوقات قریب آجاتی ہی اسی سبب سے منھ کے بس پکڑ لیجائیگی
ہاتھ سے اور اکثر اوقات آپ سے آپ باہر نکل آتی ہی منھ سے پھر اگر کیڑی کے نکل جانے کے بعد
خون تھوکنا باقی رہے اُس زخم کے سبب سے جسے اُسنے مقام مین پیدا کیا ہی کہ جس مین کیڑی لپٹ
رہی تھی غرغرہ کیا جائے گا انار کے چھلکے اور کلیون اور سماق کا وغیرہ کا ان مین سے جو
خون کو بند کرتی ہین اور حلق مین پھونکی جائینگی انار کی کلیان اور نشاستہ اور دم الاخوین یعنے
ہیرا دوکھی باریک پسے ہوئے مثل غبار کے تاکہ خون نکلنے کے مقام پر لپٹ رہین اور سب حیلون سے بڑھکر
یہ حیلہ ہی کہ بیمار اپنے منھ مین کائی رکھے اور اسے اپنے ہونٹون پر رکھے پھر کیڑی اس محبت رکھنے کے
سبب سے اسکی طرف میل کر آئیگی نوالہ اور کانٹا کہ حلق مین اٹک جاتا ہی اگر نہ نکلے کانٹا اُس مقام سے کہ جہان
چبھا تھا پانی کے پینے سے کیون کہ پانی اپنے بوجھ اور ترطیب اور اُس مقام کے لٹکا دینے سے
جس مین اٹکا ہی نیچے وار کو پھینکتا ہی اور بڑے نوالون کے کھانے سے کیونکہ بڑا نوالہ پورا پورا حلق کی
کشادگی کو گھیر لیتا ہی اور اُسپر گذرتا ہی کہ کانٹے کو اُسکے لگنے کے مقام سے اوکھاڑ ڈالتا ہی اور قی سے
پیٹ کے بھرنے والے کھانے کے بعد اس لیے کہ یہ قی بھی پیٹ کے بھرنے والے کھانیکے اُسپر گذر کرنے سے
اُسے اوکھیڑ ڈالتی ہی تو بھیجا جائیگا بیمار حمام مین تاکہ حمام اُس مقام مین لٹکاؤ پیدا کردے پھر کانٹے کی چبھنے کی

جلد سے کانٹا لٹک پڑے اور آسانی سے نکل آوے اور روغن زیتون کئی بار پلایا جائیگا پھر بڑا اسالو اُلہ اور
حلق اور نرخرے کے فضا کا بھر لینے والا نگلوایا جائیگا کانٹے کے گوشت کا کیونکہ اس گوشت کے ریشے سخت ہو اگرتے مین
اسانی سے جدا نہین ہوتے ہین یا انجیر کا کیونکہ چپچپا چپکتا ہوتا ہی آسانی سے منقطع نہین ہوتا ہی اس حالسے کہ باندھا
گیا ہو ڈورے ریشم کے مضبوط ڈورے سے پھر جب یہ کانٹے کے آگے بڑھ جائے تو باہر وار کو جلد سے کھینچ لیا جائے
اور زور سے بس اکثر اوقات اس سے کانٹا اوکھڑ آتا ہی یا تو نگلنے کیوقت یا کھینچنے کے وقت اور جو حیلہ کہ ہمنے
ایجاد کیا ہی وہ یہ ہی کہ بادل کا ٹکڑا ڈورے مین مضبوط دوڑے مین باندھا جائے اور نگلوا دیا جائے پھر جب بڑھ جائیگا
بادل کا ٹکڑا اٹکی کانٹے سے تو اس پر پانی پلا دیا جائے گا یہانتک کہ بادل کا ٹکڑا پانیکو چوس لیگا اور پھول جائیگا
پھر جلد سے کھینچ لیا جائیگا اسلئے کہ بادل کا ٹکڑا جب پانی پی لیگا اور اس سے پھول جائیگا تو حلق اور نرخرے کے
فضا کو بھر دیگا اور اسکے چیز کو اس پر گذر کرنیکے وقت اوکھاڑ ڈالیگا پانی مین ڈوبے شخص کی تدبیر اولٹا لٹکایا جائیگا
یہانتک کہ پانی نکل جائے اور مین سے پھر سکنجبین کا شربت جسمین تھوڑ لیسی کالی مرچین پکائی گئی ہون کیونکہ مرچین
قے لائینگی اور ان غریب رطوبتونکو کہ پھیپھڑے اور معدے مین آگئی ہین اور انھین خشک کر ڈالینگی اور
کیمونکا حریرہ پلایا جائیگا تاکہ پھیپھڑیکے مزاجکی اصلاح کرے امراض سینہ اور پھیپھڑیکے اور انکی مزاجون کی امراض سینہ
علامتین حرارت کی علامتین سانس کا بڑے ہونا اسیطرح کہ اسکے ساتھ سانس کے عضاسارے جھتو مین بہت
پھیلاؤ سے پھیلتے ہون تاکہ بہت بتی ہوا اعتدال سے بڑھکر حاصل کرلین اور اسکا سبب یہ ہی کہ افراط کی حرارتکے وقت
بجھانیکی حاجت شدید ہوتی ہی اور بجھاؤ فقط ٹھنڈی ہوا ہی کے سونگھنے سے ہوا کرتا ہی اور انکی گرمی یعنے سانس کی
گرمی اس سبب سے کہ سونگھی ہوئی ہوا اور اپنی گرمی سے اسکو گرم کردیتی ہی اور اس سبب سے کہ اس سے دخانی اجزے
بہت ملجاتے ہین اور ٹھنڈی ہوا سے راحت پانا اور ٹھنڈک کی علامتین سانس کے چھوٹے ہونا اور یہی مقابلہ مین بڑی
سانس کے ہی اور سانس کے چھوٹے ہونیکی ٹھنڈک فقط اس سبب سے موجب ہوتی ہی کہ ٹھنڈک قوت کے
ضعف کے علت ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ ٹھنڈک آلہ کی سختی کے موجب ہوتی ہی اس وجہ سے کہ اسے قبض اور
تکثیف لازم ہی اور اس سبب سے کہ ٹھنڈک ٹھنڈی ہوا کی کم حاجت رکھنے کی موجب ہوتی ہی اور یہ سب باتین
سانس کے چھوٹے ہونیگی موجب ہوتی ہین اور گرم ہوا سے آرام پانا خشکی کی علامتین آواز کی خشونت نرخرے سے
اور ہموار چکنا کرنیوالی رطوبت کے جاتے رہنے سے بس ان دونوںکے اجزا خلا کے ضروری ہونے سے مجتمع ہو جاتے ہین
اور اسے اس مقام مین کا تفرق لازم ہوتا ہی کہ جس سے اجتماع ہوتا ہی اور خشونت پیدا ہو جاتی ہی اور فضاؤنکی کمی کہ ان
سے مندفع ہوئے ہین رطوبت کی علامتین خرخراہٹ رطوبت کی کثرت سے اندر باہر آنے جانیوالی
ہوا کی مزاحمت کرتی ہی اور اس رطوبت سے اس ہوا سے جدا ہونے سے یہ آواز پیدا ہونے لگتی ہی اور

تنفسکی

ذات الجنب اور ذات الریہ

فضلون کی کثرت ہی انکے بہت پیدا ہونے سے اور بوجہ ادیکی دلیل ہی سب مین اور منتقل ہونا کھنچاؤ کا یا درد کا خفت کے
ساتھ ریح کی دلیل ہی کیونکہ ریح کے شان سے حرکت اور انتقال ہوتا ہی کیونکہ یہ روکنے والی
چیز سے جدا ہو جانے کا قصد کرتی ہی اور اپنے طبیعی محل کی طرف حرکت کرتی ہی لیکن خفت تو ارضی جزو سے
خالی ہونیکے سبب سے ہی اور خفیف تھوکنا مادے کے قریب ہونے کی دلیل ہی اسکی دلیل ہی ذات الجنب
یعنے سانس اور غذا کے آلون کے پردہ کا سوج جانا اور ذات الریہ پھیپھڑے مین ورم ہو جانا ہی لیکن ذات الریہ
پس وہ ایک ورم ہی اصل مین کے گرم مادے سے اور وہی خون ہی یا صفرا ہی یا گرم عفونت سے اور
وہی شور سترا البلغم ہی اور مصنف نے بلغم مین شورگی قید فقط اس لیے لگائی ہی کہ یہی شور بلغم اپنی
حدت کے سبب سے نفوذ کرنے مین بہت سہل ہوتا ہی اور سٹر جانے مین نہایت شدید ہوتا ہی اور
یہ ورم اسکو سینے مین بوجھ لازم ہوتا ہی اس عضو مین مادے کے بند ہو جانے سے کہ جوہر مین کثیف ہی
اور اپنے اوپر کی پتلی جھلی سے جس دار ہی کہ پھیپھڑا ورم کے بوجھ سے نیچے وار کو منجذب ہو جاتا ہی اور اسکی
جھلی کا سر اکہ اسکے سرے پر اور پیٹھ سے ملا ہی اسکا حس کرتا ہی اور یہ نیچے دار کو اسکے کھنچاؤ کرنے سے
پھیپھڑے کے میلان کرنے کے سبب سے ہوتا ہی اور پھیپھڑے کا مقام سینہ کی فضا ہی پس اسی سبب سے
یہان پر ثقل محسوس ہوا کرتا ہی اور تعمیق تنفس یعنے سانس کی تنگی ورم سے ہوا کے مسلکون کے تنگ
ہو جانے سے اور حرارت سانس مین اس سبب سے کہ ہوا پھیپھڑے مین سٹرے مادے کی گرمی سے
گرم ہو جاتی ہی اور اس سبب سے کہ سٹرے مادے سے چھوٹے ہوئے گرم ابخرے اس سے ملی ہوتی ہی اور اس سبب سے
کہ مسلکونکی تنگی سے پھیپھڑے مین دیر تک رہتی ہی اور اس سبب سے کہ دل اسے گرم کر دیتا ہی کیونکہ اسکا مزاج بخار کے
سبب سے اور ورم کی حرارت سے اور اسکی طرف ٹھنڈی ہوا کے کم پہونچنے سے جلتا ہوتا ہی اور درد کہ سینے سے
پیٹھ تک پھیلتا ہی اس سبب سے کہ سینہ کے نصف کرنیوالی جھلی پھیپھڑے کے بوجھ کے سبب سے نیچے دار کو منجذب
ہو جاتی ہی اور یہ بھی جھلی آگے وار سینہ سے اور پیچھے وار پیٹھ سے ملی ہوتی ہی اور اسوقت مین ایسے کھنچاؤ کے سبب سے درد لاحق
ہوتا ہی اور پیٹھ کے بھل نہ لیٹ سکنا کیونکہ پھیپھڑا لیٹنے کے وقت پہلو پر ہو جاتا ہی اگر اس جانب مین ورم
ہوتا ہی تو اپنے بوجھ سے نیچے دار کو میلان کرتا ہی اور دونون پہلوؤنکے کشادگی کے سبب سے چوڑی فضا
پا جاتا ہی اور نیچے دار کو بہت ہو جاتا ہی اور دوسری طرف اسپر آپڑتی ہی اور اسے دباتی ہی اور اسے یہ بات
لازم ہوتی ہی کہ پھیپھڑے کے اجزا موڑ جائین اور اسمین کی ہوا کی راہین بند ہو جائین اور اگر لیٹنا بے
سوجی جانب پر ہوتا ہی تو یہ سوجی ہوئی جانب لٹکی رہتی ہی اور نیچے دار کو بہت اوتر آتی ہی اور اس سے
وہ بات لازم آتی ہی جو پہلی قسم سے لازم آتی ہی اور اسطرح پر بھی ہوتا ہی جب پیٹ کے بھل لیٹنا ہوتا ہی اسلیے کہ

جو فضا کہ سینے کی کوارے اور پیٹھ کے بیچ مین ہوتی ہے وہ تنگ ہوتی ہے بس پھیپھڑا اپنے دونون قسمونسے پیٹھ پر تکیہ
کر لیتا ہے اور نیچے دار نہین ہوتا ہے لیکن پیٹ کے بل لیٹنا بیٹھنے اندھے لیٹنا اسطرح پر کہ ناک زمین سے ملی ہو پس سانس لینے مین
سر کے اوٹھانیکی احتیاج پڑتی ہے قصبہ کے ٹیڑھے ہو جانیکے سبب سے اوس سے سانس کی تنگی لازم ہوتی ہے اور عضو کا جانا کیونکہ
گرم نہ سڑے انجرے کثرت سے پہونچتے ہین اس سبب سے کہ سوجے ہوئے عضو کے قریب ہے اور اسکی طرف کی ہوا کے
راستے تنگ ہین اور گالونکا پھولے ہونا اور سرخ ہونا اس سبب سے کہ گرم انجرے بنگی طرف اوٹھکر آتے ہین
بہت غلیظ لیکن ان انجرونکی حرارت کا سبب اس مادیکی عفونت ہے جس سڑے مادے سے یہ جدا ہوئے ہین اور سبب
بھی ہے کہ یہ مادہ دل کے قریب ہے لیکن کثرت کا سبب یہ ہے کہ پھیپھڑا اپنی ذات مین نہایت تر عضو ہوتا ہے اور
انجرونکا مادہ رطوبت ہی ہوا کرتی ہے لیکن غلیظ ہونیکا سبب یہ ہے کہ پھیپھڑے مین کی موجود رطوبتین گاڑھی اور
چپچپی ہوتی ہین اور یہ انجرے جب گالونکیطرف چڑھتے ہین تو یہ انھین اپنی حمیت اور تخلخل کے سبب سے قبول
کر لیتے ہین اور یہ اپنی غلاظت اور چپچپاہٹ اور کثرت سے انہین جم بیٹھتے ہین پس گالونمین شدت کی سرخی
ہو جاتی ہے باوجود اسکے کہ یہ انجرے بھی کسیقدر سرخ ہوتے ہین لیکن جب ورم دموی یا صفراوی ہوتا ہے تو اسمین
سرخ ہونیکا سبب ظاہر ہے لیکن جب ورم بلغمی ہوتا ہے تو اسمین سرخ ہونیکا سبب یہ ہے کہ بلغم جب سڑ جاتا ہے تو سرخ
ہو جاتا ہے اور اسی سبب سے بلغمی بخار مین قارورہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ انجرے گالونمین کے
خونکو پگھلا دیتے ہین اور اپنی حرارت کے سبب سے خونکو پتلا کر دیتے ہین پس خون ظاہر ہین پھیل جاتا ہے اور
اسکا رنگ ظاہر ہوتا ہے اور اسی سبب سے گال بھی پھول اوٹھتے ہین اور نبض کا موجی ہونا کیونکہ سوجے
ہوئے عضو کی رطوبت کی افراط مجاور تسے اور اس سے بہت تر انجرے اوٹھنے کے سبب سے شریانکی نرمی کی
موجب ہوتی ہے پھر اسکا طبعی پائی کم ہو جاتا ہے اور ورم کا بوجھ اور اسکا دل سے قریب ہونا یکبارگی شریانکے پھیلنے سے
ضعف کا موجب ہوتا ہے پس شریان تھوڑا تھوڑا اکے حرکت کرتی ہے اور سبات یعنے دیر تک سونا دماغکیطرف
تر انجرے بہت چڑھنے سے پس روح کو غلیظ کر دیتے ہین اور اسے باہر وار کیطرف حرکت کرنے سے مانع آتے ہین
اور پٹھون کو تر کر دیتے ہین اور انہین ڈھلکا و پیدا کرتے ہین پس انکے بعضے جز بعضے جزو پر منطبق ہو جاتے ہین
اور روح کی راہین بند ہو جاتی ہین اور دونون آنکھونکا پھولے رہنا اور پپوٹونکا غلیظ ہو جانا ان دونو میں طرف
تر انجرے بہت چڑھنے کے سبب سے اور اپنے سخیف ہونے سے شدت سے ان انجرونکو قبول کر لینے کے سبب سے
اور یہ سات دنکے عرصہ مین مار ڈالتا ہے لیکن اسکے مار ڈالنے کی کئی وجہین ہین انمین سے پہلی وجہ یہ ہے کہ دوا کی
تاثیر ضعیف ہوتی ہے کیونکہ اگر باہر سے استعمال کیجائیگی تو اسکی تو پھیپھڑے تک نہ پہونچیگی اسلیے کہ پھیپھڑیکا جرم
سینہ کے جرم سے جدا ہوتا ہے مگر پورا ہو پھیلنے کے وقت اور یہ بات یہان مفقود ہوتی ہے اور باوجود اسکے پھیپھڑیان

اور حلقہ اور ہڈیان اور جھلی ان دونوںمین حائل ہین بس اسمین لطیف دوا کے اجزا نفوذ نہین کرتے ہیں مگر تھوڑا ایسے
کہ وہ کسی بات پر قدرت نہین رکھتے ہین اور اگر اندر سے استعمال کیجائیگی تو اسکا پھیپھڑے تک پہونچنا یا تو معدے کے
راستے ہوگا اور یہ نہایت دور ہی کہ اس تک پہونچنا ممکن نہین ہی مگر اس حال سے کہ اُسکی قوت نہایت درجہ
ضعیف ہوچکی ہوگی یا قصبہ کی راہ سے نرخرے سے ٹپکنے کے طور پر اور اسمین بھی ضعیف ٹھہریگی اسلیے کہ اس
راستے سے نہین پہونچنے کے مگر لطیف اجزا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ پھیپھڑے کو ہمیشہ حرکت رہتی ہی اور یہ بات
نضج سے مانع آتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ پھیپھڑے مین جب سوء مزاج ہوتا ہی تو وہ دلمین نفوذ کرنیوالی ہوا کی
اصلاح نہین کرتا ہی بس وہ ہوا اسکے قابل نہین ہوتی ہی کہ روح بن جائے پھر روح اور قوت گھٹ جاتی ہی اور چوتھی
وجہ یہ ہی کہ مرض مجاورت کے گرم کرنیسے اور بخار کرنے سے اور ہوا کے راستے بند کرنے سے دلکو مضرت پہونچانے مین
شدید ہوتا ہی بس اسی سبب سے دل اور روح مین اشتعال ہوجاتا ہی اور اس مرض کی سات دنکے عرصے مین مارڈالنیکی
وجہ یہ ہی کہ یہ مرض دل سے قریب ہونیکے سبب سے اسے کثرت سے ضرر پہونچاتا ہی اور دل کو اذیت کی برداشت
اس مدت سے بڑھکر نہین ہوتی ہی اور اکثر اوقات چوتھے روز مار ڈالتا ہی اگر ضرر رسانی بہت ہوتی ہی اور کبھی اسکا مادہ جلد سے بہجاتا ہے
یا تو تبخیر سے یا تھوکنے سے اور کبھی ذات الجنب کی طرف منتقل ہوجاتا ہی جبکہ طبیعت اشرف سے اخس کیطرف مادے
کے دفع کرنے پر قوی ہوتی ہی اور مادہ حاد لطیف ہوتا ہی اور یہ برعکس سے اسلم ہی یعنے ذات الجنب کے ذات الریہ
کیطرف منتقل ہوجانے سے اسطرح پر کہ پھیپھڑا اس مادے کو ذات الجنب سے ٹپک کر اسکے طرف بننے نفع
ہوتا ہی قبول کرے اور قوت کے عاجز ہونے سے یا مادے کے غلیظ ہونے سے اسکا تھوک ڈالنا اچھی طرح نہوسکے بس
پھیپھڑے مین یہ مادہ بند ہوجائے گا اور پھیپھڑے پر ورم آجائے گا اور پہلے کی دوسرے سے اسلم ہونیکی وجہ یہ ہی کہ
پھیپھڑا اشرف ہی اور دل سے زیادہ قریب ہی اور جو آفت کہ اسپر آتی ہی اسپر صبر کم کرسکتا ہی اور پیپ جانے مین اور
خوردہ ہونے مین سریع ہوتا ہی اور جب اسمین پیپ پڑجاتی ہی تو اسکا اچھا ہونا ممکن نہین ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ دوا کے
وارد ہونے کے مقام زیادہ بعد رکھتا ہی اور کبھی سرسام کیطرف منتقل ہوجاتا ہی جبکہ مادہ گرم صفراوی ہوتا ہی
کہ سہل سے تبخیر کو قبول کرکے دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہی اور دماغ مین یا حجابون کے جرمون مین نفوذ
کرجاتا ہی پھر اگر ساتوین دن سے تجاوز کرجاتا ہی تو پیپ پڑنے کی طرف اور سل کیطرف منتقل ہوجاتا ہی اسکا
سبب یہ ہی کہ ذات الریہ مین آفت دلکے قریب ہوتی ہی برخلاف ذات الجنب کے بس اسکا بحران
ذات الجنب کی مدت کے نصف مین ہوتا ہی جیسے کہ محرقہ تپ بحران دل کے قریب ہونیکے سبب سے تپ یعنے
مادیکے بحرانکی مدت کے نصف مین ہوتا ہی کیونکہ اسکا مادہ دل سے دور ہوا کرتا ہی اور ذات الجنب کا بحران چودہ دنمین ہوا کرتا ہی
کیونکہ یہ مرض مطلق قول پر حادہ میں سے ہی اور اسکا بحران اس مدت سے تجاوز نہین کرتا ہی پھر ذات الریہ کا بحران سات دنمین ٹھہریگا

پھر اگر تھوکنے سے اسکا مادہ اس عرصے مین پاک نہین ہو جاتا ہی تو پھوٹنے پر اور سینہ کے فضا پر پیپ کی ریزش کرنے پر میلان کرتا ہی کیونکہ پیپ کو اوپر وار پھینکدینا زیادہ آسان ہوتا ہی اور یہان مراد تقیح سے یہی ہی کیونکہ تقیح کا اطلاق مادے کے پیپ بنجانے پر ہوتا ہی جسطرح جسے کہ اور کبھی تقیح کو سینہ کے پیپ سے بھر جانے پر بولتے ہین اور ہو سکتا ہی کہ تقیح سے یہان پہلے معنے مراد لیے جائین کیونکہ مادہ جب تھوکنے سے اسمدت مین پاک نہین ہوتا ہی تو مجتمع ہو جاتا ہی اور پک جاتا ہی اور پیپ آتا ہو اور ام پھوٹنے اور سل پر رجوع کرتا ہی اور بلغمی ورم دموی سے جدا ہوتا ہی تنھیک بانیکی کثرت سے کیونکہ پھیپھڑیکے قریب کے عضو دنکو تر کرتا ہی اس سبب سے کہ پھیپھڑ مین بلغم کثرت سے ہوتا ہی اور تحلیل کرنیوالی حرارت کم ہوتی ہی اور بوجھ کی کثرت سے کیونکہ ورم پیدا کرنیوالا مادہ کثرت سے ہوا کرتا ہی اور حرارت کی کمی سے کہ خفت کے موجب ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ بلغم قوت اور اصلی حرارت کو چھپا لیتا ہی پس قوت سوجے اعضا کے اُٹھانے سے ضعیف پڑجاتی ہی پس اعضا قوت پر گران بار ہو جاتے ہین اور سبات یعنے دیر تک کے سونے سے دیر تک سونیکی کثرت سے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی برخلاف دمویکے کیونکہ دموی اپنی حرارت کے سبب سے ظاہر کیطرف روح کے نکلنے کا موجب ہوتا ہی اور سرخی کی کمی سے گالونمین کیونکہ بلغم سے جو بخارے اٹھتے ہین انمین تو حرارت بہت ہوتی ہی یہانتک کہ گالونکے خونکو پگھلا دے پھر خون ظاہر مین پھیل جائے اور نہ سرخی بہت ہوتی ہی اسلیے کہ سرخی ان انجردن مین کہ فقط سڑ جانے ہی سے عارض ہوتی ہی برخلاف خونکے کیونکہ خون خود ذات سے سرخ ہوتا ہی اور عفونت سے بلکہ حرارت کے ضعیف ہونے سے اور عفونت کم ہونے سے اسلیے کہ بلغم ذات سے ٹھنڈا ہوتا ہی پھر وہ سخونت کے اور عفونت کے ذاتی صلاحیت اور گرم خلطونکیطرح سے نہین رکھتا ہی اور اسکے سڑ جانے سے جو گرمی پیدا ہوتی ہی وہ شدتکی نہین ہوتی ہی اور اسی سبب سے بلغمی حرارت کے ضعف کے ساتھ ہوا کرتا ہی لیکن ذات الجنب کا شوصہ اور برسام سے نامزد ہوتا ہی ترادف کی راہ سے جیساکہ شیخ بوعلی سینا کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی اور اسی ایک گرم ورم ہی یا تو اندر حار کی پچھلیونمین کا یا اندر کے حجاب مین کا پسلیونکے اندر کا یا حجاب حاجز مین کا جو سانس لینے کے آلونمین کا اور غذا کے آلونمین کا پردہ ہی اور یہی ذات الجنب خالص ہی شیخ کے نزدیک اور یا گرم ورم باہر کے حجاب مین کا ہی کہ وہ حجاب پسلیون کے اوپر ہی یا باہر کی پچھلیون مین کا ہی تو ظاہر مین محسوس ہوتا ہی ورم کیونکہ ظاہر کے عضا مین ہوتا ہی کہ اسکا معلوم کرنا دیکھنے سے اور چھونے سے ہو سکتا ہی اور اسکا مادہ یعنے اس ورم کا مادہ اکثر صفرا یا صفراوی خون ہوتا ہی اور کم کم بلغم سے ہوتا ہی یہ ورم برخلاف ذات الریہ کے کیونکہ ذات الریہ بہت بلغم ہی سے ہوا کرتا ہی کیون کہ اسکا مقام یعنے پہلو صاف پھسلتا ہوتا ہی اور وہ متخلخل ہوتا ہی وہ مقام یعنے پھیپھڑا اور ضیق یعنے صاف پھسلتے عضو مین نفوذ نہین کرتا ہی مگر رقیق سبب نفوذ کرنیوالا مادہ مثل صفرا کے اور صفراوی خونکے مگر نادر طور سے ہی کیونکہ کبھی اسمین بلغم نفوذ کر جاتا ہی اور ورم پیدا کر دیتا ہی جسوقت مین کہ

عفونت کے سبب سے یہ بلغم نہایت حاد اور رقیق ہوجاتا ہی ورنہ یعنی یہ سبب جو بیان ہوا ہی فقط جھلیون ہی مین اور حجابون ہی مین پورا پڑتا ہی لیکن مچھلیون مین تو سبب یہ ہی کہ ثقل بلغم اور سودیکے غلیظ مادیکا حاصل ہونا کم ہوا کرتا ہی لیکن پیدا ہوجانیکی راہ سے تو سبب یہ ہی کہ مچھلیان گوشت والی عضو ہین اور باوجود اسکے دل سے قریب ہوتی ہین اور دلکی حرارت اسطرح کے مادونکی پیدائش کے منافی ہوا کرتی ہی اور یہ بھی ہی کہ مادے ان تک جبھی پہونچتے ہین کہ جب بہت سے ہضم کرڈالنے والے عضوون پر گذر کر لیتے ہین پھر انسے بلغم اور سودیکا پیدا ہونا ممکن نہین ہی لیکن منتقل ہوجانیکی راہ سے تو اسکا سبب یہ ہی کہ غلیظ مادیکا تو سر سے پھیپھڑے کیطرف اتر کر آنا منفذونکی تنگی کے سبب سے ہوسکتا ہی اور نہ یہ ہوسکتا ہی کہ نیچے سے اوپر کو صعود کر آئے کیونکہ صفائی اور پھسلن حجاب کی اسکی مانع ہی لیکن پھیپھڑا اپنے جوہر کے متخلخل ہونے سے اور سخیف ہونے سے اسمین رقیق لطیف محتبس کم ہوتا ہی اور اسے یعنے اس ورم کو حاد بخار لازم ہوتا ہی کیونکہ دلسے قریب ہوتا ہی اور مادیکی حرارت کی شدت سے پس اس سے عفونت دل کیطرف پھر دل سے سارے بدن مین سرایت کرتی ہی اور مصنف کا قول کیونکہ دل سے قریب ہوتا ہی خود بخار کی علت نہین ہی اسواسطے کہ ہر باطنی ورم کے لیے بلکہ اسکی حدت کیلیے بخار لازم ہوتا ہی کیونکہ ورم جب دلکے پاس کے عضا مین ہوتا ہی تو اس سے متصل الجوہر ہمیشہ پہونچتے رہتے ہین اور اسکے لیے سستی نہین ہوتی ہی پھر بخار نہایت حاد اور حرارت مین بہت شدید ہوتا ہی اور درد چبھتا ہوا اور یہ وہ ہی جس سے عضو مین چبھنا محسوس ہوتا ہی اور اسکے خواص سے یہ ہی کہ عضو پر پھیل جاتا ہی کیونکہ جس دار عضو ہی جھلی سے بنا عضو ہی یا اس عضو پر جھلی ہی پس یہ جھلی چوڑا ہین کھچاؤ کرتی ہی اور اسکا حال چبھنے مین مختلف ہوتا ہی لیکن اگر درد جھلی مین ہوتا ہی تو اسکے اختلاف کا سبب یہ ہی جو کہا پر پھیلتا ہی اسکے اجزا سختی مین اور نرمی مین اور حرکت مین ایک دوسرے سے ملتے ہوئے نہین ہوتے ہین لیکن اگر درد مچھلی مین ہوتا ہی تو اسکے مختلف ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسکے اجزا ملتے ہوے نہین ہوتے ہین کیونکہ مچھلی پٹھے سے اور رودے سے اور گوشت سے مرکب ہوتی ہی اور رودے بے حس ہوتے ہین اور گوشت پٹھے سے بڑھکر چبھن قوی ہوتا ہی پس اسپر کی لپٹی جھلی حال اور اس کا چبھنا مختلف ہوتا ہی اور منشاری نبض کیونکہ ورم جب پٹھے کے عضو مین ہوتا ہی تو ان عضو سے پٹھون کے جزون کے ساتھ نبض کے منشاری ہونے کا موجب ہوتا ہی خاص اگر یہ عضو مین دل کے قریب ہوتا ہی اسلیے کہ پٹھے والے جزونکا اتصال جو شریانکی جھلی مین بہت ہوتا ہی پھر ان جزون کا کھینچ جانا ہوتا ہی لیکن جھلی مین ہین ورم سے کھنچاؤ کرنے سے ضرور بہت ہوتا ہی اور یہ بات شریان کے جزون کے لیے پھیلاؤ کے قبول کرنے مین اور مقدار مین اختلاف کی موجب ہوتی ہی اور سوکھی کھانسی شروع مین کیونکہ پھیپھڑا ورم کے مزاحم ہونے سے اور اس ورم کے سوء مزاج سے ضرر پہونچانے سے اذیت پاتا ہی پس موذی کے دفع کرنیکے لیے حرکت کرتا ہی اور کچھ تھوکنے سے مندفع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ ورم کے مادے مین سے کچھ پھیپھڑا نکلیطرف ٹپک آتا ہی پھر منھ سے تھوکنے کے راستے نکلے گا جٹ وہ یکجا ہوگا اور پھیپھڑے کیطرف مندفع ہوگا اور جب یہ درد

سانس کے باہر آنیکے وقت شدت پکڑتا ہی تو وہ قبض کرنے والی پھیلیونمین ہوتا ہی بس پھیلیونکی حرکت کے وقت
اذیت بڑھجاتی ہی اور دموی مین کھچاؤ بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ خون کی مقدار بہت ہوتی ہی اور چبھنا
صفراویمین بہت قوی ہوتا ہی کیونکہ صفرے کا نفوذ قوی ہوتا ہی اور اسکی لذع شدت کی ہوتی ہی
اور منھ کے راستے دفع ہونے مادے کا رنگ کہ پورے پکنے سے پہلے پیدا ہوتا ہی مادے پر دلالت کرتا ہی
ورم کے پیدا کرنیوالے مادے پر کیونکہ اسوقت مین تھوک رزیش سے ہوتا ہی بس مادیکے رنگ پر ہوتا ہی لیکن
جو تھوک کی راہ سے انتہا مین نضج کے پورے ہونیکے بعد ہوتا ہی تو وہ سفید ہوتا ہی بس سرخ تھوک سے دموی ہی اور زرد صفراوی
اور زرد کچھ سرخی مارتا اور سیاہ اگر باہر سے کوئی سیاہ کرنے والی چیز مثل دھوئین کے نہو تو سوداوی ہی
اور بخار کی باریون کی شدت مادے پر بھی دلالت کرتی ہی پھر اگر ایک دن بیچ ہی تو صفراوی ہی اور اگر
ہر روز کی ہی تو بلغمی ہی اور اگر چوتھے دن ہی تو سوداوی ہی اور جب تحلیل نہو ذات الجنب چودہ دنمین
تو وہ اکٹھا ہو گیا ہی اور پیپ آیا ہی کیونکہ معلق قول سے حاد مرضون مین سے ہی اور اسکا بحران
چودہ دن سے تجاوز نہین ہوتا ہی اور اگر اسکا مادہ پوشیدہ تحلیل ہونے سے تحلیل نہو جائے اور اس
عرصے مین تھوک کی راہ نہ نکلجائے تو مجتمع ہونے اور پیپ آنے کی طرف رجوع کرتا ہی کیونکہ ورم کا انجام کار
یا تحلیل ہو جانا یا مجتمع ہو کر پیپ بن جانا یا سختی کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی لیکن ذات الجنب مین سختی
کم ہوا کرتی ہی کیونکہ سختی جبھی پیدا ہوتی ہی جب قوت مادیکے تحلیل ہونے پر قوی نہین ہوتی ہی مادیکی
غلاظت کے سبب سے اور نہ اسکے پکانے پر اور مجتمع کرنے پر اسی سبب سے یا قوتاین کے ضعف کے
سبب سے پھر مادے مین کے لطیف جز تحلیل ہو جاتے ہین اور کثیف باقی رہجاتے ہین اور سخت ہو جاتے ہین
اور ذات الجنب کا مادہ لطیف ہوتا ہی اور مادیکا سخت پڑنا بڑی مدت مین ہوتا ہی اور مرض کی شدت اس
بات کی مہلت نہین دیتی ہی بس حاصل یہ ہی کہ ذات الجنب کا مادہ جب چودہ دنمین تحلیل نہین ہوتا ہی تو اس بات پر دلالت
کرتا ہی کہ مادہ مجتمع ہو گیا ہی اور پیپ آیا ہی یعنے پیپ بن گیا ہی چودہ دن سے زیادہ دیر نلگیگا لیکن وہ پھوٹنا کہ
جو پیپ پڑنے کو لازم ہی کبھی چودھوین دن ہوتا ہی اور کبھی اسکے بعد ہوتا ہی اور پھوٹنا پیپ پڑنیکو فقط اس
سبب سے لازم ہوتا ہی کہ جب مادہ پیپ بن جاتا ہی تو طبیعت اس سے فائدہ اٹھانے سے مایوس ہو جاتی ہی
اس حال سے کہ وہ مادہ خود مضر ہوتا ہی پھر طبیعت اسکے دفع کرنے مین اہتمام کرتی ہی اسطرحپر کہ اسکے مقام کو پھاڑ ڈالتی ہی
تاکہ اسکی راہ سے نکلجائے اور مندفع ہو جائے اور اکثر اسکا مندفع ہونا منھ کے تھوکنے سے ہوا کرتا ہی اسطرحپر کہ سینے
کے فضا کیطرف مندفع ہوتا ہی اور اس سے پھیپھڑے کیطرف اور جبکہ سینے کے فضا کیطرف مندفع ہوتا ہی پھر اگر رداءت مین
شدید ہوتا ہی اور قوت ضعیف ہوتی ہی تو جلد پیپ گھونٹنے کے ساتھ مار ڈالتا ہی اور اگر رداءت مین شدید نہین

ہوتا ہی اور قوت قوی ہوتی ہی تو جلدی سے صفائی حاصل ہو جاتی ہی اور جب پیپ پاک نہین ہوتی ہی ردا وت
کے کم ہونیکے ساتھ قوت کے ضعف سے یوں وہ دنبین پھوٹنے کے وقت سے سینہ کے فضا مین جانے تک
اوس پر رجوع کرتا ہی کیونکہ پھیپھڑے کا جرم اپنی نرمی سے اور سخیف ہونے سے اس مدت تک بے پیپ پیدا کئے ہوئے سرطبی حوت
رکھنے لگنے والی پیپ کے ملاقات کی تاب نہین رکھتا ہی اور اعتماد اس تعیین مین اختصرے پر ہی اور جمع ہونیکی شروع اعراض
کی شدت سے پہچانی جاتی ہی کہ درد اور بخار اور کھانسی اور سھریعنے افراط کے جاگتے اور زبانکی خشونت اور عطش یعنے پیاس سے
ہین اور پہچانا جاتا ہی اسکا پورا ہو جانا یعنے جمع کا پورے ہو جانا بخار اور درد کے ٹھہر جانے سے ان دونوکی شدت پکڑنیکے
موجب کے جاتے رہنے سے اور وہی پکنا ہی کیونکہ مادہ جب جمع ہوتا ہی تو اسے پیپ بنانا ضرور ہوتا ہی تاکہ پھوٹ جائے اور پہچانا جاتا ہی
پھوٹ جانا ارزیکے ہوئے پیپ کے لذع کرنے کے سبب سے حس کرنیوالے عضوون کو جن پر ہو کر گزرتی ہی مثل حجاب
کے بس لرزہ چڑھ آتا ہی اور تھرتھرانے لگتا ہی اوسکے دفع کرنیکے لیے مزاجکے مختلف ہونیکے سبب سے اور نبض کا
عریض ہونا اور موجی ہونا کیونکہ شریان بھیگ جاتی ہی اور بڑھ جاتی ہی ورم کے مقام سے نکلی ہوئی پیپ سے
یا اسکے بخار سے اور اکثر ادوار کرزیکے بعد شدید بخار پیپ کے لذع کے سبب سے عارض ہوتا ہی اور اسکی
حدت سے اور اس سے اوٹھے ہوئے انجروں کی شدت سے اور جبکہ ڈرانیوالی علامتین عارض ہوتی ہین
مثل ضیق نفس کے اور شدت کے بخار اور درد کے اور بھوک کے جاتے رہنے کے اور افراط سے جاگنے کے اچھی
علامتون کے بعد منھہ کی ریزش وغیرہ مین اور قوت ان ڈرانے والی علامتونکے ساتھ قوی ہو تو یہ یعنے
ان علامتون کا عارض ہونا جمع ہونیکے سبب سے ہی اسطرح پر کہ بیان ہوا اور سب چیزون سے بڑھکر تفصیح پر
اور وقت پر یعنے مرض کے وقت پر ابتدا سے اور زیادتی کرنے سے اور انتہا سے اور انحطاط سے اور سلامتی
پر اور ہلاکت پر دلالت کرنے والی ذات الریہ مین اور ذات الجنب مین منھہ سے نکلی ہوی ریزش ہی
لیکن تفصیح پر دلالت کرنیکی وجہ یہ ہی کہ منھہ کی ریزش خود مادہ ہی اور آفت رسیدہ عضو سے بے واسطونکے
جدا ہوتی ہی اور وقت پر دلالت کرنیکی وجہ یہ ہی کہ اگر منھہ سے ریزش نہ نکلے یا نکلے تو پتلی ہو اور تھوڑی سی ہو
یا پتلی ہو تو وہ وقت ابتدا کا ہی اور جب منھہ کی ریزش زیادہ ہو جاتی ہی اور پتلے ہونے سے گاڑھا ہونا شروع
کرتی ہی یا دشواری سے نکلنے پر آسانی سے نکلنے لگتی ہی اور سرخی سے سرخی کے مناسب زردی پر میلان کرتی ہی تو وہ
زیادتی کا وقت ہی اور جبکہ آسان اور پکی ہوتی ہی تو وہ انتہا کا وقت ہی اور جب کہ اس قوام اور اس آسانی کے ساتھ
کمی کرنے لگتی ہی تو وہ انحطاط کا وقت ہی لیکن سلامتی اور ہلاکت پر دلالت کرنیکی وجہ یہ ہی کہ یہ ریزش مادیکے ردی ہونے اور نہونے
پر اور قوت کے حال پر دلالت کرتی ہی اور کوئی چیز سلامتی اور ہلاکت پر اسکے مثل مین دلالت نہین کرتی ہی اور منھہ سے
نکلنے کی ریزش مین افضل وہ ریزش ہی کہ جو کہ آسانی سے نکلتی ہی اور آسانی سے نکلنا بطور پر ہوتا ہی کہ اسکے نکلنے مین

قوی شدید کھانسی لے احتیاج نہین پڑتی ہی اور اُسکے افضل ہونیکی وجہ یہ ہی کہ یہ امر قوت کے قوی ہونے پر اور مادیکے پوری نضج کے سبب سے نکلنے کے مطیع ہونے پر دلالت کرتا ہی کیونکہ اگر مادہ غلیظ ہوتا تو طبیعت کو عنی کر دیتا اور اسکے نکالنے پر قادر نہو تی مگر شدت کی کھانسی سے کیونکہ یہ مادہ نہین نکلتا ہی مگر قوی حرکت سے اور اگر مادہ پتلا ہوتا ہی تو بھی طبیعت اسکے نکالنے مین قوی حرکت کی محتاج ہوتی ہی اسلیے کہ یہ مادہ اپنے رقت کے سبب سے عضو کے سوراخون مین گھس جاتا ہی اور آسانی سے نہین نکلتا ہی اور اگر چپچپا ہوتا ہی تو اعضا مین سے جس عضو سے ملتا ہی اسپر چپک بیٹھتا ہی اور اس سے نہین چھوٹتا ہی مگر دشوازی سے اور اسکا بہت ہونا یعنے ریزش کی کثرت ورم پیدا کرنیوالے مادیکے منفقتی کے سبب سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ ریزش کی کثرت مادیکے پک جانے پر اور طبیعت کے دفع کرنے مین غالب آجانے پر دلالت کرتی ہی اور پکے ہونا اور وہی مفید ہی کیونکہ نضج کے فاعل کہ وہی ہاضمہ قوت ہی اور اسکا فعل اعضا سے مشابہ کر دیتا ہی اور اعضا کا رنگ سفید ہوتا ہی اور یہ مشابہ کر دینا ذات سے مقصود نہین ہی بلکہ نضج مین مقصود مادے کا ایسی ہیئت پر بدل دیتا ہی کہ اس ہیئت کے ساتھ اسکا دفع ہو جانا آسان ہو جاتا ہی اور یہ مشابہت اس ہیئت کو لازم ہوا کرتی ہی اور یہ جو کہا جاتا ہی کہ اسکی سفیدی اس سبب سے ہوتی ہی کہ اسمین طبخ سے کف پیدا ہوتا ہی اور کف کو رنگ کا سفید ہونا لازم ہوتا ہی اسمین کلام ہی کیونکہ اگر سفیدی کف کے سبب سے ہوگی اور حال یہ ہی کہ کف نہین پیدا ہوتا ہی مگر رطوبت کے ساتھ ہوا کے جالدار ہو جانے سے تو ضرور سبب یکی ہوگی کہ پانی کی تہ مین بیٹھ جائیگی کیونکہ وہ ہوا جو اسمین ہوتی ہی وہ اسے اسبات کی مانع آئیگی اور چکنی ہموار اور یہی وہ ہی کہ جسکی سطح برابر ہو اور اسمین کھرکھراہٹ نہو کیونکہ کھرکھراہٹ جبھی ہوتی ہی جب مادے کے اجزا مختلف ہوا کرتے ہین اور یہ بات پوری نضج کے ساتھ نہین ہوتی ہی کیونکہ پوری نضج مادیکو اجزا مین متشابہ کر دیتی ہی برابر ہونا اور یہی وہ ہی جسکے اجزا قوام مین اور رنگ مین مستوی یعنے برابر ہوا کرتے ہین کیونکہ یہ بات مادیکے سارے جزون کے ایک ہی طرحکے نضج قبول کرنے پر دلالت کرتی ہی اور مادہ مین سے کسی جز نے قوت کی نافرمانی نہین کی ہی کہ جسکے پیچھے چپچپاہٹ نہین ہوتی ہی کیونکہ یہ بات مادیکے نضج کے پورے ہو جانے پر دلالت کرتی ہی اسواسطے کہ نضج سے مراد وہی مادیکے قوام کا معتدل ہو جانا ہی اور اُ دیکا ایسی حالت پر کر دینا کہ جس سے مندفع ہو جانا آسان ہو جاتا ہی اور اسطرحکا حال جبھی ہوتا ہی جب اسمین ایسی چپچپاہٹ نہین ہوتی ہی کہ جس سے اعضا مین چپک بیٹھے اور جب

کہ ریزش پہلے مین یعنے پہلے دن مین ہوتی ہی تو چوتھے دن نضج کی توقع کیجائیگی اور بحران ساتوین دن ہوگا اور اسکا سبب یہ ہی کہ ریزش کی شروع پہلے دن اگرچہ اسمین نضج ظاہر نہین ہوتی لیکن ریزش کسیطرحکے نضج سے طبیعت کی قوت سے ہوتی ہی اور مادیکی صلاحیت پوری نضج کے پہلے مندفع ہونیکے واسطے ہوتی ہی اور جب طبیعت پہلے دن نضج شروع کرتی ہی تو اسکا غلبہ مادہ پر شدت سے ہوا کرتا ہی بس انذار سب بحرانون سے چھوٹے مین ہوا کرتا ہی اور وہی چوتھا دن ہی اور اس مدت کے دونے مین بحران ہوتا ہی کیونکہ نضج کی شروعمین کا اور انذار کے دن مین کا زمانہ انذار کے

دن کے زمانے کے اور بحران مین کے زمانہ کے برابر ہوتا ہی پھر بحران ساتوین دن ٹھہریگا کیونکہ پہلے دونون
رابوع یعنے دو چوتھے دن متصل ہوتے ہین اور اگر ریزش تیسرے یا چوتھے مین ہونے لگتی ہی تیسرے یا چوتھے دن
اور چوتھے دن نضیج نہین ہوا ہی کیونکہ نضیج کا ایکدن اور دو دنمین پورا ہونا ممکن نہین ہوتا باوجود اسکے کہ طبیعت مین
ایک طرحکا ضعف ہوتا ہی یا مادہ مین ایکطرحکا عصیان ہوتا ہی اور نہین تو مُنہ سے ریزش پہلے دن ضرور ظاہر ہوجاتی
تو ساتوین دن نضیج ہوگا اور گیارہوین دن یا چودھوین دن بحران ہوگا نضیج سے ریزش کے قریب ہونیکے مطابق
اور اگر ریزش نکلنے کو دیر ہوتی ہی چوتھے دن کے بعد تک باوجود اعراض کی سلامتی کے قوت کے قوی ہونے سے
اور بھوک کے معتدل ہونے سے اور نیند اور ریزش کے سزاوار طور پر ہونے سے تو مرض طولانی ہی کیونکہ
اسکا نضیج مادہ کے نافرمان ہونے کے سبب سے ایک زمانہ کے بعد ہوگا اور یہ زمانہ چالیس دن یا ساٹھ
دن مین منقضی ہوگا لیکن اعراض کی سلامتی تو طبیعت کے قوت پر دلالت کرتی ہی پھر بحران کے وقت تک
مرض سلامتی کے حالت پر درازی کریگا اور اگر دیر کریگی منھ کی ریزش چوتھے دنکے بعد تک آنکی ردائت کے
ساتھ یعنے اعراض کے ردی ہونیکے ساتھ تو یہ موت کی دلیل ہی کیونکہ ریزش کا اتنی دیر کرنا مادیکے
غلیظ ہونے پر اور قوت سے اسکی نافرمانی کرنے پر دلالت کرتا ہی اور اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ مادیکا
نضیج ایک زمانہ کے بعد ہوگا اور اعراض کا ردی ہونا قوت کے ضعیف ہونے پر اور اسبات پر دلالت
کرتا ہی کہ مرض اسوقت تک اس حال سے دراز نہوگا کہ قوت سالم رہے بلکہ قوت ضعیف ہوجائیگی اور بیمار
ہلاک ہوجائیگا اور جب کہ مُنہ سے ریزش جلد ہونے لگے اور حال یہ ہو کہ پکی ہو تو مخاطب اعراض کے شدت پکڑنے سے
نہ ڈرائے اور قوت پر بھروسا رکھے پس اگر قوت کو مخاطب قوی پائیگا تو وہ پکے مادے کو آسانی سے جلد
دفع کردیگی اور منھ کی ریزش کا ردی ہونا کہ وہی سرخ ہوتی ہی اس لیے کہ یہ ریزش اگرچہ خون سے ہوتی ہی اور
خون سب خلطون سے افضل ہوتا ہی اور نضیج کو زیادہ قبول کیا کرتا ہی تو قوت کے ضعیف ہونے پر
اور اسکے فعل کے کم ہونے پر دلالت کرتا ہی اور نہین تو سرخی نضیج کے تابع سفیدی سے ضرور ملی ہوتی اگرچہ
نضیج کا ایک دو دن مین پورا ہونا ممکن نہین اور اگر قوت قوی ہوگی تو ضرور نضیج کا اثر تھوڑی مدت مین ظاہر ہوگا باوجود
اسکے کہ مادہ اپنی ذات مین نضیج کے قابل ہوا کرے اور زرد ہوتی ہی کیونکہ زردی ضعیف ہونے پر اور اسبات پر
دلالت کرتی ہی کہ یہ لذاع حاد خلط مین سے ہی اور سفید چمچپا ہوتا ہی اسیلیے کہ یہ رنگ ایسے غلیظ بلغم پر کہ جسمین
جوش لینے والی حرارت نے قوت کے نضیج مین ضعیف ہونیکے ساتھ عمل کیا ہی اور اسطرح کی سفیدی پک جانے پر
دلالت نہین کرتی ہی کیونکہ اگر یہ سفیدی نضیج کے سبب سے ہوتی تو اسکے ساتھ چمچپاہٹ نہوتی اور مادیکا غلیظ
ہونا اور نضیج کو قبول نکرنا قوت کے ضعیف ہونیکے ساتھ مرض کے طول کرنے پر دلالت کرتا ہی اور قوت اُسکی برداشت

کم گرمی اور کالی ہوتی ہی کیونکہ یہ رنگ مادے کی شدت سے جلجانے پر دلالت کرتا ہی خاص بدبو اس مین سے کیون کہ
بدبو کا ہونا مادے کی شدت سے سڑ جانے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ جب اصلی حرارت ضعیف ہوتی ہی
اور غریب حرارت غالب ہوتی ہی اور مستدیر اور مہی مثل گولی کے ڈھلکتی ہوتی ہی اور یہ فقط ہوتی ہی
مادے کی غلاظت کے سبب سے اور اس مین غریب قوی جمانے والی حرارت کے اثر کرنیکے سبب سے ہوتی ہی
کیونکہ اگر یہ نہایت قوی نہوتی تو بلغم کے جما دینے پر قوی نہوتی یہانتک کہ گولی کیطرح بن جاتا اور مادیکا غلیظ ہوتا
باوجود جمانیوالی حرارت کے ردی ہوتا ہی اور نیلا رنگ کیونکہ یہ رنگ نہین ہوتا ہی مگر جمنے کے سبب سے اور اصلی
حرارت کی شدت کے بجھ جانے کے سبب سے یا جلجانیکے سبب سے ہوتا ہی کیونکہ غریب حرارت شدت سے
غالب ہوگئی ہی علاج ذات الریہ اور ذات الجنب مین مشترک تدبیر ہی کہ وہی فصد ہی سر اروکی کیون کہ سر اروو علاج
اور باسلیق کی فصد مادیکو کم کردیتی ہی اور مادیکو ورم کے مقام کے خلاف حرکت دیتی ہی تو ورم کی جہت کیطرف
مادیکی حرکت باطل ہوجاتی ہی اور غالب خلطا کا استفراغ ہی فصد کے بعد اُن دواؤن سے کہ جو گرم نہین ہوتی ہین
اور مادیکی شدت سے تحریک نہین کرتی ہین کیونکہ جب مادہ فصد سے کم ہوجاتا ہی تو اسکی خفیف حرکت سے ڈر نہین
کیا جاتا ہی اور طبیعت کی تلیین ملائم فتیلو نسے ہی کہ بنائے جاتے ہین مثل سے بنفشہ اور سنا اور املتاس کے مغز اور لال
شکر کے اور ملائم حقنون سے کہ بنتے ہین بنفشہ سے اور تھی سے اور سوڑھون سے اور پرسیاوشان اور تخم خطمی سے
ترنجبین اور املتاس کے مغز اور میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ اور حقنے مسہلون سے بہتر ہوتے ہین کیونکہ ان مین
خطرہ کیا جاتا ہی یعنے مسہلون مین دل کیطرف مادیکے حرکت کرنیکا کیونکہ مسہل مادیکی شدت سے تحریک کرتا ہی
اور ہیجان دیتا ہی بس اسبات کا ڈر کیا جاتا ہی کہ کچھ اسمین سے دل کیطرف متوجہ نہوجائے لیکن ملائم حقنے بس
یا پنے مین کی مسہلہ قوت سے آنتو نمین کے مادیکو پہلے دفع کرتے ہین پھر دل اور کلیجے وغیرہ کو دواؤن سے بے اذیت
کے پہونچے خلا کے ضروری ہونیکے سبب سے کچھ اوپر دار سے جذب کرتے ہین اور اگر تحریک مواد کی مسہل سے ہوتی ہی تو ان
مرضونمین اور ان سے بڑھکر خوف ہوتا ہی اسلیے کہ انکے مادے دل سے نہایت قریب ہوتے ہین پھر انکی تحریک کیوقت اسبات کا
خوف کیا جاتا ہی کہ کچھ ان مادونمین سے دل کی طرف متوجہ نہوجائے برخلاف ان مرضونکے سوا اور بیماریون کے اشربہ یعنے پینے
کی چیزین کل وہ چیزین جنمین ملینین ہو سانس لینے کے آلون کے لیے اور ورم پیدا کرنیوالے مادیکے لیے اور تفتیح دیا ہو
اور ششہ کی ریزش سے نکال دینا ہو اور تنقیہ تبرید کے ساتھ ہو مثل آبجو کے کہ خوب پکائے گئے ہون یہانتک
کہ انکا قوام گاڑھا ہوگیا ہو اگر اعراض خفیف ہون کیون کہ آبجو باوجود ان مین ان فائدون کے
ہونیکے یہ مقوی ہوتی ہین کیون کہ یہ بہت غذا پڑتے ہین اور اگر یہ اعراض مرض کی شدت سے زیادہ ہونیکے
سبب سے مضطرب ہون تو پہلے آبجو کی غذا دینے پر حصر کیا جاویگا بنفشہ کے شربت کے ساتھ کیونکہ آبجو جبکہ تنہا استعمال ۲۸

کیے جاتے مین تو اکثر معدہ مین کھٹے اور فاسد ہو جاتے ہین باوجود اسکے کہ بنفشہ کا شربت تلیین اور تنقیہ کرتا ہی اور منھ کے راستے ریزش کراتا ہی
یا مربا آنجو مین اور بیتا آنجو کا میٹھے جوشاندہ مین ملاتا ہی یا جوشاندہ مین عناب اور لسوڑھے اور خطمی اور ملٹھی کے مہر دکیے بنفشہ کے شربت
کے ساتھ مین پیاس کی تو یکوقت تاکہ فعلی ٹھنڈک سے پیاس کی تسکین پر معین ہو اور نیمگرم پیاس نہو یکوقت کیونکہ نیمگرم نضیج اور تلیین اور
منھ سے ریزش پر زیادہ معین ہی اور پیاس کی شدت کر یکوقت مین ملٹھی کا زلال ہی اسلیے یہ کہ پیاس کو قطع کرتی ہی اسطرح سے کہ یہ معتدل
رطوبت سے تر ٹھنڈی آدمیکے بدنسے زیادہ ہوتی ہی کہ ککڑی کے بیج جو انکا اسمین شیرہ کیا گیا ہو کیونکہ ککڑی کے بیج ٹھنڈک کرتے ہین اور
ترطیب اور تلیین اور ملاست پھسلاتے ہین اور باوجود اسکے اسمین جلا ہوتی ہی تنہا بنفشہ کے شربت یا نیلوفر کے شربتکے ساتھ
کیونکہ نیلوفر ترطیب مین بنفشہ سے بڑھکر ہوتا ہی اور بجھاؤ کرنیمین شدت رکھتا ہی ٹھنڈا کیا ہوا اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی
اور اسکے ساتھ استعمال کیا جائیگا یعنے اس تدبیر کے ساتھ خرفے کے بیج جو نکے شیر کی کلی کا کیونکہ خرفہ شدتکی تبرید کرتا ہی اور یہی خرفہ ساری تیز نفسے
کر معدے مین ... کے شعلہ کو اور آگ کے جلنے کو لگانے اور پینے سے اور کلی کرنیسے فائدہ کرتا ہی پھر اسی سبب سے یہ پیاس کو تسکین دیتا ہی لیکن
ضرا اور یہی ہی کہ اسمین سے کچھ بھی نہ پیا جائے کیونکہ اسمین قبض اور تکثیف ہوتی ہی اور ملایا جائے شکر کے ساتھ تاکہ شکر اسمین کی تکثیف کی صلاح کردے
اور بیدانہ انار کا شربت پیاسکیوقت گاؤدہانکے پانیکے ساتھ ہی یا بنفشہ کا شربت یا نیلوفر کا شربت بہدانہ کے لعاب کے ساتھ ہی یا عناب کا شربت ہی اور
نیلوفر کا شربت ہی اور اگر مادہ پتلا ہو کہ منھ کی ریزش کی راہ مندفع نہوتا ہو تو خشخاش کا شربت ہی اور عناب کا شربت ہی یا خشخاش اور عناب
اور لسوڑھے کا جوشاندہ بعضے شربتونکے ساتھ ہی کہ وہ شربت غلاظت پیدا کرتے ہون اور تنہا خشخاش فقط اسلیے نہین دیجاتی ہی
کہ یہ مادے کو بلید کر دیتی ہی پھر اسکے ضرر کا تدارک شل شکر سے کیا جائے گا اور اگر اسکے ساتھ اس ورم کے ساتھ افراط سے
اسہال ہو اور حال یہ ہی کہ نہایت ردی ہی کیونکہ یہ قوت کو پکانے سے اور منھ کی ریزش کے نکالنے سے ضعیف کر دیتا ہی
اور فصد سے اور صناعی اسہال سے مانع آتا ہی تاکہ ضعف زیادہ نہو جائے تو اس یعنے آدھیرے کا شربت ہی اور بہدانہ انار کا شربت
ہی اور صندل کا شربت ہی یا آنجو بھونے جو کے ہین اور یہ وہ ہین کہ جسکے جو کے چھلکے پہلے اتار ڈالے جاتے ہین پھر
بھون ڈالے جاتے ہین پھر پکائے جاتے ہین پھر انکا پانی لے لیا جاتا ہی آدھیرے کے شربت کے ساتھ نہایت درجہ
کے مفید ہین اور تربز کا پانی شکر کے ساتھ یا پپیہ کا حرارت اور پیاس کی افراط کے وقت جید ہی کہ ترطیب مین
اور بجھاؤ کرنے مین قوی ہوتا ہی اور باوجود اسکے اسمین جلا ہوتی ہی اور کبھی آلو بخارے کے شربت کی احتیاج
صفرے کی افراط کے سبب سے اور میٹھے شربتون کے صفری کی طرف مستحیل ہو جانیکے خوف سے ہوا کرتی ہی
انکی مٹھاس کے سبب سے اگرچہ ٹھنڈک کرنے والے ہون اور نیلوفر کا شربت باوجود اپنے میٹھے ہونے کے
صفرے کی طرف مستحیل نہین ہوتا ہی کیونکہ نیلوفر کی ٹھنڈک تیسرے درجے مین اور تری دوسرے درجے مین
ہوتی ہی اور یہی یعنے نیلوفر کا شربت تلطیف کرنے مین شدت رکھتا ہی باوجود اپنی ٹھنڈک کے اور بجھاؤ کرنیمین
شدت رکھتا ہی اغذیہ یعنے غذائین آنجو شکر کے ساتھ یا بیان کیے ہوئے بعضے شربتون کے ساتھ یا ٹھنڈے

پانی مین بھیگی روٹی شکر کے ساتھ یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ میٹھے کی ہوئی یا بادام اور شکر کا حریرہ ہے یا پالک یا خبازی
یا ملوخیہ ہے کہ توے پر بھونی ہوئی ہو اگر بھوک زور کی ہو کیونکہ یہ چیزین بھوک کو بند کرتی ہین اور معدے کو روک
لیتی ہین اور مرض کے مادے مین زیادتی نہین ہونے دیتی ہین یا مرغ کے چوزون کا شوربا چھلے ہوئے
جو کے ساتھ ہے ضعف کی شدت کے وقت اور ان دونون مرضون مین قوت کی طرف اعتبار رکھنا ضرور ہے
ساری بیمار یون سے بڑھکر کیونکہ ان دونون مرضون مین بیماری کی زحمت اوٹھانیکے ساتھ منھ سے ریزش نکالنے پر
قوت کی احتیاج ہوتی ہے کیونکہ وہ منھ سے ریزش کی راہ ذات سے نہین نکلتا ہے بلکہ اسکے نکالنے مین طبیعی اور ارادی
دافعہ کی قوی قوت کی احتیاج پڑتی ہے اور یہ فقط ہوتا ہے غذا دینے سے اور غذا کا زیادہ کرنا مرض کے مادے
کو زیادہ کرتا ہے کیونکہ غذا کی زیادتی مواد کو بدن مین زیادہ کردیتی ہے پس طبیعت کا تصرف مرض سے
مقابلہ کرنے سے ضعیف ہو جاتا ہے پھر اسمین کے بعضے مادے مرض کے مادیکی طرف مستحیل ہو جاتے
ہین اسلیے کہ مرض کا مادہ اپنے مادون سے اپنے سوا کو اپنی مشابہت کیطرف بدل لینے مین غلبہ رکھتا ہے خاص جبکہ تحقیق
کہ طبیعت ضعیف ہوا کرتی ہے پھر مفر ہوتی ہے غذا کی کثرت اسی سبب سے پس واجب ہے کہ اندازہ کریجائے
غذا ضرور پھر قوت کی تقویت سے اور مرض کے مادے کے کم کرنے سے لگائینگی دوا مین لیپ شہر دغمین کا موم
دھویا ہوا کیونکہ دھونے کے ساتھ ہر ملی ہوئی ردی چیز سے پاک ہوتا ہے اور بنفشہ کا تیل نیمگرم کیونکہ بنفشہ کا
تیل مادے کی تلیین کرتا ہے اور درد کی تسکین کرتا ہے اور اسکے بعد پکانیوالا لیپ ہو خطمی اور السی اور سرخ موم سے
اور گولی کہ زبان کے نیچے رکھی جائیگی تاکہ گل جائے اور پھیپھڑیکے تھیے کی طرف اترآئے قوت کے پورے رہنے پر گکڑی
کے بیجون کا مغز اور لوکی کے بیجون کا مغز اور کھیرے کے بیجون کا مغز اور خشخاش کے دانے ہر ایک درم بھر میٹھے بادام
چھلے ہوئے تین درم رب سوس نصف درم بہدانہ انار کے شربت مین خمیر کی جائینگی اور اسکی گولیان بنائی جائینگی یا ان
دواؤن مین بہدانہ انار کا شربت بہت سا اضافہ کیا جائیگا اور مثل لعوق کے بنا لینگے کیونکہ یہ لعوق منفضج ہے جلا کرنیوالا ہے
منھ سے ریزش کے نکالنے پر معین ہے اسہال لانیوالی دواؤن مین تضیج کے پورے ہونیکے بعد املتاس کا مغز پندرہ درم تیس درم
بنفشہ کے شربتکے ساتھ اور نصف درم میٹھے بادام کا تیل ہے دوسرا مسہل جیسا کہ بڑے بڑے آلو بخارے پانچ دانے عناب
میٹھی عوبانی لسوڑھے ہر ایک پندرہ دانے نیلوفر تین پھول بنفشہ سات پھول پندرہ درم املتاس کے لب اور بیس درم
بنفشہ کے شربت پر چھانی جائیگی یا املتاس کے عوض ترنجبین اور شیر خشت کیجائیگی جبکہ قوی اسہال مقصود
ہو اور مسہل لسوڑھے عناب ہر ایک بیس دانے بڑے آلو بخارے پانچ دانے اور بنفشہ کے پھول اور سناء مکی
ہر ایک چھ درم پکائی جائین اور بیس درم بنفشہ کے شربت پر چھانی جائین جبکہ بہت اسہال کا ارادہ ہو اور املتاس کا
لعوق جید ہے کیونکہ یہ باوجود اسہال کرنیکے کیفیت کی تلیین کرتا ہے اور ورمونکو تحلیل کرتا ہے پھر جب ورم پک جاتا ہے تو جو شاندہ فایدہ کرتا ہے

عناب اور انجیر اور گیہونکی بھوسی اور بھوسی اتارے جو اور پرسیاوشا لکا بنفشہ کی معجون پر چھانا ہو اکیونکہ یہ جوشاندہ
تلیین کرتا ہی اور ار خا پیدا کرتا ہی اور پھوٹنے پر اعانت کرتا ہی اور گیہون کی بھوسی کا حریرہ شکر کے ساتھ مفید ہوتا ہی
اسی سبب سے اور گیہے کا چوسنا جید ہی کیونکہ یہ جلا کرتا ہی اور تلیین اور پاک کرتا ہی جب ورم پک جاتے
اور بخار جاتا رہے تو بیٹھے نیم گرم پانی سے حمام مفید ہی کیونکہ حمام جلد کو لٹکاتا ہی اور مسام کو کھولتا ہی
اور فضلون کو رقیق کرتا ہی اور پسینے اور بخار کی راہ سے انھیں تحلیل کرتا ہی سر اور سینہ کھولنے سے بچنے
کے ساتھ حمام کے بعد کیونکہ ٹھنڈی ہوا جلد کو تکثیف کرتی ہی اور مسام کو بند کرتی ہی پس انجرے
اور متحرک رقیق کیے ہوئے مادے حمام کی حرارت سے بند ہو جاتے ہین اور زکام اور نزلا اور ذات الجنب
پیدا کر دیتے ہین خاص اس حال مین کہ سانس لینے کے اعضا ہنوز ضعیف اور اپنے اوپر کے گرے ہوئے
فضلونکو قبول کر لینے کے قابل ہوتے ہین اور پھیپھڑے کی سوجی شق کی شناخت کیجاتی ہی اسطرح کہ بیمار حس کرتا ہی
بوجھ کا لٹکتے بوجھ کا جبکہ دوسرے جانب پر سوتا ہی تندرست جانب یعنے کروٹ پر اس شق کے علاقہ کے کھنچا دے
اور ورم کے پیدا کرنے والے مادے کے بوجھ سے نیچے دار کھینچنے سے اور اسطرح پر کہ پانی اور مٹی کا ترکیا اسینہ پر رکھا جائیگا
پھر جسطرف کا پہلے خشک ہو جائیگا پس اوسی جانب مین ورم ہی کیونکہ غریب حرارت کہ سٹرے ورم پیدا کرنیوالے
مادے سے پیدا ہوئی ہی تر کپڑے کی رطوبت کو جلدی سے چوس لیتی ہی سل وہی پھیپھڑے مین کا زخم ہی کہ اسے دق کا
بخار لازم ہوتا ہی کہ کھانا کھانیکے بعد شدت پکڑتا ہی پس سل مصنف کے نزدیک ملزوم اور لازم سے مرکب ہی
اور زخم کو دق کا بخار فقط لازم ہوتا ہی دل سے قریب ہونیکے سبب سے اور ہمیشہ سڑی ہوئی پیپ سے غریب
حرارت کے دل کی طرف پہونچنے کے سبب سے کیونکہ پیپ کا فاعل فقط وہی گرم ناری اصلی کی شراکت سے ہو اور
حرارت ناری جب رطوبت مین تصرف کرتی ہی اور اسپر غالب آجاتی ہی اور اُسکے جلا دینے پر قادر نہین ہوتی ہی تو
اسے سڑا دیتی ہی اور عفونت حرارت کو مستلزم ہوتی ہی پس اسی سبب سے دل کو گرم کر دیتی ہی اور اسلیے کہ پھیپھڑے مین
قرحہ پڑ جاتا ہی تو وہ ہوا کے کھینچنے سے عاجز آجاتا ہی اور دل کی حرارت کی تعدیل ٹھنڈی ہوا سے کرنے سے اور روح
مین کے جلے ہوئے دخانی جزون کے دفع کرنے سے عاجز آجاتا ہی پس دل بھی اسی سبب سے گرم ہو جاتا ہی اور دق کا
بخار پیدا ہو جاتا ہی اور پیپ کا تھوکنا کیونکہ اس سے پھیپھڑا اذیت پاتا ہی پھر اسے طبیعت تھوکنے کی راہ سے
دفع کر دیتی ہی اور اسمین یعنے پیپ مین اور بلغم مین فرق کیا جاتا ہی کیونکہ دونون رنگ اور قوام مین ملتے ہوئے
ہوتے ہین پیپ کے گول ہونے سے یعنے پیپ کے سطح کے برابر ہونیسے اسطرح کہ اسمین کھرکھراہٹ نہین ہوتی ہی
کیونکہ پیپ اپنے مین اصلی گرمیکے تصرف کرنیسے پک چکی ہی اور جب پک گئی تو اُسکے اجزا قوام مین ملتے ہوئے ہو گئے
اور اسکے بدبو ہونے سے عفونت کے سبب سے کہ گرم ناریکے اسمین تصرف کرنیسے پیدا ہوئی ہی خاص جسوقتمین کہ آگ کی

چنگاری اسپر رکھی جاتی ہی اسلیے کہ بو اکثر اوقات اس سبب سے پوشیدہ ہوتی ہی کہ غریب حرارت کا فعل اسمین شدت سے نہین
ہوتا ہی اور آگ پر ڈالنے ہی کے وقت ظاہر ہوتی ہی کیونکہ اس سے بدبو کے حامل ابخرے انکو جدا کردیتی ہی پھر سونگھی ہوئی
ہوا کے ساتھ سونگھنے کے آلہ تک پہونچتے ہین اور فرق کیا جاتا ہی پانی مین تہ نشین ہوجانیسے ساعت بھر یا
زیادہ کے بعد اسواسطے کہ نضج کے ساتھ حرارت کے اس مین تصرف کرنے کے بعد اسمین سے ہوائی اوپر چڑھنے
والے اجزا جدا ہوجاتے ہین اور تحلیل ہوجاتے ہین پھر اس پر ارضیت غالب آجاتی ہی اور یہی حکم
اس ہر ایک مادہ مین ہی کہ جسکی نضج پوری ہوچکی ہی یہانتک کہ سفر مین باوجود اسکے سبک ہونیکے اور کبھی یہ سل
ذات الجنب سے انتقالی ہوتی ہی اس طریق پر کہ گذر چکا ہی یا ذات الریہ سے جب پک جاتا ہی اور کبھی خورندہ نزلہ
سے ہوا کرتی ہی کہ اپنی حدت سے اور لذع سے پھیپھڑے کے اتصال کو جدا کردیتا ہی بس پیپ جاتا ہی کیونکہ یہ اپنی غذا مین
تصرف سے اور اپنے غذائی فضلونکے دفع کرنے سے اور اپنی طرف اور عضوون کی طرف سے
گری ہوئی چیز کے دفع کرنے سے ضعیف ہوتا ہی اسلیے کہ پھیپھڑے کی طرف رطوبتین اوپر کی عضوون سے
اترا کرتی ہین اور نیچے کے عضوونسے تبخیر کے ساتھ اسکی طرف بہت چڑھا کرتی ہین پھر یہ پیپ بن جاتی ہین کیونکہ
جب اصلی حرارت تصرف کرنے سے عاجز آتی ہی تو ناری گرمی اصلی حرارت کے ضعیف ہونیکے مقدار بھر غالب ہوجاتی ہی
پھر اصلی حرارت کے ساتھ یہ ناری گرمی ان فضلونمین تصرف کرتی ہی بس یہ فضلے پیپ بن جاتے ہین اور کبھی
تفرق اتصال سے ہوتی ہی سل پھیپھڑے مین تفرق اتصال سے ہوتی ہی کہ پرانا ہوجاتا ہی اور پیپ جاتا ہی اور
اسے کھنکار خون کا تھوکنا مقدم ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی اور شروع اس سے سل سے اور یہ وہ ہی
جو ابھی پیپائی نہین بلکہ ترا زخم ہی کم اچھی ہوتی ہی کیونکہ پھیپھڑے کا زخم تھوڑے سے زمانہ مین بہت کر بھرا کرتا ہی
کیونکہ گوشت کا بھر آنا سکون کی احتیاج رکھتا ہی اور یہ بات پھیپھڑے مین غیر ممکن ہوتی ہی اور جب
زد نہ طولانی ہوجاتا ہی تو زخم پیپا ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا اور پیپائی ہوئی اور یہی مستحکم کا کوئی علاج
نہین ہی کئی وجھونسے کہ انمین جالینوس سے بیان کیا ہی ایک اُن وجھونمین سے یہ ہی کہ اسکا اچھا ہونا
پیپ کے نکل جانے پر منحصر ہی اور یہ بات کھانسی پر موقوف ہی اور کھانسی اپنے حرکت کی شدت سے قرحے کی
کشادگی کی موجب ہوتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ پیپ کے لذع اور دفعہ مادیکو قرحے کے اطراف مین جذب کرتا ہی اور
یہ بات گوشت کے بھرنے سے مانع آتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ قرحے کا بھرنا فقط خشکی کرنیوالی دواؤنسے ہوتا ہی
اور یہ دوائین منھ سے رزش ہونیکی مانع ہوتی ہین کیونکہ یہ دوائین مسلکونمین تنگی کردیتی ہین اور پیپ مین لس اور
چپچپاہٹ کا رطوبتونکے سکھا ڈالنے سے پیدا کرتی ہین پھر بند رہتی ہین اور نکل جانمین قوتکے اثر کو قبول نہین کرتی ہین اور یہ بات
قرحے کے حال کی خرابی کے موجب ہوتی ہی اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ پھیپھڑے کو ہمیشہ حرکت ہی اور حرکت گوشت کے بھرنیسے مانع آتی ہی

اور پانچوین وجہ یہ ہی کہ پھیپھڑے کی رگین کشادہ اور سخت ہوتی ہین اور چھٹی وجہ یہ ہی کہ پھیپھڑے تک دوائین نہین پہونچتی
ہین مگر اس حال مین کہ انکی قوتین ضعیف ہو چکتی ہین اور فقط سل کے ساتھ حیلے کیے جاتے ہین تاکہ اسکی اذیت آسانی ہو جائے
بیمار پر اور جسکی عادت ہمارے زمانہ مین ہی اگرچہ اسمین ضروری امر سے نکل جانا ہوتا ہی قرحے کی تدبیر مین کیونکہ قرحہ
کی تدبیر مین فقط خشکی کا پھیلانا ہی خاص اسطرح کے عضو مین کہ جسکی طرف اوپر سے اور نیچے سے رطوبتین جاتی ہین اور
حال یہ ہی کہ وہ انھین قبول کر لیتا ہی اور انھین پی لیتا ہی اپنے اسفنجی ہونے سے اور جن چیزون کی کہ عادت جاری ہو گئی ہی
وہ فقط مرطب چیزین ہین کہ قصبے اور پھیپھڑے کے مجرون کی تلیین کیلیے اور پیٹ کے تر کرنے کیلیے اور سہل سے نکلجانیکے
لیے اور کھانسی کی تسکین کرنے کے لیے استعمال کیجاتی ہین اور قرحہ کے ضروری علاج سے خشکی کرنے والی چیزون مین
سے یہان فقط اس لیے استعمال نہین کیجاتی ہین کہ یہ چیزین اس قرحے کے بھرنیکے غیر ممکن ہونے سے کوئی نفع نہین
کرتی ہین پھر وہ پھیپھڑے اور سینہ کی رطوبتون کو سکھا دینگی اور دق کے بخار کو شدید مضرت پہونچائینگی اور مادہ کو
غلیظ کر دینگی اور سکھا ڈالینگی اور منھ کی ریزش کے ساتھ نکلنے سے مانع آئینگی پھر قرحہ کے شکل مین زیادتی
کر دینگی یہ ہی کہ ہر روز آب تخم خشخاش کا شربت ملا کر کیکڑون کی پھنکی کے ساتھ پلائے جائین اور کیکڑون کی پھنکی
کے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ نہری کیکڑے لیے جائین جسوقت پانی سے نکالے جائین تو انکے دانت توڑ ڈالے
جائین اور پانوٴن کاٹ ڈالے جائین اور انکے پیٹ پھاڑ ڈالے جائین اور راکھ اور نمک سے اچھی طرح رگڑ کر
دھو ڈالیجائین اور صاف کیے جائین اور پوچھ ڈالیجائین اور پکی مٹی کے برتن مین رکھکر اوپر سے کپڑ مٹی کر کے ایسے تنور مین
ایک رات رکھدین کہ جسمین نرم آنچ ہو پھر نکال لیے جائین اس حال مین کہ جل چکے ہین پھر باریک پیس ڈالیجائین اور
اسمین سے دس درم لیے جائین اور گوند اور قبرسی مٹی اور سفید خشخاش اور کالی خشخاش پانچ پانچ درم اور کتیرا تین درم باریک پیس ڈالین
اور پلایا جائیگا کبھی گاوٴزبان کے پانی اور شکر کے ساتھ دل کی تقویت اور تفریح کیلیے اور کھانسی کی تسکین کے واسطے
اور گدھیونکے دودھ کیونکہ یہ دودھ باوجودیکہ انکی غذا اثر نے کے ترطیب کرتے ہین اور ٹھنڈک پھیلاتے ہین
اور قرحہ کو جلا دیتے ہین اور سینہ کی پیپ کو اور میل کو اپنی مائیت سے پاک کرتے ہین اور پیٹ کو ملائم کرتے ہین
اور اسکی ترطیب کرتے ہین اور پیپ کے تھوکنے کو اپنی چکناہٹ سے آسان کرتے ہین اور جبنیت سے لس پھیلاتے ہین
گرم یعنے گرم کیے ہوئے گرم پتھرون سے شکر اور کیکڑونکی پھنکی کے ساتھ اور گدھی کے دودھ کے اختیار کرنیکی وجہ یہ ہی کہ اسکا دودھ
سب مویشیونکے دودھون سے بلحاظ رقیق اور لطیف ہوتا ہی کیونکہ اسکا گوشت سوداوی ہوتا ہی غلیظ خونکو مشاکلت کے سبب سے
جذب کر لیتا ہی اور رقیق خون دودھ کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی اور اسطرح پر عورتونکے دودھ ہین کیونکہ یہ دودھ افضل
ہوتے ہین کیونکہ یہ مزاجمین نہایت معتدل ہین اور غذا انکی اصلاح ہی اور غذا مین سال بھر کی بکری کے گوشت کو یا
چوزونکو یا مرغیونکو یا پانیونکو قرار دیتا ہی اور گولیونکا اور کھانسی مین کے مذکور نسخونکا استعمال کرتا ہی تاکہ انکے گذرنیکا زمانہ نرخرے پر طول کرے

پس اسمین ٹپکتی چیز کی ریزش قصبہ پر اسکے باقی رہنے کے حال مین ہو لیکن پینے کی چیزین معدہ کیطرف اوترجاتی ہین پس مین سبقت
کرتی ہین اور اس چیز سے کہ جسکا شکر بنایت کیاجاتا ہی اور کہا گیا ہی اور اسکے کہنے والے شیخ بو علی سینا ہین کہ وہ
اسے اچھا کر دیتی ہی اس بیماری کو باوجود اسکے کہ یہ بیماری علاج کے قابل نہین ہوتی ہی نا رہے گلقند کا بہت کھاتے
رہنا ہی تاکہ رطوبت گھٹ نجائے یہان تک کہ روٹی سے کھایا کرے کیونکہ گلاب کے لیے پھیپھڑے کی حفاظت مین
خاصیت ہوتی ہی خاص اسکے مربے کیلیے اور سزاوار ہی کہ اسکے کھانیکی کثرت کیجائے پھر اگر اسکی کثرت ضیق النفس کی موجب
ہو گلاب کی خشکی کرنے کے سبب سے تو ذات الجنب مین کے بیان کیے ہوئے لعوقون سے تدارک کرلیا جائیگا
اور اگر حرارت مشتعل ہوجائے اور بخار گلقند کی گرمی سے کیونکہ یہ گرم ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی تو بجھا دیجائیگی
خرفہ کے بیجونکے تیل کے شیرے سے بیدانہ انار کے شربت پر اور اکثر اوقات تقویت کیجاتی ہی اسکی کافور سے حرارت کی شدت
پکڑنے کیوقت اور اس چیز سے کہ جسکا تجربہ ہمنے کیا ہی اور ان بیمارونکی صعوبت کو انپر آسان کردیتی ہی مچھلیکا سریش ہی
کیونکہ یہ لیس پیدا کرتا ہی اور زخم کو بے خشکی پھیلانیکے ملا دیتا ہی گرم پانی مین حل کیا جائیگا تاکہ گرم پانی سے ٹھکاؤ کرنا اور تلیین کرنا
اور ترطیب کرنا اور تھوک کی ریزش کا نکلنے کو آسان کر دینا حاصل کرے اور شکر سے میٹھا کیا جائیگا اور گھونٹ گھونٹ
پیا جائیگا تاکہ پھیپھڑے کے قصبہ مین تھوڑا تھوڑا کرکے بے کھانسی کو ہیجان دئے اتر جائے اور تاکہ بوند بوند کرکے قصبہ پر
پھیپھڑیکے ٹپکے اور جبکہ دونون کنپٹیان دھنس جائین رطوبت کے فنا ہوجانے سے کیونکہ ہر ایک کنپٹی مین گڑھا ہوتا ہی
کہ اسے کنپٹی کی مچھلیان اور ان مین کا گدز نیوالا پٹھا بھرتا ہی اور اسے وہ جو ہڈی جوز وج سے نامزد ہی چھپائے
ہوتی ہی اور یہ مچھلیان دماغ کے قریب ہونے کے سبب سے افراط کی نرم ہوتی ہین اور یہ ہڈی انتہائی باریک
ہوتی ہی پھر جب رطوبتین فنا ہوجاتی ہین تو بھر لینیوالی مچھلی اور پٹھا اور وہ گوشت جو اسپر ہی سوکھ جاتا ہی اور
خشک ہوجاتا ہی اور ہڈی دھنس جاتی ہی پھر گڑھے کے مقام مین رخنہ ظاہر ہوجاتا ہی اور دونون آنکھین
بیٹھ جائین دونون آنکھون کی بھرنے والی رطوبت کے فنا ہوجانے سے اور منھ غبار آلودہ ہوجائے
یعنے سفید ہوجائے گویا کہ اسپر غبار ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسکے اعضا ان رطوبتونکے گھٹ جانیسے کہ جن سے
انکی بگڑ ہی اور اندر وار کے دموی اجزا کے فنا ہوجانیسے اور ان جزونکے بدلے ہوائی جزونکے داخل ہوجانیسے
مٹی ہوجاتے ہین اور پیٹ کے جل خشک ہوجائے گوشت اور چربی کے پگھل جانیکے سبب سے اور پیشانی دراز
پڑجائے کیونکہ جلد اور ماتھے پر کی مچھلی سوکھ جاتی ہی اور اسکا گوشت پگھل جاتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ اصل مین کم ہوا کرتا ہی
پھر اسکے بعضے جز خلاء کے ضروری ہونیکے سبب سے بعض کیطرف منجذب ہوجاتے ہین تو وہ مردہ ہی کیونکہ یہ عوارض
فقط دق کے تیسرے مرتبہ مین ان رطوبتون کے فنا ہونے پر جیسے اعضا کی بکڑ ہی حرارت کے غلبہ کرنیکے وقت
ہوتے ہین اور یہ بات فقط دونون رطوبتون مین سے تیسری رطوبت کے فنا ہونیکے پیدا ہوا کرتی ہی اور ان رطوبتونکا قائم مقام کرنا خاص بادجود

پھیپھڑے مین قرحہ ہونیکے غیر ممکن ہی اور جب بال گرنے لگین غذا کے نہونیکے سبب سے کہ وہی وہ رطوبتین
ہین جو دھوان بنتی ہین اور گوشت کے گھل جانیسے اور جلد متخلخل ہوجانیسے اور انکے اُگنے کے مقامات چوڑے
ہوجانیکے سبب سے اور ذوبانی دوستونکا تواترا ہو غریب پگھلانیوالی حرارت کے اصلی اعضا پر غلبہ کرنیسے اور رطوبتون کے
نوکے رہنیسے قوت کے جاتے رہنے سے اور مُنھ کی نکلی ریزش کی بدبو شدت پکڑجائے اسی حرارت کے قرحہ کی رطوبت
پر بھی اور اسکی سڑا دینے والی قوت کے غلبہ کرنے کے سبب سے تو موت قریب پہونچنے والی ہی کیونکہ فقط یہ اعراض
بالکل قوتونکے ساقط ہونیکے اور اصلی حرارت کے فنا ہونیکے وقت ہوا کرتے ہین دل کے امراض طبیعی مزاجونکی علامتین
یعنے پیدائشی حرارت کی علامتین سینہ کی کشادگی ہی اگر فساد کے بڑے ہونیکے سبب سے ہو مادیکے بہت ہونیسے اور مصورہ
قوت کے زیادہ ہونیسے اسواسطے کہ ہو قیمتین سارے اعضا بڑے ہوا کرتے ہین اور نہ دماغ کے بڑاپیکے سبب سے ہو کہ
مغز کے بڑے ہونیکا موجب ہی اور مغز کا بڑا ہونا گردنکی ہڈیونکے بڑے ہونیکا موجب ہی اور گردنونکا بڑے ہونا پسلیونکے
بڑے ہونیکا موجب ہی تاکہ اعضا طبیعیہ نسبت پر رہین اور پسلیونکا بڑا ہونا سینہ کے چوڑے ہونیکا موجب ہی پھر اگر
سینہ کی کشادگی ان دونون سببونسے نہین ہوتی ہی تو دل کی حرارت کے سبب سے ہوتی ہی کیونکہ دل کی حرارت
کئی وجہونسے سینہ کی کشادگی کے موجب ہوتی ہی ایک ان وجہونمین سے یہ ہی کہ گرم دل اپنی طرف بہت سی غذا جذب
کرلیتا ہی پھر عظیم ہوجاتا ہی اور یہ امر اس بات کا محتاج کرتا ہی کہ دل کا مکان وسیع ہو اور دوسری وجہ یہ ہی کہ دلکی
حرارت سینے کے اعضا کی حرارت کی مجاورت سے موجب ہوتی ہی پس سینہ کیطرف بھی بہت سی غذا جذب ہوجاتی
ہی اور یہ بات سینہ کے عظیم ہونے کی اور چوڑے ہونیکی موجب ہوا کرتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ دلکی حرارت
کثرت سے روحونکی پیدائش کی موجب ہوتی ہی اور روحونکی کثرت مکانکے وسیع ہونیکی موجب ہوتی ہی تاکہ گھٹ نجاوین
اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ دلکی حرارت ترویح کیلیے بہت سی ہوا کی احتیاج پیدا کرتی ہی کہ اسمین روح نہ گھٹ جائے
اور یہ بات پھیپھڑیکے بڑے ہونیکی احتیاج دلواتی ہی اور یہ امر پھیپھڑیکے مکان کشادہ ہونیکا کہ وہ سینہ ہی محتاج
کرتا ہی اور پانچوین وجہ یہ ہی کہ دلکی حرارت سینہ کے اعضا اور روح کی اور سونگھی ہوا کے گرم ہونیکی موجب ہوتی ہی
اور یہ ہوا اسے گرم کرتی ہوئی بھرتی ہی پس اسی سبب سے دل بہت سی ہوا کا محتاج ہوتا ہی کہ یکبارگی اُسکے
طرف پہونچے تاکہ دلکی حرارت سے اس ہوا کے گرم ہوجانمین افراط نہوجائے اسلیے کہ منفعل یعنے اثر قبول کرنیوالا جب
بہت سا ہوتا ہی تو اسمین فاعل یعنے اثر کرنیوالی تاثیر ضعیف ہوا کرتی ہی اور ہوا بھی بہت ہوتی ہی جب اسکا مکان اور وہی
سینہ ہی کشادہ ہوتا ہی اور سینہ کے بالونکا بہت ہونا کیونکہ بالونکی کثرت فقط ان دخانی انجرونکی کثرت سے ہوتی ہی
کہ جنکی موجب دلکی حرارت ہوا کرتی ہی اور سانس اور نبض کا بڑے ہونا بہت سی ہوا کی احتیاج ہونے سے دل
مین حرارت کے بہت پائے جانیکے سبب سے اور قوتونکے قوی ہونے سے اور آلہ کے قوی ہونیکے سبب کہ وہی حرارت ہی

سینہ اور شریانون کی تجویف کی کشادگی کے سبب سے اور جید ہونا امید کا اور یہ وہ حالت ہی کہ جسکے ساتھ خیر کے صادر
ہونیکی اس شخص سے کہ جسمین یہ اعتقاد رکھتا ہی خواہش رکھتا ہی اور حرارت پر دلالت کرنیکا سبب یہ ہی کہ امید کا جید
ہونا فقط روح کے مشتعل ہونیسے اور باہر وار پھیلنے سے ہوتا ہی اور اسلیے یہ روا ات ہوتی ہی جسکے دلکی ٹھنڈک
کے لازم خونکی شدت کے تابع ہوا کرتی ہی اور کشادگی آرزو کی یہ امید کے ہونیسے قریب ہی اور جسارت اور بیہوشی
کرنا ہی اور یہی ایک ملکہ ہی کہ جس سے آدمی ناگوار امرون سے چھوٹ جانے کی اور ان کے دفع ہونیکو دور کر دینے کی
خوب امید رکھتا ہی اور اسکا حرارت پر دلالت کرنیکا سبب ندکور ہو چکا ہی اور بہادری یہ ایسی چیز پر شی کرتا ہی کہ جسپر
غشی کرنا اچھا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بات باہر وار کیطرف حرکت کرنمین روح کی شدت کی قابلیت رکھنے پر حرارت
کے غالب ہونیکے سبب سے دلالت کرتی ہی ٹھنڈک کی علامتین نامردی ہی اور یہ اس چیز سے ڈرنا ہی جس سے ڈرنا
اچھا نہین ہوتا ہی اور دل کی ٹھنڈک پر اسکے دلالت کرنیکا سبب یہ ہی کہ جو روح دلمین پیدا ہوتی ہی باہر کیطرف
حرکت کرنیسے بوجھل ہوتی ہی دل کی ٹھنڈک کے سبب سے اشتعال کم رکھتی ہی بس ٹھنڈک کی تابع خوئین عورتون کی
عادتونکی طرح کی ظاہر ہوتی ہین اور سینہ کی تنگی اگرچہ نہین ہی سینہ کا تنگ ہونا سر کے چھوٹے ہونیکے سبب سے کہ سر کا
چھوٹے ہونا دماغ کے کم ہونیکا موجب ہوتا ہی اور کسی دماغ کا کم ہونا بھیجے کے کم ہونیکا موجب ہوتا ہی اور بھیجے کا کم ہونا
گریون کے چھوٹے ہونیکا موجب ہوتا ہی اور ہر گریونکا چھوٹے ہونا پسلیون کے چھوٹے ہونیکا موجب ہوتا ہی اور
پسلیون کا چھوٹے ہونا سینہ کے کوتاہ ہونیکا موجب ہوتا ہی بس سینہ کا تنگ ہونا دلکے ٹھنڈے ہونے پر دلالت کرتا ہی
کیونکہ یہ سینہ کی کشادگی کی ضد ہی اور بالونکا کم ہونا سینہ پر دجانی انجرون کے کم ہونیکے سبب سے رطوبت کی علامتین
نبض کا نرم ہونا کیونکہ شریان دل رطوبت سے تر ہوتی ہی بس دبنے کو قبول کر لینے کے قابل ہو جاتی ہی
اور جلدی سے منفعل ہو جانا نفسانی اثرونکو قبول کر لینا اور جلد سے انکا جاتے رہنا اور جلد سے انکا محو ہو جانا
اس لیے کہ روح دل کی رطوبت سے تر ہو جاتی ہی بس جلد سے قبول کر لینے والی اور چھوڑ دینے والی ہو جاتی
ہی اور فضلونکا بہت ہونا بدن مین کیونکہ دلکا مزاج سارے بدن مین سرایت کرتا ہی بس سارے اعضا تر
ہو جاتے ہین پھر انمین فضیلتہ رطوبتین بہت ہو جاتی ہین اور انکی ضدین اور یہی نبض کی سختی اور قبول کیے
اثرون کا ثابت رہنا اور فضلونکا کم ہونا ہین خشکی کی علامتین ہین رطوبت مین کی بیان کی چیزون کے ضد ہونے
کے سبب سے مرکب مزاجون کی علامتین مفرد کی علامتون کی ترکیب سے ہوتی ہین یعنے مفرد مزاجون کی
علامتون کی ترکیب سے عرضی مزاجون کی یعنے وہ مزاج کہ ہونیکے بعد عارض ہوتی ہین لیکن گرم بس
اس کی علامت سوزش ہی اور وہ پیاس ہی کہ جس کی تسکین ٹھنڈی ہوا پانی سے بڑھکر کرتی ہی برخلاف
معدی پیاس کے جو معدے کی حرارت سے ہوتی ہی بس اسکی تسکین ٹھنڈی ہوا سے بڑھکر پانی کرتا ہی

کیونکہ ٹھنڈی ہوا کی ٹھنڈک دل کی طرف بہت اور جلدی پہونچتی ہی جس طرح پر کہ پانی کی ٹھنڈک معدہ پر جلد
اور بہت پہونچا کرتی ہی اور قلب کی تسکین پانی سے اور معدہ کی ہوا سے کبھی کبھی ہو جاتی ہی کیونکہ ٹھنڈک کا
اثر ایک عضو پر سے دوسرے عضو کیطرف مجاورت سے پہونچ جاتا ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ پانیکا
چوسنا قلبی تسکین کرتا ہی کیونکہ پانی نرخرے سے قصبہ کی طرف اور پھیپھڑے کی طرف ٹپکتا ہی اور نبض اور سانس کا
سریع ہونا اور ان دونون کا پیاپی چلنا کیونکہ ٹھنڈی نسیم کیطرف شدت سے احتیاج اس طرح کی ہوتی ہی کہ وہ
حاجت ان دونون کے عظیم ہونے سے رد نہین ہوتی ہی اور غم کیونکہ افراط کی حرارت خون کو غلیظ کرتی ہی اور
اسے مکدر کرتی ہی اور سیاہی کیطرف مائل کر دیتی ہی پھر اس سے مکدر کالی روح غم اور توحش کا سبب پیدا کرنیوالی
پیدا ہوتی ہی اور کرب اور حرارت بدن مین کیونکہ دل کا مزاج سارے اعضا مین سرایت کر جاتا ہی اور
دل کا سخت ہونا اور یہ وہ حالت ہی جسکے ساتھ آدمی اپنے سے کم پر رحمت کم کرتا ہی اور اس کے حرارت
پر دلالت کرنیکا سبب یہ ہی کہ دل کے اثر قبول کرنیکی تابع ہی اور یہ بات دل کے قوی ہونے پر اور اسکی حرارت کے
غلبہ پر دلالت کرتی ہی لیکن ٹھنڈا مزاج پس سانس اور نبض کا چھوٹے ہونا اور دونون کا متفاوت ہونا
اور ان دونون کی سستی کیونکہ ٹھنڈی ہوا کی حاجت کم ہی باوجود قوت کے ضعیف ہونیکے اور ٹھنڈک کے کثیف
کرنیکے سبب سے آلہ کے سخت ہونیکے اور رحمت اور شفقت اور یہ وہ حالت ہی کہ جسکے ساتھ نفس اپنی جنس والونکی
اذیت کے دیکھنے سے بے اسکے کہ اسکے فعلون مین اضطراب واقع ہو متاثر ہوتا ہی اور ٹھنڈک پر اسکے دلالت کرنیکا سبب
یہ ہی کہ یہ حالت جلد اثر کے قبول کر لینے کی تابع ہوتی ہی اور نامردی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا لیکن
خشک پس نبض کی سختی نرم کرنیوالے سبب کے جلتے رہنے سے اور وہی رطوبت ہی نرم ہونیکے بعد کیونکہ
اگر نرم ہونیکے بعد کی نہوگی تو وہ سختی عرضی مزاج پر دلالت نکریگی لیکن تر پس اس کے برعکس ہی یعنے خشک کے
اور ہر مزاج کے موافق پڑتی ہی عرضی مزاجونمین سے جو اس کے ضد ہی کیونکہ یہ اسے دور کر دیتی ہی اور اسے
مفرح ہوتی ہی جو چیز کہ اسکے مناسب ہوتی ہی کیونکہ یہ اسکی تقویت کرتی ہی اور اسے زیادہ کرتی ہی اور قلبی دوائین کہ
مفرح ہین لیکن گرم انمین سے پس مشک ہی کیونکہ مشک دوسرے درجہ مین خشک ہوتی ہی دل کی تقویت اور تفریح
کرتی ہی اور خفقان اور توحش کو اپنے مین کی خاصیت سے فائدہ کرتی ہی اور اس بابمین اسکی اعانت اسکی شدید
خشبو کرتی ہی اور اگر اور عنبر اور درونج اور بہمن اور ریشم اور زعفران اور لونگ ہین لیکن ٹھنڈی پس کافور اور مونگے
کی جڑ کیونکہ یہ پہلے درجہ مین ٹھنڈی ہی دل کی تقویت کرتی ہی اور اپنے مین کی خاصیت کے سبب سے
خفقان کو فائدہ کرتی ہی اور اس پر اسکی چمک اور اسکا چوس لینا اور اپنے قبض سے تسکین کرنا مدد کرتا ہی اور
صندل اور گلاب کے پھول اور بنسلوچن اور دھنیا اور سیب مین لیکن اعتدال سے قریب دوائین پس

خفقان یعنی دل کا دھڑکنا

گاؤزبان اور سونا اور فیروزہ قلبی دوائون مین مصنف نے فیروزیکا شمار کیا ہی اور یاقوت ہین شیخ بوعلی سینا کہتے ہین لیکن
اسکی خاصیت دل کی تفریح مین اور تقویت مین اور زہر کے مقابلہ کرنیمین پس امر عظیم ہی اور مرکب مفید تفریح کرنیوالی
گرم اور ٹھنڈی اور معتدل یاقوتیان ہین خفقان ایک دھڑکن ہی یعنی سرتع پیاپی مضطرب حرکت ہی کہ دلکو عارض
ہوتی ہی نہ ان انقباضی اور انبساطی حرکتون کی طرح جنکی دلکو عادت ہوتی ہی اور نہ ان اختلاجی حرکتونکی طرح کی
جو پھیلیونکو ان مین ریح کے بند ہوجانے سے عارض ہوا کرتی ہی یعنی جسے ہندی مین پھڑکن کہتے ہین بلکہ مثل تھرتھری
حرکت کے جو اعضا کو باری کے بخارون مین عارض ہوتی ہی اسلیے کہ سڑا ہوا مادہ اپنے عفونت کے پیدا ہونیکے
مقام سے حرکت کرتا ہی اور حس رکھنے والے عضوؤن پر بہ کر آتا ہی پس عضو اسکے دفع کرنیکے لیے تھرتھرانے لگتا ہی
اس طرح سے یہ حرکت ہی کہ دلکو اسکی طرف موذی کے پہونچنے سے عارض ہوتی ہی پس کانپنے لگتا ہی تاکہ اس
دھڑکن سے موذیکو دور کردے اپنی ذات سے پھر اگر افراط کرتا ہی خفقان تو غشی کو واجب کردیتا ہی اور
اگر غشی کی افراط ہوتی ہی تو وہ موت کی موجب ہوجاتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ دل خفقان مین اپنی قوت کے
باقی رہنے کے سبب سے خفقانیہ حرکت سے حرکت کرتا ہی پھر جب خفقان افراط سے ہوجاتا ہی تو دل نہایت
درجہ ضعیف پڑجاتا ہی اور اسکی قوت اعضا کی تدبیر سے عاجز آجاتی ہی اور بدن کی حفاظت کرنیکے ساتھ قوت اعضا کی طرف
پھیلنے پر قادر نہین ہوتی ہی بلکہ فقط بدن مین کی روح کی حفاظت کو اور رمیدہ کی تدبیر کو وفا کرتی ہی پھر سارے اعضا باوجود زندگی
باقی رہنے کے حس و حرکت سے بیکار ہوجاتے ہین اور خفقان جاتا رہتا ہی کیونکہ یہ دل قوت سے پورا ہوتا ہی کہ اس قوت کے ساتھ
حرکت پر قدرت سے ہوتی ہی اور جب غشی کی افراط ہوجاتی ہی تو بالکل قوت کم ہوجاتی ہی اور میدے کی تدبیر سے عاجز اور
زلسیت کی حفاظت کرنے سے عاجز آجاتی ہی پھر موت پیدا ہوجاتی ہی اور اسکا سبب یا تو سادہ سوء مزاج ہوتا ہی یا مادی
ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک سوء مزاج منافی موذی ہوتا ہی اور جو موذی دل پر وارد ہوتا ہی تو اس حرکت کا موجب ہوتا ہی جبتک کہ
اُسکے ساتھ کچھ قوت باقی رہتی ہی اور مادی یا تو اسکے مادے کیلیے کوئی قوام ہوتا ہی مثل چارون خلطون کے یا کوئی
قوام نہین ہوتا ہی مثل ریح کے اور دخانی انجرون کے یا خون ہوتا ہی کہ یکبارگی دل پر ریزش کرتا ہی پس دل مین عجیب
اختلاف یکایک ظاہر ہوتا ہی روح اور اصلی حرارت کے گھٹنے سے پس طبیعت اس موذی پر غلبہ کرنیکے لیے اور
اسکے دفع کرنیکے لیے اضطرار کرتی ہی اور یہ بھی اس پر غلبہ کرتا ہی پس نبض مین چھوٹے بڑے ہونے سے اور قوی اور
ضعیف ہونے سے اختلاف ظاہر ہوتا ہی اور ایک کے دوسرے پر غالب آنیکے مطابق اختلاف مین تفاوت ہوا کرتا ہی
پھر اگر طبیعت قوی ہوتی ہی تو نبض مین عظیم اور قوی بہت ہوا کرتی ہین اور اگر موذی قوی ہوتا ہی تو اسکے برعکس ہوتی ہین اور
اسکا سبب یہ ہی کہ دل تھرتھری کی حرکتون مین مشغول ہونیکے وقت انبساط اور انقباض سے باز رہتا ہی تو نبض سارے
حالون مین اسکے خلاف ہوجاتی ہی جس وقت مین کہ دل ان حرکتون مین مشغول نہین ہوتا ہی مشغلے

خفقان [illegible]

کے ساتھ دل تک ٹھنڈی ہوا کے نہ پہونچنے سے اور دل مین دخانی انجرون کے بند ہو جانے سے اور سانس
لینے والا شل ہوا کے نہ رکھنے والیکے ہو جاتا ہی دل کے بھرے ہونیسے اور اس تک ہوا کے نہ پہونچنے سے پھر
اسکے پیچھے غش آجاتا ہی روح کے گھٹ جانے سے اور دل مین بند ہو جانے سے اور اعضا پر منقسم نہونے سے یا
اسلیے کہ سوکھی ہوئی ہوا دل مین روح کے لیے مادہ ہو جاتی ہی یا اسکے مزاج کی مصلح ہو جاتی ہی اور قوتون کے
قبول کرنیکے لیے اسکے واسطے سبب پیدا کرتی ہی اور جب اس سے منقطع ہو جاتی ہی تو روح کا مادہ منقطع ہو جاتا ہی یا اسکا
مزاج فاسد ہو جاتا ہی اور قوتون کے قبول کرنیکی استعداد نہین رکھتی ہی پھر پہلے اعضا اُس حرکت سے بیکار پڑ جاتے ہین اور غشی
پیدا ہو جاتی ہی پھر بیکار ہو جاتا ہی دل زندگی سے اور حادث ہوتی ہی موت اور یہ مادی سوء مزاج مین داخل نہین کیونکہ مادی
سوء مزاج یکایک دل کے سوء مزاج ہونیکے پہلے مار ڈالتا ہی اور اسلیے مصنف نے اسے جتنا بیان کیا ہی یا سدہ سکر وریدی
شریان مین کے اور یہی ایک طبقہ کی شریان ہوتی ہی اور سارے شریانون سے کہ پھیپھڑے کی طرف آتی ہین مخالفت رکھتی ہی
اور پھیپھڑے مین منقسم ہوتی ہی نسیم کے استنشاق کرنیکے لیے اور دل سے اس خون کے پھیپھڑے تک جسسے وہ غذا کرتا ہی پہونچانے
کیلیے اور اگر اس شریان مین پورا سدہ ہوتا ہی تو بالکل دل تک ہوا کے پہونچنے سے مانع آتا ہی اور بیمار پہلی مرتبہ کے
غش سے کہ اسے عارض ہوتا ہی مرجاتا ہی اور پورا نہین ہوتا ہی تو بالکل دل سے منقطع نہین ہوتی ہی بلکہ تمام دکمال ہوا کے
پہونچنے سے مانع آتے ہین پھیپھڑے سے دل مین اور مانع آتے ہین جلے ہوئے جوہر روح کے تنقیہ سے دفع کی ہوئی
ہوا کے ساتھ پھر دلمین سوء مزاج ہو جاتا ہی اور اسکی گرمی شدت پکڑ جاتی ہی اور خفقان پیدا ہو جاتا ہی پھر نبض کا
اختلاف چھوٹا پے بڑا پے مین اور قوی اور ضعیف ہونے مین امتلاء کی علامتون کے نہونیکے ساتھ ظاہر ہوتا ہی سارے
بدن مین اعضا کے بوجھل ہو جانیسے اور رگونکے پھول اٹھنے سے اور جلد کے کھنچ اُوسے اور نبض کے بھرے ہونے
وغیرہ سے لیکن دل بس اسکے لیے ضرور ہی کہ بھرا ہوا ہونے مین کے نیز سواد سے یا حس کی قوت یعنی دل کی حس کی قوت
یا دل کا ضعف اسطرح پر کہ دلمین کچھ قوت باقی نہو نہین تو مضطرب حرکتون سے حرکت کرنا ممکن نہو گا پھر اذیت
پاتا ہی دل دونون صورتون مین اس چیز سے جس چیز سے آدمی عادت کی رو سے جدا نہین ہو سکتا ہی مثل غذا کے انجرہ کے
کیونکہ انجرہ کی کیفیت دل کے موافق نہین ہوتی ہی اور اسکی گرمی کے مصنف نے گرمی کو بیان کرنے مین خاص اسی سبب
سے کر لیا ہی کہ گرمی اثرون مین بڑھکر قوی ہوتی ہی یا سبب یہ ہی کہ دلمین گرمی کے اثر قبول کرنیکی صلاحیت شدت
سے ہوا کرتی ہی اس لیےکہ یہ کیفیت اس پر غالب ہوا کرتی ہی اور ہر ایک عضو کا منفعل ہو جانا اپنے اوپر کی
غالب کیفیت سے بہت شدت سے ہوا کرتا ہی اور مثل نفسانی انفعالون کے مثل درد کے اور غم کے اور خوشی کے
کیونکہ جب دل حس کا تیز یا ضعیف ہوتا ہی تو انسے شدت کا اثر قبول کر لیتا ہی اور شدت سے منفعل ہوتا ہی اگرچہ یہ ادھر تھوڑے سے
ہوتے ہین اور اُن کے سبب سے خون اور روح جلتے ہین یا تو باہر وار یا اندر وار یا ان دونون کیطرف اور ان دونون مین جو

خفقان کے سبب دل کی کمزوری

کے جسکی قوت سے اور جو دل کے ضعف سے ہوتا ہی نبض کے قوی ہونیسے پہلے مین اور ضعیف ہونیسے دوسرے مین فرق کیا
جاتا ہی یا کسی غریب چیز کے وارد ہونے سے دل پر جیسا کہ زہرون کے کھا لینے کے وقت ہوا کرتا ہی کیونکہ زہر دل
کے مزاج کو فاسد کرتے ہین اور دل کے مزاج کی ضد اپنی نوعیہ صورتونسے دلکو اذیت دیتے ہین اور کاٹنے کے
دردون کے وقت یعنے وہ درد کہ زہریلے جانورون کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کیونکہ خود درد غریب نہین ہوتا ہی
اگرچہ موذی ہوتا ہی اور اپنی اذیت سے خفقان کا موجب ہوا کرتا ہی بلکہ اسکا غریب ہونا اسکے غریب سبب کے اعتبار
سے ہوتا ہی پس درد اور خفقان دونون غریب موذی سے پیدا ہوتے ہین یا کیڑون اور کیچون سے پیدا ہوتے ہین کے
کہ انسے چڑھتے ہین دل کی طرف ردی ابخرے پس انسے دل اذیت پاتا ہی اور جسے خفقان یا غشی بار بار عارض ہوا کرے
ہین ذرا سے سبب مین اور حس کے قوی ہونیکے سبب سے نہین ہی یعنے دل کے حس کے قوی ہونے کے سبب سے
نہین ہی اس طرح پر کہ اس کے ساتھ نبض اور سانس اور قوت اور دل کے سارے فعل قوی نہون پس یہ شخص اکثر یکایک
مر جاتا ہی کیونکہ یہ بات ذرا سی چیز سے منفعل ہو جانے کے سبب سے دل کے ضعیف ہو جانے پر دلالت کرتی ہی اسلیے
کہ موذی سبب اگر قوی ہوتا ہی تو اس سے دل کا منفعل ہو جانا دل کے ضعیف ہونے پر دلالت نہین کرتا ہی
اور جب پھر پھر کر مرض آتا ہی تو دلکو زیادہ ضعیف کر دیتا ہی یہان تک کہ قوت کم ہو جاتی ہی اور اس موذی
کے دفع کرنیسے عاجز آجاتی ہی پھر اپنے اس غش سے جو عارض ہو جاتا ہی افاقہ نہین پاتا ہی اور یکایک مر جانیسے یہی مراد
ہی علاج جو سوء مزاج سے ہی سادہ ہو یا مادی ہو تعدیل کیجائیگی اس سے جو اسکی ضد ہی اور اسکے مادیکا استفراغ کیا جائیگا
پھر اگر دموی ہوگا تو فصد سے اور خون کے نکالنے مین مبالغہ کرنیسے تاکہ اس نکالنے کی تاثیر دل تک پہونچ جائے
کیونکہ دل دور ہوتا ہی اور دموی کے لیے مباشرت کرنا نہایت درجہ مفید ہوتا ہی کیونکہ منی خون اس حال سے ہوتا ہی
کہ اُس نے تیسرے ہضم کو پورا کر لیا ہی اور جب منی مین سے کسیقدر نکل جاتی ہی تو منی کیطرف اور خون مستحیل ہو جاتا ہی
پھر جب کثرت سے منی کا استفراغ ہوتا ہی تو خون ضرور کم ہو جاتا ہی اور یہی استفراغ یا جماع باوجود اسکے اس خفقانکو
دل کے لپٹانے سے اور دل کے اطراف سے منی کے دھوؤن کے دفع ہو جانیسے دور کر دیتا ہی لیکن اور اخلاط پس اسہال لانیوالی
اور تبدیل کرنیوالی دواؤنسے مزاج کی تبدیل والی ساتھ ہی اسطرح پر کہ ان دونونمین آمیزش کر دیجاتے تا دونون غرضین ساتھ ہی
حاصل ہو جائین اور حال یہ ہی کہ ہم انکا شمار مکرر کر چکے ہین اور ان خلطونکے استفراغ مین مبالغہ کرنا سزاوار ہی کیونکہ دل دور
ہوتا ہی اور اسکی طرف کے راستے تھوڑے ہین پھر دواؤن کی قوتون کا اس تک پہونچنا کم ہوا کرتا ہی اور یہی حال اس
مین سے مادیکے نکلنے کا ہوتا ہی اور اسہال لانے والی اور تعدیل کرنے والی دواؤن مین قلبیہ دواؤن کا اضافہ
کرنا واجب ہی تاکہ وہ دوا اپنی قوت اسکے طرف پہونچا دین دل کی طرف لیکن اسہال لانیوالی دواؤن مین
اضافہ کرنیکی وجہ یہ ہی کہ انکی تاثیر سارے اعضا مین متفرق نہو جائے ان مین سے جو کچھ دل تک پہونچے وہ نہایت تھوڑی ہی

خفقان حار کا علاج

کہ جس سے مواد کے استفراغ کا باوجود اسکے کہ دل دور ہوتا ہی مقصد حاصل ہو اور انکی طرف جانیکی راہین کم ہوتی ہین اور
دوسرے اسلیے کہ مسہل دوائین سب اعضا مین نکایت کرتی ہین اور اثر گزر کرنے سے انکی قوتونکو ضعیف کر ڈالتی ہین اور ان مواد کو بے
تنقیہ کی احتیاج ہو نیکے جذب کر لیتی ہین علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ قلبیہ دوائین اگر گرم ہوتی ہین جب مسہل دواؤن مین ملا دیجاتی ہین تو
مواد کے لطیف کرنے سے اور رقیق کرنے سے اسہال پر مدد دیتی ہین اور اسلیے کہ مسہل دوائین اپنے مین کی زہریلی قوتون سے
رئیس عضوؤنکو اذیت دیتی ہین خاص دلکو کیونکہ اسہال اسی سے ہوتا ہی اور قلبی دوائین حیوانیہ قوت کی تقویت
کرتی مین اور دل پر اُسکی قوت کی حفاظت کرتی ہین اور دل سے مسہل دواؤن کی مضرتون کو دور کرتی ہین اور تعدیل
کرنیوالی دواؤن مین قلبیہ دواؤن کے اضافہ کرنیکی وجہ یہ ہی کہ جن دواؤن مین کسی عضو کی خصوصیت نہین ہوتی ہی جب
وہ دوائین کھاپی لی جاتی ہین تو بدن مین پھیل جاتی ہین پھر ان مین سے بیمار عضو تک نہین پہونچتا ہی مگر نہایت تھوڑا سا
پھر اسکی تاثیر ضعیف ہوتی ہی بس اسی سبب سے ضرور پڑا کہ انمین وہ دوائین ملائی جائین کہ جنکی شان سے ہی خاص عضو تک
نفوذ کر جانا ہی پھر جب یہ اُس عضو کیطرف نفوذ کرین گی تو انکے ساتھ اور دوائین بھی ہو لین گی پھر انکی تاثیر اسوقت مین بہت
ہوگی اور اگر یہ قلبی دوا اسوء مزاج کے موافق ہوگی مشابہت سے جطرح سے کہ زعفران ٹھنڈی دواؤن مین ملا دیجاتی ہی
باوجود گرم مزاج کے مناسب ہونیکے کیونکہ جب یہ مرکب دل تک پہونچتا ہی تو اسمین طبیعت عمل کرتی ہی اور ٹھنڈی
دواؤنکا استعمال تبرید مین کرتی ہی اور ان مین سے زعفران کو جدا کر لیتی ہی اور اسکی قوت کو باطل کر دیتی
ہی پھر استفراغ کے بعد تعدیل کیجائیگی دل کے سوء مزاج کی اگر باقی رہیگا لیکن گرم کی بس ٹھنڈی خوشبودار پینے
کی چیزون سے جیسے چوکے کا اور سیب کا اور نیلوفر کا اور انار کا شربت ہی گاوزبان کے پانی کے ساتھ اور نیلوفر کے
پانی کے ساتھ اور گلاب کے پانی کے ساتھ اور خرفہ کے بیجون کے شیرہ کے ساتھ اور مفرح ٹھنڈی یا قوتی وغیرہ
سے اور اکثر اوقات کافور کے احتیاج پڑتی ہی اگر سوء مزاج افراط سے ہوتا ہی پھر افراط سے ٹھنڈک رکھنے
والی ٹھنڈی دواؤن پر حساب نہ کیجائیگی کیونکہ یہ اگرچہ دل کے جرم کو ٹھنڈا کرتی ہین بس یہ روح کو تو بجھا دیتی ہین کیونکہ
روح بخاری جسم ہوتا ہی اور بخار ٹھنڈک سے بجھ جاتا ہی اور جسوقت کہ دل مین روح بجھ جاتی ہی اور وہی مبدا روحونکا ہی
تو سارے بدن مین کی روحین بجھ جاتی ہین اور مضرت عام ہو جاتی ہی پھر اگر ان دواؤن سے کوئی چارہ نہو تو گرم
دواؤن مین ملا کر روح کے برانگیختہ کرنیکے لیے اور قوتون کو تقویت دینے کے لیے اور اسی سبب سے کافور کے قرص مین
زعفران ڈالنے کا حکم دیا گیا ہی کیونکہ زعفران اصلی حرارت کو برانگیختہ کرتی ہی اور روح کی تقویت کرتی ہی اور اُس سے
کافور کے بجھاؤ کرنیکی دفع کیجائیگی اور طبیعت اپنے خالق کی پروانگی سے ٹھنڈی چیز کا استعمال دل کے
جرم مین کرتی ہی اور اگرم چیز کا استعمال روح کے برانگیختہ کرنے مین اور سنگھایا جائیگا گرم خفقان والا ٹھنڈی خوشبوئین
اس لیے کہ خوشبوؤن کی طرف حس رکھنے والی قوت رغبت سے اور سب جوہر روح طبیعت

علاج ان مزاجون کا

سکو سہل کرتے ہین اور ان سے غذا لیتے ہین اور اُنسے جلد اثر قبول کر لیتے ہین۔ کیونکہ ان کی قوتین اپنی حالت
ہونے پر ان کی طرف جلدی سے پہونچ جاتی ہین پس خوشبوئین طبیعی مناسبت سے اور لذت دینے سے روح کی
تقویت کرتی ہین اور اُسکی غذا بن جاتی ہے اور جب سونگھی ہوا اس کیفیت سے متکیف ہو جاتی ہے اور دل تک پہونچتی ہے
تو یہ ہوا دل مین حاصل کی ہوئی کیفیت سے بھی اثر کرتی ہے مثل گلاب اور بید اور نیلوفر اور کھیرے اور ادھ کٹے
اور ان کے پانیون کے اور کافور اور صندل اور سیب اور ناسپاتی اور بہی کے غذائین رمانیہ اور حصرمیہ اور تفاحیہ
اور ریباسیہ اور زرشکیہ مین کیونکہ یہ غذائین جوہر روح کے تسکین کرنے سے دل کی تقویت کرتی ہین اسلیے کہ ٹھنڈی خشک
ہوتی ہین اور باوجود اسکے یہ غذائین دل کی تعدیل کرتی ہین اور معدے کی تقویت کرتی ہین پس اسکے ہضم کو جید
اور سریع کر دیتی ہین پھر معدے سے تبخر ہو کر بہت ابخرے دل کی طرف نہین جاتے ہین لگائیگی دوائین سینے پر طلا لگایا جائیگا
اسبغول کے لعاب گلاب کے ساتھ لیپ ہو کے ستو کاسنی کے پانی کے ساتھ دوسرا لیپ اسبغول اور ستو اور خطمی کا آٹا گلاب
کے ساتھ اور گھر مین چھڑکاؤ کیا جائیگا تاکہ ہوا چھڑکے ہوئے پانی کی مجاورت سے ٹھنڈک کو حاصل کرنے پھر وہ دلکو
ٹھنڈک دیگی اور بہت لگا دیے جائینگے اس بیمار کے قریب فوارے اسی لیے اور بہتے پانیون کے قریب بٹھایا جائیگا اور
تفریح کیجائیگی اور لذت دیجائیگی اور بہت لگا دیے جائین گے اسکے قریب بہت پنکھے لیکن ٹھنڈک مین تو سوء مزاج سے
بھی پینے کی چیزین سیب کا شربت مشک ملا ہوا شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ جب سیب کے شربت کے استعمال کا
ہم ارادہ کرتے ہین ٹھنڈے مزاج مین تفریح کرنیکی اسمین کی خاصیت کے سبب سے تو اسکی ٹھنڈک کو گرم کرنیوالی چیز
ہم توڑ ڈالتے ہین اور سب سے بڑھکر صواب کہ جس سے جزئیہ مرض کا صلح ہو جاتا ہے وہ چیز ہے کہ جسکے لیے مطلوب کیفیت کے
ساتھ تفریح مین بھی خاصیت ہوتی ہے جیسے سیب کے شربت مین ہم کچھ مشک تفریح کے لیے ملا دیتے ہین جبوقت کہ
اس سے ٹھنڈے مزاج کا علاج کرنیکا ارادہ ہوتا ہے اور تخم ریحان گاؤزبان کے پانی اور لونگ کے پانی کے ساتھ
اور مفرح گرم یا قوتیان وغیرہ گرم معجونون مین سے مثل دواءالمشک کے اور تریاق کبیر مفید ہے کیونکہ اس مین سے فایدہ
کرنیوالی قلبی دوائین ہوتی ہین اور مزاج بگڑنے کے بعد نوعیۃ مزاجیہ صورت کے حاصل ہونے سے روح اور دل
کی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے بلکہ آدمی کی طبیعت کے موافق ہوتی ہے اور سیب اور بہی اور ترنج کی جلد شیرین
تر میوے بڑی ہوتین تاکہ دل انکین زیادہ جذب کر لیا کرے اور دل کی طرف انکا نفوذ کر دا دینا سریع ہو
اور دلکو گرم کر دینا بہت ہو اور گاؤزبان کا پانی اور تخم بادرنجبویہ اور تخم ریحان اور شکر اور زعفران سونگھنے
کی گرم چیزین مثل ریحانون کے مثل ریحان سلیمان اور ریحان کافور اور ریحان ملک اور شاسپرم کے اور نرجس اور
منثور کے وہی گل شبوبی ہے اور لونگ اور ترنج اور لیمون اور نارنج اور ان کی پتیون کے ان چارون کی پتیون کے اور انکی
گلبون کے اور اگر تہدی اور مشک اور عنبر کے غذائین مرغ کے چوزے ہین اور مرغیان تو سے پرچھوٹی ہوئی گرم مصالح

خفقان کا علاج

پڑی ہوئیں دارچینی اور رنجبیل اور جوتری اور گول مرچ اور زعفران سے یا شکر کے ساتھ ملی ہوئیں کیونکہ طبیعی اور حیوانی
قوتیں طبیعت سے مٹھاس کیطرف مائل ہوتی ہیں اور قوت جاذبہ شدت سے اسے قبول کرتی ہے پس روح کا میٹھی چیز سے غذا
کرنا بہت اور سریع ہوا کرتا ہے اور سیبے کیونکہ سیبون کے لیے ایک طرح کی خوشبو اور قبض چپچپاہٹ کے ساتھ ہوتا ہے
پس اسیوجہ سے جو دل کی تفریح اور تقویت کرتے ہیں یا جانول شہد اور زعفران کے ساتھ لگانے کی دوائیں
سینہ کی مدہن کیجائے کی بکائن کے تیل یا سوسن کے تیل سے یا زنبق کے تیل سے اور یہی سفید خلیلی ہے اور اگر ان
تیلوں میں تھوڑی سی مشک ہو تو اولے ہے اس سبب سے کہ معلوم ہو چکا ہے لیکن سوء مزاج خشک اور تر پس علاج
کیا جائیگا ان سب دواؤں سے اور غذاؤں سے کہ اُسکی ضد ہیں اور گرم اور ٹھنڈی ملا کر تاکہ حرارت یا برودت غالب
نہو جائے ان دونوں کے اتفاق کے ساتھ یعنے گرم اور ٹھنڈی کے اتفاق کرنیکے ساتھ سوء مزاج کی تعدیل
میں اور جو خفقان دخانی ابخرون سے ہو گا ضیق نفس میں کی بیان کی ہوئی چیزون سے علاج کیا جائیگا غشیوں
کے جوشاندے کے ساتھ سودے کے نکالنے کے لیے اور آشجو اور گاؤزبان کا پانی اور بیدانہ انار کا شربت پلانے سے
اور مفرح یا قیمتوں سے دل کی تعدیل کرنے سے اور جو کاٹنے سے ہوتا ہے یعنے زہریلے جانور کے کاٹنے سے
اور زہر کے پینے سے پس اسکا علاج اسی کا علاج ہے اس زہر کا اس طور پر کہ آنے کو ہے اور یہی حال ثمر اکثر نسلے
ہونے والے خفقان کا ہے مثل اس خفقان کے جو سارے بدن کی مشارکت سے ہوتا ہے جیسا کہ بخاروں میں
ہوتا ہے یا معدے کی مشارکت سے یا پھیپھڑے کی مشارکت سے یا دل کے غلاف کی مشارکت سے ہوتا ہے پس اسکا علاج
اس عضو کا علاج ہے کہ جسکی مشارکت سے خفقان پیدا ہوا ہے اور جو کیڑون سے ہوتا ہے علاج کیا جاتا ہے کیڑون کی
دواؤں سے دل کی تقویت کرنے کے ساتھ ان سب قسموں میں قلبیہ دواؤں سے تاکہ دل موذی کیفیتوں سے
اور فاسد ابخرون سے منفعل نہو جائے اور جو حس کے قوی ہونے سے ہوتا ہے دل کی حس کے قوی ہونے سے تو غذا
دیا جاتا ہے بیمار غلاظت پھیلانے والی چیزون سے کہ بلند کرنے والی حس کی ہوتی ہیں مثل ہریسوں کے اور جو دل کے ضعیف
ہونے سے ہوتا ہے تو تقویت ہے یعنے دل کا قوی کرنا تمام قلبیہ دواؤں سے اور مفرح موافق چیزون سے بیمار کے مزاج کے موافق سے
تاکہ اس سے دل قوت پکڑ جائے اپنے بڑی وارد موذی چیز کے دفع کرنے پر اور اس سے منفعل نہو اور دل کی بیماریون میں
طبیعت کا ملائم ہونا واجب ہے تاکہ ثفل آنتوں میں رک نہ رہے اور اس سے متعفن ابخرے بہت نہ اٹھا کریں اور اذیت پائے
دل ضعیف کر دینے والے مرض کے سبب سے ثفل کے بخارے جس سے صحت کے وقت میں اذیت پاتا ہے غشی یعنے بیہوشی ہو جاتا ہے
یہ ایک ایسی حالت ہے جسکے ساتھ حس اور حرکت کی قوت بیکار ہو جاتی ہے ارادی حس اور حرکت کی قوت اعضا میں سے دل کے ضعیف
ہو جانے کے سبب سے مصنف نے دل کے ضعیف ہو جانے کے ساتھ احتراز کیا ہے نیند سے اور صرع سے اور اختناق رحم سے اور سبات سے
کیا ہے کیونکہ ان سب بیماریوں میں حس کرنے والی قوتیں اور ارادے کے ساتھ حرکت دینے والی قوتیں بیکار رہ جاتی ہیں لیکن نہ دل

فرق درمیان غشی و سکتہ

کے ضعیف ہو جانے کے سبب سے لیکن غشی پس وہ تو پہلے پہل دل کے ضعیف ہو جانے کے سبب سے ہوتی ہی یا تو نشار کت
سے اسلیے کہ غشی یا تو دل مین کے امر کے سبب سے یا روح مین کے امر کے سبب سے یا شریانون کے سدے کے
سبب سے ہوتی ہی کہ وہ سدہ اعضا مین شائستہ طور پر روح کے نفوذ کرنے سے مانع آتا ہی اور ان سب مین دل ضرور
ضعیف ہو جاتا ہی لیکن یہ امر دل مین ہوتا ہی تو ضعف کا ہونا ظاہر ہی اور یہی حال ہی جب روح مین ہوتا ہی لیکن جب
باہر وار روح کے نفوذ کرنے کے مانع کے سبب سے ہوتا ہی تو اسکا سبب یہ ہی کہ روح دل مین گھٹ جاتی ہی اور یہ امر
دل کے مزاج کا مفسد ہوتا ہی اور اسے ضعیف کر دیتا ہی اور جب دل ضعیف ہو جاتا ہی تو جیسا کہ چاہیے کہ اعضا پر حیوانی
روح نہین بٹتی ہی پھر اعضا نفسانی روح کے قبول کرنے کی صلاحیت نہین رکھتے ہین اور ضروری ارادی حس اور حرکت
سے بیکار ہو جاتے ہین باوجود اس کے کہ نفسانی روح کا مادہ بھی دماغ مین کم ہوتا ہی پھر دماغ مین سے اعضا تک
اسقدر نہین پہونچتی ہی کہ جس سے ارادی حس و حرکت حاصل ہو سکے اور روح کے مادہ کا دماغ مین کم ہو جانے کو ہمارا
کہنا فقط اس لیے ہی کہ اگر حیوانی روح دماغ سے بالکل منقطع ہو جاے گی تو ضرور دماغ فاسد ہو جائیگا اور یہی حال
سارے اعضا مین کا ہی اور حال یہ ہی کہ ہمنے غشی اور سکتہ مین فرق کر دیا ہی یہ فرق واقع نہین ہوا لیکن مصنف نے
بیان نہین کیا اور ان دونون مین فرق یون ہی کہ جب غش والے کو چیخ کر پکارا جاتا ہی تو وہ سن لیتا ہی گویا کہ یہ آواز
دور کے مقام کی یا دیوار کے پیچھے کی ہی کیونکہ دماغی قوتین بالکل بیکار نہین ہو گئی ہین جیسے کہ سکتہ مین بیکار
ہو جاتی ہین اور یون ہی کہ سانس کی آفت غش والے مین نبض کی آفت سے بہت بڑھ کر ہوتی ہی کیونکہ سانس
لینے کا فعل اس دماغی قوت سے تمام ہوتا ہی کہ وہ سینہ کی مچھلیون کیطرف آتی ہی اور یہ سکتہ مین آفت رسیدہ
ہوتی ہی اور نبض کا فعل فقط قلبیہ قوت سے پورا ہوتا ہی اور یہ غش والے شخص مین آفت رسیدہ ہوتی ہی اور یون
ہی کہ غش مین رنگ کا تغیر کھلا ہوا مردے سے مشابہ ہوتا ہی کیونکہ حیوانی روح غش مین باہر دار سے منقطع ہو جاتی ہی
اور خون روح کے ساتھ ہو لیتا ہی اور جب خون اندر دار کو اتر جاتا ہی تو رنگ کی چمک جاتی رہتی ہی اور جس شخص کی موت قریب ہوتی ہی
اُسکے رنگ کیطرح کا ہو جاتا ہی برخلاف سکتہ کے کیونکہ سکتہ مین جو چیز کہ اعضا سے منقطع ہوتی ہی وہ فقط نفسانی روح ہوتی ہی اور اس کے
ساتھ خون نہین چلا جاتا ہی پس اسی سبب سے سکتہ مین رنگ صحت مین کے رنگ کے قریب قریب ہوا کرتا ہی اور یون ہی کہ ظاہر بدن
اور ہاتھ پانون غش مین ٹھنڈے ہو جاتے ہین کیونکہ خون اور اصلی حرارت اور روح دل کی طرف پھر جاتے ہین پھر ظاہر بدن
ان سے خالی ہو جاتا ہی خاص ہاتھ پانون اس لیے کہ یہ نہایت دور ہوتے ہین برخلاف سکتہ کے اسلیے کہ اکثر اوقات
سکتہ مین ظاہر بدن شدت سے گرم ہوا کرتا ہی کیونکہ حیوانی روح مین دماغ کے تصرف کے باطل ہو جانے سے اس پر
حیوانی روح دور کرتی ہی اور یون ہی کہ سکتہ کے لیے اکثر غروب کا پہلے ہونا ضرور ہوتا ہی امتلا اور درد سر اور دوار اور سدر
اور سر کے بوجھل ہونے سے کیونکہ پورا سدہ دماغ مین جب ہی ہوتا ہی جب وہان بہت سے مادے

استلا ہوتا ہی اور یون ہی کہ غشی مین بدن پر ٹھنڈ بھی ظاہر ہوتی ہی اس لیے کہ قوتین ان رطوبتون کے روکے رہنے سے جو جلد کے اطراف مین ہوتی ہین اس جہت سے مین اصلی حرارت کے کم ہوجانے کے سبب سے ضعیف پڑجاتی ہین پھر یہ رطوبت ٹپک کر نکلتی ہی اس حال سے کہ اُس سے اصلی گرمی جلا ہو چلی ہی بس وہ ٹھنڈی پڑجاتی ہی اور غشی کا سبب یا تو وہ موذی ہی کہ دل پر وارد ہوتا ہی جیسا کہ باریون کے شروع کے وقت ہوتا ہی یعنی باری سے آنیوالے بخارونکی باریونکے شروع کے وقت ہوتا ہی اس واسطے کہ اسوقت مین متعفن خلطین اپنے ٹہرنے کے مقام سے حرکت کرتے ہین اور سارے عضوون کیطرف مندفع ہوتے ہین پھر انمین سے کچھ دل یا معدے کیطرف مندفع ہوجاتے ہین اور معدے سے آذیت دل پر جاتی ہی اور جیسا کہ کاٹنے کے وقت ہوتا ہی اور زہرون کے استعمال کے وقت ہوتا ہی کیونکہ زہریلی ذات سے ضد رکھنے والی کیفیت روح اور دل کے مزاج سے دل تک پہونچتی ہی یا دخانی خارجی ابخرون کے بو پہنچنے کے وقت دل کی طرف ہوتا ہی اس لیے کہ دھوئین مین دل اور روح سے ضد رکھنے والی کیفیت ہوتی ہی پھر جب کہ ان دونون پر سونگھی ہوا کے ساتھ وارد ہوتے ہین تو ان دونوں کے مزاجونکو فاسد کردیتے ہین اور اس لیے کہ دھوان ہوا کو ل گچا کردیتا ہی اور اس کے قوام کو غلیظ کرتا ہی پھر روح کو اپنے مل بیٹھے پن سے اور سیاہی سے وحشت دلوا تا ہی اور دھوئین کو اپنی غلاظت کے سبب سے روح کے مجرون مین نفوذ کرنا دشوار ہوجاتا ہی بس روح اور اصلی گرمی دل مین گھٹنے لگتی ہی اور یہی امر غشی آجانیکا موجب ہوتا ہی یا دخانی ابخرے بدنی خبیث جیسے کہ اختناق رحم مین ہوتے ہین یا سادہ سوء مزاج ہی کہ دلکو ضعیف کردیتا ہی اور قوت کو تحلیل کر ڈالتا ہی اگر گرم ہوتا ہی اور قوت مین خدر کرتا ہی اور حرارت کو خاموش کردیتا ہی اور بجھا دیتا ہی اگر ٹھنڈا ہوتا ہی اور رطوبت کو سکھا ڈالتا ہی اور اُسے چوس لیتا ہی پھر حرارت کم ہوجاتی ہی اگر خشک ہوتا ہی اور حرارت کو چھپا لیتا ہی اور گھونٹ ڈالتا ہی اگر تر ہوتا ہی یا سوء مزاج مادی ہی کہ دل کو ضعیف کردیتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی اور روح کو گھونٹ ڈالتا ہی یا تو کثرت سے یا راہون کے بند کردینے سے پھر روح جمع ہوجاتی ہی قوت کے ساتھ اُسکی طرف یعنی دلکی طرف حمایت کرنیوالی ہو کر اس موذی سے یا تعدیل کرنے والی ہو کر سوء مزاج کے لیے یا روح کی رقت ہی یا اسکی قلت ہی افراط سے روح کے تحلیل ہوجانے سے جیسا کہ بھوک کے وقت ہوتا ہی ہو غذا کے نہونے سے ہوتی ہی کیونکہ اس بھوک مین روح اور رطوبتین تحلیل ہوجاتی ہین اور جہان کہ غذا بدن پر وارد نہین ہوتی ہی تو تحلیل ہونیکی مقدار بھر روح نہین پیدا ہوتی ہی اور جبکہ روح کی مقدار کم ہوجاتی ہی تو تحلل ہوجاتا ہی تا کہ بھرا رہے پھر روح پتلی پڑجاتی ہی اور جیسا کہ استفراغ کے وقت ہوتا ہی صالح یا فاسد رطوبتونسے افراط کے استفراغ کے وقت کیونکہ استفراغ مین روح رطوبتون کی تابع ہوجاتی ہی پھر روح کم ہوجاتی ہی اور پتلی پڑجاتی ہی پھر روح مبدء سے پھیلنے پر قدرت نہین رکھتی ہی اس مبدء سے جو کہ وہی دل ہی اپنی قلت سے سارے بدن

اسباب غشی

مین اور نہ اپنی رقت کے سبب سے دل کی تدبیر پر بلکہ رطوبتونکا روح کے پیچھے ہولینا استفراغ مین بس
اسی سبب سے ہی کہ طبیعت رطوبتون کی شان پر اعتنا رکھتی ہی اور غذا مین ان کے استعمال مین لانیکے لیے انہین تصرف کرتی
رہتی ہی پھر جبکہ رطوبتون مین سے کچھ استفراغ ہو جاتا ہی تو ان کے ساتھ روح مین سے کچھ استفراغ ہو جاتا ہی اور جسقدر
یہ رطوبت افضل اور اصلح ہوا کرتی ہی اسیقدر اُسکے ساتھ روح کا استفراغ بہت ہوا کرتا ہی لیکن فاسد رطوبتونکا روح کے
پیچھے ہولینا تو اس سبب سے ہی کہ طبیعت اس رطوبت مین بھی تصرف کرتی ہی تاکہ اسکا فساد شدت نہ پکڑ جائے پھر اسکی مضرت
عظیم ہو جائے اور اسی سبب سے پیپ اور استسقے کی مائیت کے یکبارگی بہت نکلجانیکے وقت غش عارض ہوا کرتا ہے
اور کبھی غشی معدے کی شرکت سے ہوتی ہی کیونکہ معدہ مقام مین دل کے قریب ہوتا ہی اور باوجود اس کے یہ دونون
عضو شدت سے حس رکھتے ہین اور حال یہ ہی کہ باوجود اس نے معدہ مختلف خلطون کے اکٹھا ہونیکا معدن
ہوتا ہی اور ذرا سے سبب مین متاذی ہوتا ہی اور اسکی اذیت سے دل کو اذیت پہونچتی ہی پھر اسکی طرف
روح مجتمع ہوا کرتی ہی باوجود اس کے کہ معدہ جب ضعیف ہو جاتا ہی تو دل پر کی وار د غذا فاسد ہو جاتی ہی
یا اور عضو کی شرکت سے مثل رحم کے مثال کے طور پر کیونکہ رحم حاجز حجاب کے واسطے سے دل کا مشارک ہوتا ہی
اسلیے کہ اسکے رباط دل سے اتصال رکھتے ہین پھر دل رحم کی اذیت سے اذیت پاتا ہی یا زہریلے ابخرے دل کے پہونچنے
سے کہ رحم سے اٹھکر دل کیطرف جاتے ہین **علاج** سادہ سوء مزاج کا علاج تعدیل سے اور مادیکا استفراغ سے
اور قلبی کا تعدیل کرنیوالی دواؤن سے کیا جاتا ہی استفراغ کے بعد اور مشارک عضو کی اصلاح کیجائیگی دل کے
مشارک عضو کی جسکے سبب سے غشی پیدا ہوتی ہی اور روکے جائین گے ابخرے خارجی اور بدنی دل کی طرف
پہونچنے سے اور زہرون کی دوا کی جائیگی اور کانٹون کی ان چیزون سے جو آنے کو ہین اور شروع باریون مین
قے کیجائیگی یعنے بخار کی باریون مین تاکہ سڑے مادیکا اسکی حرکت کرنے کے وقت عفونت پڑنیکے مقام سے استفراغ ہو جائے
پھر اس مادے مین سے کچھ دل کے اطراف مین مندفع نہین ہوتا ہی اور تاکہ مادہ بھی روح کے ساتھ باہر وار کیطرف توجہ کرے
اس واسطے کہ اندرو ارکی طرف روح کے توجہ کرنیکے وقت غشی شدت پکڑ جاتی ہی اور مادے کے اندروار توجہ کرنیکے وقت دل اور
روح مین کی مضرت مین یا غشی کی باریون مین زیادتی ہو جاتی ہی کیونکہ قے پر غشی کو فائدہ کرتی ہی اس لیے کہ قے حرارت کو
برانگیختہ کرتی ہی اور باہر وار کیطرف روح کی تحریک کرتی ہی مگر جب کہ غشی روح کے باہر وار کی طرف
حرکت کرنے کے سبب سے ہوتی ہی اور سب کی سب خوشبوئین گرم ہون یا ٹھنڈی ہون دل کی مقوی ہوتی مین اسکا بیان
کر بیان ہو چکا ہی اور ٹھنڈے پانیکا زور سے منہ پر چھڑکنا غش والے کو افاقہ دیتا ہی کیونکہ ٹھنڈا پانی اذیت دیتا ہی
پس طبیعت کو ہشیار کرتا ہی اور روح کے اور اصلی حرارت کے ساتھ طبیعت کے باہر وار کو دفع کرنے کے
لیے تحریک کرتا ہی اور حرارت کی تعدیل کرتا ہی اور مساموں کے بند ہونے سے اصلی حرارت کے تحلیل ہو جانیکو روکتا ہی

تحلیل کرنیوالی غریب حرارت کے شعلے کی تسکین کرتا ہی خاص گلاب اور سرکہ کے ساتھ کیونکہ پانی اسوقت مین
تقویت کرنے مین اپنی خوشبو کے سبب سے مبالغہ کرتا ہی اور سرکہ کے سبب سے نفوذ کرنے مین زیادہ تیز ہوتا ہی
اور گوشت کے شوربے شراب کے ساتھ غش والے شخص کے لیے سب غذاؤن سے بڑھکر افضل ہوتے ہین کیونکہ
شوربے لطیف غذا ہین جلد ہضم ہوا کرتے ہین اور جلد نفوذ کر جاتے ہین بہت غذا بنتے ہین قوت کی تقویت کرتے ہین
اور اصلی حرارت کو برانگیختہ کرتے ہین اور تھوڑی سی مدت مین بہت سی روح پیدا کر دیتے ہین اور یہان پر ہضم غذا کے
ہضم کرنے مین اور اعضا کے اندر نفوذ کرنے مین اور قوتون کی تقویت کرنے مین قوت اور مدد فائدہ نہین کرتی ہی مگر یہ کہ غشی
افراط کی حرارت سے ہو تو شراب کی تبدیل سیب یا بہی یا گلاب کے پانی سے کیجائیگی چھاتیون کے امراض چھاتی کا ورم
یا تو دموی ہوتا ہی یا بلغمی ہوتا ہی یا صفراوی ہوتا ہی اور بہت کم کم سوداوی ہوتا ہی کیونکہ چھاتی غددی ڈھیلے گوشت
کی ہوتی ہی اسکا مزاج ٹھنڈا تر ہوتا ہی اور سودا اسکی غذا مین نہین پڑتا ہی اور اسمین اتنی گرمی نہین ہوتی ہی کہ خلطون کو
جلا ڈالے اور انھین سودا بنا دے بس اسمین سودا نہین ہوتا ہی مگر نادر بلکہ یہ اپنے طرف کے پہونچے
ہوئے خون کو مزاج مین دودھ کیطرف متغیر کرنے کے وقت ٹھنڈا کر لیتی ہی اور اکثر اسکے ورم ملے ہوئے
ہوتے ہین ایسے خون اور بلغم سے جو اسکی طرف اغذا کے لیے پہونچتا ہی یا اس حیض کے خون سے جو اسکی
طرف دودھ بننے کے لیے جاتا ہی جبکہ بلغم مین ملا ہوا ہوتا ہی اور بیشک چھاتی منعقد ہوتی ہی مردون مین سے اور
عورتون مین سے بلوغ کے وقت کیونکہ اسوقت مین تناسل کے آلات گرم ہوتے ہین اور انکی بٹی والی اخلاط والی
رطوبتین حرکت کرتی ہین اور ان مین کی قوتین اپنے فعلون کے پورا کرنیکے لیے اور انکی خلقت کے پورا کرنیکے لیے
ایک طرح کے بحران کے طور پر اٹھ کھڑی ہوتی ہین بس اسوقت مین ابخرے اور رطوبتین ان رطوبتون سے
اٹھکر دونون چھاتیون کیطرف جاتے ہین اس مشارکت کے سبب سے جو ان دونون مین اور تناسل کے آلات
مین ان کی ملی ہوئی رگون کے سبب سے ہوتی ہی اور جب ابخرے اور رطوبتین ان دونون چھاتیون پر پہونچتے
ہین تو ان کے مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے ٹھنڈے اور کثیف پڑ جاتے ہین اور انکی بنیاد کے مخفف ہونیکے
سبب سے ان مین سے جو لطیف ہی اور رقیق ہی تحلیل ہو جاتا ہی اور باقی جم جاتا ہی پھر جب حرارت مرد و میں
قوت پکڑ جاتی ہی تو وہ اسے لطیف کر دیتی ہی اور تحلیل کر ڈالتی ہی اور جماؤ دور ہو جاتا ہی اور عورتون مین بڑہانے
کی زیادتی ہو جاتی ہی کیونکہ طمیثہ مادہ کثرت سے ہوتا ہی اور حیض کی تحلیل کرنے سے حرارت کو کمزور کر دیتا ہی اور
طبیعت بھی ان کے بڑے کرنے مین دودھ کے پیدا کرنے کے لیے اعتنا رکھتی ہی پھر یہ کھلے کھلی زیادتی سے بڑھ
جاتی ہین خاص پیپ ہونیکے وقت اور مادون کی علامتین اور ورمون کے علاج سب قسمون کے مشہور
ہین اور جو چیز کہ چھاتیون سے شروع مین خصوصیت رکھتی ہی بتلے کا آٹا ہی کیونکہ باقلا مادہ کو پھیر دیتا ہی اور تحلیل کر ڈالتا ہی

سکنجبین کے ساتھ اسلیئے کہ سکنجبین تلطیف کرتی ہے اور اسمین اسکے ملانیکا فقط سبب یہی ہے کہ چھاتی کا عضو لطیف
جزون کے تحلیل ہو جانے سے اپنے مادہ مین جمجانیکی صلاحیت شدت سے رکھتا ہے کیونکہ اُسکے جوہر مین سخافت
حرارت کے ساتھ پائی جاتی ہے یا روغن گل اسلیے کہ روغن گل تلیین کرتا ہے اور سخت ہو جانیسے روکتا ہے سرکہ کے ساتھ کیونکہ سرکہ
تلطیف کرتا ہے اور تقطیع کرتا ہے اور نطول یعنے تریڑا بنفشہ کے پھول اور نیلوفر کے پھول انکا ڈییدا کرنیکے لیے اور مسوسے ہے دہونکے
ملائم کرنیکے لیے اور ان کی تحلیل کے لیے اور زیادتی مین ضماد اور نطول مین آمیزش کردیجائیگی کہ دونون بیان ہوئے ہین
میتھی اور ناخونہ اور بابونہ ورمون کے نرم کرنے اور تحلیل کرنیکی زیادتی کے لیے پھر مرض کے زیادتی کرنیکے بعد انکا درفت
استعمال کیا جائیگا ان محلل چیزونکا چھاتی کا اسکے چھٹاپے پر باقی رکھنا تاکہ گھٹی ہوکے رہین بیستہ پر لٹک نیز پڑین مٹی
خالص اور سرکہ اور مازو کا پانی اور کاشغری سفیدہ کیونکہ یہ چیزین عضو کو ٹھنڈا کردیتی ہین اور اسمین کی غذا کے جذب کرنیوالی
قوت کو اور اسکے ہضم کرنیوالی قوتکو بھی ضعیف کردیتی ہین اور اپنی ٹھنڈک کے اور خشکی کے سبب سے بہتی ہوئی غذا کو
جما دیتی ہین اور اسکے بہنیکو روکتی ہین اور عضو مین قبض کرتی ہین اور انھین جمع کرتی ہین اور تکثیف کرتی ہین پھر عضو بڑھنے سے
کھچاؤ نہین کرتے ہین اور عضو کی رگونکو اور اسکی رستون کو تنگ کرتی ہین پھر اسمین اسقدر غذا نفوذ نہین کرتی ہے کہ
جس سے بڑھے اور زیادتی کرے اور اجوائن اور اسکا عصارہ کیونکہ اجوائن اپنے ٹھنڈک کی افراط سے عضو مین
خدر کرتی ہے اور اسکا مزاج ایسا مختل ہو جاتا ہے کہ نفسانی قوتونکو قبول نہین کرتا ہے پھر غذا مین کے تصرف کرنیوالی قوتون
کے اثر قبول کرنیکا کیا حال ہوگا تنہا اور مجتمع استعمال کیجائیگی چھاتیون پر کتانکے لیتر کے ساتھ تاکہ اسکی ٹھنڈک کرنا
زیادہ قوی ہو جائے دودھ کی کمی ہوتی ہے یا تو خون کی کمی سے کیونکہ دودھ کی پیدائش فقط اسی خون سے ہوا کرتی ہے
وہ جید اور بہت ہوتا ہے جو چھاتیونکی غذا سے بچ رہتا ہے اور جبھی بہت ہوتا ہے جب اعضا کی غذا سے بہت بچ رہا کرتا ہے
اسلیے کہ اعضا کی غذا مین خون کے صرف کرنیکا اہتمام طبیعت کو دودھ کے پیدا کرنیکے اہتمام سے بہت بڑھکر
رہا کرتا ہے اور اسی سبب سے دودھ بھی بہت ہوتا ہے جب خون بدن مین بہت ہوتا ہے نہ افراط سے اور خون کی کمی یا غذا کی
کمی سے جو کہ اسکے لیے مادی سبب ہوتی ہین یا خون کے ٹپک جانے سے یا تو ردی ہونیکے سبب سے پس وہ خون اسکی
صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ اس سے دودھ پیدا ہو اور خونکا ردی ہونا یا تو کسی خلط کے غلبہ سے ہے خون پر تینون خلطون مین سے یا مزاجکے
فساد سے خون کے مزاج کے فساد سے غذا کے فساد کے سبب سے یا بدن کے مزاجکے یا چھاتی کے مزاجکے فساد کے سبب سے اسطرح
کہ افراط کی حرارت ہو کہ رطوبت کو سکھا ڈالے اور جوش دے یا رطوبتکو پگھلا دے اور اسے رقیق کردے پھر اسکی ماہیت باطل ہو جائے
اور خون اعتدال سے دور ہو جائے یا افراط کی ٹھنڈک ہو کہ نضج کے ہونے سے خون کو کچا کردے اور اسے غلیظ کردے
پھر اس سے دودھ پیدا نہو یا افراط کی رطوبت ہو کہ حرارت کو چھپا دے یا افراط کی خشکی ہو کہ دودھ کو سکھا ڈالے اور کم کر ڈالے
اسلیے کہ خونکا جوہر جو ہر چند گاڑھا ہے یا نہایت مرتبہ خون کے بہت ہونیسے پس قوتین بہت سے مادہ کے نیچے اپنے چھپے ہونے سے

ایمین تصرف کرنے سے عاجز آجاتی ہین اور اسی سبب سے افراط سے خونکی کثرت موٹے ہونے سے مانع ہوتی ہے
پھر طبیعت اس کے ہضم سے اور متغیر کرنے سے دودھ بنانے پر قوت نہین پاتی ہے اور صفرا کا غلبہ دودھ کے
پتلے ہونے سے اور اسکی حدت سے اور زردی سے اور بلغم کا غلبہ دودھ کے گاڑھے ہونیسے اور سفید ہونیسے اور سودا کا
غلبہ دودھ کی تیرگی سے اور غلاظت سے پہچانا جاتا ہے اور یہ سب مواد کی انکی علامتون کے ساتھ ہے اور جب
دودھ دوڑون کی طرح سے نکلتا ہے تو مزاج خشک ہوتا ہے کہ خشک کرتا ہے اور اسکی رطوبت کو چوس لیتا ہے پھر
اسکی جنیت جم جاتی ہے اور گاڑھی پڑجاتی ہے اور مثل دوڑون کے بنجاتی ہے علاج تعدیل مزاج کی ہے اگر سبب
مزاج کا فساد ہے اور غذاؤن کی ہے تعدیل مقدار مین تاکہ معدے مین بھی کثرت کے سبب سے فاسد نہو جائین
اگر سبب غذا کی کثرت ہو اور انکی کیفیتونکی اصلاح ہے اگر سبب خون کی ردارت غذا کے فساد کے سبب ہو
اور مفسد خلط کا استفراغ ہے خون کے مفسد اگر خون کی ردارت اسی غالب خلط کے فاسد کرنیسے ہو اور رستفو خون
کا روکنا ہے ان استفراغو نکا کہ خون کی کمی کے موجب ہوتے ہین اگر سبب خون کا بہنا ہو اور کم کرنا ہے افراط
کی کثرت کا خون کی فصد وغیرہ سے اگر سبب خون کی کثرت ہو اور چاہیے کہ اعتماد ہو دودھ کے بڑھانے مین
غذاؤن پر دواؤن سے بہت بڑھکر اس لیے کہ غذاؤنکا مقام مادیکے منزلہ مین ہے اور دواؤنکا مقام فاعلی
سبب کے منزلہ مین ہے اور مرفہ حال کیجائیگی دودھ پلانے والی صفراویہ مزاج والی یعنے عیش مین اور کشائش
مین رکھی جائیگی تاکہ اسکا مزاج غذا کی کثرت سے تر اور ٹھنڈا پڑجائے اور آرام دیجائیگی یعنے سکون کریگی اسلیے
کہ سکون حرارت کے برانگیختہ کرنیوالے سبب کے جاتے رہنے سے کہ وہی حرکت ہے ٹھنڈک کرتا ہے اور تحلیل کے
جاتے رہنے سے ترطیب کرتا ہے اور بلغمیہ کو لازم کردیجائیگی بلغمی مزاج والے کو حرکت اور مشقت مزاج کے
گرم کرنیکے لیے اور بلغم کی تحلیل کے واسطے اور آشجو شہد کے ساتھ بلغمیہ اور سوداویہ کے لیے مفید مین کیونکہ اسمین
ایسی اعتدال کی تسخین ہوتی ہے کہ وہ خشکی کرنیکے مرتبے کو نہین پہونچتی ہے اور اعتدال کی ترطیب ہوتی ہے اور خونکا
مادہ فقط گرم تر ہوتا ہے اور آشجو شکر کے ساتھ تاکہ معدے مین گھٹے نہ پڑجائین یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ تبرید
اور ترطیب کی زیادتی کے لیے صفراویہ کے لیے مفید ہین اور ٹھنڈے کیے ہوئے مثل برف سے اس کیلیے
اوے ہین تاکہ فعلی ٹھنڈک اسکی حرارت کی تسکین کرنے پر مدد کرے اور بھیڑ اور بکری کی کھیری کا کھانا مفید ہے
دودھ کے زیادہ کرنے مین اسطرح پر کہ کھیری اسمین کے دودھ کے ساتھ لیجائے اور اُس پر کی کھال اوتار
ڈالیجائے اور ایک سرا اسکا باندھ دیا جائے اور دیگچی مین لٹکا دیجائے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اسمین جلد دودھ
کیطرف مستحیل ہوجانے کے موجب سے مشاکلت ہے یا اسمین کی خاصیت دودھ کیطرف مستحیل ہوجائیگی نقضی ہوتی
ہے اور حریرے گیہون اور گائیکے گھی سے بنے ہوئے مفید ہین کیونکہ اسمین دودھ کے مزاج کے موافق رطوبت ہوتی ہے

اور اسی طرح پر ہی دودھ کا پینا مشابہت ہونیکے سبب سے کہ یہ دودھ کی پیدائش کی شدید استعداد کی موجب ہوتی ہی
شکر یا شہد کے ساتھ تاکہ ان دونون کی حرارت کی مدد سے اور قوت سے طبیعت کے تصرف ہونیسے جلد دودھ
ہضم ہو جائے کیونکہ طبیعت اسکا اشتیاق رکھتی ہی اور اسکی طرف مائل رہتی ہی اور تاکہ بیقطیع مین اور جلا مین بہت شدید ہوکے
اور غذا اڑنے مین زیادہ ہو جائے اور رطب کے پیسکر وہی پیدا کھجور ہی خاصیت ہی چھاتی کیطرف بہت خون کے
نفوذ کر دادینمین اور جو چیز کہ منی کو بڑھاتی ہی دودھ کو بڑھاتی ہی اور جو چیز منی کو سکھاتی ہی دودھ کو خشک کر دیتی ہی کیونکہ
منی اور دودھ دونون طبیعت مین قریب قریب ہین اور ان دونون مین سے ہر ایک غذا دہی ترگوشت کا فضلہ ہی اور
ان دونون مین سے ہر ایک خون ہی استحال سے کہ دمویت سے ٹھنڈے مزاج کیطرف مستحیل ہوگیا ہی اور قریب انیوالی
غذائین اور یہی وہ غذائین ہین جنسے صالح خون پیدا ہوتا ہی مفید ہین دودھ کے زیادہ کرنے مین اسلیے کہ چیزین دودھ
کا مادہ ہین پھر جب مادہ زیادہ ہوگا تو ضرور دودھ بھی زیادہ ہو جائیگا معدہ کے امراض حرارت کی علامتین پیاس کیونکہ
طبیعت اس چیز کی مشتاق ہوتی ہی جو حرارت کو تسکین دیتی ہی اور حرارت سے پیدا خشکی کو تسکین دیتی ہی کہ ٹھنڈی ہوا سے
سکون نپائے جسطرح پر کہ ٹھنڈے پانی سے سکون پاتی ہی برخلاف قلبی پیاس کے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور ڈکار کی
دخانیت کیونکہ گرم معدے مین کھانا جل جاتا ہی اور دھوان دینے لگتا ہی اور اس سے دخانی انجرے اٹھتے ہین کہ ڈکار
کے ساتھ مندفع ہو جاتے ہین بس گلے مین ان انجرون کے اٹھنے کے وقت مثل دھوئین کے محسوس ہوتا ہی
اور اسکا سبب غریب حرارت کا اصلی حرارت کے پہلے غذا مین تصرف کرکے اسکو اتر پڑنا ہی اور غریب حرارت کا
فعل جلا دینے کا ہوا کرتا ہی اور منھ کے پانیمین گوشت کی بدبو کا آنا یہ ایک طرح کی سٹراہند ہوتی ہی مچھلی کی سٹراہند
کی سی کہ کھانے مین اور معدے کی رطوبتون مین حرارت کے اثر کرنے سے اور سٹرانے کیطرح پر ان رطوبتون کو
بگاڑ دینے سے ہوتی ہی اور یہ بات جبھی ہوتی ہی جب اثر قبول کرنیوالی چیز چکنی ہوتی ہی یا اسمین اس حرارت سے
چکنائی پیدا ہو جاتی ہی اس لیے کہ حرارت ایسی چیزون مین ہوائیت پیدا کرتی ہی اور اس ہوائیت کو انمین کی ارضیت
اور مائیت سے ملا دیتی ہی اور لطیف غذاؤنکا معدے مین جل جانا مثل مرغی کے چوزون کے گوشت کے اس لیے
کہ لطیف غذائین حرارت کے اثر کو قبول کر لینے مین شدت کی استعداد رکھتی ہین کیونکہ یہ غذائین تفرق اور تصعید مین
سہل ہوا کرتی ہین بس ان مین ہاضمہ کے فعل کے پہلے حرارت کا فعل ہو جاتا ہی بس یہ جلنے لگتی ہین اور یہ دھوئین
دینے لگتی ہین اور غلیظ غذاؤن کا جلدی سے ہضم ہو جانا مثل گائے کے گوشت کے اور اسکا سبب یہ ہی کہ جن معدون
مین ہضم کی قوت ہوتی ہی اس کے جوہر کے مشابہ غذا کے ہو جانے سے ہضم پورا ہوا کرتا ہی اور یہ بات فقط غذا کی صورت کے
تغیر ہو جانیسے تمام ہوتی ہی اور یہ امر دشوار ہی ایک ایسی مدت کی احتیاج رکھتا ہی کہ جسکے لیے صالح مقدار ہوا کرتی ہی اور حرارت کے
شتاق سے معدے وغیرہ مین کے کھانے اور اسکے مثل مین دھوئین اور انجرونکا پیدا کر دینا اور پھیلا دینا اور متفرق کر دینا اور

[illegible]

پتلا کر دیتا ہی پھر جب کھانا غلیظ ہوتا ہی تو حرارت اسمین گھلاؤ اور تلطیف کے پیدا کرنے سے قوت ہاضمہ کی معین ہو جاتی ہی اور حال یہ ہی کہ یہ کھانا اپنے اجزا کی شدت سے اکٹھا ہونے کے سبب سے حرارت سے جلجانے کے اور دھوان ہو جانیکے قابل ہوتا ہی پس اس کھانیکا ہضم حرارت کے فعل سے آگے ہو جاتا ہی پھر ایسے ہم ہو جاتا ہی اور حرارت کے فعل سے بگڑ نہین جاتا برخلاف لطیف کھانون کے کہ انمین حرارت کا فعل ہاضمہ کے فعل کے آگے ہو جاتا ہی پس وہ فاسد کر دیتا ہی مگر یہ کہ سوء مزاج افراط سے ہو گرم سوء مزاج پھر تو لطیف ہضم ہوگا اور نہ غلیظ ہضم ہوگا کیونکہ اس وقت مین حرارت کا فعل سارے کھانو مین قوت ہاضمہ کے فعل کے آگے ہوگا اور ہضم حرارت کے ساتھ بھوک سے بڑھکر قوی ہوتا ہی اس لیے کہ ہضم ایک طرح کا پکنا ہی اور پکنا فقط حرارت ہی سے ہوتا ہی اور بھوک فقط معدہ کے سمٹنے سے اور مجتمع ہونے سے اور کثیف ہونے سے جیسے کہ معدہ پر سوداکے گرنیسے ہوتی ہی اور ٹھنڈک بھی انھین باتون کو پیدا کرتی ہی جسطرح پر کہ سودا انھین باتونکو پیدا کیا کرتا ہی اور اسی سبب سے مصنف نے کہا ہی کہ لوگون مین بعضے وہ لوگ ہوتے ہین جنکے کھانیکی بھوک مین قصور ہوتا ہی پھر جب وہ ٹھنڈا پانی پی لیتے ہین تو معدہ کے منھ پر پانیکے ٹھنڈک پھیلانیسے بھوک قوی ہو جاتی ہی اور حرارت معدہ کو اکٹھا کر دیتی ہی اور اسے ڈھیلا ڈھالا کرتی ہی اور فضلونکو پگھلا کر دینی اور بہا دیتی ہی پھر ان سے معدہ بھر جاتا ہی اور غذا سے اسوقت مین کراہت کرتا ہی ٹھنڈک کی علامتین ڈکار ونکی کثرت کہ کھانیکا مزا اسمین ہاضمہ کے تصرف کی کمی سے آتا ہی پس اس سے ریاحی انجرے بہت سے جدا ہوتے ہین کہ ڈکار ونکے ساتھ منہ مین ہوتے ہین اور کھانیکی صورت مین کا استحالہ جو نیسے کھانیکا مزا آتا ہی اور لطیف غذاؤنکا دیر مین ہضم ہونا کیونکہ ہضم ایک طرح کا تغیر ہوتا ہی اور یہی کیف مین کی اور این یعنے مکانین کی حرکت ہی اور جو حرکت ہی وہ فقط حرارت سے ہوا کرتی ہی پھر جب ٹھنڈک غالب آجاتی ہی تو اس احالہ یعنے تغیر کا زمانہ طول کرتا ہی اور یہی سبب ہی جب ٹھنڈک افراط کی انہین ہوتی ہی نہین تو احالہ یعنے تغیر باطل ہو جاتا ہی اور غلیظ کا ہضم نہوتا ہین مطلق کیونکہ قابل مین استعداد نہین ہی اور فاعل ضعیف ہی یعنے غلیظ غذائونمین ہضم ہونیکی صلاحیت نہین ہی اور قوت ہاضمہ ٹھنڈک سے کمزور ہو گئی ہی اور اکثر اوقات موجب ہوتی ہی ٹھنڈک نفخ اور ریاح کی کیونکہ غذا سے دیر تک ٹھیرے رہنے سے اور بے ہضم ہوئی رطوبتون سے جو معدے مین ہوتی ہین ایسے غلیظ انجرے کم گرم بہت سے جدا ہوتے ہین کہ تحلیل کرنیوالی حرارت کے نہونے سے تحلیل نہین ہوتے ہین پھر جب ان انجرون سے ناری جز جدا ہو جاتے ہین تو پیٹ پھلا نیوالے ریاح بنجاتے ہین اور پیاس کی کمی اور ہضم سے بڑھکر قوی بھوک خشکی کی علامتین تھوک کی کمی اور پیاس کی کمی کی افراط اور معدے مین پانیکا کھلکھلانا کیونکہ معدہ اپنی خشکی کے سبب سے پانی پر نہین لگتا ہی پھر اسمین کھلکھلایا کرتا ہی جسطرح پر کہ سوکھی ہوئی مشک مین کھل کھلایا کرتا ہی اور خشک غذاؤن سے معدہ کا متنفر ہونا کیونکہ معدہ کو انسے مضرت پہونچتی ہی اور شوربے کی اور چکنا ئیونکی خواہش کرنا اسلیے کہ نفس ہمیشہ تعدیل اور علاج کرنیوالی چیز کی طرف میلان کیا کرتا ہی اور خیر

اعتدال سے نکلے ہوئے مزاجکی ضد ہوتی ہین اور بدن کا دبلے ہونا کیونکہ معدہ خشکی کیوقت بڈھونکے معدے کی طرح کا ہوجاتا ہی
جیسا چاہیے ویسا کھانیکے ہضم کرنے پر قادر نہین رہتا ہی کیونکہ رطوبت غذا کے بہانے مین اور اسکے تغیر اور طبخ کو قبول
کرنے مین ہاضمہ کی مدد کرتی ہی اور اسکی علامتین تھوک کی کثرت اور پیاس کی کمی اور تر غذاؤن سے متنفر ہونے اور خلیہ
اور بھونے گوشتون کی خواہش کرنے سے رطوبتون کی علامتین ہین مرکب مزاجونکی علامتین مرکب علامتین ہین مفرد
مزاجونکی علامتونسے اور گرم مزاجکو ٹھنڈی چیز فائدہ کرتی ہی اور اسی قیاس پر ہی سب مزاجون مین اور معدے کی علامتین
منھ کا مزا اسلیے کہ منھ کی سطح معدے کی سطح سے ملی ہوئی ہوتی ہی اور قی مین نکلے ہوئی چیز کا نکلنا مزاجون کی
علامتون کے ساتھ مین سادہ مزاجون کی درد معدہ اسکا سبب یا تو مادی سوء مزاج ہی اور اکثر اسکا سوداوی یا
صفراوی ہوتا ہی کہ سودا اور صفرا دونون اپنے فاسد ہوجانیسے معدیکے مزاجکو فاسد کرنیسے اپنی حدتکی کیفیت سے
اور اپنی مقدار سے اپنے لیے مکان لینے کے واسطے معدے کے اتصال کو جدا کرنیسے اور لذعت اور حدت سے بھی دکھ
دیتے ہین لیکن خون جب معدے پر ریزش کرتا ہی تو جمجاتا ہی اور اس سے خون کے جمنے کے موافق پیدا ہوتے ہین لیکن
بلغم پس وہ تو اپنے ٹھنڈک کے سبب سے خدر کرتا ہی اور رطوبت کے سبب سے ڈھلکاؤ پیدا کرتا ہی اور ان دونون مین
سے ہر ایک تکلیف نہ دینے کا موجب ہوتا ہی بلکہ اذیت کے سکون کا موجب ہوا کرتا ہی مگر یہ کہ بلغم کھاری یا کھٹا ہو
تو وہ تقطیع کرنے سے اور لذع سے اذیت دیتا ہی یا مقدار مین بہت سا ہو پس یہ کھچاؤ کرنے سے اور اتصال کے جدا کرنیسے
اذیت دیتا ہی یا ہوتا ہی کھائی ہوئی چیز سے کہ معدے کے مزاجکو فاسد کردیتی ہی اور اکثر یہ کھائی ہوئی چیز حدت رکھنے
والی لذع کرنیوالی ہوتی ہی یا رکی تفرق اتصال سے معدیکے جوف مین کے یا معدیکے طبقون مین کے یا ایسے خلط
سے کہ لذع کرتا ہی اور اس سبب سے اتصال کو جدا کردیتا ہی مثل صفرے کے اس طریق پر کہ مذکور ہوچکا ہی یا دونون
سے یعنے سوء مزاج اور تفرق اتصال سے ساتھی جیسا کہ ورمون مین ہوا کرتا ہی اس لیے کہ ورم نہین پیدا
ہوتا ہی مگر مادے سے اور مادہ خالی نہین ہوتا ہی اصلی کیفیت سے اور اس غریب کیفیت سے کہ اس کے لیے بند رہنے
سے پیدا ہوجاتی ہی پھر اسکے ساتھ مین سوء مزاج کا ہونا ضرور ہی اور مادہ جب سمٹے ہوئے عضو پر گرتا ہی تو
اسکے اجزا مین سے بعضے جزون کو بعضے جزون سے جدا کردیتا ہی تاکہ اپنی ذات کے لیے کوئی مکان حاصل کرے پس
ورم کے ساتھ تفرق اتصال کا ہونا ضروری ہی اور ہر ایک سوء مزاج اور تفرق اتصال اذیت دیا کرتا ہی
اور مراق والے لوگون مین یعنے مراقی سودے والے وہ شخص ہوتا ہی کہ جسکا معدہ مین کھانے کے بعد درد ہوا کرتا
ہی اور جاتا رہتا ہی درد غذا کے نیچے اوتر جانیسے معدے سے اور اس کا سبب جلا ہوا سودا ہوتا ہی کہ اسپر
ارضیت کے غلبہ کے سبب سے اس کے ٹھہراؤ کا مقام معدے مین کے قعر مین ہوا کرتا ہی پھر جیسے یہ غذا سے
ملجاتا ہی اور نیلا پڑجاتا ہی اور معدیکے منھ پر چڑھ آتا ہی تو اسکے حس کی تیزی کے سبب سے اسمین درد پیدا کردیتا ہی

اور جہان کہ قعر معدہ مین ہوتا ہی تو وہان حس کے نہونے سے درد نہین پیدا کرتا ہی اور جب غذا اوسکے نیچے کو اتر جاتی ہی تو موذی کے نہونے سے درد جاتا رہتا ہی اور اگرچہ معدے کے خالی ہونے کے وقت بھی معدے پر گرتا ہی مگر قعر معدہ مین تہ نشین ہوجایا کرتا ہی اور اُن مین سے یعنے مراقی لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ جیسے یہ درد عارض ہوا کرتا ہی اُسکے معدے مین اخیر کھانے کے جانے کے وقت سات ساعتون کے بعد ضعف معدہ کے مطابق دس ساعتون تک کیونکہ ضعف جسوقت کہ معدے پر غالب ہوتا ہی تو معدے سے کھانا نیچے نہین اترتا ہی مگر دسوین ساعت مین اور یہی وہ شخص ہی کہ جسکی علت یعنے درد کا سبب قعر معدہ مین کا ورم ہوا کرتا ہی یا معدے مین اور ماساریقا مین ساتھ ہی ہوتا ہی کہ سدیکا موجب ہوتا ہی تو بواب کیطرف ثقل کے اترنے کے وقت انہین درد پیدا ہوتا ہی یا ماساریقا مین کیلوس کے نفوذ کرنے کے وقت ہوتا ہی اور نہین جاتا ہی انہین کا درد کہ ثقل اور غذا کے نفوذ کرنے کے مانع ہونے کے سبب سے ہوتا ہی مگر تھوڑی دیر سے معدے سے سب کے سب یا اکثر موذی کے نکل جانے سے اور یہ کیفیتی قی جلتے ہوئے سودیکے معدے پر گرنے سے ہوتی ہی پھر کھانا بگڑ جاتا ہی اور اپنی ذات سے یا اس سودے کے ساتھ ملجانے سے اس کھٹی کیفیت پر مستحیل ہوجاتا ہی اور کھانا کھانیکے بعد ہی فقط اس سبب سے درد نہین پیدا کرتا ہی یہ سودا کم ہوجاتا ہی اور اس سے غذا کا بگاڑ کم ہوتا ہی پھر تو معدے کا مُنھ اس غذا کے چڑھنے کیوقت غذا کے فساد کی کمی سے اذیت پاتا ہی اور نہ قعر معدہ اذیت پاتا ہی اسی سبب سے اور حس کے ضعیف ہونے کے سبب سے اور اذیت فقط غذا کے اترنے کے وقت دفع کے مقامون کے تنگ ہونے سے اور معدہ پر غذا کے گزر کرنے سے کھچاؤ کرنے کے سبب سے حاصل ہوتی ہی اور درد دفع کرنے کے مقامون کے تنگ ہونے سے اور معدے مین کی غذا کے نہین سے دشواری کے ساتھ دفع ہونے سے نہین زائل ہوتا ہی مگر دیر سے اور ممکن ہی کہ کہا جائے کہ معدے پر کا گرا ہوا جبکہ خباثت مین شدید ہوتا ہی تو کھانیکے بعد ہی درد معدہ کر دیتا ہی کیونکہ معدے کے اوپر وار کو چڑھ آتا ہی لیکن سودا جب اشرار دی نہین ہوتا ہی تو اس سے معدے کے اوپر وار کی اذیت شدت نہین پکڑتی ہی یہانتک کہ کھانا ہضم ہووے اور گرم ہووے تو اسوقت مین سودا گرم ہوجاتا ہی اور اسکی خباثت زیادتی پکڑ جاتی ہی اور اُسکی اذیت ظاہر ہوجاتی ہی اور معدے کا اوپر وار اس کے اُگل دینے کا محتاج ہوجاتا ہی اور یہ پہچانی جاتی ہی ریزش اسکے نکلنے سے یعنے جلتے ہوئے سودے کے نکلنے سے قی مین اور لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ جسکے معدے مین بھوک پر درد ہوتا ہی پھر جب کھا لیتا ہی کچھ تو درد ٹھہر جاتا ہی اور اسکا سبب صفراکی ریزش ہی معدے پر خالی ہونے کیوقت اسواسطے کہ معدے کے خالی ہونیکے وقت معدے پر صفرا اور ریزش کرتا ہی جو زیادہ رقیق اور تیز ہوا کرتا ہی کیونکہ بھوک منجذب ہونے سے ہوتی ہی اور جب صفرا معدے پر ریزش کرتا ہی تو اپنی لطافت اور خفت کے سبب سے معدے کے مُنھ پر چڑھ آتا ہی اور درد پیدا کرتا ہی اور یہ مادہ کبھی پیپ والا ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ نادر ہوتا ہی کیونکہ پیپ کی پیدائش بدن مین بہت کم ہوتی ہی اور کبھی صفرادی ہوتا ہی اور یہ سبب ہوتا ہی اس سبب سے کہ لذع اور سوزش اس سے شدت کی ہوتی ہی اور حال یہ ہی کہ صفریکا وجود بدن مین بھی بہت ہوا کرتا ہی اور کبھی سوداوی ہوتا ہی کیونکہ سوداء اگرچہ غلیظ

ہوتا ہی لیکن اسکی نشا سے معدے کے خالی ہونے کے وقت معدے پر گرتا ہی اور یہ بھی نادر ہی کیونکہ تلے سے معدے پر گرا ہوا
سودا ہی تیز اور لذع کرنیوالا نہین ہوتا ہی اور یہ درد فقط کھانے ہی سے ٹھہرتا ہی کیونکہ اس مادے کی حدت اور لذع کھانیکے
ملنے سے شکستہ ہو جاتی ہی اور یہ پہچانی جاتی ہی یعنے صفرے کی ریزش منھ کی کڑواہٹ سے اور صفرے کی علامتون سے متلی سے
اور شعلہ سے اور پیاس وغیرہ سے اور قے مین نکلنے سے اور کبھی معدے کا درد معدے کے حس کے قوی ہونے سے
ہوتا ہی گو باوجود معدے کے فضلون کے جید ہونے کے ذرا سے سبب مین اذیت پاتا ہی اور کبھی درد ٹھنڈے پانیکے پینے
سے ہوتا ہی کیونکہ ٹھنڈا پانی معدے سے اس حالت مین ملاقات کرتا ہی کہ اپنے تری ٹھنڈک پر باقی ہوتا ہی اور معدہ
عصبی عضو حس کا تیز ہوتا ہی اور ٹھنڈک پٹھے کو سب چیزون سے بڑھکر مضر ہوتی ہی بس معدہ ٹھنڈے پانی سے
اذیت پاتا ہی خاص نہار منھ کیونکہ اسوقت مین تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہی اس لیے کہ تاثیر کی معدے کے جرم سے ملاقات
سے اور اس مین نفوذ کرنے سے روکنے والی غذا نہین ہوتی ہی کیونکہ غذا جب پانی سے ملجاتی ہی تو نفوذ کرنے سے
روکتی ہی اور اسکی ٹھنڈک کے غلبہ کو توڑ ڈالتی ہی لیکن معدے کے خالی ہونے کے وقت اس سے ایسا درد
عارض ہوتا ہی کہ جسکی تاب نہین ہوتی ہی اور اکثر اوقات مار ڈالتا ہی اس سبب سے کہ معدہ کے مشارک دل ہوا کرتا ہی
اور معدے سے درد دل کیطرف پہونچتا ہی اور یہ درد دیکھا جاتا ہی اس کے آگے ہونے سے یعنے ٹھنڈے پانی کے پہلے
پینے سے اور کبھی معدے کا درد نیچے اتر آتا ہی یعنے اسکا سبب منتہی ہوتا ہی آنتون کی طرف پھر قولنج ہو جاتا ہی اور اکثر
یہ قولنج اوپر کی آنتون مین ہوتا ہی کیونکہ آنتین معدے کے قریب ہوتی ہین علاج خلط فاعل کا استفراغ اسکی
دواؤن سے ہی کہ اس خلط کے استفراغ سے مخصوص ہین مثل میوون کے جوشاندے کے اور کھٹے انارون
کے پانی کے نہر کے ساتھ صفراوی کے لیے اور قے کے ساتھ اسلیے کہ صفرا اپنی لطافت اور حدت کے
سبب سے معدے کے اوپر وار چڑھتا ہی بس قے سے اسکا مندفع ہونا آسان ہوتا ہی اور افتیمون کا جوشاندہ
سوداوی کے لیے اور مزاج کی تعدیل ہی استفراغ کے بعد اگر سوء مزاج باقی ہو لیکن مزاج گرم کا تو ٹھنڈی
چیزون سے مثل انگور کے شربت کے یا سیب کے شربت کے یا جو کے شربت کے یا ابھین کے رب کے
یہ سب یا تو تنہا یا اسبغول یا خرفہ کے ساتھ کیونکہ یہ چیزین باوجود تبرید کرنے کے معدے کی تقویت کرتی ہین
اور اسے مضبوط کرتی ہین پھر فضلون کو قبول نہین کرتا ہی اور کبھی حرارت کی افراط کے وقت
احتیاج پڑتی ہی کافور یا لیمون کے شربت یا اس کے قرص یا زرشک کے شربت یا اسکے عصارے کی
اور اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ زرشک تازی نچوڑ لی جائے اور چھان لی جائے اور نرم آنچ سے جوش
کی جائے یہان تک کہ گاڑھی ہو جائے اور اگر نہ مل سکے تو خشک لیجائے گی اور پانی مین جوش کیجائے اور چھانی
جائے اور جوش کی جائے یہانتک کہ گاڑھی پڑ جائے یا گلاب انھین پینے کی چیزون سے ایک کے ساتھ یا تلی ہوئی یا شکر کے

ساتھ اور سفرجلی لیمون کا شربت اور اسکی ترکیب یہ ہی کہ بہی کا پانی لیا جائے اور لیمون کے پانی مین ملایا جائے
اور شکر کے ساتھ جوش کیا جائے یا سفرجلی سکنجبین اور اسکے بنانیکی ترکیب ہی کہ بہی کا پانی ایک جزو اور شکر ایک
جزو اور سرکہ جو تہائی جز لین اور نرم آنچ مین پکائین یہان تک کہ شہد کے قوام پر آجائے یا رمانی سکنجبین اور
اسکے بنانیکی ترکیب یہ ہی کہ کھٹ مٹھے انار کا پانی لیا جائے اور ہر رطل بھر کے ساتھ رطل بھر شکر ملائی جائے
اور پکایا جائے یہانتک کہ اسکا قوام اعتدال پر آجائے مبالغہ رکھتی ہی معدے کی تبرید مین باوجود اس کے کہ
اسمین قبض اور تقویت ہوتی ہی اور میٹھا اور یہی میٹھا دودھ جما ہوا مکھن نکالنے کے بعد کا ہوتا ہی بہت
مفید ہی کیونکہ میٹھا ٹھنڈک کرتا ہی اور معدے کے شعلہ کو بجھاتا ہی اور معدے سے اسکا اتر جانا سرعت رکھتا ہی
اور اکثر اوقات معدے کے تبرید مین نہار منہ ٹھنڈے پانی کا پینا کفایت کرتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی
اور قرص طباشیر خماضی یعنے پالک کے بیجون سے بنے ہوئے اور اُسکے بنانیکی ترکیب یہ ہی چھ درم گل سرخ گوندعربی نشاستہ
ہر ایک چار درم پالک کے بیج چھ درم طباشیر تین درم زعفران درم بھر پیسی جائین اور چھان ڈالی جائین اور اسبغول کے
لعاب مین خمیر کیجائین اور قرص بنائیجائین یا قرص طباشیر کافوری ان پینے کی چیزون مین سے ایک کے ساتھ
کہ بیان ہو چکی ہین حرارت کی افراط کے وقت غذا اسمین حصرمیہ اور زرشکیہ اور رمانیہ اور سماقیہ اور قرعیہ لیمون کے
پانی کے ساتھ اور شوربے اور سکباج نامے غذا اور موز ستے پکے ہوئے انار کے دانون کے ساتھ اور سارے خوشبودار
ٹھنڈے میوے مثل سیب اور ناشپاتی کے اور بہی کے اور زعرور کے اور بیر کے اور کچے زیتون نمک لگے ہوئے
کے کیونکہ پکا زیب کا پھل گرم ہوتا ہی اور جلد بگڑ جاتا ہی معدے کے لیے برا ہوتا ہی اور کچا ٹھنڈا خشک ہوتا ہی معدے
کی دباغت کرتا ہی دیر ہضم ہوتا ہی اور جب اسمین نمک لگایا جاتا ہی تو لطیف زیادہ ہو جاتا ہی اور صحناۃ سماقیہ اور یہی
ایک سالن ہی جو چھوٹی مچھلیون سے اور سماق سے اور لیمون کے پانی سے یا اسکے سوا اور ترشیون سے بنایا جاتا ہی اور
یہ ٹھنڈک کرنیوالا معدے کا مقوی ہوتا ہی لیپ یعنے لگانیکی چیزین جو کے ستو گلاب کے ساتھ اور دوسرا گلاب کے پھول اور
صندل سیب کے رب کے ساتھ اور اکثر اوقات اسمین کافور زیادہ کر دیا جاتا ہی تیل ملنے کے بہی کا تیل اسکے بنانیکی ترکیب یہ ہی
کہ پانی تین رطل لیا جائے اور دھوئی تلی کا تیل رطل بھر اور شیشے کے برتن مین چالیس دن دھوپ مین رکھا جائے اور کبھی
بہی پانی مین پکائی جاتی ہی یہانتک کہ گل جاتی ہی پھر چھان لیجاتی ہی اور اسپر اسکا آدھا روغن گل ڈالدیا جاتا ہی اور
پکایا جاتا ہی یہان تک کہ تیل صاف رہجاتا ہی اور کبھی بہی تیل مین ڈالدی جاتی ہی اور اسکا منہ بہت دن تک
باندھ رکھا جاتا ہی یہان تک کہ اسکی قوت تیل مین آجاتی ہی پھر نچوڑی جاتی ہی کہ اور گلاب اور اقاقیا
کا تیل اور اقاقیا کا تیل یون بنایا جاتا ہی کہ اقاقیا گوند تیل مین حل کیا جاتا ہی تبرید اور تقویت بہت ہو جائے
یا گلاب کا تیل کہ اسمین ادھیر پکا پانی پکایا جائے تر ادھیری کا پانی یا سیب کا پانی یا بہی کا پانی اسکا دونا

یہان تک کہ تیل تنہا رہ جائے تبرید اور تقویت کی زیادتی کے لیے لیکن ٹھنڈے مزاج کا بس معجونین اور جوارشین
گرم ہین مثل گلقند کے اور کمونی کے اور قابض سفرجلی کے اور سیب کے جوارش اور ترنج کی جوارش سونف
اور انیسون اور مصطگی کے ساتھ اور اکثر اوقات اسمین بعضی ٹھنڈی پینے کی چیزین ملائی جاتین تا ان چیزون کی
گرمی کم ہو جائے مثل سکنجبین کے شربت کے سفرجلی سکنجبین کے شربت کے یا سفرجلی لیمون کے شربت کے اور سوا
ان چیزون مین تبرید کے ساتھ معدے کی تقویت ہوتی ہی غذا ئمین مرغ کے چوزے اور مرغیان اور چریان توے پر
بھنی ہوئمین یا سال بھر تک کا بکری کا بچہ کبوتر کے بچے کلیان بھونے ہوئے پکے ہوئے یا بھونے ہوئے تا کہ اُن کی حرارت
اور خشکی بھوننے سے زیادہ ہو جائے دارچینی اور مصطگی اور بالچھڑ اور گول مرچ اور سونٹھ کے مصالح پڑے ہوئے
سیب بالچھڑ مصطگی لونگ جائفل ادھیرے کے رب کے ساتھ جالینوس کہتے ہین کہ ادھیرے کا رب فقط
اسکے پتی سے نہین نچوڑا جاتا ہی بلکہ اُسکے بیجون سے بھی نچوڑا جاتا ہی اور یہی دونون جوہرون سے مرکب ہو جاتا ہی
ایک ان دو جوہرون مین سے ارضی ٹھنڈا ہوتا ہی اور دوسرا گرم لطیف ہوتا ہی اور گرم لطیف پہلے نفوذ کرتا ہی
بس گرمی پھیلاتا ہی پھر اسکے بعد ٹھنڈا جوہر آتا ہی بس تقویت کرتا ہی اور مضبوط کرتا ہی یا لونگ کے پانی کے ساتھ زرنبا
تیل چنبیلی کا تیل بانکٹ کا تیل مصطگی اور بالچھڑ کے ساتھ یا روغن گل یا زیت کا تیل مصطگی اور بالچھڑ اور اگر
اور لونگ کے ساتھ اور ایسی درد مین معدے کی سینک گرم بھوسی سے اور کپڑے گرم سے کیجائے گی
اور اسکا باقی علاج ٹھنڈے مزاج کا علاج ہی کیونکہ گرم چیزین ریح کو لطیف اور گرم اور تحلیل کرتی ہین لیکن خشک
مزاج مین تو ترطیب ہی مثل آشجہ کے شکر کے ساتھ یا سیب کے شربت کے ساتھ میٹھے سیب کے شربت
کے ساتھ کیونکہ سیب باوجود معدے کی تقویت کرنے کے ترطیب کرتا ہی اور مصالح پڑے ہوئے آشجو خطمی
اور خبازی کے اور ککڑی اور لوکی کے بیجون کے نہایت درجہ مفید ہین اور بنفشہ کا تیل اسبغول کے لعاب کے ساتھ
نہایت درجہ فائدہ مند ہی غذا ئمین شوربے بکلے پرندون کے شوربے اور نازک گوشت کے اور چکنے شوربے ہین کی
بھیگی روٹی لیمب لوکی کے بیج یا بہدانہ کا لعاب و السی کا لعاب اور اسبغول کا لعاب روغن گل کے ساتھ تا کہ اپنی عطریت سے
معدے کی تقویت کرے ملنے کے تیل بنفشہ کا تیل اور روغن گل لیکن تر مزاج مین بس گلاب ادھیرے کے شربت کے ساتھ
یا شکر کے ساتھ ہی اور سوکھا دھنیا اور سماق اور گلاب کا زیرہ اور انار کی کلیان پیسی جائینگی اور گلاب کے ساتھ استعمال
کیا جائیگا لیکن مرکب مزاجون مین بس علاج انکے ترکیب دینے سے انکا علاج ہی لیکن ورمی درد مین پس مادے کا استفراغ
ہی ورم کے مادے کا مزاج کی تعدیل اور تنضیج دینے کے ساتھ پھر تحلیل کرتا ہی نضیج کرنے کے بعد اس شرط سے کہ اسکے ساتھ کچھ قابض
چیزین ملا دیجائین مثل گلاب کے پھولون کے اور صندل کے تا کہ معدے کی قوت تحلیل نہو جائے تحلیل کے قوی ہونے سے اور
معدے کی قوت کے تحلیل ہو جانے سے دل اور کلیجہ کی قوت مجاورت سے تحلیل ہو جائے اسلیے کہ قابض چیزین معدے کے

برم کو قوی کرتی ہین اور اسے مضبوط کرتی اور قوی کرتی ہین پس معدے کی قوتین اکٹھا رہتی ہین متفرق نہین ہونے
پاتی ہین اور جب معدے کا درد افراط کرتا ہی اور اسکا زمانہ طولانی ہوجاتا ہی تو ورم پر پہونچا دیتا ہی کیونکہ درد قوت کو روح
کے تحلیل کرنے سے ضعیف کردیتا ہی اسلیے کہ طبیعت قوت کی تقویت کرنیوالی غذاؤن کے عضو پر کم وارد ہونیکے غذا کے ساتھ تغذیہ کی
تصرف سے غافل ہونے سے شدت مرض کے ساتھ مجاہدہ کرتی ہی اور جب قوت ضعیف ہوجاتی ہی تو عضو اپنی طرف کے
آنیوالے مواد کو قبول کرلینے کے قابل ہوجاتا ہی اور مواد کے دفع کرنے سے اور انہین کے غذائیہ فضلے جو حاصل ہوا کرتے ہین
انکے دفع کرنے سے عاجز آجاتا ہی اور طبیعت اخلاط کے ساتھ اسکی اصلاح کے لیئے اور اسکی اذیت کے دور کرنے کے واسطے
اسکی طرف توجہ کرتی ہی اور بہت سا مادہ تغذیہ کے واسطے اور تقویت کے واسطے جذب کرتی ہی اور درد بھی اصلی حرارت کو
کہ مواد کی جانب ہوتی ہی ہیجان مین لاتا ہی پھر درد معدے کو ورم کے قابل کردیتا ہی اور اکثر درد معدہ کا جو ہوتا ہی ورم سے
خالی بخار سے نہین ہوتا ہی کیونکہ اکثر معدے کے ورم گرم ہوتے ہین یا تو فقط عفونت سے ہوتے ہین یا ذات سے
اور عفونت سے ہوتے ہین پھر معدے کے لیے عفونت مجاورت کے سبب سے ہمیشہ دل مین اور دل سے سارے بدن مین
سرایت کرتی ہی اور ضرور ہی کہ فصد کیجائے دموی درد مین پہلے مادہ کی کمی کرنیکے لیے اور بخار کی شدت کی تسکین کیجائے
ان چیزون سے کہ بیان ہوچکی ہین اسکے علاج مین اور بخار کی علاج مین اور لیپ لگایا جائیگا ورم پر پہلے تو کچھ بیج اور
ہری مکو کے پانی اور رسد الکلاب کے پانی کا یا گلاب اور سنو اور کھیرے پانی اور صندل کا سارے ٹھنڈے بیانکے ہون
گرم سوء مزاج مین کے مادے کے پھر دینیکے لیے پھر ہری کاسنی کا پانی املتاس کے مغز اور بنفشہ کے شربت کے
طبیعت کی تلیین اور ورم کی تحلیل کے لیے اور میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ پلایا جائیگا کہ بادام کا تیل تحلیل اور
تلیین کرنے پر اعانت کرے اور کمزور آنتونمین جو املتاس سے مروڑا ہونیوالا ہی اسے مانع آئے پھر ابتدا کے بعد بنفشہ کے پھول
گلاب کے زیرے اور جو کے آٹے اور خطمی کے آٹے کا لیپ گلاب کے ساتھ اور ہری کاسنی کے پانی کے ساتھ
لیا جائیگا پھر اسکے بعد محلل چیزون کی کثرت کیجائیگی بعض خوشبودار قابض چیزون کے ساتھ کیونکہ یہ بات بیان ہوچکی ہی کہ
قابض چیزین قوت اور روح کے تحلیل ہوجانے سے حفاظت کرتی ہین خاص ایسی حالت مین کہ معدہ بہت سی چیزین
رکھنے کے ساتھ جسمین قوی ہوتا ہی اور جو اور خطمی اور میتھی اور السی کے آٹو نکا بابونے اور گلاب کے زیرے اور بالچھڑ اور
ناگرموتھے کی جڑ کے ساتھ لیپ کیا جائیگا اور معدے کے درمو مین غذا کا کم کرنا واجب ہی تاکہ معدے مین بخوڑنہ عارض ہو
اور اسلاء یعنی بھرنیسے اذیت کی زیادتی ہوجائے اور اسلیے کہ معدہ بہت سی غذاؤن کے ہضم کرنیسے درد کے سبب سے ضعیف ہوجاتا ہی
پھر غذا فاسد ہوجائیگی تخمہ اور کھانیکا فساد یہ علت تفسیری ہو مصنف کہتے ہین کہ جب کھانا معدے مین ہضم
نہین ہوتا ہی تو وہ اس بات سے خالی نہیں ہوتا ہی یا تو بگڑ جاتا ہی ورنہ خالی کیفیت پر مستحیل ہوجاتا ہی اور یہی فساد
تخمہ سے نامزد ہوتا ہی یا ایسا نہین ہوتا ہی بلکہ اپنی حالت پر باقی رہتا ہی اور بدہضمی کے بطلان سے نامزد ہوتا ہی

تخمہ کا علاج

اور جب غذا کا فساد محسوس ہو معدے مین کھٹاس سے منھ مین یا ڈکار مین یا دخانی ڈکار سے کیونکہ کھانے کا فساد اگر ٹھنڈک کے سبب سے ہوگا تو ترشی کیطرف مائل ہوگا اور اگر افراط کی گرمی کے سبب سے ہوگا تو دخانیت کیطرف مائل ہوگا اور اسوقت مین معدے مین ریاح اس صفت سے متصف پیدا ہونگے اور منھ کیطرف چڑھتے ہوئے حرکت کرینگے یا فقط بوجھ سے معدے مین کے کیونکہ معدے مین پیدا افضلونکی کثرت ہوگی بس چاہیے کہ مبادرت کیجائے سب اعضا مین کے فاسد کھانے نکالنے پر تاکہ اسکے ملنے سے اخلاط فاسد نہو جائین لیکن معدے مین کے فاسد کھانیکے لیے بس مبادرت کرنی چاہیے اسکے نکالنے مین قی پر کیونکہ قی نہایت سہل ہوتی ہی پھر اگر دشوار ہو قی یا ثقل یعنے کھانیکا ثقل نیچے دار کو میلان کر چکا ہو تو طبیعت کی تلیین کرنی چاہیے کیونکہ ایسے وقت مین اسہال زیادہ آسان پڑتا ہی زیادہ گرم پانی کے پینے سے کیونکہ گرم پانی معدے اور آنتون مین کی چیز کو پگھلا دیتا ہی اور معدے کو فضلون سے دھو ڈالتا ہی اور معدے کے جرم مین لٹکاؤ پیدا کر دیتا ہی بس کشادہ ہو جاتا ہی اور اسپر سے ثقل کو پھسلا دیتا ہی لیکن لٹکاؤ کے کرنے سے معدے کی قوت کو سست کر دیتا ہی اس لیے کہ گرم پانی مین اصلی رطوبت اور عرضی حرارت پائی جاتی ہی بس ملائی جاتی ہی اسی سبب سے تھوڑی سی مصطگی تاکہ مصطگی کے ملانے سے یہ ضرر جاتا رہے کیونکہ نیمگرم پانی نیمگرم ہونے سے اوپر چڑھنے کی موجب ہوائیت کے جذب کر لینے سے متلی اور قی کا موجب ہوتا ہی اور اسہال لانیوالا نبتلہ یعنے شیاف لیا جائیگا یا خفیف حقنے سے حقنہ یعنے عمل دیا جائیگا تاکہ کھانا نیچے دار کو جذب ہو جائے پھر جب معدہ پاک ہو جائے کھانے سے تو معدے کی تقویت دینے والی چیزون مین سے کچھ استعمال کی جائینگی کیونکہ ضرور ہی کہ معدہ تخمہ سے پہلے ضعیف ہوگا اور یہ کہ تخمہ کے بعد کے فضلون سے جو معدے مین پیدا ہوتے ہین اس سے ضعیف ہو جائیگا مثل سیب کے شربت کے اور کچے انگور کے شربت کے عود دہنے فرص کے ساتھ بائیہ یعنے بہی کا شربت کہ خوشبو کیا ہو مصطگی اور لونگ اور اگر وغیرہ خوشبو کی چیزون سے یا سادہ مزاج کے مطابق اور ترک کر دیجائے غذا طولانی زمانہ تک تاکہ طبیعت باقی فاسد غذا کیطرف متوجہ ہو پھر اسکی اصلاح کرے یا اسے دفع کر ڈالے اس لیئے کہ طبیعت جب غذا مین سے کچھ ہضم کرنے کو نہین پاتی ہی تو جو کچھ بدن مین ہوتا ہی اس پر پھر پڑتی ہی اور اسی کو ہضم کرتی ہی اور جسمین غذا بننیکی صلاحیت نہین ہوتی ہی اس مین کے لطیف کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور غلیظ کچھ باقی رہجاتا ہی اسے دفع کر ڈالتی ہی اور یہ مقدار مین تھوڑا سا رہجاتا ہی بس اس پر قوی ہوتی ہی اس بات کے پائے جانے سے کہ جب منفعل کم ہوتا ہی تو اس مین فاعل کی تاثیر قوی ہوتی ہی اور اس لیے پھر پڑتی ہی کہ معدے کی قوت کو صلاحیت پر پھیر لائے اور اس مین سے اسکی تھکن کو دور کر دے اور لازم کر دیا جائے سکون اور آرام تاکہ قوتین اور روحین قی اور دستون کی حرکت کی مشقت سے اور تحلیل ہوئے جز کے بدل کی کمی سے راحت پائین کیونکہ جب حرکت دینے والی قوت

جب

اپنے کام سے روک دیجاتی ہی تو جمع ہوتی ہی اور قوی پڑجاتی ہی اور راحت پاتی ہی اور قوت ہاضمہ کو تخمہ کے وقت
کے حاصل فضلون کے نکالنے سے اور پتلا کرنے سے اور تحلیل کرنے سے مدد دیتی ہی اور یہ بھی ہی کہ جب اثر قبول کرنیوالا
سکون کرنیوالا ہوتا ہی تو اثر کرنیوالے کی تاثیر اسمین زیادہ قوی ہوتی ہی پھر حمام مین بھیجا جائیگا تاکہ جو بدن
مین ہی وہ لطیف ہوجائے اور پسینے اور ابخرون کے ساتھ مندفع ہوجائے اور سلا رکھا جائیگا دیر تک کے
سوتے سے کیونکہ قوتین اور روحین اور اصلی حرارت اندر دار کو پھر جاتی ہین اور اندر دار سونیکے وقت اکٹھا
ہوتی ہین پھر انکا تصرف غذا مین کی فاسد چیز مین قوی ہوتا ہی اسکے بعد تدبیر کی تلطیف کیجائیگی کچھ دن اسلیے
کہ معدے کی قوتین جب ضعیف ہوجاتی ہین تو انھین اپنے کامون کا شائستہ طور پر کرنا نہین پڑتا ہی یہانتک
کہ اپنی قوت پر پھر آئمین اور یہ بات تدریج ہی سے ہوا کرتی ہی اور تلطیف سے یہان پر مراد یہ ہی کہ غذا لطیف
کیجائے مقدار مین تھوڑی غذا پڑنے مین بہت ہو بس جلد نہ ہضم ہوگی لیکن غذا کے کم کرنیکا تو سبب یہ ہی
کہ معدہ اسکے ہضم کرنے پر قادر رہے لیکن اسکی کثرت سے غذا پڑنیکا تو سبب یہ ہی کہ بدن کو تخمہ کی مدت
بھر اور غذا کے کم کرنیکی مدت بھر غذا نہین پہونچتی ہی بھوک کا کم لگنا اور جاتے رہنا ہر افراط کے سوء مزاج
سے ہوا کرتا ہی کہ شہوانیہ قوت کو مار ڈالتا ہی کیونکہ قوتون کا کمال فقط اعتدال کے ساتھ رہتا ہی پس جب
مزاج اعتدال سے خارج ہوجاتا ہی تو قوتین ضعیف پڑجاتی ہین اور جب مزاج کا اعتدال سے خارج ہونا
افراط سے ہوتا ہی تو قوتین جاتی رہتی ہین اور مرجاتی ہین کیونکہ افراط صحت اور زندگی کے منافی ہوتی ہی یا شوق
ہوانے حرارت سے ہوتا ہی ٹھنڈے تر کی طرف جو کہ وہی پانی ہی سوا خشک کے جو کہ وہی ہی غذا اس لیے
کہ غذا پر غالب فقط ارضی جز ہوا کرتے ہین تاکہ اعضا کے مشابہ ہوجائے اسواسطے کہ اعضا پر جوہر ارضی
غالب ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب طبیعت کسی چیز پر میلان کرتی ہی تو اسی حالت مین اسکی ضد
پر میل کرنا ممکن نہین ہوتا ہی علاوہ اس کے یہ بات ہی کہ حرارت معدے کو لٹکا دیتی ہی اور فضلون کو پتلا کرتی ہی اور
معدے کیطرف بہا لاتی ہی اور معدے کیطرف جذب بھی کرتی ہی پھر معدہ بھر جاتا ہی اور اسوقت مین غذا کو برا
جانتا ہی یا غالب صفرے سے ہوتا ہی معدے مین کے یا ردی خلطون سے ہوتا ہی مثل ان خلطون کے جو عفونت رکھنے والے
خلطون کے کہ وہ تسلی اور اُبکائیون کے موجب ہوتے ہین لیکن صفرے سے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ صفرا کڑوا ہوتا ہی
اور لذع کرتا ہی اور حدت کرتا ہی لیکن اور ردی خلطون سے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ وہ فاسد ہوتے ہین اور ان سے معدے کو
اذیت پہونچتی ہی اور معدہ انکے دفع کرنیکے لیے حرکت کرتا ہی اور ان کے دفع کرنیکی احتیاج ان خلطونکے دفع کرنیکی احتیاج غذا
کرنے سے بڑھکر ہوتی ہی پھر اُن کے دفع کرنے پر توجہ کرتا ہی اور جاذب کرنے سے اعراض کرتا ہی علاوہ اسکے
یہ بات ہی کہ صفراوی اخلاط وغیرہ بھوک کو ساقط کردیتے ہین کیونکہ باوجود ان کے ہونیکے معدے کو غذا سے

اپنے خالی ہونیکا حس نہین رہتا اور یہی حال ہی اس کا جو تخمون کے بعد ہوتا ہی اسواسطے کہ تخمون کے وقت معدہ ایسے
فاسد خلطون سے بھر جاتا ہی کہ اسے قی کرنے کی اور دفع کرنے کی احتیاج دلواتے ہین نہ کھانیکی اور جذب کرنیکی اور کبھی
خون کے کم ہونے سے ہوتا ہی اور خون سے بدن کے خالی ہونے سے اور ضعف سے کہ پیدا ہوتا ہی خون کے کم ہونیسے
اس سبب سے کہ خون کی کمی روح کی کمی کی موجب ہوتی ہی اور روح کی کمی قوتون کے ضعیف ہوجانے کی موجب
ہوتی ہی اور قوتون کے ضعیف ہوجانے کے وقت امتصاص حاصل نہین ہوتا ہی پھر وہ معدے کے منھ تک نہین پہونچتا ہی
پس معدہ غذا کا تقاضا نہین کرتا ہی اسیلیے کہ اسے بدن کے خالی ہونیکا حس نہین ہوتا ہی جیسا کہ نقیہ لوگون کیلیے ہوا کرتا
ہی نقاہت کے ساتھ اور اس شخص کے لیے کہ جسے افراط سے دست آئے ہوئے ہین یہان تک کہ اسکی شہوانیہ قوت
اور جاذبہ قوت سارے بدن مین سے خالی ہونیکے سبب سے ضعیف پڑجاتی ہی اور کبھی سوداکے کم گرنے سے ہوتا ہی تلی
سے معدے کے منھ پر اس سودے کے سبب سے جو ان دونون کے بیچ مین پڑجاتا ہی پھر سودا اپنی ترشی سے معدے پر دغدغہ
نہین کرتا ہی پھر جب یہ شخص ترش چیز کا استعمال کرتا ہی تو اسے بھوک لگ آتی ہی کیونکہ یہ فم معدہ پر اپنے لذع اور دغدغہ
کرنے سے وہ کام کرتی ہی جو سودا کیا کرتا ہی اور کبھی طبیعت کے غذا سے اہم امر مین مشغول ہونے سے ہوتا ہی مثل مرض کے
دفع کرنے کے کیونکہ مرض طبیعت کا دشمن ہوا کرتا ہی اور غذا اگرچہ طبیعت کی دوست ہوتی ہی اور طبیعت کی تقویت
کرتی ہی لیکن یہی غذا مرض سے دوستی رکھنے کے سبب سے طبیعت کی دشمن ہوتی ہی پھر مرض کا دفع کرنا اس
سبب سے غذا کے جذب کرنے سے اہم ہوا کرتا ہی اور کبھی بھوک جاتی رہتی ہی پھر جب غذا مین بھی کچھ استعمال کر لیجاتی ہی
تو لگ آتی ہی اور یہ بھوک کا لگ آنا یا تو جاذبہ قوت کے ہشیار ہوجانے سے ہوتا ہی غذا کے کھالینے کے سبب سے
یا معدے کے مزاج کی تعدیل کرنے سے اس مزاج کی جسنے بھوک کو کھو دیا ہی جیسے جس وقت بھوک کا کھو دینے والا مزاج گرم ہو
پس فعلی ٹھنڈا کھانا معدے مین جائے پس وہ مزاج اس سے تسکین پائیگا اور معتدل ہوجائیگا اور بھوک کو ہیجان دیگا
اور آدمیون مین سے وہ شخص ہی کہ جسے بھوک ٹھنڈے پانی سے لگ آتی ہی اور یہی گرم معدے والا ہوتا ہی ٹھنڈے پانی کی تعدیل
کرنیسے معدے کی حرارت کی اور کبھی بھوک موجود ہوتی ہی بھوک کی قوت کے پورا پورا رہجاتے رہنے سے پھر جب کھانا حاضر
ہوتا ہی اسکے سامنے تو اس سے نفرت کرتی ہی طبیعت دامن لپیٹ لیتی ہی اور یہ بات فقط مرض کے کھینچنے
کے بعد ہی ہوتی ہی اور قوتون کے ساقط ہونیکے نہ پورا پورا ساقط ہونیکے بعد ہوتی ہی وہ کچھ کھانیکی خواہش کرتا ہی
اور جب کھانا اپنی معقون کے ساتھ اس پر پیش کیا جاتا ہی اور اسپر وہ اقدام کرتا ہی تو اس سے دامن لپیٹ لیتا ہی
یعنے بیزار ہو جاتا ہی اور اسکا سبب طبیعیہ جاذبہ کا ضعف ہوتا ہی جو کہ معدے مین ہوتی ہی جیسے کا انتبار شیخ بوعلی
جسکے تقاضے سے متحرک نہین ہوتا ہی اور طبیعت بھی اس وقت مین اس شخص کے پاسکی موجود غذا کے ہضم کرنے کے اور
اس کی اصلاح کرنے کے محتاج ہونے مین سمجھ جاتی ہی اور شک نہین کہ یہ بات قوتون کے جاتے رہنے کے ساتھ بنا ہے

دشوار ہوتی ہی بس اس سے نفرت کرتا ہی اور کبھی بھوک کا گھٹنا اور جاتے رہنا کیڑون کے سبب سے ہوتا ہی کہ معدے تک
چڑھ آتے ہین اور اسے اذیت دیتے ہین اور اسکے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین اور آنتون کو اذیت دیتے ہین اور انکے
مزاج کو فاسد کر دیتے ہین اور اذیت مین آنتون کا شریک معدہ پاس ہونے کے سبب سے ہو جاتا ہی اور کبھی انکی گندگی
اور عفونت سے ہوتا ہی بس معدے کے لیے اس سے کھانے سے تنفر عارض ہوتا ہی خاص چکنے کھانے سے کیونکہ چکنا
کھانا الٹکائی پیدا کرتا ہی اور ترطیب کرتا ہی اور کیڑون کے مادے مین زیادتی کر دیتا ہی اور کبھی بھوک کی کمی کم تحلیل ہونے سے
ہوتی ہی بدن مین سے پھر بدن کو تحلل کے بدل سے جو کہ وہی غذا ہی استغنا ہوتا ہی اس لیے کہ جب بدن تحلیل نہو گا تو اسے
بدلکی احتیاج نہ پڑے گی پھر طبیعت رگون مین سے نہ چوسے گی اور نہ رگین معدے مین سے پھر معدہ غذا کا تقاضا نکریگا
جیسا کہ بہت سکون کرنیوالے لوگون کے لیے عارض ہوا کرتا ہی اور آرام کرنیوالے لوگون کے لیے کیونکہ ان مین وہ مواد جمع
ہو رہتے ہین جو حرکت کرنے سے تحلیل ہو جایا کرتے ہین اور کبھی شراب چھوڑ دینے سے پینے کی عادت رکھنے کے بعد ہوتا ہی
کیونکہ یہ قوت کا برانگیختہ کرنیوالا مفقود ہو جاتا ہی بھوک کی قوت کا شراب کی بوداری سے کیونکہ خوشبودار بو روح کی مقوی
غذا ہوتی ہی پھر جب روح غذا کے ساتھ قوت پا جاتی ہی تو وہ قوتین جو روح پر لدی ہوتی ہین قوی ہو جاتی ہین
اور یہ بھی ہی کہ وہ فضلے معدے مین باقی رہتے ہین جو شراب کے پینے سے قی وغیرہ کے ساتھ دفع ہو جاتے ہین اور ضروری
کہ یہ شخص اصل مین معدے کا ضعیف ہو نہین تو معدیکا غذا کو طلب کرنا اس تعفیت پر اور تنقیہ پر موقوف رہے گا اور کبھی غذا
کی لازم گندیدگی سے ہوتا ہی پھر طبیعت اس سے نفرت کرتی ہی اور اس سے بیزار ہو جاتی ہی جیسے کہ کھانے مین
بہت سی مکھیون کے پڑ جانے سے ہوتا ہی اور اس کا سبب یہ ہی کہ وہمی تصور کبھی بدنی حادثون کے سبب سے
ہو جاتے ہین اور سارے رنج وغم بھوک کھو دیتے ہین یا تو رطوبتون کو معدے کی طرف حرکت دینے سے یا ہضم کو فاسد
کر دینے سے پھر معدے مین فضلے بہت ہو جاتے ہین یا معدے مین سوء مزاج کے پیدا کر دینے سے بلکہ سارے بدن مین کیونکہ مزاج
نفسانیہ عوارض اور وہمیہ تصورون کے سبب سے تبدل پا جاتا ہی یا اس سبب سے کہ طبیعت رنج وغم مین مشغول ہو نیسے
غذا کی طلب سے اور بدن کی تدبیر سے رک جاتی ہی علاج مزاج کی تعدیل ہی سوء مزاج کی قسمون مین ان چیزون سے
جنکو ہم معدے کے درد مین بیان کر چکے ہین اور سببونکا مقابلہ ہی ان چیزون سے جو انھین زائل کرتی ہین اور بھوک کی حرکت
دینے والی دوا مین شل بیہ سادہ کے اور خوشبو کیے ہوئے کے کیونکہ یہ اپنی عفوصت سے معدے کی تقویت کرتا ہی اور
اپنی عطریت سے قوت کو برانگیختہ کرتا ہی اور سفرجلی لیمون کے شربت کے اور سفرجلی سکنجبین کے اس سبب سے کہ ان دونون مین
قبض اور دغدغہ ہوتا ہی اور عنصلی سرکہ کے اور کچھوے کے ساتھ معدے مین لذع کے لیے اور اسکے گرم کرنے کے واسطے اور اسکی
رطوبتون کے تقطیع کے لیے اور پودینہ سرکے اور مویز منقے کے ساتھ کیونکہ پودینہ معدے کی تقویت کرتا ہی اور
سرکہ معدہ پر لذع کرتا ہی اور مویز منقے لذع کی تعدیل کرتا ہی باوجود اسکے کہ اسمین ایک طرح کا چھپا ہوا قبض

ہوتا ہی کہ جس سے معدہ تقویت پاتا ہی اور صمغ عربی اسلیے کہ صمغ عربی معدے کی رطوبت کو چوس لیتا ہی اور اس کی تقویت کرتا ہی اور اُسمین دغدغہ کرتا ہی اور پیاز اور لہسن کیونکہ اُن دونوں مین لذع اور تقطیع ہوتی ہی اور ناشپاتی اور سیب اور بہی اور سماق اسلیے کہ ان سب مین قبض اور عفوصت ہوتی ہی اور ساری مخلل یعنے تحلیل کرنیوالی چیزین اور نمک لگا ہوا زیتون ہی کیونکہ زیتون قابض ہی اور معدے کی دباغت کرتا ہی اور بھوک کی تقویت کرتا ہی اور نمک خشکی کرنے والا اور لذع کرنیوالا ہی اور نمکین مچھلی کیونکہ نمک لذع اور خشکی کرتا ہی اور بیر اور زعرور مین قبض اور عفوصت کے سبب سے

اور زعفران بھوک کی دشمن ہوتی ہی بھوک کو ساقط کر دیتی ہی اپنی گرمی سے ارخا پیدا کرنیوالی سودے کی ترشی سے ضد رکھنے والی ہی وہ سودا کہ معدے کے مُنھ کا قبض کرتا ہی اور اسے مضبوط کرتا ہی کیونکہ اسکی حرارت ان ٹھنڈے جزون سے ٹوٹی ہوئی ہوتی ہی جو اسمین ہوتے ہین پس اسی سبب سے یہ حرارت انکا پیدا کرنیوالی تلیین کرنیوالی ہوتی ہی اور مسیحی نے اُسکے لیے دو وجہین اور بیان کی ہین اور اُن دونون کو ہم بیان کر چکے ہین اور ہو سکتا ہی کہ یون کہا جائے کہ یہ بات اسکی تفریح کی شدت سے ہی علاوہ اسکے یہ ہی کہ اسکی کثرت کرنیوالا خوشی سے مرجاتا ہی کہ اندرونی قوت سے اور روحون سے خالی ہو جاتا ہی پھر انکا تصرف اندرونی ضعیف ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے بھوک ساقط ہو جاتی ہے

بھوک کا فساد کبھی یہ ردی خلط کے سبب سے ہوتا ہی کہ کیفیت مین ردی ہوتا ہی کہ طبیعی معتاد کے مخالف ہوتا ہی نہ اسکے مضاد نہین ہی اس طرح پر کہ ان دونون مین نہایت خلاف ہو اس لیے کہ یہ اگر اسکے مضاد ہوگا تو ضرور یہ مرض عارض نہوگا یعنے اس ردی خلط کا اشتیاق کیونکہ ردی معدے مین مفروض ضد کے ساتھ مجتمع ہوتا ہی اور ردی معتاد ہی اور اشتیاق موجود چیز کا محال ہوتا ہی پس اشتیاق دلوآتا ہی یہ ردی طبیعت کو اسکی ضد سے اس کے منتفی کر دینے پر اس لیے کہ ہر ایک چیز کا ازالہ فقط اس چیز کی ضد سے ہوتا ہی پس وہ ضد کہ جسکی طرف طبیعت مشتاق ہوتی ہی معتاد کے مخالف ہوتی ہی طبیعی معتاد کے بھی کیونکہ معتاد ردی اور اسکی ضد کے درمیان مین واقع ہوتا ہی اور ان دونون مین سے ایک دوسری کا ضد نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ معتاد اگر ردی کی ضد ہوگا تو ضرور یہ مرض عارض نہوگا جیسا کہ بیان کیا گیا ہی اور اگر معتاد ردی کی ضد کی ضد ہوگا اور اسکا عین نہوگا تو ضرور لازم آئے گا کہ ردی کے لیے دو ضدین ہون اور ایک چیز کے لیے دو ضدین نہین ہوتی ہین اور یہ ضد کہ جسکی طرف مشتاق ہی مثل مٹی اور چونے اور کوئلے اور نمک اور انڈے کے چھلکو نکے اور اسکے سوا کے ان چیزون مین سے کہ جنکے لیے چوسنے والی کیفیت اور تقطیع والی اور تلطیف کرنے والی یا اسکے سوا ہوتی ہی

اور علاج قے کرڈالنا بلغم کا ردی خلط مولی کے پانی سے اس لیے کہ مولی تلطیف کرتی ہی اور تقطیع کرتی ہی اور اپنی حرارت سے معدے مین کی چیز کو اوپر چڑھا لاتی ہی اور اسے اوپر کو چڑھا دیتی ہی پس اسکے ساتھ قے آسان ہو جاتی ہی اور نمک اسلیے کہ نمک تفلون کو گھلا دیتا ہی اور چپچپی رطوبتون کی تقطیع کرتا ہی مچھلی کے کھانے پر اس لیے کہ ردی خلط

کبھی اپنی ذات سے تھوڑا سا ہوتا ہی پھر جب غذا اوس مین ملجاتا ہی تو اسکا نکالنا آسان پڑجاتا ہی باوجود اسکے یہ پھلی
رطوبتون کو اکھاڑتی ہی اور نمک کے سبب سے رطوبتون کی تلطیف کرتی ہی اور اپنی چپچپاہٹ سے ردی خلط سے پیٹ
رہتی ہی پھر اسکے ساتھ نکل آتی ہی اور اس لیے کہ مچھلی پیاس لاتی ہی پھر اس پر پانی اس قدر پیا جاتا ہی کہ معدے مین
کیچڑ پیدا کرتا ہی پھر فی، کا اشتیاق ہوتا ہی غذا مین مرغ کے چوزے اور ایک سال بھر کی بھیڑ کے بچے کے گوشت
تاکہ ردی خلط مقدار مین اور کیفیت مین بڑھ نجائے اور تاکہ یہ غذائین جلد ہضم ہو جائین اور انکا نیچے اترنا آسان
ہو جائے پھر طبیعت کا غذاؤن مین مشغول ہو کر معدے مین کی چیز کے دفع کرنے سے رک جانا ہیت نہو جائے
شوربے کے مصالح بڑے دارچینی اور تقطیع کرنیوالے ہونگے ہون تاکہ ردی خلط باہر دار کیطرف دفع ہو جائیگا اور دنکو
صبح کے وقت کرمانی زیرہ اور انیسون ہر ایک تین درم مویز منقے دس درم کابلی ہڑ اور کابلی ہڑ اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک
نصف درم شراب کے سرکہ مین ایک دن رات سب بھگوئی جائینگی اور چھان کر پلا دینگے کیونکہ یہ غلیظ لزج غلیظ خلطون کا
اسہال کرتا ہی اور انکی تقطیع کرتا ہی اور معدے کی تقویت کرتا ہی پھر اگر باکل نہو خلط اس سے تو اس سے استفراغ ایارج فیقرا
درم بھر کابلی ہڑ اور کابلی ہڑ اور بہیڑا اور آملہ اور نمک ہندی اور غاریقون ہر ایک نصف درم رب سوس گوگل
ہر ایک پاؤ درم ہری سونف کے پانی مین خمیر کیجائینگی اور گولیان بنائی جائینگی گولیان بڑی تاکہ جلد گھل نجائین
بلکہ دیر تک معدے مین ٹھیری رہین یہان تک کہ پورا عمل کرین اور رات کو استعمال کیجائینگی اور اس پر سو
رہینگے تاکہ معدے سے بیداری کی حرکت کے سبب سے جلد نہ اتر جائین اور اس لیے کہ طبیعت سوتے وقت
بالکل اندر دار کیطرف متوجہ ہوتی ہی پس مسہل مین تصرف کرتی ہی پس اسکا عمل طبیعت کے عمل کے ساتھ اس سے
قوی ہو جاتا ہی اور مصطگی اور ہین کی اور گوند کی اور انیسون اور زیرہ اور نانخواہ کے چبانے کی کثرت کیجائے
اور تھوک نکل جائین اس لیے کہ نانخواہ فضلون کی تقطیع کرتی ہی اور انھین نکال دیتی ہی اور انکی تلطیف
کرتی ہی اور معدے کی تقویت کرتی ہی **شہوۃ کلبیہ یعنے بھوک کا زیادہ ہونا** اسکا سبب کھٹا خلط ہوتا
ہی کہ معدے کے منھ پر اپنی کھٹاس سے لگتا ہی اور وہ یا تو سوداء ہوتا ہی یا بلغم ہوتا ہی کھٹا بلغم اسکا سبب یا حاد کیڑے
ہوتے ہین کہ سر سے معدے کے منھ کیطرف اترتے ہین پھر اُسپر اپنی حدت سے لذع کرتے ہین یا بڑے بڑے
کیڑے ہوتے ہین کہ غذاء اوچک لیجاتے ہین پھر معدہ اور بدن بھوکا رہ جاتا ہی اور یہ بات بھی ہوتی ہی کہ کیڑے
فاسد تری رطوبتون کی کثرت سے کہ انھین گھیرے ہوتی ہی نہون کہ معدے کے گندہ ہونیکو اور اسکے غذاء سے متنفر
ہونیکو مستلزم ہونے مین یا افراط کی حرارت سے ہوتی ہی کہ بدن کی رطوبتون کے تحلیل کرنیوالی ہوتی ہی پھر جب
یہ حرارت تنہا رہجاتی ہی تو معدے کے منھ تک چوس پہونچتی ہی جیسا کہ طولانی بخارون کے بعد ہوا کرتا ہی
یا بدن کے استفراغ سے افراط کی شدت کے تمامی ہونے سے محسوس استفراغ جیسا کہ اسہال وغیرہ کیوقت ہوا کرتا ہی

یا افراط کی تحلیل ہو جانے سے غیر محسوس استفراغ سے جیسا کہ افراط سے گرم ہوا کے بدن پر استعمال کرنے سے
ہوتا ہی اور حاصل یہ بات ہی کہ طبیعیہ بھوک معدے کے مُنھ کے خالی ہونیکے حس کرنے سے اور اس پر گرے سودے کے
لذع کرنے سے ہوا کرتی ہی پھر بھوک کی زیادتی خالی ہونے کے زیادہ حس کرنے سے یا لذع کے زیادہ حس کرنیسے
یا دونوں باتون کے زیادہ حس کرنے سے ہوتی ہی علاج کھلائے جاوینگے اسمین جو کھٹے یا حاد خلط سے ہی چکنی چیزین کیونکہ علاج
چکنی چیزین خلط کی ترشی اور حدت کی تعدیل کرتی ہین اور تلیین اور ارخا کرتی ہین اور تفہیج دیتی ہین پھر لذع اور سوزش
جاتی رہتی ہی اور خلط مندفع ہو جاتا ہی اور پھسل جاتا ہی اور میٹھی چیزین اسلیے کہ یہی تلیین کرتی ہین اور قبض اور تکاثف
کو دور کرتی ہین اور چکنی چیزون سے بڑھکر تفتیح کرتی ہین اور غلیظ فضلون سے جلا کرتی ہین انھین بہا دیتی ہین
اور ہر سرا اور نمکین اور کھٹی چیز چھوڑ دیجاینگی اس لیے کہ یہ چیزین اپنے لذع سے بھوک مین زیادتی کر دیتی ہین
اور میٹھی پرانی خالص شراب کے نہار مُنھ کئی پیالے استعمال کیے جاوینگے لیکن شراب کے استعمال کے تو وجہ
یہ ہی کہ شراب غلیظ خلطون کو پکاتی ہی اور انھین لطیف کرتی ہی اور معدے کے نیچے اتارتی ہی اور سودا کو پھیلا دیتی ہی
اور اسکی آفت کو قطع کرتی ہی کہ شراب مین باوجود اسکے ایک طرح کی عطریت ہوتی ہی کہ معدے کے مُنھ کے موافق
ہوتی ہی اور اسکی تقویت کرتی ہی اور درد کو زیادہ کرتی ہی لیکن شراب میٹھے ہونیکی تو وجہ یہ ہی کہ یہ بھوک کی تسکین
دینے مین بہت شدید ہوتی ہی اور اسلیے کہ قابض اور میٹھی اور کھٹی بھوک مین لذع سے اور قبض سے زیادتی کر دیتی
ہی لیکن شراب پرانی ہونیکی تو وجہ یہ ہی کہ یہ تسخین مین زیادہ شدید ہوتی ہی اور عطریت مین بہت زیادہ ہوتی ہی اور تیزی
شراب کے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ ملی ہوئی شراب کے تسخین کم ہو جاتی ہی اور پانی سے شراب مین کی پیدا رطوبت
معدے مین سے قبض اور تکاثف اور لذع کو زائل نہین کرتی ہی جسطرح سے کہ چکنی چیز زائل کیا کرتی ہی کیونکہ
اپنی لطافت کے سبب سے عمل کرنیکے پہلے معدے سے جلد اتر جاتی ہی اور نہار مُنھ پینے کا سبب یہ ہی کہ اسکی
تسخین زیادہ شدید ہو اور غذا مین نہ ملنے کے سبب سے معدے کے فضلون مین اسکی تاثیر زیادہ قوی ہو لیکن کئی پیالے
پینے کی وجہ یہ ہی کہ نہایت تھوڑی چیز سے شمار کے قابل کوئی اثر حاصل ہو نہین سکتا ہی اور بہت سے باقی
عضوون کو ضرر پہونچتا ہی **عطش** یعنے پیاس یعنے افراط کی کیونکہ یہی طبیبونکی اصطلاح ہی کہ پانی کی افراط عطش یعنی پیاس
کی خواہش پر عطش کا استعمال کرتے ہین پھر جب یہ کہا جاتا ہی کہ فلان شخص کو عطش ہی تو اس سے مراد افراط کی پیاس ہوتی ہی
اسکا سبب یا تو دل کی حرارت کی افراط ہی پس ٹھنڈی ہوا کے ساتھ ٹھنڈے پانی سے بڑھکر بہت تسکین پاتی ہی یا معدے کی حرارت کی
افراط ہی تو ٹھنڈے پانی کے ساتھ ٹھنڈی ہوا سے بہت بڑھکر تسکین پاتی ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی یا خلط ہی یا غذا ہی
اپنی نمکینی سے اسلیے کہ نمکین جلا اور تقطیع اور خشکی اور لذع کرتا ہی پھر طبیعت کو اپنے دھو ڈالنے کا شوق دلواتا ہی جو معدہ سے
تاکہ اسکا فر جاتا رہے پس پانی کی خواستگار ہوتی ہی کیونکہ پانی بہت بڑا دھونیوالا اور تقطیع کرنیوالا اور معدے کے فضلون کی اپنی رطوبت

نلیمین کرنیوالا ہوتا ہی معدے کی سطح پر سے اپنے جاری ہونے اور بہنے سے انجھن دور کردیتا ہی اور یہ ایکبار یا دو مرتبہ
کے پینے سے منفعل نہین ہوتا ہی اسلیے کہ پانی اپنی لطافت کے سبب سے عضو کے سارے اجزا مین نفوذ کر جاتا ہی اور جب
ٹھنڈا پانی ہوتا ہی تو وہ پیاس کو بڑھا دیتا ہی کیونکہ وہ اس نمکین کو گاڑھا کر دیتا ہی پھر یہ نمکین نمکینی سے پیاس لانیکے
ساتھ غلاظت سے پیاس پیدا کرنے لگتا ہی یا پیاس لاتا ہی چپچپاہٹ سے کیونکہ چپچپی چیز معدے پر جم بیٹھتی ہی اور انتہا حرارت سے
دور نہین ہوتی ہی بلکہ اسکی سختی زیادہ ہو جاتی ہی یہان تک کہ وہ سوکھ جاتی ہی اگر دہان پر اسکے ڈبو لینے والی رطوبت نہین ہوتی
ہی پس اسی سبب سے طبیعت پانی کی طلبگار رہوتی ہی تاکہ اس سے یہ چپچپی چیز گھل جائے کہ جسکا حرارت سے گھلنا ممکن
نہین ہی بلکہ گرم رطوبت سے مثل مہجلی کے ہسریش کے کیونکہ یہ نہین گھلتا ہی مگر گرم پانی سے اور ٹھنڈے پانی سے نہین گھلتا ہی
اور جب اس پر ایکبار یا دوبار پانی پی لیا جاتا ہی تو پانی اپنی لطافت اور اپنے قوام کی رقت کے سبب سے ماسارقا مین
نفوذ کر جاتا ہی اور اتنی دیر نہین ٹھہرتا ہی کہ جسمین یہ چپچپی چیز پورا ہو کے گھل جائے پس طبیعت دوسری بار پانی کی طالب
ہوتی ہی اور اسیطرح برہمیشہ حال رہتا ہی یہان تک کہ وہ چپچپی چیز پورا پورا گھل اور پگھل جاتی ہی اور مندفع ہو جاتی ہی
اور پیاس لاتا ہی غلاظت سے اسلیے کہ گاڑھی چیز اپنے اجزا کے اجتماع کی شدت سے آسانی سے نہ تو ہضم ہوتی ہی اور نہ گھلتی ہی
اور افراط کی گرمی اسمین لطیف جز کے تحلیل کر ڈالنے سے اسکی غلاظت کو اور خشکی کو زیادہ کر دیتی ہی پس اسے شوق دلواتی
ہی یعنے طبیعت کو اپنے پتلے کر دینے کا تاکہ مندفع ہو جائے پھر طبیعت پانی کی طالب ہوتی ہی اور جہان کہ ایکبار یا دو
بار کے پینے سے نہین گھلتی ہی تو پیاس ہمیشہ رہتی ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ غلیظ چیز پیاس لاتی ہی ہضم کرنے
کے لیے اسکی طرف حرارت کے متوجہ ہونیکے سبب سے کیونکہ یہ چیز دیر ہضم ہوتی ہی پس معدے کی حرارت کی تقویت
کرتی ہی اور طبیعت اسکے شعلہ اور حرارت کی تسکین کرنیوالی چیز کی مشتاق ہوتی ہی اور نمکین مچھلی نے غذاؤن مین سے
ان سب کو جمع کر لیا ہی یعنے نمکینی کو اور چپچپاہٹ کو اور غلاظت کو پس اسی سبب سے پیاس لاتی ہی علاج تسکین

بلغمی پیاس مین تو ٹھنڈی لذیذ خوشبوئین ہین پس انکی طرف طبیعت کا میلان بہت شدید ہوتا ہی اور انھین بہت قبول
کر لیتی ہی مثل کھیرے اور ککڑی اور صندل اور گلاب اور بید کے پانی اور نیلوفر کے پانی کے اور دل کی تبرید کیجانیگی
پینے کی چیزون سے اور تلی لگانیکی چیزون سے اور لیمون سے کہ اسکے علاج مین بیان ہونگے یعنے دل کے گرم سوء
مزاج کے علاج مین لیکن پیاس گرم معدے مین جو معدے کی حرارت کی افراط سے ہوتی ہی تو خرفہ کے بیجون کا شیرہ اور
ترزہ کے بیجونکا شیرہ سکنجبین کے شربت کے ساتھ ہی کیونکہ سرکہ باوجود تبرید کرنے کے ٹھنڈک نفوذ معدے کے جرم کے
گہراؤ مین کروا دیتا ہی اور اسیطرح جیرہ ہی شیرہ کھیرے اور ککڑی کے اور لوکی کے بیجون کا اور ان کے پانی کا کہ انکی
ذات سے لگائے جاتے ہین اور گرمیون کے خربزے کا پانی کہ جسمین مٹھاس غالب ہوتی ہی یا ترنج کا شکر کے
ساتھ اور کھٹے فیسا ندرے ہین کہ بنائے جاتے ہین سوکھے گوشت اور زرد آلو اور انبجار اور زرشک سے

اور جبکہ سفر میں گرم افراط کی پیاس کا خوف ہو تو خرفہ کے استعمال کی سرکہ کے ساتھ کثرت کرنی چاہیے بدن کے
گھراؤ تک نفوذ کرادینے کے لیے یا سکنجبین کے شربت کی اور جو کہ ہوتی ہے پیاس غلیظ خلط سے یا چپچپے سے
تو شہد کا پانی یا گرم پانی اور شکر ہے یا جلاب ملٹھی اور انیسون کے ساتھ ہے کیونکہ گرم پانی اپنے دھونے کی
قوت سے غلیظ اور چپچپے خلط کو برطرف کر دیتا ہے خاص ایسے وقت میں کہ اسکے ساتھ تقطیع اور تلطیف کرنیوالی
اور نضج اور جلاء دینے والی چیز ہوتی ہے اور یہ بھی ہے کہ یہی گرم پانی معدے کے جرم کو نرم کرتا ہے اور اسمین لٹکا ؤ کرتا ہے
پھر پیاس کی تسکین دینے والی مائیت کو اسمین نفوذ کر جانا آسان ہو جاتا ہے اور جبکہ ہوتا ہے پیاس لانیوالا خلط نمکین
تو آبجو ہین اس لیے کہ آبجو جلاء کرتے ہین اور پاک کرتے ہین اور دھو دیتے ہین اور لذع کو اور سوزش کو تسکین دیتے
ہین اور اپنے مین کے پھیکے پن کے ساتھ سارے عرضونکا مقابلہ کرتے ہین اور یہ سب معدے کے تنقیہ کے اور اسمین کے
اور کو قے اور اسہال سے نکالنے کے بعد ہے اور اگر پیاس اسی صفت کی غذاؤن سے ہوتی ہے یعنے غذا مین غلیظ
ہون یا چپچپی ہون یا نمکین ہون تو انکے ہضم ہونیکی اور نیچے اترنے کی تدبیر کیجائیگی اور معدے کا تنقیہ ان سے کیا جائیگا
ہضم کا گھٹ جانا اور جاتے رہنا ہوتا ہے ہر ایک اندونون سے ضعیف کرنیوالے سوء مزاجکے سبب سے
یہانتک کہ گرم سے اس سبب سے کہ معلوم ہو چکا ہے کہ فعلون کا کمال اعتدال ہی کے ساتھ ہوا کرتا ہے تو اکثر اوقات
ان مریضون مین سے بعضون نے نہار منہ پیاس کی افراط سے ٹھنڈے پانیکے پینے سے شفا پائی ہے جنمین طبیب ٹھنڈے
پانی سے روکنے مین خطا کرتے تھے اتنی سی بات کے گمان سے کہ ہضم کے گھٹ جانیکا سبب ان لوگون مین معدے
کی ٹھنڈک ہے اور سبب حقیقت مین اور واقع مین معدے کی حرارت تھی پھر اس سے ان کی پیاس اور شدت
بڑھتی تھی اور پیاس کے علاج مین گرمائیون کے استعمال سے پیاس سوا ہو جاتی ہے اور انھین طبیبون کے خلاف
کرنے مین اور نہار منہ ٹھنڈے پانی کے پی لینے مین ناچاری پڑتی ہے پس ٹھنڈے پانی کی تاثیر اسوقت مین غذا
کے مناقعہ نہ ملنے کے سبب سے اور اپنے خالص ہونے پر معدے کے جرم مین نفوذ کر جانے سے شدید ہوتی ہے
معدے کے مزاج کو پانی معتدل کر دیتا ہے اور ہضم کامل ہو جاتا ہے لیکن ٹھنڈا مزاج تو اسکے ساتھ یعنے ہضم کے گھٹ جانے
اور جاتے رہنے کے ساتھ ادنے ہوتا ہے باقی مزاجونسے کیونکہ ہضم جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ایک طرح کا پکنا ہے اور پکنا فقط
حرارت ہی سے ہوا کرتا ہے اسلیے کہ ہضم غذا کے استحالہ ہی سے پورا ہوتا ہے اور یہ استحالہ کیفیت اور اس مین کی حرکت ہوتی ہے اور
حرکتین فقط حرارت ہی سے حاصل ہوا کرتی ہین اور ٹھنڈک حرارت کے منافی ہوتی ہے خاص جسوقت مین کہ عضو کا مزاج
ٹھنڈا ہوتا ہے مگر جبکہ حرارت افراط کی ہوتی ہے تو ہضم مین تغیر پیدا کر دیتی ہے لیکن حرارت کا تغیر ٹھنڈک کے تغیر کیطرح نہین ہوتا کہ
اور یہ بھی ہے کہ معدہ سارے بدن کے مشترک ہضم سے ہضم کرتا ہے پھر جو غذا کہ ہضم کی احتیاج رکھتی ہے معدے پر
وارد ہو کے نہایت ٹھیری رہے گی اور غذا ان کی کثرت اس چیز میں سے ہے جو اصلی حرارت کو چھپا لیتی ہے اور اسے

تنبیہ

ضعیف کر دیتی ہی اور اسے رطوبت کی پیدائش کی کثرت لازم ہوتی ہی اور رطوبت اگرچہ ہاضمہ کے فعلون مین تغیر کرنے
اور متفرق اور یکجا کرنے سے معین ہوتی ہی لیکن جسوقت افراط سے ہوتی ہی اور ٹھنڈک کے ساتھ ملجاتی ہی
تو جسکی رطوبت موجب ہوتی ہی اسکی زیادتی ہوجاتی ہی کیونکہ رطوبت حرارت کو ڈبو لیتی ہی اور اسے
بجھا دیتی ہی اور ٹھنڈک بھی رطوبت مین تحلیل نہونیکے سبب سے زیادہ ہوجاتی ہی اور فضلیہ رطوبتون کی تولید
زیادہ ہوجاتی ہی پھر یہ دونون آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتی ہین اور یہ بھی ہی کہ رطوبت اس قوت ماسکہ کو
ضعیف کر دیتی ہی جسکے اعتدال کے ساتھ ہاضمہ کا فعل پورا ہوا کرتا ہی اور منہضم کا جاتے رہنا اور ہضم کا گھٹ جانا ہوتا ہی
بھوک کے ضعیف کرنیوالے سارے سببون سے لیکن پیدائش افراط کے سوء مزاج سے تو ظاہر ہی لیکن ردی خلطون
پیدا ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ طبیعت ردی خلطون مین مشغول ہونے سے غذا مین تصرف نہین کرتی ہی پھر طبیعت
کا اہتمام اسکے ہضم کرنے مین نہین ہوتا ہی جیسا کہ فراغت کے وقت مین ہوا کرتا ہی اور یہی حال اسکا ہی جو تخمون کے
سبب سے ہوتا ہی لیکن خون کی کمی سے پیدا ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ خون کی کمی ساری قوتون مین ضعف کی موجب
ہوتی ہی لیکن سودا کی ریزش کی کمی سے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ سودا منہضم رستا ہی کہ اپنی عفونت سے معدے کو
جمع کرتا ہی لیکن غذا سے اہم امر مین طبیعت کے مشغول ہونے سے پیدائش کا سبب تو ظاہر ہی لیکن کیڑون سے
ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ طبیعت کیڑون کے سبب سے غذا سے نفرت کرتی ہی پھر غذا پر توجہ نہین کرتی ہی اور نہ اسکے ہضم
کرنے مین مشغول ہوتی ہی لیکن کم تحلیل ہونے سے پیدائش کا تو سبب یہ ہی کہ فضلے مجتمع ہوجاتے ہین اور معدے پر
گرا کرتے ہین لیکن شراب پینے کو چھوڑ دینے سے پیدائش کا تو سبب یہ ہی کہ قوت ہاضمہ کا برانگیختہ ہونا مفقود ہوجاتا ہی
اور غذا کے گندے ہونے سے پیدا ہونیکا سبب تو یہ ہی کہ معدہ اس سے نفرت رکھنے کے سبب سے اسپر لپٹتا نہین ہی اور اسکے
جرم کا ضعیف ہونا یعنے معدے کے جرم کا اور اسکے ریشون کی بناوٹ کا ضعیف ہونا اس کے سببون مین ادنے ہی اسلیے
کہ معدے کی حرارت اسوقت مین پریشان اور پراگندہ ہوجاتی ہی پھر مجتمع نہین ہوتی ہی مثل بھاڑے کے کہ جب اسکے
کونے کھول دئے جاتے ہین اور معدے کا اسوقت مین غذا پر لپٹنا خوب نہین ہوتا ہی پھر شائستہ طور پر غذا کا ہضم نہین ہوتی ہی
اسواسطے کہ پورا ہضم معدے کے جسد پلٹنے کے وقت ہوتا ہی اور کبھی معدے پر کھانے کی چڑھ آنیسے ہوتا ہی معدے کے ادبدار اسلیے
کہ پورا ہضم قعر معدہ مین ہوا کرتا ہی کیونکہ خارجیہ طبقہ دونون طبقونسے بہت گوشت رکھتا ہی برخلاف اعلا کے
جیسا کہ اوپر چڑھنا ہوتا ہی استعمال کے وقت دودھ سے دودھ کی رطوبت کی کثرت سے اور چکنائی سے
اور تبخیر کی کثرت سے اور شراب سے شراب کی رطوبت کی کثرت سے اور اسکی حرارت کے غلبہ سے اور اسکا تبخیر کی کثرت
سے اور گرم روٹی سے کیونکہ اسمین بخاریہ رطوبت کے فضلے ہوتے ہین اور عرقیہ حرارت ہوتی ہی کہ اسی سبب سے
معدے کے منھ پر چڑھ آتا ہی جلدی سے اتر جانے کے سبب سے یعنے معدے سے جلد کھانیکے اتر جانے کے سبب سے

اور معدے مین نہ ٹھہرنے سے کیونکہ ٹھہرنے سے کامل ہضم ہو جائے سکتا ہی برا سے ضرور ہضم مین کمی اسقدر عارض ہوگی کہ جسقدر
ضروری معدے مین سکے ٹھہرنے کی مدت مین سے فوت ہوگی ہی جیسا کہ پیدا ہوتا ہی پھسلانیوالی غذاء سے مثل آلو بخارے کے
علاج مزاج کی تعدیل ہی اسمین جسکی پیدائش سوء مزاج سے ہی اور اکثر ہوتا ہی ہضم کا گھٹ جانا اور جاتے رہنا
ٹھنڈک سے اور رطوبت سے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور اسکے لئے مفید دوائین یعنے ٹھنڈک اور رطوبت کے
لیے گلقند اور ترنج کی جوارش اور فالنجمشک سفرجلی اور مئیہ خوشبو کیا ہوا تنہا اور مجموع مصطگی اور بالچھڑ اور لونگ
مین اور قرصون مین سے اگر کے قرص اور گلاب کے قرص اور لیمون کے قرص اور زرشک کے قرص کبیر مین اور
ہضم کی مقوی پھنکیون مین سے تسخین سے اور غریب رطوبتون کے خشک کرنے سے سوکھا دھنیا اور گلاب
کا زیرہ ہر ایک ایک درم بالچھڑ اور مصطگی اور کندر اور انیسون ہر ایک نصف درم مصافیر اور لکھ ہر ایک پاؤ درم
ہامین مثقال بھر شکر خرنوبہ بھا ور بہی چار جو بھر ہر بار ایک پیسی جائین اور شکر کے گل قند کے ساتھ استعمال ہون
اور غذا مرغ کے چوزون کا اور مرغیونکا اور ایک سال تک کی بکری کے بچے کا گوشت پکا ہوا گرم مصالح اور
سوکھا دھنیا پڑا ہوا ہی اور یشب سے پتھر کا معدے پر لٹکانا ہضم کی تقویت کرتا ہی اور معدے کے دردون کو فائدہ
کرتا ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور یشب کئی قسمون کا ہوتا ہی سفید اور سیاہی کیطرف مائل شفاف اور
کالا زردی کی طرف مائل اور سبز جالینوس کہتے ہین کہ یہ خاصیت سبز یشب مین ہوتی ہی کہتے ہین کہ مینے
اسے گردن مین لٹکایا ہی اور اسکی لنبان معدل لنبان پر رکھی ہی کہ معدے کے منھ تک پہونچی تھی پھر مینے اسے مفید
پایا تھا فساد ہضم کہ معدے مین کھانیکا بعضی ردی کیفیتون پر متغیر ہو جاتا ہی اور اسکا سبب یا تو غذا سے ہوتا ہی
اسطرح پر کہ شائستہ مقدار سے غذا بہت ہو جائے کہ قوت ہاضمہ کا تصرف اسمین حمل ہو جائے اور اس مقدار پر نہ پہونچے
جو سزاوار تھی اسواسطے کہ جب منفعل بہت ہوتا ہی تو اسمین فاعل کی تاثیر زیادہ ضعیف ہو جاتی ہی پھر اسی سبب سے
غذا ردی کیفیت پر متغیر ہو جاتی ہی جیسے مثلاً ترشی ہی یا سزاوار مقدار سے کم ہی تو شائستہ طور کے انفعال سے زیادہ
قوت ہاضمہ سے منفعل ہو جائے یہ جلجائے پھر اگر کہا جائے کہ قوت ہاضمہ کے فعلکی زیادتی وہی ہضم کی زیادتی ہوتی ہی اور یہی صلاح
ہی نہ فساد تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ ہر قوت کا فعل جسوقت پورا ہو جاتا ہی تو اسکی تاثیر جاتی رہتی ہی جب معدین کی
قوت ہاضمہ کا فعل تھوڑے سے کھانے مین پورا ہو جاتا ہی تو وہ اس سے پیچھے ہو جاتی ہی کیونکہ اسکا فعل پورا ہو چکا پھر اسمین غریب حرارت
تصرف کرتی ہی اور کھانیکو احتراق اور فساد عارض ہوتا ہی اور یہ بات جبھی ہوتی ہی جب قوت دافعہ ہضم کے پورے
ہو جانیکے بعد اسے معدے سے دفع نہین کرتی ہی یا ہوتی ہی سریع فساد مین اپنے جوہر کے سبب سے مثل مچھلی کے
تازی مچھلی کے کیونکہ اسکی رطوبت کی کثرت سے اور اسکی سخافت سے اسکا گوشت جلد بگڑ جایا کرتا ہی یا جلد مستحیل
ہو جانے کے سبب سے تغیر کی طرف مثل دودھ کے کہ تازہ دوھا ہوا ہی کیونکہ دودھ اپنی

ہائیت کی کثرت سے اور اپنی حرارت کے ضعیف ہونے سے باوجود اپنی چکنائی کے جلد بگڑجاتا ہی اور دھوان دینے لگتا ہی
اور کھٹا پڑجاتا ہی یا غذا ای کی ترتیب کے فساد کے سبب سے کھانے مین اسطرح پر کہ جلد ہضم ہونیوالی چیز کو دیر مین ہضم [illegible]
ہونیوالی چیز کے بعد کھائے بس جلد ہضم ہونیوالی یہ چیز پہلے ہضم ہوجائیگی اور اسے وہ کھانا نفوذ کرنے سے روکے
گا جو ابھی ہضم نہین ہوا ہی پھر یہ چیز غریب حرارت سے فاسد ہوجائیگی اور دوسری غذا ابھی اسکے ملجانیسے فاسد ہوجائیگی
یا غیر وقت مین غذا کے استعمال کرنیکے سبب سے یعنے استعمال کے وقت کے غیر مین اسطرح سے کہ کسی ایسے وقت مین
استعمال کرے کہ معدے مین امتلاء ہوا اور پہلے کھانے مین کا بقیہ موجود ہو یا غذا ای پر سخت حرکت کے اتفاق پڑنے
سے اس لیے کہ حرکت اُسے ہلائی گی اور حرکت دیگی اور اس کے جزون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر نقل
کردا دیگی پھر ہضم جید نہوگا کیونکہ ہضم جبھی فقط پورا ہوتا ہی جب قعر معدہ کے جزون مین سے ہر ایک جز کے اپنے
سے ملی ہوئی چیز کو اپنی طبیعت پر متغیر کردے اور ہر جز قعر معدہ مین کا غذا مین کے جزون کو چھوتا رہے اور
یہ بات فقط ہمیشہ ملی رہنے سے ہوتی ہی یا بابت پانی پینے کے اتفاق پڑنے سے ہوتا ہی غذا ای پر کیونکہ باقی غذا ای
کے اور معدہ کے جرم کے درمیان مین حائل ہوجاتا ہی اور اسپر معدے کے لپٹ جانیکا مانع ہوتا ہی اور اسلیے کہ
پانی غذا ای کو معدے کے اوپر وار کو چڑھاتا ہی اس سبب سے کہ اسمین رقت کے پائے جانے سے غذا کے ان سوراخون
مین جو اسمین ہوتے ہین نفوذ کرجاتا ہی پھر اسے اوپر کو اوٹھا دیتا ہی اور کبھی ہوتا ہی فساد ہضم ایسے سبب سے کہ معدے
کی ذات مین ہوا کرتا ہی نہ غذا سے اسطرح پر کہ معدہ افراط سے گرم ہو پھر غذا جلجائے کیونکہ بیان ہوچکا ہی کہ
غریب حرارت کا فعل غذا مین اصلی حرارت کے اور قوت ہاضمہ کے فعل کے آگے اسوقت مین ہوتا ہی یا ریاح
اور قرحون کے سبب سے ہوتا ہی معدے مین کے کہ معدے کو اچھی طرح غذا ای پر لپٹنے سے مانع ہوتے ہین لیکن ریاح
کے مانع آنے کا تو سبب یہ ہی کہ ریاح معدے مین اکھٹا ہوکرتے ہین اور اسکے جزون کو غذا کی ملاقات سے
دور کردیتے ہین اور اکثر اوقات غذا کے اوپر وار چڑھ آتے ہیں اور معدے کے مونھ تک بلند ہونیکے موجب ہوتے
ہین اور قرحون کے مانع آنیکا تو سبب یہ ہی کہ جب کھانا قرحون پر پہونچتا ہی تو انھین اذیت دیتا ہی بس معدہ
کھانے سے بیزار ہوجاتا ہی اور اسپر لپٹتا نہین ہی یا اس طرح پر کہ معدے پر تلی اور کلیجے سے ردی خلط گر پڑے
سودا یا صفرا کہ وہ غذا کو فاسد کردے اسکے ساتھ اپنے ملنے سے یا معدے کو اچھی طرح کے ہضم کرنے سے
ضعیف کردینے سے جیسا کہ ہوتا ہی فساد ہضم مراقی لوگون مین انکے معدون پر کثرت سے سودا گرنے سے فواق ہچکی نام معدہ
کی حرکت ہی کہ انقباضی تشنج سے مرکب ہی پیدا ہوتی ہی اپنی ذات مین موذی سے بھاگنے کیلیے قعر معدہ کے مجتمع ہونیسے اور اپنے اجزا کو جمع
کرنیوالے کیواسطے دفع کونکی قابلیت کے لیے ہی کہ انبساطی تمدد سے قعر معدہ کے اجزا مین پیدا ہوتی ہی۔ موذی کے دفع کرنیکے لیے
اور اس کے نکالنے کے لیے اس پر اجزا اور ریشون کے مجتمع ہونے سے اور اس موذی کا اذیت دینا یا تو

فواق بارد

اسکی ٹھنڈک کے سبب سے ہی کیونکہ ٹھنڈک کئی وجہون سے موذی ہوتی ہی ایک ان مین سے ہی کہ ٹھنڈک غذا کو فاسد کردیتی ہی اور اسے ردی کیفیت پر متغیر کردینے کی جہت سے موذی ہوتی ہی اور دوسرے یہ ہی کہ ٹھنڈک اپنی اس کیفیت سے کہ اعتدال سے تجاوز کیے ہوتی ہی ضد ہونیکی جہت سے موذی ہوتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ فم معدہ کو قبض کرنے اور تشنج کرنے کی جہت سے موذی ہوتی ہی اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ ٹھنڈک اس جہت سے موذی ہوتی ہی کہ مسام کو قبض کرتی ہی اور تکثیف کرتی ہی پس ریشون کے سوراخون مین وہ چیز کہ جسکا ان مین سے تحلیل ہوجانا ہی بند ہو رہتی ہی اور اذیت دیتی ہی جیساکہ مسافر لوگون کو شدت کی سردی مین عارض ہوا کرتا ہی جسوقت کہ ٹھنڈی ہوا سے ان کے معدون کے منھ ٹھنڈے پڑجاتے ہین یا اس کے گرم ہونیکے سبب سے ہی کیونکہ گرمی کئی وجہون سے موذی ہوتی ہی ایک ان مین سے یہ ہی کہ اعتدال سے تجاوز کی ہوئی اپنی کیفیت کے ضد ہونے کی بہت سے موذی ہوتی ہی اور دوسرے یہ ہی کہ غذا کو جلا دینے اور دھوان بنا دینے کی جہت سے موذی ہوتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ فم معدہ مین تشنج پیدا کرنیکی جہت سے اذیت دیتی ہی جیساکہ محرقہ تپون مین رطوبتونکے افراط سے تحلیل کرنے سے اور افراط کی گرم کرنیوالی چیز کے کھانے مین ہوتا ہی معدے کے منھ کی مثل گھونٹنے کے اور فلافلی کی ضد والی کیفیت کے سبب سے باوجود اپنے مین کی لذع کے یا اسکی غلاظت کے سبب سے مثل اسکے کہ پیدا ہوتی ہی بلغم سے کہ غلیظ چپچپا ہی معدے کے منھ پر لپٹ جاتا بیٹھتا ہی اور اس پر بوجھ ہوجاتا ہی اور اسے ٹھنڈا کردیتا ہی پس فم معدہ اسکے اکھاڑنے کے لیے اور حرکت دینے کے لیے حرکت کرتا ہی یا اس کے لذع کرنے کے سبب سے معدے کے منھ پر مثل زنگاری صفرے سے پیدا ہونیکے معدے کے منھ پر گرے ہوے زنگاری صفرے سے یا کھٹی چیز کے کھانے سے اور کبھی ہوتا ہی فواق یعنے ہچکی کا مرض خشکی سے کہ شدید ہوتی ہی تشنج کرنیوالی ہوتی ہی فم معدہ کے لیے کیونکہ یہ خشکی مجتمع ہونیکو اور منقبض ہونیکو خلاء کی ضرورت سے سوراخون کے بھرنیوالی رطوبت کے نہونے سے مستلزم ہوتی ہی فقط یہ تشنجی ہچکی محرقہ تپونکے بعد ہی ہوتی ہی کیونکہ محرقہ تپین رطوبتونکو تحلیل کرڈالتی ہین اور انھین گھلا دیتی ہین یا خشکی پھیلانیوالے استفراغونکے بعد رطوبتونکے نکالنے سے اور پہچانا جاتا ہی موذی فواق کا پیدا کرنیوالا لیکن مزاجی سادہ پس اسکی علامتونکے ظاہر ہونے سے اسطرحپر کہ بیان ہوچکا ہی لیکن مادی پس اس چیز سے کہ قی مین نکلتی ہی اور مواد کی علامتون کے ظاہر ہونے سے اس طور پر کہ وہ بیان ہوچکا ہی

علاج

علاج مادی کے مادیکا استفراغ پہلے قی سے کیا جائیگا کیونکہ قی مادکے نزدیک اور آسان رستونسے نکالتی ہی پھر جو مادہ مین سے قی کے بعد نکلنے کی پیروی نکرنے سے باقی رہگیا ہی اسکا استفراغ کیا جائیگا اسہال سے لیکن بلغمی کا ایارج فیقرا اور افسنتین کے عصارے سے معدیکی تقویت کے لیے یا پودینے کے جوشاندے سے اسلیے اور نمک بندی سے لیکن صفراوی تو اسہال کرنیوالے ہلیلہ زرد کے اور سونف کے جوشاندے سے اور انھین ان چیزونکو بھگونا چاہیے جو فم معدہ کی تقویت کرتی ہین مثل گلاب کے پھول اور سوکھے دھنیے کے پھر

اشتغال کیا جائیگا تنقیہ کے بعد مزاجکی تعدیل سے اور عضو کی اصلاح سے اور لائی جائین گی دوائین تعدیل کرنیوالی
دوائین مخدر جیزین عضو کے حس کی تخدید کے لیے پھر فواق کے پیدا کرنیوالے موذی کی اذیت دینے کا خیال
عضو نکریگا اور اُسکے دفع کرنیکے لیے حرکت نکریگا اور سلانیکے لیے کیونکہ طولانی نیند اندر دار روح اور اصلی حرارت کے مجتمع ہونیسے
موذی مادہ کے پکانے پر اور اسکے نکالنے پر قوت کی تقویت کرتی ہی اور فم معدہ کی تقویت کرنیوالی چیزمین تاکہ مادیکے دفع کرنے پر
قدرت پائے اور دوسرے مادیکو قبول نکرے مثل فلونیا کے کیونکہ اسمین تقویت اور تحلیل کے ساتھ تخدیر ہوتی ہی
اور ملینی اور ٹھنڈے کے لیے ترمس ہی کہ یون قبتا ہی زعفران اسلیے کہ یہی زعفران تفتیح اور تقویت اور تسخین کرتی ہی اور
افیون کی اصلاح کرتی ہی گلاب کے پھول کیونکہ گلاب کے پھول جلا اور قبض اور تفتیح اور تقویت کرتے ہین اور معدیکی
تری کو خشک کرتے ہین مصطگی کیونکہ مصطگی قبض اور تلیین اور تحلیل کرتی ہی اور خشکی پھیلاتی ہی اور اپنی لطافت سے
اور تلیین سے اور حرارت سے بلغم کو پگھلاتی ہی اور تقویت کرتی ہی بالچھڑ کیونکہ بالچھڑ تقویت اور تحلیل اور تجفیف اور
تسخین کرتی ہی ہر ایک چار مثقال تگر مثقال بھر کیونکہ تگر رطوبتون کو مثیانہ کے مجرون کی طرف میل کروا دیتا ہی
پھر انھین ان راستون سے نکال دیتا ہی ایلوا اسی قدر یعنے مثقال بھر اسلیے کہ ایلوا رطوبتون کو ثقل کے مجرون
کیطرف میلان کروا دیتا ہی پھر انھین ان سے نکال دیتا ہی افیون یا دو مثقال کیونکہ افیون تخدیر کرتی ہی اور
مخاطبکو جائز ہی اسکا بڑھا دینا یعنے افیونکا مثقال بھر تک اور گھٹا دینا اس مقدار کے مطابق کہ جسکا حال
موجب ہوتا ہی اور جوشاندہ بھی انھین دونون کے لیے سنا اور کیونکہ سنا تسخین اور جلا کرتی ہی اور معدے کو تقویت
دیتی ہی اور خشکی اور ادرار کرتی ہی اور پستے کے چھلکے اور یہ کیونکہ یہ چھلکے خشکی اور قبض کرتے ہین اور معدے کو
قوت دیتے ہین اور پودینہ کیونکہ پودینہ معدے کی تقویت اور تسخین کرتا ہی اور پہاڑی پودینہ کیونکہ یہ تفتیح
اور تلطیف کرتا ہی اور پوست خشخاش تخدیر کے لیے پھر اگر مادہ غلیظ ہوگا تو چھانا جائیگا جوشاندہ عنصلی سکنجبین
پر اس لیے کہ اسکی تاثیر تقطیع کی قوت کے سبب سے اسمین عجیب ہوتی ہی لیکن صفراوی اور گرم مین تو کوئی
چیز نہین ہی مثل آنسجو کے کیونکہ آنسجو جلا اور ٹھنڈک کرتے ہین اور ہچکیون سے ہیجان مین آئے
ہوئے مادے کی حدت اور لذع کو تسکین دیتے ہین کہ ان مین پوست خشخاس اور گلاب کا زیرہ پکا ہوا ہو اور کبھی
اسبغول جن اور گلقند پڑا ہوا کیونکہ صفرا کیو دست کی راہ نکلتا ہی یا فقط سیب کا شربت گلاب کے ساتھ یا خرفہ کا شیرہ
سیب کے شربت کے ساتھ ہی اور اکثر اوقات حرارت کے غلبہ کے وقت تھوڑے سے کافور کی احتیاج خرفہ
کے شیرہ کے ساتھ ہوتی ہی اور سیب کا شربت اور ذرا سی افیون چار جو زعفران سے اصلاح کی ہوئی کے لیے
کھلا فائدہ ہی کیونکہ افیون ٹھنڈک کرتی ہی اور تقویت دیتی ہی اور تخدیر کرتی ہی لیکن خشکی ہچکی مین پس شروع
والی مین اسی ہچکی سے اور یہی وہ ہی جسمین خشکی اس پایہ پر نہین پہونچی ہی کہ اعضاء کے جوہر مین قرار پکڑے

ہوئی اصلی تری کو فنا کردے تو اکثر اوقات انہین بادام کے روغن اور نیلوفر کے شربت سے مدد پہنچا تھوڑی سی
افیون کے ساتھ فائدہ کرتے ہین تاکہ افیون محرقہ خشکی کرنیوالی حرارت کو تسکین دے اور خشکی مین زیادتی نکرے
اور انہین خشخاش کی کثرت کرنا چاہیے کیونکہ خشخاش ٹھنڈک اور تلیین کرتی ہی اور اپنی چکنائی سے ارخاء یعنے لٹکاؤ پیدا کرتی ہی
اور مستحکم کے لیے اس سے یعنے خشکی سے کوئی امید نہین ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور چاہیے کہ زندگی
دراز ہونیکی حرص کیجائے ان چیزون سے کہ ہم بیان کر چکے ہین کیونکہ ان بیان کی ہوئی چیزون سے اگرچہ اصلی رطوبتونکا پھر آنا
حاصل نہین ہوتا ہی تو بھی خشکی کے زیادہ ہونیکو ان پہ دن مانع آتی ہین اور باقی رطوبتونکو تحلیل ہونے سے بچاتی ہین
غذا انمین لیکن بلغمی مین تو کلیان نکلے ہوئے کبوترون کے بچے یا جوزے یا چڑیان یہ سب سوکھا دھنیا اور
مصطگی اور کالی مرچ اور دارچینی اور زعفران پڑے ہوئے لیکن صفراوی مین تو جوزے اور سیہے کا گوشت
ہی کیونکہ یہ زیادہ تر ہوتا ہی اگر ہضم قوی ہوگا اور لوکی یا آلو بخارا اخیر یعنے گاڑھے کیے ہوئے خشخاش سے خوشبو کیے
ہوئے سوکھے اور ہرے دھنیے سے یا چھلے ہوئے جو اور دھنیے سے لیکن سی مین تو جوزے آش جو اور گیہون کے پانی کے ساتھ
خشخاس اور لوکی کے ساتھ یا شوربون کے ساتھ اور ان سب مین سوکھا دھنیا ضرور ہی کیونکہ انہین قبض اور تخدیر اور تبرید اور تسخین ساتھ
ہی ہوتی ہی لگانیکی دوائین لیکن ٹھنڈی ہچکی اور بلغمی مین تو سوسن کا تیل یا کٹ کا تیل یا روغن گل ملا ہوا یا جھڑ کے
ساتھ اور مصطگی اور لونگ کے ساتھ اور لیپ بالچھڑ اور مصطگی اور زعفران اور بنفشہ کا تاکہ بنفشہ معدے کے نیچے مین
ہچکیون سے جو ڈھیلا پن پیدا ہوا ہی اسے دور کردے اور بالچھڑ اور لونگ کے لذع کی اصلاح کردے یا ستو لونگ کے
پانی کے ساتھ مین لیکن صفراوی مین تو لوکی کے بیج یا بنفشہ کا تیل یا لوکی کا تیل روغن گل مین یا گلاب مین ملا ہوا تقویت کے
لیے اور صندل اور روغن گل ملا ہوا اور اکثر اوقات انمین کافور زیادہ کر دیا جاتا ہی جیسے مرہم صفراوی کے لیے
سفید موم دھویا ہوا تاکہ موم مین سے گرم لطیف جوہر ملا ہوا دور جائے اور معتدل ہو جائے اور ہرے دھنیے
کا پانی اور لوکی کے بیجون کا مغز اور بنفشہ کا تیل اور گلاب اور جو بھر کافور نیمگرم استعمال کیا جائیگا تاکہ نیم گرمی
خلاء مین کے ارخاء کرنے پر اعانت کرے پھر معدے تک دوا کے اثر کا پہونچنا آسان ہو جائے اور معدہ
مین سے کھچاؤ جاتا رہے لیکن خشکی والے مین تو بنفشہ کا تیل اور اسبغول کا لعاب یا روغن گل اور اسبغول کا لعاب
اور گلاب ہی اور انمین بہت ہونا خوشبو اور عطریت کا سزاوار ہی اور کل وہ چیزین جنکو معدے کی تقویت مین
ہم کہہ چکے ہین اس چیز مین کہ جسکا استعمال ہچکی کی بیماری مین اندر سے اور باہر سے کیا جائے کیونکہ خوشبو معدے کی
قوت کی حفاظت کرتی ہی اور قوت دینے والی چیزین موذی کے دفع کرنے پر معدے کی مدد کرتی ہین اور جنبش دینے والی
سخت حرکتون کے لیے مادی ہچکی کی تسکین دینے مین عجیب تاثیر ہی کیونکہ شدت کا اضطراب طبیعت کیلیے واقع ہوتا ہی
کہ اس سبب سے ردی مین اور قوتین حرکت مین آتی ہین اور انمین قوی اشتعال عارض ہوتا ہی کہ جسکے ساتھ چپا ہوا معدے مین کا

بیان چھینک

چپکا ہوا مادہ لطیف ہو جاتا ہی اور اس مقام سے کہ جسمین یہ جبتک ہی ہچکی پیدا ہوئے جائیگی اکھڑ جاتا ہی اور اس لیے کہ بدن کے کانپ اُٹھنے کے وقت مواد جنبش مین آجاتے ہین اور اپنے مقام سے اکھڑ جاتے ہین اور مندفع ہو جاتے ہین اور یہی حال ہی چھینک کا کہ ہچکی کے تسکین دینے مین اسکے لیے عجیب تاثیر ہوتی ہی کیونکہ یہ ایک ایسی شئی حرکت ہی کہ مواد کو ہلا دیتی ہی اور انکا اُکھاڑ ڈالتی ہی اور یہ مادہ اسوقت مین تحلیل ہو جاتا ہی یا استفراغ پا جاتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اس کی شان سے نیچے وار کو بدن کے سوراخون مین کی چیز کا دفع کر دینا ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے پیٹ کے بچے اور اسکی جھلی کے نکالنے پر مدد کرتی ہی اور اسی سبب سے چھینک کے آنے سے سونگھی ہوئی ہوا مین کچھ نیچے وار کو مندفع ہو جاتا ہی اور یہی حال ہی قی کا اس لیے کہ قی مادون کو سارے عضوون سے اکھاڑ ڈالتی ہی خاص معدے مین سے اور ان دونون سے کم یعنے چھینک اور قی سے اسمین سانس کا رکنا ہی کیونکہ سانس کا بند کرنا دل کی تسخین کرتا ہی اور حرارت کو ہیجان مین لاتا ہی پھر مسام کیطرف نکلنے کو استنشاق کے لیے سانس حرکت کرتی ہی بس عضاء کے سطحون مین لے بٹھے ہوئے خلط حرکت کرتے ہین اور بعضین تحلیل کر ڈالتا ہی اور یہ بھی ہی کہ جو ہوا کہ سانس کے نکالنے سے نکلتی ہی رگون مین بھر آتی ہی اور اسکے ساتھ روحین اور خون اور اصلی حرارت ہوتی ہی اور اعضاء کی سطحون پر پہونچتی ہی اور ان مین کے چپکے ہوئے خلطون کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور زور سے چلانا کیونکہ اسے سانس کا بند ہونا اور سینہ کی جھلیون کی کے اور سانس لینے کے آلات کی حرکتین شدت سے لازم آتی ہین اور اس سے دل مین شدت کی سخونت لازم ہوتی ہی اور مجاورت کے پائے جانے سے دل سے معدے کی طرف سرایت کرتی ہی اور ٹھنڈے پانی کی ریزش سے تھرتھراتا بدن پر غفلت کے حال مین کیونکہ تھرتھرانے کے وقت جمے ہوئے مواد اکھڑ جاتے ہین اور تحلیل ہو جاتے ہین اور یہ بھی ہی کہ روح اور اصلی حرارت سو ذی سے بھاگ کر اندر وار جمع ہوتی ہی پھر خلطون کو حرکت دیتی ہی اور پگھلاتی ہی اور تحلیل کرتی ہی خاص جسوقت کہ چھڑکا جاتا ہی ٹھنڈا پانی خاص منھ پر کیونکہ منھ دماغ سے نزدیک ہی اور حواس اسمین بہت ہوتے ہین بس اس مین اذیت کا حس کر لینا سبب ہوا کرتا ہی اور یہی حال ہی اچانک غصہ کا یا ڈر کا یا ان دونون کے سوا نفسانی عوارض مین سے ہر ایک کا کیونکہ یہ چیزین اضطراب کے ساتھ روح اور اصلی حرارت کو حرکت دیتی ہین پھر آن کے ساتھ جمے ہوئے اخلاط حرکت مین آتے ہین اور جنبش کرتے ہین اور تحلیل ہو جاتے ہین اور ان کی اس بات پر وہ قوی تھرتھری سبین ہوتی ہی جو انسے پیدا ہوتی ہی پس اسکے ساتھ اخلاط جنبش مین آتے ہین اور انہی اس مقام سے کہ جسمین چپکے ہوئے ہوتے ہین دور ہو جاتے ہین اور کھٹ مٹھی یہی کا بہت کھانا اسی وقت ہچکی کا موجب ہوتا ہی باوجود اسکے کہ یہی معدہ اور فم معدہ کی قوت اپنی ترشی سے کرتی ہی اور اپنی عفوصت سے اسکے جرم مین ناگوار قبض پیدا کرتی ہی کہ اس سے وہ بات پیدا ہوتی ہی جو تشنج سے پیدا

ہوتی ہی اور راحتی یسے کہ یہی فم معدہ کے ریشون مین اکثر دن کو بند کر دیتی ہی پس اس سے کبھی فم معدہ اذیت پاتا ہی

قی اور ابکائی اور متلی انکا سبب یا تو صفراوی خلط ہی یا جلا ہوا سوداوی خلط ہی جیسا کہ مراق والے لوگونکو (قی اور ابکائی اور متلی)
عارض ہوا کرتا ہی کہ یہ خلط معدے کے منھ پر گرتا ہی اور اسے اپنی حدت اور لذع سے اذیت دیتا ہی اور اسے اُس
دفع کے لیے متقاضی بنا دیتا ہی اور اگر یہ قعر معدہ کو اذیت دیتا تو ضرور اسے نیچے دار دفع کرنے کے لیے معدہ متقاضی ہو جاتا اگر
یا ارخا کرنیوالی رطوبت ہی کہ فم معدہ کو تر کر دیتی ہی اور سستی اور ڈھلا ڈھلاہٹ پیدا کرتی ہی اور تر کرنیوالی تر کیفیت سے اُس سے اور
بھی فم معدہ کو اذیت دیتی ہی یا سادہ سوء مزاج ہی کہ اپنی کیفیت سے اذیت دیتا ہی اور اسکا اکثر گرم ہوتا ہی کیونکہ یہ فم معدہ کے مزاج سے
ضد رکھتا ہی اور یہ دونون فاعلی کیفیتون مین سے زیادہ قوی کیفیت ہی یا گندی چیز کا تخیل کرتا ہی مثل شہد کو گوہ خیال کرنے
کے حکایت کی گئی ہی کہ گندی چیزون کے تخیل کرنیوالون مین کسی نے طبیبون مین سے ایک دانائی کے دعوے کرنیوالے
طبیب سے متلی کی شکایت کی پس اس طبیب نے کہا کہ چوہے کے سر بھر گلقند لے اور اس پر سینگی بھر پانی ڈال اور
اسے یہان تک ہلا کہ مثل تھوک کے ہو جائے اور اسے پی لے پس طبیب کا ترکیب بتانا تمام ہوا تھا کہ اسی
جگہ پر اس نے قی کر ماری یا کھانیکے لیے لازم جان لینا ہی ایسی چیزون کو جو کھانیکو گندہ کر دیتی ہین مثل مکھیون کے
اور اسکا سبب وہی ہی جو بیان ہو چکا ہی کہ وہمی تخیلات بدنی حادثون کے سبب ہوا کرتے ہین پس جب آدمی گندہ
کرنیوالی چیز کا تخیل کرتا ہی یا اسے دیکھ لیتا ہی اور متخیلہ قوت مین مضبوط پڑ جاتا ہی تو معدے مین گندیدگی آ جانے کا موجب
ہو جاتا ہی پھر معدہ اس سے کراہت رکھنے کے سبب سے اذیت پاتا ہی یا پیاس کے تخمے اور فساد ہضم کا ہوتا ہی کیونکہ
معدہ فاسد غذا سے اذیت پاتا ہی اور ضعیف ہو جاتا ہی پھر جو غذا اس پر وارد ہوتی ہی اس سے اُبھارتا ہی

علاج قی کی مانع دوائین کہ وہی قابض دوائین ہین اسلیے کہ یہ چیزین معدے کو جمع کرتی ہین اور اسے مضبوط (علاج)
کرتی ہین پس قوت ماسکہ قوی پڑ جاتی ہی اور خوشبودار دوائین کیونکہ یہ دوائین غذا کی مناسبت معدہ سے
رکھتی ہین ساری روحون اور قوتون کی تقویت کرتی ہین اور ساری بھوک لگانے والی دوائین
کیونکہ یہ معدے کے مناسب ہین اور طبیعت ان پر اشتیاق کے ساتھ توجہ کرتی ہی متلی کو اور ہر وقت کے
جی متلانے کو اور ابکائی کو اور قی کو فائدہ مند ہین اس لیے کہ طبیعت ان کے سبب سے معدے مین کی
چیز کو روک رکھتی ہی اور قی کی حرکت سے حرکت نہین کرتی ہی اور بھنکی ترکیب دی ہوئی سماق
اور دھنیے اور گلاب کے زیرے اور فیلوچن سے قی کی تسکین دینے مین مفید پڑتی ہی اس سبب سے
کہ اس بھنکی مین قبض اور عطریت اور رطوبتونکا چوس لینا اور حس مین خدر کر دینا ہی اور قابض چیزین بسبب لگانا فائدہ مند ہی
پھر اگر قی کے ساتھ طبیعت کے بستہ ہونے کا اتفاق پڑے تو بھیگی ہوئی املی کا پانی فایدہ کرتا ہی اگر قی گرم سوء مزاج
کے سبب سے ہو گی کیونکہ املی طبیعت کی تلیین کرتی ہی اور صفرے کو دستون کی راہ سے نکالتی ہی اور گرم

معدے کی تقویت کرتی ہی اور کبھی قابض چیزون کا استعمال قی کے روکنے کے لیے کیا جاتا ہی اور تلیین کرنیوالے
حقنون سے طبیعت کی تلیین کیجاتی مناسب حقنون سے تاکہ ان سے طبیعت کی بستگی جاتی رہے بلکہ اسکے کرنیکے
سبب سے اسہال لانیوالی دوائون سے ضرر پیدا ہوا اور کبھی قی کا علاج جب کہ مادے سے ہوتی ہی فاسد خلط
کے تنقیہ سے کیا جاتا ہی قی کے موجب فاسد خلط کے تنقیہ سے قی کے ساتھ اس چیز سے جسکا جذب معدے
تک سے بڑھکر جاتا ہو خاص جسوقت مین کہ بدن بھرا ہوا ہو کیونکہ قوی جاذب ان فضلون کو جو بدن مین
ہوتے ہین معدے کی طرف حرکت دیتا ہی پھر قی کا سبب زیادہ ہو جاتا ہی بس اس لیے سزاوار ہی کہ قی کیجائے
گرم پانی سے پیے تنہا یا گرم پانی سے یا سکنجبین کے ساتھ یا مولی کے پانی اور شہد کے ساتھ اگر وہ مادہ جو معدے مین
گاڑھا اور چپچپا ہو کہ نہ نکلے مگر اس چیز سے جسکے لیے قی لانیوالی چیزون سے بڑھکر قوت ہوتی ہی تاکہ معدہ پاک
ہو جائے موذی مادے سے پھر قی منقطع ہو جائے اسکے سبب کے منقطع ہو جانے سے کلیجے کے امراض
اور اس کے مزاجون کی علامتین حرارت کی علامتین شدت کی پیاس خشکی کرنیوالی حرارت کے سبب سے
اور اسکی تعدیل کیطرف شدت کی احتیاج سے اور جلنے سے حفاظت کرنیکی طرف پانیکے اسکے ساتھ ملنے کی احتیاج
پڑنے سے اور نہین ٹھہرتی ہی مگر پینے پر اتنی مدت کے گزر جانیکے بعد کہ جسمین پانی کلیجے تک پہونچ جاتا ہی برخلاف
معدی پیاس کے کیونکہ یہ معدے پر پانی کے وارد ہونے کے شروع کے وقت ٹھہر جاتی ہی اور کم
خواہش کھانیکی کلیجے مین صفرے کی پیدائش کی کثرت سے اور اسمین سے کچھ معدے پر ریزش کرنے سے
یا معدے کی ذات مین کثرت سے صفرے کے پیدا ہونے سے معدے کے گرم ہونیکے سبب سے کلیجے کی مشارکت سے
علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ خود گرمی بھوک کو ساقط کر دیتی ہی اس طریق پر کہ مذکور ہو چکا ہی اور سوزش کلیجے کے
اطراف مین اور پیشاب کا رنگین ہونا اسطرح پر کہ ناری ہو یا زعفرانی ہو صفرے کی پیدائش کی کثرت سے اور پیشاب کے
ساتھ اسمین کا بہت سا مل جانے سے اور گرمائیون سے ضرر پانا ہین اسلیے کہ یہ حرارت کی تقویت کرتی ہین
ٹھنڈک کی علامتین دونون ہونٹون کا اور زبان کا سفید ہونا خون کی کمی سے خاص اوپر کے عضو ونمین اسواسطے کہ
ٹھنڈک خون کو اوپر چڑھنے سے مانع آتی ہی اور ان اعضا مین سفیدی فقط اسلیے ظاہر ہوتی ہی کہ انکا اصلی رنگ
غدت کا سرخ ہوتا ہی کیونکہ یہ اپنے جوہر کی نخافت سے بہت سے خون کو قبول کر لیتے ہین اور یہ اعضا باوجود اس کے
جلد کے رقیق اور پیچھے بہت سے رکھنے والے ہوتے ہین پھر جب خون کم ہو جاتا ہی تو اصلی سفیدی کہ سارے
اعضا کے بیے لازم ہی انمین جلد ظاہر ہونے لگتی ہی اور پیاس کا کم لگنا موجب کے منتفی ہو جانے سے اور رنگ کا
بگڑ جانا اسطرح پر کہ اسکی رونق ٹھنڈک کے سبب سے جاتی رہے کہ ٹھنڈک ملاحت کی موجب ہوتی ہی کیونکہ
جلد کو کثیف اور سخت کر دیتی ہی اور اس سبب سے کہ خون کم پیدا ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ خون غلیظ ہو جاتا ہی

اس لیے کہ رنگ کی چمک اور تازگی فقط پتلے لطیف بہت سے خون کے سبب سے ہوتی ہی جبکہ خون ظاہر جلد کیطرف
آتا ہی پھر جب خون کم ہوجاتا ہی اور منفذ تنگ اور کثیف ہوجاتے ہین تو رنگ خراب ہوجاتا ہی اور کبھی خلط کے
سبب سے سیاہی کیطرف مائل ہوجاتا ہی اور کبھی سبزی کیطرف مائل ہوتا ہی خون کی کمی سے پیدا صفرا کے ساتھ سودے کے
مرکب ہونیسے اور اس سبب سے کہ کلیجہ جب ٹھنڈا پڑجاتا ہی تو صالح خون کے پیدا کرنے سے اور باقی خلطونکے صفرے
جدا کرنے سے ضعیف پڑجاتا ہی پھر یہ فاسد خون خلطون کے ساتھ اعضا کیطرف جاری ہوتا ہی اور اس خون سے
پیدا روح تھوڑی سی بلغمی ہوتی ہی اور افراط سے بھوک لگنا کلیجے کی مشارکت سے معدے کے ٹھنڈے پڑجانیکے سبب سے
کیونکہ ٹھنڈک اگر کلیجے سے مخصوص رہتی ہی تو اس سے بھوک پیدا نہین ہوتی ہی اس سبب سے کہ کلیجے کی جاذبہ قوت
ضعیف پڑجاتی ہی خشکی کی علامتین منھ کا خشک ہونا اس سبب سے کہ معدہ کلیجے کی خشکی کے وقت خشکی عارض ہوا
کرتی ہی اور اس بات مین منھ معدے کا شریک ہوجاتا ہی اور شدت سے پیاس لگنا منھ اور معدے کی خشکی کے سبب سے
اور پیشاب کا پتلے ہونا اس لیے کہ پانی پر پیشاب کے قوام کی زیادتی فقط اس سبب سے ہوتی ہی کہ اسمین فضلہ رطوبتونکی
مائیت ملجاتی ہی اور جبکہ کلیجے مین کے پیدا اخلاط ارضی ہوتے ہین تو پیشاب کے غلیظ کرنیوالے جز فضلیہ رطوبتون سے
نہایت کم جدا ہوا کرتے ہین اور نبض کا سخت ہونا کیونکہ نبض کی نرمی فقط اس مین انحصار کرنیوالی رطوبت کے
سبب سے ہوتی ہی اور جب اسکی طرف کلیجے سے کہ وہ خون کو اپنے خشک مزاج پر بدل لیتا ہی پہنچنے والی
غذا پر ارضیت غالب ہوتی ہی تو ضرور سخت ہوتی ہی اور بدن کا دبلے ہونا کلیجے سے بدن کیطرف خشکی کے سرایت کرجانے سے
کیونکہ کلیجے مین کے پیدا ہوئے اخلاط مین ارضیت پائی جاتی ہی رطوبت کی علامتین منھ کا بیج کیونکہ رطوبت اصلی
حرارت کو چھپا لیتی ہی پھر ٹھنڈک غالب آجاتی ہی اور ہضم ضعیف پڑجاتا ہی اور بلغم اور رطوبتون کی کثرت ہوجاتی ہی
اور ان رطوبتون مین سے کچھ سر کیطرف چڑھ جاتا ہی اور منھ اپنے سوراخدار ہونے کے سبب سے
انھین قبول کرلیتا ہی پھر تہبیج پیدا ہوجاتا ہی اور زبان کا تر ہونا معدے کی رطوبت کے سبب سے اور پسلیون پر کے
گوشت کا ڈھیلا ڈھالے ہونا رطوبتون کے بہت ہونے سے سوء قنیہ والے کے بدن کی طرح پر بدن کے ہوجانے سے
لیکن ڈھیلا ڈھالا پن پسلیون پر کے گوشت مین بہت بڑھکر ہوتا ہی کیونکہ پسلیون کو کلیجے سے قربت ہوتی ہی اور مرکب
مزاجون کی علامتین علامتونکا مرکب ہوتا ہی ان علامتون کا کہ مفرد مزاجون مین بیان ہوچکی ہین سبب کلیجے
کا ضعیف ہوجانا یعنے کلیجے کی قوتون کا ضعیف یا سب کی سب قوتون کا یا بعضی قوتونکا اور حقیقت
مین یہ کلیجے کی ساری بیماریون کا تابع ہوتا ہی اور ان مین سے بعض کے لیے ظاہر شکل درمون کے ہین جبکہ کلیجے کی
بیماریان ایسے خاص نامون سے مختص ہین کہ ان سے وہ مرض پہچانے جاتے ہین کہ جو انسے خاص کیے گئے ہین جو مرض
کہ ظاہری علت سے نہین ہوتا ہی عام نام سے خاص کیا گیا اور وہی ضعف ہی اور اکثر ضعف سادہ سوء مزاج سے ہوتا ہی کیونکہ

فعلون کا کمال جہان اعتدال سے ہوتا ہی تو ضعف کلیجے مین اعتدال سے خارج ہو جانے سے ہوتا ہی اور اعتدال سے خارج ہونیکا متوقع ہونا آسان ہوتا ہی یا مادی سے یا مادی سو مزاج سے کیونکہ کلیجہ سارے خلطونکا معدن ہی اور باوجود اسکے کلیجے کی رگین نہایت تنگ ہوتی ہین پس کلیجے کا اعتدال سے منحرف ہوجانا ان خلطون مین سے ہر ایک کی زیادتی سے بہت ہوتا ہی اور پہچانا جاتا ہو ضعف مزاجی کلیجے مین کا کلیجے کے فعلون مین ضرر کے پیدا ہونے سے یا فعلون سے انفعال کی سلامتی اور ضرر کے اعتبار سے کہ مزاج کے معتدل ہونے اور منحرف ہونے تک پہونچاتا ہی بے ورم اور پھوڑی کی علامتون کے کلیجے مین کے اور کبود کا رنگ اور یہی وہ شخص ہی کہ جسکے کلیجے کی بیماری پوشیدہ ہو جس کے لیئے ظاہر ہو کلیجے کی ضعیف کرنیوالی ہو اس قول پر جو جالینوس سے منقول ہوتا ہی اکثر زردی اور سفیدی کیطرف مائل ہوتا ہی اس لیئے کہ سارے اصلی اعضا کا رنگ سفید ہوتا ہی اور صحت مین فقط خون کی کثرت کے سبب سے یہ رنگ کم ظاہر ہوا کرتا ہی پھر جب خون کم ہوجاتا ہی تو زردی ظاہر ہونے لگتی ہی کیونکہ سرخی کا رنگ دینے والا جب گھٹ جاتا ہی تو رنگ زردی مائل ہو جاتا ہی اور اسی سبب سے جب سرخ شراب مین پانی ملا دیا جاتا ہی تو ساری شراب زرد ہو جاتی ہی اور اس زردی کے اصلی سفیدی کے ساتھ ملنے کے وقت مرکب رنگ ظاہر ہونے لگتا ہی اور یہ امر اکثری ہوتا ہی اسلیئے کہ یہی ہی کبود کا رنگ اور کبھی ٹھنڈک کی افراط کیوقت نیلا ہوا کرتا ہی اس سبب سے کہ خون جم جاتا ہی اور جلد کثیف پڑجاتی ہی اور جلد کے سوراخون مین کے ہوائی شفاف اجزا نکلنے لگتے ہین اور اسے یعنی کلیجے کے ضعف کو غذا کے نفوذ کرنیکے وقت ملائم درد اکثر لازم ہوتا ہی کلیجے مین غذا کے نفوذ کرنیکے وقت لیکن درد کے لازم ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ سدے نہین کھجاؤ کرنیوالے ریاح پیدا ہوتے ہین اور کلیجے مین غذا کے نفوذ کرنیکے وقت یہ درد بہت ہوتا ہی اس لیئے کہ اس وقت مین ریاح کی پیدائش مادے کے بہت ہو جانے کے سبب سے بہت ہوا کرتی ہی اور اس سبب سے کہ کلیجہ اسوقت مین غذا سے بوجھل پڑجاتا ہی اور لٹک پڑتا ہی اور کھنچنے لگتا ہی اور کلیجے کا غلاف نیچے وار کھنچتا ہی اور راوے یہ کہا جاتا ہی کہ کلیجہ اسوقت مین بوجھل ہو جاتا ہی اور اس پر غذا بار ہو جاتی ہی کیونکہ اسمین ہضم اور دفع کرنیکی تصرف سے عجز ہوتا ہی پس کھجاؤ کرتا ہی اور درد مین نرمی ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ کلیجہ گوشت کا ایک نرم عضو ہی کہ کھجاؤ کے قبول کرنے کے قابل ہوتا ہی لیکن قلیل طور پر اسوقت کے سوا مین سوء مزاج کے سبب سے کبھی اسے درد بھی لازم ہوا کرتا ہی پھر اگر قوت جاذبہ مین ضعف ہوتا ہی تو اس پر پائخانہ کی کثرت اور اسکی نرمی اور اسکی سفیدی دلالت کرتی ہی اس سبب سے کہ رقیق کے لوس جو گاڑھے آشجو کی سفیدی سے مشابہ ہی ثقل کے ساتھ کلیجے کی طرف منجذب نہونیکی حالت مین سند فع ہوتا ہی پھر اگر اس کے ساتھ پیشاب مین رنگ اور قوام مین نضج ہوتا ہی تو ضعف قوت جاذبہ مین فقط ہوتا ہی نہ ہاضمہ مین پھر اگر پیشاب رنگ اور قوام پکا ہوا نہین ہوتا ہی اور اس کے ساتھ پائخانہ سفید ہوتا ہی تو یہ بات اس پر دلالت کریگی کہ دو قوتون یعنے جاذبہ اور ہاضمہ مین ضعف ہی اور اگر ضعف ہاضمہ مین ہوتا ہی تو خون مین مائیت بہت ہو جاتی ہی پھر فصد کے وقت مائی خون نکلتا ہی

اسواسطے کہ پورے ہضم کے وقت تبخیر کے ساتھ خون کی مائیت تحلیل ہو جاتی ہی اور اسکے لیے معتدل قوام حاصل ہو جاتا ہی
اور جو خون مین سے اعضا کیطرف پہونچتا ہی بے ہضم ہوکے پہونچتا ہی پس منھ مین اور ہاتھ پانون مین تہیج ہو جاتا ہی اور پیشاب
کا رنگ سفید ہو جاتا ہی یعنے شفاف مائی ہو جاتا ہی اسواسطے کہ اگر پیشاب مین ہضم ہو جاتا تو ضرور اسکے
ساتھ فضلے مندفع ہوتے اور یہ فضلے پیشاب کو رنگ اور قوام کا افادہ کرتے اور پیشاب ہاضمہ پر یعنے کلیجے مین کی
قوت ہاضمہ پر اسکے ضعف مین اور اسکی قوت مین زیادہ دلالت کرنیوالا ہوتا ہی کیونکہ پیشاب کلیجے سے جدا ہوتا ہی
اور یہی پیشاب کلیجے کے ہضم مین کے فضلون مین سے ہوتا ہی پس اسی سبب سے اسے اسپر یہ دلالت ہوتی ہی
اور باقیانہ جاذبہ پر یعنے کلیجے مین کی جاذبہ پر زیادہ دلالت رکھنے والا ہوتا ہی اسواسطے کہ جاذبہ کے قوی ہونے کے وقت کیلوس
رقیق کیلوس کلیجے کی طرف کھنچ جاتا ہی اور اسمین بالکل ثفل چھن جاتا ہی اور جاذبہ کے ضعف کے وقت اسکی طرف
جذب نہین ہوتا ہی بلکہ ثفل کے ساتھ مندفع ہوتا ہی اور اگر ضعف قوت ماسکہ مین ہوتا ہی تو کلیجے کے غذا سے
بھرے ہونیکے وقت ثقل کا ہمیشہ حس کلیجے مین نہین ہوتا ہی بلکہ جلدی سے جاتا رہتا ہی اور یہ بات جبھی صحیح
ہوتی ہی جب کلیجے مین غذا کے نفوذ کرنے کے وقت ثقل کلیجے پر عارض ہو اور اسکا ہونا لازم نہین ہی اور
ماسکہ کے جلدی کرنیکی مقدار پھر ہضم مین نقصان رہجاتا ہی کلیجے مین غذا کے رو کے رہنے سے خالی ہو جانے
مین پس جس قدر کہ رو کے رہنے کا زمانہ کم ہوا کرتا ہی اتنا ہضم ناقص ہوا کرتا ہی اور اگر ضعف دافعہ مین ہوتا ہی
تو خون مین سے سودے اور صفرے اور مائیت کی جدائی کم ہوا کرتی ہی کیونکہ دافعہ تو وہی قوت ہی جو ان
مین سے ہر ایک کو معین مقام کیطرف دفع کرتی ہی پھر خون انسے متمایز ہو جاتا ہی اور جب قوت دافعہ ضعیف
ہو جاتی ہی تو ان مین سے ہر ایک کو اسکے مقام پر نہین رکھ سکتی ہی پھر یہ سب خون کے ساتھ ملے ہوکے باقی
رہجاتے ہین پس بدن مین ڈھلا ڈھلاہٹ سودے سے ملی ہوئی زردی کے ساتھ حاصل ہو جاتی ہی اور پاخانہ
کم رنگ دار ہوتا ہی اس سبب سے کہ صفرا کلیجے سے پتے کی طرف مندفع نہین ہوتا ہی یہانتک کہ پتے سے
آنتون کیطرف مندفع ہو اور بول یعنے پیشاب کم رنگ دار ہوتا ہی اس سبب سے کہ صفرا خون سے جدا نہین ہوتا ہی
اور پیشاب کے ساتھ ضروری مقدار پر مندفع نہین ہوتا ہی اور قیام کی حاجت کم ہوتی ہی یعنے پاخانہ جانیکی اسلیے
کہ صفرا تو وہی ہی جو پتے سے آنتون پر اپنی ریزش کرنے سے آنتون مین اور پاخانہ کے مقام کی مچھلیون مین لذع کرتا ہی
پس پاخانہ کے دفع کرنے پر قوت دافعہ کو ہشیار کر دیتا ہی پھر جب صفرے مین سے کچھ آنتون پر نہین گرتا ہی تو پاخانے جانیکی
حاجت محسوس نہین ہوتی ہی اور اسی وجہ سے اسکے ساتھ قولنج عارض ہو جاتا ہی اور کھانیکی خواہش گھٹ جاتی ہی اس
سبب سے کہ کلیجے سے تو سودا تلی کیطرف دفع ہوتا ہی اور نہ تلی سے معدے کے منھ پر گرتا ہی تو بھوک پر ہشیار کرے اور
کلیجے مین ضعف کرنیوالے سوء مزاج پر سوء مزاج کی قسمون یعنے مزاجون کی علامتون سے کہ پہلے مذکور ہو چکی ہین

استدلال کیجاتی ہی علاج مزاج کی تعدیل اس چیز سے کہ جسمین عطریت ہوتی ہی کہ قوتون کی تقویت کرتی ہی کلیجے کی قوتونکی
اور جس مین قبض ہوتا ہی کہ کلیجے کے جرم کی تقویت کرتی ہین روح کو تحلیل ہو جانے سے مانع ہوتی ہی اور تنشیف کرنے
سے اور سخت کرنے سے کلیجے کی قوتون کی حفاظت کرتی اور تفتیح ہوتی ہی کہ سددن کو زائل کردیتی ہی اسلیے کہ جو غذا کہ کلیجے
پر وارد ہوتی ہی وہ بہت ہوتی ہی اور اسکی رگین تنگ ہوتی ہین پس انمین سدے بہت پڑ جاتے ہین خاص کلیجے کے ضعف کیوقت
اور نضج دینا اور تلیین کرنا ہی کیونکہ دفع مین رگون مین کا بند مواد فقط نضج اور تلیین کے بعد ہی آسان ہوتا ہی اور ہم گرم اور
ٹھنڈی دوائین شمار کیے دیتے ہین پس ان مین سے احتیاج کے مطابق اختیار کرلینا چاہیے اور وہی ہین زعفران پس
زعفران مین عطریت ہی اور تفتیح اور نضج دیتا ہی اور قبض ہی اور موثر مینے منقے بیجون کے ساتھ پس منقون مین مٹھاس
ہوتی ہی جس سے جلا اور تفتیح کرتے ہین اور نضج دیتے ہین اور ذرا سی ترشی ہوتی ہی جس سے تقویت کرتے ہین اور
تقطیع کرتے ہین اور انکے بیجون مین ایک طرح کا قبض ہوتا ہی کہ اس سے قبض کرتے ہین لیکن سزاوار ہی کہ جید طرح سے
چبائے جائین یا باریک پیس ڈالیجائین تاکہ اس کے بڑے بڑے جز چھوٹے پڑ جائین پس گودے کے ساتھ انکا
نفوذ ہو جائے اور اسی سبب سے موثر کلیجے کے ہم شکل دوستون مین سے ہی اور یہی دوستی دوا کی مفید خاصیتون سے
افضل ہوتی ہی اور دارچینی کیونکہ یہ خوشبودار ہوتی ہی کلیجے کی تقویت کرتی ہی اسکے سددن کو کھولتی ہی تلیین کرنیوالی
نضج دینے والی تحلیل کرنیوالی ہوتی ہی اور اسمین مٹھاس ہوتی ہی اور تھوڑا سا قبض ہوتا ہی اور اذخر یعنے جر انکس کے
پھول اسلیے کہ یہ خوشبودار نضج دینے والے اور تلیین کرنیوالے اور تفتیح کرنیوالے اور قابض ہوتے ہین اور ریحانی
شراب کیونکہ ریحانی شراب اپنی عطریت سے اور قبض سے اور غذا پہنچانے سے کلیجے کی تقویت کرتی ہی
فضلون کی تفتیح اور تحلیل کرتی ہی اور انھین پتلا کرکے دفع کردیتی ہی اور راوند یعنے ریون چینی کیونکہ یہ اندرونی
عضوون کی تقویت کرنے والی اور مضبوط کرنے والی ہی اور تفتیح کرنیوالی ہی اور فاسد رطوبتون
کی خشک کرنیوالی اور نضج دینے والی ہی اور کلیجے مین اسکا اثر بہت قوی ہوتا ہی اور اسمین ایک
طرح کا قبض ہوا کرتا ہی اور انار کے دانے کیونکہ یہ تقویت کرنیوالے اور ترشی سے تقطیع کرنیوالے مٹھاس سے
تفتیح کرنیوالے اور جلاء دینے والے ہین اور زرشک اسلیے کہ زرشک مین ایک قبض کرنیوالی قوت ہوتی ہی
اس سے زرشک کلیجے کی تقویت کرتی ہی اور کاسنی کا عرق کہ قرع و انبیق سے یا نچوڑنے سے نکالا جاتا ہی
اور خود کاسنی شکر یا شہد کے ساتھ کیونکہ کاسنی اپنے مین کی تلخی اور میٹھے پن سے تفتیح کرتی ہی اور اپنے
مین کے کثیف اور ارضی جوہر سے قبض کرتی ہی اور مرکب دواؤن مین سے دنیاری شربت ہی کیونکہ اسمین
کاسنی کے بیج اور اسکی جڑ اور راوند اور گلاب کے پھول ہوتے ہین اور پھول کا اور اصول کا شربت کیونکہ
اسمین کاسنی کے بیج اور اس کی جڑ اور مو... اور اذخر کے پھول پڑتے ہین اور زرشک کی قرص کیونکہ

اُن مین زرشک اور گلاب کے پھول اور زعفران اور لاکھ اور راوند اور بالچھڑ پڑتی ہی اور گلاب کے قرص کیونکہ اُن مین
گلاب کے پھول اور بالچھڑ پڑتی ہی اور موز منے نشتے کھانا اور انار کے دانے نہایت درجہ کے مفید ہین اس سبب
سے کہ بیان ہو چکا کلیجے مین کے سدے انکی پیدائش اکثر حرکت سے ہوتی ہی غذاؤن کے بعد کی یعنے کھانیکے
بعد کی کیونکہ اسوقت مین حرکت غذا کو ہلاتی ہی اور اسے معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی ہی پھر ہضم جیسا نہین ہوتا ہی اور اسی
حال سے غذا کو نیچے اُتار دیتی ہی پھر بے ہضم ہوئے کلیجے مین چلی جاتی ہی پھر اس سے کلیجے کی رگون مین اُن کی
پیدائشی تنگی کے سبب سے سدے پیدا ہو جاتے ہین خاص غلیظ غذا مین اس سبب سے کہ محض غلاظت سدے کی موجب
ہوتی ہی پھر کیا حال ہو گا جب اسکے ساتھ ہضم ہونا مل جائے گا مثل بھٹے کے اور یہ ایک کھانا ہی کہ ہریسہ کی طرح سے
گوشت اور چاول اور دودھ سے تیار کیا جاتا ہی اور جب اُسکی امداد دودھ سے پوری ہو جاتی ہی تو اُسمین کچھ پسی ہوئی
شکر طبرزد ڈال دیجاتی ہی اور زریسہ کے اور یہ ایک طرح کا کھانا ہی کہ بے پورے اٹھے خمیر کی روٹی تیار کیا جاتا ہی اور شکر سے
یا شہد سے یا چھوارے کے شیرے سے اخروٹ یا بادام یا پستہ کے مغز کے ساتھ بھر دیجاتی ہی اور اس پر تلی کا تیل اور جلاب
ڈالدیا جاتا ہی اور ہریسہ کے اور یہ مشہور کھانا ہی خاص اگر غذا مین باوجود اپنے غلیظ ہونیکے چپچپی ہوتی ہو مثل بھٹے کے
کیونکہ چپچپی غذا رگون مین چپک بیٹھتی ہی اور اس کے اجزاء مین سے بعضے جزء بعضے جزون سے لپٹ بیٹھتے ہین اور
خاص اگر غذا مین باوجود اسکے باوجود غلیظ اور چپچپی ہونے کے میٹھی ہوتی ہین یعنے کلیجے کی طرف کا انجذاب شدت
سے رکھتی ہین کیونکہ ان غذاؤن کو باوجود کلیجے کے انسے محبت رکھنے کے انکے بہت غذا دینے سے انھین
کلیجہ اپنی طرف ہضم کے پورے ہونے سے پہلے جذب کر لیتا ہی اور یہ ہین مثل خبیصہ کے اور خبیصہ ایک حلوا ہی کہ یون
تیار کیا جاتا ہی کہ رطل بھر تلی کا تیل داغ کیا جاتا ہی پھر اسکے جوش کھانے کے وقت اسمین رطل بھر میدہ ڈالدیا جاتا ہی اور
یہان تک بھونین گے کہ اسکی خوشبو پھوٹ نکلے پھر اس پر تین حصہ شکر یا شہد یا شیرہ چھوارے کا ڈالدینگے اور ملائم
آنچ پر پکائین گے اور کفگیر سے چلائین گے یہان تک کہ چکنائی چھوڑنے لگے پھر اُتار لیا جائے گا لیکن میٹھی شراب
پس وہ اگرچہ پھیپھڑے کے سدون کو کھولتی ہی کیونکہ یہ لطیف ہوتی ہی اور تقطیع کرتی ہی اور بہنے والی دھونے والی
حرارت کی قوی ہوتی ہی اپنے جلدی نفوذ کرنے سے کلیجے مین سدہ ڈالدیتی ہی کلیجے مین نفوذ کرنے سے اس لیے کہ یہ
شراب ہی اور شراب کی شان سے جلد نفوذ کر جاتا ہی کیونکہ شراب کا قوام لطیف رقیق بہتا ہوا گرم ہوتا ہی اور کلیجہ اسے خوب
جذب کر لیتا ہی ہضم ہونیکے پہلے کیونکہ شراب میٹھی خوشبودار ہوتی ہی اور کلیجے کے مجرے تنگ ہونے مین نہایت
تنگ پھر شراب کلیجے کیطرف کچی چلی جاتی ہی پھر سدہ ڈال دیتی ہی مجرون مین لیکن پھیپھڑا لیس اُس کے
مجرے تو کشادہ ہوتے ہین اور اسکی طرف شراب چھنے اور صاف ہونیکے بعد پہونچتی ہی کیونکہ اسکے طرف
یا تو کلیجے کی طرف سے شراب جاتی ہی تو صاف ہو جاتی ہی اُسکے تنگ مجرون سے پھر شراب کے جو سے بز ونین سدیکا پڑنا

تفتیح از ادویہ

ممکن نہین اسلیے ہضم کے بعد معدے مین اور کلیجے مین اور رگون مین بس کلیجہ سے پھیپھڑے کیطرف پہونچنے والی چیز نہایت پتلی ہوتی ہی کہ پھیپھڑے مین سدے ڈالنا ممکن نہین بلکہ اسکے سدون کو کھول دیتی ہی اگر ہوتے ہین اپنے مین کے نضیج اور جلا اور غسل دینے سے اور تنفیذ سے اور تلطیف سے یا حاجز کے مسام سے یا اس جھلی کے مسام سے جو کہ نرخرے کے اور پھیپھڑے کے قصبہ کے درمیان مین ہوتی ہی ٹپکنے کی راہ سے اور یہ جھلی نہایت دبیز ہوتی ہی کہ اس سے پھیپھڑے مین ٹپک جانا ممکن نہین مگر اس چیز کا جو نہایت درجہ لطیف اور رقیق ہو بس وہ سدہ نہین ڈالتی ہی بلکہ تفتیح کرتی ہی اور کبھی خراب کھانے کی چیزون سے سدے پڑتے ہین مثل مٹی کے اور چونے کے اور کوئلے کے کیونکہ یہ چیزین صاف کیلوس مین ملجاتی ہین اور کلیجے مین نفوذ کرجاتی ہین اور کلیجے کی تنگ رگون مین ان مین سے غلیظ ارضی ثقل نہ نشین ہوجاتے ہین اور چپک بیٹھتے مین اور سدہ ڈالدیتے ہین اور کبھی سدہ پیدا ہوتا ہی شدت کے قبض رکھنے والے ترمیوون سے مثل زعرور کے کیونکہ یہ چیزین رگون کے اجزا کو جمع کرتی ہین اور انمین سے بعضے جزون کو اُن مین کے بعضے جزون مین جمع کردیتی ہین اور انھین ہر طرف سے ملاتی ہین بس سدہ ہوجاتا ہی اور کبھی پیدا ہوتا ہی سدہ خلطون سے یا انکی کثرت سے پھر رگون مین یہ ازدحام کرتے ہین اور ایک دوسرے پر یہ جم بیٹھتے ہین بس کلیجے کی رگون مین سہل سے نفوذ نہین کرتے ہین بس بند ہوجاتے ہین اور سدہ ڈالدیتے ہین یا خلطون کی غلاظت سے بس انکی گنجائش رگون مین نہین ہوتی ہی یہان تک کہ انمین نفوذ کرجائین بس بند ہوجاتے ہین یا خلطون کی چپچپاہٹ کے سبب سے بس رگون کے اطراف مین چپک جاتے ہین اور ان سے جدا نہین ہوتے ہین اور سدے اکثر مقعر کی جانب مین کلیجے کے مقعر مین کیونکہ جو سدہ ڈالنے والے مادے مین سے محدب کی طرف جاتا ہی وہ صاف ہوجاتا ہی ان تنگ مجرون مین جو مقعر مین ہوتے ہین بس وہ ثقل کو وہان چھوڑ جاتا ہی اور اس لیے کہ اسکی رگین یعنے محدب کی رگین زیادہ کشادہ ہوتی ہین پھر ان کی طرف آنے والا مادہ صاف ہونے کے بعد رگون کے پتلے شعبون مین سدہ ڈالے گا اور کبھی سدون کو کلیجے مین کے پائخانہ کی کثرت اور نرم ہونا لازم ہوتا ہی اگرچہ گیلوسی ہوتا ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین لیکن کثرت کا تو سبب یہ ہی کہ جس مادے کی شان سے ثقل ہوکر پائخانہ مین مندفع ہوتا ہی اس حال مین کہ اس مین وہ مل گیا ہی کہ جسکی شان سے کلیجے کی طرف نفوذ کرجاتا ہی پھر اس مین سے بہت کچھ خون بن جاتا ہی اور اس مین سے بہت ماہیت ہوکر دفع ہوجاتا ہی اور کچھ اُسمین سے صفرا اور کچھ سودا ہوکر جدا ہوتا ہی اور یہ سب جبھی ہوتا ہی جب یہ اس چیز مین ملجاتا ہی جسکی شان سے پائخانہ ہوکر نکلتا ہوا کرتا ہی بس پائخانہ ضرور کثرت سے آئیگا لیکن ملائم ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ رطوبت اور صافی جب کلیجے کیطرف جانیکی راہ نہین پاتی ہین تو معدے اور آنتون مین رہ جایا کرتی ہین اور اُن پر گران ہوجاتی ہین بس پائخانہ کے ساتھ نکل جاتی ہین مین کیلوسی ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ کیلوس ہونے سے تغیر جبھی ہوتا ہی جب کلیجے مین کوئی پتلی چیز نفوذ کرجاتی ہی اور اسے لازم ہوتا ہی

داہنی طرف کا ثقل اس سبب سے کہ کلیجہ اور ماساریقا پانی کے روکنے والے ہیں تنگ نفوذ کرنے والی چیز سے بھر جاتا ہو خاص جسوقت کہ سدہ محدب مین ہوا کرتا ہی پس اسوقت مین ثقل سارے کلیجے مین پیدا ہو جاتا ہی کیونکہ کیلوس جب کلیجے مین آجاتا ہی تو اس سے خالی نہین یا تو آنتون کی طرف دوسری بار پھر جاتا ہی یا نہین پھر اگر دوسری شق ہوگی یعنے نہ پھر جائیگا تو ثقل کا پیدا ہونا ظاہر ہی اور اگر پہلی شق ہوگی یعنے پھر جائے گا مگر یہ کیلوس فقط کلیجے سے آنتون کی طرف مندفع ہوگا جب اسمین اتنی مدت تک رہیگا کہ خراب ہو جائیگا تو اسے قوت دافعہ دفع کر دیگی اسواسطے کہ فاسد ہونے سے پہلے اس سے قوت ماسکہ الٹی رہتی ہی پس ثقل اس مدت تک ضرور پیدا ہو جائیگا اور دبلا پا پن انکو غذا کم نصیب ہونے سے اور سدے ورم کے مخالف ہوتے ہین اسطرح پر کہ سدون مین ثقل بہت بڑھ کر ہوتا ہی اس لیے کہ ورم کا ثقل فقط سوجانے والے مادے سے ہوا کرتا ہی اور سدونکا بوجھ مجرون مین کے سارے بند مادے کے سبب سے ہوتا ہی اور بعض فاضل کہتے ہین کہ ورم مین مادہ رگون مین سے رگون مین جاتا ہی اور ان رگون سے فضاؤن مین اور گوشت کے روزنون مین جاتا ہی پس وہان پر ہو کشادہ جگہ اور مقام پاجاتا ہی اور اگر تنگی مین ہوتا ہی تو قولت کچھ آرام لیتی ہی لیکن سدے مین تو مادہ سدے بڑے ہوئے منفذ مین بند اسمین ٹھہرا ہوا ہوتا ہی کہ اُسکی تحویل اور ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف حرکت کرنا نہین ہوتا ہی اور ثقل سدون مین کلیجے مین کے کسی مقام سے مختص نہین ہوتا ہی اس لیے کہ سدہ جہان کلیجے سے کیلوس کے نکلنے کو مانع آتا ہی وہان اسمین بہت کچھ مجتمع ہو جاتا ہی اور کلیجے کے بہت سے جزون مین بند ہو جاتا ہی تو اُسمین ثقل محسوس ہوتا ہی برخلاف ورم کے کیونکہ ورم مین ثقل فقط ورم ہی کی جگہ پر ہوا کرتا ہی اور یہ فرق جبھی پورا ہوگا جب سدہ محدب مین یا باب کے اخیر کے شعبون مین ہوگا اور ہوگا اس کے ساتھ یعنے کسی مقام سے غیر مختص ثقل کے ساتھ بخار کیونکہ سدے مین بند مادہ عفونت سے خالی ہوا کرتا ہی لیکن جب اسکا ٹھیراؤ طولانی عرصے تک ہوتا ہی تو سڑ اٹھتا ہی اور نہ ہوتا ہی اس کے ساتھ درد اکثر اور یہ جبھی ہوتا ہی جب سدہ مقعر مین ہوتا ہی پس اُسمین اکثر بابت مادہ محتبس نہین ہوتا ہی کہ اُس مین ثقل علاقہ مین کھچاؤ کرنیکے درجہکو پہونچے کہ کھچاؤ کرنے والا درد پیدا ہو جائے لیکن ورم پس اسکے ساتھ شدت کا درد کانٹا سا چبھنے والے کی یا لذع کرنے والے کی جنس سے یا ان دونون کے مشابہ کی جنس سے اسمین مادے کے سڑ جانے کے سبب سے اور ورم کی جگہ کے اوپر کو بڑھ آنیکے سبب سے ہوتا ہی پس اسکا اثر حس کرنیوالی جھلی تک پہونچ جاتا ہی اور حس کے لیے سدون مین اوپر کو بڑھاؤ ظاہر نہین ہوتا ہی کیونکہ سدے مین مادے کا مجتمع ہونا رگون کے اندر دار ہوتا ہی اور ورم مین گوشت کے سوراخون مین ایک ہی مقام پر ہوا کرتا ہی اور ظاہر جلد متغیر نہین ہوتی ہی سدے مین بہت بڑے تغیر سے بلکہ لقیہ لوگون کے رنگ کی زردی کی طرح پر رنگ ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ خون کم ہوا کرتا ہی لیکن ورم مین تو ظاہر جلد مین بہت بڑا تغیر پڑ جاتا ہی کیونکہ اُس مین کلیجے کی قوتین سوء مزاج کے اور تفرق اتصال کے پائے جانے سے شدت کی ضعیف ہو جاتی ہین پس ہاضمہ کے ضعیف ہونیکے سبب سے کلیجے مین فضلون کی پیدائش

بہت ہوا کرتی ہی اور معدہ قوت کے ضعیف پڑجانے سے وہ فضلے خون سے جدا نہین ہوتے ہین اور کلیجے کے
مجرون کے کھل جانیکے سبب سے سارے اعضا مین سرایت کرجاتے ہین پس رنگ متغیر ہوجاتا ہی اور منھ مین اور ہاتھ
پانون مین تہیج ہوجاتا ہی اور جب سدہ مقعر مین ہوتا ہی تو بہت بڑا ثقل ماساریقا مین ہوا کرتا ہی کیونکہ صافی کیلوس اسمین نہین
ہوجاتی ہی اور جب محدب مین ہوتا ہی تو اکثر ثقل خود کلیجے مین ہوا کرتا ہی کیونکہ اسوقت مین صافی ماساریقا سے کلیجے
کے مقعر کے اندر چلی جاتی ہی علاج اگر سدہ مقعر مین ہوگا تو تفتیح کرنیوالی اسہال لانیوالی دوائین استعمال کیجائینگی کیونکہ
مقعر مین اور آنتون مین قریب کی مشارکت ہوتی ہی اور اس لیے کہ اگر یہان ادرار لانیوالی دوائین استعمال کیجائینگی
تو مادے کو محدب کیطرف حرکت دینگی اور راستے سدے ڈالنے والے مادے کے پھیل جانے سے کلیجہ مین عام ضرر کا پہنچنا
لازم آئیگا مثل مداومت کے ہری کاسنی کے پانی کے ساتھ یا سونف کے پانی مین یا کرفس کے پانی مین یا اصول کے یعنے
جڑون کے پانی مین اکٹھا سادی یا بزوری سکنجبین کے شربت کے ساتھ اسکے مطابق جو مزاج کے مناسب تقریر سے
گرم اور سرد اور اکثر اوقات اسمین املتاس کا مغز اور بادام کا روغن ملا دیا جاتا ہی میٹھے بادام کا تاکہ ملائمت کے ساتھ
اسہال مین زیادتی کردے اور قوی مسہل کا استعمال نکیا جائیگا اسلیے کہ مادہ دوا کے جانیکے مقام سے
قریب ہوتا ہی اور اسلیے کہ قوی مسہل کا جذب کلیجے مین کے مادے پر منحصر نہین ہوتا ہی بلکہ سارے دور دور کے
اعضا مین سے جذب کرتا ہی اور یہ امر باوجود اسکے کہ اسکی کوئی احتیاج نہین مضر ہوا کرتا ہی کیونکہ جذب کیا ہوا مادہ کبھی نکلنے
کی راہ سدے کے ہونے سے نہین پاتا ہی پھر محتبس ہوجاتا ہی اور سدون مین زیادتی کردیتا ہی اور دیر رہنے کے وقت اسے
عفونت عارض ہوجاتی ہی اور اس سے عفونت والی بیماریان لازم آتی ہین اور پینے کی جید دواؤن مین سے
کہ تفتیح اور اسہال دونون کے جمع کرنیوالی ہین دیناری شربت ہی اور سکنجبین ہی کہ مرکب کی گئی ہی راوند کے ساتھ
اور اگر سدہ محدب مین ہو تو تفتیح کرنیوالی اور ادرار لانیوالی چیزین ہین دواؤن مین سے کہ علاج مین استعمال کیجاتی
ہین پیشاب کے آلات کے ساتھ محدب کی مشارکت رکھنے کے سبب سے کہ اسہال لانیوالی چیزون کے استعمال کرنے
سے مضرت عام نہو جائے مثل اصول یعنے جڑون کے شربت کے یا سادہ بزوری سکنجبین کے سونف کے پانی اور
کھٹے میٹھے چھوارے کے گوند کی لاکھ کے ساتھ یہ ایک اوس ہی جو سوکھی گھانس پر کر اسکے گرنے کے لیے مہیا کی گئی ہی پڑا
کرتی ہی کہ یہ گھانس چھوارے کی گٹھلی کے برابر ٹکڑے کی جاتی ہی اور پانی مین ڈال دیجاتی ہی پھر اوپر وار پانی کے رہا کرتی ہی
پھر یہ لاکھ اس گھاس کے ظاہر کے نصف پر گرتی ہی پس یہ نصف ظاہر اسپر لاکھ کے پڑنے سے بوجھل ہوجاتا ہی اور
پلٹ جاتی ہی گھاس اور پانی کی تہ مین جاکر تہ نشین ہوجاتی ہی اور دوسرا نصف گھاس کا پانی کے اوپر ابھر آتا ہی پھر اس پر
لاکھ پڑتی ہی اور اسپر پوشش ہوجاتی ہی پس گھاس کا ٹکڑا اپنی لاکھ والی پوشش سمیت اپنی جہتون مین شکل اور مقدار مین مثل کچے
چھوارے کے ہوجاتا ہی اور سب کا نام کچے چھوارے کی لاکھ سے ہوتا ہی اور کلیجے کے سدون کی تفتیح اور کلیجے کی

تقویت کرتی ہی اور اگر حرارت قوی اور پیاس افراط کی ہو تو ککڑی اور کھیرے اور کاسنی کے بیجون کا شیرہ ہی کیونکہ
کاسنی باوجود سدون کے کھولنے کے تبرید کرتی ہی اور پیاس کو تسکین دیتی ہی سکنجبین کے ساتھ سکنجبین سادہ کے ساتھ (علاج)
اور خرفہ کے تخم بھی جید ہوتے ہین اگر بخار اور حرارت اور پیاس ہو کیونکہ یہ قرص ٹھنڈک اور تفتیح اور کلیجے کی تقویت کرتے
ہین غذا مین اگر اش شوربے کا تیار کیا جاتا ہی بے گوشت کے شکر اور سرکے اور مغز بادام کے شیرہ سے یا کاسنی تو سے پر
بھنی ہوئی بادام کے روغن کے ساتھ تھوڑے سے سرکہ سے ترش کی ہوئی یا انار کے دانون کا اور گر یا ملوخیہ سرکہ کے
ساتھ اور اکثر اوقات ضعف کے وقت مرغی کے چوزون کی احتیاج پڑتی ہی اور جہان تک ممکن ہو گوشت اور روٹی چھوڑ دینے
تو یہ اولے ہی خاص خمیری روٹی اور چھیچھڑے دار میدے سے پکی ہوئی اور غلاظت رکھنے والے گوشت کیونکہ یہ دونون چیزین
سدے ڈالتی ہین اور پائے سدے ڈالنے میں شخص کے لیے بد ہوتے ہین کیونکہ پائے اپنی غلاظت اور چپچپاہٹ سے
سدے ڈالدیتے ہین اور اگر سدون کے ساتھ افراط کے دست آتے ہون کہ ضعف کے موجب ہون تو بہی کا شربت
اپنے قبض اور تفتیح کے سبب سے کہ حاصل کی ہوئی شکر کی جلاوت سے جید ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ خود اسی مین ایک گرم
جز ہوتا ہی کہ خوشبو دیتا ہی اسکے سبب سے ہی کلیجے کے سدون کی تفتیح کرتی ہی اور اسکے مثل ہی اور کاسنی کے پانین
انار کے دانے اور زرشک اور گلاب کا زیرہ بھگویا ہوا بھی جید ہی کیونکہ یہ دوا اپنے مین کی قابض چیزونسے دستونکو
روکتی ہی اور کاسنی کے پانی سے تفتیح کرتی ہی اور مخالط طبیعت کے حبس کرنے سے بچتا ہے کلیجے کے سدون مین قابض
چیزون سے بس سدونکو بڑھا دے قابض چیزونسے ان کے کثیف کرنے کے سبب سے اور رگون کے جزون کے جمع کرنے کے
سبب سے اور رگون کے خونون مین کی چیز کو بند کرنے کے سبب سے اور دستون کو زیادہ کر دے اس سبب سے کہ
طبیعت کے حبس کرنے مین کچھ کیکوس مین سے کلیجے مین نفوذ نکرے گا بلکہ پورا پورا ثفل کے ساتھ مندفع ہو جائیگا اور ماساریقا کے
سدے کلیجے کے سدون کے ساتھ علاج کیے جاتے ہین جیسے مین کے وہ سدے جو مقعر مین ہوتے ہین
کلیجے مین کا نفخہ اور ریح ان دونون مین مادہ کے جوہر کے مطابق کوئی فرق نہین بلکہ فرق عارض کے موافق ہوتا ہی (نفخہ کلیجے اور ریح)
اور وہ فرق یہ ہی کہ ریح عضو مین متحرک پھڑکتی ہوئی ہوتی ہی اور نفخہ بے حرکت کبھی اگر کبھی ایک فضا مین بند ہوتا ہی اس پر
بوجھ کا ہونا اور کبھی درد اور درد دلالت کرتا ہی اور ہضم کے ضعیف ہوجانے کے سبب سے اسکی پیدائش ہوتی ہی کہ جس
کلیجے مین غذا مقدار سے بہت بڑھکر باقی رہجاتی ہی اور قوت ہاضمہ کے فعل کی کوتاہی سے اس غذا سے غلیظ بخار کم
حرارت رکھنے والے اٹھتے ہین کہ ناری جزون کے جدا ہو جانے کے وقت غلیظ ریاح بن جاتے ہین اور اپنی غلاظت
اور اپنی جھلی کی مضبوطی سے ان کے لطیف کرنے اور تحلیل کرنے سے حرارت کے ضعیف ہو جانے کے سبب سے جھلی کے
نیچے بند ہو رہتے ہین یا کھانے کی چیز کے غلیظ ہونے سے پس وہ کھائی چیز جلد ہضم نہین ہوتی ہی بلکہ اس سے ریاح تحلیل ہوکر مرجاتے
ہین علاج استعمال کی جاوین گی قوی گرمائیان کہ وہ ریاح کو لطیف اور تحلیل کر ڈالین تفتیح کرنیوالی کیونکہ تفتیح کرنے والی چیزین (علاج)

تحلیل سے اور تلطیف سے اور جلا سے اور استفراغ سے خالی نہین ہوتی ہین اور یہ سب امر بیان پر مفید پڑتے ہین
باوجود اسکے کہ یہ چیزین مجرون کو ریاح کے مندفع ہونے کے لیے قابل کر دیتی ہین اور اشربہ یعنے پینے کی چیزین مثل دیناری
شربت کے اور اصول کے شربت کے اور بزوری سکنجبین کے اور اضمدہ یعنے لگانیکی چیزین مثل اس لیپ کے کہ تیار کیا جاتا ہی
مصطگی اور جرانکس اور بالچھڑ اور کائف کے بیجون سے اور سفوف یعنے پھنکیان مثل ان پھنکیون کے جو بنائی
جاتی ہین سونف اور رومی سونف اور زیرے اور سیاہ زیرے اور نانخواہ اور اجمود کے بیج اور الائچی اور لونگ
اور شکر سے اور پھنکیون کے بیان پر اختیار کرنیکی فقط یہ وجہ ہی کہ پھنکیان باوجود ریاح کے توڑنے کے اور تحلیل کرنے کے
ان رطوبتون کو چوس لیتی ہین جو ریاح کی پیدائش کا مادہ ہوا کرتی ہین لیپ بالچھڑ اور گلاب کا زیرہ اور باجرا تو نگے
پانی مین تھوڑسی مشک اور اگر کے ساتھ خمیر کر لینگے کیونکہ عود خام یعنے اگر ریاح کو تحلیل کرتا ہی اور کلیجے کی تقویت کرتا ہی
اور عطریت سے اسکی قوت کی حفاظت کرتا ہی اور حمام اور نری شراب نیمگرم پینا خاص نہار منھ اسے فائدہ کرتا ہی لیکن
حمام کے فائدہ کرنے کا تو سبب یہ ہی کہ حمام ریاح اور رطوبتون کی تلطیف کرتا ہی اور انکی تسخین اور تحلیل کرتا ہی اور
مسام کو کھولتا ہی لیکن نری شراب کے فائدہ کرنیکا تو سبب یہ ہی کہ یہ اپنی حرارت کی قوت سے تلطیف اور تحلیل
اور تفتیح کرتی ہی لیکن نیمگرم شراب کے مفید پڑنیکا تو سبب یہ ہی کہ شراب اس فعل مین اپنی فعلیہ حرارت کی مدد کرتی
ہی لیکن نہار منھ پینے کا سبب تو یہ ہی کہ کلیجہ مین اپنے نرے ہونے سے نفوذ کر جائے اور غذا مین ملنے سے اسکی قوت
ٹوٹ نجائے درد کلیجے کا اس کا سبب یا تو مختلف سوء مزاج کیونکہ سوء مزاج مستوی اور یہ وہ ہی جو عضو کے جوہر مین
قرار پکڑ گیا ہی اور عضو کے لیے مثل اصلی مزاج کے ہو گیا ہی اسکا حس نہونے کے سبب سے اس سے اذیت نہین ہوتی
ہی جھلی مین کے اطراف کا ہوتا ہی کیونکہ یہ جھلی کلیجے کے سارے جزون مین سے حس رکھتی ہی یا سدے ہوتے ہین کلیجے
کی رگون مین کے کہ رگین بھر جاتی ہین اور بوجھل ہو جاتی ہین اور اسکا علاقہ کھنچنے لگتا ہی اور درد پیدا ہو جاتا ہی یا کھچاؤ
کرنیوالی ریح ہوتی ہی یا ورم ہوتا ہی کہ ورم تفرق اتصال سے یا سوء مزاج سے درد پیدا کرتا ہی خواہ ورم گرم ہو یا سخت
ہو لیکن ڈھیلا ڈھلا ورم بس وہ کم درد پیدا کرتا ہی کیونکہ ٹھنڈک حس کے لیے یا مار ڈالنے والی اور خدر کرنیوالی ہوتی
ہی اور رطوبت عضو کے لیے لٹکا دینے والی اور کھچاؤ کے قبول کرنیکی قابلیت پیدا کر دینے والی ہوتی ہی اور یہ باتنا درد
کے سبب تسکین دینے والون مین سے ہی اور ان ساری قسمون کا علاج بیان ہو چکا ہی سوا ورمی کے اور ورم کا علاج بھی آگے
بیان ہونیکو ہی ورم کلیجے کا آمین اور جھلیون کے ورم مین فرق کیا جاتا ہی کہ یہ جھلیان مراق بطن مین کلیجے کے
سامنے وار اور یہ چار جوڑ مین پہلا جوڑ بدن کی لنبان مین سیدھا اور دراز ہوتا ہی اور دوسرا جوڑ بدن کے چوڑان مین سطر جیسا چلا گیا ہی کہ لنبان کے
جوڑ پر تقاطع کر کے قائمہ زاویے بناتا ہی اور تیسرا اور چوتھا جوڑ ترچھا سطح پر چلا جاتا ہی کہ ہر جوڑ کی ہر ایک فرد اسکی دوسری
فرد سے تقاطع کرتی ہی کہ ورم کلیجے کا ہلالی ہوتا ہی یا گولائی پر مائل ہوتا ہی گویا کہ یہ دائرے مین کی ایک قوس ہی

ورم کلیجہ

اور اسکا سبب یہ ہر کہ کلیجے کی وہ جانب جو معدے کے متصل ہوتی ہر وہ قعر رکھتی ہر تاکہ معدے پر اسکا گرنا اچھی طرح سے ہو اور اسمین کا ورم محسوس نہین ہوتا ہر مگر جبکہ نہایت درجہ بھر آتا ہر اور محدب ہوتی ہر دوسری جانب کلیجے کی اور حجاب سے ملی ہوئی ہوتی ہر تاکہ حجاب پر اُسکی حرکت سے مقام تنگ نہو جائین بلکہ اس طرح رہوتی ہر کہ گویا اُسے ایک نقطہ پر چھوتی ہر اور تاکہ اس جانبکی ٹھیٹری پسلیون پر لپٹنا اچھی طرح ہو اور اسمین ورم کبھی ہلالی ہوتا ہر جبکہ فقط کلیجے کیجانب مین ہوتا ہر لیکن جب کلیجے کی جانب مین نہین ہوتا ہر تو گول محدب کی شکل پر محسوس ہوتا ہر گویا وہ ایک دائرہ یعنے گوے کا قطعہ ہر کہ کلیجے کے محدب محدب سے ملاقات کرتا ہر اور مچھلیون کا ورم یا تو لنبان کو لیے ہوئے ہوتا ہر یا چوڑانکو یا ترچھاؤ کو سیدھے اور اسکی دونون طرفون مین سے ایک طرف موٹی اور دوسری پتلی ہوتی ہر اور فرق مقعر کے ورم مین اور محدب کے ورم مین یہ ہر کہ محدب کا ورم حس کے لیے کبھی ظاہر ہوتا ہر خاص دبلے شخصون مین اور مقعر کا ورم تو حس مین ظاہر ہوتا ہر اور نہ چھونے کے نیچے آتا ہر اور مقعر کا ورم معدے کے مشارک ہوتا ہر اور اس سے مزاحمت کرتا ہر پس معدے مین نچوڑ اور شدت کا درد پیدا ہوتا ہر اور اسکا سبب یہ ہر کہ مقعر کا ٹکاؤ معدے پر ہوتا ہر اور مقعر کا ورم فواق یعنے ہچکی کا موجب ہوتا ہر کہا گیا ہر کہ مقعر باریک پٹھے سے جوان دونون مین ملتا ہر فم معدہ کا مشارک ہوتا ہر اور بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ فم معدہ مین نچوڑ ہوتا ہر جبکہ ورم عظیم ہوتا ہر اور جالینوس کہتے ہین کہ سبب یہ ہر کہ معدے پر گرم ورم مین سے حاد خلط ریزش کرتا ہر کہ فم معدہ پر جوش سے چڑھ جاتا ہر اور ورم کے مادون مین مزاجون کی علامتون سے فرق کیا جاتا ہر مادی مزاجون کی

علاج

علاج لیکن گرم ورم مین تو ابتدا فصد سے کرنی چاہیے مادے کے استفراغ کے لیے داہنی طرف کی باسلیق سے کیونکہ باسلیق فصلہ کہلتی ہوئی رگون مین کلیجے سے بڑھ کر قریب ہوتی ہر پھر کلیجے مین سے اس رگ کیطرف مادے کا جذب زیادہ آسان پڑجاتا ہر اور رادع یعنے مادے کے پھیر دینے والی چیزونکا استعمال کرنا یعنے اسمین مادے کے پھیر دینے والی چیزون کے استعمال سے ابتدا کرنی چاہیے لیکن ابتدا مین انتہا تک تو ظاہر ہر لیکن اسکے بعد بس تقویت کے ساتھ قوت کی حفاظت کرنے کیلیے ہر تبرید مین بچے سوا اسکے کہ مادہ جگر پر ٹھہر جائے کیونکہ ٹھنڈک کلیجے پر کے گرے ہوئے مادے کے قوام کو گاڑھا کر دیتی ہر اور مادے کو کچا کر دیتی ہر اور عضو کو کثیف اور اُس کے جزون کو جمع کر دیتی ہر اور اصلی حرارت کو خاموش کر دیتی ہر اور عضو کی رگون کو تنگ کر دیتی ہر اور یہ رگین اصل مین تنگ ہوا کرتی ہین اور یہ سب باتین مادیکے تحلیل ہونے اور پکنے کی دشواری کی موجب ہوتی ہین اور یہی بات پتھر بن جانیکی مدد کرنیوالون مین سے ہر اور جہان وہ مادہ صفراوی ہو تو تبرید پر بہت جرأت کرتا ہر کیونکہ صفرے مین اُسکی حدت اور حرارت کی شدت اور اسکے قوام کے پتلے اور لطیف ہونے سے پتھر بن جانیکا اتنا ڈر نہین ہوتا جتنا کہ اس کے سوا اور ون مین ہوتا ہر اور مادیکے پھیر دینے والی چیزون مین وہ چیزین ملانا چاہیے جنمین تلطیف مادے کی ہر اور تفتیح مجرون کی تاکہ مادیکی پھیرنے والی چیزین سدہ نہ ڈالدین مجرون

مین قبض سے اور جمع کرنے سے اور تکثیف کرنے سے مادے کو غلیظ نہ کردین پھر کلیجے سے فضلے اپنے دفع ہونے کے مقامون
سے دفع نہو سکین بلکہ کلیجے مین محتبس ہو رہین اور سے ورم مین کی زیادتی اور ردواءت لازم ہوتی ہی پھر اس کے بعد
یعنے ابتدا کے بعد ملائی جاوینگی مادے کی پھیرنے والی چیزین بگانیوالی چیزون کے ساتھ اور یہ وہ چیزین مین جو
مادیکے قوام کو معتدل کردیتی ہین اور ان مین قوت قابضہ ہونا چاہیے کہ وہ یہان تک روکے رہین کہ پوری نضج
ہوجاوے اور سختی سے مادہ تحلیل نہو جائے بس لطیف پتلے جز فنا ہوجائین اور ارضی خشک جز باقی رہجائین پھر جب
انتہا سے تجاوز کرجائے تو تحلیل کرنا ہی تاکہ مادہ سخت نہ پڑجائے اور خالی نہ رکھی جائین تحلیل کرنیوالی چیزین قبض کرنے
والی چیزون سے کہ قوت کی حفاظت کرین تاکہ قوت تحلیل نہوجائے تحلیل کرنے والی چیزون کے لٹکاو کرنے
سے یا وہ قابض چیزین لطیف مادے کے جلد تحلیل ہوجانے سے حفاظت کرین تاکہ مادہ پتھر نہوجائے
اس کے لطیف کے تحلیل کرڈالنے سے اور اس کے کثیف کے باقی رکھنے سے اور ان قالون کی بیبون مین
نگہداشت رکھنا کیون کہ لیپ باہر وار سے وہ اثر کرتے ہین جیسا کہ کھانیکی چیزین اندر وار سے
اثر کرتی ہین اور مخاطب محتاج ہے مسہل کی چیزون کے دینے سے اس حال مین کہ ورم کلیجے کے محدب یعنے ابھاروالی
سطح پر ہو اور ادرار کرنے سے اس حال مین کہ ورم کلیجے کے مقعر کے نیچے کی سطح مین ہو تو ورم پھیل جائے کیونکہ ان دونون
صورتون مین مادہ کلیجے کے سارے جزون مین پھیل جائے گا بس تندرست طرف مشارکت والے ضعف کے
سبب سے مادے کو قبول کرلے گی پھر جب اس جانب کو مادہ حرکت کریگا تو اپنے جرم مین داخل ہونے سے مانع آنے پر
قوی نہوگی اور ورم کرآئیگی برخلاف اسوقت کے جب کلیجہ تندرست ہوتا ہی تو وہ اسوقت مین اس مادیکو قبول نہین کرتا
ہی جو اسمین نفوذ کرتا ہی جیسا کہ اسہال اور قی کے وقت ہوا کرتا ہی اور دستون کی افراط قوت کو تحلیل کردیتی ہی
اور ضعیف کردیتی ہی اس سبب سے کہ دستون مین برے مادہ کے ساتھ وہ اچھے مادے بھی نکل جاتے ہین جنکا
بدن کی تقویت کرنیوالی غذا کا بن جانا ممکن ہوتا ہی اور اس لیے کہ طبیعت روحون اور قوتون اور اصلی حرارت کے علاقہ
بدن کی ساری رطوبتون سے متعلق ہوتی ہی خواہ وہ رطوبتین صلاحیت رکھتی ہون خواہ فاسد ہون پھر جب
رطوبتون کے استفراغ کی افراط کیجاتی ہی تو رطوبتون کے ساتھ روحین اور قوتین اور اصلی حرارت تحلیل ہوجاتی ہی
اور ضعف پیدا ہوجاتا ہی اور طبیعت کا لیسہ رہنا اذیت دیتا ہی کلیجے کو مزاحمت کرنے سے اس لیے کہ جب
آنتین بھر جاتی ہین تو کلیجے سے مزاحمت کرتی ہین اور مجاورت کے سبب سے اسمین نچوڑ کرتی ہین اور یہ بات ورم
کے زیادہ ہوجانیکی موجب ہوتی ہی بس مخاطب پر میانہ ردی واجب ہی دست لانے مین اور طبیعت کے بستہ
رکھنے مین پینے کی چیزین لیکن ابتدا مین تو کاسنی کا پانی سادہ یا زوری سکنجبین کے ساتھ ہی اگر ورم کلیجے کے
محدب مین یعنے ابھار کی سطح مین ہی اور زرشک کے قرص کبیر اور گلاب کے قرص ہین اور وبناری شربت اور سکنجبین لکڑی اور

کھیرے اور کاسنی کے بیجون کا شیرہ سکنجبین ملا کر یا خیسانده زرشک اور انار کے دانون اور املی اور آلو بخارے اور نیلوفر کے پھول اور کاسنی کے بیجون کا کگڑی کے بیجون کے پانی مین اور یہ شکر سے میٹھا کیا جائیگا یا نیلوفر کے شربت سے کیونکہ نیلوفر کا شربت تبرید اور تلطیف کرتا ہی اور تقویت دیتا ہی اور اعتدال کی تفتیح اور تلئین کرتا ہی اور اکثر اوقات کافور کے مثل پینے کی اور لگانے کی احتیاج پڑتی ہی اور یہ اشتعال کی شدت کے وقت ہوتا ہی حرارت کے اشتعال کی شدت کے وقت لیکن زیادتی کے زمانہ مین انتہا تک تو کاسنی کے پانی مین سونف کا پانی اور اجمود کا پانی ملا دیا جائیگا کیونکہ یہ دونون چیزین تلطیف مین اور ادرار مین اور نضج دینے مین زیادہ قوی ہین اور جب انتہا کا وقت قریب پہونچے گا تو تفتیح مین زیادتی کی جائیگی نکالنے اور ادرار کرنے پر مدد دینے کے لیے اور تاخیر فقط مادے کے متحجر ہو جانے کے ڈر سے کیجائیگی لیکن انحطاط یعنے مرض کے گھٹنے کے زمانہ مین تو سونف کا پانی اس حال سے ہی کہ اسمین گلاب کا زیرہ اور زرشک بھگوئی گئی ہو کلیجے کی تقویت کے لیے یا سونف کا پانی زرشک کے کبیر قرص کے ساتھ سکنجبین پر غذا مین آشجو کیون کہ آشجو تبرید کرتے ہین اور آشجو کا نفوذ جلد ہو جاتا ہی اور بے لذع کے جلاء کرتے ہین اور سدہ نہین ڈالتے مین شکر کے ساتھ تاکہ آشجو کی جلاء بڑھ جائے اور نفوذ جلد ہو جائے اور اس سے کم ستو اور شکر ہی کیونکہ ستو دن مین تو جلاء ہوتی ہی اور نہ تفتیح ہوتی ہی پھر انحطاط کیوقت کاسنی توسے پر بھونی ہوئی بادام کے روغن کے ساتھ کھٹی کی ہوئی سرکے ساتھ یا انار کا اور گرایا شربا لگانے کی دوائین ابتدا کے زمانہ مین کا لیپ صندل اور گلاب کا زیرہ اور گلاب اور جو کے ستو اور تھوڑا سا سرکہ اور زیادہ کی جائے گی تبرید مین ستاور اور زعفران تقویت اور نضج اور تحلیل اور تلئین کے لیے کیونکہ خلط جب ملائم ہو جاتا ہی تو اس کا بستہ ہونا جاتا رہتا ہی اور آسانی سے پک جانے اور تحلیل ہو جانے کے قابل ہو جاتا ہی پھر انتہا کے وقت صندل نکال ڈالا جائے گا اسکی تبرید کی افراط کے سبب سے اور باقی پر حصر کر لیا جائے گا تقویت مین گلاب پر اکتفاء کر لی جائے گی کیونکہ گلاب کلیجے کی تقویت کرتا ہی اور سددون کو کھولتا ہی اور فضلون کو پگھلاتا ہی اور زعفران پر قبض اور عطریت سے پھر انحطاط کے وقت ستاور اور زعفران اور اگر پر حصر کر لیا جائے گا اور لونگ کے پانی مین خمیر کرلین گے کیونکہ اگر کلیجے کی تقویت کرتا ہی اور نضج پر اور تحلیل پر اپنی تسخین سے معین ہوتا ہی اور جب مخاطب کا ارادہ مسہل دینے کا ہو تو کوئی چیز املتاس کے مثل نہین ہی کیونکہ املتاس کلیجے کا تنقیہ کرتا ہی بے اذیت کے دست لاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور تلئین کرتا ہی بیان کیے ہوئے پانیون کے ساتھ مثل کاسنی اور سونف اور اجمود کے پانیون کے اور بادام کے روغن کے ساتھ کیونکہ بادام کا روغن جلاء کرتا ہی اور پاک اور تلطیف کرتا ہی اور یہ کلیجے کے سددون کو کھولتا ہی اور املتاس کے ضرر کی اصلاح کرتا ہی یا بسفایج یعنے کھنکھانی اور بنفشہ کے پھول اور املی اور غاریقون اور کگڑی کے بیج اور کاسنی کے بیج اور ستاور کا جوشاندہ چھان کر ترنجبین اور شیرخشت اور راوند یعنے ریوند چینی

ڈال کر اور ٹہر پاس لائی جائیگی اس شخص کے کہ جسکے کلیجے مین ورم ہو شیخ بو علی سینا اور ایک قوم کہتی ہو کہ زردہٹہر استعمال کرنیگے اور مین اسے بھی مکروہ رکھتا ہون اس سبب سے کہ دیر تک بہنے والے قبض کی قوت ہوتی ہو تو مین ڈرتا ہون کہ مبادا رقیق مادہ نکلجائے اور غلیظ مادہ متحجر ہو جائے اور نہ اسکے پاس لایا جائیگا سقمونیا کیونکہ سقمونیا خاصیت سے کلیجے کا دشمن ہوتا ہو اور جب مخاطب ادرار کا ارادہ کرے تو شیرہ کرے بعضے بیان کیے ہوئے پانیون کھیرے کے ککڑی کے اور خربزے کے بیجون کا لیکن ٹھنڈے ورم کا تو علاج تلطیف کرنے والی اور نضج دینے والی اور تحلیل کرنے والی چیزون سے ہو مثل میتھی اور سونف اور انجیر اور جرانکس کی جڑ اور رومی سونف اور تگر اور اجمود کی جڑ اور مجیٹھ اور ہو یعنی منقی کے جوشاندے کے لک کے قرص اور راوند کے قرص اور دواء الکرکم کے ساتھ اور کوئی خوشبودار قابض چیز کا اسکے ساتھ ہونا ضرور ہو کہ قوت کی حفاظت کرتی رہے تحلیل ہو جانے سے اور ابتدا مین قابض چیزین قوی کیجائینگی کیونکہ ابتدا مین مادہ کا پھیر دینا مقصود ہوا کرتا ہو اور یہ بات فقط قابض چیزون ہی سے حاصل ہوتی ہو اور پکانے والی اور تلیین کرنے والی چیزون کا استعمال اُسوقت مین قابض چیزون کے ساتھ مادے کے متحجر ہو جانے کو مانع آتا ہو اور انحطاط مین محلل چیزین قوی کی جائینگی کیونکہ اسوقت مین تحلیل مقصود ہوتی ہو اور انکے ساتھ قابض چیزین فقط قوت کی حفاظت کے لیے استعمال کیجاتی ہین اور اسکے پینے کی چیزون مین اور لگانے کی چیزون مین بالچھڑ اور مجیٹھ اور لاکھ اور تگر اور زعفران داخل ہوگی اور مسہل مثل حب ایارج کے یا گرہ اور کھنکالی ہر ایک درم بھر اور رستا اور سوسن کی جڑ خطمی کالی چھان ہر ایک چار درم ککڑی کے بیج اور کاسنی کے بیج زردشک غاریقون اجمود کے بیج ہر ایک دو درم پکائے جائین گے اور چھان کر املتاس کا مغز تیرہ درم اور شکر بیس درم راوند اور بادام کا روغن ہر ایک نصف درم ملا کے سوء القنیہ یہ استسقے کا مقدمہ ہو اور اسکا سبب کلیجے کا ضعف اور اسکا سوء مزاج ہوتا ہو بس کلیجے کو طبیعی اعضا کے غذا اثر نے کی صلاحیت رکھنے والے خون کا پیدا کرنا ممکن نہین ہوتا ہو پھر رنگ زرد اور سفید ہو جاتا ہو لیکن رنگ کے زرد ہونے کا تو یہ سبب ہو کہ سُرخ رنگ دینے والے خون کی کمی ہوتی ہو اسلیے کہ جب سرخی کم ہو جاتی ہو تو رنگ زرد ہو جاتا ہو لیکن رنگ کے سفید ہونے کا تو سبب یہ ہو کہ خون جب کم ہو جاتا ہو تو جلد کا اصلی رنگ نکل آتا ہو اور سبب یہ ہو کہ بلغمیت اور مائیت خون پر اس مرض مین غالب آجاتی ہو لیکن بلغم کے تو غالب آنے کا سبب یہ ہو کہ ہضم ضعیف ہو جاتا ہو لیکن مائیت کے غالب آنے کا تو سبب یہ ہو کہ کلیجے مین کی ممیزہ قوت ضعیف ہو جاتی ہو اور منھ اور ہاتھ پانون پپوٹون مین خاص کر کے تہبیج ہو جاتا ہو لیکن خود تہبیج کے ہونے کی تو وجہ یہ ہو کہ مائیت خون پر غالب آجاتی ہو پھر اُسمین سے گوشت نہین پیدا ہوتا ہو لیکن تہبیج کے منھ مین عارض ہونے کی وجہ یہ ہو کہ اسکی طرف کثرت سے ابخرے اُٹھا کرتے ہین اور یہ بھی جلد کی سُستی سے اُنھین قبول کر لیتا ہو پھر ان بخرون پر ٹھنڈک کے غلبہ ہونے کے سبب سے اور ناری چیزون کے جدا ہو جانے سے بخرے منھ مین مائیت پر تحلیل ہو جاتے ہین لیکن ہاتھ پانون مین تہبیج ہونے کا سبب یہ ہو کہ اصلی گرمی نیچے دور واقع ہے پس اسلیے خون کی مائیت نہ تحلیل

ورم کا علاج

سوء القنیہ استسقاء کا مقدمہ

ہوتی ہی اور نہ انکی طرف کے آنے والے ابخرے ایسے تحلیل ہوتے ہین بس انہین مجتمع ہوجاتے ہین اور عضو کی ٹھنڈک کے سبب سے مائیت پر مستحیل
ہوجاتے ہین لیکن پپوٹون مین تہبیج ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اوپر کا پپوٹا سمحاق کے متصل ہوتا ہی اور بخار جب کھوپڑی پر چڑھتا ہی
اور اسمین دو جھلی ہوجاتا ہی تو سمحاق کے نیچے اصلی حرارت سے دور ہوجانے سے ٹھنڈا پڑجاتا ہی اور کثیف ہوجاتا ہی اور پانی پر مستحیل
ہوجاتا ہی اور اوپر کے پپوٹون پر اُتر آتا ہی اور موخر سر اور اسکی دونون جانبون پر فقط اسیلیے نہین اُترتا ہی کہ ان مقامون کی جلد مضبوط
ہوتی ہی اسمین یہ پانی اُتر جانے کی قدرت نہین رکھتا ہی اور نیچے کے پپوٹے کی طرف ابخرے چڑھ کر آتے ہین اور مائیت پر مستحیل
ہوجاتے لیکن پپوٹون کی خصوصیت کا سبب یہ ہی کہ سمحاق مین انکی مضبوطی کے سبب سے اور حرارت سے انکے دور پڑنے
کے سبب سے ابخرے کثیف ہوجاتے ہین اور پانی پر مستحیل ہوجاتے ہین اور اوپر کے پپوٹون پر وہ پانی اُتر آتا ہی لیکن نیچے کے
پپوٹے کا سبب یہ ہی کہ اسکا اوپر وار مضبوط ہوتا ہی اپنے مین سے ابخرون کے تحلیل ہونے کا مانع ہوتا ہی پھر پانی پر مستحیل
ہوجاتے ہین برخلاف منہ کے باقی جزون کی بس انہین سے انکی سستی کی وجہ سے کبھی ابخرے تحلیل ہوجاتے ہین اور اینہین
محتبس نہین ہوتے ہین پھر انمین تہبیج نہین ظاہر ہوتا ہی مگر مرض کے قوی ہونے کے وقت مین اور اکثر اوقات ظاہر
ہوتا ہی تہبیج سارے بدن مین جبکہ فساد کلیجے کے مزاج مین غالب آجاتا ہی اور اس سے سارے اعضا مین سرایت کرتا ہی
پھر یہ جوان کی طرف فاسد خون آتا ہی اسکی اصلاح پر اور خون کی مائیت اور فاسد رطوبتون کے تحلیل کرنے پر قادر نہین
ہوتے ہین پھر خون اعضا سے ملا نہین ہوتا ہی اور اعضا کے سوراخون مین اعضا سے جداگانہ رہتا ہی یہان تک کہ
کہ خمیری آٹے کی طرح کا گوشت ہوجاتا ہی اور جب انگلی سے دبایا جاتا ہی تو وہ مقام دبا ہوا رہتا ہی اور اسے نفخ کی کثرت
اور پیٹ کی گڑگڑاہٹ لازم ہوتی ہی کیونکہ غذا کے مادے مین کے تصرف سے قوت ہاضمہ ضعیف ہوتی ہی بس اس
غذا کے مادے سے غلیظ ابخرے اٹھتے ہین کہ اپنی غلاظت سے اور حرارت کی قلت سے ریاح پر مستحیل
ہوجاتے ہین اور پاخانہ آنے مین ترتیب نہونا اور اسکا منقطع ہوجانا ضعف ہضم کی شدت کے سبب سے
کیونکہ ہضم کا ضعیف ہونا اس بیماری کے لیے لازم ہوتا ہی لیکن کلیجے مین کے ہضم کی ضعیف ہونے کی توجیہ
ظاہر ہی لیکن معدے مین کے ہضم کی ضعیف ہونے کا سبب یہ ہی کہ معدے اور کلیجے مین مشارکت ہی اور جب یہ غذا ر
مطلق ہضم نہین ہوتی ہی تو اس غذا کو اعضا جذب نہین کرتے ہین اور یہ غذا معدے مین اور آنتون مین بند ہوکر بیجا
ہی اور اکثر بار ہوجاتی ہی اور یہی اسکے جلدی سے نکل جانے کا موجب ہوتا ہی اور جب غذا کچھ ہضم ہوجاتی ہی تو اسکا ٹھیراؤ
آنتون مین طول کرتا ہی تاکہ ضعیف کلیجے صافی کے جذب کو پورا کرسکے اور مسوڑھون مین ورم آنے نکل آتے ہین اُبھر آتے
ہوتے بخارون کے فساد کے سبب سے معدے سے مسوڑھون کی طرف اور مسوڑھے دانتون سے فقط اس سبب سے مختص ہوتے
ہین کہ مسوڑھون مین شدت کی نرمی ہوتی ہی اور انکا جوہر سست ہوتا ہی اور انکی طرف کشادہ راستون سے ابخرے چڑھا کرتے ہین
اور یہی نرخرے کی راہ ہی اور ان کے مقام کی گرمی شدید ہوتی ہی بس مسوڑھون مین کا خون وغیرہ فاسد ہوجاتا ہی اور حدت پکڑ لیتا ہی

اور ظاہر جلد کی طرف میل کرآتا ہی اور اسکا علاج خفیف استسقے کا علاج ہی لحمی استسقے کا اس طرح پر آگے آتا ہی استسقا
ایک بیماری ہی کہ مادہ رکھتی ہی مادہ رکھنے سے سادہ سوء مزاج کی قسمین اور ترکیب کی اور اتصال کے تفرق کی بیماریان
جو مادے سے نہین ہوتی ہین نکل گئین اور یہی ہوتا ہی مادہ کبھی سرد اسلیے کہ گرم ورم جب نہین تحلیل ہوتے ہین تو انکا انجام پیپ جانا
یا سخت پڑجانا ہوتا ہی اور استسقے کی قسمون مین سے کوئی اسطرح کی نہین ہوتی ہی اور غریب ہوتا ہی یعنے عضو کے
لیے اصلی نہین ہوتا ہی اسمین عارض ہوا کرتا ہی اسلیے کہ اصلی مادہ مادی بیماریون کا سبب نہین ہوتا ہی کہ اعضا کے
اندر چلا جاتا ہی یہی مادہ پھر انھین بڑھا دیتا ہی اس سے بلغمی اور سوداوی ان بتون سے مصنف نے احتراز کیا ہی کہ جنکا
مادہ اعضا کے سوراخون مین سڑجاتا ہی یا تو ظاہری ہین اعضا کے سوراخون مین اور انکے مسام مین سے کے سبب ہین
پھر یہ اعضا بڑھجاتے ہین جیسا کہ لحمی مین ہوتا ہی یا ان سوراخون مین کہ واقع ہین درمیان غذا اور خلطون کی
تدبیر کے مقامون مین مثال انکے جو ثرب اور صفاق کے درمیان مین ہین یا انکے جو ثرب اور آنتون کے درمیان مین ہین پھر
جن اعضا کے اندر یہ مادہ جاتا ہی انکے پاس کے اعضا کو بڑھا دیتا ہی جیسا کہ زقی اور طبلی مین ہوا کرتا ہی کیونکہ طبلے
اور زقی مین پیٹ بڑھجاتا ہی نہ خود یہ اعضا اور استسقے کی تین قسمین ہین کیونکہ موجب مادہ یا تو قوام والا ہوتا
ہی یا نہین ہوتا ہی اور دوسرا طبلی ہی اور پہلا یا تو سارے بدن کو شامل ہوتا ہی یا نہین اور پہلا لحمی اور دوسرا زقی ہی اور
سب مین بدتر زقی ہی اور یہی شیخ بو علی سینا کا مختار ہی اور لحمی سے بدتر ہونے پر کئی وجہین دلالت کرتے ہین انہین کی
پہلی وجہ یہ ہی کہ زقی مین بہت سے اعضا سالم ہوتے ہین پھر ان قوی دواؤن کا استعمال کرنا کہ جنکی مداومت
ضروری ہی تندرست عضوؤن کو ضرر کرنے کے ڈر سے ممکن نہین ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ دوائین اعتدال سے خارج ہوتی
ہین کیونکہ مرض سے ضد رکھتی ہین اور مرض اعتدال سے خارج ہوجاتا ہوتا ہی پھر جو چیز کہ اسکی ضد ہوگی وہ بھی اعتدال سے
خارج ہوگی پھر تندرست معتدل عضوون کو مضر ٹھہرینگی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زقی کا مادہ صفاق کے اندر ہوتا ہی
اور اس مادے کے لیے آنتون سے اور پیشاب کے آلون سے کوئی نکلنے کا راستہ نہین ہوتا ہی مگر ٹپکنے کی راہ سے
کیونکہ اس مادے کے مکان مین اور سب مخرجون مین کوئی ایسی رگ نہین ہوتی ہی کہ وہ نفوذ کرتی ہو اور یہی نہایت
دشوار ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ زقی کا فساد اندر وار کے اعضا مین ہوا کرتا ہی اور یہ اعضا ظاہر کے اعضا سے اشرف
ہوتے ہین اور چوتھی وجہ یہ ہی کہ زقی کا ضرر سانس لینے کے آلات مین بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ اسکا مادہ غذا کی آلات
سے مزاحمت کرتا ہی اور ان آلات کے واسطے سے سانس لینے کے آلات سے مزاحمت کرتا ہی اور پانچوین وجہ یہ
ہی کہ زقی استسقا غذا کے استعمال سے بہت مانع آتا ہی اسلیے کہ یہ معدے کے لیے شدت سے مزاحمت کرتا ہی
اور اسمین بخور کرتا ہی لیکن زقی کا طبلے سے بدتر ہونے کا سبب یہ ہی کہ طبلے کا مادہ زیادہ لطیف ہوتا ہی پھر اسکے مادے کا
تحلیل ہوجانا زقی کے مادے سے بہت آسان ہوتا ہی اور اسلیے کہ زقی کا اخیر علاج حقیقت مین نشتر دینا ہی

استسقا علاج

استسقاء

اور اسمین عظیم خطر ہی پھر لحمی ہی کیونکہ اسمین کی آفت کلیجے کو اور ساری رگون کو اور گوشت کو شامل ہوتی ہی یہان تک کہ اسمین سارے ہضم ضعیف پڑجاتے ہین پھر اسمین سب کے سب اعضا موذی کے مقابلہ مین مشغول ہوا کرتے ہین اور اسلیے کہ اسمین طبیعت کا قصد کئی امرون مین مصروف ہوتا ہی کیونکہ اسمین پیٹ ڈھلا ہوتا ہی اور کلیجہ ضعیف ہوتا ہی اور اصلی حرارت ضعیف ہوتی ہی اور معدہ آفت رسیدہ ہضم سے عاجز ہوتا ہی پھر طبلی ہی اس سبب سے کہ بیان ہوا ہی کہ اسکا مادہ بہت لطیف ہوتا ہی تحلیل اور تنقیہ کرنے سے اسکا نکلجانا بہت آسان ہوا کرتا ہی لیکن اسکے ردی ہونے کی وجہ یہ ہی کہ یہ احشار مین کھنچاؤ کرتا ہی

زقی استسقاء

اور اسلیے کہ اسکا مادہ جو ریح ہی فقط جبھی پیدا ہوتی ہی جب اصلی حرارت نہایت ضعیف ہوتی ہی اور زقی ہے کی کثرت سے پیدا ہوتا ہی بہت پانی وغیرہ کے پینے سے جیسا کہ عنقریب آنے کو ہی اور اسی ہیئت کا احتباس اکثر ثرب اور صفاق مین ہوا کرتا ہی اور یہ کبھی ہوتا ہی کہ جب مائیت پیٹ کی فضاء مین تبخیر کے طریق سے آجاتی ہی کیونکہ بخار جب بلند ہوتا ہی تو اپنی رخاوت کے سبب سے ثرب مین نفوذ کرجاتا ہی کیونکہ ثرب شحمی ہوتی ہی اور صفاق کی مضبوطی سے اسکے جرم مین نفوذ نہین کرتا ہی پھر ان دونون مین مائیت پر مستحیل ہوجاتا ہی اور وہ مائیت یہان پر بند ہوجاتی ہی اور اپنی غلاظت کے سبب سے ثرب کے اندر دار اسوقت مین اس کے لیے جانا نہین بن پڑتا ہی مگر جب کہ اس مائیت کے فساد سے ثرب مین خورندگی عارض ہوجاتی ہی لیکن جب کہ مادے کا آنا پیٹ کے فضا مین ٹپکنے کی راہ سے ہوتا ہی یا کسی رگ کے ان رگون مین سے ٹوٹ جانے کی راہ پر ہوتا ہی کہ جنمین مائیت کلیجے کی طرف نفوذ کرتی ہی تو اسکا ٹھہراؤ ان سوراخون مین ہوتا ہی کہ وہ سوراخ ان احشا مین ہوتے ہین جو ثرب کے اندر وار ہوتے ہین اور آنتین اس وقت مین ایسی ہوتی ہین گویا کہ وہ پانی مین تیرتی ہین بس حرکت کے وقت اور ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر منتقل ہونے کے وقت اسی ہیئت کی آواز محسوس ہوتی ہی اور پیٹ کی جلد کے لیے تر کھنچی ہوئی جلد کی چمک ہوتی ہی اور یہانتک اسکی مائیت طبیعی مخرج کے بند ہوجانے سے آتی ہی ورمون کے سبب سے یا سدون کے سبب سے کہ اسمین مائیت کے نفوذ کرنے سے مانع آتے ہین پھر اس مخرج کے سوا کی طرف ٹپکنے کے طور پر پھر پڑتی ہی عضو کے اس مسام سے کہ جنمین اپنی صورت پر بند ہوگئی ہی یا اس تبخیر کی راہ پر کہ جس کا گھٹ رہنا موجب ہوتا ہی اسلیے کہ مائیت کا بند ہونا اس کی تبخیر پیدا کرنے والی حرارت کو پیدا کرتا ہی کیونکہ بند ہوجانا مائیت کی طرف ٹھنڈی ہوا کے پہونچنے کا باہر دار سے مانع آتا ہی اور جبکہ بخار اس عضو مین سے کہ جس مین تبخیر پائی ہی اور کثیف ہوگیا ہی نکل آتا ہی تو مائیت پر عود کر آتا ہی اور اسوقت مین ایسی فضاء کی طرف بہ آتا ضرور ہوتا ہی کہ وہ اسے قبول کرلے اور یہ تکاثف کبھی ایسی ٹھنڈک کے سبب سے ہوتا ہی جو اسے عارض ہوتی ہی اور کبھی اسکی کثرت سے ہوتا ہی اور بعضے کے بعضے پر مجتمع ہوجانے سے ہوتا ہی پھر اسوقت مین مائیت کے بعضے اجزا کے متقل ہوتے ہین اور سب کے سب پانی ہوجاتے ہین اور کبھی اس بخار کے دفع کرنے کے لیے اس عضو کے مجتمع ہونے سے ہوتا ہی کہ جسمین یہ بخار آگیا ہی پھر بخار پر وہ مکان تنگ ہوجاتا ہی اور بخار کثیف ہوجاتا ہی اور عضو فقط اسکے دفع کرنے کے لیے اسلیے مجتمع ہوتا ہی کہ اسکی کیفیت

طبلی

زقی استسقاء

خاسد ہوتی ہی یا کثرت سے کھنچاؤ کرتا ہی یا یہان تک آتا ہی اتصال کے اس تفرق کے سبب سے کہ مجرے مین واقع ہوتا ہی یعنے اس مجرے مین کہ جسمین ہوکر غذا کلیجے کی طرف جاتی ہی اور وہی ماساریقا ہی اور اسوقت مین پیٹ کی فضا کی طرف کیا اوس بہکر آتا ہی نہ تنہا مائیت مگر یہ تفرق تھوڑا سا ہو اس طرح ہو کہ اسمین پتلی صافی چلی جاتی ہو نہ کیلوس فی اتی غلیظ اجزا یا اس مجرے مین جو کلیجے اور گردے کے درمیان مین ہی یا کلیجے اور مثانہ کے درمیان نہین ہی یا اس سبب سے کہ وہ یعنی مائیت جب کہ طبعی مخرج سے روک دی جاتی ہی اور یہی وہ مجری ہی جو کلیجے کے محدب مین گردہ تک جاتا ہی ورم کے سبب سے یا سدے کی وجہ سے تو اسی طرف پھر پڑتی ہی جدہر سے آدمی کے پیٹ مین ہونے کے حال مین نکلجاتی ہی اور یہی ناف ہی کیونکہ ناف اور کلیجے کے مقعر مین ایک مجرا ہوتا ہی جسمین ہو کر خون پیٹ کے بچے کے کلیجے مین پہونچتا ہی اسکی ناف سے اور اسی مین شیا بھی منتقع ہوتا ہی پھر اسے یعنی ناف کو بند پاتی ہی پس اسکے پاس محتبس ہوجاتی ہی اور مجرے مین سوراخ ڈالدیتی ہی پھر پیٹ کی فضا کی طرف چلی جاتی ہی اور اسکا سبب یا تو مائیت کی کثرت یا ممیزہ قوت کا ضعف ہوتا ہی اور ممیز کلیجے کی دافعہ اور گردہ کی جاذبہ کے درمیان مین مشترک ہوتا ہی پھر جب کہ یہ دونون قوتین ضعیف ہوجاتی ہین یا اُن دونون مین سے ایک ضعیف پڑجاتی ہی تو مائیت تمیز نہین پاتی ہی یعنی جدا نہین ہوتی ہی اور طبعی مجرے سے مندفع نہین ہوتی ہی پس خون مین ملجاتی ہی پھر اسے بدن قبول نہین کرتا ہی پس پھرتی ہی اور مجرے اسکی برداشت نہین کرتے ہین اور زقی استسقے کے موجب ہوجاتی ہی اس چیز کی کہ جسے ہم بیان کرچکے ہین استسقے کے واقع ہونے سے یا بہت پانی پینے سے قوت کے تمیز کرنے کی قدرت رکھنے کی مقدار سے بڑھکر پھر اس سے وہ امر عارض ہوتا ہی جو ممیزہ قوت کے ضعف سے عارض ہوا کرتا ہی یا ذوبان یعنی گھلاوے اعضا مین کے اور خلطون مین کے ایسی افراط کی حرارت سے جو انھین گھلادیتی ہی پھر مائیت مستحیل ہوجاتے ہین اور استسقے کا اسکا موجب ہونا فقط اسوقت ہوتا ہی کہ ملسکے ساتھ یعنی ذوبان کے ساتھ عادت کے مجرے کا سوج جانا اور بند ہوجانا ہوتا ہی پھر اُس مجرے سے بسبب الی ذوبانی مائیت مندفع نہین ہوتی ہی اور مجرون مین بند ہوتی ہی اور استسقے کے بیان کی ہوئی قسمون مین سے کسی قسم کی موجب ہوتی ہی اور کبھی استسقا پیدا ہوتا ہی رگون مین کی

لحمی استسقا

قوت ہاضمہ کے ضعیف ہوجانے کے سبب سے پس رگون مین جو کچھ ہوتا ہی وہ بلغمیت اور مائیت پر مائل ہوجاتا ہی اور اعضا مین کی اور اعضا مین کی قوت ہاضمہ کے ضعیف ہوجانے کے سبب سے پھر غذا مین سے جو کچھ اعضاء کے پاس پہنچتا ہی وہ غذا پوری ہضم ہوئی نہین ہوتی ہی پھر ایسی غذا کا چپکنا اور اعضاء سے ملنا پورے طور پر نہین ہوتا ہی اور کبھی کلیجے کے ہضم کا ضعف اسکے آگے ہو لیتا ہی کیونکہ کلیجے کے ہضم کا ضعیف ہونا اس بات کا موجب ہوتا ہی کہ خون اور خلط کے سب طبعی مجرے کے سوا پر ہون اور اسکے آگے ہوتا ہی معدے کی ہاضمہ کا ضعیف ہونا اس سبب سے کہ کیلوس کی صافی کلیجے کی طرف بھی کھینچکر جاتی ہی پھر کلیجے کو اسکا طبعی خون پر مستحیل کر لینا ممکن نہین ہوتا ہی پھر ان ہضمون کے ضعیف ہوجانے کے وقت رطوبتین بلغمیہ اور مائیہ بہت ہوجاتی ہین خون مین پھر جو گوشت

لحمی استسقا

کہ اس خون سے پیدا ہوتا ہی وہ اعضا سے نہین ملتا ہی خون کے ردی ہونے کے سبب سے پھر اعضا بڑھجاتے ہین اور
انکا لمس ملائم ہوجاتا ہی رطوبت کی کثرت کے سبب سے اور جب اعضا مین کی قوت ہاضمہ اور کلیجے مین کی ہاضمہ ور قوت
ماسکہ ضعیف پڑجاتی ہی تو اعضا کا جذب قوی پڑجاتا ہی اور لحمی استسقا ضرور ہوجاتا ہی لیکن کلیجے کی ہاضمہ سے
ضعف کا موجب ہونا تو ظاہر ہی لیکن ماسکہ کے ضعف کا موجب ہونا تو اس سبب سے ہی کہ جب قوت ہاضمہ غذا
کو کلیجے مین اتنے عرصہ تک کہ جسکی اشتال مین ہضم پورا ہوجاتا ہی روکے نہین رہتی ہی تو ہضم ضعیف ہوتا ہی اگرچہ قوت
ہاضمہ ضعیف نہو پھر کیا حال ہوگا جس وقت قوت ہاضمہ قوت ماسکہ کے ساتھ ضعیف ہوگی لیکن اعضا کے
جذب کے قوت کے موجب ہونے کا سبب یہ ہی کہ اعضا اسوقت مین غذا کو باوجود کم ہضم ہونے کے اور انمین پورے
ہضم کو قبول نکرنے کے جذب کر لیتے ہین لیکن اعضا کی ہاضمہ کے ضعف کا موجب ہونا تو اسلیے ہی کہ جو بے ہضم
ہوئی غذا اعضا پر وارد ہوتی ہی ہاضمہ یقین سے اسکی اصلاح پر قادر نہین ہوتی ہی اور یہ اکثر لحمی استسقا اکثر کلیجے
کی ٹھنڈک کے ساتھ ہوتا ہی کیونکہ ٹھنڈک کلیجے کو ضعیف کر دیتی ہی اسلیے کہ ہضم ایک علاج کا تغیر دینا اور یہ فقط حرارت
ہی سے ہوتا ہی اور اکثر اوقات ہوتا ہی یہ استسقا خارجی ٹھنڈک کے قوی ہونے کے سبب سے کہ بدن کو پہونچتی ہی پھر
ظاہری اعضا ٹھنڈے ہوجاتے ہین اور انکی قوت ہاضمہ ضعیف ہوجاتی ہی یا رگون کی ٹھنڈک قوی ہونے
کے سبب سے پھر انکی ہاضمہ قوت ضعیف پڑجاتی ہی یا ان بیماریون کے سبب سے جو اعضا کو عارض ہوتی ہین کہ
انکی ہاضمہ کے ضعیف ہوجانے کی موجب ہوتی ہین یا سددون کے سبب سے کہ جبکہ متین غذا کے نفوذ
کرنے سے مانع آتے ہین پھر انہین نہین جاتی ہی مگر پتلی مائیت اور استسقا پیدا ہوجاتا ہی جیسا کہ مٹی کے
کھانے کے وقت ہوا کرتا ہی اور مثل اسکے چیچی چیزون مین سے اور اگر سدہ پورا ہوتا ہی تو مائیت کے نفوذ سے
بھی مانع آتا ہی کہ اس سے شدت کا دلبا پا پیدا ہوجاتا ہی کیونکہ استسقے کے سبب سے اعضا سے غذا منقطع
ہوجاتی ہی اور طبلی استسقا پہلے ہضم کے فساد سے پیدا ہوتا ہی کیونکہ یہ ریاح جبکہ بچے کے پیٹ مین ہوتے
ہین تو تیسرا اور چوتھا ہضم ضعیف ہوجاتا ہی تو اس مرض کے پیدا ہونے کی موجب نہین ہوتے ہین کیونکہ جو ریاح
اسوقت مین پیدا ہوتے ہین وہ فقط رگون مین اور اعضا مین ہوا کرتے ہین اور یہی حال دوسرے ہضم کا بھی ہی
کیونکہ اس سے پیدا ریاح کلیجے مین ہوتے ہین اور کلیجے مین سے اکثر اعضا مین چلے جاتے ہین اور یہ فساد یا تو
قوت کے ضعیف ہونے کے سبب سے ہوتا ہی یعنے پکانے مین قوت ہاضمہ کے ضعیف پڑجانے سے بس غذا کو حرکت
ہوتی ہی اور تبخیر کرنے لگتی ہی اور قوت جو انجرے کہ پیدا ہوتے ہین انکے تحلیل کرنے کی قوت نہین رکھتی ہی پہلے انجرون کو
پہلے پھر مجتمع ہوجاتے ہین یا غریب حرارت شعلہ جاتی ہی جبکہ اصلی حرارت ضعیف ہوتی ہی کہ ہضم پر قدرت نہین رکھتی
ہی اور نہ غریب حرارت کو قوی ممانعت کر سکتی ہی پس غریب حرارت غذا پر غالب آجاتی ہی اور دھوئین

طبلی استسقا

۱۹۲

استسقا

اٹھانے لگتی ہی پس غذا ریاح پر مستحیل ہوجاتی ہی یا مادے کے غلیظ ہونے کے سبب اور اُسکے درمیان کی قوت کے اثر کو قبول کرنے کے سبب پس مادے سے غلیظ ابخرے پیدا ہوتے ہین کہ اس حرارت کے اسمین اثر سے تحلیل نہین ہوتے ہین پھر ان ابخرون سے ناری جزون کے جدا ہونے کے وقت استسقا پیدا ہوجاتا ہی اور اس مادے کے ابخرے بن جانے سے اور کبھی استسقا طبلی حرارت کے قوی ہونے کے سبب ہوتا ہی معدے اور کلیجے مین کی غریب حرارت کے قوی ہونے سے کہ غذاؤن مین اور رطوبتون مین تبخیر پیدا کر دیتی ہی اس سبب سے کہ انکی طرف یہ حرارت پھیل جاتی ہی اور انمین غیر طبیعی اثر کرتی ہی ہضم کے پورے ہونے کے پہلے اصلی حرارت سے اور کلیجے کے ضعف کے سوا سے استسقا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ ٹھنڈے مواد کا غلبہ اس طرح پر کہ اس سے استسقا پیدا ہوجائے جبھی ہوتا ہی جب کلیجے مین کا ہضم ضعیف ہوجاتا ہی اسواسطے کہ ٹھنڈی غذائین اگرچہ ان مادون کی پیدا کرنے والی ہوتی ہین مگر یہ دسمان غذاؤن سے اتنے بہت نہین ہوتے ہین کہ استسقے کو پیدا کر دین جبکہ کلیجہ تندرست ہوتا ہی کیونکہ تندرست کلیجہ ان غذاؤن کی اصلاح کر لیتا ہی پھر انسے یہ بد مواد اسقدر بند نہین ہوتے ہین کہ استسقے کو پیدا کر دین اور یہی حال معدے کے ضعف کا ہی کہ اس سے یہ مواد جب تک کہ شدت کے بہت نہین ہوتے ہین اور جب مادہ شدت کا ہوتا ہی تو اسے کلیجے کا ضعف لازم ہوتا ہی اور کلیجے کا ضعف یا تو ہوتا ہی خاص کلیجے سے یعنی وہی ضعف کہ کلیجے مین اصلی ہوتا ہی اس طرح پر کہ اسمین کی ہاضمہ ضعیف ہوجاتی ہی یا اسکی دافعہ ضعیف ہوجاتی ہی پھر کلیجے مین فضلون کی کثرت ہوجاتی ہی اور اسے کلیجے کی قوت ہاضمہ کا ضعف لازم ہوتا ہی یا کلیجے کی قوت ماسکہ ضعیف ہوجاتی ہی پھر وہ غذا کو اتنا کہ بڑے نہین رہتی ہی کہ جس مین ہضم پورا ہوجائے یا معدے کی مشارکت سے ہوتا ہی کیونکہ معدہ جب ضعیف ہوجاتا ہی تو غذا کو اچھی طرح سے ہضم نہین کر سکتا ہی پھر اس غذا کا عصارہ کچا کلیجے مین پہونچ جاتا ہی پس کلیجہ اسکے ہضم کرنے سے ضعیف ہوجاتا ہی اور جب اس طرح کی عصارہ کئی بار کلیجے مین جاتا ہی تو کلیجہ کچے فضلون سے بھر جاتا ہی اور کلیجے کی قوتین ضعیف پڑجاتی ہین یا تلی کی مشارکت سے کیونکہ تلی مین جب کوئی علت ہوتی ہی تو تلی سودے کو کم جذب کرتی ہی اور بعض بھی سودے کو جذب نہین کرتا ہی کیونکہ یہ جذب کرنا اسکی شان سے نہین ہی پھر سودا کلیجے مین باقی رہتا ہی اور اس سودے سے کلیجے کے جوہر مین ضعف ہوجاتا ہی یا ماساریقا کی مشارکت سے اسلیے کہ ماساریقا مین کیلوس خون پر کچھ مستحیل ہوجاتا ہی کیونکہ اسمین قوت ہاضمہ ہوتی ہی اور اسکے ضعف کے وقت کلیجہ ضعیف ہوجاتا ہی جس طرح کہ معدے کے ضعف کے وقت ضعیف ہوجاتا ہی یا گردے کی مشارکت سے جس وقت کہ گردے پر کوئی ایسا حادثہ حادث ہوتا ہی کہ اسکے سبب سے کلیجے کی مائیت کو جذب نہین کرتا ہی پھر وہ مائیت کلیجے مین باقی رہتی ہی اور اُسے ٹھنڈا کر دیتی ہی اور خون مین بھی ملجاتی ہی اور اعضا مین سرایت کرجاتی ہی پھر اعضا کو ٹھنڈا کر دیتی ہی اور خون کے ساتھ اعضا کے سوا خون مین بھی چلی جاتی ہی علاج استسقے کے بیمارون کو بھوک پر اور پیاس پر صبر کرنا واجب ہی اس صبر کرنے کا سبب یہ ہی کہ استسقا مادی مرض ہی پھر اسکے علاج مین ہر طرح

استسقاء

سکھانا ضرور پڑتا ہی اور بھوک خشکی کرتی ہی اور فضلون کو کم کر دیتی ہی اور یہی حال پیاس کا ہی پھر اگر روٹی کا ترک کر دینا ممکن ہو
تو ترک کر دی جائے کیونکہ روٹی اپنی چپچپاہٹ اور غلاظت سے کلیجے مین سدے پڑنے کی موجب ہوتی ہی اور اسکا نکلنا
اور نیچے کو اُترنا دشوار ہوتا ہی اور اس سے نفخ اور ریاح بہت پیدا ہوا کرتے ہین اور نہین تو تھوڑی سی بن چھنے اور
اسی آٹے مین بہت بھوسی ہوتی ہی پکے آٹے کی کیونکہ یہ پیٹ سے جلد اُتر جاتی ہی کم غذا پڑتی ہی اور کم نفخ کرتی ہی چپچپاہٹ
نہین رکھتی ہی جلد ہضم ہو جاتی ہی اور غلیظ غذائین مثل گلون کے اور ہریسے کے اور پیٹھے کے چھوڑ دیجائینگی کیونکہ یہ بہت جلدی
سے ہضم نہین ہوتا ہی اور کلیجے مین سدہ ڈالتا ہی اور غلیظ ریاح اور فضلے پیدا کرتا ہی اور لپٹنے اور بکثرت سے پانی کے
پینے کا بھی مقتضی ہوتا ہی اور ایسی غذائین یہانتک کہ پائے کیونکہ پائے اگرچہ کم فضلے رکھنے والی لطیف غذائین اپنی چپچپاہٹ
کے سبب سے استسقے والے لوگون کو مضر پڑتے ہین اور پیٹ کے بھرنے سے پرہیز کیا جائیگا یقین ہے تاکہ فضلے بہت نہو جائینگے
اور پانی کے استعمال سے پرہیز کیا جائیگا کیونکہ پانی انکے معدے مین اور انکے کلیجون مین ٹھنڈک کرتا ہی اور انکے
بدنون کو تر کرتا ہی پس یہ پانی اسی سبب سے استسقے کے سبب کا مددگار ہوتا ہی یہان تک کہ پانی کا دیکھنا مضر ہوتا ہی استسقے
والے لوگون کو فقط غذا کے ہضم ہونے کے بعد ہی استعمال کیا جائیگا اسلیے کہ پانی غذا کو رقیق کرتا ہی اور تنگ
مجرون مین غذا کے جلدی سے اترجانیکا موجب ہوتا ہی اسکے پہلے استعمال کیا جاتا ہی تو غذا مین اور معدے کے
جرم مین فرق کر دیتا ہی اور غذا کے معدے کے منھ پر چڑھ آنے کا موجب ہوتا ہی پھر غذا اچھی طرح سے ہضم
نہین ہوتی ہی اور استعمال کیا جاتا ہی اسوقت مین تھوڑا سا کیونکہ بہت سا پانی معدے کو ضعیف کر دیتا ہی اور بدن
کی ترطیب کرتا ہی اور اسمین ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور استعمال کیا جاتا ہی پیاس کی شدت کے وقت یہی اور پانی کے
ترک پر صبر نہ کرنے کے وقت اور التزام کرلین تحلیل کرنے والی ریاضتون کا کیونکہ مرض جب مادی ہوتا ہی
تو اسکے علاج مین ہر طرح سے خشکی پھیلانا واجب ہی اور بدن کی ریاضت کے وقت غذا کے فضلے ضرور
تحلیل ہو جاتے ہین لیکن غذا کے اعضاء بدن کی لغیان مین ہونے کے سبب سے بدن کی حرکت کے
ساتھ متحرک ہوا کرتے ہین اور کشتیون پر سوار ہونے کا کیونکہ کشتیون پر سوار ہونا استسقے کے مادے کو تحلیل
کرتا ہی اسلیے کہ نفس مین خوشی اور رنج مختلف وارد ہوا کرتا ہی پس مواد ایک مرتبہ اندر وار اور دوسری بار
باہر کو لمعدح کے پیرو ہونے مین حرکت کرتے ہین پھر مندفع ہو جانے کے قابل ہو جاتے ہین
پس مندفع ہو جاتے ہین اور پسینا لانے کا دھوپ مین بیٹھنے سے جلتی دھوپ مین کیونکہ جلتی دھوپ
مواد کو پتلا کرتی ہی اور بہا دیتی ہی بلکہ گرم تنور مین بیٹھنے سے سر کو نکال کر تاکہ ٹھنڈی ہوا کو سونگھتا رہے
پس اسکا دل اور پھیپھڑا گرم نہو اور اسکی روح جلنے نپائے اور پیاس بڑھنے نپائے اور اسکے بدن سے پسینا بہے
اور شورہ دریا کے پاس کنارے رہنا پس یہ مقصود دریا کے پاس کنارے رہنا اس طرح سے نہین ہی کہ جہان ہوا ٹھنڈی ہی کیونکہ یہ بات

ان لوگون کو مضر ہوا کرتی ہو بلکہ مقصود یہ بات ہو کہ اُن کے رہنے کا مقام کھاری نمکین رہتی ہو کیونکہ دریا کی ریتی نہایت جلی ہوئی کڑوی ہوتی ہو اور اسی سبب سے اپنی کڑواہٹ کے ساتھ دریا کے پانی کے کھاری ہونے کی موجب ہوتی ہو پس اسی سبب سے رطوبتون کو جذب کیا کرتی ہو اور ریت مین لوٹنا نمکین ریت مین اور اس مین دفن ہونا اور دفن ہو کر لوٹنے سے بڑھکر قوی ہوتا ہو کیونکہ دفن ہونے مین موثر سارے عضوون سے ملنے والا ہوتا ہو

اور حجاز کے ملک کا سفر کرنا کیونکہ حجاز کے ملک کی ہوا نہایت درجہ گرم ہوتی ہو اور اُسکی زمینین اکثر ریگستانی ہوتی ہین پانی کم رکھتی ہین اور اس ملک کے رہنے والون کی غذا اکثر اونٹنیون کا دودھ ہوا کرتا ہو اور چاہیے کہ اعتنا کیا جائے اُن کے کلیجون کی درستی کرنے پر اور غذا کے ہضم کرنے پر کلیجے کی تقویت کرنے والی دواؤن سے مدد دی جائے اسلیے کہ کلیجہ اور احشاء اس مرض مین ضرور ضعیف ہوتے ہین

اور اُن کے پیشابون کے ادرار کرنے پر کیونکہ کلیجے اور احشاء کا ضعف کثرت سے فضلون کے پیدا ہونیکا موجب ہوتا ہو اور فضلون کی کثرت کلیجے کے ضعیف ہونے کے ساتھ کلیجے مین سدے پڑجانیکی اور بھرجانیکی موجب ہوتی ہو پس اسی سبب سے اُن کے علاج کرنے مین واجب ہوتا ہو تفتیح کرنیوالی اور ادرار کرنیوالی چیزونکا استعمال کرنا اور انہین پاخانہ آنے کی تعدیل کرنا کیونکہ احشاء کے ضعف ہونے کے ساتھ دستون کا آنا خطر رکھتا ہو اور طبیعت کا بستہ ہونا فضلون کے بند ہوجانے کا موجب ہوتا ہو اور اسکا بند ہونا اُسکی افراط سے بہتر ہوتا ہو کیونکہ افراط ہضم کو اور اصلی حرارت کو ضعیف کردیتی ہو اور یہ بات اس مرض کی زیادتی کی موجب ہوتی ہو

پینے کی چیزین کاسنی کا پانی بزوری سکنجبین کے ساتھ اور زرشک کے قرص کبیر کے ساتھ اگر بیمار پر حرارت ہو اور نہین تو سونف کا پانی اور رازیانہ کا پانی ملا دیا جائیگا زیادہ تفتیح کرنے کے لیے اور ادرار کرنے کے لیے اور دینار ی شربت یا اصول کا شربت بزوری سکنجبین کے ساتھ زیادہ تفتیح کرنے کے لیے اور مجرد کی کشادگی کرنے کے لیے اور زرشک کے قرص یا گلاب کے قرص یا غافث کا عصارہ یا تریاق فاروق مین سے ایک چیز پھر ہر روز استعمال کیجائیگی لودینے کے جوشاندے کے ساتھ اور ایک مرتبہ کے ہلکے کھانے پر صبر کرلیا جائیگا پھر اکیس دن مین اچھا ہوجائیگا استرح پر شیخ بوعلی سینا نے لفظ قیل سے یعنے کہا گیا سے نقل کیا ہو اور دلیل سے یہی ثابت ہوتا ہو کہ اس قول پر اعتماد نکیا جائے اور دودھ اعرابی اونٹنیون کا یعنے بدوی کا کیونکہ اعرابی کا لفظ جنگل کے رہنے والون پر بولا کرتا ہو اور یہی اعرابی اور عربی مین کا فرق ہو ورنہ اور مارھانس کی چرنیوالیون کا خاص جسوقت مین پانی اور کھانے کے بدلے استعمال کیا جائیگا تو نہایت درجہ فائدہ کریگا اور اسکا سبب یہ ہو کہ اونٹنیون کے دودھ مین نمکینی اور حرارت ہوتی ہو اور اس دودھ کی مائیت مین حدت اور جلاء ہوا کرتی ہو اور اسی سبب سے پانی کے دست لاتا ہو اور کلیجے کے سددون کو کھولتا ہو لیکن بدوی ہونیکا سبب یہ ہو کہ بدوی اونٹنی کا دودھ زیادہ حدت اور حرارت رکھتا ہو

کیونکہ بدوی اونٹنیان پانی کم پیتی ہین اور گرم ہوائین کھاتی رہتی ہین اور خشک زمینون پر چلتی پھرتی رہتی ہین
خاص جسوقت مین ان گرم گھانسونکو چرتی ہین جو ماہیت کا اسہال کرتی ہین اور تلطیف کرتی ہین اور ادرار کرتی ہین اور جو کہا
جاتا ہی کہ دودھ کی طبیعت استسقے سے عندر رکھتی ہی اسکی طرف توجہ نکی جائیگی بلکہ یہ دودھ مفید دوا ہی اس سبب سے کہ اسمین
جلاء ہوتی ہی کہ وہ ترقیق کرتی ہی اور اس سبب سے کہ اسمین ایک خاصیت ہی اور ان مین سے یعنی مستسقیون مین سے
ایک جماعت عرب کے شہرون مین جا پڑی اور اسکی طرف مجبوری لاحق ہوئی یعنی اونٹنیون کے دودھ کے
پینے کی طرف پھر وہ اچھی ہوگئی اور عرنیہ قبیلے والے لوگون کا قصہ مشہور ہی پس اسی سبب سے درست
ہوتا ہی کہ یہ دودھ استسقے کے لیے مفید ہی اور یہی حال ہی اعرابی یعنے بدوی اونٹنیون اور بکریون کے
پیشابون کا ہی کیونکہ یہ پیشاب اُن کے دودھون سے بڑھکر حدت مین اور جلاء مین ہوتے ہین اور ایک عورت
کو استسقا حرارت کے ساتھ عارض ہوا تھا شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ اوسے استسقے نے ضعیف کردیا تھا اور
اسکا مرض عظیم ہوگیا تھا پھر انار مین سے اسقدر کھا گئی کہ جسکے بیان سے شرم آتی ہی پس اچھی ہوگئی شیخ بوعلی سینا
نے کہا ہی کہ اُس نے خود اور اپنی رغبت سے یہ تدبیر نکالی تھی اور مازریون کے قرص انکے لیے مشکور ہین یعنی نہایت
مفید ہین انکے مسہل راوند سکنجبین کے شربت کے ساتھ نصف درم سے ایک درم تک صفرے کا مسہل ہی روند ہڑ
بادرنجبویہ اور ہر ایک نصف درم اور مسہل بلغم کا غاریقون خربق ہر ایک نصف درم نمک ہندی پاؤ درم اور مسہل سودے کا
غاریقون افتیمون کالی ہڑ اسطوخودوس ہر ایک نصف مثقال ہی اور ان ساری دواؤن مین گوگل اور کتیرا ہر ایک پاؤ درم ملانا
واجب ہی خوش کے رونے کے لیے اور چکنی کیجائینگی اسی سبب سے بادام کے روغن سے باوجود اسکے کہ بادام کا روغن
استسقے کی سب قسمون مین مفید ہوتا ہی اور جب کہ معالج کو بہت سے خلطون کے نکالنے کی احتیاج پڑے پس
انھین کئی مرتبے مین نکال لے تاکہ معدون کی اور کلیجون کی قوتین ضعیف نہ پڑجائین اور انکی ادرار لانیوالی دوائین اجزا
کبر ہی اور شاور اور سونف اور کاسنی کے بیج اور ککڑی کے بیج اور خربزے کے بیج اور مازریون کے قرص انکے مفید ہین
یہ استعمال کیے جائینگے یا اُن مین سے بعضے مزاج کے موافق پانیون مین سے اور بیے کی بیان کی ہوئی چیزون کے
ساتھ مین جیسے معالج مناسب جانتا ہو غذائین ہر جوہر کی جید لطیف کم فضلے کی ہین مثل مرغ کے چوزون کے اور تیتر والے
اور کلیجیان نکلے ہوئے کبوتر کے بچون کے شوربے کرکے اور یخنی کرکے یا مزعفر سنقون کے ساتھ اور میٹھے انار کے ساتھ مین
کیونکہ اپنے قبض سے معدے اور کلیجے کی تقویت کرتا ہی اور پودینے کے ساتھ کیونکہ پودینہ معدے کی تقویت کرتا ہی
یا توے پر بھون کر گرم مصالحے ڈالکر مثل دارچینی اور کالی مرچ اور مصطگی اور سونٹھ اور زعفران ابہر کے دھنیے کے
لگانے کی دوائین لیپ بکری کی مینگنیون اور گائے کے گوبر کا اپلا اور باٹری نون اور سرکہ اور اکثر اوقات میں
گندک بڑھا دیجاتی ہی خشکی زیادہ کرنے کے لیے کمی استسقے والا اسے سارے بدن پر لگائے گا اور قے والا پیٹ پر

اور طبلی والا ہا تھ یا نون پر لگایا جائیگا اگر انمین ورم ہوگا اور اس سے زیادہ ضعیف نمک اور سرکہ اور یا جھڑ ہاہی اور سینکا جائیگا طبلی والے کا پیٹ گرم گیہون کی بھوسی اور باجرے اور نمک سے اور ان سب کو بھنے یا نیون مین کا نہانا مفید ہی نمک اور گندک کے والے بہتے پانیون مین کا اور پسینا لانیوالا خشک رکھنے والا حمام اور بہنے نمکین ور گندک والے پانی حمام سے افضل ہین کہ انمین ٹھنڈی ہوا کے استنشاق پر قدرت ہوتی ہی برخلاف حمام کے لیکن ہر حمام اور یہ وہ ہی جسمین پانی کا استعمال ہوا سے بہت بڑھکر ہوتا ہی میٹھے پانی کا توان لوگون کے لیے مفر ہوتا ہی تر طب کے سبب سے
بیماریان آنتون کی اسہال یعنے دستون کا آنا یا تو کھائی ہوئی چیزون سے ہوتا ہی یا اعضا سے ہوتا ہی اور کھانیکی چیزون سے ہونیوالا یا تو دست لانیوالی دوائون سے ہوتا ہی کہ انھون نے آنتون کی قوتون کو ضعیف کردیا ہی یعنے معدے اور آنتون مین کی پھر ذرب یعنے دست آنیکا مرض پیدا ہو جاتا ہی لیکن وہ دست کہ دست لانیوالی دوائی بے اپنی قوت کے چھوڑ جانیکے تو وہ ہماری بحث سے خارج ہین اسلیے کہ ہمارا کلام بیماری والے دستون مین ہی اور جبکہ وہ دست لانیوالی دوائین اپنی قوتون کو چھوڑ جائینگی پھر سوقت مین پیدا ہونیوالا اسہال بیماری والے دست کھانیکی چیزون سے ہونیوالے کے قبیل سے ٹھیرینگے اور ہو سکتا ہی کہ اعضا سے ہونیوالے کے قبیل سے شمار کیجائین یا غذا اول کثرت سے کہ تخمہ اور ثقل کی موجب ہوتی ہی پھر لوسے کلیجہ جذب نہین کرتا ہی اور اسوقت مین غذا معدے مین باقی رہتی ہی اور اپنے بوجھ سے نیچے گر پڑتی ہی اور طبیعت اسے اسکے کھینچاؤ کے پیدا کرنے کی سبب سے دفع کردیتی ہی یا چکنی پھسلنی غذا اور سے ہوتا ہی کہ اپنے وقت سے پہلے نکل جاتی ہی مثل آلو بخارے کے یا بدمزہ غذا اور کے سبب سے پس طبیعت اس سے کراہت رکھتی ہی اور اسکے ہضم سے مانع آتی ہی اور بے ہضم ہوئے اسے دفع کردیتی ہی یا بے بھوک کے کھا لینے سے کہ طبیعت کی نفرت کا موجب ہوتا ہی پھر طبیعت اسے دفع کردیتی ہی یا پیٹ کے پھلانے والی غذائون سے کہ ایسے ریاح کو پیدا کرتی ہین جو معدے کے پٹھے سے لگ آتی ہین غذا پر کیونکہ یہ غذائین معدے کے اطراف مین کھنچاؤ کرکے بڑھا دیتی ہین پھر بدہضمی ہو جاتی ہی کیونکہ قوت ہاضمہ معدے کی جرم مین ہوتی ہی اور اسکی پوری تاثیر غذا اسکے جزون کو مس کرنے سے ہوا کرتی ہی اور غذا دفع ہو جاتی ہی اس کے بوجھ اور کھنچاؤ کے سبب سے یا اسکے نیچے دار ہونے سے اور اپنے بوجھ سے نیچے گر پڑنے کے سبب سے یہ سب اپنی سببون کے آگے ہونے سے پہچانا جاتا ہی اور پہچانا جاتا ہی اسہال امتلائی یون بھی کہ پائی جاتی ہی اسکے بعد خفت معدے اور آنتون مین سے بوجھ اور کھنچاؤ کے جاتے رہنے سے اور پہچانا جاتا ہی اسہال امتلائی بھی اسطرح پر کہ اسکے بعد خفت پائی جاتی ہی معدے اور آنتون مین سے بوجھ اور کھنچاؤ کے جاتے رہنے کے سبب سے اور پہچانا جاتا ہی ریحی بھی اسطرح پر کہ ان سے ساتھ بیٹ کی گڑگڑاہٹ بہت ہوتی ہی کیونکہ ریح ہوائی جزو کے غلبہ کے سبب سے مانع سے جدا ہو جانے اور نکل جانے کا قصد کرتی ہی پس حرکت کرتی ہی اور حرکت کے وقت اس سے آواز پیدا ہوتی ہی اور عضو سے ہونیوالا یا تو ایک معین عضو سے ہوتا ہی یا غیر معین سے اور معین عضو سے ہونیوالا یا تو دماغ سے ہوتا ہی

اسہال نیند و دستون کا

اسطرح پیہوکر اس سے نزلہ گرتا ہی معدے پریا آنتون پر کہ غذا کو فاسد کردیتا ہی اور اسے نکال دیتا ہی اور وہ خود غذا کے
ساتھ دستون مین نکل جاتا ہی پھر یہ اسہال بار یون مین محفوظ ہوتا ہی اخراج پر کہ شروع دنمین بہت ہوتا ہی اور
اسکے بعد تھوڑا تھوڑا کرکے کم ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ رات کو بالکل منقطع ہوجاتا ہی اور دیر تک سونیکے بعد ہوتا ہی اور
اسکا سبب یہ ہی کہ جو مواد سر مین ہوا کرتے ہین وہ سوتے مین ساکن یعنی بے حرکت ٹھہرے رہتے ہین اور جاگنے کیوقت حرکت
کرتے ہین اور معدے مین اوترتے ہین اور شروع جاگنے کیوقت نہایت کثرت سے ہوتے ہین مندفع ہوجانیکی علامت
رکھتے ہین پھر اسکے بعد تھوڑا تھوڑا کرکے گھٹ جاتے ہین اسلیے کہ یہ مواد بیداری کی حالت مین مجتمع نہین ہوتے ہین اس سبب سے
کہ تحلیل کرنیوالی حرکت بیداری مین واقع ہوا کرتی ہی اور اس سبب سے کہ ذہن کی روشنی انھین تحلیل کرتی رہتی ہی برخلاف
معدے کے پس اسکے پیٹ تو کوئی ترتیب ہوتی ہی اور نہ کوئی وقت معین ہوتا ہی بلکہ معدے کی کمی اور زیادتی تدبیر کے مطابق ہوا کرتی
ہی اور دماغی اسہال ہوا کرتا ہی باوجود نزلون کی علامتون کے اس طریق پر کہ بیان ہوچکا ہی یا معدے سے ہوتا ہی پھر اسکا
حال تدبیر کے جید ہونے اور برے ہونے کے اختلاف کے مطابق مختلف ہوا کرتا ہی پھر اگر یہ معدی اسہال قوت
ہاضمہ کے ضعیف ہوجانے یا جاتے رہنے کے سبب سے ہوگا تو وہ اسہال اس ثقل کے ساتھ ہوگا کہ وہ اسہال کے
پہلے ہوچکا ہوگا کیونکہ طبیعت اوسے نہ اوٹھائیگی بلکہ اسے یکبارگی دفع کردیگی اور کم ہضم ہوئی غذا او نکلے گی ہاضمہ کے
ضعف کیوقت یا بے ہضم ہاضمہ کے جاتے رہنے کیوقت یا اسلیے استرخائی پراگندگی سے ہوتا ہی یعنے ہاضمہ کے استرخائی پراگندگی
سے حرارت کے سبب سے پس غذا فاسد پڑجاتی ہی اور اس فاسد کو طبیعت دفع کردیتی ہی یا ماسکہ کے ضعف کے
سبب سے ہوتا ہی پس غذا کے اوٹھانے پر قوت نہین رکھتی ہی اور اس کی حفاظت پر پھر معدے اور آنتون پر غذا بار
ہوجاتی ہی اور غذا کا بوجھ وقت سے پہلے اسکے نکل جانیکا موجب ہوتا ہی پھر مندفع ہوجاتی ہی جلد ایسے ہضم کے پہلے
اور نکل جاتی ہی اس حال سے کہ اس مین کچھ ہضم واقع ہوتا ہی ٹھہرنے کی زمانیکی مقدار بھر کا اور یہ بات قوت ہاضمہ
کی تندرستی کے ساتھ ہوا کرتی ہی ثقل کی مدت کی کوتاہی کے ساتھ کیونکہ غذا کے ٹھہرنے کی مدت تھوڑی ہوتی
ہی یا قوت دافعہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی پھر غذا تھوڑی تھوڑی کرکے پیاپے نکلتی ہی نہ یکبارگی کیونکہ
ضعیف قوت دافعہ یکبارگی غذا کے دفع کردینے پر قوت نہین رکھتی ہی اور اسے یہ لازم ہوتا ہی کہ کچھ غذا ہضم
ہونے مین کچھ غذا سے بہت بڑھکر ہو اسلیے کہ جن اجزا کا نکلنا دیر سے ہوگا انکا ہضم قوت ہاضمہ کی سلامتی کے
ساتھ زیادہ ہوگا یا آمین کی رطوبتون کی کثرت سے ہوتا ہی یعنے معدے مین کی کہ پھسلنی مین تو غذا ان رطوبتون کے پھسلا
دینے سے وقت کے پہلے نکل پڑتی ہی اور غذا کے ساتھ چکنی رطوبتین نکل آتی ہین اور کبھی یہ رطوبتین جو معدے
پر گرتی ہی چرپی ہوتی ہین پھر ان سے معدہ کراہت کرتا ہی اور انھین اپنے مین کی غذا کے ساتھ دفع کردیتا ہی اور کبھی
یہ رطوبتین نمکین کھاری ہوتی ہین پس یہ رطوبتین اپنے مین کی دست لانیوالی اور خراش کرنیوالی قوت سے غذا کو

اسہال مخصوص کا ۱۱۸۹

نکال دیتی ہین اور اسہال یعنے دستون کی بیماری کا سبب ہو جاتی ہین باوجود اسکے کہ معدہ اُن سے کراہت کرتا ہی
اور انھین دفع کرتا ہی اور انھین فرق کیا جاتا ہی یعنے اِن رطوبتون مین منھ کے مزے سے اور کبھی ہوسکتی ہی غذا معدے مین
کے قرحون کے سبب سے کیونکہ غذا جب اُن پر وارد ہوتی ہی تو ان قرحون کے مقامون مین لذع کرتی ہی اور انھین
اذیت دیتی ہی بس قوت دافعہ اسے دفع کردیتی ہی اور ان پر ایسا درد دلالت کرتا ہی کہ غذا کے دور ہوجانے سے
جاتا رہتا ہی معدے مین سے اور منھ مین کے دانے کیونکہ منھ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہوتی ہی بس پھر اسکا اثر جو قرحہ
پڑنیکا سبب ہی منھ کی سطح تک پہونچتا ہی بس منھ مین دانے پڑجاتے ہین اور پیپ اور چھلکے چھلکے باریک قی مین یہ
دونون چیزین نکلتی ہین کیونکہ جب معدہ چھلجاتا ہی تو اسکے چھلکے پائخانہ مین بھی نکلتے ہین مگر نادر بلکہ قی مین نکلتے ہین
برخلاف آنتون کے چھلکون کے بس وہ پائخانہ ہی مین نکلتے ہین نہ قی مین اور اکثر جس سوء مزاج سے معدہ
ضعیف ہوتا ہی وہ ٹھنڈا تر ہوجاتا ہی ضعف کی لفظ سے کسی معین قوت سے مختص نہونا سمجھا جاتا ہی مگر طبیبونکی
عادت اس طرح پر جاری ہوئی ہی کہ ضعف معدہ کا اطلاق ہضم مین کے خلل پر کیا کرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ کسی عضو کو
ضعیف کہا جائیگا مگر جبکہ اُسکے فعل مین کوئی آفت ہوگی اور جمہور کے نزدیک معدے کا مشہور فعل فقط ہضم ہی ہی بس اسی سبب سے
کبھی معدے کے لیے کہا جاتا ہی کہ وہ ضعیف ہی جب اُسکا ہضم ضعیف ہوتا ہی اور اکثر ضعف کی پیدائش ٹھنڈک اور رطوبت سے
ہوتی ہی اور حال یہ ہی کہ اسکا بیان گزرچکا ہی یا کلیجے سے اور ماساریقا سے ہوتا ہی اور ان دونو نمین و معدی مین یون
فرق کیا جاتا ہی کہ ان دونون مین معدہ اپنے فعل کو پورا کرلیتا ہی ہضم مین کے فعل کو اور غذا کا کیلوس ہوجاتا ہی اور
ہوجاتا ہی کہ اسہال یعنے دستون سے نکلتی ہی اور معدے مین کوئی ضرر نہین ہوتا ہی نہ بوجھ اور تجربہ کار
طبیب پر معدے کے ضعف والے کا اور کلیجے کے ضعف والے کا رنگ مشتبہ نہین ہوتا ہی جالینوس کا قول ہی
جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی کہ یکو دہ ہی کہ جسکے کلیجے کے فعلون مین بے کسی ظاہر امر کے ورم اور ذبل سے ضعف ہو
اُسلیے کہ جب ظاہر بیماریون مین سے ہر ایک بیماری ایک خاص نام سے مختص ہوگئی تو جو بیماری کہ جسکے لیے ظہور نتھا وہ عام
نام سے مختص ہوگئی اور یہی حال معود کا ہی اور معدے کے ضعیف والے کا رنگ صاف یعنے قلعی کی طرح کا ہوتا ہی اور یہی سفیدی
سفیدی ہی کہ قوی نہین ہوتی ہی تھوڑی سی ملاہٹ کے ساتھ ہوا کرتی ہی اسواسطے کہ معدہ کے ضعف کیوقت بلغم کی کثرت
ہوجاتی ہی اور سفیدی پیدا ہوتی ہی اور خون کی کمی سے زردی پیدا ہوتی ہی اور خون کی ٹھنڈک سے اور اسکے جم جانے سے
سیاہی پیدا ہوتی ہی اور زردی اور سیاہی کے ملجانے سے سبزی پیدا ہوتی ہی اور اگر اُسکے ساتھ زردی ہوتی ہی تو زردی سفیدی
مائل ہوتی ہی لیکن زردی تو خون کی کمی کے سبب سے ہوتی ہی لیکن سفیدی تو جلد کے اس رنگ پر غالب آجانے سے ہوتی ہی
جسکا ظہور خون کے بہت ہونے پر کم ہوتا تھا باوجود اسکے کہ پیدائش بلغم کی بہت ہوتی ہی اور اسلیے کہ جو بخار کہ منھ کیطرف چڑھتا ہی
اُسکا رنگ سفید ہوتا ہی خاص اُسوقت مین کہ پانی بہت پیا ہو کیونکہ یہ بخار مائیت بہت رکھتا ہی اور کبھی کلیجے کے ضعف والیکا رنگ

زردی مارتا ہی اور سفید سبزی اور تیرگی مارتا ہی لیکن زردی کا تو یہ سبب ہی کہ خون کم ہوتا ہی لیکن سفیدی کا یہ سبب ہی
کہ جلد کا رنگ نکل آتا ہی لیکن سبزی اور تیرگی کا تو سبب یہ ہی کہ ٹھنڈک اور خون کے جمنے کے سبب کی پیدا سیاہی
خون کی کمی کی زردی مین ملجاتی ہی اور سبب یہ ہی کہ کلیجے کا ضعف خون کی پیدایش کو کم کر دیتا ہی اور اخلاط اور مائیت
اس تھوڑے سے خون مین سے جدا نہین ہوتی ہی اور سب ملے ہوئے اعضا کیطرف بہ جاتے ہین پس اسی سے سفیدی اور
زردی اور سیاہی سے مرکب رنگ ظاہر ہونے لگتا ہی اور اُس مرکب رنگ کے لیے کوئی خاص نام نہین ہی اور معدی
بہت ہوتا ہی مقدار مین بے انفصال کے اس لیے کہ جب معدہ فاسد غذا سے جو جلد ہوتا ہی اور اُس سے کھنچ جاتا ہی
تو اُس غذا کو پورا آنتون پر پھینک دیتا ہی جس وقت مین تندرست قوی ہوتا ہی اور آنتون کے پیچ کوئی ایسی مضرت نہین پیدا
ہوتی ہی کہ وہ اُسکے دفع کرنے کے لیے انھین محتاج کرے پھر آنتون مین یہانتک ثقل باقی رہتا ہی کہ غذا مین سے
ایسی بہت سی چیز آنتون مین مجتمع ہو جائے کہ انمین کھنچاؤ کرے اور انھین دفع کرنیکا محتاج کرے پھر اُسے آنتین
اسوقت اسطرح پر دفع کر دین کی جیسے کہ صحت مین دفع کرتی تھین پس اسی سبب سے مقدار مین بہت ہوتا ہی مگر بہو مین متصل نہین ہوتا ہی اور
معدی اکثر دنکو ہوتا ہی اور کبدی اکثر رات کو ہوتا ہی کیونکہ اکثر آدمیون کی عادت دنکو کھانا کھانیکی ہوتی ہی پھر انکے معدہ دن
مین غذا اور دنکو ہوتی ہی اور کلیجے مین رات کو ہوتی ہی پھر جبکہ معدہ ہضم کرنے سے ضعیف ہو جاتا ہی تو جو کچھ اسمین
دن کو آتا ہی اُسے وہ دفع کر جلتا ہی اور جب کبد یعنے کلیجہ ضعیف ہوتا ہی تو جو کچھ کلیجے مین رات کو آتا ہی وہ
اسے رات کو پھیر دیتا ہی اور کلیجے والے اور ماساریقا والے مین فرق یہ ہی کہ کبدی کے ساتھ رنگ اور پیشاب
دونون متغیر ہوتے ہین اسلیے کہ کبدی اسہال کا ہونا فقط کلیجے کے حال کے بڑے فساد ہی کیوقت ہوا کرتا ہی
اور اسوقت مین اسکے آثار کا ظہور رنگ اور پیشاب مین ضرور ہوا کرتا ہی برخلاف ماساریقا والے اسہال کے اور ماساریقا
کے لیے کیموس کے ہضم کرنے مین قوی اثر نہین ہوتا ہی پھر ماساریقا مین ضعف ہونیکے وقت رنگ اور پیشاب متغیر
نہین ہوتا ہی اور ان دونون مین یعنے کلیجے والے اور ماساریقا والے مین اور معوے یعنے آنتون والے مین فرق
یہ ہی کہ کلیجے سے جو خلط دفع ہوتا ہی وہ بہت ہوتا ہی مقدار مین مرضون مین کم ہوتا ہی کیونکہ جب آنتین قوی تندرست
خراش سے ہوتی ہین تو جسوقت انکی طرف کلیجے مین سے تھوڑا سا مادہ مندفع ہوتا ہی تو اس سے انھین ایسی مضرت
عارض نہین ہوتی ہی کہ وہ انھین اسکے دفع کرنے پر محتاج کردے پس وہ مادہ آنتون مین یہانتک باقی رہتا ہی
کہ اتنی بہت سی مقدار مادے کی انمین جمع ہو جائے کہ وہ آنتون مین کھنچاؤ کرے اور انھین دفع کرنیکا محتاج کرے
اور اسی سبب سے بڑے بڑے دست طولانی مدت مین آتے ہین برخلاف معدے یعنے آنتون والے اسہال کے کیونکہ
آنتون مین ردی مواد مین جو کچھ کہ آجاتا ہی اس سے اذیت پاتے ہین پھر اسکے دفع کرنیکے لیے سبقت کرتی ہین اور اتنا اُسے چھوڑ نہین
رکھتی ہین کہ وہ بہت مقدار مین مجتمع ہو جائے اور ہوتا ہی خلط بے ملا ہوا پاخانہ مین بلکہ اسکے بعد ہوتا ہی یہ فرق کلی طور پر درست

اسہال معدی و کبدی

نہین ہی اسلیئے کہ کلیجے سے مندفع ہوئے خلط کے لیے جب حدت نہین ہوتی ہی تو جلد ایسے دفع کرنیکی احتیاج نہین دلواتا ہی اور آنتون مین مدت دراز تک باقی رہتا ہی پھر پاخانہ کے ساتھ شدت کے نکلنے سے مل جاتا ہی لیکن جب کہ وہ خلط حدت رکھتا ہی تو جلدی اسے دفع کرنیکی احتیاج دلواتا ہی اور اسوقت مین پاخانے سے تمیز ہوتا ہی اور ہوتا ہی بنے مڑوڑ سیکے خراش وغیرہ سے آنتون کی سلامتی کے سبب سے اور کبدی کا اسہال کبدی کا سبب یا تو ہاضمہ ہے ہی اسطرحپر کہ باطل ہوجاتا ہی یا ضعیف ہوجاتا ہی یا متشوش یعنے اسکا فعل پراگندہ ہوجاتا ہی تو خلط کیلوسی نکلتا ہی ہاضمہ کے جاتے رہنے کیوقت بڑھکر ہضم سے کیلوس ہونے سے کچھ نقصان کے وقت یا فاسد تشویش کے وقت اور ان تینون حالتون پر اعضا مین نفوذ کرنیکی صلاحیت نہین رکھتا ہی پھر وہ اپنی طبیعت سے آنتون کی طرف یا اوسے دافعہ دفع کردیتی ہی باوجود متشابہ مین نضج آجانیکے یا ماسکہ سے اسطرحپر کہ ماسکہ ضعیف پڑجانے اپنی طرف کی منجذب کیلوس کو اتنا روک نسکے کہ ہاضمہ اسے ہضم کرلے پھر وہ پورا ہضم نہوگا اور اسے اعضا قبول نکرینگے پھر نکل جائیگا آنتون کیطرف اپنی طبیعت سے یا دافعہ اسے دفع کردیگی ہر حال سے کہ کیلوس ہونیسے ہضم مین زیادہ ہوگا ٹھہرے رہنے کی مقدار بھر اور کلیجے مین دیر تک غذا کو ٹھہرانہ رکھے یا ممیزہ سے اسطرحپر کہ ممیزہ ضعیف ہوجائے پھر خون اور مائیت مین پورا تمیز نہ دے سکے پس یہ خون اعضا کی غذا ہو پڑنے کی صلاحیت نرکھیگا پھر اسے اعضا قوت سے جذب نکرینگے پس کلیجے مین بند باقی رہجائیگا یہان تک کہ کلیجے پر بار ہوجائیگا اور دافعہ اسے آنتون پر پھینکیدیگی جسطرح پر کہ فاسد کیلوس کو نفی کے ساتھ دفع کردیتی ہی پھر گوشت کے دھووں کی طرح کا نکلیگا جبکہ آنتون تک پہونچیگا یا جاذبہ سے اسطرح پر کہ جاذبہ ضعیف ہوجائے پھر کیلوس اپنی جذب نکرسکے مگر جسقدر کہ قدرت رکھتی ہی پھر آنتون مین بہت ہوجائیگا اور طبیعت کو دفع کرنیکا محتاج کریگا پس نکلا ہوا بہت کیلوسی ہوتا ہی اور ضعیف کرنیوالے مزاج اپنی علامتون سے پہچانے جاتے ہین کہ بیان ہوچکے ہین یا ورم سے یا سددون سے کہ کلیجے کے مقعر مین پڑجاتے ہین پھر جذب ہوا کیلوس نفوذ نہین کرتا ہی کہ کلیجے مین یا کلیجے کے محدب مین پڑجاتے ہین پھر محدب سے کیلوس جذب کیا ہوا کلیجے مین نہین جاتا ہی پھر اولٹا آنتون کی طرف پھر آتا ہی اور مفارقت کرتا ہی اسمین ورمی اسہال اور سددی اسہال ماساریقی یعنے ماساریقا والے اسہال کی کیونکہ ماساریقی بھی جذب کیے ہوئے کیلوس کو ماساریقا مین جانیسے روکتا ہی یا ماساریقا سے کلیجے مین جانے کو روکتا ہی لیکن ان دونون مین فرق کیا جاتا ہی یعنے کبدی میں اور ماساریقی مین کلیجے کے مرض کی علامتون سے کبدی مین اور ان علامتون کے نہونے سے ماساریقی مین اور کبدی مین بوجہ کے بہت بڑھکر ہونیسے ماساریقی سے جب کہ ورم یا سدہ محدب مین ہوگا کیونکہ محدب مین رگین بہت ہوتی مین پھر جو مواد کہ ان مین محتبس ہونگے بہت بڑھکر ہونگے ماساریقا مین کے محتبس مواد سے اور کبدی مین

اسہال یعنے دستون مین کلیجا

بوجہ کے پہلو کیطرف مائل ہونے سے کلیجے کا امکان ہونے کے سبب سے اور ماساریقیہ مین پیٹ کیطرف مائل ہونیسے
اور اکثر اوقات ماساریقی کے لیے کوئی بوجھ ہی ظاہر نہین ہوتا ہی جبکہ سدہ اور ورم اسکے اطراف مین آنتونکی
جہت پر ہوتا ہی کیونکہ اسکی طرف وہ چیز کیلوس مین سے نہین پہونچتی ہی جو اسے بوجھل کردے یا کھل جانے سے
کلیجے مین کسی رگ کے مُنھ کے یا اُسکے شق ہوجانے سے لنبان مین یا قطع سے یعنی کلیجے کے جرم مین مارسے یا
گر پڑنے سے پھر اس سے تازہ خون نکلے اور اسکے پہلے ہونے سے پہچانے جائینگے یعنے مار کے اور گر نیکے
یا حاد خورندہ خلط سے کہ اسکی حدت و رلذع اور فساد سے خورندگی کلیجے مین پیدا ہو جاتی ہی پھر خون جما ہوا سو رکسا
اور حدت کے ساتھ نکلتا ہی یعنے کلیجے کی جہت مین اور زور کی پیاس کے ساتھ یعنے کلیجے کی حرارت کی شدت کے سبب سے
اور کبدی اسہال فاسد مادے کے سبب سے ہوتا ہی کہ وہ مادہ اسے یعنے کلیجے کو دفع کرنیکا محتاج کر دیتا ہی
اس سبب سے کہ وہ مادہ کلیجے کو اذیت دیتا ہی پھر کلیجہ اس کے دفع کرنے کے لیے حرکت کرتا ہی اگرچہ کلیجہ ضعیف ہی
اور یہ اسہال کہ فاسد مادے سے ہونیوالا ہی پہچانا جاتا ہی اور پہچانی جاتی ہی اس مادے کی قسم بھی اس سے
جو دستون کے ساتھ سفید سبب سے اور زرد سبب سے اور صفرے سے کہ جری ہی یعنی جلا ہوا ہی یا جلے
ہوئے خلط سے اور اکثر اوقات فساد خورندگی پر کلیجے کی ہیو پہنچا دیتا ہی اور اُسکے جرم سے گوشت کے
نکلنے سے کہ آگ سے نہین پکتی ہی اور نہ پانی مین گھلتی ہی اور حال یہ ہی کہ ہمنے بہت سے لوگونکو ان مین سے
دیکھا ہی کہ جنکے کلیجے کے بڑے بڑے ٹکڑے چھوٹی چھوٹی رگین رکھتے ہوئے کٹ گئے اور پاخانہ کے ساتھ
نکلے اور اچھے ہوگئے اور زندہ رہے اور ان ٹکڑونکے آنتون سے نکلنے کی کیفیت مین اختلاف کیا گیا ہی پس
بعضے فاضل کہتے ہین کہ کلیجے کا جرم پگھلتا ہی اور آنتونکے اندر دار ٹپک کر گرتا ہی پھر انمین جم جاتا ہی اور گوشت بن جاتا ہی
جسطرح پر کہ تھا اور یہ نہایت بعید ہی اور اگر اسے کلیجے کے گوشت مین مان لین پھر اُسکی رگون کو ہم کیونکر مانین گے
اور مصنف کہتے ہین کہ آنتین پھٹے والے ریشون سے مرکب ہوتی ہین کہ وہ ریشے پٹھون کو عارض ہوتے ہین
جب پیٹ مین آنتون کے اوپر سے کلیجے کا کوئی ٹکڑا ان پر عارض ہوتا ہی تو طبیعت ان ریشونمین دوری کردیتی ہی
یہان تک کہ ان ریشون کے درمیان مین کشادگی ہوجاتی ہی پس انکے اندر یہ کلیجے کے ٹکڑے چلے جاتے ہین پھر یہ ریشے
اکٹھا ہوجاتے ہین کہ انکے بعضے بعضون سے ملجاتے ہین جسطرح پر کہ پہلے تھے اور اس سے بھٹنا آنتونمین حاصل
نہین ہوتا ہی اور یہ بھی بعید ہی یا آنتون سے بس جو کہ سجح یعنے خراش سے ہوتا ہی اور سجح طبیبون کے
نزدیک حقیقت کی رو سے عضو کی سطح مین پہلے اتصال کے تفرق پر بولی جاتی ہی کہ اسکے ساتھ
اس سطح کے اوپر دار سے اپنے مقام سے کوئی چیز جاتی رہتی ہی اور مجاز کی رو سے
اس طرح کے اور اس تفرق پر بولی جاتی ہی جو آنتون کے اندر دار کی سطح مین

اسہال بخراشِ امعا

ہوتا ہی پھر اس مجاز مین یہ لفظ طبیبون کے نزدیک اتنی شہرت پاگیا ہی کہ جب سحج کا لفظ بولا جاتا ہی تو یہی معنے
پہلے انکی فہمون کی طرف جاتے ہین پس اس کا سبب خلط جارد ہی اور جرد کے معنے کسی چیز کا ظاہر جسم ہی دوسری
جسم کی ملاقات کے سبب سے دور کردیتا ہی اور وہی اسکے یہی فاعل ہوتا ہی اور وہ یا تو صفرا ہی یا گرم خون ہی یا بلغم شور ہی
یا سودا ہی یا زرد آب ہی یا پیپ ہی اور صفرا قرحہ ڈالتا ہی آنتون مین دو ہفتے مین اور اکثر اوقات قرحہ
اس پایہ پر پہونچ جاتا ہی کہ آنتون مین سوراخ ڈالدیتا ہی اور ثفل نکل آتا ہی کہ اس سوراخ سے پیٹ
تک پیٹ کی فضا تک پھر اکثر اوقات یہ نکلنا اس پایہ پر پہونچ جاتا ہی کہ اس سے پیٹ مین ثفل
مجتمع ہوجاتا ہی یہان تک کہ گویا کہ وہ مستسقی ہی یعنے استسقے کا بیمار ہی پھر مرجاتا ہی اور اکثر اسپر مقدم
ہوتی ہی یعنے پیٹ مین کے ثفل کے مجتمع ہونے پر موت شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ اکثری امر یہی ہی کہ جب
قرحہ اس درجہ پر پہونچتا ہی کہ آنتون کے جوہر سے ایسی چیز نکلنے لگتی ہی کہ جسکے لیے حجم ہوا کرتا ہی تو سڑا دھنے پر پہونچا
دیتا ہی اور معدے کی مشارکت سے قوت کے ساقط کردینے پر اور موت پر مودی ہوتا ہی پھر کیا حال ہوگا جب سوراخ
پڑجائیگا خاص اوپر کی آنتون مین اور کہا گیا ہی کہ آدمی باوجود موٹی آنتون مین خرق یعنے پھٹنے کے ہونیکے عرصے
تک جیتا ہی جبکہ جو ثفل کہ خرق کے مقام سے نکلتا ہی بدن سے جدا ہونے پر بہتا پایا جائے جیساکہ شیخ بوعلی سینا نے
ایک قوم سے حکایت کی ہی کہ ان لوگون نے بیان کیا کہ ایک آدمی کے نیچے کی آنتون مین سے کوئی آنت سوراخدار
ہوگئی تھی پھر مراق مین ورم کے سبب سے جو ایمن ہوگیا تھا آنت کے سوراخ کے سیدھ مین اور اسی عفونت اور آفت
مین مشارک ہونیکے سبب سے سوراخ پڑگیا تھا پھر وہین سے پیٹ مین بھی سوراخ پڑگیا تھا اور اسی سوراخ سے
پائخانہ نکلا کرتا تھا اور وہ آدمی جیتا رہا تھا اور جو قرحہ موٹی آنتو مین ہوتا ہی وہ سب سے بڑھکر سالم ہوتا ہی کیونکہ یہ
قرحہ جلد ہی سے اچھا ہوجاتا ہی اور آسانی سے گوشت بھرلاتا ہی کیونکہ یہ آنتین گوشت کی طبیعت بڑھکر قریب ہوتی ہین
اور ایمن مدت دراز تک دوائین ٹھہری رہتی ہین اور سب سے بدتر وہ قرحہ ہی جو صائم نامے آنت مین
پڑتا ہی کیونکہ اس آنت مین رگین کثرت سے ہوتی ہین اور کشادگی ہوتی ہی کہ ان سے بہت سا خون
نکلتا ہی اور اس قرحہ کا گوشت بھرلانا دشوار ہوتا ہی اور اسلیے کہ یہ آنت کلیجے کے بہت قریب
ہوتی ہی کیونکہ یہ آنت سب آنتون سے بڑھکر کلیجے کے قریب ہوتی ہی پھر مار ڈالنے مین بہت جلدی
کرتی ہی اس سبب سے کلیجہ اسکی مجاورت سے مضرت پاتا ہی اور اس سبب سے کہ صفرا اس آنت پر بہت
ریزش کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ وہ صفرا ریزش کے وقت خالص حدت رکھنے والا ہوتا ہی کہ ابھی اسکی حدت
گھٹی نہین اور ثفل سے اس طرح پر نہین ملتا ہی کہ ایمن سے لذع اور حدت جاتی رہی ہو پھر اسے چھیل ڈالتا ہی
اور اسکے قرحے مین زیادتی کردیتا ہی اور اس آنت کے پتلے ہونے سے بس جسقدر کہ آنت قرحے سے مضرت پاتی ہی

اسہال بعضے دفعہ زخمون کا

اسکی نسبت اسکے سارے جرم کی نسبت مین عظیم ہوتی ہو اور اسکا قرحہ بھی کشادہ ہو جانے مین آسان ہوا کرتا ہو
اور اس آنت مین دوا کے دیر تک ٹھہرنے سے اور جو قرحون مین سے قرحہ باریک باقی آنتون مین ہوتا ہو
بس وہ درمیان کی حالت کا ہو اسلیے کہ یہ بھی جرم کی باریک ہوتی ہین اور اسلیے کہ معدے کے قریب
ہوتی ہین بس معدہ مشارکت رکھنے کے سبب سے مضرت پاتا ہو اور اس معدے کا تصرف غذا مین
مختل ہو جاتا ہو اور اسلیے کہ یہ آنتین بھی کلیجے کے قریب ہوتی ہین پھر کلیجہ بھی مشارکت کے سبب سے
مضرت پاتا ہو اور ان دونون کی مضرت پانیکو آنتون کا زیادہ مضرت پانا لازم ہوتا ہو کیونکہ قرحہ دار عضو انہی طرف
آنیوالی غذا کے جید ہونے کی احتیاج رکھتا ہو اور معدے اور کلیجے کی مضرت پانے کے وقت ضرور غذا خاسد
بڑجاتی ہو اور اسلیے کہ یہ آنتین کم گوشت رکھتی ہین اور پٹھے کی طبیعت سے قریب ہوتی ہین اور اسلیے کہ یہ
آنتین ہمیشہ کیلوس سے تر رہتی ہین اور اسلیے کہ یہ آنتین کیلوس کے ساتھ ہر وقت کھنچاؤ کرتی ہین اور یہ بات
گوشت کے بھر جانیکو مانع آتی ہو کیونکہ قرحے کی دونون طرفین نہین ملتی ہین اور اسلیے کہ کیلوس قرحے کے مقام مین
بہا کرتا ہو اور سودا ار قرحہ ڈالتا ہو آنتون مین چالیس دن مین جبکہ تر تھی مین اور غلیان مین شدید نہین ہوتا ہو
بس جو کہ اسطرح کا آنتون کی لذع کرنے اور چھیلنے مین صفرا سے بڑھکر شدید ہوتا ہو بس اسی سبب سے وہ دو ہفتے
سے کم مین قرحہ ڈالتا ہو اور یہ اسہال قاتل ہوتا ہو کیونکہ اسہال سوداوی کہ سوداوی مرض کی ابتدا مین در اسکی
انتہا مین واقع ہوتا ہو ضعف کے عارض ہونے کے قریب ہو اور دبلو نکو اسہال بہت بار ڈالنے والا ہوتا ہو پھر کیا حال
ہوگا جب اسکے ساتھ سحج یعنے آنتون کا خراش ہوگا کیونکہ یہ بات احتراق کی افراط اور حدت کی شدت پر دلالت
کرتی ہو اور سوداوی اسہال جو زمین پر جوش کھاتا ہو قاتل ہوتا ہو جبکہ ابتدا مین واقع ہوتا ہو یعنی مرض
کے شروع مین یہان تک کہ صحت کی حالت مین اور قوت کے کمال کی حالت مین کیونکہ جس سوداوی
اسہال سے زمین پکنے لگتی ہو احتراق کی افراط پر دلالت کرتا ہو اور یہ امر نہایت ردی ہوتا ہو اور اگر اسطرح پر
ہوتا ہو کہ وہ چیز نکلتی ہو کہ جسکا نکل جانا چاہیے تو بدن کو فائدہ کرتا ہو کیونکہ یہ جلا ہوا خلط اپنے
حاصل ہونیکے بعد اگر بدن مین بند رہتا تو ضرور حال زیادہ ردی ہو جاتا اور جبکہ اسطرح کا نکلنا شروع
عرض مین ہوگا تو زیادہ ردی ہوگا اسلیے کہ یہ نکلنا طبیعت کے دفع کرنے کے سبب سے بحران کے طریق
پر ہونا ممکن نہین کیونکہ طبیعت ابھی اسکے مقابلہ کو اٹھی نہین ہو اور نہ نضج پائی گئی ہو اور نہ تمیز پھر اسکا آپسے آپ نکلنا
باوجود دشوار ہونے کے اور اسہال لانیوالی دوا کی اطاعت دشوار ہونے کر نیکی تھوگا مگر احتراق والی ردائت
کی افراط سے یہانتک کہ وہ سوراخ کہ جسمین تھا اسکے اوگل دینے پر مجبور ہو گئی جس طرح کہ معدہ فاسد غذا کے دفع کرنے
پر مجبور ہو جاتا ہو یا بدنمی سودے کے بہت ہونیکے سبب سے یا قوت ماسکہ کے اسے روک سکنے کے سبب سے ہو اور یہ ساری باتین

ہلاک کر دینے پر دلالت کرتی ہین اور یہ بھی ہی کہ سوء مزاج شروع مین تزید سے اور انتہا سے بڑھکر ضعیف ہوتا ہی اور
جب شروع مین خلطونکا دینے والا ہوگا تو زیادتی کیوقت غرور اور بڑھجائیگا یہان تک کہ قتل کرڈالیگا لیکن جب یہ اسہال
طبیعت کے دفع کرنے کے سبب سے ہوگا اور یہ بات نضج کے بعد اور مرض کی منتہی مین ہوتی ہی یا اسہال لانیوالی دوا کے
سبب سے ہوگا تو ردی نہوگا اور بلغم شور قرحے ڈالدیتا ہی آنتون مین ایک مہینے مین اور قرحہ ڈالنے مین ہر خلطکی تخصیص
معین مدت سے فقط استقراء اور تجربے سے معلوم ہوئی ہی یا خشک ثقل آنتون مین زخم ڈالدیتا ہی آنتون پر
گذر کرنے کیوقت اپنی خشونت سے اور سحج یعنی خراش کس آنت مین ہی یہ بات درد کے مقام سے پہچانی جاتی ہی
بس اگر درد ناف کے اوپر وار ہو تو پہچان لیا جائیگا کہ سحج باریک آنتون مین ہی اور اگر درد ناف کے نیچے
وار ہو تو پہچان لیا جائیگا کہ سحج موٹی آنتون مین ہی اور یہ استدلال اکثری ہی اسلیے کہ بعضی باریک آنتین ناف کے
نیچے ہوتی ہین اور بعضی موٹی آنتین ناف کے اوپر ہوتی ہین اور اسکے قوی ہونے سے یعنی درد کے قوی ہونے سے کیونکہ
باریک آنتون مین کا درد بڑھکر سخت ہوتا ہی موٹی آنتون مین کے درد سے اور موٹی آنتون مین کا درد زیادہ
نرم ہوتا ہی جبکہ دونون برابر ہوتی ہین اسواسطے کہ کبھی سحج موٹی آنتونمین ہوتی ہی اور نہایت شدید ہوتی ہی
تو اسکا درد باریک آنتون مین کی سحج کے درد سے جبکہ یہ سحج تھوڑی سی ہوتی ہی بڑھکر سخت ہوتا ہی اور اسکا سبب
یہ ہی کہ باریک آنتین پٹھون کی طبیعت سے زیادہ قریب ہوتی ہین اور پہچانی بھی جاتی ہی کہ سحج کون سی آنت مین ہی
چھلکے سے پاخانے کے ساتھ نکلے ہوئے سے اگر باریک ہوگا تو وہ اکثر باریک آنتون مین کا ہی کیونکہ انکے طبقے
باریک ہوتے ہین بس قرحہ انمین کے غلیظ چھلکے کے نکالنے پر قوت نہین رکھتا ہی لیکن موٹی آنتون مین کے
طبقے موٹے ہوتے ہین انسے باریک جرم کے چھلکونکا نکلنا کم ممکن ہوتا ہی پھر اگر چھلکا موٹا ہوگا تو یہ ہمیشہ موٹی آنتونمین
کا ہی اور جرادہ اور جرادہ وہ چھلکے ہین جو آنتون کی جرم سے جدا ہوتے ہین اور خراطہ اور خراطہ
وہ رطوبتین ہین جو آنتون کی جرم سے جدا ہوتی ہین اس حالت سے کہ جم جانی کی حد پر پہونچ گئی
ہین اور آنتون کے جوہر بن جانیکے نہایت قریب ہوگئی ہین یقین سے قرحون پر دلالت کرتے ہین جبکہ
سحج پر عرصہ دراز گزر جاتا ہی کیونکہ سحج یعنی آنتون مین کا خراش نتوپیا تا ہی اور نہ قرحہ ہو جاتا ہی مگر جبکہ اس پر ایک
مدت گذر جاتی ہی لیکن شروع مین انکا نکلنا قرحونکے سبب سے نہین ہوتا ہی بلکہ سحج کے سبب سے
ہوتا ہی اور اگر قرحے بدبو رکھتے ہین تو خورندگی ہونے پر دلالت کرتے ہین کیونکہ قرحے خورندہ نہین ہوتے ہین
مگر جبکہ متعفن ہوجاتے ہین اسلیے کہ عفونت عضو کو فاسد کر دیتی ہی اور عفونت والی حرارت سے اسے جلا دیتی
ہی بس خوردہ ہوجاتا ہی اور کبھی اسہال لانیوالی دواؤن کے بعد سحج ہوتی ہی جبکہ اسکی قوت معدے مین اور آنتون مین
انکے بعد رہجاتی ہی اور انکے سطحون مین لپٹ رہتی ہی پھر اگر کہا جائے کہ بیماری والے اسہال مین کلام ہورہا ہی اور جو

اسہال خلطی غیر زمانی کا

اسہال لانیوالی دوائون سے ہوتا ہی وہ اسطرحکا نہین ہوتا ہی تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ جب اسہال لانیوالی
دوائین اپنی قوت کو چھوڑ جاتی ہین تو اس قوت کا تابع اسہال اعضا کے حال کے واسطے ہوتا ہی پس اسہال ہماری
والے اسہال کی قسمون سے خارج نہ ٹھہریگا اور یہ سلیم ہوتا ہی اکثر چوتھے دن اور چوتھے دن سے کم مین اچھا ہو
جاتا ہی اسلیے کہ طبیعت اس مدت مین اکثر مسہل کی باقی قوت کے دور کرنے پر غالب ہوتی ہی خاص جسوقت مین
کہ علاج کے ساتھ مدد دی جاتی ہی اور کبھی سحج حاد مرضون کے بعد ہلاک کرتی ہی اور یہ ردی کم فلاح رکھنے والی ہوتی ہی
کیونکہ یہ سحج خلطون کے فساد کے سبب سے اور انکی حدت اور اصلی حرارت کے ضعف اور قوت ماسکہ
کے ضعف کے سبب سے ہوتی ہی اور کبھی معوی یعنی آنتون والا اسہال بے سحج کے ہوتا ہی پھر وہ یا تو قوت
ماسکہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی یعنے آنتون کی ماسکہ کے ضعیف ہو جانے سے لیکن ہاضمہ کا ضعف
پس وہ اسہال کا موجب نہین ہوتا ہی جیسا کہ معدی کی ہاضمہ کا ضعف اسکا موجب ہوتا ہی کیونکہ آنتون کے ہاضم
کی انتہی مقدار نہین ہوتی ہی کہ اسکے خلل سے اسہال عارض ہو جائے یا پھسلنی رطوبت سے کہ آنتون کی تجویف
مین آجاتی ہی کہ ثقل کو پھسلا دیتی ہی اور اپنی چپچپاہٹ سے اسے دیر تک کے ٹھہرنے سے مانع آتی ہی یا ساری
بدن سے ان فضلون کے سبب سے کہ بدنی ریاضت کے چھوڑ دینے سے مجتمع ہو گئے ہین مدت دراز تک پھر انکے
لیے ڈھیلا ڈھلاہٹ اور سوء القنیہ کی مشابہ حالت عارض ہوتی ہی اور ان فضلونکے اسہال کے ساتھ مندفع ہونے کے
وقت وہ ڈھیلا ڈھلاہٹ جاتی رہتی ہی اور بدن پاک ہو جاتا ہی یا تحلیل کی روکنے والی خارجی ٹھنڈک سے خارجی کے سبب سے
کیونکہ یہ جلد کو کثیف کر دیتی ہی اور مسام کو بند کر دیتی ہی پھر اسوقت بدن مین فضلے بہت سے مجتمع ہو جاتے ہین پھر انھین
تو تین امتلاء کے مواد کے دفع کرنیکی طرح پر دفع کر دیتی ہین علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ ٹھنڈک اسہال پر مواد کے بچوڑنیکے
ساتھ مدد کرتی ہی یا بواسیر کے بند ہونے سے یعنی عادت والی بواسیر کے خون کے بہنے کے بند ہونے کے سبب سے یا عضو کی
بڑے عضو کی قطع سے قطع کے سبب سے یا عادت والی نکسیر کی قطع سے قطع کے سبب سے یا رگون مین کے سددون سے
رگون مین کے اطراف مین کے سددون کے سبب سے کہ وہ رگین غذا کی ساتھ اعضا تک جاتی ہین اس طرح پر کہ جیسے طبیعت
فضلون کو رگون کے اطراف کیطرف دفع کرتی ہی تاکہ پسینے وغیرہ کے ساتھ نکل جائین پس وہ فضلے اپنی غلاظت
کے سبب سے ان رگون مین نفوذ نہین کرتے ہین اور انسے سدہ پڑ جاتا ہی پھر کلیجے سے انکی طرف کا آنیوالا
نفوذ نہین کرتا ہی اعضا مین مانع کے پہنچانیکے سبب سے پھر کلیجے مین اتنے عرصے تک مجتمع باقی رہتا ہی کہ پلٹ آتا ہی
اور اسہال کے ساتھ نکلجاتا ہی پھر اسے طبیعت اسہال سے دفع کر دیتی ہی امتلاء کے مواد کیطرح سے طرفونکے مطابق
یا اسکے مطابق اور قوت سے بھی مطابق اور بات عجب ہوتی ہی کہ اس مادہ مین فاسد کیفیت عارض ہو جاتی ہی اور بدنی سیگی
بدنی اسہال مین سے وہ اسہال ہی جو جگر اکی راہ پر ہوتا ہی پس امتلاء کی علامتونکے ساتھ اور خونکے قوی ہونیکے ساتھ ہوا کرتا ہی مواد کے دفع کرنیکے بھی

اسہال کی بعض قسمون کا ذکر

اسہال [illegible]

اور اس کے پیچھے خفت حاصل ہو جاتی ہو منافی کے جاتے رہنے کے سبب سے اور یہ سب جو کہ بدن سے ہوتا ہو
تو اسکے قطع کرنے مین خطر ہوتا ہو اسلیے کہ یہ فضلے جب بدن مین رہجاتے ہین تو اکثر اوقات رگون کو توڑ ڈالتے
ہین اور مخانق یعنے گھٹنے کے مقامون مین بہ آتے ہین مثل دل اور دماغ کے اور اکثر اوقات عفونت کی بیماریونکے
موجب ہو جاتے ہین پھر انکے سیلان کو نہ روکنا سزاوار ہو مگر قوت کے ساقط ہو جانیکا ڈر کیا جاوے اور بدنی مین
وہ اسہال ہو جو اعضا کے پگھلانے کے سبب سے ہوا کرتا ہو تو وہ سوزش کے ساتھ ہوتا ہو کیونکہ ذوبان
یعنے پگھلنا نہین ہوتا ہو مگر افراط کی حرارت سے اور اتنی حرارت سوزش سے خالی نہین ہوتی ہو اور دق کے
بخار کے ساتھ اسلیے کہ وہ افراط کی حرارت جس سے ذوبان پیدا ہوتا ہو اعضا سے لپٹ رہتی ہو اور دق کے بخار
کی موجب ہوتی ہو اور نکلنے والی چیز کی بدبو کے ساتھ اسلیے کہ پگھلانیوالی غریب حرارت رطوبتون مین عفونت
کی موجب ہوتی ہو اور اسکے رنگون کے مختلف ہونے کے ساتھ یعنے پائخانے مین نکلنے والی چیز کے رنگون کے
مختلف ہونیکے ساتھ پگھلنے والی چیز کے رنگون کے مختلف ہونیکے مطابق اور عضوون کی کسی ایسی آفت کی
علامتون کے نہونے کے ساتھ کہ وہ آفت اسہال کی موجب ہوتی ہو جیسے معدہ ہو اور جبکہ ذوبان لحمی یا شحمی
ہوتا ہو تو اسہال گاڑھی پیپ کا ہوتا ہو اخلاط کی ذوبان کی نسبت سے کیونکہ چربی کے جسم سے ہوتا ہو اور
چربی کا جسم خلطون سے قوام مین بڑھکر گاڑھا ہوتا ہو اسکی چکناہٹ کے ساتھ کیونکہ وہ چکنے جسم سے پگھلا ہوا
ہوتا ہو اور یہ بات جبھی ہوتی ہو کہ جب ذوبان مضبوط پڑجاتا ہو پھر جبکہ ذوبان مستحکم پڑجاتا ہو تو چربی کے
قوام مین ذائب یعنے پگھلا ہوا کیونکہ ذوبان جب مستحکم ہو جاتا ہو تو اسکا فعل سارے اجزا مین پورا ہوا
ہوتا ہو پھر ذائب سب کا سب چربی کے قوام مین ہو جاتا ہو قوام کا متشابہ ہو جاتا ہو اور یہی حال شرح
ذوبان کا ہو کہ گوشت سے ہوتا ہو کیونکہ ابتدا مین اسکے اکثر کا قوام رقیق ہوتا ہو پھر اسکے بعد سب کا
سب غلیظ ہو جاتا ہو اور اسکا قوام متشابہ ہو جاتا ہو مگر یہ چربی کی چکناہٹ کے ساتھ نہین ہوتا ہو ہرگز کیونکہ
گوشت تھوڑیسی چکناہٹ سے خالی نہین ہوتا ہو اور جب کہ ذوبان حاد خلط سے ہوتا ہو تو جب والا ہوتا ہو
خلطون کی نسبتی رقت کے سبب سے ذوائب کا قوام رقیق ہوتا ہو اور بدنی مین سے وہ اسہال ہو
جو فاسد خلط کے سبب سے ہوتا ہو کہ رگون مین اور اعضا مین مجتمع ہوتے ہین کہ ان سے طبیعت کراہت رکھتی
ہو انکے فساد کے سبب سے پھر انھین دفع کردیتی ہو اور اکثر اوقات اسکے نکلنے مین یعنے مندفع کے نکلنے مین
بہت سے رنگ ہوتے ہین ان خلطون کے مختلف ہونیکے مطابق اور راحت ہوتی ہو اس سبب سے کہ بدن
فاسد خلطون سے پاک ہو جاتا ہو پس اسی سبب سے بند کرنا نچاہیے کیونکہ یہ خلط سخت مرضونکے اور ردی بیماریونکے
موجب ہوتے ہین کیونکہ یہ خلط جب طبیعت کے دفع کرنے سے حرکت کرتے ہین تو گرم کرنیوالی حرکت کے سبب سے

ان کی رداوت اور خباثت زیادہ ہوتی ہو اور انکی اور چیزون کے اور طرف مستحیل ہوجانے سے انکی مقدار زیادہ
ہوجاتی ہو لیکن جو اسہال کہ غیر معین عضو سے ہوا کرتا ہو تو کبھی پیپ کا ہوتا ہو پھوڑے کے پھوٹ جانے سے کسی عضو
مین کا یہان تک کہ سینے مین کا کیونکہ سینے مین جب ورم ہوجاتا ہو اور ورم مجتمع ہوجاتا ہو اور پیپ آتا ہو اور پھوٹ جاتا ہو
اور سینے کی فضا مین پیپ مجتمع ہوجاتی ہو اور اسکا انجام چار امر دن پر رجوع کرتا ہو ایک تو یہ ہو کہ پھیپھڑے کا سڑجاتا ہو
اور خوردہ ہوجاتا ہو اور سل مین مبتلا کر دیتا ہو اور دوسرے پیپ کی تھوک مین نکلنے سے مندفع ہوجاتی ہو اور تیسرے
آنتون کیطرف مندفع ہوتا ہو اور اسہال سے دفع ہوجاتا ہو یا مثانہ کیطرف مندفع ہوتا ہو اور ادرار کے ساتھ نکل جاتا ہو
اور چوتھے اپنے صاحب کو کثرت سے گھونٹ ڈالتا اور مار ڈالتا ہو اور پیپ کے نکلنے کیوقت قرحے کا ہونا لازم نہین ہوتا ہو
اسواسطے کہ قرحے کی پیدائش کبھی ایسے پھوڑے سے ہوتی ہو کہ پھوٹ جاتا ہو پھر پیپ کی آنتون وغیرہ کی طرف مندفع ہونے سے پہلے گوشت
بھر آتا ہو اور یہ سرایت اس عضو مین ورم کا پہلے ہونا دلالت کرتا ہو علاج اسہال روکا جاتا ہو قبض کرنیوالی چیزون سے جبکہ مجرے
ضعیف ہوتے ہین رطوبتون کے روکنے پر قوت نہین رکھتے ہین کیونکہ قابض چیزین مجرون کی تقویت اور ان مین قبض پیدا کرتی ہین
یا سدہ سے روکا جاتا ہو جب مجرون مین شدت کی کشادگی ہوتی ہو انکے منھ کھلے ہوتے ہین کہ مواد کے روکنے
کی صلاحیت نہین رکھتے ہین اسیلیے کہ سدہ کرنیوالی چیزین مجرون کے منھ کو بند کر دیتی ہین اور روکا جاتا ہو گاڑھی
کر دینے والی چیزون سے اور مواد کی غلیظ کرنیوالی چیزون سے جبکہ مواد رقیق ہوتے ہین اور آپسے آپ بہتے ہین
اور کبھی احتیاج پڑتی ہو جبکہ مادہ حدت رکھنے والا لذع کرنے والا ہوتا ہو کہ عضو اسکی لذع کرنے سے مضرت پاتا ہو
پھر اس مادے کو عضو اپنے اوپر سے دفع کر دیتا ہو خدر کرنیوالی چیزون کی اسیلیے کہ یہ چیزین اس مادے کو ٹھنڈا
کر دیتی ہین اسکی حدت کو اور لذع کو توڑ ڈالتی ہین اور عضو مین خدر کر دیتی ہین پھر وہ عضو مادے کی لذع سے مضرت نہین
پاتا ہو اور اسکے دفع کرنے کے لیے حرکت نہین کرتا ہو اور کبھی اسہال روکا جاتا ہو مادے کے الٹا پھیر دینے سے اور میلان
کروا دینے سے خلاف کیطرف یعنے آنتون کی خلاف جہت کی طرف اور یہ یا تو باوجود مادے کے استفراغ کے ادرار
کرنے والی چیزون سے جبکہ مادہ نہایت درجہ گاڑھا نہین ہوتا ہو کہ پیشاب کے مجرونمین اسکا جانا دشوار ہوجاتا ہو
جبکہ اوپر کو چڑھنا دشوار نہو یا پسینا لانے سے جبکہ رقیق ہو کہ اسکا ظاہر کے مسامونسے نکل جانا ممکن ہو یا بے
استفراغ کے مثل سینگیون کے لگانے سے اوپر کے عضوون پر اور جو اسہال کہ مین سے کھائی چیزونسے ہوتا ہو
تو اسکے سبب کی روک جاتی ہو اور اسکے اثر کا علاج کیا جاتا ہو وہ اثر کہ باقی ہو ان چیزون سے کہ جنھین ہم تخمہ اور فساد
ہضم کے علاج مین بیان کر چکے ہین اور جو کہ اعضا سے ہوتا ہو پھر جو سوء مزاج سے ہوگا تو اسکی ضد سے اسکی تعدیل کیجائیگی اور
جو رگ کے کھلجانے سے ہوگا کسی رگ کے منھ کے کھلنے کی رگون مین سے یا اسکے شق ہوجانے سے یا کٹ جانے سے اسکے جرم کے ٹکڑے ہونے سے
اعضا مین کچھ یا غذا کے فساد جیسا کہ تخمہ مین ہوتا ہو یا کلیجے کے سدے یا ماساریقی یا بدنی سدے یا نزلے سے یا ضعف قوت سے مثل ہاضمہ

علاج اور بماسکہ کے ہوگا تو اسکے علاج سے اسلیے کہ سبب کے دفع کی فقط سبب کی رفع ہو ابتدا ہوتی ہو اور رکھنے رہنا چاہیے نرم
قابض چیزون سے جہانتک اسہال سند ڈالا یا ورم ڈالا ہو کیونکہ یہ چیزین مجرون کو تنگ کردیتی ہین اور عضو کو کثیف کر ڈالتی ہین پس نہین
زیادتی کردیتی ہین اور مادے کے تحلیل ہونیکو مانع آتی ہین یا قلیعے مین سدون کے ہونیکے ساتھ شدت کی ٹھنڈی دواؤن کے
لگانے سے کیونکہ ٹھنڈی دوائین مادیکو غلیظ کردیتی ہین اور اصلی حرارت کو بجھا دیتی ہین اور اسوقت مین غریب حرارت غالب
آجاتی ہو پھر یہ بات مادے کے سٹر جانیکا سبب سے ہوجاتی ہو اور میٹھی بہی کے شربت کے مثل مین اسوقت کوئی چیز
نہین ہوتی ہو کیونکہ یہ شربت باوجود قبض رکھنے کے تفتیح کرتا ہو اور یہی حال ہری کاسنی کے پانی کا ہو کہ جسمین انار کے
دانے اور گلاب کا زیرہ اور زرشک بھگوئی گئی ہو کیونکہ کاسنی کا پانی مفتح ہو اور باقی چیزین قبض رکھتی ہین اور [illegible]
سدے کے لیے مفید پڑتی ہو اور اکثر اوقات اجمود کے پانی مین کاسنی کے پانی کے یا سونف کے پانیکے زیادہ تفتیح کیلیے
لانیکی احتیاج پڑتی ہو جبکہ مخاطب کو حرارت کا ڈر نہو اور اسہال کی بند کرنیوالی دوائین یہ ہین مازو اور اقاقیا اور گلاب کے
پھول اور انار کی کلیان اور لونہ عربی بھنا ہوا اور گیرو اور طرثوث نامے کہ مثل اور بسلوجن خاص بریان اور ادھر کچی [illegible] ہین اور
یہ جھاڑ کا پھل ہو اور کافور اور کھٹے انار کے دانے اور ریشہ برگد کا عصارہ اور اسبغول اور تخم ریحان اور کنوچہ اور امرود
بریان بریان سب بیجون کی قید ہو اور اسطرح پر بریان زیرہ ہو اور انیسون بریان ہو اور قابض تر میوے
مثل سیب کے اور زعرور کے اور ناشپاتی کے اور بہی کے اور کچی کھجور کے اور ادھ کچی کھجور کے اور ترنج کے
گوند کے اور انکی ربون کے اور شربتون کے اور کبھی یہ دوائین پلانے مین استعمال کیجاتی ہین اور کبھی غذا انکے ساتھ [illegible]
استعمال کیجاتی ہین اور کبھی استعمال کی جاتی ہین لگانے سے اور جبکہ اسہال کے ساتھ سحج ہوتی ہو پھر لسدار چیزون پر
اختیار کرنیکا حصر ہو کیونکہ یہ چیزین آنتون کی سطح پر لسٹ رہتی ہین اور پردہ کیطرح سے اس پر ہو جاتی ہین پھر
اوسے اس پر گذر کرنیوالے مواد کی ملاقات سے گوشت کے بھر آنے تک چھپائے رہتی ہین مثل بریان
بیجون کے اور گیرو کے اور مرکب دواؤن مین سے کافوری حماضی بسلوجن کا قرص ہو اور سفوف طین [illegible]
مرڑوڑے کو فائدہ کرتا ہو وہ مرد ڑا کہ سحج کو لازم ہوتا ہو اس سبب سے کہ انمین لسدار چیزین بڑی ہوتی ہین
اور انار کے دانون کی بھنی معدے اور آنتون کی تقویت کرتی ہو کیونکہ اسمین قابض چیزین بڑی ہوتی ہین
اور زلقی رلقی اسہال کی دوائین سزاوار ہو کہ ہون شدت سے قبض رکھنے والی تاکہ
اور آنتون کے اجزا کو مجتمع کرین پھر ان سے ہمواری جاتی رہے اور تاکہ ان سے ان چیزون کا اجتماع ان
مین کے اجتماع پر شدت پکڑ جائے پینے مین اور پھنکیون مین اور لیپون مین اور ادھیرے کا رب اور یہی کا رب
دونون اسکے لیے جید ہین اور اکثر اوقات اس پر سماق چھڑک دیا جاتا ہو یا انار کے دانون کی بھنی یا بھنی
مازو اور سماق اور انار کے چھلکے ہر ایک نصف درم پیسے جائین اور انڈے کی سفیدی مین خمیر کیے جائین اور کھٹے انار مین رکھے اور

آگ کی چنگاری پر رکھا جائے یہان تک کہ بھن جائے پھر پیس ڈالا جائے اور استعمال مین لایا جائے اور اس چیز سے کہ علاج
جس کا تجربہ ذب کے لیے کیا گیا ہی وہ شتر مرغ کا سنگدانہ ہی سکھایا ہوا سو ہن سے برادہ کیا جائیگا اور بہی کے رب کے ساتھ یا ادھیر کے
رب کے ساتھ دو درم استعمال کیا جائیگا ادھیرے کا جب ب اسکے تازے بیجون سے نیا یا جاتا ہی اور کبھی یہ دوائین جا گینہ
کرکے استعمال کیجاتی ہین اسطرح سے کہ انڈے پر چھڑکی جاتی ہین اور خاگینہ بنا لیا جاتا ہی اور ادھیرے کا پانی
ادھیرے کی تیتی کا پانی اور بہی کا پانی جبکہ روغن گل مین جوش دیا جائے یہان تک کہ تیل تنہا باقی رہجائے
اور اس سے کتان کا کپڑا تر کیا جائیگا اور معدے پر اور آنتون پر رکھا جائیگا تو فائدہ کریگا اور کبھی اس مین زیادہ
کردیجاتی ہی تھوڑی سی بابچھڑ اصلی حرارت کی تقویت کے لیے اور پھسلنی رطوبتون کے اور ثفل کے خشک کرنے پر مدد دینے
کے لیے اور اقاقیا تاکہ قبض سے غذا پر معدے اور آنتون کا اجتماع شدت پکڑ جائے اور اکثر اوقات پھسلنی
رطوبتون کے استفراغ کی احتیاج پڑتی ہی اگر بہت ہوتی ہین کہ اس کا ازالہ قابض گرمائیون سے جو سے
اور خشک کرنے سے ممکن نہین ہوتا ہی اور استفراغ کرنیوالی چیزون مین بڑھکر ٹہر ہوتی ہی کیونکہ اس کے
پیچھے قبض ہوتا ہی معدے مین اور احشا مین اور سحج مین ترشیون کی کثرت سے احتراز کرنا چاہیے خاص قوی
کھٹاس مثل سماق کے کیونکہ کھٹاس لذع کرتی ہی اور تقطیع کرتی ہی بس اس سے شدت کی اذیت سحج کے
مقام مین پیدا ہو جاتی ہی اور قوت دافعہ اذیت کے دفع کرنے کو حرکت کرتی ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ کھٹاس
رطوبتون کو تقطیع کرنے سے ان کے اسہال پر مدد کرتی ہی بس اسی سبب سے مسہولین یعنی اسہال کی بیمارون کو مطلق
مضر ہوتی ہی جید مشترک تدبیر کلیجے والے اور بدن والے اور آنتون والے سہال کے لیے حرارت سے یا حاد خلطا سے پیاس کے ساتھ
کچے پکے خرفے کا شیرہ صندل کے شربت یا سیب کے شربت کے ساتھ ہو یا دونون کے ساتھ یا انار کے شربت ریباس
کے شربت کے ساتھ ہی اور کبھی کچا بکا اسبغول بڑھا دیا جاتا ہی کیونکہ اسمین بس قبض کے ساتھ ہوتا ہی کہ بریان
کرنے سے حاصل ہوا ہی کہ چکنا لیا ہوا ہو روغن گل مین مروڑے سے پیدا ہونے کے ڈر کے وقت اس
سبب سے کہ اسمین چیک اور بس ہوتا ہی اور قبض بھی ہوتا ہی اور بہی انار کے دانے دس درم صندل کی لکڑی
اور گلاب کا زیرہ اور زرشک اور کھیرے کے بیج ہر ایک چار درم گرم پانی مین یا گاؤزبان کے پانی مین یا کاسنی کے
پانی مین بھگوئے جائینگے پھر چھان لیے جائینگے اور کچے پکے خرفہ کا پانی سے شیرہ نکالا جائے گا اور
سیب کے شربت سے میٹھا کیا جائیگا اور کبھی تھوڑا سا بنسلوچن اضافہ کر دیا جاتا ہی اور کبھی جوہر کافور سے تقویت
کیجاتی ہی یا قرص کافور سے تقویت کیجاتی ہی اور اسکے پینے سے پہلے قرص چاٹ لیے جاتے ہین بیان کیے ہوئے عرق کے پینے سے
پہلے تھوڑے سے سیب کے شربت کے ساتھ اور ٹھنڈا کیا جائیگا کلیجہ اور آنتین روغن گل سے کہ جسمین صندل کا برادہ اور گلاب کا زیرہ
بھیگا ہو یا بہی کے پانی سے یا ادھیرے کے پانی سے اور ان پر کتان کے کپڑے کے ساتھ رکھا جائیگا اور کبھی یہ جوکے دھونے کے ساتھ

خمیر کی جاتی ہین اور ضمادسے استعمال کی جاتی ہین اور کبھی اس ضماد مین زیادہ کیجاتی ہی تھوڑی سی بالچھڑ یا تھوڑی سی زعفران
اصلی حرارت کی تقویت اور تسخین کے ساتھ رطوبتون کے خشک کرنیکے واسطے اور عطریت کے ساتھ قوتون کی تقویت کے
لیے اور یہ تدبیر پانچ دن یا چھ دن لازم کر لی جائیگی اور غذاؤن مین یعنے ان دنون مین ستو سیب کے شربت یا صندل
کے شربت کے ساتھ ہین کیونکہ ستو خاص کئی بار کے بھنے ہوؤن کا جرم سخت غلیظ ہوتا ہی آنتونسے جلدی نہین
اُترتے ہین اور بدن کی تقویت کرتے ہین یا بھونے ہوئے جو کے آٹے جو سیب کے شربت کے ساتھ یا کوٹے ہوئے
انار کے دانونکا او گرایا شوربا کچے انگور کے پانی کے ساتھ یا انار کے دانون کے ساتھ اگر بھوک قوی ہو یا مرغ کے
چوزونکا شوربا کچے انگور کے پانی کے ساتھ یا کُٹے انار کے دانون کے ساتھ یا سماق کے ساتھ یا چھلے بھنے جو کا جرم
بھی خشخاش کے ساتھ پکے ہوئے اگر بھوک ضعیف ہو پھر جب مزاج کچھ معتدل ہو جائے اور مندفع خلط کی کیفیت
اصلاحیت پکڑ جائے تو قوی قابض چیزین مثل ادھیرے کے شربت کے اور بہی کے شربت کے ساتھ استعمال کیجائینگی
کیونکہ قوی قابض چیزون کا اس سے پہلے استعمال کرنا اکثر اوقات مادے کا حبس کر دیتا ہی اور اس سے سیج پیدا ہو جاتی ہی
اور جو اسہال ٹھنڈک سے ہوتا ہو تو اس مین ادھیرے کا شربت یا اس کا رب اور بہی کی جوارش ہی اور اکثر اوقات
اسمین سفوف مقلیا نا زیادہ کیا جاتا ہی اور اگر کے قرص جید ہوتے ہین اور بھنکی سماق اور رایئن اور زیرے بھنے ہوے
اور انیسون بھنے ہوئے اور اقاقیا اور سک اور ادھیرے کے بیج اور گلاب کے زیرے اور کندر بھنے ہوئے سکے سب
کوٹ ڈالے جائینگے اور ہر روز صبح کو اس بھنکی مین سے استعمال کیجائیگی تین درم ادھیری کے رب کے ساتھ یا بہی
کے رب کے ساتھ غذائین اسہال کے مرض والون کے لیے وہ ہین جو ہمنے گرم اسہال کے لیے بیان کی ہین اور لیکن اسہال
ٹھنڈا تو اس مین مرغ کے چوزے توے پر بھنے ہوئے اور بریان کیے ہوئے مصالح پڑے ہوئے گلاب کے زیرے اور سوکھے
دھنیے کے یا سماق یا بھونے زیرے کے یا بھونے ہوئے ڈوبے ہوئے کچے انگور کے پانی مین ہین اور سب شوربے اسہال والونکے
لیے موافق نہین پڑتے ہین کیونکہ یہ آنتون کو تر کرتے ہین اور انہین ڈھلکا و پیدا کرتے ہین اور ان مین سے جلدی بہجاتے ہین
اور فقط پیاس کے ڈر کے وقت استعمال کیے جاتے ہین کیونکہ خشک غذائین پیاس پیدا کرتی ہین بس بہت پانی پینے کی
احتیاج دلواتی ہین اور یہی حال پانی پینے کا ہی کہ انھین موافق نہین پڑتا ہی کیونکہ پانی باوجود غذا کو رقیق کرنے کے
اور بہا دینے کے اور خاص کر اسے پھسلجانے پر آمادہ کرنے کے آنتون کی جرم کو تر کرتا ہی اور اسے ڈھلکا دیتا ہو بلکہ انکی
پیاس کی تسکین کرنے مین حیلہ کرنا واجب ہوتا ہی اور کلیان نکلے ہوے کبوترون کے بچے بیان کیے ہوے
قابض مصالحونکے ساتھ ٹھنڈک کے ساتھ والے اسہال کیلیئے جید ہوتے ہین کیونکہ یہ گرم ہین ہضم مین خفیف خلط
کی جید ہوتے ہین اور یہی حال تیتر کا ہی کیونکہ اسکا گوشت لطیف خشک ہوتا ہی اور پیرا ہا پنیر جسمین سے دودھ کی مائیت جاتی
رہی ہو دھو کر نمک چھڑکا ہوا کیونکہ بے دھویا ہوا پنیر اسہال لاتا ہی اور پیاس دلواتا ہی جب کہ بھون ڈالا جائے

تاکہ اسکا خشکی کرنا زیادہ ہوجائے اور باریک پیس ڈالنے کے بعد اس مین سے ایک مثقال سے دو درم تک بعضے ربونکے
ساتھ یا شربتون کے ساتھ یا بریان کیے ہوئے قابض عصارون کے ساتھ لیا جائیگا تو اسہال کو قطع کردیگا اور نہایت
نفع کریگا اس سبب سے کہ پنیر مین جما دینے والی جبنیت لس رکھنے والی سدہ ڈالنے والی اور چپکنے والی چکنائی ہوتی
ہی یہان تک کہ یہ پنیر مایون سے بڑھکر قوی ہوتا ہی اسہال کے بند کرنے مین اور پنیر مایونکی مضرت سے مضرت
نہین کرتا ہی اسلیے کہ یہ حدت مین اور تحلیل مین زیادہ قوی ہوتا ہی اور تقطیع کرنیوالا اور تلطیف کرنیوالا ہوتا ہی
اور سحج کو فائدہ کرتا ہی اپنی جبنیت سے اور چکناہٹ سے اور اسکی بہت بڑی مضرت پیاس ہوتی ہی جالینوس غذاؤن
مین کہتے ہین کہ پنیر مایہ سے حدت حاصل کرتا ہی اور اسکی مائیت جاتی رہتی ہی اور جب پرانا ہوجاتا ہی تو نہایت
درجہ حاد ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے پیاس لگاتا ہی اور نمک لگا ہوا پنیر نمک کے سبب سے پیاس بہت لگاتا
ہی بس تدارک کرلیا جائے جو اس مین دھو ڈالنے کے بعد باقی رہگیا ہی بھونے ہوئے سنبلوچن سے کیونکہ
سنبلوچن باوجود قبض کرنے کے پیاس کی تسکین کرتا ہی اور بھونے خرفے سے خرفہ کے شیرے سے یا استعمال
کیا جائیگا پنیر خرفے کے عصارے کے ساتھ خرفے کی پتی کے عصار کے ساتھ یا اس مین پکایا جائیگا یعنی خرفے کے
عصارے مین اس طرح کے پکانے سے کہ اسکا نمک نکل جائے پھر سکھا ڈالا جائیگا اور استعمال کیا جائیگا پھر پیاس
نہ لگائیگا کیونکہ اسمین سے نمک کا نکالنا جس طرح پر کہ دھونے سے ہوتا ہی پکانے سے بھی ہوتا ہی اور کھٹا دودھ یعنے مٹھا
جس کا مکھن نکال لیا گیا ہو جبکہ پکایا جائے یہان تک کہ اسکی مائیت جاتی رہے کہ حدت کرنیوالی جلا کرنیوالی
اسہال لانیوالی ہوتی ہی اور اس سے یعنے پکانے سے افضل اُس مین گرم لوہے کا بجھانا ہی زنگ سے صاف
کیے ہوے کو پکایا گرم کی ہوئی ٹھیکریان لگی ہوئی مٹی سے صاف کی ہوئین کہ جسکی مقدار مٹھی بھر ہو اور یہ کئی
بار کیا جائیگا یہان تک کہ اسکی مائیت جاتی رہے اور پکانے سے اسکے افضل ہونے کی وجہ یہ ہی کہ دودھ مین
اس سے تدخین نہین ہوتی ہی اور لوہے مین قابضہ قوت ہوتی ہی کہ اس سے احشا کی تقویت کرتا ہی اور انھین
مضبوط کرتا ہی اور اسی سبب سے جالینوس نے اسے ٹھیکریون سے زیادہ جید قرار دیا ہی اور اس کے بعد استعمال
کیا جائیگا یہ دودھ تو حدت رکھنے والے اور لذع کرنیوالے خلط کی کیفیت کی اصلاح کریگا اپنی ٹھنڈک
سے اور اسہال کو قطع کردے گا اپنی جبنیت سے یہان تک کہ ایک دن مین یا دو دن مین اور واجب
ہی کہ نہ استعمال کیا جائے یہ دودھ بخار کے ساتھ کیونکہ اس مین تغیر جلد ہوجاتا ہی اس غریب حرارت سے جو
بخار والے کے بدن مین ہوتی ہی سڑ اُٹھتا ہی اور بخار مین زیادتی کردیتا ہی اور جب مخاطب اسہال کے بیمار کو
غذا دے اور اسکی نبض مین غذا سے قوت زیادہ نہ آئے تو مخاطب اسکا علاج نہ کرے کیونکہ قوت کا زیادہ نہونا اس بات
پر دلالت کرتا ہی کہ اسکی قوتین ساقط ہوگئی ہین اور غذا مین تصرف نہین کرتی ہین اور نہ اسکے

فائدہ [illegible]

اعضا غذا مین سے اس قدر قبول نہین کرتے ہین جس سے انکی قوت کی تقویت ہو جائے کیونکہ اگر قبول کرتے تو ضرور انکی قوت اس سے بڑھجاتی اور اسکے پیچھے موت ضرور لگی ہوتی ہی پھر اگر کہا جائے کہ اس پر لازم آتا ہی کہ اسہال والے شخص کا ذہن صحیح ہو تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ دماغ اسہال کے ساتھ پاک صاف ہوتا ہی اور یہ بات ذہن کی صفائی کی موجب ہوتی ہی باوجود اسکے کہ اسکی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور اگر ضعیف نہوتین تو ضرور اسکا ذہن صحیح کے ذہن سے بڑھکر صاف اور قوی ہوتا سحج اور آنتون کے قرحے بیشک بیان ہو چکا ہی کہ سحج طبیبون کے نزدیک اتصال کا تفرق ہی کہ آنتون کے اندر وار کی سطح مین گرم خراش کرنیوالے کے سبب سے پیدا ہو جاتا ہی اور یہ خراش کرنیوالا اپنی ایذا رسانی سے آنتون مین کی قوت دافعہ کو دفع کر دینے کے لیے حرکت دیتا ہی اور قرحہ اتصال تفرق کے سبب سے پیدا جاتا ہی اور یہ بھی قوت دافعہ کی تحریک کرتا ہی بس اسی سبب سے اکثر جو اسہال کے ساتھ ہوا کرتی ہی اور ہم اس کے سببونکی طرف اور اسکی علامتون کیطرف اور اسکے معالجہ کیطرف اسہال کی باب مین اشارہ کر چکے ہین اور جید دواؤنمین سے دودھ ہی کہ اس مین گرم لوہا بجھایا گیا ہو یہان تک کہ اسکی مائیت جاتی رہی ہو اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور کبھی اس مین صمغ عربی یعنے گوند اور نشاستہ اور بہیلوجن بھونا ہوا زیادہ کیا جاتا ہی کیونکہ بہیلوجن خشکی پھیلاتا ہی اور گوشت بھرلاتا ہی اور چپکاتا ہی اور قبض کرتا ہی اور پوست خشخاش جب پیس ڈالا جائے اور انجبار کے شربت کے ساتھ یا سیب کے شربت کے ساتھ یا ادھیرے کے شربت کے ساتھ چاٹ لیا جائے تو نہایت درجہ فائدہ کرتا ہی کیونکہ خشخاش اپنی ٹھنڈک سے مواد کی حدت کو اور لذع کو توڑ دیتی ہی اور اپنے خدر کرنے سے لذع کی مضرت کو عضو مین سے دور کر دیتی ہی پھر اسکی قوتین دفع کرنیکے لیے ہیجان مین آتی ہین اور مواد کو غلیظ بھی کرتی ہی اور نیند لاتی ہی اور سونا اسہال والے لیے سب سے بڑھکر فائدہ کرتا ہی کیونکہ طبیعت سونے سے قوت مین بڑھجاتی ہی اور یہ بات دستون کے آنے مین مانع آتی ہی اور اسلیے کہ مادے سونے کی حالت مین ٹہرے ہوا کرتے ہین اور یہ بات اسہال کے روکنے پر مدد کرتی ہی اور اسلیے کہ ذرا سا مادہ جب جاگتے مین آنتون کیطرف حرکت کرتا ہی تو اسکا حس ہو جاتا ہی پھر قوت دافعہ اسکے دفع کرنیکے لیے حرکت کرتی ہی اس سبب سے آنتین کہ اس سے اذیت پاتی ہین برخلاف سونیکے کیونکہ سونے مین اذیت کا حس جبھی ہوتا ہی جب مادہ شدت کا ضرر دینے والا ہوتا ہی جید حقنہ بھونے جو دھوئے بھنے چانول بارتنگ پوست خشخاش انار کی کلیان گلاب کا زیرہ خطمی ادھیرے کے بیج اور اسکی پتی پکائی جائین گی اور چھان لی جائین گی اور رابلی ہوئی روغن گل مین یا بکری کے گردے پر کی چربی مین حل کی ہوئین اندیکی زردیون سے تقویت دیجائیگی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ بکری کی چربی کیلیئے سب بس رکھنے والی چیزون سے کہ حقنون مین ڈالی جاتی ہین فضیلت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ ٹھنڈک کرتی ہی اور لذع کو ٹھہرا دیتی ہی اور جلدی سے مرض کے مقام پر چپک جاتی ہی یا دونون ساتھ ہی اور بھونے صمغ عربی اور بھونے ہوئے نشاستہ اور دم الاخوین اور کہربا اور دہونکی کی تخم مین سے

[illegible]

ایک ایک درم جید دوا کہ ٹھنڈک کرتی ہی اور چپکاتی ہی اور حبس کرتی ہی اور خدر پیدا کرتی ہی بھونے جو حطمی اور گلاب کا زیرہ
اور پوست خشخاش کہ پکائے جائین اور چھان لیے جائین گے اور انجبار کی شربت سے یا ادھیرے کے شربت سے
یا سیب کے شربت سے میٹھے کیے جائین گے اور کبھی اس مین یعنی اس دوا مین کچے پکے خرنوب کا شیرہ کر لیا جاتا ہی اور ایمن
بریان کیے ہوے تخم تین درم زیادہ کر دیے جاتے ہین یا سفوف تین درم اضافہ کیا جاتا ہی اور کبھی نشاستہ اور صمغ عربی اور اسپغول
بریان زیادہ کیا جاتا ہی پھر اگر قرحہ خورندگی اور گندیدگی کے ساتھ ہوتا ہی تو اسکے صاف کرنیکی احتیاج پڑتی ہی میل سے
اور خوردہ جرم سے کیونکہ یہ چیزین اسے چھپائے رہتی ہین اور دوا اسکے اثر کو آنتون کے جرمون تک پہونچنے سے
مانع آتی ہین اور انھین گوشت کے بھرلانے سے مانع آتی ہین پھر آنتون کا ان چیزون سے پاک کر ڈالنا واجب
ہوتا ہی جلاب کے مثل سے شکر والے شہد والے یا آشجو سے پھر ان بیان کی ہوئین دواؤنکا استعمال ہی

مغص یعنی مروڑنا

قابض اور لس رکھنے والی دواؤن مین سے جو بسرا کرتی ہین مغص مروڑا اسکا سبب یا تو بند ریح ہوتی ہی کہ
آنتون مین تناؤ کرنے والی ہوتی ہی یا حدت رکھنے والے لذع والے صفراوی فضلے ہوتے ہین یا بلغم شور خراش کرنیوالا
ہوتا ہی یا کھاری لذع کرنیوالا یا سوداوی غلیظ جم بیٹھنے والے ہوتے ہین کہ اپنی کیفیت سے اذیت دیتے ہین
اور مندفع نہین ہوتے ہین یا قرحہ یا ورم یا کیچوے ہوتے ہین کہ آنتون مین کاٹتے ہین اور کبھی سبب سارے
بدن مین عام ہوتا ہی نہ آنتون سے مخصوص اور کبھی ایسی غذا کے سبب سے ہوتا ہی جو اسے پیدا کر دیتی ہی یعنی سبب
کو پیدا خود آنتو مین کر دیتی ہی جیسے کہ غلیظ ریح کی پیدا کرنیوالی ہوتی ہی یا حدت رکھنے والے صفراوی فضلون کو یا بلغم
شور کو پیدا کرتی ہی اور کبھی مروڑ بحرانی ہوتا ہی یعنی بحرانی اسہال کی شروع مین پہلے مادے کی ارمش کیوقت کہ اسہال کے ساتھ
آنتون کیطرف مندفع ہوتا ہی آنتون مین کھنچاؤ کرنے اور لذع کرنے کی سبب سے تو مروڑا تا ہی یہ مروڑا اس سے کہ بحران اسہال
سے ہوگا اور کبھی بحرانی اسہال کے ساتھ ہوتا ہی اور یہ اکثر سحج کے ساتھ ہوا کرتا ہی کیونکہ بحران سے مندفع مادہ کثرت سے گذر کرتا ہی اور بار
بار آنتون مین لذع کرتا ہی اور جب حدت رکھنے والی بیماریون مین پیشاب سفید ہو جائے اور انکی نشان سے یہ ہی کہ ان
بیماریون مین پیشاب زرد ہو یا سرخ ہو اور کم ہو باوجود اسکے پینے کی چیز کی نسبت سے تو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ رنگ
دینے والا کچھ مائیت کے ساتھ پیشاب کے مخرج سے اور جہت کیطرف پھر گیا ہی اور وہان پر دماغ کی کسی آفت کی علامت نہو
درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ مین سے اور نہ احشا مین سے کسی چیز مین آفت مثل ورم کے اور سحج کے اور قرحے وغیرہ کے
اس چیز مین سے جو مروڑ کی موجب ہوتی ہی اور وہان پر یعنی احشا مین مروڑا ہو تو اسہال کا ہو جانا واجب ہوتا ہی کیونکہ پیشاب
کے رنگنے والے مواد کی ارمش آنتون پر پائی جاتی ہی پھر جب مروڑا شدت پکڑ جاتا ہی اور یہ اکثر صفراوی مین ہوا کرتا ہی اسلیے کہ صفرا
اپنی حدت کی شدت سے نہایت شدت کا درد پیدا کرتا ہی تو قولنج کی مشابہ ہو جاتا ہی اور اٹھنے کے مقام مین اور
درد کی شدت مین خاص جسوقت مین وہان پر سوکھا ثفل ہوتا ہی کہ صفراوی مین صفرے کے نکلنے سے مانع آتا ہی اور علاج کیا جاتا ہی

سے

اسوقت مین مڑوڑ دیگا اسی کے علاج سے یعنی قولنج کے علاج سے پھر اگر مراری ہوگا تو مراری قولنج کے علاج سے
علاج کیا جائیگا اور اگر ریحی ہوگا تو ریحی قولنج کے علاج سے علاج کیا جائیگا قولنج آنت مین کا درد ہی اس سے وہ درد نکل گئے
جو آنتو نمین نہین ہوتے ہین کہ جنکے ساتھ طبیعت سے نکلنے والی چیز کا نکلنا دشوار ہوا کرتا ہی اور اس سے وہ مڑوڑا نکل گیا جسمین
پاپخانہ نہین رکتا ہی اور آنتونکے درد بھی نکل گئے اور کبھی قوی ہوتا ہی درد یا قولنج تو مار ڈالتا ہی برخلاف درد سر کے کیونکہ
درد سر اگرچہ قوی ہوتا ہی تو کئی وجہون سے مار نہین ڈالتا ہی ایک انمین سے یہ ہی کہ درد سر کے درد مین درد دماغ
کی جھلیو نمین ہوتا ہی کیونکہ وہی جھلیان درد کا ادراک کرتی ہین اور وہی وہان دماغ کی رطوبت اور چکناہٹ
کے سبب سے انتہا کی رطوبت اور نرمی مین ہوتی ہین پھر انمین درد اتنا شدت کا نہوگا کہ مار ڈالنے کے پایہ پر پہونچے کیونکہ ترطیب
درد کے ٹھہر جانیکے سببونمین سے ہوتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ سر مین کی تجویف کشادہ ہوتی ہی پھر اسمین کے محتبس مواد کیلئے شدت
کا کھنچاؤ اور قوی تاثیر درد کے پیدا کرنیمین نہین ہوتی ہی برخلاف اسکے کہ جسمین مادہ تنگ مقام مین ہوا کرتا ہی کیونکہ طبیعت
اسوقت مین ایک مقام سے دوسرے مقام پر اسکے نقل کردانے کی قدرت نہین رکھتی ہی پھر مواد کی ملاقات معین
مقام کیلئے ہمیشہ رہتی ہی اور یہ بات تاثیر کے زیادہ ہونے کی موجب ہوتی ہی اور خود جھلیونکے جرم مین اذیت دینے
والی چیز کا محتبس ہونا بعید ہی اور یہ بات ان جھلیون کی باریکی اور مضبوطی کے سبب سے ہوتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ درد
کی قوی سبب دماغ تک نہین پہونچتے ہین اس لئے کہ دماغ کے بلند ہونیکے سبب سے اسکی طرف فقط انجرے اور مواد مین سے
وہ مواد جو لطیف ہی اور تھوڑے ہوتے ہین پہونچتے ہین پھر اسمین شدت کا درد نہین ہوتا ہی اور آنتین اسطرحکی نہین ہوتی ہین
کیونکہ انمین ثقل اور غلیظ ریاح اور فضلے والے غلیظ مادے بہت ہوا کرتے ہین اور ان کا درد نہایت عظیم ہوتا ہی علاوہ اسکے
یہ بات ہی کہ درد سر کبھی سادے سوء مزاج سے ہوتا ہی اور اسکا اعتدال کی حد سے نکلکر مار ڈالنے تک پہونچنا قریب نہین
ہوتا ہی اور اکثر یہ درد قولون نامے آنت مین عارض ہوتا ہی کیونکہ قولون مین بہت گولائی اور موڑ ہوتا ہی کیونکہ
قولون آنت جتنا کہ اعور نامے آنت سے دور ہوتی ہی اتنا ہی پہلے داہنے کو مائل ہوتی ہی پھر نیچے اترتے ہوئے
بائین کو موڑ کھاتی ہی پھر جب بائین جانب کے سامنے آتی ہی تو داہنے کو جھک جاتی ہی اور نیچے اترتی ہوئی نیچے وار کو جھکی ہوتی
ہی اور یہی قولون تلی پر گزر کر تلی مقام کے نزدیک تنگ ہوتی ہی اور یہ آنت ثقل کو جمع کر لیتی ہی اور روک رکھتی ہی
اور اسلئے کہ یہ آنت نہایت ٹھنڈی ہوتی ہی پھر اسمین رطوبتین جم جاتی ہین اور نہ تو بہتی ہین اور نہ گھلتی ہین لیس اس
مین ان رطوبتین کے سدے ڈالدینے سے اور ریاح کے پیدا کرنے سے قولنج پیدا ہو جاتا ہی اور اسکے ہضم کو بھی
ضعیف کر دیتی ہین اور قولنج کا سبب یا تو ریح ہوتی ہی کہ آنتونکے طبقو نمین محتبس ہو جاتی ہی تینون طبقون مین پھر
یکبار تو یہ محسوس ہوتا ہی گویا کہ وہ سوراخ ڈالے دیتی ہی آنتو نمین چھید لے کے اوزار سے کیونکہ ریح جب آنتونکے طبقو نمین
بند ہوتی ہی یہ طبقے جسم کے غلیظ اور سخت اور بڑے ہوتے ہین پھر انمین سے ریاح کیلئے تحلیل ہو جانا ممکن نہین ہی بلکہ انھین مین حرکت کرتے ہین

قولنج یعنی آنتون مین کا درد

اور انھین پھاڑ ڈالتی ہی اور انمین نفوذ کر جاتی ہی تو محسوس ہوتا ہی گویا کہ وہ ریاح چھید رہے ہین اور نار سے چھید رہے ہین
اور دوسری بار یہ بات کہ گویا کہ آنتون مین سوتاری رکھدیگئی ہی کیونکہ ریح جب بند ہوجاتی ہی اور پھاڑنے کیوقت
ٹھیری ہوئی ہوتی ہی تو گویا کہ سوتاریکا اس مین رکھے ہونا محسوس ہوگا بس چھید ڈالنے والا اور سوتاری والا درد محل مین اور
سبب مین مشترک ہوتا ہی اور ریح کی حرکت کرنے مین اور ٹھیرے ہونے مین مختلف ہوتا ہی اور درد چھوٹا ہوتا ہی کیونکہ آنتونکے
طبقونکے درمیان مین چھوٹی سی تنگی ہوتی ہی بس انمین کھنچاو کرنیکے لیے تھوڑی سی ریح کفایت کرتی ہی اور درد ٹھیٹے جسم
کی مقدار بھر کا ہوتا ہی اور یہ کہنا ممکن ہی کہ درد کا مقام چھوٹا ہوتا ہی یا سدہ ہوتا ہی کہ پاخانیکو اور خلطونکو اور ریح کو نفوذ کرنے سے مانع آتا ہی
اور سدہ اپنی طبیعت سے نکلجانیکے لیے حرکت کرتا ہی بس عظیم کھنچاو اور درد پیدا ہوجاتا ہی اور یہ سدہ یا تو اس سوکھے ثقل سے ہوتا ہی جسے
آنتونمین کی افراط کی حرارت نے سکھا ڈالا ہی کہ رطوبتونکو انجرے بنا ڈالی ہی پھر کیلوس سوکھ جاتا ہی یا کلیجے مین کی افراط کی حرارت
نے سکھا ڈالا ہی بس کیلوس کی رطوبتون کو اپنی طرف جذب کرلیتا ہی اور مجاورت سے بھی اس رطوبت کو تحلیل کرنے
سے بھی سکھا ڈالا ہی یا گردون مین کی افراط کی حرارت نے پھر مائیت کو کلیجے مین سے جذب کرلیتی ہی اور کلیجہ معدے مین سے
اور آنتون مین سے جذب کرلیتا ہی اور مجاورت سے تحلیل کرتا ہی یا سارے بدنمین کی افراط کی حرارت نے
پھر اسکی رطوبتونکے ساتھ بدن کی رطوبتین تحلیل ہوجاتی ہین اور اسوقت مین بدن کا جذب کیلوس کی رطوبتون
کے لئے شدت پکڑ جاتا ہی یا اسے سکھا دیا ہی خشکی نے کیونکہ خشک مزاج اپنی خشکی سے رطوبتون کو خشک کردیتا ہی اور
رطوبتونکو اپنے ضد ہونے سے انھین فنا کردیتا ہی اور یہ بھی ہی کہ ان رطوبتون کو سکھا ڈالتا ہی جو آنتون کی سطح پر ہوا
کرتی ہین پھر ثقل آنتون سے پھسل نہین سکتا ہی اور مدت دراز تک باقی رہتا ہی کہ اسکی رطوبتین تحلیل ہوجاتی ہین اور
وہ سوکھ جاتا ہی یا اوسے سکھا دیا ہی پسینے نے افراط کی تحلیل ہوجانے سے پھر کیلوس کی رطوبتون کے لئے اعضا کا
جذب کرنا شدت پکڑ جاتا ہی یا اسے سکھا ڈالا ہی ادرار نے پیشاب کے مجرون کیطرف مائیت کے پھرجانیسے بس ماسا ریقا
اور کلیجہ ثقل کی ساری رطوبتون کو چوس لیتا ہی یا خشک ثقل طولانی احتباس کے سبب سے آنتونمین کے طولانی احتباس
سے پھر اسکی رطوبتین احشا کی حرارت سے انجرے بنکر اڑجاتی ہین یا طولانی کے احتباس سے قوت دافعہ کے آگاہ
کرنیوالی کے جاتے رہنے سے پاخانے کے دفع کرنے پر اور یہی صفرا ہی جیسا کہ سدے پڑجانے مین ہوتا ہی
جسمین صفرا آنتون کیطرف دونون مجرون مین سے کسی ایک کے بند ہوجانے سے ریزش نہین کرتا ہی یا خشک ثقل ہی
خشکی کرنیوالی غذاؤ کے سبب سے مثل کبابون کے اور بھونے ہوے گوشتون کے کیونکہ ان چیزونکا ثقل خشک ہوا کرتا
ہی یا آنتون کی تجویف مین کی غلیظ کھنچاو کرنے والی ریح سے ہوتا ہی کیونکہ یہ ریح انپر غلاظت سے اور
اور آنتونکی مزاج ٹھنڈک سے اور انکے جرم کی مضبوطی سے اور تنگی سے اور انکے پیچونکی کثرت سے آنتون مین سدہ کی موجب
ہوتی ہی بس خفت اور درد کے ہٹتے رہنے کے ساتھ ہوتا ہی تو قولنج کیونکہ ریح کی حرکت داھنے یا بائین جدا ہوجانیکے خواہش مین

یعنی آنتون کی عضلات سے اور

پائی جاتی ہی اور پیٹ مین سے کسی مقام کے ابھر آنے کے ساتھ اور یہ وہی مقام ہوتا ہی کہ جسمین ریح محتبس ہوتی ہی اور ڈکار سے اور ریح کے نکلنے سے آرام پانیکے ساتھ درد کے پیدا کرنے والے سبب کے دور ہوجانے سے یا آرام پانیکے ساتھ سینکنے سے کیونکہ ریح سینکنے کی حرارت سے متحلل ہوتی ہی اور پھیلتی ہی اور تحلیل ہوتی ہی اور اکثر قولنج ریحی یا ثفلی سے ہوا کرتا ہی لیکن ریح سے ہونیکا سبب یہ ہی کہ ریح آنتونمین اکثر پیدا ہوا کرتی ہی اور غذاؤ کے پکنے سے آنتون کیطرف حرکت کیا کرتی ہی لیکن ثفل سے قولنج کے ہونیکا سبب یہ ہی کہ آنتونمین ثفل کا ہونا طبیعی امر ہوتا ہی اور اسیطرح پر کلیجے کا کام اسکے صاف اور رقیق کو جذب کر لیتا ہی اور اسکے لئے خشک کرنیوالے سببون کا عارض ہونا بہت ہوا کرتا ہی مثل خشک غذاؤنکے اور حرکتونکی کثرت کے اور بدنکی اور پیاس کے اعضا کی گرمی کے اور یہ ثفل کے آنتونمین محتبس ہوجانیکے موجب ہوتے ہین اور اکثر قولنج کی پیدائش ان دولونسے یعنے ریح سے اور ثفل سے سیب و ناسپاتی اور بہی اور زعرور کے کھانیسے ہوتی ہی کیونکہ یہ چیزین اپنی غلاظت اور قبض کے سببسے آنتونمین زمانہ دراز تک باقی رہتی ہین اور انمین مدت دراز تک غذاؤنکے باقی رہنے کی موجب ہوتی ہین اور ریاح کو پیدا کرتی ہین اور لوکی اور کھیرے اور ککڑی کے کیونکہ یہ چیزین ٹھنڈی ہوتی ہین اور انمین غلیظ رطوبتین پیٹ پھولانیوالی بہت ہوا کرتی ہین پس یہ چیزین اسی سبب سے آنتون مین بلغمی اور ریحی قولنج کے قبول کرنیکی صلاحیت پیدا کر دیتی ہین اور چاول اور ستو کے کیونکہ دولون آنتونمین ثفلی قولنج کے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر دیتے ہین کیونکہ یہ دولون ان غلیظ چوسنے والون مین سے ہین کہ جن کا ٹھہراؤ آنتون مین مدت دراز تک ہوا کرتا ہی اور آبجو اور انگور کے کیونکہ یہ دولون نفخ پیدا کرنے والون مین سے ہین اور بہت پانی ملی ہوئی شراب کے اسکے نفخ کرنیکے سبب سے اور رو کنے سے ریح کے یعنی ریح کے نکلنے سے اس سبب سے کہ اسکا لطیف تحلیل ہوجاتا ہی اور باقی کثیف غلیظ باقی رہجاتا ہی اور اس سبب سے کہ ریح کا رو کنا ثفل کو چڑھا دیتا ہی اور اسے جما دیتا ہی یہانتک کہ پر کار ہوکر مجتمع ہوجاتا ہی یا اس سبب سے کہ ریح آنتونمین اپنے کھنچاو کرنیسے ضعف کو پیدا کر دیتی ہی اور رو کنے سے طبیعت کے یعنی پائخانے کے اس سبب سے کہ اسکی رطوبتین حبس کی گرمی سے ابخرے ہوکر اڑ جاتی ہین پس خشک ہوکر رہجاتا ہی اور کھانا کھانے پر جماع کی کثرت سے کیونکہ جماع کی غذا کو آنتون کی طرف اتار دیتا ہی اور ترمیوون پر پانی کے پینے سے کیونکہ ترمیوے بلغم اور کچی رطوبتون کو اور نفخ کو پیدا کرتے ہین اور ان پر پانی پینا انکھین کچا کر دیتا ہی اور نفخ اور غلیظ بلغم کی پیدائش مین زیادتی کر دیتا ہی اور ان پر حرکت کرنے سے خاص جماع کی اس سببسے کہ بیان ہوچکا ہی اور کبھی ہوتا ہی قولنج ایسے سدہ سے کہ غلیظ چپچپے خلط سے پڑجاتا ہی مثل بلغم کے کیونکہ یہ بلغم اپنی غلاظت اور چپچپاہٹ سے آنتون مین چپک بیٹھتا ہی اور رستہ بند کر دیتا ہی اور اکثر اوقات صفرا سے ہوتا ہی قولنج اس سبب سے کہ صفرا ثفل کو جلا دیتا ہی اور

دراسے خشک کردیتاہی اور اگراپنی کمی سے یا جوہر کی یبوست سے خشک ہونیکے قابل ہوتاہی اور یہ کم اور نادر ہوتاہی اور لیکن
اکثر صفراء تو دست لاتاہی یا اس سبب سے کہ صفراء آنتومین سدے ڈالدیتاہی اور یہ بھی کم ہی اسلئے کہ صفراء صفراء ہونے کی روسے
سدیکا موجب نہین ہوتاہی بلکہ اگر صفرے سے سدہ عارض ہوتاہی بس وہ فقط صفرے اور بلغم ہی کے ملنے سے ہوتاہی
مثل صفراء محیہ کے اور کبھی قولنج بہت کیڑون کے پڑجانے سے ہوتاہی کہ مزاحم ہوتے ہین کہ سدے ڈالنے والے ہوتے ہین
آنتومین اور کبھی قولنج کلیجے یا گردے یا تلی یا پیٹ مین کی ورم کی پچوڑے سے مانند مچھلیون مین کے درنہ کے پھر
مزاحمت کرتاہی ورم آنتون کی مجاورت سے پھر انکو فاسد کردیتاہی باوجود اس کے کہ ان اعضا مین جب
کہ گرم ہوتاہی تو ثقل کے خشک کردینے سے بھی قولنج کا موجب ہوجاتاہی یا خود آنتومین کے ورم کی پچوڑے سے
اور یہ پہچانا جاتاہی ورمی قولنج ورم کے پائے جانے سے اور کبھی قولنج آنتون کے ہٹ جانے سے ہوتاہی
کیونکہ آنتون کا ہٹ جانا آنتون کو ان کی وضع سے متغیر کردیتاہی اور اسے تجویف کا تنگ کردیتاہی جیسا کہ
ان اعضاء مین کے سارے بٹے ہوئے جسمون مین ہوتاہی یا آنت کے مقام سے ہٹ جانیسے ہوتاہی آنت
کے اتر جانیسے جیسا کہ اس فتق مین ہوتاہی جسمین آنتین خصیون مین اتر جائین یا بے آنت کے اترنے کے جیسا کہ
رودون کے پھٹ جانیسے ہوتاہی پھر اسے پیٹ مین کی تجویف کے نیچے کے مقامونمین اپنے بوجھ کے سبب سے اترانا اور
گر پڑنا عارض ہوتاہی بس راہ کے سدے سے نہونیکے سبب سے ثقل محتبس ہوجاتاہی اور جب قولنج کی ابتداء ہوتی ہی تو بھوک
کی کمی ہوجاتی ہی اسلئے کہ طبیعت اسوقت مین معدے اور آنتومین کی چیز کے دفع کرنیکا اور نکالنے کا اشتیاق رکھتی ہی
اور یہ بات جذب کی خواہش کی منافی ہوتی ہی اور اسلئے کہ اسوقت معدہ فضلونسے بھرا ہوتاہی آنتونکے بھرے ہونیکے سبب سے
معدے مین سے کچھ آنتون کیطرف نہین اترتاہی خاص میٹھی چکنی کی کیونکہ یہی دونون بہت ترطیب کرتی ہین اور
طبیعت یہان پر رطوبت کے نکالنے اور دفع کرنیکی مشتاق ہوتی ہی بس اسی سبب سے کھٹی اور چرپری نمکین
کی خواہش ہوتی ہی اس سبب سے کہ اسمین تقطیع اور تخفیف ہوتی ہی اور متلی اور ابکائی بہت ہوتی ہی
معدے کے فضلون سے بھرے ہونیکے سبب سے اور انکے دفع کرنے پر طبیعت کے مشتاق ہونیکے سبب سے
اور ریح اور پاخانہ محتبس ہوجاتاہی کیونکہ طبیعت انکے نکالڈالنے پر اور دفع کردینے پر قدرت نہین رکھتی ہی
یا تو راستہ کے بند ہوجانے کے سبب سے یا پاخانے کے دفع ہونیکو نہ قبول کرنیکے سبب سے یا جو قوت دافعہ کہ
آنتومین ہوتی ہی اسکے ضعیف پڑجانیکے سبب سے اور مروڑا پڑجاتاہی آنتونکے کھنچاو کرنیکے سبب سے اور ہضم ضعیف ہو
جاتاہی معدے اور آنتومین فضلے کثرت سے مجتمع ہوجانیکے سبب سے اور انکے دفع کرنمین طبیعت کے ہضم کرنیسے رک
جانے کے سبب سے اور کمر مین اور پنڈلیومین درد ہونے لگتاہی لیکن کمر مین تو درد ہونیکا سبب یہ ہی کہ قولون نامے
آنت دونون جوڑونکے درمیان مین کی گرداپونکے متصل ہوا کرتی ہی پھر جب یہ آنت بھر جاتی ہی اور کھنچاو کرتی ہی تو کمر کے آلات کی

[illegible]

مزاحمت کرتی ہی لیکن دونون ہنڈلیونکے درد کرنیکا سبب یہ ہی کہ دونون ہنڈلیونکی طرف کے آنیوالے پٹھے قولونکے سامنے
کی گریون سے ادھ گتے ہین پھر جبکہ قولون ان گریونکی مزاحمت کرتی ہی اور نچوڑ کرنیسے سیدھے طور پر اُنہین نکلنے سے مانع آتی
ہی پھر ہنڈلیونکے متصل طرفین ضرور منجذب ہوتے ہین پھر پیٹ مین کی اذیت قوی ہوجاتی ہی سبب کے شدت پکڑجانیسے اور
اکثر درد کی ابتداء داہنی طرف سے ہوتی ہی کیونکہ قولون آنت کی ابتداء داہنی طرف سے ہوتی ہی اور ماساریقا کے منھ
کے بند ہوجانیکے سبب سے پیاس شدت پکڑجاتی ہی آنتون کے پاس قولنج کے پیدا کرنیوالے سبب سے پھر پانی پیا
ہوا کلیجے تک نہین پہونچتا ہی باوجود اسکے کہ درد غذاء کے اعضاء کو گرم کردیتا ہی پھر پانی کا اشتیاق ہوتا ہی اور
پانی پینے سے سیرابی حاصل نہین ہوتی ہی کلیجے اور اعضا تک پانیکے نہ پہونچنے کے سبب سے اور پیاس کے پیدا

علاج

کرنے والے سبب کے باقی رہنے کے سبب سے علاج جس سے پہلے ابتداء کیجاتی ہی حقنے ہین کیونکہ سدہ
اکثر اوقات قوی ہوتا ہی پھر جبکہ مسہل کے سبب سے آنتون کی طرف اخلاط اوپر سے توجہ کرتے ہین تو کوئی راہ
نہین پاتے ہین پھر درد زیادہ ہوجاتا ہی اور عظیم خطرے پر پہونچا دیتا ہی اور پہلے چاہیئے کہ ملایم حقنے ہوتا کہ پہلے
خلط اور وہ گٹھلیان جنسے خلطون کے روک رکھنے کا خوف ہوتا ہی مسہل کے ساتھ نکل جائین اور انکے نکلنے کے
درد کی شدت کو تسکین دینا چاہیئے پھر ان خلطون اور گٹھلیونکے نکلنے اور مادیکے پکنے کے بعد تیز حقنے استعمال کئے
جائین گے تاکہ آنتونمین کے پٹے غلیظ خلطونمین کا سب کا سب نکل جائے اور اوپر سے دوا نہ پلائی جائیگی دو
وجھون سے ان دونون وجھون مین کی ایک وجہ یہ ہی کہ اکثر قولنج کا سبب غلیظ آنتون مین کا پٹنا اسطرح
کا ہوتا ہی کہ اوپر سے استفراغ کرنیوالی چیزون سے پورا نہین نکلتا ہی مگر حاد حقنون سے نکلتا ہی اور
دوسری وجہ یہ ہی کہ پی ہوئی دوا معدے اور آنتون مین کے استفراغ پر حصر نہین کرتی ہی بلکہ سارے
عضوون مین سے اسے جذب کرلیتی ہی کہ قولنج مین جسکے نکالنے کی احتیاج نہین ہوتی ہی اور یہ بات ضرور
ضعف کی موجب ہوتی ہی اور اکثر اوقات پینے کی دواؤ سے آنتونکی طرف ایسی ردی خلط منجذب ہوجاتے ہین کہ
سحج کی موجب ہوجاتے ہین لیکن حقنے کا تو سبب یہ ہی کہ حقنہ آنتونمین جب تک خلط کو پاتا ہی اعضا مین سے کچھ جذب
نہین کرتا ہی اور اگرچہ حقنے کے عمل کی تکرار درد پیدا کرنیوالے جمے ہوئے خلط کے مطابق کیجائی تو اسمین وہ خطر نہین
ہوتا ہی جس کا پینے کی دوا کے وقت ہوتا ہی اور کبھی یون مغالطہ پڑجاتا ہی کہ سدے ڈالنے والا سبب اوپر کی
آنتونمین ہوتا ہی پھر جب اسمین سے کچھ حقنونکے ساتھ پیچے وار کو جذب ہوا آتا ہی تو درد عظیم ہوجاتا ہی جب مندفع
نہین ہوتا ہی تو اس بات کا گمان ہوجاتا ہی کہ حقنہ مضر ہی کیونکہ درد ساری آنتون مین عام ہوتا ہی پھر اس سے
ناامید ہونا چاہیئے اور چاہیئے کہ پھر حقنہ دیا جائے یہان تک کہ سب مندفع ہوجائے اور پورا
درد پیدا کرنے والا مادہ نکل جائے اور اکثر اوقات جوارش سفرجل مسہل یا تمری لیتے ہین یا ایلی دانی

کفایت کرتی ہی جبکہ سدہ قوی نہین ہوتا ہی کیونکہ مسہل کا پینا اسے دور کر دیتا ہی اور اسکے مادے کو نکال دیتا ہی اور پہلی کاتی کے
ساتھ ہونا اولی ہوتا ہی کیونکہ وہ معدے کی تقویت کرتی ہی اور قی سے مانع آتی ہی اور اکثر اوقات کافی ہوتی ہی کمونی
اور یہ ریحی مین اولے ہی کیونکہ کمونی ریاح کو توڑتی ہی اور انھین فنا کر دیتی ہی اور اکثر اوقات اسکے جوارش
کمونی کے بعد دیا جاتا ہی سناء اور بسفائج اور انجیر اور ہوئیز شقے ہر ایک چھ درم ہیر سیاوشان
ہلکے چتلکی بھر ملیٹھی سونف اجمود کے بیج ہر ایک تین درم کا جوشاندہ اور اکثر گرم پانی تنہا کافی ہو جاتا ہی
قولنج کے دور کرنے مین جبکہ سبب ضعیف ہوتا ہی کیونکہ گرم پانی ریاح تحلیل کر دیتا ہی اور معدے اور آنتونمین
کی چپچپی غلیظ رطوبتون کو پگھلا دیتا ہی اور خشک ثقلون کو گھلا دیتا ہی اور انھین تر کر دیتا ہی اور آنتون مین کی لپٹی
ہوئی رطوبتون کو دھو دیتا ہی اور آنتون کو تر کر دیتا ہی اور آنتون کے ہر سون کو اپنی ذاتی رطوبت سے
اور عرضی حرارت سے لٹکا دیتا ہی پھر کشادہ ہو جاتی ہین اور اس سے اسوقت ثقل پھسل آتا ہی اور
درد کو بھی لٹکاو کرنے سے تسکین دیتا ہی یا مصطگی کے ساتھ ملا ہوا متلی اور معدے کے ضعیف ہونیکے
وقت کیونکہ گرم پانی متلی پیدا کرتا ہی اگر معدے مین کچھ ہوائیت باقی رہجاتی ہی اور لٹکاؤ کے کرنے سے
معدے مین کی قوت کو سست کر دیتا ہی پس لٹکاؤ کے دفع کرنے کے لئے اسکے ساتھ مصطگی جوش دیجاتی ہی
یا گرم پانی بنفشہ کی معجون کے ساتھ جبکہ قولنج گرمی کے ساتھ ہوتا ہی اور ریحی کے حقنے مین ملا نا واجب ہی مثل متلی کے
اور ناخونہ کے اور بابونے کے اور اجمود کے بیجون کے اور سونف کے اور کرطھ کے اور قنطوریون کے اور پلائی جائینگی
مطلق قولنج مین تریاق کبیر اور تریاق اربعہ اصلی حرارت کی تقویت کے لئے اور ریاح کے تحلیل کرنیکے لئے اور
رطوبتونکی تقطیع کرنے کے لئے اور انکے پکانے کے لئے اور تلطیف کرنیکے لئے اور تحلیل کرنیکے لئے اور آنتونکی
جرم مین کی ٹھنڈک سے پیدا ہوئے تکاثف کو دور کرنے کیلئے اور برشعثا اور فلونیا درد کے نہایت قوی ہونیکے
وقت اسطرح پر کہ ضروری علاج کے کرنے تک مہلت نہین دیتا ہی بلکہ وہ درد اس سے پہلے مارے ڈالتا ہی کیونکہ
تخدیر کرنیوالی چیزونکا استعمال حقیقی علاج نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ حقیقی علاج سبب کا قطع کر دینا ہوتا ہی
اور خدر کرنے والی چیز سے حس کرنا جاتا رہتا ہی اور سبب کو قوت دیدیتی ہی اسلیئے کہ اگر وہ سبب غلیظ خلط ہوتا
ہی تو اسکی غلاظت کو اپنی تکثیف کرنے سے اور جمع کرنے سے بڑھا دیتی ہی اور اگر وہ سبب ٹھنڈا ہوتا ہی تو اسے زیادہ
ٹھنڈا کر دیتی ہی اور یہی حال ہوتا ہی اگر سبب سادی ٹھنڈک ہوتی ہی اور اگر سبب غلیظ ریح ہوتا ہی تو خدر کرنے
والی چیز اوسے اور غلیظ کر دیتی ہی اور اگر سبب آنتون کا شدت سے کثیف ہوتا ہی تو اسے خدر کرنیوالی چیز
اور بڑھکر تکاثف مین شدید کر دیتی ہی پس اسی سبب سے اذیت پھر آتی ہی اور جبکہ قولنج ایکدن یا دو دنمین نہین جاتا ہی
تو جسکی سلامتی پر پھر آنیکے وقت پہلے سے بڑھکر شدید ہو جاتا ہی کیونکہ خدر کرنیوالی چیز سبب کی تقویت کرتی ہی یا انکی دیجائیگی تاکہ

دیر تک ٹھہرے اور ٹھنڈک کو زائل کردے اور بلغم کو پگھلادے اور اسے تحلیل کردے اور ریحی مین اور بلغمی مین اور ٹھنڈک مین
زیرہ اور انیسون اور سولف اور مصطگی اور رومی زیرہ ان مین سے ہو شکر کے ساتھ ریاح کے توڑنے اور بلغم کی تقطیع اور
تسخین اور رطوبتون کے چوسنے کے لئے اور گیہونکی بھوسی اور نمک اور کپڑے سے گرم کرکے سینکا جائیگا کیونکہ شدت کی
تسخین درد کی پیدا کرنیوالی ریاح مین تخلخل پیدا کرتی ہی اور انھین تحلیل کرتی ہو اور کبھی پہلے سینک سے شدت کا درد
پیدا ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ سنیک ریاح کو پیدا کرتی ہو اور اس سبب سے کہ سنیک ریاح مین تخلخل پیدا کرتی
ہو پس ریاح کا حجم بڑھجاتا ہی پس اسکے کھنچاؤ کرنے مین زیادتی ہو جاتی ہو اور اسوقت مین سینک مین زیادتی کرنا واجب
ہوتا ہی تاکہ جو کچھ ریاح مین سے سنیک کے سبب سے پیدا ہوا ہی اور اسمین تخلخل ہوگیا ہی ہمیشہ کی سنیک سے پورا تحلیل
ہوجائے حقنہ ریحی کے لئے بسفائج یعنی کھنکالی اور سناء اور اجمود اور تلی کی پتی اور خطمی اور بابونہ اور ناخونہ اور
گیہونکی بھوسی اور گرٹھد کے بیج ہر ایک مٹھی بھر اور غاریقون تین درم سو درم چقندر کے پتونکے پانی مین جوش کیجائین
یہانتک کہ اسکا نصف باقی رہجائے اور چھانکے شہد اور روغن زیت ہر ایک دس درم یا بڑی لون مثقال بھر محمودہ
پانچ درم اور دو بار گرم استعمال کیا جائیگا کیونکہ یہ حقنہ پھسلانے مین اور تلیین کرنے مین اور ریاح کے کسر مین جامع ہی غذا مین
بڈھے مرغ کا شوربا کیونکہ یہ شوربا پھسلانے والا تلیین کرنے والا ہوتا ہی اور اس مین قوت مسہلہ بھی ہوتی
ہو کیونکہ مرغ مین خاص بڈھے مرغ مین پھسلانے والی لطیف گرم نمکین رطوبت بہت سی ہوتی ہی کیونکہ
جب مرغ جوش دیا جاتا ہی تو یہ رطوبت چکنائی کے ساتھہ پانی مین گھل آتی ہی اور اسی سبب سے اس
کے گوشت کے کھانیمین اجازت نہین دیجاتی ہو اس سبب سے گوشت کی قوت کا جوش کرنیسے کھنچ آنا
متوقع ہوتا ہی اور جبکہ شوربا ہوتا ہی مصالح پڑا ہوا سوئے اور کالے چنے اور دارچینی اور خطمی اور گول مرغ کا ہو
تو کسر ریاح کرے گا اور آنتون کو گرم کریگا اور ثفلون کو اور بلغمون کو پگھلادیگا یا مرغ کے چوزون کا شوربا کیونکہ یہ
شوربا بھی تلیین کرنے والا پھسلانیوالا ہوتا ہی اور یہ شوربا آنتونمین کے ثفلون کو اور بلغمون کو اکثر اوقات نکال دیتا
ہو اور اگر انھین نہ نکالیگا تو انکی تلیین کرے گا اور ان مین اور آنتون کے جرم مین بہے گا پھر ان دونون مین فاصلہ کردے
گا اور انھین مسہل سے اور حقنے سے نکلنے کے قابل کردے گا یا خود چوزے اگر بھوک قوی ہوگی اور شوربا بھوک کو
بند نہین کرتا ہو اور نہین تو گوشت کا چھوڑ دینا اولے ہوتا ہی کیونکہ سب کے سب درد ہضم کے مانع ہوتے ہین اسلیئے
کہ طبیعت دفع کرنیمین ہضم کرنے سے اور جذب کرنے سے رک جاتی ہی اور غذا جبکہ ہضم نہین ہوتی ہو تو فاسد ہوکر قولنج
کا سبب ہو جاتی ہی اور اسلیئے کہ معدہ آنتون سے شدت کی شارکت رکھتا ہو پس معدہ آنتونکے ضرر سے مضرت پاتا ہی اور جگر کا ہضم
ضعیف ہو جاتا ہی اور اسلیے کہ اگر معدہ مین کی غذا کا ہضم پورا ہو جاتا ہی تو آنتونمین کا ہضم نہین پورا ہوتا ہی لگانیکی دوائین سینکین
بنائی ہوئی اور روغن گل اور بابونہ اور مصطگی اور عنبر کی بیٹھ پر تدبیر کیجائے کیونکہ تیل فود ٹکڑا کرتا ہو اور تلیین کیا کرتا ہی

اور یہ دوائین احشاء کی تسخین کرتی ہین اور انکی تقویت کرتی ہین اور ریاح کا کسر کرتی ہین اور بلغم کو گھلاتی ہین اور پیٹ دھویا
جائے صابون اور گرم پانی سے کیونکہ گرم پانی لٹکاو کرتا ہی اور تلیین کرتا ہی اور ثقلون کو اور بلغمون کو گھلا دیتا ہی اور احشا
کی تسخین کرتا ہی اور پیٹ مین کی ٹھنڈک اور کثافت کو کھو دیتا ہی اور اس بات پر صابون اسکی مدد کرتا ہی باوجود اسکے
کہ اُسمین جلاء کرنے والی اسہال لانیوالی قوت ہوتی ہی اور یہ اس پانی مین کے بیٹھنے سے اولے ہی کیونکہ اس پانی
مین کا بیٹھنا کرب کو پیدا کرتا ہی اور غش کو لاتا ہی اس سبب سے کہ اسسے روح اور دل کی تسخین لازم ہوتی ہی اس
لئے کہ ٹھنڈی ہوا کو مسام سے ان دونون کی طرف پہونچنے کا مانع ہوتا ہی اور اسی سبب سے ایسے نیمگرم پانی مین
دیر تک بیٹھنا کہ جس سے افراط کی گرمی محسوس نہو نہایت گرم ہوا مین دیر تک بیٹھنے سے بہت کرب کا اور غش آنیکا
موجب ہوتا ہی اور یہ یعنے اس دھونیکا استعمال گرم حمام مین کیا جائیگا تاکہ حمام کی ہوا کی گرمی اس پر معین ہو درد کے ہلکے
ہونیکے بعد کیونکہ درد قوتون اور روحون کے تحلیل کرنے سے غش آجانے کا موجب ہوتا ہی اور گرم حمام بھی اپنے تحلیل کرنے
کی افراط سے اور مسام کے کشادہ کرنے سے اور اصلی حرارت اور روحونکے پراگندہ کرنے سے اور اسے بدن کے باہر جا رکھنچنے
سے اور اپنی ہوا کی گرمی سے روحون کو گرم کرنے سے غش آنیکا موجب ہوتا ہی پھر جبکہ یہ دونون امر مجتمع ہو جاتے ہین تو ان
دونون سے ایسی شدت کی غشی عارض ہوتی ہی کہ جس سے ایکبارگی قوت کے ساقط ہو جانے کا ڈر ہوتا ہی پھر اگر قولنج گرمی
سے یا خشکی سے ہو تو طائم حقنے ہین اس ترکیب سے کہ تیس درم گوکھرو اور مٹھی بھر جقیندر کے پتّے اور بنفشہ سات درم
اور میتھی اور رکرمطھ کے بیج اور خربزے کے بیج کوٹے ہوئے ہر ایک پانچ درم اور لسوڑھے تیس دانے اور
ترنجبین تیس درم اور املتاس دس درم لیا جائے اور سب جوش کیے جائین اور چھان لئے جائین اور آبکامہ دس درم
اور لال شکر بارہ درم ڈالی جائے اور استعمال کیا جائے اور بنفشہ کا شربت گرم پانی مین اور بیدانہ کا لعاب یا السی کا
لعاب آلو کے شربت یا شربت وردمکرر کے ساتھ اور خاصیت سے قولنج کی مفید دوائین وہ یہ ہین ہدہد کا شوربا اور
اس کا جرم اور سوکھے کیچوے بھی اور یہ سرخ لنبے لنبے کیڑے زمین کے گہراؤ مین ہوتے ہین مفید ہین اس مرض
مین کہ بیان ہوا اور شریف کہتے ہین جب کیچوے سکھائے جاتے ہین اور پیس ڈالے جائین اور سوئیکے بیجونکے
جوشاندہ کے ساتھ پی لیے جائین تو قولنج کے درد کو فائدہ کرتے ہین لیکن اس بھیڑیے کا گوہ جو ہڈی کے کھانے
سے ہگا ہی اور اس کی پہچان یہ ہی کہ وہ گوہ سفید ہوتا ہی کہ اس مین کوئی اور رنگ ملا نہین ہوتا ہی کیونکہ ہڈی اپنی خشکی
کے سبب سے متعفن نہین ہوتی ہی اور اس سے پیدا الثفل کا رنگ متغیر نہین ہوتا ہی خاص وہ گوہ کہ جسے اُسنے
کانٹون پر ہگا ہو کیونکہ جب اسپر ہوا چارون طرف سے چلتی ہی تو سوکھ جاتا ہی اور نہ پھپوند کھاتا ہی
اور نہ سڑتا ہی پس یہ ساری دواؤن سے بڑھکر مفید ہوتا ہی اور شراب مین لطیف شراب ہین یا آب شہد مین ملایا
جائیگا یا شہد مین دسم کے موافق خمیر کرلے کے بعد یا نمک اور کالی مرچین اور خشبو کی چیزون سے خشبو کرنیکے بعد چاٹ لیا جائیگا

اگر بیمار اسکے پینے سے نفرت رکھتا ہوگا اگر اسکے گوہ مین کوئی ہڈی اسطرحپر پائی جائے جیسی کہ وہ ہڈی تھی بے ہضم ہوئی تو
علاج
[illegible]
اس کا فائدہ عجیب ہو اور بیان کیا گیا ہو کہ اس کا لٹکانا درد والے آدمی کی ران پر مفید ہوتا ہو اسکے پینے سے بڑھکر اور طبیبون نے
حکم کردیا ہو یہ کہ لٹکایا جائے گوہ چیتے یا بارہ سنگھے کے پوست مین یا بکری کے ان بالو مین کہ جنھین بھیڑیے نے پکڑ لیا ہو اور اس سے
وہ بال ٹوٹ گئے ہون کہا گیا ہو کہ یہ فائدہ کہ ہمین نہایت مبالغہ رکھتے ہین جبکہ پائے جائین اور یہ زیادہ قوی ہین اور جالینوس
اوس مین سے ہو جو اسکے لٹکانے کے فائدے کی گواہی دیتا ہو اگرچہ جاندین ہو جالینوس دسوین مقالہ مین کہتے ہین لیکن
بھیڑیے کا گوہ تو بعضے طبیب اس شخص کو پلاتے تھے جسے قولنج ہوتا تھا درد کے ہیجان کیوقت مین اور اکثر اوقات اسے درد
کے پہلے پلا دیتے تھے اور کہتے ہین کہ حالانکہ مین نے دیکھا ہو کہ جو اس گوہ کو پی لیتا ہو اسے یہ درد اسکے بعد عارض نہین ہوا پھر اگر اسے
عارض ہوتا ہو تو اذیت دینے والی شدت نہین پکڑتا ہو اور یہ طبیب گوہ کو سے لیتا تھا جب بھیڑیا ہڈی کھا کے ہگتا تھا اور اکثر
اوقات اسے بیمار کی ران پر بکری کے بال مین باندھ کر لٹکاتا تھا کہ جس بکری کو بھیڑیا پھاڑ ڈالتا تھا پھر اسے عظیم فائدہ کرتا تھا پھر
اگر ان بالون کا وجود کم یاب ہو اور اسکے لینے پر بھی قادر نہ ہو تو بارہ سنگھے کی کھال کا ٹکڑا لے لے اور اسمین اس گوہ کو باندھے
اور لٹکائے اور لیکن ہم اس گوہ کو چاندی کے چھوٹے سے ڈھولنے مین رکھتے ہین و دو ڈورے ڈالتے ہین اور لٹکا دیتے
ہین اور اس سبب سے کہ مین نے اسکا تجربہ بیمارون مین سے ایک بیمار مین کیا ہو بس اسے فائدہ کیا تو اسکے بعد کتنے
مریضون مین استعمال کیا تو انھین فائدہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ بھیڑیے کی آنتون کا جرم جبکہ سکھا ڈالا جائے
اور پیس ڈالا جائے تو یہ اسکے گوہ سے نہایت درجہ بڑھکر ہی قولنج کے لئے فائدہ کرنے ہین اور یہ
بعید نہین ہو اور بھونے ہوئے بچھو قولنج کے لئے شدت سے فائدہ کرتے ہین اور یہ بھی ہی کہ بارہ سنگھے
کا سینگ ہو اور درد کے شدت کے وقت فائدہ کرتا ہی پینے سے اور گمان کرتے ہین کہ درد اسیوقت لیکن
ہو دیتا ہی دود یعنی کیڑے اور اسکی قسمین چار ہین ایک تو آنتون کے اوپر وار مین کے پیدا اور یہ لیتے ہوتے ہین اور
کبھی ہاتھ بھر کے مقدار پر پہونچتے ہین اور اس سے زیادہ پر اور پہچانے جاتے ہین تم معدہ پر دغدغہ کرنیسے اور لذع
کرنیسے اور مروڑے سے اور حلق کے پیچھے دشواری کے ساتھ کچھ اوترنے سے اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ جب کیچوے معدے
پر اور معدے کے منھ پر چڑھ آتے ہین اور نرخرے کے قریب ہونیکے وقت بس وہان پر لذع اور نگلنے کی آلات کی مزاحمت پیدا
ہوتی ہی لیکن جب انکی طرف چڑھتے ہین تو لذع وغیرہ آنتونکے اوپر وار ہوتی ہی اور دلیل اسی پر ہی کہ نگلنے کی دشواری
غذا اور سے معدے کے نفرت کرنے کے سبب سے ہوتی ہی پھر معدہ اسے جذب نہین کرتا ہی اور نگلنا فقط ارادی
دافعہ اور طبیعیہ معدیہ جاذبہ سے پورا ہوتا ہی اور کھانے نفرت کرنے نے لیکن جبکہ معدے پر چڑھتے
ہین تو ان کی گندیدگی کی سبب سے اور ان کے دفع کرنے پر معدے کے مشتاق ہونیسے نفرت ہوتی ہی
لیکن جب معدے کی طرف نہین چڑھتے ہین تو سبب یہ ہی کہ کیچوے معدے کو اپنے مقام سے قریب ہونیسے فاسد کردیتے ہین

دودون کی پیدائش مین کھانسی ہوجانا

مشارکت کے ساتھ خاص چکنا کیونکہ طبیعت کیڑونکے دفع کرنیکی اور انکے مادے یکے قطع کردینے کی مشتاق ہوتی ہی کہ دہی رطوبت
اور چکنائی ہوتی ہی کہ انکا وہ پیدا کرتا ہی اور ترطیب کرتا ہی اور اکثر اوقات دلین کی سفرت کی موجب ہوتے ہین مثل غشی
کے اور خفقان کے زہریلے بخارے اُن سے دل کیطرف بہت ابخرے جانے کے سبب سے کیونکہ دل کے قریب ہوا کرتے ہین
اور کبھی کھانسی پیدا ہوجاتی ہی کیونکہ پھیپھڑا ان ابخرونسے اور انکے اس سے مزاحمت کرنے سے مضرت پاتا ہی پھر اذیت
دینے والے کے دفع کرنے مین مشغول ہوجاتا ہی اور کیچودون کے بڑے ہونیکا سبب یہ ہی کہ انکا جو مادہ کہ دہی بلغم
ہی ہوتا ہی نہ اور اسلئے کہ اور خلطون مین سے ہر ایک انکی پیدائش کی صلاحیت نہین رکھتا ہی لیکن صفرے مین تو
صلاحیت نہونے کا سبب یہ ہی کہ اسمین حدت اور تلخی بہت ہوا کرتی ہی لیکن سودے مین تو صلاحیت نہونے کا
سبب یہ ہی کہ یہ ٹھنڈا اور خشک ہوا کرتا ہی اور یہ دونون باتین حیات کے مزاج کے منافی ہوتی ہین اور
خونمین نہونے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت اسکی نگرانی کیا کرتی ہی کیونکہ خون سارے عضوون کی غذا ہوا کرتا ہی پھر اسمین
سے اسقدر چھوٹ رہتا ہی کہ جس سے کیڑے پیدا ہوسکین اور اسلئے کہ جب خون آنتون پر گرتا ہی تو انمین جم جاتا
ہی اور زہریلی کیفیت پر کیڑون کے پیدا ہونیکے پہلے مستحیل ہوجاتا ہی پھر بلغم ہی کا ہونا باقی رہگیا کہ ابھی کلیجے کے جذب
کرنیسے اسکی صافی کا انقسام نہین ہوتی ہی اور نہ ثقل کی عفونت سے کیونکہ عفونت حرارت کی مستلزم ہوتی ہی اور حرارت
کی شان سے تفریق اور تقسیم ہوتی ہی اور دوسری قسم کے مستقیم وہ کیڑے ہین جو مستقیم آنت مین ہوتے ہین اور یہ چھوٹے
چھوٹے سرکہ کے کیڑون کی طرح ہوتے ہین اور ان کا چھوٹے ہونا اس کی ضد کیوجہ سے یعنے کلیجے کے جذب
کی شدت کے سبب سے اسلئے کہ کلیجہ انکے مادے مین تفریق کردیتا ہی اور اسے گھٹا ڈالتا ہی اور چھوٹا کردیتا ہی
اور تفریق کرنیوالی اور چھوٹا کردینے والی عفونت کے اثر کے شدت سے غالب آجانیکے سبب سے اور کیڑون کے
مادے کو ثقل کے نکال ڈالنے سے پھر اس مادے مین سے اسقدر نہین رہجاتا ہی کہ جس سے لمبنے لمبنے کیچوے پیدا ہون
اور ان کے آپنے اپنے کو بڑھنے سے پہلے نکال ڈالنے سے اور اس کا سبب یہ ہی کہ یہ مخرج سے قریب ہوا کرتے
ہین اور پہچانے جاتے ہین یہ مخرج مین کی خارش سے انکی لذع سے اور کاٹنے سے اور تیسری قسم قولون اور اعور نامے
آنتونمین کے پیدا کیڑے ہین اور یہ چوڑے ہوتے ہین لنبان مین چھوٹے ہوتے ہین اور کدو دانے سے نامزد
کئے جاتے ہین کدو دانے سے مشابہت رکھنے کے سبب سے اور چوتھی قسم کے گول ہوتے ہین اور ان
دونون کا مادہ یعنے چوڑے اور گول کیڑون کا مادہ ان دونون مادون مین کے درمیان کا ہوتا ہی یعنے تو تفرق
اور نہ انقسام کثرت سے ہوتا ہی اور نہ بے تفرق ہوتا ہی اور نہ بے صغر ہوتا ہی لیکن کدو دانے کا مادہ رطوبت کیطرف مائل
ہوتا ہی اور گول کیڑون کا مادہ خشکی اور جمع ہونے پر مائل ہوتا ہی اور ان کیڑونکے ساتھ کیڑونکے اچک لیجانے سے غذا
کی خواہش بہت ہوا کرتی ہی پس اعضاء غذا کے محتاج رہتے ہین اور اسلئے کہ یہ کیڑے معدے کو اذیت نہین دیتے ہین

کہ معدہ غذاء سے نفرت کرے اور کراہت کرے کیونکہ یہ کیڑے معدے سے دور ہوتے ہین برخلاف لنبے لنبے کیڑونکے اسلئے
کہ یہ بھوک کو ساقط کردیتے ہین جیسا کہ بیان کیا گیا ہی اور بھوک کے وقت بری کاٹنے کی حرکتین آنتون مین اذیت دینے
والی کیا کرتے ہین اس لئے کہ لنبے کیڑے اپنے پاس غذاء کو پا جاتے ہین اور وہی بہت سا بلغم ہوتا ہی کیونکہ یہ معدے سے
قریب ہوا کرتے ہین پس یہ شدت سے سیر رہتے ہین پس انھین آنتون کے کاٹنے کی معدے کے خالی ہونے کے
وقت پر حرکتین بھوک کے سبب سے عارض نہین ہوتی ہین کیونکہ جسقدر غذاء کہ انکے پاس موجود ہوتی ہی وہ انکے کھانیکو
وفا کر جاتی ہی اور چھوٹے کیڑے اس غذاء پر جوان کے پاس ہوتی ہی اگرچہ تھوڑی سی ہو صغر کے سبب سے قناعت کر لیتے ہین اور
انکا حال معدے کے خالی اور بھرے ہونے کے اختلاف سے مختلف نہین ہوتا ہی کیونکہ یہ کیڑے معدے سے دور ہوا کرتے ہین لیکن
چوڑے اور لنبے کیڑون کے رہنے کا مکان معدے سے بہت دور نہین ہوتا ہی اور انکے پاس غذا بہت نہین ہوتی ہی یہان
تک کہ شدت سے سیر رہین پس انھین بھوک کے وقت اور معدے کے خالی ہونیکے وقت شدت کی بھوک لگا کرتی ہی
اور اسی سبب سے انھین بری حرکتین کاٹنے والی عارض ہوا کرتی ہین اور کیڑون کی مشترک علامتین لعاب کا اور
دونون ہونٹھونکی رطوبت کا راتکو بہنا سوتے ہین اگرچہ دن کو ہو لیکن جب راتکو سونا ہوتا ہی تو بہاؤ بہت ہوتا ہی اور
فقط سوتے ہی ہین اسکے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ سونے کے حال مین رطوبتین اندروار چلی جاتی ہین اور روحون
کی تبعیت مین اصلی حرارت بھی اندروار کو چلی جاتی ہی پھر حرارت ان رطوبتونمین تصرف کرتی ہی اور انھین
پگھلاتی ہی اور اوپر کو چڑھاتی ہی اور اسکا رات ہی کے سونے مین بہت ہونے کا سبب یہ ہی کہ اصلی حرارت
کا اسمین اندروار کو اتر جانا تاریکی کے سبب سے بہت شدت کا ہوتا ہی اور دنکو دونون ہونٹھون کا سوکھ جانا یعنے جاگتے
وقت اگرچہ رات ہو رطوبتون کی پراگندہ ہو جانیکے سبب سے حرکت کے سبب سے باہروار کے عضوون مین لیکن جب کہ
بیداری دنکو ہوتی ہی تو خشکی ہوا اور روشنی کی گرمی کے سبب سے بہت شدت کی ہوتی ہی اور رطوبتونکو کیڑونکے کھالینے کے
سبب سے یعنے اندروار کی باقی رطوبتون کو پھر معدے مین اور منھ مین کم ہو جاتی ہین اور انکا صاحب اپنے دونون ہونٹھون
کو اپنی زبان سے تر کرتا ہی ضجر کے ساتھ یعنے ملال کے ساتھ کیونکہ کیڑون سے گندے سڑے بخار دل کیطرف اوٹھکر جاتے
ہین اور دانتونکا بجنا اور یہ کیفیت دانتونکا بعضے دانتون پر رگڑتا ہی یہانتک کہ اس سے آواز سنائی دے اس سبب سے کہ
نیچے جبڑے اور کنپٹیونکی مچھلیونکو دماغ پر فاسد ابخرونکے چڑھنے سے بضرت پہونچنے کے سبب سے تشنجی حرکتین عارض ہوتی
ہین اور سوتے مین اوچھل پڑنا سانس لینے کی آلات مین ان زہریلے چڑھے ہوے بخارون کی مزاحمت کرنے
کے سبب سے اور ان آلات کے ان بخارون سے بھر جانے کے سبب سے پھر سانس تنگی کرنے
لگتی ہی اور اسی سبب بیمار سونے سے چونک پڑتا ہی اور یکبارگی اوٹھکر بیٹھ جاتا ہی اسلیے کہ بیٹھنے
پر سانس لینا بہت آسان ہو جاتا ہی کیونکہ پھیپھڑے کے بعضے جز بعضے جزو مین لیٹنے کے وقت

نچوڑ کرتے ہین اور جاگتے ہین وہ رطوبتین جو ان ابخرونکا مادہ ہوتی ہین اور وہ حرارت جو رطوبتون مین اس فعل کی فاعل ہوتی ہی پھیل جاتی ہین پھر ان چڑھے ہوئے ابخرون سے دماغ بھی اذیت نہین پاتا ہی اور چیخنا کیونکہ سینے مین ان ابخرون کے اژدحام کے سبب سے سانس تنگی کرتی ہی اور حجاب اور سانس کے آلات اذیت پاتے ہین اور دماغ کو اذیت پہونچتی ہی اور ڈرونے خیال یون متخیل ہوتے ہین کیونکہ اذیت حس کر نیوالی قوت سے خیالیہ قوت تک پہونچتی ہی جیسا کہ معدے مین کی غذا کے فساد کے وقت عارض ہوا کرتی ہین اور باتین کرنا سوتے مین اور تڑپنا سانس لینے کی آلات سے اور دماغ سے ان ابخرون کی مزاحمت کرنے کے سبب سے پھر اس بیمار کی نیند غافل ہوکر نہین ہوتی اور اس سبب سے کہ یہ ابخرے ایکبار اپنی ترطیب سے نیند کو پیدا کرتے ہین اور دوسری بار دماغ کے حجابونمین ضرر رسانی مین کی بیداری پیدا کرتے ہین اور اسی سبب سے دیکھے ہوئے خیالون کے مطابق باتین کرتا ہی اور غصہ اس شخص پر جو جگا دے کیونکہ یہ سونے سے پوری راحت نہین پاتا ہی پھر جب سوتے سے جگایا جاتا ہی اور اس سے پورا پورا استراحت نہین کر چکتا ہی تو غصہ مین آجاتا ہی یا اس سبب سے کہ کیڑوے کی اپنی غذا والی رطوبتون کو یکبارگی چھوڑ کر باہر وار جانے سے رنج اور اذیت پاتے ہین پس یہ کیڑے ہیجان مین آتے ہین اور اذیت دیتے ہین اور اس وجہ مین کچھ رخنہ ہی اور گران ہونا بہت باتون کا اور کلام کا بدخلق غصہ ور کی ہیئت پر ہونا یہ سب دل اور دماغ کے برے حال کے ہونے کے سبب سے ہوتا ہی کیونکہ گندے ابخرے ان دونون کی طرف چڑھکر جاتے ہین اور کھانا کھانے پر تلی اور کرب کا ہونا کیونکہ معدے کے مزاج کے فساد کے سبب سے اور کیڑون کے فساد سے معدے کی قوتون کے ضعیف پڑ جانے سے کھانا معدے پر بار ہو جاتا ہی اس لیے کہ کیڑے کھانے کی بو کے سونگھنے کے وقت اسکے کھانے کے لئے معدے کی طرف حرکت کرتے ہین اور پاخانہ مرطوب ہوگا کیونکہ معدے اور آنتون کے حال کے فساد کے سبب سے ہضم مین فساد پڑ جاتا ہی پھر کلیجہ کیلوس کی صافی کو جذب نہین کرتا ہی علاج بلغم کا استفراغ ہی وہ جو کیڑون کا مادہ ہوتا ہی تاکہ اوس سے کچھ اور نہ پیدا ہوا اور ان کیڑون کا کڑوی چیزون سے قتل کر ڈالنا ہی کیونکہ کڑوی چیزین ان کے حق مین زہر ہوتی ہین اور اس چیز سے جسکے لیے خاصیت ہوا کرتی ہی ان کیڑون کے مار ڈالنے مین یا ان کے نشہ مین لانے سے سوکھے دھنیے کے مثل سے کیونکہ یہ کیڑے جب نشہ مین آجاتے ہین تو آنتو مین لپٹ نہین سکتے ہین پھر آسانی سے نکل جاتے ہین اور انکا نکال ڈالنا مار ڈالنے کے بعد طبیعت کے تلیین کرنے سے تاکہ ان مردارون سے ابخرے اوٹھکر بیمار کو اذیت نہ پہونچائین اور یہ بات جبھی ہوتی ہی جب طبیعت انکے دفع کرنے پر قدرت نہین رکھتی ہی اور کیڑون کی دوائون سے ترتیب دیے ہوئے فتیلون اور حقنو سے چھوٹے کیڑونکا نکال ڈالنا اسلیے کہ ان چیزونکا اثر ان کی قوتو مین سے کچھ ٹوٹے ہوئے کیڑون تک پہونچتا ہی کیونکہ یہ چیزین کیڑون سے قریب ہوتی ہین اور کیڑون کے گرا دینے کے جید حیلون مین سے مار ڈالنے والی دوائونکے ساتھ کیونکہ کیڑے

علاج

ان دواؤنسے کراہت رکھتے ہین بس انکے پاس نہین آتے ہین اسلیئے کہ آدمی کے سواسب جاندارونکی شان سے زہر ونسے
بچتے رہتا ہی کیونکہ جاندار طبیعت سے ان سے بچتے رہتے ہین اور انھین نہین کھاتے ہین بس اسی سبب سے جب ان کے قتل
کرنے کا ارادہ کیا جائے تو سزاوار ہی یہ انکے بیمار کو دودھ کا کچھ دن پلائے جاتا ہی کیونکہ کیڑے اس سے محبت رکھتے ہین
اپنے دودھ کے کیڑونکے مادیسے مناسبت رکھنے سے پھر اسکے بعد شدت کی بھوک ویجانے یہان تک کہ کیڑون کو غذا
نہ ملے اور ہیجان مین آئین اور انکے مارڈالنے والی دوائین بیمار کے پاس سے دور دودھ مین ملائی جائین یہان تک
کہ بیمار انکی بو نہ سونگھنے پائے کہ اس کا اور اک کیڑون کو نہو جائے پھر انھین نہ کھائین اور نہ پئین پھر اسے
دونون نتھنے بند کرکے پی لے یہان تک کہ دودھ مین ملی دوا کی بو دونون نتھنون مین سونگھنے ہوا کے ساتھ
نفوذ نہ کر جائے پھر اس کا اور اک کیڑے کرلین اور اس کے چاٹنے کو چھوڑ دین اور اکثر اوقات اسکے
پینے کے پہلے یعنی دودھ مین ملی دواؤن کے پینے کے پہلے تھوڑا سا بھنا کوٹا ہوا گوشت بے نگلے کے
چوسا جائے بلکہ تھوڑے سے اسکے پانی کو اور چاہئے کہ یہ بھونا گوشت ہو بے نمک کا کیونکہ نمک انھین کرب مین ڈالتا ہی
اور بے دھنئے کا کیونکہ دھنیا انھین نشہ مین کرتا ہی پھر کیڑے دوا کے ملاقات نہین کرتے ہین پھر اس بھونے گوشت کے سبب
سے کیڑے ہیجان مین آتے ہین جبکہ اسکی بو کا حس کرتے ہین اور بھوک کی شدت کے ساتھ اس کے پانی مین سے
تھوڑا سا چکھتے ہین اور جو چیز کہ ان پر وارد ہوتی ہی اسکے نوالہ کرنے کو اپنے منھ کھول دیتے ہین پھر جبکہ
دوا دودھ کے ساتھ اسوقت مین پی جاتی ہی تو اپنے منھ پھیلا کر اس دودھ کی ملی دوا کو پی لیتے ہین اور
اپنے ہونٹون سے اسے چاٹنے لگتے ہین بس دوا کو اسوقت مین انکے مارڈالنے پر قدرت ہوجاتی
ہی اور یہ دوائین کیڑون کے مارڈالنے والی مثل درمنہ کے اور شفتالو کی پتی کے اور اس کے پانی کے یعنی
شفتالو کی پتی کے پانی کے دخشنیزک اور لہسن اور جھالرا اور قطران اور کلونجی اور پودینے اور جنگلی
پودینے اور کبر اور پہاڑی پودینے اور حاشا اور موتھا اور املبید اور اندرائن کے پھل کے گودے
اور کانے دانے کے مسہل نمکین سے استعمال کی جائین گے جبکہ نہ نکلین گے کیڑے تو دستے انکے قتل کر ڈالنی
کے بعد اور مثل طراثیث کے اور سوکھے دھنیئے کے اور سماق کی قابض چیزون سے استعمال کیجائین کی جبکہ کیڑون
سفید سرخ گھانس ہے
کے ساتھ دست آتے ہون کے کیونکہ ان مین کیڑون کیلیئے مارڈالنے والی قوت ہوتی ہی پھر یہ دوا کیڑون کے
مارڈالنے اور طبیعت کی روکنے کی جامع ٹھہرے گی پھر دستون سے اور کیڑونسے قوت ساقط ہونے پائیگی
اور کیڑے مرجانے کے بعد خود طبیعت کے دفع کرنے سے نکل جائین گے اور حرفہ کے بیج کیڑونکے قاتل ہین اور
خونریز یکا پانی کیڑونکو مارڈالتا ہی اور انھین دستون سے نکال دیتا ہی اور سرکہ کو اور خاص جنگلی پیاز کے سرکہ کو ہر شب کو
جب کیڑونکا بیمار چاٹا کریگا تو نہایت فائدہ کریگا اور کیڑونکے مادے کو قطع کردیگا خاص یعنی دواؤنکے ساتھ کہ کیڑونکے

دودھ [illegible]

دود یعنی پیٹ مین کیڑے پڑجانا

مار ڈالنے والی ہین اور کبھی باہر وار دوائین لیپ سے استعمال کیجاتی ہین پیٹ پر خاص اوس شخص مین جو پینے کی دواؤن کے استعمال کی برداشت نکرسکے جیسے لیپ جنگلی جھاڑ ایلوا اندرائن کے پھل کا گودا شفتالو کی پتی کے پانی مین خمیر کیا جائیگا یا اکو بکار سے کی پتی کے پانی مین اور اس کا لیپ ناف کے گرد اگرد کیا جائیگا پھر اگر معدہ ضعیف ہوگا تو بھی کے پانی مین یا اسکے رب مین یہ دوائین خمیر کیجاینگی تاکہ اپنی قبض سے مانع آئین اور معدے کو جمع کرین جبکہ اس کی طرف کیڑے زہریلی دواؤنسے بھاگ کر آنے لگین اور تاکہ ان دواؤن کی ردائت سے بھی معدے کا ضعف زیادہ نہو جائے اور بھوک کو فاسد دیتے رہین فتیلہ چھوٹے کیڑون کے لئے اندرائن کے پھل کا گودہ یا پڑی لون کھانے کا نمک پیس ڈالین گے اور شفتالو کی پتی کے پانی مین خمیر کرین گے بس یہ فتیلہ چھوٹے کیڑون کو مار ڈالتا ہے اور انھین نکال دیتا ہے اور انکے مادے کو بھی قلع کر ڈالتا ہے حقنہ کہ انھین امرونکا فائدہ کرتا ہے قنطوریون گھانس اور نیلیدار جڑ اور رائل بید اور بکائی اور کٹ اور ببول اور شہتوت کے جڑ کی چھال ہر ایک مین ورم جوش کیجائین اور روغن زیت کے ساتھ استعمال کیجائین بس یہ کیڑون کو مار ڈالتی ہین اور اپنی لزوجت سے نکال دیتی ہین

مقعد یعنے پائخانے کے مقام کے امراض

مقعد لینے پائخانے کے مقام کے امراض دشواری سے اچھے ہوتے ہین اسلئے کہ یہ فضلون کا مجرا ہوتی ہے اور طبیعت سے اس پر فضلے گرا کرتے ہین ہر وقت اور یہ امر تناکو سے اور لذع اور دفع کرنے کے لئے تحریک سے اس مقام کی اذیت دینے کا موجب ہوتا ہے بس اسے اتنا سکون نہین حاصل ہوتا ہے کہ جس سے دواؤن کے منفعتون کے قبول کرنے کا فعل پورا ہو جائے اور اس سکون کے ساتھ طبیعت اصلاح پر قدرت پائے اور جسوقت فضلون مین سے کچھ مندفع ہو جاتا ہے تو کچھ اور اس مقام پر گر پڑتا ہے اور اس مقام پر فضلون کے گرنیکا روکنا ممکن نہین ہوتا ہے اور اسلئے کہ یہ مقام اوپر وار کو الٹا ہوا ہوتا ہے اس مقام کا منھ نیچے وار کو بس ان مین دوائین نہین ٹھہرتی ہین بلکہ جلدی سے مندفع ہو جاتی ہین اور اسلئے کہ یہ مقام نیچے وار کو موضوع ہے بس اس کی طرف طبیعت سے مادے اوترا کرتے ہین خاص جسوقت کہ اس مقام کو ضعف عارض ہوتا ہے کہ جس کے سبب سے اپنی طرفکے آنیوالے مواد کے دفع کرنیسے عاجز ہوتا ہے اور اس لئے کہ جسمین قوی ہوتا ہے پھر اسکا درد بہت اور قوی ہوتا ہے اور درد بڑا جذب کرنے والا ہوتا ہے

شقاق المقعدہ یعنی پائخانہ کے مقام شق ہوجانا

شقاق المقعدہ یعنی پائخانے کے مقام کا شق ہو جانا یا تو حرارت سے کہ رطوبتون کو تحلیل کر ڈالتی ہے اور خشکی سے ہوتا ہے کیونکہ اعضاء کا ملے رہنا فقط تری کے سبب سے ہوا کرتا ہے بس جسوقت خشکی غالب آجاتی ہے تو اس سے تری جاتی رہتی ہے اور پائخانہ کا مقام شق ہو جاتا ہے کیونکہ خلاء محال ہوتا ہے یا کھنچاؤ سے لٹکاؤ کرنے والی کھنچاؤ کے قابل کر دینے والی رطوبت کے جاتے رہنے سے پائخانے کا مقام شق ہو جانیکے قابل ہو جاتا ہے پھر اسپر سوکھے ہوئے فضلے کے گذر کرنیسے یا اسکے سوا اور ضعیف سببونسے شق ہو جاتا ہے اور پہچانا جاتا ہے سوزش سے اور خشکی سے پائخانے کے مقام مین کی یا گرم ورم کے سبب سے کہ اسمین کھنچاؤ کرتا ہے پھر اس جہت مین انشقاق ہوتا ہے کہ جسمین کھنچاؤ کرتا ہے اور کئی وجہونسے پہچانا جاتا ہے مقام کے ادھر آنیسے

اور اذیت کے قوی ہونے سے یا سوکھے غلیظ ثفل سے ہوتا ہی کہ پائخانیکے مقام کو تناؤ کرنے سے نکلتے وقت شق کر ڈالتا
ہی اور اس کے پہلے ہونے سے پہچانا جاتا ہی یا بواسیر کے سبب سے ہوتا ہی کہ وہ جوش لیتی ہی مادیکی حدت کے سبب سے
یا افراط کے تناؤ کرنے کے سبب سے یا زور سے پائخانے کے مقام کیطرف خون کے مندفع ہونیکے سبب سے
ہوتا ہی کہ پائخانے کے مقام کے جرم مین اپنے مکان لینے کو افراط سے تناؤ کرنے سے انشقاق کا موجب ہوتا ہی پھر
افراط سے خونکے بہاؤ کے ساتھ ہوتا ہی خون کے غالب ہونیکے سبب سے علاج مزاج کی تعدیل کیجائیگی گرم و خشک مین اور
علاج ورم اور بواسیر کی دوا کیجائیگی ورم والے مین اور بواسیر والے مین اور خون کی حرارت کی تسکین کیجائیگی اسمین جو زور
سے خون کے مندفع ہونے کے سبب سے ہوتا ہی اور طبیعت کی تلئین کیجائیگی اس مین کہ جو سوکھے ہوئے ثفل سے
ہوتا ہی بنفشہ کے شربت کے مثل سے بہدانے کے لعاب کے ساتھ مین غذا ئین پاتے کیونکہ پائے پچھے
لس پیدا کرنیوالے اپنی طبیعت کی تلئین کرنے والے ہین اور انکی لزوجت کے سبب سے انسے بہت
مقدار کا چپچپا خون پیدا ہوا کرتا ہی یا نیمبرشت انڈے کی زردی کیونکہ انڈے کی زردی نیمبرشت
لطیف ہوتی ہی اس سے سوکھا فضلہ نہین پیدا ہوتا ہی یا پالک کا ساگ یا اوگرا طوخیہ کا لگانیکی دوائین گوگل
کا مرہم یا شادنج کا مرہم یا انڈیکی زردی یا گوگل مین روئی اور خوبانی کی گٹھلی کا تیل یا اونٹ کے کوہان کی چربی اور گوگل
اور سرخ موم بھگو کر نیم گرم تا کہ انکا لگاؤ زیادہ ہو جائے اور ٹھنڈے پانی سے احتراز کیا جائیگا کیونکہ ٹھنڈا پانی اپنی تکثیف
سے کہ اسے تفرق لازم ہوتا ہی شق ہو جانیکا موجب ہوتا ہی اور قوی ترشی رکھنے والی ساری چیزونسے کیونکہ یہ چیزین
مقام کے شق مین لذع کرتی ہین اور قوی قبض رکھنے والی ساری چیزون سے کیونکہ ایسی چیزین طبیعت کے بستہ
ہو جانیکی موجب ہوتی ہین اور طبیعت کا بستہ ہونا ان بیمارون کو مضر ہوتا ہی کیونکہ سوکھا ثفل نکلتے
وقت شق کے مقام کو اذیت دیتا ہی اور شق مین بھی زیادتی کر دیتا ہی استرخاء المقعدہ یعنے پائخانے
کے مقام کا لٹک پڑنا اس سے ثفل اور ریح کا بے قصد نکل آنا عارض ہوتا ہی کبھی ٹھنڈک سے ہوتا
ہی فالج والی ٹھنڈک سے کہ پائخانے کے مقام کو یا اسکے روکنے والی مچھلیون کو پہونچ جاتی ہی اور عضو
مزاج کو فاسد کر دیتی ہی اور عضو مین کی نفوذ کرنیوالی روح کا اثر قبول نہین کرتی ہی جیسے کہ جالینوس نے
حکایت کی ہی کہ ایک آدمی مچھلیون کا شکار کیا کرتا تھا پس اس شخص کے وہ مقام جو اسکے نیچے کے مقام مین
تھے اور اسکا مثانہ ٹھنڈا پڑ گیا پھر اسکا پیشاب اور پائخانہ بے قصد کے نکل آتا تھا اور پہچانا جاتا ہی یہ لمس
کی ٹھنڈک سے یا ٹھنڈک پھیلانے والے سبب کے پہلے ہونے سے مثل پتھر پر بیٹھنے کے ٹھنڈے پتھر پر
عرصے تک کہ اسکی ٹھنڈک پائخانے کے مقام تک پہونچ جائے اور اس مین اثر کرے یا رطوبت کے سبب
سے ہوتا ہی کہ پائخانے کے مقام مین لٹکاؤ پیدا کرتی ہی اور نہ اس مقام کے ڈھیلے ہونیسے پہچانا جاتا ہی

[illegible]

استرخاء المقعدہ یعنی پاخانے کے مقام کا ڈھیلا پڑنا

یا ورم کے سبب سے ہوتا ہی پاپخانے مقام مین سکے کہ اوس کا باہر دار کی طرف کھچاؤ کرتا ہی پھر ثقل اور ریح کے بے قصد کے نکلنے مین استرخے کے مشابہ ہوجاتا ہی اور درد سے پہچانا جاتا ہی اس سوجے ہوئے مقام مین کے یا قطع کے سبب سے ہوتا ہی کہ پٹھے کو بیو پنچ جاتی ہی کہ پاپخانے کے مقام کی ادٹھانیوالے کیطرف آتا ہی مار یا گر پڑنے سے کے بعد بس یہ یکبارگی ہوتا ہی اور اس کے لئے کوئی علاج نہین ہی یا پٹھے مین کی یا پچھلی مین کے استرخے مین کے سبب سے ہوتا ہی رقیق پی ہوئی رطوبت سے یا تناؤ کے سبب سے ہوتا ہی پٹھے مین کے کہ پائخانے کے مقام کو باہر وار کیطرف کھنچتا ہی پھر مقام سے ثقل اور ریح کے بے قصد نکل آنے مین استرخے کے مشابہ ہوجاتا ہی اور سختی کے ساتھ ہوتا ہی کہ دبانیکے وقت آسانی سے اندروار کو مندفع نہین ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب پٹھے مین کھنچاو ہوتا ہی تو آسانی سے اندر دار کو نہین دھنستا ہی کیونکہ دبانا زیادہ تناو کی احتیاج دلواتا ہی تاکہ لیسنے کے پائے جانے سے لنبا ہوجائے اور وہ اسکی قابلیت نہین رکھتا ہی

علاج

علاج ورم کا علاج کیا جائیگا اور مزاج کی تعدیل کیجانے گی اور پٹھے کی تقویت کیجائے گی تاکہ موذی کو قبول نکرے اور اکثر مزاجی استرخا ٹھنڈک یا رطوبت سے ہوتا ہی کیونکہ حرارت خشکی کرتی ہی اور لٹکاؤ سے مانع آتی ہی مگر یہ کہ حرارت ضعیف ہوکے رطوبتون کو بہا دیتی ہی اور تحلیل کرنے اور سکھا ڈالنے کی حد تک نہ پہونچی ہو اور یہی حال خشکی کا ہی کہ استرخے کی مانع ہوتی ہو جید نطول یعنی آبزن طراشیت گلاب کا زیرہ انار کے چھلکے اور ادھیرہ اور خطمی اور کیکر اور کٹ اور ببول اور جرانکس جوش کرین گے اور اسکے پانیمین بیمار بٹھایا جائیگا پھر تدہین کیجائیگی پائخانے کے مقام کی کٹ کے تیل سے گرم کرکے کیونکہ یہ باوجود تحلیل اور تسخین کرنے کے پٹھے کی تقویت کرتا ہی اور چھڑکی دوا کے اس پر ثابت رہنے کی حفاظت کرتا ہی اور پائخانے کے مقام پر تیل ملنے کے بعد سفیدہ اور گلاب کا زیرہ اور ادھیرہ خشک اور گوگل اور زیرہ اور جرانکس اور کندر یہ سب کے سب یا اس مین سے کچھ اجزا مصلحت کے موافق چھڑکے جائین گی کیون کہ یہ دوائین رطوبت کو جوش دیتی ہین اور عضو کی تقویت کرتی ہین اور اسے مضبوط کرتی ہین

خروج المقعدہ یعنی کانچ کا نکلنا اور علاج

خروج المقعدہ یعنے کانچ کا نکلنا ہوتا ہی یا تو ورم کے سبب سے کہ پائخانے کے مقام مین کھنچاؤ کرتا ہی اور اسے باہر وار کو الٹ دیتا ہی پھر اسکے ساتھ اسکا پھر کر جانا دشوار ہوتا ہی یعنے کانچ کا اندروار کو پھر کر جانا یا روکے رہنے والی پچھلی کے لٹک پڑنے سے ہوتا ہی یعنے کانچ کو اوپر کو روکے رہنے والی علاج ورم کا علاج کیا جائیگا اور بٹھایا جائیگا استرخے والے مین ایسے پانی مین کہ جسمین قابض چیزین جوش کی گئی ہون کہ وہ استرخے کے علاج مین بیان ہوچکی ہین اور کانچ اندروار پھر جانیکے وقت کٹ کا تیل یا روغن گل لگانے کے بعد قابض چیزین چھڑکی جائین گی اور روئی کی گدی رکھی جائیگی اور پٹی سے باندہ دینگے تاکہ کانچ اوپر دار کو اوٹھی رہے اور اسی شکل پر باقی رہے پھر اگر پھر کر نکجائے اور ورم کے عظیم ہونیکے

سبب سے اندر دار کو رجوع نکرے تو ایسے گرم پانی مین بٹھانا چاہیے جس مین جوش کی گئی ہون نرم کرنیوالی چیزین ورم
کی اور درد کی تسکین دینے والی چیزین تاکہ ابھار ورم کا لٹک پڑے اور سختی ڈھیلی ہو جائے اور آسانی سے کانچ
اندر دار پھر جائے مثل خطمی اور پوست خشخاش اور بابونے اور بنفشہ کے پھول اور خبازی کے بیجونکے حکۃ المقعدہ

(حکۃ المقعدہ یعنے پائخانے کے مقام کا کھجلانا)

یعنے پائخانے کے مقام کا کھجلانا یہ یا تو نمکین خلط کے سبب سے ہوتا ہی یا صفراوی کے سبب سے ہوتا ہی کہ وہ
اپنی حدت سے پائخانے کے مقام مین لذع کرتا ہی یا قرحون کے سبب سے ہوتا ہی کہ اس مین پھیلے ہوتے ہین کہ
اپنی خورندگی سے اس مین لذع کرتے ہین یا کیڑون کے سبب سے ہوتا ہی چھوٹے کیڑونکے سبب سے کہ امین اپنی لذع اور
کاٹنے سے کھجلی پیدا کرتے ہین اور کبھی چلکواسیر کا مبدء ہوتا ہی سوداوی لذع کرنیوالے خون کے پائخانیکے مقام پر کرنیکے سبب

(علاج)

سے علاج بدن کا تنقیہ کیا جائیگا اگر یہ خلط اوپر وار سے بہکر آتے ہون گے اور کیڑے قتل کئے جائین گے ان چیزون سے
کہ بیان ہو چکی ہین اور قرحون کا علاج کیا جائیگا جلا کرنیوالے بھر لانیوالے مرہمون سے اور ان سب کو پائخانیکے

(اورام المقعدہ یعنے پائخانے کے مقام کا ورم)

مقام کا سرکہ سے مسح کرنا فائدہ کرتا ہی کیونکہ سرکہ خشکی کرنے مین قوی ہوتا ہی مواد کی ریزش کو مانع آتا ہی اور مواد
کی تلطیف اور تقطیع کرتا ہی اور قرحون کو پاک کرتا ہی اور انھین دوڑنے سے مانع آتا ہی اور ڈھٹری پر کی حجامت
ان سب کو فائدہ کرتی ہی کیونکہ حجامت مواد کو باہر دار کی طرف جذب کرتی ہی اورام المقعدہ پائخانیکے مقام
کے ورم اکثر یہ ورم گرم ہوتے ہین صرف خون سے یا صفراوی خون سے ہوا کرتے ہین اور اس کا سبب یہ ہی کہ
پائخانے کے مقام کا جرم کثیف پٹھے کا ہوتا ہی اس مین غلیظ مواد کم نفوذ کیا کرتے ہین ابتدائی کم ہوا کرتے
ہین کیونکہ حادہ مادے طبیعت سے اوپر وار مایل رہتے ہین اور اکثر شقاق کے یا قرحون کے یا حکہ کے
یا بواسیر کے قطع کر دینے کے بعد ہوا کرتے ہین اس سبب سے ان ورمون سے شدت کے درد اس عضو

(علاج)

کی طرف گرم مواد کو جذب کرتے ہین پیدا ہوتے ہین علاج فصد ہی اور پہلے روغن گل سے
تر کیا جائے گا کیون کہ روغن گل اپنے مین کی قابضہ قوت سے مواد کو پھیر دیتا ہی اور رطوبت پیدا کرتا ہی اور
درد کو تسکین دیتا ہی اور عضو مین اعتدال کی ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور موم سے کیونکہ موم نرم کرتا ہی اور پیوار کے
تیل کو جوش پینے سے بچاتا ہی اور انڈے کی زردی سے کیون کہ انڈے کی زردی اپنے مین کی تلیین سے
درد کو تسکین دیتی ہی اور ورم کے پکنے مین جلدی کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور اکثر اوقات ان مین درد کے
زور کے وقت ہرے دھنیے کا پانی اضافہ کر دیا جاتا ہی ٹھنڈک پھیلانے کے لئے اور اس پر قوی قابض
چیزون کا استعمال نہ کیا جائیگا تاکہ عضو کے کثیف کرنے مین اور مادے کے غلیظ کرنے مین زیادتی نہو جاے
پھر درد شدت پکڑ جاے اور ورم بڑھ جائے یا سرکے کا مرہم کیونکہ یہ ٹھنڈک ڈالتا ہی اور تحلیل کر کے خشک کر دیتا ہی روغن
گل مین پھر جب ابتداء کے زمانے سے بڑھ جائین تو داخلیون کا مرہم ہی کیون کہ یہ مرہم رطوبت پیدا کرتا ہی

اور تحلیل کرتا ہی اور تریاق بڑا نضج دینے والی چیزون سے ہی مثل خطمی اور بابونے اور خبازی اور بنفشہ کے پھولون کے
اور چیرا دینا واجب ہی اگر جاؤ کرانے والے کی جنس سے ہون نضج کے پہلے تاکہ نواسیر نہو جانے کیون کہ سفید آب
کے پورے نضج پانے تک ضرور ہی کہ گوشت مین سے بہت سی مقدار خراب ہو جائے تو چوڑا گہرا قرحہ ہو جائیگا
اور ناصور بن جائیگا اس لئے کہ یہ قرحہ بدن کے نیچے وار ہی اور فضلون کے مندفع ہونے کے مقام
مین ہی پھر اس کا پاک کرلینا آسان نہوگا اور اسلئے کہ یہ قرحہ پٹھے کے عضو مین ہی اور پٹھے کے عضو کا گوشت بھر
لانا دشوار ہوا کرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ پٹھے کا حس تیز ہوتا ہی پھر اس کا درد شدت کا ہوتا ہی اور یہ درد اسکی طرف
مواد کے مندفع ہونیکا موجب ہوا کرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اس عضو مین رگین بہت سی ہوتی ہین پھر اس کی طرف
کے فضلون کی نالیان بھی بہت سی کھڑی رہین گی اور اسلئے کہ یہ قرحہ ثقل کے راستے مین ہی اور ثقل کھنچاؤ کرتا
ہی اور تفرق اتصال مین کشادگی پیدا کرتا ہی اور اسلئے کہ یہ قرحہ ہوا ء سے اوٹ مین ہوتا ہی اور یہ بات اسکے سڑ جانے
کی موجب ہوتی ہی بواسیر منقسم ہوتی ہی مسے والے کیطرف کہ چھوٹے چھوٹے مسون سے مشابہت رکھتی ہی شکل مین
اور سختی مین اور خلیہ یعنی انگوری کی طرف کہ سے جوری گول ارغوانی رنگ کے ہوتے ہین یا ارغوانی رنگ پر مایل ہوتے
ہین اور توت والے کیطرف کہ ڈھلڈھلی ملائم ہوتی ہی اور باہر دار آنے والے کیطرف بھی منقسم ہوتی ہی کہ پائخانیکے مقام کے
حلقے کے باہر ابھر آنے والی ہی اور یہ اچھی ہوتی ہی کیونکہ اسکی طرف دوا پہونچ جاتی ہی اور اسکا قطع کرنا آسانی سے ہو سکتا ہی
اور اندر دار ہونیوالے کیطرف یعنے پائخانے کے مقام کے حلقے کے اندر دار اور یہ بد ہوتی ہی کیون کہ حس سے دریافت
نہین ہوتی ہی اور اس کی طرف دوا آسانی سے نہین پہونچتی ہی اور کھلی ہوئی بہنے والی کیطرف بھی تقسیم ہوتی ہی کیونکہ
اس کی رگین مادے کی حدت سے یا کثرت سے کھلی رہتی ہین اور عمیا یعنے اندھے کی طرف کہ بہتی نہین ہی اور
اکثر بواسیر سودے سے یا سوداوی خون سے ہوتی ہی اس لئے کہ نرا خون اور صفراوی خون جب بدن
مین بہت ہو جاتا ہی تو اسے طبیعت اوپر دار سے نکسیر کے ساتھ دفع کر دیتی ہی لیکن جب کہ سوداوی
ارضی ہوتا ہی تو اسے فقط پیٹ کے نیچے وار سے دفع کرتی ہی کیون کہ یہی فضلون کے دفع کرنے کا مقام
ہی پھر جبکہ ماساریقا مین سے آنتون کی طرف دفع ہوتا ہی تو اسہال پیدا ہو جاتا ہی اور جب رگون کیطرف مندفع
ہوتا ہی اور اس کی غلاظت کے سبب سے مسام سے نکلجانا ممکن نہین ہوتا ہی پھر ان رگون کے منھ سے جلد کے نیچے وار
کو نکل آتا ہی تو اس سے ورم اور پھنسیان پائخانے کے مقام کے پاس پیدا ہو جاتی ہین اور یہ بواسیر سے نامزد نہین ہوتی ہین
اور اگر رگونکے منھ سے نکلتا ہی اور منھ پر لگا رہجاتا ہی اور گوشت اور کری کیطرح کا ہو جاتا ہی تو یہی بواسیر ہی پھر اگر بلغم سے پیدا ہوئی ہی
بنا در طور پر تو مثل مچھلیونکے پیٹ کے دانون کے ہوتی ہی رنگ مین اور قوام مین اور ثولولیہ یعنے سے والی سودے
سے زیادہ قریب ہوا کرتی ہی نرے سودے سے اور اسی سے سخت ہوتی ہی اور توتیہ یعنے توت والی خون سے زیادہ

قریب ہوا کرتی ہی یعنے بڑے گوشت سے اور اسی سبب سے ڈھلڈھلی ہوتی ہی اور عنبیہ یعنے انگوری ہین بین یعنے بیچ کی ہوتی
ہی یعنے سودمین اور صفرے مین اور اسی سبب سے نرمی مین اور سختی مین درمیان کی ہوتی ہی اور اس مین یعنے بواسیر
مین پائخانے کے مقام کی رگون کا کھلنا ضرور پڑتا ہی کیون کہ ان فضلون کا رگون ہی سے نکلنا انکے منھ کے
کھلنے کے وقت ہو سکتا ہی اس لئے کہ ان فضلون کا ان کی غلاظت کے سبب سے مسامات کے راستے
نکلنا ممکن نہین ہی اور بواسیر کے خون کا بہنا بند نکیا جائیگا مگر جسوقت ضعف محسوس ہونے لگے اور پانؤ نکا
حرکت کرنا ضعیف ہو جائے کیون کہ ضعف جبھی پیدا ہوتا ہی جب استفراغ شائستہ مقدار سے بہت بڑھکر ہوتا ہی
یا استفراغ اس قسم سے نہین ہوتا ہی کہ جس قسم سے استفراغ کرنا چاہئے تھا اور ضعف پہلے پانؤن کی حرکت مین ظاہر
ہوتا ہی کیون کہ پانؤن کی حرکت بہی قوت سے پوری ہوتی ہی کیونکہ ساری بدن کو اوٹھانا پڑتا ہی اور اسے حرکت دینا
پڑتا ہی اور اسوقت مین بہی ادے کا بند کر دینا فقط اس سبب سے ہوتا ہی کہ اگر باوجود ضعف ہو جانیکے اگر قطع
نکرینگے تو ضعف انتہا درجے کو پہونچ جائیگا اور قوت ساقط ہو جائیگی اور یہ خطرے کی بات ہی لیکن جب اس حد پر
نہ پہونچے گا تو قطع نکیا جائیگا کیون کہ اسکے بہنے مین جذام سے اور جنون سے اور سوداوی مرگی سے جمرہ
یعنے آتشک سے اور ذات الجنب سے اور ذات الریہ سے اور سرسام سے امان ہوتی ہی اور انکے سوا
ان بیماریون سے جو سوداوی حاد مادون سے پیدا ہو کرتے ہین اسلئے کہ یہ بانؤ فقط غلیظ حاد مادونسے
یا سوداوی مادون سے بدن کے بھرے ہونیکے وقت ہوتے ہین اور ان مادون کو طبیعت پائخانے کے
مقام کی رگون کے مُنھ سے دفع کرتی ہی پھر جب یہ مادہ مندفع ہو جاتا ہی اور نکل جاتا ہی تو بدن ان آفتون سے
امان پا جاتا ہی جو اس مندفع مواد سے پیدا ہوا کرتے ہین اور رازی نے اس پر یون اعتراض کیا ہی کہ
سرسام غلیظ خون سے نہین ہوتا ہی بلکہ جلتے ہوئے پتلے خون سے ہوا کرتا ہی اور یہ خون اکثر صفراوی ہوتا
ہی اس کا جواب یون دیا گیا ہی کہ جلتا خون جلد جلتا ہی اور اسی سبب سے سرسام والونکا مُنھ اور سر کالا پڑجاتا
ہی پھر اس خون کا بواسیر سے نکل جانا سرسام کو مفید پڑا کرتا ہی اور اسطرح پر جواب دیا گیا ہی کہ طبیعت جب
فاسد خون کو بواسیر سے دفع کرتی ہی تو سب کا سب مادہ اس جہت مین میل کرتا ہی تو سرسام کو مفید ہوتا
ہی اسی سبب سے اور جب انھین سے عادت بھر کا روکدیا جاتا ہی بہنے سے اسکے وقت کے پہلے یعنی بند کرنیکے
وقت کے پہلے تو اس سے انھین کا ڈر ہوتا ہی کیونکہ یہ مادہ جبکہ عادت ہونے کے بعد نکلجانے سے روکدیا جاتا ہی تو اس
سے وہ بیماریان پیدا ہو جاتی ہین کہ ان مادون کی شان سے ان بیماریون کا پیدا کر دینا ہوا کرتا ہی علاوہ اس کے
یہ بات ہی کہ یہ مادہ حرکت سے حدت مین اور رداءت مین زیادہ ہو جاتا ہی اور استسقے کا ڈر رہتا ہی یا تو
اس سبب سے کہ یہ فاسد خون کہ جس سے بدن بواسیر سے پاک ہو جاتا ہی جب بند کر دیا جاتا ہی تو اصلی حرارتکے

بجھا دینے سے بدن کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی جیسے کہ تری لکڑی آگ کو بجھا دیا کرتی ہو پھر غذا مین شائستہ طور کا تصرف نہین کرتی ہی اور کمی استسقے کو پیدا کر دیتا ہی یا اس سبب سے کہ وہ فاسد خون کلیجے کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی یا اس مین ورم کو پیدا کر دیتا ہی یا اس سبب سے کہ اس فاسد خون سے بہت ہونیکے سبب سے بہت سا گوشت بدن سے بے پورا ملا ہوا اسکے فاسد ہونیکے سبب سے پیدا ہوتا ہی اور سل کا ڈر ہوتا ہی کیونکہ جب فاسد خون بدن مین محتبس ہو جاتا ہی تو پھیپھڑے مین اور اسکے اطراف مین بہت ہو جاتا ہی اور اسکی بعضی رگون کو ٹوٹ جانا عارض ہو جاتا ہی اور خون کے فاسد ہونے اور ردی ہونیکے سبب سے اور عضو کے مزاج کو فاسد کر دینے کے سبب سے پھیپھڑے کو پیپ جانا عارض ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ خونین سے کچھ بہت ہونیکے وقت پھیپھڑے پر ریزش کرتا ہی کیونکہ خون حادہ نزلونکا موجب ہوا کرتا ہی اور اسوقت مین پھیپھڑے مین اپنے فاسد ہونیکے سبب سے اور پھیپھڑے کے جرم کے ڈھلا ڈھلے ہونیکے سبب سے اور پیپانے اور قرحہ پڑنیکو قبول کر لینے کی قابلیت کی شدت کے سبب سے پھیپھڑے مین قرحہ ڈالدیتا ہی اور جب بواسیر والے شخص کے لئے نکسیر پیدا ہو جاتی ہی یا قبض آجاتا ہی تو اس سے اسے فائدہ ہو جاتا ہی لیکن نکسیر کے فائدہ کرنے کا سبب یہ ہی کہ نکسیر اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ خون پتلے ہونے پر اور لطیف ہونے پر متغیر ہو گیا ہی اور اسی سبب سے طبیعت اوپر وار سے نکسیر کے ساتھ اسے دفع کر دیتی ہی اور اس لئے کہ نکسیر مادیکی دوسری جہت مین منتقل ہو جانے پر دلالت کرتی ہی لیکن حیض کے فائدہ کرنے کا تو سبب یہ ہی کہ پائخانے کے مقام مین کی رگون سے خون رحم کی رگون کی طرف میلان کر آتا ہی اور بواسیر کے مرض کے بیمارون کے رنگ زردی اور سبزیکے درمیان مین ہوا کرتے ہین لیکن زردی کے ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ صلاحیت رکھنے والا خون کم پایا جاتا ہی لیکن سبزیکے ہونیکا سبب یہ ہی کہ نہ بہنے کیوقت سوداء غالب ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ استفراغ کی کثرت سے اصلی حرارت کے بجھ جانیسے جم جاتا ہی اور سیاہ پڑ جاتا ہی علاج ردی خون سے بدن پاک کیا جائیگا یہان تک کہ صافن اور قالبض رگون کی فصد کھولی جائیگی اور دونون چوترونکے درمیان مین حجامت ہوگی اور سودے کا استفراغ ہوگا لیکن جبکہ عمیاء یعنے بے بہتی ہوگی تو ظاہر ہی لیکن بہتی ہونے کے وقت تو بدن کا تنقیہ کرنا چاہئے اس چیز سے کہ جس سے یہ بیماری پیدا ہوا کرتی ہی اور وہی سوداء ہی اور فاسد خون ہی اور جلدی سے بے کسی سفر کے کیونکہ پائخانیکے سقا کی رگون سے خون کا بہنا سفر ہوتا ہی اگرچہ مرض کا مادہ اس سے دفع ہوا کرتا ہی کیونکہ مدت درازمین ضعف کا موجب ہو جاتا ہی کیونکہ مدت درازمین تقویت بھی ہو سکے گی پھر ضعف طول کریگا اور اسلئے کہ پائخانے کے مقام کی رگون سے بہنا بواسیر کا موجب ہوتا ہی اور کبھی شدت کے درد کا کہ ضعف پیدا کرنے والا ہوتا ہی موجب ہوتا ہی اور اس لئے کہ اس مادیکا بند کر دینا فصد اور دستون سے استفراغ کرنیکے بعد اختیاری ہوتا ہی برخلاف پائخانیکے مقام کی رگون سے اس مادیکے استفراغ کیوقت اسکے بند کرنیکے اور تلی کی اصلاح کیجائیگی تاکہ پورا پورا سودے کو کلیجے سے جذب کرے اور باقی نہ رہنے پائے اور اصلاح کیجائیگی کلیجے کی تاکہ فاسد خونکی پیدائش کثرت سے نہو اور طبیعت ملائم کیجائیگی

تاکہ ثقل کی سختی پاخانہ نکلنے کے مقام کو ضرب نہ دے پھر الم عظیم ہوجاتے اور لگا نیکے پا سو رپر کی دوائین بعضی ان مین کی مسقط
یعنے گرادینے والی ہوتی ہین اور بعضی ہوتی ہین اور یہ حقیقت مین بواسیر کا علاج ہوتی ہین اور بعضی ان مین کی حابس یعنے ۱۱۲
خونکو افراط کے سبب سے بند کرنیوالی ہین اور انمین کی مدمل یعنے بسانیوالی ہوتی ہین اور بعضی ان مین کی درد کی تسکین
کرنیوالی ہوتی ہین اور یہی تینون حقیقت مین بواسیر کا علاج نہین ہین بلکہ اُن عارضون کا علاج ہین جو اسکے پیچھے لگے
ہوتے ہین اور یہی یا تو پینے کی چیزین یا لیپ یا تر ڈیرے یا بھپارے ہوتے ہین لیکن گرادینے والی چیزونکا استعمال
تو فقط لوہے کی تاب نرکھنے ہی کے وقت ہوگا اور کل بواسیر کا گرادینا جایز نہین ہی تاکہ جتنے خون کی عادت بہنے
کی ہو طبیعت کو نہ بند ہوجائے اور جن مرضونکو ہمنے بیان کیا ہی گرادینا انکا مورث نہو جائے کیونکہ اس راستے سے خون کے بہنے
کی طبیعت کو جبکہ عادت ہوتی ہی تو خونکی پیدائش بھی بہت ہونیکی عادت ہوجاتی ہی اسواسطے کہ اگر اس خونکی پیدائش کم ہوتی تو
ضرور بواسیر کے ساتھ جلد لیسے بند نہ ہوجاتا اور طول کرتا مستعد نہو جاتا اور جبکہ یہ خون کا پیدا بہت سا فاسد خون رکتا ہی تو
اُسے یہ بیماریان پیدا ہوتی ہین ضرور اور یہی یعنے مسقط مثل دیگ بر دیگ کے ہی اور اسکے معنے ہنڈیا پر ہنڈیا کے ہین اور
اسکی ترکیب یہ ہی کہ لینا چاہئے ہرتال زرد پسی ہوئی نصف رطل اور بے بجھا یا چونہ یعنے چونے کی بریان پسی
ہوئین اس کے برابر اور زنگار اتنی ہی اور پارہ پاؤ رطل اور نوسادر پارے کے برابر پہلے پانی مین پارہ
کو اتنا کھرل کرنا چاہئے کہ پارہ مرجائے پھر سکھا ڈالا جائے پھر دوسری کھرل کیا جائے پھر تنبی گردن کی ہنڈیا مین
رکھکر اُسپر ایک پیالہ بند کرکے اس ہنڈیا کے نیچے آنچ کرین گے یہانتک کہ پارہ اوڑے اور اس اوڑے ہوے پارہ
کو لے لین گے اور استعمال کرین گے اور قلقدیون ہی اور اسکی ترکیب یون ہی کہ لی جائین گی بے بجھے چونے کی بریان
اوقیہ بھر اور اوقیہ وزن مین پانچ درم اور درم کے پانچ ساتوین حصے مین ہرتال زرد اور سرخ اور پھٹکری مین
سے ہر ایک سات سات درم اور بول چار درم اور اقاقیا بارہ درم باریک پیسی جائین اور انگوری سرکہ مین خمیر کیجائین
اور قرص یعنے ٹکیان بناکر سکھا لیجائین اور یہ دونون دونونکی مشابہ ہین ان چیزونمین سے جو گوشت کو کھا جاتی ہین اور
اُسے فنا کردیتی ہین پھر جب کائی پڑجائے بواسیر تو اُسپر گرم کلے کا جو تا ندہ لگایا جائیگا چربی کے ساتھ کیونکہ یہ گوشت کو
سُست کرتا ہی اور اسمین لٹکاؤ کرتا ہی اور گرادیتا ہی اور درد کو تسکین دیتا ہی کہ مسقط دواؤن سے پیدا
ہوتا ہی تاکہ مقام مین ورم نہ آجائے تو اس سے پیشاب کا بند ہوجانا مثانہ مین مجاورت کی جو کر نیسے
پیدا ہوجائے اس طرح پر کہ خطمی کی پتی اور اس کے بیج اور السی لگائی جائے کیونکہ یہ چیزین لٹکاؤ کرنیسے درد
کو تسکین دیتی ہین پھر مسقط دوا کا اعادہ لگانے مین کیا جائیگا یہانتک کہ کائی پڑجائیگی اور گر پڑیگی اور زنگار کا جھڑکنا
توتیہ یعنی توت والی بواسیر کو گرادیتا ہی اور اسے سکھا ڈالتا ہی کیونکہ یہ اپنے ڈھلاڈھلے ہونیسے زنگار سے گر پڑتی ہی اسلئے کہ
زنگار اسے کھا جاتی ہی اور فنا کردیتی ہی اور تندرست گوشت کھول دیتی ہی برخلاف دوسری دونون قسمون کے

علاج

پھران پانیونمین بیمار بٹھایا جائیگا کہ جنمین قبض رکھنے والی چیزین مثل سور کے اور انار کے چھلکونکے اور ماذو کے اور گلاب کے
زہرے کے اور انار کی کلیونکے جوش کی گئی ہون تاکہ اگر خون بعد مسون کے گرجانیکے بہت آتا ہو تو بند ہوجائے اور عضو مضبوط
پڑجائے کہ خورندہ دواؤن سے پیدا درد کی پائے جانیسے پائیخانیکے مقام کی طرف آنیوالے مواد کو قبول نکرے اور
اکثر اوقات درد کی تسکین دینے کی احتیاج پڑتی ہی کہ خورندہ دواؤن سے عارض ہوتا ہی خطمی اور خبازی اور بنفشہ کے
مثل کے جوشاندے سے اور اکثر اوقات چکنائی کا استعمال بہت کیا جاتا ہی لتکا و پیدا کرنے کے لیے اور درد کو تسکین
دینے کے لئے قابض چیزون کے استعمال سے پہلے کیونکہ یہ قابض چیزین اگرچہ پائیخانے کے مقام پر مواد کے گرنے
کو مانع آتی ہین لیکن یہ درد کو تسکین نہین دیتی ہین پھر اس کے بعد گر جانے کے بعد استعمال کیا جائیگا سفیدے اور
مردار سنگ کا مرہم زخم کے بھر جانے کیلئے لیکن مفتح چیزون کا استعمال جبھی کیا جائیگا جبکہ بہت سا خون رک رہیگا
اور درد قوی ہوجائیگا کھنچاؤ کرنیسے اور اسوقت مین مریض حمام مین بار بار بھیجا جائے گا جلد کے ملائم کرنیکے
لئے اور اکثر اوقات صافن اور مابض رگون کی فصد کیجائے گی کیون کہ ان دونون رگون کی فصدین تفتیح پر
معین پڑتی ہین اس لئے کہ خون کو بلند اطراف سے نیچے کے اطراف مین مائل کردیتی ہین بس اسوقت مین پائیخانے
کے مقام کی رگین شدت سے بھر جاتی ہین اور کھنچاؤ کی افراط سے ان رگون کے منھ کھل جاتے ہین پھر اونٹ کی
کوہان کی چربی یا بارہ سنگھے کا مغز یا کڑوے زرد آلو کی گٹھلیون کا تیل یا شفتالو کی گٹھلیون کا تیل اور گوگل تنہا
یا اکٹھا کرکے ملا جائیگا کیون کہ یہ چیزین جلد مین نرمی پیدا کرتی ہین اور لتکاؤ کرتی ہین تو اسوقت مین اس مین مفتح چیزون
کی تاثیر آسان پڑجاتی ہی پھر مفتح چیزون کا استعمال کیا جائیگا اور یہی چیزین کبوتر کی بیٹ اور گندہ بہروزہ اور
گای کا پتا اور بخور مریم ہین اور صافن کی فصد دھو لیجائیگی اور اکثر اوقات اسے کشادہ کھولتے ہین صافن کی فصد
تنہا اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی لیکن حابس دواؤن مین سے اور حابس دواؤن کا استعمال جبھی کیا جاتا ہی جب
بہاؤ افراط کا ہوتا ہی اور رخود سے نہین رکتا ہی بس انمین بعضی قوی داغ دینے والی ہوتی ہین مثل ٹھیکریون کے کیون کہ
یہ چیزین جلد کو جلاکر رگون کے منھ کو بند کردیتی ہین اور بعضی ان مین کی حبس مین ان سے کم ہوتی ہین مثل دم الاخوین
اور سونٹھ کی جڑ اور انار کی کلیان اور کندر اور ایلوے اور خرگوش کی اون اور مکڑی کے جالے اور اقاقیا اور ماذو
کے اور ان پر دوائین چھڑکنا واجب ہی اور باندھ دیا جائے یہانتک کہ مدت تک ان پر دوائین ثابت
رہین پھر پورا اثر کرین ختم ہونے پر اور انکی سطح پر خشک ریشہ پیدا کیا جائیگا اور رگون کے منھ بند کردئے جائین
اور خون کے بہنے کو جلد کے اوگ آنے تک روکدیا جائیگا اور انجبار اور اسکا شربت جس عضو مین سے کہ ہو خون کے
قطع کو نہین بہت مفید ہوتا ہی اور اس کا خاصہ ہی کہ طبیعت کو سستی نہین کرتا ہی باوجود خون کے روکنے کے برخلاف ساری
حبس کرنیوالی چیزونکے کیونکہ اور یہ ساری حبس کرنیوالی چیزین خونکے حبس کرنیکے ساتھ طبیعت کا بھی حبس کرتی ہین لیکن پھر نیوالی

تم ۔ علاج سحج

چیزین اور یہ جب استعمال کیجاتی ہین جب بہاؤ آپ سے آپ منقطع ہوجاتا ہی اور آپ سے آپ بواسیر بند نہین ہوتی ہی تو
وہی قبض رکھنے والی دوائین ہین جو اس رطوبت کو خشک کر ڈالتی ہین جو زخم کے دونون طرف مین ہوا کرتی ہین اور
زخم کو چھپا بنا دیتی ہین اور انھین ہم بیان کر چکے ہین لیکن درد کی تسکین دینے والی دوائین تو انکی طرف بھی ہم کئی بار اشارہ
کر چکے ہین غذائین غلیظ اور کثیف اور خون کے جلا دینے والی اور تیج اور گرم مصالحون سے پرہیز کروایا جائیگا
تیج سے مراد وہ تیج ہین جن سے غذا خوشبودار کیجاتی ہی اور یہی حال گرم مصالحون کا ہی مگر فرق یہ ہی کہ تیجون کا
استعمال تر اور خشک دونون چیزون مین ہوا کرتا ہی اور گرم مصالح خشک چیزون مین مستعمل ہوتے ہین کیونکہ
یہ چیزین سودے کو پیدا کرتی ہین اور لازم کر دادی جائین گی وہ سب چیزین کہ جو جلد ہضم ہوتی ہین اور جید
غذا پڑتی ہین اور جید غذا وہ لطیف غذا ہوتی ہی کہ جس سے پتلا صالح خون پیدا ہوا کرتا ہی مثل لطیف گوشت
کے مثل مرغیون اور سال بھر کی بکریکے گوشت کے یخنی سے کیونکہ وہی یخنی چربراہٹ اور کھٹاس وغیرہ ان
چیزون سے خالی ہونے سے جو خون مین ردی کیفیت پیدا کرتی ہین اس مرض مین اپنی غیر سے بڑھکر موافق
پڑتی ہی اور اسی طرح پر جو غذا یہ ہی میدہ کی خمیری روٹی خوب پکی ہوئی تازے دودھ مین بھیگی ہوئی سے اور شکر
والے جلاب سے کہ چپاتیان پڑی ہون اور اوپر سے موٹے تازے مرغ ڈالدیے گئے ہون کیونکہ اس سے
بہت عمدہ خون پیدا ہوتا ہی اور انڈیکی نیمبرشت زردی ان بیمارون کے موافق ہوا کرتی ہی کیونکہ یہ جلد ہضم

تم ۔ علاج زحیر یعنی پیچش

ہوجاتی ہی اور جید غذا ہی زحیر یعنے پیچش بعضی اس مین کی حق ہوتی ہی گرم ورم سے کہ مستقیم آنت کو عارض ہوتا
ہی پس بیمار اس بات کا خیال کرتا ہی کہ اس کی آنتون مین ثقل رکا ہوا ہی ثقل کے دور کرنے کی خواہش مین
اسکے دفع کرنیکے واسطے پیچ کیا کرتا ہی یا صفراوی لذع کرنیوالی خلط سے یا بلغم شور سے کہ مستقیم آنت پر گرتا ہی
کہ اسمین لذع کرتا ہی پس پائیخانہ نکلنے لئے جاتا ہی اور قصد کرتا ہی تاکہ اسے دفع کردے یا ٹھنڈک سے کہ مقام
کو پہونچ جاتی ہی پھر وہ تکثیف سے کھنچاؤ کرتی ہی پس بیمار اس بات کا خیال کرتا ہی کہ یہان پر ثقل ہی کہ کھنچاؤ
کرتا ہی پس پیچ کر ہونے لگتا ہی یا سواری کی چیز کی سختی سے کہ وہ اوس مین کھنچاو کرتی ہی اور اذیت دیتی ہی پس
پیچ ہونے لگتا ہی اور اس مین سے بعضی باطل ہوتی ہی سو کھے رکے ہوئے ثقل سے پائیخانہ نکلنے مقام کے ادھر وار
کو کہ آنتین نچوڑ کرنیکے ساتھ اسکے نکالنے کا قصد کرتی ہین پس بیمار کے پیٹ مین پیچ ہونے لگتا ہی اور اکثر اوقات
چھیل ڈالتا ہی ثقل اپنی کھرکھراہٹ سے آنتون کو پس آنتونکے اندروار سطح پر جو لزوجت ہوتی ہی اسکے ٹھیراؤ کا موجب
ہوجاتا ہی تاکہ وہ لزوجت بڑے سخت کثیف ثقل مین پھرے اور خراش کرنیوالے صفرا یعنی اور آنتونکے جرم مین پھرے
اور طبیعت بھی جبکہ درد کے دور کرنے کا قصد کرتی ہی تو پائیخانہ نکلنے مقام مین جو ہوتا ہی اسے پیچ سے نکالتی ہی پس پہلی آنتون کی سطح
پر کی وہی لپٹی ہوئی رطوبت نکلتی ہی پھر خرالی رطوبتین جو مجانیکے قرب پہونچ چکی ہین نکلتی ہین پھر یہ وہم دبواتی ہین نکلی ہوئی

قبض کا ذکر

چپچپی رطوبتین ثفل کے عصارے کے نکلنے کا پیچ ہونے کے سبب سے اور ثفل کر حجاب کے نچوڑنیکے سبب سے دستونمین پھر اکثر
اوقات قبض کرنیوالی چیزون سے علاج کیا جاتا ہی نادانستگی کی جہت سے تو مار ڈالتا ہی اس سبب سے کہ ان قبض کرنیوالی
چیزون سے ثفل کی خشکی زیادہ ہوجاتی ہی اور شدت کے قولنج ہی یہ رکاؤ پہونچا دیتا ہی اور فرق یعنے سچی پیچش اور باطل
یعنے جھوٹی پیچش مین یہ ہی کہ باطل پیچش جن ثفل پیٹ مین عارض ہوا کرتا ہی ثفل سے بھرے ہونے کے سبب سے اور
مزاحمت کے سبب سے مجاورت سے پیٹھ مین اذیت اور اکثر اوقات اس پیچش کے ساتھ ہمیشہ کا مروڑا
ہوا کرتا ہی کہ نکلنے والی چیز کے نکلنے کے ساتھ جاتا نہین رہتا ہی آنتون کے اندر دار کی سطح پر کی چپچپی
رطوبتون کے نکل جانے سے جبتک کہ سوکھا ثفل باقی رہتا ہی اور اکثر اوقات یہ مروڑا قولنج کی حد
پر پہونچ جاتا ہی جبکہ سوکھا ثفل بہت ہوتا ہی اور سدہ شدت پکڑ جاتا ہی اور بھوک کی کمی معدے اور آنتونمین چیز کے
دفع کرنے پر طبیعت کے مشتاق ہونے سے اور یہ جذب کے منافی ہی اور سوکھے ثفل کا نکلنا چنے چنے کے برابر یا اس سے
بڑھکر یعنے وقتونمین پیچش کی حالت مین یا اسکے پہلے اور خشک غذائین ثفل کی خشک کرنیوالی پہلے کھائے ہونا اور ان
دونونمین فرق دریافت کرنیکی جید جنسونمین سے یہ ہی کہ خرنوب کے بیج نگل جائے پھر اگر وہ پایخانہ مین نکل آئین تو حق یعنی سچی
پیچش ہی اسواسطے کہ کوئی سدہ نہین ہی سوکھے ہوئے ثفل کا کہ ان بیجونکے نکلنے کو مانع آئے اور یہی حال اسکے سوا کا حلق

علاج

سے نیچے اتار لینے کا ہی بیجونمین سے جو ہضم ہونے سے گھل نہین جاتے ہین مثل اسبغول کے علاج لیکن باطل مین تو طبیعت
ملائم کی جائیگی اگر وہان حرارت ہوگی بنفشہ کے شربت کے مثل سے ریشہ خطمی اور بہدانہ کے لعابونکے ساتھ کیونکہ یہ چیزین
سوکھے ثفل کو ملائم کردیتی ہین اور اسکی سطح کو اور آنتون کی سطح کو بھگو دیتی ہین اور ان سے ثفل کو پھسلا دیتی ہین
یا بنفشہ کی معجون اس گرم پانی کے ساتھ کہ جس مین ریشہ خطمی اور بہدانہ جوش دیا گیا ہو اگر طبیعت کی بستگی قوی
ہوتی ہی اور اکثر اوقات املتاس کے مغز کے عصارہ کی روغن بادام کے یا کیترے کے یا رب سوس کے ساتھ احتیاج
پڑتی ہی اگر طبیعت کی بستگی قوی ہوتی ہی اور کبھی اسمین تنہا گرم پانی کافی ہوجاتا ہی اگر طبیعت کی بستگی تھوڑی سی ہوتی ہی پلایا
جائیگا اور اسمین بیمار بٹھایا جائیگا اور اکثر اوقات ملایم حقنونکی احتیاج پڑتی ہی اگر بستگی بہت قوی ہوتی ہی اور اوپر سے دوا
کے پلانے مین یہ ڈر ہوتا ہی کہ آنتون کی طرف خلط متوجہ ہو جائین اور کوئی رابعہ بنا دین اور حقنہ سے آمیزش کے پورا
عمل کرتا ہی کیونکہ اسکی قوت بے کسی آمیزش کے شکستہ نہین ہوتی ہی اور اسمین گوگل ڈالنا چاہئے کیونکہ گوگل غلیظ
فضلونکو پگھلا دیتا ہی اور انھین نکال دیتا ہی اور اس سبب سے کہ اسمین پایخانے کے مقام کی تقویت ہوتی ہی کیونکہ
یہی گوگل بواسیر کو فائدہ کرتا ہی اور غذا مثل ملوخیہ یا پالک کے ساگ کے یا خبازی کے کیونکہ یہ غذائین طبیعت کو
نرم کرتی ہین اور پھسلن پیدا کرتی ہین یا شوربے کے لیکن حق یعنے سچی پیچش بس جو کہ ٹھنڈک کے سبب سے ہوتی ہی
۱۱ تو اسمین قیر وطی کٹ کے تیل کے ساتھ ہی کیونکہ کٹ کا تیل تسخین کرتا ہی اور ٹھنڈک سے پیدا ہوئے قبض کو انکالنے کے ساتھ دور کردیتا ہی

ن: زحیر کا علاج

اور پائخانہ کے مقام اور آگے اور پیچھے کی تر سنگاہون کے درمیانکو اور پائخانہ کے مقام کے حلقے کو گرم کئے کپڑے سے سینکین گے یا گرم
گیہونکی بھوسی سے اور بٹھایا جائیگا ایسے گرم پانی مین کہ اسمین برہ اور جرانکس تسخین کیلئے اور بابونہ اور خطمی لٹکاؤ پیدا کرنیکے لئے جوش
کی ہوگی اور گرم حمام کی زمین پر بٹھایا جائیگا یا گرم اینٹ پر یا گرم نمدے پر بٹھایا جائیگا اور نری شراب کے لئے زیرے کے
ساتھ پینے سے اور آبزن سے عجیب فائدہ ہی خاص شراب مین سے قابض کیلئے کیونکہ قابض شراب عضو کی تقویت کرتی ہی
اور اسکے لازم دستونکو روکتی ہی اور جو کہ حرارت سے ہوتی ہی جیسا کہ ذوسنطار یا مین پائخانے کے مقام پر گرم خون
کے کثرت سے گزرنے سے عارض ہوتی ہی یا گرم خلط سے تو اسمین پوست خشخاش اور خطمی اور گلاب کے زیرے
کا نطول ہی کیونکہ یہ نطول ٹھنڈک کرتا ہی اور لٹکاؤ اور حذر کے کرنیسے درد کو تسکین دیتا ہی اور اس کی طرف فضلون
کے گرنے سے مانع آتا ہی اور اس کی طرف کے گرنے والے کا حبس کرتا ہی حاد اور گرم مادون مین سے اور پیچش کے
فتیلے مین کہ بنائے جاتے ہین گوندا اور کندر اور رسوت اور افیون سے درد کے زور سے ہونیکے وقت اور گوگل
کا مرہم ہی کہ گوگل سے خطمی کے بیجونکے لعاب مین حل کرکے اور موم سے اور تلی کے تیل سے اور گائیکی پنڈلی کے گودے سے
بنایا جاتا ہی اور بہرے دھنئے کی پانیکے ساتھ قیروطی ہی اور جو کہ ورم کے سبب سے ہوتی ہی تو اسمین فصد ہی اور دو دن
یا تین دن غذا کا چھوڑ دینا ہی لیکن فصد کرنیکا تو سبب یہ ہی تا کہ ورم کی طرف ورم کی بڑھانیوالی چیز رگونکی راہ سے
چلی نجائے لیکن غذا کے چھوڑنے کا تو سبب یہ ہی تا کہ آنتونکی راہ سے ورم کی طرف اسکی بڑھانیوالی چیز چلی نجائے
اور ورم کا علاج ہی ابتدا مین پھیر دینے والی دواؤنکے اور انتہا مین اور انتہا کے بعد پکانے والی اور تحلیل والی
چیزون کے استعمال سے اور جو کہ سواری کی سختی سے ہوتی ہی تو اسمین روغن گل اور انڈے کی زردی اور گوگل ملگرم
ہی کیونکہ یہ لٹکاؤ اور تلیین کرتا ہی اور زحیر کو یعنے ایک قسم کے تشنج کو دور کردیتا ہی اور اکثر پیچش کو سینک اور لطیف
گرمی دینا اور ملگرم نطول فائدہ کرتا ہی اور ٹھنڈی چیز مضر پڑتی ہی فعلی ٹھنڈی چیز اگر حرارت سے ہوتی ہی اس لئے

ن: یرقان اور اسکی اقسام کا بیان

کہ عضو ٹھیٹے والا والا ہوتا ہی اور بہتیرا ایک فعلی ٹھنڈی چیز سے مضرت پاتا ہی اور بہر ایک غلیظ خلط پیدا کرنیوالی چیز اسے
مضر پڑتی ہی کیونکہ اس خلط کی شان سے یہ ہی کہ مستقیم آنت کی طرف مین ٹھہر جایا کرتا ہی پھر پیچش کو پیدا کردیتا ہی اور بہت
کے امراض کالا اور زرد یرقان اور ان دونون کا مجتمع ہوجانا یرقان ایک کھلا ہوا تغیر اس سے غصے سے اور ڈر سے
اور اسکی مثل سے پیدا ہوا تغیر نکل جاتا ہی رنگ کا ہوتا ہی اس سے وہ تغیر نکلتا ہی کہ مقدار سے پیدا ہوتا ہی
مثل بڑھنے کے اور خشک ہونے سے زردی کی طرف ایک بار اور سیاہی کی طرف دوسری بار یا ان
دونون کے مجتمع ہونے کی طرف تیسری بار اس سے کوڑھ اور اس کے مثل اس سے نکل جاتے ہین
مثل معدیکے بیمار کے اور کلیجے کے ضعف کے بیمار کے رنگ کے اور اسکا سبب صفرا کی کثرت پہلی قسم مین اور سودے
کی دوسری قسم مین یا ان دونون کی کثرت تیسری قسم مین یا دونونکے استفراغ کا ممتنع ہونا یا ایک کا دونون مین سے

یرقان

ایک کی استفراغ کا اور ان دونون کا مندفع ہونا یا ان دونون مین سے ایک کا جلد کی جہت مین مندفع ہونا اور یہ دونون
جلد کی جہت مین مندفع نہین ہوتے ہین مگر اس سبب سے کہ طبیعت ان دونون سے کراہت رکھتی ہی کیونکہ ان دونون کو
انکی مزاج کی خشکی نے غذا پڑنے سے بعد ہوتا ہی برخلاف خون اور بلغم کے کہ جب یہ دونون بہت ہو جاتے ہین تو
انکی رطوبت اور غذا پڑنیکی صلاحیت کے سبب سے طبیعت ان سے ایسی کراہت نہین رکھتی ہی کہ وہ اس دفع کی موجب
ہو جائے اور اکثر یرقان کبھی غذاؤن کے سبب سے ہوتا ہی اور کبھی اسکے سوا کے سبب سے ہوتا ہی لیکن غذاؤن سے تو وہ ہر چیز جو
صفرے کو یا سودے کو ذات سے پیدا کرتی ہی لیکن جو چیز کہ ذات سے صفرے کو پیدا کرتی ہی تو مثل گرم غذاؤن کے ہی لیکن جو چیز
سودیکو پیدا کرتی ہی تو مثل گرم غلیظ غذاؤنکے ہی یا ان دونون کی پیدائش جلد تحلیل ہو جانے سے ہی لیکن صفرے کی
پیدا کرنے والی تو مثل میٹھی چکنی غذاؤن کے ہین لیکن سودیکی تو مثل گرم خشک غلیظ غذاؤن کے ہین لیکن غذاؤن کی
سوا ایس یا تو بدنی ٹھنڈک ہی شدت کی کہ خون کو جما دیتی ہی اور اسے بنا دیتی ہی سودا یا بدنی گرمی کے سبب سے کہ شدت کی
ہوتی ہی کہ اسے صفرے پر متغیر کر دیتی ہی شدت سے مشتعل ہونے سے یا اسے جلا دیتی ہی اور بنا دیتی ہی سودا اور یہ بدنی
ٹھنڈک یا بدنی گرمی یا تو کلیجے کے مزاج کے سبب سے ہوتی ہی اس طرح پر کہ کلیجے مین شدت سے گرمی ہوتی ہی
کہ خون کو جلا کر سودا بنا دیتی ہی یا شدت سے ٹھنڈک ہوتی ہی کہ خون کو جما کر تہ نشین کر دیتی ہی یا سارے بدن
کے مزاج کے سبب سے ہوتی ہی اس طرح پر کہ بدن شدت سے گرم ہو یا شدت سے ٹھنڈا ہو یا کسی عرضی
سبب سے ہوتا ہی بدنی ٹھنڈک پر معطوف ہی مثل جرارہ قسم کے بچھو اور سانپ کے اور ایک قسم کی بھڑون
کے کاٹنے کے کہ وہ بھڑین جنیت ہوتی ہین یا افراط کی ہوا کی گرمی سے یا ٹھنڈک سے پھر ان دونون سے
وہی بات پیدا ہوتی ہی جو بدنی سے پیدا ہوا کرتی ہی لیکن استفراغ کا ممتنع ہونا بس لیکن زرد یرقان مین یا
تو سدے کے سبب سے ہی کہ کلیجے سے پتے کی طرف کی نالی مین پڑ جاتا ہی بس وہ کلیجے سے صفرے کے استفراغ
کا مانع ہوتا ہی یا پتے سے آنتون کی طرف کی نالی مین ہوتا ہی بس پتے سے صفرے کے استفراغ کا مانع ہوتا
ہی اور جب پتے سے صفرا آنتون کی طرف مندفع نہین ہوتا ہی تو کلیجے سے بھی پتے کی طرف مندفع نہین
ہوتا ہی اور ان دونون مین یعنے ان دونون سدون مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ طبیعت یعنے پائخانہ دوسرے
مین اور یہ وہ سدہ ہی جو پتے سے آنتون کیطرف کی نالی مین ہوتا ہی یکبارگی سفید پڑ جاتا ہی اس سبب سے
کہ اس سدے کے عارض ہونے کے وقت صفرے کا آنتونکی طرف آنا منقطع ہو جاتا ہی برخلاف پہلے مین کے اسلئے کہ
وہ تھوڑا تھوڑا کر کے سفید ہوتا ہی کیونکہ جسقدر صفرا کہ پتے مین ہوا کرتا ہی وہ آنتون کی طرف مندفع ہوتا رہتا ہی اور پائخانہ
رنگین ہوئے جاتا ہی یہان تک کہ اس مین کا صفرا ہو چکتا ہی اور ہر روز رنگ گھٹتا جاتا ہی کیونکہ جس قدر صفرا کہ
پتے سے دوسری دن مندفع ہوتا ہی وہ پہلے دنکے مندفع صفرے کی مقدار بھر نہین ہوتا ہی اسلئے کہ دوسرے دنکا

اکم ہوتا ہی یا کالے یرقان مین لیس یا تو سدہ جگر .... تلی کی طرف کی نالی مین یا تلی سے معدے کی طرف کی نالی مین ہوتا ہی اور ان
فرق — دونوکمین فرق یون کیا جاتا ہی کہ دوسرے مین بھوک جب .... ہو جاتی ہی اس سبب سے کہ فم معدہ پر سودے کی
ریزش منقطع ہو جاتی ہی برخلاف پہلے کی بھوک کے کیونکہ سودے مین سے کچھ تلی مین باقی رہجاتا ہی پس تھوڑا تھوڑا
گرکے فم معدہ پر گرا کرتا ہی یہانتک کہ ہو چکتا ہی اور سدہ ان دونون نالیون مین دونون قسمون مین کبھی ورم
کے سبب سے ہوتا ہی ان دونون مین کے یا ان دونون کے پاس مین کے کہ ان دونون نالیون کو دبنے سکڑنے سے
بند کر دیتا ہی اور کبھی ورم کے سوا سے ہوتا ہی جیسے کہ جسوقت صفرے مین سے بہت کچھ ان دونون کی طرف بہ آئے
پھر ان دونون کو زردیرقان مین بند کر دیتا ہی یا سودے مین سے بہت کچھ ان دونون کی طرف بہ آئے یا ان دونون
کی طرف بہت سا بہتا ہوا بلغم بہ آئے یا ان دونون مین زائد گوشت اگ آئے یا مسا نکل آئے اور یرقان کا مادہ
سڑا ہوا نہین ہوتا ہی نہین تو بخار کا موجب ہو جائیگا مادہ ایک دن بیچ کے بخار کا زرد یرقان مین اور چوتھے
علاج — دن کے بخار کا کالے یرقان مین علاج مزاج کی تعدیل کی جائیگی گرم یا ٹھنڈے کی کہ مادے کا پیدا کرنے والا
ہی ضد والی چیز سے اور زہر کا علاج کیا جائے گا ان چیزون سے کہ اخیر کتاب مین مذکور ہین اور سدے کھولے
جائینگے ان چیزون سے کہ ہم بیان کر چکے ہین سدون کے کھولنے مین کلیجے کے امراض مین اور موجود مادے
کا دستون سے اور قی سے استفراغ کیا جائیگا کیونکہ دست اور قی دونون باوجود یرقان کے مادے کے استفراغ
کرنیکے مادے کی تحریک ان حرکتون کی خلاف جہت مین کرتے ہین کہ وہ یرقان کے پیدا کرنیوالے ہین اور
مادیکو جلدی سے اس طرف لیجاتے ہین کہ جدھر سے استفراغ کے ساتھ نکلتا ہی اور حمام کے ساتھ پسینا
لانیسے کیونکہ حمام جلد مین ڈھیلاؤ پیدا کرتا ہی اور مسام کی تفتیح کرتا ہی اور انھین کشادہ کرتا ہی اور مواد کو رقیق
کرتا ہی پھر مادیکو خود جلد سے نکال دیتا ہی اور اس سے خود مرض جاتا رہتا ہی اور اس مین مادے کی حرکت
کا اور رئیس اور شریف عضوون پر مادے کے گذر کرنے کا ڈر نہین کیا جاتا ہی جیسا کہ دستون کا ڈر
کیا جاتا ہی اور اسی طرح پر ہی بیٹھنا آبزن مین اور اسکا استعمال یرقان کے پیدا کرنے والے مادے
کی مدت کے منقطع ہو جانیکے بعد اور ظاہر بدن کی طرف اور مادیکے منجذب ہو آنیسے اطمینان ہونیکے بعد سزاوار
ہی تاکہ عمق بدن سے بہت سے مواد آبزن کے وقت ظاہر جلد کی طرف حرکت نکر بیٹھین تو اس مین بہت سے
عضوون پر کہ جن جن پر ہوتے ہوئے آئین ضرر پہونچے اور اسمین یہ بھی مضرت ہی کہ یرقان مین زیادتی ہو جائے
گی کیونکہ جو مادہ کہ جلد کی طرف حرکت کر کے آجائیگا جلد کے منفذون کی تنگی کے سبب سے اسکا نکال ڈالنا آسان
نہ پڑیگا اور یہ بھی مضرت ہی کہ جلد مین اسکے مدت دراز تک باقی رہنے کے وقت ظاہر کے سارے عضوون کو مضرت
پہونچتی ہی پینے کی چیزین ہری کاسنی کا پانی تنہا یا اجمود کے پانی کے ساتھ سادہ سکنجبین یا بزوری کے ساتھ مزاجکی

یرقان

گرمی سردی کے مطابق یا کھٹے میٹھے انارون کا زلال سکنجبین کے ساتھ [illegible] بین یا دینار ی یا آبجو جڑون کے شربت کے
ساتھ کاسنی کے سوداوی یرقان کیلئے استفراغ کرنے دا [illegible] ن ریوند چینی سکنجبین کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی
غاریقون اور ریوند چینی اور شاہترہ بھی [illegible] بین جیدہ مسہل صفراوی کے لئے شاہترے کا پانی ایکسو ستر درم کہ اسمین بڑے
آلو بخارے دس دانے ایلیس درم ککڑی کے بیج اور کھیرے کے بیج اور زرشک ہر ایک تین درم غاریقون ایکدرم
جوش کیجاوین تک کہ نصف باقی رہجائے اور چھان لیا جائے اور پندرہ درم املتاس کا لب اور روغن بادام نصف
درم اور ریوند نصف درم ملا دین دوسرا سوداوی کیلئے افتیمونکا جوشاندہ بہتر ہے کیونکہ ہر طرح اپنے قبض کے سبب سے
نالیونکو اور مسامونکو تنگ کردیتی ہے پھر اس غلیظ سوداوی مادہ کا مندفع ہونا دشوار پڑجاتا ہے اور جبکہ یرقان سدے یا ورم کا تابع
ہوا ہے تو بھی اسمین کا ترک کرنا ادب ہے اور اسی کے لئے بھی یعنے مسہلوںمین سے اور سوداوی کے لئے ہے افتیمون اور اسطوخودوس
اور غاریقون اور ریوند اور حجر ارمنی دھویا ہوا ہر ایک نصف درم بادام کے روغن مین چکنا کرین گے اور املتاس
کے لب مین خمیر کئے جائین گے اور گولیان بنائی جائینگی اور گرم پانی کے ساتھ پھنکائی جائین گی یقینی یعنے قے لانیوالی
چیزین مولی سکنجبین مین بھگوئی ہوئی ملائی جائے گی سکنجبین گرم پانی مین اور بیج مولی کا عصارہ سکنجبین اور نمک
کے ساتھ گرم پانی مین معرق یعنے پسینا لانیوالی چیزین اس مین سے جسکا تجربہ کرلیا گیا ہے وہ پالک کی جڑونکا پلانا
ہے کیونکہ یہ جڑین جلد کو اور اسکے اطراف کو فضلون سے پاک کرتی ہین اور انکو تحلیل کر ڈالتی ہین اور اسی
سبب سے بیدالون کی اور دالون کی کھچلی کو مفید پڑتی ہین اور دھوپ مین کھڑا کیا جاوے پھر دھوپ مین
پھرے یہان تک کہ پنڈا گرما جائے پس فضلے رقیق ہو جائین گے اور باہر نکلین گے اور شدت کی پیاس لگ
آئے تاکہ پانی کا جذب کرلینا اعضاء مین شدت پکڑ جائے پھر جوشاندہ پرسیاوشان اور مجیٹھ اور لو دینے
کا ملایا جائیگا پس یہ اسی وقت زرد پسینے کے ساتھ شفا دے گا اور ہمیشہ آبزن مین بیٹھے رہنا ان پانیون
کے کہ جس مین پرسیاوشان اور بابونہ اور مرہٹی اور کاہو جوش ہوا ہو مفید ہوتا ہے کیون کہ یہ
آبزن جلد مین لٹکاؤ پیدا کرتا ہے اور مسام کی تفتیح کرتا ہے اور فضلون کو رقیق کرتا ہے اور انکو بہا دیتا
ہے اور جلد کے باہر دار کو جذب کر لاتا ہے غذائین اوگرا شوربے کا یا کچھلی شوربے کے ساتھ کیونکہ کچھلی
خاصیت سے یرقان کو فائدہ کرتی ہے یہان تک کہ کچھلی کا دیکھنا یرقان کو مفید پڑتا ہے یا انار کے دانون کا اوگرا یا
کاسنی کا اوگرا پکا ہوا سرکے اور شکر کے ساتھ یا کاسنی توے مین بھنی ہوئی روغن بادام مین سرکے سے
کھٹی کی ہوئی یا بے کھٹی کی ہوئی یا آبجو شکر کے ساتھ یا کاہو کی پتی پکی ہوئی اور سرکہ یا مرغیون کے
چوزے انار کے دانے اور مویز منقون کے ساتھ یا مویز منقے اور سرکہ اور ماہی کچھلی کا گوشت اور ار کرنیکے
سبب سے یرقانیونکو مفید پڑتا ہے اور اپنے مین کی جلاو کے سبب سے اور سوکھے ہوئے کیچوے جبکہ پیس ڈالے جائین اور بیمار کو پلا دے

تلی کی سوجن اور پھولن

جائین تو اوسی وقت اچھا ہو جائیگا اور رار کرنیکے سبب سے [illegible]
ہین گلاب اور ہرے دھنیئے کا پانی اور جبکہ یرقان کا سدہ سے [illegible] ہین ان چیزونمین سے جو آنکھ ہین کی زردی کو دھو ڈالتی
سے ہوتا ہی تو اس کے اچھے ہونے کے امید نہین پڑتی ہی اسکے دور کرنے سے اور [illegible] کے گوشت بھر لانے سے یا زاید گوشت
کے عاجز ہونے کے سبب سے تلی کی سوجن اور اسکی پھولن تلی کا ورم اکثر سوداوی ہوتا ہی [illegible] نے سے دواؤن کی قوتون
ریزش کی جگہ ہوتی ہی اور اسلئے کہ تلی ذات سے مواد کو سوداویت پر متغیر کر لیتی ہی کیونکہ تلی کا جوہر سوداوی [illegible] کہ تلی سودے کے
اور اسکے بعد کثرت مین خون سے پیدا ورم ہوتا ہی کیون کہ تلی کی غذا وہی گاڑھا خون ہوا کرتا ہی لیکن اس خون کا
استحالہ سودے کی طرف جلد ہو جاتا ہی کیون کہ سودا اس خون پر غالب ہوا کرتا ہی جو تلی کی طرف آتا
ہی اور اس سبب سے کہ تلی خون کو سودے پر مستحیل کر لیتی ہی اور کبھی بلغم سے ورم ہوتا ہی اور صفرے سے کبھی ہوتا ہی
اور یہ دونون ورم نادر ہین لیکن بلغم کے تو نادر ہونے کا یہ سبب ہی کہ بلغم کا تلی مین نفوذ کر جانا نہایت مرتبہ
نادر ہوتا ہی کیون کہ کلیجے اور تلی مین کی نالی فقط سوداوی خون کے نفوذ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہی
اور کلیجے کی شان سے یہ نہین ہی کہ بلغمی فضلون کو تلی مین دفع کرے اور نہ تلی کی شان سے یہ ہی کہ بلغم کو اپنی
طرف جذب کرے بلکہ تلی کی شان سے بلغم کو اپنے اوپر سے دفع کر دیتا ہی کیون کہ تلی کو بلغم سے منافات ہی
اور بلغم کی پیدائیش تلی مین فقط اس طرح پر ہو جاتی ہی کہ سوداوی خون کے ساتھ کچا مادہ نفوذ کر جاتا ہی کہ وہ بلغم
پر مستحیل ہو جایا کرتا ہی جبکہ وہ اس مین ہضم ہوتا ہی اور اس مین کوئی شک نہین کہ ایسے کچے مادے کا تلی مین نفوذ کرنا
نہایت درجہ کم ہوا کرتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور اگر نفوذ بھی کر جائے اور بلغم پر مستحیل بھی ہو جائے تو
بھی اسکی اتنی مقدار نہ ٹھیرے گی کہ جس سے ورم پیدا ہو جائے لیکن صفرے سے نہونے کا تو سبب یہ ہی کہ بیان ہو چکا
ہی کہ شرک نامی صفرے کی نفوذ کرنے کے لئے نہین پیدا کی گئی ہی اور اس سبب سے کہ تلی طبیعت سے سوداوی
ارضی فضلون کو جذب کیا کرتی ہی نہ صفراوی رقیق فضلون کو بلکہ صفراوی فضلون کو طبیعت سے اپنے اوپر سے
دفع کر دیتی ہی اور ان صفراوی فضلون کی تلی مین پیدائیش بھی نادر ہوتی ہی کیون کہ تلی اپنے مین کی چیز کو ارضیت پر متغیر
کر لیتی ہی اور صفرے کی پیدائیش تلی مین فقط جبھی ممکن ہوتی ہی جب تلی کا مزاج گرم ہو جاتا ہی بس جو خون کہ اسمین ہوتا ہی آگ سے
جلا دیتی ہی پھر اسمین کے لطیف کو صفرا کر کے اور کثیف کو سودا کر کے پیدا کر دیتی ہی اور اکثر جو ورم ہوتا ہی وہ تلی کے پیچھے
وارد مادے کے بوجھل ہونیکے سبب سے ہوا کرتا ہی ورم کے پیدا کرنیوالے مادیکے بوجھل ہونیکے سبب سے اور ورم مین اور نفخ یعنے
پھولن مین ثقل کے ساتھ فرق ہوتا ہی اور ورم مین چھونے سے دکھتا ہی ذرا سا چھونا ہو یا بہت سا لیکن تھوڑے سے چھونے مین
دکھنے کا تو سبب یہ ہی کہ چھونیکے وقت کھنچاو زیادہ ہو جاتا ہی لیکن بہت سے چھونے مین دکھنے کی تو وجہ یہ ہی کہ اس سے مادہ گرم متحلل ہو جاتا
ہی اور اس مادیکا حجم چھونیسے زیادہ ہو جاتا ہی اور پھولن کو تسکین دیتا ہی بہت سا چھونا اس سبب سے کہ بہت چھونا ریح کو

تلی کی گرمی اور ورمون

لطف کرتا ہی اور رقیق کرتا ہی پس ریح تحلیل ہوجاتی ہی اور اکثر اوقات اسوقت مین یعنے دبانے کیوقت گڑگڑاہٹ پیدا ہوتی ہی ورم مین اور نفخ مین اور گڑگڑاہٹ کا سبب ... ریاح کا اس کے پاس والی آنتون مین بند ہوجاتا ہی یعنے تلی کے پاس والی مین ورم کے ... اس کی مزاحمت کرنیکے سبب سے خلطی یا ریحی ورم کے اس سبب سے کہ انکین نچوڑ کر ... انمین قبض کرتا ہی پس انکی تجویف تنگ ہوجاتی ہی اور انمین ریح بند ہوجاتی ہی اور دبانے کیوقت یہ ریاح اپنے ٹھہرنے کے مقام سے حرکت کرتے ہین پس گڑگڑاہٹ پیدا ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے یعنے ورم کے ساتھ آنتون سے تلی کے مزاحمت کرنیکے سبب سے ان بیمارون کو قولنج بہت عارض ہوا کرتا ہی آنتونمین سوکھ جانے تک ثفل کے محتبس ہونیکے سبب سے اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی اور کم کم انکین نزلے عارض ہوا کرتے ہین کیونکہ نزلہ رقیق مادے سے ہوا کرتا کرتا ہی کہ اس مادے کو اعضا کے سوراخون مین اتر آنا ممکن ہوتا ہی اور نزلے کے بیمار مین سوداوی غلیظ مادے تلی کے ورم کی موجب بہت نہین ہوا کرتے ہین اور اگر اس بیمار کو ایسا احتراق عارض ہو کہ وہ اسکے مواد کو خاک کر ڈالے اور نزلہ کی صلاحیت رکھنے والی رطوبتون کو سکھا ڈالے تو اس سے تلی عارض ہوجاتی ہی اور اسکا نزلہ کم ہوجاتا ہی اور مطحول یعنے تلی کے مریض کے لئے دونون ہتھیلیونکا اور دونون زانوون کا اور دونون قدمون کا گرم رہنا حرارت کے بھاگ جانیسے ہاتھ پاؤن کیطرف اصلی حرارت کے فم معدہ سے سودے کے گرنے کیوقت عارض ہوتا ہی رد کی سودیکی تلی سے سودلیسے تلی کے بھرے ہونے کے سبب سے معدے کے منھ پر کیونکہ ان دونون مین اس نالی کے سبب سے پہلے جس سے سودا تلی سے فم معدہ پر گرتا ہی مشارکت ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اصلی حرارت جو تلی مین ہوا کرتی ہی وہ ہاتھ پاؤن کی طرف ورم کے سبب سے بھاگ جایا کرتی ہی اور ناک اور دونون کانون کی طرف کا ٹھنڈا ہونا اسلئے ہی ان دونون کا خون رقیق ہوتا ہی اور اسلئے کہ یہ دونون جلدی سے ٹھنڈک کو قبول کر لیتے ہین اسلئے کہ تلی طبیعت سے خون کی تلچھٹ کو اور اسکے گاڑھے کو جذب کرتی ہی اور جبکہ تلی سوج جاتی ہی تو تلی کا اسے جذب کرنا بہت ہوجاتا ہی اور اسمین کلام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ورم پیدا کرنیوالے مادے کا حاصل ہونا فقط طبیعت کے خون کی تلچھٹ کو بہت دفع کرنے سے ہوا کرتا ہی پس خون اس سبب سے رقیق ہوتا ہی پھر تلی کی طرف خون مندفع ہوتا ہی جو تلچھٹ سے طبیعی مقدار پر پیدا ہوتا ہی پس خون اپنے طبیعی قوام پر پھر کر نہین آتا ہی اور ہمیشہ پتلا رہتا ہی خاص اس خون مین جو اوپر دار مین ہوتا ہی اور پتلا خون زیادہ لطیف اور حرارت مین کم اور ٹھنڈک کے قبول کرنے کی صلاحیت شدت سے رکھتا ہی اور اسلئے کہ ناک اور کان اپنے مین گوشت اور خون کی کمی کے سبب سے اور اپنے مین بیٹھے والے اور کری والے جزون کی کثرت سے ہونیکے سبب سے اور اپنے ٹھنڈی ہوا کے لئے کھلے رہنے کے سبب سے ٹھنڈک کو جلدی سے قبول کر لیا کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مطحول یعنے تلی والے مین کلیجے کے ضعف ہونیکے سبب سے خون کی پیدائش کم ہوتی ہی اور جو کچھ خون پیدا ہوتا ہی

اور وجہ بہت بیہوش مرض ... جذب کا وجہ یہی ہوتا ہی ۱۲۱۲ ۱۲۱۷

[illegible]

وہ غلیظ سوداوی ہوتا ہی پھر سارے تلچھٹ والے بھاری اجزا اپنے نیچے کو جانیکے سبب سے ہاتھ پانون کیطرف سیلان کرتے ہین اور اسی سبب سے ہاتھ پانون گرم رہا کرتے ہین اور جو کچھ اس خونمین سے اوپر وار کو جاتا ہی وہ تھوڑا سا پتلا ہوا کرتا ہی اسسے جلد لیسے ٹھنڈک عارض ہوجایا کرتی ہی اور جب کہ تلی بڑی ہوجاتی ہی تو سانس تنگی کرنے لگتی ہی کیونکہ تلی حجاب سے مزاحمت کرتی ہی اور اسے پورے پھیلاؤ سے مانع آتی ہی اور اسلئے کہ تلی مین اور حجاب مین جبکہ مشارکت تھوڑی سی ہوتی ہی تو تلی کے ورم سے مزاحمت نہین پیدا ہوتی ہی مگر جبکہ ورم نہایت عظیم ہوتا ہی اور پیٹ بڑا ہوجاتا ہی کیونکہ تلی پیچھے کی پسلیون پر ڈھنکی نہین ہوتی ہی اسلئے کہ تلی کا مقام نیچے وار ہوتا ہی پھر جب تلی بڑی ہوجاتی ہی تو اسطرحکا پیٹ بڑا ہوجاتا ہی کہ اسکا حس سے ادراک ہونے لگتا ہی اور کلیجہ ضعیف ہوجاتا ہی کیونکہ ٹھنڈا خشک کلیجے کے طبیعی مزاج کے منافی مزاج غالب آجاتا ہی اور تلی بھی بہت بڑھتی ہی جب اس کا بڑھانیوالا مادہ بہت ہوا کرتا ہی اور اسطرح پر تبھی ہوتا ہی جب کلیجے کا مزاج آفت رسیدہ اس مادیکی پیدائش کے مناسب ہوا کرتا ہی اور رنگ سیاہی اور زردی اور تیرگی پر متغیر ہوجاتا ہی جبکہ کلیجہ اپنے فاسد مزاج کے سبب سے سودیکے پیدا کرنے کی شدت رکھتا ہی خاص جسوقت یہ کہ تلی کا جذب باوجود اپنے بڑے ہونیکے ضعیف ہوجاتا ہی لیکن سیاہی اور تیرگی کے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ سوداوی خون غالب ہوتا ہی اور زردیکا سبب یہ ہی کہ حاد خون غالب ہوتا ہی اور گردن پتلی پڑجاتی ہی اس سبب سے سارا بدن دبلا پتلا ہوجاتا ہی اور اس سببسے کہ خون اپنی غلاظت اور ارضیت کے سبب سے نیچے وار کو میلان کرتا ہی اور اسی سبب سے بہت سے قرحے دونون پنڈلیون مین پڑجایا کرتے ہین پھر جو خون کہ اوپر وار کو چڑھتا ہی پتلا ہوتا ہی متین نہین ہوتا ہی پھر اس سے جیسا کہ چاہئے ویسا گوشت نہین پیدا ہوتا ہی اور جھک جاتی ہی کیونکہ جب گردن پتلی پڑجاتی ہی تو سر کے اوٹھانے سے ضعیف پڑجاتی ہی اور جبکہ تلی بڑی ہوجاتی ہی تو بدن دبلا ہوجاتا ہی کیون کہ یہ پہلے کلیجے کی قوت کو ضد ہونے سے شدت کا سست کردیتی ہی پھر جید خون کا پیدا ہونا کم ہوجاتا ہی اور اس سببسے کہ تلی اپنے بڑے ہونیکے سببسے اس تھوڑے سے خون مین سے بہت کچھ جذب کرلیتی ہی کیونکہ ہر ایک بڑے عضو کی غذا کا بہت ہونا ضروری ہوتا ہی اور اسوقت مین بدن کی غذا کم رہجائیگی اور یہ بات جب ہی کہ جب تلی کا بڑا ہونا ورم کی وجہ سے ہو لیکن جب تلی کا بڑا ہونا ورم سے ہوتا ہی تو سبب یہ ہی کہ کلیجے مین تہ نشین خون کے پیدا ہونیکی کثرت ہوجاتی ہی اور اس تلچھٹ خون کو طبیعت تلی پر پھینکدیا کرتی ہی اور جب کہ تلی چھوٹی ہوتی ہی تو بدن فربہ ہوجاتا ہی اس کی ضد ہونے سے علاج قوی تدبیر کا استعمال تلی کے درمونمین اور کلیجے کے ورمون مین اور قوی تفتیح کرنے والی چیزون کا استعمال کیا جائیگا کیونکہ ان چیزون کی قوتین اس مین گذرنے سے ٹوٹ جاتی ہین کلیجے مین گذرنے سے اس لئے کہ ان چیزون کا نفوذ تلی مین بے کلیجے مین گذرے ہوئے ممکن نہین ہی بس اسی سبب سے انکا قوی ہونا ضرور ہی تاکہ انکی قوتین تلی تک پہونچنے کے بعد مرض کے دفع کرنے مین کافی اور وافی رہین اور قوی تفتیح کے مفتح ہونا چاہئے تاکہ

علاج

جلد لیسے تلی تک قوت کی شدت ٹوٹنے کے پہلے پہونچ جائین اور اسلئے کہ تلی کا مقام بہت دور ہوتا ہی بس دواؤن
کی قوتین اس طولانی مسافت مین ٹوٹ جائینگی اور اسلئے کہ تلی کا جوہر بہت غلیظ ہوتا ہی بس قوی دواء کی احتیاج
رکھتا ہی کیونکہ غلیظ کثیف کا اثر کو قبول کرنا بہت دشوار ہوتا ہی اور قوی تفتیح کرنے والے کی احتیاج رکھتا ہی تاکہ
وہ اس کے اندر دار نفوذ کرنے پر قوت رکھے اور ان چیزونمین سے جو اس سے خصوصیت رکھتی ہین اور انتہاء کا اسے
فائدہ کرتی ہین یہ ہی کہ مطحول یعنے تلی والے کو اس کے موت کے تین چلو تر کے ہر روز پلائے جائین تو وہ دس دنکے
قریب مین اچھا ہوجائیگا شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ ایک مطحول آدمی کو دیکھا کہ اسے حکم ہوا کہ اپنے موتکے تین چلو موتے
مین وہ ہر روز پی لیا کرے بس وہ اس سے اچھا ہوگیا اور تجربہ کیا گیا تو عجیب پایا گیا اور کہا گیا ہی کہ جنگلی بیاز کا تلی والے
کی تلی پر لگانا اسے اچھا کردیتا ہی اور اسکی تلی کو پگھلا دیتا ہی اکتالیس دن مین شیخ بوعلی سینا نے اسی طرح پر قانون
گی مفردات مین ذکر کیا ہی پینے کی چیزین شربت سکنجبین بزوری اور جڑون کا شربت اور قرص کبر اور شربت
دیناری اور سکنجبین سادہ یا سونف کا پانی اور اجمود کا پانی عنصلی سکنجبین کے ساتھ یا عنصلی سکنجبین جڑونکے شربت
کے ساتھ اور تریاق کبیر مفید پڑتی ہی خاص لفحہ یعنے پھولن کے لئے اور اگر اسکے ساتھ قوی حرارت ہو تو خرفے کے بیجونکا
شیرہ کیونکہ خرفے کیلئے تلی کے ورمون کے اور سختیون کے تحلیل کرنے مین ایک طرحکی خاصیت ہی اور لکڑی کے
بیجون کا شیرہ تفتیح کے لئے سادہ سکنجبین کے ساتھ اور دو درم سوکھی لوکی کے چھلکے سکنجبین کے ساتھ مین کیونکہ ان
چھلکون کے لئے تلی کے تحلیل کرنے مین ایک قسم کی خاصیت ہوتی ہی لیکن کاسنی کے بیج تو کہا گیا ہی کہ وہ تلی کو مضر ہوتے
ہین لیکن یہ کہنا درست نہین اور شیخ بوعلی سینا نے انھین تلی کے گرم ورمون مین بیان کیا ہی غذائین جہانتک
ممکن ہو غذاء کا کم کردینا واجب ہی اس سبب سے کہ معدہ ان مرضون مین ٹھنڈا پڑجاتا ہی اور معدے سے
اصلی حرارت بھاگ جاتی ہی پھر معدے مین غذاء فاسد پڑجاتی ہی اور جب غذاء فاسد پڑجاتی ہی تو اس
سے غلیظ خلط پیدا ہوتا ہی کہ وہ طبیعت سے تلی پر مندفع ہوجاتا ہی پھر اس کا ورم بڑھجاتا ہی اور لطیف کی
جائیگی غذاء کیونکہ غلیظ غذاء غلیظ خون کو پیدا کرتی ہی کہ تلی کیطرف دفع ہوتا ہی اور ہر ایک سوداوی غذاء سے پرہیز کیا
جائیگا مثل مسور کے اور کباب کے اور کھمبی کے اور بینگن کے اور فربہ مرغ اور چوزے لازم کرلیجائینگے خاص فربہ کیونکہ
مرغ کے چوزے خونکو تر کرتے ہین اور اس کی تعدیل کرتے ہین اور سوداویکو توڑتے ہین اور سرکے کو لعضے وقتون
مین کیونکہ سرکہ تقطیع کرتا ہی اور تلطیف کرتا ہی اور اسے تلی جذب کرلیتی ہی کیونکہ اسمین سودے کی ترشی کے مشابہ
ترشی ہوا کرتی ہی انجیر کے ساتھ کیونکہ انجیر اپنی حرارت اور لطافت سے سخت ورمون کو نضج دیتا
ہی اور انھین تحلیل کرتا ہی اور انھین نرم کرتا ہی یا انیسون کے ساتھ کیونکہ انیسون تلی کے سددون کو کھول
دیتا ہی یا کبر کے ساتھ اور کبر کے لئے فائدہ کرنے مین بہت بڑی خاصیت ہوتی ہی تلی کو کیونکہ کبر مختلف متضاد

قوتون سے مرکب ہے اُسکا سبب یہ ہی کہ کبر جلا کرتا ہی اور تنقیہ اور تفتیح اور تقطیع کرتا ہی اپنی تلخی کے سبب سے اور اپنی تیزی کے سبب سے تحلیل اور تسخین کرتا ہی اور اپنے قبض کے سبب سے جمع کرتا ہی اور مضبوط کرتا ہی پس اسی سبب سے تلی کے جرم کی تقویت کرتا ہی اور تحلیل سے اسمے ضعف عارض نہین ہوتا ہی لگانے کی دوا مین جیسے اشق یعنی کاندر اور اسقولوقندریون بعضے کہتے ہین کہ یہ رومی کبر کی جڑ ہی پس اسکے لیے بہت بڑی خاصیت ہی تلی کے باب مین پینے اور لگانے سے اور عنصلی سرکہ مین استعمال کیا جاتا ہی پرہیز اور تلطیف اور کچھ دن دوا کرنے کے اور حمام مین جانے کے بعد جلد کے نرم کرنے کے لیے اور مسام کے کھولنے کے لیے اور تلی کے تخلخل کرنے کے بعد یہان تک کہ مالش ٹھر کر کپڑے سے کرین کیونکہ ایسا کپڑا گرمی کے ساتھ متخلخل کرتا ہی اور مواد کو رقیق کرتا ہی اور اکثر اوقات اسمین یعنی اس لیپ مین پانی اون بڑھایا جاتا ہی غلیظ خلطون کی تقطیع کے لیے اور گندگ زیادہ کیجاتی ہی کیونکہ گندھک قوی تلطیف کرتی ہی سینک پھولن کے لیے ریاح کو نکالنے اور انکی تحلیل کرنے والی نمک اور باجرا اور گیہون کی بھوسی تنہا کو اور سبکو ملا کر گرم کر لینگے اور اس سے سینکین گے اور اکثر اوقات فقط گرم کپڑے سے سینکنا فائدہ کرتا ہی جبکہ پھولن ہلکی اور تھوڑی سی ہوتی ہی گردے اور مثانے کے امراض اور علامتین حرارت کی علامت پیشاب کا رنگین ہونا ناری یا زعفرانی زردی کے ساتھ کیونکہ گردے صفرے کو اپنی طرف بہت جذب کرتے ہین اسلیے کہ صفرا منجذب ہونے مین زیادہ فرمانبرداری کرتا ہی اور اس سبب سے کہ گردے اپنی حرارت کے وقت صفرے کو پیدا کرتے ہین اور اپنی طرف کے دار ہونے کے خون کو صفرے پر متغیر کر لیتے ہین اور اسلیے کہ یہ مواد کو گھلا ڈالتے ہین اور تحلیل کرتے ہین اور پیشاب مین ملا دیتے ہین اور مواد مین سے گھلنے کے قابل وہی ہوتا ہی جو زیادہ لطیف ہوتا ہی اور یہی صفرا ہی اور سوزش پیشاب کی نالیون کے لیے پیشاب کی حرارت کی شدت سے اور اُسکے لذع کرنے سے اور دونون جوڑون کے درمیان مین کی گرمی گردے کی مجاورت کے سبب سے اس سے اور شہوت کی شدت یعنی مباشرت کی شدت گردے کی حرارت کے سبب سے منی مین گرمی کے پائے جانے سے کیونکہ گردے منی کے عضوون کی شدت کی مشارکت رکھتے ہین اور پیاس کی شدت کیونکہ ایسے گردے مائیت کو شدت سے جذب کر لیتے ہین پھر کلیجے کو اور معدے کے پانی کا اشتیاق ہوجاتا ہی ٹھنڈک کی علامت پیشاب کا سفید ہونا کیونکہ ٹھنڈے گردے صفرے کو نہ تو پیدا ہی کرتے ہین اور نہ صفرے کو جذب ہی کرتے ہین تو مائیت پیشاب مین نہایت غالب ہوگی اور اسے پیشاب کا سفید کر دینا لازم ہوگا اور شہوت کی کمی یعنے مباشرت کی شہوت کی کمی منی مین حدت کے نہونے سے کہ وہی شہوت کو ہیجان مین لانے والی ہی اور کمر کا ضعف یعنی بڈھون کی کمر کی طرح سے بدن کے اُٹھانے سے اور سخت حرکتون سے کمر کے اعضا اور پٹھیون پر بلغم اور رطوبت کے غالب آنے سے عاجز ہوگی کیونکہ ٹھنڈے گردون کی مجاورت سے ٹھنڈی ہوجاتی ہی گردون کی نزال یعنی دبلاپے کی علامت

گردے اور مثانے کے امراض

اور یہی ہزال گردون کے خشک ہو جانے اور اُنکے چربی کے کم ہو جانے سے عبارت ہی لاغری بدن کی کیونکہ گردون کا
دبلاپا گردون کے خشک ہونے کا مستلزم ہوتا ہی اور گردون کا خشک ہونا بدن کے خشک ہونے کا مستلزم ہوتا ہی اور بدن کا
دبلاپا کلیجے گردے سے خشکی مین مشارکت کے سبب مجاورت کی راہ سے ہوتا ہی اور کلیجے کے مزاج کے سارے بدن مین
سرایت کرنے کے سبب سے اور کلیجے کے کم خون کو پیدا کرنے کے سبب سے ہوتا ہی اور مباشرت کی شہوت کا جاتے رہنا منی کے
لیے گردے کے ہضم کے ضعیف ہو جانے سے کیونکہ خشکی کے وقت ہضم ضعیف ہو جاتا ہی اور خشکی ہزال یعنے دبلاپے کو لازم ہوتی
ہی اور اس سبب سے کہ کلیجے کا خون کو بدن کے اعضا مین پیدا کرنا گردے کی مشارکت سے اپنی خشکی کے سبب سے کم ہو جاتا ہی
اور پیٹھ کا ضعف کیونکہ خشکی پیٹھ کے اعصاب پر اور اُسکی مچھلیون پر مجاورت سے اور نرم رکھنے والے اور لگاو کرنے والے چربی کے
گھٹ جانے سے غالب ہوتی ہی اور اسلیے کہ ٹھنڈک بھی چربی کے گھٹ جانے سے مچھلیون پر غالب ہو جاتی ہی کیونکہ چربی اپنے
غیر سے سخونت کے قبول کرنے مین شدت رکھتی ہی اور اسی سبب سے آگ سے شعلہ پکڑ لیتی ہی اور جب اسکا غیر گرم ہو جاتا
ہی تو یہ غیر سے حرارت کے قبول کر لینے کے واسطے سے گرم ہو جاتی ہی اور ملائم درد پیٹھ مین ٹھنڈک کے سبب سے
اور گردے مین کے ریاح کی علامتین درد اور انکا کھنچاؤ ہے ثقل کے اور پیٹ کے خالی ہونے پر ضعف کا ہونا
کیونکہ ریاح بھوک کے وقت حرارت کے ہیجان سے اور غلبہ کرنے سے رقیق اور تحلیل ہو جاتے ہین اور درد کا ہلکا رہنا
مثانہ کے احوال کی علامتین حرارت کی علامتین مثانہ کے مقام مین حرارت کا محسوس ہونا یعنے پیڑو کے پاس اور
قوی زائد رنگ کا اس مقدار سے ہونا کہ جسکا کلیجہ اور گردے اور سارا بدن موجب ہی یعنی پیشاب اس مقدار سے
بڑھکر رنگین ہوتا ہی کہ جتنے رنگ کا کلیجہ اور گردے اور سارے بدن کا مزاج مقتضی ہوتا ہی اس سبب سے کہ گردے
کی حرارت مین بیان ہو چکا ہی اور گرمائیون کا بہلے ہونا یعنے گرمائیون کے استعمال کا بہلے ہونا ٹھنڈک کی علامتین
پیشاب کا سفید ہونا رنگین کرنے والے پر امئت کے غالب آنے کے سبب سے جیسا کہ گردے مین ہم کہہ چکے ہین ٹھنڈے
گردے مین اور اسکی احتیاج کا بہت ہونا یعنی پیشاب کی احتیاج کا کیونکہ مثانہ پٹھے والا عضو جوہر کا ٹھنڈا ہوتا ہی
پھر جب اس عضو کے لیے ٹھنڈک عارض ہوتی ہی اور اس سے یہ عضو مضرت پاتا ہی اور اسمین کی قوت ماسکہ ضعیف
ہو جاتی ہی تو ہر تھوڑے سے پیشاب کے روکنے پر قادر نہین رہتا ہی اور اسے چھوڑ دیتا ہی اور اسکی قوت دافعہ ضعیف
ہو جاتی ہی پھر پیشاب کو تھوڑا تھوڑا ہی کرکے دفع کرتا ہی اور ٹھنڈک محسوس ہونا مثانہ کے مقام مین اور ٹھنڈک
کرنے والی چیزون کا استعمال پہلے ہونا خشکی کی علامتین مرضون کا اور خشکی کرنے والے سببون کا پہلے ہونا اور پیشاب کا
کم آنا کیونکہ خشکی پیشاب مین کی مائیت کو چوس لیتی ہی رطوبت کی علامتین سلس البول یعنی پیشاب کا بے ارادے
کے نکل آنا کیونکہ مثانہ کے گرد اگرد کی مچھلیان کہ پیشاب کو روکتی رہتی ہین ڈھیلی پڑتی ہین اور پیشاب کا غلیظ ہونا پیشاب کے
ساتھ رطوبت کے مندفع ہونے کے سبب سے اور مثانہ کے احوال کی علامتون مین سے یہ ہی کہ ٹھنڈے کو گرم چیز فائدہ کرے

مثانہ کے احوال کی علامتین

اور اسی قیاس کے ہر سارے مزاجون مین حصاۃ یعنی پتھری فرق گردے کی پتھری مین اور قولنج مین کبھی گردے کی پتھری مین اور قولنج مین

قولون کی گردے سے مشارکت کے سببسے شبہ پڑجاتا ہے ان دونون مین مشارکت کے پائے جانے سے اور انسے پیدا درد کی ایک نوع ہونے سے کیونکہ انمین سے ہر ایک کا درد کھچاؤ سے ہوتا ہے کہ پتھری کا درد چھوٹا سا ہوتا ہے گویا کہ سیلی یعنی سوا چبھنے والا ہوتا ہے اور قولنج کا درد بڑا ہوتا ہے اسلیے کہ کھچاؤ کے ساتھ درد پیدا کرنے والا جسم پتھری والے مین چھوٹا ہوتا ہے اور قولنج مین بڑا ہوتا ہے کیونکہ آنتون کی تجویف کشادہ ہوتی ہے پھر بڑے جسم ہی سے بند ہوتی ہے اور اگر گردے کی تجویف چھوٹی تنگ ہوتی ہے اسکے سدہ ڈالنے مین چھوٹا سا جسم کفایت کرجاتا ہے اوپر سے ابتدا کرتا ہے اور اُترتا ہے تھوڑا جدھر کہ ٹھہرتا ہے اور پیچھے کو مائل ہوتا ہے جس پہلو سے کہ ہو یعنی جس گردے سے کہ ہو داہنے سے یا بائین سے کیونکہ درد پہلے فقط اسی مقام مین ہوتا ہے جسمین پتھری محتبس ہوتی ہے پھر اسکے بعد اسکے اوپر وار مین ہوتا ہے کیونکہ اسمین پیشاب رُکا ہوتا ہے پھر امن نالی کو کہ جسمین رُکا ہوتا ہے کھچاؤ سے اذیت دیتا ہے پھر اسکے بعد تھوڑا تھوڑا اکر کے اُترتا ہے اسلیے کہ رُکا ہوا پیشاب اپنے بوجھ اور اپنی رطوبت کے ساتھ اور اپنے پھیلاؤ سے پتھری کو اُسکے مقام سے نیچے وار کو تھوڑا اُتار لاتا ہے اُس مقام تک کہ جو اسکے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے اور وہ وہان پر اٹک کر رُک رہتی ہے

اور قولنج والا درد نیچے سے اور داہنی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ قولنجی درد اکثر قولون کی آنت مین ہوتا ہے اور یہی آنت باوجود نیچے وار ہونے کے داہنی طرف کو مائل ہوتی ہے پھر اسمین درد عارض ہوتا ہے پھر اسکے بعد فضلے اعور آنت مین رُکے رہتے ہین اور درد داہنے اور بائین پھیلنے لگتا ہے کیونکہ یہ اعور تک پہونچی ہے اور یہ بات جبھی ہوتی ہے کہ جب سدہ قولون کے اول مین ہوتا ہے اور اگر سدہ قولون کے اخیر مین ہوتا ہے تو اسکے اوپر وار مین اور اعور مین فضلے محتبس ہوجاتے ہین پھر پھیلتا ہے درد پیٹ کے ساری جہتون مین داہنے اور بائین اور اوپر کو نیچے کو اور پیچھے وار بھی نیچے اُترتا ہوا اور مستقیم آنت کے متصل ہوجاتا ہے اور قولنجی درد پیٹ کے خالی ہونے پر ہلکا پڑجاتا ہے آنتون کے کھچاؤ کرنے والے سبب کے کھچاؤ کرنے والی مدد کے منقطع ہوجانے سے پھر اسمین درد کم ہوجائیگا کیونکہ کلیجہ اسمین سے غذا کو جذب کرلیا کرتا ہے اور اسپر پتھری والا شدت پکڑتا ہے کیونکہ آنتون کے بھرے ہونے کے وقت آنتون مین سے رطوبتین گردون پر ٹپکتی رہتی ہین اور گردون مین لٹکاؤ کرتی ہین اور اسمین کی اذیت کو تسکین دیتی ہین کیونکہ لٹکاؤ درد کے ٹھہراؤ کے سببون مین سے اور ایسا حال پیٹ کے خالی ہونے اور خشکی کے وقت مین نہین ہوتا ہے اور قولنجی کبھی یکبارگی ہوتا ہے اور کبھی تھوڑے عرصے مین ہوتا ہے کیونکہ قولنج مین درد کا سبب آنتون مین کا رُکا ہوا جسم ہی ہوا کرتا ہے اور یہ اس چیز مین سے ہے جو یکبارگی یا تھوڑے سے زمانہ مین پیدا ہوجاتی ہے اور بڑھجاتی ہے اور یہی قولنجی درد سب جہتون مین حرکت کرتا ہے قولنجی مین درد سدے کے مقام مین ہوتا ہے اور ان مقامون مین ہوتا ہے جسمین وہ فضلے کہ جنکی شان سے نکلجاتا ہے سدے کے سبب سے رُکے رہتے ہین اور یہ مواد اعور اور قولون کی آنتون کی جہتون مین ہوتے ہین پھر درد ان جہتون مین متحرک اور منتشر ہوگا لیکن متحرک ہوتا تو درد کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر سرکنے کے معنون مین ہے اور یہ بات فقط ریحی قولنج مین ہوا کرتی ہے

صفات پتھری کی

اور حصوی یعنی پتھری والا تھوڑا تھوڑا اور عرصہ دراز مین ہوتا ہے کیونکہ وہ پتھری جو درد کا سبب ہے مدت دراز مین اسکی طرف
رطوبتون کے استحالہ کے دشوار ہونے سے بڑی ہوتی ہے پھر ثابت ہوجاتا ہے درد پتھری کے مقام مین پھر اگر وہان سے حرکت
کرتی ہے تو فقط تھوڑی سی اور اوپر کو جہان کہ پیشاب پتھری پر بند ہوتا ہے اور یہ بات نادر ہے اسلیے کہ سدہ پتھری کا پیشاب
کے لیے اکثر نہین پورا ہوتا ہے اور قولنجی کو کبھی طبیعت کا ملائم ہونا فائدہ کرتا ہے اور ریح کا نکلنا بہت کرتا ہے فائدہ سبب کے
دور کرنے سے اور پتھری والے کو یہ فائدہ نہین کرتا ہے کیونکہ اتنے امر کے سبب سے اپنے مقام سے پتھری دور نہین ہے مگر مزاحمت
کی کمی کی مقدار پھر ثقل اور ریح کے گردے کے لیے نچوڑ سے اور پتھری والے کو ریتیلا پیشاب مقدم ہوتا ہے کیونکہ پتھر
بننا اس غلیظ رطوبت کے چھوٹے چھوٹے جزون مین حاصل ہوتا ہے کہ وہی پتھری کا مادہ ہے پھر بڑے بڑے جزون
مین حاصل ہوتا ہے اور پیٹھ کی اذیت گردے کی مجاورت کے سبب سے اور اسکے قریب ہونے کے سبب سے ہوتی اور قولنجی
مین تخمہ اور متلی اور بھوک کا جاتے رہنا اور ریاح پہلے ہوتے ہین معدہ مین اور آنتون مین کے ریاح کیونکہ یہ چیزین آنتون
کے سدہ ڈالنے والے مادے کے حاصل ہونے پر دلالت کرتی ہین پتھری گردے اور مثانہ مین کی اور گردے کی پتھری کی علامتین
دونون چوتڑون کے درمیان مین کا ثقل پتھری کے رکے رہنے سے اور پیشاب مین سے کچھ رک رہنے سے جبکہ پتھری
پیشاب کی نالی مین پورا سدہ نہین ہوتا ہے اور اسمین چبھنا پتھری کی خشونت اور سختی سے مکان کو پھاڑنے کے سبب سے
اور آنتون کے بھرے ہونے کے وقت درد ثقل سے مزاحمت کے سبب سے اور گردے کے لیے نچوڑ اور پیشاب اسمین لال
ریت ہوتی ہے لیکن ریت کے ہونے کا تو یہ سبب ہے کہ چھوٹے چھوٹے اجزا تھوڑے سے غلیظ چیچپے پہلے پتھر بنجاتے ہین اور اسے قوت دافعہ
پتھر بننے کی طرح آسانی سے دفع کر دیتی ہے لیکن لال ہونے کا تو یہ سبب ہے کہ اسکی پیدائش فقط عضو کی غذا کے فضلون
سے ہوا کرتی ہے اور وہ فضلے یہان خون ہی ہوتے ہین پھر خون ہی کے رنگ سے رنگدار ہوا کرتے ہین مثانہ کی پتھری کی
علامتین عضو تناسل کی جڑ اور پیڑو مین کی خارش اور پیڑو مین کا درد کیونکہ عضو تناسل کی جڑ سے مثانہ کو مشارکت ہے پھر
پتھری کا چھیلنا اور مثانہ کو عضو تناسل کی جڑ تک پھاڑ ڈالنا متصل ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ ریتیلی ترشین مین سے کچھ مثانہ کی
گردن مین عضو تناسل کی قربت سے باقی رہجاتی ہے پھر وہ اسکی جڑ مین اپنی خشونت سے غدغدہ کرتی ہے اور پیڑو مین مجاورت کے
سبب سے اور عضو تناسل کی استادگی اس سبب سے کہ خارش کے سبب سے خون اور روح اسکی طرف جذب ہوا کرتی ہے اور
اس سبب سے کہ درد کی حرارت کے سبب سے اور پتھری کی پیدا کرنے والی غلیظ رطوبت کے سبب سے اسکے پاس استادگی پیدا
کرنے والی ریاح پیدا ہوسکتے ہین اور اسکے ساتھ عبث کی کثرت خارش کے سبب سے اور اس سے فراغت کے بعد پیشاب
کی خواہش کرتے ہین کیونکہ پتھری کے سبب سے ثقل مثانہ مین باقی رہجاتا ہے اور دفع ہونے کا تقاضا کرتا ہے
جس طرح پر کہ پیشاب کا تقاضا ہوا کرتا ہے پھر جب پیشاب مین دشواری ہوتی ہے پتھری سے مثانہ کے منھ کے
بند ہوجانے کے سبب سے تو مثانہ کے دبانے سے آسان ہوجاتا ہے لوپر وار کو اور دونون چوتڑون کے

مثانہ کی پتھری کی علامتین

اُٹھانے سے اس سبب سے کہ اسوقت مین پتھری مثانے کے منھ پر سے ہٹ جاتی ہو اور انگلی کا پاخانہ کے مقام کے
اندر کرنا اور پتھری کا ہٹادینا منھ پر سے تو پیشاب کے نالی کھلجائیگی اور وہ پیشاب کہ جسمین خاکی رنگ کی ریت
ہوتی ہو اس سبب سے کہ اس ریت کی پیدایش عضو کے غذا کے فضلون سے ہوتی ہو اور مثانہ کی غذا بلغمی سفید
خون ہوتا ہی اور اسکے خاکی ہونے کا سبب فقط پتھر بنانے والی جلادینے والی حرارت کے غلبہ سے ہوتا ہو اور اسکا مادہ جب
یعنی پتھری کا غلیظ چپچپا بلغم ہوتا ہی یا زرداب یا خون ہوتا ہی کہ دموی ورم مین مجتمع ہوجاتا ہو اور یہ دونون نادر ہوا کرتے
ہین اور فاعلی سبب قوی سی پتھر بنادینے والی حرارت ہوتی ہو اس طرح پر کہ مادے مین کی رطوبت کو چوس لیتی ہو پھر وہ
سوکھ جاتا ہو اور پتھر بنجاتا ہو اور گردے والی لال ہوتی ہو اسلیے کہ اسکا مادہ اکثر خون ہوا کرتا ہو کیونکہ گردہ گوشت سے
بنا ہوا ہوتا ہی اور غذا غذا کرنے والے کے مشابہ ہوا کرتی ہو اور مثانہ والی رمادیت مین اور زردی مین کھلی ہوتی
ہو کیونکہ اسکا مادہ بلغمی خون ہوا کرتا ہو اور اسمین حرارت کی تاثیر کے قوی ہونے کے سبب سے سودے کی طرف
میلان رکھتا ہو اور گردے والی بڈھون مین بہت ہوا کرتی ہو کیونکہ انکی طبیعی قوتین ضعیف ہوا کرتی ہین بدن کے نیچے والے
کو مادہ کے دفع کرنے سے اور اُنکے ہضم کے ضعیف ہونے کے سبب سے غلیظ سواد کی پیدایش انمین بہت
ہوا کرتی ہو اور وہ راہین جو گردے اور مثانہ مین ہوتی ہین اُنکے مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے اور خشکی کے
سبب سے تنگ ہوتی ہین پھر غلیظ مادے اُنکے گردون مین باقی رہجاتے ہین اور پتھر بنجاتے ہین جبکہ انمین ناری حرارت
اثر کرتی ہو برخلاف لڑکون کے اسلیے کہ انکی طبیعی قوتین قوی ہوتی ہین پھر گردے مین سے مثانہ کی طرف اسکے
پھینکدینے پر قوی ہوتے ہین اور قوی نہین ہوتے ہین اسکے دفع کرنے پر جبکہ مثانہ مین یہ ہوتی ہو کیونکہ مثانہ
بدن کے کنارے وار پر ہی طبیعی قوتون کے معدون سے دور واقع ہو پھر ان قوتون کی تاثیر اسمین ضعیف
ہوا کرتی ہو اور اسلیے کہ پیشاب کی نالیان انمین تنگ ہوتی ہین پھر اس مادہ مین کا رقیق چھن کر نکلجاتا ہو اور
گاڑھا باقی رہجاتا ہو پھر پتھر ہوجاتا ہو اور مثانہ والی پتھری لڑکون مین اور جوانون مین بہت ہوتی ہو
کیونکہ انکی قوتین اپنے مادون کے دفع کرنے پر قوت رکھتی ہین فضلیہ مادون کے اعضا کے نیچے وار
کو اور بڈھے خلطون مین بڑھکر غلیظ ہوا کرتے ہین لڑکون سے اور جوانون سے اور غلیظ مندفع
ہوتے ہین قوتون کا زیادہ نافرمان ہوا کرتا ہو اور جسکے گردے مین پتھری ہوتی ہو وہ اکثر موٹا ہوتا ہو کیونکہ اُس شخص
مین گردے کی نالیون کے تنگ ہونے کے سبب سے چربی کی کثرت سے ہوا کرتی ہو پھر اسمین سے رقیق چھن
جاتا ہو اور غلیظ باقی رہجاتا ہو باوجود اس بات کے کہ اسکے مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے انکے مادے
اکثر غلیظ چپچپے ہوا کرتے ہین اور جس شخص کے مثانہ مین پتھری ہوتی ہو اکثر وہ نحیف ہوتا ہو کیونکہ اس
شخص مین چربی کی کمی کے سبب سے گردے کی نالی کشادہ ہوتی ہو پھر اسمین سے اسکے مادے کا

مندفع ہوجانا آسان پڑجاتا ہی اور عورتون مین مثانہ کی پتھری کم ہوا کرتی ہی کیونکہ اُنکے پیشاب
آنے کی نالی کشادہ ہوتی ہی مثانہ کے بعد اور چھوٹی ہوتی ہی کیونکہ چھوٹی اور کشادہ نالی مین سے دفع
ہونا یعنی اور تنگ نالی کے نسبت سے بہت بڑھکر آسان ہوا کرتا ہی اور موڑون کی کمی ہوتی ہی کیونکہ انمین ایک
ہی موڑ ہوتا ہی برخلاف مرد کے کیونکہ انمین یہ نالی زیادہ تنگ اور لمبی عضو تناسل کی لمبان کے موافق ہوا کرتی
ہی اور تین موڑ ہوتے ہین اور آدمیون مین سے وہ شخص ہی کہ جسمین پتھری کے پیدا ہونے کے لیے اور نکلنے کے لیے
انسے چھ مہینے کے درمیان مین سے سال بھر تک محفوظ باریان ہوتی ہین اور اس اختلاف کا سبب گردے
کی حرارت کا اور اسکی نالی کی تنگی کا اور قوت ہاضمہ کے ضعف اختلاف ہوتا ہی پس اسکے مطابق انمین غلیظ فضلے
جمع ہوجاتے ہین اور پتھر بنجایا کرتے ہین اور پتھری گردے والی اور مثانے والی ورثے مین آنے والون مین سے
ہی سبب ورثہ مین آنے والے مرضون مین یہ ہی کہ جو منی آفت رسیدہ عضو سے منفصل یعنے جدا ہوتی ہی اس دوسری مزاج
کی کیفیت سے متکیف ہونے کے سبب سے کہ اس عضو مین اس کیفیت کی پیدا کرنے والی ہی پھر لڑکے کے اسی عضو
مین اس عضو کی منی کے مزاج کے سبب سے وہ آفت پیدا کرتی ہی جو ان باپ کے عضو اس مزاج کے
سبب سے جگہ پکڑے ہوئے ہی اور گردہ اسکے ساتھ اولی ہوا کرتا ہی کیونکہ کچھ منی کا مادہ کلیجے اور دماغ مین
سے گردے کی طرف آیا کرتا ہی اور گردے مین مائیت سے چھن کر صاف ہوجاتا ہی اور یہی گردہ منی کے پورے
بننے پر مدد کرتا ہی پس گردے کے مزاج کے تغیر کے موافق منی مین تغیر ہوا کرتا ہی اور گردے مین سے جدا ہوئی
منی سے بنا ہوا اپنے مین اس آفت کے پیدا ہونے کے قابل ہوجاتا ہی اور لیکن مثانے والے کے لیے
بھی تو اولی ہونے کی وجہ ہی اور وہ وجہ یہ ہی کہ مثانہ عضو تناسل کے قریب ہوتا ہی پس مثانہ کا مزاج
سارے عضو تناسل کے مزاج مین اثر کرتا ہی اور منی کے مزاج مین جو ظرفون مین ہوتی ہی مجاورت سے اثر
کرتا ہی علاج مادہ روکا جائیگا پتھری کا پیدا کرنے والا ہبت ذکر نے سے کیونکہ قی فضلون کو اس راستے سے دفع
کرتی ہی جو گردے اور مثانہ کی طرف جانے کے راہ کی ضد ہوتی ہی اور فضلون سے پاک کردیتی ہی اور بلغم کے
دستون کے لانے سے تاکہ بلغم انتون کی طرف سیلان کرے اور انہین سے مندفع ہوجائے اور غذا کے لطیف
کرنے سے تاکہ غذا سے غلیظ خلط نہ پیدا ہون اور بعضے وقتون مین اور ارسے تاکہ جمع نہوجائے گردے
مین اور مثانہ مین کچھ کہ پتھر بنجانے کو قبول کرے غلیظ فضلون مین سے کچھ اس طرح پر کہ انھین گردے اور مثانہ مین
سے پیشاب کے ساتھ نکال ڈالے لیکن افراط کا ادرار تو گردے اور مثانہ کی طرف بہت سے فضلون کو کشش کر لاتا
ہی اور ہوسکتا ہی کہ مجتمع نہونے کو سب کی علت قرار دیجائے پھر پتھری کے پیدا کرنے والے مادے کے قطع کرنے کے

نافع

تاکہ یہ انھین پہونچا دین یعنے تاکہ مدر دوائین مفتت دواؤن کو گردے اور مثانہ تک پہونچا دین اور یہ دوائین
مثل اجمود کے بیج اور مجیٹھ کے ہین لیکن مدر دوائین مفتت دواؤن کو نکال دیتی ہین گردے اور مثانہ مین سے
جلدی سے انکے عمل کے پورے ہونے کے پہلے بس انھین اُن چیزون کا ملا دینا سزاوار ہی کہ جس سے یہ دیر تک
عضو مین ثابت رہین تاکہ اُنکا عمل فوت نہو جاے تفتیت مین یعنی ریزہ ریزہ کرنے مین دیر تک ٹھہرے رہنے
سے اور یہ ثابت رکھنے والی چیزین مثل آلو بخارا کے گوند کے ہین اور ہر ایک وہ چیز ہی کہ جسمین چکناہٹ
اور چپچپاہٹ ہوتی ہی کیونکہ چکنی چیز چپچپی ہوتی ہی اور عضو پر ٹھہری رہتی ہی اور اپنے غیر کو بھی ثابت رکھتی ہی اور
درد کے زور سے ہونے سے خاص پتھری والے ہین کیونکہ پتھری والا درد سارے دردون سے بڑھکر شدید
اور قوی ہوتا ہی لیکن گردے والے کا تو سبب یہ ہی کہ پتھری سخت ہوتی ہی اور اسکا مکان تنگ ہی اکڑتا ہی اور پیشاب
کے بند ہوجانے کو مستلزم ہوتا ہی لیکن مثانے والے کا تو سبب یہ ہی کہ پتھری کھرکھری ہوتی ہی اور بڑی ہوتی ہی
اور عضو پتھے سے بنا ہوا ہی ورم کا ڈر ہوتا ہی دکھتے ہوے عضو مین اسلیے کہ طبیعت اسکی طرف مقابلہ کے لیے توجہ کرتی
ہی اور اسکے ہمراہ خون اور روح ہو لیتی ہی اور یہ عضو اپنے کمزور پڑجانے کے سبب سے اپنی طرف کے متوجہ مواد کو قبول
کرلیتا ہی بس عضو سوج جاتا ہی اور مدر چیزین بھی پتھری والے عضو کی طرف مواد کی تحریک کرتی ہین اور یہ بات
اس چیز مین سے ہی جو عضو مین ورم کے پیدا ہوجانے پر معین پڑتی ہی بس مدر چیزون کے ساتھ عضو کی تقویت
کرنے والی چیزون کا ملا دینا سزاوار ہی تاکہ عضو اپنی طرف کے آنے والے مواد کو قبول نہ کرے جیسے تج ہی اور بالچھڑ
ہی اور اسلیے کہ درد قوت کو تحلیل کرڈالتا ہی روح کے تحلیل کرنے کے ساتھ زور سے طبیعت کے حرکت کرنے کے سبب سے اور
موذی سبب کے ساتھ شدت سے مجاہدہ کرنے کے سبب سے اور اعضا پر قوی غذا کے کم وارد ہونے کے سبب سے کیونکہ طبیعت
اذیت سے مقابلہ کرنے مین غذا کی تدبیر کرنے سے رکی ہوتی ہی بس انکے ساتھ درد کی تسکین دینے والی چیزون کا ملا دینا
چاہیے تاکہ قوت تحلیل نہو جاے اور غشی پیدا نہو اور یہ خاصیت سے مثل اجمود کے بیجون کے اور خطمی کے یا خدر کرنے
سے مثل خشخاش کے اور خدر کرنا جس طرح پر درد کے ٹھہرنے کا سبب ہوتا ہی بیان ہوچکا ہی اور طبیعت اپنے
خالق کی پروانگی سے ہر دوا کا اسکے شایستہ مقام مین استعمال کرلیتی ہی اور غیر سزاوار مقام مین اسے بیکار کردیتی ہی
اور پتھری والی دواؤن کا شمار کردینا ہمین چاہیے مفتت یعنی پتھری کی ریزہ ریزہ کرنے والی اور مخرج یعنے پتھری
کی نکالنے والی دواؤن کا اور یہی گوکھرو اور کٹ بلسان کے بیج اور اسکی لکڑی ہین اور اسی کا تیل نہایت مرتبہ
قوی ہوتا ہی اور حرشف یعنی کنگر اور اسقولوقندریون اور پرسیاوشان اور بچھو کی راکھ بچھو کی راکھہ بنانے کی
کیفیت یہ ہی کہ بچھو لیے جائین اور ڈلدار شیشے مین رکھے جائین گل حکمت سے کپڑوٹی کیجاے اور گرم تنور مین
ایک رات رکھے جائین یا اس سے کم جلانے مین بے مبالغہ کے اور صبح کو اٹھا لیے جائین اور بچھو کا تیل عجیب ہی اور

اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ خالص روغن زیتون ایک شیشے مین ڈالا جاے اور اُسمین جیتا بچھو چھوڑ دیا جاے اور گرمیون کی
دھوپ مین تین ہفتے تک وہ شیشہ رکھا جاے اور خرگوش کی راکھ اور اُسکے بنانے کی ترکیب بچھو کی راکھ بنانے کی طرح پر
ہے اور شیشہ سفید صاف باریک پیسا ہوا مثل غبار کے اور اُسکی خاک اور اُسکی خاک کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ لوہے کی کفگیر یا چھلنی پر
شیشہ گرم کیا جاے پھر سیجی کے پانی مین ڈالا جاے پھر اسمین جسقدر کہ چلجائیگا جھڑ پڑیگا پھر باقی کو گرم کرینگے
یہان تک کہ سب کا سب جھڑ پڑے پھر اُسے غبار کی طرح پر باریک پیس لینگے اور اُسی وقت کے ٹوٹے انڈے
کے چھلکے کی خاک کہ وہ بچہ نکلنے سے ٹوٹا ہوا اور اُسکے خاک کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اُسے یہان تک جلائینگے کہ
اُسکے چھلکے کی سفیدی سیاہ پڑ جاے اور کرم کی خاک کرم کلہ کے شاخون کی خاک اور مردہ بادل مین کا پایا ہوا حجر
جالینوس کہتے ہین کہ جو لوگ کہتے ہین کہ مثانہ مین کی پتھری کو توڑتا ہے وہ لوگ جھوٹے ہین لیکن دونون گردون مین کی
پیدا پتھری کو تو پتھر ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اور وہ دوا کہ اپنی بزرگی سے ید اللہ سے نامزد ہے اور وہی یہ ہے کہ چار برس کا بکرا شروع
انگور پر رنگ آنے کے وقت ذبح کیا جائیگا اور اُسکے شروع کا خون اور اخیر کا خون پھینکدیا جائیگا اور درمیان کا خون
رہنے دیا جائیگا یہان تک کہ جم جاے اور اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے جائین گے اور دھوپ مین چھلنی پر سکھائے جائینگے
تاکہ اُسکی طرف ہوا نیچے سے بھی پہونچے اور اس طرف پھپھوند نہ لگجاے اور سڑاہند نہ دوڑ جاے بلکہ دونون طرفون سے
سوکھ جاے اور ایک کپڑے سے ڈھانپے رہین تاکہ وہ کپڑا اُسے غبار پڑنے سے چھپائے رہے پھر جسوقت
کہ اُسمین سے ایک ملعقے کا اور یہی چار مثقال بھر ہے مولی یا اجمود کے پہاڑی اجمود کے پانی کے ساتھ استعمال کیا
جائیگا تو عجیب طرح کا اثر کریگا اور چڑیا کو یونانی مین اطراغولیدیطس سے نامزد ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ ہمارے یہان مع البول سے
مشہور ہے اس صفت پر کہ جو کتاب مین بیان ہوئی ہے اور یہی ایک چڑیا یعنی پودینہ ہے کہ سب چڑیون سے بڑھکر چھوٹی ہوتی
ہے اکثر جاڑے کی فصل مین نکلتی ہے اور اُسکے بدن کا رنگ خاکی اور زرد اور سبز کے درمیان مین ہوتا ہے اور اُسکے دونون
بازو دون پر سنہرے پر ہوتے ہین اور اُسکی دُم پر سفید بُند کیان ہوتی ہین اور چونچ پتلی ہوتی ہے اور اُسے بیا پی حرکت ہوا کرتی ہے اور
چھپاتی رہتی ہے اور اُڑنے مین کم ہوتی ہے تھوڑا سا اُڑتی ہے اور گر پڑتی ہے اور دُم کو ہلاتی رہتی ہے اور شاید کہ یہی چڑیا ہے جو
افرنجی یعنی انگریزی زبان مین صفراغون سے معروف ہے یعنے رومی زبان مین مصنف کہتے ہین کہ رومی وہی ہین جو ہمارے شہرون
مین معروف ہین اور شام ہے افرنج سے کچی کھائی جائیگی جیسی کہ وہ ہے اور یہی افضل ہے اور پکا کر اور نمک لگا کر کباب کر کے
تو پتھری کو نہایت فائدہ کرتی ہے اور خنافس یعنے گبریلے سوکھے ہوئے مفید ہوتے ہین اور حجر الیہود گردے کی پتھری کو
فائدہ کرتا ہے لیکن مثانہ کی پتھری کی دواؤن مین تو مثانہ کے دور واقع ہونے کے سبب سے گردے والی سے بڑھکر قوی
ہونا واجب ہے اسکے منفذ کے دور ہونے کے سبب سے بس اسی سبب سے ایسی دوا
کی احتیاج پڑتی ہے کہ اسکی قوت اس قدر سے بڑھکر قوی ہو کہ جسکے ٹوٹ جانے کا عضوون کی طبیعت کے

تغیر کر دینے سے کہ جو راستے مین پڑتے مین ظاہر ہوتا ہو کیونکہ دوا کی شان سے عضوؤن کی طبیعت سے متغیر ہو جانا ہی اور
پتھری کی سختی کے سبب سے کیونکہ پتھری مثانہ مین فقط اسکی بچی ہوئی غذا سے پیدا ہوتی ہی اور مثانہ کی غذا مثانہ
کے سخت مضبوط ٹھنڈے مزاج کے عضو ہونے کے سبب سے واجب ہی کہ غلیظ ٹھنڈے مزاج کی ہو تا کہ غذا کو غذا
کرنے والے سے مشابہت ہو پھر اس سے جو پتھری پیدا ہوتی ہی وہ سخت ہوا کرتی ہی پھر اسی واسطے زیادہ قوت دار
دوا کی احتیاج پڑتی ہی تاکہ وہ ایسی سخت پتھری کے ریزہ ریزہ کرنے پر قادر ہو اور یہی دوائین عسلی سکنجبین کے ترکیبے
ساتھ یا بزوری کے ساتھ استعمال کیجاینگی کہ اسکی مٹھاس کے سبب سے طبیعت انکے قبول کر لینے کے ساتھ انسے ملاقات
کرے اور یہ کہ نفوذ کروا دینے پر مدد دے اور عنصل یعنے جنگلی پیاز اور بزور یعنی بیج اور ادرار پر مدد کرین مولی کے پانی مین
یا اجمود کے پانی مین یا سونف کے پانی مین ادرار کے واسطے اور دوائین مین کہ انھین مفردون سے کہ بیان کیے ہوئے
مین مذکور قاعدہ پر مرکب ہوتی مین اور ہمیشہ لٹکاؤ کرنے والی چیزون سے آبزن اور تر بڑا کرنا واجب ہی مثل المحنیا اور
اسی کے بیج اور خطمی اور گیہون کی بھوسی کے اس مقدار سے کہ افراط کا قوت مین لٹکاؤ نہ کرین پھر کلیے مین کی دافعہ قوت ضعیف
پڑ جاوے اور یہ مجرے کے ملائم کرنے کے لیے ہی اور پتھری کا نکلجانا آسان کردے مجرے کی کشادگی اور پھیلاؤ سے اور درد
کی تسکین کی جاینگی لٹکاؤ کرنے سے اور نرم کرنے سے اور موذی کے دور کرنے سے گردے اور مثانہ کے قرحے
اور ان دونون مین فرق ہوتا ہی درد کے مقام سے کیونکہ گردے کے قرحون مین دونون چوتڑون کے درمیان مین اور کوکھ مین
درد ہوتا ہی اور مثانے کے قرحون مین پیڑو مین ہوتا ہی اور مثانہ مین کی بدبو سے پیپ کے دیر تک مثانہ مین رہنے کے کیونکہ
مثانہ کی فضا مین کشادگی ہوتی ہی اور پیپ کا عرصۂ دراز تک رہنا سڑاہند کی زیادتی کا موجب ہوتا ہی اور مثانہ مین
مدت تک پیشاب کے رکے رہنے کے سبب سے اور یہی مثانہ جبکہ پیپا یا ہوتا ہی تو پیپ والے مقام مین پیشاب کا
رہتا ہی بس اسی سبب سے اسکی عفونت بڑھجاتی ہی باوجود پیپ اور چھلکون کے نکلنے مین دونون کے مشترک ہونے
کے لیکن گردے کے چھلکے لال ہوتے مین کیونکہ گوشت کے بنے ہوئے عضو سے جدا ہوتے مین اور مثانے کے
چھلکے سفید ہوتے مین کیونکہ پٹھے کے عضو سے جدا ہوتے مین اور قرحے ان دونون مین اکثر پتھری کے خراش سے
ہو جاتے مین اور کبھی لذع کرنے والے خلط سے پڑ جاتے مین کہ خراش کرنے والا ہوتا ہی پھر اسکے بعد پیپا اٹھتے مین یا درم کے
پھوٹ جانے سے پیپا ئے ہوئے ورم کے علاج بدن کا تنقیہ قے سے کیا جائیگا اور قے کرنا اولے ہی اسلیے کہ قے بدن کو
پاک کرتی ہی اور مواد کو گردے کی جہت کی ضد کی طرف جذب کرتی ہی اور اکثر اوقات متواتر قے کا استعمال
مین لانا حصر والا علاج ہو جاتا ہی قے کے غیر سے غنی کرنے والا ہوتا ہی اور استفراغ اور مادہ کا امالہ ہی گردے کا اور مثانے
مین میلان کروا دیتا ہی آنتون کی طرف طبیعت کے ملائم کرنے سے اسلیے کہ مواد جب انکی طرف جانے سے
رک جاتے مین تو قرحے جلدی سے بھر جاتے ہین اور غذا اُن کی اصلاح کرنا ہی بس چرپرے

فرق درمیان قرحۂ گردہ و مثانہ

علاج

کے پاس جاے اور نہ نگین کے اور نہ قوی ترشی والی کے کیونکہ انسے لذع کرنے والے غلیظ خلط پیدا ہوا کرتے ہین اور
اونکے فضلے بھی لذع کرنے والے ہوتے ہین پھر جب قرحے کے مقام کی طرف مندفع ہوتے ہین تو اسے مضرت
پہونچاتے ہین اور اسمین لذع کرتے ہین اور زخم پر زخم پیدا کردیتے ہین اور نہ شدت کے میٹھے کے کیونکہ شدت کے
میٹھے مین حدت ہوتی ہی اور قوی جلا ہوا کرتی ہی کہ اس سے لذع پیدا ہوتی ہی اور نہ پاس جائے اس چیز کے
جو حاد خلط پر مستحیل ہو جاتی ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور التزام کرلین پھیکے کا مثل سو لیون اور ملوخیہ اور پالک
اور ہونگ کے بادام کے روغن کے ساتھ اور گوشت کم کردیا جائے تاکہ خلطون کے کم پیدا ہونے سے اسکی طرف کم
دفع ہوئے گرم فضلے کم ہون پھر اگر چارہ نہو اس سے تو چھلکے اُترے ہوئے جو یا گیہون کے ساتھ مین تاکہ یہ گوشت
کی کیفیت کی اصلاح کردین اور حرکت دینے والی چیزین بد ہین کیونکہ حرکت دینے والی باوجود گرمی پیدا کرنے کے اور
حدت کے پیدا کرنے کے گوشت کے بھرنے سے مانع آتی ہین کیونکہ گوشت بھر آنا سکون ہی سے ہوا کرتا ہی خاص مباشرت
کیونکہ اسمین باوجود بیان کی ہوئی مضرتون کے ہونے کے اسکے سبب سے منی والے فضلے گردے پر گرتے ہین
اور ہر صبح کو استعمال کیے جائینگے آشجو مصالح پڑے ہوئے پالک اور خطمی کی پتی سے اور لوکی سے یا ساد ے
شکر کے ساتھ تاکہ شکر قرحے کو میل سے پاک کردے اور دھو ڈالے جلا کے ساتھ اور اکثر اوقات درد کے زور کے
سبب سے خدر کرنے کی احتیاج پڑتی ہی کیونکہ درد اپنے زور سے ہونے کے سبب سے گرم خلطون کو گردے مین
جذب کرلاتا ہی اور اکثر اوقات انمین ورم پیدا کردیتا ہی اور یہ مثل قرص کاکنج کے اور اس قرص کے بنانے
کی ترکیب یہ ہی کہ کھیرے کے چھلے ہوئے بیج گیرو گوند دم الاخوین سفید خشخاش میٹھے بادام کی گری رب السوس
نشاستہ کتیرا کندر ہر ایک دس درم افیون ایک درم کاکنج کے بیج دس عدد پیسے کوٹے جائین اور خربزے کے بیجون
کے شیرے مین گوندھے جائین اور قرص یعنی ٹکیان بنائی جائین یا آلو بخارا کا شربت یا شربت قراصیا خرفے کے اور خشخاش
کے اور ککڑی کے بیجون کے شیرے کے ساتھ اور ادرار کرنے والی چیزون مین مبالغہ نکیا جائیگا بلکہ وہ چیز ملائی جائیگی جسمین
جلا کے ساتھ اور اسکی قوت ہوتی ہی یہان تک کہ صاف ہو جانا حاصل ہو جائے میل سے اور پیپ سے اور ادرار
ہونے کے ساتھ پھر جبکہ صفائی حاصل ہو جائیگی تو چھوڑ دیجائینگی کیونکہ یہ چیزین فضلون کو گردے کی طرف جذب

ورم گردہ

کر لیتی ہین اور گوشت کے بھر لانے سے مانع آتی ہین گردے کے ورم کبھی خون سے ہوتے ہین اور
یہی بہت ہوا کرتے ہین اسلیے کہ گردے کا ورم اکثر اسکی طرف کلیجے مین سے مواد کے جانے سے ہوتا ہی اور اکثر
یہ مادہ خون ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ اسکی طرف اسکی غذا کے پڑنے کے لیے مندفع ہوتا ہی اور کبھی صفراوی ہوتے ہین
اور کبھی بلغمی ہوتے ہین اور کبھی سوداوی ابتدائی ہوتے ہین یا انتقالی ہوتے ہین خون کے منتقل ہونے
سے سختی کی طرف اور خون سختی کی طرف جلد منتقل ہو جایا کرتا ہی کیونکہ خون کی گرمی تحلیل پر معین ہوتی ہی اور

خون کی رطوبت تحلیل ہونے کے قابل ہوا کرتی ہی بلکہ گردے کے سارے ورم جلد سخت ہوجایا کرتے ہین اور کیونکر
نہو اور حال یہ ہی کہ گردہ پتھری کے ہونے کا مقام ہوتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ گردے کے ورم سارے دونون
گردون کو گھیر لیا کرتے ہین پھر آفت اور درد عام ہوجاتا ہی دونون جانبون مین اور کبھی ایک ہی گردے مین ہوتے
ہین پھر اگر درد کلیجے کے پاس ہوتا ہی تو ورم داہنے گردے مین ہوتا ہی کیونکہ داہنا گردہ بائین گردے کے اوپر اور کلیجے
کے پاس ہوا کرتا ہی اس طرح پر کہ کلیجے کی متصل کی زیادتی کو چھوتا رہتا ہی اور یا سلیے ہی کہ جہان تک ہوسکے کلیجے مین
سے زیادہ جذب کیا کرے اور اگر بائین طرف ہو درد یا مثانہ کے قریب ہو تو ورم بائین گردے مین ہی کیونکہ بایان گردہ
نیچے وار کو مجاذات سے گرا ہوا ہوتا ہی اسلیے کہ وہ تلی کی جہت مین ہوا کرتا ہی اور سوجے ہوئے گردے کی کروٹ سے
سونا دشوار ہوتا ہی کیونکہ گردہ لٹکا ہوا ہوتا ہی اور باوجود اسکے اپنے اوپر کی گرنے والی چیز سے نچوڑ مین پڑجاتا ہی اور
جب دوسری کروٹ سے تندرست گردے والی کروٹ سے سویا جاتا ہی تو دوسری طرف کو لٹکا ہوا بوجھ محسوس ہوتا ہی
اور چت لیٹنے کے وقت اسکا حال بہت اچھا ہوتا ہی کیونکہ گردے کے رہنے کا مقام پیٹھ کے اندر وار مین ہی اور پیٹھ
ہنڈولے کی طرح پر اسکے لیے ہی اور یہ بھی ہی کہ کبھی ورم گردے کے سارے جزون مین اور کبھی پیٹھ کی جانب مین
ہوتا ہی اور کبھی آنتون کی جہت مین ہوتا ہی پس اکثر اوقات اسوجہ سے یہ پہونچتا ہی نے عظیم ہونے مین کہ قولنج کا اور طبیعت کے
بستہ ہوجانے کا موجب ہوا کرتا ہی قولون مین نچوڑ کے ہونے سے اور کبھی اندر وار ہوتا ہی گردے کے اندر وار اسکی تجویف
کی جہت مین اور کبھی جھلی کے قریب مین ہوتا ہی جو گردے کے اوپر وار لپٹی ہوئی ہوتی ہی اس چیز مین سے جو اسکے ظاہر
کے متصل ہی اور گرم ورم کے ساتھ لازم ہوا کرتا ہی بخار کیونکہ عفونت کی حرارت ورم کے باطنی عضو مین ہونے کے
سبب سے دل تک پہونچتی ہی پھر دل سے سارے عضوون تک پہونچتی ہی اور سبب کے ہمیشہ رہنے کے سبب سے بخار لازم
ہوا کرتا ہی سست پڑنے والا نے ترتیب کے یعنی اس بخار کے لیے باوجود لازم ہونے کے سستیان اور شدتین ظاہر مین محسوس
بے انتظام اور ترتیب کے ہوا کرتی ہین اور اسکا سبب ہی کہ سوجے ہوئے عضو کو دل سے بعد ہوتا ہی پس اس بخار کے لیے
شدتین باہر کے امرون کے سبب سے ہوا کرتی ہین مثل سخت حرکتون کے اور گرمائیون کے کھانے کے یا اندر کے امرون کے
سبب سے ہوا کرتی ہین جیسے کہ جس وقت گردے کی طرف مائیت مندفع ہوتی ہی پھر یہ مائیت اسکی گرمی مین زیادتی
کردیتی یا دوسرے مادے کے آنے کا اتفاق ہوجاتا ہی کہ وہ ورم مین زیادتی کردیتا ہی یا اسکی تحریک کرتا ہی اور ان وقتون کے سوا
مین اس بخار کے لیے سستیان ہوتی ہین کیونکہ دل اوسے اپنے دور ہونے کے سبب سے کم گرم ہوتا ہی اور رونگٹون کا کھڑے
ہونا کہ اسکے ساتھ جلن ملی ہوئی ہوتی ہی لیکن رونگٹون کے کھڑے ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ ورم سے گرم بخارے لذع کرنے
والے جدا ہوتے ہین کہ آس پاس کے حس رکھنے والے عضو مین لذع کرتے ہین کیونکہ اعضا ورم سے بہت قربت رکھتے
ہین اور ان ابخرون کی حدت کے سبب سے رونگٹون کا کھڑے ہونا سوزش سے ملا ہوا ہوتا ہی اور درد کا

زور سے ہوتا جبکہ ورم جھلی کے پاس یا علاقہ کے پاس ہوا کرتا ہی اور اکثر اوقات دماغ اسکے مشارک ہو جاتا ہی تو اختلاط
ذہن ہو جاتا ہی اور یہ بات جب ہوا کرتی ہی جب ورم عظیم ہوا کرتا ہی تو حجاب ورم کی حرارت سے مضرت پاتا ہی اور حجاب
کی مشارکت سے دماغ کو مضرت پہونچتی ہی اور اس سے اختلاط ذہن عارض ہو جاتا ہی اور کبھی اختلاط مادہ کے منتقل
ہو جانے سے عارض ہوا کرتا ہی یا ورم سے ردی گرم بخارے جدا ہو کر دماغ کی طرف جانے سے ہوا کرتا ہی پھر جبکہ ورم
دبیلہ ہو جاتا ہی یعنی اسکے اندر واخرانہ پڑ جاتا ہی کیونکہ اسمین اسکی طرف کا ریزش کیا ہوا سارا مادہ مجتمع ہوتا ہی اور جمع کرنا شروع
کرتا ہی تو عظیم ہو جاتا ہی ثقل کیونکہ ورم کے مقام پر کثرت سے مواد طبیعت کے پیچھے پیچھے درد کے زور سے پہونچنے
کے سبب سے اور مادے کے پکنے کے سبب سے آتے ہین اور اسلیے کہ اس وقت مین مادہ اصلاح پذیر ہونے کی
صلاحیت کے نہ رکھنے کے سبب سے قوت پر بار ہو جاتا ہی اور درد کیونکہ مادے کے حجم کے زیادہ ہونے کے
سبب کھچاؤ زیادہ ہو جاتا ہی اسلیے کہ پکنے سے تخلخل واقع ہو جاتا ہی اور بخار حرارت کے ہیجان کے موجب درد کی زیادتی
سے اور بخار کی حرارت کے ساتھ پکنے کی حرارت کے مجتمع ہو جانے سے اور جبکہ پھوٹ جاتا ہی پھوڑا ورم کا تو بخار جاتا رہتا
ہی اسکی شدت کے موجب کے کہ وہی پکتا ہی جاتے رہنے کے سبب سے اور لرزہ یعنی جوڑی مادے کے لذع کرنے سے
موجود ہو جاتی ہی تھوڑے سے نکلے ہوئے مادے کے لذع کرنے سے اس سبب سے کہ حس رکھنے والے عضوؤن پر وہ
بکھر آتا ہی اور اکثر اوقات کچھ حرارت کا اور بخار کا اپنی گرمی کرنے سے اور لذع کرنے سے اور حدت سے کہ عفونت کے سبب سے اسمین
آگئی ہی موجب ہوتا ہی مادہ اور جب پیشاب شروع بخار مین پتلا سفید ہوتا ہی اور بخار کی شان سے یہ ہی کہ پیشاب
رنگین ناریت کی طرف اور سرخی کی طرف مائل گاڑھا ہو باوجود دماغ کی سلامتی کے اختلاط سے اور درد کے ہونے سے
گاڑھے کرنے والے رنگین کرنے والے مادے کے اسکی طرف توجہ نہ کرنے کے سبب سے اور باوجود کلیجے اور احشا کی
سلامتی کے اس چیز سے جو پیشاب کی سفیدی کی اور رقت کی موجب ہوتی ہی مثل سدے کے اور ورم کے اور باوجود
دستون کے نہ آنے کے کہ نچوڑ کرنے والے رنگین غلیظ کرنے والے مادے کے استفراغ کے موجب پڑتے ہین تو گردہ سوجا ہوا ہوتا
ہی کیونکہ گردہ اپنی طرف کے اس آنے والے مادے کو ماہیت کے ساتھ پی جاتا ہی اور اگر رقت ہمیشہ رہے ہمیشہ گردے
مین اس مادے کے نفوذ کرنے کے سبب سے اور پیشاب کے ساتھ اسمین سے کچھ تحلیل ہونے کے سبب سے اور نہین تو
گاڑھا ہوتا اور اُسوقت مین ورم جمع کرتا ہی اور دبیلہ یعنی پھوڑا بنتا ہی یا سخت پڑتا ہی اور بلغمی ورم اپنے لٹکاؤ
کرنے کے سبب سے کبھی اسمین ثقل اور کھچاؤ اور اُسکے فعلون مین کمی کرتا ہی یعنی گردے کے فعلون مین بہت کمی ہوتی ہی
لیکن ثقل کے ہونے کا تو یہ سبب ہی کہ بلغم کے گردے کے علاقہ مین لٹکاؤ کرنے کے سبب سے اسکا بوجھ کے اٹھانے
سے عاجز ہو جاتا ہی پس ثقل بہت محسوس ہونے لگتا ہی لیکن کھچاؤ کے گردے مین اور اسکے غلاف مین پہونچنے کا تو
سبب یہ ہی کہ ثقل پایا جاتا ہی اور اسکے میلان کی شدت نیچے وار کو ہوتی ہی لیکن فعلون کی کوتاہی کا تو سبب

یہ ہی کہ گردے کے مزاج مین ٹھنڈک بلغم کے ٹھنڈے ہونے کے سبب سے آجاتی ہی اور فعل فقط حرارت ہی سے
پورے ہوتے ہین اور جنین کا نہونا حرارت نہونے سے اور اکثر اوقات ڈھلہ ڈھلاپن عارض ہوجاتا ہی سارے بدن مین
عارض ہوتا ہی کیونکہ گردہ اپنی ٹھنڈک کے سبب سے پورا پورا مائیت کو جذب نہین کرتا ہی پھر مائیت خون کے
ساتھ سارے بدن مین سرایت کرجاتی ہی اور اس سبب سے کہ کلیجہ گردے کی مشارکت سے ٹھنڈا پڑجاتا ہی اور
سخت ورم مین درد کم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ یہ ورم اپنی ٹھنڈک اور کثافت کے سبب سے حس کو بلید کردیتا ہی باوجود
خدر کے پائجامہ باندھنے کے مقامون مین اور دونون چوتڑون مین کیونکہ یہ ورم ان دونون کی طرف سے
آنے والے پٹھون سے مزاحمت کرتا ہی اور ان مین بخوڑ کرتا ہی لیس ان دونون سے وہ بات عارض ہوتی ہی جو اعضا کو
علامات اپنے اوپر تکیہ کرنے کے وقت عارض ہوا کرتی ہی اور ضعف اور دُبلا پا دونون پنڈلیون مین ان دونون کی
طرف ان رگون کے بخوڑ سے جنمین غذا ان کی طرف آیا کرتی ہی غذا کے کم آنے کے سبب سے سانچے
کے ورم ورم کی مثانہ مین پیدا ہونا کم ہوتی ہی کیونکہ مثانہ کا جرم شدت سے مستحکم ہوتا ہی اسمین ہوا کا
نفوذ کم ہوا کرتا ہی اور اسکی رگین تنگ ہوا کرتی ہین کہ انمین ورم پیدا کرنے والے مواد کی بہت گنجائش نہین
ہوتی ہی اور اکثر گرم خون سے یا صفرے سے یا ان دونون کی آمیزش سے ہوا کرتا ہی اسلیے کہ ٹھنڈے مواد کا گم
جرم مین نفوذ کرنا بہت دشوار ہوتا ہی خاص جسوقت مین چپچپا مثل بلغم کے ہو اور اسکی علامت پیڑو مین ثقل کا ہونا ہی لیکن
ثقل کے ہونے کی تو وہ ورم ہی لیکن پیڑو مین ہونے کی تو وجہ یہ ہی کہ مثانہ یہین ہوتا ہی اور پیڑو مین پھولن کیونکہ ورم
مثانہ کے حجم کو زیادہ کردیتا ہی پھر سیون مین برآمدگی ظاہر ہوجاتی ہی اور چبھنا کانٹون کا سا اور لکڑی کا سا اور رگون کا
اُچھلنا کیونکہ عضو جھلی کا جس کا رطوبت والا ہی اور مادہ گرم ہی لیس وہ اسمین نفوذ کرتا ہی اور اُسے جوڑ ان مین اسکے
اتصال کے جدا کرنے والے کی طرح سے کھینچتا ہی لیس چبھنا پیدا ہوجاتا ہی اور جو شریانین کہ اسمین ہین اُنکا اچھلنا شدت
پکڑ جاتا ہی پھر ورم اور ضعف کے سبب سے اسکے ساتھ اذیت پاتا ہی اور ہاتھ پانون کا ٹھنڈے ہوجانا کیونکہ طبیعت
خون اور روح کے ساتھ ورم کی جہت مین مصروف ہوجاتی ہی پھر خون اور روح کی کمی ہاتھ پانون مین ہوجاتی ہی اور
پیشاب بند ہوجاتا ورم سے مجرے کے بند ہوجانے کے وقت خاص جبکہ بیمار ہو لیٹا یا چت ہو اس سبب سے کہ مثانہ
کے بعضے اجزا البعض پر اُسوقت مین منطبق ہوتے ہین اور مجرے کا بند ہوجانا زیادہ ہوجاتا ہی یا اسکی دشواری
مجرے کے تنگ ہوجانے کے وقت اور بند ہونے کے وقت اور اسکی زیادہ آسانی کھڑے ہونے کے وقت کیونکہ مثانے
کے اجزا اسوقت مین دور پڑجاتے ہین پھر مجرے کا انقباض اسوقت مین کم ہوجاتا ہی اور اسلیے کہ پیشاب نے طبعی ثقل
سے نیچے دار کو میلان کرتا ہی اور قوی بخوڑ کا محتاج نہین ہوتا ہی اور کبھی عظیم ہوجاتا ہی مثانہ مین کا ورم یہان تک کہ طبیعت
بستہ ہوجاتی ہی اس سبب سے کہ آنتون کا مجرا بند ہوجاتا ہی اور ورم کی مجاورت سے بخوڑ مین پڑجاتا ہی

اس سبب سے کہ ورم کی حرارت سے ثفل سوکھ جاتا ہے پھر اگر نہیں پھوٹتا ہے ورم پھوڑا ہو جانے کے بعد اور نہ پکتا ہے تو ایک
ہفتے میں مار ڈالتا ہے لیکن پہلے امر کا تو سبب یہ ہے کہ اعراض اسوقت میں شدید ہوتے ہیں اور اصحاب ان بہت قوی ہوتا
ہے اور دوسرے کا تو سبب یہ ہے کہ یہ امر طبیعت میں ضعف پیدا ہونے پر اور نضج دینے سے عاجز آنے پر دلالت کرتا
ہے اسلیے کہ مثانہ کی اذیت کبھی شروع کے دنوں میں مار ڈالنے پر قوت رکھتی ہے کیونکہ یہ نہایت درجے کے حاد مرضوں میں سے
ہے پھر کیا حال ہوگا جب ایسے مرض کے ساتھ طبیعت ضعیف ہو لیکن جب طبیعت نضج پر قوی ہوتی ہے تو باوجود ایسے
مرض کے یہ امید پڑتی ہے کہ طبیعت نضج پر اور مرض کے دفع کرنے پر قوت پا جائیگی اور نضج کی شناخت یعنی ورم کے مادے
کے نضج کی پیشاب کے نضج سے ہوتی ہے اسلیے کہ طبیعت ورم کے ساتھ رکی ہوتی ہے پیشاب کے نضج دینے سے پھر
پیشاب میں فعل نہیں کرتی ہے مگر کچھ نضج کا پھر جبکہ نضج ظاہر ہوتا ہے تو یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت باوجود ورم میں
اپنے رکے ہونے کے پیشاب میں کے تصرف پر اور اسکے نضج پر قوت رکھتی ہے اور ورم کے نضج سے طبیعت فارغ ہو گئی ہے
اور یہ بات فقط طبیعت کی قوت کے کامل ہونے کے وقت اور اسکے شدت کے غلبہ کے وقت ہوتی ہے اور اسوقت میں اس
بات کی امید پڑتی ہے کہ طبیعت مرض کے دفع کر دینے پر قوت پا جائیگی اور پیپ کے پیشاب آنے سے شناخت ہوتی ہے
علاج پہلے گردے اور مثانہ کے ورموں میں ابتدا کی جائیگی سبب کے قطع کرنے کے ساتھ باسلیق کی فصد سے تاکہ مادہ علاج
مخالف جہت میں منجذب ہو جائے اور استفراغ پا جائے اور اکثر اوقات زانو سے مابض یا صافن کی فصد کے جوڑنے کھولنے کی
احتیاج پڑتی ہے تا مادہ خود سوجے ہوئے عضو سے استفراغ پا جائے اور استفراغ سے حقنوں کے ساتھ کیونکہ پینے
کی دواؤں کے ساتھ استفراغ کرنے سے اولی ہوا کرتا ہے کیونکہ حقنے مواد کو آنتوں کی طرف جذب کرتے ہیں اور پینے کی
چیزیں اکثر اوقات کھنچے ہوئے مواد میں سے کچھ کو گردے اور مثانے کی طرف حرکت دیتی ہیں بس وہ ورم میں زیادتی کر دیتا ہے اور اسلیے
کہ حقنے کی دوائیں مثانہ تک اپنی قوتوں کے ثابت رہنے کے ساتھ پہونچا کرتی ہیں اور تیسرے درجے میں اس سبب سے ہے کہ
مذکور ہو چکا ہے اور طبیعت کا ملائم کرنا تاکہ خلط آنتوں کی جہت میں میلان کریں اور ثفل سے سوجے گردے اور مثانہ
میں مزاحمت نہو اور پیشاب کی نالی میں سدہ نہ پڑے اور پرہیز کرنے سے ہر ایک چیز بری حادہ چیزوں سے کیونکہ یہ چیزیں ورم
پیدا کرنے والے مادے کی حدت میں زیادتی کر دیتی ہیں اور پرہیز کرنے سے قوی مدر چیزوں سے کیونکہ یہ چیزیں بہت سے
مواد کو گردے اور مثانہ کی جہت میں حرکت دیتی ہیں لیکن ہلکی مدر چیزوں کے استعمال کی طرف تو کبھی ان دونوں کے مادے
کے نکالنے کے لیے احتیاج پڑا کرتی ہے اور پینے کی چیزیں اشنو مصالح پڑے ہوئے ٹھنڈے مصالح شکر کے ساتھ یا بنفشہ کے
شربت کے ساتھ یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ تبرید کے لیے اور بہدانہ کا لعاب لگاؤ کرنے کے واسطے اور درد کی تسکین کے
لیے یا خرفہ اور خشخاش اور ککڑی کے بیجوں کا شیرہ آلو بخارا کے شربت یا قراصیا کے شربت میں تبرید کے لیے اور درد کی
تسکین اور ادرار طبیعت کے ملائم کرنے کے واسطے اور جب شروع کے دنوں سے بڑھ جائے تو سادے اشنو شکر کے ساتھ میں

تاکہ ٹھنڈک کم ہو یا تاگر دن کے شربت کے ساتھ ہین اسلیے کہ ناگرون کا شربت گردے اور مثانہ کی بیماریون کو فائدہ کرتا ہی اور
ادرار کرتا ہی اور ٹھنڈک کم کرتا اور گرمی کرتا دونون ظاہر نہین ہین پھر جب پھوٹ جائے تو قوی مدر چیزین ہین مثل خربزے کے
بیجون کے اور ککڑی کے بیجون کے اور کھیرے کے بیجون کے قراصیا کے شربت کے ساتھ تاکہ ادرار کے ساتھ پیپ پاک و صاف
کردے اور کبھی سکنجبین کی احتیاج ہوتی ہی تفتیح اور جلا اور تقطیع کے لیے پھر اگر بخار قوی نہو تو شہد کے ساتھ اسکو ہین تاکہ جلا
کرین اور پاک کردین پیپ سے پھر گرم ادرار کرنے والے بیج کیونکہ یہ ادرار مین قوی ہونے ہین مثل سونف کے اور سعد کے بیجون کے
استعمال کیے جائینگے کھیرے کے بیجون کے ساتھ اور ککڑی کے بیجون کے ساتھ اور خربزے کے بیجون کے ساتھ تعدیل کے لیے پھر جب
پاک ہوجانے کے بعد بھرنے والی چیزون کا استعمال کیا جائیگا مثل نشاستے کے اور کتیرے کے اور گوند کے پھر اگر تاکہ انکا چوسنا
اور خشک کرنا زیادہ ہوجائے اور دم الاخوین اور خرفے کے بیج قراصیا کے شربت مین مسہلات یعنی دست لانے والی چیزین بھی
کاسنی کا پانی الملتاس کے مغز اور شیرین بادام کے روغن کے ساتھ اور میٹھا جو شاندہ الملتاس کے مغز اور بادام کے روغن کے
ساتھ یا جوشاندہ سنا اور ھنکالی اور بنفشہ کے پھول اور ککڑی کے بیج اور کاسنی کے بیج اور آلو بخارا اور املتاس اور سپستان
اور شاہترہ کا کہ الملتاس کا مغز اور بادام کا روغن یا لوکی کے بیجون کا روغن ملاکر غذا اسکی شروع مین آش جو شکر یا نیلوفر
کے شربت کے ساتھ پھر جب پھوڑا قوی ہوجائے اور بخار ہلکا پڑجائے تو پالک کا ساگ یا لوکی یا مونگ یا ملوخیا یعنی خبازی بادام
کے روغن کے ساتھ ہی لگانے کی دوائین لیکن شروع مین تو تریرا ہی دونون چوتڑون کے درمیان اور کھوکھ پر گردے
والے ہین اور پیڑو پر مثانہ والے مین خبازی اور خطمی اور جو کے آٹے اور بنفشہ کے پھول اور السی پکائی جائیگی اور پانی کا تریڑا
دیا جائیگا اور نطول باندھ لیا جائیگا کیونکہ تریڑے اور لیپ پینے کی دواؤن سے بڑھکر فائدہ کرتے ہین خاص مثانہ والے مین
کیونکہ پینے کی دوائین گردے اور مثانہ مین نفوذ دیر مین کرتی ہین اور نفوذ کے وقت قوتین ضعیف پڑجاتی ہین اور عضو کا
بدن سے دور نہین ہوتا ہی اسکی طرف باہر والے سے دواؤن کا اثر جلد پڑجاتا ہی اور لیپ تریڑے سے بڑھکر قوی ہوتا
ہی کیونکہ ایک مدت تک عضو پر لگا رہتا ہی اور عضو ظاہر سے دور ہونے کے سبب سے اس بات کا محتاج نہین ہی کہ
اسمین کی مستعمل دوا تیلی ہو اور رستہ مین جلد بوجھ جانے والی ہو اور کچھ دنون کے بعد انھار کے وقت بابونہ اور
ناخونہ اور میتھی زیادہ کردیجائینگی اور ہر روز ٹھنڈی چیزون مین سے گھٹائی جایا کرینگی کیونکہ یہ مادے کو بجا کردیتی ہین اور
تحلیل ہونے سے مانع آتی ہین یہان تک کہ تحلیل اور انحطاط کے وقت فقط گرانیان باقی رہجائینگی جرب المثانہ یعنی مثانے
دانون کا پھوٹنا اسپر پیشاب کی جلن دلالت کرتی ہی کیونکہ پیشاب اپنی حدت اور لذع سے کھجلی بھرے ہوئے مقامون
مین پہونچنے کے وقت اذیت دیتا ہی اور اسکا بدبو ہونا اس سبب سے کہ اسمین وہ پیپ ملی ہوتی ہی جسکی بدبو
پیشاب کے ساتھ شدت پکڑجاتی ہی اور اسکے ساتھ درد شدت کا مثانہ کے حس رکھنے والے جزکے
حس کے قوی ہونے کے سبب سے اور یہ وہی جز ہی جو مثانہ کے منھ کے پاس ہوا کرتا ہی خارش کے ساتھ

جرب پیدا کرنے والی حدت اور لذع کے سبب سے پھر بیمار اسکے کھجانے پر مجبور ہوجاتا ہی تا کہ مادہ ہلاک ہوجاے اور
متفرق ہو اور بھوسی والی وہ نہین کیونکہ مثانہ سے جرم کے اور اُسکے اتصال کے مفرق اور مفسد مادے کی حدت کے
سبب سے اور پیشاب کی تیزی کے سبب سے بھوسی والے چھلکے جدا ہوتے ہین اور اکثر اوقات پیشاب کے ساتھ
اسکے خیر وقت مین رطوبتین پیپ والی کہ کھجلی کے دانون سے نکلتی ہین یا خون نہ نکلتا ہی جب کھجلی کسی رگ
کے ٹوٹ جانے اور خوردہ ہوجانے پر پہونچادیتی ہی علاج وہ ہی جو قرحون مین ہمنے بیان کیا ہی کیونکہ
جرب ایک قرحہ ہی کہ چھوٹے چھوٹے دانون سے پیدا ہوجاتا ہی مثانے مین خون جمجانا اس سے کرب اور
غش اور ہاتھ پانون کا ٹھنڈے ہوجانا اور نبض کا ساقط ہونا عارض ہوتا ہی کیونکہ خون جب رگ سے مثانے
کے اندر ریزش کرتا ہی تو ٹھنڈا پڑجاتا ہی اور جم جاتا ہی اور اسکے لیے ایک بری کیفیت عارض ہوا کرتی ہی اسلیے
کہ رگ والی طبیعت وہی جو خون کے بہتے رہنے پر حفاظت کیا کرتی ہی اور خون کو متغیر ہوجانے سے اور فاسد
پڑجانے سے روکا کرتی ہی اور جب خون متغیر ہوجاتا ہی اور فاسد پڑجاتا ہی تو اس سے یہی عراض ظاہر ہونے لگتے ہین
مثل معدے اور دل کے کرب کے اس بری کیفیت سے اور مثل غشی کے دل کے مضرت پانے سے اور مثل
ہاتھ پانون کے ٹھنڈے پڑجانے کے اور مثل نبض کے ساقط ہوجانے کے اصلی حرارت کے دل ضعف
کے سبب سے ضعیف پڑجانے سے علاج اسکا نکال ڈالنا ان چیزون سے جنھین تیھری مین ہم بیان
کرچکے ہین اور اکثر اوقات عنصلی سکنجبین کفایت کرجاتی ہی اپنے مین کی تقطیع سے اور ادرار کرنے سے اور
تحلیل اور جلا کرنے سے اور نہایت درجہ کی اپنی خاصیت سے فائدہ کرنے مین چیزون سے گدھے کا کلیجہ اور
کچھوے کا پتا اور خرگوش کا شیردان ہی خاص انگور کی لکڑی کی راکھ کے پانی مین یا قیصوم کی لکڑی کی راکھ کے پانی
مین اور انجیر کا سوکھا ہوا دودھ تر ٹرے سے یا پچکاری سے مثل انگور کی لکڑی کی راکھ کے یا انجیر کی لکڑی کی راکھ کے
یا قیصوم کی لکڑی کی راکھ کے پانیون مین سے کسی مین ہاتھی کے جو شاندے مین یا کالے چنون کے پانی مین خلع
مثانہ یعنے مثانہ کا اپنی جگہ سے ہٹجانا مارکے یا چت گرنے کے بعد ہوا کرتا ہی کہ اس سے بعض علاقے مثانے کے ٹوٹ
جاتے ہین پھر مثانہ اپنی جگہ سے سرک جاتا ہی اور کسی جہت مین میلان کرجاتا ہی اس سے سلس البول یعنے بے ارادے پیشاب کا
نکلنا عارض ہوجاتا ہی جبکہ مثانے کو سرک جانے کے سبب سے لٹکاؤ عارض ہوجاتا ہی تو اسکا منھ کھلا رہتا یا پیشاب کا
بند ہوجانا جب کسی ایسے مقام کی طرف سرک جاتا ہی کہ مجھلی کے لیے دکھاؤ عارض ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے مثانہ کا مجرا
اور اسکا منھ بند ہوجاتا ہی پھر اسمین سے پیشاب کا نکلنا دشوار ہوجایا کرتا ہی علاج خرگوش کے خصیے سوکھے ہوئے
پلائے جائینگے یہی شراب مین یا مرغ کا نرظ احلاب ہوا نہار منھ پر پلایا جائیگا گرم پانی کے ساتھ کیونکہ گرم پانی اپنی خاصیت
سے مثانہ کے سرک جانے کو جبکہ بعض رودون کے ٹوٹ جانے کے سبب سے نہین ہوتا ہی تو فائدہ

ریح مثانہ یعنی مثانہ کا پھولنا

کرتا ہی کیونکہ رودہ جب ٹوٹ جاتا ہی تو اسکا جوڑنا ممکن نہیں ہوتا ہی اور غالیہ جبکہ پڑوا اور مراق پر لگایں اور
گل شبوے کے تیل کے ساتھ ملا جاتا ہی تو فائدہ کرتا ہی ریح مثانہ مثانہ پھولجانا پیدا ہوتا ہی ضعف ہضم سے رگوں مین کے
اسلیے کہ معدے مین کی پیدا ہو لین معدے کے ضعیف ہونے کے وقت ہوا کرتی ہی اکثر نہیں ہمیشہ رہتی ہی کہ مثانے تک پہونچ سکے مگر
آنتوں کے راستے دفع ہو جایا کرتی ہی اور نفخ کے پیدا ہونے سے جبکہ لطیف ہوتا ہی اور اپنے ٹھہراؤ کے مقام سے حرکت دیا جاتا ہی
کیونکہ نفخ کا ٹھہراؤ فقط اسمین غلیظ رطوبت کے ملجانے سے یا ارضیت کی کثرت سے ہوا کرتا ہی یا نفخ پیدا کرنیوالی غذاؤں سے ہوتا
ہی اس سبب کہ انمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی کہ اس سے رگوں مین ریاح پیدا ہوا کرتے ہین اور معدے والی حرارت اسے ریاح کی طرف

علاج

متغیر کردینے پر قادر نہین ہوتی ہی علاج گرم خوشبودار تیلوں سے مالش کرنا ہی تاکہ تیلوں سے مالش کرنا ریاح کو گرم کردے اور
تحلیل کرڈالے اور تلی کے پانی کے مثل سے پیڑو کا تر کرادینا ہی اور پودینے کے اور سوئے کے پانی سے اور گیہون کی گرم

پیشاب کی جلن

بھوسی سے سینکنا ہی پیشاب کی جلن کا سبب یا تو پیشاب کی حدت اور نمکینی کی کثرت ہی کہ مزاج کی حرارت کے سبب سے
ہوتی ہی بدن کی حرارت کے سبب سے یا صفرے کی کثرت ہوتی ہی پھر پیشاب نمکین ہوتا ہی بدن کی حرارت کے سبب سے
یا صفرے کی کثرت کی وجہ سے یا عضو تناسل کی نالیوں مین کے قرحے ہوتے ہین کہ انمین اثر پیشاب کے گذرنے کے وقت
سوزش اور لذع پیدا کرنے مین پھر پیشاب کے ساتھ پیپ نکلتی ہی یا رطوبت کا نہونا ہی کہ لس والی رطوبت ہی کہ عضو تناسل
کے مجرے مین پیشاب کی حدت کی تعدیل کرتی ہی اور اس مجرے سے پیشاب کے ملاقات کرنے سے جلن کی حفاظت کرتی
رہتی ہی اور یہ وہ رطوبت ہی کہ غدد والے گوشتوں مین جو مثانے کی گردن کے پاس ہوتے ہین اور عضو تناسل کے نیچے وال
مین مہیا کی گئی ہی کہ پیشاب کی نالی مین بہتی رہتی ہی اور اسمین لس پیدا کرتی ہی اور پیشاب مین ملجاتی ہی تو اسکی تعدیل کردیتی ہی
اور پیشاب کے کھاری پن کو اور اسکے لذع کو تسکین دیتی ہی اور اسکا اکثر یعنی اس رطوبت کا اکثر نہونا کثرت مباشرت کے
سبب سے ہوا کرتا ہی اسلیے کہ مباشرت بدن مین کی رطوبت کو تحلیل کرتی ہی خاص اس رطوبت کو جو منی کی نالیوں مین اور
تناسل کے عضوؤں مین ہوا کرتی ہی اور اسلیے کہ مباشرت کے وقت یہ رطوبت منی کی مجاورت سے بہت سی نکل جایا کرتی ہی
پھر کم پڑجاتی ہی یا فنا ہو جاتی ہی اور یہ رطوبت ان غدوی گوشتوں مین سے اور پیشاب کی نالی مین سے جاتی رہتی ہی اسلیے
کہ پیشاب کی اور منی کی نالی دونوں کی دونوں سرے کے نزدیک ملتی ہین پھر جو یہاں پر اسیر کی لگی ہوئی رطوبت ہوتی ہی منی کی
مجاورت سے بہت نکلجایا کرتی ہی پھر اسمین جلن اسی پیشاب کے گذرنے کے نزدیک عارض ہو جاتی ہی یعنی ہوتی ہی بدن مین کی خشکی کے ساتھ اور ریت

علاج

ہونے کے اور پیپ کے ہونے کے پیشاب مین علاج وہ چیزین ہین جنھین ہم گردے اور مثانے کے قرحوں کے علاج مین بیان کرچکے ہین یعنی

سلسل البول یعنی پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا

دائی عورت کے دودھ کی بنفشہ کے تیل کے ساتھ پچکاری دینا عضو تناسل کے سوراخ مین مفید پڑتا ہی کیونکہ یہ دودھ چکنیت سے اور چکناہٹ
سے لس پیدا کردیتا ہی اور پیشاب اور مجرے کے بیچ مین حائل ہو جاتا ہی اور اسی طرح یہی پچکاری دینا خطمی کے لعاب اور شیاف
مامیثا کی روغن گل کے ساتھ یا بادام کے تیل کے ساتھ عسر البول یعنی پیشاب کا مشکل سے آنا اسکا سبب

یا تو مثانہ سے ہوتا ہی دفع کرنے سے اسکے ضعیف پڑ جانے سے یعنی آسانی سے پورے پیشاب کے دفع کرنے سے خارجی یا بدنی سوء مزاج کے سبب سے اسلیے کہ فعلون کا کمال مزاج کے اعتدال سے ہی ہوا کرتا ہی اور اسکا اکثر ٹھنڈا ہوتا ہی کیونکہ دفع فقط مثانہ کی حرکت کرنے سے اور پیشاب مین نچوڑ کرنے ہی سے ہوا کرتی ہی اور مثانہ کی حرکت حرارے سے ہوا کرتی ہی اور یہ بھی ہی کہ مثانہ ٹھنڈا عضو ہوتا ہی پس ذراسی ٹھنڈک کے سبب سے اپنے اعتدال سے خارج ہو جایا کرتا ہی یا اسکے سبب سے کہ اس سے مثانے کو اذیت ہوتی ہی پھر پیشاب پر اسے پورا لپٹنا اذیت کے سبب سے دفع کے وقت بن نہین پڑتا ہی یا پیشاب کے روکنے سے سونے کے سبب سے یا کسی اور کام کے سبب سے کہ جس سے مثانہ کو اطراف کی طرف شدت کا کھچاؤ ہو جاتا ہی پھر مثانے کے لیے نچوڑ اور پیشاب پر لپٹنا بن نہین پڑتا ہی اور یہ بھی ہی کہ پیشاب کا رکنا مثانہ مین کی نچوڑ کرنے والی قوت کے فعل کے معارض ہوا کرتا ہی پھر جب پیشاب کا حبس افراط سے ہوتا ہی تو ضرور یہ قوت ضعیف پڑ جاتی ہی یا مثانے مین کے ورم کے سبب سے کیونکہ ورم مثانے کو پیشاب پر لپٹنے سے اطراف کی طرف کے کھچاؤ کی افراط سے مانع آتا ہی یا مجرے سے ہوتا ہی جو کہ مثانے کی گردن اور عضو تناسل کا سوراخ ہی اور یہ سبب جو مجرے سے ہوتا ہی یا تو پہلے پہل ہی یا شرکت سے ہی اور پہلے پہل والا یا تو سدے کے سبب سے ہی کہ پورا سدہ نہین ہی ورم سے کہ مجرے مین پیدا ہوتا ہی پھر مجرا تنگ پڑ جاتا ہی اور اس سے پیشاب آسانی سے نہین نکلتا ہی یا تقبض کے سبب سے ہی مجرے مین کی خشکی سے کہ جسکے سبب سے مجرے کے بعضے اجزا بعضے مین مجتمع ہو جاتے ہین یا خلط کے سبب سے ہی مثل غلیظ رطوبت کے یا پیپ کے سبب سے ہی یا جمے خون کے سبب سے ہی یا پتھری کے سبب سے ہی اور پتھری مین کی چھوٹی کہ مجرے کو بند کر دیتی ہی اور پیشاب کے نکلنے سے مانع آتی ہی اکثر ہوتی ہی کیونکہ چھوٹی پتھری مجرے کے اندر چلی جاتی ہی اور بڑی کا پتھری مین سے سدہ داہنے بائین میلان کرنے سے جاتا رہتا ہی کیونکہ بڑی پتھری مجرے کے اندر روانہ نہین جاتی ہی بلکہ اسکے منھ مین رہجاتی ہی اور پیشاب کے نکلنے کو مانع آتی ہی اور منھ پر سے میلان کرنے کے ساتھ سرک جاتی ہی یا قرحون کے سبب سے ہی مجرے مین کے کہ درد کرتے ہین پیشاب کی لذع سے اور حدت سے اسپر گذر کرینگے وقت پھر پیشاب دشواری سے آتا ہی درد کے سبب سے کیونکہ پیشاب کرنے والا اپنے پیٹ کی مچھلیون سے اپنے مثانے کو نہین نچوڑتا ہی اس خوف سے کہ زخم کے مقام مین پیشاب کے گذرنے کے وقت درد ہوگا اور اگر اسپر صبر کریگا یعنے درد پر تو پیشاب نکلیگا مجرے کے بند نہ ہونے سے اور سبب جو مجرے مین کی مشارکت سے ہوتا ہی تو مثل ان کے ورم کے ہی آنتون کے پاس کے یا رحم مین کے کہ اسے نچوڑ کرنے سے بند کر دیتا ہی یا مثل سوکھے یا مزاحمت کرنے والے ثفل کے ہی مجرے کے نچوڑ کرنے سے یا مثل ریح کے آنتون مین کی یا رحم مین کی کہ نچوڑ کرنے والی ہی یا مثل خصیے کے کہ مراق کی طرف چڑھ گیا ہی اسپر ٹھنڈک غالب آجانے سے پھر اسنے مزاحمت کی ہی پیشاب کے مجرے کی اور راستے تنگ کر دیا ہی

علاج

علاج لیکن ضعف والے کا تو مدر چیزون سے

علاج کیا جائیگا تاکہ مدر چیزین پیشاب کے نکالنے پر مدد کرین پس پیشاب مثانہ مین بند ہو رہے اور اسکے لیے کھچاؤ کا
موجب ہو لیکن ورم والے مین تو استفراغ سے تاکہ ورم کا مادہ بدن مین سے اور ورم کے مقام مین سے جہانتک
کہ ممکن ہو مندفع ہو جائے اور تفتیح دینے سے اس مادہ کو کہ جو ورم کے مقام مین باقی رہگیا ہی تاکہ دفع ہونے کے قابل
ہو جائے اور ادرار سے استفراغ کے بعد تاکہ مادہ ورم کے مقام پر تفتیح نجائے اگر بدن کے استفراغ کے پہلے ہی اور خود ورم سے
مادے کا استفراغ کیا جائے اور پتھری والے مین اور خون جمے والے مین اور اسمین جو مشارکت سے ہی علاج انکے سبب کا
علاج ہی اور قرحہ والی مین علاج خدر کرنا قرص کا کنج کے مثل سے ہی تاکہ نکلتے وقت پیشاب کی اذیت دینے کا حس کم
ہو جائے پھر پیشاب اس سے آسانی سے مندفع ہو جائے اور مثانے مین پیشاب کے رہ گئے والے سے رو گئے کے درد کے سبب سے پیشاب رک
رہے پھر قرحے کا علاج ہی درد کے ٹھہرنے کے بعد بھرنے والی چیزون سے اور مدر تعنی ادرار کرنیوالی چیزین مثل انجمود کے اور مجیٹھ کے
اور سونف کے اور اسکے بیجون کے اور سولی اور اسکے پانی کے اور سولی کے پانی کے لیے پیشاب کے آسانی لانے مین قوی تاثیر
ہوتی ہی اور باوجود اسکے جب تفتیح کرنے والی دوائون مین ملادیا جاتا ہی تو انکی تفتیح کی قوت کی تقویت کرتا ہی اور چنے کا پانی خاص
کالے چنون کا اور ٹھنڈی مدر چیزین مثل تربوز کے بیجون کے اور کھیرے کے بیجون کے اور ککڑی کے بیجون کے اور بیخ کسنی
مثانہ سکھایا ہوا تین درم شراب ریحانی کے ساتھ ملایا جائیگا تقویت کے لیے پس اچھا کر دیتا ہی خاصیت سے اور
یہی حال ہی شراب ریحانی کے ساتھ دو درم جلے ہوئے تہری کیکڑون کا اور گوکھرو کا سنگدانہ اور نمک ہندی کا پرکیا
پاؤ درم بھر گرم پانی کے ساتھ استعمال کیا جائیگا اور نمک طبرزد کا اور یہی منجمد نمک صاف رنگ کا ہوتا ہی
جس وقت پاخانے کے مقام کے اندر وارد داخل کیا جاتا ہی تو طبیعت کو نرم کرتا ہی اور ادرار لاتا ہی مستقیم آنت مین اور
مثانے کی گردن مین لذع کرنے کے سبب سے اور جبکہ عضو تناسل کے سوراخ مین زعفران کا طاقہ یا جون یا مچھر داخل
کیا جاتا ہی تو اسی وقت ادرار کر دیتا ہی لیکن زعفران کے ادرار کرنے کا تو یہ سبب ہی کہ اسمین درکی گرمی ہوتی ہی اور
قوی ادرار ہوتا ہی اور جون کا سبب یہ ہی کہ وہ مجرے مین لذع کرتی ہی اور اسمین دغدغہ کرتی ہی پھر قوت دافعہ پیشاب کے دفع
کرنے پر حرکت کرنے لگتی ہی اور یہی حال مچھر کا ہی اور جبکہ پیشاب کے سوراخ مین روغن تیلون کی قسمین سفید رنگ کے گھیو
جو بہرا نہین ہو ڈالکر دھوپ یا گیا ہی پچکاری دیجائیگی اسلیے کہ مثل زرد کے اور سرخ کے اور نیلے کے اور سبز کے اور
دخانی کے ہوتے ہین اور زہر تربت رکھتے ہین تو نہایت درجہ فائدہ کریگی اور بہ سدے کو کھول دیگی اور جب خون سے
امن ہو جائے تو بیج پلانا چاہیے ادرار کرنیوالی عنصلی سکنجبین کے ساتھ یا بزوری کے ساتھ کیونکہ یہی دونون تقطیع اور تلطیف
کے سبب سے مادے کو نکلجانے پر مستعد کر دیتی ہین لیکن قرحے کے ڈر کے وقت مین ان دونون کا ترک کر دینا واجب ہی کیونکہ یہ
دونون سرکے کے سبب سے اور شکر کی جلا اور جنگلی پیاز اور بیجون کی جلا کی وجہ سے خراش کرتی ہین اور جبکہ انکا خوف ہوتا ہی
یعنے قرحون کا تو قراصیا ہو کے تربت کے ساتھ کیونکہ اسمین لٹکاؤ اور نرم کرنا نے قوی ترشی کے ہوا کرتا ہی سلس البول.

سلس البول

اور یہ بھی بے ارادے کے پیشاب کا نکلنا ہی اور بچھونے مین موت دینا سوتے مین اور یہی حقیقت مین سلس البول کی قسمون مین
داخل ہی مگر یہ کہ مثانے کے منھ پر کی مچھلی کا لٹکاؤ سلس البول مین بہت شدت سے ہوتا ہی اور اسی سبب سے سلس البول مین
جاگنے کی حالت مین کہ جسکی شان سے اسمین ارادی فعلون کا ظاہر ہونا ہوتا ہی پیشاب خطا ہو جایا کرتا ہی اور اس طرح کا حال سوتے
مین ہوتے کا نہین ہوتا ہی کیونکہ سونے کی شان سے یہ ہی کہ اسمین ارادی حرکتین باطل ہو جایا کرتی ہین اور جو شخص
کہ سوتے مین نہین ہوتا ہی تو اسکے مثانے کی مچھلی زیادہ زور آور ہوا کرتی ہی بس طبیعت قوت دافعہ سے جھگڑتی ہی اور
نے ظاہر ارادے کے لٹکاؤ نہین کرتی ہی ہوتا ہی تو مدر چیزون کے استعمال کی کثرت کے سبب سے مثل شراب کے پتلی
شراب کے اور خربزے کے اسواسطے کہ مثانے کی طرف کثرت سے پیشاب کے جذب ہو آنے کے وقت کبھی مثانہ اسکے
روکنے اور ضبط کرنے سے کمزور پڑ جاتا ہی تو پیشاب بے ارادے کے نکلنے لگتا ہی یا مثانے کے لٹک پڑنے کے سبب سے
پھر مثانہ پیشاب پر قابض نہین ہوتا ہی یہان تک کہ بہت سی مقدار پیشاب کی یکبارگی نکلجاتی ہی یا مچھلی کے لٹک پڑنے کے
سبب سے کہ پیشاب کی پکڑے رہنے والی ہی جو مثانے کی گردن مین ہوا کرتی ہی پھر پیشاب ہمیشہ بہتا رہتا ہی اسواسطے
کہ تھوڑی تھوڑی پیشاب کی مقدار مثانہ مین آتی ہی اُسکے لیے ہی نکلنے سے روکنے والا ارادے کے سوا نہین ہوا کرتا ہی
بدنی سوء مزاج کی وجہ سے جیسا کہ عام فالج مین ہوا کرتا ہی یا خارجی کی وجہ سے جیسے کہ اُن لوگون کے لیے عارض ہوا
کرتا ہی کہ جب کہ وہ ٹھنڈے پانی مین بہت ہوا کرتا ہی مثل دریائی جانورون کے شکاریون کے اور اکثر انکا سوء مزاج ٹھنڈا
ہوتا ہی کیونکہ مثانہ پٹھے کا عضو ہی اور مچھلی کے اکثر جز مثل پٹھون کے اور رودون کے اور جھلیون کے ٹھنڈے ہوا کرتے
ہین اور ٹھنڈی چیز ٹھنڈک کے قبول کرنے پر مستعد رہا کرتی ہی پھر اسمین ٹھنڈک کی تاثیر اسکے سوا سے بہت بڑھکر
ہوتی ہی اور ٹھنڈک کرنے والی چیز خدر کرنے والی سارے فعلون اور حرکتون سے ضد رکھنے والی ہوتی ہی اور گرمی
کرنے والی چیز لٹکاؤ کی فقط اسی سبب سے موجب ہوتی ہی کہ عضو کے مزاج کو فاسد کر دیتی ہی پھر عضو اپنے مین حس رکھنے والی
اور حرکت دینے والی روح کے اثر کرنے کو قبول نہین کرتا ہی اور کبھی ہوتا ہی سلس البول جذب کرنے والی کیفیت کے مثانے کی طرف
کی حرارت کے افراط کے ہونے سے پھر مثانہ کیفیت سے لبریز ہو جاتا ہی اور اسکے روکنے کو چھوڑ بیٹھتا ہی پھر یہ کیفیت خود بے ارادے کے
نکلنے لگتی ہی لیکن تنہا کثرت اس بیماری کا سبب نہین ہوتی ہی بلکہ اسکے ساتھ قوت دافعہ مین یا مچھلی مین کسی آفت کا ہونا ضرور ہوتا ہی اور کثرت
اسکی مددگار ہو جاتی ہی اور کبھی ہوتا ہی نچوڑ کے سبب سے مثانے مین کے قریب کے ورم سے یا سوکھے ہوئے ثفل سے کسی کر یہ
سرک جانے سے اندر وار کو گر پڑنے کے سبب سے یا مار کے سبب سے پھر مثانہ بہت سے پیشاب کی گنجائش نہین رکھتا ہی یا اسمین
مجتمع ہوا کرتا ہی پھر یکبارگی نکلنے لگتا ہی بلکہ تھوڑا سا مثانے مین مجتمع ہوا کرتا ہی مکان کی تنگی کے سبب سے بے ارادے کے نکلا کرتا ہی
اس سبب سے کہ مچھلی کے لیے ان سببون سے ضعف عارض ہو جاتا ہی اور اسپر لیٹے پیشاب کے نکلنے پر سونے مین نیند کا غافل
ہونا مددگار ہوتا ہی پھر سوتے مین پیشاب کرنے والے کو نیند کے غافل ہونے سے پیشاب کے نکلنے کی خبر نہین ہوتی ہی پس وہ اسے نہین روکتا ہی

جبکہ پیشاب بحرکت کرتا ہی اور اسے طبیعۂ دافعہ اور خفی ارادہ کہ سوتے مین جاگنے سے پہلے ارادہ پر حرکتون کے ارادے سے مشابہ
ہی دفع کرتا ہی اور اسی سبب سے سوتے مین پیشاب کا نکلجانا لڑکون کو بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ لڑکون کی انکی رطوبتون کی کثرت
کے سبب سے نیند غافل ہوا کرتی ہی بس نہین کی ارادیہ قوت پیشاب کے روکنے سے سوتے مین پیشاب کی حدت
سے اذیت ہونے کے وقت کمزور پڑجاتی ہی پھر جب یہ مضبوط پڑجاتے ہین اور انکی نیند سبک ہو جاتی ہی اور انکی مچھلیان
قوی پڑجاتی ہین تو سوتے مین پیشاب نہین کرتے ہین اور اکثر اوقات نفسانیہ قوت پیشاب کی حدت سے اپنی
اذیت سے ایسا ایک خیال باندھ لیتی ہی کہ وہ خیال ارادیہ دافعہ قوت کو پیشاب کی تحریک کرتا ہی مثل ان خوابون
کے جنھین سوتے مین بچھونے پر موت دینے والا دیکھا کرتا ہی جس طرح پر کہ منی کی حدت کی اذیت کے پہونچنے سے
خیال ایسا باندھ لیتی ہی کہ وہ منی کے دفع کرنے پر طبیعۂ دافعہ کی تحریک کرتا ہی علاج جبکہ سلسل البول کا سبب حرارت ہوتی
ہی تو ٹھنڈی قابض چیزین ہین مثل گلاب کے ریزے اور سماق اور سوکھے دھنیے اور کچے انگور اور بلوط اور کاہو کے بیج
اور خرفہ کے بیج اور کافور کے کہ تنہا اور سب ملا کر کھٹے اناروں کے شربت کے ساتھ کیونکہ یہ میٹھے سے بڑھکر ٹھنڈا اور
قبض مین شدید ہوتا ہی یا کھٹے دہی کے ساتھ استعمال کیے جاوینگے کیونکہ یہ ٹھنڈک کرتا ہی اور ٹھنڈک اور خشکیت
کے سبب سے قبض کرتا ہی اور جو کہ ٹھنڈک کے سبب سے ہوتا ہی تو گرم قابض چیزین ہین مثل مشک اور ناگرموتھے
اور کٹ اور ببول اور دار ہلد اور کندر اور زیرے کے مفید ہوتے ہین اور لیجاینگی دوائین گرم ہون یا ٹھنڈی
ہون اور باریک پیسی جاینگی تا نفوذ کرجائین رگون مین اور مثانے تک پہونچ جائین کیونکہ جب دواؤن کا دور کے
مقام مین نفوذ کروانے کا ارادہ کیا جاتا ہی تو انکا باریک پیسے مین مبالغہ واجب پڑتا ہی اور شکر کے گلقند کے ساتھ
استعمال کیجاینگی کیونکہ گلقند اپنی خوشبودار مٹھاس کے سبب سے تقویت کرتا ہی اور اپنے مین گلاب کے پھولون کے
پڑنے سے قبض کرتا ہی صبح کو اور شام کو دو دو درم اور غذا سماقیہ اور حصرمیہ گرم کے لیے اور کبھی ٹھنڈے مین
گرم چیزون کا مصالح ڈالا جاتا ہی ٹھنڈک کی تعدیل کے لیے یا گوشت قلیہ کیا ہوا سوکھے دھنیے کے ساتھ لگانے
کی دوائین روغن گل گرم مین اور بکائن کا تیل اور کٹ کا تیل ٹھنڈے مین اور جو کہ سلسل البول مین کسی اور سبب سے
ہوتا ہی مثل ورم کے اور گردون کے سرک جانے کے اور سوکھے ہوئے ثقل کے تو اسکے علاج سے علاج کیا
جاویگا اور جو سوتے مین بچھونے پر موت مارتا ہی وہ سونے سے پہلے پیشاب کر لینے کا در دکرنے اور کھانا
پیٹ بھر کے کھانے کہ پانی سے پیٹ بھرنے اور اپنے دماغ کو تر کرنے اور اسکی نیند غافل ہوجانے اور رطوبت اسکے
بدن مین بہت ہوجانے اور اس مکان کے تصور مین کوشش کرے جسے نفسانیہ قوت خیال مین لاتی ہی سوتے مین
دیکھتا ہی کہ اسمین پیشاب کر رہا ہی مثل پاخانہ کے اور غار کے اور جنگل کے پھر چاہیے کہ اسے مسجد اور اسکے سوا اس
چیز سے قرار دے کہ جسکا احترام کیا جاتا ہی مثل مزارون کے کوئی شخص اس بات کو اسکے خیال مین جلد گذرنے کو قوت

مضبوط کردے اور چاہیے کہ یہ یاد رکھا جائے جسوقت کہ مخیلہ قوت پیشاب کروانے والے خیال کا تخیل کرلی ہی بس
اکثر اوقات سوتے مین کی خفی ارادی قوت کے لیے اپنے خیال مین اس بات کے یاد رکھنے کے وقت کہ جس مکان کو
دیکھا ہی اسکا بدل ڈالنے والا ہی پیشاب کرنے سے کچھ توقف باوجود طبیعہ دافعہ کے تقاضے کے عارض ہوجاتا ہی
تو پیشاب کرنے کے پہلے جاگ اُٹھتا ہی اور ربول باؤ درم شراب کے ساتھ نہار منھ استعمال کیا جائیگا تو اسے اچھا کردیگا
اور یہی حال ہی اس مُکیا کا کہ ایسے آٹے سے پکی ہی کہ اسمین تھوڑی سی کبوترون کی بیٹ گندھی ہی ٹھنڈے پانی کے
ساتھ اور خرگوش کا دماغ شراب کے ساتھ اور اسکا گردہ جبکہ سکھا ڈالا جائے تو داخل ہوتا ہی اُنکی دواؤن مین شیخ
بوعلی سینا کہتے ہین کہ اگر لیا جائے اسمین سے ایک جز اور سوئے کے بیجون مین سے ایک جز اور عاقر قرحا اور اجمود کے
بیج ہر ایک مین سے آدھا جز اور قدر شربت ڈھائی درم اوقیہ بھر ٹھنڈے پانی مین تو اس مرض کو مفید ہوگا ذیابیطس
اور ہمیشہ پیاس کا رہنا اور جب پانی پیتا ہی تو اس پینے سے سیرابی حاصل نہین ہوتی پیشاب کردیتا ہی جلدی سے اور پانی
بہت متغیر نہین ہوتا ہی اور اسکا سبب گردے کے حال کا ردی ہونا ہی اسکے ضعف کی وجہ سے یا تو گردے
کی سوزش کے باعث سے یا اسکی حرارت کی وجہ سے پھر جس مائیت کو کہ جذب کرتا ہی اُسکے رُکے رہنے پر اتنی
مدت تک قدرت نہین رکھتا ہی کہ جس مدت مین اس سے غذا کرلے بعض مائیت نیچے کو اُتر جانے پر مبادرت کرتی ہی پھر
گردہ غذا کے اشتیاق رکھنے کے سبب سے اور مائیت کو جذب کرلیتا ہی اور یہ مائیت بھی نیچے سے گردے کی پوری غذا
کرنے کے پہلے نیچے کو اُتر جاتی ہی اور جبکہ مائیت مین سے کسیقدر اُتر آتی ہی اور مثانہ مین بہت ہوجاتی ہی یہانتک کہ اتنی
ہوجاتی ہی کہ جیسے مثانے کی شان سے دفع کردینا ہوا کرتا ہی تو مثانہ اسے دفع کردیتا ہی یا گردے کی نالیون کے کشادہ
ہوجانے کے سبب سے کیونکہ جو نالیان کہ گردے مین ہین یا اسکے نیچے وار مین ہین جب کشادہ ہوجاتی ہین تو انسے جلد
نیچے کو اُتر جایا کرتی ہی یا اسکی جاذبہ حرارت کے قوی ہونے کی وجہ سے تو اسکا مائیت کا جذب کرلینا بہت ہوگا تو جذب
کریگا مائیت مین سے اتنا کہ جسکے اُٹھانے کی تاب نہ رکھتا ہوگا اسلیے دفع کردیگا اور ہمیشہ جذب کرتا رہیگا اور دفع
کرتا رہیگا اور اس جذب کو یہ لازم ہوتا ہی کہ کلیجے مین سے اس جگر کی اور بدن بھر کی مائیت کم ہوجائے پھر جو معدے مین ہی اُسے
جذب کریگا مائیت مین سے اور اسکو پیاس لازم ہوتی ہی اور کبھی ہوتا ہی ذیابیطس ٹھنڈک سے گردے کی کیونکہ
ٹھنڈک سے گردے مین قوت ماسکہ ضعیف پڑجاتی ہی اور کبھی اسکے ساتھ پیاس ہوا کرتی ہی اس سبب سے کہ مائیت
گردے مین سے گردے کی اس سے غذا پورا پورا لینے کے پہلے مندفع ہوجاتی ہی پھر گردہ اور مائیت کو جذب کرلیتا ہی پھر
کلیجہ اور اعضا مشتاق رہجاتے ہین مگر بہت کم اس قسم مین کی پیاس سے جو حرارت سے ہوا کرتی ہی اسواسطے کہ جذب
کرنا اور دفع کرنا ٹھنڈک کے ساتھ دونون کمزور ہوا کرتے ہین اور یہ کم نادر ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی
کہ ٹھنڈک کے ساتھ جذب کرنا و دفع کرنا کمزور ہوا کرتا ہی اور یہ بیماری قوت ماسکہ کے کمزور پڑجانے سے

(ذیابیطس) یعنی پیشاب [illegible]

ناسخ

تقطیر البول

باوجود قوت جاذبہ کے اور قوت دافعہ کے قوی ہونے کے بہت ہوا کرتی ہی اور جب یا بطبس ہمیشہ رہتا ہی تو کلیجے کے ضعیف
ہو جانے کا مورث ہوتا ہی اس سبب سے کہ کلیجے مین سے مائیت اسکے بھر ہونے سے گھٹ جاتی ہی اور بدن کے
نحیف ہو جانے کا مورث ہو جاتا ہی اسلیے کہ بدن کی طرف غذا کلیجے مین خون کے کم پیدا ہونے سے نہین پہونچتی ہی کیونکہ
ضعیف ہوتا ہی اور اسمین سے اعضائی طرف بہا کر لیجانے والی اور خون کی تپلی کرنے والی مائیت جاتی رہتی ہی اور اسلیے کہ جب
مائیت بدن مین سے جاتی رہتی ہی تو ضرور بدن دُبلا پڑ جاتا ہی اور سوکھ جاتا ہی اور اکثر اوقات دق کے بخار کا موجب ہو جاتا ہی
مائیت سے کہ تر رکھنے والی ہی اور خون سے کہ غذا اثر نے والا ہی یہ بدن کی طرف نہ پہونچنے کے سبب سے اور رطوبت
کے جذب کے قوی ہونے کے سبب سے ہی اسی بدن مین سے پھر یا تو دق شیخوخیت پیدا ہو جاتی ہی اس سبب سے
کہ بیان ہو چکا ہی یا دق کا بخار ٹھنڈا کرنے والی اور تر رکھنے والی مائیت کے اعضا تک نہ پہونچنے کے سبب سے علاج تبرید
اور ترطیب ہی کیونکہ اکثر یہ مرض فقط ناری حرارت ہی سے ہوا کرتا ہی لیکن جو کہ ٹھنڈک سے ہوتا ہی اسکا علاج مصنف نے بیان نہین کیا
ہی کیونکہ وہ کم اور نادر ہوتا ہی اور یہ سارے ربون سے اور تر میوون سے کہ ٹھنڈے ہونے مین مثل میٹھے انار کے رب کے اور آلو بخارا
کے ربکے اور توت کے رب کے اور مثل لوکی کے اور ککڑی کے اور آلو بخارے کے ٹھنڈی قابض دواون سے مثل قرص طباشیر کے اور حب
گلنار کے اور ان ساری چیزون سے جنھین ہمنے سلس البول مین بیان کیا ہی دواؤن مین سے اور قابض ٹھنڈی غذاون مین
سے اور تیلون مین سے اور جب لیسنے مین اندون کا حریرہ پی لیا جائیگا کہ وہ رات دن سرکے مین بھیگے رہے ہون تو نہایت
درجہ مفید پڑیگا تقطیر البول یعنے بوندہ بوندہ پیشاب آنا اور یہ ایک حالت ہی کہ عسر یعنے دشواری کے اور دشواری یہ ہی کہ
پیشاب دشواری سے آئے اور مطلق ارادے سے نکلے اور استرسال یعنے نکلتے رہنے کے درمیان مین ہوتی ہی اور استرسال
وہی کثرت قوت ہی دھار باندھکر پیشاب کا آنا ہی یا پیشاب کے بعد سے مطلق ارادے سے ہو پس تقطیر البول یعنے بوندہ بوندہ
پیشاب کا آنا یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا کرکے مطلق ارادے کے ساتھ نکلے پھر اگر تھوڑا تھوڑا بے مطلق ارادے کے ساتھ
نکلے تو یہ تقطیر نہو گی بلکہ سلس ہی اور مطلق ارادہ وہ ہی جسکا آدمی کو شعور ہوتا ہی کہ وہ ظاہر شعور سے ارادہ کرتا ہی اور خفی
ارادہ وہ ہی کہ جو آدمی کو اتنی بات کا شعور دلاتا ہی کہ وہ آزادہ کرلیگا جب تامل کریگا اور اسکا سبب یا تو پیشاب کی حدت
ہوتی ہی بس نہین چھوڑا جاتا ہی اسکی اذیت کی شدت سے اتنا کہ مجتمع بہت سا ہوے پھر طبیعت اسکے دفع کرنے پر
مجبور ہو جاتی ہی جس طرح پر کہ تھوڑا تھوڑا ابھی مجتمع ہوا کرتا ہی اگرچہ ارادے کے ساتھ نہو اور اسکے پورے دفع کرنے
پر طبیعت صبر نہین کر سکتی ہی یکبارگی دفع کرنے پر دھار باندھکر کیونکہ یہ پیشاب اپنے زور کی حدت سے
اذیت دیتا ہی اور نہ اسکے مجتمع ہونے پر اور نہ اسکے ثقل پر پھر ایک حالت رُکنے اور جاری ہونے کے درمیان
پیدا ہو جاتی ہی اور اگر دھار باندھکر نکالنے مین تکلف کرے اور اسکی اذیت کی برداشت کرے تو پیشاب بہت سا
نکلے یا مثانے کا ضعف ہوتا ہی یا تو مثانے کی قوت دافعہ مین کا پھر وہ پیشاب کے دفع کرنے پر حرکت نہین کرتی ہی مگر

جبکہ پیشاب کی سفرت دینا اسکی کثرت سے شدت پکڑ جاتا ہی پھر اسمین سے اسکی تھوڑی سی مقدار کو دفع کرتی ہی
کہ جس سے اسکی سفرت جاتی رہتی ہی پھر اپنے ضعف کے سبب یہان تک پیشاب کے دفع کرنے سے
اعراض کیے رہتی ہی کہ دوسری بار پیشاب مجتمع ہو جاتا ہی اور اسکے سبب سے سفرت شدت پکڑ جاتی ہی اور دفع
کی طرف عود کرتی ہی اور یہی دفعین قریب قریب کے وقتون مین ہوتی ہین کیونکہ مفروغ یعنی نکلا ہوا پیشاب
ہر مرتبہ مین قوت دافعہ کے ضعیف ہونے کے سبب سے تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہی پھر مثانہ اسکے بعد اپنی طرف کی
آنے والی مائیت سے بھر جایا کرتا ہی یا ضعف قوت ماسکہ مین کا ہی پھر پیشاب مین سے جو تھوڑا سا مثانے مین
اجاتا ہی بہت سے مجتمع ہونے تک کہ اسے بھی اُسوقت چھوڑ دے تاکہ یکبار کی بہت سا دفع ہو جائے اسکے رکے رہنے پر
قدرت نہین رکھتی ہی یا ورم کے بگڑ کرنے سے ہوتا ہی مثانے مین کے یا اسکے پاس کے عضو مین کے پھر مثانے کی تجویف
تنگ پڑ جاتی ہی اور بہت سے پیشاب کے لیے گنجایش نہین رکھتی ہی کہ اسمین مجتمع ہو بلکہ جو تھوڑا سا اسمین آجاتا ہی مندفع
ہو جاتا ہی یا ثقل کی بگڑ سے کہ آنتون مین محتبس ہوتا ہی یا قرحون سے خارش سے ہوتا ہی مثانہ مین کی پھر تھوڑے
پیشاب سے اذیت پاتا ہی کہ وہ پیشاب اسمین مجتمع ہوا کرتا ہی پھر اسے یہان تک روکے نہین رہتا ہی کہ بہت سا
پیشاب مجتمع ہووے یا حس کے جاتے رہنے کے سبب سے ہوتا ہی نہ ہمیشہ رہنے پر بلکہ ایکبار حس جاتا
رہتا ہی تو پیشاب کی اذیت کا باطل ہو جانا رہتا ہی پھر قوت دافعہ سے دفع کرنے کا تقاضا نہین کرتا ہی
اور دوسری بار پیدا ہو جاتا ہی پھر قوت حاسہ پیشاب کی اذیت کو معلوم کر لیتی ہی پس قوت دافعہ کی اسکے
دفع کرنے پر تحریک کرتی ہی جس طرح پر کہ سرسام والون کے لیے عارض ہوا کرتا ہی اور کبھی ٹھنڈک کے سبب
سے بہت ہوتا ہی پیشاب کا بوندہ بوندہ آنا کیونکہ دفع ایک حرکت ہوتی ہی اور حرکت فقط حرارت ہی سے
زور پکڑتی ہی اور اسلیے کہ ٹھنڈک قبض کرتی ہی اور کثیف کرتی ہی پھر وہ مچھلی جو مثانے کے مُنھ پر ہوا کرتی ہی لگا نہ
نہین کرتی اور پیشاب یکبارگی پورے نکلجانے کا کوئی راستہ نہین پاتا ہی یہان تک کہ ٹھنڈک سے سلس البول پیدا
ہو جائے اور سلس البول کی ٹھنڈک سے پیدایش فقط اسی وجہ سے ہوا کرتی ہی کہ ٹھنڈک مثانے کو اور روکے رہنے والی مچھلی کو اور قوت
دافعہ کو ضعیف کر دیتی ہی اور جلد کو اپنے کثیف کر دینے سے اور پسینے کو مانع آنے سے حدت رکھنے والے فضلون کو
تحلیل ہو جانے سے روکے رہتی ہی اور اسی سبب سے بوندہ بوندہ پیشاب کا آنا جاڑے مین عارض ہوا کرتا ہی ہوا کی ٹھنڈک
کے سبب سے **علاج** پیشاب کی حدت کا علاج ہی اور مثانے کی تقویت ہی اور بگڑ کرنے والے کا دور کر ڈالنا ہی اور قرحون کا
اور خارش کا معالجہ ہی اور مثانے کے مزاج کی تعدیل کرنا ہی اس طریق پر جو پہلے معلوم ہو چکا ہی اعضاء تناسل کے امراض
اور انکے مزاجون کی علامتین لیکن گرم مزاج کی تو شدت مباشرت ہی کیونکہ شہوت منی کی حدت سے اور اسکے لذع کرنے
سے ہوا کرتی ہی کیونکہ منی اپنی اذیت رسانی سے باہ کو ہیجان مین لاتی اور اپنے دفع کرنے کی احتیاج

علاج

اعضاء تناسل کی بیماریان اور انکے مزاجون کی علامتین

دواتی ہی اور گرم مزاج منی کو حاد اور لذاع کر دیتا ہی لو بڑہ اور دونون الون پر بالونکا بہت سے ہونا کیونکہ بالون کی
پیدایش اس طریق پر کہ بیان ہو چکا ہی فقط دخانی انجرون ہی سے ہوا کرتی ہی اور دخانی انجرے حرارت ہی سے
پیدا ہوا کرتے ہین اور عضو تناسل کی رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا اس سببسے کہ بیان ہو چکا ہی کہ حرارت بہت
سی روحون کو اور بہتسے خونکو جذب کرتی ہی اور حرارت کی کثرت مکان کی کشادگی کی موجب ہوتی ہی اور کثرت سے غذا کرنے
اور نمو کے قوی ہونے کی موجب ہوا کرتی ہی اور عضو تناسل کا بڑے ہونا یعنی مرد کے آگے کی شرمگاہ کا بڑا ہونا اور دونون
خصیون کا بڑے ہونا ان دونون کی طرف غذا کے کثرت سے جذب ہو آنے کے سببسے اور منی کا حاد ہونا اور جلد انزال ہو جانا
کیونکہ منی اپنی حدت اور رقت کے سببسے حرکت مین تیز ہوتی ہی اور اسکی اس بات پر نالیون کی کشادگی معین ہوتی ہی
لیکن سرد مزاج مین پس اسکی علامتین ان علامتون کی ضد ہوتی ہین لیکن مزاج تر کی تو علامتین منی کی قلت اور کثرت اور بچھون کے
کے سببسے استادگی کا ضعیف ہونا لیکن خشک مزاج تو اسکی علامتین انکے ضد ہین اسواسطے کہ خشکی کے وقت
خشک ہو جاتی ہین پس منی غلیظ پڑجاتی ہی اور اسکی مقدار گھٹ جاتی ہی باوجود منی کی حدت کے کیونکہ خشکی حرارت
کی تاثیر کو قبول کرنے مین تر سے بڑھکر ہوا کرتا ہی کلام منی مین منی چوتھے ہضم کے فضلے سے پیدا ہوتی ہی یعنی منی بعد
چوتھے ہضم کے ہو جانے کے غذا کے فضلے مین سے ہی پس ان فضلون کو اعضا مین سے ہر ایک دفع کرتا رہتا ہی یہان تک
کہ اس دفع کرنے کی انتہا کلیجے کے قریب مین ہوتی ہی اور یہ فضلے کلیجے تک پہونچ جاتے ہین پھر رگون مین منجذب ہو جاتے
ہین یہان تک کہ دونون گردون مین آجاتے ہین پھر ان غلاف دار رگون مین آتے ہین جو دونون خصیون کے قریب
ہوا کرتی ہین اور اعتراض کیا گیا ہی کہ یہ بات اسمین سے ہی کہ جس سے محال ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ فضلون کی شان سے
مندفع ہوتا ہی نہ منجذب ہونا کیونکہ فضلے اعضا مین سے کسی عضو کی غذا کی صلاحیت نہین رکھتے ہین پھر انھین
ہر ایک اعضا مین سے اپنے اوپر سے دفع کر دیتا ہی نہ یہ کہ انھین اپنی طرف جذب کر لیتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ جواب مین کہا
جائے کہ ان اعضا مین جنکی طرف یہ فضلے مندفع ہوتے ہین انکی جذب کرنے والی قوت مثل گردون کے ہوا کرتی ہی کیونکہ
گردون مین ایک طرح کی قوت ہوتی ہی کہ جس سے وہ فضلون کو جذب کر لیا کرتے ہین اور یہی حال مثانے کا ہی اور اسی سبب
سے یعنی اور اس سببسے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہوتی ہی اس حال سے کہ تیسرا ہضم بھرپور ہو لیا ہی اور اسی منی سے اصلی
اعضا بے بہتسے تغیر کی طرف محتاج ہونے کے غذا کرتے ہین اسمین سے جسقدر کا نکلجانا ضعف پیدا کرتا ہی اُسکے
چوگنون کا خون نکلجانا ضعف نہین لاتا ہی کیونکہ خون نے تیسرے ہضم کو پورا نہین کیا ہی اور اسکی طرف چوتھے ہضم
نے سبقت نہین کی ہی اور اس سے اصلی اعضا غذا نہین لیتے ہین مگر بہت سے تغیرون کے بعد اور یہی قول طبیبون مین سے
بہت سے لوگون کا ہی اور اس قول مین کچھ ہی کیونکہ فضلے کو اعضا کا جز بنجانا ممکن نہین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ منی اعضا مین
بھر آتی ہی اور رگون مین گھس جاتی ہی اور اسمین رگون والی قوت تصرف کرتی ہی پس اب سے رگین غذا لیتی ہین اور

کلام منی مین

کلام منی مین

انہین سے اپنی جنس کے اعضا مین دوسری مرتبہ پہنچتی ہے پھر اس سے یہ اعضا رگون مین کے انکی طرف کے تشابہ ہو جانے کے بعد غذا کرتے ہین اور اس قول مین بعد ہے اور قوت عاقدہ یعنی وہ قوت جو صورت کے عقد کا مبدء ہوتی ہے وہ مرد والی مین ہوتی ہے فقط اور منعقدہ یعنی وہ قوت جو صورت کے منعقد ہونے کا مبدء ہوتی ہے وہ عورت والی مین ہوتی ہے فقط یعنی اس رطوبت مین ہوتی ہے جسے طبیب عورتون کی منی قرار دیتے ہین اور یہی فلاسفہ کا مذہب ہے اور انکی دلیل یہ ہے کہ ایک چیز قابل اور فاعل نہین ہوتی ہے اور یہ دلیل اس طرح پر رد کی گئی ہے کہ ایک بسیط ہے آلون کے تعدد کے اور قابلون کے تعدد کے اس طرح کا نہین ہوتا ہے اور منی اسطرح نہین ہوتی ہے کیونکہ مختلف جسمون سے مرکب ہوا کرتی ہے اور جالینوس اس بات کا گمان رکھتے ہین کہ ان دونون مین قوت عاقدہ اور منعقدہ ہوتی ہے لیکن مرد والی مین عاقدہ زیادہ قوی ہوتی ہے اور عورت والی مین منعقدہ زیادہ قوی ہوتی ہے اور حال اس طرح کا نہین ہے یعنی ان دونون مین سے ہر ایک مین قوت عاقدہ اور قوت منعقدہ نہین ہوتی ہے اور نہین تو ان دونون مین سے تنہا ایک کی منی سے پیدائش کا ہونا ممکن ہو جائیگا اور جبکہ ان دونون مین سے تنہا ہر ایک سے پیدائش کا ہونا حاصل نہین ہوتا ہے تو معلوم ہو گیا کہ ان دونون مین کی ہر ایک مین یہ دونون قوتین نہین ہوا کرتی ہین اور اسکا بیان اس طرح پر ہے کہ جب عورت کی منی اس جماع کے وقت کہ جس مین عورت نے اپنی شہوت کی کارروائی کی ہے بے مرد کے اسکے رحم مین یہ گر آئیگی اور اسمین ٹھہر جائیگی تو اگر وہان پر قوت عاقدہ منعقدہ قوت کی لاقی ہوگی تو اسکے اثر کا ظاہر ہونا واجب ہوگا اور بچے کا حصول قوی ظہور سے ہوگا اگر قوت قوی ہوگی اور ضعیف ظہور سے ہوگا اگر قوت ضعیف ہوگی اور جبکہ یہ اثر اصلا ظاہر نہین ہوتا ہے تو ہمنے خیال کیا کہ اس منی مین عاقدہ قوت نہین ہے اور اسی طرح پر جبکہ مرد کی منی عورت کے رحم مین گرے جس وقت کہ مرد نے اپنی شہوت کی کارروائی کی ہے بے عورت کے تو اثر کا ظاہر ہونا اور بچے کا حاصل ہونا واجب نہین ٹھہریگا اور ہو سکتا ہے کہ یون کہا جاے کہ عورت کی منی مین کی قوت عاقدہ کا اثر بے مرد کی منی کے پورا نہین ہوتا ہے اور یہی حال اس قوت منعقدہ کا ہے جو مرد کی منی مین ہوا کرتی ہے کہ اسکا فعل بھی بے عورت کی منی کے پورا نہین ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ مزاج کہ جس سے منی جان کے قبول کرنے کے قابل ہو جاتی ہے وہ ایک منی سے حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ دونون منیون کے ملنے پر موقوف رہتا ہے اسلیے کہ عورت کی منی تصویر کے قابل جبھی ہوا کرتی ہے جب مزاج کی معتدل ہوتی ہے اور ایسی جبھی ہوتی ہے جب مرد کی منی سے مل لیتی ہے اور یہی حال مرد کی منی کا ہے کہ جبھی تصویر کے فعل کی فاعل ہوتی ہے جبکہ اپنے ساتھ عورت کی منی کے ملنے سے معتدل ہو جاتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ لڑکے کا ایک کی منی سے حاصل ہونا ممکن ہے اور واقع بھی ہوا ہے لیکن یہ بات کم ہوتی ہے اور نادر ہے انتشار یعنے

انتشار یعنی استادگی مین

استادگی مین اور اسکا سبب عضو تناسل کے پٹھون کا طول و عرض مین بڑھنا ہے اور عمق یعنی گہراو مین پہلے پھر عضو تناسل کے جرم کا بڑھنا اور اسکا پھولنا اسلیے کہ اسکے جرم مین روح اور ریح پٹھے کے مسام سے نفوذ کرین یہان تک کہ اپنی استادگی کے وقت اپنی گولائی پر باقی رہتا سو اسواسطے کہ اگر اسوقت مین گوشہ دار ہو جائیگا تو اسکا رحم کی گردن کا چھونا جید طرح پر نہوگا اور

لذت پورا پور نہوگی اور یہ بڑھنا حاصل ہوتا ہی فقط اس سبب سے کہ اسکی طرف ریزش ہوتی ہی یعنی پٹھے کی طرف بہت سی ریح
کی اور پٹھا خول دار ظاہر خول کا ہوتا ہی مثل اس پٹھے کے جو دونون آنکھون کی طرف آتا ہی اور یہ بات جالینوس کے
نزدیک ہی کیونکہ جالینوس کہتے ہین کہ یہ امتداد یعنی بڑھنا تنہا پٹھے ہی کے لیے عارض ہوا کرتا ہی نہ شریانون کے لیے اور
نہ وریدون کے لیے اسلیے کہ اگر یہ رگین امتداد کو قبول کرتین تو ضرور سارے بدن مین بڑھتین اور کشادہ ہوتین اور بعضے
کہتے ہین کہ شریانون اور وریدون مین بھی کشادگی ہوتی ہی اور انکے کشادہ ہو جانے سے اور بڑھنے سے سارے بدن مین
کی کشادگی لازم نہین آتی ہی جیسا کہ عضو تناسل کے پٹھے کے کشادہ ہونے سے سارے پٹھون کا کشادہ ہونا لازم نہین ہوتا
ہی اور یہی ریح کہ اسے ہانکے لاتی ہین عضو تناسل کی طرف بہت سی شہوت والی وجین کہ عضو تناسل کی طرف
شریانون مین آتی ہین تاکہ اس سے مباشرت کے وقت لذت حاصل ہو بس اس سے شریانین کشادہ ہو جائین اور لغبان
جوڑان مین بڑھ جائین کیونکہ شریانین بڑھنے کے اور کشادہ ہونے کے قابل ہوا کرتی ہین اور انکے مسام سے روح اور ریح پٹھون
کے اور ان دودون کے مسام مین کہ جو عضو تناسل مین ہین شدت کے بڑھنے کے وقت نفوذ کرتی ہی اور انکے ساتھ یعنے
روحون کے ساتھ بہت سا خون ہوا کرتا ہی کیونکہ حیوانی روح جب کسی جہت مین حرکت کرتی ہی تو ضرور ہی کہ اسکے ساتھ شریانی
خون ہے کہ وہ اسکی غذا ہوا کرے اور اسکی صحت کی حفاظت کرتا رہے اور اسی سبب سے یعنی اس سبب سے کہ عضو تناسل کی طرف
استادگی کے وقت بہت سا خون لایا جاتا ہی سرخ اور بوجھل پڑ جاتا ہی اور خود اسمین بھی کبھی تھوڑی سی ریح پیدا ہوا کرتی
ہی ان فضلیہ رطوبتون سے جو عضو تناسل مین کے رودے اور پٹھون کے جوہرون کو ملائم رکھتی ہین کیونکہ یہ رطوبتین
نضج مین کامل ہوتی ہین اسلیے کہ ان رطوبتون نے عضو تناسل مین نفوذ نہین کیا ہی مگر بہت سے عضوون پر گذرنیکے
کے بعد کہ انمین انکا نضج پورا ہو جاتا ہی بس اس سبب سے اس بات کے قابل ہو جاتی ہین کہ اس تھوڑی سی حرارت سے ریح بنجائین
کہ وہ یہان پر پیدا ہوتی ہی اور کبھی دونون خصیون مین اور ان رگون مین بھی جو انکے پیچھے ہوتی ہین استادگی کرنے والی ریحین
منی کی طبخ دینے والی حرارت سے پیدا ہوتی ہین اور کبھی ان غذاؤن سے پیدا ہوتی ہین جنمین فضلیہ رطوبت ہوا کرتی ہی
اور یہ استادگی سوتے مین شریانون مین ریح اور روح کی کثرت کے سبب سے اور بیداری مین کی تحلیل کے نہونے کی وجہ سے
بہت ہوا کرتی ہی ریح اور روح کے لیے اور ان دونون کی پیدائش کی کثرت سے کیونکہ حرارت اندر واز کو متوجہ ہوا کرتی ہی
اور ان شریانون کی گرمی کے سبب سے جو منی کے عضو مین ہوا کرتی ہی اور ان اعضا کی طرف روح اور ریح اور خون کے
جذب ہو کر آنے کے سبب سے اور بہت ہوتی ہی استادگی آخر کی نیند مین ہضم کے پورے ہو جانے کے سبب سے اسوقت
مین کیونکہ غذا مین حرارت کی تاثیر مدت دراز تک چلتی ہی پھر تو طبیعت اسوقت مین فضلون کے دفع کرنے کی مشتاق
ہو جاتی ہی کہ جنمین سے منی ہی اور حال یہ ہی کہ اسکا اجرا ملائم ہوتا ہی کہ اسکے نیچے اجزا بعضے اجزا پر منطبق ہوتے ہین اور انطباق
اچھی طرح منی کے نکلنے کا مانع ہوا کرتا ہی پھر اسمین ریح اور روح نفوذ کر جاتی ہی پھر مجرا القضیب اور جوڑان مین کھچاؤ

کرتا ہی اور کشادہ ہوجاتا ہی یہان تک کہ باوجود اپنے چھوٹے ہونے کے بھر اُسمین سے منی آسانی سے اور جلدی سے
اُچھل جاتی ہی اور مزاج کو اپنے دیر تک ٹھہرے رہنے سے فاسد نہین کرتی ہی جیسا کہ افراط کے لینے عضو تناسل مین فاسد
ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے اسکا پھولنا انزال کے وقت شدت پکڑ جاتا ہی اور وہ چیز کہ جسمین ایسی غریب رطوبت ہوا
کرتی ہی کہ اس سے رگون مین غلیظ ریاح پیدا ہونے مین استادگی بعین ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ پہلا ہضم
ان رطوبتون کو ریاح پر متغیر کردینے کی قوت نہین رکھتا ہی اور نہ جیسے ریح پر متغیر کردیا ہی اسکی غلاظت سکے
سبب سے اسکے فنا کردینے اور تحلیل کرنے کی قوت رکھتا ہی اور نہ دوسرا ہضم بلکہ یہ رطوبت اپنے حال پر
جیسی کہ ہوتی ہی ویسی ہی اور اسی طرح بران رطوبتون سے جو ریح پیدا ہوتی ہی تیسرے ہضم تک باقی رہا کرتی
ہی پھر اس تیسرے ہضم مین یہ رطوبت ریح کی طرف مستحیل ہوجاتی ہی اور یہ ریاح رگون مین جلد تحلیل نہین
ہوجاتے ہین پھر انسے عضو تناسل پھول اُٹھتا ہی اور اس عضو کو استعمال مین کثرت سے ملانا اُسے ٹرا کردیتا
ہی اسلیے کہ حرکت اصلی حرارت کو اسکی ضد اور مزاحم چیز کے فضلیہ رطوبتون مین سے اور فضلون مین سے تحلیل کردالنے
کے سبب سے بڑھاتی ہی اور اسوقت جو عضو کی طرف غذا مین سے آتا ہی اس کے جذب کرنے پر اور اسکے
جلدی سے مستحیل کرلینے پر اور اس سے جید طور سے غذا کرنے پر عضو قوی ہوجاتا ہی اور اسکا ترک یعنی استعمال کا
ترک عضو تناسل کو دُبلا اور پتلا کردیتا ہی اس سبب سے کہ قوت ہاضمہ اس ٹھنڈک کے سبب سے کہ
حرکت کے ساتھ گرمی کے نہونے سے حاصل ہوئی ہی ضعیف پڑجاتی ہی اور قوت جاذبہ بھی اسی
سبب سے اور فضلون کے کثرت سے مجتمع ہوجانے کے سبب سے ضعیف پڑجاتی ہی پھر جذب
کرنے سے بڑھکر دفع کرنے کا اشتیاق ہوجاتا ہی اور اس سبب سے کہ اصلی حرارت حرکت سے
انتعاش نہونے کے سبب سے ضعیف پڑجاتی ہی اور اسے غذا مین کا طبیعت کے تصرف کا ضعیف ہوجانا
لازم ہوا کرتا ہی اور اس بات کو عضو کا نحیف ہوجانا لازم ہوتا ہی شہوت مین یعنی مباشرت پر نفس
کی خواہش کرنے مین اور شہوت کا سبب منی کی کثرت ہوتی ہی کیونکہ کثرت کے سبب سے منی کے ظرفون مین
تمدد ہوجاتا ہی یا اسکی حدت ہوتی ہی کیونکہ ایسی منی سے لذع پیدا ہوتی ہی اور دغدغہ ہوتا ہی اور ان دونون امرون سے پھر
طبیعت اسکے دفع کرنے کی مشتاق ہوتی ہی اس منی کے کھچاؤ کرنے کے سبب سے اور لذع کرنے کی وجہ سے یا ریح کی کثرت
ہوتی ہی کہ عضو تناسل پھولا دیتی ہی پھر نفس کو یاد آجاتی ہی کیونکہ آدمی اسی وقت جماع کرنے پر قادر ہوجاتا ہی پھر نفس
حرکت کرتا ہی اور شہوت کی خواہش کرتا ہی اور اس سبب سے کہ عضو جب بڑھتا ہی اور پھول جاتا ہی تو اسکی طرف روح اور
ریح اور خون منجذب ہوتے آتے ہین جس طرح پر کہ پھیپھڑے کے پھیلنے کے وقت پھیپھڑے کی طرف منجذب ہوجاتی ہی
پھر اس سے کھچاؤ زیادہ ہوجاتا ہی اور اس سبب سے بھی طبیعت دفع کی مشتاق ہوجاتی ہی

جیساکہ مراق کے بیمارون کے لیے عارض ہوتا ہی یا تخیل حسین کا ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ وہی تخیل مبنی حادثون کے اسباب ہو جایا کرتے ہین یعنی جب آدمی کسی حسین کا خیال کرتا ہی اسکی شہوانیہ قوت ہیجان مین آتی ہی اور وہمیہ امرون کی تاثیر مباشرت مین زیادہ قوی ہوتی ہی اسلیے کہ مباشرت کا مبنی محبت یا درنفس کے میلان پر ہوتا ہی اور یہ وہمیہ امرون سے ہی باہ کی کمی اسکا سبب یا تو منی کی طرف سے ہوتا ہی اس طرح سے کہ کم ہو جاتی ہی اسکی مقدار پھر اسکا ظرفون مین کھچاؤ کرنا گھٹ جاتا ہی یا اسکی حدت گھٹ جاتی ہی پھر اسکی لذع ہیجان دینے والی منی کی ضرر رسانی کے دفع کے لیے بہ کی احتیاج دلوانے والی کم ہو جاتی ہی یا عضو کی طرف سے اس طرح پر کہ عضو لٹک پڑے اور حرکت نہ کرے اور ایستادہ نہو یا پھولانے والی ریح اور روح کی کمی سے ہوتی ہی جنکا ہونا استادگی مین ضرور پڑتا ہی یا شہوت کے ضعیف پڑجانے کے سبب سے یعنی باہ پر نفس کی خواہش کے ضعیف ہو جانے کے سبب سے اگرچہ استادگی کے ساتھ ہو جیساکہ فرسموس یعنی ہمیشہ کی استادگی مین ہوتا ہی اور کبھی جماع کرنے سے وہم مانع ہو جاتے ہین کیونکہ وہمون کے لیے باہ کے امر مین بہت بڑی تاثیر ہوا کرتی ہی جیسے مجامع یعنی جس سے جماع کیا جاے اس سے بغض کا رکھنا یا اسکا بدبو والی ہونا ہی یا وہم عاجز ہونے کا اس سے پہلے رکھنا یعنی جماع سے خاص جبکہ کسی وقت مین اسکا اتفاق ہو چکا ہو یعنی وہ یقین سے اس بات کا اعتقاد رکھے کہ اسپر قادر نہوگا اور یہ بدن مین تاثیر کرجاے یہانتک کہ شہوت اور استادگی منقطع ہو جاے اور یا ہمیشہ آدمی چھوڑے رہنا بس طبیعت نے اسے چھوڑ دیا ہو اور نہ منی کے پیدا کرنے کا اہتمام کرتی ہی اور نہ استادگی کا مثل دودھ کے اس عورت مین جس کا دودھ چھوٹ چکا ہی علاج تقویت کرنا واجب ہی سارے بدن کی ہلکی غذاؤن سے مثل نیمبرشت انڈون کے تاکہ جلد ہضم ہو جائین اور تغذیہ کثرت سے ہو اور انسے پختہ خون پیدا ہو کہ وہی منی کا مادہ ہوتا ہی اگر بدن ضعیف ہو اسواسطے کہ اسوقت مین سارے اعضا ضعیف ہوتے ہین اور انھین سب مین سے عضو تناسل ہی پس وہ استادگی پر قوت نہین رکھتا ہی اور تقویت کرنا دل کی مفرح چیزون سے مثل دوا رمشک کے اگر ریح برانگیختہ ہو کہ استادگی کرنے والی ہی اور روح کو کہ جس سے لذت ہوتی ہی اور شریانون مین تمدید ہوتی ہی اور کلیجے کی تقویت کرنا کہ منی کا مادہ بہت ہو جاے اور یہی پختگی مین انتہا کو خون پہونچا ہوا ہوتا ہی کیونکہ جب کلیجہ ضعیف ہو جاتا ہی تو اسکا خون کا پیدا کرنا کم ہو جاتا ہی اور باوجود اسکے وہ خون پختہ نہین ہوتا ہی اور تقویت کرنا دماغ کی تاکہ پٹھے قوی ہو جائین پھر انکی استادگی ریح اور روح کے انمین نفوذ کرنے کے وقت شدت پکڑ جاے کیونکہ پٹھا جبکہ ضعیف لٹکا ہوا ہو جاتا ہی تو وہ ریح اور روح کے نفوذ کرنے کو قبول نہین کرتا ہی اور اگر ان دونون کے نفوذ کرنے کو قبول کرلیتا ہی تو انکے اثر کو قبول نہین کرتا ہی اور تاکہ وہ نفسانی روح جو جماع کے وقت حس اور حرکت کو عضو تناسل کی طرف لاتی ہی کثرت سے ہو جاے اور تقویت کرنا شہوت کی یعنی شہوانیہ قوت کی کہ عضو تناسل کے حرکت کرنے پر باعث ہوتی ہی اور خوشبودار چیزون کے لیے اس بارے مین بہت بڑا دخل ہی کیونکہ یہ چیزین دل اور دماغ کی تقویت کرتی ہین اور اگر سبب نفخ کی کمی ہو اور ریح کی یا تو ٹھنڈک کی افراط سے اسلیے کہ ٹھنڈک نفخ کی پیدائش کو مانع آتی ہی اور

علاج

نفخ فقط اکثر حرارت ہی سے ہوتا ہی کہ افراط کی رطوبت مین عمل کرتی ہی کہ اسمین بہت سی تبخیر کردیتی ہی اس طرح پر کہ
اسکے نفخ دینے پر اور تحلیل کرنے پر قوت نہین رکھتی ہی اور جب ری ابخرا ان ابخرون سے جدا ہوجاتے ہین تو وہ نفخ
پیدا کرنے والے ریاح بنجاتے ہین تو لطیف مالش کا استعمال کیا جائیگا کیونکہ یہ مالش تھوڑی سی گرمی کرنے سے
ریاح پیدا کرتی ہی اور اپنی لطافت کے سبب سے ان ریاح کے تحلیل کرنے کی قوت نہین رکھتی ہی اور ان تیلون کی مالش
کہ ہم بیان کرینگے اسلیے کہ یہ تیل بھی تھوڑی سی گرمی کرتے ہین پھر استعمال کیے جاینگے نفخ کرنے والے اور یہی وہ
ہین جنمین فضلیہ غلیظ رطوبت دشواری سے ہضم ہونے والی ہوا کرتی ہی پھر انکا انفعال کہ ریاح پیدا کرنے والا ہی
رگون تک پہونچنے مین دیر سے ہوتا ہی ورنہ پہلے ہضم مین اور نہ دوسرے ہضم مین یہ انفعال ہوتا ہی اور یہ ریاح
رگون مین باقی رہتے ہین اور اپنی غلاظت کے سبب سے تحلیل ہوتے ہین یہان تک رگون کے اطراف مین جاتے
ہین اور استادگی کے موجب ہوتے ہین باوجود اسکے کہ بچون مین ایک اور چیز ہوا کرتی ہی اور وہی چیز روئیدگی کے لیے
منی کے منزلہ مین ہوا کرتی ہی اور اسی سبب سے انسے دوسرا شخص اسی نوع کا پیدا ہوا کرتا ہی مثل چنون کے اور
استعمال کیجائیگی پیاز اور سونٹھ اور دارچینی کیونکہ انمین سے ہر ایک مین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اور ایک حرارت ہوتی
ہی کہ وہ ان رطوبتون کے ریاح پر متغیر کردینے مین اعانت کرتی ہی اور اگر سبب ثالثہ نفخ ہوگا یا حرارت کی فراط کے سبب
سے کیونکہ حرارت ریاح کو اور اسکے مادے کو تحلیل کرڈالتی ہی تو عدول کرینگے آمزنون کی طرف کہ ٹھنڈے ہین اور ٹھنڈی
نفخ پیدا کرنے والی چیزون کی طرف مثل شفتالو اور باقلے کے اور دودھ کے کیونکہ انمین فضلیہ غلیظ رطوبت ہوتی ہی کہ جسکے
تحلیل کرنے پر افراط کی حرارت قوت نہین رکھتی ہی لیکہ اسے ریاح پر متغیر کردیتی ہی اور اگر سبب باہ کی کمی کا سوء مزاج ہو تینی
قسمون پر تو اسکی تعدیل ان باہ لانے والی دواؤن سے کیجائیگی کہ جنھین ہم بیان کرینگے اور چاہیے کہ پرہیز کرے
بیمار اس ہر ایک چیز سے جو باہ کو مضر ہوتی ہی مثل تخمہ کے اس سبب سے کہ اسکے ساتھ منی کا مادہ جاتا رہتا ہی اور منی کا مادہ
وہی پختہ خون ہوا کرتا ہی اور بہت پانی پینے سے کیونکہ پانی ٹھنڈک کرتا ہی اور تر کرتا ہی خاص عضو تناسل کو اور اسکے
اطراف کو کیونکہ مثانے مین پانی مجتمع ہوا کرتا ہی پس استادگی کو اسوجہ سے ضعیف کردیتا ہی باوجود اسکے کہ پانی کی
کثرت ہضم کے ضعیف پڑجانے کی موجب ہوا کرتی ہی اور فصد اور حجامت کے ساتھ استفراغ کے بہت کرنے
سے کیونکہ یہ استفراغ روح کو اور خون کو جو منی کا مادہ ہی کم کردیتا ہی اور اس ہر ایک چیز سے کہ وہ منی کو سکھا دیتی ہی اس
سبب سے کہ منی کی مقدار کم ہوجائیگی پھر جماع کی حاجت پیدا کرنے والی تمدید کم ہوجائیگی اور اس سبب سے کہ اس
سے وہ رطوبت کم ہوجائیگی جو نفخ پیدا کرنے والے ریاح پر مستحیل ہوجاتی ہی یا ریاح کو تحلیل کرڈالتی ہی مثل خشک تلی کے کیونکہ
تر تلی سے کبھی ریح پیدا ہوتی ہی کہ اسمین کی فضلیہ رطوبت سے اور زیرے کے اور نانخواہ کے اور کالے دانے کے کیونکہ یہ چیزین
منی کو خشک کرڈالتی ہین اور ریاح کو تحلیل کردیتی ہین اور خرنوب کے کیونکہ خرنوب کرباقلے کی طرح

باہ لانے والی دواؤن کا بیان

کی ہوتی ہو منی کو قوی خشک کرنے سے خشک کر دیتی ہو اور پودینے سے کیونکہ پودینہ بھی منی کو سکھا ڈالتا ہو اور
ریاح کو تحلیل کر دیتا ہو اور مسور کے اور کھٹی چیزون کے کیونکہ کھٹی چیزین منی کو سکھا ڈالتی ہین اور خدر کرنے والی چیزون سے اور ترو
تبرید رکھنے والی چیزون سے کیونکہ یہی ٹھنڈک کرنے والی چیزین گردے اور مثانے اور خصیون کو ٹھنڈا کر دیتی ہین
اور منی کو جما دیتی ہین پھر اسکی اندفاع کم ہو جاتی ہو اور تمدید گھٹ جاتی ہو اس سبب کہ منی کا حجم کم ہو جاتا ہو اور منی کے دفع
اور دغدغہ اور تمدید کے شعور سے حس ضعیف پڑ جاتا ہی مثل کافور کے اور گلاب کے پھولون کے اور نیلوفر کے اور اسپغول کے اور اگر
سبب باہ کی کمی مین کثرت ترک ہی جماع کا تو رفتہ رفتہ اسے کرینگے یہانتک کہ طبیعت کو عادت ہو جاے گی اور منی کی
پیدا ائش کرنا شروع کر دے گی اور جو کہ ہو باہ کی کمی مین سے وہم کے سبب سے تو اسکے دور کرنے کی احتیاج پڑے گی اور
باہ کی تقویت مین مدار غذا پر دواؤن سے مادہ ہو تار ہتا ہی اسواسطے کہ ایسے یعنی غذاؤن ہی سے منی پیدا ہوتی ہو اور
منی کو بڑھاتی ہین کہ یہی تقویت مین عمدہ ہوتی ہین اور انھین غذاؤن سے روحین اور بچین پیدا ہوتی ہین اور انھین سے
اعضا اور پٹھے قوت پاتے مین اور قوتین برانگیختہ ہوتی ہین برخلاف دواؤن کے کہ انکے لیے کوئی مدخل نہین ہو مگر مزاج کی اصلاح
کے واسطے سے باہ لانے والی دواؤن کا بیان گاجر اور شلغم اور یہ دو قسم کی ہوتی ہو ایک جنگلی اور ایک باغی اور یہی منی پیدا کرتی ہو
اور جماع کی شہوت کو ہیجان مین لاتی ہو اور نفخ کرتی ہو اور ناگرون اور مولی اور اسکے بیج اور ایسی جالینوس کہتے ہین کہ ایسی
فضلیہ رطوبت سے بھری ہوتی ہو بس اسی سبب سے منی مین زیادتی کرتی ہو اور نفخ کو پیدا کرتی ہو اور بہن اور اجمود اور اجمود
بیج اور تل کیونکہ تل باہ مین اور منی مین زیادتی کرتے ہین اور کنگر کے بیج اور باقلا اور چنے اور لوبیا اور بیج کیونکہ بیج تھوڑا سا نفخ کرتا
ہو اور اسی سبب سے استادہ ہونے پر مین مدد کرتا ہو اور اسی طرح سے دارچینی اور جوتری ہو کیونکہ جوتری اپنی تھوڑی سی
گرمی کے سبب سے رگون مین نفخ کرتی ہو اور حب صنوبر اور ریٹھا اور پستے اور کتیرا ہو کہ کتیرے مین تھوڑی سی حرارت
اور رطوبت ہوتی ہو اور اسی سبب سے نفخ کرتا ہو اور ہینگ اور یہی گرم منی کی نفخ کرنیوالی ہوتی ہو اور اسمین سے متقال
بھر پینا شراب کے ساتھ ٹھنڈے مزاج والون کے لیے بڑا نفع لاتا ہو اور بہمن سرخ اور بہمن سفید اور کٹ اور ہالون اور
یہی تیز ہوتی ہو بس یہ گرم کرنے والی نیز ہوتی ہو منی کو گرم کر دیتی ہو اور جماع کی شہوت کو حرکت مین لاتی ہو اور اسمین فضلیہ
رطوبت ہوتی ہو کہ جس سے استادگی پیدا کرتی ہو اور زنجبیل کیونکہ زنجبیل ہیجان مین لاتا ہو اور استادگی مین زیادتی کرتا ہو
یہانتک کہ اگر ابکا ایک ٹکڑا لیا جائے اور اسمین سوراخ کیا جاے اور پاجامہ کے باندھنے کے مقام پر اس شخص
کے جو کسی مرض سے مباشرت سے چھوٹا ہوا ہو لٹکایا جائے تو اسے اسکی حالت پر پھیر لائے اور باہ کو ہیجان مین لائے
اور خصیۃ الثعلب ایک سفید جڑ ہوتی ہو کیونکہ یہ جڑ اپنے مین کی فضلیہ رطوبت کی کثرت سے استادگی کے پیدا کرنے مین قوی
ہوتی ہو اور شقاقل اور یہ جڑ ہو کہ موٹائی مین کلمے کی انگلی اور انگوٹھے کے برابر ہو فضلیہ رطوبت سے بھری ہوتی ہو
اور اسمین ایک حرارت ہوتی ہو کہ باہ کو ہیجان مین لاتی ہو اور منی مین اور استادگی مین زیادتی کرتی ہو اور

سونٹھ خاص ان دونون کا مرباشہد مین تاکہ انکی حرارت اور نفخ کا پیدا کرنا قوی ہوجائے اور پان کی جڑ اور یہ جڑ ہی
کرشنا خد ارگرملی ہوتی ہی اسکا رنگ سرخی اور سیاہی کے درمیان مین ہوتا ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی کہ انعظ
کی تحریک کرتی ہی اور شدت سے استادگی لاتی ہی صاحب جامع کہتے ہین کہ باہ کے امر مین اسکے استعمال کرنے کا بہت
اچھا طریق یہ ہی کہ اسمین سے آدھے مثقال بھر یا ایک درم لیجائے اور باریک پیسی جائے اور چھان لی جاے اور قریب
آدھے رطل کی مقدار مین گاے کا تازہ دوہا ہوا دودھ ڈالدیا جائے اور نہار منھ پی لیا جائے بس نہایت درجہ مفید باہ کے
امر مین ہی اور یہ صحیح آزمایا ہوا ہی اور بہمن اور بوزیدان اور بر بری اور مغاث اور گوہ اور یہ بڑی چھپکلی کی شکل کی لنبی دم کی
چھوٹے سر کی سوسمار کے سوا ہوتی ہی اور اسکا گوشت نہایت درجہ گرم ہوتا ہی اور ریگ ماہی دریائی مچھلی
گوہ ہی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ اسکا نمک باہ کو ہیجان مین لاتا ہی پھر کیا حال اسکے گوشت کا ہوگا اور خاص اسکی
دُم کی جڑ اور اسکے دونون گردے اور اسکی ناف اور اسکا نمک اور کبوترون کے اور چڑیون کے اور چکور کے
اور مرغی کے نیمبرشت انڈے کیونکہ نیمبرشت انڈون سے پختہ بہت سا خون پیدا ہوتا ہی اور یہ حقیقت مین
منی کے منزلہ مین ہی کیونکہ یہ جانور کے پیدا ہونے کا مادہ ہی خاص جس وقت مین کہ کھائے جائین بعضی دواؤن کے
ساتھ کہ باہ لانے والی ہین مثل سونٹھ کے اور ریگ ماہی کے نمک کے اسلیے کہ یہ نمک اسکے اعضاء سے قوت کو حاصل کرتا ہی اور اسکے
خواص کے قائم مقام مین سے یہ ہی کہ لیا جاے عضو تناسل بیل کا سوکھا ہوا پیسا ہوا چھڑکا ہوا نیمبرشت
انڈے کی زردی پر اور چاٹ لیا جاے یا پکا کر گوشت کے ساتھ اور سب کے سب بھیجے کیونکہ انمین فضلیہ
غلیظ رطوبت دشواری سے ہضم ہونے والی کثرت سے ہوا کرتی ہی پھر اسکا ہضم ہوجانا کہ ریاح کا پیدا
کرنے والا ہی رگون مین تیسرے ہضم تک دیر کرتا ہی اور یہ باوجود اسکے لسدار ہوتے ہین پھر انکے ریاح دیر
مین جدا ہوتے ہین کیونکہ جدا ہونے مین اور تقسیم ہونے مین دشواری رکھتے ہین خاص چڑیون کے اور
مرغون کے اور سال بھر کے بکری کے بچون کے اور بط کے ہین کیونکہ یہ مفصلون مین بہت لگی رکھتے ہین ریگ ماہی
کے نمک کے ساتھ استعمال کیے جائینگے اسلیے کہ یہ نمک باوجود باہ کے تقویت پر اعانت کرنے
کے جس سے کہ فضلے پیدا ہوتے ہین اسکی تقطیع کرتا ہی اور انکی اصلاح کرتا ہی بس یہ ساری حالتون مین
ان چیزون سے جو تنہا استعمال کی جاتی ہین بڑھکر فائدہ کرتا ہی اور چنے کے برابر اُونٹنی کے
بچے کا شیردان سنگھایا ہوا استعمال کیا جائیگا جماع سے بارہ گھڑی پہلے نیم گرم تین رطل پانی کے
ساتھ عظیم ہی پھر اگر اذیت دے اپنے ہیجان مین لانے کی شدت کے سبب سے
تو ٹھنڈے پانی سے نہا ڈالے کیونکہ یہ اسکے تہیج کو تسکین دے دیگا اور گاے کا
۲۰۸ دودھ رطل کے آٹھوین حصے بھر پانچ درم ترنجبین کے ساتھ معتدل مزاج والون کو فائدہ کرتا ہی کہ

[illegible]

پکانے سے جمالیا جائے اور اس مین سے ہر صبح کو ایک پیالہ پی لیا جائے اس سبب سے کہ اس سے بہت سلغون پیدا ہوتا ہے کہ یہی مادہ منی اور نفخ کا ہی اور قوی کیا جائیگا یہ دودھ ٹھنڈے مزاج والونکے لیے سونٹھ سے اور تشقاقل سے کہ ہر ایک دس دس ماشہ ہو اور شہد کا پانی جید ہوتا ہی کیونکہ یہ غلیظ ریاح کو پیدا کرتا ہی اور اسی سبب سے اُس شخص کے مین کہ جسکی آنتین ضعیف ہوا کرتی ہین قولنج پیدا کر دیتا ہی خاص وہ پانی کہ جسمین بہت سی بار لوہا گرم کرکے بجھایا گیا ہو کیونکہ اسمین لوہے والے اجزا ملجا یا کرتے ہین پس یہ پانی لوہے کے فعلونکے مناسب فعل اعضا کے قوی کرنیسے اور اُنکے سخت کرنے سے اور روح کی تقویت کرنیسے اور اُنکے آگونکے قوی کرنے سے کرتا ہی بس اس سبب سے وہ شہوانیہ قوت کہ جسمین سے باہ کی قوت ہی حرکت کرتی ہی اور نئی شراب کیونکہ یہ نئی شراب اپنے مین کی مائیت کی کثرت سے نفخ کو پیدا کرتی ہی اور اس سے تر خون اور روح کی پیدائش بہت ہوتی ہی اسلیے کہ یہ شراب غذا ہونے سے پرانی شراب سے بڑھکر قریب ہوتی ہی اور تر و تازہ انگور جید ہوتے ہین کیونکہ انسے گرم تر سنگین خون اور بہت سے ریاح پیدا ہوتے ہین اور بالم کے نچوڑے ہوئے پانیسے کھجور کے سخت شیرے کے ساتھ اگر پیا جاے یعنے گاڑھے قوام کے ساتھ تو اسیوقت فائدہ ظاہر ہوتا ہی کیونکہ بالم کا نچوڑا ہوا پانی منی کو حاد کر دیتا ہی اور اُسمین لذع اور تہیج اور نفخ کو پیدا کر دیتا ہی اور گاڑھا کھجور کا شیرہ سنگین خون کو پیدا کرتا ہی کہ وہ منی کا مادہ بن جاتا ہے اور جو شخص کہ ہمیشہ چڑیان کھایا کرے اور دودھ پیا کرے کھانے پینے کے بدلے تو استادگی رکھنے والا بہت منی رکھنے والا ہمیشہ رہیگا لیکن دودھ کا تو وہ سبب ہی کہ بیان ہو چکا ہی لیکن چڑیونکا تو یہ سبب ہی کہ یہ بدنکی تسخین کرتی ہین اور اپنے مین کی خاصیت سے استادگی مینچ یا دتی کر دیتی ہین اور اسی سبب سے یہ سارے پرندونسے جفتی کرتے ہین زیادہ قوی ہوتی ہین اور مرکب دواؤنمین سے کہ اُسمین مفید پڑتی ہین مثرودیطوس اور دواء مسک اور جوارش بردی تین مثقال بالم کے پانی مین اور دواء الاسقنقور اور معجون فلاسفہ ہی کہ مادۃ الحیوۃ سے نامزد ہی غذائین بھیڑ کا گوشت کیونکہ یہ گوشت بکری اور گاے اور انکے سوا چوپایونکے گوشتونسے بڑھکر تر ہوتا ہی چنے اور پیاز کے ساتھ کیونکہ پیاز مین ایک غلیظ رطوبت ہوا کرتی ہی کہ وہ رگونمین ریاح پر مستحیل ہو جاتی ہی اور اسمین ایک حرارت ہوتی ہی کہ منی کو ہیجانمین لاتی ہی اور گیہون اور سویین اور یہ مثل تسمے کے ہوتی ہین کہ آٹے کے خمیر سے بنائی جاتی ہین اور پانی مین پکائی جاتی ہین اور چپچپی غلیظ رطوبت بہت رکھتی ہین اور باقلا اکیلا یا دارچینی اور بانکی جڑ اور ریت چھلی کے نمک اور سونٹھ کا مصالح پڑا ہوا یا جوذابہ اور حلوائن کیونکہ حلوائن اگرچہ نوع کے مطابق خشک ہوتی ہی لیکن یہ اس اصلی رطوبت کی کثرت سے جو ابھی تک اسمین سے تحلیل نہین ہوئی ہی زیادہ تر ہوتی ہی کیونکہ یہ زیادہ گرم ہوتا ہی فربہ ہین کیونکہ فربہ زیادہ تر اور غذا پڑنے مین بڑھکر ہوتا ہی اور فربہ مرغیان اور فربہ مرغ کے چوزے اور تیتر کیونکہ ان مین گاڑھی چپچپی کثرت سے رطوبت ہوا کرتی ہی اور اسیطرح کے

حلوے اور چانول دودہ کے ساتھ خاص گوشت کے ساتھ ہین تاکہ یہ بہت غذا بڑہین اور گوشت ناگرونکے
ساتھ کیونکہ ناگرون گردے اور مثانہ کو گرم کرتی ہی اور اسمین فضلیہ رطوبت ہوتی ہی اور جب یہ ہضم ہوجاتی ہی
تو اسکا سارے کھانونسے غذا بڑہنا بڑہکر ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے باہ کو زیادہ کرتی ہی اور انڈے گندنیکے ساتھ
اور نیمبرشت انڈے اور کباب کی ہوئی مچھلی تاکہ اسکی رطوبت بھوننے سے گھٹ جاے پھر اسکی رطوبت غلاظت مین
اور چپچپاہٹ مین بہت ہوجاے اور کھیرا اور لوکی اور ککڑی اور شفتالو اور دودہ یہ سب مچھلی کے سوا اخیر تک
گرم مزاج والون کو موافق پڑتی ہین اور اسیطرح سے مین نہری لیکر کیون کہ انمین گاڑھے چپچپی رطوبت
بہت ہوا کرتی ہی اور تر میوے مثل انگور کے اور تیز ترشیون سے مثل سرکہ کے پرہیز کیا جائیگا اور چرپری اور
نمکین سے کیونکہ یہ چیزین منی کو سکھا ڈالتی ہین اور خدر کرنیوالی چیز سے مثل کاہو کے اسلیے کہ کاہو منی کو ٹھنڈا کردیتا ہی
اور اسمین سے لذع کو دور کردیتا ہی اور منی کے ظرفون مین خدر پیدا کرتا ہی پھر منی کی لذع کا اور دغدغہ کا حس نہین
کیا جاتا ہی اور پودینہ منی کے ظرفونکی تقویت کرتا ہی نہایت درجہ کیونکہ اسمین عفوصت اور اچھا قبض ہوتا ہی اور
شہوت کو ہیجان مین لاتا ہی کیونکہ منی کے ظرفون کا انقباض شدت پکڑ جاتا ہی اور اسلیے کہ اسمین شدتکی گرمی
دینے کے ساتھ فضلیہ رطوبت ہوا کرتی ہی اور گوشت بکریکا انتہا کا مفید ہی اور نقل کرنا پستے کے اور ریٹھے کے اور بادامونکے
اور قلب صنوبر کے اور ناریل کے کیونکہ انمین فضلیہ رطوبت بہت سی ہوتی ہی اور اسی سبب سے اس سے دوسرے
شخص کا پیدا ہونا ممکن ہوتا ہی اور وہ چیزین کہ جنھین ہم پہلے بیان کرچکے ہین حلوا اور پستہ اور قلب صنوبر اور
بالم اور گاجر گھی کے ساتھ جوش کیے جائینگے اور کافی مقدار بھر شہد اضافہ کیا جائیگا اور گاجر کی معجون باہ کے
امر مین نہایت درجہ مفید ہی کیونکہ گاجر مین فضلیہ رطوبت بہت سی ہوتی ہی اور یہ جوہر مین غلیظ ہوتی ہی کہ اس سے
ریاح پہلے اور دوسرے ہضم مین جدا نہین ہوتے ہین بلکہ رگون والے ہضم تک دیر کرتے ہین اور یہی گاجر باوجود
اسکے گردے کو گرم کرتی ہی اور جب شہد کے ساتھ پروردہ کیجاتی ہی تو اسکی حرارت زیادہ ہوجاتی ہی اور اسکا
ہضم اچھا ہوجاتا ہی اور اس نفخ کی پیدایش زیادہ ہوجاتی ہی پینے کی چیزین زبیبی یعنے مویز منقونکا شیرہ
کیونکہ یہ اپنی غلاظت کے سبب سے اور رنگینی کی وجہ سے اور مٹھاس کے باعث سے شراب سے
بڑھکر غذا بڑہتا ہی اور اس کے اوپر پانیکے ٹپکانے سے نفخ ہیجان مین آتا ہی اور نئی میٹھی شراب اس سبب سے کہ بیان
ہوچکا ہی اور لیا جائیگا گاجر مین سے اور بالم مین سے اور انجیر مین سے اور شلجم مین سے اور پکایا جائیگا اور انکا
پانی ایک جز لیا جائیگا اور زبیبے مین سے ایک جز لیا جائیگا اور شکر سے میٹھا کیا جائیگا اور کھجور کے شیرے اور
تیار ہوجانیکے بعد استعمال کیا جائیگا تیل اور ملنے کی اور سونگھنے کی چیزین انکا استعمال عضو تناسل کے مزاجکی تعدیل کرنیکی احتیاج
وقت اندر سے دوائونکے استعمال سے اولے ہی کیونکہ یہ چیزین جلد سے ان عضوون تک پہونچ جاتی ہین اور عضوون مین

گذر کرنے پر موقوف نہین رہتی ہین کہ انکا مزاج متغیر ہو جاے اور ان عضو ونمین مضرت پیدا کرین بکائن کا تیل
اور زنبق کا تیل اور چنبیلی کا اور کٹ کا اور غالیہ انھین سبکے سبب سے تدہین کیجائیگی اور انمین کے بعضے تیلونسے پاے تخانہ کے
مقام کے حلقے پر اور پیڑو پر اور عضو تناسل پر تدہین کیجائینگی اور کبھی باہ لانیوالی دواؤنکے حقنے اور حمول بنائے جاتے ہین تو فائدہ
کرتے ہین اس سبب سے کہ انکا اثر ان اعضا تک پورا پورا بے قوت کے گھٹے ہوے پہونچ جاتا ہی اور گدھیکی چربیکا فتیلہ لگانا
فائدہ رکھتا ہی حقنہ کلے اور پاے اور گنٹھون اور کبوترون کے بچے جز جز بھر اور رہالم اور مغاث اور بوزیدان اور شقاقل اور
قلب صنوبر پاؤ پاؤ جز تنور مین پوری رات بھر پکا کے جائین یہانتک کہ گھل کر ہریسہ ہو جائین اور انمین اضافہ کیجاتی ہی دودھ اور بچھڑے کے
گردونکے چربی پگھلائی ہوئی اور ناردین کا تیل ایک جز کا آٹھوان حصہ انسے چٹ لٹا کر حقنہ دیا جائیگا تاکہ دوا دیر تک
گردون پر اور عضو تناسل کے پٹھون کے اور گنج کے مقامون پر ٹھیری رہے اور پورا پورا اثر کرے اور جو کمی ہوتی ہے
باہ کی کمی عضو تناسل کے لنگ پڑنیکے سبب سے اور اس عضو مین فالج کے پیدا ہو جانیکے سبب سے پھر اگر ٹھنڈے پانی مین
سمٹتا ہو گا تو ان بیان کیے ہوے تیلون سے علاج کیا جائیگا تاکہ اُسے فالج کی پیدا کرنیوالی ٹھنڈک جاتی رہے اور اگر
ٹھنڈے پانی مین نہ سکڑیگا تو اُسکے لیے صحت نہین ہی اسلیے کہ یہ بات بالکل حس کے مر جانے پر دلالت کرتی ہی یہانتک کہ
پانیکی ٹھنڈک سے اذیت نہین پاتا ہی تو نہین سکڑتا ہی اور نہ اذیت دینےوالے سے بھاگ بچنے کے لیے اوپر کیطرف کو چڑھتا ہی

کثرت شہوت

تاکہ اوپر وار سے حرارت کو حاصل کرنا شہوت کی کثرت اگر یہ باوجود بدن کی قوت کے اور جماع سے مضرت نپانیکے ہی
تو تو نمین ضعف کے حاصل ہو جانے سے اور مزاج مین تغیر کے آجانے سے تو یہی مطلوب حالت ہوتی ہے
اس سبب سے کہ اسمین قوی لذت اور دل کی اور بدنکی تقویت اور ذہن کی صحت ہوا کرتی ہی کیونکہ وہ
فضلے کہ جن سے منی پیدا ہوتی ہی اپنے مقامون سے متفرق ہو جاتے ہین اور منی کیطرف مستحیل ہو جاتے ہین پھر
منی کا بدن سے نکلنا ہوتا ہی کیونکہ منی فضلون کے اسکی طرف مستحیل ہونیکے بعد اگر بدنمین باقی رہیگی تو اُسکا ضرر ان
فضلونکے باقی رہنے سے بہت بڑھکر ہوگا کیونکہ منی زیادہ پک چکنے کے سبب سے فساد کو فضلونسے جلد قبول
کرتی ہی پھر اسکے علاج کرنیمین توجہ نکیجائیگی کیونکہ شہوت کی کثرت ناپسندیدہ حالت ہوتی ہی اور نہ اُسکے
موجب ہوتی ہی اور فقط اسیکا علاج کیا جائیگا جو شہوت کی کثرت یا تو تناسل کے آلونمین قرحونسے ہوتی ہی کہ
انسے ان آلونمین لذع اور دغدغہ کی پیدائش ہوتی ہی جسطرحپر کہ منی کی لذع پیدا ہوتی ہی یا خارش سے انھین آلونمین کی
بلغم شور یا کھاری سے لذع کرنیوالے صفرے سے کہ اس سے وہ بات پیدا ہوتی ہی جو منی کے لذع کرنیسے پیدا ہوتی ہی
جسطرحپر کہ عورتونکے رحم کے منہ مین کھجلی پیدا ہوتی ہی لہ عرانسمین باقی ہی انھین عورتونمین کہ جماع کے سبب سے اسلیے کہ
یہ خارش رحم کے منہ کو اندر دار سے کھجلانیوالے سر کی مشتاق کرتی ہی اور کوئی چیز عضو تناسل کے مثل ہین نہین کیونکہ یہ ملائم
اور نازک ہوا کرتا ہی اور جسقدر کہ یہ بڑا ہوتا ہی اسیقدر اُسکا تسکین دینا بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ اسکا پہنچنا رحم کے منھ کے اطراف کو

منی کی کثرت

اور اسلیے کہ مرد کی منی کی ریزش رحم کے منھ پر مثل کھجلی والے عضو پر گرم پانیکے ٹپکنے کے ہوتی ہی کہ اس سے اونھین لذت ملتی ہی اور اس سے اسکی خارش کو اور اذیت کو تسکین ہوتی ہی لیکن مردونمین یہ خارش تو اکثر اوقات جماع کرنیسے زیادہ ہوجاتی ہی کیونکہ جماعیہ حرکت اور روح اور رگونکی حرکت خارش کے مقام کیطرف اُس چیز سے ہی جو خارش کے پیدا کرنیوالی مواد کی گرمی مین اور انکی حدتمین اور اس مقام کی گرمی مین اور خارش کے پیدا کرنیوالے مواد کے اسکی طرف منجذب ہوجانےمین زیادتی کرتی ہی اور اسلیے شہوتکی زیادتی کے موجب خارش لازم ہوا کرتی ہی یا منی عضوونکے قوی ہونے سے اور اپنی طرف منی کے جذب کر لینے سے اور ضعف سے بدن کے اور باقی اُن عضوون کے ہوتی ہی مثل اُس شخص کے کہ جسکا دماغ اور پٹھے ضعیف ہوا کرتے ہین اور منی کے اعضا قوی ہوتے ہین پھر اگر جماع کو چھوڑ دیتا ہی تو اسمین بہت سی منی مجتمع ہوجاتی ہی کیونکہ منی کے اعضا کے قوی ہونیکے سبب سے منی کی پیدائش کثرت سے ہوا کرتی ہی اور یہ منی کہ اپنی کثرت اور تبخیر سے دماغ کو فاسد کر دیتی ہی اسواسطے کہ منی بند ہوجانیکے وقت غریب حرارت سے ضرور سڑا کرتی ہی اور اس سے اسوقت مین بہت سے ابخرے دماغ کو چڑھتے ہین اور دماغ ان ابخرونکو اپنے ضعف کے سبب سے قبول کر لیا کرتا ہی پھر دوار اور سدر اور ظلمت بصر اور انکے مثل کی بیماریان ہوجاتی ہین اور اگر جماع کا استعمال کریگا تو اسکے پٹھونکو اور دماغکو مضرت پہونچے گی منی اور روح کے استفراغ سے اور نفسی اور بدنی قوتونکے ضعیف کر دینے سے اور پٹھونکو مشقت دینے سے پس ان لوگونکی منی کے عضوونکے ٹھنڈا کرنا اور انمین خذر کرنا واجب ہی تاکہ منی کو اعضا مین سے چھین نلیا کرین اور اسے اپنی طرف جذب نکرین مثل آب کاہو کے پلانے سے اور نیلوفر کے پھولونکے لیپ لگانے سے اور اسکے پانی سے تر تڑا کرنے سے کیونکہ نیلوفر باوجود ٹھنڈک کرنے کے منی کو جما دیتا ہی پھر اُسکا حجم چھوٹا پڑجاتا ہی اور زیادہ پیدا کرنیوالی غذاؤنکا چھوڑ دینا تاکہ منی بہت نہوجاے اور منی کی طرف اُسکے جذب پر اور پیدا کرنے پر قوت نرکھین اور منی کی سکھانیوالی دواؤنکا استعمال کرنا ہی تاکہ اسکی مقدار کم ہوجاے اور نفخ پیدا کرنیوالی رطوبت فنا ہوجائے اور یہی دوائین مثل مسور کے اور گنے کے پانیکے اور سوکھے دھنیے کے اور کلونجی کے اور سوئیکے بیجونکے اور سنبھالو کے بیجونکے اور پودینے کے اور انکے ساتھ یعنے ان خشکی کرنیوالی چیزونکے ساتھ باہ لانیوالی دواؤنکا ملا دینا واجب ہی تاکہ وہ انھین پہونچا دین ظرفونتک کیونکہ یہ اعضا بدن سے دور واقع ہین پس انکے ساتھ ان چیزونکا ملا دینا ضرور ہی جو انھین ان عضوون تک پہونچا دین اور انھین سارے بدنمین پھیلنے کیلیے نچھوڑین اور یہی باہ کی پیدا کرنیوالی دوائین ہوتی ہین کیونکہ ان دواؤنکو ان عضوونسے اسیطرحکی خصوصیت ہوا کرتی ہی کثرت احتلام باوجود درمین انزال ہونیکے یا نہونیکے جماع کے وقت اور باوجود شہوت کے ضعیف ہونیکے اور جماع کرنے پر کم قدرت رکھنے کے استادگی کے نہونیکے سبب سے کبھی اس صفت کے لوگ منی کے جم جانیکے سبب سے ہوتے ہین پھر منی حرکت نہین کرتی ہی اور

کثرت احتلام

لذع کرتی ہی پس شہوت کو ہیجان مین نہین لاتی ہی کیونکہ منی کا شہوت کو ہیجان دینا اسکے لذع کرنے اور اذیت کے
دینے کے سبب سے ہوتا ہی کیونکہ اسوقت مین طبیعت اسکی دفع کرنیکی مشتاق ہوتی ہی اور یہ بات جماع کرنیسے حاصل ہوتی ہی
اور نفخ ٹھنڈک کی افراط کے سبب سے نہین پیدا ہوتا ہی کیونکہ نفخ کے پیدا کرنیوالی وہی ہلکی حرارت ہوا کرتی ہی
پھر استادگی نہین ہوگی اور یہ بھی ہی کہ استادگی کیطرف احتیاج دینے والا وہی جماع ہوتا ہی پھر جبکہ جماع کیطرف
احتیاج پیدا کرنیوالا نہوگا تو استادگی نہوگی کیونکہ طبیعت اسوقت مین اسکے کام مین اہمال کرتی ہی اور نہ
انزال حاصل ہوگا جماع کے وقت منی کے جم جانے کے سبب سے پھر منی نتو حرکت کرتی ہی اور نہ سیلان مین آتی ہی
یا دیر مین ہوتا ہی انزال نہایت درجہ جبکہ منی کا جم جانا اس کثرت کے سبب سے نہین ہوتا ہی اور باوجود
اسکے انھین احتلام بہت ہوتا ہی کیونکہ انکے سونیکے وقت منی گرم ہوتی ہی کیونکہ سوتے مین حرارت اندر وارکو
متوجہ ہوتی ہی پھر منی تپلی پڑ جاتی ہی اور حرکت کرتی ہی اور لذع کرتی ہی پھر اسے طبیعت دفع کردیتی ہی
علاج ساری گرمی کرنیوالی بیان کی ہوئی دوائین باہ کی کمی مین کی اور ذکر کیے ہوے تیلونکے لیے بھی باہ کی کمی
مین کے اسمین کھلا فائدہ ہی اس سبب سے بیان ہوچکا کہ انکی تاثیر منی کے عضوون تک جلدی سے بے ٹوٹے
ٹوٹے ہوے عضوون پر گذرنے کے سبب سے پہونچ جاتی ہی سرعت انزال یعنے جلدیسے ہوجانا کبھی منی کی
کثرت کے سبب سے ہوتا ہی جماع بہت عرصے سے نکرنیکے سبب سے پس اس سبب سے بہت سی منی ظرفونمین مجتمع
ہوجاتی ہی کہ وہ اپنی مقدار کی کثرت کے سبب کھچاؤ کرتی ہی پھر اسے طبیعت جماع کے وقت جلدی سے دفع کردیتی ہی
اور کبھی منی کے حدت کے سبب سے ہوتی ہی اور اسکے لذع کرنیکے سبب سے اور اذیت دینے کے سبب سے پھر اسکی کیفیت کے
ردی ہونیکے سبب سے اسے طبیعت جلدیسے دفع کردیتی ہی پھر نکلتی ہی منی جہان کہ سرعت منی کی حدت کے
سبب سے ہوا کرتی ہی ایک طرح کی جلن کے ساتھ عضو تناسل کے سر مین اس مقام مین جہان منی کی خراش ہونیکے سبب سے
اور اسکی معین اسکے جلد نکلنے مین نالیونکی کشادگی ہوجاتی ہی اس سبب سے کہ اسوقت مین قوت ماسکہ
پر اسکا روکنا دشوار پڑ جاتا ہی علاج ٹھنڈی تر غذائین کیونکہ ان غذاؤن سے منی کی پیدائش کم
ہوا کرتی ہی اور اسلیے کہ انسے منی کم پیدا ہوتی ہی اور اسلیے کہ منی کی لذع اور حدتکو تسکین دیتی ہین اور پانی کی زیادتی
کثرت کیونکہ یہ شراب منی کو اور منی کے عضوونکو ان تک پانی کے پہونچانے سے تر کردیتی ہی اور اکثر اوقات
اس پایہ پر پہونچ جاتی ہی کہ پانی کی کثرت سے ٹھنڈی ہوجاتی ہی پس اسکی حدت کی تسکین ہوجاتی ہی اور اسی شراب کے
کم غذا پڑنیکے سبب سے اس منی کی پیدائش کم ہوا کرتی ہی اور جماع کا استعمال کرنا پہلی قسم مین تاکہ منی کے مادہ کا استفراغ
ہوجاے اور اسکا کھچاؤ کم پڑ جاے استادگی کی کثرت بے شہوت کے اسکا سبب ریاح کی کثرت بہت سی رطوبت کے سبب سے
کہ غلیظ چپچپی بے منی والی ہوتی ہی اور رقیقہ حرارت کے سبب سے ہوتی ہی کہ اس رطوبت مین اثر کرتی ہی اور اس رطوبت سے غلیظ ابخرے

علاج

سرعت انزال

علاج

استادگی کی کثرت

تبخیر سے اوٹھتے ہین اور حرارت اپنے ضعف کے سبب سے عاجز ہوتی ہی انکے تحلیل کرنے سے پھر اس سبب سے ابخرے ٹھنڈے
پڑجاتے ہین اور غلیظ ریاح بنجاتے ہین **علاج** اسے ساری تر لگانیکی چیزین اور لیپ ٹھنڈک کرنیوالی فائدہ کرتے ہین
پائجامہ کے باندھنے کی جگہ پر اور پیڑو پر تاکہ تھوڑی سی حرارت جاتی رہے اور اس سے ریاح نہ پیدا ہونے پائین اور سیسے کا ٹکڑا
کمر پر باندھا جائیگا اسلیے کیونکہ سیسے کا ٹکڑا اسقدر تری ٹھنڈک کرتا ہی کیونکہ اسمین جو جوہر بہت سے ہوا کرتے ہین اور حالیے ہی کہ وہ
ٹھنڈک سے جم گئے ہین اور گلاب کے پھولونکا اور کوکابیلی کے پھولونکا اور بید کی تپی کا بچھونا ہوگا اور اسپر سوئیگا اور کاہو کے
لیے قوی تاثیر ہوتی ہی کیونکہ تناسل کے عضو مین شدت کی ٹھنڈک کا پھیلانا ہوا کرتا ہی اور تخدیر ہوتی ہی اسی سبب سے
منی کو جماد دیتا ہی اور اسکی بوند بوند ٹپکنے کو مانع آتا ہی اور احتلام کو روکتا ہی اور اکثر اوقات سنبھالو اور بابونہ وغیرہ کا پینا
اور پانی سے تر ترا مفید ہوتا ہی کہ جنمین لطیف تحلیل ریاحکی لیے اور ریاحکی پیدا کرنیوالی رطوبت نکلیلیے بہت قسمین کے
ہوا کرتی ہی کہ ریاحکو پیدا کرتی ہی اور انھین ہیجان دیتی ہی **غدیوط** کا بیمار اور یہ وہ شخص ہی کہ جسے مباشرتکی خواہش بہت
ہوتی ہی کیونکہ اسکی منی مین حدت کثرت سے ہوا کرتی ہی پس وہ اپنی حدت کرنے سے اور لذع کے سبب سے اذیت دیتی ہی
اور ڈھیلا ڈھالے بدنکا دبلا پتلا ہوتا ہی پس اسکے روحونکا تحلیل ہوجانا آسانی سے ہوتا ہی اور ہوتا ہی وہ ڈھیلا ڈھالا پائخا
نے کے مقام کا پھر جب مباشرت کرتا ہی تو لذت کی افراط کے سبب سے اسکے پائخانہ کا مقام لٹک پڑتا ہی کیونکہ افراط کی لذت روحو
تحلیل کرڈالتی ہی اور بدنمین غشی کے مشابہ اور لٹکاؤ اور قوتونکا چھوڑ بیٹھنا فضلون کے روکے رہنے سے پیدا
کردیتی ہی اور جبکہ پائخانہ کا مقام لٹکاؤ رکھتا ہوا ہوتا ہی تو اس لذت کی افراط کے سبب سے اسکا لٹکاؤ اور زیادہ
ہوجاتا ہی کیونکہ عضو تناسل پائخانیکے مقام کی مچھلیونکے مشارک ہوتا ہی پھر ان مچھلیونکا نہایت حد تک سے لذت
پانا ٹھہریگا تو اپنے پائخانہ کو گرادیتا ہی اس سبب سے کہ قوت ماسکہ اسکے روکے رہنے کو چھوڑ بیٹھتی ہی تو وہ اپنے بوجھ کے
سبب سے گرپڑتا ہی **علاج** مباشرت کے پہلے پائخانہ کی جوبائی کرلیگا اور پائخانہ کو دفع کریگا اور پائخانہ کے مقام کے
لٹکاؤ سے بنائی ہوئی قابض چیزونکے جوشاندے مین بٹھایا جائیگا اور پائخانہ کے مقام کی تقویت کرنیوالے
قابض حقنون سے حقنے کیے جائینگے مثل انار کے کلیونکے اور مازو کے اور زلیکر کے اور حبت البلوط کے اور ادھیر کے
اور ہنبھد کے اور انار کے چھلکونکے جوشاندیکے مثل مین **انثیہ** یہ مرض اس شخص کو عارض ہوتا ہی جسے مردونسے مجامعت
کروانیکی عادت ہوا کرتی ہی اپنے لڑکپن کے شروع زمانہ سے پھر اسکا اسے ہمیشہ کے کرنیسے ملکہ اور
اسکی ایسی عادت ہوجاتی ہی کہ اسکا اسے اتنا اشتیاق ہوتا ہی کہ اس فعل کے اسکے ساتھ کیے جانیکی درخواست
پراسے برانگیختہ کرتا ہی اور باوجود اسکے اسکی منی بہت ہوا کرتی ہی پس منی کی کثرت کے سبب سے مباشرت کی بڑی خواہش
رکھنے والا ہوتا ہی کم حرکت کم حرارت پھر اس سے ریاح نہین پیدا ہوتے ہین اور اسکا دل ضعیف ہوتا ہی پس شہوانی
روح اور ریاح کی کمی کے سبب سے جماع کرنے پر قدرت نہین رکھتا ہی اور خود وہ نفس کا رذیل ہوتا ہی اسلیے کہ اسپر اول

خلقت مین عورت والے رذیل نفس کا فیضان ہوا ہی پھر اسے غیرت مردونکے اسکے ساتھ جماع کرنیسے مانع نہین آتی ہی اور
اسکے عضو تناسل کی استادگی کم ہوا کرتی ہی استادگی پیدا کرنیوالی ریح اور روح کی کمی کے سبب سے کیونکہ اسکا دل ضعیف
ہوتا ہی اور اسکی منی مین حرارت کم ہوتی ہی پھر انمین سے بعضے ایسے ہوتے ہین جو اور سے مجامعت کرنے پر قادر ہوا کرتے ہین
اس سبب سے کہ انکی شہوتکو حرکت ہوتی ہی اور مجامعت کی حرکت کے ساتھ انگی منی کے آلات حرکت کرتے ہین پھر انکا
عضو تناسل استادہ ہوجاتا ہی اور یہ دوسرے سے مجامعت کرنے پر قادر ہو جاتے ہین پھر وہ ہین جو مجامعت سے
جماع پر قدرت رکھتے ہوئیکی لذت پاتے ہین اور انمین کے بعضے اس سے انزال پاجاتے ہین اس سے کہ انکی منی گرم ہوتی ہی
اور پتلی ہوتی ہی اور حرکت کرتی ہی تو وہ انزال ہونیکی لذت پاجاتے ہین اور انمین کے بعضے ایسے ہوتے ہین کہ جنھین
ان دونون مین سے ایک بات بھی نہین حاصل ہوتی ہی کیونکہ ٹھنڈک انمین کی منی پر غالب ہوتی ہی اور ضعف انکے دلون پر
غالب ہوا کرتا ہی لیکن جماع کے حاصل ہونے سے انھین لذت ملجاتی ہی اسلیئے کہ جب انپر جماع کا اشتیاق غالب ہوتا ہی
جماع کرنے پر قادر نہین ہوتے ہین تو جماع کے دیکھنے سے اور اسکے حاصل ہونے سے لذت کو اوٹھلیتے ہین خاص اپنے
نفس مین اس سبب سے کہ اسکے ساتھ گلے لگنا اور بدنونکا مساس ہوتا ہی اور ابنہ کے قبیل سے یہ بات ہی جو کثرت سے
لونڈے بازی کرنیوالونکو جب بڑے ہوجاتے ہین تو عارض ہوجاتی ہی اسلیئے کہ جب انھین لونڈونسے جماع کرنیکی اور انھین گلے
لگانیکی اور انکے بدنونسے اپنے بدنونکو قریب کرنیکی عادت پڑگئی ہی اور انسے جماع کرنے سے عاجز آگئے ہین اور یہ خواہش
انکے دلونمین باقی رہی ہی انھین علت ابنہ یعنے گانڑ مرانیکی بیماری پیدا ہوجاتی ہی اور شوق انھین اسبات پر
برانگیختہ کرتا ہی کہ انسے یہ فعل کرین اور یہ بات اس سبب سے ہوتی ہی کہ اس سے انسے گلے لگنے کی اور مساس کرنیکی لذت
پاتے ہین مین کہتا ہون کہ مردونکیلیے آنتونکے اسفل مین خارش کا حاصل ہوجانا بعید نہین ہی شور بلغم یا کھریلے
بلغم کے مثل سے کہ وہ کھجاتی ہو مگر رگڑنے سے پھر اندر سے کھجانے والے کا اشتیاق ہوتا ہو اور کوئی چیز
عضو تناسل کے مثل مین نہین ہی اپنے چکنے ہونے اور نرم ہونیکے سبب سے اور جسقدر کہ یہ عظیم ہوتا ہی اسیقدر زیادہ
لذت دار ہوتا ہی کیونکہ اسکا رگڑنا آنتونکی سارے ظرفون کو شامل ہوتا ہی اور نہین جاتی ہی مگر منی کے ساتھ
کیونکہ آنتونپر اسکی ریزش کے وقت اور جاری ہونیکے وقت خارش کو سکون ہوجاتا ہی جسطرح پر کہ خارش والے
عضو کی خارش کو اسپر نیمگرم پانیکے ٹپکانیسے سکون ہوجایا کرتا ہی اور یہ مثل اسکی ہی جو عارض ہوتی ہی خارش
عورتونکے رحم کے منھ مین اسی مادیکے سبب سے اور اسی سبب سے کبھی انمین کے علت ابنہ رکھنے والونمین کے بڑے
من چلے بہادر جماع پر قوت رکھنے والے ہوا کرتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ جنمین علت رذیل نفس کے فیضان کے سبب سے
نہین ہوتی ہی اور نہ دل کے ضعیف ہونیکے سبب ہوتی ہی اور نہ منی کے کم حرکت کرنیکے سبب سے ہوتی ہی اسلیئے کہ رذیل
نفس رکھنے والا شخص اپنے پہناوے مین اور کلام کرنے وغیرہ مین عورتونکے مشابہ ہوتا ہی اور دل کا ضعیف کبھی شہامت والا

ہوا کرتا ہی مگر یوہین ہسا کیونکہ اسکا دل ضعیف ہوتا ہی اور اپنی جورو کے پیچھے کے مقام مین کثرت سے جماع کرنیوالا خاص حمل
ہونیکے حالمین یا لڑکے کو دودھ پلانیکے حالمین علت ابنہ رکھنے والے بچے سے نجست نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اس سے لذت پانیکی
اس عورت کو ہمیشہ کی عادت پڑ جاتی ہی پھر اُس عورت سے یہ عادت لڑکے کیطرف سرایت کرتی ہی اور اسکے نسل مین اسمین
آجاتی ہی جسطرح سے اور بہت سی بیماریان ارث سے حاصل ہوا کرتی ہین علاج مارنا اور قید کرنا اور ذلت دینا اور
رنج و غم مین ڈالنا اور حاکمون سے رجوع کرنا اور جھگڑون مین ڈالنا ان چیزونمین سے اس فعل کے سوا مین مشغول ہوتا ہی کیونکہ علاج
ان لوگونکا مرض وہمی ہوتا ہی بدلی علاج سے نہین جاتا ہی پھر اگر انھین کوئی علاج فائدہ کرتا ہی تو اسکا علاج اسیطرح کرتے
ہی اور جو کہ خارش کے سبب سے ہوتی ہی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین تو خارش پیدا کرنیوالے خلط کا استفراغ ہی اور اگر یہ
بلغم شور ہوا کرتا ہی تو وہ اسکے مسہلونکے نکال ڈالا جائیگا اور احتقان یعنے عمل خارش کی تسکین کرنیوالے تیلونسے لگاو
کرنیسے اور تلمیس کرنے سے اور لذع کو تسکین دینے سے اور مادیکو تحلیل کرنیسے مثل بنفشہ کے تیل کے اور لعابون
کے اور اکثر اوقات یہ مرض عورت والے مزاج کے سبب سے ہوا کرتا ہی کہ جسکا فیضان حمل پر ہوا ہی پیدائش کے
مبدء مین جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اور عضوون کے لیے مردون کی صورت حاصل ہوتی ہی پس اس کے اعضا
اسکے نفس کے مخالف ہوا کرتے ہین اور اسکی صورت ظاہر مین مردون کی صورت ہوتی ہی اور اس شخص کی
صفتین عورتون کی ہوتی ہین اور اکثر اوقات اس شخص کے اعضاء مردانی شکل مین مردون کے اعضا
سے بڑھکر خوبصورت ہوتے ہین اسطرح پر کہ اسکے پیٹھ بڑی ہوتی ہی اور اسکے بال بہت ہوتے ہین
اور اسکے نبض اور سانس قوی ہوتی ہی اور اسکے جوڑ ظاہر ہوتے ہین اور اسکے سوا لیکن ایسا شخص
اپنی صفتون مین اور فعلون مین دل مین سے ساری اعضاء کی طرف اس عورت والی صفت کے
سرایت کر جانے کے سبب سے اکثر عورتونکے مشابہ ہوا کرتا ہی پس عضو تناسل اور دونون خصیے اور منی
کی نالیان اور اسکے ظرف اس نفس کے لازم مزاج کی ٹھنڈک کے سبب سے اکثر اچھی طرح سے ظاہر نہین ہوتے ہین بلکہ
اسکے یہ اعضاء پیٹ کی تجویف سے لپٹے ہوئے اندر کیطرف مائل ہوتے ہین پھر اسکی منی کا دغدغہ اور ہیجان مین آنا
مستقیم آنت کی جہت مین ہوتا ہی نہ پیڑو ناف کے درمیان اور نہ پیڑو مین اور راستے منی کی کثرت اور اسکی حدت کے
وقت لذع اور دغدغہ اسی مقام عارض ہوا کرتا ہی پھر جبکہ اسے اس مقام کے رگڑوانیکا اتفاق پڑتا ہی تو اسے کان
اور ناک کے اندر انگلی ڈال کر کھجانیکی طرح کی لذت ملتی ہی کیونکہ یہ بات اس خارش پیدا کرنیوالے خلط کو
کاٹ دیتی ہی اور اسے دور کر دیتی ہی پھر اسکا لذع اور دغدغہ کرنا سکون پا جاتا ہی علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ منی
عضو کے سطح پر اپنے پہنچنے کے وقت چپچپاہٹ سے چپک جاتی ہی اور عضو مین سے لذع کے خراش کو دور کر دیتی ہی
اور اپنے معتدل حرارت کے ساتھ خارش کو دور کر دیتی ہی پھر اس سے ایسی لذت پاتا ہی جسطرح سے گرمی والا

اپنے فرج پر نیم گرم تیل کے ٹپکانے سے لذت پاتا ہی باوجود اسکے کہ جماع کی لذت اس امر مین اور سببون سے نہایت درجہ کی ہوتی ہی تدبیر اس شخص کی کہ جسنے جماع کی کثرت کی ہی تو وہ اسے مضر پڑتی ہی اس سبب سے کہ جماع دل کو ضعیف کرتا ہی اور قوت کو ساقط کر دیتا ہی اور جو اسکو اور پٹھون کو ضعیف کر دیتا ہی چاہیے کہ اسکے گرم کرنے مین اور ترطیب کرنے مین مشغول ہو کیونکہ جماع کی مضرت رسانی فقط منی ہی کے نکلنے سے ہوا کرتی ہی اور یہی منی گرم تر ہوتی ہی پھر اسکی تدبیر انھین دواؤن سے کرنا واجب ہی اور اسکے آرام اور آسائش دینے سے تاکہ حرکت سے روح کے تحلیل ہونے مین زیادتی ہو جسکے بعد ضعف زیادہ ہو جاے اور اسکی تفریح کرنے سے طرب دینے والے کھیلون سے روح کی تقویت کرنیکے لیے اور اصلی حرارت کے برانگیختہ کرنیکے لیے اور اس امر کے تدارک کے لیے جو شہوانی روح اور حساس روح کو استفراغ سے عارض ہو گیا ہی اور اسکے لازم اصلی حرارت کے ضعف کے تدارک کیلیے اور بھیڑ ہی کا دودھ اور گاے کا دودھ اسکے برانگیختہ کرنے پر اور تقویت پر معین ہوا کرتا ہی جبکہ اسقدر اس دودھ مین سے پیا جاتا ہی کہ وہ اسے اچھی طرح سے ہضم ہو جایا کرتا ہی کیونکہ یہ دودھ بہت غذا پڑا کرتا ہی اور منی کے استفراغ سے اسکے بدن سے جسقدر گھٹ گیا ہی اس سے اسیقدر اسکے بدن کے مقام مین بھر جاتا ہی اور تسخین کرتا ہی اور ترطیب کرتا ہی اور جس شخص کو اس سے رعشہ عارض ہو جاے پٹھون کے ضعیف پڑ جانے کے سبب سے اور نفسانی روح کے استفراغ کی کثرت سے تو اسکے پٹھونکی تدہین کیجایگی یعنے تیل لگاے جاینگے اور مالش کیجایگی ان چیزون سے جنھین ہم نے رعشہ کے لیے بیان کیا ہی تیلون مین سے مثل غار کے تیل کے اور جس شخص کی بینائی مین ضعف آجاے دماغ کے ضعیف ہو جانیکے سبب سے اسلیے کہ منی کا مادہ اکثر دماغ ہی سے نکلتا ہی بس دماغ مین خشکی بہت ہو جاتی ہی اور نفسانی روح کا تحلیل ہونا زیادہ ہو جاتا ہی اور دونون آنکھون مین ضعف کے ظاہر ہونیکا سبب یہ ہی کہ دونون آنکھین دماغ کے قریب ہوتی ہین اور یہ دونون آنکھین تر ہوتی ہین بس ان دونون کے خود جوہر سے استفراغ بہت ہوا کرتا ہی باوجود اسکے کہ یہی دونون آنکھین بہت سی رطوبتون کی اور بہت سی روحون کی احتیاج رکھتی ہین تو اسکے دماغ کی تدہین کیجایگی اور اسے ناس دیجایگی بنفشہ کے تیل سے اور حمام مین بھیجا جاے گا ایسے تر کرنیوالے مین جسمین پانیکا استعمال کیا جاتا ہی کیونکہ خشکی کرنے والا ضرر مین زیادتی کر دیگا اور میٹھے پانی مین اسکی دونون آنکھین کھلوا دیجاینگی اس سبب سے کہ بیان کیا گیا عضو تناسل کی بڑی کرنیوالی چیزین شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ طبیب کو کچھ عار نہین ہی جبکہ عضو تناسل کے بڑے کرنے مین اور فرج کے تنگ کرنے مین اور عورت کے لذت دینے مین کلام کرے اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ اُن سببون مین سے ہین کہ جو نسل کیطرف پہونچاتے ہین اور عضو تناسل کا تینون بعدون مین یعنے لنبان چوڑان موٹاپے مین بڑھانا فقط نمو یعنے بڑھنے کے سن مین ممکن ہوتا ہی لیکن اسکا بڑھانا فربہ کرنیکے طریق سے اسکی چوڑان اور موٹاپے مین بیچ تو سارے سنون مین ہو سکتا ہی اور یہی حال اس غیر حقیقی بڑھانیکا ہی جس سے اسکے جرم مین زیادتی نہین ہوتی ہی جیسا کہ ریخ کے کھچاؤ کرنے سے استادگی کے وقت ہوا کرتا ہی کھردرے کپڑے سے رگڑنا کیونکہ یہ رگڑنا خون کو جذب کرتا ہی اور گرم تیلون کا لگانا اسکے بعد تاکہ جو خون کہ اسکی طرف

مالش سے جذب ہو آیا ہی تحلیل نہوجاے اسلیے کہ تیل اپنی چپچپاہٹ کے سبب سے مسام مین سدے ڈالدیتے ہین اور اپنی
حرارت کے سبب سے خون کو بھی عضو تناسل کی طرف جذب کر لیتے ہین پھر اسپر زفت لگا دیجائیگی پس وہ خون کو جذب کر لیگی
اپنی تسخین سے اور تلزیق سے اور اُسے روکے رہیگی اپنی چپچپاہٹ سے اور اپنی چکنائی سے اور خشکی کے پھیلانے سے اُسے
جما دے گی اور ان چیزون مین سے جو یہ فعل کرتی ہین یعنے بڑھانے کے فعل کو کیڑیان ہین سوکھے ہوے کیچوے ہین جبکہ انکا طلاء
تل کے تیل مین یا زنبق کے تیل مین پکایا جاے اور ایک قسم لبلاب مین سے کہ جسے حلیلاب بے نقط کی حے کے زیر سے
اور لام سے اور یہی لبلاب کبیر ہے یعنے وہ چاندنی ہی جو درختون وغیرہ پر پھیلی ہوتی ہی اور اسکے لیے دودھ ہوا کرتا ہی عورتون سے

عورتون کے فرج [illegible] تنگ کرنے کا علاج

مخصوص مرضونکا معالجہ فرج کے تنگ کرنے کے لیے اگر موٹھ ادھیرہ لونگ رامک اور تھوڑی سی مشک اس لئے مین کام مین لائی جائیگی
کہ جسے قابض شراب مین ڈبو لیا ہی اور اس سے بڑھکر قوی تنگ کرنیمین اسطرح ہی کہ بکارت کو پھیر لائے کچا ماز و دو جزا ور
کچا قبض مین بڑھکر شدت رکھتا ہی کیونکہ اسمین ارضی جوہر بہت ہوا کرتا ہی جزانکس کے پھول ایک جز باریک پیس ڈالے جائین
اور ریشم کی صافی مین چھان لیے جائین اور شراب ریحانی مین تر کیے جائین اور اسکا حمول کیا جاے ایک دوسرے کے
بعد کتان کے کپڑے مین کیونکہ یہ کپڑا خشکی کرتا ہی اور تری کو چوس لیتا ہی فرج کی گرمائیان مشک اور سک اور زعفران جوش کرینگے
ریحانی شراب مین اور اسمین کتان کا کپڑا بھگویا جائیگا اور اسکا حمول دیا جائیگا اور یہ حمول خوشبو کرنیوالا اور گرم
کرنیوالا ہی فرج کے لیے اور کرمدانہ اور یہ ایک چھوٹا سا پھل ادھیرے کے پھل کے مشابہ گولائی پر مائل ہوتا ہی اور یہ اپنے
ابتدا کے رنگ مین سبز ہوتا ہی پھر اسکے بعد سرخ ہو جاتا ہی اور اسکا چھلکا سخت اور سیاہ ہوتا ہی اور اسکے اندر وار
سفید ہوتا ہی اسمین عجیب ہی یعنے اسکے گرم کرنے مین اور اسے تنگ کرنے مین لذت دینے والی چیز ہی اس شخص کے
منھ کا پانی جسنے اپنے منھ مین کباب کو لیا ہی یا اپنے منھ مین لیا ہی ہینگ کو یا آملہ مربے کے شہد کو یا وہ شہد کہ
جس مین محمودہ گوندھا گیا ہی اور گول مرچ اور سونٹھ عضو تناسل پر لگا دینگے اسکے سبب پر یا اخیر کے آدھے پر
اور اسمین کوئی فائدہ نہین ہی کہ فقط ختنہ گاہ پر لگایا جاے رحم کے امراض اور اسکے مزاجون کی علامتین

رحم کے امراض اور اسکے مزاجون کی علامتین

لیکن گرمی کی علامتین خون حیض کا کم آنا طمثیہ فضلون سے بدن کے بھرے نہونے کے وقت اسلیے کہ زخم اپنی حرارت کی
قوت سے فضلون کو تحلیل کر ڈالتا ہی لیکن بھرے ہونے کے وقت پس طمث رحم کے اپنے زور سے جذب کرنے کے
سبب سے اور اسے پگھلا دینے کے سبب سے بہت ہو جاتا ہی اور اسکے خون کا رنگین ہونا یا تو سرخی پر ہوتا ہی تو خون
پر دلالت کرتا ہی یا زردی پر تو صفرے پر دلالت کرتا ہی اور یہ دونون گرم ہین یا سیاہی پر بدبو کے ساتھ
تو عفونت پر دلالت کرتا ہی اور یہ عفونت فقط نار یہ حرارت کے غلبہ سے پیدا ہوا کرتی ہی اور سیاہی پر
بدبو کے نہونے کے ساتھ تو ٹھنڈک پر دلالت کرتا ہی کہ جمانے والی ہی اور سودے پر اور سودا ٹھنڈا ہوا کرتا ہی
اور اسکی سفیدی دلالت کرتی ہی بلغم پر جب کہ مصنف حرارت پر دلالت کرنے والے رنگون کا بیان کر چکے

تو عرضون مین سے اس عرض کو بیان کیا جو ٹھنڈک پر دلالت کرتا ہی اور پیڑو پر کثرت سے بالون کا ہونا اور دونون رانون پر اور اس چیز پر جو رحم کے قریب ہوتی ہی کیونکہ بالون کے دخانی ابخرون سے پیدائش ہوتی ہی اور دخانی ابخرے جبھی پیدا ہوتے ہین جب حرارت قوی ہوا کرتی ہی اور دونون ہونٹھون کا سوکھ جانا جبکہ زخم کے سوا مین کی حرارت کے سبب سے نہو کیونکہ یہ رحم مین کی رطوبتون کے خشک کر ڈالنے والی حرارت کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی اسطرحپر کہ زخم سے دور عضو مین اثر کر گئی ہی اور نبض کا تیز چلنا کیونکہ دل کو رحم سے مشارکت رکھنے کے سبب سے ٹھنڈی ہوا کا اشتیاق شدت سے ہوا کرتا ہی اور پیشاب کا رنگین ہونا اسطرحپر کہ سرخ ہو یا زرد ترنجی پر زائد ہو اسواسطے کہ رنگین ہونا جب مطلق بولا جاتا ہی تو اس سے یہی مراد ہوتا ہی مگر یہی اور اسکا سبب گردے اور مثانے اور کلیجے کی مشارکت کے ساتھ سخونت ہوتی ہی اکثر اسواسطے کہ رنگین ہونا اور اور مرضون سے ہوا کرتا ہی کہ وہ اسکے موجب ہوتے ہین پھر رنگین ہونا رحم کی حرارت پر نہین دلالت کریگا اور کبھی رحم کی حرارت پیشاب کے عضوون تک متعدی نہین ہوتی ہی کسی سبب سے پھر رنگین نہوگا لیکن ٹھنڈک کی علامتین تو طہر یعنے حیض کے بانی کا طویل ہونا کیونکہ ٹھنڈک رحم کو کثیف کرتی ہی اور خون حیض کے مجرون کو تنگ کر دیتی ہی اور فضلون کو غلیظ کرتی ہی اور قوت جاذبہ کو ضعیف پھر خون حیض نہین نکلتا ہی مگر جبکہ غالب ہو جاتا ہی اور اسکی حرکت قوی پڑ جاتی ہی اور یہ بات طولانی احتباس کے بعد ہی ہوتی ہی اور حیض کے خون کا سفید ہونا یعنے اسکا سفیدی پر مائل ہونا کیونکہ سفیدی بلغم کی کثرت سے اور خون کے رنگ پر بلغم کے رنگ غالب آجانے سے ہوتی ہی اور اسکا رقیق ہونا خون مین ملی ہوئی مائیت کے اجزا تحلیل نہونے کے سبب سے اور یہ بات فقط افراط کی ٹھنڈک نہونے کے سبب سے ہوتی ہی اسواسطے کہ ایسے وقت اسمین جمود اور غلاظت پیدا ہو جاتی ہی اور اسکا کم ہونا اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ ٹھنڈک مجرون کو تنگ کر دیتی ہی اور سیلان کو مانع آتی ہی اور قوت جاذبہ کو ضعیف کر دیتی ہی اسکی سیاہی سودے کی علامت ہی یعنے تیرگی اگر ٹھنڈک سودے کے غلبہ سے ہوتی ہی لیکن گہری سیاہی بس وہ احتراق پر دلالت کرتی ہی اور پیڑو پر بالون کا کم ہونا اور پیشاب کا کم رنگین ہونا اسلیے کہ رحم کی حرارت پیشاب کے رنگین ہونیکی موجب ہوتی ہی پھر جبکہ رنگین کرنا طبیعی مقدار سے کم ہوتا ہی تو پیشاب کے اعضا مین کی ٹھنڈک پر دلالت کرتا ہی اور جبکہ یہ ٹھنڈک اصلی نہین ہوتی ہی تو اسباب پر دلالت کرتا ہی کہ رحم کے ٹھنڈے ہونے کے سبب سے ہی اور اسکے رنگ کا بگڑے ہوے ہونا تیرگی کیطرف مائل کیونکہ رحم کی ٹھنڈک خون حیض مین تیرگی کی مستلزم کثافت پیدا کرتی ہی لیکن رطوبت کی علامتین تو خون حیض کا پتلے ہونا اس سبب سے کہ خون کی رطوبت رحم کی رطوبت سے زیادہ ہو جاتی ہی اور رطوبت کے بہنے کی کثرت رحم سے خاص جسوقت مین کہ پتلی ہوتی ہی اور پیٹ کے بچے کا گر پڑنا جیسا کہ تو جانتا ہی کیونکہ رحم کا اندر کا

[illegible]

کھرکھرا ہوتا ہی اور اس مین سوراخ ہوتے ہین کہ مشیمہ یعنے بچے کے رہنے کی جھلی جمی لپٹی رہتی ہو پھر جب ان سوراخون مین رطوبت کی کثرت کے سبب سے ہمواری اور چکناہٹ پیدا ہو جاتی ہی اور رطوبت سے سوراخ بھر جاتے ہین تو مشیمہ کا لپٹے رہنا ممکن نہین ہوتا ہی پھر جبکہ پیٹ بڑھ جاتا ہی تو بچہ بوجھ کے سبب سے نکل پڑتا ہی لیکن خشکی کی علامتین تو خشک ہونا ہی رحم کا خشک ہونا اور سیلان کا کم ہونا یعنے رحم مین سے رطوبتون کا کم بہنا اسمین رطوبت کے نہونے کے سبب سے اور اور عضو دنسے رحم کے اپنی طرف رطوبتون کی ریزش کو جذب کرنے کے سبب سے عقر یعنے بانجھ ہونا بانجھ پن

اور یہی عورت کا بچہ پیدا کرنے سے باز رہنا ہی اسکا سبب یا تو منی کی طرف سے ہوتا ہی اسکی قلت کے سبب سے بس بچے کے پیدا کرنے کو وفا نہین کرتی ہی یا اسکے بگڑ جانے کے سبب سے مطلق اسطرح پر کہ افراط کی حرارت رکھنے والی جلی ہوئی ہو اور یا افراط کی ٹھنڈک رکھنے والی جمی ہوئی ہو یا افراط کی رطوبت رکھنے والی سیال ہو یا افراط کی خشکی رکھنے والی گاڑھی سنگین لینی ہونے اور پھیلنے کے قابل نہو یا شوہر کی طرف کی اضافت سے اسطرح پر کہ جیسے اسکی نسبت سے نہ اپنی ذات مین افراط کی حرارت رکھتی ہو یا اس شخص کی منی مین سے ہوتا ہی جو کہ تندرست نہین ہو اسلیے کہ منی ہر ایک عضو مین سے سیلان کرتی ہی پھر تندرست عضو مین تندرست ہوتی ہی اور بیمار مین کی بیمار ہوا کرتی ہی اور جبکہ بدن بیمار ہوتا ہی تو منی پیٹ کے رہنے سے مانع آتی ہی اسلیے کہ وہ منی غذا کرنے کے اور نمو کرنے کے اور صورتون کے قبول کرنے کے منافی ہوا کرتی ہی یا شرابی کی ہونا کیونکہ اسکی منی مین شراب کی رطوبت کے سبب سے کثرت سے رطوبت ہوتی ہی اسکی قوتون کے ضعیف ہونے کے سبب سے بے پکی ہوتی ہی یا بڈھے کی ہونا کیونکہ بڈھے کی منی اسکی قوتون کی ضعیف ہو جانے سے اور اسکے مواد کے کم نضج پانے سے خاص اسکی منی ٹھنڈی تر بے پکی ہوئی ہوتی ہی کیونکہ طبیعت کی توجہ شخص کے حال کی اصلاح مین اور اس حد مین جو اسکے باقی رہنے مین مفید ہو نوع کے باقی رہنے کی مفید چیزون سے بہت بڑھکر ہوا کرتی ہی پھر یہ ضعیف قوتین ضرور اسکے بدن کی اصلاح مین منی کے سوا مین تصرف کرینگی یا لڑکے کی ہونا اور لڑکے سے مراد وہ لڑکا ہی جسکے بالغ ہونے کا زمانہ قریب ہو اور یہ وہ لڑکا ہی جو دس برس کے سن کو نہین پہنچا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اسکی منی مین پیدائش کی قابلیت کم ہوا کرتی ہی کہ اسکی مولدہ قوت ضعیف ہوتی ہی بعد ابھی تک اسکا استکمال نہین ہوا ہی یا بہت مباشرت کرنے والے کی ہونا کیونکہ ایسے شخص کے دونون خصیون مین منی اتنا نہین ٹھہرتی ہی کہ اسکا نضج پورا ہو جاے بلکہ جب اسمین منی مین سے کچھ آجاتا ہی تو اسے جماع سے نضج کے کامل ہونے کے پہلے نکال ڈالتا ہی یا آفت رسیدہ اعضا والے کی ہونا اس سبب سے کہ ہم کہہ چکے ہین کہ منی ہر ایک عضو مین سے سیلان کرتی ہی پھر جو منی کہ بیمار عضو مین سے سیلان کرتی ہی وہ بیمار ہوتی ہی اور جب منی باقی منی مین ملجاتی ہی تو اسی بھی خراب کر ڈالتی ہی پھر اگر شوہر بدل ڈالا جاے کسی شوہر سے کہ یقینا اسمین نہو تو حاملہ ہو جائیگی اور کبھی دونو کی طرف سے ایسی ہی جبر بگاڑ ہوتا ہی کہ جسمین وہ دونون معتدل نہین ہوتی ہین اسطرح پر کہ مرد کی منی اعتدال سے ایسی جہت مین نکلے کہ اسی جہت مین عورت کی منی

نکلی ہو جیسے پھر وہ دونون گرم ہونگی یا ٹھنڈی ہونگی تو انمین سے ہر ایک کا فساد دوسرے سے زیادہ ہوجائے گا

اسباب عقم

اور کبھی دوسرا اتفاق ہوتا ہی شوہر مزاج کا فاسد لیکن اسکے اعتدال سے خارج ہونے مین تعدیل کرنے والا ہی دوسرے کی منی کی اسطرحپر کہ جیسے عورت کی منی ٹھنڈی ہو اور مرد کی منی گرم ہو تو وہ دونون منیان معتدل ہوجاینگی پس وہ حاملہ ہوجایگی یا رحم کی طرف سے ہوتا ہی اسکے سوء مزاج کی سبب سے پھر وہ منی کو بگاڑ ڈالتا ہی اور بیٹ کے رہنے سے مانع آتا ہی اور اس غذا کو جو بیٹ کے بچے کیطرف آتی ہو خراب کر دیتا ہی اسطرحپر کہ ٹھنڈا ہو اور رحم کو لثیف کر ڈالے اور جن رگون میں سے منی اور حیض کا خون جاری ہو کر رحم کے فضا مین بہکر آتا ہی انھین تنگ کر دے اور منھ کو ملادے اور منی کو ٹھنڈا کر ڈالے اور جما دے اور حیض کے خون کو غلیظ کر دے اور اسکے مزاج کو بدل دے اور اسکی اس حرارت کو بجھا ڈالے جس سے سارے افعال پورے ہوا کرتے ہین یا گرم ہو کہ منی کو بگاڑ ڈالے اور اسے جلا دے اور حیض کے خون کو بھی خراب کر دے یا خشک ہو کہ منی کو سکھا ڈالے پس رحم راغب ہونے کو اور شکل پکڑنے کو قبول نکرے اور بیٹ کے بچے کی طرف غذا کے آنیکے منفذون کو تنگ کر دے اور غذا کو خشک کر ڈالے اور اسے گاڑھا کر دے یا تر ہو کہ قوت ماسکہ کو ضعیف کر ڈالے اور رحم مین لٹکاؤ پیدا کر دے اور اسے چکنا اور ہموار کر ڈالے پھر اسپر سے منی پھسل جائے اور حیض کے خون کو پتلا کر دے اور اکثر اسکا یعنے اکثر جو سوء مزاج کہ رحم کو عارض ہوا کرتا ہی عارض ہوتا ہی ٹھنڈک سے اسلیے کہ رحم خود اپنی طبیعت سے اس مزاج کی قابلیت رکھتا ہی کیونکہ رحم کے پٹھے کے عضو مین سے ہی یا رحم کے سدون کے سبب سے یا تو بیٹ کے بچے کی طرف کی غذا کے منفذون کے یا رحم کے منھ مین کے زائد گوشت کے اوگ آنے سے یا مسے کے پڑ جانے سے یا قرحہ کے بھر آنے وغیرہ سدے کے سببون مین سے پس رحم مین نفوذ نہین کرتی ہی یا اسکے مائل ہوجانیکے سبب سے فرج کے سامنے سے پھر اسکی طرف منی اوچھلکر نہین جاتی ہی یا رحم کے منھ کے ملجانیکے سبب سے جیسے جما دینے والی ٹھنڈک سے یا رحم کے سوج جانیکے سبب سے پس وہ منی کو قبول نہین کرتا ہی اور منی مین تصرف نہین کرتا ہی کیونکہ یہ بات فقط تندرستی کے ساتھ ہوا کرتی ہی اور ورم سے تنگی رحم مین اور نچوڑ پیدا ہوجاتا ہی یا رحم کے پھسلتے ہونے کے سبب سے پھسلنی رطوبت کی وجہ سے پھر رحم سے منی پھسلجاتی ہی اور جما خون ہونے سے پہلے یا اسکے بعد نکل پڑتی ہی یا ریح کی مزاحمت کے سبب سے کہ منی مین اور رحم کے جرم مین حائل ہوجاتی ہی پھر اسپر رحم مشتمل نہین ہوتا ہی یا ثرب کی چربی کی کثرت کے سبب سے کیونکہ یہ اپنے بوجھ اور غلاظت سے رحم پر اور اسکے منھ پر جا پڑتی ہی اور بند کر دیتی ہی اور رحم تک منی کے پہونچنے کو مانع آتی ہی اور رحم مین بھی نچوڑ کرتی ہی اور اسی سے مزاحمت کرتی ہی پھر منی پر مکان کو تنگ کر دیتی ہی اور نچوڑ کے ساتھ رحم سے منی نکلجاتی ہی اور نتو حمل حاصل ہوتا ہی اور نہ بڑھتا یا عضو تناسل کی طرف سے ہوتا ہی اسکے چھوٹے ہونیکے سبب سے پیدائش مین اسطرحپر کہ چھاونگل سے چھوٹا ہو پس رحم تک نہ پہونچے اور اسمین سے منی رحم کے اندر

بے ٹھنڈی ہوے اور متغیر ہوے سنجاے یا مرد کے افراط سے موٹے ہونے کے سبب سے یا بس گوشت عضو تناسل کی
بہت سی چربی کو لیلے تو وہ چھوٹا پڑجاے یا عورت کے موٹاپے کے سبب سے پھر رحم کا منھ دور پڑجاے اور عضو تناسل رحم تک
نہ پہونچے بس اسمین سے نہ پہونچے یعنے منی مین سے مگر تھوڑی سے یا اسکے افراط سے لنبے ہونیکے سبب سے اسطرح پر کہ گیارہ
انگل سے بڑھکر لنبا ہو پھر منی مسافت سے سرد ہو جاے جو طولانی عضو تناسل کے لیے ہی یا میاں دمین آفت ہونے کے
سبب سے اور مبادے وہی رئیس عضو ہین مثل ضعف دماغ کے یا ضعف دل ہے کے یا ضعف ہضم کے جو کلیجے سے
ہوتا ہی کیونکہ منی کے لیے ہر رئیس عضو مین حصہ کا ہونا واجب ہوتا ہی جیسا کہ شیخ رئیس نے کہا ہی اور جبکہ آفت اسید کی
عضوون والے کی منی حمل نرکھنے والی ہوتی ہی پھر اس شخص کی منی کہ جسکے رئیس عضوونمین سے کوئی عضو آفت رسیدہ ہی
اسمین اولی ہی یا اس خطار کے سبب سے طاری ہوگئی ہی منی پر رحم کے مشتمل ہونے سے پہلے مثل دونون انزالون کے مختلف
ہونیکے پھر دونون منیان مدونپائین گی یا مثل سخت حرکت کے اچھلنے کودنے سے اور جلدی اٹھ کھڑے ہونے سے
کہ اس سبب سے منی پھسلجاے اور رحم سے نکل آے یا نفسانی عارض کے سبب سے مثل غم کے اور خوف کے کہ استعمال
کے بعد طاری ہو جائے یعنے رحم کے منی پر مشتمل ہونے کے بعد اسلیے کہ نفسانی عوارض قوتون کو ضعیف
کردیتے ہین اور طبیعت کو پیٹ کے بچے کی حفاظت سے اور اسکے اٹھانیکی جودت سے روکے رہتے ہین اور
مخاطب رحم مین کے سدونکو رحم مین تلے سے دھونی دینے کی خوشبو نہ پہونچنے سے پہچان لیگا عورت کی ناک میں اسلیے
کہ عورت کے رحم مین جب تلے سے گرم خوشبودار چیزون کی مثل کندر کے دھونی دیجاتی ہی اور اچھی طرح کپڑے سے اتنا
ڈھاک دیجاتی ہی کہ اس بخور مین سے خشبو باہر نہ نکل سکے پھر اگر وہ خشبو اسی اچھی طرح سے محسوس ہو تو رحم کھلا ہوا ہی
پھر اگر اسے وہ خشبو محسوس نہو تو وہان سدے ہین کہ خشبو کے نفوذ کرنے کے مانع ہوتے ہین تو ان سدونکا منی کو نفوذ
کرنیسے مانع آنا اولی طریق سے ٹھہرے گا اور نہ حس کرنیسے لہسن کے مزے کے کہ جسے رحم مین لیا ہی اور اسکی بو کے اور
اخلاط کی کثرت اور پھسلنی رطوبتون کی کثرت محسوس ہوجہ سے رحم مین کے اور فرج کی رطوبت سے پہچانی جاتی ہی رحم مین سے
فرج کی طرف رطوبتونکی بہت ہونے کے وقت رطوبتون کے بہ آنے کے سبب سے قوت ماسکہ ضعیف پڑجاتی ہی اور رحم کا میلان کرنا
پہچانا جاتا ہی اسطرح سے کہ رحم کا منھ فرج کے سامنے وار نہین ہوتا ہی اور درد سے کہ مباشرت کے وقت ہوا کرتا ہی
اس سبب سے کہ رحم کی گردن کھچتی ہی اور سیدھی ہوجانے پر عضو تناسل کے داخل کرنیکے وقت میلان کرتی ہی تو
اذیت پاتا ہی اور ملجا نا رحم کے منھ کا تو ظاہر ہوتا ہی حس کے لیے اور ورم کے ساتھ ثقل اور انتفاخ ہوا کرتا ہی پیڑو مین
اور بخار رحم سے دل کی طرف حدت رکھنے والے سراہٹ نڈے انجرے پہونچنے کے سبب سے اور رونگٹونکا کھڑے ہونا
کیونکہ انجرے اپنی حدت سے اعضا مین لذع کرتے ہین تو اعضا مین رونگٹونکا کھڑے ہونا عارض ہو جاتا ہی اور
درد ورم کے مقام مین اور اکثر اوقات معدے سے شرکت کرلیتا ہی اس سبب سے کہ رحم معدے کے نیچے ہوتا ہی

اور معدے کے قریب ہوتا ہے تو کرب اور متلی اور ہچکی پیدا ہوجاتی ہے اس سبب سے کہ معدہ گرم ہوجاتا ہے اور اسمین رحم کے
گرم ہونیکے سبب سے صفرا پیدا ہوجاتا ہے اور جس جہت مین کہ ورم ہوتا ہے داہنی طرف سے یا بائین طرف سے
اور پیڑو اور کمر مین سے اسکی مخالف جہت پر سونا مشکل پڑتا ہے کیونکہ اگر ورم رحم کی داہنی سمت مین ہوتا ہے
تو بائین جہت مین سونا اذیت کی شدت اور ورم کے لٹکنے اور لپٹنے بوجھ سے جھولا جھولنے کے سبب سے مشکل ہوتا ہے
اور بانجھ بیمار بہت رہتی ہے کیونکہ خون حیض کے فضلے اسکے بدن مین بہت بند رہتے ہین اسلیے کہ انمین سے
بچے کی غذا مین صرف نہین ہوا کرتے ہین اور چھاتیون کی طرف جاتے ہین تاکہ بچے کے غذا پڑنے کے لیے
دودھ بنجائین اور ان فضلون کا باقی رہنا اپنی کیفیت اور مقدار کے سبب سے مرضون کا موجب ہوتا ہے اور
اور جوان رہنے مین طولانی ہوتی ہے اس وجہ سے کہ اسکی روحین اور اصلی حرارت حمل اور جننے کے درد کی مشقت سے
تو تحلیل ہوتی ہین اور اس سبب سے اسکی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور نہ اسکی غذا اکثر پیٹ مین بچہ
ہونے کے وقت اور دودھ کے پلانے کے وقت بچے کی غذا مین صرف ہوتی ہے پھر اسکا بدن ضعیف نہین
ہوتا ہے اور اسکا بڑھاپا دیر کرکے آتا ہے اور بہت جننے والی عورت اسکے برعکس ہوتی ہے یعنے بیمار رہنے
مین بڑھکر کم ہوتی ہے کیونکہ اسکا بدن فضلون سے پاک ہوتا ہے اور بہت جلدی سے بڑھیا ہوجاتی ہے اسلیے
کہ اسکی روحین تحلیل ہوا کرتی ہین اور قوتین ضعیف ہوتی رہتی ہین اور اسکی غذا اُسکے پیٹ کے بچے کی
غذا مین صرف ہوجانے سے اسکا بدن ضعیف ہوجاتا ہے علاج البتہ حاملہ کرنیوالی جماع کی ہیئت کو ہم بیان
کرچکے ہین پہلے فن مین اور مرد کو جماع کے بعد عورت سے لپٹے رہنا چاہیے اور اس سے جدا ہونا
نچاہیے گھڑی بھر تاکہ پوری منی رحم کے اندر چلی جاے کہ عضو تناسل کے سوراخ مین کچھ باقی نرہجاے
اور چاہیے کہ بند کیے رہے عضو تناسل رحم کے منھ کو اور اسکی گردن کو اور اس منی کو نکلجانے سے رحم مین
جگہ پکڑ لینے سے پہلے روکے رہے جو رحم کے اندر چلی گئی ہے تاکہ منی قرار پکڑ جاے رحم مین اور مدت تک اسکا منھ بند ہے
پھر رحم مین جگہ پکڑنے سے پہلے عورت کی حرکت کرنے کے وقت رحم مین سے منی نکل نجاے اور چاہیے کہ جب عورت
سے علیحدہ ہوجاے مرد تو وہ اپنے حال پر باقی رہے لیٹی تاکہ منی باہر وار کو پھسل نہ آے اپنی دونون رانون کو
بھینچے ہوے عرصے تک تاکہ رحم کا منھ ملجاے اور اسکی گردن تنگ پڑ جاے یہانتک کہ منی اسکے گہراؤ مین قرار پکڑ لے
پھر عورت کے کھڑے ہونے پر منی نکلجانے پر قادر نرہے اور اگر اسی حالت اور ہیئت پر سو رہے تو بہتر ہے اسلیے
کہ یون سو جانا بیداری مین کی حرکتون کے نپلے جانے سے منی کے قرار پکڑنیکے سبب سے اسکے نکلجانے کا زیادہ مانع
ہوا کرتا ہے اور بیداری مین حرکتین ان چیزون مین سے جو منی کو رحم مین سے پھسلا دیتی ہین اور نکال ڈالنے
پر معین ہوا کرتی ہین کیونکہ رحم ایک اوندھا عضو ہوتا ہے اور چاہیے کہ جماع واقع ہوپاک ہونے کے بعد

حیض سے اسواسطے کہ حیض کے وقت منی خون سے ملجاتی ہے اور خراب ہو جاتی ہے اور یہ بھی ہے کہ طبیعت اسوقت مین رحم کیطرف کے ترشح کرنیوالے کی دفع مین اور اسے رحم سے نکال ڈالنے مین متوجہ ہوتی ہے نہ روکنے مین اور ر حفاظت اسی وقت مین ہوتی ہے کہ جسے ہمنے اختیار کیا ہے پہلے فن مین اور اگر بانجھ ہونے کا سبب سوء مزاج ہو عورت کا یا مرد کا تو اسکی ضد سے علاج کیا جاے گا لیکن گرم کا تو تیلون سے اور لعابون سے اور ٹھنڈے لیپون سے کہ لگاے جاینگے رحم پر یا دونون چوتڑون کے درمیان کے مقام پر اور مرد کے عضو تناسل پر ٹھنڈے تر تبوکے اور غذاون کے استعمال کے بعد لیکن ٹھنڈے تر کا کہ وہی اکثر ہوا کرتا ہے یعنے اکثر بانجھ ہونیکا سبب رحم کی ٹھنڈک اور رطوبت ہوا کرتی ہے کیونکہ رحم اپنی طبیعت سے اسکے لیے قابلیت رکھا کرتا ہے لیکن ٹھنڈک کا تو سبب یہ ہے کہ رحم کے پٹھے کا ہوتا ہے لیکن رطوبت کا سبب یہ ہے کہ رحم کی طرف منی والی اور خون حیض والی رطوبتون مین سے بہت سی متوجہ رہتی ہین تو رطوبت کا استفراغ ہے ایارجون سے اور حقنون سے اور حمولون سے اور استعمال ہے تریاق اور مثرودیطوس اور معجون فلاسفہ کے مثل کا اور استعمال بکائن کے تیل کا اور بلسان کے تیل کا اور سوسن کے تیل کا لیکن خشک کا تو ترطیب کرنے والے لعاب اور گرمی اور سردی مین معتدل تیل ہین کیونکہ گرم تیل رطوبتون کے خشک کر ڈالنے سے خشکی مین زیادتی کر دیتے ہین اور ٹھنڈے تیل قبض کرنے اور جمع کرنے سے خشکی کے معین ہوتے ہین اور حمام کرنا اور دودھ پینا خاص بکری کا دودھ کیونکہ جلدی سے اتر جاتا ہے اور فضلے بہت کم رکھتا ہے اور جو چربی کی کثرت سے ہو تو بدن کی تعدیل کیجائیگی ریاضتون کے استعمال کرنے سے اور غذاؤن کے لطیف کرنے سے اور ترغیب کرنیوالی چیزون کے چھوڑ دینے سے اور موٹی عورت کے حاملہ کرنے کے حیلون مین سے یہ ہے کہ اس سے رکوع کرنے والی کی ہیئت پر جماع کیا جاے رکوع مین افراط کرنے والے کی ہیئت پر یا سجدہ کرنوالی کی ہیئت پر اسلیے کہ اسوقت مین منی رحم کے قعر مین جانے پر قدرت پا جاتی ہے کیونکہ ثرب نیچے کو لٹک جاتی ہے اور اسکا بوجھ رحم اور رحم کے منھ پر سے جاتا رہتا ہے اور جو رحم کے ورمون سے یا سدون سے یا میلان سے ہوتا ہے تو وہ ہے جسے ہم مرضون کے علاج مین بیان کرینگے اور جو رحم کے منھ کے ملجانے سے ہوتا ہے تو لٹکاؤ پیدا کرنے والی چیزون کا تیلون مین سے اور لعابون سے اور تر چربیون مین سے استعمال کرتا ہے یہانتک کہ رحم کا منھ لٹک آے تو اسکا کھلنا آسان پڑ جاے اور اسمین سیسے کی سلای داخل کیجائیگی اور ہمیشہ تدریج سے موٹی کیجائیگی یہانتک کہ طبیعیہ حالت پر پھر آے اور زرپرے اور اجمود اور رومی سونف کے مثل کا استعمال کیا جائیگا تفتیح کے یعنے اور اس سے جماع کثرت سے کیا جائیگا کیونکہ عضو تناسل کا داخل کرنا رحم کے منھ کو کھول دیتا ہے اور جو ریاح کے سبب سے ہوتا ہے تو زیرہ اور جڑون کا شربت اور انکے پانی ہین یعنے جڑون کے جوشاندے اور خالص شراب ہے کیونکہ خالص اپنی گرمی کی افراط کے سبب سے ریاح کو لطیف کرتی ہے اور تحلیل کر ڈالتی ہے فکر ان دواؤن کا جو پیٹ کے سینے پر

معین ہوتی ہین خاصیت سے ہاتھی دانت کا برادہ اور یہ ہاتھی کا دانت کا ہی جبکہ اسمین سے پیا جاے مثقال بھر ہر روز
آب شہد کے ساتھ پیا پی سات دن تک پھر مباشرت کیجاے فائدہ حاضر رکھتا ہی اور یا ہاتھی کا پیشاب عجیب ہی
پیٹ کے رکھوانے مین اور پیا جلے گا یعنے ہاتھی کا پیشاب جماع کے وقت یا اسکے پہلے قریب کا اور سیسالیوس
یعنے انجدان کے بیج اور یہی تخم انجدان ہی جید مجرب ہین جبکہ پیے جائین دیسقوریدوس کہتے ہین کہ ہم انجدان کے
بیجون کو مادین بکریون کو اور سارے مویشی کو بچے بہت ہونے کے واسطے پلاتے ہین اور شیردان کا
حمول لینا خاص خرگوش کے شیردان کا حیض سے طاہر ہونے کے بعد مسکہ کے ساتھ پیٹ کے رہنے پر
معین ہوتا ہی اور یہی حال نر ہرن کے پتے سے حمول لینے کا ہی اور اسکی مینگنیون کے حمول لینے کا یہی حال ہی
اور یہی حال ہی بھیڑیے یا شیر کے پتے کے حمول لینے کا دو دانگ بھر اور فرزجہ بنایا ہوا سک اور بالچھڑ
اور خصیۃ الثعلب اور بلسان کے تیل اور سوسن کے تیل اور بکائن کے تیل کا یہ سب جید ہی بچہ پیدا کرنیوالی
مرد اور عورت کی منی کی علامتین وہی سفید کیون کہ سفیدی خصیون مین نضج کے پورے ہو جانے پر اور
خصیون کے رنگ سے مشابہ ہونے پر اور اسمین گول ہونے پر دلالت کرتی ہی اور منی مین کی چکناہٹ کہ اس
طبخ سے جو اسکے بعضے جزون کو ریح کی طرف متغیر کر دیتا ہی حاصل ہوتی ہی اسے ضرور ہی کہ آسانی سے عضو تناسل
کی نالی مین منی کے اوتر جانے پر معین پڑے اور سفیدی اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ چکناہٹ کی موجب
روح کی ہوائیت اسمین کثرت سے ہی اور اسی سبب سے جب باہر دیر تک رہتی ہی تو اس مین سے یہ ہوائیت
جدا ہو جاتی ہی اور اسکی سفیدی گھٹ جاتی ہی چپچپی کیونکہ چپچپاہٹ اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اسکی رطوبتیونکو
اسکی ارضیت مین شدت سے آمیزش ہوئی ہی اور یہ امر نضج کے کامل ہونے کے سبب سے ہوتا ہی
اور اس امر کی فقط اسلیے احتیاج پڑتی ہی کہ یہ اصلی کے اعضا کی پیدائش کے قابل ہو جاے کیونکہ اصلی
اعضا کی پیدائش مثل ہڈیون کے اور رگون کے اور پٹھون وغیرہ کے چپچپی رطوبت سے بہت آسان ہوتی ہی ضرور ہون اسلیے
ان اعضا کی پیدائش کے ہوا کرنیسے اسلیے کہ چپچپاہٹ ایک کیفیت ہی کہ آسانی سے شکل کی اور دشواری کے ساتھ
تفرق رکھنے مقتضی ہوتی ہی اور چپچپاہٹ کے ساتھ چربیلی ہوکی دراز ہو جایا کرتی ہی براق ہی کیونکہ براقہٹ جمے ہونیکی
دلیل ہی جسپر مکھی بیٹھی ہو اور اسے چاٹتی ہو اسکی مٹھاس کے سبب سے تو وہ اصلی اعضا کی تشبیہ ہونی ہی کیونکہ
اصلی اعضا میٹھے ہوتے ہین اور اسکی بو کھجور کے شگوفہ کی سی یا چنبیلی کی سی ہوتی ہی کیونکہ بات عفونت اور
احتراق اور حجاوت کے ہونے پر دلالت کرتی ہی پیٹ رہنے کی اور حمل کے مستحکم ہونیکی علامتین دونونکا ساتھ ہی
ہونا اسلیے کہ جب دونون انزالون کا پورا ساتھ ہونا پایا جاتا ہی اور کوئی مانع نہین ہوتا ہی تو حمل رہ جاتا ہی
اور عضو تناسل کا خشکی پر مائل نکلنا گویا کہ وہ چوس لیا گیا ہی کیونکہ خشکی پر مائل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی

مرد اور عورت کی منی کی علامتین

پیٹ رہنے اور حمل کے علامتین

کہ رحم نے شدت سے منی کو چوس لیا ہی اور اسے جذب کرلیا ہی اور رحم کے منھ کا ملجانا یہانتک کہ سلائی جانیکی گنجائش نرکھے
اسلیے کہ یہ امر اسپر دلالت کرتا ہی کہ رحم کو منی پر طرفون سے شدت کا اشتمال ہوگیا ہی یہانتک کہ وہ اجزا جو رحم کے
منھ کے نزدیک ہوتے ہین مل گئے ہین اور اسوقت مین منی کا اور بچے کا نکل جانا ممکن نہین ہوتا ہی اور اٹھ آنا رحم کے
منھ کا اوپر کو یا آگے کو رحم کے بعض جزء بعضے جزون پر پورے سب طرف سے مجتمع ہو جانیکے سبب سے منی پر شدت سے
مشتمل ہونیکی وجہ سے پھر نیچے کے اجزا جو کہ اسکے منھ کے پاس ہین اوپر کو اوٹھ جاتے ہین اور ناف اور فرج کے
درمیان مین تھوڑے سے درد کا ہونا کیونکہ شروع پیٹ رہنے کے وقت رحم کے اجزا مین شدت کے اجتماع سے
کھنچاؤ پیدا کرنے کے سبب سے رحم کے علاقون کو اذیت ہوتی ہی اور پیٹ کے بچے کے بوجھ سے بعد کھنچاؤ کے
اذیت ہوتی ہی اور جماع سے عورت کا نفرت کرنا کیونکہ جماع رحم کے منھ کے کھلنے کا موجب ہوتا ہی اور منی اور
حیض کے خونکو حرکت دیتا ہی اور طبیعت رحم کے منھ کے ملے رہنے کا ارادہ رکھتی ہی اور اسلیے کہ رحم کی
گردن بھی مجتمع ہو جاتی ہی اور رحم کی مشارکت سے اسکے بعضے اجزا بعضے اجزا سے ملجاتے ہین اور اس مین
عضو تناسل کے داخل کرنے کے وقت کھنچاؤ ہو جاتا ہی تو اذیت باتی ہی خاص پیٹ والی بیٹے سے کیونکہ نر کا
مادہ زیادہ گرم ہوتا ہی پھر اسکے ساتھ رحم گرم رہتا ہی اور جماع کی حرکت گرمی مین نہایت درجہ زیادتی کردیتی ہی
لیکن مادین کا تو یہ سبب ہی کہ جس مادے سے بیٹی پیدا ہوتی ہی وہ رحم کو شدت سے گرم نہین کرتا ہی
پھر جماع کی حرکت سے بہت مضرت نہین باتی ہی اور جماع کے وقت عورت کے لیے اذیت کا عارض ہونا
ناف کے نیچے کیونکہ یہ عورت رحم کی شدت سے ملجانے اور مجتمع ہو جانے سے اور اس علاقون کے کھنچنے سے
اس مقام مین ہمیشہ ایک طرح کی اذیت پاتی رہتی ہی اور جماع کے وقت رحم کے علاقون کا کھنچاؤ عضو تناسل کے داخل
کرنے سے زیادہ ہو جاتا ہی تو ضرور اذیت ہو جاتی ہی اور انزال کا نہونا اسلیے کہ یہ عورت جماع کے وقت انزال کے
موجب لذت نہین پاتی ہی بلکہ اذیت پاتی ہی اور حیض کا منقطع ہو جانا کیونکہ طبیعت پیٹ کے بچے کے غذا رہنے
کے لیے اوسے روکے رہتی ہی یا کم ہونا انتہا درجہ کا جبکہ پیٹ کے بچے کے غذا سے بڑھکر ہوتا ہی تو طبیعت اس فاضل خونکو
دفع کر ڈالتی ہی اور عارض ہونا متلی کا اس سبب سے کہ بچے کی غذا مین سے فاضل پڑی ہوئی چیز معدے پر
ریزش کرتی ہی پس معدہ اسکے دفع کرنے کے لیے حرکت کرتا ہی اور ابکائی کا اس سبب سے کہ معدہ اپنے اوپر کی ریزش کے
حیض والے فضلون سے گرم ہو جاتا ہی یا اس سبب سے کہ دل ان فضلون کے اٹھے ہوے ابخرون سے گرم ہو جاتا ہی
اور کسل کا ہونا اور بدن کا بوجھل ہونا محتبس فضلون سے بدن کے بھرے ہونے کے سبب سے اور ان فضلون کے
نیچے قوت کے چھپ جانے کے سبب سے اور درد سر کا اور دوار کا اور آنکھون مین اندھیری کا اور یہ سب اس سبب سے ہوتا ہی
کہ سر کیطرف ان فضلون کے ابخرون مین سے بہت سے چڑھا کرتے ہین اور خفقان کا معدے کے منھ سے مشارکت کے سبب سے

ان انخرون سے دل کے مضرت پانیکے سبب سے خراب خواہش ہونا مثل مٹی اور چونے اور کوئلے اور نمک وغیرہ کی خواہش کے
ایک مہینے یا دو مہینے کے بعد کیونکہ حیض کا خون مدت تک شروع حمل مین محتبس رہتا ہی کیونکہ جب پیٹ کا بچہ بڑھ جاتا ہی
تو جو مانکے پیٹ مین خون سے پیدا ہوتا ہی دن بہ دن اسکے غذا رکو وفا نہین کرتا ہی پس اسکی احتیاج پڑی کہ ماں کے
پیٹ مین اس خون کا ذخیرہ شروع حمل مین بچے کے چھوٹے ہونے کے وقت مجتمع ہوا کرے تاکہ لڑکے کے بڑے
ہونے کے وقت وہ اسکی غذا ر پڑے اسواسطے کہ چھوٹے ہونے کے وقت اسے تھوڑی سی غذا ر کفایت کرتی ہی پس مین
یہ خون بہت ہو جاتا ہی اور اسے معدے کی رطوبتون کو اعضا ر کا کم جذب کرنا لازم آتا ہی پھر معدے مین فضلے
بہت ہو جاتے ہین اور طبیعت معدے مین سے ان فضلونکو دفع کرنے کے لیے ان چیزون کی مشتاق ہوتی ہی اور
یہ بات فقط ایک مہینے دو مہینے کے بعد ہوا کرتی ہی اس سبب سے کہ ان فضلون مین سے اتنی بہت مقدار معدے مین
مجتمع ہو جاتی ہی کہ خراب خواہش کی موجب ہوتی ہی اور اکثر اتنی مقدار اتنی ہی مدت مین مزاج کے مطابق مجتمع ہوا کرتی ہی اور
یہ بھی ہی کہ اگر بچے کی غذا ر سے فاضل لڑکے کے چھوٹے ہونیکے وقت رحم سے بہے تو ضرور پیٹ کے بچے کے گر پڑنیکا ڈر کیا جائیگا
اسلیے کہ اسے رحم کا تر رہنا اور اس کا لٹک پڑنا اور اسکے منھ کا کھلجانا اور پیٹ کے بچے کے رہ کے رہنے سے ضعیف پڑجانا
خاص شروع حمل مین لازم ہوتا ہی کیونکہ اسوقت مین بچے کا تعلق رحم سے ضعیف ہوا کرتا ہی تو بدن مین اسکے رکے رہنے کی
ضرور احتیاج پڑی اور یہ خواہش کی خراب ہونے کے اس طریق پر کہ بیان ہوا ہی موجب ہوتی ہی یہانتک کہ پیٹ کا بچہ
بڑا ہو جاے اور اس خون مین سے بہت سے کو غذا کرے تو یہ علت جاتی رہیگی اور رنگ کا بگڑجانا خون حیض والے
فضلون کے خون کے ساتھ ملجانے سے اور اعضا ر کیطرف انکے پھر آنے سے اور آنکھ کی سفیدی کا زرد ہونا کیونکہ
ان فضلون مین سے جو سر کیطرف چڑھتے ہین وہ زیادہ ہلکے ہوتے ہین اور وہی مرہ صفرا ہین اور اکثر اوقات
زردی آنکھون مین آنکھون کے رنگ کی صفائی کے سبب سے ظاہر ہوا کرتی ہی اور یہ باتین بیٹی کے پیٹ مین بہت ہوا
کرتی ہین کیونکہ مادین اپنے ضعیف ہونے کے سبب سے اور اپنے مزاج کے ٹھنڈے ہونے کیوجہ سے غذا کرنے مین بہت ہوا کرتی ہین
اور مواد کے جذب کرنے مین بہت کم ہوتی ہی پس بیٹی کے حاملہ عورت کے بدن مین اس سبب سے فضلے بہت ہوا کرتے ہین
برخلاف نر کے اسلیے کہ وہ اپنی قوت کے سبب سے بہت غذا ر کرتا ہی اور مواد کو شدت سے جذب کرتا ہی پس بیٹے کی
حاملہ عورت کا بدن زیادہ پاک صاف ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ جس خون کو نر غذا ر کرتا ہی وہ اُس خون سے
جس سے مادین غذا لیتی ہی بہت گرم ہوتا ہی کیونکہ وہ کھیت کہ جس سے نر پیدا ہوتا ہی اُس کھیت سے کہ جس سے
مادین پیدا ہوتی ہی زیادہ گرم ہوا کرتا ہی اور وہ غذا ر کہ جس سے ہر ایک ان دونوںمین سے غذا ر کرتا ہی وہ
کھیت کے فضلے ہوتے ہین اور کھیت جبھی زیادہ گرم ہوتا ہی کہ جو چیز اس کھیت مین پیدا ہوتی ہی اسکا مزاج زیادہ
گرم ہوتا ہی اور جبکہ مزاج زیادہ گرم تو ہوتا ہی تو نضج زیادہ قوی ہوتی ہی اور فضلے کم ہوا کرتے ہین اور انکا دفع کرنا بہت

ہوتا ہی تو اسپر ڈرکے حاملہ کا خون زیادہ پختہ اور پاک اور صاف ٹھہریگا اور بخارات اسکے رنگ کے اچھے ہونے کے موجب
ہوتی ہی پھر جب پیٹ کا بچہ بڑا ہو جاتا ہی اور چوتھے مہینے پر پہونچ جاتا ہی تو حیض کے خون سے غذا کرتا ہی سارے
اس خون سے اور یہ فضلے اسکے بدن مین کم ہو جاتے ہین پھر یہ اعراض جو عارض ہوے ہین جاتے رہتے ہین آزمائی
ہوئی علامتین حمل کے ہونے کی پلایا جانا دوا وغیرہ پھر شہد کے پانی کا جسے آگ پر نرکھا ہو کیونکہ پکانا شہد مین
کی لطیف قوی حرارت سے جزون کو تحلیل کر ڈالتا ہی لیکن بے پکائے کی تو گرم قوت جلدی سے فعل کیطرف
نکل آتی ہی پھر اندروار کی گرمی اسکی تدخین پر اور اس سے ریاح کے پیدا کرنے پر قوت پاجاتی ہی اور یہ ریاح
اس عورت کی حرارت کی قوت کے تحریک کرنے والے ہو جاتے ہین خاص مینھ کے پانی مین شہد کے برابر یا اس سے
دونے مین اسلیے کہ مینھ کے پانی مین بجمیت باقی ہوتی ہی اس دخانیت مین سے جس سے بادل بنتا ہی سونے کے وقت کیونکہ
سونے کے وقت بدن ساکن ہوتا ہی اور بدن کے لیے ریاح کی تحلیل کرنیوالی کوئی حرکت نہین ہوتی ہی اور اسلیے کہ سوتیکے وقت
معدہ کھانیسے عادت کے موافق بھرا ہوا ہوتا ہی اور امتلا اس خبر مین ہی جو ریاح کی پیدائش مین معین ہوتا ہی اور ہو سکتا ہی
کہ ریاح جو شہد سے اور مینھ کے پانی سے پیدا ہوتے ہین وہ رحم سے مزاحمت نکرین اگرچہ اسمین بچا ہو مگر جبھی کہ معدہ اور
آنتین کھانیسے بھری ہوئی ہون پھر اگر عورت کو مروڑا عارض ہو تو وہ حاملہ ہی کیونکہ پیٹ والی عورت کے آنتون مین
بچے کے مزاحمت کی تنگی ہوتی ہی پھر اسی سبب سے انمین مروڑا پیدا ہو جاتا ہی لیکن بچے کے چھوٹے ہونے کے وقت مین تو
اسکی آنتون مین تنگی ہوتی ہی کیونکہ رحم جبکہ پیٹے کے بچے پر منضم ہو جاتا ہی تو آنتون مین سے جو اسکے پاس ہوتی ہین
اپنی طرف ضم کرلیتا ہی کیونکہ اسکی طرف ان جھلیون مین سے کہ مراق مین ہوتی ہین رودے کھچاؤ کرتے ہین اور یہ رودے
ان جھلیون کو جو مراق مین ہین اور ان جھلیون کو جو آنتون پر لپٹی ہوئی ہین جذب کرتے ہین یہانتک کے رحم کے قریب
ہو جاتے ہین پھر رحم آنتون کی طرف مزاحمت کرتا ہی جبکہ آنتون مین ریاح پیدا ہوتے ہین اگرچہ پیٹ کا بچہ چھوٹا ہوتا ہی
اور نہین کہ یعنے اور اگر اسے مروڑا عارض نہو تو نہین یعنے پیٹ سے نہین ہی کیونکہ اگر وہ پیٹ سے ہوتی تو ضرور
اسکی آنتین تنگ ہوتین اسی سبب سے کہ بیان کیا گیا ہی اور اسی طرح سے مجرب علامتون مین سے دھونی لینا عورت کا
کپڑے مین لپیٹ کر نلی سے یا سوراخدار کوزہ سے غرض کپڑے مین لپٹینے سے اور نلی سے اور سوراخدار کوزہ سے
یہ ہی کہ دھونی کی بو باہر سے اسکی ناک مین پہونچنے نپائے بلکہ فقط اسکی فرج ہی مین جائے ایک دن کے روزہ
رکھنے کے بعد تاکہ بدن خالی ہو خاص معدہ اور آنتین غذائیہ رطوبتون سے کہ بخور کے بو کی فرج سے ناک کی
طرف پہونچنے کے مانع ہوا کرتی ہین پھر اگر عورت کو بخور کی بو محسوس ہو تو وہ عورت پیٹ سے نہین ہی
اسلیے کہ رحم کے منھ کا ملجانا اس سے مانع ہوتا ہی اور مصنف نے اور نہین تو نہین نکھا اس لیے کہ بو کا حس نکرنا
کبھی بے پیٹ کے ہوا کرتا ہی اور اسیطرح سے مجرب علامتون سے لہسن کا حمول لینا ہی فرج مین معدے کے خالی ہونے پر

پھر اگر اسکے منہ کا مزہ بھی حس نکرے اور اسکی بو کا ناک مین تو وہ پیٹ سے ہو اگر کوئی دوسرا مانع مثل سکتے نہو اور اگر
حس کرے انمین دوا دون کا تو نہین ہو اور کبھی پایجاتی ہی پیٹ والیون کے پیشاب کے درمیان مین مثل دھنکی ہوئی روئی کے
یعنے سفید متخلل کیونکہ جو کچھ غلیظ حیض والے فضلو نمین سے انکے بدنون مین محتبس ہوتا ہو اسمین کا لطیف پھر ماہیت سے ملجاتا ہی
اور اسمین کا غلیظ مجرون کی تنگی کے سبب سے کہ پیٹ کے بچے کی مزاحمت کی وجہ سے ہوتی ہو محتبس رہجاتا ہو اور حال یہ ہوتا ہی
کہ وہ فضلے پختہ ہوتے ہین بس اچھی تلچھٹ کیطرح جبر ہوتے ہین مگر اپنی لطافت کے سبب سے ته نشین نہین ہوتے ہین اور کبھی
صاف ہوتا ہی پیٹ والیون کا پیشاب کیونکہ پیٹ کے بچے کی غذا مین پڑنے کے سبب سے اور مجرون کی تنگی کی وجہ سے وہ
ارضی اجزا جو پیشاب کو گندہ کرتے ہین اسمین محتبس ہوا کرتے ہین کہ مثل ضباب کے پیشاب مین نظر آتے ہین ضباب زیجار
ضبابہ کی جمع ہی اور یہی بادل ہین کہ زمین پر دھوئین کے طرح سے چھا جاتے ہین انکی لطافت کے سبب سے پیشاب سے مختلط
نہین ہوتے ہین اور اسی سبب سے پیشاب کے اوپر دار کو چڑھے رہتے ہین اور اکثر اوقات مثل بنولے کے ہوتے ہین جو دھنکی
ہوئی روئی مین کے کہ اوپر کو چڑھ جاتے ہین اور نیچے کو اُترتے ہین تحریک سے یعنے حرکت دینے سے کیونکہ جب انکو حرکت
دیجاتی ہو تو جلدی سے اوپر کو چڑھ جاتے ہین اور جب چھوڑ دیتے ہین تو اچھی تلچھٹ کیطرح ته نشین ہوجاتے ہین اور
شروع حمل مین نلاہٹ مارتا ہوتا ہی پیشاب شدت کی ظاہر نلاہٹ کہا گیا ہو کہ اسکا سبب یہ ہو کہ پیشاب مین کی تصرف
کرنیوالی قوتین طبیعت کی پیروی سے بچے کے پیدا کرنے بالکل متوجہ ہونے کے سبب سے ضعیف پڑجاتی ہین اور
اسمین کچھ ہو بلکہ اسکا سبب پیٹ والی کے بدن مین صفراوی اور سوداوی فضلون کا کثرت سے محتبس رہنا ہی کیونکہ یہ
دونون حیض کے خون مین ملے ہوئے ہوتے ہین اور غذا بڑھنے کی صلاحیت نرکھنے کے سبب سے پیٹ کے بچے کی غذا مین یہ دونون
صرف نہین ہوا کرتے ہین بس اسکی غذا کے لیے خون چھٹ جایا کرتا ہو اور ان دونون مین سے کچھ کچھ پیشاب کے ساتھ مندفع
ہوا کرتے ہین اور اخیر حمل مین سرخی ملتا ہو کیونکہ اسوقت مین حیض والے فضلے کثرت سے مجتمع ہوجاتے ہین اور انمین سے کچھ
پیشاب کے راستہ سے نکلتے رہتے ہین اور جب کم سن عورت حاملہ ہوجاتی ہی ایسی کم جو پندرہ برس کے سن کو ابھی نہین پہونچی ہو
تو اسکے مرجانیکا ڈر کیا جاتا ہو رحم کے چھوٹے ہونیکے سبب سے اور یہی رحم پھٹے کا بیٹھا ہو اعضو تیز حس کا ہوتا ہو پھر جب پیٹ کا بچا
بڑا ہوتا ہی تو اسے شدت کا کھچاؤ اور اسے زور کا درد عارض ہوتا ہی کہ روح کو تحلیل کر ڈالتا ہی اور قوت ساقط کردیتا ہی اور
مشارکت کے سبب سے اذیت دل اور دماغ تک پہونچتی ہی اور اکثر اوقات غشی یعنے بیہوش ہو جانے پر اور تشنج پر موذی ہوجاتا ہی اور
اکثر اوقات پیٹ کے بچے کے بڑے ہونیکے وقت پیشاب یا پاخانہ کا احتباس عارض ہوجایا کرتا ہی اور اسیطرح کا حال ہوتا ہی جب
پیٹ والی کو چھوٹی ہو یا بڑی ہو بخار حاد عارض ہوتا ہی تو اس کے مرجانیکا ڈر کیا جاتا ہی کیونکہ پیٹ والی عورت کو عسر النفس
ہوتا ہی خاص پیٹ کے بچے کے بڑے ہونیکے وقت اور وہ اپنے سانس لینے کی اپنے لیے اور اپنے بچے کیلیے محتاج ہوتی ہی اور بخار
کی حرارت ان دونون کو زیادہ سانس لینے کا محتاج کرتی ہی اور جو ٹھنڈی ہوا کہ ماں کے بدن پر آتی ہو وہ کافی نہین پڑتا ہی اور ثبات

اور بچے کی جان ہلاک ہوجانے کی موجب ہوتی ہی اور اس لیے کہ جب بخار کا علاج کیا جائیگا تو ضرور اُسکی تدبیر واجب پڑے گی اور وہی استفراغ ہی تو پیٹ کا بچہ اپنی قوت کے ضعیف ہوجانے کے ساتھ اور مان کی قوت کے ضعیف پڑجانے کے ساتھ گر پڑے گا اور یہ خطرے کی بات ہی اور اگر استفراغ ترک کیا جائیگا تو بخار عرصہ کھینچے گا اور پیٹ کا بچہ اور مان دونون ضعیف پڑجائینگے اور اسے قوت کے ضعیف ہوجانیکے ساتھ پیٹ کے بچے کا ساقط ہوجانا لازم ہوتا ہی اور اسلیے کہ بخار غذا کی کمی کا موجب ہوتا ہی اور یہ بات پیٹ کے بچے اور مان دونون کے ضعیف ہوجانے کے موجب ہوا کرتی ہی کیونکہ دونون کیطرف کی پہونچنے والی غذا کافی نہ پڑے گی اور یہ بھی ہی کہ طبیعت کو دل کے مزاج کے فساد سے کہ دل کے طرف ٹھنڈی ہوا کے کم پہونچنے سے ہوا ہی اور پیٹ کے بچے کے بوجھ سے اور بخار کے مقابلہ کی اذیت کھینچنے سے ایسا ضعف عارض ہوجاتا ہی کہ مرض کے دفع کرنے سے عاجز ہوجاتی ہی اور اسے پیٹ کے بچے کا ساقط ہوجانا ضعف کے ساتھ لازم ہوتا ہی یا حاملہ کو عارض ہو رحم مین کا گرم ورم کیونکہ رحم مین کا گرم ورم نہین ہوتا ہی مگر حاد بخار کے ساتھ اور تنہا حاد بخار مین مرجانے کا ڈر ہوتا ہی پھر کیا حال ہوگا جب حاد بخار کے ساتھ رحم مین کا گرم ورم پیٹ کے بچے کو شدت سے ضرر پہونچانے والا ہوگا۔ بچے کے نر ہونے کا سبب اور اسکی علامت مرد کی منی کا کثرت سے ہونا کیونکہ اسوقت مین مرد کی منی عورت کی منی پر مقدار اور کیفیت کے اور قوت کے ساتھ غالب ہوتی ہی اسلیے کہ جسم جسقدر کہ بڑا ہوتا ہی اسیقدر اسکی نوعیہ صورت اور اسی طرح پر اسکی کیفیت زیادہ بڑھ کر ہوتی ہی اور وہ قوت جو کہ مرد کی منی مین ہوا کرتی ہی اسکی شان سے نر کی صورت پر بنانا ہوتا ہی اور اس کا گرم ہونا کیونکہ نر کا مزاج گرم ہوتا ہی اور مزاج مین کے مناسب مادے سے پیدائش اولے ہوتی ہی اور داہنی طرف سے نکلنا کیونکہ داہنی جانب گرم ہوا کرتی ہی اسلیے کہ اس جانب مین کلیجا دہرتا ہوا کرتا ہی اور یہ دونون گرم ہین لیکن کلیجہ تو ذات سے گرم ہوتا ہی لیکن بتا تلّے مین کے صفرے کے سبب سے گرم ہوتا ہی اور جو منی کہ اس جانب سے نکلتی ہی وہ ضرور بڑھ کر گرم ہوتی ہی اور گرم چیز نر ہونے کی صلاحیت شدت سے رکھتی ہی اور موافق پڑنا جماع کا عورت کے پاک ہونے کے وقت سے اور اسکے حیض کے پاک صاف ہونے کے وقت سے اسلیے کہ یہ وقت نر ہونے کے ساتھ اولے ہوتا ہی اس واسطے کہ حیض کے وقت حیض والے فضلون سے بھرا ہوا کرتا ہی اور یہ فضلے منی کی حرارت کو ڈھانپ لیتے ہین اور اسے ضعیف کر دیتے ہین پھر اسوقت مین منی مادین ہونے کی صلاحیت رکھتی ہی اور ٹھنڈے شہر سے اور ٹھنڈی فصل سے کیونکہ منی ان دونون مین زیادہ گرم ہوا کرتی ہی اس لیے کہ اصلی حرارت باہر کی ٹھنڈک کے سبب سے اندر وار بہت ہوتی ہی اور اُتری ہوا سے کیونکہ یہ ہوا ٹھنڈی ہوتی ہی اس لیے چلنے کے وقت اندر وار اصلی حرارت بہت ہوجاتی ہی اور چرواہے بکریون کی جفتی کے وقت چلنے والی ہوا کو دیکھا کرتے ہین اگر دکھن کی ہوتی ہی تو پیٹ کے بچون مین مادینون کے بہت ہونے کا حکم کرتے ہین اور اگر اُتر کی ہوتی ہی تو نرون کی کثرت کا حکم کرتے ہین اور امر انھین کے حکم سے موافق ہوا کرتا ہی اور جوانی کے سن سے اس لیے کہ

شرح حمل کا

فصل بچہ کے نر ہونے کا سبب اور علامتین

جوان کی منی زیادہ پختہ ہوتی ہے اور حرارت بہت رکھتی ہے سوا بچپنے اور بڑھاپے کے سن مین لیکن بچے کا تو سبب یہ ہے
کہ اسکی منی کم نفع رکھتی ہے کہ اسکی حرارت ضعیف ہوتی ہے اور اسکی قوت مولدہ کے ضعیف ہونے سے اپنے سے کسی شخص
کے پیدا ہونے کی خاص تخم کی صلاحیت نہین رکھتی ہے لیکن بڈھے کا تو یہ سبب ہے کہ بڈھے کا مزاج ٹھنڈا ہوتا ہے اور اسکی
قوتین ضعیف ہوتی ہین اور بڈھے کی منی بھی کم پختہ ہوتی ہے اور نر بچہ کی پیٹ والی عورت زیادہ خوش رہتی ہے
کیون کہ اس کا خون زیادہ گرم ہوتا ہے اور زیادہ لطیف ہوتا ہے اور باہر کی طرف کثرت سے حرکت
کرتا ہے بس اسکی خوشی بہت اور اسکی حرکتین بہت شدید ہوتی ہین اور رنگ مین زیادہ چمکتی ہوتی ہے
اس لیے کہ بدن کا رنگ غالب خلط کے تابع ہوا کرتا ہے اور نر جبھی پیدا ہوتا ہے جب اصلی حرارت زیادہ قوی
ہوتی ہے اور اسوقت مین نر کے پیٹ والی کا خون پختہ ہونے مین بہت بڑھکر ہوتا ہے اور فضلے رکھنے مین بہت کم ہوتا ہے
اس واسطے کہ طبیعت حرارت کی مدد کرنے سے اسکے فضلون کو دفع کر دیا کرتی ہے پھر اسی سبب سے اسکا خون زیادہ
پاک صاف ہوتا ہے اور یہ بات اسمین سے ہے جو رنگ کو حسن اور تازگی دیتی ہے اور یہ بھی ہے کہ نر بچا غذا کا استعمال
بہت کرتا ہے بس نر کی حاملہ کے بدن مین حیض والے فضلے کم ہو جاتے ہین اور بھوک مین بڑھکر صحیح ہوتی ہے کیونکہ
خود فضلون کے کم ہونے سے اس کے معدے پر ریزش کم ہوتی ہے اور کم چیز کا اثر کم ہوا کرتا ہے پھر ان سے
ردی خواہشین عادت کے مخالف نہین پیدا ہوتی ہین مگر تھوڑی سی اور اعراض مین زیادہ ٹھیری ہوتی ہے
مثل دوار اور درد سر کے اور متلی کے اور خبث نفس کے کیونکہ ان چیزون کو قوت جبھی ہوتی ہے جب حاملہ
عورت کے بدن مین فضلے کثرت سے مجتمع ہوتے پھر جبکہ یہ فضلے کم ہوتے ہین تو جوان سے اعراض
پیدا ہوتے ہین وہ ٹھیرے ہوئے ہوتے ہین اور ان چیزون کا نام اعراض سے مصنف نے مجاز کی راہ سے
رکھدیا ہے اس لیے کہ اعراض تو وہی ہوتے ہین جو مرض کی حالت مین عارض ہوا کرتے ہین اور پیٹ والی عورت
بیمار نہین ہے اور ہو سکتا ہے کہ یون کہا جاے کہ چیزون پر اعراض کا اطلاق لغت کے معنون کی راہ سے
ہے نہ اصلاحی معنون سے اور داہنی طرف بوجھ کا محسوس ہونا کیونکہ نر زیادہ گرم ہوتا ہے اور رحم کی داہنی
جانب زیادہ گرم ہوتی ہے پھر سزاوار ہے کہ نرون کی پیدائش اسی منی سے ہو جو رحم کے داہنے طرف مین گئی
ہے اور پہلے داہنی چھاتی کا بڑے ہونا کیون کہ حیض کا کچھ خون منی کے مشابہت پر مستحیل ہو جاتا ہے اور اصلی اعضا
کے اوگانے والی غذا بن جاتا ہے اور کچھ خون حیض کا جو اس امر کی صلاحیت نہین رکھتا ہے چربی اور گوشت
پر مستحیل ہو جاتا ہے اور کچھ خون حیض کا جو ان باتون کی صلاحیت نہین رکھتا ہے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک
قسم وہ ہے جو اپنے دودھ بن جانے کے بعد بچے کی غذا بننے کی صلاحیت رکھتی ہے پس سے طبیعت دونون
چھاتیون کی طرف پھیر دیتی ہے تاکہ یہ خون پیٹ کے بچے کے پیدا ہونے کے بعد غذا مہیا ہو کے لیے دوسری قسم وہ ہے

نر بچے کے حمل کی علامتین

جواس کی بھی صلاحیت نہین رکھتی ہو بس اسکی حفاظت طبیعت جننے کے وقت تک کیا کرتی ہو اور جنے کے وقت اسے دفع کر دیتی ہو تاکہ پھسلانے سے پیٹ کے بچے کے نکالنے پر مدد پہونچے اور جسوقت کہ نرکی پیدائش داہنی جانب مین ہوتی ہو تو اس جانب کیطرف حیض کے خون کی رتریش بہت ہوا کرتی ہو کیونکہ غذا رکا زیادہ قریب مقام سے پہونچنا زیادہ آسان ہوتا ہو اور فضلون کی بھی موجودگی یہان بہت ہوا کرتی ہو پھر وہ فضلے کہ جن کی شان سے چھاتیون کیطرف سے دفع ہونا ہو پہلے داہنی چھاتی کیطرف چڑھتے ہین اسلیے کہ داہنی چھاتی رحم کے داہنی طرف سے قریب اور رحم کے مشارک اور اسکی سیدھ مین ہوتی ہو اور اسکی بھٹنیون کا سرخ ہونا کیونکہ حیض کے خون کے فضلے پہلے اسکی طرف چڑھتے ہین اور نر بچے کی حرارت اس خون کو پگھلا ڈالتی ہو اور اسے پتلا کر دیتی ہو اور اسے باہر وار کو حرکت دیتی ہو پھر اس خون کا رنگ چھاتی کی بھٹنی مین اس کی جلد کے باریک ہونے کے سبب سے ظاہر ہونے لگتا ہو اور جو کہ بیٹی کی حاملہ ہوتی ہو تو اُسکی چھاتی سفید ہوتی ہو کیونکہ مادین بچے کی ٹھنڈک خون کو کثیف اور غلیظ کر دیتی ہو بس خون باہر کیطرف حرکت نہین کرتا ہو مگر جب کہ نہایت درجہ زیادہ ہو جاتا ہو پھر اس وقت مین سیاہی یا نیلاہٹ ظاہر ہونے لگتی ہو اور دودھ گاڑھا سفید ہوا کرتا ہو لیکن گاڑھے ہونے کا تو سبب یہ ہو کہ حرارت کے وقت ہونے کے سبب سے مائیت تحلیل ہو جاتی ہو لیکن سفید ہونے کا تو سبب یہ ہو کہ نضج کامل ہوتا ہو اور اصلی اعضا کی مشابہت کی طرف استحالہ پورا ہو چکتا ہو اور جب بیٹے کی پیٹ والی عورت چلتی ہو تو پہلے داہنے پاؤن کو حرکت دیتی ہو اور اس کا سبب یہ ہو کہ جب پیٹ کے بچے کا بوجھ داہنی طرف ہوتا ہو تو اس حاملہ کا ٹکاؤ ٹھہرنے کے وقت بائین طرف کو ہوتا ہو تاکہ زیادہ بوجھل طرف کو سہارنے بدن کا میلان نہو جاے اور جب ٹکاؤ بائین طرف ہوتا ہو تو داہنی طرف سے حرکت کی ابتدا کرنا بہت آسان پڑتا ہو اور جب کھڑی ہوتی ہو تو بائین ہتیلی کو ٹیک دیتی ہو کیونکہ داہنی جانب زیادہ بوجھل ہوتی ہو بس اسی سبب سے اسی ہتیلی ٹیک دیتی تاکہ سب کا سب بدن اس جانب کو میلان نکر جاے پھر گر پڑے اور اسکی داہنی آنکھ زیادہ سبک اور حرکت مین زیادہ تیز ہوا کرتی ہو مصنف کہتے ہین کہ کہنے والے کو جائز ہو کہ یہ کہے کہ نر بچے کے پیٹ والی عورت مین فضلے داہنی طرف بہت زیادہ ہوا کرتے ہین پھر ان مین سے جو کچھ داہنی طرف کے اعضا رکو چڑھتے ہین وہ بہت ہوتے ہین اور اس سے یہ لازم آتا ہو کہ داہنی آنکھ زیادہ بوجھل ہو اور زیادہ دشواری سے حرکت کرے اور اسکا جواب یون دیا ہو کہ سر اور اسکی نسل کیطرف کے چڑھے ہوے بخارون کا نر بچے کی حاملہ عورتون مین بائین طرف زیادہ ہونا واجب ہوتا ہو اسلیے کہ ابخرے اس مادے کا بخار ہوتے ہین جو رحم مین تخم کو قبول کیا کرتا ہو اور اسمین کے اکثر اسی جانب مین ہوتے ہین جو جانب پیٹ کے بچے سے خالی ہوا کرتی ہو کیونکہ خالی جانب مین اسکی طرف حاجت کے کم پڑنے سے طبیعت کا تصرف کم ہوا کرتا ہو بخلاف ان فضلون کے جو داہنی چھاتی کیطرف چڑھتے ہین کیونکہ یہ فضلے وہی فضلے ہین کہ جنھین پیٹ کے بچے کی غاذیہ قوت نے جدا کر دیا ہو کیونکہ اسکی غذا بننے کی صلاحیت رکھتے تھے اور

بہ فضلے خون حیض کے داہنی جانب سی مین آنے کے بعد پیدا ہوتے ہین کیونکہ نر بچا وہین پر ہوا کرتا ہی اور بیٹا تین مہینے
کے بعد اور بیٹی چار مہینے کے بعد حرکت کرتی ہو کیونکہ بیٹا اپنی حرارت کی قوت سے خلقت مین جلدی کرتا ہی
بچے کے سقیم ہونے کی علامتین اسکی مان کی بیماریون کا بہت ہونا ہی کیونکہ مان کی بیماریان بچے کے ضعیف
ہونے کی اور اس کے بیمار ہونے کی اور اسکی غذا کے فساد کی اور اسکی غذا کی کمی کی موجب ہوتی ہین اور
استفراغ کا بہت ہونا کیونکہ استفراغ کی کثرت بھی غذا کی کمی کے سبب سے بچے کے سقم کے موجب ہوتی ہی اور
حیض کا اپنے وقتون مین آنا کہ عادت سے مقرر ہین بے ان مین کسی تغیر کے اسلیے کہ اگر ایک یا دو بار حیض کا خون
آجائیگا یہ بچے کے سقیم ہو جانیکے موجب ہونے پر دلالت نہین کرے گا اور ذکر کیا جائیگا کہ اسمین یہ بات ہی کہ
اگر حیض کا خون اپنے وقتون مین آئے جائیگا لیکن اپنے وقتون مین آنے والا غذا کی کمی استعمال کرنے پر قوت
پیٹ کے سقم کا موجب ہوتا ہی اور اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ پیٹ کا بچہ تندرست نہین ہی پھر بچا اپنی غذا کے استعمال
کرنے پر قوت نپاوے گا پھر وہ غذا کا خون حیض کے ساتھ مندفع ہو گا اور دودھ کا بہنا چھاتی سے شروع حمل مین کیونکہ
پیٹ کا بچا اپنی بیماری کے سببسے اپنی غذا کے استعمال سے ضعیف ہوتا ہی پھر وہ چھاتی کیطرف مندفع ہوتی ہی اور اس سے
دودھ بہنے لگتا ہی اور پیٹ کے بچے کی حرکت کا ضعیف ہونا یا نہونا کیونکہ یہ بات اسکے بیمار ہونے پر دلالت کرتی ہی
اسواسطے کہ اگر بچا تندرست ہوتا تو اس سے ضرور حرکت ظاہر سزاوار طور پر ہوتی اسقاط کا سبب یا تو بادی یعنی ظاہری
ہوتا ہی مار سے یا گر پڑنے سے یا شدت کی کود پھاند سے خاص پیچھے دار مین اسلیے کہ یہ بچے کو جنبش مین لاتی ہی اور اسے
نیچے اُتارتی ہی لیکن کودنے کا سبب یہ ہی کہ اسمین پیٹ کی جھلیون کا سمٹنا ضرور پڑتا ہی اور اسے مجری مین کا پنچوڑ اور
اسکا تحمل پڑنا لازم ہوا کرتا ہی یا نفسانیہ افراط کی حرکت سے غصے یا رنج کے سببسے یا خوف کے سببسے کیونکہ بالکل نفس ان
اعراض کے کچ نے کیلیے اور ان کے سببو نکے دور کرنیکے لیے حرکت کرتا ہی اور اسکے پیچھے روحین اور قوتین ہو لیتی ہین اور پیٹ کے
بچے کے رو کے رہنے کو چھوڑ بیٹھتے ہین بس پھر وہ گر پڑتا ہی یا دیر تک حمام مین ٹھیرے رہنے سے اسلیے کہ حمام مین دیر تک
کا رہنا رطوبت کی کثرت کے سبب سے پیٹ کے بچے کو گرا دیتا ہی اور حمام مین کی ہواؤن کی حرارت کے سببسے ٹھنڈی ہواؤنکی
احتیاج ہوانے سے گرا دیتا ہی بس پیٹ کا بچا ٹھنڈی ہواؤنکی خواہش مین باہر دار کو حرکت کرتا ہی اور پیٹ کے بچے کو تر رطوبت
کی کثرت سے اور زیادتی تحلیل سے اسکی قوت مین لگاو کرنے سے ضعیف کرکے گرا دیتا ہی یا ہوا کی گرمی کی افراط سے یا اسکی
ٹھنڈک کی افراط سے کیونکہ پیٹ کا بچا ان دونون سے اذیت پاتا ہی خاص مراق کے حصون مین اور ہلاک ہو جاتا ہی یا اس
کھانے کی چیز کی بو ناک کے سونگھنے سے جو اسے کھانے کو نہ ملی ہو کیونکہ مان کی قوتین اس بو کی جہت مین حرکت کرتی ہین
اور پیٹ سے بچے کے رو کے رہنے کو چھوڑ دیتی ہین پھر جیسے وہ کھانے کی چیز اس حاملہ کو کھانے کے لیے نہین ملتی ہی تو اسکی قوتین
منفعل ہو جاتی ہین اور مطلوب کے فوت ہونے کے ضعیف پڑ جاتی ہین اور پیٹ کا بچا گر پڑتا ہی خاص جہان کہ رحم مین

پھسلانی والی رطوبتین ہوتی ہین اور اگر اُس چیز مین سے کھلا دیجاتی ہو تو قوتین قوی ہو جاتی ہین اور پیٹ کے بچے کی حفاظت پر
پھر آتی ہین یا بدنی ہوتا ہو مثل بیماریون کے کہ مان کو عارض ہوا کرتی ہین بس ان کے سبب سے پیٹ کے بچے کا مزاج اور غذار
فاسد ہو جاتا ہو اور بچا ہلاک ہو جاتا ہو اور مثل افراط سے خالی ہونے کے یعنے غذار سے جا کے بدن کے افراط سے خالی ہونیکے
یا تو بھوک کی افراط کے سبب سے پھر پیٹ کے بچے تک اسکی غذا اور نہ پہونچے گی خاص جسوقت مین کہ وہ بڑا ہوتا ہو اس لیے
کہ اسوقت مین اسے غذار کی احتیاج بہت ہوا کرتی ہو بس وہ مر جاتا ہو یا نہایت درجہ ضعیف پڑ جاتا ہو پھر رحم اسے اسطرح
دفع کر دیتا ہو جسطرح معدہ اپنے مین کی فاسد غذار کو دفع کر دیتا ہو یا استفراغ کی افراط کے سبب سے اس سبب کہ بیان ہو چکا ہو
کہ اس تک غذار نہین پہونچتی ہو اور دستون کے ساتھ کا استفراغ کبھی اسقاط کا موجب ہو جاتا ہو اس سبب سے کہ رحم آنتون
کی مشارکت سے اور دستون کی کثرت سے بچے روکے رہنے سے ضعیف پڑ جاتا ہو یا اس سبب سے کہ رحم کو ایک طرح کی
دفع عارض ہوتی ہو یا اس سبب سے کہ دستون کے وقت نیچے وار کی مواد کی حرکت کو رحم کی طرف کو حرکت
کرنا لازم ہوتا ہو یا دست لانیوالی دواؤن کے بقیہ کے سبب سے جبکہ دستون کا آنا صنعت سے ہوتا ہو یا فصد کے سبب سے
کیونکہ فصد اس خون کو نکالتی ہو جو پیٹ کے بچے کے بنے کا اور اُسکی غذار کا مادہ ہوا کرتا ہو پھر یہی فصد سارے استفراغون سے
اسقاط مین لے جانے والی ہو یا بدنی امتلار کی افراط کے سبب سے اسلیے کہ بدنی امتلار کی افراط اخلاط کی عفونت اور فساد کی موجب
ہوتی ہو بس اس سبب سے پیٹ کے بچے کی غذار فاسد پڑ جاتی ہو اور سدے کی بھی موجب ہوتی ہو پھر بچے تک غذا کے
پہونچنے کا راستہ بند ہو جاتا ہو یا امتلار کی افراط کے سبب سے معدے کے امتلار کی افراط کے سبب سے اسلیے کہ یہ امتلار
ہضم کو فاسد کر دیتا ہو پھر پیٹ کے بچے تک پہونچنے والی غذار کم اور فاسد ہوتی ہو یا اسلیے کہ یہی امتلاء کے لیے مزاحمت
ثقل اور نچوڑ کے ساتھ کرتا ہو پھر قوتون پر پیٹ کے بچے کا اُٹھائے رہنا دشوار پڑ جاتا ہو یا تخمون کی افراط کے سبب سے
اسلیے کہ تخمون کی افراط غذا کے فساد کی موجب ہوتی ہو یا جماع کی افراط کے سبب سے کہ جماع کے ساتھ رحم
باہر کیطرف کو حرکت کرتا ہو اور منی کو جذب کرتا ہو بس اسی سبب سے پیٹ کا بچا حرکت مین آتا ہو اور گر پڑتا ہو
یا پیٹ کے بچے کے حال کے فساد کے سبب سے اسطرح سے کہ ضعیف ہو جاے پھر اسے رحم کراہت سے اسطرح دفع
کر دیتا ہو جسطرح معدہ غذا کو دفع کر دیا کرتا ہو یا مر جاے تو اُسے طبیعت دفع کر دیتی ہو اس سے کراہت رکھنے کی وجہ سے
بھی خاص جسوقت مین کہ سڑ جاتا ہو اور اسمین سے پیپ بننے لگتی ہو کہ وہ رحم مین لذع کرتی ہو اور رحم کو اذیت دیتی ہو یا رحم کے
حال کے سبب سے مثل اُسکے منھ کی کشادگی کے کیونکہ رحم جب نطفہ پر مشتمل ہوتا ہو تو اس پر سب طرفون سے مل بیٹھتا ہو یہانتک اسکے منھ مین
سلائی کی نوک نہین جا سکتی ہو اور یہ بات اسلیے ہوتی ہو تا کہ اسمین سے منی اور بچا نکل نہ پڑے پھر اگر رحم کا منھ اتنا
کھل جاے کہ جس مین امکان سمجھی کم چیز جا سکے تو یہ اسقاط کا سبب ہوگا اس سبب سے کہ اسوقت مین رحم کا انضمام فاسد
ٹھیرے گا پھر کیا حال ہوگا جب رحم کا منھ کشادہ ہو جائیگا اور اس سبب سے کہ رحم کی حرارت نکلے گی اور پراگندہ ہو جائیگی

اور اس سبب سے کہ رحم مین خارجی ٹھنڈک اور حرارت چلی جاتی ہی بس وہ منی اور پیٹ کے بچے کے مزاج کو بگاڑ دیتی ہی
یا رطوبت کی کثرت کے سببسے بس وہ پیٹ کے بچے کو پھسلا دیتی ہی کیونکہ پیٹ کے بچے کا تعلق مشیمہ یعنے اس جھلی سے ہوتا ہی
جو اس سے ملی ہوتی ہی اور اس جھلی کی پکڑ رگون کے اُن مونہون سے ہوتی ہی کہ نقر رحم سے نامزد ہین اسواسطے کہ انہین مین سے
غذا پیٹ کے بچے تک آتی ہی پھر جب کہ یہ نقر یعنے سوراخ رطوبت بھرے ہون گے تو انسے مشیمہ کی پکڑ کا ہونا ممکن نہو گا
بلکہ ان پر سے پھسل جائیگا اور مندفع ہو جائیگا مگر شروع حمل مین لیکن جب پیٹ کا بچا بڑا ہو جاتا ہی تو اسے اپنے
بوجھ کے سبب سے نکل پڑنا ضرور پڑے گا جبکہ رحم اسکے پکڑے رہنے پر اور روکے رہنے پر قوت نہ رکھتا ہو گا
یا ریاح کے سبب سے رحم مین کے بچے مین اور رحم مین حائل ہو جاتے ہین اور اسپر رحم کے لپٹنے کو مانع آتے ہین
یا رحم مین کے سوء مزاج کے سببسے مثل محرقہ حرارت کے کہ وہ بچے کو اور اسپر کی وارد غذا کو فاسد کر دیتی ہی جسطرح کہ
افراط کی حرارت رکھنے والی زمینین بیجون کو فاسد کر ڈالتی ہین یا جما دینے والی ٹھنڈک کے منی کی جما دینے والی پھر
منی درازی کو اور شکل کے آنے کو قبول نہین کرتی ہی اور باوجود اس کے رحم کثیف ہو جاتا ہی اور اسکے نقر یعنے سوراخ
تنگ پڑ جاتے ہین پھر مشیمہ کے لیے انسے تعلق کرنا ممکن نہین رہتا اور نہ انمین سے غذا رسا اور طور پر نکلتی ہی اور خونکو بھی
غلیظ کر دیتی ہی پھر رگون کے مونہون سے اسکا بہ کر آسان نہین ہوتا ہی اور جب نہایت درجہ کی دبلی پتلی عورت حاملہ ہوتی ہی تو
گرا دیتی ہی پیٹ کے بچے کو فربہ ہونیکے پہلے کیونکہ طبیعت ساری وارد غذا کو ماں کے بدن کیطرف پھیرتی ہی
یا اکثر غذا کو ماں کے اعضاء کے صرف مین لاتی ہی اسلیے کہ ماں کی طبیعت کو اسکے بدن پر پیٹ کے بچے بدن سے بڑھکر
شدت کی عنایت ہوتی ہی پھر غذا کی کمی کے سببسے ساقط ہو جاتا ہی اور یہ سقوط ماں کے فربہ ہونیکے پہلے ہوتا ہی کیونکہ فربہی
اتنی مدت مین حاصل ہوتی ہی کہ جس کے کم سے کم مین غذا کی کمی سے اسقاط واقع ہو جاتا ہی اور معتدل بدن کی
جو ہی دوسرے یا تیسرے مہینے مین گرا دیتی ہی پیٹ کے بچے کے بڑے ہو جانیکے وقت اسکے رحم کے نقر یعنے رگون کے
منہ رینٹ سے بھرے ہوتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین کہ پیٹ کے بچے کی پکڑ فقط رحم کی
رگون کے مونہون سے ہوتی ہی پھر جب کہ پکڑ کمزور ہو گی تو جب تک بچا چھوٹا رہے گا رحم اسکی حفاظت پر قوت
پاے گا پھر جب پیٹ کا بچا بڑا ہو جائیگا تو رحم اس کے روکے رہنے پر قوی نرہے گا پھر بچا اس لٹکاو پیدا کرنیوالی
رطوبت کے سببسے اپنے بوجھ کے ساتھ رحم مین سے پھسل پڑے گا اور اگر یہ رطوبت پتلی ہو گی تو ضرور آپ ہی
پہ نکلے گی بس وہ غلیظ رینٹ والی رطوبت ہی پھر قادر نہین ہوتا ہی رحم بچے کے لٹکے رہنے پر لیکن وہ اس رطوبت سے
گر پڑتا ہی جبکہ بڑا ہو جاتا ہی اپنے بوجھ کے ساتھ اور اسقاط کی علامت دونون چھاتیون کا یکبارگی دبلے ہو جانا کیونکہ
طبیعت حمل کے وقت حیض کے خون مین سے کچھ کہ وہی بچے کی غذا سے بڑھتا ہی دونون چھاتیونکی طرف بھیجتی رہتی ہی
تاکہ وہ خون ان دونون مین دودھ بن جاے اور پیٹ کے بچے کیلیے پیدا ہونیکے بعد مہیا غذا رہے پھر جب کہ دونون

اسقاط کی علامت

چھاتیان یکبارگی دبلی پڑجائین گی تو یہ دبلا پڑجانا اس بات پر دلالت کریگا کہ وہ خون ضرور ان دونون میں سے رحم کیطرف
پھر گیا ہی اور یہ بات بچے کے اسقاط ہی کے وقت ہوتی ہی کہ طبیعت اسوقت مین رحم مین کے خونکو باہر کیطرف دفع کرنیوالی
ہوتی ہی اور رحم مین کے خون کے تابع دونون چھاتیون مین کہ جو دو امرون سے ہوتا ہی ایک دونون مین کا یہ ہی کہ
یہ خون رحم کے اوپر وار مین سے جسقدر خالی ہو گیا ہی اسے بھر دے اور ان دونون مین کا دوسرا امر یہ ہی کہ دونون
چھاتیون کیطرف خون کا جانا حمل مین فقط اسلیے تھا کہ پیٹ کے بچے کے پیدا ہونے کے بعد غذا ہو جاے اور جبکہ
پیٹ کا بچا ساقط ہو جاتا ہی تو دونون چھاتیون مین اس خون کے ہونے کی کوئی حاجت باقی نہین رہتی ہی پھر دونین
چھاتیون مین سے اس خون کا نیچے وار مندفع ہو جانا واجب ہو جاتا ہی اور مصنف نے یکبارگی فقط اسلیے کہا ہی کہ دبلا پا جبکہ
تدریج سے ہوتا ہی تو وہ خون کی کمی کے سبب سے اور پیٹ کے بچے کی غذا کی اصلاح مین دونون چھاتیونمین کے خون کو صرف
کرنےمین طبیعت کے توجہ کرنے کے سبب سے ہوتا ہی پھر اگر دونون چھاتیونمین سے ایک دبلی پڑجاے اور حمل جوڑوان
کا ہو تو وہ بچا گر پڑے گا جو دبلی چھاتی کی جہت مین ہی کیونکہ حمل جب جوڑوان ہوتا ہی تو دونون بچون مین کا
ایک رحم کی داہنی جانب مین اور دوسرا بائین ہوا کرتا ہی اور اکثر یہی ہی کہ جو داہنی جانب مین ہوتا ہی وہ بیٹا
ہوا کرتا ہی اور جو بچا کہ بائین جانب مین ہوتا ہی وہ بیٹی ہوتی ہی کیونکہ رحم کے بائین جانب تلی کے قریب ہونیکے
سبب سے زیادہ ٹھنڈا ہی ہوتی ہی پھر جب کہ دونون چھاتیون مین سے ایک دبلی پڑجائیگی تو وہ بچا ساقط ہو جائیگا
جو اس دبلی چھاتی کے مقابل مین ہی کیونکہ ان دونون مین مشارکت ہوتی ہی پیٹ والی عورتون کی تدبیر قصد
اور اسہال سے روکنا چاہیے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی کہ یہ دونون امر اسقاط کے موجب ہوا کرتے ہین خاص
چوتھے مہینے کے پہلے کیونکہ شروع پیدائش ہی اور چوتھے مہینے مین رحم سے پیٹ کے بچے کا تعلق مضبوط نہین
ہوتا ہی کیونکہ علاقون کی خلقت ابھی تک تو پوری ہوئی ہی اور علاقے نہ سخت پڑگئے ہین اور نہ قوی ہوے ہین
اور بچا خود بھی ضعیف ہوتا ہی کہ ابھی اسکی قوت پوری نہین ہوئی ہی اور ساتوین مہینے کے بعد کیونکہ اسوقت
مین بچے کا تعلق زیادہ ضعیف ہو جاتا ہی کیونکہ بچا اسوقت مین پورا ہو گیا ہی اور بوجھل پڑگیا ہی اور اسکے روکے
رہنے پر طبیعت کی احتیاج کم ہو گئی ہی اور یہ بھی ہی کہ لٹکاو پیدا کرنے والی رطوبتین کہ غذا سے بڑھکر مجتمع
ہوتی رہتی ہین بہت ہوا کرتی ہین پھر ان دونون وقتون مین رحم سے بچے کا جدا ہو جانا آسان ہوتا ہی مثل حمل کے اپنے
نکلنے شروع کے وقت اور انتہا کے وقت اور اپنے پک جانے کے وقت پھر اگر چارہ ہی نہو استفراغ سے
فاسد خلطون کی کثرت کے سبب سے کہ ہیجان کرنیوالے ہین اسلیے کہ اسوقت میں استفراغ کے ترک کرنے سے
ڈر ہوگا کہ بعضے رئیس عضوون کیطرف چلی جائین اور مار ڈالین پس اسوقت مین استفراغ کے ترک کرنے کی مضرت
اسقاط کی مضرت سے بڑھکر شدید ہوگی تو ملتمس ضروری ہی کیونکہ المتماس جیسا کہ شیخ بوعلی سینا نے کہا ہی کہ بے ادبی کے دستانی

سابق

لاتا ہو یہانتک کہ پیٹ والیونکو دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور بے مضرت کے اونھین دست لاتا ہو اور اگر یہان پر کوئی
ایسا سبب ہو کہ اسقاط کا موجب ہو مثل سوء مزاج کے یا ضعف کے تو اس عورت کے مزاج کی تعدیل کیجائیگی اور صلاحیت
رکھنے والی غذاؤنسے اسکی تقویت کیجائیگی تعدیل اور تقویت کی صلاحیت رکھنے والی اور اگر پھسلانیوالی رطوبت کی
کثرت کے سببسے اسقاط ہوا اور یہی اکثر ہی اسلیے کہ رحم منی والی اور حیض والی رطوبتون کی ریزش کا مقام ہی پس اسی
سبب سے اسمین پھسلانی والی رطوبتون کی کثرت ہوتی ہی تو شوربے اور تر میوے اور حمام کا چھوڑ دینا چاہیے
کیونکہ حمام باوجود رحم کے منھ مین ڈھیلا کر دینے اور کھلنے کی قابلیت پیدا کرنے کے اور پیٹ کے بچے کو پھسلا دینی
کے اس سببسے کہ اپنی رطوبت سے بدن اور رحم مین کی رطوبتون کو سیلان مین لاتا ہی اور رحم اُسکے گرمی سے کرب پاتا ہی
اور پیٹ کے بچے کو بہت سی ہوا کا محتاج کرتا ہی کہ جتنی ہوا کہ ماکی بدن پر طاری ہوتی ہی وہ اسے کفایت نہین کرتی ہی
پس بچا مضطرب ہوتا ہی اور ہوا کے سونگھنے کے لیے ہلا دینے والی حرکتین کرتا ہی اور نیز اسمین سے ہی جو پٹھون کے
علاقونکو اور اُنکی پکڑ کو سست کر دیتی ہی پھر اسقاط کے قابل ہو جاتا ہی اور رطوبتین مسہلون سے پاک کیجائیگی اون چیزونسے
کہ جنکی مواد کے لیے تحریک رحم کے قریب تک ضعیف ہو جاتی ہی مثل شیر خشت کے اور املتاس کے اون چیزون کے
ساتھ مین کہ جنمین قبض ہوتا ہی کہ اس سے پیٹ کے بچے کا رو کے رہنا اور علقہ کی تقویت حاصل ہوتی ہی مثل مٹی کے
اور حقنون سے گرم جلاب کے مثل سے تھوڑی سے تلی کے تیل اور نمک کے ساتھ اور یہ کھانے پینے والی چیزون سے
بہتر ہین اسلیے کہ یہ ثقل کو پھسلا دیتے ہین کیونکہ ثقل اسقاط پر اعانت کرتا ہی اسلیے کہ پیٹ کے بچے سے مزاحمت کرتا ہی
اور اس سببسے کہ ثقل سے رحم مین نچوڑ کرنیوالے ریاح پیدا ہوا کرتے ہین اور بدن کی رطوبتونکو بے سخت تحریک کیے ہوے
اور بے رحم کیطرف امالہ کیے ہوے رحم کو حقنے پاک کر دیتے ہین اور حقنہ یعنے عمل دینے کے وقت حاملہ کو چیت لیٹے رہنا ضرور ہی
کہ رحم دواؤنکی قوت کے اپنے تک پہونچنے سے دور پڑ جاے اور ادرار یعنے پیشاب لانے سے اسلیے کہ بدر یعنے پیشاب لانیوالی
چیزین مثانہ مین کے پیشاب کو نکال دیتی ہین اسلیے کہ پیشاب بھی انھین چیزونمین سے ہی جو بچے کی مزاحمت کرتی رہتی ہین اور
رحم کو رطوبتون سے پاک کر دیتی ہین اور پسینا لانے سے اور یہ ادرار سے بہتر ہی کیونکہ ادرار سے مواد کی تحریک پیشاب کے ساتھ
بچے کے رہنے کے مقام کے قریب سے ہوتی ہی پھر اس بات کا خوف کیا جاتا ہی کہ پیشاب کی مائیت سے رحم تر ہو جاے اور بچے کو پھسلا دے
اور اسقاط سے بچے کی حفاظت کرنیوالی دوائین اور یہی حمل والی دوائین ہین مثل مفرح یاقوتیون وغیرہ کے اور تریاق کے اور مثرودیطوس کے
اور دواء المسک کے اور دونون بہمنون کے اور درونج کے اور زرنبار کے اسواسطے کہ حمول کی تقویت کرنے کے وقت
اصلی حرارت کی تقویت کرتی ہین اور ساری بدنی اور نفسانی قوتون کو قوت دیتی ہین اور اُنکی طبیعتون کے ملائم رکھنے پر
اغلنار کی جاے تاکہ پاخانہ حبس نہو جاے پس بچے کی مزاحمت کرے نچوڑ کرنے سے اور اپنی عفونت سے اور عفونت
والی حرارت سے اسمین سوء مزاج نکر دے اور تاکہ اسمیں سے بچے کے ہلانے والے ریاح نہ پیدا ہوا کریں اور آہستہ آہستہ ٹہلنے کو مقرر کر لین

[illegible]

تاکہ انکے فضلے تحلیل ہو جایا کرین کیونکہ فضلے بہت ہوا کرتے ہین پیٹ والی عورتون مین حیض کے بند رہنے سے اور
لیکن سخت نہ ٹہلنے کا سبب یہ ہی کہ یہ نیچے وارکو مواد کی تحریک کرتا ہی اور پیٹ کے بچے مین اسقاط کی قابلیت پیدا
کرتا ہی اور بہت سی ہوا رکے سونگھنے کی احتیاج دلواتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اسمین قوتین ضعیف پڑجاتی ہین اور پیٹ کے
بچے کے اوٹھاے رہنے سے عاجز آجاتی ہین اور حرام ہوتا ہی انپر حمام اس سببسے کہ بیان ہوچکا ہی اور اچھلنا اور
پھاندنا اور مثل اسکے ان حرکتون مین سے جو بچے کو اتار دیتی ہین کیونکہ ایسی حرکتین مشیمہ کے علاقون کو توڑ ڈالتی
ہین اور اسلیے کہ ان حرکتونمین پیٹ کی جھلیونکا انقباض ضرور ہوتا ہی اور اسسے تجربے مین نچوڑ کا ہونا لازم ہوا کرتا ہی
اور اسکا ظاہر ہونا اور ہر نفخ کرنیوالی چیز کیونکہ نفخ کرنے والی چیز پیٹ کے بچے کی مزاحمت کرتی ہی اور اسمین
نچوڑ کرتی ہی اور اس سببسے کہ نفخ کرنے والی چیز سے ریاح پیدا ہوا کرتے ہین اور حیض کی ادرار کرنے والی ہر ایک
مثل لوبیے کے اور کرب کے اور چھوارے کے اور چنے کے اور تل کے اور اجمود کے کیونکہ مدر چیز خود رحم کیطرف مواد کو
تحریک دیتی ہی اور رحم کو مواد سے بھر دیتی ہی پھر طبیعت رحم مین اس مواد کے پکانیکے کے لیے رحم کے منھ کھلنے پر
مجبور ہو جاتی ہی پھر مواد کے ساتھ بچہ نکل پڑتا ہی اور اسلیے کہ مدر چیز پیٹ کے بچے کی غذا کا استفراغ کردیتی ہی اور کھایا
کرین صاف سوئی اور سال بھر تک کی بکری کا گوشت شوربا کرکے کیونکہ ترشی ان پٹھے والے عضوون کو مضر ہوتی ہی کہ جن مین سے
رحم ہی اور چربری خون کو بگاڑتی ہی اور اسمین حدت پیدا کرتی ہی اور میٹھی بھی اور نانشپاتی خواہش کی تنبیہ کرتی ہی بس
اسی سبب سے پیٹ والی کو فائدہ کرتی ہی کیونکہ یہ اکثر ہوتا ہی کہ خواہش کو ضعف عارض ہو جایا کرتا ہی اسلیے
کہ فضلے معدے پر ریزش کرتے ہین اور یہ ریزش معدے کو مضر پڑتی ہی کیونکہ معدے کی قوتون کو ضعیف
کردیتی ہی اور اس سبب سے کہ اسکے ساتھ پیٹ کے بچے کی غذا کم ہوتی ہی اور سیب اور انار اور مویز منقے
اور شراب ریحانی اور یہ سب جید ہین لیکن سیب اور انار کا تو سبب یہ ہی کہ دونون دل اور کلیجے کی اور بھوک کی
تقویت کرتے ہین لیکن مویز منقے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ بہت غذا پڑتا ہی اور اسکا کیموس جید ہوتا ہی اور یہ کلیجے اور
معدے کی تقویت کرتا ہی پھر غذا کا ہضم جید ہو جاتا ہی لیکن شراب ریحانی کا تو سبب یہ ہی کہ وہ غذا بہت پڑتی اور اپنی
عطریت سے تقویت بہت کرتی ہی تسہیل ولادت یعنے جنے کا آسان کرنا حمام مین بھیجی جائیگی اور گرم پانی سے تڑ تڑا
دیا جائیگا اسکے پیٹ پر اور اسکے کمر پر اور ناف تک کے گرم پانی مین بٹھائی جائی گی اور پھسلانے والے تیل اسکے
آگے کے بدن پر ٹپکاے جائینگے اور اکثر اوقات آگے کے مقام مین انکا حقنہ کیا جاے گا یہ سب باتین دون
اور پٹھون اور جھلیون کے نرم کرنے کے لیے اور انمین لٹکاؤ پیدا کرنے کے لیے ہین تاکہ انکا کھنچاؤ آسان ہو جاے
پھر رحم کا منھ کھل جاے اور جلد آسانی سے رحم کی گردن کشادہ ہو جاے اور اسلیے کہ رحم اور اسکی گردن
تر ہو جاے پھر پیٹ کا بچہ آسانی سے پھسل پڑے جنے کو اور مشیمہ کے نکلنے کو آسان کرنیوالی دواؤنکا بیان

تسہیل ولادت یعنی جنے کا آسان کرنا [illegible]

اگر عورت کو چار مثقال پھر املتاس کے چھلکے پلا دے جائین جلاب کے ساتھ یا فربہ مرغیون کے شوربے کے ساتھ تو اوسی جگہ
جن جے گی اور دوا جلدی جننے کو اور اسکے درد کو آسان کر دیتی ہے یعنے جننے کے دردون کو اور مینگنی جبکہ پلائی جائے خصوصاً شہد کے
ساتھ تو نہایت درجہ مفید ہے اور اسطرح چیر ہے اگر عورت اپنے بائین ہاتھ مین مقناطیس پتھر کو لیے رہے اور گدھے اور گھوڑے کے
سم کی دھونی لینا یا کھاری پانی کے مچھلی کی آنکھ کی دھونی لینا اور بائین ران پر مونگے کی جڑ کا لٹکانا جننے کو آسان کر دیتا ہے
اور اسمین جلدی کرتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر افریقے والا اصطرک لٹکایا جاے اور اصطرک میعہ یابسہ ہے عورت کی
داہنی ران پر تو اسے درد عارض نہین ہوتا اور کہا گیا ہے کہ اگر پیسی ہوئی زعفران سے بنا ہوا مہرہ کہ خمیر کی ہوئی ہے جو ہر کے
برابر جب کہ عورت کے داہنی ران پر لٹکایا جائیگا جننے کے بعد تو مشیمہ کو نکال دے گا اور سانپ کی کینچلی کی یا کبوترون
کی بیٹ کی دھونی جننے کو آسان کر دیتی ہے لیکن کینچلی اکثر اوقات پیٹ کے بچے کو مار ڈالتی ہے اپنے زہر کے
پہنچنے سے لیکن اگر پیٹ کا بچہ مرا ہوا ہو تو کینچلی کی دھونی پھر گئے ہوے مشیمہ کے نکالنے مین نہایت درجہ کی آزمائی ہوئی
چیز ہے اور جبکہ مخاطب مشیمہ کے گرانے کا ارادہ کرے تو ناک مین چھینکین لانے والی دوا رکھ کر رکھنے اور دونون
نتھنونکو اور منھ کو پکڑے رہے چھینکنے کے وقت کیونکہ چھینک کے پہلے یکبارگی بہت سی ہوا کا سونگھنا ہوا کرتا ہے پھر سینے
اور پھیپھڑے مین انبساط ہوتا ہے اور حجاب نیچے وار کو مندفع ہو جاتا ہے اور احشا مین نچوڑ کرتا ہے جو اسکے نیچے وار کو
ہین پھر اسی سبب سے مشیمہ رحم مین سے نکل پڑتا ہے اور اسوقت مین پیٹ کی مچھلیون مین تناؤ ہو جاتا ہے اور کھچاؤ
ہوتا ہے اور رحم پر شدت کا قبض کرتی ہین بس اس مین سے مشیمہ مندفع ہو جاتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا سانس
کے رکنے کیوقت اور ناک اور منھ کے پکڑے رہنے کے وقت رگون کی طرف پھر جاتی ہے اور رگون کے مونھونکی طرف کو
ہو جاتی ہے اور رگون کے سارے مونھونمین سے وہ منھ مین جن سے مشیمہ کا تعلق ہوا کرتا ہے پھر اسے زور کے دفع کرنے سے
دفع کر دیتی ہے اور یہ بھی ہے کہ چھینک سارے بدن کو ہلا ڈالتی ہے اور جنبش دیتی ہے اور جو چیز اس سے ملی ہوئی ہوتی ہے
اسے جھاڑ دیتی ہے اور اسے اوکھاڑ ڈالتی ہے پھر اس سبب سے مشیمہ جنبش مین آتا ہے اور رحم مین کی رگون کے مونھون سے
اوکھڑ جاتا ہے اور باہر وار کو مندفع ہو جاتا ہے خاص جسوقت کہ سانس کے روکنے کے ساتھ ہو اور جبکہ جننے کے
درد چار دن تک رہینگے تو پیٹ کا بچہ مر چکا ہوگا کیونکہ یہ درد شدت کے دردون مین سے ہے اور یہ روح کو تحلیل
کر ڈالتا ہے اور اعضا کو انکے سارے فعلون سے مانع آتا ہے یہانتک کہ یہی درد سانس لینے کے اعضا کو سانس لینے سے
مانع ہوتا ہے اور یہ مدت حیات کے ضروری امرون مین سے ہے پھر پیٹ کے بچے کی تدبیر کا کیا حال ہوگا اسوقت مین
اسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کیجاے تاکہ اسکی مان زندہ رہے اسلیے کہ اسقاط کی تدبیر کا ترک کرنا اس چیز مین سے ہے
جو مان کی موت پر مودی ہوتی ہے کیونکہ پیٹ مین کا بچہ اپنے مرجانے کے بعد رحم مین سڑ جاتا ہے اور اسکی عفونت مان کے
دل تک پہونچتی ہے پھر یہ عفونت دل کے مزاج کو فاسد کر دیتی ہے اور وہ روح کہ جو مان کے دل مین ہوتی ہے اوس کا مزاج

فاسد ہو جاتا ہی بس مان مرجاتی ہی اور اکثر اوقات عورت کے آگے کی شرمگاہ مین ہاتھ ڈالنے کی اور بچے کے کاٹنے کی پھر اسکے ٹکڑے
ٹکڑے کرکے نکالنے کی احتیاج پڑتی ہی یعنے عضو عضو کرکے جبکہ مان قوت دار ہو اور سلامت رہنے والے شخصون سے ہو اور نہین تو
اس علاج پر اقدام نکیا جائیگا اور جبکہ درد جننے کے پہلے یا جننے کے وقت پیڑو اور پیٹ کیطرف میلان کر آئے تو جننا آسان
ہو جاتا ہی اسلیے کہ اس جہت مین درد کا میلان جبھی ہوتا ہی جب پیٹ کا بچہ اس جہت مین میلان کر آتا ہی اور وہ مقدم رحم مین
اور اُسکے متصل مین اس جہت کو کھچاو کرتا ہی اور مقدم رحم موخر سے بڑھکر کھچاو کو قبول کیا کرتا ہی کیونکہ پیٹ کی ہڈیان اس جہت مین
زیادہ کھچاو کرنے سے مانع آتی ہین برخلاف اون جھلیون کے جو دونون چوتڑونکے مقام پر لگے وار ہوتی ہین پھر جب بچہ مقدمکی
جہت مین میلان کرتا ہی اور یہ جہت کشادگی کی شدت سے قبول کرنیوالی ہی تو ضرور آسان ہو جاتا ہی اور اگر اوپر وار کو
میلان کرتا ہی درد یا پیٹ کی طرف تو بچہ کا پیدا ہونا دشوار ہو جاتا ہی کیونکہ یہ جہت کھچاو کو اور کشادگی کو دشواری سے
قبول کرتی ہی پھر بچہ کوئی ایسی کشادہ راہ نہین پاتا ہی کہ جس سے آسانی کے ساتھ نکل آئے رحم کے ورم لیکن گرم ورم رحم
ورم بس اسکی علامتین تو عقر یعنے بانجھ ہونے مین ہم بیان کرچکے ہین اور اسکا سبب یا تو بادی یعنے خارجی ہی مثل لڑکے یا گر پڑنے
یا جماع کی کثرت کے یا دائی کے پھاڑ ڈالنے کے کیونکہ یہ پھاڑ ڈالنا اذیت دیتا ہی اور ضعیف کر دیتا ہی اور اذیت کے
سبب سے طبیعت خون اور روح کے ساتھ اسکی طرف متوجہ ہوتی ہی اور رحم اپنے ضعیف ہونیکے سبب سے اسے
قبول کر لیتا ہی بس ورم کر آتا ہی یا حیض کے یا نفاس کے خون کا یا منی کا محتبس ہو جاتا ہی کیونکہ یہ چیزین امتلا کی افراط کے
سبب سے رحم کے ورم کی موجب ہو جاتی ہین اس سبب سے کہ انمین سے عضو کے سوراخون مین اور خون مین ریزش ہوا کرتی ہی اور
وہ ریزش انھین بھر دیتی ہی اور انمین کھچاو کرتی ہی اور عضو کے مقدار مین زیادہ کر دیتی ہی یا ایسی ٹھنڈک کی کثرت ہی
کہ وہ کثیف کر دیتی ہی کہ تحلیل ہونے والی چیز کو تحلیل ہو جانے سے مانع آتی ہی بس وہ چیز اس مین جمع رہتی ہی اور بہت
ہو جاتی ہی اور کبھی ہوتا ہی ورم رحم کے گھراو مین یعنے اوسکے اوپر وار مین اور کبھی اسکے منھ کے پاس ہوتی ہی تو اُس کا
نظر آنا ممکن ہوتا ہی اور کبھی چارون جہتون مین سے کسی جہت مین ہوتا ہی اور جب ملنے کی طرف شروع کرے
یعنے جمع ہونا اور پکنا تو اعراض شدت پکڑ جاتے ہین طبیعت کے مجاہدے کی شدت سے مثل کرب کے اور درد سر کے اور
سہر یعنے افراط کے بیداری کے اور بخار کیونکہ حرارت پکنے سے شدت پکڑتی ہی اور مادونکے حجم کے زیادہ ہونیسے کھچاو کی
زیادتی کے سبب سے درد مین شدت ہو جاتی ہی اسواسطے کہ پکنے کے وقت جوش کھانے سے مادے کا حجم ضرور زیادہ
ہو جاتا ہی بس اسلیے کہ درد حرارت کی ہیجان مین آنے کا اور اسکے زیادہ ہونیکا موجب ہوتا ہی لیکن بلغمی ورم پر تو دلالت کرتا ہی
ثقل رحم کے علاقون مین کھچاو کرنے کے سبب سے اور زائد مادے کے بوجھ کے سبب سے رحم کے لٹک پڑنے کے سبب سے
اور انتفاخ عضو کے مقدار کے زیادہ ہونے کے سبب سے اور درد اتنا نہین ہوتا ہی کہ جس کا شمار کیا جائے کیونکہ
ٹھنڈک عضو مین کر دیتی ہی اور روح کو غلیظ کر ڈالتی ہی اور پٹھون مین لٹکاو پیدا کرتی ہی اور انہین کے مسامات

علامات

کو بند کر دیتی ہو اور یہ سبب باتین درد کی کمی کے موجب ہین اور ہاتھ پاؤنین اور پیڑو مین تہیج کا ہونا لیکن ہاتھ پاؤنین تو ہونیکا سبب یہ ہی کہ بلغم سے بہت سے ابخرے اوٹھتے ہین پھر جو انمین سے ہاتھ پاؤنین کیطرف مندفع ہوتے ہین وہ حرارت کے معبدہ رہکے دور ہونے کے سبب سے غلاظت مین اور ٹھنڈک مین بڑھ جاتے ہین اور مو صلاوکے موجب ہوا کرتے ہین لیکن پیڑو مین تو ہونیکا سبب یہ ہی کہ پیڑو کو ورم کے مقام سے محاذات اور قربت ہوتی ہی خاص جسوقت مین کہ ورم رحم کے مقدم یعنے آگے وار مین ہوتا ہو لیکن سخت ورم پر تو دلالت کرتا ہی ثقل اور پیشاب کے نکلنے کا عسر یعنے دشواری سے پیشاب کا نکلنا کیونکہ ورم پیشاب کے مجرے یعنے نالی کی مزاحمت کرتا ہی اور اس مین نچوڑ کرتا ہی اور یہ مشترک علامت ہی لیکن بلغمی مین یہ امر کم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ بلغمی ورم رطوبت کے سبب سے اپنی نرمی سے اور ڈھیلے پن سے باہر وار کے دفع کرنے سے دھنس جانے کو قبول کر لیتا ہی پھر اسکے پیشاب کے مجرے مین ایسا نچوڑ نہین ہوتا ہی جیسا کہ سخت ورم مین ہوا کرتا ہی اور بدن کا دبلا ہونا اس سبب سے کہ کلیجے مین سوء مزاج ہو جاتا ہی اور اس ورم کے سبب سے ٹھنڈک اور خشکی کی طرف میلان کر جاتا ہی بس ہضم کے ضعیف ہو جانے کے سبب سے کلیجے مین جید خون نہین پیدا ہوتا ہی پھر خون بدن کا جز نہین بنتا ہی اور دونون پنڈلیون کا ضعیف پڑ جانا یعنے ان دونون کا دبلے ہو جانا یا ان دونون کی حرکتون کا ضعیف پڑ جانا کیونکہ خون جو ان دونون کی طرف آیا کرتا ہی وہ بوجہ اپنے جید ہونے کے رحم کے مقام اور اسکے قریب مین گذر کرتا ہوا آتا ہی تو اُس ورم کے سبب سے اسکی حرارت اور اسکا سوء مزاج بڑھ جاتا ہی اور اکثر اوقات اسکا پیٹ یہان تک بڑھ جاتا ہی کہ گویا کہ اسے استسقا ہو گیا ہی کلیجے والے ہضم کے ضعیف پڑ جانیکے سبب سے اور زندگی کے منافی ٹھنڈک اور خشکی کے مزاجکے غالب ہو جانے سے اصلی حرارت کے ضعیف

علاج

ہو جانیکی وجہ سے علاج لیکن گرم کا تو علاج فصد ہی اور استفراغ ہی مواد سے بدن کے پاک کرنے کے لیے اور پہلے فصد لینی چاہیے ورم کی ابتدا اور رحم کیطرف مواد کے متوجہ ہونے کے وقت باسلیق کی کیونکہ یہ فصد خون کی اوپر وار تحریک کرتی ہی اور رحم کی جہت سے اسے پھیر دیتی ہی اور دور کی مخالف جہت مین جذب کو لاتی ہی پھر رحم پر مادے کے گر جانے اور اسمین قرار پکڑ لینے اور حرکت کرنے سے ٹھہر جانے کے بعد چاہیے کہ فصد لیجائے صافن کی کیونکہ یہ فصد خود ورم کے مقام مین سے اسکے قریب کے مخالف جہت مین جاذب کرتی ہی خاص اگر سبب یعنے ورم کا سبب حیض کا رک رہنا ہو رحم مین یا رحم کے قریب کے مقام مین اور باہر وار کو اسکا نفوذ کرنا مشکل ہو لیکن جسوقت مین کہ اسطرح کا حال ہوگا تو صافن کی فصد رحم کی طرف مواد کی حرکت کرنے پر زیادہ معین پڑیگی اور امر سیلان پر انتشار کا مضر ہی کیونکہ مواد کی تحریک ورم کے مقام کیطرف کرتا ہی باوجود اسکے کہ مادہ اپنی طبیعت سے نیچے وار کو بہ آیا کرتا ہی اور غذا ر تین ن تک کمی کی جائے تاکہ خون بدن مین کم پڑ جائے اور اعضا کی احتیاج خون کی طرف شدت پکڑ جائے اور پانی کم کیا جائے گا اور اگر چھوڑ دینا ممکن ہو تو یہ اولے ہی کیونکہ پانی پینا پیشاب کی احتیاج دلوا تا ہی اور پیشاب فضلون کو

رحم کی اور اسکے قریب کی جہت کیطرف تحریک کرتا ہی اور جاگنے کی تکلیف دیجائیگی جسقدر کہ قدرت رکھتی ہوگی تاکہ
مواد باہر کی طرف کو حرکت کرے اور تحلیل ہو جاے لیکن سونا تو مواد کی تحریک اندر وار کو کرتا ہی اور مواد کو تحلیل ہونے
سے مانع آیا کرتا ہی اور پہلے نیمگرم میٹھے پانی اور روغن گل مین ٹھہائی جائیگی کیون کہ روغن گل باوجود نرم کرنے کے
اور تحلیل کرنے کے قبض کرتا ہی یا اس پانی مین کہ جس مین خفیف قبض رکھنے والی چیزین مثل گلاب کے پھولون کے
جوش کی گئی ہون اگر قبض کی احتیاج تحلیل سے اور تلئین سے بڑھکر ہو لیکن قوی قابض چیزین تو مواد کو سخت
کر دیتی ہین اور کھانے کے رتنے کے تیل کا اس سبب سے کہ اسمین قبض ہوتا ہی اور تلئین بھی ہوتی ہی اور خشخاش کا لیپ کیا جائیگا
اس حال سے کہ گلا کر نکالا گیا ہو کیونکہ خشخاش باوجود مواد کو گاڑھے کرنے کے مواد کی ریزش کو مانع آتی ہی اور درد کو
تسکین دیتی ہی اور درد و مواد کا بڑا کھینچنے والا ہوتا ہی پھر ملین چیزون کے کثرت کی جائیگی اور پشمینہ تر کیے ہوے کا
اس پانی مین استعمال کیا جاے گا کہ جس مین خطمی اور کاہو اور السی باوجود اسکے اس مین قابضہ قوت ہوتی ہی اور وہی
گلاب کا زیرہ اور بارتنگ اور ناخونہ جوش کیا ہوا پھر انتہا کے وقت قابض چیزین گھٹا دیجائینگی اور تلئین
کرنے والی تحلیل کرنے والی چیزین پر انحصار کر لیا جاے گا اور مینھدی کا تیل جید ہی تحلیل کرنے کے سبب سے
اور یہی حال چھوارون کا کہ گلا کر بے چھلکے کے جو اور روغن گل کے ساتھ پکائے گئے ہون اور ضماد لگا کر
زور سے نہ باندھا جاے گا کہ وہ ضرر کرے ورم کو اذیت دینے سے لیکن دبلہ یعنے پھوڑا پھر اگر وہ رحم کے
منہ پر ہو یا اسکے پاس ہو تو اسے چیر ڈالنا چاہیے لوہے کے نشتر سے اور اگر رحم کے گہراؤ مین ہو گا تو خفیف
مدر چیزون کا استعمال کیا جاے گا مثل دودھ کے اور خربزے کے بیجون کے کسی لعاب دار چیز کے ساتھ مین
تاکہ اسکا اثر رحم تک انثیین کی ادرار رکھنے والی قوت کے سبب سے پہونچ جاے یہان تک کہ آپسے پک جاے
اور پھوٹ جاے اور اکثر اوقات اسکے پھوڑنے مین انجیر اور رائی کی احتیاج پڑتی ہی لیپ کے کرنے سے
اور اسکے بعد یعنے پھوٹ جانے کے بعد پاک کیا جاے گا پیپ سے شہد کے پانی کے مثل کے ساتھ جلا
دینے والی چیزون سے اور اس فعل کی تکرار کیجائیگی یہان تک کہ ساری پیپ سے پاک ہو جاے پھر پیپ سے پاک صاف
ہو جانے کے بعد قرحون کے علاج سے معالجہ کیا جاے گا زخمون کی بھر لانیوالی دواؤن کے استعمال کرنے سے
لیکن بلغمی ورم پس اسکی رادع یعنے پھیرنے والی دوا کا ٹھنڈک کرنے مین کم ہونا چاہیے تاکہ مادے کو کچا
نکردے اور اسے غلیظ نہ کر ڈالے اور اخیر کو سختی پر رجوع کرے اور اسکی تحلیل کرنیوالی دوا کا تسخین مین قوی
ہونا چاہیے تاکہ اسکی تلطیف پر اور تیلے تیلے اور تحجر کرنے پر جھوٹ پاے لیکن سخت ورم کو تو سارے ملائم کرنیوالے تیل فائدہ
کرتے ہین مثل مینھدی کے تیل کے اور میتھی کے تیل کے اور سوسے کے تیل کے اور بط کی چربی کے اور بابونہ کے
تیل کے اور سرخ موم کے اور انڈے کی زردی کے اور مرہم رسل نہایت جید ہی اور یہ وہ مرہم ہی جسے رسل عیسی علیہ السلام ۲۰

خصیون کا ورم

نے ترکیب دیا ہی اور اسیطر جیر اسکے لیے مرہم حواری مین کہا جاتا ہی اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی موم اور راتینج ہر ایک چودہ درم اور جاؤشیر اور زنگار اور گندہ بروزہ اور بول صاف ہر ایک دو درم اور چھڑیلہ سات درم اور زراوند طویل اور کندر ہر ایک تین درم گوگل چار درم مرداسنگ ساڑھے چار درم پیسنے والی چیزین پیسی جاینن اور باقی رطل بھر روغن زیتون مین پگھلائی جاینگی اور اسی مین خمیر کر لیجاینگی اور خطمی اور خبازی اور میتھی اور بابونہ کے نطول کیے جاینگے اور خطمی کی پتی تازی سے کوٹ کر بطخ کی چربی کے ساتھ لیپ کیا جائے گا دونون خصیون کے اور انکے پاس کے حلقہ مقعد کے ورم اگر ورم کیسہ مین ہوگا تو اسپر اور اسکی نوع پر مشاہدہ دلالت کرے گا لیکن خود ورم پر تو حجم کی زیادتی لیکن اسکی نوع پر تو اسکا رنگ اور ملمس کا گرم ہونا اور ٹھنڈا ہونا اور نرم ہونا اور سخت ہونا دلالت کرتا ہی اور اگر بیضہ مین ہوگا تو اسکی شناخت دشوار ہوگی مشاہدے سے اور چھونے سے اور گرم اسی ورم مین سے مقام کی گرمی اور سرخی اور بخار کے ساتھ عضو کے رئیس ہونے کے سبب سے ہوتا ہی اور دل کے ساتھ مشارکت رکھنے کے سبب سے اور اس سے گرم بڑے ابخرے دل کی طرف جانے کے سبب سے اور کبھی مادہ خصیہ مین سے کھانسی کے ساتھ سینہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہی کیونکہ کھانسی مادے کو اوکھاڑتی ہی اور اوپر کیطرف حرکت کرتی ہی اور اکثر اوقات کیسہ فاسد پڑجاتا ہی اور رگڑ جاتا ہی اور دونون بیضے لٹکتے ہوے باقی رہجاتے ہین پھر پہلے سے سخت کیسہ اوگ آتا ہی مصنف نے بیان کیا ہی کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اس عضو کی غذاء دونون قوتون کی غذا رہن کا فضلہ ہی کہ وہی منی ہی ہوا کرتی ہی بس اسی سبب سے اپنے صاحب کے منی سے پیدائش کو قبول کر لیتا ہی برخلاف باقی عضوون کے اور حق یہی بات ہی کہ دوسری بار کا اوگا ہوا کیسہ اصلی منی والا کیسہ نہین ہوتا ہی بلکہ ایک سخت جھلی ہوتی ہی کہ بعضی صفتون مین پہلے کیسے کے مشابہ ہوتی ہی اور یہی کیسہ قبل او غریب جلد ونکے ہوتا ہی جو قرحے والے اعضاء کے اوپر وار کو اوگ آیا کرتی ہین مثل اوس نرم ہڈی کے جو ٹوٹی ہوی ہڈی پر اوگ آتی ہین اور بلغمی ورم مین سے نرمی اور درد کی کمی کے ساتھ ہوتا ہی اور اسمین سخت سے سختی محسوس ہوتی ہی اور ریحی اسمین خفت کے ساتھ ہوتا ہی

علاج

علاج لیکن گرم کا تو فصد ہی اور صفرے کا استفراغ اور طبیعت کا ملائم رکھنا ہی حقنون سے اور مسہلون سے اور حمولون سے خاص کرکے اسلیے کہ یہی مادے کو پاخانہ کے مقام کیطرف جذب کرتے ہین اور غذا کا کم کر دینا بدن مین خون کے کم ہونے کے واسطے اور گوشتون کا چھوڑ دینا اسی سبب سے اور مزاج کی تعدیل کرنا ٹھنڈک کرنیوالی چیزون سے اور اسپر یعنے اس ورم پر لگایا جائے گا پہلے روغن گل اور تھوڑا سا سرکہ باقلے کے آٹے کے ساتھ یا جو کے آٹے کے ساتھ یا سرکہ اور گلاب اور ہری کاسنی کا عصارہ اور کاہو کا عصارہ اور ہرے دھنیے کا عصارہ کیونکہ ٹھنڈک کرتا ہی اور مادے کو پھیر دیتا ہی اور درد کو تسکین

نوتیا ہی اوران چیزون مین سے جو محمود ہوا کرتی ہین اور آزمائی ہین بنفشہ اور باقلا دونون باریک پیسے ہوئے
سب کا حلوا بنایا جائیگا اور اسکا لیپ لگایا جائیگا پھر توجہ کیجائیگی ابتدا کے بعد پکانے پر تاکہ انتہا کے وقت
تحلیل ہوجانے کے قابلیت پیدا کرنے مثل بابونے اور خطمی اور باقلے اور السی کے ساتھ لگنے پانی کا ترپڑا دینے
اور انکے ثفل کا اور انکی تینون کا لیپ کرنے سے اور زیرہ مو نیز مستقے کے ساتھ جید ہی لیکن بلغمی علاج تو پکانے والی چیزین
ہین تاکہ سخت نہ پڑجائے مثل میتھی اور باقلے کے آٹے کے شراب کے ساتھ اور اسی طرح کا حال باقلے کے آٹے اور جو کے آٹے
اور زیرے اور بابونے اور ناخونے کا ہی اور عضو تناسل کے سوراخ مین زنبق کے تیل کی تقطیر عجیب ہوتی ہی لیکن سزاوار یہی ہی
کہ تقطیر منی کے مجرے مین ہو نہ پیشاب کے مجرے مین اسلیے کہ اسمین ورم کے مقام مین کوئی طرح کی مشارکت نہین
ہوتی ہی لیکن سخت کا سخت ورم کا تو سوے استفراغ ہی اور ترزوے اور گلے کی چربی اور بار کی بندلیکے گوو
اور روغن گل اور سوسن کے تیل کا لیپ کیا جائیگا لیکن ریحی ورم کا تو باجرے سے اور گیہون کی بھوسے سے گرم کرکے
سینکنا ہی ریح کے لطیف کرنے اور تحلیل کرنے کے لیے عضو تناسل کے قرحے لیکن اندرو ار کے تو اسکا ہم ہی جنھین
ہم مثانہ کے قرحون مین بیان کرچکے ہین اور عضو تناسل مین بیٹی والی عورت کے دودھ کی تقطیر روغن اور ماميثا
کے شیاف کے ساتھ کیجائیگی اوران غذاؤن سے غذا دینا چاہیے جو میٹھی چیچپی غذا کو پیدا کرتی ہین اس لیے
کہ وہ غذا جس مین کوئی کیفیت مثل کھٹاس یا مٹھاس وغیرہ کے غالب ہوا کرتی ہی وہ اس قرحے مین جلن
اور لذع پیدا کردیتی ہی مثل گیہون کے اور میوون کے لیکن باہروارے قرحے کا تو مرہم ہی مردارسنگ اور
کاشغری سفیدے اور سرکے اور روغن گل اور برہان انار کے دانون کا غذا کی اصلاح اور مزاج کی تعدیل اور
غالب خلط کے استفراغ کے ساتھ ہی فتق یا تو جھلی کے پھٹ جانے سے ہوتا ہی کہ بار بطون سے نامزد ہی اور اسمین
کسی ایسے غریب جسم کا نفوذ کرجاتا ہی جو اس جھلی کے اندر وار کے فتق کے پہلے بند تھا یا ان دونون مجرون کے
کشادہ پڑجانے سے ہوتا ہی کہ وہ تنگ ہوتے ہین جو دونون اس جھلی مین پڑو پر اپنے انتہار کرنے کے
پاس دونون خصیون کے اوپر وار ہوتے ہین یا ان دونون مین شگاف کے پڑجانے سے ہوتا ہی یعنے دونون
مجرون مین بس تنگی مین کشادگی ہوجاتی ہی پھر دونون خصیون مین یا تو ثرب نفوذ کرجاتی ہی کیونکہ ثرب اس
مقدار سے بڑھکر پیدا کی گئی ہی کہ جسکی احتیاج ان اعضا کے گھیرے رہنے مین ہی کہ جنھین یہ احاطہ کیے
ہوتی ہی اور اس بننے ہونیکا سبب یہ ہی کہ آنتون مین ثقل سے اور ریح سے اور پیٹ مین جو ریح مین سے اور رطوبت
مین سے جیساکہ استسقے مین ہوتا ہی اسکے لیے گنجائش رکھے پھر جب اترنے سے انکی روک جاتی ہی رہتی ہی تو یہی
ثرب اترآتی ہی اور یا حجاب کہ یہی بار بطون ہی جبکہ فتق فقط اسی حجاب مین ہوتا ہی جو اسکے اوپر ہوتا ہی اور ایسے حجاب کا نام
طاقی ہی پھر آنت جبکہ فتق ثرب مین بھی ہوتا ہی کیونکہ ثرب جب تک کہ سالم رہتی ہی اسوقت تک آنتون کو

قروح عضو تناسل

فتق

کیسے مین اوترآنا ممکن نہین ہوتا ہی خاص طور کیونکہ اسکا سر چھوٹا ہی کسی چیز سے بندھا ہوا نہین ہی پھر جبکہ یہ ثقل سے بھر جاتی ہی اور بوجھل پڑجاتی ہی اور اسکے اوترنے کا کوئی مانع نہین ہوتا ہی تو اپنے بوجھ کے سبب سے اوتر آتی ہی یا غلیظ ریح اور برقیلہ یعنے فتق سے نامزد ہی یا مائیہ رطوبت کہ طبیعت کے دفع کرنے سے کیسے مین ریزش کرتی ہی یا دمویہ رطوبت اور یہ اکثر جبھی ہوتا ہی جب فتق مارنے سے یا گر پڑنے سے ہوتا ہی اور کبھی کیسے مین جبکہ ٹھنڈا ہوجاتا ہی تو مائیہ رطوبت پیدا ہوجاتی ہی اسلیے کہ اسوقت مین اسمین کا اترا ہوا خون طبیعت پر مستحیل ہوجایا کرتا ہی لیکن یہ فتق کے وقت کے عارض اور یہ یعنے قوتون کے بڑھے ہونے کے مشابہ ہی حقیقت مین فتق نہین ہوتا ہی یا ان دونون کے سوا بدن کی رطوبتون مین سے اور ادرہ سے نامزد ہی اور یہ تحقیق مصنف کی رائے پر ہی لیکن شیخ نے تو ان سب کو جو کیسے مین اترا کرتی ہین ادرہ اور رقیلہ سے نامزد کیا ہی اور ان دونون مین فرق بیان نہین کیا ہی اور اکثر اوقات مین کیسے مین نہین اترتا ہی فتق کے وقت کچھ اسمین سے جو جھلی کے اندر محتبس ہوا کرتا ہی بلکہ پیڑو مین محتبس ہوجاتا ہی اور یہ امر جبھی ہوتا ہی جب فتق انشقاقی ہوتا ہی اسلیے کہ انشقاق اس ہر ایک مقام مین ہوا کرتا ہی جس مین جسم کے گھیرے رہنے والے عضوون سے طبقے ہوا کرتے ہین کہ انکے گھیرنے والے کے شق ہوجانے سے انکا ظاہر ہوجانا ممکن ہوتا ہی لیکن اتساعی فتق جو دونون ثقبون مین ہوتا ہی اسمین کا اترنے والا تو کیسے مین اتر آتا ہی کیونکہ یہ دونون ثقبے کیسے مین نفوذ رکھتے ہین بس یہ اور جو کہ کیسے مین نہین ہوتا ہی عام نام سے نامزد ہوتا ہی اور وہی فتق ہی اسکو اسکے سبب کے نام سے نامزد کرنے کے طور پر ہے پھر جو فتق کہ ناف کے اوپر وار ہوتا ہی وہ زیادہ ردی ہوتا ہی کیونکہ اسوقت مین نفوذ کرنیوالی چیز باریک آنتون مین سے ہوا کرتی ہی اور یہی مزاحمت رکھنے والی اور ایک دوسرے سے دلی ہوئی ہوتی ہی تو انکا نکلنا بہت نہایت مرتبہ ہوگا اور ثقل رک رہیگا اس سبب سے کہ آنت نکلتی ہی اور ثقل سے بھر جاتی ہی پھر اسی سبب سے اسکا اندر کو جانا مشکل پڑے گا اور اسوقت مین ثقل نکلنے کا کوئی بات نبابے گا کیون کہ آنتین لگی ہوئی ہین اور انکا طبیعی وضع سے تغیر ہوگیا ہی اور ایلاؤس یعنے منہ سے پاخانہ آنے کے مرض کے بہت سے اعراض کا موجب ہوگا اذیت سے اور کرب سے اور پاخانہ کی قی آنے سے لیکن جب تنہا آنت کیسے مین بے پاخانہ کے جاتی ہی تو اسکے اندر کو چلے جانا اور پاخانہ کا باہر نکلنا آسان ہوتا ہی اور انشقاق کا سبب یا تو پھسلانیوالی رطوبت ہوتی ہی یا لٹکاؤ کرنیوالی ہوتی ہی کہ جھلی مین لٹکاؤ کر دیتی ہی اور مجرے کو تر کر دیتی ہی کہ اسکا معین ہوتا ہی کودنا کیونکہ کودنیکے وقت اس جھلی مین کی گھرے ہوئے اعضا نیچے کو زور سے حرکت کرتے ہین بس جھلی کو پھاڑ ڈالتے ہین یا ثقبہ کو کشادہ کر دیتے ہین یا سخت آواز کیونکہ چیخنے کے لیے سانس کا رکنا اور ہوا کا بند ہوجانا لازم ہوتا ہی اور اسے جھلی کے کھنچاؤ کی شدت اور خود بند ہوا سے اوپر جھلیوں کا تشنج اور

حجاب عاجز کا پھیلاؤ لازم ہوا کرتا ہی اور یہ انھین سے ہین جو فتق کے ہونے پر معین ہوا کرتے ہین یا گر پڑنا اس جھلی مین کے گھرے اعضا کے نیچے وار کی حرکت کے زور سے اور جسقدر کہ بلند مقام سے گرنا ہوتا ہی اسیقدر فتق پر معین ہوتا ہی یا سخت قے اُس سبب سے کہ اسے سانس کا رکنا اور رہوار کا بند ہو جانا لازم ہوا کرتا ہی یا زور کی ریح کھنچاؤ کرنیوالی جھلی کو اطراف کی طرف یا جماع کیونکہ جماع ایک حرکت ہی اور حرکت فتق پر آنتون اور ثرب کی جھلی میں ان طرفون مین اور جہتون مین کھنچاؤ کرنے سے اعانت کرتی ہی کہ جن کی طرف حرکت سے اپنی وضع کے متغیر ہونے کے وقت میلان کرتی ہی اور اسلیے کہ حرکت کو دل کا اور اسکے اطراف کا گرم کر دینا لازم ہوا کرتا ہی اور اسوقت بہت سی ہوا ر کے استنشاق کے لیے جھلی کا کھنچاؤ ناچار پڑتا ہی خاص امتلا ر پر کیونکہ اسوقت میں آنتین شدت سے بوجھل ہوتی ہین پھر ان جھلیون مین سب طرف کو کھنچاؤ کرنا بہت شدت سے ہوتا ہی اور اسلیے کہ امتلا ر فضلون کی کثرت سے اور نفخ کی پیدائش کی کثرت سے جھلی کی ترطیب مین زیادتی کرتا ہی یا وہ جماع جس مین مرد کے اوپر عورت ہو کیونکہ عورت کا اوپر چڑھنا جھلی مین نچوڑ اور کھنچاؤ کا موجب ہوتا ہی اور منی کا اوپر وار کو جانا نیچے وار کے جانے سے بڑھکر دشوار ہوتا ہی اور اسوقت مین زور کے دفع کرنے کی احتیاج پڑتی ہی اور اسوقت یا تو منی سے بہت یا سب کی سب یکبارگی نکلی گی اور اسے منی کے مجرے مین کی بہت سی کشادگی لازم ہوتی ہی اور اسے جھلی کے جرم مین کھنچاؤ اس مقام پر لازم ہوتا ہی جہان منی کا مجرا یکبارگی شدت کے کھنچاؤ سے کشادہ پڑ گیا ہو اور یہ باوجود عورت کے بوجھ سے دباؤ پڑنیکے اور بہت سی ہوا ر کے جذب کیے جانیکے اور پیاپے جذب کے دل اور اُسکے اطراف کے گرم کرنے سے فتق پر معین ہوتا ہی لیکن بہت سی ہوا ر کے جذب کرنے کا تو سبب بیان ہو چکا ہی لیکن جذب کے پیاپے ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ سبب کا پیاپے ہونا مسبب کے پیاپے ہونے پر زیادہ معین ہوتا ہی یا رک رہنا ثقل کا کیونکہ ثقل باوجود جھلی مین کھنچاؤ کرنے کے آنتونکو بھی بوجھل کر دیتا ہی بس طبیعت سے فتق کے مقام پر میلان کر آتی ہی یا رک رہنا ریح کا کیونکہ ریح جھلی مین آنیکے سب طرف کھنچاؤ کے سبب سے کھنچاؤ کرتی ہی **علاج** فتق والون پر پیٹ بھر کھانا اور قوی حرکت کرنا یہانتک کہ چیخنا اور پھاندنا اور جماع حرام ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور انسے بدتر یعنے حرکت سے اور اوچھلنے سے اور جماع سے وہ ہی جو پیٹ کے بھرے ہوے پر ہو اور یہ ظاہر ہی پھر اگر جماع سے چارہ ہی نہو اور اسیطرح پر جماع کی سوا ان چیزون مین سے کہ بیان ہو چکی ہین تو باندھنے کے بعد یعنے فتق کے مقام کے باندھنے کے بعد مشہور پٹی سے اور پٹی ایسی جو گھنٹی یا نے کھنٹی پٹی ہوتی ہی کہ جس کا خلا ہوا سرا اندر وار کیطرف پھیر دیا جاتا ہی اور اسکے کونے فتق دونون سرون کے سمٹے رہنے پر معین ہوا کرتے ہین اور رو کے جانیکے نفخ پیدا کرنیوالی غذاؤن سے اور بہت پانی پینے سے کیونکہ پانی باوجود آنت کو لبنے بوجھل کر دینے کے تر کر دیتا ہی اور پھسلنے پر معین ہوا کرتا ہی اور لٹکاؤ کرنیوالی

چیزون سے سارہتا ہے کیونکہ یہ چیزین پھسلنے پر معین پڑتی ہین یہانتک کہ حمام سے پھر جب کھانا کھا چکے تو چت
لیٹا رہے بعد کھا چکنے کے اسلیے کہ یہ ہیئت جھلی کی جہت مین آنتونکے اور ثرب کے پھر جانے پر مدد دیتی ہی اور جھلی پر سے
کھانے کے بوجھل آنتون کے دباؤ کو دور کر دیتی ہی اور بیٹھنے اور کھڑے ہونیکے وقت فتق کو باندھے ہوے رہے کیونکہ
ان دونون مین احشا نیچے کو ہو جاتے ہین اور اپنے بوجھ سے جھلی کو دباتے ہین اور شق کے پھر لانے مین کوشش کرتا رہی
اگر ممکن ہوا اور نہین اور اگر نہ ممکن ہوا اور یہی بہت ہوا کرتا ہی تو اسکی حفاظت کرتا رہے تاکہ بڑھ نجائے
اور اسکے پہلے ہنے پھر لانی اور زیادتی کی حفاظت کے پہلے اسمین کی نفوذ کرنیوالی چیز پھیر دیجائیگی اگر آنت ہو یا ثرب ہو
کیونکہ ان دونون کا شق درمیان مین رہنا اس چیز مین سے ہی جو دائے سبکے ساتھ کشادگی کی موجب ہوتا ہی یا
تحلیل کر ڈالی جائیگی وہ چیز جو نفوذ کیے ہوے ہی پانی ہی یا ریح ہی اور اسکا مادہ روک دیا جائیگا وہ پانی اور ریح
جو ان دونون کو مدد دیتی رہتی ہی اور انمین زیادتی کیا کرتی ہی جید تدبیر سے اور استفراغ سے
یعنے اس رطوبت اور پانی کے استفراغ کرنے سے کہ ریح کی تولید کرتا ہی اور اس ہر ایک چیز سے پرہیز کرتا ہی کہ
جیسے ہم بیان کر چکے ہین اور پھر لانیوالی دوائین کہ وہی قبض رکھنے والی ہین جو خشکی کرتی ہین اور لٹکاؤ کرنیوالی
رطوبت کو دور کرتی ہین اور عضو کے اجزاء کو سمیٹتی ہین اور اسے اسکی ہیئت پر روکے رہتی ہین اور
لس والی مین کیونکہ یہ اپنی چپچپاہٹ کے سبب سے شق کے دونون سرون کے ملجانے پر معین ہوتی ہین
مثل جوز سرو کے اور اسکے چھلکون کے اور اقاقیا کے اور گلاب کے زیرے سے اور پھٹکری اور سماق کے
اور مازو کے اور انار کے چھلکون کے یہ باریک پیسی جاوین کی یا ان مین کے بعضی بعضی لس والی چیزونکے
ساتھ مثل انزروت کے اور ایلوے کے اور کندر کے اور کاندر کے اور گوگل کے اور اقاقیا کے پانیون اور ردی
اور جھلی کے سریش مین گوندھی جاوینگی اور نیمگرم لگائی جاوینگی اور کبھی مدد دیجاتی ہی پھر لانے پر یا بڑھنے سے حفاظت
کرنے پر داغنے سے کیونکہ داغنے سے قوی خشکی کرنے کے سبب سے جھلی مین سب طرف سے تشنج عارض ہوتا ہی پس تنگ ہو جاتی ہی
اور یہ بھی ہی کہ جب جھلی جل جاتی ہی اور سمٹ جاتی ہی تو سخت پڑجاتی ہی اور اسمین سے وہ لٹکاؤ کرنے والی رطوبت کہ
پھٹنے اور کشادگی کے ہونیکی قابلیت پیدا کرتی ہی جاتی رہا کرتی ہی تحلیل کرنیوالی دوائین وہین مائیت کی
اور ریح کی جو اسمین ہے کے مادے کے تحلیل کرنے کے لیے بیان ہو چکی ہین زقی اور طبلی استسقے کے اور
اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی داغنے کی دونون قسمون مین لیکن مائی مین تو اسلیے کہ داغ نہایت مرتبہ خشکی
پھیلاتا ہی اور رطوبت کو چوس لیتا ہی لیکن ریحی مین تو اسلیے کہ داغ ریح کو لطیف کر دیتا ہی اور اسے رقیق کرتا ہی
اور فنا کر ڈالتا ہی اور اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی ریحی مین اور مائی مین تریاق اور مثرودیطوس امثال کی گرم
تحلیل کرنیوالی معجونون مین سے حدیہ اور ریاح اقر سے اور یہی برآمدگی ہی کہ تنور بدن کو عارض ہوتی ہی

اور اس سے اسکی شکل خراب ہوجاتی ہی اور اسکا سبب پیٹھ کی گریون کا اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہی کیونکہ گریان
جب اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہین اور ایک جانب کو جھک آتی ہین تو اس جانب مین بر آمدگی یعنے کوبڑا اور اسکے مقابل
مین گڑھاؤ اور سکڑنا لازم آتا ہی تو لازم کے نام سے ملزوم نامزد ہوگا اور ریاح افرسہ فرسہ لغت مین ریح ہی کہ گردن مین
آجاتی ہی تو وہ اسے باریک کردیتی ہی اور طبیب ریاح افرسہ کہتے ہین اور مصنف کے نزدیک ریاح غلیظ ریاح ہین کہ
دونون پیرون کی ہڈیون مین محتبس ہوجاتے ہین اور ان ہڈیونکو ٹیڑھا کردیتے ہین جسطرح جیسے کہ پٹھون مین کے محتبس ریاح
ان اعضا کو ٹیڑھا کردیتے ہین کہ جنمین یہ پٹھے ہوتے ہین مثل اعقال یعنے ریحی تشنج کے اور بعضونکے نزدیک
اس حدبہ کو ریاح افرسہ کہتے ہین جو اس غلیظ ریح سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ گریون کے نیچے بند ہوتی ہی اور انمین کھنچاؤ
کرتی ہی اور انھین انکے مقام سے ہٹادیتی ہی یہ عارض ہوتا ہی یعنے حدبہ اور ریاح افرسہ بہت لڑکون کو جب کہ وقت سے
پہلے کھانا کھلائے جاتے ہین تو انکے مواد کچے ہوجاتے ہین انکی قوتونکے ضعیف ہونیکے سبب سے کھانا انکے ہضم کرنے سے
پھر ہضم نہین ہوتا ہی اور ان سے پیدا ہوتے ہین یعنے کچے مواد سے غلیظ رطوبتین اور ریاح پس وہ گریونکی
طرف میلان کرتے ہین اور دونون پاؤن کیطرف انکے پٹھے اور رودے اور جوڑون کے ضعیف ہونیکی وجہ سے
اور غذا کی بعضے نالیون کے بند ہونے سے حدبہ والے شخص کی پنڈلی باریک پڑجاتی ہی اسواسطے کہ گریون کے
ہٹ جانے کے وقت بڑی رگ کہ پیٹھ بھر پر پھیلی ہوئی ہی کھنچاؤ کرتی ہی پس اسکی تجویف تنگ پڑجاتی ہی اور جنا
اعضا کی غذا کہ اسمین سے آتی ہی انکی کھانے کی مقدار بھر کے خون کی گنجائش نہین رکھتی ہی اور جب اسمین غذا
تھوڑی ہوجاتی ہی اور جو عضو کہ اسکے اوپر ہوتا ہی اپنے مکان بھر اسمین سے غذا لے لیا کرتا ہی پس دونون
پنڈلیان اس سے اپنے دور ہونیکے سبب سے کم غذا رہجاتی ہین اسلیے کہ اس رگ کی وہ شاخین جو انکی طرف
آتی ہین اوپر کے اعضا کے غذا کو انھین سے جذب کرلینے کے سبب سے خالی ہوا کرتی ہین اور اس رگ کی کھنچاؤ
کرنے کے وقت اسمین کی اوگی ہوئی شاخین کھنچاؤ کرتی ہین پس انکی لنبان بڑھجاتی ہی اور چوڑان گھٹ جاتی ہی
اور انکے مجرے پورے بند ہونے سے یا کم بند ہونے سے بند ہوجاتے ہین اور حدبہ اور ریاح افرسہ کا سبب تو
بادی یعنے خارجی مثل مار کے یا گر پڑنیکے ہوتا ہی کہ گریان اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہین یا بدنی ہوتا ہی مثل مفلجہ
رطوبت کے کہ صفاقونمین اور بندونمین ڈھیلا کردیتی ہی پس گریان اس رطوبت کے جہت مین میلان کرآتی ہین
یا تشنج پیٹھ کے اطراف مین اس جہت مین کہ جس مین تشنج پیدا کرنے والی رطوبت ہوتی ہی پس پیٹھ کا وسط
ضرور اس جہت کی ضد مین میلان کرآتا ہی اور جب گریا پیچھے وار کو میلان کرآتی ہی تو موخرین کب ہوتا ہی اور اگر آگے وار کو
میلان کرتی ہی تو مقدم کب ہوتا ہی اور تقصع کہلاتا ہی اور کبھی ایکطرف کو میلان کرآتی ہی اور اسے التواء کہا جاتا ہی یہ ظہر
کے سبب ہین لیکن ریاح افرسہ کے تو سبب یہی ہین کہ ریاح کے پیدا کرنیوالے ہوتے ہین علاج پھسلانی والی رطوبت کا

(علاج) استفراغ

استفراغ اور مزاج کی تعدیل اور گریونکا پھیر دینا ہی ہاتھ سے یا سینگیون کے لگانے سے اور فالج کے علاج کرنے سے
علاج لیے جائینگے سینگون کے اور تیلون اور مالشون وغیرہ سے طلاون سے اور لیپون سے **وجع الظہر**
مچھلیون مین اور روترون مین ہوتا ہی کہ پیٹھ کے اندر وار باہر مین گرد اگرد پھیلے ہین کبھی ہوتا ہی بلغم کے سبب سے کہ غلیظ
کھنچاؤ کرنیوالا ہوا کرتا ہی اور ٹھنڈک کے سبب سے کہ پیٹھ مین آجاتی ہی اسکے مزاج کے ٹھنڈے پڑجانے سے
اور اسکا اکثر ازار کے باندھنے کے مقام پر ہوتا ہی کیونکہ یہ مقام دل سے اور کلیجے سے زیادہ دور ہوا کرتا ہی اور
یہ پہچانا جاتا ہی شدت پکڑنے سے ساکن ہونے کے وقت تحلیل کرنے والی حرکت کے نہونے کے سبب سے
اور رات کو اسی سبب سے اور ہوا کی ٹھنڈک کے سبب سے اور جاڑے مین ہوا کی ٹھنڈک کے سبب سے
اور لمس کے ٹھنڈے ہونے سے اور کبھی مشقت کے سبب سے ہوتا ہی مثل بوجھ اٹھانے سے یا حرکت سے
شدید حرکت سے یا جماع سے جبکہ اس سے مادے کی ریزش پیٹھ کی طرف عارض ہوتی ہی یا بعضے پاس کے
احشار کی طرف انکے گرم کرنے سے اور تلطیف سے کرنے سے اور تحریک کرنے سے مشقت سے یا گردمین کے
ضعف کے سبب سے کیونکہ یہ ضعف مشارکت کی وجہ سے کمر کے ضعف کا موجب ہوا کرتا ہی پھر ذرا سی
اذیت دینے والے سبب سے اذیت پاتی ہی یا ورم کے سبب سے گردے مین کے اور اسکی حرارت کے
سبب سے کہ گردے مین سوء مزاج اذیت دینے والا پیدا ہوجاتا ہی یا اور درد کے سبب سے مثل پتھری کے
اور اپنی علامتون سے پہچانا جاتا ہی اور کبھی امتلار کے سبب سے ہوتا ہی شدت کی امتلا کے سبب سے
کہ پیٹھ پر کی پھیلی ہوئی بڑی رگ مین ہوتا ہی اور اسمین کھچاؤ کرتا ہی جیسا کہ حیض یا نفاس خون کے
بند ہوجانے کے وقت عارض ہوا کرتا ہی یا منی کے رک رہنے کے وقت جماع کو عرصہ ہوجانے سے کیونکہ
اکثر منی کا مادہ وہی خون ہوتا ہی جو کلیجے سے اجوف نازل کی طرف آتا ہی کہ پیٹھ پر پھیلی ہوتی ہی
پھر وہ خون اجوف نازل مین سے دونون گردون مین آتا ہی اور اسمین مائیت سے صاف ہوجاتا ہی
پھر دونون گردون مین سے اس نالی مین جاتا ہی جوان دونون مین اور فوتون مین ہوا کرتی ہی اور یہی
اجوف نازل ایک بڑی رگ ہی کہ جس مین بہت سی موٹر ہوتے ہین پھر اسمین سے دونون فوتونمین آتا ہی
اور یہ خون دونون گردون مین اور اس رگ مین اور دونو فوتونمین منی کے ساتھ ملجایا کرتا ہی اور اسکی
طبیعت پر مستحیل ہوجاتا ہی اور یہ سب منی ہوجاتا ہی اور منی کے رکنے کے وقت اجوف جھک آتی ہی اور کھنچاؤ کرتی ہی
اور اذیت پاتی ہی اور پہچانے جاتے ہین یہ سب اپنے سببکے پہلے ہونے سے اور لنبا نمین درد کے پھیلنے سے گردہ کے
سرے سے کہ جسپر اجوف ٹیک کیے ہوے ہی اور ازار باندھنے کے مقام کے آخر تک اور امتلار کی علامتون سے
بعضے دموی امتلار کی اور کبھی ہوتا ہی ثقل کے رک رہنے کے سبب سے کیونکہ ثقلی مزاحمت کرتا ہی پیٹھ کی اذیت دینے والی

وجع الظہر

مزاحمت سے اور اسکے جاتے رہنے سے جاتاہی علاج لیکن بلغمی کا تو بلغم کا استفراغ ہی جب ایارج کے منقے کر اندر انکے
پھل کے اندر کی زرد چیز سے قوی کی گئی ہو پینے کی جبن بلغمی کیے گئے بزوری سکنجبین اصل السوس یعنے میٹھی کے پانی کے
ساتھ یا عنصلی سکنجبین جڑون کے شربت کے ساتھ یا اجمود کا پانی بزوری سکنجبین کے ساتھ یا خیسانده کلے
چنے کا اور ریح گرم پانی مین تاکہ دوا کی قوت بہت سی نکلے اسے چھانا ہو عنصلی سکنجبین پر غذا ئین مرغ کے جوزے اور
اور کبوترون کے کلیان نکلے ہوے یٹھے یا سوے کالی جنون کے ساتھ اور ناگرون سال بھر تک کے بکریکے گوشت کے
ساتھ تیل کٹھ کا تیل یا سوسن کا تیل یا تلی کا تیل اور کمر کی مالش سخت کپڑے سے کیجاے گی تاکہ گرم ہوجاے اور اسمین سے
تکاثف جاتا رہے اور مسام کھل جائین اور مادہ پتلا پڑجاے اور تدہین کیجائیگی اسکے بعد بعضی جربیون سے اور گرم
تیلون سے تاکہ اسکی تاثیر زیادہ قوی ہوجاے اور جو درد کہ بڑی رگ کے امتلاء کے سبب سے ہوتا ہی تو اسے
اسیوقت فصد اچھا کردیتی ہی یا جماع اگر منی کے رک جانے کے سبب سے ہوتا ہی جو کہ مشقت کے سبب سے یا جماع کی
افراط کے سبب ہوتا ہی تو علاج وہ ہی جو ہمنے اس شخص کی تدبیر مین بیان کیا ہی کہ جس نے جماع کی افراط کی ہی
تسخین اور ترطیب اور آرام دینے اور تفریح کرنے اور تقویت کرنے سے اور جو کہ گردونکے مرضونکے سبب سے
ہوتا ہی تو وہ ہی جسے ہمنے گردے کے علاج مین بیان کیا ہی طرفی عضوون کے مرض دوالی یہ پانوکی
رگونکی کشادگی ہی پنڈلی سے اور قدم سے اور اکثر فقط پنڈلی کو عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ ان مین کثرت سے سوداوی
خون گرا کرتا ہی اسلیے کہ یہ خون اپنے دموی ہونے کے سبب سے دور کے اطراف مین میلان کرتا ہی اور سوداوی ہونے
کے سبب سے نیچے کو حرکت کرتا ہی لیکن نرا سودا تو اپنی خشکی کے غلبہ کے سبب سے اور غلاظت کی کثرت کے سبب سے
یہان تک بہ آنے کی قابلیت نہین رکھتا ہی یا بلغمی کیونکہ یہ خون بھی اپنی غلاظت کے سبب سے نیچے وار کو میلان کرتا ہی
یا نرا خون کہ خالص ہی سودے سے اور بلغم سے لیکن غلاظت سے خالی نہین ہوتا ہی اور نہین تو نیچے وار کو حرکت نکرتا
اور خلاصہ یہ ہی کہ اس مرض کا مادہ عفونت سے خالی نہین ہوا کرتا ہی اور نہین تو ضرور قرحہ کے پڑجانے کا
اور خفیف ورمون کے ہوجانے کا موجب ہوتا اور مواد مین فرق کیا جاتا ہی ان کی علامتون سے اور
رنگ سے اور اگلی تدبیر سے علاج مادے کی پیدا کرنیوالی ہر ایک چیز سے پرہیز ہی کہ وہ مادہ اس
مرض کا پیدا کرنے والا ہی سوداوی خون سے اور بلغمی سے اور نرے خون مین فصد ہی دونون ہاتھونکی
بدن کے تنقیہ کے لیے اور مخالف جہت سے مادے کے استفراغ کے لیے اور قی کا بہت کرنا کیونکہ قی
مواد کو مرض کی جہت کے خلاف مین جذب کرتی ہی اور خون کو غلیظ فضلون سے پاک کرتی ہی اور سودے کا
اور بلغم کا استفراغ ایارج فیقرا سے اور حجر ارمنی کا کرتی ہی اور یہی حال افتیمون کے جوشاندہ کا ہی یا اسکی
گولیون کا ماء الجبن کے ساتھ یا تنہا افتیمون ماء الجبن کے ساتھ یا تازے دہوے دودھ کے ساتھ

دوالی

علاج

پھر اگر جا تا رہے اور نہین تو کشادہ رگونکے نکالنے کی طلب ہے اور گوشت سے احتیاج پڑے گی اور انکے شق کرنے کے لبنان مین نہ چوڑان مین اور نہ اریب مین تاکہ بھاگ نجائین اور سکڑ نجائین اور شق سے خلاف جہت مین خونکے جم جانے پر نہ پہونچادین اور انمین کی چیز کے بہادینے جس قدر کہ ممکن ہو اور کشادہ رگون کا چیر ڈالنا فقط اس لیے اختیار کیا گیا ہی تاکہ انمین سے غلیظ خون بہت سا نکل جاے یا بالکل ان کے کاٹ ڈالنے کی اور داغدینے کی اسکے بعد تا کہ خون بند ہوجاے پھر قابض دواؤن کا استعمال کیا جائیگا پنڈلی پر اور قدم پر تاکہ اسکی پیدائش کی مانع ہون یعنے دوالی کے پیدائش کی دوسری بار کہ اون کے عضو کو جمع کرنے سے اور مجرون کو تنگ کرنے سے پھر غلیظ مواد اُن مجرون پر ریزش نکر سکین اور اکثر اوقات اس سے خوف کیا جاتا ہی کاٹ ڈالنے سے جبکہ خون سوداوی ہوتا ہی مالیخولیا اور سوداوی مرضون کے پیدا ہوجانے کا کیونکہ اس سودے کا جو اس عضو کی طرف مندفع ہوتا تھا اور تحلیل ہوا کرتا تھا سیلان منقطع ہوجاے گا تو ضرور اس عضو سے دوسرے مقام کو بھر جاے گا پھر اگر دماغ کی طرف پھر کر جائیگا تو مالیخولیا پیدا کردے گا اور اگر اور عضوون کی طرف بھر جاے گا تو اور سوداوی مرض پیدا کردیگا

داءالفیل یعنی فیل پا

داءالفیل قدم اور پنڈلی مین کی زیادتی ہی یہان تک کہ ہاتھی کے پاؤن کے مشابہ ہوجاتا ہی موٹا پے مین اور اسکا سبب سودے کے کثرت ہی جو رگون سے گوشت مین نفوذ کرتا ہی اور اسے گوشت پی جاتا ہی جیسا کہ غذا کو پی جاتا ہی اور کبھی متقرح نہین ہوتا ہی جبکہ اسکی پیدائش غلیظ بلغم سے ہوتی ہی اور کبھی متقرح ہوتا ہی جب کہ جلے ہوے غلیظ سودے سے ہوا کرتا ہی اور اس سے خورے کا ڈر کیا جاتا ہی جبکہ مادہ سڑ جاتا ہی اور اسکی خباثت اور فساد زیادہ ہو جاتا ہی اور کبھی عضو کے قطع کرنے کی احتیاج پڑتی ہی تاکہ فساد باقی اعضا مین نکر جاے اور یہ دوالی سے بڑھکر ردی ہوتا ہی اسلیے کہ اسکا مادہ زیادہ لطیف اور دوالی کے مادے سے بڑھکر حاد ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے رگون سے گوشت مین نفوذ کرتا ہی اور اسلیے کہ اسکا مادہ گوشت مین پیا ہوا ہوتا ہی پس اس تک دواؤن کی قوتین نہین پہونچتی ہین جس طرح سے دوالی کے مادے تک پہونچتی ہین اور اس لیے کہ دوالی کے مادے کا فصد سے اور ان رگون کے شق کرنے سے کہ جنمین ہوتا ہی نکالڈالنا ممکن ہوسکتا ہی برخلاف داءالفیل کے مادے کے اور اسکا مستحکم اچھا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ مادے کے غلیظ ہونے کے سبب سے تحلیل کرنے سے اسکے مادے کا تحلیل جانا ممکن نہین ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ جو چیز اسکی تحلیل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہی اگر وہ حرارت مین ضعیف ہوتی ہی تو اسکی تحلیل ضعیف ہوتی ہی اور مادے کے نکال دینے پر قوت نہین رکھتی ہی بلکہ اکثر اوقات مادے کو پگھلا دیتی ہی اور اس مین تخلخل کردیتی ہی اور اسی حرکت دیتی ہی پس اسکی تری کو بڑھا دیتی ہی اور اگر اس چیز کی حرارت قوی ہوتی ہی تو وہ مادے کو ردی حاد قرحہ ڈالنے والی کیفیت پر بدل دیتی ہی اور نہ دوا ڈالے

استفراغ سے اسلیے کہ گاڑھے ارضی مادے کا جذب اوپر کو نیچے کیطرف سے اور اسکا چڑھانا نہایت مرتبہ دشوار ہوتا ہی خاص
جسوقت مین گوشت مین پیا ہوا ہوتا ہی اور خفیف قوی دوالی کے علاج کا محتاج ہوا کرتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی

علاج

علاج دونون ہاتھون کی فصد سے اور رسوے کے استفراغ سے ابتدا کیجائیگی پھر قبض کرنے والی دوائون کا اس سبب سے
کہ بیان ہو چکا اور بندش کا استعمال ہوگا پٹی سے نیچے سے اوپر وار تک اور نہ چلے گا اور کھڑا ہو گا مگر اس حال سے کہ
پانون کی پٹی سے بندھا ہو گا اسلیے کہ حرکت مواد کو نیچے کی طرف مائل کرتی ہی اور حرارت کو ہیجان دیتی ہی اور اسے تیز کرتی ہی
پس وہ مواد کو پانون کی طرف جذب کر لیتی ہی اور پانون مواد کو اپنے ضعیف ہونے کے سبب سے قبول کر لیا کرتا ہی اور
اکثر دوالی اور داء الفیل بوجھ اٹھانے والون کو اور بادشاہون کے حضور مین کھڑے رہنے والون کو اور دوڑنیوالون کو

اوجاع المفاصل یعنے جوڑون کے درد

عارض ہوا کرتے ہین اسلیے کہ ان لوگون مین مادے نیچے اُترتے ہین خاص گاڑھے ارضی مادے **اوجاع المفاصل** یعنے جوڑون کے
درد اثر قبول کرنے والا سبب اس مرض مین وہی عضو کا قابل ہونا ہی یا تو خلقی ضعف کے سبب سے مثل غذا کو پہونچنے کے
اور جوڑون کا یہی حال ہی اسلیے کہ انکے اجزا کے دور دور ہونے سے ان کے مزاج مین استحکام نہین ہوتا ہی پس
ہر ایک جزو دوسرے مین اثر کرنے کی قوت پر قدرت نہین رکھتا ہی اور اسے انکی قوتون کا ضعیف ہونا لازم ہوا کرتا ہی
اور اپنے اوپر کی وارد چیز کو انکا قبول کر لینا بہت ہوا کرتا ہی یا اپنے سوءمزاج کے سبب سے اسلیے کہ ضعف فقط یا تو
سوءمزاج سے ہوتا ہی یا سوء ترکیب سے ہوتا ہی اور اسکا اکثر ٹھنڈا ہوتا ہی اسلیے کہ وہ ساری اجزا کہ جن سے جوڑون کی
ترکیب ہوئی ہی ٹھنڈے ہین کیونکہ ٹھنڈک باوجود ضعف کی موجب ہونے کے اپنے ساتھ تحلیل ہونیوالی چیز کے
تحلیل ہونے کو کم کر دیتی ہی پس وہ بہت ہو جاتی ہی اور اسی وجہ سے جوڑون کے درد ہوتے ہین اور شدت پکڑتے ہین
یا جاذبہ کی حرارت کے سبب سے اسلیے کہ حرارت باوجود ضعف کے موجب ہونے کے مواد کو بھی جذب کراتی ہی خاص
جبکہ اسکی مدد درد کرتا ہی یا حرکت مدد کرتی ہی پس بیشک اسوقت مین جذب ضرور بہت ہو جاتا ہی یا اپنے نیچے
وار پڑنے کے سبب سے اسلیے کہ سارے جوڑ سارے عضوون کے نیچے ہوا کرتے ہین اسطرح پر کہ مادہ طبیعت سے
انکی طرف حرکت کرے اسلیے کہ جو جوڑ جوڑون مین سے نیچے ہوا کرتا ہی اس درد کا عارض ہونا اسکے لیے بہت
ہوا کرتا ہی اور فاعل یعنے اثر کرنیوالا سبب وہ سوءمزاج ہوتا ہی اسلیے کہ درد کے سارے سببون مین سے سوءمزاج ہی
یا تو سارے بدن مین کا تو جوڑون مین بھی ہوگا اور انہین اپنے سوءمزاج کے سبب سے درد پیدا ہوگا نہ عام سوءمزاج کے
سبب سے یا رئیس عضوون مین کا اور یہ سوءمزاج جوڑون کے درد کا موجب ہوتا ہی جبکہ اس سے وہ مادہ پیدا
ہوتا ہی جو درد کو پیدا کرتا ہی پس یہی مادہ سبب اور اصل ہو جاتا ہی سادہ ہوتا ہی یا مادی قوام والا ہوتا ہی مثل خلط کے
یا بے قوام کا ہوتا ہی مثل بسیط ریح کے یا مرکب کے دو خلطون سے یا تین خلطون سے یا چارون خلطون سے اور
اسکا اکثر بلغم یا صفرے سے ہوتا ہی اسلیے کہ بلغم غلیظ اوپر چپکا ہوتا ہی اور جوڑ ردون سے اور سخت مضبوط جھلیون سے

گھرے ہوتے ہین پھر بلغم کو انمین نفوذ کرنا بن نہین پڑتا ہی مگر نادر طور سے اور صفرا اپنی رقت اور حدت کے سبب سے
جوڑون مین رک نہین سکتا ہی بس دونون آپسمین مرکب ہو جاتے ہین تو بلغم کیلیے صفرے کے سبب سے رقت او سیلان عارض
ہو جاتا ہی اور صفرے مین بلغم سے غلاظت آجاتی ہی پھر ان دونون سے نفوذ کر جانا اور بند ہو رہنا ہونے لگتا ہی پھر کچے
سے اسلیے کہ بلغم کا سیلان اگرچہ جوڑون کیطرف کم ہوا کرتا ہی مگر اس سے وجع مفاصل یعنے جوڑون کے درد کا
حاصل ہونا باقی خلطون کے نسبت مین بہت ہوا کرتا ہی پھر خون سے اسلیے کہ خون کا جوڑون کی طرف نفوذ کرنا
یا رگون سے یا انکے سوا سے ہوتا ہی لیکن رگون کی طرف سے نفوذ کرنے کا سبب تو یہ ہی کہ یہ ہڈیونکے پاس بہت کم
ہوا کرتی ہین لیکن اور راستون سے نفوذ کرنے کا تو سبب یہ ہی کہ خون جب رگون سے نکلتا ہی تو جم جاتا ہی پھر اسے
جوڑون مین نفوذ کرنا بن نہین پڑتا ہی مگر نادر طور سے مگر پھر صفرے سے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور اسلیے
کہ عضوون سے اپنی شدت کے ضرر کرنے کے سبب سے زیادہ قریب کی راہ سے مندفع ہو جاتا ہی بس جوڑون تک
نہین پہونچتا ہی بس اسی سبب سے نہایت نادر ہوتا ہی اور نادر سودے سے ہوتا ہی اسلیے کہ سودا اپنی غلاظت اور
ارضیت کے سبب سے جوڑون مین نفوذ نہین کرتا ہی بلکہ سودا جب جوڑونکے پاس آجاتا ہی تو وہین پر رہجاتا ہی
اور اس مقام مین ورم کو پیدا کر دیتا ہی بس ان دلیلون سے معلوم ہو گیا کہ وجع مفاصل کی پیدائش بہت بلغم سے
ہوا کرتی ہی اور اولی یعنے مادی سبب جبکہ فاعل سبب مادی ہوتا ہی سادہ نہین ہوتا ہی وہی مجرونکی کشادگی
پیدائشی یا کسی عارض امر کے سبب سے مثل تفتیح اور ارخا اور ترطیب کرنے والی دواؤن کے اسلیے کہ مجرے
جب کشادہ ہوتے ہین تو انمین آنے والی چیز کا آنا آسان ہو جاتا ہی یا ایسے مجرون کے پیدا ہو جانے کے سبب سے کہ
غیر طبعی ہین پہلے تھے انھین پیدا کر دیا ہو حرکت نے اسلیے کہ حرکت عضو کو سبک کر دیتی ہی اور اسمین سے قبض
اور تکاثف کو دور کر ڈالتی ہی یا تحلل نے اسلیے کہ تحلل تکاثف اور سختی کے دور کر ڈالنے سے اس مین
سوراخ اور چھید پیدا کر دیتا ہی یا ڈھیلے پڑ جانے سے اسلیے کہ جب عضو کے ریشون کی بناوٹ ڈھیلی پڑ جاتی ہی
تو اس مین سوراخ ہو جاتے ہین یا نحیف ہو جانے سے اس لیے کہ اصلی عضوون کے بعضون کے ساتھ
بعضون کی ترکیب مین ایسے سوراخون کا ہونا ضروری ہی کہ جنھین گوشت بھر لیا کرے اور نحیف
پڑ جانیکے وقت یہ سوراخ گوشت سے خالی ہوتے ہین اور انمین مجرے ظاہر ہو جاتے ہین اور اکثر یہی خلط کہ
پیدا کرنے والی وجع مفاصل کے ہین دوسرے یا تیسرے ہضم کے فضلون سے پیدا ہوتے ہین لیکن پہلے ہضم سے
نہ پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ پہلے ہضم کے فضلے خواہ مثل ثفل کے طبیعی ہون یا مثل اُس بلغم اور صفرے کے
جو معدے مین ہین پیدا ہوا کرتے ہین غیر طبیعی ہون آنتون مین جایا کرتے ہین اور نکل جاتے ہین اور چوتھے ہضم کے
فضلونسے نہ پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ اس کے فضلے جوڑون کے پاس کے اعضا مین اور ہڈیونمین نہایت [illegible]

ان مین سے اس درد کا پیدا ہونا ممکن نہین اور جو کہ اور عضوونکے پاس ہوتے ہین تو انکا جوڑون کیطرف جانے سے باہر وار کیطرف
جانا بہت آسان ہوا کرتا ہی لیکن منی تو اعضا مین سے رگون مین جایا کرتی ہی پس جوڑون مین ان کیطرح سے نفوذ کرتی ہی اور وجود
اسکے یہی منی قوام مین غلیظ اور چپچپی ہوا کرتی ہی اور وہ سبب کہ جسکے سبب سے جوڑون مین دردون کی کثرت ہوا کرتی ہی
وہ جوڑون کا خول دار ہوتا ہی اسلیئے کہ وہ دو ہڈیان جن کے قریب ہونے سے جوڑ پیدا ہوتا ہی ان دونون مین خلا کا
ہونا ضرور ہوتا ہی اگر جوڑ مضبوط نہین ہوتا ہی نہین تو حرکت نہو سکے گی اور یہی خلا مواد مین سے اسے قبول کر لیتا ہی
جو اسمین چلا آتا ہی اسلیئے کہ اس خلا مین اسکے دور کرنے والی قوت نہین ہوتی ہی اور نہ اس مین ایسے کسی جسم کا
حجم ہوتا ہی کہ وہ نفوذ سے مانع آسے کہ وہ خول مواد کو روک رکھتا ہی اپنے مین نفوذ کرنے والے مواد کو کیونکہ
اسے رودے اور بہت گندہ جھلیان گھیرے ہوتی ہین اور اسوقت مین ان جھلیون مین کھنچاو ہونے کے سبب سے
درد پیدا ہو جاتا ہی اور بہت حرکت کا ہوتا ہی اسلیئے کہ حرکت مواد کو جذب کر لیتی ہی اور حرکت جوڑون کے
مواد سے بھرے ہونے کے وقت جوڑون مین کے محتبس مواد مین نچوڑ کرنے کے موجب ہو جاتی ہی اور اسوقت مین
جھلیون مین اسکا کھنچاو کرنا شدت پکڑ جاتا ہی پس درد بہت ہونے لگتا ہی اور حال یہ ہی کہ جوڑون کا مزاج مین ضعیف
ہوتا ہی اسلیئے کہ جوڑون کی ترکیب مجاورت یعنے پاس ہونے کی ترکیب ہوا کرتی ہی کہ ہر جز کو دوسرے جز مین کچھی اثر
کرنے پر قدرت نہین ہوتی ہی برخلاف اور عضوون کے پس اسی سبب سے انکا مزاج ضعیف ہوتا ہی اور مزاج کا ضعیف
ہونا قوتون کے ضعیف ہونے کا مستلزم ہوا کرتا ہی پھر انکا مواد کو قبول کر لینا بہت ہوگا اور مواد کو تحلیل کر ڈالنا
انمین کم ہوگا اپنی ٹھنڈک کے سبب سے کیونکہ انکی ترکیب ہڈیون سے اور رودون سے اور جھلیون سے ہی اور یہ سب سرد ہین اور سردی
فضلون کی کمزوری کی موجب ہوتی ہی اور اسلیئے کہ جوڑ کنارے اور پہلے موقع سے دور واقع ہوتے ہین کہ پہلا موقع دہی دل ہی
اور جو اس سے دور ہوا کرتا ہی اسکی قوت زیادہ ضعیف ہوا کرتی ہی پھر وہ دفع کرنے پر اور تحلیل کرنے پر قوی نہین ہوتا ہے
اور کبھی جوڑ مین خلط کا محتبس رہنا ان پر پہونچتا ہی انکے مضطرب ہونے اور جھلیون کی مضبوطی کے سبب سے کہ متحجر ہو جاتا ہی
اور انمین گوشت اگ آتا ہی اسلیئے کہ دیر تک محتبس رہنا اور ہمیشہ تحلیل کرنیوالی حرکت کا ہونا خاص گرم مزاج کے لیئے لطیف کی تحلیل کا
اور کثیف کے جمنے کا اور باقی رہنے پر اور متحجر ہونے پر مستحیل ہو جانے کا موجب ہوا کرتا ہی خاص جسوقت مین کہ مادہ خام بلغم یا سودا ہوتا ہی
یا گوشت پر مستحیل ہونے کا موجب ہوتا ہی اگر مادہ خون ہوتا ہی اسلیئے کہ خون جب جم جاتا ہی تو گوشت نجاتا ہی اور یہی مرض ان مین سے ہین
جو اولاد کے ورثہ مین جاتے ہین اسلیئے کہ منی باپ کے مزاج پر ہوتی ہی پس بیمار مزاج مین اوجاع مفاصل کے پیدا کرنے والے فضلون کا
پیدا کرنیوالا ہوگا اور ترکیب مین جوڑون اور مجرون کا کشادہ جوڑون کا ضعیف مواد کے ریزش کرنے کے قابل ہوگا
اور مواد کی کثرت کا سبب یا تو غذائین ہین کہ اس درد کے پیدا کرنے والے مواد کی پیدا کرنیوالی ہین یا سوء ہضم ہی پس اس سبب سے فضلے
بہت سے پیدا ہوتے مین یا ریاضت کا چھوڑ دینا ہی پھر بدن مین بہت سے فضلے مجتمع ہو جاتے ہین پھر جب ان کا استفراغ نہین

ہوتا ہی تو انکی ریزش جوڑوں پر ضرور ہوتی ہی یا کھانے پر کی ریاضت ہی اسلیئے کہ پیٹ کے بھرے ہونے پر حرکت کرنا ہضم کے
ضعف کا موجب ہوتا ہی اور جوڑوں کو مادوں کے قبول کرنے کے قابل کر دیتا ہی اور فضلوں کو نیچے کیطرف جذب کر لیتا ہی
یا جماع کی کثرت ہی اسلیئے کہ جماع جوڑوں خصوصاً ہاتھ پانون میں انکے ضعیف کرنے والے حرکت کے سببسے ضعف کا موجب ہوتا ہی
پس یہ فضلوں کے قبول کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین خاص کھانے پر اس سببسے کہ حرکت میں بیان ہو چکا ہی اور عادت
جاری ہوئی استفراغ کرنے والی چیزوں کا بند کر دینا مثل حیض اور بواسیر کے خون کے اسلیئے کہ جب فضلے مجتمع ہو جاتے ہین تو انکا
جوڑوں کی طرف مندفع ہو جانا ضرور پڑتا ہی اور جوڑوں کے دردوں کے موجب ہو جاتے ہین اور ریاح اٹھتے ہین اور بخار پیدا
کر دیتے ہین اور نہار منھ پانی کا پینا ہی اسلیئے کہ اسوقت میں پانی اعضا مین نفوذ اس حال سے کرجاتا ہی کہ وہ اپنی ٹھنڈک پر
باقی ہوتا ہی کیونکہ نفوذ کی روکنے والی غذا نہین ہوتی ہی کہ اسکی ٹھنڈک کو توڑ جاے اسلیئے کہ پانی جب غذا پر وارد ہوتا ہی
تو اس سے ملجاتا ہی پس یہ غذا سے گرم ہونے کے حال مین نفوذ کرنے سے مانع آتی ہی کیونکہ اپنے گرم ہونے پر اعضا مین
نفوذ کرنے سے پٹھون کو اور دردونکو مضر پڑتا ہی اور مواد کو کچا کر دیتا ہی اور اکثر جیسے وجع مفاصل لاحق ہوا کرتا ہی ویسے
نقرس لاحق ہو لیتا ہی اسلیئے کہ جو مواد کہ پانون کی ہڈیون مین اور جھلیون مین سیلان کرتے ہین پہلے ان مین سے
رقیق نیچے وار کو بہ آتے ہین اور قدم کے نیچے وار اور اسکی انگلیون کے جھلیونمین بند ہو جاتے ہین اور نقرس کو
پیدا کر دیتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہان کے گوشت اور جلد مین کثافت ہوتی ہی اور رگین تنگ ہوا کرتی ہین
پھر ان مین کی بند چیز تحلیل ہوتی ہی مگر ان مین کھنچاؤ کرنے کے بعد اور اتصال کے جدا کرنے کے بعد یہان تک کہ
ان مین ایسے سوراخ پیدا ہو جاتے ہین کہ انسے گوشت اور جلد مین نفوذ کرنے پر قدرت ہو جاتی ہی تاکہ یہان کے
مسام مین سے تحلیل ہو جاے اور کھنچاؤ کرنے کے وقت نقرس کا درد ضرور پیدا ہو جاتا ہی اور وہ غلیظ مادے
جنکا نیچے اترنا ممکن نہین ہوتا ہی اوپر کے جوڑون مین محتبس رہتے ہین اور انسے جوڑون کے درد پیدا ہو جاتے ہین
اور بہار کی فصل مین خلطون کے حرکت کرنے کے سبب سے جوڑون کے درد بہت ہوا کرتے ہین اسلیئے کہ یہ فصل جاڑے مین کے
ٹھہرے ہوے مادون کو ہیجان مین لاتی ہی اور انھین پتلا کر دیتی ہی اور انھین بہا دیتی ہی پھر ضعیف عضوون پر
ریزش کرنے لگتے ہین خاص جسوقت مین جاڑے کی ٹھنڈک کے سبب سے ضعف کی زیادتی ہو گئی ہو اور خزان کی
فصل مین بہت ہوا کرتے ہین انکے ردی ہونے کے سببسے یعنے خلطون کے ردی ہونے کے سببسے ہضم کے فاسد
ہو جانے سے اور خلطون کی جلا دینے والی اور مواد کے کثرت کر دینے والی گرمی کی فصل کے پہلے ہونے سے اور لطیف کے
تحلیل ہونے سے اور کثیف کے باقی رہجانے سے اور دن کو گرمی کے شدت پکڑنے سے پس ان خلطونمین حدت پیدا ہو جاتی ہی
اور گرمی مین کے تحلل کے پہلے ہونے کے سبب سے حرارت کے غلبہ کے سببسے اور گرمی سے رطوبتون کے تحلیل ہو جانے
سے سوراخون اور مجرون کے کشادہ پڑجانے کے سبب سے اور اسلیئے کہ ہڈیون پر کی محیط جھلیان اپنی نرمی سے

ہڈیون سے ملی ہوئی رہتی ہین پھر مادے ان دونون مین نفوذ کرنے پر قدرت نہین رکھتے ہین پس جبکہ گرمیون کی گرمی کے
سبب سے انکی رطوبتین تحلیل ہوجاتی ہین اور سوکھ جاتی ہین تو انکا ہڈیون سے جدا ہوجانا آسان ہوجاتا ہی پس مواد کا
ان دونون مین نفوذ کرجانا آسان ہوجاتا ہی **عرق النسا** یعے اُس رگ کا درد ہی کہ وہی رگ نسا زیر سے
قعر یعنے بے ملک ایک رگ ہی کہ بائین جانب ران سے کعب قدم یعنے گٹے تک پھیلی ہوتی ہی اور یہ ایک درد ہی کہ چوتڑکے
پیچھے دار شروع کرتا ہی اور زانو تک اترتا ہی اور اکثر اوقات پانون کے گٹے یعنے جوڑ تک پہونچتا ہی اور جتنا اس درد کا زمانہ
بڑھتا جاتا ہی اتنا یہ درد نیچے کو اُترنے مین زیادتی کرتا ہی کیونکہ مادہ درد کے جذب کرنے کے سبب سے اور عضو کے نیچے ہونیکے
سبب سے اور درد کی درازی کی وجہ سے ضعف کے زیادہ ہونے کے سبب سے زیادہ ہوتا ہی اور اکثر اوقات انگلیون تک بھی آتا ہی
جبکہ مادہ اس رگ کے سر و نیز اور رشا خون پر اترآتا ہی اور مادے کی زیادتی اور کمی کے مطابق اترتا ہوتا ہی اور اس درد کے ساتھ
پانون اور ران دبلی پڑجاتی ہی مرض سے مقابلہ کرنے کی وجہ سے غذا کے جذب کرنے سے اور اسمین تصرف کرنے سے ان دونون کے
ضعیف پڑجانے کے سبب سے باوجود اسکے کہ درد کی تحلیل کثرت سے ہوتی ہی اور پانون کا موڑنا دشوار پڑتا ہی اسلیے کہ موڑنیکے
وقت وہ بڑی مچھلی جو ران مین پیچھے وارسے ہوتی ہی اس نسا رگ پر اُترتی ہی اور اسے دباتی ہی پھر اسکی اذیت زیادہ
ہوجاتی ہی جسطرح سے کہ خارجی سبب کے دبانے سے زیادتی ہوجاتی ہی اور قد کا سیدھے کرنا اسلیے کہ سیدھے ہونے کے
وقت اس مچھلی کے جوڑان مین زیادتی ہوجاتی ہی پھر رگ کے لیے اسکا دباؤ زیادہ ہوجاتا ہی اور اکثر اوقات ران کا سرا سرک کر
جوڑ کے گڑھے سے ہٹجاتا ہی یعنے ران کی ہڈی کا سرا جو تڑکے گڑھے مین سے نکل جاتا ہی جبکہ اس درد کے زمانے کو طول
ہوجاتا ہی کیونکہ عرق النسا کا درد اکثر جبھی عارض ہوتا ہی جب چوتڑکے جوڑ مین لگاؤ کرنے والی رطوبتین بہت ہوجاتی ہین
کہ انسے کچھ اس رگ پر اور جوڑ سے تر پر اپنی کثرت کے سبب سے گرپڑتی ہین جبکہ بہت ہوجاتی ہین اور انکے ٹھہرے رہنے کو
جوڑ مین طول ہوجاتا ہی تو لطیف کے تحلیل ہوجانے سے یہ رطوبتین چپچپی پڑجاتی ہین پس انسے وہ رودے جو بہانر
ہوتے ہین لٹک پڑتے ہین پس ران کی ہڈی کا سرا جو تڑکے گڑھے مین سے پھسل جاتا ہی اور اُس مین سے نکل آتا ہی
کہا گیا ہی کہ جب بہت سی رطوبت کے جوڑ مین ٹھہراؤ کے زمانے کو طول ہوجاتا ہی تو وہ ایک طرح کی عفونت
اور فساد پر متغیر ہوجاتی ہی اور اس رودے کے جو ران کے ہڈی کے سرے اور چوتڑکے گڑھے کے درمیان ہی خراب
کردیتی ہی اور اسے کھالیتی ہی پس ران کی ہڈی کا سرا نکل پڑتا ہی اور سارے جوڑون کے درد اور انکے سوا کے درد
جلدی سے عود نہین کرتے ہین جبکہ انکا مادے کا استیصال ہوجاتا ہی مگر عرق النسا کہ یہ جلدی سے عود کرتا ہی ذرا سے
سبب کی وجہ سے اور یہی حال نقرس کا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ عرق النسا ایک درد ہی کہ ران مین پھیلتا ہی اور
اکثر اوقات ٹخنے یعنے قدم کے جوڑ تک بڑھکر آجاتا ہی اور یہ مقام جوڑ کا مقام نہین ہی اور یہ بدن کے پیچھے ہی طبیعت
سے اسکی طرف مادے میلان کرتے ہین اور مرض سے مقابلہ کرنے کے وقت ضعیف پڑجاتا ہی اور زرا دپر کے سارے

غضروف

عضوون سے اپنی طرف مواد کے گرنے کے قابل ہوجاتا ہی اور یہی حال نقرس کا ہی کہ کبھی جوڑ کے قریب ہوتا ہی اور جوڑ مین نہین
ہوتا ہی جیسے کہ جسوقت اڑی کے نیچے وار اور قدم کے پیچھے اور اسکے مثل مین ہوتا ہی اور نیچے والے مقام مرض کے مغلوبی
اور ضعف کے وقت ذرا سے سبب سے مواد کے قبول کرنے کے قابل ہوجایا کرتے ہین اور اسلیے کہ ان مقامون پر مواد کے
گرنے کے وقت ان مین راہین اور سوراخ کشادہ ہوجاتے ہین پھر انکے سوا ہین مواد کے جانے سے ان مین ملو کا ہوجانا
زیادہ آسان ہوجایا کرتا ہی لیکن جوڑون مین مضبوط جھلیون سے اور سخت رودون سے گھرے ہونے کے سبب سے مواد کا
نفوذ کم ہوا کرتا ہی اگرچہ بدن کے نیچے وار ہوتے ہین اور مواد کے قبول کر لینے کے قابل ہوا کرتے ہین اور اکثر اسکا مادہ
پہلے جوڑ مین ہوا کرتا ہی پھر عریض پٹھے مین منتقل ہوجاتا ہی یعنی اُس عریض وتر مین جو گھٹنے کی چپنی پر محیط ہی کہ وہ پنڈلی
کے شروع کے پاس ہی کوکھ کی ہڈی سے اُوگے ہوے رودون کی طرف اور ران کے سرکی کہ وہ زانو اور پنڈلی کے
متصل ہی طرف کی کشش کے واسطے سے اور کبھی مادہ اس مین یعنی پٹھے مین پہلے سے ہوا کرتا ہی بے جوڑ مین کچھ ہونیکے
لیکن وجع الورک یعنی چوتڑ مین کا درد بس یہ وہ درد ہی کہ چوتڑ مین ٹھہرا رہتا ہی اُس سے اُترتا نہین ہی اور عرق النسا
کی طرف منتقل نہین ہوتا ہی اور اکثر اسکی پیدائش چوتڑ کے ضعف سے ہوتی ہی اور مواد کے قبول کر لینے سے اس درد
کی صلاحیت رکھنے کی وجہ سے دیر تک سخت چیز پر بیٹھے رہنے کے سبب سے یا اسپر چوٹ لگنے کے سبب سے
اسلیے کہ چوٹ چوتڑ مین زخم ڈالتی ہی اور اسے اذیت دیتی ہی پھر اس سبب سے اس مین ضعف پیدا ہوجاتا ہی
یا دیر تک سوار رہنے کے سبب سے اسلیے کہ دیر تک سوار رہنا زخمی کر دیتا ہی کوفت کی کثرت سے خاص جبکہ
سخت زین پر بیٹھا ہو اور اسکا اکثر یعنی وجع الورک کا اکثر خام بلغم سے ہوتا ہی اسلیے کہ اس درد کے مادے کو شدت سے
غلیظ ہونا ضرور ہوتا ہی اسلیے کہ اگر یہ مادہ رقیق اور لطیف ہوگا تو ضرور عریض وتر کی طرف بہ کر چلا جائے گا اور عرق النسا
کو پیدا کر دے گا یا قدم کے جوڑون کی طرف بہ کر جائیگا اور نقرس کو پیدا کر دے گا اور کبھی وجع الورک رحم کے دردون سے
انتقالی ہوا کرتا ہی جبکہ رحم کے دردونکو طول ہوجاتا ہی یعنے مدت طولانی ہوجاتی ہی پھر انکا مادہ رحم کے سوراخون سے چوتڑ کے
جوڑ پر ترشح کرتا ہی اور طول کی مدت وہی قریب دس مہینے کے ہی اور اسمین اور اسکے امثال مین عمدہ استقرے پر بنا ہی لیکن نقرس یعنے
پانون کے انگوٹھے مین کا درد بس یہ کبھی انگلیون سے خاص انگوٹھے سے شروع ہوتا ہی اور کبھی پنڈلی سے یا ایڑی سے
یا قدم کے نیچے سے یا اسکی کسی طرف سے شروع ہوتا ہی یعنے قدم کی کسی طرف سے پھر پھیل جاتا ہی یعنے سارے قدم مین
اور اکثر اوقات ران تک چڑھ جاتا ہی جبکہ مادہ نہایت مرتبہ بہت ہوا کرتا ہی اور فقط رودون مین اور جوڑ کے
محیط جسمون مین پیدا ہوتا ہی یعنے جھلیون مین کہ جوڑون پر محیط ہوتی ہین نہ پٹھون مین اور نہ وترون مین
اور اسی سبب سے ان مریضون کو تشنج عارض نہین ہوتا ہی اور اگر مادہ ان مین ہوتا ہی تو ضرور
انکے حال کو تشنج پر پہونچا دیتا اور خواجہ سرایون کو نہ تو نقرس عارض ہوتا ہی اور نہ صلع کی بیماری ہوتی ہی

وجع الورک یعنی چوتڑ کا درد

نقرس یعنی پانو کے انگوٹھے کا درد

لیکن نقرس کے عارض ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اسکی پیدائش اکثر حدت والے تیلے مواد سے ہوتی ہی اور انکے مزاج مین کی
برودت اور رطوبت کی کثرت انکے مواد کی حدت کو توڑ ڈالتی ہی اور مواد کو غلیظ کر دیتی ہی اور ان مین برودت اور
رطوبت کی کثرت کا سبب یہ ہی کہ خصیے اپنے مین کی اصلی حرارت کی کثرت سے گرم عضو ہوا کرتے ہین اور اسی وجہ
سے منی کو پختہ کر دیتے ہین اور متغیر کر ڈالتے ہین اور اس سے حیوان کے بننے کے قابل اُسے کر دیتے ہین پھر
جب یہ بدن مین سے نکال لیے جاتے ہین تو ٹھنڈے عضوون کے مزاجون کی ٹھنڈک گرم عضوون کے مزاجون پر
غالب ہو جاتی ہی اور سارے بدن کا مزاج ٹھنڈا اور رطوبت کا پیدا کرنے والا ہو جاتا ہی اور یہ رطوبت ان ٹھنڈے
بدنون مین کی محتبس منی والی رطوبت کے ساتھ اصلی حرارت کو چھپا لیتی ہی اور ٹھنڈا کر دیتی ہی پھر ٹھنڈک
شریف عضوون تک پہونچتی ہی اور انھین ٹھنڈا کرتی ہی اور سارے اعضا ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور
یہ بھی ہی کہ مجامعت اس مرض کے سببون مین سے ہی اسلیے کہ جماع دونون بانون کے جوڑون کو ہلا دیتا ہی
پھر اسی وجہ سے ضعیف ہو جاتے ہین اور فضلون کو قبول کر لیا کرتے ہین اور خواجہ سرا مجامعت نہین کرتے
ہین اور یہ بھی ہی کہ مادون کا اُتار انکے پانون کی طرف کم ہوا کرتا ہی کیونکہ وہ داغ جو خواجہ بنانے
کے وقت دیا جاتا ہی وہ مجرون کو بند کر دیتا ہی اور اسی وجہ سے انکی پنڈلیان تیلی ہوا کرتی ہین
لیکن ماستھے پر کے بالون کے گرنے کا مرض نہونے کا تو سبب یہ ہی کہ یہ مرض دماغ پر خشکی کے غلبے ہی
کے سبب سے عارض ہوا کرتا ہی پس وہ رطوبت کم ہو جاتی ہی کہ جس سے دخانی بخار جو بالون کا مادہ ہی
پیدا ہوتا ہی اور سر کی جلد او سر زمین کی طرح کی ہو جاتی ہی جسمین کوئی گھانس نہین اوگتی ہی اور
خواجہ سرایون کی رطوبتین بہت ہوا کرتی ہین کیونکہ جس رطوبت کی شان سے منی کا بن جانا ہوتا ہی وہ
انہین محتبس رہا کرتی ہی اور اسلیے کہ انہین کی اصلی حرارت بہت سی رطوبت سے چھپی ہوئی ہوتی ہی پھر انکے

بدنون مین کی تحلیل کم ہو جاتی ہی اور رطوبت بڑھ جاتی ہی اور نقرس والے کے بھنون کے کیسے لٹکے ہوتے ہین
اور اسکا سبب یہ ہی کہ نقرس جیسا کہ بیان ہو چکا نہین پیدا ہوتا ہی مگر اُن تیلی حدت کی رکھنے والی رطوبتون سے
کہ وہ دونون قدمون کے جوڑون پر گرا کرتی ہین اور یہ رطوبتین پہلے پیٹ کے نیچے کے مقامون مین ہوتی ہین
اور انھین اُن کے کی باربطون نامے جھلی کے جرم صفاق کے بیچ لٹکا کر دینا لازم ہوتا ہی اور یہ رطوبتین
دونون قدمون پر گرنے کے وقت دونون خصیونپر گذر کرتی ہین اور کیسے کے پاس سے جاتی ہین پس انہین سے
کچھ کچھ خصیونکے کیسون پر ٹپک پڑتا ہی اور یہ اسے قبول کر لیتے ہین کیونکہ جلد طبیعت سے فضلون کے
قبول کرنے کی قابل پیدا کی گئی ہی اور یہ جلد ساری جلدون سے بڑھکر ضعیف ہوا کرتی ہی کیونکہ یہ جلد
بدن سے باہر ہوا کرتی ہی اور گوشت کو چھوتی نہین رہتی ہی پس یہ جلد ایسی حرارت کم رکھتی ہی اور اسے

ضعف کی زیادتی لازم ہوا کرتی ہی اور یہ جلد لگی ہوتی ہوئی ہی پھر جب یہ رطوبت کے لینے اوبر کرنے سے لٹک
پڑتی ہی اور بوجھل ہوجاتی ہی تو نیچے کو میلان کراتی ہی اور کھچاؤ کرتی ہی بس لبنی ہوجاتی ہی اور نہین عارض ہوتا ہی
نقرس بچے کو اسلیے کہ بچے کا مواد تر شیرین ہوتا ہی اور نقرس کی پیدائش حدت رکھنے والے تیز مادون سے
ہوا کرتی ہی پھر جب بچا بلوغ کے سن پر پہونچ جاتا ہی تو اسکے مادے حدت پکڑ جاتے پھر نقرس کے عارض ہونے کے قابل
ہوجاتا ہی اور اسلیے کہ نمو کی طرف غذا کے صرف ہوجانے کے سبب سے اور علیل بہت ہونیکے سبب سے بچے مین فضلے
کم ہوا کرتے ہین بس اسکے بدن مین فضلونمین سے اسقدر مجتمع نہین ہوتے ہین کہ نقرس کے موجب ہوا کرین اور اسلیے کہ بچے
کے لیے جماع نہین ہوا کرتا ہی اور نقرس نہ عارض ہوتا ہی عورت کو اسلیے کہ اسکا خون اسکے مزاج کی ٹھنڈک اور رطوبت
کی طرف میلان رکھنے سے شیرین ہوتا ہی اور اسلیے کہ عورت کے فضلے حیض کے ساتھ دفع ہوجایا کرتے ہین بس حیض کے
خون کے ساتھ جو کچھ اسکے بدن مین حدت رکھنے والے مادون مین سے ہوا کرتا ہی مندفع ہوجایا کرتا ہی مگر یہ کہ
حیض کا آنا منقطع ہوجاے نہ مثل نکسیر کے اور دودھ بلانے کے بدل پڑنے سے پھر اسوقت مین عورت مین فضلے
بہت سے ہوجائین گے اور وہ حدت پکڑ جائین گے اور نقرس عارض ہوجاے گا اور جو کہ مفاصل کے دردونمین سے
سادے سوء مزاج سے ہوا کرتا ہی تھوڑا تھوڑا بے ثقل اور ورم کے اور بے رنگ کے بدلنے کے حادث ہوتا ہی لیکن
مادے مین تو دموی رنگ کی سرخی کے ساتھ مگر یہ کہ خون تہ مین ہو عضو کی نہایت پھر تو اسکا رنگ ظاہر نہوگا اور
کھنچاؤ اور ثقل اور لپک کے ساتھ ہوتا ہی اور صفراوی تو افراط کی حرارت اور مقام کے رنگ کی زردی اور کانٹا سا چبھنے والا
درد اور ورم کی شدت کے ساتھ ہوتا ہی کیونکہ صفرا زیادہ گرم ہوتا ہی اور حدت سوا رکھتا ہی پھر اسکا سہنا
زیادہ شدید ہوتا ہی اور ثقل اور کھنچاؤ اور سرخی کم کم ہوتی ہی لیکن سرخی کے کم ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ صفرا ہلکا ناری ہوتا ہی
اور کھنچاؤ کے کم ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ صفرا رقیق ہوتا ہی لیکن سرخی کے کم ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ صفرا زرد رنگ کا
ہوتا ہی اور بلغمی مین مادے کی غلاظت کے سبب سے درد لازم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ رقیق مادے کا منتقل ہوجانا بہت
ہوا کرتا ہی باوجود سوزش کی کمی کے اسلیے کہ درد تو اسی سبب سے کہ وہ حرارت کو پراگندہ کردیتا ہی اگرچہ ٹھنڈے
مادے سے ہو سوزش کو پیدا کردیتا ہی اور بے رنگ کے بدلنے کے اسلیے کہ بلغم اپنے غلیظ ہونے کے سبب سے
تہ مین ٹھیرا ہوتا ہی یا ملاہٹ کیطرف بدلنے کے اگر اسے رقت اور سخونت درد کے سبب سے عارض ہوتی ہی اور اسی سبب سے
ظاہر کی طرف میلان کرآتا ہی اور سوداوی ہوتا ہی مقام کے دبلاپے کے ساتھ سودے کی یبوست اور ارضیت کے
سبب سے اور درد کے چھپے ہونے کے ساتھ کیونکہ یہان پر سودے مین سے کم آیا کرتا ہی اور اسلیے سودے کا ان دردون کے
مقامون کی طرف حرکت کرکے آنا اپنے غلیظ ہونے کے سبب سے دشوار پڑتا ہی باوجود اسکے کہ سودا ارمقدار مین اور
مزاج کا ٹھنڈا ہوتا ہی اور رنگ کے تیرہ ہونے کے ساتھ اگر سودے کو ظاہر کی طرف میلان ہوتا ہی اور کبھی مادے کی

نوعیت پر انگلی تدبیر اور سن اور شہر اور عادت اور پیشہ اور فصل اور ظاہر کی جلد اور شخص کا مزاج اور رفتار ورہ اور
پاخانہ اور نبض اور موافق پڑنے والی اور ضرر کرنے والی چیز دلالت کرتی ہی **علاج** اگر سادہ سوء مزاج سبب ہو
تو تعدیل کفایت کرتی ہی اور اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی گرم مین تھوڑے سے خون اور صفرے کے استفراغ کی علاج
تاکہ ان دونون سے ضد رکھنے والا مادہ مزاج مین غالب ہو جاے پھر سادے سوء مزاج مین تعادل حاصل
ہو جاے اور ٹھنڈے مین تھوڑے سے بلغم کے استفراغ کی خون سے گرم کرنے کو ایسکے اور صفرے کے
غالب ہو جانے کے سبب سے اور اگر ہوتا ہی سوء مزاج مادہ کے سبب سے تو مادہ قطع کیا جائیگا پہلے اور اسکی
ریزش روک دی جائیگی ان مقامون کی طرف کی خلاف کی طرف جذب کرنے کے سبب سے کہ دور ہی اسلیے
کہ مادہ اسوقت ابتدا مین ہو کہ اسکی حرکت عضو کی طرف ہی اگرچہ سینگیون کے ساتھ ہو اور کم کردیا جائیگا مادہ
کیونکہ شروع مین مادیکا استیصال نضج کے نہونے کے سبب سے غیر ممکن ہوا کرتا ہی قے کے ساتھ اور یہی قے
ان لوگون کو دستون سے زیادہ مفید ہوتی ہی اسلیے کہ قے مادے کو بے سخت حرکت دینے کے قلع کر ڈالتی ہی اور
قے مین نضج کی بھی شرط نہین کی گئی ہی اور مسہل تو نضج کے پورے ہو جانے کے بعد ہی فایدہ کرتا ہی تاکہ اس سے
مادے کا استیصال کر ڈالا جاے خاص مثل ان عضوون کے جو مضبوط جھلیون سے گھرے ہوتے ہین اور
جن رگون سے کہ مواد کا استفراغ کیا جاتا ہی انکے منھ کا متصل ہونا نہایت مرتبہ کم ہوتا ہی لیکن ابتدا مین
تو مادہ بے پکا ہوتا ہی اور اسکا استیصال ممکن نہین ہوتا ہی اور مسہل مادے کو حرکت مین لاتا ہی اور اسے ہیجان
دیتا ہی بے استفراغ کے اور اسمین خطرہ ہی اور عضو کی تقویت مادے کے پھیر دینے والی چیزون سے کیجائیگی
تاکہ زیادتی کو قبول نکرے اور یہ جبھی ہوتا ہی جب مادہ تھوڑا سا ہوا کرتا ہی اور اگر بہت ہوتا ہی تو مادے کی
پھیر دینے والی چیزین دو امرون مین سے ایک کی موجب ہو جاتی ہین یا تو مادے کو کسی شریف عضو کی طرف
پھیر دینے کی اور اسمین بہت بڑا خطرہ ہوتا ہی یا اسکے روک رکھنے کی عضو مین اور اسکے نچوڑنے کی اور اس کے حرکت کے
معارضہ کی پھر تو اذیت زیادہ ہو جاے گی لیکن عرق النسا مین تو یقین سے مادے کی پھیر دینے والی چیزون کا
استعمال نہین کیا جاے گا کیونکہ اسمین مادہ اندر وار کو اترا ہوتا ہی اسلیے کہ اسکا مادہ ہڈی کے پاس ہوا کرتا ہی
اور گوشت ران پر بہت سا ہوتا ہی پس اسی سبب سے اسکے علاج مین باہر کی طرف مادے کے جذب
کر لینے کی احتیاج پڑا کرتی ہی اور رواد ع یعنے مادے کی پھیر دینے والی چیزین گہراؤ مین مادے کو روک
رکھتی ہین کیونکہ یہ چیزین عضو کو جمع کرتی ہین اور اسمین قبض کرتی ہین اور اسے کثیف کردیتی ہین پھر عضو مین کا
موجود تحلیل کر ڈالا کرتی ہین اسی چیز سے کہ جس مین تحلیل ہوتی ہی اور تلئین بہت سی ہوا کرتی ہی تاکہ رقیق مادہ
اور اسکی مائیت تحلیل نہو جاے اور نری ارضیت باقی نہ رہجاے اور اسمین سے ہی جو چیز تحجر کی موجب ہوا کرتی ہی

اور گرمی کرنے والے طلا شروع مین اپنے جذب کر لینے کے سبب سے برے ہوا کرتے ہین انکے جذب کر لینے کے سبب سے مواد کو
اس مقام کی طرف اور خدر کرنے والی چیزین مضر ہوتی ہین کیونکہ وہ غلیظ کر ڈالتی ہین مادے کو اور وہ اُسے کچا کر دیتی ہین
اور بیماری کو طول دیتی ہین اس سبب سے کہ یہ چیزین مادے کو نضج سے دور کر دیتی ہین اور سکنجبین اپنی کھٹاس کی
افراط کے سبب سے ان بیمارون کو ناموافق پڑتی ہی اسلیے کہ پٹھے اور رودے اور وتر اور جھلیان جوڑونکے
پاس بہت ہوا کرتے ہین اور یہ ترشیون سے ضرر پاتے ہین اور شراب ان بیمارون کی دشمن ہوتی ہی اسلیے کہ
شراب مواد کی تحریک کرتی ہی اور بہا دیتی ہی اور پٹھے اور رودے اور وتر کو مضرت کرتی ہی اور اسکا سیلان
اور حرکت دینا اُس چیز سے ہی جو ان مرضون کی قابلیت پیدا کر دیتی ہی پھر کیا حال ہوگا جب یہ مرض موجود ہونگے
اور نہین جائز ہی ان بیمارون کے لیے شراب کا استعمال اچھے ہونے کے بعد چارون فصلون مین اسلیے کہ جوڑ
لینے اوپر مواد کی ریزش کی صلاحیت ان سببون سے کہ بیان ہو چکے ہین رکھتے ہین اور مرض کی اذیت اوٹھانے
کے بعد ان کے اوپر کے گرنے والے مادے کے قبول کرنے کی صلاحیت انکے ضعف کی زیادتی کے سبب سے
بہت ہو جاتی ہی اور ہر فصل اس سے ایک طرح کی خصوصیت رکھنے کی وجہ سے اس مرض کے موجب ہوتی ہی اور
شراب بھی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اس مرض کے موجب ہوا کرتی ہی پھر اس مرض کے پھر آنے سے بخت
ہونے کے سبب نکس کا ڈر شراب کے استعمال سے کیا جائیگا اور ساری تحلیل کرنیوالی چیزون تلئین کرنیوالی چیزین
ملا دی جائینگی تاکہ مادہ متحجر نہو جاے اور مادے مین کے لطیف اجزا متحجر نہو جائین تحلیل کرنیوالی چیزون سے
اور مادے مین سے وہ جز باقی رہجائین جو گاڑھے اور ارضی ہین باوجود اسکے کہ ہمیشہ اسکا موضع کو حرکت دینا
اسمین سے ہی جو لطیف کے تحلیل پر معین ہوا کرتا ہی اور اسکے مزاج کی ٹھنڈک اور اسکے گرداگرد کی چیز کی کثافت
اسمین سے ہی جو متحجر ہو جانے پر معین ہوتی ہی خاص سوداوی مین کیونکہ سوداوی اپنی ارضیت کے غلبہ سے
اور اپنے مزاج کی ٹھنڈک سے اپنے غیر سے تحجر کو زیادہ قبول کرنے والا ہوتا ہی اشربہ یعنے پینے کی چیزین لیکن گرم
سادے اور دموی اور صفراوی مین تو وہ ہین جنھین ہم صفراوی بخار بیان کرینگے خاص اگر اس درد کے
ساتھ بخار ہوگا اور طبیعت کی تلئین ہی بنفشہ کے شربت کے مثل سے بلکہ فتیلون سے اور ملائم حقنون سے
لیکن خود تلئین کرنے کا تو سبب یہ ہی کہ تلئین ہی فضلون کو کلیجے اور اسکے اطراف مین سے گھٹا دیتی ہی اور فضلون کو
محتبس ہونے سے مانع آتی ہی لیکن ضعیف دواؤن سے اور فتیلون سے اور ملائم حقنون سے تلئین کرنے کا
تو سبب یہ ہی کہ مادہ رقیق ہی اسکا نکال ڈالنا نضج کے پہلے آسان ہی پھر اسمین ضعیف دواؤن کے استعمال کے وقت
بے استفراغ کے مادے کو حرکت دینے کا اور ہیجان مین لانے کا خوف نکیا جائیگا لیکن بلغمی اور ٹھنڈے مین تو میٹھا
جوشاندہ ہی یا شکر پڑی ہوئی منضج یا گلقند پڑی ہوئی یا بنفشہ کا خمیرہ پڑی ہوئی یا لیمون کا شربت ملٹھی کے

پانی کے ساتھ ہو اگر پیاس کے ساتھ ہو یا حرارت کی طرف میلان کم رکھتا ہو یا جڑون کا شربت اور سکنجبین عنصلی یا شربت بزوری
بلغمی کے پانی کے ساتھ یا جوش کی ہوئی کے ساتھ ہو لیکن خشک اور سوداوی مین تو گرم یا ٹھنڈا جلاب ہو اگر پیاس نہو
اور نہ حرارت کا کچھ ڈر ہو اور بڑھا دیجاتی ہو اکثر اوقات اسمین یعنے جلاب مین بلغمی اگر اسکے ساتھ پیاس ہوتی ہو یا آش جو
شکر کے ساتھ ہین اگر حرارت ہوتی ہو اغذیہ یعنے کھانے کی چیزین گوشتون سے پرہیز کروائے جائینگے اسلیے کہ گوشت غذا
بہت بڑہاتا ہو اس سے کثرت سے مواد کی پیدایش ہوتی ہو مگر کسی ضرورت کے سبب سے اور یہی ضرورت ضعف ہو اور اس
وقت مین تو ہونگے پرندون کے گوشت اسلیے کہ یہ کم فضلے رکھتے ہین اور جنگلی جانور مثل ہرن کے اپنے سوا سے افضل ہو
کیونکہ ہرن فضلے کم رکھتا ہو اور ابتدا کے دنون مین دموی اور صفراوی اور گرم کے لیے آش جو شکر یا نیلوفر کے
شربت کے ساتھ ہین یا ستو شکر کے ساتھ ہین پھر جب ٹھہر جاے مادے کا ہیجان اور اسکا غلبہ اور رہی حرارت کا غلبہ
اور بھوک لگے تو پالک کا ساگ یا چولائی کا ساگ یا خرفے کا ساگ یا خبازی ہو لیکن ٹھنڈے اور بلغمی مین تو
چند دن چنے کا پانی شکر یا شہد کے ساتھ ہو یا آش جو شہد کے ساتھ ہین یا تنہا شہد ہو اگر بھوک قوی ہو اور مرغ کے
بلغمی مین تو نا کرون ہو یا لیمون کا اور اگر انشہد کے ساتھ ہو پھر مرغ کا شوربا سوئے اور دارچینی اور مصطگی کے ساتھ ہو
اور مرغ کے چوزون کے شوربے ہین پھر چڑیون کا اور مرغ کے چوزون کا گوشت گرم مصالح پڑا ہوا ہو لیکن سوداوی
مین تو صفراوی کی غذائین شہد اور کم گرمی رکھنے والے گرم مصالح کے مثل سے گرم کرنے کے ساتھ ہین کہ سودے
کی حدت زیادہ نہو جاے مستفرغات یعنے استفراغ کرنے والی چیزین لیکن خون کا تو فصد کے ساتھ مخالف جہت
استفراغ کیا جاے گا پھر اگر دونون پانون مین ہو گا تو فصد کا استعمال ہاتھ سے کیا جاے گا اور اگر دونون
ہاتھون مین درد ہو گا تو فصد اُس ہاتھ کی کیجاے گی جس مین خفیف سا درد ہو گا اور اگر دونون ہاتھون مین
یکسان ہونا ہو گا تو دونون ہاتھون کی ساتھ ہی فصد لی جاے گی اور افضل یہی ہو فصد مین دو دن یا تین دن
کی تاخیر کیجاے تاکہ مادہ تھوڑا سا پک جاے اسلیے کہ ان مرضون کا موجب خون اس سے خالی نہین کہ یا تو گاڑھا
ہو گا یا چپچپا ہو گا یا رقیق عضو سے لپٹا ہوا ہو گا پھر اگر گاڑھا ہو گا تو اُسکا نکالنا ممکن ہو گا مگر نہایت جوڑی فصد سے
اور یہ بات قوت کے ساقط ہو جانے کے موجب ہوتی ہو اسلیے کہ خون کے ساتھ روحین کثرت سے نکل جائیگی
پھر اگر چپچپا ہو گا تو رگون مین لپٹ رہے گا اور ان مین سے آسانی کے ساتھ نکلے گا پھر خون
مین سے جو کچھ اُس وقت مین نکلے گا وہ جید خون ہو گا اور اگر رقیق ہو گا تو اپنی رقت کے سبب سے
عضو کے خولون مین اور سوراخون مین لپٹ رہے گا اور ان مین گھس جاے گا پھر ان سے خون کا جدا ہونا
دشوار پڑے گا پس اسی سبب سے اسمین تین دن تک فصد مین دیر کرنے سے نفع ہونے کا اعتبار کرنا واجب ہو پھر
مرض جب ابتدا کے زمانے سے تجاوز کر جاے گا تو اسکے مادہ کا غلبہ ٹوٹ جاے گا اور اس مین طبیعت کسی

طرح کا تصرف کرگئی نضج کے ساتھ لیکن بلغم مین تو اسکے نضج کا انتظار واجب ہی خاص کر ورمے مین تاکہ تبلا تحلل نجلائے
اور گاڑھا باقی نہ رہجائے اور متحجر نہو جائے پھر استفراغ کیا جائیگا نضج کے بعد مفاصل کی گولیون سے اور انکے بنانیکی
ترکیب یہ ہی کہ سورنجان ہوزیدان شحم حنظل ہر ایک ۲ انگ بھر غاریقون صبر ہر ایک نصف درہم ترید درہم بھر کوٹ ڈالی
جائینگی اور گوگل کے حل کیے ہوئے گرم پانی مین خمیر کی جائینگی یا انکے جوشاندے سے اور جوشاندے کی ترکیب یہ ہی کہ سونف
طلبھی سونف کی جڑ کاسنی کے بیج ہر ایک تین درم ترید سفید سورنجان ہر ایک دو درہم سب دو رطل پانی مین پکائی
جائینگی یہانتک کہ ایک تہائی پانی باقی رہجائے اور چھان کر تیس درہم ترنجبین ملائی جلے گی اور جوشاندہ پی لیا جائیگا
یا ایارج لوغاذیا سے یا حب منتن سے اور فقط بلغم کا استفراغ جائز نہین اس مرض مین اگرچہ اسکا مادہ نرا بلغم ہو
اسلیے کہ ساری استفراغ کرنے والی چیزین خلطون کی حرکت دینے والی ہوتی ہین اور یہ چیزین صفرے کی اکثر محرک
ہوا کرتی ہین کیونکہ صفرا اپنی لطافت اور حرارت کے سبب سے حرکت کو جلد قبول کر لیا کرتا ہی اور یہ اسمین سے ہی
جو بلغم کی ریزش کا عضو پر دوسرے بار موجب ہوا کرتا ہی اسلیے کہ صفرا اپنی گرمی اور حرکت کے وقت بلغم
کو حرکت دیتا ہی اور بہالاتا ہی ضعیف عضو کی طرف اصل خلقت سے یا مرض کے مقابلہ کرنے سے پھر
اسکی مراعات ضرور ہی یعنے صفرے کی مراعات ضرور ہی تاکہ بلغم کے ساتھ استفراغ پاجلے پھر بدن مین وہ چیز
باقی نرہے کہ جو مواد کو عضو کی طرف حرکت دے اور مسہل والی دوا رجوڑون مین سے مواد کو با قوان راہون
سے نکالتی ہی کہ جن سے مواد نے انمین نفوذ کیا ہی پھر انکی کشادگی بڑھ جلے گی اور یہ کھلی رہین گی یا اور
راہون سے پھر اسوقت مین راستے بہت ہوجاینگے اور مواد کی استعداد اسوقت مین جوڑون کی طرف
حرکت کرنے کی زیادہ ہو جاے گی بس اسلیے مسہل کے ساتھ قبض رکھنے والی چیز کا ملا دینا واجب ہوتا ہی کہ وہ
ان راہون کو بند کردے تاکہ مسہل کے بعد جوڑون پر کوئی چیز ریزش نہ کر سکے اور اس قبض رکھنے والی چیز کا
مسہل کے پیچھے ہونا چاہیے پھر اگر یہ مسہل کے پہلے ہوگی تو راستون کو بند کردے گی اور استفراغ کو مانع آئیگی
اور اسمین مواد کے حرکت اور ہیجان کرنے کے سبب سے باوجود استفراغ کے نہونے کے خطرہ ہی اور سورنجان
کہ بلغم کا اسہال کرتی ہی اور اسہال کے پیچھے قبض کرتی ہی عضو کی طرف کی راہ کو بند کر دیتی ہی لیکن یہی معدے کو
مضر پڑتی ہی پھر جب معدے کو ضرر ہو نچتا ہی تو فضلے بہت ہو جاتے ہین اور یہ اسمین سے ہی جو اس مرض کو
مضر ہی تو گول مرچ سے اور سونٹھ سے اور زیرے سے اسکی اصلاح کر لینا چاہیے یہ اس چیز مین سے ہی جو معدے
کی تقویت کرتی ہی اور رجل الغراب اور یہ ایک گھانس ہی کہ زمین پر بالشت بھر یا ڈیڑھ بالشت کی لنبی ہوتی ہی
اور اسکی پتی شدت کی ہری سیاہی مارتی ہوتی ہی اور ہر ایک پتی اسکی دو دو پا برحصون سے شق ہوا کرتی ہی اور
ہر ایک آدھے حصے مین تین تین پتیان ہوا کرتی ہین اور انکے درمیان کی پتی زیادہ لنبی ہوتی ہی اور جو

دونون پتیان کہ اس بیچ والی تپی کے پاس ہوتی ہین وہ اس سے چھوٹی مثل کبیکے پانون کی اونگلیون کے برابر ہوتی ہین
اور اس سبب سے اس نام سے نامزد ہو اور اسکی تپی کے مزے مین قوی چرپراہٹ ہوتی ہو اور اسمین تھوڑا سا قبض ہوتا ہو اور
بیت المقدس کی شرقی جانب مین بہت اوگا کرتی ہو اور اس مقام کے رہنے والے روغن زیتون کے ساتھ اوبال کر کھایا کرتے ہین
تو یہ انکین پیٹ کی اور کولے کی اور دونون رانون کے دردون کے لیے بہت فائدہ کرتی ہو اسکے قائم مقام ہو یعنے سورنجان کے قائم مقام ہو
جوڑون کے دردون مین اور اسکی مضرت نہین کرتی ہو معدے کو لیکن صفراوی مین تو میوے کا جوشاندہ ہو کہ اسکی تقویت سورنجان اور بوزیدان
سے کی گئی ہو لیکن سوداوی مین تو افتیمون کا جوشاندہ ہو اور حجر ارمنی جوڑون کے دردون کے لیے مفید ہو سوداوی جوڑون کے
دردون کے لیے کیونکہ یہ ایسا جذب کا قوی ہو کہ اسکا جذب جوڑون تک پہونچتا ہو اور اسمین تسخین نہین ہوتی ہو کہ مواد کی تحریک کرے
اور اسمین دل کے لیے تفریح اور تقویت ہوا کرتی ہو مقیئات یعنے قے لانیوالی چیزین دو درہم خربزے کی جڑ سکنجبین کے ساتھ صفراوی کے
لیے اور مولی کے بیج یا اسکی تپی کا عصارہ عنصلی سکنجبین کے ساتھ یا وہ مولی جو عنصلی سکنجبین مین بھگوئی گئی ہو یہ سب بلغمی کے لیے ہین اور رات بیعنے
پیشاب لانیوالی چیزین مدر چیزون سے بہت فائدہ پاتے ہین اسلیے کہ مدر چیزین دوسرے اور تیسرے ہضم کے فضلون کو نکال دیتی ہین اور
ان دردون کا مادہ انھین دونون ہضمون کے فضلون مین سے ہوا کرتا ہو خاص عرق النسا مین اسلیے کہ جو کچھ ادرار سے نکلتا ہو اکثر وہ
رقیق ہوتا ہو اس سبب سے کہ پیشاب کے مجرے گاڑھے مادون سے تنگی رکھتے ہین اور عرق النسا کا مادہ زیادہ رقیق ہوا کرتا ہو کیونکہ یہ جوڑ
گہرا منفذون کا تنگ ہوتا ہو کہ اسمین گاڑھا مادہ نفوذ نہین کرتا ہو مگر نادر طور سے اور اسلیے کہ اسہال بہت سے مواد کو نیچے وار
کھینچ لاتا ہو بلکہ اکثر اوقات مسہل لیتے ہین تو وہ فائدہ نہین کرتا مسہل ان بیمارون کو پھر مدر چیزون سے اچھے ہو جاتے ہین اور
خربزے کے بیج اور کھیرے کے بیج اور ککڑی کے بیج شیرہ کیے ہوے اُس پانی مین جسمین کھانسی کی تپی اور مجیٹھ جوش کیا گیا ہو صفراوی کے لیے ہو
اور بلغمی کے لیے یہ سفوف ہو کہ ہان بید انگر وندہ کما ذریوس خربزے کے بیج تتلی کے بیج نمام تھ ایک تہیلی بھر ٹھنڈے پانی کے ساتھ
استعمال ہوگا بس ادرار سے یہ تنقیہ کر دے گا لگانے کی دوائین ترٹیڑے تر ٹیڑا گرم کے لیے جو اور کاہو سرکے مین یہان تک پکائے
جائین کہ گل جائین دوسرا ترٹیڑا ٹھنڈے کے لیے غار کی تپی تتلی زیرہ جوش کرینگے اور اس سے ترٹیڑا دینگے اور ترٹیڑا اعتدال کے
قریب بابونہ ناخونہ بنفشہ کے پھول خطمی خبازی پکائین گے اور اس سے دھارین گے تیل اور ملنے کی چیزین اندرائن کا تیل اور اسکے
بنانے کی ترکیب یہ ہو کہ اندرائن سے نچوڑ کر پانی کسی قدر لیا جائیگا اور اسی کے برابر تیل لیا جائیگا اور پکائین گے یہانتک کہ پانی
جل جائیگا اور تیل باقی رہ جائیگا اور اگر تر اندرائن نملے گی تو سوکھی لی جائیگی اور اسکے بیج اور چھلکے نکال ڈالے جائینگے پھر اسکا گودا
دس درہم لیا جائیگا اور تیل چالیس درہم لیا جائیگا اور پکایا جائیگا یہان تک کہ اندرائن کی قوت تیل مین آجائے اور کلکی کا تیل اور رائی کا
تیل ہین اور اسکا تیل نکالا جائیگا جسطرح سے کہ تلی کا تیل نکالا جاتا ہو اور مفید مرکب چیزون مین روغن زیتون ہو جسمین سانپ پکائے گئے
ہون اور یہ مرکب بالکل اچھا کر دیتا ہو اور حمام کے بعد شہد کی مالش مفید ہوتی ہو اسلیے کہ حمام مواد کو رقیق کرتا ہو اور مسام کو
کھولتا ہو اور جلد کو نرم کرتا ہو اور شہد تقطیع کرتا ہو اور جلا کرتا ہو اور رطوبتون کو بدن کے گہراو سے کھینچتا ہو اور شیر کی چربی

اور بلسون کی چربی کہا گیا ہی کہ بلسون شام مین ایک پرندہ ہوتا ہی مفید پڑتی ہی لیپ میتھی سرکے اور شہد مین بنا یا جائیگی جائیگی کہ گل جائیگی
اور لیپ نانخونہ اور میتھی اور السی اور کندر اور صنوبر کا گوندا اور انجیر سرخ موم اضافہ کیا جائیگا اور یہ لیپ نیم گرم استعمال کیا جائیگا حمام
ان بیمارون کو نہ حمام بیٹھے پانیکا مضر ہوتا ہی کیونکہ یہ رطوبت مین زیادتی کردیتا ہی اور خلطون کو پگھلا دیتا ہی اور انھین بہا دیتا ہی
اور مجرون کو کشادہ کردیتا ہی پھر بہت سے فضلے جوڑون پر گر پڑتے ہین اور خشکی کرنے والا افراط سے پسینا لانے کے سبب سے جبکہ اسمین
نمک اور اشنان اور باڑی لون سے مالش ہوتی ہی اس سبب سے کہ اسمین جلا اور تفتیح اور تنقیہ ہی ان مریضون کو فائدہ کرتا ہی اور معدنی چشمون کا
پانی مفید پڑتا ہی اسلیے کہ یہ پانی معدنی جسمون کی قوتون سے خالی نہین ہوتے ہین مثل نمک کے اور باڑی لون کے اور گندگ کے
کہ انسے یہ پانی رطوبتونکو رقیق کردیتے ہین اور انھین تحلیل کرڈالتے ہین یا لینگے گندک اور باڑی لون اور نمک اور بورق
اور غار کی پتی اور دونا مروا اور جوش کرینگے اور اس پانی سے بہت سا پسینا لانے کے بعد حمام کیا جائیگا تاکہ مادہ مین کا رقیق
پسینے کے ساتھ نکل جاے اور جو کچھ غلیظ باقی رہجاے وہ انجرون سے لطیف پڑ جاے اور تیلا پڑ جاے اور تحلیل ہو جا آبزن ان
بیمارونکو فائدہ کرتے ہین آبزن بنایا ہوا اُس پانی سے جسمین یہ بیان کی ہوئی دوائین جوش دی گئین ہون یا روغن زیتون
جسمین بجو یا جنگلی گدھا یا خرگوش پکایا گیا ہو زندہ یہان تک کہ بکس گیا ہو یا وہ پانی کہ جسمین بہی پکا ہو اور یہ اس این کی
خاصیت کے سبب سے ہی اور روغن زیتون زیادہ قوت رکھتا ہی اسلیے کہ روغن زیتون خود تسخین اور تحلیل قوی کرتا ہی اور نضج دیتا ہی پھر
اگر اس تدبیر کے بعد درد باقی رہے اسمین تو داغ لگانا مفید نہایت درجے کا ہی اسلیے کہ جو تخفیف اور تحلیل آگ سے حاصل ہوتی ہی
وہ دواؤن سے حاصل نہین ہوتی ہی اور یہی داغنا باوجود اسکے مجرون کو بند کردیتا ہی اور عضو پر گرنے کے خوگر مواد کو روکتا ہی
اور عرق النسا کے داغنے کی افضل ترکیب یہ ہی کہ کمرگاہ پر بہت سا نمک کھیل اور اُسکے گرداگرد کو گوندھے آٹے سے گھیردین
اور اُسپر داغنے کا اوزار ڈالا جاے کہ مختلف ہوتا ہی اور گرم کیا جاے داغنے کا اوزار اور پہلی اسطرح پر استعمال کیا جاے
کہ اُسکی گرمی محسوس نہو پھر اسکی گرمی کا حس ہوتا ہو پھر گرم کرنے مین زیادتی کیجاے گی یہان تک کہ تاب نلاسکے تاکہ
آگ کا اثر جوڑ تک پہونچ جاے پھر جب تاب لانے سے تجاوز کرجاے گا تو نمک اور آٹا باقی رہجاے گا پھر پشمینے سے
پیٹ کر باندھ دیا جاے گا اور داغنے کے اوزار سے گوشت کے جل جانے سے اور قرحہ ڈال دینے سے احتراز رکھا جائیگا
اور تریاق فاروق کا فائدہ عظیم ہوتا ہی اور یہی حال تریاق اربعہ کا اور بڑی معجونون کا ہی کہ قرابادینون مین مذکور ہین اور
آدمی کی ہڈیان جلی ہوئین نقرس کو اور وجع مفاصل کو اچھا کردیتی ہین اس سبب سے کہ آدمی کی ہڈیونمین تحلیل اور تخفیف ہوتی ہی

خاتمۃ الطبع

شکر صد شکر خدا کہ تیسرا فن اُردو ترجمہ نفیسی چھپکر تمام ہوا مفید علم ہوا
اور چوتھا فن بھی عنقریب چھپکر تمام ہونے کو ہی اور فائدہ کامل اور تمام ہونے کو ہی

فہرس فن سوم ترجمہ نفیسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا فن

[illegible]

اُن مرضون مین جو کسی عضو سے خاص اور کسی سے غیر مختص نہین ہوتے بلکہ یا تو سارے بدن پر عام ہوتے ہین اس معنے سے کہ جب یہ مرض بدن کو عارض ہوتا ہی تو سارے عضونکو شامل ہوتا ہی مثل بخارون کے یا پیدا ہوتا ہی جس کسی عضو مین کہ ہو یعنے اس مرض کا عارض ہونا اعضا مین سے ہر ایک عضو کے لیے ممکن ہوتا ہی مثل ورم کے اسلیے کہ ورم حق مذہب پر اعضا مین سے ہر ایک عضو کے لیے عارض ہوا کرتا ہی اگرچہ بعضے عضوون مین مثل ہڈیون کے اور دماغ کے اسکا عارض ہونا پوشیدہ ہوتا ہی اور مثل تفرق اتصال کے کہ غیر ضروری ہی کیونکہ یہ بھی اعضا مین سے ہر ایک عضو کے لیے عارض ہوا کرتا ہی مگر یہی تفرق اتصال ہر عضو مین ایک نام سے خاص ہوتا ہی اور یہی فن چھ بابون پر مشتمل ہوتا ہی پہلا باب بخارون مین دوسرا باب بحرانمین اور بحرانکے دلون مین اور مصنف نے بحران کو عام مرضون مین فقط اسلیے بیان کیا ہی کہ بحران بہتیرے مرضونکے لیے لازم ہوا کرتا ہی کہ اس سے جدا نہین ہوتا اگرچہ خود مرض نہین ہی تیسرا باب ورمون مین اور پھنسیون مین اور جذام مین مصنف نے جذام کو علحدہ کرکے فقط اسلیے بیان کیا ہی کہ یہ صعب ہوتا ہی اور اسکا حال فضیحت رکھتا ہی اور اسمین بیان کثرت سے ہی باوجود اسکے کہ یہی جذام ورمون مین داخل ہی اور وبا مین اور اسکے تحرز مین اور وبا مرضون مین شمار کی گئی ہی مفتاح مین

ابوالفرج فیلسوف کہتے ہین کہ وبا سب مرضون مین کا بدتر مرض ہی اور یہی وبا عام مرضون
مین سے ہی اسلیے کہ وبا کی نکایت سب عضوون تک پہونچتی ہی اگرچہ اسکی ابتدا دل سے
ہوا کرتی ہی چوتھا باب کسر یعنے ہڈی کے ٹوٹنے مین اور دوئی یعنے ٹیڑھی ہونے مین اور خلع
یعنے جوڑ سے اُکھڑنے مین اور سقط یعنے گر پڑنے مین اور ضربہ یعنے مار مین اور صدمے مین اور
شجاج سر کے پھٹنے مین مصنف نے شجاج کو کہ وہی سر مین کی واقع شکستگی ہی ذکر مین اسلیے
خاص کیا ہی کہ اسمین صعوبت ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ اسکی قسمین بہت سی ہین اور سحج یعنے چھلنے مین ہی
پانچوان باب زینت مین اور یہی زینت مرضون مین سے نہین ہی اسلیے کہ اسکی ذات سے
فعل مین آفت واجب نہین ہوتی ہی بلکہ زینت ان مرضون کی عرضون مین سے ہی جو خود ظاہر
نہین ہوا کرتے ہین اور انھین مرضون کے ظاہر نہونیکے سبب سے قوم نے ان اعراض کو مرض
مین شمار کرلیا ہی شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ یہان پر کچھ امور ہین کہ مرضون سے خارج ہین اور
مرضونمین شمار کیے جاتے ہین اور یہی وہ امر ہین جو زینت مین داخل ہین باب چھٹا زہرونمین
اور اُنکے بچاوے مین ہی مصنف نے زہرون کو عام مرضون مین فقط اسلیے شمار کیا ہی کہ یہی زہر
سوائے بدن کے مزاج کو اپنی نوعیہ صورت سے فاسد کر ڈالتے ہین لبس سبب عام سبب کے
قائم مقام کردیا گیا ہی پہلا باب بخارون مین ہی بخار ایک غریب غیر اصلی حرارت ہی کہ افعال کو مضر
ہوتی ہی اور یہی اسطقس والی حرارت ہی جبکہ اسکا غلبہ شدت پکڑ جاتا ہی اور افعال مین ضرر کی موجب
ہوجاتی ہی اور غریب کی قید سے مصنف نے اصلی حرارت سے احتراز کیا ہی کیونکہ اصلی حرارت افعال کو مضرت
کرنیوالی نہین ہوتی ہی کیونکہ عنصری حرارت غریب حرارت سے جبھی نامفرد ہوتی ہی جب فعلونکو ضرر پہونچانے
لگتی ہی کہ دل سے اٹھتی ہی یعنے دلمین پہلے حاصل ہوتی ہی پھر روح اور شریانی خون اور خود شریانون
کے واسطون سے پھیل جاتی ہی اعضا کیطرف کو بس انھین گرم کردیتی ہی اور جو یہ کہا گیا ہی کہ دلسے اٹھتی ہی
اسکا سبب یہ ہی کہ یہ حرارت یکبارگی سارے بدن کو گرم کردیتی ہی اور یہ بات جبھی ممکن ہوتی ہی جب
دل گرم ہوچکتا ہی کیونکہ دل کی سخونت ارواح اور شریانی خون کی سخونت کی موجب ہوتی ہی
اور روحون مین جب سخونت آجاتی ہی اور شریانون سے سارے بدن مین سرایت کرتی ہی تو یکبارگی
بدن کو گرم کردیتی ہی لیکن شریانون مین سے اُس شریان کے جرم کا جو دل سے زیادہ قریب ہی
گرم ہونا خون اور روح کے گرم ہونے کے پہلے ممکن ہی لیکن دل سے دور کی شریانون کا گرم
ہونا خون اور روح کے گرم ہونے کے پہلے نہین ممکن ہی مگر جب کہ خون اور روح دونون

پہلا باب بخارون مین

گرم ہو جاتے ہین تو پہلے دل کی شریانین گرم ہوتی ہین پھر سارے اعضا گرم ہوتے ہین
اور ارواح اور شریانی خون کی سخونت فقط اسلیئے اعتبار کی گئی ہی کہ حرارت ایک عرض ہی کہ
اسکا ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہونا ممکن نہین ہوتا ہی مگر اسکے محلون کے انتقال کے
ساتھ اور دلمین حرارت کے پہلے حاصل ہونے سے یہ مراد نہین ہی کہ ابتدا سے دلمین حاصل ہو
بلکہ اس سے عام مراد ہی اسلیئے کہ حرارت کبھی بعضے عضوون کے گرم ہونیکے بعد دلمین حاصل ہوتی
ہی لیکن دل کی سخونت دونون تقدیرون پر سارے عضوون کی سخونت پر مقدم ہوا کرتی ہی اور
اگر دلمین حرارت حاصل ہو اور دل سے اُٹھکر سارے اعضا کیطرف نجائے مثل اُس حرارت کے
کہ وہ خفیف غصے سے پیدا ہوتی ہی تو بخار نہوگی اور بخار کا سبب یا تو مرض ہوتا ہی اور یہی بخار
عرض کا ہی اور اُسکے منافی مرض کا ہوجانا نہوگا مثل اس بخار کے کہ ذات الجنب مین عارض ہوتا
ہی یا نہین اسکا سبب مرض نہین ہوتا ہی اور یہی بخار مرض کا ہی فقط یہی دونون قسمین بخار کی مرض
ہین لیکن ایک بخار ان دونون مین کا باوجود مرض ہونیکے ایک مرض کا عرض ہی اور دوسرا بخار
عرض نہین ہی اور ان دونون قسمون کے بخارون مین فرق یہ ہی کہ پہلے بخار کا سبب وہی مرض
اور وہی ورم ہی اس طرح کا کہ عفونت پر شامل ہو اس معنے سے کہ جب بخار پایا جائے تو ورم کے
وجود کے ساتھ پایا جائے اور ورم کے جاتے رہنے سے بخار جاتا رہے اور دوسرے بخار کا سبب
مرض نہین ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ مناقشہ کرنے والے کو یہ کہنا جائز ہی کہ ورم کا بخار اگر
ورم کی حرارت کا تابع ہی یا اسکے درد کو لازم ہوتا ہی تو اشبہ یہی ہی کہ یہ عرض کا بخار ہو اور اسوقت
مین بہت سے یومی بخارون کا عرض کے بخار ہو جانا واجب پڑتا ہی اور اگر ورم کا بخار ورم کی عفونت
کا تابع ہی تو ورم جسطرح پر کہ وہ ورم ہی بخار کا سبب نہوگا بلکہ بخار کا سبب ذات سے وہ عفونت
پڑیگی جو اُس ورم مین ہی اور یہ کہنا جائز ہی کہ اگر تمھاری مراد عرض کے بخار سے یہ ہی کہ وہ ورم
کا تابع ہوتا ہی اور ورم کے پائے جانے سے پایا جاتا ہی بس یہی حال عفونت کے بخارون کا عفونت
کیطرف قیاس کرنے سے ہی اور اس کا جواب مصنف نے یون دیا ہی کہ ورم کا تابع بخار عرض ہی
کا بخار ہی نہ اس سبب سے کہ یہ بخار عفونت کا یا درد کا یا اسکے مثل کا تابع ہی بلکہ اس سبب سے کہ یہ بخار
کسی مرض کا تابع ہی اسلیئے کہ عرض سے اسی کو لیتے ہین جو کسی مرض کا تابع ہو اور جبکہ اس بخار کا
مستعمل علاج ورم کیطرف مصروف رہتا ہی تو اس بخار پر عرض کا حکم غالب ہو گیا ہی بس اسکا نام عرض کا
بخار قوم نے رکھدیا ہی اور جواب کا حاصل اسکے اصطلاحی امر ہونے پر راجع ہوتا ہی اور شیخ

بیان سبب بخار دائمی

ابو علی سینا کا کلام اِسی جواب کیطرف اشارہ کرتا ہی اسلیے کہ اُنھون نے کہا ہی کہ ہمین اسکے جواب مین
عادت پڑ جانے پر جاری کرنا چاہیے پھر تو ہم کہینگے کہ ورمون کے اور سدون کے بخار و نکا دائمی تپ کے
بخار ہونا چاہیے اور جبکہ بدن نفس کا آلہ اُسکے فعلون مین ہی اور یہ بات پوری نہین ہوتی ہی مگر اعضا
اور قوتون کے ساتھ اور قوتین طبیب کے نزدیک کیفیتین ہوتی ہین کہ روحون مین اور اعضا
مین پائی جاتی ہین اور روحین سب کی سب تحلیل کے قابل ہوا کرتی ہین پھر انکی طرف غذا کا
پہونچنا ضرور ہوتا ہی اور وہ غذا تحلیل ہوئے جز کا بدلا ہوا کرے اور اس غذا کا ہمیشہ وارد ہونا
ممکن نہین ہوتا ہی پس ضرور ہی کہ غذا ایسی رطوبتون کیطرف مستحیل ہو جائے کہ وہ بدن مین
مہیا رہا کرین تاکہ تحلیل ہوئے جز کے بدلے مین قائم ہو جایا کرین تو ضرور ہو گیا کہ بدن ان تینون
جسمون سے خالی نرہے اور یہی تینون جسم روحین ہین اور خلط ہین اور اعضا ہین اور اسکا تعلق
یعنے اس حرارت کا تعلق پہلے یا تو بدن کی روحون سے ہوتا ہی پھر انسے اعضا اور اخلاط کیطرف
پہونچتا ہی اور یہی یومی بخار ہی پھر اگر کہا جائے کہ اس تقریر سے لازم آتا ہی کہ یومی بخار وقتی بخار اور
سونوخس ہی کے ساتھ ہوا کرے اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ اعضا اور اخلاط کی
سخونت یومی بخار مین فقط مجاورت کیوجہ سے روحون کی سخونت کے سبب سے ہوا کرتی ہی نہ
اس سبب سے کہ حرارت نے اعضا سے اور اخلاط سے تشبث کیا ہی اور اسی سبب سے جسوقت
روحین ٹھنڈی ہو جاتی ہین تو حرارت سب مین سے جاتی رہتی ہی برخلاف اُسکے کہ جب حرارت خون سے
یا اعضا سے پہلے یومی بخار مین تشبث ہوتی ہی اور اسوقت مین نہین جاتی ہی مگر خون اور اعضا کی
تبرید کرنے سے بے روحون کی تبرید کے اور اس بخار کا یومی بخار اسلیے نام کیا گیا ہی کہ اکثر حالتون مین یہ
بخار فقط ایک ہی دن رہتا ہی اور اس سے زیادہ نہین رہتا ہی بلکہ اسکے بعد بدن کا تنقیہ حرارت سے کر ڈالا
جائیگا یا اس یومی بخار سے کوئی اور بخار پیدا ہو جائے یا اسکا تعلق پہلے ان اخلاط سے کہ جاری ہین ہوتا ہی
پھر ان خلطون سے اعضا اور روحون کیطرف پہونچتا ہی اور حرارت کا تعلق خلطون سے یا تو
ہوتا ہی اسطرح پر کہ گرم ہو جائین خلط فقط بے عفونت کے تو یہی سونوخس ہی اور اسکا سونوخس
فقط اسلیے نام رکھا گیا ہی کہ یہ لفظ یونانی زبان مین دوام پر دلالت کرتا ہی اور یہ بخار یومی بخار سے زیادہ
رہتا ہی اور یہ خون کے سوا سے نہین ہوتا ہی کیونکہ خون کے سوا خلط کی غلیانی حرارت
اُسکے مزاج کی ٹھنڈک سے یا اسکی مقدار کی قلت سے اس پایہ پر نہین پہونچتی ہی کہ بخار کی
موجب ہو جائے اور نہ اس پایہ پر پہونچتی ہی کہ سارے خلطون کی سخونت کی موجب ہو جائے

بیان بخار عفونت و دق کا متن

پھر اسی سبب سے خون کے سوا سے بخار نہین پیدا ہوتا ہی مگر فقط عفونت سے لیکن خون تو اپنے مزاج کی گرمی کے سبب سے اور اپنی مقدار کی کثرت کیوجہ سے جب گرم ہو جاتا ہی اور جوش مارتا ہی تو اُس سے سب خلطون اور روحون کی بلکہ سارے بدن کی سخونت لازم ہو جاتی ہی یا یہ کہ متعفن ہو جائین اور یہی عفونت کا بخار ہی اور اس سے اس بخار کا نام محض اس سبب سے ہوا ہی کہ اس بخار کی پیدائش اس حرارت سے ہوتی ہی کہ وہ حرارت عفونت سے پیدا ہوتی ہی یا حرارت کا تعلق پہلے بدن کے عضوون سے ہوتا ہی خواہ وہ عضو اصلی ہین یعنے منی سے پیدا ہوئے ہین مثل ہڈی کے یا غیر اصلی ہین مثل گوشت کے پھر اعضا سے اخلاط اور ارواح کیطرف پہونچتی ہی اور یہی دق کا بخار ہی اور یہ بخار دق کے بخار سے اسلیے نامزد ہوا ہی کہ اس بخار کو اعضا کا نحیف ہو جانا اور اُنکا دبلے پڑ جانا اور بخارون سے بڑھکر لازم ہوتا ہی اور اسپر یون اشکال وارد کی گئی کہ سخونت کرنے والے سبب سے ارواح کا سخونت کو قبول کرنا رطوبتون کے قبول کرنے سے بڑھکر ہوا کرتا ہی اسلیے کہ روحین شدت سے لطافت اور کثرت سے حرارت رکھتی ہین اور رطوبتون کا سخونت کو قبول کرنا اعضا کے قبول کرنے سے بڑھکر ہوا کرتا ہی اسلیے کہ اعضا کا سخونت کو قبول کرنا اور اس سے اثر پذیر ہونا انکی کثافت اور صلابت کے سبب سے دشوار پڑتا ہی اور اس تقدیر پر پہلے حرارت کا تعلق رطوبتون سے اور اعضا سے محال ٹھہرتا ہی اور بخار سب کے سب یومی ٹھہرے جاتے ہین اور اس اشکال کا جواب دو طرح سے دیا گیا ہی ایک ان دونون مین سے یہ ہی کہ کثیف جبکہ گرم کرنے والے سے زیادہ قریب ہوتا ہی تو اسکا قبول زیادہ شدت سے ہوتا ہی اسلیے کہ سخونت ملموسہ کیفیتون مین سے ہی کیونکہ سخونت فقط ملاقات ہی سے اثر کرتی ہی اور اپنے سے دور مین اسکا اثر کرنا فقط اپنے قریب کیواسطے سے ہوا کرتا ہی اسلیے کہ یہ اپنے سے ملے ہوئے ہین اثر کرتی ہی پھر ملا ہوا اپنے سے ملے ہوئے مین اثر کرتا ہی اور اسیطرح سے ایک دوسرے مین اثر کرتا جاتا ہی یہانتک کہ تاثیر کی انتہا بعید پر ہوتی ہی اور اسنبات مین کسی طرحکا شک نہین کہ یہ کیفیت منفعل مین کی فاعل مین کی کیفیت سے ضعیف ہوا کرتی ہی پھر تو یہ کیفیت دور کے منفعل مین نہایت درجہ ضعیف ٹھہریگی اگرچہ دور کا منفعل نہایت درجہ کا لطیف ہو اور دوسرے اسطرح پر جواب دیا گیا ہی کہ تسخن سے مراد یہان پر پہلے یہ ہی کہ وہ ایسے حال پر ہو کہ اگر اسکی حرارت بجھا ڈالی جائے اور ٹھنڈی کر ڈالی جائے تو اسکو بے عکس کے دوسرے کا ٹھنڈا کر دینا لازم ہو یعنے اگر دوسرا ٹھنڈا کیا جائے تو اُسکے ٹھنڈے ہونیسے اسکا ٹھنڈا پڑ جانا

پہلا باب بخارون مین

لازم نہو بلکہ اسمین حرارت کا باقی رہنا اور پلٹ آنا اور دوسرے کا گرم کر دینا ممکن ہوا در اسسے یہ بات لازم نہین کہ اسکا تسخن زمانی متقدم ہو اور یون بھی اعتراض کیا گیا ہی کہ اگر حرارت کا تعلق روح اور خلط اور عضو سے یکبارگی ہوگا تو یہ بخار تینون قسمون مین سے کسی قسم کا نہ ٹھہریگا اسلیے کہ اسپر یہ صادق نہ آئیگا کہ حرارت مین ان تینون چیزون مین سے پہلے کسی ایک چیز سے تعلق کیا ہی پھر اسکے واسطے سے اور دن تک پہونچی ہی اور اسکا جواب دینا یون ممکن ہی کہ موثر یعنے اثر کرنے والے کے قریب کو اگرچہ ہم یکبارگی انکے ساتھ تعلق مسلم کرلین تو بھی یہ بخار تینون بخارون سے مرکب ٹھہرے گا نہ یہ بخار انکا قسیم یعنے مقابل اینسے خارج ہوگا اور یومیہ بخار بادی یعنے خارجی سببون سے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بدنی سببون کی تسخین اکثر فقط روح کی تسخین پر منحصر نہین رہتی ہی بلکہ اخلاط اور اعضار کی تسخین تک تجاوز کرتی ہی اور اس سے یہی مراد نہین ہی کہ فقط خارجی سببون سے یہ بخار پیدا ہوتا ہی بلکہ یہ مراد ہی کہ یہ بخار ان سببونسے اور اور سببونسے پیدا ہوا کرتا ہی اور یومیہ بخار کے پیدا کرنے والے سبب چار جنسون کے ہوتے ہین اُن چارونین ایک وہ چیزین ہین جو خارج سے مثل شدت کی گرمی کے بدن پر وارد ہوا کرتی ہین اور دوسری جنس سببون کی وہ چیزین ہین جو بدن پر اندر سے مثل گرم دوا کے وارد ہوتی ہین اور تیسری جنس سببون کی وہ چیزین ہین جو بدن کو افراط سے حرکت دیتی ہین مثل ریاضت کے یا روح کو مثل غصے کے اور چوتھی جنس سببون کی بدنی اعراض ہین مثل دردون کے اور مرضون کے کہ ظاہری اعضار مین پیدا ہوا کرتے ہین مثل اس ورم کے جو چڈھیکے مجرے مین پائون سے زخم کے سبب سے پیدا ہوتا ہی لیکن باطنی ورمون کی تسخین تو ارواح کی تسخین سے تجاوز نہین کرتی ہی پھر فرحیہ یعنے خوشی کا اور غضبیہ یعنے غصے کا ہوتا ہی اس سبب سے کہ خوشی مین اور غصے مین باہروار کو حیوانی روح کے افراط سے حرکت کرنیکے سبب سے روح مین افراط کی سخونت پیدا ہو جاتی ہی اور نومیہ ہوتا ہی جاوا لجزون کے بند رہنے کے سبب سے جو جاگنے سے تحلیل ہو جایا کرتے ہین اور وہ روح کو گرم کر دیتے ہین اور سہریہ ہوتا ہی روح کے مشتعل ہو جانیکے سبب سے حرکت کی کثرت کے سبب سے اور فکریہ ہوتا ہی روح کی حرکت کی کثرت کے سبب سے لیکن یہ حرکت نہ تو اندروار کو ہوتی ہی نہ باہروار کو اور غمیہ ہوتا ہی اندروار کو روح کی حرکت کے پائے جانے کے سبب سے اور روح کے اندر بند رہنے اور اس سے حدت پکڑ جانیکے سبب سے اور ہمیہ ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ روح کو گرم کر دینے والی حرکت کبھی اندروار کو اور کبھی باہروار کو

عارض ہوا کرتی ہی اسلیے کہ تہم ایسی بات کیلیے ہی کہ جس سے فائدہ کی کشش کا یا کسی بدی کا انتظار
متصور ہوتا ہی اور فزعیہ ہوتا ہی اسلیے کہ فزع یعنے ڈر مین روح یکبارگی اندر وار کو شدت سے
سخت حرکت کرتی ہی اور تعبیہ ہوتا ہی اسلیے کہ تعب یعنے مشقت روح کو شدت سے گرم کر دیتی ہی
اور استفراغیہ ہوتا ہی اُس بخار کے ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسہال کے وقت خلطون کی اضطراب
اور حرکت کرنے کے سبب سے روح مین اضطراب اور مضطربہ افراط کی حرکتین عارض ہوا
کرتی ہین کہ وہ روح مین اشتعال کی موجب ہو جاتی ہین اور امتلائیہ ہوتا ہی اس بخار کا سبب
یہ ہی کہ امتلا کے وقت مین الجزے بند ہو جاتے ہین اور منافس کے بند ہونے سے سانس کا لینا
نہین ہوتا ہی پھر تحلیل سے الجزون کے رُکنے سے اور باہر وار سے ٹھنڈی ہوا کی آمد کے رُک جانیسے
روح مین افراط کی حرارت پیدا ہو جاتی ہی اور جوعیہ ہوتا ہی اس سبب سے کہ جوع یعنے بھوک کے
ساتھ غذائیہ رطوبت کے گھٹ جانیسے اور حرارت کی تسکین دینے والی چیز کے نپائے جانیسے
الجزون مین اور روح مین افراط کی حرارت پیدا ہو جاتی ہی پھر روح مشتعل ہو جاتی ہی اور عطشیہ ہوتا
ہی اس سبب سے کہ جوعیہ مین بیان ہو چکا ہی اور عطش یعنے شدت کی پیاس پانی کے
نہونے سے کہ وہ قوی حرارت کی تسکین کرتا ہی حرارت کے پیدا کرنے مین اولی ہی اور سدویہ
ہوتا ہی اس سبب سے کہ سدون سے تحلیل کم ہو جاتی ہی اور فضلے گھٹے رہتے ہین اور بہت سے
گرم الجزے مجتمع ہو جاتے ہین پھر روح گرم پڑ جاتی ہی جہان کہ رطوبتون کے گرم کر دینے کے
پایہ پہین پہونچتی ہی یا اُنکے سڑا دینے کے پایہ پر تو ایسی حرارت سے خلطی بخار پیدا ہوتا ہی
اور اسکا سبب یہ ہی کہ بخار کے پیدا کرنے والے سدے یا تو اُن بڑی بڑی رگو نین ہوتے ہین جو
بدن کے بیلے ہوا کرتے ہین اور یہ سدے عفینہ بخار کے موجب ہوتے ہین کیونکہ یہ سدے خلطون کو
تنفس سے مانع آیا کرتے ہین بس خلطون مین عفونت پیدا ہو جاتی ہی یا سدے جلد کے مسام مین
ہوتے ہین بس گرم الجزے محتبس ہو جاتے ہین اور روح مین سخونت آ جاتی ہی اور یومیہ استحصافیہ
بخار پیدا ہو جاتا ہی یا سدے دونون مقامون مین ہوتے ہین اور یہ رگون کے متہ مین ہوتے ہین
اور اسوقت مین یہ سدے یا تو ضعیف ہوتے ہین تو انسے وہ یومیہ بخار ہوتا ہی جو سدویہ سے
نامزد ہی اور اگر یہ سدے قوی ہوتے ہین تو انسے خلطی بخار پیدا ہوتا ہی یا تو غلیانیہ اگر شدت
کی قوت نہین رکھتے ہین یا عفونیہ اگر قوت مین تنفس کے روک دینے تک پہونچتے
ہین اور اکثر اوقات سدویہ بخار مین دن تک رہتا ہی اگر سدہ قوی ہوتا ہی اور اگر ضعیف ہوتا ہی

پہلا باب بخارون مین

تو اُسکا اکھاڑ دینا جلد ہوا کرتا ہی اور یہ بخار یومیہ بخار کے درمیان مین ہوا کرتا ہی کبھی گرم روح کے لطافت کے سبب سے تحلیل ہو جانیسے کم ہو جاتا ہی پھر سدے کے باقی رہنے کے سبب سے کہ وہی علت ہی عود کر آتا ہی گویا کہ اسکے لیے باریان ہوا کرتی ہین اور اکثر اوقات چار باریون تک یا سات باریون تک رہتا ہی اور کبھی بخار تشفیہ ہوتا ہی یعنے جلد خشکی سے کہ اجزا کی جمع کرنے والی اور کثیف کرنے والی ہوتی ہی سخت اور کھرکھری پڑ جاتی ہی اور اسی جلد کے مساموں کا بند ہو جانا لازم ہی جیسا کہ اُس حمام کے چھوڑ دینے سے جسکی عادت پڑی ہی پیدا ہوا کرتا ہی اس لیے کہ یہ بات جلد مین قشف یعنے کھرکھراہٹ اور سختی تلیین کے نہونے کے سبب سے پیدا کر دیتی ہی اور برد یہ استحصافیہ ہوتا ہی کیونکہ برد یعنے ٹھنڈک جلد کے مساموں مین قبض اور کثافت پیدا کر دیتی ہی اور حریہ ہوتا ہی اس سبب سے کہ جلد حرارت سے جلجاتی ہی اور سوکھ جاتی ہی اور جلد کے مسام بند ہو جاتے ہین جیسا کہ گرم ہوا مین اور تیز دھوپ مین ٹھہرنے سے حادث ہوتا ہی بس گرم اجزے بدن مین بند ہو جاتے ہین اور پھیلنے سے رک رہتے ہین اور ٹھنڈی ہوا مسام مین سے روح تک نہین پہونچنے پاتی ہی پھر اگر یہ اجزے تر میٹھے ہوتے ہین تو جب تک سڑتے نہین اُٹھتے ہین بخار نہین پیدا ہوتا ہی اور اگر یہ اجزے دخانی ہوتے ہین تو مجاورت سے اور آمیزش سے ارواح کو گرم کر دیتے ہین بس یومیہ بخار پیدا ہو جاتا ہی اور عفنیہ بخار یا تو بسیط ہوتا ہی یعنے ایک ہی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتا ہی یا مرکب ہوتا ہی یعنے دو خلطون کی یا زیادہ کی عفونت سے پیدا ہوتا ہی اور بسیط کی چار جنسین ہین خلطون کی گنتی پر ایک اُن مین سے دموی ہی اور جب عفونت بعضے خون مین سرایت کرتی ہی تو اس سے اور بعضے مین سرایت کر جاتی ہی کیونکہ خون کے بعضے جز بعضے جزون سے ملے ہوا کرتے ہین اور اسلیے کہ خون رگون کے اندر ہی ہوتا ہی باوجود اسکے خون کا تعفن کو قبول کر لینا اپنی حرارت اور رطوبت کے سبب سے شدت سے ہوا کرتا ہی پھر جب خون متعفن ہوتا ہی تو عفونت خون کی نہایت درجے کی بہت مقدار مین ہوتی ہی پھر منفعل کی کثرت کے سبب سے نہایت شدت کی عفونت خون سے نہین ہوتی ہی لیکن خون کی تحلیل تو اُسی قدر ہوتی ہی کہ جسقدر کے خون کی مقدار کو سزاوار ہی اور یہ مقدار نہایت بہت ہوتی ہی بس تحلیل بھی نہایت درجہ بہت ٹھہریگی اور یہی یا تو متزایدہ یعنے بڑھنے والا ہوتا ہی اور یہ وہ ہی کہ جسمین متعفن جز خون کا تحلیل ہونیسے بڑھکر ہوتا ہی اور یہی بدتر ہوتا ہی اسلیے کہ مرض اسوقت مین طبیعت کے فعل سے زیادہ قوی ہوتا ہی یا تو متناقصہ یعنے گھٹنے والا

ہوتا ہی اور یہی وہ ہی جسمین خون کا متعفن جز تحلیل ہوئے جز سے کم ہوا کرتا ہی اور یہی اسلم
ہی اسلیے کہ طبیعت اس مین مرض سے زیادہ قوی ہوتی ہی یا متشابہ ہوتا ہی اور یہ وہ ہی جسمین
متعفن جز تحلیل ہوتے جز کے برابر ہوا کرتا ہی اور اسکا حال دونون قسمون کے بین
بین ہوتا ہی اسلیے کہ اس مین طبیعت ممکن ہی کہ غالب آ جائے اور مرض کو دور کر دے یا مغلوب
ہو جائے پھر مرض غالب ہو جائے اور دوسری جنس صفراویہ ہی اور صفرے کا متعفن
ہو جانا یا تو رگون کے اندر ہی اور یہی غب لازمہ ہی لیکن غب سے اسکے نام رکھنے
کی تو وجہ یہ ہی کہ اسکی شدت غب سے یعنے ایک روز کے درمیان سے ہوتی ہی لیکن لازمہ
اسے نام رکھنے کا تو سبب یہ ہی کہ اس بخار کا مادہ متعفن ہوتا ہی اس وجہ سے کہ رگون کے اندر
ہوتا ہی اور ایک مدت تک انہین انکے جرمون کی کثافت سے اور مضبوطی سے رہتا ہی اور
مادے کے باقی رہنے سے حرارت باقی رہتی ہی یہانتک کچھ اور صفرے مین سے رگون مین
مجتمع ہو جاتا ہی اور وہ سڑ اٹھتا ہی پھر بخار ہمیشہ یہان تک رہتا ہی کہ عفونت کا امر ہو چکتا ہی
پھر اگر عفونت رگون مین دل یا کلیجے کے قریب ہوتی ہی تو یہی تپ محرقہ ہی جبکہ یہ قسم لازم
بخار کی محرقہ ہے اپنی حرارت کی شدت کے سبب سے اور پیاس کی کثرت کی وجہ سے اور
دل سے مادے کے قریب ہونے مین قلق کے باعث سے خاص ہو گئی تو دوسری قسم اور
وہی وہ قسم ہی کہ جسمین عفونت اور ایسی رگون مین ہوتی ہی جو دل سے دور ہوا کرتی ہین عام
نام سے خاص کی گئی اور یہی نام غب لازمہ ہی علاوہ اسکے یہ ہی کہ کبھی تپ محرقہ سے بخار
نامزد ہوتا ہی جبکہ دل کے پاس کے سڑے کھاری بلغم سے ہوا کرتا ہی کیونکہ اس بخار کے
اعراض اپنے مادے کی نمکینی سے اور دل کے قریب ہونیسے شدت مین صفراوی محرقہ تپ کے
قریب ہوا کرتے ہین پھر اسپر محرقہ کا اطلاق لفظی اشتراک سے ہوتا ہی یا رگون کے باہر دار
ہی مثل عضوون کے سوراخون کے اور معدے کے اور کلیجے وغیرہ کے اور یہی دائرہ غب
ہی اور یہ اس نام سے اسلیے نامزد ہوا ہی کہ ایک دن دورہ کرتا ہی اور ایک دن نہین کرتا ہی اور
اسی سبب سے جب عفونت رگون کے باہر ہوتی ہی تو عفونت فقط اسی بعض مین ہوتی ہی
جو اس مقام مین ہی کیونکہ اسے اور سے اتصال نہین ہوتا ہی اور جبکہ اس بعض مین تعفن
ہو جاتی ہی اور سڑا دینے والی ناری حرارت سے اسکی رطوبتین تحلیل ہو جاتی ہین تو بخار کو سکون
ہو جاتا ہی یہانتک کہ کچھ اور اسمین سے اس مقام پر مجتمع ہو جائے اور پہلی باقی عفونت سے

یا اس حرارت سے جو پہلی عفونت کیوجہ سے تھی سڑ اُٹھے پھر دوسری بار بخار پیدا ہو جاے گا اور ہر
تقدیر پر اور وہ یہ ہی کہ صفرا رگون کے اندر وار دل اور کلیجے کے قریب ہو یا ان دونون سے دور
کی رگون مین ہو یا رگون کے باہر ہو پھر یا تو صفرا نرا رقیق ہو گا اور یہی خالص غب ہی یا
بلغم سے خوب سا ملا ہو گا کہ ایک ہو گیا ہو گا پھر اسی سبب سے اسکے لیے ایک ہی باری ہوتی
ہی برخلاف شطر الغب کے اسلیے کہ اسمین دو مادے متمایز ہوتے ہین کہ ایک ان دونون مین کا
بلغم اور دوسرا صفرا ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکے لیے دو باریان ہوتی ہین کہ ایک باری بلغمی
کیلیے ہوتی ہی اور ایک صفراوی کے لیے ہوتی ہی کہ گاڑھا ہو گا اسلیے کہ بلغم اگرچہ پتلا ہو مگر وہ
صفرے سے گاڑھا ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے اسکی مدت سے طول ہوا کرتا ہی کیونکہ بلغم اپنی لزجت
کے سبب سے دشوار سے تحلیل ہوا کرتا ہی اور صفرے سے ملنے والا بلغم کے سوا نہین ہوتا اسلیے
کہ خون جب صفرے سے ملجاتا ہی اور گرم ہو جاتا ہی اور سڑ جاتا ہی تو صفرا بن جاتا ہی تو اسوقت مین
بخار غب خالص ہوتا ہی اور اسلیے کہ سودے کا وجود کم ہوتا ہے پھر سودے کی صفرے سے
آمیزش کم ہوتی ہی اور باوجود اسکے جب سودے کو سخونت اور عفونت عارض ہوتی ہی تو جو کچھ اسمین صفرے
مین سے ہوتا ہی اُسے جلا دیتی ہی پھر سب کا سب صفرے سے جلا ہوا سودا ہو جاتا ہی اور یہی یعنے
صفرے سے ملے ہوئے بلغم سے ہونیوالا غب خالص ہی اور تیسری جنس بلغمیہ ہی اور اسکی عفونت
یا تو رگون کے اندر وار ہوتی ہی اور یہی لازمہ ہی اُس سبب سے کہ صفراویہ لازمہ مین بیان ہو چکا ہی
یا رگون کے باہر وار ہوتی ہی اور وہی باری کرنے والی ہوتی ہی یہ بھی اسی سبب سے کہ بیان ہو چکا
اور چوتھی جنس سوداویہ ہی اور اسکی عفونت یا تو رگون کے اندر وار ہوتی ہی اور یہی ربع لازمہ ہی اور
ربع سے اسکے نام رکھنے کی وجہ یہ ہی کہ یہ بخار چوتھے دن شدت پکڑتا ہی اور اس بخار کا وجود نادر
ہی اسلیے کہ سودے کا وجود بدن مین نہایت کم ہوتا ہی کیونکہ سودا ٹھنڈا خشک ایسے خون
کی ضد ہوتا ہی کہ جس سے تغذیہ مقصود ہی اور اسلیے کہ خلطون کی پیدائش کلیجے مین ہوتی ہی
اور یہ پیدائش اسطرح پر ہوتی ہی کہ کلیجہ اپنے جوہر کی مشابہت کیطرف اپنے اوپر کی وارد چیز کو
متغیر کر دیتا ہی اور کلیجہ گرم تر ہوتا ہی اور ضرور ٹھنڈے خشک کی پیدائش اسمین کم ٹھہریگی اور باوجود اسکے
کہ سودے کا وجود رگون مین بہت کم ہوتا ہی اور باوجود اسکے سودا اپنے مزاج کی ٹھنڈک کے اور خشکی کے
سبب سے عفونت کو دشوار سے قبول کرتا ہی پھر اگر کہا جاے کہ اس بنا پر یہ لازم آتا ہی کہ غب لازمہ کا وجود
بھی نادر ہو اور اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ غب کو پہلے صفرے سے پیدا ہونا لازم نہین ہی اسواسطے

کہ کبھی اسکی پیدائش خون سے ہوتی ہی جبکہ خون سڑ جاتا ہی اور اُسکی ابتدا مین شدت کی عفونت کی احتیاج نہین پڑتی ہی بلکہ خون کو تھوڑی سی عفونت بھی کفایت کرجاتی ہی اسلیے کہ خون جلدی سے اسے قبول کرلیا کرتا ہی پھر اگر کہا جائے کہ اس سے بھی یہ لازم آتا ہی کہ ربع دائرہ کا وجود بھی نادر ٹھہر جائے تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ سودے کا وجود رگون کے باہر دار خلطون کے جلجانے سے بہت ہوا کرتا ہی لیکن رگون کے اندر وار تو خون کی مقدار کی کثرت اور اسکی رطوبت کی زیادتی احتراق کی شدت کو مانع ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ خلطون کے احتراق سے سودے کی پیدائش جبھی ہوتی ہی جب یہ احتراق نہایت شدت کا ہوتا ہی اور یہ بات رگون مین کم ہوا کرتی ہی یا رگون کے باہر دار ہوتی ہی اور یہی ربع دائرہ ہی اور اس بخار کا نام اس سے اسلیے رکھا گیا ہی کہ اسکی باریون مین سے دوسری باری کی شروع پہلی باری کی شروع سے چوتھے دن ہوتی ہی اور عفینہ بخارون مین سے ہر ایک بخار اپنے خلطون کی قسمون کے مطابق منقسم ہوتا ہی مثل مرہ صفرا کے اور صفرا محیہ کے اور محترقہ کے اور کراثیہ کے اور زنجاریہ کے مثلاً صفرے مین اور دق کا بخار اور یہی وہ ہی جسمین پہلے تشبث اصلی عضوون سے ہوتا ہی حرارت کا اور یہ ضرور اعضا کی رطوبت کو فنا کردیتی ہی تحلیل کرکے اسے اور بدن مین دو رطوبتین ہوتی ہین یعنے رطوبت دو جنسون کی ہوتی ہی پہلی رطوبت اور یہی چارون خلط ہین اور انھین ہم بیان کرچکے ہین اور دوسری رطوبت مین سے بعضی فضلی ہوتی ہی اور بعضی غیر فضلی ہوتی ہی اور فضلی مثل منی اور دودھ اور لعاب دہن کے ہی اور غیر فضلی اسکی قسمین چار ہین ایک ان مین کی وہ ہی جو بال سی رگون مین کہ وہ اعضا کی سیراب کرنیوالی ہین بند ہوتی ہی اور یہ وہ رطوبت ہی کہ خلطیہ صورت سے متغیر ہوگئی ہی اور عضویہ صورت کے قبول کرنے مین شروع کرچکی ہی اور دوسری رطوبت مثل اسکے اعضا پر کی پھیلی ہوئی ہی اور یہ وہی پہلی رطوبت ہی جبکہ اُن رگون مین سے جدا ہو کر اعضا کے سوراخون مین آگئی ہی اور تیسری رطوبت جم جانے اور اعضا سے مشابہ ہوجانے کے قریب ہی اور یہی وہ رطوبت ہی جو اعضا کے جوہر مین سے ہوگئی ہی لیکن ابھی پوری طرح کے سخت ہونے کی طرح پر سخت نہین پڑی ہی اور چوتھی رطوبت وہ ہی جس سے اعضا کا اتصال ہوتا ہی اور یہی وہ رطوبت ہی جو اعضا مین اُس مادے سے حاصل ہوتی ہی کہ جس سے اعضا بنے ہین اور اُس غذائی مادے سے جو انھین بڑھاتا ہی اور جب حرارت اعضا سے متعلق ہوتی ہی تو اُسے ضرور ہی کہ ان اعضا

کی رطوبتون کو فنا کر ڈالے پھر اگر حرارت اس رطوبت کی پہلی صنف کو فنا کر دیتی ہی اور
یہی وہ ہی جو چھوٹی رگون کے اطراف مین ہوا کرتی ہی اور دوسری رطوبت کے فنا کرنے
مین شروع کرتی ہی یہ صنف دق مین سے دق کے بخار سے خاص کیجاتی ہی مطلق اپنے کسی نام
کے اور اگر دوسری صنف کو فنا کر ڈالتی ہی اور تیسری صنف کے فنا کرنے مین شروع کرتی ہی تو
خاص کیجاتی ہی یہ صنف ذبول کے نام سے اور نہین نجات پاتا ہی وہ شخص جو اس کی انتہا پر
پہونچ جاتا ہی کیونکہ اصلی حرارت ضعیف پڑجاتی ہی اور ہضم ضعیف ہو جاتا ہی اور اعضا غذا کے
جذب کرنے سے اور اسمین تصرف کرنے سے کمزور پڑجاتے ہین اور اگر تیسری صنف کو
فنا کر ڈالتی ہی اور چوتھی کے فنا کرنے مین شروع کرتی ہی تو مفتت کے نام سے خاص ہوتی
ہی اور سب دق کے بخار سے نامزد ہوتے ہین لیکن جب اخیر کی دونون قسمین خاص نامون سے
مختص ہو چکین تو پہلی قسم عام نام سے خاص کرلی گئی اور اس ترتیب کے بیان مین طبیبون نے
کئی دلیلین ذکر کی ہین اُنمین کی پہلی دلیل یہ ہی کہ حرارت کا اثر کرنا اُس رطوبت مین جو چھوٹی رگون
کے اطراف مین ہوتی ہی اُس رطوبت مین اثر کرنے سے جس سے اعضا کی پکڑ ہوتی ہی زیادہ
آسان ہوتا ہی اور ان مین کی دوسری دلیل یہ ہی طبیعت شریف کا بچاؤ ادنے سے کیا کرتی ہی
اور اُنمین کی تیسری دلیل یہ ہی کہ اگر پہلے پہل حرارت اسی رطوبت سے تعلق کیا کرتی کہ جس سے
عضوون کی پکڑ رہتی ہی تو ضرور دق ایک ہی قسم کی ہوتی اور مصنف نے اسکے بیان مین یہ کہا
کہ جب حرارت اعضا سے تعلق کرتی ہی تو انکی رطوبتون کا تحلیل کر ڈالنا ضرور پڑتا ہی اور سب سے
پہلی تحلیل اس رطوبت مین ہوتی ہی جو اعضا کے قریب رہتی ہی اور یہی وہ رطوبت جس سے
اعضا کے اجزا مین اتصال ہوا کرتا ہی لیکن ہر رطوبت کیلیے جبھی فنا عارض ہوتی ہی جب
اسکا کوئی مددگار نہین رہتا ہی اور اسی طرح سے مددگار رطوبت کو بھی فنا نہین عارض ہوتی
ہی مگر اسی وقت کہ جب اس رطوبت کی کوئی اور رطوبت مددگار نہین ہوتی ہی اور اسی طرح یہ
یہانتک کہ فنا کی انتہا اس رطوبت پر ہوتی ہی جو رگون کے اطراف مین محصور ہوا کرتی ہی
اور یہ رطوبت بھی فقط خلطون ہی کی فنا سے فنا ہوتی ہی لیکن خلطون کو اپنے سبب سے
اس رطوبت کا مدد کرنا ممکن نہین ہوتا ہی بلکہ اُسی مقدار سے ممکن ہوتا ہی کہ جسکی نضج پوری ہو چکی ہی اسلیے
کہ سارے اخلاط اسباب کی صلاحیت نہین رکھتے ہین کہ اُس رطوبت سے مستحیل ہو جائین بلکہ اخلاط مین سے
کچھ روح بن جانے کی صلاحیت رکھتے ہین اور بعضے اعضا کے تر رکھنے کی اور ان کی

سوکھ جانیسے حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہین اور بعضے اسکے سوا کے لیے ہوا کرتے ہین پھر اگر
اُن رطوبتون کے فناء ہوجانیسے جو رگون کے اطراف مین ہوا کرتی ہین خلطون کی فنا لازم ہوتی تو
ضرور اسے موت لازم ہوتی اور یہ بھی ہی کہ خلطون کے جوہر قوام مین زیادہ گاڑھے اور تحلیل ہونے مین
اس رطوبت سے دشوار ہوا کرتے ہین اسلیے کہ اس رطوبت کا ہضم خلطون کے ہضم سے بڑھکر زیادہ
پورا ہوتا ہی پھر یہ رطوبت خلطون سے بڑھکر تحلیل کو قبول کرنے والی ہوتی پس یہ رطوبت اسکی سبب
سے خلطون کے فناء ہونے سے پہلے فناء ہوجاتی ہی لیکن یہ رطوبت جبھی فناء ہوتی ہی جب
خلطون مین سے اس رطوبت کے مددگار ہونے کی صلاحیت رکھنے والے اجزا فنا ہو لیتے
ہین لیکن مرکب بخار کی ترکیب یا تو دور کی جنسون سے مثل دق کے بخار کی کہ خلطیہ بخار کے ساتھ
کی ترکیب کے ہوتی ہی کیونکہ ایک ان دونون مین سے اعضاء سے متشبث ہوتا ہی اور دوسرا
خلطون سے متشبث ہوتا ہی یا قریب کی جنسون سے مثل صفراوی بخار کے بلغمیہ بخار کے
ساتھ کی ترکیب کے ہوتی ہی کیونکہ یہ دونون بخار خلطیہ بخارون مین سے ہوتے ہین یا ایک ہی
جنس سے مثل غب لازمہ کی غب دائرہ کے ساتھ کی ترکیب کے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ دونون
بخار صفراوی بخارون کی قسمون مین سے ہین یا ایک نوع کی صنفون سے مثل دونون
غبون کی ترکیب کے ہوتی ہی کہ دونون دائر ہوتی ہین کہ ایک ان دونون مین خالصہ ہوتی ہی
اور دوسری غیر خالص ہوتی ہین اور ہمین ان سب کی تفصیل بیان کرنا چاہیے ان بخارون کی
اور ان قسمون کو اور علامتون کو اور ان کے معالجون کا ذکر کرنا چاہیے یومیہ بخار اس بخار کو اسکے یومیہ
سوا اور بخارون پر دو وجھون سے مقدم کیا ہی ان دونون مین کی پہلی وجہ یہ ہی کہ یہ اور اور بخارون
سے بڑھکر پیدا ہوا کرتا ہی اور ان سے بڑھکر اپنے مادے کی لطافت کی وجہ سے جلد چھوڑ دیا کرتا ہی
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ اس بخار کا محل اور مقام روح ہوا کرتی ہی اور روح اپنے سوا کے اور خلطون
سے اشرف ہوا کرتی ہی اپنے سببون کے پہلے ہونے سے پہچانا جاتا ہی اور یہ شروع ہوتا ہی
بے لرزہ کے اور لرزہ ایک حالت ہی کہ جس سے آدمی اسطرح ہوجاتا ہی کہ اسکے اعضا جنبش کرنے
پر قدرت نہین رکھتے ہین اور یہ امر مادے کی مقدار کی کثرت اور اسکے مزاج کی حدت سے اور
اعضاء کے حسکے قوی ہونے کے سبب سے ہوا کرتا ہی پس اعضاء اس مادے کے اپنے اوپر گذر
کرنے کے وقت اذیت پاتے ہین تو اسکے دفع کر دینے کے لیے نہایت درجے کی قوی حرکت کرتے
ہین اور روح اپنے لطیف جسم ہونے کے سبب سے تحلیل ہوجانے مین آسان بے حدت کی ہوتی ہی

اسکے دفع کرنے مین نہایت قوی حرکت کی احتیاج نہین پڑتی ہی اور بے تکسر کے اور تکسر وہ ہی
جو قشعریرہ یعنے رونگٹون کے کھڑے ہونے سے ضعیف ہوتا ہی اور اسکی پیدائش ان سببون سے
ہوا کرتی ہی جو قشعریرہ کے سببون سے گھٹکر ہوتے ہین جیسے کہ قشعریرہ ان سببونسے ہوا کرتا ہی
جو جوڑی کے سببون سے گھٹکر ہوتے ہین اور یہان پر تکسر نہونے کا وہی سبب ہی جو لرزہ یعنے
جوڑی کے نہونے مین بیان ہوچکا ہی اور بے نبض کے دبے ہوئے کے اور یہ عبارت ہی نبض کے
اندر کو دب جانے سے اور اس مختلف چھوٹے ہوجانیسے کہ وہ بڑی قوی نبضون مین واقع ہوجایا
کرتا ہی اور اسکا سبب بوجھل مادے کے نیچے قوت کا دب جانا ہوتا ہی اور یہان یہ مادہ نہین ہوتا ہی پھر یہ بات
بھی نہین ہوتی ہی بلکہ اکثر اوقات اسکی ابتدا مین خفیف سی ٹھنڈک اور تھوڑا سا قشعریرہ واقع ہوا
کرتا ہی اور یہی قشعریرہ ایک حالت ہی کہ جسکے ساتھ بدن مین ٹھنڈک مین کا کچھ اختلاف اور کچھ جلد مین
اور مچھلیون کا چبھنا محسوس ہوتا ہی اور یہ بات فقط صفراوی بدنون مین ہوا کرتی ہی جب کہ ان
صفرون مین بخار سے پیدا حرارت کے سبب سے ہیجان ہوجاتا ہی اور بدن سے موذی اجزے
جدا ہوا کرتے ہین تو اس موذی کے دفع کرنیکے لیے وہ قوت دافعہ جو کہ اعضا مین ہوتی ہی حرکت
کرنے لگتی ہی پھر قشعریرہ یعنے رونگٹون کا کھڑے ہوجانا پیدا ہوجاتا ہی اجزون کے یعنے ان اجزون کے
سبب سے اور ان اجزون کے اذیت دینے کے سبب سے اصلی حرارت اندروار کو بھاگ جایا کرتی ہی
بس ظاہر مین ٹھنڈک پیدا ہوجاتی ہی اور اکثر اوقات بگڑ جاتا ہی تھوڑا سا قشعریرہ لونافض یعنے
جوڑی بن جاتا ہی جبکہ مچھلیون کے موذی اجزے اُنمین نہایت کثرت سے چھپتے ہین اور یہ نادر
ہی اور اسکے سارے اعراض خفیف ہوا کرتے ہین گویا کہ یہ بخار حمام کی بے لذع کی حرارت ہی بلکہ
ٹھہری ہوئی قرار والی ہی اسلیے کہ اسمین حرارت کا تعلق فقط روح کے جرم سے ہوا کرتا ہی اور روح
نہایت درجے کی لطیف ہوتی ہی پھر اگر روح کی حرارت قوی ہوجائے تو ضرور روح تحلیل ہوجائے
اور اس کو مرجانا لازم ہوا کرتا ہی نہ بخار اور روح کی حرارت فقط اسی لیے شدت نہین پکڑتی ہی کہ
سینہ اور دل وغیرہ ہمیشہ اسکی تفریح اور فضلون سے اسکا تنقیہ کرتے ہین اور اس امر کو
روح پر شدت کے احتراق کا غالب ہونا لازم آتا ہی اور نبض کا اچھے ہونا اور اسی طرح سے
سانس کا پہلے دن روح مین حرارت کے شدت نہ پکڑنے کے سبب سے اور نضج پائے تندرستی کے
پیشاب کا آنا یہ بھی پہلے دن جبکہ حرارت کا تعلق قلبی روح سے ہوتا ہی اسلیے کہ پیشاب کا نضج دینے والا
کلیجہ ہی ہوا کرتا ہی اور کلیجہ غریب حرارت سے سالم ہوتا ہی اور پسینے کی نمی بے نہایت کثرت کے

بخار کے اُترنے کے وقت اسلیے کہ اسوقت مین طبیعت ان فضلون کو دفع کرتی ہی جنھین بخار نے
پیدا کر دیا ہی اور حمام مین دیر تک رہنا جبکہ قشعریرے کو پیدا کر دے صاحب تپ کیلیے تو نہین
ہی بخار یومیہ بخار بلکہ عفینہ ہی اور اگر اس سے قشعریرہ نہ تو پیدا ہوا ور نہ اسکے حال مین کوئی ظاہر کا
تغیر ہو تو یہ یومیہ بخار ہی اور اسی سے یومیہ بخار کی آزمائش کرتی جاتی ہی اور اسی سبب سے
حمام عفونت مین زیادتی کر دیتا ہی اور عفونت کے روشن ہونے کے مقام مین کے ٹھہرے ہوئے
مواد کی تحریک کرتا ہی اور مواد کو ان اعضا کیطرف میلان کروا دیتا ہی جو اس سے اُنس نہین
رکھتے ہین پھر اعضا مواد سے اذیت پاتے ہین اور مواد کے دفع کرنے کے لیے حرکت کرتے
ہین بس قشعریرہ پیدا ہو جاتا ہی برخلاف یومیہ بخار کے اسی سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی علاج
سبب کا مقابلہ کرنا ہی مثل تفریح کے اور تسلی دینے کے غضبیہ اور حزنیہ اور غمیہ بخار وںمین
اور خوشی کا سبب کر دینا فرحیہ مین اور غذا کھلانا جوعیہ مین اور استفراغ کرنا امتلائیہ مین اور
تفتیح کرنا استحصافیہ مین اور سددیہ مین اور لطیف مالش کرنا انھین دونون مین اور سکنجبین کا شربت
انتہا سے مفید ہی کیونکہ تبرید اور تفتیح کرتی ہی لیکن تفتیح کرنے والی گرم چیزون کا استعمال
کرنا بخار کے سبب سے جائز نہین ہی اور اکثر اوقات سکنجبین کے ساتھ ککڑی کے بیجون کے شیرے
کی احتیاج پڑتی ہی سدے کے قوی ہونیکے وقت اور تبرید سب مین بخار کی حرارت کے
دفع کرنے کیلیے اور ترطیب بخار سے پیدا خشکی کے دفع کرنے کیلیے بے شمتی کے اسلیے کہ
بخار جبکہ مزاجی ساوے مرضونمین سے ہی تو اسمین تعدیل کفایت کرتی ہی اور اس لیے کہ اس
بخار کی حرارت جبکہ نہایت درجہ بہت نہین ہوتی ہی اور اس بخار کا متعلق کہ وہی روح ہی آسانی
سے اثر کا قبول کر لینے والا جوہر ہوا کرتا ہی تو اس بخار کے علاج مین قوی چیزونکی احتیاج نہین
پڑتی ہی بلکہ اسکی تدبیر تندرست لوگون کی تدبیر کے قریب ہوتی ہی غذاؤن سے اور پینے کی چیزون
سے اور سونگھنے کی چیزونسے اور ٹھنڈے رہنے کے مقام سے پھر حمام سے یوم بخار کے اُتر جانے
کے بعد اسلیے کہ حمام بخار کی حالت مین روح کی تسخین مین زیادتی کر دیتا ہی لیکن اسکے بعد کا تو
سبب یہ ہی کہ حمام بخار کی حرارت مین ٹھنڈک ڈالتا ہی اور اُس خشکی کو جو اس بخار مین بڑھجاتی ہی
تر کر دیتا ہی اور مسام مین تخلخل کر دیتا ہی اور ان فضلون کو جو بخار کی حرارت سے حدت
پکڑ گئے ہین تحلیل کر دیتا ہی سونوخس ایک بخار ہی کہ خون کے جوش کھا نیسے پیدا ہوتا ہی اور اسکے
اعراض درد سر اور ملمس کی حرارت اور پیاس سے یومیہ بخار سے بڑھکر قوی ہوتے ہین اسلیے

علاج

سونوخس

کہ ارواح کی سخونت نہایت درجہ شدت کی نہین ہوتی ہی اسلیے کہ اگر ارواح کی سخونت شدت پکڑیگی تو
ضرور روحین اپنی لطافت کی افراط کے سبب سے تحلیل ہوجائینگی جیسا کہ بیان ہوچکا اور بخار نہ پیدا
ہوگا اور عفونیہ سے بڑھکر خفیف ہوتا ہی کیونکہ جوش کھانیکی سخونت عفونت کی حد پر نہین پہونچتی اور دموی
امتلا کی علامتین ظاہر ہین علاج فصد ہی اور اکثر اوقات تنہا فصد کفایت کرجاتی ہی اسلیے کہ اس بخار کا
فقط خون ہوتا ہی اور خون کا استفراغ فصد ہی اور اکثر اوقات یہانتک خون نکالا جاتا ہی کہ غش آجاتا
ہی اگر بدن قوی ہوتا ہی پھر اُسیوقت بخار جاتا رہتا ہی کیونکہ غش ہی قوی مزاج مین ٹھنڈک کردیتا ہی اور
اکثر اوقات فصد کے ساتھ اطفاء و تبرید کی احتیاج پڑتی ہی اگر بدن مین حرارت باقی رہجاتی ہی اور گوشتون کے
چھوڑدینے کی کیونکہ گوشت خون کو پیدا کرتے ہین اور ترش اور گردون پر حصر کرلینے کی کیونکہ ترشی خون کو قطع
کرتی ہی اور طبیعت کے ملایم کرلے کی دونون اناردن اور املی کے پانیون سے اور شیر خشت سے
تاکہ فضلے اور رقیق مادے کلیجے اور اسکے اطراف سے استفراغ پاجائین بس خون اپنے مقام پر
پھر آئے اور گون مین کم ہوجائے اور اکثر اوقات خفیف سے صفرے کے اسہال کی تقویت کیے گئے
جیسا کہ ترے لگے یا دونون اناردن کے پانیون کے املی کی ٹہر کے ساتھ اگر فصد صفرے مین سے کچھ چھوڑ جائے
یا خون کی سخونت کو پیدا کردے اور فصد سے صفرے مین سے کچھ کو حرکت ہوجائے دمویہ عفنیہ بخار
جالینوس اس بخار کے منکر ہین اور اسکا اعتقاد رکھتے ہین کہ خون اگر سڑ جائیگا تو لطیف صفرا بنجائیگا
کیونکہ عفونت کی پیدا کرنے والی حرارت اور عفونت سے پیدا حرارت خون کو لطیف کردیتی ہی اور
اسمین ایسا جوش پیدا کردیتی ہی کہ اس سے وہ خون صفرا بنجاتا ہی تو اسوقت یہ صفراوی بخار
ہوجائیگا نہ دموی اور اس کا سبب یہ ہی کہ خون طبیعت سے جلد استحالہ کو قبول کرلیتا ہی کیونکہ خون
سارے عضوون کی غذا ہوا کرتا ہی بس واجب ہی کہ خون ان عضوون کے مزاجون کیطرف
جلد مستحیل ہوجانے والا ہو اور ان عضوون کے مزاجون کیطرف جبھی مستحیل ہوجائیگا جب اُس
خلط کیطرف مستحیل ہوگا جو ان عضوون کے مزاج پر ہوتا ہی اور شیخ بوعلی سینا نے جالینوس کے
اس قول کو کہ خون جب سڑ اُٹھتا ہی تو صفرا بنجاتا ہی رد کیا ہی اس طرح پر کہ یہ دو معنون کا
محتمل ہی ان دونون مین سے ایک یہ ہی کہ خون جب سڑ جاتا ہی تو سڑنے کے بعد صفرا بنجاتا ہی
اور دوسرے معنے یہ ہین کہ خون جب سڑ جاتا ہی تو عفونت کی حالت مین صفرا بن جاتا ہی اور
اور یہ دونون معنے خطا سے خالی نہین ہین لیکن پہلے معنون کا خطا سے پاک نہونے کی تو کئی
وجہین ہین کہ انمین کی ایک وجہ یہ ہی کہ خون جب سڑ اُٹھتا ہی تو اسمین کا رقیق صفرے سے پر

مستحیل ہو جاتا ہی اور کثیف سودے پر بس خون سب کا سب صفرے پر مستحیل نہین ہوتا ہی اور انہین کی دوسری وجہ یہ ہی کہ یہ استحالہ عفونت کے بعد ہوا کرتا ہی اور ہمنے عفونت کی حالتین نظر کی تھی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ سڑے ہوئے خون سے پیدا صفرا انہین معلوم ہوتا ہی آیا آمین عفونت ہوتی ہی یا نہین ہوتی ہی کیونکہ چیزون مین بہت سی چیزین سڑ اٹھتی ہین اور انہین کا رقیق اور کثیف جدا ہو جاتا ہی اور نتو رقیق اور نہ کثیف سڑا ہوا ہوتا ہی اور اگر اسکی پیدائش سڑ ایسے ہوتی کہ عفونت کا وہی موجب ہی تو لازم آتا ہی کہ سڑے خونسے کثیف جدا ہوا بھی سڑا ہو تو یہان پر سوداوی بخار بھی ٹھہرے گا اور دوسرے معنون کے خطا سے پاک نہونے کا تو سبب یہ ہی کہ عفونت سے خون کا صفرے پر مستحیل ہو جانا دفعی نہ ٹھہریگا بلکہ کسی زمانے مین ہوگا اور کوئی شک نہین ہی کہ خون اس زمانے مین خون ہوسلے پر باوجود سڑ جانے کے باقی رہیگا اسواسطیکہ استحالہ عفونت کے پورے ہو جانیکے بعد ہی ہوتا ہی اور اسپر بحثین ہین کہ اس مختصر کے لائق نہین ہین اور صحیح حق بقراط کا قول ہی اور وہ قول یہ ہی کہ کبھی خون کی عفونت سے اعراض اور علاج مین محرقہ بخار کے مخالف دمویہ بخار پیدا ہو جاتا ہی اور جبکہ خون رگون کے اندر ہوتا ہی نہ اور کہین اسلیے کہ خون جب رگون کے باہر نکل آتا ہی تو خون باقی نہین رہتا ہی بلکہ جم جاتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ رگ والی طبیعت وہی ہی جو خون کو خون ہونے کی صورت پر حفاظت کیے رہتی ہی تو اسکی عفونت ضرور رگون کے اندر ہوا کرتی ہی پھر مطبقہ بخار کی موجب ہو جاتی ہی اسلیے کہ خون کثرت سے ہونیکے سبب سے اور رگون کے جرم کی کثافت کیوجہ سے خون مین کا سڑا ہوا جلدی سے تحلیل نہین ہو جاتا ہی بلکہ ان مین مدت تک باقی رہتا ہی اور اسکی حرارت اور رطوبت کے سبب سے اسکا عفونت کو قبول کر لینا سریع ہوتا ہی پھر اسکے سڑ جانے مین دیر نہین ہوتی ہی تا کہ بخار مین سستی پیدا ہو تینون قسمون پر کہ بیان ہو چکی ہین اور وہی متزایدہ اور متشابہہ اور متناقصہ ہین اور عفونت کا سبب یا تو غذاؤن سے ہوتا ہی جبکہ غذائین اپنے جوہر سے بگڑ جانے کو جلد قبول کرنے والی ہوتی ہین مثل مچھلی تازی کے یا اپنے جلد مستحیل ہو جانیسے مثل دودھ کے اسلیے کہ دودھ اگرچہ جوہر کا صالح ہوتا ہی لیکن فساد کا اور عفونت کا جلدی سے قبول کرنے والا ہی یا ان مین بدترتیبی سے کھانے مین اسطرح پر کہ کھانے والا لطیف جلد ہضم ہو جانے والی غذا کو غلیظ دیر ہضم غذا پر کھالے پھر جلد ہضم ہونے والی غذا ہضم ہو جائے گی اور اسے دیر ہضم غذا المنفوذ سے روکے رہیگی بس وہ لطیف غذا غریب حرارت سے سڑ اٹھیگی کیونکہ اصلی حرارت اپنے فعل کو پورا ہو جانے کے بعد اُسے

چھوڑدیگی اور غریب حرارت اس مین تصرف کریگی یا اُنکے مائی ہونیسے مثل خرپزے اور خوبانی
کے کیونکہ مائیت عفونت کا مادہ ہوا کرتی ہی اسواسطے کہ رطوبت جب کثرت سے ہوجاتی ہی تو
اصلی حرارت پر غالب آجاتی ہی پھر مائیت مین اصلی حرارت کا تصرف قوی نہین ہوتا ہی بس
اس مین غریب حرارت تصرف کرنے لگتی ہی یا غلیظ ہونیسے اور اصلی حرارت کا تصرف اُن مین
کوتاہی کرتا ہی پھر وہ ایسی غذاؤن سے روگردانی کرتی ہی بس ان مین غریب حرارت تصرف کرنےلگتی
ہی مثل کھیرے اور ککڑی کے یا سدون کے سبب سے کہ ترویج کے معنے ہوتے ہین خلطون کی
ترویج کے ہوا کے منافس کے بند ہوجانے کے سبب سے اور اُن گرم اجزونکو تحلیل ہوجانیسے
روکے رہتے ہین جو ان منافس سے تحلیل ہوجاتے تھے پھر عفونت پیدا ہوجاتی ہی اور سدون کی
پیدائش یا تو خلطون کی کثرت یا انکی غلاظت یا انکی چپچپاہٹ یا امتلاء پر کی حرکت سے ہین
کیونکہ حرکت جب امتلاء پر ہوتی ہی تو فضلون مین سخونت کردیتی ہی اور انھین منتشر کردیتی ہی اور
انہین تبخیر کرتی ہی اور اُنکے کچے ہونے سے اور ہضم ہونیسے اُنکے تحلیل کرڈالنے پر قوت نہین
پاتی ہی بس انہین عفونت پیدا ہوجاتی ہی یا عفونت خارجی سبب سے ہوجاتی ہی مثل وبائی ہوا کے
سونگھ لینے کے کیونکہ یہ ہوا اپنی عفونت کے سبب سے پہلے اُن خلطون کو جو دل مین ہوتے ہین
متعفن کرڈالتی ہی اسلیے کہ یہی ہوا پہلے دل کیطرف اپنی ردی کیفیت کے غلبہ پر باقی ہونیکے
حالت مین پہونچ جاتی ہی اور جبکہ یہ اخلاط سڑ جاتے ہین تو بدن کے سارے اخلاط سڑ اُٹھتے
ہین اور سونگھنے سے سڑی ہوئی ہوا کے متغیر پانی کے پیاس سے یا سڑی ہوئی کے مردار ونکے پاس
سے اور عفونتی بخار پر حرارت کا لذع کرنا دلالت کرتا ہی اسلیے کہ جب غریب حرارت خلطون پر غالب آتی ہی
اور یہ خلط تر ہوتے ہین تو اُنکی رطوبت سے ایسے اجزاء کا بلند ہونا ضرور ہی کہ سارے اجزاء مین زیادہ
لطیف ہین اور وہی ناری اجزاء ہین اور ہوائی اجزاء ناریت پر منتجس ہوجاتے ہین اور مائی جزونسے
اور ارضی جزونسے حاد اجزاء اور دھوئین جدا ہوتے ہین اور وہ حرارت کہ عفونت سے پیدا ہوتی ہی ان
اجزا کی سخونت مین زیادتی کردیتی ہی پھر یہ اجزا حاد لذع کرنیوالے ہوجاتے ہین لیکن یہی اجزاء اس رطوبت کے
اختلاف سے مختلف ہوا کرتے ہین پھر صفرا سے اُٹھے ہوئے باقی خلطونسے اُٹھے ہوئے کی نسبت سے زیادہ لطیف ہوتے
ہین اور دخانی ہوتے ہین کیونکہ صفرا مائیت کم رکھتا ہی آگ کے جوہر کے مشابہ ہوتا ہی پھر جب اُسمین حرارت اثر
کرتی ہی تو اُسے جلادیتی ہی بس صفرا سے اُٹھے ہوئے اجزاء دخانی ہوا کرتے ہین اور دموی بخار مین لذع کم ہوتا ہی خون کی
مائیت کی کثرت کے سبب سے یا صفرا کی نسبت سے خون کے غلیظ ہونیکے سبب سے اور اسکے پہلے

یعنے عفینہ بخار کے پہلے ایک حالت ہوتی ہی کہ وہ ملیلہ کہلاتی ہی اور یہ حالت بخار اور مزاج معتدل
ہو نیکے بین بین ہوتی ہی کیونکہ عفونت بتدریج ہی سے پیدا ہوا کرتی ہی بس کامل ہونے کے پہلے
کہ موجب بخار کی ہو ملیلہ پیدا کر دیتی ہی اور شروع کرتا ہی تکسیر سے اور اس کا سبب یہ
ہی کہ یہ اجزے حس حس رکھنے والے اعضار پر جاتے ہین بس وہ اعضار ان کے دفع
کرنیکے لیے سبب سے قوی ہوتے اور شدت پکڑنے تک ضعیف حرکت کرتے ہین بس
قشعریرہ پیدا ہوجاتا ہی یہانتک کہ اعضار انسے مالوس ہوجاتے ہین اور اعضار کا انفعال انسے
مستقر ہوجاتا ہی تو ٹھہر جاتے ہین اور پہلے اس حالت کے ضعیف ہونے کا یہی سبب ہی کہ
عفونت تدریج سے پیدا ہوتی ہی بس خلطون کے حرارت کے اور انسے ان اجزون کے لذع
کے مضبوط پڑنے اور شدت پکڑنے کے پہلے تکسیر پیدا ہوتا ہی پھر جب عفونت قوی ہوجاتی ہی
تو قشعریرہ پیدا کر دیتی ہی اور کسل سے اسلیے کہ قوت اعضاء کے اُٹھائے رہنے سے مادے
کے بوجھ کے سبب سے ضعیف پڑ جاتی ہی اور اسواسطے کہ یہ اجزے مچھلیون مین اوپٹھون
مین ٹلکاؤ پیدا کر دیتے ہین پھر ان پر اعضار کے اُٹھائے رہنا اور نقل کروانا گران ہوجاتا ہی
اور یہی کسل ہوتا ہی اور نبض کا مختلف ہونا مگر کہ قوت پر مادے کا بوجھ پڑنے کے سبب سے
اور کم ہوتا ہی یہ اختلاف اسطرح پر کہ کبھی ظاہر بھی نہین ہوتا غب مین اسکے مادے کی خفت کے
سبب سے اور اسکی لطافت کیوجہ سے اور کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف دمویہ مین کم ہوا کرتا ہی وجہ
اسکے کہ اسکا مادہ کہ وہی خون ہی نہایت درجہ کثرت سے ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ خون
کی کثرت کے سبب سے خون پر عفونت کا سبب قوت نہین پاتا ہی بس خون اپنی طبیعی حالت
سے بہت سا خارج نہین ہوجاتا ہی پھر باوجود خون کے کثرت سے ہونے کے طبیعت
پر خون بار نہین ہوتا ہی برخلاف باقی خلطون کے کیونکہ یہ سبب اپنی طبیعی حالت سے بہت سا
خروج کر جاتے ہین پھر طبیعت پر گران بار ہو جاتے ہین اور کم ہوتا ہی نمی کا پہلی باری مین حاصل
ہونا بخار کی باریون مین سے یا بخار کی شدت پکڑنے کی باریون مین سے اس لیے کہ دموی
بخار گویا ایک ہی باری کا ہوتا ہی لیکن یہی بخار قوی ہونے سے ضعیف ہونے کیطرف
اور ضعیف ہونے سے قوی ہونے کی طرف تعفن اور تحلل کے مطابق منتقل ہوتا رہتا ہی
اور یہی حال لازم بخار دن کا ہوا کرتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مطلق مادہ پہلی باری مین
غلیظ بے پکا ہوتا ہی کہ نتو لطیف پڑ جانا ممکن اور نہ پسینے کے ساتھ نکلجانا ممکن ہوتا ہی جیسا کہ

یومیہ بخار مین ہوا کرتا ہی اور پوری صفائی بخار کے جانیکے بعد نہین ہوتی ہی برخلاف یومیہ بخار کے
کیونکہ خلط اپنے غلیظ ہونے کے سبب سے بالکل حرارت کے روشن ہونے کی جگہ سے
یکبارگی تحلیل نہین ہوتا ہی اور یومیہ سے اور سونوخس سے اعراض شدت مین بڑھکر ہوتے
ہین اسلیے کہ اعراض فقط مادے کے مقابلے سے اور قوت کے سبب سے شدت پکڑتے ہین
اور جبکہ بخار مادی نہین ہوتا ہی یا مادی تو ہوتا ہی لیکن اسکا مادہ نتو بہت سے نضج کا محتاج ہوتا ہی
اور نہ کسی کسر کرنے والے شدید مقابلہ کا محتاج ہوتا ہی تو ان مین اعراض خفیف ہوا کرتے ہین
کیونکہ انمین طبیعت ایسے مقابلہ کے احتیاج نہین رکھتی ہی درد سر سے حرارت کی شدت
کے سبب سے اور عفینہ مواد کے اجزے سر کو چڑھنے کیوجہ سے اور پیاس سے گرم سڑے ہوئے
اجزے دل اور پھیپھڑے کیطرف پہونچنے سے اُنمین سخونت آجانے کے سبب سے اور بدنمین
سے رطوبتون کے تحلیل ہو جانے کیوجہ سے پس طبیعت پانی کی مشتاق ہوا کرتی ہی اور منھ کے
مزے کے متغیر ہو جانیسے اس سبب سے کہ سڑے ہوئے مادے سے اجزے اس کیفیت سے
متکیف منھ کیطرف چڑھتے ہین اور زبان کے رنگ کے متغیر ہو جانیسے سیاہی کیطرف کیونکہ جو
رطوبت کہ زبان مین ہوتی ہی غریب حرارت سے جل جاتی ہی اور زبان سیاہ پڑ جاتی ہی اور یہ دمویہ
مین کھنچاؤ اور رگون اور شہرگون کے پھولے ہونے کے ساتھ ہوا کرتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ
خون نہایت درجہ کثرت سے ہوتا ہی اور باوجود اسکے گرم تر ہوتا ہی اور یہ سب باتین اجزونکے
کثرت سے اُٹھنے کی موجب ہین پھر جو ان اجزون سے ان رگونمین جائیگا تو وہ اُن مین کھنچاؤ
اور پھول اُٹھنے کا موجب پڑیگا اور ساتھ نبض کے امتلا کے سڑے خون کے اعضا کی غذا
مین صرف نہونے کے سبب سے پس یہ خون رگون اور شہریانون پر ٹھہرا رہیگا اور رنگ سرخ
ہونیکے اسلیے کہ رنگ غالب خلط کے رنگ کا تابع ہوا کرتا ہی اور بدن کے بوجھل ہونے کے
سڑے مادے کے نیچے اصلی حرارت کے اور قوت کے دب جانے سے مادے کے بہت ہونے
کے سبب سے اور ساتھ بوجھل ہونے سر کے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور کثرت سے سر کو
اجزے چڑھنے کے سبب سے اور شروع کر دیتا ہی بے لرزے کے کیونکہ مادہ عفونت کے روشن
ہونے کی جگہ سے غیر مانوس حس رکھنے والے عضوون کیطرف نہین منتقل ہوتا ہی کیونکہ یہ مادہ
جب رگون مین حرکت کرتا ہی تو بعضی رگون مین سے بعضی رگونمین بہکر چلا آتا ہی اور رگون کے
اندر وار کو حس نہین ہوتا ہی اور بے پسینے کے کہ اسے موجود ہو مگر بحران کیوقت کیونکہ رگون کے

مضبوط ہونے کے سبب سے انہین سے مواد کے اجزے جلد کیطرف نفوذ نہین کرتے ہین بلکہ
انھین مین بند رہا کرتے ہین یہانتک بحرانی ساری دفع حاصل ہوجاتی ہی اور بخار لازم ہوا کرتا ہی اسلیے
کہ اس بخار کا مادہ رگون کے اندر ہوتا ہی بے لذع کرنے والا ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا
بلکہ گویا یہ بخار حمام کی حرارت ہی اور اس بخار کا بحران سات دن مین ہوتا ہی اسلیے کہ دموی مادہ
اگرچہ صفراوی سے بڑھکر غلیظ ہوا کرتا ہی اور تحلیل ہوجانے مین بڑھکر دشوار ہوتا ہی اور لذع کے
کم ہونے سے طبیعت کو ایذا دینے مین گھٹکر ہوا کرتا ہی لیکن اسکا فساد خطرے مین بہت عظیم
ہوتا ہی طبیعت کی حفاظت اس سے بہت ہوتی ہی پس اسکے فساد کے وقت اس کے دفع
کرنے مین اہتمام بہت ہوگا پس اسی سبب سے اسکا بحران بہت جلد ہوا کرتا ہی اور مصنف کہتے
ہین کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اگر عفونت خون مین ہمیشہ اس سے زائد رہے تو ضرور خون خون ہونے سے
کسی اور خلط کیطرف متغیر ہوجائے پس دموی بخار یا تو اس مدت مین جاتا رہیگا یا غیر دموی ہوجائیگا
علاج پہلے جس سے شروع کی جاتی ہی فصد ہی اور بجھانا ہی اور غذا کی تلطیف ہی اور غذا ان کا دویا
تین دن چھوڑ دینا ہی تاکہ بخار کا مادہ غذا سے زیادہ نہو جائے اور تاکہ طبیعت غذا کی تدبیر مین
مشغول نہو جائے اور صفرے کے لیے اسہال ہی مسہل کے جوشاندے یا میوون کے جوشاندے
یا ہڑ کے ساتھ دونون اناردن کے پانیون سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ فصد اکثر اوقات صفرے کو
پیدا کردیتی ہی کیونکہ خون صفرے سے عناد رکھتا ہی اور اپنی رطوبت سے اسے توڑ ڈالتا ہی پھر
جب خون نکال ڈالا جاتا ہی تو صفرا غالب ہوجاتا ہی پھر فصد کے پیچھے صفرے کے نکالنے کے لیے
لطیف اسہال کو لگا دینا سزاوار ہی صفراوی بخار یا تو غب ہی یعنے باری سے آنے والا ہی کیونکہ
یہ لوگ جب غب کے لفظ کو مطلق بولتے ہین تو اس سے باری سے آنیوالے کو مراد لیتے ہین اور اسکا
سبب یہ ہی کہ اخیر کی دونون قسمون کو ایک خاص نام سے اختصاص ہوا کرتا ہی پس یہ بخار ایک
دن تو آتا ہی اور ایک دن نہین اور بیان اسکا یہ ہی کہ عفونت جب رگون کے باہر ہوتی ہی تو
سڑے مادے سے اجزون کا دل کی طرف جانا دشوار اور بعید ہوجاتا ہی پھر دل کیطرف نہین
جاسکتے ہین مگر جبھی کہ جب بہت ہوا کرتے ہین اور اسی سبب سے اسکے پہلے رونگٹون کا کھڑے
ہونا اور بلرزے وغیرہ کا ہونا اس کے پہلے ہوتا ہی اور جب کہ یہ مادہ سڑ کر اٹھتا ہی اس
حال مین کہ رگون کے اندر دار کے مادے سے کم ہوتا ہی تو جلدی سے راکھ ہوجاتا ہی اور اس مین
راکھ مین کی باقی حرارت کیطرح سے حرارت رہجاتی ہی یہانتک کہ تدریج کے ساتھ عفونت

کے روشن ہونے کی جگہ مین مجتمع ہو جاتا ہی اور یہ مادہ اپنے آنے کی شروع مین سڑ نہین اُٹھتا ہی
بلکہ اُسمین ایک عرصے تک اُسے رہنا ضرور پڑتا ہی تاکہ راکھ مین کی باقی حرارت سے یا پہلی حرارت سے
عفونت کی صلاحیت پیدا کرے پس بخار کے نہ آنے کی مدت یہانتک دراز ہوگی کہ مادہ مجتمع ہوجائے
اور عفونت کی صلاحیت پیدا کرلے اور جسقدر کہ مادہ بہت ہوتا ہی اُسی قدر مجتمع ہونا آسان
ہوا کرتا ہی اور جسقدر کہ زیادہ تر ہوتا ہی اُسی قدر عفونت کو زیادہ قبول کرنیوالا اور حرارت کی زیادہ
حفاظت کرنے والا ہوتا ہی اور جسقدر کہ مادہ باوجود اپنی رطوبت کے گرم ہوتا ہی اُسی قدر عفونت
کا اسے قبول کرلینا زیادہ آسان ہوا کرتا ہی پس بلغم کے بہت ہونیکے سبب سے بلغم مجتمع ہونا
آسان ہوتا ہی اور بلغم کے تر ہونیکے سبب سے اسکا عفونت کو قبول کرلینا اور اسکی حفاظت
کرنا زیادہ طولانی ہوتا ہی پس اسی سبب سے بلغمی بخار ہر روز آتا ہی اور سودے کے کم ہونیکے
سبب سے اُسکا مجتمع ہونا دشوار ہوتا ہی اور اسکے ٹھنڈے خشک ہونے کے سبب سے اسکا عفونت
کو قبول کرلینا بھی دشوار ہوا کرتا ہی اور حرارت کی حفاظت اس سے کم ہوتی ہی پس سوداوی بخار ایک
دن آتا ہی اور دو دن نہین آتا ہی اور صفرے کے تھوڑے ہونے سے اسکا مجتمع ہونا دشوار ہوتا ہی
اور اسکے گرم ہونے کے سبب سے عفونت کو قبول کرلینا اسے زیادہ آسان ہوتا ہی اور اسکے
خشک ہونے کے سبب سے حرارت کے لیے اسکی حفاظت کم ہوتی ہی پھر صفراوی بخار ایکدن
آتا ہی اور ایک دن نہین آتا ہی اور پیاس اور دردِ سر اور بیداری اور کرب اس مین لازم
سے لگے ہوتا ہی اسلیے کہ لازم مین مادہ رگون کے اندر ہوتا ہی کہ اسکی عفونت کا اتصال دل تک
ہمیشہ رہا کرتا ہی اور اسکے لیے اُترنے کا زمانہ نہین ہوتا ہی اور یہ اعراض محرقہ مین زیادہ شدید
ہوتے ہین کیونکہ محرقہ کا مادہ دل اور اُسکے پاس کے شریف عضوون سے قریب ہونیکے سبب سے
زیادہ حدت رکھتا ہی لیکن پیاس کا ہونا تو صفرے کی حرارت اور خشکی کے سبب سے ہوتا ہی
خاص جسوقت کہ اسکی حرارت اور خشکی عفونت کے ساتھ ہوتی ہی لیکن دردِ سر کے ہونیکا تو سبب
یہ ہی کہ گرم لذع کرنے والے اجزے دماغ کو چڑھتے ہین لیکن بیداری کا تو سبب یہ ہی کہ روح کے
مزاج مین حدت اور خشکی آجانے سے روح باہر کو میلان کرتی ہی لیکن کرب کے ہونیکا تو سبب
یہ ہی کہ دل کی سخونت افراط سے ہی اور معدے کے مُنھ پر صفرا آگیا ہی زبان کے سیاہ پڑجانیکے ساتھ
بعد زرد ہونیکے لیکن زبان کے زرد ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ صفرا معدے کے مُنھ سے اپنی خفت اور حرارت کے
سبب سے اوپر کو میلان رکھنے کی وجہ سے مُنھ اور زبان پر چڑھ آتا ہی یا صفر لیسے اجزے زبان کیطرف

چڑھتے ہین اور یہ ابخرے احتراق کے ہونے سے شروع مین زرد ہوتے ہین لیکن سیاہ ہونے کا
توسبب یہ ہی کہ صفرا تلے اوپر مجتمع ہوتا ہی یا حرارت کی شدت پکڑنے کے وقت جو
رطوبتین کہ یہان پر ہین اُن مین احتراق ہوگیا ہی پھر اسوقت مین زبان اُٹھے ہوئے ابخرون
سے سیاہ پڑجاتی اور ہونٹھون کا پھٹنا ابخرون کی حدت کے سبب سے اور
ہونٹ مین کی رطوبت کے خشک ہوجانیکے سبب سے اور زبان کا خشک ہونا اسی سبب
سے اور مُنھ کا کڑوے ہونا اور اکثراوقات زبان کالی ہوتی ہی صفرے کے تلے اوپر مجتمع
ہونے سے یا اُسکے احتراق کے سبب سے اور منضجر ہونا دماغ کی سخونت اور روح کے مشتعل
ہوجانے کے سبب سے پھر ایک حال پر ثبات نہین ہوتا ہی اور بعض رکھنا بات کرنے سے کیونکہ
بات کرنا روح کے اشتعال مین زیادتی کردیتا ہی اور اسی طرح پر روشنی سے اور کبھی یہ اعراض
غب مین کبھی ہوتے ہین اور غب کی باری قشعریرے سے ہوتی ہی پھر جوڑی ہوتی ہی اور کبھی اول مین
جوڑی یعنے شروع کے دنون مین زیادہ قوی ہوتی ہی اور زیادہ شدید ہوتی ہی کیونکہ صفرا
ابتدا مین زیادہ حدت اور لذع رکھتا ہی کیونکہ وہ اسوقت مین بے پکا ہوتا ہی پھر ضعیف ہوجاتی
ہی جبکہ مادے کی حدت نضج سے گھٹ جاتی ہی اور ربع یعنے سوداوی بخار اسکے برعکس ہوا
کرتا ہی یعنے سوداوی بخار مین جوڑی شروع کے دنون مین کم ہوتی ہی کیونکہ سودا اس وقت
مین زیادہ غلیظ تبخیر کو اور سیلان کو کم قبول کرنے والا ہوتا ہی پھر جو کچھ سودے مین سے اعضا
کیطرف پہونچتا ہی وہ بہت تھوڑا ہوتا ہی اور نضج کے بعد سودا زیادہ رقیق اور سیلان کو بہت
قبول کرنے والا ہوجاتا ہی پھر جو کچھ سودے مین سے اعضا کیطرف جاتا ہی وہ کثرت سے ہوتا ہی
تو جوڑی زیادہ قوی ہوگی اور ٹھنڈک باوجود اپنے قوی ہونے کے ہمیشہ نہین رہتی ہی غب مین
برخلاف بلغمی اور سوداوی کے کیونکہ ٹھنڈک ان دونون بخارون مین بہت ہوتی ہی اسلیے کہ اصلی
حرارت دل کی حمایت کے لیئے ظاہر سے اندر وار کو بھاگ جاتی ہی اور اسواسطے کہ ان دونون
بخارون مین جدا ہوے ابخرے حس رکھنے والے اعضا کیطرف پہونچنے والے ٹھنڈے ہوتے
ہین اور اسمین ٹھنڈک یعنے غب مین فقط مادے کی لذع کے سبب سے حس رکھنے والے عضوون
کو لذع کرنے سے اور اصلی حرارت کے دل کی حمایت کے لیے بھاگ جانے سے ہوتی ہی اور غب کا
بخار بہت پسینے کے آنے سے اُتر جاتا ہی صفرے کے لطیف ہونیکے سبب سے اور رگون مین سے
نکل جانے کیوجہ سے اور مسام سے آسانی سے نکل جانے کے سبب سے اور اسلیے کہ طبیعت سے

جلد کی جہت مین صفرا رمیلان رکھتا ہی اور لازم غب ایک دن بیچ شدت کرتی ہی کیونکہ اس کا
مادہ جبکہ رگون کے اندر رہی تو بالکل رگون کے کثیف ہونیکے سبب سے اور گٹھے ہونیکے سبب سے
مندفع نہین ہوتا ہی اور انمین سے کچھ اور اسکے ساتھ غب کی باری کے واسطے مجتمع ہوتا ہی
پھر بخار شدت پکڑتا ہی اور محرقہ کا دل کے قریب اور اسکے ساتھ اطراف مین اسکے مادیکے رہنے کے
سبب سے ہلکے ہونا ظاہر نہین ہوتا ہی کیونکہ عفونت کی تاثیر کا دلمین ہونا اور اسکے ابخرونکا دل پر پہونچنا
آسان اور قوی ہوتا ہی پھر ان مین سے تھوڑی مقدار شدت کی تسخین کے لیے پوری پڑجاتی ہی پھر
اسکی کمیان پوشیدہ رہتی ہین اور یہ بخار ایسا ہوتا ہی کہ گویا یہ شدت مین کی ایک ہی حالت پر ہی
اور جب کہ دو تپین مرکب ہوجاتی ہین مبادلہ کی ترکیب سے تو ہر روز باری کرتی ہین باری کرنے
والی کی طرح سے بس یہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہی دونون ایک ہی باری والا بخار ہی پھر باریون پر
مرض کی قسم پر دلالت کرنے مین اعتماد نہ کیا جائے گا بلکہ ان اعراض پر جو ہر ایک کے لیے مواد کے
سبب سے ہوتے ہین اعتماد کیا جائیگا اور اکثر طبیعت بستہ ہوتی ہی کیونکہ صفرا اپنی خفت اور حرارت
کے سبب سے حرکت کرتا ہی اوپر وار گویا جلد کی جہت مین اور ظاہر بدن کیطرف اور قارورہ ناری
ہوتا ہی صفرے مین سے کچھ مائیت مین دفع ہونیکے سبب سے مگر جب کہ صفرا دماغ کو چڑھنے
والا ہوتا ہی تو قارورہ مائی سفید ہوتا ہی اور اسوقت سرسام کا خوف دلواتا ہی اگرچہ جانے والا
نہین ہوتا ہی اور خالص کی علامت اور پہچان یہ ہی کہ اسمین پسینا بہت ہوتا ہی کیونکہ اس بخار کا مادہ
لطیف ہلکا مسام سے نکل جانے مین آسانی رکھنے والا ہوتا ہی برخلاف غب غیر خالص کے
کہ اسکا مادہ لطیف سے اور غلیظ سے مرکب ہوتا ہی اور ہوتی ہی اسکی باری چار گھڑیسے بارہ گھڑی تک
کی اسکے مادہ کی لطافت اور رقت اور اسکے جلدی سے تحلیل ہوجانیکے سبب سے اور اس کی
زیادتی کی مقدار سے یعنے باری کی زیادتی سے اسپر خالص ہونیسے اسکا بعد پہچانا جاتا ہی جس
جسقدر کہ مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہی اُسی قدر باری زیادہ دراز ہوتی ہی اور زیادہ سے زیادہ اس کی
مدت کا عرصہ سات باریونمین تمام ہوجاتا ہی کیونکہ یہ بخار مطلق قول سے حادہ مرضون مین سے
ہی اور اسکا بحران چودھوین دن ہوتا ہی اور ہر دورہ یعنے باری دو دن کی ہوتی ہی لیکن اس
بخار کا حادہ مرضون مین سے ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اس بخار کا مادہ حدت رکھنے والا ہوتا ہی
اور اسکے مطلق حاد ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اسکے مادے مین حدت ہوتی ہی طول کا مقتضی
نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ اسکے مادے کا خروج رگون سے ہوا کرتا ہی کہ شدت کی کوتاہی سے

زیادہ کوتاہی کا مرض کی مدت مین یا انتہا رمین مقتضی نہین ہوتا ہی تاکہ نہایت درجے کا حاد ہو جائے مگر
کسی خطا کے سبب سے تدبیر مین کی پھر خالص سے متغیر ہو جاتا ہی اور کبھی لازم بخار باری کے
مقام مین قائم ہو جاتا ہی کیونکہ دورے مین مرض فقط باری ہی کے دن ہوتا ہی پھر یہی دن مرض سے
معتبر ہوگا اور لازم کے لیے ہلکا ہونا نہین ہوتا ہی پھر ہر ایک دن اس کا دورے کے مقام مین
ٹھہرے گا پھر سات دن مین جاتا رہیگا کیونکہ نہایت درجے کے حادہ مرضون مین سے ہی اور
اسکا بحران ساتوین دن ہوتا ہی کیونکہ ان دونون مین ہر ایک دن دورہ کرنے والے کے دورے
سے ضرر مین زیادہ شدید ہوتا ہی کیونکہ اسلیے راحت کا زمانہ نہین ہوتا ہی اور یہ بات زیادہ
چھوٹی مدت مین اسکے جاتے رہنے کی مقتضی ہوتی ہی لیکن رگون کا کثیف ہونا کہ تحلیل ہونے کی
دشواری کا موجب ہی مدت کے طولانی ہونے کا مقتضی ہوتا ہی پھر اسی سبب سے اس کا جاتے
رہنا سات ہی دن مین ہوا کرتا ہی لیکن غیر خالص غب کا بخار تو کبھی آدھے سال تک کا طول
کرتا ہی اپنے مادے کی غلاظت کے سبب سے اور مادے کے مختلف ہونیکے سبب سے
بھی پھر طبیعت اسکے نضج مین اور اسکے دفع کرنے مین متحیر ہو جاتی ہی اور خالص غب کے بخار مین
قارورہ رقیق ہوا کرتا ہی اس کے بخار کے مادے کی رقت کے سبب سے اور غیر خالص مین
اکثر اوقات غلیظ ہوتا ہی اور یہ مادے کے نضج نہ پانے کے وقت یا پیشاب کے ساتھ غلیظ
مادے مین سے کچھ مندفع ہونے کے وقت ہی اور جب دردسر غب کے بخار کے ساتھ عارض ہوتا ہی
اول مین اول دنین تو چوتھے دن مین قوت پکڑ جاتا ہی اور ساتوین دن مین چھوڑ دیتا ہی اور اسکا
سبب یہ ہی کہ دردسر ایک رئیس عضو مین کی اذیت ہی اور جبکہ غب کے بخار کے ساتھ ہوتا
ہی اور پہلے دن عارض ہوتا ہی تو نہایت درجے کے حادہ مرضون مین سے ہوتا ہی پھر اس کا
بحران ساتوین دن ہوتا ہی کیونکہ طبیعت اسپر اس مدت سے زیادہ تاب نہین لاسکتی
ہی اور ضرور ہی کہ اسکے پہلے خوف دلوانے کا دن ہوا ہو کہ اسمین اسکے اعراض نے شدت کی ہو
اور یہی چوتھا یا پانچوان دن ہوتا ہی اور اگر دردسر عارض ہو تیسرے دن مین اور یہی اکثر
ہوتا ہی کیونکہ ان اعراض کا غب کے بخار مین پیدا ہو جانا باری کے دن ہوا کرتا ہی اور پہلی باری
اکثر اسکے پیدا کرنے پر قوت نہین رکھتی ہی تو دوسری مین ہوتا ہی اور کبھی تیسری باری تک
کی تاخیر کرتا ہی پھر یا چھٹوین دن ہوتا ہی تو یا چھٹوین دن قوت پکڑتا ہی تیسرے دن پیدا
ہونے کے وقت اور نوین دن یا گیارھوین دن چھوڑ جاتا ہی کیونکہ شدت پکڑنا اور بحران

علاج صفراوی بخار کا

غب کے بخار مین باری کے دلون مین ہوا کرتا ہی بس بحران کا دسوین دن پر مقدم ہونا یا اس سے
تاخیر کر کے ہونا ضرور ہی لیکن شدت پکڑتا تو پانچوین دن سے دیر نہین کرتا ہی کیونکہ تیسرے دن
درد سر کا پیدا ہونا فقط دماغ کے قوی ہونے کے وقت ہوتا ہی اسیلیے کہ اگر دماغ ضعیف ہوگا تو ضرور
پہلے ہی دن عارض ہو جائیگا اور جب دماغ قوی ہوتا ہی تو شدت کرنے سے امر کے مقابلہ کی قدرت
رکھتا ہی اور جو اندازیعنے خوف دلوانا کہ دہی آدھا بحران ہی اسی ان کے چوتھے دن کے پہلے ہوا کرتا
ہی خاص اُس حال مین کہ اوسکے لیے ایک طرح کا نضج تینون بارلون مین حاصل ہو جاتا ہی علاج
اگر خون مین کثرت پائی جائے تو فصد دیر کے ساتھ ہی تاکہ خون مین نضج حاصل ہو جائے بس فاسد
غیر فاسد سے متمایز ہو جائے کیون کہ اعضا کی شان سے صالح خون کا پکڑ رکھنا اور فاسد خون کا
چھوڑ دینا ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے پہلے جو کچھ خون نکلتا ہی وہ کالا ہوا کرتا ہی کیونکہ اسمین گرے سے
فضلے ملے ہوا کرتے ہین پھر سرخ پڑ جاتا ہی اور تھوڑے سے خون کا نکال ڈالنا ہی کہ صفرا خون کے
کثرت سے نکلجانے کے سبب سے غالب نہ آجائے اسیلیے کہ خون کے سبب سے صفرے کی حدت
ٹوٹ جاتی ہی اشربہ یعنے پینے کی چیزین شروع کے دلون مین سکنجبین ہی کیونکہ سکنجبین باوجود صفرے
کو تسکین دینے کے سدون کی تفتیح کرتی ہی اور جو رطوبتین کہ معدے مین ہوتی ہین ان کی تفتیح
کرتی ہی اور انکا ادرار کرتی ہی اور نیلوفر کا شربت ہی کیونکہ ٹھنڈک ڈالتا ہی اور صفرے کی طرف
مستحیل نہین ہوتا ہی پھر اگر پیاس شدت کی پائی جائے تو لکڑی کے بیجون کے تیرے کے ساتھ
ہی تاکہ سدون کی تفتیح کرے اسیلیے کہ عفنہ بخار سدون سے اکثر خالی نہین ہوتے ہین اور ادرار کرے بس
صفرے مین سے کچھ پیشاب کے ساتھ نکلجائے اور ٹھنڈک کرے پھر بنفشہ کا شربت ہی کیونکہ
یہ تلیین کرتا ہی اور صفرے کو لطیف اسہال سے نکالدیتا ہی اور شروع مین مادے کی تخفیف اور مادے
کا بہجانا ہی مقصود ہوا کرتا ہی نہ اسکا جڑ سے کھو دینا اسیلیے کہ مادے کا استیصال نضج کے بعد
ہی ممکن ہوتا ہی اور نیلوفر کا شربت یا ایک ان دونون مین کا آلو بخارا کے شربت کے ساتھ ہی
صفرے کے قمع کرنے کے لیے اور تلیین کی زیادتی کیواسطے اور پھسلانے کے لیے باوجود اسکے
کہ ابخرون کی تسکین کرتا ہی اور انسے پیدا درد سر کو فائدہ کرتا ہی اور نہ تو اسکی ترشی مین لذع ہوتی ہی
اور نہ حدت ہوتی ہی اور اس سبب سے نہ تو یہ کھانسی مین مضرت کرتا ہی اور نہ سینے کی بیماریون
مین اور اسبغول کا لعاب یا لیمون کا شربت یا کھٹا خیسانده یا میٹھا شکر کے ساتھ یا
بنفشہ کے شربت کے ساتھ یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ اور خیسانده مین دو تین دن تک دیر کرنا

والی ہی کہ نضج کے انتظار کے لیے یا کھٹے میٹھے انار دن کا پانی بنفشہ کے شربت یا نیلوفر کے شربت
کے ساتھ ہی یا گرم پانی مین ملی ہوئی املی شکر ملی یا بنفشہ کا شربت اور مطبوخ کا پانی بطبیخ سے مراد یا
تربز یا پھیکا خربزہ ہی شکر کے ساتھ ہی اور سکنجبین کے ساتھ نہایت درجے مین مفید ہی کیونکہ سکنجبین
ادرار کرنے والی اور حرارت اور پیاس کی تسکین کرنے والی طبیعت کو ملائم کرنے والی ہوتی ہی
اور پھلجھلائی لوکی کا پانی جیدہ ہی اور اسکی ترکیب یہ ہی کہ لوکی پر گوندھے آٹے کا غلاف چڑھایا جائے
اور ملائم آنچ کے تنور مین رکھدی جائے اور سمجھے دن کے بعد تک میو دن کے پانیون مین دیر
کرنا اولے ہی آور ساتوین دن تک نضج کے انتظار کے لیئے کیونکہ مرض کی ابتدا مین
ردی مادہ محمود مادے مین ملا ہوا ہوتا ہی اور اس سے غیر متمیز ہوتا ہی اور اخراج کے وقت محمود
ردی کے ساتھ نکل جاتا ہی بس ردی محمود کے ساتھ ملجاتا ہی اور سبکا سب ردی ہو جاتا ہی اور یہ
بھی ہی کہ اسوقت مین ردی رقیق نکلجاتا ہی اور غلیظ باقی رہجاتا ہی اور بدی زیادہ ہو جاتی ہی اور
مرض کو طول ہو جاتا ہی اور طبیعت کا ملائم کرنا ہر روز دو بار سے تین بار تک کا تا کہ جو کچھ آنتون مین
اور اسکے اطراف مین ہو وہ نکلجائے اور اس سے ردی ابخرے نہ اُٹھین اور دماغ کو اذیت
نہ دین فتیلون سے اور ملائم حقنون سے اگر ان بیان کی ہوئی پینے چیزون سے نہو اسلیے
کہ وہ پینے کی چیزین کہ جن کا اسہال بہت زیادہ ہوتا ہی مواد کی تحریک کرتی ہین اور ہیجان
مین لاتی ہین اور صفرا طبیعت سے دماغ کو چڑھتا ہی پھر دردسر اور اسکے سوا اس امر کی وجہ
سے جو امر دماغ کو اذیت دیتا ہی پیدا ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہی کہ حقنہ مواد کو مرضیہ حرکت
کی مخالف جہت مین جذب کرتا ہی اور دلون کی اور راتون کی اخیر دن مین اسلیے کہ دنون کی
شروعون مین ملین چیزون کا استعمال کیا جاتا ہی کہ پینے کی چیزون مین اضافہ کی گئی ہون کہ بیان
ہو چکی ہین اور ادرار کرنے والی چیزین مثل ککڑی اور کھیرے کے بیجونکے شیرون کے خاص
جسوقت مین پیاس کے ساتھ ہو اور جس وقت مین پیاس افراط سے ہو تو خرفہ کا شیرہ تنہا
یا کدو کے بیجون کے شیرہ کے ساتھ ہی یا ککڑی کے بیجون کا سکنجبین کے ساتھ ہی یا آلو بخارا
کے شربت کے ساتھ ہی اور کبھی کافور کی احتیاج پڑتی ہی افراط سے حرارت کے ہونے کے
وقت پھر اگر یہانپر متلی اور قی ہو تو املی کا خیسانده ہی کیونکہ املی معدے کی تقویت کرتی ہی کہ
چھان لیا گیا ہو بے ملی املی کو شکر ملا کر یا نیلوفر کا شربت یا یہ خیسانده ہی املی چالیس درہم
عناب بیس دانے کو کابلی کے پانچ پھول کا یا املی کا شربت ہی یا شربت فراصیا ہی اور اگر طبیعت

محتبس ہو یعنے قبض ہو جو کے کا شربت یا کھٹے انار کا شربت پودینہ کے ساتھ یا ریباس سکنجبین
ہی اور کبھی ان قابض چیزون کا استعمال کیا جاتا ہی قے اور متلی کے ساتھ طبیعت کے بستہ
ہونیکے وقت اور طبیعت کا ملائم کرنا نرم حقنون سے اور اسہال کرنے والے قتیلون سے
پھر اگر قے اور متلی قطع نہو بیان کی ہوئی چیزون سے تو طباشیر اور سماق اور سوکھا دھنیا اور گلاب
کے پھولون کا زیرہ لیا جائے گا اور باریک پیس ڈالین گے اور سیب کے شربت کے ساتھ
استعمال کیا جائیگا اور کبھی اسمین تھوڑا کافور اضافہ کیا جاتا ہی مسہل کی دوائین جیسا کہ
قوت دیا گیا یا کھٹے میٹھے انارون کا پانی نہر کے یا چالیس درہم شربت ورد مکرر بیس درہم
سکنجبین کے ساتھ ہی یا املتاس کا مغز بنفشہ کے شربت میٹھے بادام کے تیل کے ساتھ ہی
یا بنفشہ کے شربت عوض شکر ڈالم بجائے گی اور نضج کے ہو جانے تک مسہل مین دیر کرنا اولی ہی
اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی مگر یہ کہ صفرا تحریک کرنیوالا ہیجان کرنیوالا ہو ایک عضو سے
دوسرے عضو کیطرف کیونکہ جس ضرر کی ہیجان کرنے والے مواد کی حرکت کرنے سے توقع
ہوتی ہی وہ بے پکے ہوئے مواد کے استفراغ کے ضرر سے بہت عظیم ہوا کرتا ہی اور بے پکے
ہوئے مواد کے استفراغ کا ضرر غلیظ کا باقی رہجانا یا صالح مواد کا فاسد کے ساتھ نکل جاتا ہی
علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ نضج سے پہلے مواد کے استفراغ کا خطر غب کے بخار مین اپنے سوا سے
بہت کمتر ہوتا ہی اسلیے کہ اسکا مادہ رقیق ہوا کرتا ہی کیونکہ غلیظ اجزا اور اجزا کی نسبت مین معتدل
قوام سے زیادہ قریب ہوتے ہین اور رقیق اثر کے قبول کر لینے مین سرعت رکھتے ہین اور حرکت
مین اور نکلجانے مین آسان ہوا کرتے ہین اور انہین سے کچھ غلیظ نہین چھوٹ جاتا ہی کہ وہ مرض
کے طول مین زیادتی کرے اور باری کے دن استفراغ نہ کیا جائیگا خاص اگر باری کا دن
بحران کے دن ہو کیونکہ اسوقت مین طبیعت جزئی یا کلی دفع مین مشغول ہوا کرتی ہی اور
استفراغ اسکے فعل مین اس پر تشویش ڈال دیتا ہی اور اسواسطے کہ استفراغ اگر طبیعت کے
استفراغ کے موافق ہوتا ہی تو اس سے افراط واقع ہو جاتی ہی اور اگر مخالف ہوتا ہی تو طبیعت کے
فعل کے معارض اور اسے تشویش مین ڈال دینے والا ہو جاتا ہی اور استفراغ کے لیے موزون نہین
اولی آٹھوان اور دسوان دن ہی اور بارھوان اور سولھوان ہی اسلیے کہ ان دنون مین نہ تو
باری ہوتی ہی اور نہ بحران ہوتا ہی مگر نادر لیکن چھٹے دنین تو عظیم خطرہ ہی اس لیے کہ کبھی
اسمین بحران کا اتفاق ہو جاتا ہی جیسے کہ آٹھوین دن اتفاق ہو جاتا ہی مگر چھٹے دن کا بحران

ردی ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ ان اصلی دنون مین سے نہین ہی کہ جن مین بحران پڑا کرتا ہی بس اسدن
بحران کا واقع ہونا فقط اسیوجہ سے ہی کہ مادہ طبیعت پر اپنی اذیت اور تکلیف کے پہونچانیسے
اپنے ساتھہ کے محاربہ کو لازم کر دیتا ہی اور جبکہ اسطرحکا حال ہوتا ہی تو طبیعت مین اُسکے دفع
کرنیسے کوتاہی ہوتی ہی اسلیے کہ یہ وقت کہ جس مین محاربہ ہوتا ہی اسکا اختیار کیا ہوا نہین ہی فقط
مرضکے قوی ہونے سے اور اُس کی حدت نے اس امر کو اُسپر لازم کر دیا ہی لیکن آٹھوان دن تو اگرچہ
بحران کے اصلی دنون مین سے نہین ہی فقط اس مین طبیعت کے ایکطرحکے ضعف کے سبب سے
بحران واقع ہو جاتا ہی نہین تو اصلی دن سے کہ وہی ساتوان دن ہی دفع اعراض نکرتی پھر اگر اتفاق
پڑجائیگا بحران کا چھٹے دن مسہل کے ساتھہ تو اکثر مار ڈالیگا غذا مین دو دن سے تین دن تک
غذا کا چھوڑ دینا واجب ہوتا ہی پھر استعمال کیا جائیگا ٹھنڈے پانی مین بھیگی روٹی کے گودے کے
تیرے کا یا ستو کا خاص اگر اسکے ساتھہ متلی ہوتی ہی کیونکہ ستو باوجود قبض کرنیکے معدے کی تقویت
کرتے ہین انہین کا جو ہو شکر یا نیلوفر کے شربت کے ساتھہ مگر یہ کہ نبض مین ضعف معلوم ہوتا ہو تو
مرغ کے چوزون کا شوربہ واجب ہو جائیگا اور کبھی ضعف کا ادراک نہین ہوتا ہی تو نبض مین اور
نہ نبض کے سوا مین پھر آشجو یا اور اُسکے مثل سے غذاؤنین سے غذا دیجائیگی بس تدبیر کے لطیف
کرنیسے ضعف مین زیادتی ہو جائیگی پھر جب ضعف مبالغہ کر جائیگا انتہا کا تو ادراک کر لیا جائیگا اس
حال مین کہ مرض انتہا کو پہونچ گیا ہوگا یا انتہا کے قریب ہو گیا ہوگا تو تقویت کیلیے مرغ کے
شوربون کی غذا دیجائیگی تو وہ شوربے طبیعت کے مرض کی دفع مین غذا کیطرف سے رُکے ہونیکے
سبب سے معدے مین فاسد پڑجائینگے بس طبیعت اس مین تصرف نہ کرے گی اور قوت بھی
ہضم کرنے سے ضعیف ہوگی اور کرب مین ڈالینگے یہ فاسد شوربے غریب حرارت سے صفرے
کی طبیعت پر مستحیل ہو جانے کے سبب سے اور ذہن کو پراگندہ کر دینگے کیونکہ انسے فاسد بخار
دماغ کو چڑھینگے باوجود اسکے کہ بخار کی حرارت انہین لذع اور حدت کر دیگی اور انسے اعتبار
کرنیکے قابل تقویت حاصل نہوگی انکے بگڑجانیکے سبب سے بس جس وقت کہ بحران ہلکا پڑجاے
اور بھوک بڑھے تو اوگرا انار کے دانون کا یا آلو بخارے کا شوربہ ہی یا لیموں یہ ہی یا پالک کا ساگ
ہی یا خرفہ کا یا خبازی کا یا چولائی کا اور چاہیے کہ میٹھے بادام کے روغن مین یہ بریان کیے جائین
اور سرکہ یا لیمون کے عرق مین ترش کیے جائین اگر کھانسی نہو اور ان لوگونمین بعضے شخص
ان اوگردن کی احتیاج نہین رکھتے ہین بلکہ شروع کے دنون مین مرغ کے چوزونکی احتیاج

رکھتے ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنکے بدن متخلل ہوا کرتے ہین بلکہ باری ہی کے دن کیونکہ اگر انہین جو زونکی
غذا ندیجائیگی اور اس لطیف تدبیر مین جو انتہا کے درجے مین ہو مبالغہ کیا جائیگا تو انکی قوت مرضکے دفع
کرنیمین منتہا کیوقت تک وفا نکریگی لیکن انکے سوا اور کو باری کے دن غذا کا دینا مضر اور انہین ہوتا ہی
کئی سببون سے ایک اُنمین سے حرارت کا زیادہ ہوجانا ہی طبیخ کی حرارت بخار کے ساتھ مجتمع ہو جانیسے
اور دوسرا یہ ہی کہ اگر طبیعت غذا کی تدبیر مین مشغول ہوگی تو مرض اجزونسے اور بخار کیحرارت سے ور اجزو نکے
لذع کرنیسے غالب آجائیگا اور باری طول کریگی اور صعب ہو جائیگی اور اگر مرض کیطرف مشغول ہوگی
تو غذا فاسد پڑجائیگی اور مرض کے مادیمین زیادتی ہوگی اور اگر اپنے فعل کو تقسیم کریگی تو دونومین ضعیف ہوگا
اور تیسرا سبب غذا سے اجزونکا کثرت سے چڑھنا اور لذع کرنا بخار کی حرارت کے سبب سے ہی اور یہ
اسمین سے ہی جو دماغ کو اذیت پہونچاتا ہی اور اسے پریشان کردیتا ہی اور دردسر کا موجب ہوتا ہی اور نہ
غذا دیجائیگی طبیعت کے لبستہ ہونے پر اس سبب سے کہ ثقل آنتومین کثرت سے ہو جائیگا اور بخار کیحرارتسے
سوکھ جائیگا اور محتبس ہو جائیگا اور اس سے ردی اجزے دماغ کو چڑھنے لگانیکی دوا ہین کہ ان مرضیونکے
درد کو تسکین دیتی ہین کیونکہ دردسر اکثر اوقات بخار مین زیادتی کردیتا ہی اس لیے کہ وہ بیداری کا موجب
ہوتا ہی اور درد کے قوی ہونے کے سبب سے روح مین سخونت کردیتا ہی اور سلا رکھے جائینگے کیونکہ
بیداری دماغ کے مزاج کو گرم کردیتی ہی اور روح مین حدت کردیتی ہی اور خلطون کو جلا دیتی ہی اور حادہ
بیماریون کو پیدا کردیتی ہی پھر بیداری بخار کے زیادہ ہو جانیکا سبب ہو جاتی ہی لیکن درد کی تسکین تو
کیجائیگی گرم دردسر مین کی بیان کی چیزون سے اور لیکن سلا رکھنا تو کیا جائیگا ان چیزونسے کہ بیان
ہو چکی ہین حرارت کے ساتھ کی سہر یعنے بیداری مین اور ان کی زبانون کی نظر بیکیجائیگی زبان
کی خشکی مین کی بیان کی ہوئی چیزون سے کیونکہ زبان کی خشکی پیاس مین زیادتی کردیتی ہی اور بات
کرنے سے مانع آتی ہی اور دشواری سے حلق کے نیچے اُتارنے کی موجب ہوتی ہی اور سر در رکھے جائینگے
انکے کلیجے بھیگے ہوئے گلاب مین کے یا ہری کاسنی کے پانی مین کے یا کھیرے کے پانیمین کے تھوڑے لیسے سرکہ
کے ساتھ کے کپڑے لیسے اور اکثر اوقات اسمین تھوڑا سا کافور اضافہ کردیا جاتا ہی کیونکہ کلیجے کا مزاج سارے بدن
مین سرایت کرتا ہی اور تاکہ کلیجے کیحرارت غالب ہو جانیکے وقت مین صفرا نہ پیدا ہو اور انکے پانون اور ہاتھون
کا گرم پانی اور بھوسی سے دھونا انھین فائدہ کرتا ہی اور انکے سرون کے دردون کو مفید ہوتا ہی کیونکہ
یہ دھونا مواد کو دور کی خلاف جہت مین جذب کرلیتا ہی اور دماغ کی طرف کے چڑھے اجزون کو
پھیر دیتا ہی اور بیماریون کی شروع مین گرم پانی اور سکنجبین سے ان بیمارون کا قی کروانا

کیونکہ باریون کے شروع کے وقت مادہ عفونت کی روشن ہونیکی جگھہ سے حرکت کرتا ہی پھر
اسکا قئ سے نکل جانا زیادہ آسان پڑجاتا ہی خاص اس حال مین کہ گرم ہوا اور اوپر وار کو حرکت طبیعت
سے حرکت کرنے والا ہو اور حرارت کے قوی ہونیکے وقت بیجون کا استعمال کروایا جائیگا
مثل لگکڑی اور خرنوب اور کاسنی کے بیجون کے شیرہ کرکے آلو بخارا کا شربت یا سکنجبین
ڈالکر پسینا آنا شروع ہونیکے وقت تاکہ طبیعت کی مدد اس پر کیجائے اور اُنکے پسینے کا اور سکنجبین
سے یا تربز کے پانی سے یا ٹھنڈے پانی سے کیا جائیگا کیونکہ ٹھنڈا پانی صفراوی خلط کو نضیج دیتا ہی
اسلیے کہ اپنی رقت سے اُسے غلیظ کر دیتا ہی اور بخار کیحالت مین اُٹھے ہوئے بخار سے پیدا مادے
کو غلیظ کر دیتا ہی اور بخار سے پیدا حرارت کی تعدیل کرتا ہی پھر طبیعت پسینے کے راستے سے سوار کے
دفع کرنے پر قوی ہوجاتی ہی یا لگکڑی کے بیجون کے شیرہ سے اور اُنکا پسینا پوچھ ڈالا جائیگا تاکہ اُسکی
روانی زیادہ ہوجاے کیونکہ اگر پسینا نہ پوچھ ڈالا جائیگا اور اُنکے بدنون پر رہنے دیا جائیگا تو ہوا سے
ٹھنڈا پڑجائیگا اور گاڑھا پڑجائیگا اور ان منفذونکو بند کر ڈالیگا کہ جنسے نکلتا ہی اور جب پوچھ ڈالا جائیگا
تو منفذ کھل جائینگے اور رہنے کے مقام مین پانی کا چھڑکاؤ کیا جائیگا اور اسمین بہت سے فوارے
پانیکے لگائے جائینگے اور انکے پاس ترمیوونمین سے بہی اور سیب اور ناشپاتی اور زعرور اور کھیرے رکھے
جائینگے اور خوشبودار چیزون مین سے مثل سیب اور ریحان کے کہ اُنپر پانی بہت سا چھڑکا ہوا ہو
اور پھولون مین سے اُن کے پاس رکھینگے گلاب کا پھول اور کوکابلی کا پھول اور بنفشہ کا اور سارے
ٹھنڈے کھلنے اور ادھیرے کی پتی اور بید کی پتی اور ٹھنڈے درختونکی پتیان اور گلاب سے
اور نیلوفر سے اور بید سے اور نیلوفر کے پانی سے اور ادھیرے سے بنائی ہوئی خوشبوئین اور
تھوڑا سا سرکہ اُن مین اضافہ کر دیا جائیگا مگر یہ کہ سہر یعنے افراط کی بیداری ہو تو ان بیمارون کے
قریب سرکہ نہ لایا جائیگا کیونکہ سرکے کی بو دماغ کو نہایت درجہ خشک کر دیتی ہی لیکن ان سب
چیزونکے پاس رکھنے کا تو سبب ہوا کا ٹھنڈا کرنا اور اسمین خوشبو کا پیدا کرنا اور دماغ اور دلمین ٹھنڈک
ڈالنا اور اُنکی خوشبو سے ان دونون کی تقویت کرنا ہی اور کبھی اُن بیمارون کو احتقال یعنے
عمل کا دینا مفید پڑتا ہی تربز یا کھیرے کے پانی کے مثل سے کلیجے کی اور معدے کی اور سارے
پیٹ کی تبرید کیلیے بلغمی بخار اس بخار کی حرارت کم اسلیے کہ اسکا مادہ ٹھنڈا ہوا کرتا ہی بخاری
ہوتی ہی اسلیے کہ بلغم ترنمناک ہوتا ہی ہاتھ مین لذع نہین کرتا ہی مگر جبکہ رکھا رہے ہاتھ عرصہ دراز
تک عضو پر تو حدت اور لذع محسوس ہوگی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جو اجزاے اس بخار مین پہلے

اُٹھتے ہین وہ اکثر مائی ہوتے ہین کیونکہ ملے ہوے ارضی اجزا کا تبخیر پانا دشوار ہوتا ہی اور اگر اُنمین سے
کسیقدر کی تبخیر ہو جاتی ہی تو وہ اپنی کمی سے بہت سی مائی رطوبت سے منکسر ہوتے ہین پھر ان کی
حدت ظاہر نہین ہوتی ہی پھر جب جلد کو ہاتھ دباتا ہی تو اسکے مسام تنگ ہو جاتے ہین اور ان مین
تری اپنی لطافت کے سبب سے تحلیل ہو جاتی اور ارضی اجزا چھوٹ رہتے ہین پھر اسکے
بعد انکی حدت اور حرارت کہ پوشیدہ ہوتی ہی ظاہر ہو جاتی ہی اور اسکی ٹھنڈک طویل ہوتی ہی
اسلیے کہ بلغم کے مزاج کی ٹھنڈک اور اسکے قوام کی غلاظت کے سبب سے عفونیہ حرارت سے
جلد بلغم گرم نہین ہوتا ہی اور ہر روز آتا ہی اگر باری کرنے والا ہوتا ہی اسکے مادے کے مجتمع ہونیسے
کثرت کے سبب سے اور اپنی رطوبت کے سبب سے تعفن کو آسانی کے ساتھ قبول کر لینیسے اور
کسل سے شروع ہوتا ہی ہتھیلیون مین بہت سا غلیظ مادہ آجانیسے اور سبات یعنے افراط کی نیند سے
کثرت سے غلیظ محتبس الجزے سر کو چڑھنے کے سبب سے اور ثقل سے اس سے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہی
اور ٹھنڈک کا زائل کرنا دشوار ہو جاتا ہی اس بخار مین دشواری سے حرارت کے ساتھ اسکے گرم
ہونیکے سبب سے پھر اکثر اوقات گرم ہو جاتی ہی پھر عود کر آتی ہی ٹھنڈک پھر گرم ہو جاتی ہی اور
تحلیل ہو جاتی ہی پھر پلٹ آتی ہی اسلیے کہ بلغم مین سے اُٹھے ہوئے گرم الجزون کا نفوذ کرنا اعضا
مین انکی غلاظت کے سبب سے دشوار ہوتا ہی پھر ان الجزون مین سے کچھ اعضا مین نفوذ نہین
کرتا ہی مگر وہی جو لطیف پڑ چکتا ہی پھر جب نفوذ کر جاتا ہی تو گرم ہو جاتی ہی اور تحلیل ہو جاتی ہی
پھر ٹھنڈک پھر آتی ہی یہانتک کہ اسکے بعد کچھ اسمین سے اور نفوذ کر جاتا ہی پھر گرم ہو جاتی ہی اور تحلیل
ہو جاتی ہی پھر ٹھنڈک پھر آتی ہی یہانتک کہ عفونت سارے بلغم مین سرایت کر جاتی ہی اور بلغمی
لازم دق کے مشابہ ہو جاتا ہی کیونکہ یہ بخار باوجود ہمیشہ رہنے کے شدید نہین ہوتا ہی بلکہ
خفیف ہوتا ہی اور ہضم کے ضعیف پڑ جانیکے سبب سے غذا کے کم ہونیسے مریض دُبلا پڑ جاتا ہی
اگر نبض مین لینیت نہوتی کیونکہ بلغمی بخار مین نبض بلغم کی رطوبت کیوجہ سے نرم ہوتی ہی اور
کبھی صلب یعنے سخت ہوتی ہی اس بخار مین بھی نبض جیساکہ بحران کیوقت کھینچاو کرنیکے سبب
ہوتا ہی کہ اعضا مین طبیعت کے مادے کو دفع کرنے کی جہت مین ہوتا ہی اور قارورہ ہلکے رنگ کا
ہوتا ہی ٹھنڈک اور سدون کی کثرت کے سبب سے بلکہ اکثر اوقات کچے پن کیطرف اور سفیدی کیطرف
مائل ہوتا ہی اور اکثر اوقات ہوتا ہی سرخ عفونت کے سبب سے اسلیے کہ بلغم کی عفونت قارورے کی سرخی کا
سبب گذرے ہوے پر بیان ہوتی ہی اور ہوتا ہی اسکے ساتھ رصاصی ہونیکے رنگ کا اور رصاصی سبزی اور زردی ہوتی ہی

کہ سفیدی ہی مین آجاتی ہی لیکن سبزی ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ بلغم کی ٹھنڈک کے سبب سے خون جم جاتا ہی لیکن زردی کا تو سبب یہ ہی کہ سرخ رنگ دینے والی چیز کم ہوتی ہی لیکن سفیدی کا تو سبب یہ ہی کہ بلغم کا رنگ غالب ہوا کرتا ہی اور نبض کا ضعیف ہونا اور چھوٹے ہونا مادے کی ٹھنڈک کے سبب سے اور نبض کا شدت سے مختلف ہونا ضعف کے سبب سے قوت کے ضعف کے سبب سے اور بہت سے غلیظ مادے کے نیچے دب جانے کے سبب سے اور پاخانہ پتلا اور بلغمی ہونا ہضم کے ضعیف پڑجانے اور نہ رچنے پچنے کے سبب سے اور اس بخار مین پیاس کم ہوا کرتی ہی مگر یہ کہ بلغم شور ہو پھر تو اسکے ساتھ جھوٹی پیاس ہوگی اور معدے کے مُنھ کے ضعف سے خالی نہین ہوتا ہی اور اسیلیے کہا گیا ہی کہ ضعف معدہ اسکا خلاصہ لازمہ ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ بخار بلغم کی عفونت اور اسکے فساد سے ہوا کرتا ہی اور بلغم کا معدن معدہ ہی کیونکہ بلغم کثرت سے اسمین پیدا ہوا کرتا ہی پھر اس فاسد بلغم کا مبدا معدے مین کا کوئی فساد ہوا کرتا ہی بس پہلا سبب اس بخار کیلیے معدہ کا ضعف اور اسمین کثرت سے بلغم کا پیدا ہونا اور اسکا اسمین فاسد ہوجانا ہوتا ہی اور اکثر بلغم کی پیدائش معدے کے اوپر والے حصے مین ہوتی ہی کیونکہ یہ مقام عصبی ہونے سے اور حرارت کی کمی سے ہضم مین زیادہ گھٹکر ہوا کرتا ہی پھر جبکہ بلغم کو عفونت عارض ہوجاتی ہی تو اکثر عفونت معدے کے مُنھ مین ہوا کرتی ہی اور یہ اسے اسکے ضعیف ہونے اور اسکے حس کے تیز ہونیکے سبب سے اذیت دیا کرتی ہی اور اسکی یعنی معدے کے مُنھ کے ضعف کی تبعیت اسکے اعراض یعنے اسکے ضعف کے اعراض کرلے ہین مثل غش کے آجانیکے باریون کی شروع مین اور خفقان کے اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی اور اس سبب سے کہ معدے مین کے بلغم مین سے کچھ سیلان کرتا ہی اور معدے کے مُنھ پر پہونچ جاتا ہی اور اسکا مشارک اذیت مین دل ہوتا ہی اور اس سے قوی غشی نہین پیدا ہوتی ہی کیونکہ اسکا دل کو اذیت دینا ٹھنڈک کے ساتھ ہوتا ہی اور وہی عفونت کی پیدا حرارت سے جلد گرم ہوجاتا ہی پھر دلپر سے یہ اذیت دینے والی ٹھنڈک پوری بیہوشی حادث ہونیکے پہلے زائل ہوجاتی ہی اور بھوک جاتے رہنا اسی سبب سے نمی کے ساتھ رطوبت کے سبب سے اور پسینے کا کم آنا اور نہین ہوتا ہی پسینا شائع چپچپاہٹ کے سبب سے علاج بلغم کا نضج دینا اور اسکا استفراغ ہی نضج کے بعد اسلیے کہ یہ مادہ غلیظ چپچپا ہوتا ہی اسکا استفراغ نضج ہی کے بعد ہوسکتا ہی اور اسکا نضج دینا بھی دشوار ہوا کرتا ہی اور معدے کے غم کی تقویت کرتا ہی اور ہر ایک باری یا اکثر باریون مین قے کا کرنا ضرور ہی اسلیے کہ قے معدے کو پاک کرتی ہی اور بخار کے مادے کا

علاج حمی بلغمی

استفراغ کرتی ہی پینے کی چیزین لیمون کا شربت کیونکہ لیمون کا شربت بلغم کی تقطیع کرتا ہی اور معدے
کی تقویت کرتا ہی اور نیلوفر کا شربت اسلیے کہ نیلوفر کا شربت طبیعت کی تلیین کرتا ہی یا بنفشہ کا شربت طبیعت
کی تلیین کیلیے بھی یا سکنجبین بلغم کی تقطیع کیلیے اور نیلوفر کا شربت یا سکنجبین بزوری یا عنصلی یا عسلی
اگر بلغم زیادہ غلیظ ہو یہ سب گرم پانی کے ساتھ یا جوشاندہ ککڑی کے بیج اور کھیرے کے بیج اور کاسنی
کے بیج اور زرشک کا صاف کیا گیا ہو سادہ سکنجبین یا بزوری پر یا شکر پر اور بزوری باوجودیکہ
کو تسکین کرنیکے اور بخار کی حرارت کو ٹھنڈا کرنے کے جلا رسے بلغم کو نضج دیتی ہی کیونکہ جلا
کرنے والی چیز چپچپی اور جمی رطوبتون کو حرکت دیتی ہی اور مسامون کے مُنھ سے نکال دیتی ہی اور
عضو کو ہموار کرتی ہی اور طبیعت کی تلیین کرتی ہی اور تقطیع اور ترقیق سے خالی نہین اور کبھی مثلاً آب شہد کے
گرم استعمال کیا جائیگا یا شہد استعمال کیا جائیگا یا گرم جلاب ملٹھی کے عرق کے ساتھ جبکہ حرارت
قوی نہین ہوتی اور کبھی گلقند لیمون کے شربت یا بزوری سکنجبین یا عنصلی سے [illegible] اور سوسن کے عرق
اور اجمود اور کھانسی کی پتی کے جوشاندے کے ساتھ بہت سی تلطیف کی حاجت کے مطابق یا شربت بزوری
کیونکہ یہ مسہل تلیین کرنے والا ہی تفتیح کرنے والا جلا کرنے والا باطن کے اعضا کو تقویت دینے والا
ہی یا افسنتین کا شربت ہی جبکہ معدے کے فم مین ضعف ہو اور جبکہ اس بخار کے زمانے کو طول
ہو جانے گا تو احتیاج پڑے گی اس چیز کی جو تلطیف بہت کرتی ہی مثل زرشک کے قرص کی
یا قرص ورد کی یا قرص غافث کی یا غافث اور سکاعی اور بادآورد اور شاہترے اور کشوث اور خطمی کے
جوشاندے کی کہ صاف کیا گیا ہو شکر پر یا فقط سکنجبین پر یا گلقند پر اور اکثر اوقات انھین دواؤن کو طبیعت
کی تلیین کرنیوالی چیزون سے مرکب کرتے ہین مثل املی اور آلو بخارے اور سپستان یعنے لہسوڑے
کے ساتھ اور انکا شربت بنایا جاتا ہی لیکن آلو بخارا اور املی تنہا بے ملی تلطیف کرنے والی اور تقطیع
کرنیوالی چیزون سے تو انھین مضر ہین اپنی چپچپاہٹ کے سبب سے اور اسلیے کہ یہ بلغمی ٹھنڈے
معدے کو ضعیف کر دیتے ہین اور اسلیے کہ یہ رقیق مواد کا اسہال کرتے ہین استفراغ کرنیوالی
چیزین سپستان تیس دانے ککڑی کے بیج اور کاسنی کے بیج اور غاریقون اور ملٹھی اور زرشک
ہر ایک دو درہم بسفائج اور قنطوریون اور سنا مکی اور کابلی ہڑ اور زرد ہڑ ہر ایک پانچ درہم
کا جوشاندہ صاف کیا جائیگا املتاس پر یا ترنجبین پر یا شکر پر ساتھ تربد اور زراوندہ ہر
ایک نصف درہم گوگل اور کتیرا ہر ایک پاؤ درہم کے یا حب ایارج یا ایارج فیقرا کے یا حب راوند اور
کابلی ہڑ اور غاریقون اور گوگل اور تربد ہر ایک دو دانگ کہ ملائی گئی ہون بادام کے تیل مین

اور املتاس کے لب مین خمیر کئے گئی ہون یا لعوق املتاس کا تھوڑے سے غاریقون کے ساتھ ہو اور
ان بیمارون کی طبیعتین ملین کی جائین گی راوند سے اور سکنجبین سے اور اسہال کرنیوالے فتیلون سے
یا ملائم حقنون سے کہ جن مین گرٹھ اور بسفائج اور قنطوریون پڑی ہو اور اعتنا کیا جائیگا ہر شب کو
ان کے ادرار پر ککڑی کے بیج اور کھیرے کے بیج کے مثل سے اور خربزے کے بیج کے مثل سے اس حال
سے کہ شیرہ کیا ہو سکنجبین پر اور ادرار لانے والی چیزین مولی کے بیج سکنجبین گرم پانی کے ساتھ یا سکنجبین ملٹھی
کے پانی کے ساتھ یا خربزے کی جڑ اور ملٹھی جوش کیجائیگی اور سکنجبین ملاکر چھان لیجائیگی غذائین اس مرض کا
مادہ اگرچہ غلیظ بلغمی ہوتا ہی اسی سبب سے غذا کے لطیف کرنے کی احتیاج پڑتی ہی لیکن یہ مرض
عرصہ دراز تک رہتا ہی کہ دیر مین انتہا آتی ہی پس احتیاج پڑتی ہی اسی سبب سے حفظ قوت کی اور
غذا کی کثرت کرنیکے طرف صفراوی بخار سے بڑھکر لیکن لطیف کرنا واجب ہی کیونکہ اس مادہ کی غذا لطیف
کرنیسے صلاحیت کی اور بدن غذا پڑنے کی امید پڑتی ہی پس پہلے تین دنون مین لطیف کرنے مین زیادتی
کیجائیگی اسلیے کہ ابھی بلغم مین عفونت عام نہین ہوئی ہی اور پھیل نہین گئی ہی پس اسکی صلاحیت
کی غذا کے لطیف کرنیسے اور بھوک دینے سے امید بہت پڑتی ہی پس دیا جائیگا چنے کا پانی شکر کے
ساتھ یا آشجو شکر یا شہد کے ساتھ مین اور اکثر اوقات غذا کے زیادہ گرم کرنے کی احتیاج ہوتی ہی
مادے کے ٹھنڈے ہونیکے سبب سے تھوڑی سی کالی مرچ یا سونف یا مصطگی کے مثل سے
اور سکنجبین بزوری یا سادہ کے ساتھ دینا چاہیے تاکہ اسے نیچے اُتار دے اور ضعف ہوجانیکے خطر
کیوقت دیے جائینگے مرغ کے چوزون کا شوربا یا مصطگی یا دارچینی اور سونف کے بیج یا گرٹھ اور
لیمون کے پانی اور شکر کے ساتھ لگانے کی دوائین معدے کے مُنھ کی تدبیر مین کیجائینگی یہی کیے تیل
یا روغن گل سے کہ انہین بالچھڑ اور مصطگی جوش کی ہو اور لیپ لگایا جائیگا معدہ کے مُنھ پر لونگ
کے پانی مین گلاب کے زیرے اور ستاور کا سوداوی بخار اسکی شروع مین ظاہر سالرزہ ہوتا ہی
کیونکہ اسوقت مین شدت سے گاڑھا ہوتا ہی پھر وہ نہین ہوتا ہی جو اس مادے مین سے اجزے بن کے
اُٹھے یا اعضا کیطرف بہ آئے بہت نفوذ کرنے سے پس اس سے اعضا اذیت نہین پاتے ہین
پھر زور پکڑ جاتا ہی لرزہ جبکہ مادہ نضج پاجاتا ہی اس سبب سے کہ مادہ نضج سے لطیف پڑجاتا ہی
اور رقیق ہوجاتا ہی اور مادہ کا نفوذ اور مادے سے اُٹھے ہوے اجزونکا نفوذ اعضا مین آسان
ہوجاتا ہی یہانتک کہ جب نضج پورا پورا ہوجاتا ہی تو لرزہ ٹھہر جاتا ہی کیونکہ مادے کا شر منکسر ہوجاتا ہی
درد کے ساتھ گویا کہ وہ درد ہڈیون کو توڑے ڈالتا ہی کیونکہ سڑا ہوا مادہ جب اپنے سڑنے کے

مقام سے نکلتا ہی اور اعضا مین یہ آتا ہی تو کچھ اس مادہ مین سے ہڈیون اور انکے گرداگرد کی جھلیون
کے درمیان مین اپنے ارضی خاکستری بہت کثیف ہونے کی حالت مین نفوذ کر جاتا ہی پھر یہ
جھلیون مین کھنچاؤ کرتا ہی اور ان کے لیے کھنچاؤ کرنے سے اذیت عارض ہوتی ہی شل اُن اذیتون کے
انکی ان کے ٹوٹ جانیکے وقت ہوتی ہی کہ وہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے چبھنے کے سوا ہوا کرتی ہی اور
ایسی ٹھنڈک کے ساتھ کہ جسکے سبب سے دانت کڑکڑاتے ہین مادے کا مندفع ہونا اسکی غلاظت اور کثافت
کے سبب سے دشوار پڑنیسے اور ایسی حرارت کے ساتھ کہ وہ صفراوی کیحرارت سے گھٹکر ہوتی ہی
اس سبب سے کہ مادہ ٹھنڈا اور غلیظ ہوتا ہی اور یہ حرارت بلغم والی تری مین نہین ہوتی ہی اپنے
مادے کی خشکی کے سبب سے اور ارضیت کی کثرت کے سبب سے اور اکثر یہ بخاران مختلف بخارون
کے بعد ہوا کرتا ہی کہ وہ عرصہ دراز تک رہے ہین پس انکے لطیف مواد تحلیل ہو گئے ہین اور کثیف
باقی رہگئے ہین اور بخار کیحرارت سے جلگئے ہین پس اخلاط راکھ ہو گئے ہین لطیف کے تحلیل ہو جانیکے
بعد باقی مختلف کثیف سودا ہو گئے ہین کیونکہ طبیعت کی تاثیر مختلف مادون مین کمزور
پڑا کرتی ہی اسلیے کہ اس تاثیر مین طبیعت کو مختلف کامون کی احتیاج پڑتی ہی اور اس مین
کوئی شک نہین یہ امر ایک کام کے سبب سے زیادہ دشوار ہوتا ہی پھر طبیعت کا نضج دینا اور
استفراغ کروانا کمزور ہوتا ہی اور اسے مادہ مین کے خاکستر والے جزون کا بہت سا باقی رہجانا
لازم ہوتا ہی اور نبض صلابت کیطرف مائل ہوتی ہی مادے کی یبوست کے سبب سے اور اختلاف
قوی ہوتا ہی مادے کی غلاظت اور کثافت کے سبب سے اور اس سبب سے کہ طبیعت مادے کو
نضج دینے مین متوجہ ہوتی ہی اور مادے کا یہ حال ہی کہ وہ نضج کو دشواری سے قبول کرتا ہی تو طبیعت
نبض کے کام سے پھری رہتی ہی یہانتک کہ ترویح کی احتیاج شدت پکڑ جاتی ہی پھر طبیعت نبض
کیطرف توجہ کرتی ہی پھر نبض کیطرف سے نضج دینے کے فعل کیطرف پھر جاتی ہی اور اس بخار کا
دورہ چوبیس گھنٹے تک طول کرتا ہی کیونکہ اس بخار کا مادہ اپنی ٹھنڈک اور خشکی کے سبب سے
دشواری سے متعفن ہوتا ہی اور اپنی غلاظت اور کثافت کے سبب سے دشواری سے تحلیل
ہوا کرتا ہی اور بہت سے پسینے کے ساتھ اترتا ہی اسلیے کہ سودا اگرچہ غلیظ ہوتا ہی لیکن چپچپا نہین ہوتا
ہی اور جب سڑانے والی حرارت سے رقیق پڑجاتا ہی اور نکلتا ہی تو آسانی کے ساتھ مسام کے
راستے نکل جاتا ہی برخلاف بلغم کے پھر اگر سودا جلے ہوے بلغم سے حاصل ہوتا ہی تو دورے
زیادہ طولانی ہوتے ہین کیونکہ اس کا مادہ غلیظ ہوتا ہی اور قارورہ زیادہ گاڑھا ہوتا ہی اور

نبض بہت بڑی ہوتی ہی کیونکہ نبض کے آلات اس مادے سے نرم ہوتے ہین اور رگ مادہ کے
چپچپے ہونے سے سست ہوا کرتی ہی اور جو سودا کہ صفرے سے حاصل ہوتا ہی تو نبض سرعت
مین اور تواتر مین زیادہ ہوتی ہی حرارت کے غلبہ کے سبب سے ٹھنڈی ہوا کی احتیاج شدید
ہونے سے اور رونگٹے کھڑے ہونے کیطرح کے لرزے کے ساتھ ہوتا ہی اور پیاس اور سوزش
شدت کی ہوتی ہی اور جبکہ سودا خلطون کے جلنے سے حاصل ہوتا ہی تو انکے سببون کا اور علامتون کا
پہلے ہونا ضروری ہوتا ہی یعنے ان خلطون کی علامتون کا اور یہی بخار کے مادے پر دلالت کرتا ہی
مطلق بخار کے مادے پر سن اور شہر اور فصل اور مزاج اور عادت اور انکی تدبیر اور باریون
کا سبب یہ ہی کہ سڑا ہوا مادہ رگون کے باہر وار کم ہوتا ہی اور دل کی طرف سے اسکے بخار کا نفوذ
دور ہوا کرتا ہی اور جب یہی مادہ سڑ اٹھتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ کم ہی تو جلدی سے راکھ ہو جاتا ہی
پھر حرارت کے لیے کوئی ایسا مرکب باقی نہین رہتا ہی کہ جس سے لپٹی رہے یہانتک کہ دوسرا
مادہ عفونت کے روشندان مین مجتمع ہو جاتا ہی کہ وہ پہلے مادے کے قائم مقام ہو جاتا ہی اور
اس مادے کا مجتمع ہونا راکھ ہونے کی مدت سے زیادہ طولانی مدت مین ہوا کرتا ہی اور جب مجتمع
ہو جاتا ہی تو شروع اجتماع اسکا سڑ جانا ممکن نہین ہوتا ہی عفونت کے روشندان مین ایک
مدت تک رہنا ضرور پڑتا ہی کہ عفونت کی قابلیت آجائے بس اسی سبب سے بخار یہانتک اترا رہتا
ہی کہ جہان تک دوسرا مادہ مجتمع ہو لیتا ہی اور سڑ جاتا ہی پھر وہی حال ہو جاتا ہی جیسا پہلے ہو چکا ہی اور
باری کے جلد آنے مین سبب یہ ہوتا ہی کہ تر مادہ عفونت کو جلد لیسے قبول کر لیا کرتا ہی کیونکہ رطوبت
وہی ہی جو غریب حرارت سے عفونت کے قبول کر لینے کی قابلیت رکھتی ہی اور رطوبت مین کی
باقی راکھ حرارت کی حفاظت زیادہ کرتی ہی پھر اگر مادہ باوجود تر ہونیکے بہت ہوتا ہی تو تعفن کو
جلدی سے قبول کر لیتا ہی کیونکہ یہ مادہ آسانی سے مجتمع ہو جاتا ہی پھر اگر باوجود اسکے یعنے باوجود
بہت رطوبت رکھنے کے اور بہت ہونے کے گرم ہوتا ہی تو عفونت ہمیشہ رہا کرتی ہی کیونکہ مادہ
سڑنے کی قابلیت حرارت کے پائے جانے سے شدت کی رکھتا ہی اور اسکی رطوبت کا اپنی
کثرت کے سبب سے مجتمع ہو جانا آسان ہوا کرتا ہی اسطرح پر کہ اسکا جز جو پہلے سڑ جاتا ہی اسکا
مجتمع ہونا اسکے راکھ ہو جانے پر سابق ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے دموی بخار مطبقہ ہوتا ہی
ہمیشہ ہوتا ہی کیونکہ تینون بیان کی ہوئی شرطین اس مین موجود ہوتی ہین یہانتک کہ اگر فرض کیا
جائے سڑنا خون کیلیے رگون کو باہر اگرچہ مادہ اسکے ضد یعنے تھوڑا سا ٹھنڈا خشک ہو تو عفونت

آنے مین سستی کرے گی جیسا کہ ربع مین ہوتا ہی کیونکہ سودا اپنی ٹھنڈک اور خشکی کے سبب سے
نہایت درجہ عفونت کو کم قبول کرتا ہی اور جب متعفن ہوجاتا ہی اور راکھ ہوجاتا ہی تو اس راکھ مین حرارت
مین سے اسقدر حرارت باقی نہین رہتی ہی جو عفونت کے روشن ہونے کے مقام مین کے
مجتمع سودے کے متغیر کردینے پر دوسری بار جلدی سے قدرت پاسکے اور اس سبب سے کہ سودا
بدن مین کم ہوا کرتا ہی اسکے مجتمع ہونے مین عرصۂ دراز لگتا ہی بس ایک دن باری کرتا ہی اور دو دن
چھوڑے رہتا ہی اور کبھی کم ہوتی ہی سودے کی مقدار اس سے کہ دو دن مین مجتمع ہوجاے پھر
ہر پانچوین یا چھٹے دن باری کرتا ہی یا اس سے زیادہ مین سودے کی مقدار کی کمی کے مطابق اور
عنقریب اسے ہم بیان کرینگے لیکن اگر مادہ ٹھنڈا ہوتا ہی مگر بہت سا تر ہوتا ہی تو ٹھنڈک دیر کر
آنے کی موجب ہوتی ہی تعفن مین جیسا کہ بلغمی بخار مین ہوتا ہی بس بخار چھوڑے رہتا ہی یہانتک
کہ عفونت کی صلاحیت آجاے اور یہ بات ایک مدت مین ہوتی ہی لیکن ہر روز آیا کرتا ہی کیونکہ
اسکی کثرت مجتمع ہونے کی آسانی کی اور اسکی رطوبت تعفن کی آسانی کی موجب ہوتی ہی اور اگر
مادہ گرم بہت سا ہوتا ہی مگر خشک ہوتا ہی تو دیر کر آنا پہلی دو دوسری دونون قسمون کے بین بین
ہوتا ہی جسطرح پر کہ صفراوی بخار مین ہوتا ہی کیونکہ حرارت تعفن مین آسانی کی موجب ہوتی ہی اور
خشکی تعفن مین دشواری کی موجب ہوتی ہی اور کثرت مجتمع ہونے مین آسانی کی موجب ہوتی
ہی لیکن اسکی کثرت بلغم کی نسبت سے گھٹکر ہوتی ہی اور سودے سے بڑھکر ہوتی ہی بلکہ یہ ان
دونون مین مقدار کی رو سے متوسط ہوتا ہی پھر ایک دن باری کرتا ہی اور ایک دن نہین کرتا ہی
اور گرمی کا ربع بخار اکثر چھوٹا ہوا کرتا ہی اسلیے کہ اگر مرض کے مادے کے دفع کرنے پر طبیعت
قوی ہوتی ہی تو گرمیون کی حرارت مادے کو پگھلا دینے سے اور رقیق اور لطیف اور تحلیل
کرنے سے طبیعت کی مدد کرتی ہی بس مریض جلدی سے اچھا ہوجاتا ہی اور اگر طبیعت مرض
کے مادے کے دفع کرنے مین کم زور ہوتی ہی تو گرمیون کی حرارت قوت کے تحلیل کرنیسے
مرض کی مدد کرتی اور خزان والا ربع کا بخار طویل ہوتا ہی اسلیے کہ قوتین خزان کی فصل مین ضعیف
ہوا کرتی ہین اور اس فصل کی ہوائین مختلف ہوتی ہین بس جسقدر کہ طبیعت دوپہر دن کے وقتون
مین مادے کو تحلیل ہونے کے قابل کردیتی ہی اسیقدر صبحون کی اور راتون کی تکثیف کرنیوالی
ٹھنڈک اسکا مقابلہ کرلیتی ہی اور اسلیے کہ اس فصل مین سودے کی پیدائش کثرت سے
ہوا کرتی ہی باوجود اسکے کہ یہ بخار خود طولانی ہوتا ہی کیونکہ اس بخار کا مادہ ٹھنڈا گاڑھا خشک

ہوتا ہی اور ان سبب کا مقتضی یہ ہی کہ اس فصل مین انفعال اور نضج دشوار پڑے خاص جسوقت مین
متصل ہو خزان والا ربع کا بخار جاڑے سے تو اسکے طول مین زیادتی ہوتی ہی کیونکہ اسکا مادہ جاڑے کی
ٹھنڈک کی وجہ سے جم جانے مین اور کثیف پڑ جانے مین زیادتی کرتا ہی پھر اس مادے کا پکنا اور تحلیل
ہونا دشوار ہوتا ہی اور جلد کثافت مین اور ٹھوس ہونے مین اس فصل مین زیادتی پکڑ جاتی ہی اور اکثر اس
بخار کے ساتھ تلی مین کوئی ضرر ہوا کرتا ہی درد کا یا سختی کا یا ورم کا کیونکہ تلی مین سودا کثرت سے
ہوا کرتا ہی جس طرح سے کہ بلغمی بخار معدے مین کا ضرر سے خالی نہین ہوا کرتا ہی اور اکثر اس
بخار کے ساتھ کلیجے کی کسی حالت مین تغیر ہوتا ہی اسلیے کہ سودے کا مزاج کلیجے کے مزاج کی ضد ہوتا
ہی اور ربع کا بخار کثرت سے پسینا آنے کے سبب سے کہ یہ بہت سی رطوبتون کا استفراغ کر دیتا ہی
اور اسکے لرزے کے قوی ہونیکے سبب سے کہ یہ جمے ہوئے مواد کو ہلا ڈالتا ہی اور انھین انکے مقامون
سے اُکھاڑ ڈالتا ہی اور اپنی حرارت سے تحلیل کر دیتا ہی اور اسکی مدت کا طولانی ہونا غلیظ مادون کو
پکا دیتا ہی اور انھین تحلیل کر ڈالتا ہی اور اسی سبب سے بہت سے مرضون سے مثل صرع کے
اور نقرس کے اور وجع مفاصل کے اور تشنج کے اور خارش کے اور بثور کے اور جرب کے نجات دیتا ہی
علاج اگر خون کی کثرت ہو یا سودا دموی ہو تو فصد ہی اور نہین تو ضرر کرے گی فصد ضعیف
کرنیسے اس سبب سے کہ خون کے ساتھ بہت سی روح نکل جاتی ہی اور سودے کی ضد کا ازالہ ہی
اور یہ وہ خون ہی جو سودے کا مقابلہ حرارت اور رطوبت سے کرتا ہی پھر جب خون مین کثرت نہوگی
اور فصد ہوگی تو خون نکلیگا اور سودے کا مادہ غلاظت کے سبب سے چھٹ رہیگا اور یہ بھی ہی
کہ آنتون کی جہت سے مواد کو پھیر دینے سے مضر پڑتی ہی اور خفیف استفراغ سے ابتدا کیجائیگی
قوت پر تخفیف کرنیکے لیے کیونکہ منفعل یعنے اثر کا قبول کرنے والا جب تھوڑا ہوتا ہی تو اسمین
فاعل یعنے اثر کرنے کی تاثیر قوی ہوتی ہی پھر پورے نضج ہو جانے کے بعد سودے کا استیصال
کیا جائیگا پینے کی چیزین سادے آشجو یا مصالح پڑے ہوئے شکر کے ساتھ یا نیلوفر کے شربت کے
ساتھ کیونکہ اسکی تبرید اور ترطیب بخار کے غلبہ کا مقابلہ کرتی ہی اور اسلیے کہ اس سے معدے کا تنقیہ
اسمین کہ جلاب کے سبب سے ہوتا ہی یا ٹھنڈے جلاب جبکہ حرارت کی تعدیل کا ارادہ کیا جاتا ہی یا گرم
جبکہ اسکے حرارت سے نضج پر استعانت مقصود ہوتی ہی یا سکنجبین بعض وقتون مین تاکہ مجرونکو کھولدے
اور فضلون کو تقطیع کرے پھر باری جلدی سے گذر جائے یا چوکے کا شربت یا نیلوفر کا شربت
یا سیب کا شربت گاؤزبان کے پانی کے ساتھ یا نیلوفر کے پانی کے ساتھ اور تخم ریحان کے [illegible]

تقویت اور تفریح کے لیے یا جوشاندہ دلگرطبی کے بیج اور کاسنی کے بیج اور اکاس بیل کے بیج ہر ایک
تین درہم اور ملٹھی اور زرشک ہر ایک دو دو درہم گاوزبان پانچ درہم کا کہ سکنجبین یا شکر ملا کر چھانا
گیا ہو اور نضج اور استفراغ کے بعد تریاق فاروق جید ہی کیونکہ یہ تریاق مرضون کو فائدہ
کرتی ہی اور خلطون کے فساد کی اصلاح کرتی ہی لیکن نضج کے پہلے تو نہایت درجے کی ضرر کرنیوالی
ہی اس لیے کہ یہی تریاق تسخین کے سبب سے مواد کو حرکت مین لاتی ہی بس جب کہ مادہ پکا نہین
ہوتا ہی تو اسکے دفع کرنے پر اور تحلیل کرنے پر قدرت نہین پاتی پھر برا اچھے کے ساتھ
ملجاتا ہی اور سب کا سب بڑا ہو جاتا ہی اور اکثر اوقات اس تریاق کی تسخین اور حرکت سے پیدا
تسخین عفونت پر پہونچا دیتی ہی بس اور اور بیماریان پیدا کر دیتی ہی اور اکثر اوقات آلو بخارا کے
شربت یا خیساندے کی احتیاج پڑتی ہی آلو بخارا کے خیساندے کی جبکہ سودا صفراوی ہوتا ہی
مسہل راحت کے دوسرے دن استعمال کرنا واجب ہی اسواسطے کہ پہلا دن راحت کا حمام کیلیے
ہی بدن کی ترطیب اور مادے کی ترقیق اور اسے استفراغ کے قابل کرنیکے لیے اور جلد کی تلیین
اور مسام کی تفتیح کے واسطے اور رعایت کیجائیگی مسہل اس مادے کی کہ جس سے پیدا ہوا ہو سودا
بس صفراوی سودے مین سے مسہل مین مثل شاہترے کے اور زرد ہڑ کے اور محمودے کے
پڑنا واجب ہی اور بلغمی کے سودے مین سے اسکے مسہل مین پڑنا مثل کابلی ہڑ کے اور تربد کے اور بسفائج
کے اور غاریقون بلکہ شحم حنظل کے جید مطبوخ سودے کی سب قسمون کے لیے عناب اور بسوڑھے اور
املی اور آلو بخارا ہر ایک دس درہم سنائے مکی اور بسفائج اور شکاعی اور بادآورد اور تخم ترنجان اور بہی
بادرنجبویہ ہی اور شاہترہ اور کابلی ہڑ اور بنفشہ کے پھول ہر ایک تین درم پکایا جائیگا
اور تقویت دیا جائیگا پندرہ درہم املتاس کے مغز سے اور ایک درہم روغن بادام سے اور ارمنی
پتھر اور لاجورد کے پتھر اور گوگل اور کتیرے اور محمودے ہر ایک پاؤ پاؤ درہم سے اور افتیمون کا
جوشاندہ اور گولیان جید ہوتی ہین اور افتیمون بکریون کے دودھ کے ساتھ جید ہی اور ایارج
لوغاذیا خوب پڑتی ہی اور استفراغ کا بار بار ہونا یہان تک کہ پورا پورا مادے کا استیصال ہو جائے
اور بدن کا تنقیہ کیا جانا واجب ہی کیونکہ سودے کی غلاظت کے سبب سے اور دشواری سے اثر
کے قبول کرنے کی وجہ سے ایک دفعہ مین مسہل قوت نہین پاتا ہی اگرچہ اسکے نکالڈالنے پر قوی
ہوتا ہی باوجود اسکے مسہل قوت کی تحریک کرتا ہی اور جب قوت ضعیف پڑ جاتی ہی تو مرض کی زیادتی
کر بیٹھے اسکا ضعف زیادہ ہو جایا کرتا ہی اور مرض کی منتہی کے وقت مغلوب ہو جاتی ہی اور تھینکلی

مسہل کی سوداوے کے ماء الجبن کے ساتھ شکرانہ کے قابل ہو اور ابتدا کی بیماریون مین سکنجبین اور
لبلاب کے گوندا اور ملیٹھی کے ساتھ ان بیمارون کا قی کروانا واجب ہی اور ان کے ادرار کی طرف ککڑی اور
ٹلیرے اور کاسنی اور خربزے کے بیجون سے شیرہ کر کے اعتنا رکھی جائیگی اور باری کے
دوسرے دن حمام مین بھیجے جائینگے اور میٹھے پانی کے آبزن مین بٹھائے جائینگے اور بہوا رسے
بڑھکر پانی کا استعمال کرینگے تاکہ بدن کی ترطیب کرے اور پسینے کو آنے نہ دے اور حرارت کو ہیجان
نکرنے دے غذائین لیکن باری کا دن تو امساک کا دن ہی تاکہ طبیعت غذا کے ہضم کرنے مین
مرض کے مادے کے دفع کرنے کیطرف سے رک نجائے مگر یہ کہ باری اخیر دن مین آئی ہو اور بھوک
کی شدت ہو تو معدے کا روک لینا اولی ہی شروع دن مین شکر یا شربت نیلوفر پڑے آشجو کے
مثل سے یا خبازی یا پالک یا کاسنی یا خرفہ کے روغن بادام مین بریان اور کدو کے مثل سے
اسلیے کہ یہ ساگ باوجود بھوک کے دفع کرنیکے معدے کی تقویت کرتا ہی اور بخار کے آنیکے پہلے معدے
سے جلد اتر جاتا ہی اور بدن کی ترطیب کرتا ہی اور اس بخار مین اور بخارون سے بڑھکر ترطیب کی احتیاج
ہوتی ہی کیونکہ اس بخار کا مادہ شدت کی خشکی رکھتا ہی لیکن راحت کے دونون دنون مین تو غذا مثل مرغ کے بچون
اور فربہ مرغیون کے اور سال بھر تک کے مینڈھے مین سے شوربا کر کے غذا کا لطیف کرنا مادے کی خشکی مین
زیادتی کر دیتا ہی اور یہ امر دشوار لیسے نضج ہونیکا موجب ہوتا ہی اور قوتون مین ضعف آجانیکا موجب ہوتا ہی اور مرض کے
طول ہونا اور مدت تک اس کا رہنا قوتون مین ضعف کی زیادتی کر دیتا ہی پھر یہ نتیجا مین مرضکے دفع کرنے پر
قدرت نہین پاتی ہین بلکہ مرض سے مغلوب ہو جاتی ہین یا انار کے دانون سے یا مزمنون سے جو معدے
اور کلیجے کے قوت دینے کیلیے یا لیمون سے اور جبکہ تدبیر درست پڑتی ہی اس بخار مین تو اکثر اوقات سال بھر
زیادتی نہین کرتا ہی اسلیے کہ اس بخار کا مادہ شدت کا گاڑھا بہت سی ارضیت رکھنے والا دشوار لیسے
نضج پانے والا دیر حرکت ہوا کرتا ہی کہ چاند کے متغیر ہونے سے تغیر نہین پاتا ہی بلکہ سورج کے متغیر
ہونیسے متغیر ہوتا ہی اور اکثر درازی کرتا ہی جبکہ اس مین تدبیر درست نہین پڑتی ہی بارہ برس تک
کیونکہ اسکا مادہ زیادہ گاڑھا ہو جاتا ہی پھر سورج کے متغیر ہونیسے متغیر نہین ہوتا ہی بلکہ آدمی کے
متغیر ہونے سے متغیر ہوتا ہی اور جبکہ ربع بخار کے ساتھ تلی مین کا ورم ہوتا ہی وہ بخار مدت
مین زیادہ طویل اور اعراض مین زیادہ ردی ہوتا ہی کیونکہ سوجی ہوئی تلی سوداوے کو کم جذب
کرتی ہی پھر سودا بدن مین بہت ہو جاتا ہی اور روز بروز بڑھتا جاتا ہی پس اس بخار کی مدت
اور اسکے اعراض کی شدت مین زیادتی ہو جاتی ہی اور اکثر اوقات منتہی ہوتا ہی تلی کے ورم کے

ساتھ کا ربع کا بخار استسقے پر کیونکہ کلیجہ غذا رکے ہضم کرنے سے اور اسکے فضلون کے جدا کرنے سے
ضعیف پڑجاتا ہی پانچوین اور چھٹے اور ساتوین دنکا بخار اور اس سے بڑھکر حال یہ ہی کہ ہم اس مین سے
بہت دیکھ چکے ہین مصنف کہتے ہین کہ ہمنے پانچوین دن کے بخار کو مصر کے شہر و نمین بہت دیکھا ہی
اور کہتے ہین کہ ایک آدمیکو ہم نے دیکھا ہی کہ اسکا بخار پر اٹھارہوین دن ایک باری کرتا تھا اور بعضیک مین نے
دسوین دن کے باری کرنے والے بخار کو کرمان مین دیکھا ہی اگرچہ جالینوس اس کا انکار کرتے ہین
جالینوس کہتے ہین کہ مین نے اپنی عمر بھر مین انمین سے کچھ نہین دیکھا ہی بلکہ پانچوین دن کے بخار
کو قوی ظاہر نہین دیکھا کہتے ہین بعید نہین کہ ساتوین اور نوین دن کے باری کرنے والے
بخار مین سبب تدبیر ہو کہ جب اسکا استعمال کیا جائے یا اسپر چلا جاے تو وہ بخار کی موجب ہوجاتی
ہو پھر جسوقت اُسے پھر کیا تو وہ اُسوقت کے مثل مین اس بخار کی موجب ہوگئی اور اگر وہ تدبیر چھوڑدینے
تو اس بخار کی موجب نہو پھر اس بخار کے دور ے کرنے مین اور پھر پھرانے مین وہی تدبیر کی باریان
ہوتی ہین سواد کی باریان نہین ہوتی ہین کہ گرتا ہو اور شود کرکے آتا ہو اور اکثر کم مقدار کے بلغمی نہایت
گاڑھے سودے سے پیدا ہوتا ہی کہ مجتمع ہونے مین اور متعفن ہونے مین دشوار ہوتا ہی اور اسلئے ان
کیوقت حرارت کی حفاظت کرنے مین کم ہوتا ہی اور جتنا کہ بخار کا مادہ غلیظ اور کم ہوا کرتا ہی اتنا
بخار کی مدت کو طول ہوتا ہی اور ان بخارون کا علاج ربع کے بخار کے علاج کے قریب ہی مگر یہ فرق
ہی کہ غذا راحت کے دن صحت کے دن کیطرح ہونا واجب ہی یا کچھ اس سے لطیف کیونکہ ان
دلون مین بدن کا حال تندرست لوگون کے بدنون کے حال کیطرح کا ہوتا ہی اور اسلیے کہ غذا
اپنی ترطیب کی وجہ سے اس مادے کی اصلاح کرتی ہی **دق کا بخار** یہ بخار اکثر انتقالی ہوتا ہی شیخ
بوعلی سینا کہتے ہین کہ ابتدا سے دق کا عارض ہونا بعید ہی پس اصلی اعضا تو مشتعل ہو جائین اور
اسکے پہلے کسی خلط مین اور روح مین اشتعال نہوا ہو بلکہ اُس ان کا گرم ہو جانا جب ہی پھر کچھ
دلون کے گذرجانے پر اصلی اعضا گرم ہون اور اسکا سبب یہ ہی کہ اصلی اعضا کثیف ہوتے ہین
پھر تسخین کرنے والے سے انکا اثر کو قبول کرلینا اس حال مین کہ ہوائی روح اور رطوبتین
ابھی منفعل نہوئی ہون بعید ہوتا ہی لیکن یہ ممکن ہی کہ تسخین کرنے والا سبب خود دل کے جرم کے
قریب ہو یا اسکے اندر ہو پھر تو اسکے لیے تعلق روح سے اور رطوبتون سے نہوگا مگر دل کے
جرم کے واسطے سے اور جب دل کا جرم گرم ہوجائیگا تو اس سے سخونت سارے اعضا مین سرایت
کرجائیگی اور مصنف کہتے ہین کہ دل کے جرم سے پہلے تعلق کرنیسے مراد یہ ہی کہ دل کے بیچ ایک حرارت

عارض ہو کہ اگر وہ ٹھنڈی کر دی جائے تو اُسے ان رطوبتون اور روحون کی ٹھنڈک کہ جن پر یہ ول شامل ہی بے عکس کے لازم ہوتی ہی پھر اگر دلکی سخونت پر روح اور رطوبت کی سخونت مقدم ہو جائیگی تو اگر دل کے جرم مین کی حرارت بجھا ڈالی جائیگی تو اُسے اس سخونت کا کھو دینا لازم نہو گا اس واسطے کہ یہ اگر سخونت بجھا ڈالی جائے تو اسے دلکی سخونت بجھ جانا لازم ہو تو یہ دق نہ ٹھہرے گی اور جو سخونت کہ اس صفت کی ہوتی ہی وہ مطلق سخونت سے خاص ہوتی ہی اور خاص کے مرتفع ہو جانیسے عام کا جاتے رہنا لازم نہین آتا ہی مصنف کہتے ہین کہ پہلے اعضاء سے حرارت کے متعلق ہونے کے یہی معنی ہین نہ یہ کہ بیمارئ کے حادث ہونے کی شروع مین پہلے اعضاء مین سخونت ہو پھر روح اور رطوبتون مین سخونت آئے کیونکہ یہ امر ناممکن ہی پس اس سخونت کے تقدم کے جاتے رہنے سے یہین لازم آتا ہی کہ روح کو اور رطوبتون کو دل کے جرم کے پہلے کسی طرح کی سخونت عارض ہی نہو بلکہ ان دونون کو پہلے اسی خاص سخونت نے گرم نہین کیا ہی اور کبھی دق کی تپ منفرد ہوتی ہی اور کبھی مرکب ہوتی ہی عفنیہ بخار سے اور زیادہ ردی وہ ہی کہ دق کے ساتھ عفنیہ بخارون مین سے پانچوین دن کا بخار ترکیب پا جائے اور یہ مراد نہین ہی کہ پانچوین دن کا بخار چھٹے اور ساتوین دن کے اور انکے سوا کے بخار سے بڑھکر ردی ہوتا ہی اسلیے کہ یہ قسمین جبکہ رطوبتون کے فنا ہو جانے سے اور انکے راکھ ہو جانے سے پیدا ہوتی ہین تو یہ ردی ہوتے ہین پانچوین دن کے اسی طور کے بخار سے زیادہ ہوتی ہین کیونکہ ان قسمون مین رطوبتون کا فنا ہو جانا اکثر ہوا کرتا ہی اور پانچوین دن کا بخار کہ جبکہ دق کے ساتھ ترکیب پاتا ردی ہوتا ہی وہ مطلق یعنی بے کسی قید کے پانچوین دنکا بخار نہین ہی بلکہ یہ وہ پانچوان دن کا بخار ہی جو مختلف بخارون کے بعد پیدا ہو جاتا ہی جبکہ وہ طولانی ہو جاتے ہین اور رئیس عضو و بدن کو مشتعل ہونے پر پہونچا دیتے ہین اور استفراغون کی کثرت ہوتی ہی اور تھوڑی سی غلیظ راکھ کے سوا کچھ باقی نہین رہتا ہی اس حال سے کہ مستعفن ہو چکی ہی اور اُس سے پانچوین دن کا بخار پیدا ہوا ہی اور ایسے حال مین بدن کو مشتعل ہو جانیکی اور اس مین دق کے پیدا ہو جانیکی قابلیت ہو جاتی ہی پھر کیا حال ہو گا جبکہ دق بدن مین موجود ہو گی اس واسطے کہ وہ پانچوین دنکا بخار جو دق کے سبب سے پیدا ہوتا ہی تو اسکے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ خلطون کیلیے حرارت کی افراط سے تھوڑی سی راکھ کا ہو جانا پیدا ہو جاتا ہی کیونکہ دق مین بہت سا تحلیل ہو جانا پایا جاتا ہی اور راکھ کے لیے عفونت عارض ہوتی ہی پھر اس راکھ کے کم ہونیسے اور غلیظ ہونے سے پانچوین دن کا بخار عارض ہو جاتا ہی پس یہ ردی ہوتا ہی کیونکہ یہ خلطون کے جل جانے پر دلالت کرتا ہی اور اسباب پر دلالت کرتا ہی

گرِ غلطون مین سے باقی نہین رہا مگر تھوڑا سا اور وہ باقی شٹر گیا ہی اور حال یہ ہی کہ اسکے ساتھ دق کے بخار کے سبب سے بدن دبلا پڑ چکا ہی اور اس سبب سے ردی ہی کہ اسکے علاج مین استفراغ کی اور غذا کے کم کرنے کی احتیاج پڑتی اور دق کے ساتھ یہ دونون امر قاتل ہوتے ہین اور اسمین نبض ہوتی ہی باریک کیونکہ سارے عضوون مین سے رطوبتون کا تحلیل ہو جانا پایا جاتا ہی خصوص شریانونمین سے کیونکہ یہ دل کے متصل ہوتی ہین سخت شریانونپر یبوست اور خشکی کے غالب آجانے کے سبب سے متواتر اس سبب سے کہ جو عظیم ہونے مین سے آلہ کی سختی کے سبب سے چھوٹ جاتا ہی باوجود اسکے کہ ٹھنڈی ہوا کیطرف شدت کا اشتیاق ہوتا ہی تو نبض اس چھوٹے ہوئے کا تدارک تواتر سے کرتی ہی اور نبض غذا بہ زماد ہوتی ہی قوت مین غذا سے قوت کے زیادہ پائے جانے کے سبب سے اور عظیم ہونے مین اس سبب سے اسکی سختی غذا کی رطوبت کے سبب سے کم ہو جاتی ہی تو اسکا عظیم ہونا زیادہ ہو جاتا ہی اور بدن کا لمس شروع امر مین نہایت درجہ گرم ہوا کرتا ہی کیونکہ عفینہ بخار کے بہت سے اجزے لذع کرنے والے حدت رکھنے والے تحلیل ہو کر ظاہر جلد کیطرف آتے ہین اور یہ بخار اعضاء کو راکھ کر دیتا ہی پھر راکھ مین کی موجود حرارت کیطرح کا ہو جاتا ہی کہ اس سے حدت رکھنے والے ظاہر جلد کیطرف جدا ہو کر نہین جاتے ہین جسطرح پر کہ متعفن رطوبتون سے جدا ہوا کرتے ہین پھر جبکہ دیر تک لمس رہتا ہی اور اسپر ہاتھ دھرا رہتا ہی تو لذع محسوس ہوتی ہی حرارت مین اور اُسکے قوی ہو نہین کیونکہ ہاتھ اجزون کو تحلیل ہونے سے مانع آتا ہی اور اپنے نیچے ٹھنڈے مواد کے پہونچنے کو روکے رہتا ہی پھر حرارت کے نیچے محتبس ہو جاتی ہی اور ٹھنڈی ہوا کو حرارت تک پہونچنے نہین دیتی ہی پھر اسکی گرمی شدت پکڑ جاتی ہی اور شریانونکا مقام زیادہ گرم ہوتا ہی بدن کے سارے مقامونسے کیونکہ شریانونکو دل سے اتصال ہوتا ہی اور غذا کے کھانے پر حرارت شدت پکڑتی ہی مصنف کہتے ہین کہ اس کا سبب یہ ہی کہ حرارت رطوبت کے ساتھ قائم ہوتی ہی پھر جب رطوبت کم ہو جاتی ہی تو ضرور حرارت ضعیف پڑ جاتی ہی اور جب رطوبت پھر آتی ہی اور زیادہ ہو جاتی ہی تو حرارت روشن ہو جاتی ہی اور غذا سے حرارت کا بڑھنا اور مشتعل ہونا اس بخار مین باقی اور بخارون سے بڑھکر ہوتا ہی کیونکہ اس بخار کے سوا مین رطوبتین بہت ہوا کرتی ہین پھر جو کہ غذا کے ساتھ اسمین وارد ہوگی اسکے لیے بہت سی زیادتی نہ ہوگی اور وہان اسطرح کا حال نہین ہوتا ہی اور اس مین بحث ہی کیونکہ یہ بات اس امر کی موجب ہوتی ہی کہ پانی کے پینے کے وقت اور حمام سے بدن کی ترطیب کیوقت حرارت شدت پکڑ جاوے اور اسطرح کا حال نہین ہی اور قوم کے لیے اس کے بیان مین مختلف رائین ہین

اور بہتر اسمین وہ ہی جو کہا گیا ہی کہ مدقوق کی حرارت اعضاء مین قرار پکڑ چکی ہی اور ایسی ہوگئی ہی کہ گویا وہی اصلی
حرارت ہی اور غذاء کرنیوالیکی شان سے یہ ہی کہ غذاء کو اپنے مشابہ کرلے پھر جب غذا اسکے بدن پر وارد ہوتی
ہی تو وہ غریب حرارت کو حاصل کرلیتی ہی بس غذاء کے ساتھ بخار قوت پکڑجاتا ہی جس طرح پر کہ تندرستون
مین اصلی حرارت غذا کے ساتھ قوی ہوجاتی ہی اور پورا قول شرح اسباب مین مذکور ہی بس اکثر اوقات
اسے غلط کرڈالا ہی یعنے کھانے پر حرارت کے شدت پکڑنیکو طبیبون کے جاہلون نے پھر یہ جاہل
اس بات کا گمان کرتے ہین کہ غذاء انھین مضر ہوتی ہی اور گمان کرتے ہین کہ یہ شدت پکڑنا باری
والے بخار کے سبب سے ہوتا ہی اور غذاء کے سبب سے نہین ہوتا ہی بس مدقوق لوگون کو کھانیکی
ممانعت کرتے ہین پھر انھین ہلاک کرڈالتے ہین کیونکہ مدقوق لوگ بہت تغذیہ مین کی زیادتی
کے محتاج ہوتے ہین پھر جب غذا سے روک دیے جاتے ہین تو ہلاک ہوجاتے ہین
پھر جب تجاوز کرجاتا ہی دق کا بخار اس درجے سے پہلے درجے سے خشک ہوجانے تک
اور بھی دوسرا درجہ ہی تو نبض سختی مین اور چھپٹانے مین بڑھ جاتی ہی کیونکہ یبوست اور خشکی زیادہ
ہوجاتی ہی اور دونون آنکھین دھنس جاتی ہین مائی رطوبتون کے فناء ہوجانے کے سبب سے
اور ان دونون مین خشک کیچڑ کی کثرت ہوجاتی ہی مسام کے کھل جانے کے سبب سے
اور ان دونون مین سے غلیظ خشک ہونیوالی رطوبتون کے تحلیل ہوجانے کیوجہ سے اور ان
دونون کی طرف پہونچنے والی غذاء کی ردی ہونے کی وجہ سے اور اپنے بیرکی وارد چیز کے غذاء مین بدل
رکھکر اپنی مستحیل کرنے سے ضعیف پڑجانے کے سبب سے باوجود اسکے کہ وہ غریب حرارتسے
غلیظ پڑچکی ہی اور ہر عضو کی کرٹیون کے سرون کا نکل آنا گوشت کے فناء ہوجانیکے سبب سے
اور کنپٹیون مین گڑھے پڑجاتے ہین کیونکہ دونون کنپٹیون کے پاس دو گڑھے ہوتے ہین کہ انھین
دو مچھلیان افراط کی نرم بھرے رہتی ہین اور ان دونون کے اوپر دو ہڈیان ہوتی ہین کہ ان گڑھون
کو چھپائے رہتی ہین پھر جب رطوبتین بدن مین سے فناء ہوجاتی ہین تو مچھلیان سوکھ جاتی ہین
اور نیچے کو دونون ہڈیان جھک پڑتی ہین پھر وہ سوراخ جو ان دونون کنپٹیون مین ہوتے ہین
ظاہر ہوجاتے ہین اور پیشانی کی کھال کھنچاؤ کرلی ہی کیونکہ جب وہ رطوبت کہ پیشانی
کے خولون مین ہوتی ہی فناء ہوجاتی ہی اور اصل خلقت مین پیشانی کم گوشت اور کم رطوبت کی ہوتی
ہی تو خلاء کے محال ہونیکے سبب سے پیشانی کے بعضے جز بعضے جزون کیطرف جذب ہونے
لگتے ہین اور جلد کی رونق جاتی رہتی ہی اسکے اندر وار کے خون والے جزون کے فناء ہوجانیکے

سبب سے اور کچھ مثل غبار کے اسکے اوپر آجاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جلد مٹی ہو جاتی ہی اور
ترقنے لگتی ہی اور اس سے بھوسی کے چھوٹے چھوٹے اجزا اُس غبار کے مشابہ کو کسی چیز پر
مجتمع ہو جاتا ہی چھوڑتے ہین اور بھودن کا اُٹھانا گران ہوتا ہی پیشانی کی جلد کی خشکی کے
سبب سے بس پیشانی کی کھلیان اُٹھنے مین مطاوعت نہین کرتی ہین پھر قارورے مین
چکناہٹ ظاہر ہونے لگتی ہی گوشت اور چربی اور دوا زمین ذوبان ہونیکے سبب سے اسلیے
کہ ذوبان اعضا مین اگر نہایت درجہ بہت ہوتا ہی یہان تک کہ رطوبت کے فنا ہو جانے سے
اس پر ارضیت غالب آجاتی ہی تو جس چیز مین کہ ذوبان ہوتا ہی وہ جم جاتی ہی چکنی تلچھٹ بنجاتی ہی
اور اگر اسطرحکا حال نہین ہوتا ہی تو ذائب یعنے پگھلی ہوئی چیز اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہی کیونکہ
پگھلی چیز کا جماؤ فقط قوتون کے ٹھنڈے پڑجانے کے سبب سے ہوتا ہی اور ظاہر ہوتے ہین قارورے
مین تیرہ رنگ کے اصلی عضوون کے چھلکے پگھلانے والی حرارت سے خراش ہونیکے
سبب سے اور ان چھلکون کے تیرہ رنگ ہونے کا سبب یہ ہی کہ یہ اعضا سے نہایت درجے
کی قوی حرارت ہی سے جدا ہوتے ہین اور اُس حرارت کو ان چھوٹے ہوئے چھلکون کو تیرہ رنگ پر
متغیر کردینا ضرور ہی اور ناک پتلی پڑجاتی ہی اسلیے کہ ناک پر تھوڑا سا گوشت ہوتا ہی پھر جب وہ گوشت
فنا ہو جاتا ہی تو اسمین باریکی سب عضوون سے بڑھکر ظاہر ہونے لگتی ہی اور بال لمبے پڑجاتے
ہین شروع مین رطوبتون کے احتراق کے لازم دخانی الجزون کی کثرت کے سبب سے با وجود اسکے
کہ مسام بھی اپنے مین کی چیز کے تحلیل ہو جانیکے سبب سے کشادہ ہو جاتے ہین اور جو تین کثرت سے
پڑتی ہین رطوبتون مین ذوبان ہونے سے اور مسام کی جہت ہین ان رطوبتون کے مندفع ہونیسے
پھر جو ان رطوبتون مین سے گاڑھی ہوتی ہی وہ انھین مین رہجاتی ہی اور غریب حرارت کیوجہ سے
اسکے لیے ایک ایسا مزاج حاصل ہو جاتا ہی کہ جسکے سبب سے جون والی حیات کی سزاوار ہو جاتی ہی
اور یہ بات بھی شروع ذبول مین ہوتی ہی نہ ذبول کی انتہا مین اور مریض کا پیٹ پتلا لگا ہوا پیٹھ سے
نظر پڑتا ہی اس حال سے کہ اسکے ساتھ سینہ کی جلد منجذب ہو گئی ہی اس سبب سے کہ پیشانی کی جلد
مین بیان ہو چکا ہی اور ناخن منجذب ہو جاتے ہین انکے نیچے کے گوشت کے پگھل جانیکے سبب سے
اور یہ وجہ اسطرح پر رد کی گئی ہی کہ اس گوشت کا ذوبان متشابہ ہوتا ہی پھر کمان ہو جانے کا سبب
نہ ٹھہرے گا بلکہ سبکے سب ناخنون کے بیٹھ جانیکا سبب ہوگا اور مصنف کہتے ہین کہ یہ بات ناخنونکی
بعضی طرفون کے بعضی کیطرف خشکی کی افراط سے منجذب ہو جانیکے سبب سے ہوتی ہی کیونکہ خشکی

جمع کرنے والی ہوا کرتی ہی پھر ذوبانی اسہال پیدا ہوتا ہی جب کہ اعضار مین ذوبان کثرت سے
ہوجاتا ہی اور بال گرتے ہین اس سبب سے کہ مسام کی کشادگی زیادہ ہوجاتی ہی اور وہ رطوبتین جن سے
دخانی اجزے اُٹھتے ہین اور بالون کی غذا ہوا کرتے ہین سعدوم ہوجاتی ہین پھر مدقوق مرجاتا ہی
قوتون کے تحلیل ہوجانے کے سبب سے اور اصلی حرارت کے نرہنے کے سبب سے

علاج

علاج لیکن ابتدا مین تو دق کا علاج آسان ہی یعنے علاج سے دق مین صحت آسان ہوتی ہی لیکن نفس
علاج مین نہ تو فرق ابتدا مین ہی اور نہ انتہا مین اگرچہ اسکی شناخت دشوار ہوتی ہی کیونکہ دق کا بخار
ابتدا مین بلغمی بخار سے لازم ہونے مین اور طولانی ہونے مین اور نہ اُترنے مین اور اعضا مین
رطوبت پر گھٹا و کے غالب نہونے کے سبب سے دبلا پا ظاہر نہونے مین مشابہ ہوتا ہی بس دق
کی علامتین ظاہر نہین ہوتی ہین اور کیونکر نہو اسکا علاج آسان حال یہ ہی کہ دق مین نہ تو نضج کے دینے
کی احتیاج پڑتی ہی کیونکہ دق مادے سے خالی ہوتی ہی اور نہ استفراغ کی بلکہ اسی سبب سے
اسکے علاج کے منافی استفراغ ہوتا ہی اور نہ غذا کے اندازہ کرنے کی مگر معدے کی قوت کے مطابق
اسلیے کہ دق دیرپا مرضون مین سے ہی اسمین غذا کا اندازہ نہ تو قوت کے مطابق اور نہ منتہا کے قرب کے
مطابق اور نہ اسکے بعد ہونیکے مطابق ہوتا ہی اور اسمین دوادن سے اور کھانے پینے کی چیز دینے سے غب کے
بخار کیطرح سے تبرید اور ترطیب کفایت کرتی ہی کیونکہ یہ مرض گرم ہی اسے خشکی لازم ہی لیکن معدے مین ڈھکاؤ
کرنیوالی چیز دینے سے پرہیز کیا جائیگا کیونکہ معدے کے ضعف کی مضرت اس مرض مین عظیم ہوتی ہی اور کیونکر
نہو عظیم حال یہ ہی کہ ہم بدل کے بہت ہونے کے محتاج رہتے ہین کہ افراط کی تحلیل کے مقابل ہو کہ وہ
تحلیل بدلی طبیعی حرارت سے اور دقیہ حرارت سے اور خارجیہ حرارت سے اور بدنی اور نفسانی
حرکتون سے حاصل ہوتی ہی اور بدلے کا بہت ہونا فقط غذا کے کثرت کے ہونے کے سبب سے
ہوتا ہی اور یہ بات ہضم کے قوی ہونے سے ہوسکتی ہی اور جب دق کے بخار کے ساتھ عفینہ بخار ہو تو
اس سے علاج کیا جائیگا جس کا فائدہ مشترک ہوگا پھر نتو دودھ ملایا جائیگا اور نہ شراب پلائی جائیگی اور
کبھی نرم مسہل دیدیا جاتا ہی کہ عفینہ بخار جاتا رہے کیونکہ اس عفینہ بخار کا زائل ہونا فقط سڑے مادے کے
نکال ڈالنے سے ہوسکتا ہی پھر یعنے اسکے بعد دق کا علاج آسان ہوجاتا ہی اسلیے کہ سڑے خلط کے
ساتھ غذا کم ہوتی ہی اور یہ خلط بدن کو کثرت سے گرم کرتا ہی تو اس سڑے خلط کا نکالنا ضرور پڑتا ہی
لیکن جب دق سکھا ڈالنے کے قریب پہونچ جاتی ہی تو قوی علاج کی احتیاج پڑتی ہی تبرید مین اور
ترطیب مین کم ترشی کی اور جید طریق یہ ہی کہ اخیر کی چوتھائی رات مین جز فے کے بیجون کا شیرہ

سکنجبین یا شکر اور جو بھر کافور کے ساتھ پلا یا جاتا ہی لیکن خرفے کے بیجون کے شیرے کا دینا تو
تبرید اور ترطیب کے لیے ہی لیکن اسکے ساتھ سکنجبین دینا تو اسلیے ہی کہ وہ صفرے کیطرف اسکے تحیل
ہو جانے سے اسکی حفاظت کرے اور اسلیے ہی کہ معدے کا تنقیہ کرے اور رگل کے باقی کھانیسے معدے
کی جلا کرے لیکن کم ترشی ہونے کی وجہ تو یہ ہی کہ اسکی خشکی کم ہو کیونکہ سرکہ خشک خشکی پھیلانے والا
ہوتا ہی لیکن شکر کے ہونے کی تو وجہ یہ ہی کہ سرکے مین یبوست اور خشکی ہوتی ہی بس ترک کر دیا جاتا ہی جبکہ
تبرید کی زیادتی مطلوب ہوتی ہی لیکن اسکے لیے سحر کے پچھلے وقت کے اختیار کرنیکا تو سبب یہ ہی کہ شروع
دن غذار سے مخصوص ہوتا ہی لیکن کافور کا اختیار کرنا تو قوی تبرید کی احتیاج پڑنے کے سبب سے ہی
پھر جب سورج طلوع کرے تو آشجو کا پیالہ اُس کافور کے خشکی کی تعدیل کیلیے جسکی احتیاج تبرید کے لیے
پڑی ہی مصالح پڑا ہوا شکر کے ساتھ ہی تاکہ طبیعت آشجو پر مٹھاس کے سبب سے توجہ کرے اور
اسلیے کہ آشجو کا نفوذ اور نیچے اُتر جانا جلد لیسے ہو اور غذا کا پڑنا کثرت سے ہو اور دو گھڑی کے بعد ایسے
پانی کے آبزن مین اُتارے جائینگے کہ جسمین لوکی اور کھیرا اور ککڑی اور خرفہ اور کا ہو اور تربوز اور بنفشہ
کے پھول اور نیلوفر کے پھول اور چھلکے اترے جو ان مین سے جو چیز موجود ہوگی جوش
دیجاینگی اور اسمین ساعت بھر بٹھاے جائینگے کیونکہ یہ آبزن تبرید کرتا ہی اور ترطیب کرتا ہی اور
اس سے بدن ایک طرح فربہی حاصل کرتا ہی اور غذار کے مجرون کو کشادہ کرتا ہی بس غذار کا نفوذ اعضا
تک آسان ہو جاتا ہی اور اسلیے آشجو پینے کے دو گھڑی کے بعد اسکا استعمال کیا جاتا ہی
تاکہ آشجو کے ہضم ہو جانے کے بعد ہو اور گھڑی بھر تک کا اسمین بٹھنا اسلیے سزاوار ہی کہ آبزن کی تحلیل
سے قوت ساقط نہو جاے اور رہین اپنے سر ون کو ٹھنڈی ہوا کی طرف اُٹھائے ہوئے تاکہ انھین
آبزن مین بیٹھنے کے وقت کرب نہ پیدا ہو جائے کیونکہ ٹھنڈی ہوا ان کے بدنون کے اندر داخل نہو
مگر ناک اور منھ اور سر کے مسامون کی راہ سے لیکن باقی بدن کے مسامون مین سے تو ہوا اندر
کو نہین پہونچتی ہی اور یہ امر بخار کے ساتھ شدت سے کرب کا موجب ہو جاتا ہی پھر جب آبزن مین سے
نکلین گے تو بنفشہ کے روغن سے اور کدو کے روغن سے تر کیے جائینگے کیونکہ تیل باوجود بدن کی ترطیب
کرنیکے چپچپاہٹ سے مسام کو بند کرتا ہی بس بدنکے اندر وار آبزن کی رطوبت کی حفاظت کرتا ہی اور
ہوا کو اسکے چوس لینے سے مانع آتا ہی اور تقطیر کیجائیگی اسکی اس تیل کی ان کے کانون مین اور اسکی
ناس دیجائیگی دماغ کی ترطیب کے لیے پھر اسکا اثر سارے بدن تک پہونچ جاتا ہی پھر آبزن کے بعد
گھڑی بھر آرام دیے جائینگے تاکہ ان مین کی قوت پھر آئے اور غذا دیے جائینگے بکرے اور بنیر ٹھے کے

اور بکری کے بچے کے اور فربہ مرغیون کے گوشت سے کیونکہ یہ بیمار کثرت سے غذا کی زیادتی کے محتاج ہوتے
ہین اور ان کے معدے ضعیف ہوا کرتے ہین بس اسی سبب سے ان لوگون کی غذا جلد ہضم ہونے والی
اچھے کیموس والی کثرت سے غذا در پڑنے والی بہت سی رطوبت رکھنے والی ہونا چاہیے اور یہ غذا از مثل
بیان کیے ہوے گوشتون کے ہی یخنی کر کے کیونکہ ترشیان خشکی کرنیکے سبب سے انھین مضر ہوتی ہین اور
یہی حال گرم مصالحون کا ہی لیکن ٹھنڈی سبزیان مین تو بہت سی کم پڑتی ہین فقط کھانے کے
خوشبودار کرنے کے لیے اور تعدیل کے واسطے انکا استعمال ہوا کرتا ہی یا سویو کسے یا گیہو کسے
ترطیب کی زیادتی کے لیے یا غذا در دیے جائینگے تازے دودھ سے دودھ سے مثل عورتونکے دودھ کے
اور گدھی کے دودھ کے اور بکری کے دودھ کے مثل سے اس حال سے کہ شروع کرنیوالا ہو دس درہم سے
تیس درہم تک اگر ہضم کرنے پر قوت اعانت کرے اور عفونت نہو اور اسکا سبب یہ ہی کہ دودھ دق کو قلع
کرتا ہی اس سبب سے کہ یہ کثرت سے غذا در پڑتا ہی جلد ہضم ہو جاتا ہی ترطیب کرتا ہی یا بھونی ہوئی پہلے سے
بیان کی ہوئی شرطون کے ساتھ اگر ان بیمارون ملنے دودھ کا استعمال یکسا ہو اس سبب سے کہ
بیان ہو چکا کہ ان دونون کا جمع کرنا ردی ہوتا ہی یا گرم کی ہوئی نیمبرشت انڈے کی زردی سے کیونکہ
تھوڑی سی زردی بہت سی غذا در پڑتی ہی اور کیلوس مین عمدہ اور جلد ہضم ہوتی ہی اور انکے کھانون
مین نمک کم ڈالنا چاہیے کیونکہ نمک گرمی اور خشکی کرتا ہی اور جب ہضم کے قریب پہونچین تو سفید رنگ
کی شراب بہت سا پانی ملی ہوئی ان کے پینے سے چھ گھڑی پہلے کی ہین لیکن شراب کا تو سبب یہ ہی کہ غذا در
کے ہضم مین یہ پانی کے قائم مقام ہو جاتی ہی اور اپنی حرارت کے ساتھ ہضم پر اعانت کرتی ہی اور جب
اسکی مقدار کم ہوتی ہی تو ہضم کے پہلے نفوذ کر واہ سینے پر قوت نہین پاتی ہی اور شراب غذا کو نیچے اتار دیتی
ہی اور پانی کے ساتھ ترطیب اور تبرید کرتی ہی اور غذا در بھی پڑتی ہی اور پانی کو اعضا تک پہونچا دیتی ہی
لیکن سفید ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ اس رنگ کی شراب ساری قسمون کی شرابون سے گرمی مین گھٹکر
ہوتی ہی لیکن بہت سے پانی کے ساتھ ملنے کا تو سبب یہ ہی کہ اسکی حرارت گھٹ جائے اور رطوبت
بڑھ جائے لیکن چھ گھڑیون کے وقت معین کے کرنیکا تو سبب یہ ہی کہ پانی اور شراب کی آمیزش
شدت پکڑ جائے پھر شراب کی حرارت کا غلبہ پانی سے ٹوٹ جائے اور انس پر نقل کرین لیمون کے
قرصون کا یا کھیرے اور ککڑی کے یا کافور کے قرصون کا یا خرفے کے بیجون کا اور شکر کا اور حلوے
کا شکر سے اور نشاستہ سے اور بادام کے روغن سے کدو کے پانی سے اور خربزے کی پانی سے
پانی کے بدلے اور خشخاش کے بیج اور خرفے کے بیج اور کدو کے بیج اور مغز بادام سے کیونکہ مغز بادام

باوجود بہت سی صالح غذا پڑنے کے ترطیب اور تبرید کرتا ہی اور اکثر اوقات اسمین تھوڑا سا کافور زیادہ
کر دیا جاتا ہی پھر سلا رکھے جاوینگے کیونکہ سونا ہضم پر مدد کرتا ہی اور بدن کی ترطیب کرتا ہی کتان کے بچھونے
کیونکہ یہ بچھونا ٹھنڈک ڈالتا ہی نرم پر کیونکہ سخت بچھونا بدن مین چبھتا ہی اور رگڑتا ہی پھر بدن مین تحلیل
افراط سے ہوجاتی ہی بھرا ہوا بردی گھانس کی روئی سے کیونکہ یہ روئی بہت بیٹھنے سے نہ تو دبیز
ہوجاتی ہی اور نہ سخت ہوجاتی ہی اور روئی کی طرح جیسے گرم نہین ہوتی ہی اور اکثر اوقات ان کے
بچھونے پانی کے بھرے ہوے چمڑون سے کیے جاتے ہین تاکہ تبرید اور ترطیب بہت ہوجاوے اور
اکثر اوقات انکے فرش ایسی جالدار چیز پر کرتے ہین جو کسی حوض پر رکھی ہوتی ہی کہ وہ چشمہ پانی سے بھرا ہوتا ہی
تاکہ اس تک پانی کی ٹھنڈک اور نمی پہونچے پھر غذا دیے جائینگے سو اٹھنے کے بعد بیان کی ہوئی
غذاؤن سے اور انکے بیٹھنے کا مقام پانیون کے قریب اور ٹھنڈی فضا بہت سی ہوا رکھنے والی کے پاس
ہونا چاہیے تاکہ ان کے بدنون کو ٹھنڈا کرے پھر جو کہ ان کے بدنون مین سے تحلیل ہوا کرتا ہی اسکا
تحلیل ہونا کم ہوجائے اور تاکہ جس ہوا کا وہ استنشاق کرتے ہین وہ ٹھنڈی ہو بس اسکا دل کے لیے
تبرید کرنا کثرت سے ہو اور خوش رکھے جائین کیونکہ خوشی قوت کو اور اصلی حرارت کو برانگیختہ کرتی ہی اور
یہ امر ہضم کے اور غذا اگرنے کے سببون مین سے ہی اور آرام دیے جاوینگے کیونکہ حرکت کی کثرت
قوی ہونیکے تحلیل ہونیکی موجب ہوتی ہی اور بچھا دیے جائینگے انکے سامنے پھول اور سونگھنے کی ٹھنڈی
چیزین کیونکہ خوشبو دل اور دماغ کی تقویت کرتی ہی اور قوت کو برانگیختہ کرتی ہی اور رنگدار چیزین
کیونکہ یہ چیزین خوشی کی اور نفس کے بسط کی موجب ہوتی ہین اور ان کے پاس ملائم گانے اور سازون
کی کثرت کیجائیگی مثل عود کے اور بربط کے تفریح کیلیے اور ان کے پاس میوون مین سے سیب اور
کھیرے اور ناشپاتی کی کثرت کیجائیگی ان کے خوشبودار ہونیکے سبب سے اور شفتالو اور خوبانی
اور آلو بخارے اور عناب اور خربزے اور انگور کا نقل کرین اور لذیذ ٹھنڈی خوشبوؤن کو کثرت سے
سونگھین گے دل کی تبرید اور تقویت کیلیے اور ہر ایک خشک کھاری گرم چرپری چیز سے اور بھوک
سے اور غصے سے اور رنج و غم سے بچتے رہین گے اور تسخین اور تجفیف کی زیادتی سے بچاؤ کے لیے
اور ان کے سلا رکھنے مین ہر طرح کی تدبیر کیجائیگی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی مرکب بخار ترکیب فصل
بخارون مین کی واقع تین قسمون کی ہوتی ہی یا تو ترکیب مداخلہ ہی اور یہ وہ ہی کہ ایک بخار دوسرے
بخار پر داخل ہو یعنی ایک بخار دوسرے کے آنیکے بعد آئے اور اس لیے کہا گیا ہی کہ دخول سے نامزد
ہونا سزاوار ہی نہ مداخلہ سے کیونکہ مفاعلت مشارکت کیلیے ہوتا ہی یا مساوقہ ہی اور یہ وہ ہی کہ ایک بخار دوسرے

بخار کے اُتر جانے کے بعد کے مجھے و ویرکے ساتھ بابے ویرکے اور مبادلہ سے نامزد ہونے کا سبب یہ ہی کہ ایک بخار دوسرے بخار کے بدل حرارت کے باقی رہنے مین ہوتا ہی یا مشابکہ ہی اور یہ وہ ہی کہ دونون ساتھ ہی چڑھین اور ساتھ ہی اُترین اور کبھی اسمین ساتھ ہی اُترنے کی شرط نہین کیجاتی ہی بلکہ کبھی ان دونو مین سے ایک بخار دوسرے بخار کے پہلے اُتر جاتا ہی اور نہین تو ترکیب کی قسمین انھین تینون مین منحصر نہین گی بلکہ چوتھی قسم پیدا ہو جائیگی مثل صفراوی بخار کے ساتھ سوداوی بخار کے ترکیب پانے کے جبکہ دونون ساتھ ہی چڑھین اسلیے کہ سوداوی بخار کے چڑھے رہنے کے مدت کی چوبیس ساعتین ہین اور صفراوی کی بارہ ساعتین ہین اور مداخلت کی شدت کے سبب سے مشابکہ سے نامزد ہی کیونکہ اشتباک شدت کا نام اخل ہوتا ہے - اور سارے بخارون مین سے وہ بخار ہین جن کے لیے مخصوص نام ہین انھین مین سے شطر الغب ہی کہا گیا ہی کہ یونانی زبان سے عربی زبان مین نقل کرنیکے وقت اس بخار کے نام مین غلطی واقع ہو گئی ہی کیونکہ صواب یہی کہا جاتا ہی کہ غب شطر یعنے غب اس بخار کا آدھا جز ہی اور غلطی کا سبب یہ ہی کہ یونانی زبان مین مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہوتا ہی اور عربی زبان مین ترجمہ کرنیوالے نے مضاف الیہ کو مضاف پر ترجمہ مین بھی مقدم کر دیا ہی اور یہی یعنے شطر الغب صفراوی اور بلغمی بخارون سے مرکب بخار ہی یا تو وہ دونون بخار باری سے آنے والے ہوتے ہین یا لازم ہوتے ہین اور یا صفراوی باری سے آنے والا اور بلغمی لازم ہوتا ہی اور یہی خالص غب ہی اور یا اسکے برعکس ہوتا ہی اسطرح سے کہ صفراوی بخار لازم ہوتا ہی اور بلغمی باری سے آنیوالا ہوتا ہی اور یہ تینون قسمین غیر خالص سے نامزد ہین اور اسکا سبب یہ ہی کہ صفرے مین سے تھوڑا سا بلغم مین سے بہت کا مقابلہ کر لیتا ہی پھر جب صفراوی باری سے آتا ہوگا اور بلغمی لازم یعنے دائمی ہوگا تو ان دونون کی قوتین آدھون آدھ سے برابر ہونگی پس بخار شطر الغب خالص ٹھہرے گا کیونکہ شطر کے معنے نصف کے ہین اور جبکہ دونون بخار دائمی ہونگے یا غیر دائمی ہون گے یا صفراوی دائمی اور بلغمی مفارق ہوگا تو صفرے کی قوت بلغم کی قوت پر زیادہ ہوگی تو شطر غب غیر خالص ٹھہرے گا اور یہ ایک اصطلاح ہی کہ طبیبون کے درمیان مین چلی آتی ہی اور اسکے لیئے کوئی تحقیق وجہ نہین ہی اور کبھی صفرا غالب ہوتا ہی تو اسکی علامتین ظاہر ہوا کرتی ہین یعنے بلغم کی علامتون پر ظاہر ہونیمین غالب ہوتی ہین اور کبھی بلغم غالب ہوتا ہی تو اس کی علامتین ظاہر ہوتی ہین یعنے ظاہر ہونے مین بلغم کی علامتین صفرے کی علامتون پر غالب ہوتی ہین اور کبھی دونون قوت مین برابر ہوتے ہین پھر دونون کی علامتین برابر ظاہر ہوتی ہین اور یہی بخار دونون مین سے

ایک دن والی وہ وہ دن ہی کہ جسمین غب کا بخار بڑھتا ہی زیادہ قوی ہوتا ہی اور اعراض مین زیادہ شدید
ہوتا ہی اسواسطے کہ اسمین دو باریان مجتمع ہو جاتی ہین ایک غب کی باری دوسری بلغمی بخار کی باری ہی
اور دوسرے دن ہلکا ہوتا ہی کیونکہ اسمین فقط بلغمی بخار کی باری ہوتی ہی اور اسکا علاج تبرید اور علاج
ترطیب مین مفرد صفراوی اور مفرد بلغمی بخارون کے بین بین ہی اسلیے کہ بلغم ترطیب اور تسخین اور
تبرید کی افراط کا مانع ہوتا ہی اور اعتماد علاج مین استفراغ پر یعنے اسہال اور قی اور ادرار سے دونون
مادون کے استفراغ اور پسینا لانے پر اکثر ہوتا ہی اور جبکہ دو غب مبادلہ کی ترکیب سے مرکب ہو جاتی
ہین تو ہر روز باری کرتی ہین پھر اس بات کا گمان کیا جاتا ہی کہ یہ دونون ایک ہی باری کے بخار
ہین اور بخار کی قسم مین اور اسکے شمار مین غلطی پڑ جاتی ہی پس اسلیے مواد مین سے ہر ایک کے سزا وار
اعراض کی رعایت کرنا واجب ہوتی ہی اور اگر دو ربع چوتھے دن کے بخار مرکب ہو جاتے ہین تو دو دن
باری کرتے ہین اور ایک دن چھوڑے رہتے ہین اور اگر وہ پانچوین دن کے بخار مرکب ہو جاتے
ہین تو دو دن آتے ہین اور دو دن نہین آتے ہین اگر دونون متصل ہوتے ہین اور کبھی ایک دن
درمیان کی باری سے آتے ہین اگر دونون منفصل ہوتے ہین پس پانچوین دن کے دوسرے
بخار کی باری کا دن تیسرا دن ہوتا ہی اور پانچوین دن کے پہلے بخار کی باری کا دن پانچوان دن ہوتا
ہی اور جب چھٹے دن کے دو بخار مرکب ہو جاتے ہین کہ وہ دونون متصل ہوتے ہین تو دو دن باری کرتے
ہین اور تین دن نہین آتے ہین اور ضابطہ کہ جسطرف اسکی رجوع کیجاتی ہی اسمین یعنے بخارون کی
تعداد کے پہچان لینے مین یہ ہی کہ بخار کے دن راحت کے دنون مین ملا دیے جائین اور اسپر ایک کا
عدد ہمیشہ بڑھاتے جائین اور حاصل عدد سے ان بخارون مین سے ہر ایک کا نام نکال لیا جاے
اور اسکے عدد یعنے ان بخارون کے عدد باریون کے عدد کے مقابل ہین ہونگے یعنے بخار کے چڑھنے
کے دنون کے عدد اور ہر ایک ایک ہی نوع سے ہوگا اور نہین تو انتظام محفوظ نرہیگا اسکی مثال یہ
ہی کہ بخار پانچ دن رہتا ہی اور تین دن چھوڑ دیتا ہی پھر جب ہم یہ کام کرینگے یعنے بخار کے آنیکے دنونکو
کہ وہ پانچ ہین نہ آنیکے دنون کے ساتھ کہ وہ تین دن ہین جمع کرینگے اور اسپر ایک کو زیادہ کرینگے
تو نو ہو جاینگے پھر یہ بخار تسع یعنے نوین دن کا بخار ہو جائیگا لیکن ان بخارون کے پانچ ہونیکا تو سبب
یہ ہی کہ بخار کے چڑھنے کے دن پانچ ہین لیکن تسع ہونیکا سبب یہ ہی کہ بخار آنیکے اور نہ آنیکے آٹھ دن
ہین اور جب انپر ایک بڑھا دیا جائیگا تو مجموعہ نو ہو جائیگا اور تسعہ یعنے نو سے مشتق تسع یعنے
نوین دن کا بخار ہی اور اسکی لم یہ ہی کہ ربع یعنے چوتھے دن کا بخار وہ ہی کہ پہلے دن آئے پھر اسکے

چوتھے دن آئے پس اس بخار کیلیے راحت کے دو دن ہوتے ہین اور ایک دن باری کا ہوتا ہی اور
جب اسپر ایک زیادہ کیا جایگا تو مجموع اربعہ یعنے چار ہو جائیگا اور اربعہ سے ربع یعنے چوتھے دن کا بخار
مشتق ہی اور خمس یعنے پانچوین دن کا بخار وہ ہی جو پہلے دن آسے اور اسکے پانچوین دن آسے پس پانچوین
دن کے بخار کے لیے تین دن راحت کے اور ایک دن باری کا ہوتا ہی اور مجموع اربعہ یعنے چار ہوتا ہی پھر
جب اسپر ہم ایک کو زیادہ کرینگے تو مجموع خمسہ یعنے پانچ ہو جائیگا اور بخار خمس یعنے پانچوین دن کا
ہوگا کیونکہ خمسہ سے خمس یعنے پانچوین دن کا بخار مشتق ہوتا ہی اور بخارون کے بعد جسمین ہمین کلام کرنا
چاہیے وہ بحران ہی اور اسکے دن ہین کیونکہ بحران کا وقوع اکثر بخارون ہی مین ہوتا ہی اور متفرق بیماریون مین
نہین ہوتا ہی اگر بخار ہی کے ساتھ ہوتا ہی پس ہمین اسمین کلام کرنا چاہیے دوسرا باب بحران مین اور اسکے
دنون مین اور بحران کی تفسیر مین یونانی زبان مین کی اور طبیبون کی اصطلاح مین کی اور اسکی تحقیق مین
ہی اسکی قسمون کے اور حکمون کے مطابق بحران یونانی زبان مین فصل خطاب کے معنون مین ہی
یعنے وہ خطاب ہی جس سے فصل دو جھگڑنے والون مین ہوتا ہی اور جالینوس کہتے ہین کہ اس لفظ
کے معنے کہ وہی حکم فاصل ہی بحران کے دونون مین ہین اور یہ اس تفسیر پر فقط اسلیے یعنے طبیبون کی
اصطلاح مین کہا گیا ہی کہ اس سے حکم کا انفصال مرض اور طبیعت کے درمیان کہ دونون دو خصمون سے
مشابہت رکھتے ہین ہوتا ہی یا تو صحت کیطرف یا ہلاکت کیطرف اور کہا ہی اسنے ثالثہ ایام بحران مین اور جسنے
پہلے اس لفظ کا ذکر کیا ہی وہ ایک شخص عوام الناس مین سے ہی کہ اسنے بیمار کے حال کو بحران کیوقت
مین دیکھا پس اسنے اسکے دیکھے ہوئے حال نے ہول مین ڈالدیا پس اس بیمار کو اسنے تشبیہ دی اس
آدمی سے جو حاکم کے پاس کسی مہم کیلیے آتا ہی پھر اسنے کہا کہ یہ مریض حکم کی حالت مین ہی اور اس لفظ کا
استمرار ابتک چلا آتا ہی اور طبیبون نے اسکا استعمال کیا ہی اور صاحب کامل کہتے ہین کہ سریانی زبانمین
اس لفظ کے معنے حکم فاصل کے ہین اور ممکن ہی کہ اس کلمہ کی اصل یونانی ہو پھر اسے سریانی زبان مین نقل
کر کے لے گئے ہون جسطرح جیسے کہ عربی زبان مین نقل کر لیا ہی اور طبیبون کے نزدیک وہ ہی جو اس
فصل کو لازم ہوتا ہی وہی عظیم تغیر ہی کہ حادث ہوتا ہی مرض مین یکبارگی صحت کی طرف یا ہلاکت کیطرف
اور تغیر وہی چیز کا ہونا ایسے حال پر ہی جو اسکے پہلے نہ تھا اور اصطلاح مین اس تغیر کے لیے فقط اسواسطے
وضع کیا گیا ہی کہ مرض اور طبیعت مین کا واقع فصل جبکہ مشاہدے مین نہین آتا ہی تو اسکے لیے
لفظ نہ بنایا گیا بلکہ اس فصل کے لازم کے لیے کہ وہی تغیر ہی بنایا گیا ہی اور مصنف کا قول عظیم مرض مین
کے تھوڑے سے واقع تغیر دن سے احتراز ہی مثل مرض مین زیادتی کے وقت کے اور اعظم اسسے

دوسرا باب بحران مین

تغیر دن کے اور مصنف کا یکبارگی کا قول ان عظیم تغیر دن سے احتراز ہی جو تدریج سے ہوتے ہین
مثل مرض کے مبدء سے منتہی کیطرف تغیر ہونے کے اور مصنف کا قول صحت کیطرف یا ہلاکت کیطرف ان
تغیر دن سے احتراز ہی جو مرضون کے منتقل ہونیکے وقت حاصل ہوتے ہین جیسا کہ سونو خش بخار عفنیہ
بخار کی طرف منتقل ہوتا ہی اور جسطرح فلغمونی ورم سختی کی طرف منتقل ہو جاتا ہی پس یہ بحران نہین ہوتے
اور جو تغیر کہ مرض مین صحت کیطرف یا ہلاکت کیطرف پہونچاتا ہی آٹھ قسمون پر ہوتا ہی پہلا وہ تغیر ہی کہ جو یکبارگی
صحت کی طرف ہوتا ہی اور اسیکو بحران جید کہتے ہین دوسرا وہ تغیر ہی جو یکبارگی ہلاکت کیطرف
ہوتا ہی اور اسکو ردی بحران کہتے ہین تیسرا وہ تغیر ہی جو مدت دراز مین صحت کی طرف ہوتا ہی اور اسکو
تحلل کہتے ہین اور چوتھا وہ تغیر ہی جو مدت دراز مین ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور اسے ذبول اور ذوبان
کہتے ہین پانچوان وہ تغیر ہی جو دفعتہ مناسب حال کی طرف ہوتا ہی پھر اسمین کا باقی عرصہ دراز مین پورا
ہوتا ہی یہان تک کہ بدن عرصہ دراز مین تندرست ہو جاتا ہی چھٹا وہ تغیر ہی جو یکبارگی ردی حال کیطرف
ہوتا ہی پھر باقی عرصہ دراز مین پورا ہوتا ہی یہان تک کہ ہلاکت پر پہونچا دیتا ہی ساتوان وہ تغیر ہی جو
تھوڑا تھوڑا کر کے ردی حال کیطرف ہوتا ہی پھر یکبارگی ہلاکت کیطرف طول کرتا ہی اور اخیر کی ان
چار دن قسمون مین یکبارگی تغیر ہونے کے سبب سے انھین مرکب بحران کہتے ہین یا تو جید ناقص
ہوتے ہین یا ردی ناقص ہوتے ہین اور تشبیہ دیا گیا ہی مرض بغاوت کرنے والے دشمن سے ایسے
شہر پر جو بدن سے تشبیہ دیا گیا ہی اور طبیعت حفاظت کرنے والے بادشاہ سے یعنے شہر کی حفاظت
کرنے والے بادشاہ سے اسلیے کہ طبیعت جسم مین کی ایک قوت ہی کہ جسکی شان سے ہی اُس جسم کے
اور اسکی نوع کے لائق کمالون کے بے ارادے اور شعور کی حفاظت کرنا ہی بلکہ حق تعالی نے طبیعت
کو اس کام کے لیے مسخر فرمایا دیا ہی اور صحت انھین سب کامون سے ہی اور مرض ان کمالونکے منافی
ہی پس طبیعت کو مرض کا دور کرنا اور اُسپر غالب آنا ضرور ہی اور بحران کا دن فیصلہ کرنے والے لڑائی
کے دن سے حفاظت کرنے والے اور بغاوت کرنے والے مین پھر کبھی باغی دشمن کو ایسا غلبہ
ہو جاتا ہی کہ جس سبب سے یعنے اُس غلبہ سے شہر پر فتح پاتا ہی اور یہی تمام ردی بحران ہی اور کبھی اسطرح پر
غالب آتا ہی بغاوت کرنے والا کہ اسکے لینے کی یعنے شہر کے لینے کی قوت اور قدرت دوسری لڑائی
کے ساتھ رکھتا ہی اور یہی ردی ناقص بحران ہی اور کبھی غالب آتا ہی بادشاہ حفاظت کرنیوالا پھر باغی
بالکل شکست کھا جاتا ہی اور یہی دفع کرنے والا تام بحران ہی کہ جید ہی اور اسے مصنف کامل بحران سے
نامزد کرتے ہین اور کبھی ایسا غلبہ پاتا ہی حفاظت کرنے والا بادشاہ کہ جس سے یعنے اس غلبہ سے آگے

یعنے باغی کو بھگا دیتا ہی شریف عضوون مین سے بعضے اطراف کیطرف اور یہ انتقالی بحران سے نامزد ہی اور
یہ بحران تمام کی قسمون مین سے ایک قسم ہی اسلیے کہ پہلا مرض اس بحران سے پورا پورا جاتا رہا اور یہی سے
مصنف اسے غیر کامل بحران سے نامزد کرتے ہین لیکن جسمین لڑائی کی اُسطرف مین سے مادے کے دور
کرنے کے لیے احتیاج پڑتی ہی پس یہ ایک دوسری لڑائی ہی کہ جو طبیعت مین نو پیدا مرض مین آ پڑی ہے
نہ پہلے مرض مین اور طبیعت مین اور اکثر اطبا اسے ناقص جید بحرانون مین سے شمار کرتے ہین اس
اعتبار سے کہ بالکل مرض کے مادے سے بدن کا چھٹکارا نہین ہوا بلکہ مادہ ایک مقام سے دوسرے
مقام پر منتقل ہوا یا ہی اور کبھی مغلوب کرتا ہی اُسے یعنے حفاظت کرنے والا بغاوت کرنے والے کو ایکطرح
کے غلبہ سے کہ پورا دفع کر دینا اُسکا اُسکے پورا پور دوسری لڑائی کے ساتھ ممکن ہوتا ہی بے اسکے
کہ اُسکو دفع کر دے یا بعضی طرفون مین ہٹا دے اور یہی ناقص بحران ہی اور بحران ناقص جید ہو یا ردی
ہو پورا خوف دلوانے والا ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت جب کسی طرحکے غلبہ سے مرض پر غالب آتی ہی اور شدت
اور قوت مرض کی ضعیف پڑ جاتی ہی تو مرض کو مغلوب ہو جانیکے بعد غلبہ کے ساتھ طبیعت پر پھر کر آنا
ممکن نہین ہوتا ہی بلکہ طبیعت کو اُسپر قوت پانا ضرور ہوتا ہی اور دوسرے بحران مین بے کسی شک کے
اُسکا استیصال کر دینا ضروری ہی اور یہی حال اسکے برعکس مین ہی اور ہر مرض یا تو تمام ہو جاتا ہی یعنی
جاتا رہتا ہی بحران سے جید بحران یعنے ایسے عظیم تغیر سے کہ یکبارگی صحت کی طرف ہوتا ہی اور یہ امر
اکثر اُن بیماریون مین ہوا کرتا ہی کہ جنکے مادون مین حدت ہوا کرتی ہی اس لیے کہ حدت رکھنے والے
مادے تھوڑی سی حرکت مین اور انتقال مین تیز ہوا کرتے ہین اتنی مدت کی مہلت نہین دیتے کہ اُنمین
تھوڑا تھوڑا کر کے تحلیل ہو جائین اسطرحپر کہ اُسکا مادہ تھوڑا تھوڑا کر کے ایک مدت دراز مین تحلیل
ہو جائے یہانتک کہ فنا ہو جائے اور یہ تحلیل ہونے سے تمام ہو جانا اکثر عرصے تک رہنے والی اور
یہی وہ بیماریان ہین کہ جنکی مدت چالیس دن سے بڑھ جایا کرتی ہی ٹھنڈے مادے کی بیماریون مین
ہوتا ہی اسلیے کہ انکا مادہ گاڑھا حرکت کا سست وشواری سے منتقل ہونے والا ہوتا ہی لیکن طبیعت
جلدی سے نضج دینے اور دفع کرنے پر قوت نہین رکھتی ہی اگرچہ طبیعت نہایت قوی رکھتی ہو بلکہ مہلت
کے ساتھ اور تدریج کے ساتھ ایک عرصہ دراز مین قوت پاتی ہی اور مصنف کا قول یہ اکثر ہی بات
پر دلالت کرتا ہی کہ بعضے وہ مرض کہ جن کا مادہ حار ہوتا ہی کبھی تحلل سے بھی تمام ہو جاتے ہین مثل
پہلو مین کے ایسے ورم کے جو گرم مادے سے ہوتا ہی یا اُسکا مادہ منتقل ہو جاتا ہی یعنے مرض کا مادہ
کسی عضو سے اُسکے غیر کی طرف اعضا مین سے اور یہ اکثر غلیظ مادون مین قوت مین تھوڑے ایسے

ضعف کے ساتھ ہوا کرتا ہی بار ڈالتا ہی بحران سے بری بحران سے یا ذبول سے اسطرحپر کہ اصلی حرارت
تحلیل ہوجائے اور قوت ضعیف پڑجائے تھوڑا تھوڑا کر کے مطابق اسکے اسی سبب سے اور اعضا
اور رطوبتون مین ذوبان کے پائے جانیکے سبب سے اور جن بدلونمین کہ آگے کو ہو بحران تام محمود بعد
کو اسطرحسے کہ نضج کی علامتین اور قوت کی زیادتی کی علامتین ظاہر ہون کہ طبیب کو یقین ہوجائے کہ جو
بحران عنقریب آئیگا وہ تام محمود یعنے نیک یقین سے ہوگا یا اُنہین آچکا ہو بحران محمود پورا پورا پہلے سے
اور یہ وہ بحران ہی جس سے مرض تمام ہوجاتا ہی اور اس بحران کو کئی باتین لازم ہین کہ جن کا بیان عنقریب
ہوتا ہی تو سزاوار نہین ہی حرکت دیجانا اس عبارت سے مصنف نہ حرکت دیجانا سزاوار ہی مراد لیتے ہین یعنے
نقل کروانا اُنکے مادون کا کسی عضو سے اور کیطرف جیسا کہ سنگیون سے جذب کیا جاتا ہی اور نہ اُنہین
پیدا کیا جانا اُنمین کسی نئے امر کا نہ تو مسہل کی دوا سے نہ اُسکے سوا سے ہیجان کرنے مین سے مثل سُدّے
کھولنے کے اور پسینا لانیکے اور پیشاب لانیکے اور قے لانیکے لیکن طبیعت کو اس کے حال پر چھوڑ دیا
جائے لیکن دوسری قسم مین چھوڑ رکھنے کا تو سبب یہ ہو کہ بدن مرض کے مادے کو دفع کرنے
مین طبیعت کے دفع کرنیکے ساتھ بہت اچھی طرحسے وافی ہوتا ہی پھر اُسکے بعد کسی تحریک کی احتیاج
نہین پڑتی اور وہی تحریک ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف نقل کروا دینا ہی اور نہ اسہال
کی اور نہ تہییج کی حاجت پڑتی ہی اور تہییج لیے دستون کا استفراغ ہی اور لیکن پہلی قسم مین چھوڑ رکھنے
کی تو وجہ یہ ہی کہ جب وثوق طبیعت کی قوت کے کمال کا اور مرض پر اُسکے غلبہ کا ہوچکا ہی تو ان
امرون مین کی کسی کی احتیاج نہ ہی اسلیے کہ طبیعت کا دفع کرنا کفایت کرتا ہی اور اسلیے کہ طبیعت کا
فعل اگر طبیعت کے موافق پڑیگا تو فعل کی افراط کر دے گا اور مریض مین ضعف کا موجب پڑے گا
اور اگر طبیعت کے مخالف پڑے گا تو طبیعت پر تشویش کو پیدا کر دے گا اور اسکے فعل کو ضعیف کر دیگا
اور اسی بات کیطرف مصنف نے آگے کے قول سے اشارہ کیا ہی اسلیے کہ کامل بحران جب ہوجاتا ہی تو
بدن کو اپنے بعد پاک وصاف کر دیتا ہی طبیعت کے دفع کرنے سے اور مرض کے مادے کا استفراغ کروا دینے
پھر اسکے بعد تحریک کرنیوالے کی احتیاج پڑتی ہی اسلیے کہ اسوقت مین صفائی حاصل ہوچکتی ہی اور نہ
محرک کیطرف احتیاج پڑتی ہی اسکے پہلے یعنے اُس بحران کے پہلے جو بعد کو بھی آنیوالا ہی اسلیے کہ یہ بحران
کفایت کرتا ہی طبیعت کے فعل کے ساتھ اور طبیعت کا فعل طب کے فعل سے اولےٰ ہوا کرتا ہی اس لیے کہ
طبیعت اپنے خالق کے حکم سے وقتون مین سے زیادہ موافق وقت کو اور دفع ہونیکی راہون مین زیادہ آسان
راہ کو اور استفراغ من کی مقدارون من سے نہایت مناسب مقدار کو اختیار کرتی ہی پھر اگر طب والا

علامتین اور قسمین بحران کی

فعل طبیعت والے کے فعل کے مضاد ہوتا ہی مادے کے دفع کرنے مین تو تشویش مین ڈال دیتا ہی طبیعت
کو اُس کے فعل مین اور اگر اُسکے موافق پڑتا ہی یعنے طبیعت والے فعل کے دفع کرنے مین تو افراط کردیتا ہی
استفراغ کی یہ یعنے تحریک کا چھوڑ رکھنا اور طب والے مغلون کے ساتھ طبیعت کا تعرض نکرنا کامل بحران
مین ہی جو ہو چکا ہی اور جو ہونے والا ہی اسطرح پر کہ طبیب اُسکے کامل جید ہونے پر علامتون کے
دلالت کرنے سے یقین رکھتا ہی لیکن بحران ناقص مین جو کہ عنقریب ہونے کو ہی یا ہو چکا ہی تو مراد
یہ ہی کہ طبیعت کی مدد بحران کی حرکت کے موافق اُن علامتون کے ظاہر ہونے کے مطابق
جنکا بیان عنقریب آنے کو ہی کیجائے علامتین اور قسمین بحران کی اِنکے بیان کرنے کے پہلے
مصنف نے ایک مقدمہ کو تمہیداً بیان کیا ہی تاکہ اُنکا بیان آسان ہوجائے کہا مصنف نے کہ لڑائی
کے دن چند خوفناک امرون کا ہونا ضرور ہوتا ہی مثل پھیلے ہوئے غبار کے اور چھینکے کے اور خون وغیرہ
کے بہنے کے اسیطرح بحران کے دن ضرور ہوتا ہی مریض کا اضطراب اور قلق اور کرب اور بیقراری
اور اعراض کی دشواری اسلیے کہ طبیعت مرض سے مجاہدہ کرتی ہی اور مرض پر غالب آنے مین اور
خلطون کو حرکت دینے مین اور اُنمین ہیجان کرنے مین اور جید کو ردی سے علیحدہ کرنے مین اور
ردی کو دفع ہونے کے قابل بنانے مین اور بدن سے نکال ڈالنے مین کوشش کرتی ہی اور یہی
حال مرض کا ہوتا ہی کہ طبیعت کا مقابلہ کرتا ہی اور اُسپر غلبہ کرنے مین کوشش کرتا ہی اور مثل نکسیر کے
بہنے کے مثل پسینے کے اور پیشاب کے مادے کی دفع ہونیکی راہون مین سے کسی راہ سے دفع کرنیکے
لیے اور یہی یعنے نکسیر بحرانون مین بڑھکر حدت رکھنے والا بحران ہی اور فیصلہ کرنے سے زیادہ قریب ہی
اسلیے کہ یہ بحران مرض کے مادے کا استیصال کردیتا ہی رقیق مادے کو اور غلیظ مادے کو ایک ہی بار
مین اور تھوڑی سی مدت مین اور اسلیے کہ نکسیر کا بحران سارے بدن سے استفراغ کردیتا ہی کیونکہ
نکسیر رگونکے اندر والا استفراغ کرتی ہی اور بعضی رگین بعضی رگون سے ملی ہوئی ہین پھر جب کہ کسی رگ مین سے
کسیقدر مادہ مندفع ہوتا ہی تو طبیعت کے طور پر ساری رگون مین کا اُسکے ساتھ دفع ہوجاتا ہی اور اسلیے
کہ نکسیر سے رگون مین کے محصور خلطون کا رگونمین کی نسبت کے مطابق استفراغ کیا جاتا ہی اور اسبات
پر یہ امر دلالت کرتا ہی کہ کبھی نکسیر اُن مرضون سے نجات دیدیتی ہی جو فقط خون کے مواد سے نہین ہوتے ہین
بلکہ اور مواد سے ہوتے ہین اور اسلیے کہ نکسیر سے نہ تو اعضا مین ضرر اور نہ شدت کا ضعف پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ اُسکا
نکلنا فقط بدنکے اوپر دار حرکت کرنے سے ہوتا ہی اور جو صالح مواد بدن مین ہوا کرتے ہین وہ طبیعت سے
اوپر دار کو حرکت نہین کرتے ہین بس اسی سبب سے نکسیر سے اچھے مواد مین سے کچھ نکل نہین جاتا بالبس

تکسیر سے شدت کا ضعف نہین پیدا ہوتا ہی برخلاف مثل دستون کے اسلیے کہ نیچے دار اُترنیکے وقت صالح
مادون مین سے جو کچھ ان کے سامنے پڑجاتا ہی وہ مندفع ہوجاتا ہی کیونکہ بوجھل چیز کا نیچے دار کو دفع کرنا
نہایت درجہ آسان ہوتا ہی لیکن بوجھل چیز کا اوپر کو چڑھانا نہایت دشوار پڑتا ہی اسلیے کہ اوپر چڑھنے مین
طبیعت سے اُسسے موافقت نہین کرتا ہی پھر دست ہین اسلیے کہ دستون کے ساتھ خون کے سوا
رقیق اور غلیظ مادے دفع کی طبیعی راہون سے استفراغ پاتے ہین اور دستون سے کوئی ضرر معدے
کو نہین پہونچتا ہی پھر قے ہی اس سبب سے مگر یہ بے عادت کے راستون مین سے ہی اور اس سے معدیکو
مضرت پہونچتی ہی پھر ادرار یعنے پیشابون کا آنا ہی اسلیے کہ اسکے ساتھ رقیق مادون کا استفراغ بہت اور
غلیظ کا کم مدت دراز مین اور بہت سے دنون مین ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ کا گردے کیطرف مندفع ہونا پھر
گردے سے مثانے مین جانا جبھی ہوتا ہی جبکہ مائیت کے ساتھ آمیزش ہوتی ہی اسلیے کہ ان دونون
عضوون کی طرف مادے کا مندفع ہونا فقط ان دونون کے جذب کرلینے کے سبب سے ہوتا ہی اور یہ
دونون عضو مائیت ہی کو جذب کرتے ہین پس اسی سبب سے کئی مرتبہ کی احتیاج کئی مائیت کے حاصل ہونے کے
ساتھ پڑا کرتی ہی اور یہ بھی ہی کہ اندفاع گردے اور مثانہ کی کشادگی کے مطابق ہوا کرتا ہی پھر پسینا ہی اس لیے
کہ پسینے سے فقط رقیق مواد دفع ہوتے ہین کیونکہ پسینے کے نکلنے کے مقام تنگ مسام ہوتے ہین
پھر دنبل ہی اسلیے کہ دنبل کے ساتھ بدن فضلون سے پاک نہین ہوتا ہی بلکہ فضلے ایک عضو سے دوسرے
عضو کیطرف منتقل ہوجاتے ہین ایسے بدن انکے پک جانے اور پیپ بن جانیکے بعد ہی پاک ہوتا ہی
اور یہ بات ایک مدت دراز مین ہوتی ہی باوجود اسکے کہ اُس گوشت کے پیے فضلے جو دنبل کے نکلنے کے
مقام کے گرداگرد ہین اور وہی اس مقام مین ورم کے پیدا کرنیوالے ہین اُس مقام مین پیپ کے نکلجانے
کے بعد تحلیل ہوجانے تک باقی رہتے ہین اور امید دنبل کی کی جاتی ہی جہان کہ مادہ غلیظ ہوجاوے اور
پورے دفع ہوجانیکے قابل نہین ہوتا ہی اور قوت ضعیف ہوتی ہی اُسکے دفع کرنے سے اُس
مادے کو حرکت دیتی ہی اور شریف اعضا مین سے اُسے پھینک دیتی ہی اور مادے سے بدنکے
پاک کرنے مین وفا نہین کرتی ہی اور اکثر یہ بات جاڑے کے موسم مین ہوتی ہی اسلیے کہ ہوا کی ٹھنڈک
مادیکو کچا کردیتی ہی اور پکنے سے اور تحلیل ہو جانے سے مانع آتی ہی اور کہولت یعنے ادھیڑ پن مین ہوتی ہی کیونکہ ادھیڑ
شخص کی قوت پوری دفع کرنے مین وفا نہین کرتی ہی اور شریف عضوون پر سے دفع کرنے مین عاجز
نہین ہوتی ہی اور توقع کیجاتی ہی پسینے کی جہانکہ مادہ نہایت درجہ رقیق ہوتا ہی حدت کم رکھتا ہی جلد کے
منفذون کی راہون سے نکلجاتا ہی پھر اگر اس سے کم ہوتا ہی رقت مین پھر سب کے سب کا مندفع

ہونا پسینے کے ساتھ ممکن نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اُسمین کے گاڑھے جزو منفذون مین اُن کی تنگی کے سبب رک
رہتے ہین اور پتلے اجزا چھنکر نکلجاتے ہین اور اگر حدت مین قوی ہوتے ہین تو اپنی حدت کے سبب سے
سر کو چڑھجاتے ہین اور یہی حال ہوتا ہی اگر نہایت درجہ قوی حدت مین اور پتلے ہوتے ہین اور مرض مین خون
غالب ہوتا ہی تو نکسیر کی اسلیے کہ مادیکا نکلنا نکسیر سے نہایت آسان پڑتا ہی اور اُس مین اعضا کو ضرر
نہین پہونچتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مادہ اپنی حدت کے سبب سے رگون مین اوٹھتا ہی اور پتلا ہوتا ہی
اور اسکا حجم بڑھ جاتا ہی پھر رگو نمین سما نہین سکتا اور رگون کو کھنچاؤ عارض ہوتا ہی بس اسی سبب سے اور
اپنی حدت کیوجہ سے دماغ کی طرف سیلان کرتا ہی پھر کھل جاتی ہین یا ٹوٹ جاتی ہین وہ بعضی رگین جو ناک
کے پاس ہوتی ہین اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی کہ یہ رگین آسانی سے ٹوٹ جاتی ہین اور طبیعت
سے ٹوٹ جانے کے قابل ہوتی ہین اور اس سبب سے جوش کھانے کے وقت بہت سے
ریاحی الجزے رگون مین ہوجاتے ہین کہ وہ رگون کو کشادہ کردیتے ہین اور افراط کے کھنچاؤ کرنیکے سبب
انھین توڑ ڈالتے ہین اور نہین تو یعنے اور اگر مادہ رقیق حاد نہین ہوتا ہی تو ادرار کی اگر مادہ لطیف
ہوتا ہی اور قی کی اگر لطافت مین مادہ اس سے کم ہوتا ہی اور گرم صفراوی ہوتا ہی کہ اوپر وار کو سیلان
کرتا ہی اسلیے کہ اس مادے کا قی کے ساتھ نکلجانا نکسیر کی راہ نکلنے سے بڑھکر سالم ہوتا ہی کیونکہ
دماغ پر صفرے کا گذرنا اُسکے مزاج کے بگڑجانے کا موجب ہوتا ہی اور دستون کی اگر مادہ غلیظ
ہوتا ہی اور بعضے عضوون کے لیے وہ بحران ہوتے ہین کہ وہ انسے خاص ہوا کرتے ہین اپنے مواد کے
دفع کرنے مین اپنے مخصوص منفذون کے مطابق بس تھوکنا سینے کی بیماریون کا بحران ہی اسلیے کہ سینے
کی بیماریون کا مواد اس راستے سے زیادہ آسان اور خفیف ہوتا ہی اگرچہ ان کا مواد کبھی پیشاب ہونے سے اور
کبھی دستون سے مندفع ہوجاتا ہی لیکن یہ امر دشوار پڑتا ہی اسلیے کہ اسمین پیٹھ پر کی پھیلی ہوئی بڑی
رگ مین مادے کی نفوذ کی احتیاج پڑتی ہی اگرچہ یہ بات افضل ہی اسلیے کہ اسمین پھیپھڑے کو اور اُسکے
عصبے کو ضرر نہین پہونچتا ہی اور کیچڑ اور آنسو آنکھو کی بیماریون کا بحران ہی اور منھ کی ریزش اور
کانون کا سیل سر کی بیماریون کا بحران ہی اور اسیطرح کانو نکے پیچھے دار کا دنبل ہی سر کی بیماریون کا بحران
اور حاصل اسکا یہ ہی کہ مادے کا مندفع ہونا راہون مین کی کسی راہ سے کبھی خود مادے کی رقت اور غلظت
اور حدت اور برودت کے مطابق ہوتا ہی اور کبھی مادے کے خاص محل اور منفذون کے مطابق ہوتا ہی
اور جس طرح پر حفاظت کرنے والے بادشاہ پر جب کوئی حادثہ پڑتا ہی بغاوت کرنے والے سے
تو مستعد ہوجاتا ہی لڑائی کے دن سے پہلے لشکر کے پیش کرنیکو اور اُسکی گنتی کے پورے کرنے کے لیے

اور اُسکے عدد یعنے سامان کی درستی کیلیے عدد پیش سے عدہ کی جمع ہی اور عدہ وہ چیز کہ جو زمانے کے
حادثون کے واسطے مال اور ہتھیار کی قسم سے مہیا کیا جاتا ہی پھر لڑائی کے قریب ہونیکے وقت ایسا
ایک مکان مہیا کرتا ہی کہ جس سے نکلکر دشمن کے مقابلہ مین جاتا ہی اسی طرح پر بحران کے دن پڑونیکا
پک جانا مقدم ہوتا ہی یعنے مادے کے قوام کا معتدل ہوجانا تاکہ اُسکا دفع کردینا آسان پڑے
اسلیے کہ غلظت اور رقت مین سے ہر ایک دفع کی مانع ہوتی ہی پس جبکہ بحران ساتوین دن کا ہوتا ہی
مثلاً تو چوتھے دن پیشاب مین تھین اور گاڑھا پن اعتدال کے ساتھ پتلے ہونے کے بعد اور نارنجی
رنگ کی زردی سفیدی کے بعد یا اسکے سوا ظاہر ہوتا ہی اور اسیطرح پر پائخانہ مین اور مُنھہ کی ریزش
مین اور تھوک وغیرہ مین وہ بات ظاہر ہوتی ہی جس سے نضج پر استدلال کیجاتی ہی اور مہیا کرتا ہی
سارے دفع کرنے کے اسباب پیچھے کی تقطیع سے اور رقیق کے گاڑھے کرنے سے اعتدال کی
حد پر اور گاڑھے کے رقیق کرنے سے اسی حد پر اور مجرون کے کھولنے سے تاکہ مادیکا اُنسے نکلجانا
ممکن ہو پھر دفع کرنیکے لیے جہت کو اور عضو کو معین کرتا ہی تاکہ اُس سے مادہ نکلجائے اور اُس
عضو پر عارضی حالون سے استدلال کیجاتی ہی جو اس سے خاص ہوا کرتے ہین پھر جسکہ سانس تنگی کرتی ہی
کیونکہ مادہ سانس لینے کے آلات پر گذرتا ہی اور اُنسے مزاحمت کرتا ہی اور پیٹ کے پردونمین دھجیلیونمین
ہو رہھلیون مین اوپر وار کو کھنچا دکرتا ہی اسلیے کہ مادے کی حرکت اس جہت مین پائی جاتی ہی اور اسلیے
کہ جب چڑھے ہوئے اجزے حجاب تک پہونچتے ہین تو اُسے اوپر دار کو اُٹھا دیتے ہین تاکہ بڑھجائے
اور اسکے مسام کشادہ ہوجائین تو اُنمین نفوذ کرنیکی انھین قدرت ملجائے اور اسکو مراق یعنے پیٹ
پرکے پردے کا اور پسلیون کا اوپروار کو کھینچنا لازم ہوتا ہی اسلیے کہ اس پردے کے سرے
اُنسے ملے ہوئے ہوتے ہین اور اسلیے کہ اجوف ساعد نامے رگ اوپر کیطرف مادے کے مندفع
ہونیکے وقت بھری ہوتی ہی پس وہ سانس لینے کے آلات کی مزاحمت کرتی ہی اور حاصل ہوتا ہی متلی کا
ہونا اور متلی کا ہمیشہ رہنا اسلیے کہ اذیت دینے والا مادہ فم معدہ مین آجاتا ہی اور معدے کے اُن سوراخونمین جو
اُسکے پردے مین ہین نفوذ کرجاتا ہی پس معدہ اُسکے دفع کے لیے حرکت کرتا ہی اور یہ مادہ ابھی تک اپنے
نم ہونیکے سبب سے دفع ہوجانے مین معدے کی اطاعت نہین کرتا ہی اور منھہ کی کڑواہٹ کیونکہ منھہ
کی سطح معدے کی سطح سے ملی ہوئی ہی اور مادہ صفراوی ہی اوپر کیطرف اور معدے کی طرف نہ چڑھتا کیونکہ
خون اگرچہ اپنی حرارت کے سبب سے اوپر کو چڑھجاتا ہی لیکن نہ معدے کی طرف کو اسلیے کہ طبیعت خون
کو نہ [illegible] نہین دفع کرتی بلکہ سر کی طرف چڑھتا ہی اور نکسیر سے نکلتا ہی اور معدے کے منھہ کا ورد

مادے کے لذع کے اور حدت کے سبب سے اور اسکے اجزا مین تفریق کرنے کی وجہ سے اور معدے
کا منھ تیز حس رکھنے والا ایک عضو ہی اور نبض کا ساقط ہو جانا کیونکہ معدے کی منھ کی طرف سے اذیت
پہونچنے کے سبب سے دل مین ضعف پڑجاتا ہی اور خفقان پیدا ہوتا ہی اس لیے کہ ان دونون مین پوری
مشارکت ہی اور آنکھون مین ظلمت اور غشاوہ یعنے تاریکی مراد ظلمت سے وہ سیاہی ہی جو آنکھون
کے آگے دکھائی دیتی ہی اور یہی مراد غشاوے سے ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ قوت باصرہ دخانی
جلے ہوئے معدے مین کے ابخرون کا دماغ کو چڑھتے ہین اپنے گرد اگرد ادراک کرتی ہی اور یہ ابخرے
جبکہ روح مین ملجاتے ہین تو روح کیطرف اپنے سوا کی صورت اور روشنی کے پہونچنے سے مانع
آتے ہین پھر نہ تو صورت کا ادراک ہوتا ہی اور نہ ضوکا اور وہی تاریکی دکھائی دیتی ہی تو مادہ قے سے
نکالا جائیگا اور اگر پایا جاے بہراپن یعنے ثقل کان مین دماغ کی طرف صفراوی فضلون کے چڑھنے
سے اور کانون کی طرف میلان کرنے سے اسلیے کہ ان فضلون کا جھکاؤ کان کیطرف بہت ہوا کرتا ہی
آواز اور بھنبھناہٹ کان مین کیونکہ گرم ابخرے دماغ کی فضا مین حرکت کرتے ہین اور قوت سامعہ
اُسکی آواز کا حس کرتی ہی اور یہ بات ناک سے صفراوی خون لانے کے ساتھ وابستہ ہوتی ہی اور سر مین اشتعال
کا ہونا کیونکہ سر کہ چڑھے ہوے ابخرون کی حرارت سے گرم ہو جاتا ہی اور جبکہ مادہ صفراوی ہوتا ہی تو اشتعال
زیادہ شدت رکھتا ہی اور آنسوون کا بہنا اسلیے کہ گرم تر مادے سے اور خون والے ابخرون سے دماغ بھرا
ہوتا ہی اور یہ دماغ کی دونون جھلیلون کے نیچے اُن کے مضبوط ہونیکے سبب بند ہوتے ہین اور ان کے
بہت ہونیکے وقت انسے مائی اجزا دونون آنکھون کی طرف مندفع ہوتے ہین کیونکہ ان دونون جھلیلون کی
انتہا دونون آنکھون پر ہوتی ہی اسلیے کہ انھین دونون جھلیلون سے دونون آنکھون کے طبقے بنے ہین اور انسے
مائی اجزا نکلتے ہین اور دونون آنکھین اپنی پیدایشی ضعف کے سبب سے اُنھین قبول کر لیتی ہین اور اُنھین سے
انھین کھینچ لیتی ہین پھر دونون آنکھون سے یہ مائی اجزا بے ارادے کے ظاہر ہوتے ہین اور یہ امر ناک
سے بہنے کے ساتھ وابستہ ہوتا ہی اور لال چمکون کا نظر آئی دینا اسلیے کہ خون والے مادے سے
خون کا رنگ پکڑے ہوئے ابخرے جدا ہوتے ہین اور روح باصرہ سے ملجایا کرتے ہین اور روح
اس کیفیت کو پکڑ لیتی ہی اور ان ابخرون کو بھی اُس کیفیت سے مثل دیکھی ہوئی صورت کے مختلف ملی
ہوئی دیکھتی ہی پس سرخ نظر آتی ہی اور اگر مادہ صفراوی ہوتا ہی تو ان ابخرون کا رنگ اسی طرح زرد
نظر آتا ہی اور بیمار گمان کرتا ہی کہ عادت کے موافق اس کیفیت کے لیے خارج مین وجود ہی اور
منھ کا تشنج ہونا اسلیے کہ یہ گرم ابخرے سر کیطرف اپنے چڑھنے کے وقت اُس خون کو

جو کہ وہان ہوا کرتا ہی نرم کر دیتے ہین اور اُسے پتلا کرتے ہین اور اُسکے حجم کو بڑھا دیتے ہین بس خون باہر
کیطرف سیلان کرنے لگتا ہی اور اگر اجزے خون والے ہوتے ہین تو خود بھی سُرخ اور سُرخی کے
موجب ہوتے ہین اور ناک مین کھجلی کا ہونا اسلیے کہ مادہ کثرت سے مجتمع ہو جانے کے سبب سے باہر
نکلجانے کی خواہش مین لذع کرتا ہی کیونکہ طبیعت مادیکو ناک کی طرف پھینکدیا کرتی ہی اس واسطے
کہ اس راہ سے مادہ جلد نکلجاتا ہی تو مادہ نکسیر سے نکلتا ہی اور اگر نبض موجی ہو لی ہی اس سبب
سے کہ رگ رقیق تیز کرنے والے مادے کے ظاہر بدن کی طرف میلان کرنے سے نرم ہوتی
ہی اور جلد نم ہوتی ہی اسی سبب سے خاص جسوقت مین عرصہ دراز تک جلد پر ہاتھو رکھا جائے اسلیے
کہ وہ تر اجزے کہ جو مسام کی راہ سے تحلیل ہوا کرتے ہین جلد کے نیچے گھٹ جاتے ہین اور پھولی
ہوتی ہی اسلیے کہ جلد کیطرف کثرت سے رطوبت مندفع ہوتی ہی اور سُرخ ہوتی ہی اسلیے کہ جلد اپنی طرف
گرم گرنے والے مادیکے آنے سے گرم ہوتی ہی تو اُسکی طرف خون الجزدن کی گرمی سے کھنچ جاتا ہی
اور پتلا پڑ جاتا ہی اور باہر وار کو میلان کرتا ہی تو مادہ پسینے سے نکلتا ہی خاص جسوقت مین کہ قارورہ
چوتھے دن رنگین ہو جائے اسلیے کہ رنگین ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے نضج
دینا شروع کر دیا ہی اور راسبات پر دلالت کرتا ہی کہ مادہ لطیف پڑ گیا ہی اور اسکے اثر کا قبول کر لینا
آسان ہو گیا ہی اور پیشاب کے ساتھ اندازکے دن نکلجانا سہل ہو چکا ہی اور گاڑھا ہو جائے
ساتوین دن اسلیے کہ پتلا کرنے والی مائیت پیشاب سے اور طرف متوجہ ہو گئی ہی اور راسبات
کو مادے کا پسینے سے نکلجانا لازم ہوتا ہی اور اگر حاصل ہو مروڑ آنتون مین مادے کی حدت اور آنتونمین
لذع کرنیکے سبب سے اور پیٹ کا بوجھ اسلیے بلکہ آنتین اپنی طرف کے گرے مادیسے بھر جاتی ہین
اور نیچے وار کو پسلیون کا کھنچاو کرنا اسلیے کہ آنتون مین فضلے کثرت سے ہو جاتے ہین اور آنتین اُنسے
بھر جاتی ہین اور قراقر کا ہونا اسلیے کہ مندفع ہونیکو فضلے حرکت کرتے ہین اور اُن فضلونسے
جو ریاح کہ پیدا ہوتے ہین وہ حرکت کرنے مین اور پیٹ کا پھولنا یعنے ایسا کھنچاو ہوتا ہی کہ
چھونے والے کے دبانے سے نہین دیتا ہی اسلیے کہ فضلے او غلیظ ریاح پیٹ مین کثرت سے ہو جاتے
ہین اور کمر مین درد ہونا اسلیے کہ کمر آنتون کے پاس ہوتی ہی اور آنتون کے بھرے ہونیکے وقت اُنسے دباو
کھاتی ہی اور پاخانہ کا رنگین ہونا اسلیے کہ آنتون پر رنگین کرنے والا مادے کی کثرت سے ریزش ہوتی
ہی اور ایسی علامتون کا نہونا کہ مادے کے اوپر کے جانے پر دلالت کرتی ہین اُن علامتون مین سے
کہ بیان ہو چکی ہین تو مادہ دستون سے نکلتا ہی خصوصاً جب مرض صفراوی ہوتا ہی

شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ اسلیے صفرا جب پیشاب وغیرہ کے ساتھ نہین نکلتا ہی تو دستون سے نکلتا ہی
اور ممکن ہی کہ یون کہا جائے کہ صفرا طبیعت سے آنتونکیطرف مندفع ہوتا ہی اور پائخانے کے
ساتھ نکلجاتا ہی خصوصاً جبکہ پیشاب سفید ہو اور مرض گرم ہو نہایت درجہ کیونکہ قارورے کا سفید
ہونا گرم مرض کے ساتھ اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ رنگین کرنے والا مادہ رگون اور پیشاب کے
عضوون سے اور طرف متوجہ ہوگیا ہی اور سب اندر کے اعضا سالم ہون اُن بیماریون سے جو
ایسے عارضی حالون کی موجب ہوتی ہین اور یہی عارضی حال مڑوڑا اور کھنچاؤ اور زفرا قرد وغیرہ ہین اور اگر
حاصل ہو مثانے مین بوجھ اس سبب سے کہ انکی طرف فضلون کے مندفع ہونے سے کثرت
سے امتلا ہوتا ہی اور اس قسم کے بحران پر جبھی دلالت ہوتی ہی جب مکرر ہوتا ہی اور کثرت سے ہوتا
ہی کیونکہ جس آدمی کو حاجت پیشاب کی ہوتی ہی اُسے اپنے مثانے مین بوجھ معلوم ہوتا ہی اور
پیشاب کا گاڑھا ہونا اور بہت ہونا یعنے کثرت کے ساتھ ہونا سارے دنون مین لمبے بحران کے
دنون مین اسلیے کہ جب طبیعت پورا پور فضلون کو مثانے کیطرف دفع کرنیکا ارادہ کرتی ہی اور فضلونکو
دفع ہونے کے قابل کر دیتی ہی تو شروع مین کچھ کچھ کر کے فضلے مثانے مین ریزش کرتے ہین لیکن لمبے
کثرت کے پیشاب کا محض غلیظ ہونا تو کبھی مائیت کے کم ہونے سے اور پسینے کے رستے نکلجانے
کے سبب سے ہوتا ہی اور جہت مین مادیکے میلان کی علامتون کا نہونا استفراغ اور انتقال کی جہتون
مین سے اسطرحپر کہ بیان ہوچکا ہی اور یہ فقط پیشاب ہی مین بیان کیا اور اور بحرانون مین نہ بیان
کیا اسکا سبب یہ ہی کہ اور بحرانون کی علامتین ظاہر ہوا کرتی ہین پھر اگر اُن کے ساتھ اور کسی بحران
کی علامتین ظاہر ہوجاتی ہین تو وہ اُن بحرانون کے ظاہر ہونیکے مانع نہین ہوتی ہین اس واسطے کہ
کبھی دوسرے بحران کی علامتین ضعیف ہوا کرتی ہین اور یہان پر اسطرحکا حال نہین ہوا کرتا اسلیے
کہ باقی بحرانون کی علامتین اس بحران کی علامتون سے کوتاہی نہین کرتی ہین پس اسی سبب سے
اس بحران کی علامتونکی دلالت جبھی لیجاتی ہی جب باقی سارے بحرانون کی علامتین نہین پائی جاتی ہین تو
مادہ ادرار اور پسینے کے ساتھ نکلتا ہی اور فقط رقیق مادہ نکلتا ہی اسلیے کہ غلیظ مادے کا تنگ مسامون
سے ترشح ہونا ممکن نہین ہوتا پس اسی سبب سے اکثر بحران تمام نہین ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت
غلیظ مواد کے دفع کرنے مین دوسرے بحران کی محتاج ہوتی ہی اور جبکہ مادہ کسی جہت مین مندفع
ہوتا ہی تو اُس جہت کی مخالف جہت سے منقطع ہوتا ہی پس اسی سبب سے پسینے والے شخص کا پیشاب
کم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ رقیق مائی مادہ جب رگون مین سے اُنکی موہنون کیطرف جاتا ہی اور پسینے کے رستے

جلد سے نکلتا ہی تو پیشاب کے اعضا کی طرف سے اُنکی طرف سے اُلٹا پھر کر آنے سے منقطع ہوجاتا ہی
اور جب اسکے برعکس نکلتا ہی تو اسکے برعکس ہوتا ہی اور مرض اور مرض کے اعراض مطلق رات کو شدت کیا کرتے
ہین اسلیے کہ طبیعت اُسکے ساتھ رکی ہوتی ہی یعنے مرض کے ساتھ اُسکے مادے کے پکانے مین و دفع کرنے مین
ہر چیز سے اسلیے کہ قوتین اور روحین اور اصلی حرارت بدن کے گہراؤ مین متوجہ ہوتی ہی لیکن قوتون کے
تو متوجہ ہونے کا سبب یہ ہی کہ وہ ظاہری حواس کے استعمال مین لانے سے خالی ہوا کرتی ہین لیکن
روحون کے متوجہ ہونے کا تو سبب تاریکی ہی لیکن اصلی حرارت کا سبب تو یہ ہی کہ ہوا ٹھنڈی ہوتی ہی اور
سبب یہ ہی کہ طبیعت کی مطابعت کرتی ہی اور سبب یہ ہی کہ رات کی شان سے یہ ہی کہ اُس مین سونا ہوا
کرتا ہی پھر جبکہ مریض رات کو مضطرب ہوتا ہی اور اُسے نیند نہین پڑتی ہی تو اُسکے اعراض شدت پکڑتے
ہین اور اُنکی صعوبت ظاہر ہو جاتی ہی اور سبب یہ ہی کہ مریض رات کو تنہائی مین جاگتا رہتا ہی اور
اس پر مرض کی اذیتون کا کھینچنا دشوار پڑتا ہی اور سبب یہ ہی کہ مادے راتکو دنکی نسبت مین ہوا کی
ٹھنڈک کے سبب سے کم تحلیل ہوتے ہین پھر بیماریون کے لازم اعراض زیادہ شدید اور قوی ہوجاتے
ہین اور جس شخص کا بحران ہونے والا ہوتا ہی خواہ بحران محمود ہو یا مذموم ہو تام ہو یا ناقص ہو تو کبھی
اُس پر اُسکی بیماری اُس رات مین جو اُس بخار کی باری سے کہ جسمین بحران ہوگا پہلے ہی دشوار پڑتی ہی
اسلیے کہ بحران ایک انفصال ہی کہ دو مقابلون مین واقع ہوتا ہی اور یہی دونون طبیعت اور مرض
ہین پس اس مقابلہ کا بحران پر مقدم ہونا ضروری ہی اور اس مقابلے کو خوفناک اس مقابلے پر کے
اعراض لازم ہوتے ہین جس طرح سے کہ سارے مقابلون کو لازم ہوا کرتے ہین مثل قلق اور اضطراب
اور کرب اور گھبراہٹ اور سر کے پھرنے اور آنکھون مین اندھیرا ہونے اور مروڑے وغیرہ کے اور یہی
مرض کے دشوار ہونے سے مراد ہی اور صعوبت کا ظہور بیان کی ہوئی رات کو اکثر امرین ہوا کرتا ہی
اسوا اسکے یہ صعوبت کبھی دنکو ہوا کرتی ہی جبکہ بحران رات کو ہوتا ہی رات ہی کی صعوبت کو مصنف
نے تخصیص سے اس لیے بیان کیا ہی کہ اسکی شدتین رات کو اس سبب سے کہ بیان ہو چکا صاف ظاہر
ہوتی ہین پھر اسکے بعد کی رات کو جو آیا کرتی ہین خفت ہوتی ہی صعوبت مین اسلیے کہ طبیعت بحران کے
بعد محاربہ سے اعراض کرتی ہی لیکن محمود بحرانین تو اعراض کرنے کا سبب یہ ہی کہ طبیعت مرض
پر غالب آجاتی ہی اور اسے دفع کر دیتی ہی لیکن مذموم بحران مین تو اعراض کا سبب ہی طبیعت
کو بحران کے بعد محاربہ کرنے سے یاس ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے اکثر اوقات موت کے
قریب ہونے کے وقت بعضے مریضون کی عقل درست ہوجاتی ہی اور اُنکے اعراض سکون پاجاتے ہین

اور اُنکی قوت اور حرکت پھر آتی ہی لیکن اُس خفت کا گذری ہوئی رات مین ظاہر ہونا تو یہ بھی ہے
اکثر امر پر اسلیے کہ اکثر اوقات خفت اُس رات کو نہین ہوتی ہی جو رات بعضے ردی بحرانون
کے بعد پڑتی ہی تو مصنف کا قول اکثر امر پر دونون قسمون کے لیے قید ہی اور محمود بحران اور یہی
وہ تغیر ہی جو مرض مین صحت کی طرف یکبارگی اُس طریق پر کہ معلوم ہو چکا ہوتا ہی وہ ہی جو نضج کے
پورے ہونے کے بعد ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ اسوقت مین استفراغ کی اور طبیعت کی نکالنے مین مطاوعت
کرتا ہی لیکن نضج کے تمام ہونے کے پہلے تو استفراغ انکی مادہ مطاوعت نہین کرتا ہی بلکہ حرکت مین آتا ہی اور ہرگز
نہین نکلتا ہی یا استفراغ لطیف مادے مین واقع ہوجاتا ہی اور کثیف مادہ باقی رہجاتا ہی پس وہ طبیعت کی نافرمانی
کرتا ہی پھر اگر اسوقت مین بحران واقع ہوتا ہی تو مادے کے نکالنے کے لیے طبیعت کیطرف سے فقط
تحریک اسوقت سے پہلے ٹھہریگی کہ جسمین مادے کا دفع کرنا چاہیے تھا بس یہ بحران جید نہین ہوتا ہی
اور کسی محمود دن مین بحران کے دنون مین سے ہو اور یہ محمود دن وہ دن ہین کہ جنمین طبیعت کو مرض
کے برانگیختہ کرنے کی اور اُنہین مادے کو تحریک کرنے کی عادت ہی اور تجربہ سے معلوم ہو گیا ہی کہ یہ دن
طبیعت کے برانگیختہ ہونے کے ہین اور ان دنون مین کا واقع بحران نہایت قوی اور جید ہوتا ہی اور
یہی ساتوین اور گیارھوین اور چودھوین اور پندرھوین اور سترھوین اور بیسوین دن ہین اور
اگر ان دنونکے سوا مین بحران واقع ہوتا ہی تو وہ فقط ایسے امر کے سبب سے ہوتا ہی جو طبیعت کو
اپنی عادت سے باہر ہوجانیکا محتاج کردیتا ہی اور اسمین کوئی شک نہین کہ یہ بحران مذموم ہوتا ہی
اور اگر جید ہوتا ہی تو شخص یعنے مرض کے پھر آنے سے ڈراتا ہی اور حال یہ ہی کہ خوف دلواتا ہی اپنے سے
اُسی دن یعنے ڈرانے کے دن مثل چوتھے دن کے ساتوین دن سے اور مثل نوین دن کے گیارھوین
دن سے اور مثل چودھوین دنکے سترھوین دن سے یا بیسوین دن سے اور مثل سترھوین دن کے بیسوین
دنسے اور مثل بیسوین دنکے چالیسوین دنسے اسلیے کہ محمود بحرانکے دنون مین سے وہ ایک دن کے لیے ایک
مخصوص دن ہوتا ہی کہ جس سے خوف دلواتا ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ محمود بحران پورے نضج ہونے کے بعد ہی ہوتا
ہی اور نضج کا یکبارگی حاصل ہوجانا ممکن نہین ہوتا ہی اسلیے کہ مواد کا بحران کے دن تک کچا رہجانا فقط
مادے کی غلبہ کی شدت سے اور قوت کی نافرمانی کرنے سے ہوتا ہی اور یہ بات محال ہی کہ شروع مرض
مین کہ وہ ضعیف ہوتا ہی قوت نضج کے دینے سے قصور کرے پھر جب مرض قوی ہوجاتا ہی اور
شدت پکڑ لیتا ہی اور قوت اُسپر پورے غلبہ سے غالب آجاتی ہی تو ضرور رہی کہ کچھ نضج اُسدن مین حاصل
ہو کہ جس سے یہ بحران خوف دلواتا ہی اور جب اس مین کچھ نضج ہوجاتی ہی تو اُس مین اُسدن کو

بحران کے واقع ہونے سے ڈرانے والی علامتین ظاہر ہوتی ہین اور جسکا کہ اسطرحکا حال نہین ہوتا ہی تو وہ ضرور مادے کی ردارت سے طبیعت کے نحیف پڑجانے سے ہوتا ہی یہانتک کہ طبیعت کو نضج کے وقت تک مہلت نہین دیتا ہی اور ہو بحران استفراغ سے مادے کے استفراغ سے اسلیے کہ استفراغ بدن کو مادے سے چھڑا دیتا ہی اور پاک کردیتا ہی نہ انتقال سے مثل عنب کے پرقان کیطرف منتقل ہوجانیکے اور نہ پھوڑے سے ہو اسلیے کہ طبیعت اسمین دوسرے بحران کی احتیاج رکھتی ہی اور پھوڑا اُس چیز مین سے ہی کہ جو دوسرے بحران کا محتاج نہین ہوتا کیونکہ اُسکو منتقل ہوجانا شامل رہتا ہی اور مادے کا استفراغ یعنے مرض کے پیدا کرنے والے مادے کا اسواسطے کہ اُسی کے استفراغ سے صحت حاصل ہوتی ہی مناسب جہت سے ہو مادے کے استفراغ کے لیے جیسے غلیظ مادون کا استفراغ دستون سے اور رقیق مادون کا استفراغ پسینے سے ہی اسلیے کہ اسطور پر مادے کا نکالنا زیادہ آسان اور طبیعت پر سبک ہوتا ہی کیونکہ غلیظ مواد کا استفراغ اگر پسینے سے کیا جائیگا تو پورا پورا کا نکلنا ممکن نہوگا اور جو کچھ کہ اُسمین سے نکلتا ہی اُسکا نکلنا دشواری کے ساتھ ہوتا ہی اور برداشت رکھتا ہو بیمار اُس استفراغ کی آسانی کے ساتھ اور سبکی کے ساتھ اسلیے کہ جب حال اسطرحکا ہوگا تو دلالت کریگا کہ استفراغ فاسد اور موذی مواد کا ہی نہ اچھے مواد کا نہین تو ضرر اور ضعف کا موجب ہوجاتا اور علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ طبیعت اپنے قوی ہونے کے سبب سے ان مواد کے دفع کرنے مین مندفع ہونے مین مادے کے تابع ہونیکے لیے کلفت اور مشقت کی محتاج نہین ہوتی ہی یا برداشت رکھتا ہو بیمار آسانی کے ساتھ بحران اور اُسکے لازم اعراض کی اسلیے کہ یہ بات طبیعت کے قوی ہونے پر ان عارض جاون سے اثر نہ قبول کرنے پر دلالت کرتی ہی نہین تو اس سے طبیعت کو تھکن اور مضرت عارض ہوجاتی اور اسکے بعد راحت ہو اسلیے کہ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ استفراغ موذی مواد کا کفایت بھر ہوا ہی اور اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ طبیعت اپنے منافی پر غالب آگئی ہی اور اُسے پورا پورا دفع کرچکی ہی اور جبکہ بیمار ہوتا ہی وہ شخص کہ جسکے حالات محمود ہوتے ہین اور نضج کی علامتین ظاہر ہوتی ہین قارورہ وغیرہ مین اُسکے مرض کی شروع سے تو امن ہوجاتی ہی اسلیے کہ یہ بات طبیعت کی قوت کے کمال پر اور مادے کے طبیعت کے لیے تابع ہونے پر دلالت کرتی ہی اور جبکہ اُسکے ساتھ یعنے اُس مرض کے ساتھ خوفناک علامتین ظاہر ہوتی ہین یعنے مرض کے زیادہ ہونے پر دلالت کرنے والی مثل اشتعال اور سوزش اور نیند وغیرہ کے تو غم ہونے کے تو خوشی یعنے صحت اسکے ساتھ پوری ہوتی ہی اسلیے کہ بحران اسوقتمین زیادہ قریب ہوتا ہی اور جلد ہوتا ہی کیونکہ یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت باوجود اپنے کمال

قوی ہونے کے سارے کامون سے اعراض کیے ہوئے ہی اور بالکل مرض کی طرف مشغول ہی باوجود
اسکے کہ مادہ نضج کو قبول کرنے والا ہی اور آسانی سے دفع ہو جانے کو قبول کرنے والا ہی کیونکہ اصل مین
مادہ صالح ہی اور اسوقت مین مادے پر طبیعت کا غالب آنا اور تھوڑی مدت مین اُسکا دفع کر دینا
ضروری ہی اسواسطے کہ بالکل طبیعت کی قوتین مرض کیطرف متوجہ ہین اور متفرق کامون مین طبیعت
کی قوتون کی تقسیم نہین ہوئی ہی لیکن ہلاکت پر دلالت کرنے والی علامتین تو باوجود خوفناک ہونیکے
بھی انمین سے نہین ہین کہ جنکی خوشی نکیجائے اور ردی بحران وہ ہی جو اپنی علامتون مین محمود بحران کے
مخالف ہوتا ہی مثل اسلیے کہ ہو بحران نضج کے پہلے اور منتہا کے پہلے اسلیے کہ بلغمی بیماریونکا بحران اس
سبب سے منتہا تک کی دیر کرتا ہی کہ طبیعت ان بیماریون مین مادے کے نضج دینے کی اور جید کو ردی سے جدا کرنے
کی قوت رکھتی ہی اور طبیعت کو نضج کے تمام ہونے تک اور دفع کرنیکے قوی ہونے تک مرض کے ساتھ
تاب لانا ممکن ہوتا ہی اور لیکن جو بحران کہ شروع مرض مین واقع ہوتا ہی وہ تو ردی ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بحران فقط اسی سبب سے
واقع ہو جاتا ہی کہ ردی مادہ طبیعت کو حقیر کر دیتا ہی اور اسکے مقرر وقت سے پہلے حرکت کی احتیاج
دلواتا ہی اور جو بحران کہ زیادتی کے زمانے مین یا منتہا کی شروع مین واقع ہوتا ہی وہ یا تو ردی ہوتا ہی
یا ناقص ہوتا ہی اور بقراط اسے سابق سبل سے نامزد کرتے ہین اور دلالت کرتا ہی طبیعت کے غصے
مین آنے پر اور محاربہ کیطرف محتاج کرنے پر اور طبیعت کے کم تاب رکھنے پر اور کم برداشت رکھنے پر
مرض کی نضج کے بعد تک اور منتہا تک یا تو مرض کے قوی ہونے اور اسکے غلبہ کی شدت اور مادے
کی خبیث ہونے یا اُسکی حرکت کی شدت کے سبب سے ہی یا کسی خارجی سبب سے کہ وہ مرض کی
تحریک کرتا ہی کہ وہ خارجی سبب کھانے یا پینے کی چیزون مین سے یا ریاضت مین سے ہی یا نفسانی
عارض امر کے سبب سے ہی بس اسوقت مین طبیعت استعداد اور قوت کے پیدا کرنے کے پہلے محاربہ
کرنے پر مجبور ہو جاتی ہی بس قریب ہی کہ مادے کی نافرمانی کرنے سے اور اُسکے دفع کرنے مین عاجز آجانے
سے طبیعت مغلوب ہو جائے جسطرح جیسے کہ قریب ہی کہ حفاظت کرنے والا بادشاہ استعداد پیدا
کرنے سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے تو مغلوب ہو جائے بحران کے نیک محمود اور ردی علامتین ہوتی
ہین کہ دلالت کرنے پر مرض مین اس چیز کے ساتھ جو عنقریب اُس مرض کے حال سے ہوتی ہی
اور محمود علامتون کے جاننے کا فائدہ مرض کے حال سے خوف دلواتا ہی پھر اسکا علاج کرنا ہے
اور مار ڈالنے والی ردی علامتون کا فائدہ مرض کے حال سے خوف دلوانا اور جہانتک ممکن ہو
اُسکی تدبیر کرنا ہی محمود علامتین اور یہی مرض کی برداشت کا آسان ہونا اسلیے کہ آسانی ولگی

قوت پر اور اصلی حرارت کے بہت ہونے پر اور حس کرنے اور حرکت دینے کے فعلون مین دماغ کے
قوی ہونے پر دلالت کرتی ہی اور قوت کا ثابت رہنا کیونکہ اسے اصلی حرارت کے قوی ہونے کی دلالت
ہوتی ہی اور ظاہر جلد کے طبیعی حال کا ثابت رہنا جو کہ صحت کے حال مین ہوا کرتا ہی کیونکہ اسے ان رطوبتونکے
تحلیل ہونے سے سلامتی پر دلالت ہوتی ہی کہ جنسے حیات کی رونق ہوا کرتی ہی اور ثابت رہنا بھوک کا
کیونکہ اسے کلیجے اور طبیعت والی قوتون کے قوی ہونے پر اور غذا کے آلات کی سلامتی پر دلالت ہوتی
ہی اور سونے کے بعد خفت کا ہونا اسلیے کہ اسے طبیعت کے غلبے پر اور اصلی حرارت کی کثرت پر اور مادے کے
کم ردی ہونے پر دلالت ہوتی ہی یہانتک کہ طبیعت تھوڑی سی مدت مین اُسکے کسیقدر اصلاح دینے
پر قدرت پاجاتی ہی اور ظاہر یہی بات ہی کہ جب اسطرح کا حال ہوتا ہی تو طبیعت اُسکی پوری اصلاح پر
اور اتنے عرصے مین اُسکے دفع کرنے پر کہ جتنے مین طبیعت کی شان سے دفع کردینا ہی قدرت رکھتی ہی اور
سونا اور لیٹنا طبیعت والی ہیئت پر کیونکہ اسے دماغ کے معتدل ہونے پر اور طبیعت والے طریق پر
اختیار اور ارادے کے جلد قے رہنے کے وقت فعلون کے جاری ہونے پر دلالت ہوتی ہی اور سارے بدن مین
برابر کی حرارت کا ہونا کیونکہ اسے اندر وار کے اعضا کے ورم سے سلامت ہونے پر دلالت ہوتی ہی
اسلیے کہ اگر اعضا مین حرارت مختلف طور پر ہوگی اسطرحسے کہ دونون ہتیلیان اور دونون قدم
ٹھنڈے ہونگے تو یہ اختلاف اس بات پر دلالت کریگا کہ ورم شریف عضو مین ہی اس حال سے کہ
ورم کیطرف حرارت مقابلہ کے لیے اور اسکے مادے کے پکانے کیواسطے متوجہ ہوگئی ہی اور نبض کا قوی ہونا اور
عظیم ہونا و منتظم ہونا اسلیے کہ منتظم ہونے کو دل کے قوی ہونے پر اور اُسکے سلامتی پر دلالت ہوتی ہی
اور عقل کا درست ہونا کیونکہ اسے دماغ کے قوی ہونے پر اور اسکے فعلونکی سلامتی پر دلالت ہوتی ہی
اور حاصل یہ ہی کہ جید علامتین وہی ہین کہ مریض اپنے حالات مین تندرستی کے مشابہ ہو اور جسقدر کہ مشابہت
بہت ہوگی بس اُسیقدر علامت جید ہوگی واسلیے کہ یہ مشابہت جبھی ہوتی ہی کہ جب مریض کی صحت مین کوئی
تغیر نہین آتا ہی اور اسطرحکا حال جبھی ہوتا ہی جب مرض ضعیف ہوتا ہی اور علاج کرنے سے اور استفراغ
کرنے سے فائدہ دیتا ہی کیونکہ اسے طبیعت کی قوت پر اور مقابلہ کے وقت مرض پر طبیعت کے غلبہ کرنے پر
دلالت ہوتی ہی اور جید علامتین باوجود قوت کے جلد صحت پانے پر اور باوجود ضعف کے دیر مین
صحت پانے پر دلالت کرتی ہین اسلیے کہ قوت تو وہی ہی کہ جسکے سبب سے طبیعت مرض کا مقابلہ کرتی ہی
اور اُسکو دفع کرتی ہی پھر اگر باوجود جید علامتون کے قوت قوی ہوتی ہی تو مرض جلدی سے جاتا رہتا ہی
اور اگر ان علامتون کے ساتھ ضعیف ہوتی ہی تو بھی مرض جاتا رہتا ہی مگر عرصہ دراز مین لیکن ردی

علامتین ہماری کہی ہوئی علامتون کے خلاف ہوتی ہین تو موت پر دلالت کرتی ہین پھر اگر ردی علامتون کے
ساتھ قوت قوی ہوا کرتی ہی تو مرض طول کرتا ہی قوت کے تحلیل ہونے تک اور ضعیف پڑنے تک
پھر مار ڈالتا ہی اور حال یہ ہی کہ اگلے لوگون نے مریض کی قوت کو بوجھ اُٹھانے والے مزدور سے تشبیہ
دی ہی اور مرض کی قوت کو اُس بوجھ سے تشبیہ دی ہی کہ جسے وہ اُٹھاتا ہی اور مرض کی مدت کو اُس
مسافت سے تشبیہ دی ہی کہ جسے وہ مزدور طی کرتا ہی پھر جبکہ مزدور کی قوت بہت ہونے مین اسطرحکی
ہوتی ہی کہ مسافت کے طول مین بوجھ کا استقلال رکھتی ہی تو مزدور مقصد کو پہونچ جاتا ہی اور اگر قوت
ضعیف ہوتی ہی یا بوجھ قوت سے زیادہ بوجھل ہوتا ہی اگرچہ قوت قوی ہو یا مسافت اُس سے زیادہ ہوتی ہی
کہ جسکے قطع کرنے کی طاقت رکھتا ہی تو امر اس کی ضد ہوتا ہی اور اکثر اوقات علامتین مہلکہ عارض ہوتی
ہین پھر صالح بحران اور مادے کا مندفع ہونا ہوتا ہی بس تندرست ہو جاتا ہی بیمار اور اسکا سبب یہ ہے کہ
جو بیان ہو چکا ہی کہ طبیعت بالکل اپنے سارے کامون کے کرنے کو چھوڑ کر مرض مین مشغول ہو جاتی ہی
پھر قوت پر اعتماد کرنا واجب ہوتا ہی اور اکثر اوقات مہلکہ علامتون کے ساتھ قوت مین ضعف ہوا کرتا ہی
بس دفع سے طبیعت کو یاس ہو جاتی ہی پھر قوتین شکست پا کر اپنے مبدء مین مجتمع ہوتی ہین بس انمین
اجتماع سے ایک طرحکی قوت آجاتی ہی پھر مرض پر غالب آجاتی ہین اور اسے دور کر دیتی ہین اور کبھی
موت کے قریب خفت ہو جاتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ طبیعت زندہ رہنے سے مایوس ہو جانے کے
سبب سے مرض کے محاربے اور لڑائی کو چھوڑ بیٹھتی ہی پھر مریض راحت پاتا ہی اور باقی زندگی بھر
اعراض کو سکون رہتا ہی یا سبب یہ ہی کہ طبیعت بالکل ضعیف پڑ جاتی ہی اور گر پڑتی ہی پھر طبیعت
سے مجاہدہ بن نہین پڑتا ہی پھر اسکے بعد موت آجاتی ہی اور اکثر اسوقتمین نبض ساقط ہوا
کرتی ہی باوجود اعراض کے خفیف ہونے کے قوت کے ساقط ہو جانیکے سبب سے اور اکثر
اوقات نبض کے لیے تھوڑا سا ظہور نملی کیطرح کا ہوتا ہی اگر قوت مین کاکچھ بقیہ باقی رہجاتا ہی
بحران کے دنون وقفیت کی علت کے لیے عمدہ استقرا اور تجربہ ہی اور اسکی کم اور اسکی علت
ذہن مین اور خارج مین اکثر فلاسفہ کے نزدیک یہ ہی کہ چاند کے لیے ایسے تغیر عارض ہوا کرتے
ہین نور کی زیادتی اور کمی کے مطابق کہ جنکے ساتھ رطوبتین متغیر ہوا کرتی ہین جو کہ اس عالم مین
ہوتی ہین اسلیے کہ یہ یعنے رطوبتین دورے کے تمام ہونے مین گھٹتی ہین اور پورا دورہ فلک
بروج کے جزون مین سے کسی جز کے مقابلے مین جسمین سورج ہی چاند کے حرکت کرنے کو اور اس جز تک
کہ جسمین یہ سورج ہی پھر آنے کو کہتے ہین اور یہ یعنے دورے کا تمام ہونا اجتماع کے یعنے برج کے درجے

ایک دقیقے مین سورج کے ساتھ چاند کے مجتمع ہونے کے وقت اور نور کے جاتے رہنے کے وقت
ہوتا ہی کیونکہ چاند کو سورج سے جتنا بعد ہو جاتا ہی اُتنا چاند کا نور بڑھتا جاتا ہی اور جسقدر بعد گھٹتا ہی
اُسقدر نور گھٹتا ہی اور نہایت درجہ زیادہ ہوتی ہین رطوبتین اسکے نصف مین یعنے دورے
کے نصف مین اور یہ بات سامنے پڑنیکے وقت ہوتی ہی اور یہ برج سے ساتوین برج مین کہ جسمین سورج
ہوتا ہی درجے اور دقیقے مین سورج کے برابر چاند کا پڑتا ہی اور نور کے کامل ہونے کے وقت ہوتی
ہی پھر انکے لیے یعنے رطوبتون کے لیے نصف دورے ہین اور یہ وہ وقت ہی جسمین چاند کے اور اجتماع
کے نقطہ کے درمیان مین چوتھائی ہوتا ہی اور یہی تربیع ہی لیکن سامنے کے پہلے کی تو پہلی تربیع ہی
اور بعد کی دوسری تربیع ہی ضرور تغیر ہوتا ہی یا تو زیادتی کا اور یہی پہلی تربیع ہی یا کمی کا اور یہی دوسری
تربیع ہی اور اسیطرح سے رطوبتون کے لیے نصف تربیع مین تغیر ہوتا ہی یا تو زیادتی کا یا کمی کا اور
اسپر کئی امر دلیل ہین انھین مین سے یہ ہی کہ دریا اور چشمی شروع کے آدھے مہینے مین ہر روز کھلی کھلی زیادتی
کرتے ہین پھر اجتماع تک گھٹتے جاتے ہین اور یہ بات اسی شخص پر ظاہر ہوتی ہی جو انمین اُترا کرتا ہی
اور انکے حالون کی جویائی کرتا رہتا ہی اور انھین مین سے یہ ہی کہ جانورون کے دماغ چاند کے نور کے
زیادہ ہونے کے وقت زیادہ ہو جاتے ہین اور کم ہونے کے وقت کم ہو جاتے ہین اور
انھین مین سے یہ ہی کہ چاند کے نور کی کمی زیادتی کے مطابق چھاتی مین دودھ کی کمی زیادتی ہوتی ہی
اور انھین مین سے یہ ہی کہ درختون کے پھل نور کے زیادہ ہونے کے وقت بڑھتے ہین اور
پکنے مین زیادتی کرتے ہین اسی لیے انکے پاس رہنے والے لوگون کو ایک طرح کی آواز سنائی دیتی ہی
لکڑی اور کدو کے مثل سے انکے بڑھنے سے کھنچاؤ کرنے کے وقت اور افراط سے دانے کے بڑھنے کے سبب سے
انار کے پھٹ جانے کے وقت اور فقط چاند ہی سے اسکی تخصیص کا سبب یہ ہی کہ چاند سارے سیارون کی
نسبت مین اس عالم سے زیادہ قرب رکھتا ہی اور سبب یہ ہی کہ اسکی حرکت زیادہ تیز ہوتی ہی پس اسکا نور باقی ستارونکے
نور سے آمیزش پاتا ہی اور اس سے نئے نئے امر پیدا ہوتے رہتے ہین اور سبب یہ ہی کہ چاند مین اسکی حرکت
کے زیادہ تیز ہونے کے سبب سے تغیر بہت ہوا کرتے ہین اور سبب یہ ہی کہ چاند کے نور کے کامل ہونے اور
جاتے رہنے کے مطابق چاند مین تغیر شدت سے رہتا ہی پھر اس عالم کی رطوبتون کے تغیرون کو چاند کیطرف
نسبت دینا اور کیطرف کے نسبت دینے سے اولیٰ ہی پھر اگر کہا جائے کہ چاند کے تغیر وضع کے بدلتے رہنے
کے مطابق سورج سے قریب اور بعید ہونے سے ہوا کرتے ہین اور جسطرح یہ کہ وضع چاند کو سورج
کی نسبت سے حاصل ہوتی ہی اسیطرح سے یہ وضع سورج کو بھی چاند کی نسبت سے حاصل ہوتی ہی پھر کیون نہین

ممکن ہی کہ یہ تغیر جو رطوبتون مین ہوا کرتے ہین سورج کے تغیرون کے سبب سے ہون اور چاند کی نسبت سے
سورج کی وضعون کے بدلتے رہنے کے سبب سے ہون تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ رطوبتون کے
تغیرون مین سے وہ تغیر ہین جو قریب زمانون مین عارض ہوا کرتے ہین جیسا کہ مدا و زجر یعنے جوار
بھاٹے مین ہوا کرتے ہین اور انھین تغیرون مین سے وہ تغیر ہین جو بعید زمانون مین ہوا کرتے ہین جیسے
گرمیون مین درختون کے پھلون کا پکنا اور بہار مین نکلنا اور خزان کی فصل مین جھڑ پڑنا ہی پھر انمین سے
جو تغیر قریب کے زمانون مین ہوا کرتے ہین وہ چاند سے نسبت دیے جاتے ہین کیونکہ چاند حرکت مین
اور تغیر مین اور منتقل ہونے مین زیادہ تیز ہی اور چاند کے تغیر ان رطوبتونکے تغیرونکے مناسب ہوتے ہین
اور جو ان تغیرون مین سے بعید وقتون مین عارض ہوا کرتے ہین وہ سورج کیطرف منسوب ہوتے ہین کیونکہ
سورج حرکت مین زیادہ بطی ہوتا ہی پھر مرض کے مادے مین جو سب رطوبتون مین سے ہی جو
تغیر ان دنون مین ہوتا ہی کہ جو چار ہین کہ وہی اجتماع اور استقبال اور دونون تربیعین ہین بحران ہی
اس سبب سے کہ ان دنون مین اس مادے مین کلی تغیر واقع ہوتا ہی لیکن وہ تغیر جو کہ دونون تربیعون
کے نصفون مین واقع ہوا کرتے ہین انھین تو اطبا نے بحران مین شمار نہین کیا ہی کیونکہ یہ پہلے تغیرون سے
ضعیف ہوتے ہین بلکہ انھین انداز مین شمار کرتے ہین اور ان دنون کا شمار انذار کے دنون مین کرتے
ہین لیکن جو بحران کہ ان دنون مین پڑتا ہی وہ یا تو ان سببون سے ہی کہ وہ طبیعت کو ان دنون کے پہلے
محاربہ کی احتیاج دلوا دیتے ہین یا ایسے سببون سے ہوتا ہی جو طبیعت کو محاربہ سے روک رکھتے ہین یہانتک
کہ ان دنون سے طبیعت کو پیچھے کر دیتے ہین اور اسپر یون اعتراض کیا گیا ہی کہ بحران کے دنون مین
حساب کی ابتدا مرض کی شروع ہوتی ہی اور اتصال کے دنون مین حساب کی ابتدا مہینے کی شروع
سے ہی اور یہ لازم نہین کہ مہینے کی شروع ہی مرض کی شروع ہو اور یون اعتراض کیا گیا ہی کہ اسپر لازم
آتا ہی کہ مہینے کی چودھوین تاریخ چاند کے نور کی زیادتی کے وقت بیمار صحت پا جایا کرین کیونکہ اسوقت
مین قوت قوی ہوگی اور یہ لازم آتا ہی بیمار نور کے گھٹنے کے وقت مر جایا کرین اور حال اسطرح کا نہی
ایسا نہین ہوتا ہی اور یون اعتراض کیا گیا ہی کہ اس سے لازم آتا ہی کہ مہینے کی چودھوین تاریخ مرض کی
موجب رطوبتون مین زیادتی ہو جاے اور یہ بات ہلاکت کی موجب ہی یا بدتر حالت پر منتقل ہونیکی موجب
ہی اور پہلے اور دوسرے اعتراض کا جواب یون دیا گیا ہی کہ بحران رطوبتون کے اختلاف کے حال کا مناط نہی
سورج سے چاند کی وضع کے حال کے اختلاف کو قرار دیتے ہین اور نہ چاند کے نور کی زیادتی اور
کمی کے حال کے اختلاف کو یہانتک کہ اعتراض لازم آئے بلکہ اس نقطے سے کہ جسمین مرض پیدا ہوا ہی کہ وہ آسمان کا

کوئی سا نقطہ چاند کی وضع کے اختلاف کا ہی اسے مناط قرار دیتے ہین کیونکہ چاند کے لیے اس نقطے مین رطوبتون مین کوئی تاثیر ہوتی ہی یہانتک کہ جب چاند اس نقطہ کے مقابلہ مین آتا ہی اور یہ اس نقطہ سے نصف دور یعنے پھیر دور ہوجاتا ہی تو یہ حالت کہ جسطرح پر تھی اسکے ضد پر ہوجاتی ہی اور اسیطرح جیسے جب چاند اس نقطہ کی تربیع یا نصف تربیع پر جاتا ہی تو اسکے مطابق چال مین تغیر ہوا کرتا ہی اور حاصل یہ ہی کہ مرض کی ابتدا اور کا حساب اس نقطہ سے جس نقطہ مین چاند مرض کے پیدا ہونیکے وقت ہوا کرتا ہی اور چودھوان دن اسکے مقابلہ مین پڑا کرتا ہی اور اسیطرح پر ساری اُسکی شکلین نصف مقابلہ مین کی اور مقابلہ کے ربع مین کی اور اجتماع کی ہین اور اسوقت مین ان سارے مرضون کو جو شروع مہینے مین اور اس کے درمیان مین اور اخیر وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین امر شامل رہیگا سوا اسکے کہ یہ شکلین ہلال سے اسکے مقابلہ تک زیادہ قوی ہوتی ہین اور مقابلہ سے محاق تک اس سے کم اور اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ بحران کے دنون مین کے بیان کیے ہوئے بہت سے مقدمے لغو ہوجائین اور معترض کا یہ کہنا کہ قوت نور کی زیادتی سے بڑھتی ہی اور اسکے گھٹنے سے گھٹتی ہی پس اس سے بحرانیہ حرکت کی قوت مراد ہی کیونکہ بحرانیہ حرکت کی قوت نور کی زیادتی کے وقت کی نور کے نقصانکے وقت کی بحرانیہ حرکت کی قوت سے بڑھکر قوی ہوتی ہی اور اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ یہ حرکت اسوقت کے سوا اور کسی وقت مین واقع ہی نہو اور سلامتی ہی کیطرف ہو اور تیسرے اعتراض کا یون جواب دیا گیا ہی کہ چاند کا نور بدن کے سارے مرض پیدا کرنے والی رطوبتون مین اور اصلی رطوبتون مین زیادتی کر دیتا ہی سوا اسکے ان دونون مین سے جو رطوبت جس مین زیادہ ہوتی ہی اسکی زیادتی بھی اسوقت مین زیادہ ہوتی ہی پھر اگر اصلی رطوبت بہت ہوتی ہی تو حال صحت پر میلان کرتا ہی اور اگر مرض پیدا کرنیوالی رطوبت زیادہ ہوتی ہی تو امر ہلاکت پر منجر ہوتا ہی یا اسطرح پر جواب دیا گیا ہی کہ چاند کا نور ساری رطوبتون کو زیادہ کرتا ہی اور ایک رطوبت کی زیادتی کو دوسری رطوبت کی زیادتی پر ترجیح دینے والے خارجی امر ہوا کرتے ہین مثل بیمار ڈالنے والی رطوبت کے استفراغ سے گھٹ جانیکے اور اجتماع سے یعنے چاند کے سورج کے ساتھ مجتمع ہونے سے اجتماع تک یعنے دوسری مرتبہ چاند کے سورج کے ساتھ مجتمع ہونے تک انتیس دن اور دنکا پانچوان اور چھٹا حصہ ہی مراد دن سے رات دن یعنے چوبیس گھنٹے ہین اور یہ یعنے پانچوین چھٹے حصون کا مجموع دن کی تہائی کے قریب ہی کیونکہ دن کی تہائی آٹھ گھنٹے ہوتے ہین اور دنکے پانچوین اور چھٹے حصون کا مجموعہ قریب نو گھنٹونکے ہوتا ہی اور اسمین بحث ہی اسلیے کہ علمائے ہیئت کی تصحیح کے موافق دونون اجتماعون کے درمیان ساڑھے انتیس دن اور کچھ کسر ہو کہ ان آدھے دن اور باقی کسر کا مجموعہ دن کے اکتیس دقیقے اور پچاس ثانیے ہوتے ہین

کہ اجتماع کا زمانہ اس سے کم ہوتا ہی اور جو اس سے قریب ہی اجتماع کے پہلے اور اجتماع کے بعد اسو لئے
کہ اس مدت مین چاند کے لیے کوئی تاثیر نہین ہوتی ہی کیونکہ چاند کا نور شعاع کے نیچے واقع ہونے کے سبب سے
پوشیدہ ہوتا ہی اور مصنّف کہتے ہین کہ مقابلہ اور تربیع اور اسکے مثل کا زمانہ فقط چاند کی حرکت کے زمانے
کے نصف کرنے سے پورا دورہ معلوم کیا جاتا ہی اور یہ زمانہ تقریبا ستائیس دن اور دن کی ایک تہائی
کا ہوتا ہی اور یہان پر تامہ دورے سے مراد وہ زمانہ ہی جس مین چاند اجتماع کے نقطے سے حرکت کرتا ہوا پھر اسی نقطے
تک آتا ہی نہ دوسری بار کے سورج کے ساتھ کے اجتماع کا زمانہ پھر اسلیے چاند کی حرکت کے تامہ دورے
کی زائد مدت کا اس مدت مین سے ساقط کردینا ضروری ہی اور وہی دو دن اور پانچ گھنٹے مین لیکن قوم
نے اسی پر حصر نہین کیا ہی بلکہ اسمین سے تین دن نکال کر کہتے ہین کہ اسکا سبب یہ ہی کہ جو مدت کہ دورے کی
تمامی سے پہلے ہی بہت تھوڑی ہی اسکا حکم دورے کی تمامی کا حکم ہی کیونکہ اسوقتین چاند کے احوال متشابہ ہوتے
ہین کیونکہ نور مین ضعف پایا جاتا ہی بس گم ہونے کیطرح کا ہوجاتا ہی اور تین کے بعضے نسخون مین یون آیا ہی
کہ سورج کی حرکت کا زمانہ اجتماع سے اجتماع تک اس سے کم ہوتا ہی یعنے یہ کمی رکھی جائیگی پہلے اجتماع سے دوسرے
اجتماع تک سورج کی حرکت کے زمانہ کے فرق کی مقدار سے اس تامہ دورہ پر جو چاند کے لیے ہی اور یہی حقیقت
مین پہلے اجتماع کے نقطے سے چاند کا حرکت کرنا اور پھر اسی نقطے پر دوسرے اجتماع تک پھر آتا ہی نہ سورج کی
حرکت ہی کیونکہ سورج کی حرکت کا زمانہ اس مدت مین چاند کے پورے دورے سے بہت ہوتا ہی اور اسکا
بیان یہ ہی کہ مثلاً اجتماع جبکہ برج حمل کی سرے مین ہی اور وہانسے چاند سورج مین کا ہر ایک اپنی خاص حرکت
سے حرکت کرتا ہی تو چاند کے دوسری مرتبہ برج حمل کے سرے پر پہونچنے کے وقت سورجکا وہین پر ہونا
ممکن نہین کیونکہ سورج بھی اس مدت مین اپنی خاص حرکت سے حرکت کرچکا ہی پھر اسے اپنی حرکت سے
آسمان مین سے دورے سے کم کی کسی قوس کا قطع کرنا اپنی حرکت کے بطی ہونے کے سبب سے ضروری
ہی اور دوسری بار چاند کا اجتماع جبھی ممکن ہوگا کہ جب اسی قوس بھر اور دوسری قوس کی زیادتی کے
ساتھ جسمین سورج نے چاند کی اسی پہلی قوس کی حرکت کے مدت کے زمانہ مین حرکت کی ہی بس اسی سبب
سے اجتماع کی مدت کے ساڑھے اُنتیس دن اور کچھ کسر ہی جیسا کہ بیان ہوچکا ہی کہ یہی چاند کی حرکت
کا تامہ دورہ اور سورج کے ساتھ دوسرے بار کے اجتماع کا زمانہ ہی اور یہ یعنی کمی کا زمانہ تقریبا ڈھائی
دن اور دن کی ایک تہائی ہی دورے کی مدت ساڑھے چھبیس دن باقی رہی کیونکہ اسی مدت مین چاند
اس نقطے تک پھر کر آتا ہی کہ آسمان کے جس نقطے پر سے حرکت کی تھی بس بحران ستائیسوین دن واقع
ہوتا ہی مرض کی ابتدا سے اور یہ وقت ہی کہ جسمین فعل کا ضرر ظاہر ہوتا ہی نہ وہ وقت ہی کہ جسمین بیمار

اپنے کو بستر بیماری پر ڈال دیتا ہی اسلیے کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین جو اپنے کو بستر بیماری پر کچھ دنون
کے بعد ہی گراتے ہین اور اسلیے آدھے سوا تیرہ دن ہوتے ہین بس بحران چودھوین دن ہوتا ہی اور اس کے
آدھے کے آدھے ہین اور یہی تربیع ہی کہ ساڑھے چھ دن اور دن کا آٹھوان حصہ ہی بس بحران ساتوین دن پڑتا
ہی ابتدا سے اور یہی پہلی تربیع ہی یا مقابلہ سے ساتوین دن اور یہی دوسری تربیع ہی اور یہی اُنتیس دن اور دن
کی تین چوتھائیان اور آٹھوان حصہ ہی تو بحران بیسوین دن پڑتا ہی بس یہی دن بحران کے دن
ہین اسلیے کہ انھین دنون مین کلی تغیر واقع ہوا کرتا ہی اور ہر بحران کے لیے انذار یعنے خوف
دلوانے کا دن ضرور ہوتا ہی کہ اسمین ایک طرحکا تغیر ہوا کرتا ہی جسطرح سے کہ لڑائی کے دن کے لیے ایک
ایسا دن ضرور ہوتا ہی کہ جس مین لڑائی پر دلالت کرنے والے امر ہوا کرتے ہین اور اسکا سبب ہلکی بر انگیختگی
ہی کہ جو طبیعت اور مرض مین ہوتی ہی نہ پوری مدافعت بلکہ بیجا انکے سبب سے ہی اور اسی سبب سے اسدن مین
چند امر ظاہر ہوا کرتے ہین ایک اُن امرون مین سے مادے کے اس تغیر کی ابتدا ہی کہ جو اندفاع مین ضرور
ہوتا ہی اور وہی نضج ہی یا اسکے مقابل کی اور دوسرے انمین سے طبیعت کے غلبے کے دلائل ہین مثل
نضج کے یا مرض کے غلبے کے دلائل ہین مثل نضج نہونے کے اور بھوک کے جاتے رہنے کے اور تیسرے
انمین سے ان حرکتون کے دلائل ہین جو طبیعت اور مرض مین جاری ہوتی ہین مثل ہلکے درد سر اور سانس
کی تنگی کے اور کرب کے اور بیماری کے بہت سے دن ہین اور کوئی دن دوسرے دنسے اونے نہین ہوتا ہی بس
اولی نصف ہی دن ہونا واجب ہی بحران کے نصف کا کیونکہ ظاہر تغیر نصفونمین ہی ہوتا ہی اور اس کا نصف
سواتین دن اور دن کا سولھوان حصہ ہی پھر انذار چوتھے دن ٹھہرتا ہی اس سبب سے کہ اس دن ایک
طرحکا تغیر واقع ہوتا ہی لیکن اسدن کے تغیر کے ضعیف ہونے کے سبب سے اسکا شمار بحران مین
نہین کیا گیا ہی بلکہ اسدن کو انذار کے دنون مین شمار کیا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ چاند کے لیے شکلین
ہوتی ہین واضح اور خفی اور واضح شکلین آٹھ ہوتی ہین چار قوی اور چار ضعیف لیکن قوی شکلین اور یہی
وہ شکلین ہین جن مین اکثر بحران واقع ہوا کرتا ہی بس انمین کی پہلی ہلال کے نکلنے کا وقت ہی
اور دوسری استقبال کا وقت ہی اور تیسری پہلی تربیع کا وقت ہی اور یہی ساتوان دن شروع مہینے مین کا
ہی اور چوتھی دوسری تربیع کا وقت ہی اور یہی اکیسوان دن ہی اور یہ ارجیجانس اور ارکاغانیس کی رائے
پر ہی لیکن بقراط اور جالینوس کی راے پر تو بیسوان دن ہی مذکور ضابطے پر بنا کرنے کی روسے اور
پہلے تربیع کمال کی طرف جانے کے سبب سے دوسرے سے بڑھکر قوی ہوتی ہی لیکن ضعیف اور یہی
وہ شکلین ہین جنمین اکثر انذار پڑا کرتا ہی بس انمین کے پہلی وہ ہی جو سورج اور پہلے تربیع کے درمیان

مین

مین چاند کے پڑنے کے وقت کی ہوتی ہی اور یہی چوتھا دن ہی اور دوسری اسکے مقابل کی اور یہی سورج
اور دوسری تربیع کے درمیان مین چاند کے پڑنے کے وقت کی ہی اور یہی چوبیسوان دن ہی اور تیسری
پہلی تربیع اور مقابلہ کے درمیان مین چاند کے ہونے کے وقت کی ہوتی ہی اور یہی گیارھوان دن ہی
اور چوتھی مقابلہ اور دوسری تربیع کے درمیان مین چاند کے ہونے کے وقت کی ہی اور یہی اٹھارھوان
دن ہی لیکن خفی شکلین بھی آٹھ ہین اور یہ ایک دن پہلے اور مقارنت سے ایک دن بعد اور مقابلہ سے
ایک دن پہلے اور ایک دن بعد اور دونون تربیعون سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد ہوتی ہین
اور یہ سارے دن ضعیف ہوا کرتے ہین اور ان دنون مین بحران اور انذار کم ہوا کرتے ہین اور وسط
مین کے پڑے ہوئے دنون سے نامزد ہوتے ہین مگر یہ کہ مرض عجب کیطرح کا ہوا ان مرضون مین سے جو
منفرد ہونے پر باری سے ہوا کرتے ہین بس بحران اور انذار اکثر اس مین نہین پڑتا ہی مگر باری کے دن
یعنے منفرد ہونے مین پھر تیسرے مین یا پانچوین مین انذار ہوتا ہی نہ چوتھے مین طبیعت کے جلدی کرنے کے
مطابق پہلے ہین مادے سے مغلوب ہو جانے کے سبب سے اور نضج کے پہلے اسی وجہ سے طبیعت کے
دفع کرنے پر ناچار ہو جانے سے یا اسکے دیر کرنے کے مطابق دوسرے مین پوری نضج کے انتظار مین اور دفع
کرنے پر قوت حاصل کرنے کے واسطے اور اسی سبب سے اسمین بحران گیارھوین یا چودھوین یا پندرھوین
دن پڑتا ہی پھر گیارہ دنون کو تین چوک اور بیس دنون کو تین ہفتے قرار دیا ہی البقراط کی پیروی مین
کیونکہ البقراط نے دوسرے ہفتے کے چوتھے دن کو کہ وہی گیارھوان دن ہی چوکڑی قرار دی ہی پھر تین
چوکڑیون کے گیارہ دن ٹھہرین گے اور تیسرے ہفتے کے اخیر دن کو بیسوان دن ٹھہرایا ہی اور اسمین
ان لوگون کا ضابطہ یہ ہی کہ حساب جب دنسے بڑھکر استغراق کرتا ہی تو کھو ڈالتے ہین اسد نسے اسدن کے
بعد کے حصون کو کیونکہ اکثر کے لیے کل کا حکم ہوا کرتا ہی پھر اس دنکے لیے جو اسکے بعد ہوتا ہی کوئی نصیب
نرہا بس اسدن کی شروع جو اسکے بعد ہوتا ہی اسدنکے اخیر ہو جاتی ہی اور نہین تو یعنے اگر استغراق کرنیوالا
نہو تو چوکڑیان یعنے پہلے چوکڑیان دوسری چوکڑیون کے متصل ٹھہراتے ہین اسطرح پر کہ ان لوگون نے
پہلی چوکڑی کی شروع مرض کی شروع اور اسکی اخیر چوتھا دن اور دوسری چوکڑی کی شروع چوتھا دن
اور اسکی اخیر ساتوان دن قرار دیا ہی بس چوتھے دنکو ان دونون چوکڑیون مین مشترک قرار دیا ہی اور
تیسری کو دوسری سے منفصل قرار دیا ہی اسطرح پر کہ اور اسکی شروع آٹھوین دن سے قرار دی ہی اور دو ہفتے کو یعنے
پہلے ہفتے اور دوسرے ہفتے کو منفصل اسطرح پر کہ ساتوین دن کو پہلا ہفتہ اور آٹھوین دن کو دوسرا ہفتہ قرار
دیا ہی اور تیسرے کو ہفتے کو اپنے اگلے سے متصل اور وہی دوسرا ہفتہ ہی اسطرح سے کہ چودھوین دن کو دی

دوسرے ہفتے کی اخیر ہی تیسرے ہفتے کی شروع قرار دی ہی بس اس دن کو انھین دونون مین مشترک ٹھہرایا
ہی بس اتصال اور انفصال مین چوگڑیون کا حکم ہفتون کے حکمون کے مخالف ہی اسلیے کہ چوگڑیون مین سے
دو چوگڑیان متصل شروع ہوتی ہین اور تیسری منفصل ہوتی ہی اور ہفتون مین کے دو ہفتے منفصل اور
تیسرا متصل شروع ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ پہلی چوگڑی سوا تین دن اور دن کے سولھوین حصے کی
ہی اور یہی یعنے دن کی چوتھیائی دن کے سولھوین حصے کے ساتھ آدھے دن سے کم ہوتی ہی بس اس لیے
دوسری چوگڑی کو ملا دیا ہی اور اسے اس دن مین اسکا شریک ٹھہرا دیا ہی بس دو چوگڑیان ساڑھے چھ دن اور دن کے
آٹھوین حصے کی ہوتی ہین بس آدھا آٹھوین حصے کے ساتھ آدھے دن سے بڑھکر ہوتا ہی پھر اسے پورا دن
ٹھہرا لیا ہی اور اسکی ابتدا آٹھوین دن سے ٹھہرائی ہی اور اسیطرح جسے ہفتون مین قرار دیا ہی کیونکہ
پہلا ہفتہ ساڑھے چھ دن اور دن کے آٹھوین حصے کا لیا ہی اور آدھے دن اور آٹھوین حصے کو پورا دن
قرار دے لیا ہی کیونکہ یہ آدھے دن سے بڑھکر ہی بس دوسرے ہفتے کی شروع آٹھوان دن ہی اور دونون ہفتون
کا مجموعہ سوا تیرہ دن کا ہوتا ہی اور سوا تئی آدھے سے کم ہوا کرتی ہی بس اسے تیسرے ہفتہ کو ملا دیا پھر اسکی شروع
چودھوین دن سے ہی اور یہی دوسرے ہفتے کی اخیر ہی اور اسکی اخیر یعنے تیسرے ہفتے کی اخیر بیسوان دن ہی
یہ اسپر ہی جسے مصنف نے بیان کیا ہی اور یہی شیخ بوعلی سینا کی بھی رائے پر ظاہر ہی لیکن قدمار کی
رائے پر تو ہفتہ انکے نزدیک چھ دن اور دنکی دو تہائیون اور چوتھائی کی چوتھائی کا ہوتا ہی اور دنکی
دو تہائیان گھنٹون کے حساب سے سولہ گھنٹون کی ہوتی ہین اور دنکی چوتھیائی کی چوتھیائی ڈیڑھ
گھنٹے کی ہوتی ہی پھر مجموعہ چھ دن اور ساڑھے سترہ گھنٹون کا ہوتا ہی بس وہ کسر جو دوسرے ہفتے کے
لیے ساتوین دن مین باقی رہتی ہی وہ آدھے دن سے کم ہوتی ہی پھر یہ دن مشترک نہ قرار دیا گیا لیکن پہلے اور
دوسرے ہفتونکی مدت تو تیرہ دن گیارہ گھنٹون کی ہی اور تیسرے ہفتے کے لیے جو اس دن مین باقی رہتا ہی وہ
آدھے دن سے بڑھکر ہوتا ہی اور وہی تیرہ گھنٹے ہین پھر اسکی ابتدا چودھوین دن سے قرار دی گئی پھر بحران بیسوین
دن پڑتا ہی اسلیے کہ تین ہفتے کے بیس دن اور دنکے چھٹے حصے اور کچھ کسر کہ وہ آدھے گھنٹے کی ہی
ہوتے ہین بس تینون ہفتون کی بیس پر زیادتی ساڑھے چار گھنٹون کی ہی اور ساڑھے چار گھنٹونکی
کسر تھوڑی ہی بس بحران کا بیسوین دن پڑنا اکیسوین دن کے پڑنے سے اولی ہوتا ہی اور چوتھا دن
ساتوین دن سے انذار کرتا ہی اور گیارھوان دن چودھوین دن سے کیونکہ چودھوان دن دوسرے
ہفتے کا جز ہی حال یہ ہے کہ یہ بات گذر چکی ہی کہ ہر ہفتے کا چوتھا دن ہفتے سے خوف دلواتا ہی اور انذار کرتا ہی
کیونکہ یہ دن اس مدت کا آدھون آدھا ہی جسمین بہت بڑا بحرانی تغیر واقع ہوا کرتا ہی پھر اس آدھون آدھے مین

بعض کچھ تغیر کا واقع ہونا ضروری ہے اور اپنی کمزوری کے سبب سے بحران نہین ہوتا ہے بلکہ اُس سے انذار ہوا کرتا ہے اور دن سترھوان بیسوین دن سے ہے انذار کا دن کیونکہ چوتھا دن چودھوین دن سے ہے کہ وہی تیسرے ہفتے کے شروع کا دن ہے اور ساتوان دن گیارھوین دن سے ہے اس سے مصنف کی مراد تفرقہ کے واقع ہونے کے لیے وجوب پر اور اسکے انذار کے دن کے ہونے پر دلالت مین کی تاکید ہے کیونکہ ساتوین دن مین کچھ تغیر واقع ہوا کرتا ہے اور اپنے متصل کے بحران سے انذار کرتا ہے اور مطلق حدت رکھنے والی بیماریون کا بحران اور حدت رکھنے والی وہ بیماریان ہین جو حدت مین کے دوسرے مرتبہ مین ہوتی ہین اور اُنکے کثرت سے واقع ہونے کے سبب سے انھین پہلے بیان کیا ہے چودھوین دن ہوتا ہے کیون کہ ان کے مواد اکثر لطیف قوام کے رقیق مزاج کے حاد ہوا کرتے ہین بس یہ چاند کی حرکت سے منفعل ہوتے ہین اور چاند کی تاثیرین اسکے نور کے متغیر ہونے کے مطلق متغیر ہوا کرتی ہین اور اسی سبب سے طبیعت ان مادون کے مقابلون پر برابر مستعد رہا کرتی ہے اور ان بیماریون کا بحران چودھوین دن سے زیادہ تاخیر نہین کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت ان بیماریون کی صعوبت کی اور انکی حدت کی اور برابر کے مقابلون کی اذیت کھینچنے کی اس مدت سے بڑھکر تاب نہین رکھتی ہے پھر بحران یا تو بہتری کی طرف یا ہلاکت کی طرف حادث ہوا کرتا ہے اور نہایت درجہ حدت رکھنے والی بیماریون کا اور یہی وہ بیماریان ہین جو حدت کے تیسرے مرتبہ مین ہوتی ہین اور انکا بحران ساتوین دن ہوتا ہے اور ساتوین اور چوتھے دن کے درمیان مین پڑتا ہے کیونکہ اکثر ان بیماریون کا مادہ زیادہ لطیف اور رقیق اور حاد ہوا کرتا ہے پھر یہ تغیر مین سرعت رکھتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ نہایت درجہ کی حاد بیماریون کا بحران ساتوین اور گیارھوین دن کے درمیان مین ہوا کرتا ہے اور حد کی حاد بیماریون کا بحران چوتھے اور ساتوین دن کے درمیان مین ہوتا ہے اور حد کی حاد بیماریون کا اور یہی حدت کے چوتھے مرتبہ مین ہین ان کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اس سے کم مین کیونکہ چوتھا دن دور ہوا کرتا ہے اور کم حدت رکھنے والی بیماریان اور یہی حدت کے پہلے مرتبہ مین ہین انکا بحران سترھوین اور بیسوین اور چوبیسوین دن ہوتا ہے پھر دیر پا حاد بیماریونکا اور یہی وہ بیماریان ہین جو حاد ہوتی ہین اور عرصے تک رہتی ہین درمیانی ہوتی ہین اور یہی بیماریان ایسی ہوا کرتی ہین جو شروع مین نرم ہوتی ہین پھر حدت پکڑ جاتی ہین اور قوت پکڑ لیتی ہین اور کسی وقت مین سست پڑ جاتی ہین اور کسی وقت اپنی حرارت سے شدت پکڑتی ہین اور ستائیسوین اور اکتیسوین اور چونتیسوین اور سنتیسوین دن ہوتا ہے اور حاد بیماریان اور یہی وہ بیماریان ہین کہ جنکی مدت تھوڑی ہوتی ہے اور ان مین خطر ہوتا ہے خواہ سادی ہون مثل خشک تشنج کے اور خشک کزاز کے یا مادی ہون ٹھنڈی ہون مثل سکتے کے اور قولنج کے یا گرم ہون اور دیرپا

وہ بیماریان ہین جو چالیس دن یا اس سے بڑھکر رہتی ہین اگرچہ گرمی سے ہون شل دق کے پھر

دیرپا بیماریون کا بحران چالیسوین دن اور ساٹھوین اور اسی دن مین اور ایکسو بیسوین دن ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ انکے مادے غلیظ حرکت اور خروج کے سست ٹھہرے ہوا کرتے ہین بس یہ چاند کے تغیر کے سبب سے متغیر نہین ہوتے ہین بلکہ انکا تغیر سورج کے تغیر کے سبب سے اور اُسی کی تاثیرون سے ہوا کرتا ہی لیکن سورج کو اپنے نور وغیرہ مین ایسا تغیر نہین ہوتا ہی جو اُسے اُسکے دورے کے تمامی مین لازم ہوا کرے بس اسی سبب سے ان بیماریون کے بحران پورے دورے کی مدت کے ساتھ مقدر کر لیے گئے ہین کہ اُس سے نہین گھٹتے ہین برخلاف چاند کے کہ اُسے دورے کی تمامی کے وقت عارض ہوتا ہی اور یہی اجتماع ہی اور محاق ہی ایسا تغیر کہ جس سے اسکی تاثیر جاتی ہی بس اسی سبب سے اسمین کے بحران پورے دورے کی مدت سے کم مقدر کیے گئے ہین اور جبکہ سورج کا دورہ شمسی ایک سال کے عرصے مین تمام ہوتا ہی پھر اسکا آدھا کہ وہی مقابلہ ہی شمسی چھ مہینون مین ہوا کرتا ہی اور شمسی سال قمری سال سے زیادہ ہوتا ہی اور یہی حال اسکے مہینون کے دنون کی تعداد کا ہی بس چھ مہینے شمسی قمری چھ مہینون کے اور کچھ دنون کی زیادتی کے ساتھ ہوتے ہین پھر بحران ساتوین مہینے مین قمری مہینون مین سے پڑیگا اور چالیس دنون کے بعد بیس بیس دن کی زیادتی فقط اسی سبب سے کی ہی کہ چوکڑیون اور ہفتون کا حکم ضعیف ہو گیا ہی انھین بیماریون مین اسواسطے کہ ان دونون کے لیے کوئی تاثیر اس مدت مین نہین ہوتی ہی کیونکہ ان بیماریون کا مادہ غلیظ ہوتا ہی اور اثر کو دشواری سے قبول کرتا ہی بس انھون نے ایسے حد کو زیادہ کیا کہ جسمین چوکڑیان اور ہفتے مجتمع ہوتے ہین تاکہ ان ضعیف تغیرون سے ایسا جملہ مجتمع ہو جائے کہ جسکے لیے ظہور کھلا کھلا ہو اور اسی کے بعد چالیس چالیس اسلیے بڑھائے کہ مرض اپنی افراط کے طول سے اور مادے کی غلاظت سے اور مادے کے اثر کے قبول کرنے مین شدت کے نافرمان ہونے سے قریب کی مدت مین متغیر نہین ہوتا ہی کہ وہی بیس دن والی ہی اور دیرپا بیماریون کا پہلا بحران چالیسوان دن ہی بس اسی سبب سے یہ دن حاد بیماریون کا اخیر بحران ہوتا ہی بس اسکی نسبت دیرپا بیماریون کی طرف چوتھے دن کی حاد بیماریون کی طرف کی نسبت کی طرح پر ہوتی ہی اور کبھی بحران سات مہینے مین ہوا کرتا ہی جبکہ مرض شدت سے دیر رہنے والا اور حرکت مین سست ہوا کرتا ہی پھر ہر ایک مہینا حاد مرضون کے ایک دن کے منزلہ مین ہی بلکہ سات برس مین اور چودہ برس مین اور اکیس برس مین اور یہی زحلیہ یعنے زحل تارے کی طرف کے منسوب بحران ہین بس ہر ایک برس حاد بیماریون کا ایک دن کے منزلہ مین ہی اور یہ

وہی ہی جو کہ بقراط کا مذہب ہی لیکن جالینوس نے تو یہ نہین بیان کیا ہی کہ جو مرض چالیس دن کے بعد ہی گھٹتے مین وہ بحران رکھتے ہین کیونکہ انکی حرکت چالیس دن کے بعد نہایت سست ہو جاتی ہی اور بعض فاضل نے حاد مرضون کے بحران کی انھین خاص دنون مین لمّ یون بیان کی ہی کہ چاند فلک مستقیم پر کسی مقام مین ہوتا ہی یعنے دائرہ معدل النہار مین کے کسی مقام مین پھر اپنی خاص حرکت سے اس دائرہ مین سے کسی اور جگہ پر پہونچنے کے وقت اُوس مین وہ عداوت کی نظر سے اُس پہلے مقام کو کہ جسمین مرض کا اقتضا کیا تھا دیکھتا ہی اور یہی مقابلہ اور دونون تربیعین ہین کہ جنمین مرض کے ضعف اور کمی کا اقتضا کرتا ہی کیونکہ جب چاند پہلے مقام مین تھا تو مرض کا مقتضی ہوا تھا پھر اس جگہ کی مخالف جگہہ مین مرض کے گھٹنے کا موجب ہوتا ہی پھر ان وقتون مین ایسا بحران واقع ہوتا ہی کہ اکثر صلاح پر پہونچا دیتا ہی برخلاف اور اور وقتون کے کیونکہ کمزور ہونے کی حالت مین دشمن کا مغلوب کر لینا بہت آسان ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے انھین دنون مین طبیعت دَوڑ دُوڑ لڑنے کو اوٹھ کھڑی ہوتی ہی اور چاند دورہ کو ستائیس دن اور دن کی ایک تہائی کے قریب مین پورا کرتا ہی اور اسکے دورے کی تمامی اٹھائیس دن پر نہین پہونچتی ہی پھر جبکہ معدل النہار کا دائرہ برابر کی چار چوتھائیون پر تقسیم کیا جاتا ہی تو چاند کا پہلی چوتھائی کو پورا پورا طی کرنا ساتوین دن مرض کی ابتدا سے ہوتا ہی اور آدھے کو پورا پورا طی کرنا چودھوین دن ہوتا ہی پس انھین دنون مین بے آگے پیچھے ہونے کے بحران واقع ہوتا ہی لیکن اس سبب سے کہ برجون کے مطلعون مین تفاوت ہوا کرتا ہی تو بحران عین مقابلہ سے اور دونون تربیعون سے آگے پیچھے ہو جایا کرتا ہی لیکن چاند کا تیسری چوتھائی طی کرنا بیس دن مین اور اکیس دن مین ہوا کرتا ہی پھر بحران تقدم کرنے کے وقت بیسوین دن اور تاخیر کرنے کے وقت اکیسوین دن ہوتا ہی اور چاند کا پہلی جگہہ پر پہونچنا اٹھائیسوین دن ہوتا ہی اور اسمین بحران کا واقع ہونا مادہ کی حرکت کی کمی پر اور اسکی نضج کی دشواری پر دلالت کرتا ہی پس اسی سبب سے اسمین بحران ضعیف ہوا کرتا ہی اور جو تغیر کہ مرض کے شروع مین ہوتا ہی اور بحران کا انذار کرتا ہی وہ اُن آٹھون زاویون مین کہ فلک مستقیم کے برابر کے آٹھ حصے کرنے سے پیدا ہوتے ہین اور وہ چوتھائیون کے نصف مین چاند کے ہونے کے وقت ہوتا ہی کیونکہ ان نصفون مین کے ہر ایک مین کا پیدا تغیر اس چوتھائی مین کے ہونے والے بحران کا انذار کرتا ہی کیونکہ چوتھا ساتوین سے اور گیارھوان چودھوین سے اور سترھوان بیسوین سے یا اکیسوین سے اور چوبیسوان اٹھائیسوین سے انذار کرتا ہی اور جبکہ فلک کے ہر ایک آٹھوین حصے کی تقسیم دو نصفون پر کی جائیگی تو فلک سولہ حصون پر منقسم ہو جائیگا کہ ان مین سے ہر ایک حصے مین بحران یا انذار کا ہونا ممکن ہوگا لیکن مزمن یعنی دیرپا بیمارون کے بحرانون پر انھین مذکور زاویون مین سے کی

حرکت کرنے سے استدلال کی جاتی ہی اور کبھی ابنز رضل کی حرکت سے استدلال کی جاتی ہی اور بحران جنکا بیان کی ہوئی ترتیب پر مستقیم واقع ہوتے ہین جب کوئی ایسا سبب عین مرض مین واقع نہین ہوتا ہی کہ وہ طبیعت کی ضد ہوا کرتا ہی اور اس وجہ پر وہ ایزادین نہین وارد ہوتی ہین جو کہ پہلے وجہ پر وارد ہوتی ہین

تیسرا باب ورمون مین اور پھنسیون مین

جو کہ ظاہر کے عضوون پر ظاہر ہوا کرتی ہین کیونکہ جو ورم اور پھنسیان اندر کے عضوؤن مین ہوتی ہین انین سے ہر ایک مین کلام انکے عضوون کی بیماریون کے بیان مین گزر چکا ہی اور جذام مین اور وبا مین اور اس سے بچاؤ کرنے مین ہی ورمون کی تقسیم ہر ایک ورم کے لیے ایک مادہ کیونکہ ورم عضو کی مقدار مین کی غیر طبیعی زیادتی ہوتی ہی اور زیادتی کا بے مادہ کے پائے جانا ممکن نہین ہوتا ہی یا تو قوام والا ہوتا ہی اور یہی چارون خلط مین یا بے قوام والا ہوتا ہی اور یہی مائیت کا ہونا اور ریح کا ہونا ہی اور خون والا ورم نرے خون والا فلغمونیا سے نامزد ہوتا ہی کیونکہ فلغمونی یونانی زبان مین سوزش اور حرارت کے معنون مین ہی لیکن طبیبون نے والا سے گرم ورمون کے لیے نقل کرلیا ہی کیونکہ انھین حرارت لازم ہوا کرتی ہی یہ لازم کے نام پر ملزوم کا نام کرلینے کے طور سے یعنے مجاز سے ہی پھر اسے دموی ورم سے خاص کیا ہی کیونکہ دموی ورم گرم ورمون مین بہت پایا جاتا ہی اور صفراوی نرا نامزد کیا جاتا ہی حمرۃ سے اسلیے کہ سرخی اسے لازم ہوتی ہی بس ملزوم لازم کے نام سے نامزد کیا گیا ہی کہا گیا ہی کہ سزاوار یہی ہی کہ تسمیہ اسکے برعکس ہو کیونکہ حمرت خون والے ورم مین اور حرارت صفراوی ورم مین بہت ہوتی ہی اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ گرم ورم اکثر خون سے ہوتا ہی بس خون والا ورم حرارت کے نام سے خاص کرلیا گیا اگرچہ صفراوی ورم مین حرارت بہت ہوا کرتی ہی پھر صفراوی دوسری لازم سے خاص کیا گیا ہی اور وہی حمرت ہی اگرچہ خون والے ورم مین حمرت بہت ہوا کرتی ہی اور ورم ان دونون سے مرکب فلغمونیائے حمرت اور حمرۂ فلغمونیا سے نامزد کیا گیا ہی دونون لازم کے نام پر نام رکھنے کے طور سے یعنے مجاز سے پھر ان دونون مین کے زیادہ غالب کو مقدم کرتے ہین اور اگر دونون برابر ہوتے ہین تو فلغمونیا اور حمرہ کہتے ہین اور بلغمی یا تو عضو سے ملا ہوا ہوتا ہی اور عضو کے جرم کے اندر دار ہوتا ہی اور یہی ورم رخو یعنے ڈھلاڈھلا ورم ہی کیونکہ بلغم تو کبھی عضو کے اندر دار جاتا ہی جب وہ رقیق ہوتا ہی پھر اس سے ڈھلاڈھلا ورم پیدا ہوتا ہے کہ دھنس جاتا ہی دبانے کے وقت یا تمیز یعنے جدا ہوتا ہی عضو سے اپنی غلاظت کے سبب سے اُس سے بیزاری رکھتا ہی اور یہی ملائم تھوڑی ہی کیونکہ سخت پھوڑی سوداوی ہوتی ہی اور سوداوی یا تو اندر دار ہوتا ہی عضو کے جوہر مین یا اندر دار نہین ہوتا ہی اور اندر دار کا یا تو اذیت دینے والا ہوتا ہی کیونکہ اس مین جلا ہوا سودا گرم جس کے لئے غیر مضاد ہوتا ہی برخلاف ٹھنڈے کے پھر حس باطل نہین

ہوتا ہی پھر اسکے ساتھ اذیت ہوتی ہی ریشہ دار ہوتا ہی عضو مین دوڑنے والا ہوتا ہی کہ عضو مین پیدا ہوتا ہی
اس سبب سے کہ اسمین وہ رگین اس مادے سے بھری ہوئی ہین جو اس عضو کے گرداگرد ہوتی ہین
کیونکہ یہ مادہ نسبتی رقیق ہوتا ہی آسانی سے نفوذ کر جانے والا ردی ہوتا ہی بس طبیعت بالکل اس مادے کو
تھوڑے سے زمانہ مین دفع کر دیتی ہی پھر ایک مرتبہ مین اس مادے کی بہت سی مقدار مندفع ہو جاتی ہی
بس اس سے عضو کا جرم اور وہ رگین جو اس عضو کے گرد ہوتی ہین بھر جاتی ہین یا اس سبب سے کہ اسکی دیکی
مقدار حدت اور غلیان کے سبب سے زیادہ ہوتی ہی یا اس سبب سے کہ عضو کا مزاج فاسد پڑ جاتا ہی پھر وہ
رگون سے غذا کو نہین لیتا ہی پھر رگون مین غذا رباقی رہتی ہی بس رگین اس سے بھر جاتی ہین یا اس
وجہ سے کہ جو رگون مین ہوتا ہی جوش کھاتا ہی اور اسکا حجم جلے ہوئے سودے سے زیادہ ہو جاتا ہی
بس رگین کشادہ پڑ جاتی ہین یا اس سبب سے کہ سودا اس خون کو جو ان رگون مین ہوا کرتا ہی اپنے
فاسد جوہر کیطرف متغیر کر لیتا ہی پھر وہ عضو کی غذا نہین پڑتا ہی بلکہ رگون مین باقی رہا کرتا ہی بس رگین پھول

سرطان

اٹھتی ہین اور سرطان یعنے کیکڑے پاؤن کے مشابہ ہو جاتی ہین اور یہی سرطان ہی اس سے شکل مین
مشابہت رکھنے کے سبب سے نامزد کیا گیا ہی کیونکہ اس ورم کا درمیانی حصہ سرطان کے پیٹ سے مشابہت
رکھتا ہی اور وہ رگین جو اسکے اوپر وار ہوتی ہین سرطان کے پاؤن سے مشابہ ہوتی ہین یا اس سبب سے کہ یہ جس
عضو مین ہوا کرتا ہی اس سے لپٹا ہوا ہوتا ہی جسطرح سے کہ سرطان اس سے جو اسے پکڑے ہوتا ہی لپٹ جاتا
ہی یا ٹھہرا ہوا ملائم ہوتا ہی بے درد کا حس کا باطل کر دینے والا ہوتا ہی کیونکہ اس ورم کا مادہ حس کو ہلاک
کر دینے والی راکھ ہوا کرتا ہی اور یہی سختی ہی سختی سے اسواسطے نامزد ہوا ہی کہ اسے سختی لازم ہوا کرتی ہی
اسپر اعتراض کیا گیا ہی کہ سختی سارے سوداوی ورمون کے لیے لازم ہوا کرتی ہی پھر یہی قسم سختی سے
کسلیے مختص ہوئی اور اسکا جواب یون دیا گیا ہی کہ باقی قسمون مین سے ہر ایک قسم ایک ایک خاص نام سے
جب مختص ہو چکی تو یہ قسم عام نام سے مختص ہو گئی اور اندر زوار کا نہونے والا یا تو ظاہر عضو سے لپٹا ہوتا
ہی اور یہی توثہ ہی ہی اور غدود ہی کہ انھین سب مین سے کنٹھ مالا ہی یا نہین ہوتا ہی اسطرح کا یعنے لپٹا عضو
بلکہ اس سے علیحدہ ہوتا ہی اور یہی عدد مختص ہی اور ورم مائی یا تو عام ہوتا ہی بہت سے عضوون پر
مثل استسقاے کے کہ زقی ہوتا ہی کیونکہ یہ مائیت سے پیدا ہوتا ہی یا خاص ہوتا ہی کسی عضو سے مثل مائی رقیق
کے اور وہ مائی ورم جو کھوپڑی پر یا کھوپڑی کے نیچے پیدا ہوتا ہی لیکن ریحی ورم بس وہ یا تو ملا ہوتا ہی
عضو کے جوہر سے حس کرنے کے نزدیک نرم ہوتا ہی اور یہی تہیج ہی یا مجتمع ہوتا ہی عضو کے خول مین مقابل
ہوتا ہی حس کے لیے اور یہی نفخہ ہی یہ اپنے مادے کے نام سے نامزد ہوا ہی اور پھنسیان چھوٹے ورم ہین

پھنسیون کی تقسیم

جیسے کہ ورم بڑے پھوڑے ہوتے ہین پھر ان دونون مین فرق مادے کے مطابق نہین ہی بلکہ بڑے
چھوٹے ہونے کے مطابق ہوتا ہی اور ورمون کیطرح سے تقسیم پاتی ہین پھنسیان دموی او رصفراوی
وغیرہ پر اور دموی اور صفراوی ورم کی ملی ہوئی پر دموی اور صفراوی ورم کے مواد سے ملی ہوئی
پر لیکن دموی پر تو کھنچاو کا ہونا دلالت کرتا ہی کیونکہ مادہ اپنی ذات کے لیے مکان لینے کیواسطے عضو
مین کھنچاو کرتا ہی اور یہ علامت سارے ورمون کے لیے عام ہی لیکن دموی بہت ہوا کرتا ہی
کیونکہ خون اپنی غلاظت اور کثرت سکے سبب سے بہت اور کشادہ مکان کا طلبگار رہتا ہی
پھر بہت سے کھنچاو کی احتیاج رکھتا ہی اور رنگ کا سرخ ہونا خون کے سرخ ہونے کے سبب سے
اور پھوڑے ہوتا اور اس سے سوجے ہوئے عضو کے حجم کی زیادتی صفراوی ورم کے حجم سے بڑھکر
مراد ہی اسلیے کہ خون اپنی غلاظت کے سبب سے منفذون مین رک رہتا ہی اور ورم کے شروع پیدائش
مین جلدی سے تحلیل نہین ہوتا ہی برخلاف صفرے کے کیونکہ صفرا منفذون مین رک نہین رہتا ہی
بلکہ ورم کے شروع پیدائش مین تحلیل ہو جاتا ہی اور ضربان یعنے ضربانی درد اگر عضو حس رکھنے
والا ہوتا ہی اور اسمین شریانین ہوتی ہین اسلیے کہ جب شریان پھیلتی ہی تو ورم کے مقام مین
کوفت کرتی ہی پھر اُسے وہ امراس سے عارض ہو جاتا ہی جو مثل اسکے ہوتا ہی کہ کسی چیز سے باہر سے
کوفت کرنیکے وقت عارض ہوتا ہی خصوصا اس حال مین کہ حرارت کے سبب سے شریانون کی
حرکت بڑھ گئی ہو اور مکان کی تنگی کے سبب سے اُن کا دباو کرنا زیادہ ہو گیا ہو اور ورم اندر کو پیرا
ہوا ہو اسکا سبب یہ ہی ظاہری اعضا مین اگرچہ شریانین بہت سی ہوتی ہین اسلیے کہ یہ جب اعضاء
دل سے دور ہوا کرتے ہین تو انھین کثرت سے شریانون کے تر ہونے کی احتیاج پڑی تاکہ وہ شریانین
انمین بہت سی روح اور حرارت دیا کرین لیکن جو شریانین کہ انمین ہوتی ہین وہ باریک ہوا کرتی
ہین ان شریانون کے اُچھلنے سے انمین اعضا کے قابل درد نہین ہوتا ہی برخلاف اسکے کہ جب ورم اندر وار
کو پیرا ہوا کرتا ہی پھر اسوقت مین ورم بڑے شعبے کو حرکت دیتا ہی اور ضربان کے عظیم ہونے کے
سبب سے شدت کا درد ہونے لگتا ہی اور اسکا انجام یہ ہی کہ یا تو مجتمع ہوتا ہی یعنے ورم کا مادہ اندر وار
ایک جگہ مجتمع ہو جاتا ہی اور اسوقت مین پیپ پڑ جانا لازم ہوتا ہی کیونکہ سمیٹ تو جبھی ہوتی ہی جب طبیعت
پوری طرحسے مادے پر قوی قوت نہین پاتی ہی تاکہ اسے بالکل دور کر ڈالے اسطرح پر کہ غلیظ ہو تو نچوڑنے
تحلیل ہونے کو قبول نکریگا یا ردی ہو تو نضج کو اور ایسی اصلاح کو جس سے عضو کی غذا بن جائے
قبول نکریگا بلکہ اسپر طبیعت عضو کے خونون مین پھیلے ہونے کے بعد ایک جگہ پر اسکے مجتمع کرنے کی

قوت پاتی ہی اور یہ جمع اس مقام کی کشادگی مین آسانی کے سبب سے ہوتی ہی اور اور مقامون مین کے
مادے کے نچوڑ کی آسانی سے ہی اور اس مادے کو پیپ کر ڈالتی ہی اسطرح سے کہ اسکے قوام کو رقیق کر ڈالتی
ہی اگر مادہ غلیظ ہوتا ہی اور غلیظ کر ڈالتی ہی اگر رقیق ہوتا ہی اور تقطیع کرتی ہی اگر چیچپا ہوتا ہی خلاصہ یہ ہی
کہ جسطرح سے وہ دفع کے قابل ہو سکتا ہی اسے اسطرح کا کر ڈالتی ہی اور یہی پیپ ہوتی ہی یا تحلیل ہو جاتا
ہی اسطرح سے کہ طبیعت مادے کو لطیف کر ڈالے اور اسے اوپر کو اٹھائے اور اسمین سے کچھ کو تبخیر کے
قابل کر دے پھر وہ انجرے بنکر اڑ جائے اور کچھ مین صلاحیت پیدا کر دے تاکہ وہ عضو کی غذا بنجائے
اور باقی کو عضو مین سے باہر وار یا اور عضو پر دفع کر دے یا سختی پر متغیر ہو جاتا ہی جبکہ طبیعت نہ تو پورے تحلیل
کر ڈالنے پر قوت رکھتی ہی اور نہ نضج پر پھر اسمین سے لطیف کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور کثیف باقی بچجاتا
ہی اور اسکی کثافت دون بدون سخت پڑ جانے تک بڑھتی جاتی ہی باوجود اسکے کہ یہ مادہ اپنی غلاظت
اور تحلیل کر ڈالنے والی حرارت کے سبب سے سخت پڑ جانے کو جلدی سے قبول کر لیا کرتا ہی یا عضو کو
بیجان کر دیتا ہی جبکہ خون اپنی غلاظت اور کثرت کے سبب سے آسانی کے ساتھ مندفع نہین ہوتا ہی
کیونکہ طبیعت اسی وجہ سے اسمین تصرف کرنے پر قوت نہین پاتی ہی پھر سوجی ہوئی عضو کی شریانین
نچوڑ کرتی ہین اور سارے منفذون کو اور ٹھنڈی ہوا کے راستون کو بند کر دیتی ہین پھر اصلی حرارت
ترویح کے نہونے سے جم جاتی ہی اور بجھ جاتی ہی بس عضو بیجان پڑ جاتا ہی اور فاسد ہو جاتا ہی اور اس پر
غریب حرارت کے غلبہ کرنے سے کالا پڑ جاتا ہی اور ورم جب جمع ہوتا ہی تو درد بڑھ جاتا ہی نہایت درجہ
اسلیے کہ کھنچاؤ اور حرارت کی زیادتی ہوتی ہی اور بڑھ جاتا ہی کھنچاؤ کیونکہ پکنے کے وقت مادے مین
تخلخل پیدا ہونے کے سبب سے مادے کا حجم زیادہ ہو جاتا ہی اور اسلیے کہ مادہ جب ایک جگہ مجتمع ہوتا
ہی تو اس مقام مین کھنچاؤ اور اسکے اتصال کا تفرق نہایت درجہ بہت ہو جاتا ہی اور زیادہ ہو جاتا
ہی ضربان یعنے شریانون کی حرکت اسلیے کہ پکنے کے سبب سے مادے کے زیادہ حرکت کرنے کیطرف
احتیاج دلوانے والی حرارت شدت پکڑ جاتی ہی یا ضربانی درد زیادہ ہو جاتا ہی کیونکہ جب ورم کا کھنچاؤ
زیادہ ہو جاتا ہی تو اسکا اذیت پانا کوفت کرنے والی چیز سے بہت شدید ہوتا ہی کیونکہ کوفت کرنے والی چیز کو
کوفت اٹھائے ہوئے عضو کی سطح کو اندر کو پچکا دیتا ہی اسلیے کہ وہ اسمین دباؤ کرتی ہی پھر اسکی سطح
برابر ہونے سے مقعر یعنے اندر کو دھنسی ہونے کی طرف چلی جاتی ہی اور اسوقت اسکا کھنچاؤ زیادہ ہوتا
ہی اسلیے کہ مستقیم یعنے سیدھا خط چھوٹا ہوا کرتا ہی اور کھنچاؤ کے زیادہ ہونے کے وقت تفرق اور درد
زیادہ ہو جاتا ہی اور حرارت کیونکہ پکنے کی حرارت مادے کی حرارت کے ساتھ اور عفونت کہ مادے سے

پکانے پر طبیعت کی مددگار ہی مادے مین کی پیدا حرارت کے ساتھ مجتمع ہوتی ہی اور جب پھوٹ جاتا
ہی ورم تو حرارت کو سکون ہوجاتا ہی اور ضربان اور درد خفیف پڑجاتا ہی کیونکہ ان عرضی حالون کا موجب
جاتا رہتا ہی لیکن صفراوی کی سرخی تو زیادہ خالص ہوتی ہی کیونکہ صفرا جب اجزا ر ب کے ورم کے وقت
مجتمع ہونے سے متکاثف ہوجاتا ہی اسکا رنگ خالص سرخی سے سرخی پر منتقل ہوجاتا ہی لیکن نہ اس
حد پر کہ بالکل اسکا خالص ہونا جاتا رہے لیکن خون تو جب کثیف ہوجاتا ہی تو اسکا رنگ سرخی سے
سیاہی کیطرف منتقل ہوجاتا ہی اور اسکا کھنچاؤ بہت کم ہوا کرتا ہی کیونکہ صفرے مین کی لطافت کے سبب سے
اسکے لیے عضو کے مسام کشادہ ہوتے ہین پھر صفرا اپنے لیے مکان کے حاصل کرنے مین شدت کے
کھنچاؤ کرنے کا محتاج نہین ہوتا ہی اور اسلیے کہ صفرے کی مقدار کم ہوتی ہی اور اسکی لذع زیادہ قوی
ہوتی ہے صفرے کی حدت کے سبب سے اور جلد سے زیادہ قریب ہوتا ہی اسلیے کہ صفرا اپنی رقت اور
لطافت اور حدت کے سبب سے ظاہر جلد کیطرف میلان رکھتا ہی برخلاف خون کے کیونکہ وہ اپنی غلاظت
کے سبب سے گوشت کے منفذون مین بند ہوجاتا ہی پھر اسکا ورم اندر کو پیدا ہوا کرتا ہی مگر یہ صفرا غلیظ
ہو پھر اندر کو بیٹھ رہیگا اور ظاہر کیطرف نفوذ نکریگا اور انکا سبب یعنے ورمون کا سبب مادے
کی کثرت ہوتی ہی یعنے چاورن خلطون کی اور مائیت کی اور ریح کی کیون کہ یہی چیزین عضو پر مادے
کی ریزش اور اسکے اندر کو جانے کے وقت اور اسمین کھنچاؤ کرنے کے وقت عضو کے سوراخون کو بھرلیتی
ہین اور اسکے اتصال مین تفرق کردیتی ہین اور قابلیت رکھنے والے عضو کا ضعف ہوتا ہی یا تو اپنے جوہر سے
قابلیت رکھتا ہی مثل ان ڈھلے ڈھلے گوشتون کے جو مغابن یعنے چڈھے اور بغلون مین اور کان کے
پیچھے ہوتے ہین یا کسی عرضی امر سے قابلیت رکھتا ہی اسلیے کہ جب عضو ضعیف ہوجاتا ہی تو اپنی طرف
کے متوجہ مواد کے دفع کرنے پر قدرت نہین رکھتا ہی پھر انھین قبول کرلیتا ہی پس مادے اسمین
بند رہجاتے ہین اور اسے سوجا ڈالتے ہین یا مادی یعنے خارجی سبب ہوتے ہین مثل مار کے اور گر پڑنے
کے کیونکہ ان دونون مین سے ہر ایک کئی وجہون سے ورم کا موجب ہوجاتا ہی ایک ان وجہون مین
کی یہ ہی کہ اذیت کو پیدا کرتا ہی اور اذیت حرارت کو ہیجان مین لاتی ہی اور حرارت مواد کو جذب کرتی ہی
اور دوسری وجہ ہی کہ ان دونون مین سے ہر ایک عضو کو اس پر کی وارد چیز کے تغیر دینے سے اور اچھی
طرح سے فضلون کے دفع کردینے سے ضعیف کردیتی ہی اور تیسری وجہ یہ ہی کہ طبیعت عضو کے اصلاح
کا ارادہ کرتی ہی پس عضو کیطرف مواد کو بھیجتی ہی اور اسکیطرف خود متوجہ ہوتی ہی اور اسکے ساتھ خون
متوجہ ہوجاتا ہی پس وہان پر مادہ بہت ہوجاتا ہی اور وہ عضو اپنے ضعف کے سبب سے مواد کو قبول

کرلیتا ہی اور اسمین تصرف کرنے پر قادر نہین ہوتا ہی پھر ورم پیدا ہوجاتا ہی اور قرحون کی کثرت دبل سے انذار
کرتی ہی اور دبل بڑے بڑے پھنسیان حاد مادون سے ہوتے ہین اس حال سے کہ وہ مجتمع ہوگئے ہین اور
قرحون کی کثرت کے منذر ہونے کا سبب یہ ہی کہ ردی مواد کثرت سے جلد کیطرف مندفع ہونے کے سبب سے
قرحون کی کثرت ہوتی ہی اور کثرت سے ان مادون کا مندفع ہونا بدن مین کثرت سے ہونے پر دلالت کرتا
ہی اور جب بدن مین کثرت سے ہی اور اعضا قرحون کی کثرت سے ضعیف ہو چکے ہین تو ان مادون سے غالب
مقدار ایک جگہ پر مندفع ہوگی اور پیپ اٹھیگی اور دبل پیدا کردیگی اور اسکی کثرت یعنے دبل کی کثرت
خراج کے ہونے سے انذار کرتی ہی اور خراج ایک بڑا ورم حاد ہوتا ہی کہ اسکے اندر وار ایک جگہ ہوتی ہی
کہ اسکی طرف مادہ ریزش کرتا ہی اور پیپ بن جاتا ہی اور دملون کی کثرت کا اس سے انذار کرنے کا سبب
یہ ہی کہ انکا نکلنا فقط بدن مین کے مادہ کی کثرت کے سبب سے ہوا کرتا ہی پھر جب اس مادہ مین سے
علاج بہت سا ایک جگہ پر ریزش کرتا ہی تو اسے مجتمع ہونا اور پیپ جانا ضرور ہوتا ہی کیونکہ یہ مادہ ردی غلیظ ہوتا
ہی تحلیل ہوجانے کے قابل نہین ہوتا ہی اور نہین تو اسکا اجتماع بہت ہوا کرتا علاج جو کہ اسمین سے
رئیس عضو کے دفع کرنے کے سبب سے مثل دماغ کے کانون کے پیچھے وار اور دل کے دونون بغلون
کیطرف اور کلیجے کے دونون چوڑون کیطرف ہوتا ہی اس مادیکا پھیر دینا جائز نہین نہ اس سبب سے
کہ مادے کا پھیر دینا ورم کا علاج نہین ہی کیونکہ مادیکا پھیر دینا تو ورم کا علاج ہی بلکہ پھیر دینے کیوقت
کسی رئیس عضو کیطرف مادے کے پھر پڑنے کے ڈر سے کیونکہ جس عضو کیطرف مادہ مندفع ہوتا ہی جب
پھیرنے والی چیزون سے متوقف ہوجاتا ہی اور مادے کے قبول کرلینے سے ممتنع ہوجاتا ہی تو اس سے
اپنی گنجائش کے قابل مکان کی خواہش مین پھر جاتا ہی پھر رئیس عضو کیطرف عود کر آتا ہی جسطرح جیسے
کہ زور سے دیوار پر پھینکا ہوا پتھر اپنے پیچھے وار پھر آتا ہی اور اس سے مادے کی ایذا کا اور فساد کا بہت
ہوجانا لازم آتا ہی اسلیے کہ حال یہ ہی کہ وہ حرکت کرنے سے بدی مین بڑھگیا ہی کیونکہ اسکی حرارت
اور حدت زیادہ ہوگئی ہی اور اسمین طبیعت کے کم تصرف کرنے کے سبب سے اور طبیعت کے رئیس عضو
کیطرف اسکے دفع کے بعد اس سے اعراض کرلینے سے پس یہ مادہ ہلاک کر ڈالیگا بلکہ انمین لٹکاؤ
پیدا کرنے والی چیزون کا استعمال کیا جائیگا تاکہ اسمین کے ریزش کیے ہوے مادے کا نفوذ آسان زیادہ
ہوجائے اور جذب کرلینا کثرت سے ہونا چاہیے کیونکہ لٹکاؤ پیدا کرنے والی چیزین گرم ہوتی
ہین اور حرارت جذب کرنے والی ہوتی ہی پھر رئیس عضو اس مادے مین سے اور ان لٹکاؤ کرنیوالی
چیزون مین سے مثل گھی اور رکھمص کے پی لیگا اور اکثر اوقات گرم پانی سے نطول کرنا کفایت کرجاتا ہی

پھر اگر تحلیل نہو مادہ اس عضو مین سے اور جمع ہوجائے تو دواون سے یا نشتر سے شگافتہ کردینا ضروری ہی
تاکہ سڑی ہوئی پیپ کا فساد رئیس عضوون تک نہ پہونچے اور جو کہ اسطرحکا نہین ہی یعنے رئیس عضو کے
دفع کرنے سے نہین ہی پھر اگر اسکا سبب بادی یعنے خارجی ہی مثل مار کے اور گر پڑنے کے بدن اگر اسکے
ساتھ بدن بھرا ہوا ہی تو استفراغ کیا جائیگا پہلے بدن کا تاکہ آفت رسید عضو کیطرف مواد متوجہ نہو جائین
پھر تحلیل کرڈالا جائیگا ورم تحلیل کرنے والی چیزون سے اور نہین تو یعنے اور اگر بدن بھرا ہوا نہین ہی
بے استفراغ کے تحلیل کرڈالا جائیگا اور مادیکا پھیر دینا اسمین جائز نہین ہوتا ہی تاکہ درد مین زیادتی نہو جائے
کیونکہ مادے کی پھیر دینے والی چیز اپنی ٹھنڈک سے مادے کو غلیظ کرڈالتی ہی اور اس ٹھنڈک سے
جلد کو بھی کثیف کردیتی ہی پھر مادہ عضو مین بند ہو جاتا ہی اور مادہ تحلیل نہین ہوتا ہی پھر عضو مین اس سے
کھنچاؤ شدت پکڑ جاتا ہی اور درد شدت سے ہونے لگتا ہی پس ورم کی زیادتی ہو جائے اسلیئے کہ طبیعت اس
عضو کیطرف خون کے ساتھ اصلاح کے لیے متوجہ ہوتی ہی مگر یہ کہ نہایت ضعیف ہو مادے کی پھیرنے والی
چیز مثل نیمگرم روغن گل کے کیونکہ مادے کی پھیرنے والی چیز جب بالفعل گرم ہوتی ہی تو اسکا ضرر غلیظ
اور کثیف کرنے سے بہت ہو جاتا ہی اور اگر اسکا سبب بدنی ہی تو مادے کی پھیر دینے والی چیزین
ضروری ہوتی ہین شروع مین کیونکہ عضو مین اسوقت درد نہین ہوتا ہی اور مادے کی پھیر دینے والی
چیزونکا درد کیلیے مسکن ہونا چاہیے ان چیزونسے کہ انمین گرم قوتین ہین اور قبض کے ساتھ واے انکا ؤ مین ہے
ہی مثل اس قیروطی کے کہ سفید موم سے اور ہرے دھنیے کے پانی سے بنی ہی نیمگرم استعمال کیجائیگی اور درد کے
قوی ہونیکے وقت اکثر اوقات اس قیروطی مین تھوڑیسی زعفران زیادہ کردیجاتی ہی کیونکہ زعفران طبیعت سے درد کی تسکین کرتی ہی
باوجود اسکے کہ زعفران مین قبض اور خشکی کا پھیلانا ہوا کرتا ہی اور سوزش نہونیکے وقت اسلیئے کہ زعفران اپنی حرارت سے
سوزش کو زیادہ کردیتی ہی اور اکثر اوقات تنہا ہرے دھنیے کا پانی یا ہری مکو کا پانی یا ہری بارتنگ کا پانی یا ہرخرفہ کا
پانی کفایت کرجاتا ہی اور اکثر اوقات اسمین گلاب اور سرکہ ڈالدیا جاتا ہی جبکہ درد نہین ہوتا ہی کیونکہ سرکہ اپنی حدت سے
درد کو ہیجان دیتا ہی پھر مادے کی پھیرنے والی چیزون مین ملادی جاتی ہین تزید کے وقت نضج اور
تحلیل کرنے والی اور نرم کرنے والی چیزین کیونکہ مادے کی پھیر دینے والی چیزین ورم کے بڑھنے
کو مانع آتی ہین اور پکانے والی چیزین مادے کو قوام کی تعدیل کرنے سے تحلیل ہوجانے کے قابل کردیتی
ہین اور تحلیل کرنے والی چیزین سوجن پیدا کرنیوالے مادیکو دور کردیتی ہین لیکن ملین یعنے نرم کرنے والی چیزین
اور یہ وہ ہوتی ہین جو جلد کو اپنی حرارت اور رطوبت سے ملائم کرتی ہین اور جلد کے مساموں کو کشادہ
کرتی ہین تو یہ چیزین مساموں کے کشادہ کرنے سے اور حرارت کی تقویت کرنے سے تحلیل کرنے والی

چیزین

چیزون کی معین پڑتی ہین اور اپنے ملائم کرنے سے کثیف جزون کو منجمد ہو جانے سے مانع آتی ہین پھر اگر
کہا جائے کہ مادے کی پھیر دینے والی چیزون کو تحلیل کرنے والی چیزون کے ساتھ ملانے مین کئی اشکال ہین
ہین انہین کی پہلی اشکال یہ ہو کہ مادے کی پھیر دینے والی چیز ٹھنڈی دواؤن مین سے ہوتی ہو اور تحلیل
کرنے والی چیز گرم دواؤن مین سے ہوتی ہو پھر جب ان دونون مین خلط کیا جائیگا تو یہ دونون آپسمین
ملجائینگی اور ان دونون مین سے ہر ایک دوسری کی کیفیت کو توڑ ڈالیگی پھر ان دونون سے جو غرض
مقصود ہی حاصل نہوگی اور دوسری اشکال یہ ہو کہ یہ بیان کیا ہوا فائدہ تو یون ہی حاصل ہوگا کہ اگر مادہ کی
پھیر دینے والی چیز کا اثر عضو کیطرف جائیگا اور تحلیل کرنے والی چیز کا اثر مادے کی طرف جائیگا لیکن اگر اسکے
برعکس ہوگا اور مادے کی پھیر دینے والی چیز کا اثر مادے کیطرف جائیگا تو اسے غلیظ کر ڈالیگا اور تحلیل کرنے
والے جز کا اثر عضو کیطرف جائیگا تو عضو مین ڈھکاؤ پیدا کر دیگا اور اسے گرم کر ڈالیگا تو مقصود کی ضد حاصل
ہوجائیگی اور تیسری اشکال یہ ہو کہ ورمون کی پیدائش فقط طبیعی دفع سے ہوا کرتی ہو خواہ سارے
بدن مین کی طبیعت کی دفع سے ہو یا مخصوص عضو کی دفع سے ہو اور ان دونون تقدیرون
پر تو مادے کی پھیر دینے والی چیزون کا استعمال طبیعت کے فعل کے معارض ہوگا اور یہ ناجائز ہو پہلی
اشکال کا یون جواب دیا گیا ہو کہ جسمون کا ملا دینا کبھی فعل کے باطل ہو جانے کا موجب ہوتا ہو جب کہ فعل
ایسی کیفیت کے ساتھ ہوتا ہو جو خلط کرنے کے وقت جاتی رہتی ہو جیسے پانی کی تبرید اور آگ کی تسخین
ہو لیکن جبکہ فعل نوعیہ صورت کا تابع ہوتا ہو تو خلط اسے باطل نہین کرتا ہو اسلیے کہ خلط خلط کرنے والی
چیزون کی صورتون کو کھو نہین دیتا ہو بس مرکب مین مادے کی پھیر دینے والی چیز کی رادعہ
قوت اور تحلیل کرنے والی چیز کی محللہ قوت باقی رہیگی اور دوسری اشکال کا یون جواب دیا گیا ہو
کہ طبیعت اپنے خالق کے فرمان سے ان دونون قوتون مین سے ہر ایک کو اس چیز مین صرف
کرتی ہو جو انفع ہوتی ہو بس رادعہ قوت کو مندفعہ مادے مین صرف کرتی ہو اور اسے زیادہ مندفع
ہوجانے سے مانع آتی ہو اور قوت محللہ کو ریزش کیے ہوئے مادے مین صرف کرتی ہو بس یہ اسکی
تلطیف کرتی ہو اور اسمین تبخیر کرتی ہو یہانتک کہ وہ تحلیل ہو جاتا ہو اور تیسری اشکال کا یون جواب
دیا گیا ہو کہ مادے کا مندفع ہونا اگر کسی مخصوص عضو کی طبیعت سے ہوتا ہو پھر اسکا پھیر دینا اگرچہ
اس عضو کو مضر پڑتا ہو لیکن سب ہوئے عضو کو مفید پڑتا ہو اور اس عضو کی رعایت کرنا اولے
ہو اسلیے کہ اس عضو مین سے کچھ مادہ مندفع ہو چکا ہو پھر جس چیز کے سبب سے کہ ضرر پہونچتا ہو وہ
کم ہوگئی ہو باوجود اسکے کہ جب مادہ اسمین سب کا سب موجود تھا تو اس نے دفع کیا تھا نہ تھا پھر کیا حال

ہوگا جبکہ اسمین کچھ باقی رہیگا اور نہ اُسطرح کا اس عضو کا حال ہی کیونکہ عضو کیطرف سب کے سب دبیلہ
منہدفع ہونا گو کلیہ طبیعت کے دفع سے ہو کبھی اس عضو کا مفسد ہو جاتا ہی کیونکہ جب ردع استفراغ کے
ساتھ نہین ہوتی ہی تو وہ بیشک مضر پڑتی ہی اور اگر ردع کے ساتھ استفراغ ہوتا ہی تو یہ ردع جبکہ بدن
پاک ہوتا ہی تو ضرر نہین کرتی ہی کیونکہ جب بدن پاک ہوتا ہی تو جو کچھ ردع سے پھرتا ہی وہ استفراغ
کے ساتھ نکل جاتا ہی لیکن جبکہ بدن پاک نہین ہوتا ہی تو جو کچھ بدن مین ہوتا ہی اسے اور جو کچھ ردع سے
رجوع کرتا ہی اسے استفراغ نکال دیتا ہی اور یہی پکانے والی چیزین مثل میتھی کے اور بابونے کے اور نانخوے
کے اور خطمی کے اور السی کے اور انکے آٹے سے سینکنے کے اور انکے پانیون سے تریڑے کے اور انکے پکانے کے
بعد انکے ثفل کے لیپ کرنے کے ہین اور مرہم داخلیون مرہم خل کے ساتھ یا مرہم داخلیون تنہا شروع
مین جید ہوتا ہی یعنے شروع کے دنون مین کیونکہ یہ مرہم پکاتا ہی اور نرم کرتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور اگر بدن
مین امتلا ہوتا ہی تو استفراغ کی ضرورت پڑتی ہی فصد سے اگر خون بدن مین غالب ہوتا ہی اور صفرے کے
مسہل کی اگر ورم صفراوی ہوتا ہی پھر اسکے بعد یعنے تزاید کے بعد اور انحطاط کے نزدیک لٹکاؤ کرنے
والی تحلیل کرنے والی چیزون پر انحصار کیا جایگا لیکن تحلیل کرنے والی چیزون پر حصر ہونے کا تو سبب
ظاہر ہی لیکن لٹکاؤ پیدا کرنے والی چیزون پر ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ مادے مین کے غلیظ اجزا باقی
نرہجائین اور سخت پتھر نہ بن جائین پھر اگر سختی پر متغیر ہو جائیگا مخاطب کو ڈر ہو نرمی پیدا کرنے والی لٹکاؤ کرنے
والی چیزون پر حصر کر لیا جائیگا کثیف مادے کی نرم کرنے والیون پر پھر مادہ سختی نہ پکڑیگا پھر اگر عضو کے
فاسد پڑ جانے کا اور بیجان ہو جائیگا مخاطب کو ڈر ہو اس سے کہ مخاطب کو اسکا کالا پڑنا یا ملاہٹ کیطرف
میلان کرتا نظر آتا ہی بہت سے مادے کے نیچے اصلی حرارت کے چھپکر بجھ جانے کے سبب سے یا ٹھنڈی
ہوا کے منفذون کے بند ہونے سے اور ترویح کے اس سے جاتے رہنے سے اصلی حرارت بجھ جانے کے
سبب سے تو ضرور ہی عضو پر پچھنو لگانا گہرے پچھنے تاکہ فاسد مادہ عضو کی تہ یعنے گہراؤ سے نکلجائے
اور عضو کا گرم پانی اور نمک سے دھونا تاکہ پچھنون کے زخمون کے مقامون مین خون کے جم رہنے
سے مانع آئے پھر سب کا سب خون وہان سے بہ جاے اور بہت تسکین دیتی ہی تبرید صفراوی مین
یعنے صفراوی ورم مین تبرید کیونکہ صفراوی ورم بہت گرم اور حاد ہوتا ہی اور دموی مین یعنے دموی
ورم مین تخفیف کیونکہ دموی ورم زیادہ رطب ہوتا ہی بلغمی ورم یا ڈھلا ڈھلا ہوتا ہی پھر جبکہ رخاوت بہت
ہوتی ہی تو رقیق مادے سے ہوتا ہی اسلیے کہ رخاوت کی کثرت فقط بلغمیہ مائیت کی کثرت سے کہ رقت کی مستلزم
ہی ہوا کرتی ہی اور اسی سبب سے اسمین انگلی کا گڑنا آسان ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ ورم اپنے مادے کی رقت کے

سبب سے اُنگلی کے نفوذ کرنے کو مانع نہین ہوتے ہین لیکن تھوڑی کا بلغم تو غلیظ ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے
عضو کے جرم کے اندر نہین جاتا ہی اور اسکا رنگ بدنکے رنگ پر ہوتا ہی کیونکہ اصلی اعضا کا رنگ بلغم کی
طرح سے سفید ہوتا ہی یا اسلیے کہ بلغم اپنی غلاظت اور چپچپاہٹ کے سبب سے اور اپنی ٹھنڈک کی کثرت کی
وجہ سے ظاہر عضو مین نفوذ نہین کرتا ہی اور بے درد کے ہوتی ہی اسلیے کہ بلغم کی ٹھنڈک کی شدت عضو کے
حس کو ضعیف کر دیتی ہی اور اسمین تخدیر کر دیتی ہی اسلیے کہ بلغم اپنی رطوبت کے سبب سے عضو مین کھچاؤ
ن علاج
کم کرتا ہی کیونکہ بلغم تو عضو مین لٹکاؤ پیدا کیا کرتا ہی علاج بلغم کا استفراغ کرنا اور بلغم پیدا کرنے
والی چیزون سے پرہیز کرنا اور شروع مین کم ٹھنڈک رکھنے والی چیزون سے مادے کا پھیر دینا ہی تاکہ
مادے کی ٹھنڈک اور غلاظت مین زیادتی نہو جائے پھر اپنی غلاظت کے سبب سے ارضیت کیطرف
متغیر نہو جائے کہ ارضیت کیطرف اسکے متغیر ہو جانے کی صلاحیت ہو جائے اور ان مین تخفیف ہو
کہ مادے کی رطوبت کو گھٹا ڈالین اور انھین چوس لین مثل مربے بادل کے کہ ڈبو یا گیا ہو اُس پانی
سرکے مین جو پاپڑیہ نمک کے پانی مین ملایا گیا ہو کیونکہ مرنے ہوئے بادل کی ذات مین خشکی کرنا
اور تحلیل کرنا ہوتا ہی اور سرکہ مین اور پاپڑیہ نمک مین خشک کرنا ہوتا ہی یا ادھیرے کے نچوڑے
ہوئے نیم گرم پانی مین کیونکہ ادھیرے مین بہت قبض ہوتا ہی اور تخفیف ہوتی ہی اور کبھی اسمین تھوڑا سا
نمک اور سرکہ ڈال دیا جاتا ہی تخفیف کے زیادہ کرنے کے لیے پھر ابتدا کے بعد نطول اور مالش
ن سوداوی ورم
اور لیپ تحلیل کرنے والے ہین مثل گائے کے گوبر یعنے بنواکنڈون کے کیونکہ بنواکنڈے غلیظ ورمون
کو تحلیل کرتے ہین اور مرہم باسلیقون ہی سوداوی ورم منقسم ہوتا ہی اسمین کا اندر کا آرجا جانے
والا سختی کیطرف اور سرطان کیطرف اور اس ورم کا لمس سخت ہوتا ہی ارضیت کے غالب ہونے
کے سبب سے اور سرطان مین سے بعض قرحہ دار ہوتا ہی اور یہی وہ سرطان ہی کہ جسکی پیدائش
اس سودے سے ہوتی ہی جو صفرے کے جلنے سے حاصل ہوا ہی اور بعض بے قرحہ دار ہوتا ہی اور
ن علاج
یہ وہ سرطان ہی کہ جسکی پیدائش اس سودے سے ہوتی ہی کہ جو صفرے کے سوا کے جلنے سے حاصل
ہوا ہی علاج سودے کا استفراغ کرنا اور ملائم کرنے والی چیزون کا لیپ لگانا تاکہ سبکا سب مادہ
تحلیل ہو جانے کے قابل ہو جائے پھر بدن کی حرارت سے تحلیل ہو جائے لیکن تحلیل کرنے والی
چیزین لطیف کو تحلیل کر ڈالتی ہین اور غلیظ کو سکھا ڈالتی ہین اسلیے کہ یہ چیزین تخفیف سے خالی
نہین ہوا کرتی ہین اور یہ امر اسکے پتھر ہو جانیکی طرف پہونچا دیتا ہی مثل چربیون کے اور سوسن
کے تیل اور مہندی کے تیل کے اور پرانے روغن زیتون کے کیونکہ یہ چیزین ان نرمی پیدا کر دیتی

چیزون مین سے ہین جنمین ایک طرحکی تحلیل ہوا کرتی ہی اور وہ مرہم ہی کہ وہ سختی کو ہٹتے بھرہین اور اس سے
کم مین حل کر دیتا ہی اور حل کے معنے یہان عقد کی ضد کے ہین اور اسکے اجزا یہ ہین رائی اٹنگن کے بیج گندک سا کف دریا
ذراوند اشق گوگل سرخ موم کہنہ روغن زیتون دبیلہ اور خراج لیکن دبیلہ تو وہ ہر ایک ورم ہی کہ جسکے اندر وا ایک
مقام ہوا کرتا ہی کہ اسکیطرف مادہ ریزش کیا کرتا ہی عام اس سے کہ گرم ہو یا ٹھنڈا ہو اور لیکن خراج تو وہ ہی
جو باوجود اس بات کے گرم ہوا کرتا ہی پھر اس تقدیر پر دبیلہ خراج سے عام ٹھہرتا ہی اور جبکہ ورم کے ساتھ
بہت ضربان اور انگلی کے نیچے دبجانا نظر پڑے تو وہ خراج ہوتا ہی لیکن ضربان یعنے لپک کے
ہونے کا تو سبب یہ ہی کہ جب مادہ کسی ایک مقام پر مجتمع ہو جاتا ہی تو اس مقام مین کھنچاؤ کرتا ہی اور اسکے
اتصال مین بہت سا تفرق کرتا ہی پھر اس کی کوفت سے اسکا اذیت پانا شدت سے ہوا کرتا ہی اسوجہ پر
کہ بیان ہو چکی ہی لیکن دبجانے کی تو وجہ یہ ہی کہ ورم کے مقام مین پیپ کے نضج سے نرم ہو جانے کے
سبب سے نرمی ہوا کرتی ہی اور پیپ کا مقام اسطرح سے پہچانا جاتا ہی کہ جب وہ اُنگلی سے مثلا دبایا
جاتا ہی تو اس مین کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی معلوم پڑتی ہی دبانے کے مقام سے اسکے قریب کے مقام تک
خصوصاً اسکے نیچے کے مقام تک دوسری اُنگلی کے اسکے نیچے وار رکھنے سے دبانے کے مقام کے نیچے
کیونکہ پیپ کی جب نضج پورا پورا ہو جاتی ہی تو نرم اور پتلی پڑجاتی ہی تو اس پر دباؤ پڑنے کے وقت وہ اپنے
مقام سے ہٹکر نیچے وار کو چلی جاتی ہی اور پہچانا جاتا ہی پیپ کا مقام اسکے رنگ کے سفید ہونے سے
کیونکہ وہ مقام پیپ کا رنگ دیتا ہی اور جب پیپ کی نضج کامل ہو جاتی ہی تو وہ سفید پڑجاتی ہے کیونکہ
طبیعت اُسے اسکے رنگ مین اصلی اعضاء کے مشابہ کر لیتی ہی یا اسکے زرد ہونے سے یعنے اسکے رنگ
کے زرد ہونے سے یا اسکے نیلے ہونے سے جب پیپ جید نہین ہوتی ہی پوری نضج کی نہین ہوتی ہی اور
جو عمدہ پیپ وہی چکنی برابر سطح کی ہی کیونکہ خشونت طبیعت کے فعلون کے اختلاف سے پیپ کے
اجزون مین ہوتی ہی کیونکہ پیپ کا مادہ طبیعت کے فعلون کے قبول کرنے کی آسانی اور دشواری
مین مختلف ہوا کرتا ہی سفید رنگ کی کیونکہ سفیدی پیپ پر طبیعت کے غالب آنے پر دلالت کرتی ہی
یہانتک کہ غلبہ سے اسے اصلی اعضا کے مشابہ کر لیتی ہی اجزا مین ملتی ہوئی قوام مین بس اسکے
بعضے اجزا رقیق اور بعضے غلیظ نہین ہوتے ہین اور یہ بات اس سے ہوتی ہی کہ اجزاء کے اثر قبول کرنے
مین اتنا بہت اختلاف ہوا کرتا ہی کہ خشونت مین کے اختلاف سے بڑھکر ہوتا ہی بدبو کی درمیانی ہوتی
ہی اسلیے کہ بدبو کا نہونا ٹھنڈک کی شدت پر اور مادے کے جمے ہونے پر دلالت کرتا ہی اور بدبو کا بہت
ہونا نا بدحرارت کے غلبے پر اور اصلی حرارت پر اسکے غالب آجانے پر دلالت کرتا ہی بس اسی سبب سے

علاج

مادے مین عفونت پیدا ہوجاتی ہی علاج بدن کا استفراغ کرنا تاکہ ورم کا مادہ گھٹ جائے اور
اس چیز سے کہ جس سے یہ مادہ پیدا ہوتا ہی پرہیز کرنا اور تقویت کرنا ہی یعنے قوت کی تقویت کرنا ہی تاکہ قوت
کو درد ضعیف نکرڈالے کیونکہ درد روح کے تحلیل کرنے سے کہ قوت کا مرکب ہوتی ہی قوتون کو ضعیف
کردیتا ہی اور روح مین اس سبب سے تحلیل ہوجاتی ہی کہ طبیعت حرکت کرتی ہی اور مرض سے لڑتی بھڑتی
ہی اور اس سبب سے تحلیل ہوتی ہی کہ اعضا پر قوتون کو تقویت دینے والی غذا مین سے کم وارد ہوتی ہی کیونکہ
طبیعت کے مقابلہ مین مشغول ہونے سے غذا مین کے تصرف سے رُکی ہوتی ہی اور تاکہ ضعیف نکردے
پھوٹ نکلنا یعنے پیپ کا پھوٹ نکلنا قوت کو کیونکہ پیپ کے ساتھ روح اور اصلی حرارت کہ بدن کی
ساری رطوبتون سے خواہ یہ رطوبتین اچھی ہون یا بری ہون متعلق ہوا کرتی ہی نکل جاتی ہی پھر جبکہ پیپ
نکلجاتی ہی تو اُسکے ساتھ روحون مین سے اور قوتون مین سے اور اصلی حرارت مین سے نکل جایا کرتا ہی پھر [illegible]
پکانے والی چیزون کا استعمال کیا جائیگا پکانے مین طبیعت کی اعانت کے لیے اور یہ وہ چیزین
ہین جنمین درمیان کی حرارت ہوا کرتی ہی کہ جلا ڈالنے اور سکھا ڈالنے کے پایہ پر نہین پہونچی ہین اور باوجود
اسکے ان چیزون مین ایک طرح کا لس ہوتا ہی کہ مسامون کو بند کردیتا ہی بس گرمی پھیلانے والے
ابخرون مین جو کچھ کہ تحلیل ہوجایا کرتا ہی اسے تحلیل ہونے سے مانع آتی ہین پھر یہ چیزین پکانے
پر مدد دیتی ہین اور اصلی حرارت کو بند کر رکھتی ہین اور پراگندہ ہونے سے اسے روک رکھتی ہین پھر یہی
چیزین حقیقت مین پکانے والی ہوتی ہین اور انکا بس ایسے پایہ پر نہین پہونچتا ہی کہ تنفس کا اور اصلی حرارت
کی ترویح کا مانع ہو مثل گرم پانی سے تریڑا دینے کے کیونکہ طبیعت حرارت اور رطوبت سے نضج کا کام
کرتی ہی اور گرم پانی مین رطوبت کے ساتھ بدن کی حرارت کے قریب کی حرارت ہوا کرتی ہی کہ
مادے مین نضج کی قابلیت پیدا کرتی ہی اور لیپ کرنا ہی جو اور انجیر کا یا منہ کے چبائے ہوئے گیہون
کا کیونکہ منہ کی حرارت نضج پر مدد کرتی ہی یا موم اور روغن زیتون اور کندر کا یا زعفران اور خطمی
اور السی کا پھر اگر جلد ملائم پڑ جائے اور پھوڑنے والی دواؤن سے پھوٹنا ممکن ہوجائے تو یہ بہتر
ہی لیکن پھوڑنے کا تو سبب یہ ہی کہ پیپ جب عضو مین باقی رہجاتی ہی تو تندرست گوشت کو
جو اس عضو مین ہوتا ہی فاسد کر ڈالتی ہی اور اُسے کھالیتی ہی اور رگون کو اور شریانون کو اور پٹھون
کو اور رودون کو جو اس عضو مین ہوا کرتے ہین فاسد کر ڈالتی ہی لیکن دواؤن سے پھوڑنیکا تو سبب
یہ ہی کہ لوہے کے استعمال کرنے مین اسباب کا ڈر ہوتا ہی کہ کہین نشتر اس عضو کے پاس کے
بزرگ عضوون کے پٹھون اور شریانون وغیرہ پر پڑ نجائے پھر ایسا ضرر حاصل ہوجائے جسکا تدا

نہو سکے اور نرگس کی جڑ کا لیپ ہر سخت کو پھوڑ دیتا ہی خصوصاً گرم ہانہین کیونکہ گرم پانی جلد مین لگاو
پیدا کر دیتا ہی اور شہد کے ساتھ مین کیونکہ شہد جلا کرتا ہی اور میل سے جلد کو پاک کرتا ہی پھر اسمین پھوڑنے والی چیز
کا اثر کا پہونچنا آسان ہوجاتا ہی اور دیا خلیون رائی کے لعاب کے ساتھ پھوڑ دینے والا ہی یہ سب سوسن
کے روغن مین پکائی جائین گی اور نہین تو یعنی اگر دواؤن سے پھوڑنا ممکن نہویا تو اس سبب سے کہ
بیمار پھوڑنے والی دواؤن کی اذیت کی تاب نہین لاتا ہی یا اس سبب سے ممکن نہین ہی کہ مادہ غلیظ ہی اور
اصلی حرارت اسکے نضج دینے سے اور ایسے کر دینے سے کہ اسکے اتصال مین تفرق ہونے سے مادہ نکل جائے
ضعیف پڑ گئی ہی یا اس سبب سے جلد غلیظ ہی یا اس سبب سے کہ پھوڑا جوڑ کے پاس ہی کیونکہ جوڑ کے مقام
مین اوتار اور پٹھے اور رودے بہت ہوا کرتے ہین اور باوجود اسکے جوڑون مین گوشت بہت سا
نہین ہوا کرتا ہی پھر پیپ کا پٹھون سے اور وترون سے اور رودون سے ملتے رہنا بہت رہتا ہی اور
یہ بات انکے فاسد پڑ جانے کی موجب ہی یا اسلیے کہ جوڑ رئیس عضوون کے پاس ہی پھر مجاورت کے سبب سے
پیپ سے انکے خراب ہو جانیکا ڈر ہی یا سبب یہ ہی کہ عضو ڈھلا ڈھلے گوشت کا بنا ہوا ہی بس پیپ سے اسکے
خطرہ ہوتا ہی کیونکہ یہ گوشت اپنی رطوبت کے سبب سے اس امر کی قابلیت رکھتا ہی یا سبب یہ ہی
کہ عضو مین عرصہ دراز تک پیپ کے باقی رہنے سے ردی مرضون کے ہو جانے کا ڈر ہی جیسا کہ پائخانے
کے مقام کے پھوڑون مین ہوا کرتا ہی اسلیے کہ ناصیر کا خطرہ ہوتا ہی چیرنے سے لوہے کے اوزار کے
ساتھ اور چیرے کے منہ کے نیچے وار ہونے پر ترغیب کرتا ہے تاکہ پیپ کا نکلنا آسان ہو جائے
کیونکہ پیپ طبیعت سے نیچے وار کو میلان رکھتی ہی اور اسلیے کہ پیپ طبیعت سے نیچے وار کو ہونے کے
سبب سے اگر ادھر سے نہین نکلتی ہی تو جو گوشت کہ وہان پر ہوتا ہی اُسے فاسد کر دیتی ہی اور کھا جاتی ہی پھر جب
مخاطب مدہ اور ریم یعنے پیپ اور کچلہوے کو نکال لے مدہ اور ریم مین فرق یہ ہی کہ ورمون مین کے
متغیر مادے مین اگر اسکی خلطیہ صورت ابھی باقی ہی تو وہ قیح سے نامزد ہی اور اگر اسکی نوعیہ صورت جاتی
رہی ہی تو مدہ سے نامزد ہی تو اسے شہد کے پانی سے دھو ڈالے کیونکہ شہد اپنی جلا کے سبب سے اس
مین کی ساری پیپ کو پاک کر ڈالتا ہی پھر زخم کا علاج کرتا ہی بھرنے والی چیزون سے پھر جو دم کہ اوپر وار
ہوتا ہی کہ اسکے ساتھ ضربان نہین ہوتا ہی کیونکہ اسکے مادے نے اس گوشت کو نہین پکڑا ہی جو جلد کے
نیچے وار ہی بلکہ تنہا جلد ہی کو پکڑا ہی اور جلد شریان سے خالی ہوتی ہی تو وہ اکثر پیدا تا نہین ہی کیونکہ یہ ورم
جبھی پیدا ہوتا ہی کہ جب اسکا مادہ رقت سے اسطرح کا ہوتا ہی کہ گوشت کے منفذون مین تیر جاتا ہی
اور اسکا احتباس فقط جلد مین نہین ہوتا ہی اور یہ مادہ اپنی لطافت اور رقت کے سبب سے آسانی سے

بتجبیر کے ساتھ تحلیل ہوتا ہی اور پیا تا نہین ہی مگر یہ کہ اسکے علاج مین کوئی خطا واقع ہوجائے جیسے اسطرح کہ اسکی
تبریدمین افراط کیجائے اور اکثر ورم ایک اکیلے مادے سے نہین ہوتا ہی کیونکہ اس اکیلے مادے مین سے لطیف ہوتا
ہی تو اسکا سیلان اور نفوذ اعضا کے منفذون مین کم ہوا کرتا ہی اور جو رقیق ہوتا ہی وہ اعضا مین بند نہین رہتا ہی
بلکہ وہ اعضا کے خولون کے گرد کی جھلیون کے سوراخون مین نفوذ کرجاتا ہی اور سب سے زیادہ قریب کے راستے
سے مندفع ہوجاتا ہی اور جب غلیظ اور رقیق مرکب ہوجاتے ہین تو غلیظ کے لیے رقیق سے سیلان عارض ہوتا ہی
اور رقیق کو غلیظ سے غلاظت حاصل ہوجاتی ہی پھر یہ دونون عضو مین کے حاصل ہونے پر ایک دوسرے کی مدد کرتے

دمل

ہین دمل انہین کا زیادہ ردی وہ ہی جو زیادہ اندر کو سرایت کیے ہوئے ہی کیونکہ اسطرح کے دمل تو جبھی ہوتے ہین
جب مادہ غلیظ ہوتا ہی اور طبیعت ظاہر جلد کیطرف اس مادے کے دفع کرنے سے ضعیف ہوتی ہی اور یہی دمل خراج
کی جنس سے ہوا کرتے ہین اسبات مین کہ یہ گرم ورم ہوتے ہین اور انکے اندر وار کو ایک مقام ہوتا ہی جسپر مادہ
ریزش کرتا ہی مگر فرق اتنا ہی کہ دمل کا اطلاق بڑی بڑی حاد پھنسیون پر ہوا کرتا ہی جب کہ وہ جھاڑ کر آتی ہین
اور اکثر حرکتون سے پیدا ہوتے ہین امتلا پر کی حرکتون سے اور اسیطرح حمام کی کثرت سے پیٹ بھرے پر
لیکن پیٹ بھرے پر حرکت سے پیدا ہونیکا تو یہ سبب یہ ہی کہ یہ حرکت ہضم کے جید ہونے کی مانع ہوتی ہی
اور بے ہضم ہوئی غذا کو نیچے اُتار دیتی ہی پھر یہ غذا ردی مواد بدن مین پیدا کردیتی ہی بس اسکے دفع کرنیکی
طبیعت کو احتیاج پڑتی ہی اور جب استفراغ سے پیشاب اور پاخانہ اور پسینے وغیرہ سے یہ مواد نہین نکلتے
ہین اور طبیعت قوی ہی تو وہ مواد کو جلد کی جہت مین دفع کردیتی ہی پھر اگر مجتمع ہوکر وہ نکلتے ہین تو دمل اور اسکے
مثل پیدا ہوجاتے ہین اور اگر متفرق ہوکر نکلتے ہین تو انسے دانے مثل کھجلی وغیرہ کے پیدا ہوجاتے ہین لیکن

علاج

پیٹ بھرے پر حمام سے پیدا ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ حمام اپنی حرارت سے فضلون کو جلد کی جہت مین جذب
کرلیتا ہی علاج دمل کی کثرت کے مبتلا کا استفراغ فصد اور مسہل سے کیا جائیگا اور اسکا بدن حمام کی کثرت سے
گرم کیا جائیگا اور شروع کے بیچ دنون مین گرم ورمون کے علاج سے دوا کیجائیگی فصد سے اور مسہل سے
اور مادے کی پھیر دینے والی چیزون سے پھر پکانے پر انحصار کرلیا جائیگا اور دمل کی پکانے والی چیزون مین سے
انجیر اور شہد ہی اور کنوچہ بھی ہی پسا ہوا انجیر کے ساتھ اور منہ کے چبائے ہوئے گیہون او لخیر بائی کے ساتھ ملایا
ہوا سوسن کے روغن مین پھر اگر پک جائے اور نہ پھوٹے ذاتسے تو پھوڑنے والی دواؤن سے پھوڑ ڈالا جائیگا

پھنسیان

اور اکثر اوقات چیر ڈالنے کی احتیاج پڑتی ہی لوہے کے نشتر سے خراج مین کے بیان کیے ہوئے دستور کے مطابق
پھنسیان بھی ورم کی تعداد پر ہوتی ہین چھوٹے مواد سے مفرد اور مرکب کے طور سے بس پھنسیون مین کی
بعضی دموی ہوتی ہین مثل دموی تپی اور بعضی صفراوی ہوتی ہین مثل نملہ کے اور آتشک کے اور نار فارسی کے

اور بعضی سوداوی ہوتی ہین مثل سوداوی کھجلی کے اور مسون کے اور یہی سے چھوٹے چھوٹے دانے شدت کے
سخت اور گول ہوتے ہین اور مسمارون کے اور مسمار چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہین شدت کی سختی رکھتے
ہین انکے سر بڑے ہوتے ہین اور انکی جڑین گول ہوتی ہین اور عضو کے اندر کو مسمار یعنے میخ کیطرح سے گڑے
ہوتے ہین اور بعضی بلغمی ہوتی ہین مثل بلغمی تپی کے اور بعضی مائی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور یہی وہ
دانے ہین جو ظاہر بدن پر اسکی طرف مائیت کے مندفع ہوا کرنے سے نکلتے ہین اور بعضی ریحی ہوتی ہین مثل
نفاخات کے اور یہ وہ دانے ہین جو جلد کے نیچے ریح کے مجتمع ہو جانے سے بدن پر نکلتے ہین سری دانے کہ
بہت مائیت رکھنے والے انجرون سے ہوتے ہین یہ انجرے اس رطوبت سے پیدا ہوتے ہین جسمین قوی حرارت
نے اثر کر کے اسے انجرے کر دیا ہی اور یہ انجرے جب جلد پر پہونچتے ہین تو متکاثف ہو جاتے ہین اور جلد کے
نیچے بند ہو رہتے ہین چپٹے اسلیے کہ یہ بخاری مادہ نکلنے کی جگہ کی خواہش مین جلد کے نیچے پھیلتا ہی کرب پیدا
کرنے والے کیونکہ کچھ اس بخار مین سے دل کے قریب گھٹ رہتے ہین کھجلانے ہوتے ہین اس سبب سے کہ یہ
بخار تبخیر کرنے والی حرارت سے اور اپنے مادے مین کی حدت سے یا نمکینی سے حدت پکڑ جاتے ہین اکثر یکبارگی
پیدا ہو جاتے ہین بہت سے مقامون مین کیونکہ انکا مادہ بہت لطیف حرکت کا تیز ہوتا ہی اور اسطرح پر جبھی ہوتا
ہی جب کہ خون یا بلغم نمکین بہت سا ہوا کرتا ہی اس حال سے کہ ان دونون کو تبخیر کرنے والی حرارت بہت
عارض ہوئی ہی اور انکے کرب اور غم کی شدت رات کو ہوا کرتی ہی کیونکہ رات کو جلد کثیف پڑ جاتی ہی اور
جو اس بخار مین سے انجرے اُٹھتے ہین انکا تحلیل ہونا دشوار پڑ جاتا ہی اور ان دانون کا سبب
حاد دموی انجرے کیونکہ خون اپنی ذات مین گرم ہوتا ہی اور جبکہ اسے تبخیر کرنے والی حرارت عارض
ہو جاتی ہی تو اسمین صفرے کی پیدائش ضروری ہوتی ہی بس اسمین اُٹھے ہوئے انجرے حدت پکڑ جاتے
ہین اکثر ہوا کرتے ہین اور کبھی ان دانون کے موجب بلغمی انجرے ہوتے ہین اسواسطے کہ مائی بخار اس
رطوبت سے پیدا ہوتا ہی کہ جسمین قوی حرارت نے اثر کیا ہی اور یہ رطوبت یا تو دموی ہوتی ہی یا بلغمی ہوتی ہی لیکن صفرے
اور سودے سے انکی یبوست کے سبب سے مائی انجرے کم اُٹھا کرتے ہین بس انجرے اُٹھنے کی شدت جبھی ہوتی ہی جبکہ بلغمی
ہوتا ہی رات کو دموی سے بہت بڑھکر اس سے کہ دموی انجرے گرم اور لطیف ہونے کے سبب سے بلغمی سے بڑھکر
رات کو تحلیل ہوا کرتے ہین اور دموی حدت مین حرارت کے پائے جانے سے اور سرخی مین بڑھکر ہوتے ہین
کیونکہ یہ انجرے سرخ مادے سے جدا ہوتے ہین اور اسلیے کہ یہ انجرے اپنی حدت سے اس خون کو جو ظاہر جلد مین ہوا کرتا
ہی اسے گرم کر ڈالتے ہین اور رقیق کر دیتے ہین اور باہر والے کو اسکی تحریک کرتے ہین علاج فصد دموی مین اور
صفرا یا مسہل صفرا وی مین اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی ملائمت کے ساتھ ہی تاکہ مادے کے حدت پکڑنے مین اور قوی تحریک

یعنی پھنسیان

سے وقت اسکے ہیجان مین زیادتی نہو جائے مسہل کے خصیاندے کے مثل سے یا اسکے ساتھ دونون اناروں کے پانیکے مثل سے اور بلغمی مین بلغم کا استفراغ کا بلی ہڑ کے زیادہ کرنے سے کیا جائیگا اور اکثر اوقات اسمین تھوڑا اسا تربد بڑھا یا جاتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مدد فقط مادے کے استفراغ ہی کے وقت منقطع ہوتی ہی پھر تبریدے بخار کی تدبیر ہی کیونکہ خون کو جب تبخیر کرنے والی حرارت عارض ہوتی ہی تو اسمین صفرے کی پیدائش جیسا کہ بیان ہو چکا ہی ضروری ہوتی ہی اور صفرے کی پیدائش تبخیر کرنے والی حرارت کے موجود ہونیکے ساتھ بخار کی موجب ہوتی ہی پس اسی سبب سے حرارت کا بجھانا اور ابخرون کی پیدائش کو مانع آنا واجب ہوتا ہی اور چھوڑ دینا گوشتونکا کیونکہ گوشت بخار کے مادے کو پیدا کرتے ہین اور سرکے کے ساتھ مسور مفید پڑتی ہی کیونکہ مسور باوجود ٹھنڈک ڈالنے کے تبخیر کرنیوالی حرارت کی تسکین کرتی ہی اور مواد کو اور ابخرون کو غلیظ کر دیتی ہی اور انار کے دانون کا اور کا استعمال کا جید ہوتا ہی اور کھانے مین اور خصیاندون مین سوکھے دھنیے کی کثرت کیجائیگی تبرید کے لیے اور بخار کی تسکین کے لیے نملہ وہ دانے ہین جو چرپرے لطیف صفرے سے پیدا ہوتے ہین اور اسی سبب متقرح ہو جاتے ہین پھر اگر صفرا اردی ہوتا ہی اسطرح کا کہ شدت سے جلا ہوا ہوتا ہی تو نملہ ساعیہ یعنے دوڑنے والے کا موجب ہو جاتا ہی کہ کھا لینے والا ہوتا ہی کہ عضو کو کھا جاتا ہی اور اسمین قرحہ ڈال دیتا ہی اور نہین تو یعنے اگر ردی نہین ہوتا ہی بلکہ حاد ہوتا ہی تو فقط نملہ ساعیہ کا موجب ہوتا ہی اور یہ وہ ہی جو بے قرحہ ڈالنے کے پھیلتا ہی اگر صفرا رقیق ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت مین جلد کے نیچے پھیلتا ہی اور اپنی حدت اور رقت اور حرکت کی تیزی کے سبب سے ایک مقام سے دوسرے مقام مین نفوذ کر جاتا ہی اور اگر غلیظ ہوتا ہی کہ جلد کے نیچے وار بند ہو رہتا ہی اور جلد مین نفوذ نہین کرتا ہی تو جاورسیہ نملے کا موجب ہوتا ہی یعنے نملہ کے ایسے دانونکا موجب ہوتا ہی جو چھوٹا پنے مین جاورس یعنے باجرے کے مشابہ ہوا کرتے ہین اور یہ سوزش مین کم اور تحلیل ہونے مین دیر طلب ہوتے ہین کیونکہ انکا مادہ غلیظ ہوتا ہی اور بلغم اور سوویکی آمیزش سے ان کی حرارت کم ہوتی ہی علاج صفرے کے استفراغ سے شروع کرنا واجب ہی خواہ قرحہ دار ہو یا قرحہ دار نہو اور فصد سے اگر خون مین کثرت پائی جاتی ہو کیونکہ اگر ان دانون کا علاج بے استفراغ کے ان چیزون سے کیا جائیگا جو انھین اچھا کر دیتی ہین تو اسی مقام یا اسکے پاس کے مقام پر پھر نکل آوینگے اور مزاج کی تعدیل کرنا اور لگایا جانا انپر مسور اور انار کے چھلکے اور جو کے ستو اور بارتنگ سوکھی ہوئی باریک پیسی ہوئی کیونکہ یہ چیزین ٹھنڈک ڈالتی ہین اور سکھا ڈالتی ہین پھر اگر کھا لینا اور قرحہ کا پڑنا ظاہر ہو تو قرص اندروخون کا استعمال قابض شربت کے ساتھ کیا جائیگا تاکہ یہ قرص لطیف کرنے سے مادے کو تحلیل ہو جانے کے قابل کر دین اور باوجود اسکے یہ قرص اپنے قبض سے فائدہ کرتے ہین اور جاورسیہ کے مسہل مین تھوڑا اسا تربد اور افتیمون ڈالدیا جائیگا کیونکہ اسکا مادہ غلیظ ہوتا ہی اور بلغم سے

اور سودے سے آمیزش رکھتا ہے اور اسی سبب سے نہین مندفع ہوتا ہے مگر گوشت کے مسام سے اور یہ دانے چھوٹے
چھوٹے ان مسام کے مقدار بھر کے ہوا کرتے ہین اور جلد کے نیچے رہتے ہین اسمین نفوذ نہین کرتے ہین کیونکہ
جلد کے منفذ تنگ ہوا کرتے ہین پس جلد کے مقامون مین با جرے بھر کے رہا کرتے ہین اور تازہ دوہا ہوا دودھ
اسکے علاج مین جید ہے اور انار کے چھلکے اور گیرو سرکہ اور گلاب کے ساتھ فائدہ مند ہین کیونکہ یہ چیزین خشک کر ڈالتی
ہین اور سرکہ کے ساتھ استعمال کرنیکا سبب یہ ہے کہ سرکہ باوجود سکھا ڈالنے کے اپنی تلطیف سے مادے کو تحلیل ہو جانیکے
قابل کر دیتا ہے جمرہ جیسے اور نار فارسی یہ دونون ایک معنون کے نام ہین کہ بولے جاتے ہین ان دونو مین سے
ہر ایک کے لیے ہر ایک دانے لے کیے کہ خوزند چھالے والا جلانے والا خشک ریشے کا پیدا کرنیوالا ہوتا ہے جلا ڈالنے
کے سبب سے اور اکثر اوقات نار فارسی ان دانون سے خاص کیجاتی ہے کہ نملہ کی جنس سے ہوتے ہین اور انمین پھیلاؤ
ہوتا ہے اور چھالا ہونیوالے کم تعفن رکھنے والے صفرائی مادے سے اور تھوڑے سے سودے سے ہوا کرتے ہین اور
اسی سبب سے گہرے نہین ہوتے ہین اور انمین رطوبت ہوتی ہے اور جمرہ ان دانون سے خاص کیا جاتا ہے جو جلد
کو کالا کر دیتے ہین اور چنگاری کیطرح عضو کو اپنے فعل سے کوئلا کر دیتے ہین بے رطوبت کے مثل چنگاری کے رطوبت
کے نہونے مین ہوتے ہین کیونکہ لکڑی جبتک تر رہتی ہے تو آگ سے جلا کرتی ہے پھر جب اسکی رطوبت فنا ہو جاتی
ہے تو چنگاری بنجاتی ہے اور بہت سے سودے جلے ہوے سودے کے غلیظ گوشت کے اندر گہرے انکے مواد
ہوتے ہین اسی سبب سے تھوڑے ہوتے ہین گنتی مین اور بڑے جسم مین بھی اسیوجہ سے ہوا کرتے ہین اور انکی
غلاظت کا بلغم سے ہونا ممکن نہین ہے نہین تو انکی حدت اور حرارت کم ہوتی علاج ضروری ہے فصد اگر خون
غالب ہو اور صفرے کا استفراغ اور مسہل مین سودے کی رعایت خصوصاً جمرہ مین کیونکہ اسکے مادے مین
سودا بہت ہوا کرتا ہے اور اکثر اوقات مادے کے نکالنے کی احتیاج پڑتی ہے خود عضو سے زخم ڈالنے سے لوہے کے
اوزار سے جبکہ مادہ نہایت درجہ غلیظ ہوتا ہے کہ رگون مین سے آنتون کیطرف مندفع نہین ہوتا ہے یا زہریلا ہوتا
ہے سارے بدن مین اسکے پھیل جانیکا خطرہ ہوتا ہے یا اسکا نکالنا اس طریق سے زیادہ سریع اور سہل
ہوتا ہے لگانے کی دواؤن کا شدت سے ٹھنڈا ہونا جائز نہین تاکہ مادہ بند نہو رہے عضو مین ٹھنڈک
کرانے والی دواؤن کے غلیظ کر دینے کے سبب سے یا انھین تبرید اندر وار کو اسی سبب سے پھینک ندے
اس حالمین کہ یہ زہریلا خبیث ہے پھر اسکا زہر شریف عضوون تک پہونچ جائے اور نہ جائز ہے شدت سے
قابض ہونا اسی سبب سے کیونکہ شدت سے قبض رکھنے والی دوائین عضو کو کثیف کر دیتی ہین اور جمع کرتی ہین
پھر اس عضو سے مادہ اپنی گنجائش رکھنے والے مکان کی خواہش مین اندر کیطرف پھر جاتا ہے اور نہ قوی
تحلیل رکھتا آتا کہ انکی حرارت سے مادے کی کیفیت مین زیادتی نہو جائے اور جید دواؤن مین گھسا ہوا ہے کہ

جمرہ اور نار فارسی یعنی آتشک

علاج

نفاطات اور نفاخات

تسق کر ڈالا جائیگا اور سرکے مین بہانسک پکایا جائیگا کہ گل جائیگا اسکو پیس ڈالنے کے بعد کتان کے کپڑے پر
رکھکر کے لگایا جائیگا کیونکہ یہ ٹھنڈک دیگا اور سکھائیگا اور جلا کریگا اور تلطیف کریگا اور مادیکو تحلیل
ہو جانیکے قابل کر دیگا اور سرکے کے ساتھ مازو جید ہوتا ہی اور بارتنگ اور مسور اور بہت بھوسی دارآٹے
کی روٹی کا لیپ ہی کیونکہ زیادہ لطیف ہی اور اسمین جلا ہوتی ہی نفاطات اور نفاخات کبھی قوم کے
کلام مین دونون ایکہی معنون پر آتے ہین جسطرح کہ مصنف کے کلام مین یہان پر آئے ہین اور
کبھی نفاطات کا استعمال مائی ورمون مین اور نفاخات کا ریحی ورمون مین ہوتا ہی پیدا ہوتے ہین یا تو
جوش آنے سے خلطون مین کہ مائیت چڑھ جاتی ہی ارضی چیزونسے جدا ہو جانیکے بعد جلد کے نیچے تک پھر
اسکے نیچے اپنی کثافت سے بند ہو جاتی ہی اور اسلیے کہ یہ مائیت پسینے سے بڑھکر قوام مین غلیظ ہوا کرتی ہی
پھر مسام سے ترشح نہین کرتی ہی یا پتلے خون سے کہ اسپر نہایت درجہ مائیت غالب ہوتی ہی اور نہین تو
اس سے پیدا دانے رنگ مین اور قوام مین اور ہیئت مین مثل نفاطات کے ہونگے

علاج

علاج بدن فصد سے
اور مسہل سے پاک کیا جائیگا اور مزاج کی تعدیل کیجائیگی مثل عناب کے جوش کی ٹھہالنے والی اور تسکین
دینے والی چیزون کے کھلانے پلانے سے اور چھوڑ دینا گوشتون کا اور شروع ظاہر ہونے مین باریک پیسی
ہوئی مسور کا سرکے مین ملا کر لگانا ہی کیونکہ ٹھنڈک ڈالیگا اور سکھائیگا اور جوش کو تسکین دیگا لیکن نکل آنے
کے بعد ضرر کریگا کیونکہ جلد کو کثیف کر دیگا اور مادے کو بند کر رکھیگا یا اسے اندر وار کو پھیر دیگا اور جب نکل آئینگے
اور بڑے بڑے ہونگے تو پھوڑ ڈالے جائینگے اسطرحپر کہ سوئی سے پھوڑ ڈالے جائینگے اور انکا نچوڑ لیے جائینگے
کہ انمین کا سب مادہ نکل جائے تاکہ اپنی رفت کے سبب سے اور پورے نکلنے سے اور ترشح کرنے سے جلد کے
مانع آنے کی وجہ سے اندر وار کو پھر نجائے پھر سکھانے والی چیزون سے علاج کیا جائیگا اگر انمین کچھ مائیت
باقی رہگئی ہوگی اور کاشغری سفیدے کا مرہم جید ہی اگر پھوڑنے اور نچوڑنے سے پاک کرنے کے بعد قرحہ پڑ جائے

جدری اور حصبہ یعنی سیتلا

جدری اور حصبہ یعنے سیتلا موتیا اور کھسرا جدری مائی دانے ہین کہ خلطون سے ملی ہوئی مائیت کے خلطون سے
جدا ہونے کے بعد جوش کے پیدا ہونے کے ساتھ جلد کے نیچے وار مندفع ہونے سے نکلتے ہین جسطرحپر کہ نچوڑے
ہوے پانیون مین جوش آجاتا ہی پھر انکے بعضے جزون سے جدا ہو جایا کرتے ہین اور اسکا سبب یا تو طبعی
ہوتا ہی یا غیر طبعی ہوتا ہی اور ان دونون مین سے یا تو کسی شخص سے خاص یا عام ہوتا ہی پس یہی چار قسمین ہین
پہلی قسم یہ ہی کہ سبب طبعی خاص ہو اور یہ مائیت رحم مین حیض کی اس بقیہ غذا مین سے ہو جیسے پیٹ کا بچہ
غذا کرتا ہو اور اس دودھ والی غذا مین سے ہو جیسے لڑکا دودھ پلانے کے وقت پیتا ہو اسلیے کہ ان دونون
غذاؤن کو مائی تر ہونا ضروری نہین تو ان دونون کا نفوذ اس بدن مین آسان تر پڑیگا اور جو چیز کہ ان دونون کو

متشکل ہوتی ہی اسکا متشکل ہونا سہل نہوگا اور اس جز کو ان دونون غذاؤن مین سے کہ جس سے اعضا بنتے ہین کمتر ہونا ضرور ہی کیونکہ عضوون کے جزون کو سخت ہونا ضرور ہی تاکہ فعلون پر قوی رہین پھر ان دونون مین سے یعنے خون حیض اور دودھ مین سے اجزا باقی رہجاتے ہین کہ انپر مائیت غالب ہوا کرتی ہی اور خلطون مین افراط کی کثرت کرتے ہین پس طبیعت انکے گرم کرنے سے اور جوش دینے سے انکے ازالہ کی محتاج ہوتی ہی پھر کبھی اسی جوش دینے سے اس ساری مائیت کی تبخیر کے ساتھ تحلیل کر ڈالنے پر قوت پا جاتی ہی تو بدن پاک ہو جاتا ہی اور کبھی اُسپر قوت نہین پاتی ہی بلکہ یا تو اسبات پر قوت پاتی ہی کہ انھین جدا کرکے بدن کے گہراؤ سے ظاہر بدن پر پھینک دیتی ہی یا انکے گرم کرنے اور جوش دینے کے بعد اس بات پر قوت نہین پاتی ہی پھر اگر اسبات پر قوت نہین پاتی ہی تو طبیعت اس رطوبت سے مغلوب ہو جاتی ہی اور اس رطوبت پر غریب حرارت غالب ہو جاتی ہی اور عفونت والا بخار پیدا ہو جاتا ہی اور اگر جدا کرنے پر اور ظاہر کیطرف دفع کرنے پر قوت پاتی ہی تو اس سے خالی نہین یا تو مائیت رقیق ہوتی ہی اور بدن کے مسام کشادہ ہوتے ہین بس وہ مائیت پسینا ہو کر نکل جاتی ہی یا یون نہین ہوتا ہی اسطرح سے کہ مائیت غلیظ ہوتی ہی اور مسام یا تو تنگ یا بند ہوتے ہین پھر ان مساموں مین نفوذ کرنے سے رگ رہتی ہی اور اندر وار سے اس مائیت کو دفع کیے جاتی ہی بس اس مائیت کی مقدار پھر اونچی ہو جاتی ہی اور جدری یعنے سیتلا پیدا ہو جاتی ہی اور دوسری قسم یہ ہی کہ سبب طبیعی ہو کسی شخص سے خاص نہو اور یہ مثل اس ہوا کے ہی کہ طبیعی عادت پر کئی فصلون مین متغیر ہوا کرتی ہی مثل بہار کے کہ مثلا جب سخونت پکڑ جاتی ہی کیونکہ یہ ہوا جب اس بہت سی رطوبت کے پھر بدن پر لگتی ہی جو رطوبت جاڑون کی ٹھنڈک سے جمی ہوئی تھی تو اسے حرکت مین لاتی ہی اور اپنی گرمی سے اسے بہا دیتی ہی پھر وہ رطوبت اس سبب سے جوش کھاتی ہی اور طبیعت اسکے دفع کرنے کے لیے جوش پیدا کرنیکی محتاج ہو جاتی ہی جسطرح کہ بیان ہو چکا تیسری قسم یہ ہی کہ سبب غیر طبیعی ہو اور شخص سے خاص اور یہ مثل ان غذاؤن کے ہی کہ مائی فضلون کو پیدا کرتی ہین یا رقت اور غلاظت مین کے مختلف قوام مین کے خلطون کو پیدا کرتی ہین اسطرح سے کہ ان خلطون کے بعضے جز ارضی غلیظ ہون اور بعضے مائی رقیق ہون کیونکہ یہ فضلے اور یہ خلط جوش کھانے کی قابلیت رکھتے ہین اور چوتھی قسم یہ ہی کہ سبب غیر طبیعی ہی کسی شخص سے خاص نہین ہی اور یہ مثل اس ہوا کے ہی جو ان فصلون مین متغیر ہوتی ہی جو طبیعی عادت پر نہین ہین جس گرمیون کے جبکہ اسکی ہوا با وجود بہت رطوبت رکھنے کے نہایت درجہ گرم ہو جاتی ہی اور حصبہ جدری سے مادی اور صوری اور فاعلی اور غائی سببون مین قریب ہوا کرتی ہی بس اسی سبب سے سلیم اور مہلک علامتون مین حصبہ بھی جدری کے قریب ہوتی ہی ان دونون مین سے زیادہ ردی کالی ہوتی ہی کیونکہ احتراق ہی کی افراط سے یا افراط کے حجم جانے ہی سے ہوتی ہی اور یہ دونون شدت گندہ ہی ہین لیکن احتراق کے شدت سے ردی ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ یہ غریب حرارت کے غلبہ کرنے پیدا کرت

کرتا ہی اور یہ بات جبھی ہوتی ہی جب اصلی حرارت افراط سے ضعیف پڑجاتی ہی لیکن جمنے کی شدت سے زردی ہونیکا تو سبب
یہ ہی کہ جمنا اصلی حرارت کے افراط سے بجھ جانے پر دلالت کرتا ہی پھر نفشی ہی کیونکہ یہ بات بھی اصلی حرارت کے بجھ جانے ہی سے یا احتراق
کے احتراق سے ہوتی ہی لیکن بجھنا اور جلجانا کالی قسم مین بڑھکر ہوتا ہی اور اسی سبب سے کالی قسم اس سے بڑھکر ردی ہوتی ہی پھر
سرخ ہی کیونکہ یہ خون کی شعلہ زنی پر اور غلیظ ہونے پر اور اسکے نضج کو نہ قبول کرنے پر دلالت کرتی ہی اور یہی سرخ نفشی سے
رداءت کیطرح کی نہین ہوتی ہی کیونکہ خون سارے مادونسے بڑھکر صالح ہوا کرتا ہی اور سب سے بڑھکر نضج کا قبول کرنے
والا ہوا کرتا ہی پھر سبز ہی کیونکہ یہ صفرے کے جلے ہوئے ہونے پر دلالت کرتی ہی اسلیے کہ یہ رنگ زردی اور سیاہی سے
ملکر بنتا ہی اور زردی صفرے کیلیے ہی اور سیاہی احتراق کی ہی پھر زرد ہی کیونکہ یہ صفرے کے غلبہ پر اور اسمین مائیت
کے ملجانے پر دلالت کرتی ہی اور سبز اور زرد دسمر جسے ردات مین فقط اسلیے کم ہوتی ہین کہ صفرا خون سے زیادہ لطیف
ہوا کرتا ہی پھر چھوٹی سفید ہی جو غلیظ بلغم کے مائیت مین ملجانے سے ہوتی ہی کیونکہ اس بلغم کی نضج اور مندفع ہونا
دشوار ہوا کرتا ہی پھر اس سے بدن پاک نہوگا اور دوسرے مرض کے پیدا ہوجانے سے انذار کریگا اور سب مین بڑھکر سادہ سفید
جو کہ نری مائیت سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ یہ اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ بدن ان فضلون سے پاک ہی جنکا مائیت مین ملجانا
ممکن ہی یا جو رقیق بلغم کی ملی ہوئی مائیت سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ یہ بھی سلیم ہوا کرتی ہی اور ان دونون قسمون مین فرق
یہ ہی کہ بلغم کی سفیدی دودھ کی سفیدی کیطرح کی ہوتی ہی اور مائی کی سفیدی چمک رکھنے کیطرف میلان رکھتی
ہی اور غلیظ اور رقیق مین فرق یہ ہی کہ جو غلیظ بلغم سے پیدا ہوتی ہی وہ سخت ہوتی ہی دشواری سے نفوذ کرتی ہی اور بہتی ہی اور
رقیق بلغم سے جو پیدا ہوتی ہی اسکا اسطرحکا حال نہین ہوتا ہی پھر بڑے حجم کی کیونکہ اسبات پر دلالت رکھتی ہی کہ طبیعت
دفع کرنے پر قوی ہی اور مادہ اسکی پیروی کرتا ہی کم گنتی کی کیونکہ باوجود حجم مین اپنے بڑے ہونیکے اور بخار کے ضعیف
ہونیکے فصلیہ مادیکے کم ہونے پر دلالت کرتی ہی اسواسطے کہ اگر یہ کمی واقعہ قوت کے ضعیف نہونیکے سبب سے
یا مندفع ہونے مین مادیکے نافرمانی کرنے کے سبب سے ہوتی ہی تو سیتلاکے دانے حجم مین بڑے نہوتے اور نقاء یعنے مادونسے
پاکی اور اسکے ساتھ بخار کا سکون حاصل نہوتا آسانی سے نکلنے والی کیونکہ یہ بات بھی قوت کے قوی ہونے
پر اور مادیکے پیرو ہونے پر دلالت کرتی ہی بے کرب کی ہوتی ہی کیونکہ یہ امر اسپر دلالت کرتا ہی کہ جوش والی حرارت
کم ہی اور دل سلامت ہی اور قوی بخار کی نہین ہوتی ہی کیونکہ یہ بات اسپر دلالت کرتی ہی کہ سیتلاکے نکلنے کے پہلے جوش
کم تھا اور قوت کے قوی ہونے کے سبب سے اور مادیکے اکثر دفع ہوجانے مین مطیع ہونیکی وجہ سے جوش کی احتیاج
نتھی اور اسپر دلالت کرتی ہی کہ بدن اکثر مادے سے سیتلاکے نکلنے سے پہلے پاک تھا پھر گنتی کی بہت باوجود باقی صفتون کے اسلیے کم
گنتی کا بہت ہونا اگرچہ مادیکے بہت ہونے پر دلالت کرتا ہی لیکن جبکہ باقی صفتون کے ساتھ ہوتی ہی تو ردی نہین
ہوتی ہی لیکن ملی ہوئی متصل اسکا بعض بعض سے یہانتک کہ بڑی جگہ لے لیتی ہی بد ہی نہیں سے گول ضلع کھوئی اور ردی

ہوتی ہی لیکن جبکہ اتصال افراد کے بڑے ہونیکے ساتھ ہوتا ہی تو یہ نہایت درجہ کے مادیکی کثرت پر دلالت کرتا ہی اور جبکہ افراد کے چھوٹے ہونیکے ساتھ ہوتا ہی تو وہ مادیکی کثرت پر اوقات کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتا ہی کیونکہ قوت اگر قوی ہوتی تو ضرور تھوڑے سے مقامون سے زمین کے سوتون سے مندفع پانی کیطرح سے مادیکو دفع کرتی اور جڑ سے اکھاڑ ڈالتی اسلیے کہ اگر اسکا مندفع ہونا قوی ہوتا تو ایک مقام سے یا تھوڑے سے مقامون سے نکلجاتا اور نکلا ہوا بہت سا ہوتا مثل بہتے ہوئے چشمونکے اور اگر اسکا مندفع ہونا ضعیف ہوتا تو بہت سے مسامون سے نکل جاتا اور نکلا ہوا ان مسامون کی تعداد کی نسبت پر ہوتا مثل چو یونکے اور یہی حال بڑی مضاعف کا ہی یہانتک کہ ایک دوسرے کے جوف مین ہوتی ہی کیونکہ یہ بات قوت کے ضعیف ہونے پر اور مادیکی کثرت پر دلالت کرتی ہی کیونکہ قوت اگر قوی ہوتی تو مادیکو ایک ہی مقام سے یکبارگی دفع کردیتی تو بڑی سیتلا پیدا ہوجاتی لیکن اگر قوت ضعیف ہوتی تو یکبارگی کی دفع کے عجز کے ساتھ مندفع ہوتا بس دو مرتبہ مین اسے دفع کرتی پھر ہر مرتبہ مین سیتلا پیدا ہوتی اور دفع کے مقام کے ایک ہونے سے ایک ان دونون مین کی دوسرے کے پیچھے ہوتی پھر اگر کہا جائے کہ اس تقدیر پر دو مادونکا مختلط ہونا اور ان دونون سے بڑی سیتلا کا پیدا ہونا واجب ہوتا ہی تو اسکا جواب یون دیا جائیگا کہ یہ بات جبھی ممکن ہوتی ہی کہ جب دوسری مرتبہ کا مندفع مادہ پہلی مرتبہ کے مندفع مادے سے بڑھکر غلیظ ہونا ہی پھر پہلا گوشت کی محیط جھلی سے نفوذ کرتا ہی اور جلد کے نیچے بند ہوجاتا ہی اور دوسرا اس جھلی سے نفوذ نہین کرتا ہی بلکہ جلد کے نیچے اپنی غلاظت کے سبب سے بند ہو رہتا ہی پھر یہ جھلی ان دونون مین حائل ہوجاتی ہی یا پہلا اور دوسرا اس جھلی سے نفوذ کرجاتا ہی لیکن پہلا جلد کے طبقون مین سے ایک طبقہ مین نفوذ کرتا ہی اور دوسرا ان دونون کے نیچے بند ہوجاتا ہی پھر یہ طبقہ ان دونون مین حائل ہوتا ہی اور جدری اور حصبہ یعنے سیتلا کا بخار کے پیچھے ہونا اسکے برعکس سے اولی نہین ہوتا ہی کیونکہ ان دونون پر کا سابق بخار خلطون کے جوش کھانے کے سبب سے ہوتا ہی تاکہ انسے مائیت جدا ہوجائے اور اسمین بدنکی صلاح ہوتی ہی کیونکہ یہ محمود اندفاع ہوتا ہی لیکن لاحق بخار یا تو بدنمین ان دونون کے مادہ مین سے کچھ باقی رہنے کے سبب سے ہی اور اسکے دوسری بار کے جوش کھاجانے کی وجہ سے ہی اور یہ دوسری بار کے جدری اور حصبہ کے نکلنے سے انذار کرتا ہی یا جدری کے مادے کے سوا دوسرے مادیکی عفونت کے سبب سے ہی اور یہ دونون امر ردی ہوتے ہین اکثر اوقات بیمار اس سے مرجاتا ہی اور زیادہ جید ان دونون مین یعنے جدری مین اور حصبہ مین سانس اور آواز کا سلیم ہوتا ہی لیکن سانس کے سلیم ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ سانس جبھی سلیم ہوتی ہی جب قوت قوی ہوتی ہی اور تنفس کے آلات سلیم ہوتے ہین پھر اگر قوت ضعیف ہوتی ہی یا جدری یا حصبہ کے نکلنے سے تنفس کے آلات مین آفت ہوتی ہی تو سانس کا لینا مختل ہوجاتا ہی اور اس سے دلکو مضرت پہونچتی ہی لیکن آواز کے تو سلیم ہونیکا سبب یہ ہی کہ آواز جبھی سلیم ہوتی ہی جب پھیپھڑا اور اسکا قصبہ اور حلق اور نرخرا جدری یا حصبہ یعنے سیتلا سے سالم ہوتا ہی اور اگر ان دونون سے انمین کچھ تغیر ہوجاتا ہی تو آواز متغیر ہوجاتی ہی اور جب دیکھے کہ

جدری یا حصبہ والے شخص سانس کو ہانپ آتے ہوئے یعنی چڑھتے ہوئے اُسکے حجاب مین ورم ہی کہ وہ ورم سانس
کی حرکت کے بڑے ہونے سے مانع آتا ہی اس سبب سے کہ پورے پھیلنے کے وقت حجاب مین درد پیدا ہوتا ہی اور
یہی حال پورے پھیلاؤ کے وقت پھیپھڑے کا ہوتا ہی یا قوت کے سقوط کو بس سانس بڑی کرنے پر قدرت نہین رکھتی
ہی اور اسکا تدارک جو بڑی ہونے سے رہگیا ہی تیزی سے اور تواتر یعنے ہانپ لینے سے کرتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ سانس کا
بڑھنا پوری حرکت دینے سے اور بڑاپن پیدا کرنے سے قوت کے ضعیف ہو جانے ہی سے ہوا کرتا ہی یا تو کسی روکنے والے
کے سبب سے ہوتا ہی کہ وہ سانس کے بڑھنے کا مانع ہوتا ہی یا حرارت کیوجہ سے ٹھنڈی ہوا کی شدت سے احتیاج پڑتی ہی پھر بڑھانے
مین اور تیزی کے جمع کی احتیاج پڑتی ہی لیکن جدری یا حصبہ یعنے سیتلا والیکی حرارت اسدرجے پر نہین ہوتی ہی کیونکہ
جوش والی حرارت باہر وار مندفع ہونیکے وقت سکون پا جاتی ہی پھر سانس کا بڑھنا یا تو قوت کے ضعیف ہونیکے سبب سے یا کسی
روکنے والیکے ہونے کے سبب سے باقی رہگیا اور یہ بات اکثر حجاب مین کے ورم کے سبب سے ہوا کرتی ہی کیونکہ حجاب مین کا ورم سانس کے
بڑھنے سے مانع آتا ہی اسلیے کہ بڑے پھیلاؤ والی حرکت کیوقت درد پیدا ہوتا ہی اور اسلیے کہ پھیپھڑے کی مزاحمت سے درد پیدا ہوتا ہی اور جب
دیکھے مخاطب پیاس کو قوت پکڑتے ہوئے اور کرب کو شدت کرتے ہوئے دلکے پاس عفونت والی حرارت کے غلبے سے اور ظاہر کو
ٹھنڈا ہوتے اصلی حرارت کے بجھ جانیکے سبب سے اور غریب حرارت کو اندر سے باہر کی طرف دفع کرنے سے عاجز آنیکے سبب سے اور
جدری یا حصبہ کو سبز پڑتے یا کالا پڑتے جمنے کی افراط سے اصلی حرارت کے بجھ جانیکے سبب سے تو ہلاکت قریب ہی اور ممکن ہی کہ
اندر کے ورم کے سبب سے ہو کہ پیاس پیدا کرتا ہی اور اپنی حرارت سے کرب مین ڈالتا ہی اور اسپر جو ہوا اسکے اصلی حرارت ضعیف ہوتی و
ورم کی تدبیر اور اسکیطرف توجہ کرنیکے ساتھ ظاہر مین پھیلنے کو وفا نہین کرتی ہی تو جدری یا حصبہ بجھنے کی افراط کے
سبب سے اور ظاہر سے اصلی حرارت کے انقطاع کے پائے جانیکے سبب سبز پڑجاتی ہی اور ایسا تو موت لازم ہوا کرتی ہی اور
اکثر عارض ہوتی ہی اور جدری اور حصبہ بہار کے موسم مین کیونکہ جاڑے مین کی پیدا رطوبتین جاڑے مین
ہوا کی ٹھنڈک سے ٹھہری اور جمی ہوا کرتی ہین اور جب بہار کی فصل کی گرمی سے حرکت مین آتی ہین تو بہت
ہو جاتی ہین اور انھین پیدا کر دیتی ہین برخلاف باقی فصلون کے کیونکہ گرمیونکی حرارت اگرچہ تحریک کرنے مین
زیادہ شدید اور بہت ہوتی ہی لیکن یہ حرارت رطوبت کے بہار کی حرارت سے تحلیل ہو جانے سے کمی کیوقت
بد تر وارد ہوا کرتی ہی اور گرم تر شہرونمین جنکی حرارت رطوبت کو سیلان مین لاتی ہی اور اسکی تحریک کرتی ہی اور رطوبت
کے جوش پر اور سکی ڈالنے پر قدرت نہین رکھتی ہی اور نہین تو انمین رطوبت باقی رہتی اور لڑکونکو کیونکہ لڑکونمین
باوجود انکے مزاج کی حرارت کے انمین رطوبت کثرت سے ہوتی ہی اور جوانونکو جبکہ انکے بدنونمین وہ رطوبتین باقی
ہوتی ہین جو لڑکپن مین موجود ہوا کرتی ہین اور اسوقت مین حرارت کے ضعیف ہونیکے سبب سے حرکت مین نہین
آتی ہین پھر جبکہ جوانی مین حرارت شدت پکڑتی ہی اور قوی ہو جاتی ہی تو اس رطوبت مین جوش پیدا کرتی ہی اور یہ

جوان حرارت انکا ضعیف ہوا کرتا ہے یہانتک کہ مثل گرم مزاج لڑکے کیطرح کا ہوتا ہے اسواسطے کہ اگر اسکی حرارت قوی ہوتی ہے تو بائی رطوبتیں تبخیر کے ساتھ ایک دوسرے کے بعد تحلیل ہو جاتی ہیں اور بڈھوں میں ہونا نادر ہوتا ہے کیونکہ بڈھوں کے مزاج ٹھنڈے ہوتے ہیں اور اسلیے کہ انکی وہ فضلیہ رطوبتیں جو انکے بدنوں میں ہضم کے ضعیف ہونے کے سبب سے اور نضج دینے سے اور تحلیل کرنے سے حرارت کے گھٹ جانیکے سبب سے ہوا کرتی ہیں گاڑھی پڑجاتی ہیں تو اسوقت میں جوش سے انکا مندفع ہونا ممکن نہیں ہوتا ہے اور اگر ان رطوبتوں کو جوش عارض ہوتا ہے تو ضرور انکے لطیف جزو کے تحلیل ہو جانے سے انکی غلاظت میں زیادتی ہو جاتی ہے پھر انمیں کے باقی جز ارضیت کیطرف متغیر ہو جاتے ہیں نہ مائیت کیطرف اور حصبہ یعنے کھسرا اسطرح سے جدری یعنے موتیا سے علیحدہ ہوتی ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور جدری دموی ہوتی ہے اور اسطرح سے کہ کھسرا حجم میں چھوٹی ہوتی ہے جدری سے اسلیے کہ حصبہ کا مادہ صفراوی ہوتا ہے اور صفرا اپنی رقت کے سبب سے جلد کے نیچے کم محتبس ہوا کرتا ہے پھر اس محتبس کے لیے ایسی بہت مقدار نہیں ہوتی ہے کہ حجم کے زیادہ ہو جانیکے موجب ہو اور اسطرح سے کہ کھسرا جلد سے تجاوز نہیں کرتی ہے یعنے جلد کی سطح سے بہت اونچی نہیں ہوتی ہے اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہے کہ حصبہ یعنے کھسرا کا مادہ جلد کے نیچے کم محتبس ہوا کرتا ہے اور اسطرح سے کہ کھسرا اسکے لیے برآمدگی نہیں ہوتی ہے شروع میں لیکن کھسرا کے لیے نضج کے سبب سے باہر وار کو مادیکی کثرت سے مندفع ہونیکے وقت کچھ اُبدگی ظاہر ہوتی ہے علاج خون کے نکالنے میں مبادرت کرنی چاہیے جوش کھائے مادیکے نکالنے کے واسطے اور اسلیے کہ اگر باوجود خون کی کثرت کے نکالنے کا فعل نکیا جائیگا تو بعضی طرفوں کے فساد کا خطرہ ہوگا کیونکہ خون اپنی کثرت کے وقت مائی فضلوں کے ساتھ اعضا کیطرف مندفع ہوتا ہے اور جب کسی طرف میں بہت ہو جاتا ہے تو اپنی غلاظت کے سبب سے اسمیں محتبس ہو جاتا ہے اور طبیعت کے خون میں دفع کرنیکے بعد تصرف کو چھوڑ دینے سے اور اس میں اصلی حرارت کی تاثیر کے ضعیف ہونے سے یہ طرف فاسد پڑجاتی ہے اور یہ بات جدری یعنے موتیا سیتلا میں واجب ہے کیونکہ اس سیتلا کا مادہ دموی ہوتا ہے لیکن کھسرا میں تو خون کا نکالنا جبھی جائز ہوتا ہے جب خون کی زیادتی ثابت ہوتی ہے اور ناک کی رگ کی فصد نکسیر کے قائم مقام اوپر کے عضووں کے حمایت کرنیوالی ہوتی ہے ان عضووں سے مادے کے گھٹانے سے موتیا سیتلا کے نکلنے سے لیکن سزاوار یہ ہے کہ اس رگ کی فصد عام فصد سے بدن کے تنقیہ کے بعد ہو تاکہ اس سبب سے بہت سا خون ناک اور منہ کیطرف جذب نہو جاے اسواسطے کہ خطرہ ہے پینے کی چیزیں میٹھا خصوصاً شکر کے ساتھ کیونکہ اس میں اعتدال کا بگاڑ ہوتا ہے یا عناب کے شربت کے ساتھ کیونکہ یہ باوجود دلکی تلیین اور اعتدال کے بگاڑ اور جوش سے حاصل خون کی رقت اور جوش سے حاصل ہوئی مقدار کی زیادتی کی ضد غلیظ کے ساتھ اپنی خاصیت سے خون کا تنقیہ کرتا ہے یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ کیونکہ اسمیں بگاڑ ہوتا ہے اعتدال اور دماغکی تقویت ہوتی ہے اور کیوڑے کے پھول کا شربت مفید ہوتا ہے اپنے عین کی خاصیت کے سبب سے رازی کہتے ہیں کہ اہل ہند کا مقولہ ہے کہ جو شخص کیوڑے کے پھول کا شربت لے لے جسکے تو وہ موتیا سیتلا کی

نکل چکے ہون تو وہ دس نہون گے اور یہی حال چھوارے کے پھولون کے شربت کا ہی اور اکثر اوقات خرفے کے بیجون کے شیرے کی بلکہ کافور کی احتیاج پڑتی ہی جبکہ مزاج نہایت درجہ گرم ہو کہ خون کے جوش سے دق کے بخار کے پیدا ہونیکا خطرہ ہو لیکن موتیا سیتلا کے نکلنے کے وقت تو اسمین خطرہ بڑا ہوتا ہی کیونکہ کافور مندفع فضلون کو گاڑھا کردیتا ہی اور انمین بلید کرتا ہی پھر انکا باہر وار کو نفوذ کرنا اور انکا تحلیل ہونا آسان نہین رہتا ہی بلکہ یہ اندر وار محتبس ہو جاتے ہین پھر خود فاسد ہو جاتے ہین اور اورونکو فاسد کر دیتے ہین غذا مین دلی مسور کی دال کیونکہ یہ ان فضلیہ رطوبتون کو سکھا ڈالتی ہی کہ وہ طبیعت کو جوش کی زیادتی کی احتیاج دلواتی ہین لیکن موتیا سیتلا کے نکلنے کے پہلے دلی مسور کی دال کا استعمال کرنا سزاوار ہی جیسا کہ وہ طبیعت کی تلئین کے لیے ہی اور نکل آنیکے بعد کئی بار جوش دینے اور اسپر پانی ڈالنے کے بعد اسکا استعمال کیا جائیگا تاکہ طبیعت کو حبس کرے یا تو کی کا اور اگر اس سبب سے کہ اسمین بجھاؤ ہوتا ہی اور تھوڑی سی تلئین ہوتی ہی اور کبھی عناب اور چھوارے کے پھول کا اور اگر اختیار کیا جاتا ہی تو نہایت فائدہ کرتا ہی پھر اگر موتیا اور کھسرا نکلنے مین سستی کرین یا ڈر ہو اندر کو ہو جانیکا یا ان دونون کے مادے کے محتبس ہو جانیکا یا رئیس یا شریف عضوون پر ریزش کرنیکا تو مادے کے جوش کھانے مین اور مجرورون کی تفتیح مین مدد کیجائیگی اور سونف کا پانی شکر کے ساتھ یا اجمود کا پانی پلایا جائیگا شکر کے ساتھ یا ان دونون کا نچوڑا ہوا پانی یا ان دونون کی جڑونکا یا بجو نکا جوشاندہ حکہ اور جرب یعنے کھجلی

بعضی جرب خشک ہوتی ہی کہ اس سے مائیت نہین بہتی ہی بس وہ ہوتی ہی جلے صفرے سے کہ خون مین ملجاتا ہی تو کبھی صفرا اس پایہ پر جلنے کی شدت سے پہونچ جاتا ہی کہ سودا بنجائے اور کبھی احتراق کی کمی سے اس پایہ پر نہین پہونچتا ہی یعنے سودا نہین ہو جاتا ہی اور بعضی تر ہوتی ہی کہ اسمین سے مائیت بہتی ہی بس یہ بلغم شور کے خون مین ملجانے سے ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جرب جبکہ قرحہ پڑنے والے دانونمین سے ہی تو ضرور ہی کہ اسکی پیدائش ایسے مادے سے ہو کہ وہ جلد کیطرف مندفع ہوا ہو کیونکہ دانون کی پیدائش بے مادے کے محال ہی اور جبکہ اسے شدت کی خارش لازم ہوتی ہی تو ایسے مادے مین شدت کی حدت کا ہونا ضرور ہی اور نرے سودے سے اسکا ہونا ممکن نہین ہی اور نہین تو جلد کیطرف اس مادے کا مندفع ہونا اور وہان سے جلد تحلیل ہو جانا آسان نہوتا بس یہ مادہ یا تو بلغم شور ہوتا ہی یا شدت کا جلا ہوا صفرا ہوتا ہی کہ ان دونونمین سے ہر ایک اس خون مین ملجایا کرتا ہی جو اعضا کیطرف غذا پہونچنے کے لیے آیا کرتا ہی پھر اسکی حدت اور لذع سے حکہ یعنے خارش ہونے لگتی ہی اور جلد کے نیچے مادے کے محتبس ہونیکے سبب سے دانے نکل آتے ہین اور مادے کی خباثت اور رداءت کے سبب سے قرحے پڑجاتے ہین پھر مادے مین سے جو شور بورقی بلغم ہوتا ہی وہ تر جرب یعنے کھجلی کو پیدا کرتا ہی کیونکہ بلغم مین رطوبت بہت ہوتی ہی اور جو جلا ہوا صفرا ہوتا ہی وہ خشک جرب یعنے کھجلی کو پیدا کرتا ہی کیونکہ صفرے مین یبوست ہوتی ہی اور حکہ جرب کیطرح پر ہو مادے کی حدت مین اور جلد کی جہت پر مندفع ہونے مین لیکن حکہ کے ساتھ دانے نہین ہوتے ہین کیونکہ حکہ کا مادہ زیادہ لطیف اور رقیق ہوا کرتا ہی بس وہ جلد کے نیچے محتبس نہین ہوتا ہی بیان

[illegible]

کہ اس سے دانے اور قرحے پیدا ہون لیکن جلد کے نیچے اسکے مادیکا محتبس ہونا یہانتک کہ حکہ یعنے خارش کو پیدا کرے
تو وہ یا مسامات کے بند ہو جانیکے سبب سے ہی یا صفائی کی کمی کے سبب سے ہی یا دافعہ قوت کے ضعیف پڑجانیکی وجہ سے ہی اور اس مادیکو
رقیق اور لطیف ہونیکے سبب سے حکہ یعنے خارش تحلیل کر ڈالتی ہی اسطرح سے کہ اسے ظاہر کر دیتی ہی اور اسکی لطافت اور رقت مین زیادتی
کر دیتی ہی اور جلد مین تخلخل کر دیتی ہی اور اکثر اسکی یعنے حکہ اور جرب کی پیدائش ہوا کرتی ہی بہت کھانے سے نمکین چرپری چیزونکے کیونکہ ان
دونون چیزون سے خلط حدت پر متغیر ہو جاتے ہین اور میٹھا اس سبب سے کہ میٹھا اسکا صفرے کیطرف استحالہ ہوتا ہی اور گرم مصالح
کے اس سبب سے کہ انمین سے بھی حدت اور تیزی پر متغیر ہو جاتے ہین علاج مادیکا استفراغ میوونکے جوشاندے سے یا افتیمون کے جوشاندے
اور شکر اور شاہترے کے پانی سے کہ اسمین زرد ہڑ اور کابلی ہڑ ہر ایک چار درم بھگوئی گئی ہو یا مسہل کے سفوف سے ماء الجبن کے ساتھ
یا دودھ سے افتیمون کے ساتھ اور ہر روز آبجو شکر کے ساتھ ترطیب کے لیے اور حدت اور لذع کی تسکین کیواسطے یا ماء الجبن سے سکنجبین
سہل کے ساتھ مزاج کی ترطیب سے اور تبرید سے اور شکر کے ساتھ یا شاہترے کے پانی سے سکنجبین کے ساتھ یا خیسا ندہ شکر کے ساتھ
مزاج کی تبدیل کے لیے اور حدت کی تسکین کیواسطے اور غذا مین ہر ایک ایسی چیز تاکہ غذا اپنے کیفیت مین کار دی کہیں ہر سے پیدا ہو مثل
کاسنی کے اور چولائی کے اور خرفہ کے ساگ کے اور پالک کے اور بکریکا گوشت کھٹے انار کے ساتھ تبرید کیواسطے اور حدت کی
تسکین کے لیے اور امکان بھر گوشت کا کم کر دینا تاکہ ان کے بدنونمین اس سے جو خون پیدا ہوتا ہی وہ صفرے کی طرف مستحیل نہو جائے اور لگانیکی
دوا مین گندہک اور پارے کا کشتہ اور کلونجی اور چھڑیلا اور زنگار اور نوشادر مین سے ہر ایک انکے آدھے مردار سنگ
اور کاشغری سفیدہ کے ساتھ اور انکے برابر کے اندرانی نمک اور مجموع کے برابر بریان انار کے دانونکے ساتھ اور انمین
روغن گل اور روغن بنفشہ اور گلاب اور ہرے دھنیے کا پانی اور سرکہ اضافہ کیا جائیگا اور اکثر اوقات کافور کی احتیاج پڑتی
ہی حدت کے غلبے کے وقت اور نہایت قوی پینے کی چیزونمین سے خصوصاً خشک کھجلی کے لیے اور کھر کھرے حکہ کے لیے تین دن ہر روز
ایک سو تیس درم تل کا تیل اسکے آدھے وزن کی سکنجبین کے ساتھ پینا ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ بیشک ہم اسے آزما چکے ہین
بس انتہا کا مفید علاج تھا مگر یہ معدے کو ضعیف کر دیتا ہی اور متلی لاتا ہی لیکن اگر کرنے سے اور ایلوا جرب کے مادیکا شدت سے قلع کرنیوالا ہی
اور حمام جرب اور حکہ کے لیے بہت مفید چیزون مین سے ہی کیونکہ حمام ترطیب کرتا ہی اور فضلونکو رقیق کرتا ہی اور انکی تلطیف
کرتا ہی اور جلد کو پاک صاف کرتا ہی اور مسامون کو کھولتا ہی اور جلد مین اور اسکے پاس کے عضو مین تخلخل پیدا کرتا ہی اور
لٹکاؤ کرتا ہی اور لذع اور حدت کو تسکین دیتا ہی جذام سوداجب سارے بدن مین پھیل جاتا ہی اور عضوونکے سوراخون مین
اور روزنون مین قرار پکڑ جاتا ہی پھر اگر متعفن ہو جاتا ہی تو ربع یعنے چوتھے دن کے سوداوی بخار کا موجب ہو جاتا ہی اور اگر
جلد کیطرف مندفع ہوتا ہی بے عفونت کے تو کالے یرقان کا موجب ہوتا ہی اور اگر مجتمع ہو جاتا ہی سارے ظاہر بدن مین جلد
کی ظاہری سطح کے سوا تو جذام کا موجب ہوتا ہی پھر اگر کسی خاص عضو مین اجتماع ہوتا ہی تو اس سے جذام نہین پیدا ہوتا
ہی بس اسکے سبب سے عضوون کی شکلین متغیر ہو جاتی ہین اسطرح سے کہ سودے کی کثرت کے سبب سے اور تیرگی کی وجہ سے انکا رنگ

کالا پڑ جاتا ہی اور غلیظ ہو جاتے ہین اور کثافت ہو جاتے ہین اور انمین سودے کی کثرت سے نفوذ کرنیکے سبب زائد غدد
نکل آتے ہین پس جس مقام مین اس سودے مین سے مندفع ہوتا ہی وہان بڑی زیادتی نکل آتی ہی اور اکثر اوقات انجام کو عضا کے
اتصال کو جدا کر دیتا ہی یا یبوست اور جفاف کے غلبے کے سبب سے یا اس سبب سے کہ جلے ہوے قرحہ ڈالنے والے کھا جانے
والے مادیکے فساد کے سبب سے فاسد ہو جاتے ہین اور اسکا فاعلی سبب یا تو کلیجے یا سارے بدن مین کی شدت کی حرارت
اور ان دونونکی یبوست ہوتی ہی یعنی ان دونونکی یبوست کے ساتھ پس یہ دونون خونکو جلا دیتی ہین پھر جب ان دونون
مین خون جلجاتا ہی یا سودا بن جاتا ہی تو یہ سودا سارے بدنمین عام ہو جاتا ہی یا شدت کی ان دونونکی ٹھنڈک ہوتی ہی
پس یہ دونون اسے یعنی خون کو اس سبب سے جماکر سودا کر دیتے ہین اور اسکا مادی سبب سودے کی پیدا کرنیوالی غذائین
ہین اور کبھی اسپر مسام کا بند ہونا مدد کرتا ہی پس اصلی حرارت گھٹ جاتی ہی مسام سے ٹھنڈی ہوا نہ پہونچنے کے سبب سے اور
اسوقت مین خون گاڑھا پڑ جاتا ہی اور کثیف ہو جاتا ہی تبرید کے سبب سے پس اسی سبب سے سودے پر مستحیل ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہی کہ
انمین سے سودا تحلیل نہین ہوتا ہی پس سارے بدنمین سودے کے جمع ہونیکے سبب سے اسکا حجم بڑھ جاتا ہی اور اسطرح سے اسپر معین ہوتا ہی
تلی کے مزاج کا فساد پھر سودے کو جذب نہین کرتی ہی اپنی طرف اپنے ضعف کے سبب سے پس خون سودے سے پاک نہین ہوتا ہی یا ہو
کے مزاج کا فساد ہی اور اسکا افراط سے حرارت کی طرف کا میلان ہی پس خلطونمین کے لطیف کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور باقی کو جلا دیتی
ہی اور غلیظ کر دیتی ہی یا افراط کی برودت کیطرف اسکا میلان ہی پھر خونکو کثیف کر ڈالتی ہی اور جما دیتی ہی اور تخمون کا کثرت سے
ہونا ہی کیونکہ کثرت تخمونکی بلغم کو پیدا کر دیتی ہی اور بلغم مین جب حرارت اثر کرتی ہی تو اسکے لطیف کو تحلیل کر ڈالتی ہی اور کثیف
کو سودا بنا دیتی ہی اور جب بلغم پر ٹھنڈک اپنا اثر کرتی ہے تو اُسے کثیف کر ڈالتی ہی اور جب سودے کی کثرت
ہو جاتی ہی تو سودے کی کثرت سے پیدا ہونے پر اعانت کرتی ہی خونکے قوام کو غلیظ کرنے سے اور کثیف کرنیوالی ٹھنڈک سے اور خون جب
غلیظ اور کثیف ہو جاتا ہی تو سودا بنجاتا ہی اور وارد خون کو اپنی طبیعت پر بدل لینے سے کیونکہ اسپر غالب ہوتا ہی اور اس سبب سے
اعضا کے مزاج سوداوی کے مزاج کی کیفیت اختیار کر لیتے ہین یہانتک کہ انکے لیے طبیعی کی طرح کا ہو جاتا ہی اور بعض
جذام متقرح ہوتا ہی اور یہی وہ جذام ہی کہ جسکی پیدائش ہوتی ہی جلے ہوے سودے سے اور صفراوی مادے
سے اور بعض جذام غیر متقرح ہوتا ہی اور وہ یہ ہی کہ جسکی پیدائش ہوتی ہی جلے ہوے سودے سے اور صفرے
کے ساتھ ملے ہوے بلغم سے اور یہی میراث جانے والے مین سے ہی کیونکہ منی سارے عضوؤن مین
منجذب ہوتی ہی کیونکہ اخیر ہضم کا کہ وہ سب مین موجود ہی فضلہ ہی برابر ہی کہ کہا جاے کہ خفیف مین یہ اجزا کی مختلف ہوتی
ہی یا نہین ہوتی ہی پھر جبکہ سارے اعضا یا کوئی عضو اعضا مین سے مثل جذام وغیرہ کے مرض سے پیدا اردی مزاج
کی کیفیت سے متکیف ہوتی ہی تو جو شخص اس منی سے پیدا ہوتا ہی تو اُسکے سارے عضوؤنمین یا کسی عضو مین اُسکے اعضا مین
سے مثل اس مرض کے پیدا ہو جاتا ہی اسلیے کہ جو منی کہ ان عضوؤن سے جدا ہوتی ہی جنمین یہ مرض قرار پکڑے ہوے ہی اُسکا

مزاج اِس فساد کے سبب سے بگڑا ہوا ہوتا ہے اور وہی لگجانے والونمین سے ہے کیونکہ ایسے مرضونکے لگجانے کا سبب یہ ہے کہ جو عضو مرض کو قبول کر لیتا ہے اُسکا آسانی سے ان بخاری فضلون کو قبول کرنا ہوتا ہے جو بیمار عضو کیطرف سے اُسکی طرف جاتے ہین اور یہ اسطرح پر ہے کہ یہ عضو ظاہر کے عضوون سے ہو کیونکہ ظاہری عضو باطنی عضوونسے بڑھکر آسانی سے قبول کر لیتے ہین اور ڈھلا ڈھلا عضو متکاثف سے بڑھکر قبول کرتا ہے اور اسیطرح وہ متحرک جو جذب کرتا ہے ساکن سے بڑھکر قبول کر لیتا ہے اور یہ ہے کہ بخاری فضلے گرم حدت رکھنے والے گاڑھے ہون کیونکہ لطیف غلیظ کیطرح پر ثابت نہین رہتے ہین اور جلد انھین عضوونمین سے ہے جو ان صفتونکے ہوتے ہین پھر اسی سبب سے جلد کا اوّل جذام کو قبول کر لینا جلد سے ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ تعدی ہے ایک ظاہری عضو سے ایک ظاہری عضو کیطرف اور ایک ڈھلڈھلے عضو سے ایک ڈھلڈھلے عضو کیطرف اور ایک دفع کرنیوالے سے کہ وہ ان شریانونکی نہایتین ہین کہ جذب کرنیوالے کی جلد کے متصل ہین اور یہ بھی شریانونکی نہایتین ہین کیونکہ شریانین بخار کو جلد کے مسام سے منقبض ہونیکے وقت دفع کرتی ہین اور انھین مسام سے انبساط کیوقت ہوا کو جذب کرتی ہین اور وہ بخار کہ جذام کے مادے سے جدا ہوتے ہین گرم حدت کے رکھنے والے گاڑھے ہوتے ہین اور مصنف کہتے ہین کہ جذام کے لگجانیکا سبب یہ ہے کہ جو بخار جذام والے لوگونکے بدنونسے جدا ہوتے ہین جب وہ سونگھی ہوئی ہوا کے ساتھ دل اور روح تک پہونچتے ہین تو وہ اُنکے مزاج کو جذام والے لوگونکے مزاج کیطرح پر متغیر کر دیتے ہین کیونکہ اس بخار کے لیے ایک ردی کیفیت ہوا کرتی ہے کہ وہ پہلے ہوا کو اپنی طبیعت پر متغیر کر لیتی ہے پھر اُسکے بعد دل اور روح کو اور اُسسے سارے بدنکے مزاج کا اُسپر متغیر ہوجانا لازم ہوتا ہے اور قرار پکڑے ہوئے جذام کے اچھے ہونیکی امید نہین ہوتی ہے اس سبب سے کہ سارے عضوونکے مزاج سوداوی مزاج کی کیفیت پر متکیف ہوجاتے ہین اور یہ مزاج ان سب عضوونکے لیے اصلی مزاج کیطرحکا ہو جاتا ہے اور شروع کا جذام کم فلاحیت رکھنے والا ہوتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی پیدائش سودے کی کثرت سے ہوتی ہے اور اسکا علاج سودے کے کم کرنے سے ہوا کرتا ہے اور یہ امر استفراغ سے یا غذا کی اصلاح سے ہوتا ہے اور پہلا امر یعنی استفراغ یبوست مین زیادتی کر دیتا ہے کیونکہ اچھی اچھی رطوبتین نکلے ہوئے سودے کے ساتھ استفراغ کیوقت نکل جاتی ہین اور یبوست سودے کی پیدائش مین زیادتی کر دیتی ہے اور سودا اس مرض مین زیادتی کر دیتا ہے اور دوسرا امر یعنی غذا کی اصلاح کرنا یہ کسیطرحکا مغنی نہین ہے کیونکہ سودا جب غالب ہوتا ہے تو وہ غذا کو اپنی طبیعت کیطرف متغیر کر لیتا ہے اچھے خون کی طبیعت کیطرف غذاؤن کے متغیر ہونے سے بہت بڑھکر ہوا کرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ جب سودا بدن مین غالب ہوا کرتا ہے تو خون مین ملجاتا ہے اور اُسے سودے کی طرف متغیر کر لیتا ہے کیونکہ سودا خون کو غلیظ کر دیتا ہے اور جب خون غلیظ ہو جاتا ہے تو اُسکی رطوبت گھٹ جاتی ہے پھر خون کا بدن کی حرارت سے سوکھ جانا زیادہ آسان ہو جاتا ہے اور جبکہ جذام شروع ہوتا ہے تو رنگ نہایت سرخ اور کالا پڑ جاتا ہے یعنی رنگ مین سرخی سیاہی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے ظاہر بدنپر سودے کے غالب ہونیکے سبب سے اور سوداوی اخلاق کینے اور تکبر مین سے

ظاہر ہوتے ہین روح پر سودے کے غالب آجانیکے سببسے اور آنکھ مین تیرگی سرخی مائل ظاہر ہوتی ہو کیونکہ آنکھ مین
رنگ کے صاف ہونیکے سببسے اسمین سودیکا رنگ اُسکے حالپر اور وہی سرخی اور تیرگی ہو ظاہر ہوتا ہو لیکن جلد مین اسکے
کثیف ہونیکے سببسے اس تیرگی کے بدلے جو سرخی کے ساتھ ہوا کرتی ہو سیاہی ظاہر ہوتی ہو اور سانس مین تنگی
ہوجاتی ہو اور آواز مین گرفتگی حاصل ہوجاتی ہو اس سببسے کہ خون پر سودا غالب ہوتا ہو پھر جو خون مین سے پھیپھڑے
کیطرف اُسکی غذا کیواسطے جاتا ہو وہ بھی اسی حال کا ہوتا ہو اور اُسکے غذا بنیکی صلاحیت نہین رکھتا ہو پھر اسمین غلیظ
سوداوی فضلے کثرت سے ہوجاتے ہین اور سانس کے منفذونکو بند کردیتے ہین اور پھیپھڑے کے قصبہ کیطرف اس سے بہت
سے دخانی اجزے چڑھا کرتے ہین اس سببسے پھیپھڑے پر اور دل پر سانس کے منفذونکے بند ہونے سے ٹھنڈی ہوا کے
کم پہونچنے سے حرارت غالب آجاتی ہو پس آواز مین گرفتگی اور خشونت پیدا ہوجاتی ہو اور پسینے مین بدبو ہوتی ہو کیونکہ جب جلد
کیطرف سودا مندفع ہوتا ہو تو اُسکے مسام کو بند کردیتا ہو پھر جلد کے نیچے وہ فضلے محتبس ہوجاتے ہین جن سے پسینا اور بخار
مندفع ہوا کرتا ہو اور وہان پر وہ ٹھہر جاتے ہین اور بدنمین اور پسینے مین بدبو ظاہر ہوتی ہو پھر بال باریک پڑجاتے
ہین پہلے مسام کے بے پورا پور بند ہونیکے وقت پس اس غذا کا مسام مین نفوذ کرنا جو بالون کا مادہ ہوتی ہو کم ہوجاتا ہو
پس غذا کی کمی کے سببسے بال باریک ہوجاتے ہین اور گرپڑتے ہین دوسرے مرتبے مین جبکہ مسام کا بند ہوجانا
مضبوطی پکڑجاتا ہو پھر بالکل بالونکی غذا معدوم ہوجاتی ہو اور یہبھی ہو کہ ظاہر بدن کیطرف اس سودے کے مندفع ہونیکے وقت
بالونکے اُگنے کے مقامونمین فساد پڑجاتا ہو اور بالون کی غذا فاسد ہوجاتی ہو پس پہلے تو بال باریک ہوجاتے ہین پھر
گرپڑتے ہین اور اکثر اوقات بالون کا مقام گرپڑتا ہو خشکی اور جفاف کے اسمقام پر غلبہ کرنیکے سببسے پس وہ رطوبت کم
ہوجاتی ہو کہ جس سے اس مقام کے اجزا کا اتصال تھا اور اس سببسے کہ جلد کے نیچے کے مسام مین کے محتبس اجزے اور
دخان متعفن ہوجاتے ہین اور پہلے ان مسام کے اطراف فاسد پڑجاتے ہین جو بالونکے اُگنے کے مقام تھے اور سونے مین
ثقل محسوس ہوتا ہو بڑا ثقل بدنپر کیونکہ غلیظ اجزے اور دخان کثرت سے تحلیل کرنیوالے بیداری کے نہونے کیوقت
اور جلد کے تکاثف کیوقت دماغ کو چڑھتے ہین جیسا کہ کابوس مین ہوا کرتا ہو اور ناک گندہ پڑجاتی ہو کیونکہ مصفاۃ اور
ناک کا مجرا دماغ کی طرف کثرت سے غلیظ اجزونکے چڑھنے سے اور انھین ناک کی جہت مین دماغ کے پھینکنے سے
بند ہوجاتا ہو اور ناخن پھٹ جاتے ہین اس سببسے کہ خشکی اعضاء پر غالب ہوتی ہو خصوصًا اُن اعضاء پر جو
اصل خلقت مین خشک مزاج کے ہین اور آواز گرفتہ ہوجاتی ہو اس سببسے کہ پھیپھڑے مین کثرت سے فضلے محتبس
ہوجاتے ہین اور ہونٹھ موٹے پڑجاتے ہین کیونکہ مُنھ کے اعضا غلیظ اجزون سے بھرے ہوے ہوتے ہین اور ہونٹھ
بیان سے اسلیے مخصوص ہوے ہین کہ امتلاء اور غلظ انمین بہت ہوجاتا ہو اسلیے کہ یہ نرم ہوتے ہین اور اپنے مین اجزونکے
نفوذ کرنیکو شدت سے قبول کرلیا کرتے ہین اور زنگ کالا پڑجاتا ہو اس سببسے کہ بیان ہوچکا ہو پھر گرپڑتی ہو ناک

یعنی ناک کا بالنسا کیونکہ اسمین کثرت سے سودا محتبس ہوتا ہی اسلیے کہ سودا وی الجزو نمین سے اور دخانو نمین سے جو ناک کے اوپر کو در زونمین سے
نفوذ کرتے ہین وہ ٹھنڈک سے غلاظت مین زیادہ ہوجاتے ہین اور بوجھل پڑجاتے ہین اور بانسے کیطرف اُتر آتے ہین اور انکی غلاظت
اور جلد کی کثافت کے سبب سے اسمین انکا تحلیل ہونا دشوار پڑتا ہی پھر اسمین محتبس ہوجاتے ہین بس اُسے شق کرتے ہین اور
فاسد کرڈالتے ہین اور گر پڑتے ہین ہاتھ پانوٴن کیونکہ طبیعت بدماد کو شریف عضوون کیطرف سے ہاتھ پانوٴن کیطرف دفع کرتی
ہی کیونکہ ہاتھ پانوٴن ضعیف اور خسیس ہوتے ہین اور بدبودار پیپ بہتی ہی اسلیے کہ اعضا مین سے جو گرتا ہی وہ فقط قرح پڑنے سے
اور سودے کے فساد سے اور اسکی خباثت سے اور اُسکے کھا لینے سے گرتا ہی پھر عفونت کے سبب سے بدبودار پیپ بہنے لگتی ہی علاج
اگر خون مین کثرت ہو تو فصد ہی چھوٹی رگونکی کیونکہ یہ انھین زیادہ مفید ہی اسلیے کہ اس سے ظاہر بدن کے فضلے نکلا کرتے ہین اور ان
لوگونمین سودا ظاہر کیطرف مندفع ہوتا ہی اور اس سے غلیظ فضلے بھی نکلتے ہین لیکن فصد کا کشادہ ہونا سزاوار ہی لیکن بڑی
رگونکی فصد سے تو اگرچہ غلیظ خون نکلتا ہی لیکن بدنکے گہراوٴ سے نکلتا ہی اور انمین سودا ظاہر مین ہوا کرتا ہی پھر مرض کے مقام
کے سوا سے استفراغ ہوجایگا اور شہرگ کی فصد نہایت درجہ مفید اور فائدہ کرنمین عظیم ہی کیونکہ بدنکی رگونمین سے ہی اور
باوجود اسکے یہ بدنکے اوپر دار مین ہوتی ہی اور ان لوگونمین کا اکثر سودا بدنکے اوپر دار ہی ہوتا ہی اور قوت سے سودیکا
اخراج کیا جایگا کیونکہ سودا باوجود اپنی غلاظت کے اور دشواری کی حرکت کے یہانتک دواوٴنکے اثر کرنیکے مقام سے دور
ہوا کرتا ہی اسلیے کہ سودا ظاہر بدنمین ہوا کرتا ہی اور باوجود اسکے سودا گوشت اور جلد مین شدت کی مداخلت رکھتا ہی اور
اسکا استفراغ یون ہوتا ہی کہ ظاہری عضوون سے اُسے پھیر لاتے ہین اور رگونکے منھون مین انکی تجویفون تک نفوذ
کرواتے ہین پھر انکی تجویفونمین سے آنتونمین نفوذ کرواتے ہین اور یہ امر نہایت مرتبہ دشوار پڑتا ہی پھر اسی سبب سے اسکا جڑ بنیاد سے
نکالڈالنا ممکن نہین ہوتا ہی مگر جبھی کہ دوا نہایت درجہکی قوی ہوا کرتی ہی مسہل ایارج لوغاذیا اور افتیمونکا جوشاندہ
اور اسکی گولیان اور حب ایارج حجر ارمنی کے ساتھ اور مسہل کی پھنکی ماءالجبن کے ساتھ لیکن سفوف مبدل
تو ماءالجبن کے ساتھ انھین فائدہ کرتا ہی اگر احتراقی سودا ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ پھنکی صحت دیدیتی ہی پینے کی چیزین صبح
کو ہر روز سادے انجو یا مصالح پڑے ہوے شکر کے ساتھ یا نیلوفر کے شربت کے ساتھ یا ٹھنڈے جلاب کے ساتھ
یا گاوٴزبان کا عرق اور شکر ہین غذا انمین بکری کا اور فربہ مرغیکا اور جوان بنڈھیکا گوشت شوربا کرکے یا حنطیہ کرکے کیونکہ
حنطیہ جلد ہضم ہوجاتا ہی اور اسکا کیلوس عمدہ بنتا ہی بدن کو تر کرنیوالا ہوتا ہی اور انھین چیزون سے قی کرنا واجب ہی
جنھین ہم نے غلیظ خلطون کے لیے بیان کیا ہی مثل کنکر زد کے اور جوز القی کے سوئے اور مولی کے بیجونکے جوشاندہ کے
ساتھ کیونکہ قی مواد کو بدنکے اوپر دار سے جذب کے ساتھ نکالدیتی ہی اور نیچے دار سے جذب اور قلع کے ساتھ نکالدیتی ہی اور
ان بیمارونکے دماغونکا تنقیہ سعوطونسے اور غاسونسے کیا جایگا اور حمام کی کثرت کیجائیگی ترطیب کے لیے اور سودیکے بہانیکے لیے
اور اسکی تلطیف کے لیے اور اُسکے بعد روغنونکی مالش کرتا ہی جلد کی تلئین اور مسام کی تفتیح کیوقت بنفشہ کے روغن سے

یالوکی کے تیل سے یا بادام کے تیل سے ترطیب کے لیے اور بہگرم چربی کے آبزن مین بٹھائے جائینگے تاکہ سودا لطیف پڑجاے
اور بہگرم گرمی سے بہ نکلے پھر چربی سودیکی ترطیب اور تحلیل پر قدرت پا جاے اور پسینا لانیوالی ریاضت سے
ریاضت کرینگے تاکہ ریاضت کی تاثیر سارے بدنمین اُدیکو تحلیل ہونیکے قابل کرنیکے لیے مالش کے پہلے عام ہوتاکہ مالش کی
تاثیر سارے بدنمین پھیل جائے اور مواد کے بہانیکے لیے اور لطیف کرنیکے لیے مالش کے بعد تاکہ اسکی تاثیر عام ہوجاے اور
چربی کی تاثیر کے لیے اور مادیکے تحلیل کرنیکے واسطے استعداد پیدا ہوجاے اور انکے لیے فضیلت رکھنے والی دواؤن
مین سے بہشی اور بزرجلی ہی اور ان دونوں سے بڑھکر سانپونکا گوشت شوربا کرکے میدیکی روٹی کے ساتھ ہی ہمیشہ
انھین کھاتا رہے یہانتک کہ اسکا بدن پھول اٹھے باہر کیطرف مرض کے پیدا کرنیوالے مادیکے مندفع ہونیکے سبب سے
اور اسی سبب سے اسکی جلد بھی جدا ہوجاتی ہی کیونکہ جلد کیطرف کے مندفع مادیسے جلد فاسد پڑجاتی ہی اور اسکی عقل جاتی رہے
کیونکہ وہ روحین جو دل مین فاسد ہوگئی ہین دماغ کی جہت مین مندفع ہوجاتی ہین تاکہ وہانسے مندفع ہوجائین اور ہوتمین
ان گوشتونسے دست بردار ہوجائینگے اسلیے یہ بات انسے پوری عافیت ہوجانے پر دلالت کرتی ہی اور پسند کرنا سانپ کا
اور اسکے پکانیکی کیفیت قرابادینونمین مذکور ہی کہا ہی جذام کے علاج مین ذبح کیا جائیگا کالا انجلی آمار نیوالا سانپ اور یہی وہ
سانپ ہی جو اپنی کھال کو ہرسال بدلڈالتا ہی اور دفن کیا جائیگا یہانتک کہ کیڑے پڑجائین پھر وہ سانپ لعد اسکے کیڑے
لیے جائینگے اور سکھا ڈالینگے اور جسے افراط کا جذام ہی اُسے ہر روز دو درم شہد کے شربت کے ساتھ پلائینگے اور اسکے بنانیکی
ترکیب قرابادینونمین مذکور ہی اور جبکہ جذام قرار پکڑ جاتا ہی تو فصد اور استفراغ کرنا جائز نہین کیونکہ یہ دونون بسبب غلیظ موادکی حرکت
کرتے ہین اور انکے دفع کرنے پر قوت قوت نہین پاتی ہی بالکل بدنسے پھر انمین سے کچھ شریف عضوونمین سے داغ وغیرہ پر گر پڑتا ہی پھر مار
ڈالتا ہی وبا اور اس سے بچاؤ وبا ایک فساد ہی کہ ہوا کی ذات کو عارض ہوا کرتا ہی اسطرح سے کہ ہوا کی ماہیت ردادات پر
متغیر ہوجاتی ہی نہ اسکی کیفیت اسطور پر کہ اسکا جوہر فساد سے اسباب کی صلاحیت نہین رکھتا ہی کہ جسکے لیے روح کے جوہر
کی اصلاح سے اور دل وغیرہ کے مزاج کی تعدیل سے مہیا کیگئی ہی اور ہوا سے یہان اور وہ جسم ہی کہ وہ زمین اور آسمانکے درمیان مین
کی فضا مین پھیلا ہوا ہی اور یہ وہ جسم ہی کہ وہ نری ہوا سے اور بخارہ مین کے اٹھے ہوے مائی اجزا سے اور دھوؤن مین
کے اٹھے ہوئے ارضی اجزا سے اور ان ناری جزون سے کہ وہ باقی عنصر ولننے اور شعاعون وغیرہ سے کون و فساد کے
طور پر پیدا ہوے ہین ملا ہوا ہی اور غالب جز کے اعتبار سے ہوا کے نام سے نامزد ہوتا ہی اور یہ ہوا جبکہ مرکب ہوا کرتی ہی تو
عفونت کے قابل ہوا کرتی ہی اسواسطے کہ مجرد بسیط طبیعت سے عفونت کو قبول نہین کرتے ہین اسلیے کہ اگر یہ عفونت کے قابل
ہوتے تو ضرور سارے عنصرون کا متعفن ہوجانا ممکن ہوجاتا اور اسے پیدائش کا منقطع ہونا اور عالم کا فاسد ہونا
لازم آتا ہی کیونکہ عفونت پیدائش کے سند کی کیفیت ہوتی ہی اور کہا گیا ہی کہ حق یہی ہی کہ متعفن وہی ہی جو کچھ ہوا کے ساتھ
بخارکے ذرونمین سے کہ وہ مائی اور ہوائی اور ناری جزونسے مرکب ہین اور دخانی ذرونمین سے کہ وہ ارضی جزونسے

مرکب ہین ملجایا کرتا ہی اسلیے کہ ذرّے مزاج اور نوعیہ صورتون والے ہوتے ہین کہ جنکے سبب سے عفونت کو قبول کر لیا
کرتے ہین اور جبکہ یہ ذرے متعفن ہو جاتے ہین اور ہوا سے اسطرح ملے ہوے ہین کہ کچھ جدائی نہین رکھتے ہین تو مجاز کے
طور سے کہا جاتا ہی کہ ہوا متعفن ہوگئی ہی اسلیے کہ متعفن تو وہی اجزا ہین کہ وہ نری ہوا مین ملے ہوے ہین کیونکہ نری
ہوا تو متغیر ہوتی ہی اور نہ متعفن ہوتی ہی آسمانی سببونکی وجہ سے کہ اس فساد کے موجب ہوا کرتے ہین شیخ بوعلی سینا کہتے
ہین کہ ان سارے تغیرونکی موجب آسمانی ہیئتون مین سے کچھ ہیئتین ہوا کرتی ہین کہ وہ انکی ایسی وجہ سے موجب ہو جاتی ہین کہ جسے
ہم جان نہین سکتے ہین اگرچہ لوگون یعنی منجمونکے لیے اسمین کسی ایسی بات کا دعوی کرنا جائز ہی کہ وہ ہیئتونکی طرف منسوب
نہین ہوتی ہی یا ارضی سببونکی وجہ سے کہ وہ ہوا کی شدت سے ترطیب کے اور ضعیف تسخین کے موجب ہوتے ہین کہ
اس سے ہوا کے جوہر کے لیے ایسا فساد اور عفونت پیدا ہو جاتی ہی کہ وہ جاندارونکو اپنے استنشاق سے اور اپنی ملاقات سے
باہروار سے بھی فاسد کر ڈالتی ہی اور روئیدگی کو فاسد کر دیتی ہی مثل بدمزا اور بدبو پانی کے یعنی سڑے پانی کے کیونکہ اس سے
سڑے بہت سے اجزے اُٹھتے ہین کہ وہ ہوا مین ملجاتے ہین اور اُسے سڑا ڈالتے ہین اور بہت سے مردارونکے جیسا کہ اکثر
ہوا کرتے ہین یعنی اُن مقامونمین جہان قتل واقع ہوا کرتا ہی جبکہ مارے گئے شخص دفن نہین کیے جاتے ہین پھر یہ مردار سڑ اُٹھتے
ہین اور انسے سڑے اجزے اُٹھتے ہین اور ہوا مین ملجاتے ہین اور ہوا کو سڑا ڈالتے ہین مثل ٹھہرے پانی کے بیچ کی بہت
سڑی ہوئی کیچڑ کے کیونکہ اس مٹی مین کا ٹھہرا ہوا پانی جبکہ حرکت نہین کرتا ہی تو دھوپ اور ہوا کے اُسمین تاثیر کرنے سے سڑ اُٹھتا
ہی اور اس سے بہت سے سڑے اجزے اُٹھتے ہین اسلیے کہ یہ اجزے اُٹھانیوالی حرارت اپنے ضعیف ہونیکے سبب سے اسکے لطیف
کرنے پر اور اسکی رطوبتونکے تحلیل کرنے پر اور ہوا یا آگ کی طبیعت کیطرف متغیر کرنے پر قوت نہین رکھتی ہی پھر یہ اپنی حالت پر
باقی رہتے ہین اور ہوا مین ملکر اُسے سڑا ڈالتے ہین شیخ بوعلی سینا کہتے ہین کہ کبھی زمین کے اندر دار عفونتین کچھ اسبابونسے
عارض ہوا کرتی ہین کہ جنکے جزئیونکو ہم نہین جانتے ہین پھر جبکہ کثرت سے ہون شُہب شہب شہاب کی جمع ہی اور
وہ آگ کا ایک شعلہ ہی کہ چمکتا ہوا زمین اور آسمان کی درمیانکی فضا مین دکھائی دیتا ہی گویا کہ وہ چمکتا تارا ہی اور
اسکا سبب چکنے لطیف اجزے ہوتے ہین نہ انتہا درجہ کے لطیف کہ تر چپچپی جوہر کی چکناہٹ والی مٹی سے قریب
سترہ فرسخ کے بلند ہوا کرتے ہین پھر یہ اجزے فعلی گرم ہوا سے وہان پر پانی اور زمین کی مجاورت سے دور ہونیکے سبب سے
اور سورج کی گرمی سے جلنے کی شدت سے قابلیت رکھنے کے سبب سے جل اُٹھتے ہین اور اپنے مین کی غلاظت کے مطابق
عرصہ دراز تک جلتے رہتے ہین اور مختلف صورتون پر ہوا کرتے ہین بس اکثر اوقات دُم والے تارے کی صورت پر یا
گیسو والے تارے کی صورت پر یا سینگ والے تارے کی صورت پر یا سانپ وغیرہ کی صورت پر نظر آتے ہین اور کبھی آسمانکے
ساتھ اپنے باقی رہنے کی مدت تک گردش کرتے رہتے ہین اور رجوم رجم کی جمع ہی اور رجم مصدر ہی پتھر کے پھینک مارنیکے
معنومین ہی آگ سے مارنیکے معنومین استعارہ کر لیا گیا ہی اور جسسے کہ مارتے ہین اُسکا نام اس سے رکھدیا گیا اور یہ

دکھائی دیتا ہی کہ گویا ایک تارا ہی کہ ٹوٹتا ہی اور اسکا سبب بعینہ شہاب کا سبب ہی مگر فرق یہ ہی کہ جب اسکا مادہ جل اُٹھتا ہی تو اتنی دیر تک اپنی لطافت کے سبب سے ثبات نہین ہوتا کہ جسکا شمار کیا جاوے پھر اسی سبب سے نری آگ ہو جاتا ہی پھر روشنی کے نہونے کے سبب سے دکھائی نہین دیتا ہی بس یہ گمان کیا جاتا ہی کہ وہ بجھ گیا ہی لیکن وہ حرکت کہ جسکا ہم مشاہدہ کرتے ہین پھر وہ اسکے متحرک ہونیکے سبب سے نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ یہ بخار ایک مسافت پر دراز ہوتا ہی پھر جبکہ اسکے ایک سرے مین آگ روشن ہو جاتی ہی اور اُسکے دوسرے سرے تک سرایت کر جاتی ہی تو اسیات کا گمان کیا جاتا ہی کہ یہ آگ تیزی سے حرکت کر رہی ہی گرمی کی اخیر مین اور خزان کے شروع مین کیونکہ شروع گرمیونکی حرارت عفونت کے پیدا کرنے پر قدرت نہین رکھتی ہی اور اخیر خزان کی ٹھنڈک جاڑون کی طرح سے عفونت کے پیدا کرنے سے مانع آتی ہی بس ڈرتا رہے وبا سے یعنی وبا کے پیدا ہونے سے کیونکہ یہ چیزین وبا کے سبب سے نہین ہوتی ہین کہ انکے سبب کے ڈر لیکر انکا انذار کیا جاتا ہو بلکہ یہ چیزین وبا پر دلالت کرتی ہین لیکن گرمیون کے اخیر مین ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ یہ دخانی اجزاء جبھی کثرت سے اُٹھتے ہین جب عفونت پیدا کرنیوالے سبب انکی مدد کرتے ہین اور یہی وہ حرارت ہی کہ اعتدال سے خارج ہوتی ہی کہ شروع گرمیون سے اسکے اخیر تک باقی رہتی ہی خصوصًا جبکہ ہوا مین بہار کی رطوبتون کا بقیہ باقی رہجاتا ہی یا ہوا مین گرمیونکی بارش سے ایسی رطوبتین پیدا ہو جاتی ہین کہ وہ ہوا مین کی عفونت اور فساد کی موجب ہو جاتی ہین لیکن خزان کے شروع مین پیدا ہونیکا تو سبب یہ ہی کہ جب اسکا مددگار ہوا کے حال کا اختلاف اور اسکی برودت اسکی گرمی کے ساتھ ہوتا ہی تو وہ اسکی موجب ہو جاتی ہی اور یہی حال ہی یعنی وبا سے ڈرتا رہے جبکہ بہت دکھن کی ہوا چلے اور یہی وہ ہوا ہی جو ہمارے شہرون یعنی خراسان وغیرہ ٹھنڈے شہرونکی نسبت مین دکھن سے وہ کلی میل پر زیادہ عرض رکھتے ہین دکھن سے آتی ہی اور یہی شہر گرم تر ہوتے ہین اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی یعنی کلیات مین اور صبا یعنی پورب کی ہوا اور یہی وہ ہوا ہی جو پورب کی جہت سے آتی ہی اور یہی ہوا اگرچہ دکھن اور اُتر والی ہوا کی نسبت مین معتدل ہوتی ہی لیکن یہ حرارت کی طرف میلان رکھتی ہی دونو کانونون مین پہلے اور دوسرے کانون مین کیونکہ پہلے کانونکی شروع سورج کے قوس کے بیچون بیچ مین آنے سے قریب ہوتی ہی اور دوسرے کانونکی انتہا سورج کے دلو کے بیچون بیچ مین آنے سے قریب ہوتی ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ ان دونون مہینونمین ہوا مین رطوبت بہت ہو جاتی ہی اور لطیف کرنیوالی اور تحلیل کرنیوالی گرمی کے نہونیکے سبب سے غلیظ اور کثیف پڑ جاتی ہی پھر جبکہ ان دونون کانونمین ان دونون ہواؤنکے چلنے کے سبب سے گرمی بہت ہو جاتی ہی تو یہ رطوبت سڑ اُٹھتی ہی اور ان دونون مہینونکی طبیعت بھی انھین دونون ہواؤن کے چلنے سے اپنی لائق حالت سے متغیر ہو جاتی ہی اور سال بھر کے وقتونمین سے جسوقت کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہی جو عادت کے امرونکے باہر ہوتا ہی اور اسوقت مین خلط اپنی عادت کی حالت سے خارج ہوتے ہین تو نئے نئے مرض مثل وبا کے اُن خلطونسے پیدا ہوتے ہین باوجود اسکے کہ ان دونون وقتونمین بری مرض کثرت سے پیدا ہوا کرتے ہین کیونکہ گذرے مہینونمین میوونکی کثرت

اور غلطونکی رداءت ہوچکتی ہی پھر جبکہ کثرت سے ہون جاڑونمین بارشکی علامتین کہرے اور ہوا کی غلاظت مین سے تبخیر
کرنیوالی حرارت سے دخانی غلیظ ابخرونکی کثرت سے اُٹھنے کے سبب اور ہوا کے ساتھ ملجانے سے بس ہوا اُنکی غلاظت سے
غلیظ ہوجاتی ہی اور مینھ نہ برسے دخانی ابخرونکی غلاظت اور یبوست کی شدت کے سبب باوجود ایسی حرارت کے کہ وہ
انھین تفریق کردیتی ہی اور انھین پراگندہ کردیتی ہی اور انھین جمنے سے اور پانی بنجانے سے مانع آتی ہی یا یہ کئی بار ہوا کے سبب کے
باقی رہنے کیوجہ سے تو جاڑے کی ہوا کا مزاج فاسد ہوتا ہی اسلیے کہ ان ابخرون مین جو ناری اور ارضی اور مائی اجزا ہوتے
ہین وہ ہوا مین ملجاتے ہین اور حال یہ ہی کہ ہوا خود طبیعت سے تر ہوتی ہی پھر اسکے ساتھ عنصرونکی آمیزش کرنیکی وجہ
سے اسکے لیے فاسد مزاج پیدا ہوجاتا ہی اور اُسپر جاڑون والی رطوبت اور ابخرے اور دھوئین بنانے والی حرکت اور
ان ابخرون کی تفرق کرنیوالی حرارت غالب آجاتی ہی اور یہی امر ہوا کی عفونت کا موجب ہوتا ہی اور جب بہار کی فصل کم
بارش کی بہار کی فصل مین ابخرے کردینے والی حرارت کی کمی کے سبب بس غبار اور دھوان ہوا سے نیچے کو نہین گرتا ہی اور
اسمین تیرگی آجاتی ہی ٹھنڈی ہو بس یہ فصل اپنی ٹھنڈک سے اور بدنونمین کی جاڑے مین کی پیدا رطوبت کی حفاظت
کرتی ہی اور اُسے تحلیل ہوجانے سے مانع آتی ہی پھر دیکھے مخاطب کو جنوب یعنی دکھنی ہوا بہت چلتی ہی اور یہی دکھنی ہوا گرم تر
ہوا کرتی ہی بس ہوا اور بدنونکے لیے اسکے سبب رطوبت اور حرارت کی زیادتی عارض ہوجاتی ہی اور ہوا کچھ دنون تیرہ
رہے غلیظ ابخرے اور دھوؤن کے ملنے کی کثرت کے سبب پھر پیدا ہوجاے دنکی حرارت یعنی دنکی حرقت کی شدت اور
تاریکی اور تیرگی ہوا مین غلیظ ابخرے اور دھوئین دوسرے مرتبہ اگلے سببونسے دنکی گرمی کی شدت کیوجہ سے کثرت سے اُٹھنے
کے سبب اور راتکی ٹھنڈک کہ یہ ان غلیظ رطوبتونکے احتباس کی موجب ہوتی ہی کہ وہ ہوا کی تیرگی اور عفونت کا پورا سبب
ہوا کرتی ہین تو بیشک وبا آگئی ہی کیونکہ دنکی گرمی اور راتکی ٹھنڈک ہوا کی بدلنے والی ہواؤنکے نہ چلنے پر دلالت کرتی ہی
گویا کہ ہوا ہواؤنکے ساتھ منتشر ہونے سے بند ہوجاتی ہی اور دنکی گرمی اور اسیطرح سے راتکی ٹھنڈک بعینہ ایک ہی ہوا
سے ملاقات کرتی رہتی ہی بس اس ہوا مین شدت کی تاثیر کرتی ہی اور ہر روز ہوا کے لیے اختلاف عارض ہوتا رہتا ہی
اور یہ امر مرضونکے موجبونمین سے ہوا کرتا ہی اور خزانکی طرحسے قوتونکو ضعیف کردیتا ہی اور اسی سبب سے تاریکی اور تیرگی چھاجاتی
ہی کیونکہ ابخرے اور دھوئین ہوا مین محتبس پائے جاتے ہین اور یہ سب باتین ہوا کے فساد اور عفونت پر دلالت کرتی ہین
اور جب گرمی کی فصل کم گرمی کی ہو تو تحلیل نہونیکے سبب سے ہوا مین رطوبت بہت ہوتی ہی اور حرارت رطوبت کے ساتھ مجتمع
ہوجاتی ہی اور درختونکا متغیر ہونا شروع ہوجاے ہوا کی غلاظت اور کدورت اور بہت سی ارضیت سے ملجانیکے سبب سے
اور اس امر کو ہوا کا شدت سے عفونت کے لیے قابل ہوجانا لازم ہوا کرتا ہی اور خزانمین بنا زک اور تمام بگلین دخانی ابخرونکے
کثرت سے اُٹھنے کے سبب سے تو وبا کی توقع کیجاتی ہی ہوا مین حرارت اور رطوبت کثرت سے ہونیکے سبب باوجود اسکے کہ یہ تیز ہوتی ہی
اور اسکے حالمین اختلاف ہوتا ہی اور خزان مین کی رداءت ہوتی ہی اور یہ سب باتین ہوا مین فساد اور عفونت کے

موجبونمین سے ہین اور یہ جب ہوتا ہی جب سبب یعنی وباء کے سبب آسمانی ہوا کرتے ہین کیونکہ آسمانی اس سے عام ہین کہ
آسمانی ہئیتونمین سے ہون مثل قرانونکے یا ہوامین عوج اور ستارونکے اثر کرنیمین سے ہون اسلیے کہ ہوامین کی تو پیدا حرارت اور
رطوبت اور ہواکیطرف الجزے اور دھوؤنکا چڑھنا آسمانی اثر کرنیوالی قوتونکے سبب سے ہوتا ہی بس انکا شمار آسمانی سببونسے
کیا جاتا ہی لیکن ارضی سببون کی علامتین تو دکھائی دینا کیڑونکا اور مینڈکونکا اسطرحپر کہ بہت ہوگئے ہین سڑی ہوئی
رطوبتونکی کثرت کے سبب سے کیونکہ رطوبت خواہ اچھی ہو یا بگڑی ہوئی ہو جبکہ اُسمین حرارت اثر کرتی ہی خواہ وہ حرارت اصلی ہوتی
ہی یا غریب ہوتی ہی تو اپنے مزاج کے لائق حیات کے قابل ہو جاتی ہی پھر جب غریب حرارت عالم کی رطوبتونمین اثر
کیا کرتی ہی اور انھین سڑا ڈالتی ہی اور ان رطوبتونکے لیے اس سے ایک ایسا مزاج حاصل ہوتا ہی کہ وہ حیات کا مستحق ہوا
کرتا ہی تو اس حیات سے محروم نہین رہتی ہین کیونکہ مبدءِ فیاض کا فیض عام ہوتا ہی بس اس سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہین
تو وباء ظاہر ہو جاتی ہی اور تیز حس والے جانور بھاگتے ہین مثل لقلق کے کیونکہ یہ ہوا کے فساد کو جان جاتا ہی اور ایسی ہوا کے
استنشاق سے اذیت پاتا ہی تو اس سے بھاگ جاتا ہی اور یہ آدمیونکے پہلے اس فساد کو معلوم کر لیتا ہی کیونکہ اسکے حواس آدمی کے
حواس سے بڑھکر تیز اور قوی ہوتے ہین اور یہ علامت اس وباء سے مخصوص نہین ہی جو ارضی سببونسے ہوتی ہی اور چوہے
اپنے بلونسے بھاگ گئے ہین اس ہوا کے فساد سے جو ان سوراخونمین آتی ہی پس باہر کیطرف اس ہوا سے شدت کے مضطر
ہو کر بھاگ جاتے ہین مبہوت گرتے ہوئے اپنے دماغونکے فساد کے سبب سے اور اسکا سبب یہ ہی کہ یہ بات زمین میں کسی
حاصل امر ہی کیوجہ سے ہوتی ہی مثل ردی معدن کے کہ اس سے ردی الجزے عرصۂ دراز مین پیدا ہوتے ہین اور وہان
محتبس ہو جاتے ہین یکبارگی وہ الجزے اُٹھنے لگتے ہین اور ہوا کو خراب کر دیتے ہین تو وباء قریب ہوتی ہی اور وباء سے
بچنے کی کیفیت یہ ہی کہ پاک کیا جائے بدن فاسد مواد سے تاکہ باقی میں طبیعت کا تصرف اور عفونت اور فساد سے اس باقی
کی طبیعت کا حمایت کرنا زیادہ قوی ہو جاے اسواسطے کہ منفعل یعنی اثر کا قبول کرنیوالا جبکہ کم ہوتا ہی تو اسمین فاعل
یعنی اثر کرنیوالے کی تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہی اور اُسمین غریب حرارت کا تصرف ضعیف ہوتا ہی اور اسکے مزاج کی تعدیل
کیجائے قوی تبرید سے اسلیے کہ یہی تبرید غریب سڑا ڈالنے والی حرارت کو بجھا ڈالتی ہی اور اُسکی تاثیر کو ضعیف کر دیتی ہی
اور اس امر مین کافور کے مثل مین کوئی چیز نہین ہوتی ہی کیونکہ کافور اپنی ٹھنڈک اور خشکی کے سبب سے اور اپنے مین کی
خاصیت کیوجہ سے عفونت سے ضد رکھتا ہی اور اسی سبب سے کافور مردیکے بدن کو جلدی سڑ جانے سے بچائے رکھتا ہی
اور چھوڑ دیے جائین میوے اور شراب اور شوربے کیونکہ یہ چیزین اپنی ترطیب کی کثرت سے اور مادیکے بہت کر دینے
سے عفونت کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہین اور خشکی کرنیوالی چیز پر انحصار کر لیا جائیگا کیونکہ عفونت فقط غریب حرارت سے
ہوا کرتی ہی جو تر جسم مین اثر کیا کرتی ہی بس رطوبت کا گھٹانا عفونت کی قابلیت رکھنے والے مادیکے گھٹانیکے لیے بہت
ورجہ مفید پڑتا ہی اور بتاشی صحنا فائدہ مند ہوتا ہی کیونکہ اسمین تبرید ہوتی ہی اور گرم مواد کو قمع کرتا ہی اور ترشیان اسلیے سب

جید ہوتی ہین کیونکہ ترشیان ٹھنڈک کرتی ہین اور خشکی پھیلاتی ہین اور گرم مادون کو قمع کرتی ہین مثل سرکے کے اور سماق کے
اور لیمونکے اور کچے انگور دنکے اور ہوا کی کیفیت کی اصلاح کرنیوالی چیز دنکی دھونی کرنا اسطرحسے کہ خشک کرین ہوا کو اور
خوشبودار کرین اور اسے عفونت پکڑ آنے سے مانع آئین اور یہ ان دواؤن سے ہوتا ہی کہ جنمین اس امر مین خاصیت
ہوتی ہی مثل کافور کے اور کٹ کے اور صندل کے اور مشک کے اور اگر کے اور عنبر کے اور سگ کے اور مٹے اور جھاؤ کے اور غار
درخت کی تپی کے اور گھر مین چھڑکاؤ کیا جاوے گا گلاب سے اور بید کے عرق سے اور مثل سیب کے اور بہی کے اور ناشپاتی کے اور
زعرور کے پاس رکھنا اور ٹھنڈے درختون اور پھولونکی طرف سے قریب رہنا مثل کو کابلی کے اور گلاب کے پھولکے اور بنفشہ کے پھولونکے

چوتھا باب ہڈی ٹوٹنے مین

اور بیان پر ٹوٹنے سے ہڈی اور کرسی مین سے اتصال کا تفرق مراد ہی خواہ دو جزو ہو جائین یا کئی بڑے بڑے جزو ہو جائین
یا چھوٹے چھوٹے جزو ہو جائین اور وثی یعنے جوڑ کے سرک جانیمین اور وہ یہ ہی کہ ہڈی کا سرا جوڑ کے خانیمین سے جنبش کھا جاے
اور اپنے مقام سے سرک جاے بلا اسکے کہ پورا پور نکلجائے یعنی بے اکھڑ جانیکے اور خلع یعنی اکھڑ جانے مین اور خلع یہی کہ ہڈی کا سرا اپنے جوڑ
کے خانیمین سے پورا پور نکل جاے یعنی اکھڑ جاے اور سقطہ یعنی گر پڑنیمین اور صدمہ یعنی دیوار وغیرہ سے چوٹ کھانیمین کہا جاتا ہی کہ
صدم الجدار صدما یعنی دیوار نے صدمہ دیا جبکہ اسکے جسم سے چوٹ لگتی ہی اور ضربہ یعنی مارنمین اور شجاج یعنی ٹوٹنے مین اور شجاج
کھوپڑی مین کا تفرق اتصال ہی یعنی سر کا ٹوٹنا اور سحج یعنی چھلنے مین مشترک علاج ان سبکا فصد اور حجامت سے خون کا
نکالا جانا ہی اور یہ سب مخالف جہت سے اس مقام کی مخالف جہت سے کہ وہ انھین سببونسے اذیت پائے ہوے ہی اگرچہ بدن مین
کثرت نہو جونکی ورم کے پیدا ہو جانیکے ڈر سے اسلیے کہ طبیعت خون اور روح کے ساتھ آفت رسیدہ عضو کیطرف اسکے حال کی
اصلاح کیلیے متوجہ ہوتی ہی اور یہ عضو اپنی کمزوری کے سبب سے اس خونکو قبول کر لیتا ہی پھر سوج جاتا ہی مگر یہ کہ خون کا بہ جانا
حاصل ہو چکا ہو تو وہ کافی پڑ جائیگا ورم کے دفع کرنیمین وہ خون کا بہ چکنا اور طبیعت کا ملائم کرنا فتیلونسے اور حقنونسے
فضلونکے نکالنے کیلیے اور آفت رسیدہ عضو کیطرفسے پھیر دینے کیلیے اور راوند چینی جید ہوتی ہی کیونکہ راوند چینی
سقطہ یعنے گر پڑنے کو اور ضرب یعنے مار کو اور فتق یعنی شق ہو جانیکو اور فسوخ یعنی شکست کو کہ وہ پٹھے مین حادث
ہوتی ہی اور مچھلیونمین نکے پڑے ہوئے قرحونکو فائدہ کرتی ہی کیونکہ اسی راوند چینی مین ایک ایسی قابضہ قوت ہوتی ہی کہ
کھنچے ہوے مادیکو ریزش کرنے سے مانع آتی ہی اور عضو کی تقویت کرتی ہی اور پٹھونکو مضبوط کرتی ہی اور اسی راوند چینی
مین ایک لطیف ہوائی جوہر ہوتا ہی کہ وہ اُسے لیجاتا ہی اور گہرا و تنگ ہو نجا دیتا ہی بس اسی جوہر سے اسکا اثر قوت پکڑ تا
ہی اور یہی راوند چینی باوجود ان امور کے دست لاتی ہی اور کبھی مسہل کی احتیاج نہین پڑتی ہی جبکہ فصد سے تنقیہ ہو جا
ہو جاتا ہی اور ان لوگونکے دست لانیمین المتماس کے لعوق کے مثل مین راوند چینی کے ساتھ یا اطماس کے مثل مین
ہری کاسنی کے پانی اور بادام کے روغن اور شکر کے ساتھ کوئی چیز نہین ہوتی ہی اور طلا لی جاتی وہ چیز جا عضا کی

چوتھا باب ہڈی ٹوٹنے وغیرہ مین

تقویت کرتی ہی اور اعضا پر مواد کے گرنیکو مانع آتی ہی اور بکو کے عرق کے لیے شکر کے ساتھ ایک فائدہ ہوا کرتا ہی کیونکہ اسمین
قبض ہوتا ہی اور تبرید ہوتی ہی اور یہی حال بارتنگ کے عرق کا سیب کے شربت کے ساتھ ہی قبض اور تبرید کے سبب سے یا جلاب
شکر سے گاوزبان کے عرق کے ساتھ کیونکہ گاوزبان دلکی تفریح کرتی ہی اور قوتون کی تقویت کرتی ہی اور غذا مونگ کا اور گرا
یا نیمبرشت انڈونکی زردیان یا شوربا مرغ کے چوزونکا مونگ کے ساتھ ہی اگر ضعیف ہو گیا ہو اور امکان بھر گوشت چھوڑ دیے
جاوینگے تاکہ بدن میں خون کثرت سے پیدا نہو اور بالکل شراب سے پرہیز کیا جائیگا اس سبب سے کہ شراب سے خون کثرت سے پیدا ہوتا ہی
شدت کی سخونت رکھتی ہی اس سے ورم کے پیدا ہونیکا ڈر ہوتا ہی پھر اگر باوجود اسکے پیٹ مین درد ہوتا ہو مارنا اور صدمہ یعنی
دیوار وغیرہ کی چوٹ کے سبب لگنے کے سبب سے تو ملائم حقنہ سے حقنہ کیا جائیگا تاکہ فضلے اور ثقل احشامین محتبس نرہین
بس وہ مزاحمت کرین اور ورم پیدا کردین پھر یہ دوا پلائی جائیگی احشا کی تقویت کے لیے بس احشا فضلونکے قابل
نرہینگے گلاب کا زیرہ اور کہربا اور ناخونہ ایک ایک جز یا گھیڑ اور مصطگی اور کندر اور زعفران اور جوزسرو آدھا آدھا جزو
اور خمیر کیجائین بارتنگ کے پانی مین اور قرص بنائے جائین اور شربت ایک مثقال بھر ہی اور اکثر اوقات تھوڑے سے گلقند کا
بسد اور کہربا کے ساتھ استعمال کیا جائیگا اگر پیاس اور سوزش نہو گی کیونکہ گلقند ان دونون مین زیادتی کر دیتا ہی
لگائینگی دوائین لیکن سحج اور تسحاج مین تو مسور اور گلاب کا زیرہ اور اودھر آتندا استعمال کیجائینگی یا روغن گل
کے ساتھ کیونکہ روغن گل حرارت کی تسکین کرتا ہی اور عضو کی تقویت کرتا ہی اور اسپر مواد کے گرنیکو مانع آتا ہی لیکن
ضربہ یعنی مار مین اور گرنے مین بس اگر انکے ساتھ درد ہوگا تو تر کیا جائیگا روغن گل سے کیونکہ روغن گل
مین باوجود تھوڑے سے قبض ہونیکے اس سے عضو کی تقویت ہوتی ہی اور درد کو ارخا سے تسکین دیتا ہی خصوصاً جبکہ
نیمگرم ہو کیونکہ نیمگرم کی گرمی ارخا پیدا اور درد کو تسکین دینے پر اعانت کرتی ہی اور اگر انکے ساتھ درد نہوگا تو ان چیزون سے
کہ جنھین ہم سحج مین بیان کر چکے ہین کیونکہ جن چیزون کو سحج مین مصنف نے بیان کیا ہی وہ جلد کو کثیف کرتی ہین
اور اسکی طرف کے ریزش کیے ہوے مواد کو غلیظ کرتی ہین اور تحلیل ہو جانے سے اس مواد کو مانع آتی ہین اور
عضو مین قبض کرتی ہین اور اسے سمیٹتی ہیں اور یہ سب کی سب چیزین درد کے شدت پکڑ جانیکی موجب ہوتی ہین یا درد
درد کشش کرنیوالا ہی پھر اس سے ورم کے ہو جانیکا خوف کیا جائیگا تھوڑے سے مونگ کر پسے ہوے ہون اور گیر جا اور شکر
اور زعفران کے ساتھ کیونکہ زعفران جن دواؤنمین ملائی جاتی ہی انھین نفوذ کرا دیتی ہی نیمگرم گلاب مین اور دی
یعنی ہڈی کے سرے کے اپنے خانہ مین سے متحرک جانیکے ساتھ اگر قوی حرارت ہو تو یہ لیپ کارگر ہی صندل اور گلاب کا زیرہ
اور سوکھی بنفشہ اور چھلے جو اور زعفران اور تھوڑا سا کافور گلاب اور روغن گل کے ساتھ پھر نرمی سے بندش کی جائیگی
یہانتک کہ عضو اپنے مقام مین قرار پکڑ جاے اور دوسری بار اسمقام مین سے ہٹ نجائے لیکن خلع یعنی اکھڑ جانیمین
تو عضو کی محتاجی ہوتی ہی کھینچنے کی اور پھیرنے کی یعنی اکھڑے ہوے عضو کی دور کرنیکی تاکہ اپنے طبیعی مقام کے سامنے

اور گرنے مین

آجائے تاکہ اسکا اسمقام کیطرف پھیرکر لیجانا اور اسکے بعد اسکی شکل پر پھیر لانا جس مقام مین سے نکلگیا ہی اسمین داخل کردینے سے ممکن
ہوجاوے اور چاہیے کہ کھینچنا اور پھیرنا یعنی بٹھانا نرمی سے ہو کیونکہ سختی درد پیدا کرتی ہی اور درد جذب ہوا کرتا ہی اور ورم کو پیدا کردیتا
ہی اور اسیطرح کسر یعنے ہڈی ٹوٹنا جبر یعنے بٹھالنے کی محتاج ہی اسیطرح سے کہ کھینچا جاوے عضو سزاوار مقدار بھر
نہ اس سے زیادہ نہ کم اسواسطے کہ زیادتی اذیت دیتی ہی اور تشنج پیدا کردیتی ہی اور کمی اچھی طرح سے ملنے کی اور منتظم ہونیکی مانع
ہوتی ہی پھر دونون ہڈیونکا سیدھے کرنے اور گرانے مین اشتغال کیا جائیگا یہانتک کہ عضو اپنی طبیعی شکل پر آجائے
پھر اس چیز سے پٹی باندھنے کی جو چیز دونکے ساتھ عضو کی طبیعی شکل پر حفاظت کرے کیونکہ اگر پٹی کی بندش نہ کیجائیگی
تو دونون جز اپنے انفصال پر پھر آجائینگے کیونکہ مجتمع رہنے پر کوئی روکے رہنے والا نہوگا اور اسمین محض بندش کفایت
نہین کرتی ہی اسواسطے کہ دونون طرفونمین سے ہر ایک کی وضع کی حفاظت مین وفا نہین کرتی ہی بلکہ جبیرونکا ہونا
ضرور ہی اور یہی جبیرے سخت ٹکڑے لکڑیونکے مثل کھپچیونکے ہوتے ہین کہ عضو کے گرداگرد لگا دیے جاتے ہین تاکہ عضو کی
شکل اور ہیئت کی سزاوار حالت پر حفاظت کرتے رہین اور نکالڈالنے کی ہڈیونمین سے ہڈیونکے ریزونمین سے اس چیز
کی جو نہ جڑے اور جسکی درستی کی امید نہو اور اسکے فساد کا ڈر ہو کیونکہ اگر ٹوٹ جانیکے ساتھ کچھ ٹکڑے پائے جائین
پھر اگر وہ ٹکڑے اپنے غیر طبیعی وضع پر ہو جانیکے سبب سے اذیت دینے والے ہون اور انسے گوشت مین چبھاو پیدا ہو اور
جھلیون مین کھنچاؤ پڑے اگر انکی درستی انکے دبانے سے یہانتک کہ وہ اپنے طبیعی مقام مین داخل ہوجائین یا کسی
ایسی جگہ مین انھین دفع کردے کہ وہ انکے لیے طبیعی مکان ہوجاے یا کسی اور چیز سے ممکن ہو تو یہی کرینگے بس اگر یہ امر ممکن
نہوگا تو ان ٹکڑے کے مقابل کے مقام کو شق کرڈالینگے اور ان ٹکڑونکو نکال لینگے اسلیے کہ اگر یہ ریزے نہ نکالے جائینگے
تو گوشت اور جھلی مین چبھینگے اور ان دونونکو زخمی کرڈالینگے پھر اسمقام مین پیپ اور لہو وغیرہ ان چیزونمین جو
زخمونمین ہوجایا کرتی ہین پڑ جاینگے اور یہ بات ان امرونمین سے ہی جو ان ٹکڑون کو فاسد کرڈالتے ہین اور اکثر
اوقات ان ٹکڑونکے فساد سے وہ بڑی ہڈی فاسد پڑجاتی ہی جو انکی جڑ ہوتی ہی بلکہ عضو سارا کا سارا فاسد
ہوجاتا ہی اور اسوقتمین سبکا کاٹ ڈالنا ضرور پڑتا ہی پھر دشبد یعنی نرم چیز ہڈی کے مشابہ اُگنے کیوقت اُس چیز کا
استعمال کیا جائیگا جسے ہمنے ہڈی کے ٹوٹنے مین بیان کیا ہی لیپ سے تاکہ اپنے قبض کے سبب سے دشبد کے منعقد ہوجانے
پر مدد دے پھر ان غذاؤنکا استعمال کیا جائیگا جو لزج مین دشبد کو پیدا کرتی ہین اور یہی وہ غذائین ہین جنسے گاڑھا
سنگین چپچپا خون پیدا ہوا کرتا ہی اور یہی وہ خون ہوتا ہی جسمین رطوبت بہت ہوتی ہی اور خشکی سے آمیزش کم رکھتا ہی پھر
یہ خون رطوبت کے نرم کردینے سے بے حد اہونیکے بڑھنے کے قابل ہوجاتا ہی اور رطوبت مین خشکی سے چپک پیدا کرنے سے
انفصال کا قبول دشوار ہوجاتا ہی اور منعقد ہوجانا آسان ہوجاتا ہی یہانتک کہ اپنے متصل کے چیز سے ملصق ہوجا
ہی مثل ہریسہ کے اور پایون کے اور چاولونکے اور گاے کی اوجھڑی کے اور خراف کی کھالونکے خراف خروف کی جمع ہی

اور خروف سال بھر تک کا بکری کا بچہ ہے اور بھونی ہوئی بکر یونکے تاکہ رطوبت گھٹ جاے اور انسے گاڑھا خون پیدا
ہو پھر اگر بندش کے نیچے خارش ہونے لگے تو بندش کھول ڈالنا چاہیئے اور گرم پانی کا عضو پر تریڑا دینا چاہیے تاکہ
گرم پانی جلد مین ارخا پیدا کردے اور مسام کو کشادہ کردے اور عضو مین تخلخل پیدا کردے اور لذع کرنیوالی رطوبتونکو
تحلیل کرڈالے باوجود اسکے کہ گرم پانی عضو کیطرف غذائی مادیکو جذب کرتا ہی اور زخم کو چھوایا نجائیگا گرم پانی کیونکہ
گرم پانی ترطیب کرتا ہی اور بھرنے سے مانع آتا ہی اور عضو مین ارخا کر دیتا ہی اور عضو مین اسپر کی وارد چیز کے
قبول کرنیکی صلاحیت پیدا کر دیتا ہی اور جب دن بر گلاب تھوڑے سے سرکے کے ساتھ چھڑکا جائیگا تبرید کے لیے اور
کھجلی پیدا کرنیوالے مادیکی لذع کی تسکین کیواسطے اور نرم بندش سے باندھا جائیگا کیونکہ سخت بندش عضو کو
اذیت دیتی ہی اور عضو کی قوت کو ضعیف کر دیتی ہی اور ورم کے پیدا کرنیوالے مادیکے قبول کرنیکی صلاحیت
پیدا کر دیتی ہی اور پیپ کی راہونمین بھی سدہ ڈالدیتی ہی پھر پیپ عضو مین باقی رہجاتی ہی اور عضو کیطرف غذا اور خون
کے پہونچنے سے مانع آتی ہی اور یہ اُن امرونمین سے ہی جو پر ہونے اور بھرنے سے مانع ہوا کرتے ہین اور اگر ورم کے پیدا
ہو جانیکا ڈر ہو تو بندش ڈھیلی کر دیجائیگی اور یہ یعنے ورم ہو جانا جوڑنیکو شدت کا مضر پڑتا ہی اور عضو پر ان چیزونکا
لیپ لگایا جائیگا جنھین ہمنے ہڈی کے ٹوٹ جانیمین حرارت کے ساتھ بیان کیا ہی تاکہ اس لیپ کے اسباب کا تدارک
ہو جاے جو بندش کے ڈھیلے ہونے سے اعضا کے بعض کو بعض کیطرف جمع کرنے سے اور اس ہیئت پر نگہبانی کرنیسے جھٹکی ہی

پانچوان باب زینت مین

بالونکی حفاظت کرنیوالی دوائین یہی وہ دوائین ہین جو بالونکی طرف غذا کی کشش کرتی ہین اور یہی وہ دوائین ہین
جنھین لطیف حرارت ہوا کرتی ہی کیونکہ ٹھنڈک کشش کی مانع ہوتی ہی اور افراط کی حرارت مادیکو تحلیل کر ڈالتی ہی اور یہی وہ
دوائین ہوتی ہین کہ جنمین باوجود ان امرونکے قبض ہوا کرتا ہی کہ جس سے وہ غذا کو روکے رہتی ہین اور مسام کی طرفونکو بالونکے
ملے رہنے سے بستہ رکھتی ہین اور یہی دوائین ادھیرہ اور اسکے بیج اور اسکا پانی اور اسکا تیل اور ہڑ اور آملہ اور ببول اور ایلوا
اور مصطگی کا تیل اور کھالنی کی پتی اور آلسی کی پتی جلی ہوئی اور لاڈ کی پتیان ہین جبکہ استعمال کیجاتی ہین چھڑک کر سر پر
ادھر کے تیل کی تدہین کے بعد اور آٹھ پہر انھین لگا رہنے دیتے ہین تو یہ بالونکی حفاظت کرتی ہین اور انھین سیاہ کرتی ہین
اور ان چیزونمین سے جو بھونکے بالونکی صحت کی حفاظت کرتی ہین ہزار حسبسان گھانس کی جڑ اور سر اتش درخت کی جڑ
اور صنوبر درخت کی راکھ جز جز بھر ہی اور یا بڑیہ نمک دو جز ہی استعمال کرینگے ملا کر ادھیرے کے تیل کے ساتھ اور
غرب درخت کی جڑ کی چھال روغن زیتون کے ساتھ عجیب حفاظت کرنیوالی اور سیاہ کرنیوالی ہی سر کے بالونکا کم ہونا
اور نہ ہونا اور داڑھی کا نہ نکلنا بال دخانی چپچپے بخار سے جب وہ معتدل منفذ دلنسے ملتا ہی پیدا ہوے ہین کشادگی مین کے معتدل
منفذ لیس اس بخار مین کی ملی ہوئی مائیت اور ناریت تحلیل ہو جاتی ہی اور باقی جمکر بال بنجاتا ہی بس بالونکا کم ہونا یا نہونا

پانچوان باب زینت مین

بالون کا کم ہونا وغیرہ

یا چھوٹے ہونا یا تو دخانی بخار کی کمی کے سبب سے ہوتا ہی اصل ذات مین حرارت کی کمی کیوجہ سے پس حرارت کی کمی سے
مسام مین باقی نہین رہتا ہی یہانتک کہ لپٹ جاے بلکہ جلد سے نکل جاتا ہی پس اسی سبب سے عورتون اور خواجہ سراؤنکی داڑھی
نہین نکلتی ہی کیونکہ رطوبت اور برودت ان لوگونکے بدنونمین غالب ہوا کرتی ہی اور رطوبت جب غالب آجاتی ہی تو حرارت کو
چھپا ڈالتی ہی اور اُسے ضعیف کر دیتی ہی اور مزاج کو ٹھنڈا کر ڈالتی ہی پس دخانی بخار کی پیدائش ان لوگونمین فاعل یعنے
اثر کرنیوالے کے ضعیف ہونے سے کم ہوا کرتی ہی لیکن عورتونمین کا تو سبب ظاہر ہی لیکن خواجہ سراؤنمین کا تو سبب
یہ ہی کہ انکے خصیے نہین ہوتے ہین اور یہ سبب ہی کہ انکے بدنونمین منی مجتمع ہوتی ہی اور ٹھنڈی پڑجاتی ہی اور اسکی ٹھنڈک
ہر رگ عضوون تک پہونچتی ہی پھر انھین ٹھنڈا کر دیتی ہی اور اسیوجہ سے انکی رطوبتین تحلیل نہین ہوتی ہین اور جب
رطوبتین کثرت سے ہو جاتی ہین تو حرارتکو چھپا لیتی ہین یا رطوبت کی کثرت کیوجہ سے ہوتا ہی تو دخانیت کم ہوتی ہی دو
وجہون سے ایک ان دونومین سے حرارتکا ضعیف ہونا ہی جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جو دخانی بخرے اٹھتے
ہین وہ نہایت درجہ کی بہت مائیت سے ملے ہوے ہوتے ہین پھر انمین سے جو مسام مین جاتے ہین اُنمین ارضیت جیسی چاہئے
نہین ہوتی ہی جو بالونکے پیدا ہونیکو درکار ہے اور یہی ہی کہ رطوبت کی کثرت تر مائی ابخرونکے کثرت سے اُٹھنے کی موجب ہوا کرتی ہی
اور جب اسکی کثرت ہو جاتی ہی تو یہ دخانی بخار کو بالونکی پیدائش کی صلاحیت سے متغیر کر ڈالتی ہی جیسا کہ لڑکونمین ہوتا ہی
کیونکہ اصلی حرارت اگرچہ انکے بدنونمین کثرت سے ہوا کرتی ہی مگر انمین کی رطوبت کا غلبہ انمین بالونکے نکلنے کا مانع ہوا کرتا ہی یا
منفذونکی تنگی کے سبب سے ہوتا ہی اس سبب سے کہ باہری ٹھنڈک عضو کو جمع کیے ہی اور جلد کو کثیف کیے ہی یا کثیف کرنیوالی خشکی کے
سبب سے منفذ تنگ ہو گئے ہین کہ بالونکے جرمونکی گنجائش نہین رکھتے ہین یا مسام کی نہایت کشادگی کے سبب سے ہوتا ہی جلد مین
تحلیل کرنیوالی حرارت کے سبب سے یا جلد کی سخیف کرنیوالی نرم کرنیوالی رطوبت کے سبب سے پھر بالونکا مادہ مجتمع نہین ہوتا ہی
تاکہ بعض مادہ بعض سے لپٹ جائے بلکہ مسام کے راستہ جلد سے نکلجاتا ہی یا اس خونکی کمی کے سبب ہوتا ہی جو دخانی بخار
کے لیے مثل مادہ کے ہوا کرتا ہی پھر بالونکا مادہ مجتمع نہین ہوتا ہی اور یہی سنگین خونکی کثرت ہی لیکن کثرت کا تو سبب
یہ ہی کہ اگر خون کم ہوگا تو دخانیت کم ہوگی لیکن سنگینی کا تو سبب یہ ہی کہ سنگین خون سے جو دخان پیدا ہوتا ہی وہ چپچپا
ہوا کرتا ہی کہ اس سے بعض کا بعض سے اتصال ممکن ہوجاتا ہی جیسا کہ نقیہ لوگونکو عارض ہوا کرتا ہی اسواسطے نقیہ لوگون
مین وہ مادہ باقی نہین رہتا ہی کہ اس سے بالونکی پیدائش ہو یا بالونکی پیدائش کے کسی روکنے والیکے سبب ہوتا ہی کہ وہ مانع
کسی ردی خلط مین سے ہوتا ہی کہ وہ خلط منفذونمین بند ہوا کرتا ہی کہ وہ بالونکی غذا کو فاسد کر ڈالتا ہی جیسا کہ داء الحیہ
اور داء الثعلب یعنی سر کے بالونکے گرجانیکی بیماریونمین ہوتا ہی علاج بالونکی نکالنے والی دوائین جبکہ بالونکا نہ نکلنا یا تو
دخانی بخار مین کے کسی امر کے سبب سے ہوتا ہی تو اسکا علاج اس امر کا دور کر دینا ہی یا جلد مین کے کسی امر کے سبب سے
ہوتا ہی تو اسکا علاج نرمی اور سختی مین تعدیل کر دینا ہی یا مسام مین کی کشادگی یا تنگی مین کے کسی امر کے سبب سے ہوتا ہی تو اسکا علاج

علاج مسام کی تعدیل ہے یا مسام مین مواد کے گھُس جانے سے یا سدہ ڈالدینے سے ہوتا ہے کہ وہ دخانی بخار کو مسام مین
نفوذ کرنے سے مانع آتا ہے اور یہی بہت ہوا کرتا ہے پس اسی سبب سے مصنف نے بیان کیا کہ بالونکے اگانیوالی دوائین اُس مواد کو اپنی
ذکاوت کے سبب سے دور کرنے سے اور باہر والے مواد کو جذب کر کے لیجانے سے اور یہی جلا ہوا گدھے کا کھُر یا جلے ہوے سینگ مین
کر میٹھے تیل مین طلا کیے جاینگے کیونکہ یہ طلا قوی ہوتا ہے اور لادن جیدہ ہے اور وہ چھپکلی جو گھر مین ہوتی ہے جلائی
جائیگی اور پیسی جائیگی اور تیل کے ساتھ لگائی جائیگی اور قیصوم کی راکھ روغن زیتون کے ساتھ لگم آنے والی جلد کو بھی
نکالدیتی ہے اور کلونجی کی راکھ کا روغن زیتون کے ساتھ جھونونکے لیے یہی حال ہے کیونکہ دونوں جھونونکے نیچے ایک
سخت جلد ہوا کرتی ہے اور وہ درزجو اکلیل کیطرف مین ہے تنگ ہوتی ہے جبکہ اسکے بال گر پڑتے ہین تو جلد ہی سے نہین نکلنے
ہین بلکہ حدت مین کی قوی بیب ڈالنے مین کی قوت دار جاذب تقطیع کرنیوالی تلطیف کرنیوالی جلا کرنیوالی کلونجی کی
راکھ سے دوا کی احتیاج پڑتی ہے اور کبھی احتیاج پڑتی ہے مزاج کی تعدیل کرینگی اگر سبب دخانی بخار مین کے کسی امر سے ہوتا ہے
اور مسام مین کی کشادگی کی تعدیل کرینگی حمام سے اور انکے بند ہو جانیکی ادھیرے کے پانی سے تر بتر کرنے سے اگر
سبب مسام مین کے کسی امر کے سبب سے ہو اور بدن مین کے خلطونکی اصلاح کی اور ردی خلط کے استفراغ کی اگر سبب
منفذون مین کے بند خلط ہوتے ہین کہ وہ بالونکی غذا کو فاسد کر ڈالتے ہین اور بخار کے نفوذ کرنیکو مانع آتے ہین داء الثعلب
اور داء الحیہ یعنی سر کے بالونکا گر جانا جو کہ بالونکے نہ لگنے سے دخانی بخار کی کمی کے سبب سے یا جلد کے کثیف پڑ جانے سے تحلل
ہو جانے سے یا مسام کی کشادگی یا تنگی سے ہوتا ہے تو اُسے نتو داء الثعلب کہتے ہین اور نہ داء الحیہ کہتے ہین بلکہ ان دونونکا
اطلاق اسپر کیا جاتا ہے جو مسام کے بند ہو جانے سے کسی مادہ کے انمین آجانیکے سبب سے ہوتا ہے کہ وہ مادہ مسام مین بالونکے
مادہ کو نفوذ کرنے سے مانع آتا ہے یا اسپر اطلاق ہوتا ہے جو اُگنے کے مقام کے ردی مادہ کے فاسد پڑ جانے سے ہوتا ہے اسی
سبب سے ان مواد پر دلالت کرنیوالی علامتونکو بیان کیا ہے اور کہا ہے اُگنے کی جگہ کے فاسد کر دینے والے خلط کی شناخت جلد
کے رنگ سے کیجاتی ہے خصوصاً جبکہ اسکی مالش کیجاتی ہے کیونکہ مالش مادہ کو رقیق اور لطیف کرتی ہے اور ظاہر بشرے کیطرف جذب
کرلاتی ہے پس اسکا رنگ ظاہر ہونے لگتا ہے مگر مالش زور سے نہونا چاہیے کیونکہ زور کی مالش خونکو ظاہر کیطرف جذب
کرلانے سے رنگ کو سُرخ کر دیتی ہے اگرچہ سبب بلغمی مادہ ہو پس دموی سرخی کیطرف مائل ہوتا ہے اور بلغمی سفیدی کیطرف
اور صفراوی تھوڑی سی زردی کیطرف اور سوداوی تیرگی کیطرف اور جلد کیسے اصلاح قبول کر لینے سے اور دیر مین
اصلاح کے قبول کرنے سے پہچانا جاتا ہے اسطرح سے کہ جب کھُرکھُرے کپڑے سے رگڑتے ہین پھر اگر جلد جلدی لال ہو جائیگی تو جلد
اچھا ہو جائیگا اور نہین تو نہین کیونکہ جلد جلدی اسکا سُرخ ہو جانا رگڑنیکے مقام پر خونکے جلد نفوذ کر جانے ہی سے ہوتا ہے اور
اسطرحکا حال جبھی ہوتا ہے جبکہ ان خلطونسے مسام پورا پورا بند نہین ہو جاتے ہین اور سرخی سے مراد وہ ہے کہ جو ہونیکے بعد
رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے لیکن وہ سرخی جو مسام کے بند کرنیوالے دموی ہونیکے سبب سے ہوتی ہے تو وہ جلد سے اچھے ہو جانے

پر دلالت نہین کرتی ہی اور داء الثعلب مین اور داء الحیہ مین یون فرق کیا جاتا ہی کہ داء الحیہ مین جلد پر چھلکے ہو جاتے ہین اور
پوست اتر جاتا ہی جسطرح کہ سانپ کو عارض ہوا کرتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ داء الحیہ کی بیماری کا مادہ فساد پر زیادہ مائل
ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے جلد کے قوام کو فاسد کر ڈالتا ہی اور اسمین خشکی پھیلا دیتا ہی اور اسے تڑخا دیتا ہی اور داء الثعلب کا
مادہ بلغمیت کیطرف زیادہ میلان رکھتا ہی اور اسی لیے اپنی غلاظت کیوجہ سے جلد کے نیچے بند ہو جاتا ہی اور جلد کو بڑی مضرت
نہین پہونچاتا ہی کیونکہ اسمین کے ملے ہوے خلطونکی حدت اس سے منکسر ہو جاتی ہی علاج واجب ہی استفراغ کی ابتدا علاج
کرنا فصد سے اور غالب خلط کے نکالڈالنے سے کیونکہ باہر وار سے استعمال کی ہوئی دواؤنکا اگر استعمال بدنکے بھرے ہونے
پر ہوگا تو ضرور ان دواؤنکی گرمی سے مواد مین سے اتنا اعضا کیطرف کھنچ کر جائیگا جو اس سے بڑھکر ہوگا جو تحلیل ہو جائیگا پھر
قرحہ ڈالنے والی دواؤنکا استعمال اسی مقام پر کیا جائیگا تاکہ آبلہ پڑ جاے پھر اس سے ردی مادہ بہ جاے کیونکہ یہ مادے شدت سے
غلاظت رکھتے ہین نہین تو جلد کے نیچے محتبس بس اسی سبب سے اسکے علاج مین قرحہ ڈالنے والی اور مقطع دواؤنکی احتیاج
پڑتی ہی تاکہ ان مادونکا اخراج آسان ہو جائے اور یہی دوائین مثل لہسن اور رائی اور زنافسیا نامے گوند کے ہین پھر ردی
مادونکے نکلنے کے بعد بالونکی اگانے والی دواؤنکا استعمال کیا جائیگا اور یہ حال ہی کہ ہم انھین بیان کر چکے ہین افراط سے
بالونکی جعودت یعنی گھونگر اسکا سبب یا تو گرم خشک ہوتا ہی کیونکہ یہ مزاج بخار کو سکھا ڈالتا ہی اور اسے ارضی طبیعت کے بالونکی جعودت
قریب کر دیتا ہی پھر اسمین سے بعض بعض پر مجتمع ہو کر گھونگھر پیدا ہو جاتا ہی اور اپنی علامتون سے پہچانا جاتا ہی اور متغیر ہو جاتی
ہی بالونکے گھونگھر کی افراط مزاج کے متغیر ہونیکے سبب سے یا جھیدونکا اور مسام کا التواء ہوتا ہی پھر اسمین جو بال پیدا ہوتے
ہین وہ انھین کی شکل پر بڑھتے ہین اور یہ گھونگھر مزاج کے بدلنے سے نہین بدلتا ہی علاج بالونکی سیدھا کرنیوالی علاج
دوائین سبکے سب لعاب کیونکہ لعاب ترطیب کرتے ہین اور قبض کو اور بالونکے تشنج کو دور کرتے ہین اور جلد کی ترطیب
کرتے ہین اور اسمین ارخاء پیدا کر دیتے ہین بس انسے مسام کے التواء کا جاتے رہنا اور سیدھے ہو جانا ممکن ہوتا ہی کہ جیسے ہین
تاکہ جلد لیسے ہوا انھین اڑا نہ لیجائے بس انکی ملاقات بالونسے اور جلد سے دیر تک ہے مثل خطمی اور اسبغول اور بہدانے کے
بنفشہ کے تیل ہین اور غذا خطیہ پاؤنکے ساتھ ہی کیونکہ پاؤنسے باوجود ترطیب اور بستر بدیکے جیسے الجزے بہت رطوبت اور تھوڑی
ارضیت رکھنے والے پیدا ہوتے ہین گھونگھر پیدا کرنیوالی دوائین نمک کا غورہ اور یہی نمک کا کف ہی تیمر لیلے مقام اور سمندر
کے قریب ملتا ہی بالونمین گھونگھر پیدا کرتا ہی کیونکہ نمک کا کف بالونمین اپنی قوی تجفیف سے قبض اور تشنج پیدا کرتا ہی
بالونکی باریک کرنیوالی دوائین پا بڑیہ لون ہی جبکہ اسکا غلاف کیا جاے بالونپر اور جب اس سے اکھڑے ہوے بال کی
جگہ پر چھڑک دیتے ہین تو باریک بال اگتے ہین کیونکہ بالونکا موٹے ہونا تو دخانی بخار کے غلیظ اور کثیف ہونے ہی کے
سبب سے ہوا کرتا ہی اور پا بڑیہ لون تلطیف کرتا ہی اور جلاء کرتا ہی اور غلیظ چپچپے خلطونکی تحلیل اور تقطیع کرتا ہی پھر ان خلطون سے
جو اجزاء اٹھتے ہین وہ غلاظت سے اور لزوجت سے خالی ہوا کرتے ہین بس ان اجزونسے جو بال بنتے ہین وہ باریک

ہوتے

ہوتے ہین بالونکی مونڈنے والی دوائین اور یہی وہ دوائین ہین جو مسام مین پہرجاتی ہین اور جلد مین سے بالونکو نکالدیتی ہین اور یہ بات اُسی دوا سے حاصل ہوتی ہی جسمین قوت غواصہ ہوا کرتی ہی اور ایک ایسی قوت ہوتی ہی جو بالونکے اتصال کو دخانی بخار کے اس جز سے جدا کردیتی ہی جو کچھ منعقد تو ہوا ہی لیکن ابھی اُسکا انعقاد پورا نہین ہوا ہی اور یہ باتین دوا مین جبھی ہوتی ہین جب اسمین حدت قوی ہوتی ہی نورہ کیونکہ یہ شدت سے جلا ڈالتا ہی یہانتک کہ اسکے لگانیکی جگہ مین جلے چھالکے پڑجاتے ہین بس مسام بال سے جدا ہوجاتے ہین اور ہڑتال مثل نورہ کے ہی کیونکہ احراق کرتی ہی اور اسی سبب سے بالونکو مونڈ ڈالتی ہی تھوڑے ایسے ایلوے کے ساتھ اصلاح کے لیے استعمال کیجائینگی تو یہ فوراً مونڈ ڈالینگی اور اکثر اوقات پکایا جاتا ہی نورہ اور ہڑتال پانی مین اور مکرر کیا جائیگا طبخ پانی مین کئی بار پھر پانی تیل مین پکایا جائیگا تھوڑے ایسے تیل مین یہانتک کہ پانی جاتا رہے اور باقی رہجاے تیل پھر تیل مین پانی کی قوت آجائیگی اور کبھی نورہ جلا دیتا ہی جلد کو پھر اسکے لگانیکے پہلے بالکل بعد دہن گل کا استعمال کیا جائیگا اور گرم پانی مین بٹھایا جائیگا اسلیے کہ گرم پانی جلد مین ارخاء کرتا ہی اور اُسے نرم کرتا ہی اور مسام کو کھولتا ہی اور نورہ مین سے مسام مین جو نفوذ کرجاتا ہی اُسے تحلیل کر ڈالتا ہی اور جلد پر سے اُسے دھو ڈالتا ہی پھر ٹھنڈے پانی مین بٹھایا جائیگا کیونکہ ٹھنڈا پانی ٹھنڈک پھیلاتا ہی اور نورہ کی حدت اور لذع کو تسکین دیتا ہی اور جلد کی تقویت کرتا ہی اور اُسمین چھالا پڑنیکو مانع آتا ہی اور اسکے بعد جلد پر مسور اور گلاب کے ریزے اور صندل اور گلاب کا لیپ لگایا جائیگا کیونکہ یہ چیزین اعضا مین ٹھنڈک پھیلاتی ہین اور انھین مضبوط کرتی ہین اور انکی تقویت کرتی ہین اور اکثر اوقات احتیاج پڑتی ہی مرہم سفیدہ کی اگر احراق قوی ہوتا ہی اور اس چیز مین سے جو نورہ کی بو کو قطع کردیتی ہی شفتالو کی پتی ہی اپنے مین کی خاصیت سے یا گیرو سرکہ اور گلاب کے ساتھ ہی بالونکے اُگنے سے مانع آنیوالی دوائین ساری ضد رکھنے والی چیزین ہین کیونکہ ضد رکھنے والی چیزین بالونکو اُگنے سے مانع آتی ہی نہ حذر کرنے سے بلکہ اس سبب سے کہ ان چیزونمین قوی ٹھنڈک ہوتی ہی بس اس سے جلد کثیف پڑجاتی ہی اور مسام بند ہوجاتے ہین پھر اُنمین دخانی بخار نفوذ نہین کرتے ہین اور عضو کو بھی ٹھنڈا کردیتی ہین پھر بالونکے مادیکو اپنی طرف جذب نہین کرتا ہی کیونکہ جذب فقط حرارت ہی سے ہوا کرتا ہی مثل افیون اور بھنگ سرکے کے ساتھ کیونکہ سرکہ باوجود تبرید کے دوا کی قوت کو جلد کے گہراؤ مین نفوذ کروا دیتا ہی اسلیے کہ خدر کرنیوالی چیزین اپنی ٹھنڈک اور غلاظت کے سبب سے آسانی کے ساتھ مسام مین نفوذ نہین کرتی ہین اور شوکران نامے ایک گھانس کی جڑ کے ان دونونکے ساتھ یا اکیلی اور ان دواؤنکا استعمال اُکھاڑنے کے بعد کیا جائیگا تاکہ دوا جلد کے اندر جانیکو راستہ پاجائے لیکن مونڈنے مین تو بالونکی جڑین مسام مین رہجایا کرتی ہین بس اُنسے مسام بند رہتے ہین کیونکہ اُنمین دوا نفوذ نہین کرسکتی ہی اور دریائی کچھوونکے خونکے اور جنگلی مینڈکونکے خونکے اور چمگادڑ کے خونکے اور اسکے دماغ اور کلیجے کے ہین جالینوس کہتے ہین کہ عضو جب شدت سے ٹھنڈا کرڈالا جاتا ہی تو اسمین بال نہ نکلنے کا منشا اور سبب یہ ہی اور حال یہ ہی کہ ہم کہہ چکے ہین کہ خون ہر ایک گرم ہوا کرتا ہی اور کوئی خون نہین ہی ٹھنڈا نہین ہوتا ہی پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ خون بالونکے اُگنے کا مانع ہو تشقق الشعر اور تقصیع الشعر یعنی بالونکا پھٹنا اور ٹوٹنا انکو بالونکی سیدھی کرنیوالی چیزین فائدہ کرتی ہین

تشقق الشعر اور تقصیع الشعر کا علاج
یعنی بالونکا پھٹنا اور ٹوٹنا

لزج لعابونمین سے اور معتدل تیلونمین سے کیونکہ یہ چیزین ترطیب کرتی ہین اور نرم کرتی ہین اور بالونمین اپنی لزوجت کیوجہ سے
اتنے عرصہ تک باقی رہتی ہین کہ انمین پورا اثر کرتی ہین اور کبھی احتیاج پڑتی ہی سودے کے استفراغکی یا بلغم شور کے استفراغکی اگر
اس مرضکی پیدائش انھین دونون مادونسے ہوتی ہی اور اسکا سبب مزاجکی خشکی یا خشک غذائین ہوا کرتی ہین کہ انسے سوکھے خشک
بال پیدا ہوتے ہین اسی سببسے بال پھٹنے اور ٹوٹنے لگتے ہین بالونکی بڑھانیوالی چیزین بال دخانی الجزونسے ہمیشہ پیدا ہوتے ہین لیکن
دخانی بخارمین سے لطیف جز تحلیل ہو جاتے ہین تو بالونکا طول معین مقدار تک منتہی ہو گا بلکہ ہمیشہ بڑھتا رہیگا اور جبکہ تحلیل زیادہ ہوتی ہی
تو طول کم ہوتا ہی اور ان اجزا کے زائد تحلیل سے مانع فقط وہ ساری دوائین ہین جنمین لزوجت ہوا کرتی ہی کہ اس لزوجت کے سببسے
اجزا ملے رہتے ہین جلد انسے تحلیل نہین ہو جاتے ہین اور انسے بال غذا لیا کرتے ہین کیونکہ ان لزج چیزونمین ارضی جوہر غالب ہوا کرتا ہی
جسطرح سے کہ بالونمین غالب ہوتا ہی لیکن ان چیزونکو باوجود اپنی لزوجت کے لطیف اور نفوذ کرنیوالی ہونا ضروری ہی کہ بالونمین نفوذ
کرسکین پس بال انسے غذا لیا کرین جیسے مرکب چھلے ہوے جو تیس درہم آملہ پانچ درہم یہ دونون دوائین پانی مین پکائی جائینگی یہانتک
کہ ان دونون کی قوتین پانی مین آجائینگی پھر انمین انکے نصف بھر بنفشہ کا روغن اور تین درہم لادن اور تل کی تیی اور خطمی
کی تیی اور لوکی کی تیی ہر ایک دس درہم ملائی جائیگی اور پکائی جائیگی یہانتک پانی جاتا رہیگا اور تیل فقط باقی رہجائیگا اور استعمال
مین لائینگے اور سوسن کا تیل جید ہی اور ادھر یکا تیل بالونکی تقویت کرنیوالا اور کالا کرنیوالا اور بڑھانیوالا ہی اسلیے کہ یہ تیل
اپنی حرارت کے سببسے بالونمین نفوذ کر جاتے ہین اور انمین ثابت رہتے ہین اور اپنی لزوجت سے انکی غذا ہو جاتے ہین اور اپنے قبض کے سببسے
بالونکے جزون کو انفصال سے مانع آتے ہین اور اگر ان تیلونکا استعمال نفوذ کرنیوالی چیزونکے بعد مثل رائی کے ہوگا تو انکا نفوذ
بہت زیادہ ہو جائیگا شیب بعضی پیری طبیعی ہوتی ہی اور بعضی غیر طبیعی اور طبیعی پیری کا سبب بال بن جانیوالی غذامین
پھپھوندیکا لگ جاتا ہی اسکی ٹھنڈک اور دیر کرنے کے مسام تک جانیکے سببسے کیونکہ اس اثنا مین جب دخانی الجزون پر غالب آجاتے ہین
اور انکی تحلیل کرنے مین حرارت کمزور پڑتی ہی تو انھین ظاہر بدنکے پاس ٹھنڈک کے سببسے جم جانیکی حالت عارض ہو جاتی ہی اور
انکا رنگ سفید پڑ جاتا ہی جیسا کہ سر کے کو سفید پڑ جانا عارض ہوا کرتا ہی جبکہ اسکے رکھنے کا مقام سرد ہوا کرتا ہی اور یہی جالینوس
کی رائے ہی یا بلغم کے رنگ کیطرف متغیر ہو جاتا ہی کیونکہ بلغم جب بدن پر غالب ہو جاتا ہی تو بلغم کا رنگ دخانی الجزونکے رنگ پر غالب
ہو جاتا ہی خصوصاً اس حالت مین کہ دخان پیدا کرنیوالی اور سیاہ کرنیوالی حرارت ضعیف پڑ چکی ہی پس وہ کالے کرنیوالے احراق
پر قوت نہین پائیگی اور یہی ارسطاطالیس کی رائے ہی اور غیر طبیعی کا سبب خشکی کی افراط ہوتی ہی پس سفیدی ہو جاتی ہی کیونکہ بال
افراط کی خشکی کیوقت متخلخل ہو جاتے ہین اور انکے اندر ہوا چلی جاتی ہی اور یہی بات سفیدیکی موجب ہو جاتی ہی مثل پانیکے کہ جب
اسمین ہوا ملجاتی ہی تو وہ پھین ہو جاتا ہی اور جب شیشہ پیس ڈالا جاتا ہی اور اسکے اجزا باریک ہو جاتے ہین تو وہ بھی سفید پڑ جاتا ہی
جسطرح سے کہ کھیتی اپنے ہرے ہونیکے بعد اپنی پیاس کے قوی ہونیکے سببسے سفید پڑ جاتی ہی کیونکہ کھیتی پہلے اپنے اوپر رطوبت کے غالب ہونیکے
سببسے سبزی کم رکھتی ہی پھر رطوبت کے معتدل ہو جانیکے سببسے اسکی سبزی کامل ہو جاتی ہی پھر جب یہ رطوبت اسکی پیاس کی

بالونکی بڑھانیوالی چیزین

شیب یعنی پیری

شدت کے سبب گھٹ جاتی ہی تو اسکی سبزی گھٹ جاتی ہی اور وہ سفید پڑجاتی ہی پھر جب سینچی جاتی ہی تو پھر اُسکی سبزی جسطرح کی
تھی ویسی ہی ہو جاتی ہی اور یہ حال جلانیوالے سکھانیوالے مرضونکے بعد ہوتا ہی پھر جب اسکا بدن صالح تدبیر سے رطوبت
پکڑ جاتا ہی تو سفید بال گر پڑتے ہین اور انکی جگہ پر کالے بال نکل آتے ہین وہ چیزین جو دیر مین طبیعی پر بالونکو آنے دیتی ہین کبیر
اور صغیر اطریفل اور ہڑ کا مربا ہر روز کھا یا کا ہر مین سے ایک تو وہ جوانی یعنے بالونکی سیاہی کی حفاظت کریگی اخیر عمر تک
کیونکہ تر خشکی مائیت کو چوس لیتی ہی اور غذائی فضلون سے اُنہے پاک کرتی ہی اور اسے سنگین کردیتی ہی باوجود پرہیز کرنیکے
شور بونکے اور شوربونمین کی بھیگی روٹیونسے کیونکہ انسے جو خون پیدا ہوتا ہی وہ رقیق مائی ہوتا ہی اور تر میوونسے کیونکہ انمین مائیت
کثرت سے ہوتی ہی اور شراب کی کثرت کرنے سے کیونکہ شراب کی کثرت بلغم کو بہت کردیتی ہی اسلیے کہ قوت اسکے پورے ہضم کرنے سے
عاجز آجاتی ہی اور مباشرت کی کثرتسے اسلیے کہ مباشرت کو ہضم کا ضعیف ہوجانا لازم ہوا کرتا ہی اس سبب سے اصلی حرارت کا ضعیف
ہوجانا کثرتسے لازم ہوا کرتا ہی اسلیے کہ روح کثرتسے حرکت اور لذت کے سبب سے تحلیل ہو جاتی ہی پس اسی سبب سے بلغم بہت ہوجایا
کرتا ہی اور اسلیے کہ مباشرت اصلی رطوبتونکو گھٹا ڈالتی ہی پس اس سبب سے بالونکا سفید ہوجانا عارض ہو جاتا ہی جسطرح سے کہ
کھیتی پانی کے نہونیکے وقت سفید پڑجاتی ہی اور میٹھے پانی سے بہت حمام کرنے سے کیونکہ یہ حمام بالونکو تر کردیتا ہی اور اسکی مائیہ
رطوبت کو زیادہ کردیتا ہی پھر اگر کرے حمام تو لوچھ ڈالے پانی کو جلدیسے اور کھانا کھانے پر مولی کے ساتھ اور مولی کے بیج
اور سکنجبین کے ساتھ قی کا التزام کرنا کیونکہ سکنجبین کے ساتھ بلغم کا استفراغ کیا جاتا ہی اور بلغمی فضلونسے خونکو پاک
کردیتی ہی اور بلغم کا استفراغ کرنا اور سکھانیوالی تدبیر کا کرنا اور تر رکھے جاوینگے بال قطرانکے روغن سے چار گھڑی کیونکہ
قطران نامے روغن سخونت کرتا ہی اور افراط کی خشکی پھیلاتا ہی پھر اگر اس سے بڑھکر بالونپر رہیگا تو ضرر کریگا پھر حمام مین
بھیجا جائیگا اور دھو ڈالیگا اور کٹ کا تیل اور کلونجی کا تیل اور اندرائن کا تیل اور رائی کا تیل یہ سبکے سب پیری
کو دیر کرکے آنے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دوائین رطوبتونکو سکھا ڈالتی ہین اور بالونپر اسکی اصلی حرارت کی حفاظت کرتی ہین
پھر اس غذا مین پھپھوندی نہین لگتی ہی اور جب یہ دوائین تیل کے ساتھ ترکیب پاتی ہین تو تیل انکی قوتون کو
بالونکے سارے جزون تک اپنے سیلان کے سبب سے پہونچا دیتا ہی پس ان دواؤنکی تاثیر زیادہ قوی ہو جاتی ہی اور یہ
بھی ہی کہ تیل کے سبب سے بالون پر ان دواؤنکا لپٹے رہنا دیر تک رہتا ہی پس ان دواؤنکا فعل یعنے اثر کرنا زیادہ قوی
ہوجاتا ہی بالونکی سیاہ کرنیوالی چیزین منہدی اور نیل کی پتی اور یہی وسمہ ہی جید عادت پڑا ہوا ہی پس اکثر اوقات
ان دونونمین آمیزش کردیجاتی ہی کیونکہ اکیلی منہدی سرخی کا اثر کرتی ہی اور اکیلا وسمہ یعنی نیل کی پتی سبزی مائل
سیاہی پیدا کرتی ہی اور جبکہ ان دونونمین آمیزش کردیجاتی ہی تو بالونکی سیاہ کرنیوالی سیاہی حاصل ہوجاتی ہی اور اکثر اوقات
منہدی پہلے لگا لیجاتی ہی اور اُسپر صبر کیا جاتا ہی پھر دھو ڈالی جاتی ہی اور اسکے بعد وسمہ لگایا جاتا ہی تو بالونکا سیاہ ہوجانا
حاصل ہو جاتا ہی اور سماق سے تقویت دیجاتی ہی یعنے اسکے عصارے یا دہی سے کیونکہ ترشی اپنے مین کے قبض سے بالونکے

جزونکو جمع کردیتی ہی پھر انکے سوراخونمین کی اس ہوائیت کو کہ وہ سفیدی کی موجب ہوتی ہی نکالدیتی ہی یا اخروٹ کا پانی یعنی
اسکے ہرے چھلکے مین کا نچوڑا ہوا پانی کیونکہ اسکے لیے باوجود قوت قابضہ ہونیکے ایک خواصہ قوت ہوتی ہی کہ اس سے قبض
کو اور رنگ کو بالونکے گہرا ولونگ سے پہونچا دیتا ہی اور یہ باوجود ان باتونکے بالونکو سیاہ کرتا ہی اور یہ سب معین ہین خضاب پر اُس
سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور اکثر اوقات اسمین لونگ زیادہ کردیجاتی ہی تاکہ وہ اُسکا ضرر یعنی خضاب کا ضرر دماغ سے دفع
کردے کیونکہ لونگ دماغ کی تقویت کرتی ہی اور بالونکو یہ نہایت درجے کی سیاہی سے سیاہ کرتی ہی دوسرا خضاب کہ
وہ نہایت درجے کی ثابت سیاہی سے سیاہ کرتا ہی مازو جلنا کر نیکے بعد اور اسپر روغن زیتون ملنے کے بعد کوزمین گل حکمت
کرکے جلایا ہوا کہ کالا پڑ گیا ہو بیس درہم اور سنج اور یہی جلا ہوا تانبا ہی دس درہم شب یعنی پھٹکری دو درہم نمک
اندرانی درہم پھر صلع یعنی پیشانی کے بالونکا نہونا اسکا سبب یا تو خشکی کی افراط ہوتی ہی کہ بال اپنی غذا نہین پاتے (صلع یعنی پیشانی کے بالونکا اوڑ جانا)
ہین کیونکہ دخانی بخار مادیکے گھٹ جانے سے کم ہو جاتا ہی یا دماغ کا لے لینا ہوتا ہی کھوپری سے غذا کو پھر کھوپری اور اسپر
کی جلد سوکھ جاتی ہی اور اسکے مسام بند ہو جاتے ہین کیونکہ مسام کے اجزا مین قبض ہو جاتا ہی اور اجتماع ہو جاتا ہی یا
مسام کا تخلخل ہوتا ہی اور انکی کشادگی ہوتی ہی بند کرنیوالی رطوبتونکے فنا ہو جانیکے سبب سے مثل سوراخدار جلدون کے
سوکھ جانیکے وقت پھر مادہ محتبس نہین رہتا ہی وہ مادہ کہ جس سے مسام مین بال پیدا ہوتے ہین مسام کی کشادگی کے
سبب سے یا انکا بند ہو جانا ہوتا ہی یعنے مسام کا بند ہو جانا پھر نفوذ نہین کرتا … کا مادہ جیسا کہ حادث ہوتا ہی مندمل ہو جانا
پرانے قرحونسے کیونکہ جو جلد کہ قرحہ پر اگتی ہی وہ ایک غریب چیز جلد کے مشابہ ہوا کرتی ہی اسکے لیے مسام نہین ہوتے
ہین اور صلع کا اختصاص مقدم سر سے اسکے تخلخل کے سبب سے ہوا کرتا ہی اور مقدم فقط اسلیے متخلخل پیدا کیا گیا ہی کہ
اسمین سے ابخرونکے تحلیل ہونیکی احتیاج بہت ہوا کرتی ہی پس اسکی ہڈیان متخلخل پیدا کی گئین اور باقی سر کے جزونسے بڑھکر
اسکے مسام کشادہ بنائے گئے پھر اسمین وہ مادہ محتبس نہین رہتا کہ جس سے بال بنتے ہین جبکہ مسام کی کشادگی کسی سبب سے
زیادہ ہو جاتی ہی اور اسمین سے یعنی صلع مین سے خشکی والا اچھا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ مقدم سر ہڈی سے اور جھلی سے اور
پودونسے اور پٹھونسے مرکب ہی اور یہ سب خشک ہین پھر جبکہ انکی خشکی زیادہ ہو جاتی ہی تو انکی ترطیب ممکن نہین
ہوتی ہی کیونکہ ترطیب سارے عضوونکی ممکن نہین ہوتی ہی اگرچہ وہ تر بھی ہون لیکن خشک عضوونکی ترطیب تو غیر ممکن
ہی ہی اور جو کہ بند ہونیکے مسام کے سبب سے ہوتا ہی تو بیشک تخلخل کرنا چاہیے مسام کے کھولنے کے لیے حمام سے پھر بالونکی (جلد کے حالو نمین سے رنگ)
اگانیوالی دوائونکا استعمال کیا جائیگا اسطریق پر کہ بیان کیا گیا ہی جلد کے حالونمین پہلے رنگ مین ہی جو چیز کہ خون کو
رقیق کردیتی ہی اور یہ جو نکی تحریک کرتی ہی خونکے ساتھ باہر والی طرف وہ رنگ کو رونق اور تازگی دیتی ہی کیونکہ جس پیدا
کرنا فقط چمکانے سے اور سرخ کرنے سے ہوا کرتا ہی اور رنگ کو اچھا کرنے والا فقط پہلا صاف
خون ہوتا ہی اور روح ہوتی ہی اور یہ یعنے خون اور روح کو باہر والی طرف حرکت دینا یا تو اسطرح سے ہوتا ہی

کہ خون پیدا کرے وہ خون جو ان صفتونکا ہوتا ہی پھر جب خون بدنمین بہت ہو جاتا ہی تو بدنکے اندر باہر کے مقام بھر جاتے
ہین اور مثل ہمیرشت اندیکی زردی کے اور شراب کے اور چنے کے اور انجیر کے ہی کیونکہ انجیر کثرت سے رقیق اور صاف خون پیدا کرتا
ہی باہر کیطرف کا حرکت کرنیوالا اپنی معتدل تسخین سے اور یہی حال کچے چھوارونکا ہی کیونکہ یہ اصلی حرارت کو زیادہ کرتے ہین پس
اسوقت مین خون بہت ہو جاتا ہی اور رقیق اور لطیف ہوتا ہی اور باہر وار کو حرکت کرتا ہی یا اسطرح ہوتا ہی کہ خون کو پاک صاف
کرے غلیظ رنگ کے تیرہ اور خراب کرنیوالے فضلونسے مثل اطریفل کے اور ہڑکے مربے کے کیونکہ ہڑ سودیکا استفراغ کرتی ہی یا
اسطرح سے کہ خون کو پھیلا دے اور اُسے بسط دے مثل پیازنکے اور لہسن کے اور گول مرچ اور زعفران اور مولی اور گندنے کے
اپنے مین کی خاصیت سے اور یہی حال غصے اور لڑائی اور خوشی اور محبوب چیزونکی طرف دیکھنے کا ہی مثل ظریفونکے آدمیونمین سے
اور گھوڑ دوڑ کے گھوڑونکے ساتھ اور کشتی کے اور کتے دوڑانے کے اور مطربونکے گانے سننے کے اسلیے کہ یہ چیزین انکی بعضی ہین غصہ اور
بعضی مین خوشی ہونیکے سبب سے اور خون اور روح کی ظاہر بشرے کیطرف تحریک کرتی ہین پھر اگر اسکی مدد اُس چیز سے
کرین جو جلد کی جلا کرتی ہی اور اُسے پاک کرتی ہی اور اُسے باریک کرتی ہی اور اُسے حسن دینے والی چیز کا اثر کرنے کے
قابل کر دیتی ہی تو نہایت کارگر ہوتا ہی مثل جھاؤ کے اور باقلے کے اور جو کے اور پاپڑیہ لون کے اور چانول کے اور رانڈ کے
چھلکے اور سیب جلی ہوئی کے اور مرداسنگ کے اور سفیدے کے اور ہاتھی دانت کے برادے کے اور پرانی ہڈیونکے اور ککڑی کے
بیجون کے اور خربزے کے بیجون کے اور لوکی کے بیجون کے اور مولی کے بیجونکے آٹے کے اور نشاستے کے اور مغز بادام کے
مفرد اور مجموع استعمال کیے جائینگے اور اشنان سے کہ خربزے کے ساتھ خمیر کی ہوئی ہی منہ دھونا مفید ہوتا ہی کلف یعنی چھائین
اور نمش یعنی سیاہ یا سُرخ داغ اور برش یعنی سیاہ نقطے اور مردہ خون اور یہ کیفیت رگ کے منہ کھل جانیکے سبب سے ہوتا ہی
ممتلی ہونیکے سبب سے یا ٹوٹ جانیکے سبب سے یا خونکی حدت کے سبب سے یا اسکی لذع کے سبب سے یا رگ کے منہ کے ضعیف ہونیکے سبب سے
خونکے ُرکے رہنے سے پس اس رگ سے نکلنے کے بعد جلد کے اندر بند ہو جاتا ہی اسواسطے کہ خون کو جلد سے نکلنا اور تحلیل ہونا
ممکن نہین ہوتا ہی کیونکہ رگ سے نکلنے کے بعد جم جاتا ہی ایسے بند ہونے سے کسی مقام مین کہ اس سے رنگ اسکا اور اسکی شکل جلد
کیطرف پہونچتی ہی پھر جو اسمین سے سرخی کیطرف مائل ہوتا ہی پس وہی نمش ہی اور جو سودے کی طرف مائل ہوتا ہی پس وہی
برش ہی اور سرخی سیاہی مائل اس سے اور وہی وہ ہی جسکا بعض بعض سے ملا ہوتا ہی کلف ہی اور صاحب نمش کے ہونٹھ
اسکے مزاج کی خشکی کے سبب سے بہت پھٹا کرتے ہین کیونکہ نمش والے کا خون حاد حریف سوداوی ہے ایسی لزوجت
کے ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے اعضا متصل رہتے ہین اور تشقق کی تخصیص ہونٹھ سے فقط اسلیے کی گئی ہی کہ ہونٹھ کی جلد کے افراط سے
رقیق ہونیکے سبب سے اسکا تشقق آسان ہوتا ہی اور اسکے علاج کیطرف خونکے مردہ ہو جانے سے اور غلیظ ہو جانے
اور نکلنے مین دشوار ہو جانے سے پہلے مبادرت کرنا سزاوار ہی اسلیے کہ جب خونکا جمنا شدت پکڑ جاتا ہی تو اسکا منتشر
لطیف پڑنا اور نہ تبخیر سے نکل جانا اور نہ پتلا ہونا اور نہ مسام کے راستے بہ جانا ممکن ہوتا ہی علاج فصد ہی

کلف یعنی چھائین اور نمش یعنی سیاہ یا سرخ داغ
یعنی سیاہ نقطے اور مردہ خون

علاج

تاکہ خون رگومین کم پڑجاے تو انکے مونہون سے نہ نکلے اور سوداوی خلط کا استفراغ ہو دستونسے اور مزاج کی تعدیل کرتا ہی اور زنگ نکالنے مین کی بیان کی ہوئی جلا دینے والی دواؤنکا استعمال کرتا ہی لیکن شروع مین تحلیل اور لذع کرنیوالی دواؤن کا استعمال مادیکے جذب ہوجانیکے ڈر سے نکیا جائیگا اور انتہا مین ان دواؤنکا پیایی استعمال کرنا واجب ہوگا تاکہ ضرر کرنیوالی چیزین بیماریان ہین اسلیے کہ بیماریان ہضم کو ضعیف کردینے سے اور خون کو تحلیل کر ڈالنے سے خصوصگا جو ہین ایسے نیلے خونکو جو زنگ کو نکالتا ہی کم کردیتی ہین کیونکہ یہ خون تحلیل ہونیکو بہت قبول کرلیتا ہی اور غم ہین اسی سبب اور اسلیے کہ غم خونکو باہر کیطرف حرکت دیتا ہی اور مباشرت کی کثرت ہی اس سبب سے کہ مباشرت کے ساتھ بہت سی روح اور خون نکلجاتا ہی اور درد ہین کیونکہ دردونسے ہضم بھی ضعیف ہوجاتا ہی اور بہت سی روح تحلیل ہوجاتی ہی اور شدت کی بھوک ہی اسلیے کہ بھوک سے خون اپنے مادیکے نہونے سے کم ہوجایا کرتا ہی اور افراط کی گرم ہوا ہی اسلیے کہ گرم ہوا اس خون کو تحلیل کر ڈالتی ہی کہ جسے ظاہر کیطرف جذب کرلاتی ہی اور اس سبب سے کہ گرم ہوا مین ہضم ضعیف ہوجاتا ہی اور اسوجہ سے کہ گرم ہوا مین صفرا اکثر تیسے ہوتا ہی اور ٹھہرے ہوئے پانی کا پینا ہی اسلیے کہ یہ پانی جلد کے قریب کے مسام کو بند کردیتا ہی اور خون کو انمین نفوذ کرنے سے مانع آتا ہی اور اس پانی کا ان مسام کو بند کرنیکا یہی سبب ہی کہ یہ مسام اندوار کے مسام سے زیادہ تنگ ہوتے ہین اور یہ بھی ہی کہ ٹھہرا ہوا پانی خون کو غلیظ کرتا ہی اور خونکو تیرہ کر ڈالتا ہی اور کھانیکی چیزونمین سے سرکہ ہی اسلیے کہ سرکہ خونکو کم کردیتا ہی اور اسے قمع کر ڈالتا ہی کیونکہ سرکہ مادے اور فاعل کے مطابق خونکی ضد رکھتا ہی لیکن مادہ مین تو اس سبب سے ہی کہ سرکے کا مادہ وہی لطیف جوہر ہی اور خونکا مادہ معتدل جوہر ہی کہ کثافت اور لطافت کے بین بین ہی لیکن فاعل مین تو اس سبب سے ہی کہ سرکہ کا فاعل ٹھنڈک ہی اور خونکا فاعل معتدل حرارت ہی اور اس سرکے کے لیے باوجود اسکے رنگکے زرد کردینے مین خاصیت ہی اور مسی ہی اس سبب سے کہ بیان ہوچکا ہی اور زیرہ ہی پینے سے اور لگانے سے سرکہ کے ساتھ اور ایسے گھر مین رہنا جسمین زیرہ ہو رنگ زرد کر ڈالتا ہی اپنے مین کی خاصیت سے اور اجوائن کا کھانا اور کثرت سے اسکا سونگھنا بلکہ اسکی طرف کا دیکھنا ہی کہا گیا ہی کہ اپنے مین کی بھی خاصیت سے اور مار کے نشانونکو اور کالے نشانونکو کھو دیتا ہی مرداسنگ بعضی چیز ہونکے ساتھ بہق یعنی چھیپ اور برص یعنے کوڑھ سفید اور کالی چھیپ سفید چھیپ مین اور کوڑھ سفید مین فرق یہ ہی کہ چھیپ جلد کی سطح مین ہوتی ہی تہ مین نہین ہوتی ہی کیونکہ تہ مین اثر نا عضو مین غذا کے کم نفوذ کرنے ہی سے ہوتا ہی پھر یہ اندر ہوجاتی ہی اور اتر جاتی ہی اور نفوذ کی کمی عضو کی ٹھنڈک کے سبب سے اور اسکے تکاثف کیوجہ سے اور کچھ مادیسے عضو کے مسام کے بند ہوجانے کے سبب سے ہوتی ہی اور جبکہ مرض بہق مین فقط جلد مین ہوا کرتا ہی اور جلد کی بلندی کم ہوتی ہی تو گویا جو چیز کہ عضو کو عارض ہوتی ہی ظاہر نہین جس کے لیے ہوتی ہی کیونکہ جو اسکی بلندی مین گھٹ گیا ہی اور جو نہین گھٹا ہی وہ حس کے لیے ظاہر نہین ہوتا ہی لیکن سفید کوڑھ تو جلد مین اور گوشت مین ساتھ ہی ہوتی ہی پھر جبکہ اسی لیے غور یعنے

بہق یعنی چھیپ اور برص یعنی کوڑھ

نہ مین پیر جاتا ہوتا ہی تو یہ بہت ہوتا ہی اسکی بلندی کی کثرت کے سبب سے اور بہق مین قوت دافعہ زیادہ قوی ہوتی ہی الغرض اسی سبب
مادے کو جلد کیطرف پھینک دیتی ہی اور ان دونو نکا پیدا کرنیوالا ہضم کا ضعف ہوتا ہی پس عضو پر کا وارد مادہ اسکی غذا کے لیے
مغیرہ ثانیہ کے اثر کرنیکے قابل نہین ہوتا ہی اگرچہ یہ قوت ضعیف نہو پس وہ مادہ اپنے رنگ پر کہ وہی سفیدی ہی باقی رہتا
ہی کیونکہ ہضم کی کوتاہی بلغم کی پیدائش کی موجب ہوا کرتی ہی پھر جب یہ دونون جگہ پکڑ لیتے ہین یعنی یہی دونون مرض
تو قوت مغیرہ کو یہ دونون ضعیف کر ڈالتے ہین کیونکہ جو کچھ اس غیر منہضم مادے سے پیدا ہوتا ہی وہ اپنے مزاج مین اعتدال
سے خارج ہوا کرتا ہی اور اسکو اس قوت کا مضعف ہونا لازم ہوتا ہی اور اس وقت مین صلاحیت رکھنے والی غذا کو متغیر
کر لیتے ہین کہ اس عضو پر وارد ہوتی ہی اپنے مزاج کیطرف پھر انکے مشابہ ہو جاتی ہی اور قوت مغیرہ باوجود ضعیف ہونیکے
مشابہت کے پیدا کرنے سے عاجز ہوتی ہی پس مستحیل ہو جاتی ہی غذا دونوں کے رنگو پر اور سیاہ کوڑھ کی نسبت سیاہ بہق
مثل سفید کوڑھ کی نسبت کے سفید بہق سے نہین ہی کیونکہ سفید بہق کا مادہ بعینہ سفید کوڑھ کا مادہ ہوتا ہی مگر اتنا فرق ہوتا
ہی کہ بہق کا مادہ زیادہ پتلا ہوتا ہی اور اسکا غلبہ کم ہوا کرتا ہی اور قوت دافعہ اسمین زیادہ قوی ہوتی ہی اسی سبب سے سفید
بہق مین سفیدی فقط ظاہر جلد مین ہوتی ہی اور سفید کوڑھ مین سفیدی جلد اور گوشت دونو نمین ہوتی ہی لیکن کالی
بہق تو جلد کے رنگ کا سیاہی کیطرف متغیر ہو جانا ہی اور اسکے لیے کالی کوڑھ سے کوئی مشابہت نہین ہوتی ہی اسلیے کہ
کالی کوڑھ کے ساتھ عارض ہوتی ہی تفلیس یعنے چھلکے پڑ جاتے ہین اور اسمین سے چھلکے گرتے ہین اور اسکا سبب یہ ہی یعنے چھلکے
گرنیکا سبب یہی ہی کہ اسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور بہت سا ہوتا ہی کہ جلد مثل مچھلی کے چھلکو نکے تلے اوپر ہونے مین تہ بتہ
ہوتی ہی پھر ضرور اسمقام کا حجم زیادہ ہو جائیگا اور نہایت درجہ کثیف پڑ جائیگا اور کھنچاؤ کریگا اور جسمین کہ انکا تف اور
کھنچاؤ ہوگا اسمین شق ہو جانا عارض ہوگا کیونکہ وہ ارضیت کیطرف متغیر ہو جاتا ہی اور یہ فقط رنگ مین اثر کرنے سے
بڑھکر قوی ہی اور یہی تو بالکھوسی دار سے نامزد ہی اور سفید کا بہق مین سے اور برص مین سے مادہ بلغم سے ہوتا ہی اور
اسود کا مادہ ان دونون مین سے سودے سے ہوتا ہی علاج مادے کا استفراغ ہی بلغمی مادہ یا سوداوی ہو قوی
دواؤن سے اسلیے کہ یہ مادہ باوجود اپنی غلاظت کے داغونکے مقام سے دور پڑتا ہی کیونکہ یہ مادہ جلد کے نیچے ہوا کرتا ہی
مثل ایارج لوغاذیا کے پھر بدنکے تنقیہ کے بعد بہق مین رنگ لگالنے مین کی جلا دینے والی بیان کی ہوئی چیزون کا
استعمال کیا جائیگا اور مزاج کی تعدیل کرتا ہی اور ہضم کی اصلاح ہی یہانتک کہ نہ بلغم پیدا ہو اور نہ سودا اور بیگن کا
تیل سفید کوڑھ کو مشابہ رنگ سے رنگ دیتا ہی اور یہ عظیم خواص مین سے ہی مصنف نے یمن کے ایک رئیس کی حکایت بیان
کی ہی کہ اسنے کہا کہ مینے بہت سی خلقت کو اس مرض کے بیمارونمین سے دیکھا ہی کہ انھون نے اس مرض کے مقام پر بیگن کا
تیل لگایا ہی پھر اسمقام کا رنگ بدنکے رنگ کے مشابہ ہو گیا باوجود اسکے کہ ان لوگونکے رنگونمین اختلاف تھا اور یہی رنگ ایک
سال تک چلا آیا پھر مرض کے رنگ پر عود کر آیا اور اس تیل کے بنانیکی ترکیب یہ ہی کہ بیگن پانی مین اور تھوڑے سے نمک مین دریائی

آنچ سے پکائے جائینگے یہانتک کہ پک جائین پھر پانی چھان لیا جائیگا اور اس پانی مین اسکے برابر روغن زیتون ملایا جائیگا
اور پکایا جائیگا یہانتک کہ پانی جلجائے اور فقط تیل باقی رہجائے لیکن کالی کوڑھ مین تو استعمال کیجائینگی قوی جلا کرنیوالی چھلکے
اتار نیوالی دوائین یہانتک کہ جلد پر چھالے پڑجائین پھر کچھ دنون راحت دیجائیگی یہانتک کہ جلد اُتر جاے پھر انکا اعادہ
کیا جائیگا یہانتک کہ جاتی رہے اور یہی دوائین ہالم اور رائی اور اسبند اور مولی کے بیج اور پرانی ہڈیان ہین اور سوداوی
لوگونکی تدبیر کھانے پینے وغیرہ کی چیزون سے اور دھوپ اور ہوا اور ٹھنڈک کے اثر کرنے سے حفاظت مُنھ پہ انڈے کی
سفیدی یا میدے کی روٹی کے گودیکا انڈے کی سفیدی مین گوندھکر طلا کیا جائیگا اسلیے کہ یہ طلا اپنی لزوجت اور لسدار
ہونے سے ظاہر جلد کو چھپا لیتا ہے اور اسکے لیے مثل پردے کے ہوجاتا ہے پھر ظاہر جلد تک ان چیزونکی تاثیر نہین پہونچنے پاتی
ہے صنان اور گندہ بغل ہونا اور اسکا سبب کسی خلط یا پسینے کی عفونت ہوتی ہے دلکے اطراف مین کہ دلکی حرارت کی
قوی قوت کے سبب سے اسمین سے بغل کیطرف مندفع ہوتا ہے کیونکہ دل اپنے فضلونکو بغل کیطرف مندفع کرتا ہے اسلیے کہ
جب اسکے فضلے اسکی حرارت کے سبب سے لطیف پڑجاتے ہین اور اوپر کو اُٹھنے لگتے ہین تو ان عضوونمین جو شانے کے
اور گردنکے پاس ہین انکی سختی کیوجہ سبب سے نفوذ نہین کر سکتے ہین تو نیچے اُترتے ہین اور دونون بغلون سے نکلتے ہین کیونکہ
جو گوشت انمین ہوتا ہے وہ متخلخل ہوتا ہے اور اس گوشت کے متخلخل ہونیکی احتیاج فقط اس سبب سے ہے کہ یہ گوشت
انقباض کو اور انبساط کو شدت سے قبول کرتا رہے پس آسانی سے حرکت کرنیکو مانع نہ آئے اور اسلیے کہ جو فضلے دل
سے اسکی طرف مندفع ہوتے ہین انکے لیے شدت کا قبول رکھے اور غسل جنابت مین اور حیض مین تاخیر کرنا اسپر معین ہوتا
ہے کیونکہ مباشرت کے وقت فضلے جلد کیطرف متحرک ہوجاتے ہین اور اسی طرح حیض کے وقت فضلے بدنمین حرکت کرتے ہین پھر انمین
سے کچھ جلد کیطرف مندفع ہوجاتے ہین پھر جب اسکا غسل نہین کیا جاتا ہے تو وہ فضلے مسام مین اور جلد کے نیچے باقی
رہجاتے ہین اور متعفن ہوجاتے ہین علاج متعفن خلط سے بدن کا استفراغ کیا جائیگا اور مزاج کی تعدیل
کیجائیگی حرارت کی تسکین کرنے سے تاکہ اور کوئی چیز متعفن نہو جائے اور وہ غذائی فضلے جو عرق کے ساتھ مندفع ہوتے
ہین متعفن نہو جائین اور پرہیز کیا جائیگا اس چیز سے جو عرق یعنے پسینے مین بدبو کرتی ہے مثل میتھی کے اور اسے مفید
ہوتا ہے مینا خوبانی کے خیساندے کا اور موتھا اور سوسن کی پتی اور اسکی جڑ اور ادھیرے پسے ہوئے خاص جلے ہوئے
کے مثل سے مالش کرنا تاکہ اسکی تخفیف ہو اور اسکا قبض بہت ہوجاے اور توتیا اور مرداسنگ اور ایلوا اور پھٹکری
کیونکہ انمین قبض اور بدبو نکی خشک کرنیوالی قوت ہوتی ہے پس اس سبب سے جلد کثیف پڑجاتی ہے اور مسام بند ہوجاتے
ہین پھر انمین سے پسینا ترشح نہین کرتا ہے اور بول کیونکہ بول عفونت کو مانع آتا ہے یہانتک کہ مردیکو متغیر ہونے سے اور
متعفن ہوجانے سے بچائے رکھتا ہے بنائی جائینگی انسے خوشبو گلاب اور مشک اور کافور کے ساتھ اگر اسکے ساتھ افراط کی حرارت
ہوگی اور یہی حال مشک اور عنبر اور بالچھڑ اور مازو اور گلاب کے پھول اور سیب کی پتی کا مفرد اور مجموع کے حال مین ہے

صنان اور گندہ بغل ہونا

علاج

قمل یعنی جوئین

قمل یعنی جون اس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے کہ اسمین تھوڑی سی حرارت اثر کرتی ہے کہ اس رطوبت کے تحلیل کرنیکے پایہ پر نہین پہونچتی ہے کہ اس حرارت کے سبب سے جون والی حیات کے صالح ہوجاتی ہے پس حیات کے بخشنے والے سے محروم نہین رہتی ہے اور جلد کے قریب ہونے سے حرکت کرتی ہے اور نکل آتی ہے مسام سے اور کبھی بہت ہوجاتی ہین جوئین رطوبت اور غریب حرارت کے غلبے کے سبب سے یہانتک کہ بھوک جاتی رہتی ہے اس سبب سے کہ جان لیتا ہے کہ جو کچھ چیز کھائیگا وہ جوئون کی غذا بنجائیگی اور بدنکی غذا پر مستحیل ہوگی پس اسکی خواہش نہین کرتا ہے اور اس سبب سے کہ بدنمین خون کم ہوجاتا ہے اور قوتین ضعیف پڑجاتی ہین کیونکہ کھائی چیزین جوئون کی غذا اکی طرف منصرف ہوجاتی ہین اور رنگ زرد پڑجاتا ہے بدنمین خون کے کم ہونے کے سبب سے اور کبھی یکبارگی جوئین پڑجاتی ہین اور یہ وہ ہین جنکی پیدائش تولد کے طور پر ہوتی ہے کیونکہ کبھی بڑی بڑی یکبارگی پڑجاتی ہین اور جو کہ توالد کے طور پر لیکھون سے ہوتی ہین اور وہی جوئین انڈے دیتی ہین کیونکہ جب وہ ٹوٹتے ہین تو چھوٹی جوئین ہوجاتی ہین اور ہمیشہ بڑھا کرتی ہین یہانتک کہ بڑی بڑی ہوجاتی ہین

علاج

علاج لیکن افراط والی ہین تو بدن کا تنقیہ ضرور پڑتا ہے اس مادے سے جو جوئون کے پیدا ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ جوئونکی پیدائش کی کثرت فقط مادے کی کثرت سے ہوتی ہے پس اس مادے کا نکال ڈالنا واجب ہوتا ہے اور ہمیشہ لطافت کی خواہش رکھنا تاکہ جوئون کی پیدائش کی صلاحیت رکھنے والا مادہ مسام مین سے نکلجائے اور نمکین پانی سے حمام کرنا کیونکہ نمکین باوجود لطافت کرنے کے ان مادون کو تحلیل کر ڈالتا ہے اور فنا کردیتا ہے اور مسام سے باہر وار کی طرف جذب کرلاتا ہے اور ان فضلیہ رطوبتون کو جو جلد کے نیچے اور مسام مین ہوا کرتی ہین سکھا ڈالتا ہے پھر میٹھے پانی سے تاکہ نمک سے مسام بند نہ ہوجائین اور تاکہ بدن نمک کی سوزش سے اور لذع سے راحت پاجائے اور کپڑونکا بدلنا ہر کم سے کم کا تاکہ جو اس مین جوئین اور لیکھین پڑی ہین وہ ہلاک ہوجائین اور ریشمی کپڑون کا پہننا کیونکہ ریشم اپنی خاصیت سے جوئون کی پیدائش کا مانع ہوتا ہے اور اسکے پیدا کرنے کا بھی مانع ہوتا ہے اس سبب سے کہ ریشم مین بیان ہوچکا ہے اور جبکہ لسن بو دینے کے جوشاندے کے ساتھ پیا جاتا ہے تو جوئون کو قتل کر ڈالتا ہے لگانیکی دوائین ان رطوبتون کی خشک کرنیوالی دوائین جو رطوبتین مادیکو جوئون کی پیدائش کے قابل کرتی ہین اور اس مادے کی تحلیل کرنیوالی دوائین ہین اور جلد کے نیچے سے اور مسام مین سے اس مادیکو باہر وار جذب کرنیوالی دوائین ہین اور وہ دوائین جو اپنے مین کی سمیت سے جلد اور مسام مین کے جوئون کو قتل کر ڈالتی ہین وہ مثل اندرائن کی پتی کے اور خطمی کی جڑ کے اور نمام کے اور انیسون کے اور زراوند کے اور السی کی پتی کے ہین اور کڑوے تیل کا استعمال تنہا اور مجموعے سے روغن زیتون کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اکثر اوقات پارے کی احتیاج پڑتی ہے کیونکہ پارے کے لیئے جوئون کے مار ڈالنے مین ایک طرح کی خصوصیت ہے اور پارہ ردی ہے رعشہ اور فالج اور بہرے پن اور عقل کے

قوباء یعنی داد

جاتے رہنے کو اور ظلمت بصر کو پیدا کرتا ہی اور اسلیے رئیس عضووں سے دور رکھنا سزاوار ہی قوبا پیدا ہوتا ہی تیز رقیق مادے
سے اور سوداوی خلط سے کہ غلیظ ہی اس حال سے کہ ان دونوں مین آمیزش مستحکم ہوگئی ہی بس غلیظ مادہ ہونیکے سبب سے
جلد مین محتبس ہوتا ہی اور اس سے لپٹا ہوا ہوتا ہی اور رقیق حاد مادے کے ہونیکے سبب سے جلد کے سوا خون مین نفوذ کرتا
ہی اور اُسے جلا ڈالتا ہی علاج مزاج کی اصلاح ہی تنقیہ سے اور ترطیب سے اگر بہت ہو لگانے کی دوائین

علاج

لگانے کا جوک اور گیہون کا تیل اور کڑوے بادام کا تیل اور کثرت والا اس سے داد مین سے جذام سے انداز
کرتا ہی کیونکہ جذام ساری ظاہر جلد مین سودے سے تہ بتہ ہونے ہی سے پیدا ہوتا ہی اور داد فقط سودے کے
بعضے عضوون مین ہونے سے ہوتا ہی پھر جب داد بہت ہو جاتا ہی اور سبکے سب بدن مین پھیل جاتا ہی اور مادہ منتشر
ہو جاتا ہی اور اعضا کے بہو رہا خون مین اور چھیدون مین نفوذ کر جاتا ہی تو جذام ہو جاتا ہی بدن احوال سے افراط کے

ہزال و دبلاپا

و دبلاپے کی کمیت مین افراط کے دبلاپے کا سبب خون کا کم ہوتا ہی پھر اعضا کیطرف پہونچنے والی غذا تحلیل ہوئی چیز سے
کم ٹھہرتی ہی اگرچہ تحلیل ہونا کم ہو یا طبیعت کا خون سے کراہت رکھتا ہی پھر وہ اُسکو استعمال مین نہین لاتی ہی اور اس
خون مین بدن کے جز بننے کی صلاحیت ہونیکے سبب سے طبیعت اپنے بدن کا جز نہین بناتی ہی مثل تیز خون کے
پھر رگون مین یہ خون مجتمع رہتا ہی اور اسی سبب سے دبلے شخص مین خون بہت ہوا کرتا ہی اور اُسے مباشرت کے کرنے
پر قدرت بہت ہوا کرتی ہی کیونکہ ایسے شخص مین منی کثرت سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اسکا خون جبکہ اسکے بدن کا
جز نہین بنتا ہی تو چوتھی ہضم مین فضلونکی کثرت ہو جاتی ہی اور یہ منی حدت اور لذع شدت سے رکھتی ہی یا متصرفہ
غذا مین کی قوت کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی یا قوت ہاضمہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی پھر اس قدر ہضم نہ کریگی
جو بدن کے غذا دینے مین کفایت کرے یا جاذبہ کے غذا کی جاذبہ کے بس اعضاء کے پاس غذا مین سے اسقدر نہ
نہین آتا ہی کہ انھین کفایت کرے اس حال مین کہ قوت متصرفہ ضعیف ہی یا تو قوت کی ذات مین کے کسی امر کے
سبب سے یا خونکی کثرت کی وجہ سے ہی نہایت درجے کی کثرت سے بس قوت متصرفہ اس مین تصرف کرنے پر قوت نہین
رکھتی ہی اگرچہ اپنی ذات مین ضعیف نہین ہی یا تلی کی مزاحمت کے سبب سے کلیجے سے اور بہت سے خونکو چھین لیجانے سے اور
کلیجے کے ساتھ ضد رکھنے سے مضرت پہونچانے کے سبب سے بس کلیجے کی قوتونکو سست کردے اور اُسکے مزاج
کو فاسد کر ڈالے جیسے کہ جب تلی بڑھ جاتی ہی یا گیر دونکے سبب سے کہ وارد غذا کو اچک لیجاتے ہین پھر اعضا کی طرف
غذا نہین پہونچتی ہی مگر تھوڑی سی غذا مین سے یا غذا راستون کے تنگ پڑنیکے سبب سے اعضا کی طرف جیسا کہ مٹی
کے کھانے سے عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ مٹی خونکے ساتھ بہکر رگون مین چلی جاتی ہی اور انمین محتبس رہتی ہی کیونکہ
اس کو اعضاء غذا نہین کرتے ہین پھر انمین مجتمع ہوتی ہی اور انھین بند کر دیتی ہی یا تحلیل ہونیکی کثرت کے سبب
سے پھر اعضا مین جو کچھ غذا مین سے جذب ہو کر آتا ہی ٹھہرنے نہین پاتا ہی بلکہ متفرق ہو جاتا ہی اور فنا

ہو جاتا ہی جیسا کہ مشقت سے شدت کی مشقت سے اور رنجونسے کیونکہ اندر وار مین حرارت غالب ہو جاتی ہی اور تحلیل کر ڈالنے
والی بیماریونسے ہوا کرتا ہی علاج مزاج کی تعدیل کیجائیگی جسمین کہ سبب سوء مزاج ہو اور تیز خلط کا استفراغ کیا جائیگا
اور سارے سببونکا مقابلہ کیا جائیگا اور قوت جاذبہ کی مالش سے تقویت کیجائیگی کیونکہ مالش حرارتکو اعضا مین ہیجان دیتی
ہی اور حرارت بڑی جذب کرنیوالی ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ مالش مجرونکو کشادہ کر دیتی ہی اور مواد کو رقیق کر دیتی ہی اور فضلون کو
تحلیل کر ڈالتی ہی سونیکے بعد تاکہ ہضم کے پورے ہونیکے بعد پڑنے خصوصاً تیل کے ساتھ کیونکہ تیل اعضا کی تڑپ
کرتا ہی اور اعضا مین لٹکاؤ کرتا ہی پھر اعضا اس سے غذا کے ساتھ کے کھنچاؤ کے قابل ہو جاتے ہین اور تیل مسام
کو اپنی لزوجت کے سبب سے بند کر دیتا ہی اور تحلیل ہو جانے سے غذائیہ رطوبتون کو مانع آتا ہی اور کبھی زفت کا طلا
سارے بدن پر کیا جائیگا اگر سارے بدنکا فربہ کرنا مقصود ہوگا یا لگایا جائیگا کسی خاص عضو پر اگر اسی عضو
کی فربہی مراد ہوگی کیونکہ زفت کا روغن خون کو جذب کرتا ہی اور باوجود اسکے مسام کو بند کرتا ہی پھر تحلیل افراط
نہین کرنے پاتی ہی اور اکثر اوقات عضو کے فربہ کرنے مین مخالف جہت کی بندش کی احتیاج پڑتی ہی اس حال سے
کہ بندش کی شروع نیچے سے ہو اور اس بندش سے اذیت نہو بلکہ ایسی بندش ہو کہ جس سے مجرونمین تنگی ہو جاے
اور غذا کے نفوذ کرنے سے مانع آئے پس مخالف جہت غذا کے واردہونیکو قبول نہ کرے بندش کے سبب سے پھر اسی
مقابل کے عضو کیطرف پھر آئے اور یہ بندش جذب کی قوت کے قوی کرنیکے بعد ہو مالش کے مقابلہ مین اور آسایش
دیا جائیگا کیونکہ مشقت کے ساتھ حرکت کی افراط سے تحلیل بہت ہوتی ہی اور تفریح کیجائیگی کیونکہ فرحت اصلی حرارت
کو انتعاش دیتی ہی اور قوتون کی اور روحونکی تقویت کرتی ہی اور خون کو ظاہر عضوون کیطرف حرکت دیتی ہی
اور حرکت مین اور سکون مین تعدیل کیجائیگی کیونکہ افراط کی حرکت تحلیل کے بہت ہونے سے دبلا کرتی ہی اور
افراط کا سکون دبلا کرتا ہی کیونکہ سکون مزاج کو ٹھنڈا کرتا ہی اور ہضم اور گوارا ہونیکو ضعیف کرتا ہی اور تحلیل ہونیکی
کمی سے فضلونکو بڑھا دیتا ہی اور سایہ مین رکھا جاے کیونکہ دھوپ مین قیام کرنا بدنکو متخلخل کرتا ہی اور خلطون
کو رقیق کرتا ہی اور تحلیل بہت کرتا ہی اور پلایا جائیگا ٹھنڈا پانی کیونکہ ٹھنڈا پانی حرارت کے جمع کرنے سے
طبیعی قوتونکی تقویت کرتا ہی پھر ہضم وغیرہ طبیعیہ فعلون سے قوی ہو جاتے ہین اور نئی شراب اسلیے کہ نئی شراب
اپنی رطوبت کی کثرت سے اور نفوذ کی سرعت سے فربہی بہت اور جلد لاتی ہی اور نرم کیا جائیگا بچھونا کیونکہ سخت
بچھونا تحلیل بہت کرنے سے بدنکو کثیف اور سخت کر دیتا ہی اور جب بدن سخت پڑجاتا ہی تو اسکی مطاوعت کرنیکو
درازی اور نمو کا قبول نافرمانی کرتا ہی اور قوی غذا اون سے غذا دیا جائیگا اور یہ وہ غذائین ہین جیسے سنگین گنج
خون پیدا ہوتا ہی کیونکہ اس خونکا مثل اعضا کے جوہرون کیطرف مستحیل ہو جانیکو زیادہ قبول کرتا ہی اور اعضا سے
شدت کا لپٹا رہتا ہی پھر درازی کے وقت نمو پیدا ہوتا ہی اور نہ جلدی سے تحلیل ہو جاتا ہی قسل ہرلسیون کے اور

جوزا لون کے اور بھنے ہوے گوشت کے اور کباب کے کیونکہ یہ سنگین خونکو پیدا کرتا ہی لیکن بھنے ہوے کا تو
سبب یہ ہی کہ چکنائی اگرچہ ترطیب کرتی ہی مگر اسکی مائیت پانی سے کم ہوا کرتی ہی اور گوشت کے اندر کم نفوذ کرتی ہی
پھر گوشت مین کے پکے ہوے پانی کے ارخاء کیطرح کا ارخاء نہین کرتی ہی اور اسکی لزوجت کے سبب سے اسکی غذا
جلدی ہضم ہونیوالی نہین ہوتی ہی برخلاف جوش کیے ہوے کے کیونکہ اسمین مائیت بہت ہوتی ہی بس وہ خون کہ
اس سے پیدا ہوتا ہی رقیق ہوتا ہی ان اعضا کیطرف کہ جنپر ارضیت غالب ہوا کرتی ہی مستحیل ہو جانیکی قابلیت کم رکھتا ہی
اور مثل جانورون کے دودھ کے ساتھ کیونکہ اس سے خون جو پیدا ہوتا ہی بہت سنگین اور لزج ہوتا ہی اور نہ اکتفا
کیا جائیگا اُس چیز پر جو محمود خون پیدا کرتی ہی بس اکثر اوقات جو چیز کہ پیدا کرتی ہی اچھا خون رقیق متحلل خون پیدا
کر دیتی ہی سخیف کہ جلدی سے تحلیل ہو جاتا ہی اور اسکے اجزا اگرفتہ کچھ لپیٹے ہوے نہین ہوتے ہین اور یہ بات
گرم مزاج والے لوگونکے بدنون مین ہوتی ہی بس یہ دبلے ہونیکا سبب ہو جاتا ہی بلکہ واجب ہی کہ اسکی غذا وہ چیز
ہو جو غلیظ خون پیدا کرتی ہی تاکہ جو غذا پڑے وہ تحلیل ہوئے چیز سے بہت بڑھکر ہو اور بط کا گوشت فربہی لاتا
ہی کیونکہ اس گوشت مین مائیت کے کم ہونے سے اسکا انعقاد آسان ہوتا ہی اور کھانیکے بعد کا حمام اگرچہ اسکا
فربہی لانا افراط سے ہوا کرتا ہی کیونکہ بدن کیطرف غذا کو شدت سے جذب کرتا ہی لیکن اس سے سددونکے پڑجانیکا
خطرہ ہوا کرتا ہی بس اُسسے بچتے رہنا چاہیئے یعنی سددون سے سکنجبین سادہ یا بزوری سے مزاج کے مطابق خصوصاً
عنصلی سے فربہی کے خواہان لوگونکی کل غذائین غلیظ ہوتی ہین اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور غذاؤن مین سے اس
صفت کی ہوتی ہی وہ سددونکی اور پتھری کی بھی مادہ ہوا کرتی ہی اور اسی سبب سے ان لوگونمین پتھریان پیدا ہوا کرتی
ہین لیکن معدے والے ہضم کے بعد کا حمام اور حمام سے نکلنے کے بعد کا کھانا اعتدال کی فربہی لاتا ہی بے سدے پڑنیکے
خوف کے اس سبب سے کہ پہلے فن مین بیان ہو چکا ہی فربہی لانیوالی دوائین یعنی وہ دوائین جو فربہی لانے پر
غذا کی مدد کرتی ہین اسلیئے کہ فربہی کا ہونا تنہا دواؤنسے ممکن نہین ہوتا ہی اور یہی وہ دوائین ہین جنمین معدے
مین اور آنتونمین غذا کے رو کے رہنے کا اثر ہوتا ہی یہانتک کہ اُسکا ہضم پورا پورا ہو جائے اسلیئے کہ غذا جب ہضم نہین
ہوتی ہی تو قوت مغیرہ ثانیہ کے اثر کی قابلیت نہین رکھتی ہی اور یہی وہ دوائین ہین جو غذا کو ہضم کرنیوالے
عضوون مین رو کے پکڑے رہتی ہین اور معدے کی اور آنتونکی ذکر مین تخصیص فقط اس سبب سے کی گئی ہی کہ
انکے منفذون کے کشادہ ہونیکے سبب سے انسے غذا کا نکلجانا زیادہ آسان ہوا کرتا ہی برخلاف کلیجے کے اور
رگونکے اور غذا کرنیوالے عضوونکے کیونکہ انکے منفذ نہایت درجہ تنگ ہوا کرتے ہین انمین اور انسے غذا کا نفوذ
کرنا آسان ہوا کرتا ہی اور رگونمین نفوذ کروا دینے کا معدے اور آنتونمین کے ہضم کے پورے ہو جانیکے بعد
کیونکہ معدے مین اور آنتونمین ہضم کے پورے ہونیکے بعد غذا کا باقی رہنا اُس امر سے ہی جو غذا مین فساد اور عفونت

کی صلاحیت پیدا کردیتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور اسوقت مین ان دونون چیزون سے پاخانے کے ساتھ غذا
مندفع ہو جائیگی اور اعضا تک نہ پہونچیگی اور یہ نفوذ کروانیکا فعل لطیف اور ادروالی دواؤن کے ساتھ غذاؤن
کی آمیزش کرنے مین مثل زہر کے کیونکہ ایسی دوائین غذا کی تحریک کلیجے کے محدب کی جہت مین کرتی ہین پھر اگر یہ
دوائین ادرار کرنیمین قوی ہونگی تو تحریک مین زیادتی کرینگی یہانتک کہ غذا کو پیشاب کے آلات سے نکال ڈالینگی
اور اگر ضعیف ہونگی تو مطلوب تحریک کا فعل نکرینگی لیکن سزاوار یہ ہی کہ قابض چیزین کھانے پر مقدم کیجائین یا
کچھ تھوڑی ہی مؤخر کیجائین اور مدر چیزونمین اتنے عرصہ تک تاخیر کیجائے کہ اس عرصہ مین گمان ہو جائے کہ ان چیزونکی
قوتین ہضم کے تمام ہونیکے وقت اثر کرنیکے لیے نہوض کرینگی تاکہ روکنے والی اور نفوذ کروانیوالی چیزونمین سے ہر ایک دوسریکے
فعل کی مبطل نہو جائے پھر احتیاج پڑتی ہی اعضا مین غذا کے جمواد دینے کی تاکہ اُنسے بہت کچھ تحلیل نہو جائے اور
یہ امر حذر کرنیوالی چیزون سے مثل بھنگ کے ہوا کرتا ہی اسلیے کہ بھنگ مین شدت کی ٹھنڈک ہوتی ہی اور ان دواؤنکی
کہ خاصیت سے اثر کرتی ہین دوا معتدل مزاج والونکے لیے مغز بادام اور ریٹھے کا مغز اور مغز چلغوزہ اور مغز پستہ
اور تمدانہ شہد مین خمیر کرینگے اور اخروٹ کے برابر گولیان بنائی جائینگی اور ہر روز پانچ گولیون سے دس تک استعمال
کیجائینگی پس یہ دوا فربہی لائیگی اسلیے کہ ان مغزونسے لسدار خون چکنا پیدا ہوتا ہی اور شہد باوجود اسکے کہ اس سے
خون بہت سا پیدا ہوتا ہی اس خونکو دیر تک ہضم کرنیوالے عضوونمین ٹھہرنے نہینے دینیت کے کم ہو جانیکے پہلے اعضا مین
نفوذ کروا دیتا ہی اور رنگ کو نکالیگی اس سبب سے کہ ان مغزونسے پیدا خون باہر کو حرکت کرتا ہی اور دوا گائے کے
دودھ مین بھیگے چنے یہانتک کہ نرم ہو گئے ہون اور جو اور گیہون اور مونگ چھلکے اُترے ہوے بہت سے پانی مین
پکائے جائینگے یہانتک کہ گل جائینگے اور اضافہ کیا جائیگا ان پر انکے برابر دودھ اور خرفے کے بیج اور خربزے کے
بیج اور خشخاش کے بیج ہر ایک نصف جز اور بھنگ کے بیج اور زیرہ اور بہمن سفید اور حب الزلم ہر ایک پاؤ جز اور
بادام کا روغن اور گائے کی چربی اسکی چوتھائی بھر اور ہر روز اسمین سے ایک اسکرجہ بھر استعمال کرینگے اور اسکرجہ سوا چھ
استار بھر ہوتا ہی اور استار ساڑھے چھ درہم کا ہوتا ہی یعنی ایک تولہ پونے گیارہ ماشہ کا ہوتا ہی اور دودھ مین خمیر کی
روٹی جید ہوتی ہی اور اس چیز سے جو نہایت جلد فربہی لاتی ہی بیروج کی جڑ مین کہ جوش کیجائین ایک ہانڈی
مین اس حالسے کہ اسپر یعنی اسکے اوپر وار رکھی گئی ہو ایک اور ہانڈی کہ وہ سوراخ کی گئی ہو اور اسمین بڑے بڑے سوراخ
کے والے ہون پھر جبکہ یہ منقے اپنی طرفلے اُبھر آئے ہوئے بخارسے گل جائینگے اس ہانڈی سے جو اسکے نیچے ہی اور
بیروج کی جڑ کی قوت لیچکے ہونگے تو پکائے جائینگے منقے عصیدہ مین یا تریسہ مین یا خطیہ مین اور کھائینگے پس ساتھ انکے
فربہی لائینگی لیکن یہ فربہی جلد ایسے جاتی رہتی ہی اور ہمیشہ نہین رہتی ہی عرصہ دراز تک اور جو بدن کہ تھوڑے سے زمانہ مین
دبلے پڑجاتے ہین وہ تیاری پر تھوڑے سے زمانے مین پھر لائے جاسکتے ہین کیونکہ انمین کے خلط استفراغ پاجاتے ہین

اور اُنہین قوتین اور اعضا اپنے حال پر باقی رہتے ہین اُنمین سے بہت کچھ نہین گھٹا ہوتا ہی اور مجرے بھی اپنی کشادگی پر باقی ہوتے ہین بس قوتون کے لیے نکلے ہوے کا بدل غذا مین توسعہ کے ساتھ بدن پر وارد کردینا ممکن ہوتا ہی اور یہ مثل اُس شخص کے ہی کہ جسے ہیضے کی بیماری ہوجاتی ہی کیونکہ اسکی لاغری غذا مین توسعہ کرنے سے جلد جاتی رہتی ہی اور وہ بدن کہ دبلے ہوتے ہین عرصہ مین تو وہ عرصہ دراز مین تازگی پر لائے جاسکتے ہین اسلیے کہ انمین کے اصلی اعضا پگھل چکتے ہین اور اصلی حرارت تحلیل ہوجاتی ہی اور قوتین گھٹ چکتی ہین پھر قوتونمین یہ صلاحیت نہین ہوتی ہی کہ اپنے فعلونکو سزاوار طور پر کرین اور غذا کے مجرے تنگ پڑجاتے ہین پھر وہ کشادگی کو قبول نہین کرتے ہین مگر تھوڑا تھوڑا کرکے بس انکی فربہی جلد پھیر نہین لائی جاسکتی ہی اور عرصہ دراز مین اعضا اور قوتین اپنے حال پر پھر آئی ہین اور فربہی کے زیادہ قبول کرنیوالے بدن جو ڈھیلے ڈھالے درازی کے قابل ہوا کرتے ہین کیونکہ فربہی تو اعضا کی درازی سے حاصل ہوا کرتی ہی یہانتک کہ سوراخونمین غذا نفوذ کرجاتی ہی اور جبکہ اعضا زیادہ نرم ہوا کرتے ہین تو درازی کو انکا قبول کرلینا زیادہ آسان اور جلد ہوا کرتا ہی افراط کی فربہی تصرف کرنے سے بدن کی قید ہوتی ہی کیونکہ اسکا بوجھ بہت ہوا کرتا ہی بس قوتین اُسکے اُٹھانے سے اور آسانی سے حرکت دینے مین عاجز ہوجاتی ہین اور دوسرے اسلیے کہ افراط کی رطوبتین بھونہین اور رہ توونہین ارخا کردیتی ہین اور روح کے پھیلنے کے مقام تنگ پڑجاتے ہین اسی سبب سے کہ گوشت اور چربی کی کثرت سے شریانون پر دباؤ پڑتا ہی اور روح اپنی لطافت کے سبب سے اس دباؤ کے اثر کو قبول کرلیتی ہی اسلیے کہ روح دباؤ کرنیوالے کے گھنے پن کے مقابلے پر قوت نہین رکھتی ہی یہانتک کہ اپنے لیے مکان لیلے بس کبھی بجھ جاتی ہی تحلیل ہوجانیکی کثرت کے سبب سے کیونکہ دل مین دخانی اجزونکی کثرت سے محتبس ہونے سے دلمین سخونت پائی جاتی ہی اور کبھی اسکی طرف ٹھنڈی ہوا نہین پہونچنے پاتی ہی شریانون اور جلد کے مسام کی تنگی کے سبب سے پھر فاسد ہوجاتی ہی فاسد پڑجاتا ہی روح کا مزاج احتراق سے اور ان لوگونکو یکایک ہلاک کرڈالنے کا خطرہ رہتا ہی رگ کے ٹوٹ جانے سے اسلیے کہ انکی رگین تنگ دبی ہوئی ہوتی ہین پھر خونکا کھنچاؤ ہوتا ہی اسلیے کہ طبیعت ہر روز انکی طرف خون بھیجتی رہتی ہی اور اسیوقت مین اکثر اوقات کوئی نکوئی رگ ٹوٹ جایا کرتی ہی اگر رگ کا جرم زیادہ ڈھیلا ڈھالا اور بکمزور ہوتا ہی اور نکسیر کا پھوٹنا یا خون تھوکنا یا خونکا پیشاب آنا پیدا ہوجاتا ہی اور نہین رکتا ہی یہانتک کہ بدن مین کے سارے خونکے نکال ڈالنے سے ہلاک کرڈالتا ہی اور تجویفونمین سے کسی تجویف کیطرف خونکے ریزش کرنے سے یا دماغ یا دل کی اگر رگ کا جرم سخت مضبوط ہوتا ہی اسواسطے کہ بدنمین دماغ اور دلکے سوا کوئی تجویف نہین ہی کہ عادت سے خون کے زیادہ ہونیکے وقت رگونمین سے خون انہین سے ریزش کرجاے بس انکا یکایک ہلاک کرڈالتا ہی لیکن پہلا تو قوتی سکتے کے پیدا کرنیکے سبب سے لیکن دوسرا بس قوی غشی کے پیدا کرنے کے سبب سے اور اکثر اوقات انہین پیدا ہوجاتی ہی ضیق النفس کیونکہ گوشت اور چربی حجاب سے مزاحمت کرتی ہی اور

افراط فربہی

ایضاً

انبساط مین اسکی حرکت نہایت درجہ دشوار ہوجاتی ہی اور اس سبب سے کہ پیٹھ پر کی ٹیک رکھنے والی شریان اور ورید
بھری ہوتی ہی اور اس سے انبساط کیوقت پھیپھڑے کی مزاحمت سوا ہوجاتی ہی اور خفقان دل کے حال کے
فاسد ہوجانے سے اور اس روح کے فاسد پڑجانے سے جو دل مین ہوتی ہی کیونکہ ضیق نفس کے سبب سے دل کی طرف
ہوا کم پہونچتی ہی اور مسام مین سے ہوا کے کم آنیکے سبب سے باوجود اسکے کہ مسام خود بھی گوشت اور چربی کے دباؤ
پڑنے سے نہایت درجہ تنگ ہوا کرتے ہین پس پیدا ایسی فربہ اکثر ہوتا ہی ٹھنڈے مزاج کا اسلیے کہ رطوبت کی
کثرت حرارت کو چھپا لیتی ہی اور ہوتا ہی باریک رگونکا اسلیے کہ انمین گرم کرنیوالی اصلی حرارت کمزور پڑجاتی ہی اور خون
اور روح کم ہوا کرتی ہی اور اس سبب سے کہ گوشت اور چربی کی کثرت رگون پر دباؤ ڈالتی ہی اور انھین کشادگی سے
مانع آتی ہی اور ہوتا ہی کم نسل اسلیے کہ اس شخص کے اعضاء اپنے ہونے سے بہت سی غذاؤں کے محتاج ہوا
کرتے ہین اور اس شخص کی رگین اپنے تنگ ہونیکے سبب سے اپنے مین اسقدر خون کی گنجایش نہین رکھتی ہین کہ
وہ اعضا کی غذا سے بچ رہا کرے پس اعضا رگون مین کے بہکے سب خون کو اپنے تغذیہ کے استعمال مین لے آتے
ہین اور اسمین سے کچھ فضلہ منی کے لیے باقی نہین رہتا ہی اور اسکے مزاج کے ٹھنڈے ہونیکے سبب سے اسکو
شہوت بھی کم ہوا کرتی ہی بھوک کی تاب نہین لاتا ہی اسلیے کہ اسکے اعضا پر گوشت اور چربی کثرت سے ہونیکے
سبب سے اسکے اعضاء غذاء کو بہت جذب کیا کرتے ہین اور یہ جذب ہونا معدے سے قریب ہوتا ہی پس اسی
سبب سے بھوک شدت پکڑ جاتی اور نہ تاب لاتا ہی پیاس کی اسلیے کہ اسے غذا کے نفوذ کرا دینے والیکی احتیاج شدت
سے ہوا کرتی ہی کیونکہ اسی کی رگین تنگ ہوتی ہین اور اسکا خون گاڑھا ہوتا ہی اور اسی سبب سے اسکا خون اسکے
اعضا مین زیادتی کرنیکی صلاحیت رکھتا ہی اور دواؤن کا اسکے اصلی اعضا تک پہونچنا قریب نہین ہی مگر عرصہ
دراز مین اور زحمت سے اسلیے کہ ان لوگون مین دواؤن کے منفذ تنگ ہوا کرتے ہین علاج غذا کا کم کرنا
اور اس چیز کو غذا قرار دینا جو اسکی غذا کم پڑے اور حمام اور ریاضت بھوکے پیٹ پر کیونکہ حمام پیٹ بھرے پر
فربہی لاتا ہی اور یہی حال پیٹ بھرے پر ریاضت کا ہی کیونکہ غذا کو اعضا کیطرف جذب کر لیتی ہی اور سونا زمین پر
کیونکہ زمین پر سونا اعضا کو سخت کرتا ہی پھر غذا سے تحدید کو قبول نہین کرتے ہین اور اختصار کر لینا غذاؤن مین
سے کوامچ پر کیونکہ کوامچ کہ ایک طرح کے سالن ہین غذا کو جلدی سے نیچے وا آماندے ہین پھر غذا اعضا تک نہین
پہونچنے پاتی ہی اور پرانے پنیر پر کیونکہ پرانا پنیر گرم بڑا جلا کر شیدا الا ہوتا ہی اس سے صفراوی خلط پیدا ہوتا ہی
کہ وہ غذا پڑنے کی صلاحیت نہین رکھتا ہی پس یہ پنیر اسی سبب سے دبلا پا لاتا ہی اور اسلیے کہ جو خون
موجود ہوتا ہی وہ اس سے مختلط ہوجاتا ہی اور فاسد پڑجاتا ہی اور مسور پر اسلیے کہ مسور خونکو غلیظ کر دیتی ہی
پھر وہ خون رگونمین سے اعضا کیطرف بہکر نہین جاتا ہی پس مسور دبلا کر دیتی ہی اور سرکہ پر کہ چربی چیزون پر کیونکہ

سر کہ خون کو کم کر دیتا ہی اور قمع کرتا ہی اس سبب سے کہ بیان ہو چکا ہی اور بے چھنے آٹے کی روٹی پر کیونکہ یہ روٹی کم غذا دیتی ہی اور جو کی روٹی پر کیونکہ یہ بھی کم غذا دیتی ہی اور لنکے کھانو نمین گرم مصالح کی کثرت کرنے پر اسلیے کہ گرم مصالح خون کو رقیق کرتے ہین اور اُسے جم جانے سے دور کر دیتے ہین اور اُسے تحلیل ہو جانیکے قابل بنا دیتے ہین اور اسلیے کہ ادرار کرتے ہین اور رگونکی جہت کے سوا مین خلطونکو حرکت دیتے ہین اور اس سبب سے کہ گرم مصالح خوشبو دار ہین ایسی ادویہ کی طرح ہین کہ جسکے سبب سے اعضاء کے غذا اور پڑنیکی جگہون سے صلاحیت جاتی رہتی ہی اور لباس ہوئے بعد نہانے پر تاکہ اُنکا اعضاء مین تحلیل کی کثرت ہو جائے اور ٹھنڈک مین ننگے رکھنے پر اتنا کہ ٹھنڈک اعضا کے گہراؤ تک پہونچ پھر رگون کو کثیف کر دے اور اُنھین جمع کر دے اور رگون کو ظاہر اعضا کیطرف غذا کے نفوذ مین مانع آئے اور اعضا کو کثیف کر ڈالے پس وہ نہ تو غذا کو قبول کرین اور نہ درازی کو اور استفراغ پر اسلیے کہ استفراغ خلطون کو رگونکی جہت کے سوا مین حرکت دیتے ہین اور طبیعت کی تلیین کی کثرت کرنے پر تاکہ غذا ڈھیل جایا کرے معدہ مین سے اور آنتو نمین سے پھر بدن تک نہ پہونچ سکے اور قوی مدر چیزونکا استعمال کیا جائیگا جو کہ غذا کو ظاہر بدن سے پیشاب کے آلات کیطرف حرکت دیتی ہین نہ وہ جذب سکے ہونچانے پر معدہ سے اور آنتون سے فقط کلیجے کے محدب ہی تک قوت رکھتی ہین کیونکہ ایسی چیزین فربہی لاتی ہین بلکہ مدر چیزین جو غذا کو نکالدیتی ہین ادرار سے اور یہ وہ چیزین ہین جو خلطون کو رقیق کرتی ہین اور انھین شدت سے لطیف کرتی ہین مثل قطر اسالیون کے اور قطر اسالیون جنگلی کرفس یعنی اجمود ہی اور یہ پہاڑی اجمود کے مغائر ہی اور زراوند کے اور خیدروس کے اور لاکھ کے اور دوسری چیزیں پس ان چیزون کے لیے اسمین یعنی دبلا کرنے مین عجیب خاصیت ہی کہ موٹونکو شدت کی قوت سے دبلا کر دیتی ہین

چھٹا باب زہرون مین اور اُن سے بچنے مین

جسطرح سے مفید چیز پہچانی جاتی ہی اسیطرح سے مضر چیز پہچانی جاتی ہی تاکہ اجتناب کیا جائے اور دشمن کے کھانے سے بچنا کفایت نہین رکھتا ہی پس کبھی زہر خود اسی کے کھانے مین پڑ جاتا ہی جہانسے کہ شمار نہین ہوتا ہی پس اسی سبب سے درختونکے نیچے کے کھانے سے احتراز کرنا واجب ہی کیونکہ کیڑے اور سانپ بچھو انکے نیچے بہت ہوا کرتے ہین اسلیے کہ حیوان انکے نیچے سکونت کرتے ہین کیونکہ اذیت دینے والی چیزین مثل دھوپ کی گرمی اور مینھ کے اُن تک پہونچنا کم ہو سکتا ہی اور چھوٹونکے نیچے کے اور اسکا سبب بیان کیا گیا ہی کہ یہ حیوان چھوٹو نمین اور بڑے بڑے درختو نمین بہت ہوا کرتے ہین لیکن چھتونمین بہت ہونیکا تو سبب ہی کہ ان تک اذیت دینے والی چیزین آدمی وغیرہ مین سے کم پہونچتی ہین لیکن درختونمین بہت ہونیکا تو سبب یہی ہی اور شاخین انھین اپنی کثر تسے چھپائے رکھتی ہین اور شراب سے والی مین انکا پڑ جانا بہت ہوا کرتا ہی کیونکہ حیوان اس سے محبت رکھتے ہین اور اسکی بو کے سبب سے اسکی طرف دور دور سے آتے ہین یا بھر آتے ہین گر کر مرجاتے ہین اور کبھی اس شراب مین پڑ کر بہہ جاتے ہین اور اسی مین

چھٹا باب زہرون مین اور ان سے بچنے مین

کرمارتے ہین پھر جب اس سے بچنے والا یعنے زہر سے بچنے والا متہم مکان مین آجائے پس چاہیے کہ قوی ذائقو نکی اور بو ؤنکی غذاؤن کو ترک رکھے بس اکثر اوقات انہین زہر ڈالدیا جاتا ہی تاکہ زہر کا ذائقہ اور بو چھپ جائے کیونکہ اکثر زہر ذائقے اور بو کے قوی ہوا کرتے ہین کیونکہ انہین افراط کی کیفیتین رکھنا ضروری ہی نہین تو یہی زہر ہلاک کرڈالنے والے ہونگے اور یہ کیفیتین جب افراط سے ہوتی ہین تو ذائقو نکو اور بوؤن کو قوی بنادیتی ہین اور اسوقت مین انکا ادراک نہایت شدت سے ہوا کرتا ہی کہ چھپانا ممکن نہین ہوتا ہی مگر اُن کھانون مین اور پینے کی چیزون مین کہ جنکے ذائقے اور بوئین قوی ہوا کرتی ہین اور نہ چاہئے زہر سے بچنے والا متہم مکان مین افراط کی بھوک مین یا پیاس مین پس اسے خواہش مانع آئیگی ان دونون وقتون مین احتراز کرنے سے ان کھانے پینے کی چیزون سے اور کھانے پینے کی چیزون مین کے چھپے زہر کے مزے سے اور بو سے اور زہر کا ضرر اسوقت مین زیادہ دور پہنچیگا سارے بدن مین مجرون کے خالی ہونے کے سبب سے لیکن جب زہر کا استعمال غذا ؤنپر کیا جائیگا تو غذائین اُسے نفوذ کرنے سے مانع آئینگی اسلیے کہ مجرے غذا سے بھرے ہونگے پھر انہین زہر کو نفوذ کرنیکا راستہ نملیگا اور غذائین بھی چھپا لینگی اسکی قوت کو کیونکہ غذائین جب زہر سے ملجاتی ہین تو ضرور اسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہین اور اکثر اوقات انہین یعنی غذاؤن مین وہ بات ہوتی ہی جو زہر سے ضد رکھتی ہی پس وہ بھی زہر کی قوت کو توڑ دیتی ہی اور زہرون مین سے بعضے زہر معدنی ہوتے ہین اور بعضے حیوانی ہوتے ہین پس معدنی مثل کشتہ کیے ہوئے پارے کے ہی کیونکہ پارے کے کشتے کے لیئے باوجود اپنی طبیعت سے روحونکو اور دماغ کو ضرر کرنے کے اعضاکے سوراخون مین اور مسام مین نفوذ کرجانیکی ایک قوت ہوا کرتی ہی یا اُڑائے ہوے پارے کے ہی کیونکہ اڑانے سے اُڑے ہوئے پارے کو ضرور ہی کہ اسکے چھوٹے چھوٹے جز ہوجائین اور یہ اجزا اگرچہ اکٹھا ہوجاتے ہین اُڑانیکے بعد لیکن انکا جدا ہونا بدنپر وارد ہونیکے وقت آسان ہوا کرتا ہی پس نفوذ کرنے مین نہایت شدت رکھتا ہی اور اسی سبب سے ان دونون پارون سے آنتون مین مروڑ اور التواء اور خون کا اسہال پیدا ہوجاتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ پارہ انکے سوراخونمین اور انکے جرم کے سوراخون مین نفوذ کرجاتا ہی اور انکے اتصال مین تفریق کردیتا ہی اور پارے کے ارضی بوجھل ہونیکے سبب سے انہین عرصہ تک باقی رہتا ہی پس انکے مزاج کو فاسد اور معدے کے اور کلیجے کے مزاج کو مجاورت سے اور نفوذ سے بھی فاسد کرڈالتا ہی پس ہضم فاسد ہوجاتا ہی اور کلیجے کا خون سے مائیت کو جدا کرنا کم ہوجاتا ہی پس پیشاب کم آتا ہی اور لحمی استسقا پیدا ہوجاتا ہی لیکن پارے کا دھوان جو اس سے اُٹھتا ہی دماغ کو شدت سے مضر پڑتا ہی بینائی کو اور سماعت کو اور عقل کو زائل کردیتا ہی اور فالج اور رعشہ اور صرع اور سکتہ پیدا کردیتا ہی کیونکہ پارہ آسانی سے دماغ کے اندر نفوذ کرجاتا ہی لیکن زندہ تو اپنے پینے والیکے لیے بہت مضرت نہین پیدا کرتا ہی کیونکہ یہ جرم اعضا کے سوراخون مین نفوذ نہین کرتا ہی بلکہ اپنی حالت پر نیچے وار سے نکلجایا کرتا ہی اور مردار سنگ

ہے اور قلعی کے جلانے سے بنایا جاتا ہے اور یہ اپنے فعلوں مین اپنے بوجھ سے اور روح کو ضرر کرنے سے پارے کے قریب قریب
ہوتا ہے لیکن چھوٹے چھوٹے جزون پر منقسم ہو جاتے ہین یہ زندہ پارے سے بڑھکر آسانی رکھتا ہے اور اس سے وہ
باتین عارض ہوتی ہین جو پارے کے کشتے سے عارض ہوا کرتی ہین پیشاب کے بند ہو جانے سے اور اعضاء کے ورم کر آنے
سے اور معدے اور آنتون کے بوجھل ہو جانے سے اور سفیدہ ہے کہ قلعی جلا کر بنایا جاتا ہے لیکن اسمین مردار سنگ
سے بڑھکر احراق ہوا کرتا ہے اور اسی سبب سے راکھ ہوتا ہے اور اسی سبب سے زیادہ غواص ہوا کرتا ہے کیونکہ اسکے اجزا شدت
سے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اور اس سے وہ امر عارض ہوا کرتا ہے جو مردار سنگ سے عارض ہو جاتا ہے اور قلعی کا
برادہ ہے کیونکہ اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو گئے ہین اور شنگرف ہے اور یہی شنجرف ہے اور گندھک اور پارے سے بنایا
جاتا ہے اور اسی شنگرف سے وہ امر عارض ہوتا ہے جو پارے کے کشتے سے عارض ہوا کرتا ہے اور سیسہ ہے اور یہ سیسہ کا
پتھر ہوتا ہے اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک ان دونون مین سے ورق ورق سفید ایک دوسرے ورق پر جما ہوا اور دوسری
قسم باقی پتھرونکے مشابہ ہوتی ہے اور انھین دونون کے جلا ڈالنے سے سیسہ حاصل کیا جاتا ہے اور اس سے خناق عارض
ہوتا ہے کیونکہ اسمین افراط کی یبوست کے ساتھ قبض ہوتا ہے اور زنگار ہے اور تانبے کی کھانونمین پیدا ہوا کرتی ہے اور کبھی
تانبے سے یا لوہے سے سرکے کے ساتھ بنائی جاتی ہے اور یہی زنگار حاد تقطیع کرنیوالی لذع کرنیوالی قوت سے ہوتی
ہے اور تراب ہالک ہے اور یہی سم الفار یعنی سنکھیا ہے اور یہ ایک چیز ہے کہ چاندی کے دھوئین سے بنائی جاتی ہے
اور اس سے وہ بات عارض ہوتی ہے جو پارے کے کشتے سے عارض ہوا کرتی ہے اور لوہے کا برادہ اور اسکا میل ہے
ان دونون سے وہ امر عارض ہوتا ہے جو لوہے کے نجار سے عارض ہوا کرتا ہے اور ہڑتال ہے اور اسکی قسمین بہت
سی ہین اور یہ افراط سے گرم خشک ہے حاد لذع کرنیوالی ہے جلانیوالی ہے اور اس سے آنتونکے درد اور انمین قرحے
اور خونکے دست آنتونکے اتصال مین تفرق کرنیکے سبب سے عارض ہوا کرتے ہین اور نورہ یعنی چونہ ہے اور یہ وہ ہے
جو جلے ہوئے پتھرون سے چونہ بنایا جاتا ہے اور یہ وہ عمل کرتا ہے جو عمل ہڑتال کیا کرتی ہے اور بھٹکری ہے اور یہ کئی
قسمون کی ہوا کرتی ہے اور سب کی سب قسمین شدت کی خشکی کرتی ہین اور اسی سبب سے اُسکے پینے سے کھانسی
عارض ہوتی ہے جو سل پر پہونچا دیتی ہے اور سفیدہ بھٹکری ہے اور یہ بھی بہت سی قسمون کی ہوتی ہے اور اسکے
پینے سے وہی پیدا ہوتا ہے جو اور بھٹکریون کے پینے سے حادث ہوا کرتا ہے اور صابونکا پانی ہے اور یہ چونے کے
قریب قریب ہے کیونکہ چونے اور سجی کے خیساندون سے صابون حاصل ہوا کرتا ہے اور نباتی زہر مثل بیش کے ہے اور
یہ نباتی زہرون مین بڑھکر ردی ہوتا ہے اسمین سے آدھے درہم سے کم گھڑی بھر مین مار ڈالتا ہے اور مثل قرون سنبل
کے ہے اور یہ افراط کی حرارت رکھنے والے زہرون مین سے ہے اور یتوعات شیردار درختون کے دودھ کے اور یتوع
وہ ہر ایک نبات ہے کہ اسکے لیے حاد دودھ دستونکا لانیوالا اجلانیوالا تقطیع کرنے والا ہوتا ہے اور نفیات ہین

شیر دار سات مشہور ہین ایک عشیر یعنی مدار ہی اور دوسری شبرم یعنی مسور کے مشابہ نبات ہی اور تیسری لاغیہ ہی چوتھی
یعنی اشنان کی لکڑی ہی پانچ گاؤ زبان ہی پانچوین ماذریون ہی چھٹی قنطافلون ہی اور ساتوین ماہو دانہ ہی اور مثل تھوہر
اور ماذریون اور کنیر اور رکھلانوسے کے بعضے آدمی اکیلے اسکے پھل کو نچوڑتے ہین اور اُس سے کچھ ضرر نہین پاتے
ہین اور دونون گنگیون کی سفید اور کالی اور ان دونون مین مخالفت فقط رنگ کی نہین ہی بلکہ حقیقت مین ہی
اور ان دونونکا نام ایک ہی نام سے فقط فعلون مین کی مشابہت سے ہو گیا ہی اور یہ قوی قی لانیوالی ہی اسلیے کہ خربق
مواد کو معدے کے اوپر وار کثرت سے چڑھاتی ہی اور طبیعت جو اوپر کو چڑھتا ہی اُسکے قی اسنے دفع کرنے مین عاجز ہو جاتی
ہی کیونکہ کثرت سے اوپر کو چڑھتا رہتا ہی اس سے گلے کا گھٹنا پیدا ہوتا ہی اور مواد کی تحریک کے سبب سے اور پٹھون پر
گرنے سے رطوبت والا تشنج اور استفراغ کی کثرت سے خشکی والا تشنج پیدا ہوتا ہی اور مثل خانق النمر کے اور خانق الذئب
کے اور یہ دونون عفونت پیدا کرنے سے قتل کر ڈالتی ہین اور جانورونکے چھلکون کے بعضے اگلے لوگون نے اسے
زہر مین شمار کیا ہی اور زرد اور کالے لسوت اور کالے غاریقون کے ان دونون سے خربق یعنی کٹکی کے اعراض عارض
ہوتے ہین اور پرانے مغزونکے کیونکہ انھین اسوقت مین طبیعت سے خارج ایک عفنیہ حرارت عارض ہوتی ہی اور
اُس سے انکی دہنیت کو ردی زہریلی کیفیت عارض ہوا کرتی ہی اور افیون کے ہین یہ وہ چیز ہی جسے مصنف نے
زہریلی نباتی ٹھنڈی دواؤن کے بعد بیان کیا ہی اور یہ کالی خشخاش کا گوند ہی خشخاش کی ٹہنیون کو کوچکر نکالی
جاتی ہی پھر اس سے یہ گوند نکل آتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ خشخاش کے درخت کا نچوڑا ہوا پانی ہی اور یہ اصلی حرارت
کو بجھا ڈالنے سے مار ڈالتی ہی اور اسی طرح بھنگ کے اور دھتورے کے اور شوکرانکے اور کھنبی کے ہین اور دونون ردی
لفظ و نکے ہین کہ یہ کھنبی کی قسم مین سے ہین اور یہی دونون کالے اور سبز ہوتے ہین زہر دار کیڑونکے بلون کے پاس
اور ردی مقامونمین اُگتے ہین اور حیوانی زہرونمین سے مثل ذراریح کے ذروح کی جمع ہی اور ذروح ایک جانور
مکھی سے بڑا ہوتا ہی اور سیاہ اور سفید رنگ کا سیاہی مارتا ہوتا ہی اور یہ حاد تیز سڑا ڈالنے والا جلا دینے والا انقطاع اور
نہایت شدت کا ادرار کرنیوالا ہی اور مثل ارنب بحری کے یہ ایک جانور صدفی بحری ہی اسکا خون نہایت شدت کی
حرارت رکھتا ہی اسکی خاصہ پھیپھڑے مین زخم ڈالنے کا ہی اور چھپکلی اور بامھنی کے اور یہ جانور گوہ سے چھوٹا چھپکلی
سے بڑا باغ وغیرہ کی دیوارون کے سوراخونمین رہتا ہی اور مینڈھک اور سانپ کے پتے اور چیتے کے پتے اور اُبلی کے
پتے کہ ہی پیاں پتے سے مراد مشہور عضو نہین ہی بلکہ وہ پانی ہی جو پتے مین ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ پانی کے جاندارون کی
ساری رطوبتون سے بڑھکر حدت اور حرارت مین زیادہ شدید ہوا کرتا ہی اور جبکہ اس جانور کے جوہر مین سمیت ہوتی
ہی تو اسکے فضلون مین زیادہ شدت کی سمیت ہوتی ہی خصوصًا وہ فضلہ جو سب سے حدت اور حرارت مین شدت رکھتا
ہی اور پاڑھے کے دم کے سرے کے بال ہیں اسکا زہریلا جانور نہین ہی لیکن سانپ وغیرہ زہریلے جانورون کو کھا جایا

کرتا ہی پس طبیعت ان ردی زہریلے فضلونکو جو اسکی غذا مین ہوتے ہین اسکی دم کیطرف دفع کردیتی ہی کیونکہ دم ادنے
عضوون سے ہوتی ہی اور چوپاؤن کے پسینے کے کیونکہ پسینا ان مائی فضلون سے پیدا ہوا کرتا ہی کہ ان مین صفراوی
فضلے ملجایا کرتے ہین اور اُسے بدن سے طبیعت دفع کرتی ہی پھر ضرور یہ پسینا ردی اور مضر ہوتا ہی خصوصًا جبکہ بدن
اس حیوان کا ہو کہ وہ حیوان اعتدال سے خارج ہی اور گرگٹ کے انڈون کے اور یہ حیوان چھپکلی سے بڑا سورج
کے سامنے مُنھ کرتا ہی اور سورج ہی کے ساتھ پھرتا ہی جدھر کہ سورج پھرتا ہی اور سورج کی گرمی سے طرح طرح کے رنگ
بدلتا ہی اور جبکہ گرگٹ خود زہر قاتل ہوتا ہی تو اُسکے فضلے اور اسکی پیدائش کا مادہ بھی اُسکے مشابہ اور مناسب ہوتا ہوگا
بلکہ اُس سے بڑھکر ردی اور زہریلہ ہوتا ہی اور اسی سبب سے اُسکے انڈے گھنٹے بھر کے زہر ہوتے ہین اسیوقت مار ڈالتے
ہین اور بگڑے ہوئے دودھ کے جبکہ اچھا دودھ اپنے جوہر سے جلد ایسے فساد کو قبول کرلیا کرتا ہی تو دودھ مین
سے بگڑا ہوا دودھ خارج مین کا بدنمین فساد کے قبول کرنیکے لیے شدت کی استعداد رکھتا ہی اور جمے ہوئے
خون کے کیونکہ خون جب معدے مین اور مثانے مین جم جاتا ہی تو اُسمین ایک زہریلی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی کیونکہ
خونکا جم جانا فقط اصلی حرارت کے بجھ جانے ہی سے ہوا کرتا ہی اور اصلی حرارتکا بجھ جانا اُسپر غریب حرارت کے غالب
آنیکا موجب ہوا کرتا ہی اور یہ امر اسمین سے ہی جو خونمین ردی کیفیت کو حاصل کردیتا ہی پھر اگر خارج کا جما ہوتا ہی تو
اُسکا فساد نہایت شدید اور قوی ہوا کرتا ہی اور ڈھنکے ہوئے گوشت کے شوربے کے اسلیے کہ بھونا گوشت جب ڈھانک دیا
جاتا ہی تو اُسمین وہ اجزے جو منتشر ہوجاتے ہین اور تحلیل ہوجایا کرتے ہین محتبس ہوجاتے ہین پھر اسمین عفونت
اور ردی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی اسلیے کہ اسکی حرارت ضعیف یعنی کمزور ہوتی ہی اور شوربا ایک تر جسم ہوتا ہی اور
اسکی تاثیر یعنی زہر کی تاثیر یا تو احراق سے یا سوزش کرنے سے مثل سینڈھ کے دودھ کے ہوا کرتی ہی یا جما دینے
سے اور خدر کرنے سے مثل افیون کے ہوا کرتی ہی یا سانس کے مجرونکے بند کردینے سے مثل مردار سنگ کے ہوا کرتی
ہی یا سڑا دینے سے مثل بش کے اور بیان کیے ہوئے شون کے ہوا کرتی ہی اور یہ قسم کہ جسکی تاثیر سڑا دینے والی
ہوتی ہی سب سے بڑھکر ردی ہوتی ہی کیونکہ یہ قسم مثل زنگار کے روح کے مزاج کو ایسے فساد سے فاسد کر ڈالتی ہی کہ
اُسکے بعد وہ اصلاح کو قبول ہی نہین کرتی ہی مگر تریاقی دواؤن سے نادر طور پر اور زہر کے پینے پر خاص زہر کے پینے
پر استدلال کیجاتی ہی منھ کی بو سے مثل افیون کے پینے پر اسلیے کہ افیون کی بو اسکے پینے والیکے منھ سے آتی ہی بلکہ پینے والیکے
سارے بدنسے آتی ہی اور اس چیز سے جو قی مین نکلتی ہی جبکہ زہر اسمین نکلتا ہی یعنی قی مین اسواسطے کہ اسوقت مین
نظر پڑے ہوئے زہر کے خود جوہر پر پڑتی ہی اور اُس چیز سے کہ جسکا وہ زہر اثر کرتا ہی اسکے لازم اعراض مین سے
کیونکہ ہر ایک زہر کے لیے اُسکے خاص اعراض ہوا کرتے ہین جس سے استدلال اس زہر پر کیجاتی ہی زہر مطلق کھائے
ہوئے کی تدبیر فی الفور مبادرت کرنا واجب ہی اس امر کے پہلے کہ زہر بدنمین سرایت کرجائے بہت سے گرم پانی سے اور تل کے تیل سے

فصل زہر کھائے ہوئے کی تدبیر

اور روغن زیتون سے تاکہ اس سے معدہ بھر جائے بس قے آسان ہو جائے یا انگن کے بیجوں سے گھی کے ساتھ اسلیے کہ اسمین جلاء اور قوی جذب ہوتا ہے کہ زہر کو قے اور دستوں سے نکالدیتا ہے اور کبھی اسیر ارخاء سے اور ازلاق سے اسکی اعانت کرتا ہے باوجود اسکے کہ گھی دلمین زہر کے نفوذ کا مانع ہوتا ہے اور امکان بھر اسکی اور اسیطرح کھانیکی کثرت کیجائے تو امید ہے کہ یہ اگرچہ زہر کو قے مین نکال نسکیگا تو اسکی بلاء کو توڑ ڈالیگا اسپر غالب ہونیکے سبب سے اور اس چیز مین سے جو قے مین زہر کو ضرور نکالدیتی ہے اور اسکی مضرت کو دفع کر دیتی ہے تریاق طین مختوم ہے جبکہ شروع مین پلادیجاتی ہے بدنمین زہر کے پھیلنے سے پہلے اور اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ حب الغار اور طین مختوم اور ایرسا برابر لیا جائے اور روغن زیتون مین خمیر کرین اور شربت بندق بھر ہے پھر جبکہ آدمی اسے زہر کے پہلے یا العدبی لیتیا ہے تو ہمیشہ قے کیے جاتا ہے یہانتک کہ سارے زہر کو قے کر ڈالتا ہے اور جب وہ شخص اسے پیتا ہے جو زہر کھالے نہین ہوتا ہے تو اسمین قے کا اثر نہین کرتی اور جب انتہا سے قے کر چکے تو بہت سا دودھ پیے کیونکہ دودھ زہر کی بلاء کو توڑ ڈالتا ہے اور قے بھی کرے پھر حقنہ لینی عمل کا دینا سزاوار ہے اگر اذیت کا نیچے کو اترنا محسوس ہوتا ہو معدہ سے نیچے کو اُترنا تاکہ آنتون سے دستوں کے ساتھ وہ نکلجائے جو نیچے کو اترتا ہے اور بیمار کو راحت دیجائے کیونکہ حرکت زہر کی تحریک کرتی ہے اور اسے سارے بدنمین پھیلاتی ہے اور خوشبوئین سنگھائی جائین اور کپڑے خوشبودار پہنائین دل کی تقویت کرنیکے لیے اور چھینکین لائی جائین قوتونکی تنبیہ کے لیے اور اسکے منہ مین چھینکین لانیوالی دوا کا نفوخ کیا جاے اسلیے اور اسکے بال اکھاڑے جائین تاکہ سو نجائے کیونکہ سونیمین روحین اور رطوبتین اندر دار کو اور اسکے گہراؤ مین چلی جاتی ہین اور اسمین انکی پیروی زہر کرلیتا ہے اور اس سبب سے کہ سونا زہر کی خارجی تدبیرون سے مانع آتا ہے پھر زہر عضو مار جاتا ہے پھر جبکہ پہچان لیا جاے خاص زہر تو طویل کتابوںمین کے مذکور علاج جو ہیں سے علاج کیا جائیگا جو اس خاص زہر کے مخصوص علاج ہین

زہروں کا مشترک علاج

اور ان سبکے سبکا **مشترک علاج** مفرح یا قوتی وغیرہ ہین لینی غیر یا قوتی اور تریاق کبیر اور طین مختوم اور اسکی تریاق اور تریاق اربعہ ہے کیونکہ یہی سب اپنے مین کی خاصیت سے زہر کا مقابلہ کرتی ہین اور زہر کو دل تک جانے نہین دیتی ہین اور اس چیز سے کہ جو مید ہے وہ یہ ہے کہ لیجائے ہینگ کے درخت کی شاخ اور پتی اور اسکی جڑ ایک ایک درہم درمنہ دو درہم اور شہد مین یہ دوائین خمیر کیجائین اور سیب نچوڑے ہوے پانی مین ملائی جائین اور جنگلی صاف کیے اپنے پیٹ کی آلائش سے نہوے اور پوست

ردی جانوروں سے احتراز

اتارے ہوے کباب زہروں کے معدنی ہوں یا نباتی ہوں یا حیوانی ہوں دفع کرنیمین بڑی قوی دوا اون مین سے ہے ردی جانوروں سے احتراز اور انھین گھر سے ہنکا دینا جو شخص خطمی کو یا اسکی پتی کو یا اسکے بیج کو تر یا خشک ہو یا خبازی کے عصارہ کو یا روغن زیتون کو ملتا ہے تو بھڑ اسکے پاس نہین آتی ہے اور جب چھوٹی بھڑ کاٹتی ہو اس شخص کو جو اپنی زبانکو دانت سے دبائے ہوے ہے کاٹنے کیوقت تو اسے کاٹنا اذیت نہین دیتا ہے مصنف نے کہا ہے کہ مین چند اشرفیان اپنے ہاتھو نمین لیے ہوے تھا اور اپنی زبان کو دانت تلے دبائے ہوے تھا بس بھڑ کاٹتی تھی اور زور سے کاٹتی تھی یہانتک کہ اسکا ڈنک میری انگلیوں مین اور ہتھیلی مین لپٹ گیا تھا اور یونہین کرتی رہی یہانتک کہ اسکا ڈنک ٹوٹ گیا اور میرے

ہاتھو نمین رہگیا اور مینے اُسکا کوئی اثر نپایا اور جو لوف یعنی فیل گوش کی جڑ کی مالش کر لیتا ہی لوف الحیہ ایک قسم لوف یعنی
فیل گوش کی ہی کہ اسکی جڑ باریکی مین سانپ کی کیچلی کے مشابہ ہوتی ہی تو اُسے سانپ نہین کاٹتا ہی اور یہی حال ہی خرگوش کے
بھیجے کا سرکے اور روغن زیتون کے ساتھ اور یہی حال ہی میعہ نامے گوند کا روغن زیتون کے ساتھ اور یہی حال ہی روغن
زیتون کا کہ اسمین تازی کٹی ہوئی پتی صنوبر کی بھگوئی گئی ہو یا تفاح سرو کا یعنے اسکا پھل یا ننگرزد کے بیج یا فنجنکشت
کی پتی یا ہینگ کے درخت کی جڑ یا جنگلی گاجر کے بیج یا حب بلسان یا ہالون کی جڑ اور یہ سب روغن زیتون کے ساتھ لگائی
جائینگے اور جو شخص انھین لگا لیگا اسکے پاس زہریلے جانور نہ آئینگے اور ان چیزون سے جو زہر دار کیڑون کو گھر سے
ہنکا دیتی ہین وہ دھونی کرنا انار کی جڑ کی اور اسکی شاخونکی اور سوسن کی جڑ کی اور گینڈے کے سینگون اور کھرون کی
کھر گاے اور بکری اور ہرن کے لیے ہوتے ہین اور سمونکی سم گھوڑے اور خچر اور گدھے کے لیے ہوتے ہین اور بودینہ کی اور
ہینگ کی اور غار نامے درخت کی پتی کی اور اسکے بیجونکی اور کندل کی اور یہی حال فنجنکشت کی دھونی کریگا اور اسکے بچھونا کریگا
اور یہی حال ہی صنوبر کی راکھ کا خصوصاً گندے بہروزے اور کلونجی کے ساتھ اور مرکب ہین انھین چیزون سے وہ حیوان جیسے
کیڑے بھاگ جاتے ہین جبکہ وہ گھر مین رکھے جاتے ہین تعلق ہی اور سور ہی اور ساہی ہی اور نیولہ ہی کیونکہ زہریلے کیڑے انسے
ڈرتے ہین اور انسے بھاگ جاتے ہین پھر کیڑے ظاہر ہوتے ہین تو یہ مار ڈالتے ہین ہر ایک ان جانورونمین سے اور یہی حال
انڈے والون قاز وغیرہ کا ہی اور ابابیل ہی کہ اس سے زہریلے کیڑے بھاگ جاتے ہین اور کہا گیا ہی کہ چیتے کی کھال کے
پاس سانپ نہین آتا ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ اسکی اس شخص نے حکایت کی ہی کہ جسکے قول پر وثوق نہین کیا جاتا ہی [illegible]
کا ہلاک کرنا کالی کتکی بھیڑیے اور کتونکی ہلاک کر ڈالتی اور خانق النمر چیتے کو ہلاک کرتی ہی اور کالی کتکی بھیڑیے کو اور کتے کو اور گیدڑ
کو ہلاک کرتی ہی اور کڑوے بادام لومڑیون کو ہلاک کرتے ہین اور کنیرا اور آزاد درخت کی پتی چوپاؤن کو ہلاک کرتی ہی اور
کہا گیا ہی کہ بلی روغن گل سے بھاگتی ہی اور مینے آزمائش نہین کی ہی سانپون کا ہنکانا گندک اور نوسادر سرکے کے ساتھ
سانپونکو بھگا دیتے ہین یہانتک کہ اگر یہ پانی مین ملا دیے جائین اور کسی مقام پر چھڑکاؤ کیا جائے تو اسمقام کے قریب
سانپ نہ آئے اور رائی سانپونکو ہلاک کر ڈالتی ہی اور جبکہ رائی اسکی پانی مین ڈالدیجاتی ہی تو وہ اُسے چھوڑ کر بھاگ جاتا ہی
بچھوؤنکا ہنکانا مولی بچھوؤن کی ہڈی کیونکہ اگر اسمین سے کوئی ٹکڑا بچھو پر رکھدیتے ہین تو وہ مر جاتا ہی رازی کہتے
ہین کہ ایک میرے دوست نے خبر دی کہ اُسنے آزمائش کی اور درست پڑی اور اسکا نچوڑا ہوا پانی جب بچھو کو چھو
جاتا ہی رازی کہتے ہین کہ میرے ایک دوست نے مولی کے تخمونکے پانی کو بچھو پر ٹپکایا پس مینے دیکھا کہ وہ ٹھہر گیا اور پھول اٹھا
اور آدھ گھڑی مین پھٹ گیا اور اسکی پتی اور پتی جنگلی تلسی کی اور روزہ دار کا آب دہن خصوصاً جبکہ گرم مزاج ہو سانپ اور
بچھوؤنکے منھ مین سانپون کو اور بچھوؤنکو ہلاک کر دیتا ہی اور بچھوؤنکی دھونی کرنا بچھوؤنکو بھگا دیتا ہی اور یہی حال ہڑتال کا ہی یعنی
ہڑتال کی دھونی کرنا اور جب مولی ٹکڑے کی ہوئی انکے بلونپر رکھدی جاتی ہی تو بل سے نکلنے پر جسارت نہین کرتے ہین

پسوؤنکا ہنکانا جب گھر مین اندرائن کے جوشاندہ کا یا خیساندہ کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تو پسو مرجاتے ہین یا بھاگ جاتے ہین اور یہی حال ہے کیڑیونکے جوشاندونکا اور خرنوب کے جوشاندونکا جبکہ گھر مین ان دونون جوشاندون کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور جبکہ بکری کا خون گڑھے مین ڈالدیا جاتا ہے تو گھر مین اسپر پسو چلے آتے ہین اور مجتمع ہوجاتے ہین اور اسیطرح سے اس لکڑی پر مجتمع ہوجاتے ہین کہ جسپر سیاہی کی چربی ملی ہوتی ہے اور گندھک اور کبریت کی بو انھین بھگادیتی ہے اور خشبة البراغیث جبکہ بچھونے پر رکھ لیجاتی ہے تو وہ انھین مبہوت اور خدر کرتی ہے یہانتک کہ وہ مرجاتے ہین اور یہ لکڑی دو قسم کی قسمون مین سے ہے اسکے بیج انیسون کے بیجونکی مقدار مین باریک گرد آلودہ مزے کے تیز ہوتے ہین بیت المقدس اور اسکے اطراف مین خشبة البراغیث سے مشہور ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ وہانکے لوگ اسکے بیج لے لیا کرتے ہین اور روغن زیتون سے چکنا کر دیتے ہین اور اپنے بچھونون پر سوتے وقت ڈالدیا کرتے ہین بس یہ بیج اپنی بو سے پسوؤن مین خدر کر دیتے ہین اور انھین اتنی طاقت نہین رہتی ہے کہ کاٹ سکین چھوٹے بڑے مچھرونکا ہنکانا صنوبر کی لکڑی کے اور فلقدیس کی یعنی یہی سفید پھٹکری ہے اور کلونجی کی دھونی کرنا اور دہی یعنی سبکی دھونی کرنا ثابت جید ہے یا خشک ادھیرے کی یا گندھک کی یا گائے کے گوبر کے کنڈونکی یا کالے دانے کی یا سرو کی پتی کی یا اسکے پھل کی اور انھین بیرونکے جوشاندہ لیسے گھر مین چھڑکاؤ کرنا یا مصری یا باقلے کے جوشاندہ لیسے یا ستاور کے جوشاندہ لیسے یا خبازیکے نیولے کا ہنکانا نیولے کو تلی کی بو ہنکا دیتی ہے جو ہولکا ہنکانا اور مار ڈالنا چوہونکو مردار سنگ اور لکی اور بھنگ اور کرم کلے کی جڑ اور کندری مار ڈالتی ہے جبکہ انمین سے کوئی چیز گندھے آٹے مین ملادیجاتی ہے اور چوہے اسمین سے کھا لیتے ہین اور چوہے اسکی دوا پانی مین تیرنے سے کرلیتے ہین پھر اگر پانی نہین پاتے ہین تو مرجاتے ہین اور اسیطرح سے انھین ہلاک کرادیتی ہے تراب ہالک اور خبث الحدید اور جب نر چوہے کی کھال کھینچ لیجائے اسکے منھ پر کی کھال یا اسکی دم کاٹ ڈالیجائے یا خصی کرڈالاجائے اور گھر مین چھوڑ دیا جائے یا باندھ رکھا جائے انمین سے کوئی گھر مین بالونکے ڈور مین یا دونون مضبوط باندھکر تو باقی چوہے بھاگ جاتے ہین اور کھال کا کھینچنا زیادہ قوت دار ہوتا ہے باقی سے بھگادینے مین اسلیے کہ یہ ڈرانے مین اور خوف دلوانے مین زیادہ شدید ہے چیونٹیونکا ہنکانا خود چیونٹیونکی دھونی کرنا چیونٹیونکو بھگادیتا ہے اور مقناطیس یعنی لوہے کے کھینچنے والے پتھر سے اور گائے کے پتے سے اور زفت سے اور ہینگ سے بھاگ جاتے ہین پھر اگر کنہایک رسی بر مایہ بجائے اور گرد مکانکے وہ رسی گھیر دیجائے تو اس مکانکے پاس چیونٹیان نہین آتی ہین اور قطران نامے روغن انکے سوراخونمین ڈالدیا جاتا ہے تو وہ انھین بھگادیتا ہے مکھیونکا ہنکانا انھین ہڑتال ہلاک کرڈالتی ہے زرد ہڑتال جبکہ وہ تنہا جوش کیجاتی ہے یا دودھ کے ساتھ جوش کیجاتی ہے اور اسکا دھوان یعنی ہڑتال کا دھوان اور کندر کی دھونی اور کالی کلنگی کا جوشاندہ بھی بھگادیتا ہے بھڑونکا ہنکانا کرم کلے اور لہسن کے دھوئین سے گبریلے کیڑونکا ہنکانا خیار کے دھوئین سے اور اسکی پتی کے دھوئین سے دیمک کا ہنکانا یہ ہے جبکہ گھر مین رکھا جاتا ہے تو دیمک کو بھگادیتا ہے اور اسکے عضو کی اور پیر کی دھونی کرنا دیمک کو ہلاک کردیتا ہے سوس یعنی کپڑے وغیرہ کے کیڑونکا ہنکانا ستاور اور پودینہ اور کھٹے کے چھلکے اور نری باندرائن کے پانی سے

چھپکلی کا ہنکانا زعفران سے ہوتا ہی جبکہ گھر مین رکھی جاتی ہی تو وہ اس سے بھاگ جاتی ہی سانپونکی قسمین اپنے زہر کے قوی
اور ضعیف ہونیکے مطابق سانپ تین قسمون پر منقسم ہوتے ہین انہین کی ایک قسم وہ ہی کہ جسمین زہر نہایت درجہ قوی ہوتا ہی تین
ساعت سے بڑھکر مہلت نہین دیتا ہی اور اس قسم کے سانپ کے کاٹے کا کوئی علاج نہین ہی مگر اسیوقت عضو کا کاٹ ڈالنا اسکے
پاس کے اعضاء مین زہر کے سرایت کرنے سے پہلے اور اکثر اوقات فائدہ نہین کرتا ہی کاٹ ڈالنا بھی جیسا کہ ملکا نامے سانپ ہوتا ہی
کیونکہ اسکے سر پر چوٹی تاج کیطرح کی ہوتی ہی اسکے سر پر بالونکے تین گچھے ہوتے ہین اور کہا گیا ہی کہ یہی اصیل ہی اور یہ شدت سے ردی ہوتا
ہی جسپر ہوکر گذرتا ہی اُسے جلا ڈالتا ہی اسکے قریب کی چیز مین اسکے فساد اور حرارت کے سرایت کر جانیکے سبب سے اور اسکی بانبی کے گرد
کوئی چیز نہین اُگتی ہی اسکی مجاورت سے اُس زمین کے خراب ہو جانیکے سبب سے جو وہان ہوتی ہی پس اس سانپ کے رہنے کے مقام
کے سامنے جو پرند پر جاتا ہی وہ مردہ ہوکر گر پڑتا ہی اس سبب سے کہ جو ہوا اس مقام مین ہوتی ہی وہ اسکے زہر کی طبیعت پر متکیف
ہو جاتی ہی اور اس سانپ کی ہوا کو استنشاق سے اور دفع کرنے سے ہوا کی طبیعت اسکے زہر کی طبیعت پر متغیر ہو جاتی
ہی اور کسی حیوان کو اسکا حس نہین ہوتا ہی مگر بھاگ جاتا ہی کیونکہ وہ اسباب کو خوب جانتا ہی کہ اس سانپ کا دیکھ لینا اور اسکی بو
اور اسکے قریب کی ہوا مار ڈالیگی کیونکہ باریتعالی نے ہر چیز کو اسکی خاصیت عطا فرمائی ہی پھر ہدایت فرمادی ہی پھر اگر اسکے قریب
آجاتا ہی تو خدر ہو جاتا ہی پس حرکت نہین کرتا ہی کیونکہ اسکی اصلی حرارت اس سانپ کی خباثت اور اُسکے جوہر کی رداءت کے
سبب سے بجھ جاتی ہی پھر مر جاتا ہی اسی سبب سے اور اپنی آواز سے تیر کی پرتاب بھر تک مار ڈالتا ہی اور تیر پرتاب وہ مسافت کی مقدار
ہی جہانتک تیر کمان سے چھوٹ کر جاتا ہی کیونکہ خارج کی ہوا اسکے بولنے کے وقت اسکے منہ کی نکلی ہوئی ہوا سے کہ وہ اسکے زہر کی
کیفیت بگڑے ہوتی ہی متکیف ہو جاتی ہی پھر جس شخص تک یہ زہریلی ہوا پہونچ جاتی ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی اور جس شخص پر
کہ اسکی نگاہ پڑتی ہی یعنی سانپ کی اگرچہ دور سے ہو وہ مر جاتا ہی شیخ بو علی سینا کہتے ہین کہ کہا جاتا ہی کہ جس شخص کی
نگاہ اسپر پڑ جاتی ہی وہ بھی مر جاتا ہی اور یہ بات زہر کے سبب سے نہین ہوتی ہی بلکہ اسکے نفس کے خبیث ہونیکے سبب سے ہوتی
ہی کیونکہ باوجود آدمی کے اعتدال مین کامل ہونیکے کبھی اسمین ایسا شخص پایا جاتا ہی جو اپنی نظر سے ہلاک کر ڈالتا ہی اور
چیزون کو فاسد کر ڈالتا ہی اور یہی نظر بایا شخص ہوتا ہی پھر اس سانپ کا ایسا حال کیونکر نہو باوجود اسکے کہ اس سانپ
کا مزاج اور مادہ نہایت درجے کی خباثت مین اور رداءت مین ہوتا ہی اور آدمی کے مزاج سے ضد رکھتا ہی اور جس کسی کو
کہ یہ سانپ کاٹ کھاتا ہی اسکا بدن پگھل جاتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ اس شخص کی اصلی حرارت بجھ جاتی ہی اور ناری یعنی
حرارت اور تعفن کی افراط غالب آجاتی ہی اور پھول اُٹھتا ہی کیونکہ عفنیہ حرارت کے سبب سے بہت سے غلیظ الجزء اُٹھتے
ہین کہ انسے انکی غلاظت جدا نہین ہوتی ہی اور اسکا بدن پیپ کا دھوان ہوکر بہنے لگتا ہی گوشت کے پگھل جانیکے سبب سے
اور اسیوقت مر جاتا ہی اور جو شخص ذی روح مین سے اس شخص کے پاس آتا ہی تو مر جاتا ہی کیونکہ زہر کے قوی ہونیکے سبب سے
اس سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کے اعضاء کے جوہر اس زہر کیطرف مستحیل ہو جاتے ہین جسطرح سے کہ ذرا سا آگ کا شعلہ بہار بھر کی

لکڑی سکے جلادینے پر قوت رکھتا ہی اور اُسکے اعضاء کے جوہر زہر کی طبیعت پر متغیر ہوجانیکے وقت جو اسکے پاس آتا ہی اپنی
بو سے اور اپنے گرد کی اور اپنے اندر کی نکلی ہوئی ہوا سے ہلاک کرڈالتا ہی اور اسکے ضرر سے یعنی اس سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کے
ضرر سے اسپر کا گذرنیوالا کم نجات پاتا ہی اور حال یہ ہی کہ ایک سوار نے اپنی برچھی اس سانپ کو چھوادی تھی پس وہ سوار اُس
برچھی کیواسطے سے اور اُسکا گھوڑا مرگیا اس سوار کے واسطے سے اور ایک گھوڑے کے جحفلہ یعنی ہونٹھ مین اس سانپ نے کاٹ کھایا تھا
تو وہ گھوڑا اور اسکا سوار مرگیا اس گھوڑے کے واسطے سے اور جحفلہ سم والونکے لیے مثل ہونٹھ کے آدمی کیواسطے ہی اور اس قسم کے سانپ
ترک کے شہرونمین بہت ہوا کرتے ہین اور اللہ تعالی کی عنایت و فضل سے یہ سانپ آدمیونکو کم دکھائی دیا کرتے ہین اور انکے نکلنے کیوقت
معلوم ہوا کرتے ہین انہین احتراز ان سانپون سے اس اطراف کے لوگ کرلیا کرتے ہین دوسری قسم وہ ہی جسکے لیے شمار کے قابل زہر
نہین ہوتا ہی اور نہین ضرر پہونچاتا ہی مگر زخم کے ڈالدینے سے مثل تنین یعنی اژدہیکے تنین بڑے جثہ والے سانپ کا نام ہی
اور حبش اور سند اور نوبہ کے شہرونمین یہ بہت پایا جاتا ہی اور ہندی زیادہ لنبا ہوا کرتا ہی اور اسکی لنبان قریب تیس ہاتھ کے
ہوتی ہی اور باقی کی لنبان پانچ ہاتھ تک کی چھوتی ہی اور مثل اسکے بڑے بڑے سانپ بھی ہین مثل ثعبان یعنی اژدہے کے
اور ثعبان اعتدال کے بڑے سانپ کا نام ہی فقط اسکے کاٹنیکے زخم کا علاج کیا جاتا ہی اور اسکے کاٹنے کا مقام فقط زخم کے دکھنے
کی طرح سے دکھتا ہی تیسری قسم زہر مین درمیانگی ہوتی ہی پس اس قسم کا سانپ وقتکے عرصہ مین ہلاک کرتا ہی اور کوئی زہر مین
کمزور ہوتا ہی پس وہ ہلاک نہین کرتا ہی سانپونکے کاٹنے کا علاج پہلے مبادرت کرنا چاہیے یعنی زہر کے پھیلنے سے پہلے اور
اعضاء مین اور رطوبتونمین زہر کے اثر کرنیکے پہلے تریاق فاروق کے پلانے سے اسلیے کہ یہ تریاق اصلی حرارت کی اور روح
کی تقویت کرتی ہی اور باطنی اعضاء کو قوی کرتی ہی پھر اعضاء مین زہر کے اثر کا قبول کم ہوجاتا ہی اور رطوبتونکی اصلاح کرتی
ہی یہانتک کہ رطوبتونمین زہر سے سڑجانیکی اور خراب ہوجانیکی قابلیت کا نہونا شدت پکڑ جاتا ہی پھر اگر تریاق دینے کو دیر
ہوجاتی ہی یہانتک کہ زہر کا اثر اعضا مین اور رطوبتونمین پہونچ جاتا ہی تو بھی فائدہ نہین کرتی ہی اور لہسن اور شراب کی کثرت ہر
علاج سے غنی کردیتی ہی کیونکہ لہسن اصلی حرارت کے مشابہ بدنمین سخونت کرتا ہی پس اسیوجہ سے لہسن تقویت کرتا ہی اور رطوبتونکو سمیت
عفونت سے مانع آتا ہی اور اپنے مین کی خاصیت کے ساتھ زہر کو باہر وار کی تحریک کرتا ہی اور شراب دل اور روح اور اصلی حرارت کی
تقویت کرتی ہی اور جلد ایسے اعضاء مین نفوذ کرجاتی ہی اور لہسن اپنے مین تمام اعضا کے تصرف کرنیسے اپنی قوت کے ٹوٹنے کے پہلے
رئیس عضوونتک پہونچ جاتا ہی اور لہسن بھی قاتل زہرونکو فائدہ کرتا ہی اور یہی حال ہی پیاز کے ساتھ شراب کا کہا گیا ہی کہ اسکا
سبب یہ ہی کہ پیاز مین غلیظ رطوبتین ہونے سے پیاز معدہ مین بہت ترخلط پیدا کرتی ہی کہ وہ خلط زہرونکی بلاکو توڑ ڈالا
کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پیاز اپنے مین کی خاصیت کے سبب سے زہرونکی مضرتونکو دفع کیا کرتی ہی اور گندنا اور رائی
نجات دینے والی دواؤن مین سے ہین اور کہا گیا ہی کہ بارھنگا کیوڑا گھوٹا ہوا مفید ہوتا ہی جبکہ کھلا دیا جاتا ہی اسیوقت اور
گھانس کہ مخلصہ سے مشہور ہی اور اسکی کئی قسمین ہین ایک قسم اسمین سے شیراز او کرمان کے پہاڑونمین ملتی ہی اور اسکے

علاج سانپ کے زہر کا

بیج دھنیے کے بجونکیطرح جلے ہوتے ہین سارے زہرون مین فائدہ کرتی ہی اور جب استعمال کیجاتی ہی تو کاٹنے کی مضرتکو سال بھر
تک کو دفع کردیتی ہی کیونکہ اس گھانس کا فعل اور قوت پورے سال بھر بدن مین جمی رہتی ہی پس وہ زہر دنکو دفع کردیتی ہی پھر کاٹنے کا
مقام سینگی سے چوسا جایگا تا کہ زہر نکل جاوے اور اندر دار کو نفوذ نکرے اور ہاؤ بیر اور حب الغار اور مالوبہ اور گندل بھنی ہوئی اور مٹر کا
ایک ایک یا الٹھا کا لیپ کیا جایگا اور پرانے پنیر اور بھنے مرغ اور سانپونکے گوشت کا لگانا فائدہ کرتا ہی اور یہ سب جید مین اور علاج کا روغن
انتہا کا فائدہ مند ہی اور عربون مین سے ایک شخص کو بچھونے چالیس جگہ پر ڈنک مارے تھے پس اسنے ہیری اندرائن کا ایک درم بھر
استعمال کیا پس وہ اسیوقت اچھا ہو گیا اور عرب لوگ ہیری اندرائن کے نہونیکے وقت بچھو کے کاٹیکا علاج دو درم بھر
اندرائن کی جڑ سے کرتے ہین اور لیکن جو باؤلا کتا کاٹنا مثل بھیڑیے کے اور چیتے کے اور گیدڑ کا کاٹنا بڑی کتابونکے سوا داہی اور اس
کتاب مین فقط باؤلے کتے کا کاٹنا اور اسکا علاج لکھا جاتا ہی کیونکہ یہی امر کثرت سے شہرونمین عارض ہوا کرتا ہی کیونکہ یہ کتا
پالاو جانورون سے ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ اسکا زہر دی ہوتا ہی باؤلا کتے کی صفتین کلب شیر سے یعنی کتے کا باؤلا ہونا مثل
جذام کے ایک حالت ہی قریب مالیخولیا کے کہ کتے اور بھیڑیے اور گیدڑ کو عارض ہوا کرتی ہی اور بعض کہتے ہین کہ نیولے کو اور لومڑی
کو عارض ہوتی ہی اور بعض کہتے ہین کہ عارض ہوتی ہی خنزیر کو لیکن سکتے کی تو آنکھین دونون لال ہو جاتی ہین اور اندر پڑ جاتی ہی کیونکہ
اسکے سر کیطرف کثرت سے سوداوی بخارے جاتے ہین جیسا کہ مالیخولیا والے شخص کو عارض ہوا کرتا ہی اور اپنے دونون
کانونکو لٹکائے رہتا ہی کیونکہ انکے اٹھانیکو بھول جاتا ہی اور اپنی زبانکو نکالے رہتا ہی یا اس سبب سے کہ اسکے اٹھانیکو بھول جاتا ہی یا
اس سبب سے کہ حرارتکی کثرت ہوتی ہی اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہی کیونکہ پانیکے پینے سے باز رہتا ہی پس شدت سے ٹھنڈی ہوا کے اشتیاق
ہونیکے سبب سے اپنے منھ کو کھولدیتا ہی اور زبانکو باہر نکالدیتا ہی تا کہ اسکے حلق کی فضا کشادہ ہو جائے پس اسکے منھ میں بہت سی ہوا
یکبارگی چلی جاوے اور اسکے منھ سے کثرت سے لعاب بہتا ہی کیونکہ افراط کی حرارت اسکی رطوبتونکو پگھلا ڈالتی ہی اور ان رطوبتون
کو معدے اور حلق سے منھ کیطرف چڑھا دیتی ہی پس منھ کے کھلے ہونیکے سبب سے منھ سے بہا کرتی ہین اور اسکی ناک کا بہنا
دماغ کے فضلونکی کثرت کے سبب سے کیونکہ غذا مین سے جو اسکی طرف آتا ہی اُسے یہ غذا نہین کرتی ہی پس وہ غذا آمین فضلے بنجاتی
ہی اور سر کو جھکائے رہتا ہی اور اپنے پیٹ کو جذب کیے رہتا ہی اور اپنی پیٹھ ایکطرف کو ترچھی رکھتا ہی اور اپنی دم چپکائے رہتا ہی دونو
ٹانگون کے درمیان ہین یہ سب ہی برے اسکے اجزا کے مجتمع ہونیکے سبب سے ہوتا ہی جیسا کہ یہ کتونکی عادت سے ہی جبکہ کوئی چیز انکو
اذیت پہونچاتی ہی یا یبوست اور خشکی کے اسپر غلبہ کرنیکے سبب سے اسکے اعضا مین تشنج ہونیکی وجہ سے ہوا کرتا ہی اور ڈرا ہوا گلیون
پھرتا ہی کیونکہ وہ جس چیز کا خیال کرتا ہی ہمیشہ اس سے ڈرا کرتا ہی گویا کہ وہ نشہ مین ہوتا ہی کسی چیز کو نہین پہچانتا ہی اور میلان
کرتا ہوا چلتا ہی اور بھوکا ہوتا ہی اور نہین کھاتا ہی فاسد خیالونکے ہونیکے سبب سے اور پیاسا ہوتا ہی اور پانی نہین پیتا ہی اسی
سبب سے اور اکثر اوقات پانی سے ڈرتا ہی اور اکثر اوقات اس سے ڈرتا ہی یعنی پانی سے لیعض کہتے ہین انکا سبب یہ ہی کہ پانی مین خود
اپنے کو دیکھتا ہی پھر یہ گمان کرتا ہی کہ اسکا خیال آسے اذیت پہونچائیگا پس اس سے ڈرنے لگتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ اسکا سبب ہی کہ وہ پانی مین ۲۰۶

داءالکلب

کتے کی صورتنکو دیکھتا ہی بس اُس سے ڈرنے لگتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا سبب یہ ہی کہ وہ پانی مین کتونکی آنتون کو دیکھتا
ہی پھر وہ اُس پانی کو گندہ پینے کے قابل نہین جانتا ہی اور یہ سبکی سب وجہین فاسد ہین کیونکہ بوڑھا کتا خود پانی سے ڈرتا ہی
جبکہ اسکے پاس جاتا ہی اگرچہ اسمین اسے دکھائی بھی نہین ہی اور اسلیے کہ کتا ان رطوبتونسے ڈرا کرتا ہی جنمین کوئی خیال دکھائی نہین
دیتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سبب یہ ہی کہ اس کتے کا مزاج افراط کی خشکی پر مستحیل ہو گیا ہی پس رطوبتین اسکی ضد ہو گئی ہین پس اسی
سبب سے یہ رطوبتونسے نفرت کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اسکی علت یہ ہی کہ جو فاسد تخیل مالیخولیا والیکو عارض ہوا کرتے ہین وہ
اسپر غالب ہوا کرتے اور ان سب وجہونمین سے ہر ایک کی تعلیل دشوار ہی اور اکثر اوقات اس سے یعنی پانی سے مرجاتا ہی ڈر کر اور
ڈگمگاتا ہی ہر ہر قدم پر یا تو اسکے عضوونکے متشنج ہونیکے سبب سے یا اُسکے ضعف کے سبب سے کیونکہ کھانے اور پینے سے باز رہتا ہی اور
اسی سبب سے یہ علامت اخیر ہی مین عارض ہوا کرتی ہی یا اس سبب سے کہ پھسلا دینے والے سببونسے غافل ہوا کرتا ہی پس جب
اسکے لیے کوئی صورت ظاہر ہوتی ہی اسپر حملہ کرتا ہی کیونکہ اسے موذی خیال کر لیتا ہی بے بھونکے جیسا کہ بھونکنا کتونکی
عادت ہوا کرتی کیونکہ اسکے سینے کی مچھلیان خشک ہوتی ہین اور اسکے آواز کے آلات مین یبوست ہوتی ہی پھر اس کو تحریک
اور آواز کرنا حاصل نہین ہوتا ہی مگر کلفت سے اور مشقت سے پس اسوجہ سے اذیت پاتا ہی اور بھونکتا نہین ہی اور اسکا گلا
بیٹھا ہوا ہوتا ہی سودا کی کثرت سے حلق کی اور قصبہ ریہ کی خشونت کے سبب سے ہی تا کہ جذام والونکے لیے عارض ہوا کرتا ہی اور
کتے اس سے بھاگتے رہتے ہین پھر اگر انکی غفلت سے انکے پاس پہونچ جاتا ہی تو وہ اسکے سامنے دم ہلانے لگتے ہین یعنی اپنی
دمونکو ہلانے لگتے ہین اور چاپلوسی کرنے لگتے ہین اور اسکے سامنے عاجزی کرتے ہین تاکہ اسکے شر سے بچ جائین جسے بوڑھا کتا
کاٹتا ہی اسے سات دنکے بعد یا زیادہ کے بعد کتے کے حال کے مختلف ہونیکے مطابق اسکے آب دہن مین سمیت کے قوی اور
ضعیف ہونیکے سبب سے اور کم یا بڑھنے سے اور جسے کاٹتا ہی اس شخص کے حال کے مطابق اسکے مزاج مین کی یبوست اور نقاوت
سے جو امر عارض ہوتا ہی وہ فصل مالیخولیا کے عارض ہوتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ بوڑھے کتے کا آب دہن جسے کاٹتا ہی اس
شخص کے مزاج کو اور اسکے خلطونکو اپنی خبیث سودا یہ طبیعت پر بدل لیا کرتا ہی تنہائی کو دوست رکھنے سے اور دوستی سے
کراہت کرنے سے اور فاسد فکر سے اور جب کوئی چیز پاس آجاتی ہی اسے کتا خیال کر لیتا ہی پس اس سے ڈرنے لگتا ہی اور
اسکا سبب وہ فاسد تخیل ہوا کرتے ہین جو مالیخولیا والونکو ان عادتون اور حالتونسے جو انکے خیالونکے مطابق ہین عارض ہوا کرتے
ہین اور اکثر اوقات خاک مین لوٹنے کو پسند کرتا ہی اسکے مزاج پر خشکی کے غالب آجانے سے یہانتک کہ خشکی اسکا اصلی
مزاج بنجاتی ہی پس خواہش کرتا ہی اُس چیز کی جو اسکے مزاج کے موافق ہوتی ہی اور نفرت کرتا ہی اُس چیز سے جو اسکے مزاج سے ضد رکھتی ہی
اور اسی سبب سے پانی سے ڈرا کرتا ہی اور مصنف کہتے ہین کہ اشبہ یہی ہی کہ خاک مین لوٹنے کی رغبت کرنیکا سبب یہ ہی کہ اسے کثرت سے خارش
عارض ہوا کرتی ہی جیسا کہ جذام والے لوگونکو عارض ہوا کرتی ہی اور یہ وجہ بعید ہی اور پہلی وجہ بادی ہی اگرچہ شیخ بو علی سینا نے
اسے قبول نہین کیا ہی اور یہ کہا ہی کہ غریب مزاج کی موافق چیز کیطرف رغبت کرنا اس سے بعید ہی کہ جسکے لیے کوئی اصل یعنی دلیل

اور قاعدہ نہیں ہے پھر خشکی کے افراط سے غلبہ کرنیکے وقت اسکی جلد تشنج کرتی ہے پھر کزاز ہو جاتا ہے پھر مرجاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ شخص آئینہ
میں اپنی صورتکو اپنے تخیل کے فاسد ہو جانے سے نہیں پہچانتا ہے اور اکثر اوقات اُسے کتا خیال کر لیتا ہے اسلیے کہ کتے کی صورت اسکے
خیال میں جمی ہوئی ہوتی ہے پس ٹھنڈے پسینے کے سبب سے اور قوت کے ساقط ہو جانیکے سبب مرجایا کرتا ہے کیونکہ اصلی حرارت
اسکے ضد رکھنے والے زہر سے بجھ جاتی ہے اور کبھی پیاس سے مرجاتا ہے اسلیے کہ وہ پانی سے ڈرا کرتا ہے پس اسکے پینے پر بلکہ اسکے دیکھنے
پر قدرت نہیں رکھتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکا سبب یہ ہے کہ یہ شخص پانی میں کتے کی صورتکو دیکھتا ہے پس یہ گمان کرتا ہے کہ
وہ اذیت دیگا پھر پیاس سے ڈرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سبب یہ ہے کہ پانی میں کتے کی آنتونکو دیکھتا ہے اور اُسے گندہ جان لیتا ہے
اور یہ دونوں وجہیں فاسد ہیں اسلیے کہ یہ شخص پانی سے ڈرتا ہے اور لرزتا ہے اور مضطرب ہو جاتا ہے جب ایسے کوزے کو دیکھ لیتا ہے کہ
اُسمیں پانی ہوا کرتا ہے بے اسکے کہ اسمیں کے پانی کو دیکھے یا آنتونکو دیکھے یا اسمیں کسی اور خیال کو دیکھے اور یہ بھی ہے کہ انمیں لوہے کے کتے
کے کاٹے ہوے بہت شخصوں سے پوچھا تو انھوں نے اسکا انکار کیا اور بیان کیا کہ سبب ہم نہیں جانتے ہیں سوا اسکے کہ جب
پانی یا اسکے سوا تر چیزوں میں سے ہمارے پاس آجاتی ہیں یا ہم ان چیزونکو دیکھ لیتے ہیں اگرچہ دور سے بھی ہو تو ہمیں یہی حالت
عارض ہو جایا کرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سبب یہ ہے کہ اس شخص کا مزاج یبوست پر مستحیل ہو جاتا ہے پھر تر بہتی چیزیں
اسکی ضد ہو جاتی ہیں پس انسے کراہت کرتا ہے اور یہ بھی فاسد ہے اسلیے کہ طبیعت بیمار کے مزاج کی ضد رکھنے والی چیز سے
نفرت نہیں کرتی ہے بلکہ اُس سے لذت اور آرام پاتی ہے برخلاف اسکے اگر یہ کہا جاے کہ جب طبیعت بیماری کے مزاج کی قابلیت پیدا کر لیتی
ہے تو بیماری والے مزاج کی ضد رکھنے والی چیز سے طبیعت نفرت کرنے لگتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکی علت یہ ہے کہ جو فاسد تخیل
مالیخولیا کے بیمارونکو عارض ہوا کرتے ہیں انھیں کا غلبہ اس شخص پر ہو جایا کرتا ہے اور ان وجوہوں سے ہر ایک کی تعلیل
دشوار ہے اور اکثر اوقات کتے کیطرح سے بھونکنے لگتا ہے کیونکہ اس بات کا گمان کر لیتا ہے کہ یہ شخص کتا ہے جیسا کہ مالیخولیا
والونمیں سے اس شخص نے گمان کر لیا تھا جو مرغونکی خرید فروخت کرتا تھا کہ وہ شخص مرغ ہے پس اُسنے دونوں بازوونکو اپنے
دونوں پہلوؤں پر پھڑپھڑانے لگ گیا اور مرغ کیطرح سے ککڑوں کوں کرنے لگ گیا اور اُسکی آواز پڑ جاتی ہے اور اکثر اسکی آواز زائل
ہو جاتی ہے اور مثل مسکوت کے ہو جاتا ہے کیونکہ خشکی آواز کے آلات پر غالب آجاتی ہے اور لوگونکے کاٹ کھانے پر حریص ہوتا ہے اسلیے کہ اسکی
طبیعت کتے کی طبیعت پر مستحیل ہو جاتی ہے اور جسکو کہ یہ کاٹ کھاتا ہے وہی حالت عارض ہو جاتی ہے جو اسے عارض ہوئی ہے اسلیے
کہ اسکا جوہر اور اسکے اخلاط اس زہر کیطرف مستحیل ہو جاتے ہیں جیسا کہ چوتھی [illegible] سانپ میں بیان ہو چکا ہے لیکن پانی سے ڈرنیکے
پہلے تو اسکا علاج مالیخولیا کے علاج سے قریب ہوتا ہے کیونکہ زہر اسکے مزاج میں قرار نہیں پکڑ چکا ہے اور جبکہ وہ اپنی صورت
کو آئینہ میں نہیں پہچانتا ہے تو اسمیں کوئی امید باقی نہیں رہتی ہے اسلیے کہ یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اسکے مزاج میں
زہر جگہ پکڑ گیا ہے اور قرار پا گیا ہے اور ملہ ڈالتا ہے یہ کام ایک ہفتہ کے درمیان سے چھ مہینے تک اور میں نے ایک جوان ہوتے
آثار سے عقل کے سلیم کو دیکھا ہے کہ اسمیں کوئی بات مالیخولیائی اعراض میں سے نہ تھی اُسنے مجھسے اسکی شکایات کی کہ میں پانی کے پینے پر قدرت

نہین رکھتا ہون بس اُس سے مین نے یہ پوچھا کہ آیا تجھے کبھی کتے نے کاٹا ہی تو اُس نے جواب
مین کہا کہ نہین پھر اُسکے بعد اُسنے فکر کی اور کہا کہ چار مہینے گذرے ہین کہ اُس شخص کو کتے نے
کاٹا تھا اور اس کاٹنے سے اس شخص کو کوئی اذیت عارض نہین ہوئی پھر بعد تھوڑے
سے دنون کے وہ شخص مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ سات برس تک اور یہ بات بعید
ہی اسواسطے کہ اتنی مدت مین زہر کا بدن مین باقی رہنا مستحیل مین سے ہی یعنے محال ہی اور
غالب یہی ہی کہ یہ ہلاک کر ڈالتا ہی چالیس دن مین اور فرق بورہے کے کتے کے کاٹنے مین
اور اسکے سوا اور کتے کے کاٹنے مین جبکہ اسکی صورت پر وقفیت نہوئی ہو تو بیان کی ہوئی
صفتون سے شناخت کرلیجائیگی اس زخم کا مالش کرنا اخروٹ کی گری سے ہی یہانتک کہ وہ
گری اسکے خون سے بھر جائے اور مرغیون کے آگے ڈال دیجائیگی پھر اگر مرغیان اُسے چھوڑ دین
یا کھائین تو مرجائین تو وہ بورہا کتا ہی اور نہین تو نہین یا تر کیا جائے روٹی کا ٹکڑا اُس مین
کہ جو زخم سے خون وغیرہ بہتا ہی اور کتون کے آگے ڈال دیا جائے پھر اگر وہ اُسنے نہ
کھائین تو تو بورہا کتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ جو رطوبت کہ اس زخم سے نکلتی ہی وہ مہلک ہوتی
ہی اور جانورون کے لیے اس بات کا طبیعی علم ہوتا ہی کہ اسمین غلطی نہین واقع ہوتی علاج
چالیس دن تک زخم کا بھرنے نہ دینا واجب ہوتا ہی اسلیے کہ زخم کا بھر جانا ... جوہر کے نکلنے
مانع ہوتا ہی اور یہ بات سارے بدن مین زہر کے سرایت کرجانے ... مزاج کو فاسد کرنے
کی موجب ہوتی ہی اور سینگیون سے چوسا جائیگا تاکہ زہر چوسنے سے ... پھر اور عضو ...
تک ... اور اس تدبیر کا مقدم کرنا فقط اسلیے ضرور ہی کہ یہ پورا پورا سبب کو ... نکلنے ...
کھانے کی چیزون کی تاثیر کو زہر کے نکال ڈالنے مین نہایت درجہ ضعیف ہوتی ہی پھر اگر گوشت بھر لائے
زخم کسی خطا کے سبب سے تو شروع کے ... نون مین لہسن سے اور جاؤشیر سے اور سرکہ ...
اس مین زخم ڈال دینگے اور اکثر اوقات اکالہ یعنے خورندہ دواؤن کی احتیاج پڑتی ہی مثل
جلدیون کے پیچھے سے چربی لگائی جائیگی کیونکہ چربی گوشت مین اور جلد مین ...
کرتی ہی اور زخم کے کشادہ کردینے مین مدد دیتی ہی اور زخم کے گرداگرد پچھنے لگائے جائینگے اور ...
جائیگا تاکہ پورا پورا زہر نکلجائے لیکن اگر کچھ دنون کے بعد ادراک کیا جائیگا تو ... چوسنے مین
اور جذب کرنے مین کوئی فائدہ نرہیگا اسلیے کہ اسوقت مین زہر بدن مین پھیل چکا ہوگا اور
زہر کا سارے بدن سے جذب کرلینا اسوقت مین ممکن نہوگا بلکہ زور سے سود کے استفراغ کرنے

پر توجہ کیجائیگی تاکہ جو خلط کہ زہر کے سبب سے سودے کی طرف مستحیل ہوگئے ہین نکلجائین اور انکے
ساتھ خود زہر بھی نکلجائے لیکن شروع مین استفراغ کے نکرنے کا توسبب یہ ہے کہ استفراغ گہراؤ
مین زہر کے نفوذ کرنے پر اور زہر کے سارے بدن مین پھیلنے پر معین ہوتا ہے اور زہر کا خارج کی
طرف کا جذب کرنا اسے مانع ہوگا کیونکہ استفراغ اخلاط کو اندر والے جذب کرتا ہے پھر زہر انکے ساتھ اندر وال
کو منجذب ہو جائیگا مشہور دواء کابلی ہڑ دو مثقال ... غاریقون اور افتیمون ہر ایک ڈیڑھ مثقال نمک ہندی
آدھ مثقال بسفائج اور حجر ارمنی ہر ایک مثقال بھر انکی گولیان بنی ہوئی کی مقدار شربت دو مثقال ہے اور ہر
روز صبح کو آشجو سادے یا مصالح پڑے شکر کے ساتھ استعمال کیے جائین گے مزاج کی ترطیب کے لیے
اور سودے کے نضج دینے کے لیے اور ہر تیسرے دن مسہل دیا جائیگا اُن چیزون سے جنھیں ہم بیان
کر چکے مین یا ماء الجبن سے اور سودے کی پھنکی سے اور ہر روز پانی مین دواء جالینوس کا ملعقہ بھر استعمال
کیا جائیگا ملعقہ معجونون مین سے چار مثقال بھر کا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ چار ملعقون تک پہونچایا جائیگا اسلیے
کہ جالینوس گمان کرتے مین کہ بہتون نے اس ... دواء سے بورہے کتے کے کاٹے ہوے کو نہین ...
ہے کہ وہ پانی سے نہ ڈرا ہو اور اسکا نسخہ یہ ہے نہری کیکڑون کی راکھ کہ جسکے جلانے مین زیادتی نہ کی ہو
جزبھر روں ... آنا پانچ جز کندر ایک جز باریک پیس ڈالی جائین گی اور جن دنون مسہل نہ دیا جائیگا
ان دنون مین ... گے اور اگر کچھ دن کی دیر ہو جائیگی تو وہ چیز کہ اس دواء مین سے اور اسکے سو
مین سے بلائی جائیگی ... بعضے دنون مین تریاق کبیر ضروری اور تریاق اربعہ مفید ہوتی ہے
ٹھنڈک سے ... احتراز کیا جائیگا اچھے ہو ... نے تک اور اس ... ایک چیز سے جو ٹھنڈک سے خونکو
جماد ... ہے اور اُسے سودا بنا دیتی ہے اور حمام زہر کی تحریک کرتا ہے اور اُسے سا ... سینکا دیا ہے اور
اکثر اوقات ... فصد کی احتیاج پڑتی ہے اگر خون مین افراط کی کثرت ہوتی ہے بیونلہ باوجود خون کے کم
ہونے کے خور ... کا نکال ڈالنا سودے مین زیادتی کر دیتا ہے اور اسے اسکے خون کی طرف دیکھنے پر
قدرت نہین دیجائیگی اِ ... واسطے کہ اکثر اوقات اس دیکھنے سے اُسپر خوف اور ڈر عارض ہو جاتا ہے پھر جبکہ
پانی سے ڈرنے ... تو اسکے علاج ... بزدلی نہ کیجائیگی بس بیشک اسکے بعد دو مرد زندہ رہے ہین
کہ ان دونون کو ... کتے کے کاٹے ہوے آدمی نے کاٹ کھایا تھا پھر اگر اسکے باندھنے کی اور پانی
پینے کی ... اس پہ جبکہ اُسکی احتیاج پڑے تو عمل مین لایا جائے تاکہ احتراق اور یبس اسکے مزاج مین
نہ ٹھہجائے اور اسکے معدے پر ٹھنڈک کرنیوالی چیزون کا لیپ کیا جائیگا پیاس سے پیدا حرارت کو تسکین
دینے کے لیے اور آدھون آدھ پانی کی ملی ہوئی شراب کا تجربہ کیا گیا تو فائدہ کرنے مین عجیب ہی تھی اور طبیبون ۸۰

نے کہا ہی کہ جب بجو کی کھال یا بورہے کتے کی کھال کے برتن مین پانی رکھا جائیگا یا برتن کے نیچے یا اوپر لتہ
نجاست کے پاک کرنے مین کا استعمال کیا ہوا یعنے حیض کا لتہ رکھا جائیگا تو وہ پی لیگا خصوصًا جہاڑ
کی لکڑی سے اور کبھی لٹکنے لیے سونے کا نل بنایا جاتا ہی کہ اسکے سرے کو اس شخص کے حلق کے
اندر کردیتے ہین اور اہین پانی کی ریزش کیجاتی ہی اور چھپا لیا جاتا ہی نل تاکہ اسے وہ نہ دیکھے
اور کبھی لٹکنے لیے کھوکھلی چیزین موم کی بنائی جاتی ہین یا شکر کی گولیان اور پانی سے
بھر دی جاتی ہین اور مامور کیا جاتا ہی بیمار انکے نگلجانے پر اور ان چیزون سے فائدہ
کا ہو جانا کچھ بعید نہین ہی اور بورہے کتے کا کلیجہ بورہے کے کاٹے ہوئے کو اچھا کر دیتا ہی
قلیہ کیا ہوا خصوصًا اس کتے کا جسنے اسے کاٹا ہی پھر پانی کے ڈرنے سے امن پاجاتا ہی اور اس امر کو ایک
جماعت دیکھ چکی ہی اور حال یہ ہی کہ چالیس آدمیون کو بورہے کتے نے کاٹا تھا پس انمین بعضون
نے اس کتے کے کلیجے کو کھایا اور بعضون نے نہین کھایا پھر جن لوگون نے کہ کھایا تھا وہ [illegible]
مرے اور جو اسکے کھانے سے باز رہے تھے وہ مر گئے اور ان سب کی تدبیر ایکسا ہی تدبیر
تھی اور ان سب نے دواء جالینوس [illegible] وغیرہ مذکور علاج سے معالجہ کیا تھا اور جالینوس
کہتے ہین کہ مین نے خود کچھ لوگون کو دیکھا ہی کہ انھون نے بورہے کتے کا کلیجہ کھایا وہ زندہ
رہے لیکن ان لوگون نے فقط اسی کلیجے پر انحصار نہین کیا تھا بلکہ اسکے ساتھ اور ان دواؤن کا
بھی استعمال کیا تھا کہ جنکی آزمائش ہم بورہے کتے کے کاٹنے مین کر چکے ہین اور کہتے ہین کہ مین سن چکا ہون کہ
کچھ لوگون نے فقط بورہے کتے کے کلیجے ہی پر حصر رکھا تھا پس پھر وہ آخر کار مر ہی گئے

خاتمۃ الطبع از جانب کار پردازان مطبع

شکر صد شکر کہ کتاب لاجواب کمیاب بلکہ [illegible] ایسی شرح موجز طب کی ترجمہ اردو [illegible]
نفیس الفاظ اور عبارت سے مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب منشی [illegible]
مالک مطبع موصوف بار دوم ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مین چھپکر تمام ہوا ہی شائع او[illegible]
مطبع مذکور ہی کہ جس کتاب کا ملنا اور بہم ہونا دشوار تھا [illegible] روپیون کے
[illegible] اب ترجمہ عام فہم ہوکر تھوڑی سی قیمت پر سر بازار ہی مگر شائقون
کی تھوڑی سی قدر دانی اور توجہ درکار ہی اس سے کار پردازان مطبع کا اور [illegible]
بڑھیگا اور نئی نئی کتابون [illegible] ترجمہ ہو کر چھپتا رہیگا اور عام فائدہ پہونچتا رہیگا

فہرس فن چہارم ترجمۂ نفیسی

نام کتاب	قیمت
طب مین منظر کتاب حاوی ...لی مع جملہ اقسام کے جسکے ... ادمی طبیب حاذق ہو سکتا ہے ... حکیم اصغر حسین فرخ آبادی ... لد مین تفصیل ذیل	
...) نظریات تابیان زمانۂ مرض —	۶ ر ب
...وم) تابیان پھوڑے پھنسی —	۸ ر ب
... عترت علاج ہر قسم تپ خصوصًا ...دق از حکیم عترت حسین —	[illegible]
... مزیل الاوہام — ہر مرض کے ... نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب	۲ ر
... زاد غریب — مترجمۂ حکیم ... سین خان مراد آبادی —	۶ ر
... سلیمانی — ترجمۂ اکسیر عربی از ... شمس الدین —	[illegible]
... ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور ... مترجمۂ حکیم ... حسین خان ... آبادی کاغذ سفید —	[illegible]
...ق ... م — علاج زہر مار مع ... تنبیونکے از حکیم حبیب الدین احمد	[illegible]
... خ الرئیس — از حکیم ... حسین جسکا ترجمۂ اردو ... مطبع حکیم غلام حسنین صاحب ... نے فرمایا کامل پانچ جلد ...	[illegible]

نام کتاب	قیمت
اور علیحدہ علیحدہ جلدونکی قیمت حسب تفصیل ہے	
(جلد اول) امور کلیۂ طب —	[illegible]
(جلد دوم) ادویۂ مفردہ —	[illegible]
(جلد سوم) امراض جزئیہ —	[illegible]
(جلد چہارم) امراض عامہ —	[illegible]
(جلد پنجم) قرابادین و مرکبات —	[illegible]
ترجمۂ علاج الامراض — از علامۂ حکیم شریف خان دہلوی مترجمۂ حکیم ... ہادی حسین خان	[illegible]
دستور النجات عن مصائب الحمیات اقسام تپ مع علاج بقاعدۂ یونانی و ڈاکٹری مصنفۂ حکیم اصغر حسین —	۵ ر
جواہر النفیس — فی شرح ارجوزۂ شیخ الرئیس ... باترجمۂ اردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد بٹالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی —	[illegible]
مجربات الکبری — مترجمۂ حکیم واجد علی	۵ ر
طب نبوی — انتخاب علاج احادیث نبوی سے مولفۂ حافظ اکرام الدین —	۲ ر
رموز الحکمت — علامات سے شناخت نیک و بد مع تدابیر مولفۂ حکیم رجب علی ... جالجار ...	
...ت ... برتیب	

نام کتاب	قیمت
کتب طب فارسی	
غایۃ الشفا - اسم بامسمّیٰ -	۳ر
قرابادین کبیر - ثمین کالمثمین کامل در دو جلد مصنفہ حکیم محمد حسین خان کاغذ سفید	صہ ر ب
الگیا حسب مراتب بالا کاغذ سفید گندہ	[illegible]
اکسیر اعظم - اسم بامسمّیٰ از حکیم محمد اعظم خان ناظم جہان جامع اقوال قدما و تحقیقات رائقہ کلی نظری عملی از سرتا پا کامل کتاب چار جلد کاغذ دو قسم بتفصیل ذیل -	
(۱) کاغذ سفید گندہ	لعہ پ
(۲) کاغذ حنائی گندہ -	عہ پ
نیر اعظم - اسم بامسمّیٰ از حکیم اعظم خان صاحب مصنف اکسیر اعظم و قرابادین اعظم -	۷ ر ب
طب اکبر - محشی از علامۂ دوران حکیم محمد اکبر ارزانی -	عہ ر پ
جامع شفائیہ - افادات کیمبرنیہ از شفاء الدولہ سید افضل علیخان بہادر [illegible] آبادی جامع طب یونانی و ڈاکٹری	صہ ر ب
[illegible]عیات طب یوسفی مصنفہ [illegible] اللہ خان خورجوی -	۱۰ر

نام کتاب	قیمت
واجد علی مؤلف مخزن العلوم و جامع الفنون	[illegible]
علم الابدان - نظریات از حکیم واجد علیخان	
مفرح القلوب - شرح قانونچہ از علامہ [illegible]	[illegible]
خلاصۃ التجارب - مجربات حکیم علویخان	[illegible]
تکشیف الحکمۃ - از حکیم سلیم الدین خان	۶ر
کفایۂ منصوری - مع رسالہ چوب چینی	۸ر
ضیاء الابصار - مع مثل بیان باہ از حکیم علامہ محمود خان دہلوی رح -	[illegible]
ضیاء الابصار - بلا ڈیل حسب مراتب بالا	۱۴ر
مجربات رضائی - در بیان باہ از حکیم سید رضا حسین -	[illegible]
مجموعۂ میزان الطب - مع رسالہ نبض و قارورہ از حکیم ارزانی -	۹ر
مطب علویخان - کاغذ سفید و حنائی -	۳ر
عجالۂ نافعہ - نسخہ جات از حکیم علامہ شریف خان دہلوی رح -	۱۲ر
خف علائی - از حکیم اسمعیل [illegible] سنہ ۹۱ھ کاغذ حنائی -	[illegible]
کنز الاسرار - [illegible] حکیم ہادی حسین خان	۹ر
طب یوسفی - از حکیم یوسف مع [illegible] رسالہ	[illegible]
علاج الامراض - از حکیم شریف خان	[illegible]
[illegible]بات اکبری - از حکیم ارزانی -	۹ر
[illegible] غریب - از معالجات حکیم صادق علیخان	۳ر